for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائیل میں ڈاون لوڈ کرنے کے ٹیلگرام پر ان چینل و گروپ کو جوائن کریں

https://telegram.me/Tehqiqat

https://telegram.me/faizanealahazrat

https://telegram.me/FiqaHanfiBooks

https://t.me/misbahilibrary

آرکایو لنک

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://archive.org/details/@muhammad_tariq_hanafi_sunni_lahori

بلوگسپوٹ لنک

http://ataunnabi.blogspot.in

وَمَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ

سُنن ابی داؤد مُترجم جلد اوّل

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

ابو العرفان محمد انور مگھالوی

فاضل و مدرس دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

زیر اہتمام:

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	سنن ابی داوٗد مترجم (جلد اول)
تالیف	امام ابوداوٗد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	ابوالعرفان مولانا محمد انور مگھالوی
	فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر اہتمام	ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
ناشر	محمد حفیظ البرکات شاہ
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
سال اشاعت	اکتوبر 2012ء، بار دوم
کمپیوٹر کوڈ	HS19

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 37221953 فیکس:۔ 042-37238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 37247350۔ فیکس 042-37225085

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 32630411-32212011-021۔ فیکس:۔ 021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Website:- www.ziaulquran.com

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فہرست مضامین

عرض ناشر	19	حالت استبراء میں دائیں ہاتھ سے ذکر کو مس کرنا	43
حرف آغاز	20	قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنے کا بیان	44
سوانح حیات حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ	22	ان چیزوں کا بیان جن سے استنجاء کرنا منع ہے	45
کچھ سنن ابی داؤد کے بارے میں	27	پتھروں کے ساتھ استنجاء کرنے کا بیان	46
طہارت و پاکیزگی کا بیان		**استبراء کا بیان**	
قضائے حاجت کے لیے تخلیہ اختیار کرنے کا بیان	33	پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کا بیان	47
پیشاب کے لیے جگہ بنانے کا بیان	33	اس کا بیان کہ آدمی جب استنجاء کرے تو اپنا ہاتھ	
بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہنا چاہیے	34	زمین پر رگڑے	48
قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا	35	مسواک کرنے کا بیان	48
قبلہ شریف کی طرف منہ کرنے کی رخصت کا بیان	36	اس کا بیان کہ مسواک کیسے کی جائے؟	49
قضائے حاجت کے وقت کپڑا کیسے اٹھانا چاہیے؟	37	اس کا بیان جو کسی دوسرے کی مسواک کے ساتھ	
بیت الخلاء میں کلام کرنا مکروہ ہے	37	دانت صاف کرے	50
پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینے کا بیان	38	مسواک کو دھونے کا بیان	50
بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا بیان	38	مسواک کرنا فطرت میں سے ہے	51
ایسی انگوٹھی جس پر اللہ تعالیٰ کا نام کندہ ہو پہن کر		رات کے وقت اٹھنے والے کیلئے مسواک کرنے کا	52
بیت الخلاء میں جانے کا بیان	39	وضو کے فرض ہونے کا بیان	53
پیشاب سے بچنے کا بیان	39	بغیر حدث کے نیا اور تازہ وضو کرنے کا بیان	54
کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا بیان	40	ان چیزوں کا بیان جو پانی کو نجس کر دیتی ہیں	55
رات کے وقت برتن میں پیشاب کر کے اپنے پاس	41	بئر بضاعہ کا بیان	55
ان جگہوں کا بیان جہاں پیشاب کرنے سے نبی		اس کا بیان کہ پانی نجس نہیں ہوتا	56
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے	41	کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کا بیان	57
غسل خانہ میں پیشاب کرنے کا بیان	42	کتے کے جوٹھے پانی سے وضو کرنے کا بیان	57
بل میں پیشاب کرنا منع ہے	43	بلی کے جوٹھے کا بیان	58
بیت الخلاء سے باہر آتے وقت کیا کہنا چاہیے؟	43	عورت کے استعمال سے بچے ہوئے پانی سے وضو	

کرنے کا بیان	59
اس سے نہی کا بیان	60
سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا بیان	60
نبیذ سے وضو کرنے کا بیان	61
کیا آدمی پیشاب روک کر نماز پڑھ سکتا ہے؟	61
وضو میں جتنی مقدار پانی کافی ہوتا ہے اس کا بیان	63
وضو میں اسراف کا بیان	64
اسباغ الوضو کا بیان	65
تانبے کے برتن میں وضو کرنے کا بیان	65
وضو کے وقت بسم اللہ شریف پڑھنے کا بیان	65
دھونے سے پہلے ہاتھ کسی برتن میں داخل کرنے کا بیان	66
حضور نبی کریم ﷺ کے وضو کے طریقہ کا بیان	66
اعضائے وضو کو تین تین بار دھونے کا بیان	76
دو دو بار اعضائے وضو کو دھونے کا بیان	76
ایک ایک بار اعضائے وضو کو دھونے کا بیان	77
کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے درمیان فرق کرنے کا بیان	77
ناک جھاڑنے کا بیان	78
ڈاڑھی کا خلال کرنے کا بیان	80
دستار پر مسح کرنے کا بیان	80
پاؤں دھونے کا بیان	80
موزوں پر مسح کرنے کا بیان	81
خفین پر مسح کرنے کی مدت کا بیان	84
جرابوں پر مسح کرنے کا بیان	85
مسح کی کیفیت کا بیان	86
کپڑے پر پانی چھڑکنے کا بیان	87
اس کا بیان کہ آدمی وضو کرے تو کیا کہے؟	88
ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھنے کا بیان	89
وضو میں اعضاء کی تفریق کا بیان	89
حدث لاحق ہونے میں شک ہونے کا بیان	90
بوسہ لینے کے بعد وضو کا بیان	90
ذکر کو مس کرنے کے سبب وضو کا بیان	91
اس بارے میں رخصت کا بیان	92
اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو لازم ہونے کا بیان	92
کچے گوشت کو چھونے اور اسے دھونے سے وضو کرنے کا بیان	93
مردار کو مس کرنے سے وضو نہ کرنے کا بیان	93
آگ پر پکی ہوئی شئی کھانے کے بعد وضو نہ کرنے کا بیان	94
وضو لازم ہونے کا بیان	96
دودھ پینے کے بعد وضو کا بیان	96
اس میں رخصت کا بیان	96
خون نکلنے سے وضو کرنے کا بیان	97
نبیذ کے سبب وضو کا بیان	97
اس شخص کے بارے حکم جو نجاست پر چلتا ہے	99
اس شخص کا بیان جسے نماز میں حدث لاحق ہو جائے	100
مذی کا بیان	100
اکسال کا بیان	102
جنبی کیلئے غسل سے قبل دوبارہ جماع کرنے کا حکم	103
دوبارہ جماع کے لیے وضو کرنے کا بیان	103
حالت جنابت میں سونے کا بیان	104
جنبی کے لیے کھانے کا بیان	105

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جنبی کے لیے وضو کرنے کا بیان 105
جنبی کے لیے غسل کو مؤخر کرنے کا بیان 105
جنبی کے لیے قرآن پڑھنے کے حکم کا بیان 106
جنبی کے مصافحہ کرنے کا بیان 107
جنبی کے مسجد میں داخل ہونے کا بیان 108
بھول کر جنبی کے قوم کو نماز پڑھانے کا بیان 108
اس آدمی کا بیان جو حالت خواب میں تری پاتا ہے 109
اس آدمی کا بیان کہ عورت کو بھی مرد کی طرح احتلام ہوتا ہے 110
پانی کی اس مقدار کا بیان جو غسل کیلئے کافی ہوتی ہے 111
غسل جنابت کا بیان 111
غسل کے بعد وضو کرنے کا بیان 115
کیا عورت غسل کے وقت اپنے بال کھولے گی؟ 115
جنبی کے لیے اپنے سر کو خطمی کے ساتھ دھونے کا بیان 116
مرد اور عورت کے درمیان بہنے والے پانی کا بیان 117
حیض والی عورت کے ساتھ کھانا اور رہن سہن 117
حائضہ کا مسجد سے کوئی چیز اٹھانے کا بیان 118
حائضہ کے نمازیں قضا نہ کرنے کا بیان 119
حائضہ سے مقاربت اختیار کرنے کا بیان 119
حائضہ عورت سے جماع کے سوا استمتاع کا بیان 120
مستحاضہ عورت کے احکام کا بیان 122
اس کا بیان کہ مستحاضہ ایام حیض گزرنے کے بعد نماز نہ چھوڑے 125
اس کا بیان کہ مستحاضہ ایام حیض آنے پر نماز چھوڑ دے 126
اس کا بیان کہ مستحاضہ ہر نماز کے لیے غسل کرے 130
اس کا بیان کہ مستحاضہ دو نمازوں کو جمع کرے اور دونوں کے لیے ایک غسل کرے 132
مستحاضہ کے لیے ایک بار غسل کرنے کا بیان 133
اس کا بیان کہ مستحاضہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک غسل کرے گی 135
مستحاضہ کے لیے ہر روز ایک بار غسل کرنے کا بیان 136
دوران ایام غسل کرنے کا بیان 136
ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا بیان 136
مستحاضہ کے لیے صرف حدث لاحق ہونے کے وقت وضو کرنے کا بیان 137
اس کا بیان کہ عورت ظہر کے بعد جو گدلا رنگ اور زردی دیکھے 137
مستحاضہ کے ساتھ اس کے خاوند کی مقاربت کرنے کا بیان 138
نفاس (بچے کی ولادت کے بعد آنے والا خون) 138
غسل حیض کرنے کا بیان 139
تیمم کا بیان 141
حضر میں تیمم کرنے کا بیان 146
جنبی آدمی کے لیے تیمم کا بیان 147
اس کا بیان کہ جب جنبی کو سردی کا خوف ہو تو کیا وہ تیمم کرلے؟ 149
زخمی آدمی کے لیے تیمم کرنے کا بیان 150
تیمم کرنے والے کا نماز کے بعد وقت میں پانی پانے کا بیان 151
جمعۃ المبارک کے دن غسل کرنے کا بیان 152
غسل جمعہ چھوڑنے کی رخصت کا بیان 155
اس آدمی کا بیان جو اسلام لایا تو اسے غسل کا حکم دیا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جائے گا 156
عورت جو لباس ایام حیض میں پہنتی ہے اسے
دھونے کا بیان 157
ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان جس میں اہلیہ
کے ساتھ مجامعت کرے 159
عورتوں کے بدن کے ساتھ لگنے والے کپڑوں میں
نماز پڑھنے کا بیان 160
اس بارے رخصت کا بیان 160
کپڑے کے ساتھ منی لگ جانے کا بیان 161
کپڑے کے ساتھ بچے کا پیشاب لگ جانے کا بیان 162
اس زمین کا بیان جس پر پیشاب ہوا ہو 163
زمین پاک ہونے کا بیان جب وہ خشک ہو جائے 164
دامن کے ساتھ نجاست لگ جانے کا بیان 164
نجاست جب جوتے کو لگ جائے تو اس کا بیان 165
کپڑے کے ساتھ لگی ہوئی نجاست کے سبب نماز
کے اعادہ کا بیان 165
کپڑے کے ساتھ تھوک لگ جائے تو حکم 166

نماز کا بیان

نماز کی فرضیت کا بیان 167
نماز کے اوقات کا بیان 168
حضور نبی کریم ﷺ کی نماز کے وقت کا بیان اور
آپ کس طرح نماز ادا فرماتے تھے 171
ظہر کی نماز کے وقت کا بیان 172
نماز عصر کے وقت کا بیان 173
نماز مغرب کے وقت کا بیان 176
عشاء کی نماز کے وقت کا بیان 177
صبح کی نماز کے وقت کا بیان 178
نمازوں کے اوقات کی پابندی کا بیان 179
اس کا بیان جب امام نماز کو وقت سے مؤخر کر دے 181
اس کا بیان جو نماز سے سو جائے یا اسے بھول جائے 182
مساجد بنانے کا بیان 187
گھروں میں مساجد بنانے کا بیان 190
مساجد میں چراغ جلانے کا بیان 190
مسجد کی کنکریوں کا بیان 190
مسجد میں جھاڑو دینے کا بیان 191
مساجد میں عورتوں کا مردوں سے الگ رہنے کا بیان 192
ان کلمات کا بیان جو آدمی مسجد میں داخل ہوتے
وقت کہے 192
مسجد میں داخل ہو کر فوراً نماز پڑھنے کا بیان 193
مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت کا بیان 193
مسجد میں گمشدہ چیز کے اعلان کی کراہیت کا بیان 194
مسجد میں تھوکنے کی کراہیت کا بیان 195
مشرک کے مسجد میں داخل ہونے کا بیان 195
ان جگہوں کا بیان جن میں نماز جائز نہیں ہوتی 199
اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ پر نماز پڑھنے سے نہی کا بیان 201
اس کا بیان کب بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے؟ 201
ابتدائے اذان کا بیان 202
کیفیت اذان کا بیان 203
اقامت کا بیان 211
اس کا بیان کہ اذان ایک آدمی کہے اور اقامت دوسرا 212
اذان کے ساتھ آواز بلند کرنے کا بیان 213
مؤذن پر وقت کی پابندی کرنے کا بیان 214

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مینارہ پر اذان دینے کا بیان	214
دوران اذان مؤذن کے دائیں بائیں پھرنے کا بیان	214
اذان اور اقامت کے درمیان دعا کا بیان	215
اس کا بیان کہ آدمی اذان سن کر کیا کہے	215
اس کا بیان کہ جب کوئی اقامت سنے تو کیا کہے	217
اذان کے بعد دعا کا بیان	217
اذان مغرب کی دعا کا بیان	217
اذان پر اجرت لینے کا بیان	218
وقت داخل ہونے سے پہلے اذان ہونے کا بیان	218
نابینے آدمی کے اذان کہنے کا بیان	219
اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کا بیان	219
اذان کے بعد مؤذن کیلئے امام کا انتظار کرنے کا بیان	219
تثویب کا بیان	220
اس کا بیان کہ اگر امام کے آنے سے پہلے اقامت ہو جائے تو بیٹھ کر امام کا انتظار کیا جائے	220
جماعت کے ساتھ نماز ترک کرنے کے بارے میں اظہار ناراضگی	222
جماعت کے ساتھ نماز کی فضیلت کا بیان	225
نماز کی طرف چل کر آنے کی فضیلت کا بیان	225
اندھیرے میں نماز کے لیے چل کر آنے کا بیان	227
نماز کی طرف آتے وقت پر سکون چال کا بیان	227
اس کا بیان جو جماعت کے ساتھ نماز کے ارادہ سے نکلا لیکن شامل نہ ہو سکا	228
عورتوں کے مسجد کی طرف نکلنے کا بیان	229
عورتوں کو مسجد سے روکنے کا بیان	230
نماز کی طرف دوڑ کر جانے کا بیان	230
مسجد میں دوبارہ جماعت کرانے کا بیان	231
گھر میں نماز پڑھ لینے کے بعد جو جماعت کو پالے تو وہ ان کے ساتھ نماز پڑھ لے	232
گھر میں نماز پڑھنے والا جب جماعت کو پالے تو کیا وہ اس کا اعادہ کرے گا؟	233
امامت اور اس کے فضائل کے مجموعہ کا بیان	233
امامت کے لیے ایک دوسرے کو دھکیلنے کے مکروہ ہونے کا بیان	234
اس کا بیان کہ امامت کا زیادہ اہل کون ہے؟	234
عورتوں کی امامت کا بیان	237
ایسا امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں اس کی امامت کا بیان	239
نیک اور فاجر آدمی کی امامت کا بیان	239
نابینے آدمی کی امامت کا بیان	239
ملاقات کے لیے آنے والے کی امامت کا بیان	240
مقتدیوں کی جگہ سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر امامت کرانے کا بیان	240
ایسے آدمی کی امامت کا بیان جو لوگوں کو وہی نماز پڑھائے جو خود پڑھ چکا ہو	241
بیٹھ کر نماز پڑھانے کا بیان	241
اس کا بیان کہ دو آدمیوں میں سے ایک امام بنے تو وہ دونوں کیسے کھڑے ہوں	244
اس کا بیان جب نمازی تین ہوں تو کیسے کھڑے ہوں	245
سلام کے بعد امام کے پھرنے کا بیان	246
امام کے لیے فرضوں کی جگہ پر کھڑے ہو کر نفل پڑھنے کا بیان	246

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آخری رکعت سے سر اٹھا لینے کے بعد امام کے حدث لاحق کرنے کا بیان	246
اس کا بیان مقتدی کو امام کی اتباع کا حکم دیا جائے گا	247
امام سے پہلے سر اٹھانے یا اس سے پہلے سر رکھنے والے کے بارے میں وعید کا بیان	248
امام سے پہلے (مسجد سے) واپس آنے والے کا بیان	248
ان کپڑوں کا بیان جن میں نماز پڑھی جا سکتی ہے	248
گردن میں کپڑا اپہن کر نماز پڑھنے کا بیان	250
ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان جس کا کچھ حصہ دوسرے پر ہو	250
ایک قمیص میں نماز پڑھنے کا بیان	250
اس کا بیان جب کپڑا تنگ ہو تو اسے باندھ لیا جائے	251
نماز میں ٹخنوں سے نیچے چادر لٹکانے کا بیان	252
اس کا بیان کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟	253
عورت کے لیے بغیر دوپٹے کے نماز پڑھنے کا بیان	253
نماز میں سدل کرنے کا بیان	254
عورتوں کے جسموں کے ساتھ ملے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان	255
مرد کیلئے اپنے بالوں کا جوڑا بنا کر نماز پڑھنے کا بیان	255
جوتوں سمیت نماز پڑھنے کا بیان	256
چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان	258
چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان	258
کپڑے پر سجدہ کرنے کا بیان	259
صفوں سے متعلقہ ابواب	
صفوں کو برابر کرنے کا بیان	260
ستونوں کے درمیان صف بنانے کا بیان	263
صف میں امام کے قریب ہونے کے مستحب اور دور ہونے کے مکروہ ہونے کا بیان	263
صف میں بچوں کے کھڑا ہونے کی جگہ کا بیان	264
عورتوں کی صف اور پہلی صف سے پیچھے رہنے کی کراہیت کا بیان	264
صف سے آگے امام کے کھڑے ہونے کی جگہ	265
اس کا بیان جو صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھتا ہے	265
اس کا بیان جو صف کے بغیر رکوع کرتا ہے	265
ابواب سترہ کا بیان	
سترہ کی مقدار کا بیان	267
سترہ کے لیے خط کھینچنے کا بیان	268
اونٹ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا بیان	269
اس کا بیان کہ سترہ کو کہاں گاڑھنا چاہیے	269
باتیں کرنے والے اور سونے والے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا بیان	269
سترہ کے قریب کھڑے ہونے کا بیان	270
نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو روکنے کا بیان	270
نمازی کے سامنے سے گزرنے کی نہی کا بیان	272
ان چیزوں کا بیان جو نماز کو توڑ دیتی ہیں	272
اس کا بیان کہ امام کا سترہ ہی مقتدیوں کا سترہ ہے	274
عورت کا نماز کو نہ توڑنے کا بیان	275
گدھا گزرنے کے ساتھ نماز نہ ٹوٹنے کا بیان	276
اس کا بیان کہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی	277
اس کا بیان کہ کوئی شے نماز کو نہیں توڑتی	278
نماز شروع کرنے سے متعلقہ ابواب کا بیان	
نماز میں رفع یدین کا بیان	279

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نماز شروع کرنے کا بیان 283
دو رکعتوں کے بعد قیام کرتے وقت رفع یدین کرنے کا بیان 289
رکوع کے وقت رفع یدین نہ کرنے کا بیان 290
نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان 292
اس کا بیان کہ نماز کون سی دعا سے شروع کرنی چاہئے 293
اس کا بیان کہ نماز کا آغاز سبحانک اللھم سے کیا جائے 299
افتتاح صلوٰۃ کے وقت سکتہ کا بیان 300
بسم اللہ شریف جہراً نہ پڑھنے کا بیان 301
بسم اللہ شریف جہراً پڑھنے کا بیان 303
کسی پیش آمدہ واقعہ کے سبب نماز میں تخفیف کرنے کا بیان 304
نماز میں تخفیف کرنے کا بیان 304
نماز میں نقصان ہونے کا بیان 306
ظہر کی نماز میں قرأت کا بیان 307
آخری دو رکعتوں میں تخفیف کا بیان 308
ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کی مقدار کا بیان 309
مغرب کی نماز میں قرأت کی مقدار کا بیان 310
قرأت میں تخفیف کا بیان 311
دو رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھنے کا بیان 312
فجر کی نماز میں قرأت کا بیان 312
نماز میں سورۂ فاتحہ کی قرأت ترک کرنے کا بیان 312
اس کا بیان کہ امام قرأت بالجہر کر رہا ہو تو سورۃ فاتحہ پڑھنا مکروہ ہے 315
جب امام قرأت بالجہر نہ کر رہا ہو تو مقتدی کی قرأت کا بیان 316
اس کا بیان کہ امی اور عجمی کو جو قرأت کافی ہوتی ہے 317
دوران نماز تکبیر کہنے کے مقامات کا بیان 319
سجدہ کے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنے کی کیفیت کا بیان 320
پہلی اور تیسری رکعت سے اٹھنے کا بیان 321
دو سجدوں کے درمیان اقعاء کرنے کا بیان 322
اس کا بیان کہ آدمی رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا کہے 322
دو سجدوں کے درمیان دعا کا بیان 323
عورتیں جب مردوں کے ساتھ ہوں تو ان کے سجدہ سے سر اٹھانے کا بیان 324
رکوع سے اٹھنے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی مقدار کا بیان 324
اس کی نماز جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرے 325
فرض نماز کی تکمیل نفل سے کرنے کا بیان 329

رکوع و سجود کے ابواب کا بیان

ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا بیان 331
رکوع و سجود کی تسبیحات کا بیان 331
رکوع و سجود میں دعا کا بیان 333
نماز میں دعا کا بیان 335
رکوع و سجود کی مقدار کا بیان 336
اعضاء سجود کا بیان 338
اس کا بیان کہ آدمی امام کو حالت سجدہ میں پائے تو پھر کیا کرے؟ 339
ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنے کا بیان 339
سجدہ کرنے کے طریقہ کا بیان 339
ضرورت کے وقت ہاتھوں کو بچھانے کی رخصت 340

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہاتھوں کو کمر پر رکھنے کا بیان	341
نماز میں رونے کا بیان	341
نماز میں وسوسہ اور دنیوی خیالات آنے کی کراہیت	341
نماز میں امام کو لقمہ دینے کا بیان	342
امام کو بتانے سے نہی کا بیان	342
نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے کا بیان	343
ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنے کا بیان	343
نماز میں کسی طرف دیکھنے کا بیان	344
ادھر ادھر دیکھنے کی رخصت کا بیان	345
نماز میں کام کرنے کے حکم کا بیان	345
نماز میں سلام کا جواب دینے کا بیان	347
نماز میں چھینک کا جواب دینے کا بیان	349
امام کے پیچھے آمین کہنے کا بیان	351
نماز میں تالی بجانے کا بیان	353
نماز میں اشارہ کرنے کا بیان	355
دوران نماز کنکریوں کے ہٹانے کا بیان	355
نماز کے دوران ہاتھ کمر پر رکھنے کا بیان	355
حالت نماز میں عصا پر ٹیک لگانے کا بیان	356
دوران نماز گفتگو کرنے سے نہی کا بیان	356
بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کا بیان	356
تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت کا بیان	358
چوتھی رکعت میں سرین کے بل بیٹھنے کا بیان	360
تشہد کا بیان	361
تشہد کے بعد حضور نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنے کا بیان	365
تشہد کے بعد دعا کا بیان	367
تشہد کو مخفی پڑھنے کا بیان	368
تشہد میں اشارہ کرنے کا بیان	368
اس کا بیان کہ نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگانا مکروہ ہے	369
نماز کے دوران قعدہ میں تخفیف کا بیان	370
سلام کے احکام کا بیان	370
امام کو سلام کا جواب دینے کا بیان	372
نماز (یعنی سلام) کے بعد تکبیر کہنے کا بیان	372
سلام کو مختصر کرنے کا بیان	373
دوران نماز حدث لاحق ہو جانے کا بیان	373
نفل نماز فرض نماز والی جگہ پر پڑھنے کا بیان	374
دو رکعتوں میں سہو کا بیان	375
اس کا بیان کہ جب کوئی پانچ رکعتیں پڑھ لے	379
اس کا بیان کہ جب دو اور تین رکعتوں میں شک لاحق ہو جائے تو اس کا ازالہ کرے	380
ظن غالب پر عمل کر کے نماز مکمل کرنے کا بیان	382
سلام کے بعد سجدہ سہو کرنے کا بیان	383
اس کا بیان جو درمیانی قعدہ کے بغیر کھڑا ہو جائے	383
اس کا بیان جو تشہد بھول جائے درآنحالیکہ وہ بیٹھا ہوا ہو	384
سجدہ سہو کے بعد تشہد اور سلام کا بیان	385
مردوں سے پہلے نماز سے فارغ ہو کر عورتوں کے جانے کا بیان	385
نماز سے واپس پھرنے کی کیفیت کا بیان	386
نفل نماز گھر میں پڑھنے کا بیان	386
اس کا بیان جو قبلہ سمت کے بغیر نماز پڑھ رہا ہو پھر اسے علم ہو جائے	387

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

احکام جمعہ کے ابواب کی وضاحت کا بیان

یوم جمعہ اور شب جمعہ کی فضیلت کا بیان	388
اس کا بیان جمعہ کے دن کون سی ساعت مقبول ہے؟	389
جمعہ کی فضیلت کا بیان	390
جمعہ چھوڑنے کی صورت میں شدید وعید کا بیان	391
جمعہ ترک کرنے کے کفارہ کا بیان	391
اس کا بیان جس پر جمعہ واجب ہوتا ہے	392
بارش کے دن جمعہ کی نماز کا بیان	392
ٹھنڈی رات یا بارش والی رات میں جماعت سے پیچھے رہ جانے کا بیان	393
غلام اور عورت کے لیے جمعہ کا بیان	395
دیہات میں جمعہ کا بیان	395
اس کا بیان کہ جب جمعہ کا دن عید کے دن کے موافق آجائے	396
جمعہ کے دن صبح کی نماز کی قرأت کا بیان	397
جمعہ کے دن لباس کا بیان	397
جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ بنانے کا بیان	398
منبر بنانے کا بیان	399
منبر رکھنے کی جگہ کا بیان	400
جمعہ کے دن زوال سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان	400
وقت جمعہ کا بیان	400
جمعہ کے دن اذان کا بیان	401
امام کا دوران خطبہ کسی سے گفتگو کرنے کا بیان	401
منبر پر چڑھ کر بیٹھنے کا بیان	402
کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنے کا بیان	402
کمان پر ٹیک لگا کر خطبہ دینے کا بیان	403
منبر پر دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان	405
خطبہ مختصر کرنے کا بیان	406
خطبہ کے وقت امام کے قریب ہونے کا بیان	406
امام کے لیے کسی امر عارض کے سبب خطبہ روک دینے کا بیان	406
خطبہ کے دوران گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھنے کا بیان	407
خطبہ کے دوران کلام کرنے کا بیان	407
محدث کا امام کو اطلاع کرنے کا بیان	408
اس کا بیان کہ آدمی مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو	408
جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کا بیان	409
اس کا بیان جسے امام کے خطبہ کے دوران اونگھ آجائے	409
امام کے منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنے کا بیان	410
جمعہ کی ایک رکعت پانے والے کا بیان	410
نماز جمعہ کی قرأت کا بیان	410
امام اور مقتدی کے درمیان دیوار حائل ہونے کی صورت کا بیان	411
جمعہ کے بعد کی نماز کا بیان	411
نماز عیدین کا بیان	413
عید کے لیے نکلنے کے وقت کا بیان	414
عید کے لیے عورتوں کے نکلنے کا بیان	414
عید کے دن خطبہ پڑھنے کا بیان	415
کمان پر ٹیک لگا کر خطبہ دینے کا بیان	417
عید میں اذان نہ ہونے کا بیان	417
عیدین میں تکبیرات کا بیان	418
عید الضحیٰ اور عید الفطر میں قرأت کا بیان	419

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خطبہ سننے کے لیے بیٹھنے کا بیان	419
عیدگاہ کی طرف ایک راستے سے آنے اور دوسرے سے واپس لوٹنے کا بیان	419
عید کی نماز دوسرے دن تک مؤخر کرنے کا بیان	420
عید کی نماز کے بعد نماز پڑھنے کا بیان	420
بارش کے دن مسجد میں عید کی نماز پڑھنے کا بیان	421
نماز استقاء سے متعلقہ ابواب کا مجموعہ	
چادر الٹنے کے وقت کا بیان	423
بارش کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا بیان	424
نماز کسوف کا بیان	427
صلوٰۃ کسوف میں چار رکوعوں کا بیان	428
نماز کسوف میں قرأت کا بیان	431
صلوٰۃ کسوف کے لیے لوگوں کو بلانے کا بیان	432
صلوٰۃ کسوف میں صدقہ کرنے کا بیان	432
صلوٰۃ کسوف کے وقت کسی کو آزاد کرنے کا بیان	432
صلوٰۃ کسوف میں دو رکعتیں پڑھنے کا بیان	433
دن کے وقت تاریکی وغیرہ ظاہر ہونے کے وقت نماز کا بیان	434
علامات ظاہر ہونے کے وقت سجدہ کرنے کا بیان	434
صلوٰۃ مسافر سے متعلقہ ابواب کی تفصیل	
مسافر کی نماز کا بیان	435
اس کا بیان کہ مسافر کب نماز قصر کرے	436
سفر میں اذان دینے کا بیان	436
وقت کے بارے شک ہوتے ہوئے مسافر کے نماز پڑھنے کا بیان	436
دو نمازوں کو جمع کرنے کا بیان	437
دوران سفر نماز میں قرأت مختصر کرنے کا بیان	441
سفر میں نفل نماز پڑھنے کا بیان	441
سواری پر نفل اور وتر نماز پڑھنے کا بیان	442
بغیر عذر کے سواری پر فرض نماز پڑھنے کا بیان	443
مسافر کے لیے اپنی نماز مکمل کرنے کا بیان	443
دشمن کی سرزمین پر قیام کے دوران نماز قصر کرنے کا بیان	445
نماز خوف کا بیان	445
نماز خوف پڑھانے کے طریقہ کا بیان	448
ایک رکعت پڑھنے کے بعد امام کے مسلسل کھڑے رہنے کا بیان	448
تکبیر تحریمہ ایک ساتھ کہنے کا بیان	449
ہر گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھانے کا بیان	452
اس کا بیان کہ امام کے ایک ایک رکعت پڑھانے کے بعد وہ بقیہ ایک رکعت کی قضاء نہ کریں	454
اس کا بیان کہ امام ہر طائفہ کو دو رکعتیں نماز پڑھائے	455
دشمن کو تلاش کرنے والے کی نماز کا بیان	455
نوافل اور سنت کی رکعتوں سے متعلقہ ابواب کا بیان	456
فجر کی دو رکعتوں کا بیان	457
ان دونوں میں تخفیف کا بیان	458
فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنے کا بیان	459
اس آدمی کا بیان جو اس حال میں امام کو پائے کہ اس نے خود سنتیں نہ پڑھی ہوں	461
اس کا بیان کہ فجر کی سنتیں کب قضا کی جائیں	461
ظہر سے پہلے اور اس کے بعد کی چار رکعتوں کا بیان	462
عصر سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا بیان	461

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس کا بیان جس نے ان دونوں کی رخصت دی ہے جب سورج بلند ہو 464

مغرب سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا بیان 466

نماز چاشت کا بیان 467

دن کی نفل نماز کا بیان 470

صلوٰۃ التسبیح کا بیان 470

اس کا بیان کہ مغرب کے بعد دو سنتیں کہاں پڑھی جائیں 472

عشاء کے بعد کی نماز کا بیان 473

رلت کے قیام سے متعلقہ ابواب کا بیان

رات کا قیام منسوخ ہونے کا بیان 474

شب بیداری کا بیان 475

نماز میں اونگھنے کا بیان 476

اس کا بیان جو نیند کے سبب اپنا وظیفہ نہ کر سکے 477

اس کا بیان کہ رات کے قیام کی نیت کے بعد نیند غالب آجائے 477

اس کا بیان کہ رات کا کون سا حصہ عبادت کے لیے افضل ہے 478

رات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت قیام کا بیان 478

رات کی نماز دو رکعت سے شروع کرنے کا بیان 479

رات کی نفلی نماز دو رکعت ہونے کا بیان 480

رات کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنے کا بیان 481

صلوٰۃ اللیل کے احکام کا بیان 483

عمل میں میانہ روی اختیار کرنے کا بیان 497

ماہِ رمضان سے متعلقہ ابواب کی تفصیلات کا بیان

رمضان المبارک میں قیام کرنے کا بیان 499

لیلۃ القدر کا بیان 502

اس کا بیان جس نے کہا اکیسویں رات شب قدر ہے 504

اس کا بیان کہ شب قدر سترہویں رات ہے 505

شب قدر کے آخری سات راتوں میں ہونے کا بیان 505

اس کا بیان جس نے کہا شب قدر ستائیسویں کی رات ہے 506

شب قدر کے سارے رمضان میں ہونے کا بیان 506

قرآن کریم کی قرأت، منازل اور اس کی ترتیل سے متعلقہ ابواب کا بیان 507

اس کا بیان کہ قرآن کریم کتنی مدت میں پڑھا جائے 507

قرآن کریم کو قرأت کے لیے حصص میں تقسیم کرنے کا بیان 508

آیات شمار کرنے کا بیان 512

سجود قرآن اور سجدوں کی تعداد سے متعلقہ ابواب 512

اس کے قول کا بیان جس کا نظریہ ہے کہ مفصل میں سجدہ نہیں 513

سورۃ اذا السماء انشقت اور اقرأ میں سجود کا بیان 514

سورۂ ص میں سجدہ کا بیان 515

اس کا بیان جو سوار ہونے کی حالت یا نماز سے باہر آیت سجدہ سنے 516

اس کا بیان کہ آدمی سجدہ کے وقت کیا کہے؟ 517

صبح کی نماز کے بعد سجدۂ تلاوت کرنے کا بیان 517

انواع وتر کی تفریع کا بیان 518

استحباب الوتر کا بیان 518

وتر نہ پڑھنے والے کا بیان 519

وتروں کی تعداد کا بیان 519

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وتر نماز میں پڑھی جانے والی سورتوں کا بیان 520
نماز وتر میں دعائے قنوت کا بیان 520
نماز وتر کے بعد دعا کا بیان 523
سونے سے پہلے وتر نماز پڑھ لینے کا بیان 524
نماز وتر کے وقت کا بیان 525
پہلے ادا شدہ وتر توڑنے کا بیان 526
نمازوں میں دعائے قنوت پڑھنے کا بیان 526
گھر میں نفل نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان 528
قیام کو طویل کرنے کا بیان 529
رات کے قیام پر ابھارنے کا بیان 529
قرآن کریم پڑھنے کے ثواب کا بیان 530
فاتحۃ الکتاب کا بیان 532
سورۂ فاتحہ کے لمبی سورتوں میں سے ہونے کا بیان 532
آیۃ الکرسی کا بیان 533
سورۃ اخلاص کا بیان 533
معوذتین کا بیان 534
قرأت میں ترتیل کے مستحب ہونے کا بیان 534
اس کے بارے وعید کا بیان جس نے قرآن کریم حفظ کیا اور پھر بھلا دیا 537
قرآن کریم سات قرأتوں پر نازل کیے جانے کا بیان 537
دعا کا بیان 539
کنکریوں کے ساتھ تسبیح پڑھنے کا بیان 545
اس کا بیان کہ آدمی سلام پھیرنے کے بعد کون سی دعا مانگے 547
استغفار کا بیان 550
کسی بھی انسان کو اپنے اہل اور مال کے لیے بددعا کرنے سے نہی کا بیان 555
غیر نبی پر درود پاک پڑھنے کا بیان 556
کسی کیلئے اس کی عدم موجودگی میں دعا مانگنے کا بیان 556
اس کا بیان جب آدمی کو کسی قوم کا خوف ہو تو وہ کیا کہے 557
استخارہ کا بیان 557
استعاذہ (پناہ طلب کرنے) کا بیان 558

زکوٰۃ کا بیان

نصاب زکوٰۃ کا بیان 565
اس کا بیان کہ کیا سامان تجارت میں زکوٰۃ ہے؟ 566
کنز کیا ہے اور زیورات کی زکوٰۃ کا بیان 566
چرنے والے جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان 567
مصدق کی رضامندی کا بیان 580
اہل صدقہ کے لیے مصدق کی دعا کا بیان 581
اونٹ کے دانتوں کی تفسیر کا بیان 582
اس کا بیان کہ مالوں کی زکوٰۃ کہاں لی جائے گی؟ 583
پنا مال زکوٰۃ خریدنے کا بیان 583
غلام کے صدقہ کا بیان 584
پیداوار کی زکوٰۃ کا بیان 584
شہد کی زکوٰۃ کا بیان 585
انگوروں کا اندازہ لگانے کا بیان 586
اندازہ لگانے کا بیان 587
اس کا بیان کہ کھجوروں کا اندازہ کب لگایا جائے گا 587
ان پھلوں کا بیان جو زکوٰۃ میں دینا جائز نہیں 587
صدقہ فطر کا بیان 588
اس کا بیان کہ صدقہ کب ادا کیا جائے 588
اس کا بیان کہ صدقہ کتنا دیا جائے 589

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

گندم سے نصف صاع صدقہ کرنے کا بیان 591
زکوٰۃ جلدی ادا کرنے کا بیان 593
اس کا بیان کہ کیا زکوٰۃ ایک شہر سے دوسرے شہر لائی جاسکتی ہے؟ 594
اس کا بیان جسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے اور غناء کی تعریف 594
اس کا بیان کہ کون سے غنی کیلئے صدقہ لینا جائز ہے؟ 598
اس کا بیان کہ ایک آدمی کو کتنی زکوٰۃ دی جائے گی 599
اس کا بیان کہ کون سی صورت میں سوال کرنا جائز ہوتا ہے 599
سوال کرنے کی کراہیت کا بیان 601
سوال کرنے سے پرہیز کرنے کا بیان۔ 602
بنی ہاشم کے لیے زکوٰۃ کا بیان 604
مال صدقہ میں سے فقیر کا غنی کو ہدیہ دینے کا بیان 605
اس کا بیان کہ جس نے صدقہ کیا اور پھر اس کا وارث بن گیا 605
مال کے حقوق کا بیان 606
سائل کے حق کا بیان 609
اہل ذمہ کو صدقہ دینے کا بیان 609
ان چیزوں کا بیان جنہیں روکنا جائز نہیں 610
مساجد میں سوال کرنے کا بیان 610
اس کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے وسیلہ سے سوال کرنا مکروہ ہے 610
اسے دینے کا بیان جو اللہ تعالیٰ کے توسل سے مانگے 611
اس آدمی کا بیان جو اپنا سارا سامان صدقہ دیدے 611
تمام مال صدقہ کرنے کی رخصت 612
پانی پلانے کی فضیلت کا بیان 613
دودھ والا جانور عاریۃً دینے کا بیان 614
خازن کے اجر کا بیان 614
عورت کا اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرنے کا بیان 615
صلہ رحمی کا بیان 616
حرص اور بخل کا بیان 618

لقطہ کا بیان

گری پڑی چیز کے بارے اعلان کرنے کا بیان 620

مناسک حج کا بیان

حج کے فرض ہونے کا بیان 628
عورت کے لیے بغیر محرم کے حج کرنے کا بیان 628
اس کا بیان کہ اسلام میں صرورۃ نہیں 630
حج کے دوران زادراہ کے انتظام کرنے کا بیان 630
دوران حج تجارت کا بیان 630
کرایہ پر دینے کے لیے جانور لے جانے کا بیان 631
نابالغ بچے کے حج کرنے کا بیان 632
مواقیت کا بیان 632
حائضہ کے لیے حج کا احرام باندھنے کا بیان 634
احرام کے وقت خوشبو لگانے کا بیان 635
سر کے بالوں کو چپکا لینے کا بیان 635
ہدی کا بیان 635
گائے کی قربانی کا بیان 636
اشعار کا بیان 636
ہدی کو تبدیل کرنے کا بیان 637
اس کا بیان جو اپنی قربانی کا جانور بھیج دے اور خود مقیم رہے 637
قربانی کے جانور پر سوار ہونے کا بیان 638

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس کا بیان جب ہدی اپنے محل پر پہنچنے سے پہلے ہلاک ہو جائے	639
اس کا بیان کہ قربانی کے اونٹوں کو کیسے نحر کیا جائے	641
احرام باندھنے کے وقت کا بیان	641
نیت حج کو مشروط کرنے کا بیان	644
حج مفرد کا بیان	644
حج قران کا بیان	652
ایسے آدمی کا بیان جو حج کے لیے احرام باندھتا ہے پھر اسے عمرہ بنالیتا ہے	658
اس آدمی کا بیان جو دوسرے کی جانب سے حج کرتا ہے	658
تلبیہ کی کیفیت کا بیان	659
اس کا بیان کہ تلبیہ کب ختم کیا جائے	660
اس کا بیان کہ عمرہ کرنے والا کب تلبیہ ختم کرے	660
محرم کا اپنے غلام کے لیے تادیبی عمل کرنے کا بیان	660
آدمی کا اپنے کپڑوں میں احرام باندھنے کا بیان	661
اس لباس کا بیان جو محرم پہن سکتا ہے	662
اس کا بیان کہ محرم ہتھیار اٹھا سکتا ہے	665
اس کا بیان کہ محرمہ اپنے چہرے کو ڈھانپ سکتی ہے	665
اس کا بیان کہ محرم سایہ حاصل کر سکتا ہے	665
محرم کے لیے پچھنے لگوانے کا بیان	666
محرم کے لیے سرمہ لگانے کا بیان	666
محرم کے غسل کرنے کا بیان	667
محرم کے شادی کرنے کا بیان	667
اس کا بیان محرم کون سے جانوروں کو قتل کر سکتا ہے	668
محرم کے لیے شکار کے گوشت کا بیان	669
ٹڈی کے بارے میں محرم کے لیے حکم کا بیان	671
فدیہ کا بیان	671
احصار کا بیان	673
مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا بیان	674
جونہی بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تو ہاتھ اٹھانے کا بیان	675
حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان	676
استلام ارکان کا بیان	677
واجب طواف کا بیان	677
طواف میں اضطباع کرنے کا بیان	679
رمل کا بیان	679
طواف میں دعا کا بیان	682
عصر کے بعد طواف کرنے کا بیان	682
حج قران کرنے والے کے طواف کا بیان	683
ملتزم کا بیان	683
صفا اور مروہ کے حکم کا بیان	685
حضور نبی کریم ﷺ کے حج کے طریقہ کا بیان	686
وقوف عرفہ کا بیان	694
منیٰ کی طرف نکلنے کا بیان	694
عرفات کی طرف نکلنے کا بیان	695
عرفات کی طرف چلنے کا بیان	695
عرفات میں منبر پر خطبہ دینے کا بیان	696
عرفات میں محل وقوف کا بیان	696
عرفات سے واپس لوٹنے کا بیان	697
مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان	699
مزدلفہ سے لوٹنے میں جلدی کرنے کا بیان	702
حج اکبر کے دن کا بیان	704

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حرمت والے مہینوں کا بیان 704
اس کا بیان جو وقوف عرفہ کو نہ پا سکا 705
منیٰ میں اترنے کا بیان 706
اس کا بیان کہ منیٰ میں خطبہ کس دن ہوگا؟ 706
اس کا بیان جس نے کہا آپ ﷺ نے خطبہ یوم نحر کو دیا 707
اس کا بیان کہ یوم نحر کو خطبہ کون سے وقت ہوگا 707
اس کا بیان جو کچھ امام اپنے منیٰ کے خطبہ میں ذکر کرے گا 708
منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنے کا بیان 708
منیٰ میں نماز کا بیان 708
اہل مکہ کے لیے قصر نماز کا بیان 710
رمی جمار کا بیان 710
حلق اور قصر کرانے کا بیان 713
عمرہ کا بیان 715
اس کا بیان کیا وہ عورت اپنے عمرہ کی قضا کرے گی جس نے عمرے کا احرام باندھا اور پھر حیض آنے کے سبب اسے توڑ کر حج کا احرام باندھ لیا 718
دوران عمرہ مکہ مکرمہ میں قیام کرنے کا بیان 719
حج میں طواف افاضہ کا بیان 719
کعبہ معظمہ سے الوداع ہونے کا بیان 720
طواف افاضہ کے بعد حائضہ کے چلے جانے کا بیان 751
طواف وداع کا بیان 721
محصب میں ٹھہرنے کا بیان 722
حج کے دوران اعمال میں تقدیم و تاخیر کرنے والے کا بیان 724
مکہ مکرمہ میں (ادائے نماز کا) بیان 725
حرم مکہ کی تحریم کا بیان 725
نبیذ پلانے کا بیان 726
مکہ مکرمہ میں اقامت اختیار کرنے کا بیان 727
کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان 727
حطیم کعبہ میں نماز پڑھنے کا بیان 729
کعبہ معظمہ میں داخل ہونے کا بیان 729
کعبہ معظمہ کے مال کا بیان 730
مدینہ طیبہ میں آنے کا بیان 730
مدینہ طیبہ کی تحریم کا بیان 731
زیارت قبور کا بیان 733

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عرض ناشر

میری خوش بختی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام قرآن مجید کی خدمت کے بعد اس کے پیارے رسول اور حبیب حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی احادیث طیبہ کی خدمت کی سعادت ارزانی ہو رہی ہے۔ میرے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں آپ کی خدمت میں صحاح ستہ کا نیا ترجمہ مع مختصر حواشی پیش کرنے جا رہا ہوں۔ بلاشبہ یہ میرے کریم رب کا مجھ ناچیز پر بڑا احسان اور انعام ہے جس نے اتنے بڑے عظیم کام کی مجھے توفیق بخشی اور پھر اسے اپنی رحمت سے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ میں اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔ بس اس نے چاہا اور ہو گیا۔

شروع سے میری آرزو تھی کہ میں صحاح ستہ پر کام کراؤں۔ ان کا نیا ترجمہ لکھاؤں جو عنصری تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف نے اس عظیم کام کا بیڑا اٹھایا اور بڑی جانکاری اور تندہی سے صحاح ستہ کے ترجمہ پر کام کیا اللہ تعالیٰ ان کی ان سعی جمیل کو شرف قبولیت سے نوازے اور ان کی عمر، علم اور عمل میں برکت عطا فرمائے۔

چنانچہ میری خواہش پر امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کی کتاب سنن ابی داؤد کا ترجمہ حضرت مولانا محمد انور مگھالوی نے کیا۔ مولانا صاحب مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے فاضل مدرس ہیں۔ حضرت ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کے مایہ ناز تلامذہ و دیرینہ رفقاء اور مخلص کارکنوں میں سے ہیں۔ اپنے فن میں گہرا ادراک رکھتے ہیں ترجمے کا کام بڑی محنت اور عرق ریزی سے کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم اور فہم میں اضافہ فرمائے اور صحت و عافیت سے نوازے۔

میں برادر محترم حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب جانشین دربار عالیہ امیر السالکین بھیرہ شریف کی خدمت میں ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں کہ جن کی سرپرستی میں یہ عظیم کام بخوبی سرانجام پایا اور میرے خواب کی تکمیل ہوئی اور میں یہ ارمغان محبت پیش کرنے کے قابل ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ عاطفت ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

طباعت میں ہم نے احادیث کے متن کا پوری طرح التزام کیا ہے عبادت پر ضروری اعراب لگائے ہیں۔ تاکہ کوئی قاری حدیث کے متن کو پڑھنا چاہے تو وہ صحیح طور پر پڑھ سکے۔ نیز ترجمہ سلیس اور رواں ہے تاکہ پڑھنے والا حدیث کو سمجھ سکے اور اس سے کچھ حاصل کر کے اسے اپنے لیے حرز جان بنا سکے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہماری اس خدمت کو قبول فرمائے اور اسے ہمارے لیے سرمایہ آخرت بنائے۔

طالب دعا

حفیظ البرکات شاہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرف آغاز

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین

وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

جب ادارہ ضیاء المصنفین کی انتظامیہ کی طرف سے کتب صحاح ستہ کے تراجم کا فیصلہ ہوا تو ادارے کا ادنیٰ معاون ہونے کی حیثیت سے سنن ابی داؤد کے ترجمہ کا قرعہ اس ناچیز کے نام نکلا۔ گویا یہ فیصلہ انتہائی کٹھن اور جانگسل تھا کہاں آقا کریم سید الانبیاء علیہ الطیب التحیۃ والثناء کے ارشادات عالیہ اور کہاں جواہر علم سے تہی دامن یہ ناچیز، اس ذمہ داری کو اٹھانا اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنا انتہائی دشوار اور مشکل تھا۔ لیکن اپنے وحدہ لاشریک پروردگار کی توفیق اور رحمۃ للعالمین آقا ﷺ کی نظر عنایت پر بھروسا اور اعتماد کرتے ہوئے اس انتہائی گرانقدر اور نازک فریضہ کی ادائیگی کا بیڑہ اٹھایا اور اپنی کم مائیگی اور بے بضاعتی کا اعتراف کرتے ہوئے سنن ابی داؤد کے ترجمہ کا آغاز کیا۔ میں نے اپنی سمجھ کے مطابق حتی المقدور کوشش کی کہ ترجمہ سہل، بامحاورہ اور الفاظ کے قریب ہو دورانِ ترجمہ جہاں کسی لفظ کے معنی ومفہوم کی وضاحت کی ضرورت محسوس کی وہاں بین القوسین اس کی وضاحت بھی کر دی تاکہ مفہوم سمجھنے میں سہولت اور آسانی میسر رہے اور اس کے ساتھ ساتھ جہاں کہیں کسی حدیث طیبہ سے کسی مسئلہ کے استنباط کی حاجت محسوس کی وہاں ترجمہ کے بعد فوائد کی صورت میں انتہائی مختصر الفاظ میں اس کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے اور بعض مقامات پر فقہ حنفی کی تائید میں فوائد تحریر کیے تاکہ کسی بھی روایت کے سادہ ترجمہ سے قاری کے ذہن میں کوئی تشویش اور تشکیک پیدا نہ ہو۔ اگر میں اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں کامیاب رہا ہوں تو یہ محض پروردگار عالم کی تائید وتوفیق اور اس کے پیارے محبوب حضور نبی رحمت ﷺ کی نظر عنایت اور احسان سے ہے۔ اور جہاں کہیں بھی اس میں جھول اور ضعف ہوگا وہ میری کم علمی اور کم مائیگی کا نتیجہ ہوگا۔

میری اس کاوش کا سہرا میرے مربی اور میرے مرشد حضور سیدی ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ الف الف مرۃ اور ان مشفق ومحسن اساتذہ کرام کے سر ہے جن کی شبانہ روز محنت، جہد مسلسل اور دعائے دل دردمند کے سبب یہ حقیر اور ناتواں اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے قابل ہوا۔ یہ سب میرے کریم رب کی توفیق اور امت کے غم خوار نبی رحمت ﷺ کی نظر عنایت ہے ورنہ میں کہاں تھا آشنائے دردِ دل۔ میں اس عنایت پہ جتنا شکر ادا کروں اتنا ہی کم ہے۔

میں سراپا التجا ہوں اپنے رحمان ورحیم رب کی بارگاہ میں کہ وہ اپنے اس حقیر اور عاجز بندے کی اس ادنیٰ کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور تادم واپسیں اپنے دین حنیف کی بیش از بیش خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ روح و

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قلب سے نیاز مندانہ عرض پرداز ہوں رحمۃ للعالمین آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں کہ آپ اس سعی ناتمام کو شرف قبول عطا فرمائیں اور اپنی ردائے رحمت کے سائے میں رکھیں۔ رب کریم کی بارگاہ میں سراپا ملتمس ہوں اے ہمارے رب کریم: اپنے محبوب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے میرے حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب ودرجات میں مزید بلندی اور رفعت عطا فرما اور آپ کے قائم کردہ مخزن علم وحکمت کو مزید سرفرازی عطا فرما تاکہ رہتی دنیا تک ایک عالم اس گنج گراں مایہ سے اپنا دامن بھرتا رہے اور اس منبع علم وعرفان سے اپنے ظاہر اور اپنے باطن کو سیراب کرتا رہے۔ آمین

آخر میں جملہ قارئین سے گزارش ہے کہ اگر کسی مقام پر ضعف یا خطا محسوس کریں تو بارادہ اصلاح وہ اس سے ضرور مطلع فرمائیں تاکہ اس کی اصلاح ممکن ہو سکے۔ بندہ تہ دل سے شکر گزار اور ممنونِ احسان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو نفع عمیم کا سبب بنائے اور اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشادات مبارکہ کے مطابق معاملاتِ حیات کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

آمین بجاہ نبیہ الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

خاکسار

محمد انور مگھالوی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سوانح حیات حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ

وہ ائمہ حدیث جنہیں کتب صحاح ستہ مرتب کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ان میں سے ایک حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ مصنف سنن ابی داؤد بھی ہیں۔ حدیث وفقہ کی معرفت اور ادراک تام کے سبب علماء نے حضرت امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کے بعد آپ کا درجہ اور رتبہ بیان کیا ہے۔ آپ کا اسم گرامی اور سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ حافظ ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران الازدی سجستانی۔ آپ کی کنیت ابوداؤد ہے۔ آپ کے جد اعلیٰ عمران حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں جنگ صفین میں شریک ہوئے اور جام شہادت نوش کیا۔ 202ء میں آپ کی ولادت معروف قبیلہ بنی ازد میں ہوئی اسی نسبت سے آپ ازدی کہلاتے ہیں اور چونکہ آپ نے ملک سجستان میں آنکھ کھولی اس نسبت سے آپ سجستانی کہلاتے ہیں۔

وطن مالوف

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ کا وطن سجستان ہے لیکن اس کے تعین کے بارے میں علماء نے دو آراء کا اظہار کیا ہے۔ ایک رائے کے مطابق سجستان بصرہ کے قریب ایک گاؤں ہے۔ اس کا اظہار مؤرخ ابن خلکان نے کیا ہے مگر دیگر علماء نے ان سے اتفاق نہیں کیا ہے۔

دوسری رائے جو صحیح اور عام ہے وہ یہ ہے کہ مقام کے اعتبار سے آپ کی نسبت سیستان (سجستان) کی طرف ہے۔ یہ ایک مشہور ملک ہے جو ہند کے پہلو میں سندھ و ہرات کے مابین اور قندھار سے متصل واقع ہے اور بزرگان چشتیہ کا مشہور شہر چشت بھی اسی ملک میں واقع ہے۔ پہلے زمانے میں ''بست'' اس کا پایہ تخت تھا اسی ملک کی نسبت سے عرب لوگ آپ کو بستی بھی کہتے ہیں۔ اس رائے کا اظہار شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، علامہ تاج الدین سبکی اور علامہ سمعانی وغیرہ جید اور مستند علماء نے کیا ہے۔

تعلیم وتربیت

آپ بنیادی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد علم حدیث کی طرف متوجہ ہوئے۔ چونکہ رب کریم کی عطاء سے علم حدیث کی تفہیم وتحصیل کی رغبت اور شوق کے جذبات آپ میں مثل بحر موجزن تھے۔ اس لیے آپ نے اس کی معرفت اور ادراک کے لیے انتہائی مشقت آمیز اور دشوار گزار سفر اختیار کئے اور دور دور تک مختلف اسلامی شہروں اور بستیوں میں مستند اساتذہ اور شیوخ تک پہنچنے کے لیے صحراؤں اور جنگلوں کی خاک چھانی۔ خاص طور پر مصر، شام، حجاز، عراق، خراسان، بغداد اور بصرہ کے علاقوں میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قیام فرما ہو کر وہاں کے محدثین اور مستند مشائخ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے اور اپنے سینے کو علم حدیث کے نور سے بقعہ نور بنایا۔

آپ نے اپنے مشائخ سے جن میں حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بھی بعض اساتذہ شامل تھے۔ ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ علوم معرفت بھی حاصل کیے۔ اس لیے آپ عظیم محدث اور فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ صلحاء واتقیاء کی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور بھی تھے۔ آپ زہد وتقویٰ کے اعلیٰ معیار پر فائز تھے۔ عبادت وریاضت کے دلدادہ تھے۔ تواضع، انکساری اور سادگی کا پیکر تھے۔ اس لیے جہاں ظاہری علوم کے پیاسے آپ کے گرد پروانوں کی مثل جمع رہتے تھے۔ اسی طرح صلحائے امت باطنی فیوض وبرکات کے حصول کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ صرف یہی نہیں! بلکہ آپ حمیت، خودداری اور دینی وقار وتمکنت کے اس ارفع معیار پر فائز تھے کہ شاہان وقت بھی اپنی حاجات لے کر آپ کے دروازے پر دستک دیتے نظر آتے تھے۔ المختصر آپ علوم ومعارف کا ایسا بحر بیکراں تھے جس کی طرف طلبائ، علماء اور صلحاء اپنا اپنا گوہر مقصود حاصل کرنے کے لیے یکساں رجوع کیا کرتے تھے اور آپ کے فیوض وبرکات سے مستفید ہوتے تھے، ذرا صلحاء کا انداز عقیدت ومحبت تو ملاحظہ فرمایئے: ''قاضی ابو محمد احمد بن محمد لیث بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مشہور عارف باللہ حضرت سہل بن عبد اللہ تستری امام ابوداؤد سے ملاقات کے لیے آئے جب آپ کو معلوم ہوا تو انتہائی اظہار مسرت فرمایا اور آپ کو خوش آمدید کہا۔ حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اے امام! ذرا وہ مبارک زبان تو دکھایئے جس سے آپ حدیث رسول بیان کرتے ہیں تاکہ میں اس مقدس زبان کو بوسہ دوں تو حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زبان دہن سے باہر نکالی اور حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی عقیدت کے ساتھ اسے بوسہ دیا۔

اور آپ کے دینی وقار اور تمکنت کا اندازہ اس واقعہ سے لگایئے کہ حضرت عبد اللہ بن محمد سکی فرماتے ہیں کہ مجھ سے امام ابوداؤد کے ایک خادم ابوبکر بن جابر نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں امام ابوداؤد کے ساتھ بغداد میں تھا۔ ہم مغرب کی نماز سے فارغ ہوئے تو کسی آدمی نے دروازے پر دستک دی۔ میں نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھا کہ امیر ابواحمد موفق کھڑا تھا۔ میں نے حضرت امام صاحب کو اطلاع کی تو آپ نے امیر کو بلا لیا اور پوچھا اس وقت کونسی حاجت لے کر آپ یہاں آئے۔ تو امیر نے جواب دیا میں تین سوال لے کر حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: بتلاؤ وہ کیا ہیں؟ تو امیر نے کہا: کہ پہلی عرض تو یہ ہے کہ آپ یہاں سے بصرہ تشریف لے چلیں اور اپنا مستقل وطن بنالیں تاکہ وہاں زیادہ سے زیادہ علم کے شیدائی آپ سے فیض یاب ہوسکیں۔ اور دوسری عرض یہ ہے کہ آپ میری اولاد کے لیے کتاب السنن روایت کریں اور تیسری درخواست یہ ہے کہ آپ میرے بچوں کو باقی طلباء سے علیحدہ پڑھائیں کیونکہ خلیفہ کے بچوں کے لیے عام بچوں کے ساتھ مل کر پڑھنا مشکل ہے۔ یہ سن کر حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تیری دو خواہشیں تو پوری ہوسکتی ہیں لیکن تیسری قطعاً پوری نہیں ہوسکتی کیونکہ علم کی تحصیل میں عام طلباء اور خلیفہ کے بچوں کے درمیان کوئی تفاوت اور امتیاز نہیں۔ پھر ایسا ہی ہوا آپ بصرہ تشریف لے گئے وہاں ایک عظیم الشان مدرسہ قائم کیا جہاں خلیفہ کے صاحبزادے بھی عام طلباء کی صف میں بیٹھ کر اکتساب علم کیا کرتے تھے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وہ عظیم اور ذی قدر محدثین جن سے آپ کو روایت حدیث اور شرف تلمذ کی سعادت نصیب ہوئی ان کی تعداد تین سو سے زائد ہے۔ ان میں حضرت امام بن حنبل، اسحاق بن راہویہ اور ابوثور رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے بلند پایہ فقہاء و محدثین اور یحی بن معین، ہشام بن عبدالملک طیالسی، ابوبکر بن ابی شیبہ اور عثمان بن ابی شیبہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔ جیسے نامور ناقدین فن اور ائمہ محدثین شامل ہیں۔ علاوہ ازیں چند اور قابل ذکر اسماء یہ بھی ہیں۔

حیوۃ بن شریح، خلف بن ہشام بغدادی، ربیع بن نافع حلبی، زہیر بن حرب، سعید بن سلیمان، بزار واسطی، سعید بن منصور، سلیمان بن حرب، سلیمان بن عبدالرحمن دمشقی، شجاع بن مخلد، صفوان بن صالح دمشقی، عبداللہ بن رجاء بصری، عبداللہ بن محمد نفیلی دمشقی، عمرو بن عون بزار واسطی، ابورجاء قتیبہ بن سعید، محمد بن بشار بندار بصری، محمد بن صباح بزار دولابی، محمد بن منہال، مسدد بن مسرہد، ہشام بن خالد ازرق دمشقی، ہناد بن عمرو، ابوالولید طیالسی، قعنبی، مسلم بن ابراہیم اور ابوعمرو رحمہم اللہ تعالیٰ۔

تلامذہ

حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب علم کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ علامہ ابن حجر نے جو اسماء ذکر کیے ہیں ان میں سے چند اسمائے گرامی یہ ہیں۔ ابوعلی محمد بن احمد عمرو اللولوئی ابوالطیب احمد بن ابراہیم اشانی، ابوعمرو احمد بن علی بن الحسن البصری رحمہم اللہ تعالیٰ اور انہی کی مثل کئی اور ایسے خوش نصیب ہیں جنہیں آپ سے سنن ابی داؤد روایت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ابوعبداللہ محمد بن احمد یعقوب البصری نے آپ سے کتاب الرد علی اہل القدر، ابوبکر احمد بن سلیمان نے کتاب الناسخ والمنسوخ، حافظ ابوعبید محمد بن علی بن عثمان آجری نے کتاب المسائل اور اسماعیل بن محمد صفار نے آپ سے مسند مالک روایت کی۔ علاوہ ازیں امام ابوعبدالرحمن النسائی، امام ابوعیسیٰ ترمذی حرب بن اسماعیل کرمانی اور ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون الخلال حنبلی اور ابوبکر بن داؤد رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ وہ قابل صد فخر علماء ہیں جنہیں آپ کے سامنے زانوئے ادب تہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

امام ابوداؤد وعلمائے محققین کی نظر میں

حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی جلالت شان اور عظمت و بزرگی کا اعتراف کرتے ہوئے محققین وقت نے مختلف انداز میں آپ کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ان میں سے چند آراء آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ حاکم ابوعبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ میں حدیث کے یکتائے روزگار تھے۔

۲۔ ابراہیم الحربی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

الین لابی دائود الحدیث کما الین لداؤد الحدید۔

فن حدیث کو ابوداؤد کے لیے اسی طرح نرم کر دیا گیا ہے جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہا نرم کر دیا گیا تھا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۳۔احمد بن محمد یاسین الہروی فرماتے ہیں:

كان احد حفاظ الاسلام للحديث و علمه وعلله وسنده فی اعلی درجة جامع النسك والعفاف والصلاح والورع

آپ حافظ حدیث تھے۔سند حدیث اور اس کی علل کے ماہر تھے۔زہد وتقویٰ اور عفت وخشیت میں اعلیٰ درجہ پر فائز تھے۔

۴۔ابوحاتم بن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كان احد آئمة الدنيا فقها و علما حفظا ونسكا وورعا واتقانا

حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث، علم فقہ اور خدا خوفی میں دنیا والوں کے امام تھے۔

۵۔ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ''احادیث کی تخریج، معلول وثابت اور غلط وصحیح میں تمیز کرنے والے چار آدمی ہیں امام بخاری، امام مسلم اور ان کے بعد ابوداؤد اور نسائی۔

۶۔موسیٰ بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خلق ابوداؤد فی الدنیا للحديث و فی الآخرة للجنة

حضرت امام ابوداؤد دنیا میں خدمت حدیث کے لیے اور آخرت میں جنت کے لیے پیدا کیے گئے۔

تصنیف وتالیف

حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ساری زندگی تحصیل علم اور پھر علم حدیث کی خدمت کے لیے وقف کر رکھی تھی۔اس سلسلہ میں آپ نے کثیر مرتبہ سفر اختیار کیے اور درس وتدریس کی صورت میں بھی انگنت تشنگان علم کو علم کی دولت سے مالا مال فرمایا۔لیکن ان تمام مصروفیات کے باوجود تصنیف وتالیف کا شعبہ بھی تشنہ نہیں رہنے دیا بلکہ اس میں عظیم خدمات سرانجام دیتے ہوئے درج ذیل کتابیں بطور یادگار چھوڑیں۔

۱۔کتاب الرد علی اہل القدر۔ ۲۔کتاب الناسخ والمنسوخ۔ ۳۔کتاب المسائل۔ ۴۔مسند مالک۔ ۵۔کتاب المراسیل۔ ۶۔کتاب المصابیح۔ ۷۔کتاب المصاحف۔ ۸۔کتاب البعث والنشور۔ ۹۔کتاب التفسیر۔ ۱۰۔کتاب نظم القرآن۔ ۱۱۔کتاب فضائل القرآن۔ ۱۲۔کتاب شریعۃ التفسیر۔ ۱۳۔کتاب شریعۃ المقارئی۔ ۱۴۔فضائل الاعمال۔ ۱۵۔کتاب الزہد۔ ۱۶۔دلائل النبوۃ۔ ۱۷۔کتاب الدعاء۔ ۱۸۔کتاب بدء الوحی۔ ۱۹۔کتاب اخبار الخوارج۔ ۲۰۔کتاب التفرد۔ ۲۱۔کتاب فضائل الانصار۔ ۲۲۔کتاب السنن

وصال

امام الحدیث حضرت ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ چراغ علم روشن کیے بیٹھے تھے اور علم کے شیدائی اپنے قلوب واذہان کو نور علم سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

منور کرنے کے لیے پروانہ وار اڈے چلے آ رہے تھے کہ اتنے میں قاضی تقدیر نے اپنے اٹل فیصلے کا اعلان کیا تو ۱۶ شوال ۲۷۵ھ بروز جمعۃ المبارک بصرہ میں وقت کے عظیم محدث اور عالم باعمل نے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے حوالے کر دی۔

آپ نے وصیت فرمائی کہ مجھے غسل حسن بن مثنیٰ سے دلوایا جائے اور ان کی عدم موجودگی میں حماد بن زید کی روایت کے مطابق مجھے غسل دیا جائے۔ آپ کی اس وصیت کو عملی جامہ پہنایا گیا۔

بعد ازاں آپ کی نماز جنازہ پڑھانے کا اعزاز عباس بن عبد الواحد کو حاصل ہوا۔

اللھم ادخلہ فی جوارک القدس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کچھ سنن ابی داؤد کے بارے میں

مؤلفین صحاح ستہ میں حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد فقہی اعتبار سے جو مقام حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہوا اس میں کوئی اور آپ کا ثانی نہیں۔ اس لیے سنن کی تالیفات میں اولیت کا اعزاز آپ کو حاصل ہوا اور اس میں کوئی اور آپ کا ثانی نہیں۔ آپ سے قبل محدثین صرف جوامع اور مسانید تصنیف کرتے تھے اس لیے ان کی تصانیف سنن واحکام کے علاوہ اخبار و قصص اور آداب و مواعظ سب کی جامع ہوا کرتی تھیں۔ آپ سے پہلے کسی نے بھی خالص سنن اور احکام کو یکجا نہیں کیا مگر آپ نے صرف احادیث احکام جمع فرما کر حدیث طیبہ کی وہ خدمت سرانجام دی جو صرف آپ ہی کا حصہ ہے۔

فقہاء نے فقہی مسائل کا جن احادیث سے استنباط کیا ہے وہ آپ کی سنن میں موجود ہیں اسی خاصیت کے پیش نظر یہ کتاب طبقہ فقہاء میں بالخصوص اور عوام الناس میں بالعموم بے حد مقبول ہے۔ یہاں تک کہ محدثین نے کہا: اسلام کی بنیاد قرآن کریم اور اس کا ستون سنن ابی داؤد ہے۔

علامہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دین کے مقدمات کا علم حاصل کرنے کے لیے کتاب اللہ اور سنن ابی داؤد کافی ہے۔

اور اس پر مستزاد یہ کہ حسن بن محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں ''ایک بار عالم خواب میں حضور نبی رحمت ﷺ نے شرف دیدار عطا فرمایا اور فرمایا جو شخص سنن کا علم حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ سنن ابی داؤد کا علم حاصل کرے''۔ تو یہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ سنن ابی داؤد کو بارگاہ نبوت میں خاص پذیرائی اور قبولیت حاصل تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور کے علماء و فقہاء کے مابین بھی اسے قبول عام حاصل ہوا۔

مرویات کی تعداد اور ان کے مراتب

سنن ابی داؤد کی ترتیب و تالیف کا سلسلہ 241ھ سے قبل آپ نے بغداد میں پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ آپ نے پانچ لاکھ احادیث کے عظیم ذخیرہ سے چار ہزار آٹھ سو (4800) احادیث منتخب فرمائیں۔ بعد ازاں اپنی کتاب کو اجزائ، کتب اور ابواب میں تقسیم کر دیا۔ آپ نے رسالہ مکیہ میں ذکر کیا ہے کہ مراسیل کے علاوہ کتاب السنن کے سترہ (17) اجزاء ہیں۔ کتاب السنن میں کل پینتیس (35) کتابیں ہیں۔ ان میں سے تین ایسی کتابیں ہیں جن میں ابواب بندی نہیں کی گئی۔ کتاب میں مجموعی طور پر ابواب کی تعداد ایک سو ستاسی (187) ہے۔

احادیث کے مراتب کے بارے علامہ ابن الصلاح مقدمہ میں رقمطراز ہیں: ''کہ سنن ابی داؤد میں بھی احادیث حسن پائی جاتی ہیں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے اس کتاب میں احادیث صحیحہ اور ان سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قریب المرتبہ احادیث جمع کی ہیں۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں کسی باب میں اس حدیث کو شامل کرتا ہوں جو میری دانست میں سب سے زیادہ صحیح ہوتی ہے۔ جس حدیث میں شدید قسم کا ضعف پایا جاتا ہو تو میں اسے ساتھ بیان کر دیتا ہوں اور جس حدیث کے بارے میں کچھ نہیں کہتا وہ قابل احتجاج ہوتی ہے۔ بعض احادیث بعض کی نسبت زیادہ صحیح ہوتی ہیں۔ اس قول پر ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو حدیث ابوداؤد میں مطلقاً مذکور ہو اور صحیحین میں مذکور نہ ہو اور کسی ناقد حدیث نے اس کے صحیح ہونے کی تصریح بھی نہ کی ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ حدیث ابوداؤد کے نزدیک حسن کے درجہ کی ہے۔ اس قسم کی بعض احادیث آپ کے نزدیک حسن نہیں ہوتیں کیونکہ حسن کی جو تعریف ہم نے ابوداؤد سے نقل کی ہے وہ اس کے تحت نہیں آتیں۔ حافظ ابوعبداللہ بن مندہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مصر میں محمد بن سعد باوردی کو یہ فرماتے سنا ''امام عبدالرحمن نسائی ہر اس راوی کی حدیث کو روایت کرتے ہیں جس کی روایات ترک کرنے پر اجماع منعقد نہ ہوا ہو۔ امام ابوداؤد بھی اسی روش پر گامزن رہے۔ جب کسی مسئلہ سے متعلق انہیں صحیح حدیث نہ ملتی ہو تو وہ ضعیف ہی ذکر کر دیتے ہیں۔ اس لیے کہ ان کے نزدیک وہ لوگوں کی رائے کی نسبت زیادہ قوی ہے۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تدریب میں فرماتے ہیں ''امام ابوداؤد سے جو الفاظ منقول ہیں ان میں ''صالح'' (لائق و قابل) کا لفظ ہے۔ اس میں یہ احتمال ہے کہ ان کی اس سے مراد قابل اعتبار ہو نہ کہ لائق احتجاج۔ اس لیے اس میں احادیث ضعیفہ بھی شامل ہوں گی۔ لیکن علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ منقول ہے ''وما سکت عنہ فھو حسن فان صح ذلک فلا اشکال'' (کہ جس حدیث کے بارے آپ نے سکوت اختیار کیا وہ حسن ہے۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر اس میں کوئی اشکال نہیں)

شرائط اور اسلوب بیان

سنن ابی داؤد میں احادیث درج کرنے کی شرائط کا علم امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے اس گرامی نامہ سے ہوتا ہے جو آپ نے اہل مکہ کے نام تحریر فرمایا تھا اور اسی میں اسلوب بیان کی وضاحت بھی موجود ہے۔ اس لیے تاریخ حدیث و محدثین سے اس گرامی نامہ کا اقتباس پیش خدمت ہے۔ آپ نے مجھے یہ بتانے کو کہا ہے کہ میں نے جو احادیث ابوداؤد میں درج کی ہیں آیا وہ ان مسائل میں واردشدہ احادیث میں سے صحیح تر ہیں؟

تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ بلاشبہ وہ احادیث اس باب میں صحیح تر ہیں۔ مگر یہ کہ کوئی حدیث دو سندوں سے منقول ہو۔ ایک سند صحیح تر ہو اور دوسری کے راوی حفظ وضبط میں بڑھ کر ہوں۔ بسا اوقات میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں۔ میری کتاب میں ایسی دس احادیث بھی نہیں ہیں۔ اگر مسئلہ سے متعلق بکثرت احادیث صحیحہ موجود ہوں۔ تاہم میں ایک دو احادیث پر اکتفاء کرتا ہوں۔ اس لیے کہ میرا مقصد افادیت اور اختصار ہے۔

جب میں ایک باب میں کسی حدیث کو دو یا تین سندوں کے ساتھ مکرر لاتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس میں کچھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اضافہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات میں طویل حدیث کو مختصر بھی کر دیتا ہوں اس لیے کہ اگر پوری حدیث کو شامل کر دیا جائے تو یہ بات واضح نہیں ہوگی کہ اس حدیث کو اس باب میں لانے کا مقصد کیا ہے اور اس حدیث سے کون سے مسئلہ کا استنباط کرنا مقصود ہے؟ لہٰذا میں اس کو مختصر کر کے حدیث کا وہی حصہ ذکر کرتا ہوں جو باب سے متعلق ہوتا ہے۔ جہاں تک مراسیل کا تعلق ہے ماضی میں علماء ان سے احتجاج کرتے تھے۔ مثلاً سفیان ثوری، امام مالک اور امام اوزاعی رحمہم اللہ وغیرہم۔ جب امام شافعی کا دور آیا تو وہ معترض ہوئے۔ امام احمد بن حنبل نے بھی اس ضمن میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کی۔ جب کسی مسئلہ میں مرفوع متصل حدیث موجود نہ ہو تو پھر مرسل سے احتجاج کیا جائے گا اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مرسل حدیث میں وہ قوت نہیں ہوسکتی جو متصل حدیث میں ہوتی ہے۔

سنن ابی داؤد میں کوئی حدیث کسی متروک راوی سے منقول نہیں۔ اس میں جہاں بھی کوئی منکر حدیث پائی جاتی ہے۔ میں نے اس کی وضاحت کر دی اور بتا دیا کہ اس مسئلہ میں بجز اس حدیث کے اور کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔ میری کتاب کی جس حدیث میں زیادہ ضعف پایا جاتا تھا۔ میں نے اس کی نشاندہی کر دی ہے۔ اس میں بعض اوقات ایسی بھی ہیں جن کی سند صحیح نہیں ہے۔ جس حدیث پر میں نے کوئی جرح نہیں کی وہ قابل احتجاج ہے۔ بعض احادیث دوسری احادیث سے صحیح تر ہیں۔ کوئی سنت رسول ﷺ ایسی نہیں جو اس کتاب میں مذکور نہ ہو۔ قرآن کے بعد سنن ابی داؤد کے سوا کوئی ایسی کتاب نہیں جس کا پڑھنا لوگوں کے لیے ضروری ہو۔

اگر کوئی شخص سنن ابی داؤد لکھ لے اور اس کے سوا کوئی علمی چیز نہ لکھے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس کتاب کی قدر و منزلت کا اندازہ اس میں غور و فکر کرنے سے ہوتا ہے۔ امام مالک، امام شافعی اور سفیان ثوری رحمہم اللہ تعالیٰ نے جو فقہی احکام و مسائل بیان کیے ہیں۔ ان کی اساس انہیں احادیث پر رکھی گئی ہے جو سنن ابی داؤد میں مذکور ہیں۔ اس میں مشمولہ اکثر احادیث مشہور حدیث کے درجہ کی ہیں۔ جس شخص نے بھی احادیث نبویہ لکھی ہیں اس کے پاس یہ احادیث موجود ہیں مگر ان کی تمیز و معرفت ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ جو حدیث مشہور بھی ہو اور صحیح متصل بھی، اس کو کوئی شخص رد نہیں کر سکتا۔ البتہ غریب حدیث کے ساتھ احتجاج درست نہیں۔ اگرچہ اس کے راوی ائمہ ثقات ہی کیوں نہ ہوں۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ''غریب حدیث کو ناپسند کیا کرتے تھے'' یزید بن ابی حبیب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ''جب تم کوئی حدیث سنو تو اسے اس طرح تلاش کرو جس طرح گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے اگر پہچان میں آ جائے تو بہتر ورنہ اسے چھوڑ دیجئے۔

میں نے سنن ابی داؤد میں صرف وہی احادیث شامل کی ہیں جن کا تعلق احکام کے ساتھ ہے۔ اس میں کل چار ہزار آٹھ سو احادیث ہیں۔ سب احکام سے متعلق ہیں۔ زہد اور اس کے فضائل کے سلسلہ میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں میں نے انہیں شامل کتاب نہیں کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جامع احادیث

حضرت امام ابوداوٗد رحمۃ اللہ علیہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی سنن میں چار ایسی جامع احادیث نقل کی ہیں جو ہر انسان کے لیے اس کے دین کے بارے میں کافی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

۱۔انما الاعمال بالنیات

اعمال کا انحصار نیت پر ہے۔

۲۔من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ

کسی کے اچھا مسلمان ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ لایعنی (بے فائدہ) کاموں کو ترک کردے)

۳۔لایؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ

تم میں سے کوئی ایک کامل مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کیلئے وہی کچھ پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے

۴۔الحلال بین والحرام بین وبینھما امور مشتبہات فمن اتقی الشبہات استبرأ لدینہ

حلال اور حرام دونوں واضح ہیں۔ان دونوں کے درمیان امور مشتبہات ہیں۔جو شخص امور مشتبہات سے بچتا رہا اس نے اپنے دین کو محفوظ کرلیا۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان احادیث کے دین کے لیے کافی ہونے کے معنی یہ ہیں کہ ان میں شریعت کے قواعد کلیہ مشہورہ بیان کردیئے گئے ہیں۔ان کے معلوم ہوجانے کے بعد جزئیات مسائل میں کسی مجتہد اور مرشد کی ضرورت نہیں رہتی۔اس لیے فقط ان چار احادیث کا جان لینا ہی انسان کی ہدایت کے لیے کافی ہے۔تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ صحت عبادات کے لیے پہلی حدیث کافی ہے۔دوسری حدیث عمر عزیز کی حفاظت کی ضامن ہے، ہمسائیگان، خویش و اقارب اور دوسرے اہل معاملہ سے حسن سلوک کی دعوت تیسری حدیث دیتی ہے اور اختلاف علماء یا اختلاف دلائل سے جو شکوک پیدا ہوتے ہیں ان کے ازالہ کے لیے چوتھی حدیث کافی ہے۔گویا ایک عقلمند اور دانا انسان کے لیے یہ چاروں حدیثیں استاد اور مرشد کا حکم رکھتی ہیں۔

سنن ابی داوٗد محققین کی نظر میں

سنن ابی داوٗد جب منظر عام پر آئی تو علماء اس کی جامعیت، ابواب بندی، حسن ترتیب اور احکام فقہیہ کا مصدر و ماخذ ہونے کے سبب سے انتہائی متاثر ہوئے۔اس کی اہمیت اور درجہ و رتبہ کا اظہار مختلف کلمات تحسین سے کیا۔ان میں سے چند آراء آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔حضرت امام ابوسلیمان خطابی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 328ھ اپنی کتاب معالم السنن میں رقمطراز ہیں ''خوب جان لیجئے کہ سنن ابی داوٗد کتاب ہے۔علم دین میں ایسی کتاب تاہنوز تصنیف نہیں کی گئی۔سب لوگوں کے ہاں اسے خلعت قبول سے نوازا گیا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے۔ علماء کے سب گروہ اور فقہاء کے تمام طبقات اختلاف مذاہب ومسالک کے باوجود اسے حکم تسلیم کرتے ہیں۔ سب لوگ اسی چشمہ کے پاس آتے ہیں اور اپنے آپ کو سیراب کرتے ہیں۔ اہل عراق ومصر، بلاد ومغرب اور اکثر دیار وامصار کے لوگ اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ البتہ اہل خراسان صحیحین اور ان کتب کے شیفتہ وفریفتہ ہیں جو ان دونوں کی شرائط کے مطابق تحریر کی گئی ہیں۔ البتہ ابوداؤد وضع وترتیب کے اعتبار سے بہت عمدہ کتاب ہے اور اس میں زیادہ فقاہت پائی جاتی ہے''۔

۲۔ امام ابوجعفر بن زبیر غرناطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

لأبي داؤد في حصر أحاديث الأحكام واستيعابها ماليس لغيره

احادیث احکام کے حصر واحصاء میں جو مقام ابوداؤد کو حاصل ہے وہ کسی اور حاصل نہیں۔

۳۔ ایک دن حافظ سعید بن سکن کے پاس اصحاب حدیث کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور کہا کہ ہمارے سامنے حدیث کی بہت سی کتابیں ہیں کیا ہی اچھا ہو کہ شیخ ان میں سے ایسی کتابوں کی طرف رہنمائی فرمائیں جن پر ہم اکتفاء کرسکیں۔ یہ سن کر آپ خاموشی سے گھر تشریف لے گئے اور کتابوں کے چار تھیلے اٹھا کر لائے اور انہیں اوپر نیچے رکھ دیا اور فرمایا:

هذه قواعد الاسلام كتاب مسلم وكتاب البخاري وكتاب ابي داؤد وكتاب النسائي

یہ کتابیں اسلام کی بنیاد ہیں یعنی امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی صحیح مسلم، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی صحیح بخاری، امام ابوداؤد کی سنن ابی داؤد اور امام نسائی کی سنن نسائی۔

۴۔ حضرت امام ابوحامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

انها تكفي للمجتهد في العلم بأحاديث الاحكام

احادیث احکام جاننے کے لیے یہی ایک کتاب (سنن داؤد) مجتہد کے لیے کافی ہے۔

۵۔ حافظ محمد بن مخلد متوفی 331ھ جو امام موصوف کے شاگرد ہیں۔ بیان فرماتے ہیں:

لما وصف السنن وقرأه على الناس صار كتابه لاهل الحديث كالمصحف يتبعونه

''کہ جب امام ممدوح نے سنن تالیف فرما کر عوام کے سامنے پڑھی تو یہ اہل حدیث کے نزدیک مصحف کی حیثیت اختیار کر گئی وہ اس کی اتباع کرتے تھے''۔

شروحات

چونکہ سنن ابی داؤد کو ہر دور میں پذیرائی حاصل ہوئی۔ اس لیے علمائے محققین نے اس کی کثیر شروح تحریر کی ہیں۔ ان میں سے چند کے اسماء درج ذیل ہیں۔

۱۔ **معالم السنن**:۔ یہ شرح ابوسلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی متوفی 338ھ کی تصنیف ہے۔

۲۔ **شرح سنن ابی داؤد**:۔ یہ شیخ قطب الدین ابوبکر احمد بن وعین یمنی شافعی متوفی 652ھ کی تالیف ہے اور اس کی چار

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مبسوط جلدیں ہیں۔

۳۔شرح سنن ابی داؤد:۔ یہ شرح حافظ علاؤ الدین مغلطائی حنفی متوفی 762ھ کی تالیف ہے اور نامکمل ہے۔

۴۔شرح عینی:۔اسے حافظ بدر الدین عینی متوفی 855ھ نے ایک جز میں تالیف کیا ہے۔

۵۔شرح الزوائد علی الصحیحین:۔ یہ شرح شیخ سراج الدین عمر بن علی الشافعی متوفی 804ھ کی تصنیف ہے۔

۶۔شرح سنن ابی داؤد:۔ یہ شرح ابوزرعہ احمد بن عبدالرحیم عراقی متوفی 826ھ نے لکھی لیکن نامکمل رہی۔

۷۔مرقاۃ الصعود الی سنن ابی داؤد:۔ یہ شرح حافظ جلال الدین سیوطی متوفی 911ھ کی تصنیف ہے۔

۸۔غایۃ المقصود:۔ یہ شرح علامہ ابوطیب شمس الحق عظیم آبادی کی ایک مبسوط تالیف ہے۔

۹۔بذل المجہود فی حل ابی داؤد:۔ یہ شرح مشہور حنفی عالم خلیل احمد سہارنپوری کی تصنیف ہے۔

مختصرات

شروح کی طرح سنن ابی داوَد پر مختصرات بھی لکھی گئیں دو کے نام یہ ہیں:۔

۱۔مختصر سنن ابی داؤد:۔ یہ حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری متوفی 656ھ کی تالیف ہے۔

۲۔تہذیب السنن:۔ یہ علامہ ابن قیم بن ابی بکر الجوزی متوفی 751ھ کی تالیف ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الطَّهَارَةِ (پاکیزگی کا بیان)

فائدہ: ارکان اسلام میں افضل العبادات نماز ہے اور نماز کے لیے طہارت (پاکیزگی) شرط ہے۔ اس لیے مصنف کتاب نے کتاب کا آغاز کتاب الطہارۃ سے کیا ہے اور طہارت کا حصول تب لازم ہوتا ہے جب نواقض طہارت میں سے کوئی پایا جائے اور ان میں سے کثیر الوقوع کا خروج سبیلین سے ہوتا ہے اس لیے مصنف نے ابتداء میں ایسے ابواب کا ذکر کیا ہے جن کا تعلق قضائے حاجت وغیرہ سے ہے تا کہ موجب وضو کی طرف اشارہ ہو جائے۔ اسلام دین فطرت ہے۔ اس نے حیات انسانی کا کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا بلکہ ہر پہلو پر انتہائی مؤثر اور خوبصورت راہنمائی فراہم کی ہے حتیٰ کہ معلم اسلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کے آداب کے بارے امت مسلمہ کو عملی تعلیم سے نوازا اور بتایا کہ انسان کو چاہیے کسی حال میں بھی شرم وحیاء کا دامن اس کے ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے، لہٰذا اسے کھلے عام قضائے حاجت کے لیے اتنی دور آبادی سے باہر جانا چاہیے جہاں بلا ارادہ بھی کسی کی نگاہ اس کے محل ستر پر نہ پڑے۔ یہ شرم وحیاء کے بھی قریب ہے اور اطمینان سے رفع حاجت کا ذریعہ بھی ہے۔

بَابُ التَّخَلِّيْ عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ (قضائے حاجت کے لیے تخلیہ اختیار کرنے کا بیان)

1۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (قضائے حاجت کے لیے) کسی جگہ کی طرف جاتے تو دور تک باہر نکل جاتے۔

2۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بول و براز کا ارادہ فرماتے تو آپ چل پڑتے یہاں تک کہ (اتنا دور نکل جاتے کہ) کوئی آپ کو نہ دیکھ سکتا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَبَوَّأُ لِبَوْلِهِ (پیشاب کے لیے جگہ بنانے کا بیان)

3۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ الْبَصْرَةَ فَكَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى فَكَتَبَ عَبْدُ اللهِ إِلَى أَبِي مُوسَى يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو مُوسَى إِنِّي كُنْتُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَبُولَ فَأَتَى دَمِثًا فِي أَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُولَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ مَوْضِعًا(1)

ابوالتیاح نے ہمیں خبردی کہ شیخ (منذری کا قول ہے کہ یہ راوی مجہول ہے) نے مجھے بتایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بصرہ تشریف لائے تو وہاں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی جاتی تھی۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے چند چیزوں کے بارے میں استفسار کرتے ہوئے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا تو جواباً حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث طیبہ لکھ کر بھیجی کہ میں ایک دن حضور نبی رحمت ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ ﷺ نے بول کرنے کا ارادہ فرمایا۔ پس آپ ﷺ سامنے والی دیوار کی بنیاد کے ساتھ ایک نرم اور جذب کرنے والی جگہ پر تشریف لائے۔ بعدازاں آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ پیشاب کے لیے نرم جگہ تلاش کرے (تاکہ پیشاب کے چھینٹے اڑ کر اس پر نہ پڑیں)۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

اس کا بیان کہ بندہ جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو اسے کیا کہنا چاہیے

4۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ مَرَّةً أَعُوذُ بِاللهِ وَقَالَ وُهَيْبٌ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو يَعْنِي السَّدُوسِيَّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ شُعْبَةُ وَقَالَ مَرَّةً أَعُوذُ بِاللهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حدیث بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا (ارادہ) فرماتے، حماد سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ الفاظ کہتے: ”اللّٰھم انی اعوذبك“ اور عبدالوارث سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگتے ”اعوذ باللہ من الخبث و الخبائث“ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے ساتھ یہ الفاظ مروی ہیں کہ آپ ﷺ کہتے ”اللّٰھم انی اعوذبك“ اور حضرت شعبہ نے بیان کیا ہے کہ عبدالعزیز بن صہیب نے ایک بار یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”اعوذ باللہ“ اور حضرت وہیب نے حضرت عبدالعزیز سے یہ الفاظ روایت کیے ہیں ”فلیتعوذ باللہ“ (یعنی چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے)۔

فائدہ: مذکورہ دعا بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے پڑھنی چاہیے۔ نیز خبث وخبائث کے بارے میں تین قول بیان کیے گئے ہیں (۱) خُبُث خبیث کی جمع ہے، اس کا معنی مذکر شیاطین ہیں۔ اور خبائث خبیثۃ کی جمع ہے، اس کا معنی مؤنث شیاطین ہیں (۲) خبث سے مراد قبائح وشروراور خبائث سے مراد معاصی ہیں۔ خبث سے مراد شیاطین اور خبائث

1۔ ایک نسخہ میں موضعا نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے مراد نجاسات ہیں۔

5۔حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ قضائے حاجت کی جگہیں شیاطین کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں۔لہٰذا جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں آنے کا ارادہ کرے تو اُسے یہ دعا پڑھنی چاہیے: "اعوذ باللہ من الخبث والخبائث"۔

بَاب كَرَاهِيَةِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

اس کا بیان کہ قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے

6۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قِيلَ لَهُ لَقَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَأَنْ لَا نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ وَأَنْ لَا يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ نَسْتَنْجِيَ(1) بِرَجِيعٍ أَوْ عَظْمٍ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں کہا گیا: بلاشبہ تمہارے نبی ﷺ نے تمہیں ہر شے کی تعلیم دی ہے حتیٰ کہ قضائے حاجت کے لیے بیٹھنے کے آداب بھی سکھادیے ہیں۔آپ نے کہا: ہاں۔تحقیق حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں بول و براز کرتے وقت قبلہ شریف کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجانہ کریں اور یہ کہ ہم میں سے کوئی بھی تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجانہ کرے یہاں تک کہ گوبر (اور دیگر کسی نجاست) اور ہڈی وغیرہ سے استنجانہ کرے۔

7۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا يَسْتَطِبْ بِيَمِينِهِ وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَيَنْهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ

حضرت ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں تمہارے لیے والد کے قائم مقام ہوں۔میں تمہیں یہ تعلیم دیتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ نہ وہ قبلہ شریف کی طرف منہ کرے اور نہ اس کی طرف پیٹھ کرے اور نہ ہی وہ دائیں ہاتھ کے ساتھ طہارت اور صفائی کا اہتمام کرے۔آپ ﷺ (فراغت کے بعد) تین پتھر استعمال کرنے کا حکم ارشاد فرماتے تھے اور گوبر وغیرہ اور پرانی ہڈیاں (طہارت کے لیے) استعمال کرنے سے منع فرماتے تھے۔

8۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رِوَايَةً قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ

1۔ایک نسخہ میں أو يستنجي ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَكُنَّا نَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ

حضرت عطاء بن یزید نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے ایک روایت اس طرح بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم قضائے حاجت کے لیے کسی جگہ پر آؤ تو بول و براز کے لیے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے نہ بیٹھو بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب منہ کرو (تاکہ قبلہ شریف کی طرف نہ منہ ہو اور نہ ہی پیٹھ) پھر ہم شام آئے اور ہم نے بیوت الخلاء کو اس طرح پایا کہ وہ قبلہ شریف کی سمت بنائے گئے ہیں۔ پس ہم ان سے انحراف کرتے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں مشرق و مغرب کا ذکر ان لوگوں کے لیے ہے جو مکہ مکرمہ سے شمالاً جنوباً رہتے ہیں کیونکہ لوگ اگر منہ یا پشت مشرق و مغرب کی جانب کریں تو قبلہ سمت سے وہ محفوظ رہتے ہیں جبکہ ہماری صورتحال مختلف ہے۔

9۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بِبَوْلٍ أَوْ غَائِطٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَبُو زَيْدٍ هُوَ مَوْلَى بَنِي ثَعْلَبَةَ

حضرت معقل بن ابی معقل اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بول و براز کے وقت قبلتین کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا۔ ابوداود نے بیان کیا ہے کہ ابوزید بنی ثعلبہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

فائدہ: اس باب کی جملہ روایات میں رفع حاجت کے وقت کعبہ معظمہ کے احترام میں قبلہ کی سمت منہ کرنے یا پشت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ یہ بھی اسلامی آداب میں سے ہے۔ ہر بندے کے لیے اس کی پاسداری کرنا لازم اور ضروری ہے۔ اس مسئلہ میں یہ جملہ روایات مسلک احناف کی تائید کرتی ہیں۔

10۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ إِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا قَالَ بَلٰى إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ

حضرت حسن بن ذکوان نے حضرت مروان الاصفر سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے اپنا اونٹ بٹھایا پھر آپ بیٹھے اور اسی سمت منہ کر کے پیشاب کرنے لگے۔ تو میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمن! کیا اس سمت منہ کرنے سے منع نہیں کیا گیا ہے؟ تو انہوں نے جواباً کہا: ہاں، کھلی فضا میں اس طرف منہ کرنے سے منع کیا گیا ہے، لیکن جب تیرے اور قبلہ شریف کے درمیان کوئی ایسی چیز ہو جو تجھے ڈھانپ سکتی ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

قضائے حاجت کے وقت قبلہ شریف کی طرف منہ کرنے کی رخصت کا بیان

11۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ الْبَيْتِ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں مکان کی چھت پر چڑھا، تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔

12- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے پیشاب کرتے وقت قبلہ شریف کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا پھر میں نے آپ ﷺ کو وصال سے ایک سال قبل قبلہ شریف کی طرف منہ کرتے ہوئے دیکھا۔

بَاب كَيْفَ التَّكَشُّفُ عِنْدَ الْحَاجَةِ (قضائے حاجت کے وقت کپڑا کیسے اٹھانا چاہیے)

13- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ حَاجَةً لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ قَالَ أَبُو عِيسَى الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اپنا کپڑا نہ اٹھاتے یہاں تک کہ آپ زمین کے قریب ہو جاتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث عبدالسلام بن حرب نے اعمش سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اور یہ ضعیف ہے۔ ابو عیسیٰ رملی نے بیان کیا ہے کہ احمد بن ولید، عمرو بن عون اور عبدالسلام نے اس کے بارے میں ہمیں خبر دی ہے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ عِنْدَ الْحَاجَةِ (بیت الخلاء میں کلام کے مکروہ ہونے کا بیان)

14- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمْقُتُ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰذَا لَمْ يُسْنِدْهُ إِلَّا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ

حضرت ہلال بن عیاض سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ دو آدمی قضائے حاجت کے لیے نکلتے ہیں اور آپس میں گفتگو کرتے ہیں، اس حال میں کہ ان کی شرمگاہیں ننگی ہوتی ہیں۔ بلاشبہ اس پر اللہ تعالیٰ سخت ناراضگی اور غضب کا اظہار فرماتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو عکرمہ بن عمار کے سوا کسی نے بیان نہیں کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ أَيَرُدُّ السَّلَامَ وَهُوَ يَبُولُ

اس آدمی کے بیان میں جو پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب لوٹاتا ہے

15۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَيَمَّمَ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس سے اس حال میں گزرا کہ آپ پیشاب کر رہے تھے۔ تو اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے اس پر جواب نہ لوٹایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے تیمم کیا اور پھر اس آدمی کو سلام کا جواب دیا۔

فائدہ: چونکہ سلام اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے اس لیے رفع حاجت کی حالت میں آپ نے اسے اپنی زبان پر لانا مناسب نہ سمجھا۔ اس طرح آپ نے ساری امت کو یہ ادب سکھادیا کہ ایسی حالت میں وہ کسی کو سلام نہ دیں، تاکہ اس نجس حالت میں سلام کا جواب دے کر وہ بے ادبی کا مرتکب نہ ہو۔ (عینی صہ 71)۔

16۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ أَبِي سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى طَهَارَةٍ

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اس حال میں کہ آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے اور آپ ﷺ کو سلام پیش کیا لیکن آپ ﷺ نے اس کا جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور اس سے معذرت کی اور فرمایا: میں نے طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ناپسند کیا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللَّهَ تَعَالَى عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ

اس آدمی کے حکم کا بیان جو بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے

17۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ يَعْنِي الْفَأْفَاءَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تمام اوقات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں لفظ ذکر تسبیح و تحمید اور تہلیل و تکبیر سبھی کو شامل ہے۔ البتہ اوقات کے اعتبار سے حالت جنابت اور حیض میں قرآن کریم پڑھنا اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ الْخَاتَمِ يَكُونُ فِيهِ ذِكْرُ اللهِ تَعَالَى يُدْخَلُ بِهِ الْخَلَاءَ

ایسی انگوٹھی کے ساتھ بیت الخلاء میں جانے کا بیان جس پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کندہ ہو

18۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَإِنَّمَا يُعْرَفُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ أَلْقَاهُ وَالْوَهْمُ فِيهِ مِنْ هَمَّامٍ وَلَمْ يَرْوِهِ إِلَّا هَمَّامٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنی انگوٹھی اتار لیتے۔

ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث منکر ہے، بلاشبہ اس کی پہچان اس سند سے ہوتی ہے کہ عن ابن جریج عن زیاد بن سعد عن الزہری عن انس کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی پھر اسے پھینک دیا۔ اس میں وہم ہمام میں ہے اور اسے ہمام کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔

بَابُ الِاسْتِبْرَاءِ مِنَ الْبَوْلِ (پیشاب سے بچنے کا بیان)

19۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا وَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا قَالَ هَنَّادٌ يَسْتَتِرُ مَكَانَ يَسْتَنْزِهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ يَسْتَنْزِهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ان دونوں قبروالوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیا جارہا بلکہ ان میں سے یہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا (یعنی پیشاب کے چھینٹے اڑ کر اس کے بدن اور کپڑوں پر پڑتے رہتے تھے) اور یہ دوسرا چغلی کھاتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سرسبز ٹہنی منگوائی اور اس کے دو حصے کیے پھر ایک حصہ ایک قبر پر گاڑ دیا اور دوسرا دوسری قبر پر۔ اور فرمایا: جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی۔ ہناد نے کہا ہے کہ حدیث طیبہ میں "یستنزہ" کی جگہ "یستتر" کے الفاظ ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور آپ حضور ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت فرماتے ہیں۔ اس میں بیان کیا ہے کہ وہ اپنے اور پیشاب کے درمیان کوئی پردہ یا رکاوٹ نہیں بناتا تھا (تاکہ وہ اس سے دور رہے) ابومعاویہ نے کہا ہے کہ حدیث میں یستتر کی بجائے یستنزہ کے الفاظ ہیں (کیونکہ "لا یستتر من بولہ" کا معنی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ پیشاب کرتے وقت لوگوں سے پردہ نہ کرتا)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے جہاں یہ معلوم ہو رہا ہے کہ عذاب قبر برحق ہے اور پیشاب سے بچنے میں عدم احتیاط اور چغل خوری عذاب قبر کے اسباب میں سے ہیں لہٰذا ان سے اجتناب از حد لازم اور ضروری ہے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ رب العالمین نے اپنے محبوب ﷺ کو ایسی قوت بصارت عطا فرما رکھی تھی جس کے سامنے کوئی شے حجاب نہ تھی۔ اور آپ زمین کی تہہ میں رونپذیر ہونے والے حالات و واقعات کا مشاہدہ فرما سکتے تھے۔ بلکہ آپ ﷺ نے ان قبر والوں کے ماضی میں جھانک کر ان اعمال کا بھی پتہ لگا لیا جو اس عذاب کا سبب تھے۔ نیز اس حدیث طیبہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قبر پر سبز شاخ، پتے یا اس طرح کی کوئی شے رکھنا حضور نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور صاحب قبر کے لیے باعث راحت و تسکین ہے۔ کیونکہ ہر شے جب تک صفت حیات سے متصف رہے وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید بیان کرتی رہتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ تو اگر ایک تر شاخ کی تسبیح و تحمید میت کے عذاب میں تخفیف کا سبب بن سکتی ہے اور اسے راحت و سکون پہنچا سکتی ہے۔ تو پھر ایک انسان کا صاحب قبر کے لیے وہاں قرآن کریم کی تلاوت کرنا یا دیگر ذکر اذکار کرنا اور ان کا ثواب اسے پہنچانا بدرجہ اولیٰ اس کے لیے باعث نفع ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم (عینی صفحہ 85)۔

20۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ وَمَعَهُ دَرَقَةٌ ثُمَّ اسْتَتَرَ بِهَا ثُمَّ بَالَ فَقُلْنَا انْظُرُوا إِلَيْهِ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَ ذٰلِكَ فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا مَا لَقِيَ صَاحِبُ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَطَعُوا مَا أَصَابَهُ الْبَوْلُ مِنْهُمْ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ جِلْدِ أَحَدِهِمْ وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَسَدِ أَحَدِهِمْ

حضرت عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما دونوں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ پس آپ تشریف لائے اور آپ کے پاس چمڑے کی ایک ڈھال تھی۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے ساتھ پردہ کیا اور پھر پیشاب کیا۔ تو ہم نے کہا: ان کی طرف دیکھو، ایسے پیشاب کر رہے ہیں جیسے عورتیں پیشاب کرتی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے یہ بات سن لی اور فرمایا: کیا تم اس حکم کو نہیں جانتے جو صاحب بنی اسرائیل (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کے لیے تھا۔ جب ان پر پیشاب پڑ جاتا تھا تو وہ اس جگہ کو کاٹ دیتے جہاں پیشاب پڑ جاتا تھا۔ تو آپ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) نے انہیں (پیشاب کپڑوں وغیرہ پر پڑنے سے) روکا (پس جو اس سے باز نہ آئے) انہیں قبر میں عذاب دیا جائے گا۔ ابوداؤد نے کہا کہ منصور نے ابووائل کے واسطہ سے یہ نقل کیا ہے کہ ان کی جلد کو اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔ اور عاصم نے ابووائل کے واسطہ سے ابوموسیٰ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ ان کے جسم کو قبر میں اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔

بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا (کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا بیان)

21۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَهٰذَا لَفْظُ حَفْصٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَسَحَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَذَهَبْتُ أَتَبَاعَدُ فَدَعَانِي حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قوم کے ڈھیر پر آئے اور آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر آپ ﷺ نے پانی طلب کیا اور خفین پر مسح کیا۔ ابو داؤد نے کہا: مسدد نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں (آپ ﷺ سے) خاصا دور ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کی ایڑی کے قریب ہو گیا۔

فائدہ: احناف وشوافع کے نزدیک کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے اور اسے عادت بنا لینا قطعاً پسندیدہ نہیں لیکن بالعذر جائز ہے۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خفین پر مسح کرنا بھی جائز ہے اور سنت سے ثابت ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَبُولُ بِاللَّيْلِ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ يَضَعُهُ عِنْدَهُ

اس آدمی کے بارے میں جو رات کے وقت برتن میں پیشاب کرتا ہے پھر اسے اپنے پاس رکھ لیتا ہے

22۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَدَحٌ مِنْ عِيدَانٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ يَبُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ

حضرت حکیمہ بنت اُمیمہ بنت رقیقہ نے اپنی ماں سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: حضور ﷺ کے لیے آپ ﷺ کی چارپائی کے نیچے ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ آپ ﷺ رات کے وقت اس میں پیشاب کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْمَوَاضِعِ الَّتِي نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْبَوْلِ فِيهَا

ان جگہوں کا بیان جہاں پیشاب کرنے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے

23۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایسے دو افراد سے بچو جن پر لعنت کی گئی ہے۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ کون ہیں جن پر لعنت کی گئی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو لوگوں کے راستے میں قضائے حاجت کرتا ہے یا ان کے سائے میں۔

24۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبُو حَفْصٍ وَحَدِيثُهُ أَتَمُّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْحِمْيَرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللهِ ﷺ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین جگہوں کی لعنت سے بچو (یعنی) پانی جمع ہونے کی جگہ، راستے کے وسط اور سائے میں قضائے حاجت (سے باز رہو)۔

فائدہ: چونکہ یہ ایسی جگہیں ہیں جہاں لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہے، اگر ایسے مقامات پر رفع حاجت کی جائے تو یہ لوگوں کے لیے باعث اذیت و تکلیف ہے اور جو عمل بھی عام لوگوں کے لیے باعث اذیت و نفرت ہو وہ ممنوع ہے۔ اس لیے ایسے مقامات پر قضائے حاجت سے پرہیز لازم ہے۔

بَابٌ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ (غسل خانے میں پیشاب کرنے کا بیان)

25۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ وَقَالَ الْحَسَنُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ قَالَ أَحْمَدُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو اپنے غسل خانے میں پیشاب نہیں کرنا چاہیے کہ پھر وہ اسی جگہ پر غسل کرتا ہے اور امام احمد نے کہا کہ پھر وہ اسی جگہ وضو کرتا ہے کیونکہ عام وسوسہ اندازی اسی فعل سے ہوتی ہے۔ (یعنی اگر پیشاب غسل خانہ میں رک جائے گا تو اس پر جب غسل یا وضو کا پانی پڑے گا تو چھینٹے اڑ کر بدن پر پڑیں گے، لہٰذا بدن کے پاک ہونے کے بارے میں آدمی وسوسہ اور شک میں مبتلا ہو جائے گا۔ اس لیے سب سے زیادہ موزوں یہی ہے کہ غسل کی جگہ پر پیشاب نہ کیا جائے اور اس صورت میں رخصت بھی دی گئی ہے کہ اگر جگہ ایسی ہو جہاں سے پیشاب بہہ کر باہر نکل جائے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں)۔

26۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ

حمید حمیری سے روایت ہے اور یہ عبد الرحمن کے بیٹے ہیں، انہوں نے کہا: میں ایک آدمی سے ملا جو اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کے صحابی تھے جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے صحابی ہیں۔ تو انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ ہم میں سے کوئی ہر روز کنگھی کرے یا اپنے غسل خانے میں پیشاب کرے۔

فائدہ: علماء نے بیان فرمایا ہے کہ چونکہ کنگھی کرنے سے بال جھڑتے ہیں حالانکہ ڈاڑھی کو بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے اور ساتھ ہی اس میں زیب و زینت کا پہلو بھی ہے اور یہ مردانہ عظمت کے لائق نہیں۔ حضرت ابن عربی نے کنگھی کرنے کے بارے تین چیزوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ''مو الاته تصنع و تركه تدليس و اغبابه سنة'' یعنی کنگھی لگاتار اور کثرت سے کرنا تصنع ہے اور اسے بالکل چھوڑ دینا (اپنے زاہد اور پارسا ہونے کے بارے میں) لوگوں کو دھوکے میں مبتلا کرنا ہے۔ یعنی ہم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اتنے زاہد اور متقی ہیں کہ اپنے آپ سے بھی بے خبر ہیں۔ اور ایک دن چھوڑ کر کنگھی کرنا سنت ہے۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے "نھی عن الترجل الاغبا" شیخ ولی الدین نے کہا ہے کہ یہ نہی تنزیہ ہے تحریمی نہیں۔ ھکذا فی العینی والدر المنضود والبذل۔

بَاب النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ (بل میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا بیان)

27۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْجُحْرِ قَالُوا لِقَتَادَةَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ

حضرت عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: حضور نبی کریم ﷺ نے بل میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ (ہشام نے) کہا: لوگوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: بل میں پیشاب کرنا کیوں ناپسندیدہ اور مکروہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ یہ جنات کے مسکن ہیں۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ (آدمی جب بیت الخلاء سے باہر آئے تو کیا کہے؟)

28۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ غُفْرَانَكَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت سے فارغ ہو کر باہر آتے تو کہتے: "غفرانک" (یعنی میں تیری مغفرت کا طالب ہوں)۔

فائدہ: اس مقام پر دعا کا ایک مقصود تو یہ ہے کہ آدمی جب تک بیت الخلاء میں رہا ذکر الٰہی سے رکا رہا، لہٰذا اس پر مغفرت کی التجاء کرتا ہے۔ اور دوسرا رب کریم نے انسان کو طعام اور پھر اس کے ہضم کی صورت میں نعمت عطا فرمائی جس پر انسان کما حقہٗ شکر ادا نہ کر سکا لہٰذا اس پر مغفرت کی التجاء کرتا ہے۔ عون المعبود صفحہ 12، العینی صفحہ 110۔

بَاب كَرَاهِيَةِ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ فِي الِاسْتِبْرَاءِ

حالت استبراء میں دائیں ہاتھ سے ذکر کو مس کرنا مکروہ ہے

29۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلَا يَشْرَبْ نَفَسًا وَاحِدًا

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے ذکر کو مس نہ کرے اور جب وہ قضائے حاجت کیلئے آئے تو اپنے دائیں ہاتھ سے جائے نجاست کو صاف نہ کرے اور جب (کوئی مشروب) پیے تو ایک سانس میں نہ پیے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

30۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ يَعْنِي الْإِفْرِيقِيَّ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ وَمَعْبَدٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَجْعَلُ يَمِينَهُ لِطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَثِيَابِهِ وَيَجْعَلُ شِمَالَهُ لِمَا سِوَى ذَلِكَ

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی نے بیان کیا ہے کہ مجھے زوجہ رسول ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھانے پینے اور کپڑے پہننے کے لیے اپنا دایاں ہاتھ استعمال کرتے تھے اور اپنا بایاں ہاتھ ان کے سوا دوسرے کاموں کے لیے استعمال کرتے۔ تھے۔

31۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْيُمْنَى لِطُهُورِهِ وَطَعَامِهِ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى لِخَلَائِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَذًى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمَعْنَاهُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا دایاں دست مبارک اپنی طہارت کے پانی اور کھانے کے لیے استعمال فرماتے تھے اور اپنا بایاں دست مبارک قضائے حاجت اور دیگر نجاستوں کے لیے استعمال کرتے تھے۔ اسود نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسی کی ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

بَابُ الِاسْتِتَارِ فِي الْخَلَاءِ (قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنے کا بیان)

32۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ثَوْرٍ عَنِ الْحُصَيْنِ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حُصَيْنٌ الْحِمْيَرِيُّ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ ثَوْرٍ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخَيْرُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو سَعِيدٍ الْخَيْرُ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو کوئی (آنکھوں میں) سرمہ ڈالے اسے چاہیے کہ طاق مرتبہ ڈالے۔ جس نے ایسا کیا اس نے بہت اچھا کیا اور جس نے اس طرح نہ کیا تو کوئی حرج نہیں اور جو کوئی (صفائی کے لیے) پتھر استعمال کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ طاق تعداد میں استعمال کرے۔ جس نے اس طرح کیا تو اس نے خوب اچھا

1۔ ایک نسخہ میں یہاں عَنِ الْأَسْوَدِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کیا اور جس نے اس طرح نہ کیا تو کوئی حرج نہیں اور جس نے کھانا کھایا تو دانتوں کا خلال کرتے وقت (جو ذرات) باہر نکالے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے پھینک دے اور جو کچھ اپنی زبان کو ادھر اُدھر پھیر کر نکالے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے نگل لے۔ پس جس نے اس طرح کیا اس نے بہت اچھا کیا اور جس نے اس طرح نہ کیا تو کوئی حرج نہیں اور جو کوئی قضائے حاجت کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے پردے کا اہتمام کرے اور اگر وہ جمع شدہ ریت کے ٹیلے کے سوا کچھ نہ پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنی پشت کے پیچھے رکھے (یعنی اس کی اوٹ میں بیٹھ جائے تاکہ کسی کی نظر اس پر نہ پڑے) کیونکہ شیطان بنی آدم کے قضائے حاجت کی جگہوں سے کھیلتا ہے (یعنی ایسی جگہوں پر انسان کو اذیت دینے اور فساد برپا کرنے کے لیے کثرت سے حاضر ہوتا ہے) پس جس نے اس طرح کیا تو بہت اچھا کیا اور جس نے اس طرح نہ کیا تو اس کے لیے کوئی حرج نہیں۔

بَاب مَايُنْهَى عَنْهُ أَنْ يُسْتَنْجَى بِهِ (ان چیزوں کا بیان جن سے استنجاء کرنا منع کیا گیا ہے)

33۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ الْمِصْرِيَّ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ أَنَّ شِيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ شَيْبَانَ الْقِتْبَانِيِّ قَالَ إِنَّ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ اسْتَعْمَلَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ عَلَى أَسْفَلِ الْأَرْضِ قَالَ شَيْبَانُ فَسِرْنَا مَعَهُ مِنْ كَوْمِ شَرِيكٍ إِلَى عَلْقَمَاءَ أَوْ مِنْ عَلْقَمَاءَ إِلَى كَوْمِ شَرِيكٍ يُرِيدُ عَلْقَامَ فَقَالَ رُوَيْفِعٌ إِنْ كَانَ أَحَدُنَا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيَأْخُذُ نِضْوَ أَخِيهِ عَلَى أَنَّ لَهُ النِّصْفَ مِمَّا يَغْنَمُ وَلَنَا النِّصْفُ وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَطِيرُ لَهُ النَّصْلُ وَالرِّيشُ وَلِلْآخَرِ الْقِدْحُ ثُمَّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوْ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ مِنْهُ بَرِيءٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ عَيَّاشٍ أَنَّ شِيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَذْكُرُ ذَلِكَ وَهُوَ مَعَهُ مُرَابِطٌ بِحِصْنِ بَابِ أَلْيُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد حِصْنُ أَلْيُونَ بِالْفُسْطَاطِ عَلَى جَبَلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ شَيْبَانُ بْنُ أُمَيَّةَ يُكْنَى أَبَا حُذَيْفَةَ

حضرت شیبان القتبانی کا بیان ہے کہ والیٔ مصر حضرت مسلمہ بن مخلد نے حضرت رویفع بن ثابت کو اسفل ارض مصر پر عامل مقرر کیا۔ شیبان نے کہا کہ ہم نے ایک دفعہ ان کے ساتھ کوم شریک سے علقماء کی طرف یا علقماء سے کوم شریک کی طرف سفر کیا۔ وہ علقام جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ تو اس دوران حضرت رویفع رضی اللہ عنہ نے بتایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں ہم میں سے کوئی اپنے بھائی کا کمزور اور نحیف اونٹ اس شرط پر لیتا تھا کہ جو کچھ مال غنیمت سے ہاتھ میں آئے گا اس کا نصف اس کو دیا جائے گا اور نصف ہمارے لیے ہوگا۔ اور پھر ہم سے ایک کے حصہ میں تیر کا پیکان (پھل) اور پر آتے اور دوسرے کے حصے میں وہ لکڑی آتی (جس میں تیر کی نوک اور تیر لگائے جاتے ہیں)۔ پھر حضرت رویفع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے رویفع! تو میرے بعد طویل عرصہ تک زندہ رہے گا۔ لہٰذا تو لوگوں کو آگاہ کرنا کہ بے شک جس نے اپنی داڑھی کو گرہ لگائی یا تانت میں باندھ کر کوئی شے گلے میں لٹکائی یا کسی جانور کے گوبر یا ہڈی کے ساتھ استنجاء کیا تو بلاشبہ محمد ﷺ اس سے بری ہیں۔

حضرت عیاش [illegible] روایت ہے کہ شییم بن بیتان نے اس حدیث کے بارے میں ابو سالم الجیشانی (یعنی سفیان بن ہانی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مصری) کے واسطہ سے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے خبر دی ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو بیان کیا جبکہ ابوسالم ان کے ساتھ باب الیون کے قلعہ میں مورچہ بند تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ الیون کا قلعہ فسطاط میں ایک پہاڑ پر تھا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ شیبان بن امیہ کی کنیت ابوحذیفہ ہے۔ (الیون مصر کا قدیمی شہر ہے، بعد میں اس کا نام فسطاط رکھا گیا)۔

فائدہ: ڈاڑھی میں گرہ لگانے کے کئی معنی بیان کیے گئے ہیں: ایک یہ کہ ڈاڑھی کو اوپر چڑھانا اور اس کو گھونگھریاں بنانا۔ چونکہ یہ خلاف سنت ہے اس لیے آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، کیونکہ مسنون طریقہ ڈاڑھی کے بالوں کو سیدھا رکھنا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں متکبرین کفار جب جنگ میں جاتے تو ڈاڑھی میں گرہ لگا لیتے۔ چونکہ اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت بنتی ہے اس لیے آپ نے اس سے منع فرمایا اور بعض نے کہا کہ یہ عجمیوں کی عادت تھی۔ چونکہ اس میں تغیر خلقت ہے اس لیے آپ نے اس سے منع فرمایا۔ اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ عرب میں یہ رواج تھا کہ جس کی ایک بیوی ہوتی وہ اپنی ڈاڑھی میں ایک گرہ لگاتا اور جس کے پاس دو بیویاں ہوتیں تو وہ دو گرہ لگاتا۔ آپ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔ (بذل المجہود صفحہ 93، ھکذا فی العینی بالاختصار)

34۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَمَسَّحَ بِعَظْمٍ أَوْ بَعْرٍ

حضرت ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم ہڈی یا مینگنی کے ساتھ نجاست صاف کریں۔

35۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ[1] عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ انْهَ أُمَّتَكَ أَنْ يَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ حُمَمَةٍ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى جَعَلَ لَنَا فِيهَا رِزْقًا قَالَ فَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جنوں کا ایک وفد آیا اور انہوں نے کہا: اے محمد! ﷺ آپ اپنی امت کو ہڈی یا لید یا کوئلے سے استنجاء کرنے سے منع فرما دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا رزق اس میں رکھ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا (یہاں رزق سے مراد یہ ہے کہ یہ چیزیں جنات کے لیے باعث نفع ہیں)

بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ (پتھروں کے ساتھ استنجاء کرنے کا بیان)

36۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بول و براز کے لیے جائے تو وہ

1۔ ایک نسخہ میں الشیبانی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اپنے ساتھ تین پتھر لے جائے جن سے وہ جائے نجاست کو اچھی طرح صاف کرے کیونکہ یہ اس کے لیے کافی ہوجائیں گے۔

37۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الِاسْتِطَابَةِ فَقَالَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ

حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور ﷺ سے استنجاء کے پتھروں کی تعداد کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تین پتھروں کے ساتھ (جائے نجاست کو صاف کیا جائے) اوران میں رجیع (گوبر یا دیگر نجاست وغیرہ) شامل نہ ہو۔ ابوداود نے کہا ہے کہ اسی طرح یہ حدیث ابواسامہ اور ابن نمیر وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے۔

بَابُ الِاسْتِبْرَاءِ (استبراء کا بیان)

38۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِئُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى التَّوْأَمُ ح وحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ التَّوْأَمُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ هَذَا[1] مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ قَالَ مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پانی کا لوٹا لے کر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے تھے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! یہ کیا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ پانی ہے، آپ ﷺ اس کے ساتھ وضو فرمائیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں جب بھی پیشاب کروں تو وضو کروں۔ اگر میں اس طرح کروں تو یہ عمل سنت ہوجائے گا۔

بَابٌ فِي الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ (پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کا بیان)

39۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَاسِطِيَّ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ حَائِطًا وَمَعَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مِيضَأَةٌ وَهُوَ أَصْغَرُنَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ السِّدْرَةِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدْ اسْتَنْجَى بِالْمَاءِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ ایک خادم تھا اور اس کے پاس وضو کرانے کا برتن تھا اور اس وقت (عمر میں) وہی ہم سے چھوٹا تھا۔ چنانچہ اس نے وہ برتن (لوٹا وغیرہ) بیری کے درخت کے پاس رکھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنے حاجت رفع کی اور ہمارے طرف تشریف لائے درآنحالیکہ آپ ﷺ نے پانی کے ساتھ استنجاء کیا تھا۔

1۔ ایک نسخہ میں هٰذَا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

40۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ قُبَاءٍ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ آیت فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا اہل قباء کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ (اہل قباء) پانی کے ساتھ استنجاء کرتے تھے۔ چنانچہ اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

بَاب الرَّجُلِ يَدْلُكُ يَدَهُ بِالْأَرْضِ إِذَا اسْتَنْجَى

اس کا بیان کہ آدمی کو اپنا ہاتھ زمین پر رگڑنا چاہیے جب وہ استنجاء کرے

41۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَهَذَا لَفْظُهُ[1] ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي الْمُخَرِّمِيَّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ أَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجَى قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ آخَرَ فَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ أَتَمُّ

حضرت ابوزرعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب قضائے حاجت کے لیے آتے تو میں سلور یا پتھر کے برتن میں (تور) یا چمڑے کے برتن (رکوۃ) میں پانی لے کر ساتھ آتا پس آپ ﷺ استنجاء کرتے اور پھر اپنے ہاتھ زمین پر رگڑتے پھر میں دوسرا برتن لے کر آتا تو آپ ﷺ اس سے وضو فرماتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسود بن عامر کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

بَاب السِّوَاكِ (مسواک کرنے کا بیان)

42۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ مومنین پر مشقت ڈال رہا ہوں تو میں عشاء کی نماز میں تاخیر کرنے اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

43۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَرَأَيْتُ زَيْدًا يَجْلِسُ فِي الْمَسْجِدِ وَإِنَّ السِّوَاكَ مِنْ أُذُنِهِ

1۔ ایک نسخہ میں وھذا لفظہ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ فَكُلَّمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَاكَ

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈال رہا ہوں تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ ابوسلمہ نے کہا ہے کہ میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے کانوں میں اس جگہ مسواک ہے جہاں کاتب کے کان میں قلم ہوتا ہے اور جب بھی نماز قائم کرنے کا ارادہ کرتے تو مسواک کرتے۔

44۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ تَوَضُّؤَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا وَغَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَاكَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِيهِ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُمِرَ بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا وَغَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى أَنَّ بِهِ قُوَّةً فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان نے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ بتائیے کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے وضو فرماتے تھے، چاہے آپ پہلے وضو سے ہوں یا نہ ہوں؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: حضرت اسماء بنت زید بن خطاب رضی اللہ عنہا نے اس بارے میں مجھے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہما نے اسے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دیا گیا تھا، چاہے آپ پہلے وضو سے ہوں یا نہ ہوں۔ پھر جب آپ پر یہ عمل ثقیل اور مشقت آمیز ثابت ہوا تو پھر آپ کو ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ خیال کرتے تھے کہ ان کے پاس قوت ہے، لہٰذا وہ ہر نماز کے لیے وضو کرنا نہیں چھوڑتے تھے (یعنی ہر نماز کے لیے وضو فرماتے تھے) ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابراہیم بن سعد نے اسے محمد بن اسحاق سے روایت کیا ہے اور انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ ذکر کیا ہے۔

بَاب كَيْفَ يُسْتَاكُ (مسواک کیسے کی جائے، اس کا بیان)

45۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَرَأَيْتُهُ يَسْتَاكُ عَلَى لِسَانِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَقَدْ وَضَعَ السِّوَاكَ عَلَى طَرَفِ لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ إِهْ إِهْ يَعْنِي يَتَهَوَّعُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مُسَدَّدٌ فَكَانَ حَدِيثًا طَوِيلًا وَلَكِنِّي[1] اخْتَصَرْتُهُ

حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت مسدد نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی

1۔ ایک نسخہ میں ولکنی نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بارگاہ میں حاضر ہوئے (تاکہ) ہم رسول اللہ ﷺ سے (سواری کے) کسی اونٹ وغیرہ کا مطالبہ کریں۔ تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ اپنی زبان پر مسواک کر رہے ہیں اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس داخل ہوا اس حال میں کہ آپ ﷺ مسواک کر رہے تھے اور آپ ﷺ طرف لسان پر مسواک رکھے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے: ''اِہ،اِہ'' یعنی آپ ﷺ قے کرنے لگے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مسدد نے کہا: یہ ایک طویل حدیث ہے لیکن میں نے اسے مختصر کیا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْتَاكُ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ

اس کا بیان جو کسی دوسرے کی مسواک کے ساتھ دانت صاف کرے

46۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَنُّ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ أَنْ كَبِّرْ أَعْطِ السِّوَاكَ أَكْبَرَهُمَا قَالَ أَحْمَدُ هُوَ ابْنُ حَزْمٍ قَالَ لَنَا أَبُو سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ هَذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مسواک کر رہے تھے اور آپ ﷺ کے پاس دو آدمی کھڑے تھے۔ ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا تو آپ ﷺ کی طرف اللہ تعالیٰ نے مسواک کی فضیلت کے بارے میں وحی نازل فرمائی کہ تکبیر کہیے اور ان لوگوں میں سے بڑے کو مسواک عطا کر دیجیے۔ احمد ابن حزم نے بیان کیا ہے کہ ہمیں ابوسعدی ابن الاعرابی نے بتایا ہے کہ یہ حدیث ان میں سے ہے جنہیں بیان کرنے میں اہل مدینہ منفرد ہیں۔

47۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ

حضرت مقدام بن شریح نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جب گھر میں تشریف لاتے تو کون سے عمل سے ابتداء کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: مسواک سے۔

بَابُ غَسْلِ السِّوَاكِ (مسواک کو دھونے کا بیان)

48۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ الْحَاسِبُ حَدَّثَنِي كَثِيرٌ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ

حضرت کثیر نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی رحمت ﷺ مسواک کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ مسواک مجھے عطا فرما دیتے تھے تاکہ میں اسے دھو ڈالوں۔ چنانچہ میں اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے ساتھ مسواک شروع کر دیتی اور پھر اسے دھو کر آپ ﷺ کی طرف واپس لوٹا دیتی۔

بَابُ السِّوَاكِ مِنَ الْفِطْرَةِ (مسواک کرنا فطرت (سنت) میں سے ہے)

49۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالِاسْتِنْشَاقُ بِالْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَزَادَ وَالْخِتَانَ قَالَ وَالِانْتِضَاحَ وَلَمْ يَذْكُرِ انْتِقَاصَ الْمَاءِ يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ خَمْسٌ كُلُّهَا فِي الرَّأْسِ وَذَكَرَ فِيهَا الْفَرْقَ وَلَمْ يَذْكُرْ إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ نَحْوُ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَوْلُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِ[1] وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ نَحْوُهُ وَذَكَرَ إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَالْخِتَانَ

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس چیزیں فطرت (قدیمی سنت) میں سے ہیں: موچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، پانی کے ساتھ ناک صاف کرنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے جوڑوں سے میل کچیل دھونا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال مونڈنا اور پانی کے ساتھ استنجاء کرنا۔ زکریا نے کہا ہے کہ مصعب بن شیبہ نے کہا: دسویں شے میں بھول گیا مگر یہ کہ وہ کلی کرنا ہے۔ داؤد نے کہا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح حدیث ذکر کی ہے (مگر) اس میں داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں کیا۔ البتہ انہوں نے ختنے کا اضافہ کیا۔ راوی نے کہا: اس میں وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی چھڑکنے کا ذکر ہے اور پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح کی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ پانچ (خصلتیں) ہیں جو تمام کی تمام سر سے متعلق ہیں۔ آپ نے ان میں فرق (مانگ نکالنے) کا ذکر کیا اور داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حماد کی حدیث کی طرح طلق بن حبیب اور مجاہد سے اور بکر بن عبداللہ المزنی سے بھی حدیث مروی ہے۔ ان کی روایت ان پر موقوف ہے اور انہوں نے داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں کیا اور محمد بن عبداللہ بن ابی مریم نے ابوسلمہ کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے حضور نبی

1۔ ایک نسخہ میں فِیْہِ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ اس میں داڑھی بڑھانے کا ذکر ہے اور حضرت ابراہیم نخعی سے بھی اسی طرح حدیث مروی ہے اور انہوں نے داڑھی بڑھانے اور ختنے کا ذکر کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ایسی چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے جو عین فطرت سلیمہ کے مطابق ہیں اور ہر دور میں دین کا جز رہی ہیں۔ کوئی بھی فطرت سلیمہ کا مالک ان سے روگردانی نہیں کر سکتا۔ قبضہ (مٹھی) کی مقدار داڑھی رکھنا سنت ہے اور اس مقدار سے زائد کو کاٹ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ السِّوَاكِ لِمَنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

(رات کے وقت اٹھنے والے کے لیے مسواک کرنے کا بیان)

50۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

حضرت ابو وائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت اٹھتے تو آپ ﷺ اپنا دہن مبارک مسواک سے صاف کرتے تھے۔

51۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوضَعُ لَهُ وَضُوئُهُ وَسِوَاكُهُ فَإِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَخَلَّى ثُمَّ اسْتَاكَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے لیے وضو کا پانی اور آپ کی مسواک رکھ دی جاتی تھی اور جب رات کے وقت آپ ﷺ اٹھتے تو قضائے حاجت کرتے اور پھر مسواک کرتے۔

52۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا تَسَوَّكَ[1] قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ رات اور دن کے وقت جب بھی سو کر بیدار ہوتے تھے تو آپ ﷺ وضو کرنے سے قبل مسواک کرتے تھے۔

53۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَتَى طَهُورَهُ فَأَخَذَ سِوَاكَهُ فَاسْتَاكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَاتِ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ حَتَّى قَارَبَ أَنْ يَخْتِمَ السُّورَةَ أَوْ خَتَمَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَتَى مُصَلَّاهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ

1۔ ایک نسخہ میں إِلَّا يَتَسَوَّكُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ كُلُّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے جدامجد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ایک رات حضور نبی کریم ﷺ کے پاس گزاری۔ جب آپ ﷺ اپنی نیند سے بیدار ہوئے تو آپ اپنے وضو کے پانی کے پاس تشریف لائے اور مسواک اٹھائی اور دانت صاف کیے پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ یہاں تک کہ آپ ﷺ سورت ختم کرنے کے قریب ہوگئے یا سورت ختم کردی پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنی جائے نماز پر تشریف لائے اور دو رکعتیں نماز ادا فرمائی پھر اپنے بستر کی طرف لوٹ کر آئے اور جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اتنا آرام فرمایا پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے اور حسب سابق افعال کیے۔ آپ ﷺ نے ہر بار مسواک کیا اور دو رکعتیں نماز ادا فرمائی اور بعد ازاں وتر ادا فرمائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابن فضیل نے حصین سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے مسواک کیا اور وضو کیا اور آپ ﷺ نے یہ آیت آخر سورت تک پڑھی: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ۔

بَابُ فَرْضِ الْوُضُوءِ (وضو کے فرض ہونے کا بیان)

54۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَلَا صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ

حضرت قتادہ نے حضرت ابوالملیح سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والے سے صدقہ قبول نہیں فرماتا اور نہ ہی بغیر طہارت اور وضو کے نماز قبول کرتا ہے۔

فائدہ: غلول سے مراد فی الحقیقت مال غنیمت میں خیانت کا ارتکاب کرنا ہے۔ لیکن یہاں اس سے مراد ہر وہ مال ہے جو حرام ذرائع سے حاصل کیا جائے۔ اور وجہ ذکر یہ ہے کہ مال غنیمت میں تمام مسلمانوں کا حق ہوتا ہے، تو اگر کوئی اسے بذریعہ خیانت حاصل کر کے صدقہ کرتا ہے تو وہ مقبول نہیں۔ تو جس مال میں اپنا حق بھی موجود ہے اسے صدقہ کرنا مقبول نہیں تو جس مال میں کلی طور پر اپنا حق نہ ہو اس کا صدقہ کرنا بدرجہ اولیٰ مقبول نہ ہوگا۔ نتیجۃً مال حرام کا صدقہ مقبول نہ ہوگا۔ اور بعض علماء نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے "من تصدق بمال حرام یرجو الثواب فقد کفر" جس نے ثواب کی امید رکھتے ہوئے حرام مال صدقہ کیا اس نے کفر کیا۔ اس حدیث طیبہ میں صدقہ اور نماز دونوں کو جمع کرنے کی حکمت یہ بیان کی گئی ہے کہ عبادت کی دو قسمیں ہیں۔ مالی اور بدنی، پس مال کی انواع میں سے صدقہ کو چنا کیونکہ اس کے منافع کثیر اور فوائد عام ہیں اور بدنی عبادات میں سے نماز کو لیا کیونکہ کتاب و سنت میں ایمان کے بعد ذکر اسی کا ہے۔ یہی عماد الدین ہے اور یہ کفر و اسلام کے مابین فرق کرنے والی ہے۔ اور یہ دونوں عبادات بھی طہارت کی محتاج ہیں، صدقہ طہارت مال کا اور نماز طہارت بدن کی محتاج ہے۔ چنانچہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دونوں کا ذکر اکٹھا کیا۔ واللہ اعلم۔

55۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل ذکرہ تم سے کسی کی نماز قبول نہیں فرماتا جبکہ اسے حدث لاحق ہو جائے یہاں تک کہ پھر وہ وضو کر لے۔

56۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی چابی طہارت اور وضو ہے۔ اس کی تحریم (نماز کے منافی اعمال کو حرام کرنے کی اور ان سے نمازی کو روکنے والی) تکبیر (اُولیٰ) ہے (اسی بناء پر تکبیر اُولیٰ کو تکبیر تحریمہ کہا جاتا ہے) اور نماز کی تحلیل (یعنی نماز کے منافی اعمال کے مباح اور حلال کرنے والا عمل) سلام ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے ہمارے علماء نے یہ استدلال کیا ہے کہ نماز کے لیے تکبیر تحریمہ فرض ہے اور لفظ سلام کہنا واجب ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُجَدِّدُ الْوُضُوءَ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

اس شخص کا بیان جو بغیر حدث کے نیا اور تازہ وضو کرتا ہے

57۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَنَا لِحَدِيثِ ابْنِ يَحْيَى أَتْقَنُ عَنْ غُطَيْفٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي غُطَيْفٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا نُودِيَ بِالظُّهْرِ تَوَضَّأَ فَصَلَّى فَلَمَّا نُودِيَ بِالْعَصْرِ تَوَضَّأَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طُهْرٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ[1] عَشْرَ حَسَنَاتٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَهُوَ أَتَمُّ

حضرت محمد بن یحییٰ بن فارس نے بیان کیا ہے کہ ابو غطیف ہذلی نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ جب ظہر کی اذان کہی گئی تو انہوں نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر جب عصر کی اذان ہوئی تو انہوں نے پھر وضو کیا تو میں نے اس کے بارے میں ان سے استفسار کیا تو جواباً انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: جس کسی نے حالت وضو میں ہونے کے باوجود تازہ وضو کیا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسدد کی ہے اور یہ انتہائی مکمل ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں کُتِبَ لَهُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب مَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ (ان چیزوں کا بیان جو پانی کو نجس کر دیتی ہیں)

58۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنْ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ ﷺ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ الْخَبَثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْعَلَاءِ وَقَالَ عُثْمَانُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ الصَّوَابُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو كَامِلٍ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے (عام) پانی اور اُس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جسے پینے کے لیے چوپائے اور درندے آتے رہتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو قلے ہو تو وہ نجس نہیں ہوتا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ ابن العلاء کے الفاظ ہیں اور عثمان اور حسن بن علی نے محمد بن عباد بن جعفر سے بیان کیا ہے ابوداؤد نے کہا: یہی صحیح ہے۔

ابو کامل ابن زبیر نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے اپنے باپ سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جو صحرا میں ہوتا ہے تو آپ نے مذکورہ حدیث کا ہم معنی جواب ہی ارشاد فرمایا۔

فائدہ: قلۃ کی جمع قلال ہے اور اس کا معنی ہے بہت بڑا گھڑا۔ یعنی جس میں پانچ مشکیزے پانی ہو اور ایک مشکیزے میں پچاس سیر ہوں۔

59۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ قَالَ أَبُو دَاوُد حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَقَفَهُ عَنْ عَاصِمٍ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے باپ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ (بیر بضاعہ کا بیان)

60۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا الْحِيَضُ وَلَحْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَافِعٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: کیا ہم بیر بضاعہ (کے پانی) سے وضو کر سکتے ہیں حالانکہ یہ وہ کنواں ہے جس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور دیگر بدبودار چیزیں پھینک دی جاتی ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی پاک ہے، اسے کوئی شے ناپاک اور پلید نہیں کر سکتی۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ اس کنوئیں کا محل وقوع ایسا تھا کہ یہ نجس چیزیں ہوا کے سبب اس میں واقع ہو جاتی تھیں۔

61۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَلِيطِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُقَالُ لَهُ إِنَّهُ يُسْتَقَى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا لُحُومُ الْكِلَابِ وَالْمَحَايِضُ وَعَذِرُ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ قَيِّمَ بِئْرِ بُضَاعَةَ عَنْ عُمْقِهَا قَالَ أَكْثَرُ مَا يَكُونُ فِيهَا الْمَاءُ إِلَى الْعَانَةِ قُلْتُ فَإِذَا نَقَصَ قَالَ دُونَ الْعَوْرَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدَّرْتُ أَنَا بِئْرَ بُضَاعَةَ بِرِدَائِي مَدَدْتُهُ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَرَعْتُهُ فَإِذَا عَرْضُهَا سِتَّةُ أَذْرُعٍ وَسَأَلْتُ الَّذِي فَتَحَ لِي بَابَ الْبُسْتَانِ فَأَدْخَلَنِي إِلَيْهِ هَلْ غُيِّرَ بِنَاؤُهَا عَمَّا كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ لَا وَرَأَيْتُ فِيهَا مَاءً مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا درآنحالیکہ آپ کو کہا جا رہا تھا کہ آپ کے لیے بضاعہ کے کنوئیں سے پانی نکالا جاتا ہے اور یہ وہ کنواں ہے جس میں کتوں کا گوشت، حیض کے کپڑے اور لوگوں کی غلاظت اور گندگی وغیرہ پھینک دی جاتی ہے۔ تو آقائے دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ پانی پاک ہے، اسے کوئی شے ناپاک اور پلید نہیں کر سکتی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا کہ انہوں نے کہا: میں نے بیر بضاعہ کو آباد کرنے والوں سے اس کی گہرائی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: اس میں اکثر اوقات ناف تک پانی رہتا ہے اور جب کم ہو جائے تو پھر گھٹنوں کے نیچے تک ہوتا ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا: میں نے بیر بضاعہ کا اپنی چادر کے ساتھ ناپ کیا اس طرح کہ میں نے اس پر اپنی چادر پھیلا دی پھر میں نے اس کا ناپ کیا تو اس کا عرض چھ ذراع تھا۔ وہ آدمی جس نے میرے لیے باغ کا دروازہ کھولا اور مجھے اندر لے گیا میں نے اس سے پوچھا: اس کنویں کی جو بناوٹ اور کیفیت پہلے تھی اس میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں (بلکہ یہ اپنی پہلی حالت پر ہی ہے)۔ تو پھر میں نے اس کے پانی کو دیکھا تو اس کی رنگت بدلی ہوئی تھی۔

بَابُ الْمَاءِ لَا يُجْنِبُ (اس کا بیان کہ پانی نجس نہیں ہوتا)

62۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ فِي جَفْنَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَتَوَضَّأَ مِنْهَا أَوْ يَغْتَسِلَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی نے بڑے ٹب میں غسل کیا پھر آپ ﷺ تشریف لائے تاکہ آپ ﷺ اس سے وضو فرمائیں یا غسل کریں۔ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بلاشبہ مجھ پر غسل فرض تھا (میں نے اس سے غسل جنابت کیا ہے)۔ تو یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ (کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کا بیان)

63۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے غسل کرنے لگے۔

64۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ ہی اس میں غسل جنابت کرے۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِسُؤْرِ الْكَلْبِ (کتے کے جوٹھے پانی سے وضو کرنے کا بیان)

65۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ طُهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يُغْسَلَ سَبْعَ مِرَارٍ[1] أُولَاهُنَّ بِتُرَابٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ أَيُّوبُ وَحَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَزَادَ وَإِذَا وَلَغَ الْهِرُّ غُسِلَ مَرَّةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر کچھ کھائے تو پھر اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سات بار دھویا جائے اور پہلی بار اسے مٹی کے ساتھ خوب صاف کیا جائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح ایوب اور حبیب بن شہید نے محمد سے روایت بیان کی ہے۔

مسدد اور محمد بن عبید دونوں نے اپنی اپنی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی ہم معنی روایت بیان کی ہے

1۔ ایک نسخہ میں مَرَّاتٍ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لیکن دونوں نے اسے مرفوع ذکر نہیں کیا اور ایوب نے اس روایت میں یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ جب بلی (کسی برتن میں) منہ ڈال لے تو اسے ایک بار دھویا جائے۔

66- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَمَّا أَبُو صَالِحٍ وَأَبُو رَزِينٍ وَالْأَعْرَجُ وَثَابِتٌ الْأَحْنَفُ وَهَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ وَأَبُو السُّدِّيِّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَوَوْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا التُّرَابَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کتا برتن کو چاٹ لے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ اور ساتویں بار مٹی سے صاف کرو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوصالح، ابورزین، اعرج، ثابت الاحنف، ہمام بن منبہ اور ابوالسدی عبدالرحمن سب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے مٹی کا ذکر نہیں کیا ہے۔

67- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ ابْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلَهَا فَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَفِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مِرَارٍ وَالثَّامِنَةُ عَفِّرُوهُ بِالتُّرَابِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا قَالَ ابْنُ مُغَفَّلٍ

حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم ارشاد فرمایا اور پھر فرمایا: کیا ہے لوگوں کو اور کتوں کو (کہ وہ انہیں مارنے سے کیوں کر تعرض کرتے ہیں) پھر آپ ﷺ نے شکار کے لیے اور ریوڑ کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے کی رخصت اور اجازت عطا فرمائی اور فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال لے تو تم اسے سات بار دھوؤ اور آٹھویں بار اسے مٹی کے ساتھ خوب صاف کرو۔ ابوداؤد نے کہا: اسی طرح ابن مغفل نے کہا ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الْهِرَّةِ (بلی کے جوٹھے کا بیان)

68- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ

حضرت حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ نے حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت بیان کی ہے اور یہ حضرت ابن قتادہ (یعنی عبداللہ بن ابوقتادہ الحارث بن ربعی) کے عقد میں تھیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابوقتادہ آئے اور میں نے ان کے لیے وضو کا پانی ڈال رکھا تھا۔ اتنے میں ایک بلی آئی اور وہ اس سے پینے لگی تو انہوں نے برتن کو اور جھکا دیا تاکہ وہ (آسانی کے ساتھ) پانی پی سکے۔ کبشہ نے کہا کہ ابوقتادہ نے میری طرف دیکھا کہ میں ان کا یہ فعل (بڑے تعجب کے ساتھ) دیکھ رہی ہوں۔ تو انہوں نے کہا: اے میرے بھائی کی بیٹی! (یہ عربی کلمہ ہے مراد اسلامی بھائی ہے) کیا تو تعجب کر رہی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (بلی کا جوٹھا) نجس اور ناپاک نہیں ہے کیونکہ یہ تم پر بار

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بار آنے جانے والوں اور والیوں میں سے ہے۔

69۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ التَّمَّارِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَوَجَدَتْهَا تُصَلِّي فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا

حضرت عبدالعزیز نے حضرت داؤد بن صالح بن دینار التمار سے اور انہوں نے اپنی ماں سے یہ روایت بیان کی ہے کہ اس کی مالکہ نے اسے ہریسہ (گندم کے دانوں اور باریک گوشت سے تیار کیا ہوا خاص قسم کا کھانا) دے کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا، تو میں نے آپ رضی اللہ عنہا کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے مجھے کھانا رکھ دینے کا اشارہ کیا۔ پس ایک بلی آئی اور وہ اس سے کھانے لگی۔ جب آپ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہوئیں تو وہیں سے کھالیا جہاں سے بلی نے کھایا تھا اور فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نجس نہیں ہے کیونکہ یہ تم پر بار بار چکر لگانے والوں میں سے ہے اور بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلی کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

عورت کے استعمال سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کا بیان

70۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَنَحْنُ جُنُبَانِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے حالانکہ ہم دونوں جنبی ہوتے تھے۔

71۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ أُمِّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ قَالَتْ اخْتَلَفَتْ يَدِي وَيَدُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْوُضُوءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

حضرت ابن خربوذ (سالم بن سرج ابوالنعمان المدنی) نے حضرت ام صبیہ الجہنیہ (خولہ بنت قیس) سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میرا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ ایک ہی برتن میں وضو کرتے وقت اس میں آگے پیچھے پڑتا رہا (یعنی کبھی رسول اللہ ﷺ اپنا دست مبارک پہلے داخل کرتے اور کبھی میں پہلے چلو بھر لیتی)۔

72۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ جَمِيعًا

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مقدس میں مرد اور عورتیں اکٹھے وضو کرتے رہتے تھے۔ حضرت مسدد نے کہا ہے کہ وہ سب ہی ایک برتن سے اکٹھے وضو کرتے رہتے تھے۔

73۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ نَحْنُ وَالنِّسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نُدْلِي فِيهِ أَيْدِيَنَا

حضرت نافع نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم اور عورتیں حضور علیہ السلام کے عہد میں ایک برتن سے وضو کرتے تھے اور ہم اپنے ہاتھ اس میں ڈالتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ (اس سے نہی کا بیان)

74۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا

حضرت حمید حمیری نے بیان کیا ہے کہ میں ایک آدمی سے ملا۔ وہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ چار سال تک اس طرح رہا جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کے ساتھ رہے۔ اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی عورت مرد کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا کوئی مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے۔

حضرت مسدد نے اس روایت میں یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ ان دونوں کو چاہیے کہ وہ اکٹھے ایک ساتھ چلو بھریں۔

75۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ الْأَقْرَعُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ

حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور انہیں ہی اقرع کہا جاتا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ (سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا بیان)

76۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ

حضرت مغیرہ بن ابی بردہ رضی اللہ عنہ جو کہ بنی عبدالدار میں سے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ علیہ السلام سے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام ہم سمندر میں سفر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کرتے ہیں اور ہم اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں۔ پس اگر ہم وضو کریں تو پھر ہم پیاسے رہتے ہیں (یعنی وہ پانی ہمارے پینے اور وضو کرنے کی ضرورت کو پورا نہیں کر سکتا) کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

بَاب الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ (نبیذ سے وضو کرنے کا بیان)

77۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِي إِدَاوَتِكَ قَالَ نَبِيذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ أَوْ زَيْدٍ كَذَا قَالَ شَرِيكٌ وَلَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ لَيْلَةَ الْجِنِّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ الجن کو انہیں ارشاد فرمایا: تمہارے لوٹے میں کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نبیذ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھجور بھی طیب (اور پاک) ہے اور پانی بھی مطہر (پاک کرنے والا) ہے۔ سلیمان بن داود نے کہا ہے کہ ابو زید یا زید سے یہ روایت ہے کہ شریک نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے لیکن ہناد نے لیلۃ الجن کا ذکر نہیں کیا ہے۔

78۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَقَالَ مَا كَانَ مَعَهُ مِنَّا أَحَدٌ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: لیلۃ الجن کو تم میں سے کون رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کے ساتھ نہیں تھا۔

79۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَرِهَ الْوُضُوءَ بِاللَّبَنِ وَالنَّبِيذِ وَقَالَ إِنَّ التَّيَمُّمَ أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْهُ

حضرت ابن جریج نے حضرت عطاء سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: دودھ اور نبیذ سے وضو کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔ اور فرمایا: میرے نزدیک تیمم کرنا اس کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہے۔

80۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَلَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ وَعِنْدَهُ نَبِيذٌ أَيَغْتَسِلُ بِهِ قَالَ لَا

حضرت ابوخلدہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوالعالیہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جسے جنابت لاحق ہو چکی ہو (یعنی اس پر غسل فرض ہو چکا ہو) اور اس کے پاس پانی نہ ہو، بلکہ نبیذ موجود ہو تو کیا اس سے غسل کر سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

بَاب أَيُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ حَاقِنٌ (کیا آدمی پیشاب روک کر نماز پڑھ سکتا ہے؟)

81۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَوْ مُعْتَمِرًا وَمَعَهُ النَّاسُ وَهُوَ يَؤُمُّهُمْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَقَامَ الصَّلَاةَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ لِيَتَقَدَّمْ أَحَدُكُمْ وَذَهَبَ إِلَى الْخَلَاءِ(1) فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَذْهَبَ الْخَلَاءَ وَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ وَأَبُو ضَمْرَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمَ وَالْأَكْثَرُ الَّذِينَ رَوَوْهُ عَنْ هِشَامٍ قَالُوا كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حج یا عمرہ کرنے کے لیے نکلے اور آپ کی معیت میں اور لوگ بھی تھے اور آپ ہی ان کی امامت کراتے تھے۔ پس ایک دن ایسا ہوا کہ جب آپ نے صبح کی نماز کھڑی کی تو پھر کہا کہ تم میں سے کوئی ایک (امامت کے لیے) آگے آجائے تاکہ میں بیت الخلاء میں جا سکوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی کا ارادہ بیت الخلاء میں جانے کا ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو اسے پہلے بیت الخلاء جانا چاہیے۔

ابوداود نے کہا ہے کہ یہ حدیث وہیب بن خالد، شعیب بن اسحاق اور ابوحمزہ نے ہشام بن عروہ سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اس آدمی سے بیان کی ہے جس نے اسے حضرت عبداللہ بن ارقم سے روایت کیا ہے اور اکثر وہ ہیں جنہوں نے اسے ہشام سے بیان کیا ہے اور انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسا زہیر نے بیان کیا ہے۔

82۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ عِيسَى فِي حَدِيثِهِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا أَخُو الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَجِيءَ بِطَعَامِهَا فَقَامَ الْقَاسِمُ يُصَلِّي فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ لَا يُصَلَّى بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ

حضرت اخو القاسم (عبداللہ) بن محمد نے بیان کیا کہ ہم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے کہ اتنے میں آپ کا کھانا لایا گیا۔ تو قاسم نماز پڑھنے کے لیے اٹھے تو ام المومنین نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ کھانا حاضر ہو تو نماز نہ پڑھی جائے اور نہ ہی اس حال میں نماز پڑھی جائے کہ نمازی اخبثین (چھوٹا بڑا پیشاب) روکے ہوئے ہو (کیونکہ اس حالت میں دل عبادت کی طرف کما حقہ مائل اور متوجہ نہیں ہوتا)۔

83۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حَقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُصَلِّيَ وَهُوَ حَقِنٌ حَتَّى

1۔ ایک نسخہ میں ذَهَبَ الْخَلَاءَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَتَخَلَّفُ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَؤُمَّ قَوْمًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ وَلَا يَخْتَصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مِنْ سُنَنِ أَهْلِ الشَّامِ لَمْ يُشْرِكْهُمْ فِيهَا أَحَدٌ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں جنہیں کرنا کسی کے لیے حلال نہیں: کسی آدمی کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ قوم کی امامت کرائے اور پھر دعا ان کے سوا صرف اپنی ذات کے لیے کرے۔ پس اگر کسی نے ایسا کیا تو اس نے ان کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کیا۔ کسی آدمی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اجازت طلب کرنے سے قبل کسی کے گھر کے اندر دیکھے۔ پس اگر کسی نے ایسا فعل کیا تو گویا وہ گھر میں بلا اجازت داخل ہوا (اور کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا حرام ہے) اور کسی کے لیے یہ مباح نہیں کہ وہ پیشاب روک کر نماز پڑھے یہاں تک کہ وہ قضائے حاجت کرلے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اس حال میں نماز پڑھے کہ وہ حاقن ہو۔ یہاں تک کہ قضائے حاجت کرلے۔ پھر انہی الفاظ کی طرح کلام کو چلایا اور فرمایا: کسی آدمی کے لیے حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے کہ وہ کسی قوم کی ان کی اجازت کے بغیر امامت کرائے اور نہ یہ جائز ہے کہ وہ دعا کو ان کے سوا صرف اپنی ذات کے ساتھ ہی خاص کرلے۔ پس اگر اس نے ایسا کیا تو بلاشبہ اس نے ان کے ساتھ خیانت کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ اہل شام کے طریقہ میں سے ہے، کوئی بھی اس میں ان کے ساتھ شریک نہیں۔

بَاب مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ (وضو میں جتنی مقدار پانی کافی ہوتا ہے اس کا بیان)

84۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام ایک صاع پانی سے غسل فرماتے تھے اور ایک مد پانی سے وضو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہی حدیث حضرت ابان نے حضرت قتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے اسے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے۔

85۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام ایک صاع پانی سے غسل فرماتے تھے اور ایک مد پانی سے وضو کرتے تھے۔

86۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ عَنْ جَدَّتِهِ وَهِيَ أُمُّ عُمَارَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَدْرُ ثُلُثَيِ الْمُدِّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت حبیب انصاری نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عباد بن تمیم سے سنا ہے اور انہوں نے اپنی دادی حضرت ام عمارہ (نسیبہ بنت کعب بن عمرو بن عوف) سے حدیث روایت کی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے وضو کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ کے لیے ایک برتن لایا گیا۔ اس میں ایک مد کے دو تہائی کی مقدار پانی تھا۔

87۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِإِنَاءٍ يَسَعُ رَطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ قَالَ عَنْ ابْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنِي جَبْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ سَمِعْتُ أَنَسًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ رَطْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ الصَّاعُ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَهُوَ صَاعُ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَهُوَ صَاعُ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک برتن کے ساتھ وضو فرماتے تھے جو دو رطل پانی کی وسعت رکھتا تھا اور آپ ﷺ ایک صاع پانی کے ساتھ غسل فرماتے تھے۔ ابوداود نے کہا ہے: اسے شعبہ نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن عبداللہ بن جبر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے مگر انہوں نے اس طرح کہا ہے کہ آپ ﷺ مکوک (ایسا برتن جو ایک مد پانی اور بقول بعض ایک صاع پانی کی گنجائش رکھتا ہو) سے وضو فرماتے تھے اور انہوں نے دو رطل کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو یہ بیان فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک صاع پانچ رطل کا ہے اور وہی ابن ابی ذئب کا صاع ہے اور وہی حضور نبی مکرم ﷺ کا صاع ہے۔

بَابُ الْإِسْرَافِ فِي الْمَاءِ (وضو میں اسراف کا بیان)

88۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتُهَا فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ[1]، سَلِ اللهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الطُّهُورِ وَالدُّعَاءِ

حضرت عبداللہ بن مغفل نے اپنے بیٹے کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ اس طرح دعا مانگ رہا ہے: اے اللہ! میں تجھ سے جنت کی دائیں جانب قصر ابیض (سفید محل) کی التجا کرتا ہوں جب میں اس میں داخل ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: اے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت کی دعا کر اور آتش جہنم سے پناہ مانگ۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ عنقریب اس امت میں ایک ایسی قوم ہوگی جو وضو (کے پانی کے استعمال) اور دعا میں حدود سے تجاوز کریں گے۔

1۔ ایک نسخہ میں یا بنی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ (اسباغ الوضو کا بیان)

89- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى قَوْمًا وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قوم کو دیکھا ان کی ایڑیاں سفید چمک رہی ہیں (یعنی وضو کا پانی ان تک نہ پہنچنے کے سبب وہ خشک تھیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہلاکت اور بربادی ہے ان ایڑیوں کے لیے جو آگ میں ہیں۔ وضو کامل اور مکمل کرو (یعنی خوب اچھی طرح احتیاط سے تمام اعضاء کو دھوؤ تا کہ اعضائے وضو میں سے کوئی بھی خشک نہ رہے)۔

بَابُ الْوُضُوءِ فِي آنِيَةِ الصُّفْرِ (تانبے کے برتن میں وضو کرنا)

90- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنِي صَاحِبٌ لِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي تَوْرٍ مِنْ شَبَهٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ إِسْحَقَ بْنَ مَنْصُورٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور رسول اللہ ﷺ تانبے کے برتن میں (پانی ڈال کر) غسل کیا کرتے تھے۔

ہشام نے اپنے باپ (عروہ) کے واسطہ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

91- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَسَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ ﷺ کے لیے تانبے کے برتن میں پانی نکالا اور آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔

بَابٌ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ (وضو کے وقت بسم اللہ شریف پڑھنے کا بیان)

92- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں اور اس کا وضو نہیں جس نے اس پر بسم اللہ شریف نہیں پڑھی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

93۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ وَذَكَرَ رَبِيعَةُ أَنَّ تَفْسِيرَ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ الَّذِي يَتَوَضَّأُ وَيَغْتَسِلُ وَلَا يَنْوِي وُضُوءًا لِلصَّلَاةِ وَلَا غُسْلًا لِلْجَنَابَةِ

حضرت دراوردی نے کہا ہے کہ حضرت ربیعہ نے حضور نبی مکرم ﷺ کی مذکورہ حدیث ''لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه'' کی تفسیر اس طرح بیان کی ہے کہ بے شک (اس سے مراد) وہ (آدمی) ہے جو وضو یا غسل کرتا ہے اور وہ وضو سے نماز اور غسل سے جنابت کی نیت نہیں کرتا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا

اس کا بیان کہ جو کوئی اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے کسی برتن میں داخل کرتا ہے

94۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا رَزِينٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رات (یا دن کے وقت) نیند سے بیدار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ برتن میں اپنا ہاتھ داخل نہ کرے، یہاں تک کہ اسے تین دفعہ دھو لے کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کے ہاتھ نے رات کہاں بسر کی ہے (یعنی حالت نیند میں اس کے ہاتھ نے کس کس مقام یا شے کو مس کیا ہے) ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور نبی مکرم ﷺ سے یہی حدیث بیان کی ہے کہ اس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دو بار یا تین بار کا ذکر کیا ہے۔ اور عیسیٰ بن یونس نے اس کی سند میں ابو رزین کا ذکر نہیں کیا۔

95۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ أَوْ أَيْنَ كَانَتْ تَطُوفُ يَدُهُ

حضرت ابو مریم نے ذکر کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ برتن میں داخل نہ کرے۔ یہاں تک کہ وہ تین بار انہیں دھو لے۔ کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے یا اس کا ہاتھ کہاں کہاں لگتا رہا ہے۔

بَابُ صِفَةِ وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ (حضور نبی کریم ﷺ کے وضو کے طریقہ کا بیان)

96۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ (1) وَجْهَهُ ثَلاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لاَ يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَضْمَضَةَ وَالاِسْتِنْشَاقَ وَقَالَ فِيهِ وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلاثًا ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم تَوَضَّأَ هَكَذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ دُونَ هَذَا كَفَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الصَّلاَةِ

حضرت حمران بن ابان مولیٰ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے وضو کیا اور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی انڈیلا اور انہیں دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو تین بار دھویا۔ بعدازاں اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین بار دھویا۔ پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کو دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ اس کے بعد تین بار اپنے دائیں پاؤں کو دھویا پھر اسی طرح بائیں پاؤں کو دھویا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا۔ پھر فرمایا: جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعت (تحیۃ الوضوء) پڑھیں اور اس دوران وہ اپنے دل میں کوئی بات (جو امور دنیا سے ہو اور نماز کے متعلق نہ ہو) نہ لایا تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف فرمادے گا۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے ذکر کیا ہے کہ حضرت حمران نے مجھے بتایا ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ انہوں نے وضو کیا پھر ابوسلمہ نے مذکورہ حدیث کی طرح سب بیان کیا۔ مگر کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کو بیان نہ کیا۔ اور اس میں یہ بیان کیا کہ آپ نے تین بار اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے پاؤں کو تین بار دھویا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح وضو فرمایا اور فرمایا: جس نے اس سے کم (بار اعضائے وضو کو دھو کر) وضو کیا وہ اس کے لیے کافی ہے اور ابوسلمہ نے اس حدیث میں نماز کا ذکر نہیں کیا۔

97۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَذِّنُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ سُئِلَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْوُضُوءِ فَقَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِمِيضَأَةٍ فَأَصْغَاهَا عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي الْمَاءِ فَتَمَضْمَضَ ثَلاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثَلاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَأَخَذَ مَاءً فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ فَغَسَلَ بُطُونَهُمَا وَظُهُورَهُمَا مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُونَ عَنِ الْوُضُوءِ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ

1۔ ایک نسخہ میں وَغَسَلَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ يَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَحَادِيثُ عُثْمَانَ رضی الله عنه الصِّحَاحُ كُلُّهَا تَدُلُّ عَلَى مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ مَرَّةً فَإِنَّهُمْ ذَكَرُوا الْوُضُوءَ ثَلَاثًا وَقَالُوا فِيهَا وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا عَدَدًا كَمَا ذَكَرُوا فِي غَيْرِهِ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَهُمَا إِلَى الْكُوعَيْنِ قَالَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَذَكَرَ الْوُضُوءَ ثَلَاثًا قَالَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ مَا رَأَيْتُمُونِي تَوَضَّأْتُ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَأَتَمَّ

حضرت عثمان بن عبدالرحمن تیمی سے روایت ہے کہ حضرت ابن ابی ملیکہ سے وضو کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ ان سے وضو کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو انہوں نے پانی طلب فرمایا۔ چنانچہ لوٹے میں پانی لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے دائیں ہاتھ پر انڈیلا پھر اسے پانی میں داخل کیا اور تین بار کلی فرمائی، تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار اپنا چہرہ دھویا، پھر تین بار اپنے دائیں ہاتھ کو دھویا، پھر تین بار بائیں ہاتھ کو دھویا، پھر اپنا ہاتھ پانی میں ڈالا اور پانی لے کر اپنے سر اور کانوں کا مسح کیا۔ اور دونوں کانوں کے ظاہر اور باطن کا ایک بار مسح کیا پھر اپنے پاؤں کو دھویا۔ پھر فرمایا: وضو کے بارے میں پوچھنے والے کہاں ہیں؟ میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تمام احادیث صحیح ہیں اور یہ ایک بار سر کا مسح کرنے پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ انہوں نے تین بار وضو کا ذکر کیا ہے اور ان (احادیث) میں یہ کہا ہے کہ آپ نے اپنے سر کا مسح کیا اور اس کے لیے اس طرح عدد کا ذکر نہیں ہے جس طرح دیگر امور کے لیے تعداد کا ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوعلقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا اور وضو فرمایا۔ پس اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں پر پانی انڈیلا اور دونوں ہاتھوں کو کلائیوں سمیت دھویا پھر آپ نے کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا پھر آپ نے (اعضائے وضو کو) تین بار دھونے کا ذکر فرمایا پھر آپ نے اپنے سر کا مسح کیا اور پھر اپنے پاؤں کو دھویا۔ اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے اسی طرح وضو فرمایا جس طرح تم نے مجھے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر انہوں نے زہری کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اسے مکمل کیا۔

98۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقِ بْنِ جَمْرَةَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ هَذَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ قَالَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا فَقَطْ

حضرت شقیق بن سلمہ نے ذکر کیا ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بازوؤں کو تین تین بار دھویا اور تین بار اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ ﷺ نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسی طرح وضو فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا: یہ حدیث وکیع نے اسرائیل سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار وضو کیا صرف (یعنی انہوں نے اپنی روایت میں یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دھوئے جانے والے اعضائے وضو کو تین تین بار دھویا مگر مسح تین بار کرنے کا ذکر نہیں کیا)۔

99۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ أَتَانَا عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ وَقَدْ صَلَّى فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ بِالطَّهُورِ وَقَدْ صَلَّى مَا يُرِيدُ إِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ فَأَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا فَمَضْمَضَ وَنَثَرَ مِنَ الْكَفِّ الَّذِي يَأْخُذُ فِيهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ جَعَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَرِجْلَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهُوَ هَذَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ صَلَّى عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ الْغَدَاةَ ثُمَّ دَخَلَ الرَّحْبَةَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ قَالَ فَأَخَذَ الْإِنَاءَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ سَاقَ قَرِيبًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ مُقَدَّمَهُ وَمُؤَخَّرَهُ مَرَّةً ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ عُرْفُطَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ أُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ مَعَ الِاسْتِنْشَاقِ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ الْكِنَانِيُّ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ وَسُئِلَ عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ حَتَّى لَمَّا يَقْطُرْ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت ابوعوانہ نے حضرت خالد بن علقمہ کی سند سے حضرت عبد خیر سے یہ قول ذکر کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور نماز ادا فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے وضو کے لیے پانی طلب کیا۔ تو ہم نے (اپنے دل میں ایک دوسرے سے) کہا: آپ پانی کیا کریں گے حالانکہ آپ نماز پڑھ چکے ہیں؟ تو اس سے آپ ہمیں تعلیم دینے کا ارادہ رکھتے تھے۔ چنانچہ پانی کا ایک برتن لایا گیا۔ اس کے ساتھ سلابچی بھی تھی۔ پس آپ نے برتن سے دائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا اور اپنے ہاتھ کو تین بار دھویا پھر کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اور اسے جھاڑا۔ پس آپ نے کلی اور ناک میں پانی اس ہتھیلی سے ڈالا جس میں وہ (پانی) لیتے تھے پھر اپنے چہرے کو تین بار دھویا۔ اپنے دائیں ہاتھ کو تین بار دھویا اور پھر اپنے بائیں ہاتھ کو دھویا۔ بعد ازاں اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور ایک بار اپنے سر کا مسح کیا پھر تین بار اپنے دائیں پاؤں کو اور تین بار اپنے بائیں پاؤں کو دھویا۔ پھر فرمایا: جس کو یہ بات خوش کرے کہ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے وضو کے بارے جان لے تو وہ یہی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت خالد بن علقمہ ہمدانی نے حضرت عبد خیر سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ رحبہ (کوفہ کا ایک محلہ) میں داخل ہوئے اور پانی طلب فرمایا۔ پس ایک غلام پانی کا برتن لے کر آیا اور اس کے ساتھ ٹب بھی تھا۔ فرمایا: آپ نے وہ برتن دائیں ہاتھ سے پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا اور تین بار اپنے ہاتھوں کو دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا۔ پھر آگے ابوعوانہ کی حدیث کی طرح بیان کی پھر آپ نے ایک بار سر کے آگے اور پیچھے والے حصے کا مسح کیا۔ پھر راوی نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

حضرت شعبہ نے کہا: میں نے حضرت مالک بن عرفطہ سے سنا ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت عبد خیر سے سنا ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے، آپ کے لیے کرسی لائی گئی اور آپ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر پانی کا ایک کوزہ لایا گیا اور آپ نے اپنے ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر ایک ساتھ ایک ہی پانی کے ساتھ کلی کی اور ناک صاف کی۔ اور آگے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے بارے میں پوچھا گیا۔ پس انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی اور فرمایا: آپ نے سر کا مسح کیا یہاں تک کہ پانی کے قطرے نہیں گرے اور آپ نے اپنے دونوں پاؤں تین بار دھوئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح وضو فرمایا کرتے تھے۔

100۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَاحِدَةً ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ نے وضو کیا اور اپنے چہرے کو تین بار دھویا اور اپنے بازوؤں کو بھی تین بار دھویا اور ایک بار اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا ہے۔

101۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو تَوْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ تَوَضَّأَ فَذَكَرَ وُضُوءَهُ كُلَّهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ طُهُورَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

حضرت ابواسحاق نے حضرت ابوحیہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے وضو کیا۔ انہوں نے آپ کے تمام (اعضائے) وضو کو تین تین بار دھونے کا تذکرہ کیا ہے۔ پھر فرمایا: آپ نے اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھویا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ پسند کیا ہے کہ میں تمہیں حضور ﷺ کا وضو دکھلاؤں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

102- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ أَهْرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَتَيْنَاهُ بِتَوْرٍ فِيهِ مَاءٌ حَتَّى وَضَعْنَاهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ كَيْفَ كَانَ يَتَوَضَّأُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَأَصْغَى الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَأَفْرَغَ بِهَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ جَمِيعًا فَأَخَذَ بِهِمَا حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أَلْقَمَ إِبْهَامَيْهِ مَا أَقْبَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفِّهِ الْيُمْنَى قَبْضَةً مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهَا عَلَى نَاصِيَتِهِ فَتَرَكَهَا تَسْتَنُّ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَظُهُورَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ جَمِيعًا فَأَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى رِجْلِهِ وَفِيهَا النَّعْلُ فَفَتَلَهَا بِهَا ثُمَّ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ شَيْبَةَ يُشْبِهُ حَدِيثَ عَلِيٍّ لِأَنَّهُ[1] قَالَ فِيهِ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُرَيْجٍ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ فِيهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میرے پاس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ نے پانی بہایا۔ آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا۔ پس ہم تانبے کے ایک برتن میں آپ کے لیے پانی لے آئے اور آپ کے سامنے رکھ دیا۔ تو آپ نے فرمایا: اے ابن عباس! کیا میں تجھے نہ دکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کیا کرتے تھے؟ میں نے کہا: ہاں ضرور۔ چنانچہ انہوں نے برتن کو اپنے ہاتھ پر جھکایا اور دونوں کو دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ اس میں داخل کیا اور اس کے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا پھر تین بار اپنی ہتھیلیوں کو دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اسے جھاڑا پھر اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے برتن میں ڈالے اور دونوں ہتھیلیاں بھر کر پانی لیا اور اپنے چہرے پر ڈالا پھر اپنے انگوٹھوں کو کانوں کے سامنے والے حصے میں داخل کیا پھر دوسری مرتبہ اور پھر تیسری مرتبہ اسی طرح چہرے پر مارا۔ بعد ازاں آپ نے دائیں ہتھیلی کے ساتھ ایک مشت پانی لیا اور اسے اپنی پیشانی پر انڈیلا اور اسے اپنے چہرے پر بہتا چھوڑ دیا پھر آپ نے دونوں بازوؤں کو تین بار کہنیوں سمیت دھویا اور پھر اپنے سر اور کانوں کے ظاہر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں ہاتھ ایک ساتھ برتن میں داخل کیے اور ہتھیلیاں بھر کر پانی لیا اور اسے اپنے پاؤں پر مار دیا درآنحالیکہ نعل پاؤں میں ہی تھے اور آپ نے اپنا ہاتھ ان کے اوپر اور نیچے پھیر دیا پھر دوسری بار اسی طرح کیا۔ حضرت عبید اللہ خولانی نے کہا: میں نے پوچھا: کیا نعلین میں؟ انہوں نے فرمایا: نعلین میں۔ انہوں نے کہا: میں نے پھر پوچھا: کیا نعلین میں؟ انہوں نے جواب دیا: نعلین میں۔ میں نے پھر کہا: نعلین میں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں نعلین میں۔ ابوداؤد نے کہا ہے: ابن جریج کی حدیث جو انہوں نے شیبہ سے روایت کی ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مشابہ ہے۔ اس میں حجاج بن محمد نے ابن جریج سے بیان کیا ہے "اور آپ نے

1- ایک نسخہ میں لانّہ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ایک بار اپنے سر کا مسح کیا" اور ابن وہب نے ابن جریج سے اسی میں بیان کیا ہے "آپ نے تین بار اپنے سر کا مسح کیا ہے"۔

103 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ

حضرت عمرو بن یحیٰی المازنی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید جو کہ حضرت عمرو بن یحیٰی المازنی کے دادا ہیں، سے کہا: کیا آپ یہ استطاعت رکھتے ہیں کہ آپ مجھے یہ دکھائیں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔ چنانچہ انہوں نے وضو کے لیے پانی طلب کیا اور اپنے ہاتھوں پر انڈیلا اور انہیں دھویا۔ پھر تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر اسے جھاڑا۔ بعد ازاں تین بار اپنے چہرے کو دھویا پھر اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دو بار دھویا۔ پھر اپنے ہاتھوں سے سر کا مسح کیا اور ان دونوں کو آگے اور پیچھے کی جانب لائے یعنی اپنے سر کے آگے کی جانب سے شروع کیا اور انہیں گدی تک پیچھے کی جانب لے گئے پھر انہیں وہاں واپس لوٹایا یہاں تک کہ اسی جگہ لوٹا کر لے آئے جہاں سے مسح کی ابتدا کی تھی۔ پھر آخر میں اپنے پاؤں دھوئے۔

حضرت عمرو بن یحیٰی مازنی نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم سے یہی حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے کلی کی اور ایک ہاتھ کے ساتھ ناک میں پانی ڈالا اور انہوں نے تین بار اسی طرح کیا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

104 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ وُضُوءَهُ وَقَالَ وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا

حضرت عمرو بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت حبان بن واسع نے اپنے باپ کے واسطہ سے انہیں یہ بتایا ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی کو یہ ذکر کرتے سنا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور پھر آپ ﷺ کے وضو کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا: آپ نے اپنے سر کا مسح نئے پانی سے کیا اور اپنے پاؤں کو دھویا یہاں تک کہ انہیں خوب صاف کیا۔

105 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْحَضْرَمِيُّ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيَّ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

حضرت عبدالرحمن بن میسرہ حضرمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت مقدام بن معدیکرب الکندی سے سنا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے وضوفرمایا: پس آپ نے اپنے ہاتھوں کو تین بار دھویا۔ پھر تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور پھر تین بار اپنے چہرے کو دھویا پھر تین تین بار اپنے بازوؤں کو دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا اور پھر اپنے دونوں کانوں کا اندر اور باہر سے مسح کیا۔

106۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهِ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ فَأَمَرَّهُمَا حَتَّى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حَرِيزٌ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَهِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَمَسَحَ بِأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا زَادَ هِشَامٌ وَأَدْخَلَ أَصَابِعَهُ فِي صِمَاخِ أُذُنَيْهِ

حضرت مقدام بن معدیکرب نے بیان کیا، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے وضوفرمایا۔ پس جب کے مسح تک پہنچے تو اپنی ہتھیلیوں کو سر کے آگے والے حصے پر رکھا اور انہیں پیچھے کی جانب گدی تک لے گئے اور پھر انہیں اسی جگہ پر واپس لوٹایا جہاں سے مسح کی ابتدا کی تھی۔ محمود نے کہا: مجھے حریز نے خبر دی ہے کہ محمود بن خالد اور ہشام بن خالد نے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ دونوں نے کہا ہے کہ اس سند کے ساتھ ولید نے ہمیں بیان کیا ہے کہ آپ نے اپنے کانوں کے ظاہر اور باطن کا مسح کیا ہے اور ہشام نے یہ اضافہ کیا ہے: ''اور آپ نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں کے سوراخ میں داخل کیں''۔

107۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ الْمُغِيرَةُ بْنُ فَرْوَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ تَوَضَّأَ لِلنَّاسِ كَمَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَلَمَّا بَلَغَ رَأْسَهُ غَرَفَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَتَلَقَّاهَا بِشِمَالِهِ حَتَّى وَضَعَهَا عَلَى وَسَطِ رَأْسِهِ حَتَّى قَطَرَ الْمَاءُ أَوْ كَادَ يَقْطُرُ ثُمَّ مَسَحَ مِنْ مُقَدَّمِهِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ وَمِنْ مُؤَخَّرِهِ إِلَى مُقَدَّمِهِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ بِغَيْرِ عَدَدٍ

حضرت ابوالازہر مغیرہ بن فروہ اور حضرت یزید بن ابی مالک نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے اس طرح وضو کیا جس طرح رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ پس آپ سر پر پہنچے تو ایک چلو پانی لیا پھر اسے اپنے بائیں ہاتھ پر ڈالا یہاں تک کہ اسے اپنے سر کے وسط میں رکھ دیا یہاں تک کہ پانی کے قطرے گرنے لگے یا قطرے گرنے کے قریب ہو گئے پھر سر کے آگے سے پیچھے کی جانب اور پیچھے سے آگے کی جانب مسح کیا۔ ولید نے اسی اسناد میں کہا ہے کہ انہوں نے تین تین بار وضو کیا اور اپنے پاؤں کو دھویا بغیر کسی مخصوص عدد کے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

108۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَأْتِينَا فَحَدَّثَتْنَا أَنَّهُ قَالَ اسْكُبِي لِي وَضُوءًا فَذَكَرَتْ وُضُوءَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ فِيهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَوَضَّأَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مَرَّةً وَوَضَّأَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ يَبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُورِهِمَا وَبُطُونِهِمَا وَوَضَّأَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ يُغَيِّرُ بَعْضَ مَعَانِي بِشْرٍ قَالَ فِيهِ وَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا

حضرت رُبَیّع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے حدیث مروی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لاتے تھے۔ ربیع نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے وضو کا پانی لاؤ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا تذکرہ کیا اور کہا: پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو تین بار دھویا اور اپنے چہرے کو تین بار دھویا، ایک بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے ہاتھوں کو تین تین بار دھویا اور اپنے سر کا مسح دو بار کیا۔ آپ اپنے سر کے پیچھے کی جانب سے ابتدا کرتے پھر آگے کی جانب سے پھر اپنے دونوں کانوں کے ظاہر اور باطن کا مسح کیا اور اپنے پاؤں کو تین تین بار دھویا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مسدد کی حدیث کے یہی معنی ہیں۔ سفیان نے ابن عقیل سے یہی حدیث بیان کی ہے جو بشر (کی روایت) کے بعض معانی کو بدل دیتی ہے۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ آپ ﷺ نے تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔

109۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ الرَّأْسَ كُلَّهُ مِنْ قَرْنِ الشَّعْرِ كُلِّ نَاحِيَةٍ لِمُنْصَبِّ الشَّعْرِ لَا يُحَرِّكُ الشَّعْرَ عَنْ هَيْئَتِهِ

حضرت ربیع بنت عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے سارے سر کا مسح کیا (اس کی ابتدا) بالوں کے درمیان سے کی اور ہر اس طرف مسح کیا جدھر بال جھکے ہوئے تھے اور آپ ﷺ نے کسی بال کو اس کی اپنی حالت سے حرکت نہ دی۔

110۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّ رُبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء نے انہیں خبر دی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے اپنے سر کا مسح کیا اور اس کے آگے اور پیچھے والے حصے کنپٹیوں اور کانوں کا ایک بار مسح کیا۔

111۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مَسَحَ بِرَأْسِهِ مِنْ فَضْلِ مَاءٍ كَانَ فِي يَدِهِ

حضرت ابن عقیل نے حضرت ربیع رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے سر کا مسح اس پانی سے کرتے جو آپ کے ہاتھوں کے ساتھ پہلے لگا ہوتا۔

112۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي حُجْرَيْ أُذُنَيْهِ

حضرت ابن عقیل نے حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں کے سوراخ میں داخل کیں۔

113۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً حَتَّى بَلَغَ الْقَذَالَ وَهُوَ أَوَّلُ الْقَفَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ مَسَحَ رَأْسَهُ مِنْ مُقَدَّمِهِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ حَتَّى أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ أُذُنَيْهِ قَالَ مُسَدَّدٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ يَحْيَى فَأَنْكَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وسَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ إِنَّ ابْنَ عُيَيْنَةَ زَعَمُوا أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُهُ وَيَقُولُ إِيشْ هَذَا طَلْحَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

حضرت طلحہ بن مصرف نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ایک بار اپنے سر کا مسح کرتے یہاں تک کہ آپ قذال تک پہنچ جاتے اور اس سے مراد گدی کا ابتدائی حصہ ہے اور مسدد نے کہا ہے کہ آپ ﷺ اپنے سر کا مسح ابتدا سے لے کر آخر تک کرتے یہاں تک کہ آپ اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے نیچے سے (گزار کر) نکالتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مسدد نے کہا: میں نے یہ حدیث یحییٰ کے سامنے بیان کی اور انہوں نے اس کا انکار کیا۔ ابوداؤد نے کہا: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو سنا، وہ کہتے ہیں کہ علماء نے یہ گمان کیا ہے کہ ابن عیینہ اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ طلحہ بن مصرف عن ابیہ عن جدہ کون سی شے ہے؟ (یعنی سند کا یہ حصہ محل جرح ہے)۔

114۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ كُلَّهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ مَسْحَةً وَاحِدَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر مکمل حدیث ذکر کی۔ تین تین بار (اعضائے وضو کو دھویا) فرمایا: اور آپ ﷺ نے اپنے سر اور اپنے کانوں کا مسح ایک بار کیا۔

115۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَذَكَرَ وُضُوءَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ الْمَأْقَيْنِ قَالَ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنْ الرَّأْسِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُهَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النَّبِيِّ ﷺ أَوْ مِنْ[1] أَبِي أُمَامَةَ يَعْنِي قِصَّةَ الْأُذُنَيْنِ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ ابْنُ رَبِيعَةَ كُنْيَتُهُ أَبُو رَبِيعَةَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے وضو کا ذکر کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ گوشۂ چشم (آنکھوں کا وہ کنارہ جو ناک کی طرف ہوتا ہے) کا بھی مسح کرتے تھے (یعنی چہرہ مبارک دھوتے وقت اس مقام کو صاف کرتے تھے) حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دونوں کان سر میں سے ہیں (یعنی مسح میں سر کے حکم کے تابع ہیں)۔ سلیمان بن حرب نے کہا ہے کہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں اور قتیبہ نے کہا ہے کہ حماد نے بیان کیا ہے کہ میں "قصۃ الاذنین" کے بارے نہیں جانتا کہ آیا یہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے یا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ قتیبہ نے کہا ہے کہ یہ سنان ابی ربیعہ سے مروی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس سے مراد ابن ربیعہ ہے، اس کی کنیت ابو ربیعہ ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا (اعضائے وضو کو تین تین بار دھونے کا بیان)

116۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الطُّهُورُ فَدَعَا بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّاحَتَيْنِ بَاطِنَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا أَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ أَوْ ظَلَمَ وَأَسَاءَ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ وضو کیسے کیا جاتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ایک برتن میں پانی طلب کیا اور اپنے ہاتھوں کو تین بار دھویا اور اپنے چہرے کو تین بار دھویا پھر اپنے بازوؤں کو تین بار دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا اور اپنی سباحہ (شہادت کی انگلیاں) اپنے کانوں میں داخل کیں اور اپنے انگوٹھوں سے کانوں کے ظاہر کا مسح کیا اور اپنی مسبحہ انگلیوں کے ساتھ اپنے کانوں کے باطن کا۔ بعدازاں اپنے پاؤں کو تین تین بار دھویا۔ پھر فرمایا: اس طرح وضو کیا جاتا ہے۔ پس جس نے اس پر اضافہ کیا یا اس میں کمی کی تو اس نے سوء ادبی کا ارتکاب کیا اور ظلم کیا یا فرمایا: اس نے ظلم کیا اور زیادتی کی۔

بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ (دو دو بار اعضاء وضو کو دھونے کا بیان)

117۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيُّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے دو دو بار وضو فرمایا۔

1۔ ایک نسخہ میں ومن نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

118۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَتُحِبُّونَ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَاغْتَرَفَ غَرْفَةً بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَجَمَعَ بِهَا يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ نَفَضَ يَدَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِهَا رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى مِنَ الْمَاءِ فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى وَفِيهَا النَّعْلُ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدَيْهِ يَدٍ فَوْقَ الْقَدَمِ وَيَدٍ تَحْتَ النَّعْلِ ثُمَّ صَنَعَ بِالْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ

حضرت عطاء بن یسار نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں دکھاؤں رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کیا کرتے تھے؟ پھر آپ نے پانی کا ایک برتن طلب کیا اور اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اس سے ایک چلو بھرا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر دوسری بار لیا اور اسے دوسرے ہاتھ کے ساتھ ملایا۔ پھر اپنے چہرے کو دھویا پھر اور پانی لیا اور اس سے دائیں بازو کو دھویا پھر تازہ پانی لیا اور اس سے بائیں بازو کو دھویا پھر ایک چلو پانی اور لیا اور اسے اپنے دوسرے ہاتھ پر ڈالا پھر اپنے سر اور کانوں کا مسح کیا پھر دوسری مشت پانی سے بھری اور اسے اپنے دائیں پاؤں پر چھڑک دیا حالانکہ پاؤں میں نعل تھا پھر اپنے ہاتھ سے پاؤں کے اوپر اور نعل کے نیچے سے مسح کیا پھر بائیں پاؤں کے ساتھ بھی اسی طرح کیا (اس حدیث میں پاؤں کے مسح سے مراد پاؤں کو دھونا ہے (شرح سنن ابی داؤد)۔

بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً (ایک ایک بار اعضائے وضو کو دھونے کا بیان)

119۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے وضو کے بارے نہ بتاؤں؟ پھر آپ نے وضو کیا اور (اعضائے وضو کو) ایک ایک بار دھویا۔

بَابٌ فِي الْفَرْقِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ

کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے درمیان فرق کرنے کا بیان

120۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا يَذْكُرُ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلْتُ يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يَتَوَضَّأُ وَالْمَاءُ يَسِيلُ مِنْ وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ عَلَى صَدْرِهِ فَرَأَيْتُهُ يَفْصِلُ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ

حضرت معتمر نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ میں نے حضرت لیث کو ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت طلحہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس حال میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہ آپ ﷺ وضو فرما رہے تھے اور پانی آپ ﷺ کے چہرے اور ڈاڑھی سے آپ ﷺ کے سینے پر بہہ رہا تھا تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے درمیان (پانی لینے کے اعتبار سے) فرق اور فاصلہ کرتے تھے (یعنی علیحدہ علیحدہ پانی لیتے تھے)۔

بَابٌ فِي الِاسْتِنْثَارِ (ناک جھاڑنے کا بیان)

121۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْتَثِرْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی ناک میں پانی ڈالے اور پھر اسے جھاڑے۔

122۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ قَارِظٍ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْتَنْثِرُوا مَرَّتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھی طرح دو یا تین بار ناک جھاڑو۔

123۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ أَوْ فِي وَفْدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ نُصَادِفْهُ فِي مَنْزِلِهِ وَصَادَفْنَا عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَأَمَرَتْ لَنَا بِخَزِيرَةٍ فَصُنِعَتْ لَنَا قَالَ وَأُتِينَا بِقِنَاعٍ وَلَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ الْقِنَاعَ وَالْقِنَاعُ الطَّبَقُ فِيهِ تَمْرٌ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ هَلْ أَصَبْتُمْ شَيْئًا أَوْ أُمِرَ لَكُمْ بِشَيْءٍ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَبَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ جُلُوسٌ إِذْ دَفَعَ الرَّاعِي غَنَمَهُ إِلَى الْمُرَاحِ وَمَعَهُ سَخْلَةٌ تَيْعَرُ فَقَالَ مَا وَلَّدْتَ يَا فُلَانُ قَالَ بَهْمَةً قَالَ فَاذْبَحْ لَنَا مَكَانَهَا شَاةً ثُمَّ قَالَ لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ أَنَّا مِنْ أَجْلِكَ ذَبَحْنَاهَا لَنَا غَنَمٌ مِائَةٌ لَا نُرِيدُ أَنْ تَزِيدَ فَإِذَا وَلَّدَ الرَّاعِي بَهْمَةً ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ فِي لِسَانِهَا شَيْئًا يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ فَطَلِّقْهَا إِذًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لَهَا صُحْبَةً وَلِي مِنْهَا وَلَدٌ قَالَ فَمُرْهَا يَقُولُ عِظْهَا فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَفْعَلْ وَلَا تَضْرِبْ ظَعِينَتَكَ كَضَرْبِكَ أُمَيَّتَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا

حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَافِدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ فَلَمْ يَنْشَبْ[1] أَنْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ

1۔ ایک نسخہ میں لم تنشب ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

صلى الله عليه وسلم يَتَقَلَّعُ يَتَكَفَّأُ وَقَالَ عَصِيدَةٌ مَكَانَ خَزِيرَةٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَمَضْمِضْ

حضرت عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے باپ حضرت لقیط بن صبرہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں بنی منتفق کے وفد کا امیر تھا یا بنی منتفق کے وفد میں شامل ہو کر رسول اللہ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے چلا۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم رسول اللہ علیہ السلام کے کاشانہ اقدس میں پہنچے تو ہم نے آپ علیہ السلام کو گھر میں نہ پایا اور ہم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کاشانہ اقدس میں موجود پایا تو آپ نے ہمارے لیے خزیرہ کا حکم دیا۔ پس وہ ہمارے لیے تیار کیا گیا اور کھجوروں کا ایک طشت ہمارے سامنے لایا گیا۔ قتیبہ نے قناع کا ذکر نہیں کیا اور قناع سے مراد ایسا طشت ہے جس میں کھجوریں ہوں۔ پھر حضور نبی رحمت علیہ السلام تشریف لائے اور دریافت فرمایا: کیا تم نے کوئی شے حاصل کی؟ یا تمہارے لیے کسی شے کا حکم دیا گیا؟ تو ہم نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! علیہ السلام۔ راوی کا بیان ہے: پس اسی اثناء میں کہ ہم رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک چرواہے نے اپنا ریوڑ باڑے (یعنی وہ جگہ جہاں ریوڑ کو رات کے وقت بند کیا جاتا ہے) کی طرف چلایا اور اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا (بکری یا بھیڑ کا) بچہ چلا رہا تھا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے فلاں! تیری موجودگی میں (بکری نے) کیا جنم دیا ہے؟ تو اس نے عرض کی: اس نے مادہ بچے کو جنم دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تو پھر ہمارے لیے اس کی جگہ ایک بکری ذبح کرو۔ پھر فرمایا (یعنی مہمانوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا) آپ لوگ یہ گمان نہ کریں کہ ہم تمہاری وجہ سے اسے ذبح کر رہے ہیں بلکہ ہمارے ریوڑ میں سو بکریاں ہیں اور ہم انہیں اس تعداد سے بڑھانا نہیں چاہتے، لہٰذا جب بھی کوئی بکری چرواہے کی موجودگی میں بچے کو جنم دے تو ہم اس کی جگہ ایک بکری ذبح کر دیتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ علیہ السلام میری بیوی انتہائی بدزبان (اور زبان دراز) ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تب اسے طلاق دے دے۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ علیہ السلام بلاشبہ وہ (کافی عرصہ) میرے ساتھ رہی ہے اور اس سے میری اولاد بھی ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر اسے وعظ اور نصیحت کر۔ اگر اس میں کوئی خیر ہوئی تو وہ اسے قبول کر لے گی اور اپنی زوجہ کو اپنی لونڈی کو مارنے کی طرح نہ مارنا۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام مجھے وضو کے بارے بتلائیے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو، ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو جب کہ تم روزے دار نہ ہو۔

حضرت عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے باپ سے جو کہ بنی منتفق کے وفد کے امیر تھے روایت بیان کی ہے کہ وہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی اور کہا: ہمیں وہاں تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ اتنے میں حضور نبی رحمت علیہ السلام تشریف لائے (آپ علیہ السلام کے چلنے کا انداز کچھ اس طرح تھا) کہ آپ علیہ السلام بڑی دقت سے پاؤں اٹھاتے (عجز و انکساری کے لیے) آگے کی جانب قدرے جھک کر چل رہے تھے۔ راوی نے اس روایت میں خزیرہ کی جگہ عصیدہ کہا ہے (باریک گوشت اور آٹے سے ملا کر تیار کیا گیا مخصوص کھانا خزیرہ کہلاتا ہے اور اگر اس میں گوشت نہ ہو تو وہی عصیدہ کہلاتا ہے) ابو عاصم نے بیان کیا ہے کہ ابن جریج نے ہمیں حدیث سنائی اور اس میں کہا: جب تو وضو کرے تو کلی کر۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ (داڑھی کا خلال کرنے کا بیان)

124۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ يَعْنِي الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ زَوْرَانَ عَنْ أَنَسٍ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالْوَلِيدُ بْنُ زَوْرَانَ رَوَى عَنْهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَأَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِّيُّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو فرماتے تھے تو آپ اپنی ہتھیلی میں پانی لیتے اور اسے ٹھوڑی کے نیچے کی جانب سے (بالوں میں) داخل کرتے اور اس کے ساتھ اپنی ریش مبارک کا خلال کرتے اور فرماتے: اسی طرح میرے رب نے مجھے ارشاد فرمایا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ولید بن زوران سے حجاج بن حجاج اور ابو الملیح الرقی نے اسے روایت کیا ہے۔

بَاب الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ (دستار پر مسح کرنے کا بیان)

125۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمْ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ بھیجا۔ تو انہیں سخت سردی نے آلیا۔ پس جب وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں دستار اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

فائدہ: دستار پر مسح کرنے سے مراد سر کے بالوں سمیت دستار پر مسح کرنا ہے صرف دستار پر مسح کرنا کافی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سر کا مسح فرض قرار دیا ہے۔

126۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي مَعْقِلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضْ الْعِمَامَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ وضو فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کے سر پر قطر (عمان اور سیف البحر کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے) کی بنی ہوئی دستار تھی۔ آپ ﷺ نے دستار کے نیچے سے ہاتھ اندر داخل کیا اور سر کے اگلے حصے کا مسح کیا اور دستار مبارک کو نہ کھولا۔

بَاب غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ (پاؤں دھونے کا بیان)

127۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت مستورد بن شداد نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ وضو فرماتے تو اپنی خنصر انگلی (چھوٹی انگلی) کے ساتھ اپنے پاؤں کی انگلیوں کو رگڑتے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ (موزوں پر مسح کرنے کا بیان)

128۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ عَدَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَعَدَلْتُ مَعَهُ فَأَنَاخَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدِهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا إِلَى الْمِرْفَقِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ رَكِبَ فَأَقْبَلْنَا نَسِيرُ حَتَّى نَجِدَ النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى بِهِمْ حِينَ كَانَ وَقْتُ الصَّلَاةِ وَوَجَدْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَفَّ مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَصَلَّى وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَلَاتِهِ فَفَزِعَ الْمُسْلِمُونَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ لِأَنَّهُمْ سَبَقُوا النَّبِيَّ ﷺ بِالصَّلَاةِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُمْ قَدْ أَصَبْتُمْ أَوْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ

حضرت عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک (کے دنوں) میں حضور ﷺ فجر سے پہلے راستے سے ایک طرف گئے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ چنانچہ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہولیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی سواری بٹھالی اور آپ ﷺ قضائے حاجت کے بعد واپس آئے تو میں نے لوٹے سے آپ ﷺ کے دست مبارک پر پانی انڈیلا اور آپ نے ہاتھ دھوئے پھر چہرہ مبارک کو دھویا پھر اپنے بازوؤں کو کھولا لیکن جبے کی آستینیں تنگ تھیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے ہاتھوں کو اندر داخل کیا اور پھر جبے کے نیچے سے انہیں باہر نکالا اور دونوں کو کہنیوں تک دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا اور پھر اپنے موزوں پر مسح کیا اور سوار ہو گئے۔ پس ہم چلتے آئے یہاں تک کہ ہم نے لوگوں کو نماز میں پالیا اس حال میں کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کھڑا کر رکھا تھا۔ چونکہ نماز کا وقت ہو چکا تھا اس لئے انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ ہم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اس حال میں پایا کہ وہ نماز فجر کی ایک رکعت کا رکوع کر چکے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور مسلمانوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گئے اور آپ ﷺ نے دوسری رکعت حضرت عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے پڑھی۔ پھر انہوں نے سلام پھیرا تو حضور نبی کریم ﷺ اپنی نماز کی تکمیل کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ کو دیکھ کر لوگ گھبرا گئے اور کثرت سے تسبیح (وتحمید) بیان کرنے لگے کیونکہ انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے قبل نماز شروع کر دی تھی۔ لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو لوگوں سے فرمایا: تم نے درست اور صحیح عمل کیا، یا فرمایا: تم نے اچھا کیا۔

129۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنِ التَّيْمِيِّ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَذَكَرَ فَوْقَ الْعِمَامَةِ قَالَ عَنِ الْمُعْتَمِرِ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَى نَاصِيَتِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوفرمایا اور ناصیہ (سر کا چوتھائی حصہ) کی مقدار مسح کیا اور مسدد نے دستار کے اوپر کا ذکر کیا۔ اسی طرح مسدد نے معتمر سے ان کی سند کے ساتھ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ خفین، ناصیہ اور اپنی دستار مبارک پر مسح کرتے تھے۔ بکر نے کہا ہے: میں نے یہ حدیث ابن مغیرہ سے سنی ہے۔

130۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَكْبِهِ وَمَعِي إِدَاوَةٌ فَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِالإِدَاوَةِ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ مِنْ جِبَابِ الرُّومِ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَضَاقَتْ فَادَّرَعَهُمَا ادِّرَاعًا ثُمَّ أَهْوَيْتُ إِلَى الْخُفَّيْنِ لأَنْزِعَهُمَا فَقَالَ لِي دَعِ الْخُفَّيْنِ فَإِنِّي أَدْخَلْتُ الْقَدَمَيْنِ الْخُفَّيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا قَالَ أَبِي قَالَ الشَّعْبِيُّ شَهِدَ لِي عُرْوَةُ عَلَى أَبِيهِ وَشَهِدَ أَبُوهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ هَذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ فَأَتَيْنَا النَّاسَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ يَمْضِيَ قَالَ فَصَلَّيْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ خَلْفَهُ رَكْعَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي سُبِقَ بِهَا وَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ يَقُولُونَ مَنْ أَدْرَكَ الْفَرْدَ مِنَ الصَّلاَةِ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ

حضرت شعبی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عروہ بن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم سواروں کے ایک دستہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور پانی کا لوٹا میرے پاس تھا۔ آپ قضائے حاجت کے لیے (تھوڑی دور) نکلے پھر واپس آئے تو میں پانی کا لوٹا لے کر آپ ﷺ کے پاس گیا اور پانی انڈیلا۔ پس آپ نے اپنے ہاتھ اور چہرہ دھویا پھر آپ ﷺ نے اپنے بازو نکالنے کا ارادہ کیا۔ اس وقت آپ رومی جبوں میں سے ایک جبہ پہنے ہوئے تھے۔ اس کی آستینیں تنگ تھیں۔ چنانچہ اس سے بازوؤں کا نکالنا مشکل تھا۔ تو آپ ﷺ نے جبے کے نیچے سے بازوؤں کو باہر نکالا۔ پھر میں خفین کی طرف انہیں اتارنے کے لیے جھکا تو آپ ﷺ نے فرمایا: موزوں کو چھوڑ دے کیونکہ میں نے اس حال میں پہنے ہیں کہ پاؤں پاک اور طاہر تھے اور پھر آپ نے ان پر مسح کیا۔ میرے باپ (یونس)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے کہا ہے کہ شعبی نے بیان کیا ہے: یقینا عروہ نے اپنے باپ سے صحیح روایت بیان کی ہے اور ان کے باپ نے رسول اللہ ﷺ کے عمل کے بارے میں سچی شہادت دی ہے۔

حضرت زرارہ بن اوفیٰ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: رسول اللہ ﷺ پیچھے رہ گئے۔ اور پھر انہوں نے مذکورہ واقعہ بیان کیا۔ پھر کہا: لوگوں کے پاس پہنچے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ انہیں صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو پیچھے آنا چاہا لیکن آپ ﷺ نے انہیں نماز جاری رکھنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کے پیچھے ایک رکعت نماز ادا کی۔ پھر آپ ﷺ اٹھے اور اپنی وہ رکعت پوری کی جو پہلے پڑھی جا چکی تھی اور اس پر مزید کچھ نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابن زبیر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ جس نے نماز میں سے طاق رکعت کو پایا تو اس پر سہو کے دو سجدے لازم ہیں (لیکن جمہور علماء کا موقف یہ ہے کہ مسبوق پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا اور اس کی تائید مذکورہ حدیث طیبہ سے ہوتی ہے)۔

131۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ شَهِدَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَسْأَلُ بِلَالًا عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ يَخْرُجُ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَآتِيهِ بِالْمَاءِ فَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَمُوقَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ أَبُو عَبْدِ اللهِ مَوْلَى بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ

حضرت ابوعبدالرحمن السلمی سے روایت ہے کہ میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا تو آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھنے لگے۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے نکلتے تھے اور پھر میں پانی آپ ﷺ کو پیش کرتا تھا تو آپ ﷺ وضو فرماتے اور پھر آپ ﷺ اپنی دستار اور موزوں پر مسح کرتے تھے۔

132۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ أَنَّ جَرِيرًا بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَمْسَحَ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ قَالُوا إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ قَبْلَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ قَالَ مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ

حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے مروی ہے کہ حضرت جریر نے پیشاب کیا پھر انہوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور کہا: مسح کرنے سے کون سی شے مجھے روک سکتی ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسح کرتے دیکھا ہے؟ لوگوں نے کہا: بلاشبہ یہ حکم سورۂ مائدہ کے نزول سے پہلے کا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد اسلام لایا ہوں۔

133۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ

حضرت ابن بریدہ نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ نجاشی نے سادہ خالص سیاہ رنگ کے موزے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بطور ہدیہ (تحفہ) بھیجے تو آپ ﷺ نے انہیں پہن لیا پھر آپ ﷺ نے وضوفرمایا اوران دونوں پرمسح کیا۔

134 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَيٍّ هُوَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسِيتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ بِهَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خفین پر مسح کیا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا آپ بھول گئے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تو بھول گیا ہے، میرے رب عزوجل نے مجھے اسی طرح کا حکم دیا ہے۔

بَاب التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ (خفین پر مسح کرنے کی مدت کا بیان)

135 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فِيهِ وَلَوْ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسافر کے لیے خفین پر مسح کی مدت تین دن ہے اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث منصور بن معتمر نے ابراہیم تیمی سے ان کی سند کے ساتھ بیان کی ہے اور اس میں کہا گیا ہے: اگر ہم اس سے زیادہ سوال کرتے تو وہ یقیناً ہمارے لیے مدت میں اضافہ کرتے۔

136 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَكَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِلْقِبْلَتَيْنِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا قَالَ يَوْمًا قَالَ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَثَلَاثَةً قَالَ نَعَمْ وَمَا شِئْتَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ الْمِصْرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ فِيهِ حَتَّى بَلَغَ سَبْعًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ وَمَا بَدَا لَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ اخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ السَّيْلَحِينِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ وَقَدْ اخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ

حضرت یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قبلتین (کی طرف منہ) کر کے نماز ادا کی۔ ایک دن عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا میں خفین پر مسح کر سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر عرض کی: کیا ایک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دن؟ فرمایا: ایک دن۔ پھر عرض کی: کیا دو دن؟ فرمایا: دو دن۔ پھر عرض کی: کیا تین دن؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جو تو چاہے (یعنی ایام میں سے جتنے دن تو چاہے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن ابی مریم مصری نے اس حدیث کو یحییٰ بن ایوب کی سند سے حضرت ابی بن عمارہ سے بیان کیا ہے اور اس میں کہا ہے: یہاں تک کہ وہ سوال کرتے کرتے سات دنوں تک پہنچے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں جتنے دنوں کی تجھے حاجت ہو۔ اس کی اسناد میں اختلاف ہے اور قوی نہیں ہے اور اسے ابن ابی مریم اور یحییٰ بن اسحاق السیلحینی نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد میں اختلاف کیا گیا ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ (جوربین پر مسح کا بیان)

137۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ لَا يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّ الْمَعْرُوفَ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ هَذَا أَيْضًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَلَيْسَ بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُو أُمَامَةَ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَعَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ وَرُوِيَ ذَلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور آپ ﷺ نے جورابوں اور نعلین پر مسح کیا (نعلین سے مراد ایسی جورابیں ہیں جن پر جوتی کی مقدار چمڑا لگا ہوا ہو) ابوداؤد نے کہا ہے کہ عبدالرحمن بن مہدی یہ حدیث بیان نہیں کرتے تھے کیونکہ حضرت مغیرہ سے معروف حدیث یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے خفین پر مسح کیا اور یہ حدیث حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جورابوں پر مسح کیا۔ لیکن اس کی سند متصل اور قوی نہیں ہے اور حضرات علی بن ابی طالب، ابومسعود، براء بن عازب، انس بن مالک، ابوامامہ، سہل بن سعد اور عمرو بن حریث رضی اللہ عنہم نے جورابوں پر مسح کیا اور حضرات عمر بن خطاب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی یہی مروی ہے۔

138۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَبَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَوْسُ بْنُ أَبِي أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ وَقَدَمَيْهِ وَقَالَ عَبَّادٌ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى كِظَامَةَ قَوْمٍ يَعْنِي الْمِيضَأَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ الْمِيضَأَةَ وَالْكِظَامَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ وَقَدَمَيْهِ

حضرت عباد نے کہا ہے کہ مجھے حضرت اوس بن ابی اوس ثقفی نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے نعلین اور قدموں پر مسح کیا اور عباد نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ قوم کے کظامہ (کظامہ سے مراد وہ متعدد کنوئیں ہیں جو ایک دوسرے کے قریب کھودے جائیں اور انہیں اندر سے آپس میں ملا دیا جائے تاکہ پہلے کنوئیں سے اضافی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پانی دوسرے میں بالترتیب منتقل ہوتا جائے اور آخری کنوئیں میں جمع ہو کر سطح زمین پر بہنے لگے (بذل المجہود شرح سنن ابی داؤد) پر تشریف لائے (اس کے مابعد الفاظ میں مسدد اور عباد دونوں متفق ہیں) اور مسدد نے کظامہ کا ذکر نہیں کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور نعلین اور قدموں پر مسح کیا۔

بَاب كَيْفَ الْمَسْحُ (مسح کی کیفیت کا بیان)

139۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ ذَكَرَهُ أَبِي عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ غَيْرُ مُحَمَّدٍ عَلَى ظَهْرِ الْخُفَّيْنِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خفین پر مسح کرتے تھے اور محمد بن صباح کے علاوہ کسی نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے خفین کے ظاہر پر مسح کیا۔

140۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ إِلَّا أَحَقَّ بِالْغَسْلِ حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَهْرِ خُفَّيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ بَاطِنُ الْقَدَمَيْنِ أَحَقَّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا وَقَدْ مَسَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ظَهْرِ خُفَّيْهِ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى أَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِهِمَا قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخُفَّيْنِ وَرَوَاهُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ كَمَا رَوَاهُ وَكِيعٌ وَرَوَاهُ أَبُو السَّوْدَاءِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ ظَاهِرَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر دین رائے کے ساتھ ہوتا تو موزے کا نیچے والا حصہ مسح کے لیے اوپر والے کی نسبت زیادہ اولیٰ اور ارجح ہوتا حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ ﷺ خفین کے ظاہر پر مسح فرماتے تھے۔

حضرت اعمش نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہمیشہ یہ خیال کرتا رہا کہ پاؤں کے تلووں کو دھونا زیادہ اہم اور ارجح ہے یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے موزوں کے ظاہر پر مسح کیا۔ ابوداؤد نے کہا: اسی طرح یہ حدیث حضرت وکیع نے اعمش سے اس کی سند کے ساتھ بیان کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں خیال کرتا تھا کہ پاؤں کے نیچے والے حصے کو دھونا ان کے ظاہر کو دھونے سے زیادہ بہتر ہے یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پاؤں کے ظاہر پر مسح کرتے ہوئے دیکھ لیا۔ وکیع نے کہا: مراد خفین کا ظاہر ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اسی طرح بیان کی ہے جیسے وکیع نے کی ہے اور ابوالسوداء نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابن عبد خیر کے واسطہ سے ان کے باپ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا اور اپنے قدموں کے ظاہر پر مسح کیا اور پھر فرمایا: اگر میں رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں یقیناً یہ گمان کرتا کہ خفین کا باطن مسح کے لیے زیادہ مناسب ہے۔ اور آگے حدیث بیان کی (ابوداؤد نے کہا ہے کہ یزید بن عبدالعزیز نے بھی اسی طرح یہ حدیث اعمش سے روایت کی ہے)۔

141۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفَّيْنِ وَأَسْفَلَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَبَلَغَنِي أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ ثَوْرٌ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَجَاءٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ غزوہ تبوک (کے ایام) میں میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو وضو کرایا تو آپ ﷺ نے اپنے موزے کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ ثور نے یہ حدیث رجاء بن حیوہ سے نہیں سنی۔

بَابٌ فِي الِانْتِضَاحِ (کپڑے پر پانی چھڑکنے کا بیان)

142۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ الثَّقَفِيِّ أَوْ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَالَ يَتَوَضَّأُ وَيَنْتَضِحُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَافَقَ سُفْيَانَ جَمَاعَةٌ عَلَى هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ الْحَكَمُ أَوْ ابْنُ الْحَكَمِ

حضرت مجاہد نے حضرت سفیان بن حکم ثقفی یا حکم بن سفیان ثقفی سے حدیث روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حضور نبی کریم ﷺ جب پیشاب کرتے تو وضو فرماتے اور کپڑے پر پانی چھڑک لیتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس سند پر ایک جماعت نے سفیان سے موافقت کی ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ مراد حکم یا ابن حکم ہے۔

فائدہ: ابن رسلان نے کہا ہے: انتضاح سے مراد وضو سے فارغ ہونے کے بعد وساوس کو دور کرنے کے لیے شرم گاہ کے مقابل کپڑے پر پانی چھڑکنا ہے۔ ھکذا قال ابن الاشراع، عینی۔

143۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ نَضَحَ فَرْجَهُ

حضرت مجاہد نے بنی ثقیف کے ایک آدمی سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے بول کیا اور پھر اپنی شرمگاہ پر (پانی کا) چھینٹا دیا۔

144۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ أَوْ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ

حضرت مجاہد نے حکم یا ابن حکم سے اور انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے پیشاب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کیا پھر وضو فرمایا اور پھر اپنی شرمگاہ پر پانی کا چھینٹا دیا۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَوَضَّأَ (اس کا بیان کہ آدمی جب وضو کرے تو کیا کہے؟)

145۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم خُدَّامَ أَنْفُسِنَا نَتَنَاوَبُ الرِّعَايَةَ رِعَايَةَ إِبِلِنَا فَكَانَتْ عَلَيَّ رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَرَوَّحْتُهَا بِالْعَشِيِّ فَأَدْرَكْتُ رَسُولَ اللهِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا قَدْ أَوْجَبَ فَقُلْتُ بَخٍ بَخٍ مَا أَجْوَدَ هَذِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ الَّتِي قَبْلَهَا يَا عُقْبَةُ أَجْوَدُ مِنْهَا فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا هِيَ يَا أَبَا حَفْصٍ قَالَ إِنَّهُ قَالَ آنِفًا قَبْلَ أَنْ تَجِيءَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ وُضُوئِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَحَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ عَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الرِّعَايَةِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی خدمت خود بجالاتے تھے اور اپنے اونٹ چرانے کے لیے باریاں لگا رکھی ہوتیں۔ پس ایک دن اونٹ چرانے کی میری باری تھی۔ میں انہیں شام کے وقت واپس لایا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ فرما رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو کوئی وضو کرے گا اور خوب اچھی طرح (یعنی پورے آداب کے ساتھ) وضو کرے گا اور پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے گا اور اپنے دل اور چہرے دونوں کو ان کی طرف متوجہ رکھے گا (یعنی پورے خشوع و خضوع اور آداب نماز کا لحاظ رکھتے ہوئے انہیں ادا کرے گا) تو اس نے جنت کو واجب کر لیا۔ تو میں نے انتہائی مسرت اور تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا: بخ بخ یہ کتنا عمدہ اور حسین (ضابطہ) ہے۔ تو میرے سامنے سے ایک آدمی نے کہا: اے عقبہ! جو اس سے پہلے تھا وہ اس سے بڑھ کر عمدہ تھا۔ جب میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے پوچھا: اے ابا حفص! وہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ابھی تیرے آنے سے تھوڑی دیر قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو بھی وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے اور جب وضو سے فارغ ہو جائے تو یہ کہے: اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے اور جس سے چاہے گا وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔ معاویہ نے کہا کہ ربیعہ بن یزید ابو ادریس سے اور انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مجھے بیان کی ہے۔ حسین بن عیسیٰ، عبد اللہ بن یزید المقری نے حیوہ بن شریح سے انہوں نے ابو عقیل عن ابن عمہ عن عقبہ بن عامر الجہنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے اسی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں اونٹ چرانے کا ذکر نہیں کیا اور اس میں یہ ذکر کیا ہے کہ پس اس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور پھر اپنی زبان سے کلمہ شہادت کہا۔ آگے معاویہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

بَاب الرَّجُلِ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ (ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھنے کا بیان)

146۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ أَبُو أَسَدِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْوُضُوءِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ

حضرت عمرو بن عامر البجلی سے روایت ہے کہ حضرت ابو اسد محمد بن عمرو نے بیان کیا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وضو کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بتایا: حضور نبی کریم ﷺ ہر نماز کے لیے وضو فرماتے تھے اور ہم ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھ لیتے تھے۔

147۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنِّي رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے ایک وضو کیا تو ہمیں پانچ نمازیں پڑھائیں اور اپنے خفین پر مسح کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: بلاشبہ میں نے آپ کو وہ کام کرتے دیکھا ہے جو آپ نے پہلے نہیں کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے عمداً ایسا کیا ہے۔

بَاب تَفْرِيقِ الْوُضُوءِ (وضو میں اعضاء کی تفریق کا بیان)

148۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ عَلَى قَدَمِهِ مِثْلَ مَوْضِعِ الظُّفُرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَلَمْ يَرْوِهِ إِلَّا ابْنُ وَهْبٍ وَحْدَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْجَزَرِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَحُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى قَتَادَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا درآنحالیکہ اس نے وضو کیا تھا اور ناخن کی جگہ کی مثل اپنے پاؤں کو چھوڑ دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا کہ لوٹ جاؤ اور اچھے طریقے سے اپنا وضو کر۔

ابو داؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث جریر بن حازم سے معروف نہیں۔ اسے ابن وہب کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

معقل بن عبید اللہ الجزری عن ابی الزبیر عن جابر عن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح مروی ہے اور آپ نے فرمایا: لوٹ جاؤ اور اپنا وضو اچھے طریقے سے کر۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، یونس اور حمید نے حسن سے اور انہوں نے حضور ﷺ سے حدیث قتادہ کی طرح بیان کی ہے۔

149۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بُجَيْرٍ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي وَفِي ظَهْرِ قَدَمِهِ لُمْعَةٌ قَدْرُ الدِّرْهَمِ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ

حضور نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اس کے پاؤں کی پشت پر درہم کی مقدار کی جگہ خشک تھی جس تک پانی نہ پہنچا تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

بَابُ إِذَا شَكَّ فِي الْحَدَثِ (حدث لاحق ہونے میں شک ہونے کا بیان)

150۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي بْنِ خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يُخَيَّلَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

حضرت سعید بن المسیب اور حضرت عباد بن تمیم نے اپنے چچا حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور ﷺ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو حالت نماز میں کوئی شے پاتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے شک میں ڈال دیتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ نماز سے منہ نہ پھیرے یہاں تک کہ آواز سن لے یا اس کی بدبو پالے۔

151۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدَ حَرَكَةً فِي دُبُرِهِ أَحْدَثَ أَوْ لَمْ يُحْدِثْ فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ فَلَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو اور وہ اپنی دبر میں کوئی حرکت پائے کہ حدث لاحق ہوا ہے یا نہیں اور اس پر یہ معاملہ مشکل ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ نماز سے نہ پھرے یہاں تک کہ (ہوا خارج ہونے کی) آواز سن لے یا اس کی بدبو پالے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ (بوسہ لینے کے سبب وضو کا بیان)

152۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي رَوْقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ مُرْسَلٌ إِبْرَاهِيمُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد مَاتَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ وَلَمْ يَبْلُغْ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَكَانَ يُكْنَى أَبَا أَسْمَاءَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کا بوسہ لیا اور پھر وضو نہ کیا۔ ابوداؤد نے کہا: ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ یہ روایت مرسل ہے۔ اسی طرح فریابی وغیرہ نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابراہیم تیمی چالیس برس کی عمر کو نہ پہنچے تھے کہ وہ فوت ہو گئے اور ان کی کنیت ابو اسماء تھی۔

153۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتِ فَضَحِكَتْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا رَوَاهُ زَائِدَةُ وَعَبْدُ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَخْلَدٍ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَغْرَاءَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ أَخْبَرَنَا أَصْحَابٌ لَنَا عَنْ عُرْوَةَ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ لِرَجُلٍ احْكِ عَنِّي أَنَّ هَذَيْنِ يَعْنِي حَدِيثَ الْأَعْمَشِ هَذَا عَنْ حَبِيبٍ وَحَدِيثَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ يَحْيَى احْكِ عَنِّي أَنَّهُمَا شِبْهُ لَا شَيْءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ مَا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ إِلَّا عَنْ عُرْوَةَ الْمُزَنِيِّ يَعْنِي لَمْ يُحَدِّثْهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَى حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيثًا صَحِيحًا

حضرت عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے اپنی ازواج میں سے ایک زوجہ کا بوسہ لیا پھر آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہ فرمایا۔ عروہ نے کہا کہ میں نے ان سے عرض کی: آپ کے سوا وہ کون ہو سکتی ہے؟ تو یہ سن کر وہ ہنس پڑیں۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح یہ حدیث زائدہ اور عبدالحمید الحمانی نے سلیمان الاعمش سے روایت کی ہے۔ اعمش نے حدیث بیان کی ہے کہ ہمارے اصحاب نے عروہ مزنی کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہی مذکورہ حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا: یحییٰ بن سعید القطان نے ایک آدمی کو کہا: تو مجھ سے یہ دونوں حدیثیں نقل کر یعنی اعمش کی یہ حدیث جو حبیب سے مروی ہے اور اسی سند سے مستحاضہ کے بارے میں یہ حدیث کہ وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔ یحییٰ نے کہا کہ تو مجھ سے یہ نقل کر کہ یہ دونوں حدیثیں لاشیء کے مشابہ ہیں (یعنی ضعیف ہیں)۔ ابوداؤد نے کہا: حضرت ثوری سے مروی ہے کہ حبیب نے ہمیں صرف عروہ مدنی کے واسطہ سے حدیث بیان کی ہے، عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث بیان نہیں کی اور حمزہ الزیات نے حبیب سے اور انہوں نے عروہ بن زبیر کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے صحیح حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ (ذکر کو مس کرنے کے سبب وضو کا بیان)

154۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَرْوَانُ وَمِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

حضرت عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عروہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں مروان بن حکم کے پاس گیا اور ہم نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ تو مروان نے کہا: ذکر کو مس کرنے سے بھی؟ تو عروہ نے کہا: میں اسے نہیں جانتا۔ تو مروان نے کہا: مجھے بسرہ بنت صفوان نے خبر دی ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے اپنے ذکر کو مس کیا تو اسے چاہیے کہ وضو کرے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ (اس میں رخصت کا بیان)

155۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا تَرَى فِي مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ فَقَالَ هَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ أَوْ قَالَ بَضْعَةٌ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرٌ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الصَّلَاةِ

حضرت قیس بن طلق نے اپنے باپ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ ایک آدمی آیا گویا کہ وہ بدو (جنگل کا رہنے والا) تھا اور اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ! ﷺ آپ اس آدمی کے بارے میں کیا خیال کرتے ہیں جو اپنے ذکر کو مس کرے، کیا وہ وضو کرے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ اس کے بدن کا ایک ٹکڑا نہیں ہے؟ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہی حدیث ہشام بن حسان، سفیان ثوری، شعبہ، ابن عیینہ، جریر الرازی نے محمد بن جابر سے اور انہوں نے قیس بن طلق اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ محمد بن جابر نے قیس بن طلق سے اسی سند اور معنی کے ساتھ روایت کی ہے اور الفاظ میں ''فی الصلوٰۃ'' کا اضافہ کیا ہے (یعنی حالت نماز میں اگر کسی نے ذکر کو مس کر بھی لیا تو اس کی نماز نہیں ٹوٹتی تو اس سے معلوم ہوا کہ اگر یہ ناقص صلوٰۃ نہیں تو نماز سے باہر بدرجہ اولیٰ ناقص وضو نہیں)۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ (اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو لازم ہونے کا بیان)

156۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّئُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنْ لُحُومِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَوَضَّئُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا گوشت (کھانے سے) وضو لازم ہونے کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد وضو کرو۔ پھر بکری کا گوشت کھانے کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا: اس کے (کھانے کے بعد) وضو نہ کرو۔ پھر اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تو آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کا گھر اور ان کی پناہ گاہ ہے۔ اور پھر بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں نماز پڑھو کیونکہ وہ جائے برکت ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ اللَّحْمِ النِّيءِ وَغَسْلِهِ

کچے گوشت کو چھونے اور اسے دھونے سے وضو کرنے کا بیان

157۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ قَالَ هِلَالٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ أَيُّوبُ وَعَمْرٌو أُرَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِغُلَامٍ وَهُوَ يَسْلُخُ شَاةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَنَحَّ حَتَّى أُرِيَكَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ فَدَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبِطِ ثُمَّ مَضَى فَصَلَّى لِلنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي لَمْ يَمَسَّ مَاءً وَقَالَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا لَمْ يَذْكُرْ أَبَا سَعِيدٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک غلام کے پاس سے گزرے۔ وہ بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ایک طرف ہو، میں تجھے دکھاتا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک جلد اور گوشت کے درمیان داخل کر دیا اور اسے خوب اندر تک لے گئے یہاں تک کہ وہ بغل تک چھپ گیا پھر آپ ﷺ چلے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ حضرت عروہ نے اس حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ نے پانی کو مس تک نہیں کیا اور اسے جلال بن میمون نے علی سے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو عبدالواحد بن زیاد اور ابومعاویہ نے ہلال سے اور انہوں نے عطاء کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے مرسل ذکر کیا ہے اور ان دونوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْمَيْتَةِ (مردار کو مس کرنے سے وضو نہ کرنے کا بیان)

158۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَيْهِ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هَذَا لَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ (اس سے مراد مدینہ طیبہ سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر مدینہ طیبہ کی بلند زمین پر واقع بستیاں ہیں) کی کسی بستی میں بازار سے گزرے۔ آپ ﷺ کی دونوں اطراف میں لوگ جمع تھے۔ تو آپ کا گزر بھیڑ کے ایک مردہ بچے کے پاس سے ہوا جس کے کان بالکل چھوٹے تھے۔ تو آپ ﷺ نے اسے کان سے پکڑا اور پھر ارشاد فرمایا: تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ یہ اس کے لئے ہو؟ پھر آگے حدیث بیان کی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

آگ پر پکی ہوئی شے کھانے کے بعد وضو نہ کرنے کا بیان

159 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ ﷺ نے بکری کے کندھے کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھائی اور وضو نہ فرمایا۔

160 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ وَأَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِي بِهَا مِنْهُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ قَالَ فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ وَقَالَ مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ وَقَامَ يُصَلِّي زَادَ الْأَنْبَارِيُّ وَكَانَ شَارِبِي وَفَى فَقَصَّهُ لِي عَلَى سِوَاكٍ أَوْ قَالَ أَقُصُّهُ لَكَ عَلَى سِوَاكٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک رات حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس مہمان بننے کی سعادت حاصل کی تو آپ ﷺ نے (بکری کی) ران بھوننے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ وہ بھونی گئی اور آپ ﷺ چھری لے کر میرے لیے اس سے گوشت کاٹنے لگے۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور انہوں نے نماز کے لیے بلایا۔ حضرت مغیرہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے چھری رکھ دی اور فرمایا: کیا ہوا اسے؟ اس کے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ اور آپ ﷺ اٹھے اور نماز پڑھانے لگے۔ انباری نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: میری لبیں (مونچھیں) بڑھی ہوئی تھیں۔ تو آپ ﷺ نے مسواک رکھ کر انہیں کاٹ دیا، یا فرمایا: میں مسواک رکھ کر تیری ان لبوں کو کاٹ دوں گا۔

161 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (بکری کا) کندھا کھایا پھر ہاتھوں کو بالوں سے بنے ہوئے کپڑے کے ساتھ صاف کیا جو اس کے نیچے بچھا ہوا تھا پھر اٹھے اور نماز پڑھائی۔

162 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَشَ مِنْ كَتِفٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے کندھے کا گوشت دانتوں کے ساتھ کاٹ کر تناول فرمایا پھر نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

163 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَرَّبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُبْزًا وَلَحْمًا فَأَكَلَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ طَعَامِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے روٹی اور گوشت حضور نبی کریم ﷺ کے قریب کیا۔ تو آپ ﷺ نے تناول فرمایا پھر دعا مانگی اور وضو کے لیے پانی طلب فرمایا اور پھر وضو کیا پھر ظہر کی نماز پڑھائی پھر بچا ہوا کھانا طلب فرمایا اور اس سے تناول فرمایا پھر آپ ﷺ نماز کے لیے اٹھے اور وضو نہ کیا۔

164۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ أَبُو عِمْرَانَ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَرْكُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا اخْتِصَارٌ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دو امروں میں سے آخری امر یہ تھا کہ آپ ﷺ نے ایسی شے تناول کرنے کے بعد وضو کرنا چھوڑ دیا جسے آگ نے تبدیل کر دیا ہوتا۔ ابوداود نے کہا ہے کہ یہ پہلی حدیث کا اختصار اور خلاصہ ہے۔

فائدہ: جمہور علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث ان تمام روایات کے لیے ناسخ ہے جن میں آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا ذکر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اسے نسائی وغیرہ نے بھی ذکر کیا ہے۔

165۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ ابْنُ أَبِي كَرِيمَةَ مِنْ خِيَارِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ ثُمَامَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مِصْرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ فِي مَسْجِدِ مِصْرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ سَادِسَ سِتَّةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي دَارِ رَجُلٍ فَمَرَّ بِلَالٌ فَنَادَاهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجْنَا فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ وَبُرْمَتُهُ عَلَى النَّارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَطَابَتْ بُرْمَتُكَ قَالَ نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَتَنَاوَلَ مِنْهَا بَضْعَةً فَلَمْ يَزَلْ يَعْلُكُهَا حَتَّى أَحْرَمَ بِالصَّلَاةِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

حضرت عبید بن ثمامہ المرادی نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء ہمارے پاس مصر میں تشریف لائے۔ تو میں نے انہیں مصر کی مسجد میں حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا: ہم سات یا چھ آدمی ایک آدمی کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ وہاں گزرے اور انہوں نے آپ ﷺ کو نماز کے لیے ندا دی۔ چنانچہ ہم نکل پڑے اور ہم ایک آدمی کے پاس سے گزرے۔ اس کی ہانڈی آگ پر تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تیری ہانڈی پک چکی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! تو آپ ﷺ نے اس سے گوشت کا ایک ٹکڑا لیا اور اسے چباتے رہے یہاں تک کہ نماز کے لیے تکبیر کہہ دی اور میں آپ کی طرف دیکھتا رہا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي ذَلِكَ (وضو لازم ہونے کا بیان)

166 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوُضُوءُ مِمَّا أَنْضَجَتِ النَّارُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ایسی شے کھانے کے بعد) وضو کرنا لازم ہے جسے آگ نے پکایا ہو۔

167 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ فَسَقَتْهُ قَدَحًا مِنْ سَوِيقٍ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي أَلَا تَوَضَّأُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ أَوْ قَالَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ يَا ابْنَ أَخِي

حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسفیان بن سعید بن مغیرہ نے انہیں بتایا کہ وہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ تو آپ نے انہیں ستو کا ایک پیالہ پلایا پھر انہوں نے پانی طلب کیا اور کلی کی۔ تو ام المومنین نے کہا: اے میرے بھانجے! کیا تو وضو نہیں کرے گا؟ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ایسی شے کھانے کے بعد وضو کرو جسے آگ نے پکایا ہو یا مس کیا ہو۔ ابوداود نے کہا ہے کہ زہری کی حدیث میں یا ابن اخی (اے میرے بھتیجے!) کے الفاظ ہیں۔

بَابٌ فِي الْوُضُوءِ مِنَ اللَّبَنِ (دودھ پینے کے بعد وضو کا بیان)

168 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی طلب کیا اور کلی کی۔ پھر فرمایا: اس میں چکناہٹ ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (اس میں رخصت کا بیان)

169 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنْ مُطِيعِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَلَمْ يُمَضْمِضْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَصَلَّى قَالَ زَيْدٌ دَلَّنِي شُعْبَةُ عَلَى هَذَا الشَّيْخِ

حضرت توبہ العنبری سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا تو نہ کلی کی اور نہ ہی وضو کیا اور نماز پڑھائی۔ زید نے بیان کیا ہے کہ اس شیخ پر میری رہنمائی حضرت شعبہ نے کی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الدَّمِ (خون نکلنے سے وضو کرنے کا بیان)

170 ۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَعْنِي فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَأَصَابَ رَجُلٌ امْرَأَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَحَلَفَ أَنْ لَا أَنْتَهِيَ حَتَّى أُهَرِيقَ دَمًا فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَخَرَجَ يَتْبَعُ أَثَرَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَنَزَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَنْزِلًا فَقَالَ مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بِفَمِ الشِّعْبِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ إِلَى فَمِ الشِّعْبِ اضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ وَقَامَ الْأَنْصَارِيُّ يُصَلِّي وَأَتَى الرَّجُلُ فَلَمَّا رَأَى شَخْصَهُ عَرَفَ أَنَّهُ رَبِيئَةٌ لِلْقَوْمِ فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَنَزَعَهُ حَتَّى رَمَاهُ بِثَلَاثَةِ أَسْهُمٍ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ انْتَبَهَ[1] صَاحِبُهُ فَلَمَّا عَرَفَ أَنَّهُمْ قَدْ نَذِرُوا بِهِ هَرَبَ وَلَمَّا رَأَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْأَنْصَارِيِّ مِنَ الدَّمِ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ أَلَا أَنْبَهْتَنِي أَوَّلَ مَا رَمَى قَالَ كُنْتُ[2] فِي سُورَةٍ أَقْرَؤُهَا فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ایک آدمی نے مشرکین میں سے ایک آدمی کی بیوی کو مار دیا۔ تو اس نے قسم کھائی کہ میں باز نہیں آؤں گا یہاں تک کہ میں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی کا خون بہا دوں۔ چنانچہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان پر آپ کے پیچھے نکل پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقام پر نزول فرمایا اور ارشاد فرمایا: کون آدمی ہماری حفاظت کرے گا؟ پس مہاجرین اور انصار میں سے ایک آدمی کو بلایا گیا اور آپ نے انہیں فرمایا: تم گھاٹی کے سرے پر چلے جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ دونوں آدمی گھاٹی کے سرے پر پہنچ گئے۔ تو مہاجر لیٹ گیا اور انصاری کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ اتنے میں وہ آدمی آیا۔ جب اس کی نظر اس (انصاری) پر پڑی تو اس نے پہچان لیا کہ یہ قوم کا محافظ اور نگران ہے۔ چنانچہ اس نے تیر مارا اور اس کے جسم میں پیوست ہو گیا اور انصاری نے وہ تیر نکال دیا، یہاں تک کہ مسلسل تین تیر آ کر لگے پھر اس نے رکوع اور سجدہ کیا پھر اس کا مہاجر ساتھی بیدار ہوا۔ پس جب اس نے پہچان لیا کہ اب یہ اس سے آگاہ ہو چکے ہیں تو بھاگ گیا۔ جب مہاجر ساتھ نے انصاری کا بہتا ہوا خون دیکھا تو کہا: سبحان اللہ، تو نے مجھے پہلا تیر لگنے کے ساتھ ہی کیوں نہ بیدار کر لیا؟ تو اس نے جواب دیا: میں ایک سورت تلاوت کر رہا تھا اور میں نے اس کی قراءت کے تسلسل کو توڑنا پسند نہیں کیا۔

بَابٌ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ (نیند کے سبب وضو کا بیان)

171 ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ

1۔ ایک نسخہ میں انبَهَ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں إن كُنْتُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات (عشاء کی نماز کے وقت کسی کام میں) مشغول ہو گئے اور آپ ﷺ نے نماز کو مؤخر کر دیا یہاں تک کہ ہم مسجد میں سو گئے پھر ہم بیدار ہوئے پھر ہم سو گئے پھر ہم دوبارہ بیدار ہوئے پھر ہم سو گئے۔ بعد ازاں آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: تمہارے سوا کوئی نماز کا انتظار نہیں کر رہا ہے۔

172۔ حَدَّثَنَا شَاذُ بْنُ فَيَّاضٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتَّى تَخْفِقَ رُؤُسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ فِيهِ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَخْفِقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِلَفْظٍ آخَرَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب عشاء کی نماز کے لیے انتظار کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ ان کے سر جھک جاتے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے۔ ابو داود نے کہا ہے کہ شعبہ نے حضرت قتادہ سے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں (نیند کے غلبہ کے سبب) جھکتے رہتے تھے اور ابن ابی عروبہ نے حضرت قتادہ سے دوسرے الفاظ میں اسے روایت کیا ہے۔

173۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الْعِشَاءِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي حَاجَةً فَقَامَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَعَسَ الْقَوْمُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ وُضُوءًا

حضرت ثابت البنانی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عشاء کی نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میری ایک حاجت ہے۔ تو آپ ﷺ اٹھے اور اس سے سرگوشی کرنے لگے یہاں تک کہ قوم یا اس کے کچھ افراد اونگھنے لگے پھر آپ ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی اور انہوں نے تازہ وضو نہ کیا۔

174۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْجُدُ وَيَنَامُ وَيَنْفُخُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ صَلَّيْتَ وَلَمْ تَتَوَضَّأْ وَقَدْ نِمْتَ فَقَالَ إِنَّمَا الْوُضُوءُ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا زَادَ عُثْمَانُ وَهَنَّادٌ فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَوْلُهُ الْوُضُوءُ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَى أَوَّلَهُ جَمَاعَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا شَيْئًا مِنْ هَذَا وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَحْفُوظًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي وَقَالَ شُعْبَةُ إِنَّمَا سَمِعَ قَتَادَةُ مِنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَرْبَعَةَ أَحَادِيثَ حَدِيثَ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَحَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي الصَّلَاةِ وَحَدِيثَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ وَحَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَذَكَرْتُ حَدِيثَ يَزِيدَ الدَّالَانِيِّ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَانْتَهَرَنِي اسْتِعْظَامًا لَهُ وَقَالَ مَا لِيَزِيدَ الدَّالَانِيِّ يُدْخِلُ عَلَى أَصْحَابِ قَتَادَةَ وَلَمْ يَعْبَأْ بِالْحَدِيثِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ کرتے اور سوجاتے اور خراٹوں کی آواز آنے لگتی پھر آپ ﷺ قیام فرماتے اور نماز پڑھتے رہتے اور وضونہ کرتے۔ تو میں نے عرض کی: آپ نے نماز پڑھی ہے اور وضو نہیں کیا حالانکہ آپ سو گئے تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وضو کرنا اس پر لازم ہے جو پہلو کے بل لیٹ کر سو جائے۔ تو عثمان اور ہناد نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کیونکہ جب کوئی پہلو کے بل لیٹ جاتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ روایت کہ وضو کرنا اس پر واجب ہے جو پہلو کے بل لیٹ کر سو جائے۔ یہ حدیث منکر ہے۔ اسے ابوخالد یزید الدالانی کے سوا کسی نے حضرت قتادہ سے روایت نہیں کیا اور اس کے اول حصہ کو ایک جماعت نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے لیکن انہوں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے فرمایا: حضور ﷺ محفوظ تھے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ حضرت شعبہ نے کہا ہے کہ حضرت قتادہ نے ابوالعالیہ سے چار حدیثیں سنی ہیں: ایک یونس بن متی کی حدیث، دوسری نماز کے بارے میں ابن عمر کی حدیث، تیسری یہ حدیث کہ قضاۃ تین ہیں اور چوتھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث "حدثنی رجال مرضیون منهم عمر وارضاهم عندی عمر"۔

ابوداؤد نے بیان فرمایا: اور میں نے یزید دالانی کی حدیث کا تذکرہ امام احمد بن حنبل سے کیا ہے تو انہوں نے اس کی عظمت کے پیش نظر مجھے جھڑ کا اور فرمایا: یزید دالانی کو کیا ہے کہ وہ اصحاب قتادہ پر کسی کو داخل کرے اور حدیث کی پرواہ نہ کرے۔

175۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرین کا بندھن دو آنکھیں (بیداری) ہیں۔ پس جو کوئی سو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَطَأُ الْأَذَى بِرِجْلِهِ (اس شخص کے بارے حکم جو نجاست پر چلتا ہے)

176۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنِي شَرِيكٌ وَجَرِيرٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ كُنَّا لَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِئٍ وَلَا نَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ فِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ أَوْ حَدَّثَهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنْ شَقِيقٍ أَوْ حَدَّثَهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ نے فرمایا: ہم راستے میں نجاست پر چلنے کے سبب وضو نہیں کرتے تھے اور نہ ہی بالوں اور کپڑوں کو سمیٹتے تھے (یعنی دوران نماز مٹی سے بچنے کے لیے ہم انہیں نہیں سمیٹتے تھے۔ بلکہ انہیں چھوڑ دیتے اور حالت سجدہ میں دیگر اعضاء کے ساتھ یہ بھی زمین پر لگتے تھے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابراہیم بن ابی معاویہ نے اس بارے میں اعمش عن شقیق عن مسروق کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سند سے بیان کیا ہے یا حدثہ عنہ فرمایا، عبد اللہ نے کہا اور ہناد نے عن شقیق یا حدثہ عنہ کہا۔

بَابِ مَنْ يُحْدِثُ فِي الصَّلَاةِ (اس شخص کا بیان جسے نماز میں حدث لاحق ہو جائے)

177۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو حالت نماز میں گوز آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ نماز سے لوٹ جائے اور وضو کرے اور دوبارہ نماز پڑھے (یعنی حدث لاحق ہونے کی صورت میں نماز سے باہر نکل آئے اور پھر وضو کے ساتھ اس کا اعادہ کرے)۔

بَابٌ فِي الْمَذْيِ (مذی کا بیان)

178۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ الْحَذَّاءُ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَجَعَلْتُ أَغْتَسِلُ حَتَّى تَشَقَّقَ ظَهْرِي فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْ ذُكِرَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَفْعَلْ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلَاةِ فَإِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک ایسا آدمی تھا جس کی مذی کثرت سے خارج ہوتی تھی تو میں (بار بار) غسل کرتا رہا یہاں تک کہ میری پیٹھ (کی جلد ٹھنڈے پانی کے استعمال کے سبب) پھٹ گئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اس کا ذکر حضور ﷺ سے کیا یا آپ کو بتایا گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو ایسا نہ کر، جب تو مذی دیکھے تو اپنے ذکر کو دھولیا کر اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے اور جب تو پانی (منی) ٹپکائے تو پھر غسل کیا کر۔

179۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ لَهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ الْمِقْدَادُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لِلْمِقْدَادِ وَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا قَالَ فَسَأَلَهُ الْمِقْدَادُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَأُنْثَيَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَجَمَاعَةٌ[1] عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِيثٍ حَدَّثَهُ

1۔ ایک نسخہ میں وجماعۃ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَجَمَاعَةٌ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَرَوَاهُ ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ أُنْثَيَيْهِ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھے کہ جب وہ اپنی بیوی کے قریب ہو اور اس سے مذی خارج ہو اس کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ میرے پاس آپ ﷺ کی صاحبزادی ہے اور مجھے آپ ﷺ سے پوچھتے ہوئے حیاء آتی ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اس طرح پائے تو وہ اپنی شرمگاہ کو دھولے اور اسے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لینا چاہیے۔

حضرت عروہ سے روایت منقول ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو فرمایا اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے آپ کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ اپنے ذکر اور خصیتین کو دھولے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور ایک جماعت نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور اس میں ''الانثیین'' کا ذکر نہیں کیا ہے۔

180۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَكُنْتُ أُكْثِرُ مِنَ الِاغْتِسَالِ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ يَكْفِيكَ بِأَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَهُ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے مذی کے سبب انتہائی تکلیف اور پریشانی تھی۔ اس کے سبب اکثر غسل کرتا تھا۔ تو میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے استفسار کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے سبب تیرے لیے وضو کافی ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرے ان کپڑوں کا کیا حکم ہے جن پر وہ لگ جاتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے یہ کافی ہے کہ تو ہتھیلی پر پانی لے اور اپنے کپڑے میں سے جہاں تو اسے لگا ہوا دیکھے اس کے ساتھ دھو ڈال۔

181۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَمَّا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَعَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بَعْدَ الْمَاءِ فَقَالَ ذَاكَ الْمَذْيُ وَكُلُّ فَحْلٍ يَمْذِي فَتَغْسِلُ مِنْ ذَلِكَ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلَاةِ

حضرت حرام بن حکیم نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس شے کے بارے میں پوچھا جو غسل واجب کر دیتی ہے اور اس پانی کے بارے میں پوچھا جو پانی کے بعد رستا رہتا ہے (یعنی مذی)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مذی ہے اور ہر نر کی مذی خارج ہوتی ہے، پس تجھے چاہیے کہ اس کے سبب اپنی شرمگاہ اور خصیتین کو دھولے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرے۔

182۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ لَكَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَذَكَرَ مُؤَاكَلَةَ الْحَائِضِ أَيْضًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت حرام بن حکیم نے اپنے چچا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا میری بیوی میرے لیے حلال ہوتی ہے درآنحالیکہ وہ حائضہ ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو حصہ چادر (ازار) سے اوپر ہے (وہاں سے استمتاع) تیرے لیے جائز ہے اور انہوں نے حائضہ کے کھانے پینے کا بھی ذکر کیا اور آگے حدیث بیان کی۔

183۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْيَزَنِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعْدٍ الْأَغْطَشِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ قُرْطٍ أَمِيرُ حِمْصَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ فَقَالَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَيْسَ هُوَ يَعْنِي الْحَدِيثَ[1] بِالْقَوِيِّ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حائضہ عورت کے ان مقامات کے بارے میں پوچھا جو مرد کے لیے حلال ہوتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو ازار سے اوپر ہیں (ان سے استمتاع صحیح ہے) اور اس سے بچنا افضل اور بہتر ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث قوی نہیں ہے۔

بَابٌ فِي الْإِكْسَالِ (اکسال کا بیان)

184۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ ذَلِكَ رُخْصَةً لِلنَّاسِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِقِلَّةِ الثِّيَابِ ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُسْلِ وَنَهَى عَنْ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابتدائے اسلام میں کپڑوں کی قلت کے سبب (بغیر انزال کے دخول کے سبب) غسل نہ کرنے کی لوگوں کو رخصت دی تھی پھر آپ ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم ارشاد فرمایا اور اس سے (غسل نہ کرنے سے) منع فرما دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ذلک کا اشارہ حدیث "الماء من الماء" کی طرف ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں ھو یعنی الحدیث کے الفاظ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

185۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْبَزَّازُ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِي غَسَّانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يَفْتُونَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ كَانَتْ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللهِ فِي بَدْءِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِالِاغْتِسَالِ بَعْدُ

حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ بے شک یہ فتویٰ جو وہ دیا کرتے تھے کہ غسل منی نکلنے کے سبب واجب ہوگا، یہ ایک رخصت تھی جو رسول اللہ ﷺ نے ابتدائے اسلام میں دی تھی پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے غسل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

186۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَرَاهِيدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَأَلْزَقَ الْخِتَانَ بِالْخِتَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی چاروں شاخوں (یعنی دو پنڈلیوں اور دو رانوں) کے درمیان بیٹھ جائے اور اپنی شرمگاہ اس کی شرمگاہ کے ساتھ ملا دے (یعنی حشفہ فرج میں داخل ہو جائے) تو اس پر غسل واجب ہے۔

187۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَكَانَ أَبُو سَلَمَةَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی پانی سے واجب ہوتا ہے (یعنی منی کا انزال ہونے سے غسل واجب ہوتا ہے)۔ حضرت ابوسلمہ اسی طرح کرتے تھے۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَعُودُ (جنبی کے لیے (غسل سے قبل) دوبارہ جماع کرنے کا حکم)

188۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَمَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ كُلُّهُمْ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور تمام کے ساتھ مقاربت فرمائی اور آخر میں ایک غسل کیا۔ ابوداود نے کہا: اسی طرح یہ حدیث ہشام بن زید نے حضرت انس سے، معمر نے قتادہ سے اور انہوں نے حضرت انس سے اور صالح بن ابی الاخضر نے الزہری سے پھر تمام نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ (دوبارہ جماع کے لیے وضو کرنے کا بیان)

189۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هَذِهِ وَعِنْدَ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَجْعَلُهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

غُسْلًا وَاحِدًا قَالَ هٰذَا أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ أَنَسٍ أَصَحُّ مِنْ هٰذَا

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک رات اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے اور ہر ایک کے پاس غسل کرتے رہے۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ (تمام سے فراغت کرنے کے بعد) آپ ایک ہی بار غسل کیوں نہیں کر لیتے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ زیادہ پاکیزہ طیب اور طہارت کے لیے ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت انس کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔

190۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يُعَاوِدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس آئے (یعنی اس سے جماع کرے) پھر اس میں دوبارہ (جماع) کی خواہش پیدا ہو تو اسے چاہیے کہ دونوں (جماعوں) کے درمیان وضو کر لے۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ (حالت جنابت میں سونے کا بیان)

191۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ انہیں رات کے وقت جنابت لاحق ہو جاتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو کرو اور اپنے ذکر کو دھو لے پھر سو جا۔

بَابُ الْجُنُبِ يَأْكُلُ (جنبی کے لیے کھانے کا بیان)

192۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ فَجَعَلَ قِصَّةَ الْأَكْلِ قَوْلَ عَائِشَةَ مَقْصُورًا وَرَوَاهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ عُرْوَةَ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب بھی حالت جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ ﷺ اس طرح وضو فرماتے جس طرح نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔ یونس نے زہری سے اسی سند اور معنی کے ساتھ اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ جب آپ حالت جنابت میں کچھ کھانے کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو دھو لیتے۔ ابوداؤد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے کہا: اس حدیث کو ابن وہب نے یونس سے روایت کیا ہے اور کھانے کے قصے کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر موقوف قرار دیا ہے اور صالح بن ابی الاخضر نے زہری سے اس طرح روایت کیا ہے جیسے ابن مبارک نے کہا ہے مگر اس میں انہوں نے "عن عروۃ یا عن ابی سلمہ" کہا ہے اور اس حدیث کو اوزاعی نے یونس سے انہوں نے زہری سے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضور ﷺ سے اس طرح بیان کیا ہے جیسے ابن مبارک نے کہا ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ يَتَوَضَّأُ الْجُنُبُ (جنبی کے لیے وضو کرنے کا بیان)

193- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ تَعْنِي وَهُوَ جُنُبٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ حالت جنابت میں جب کبھی کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تھے تو وضو کرتے۔

194- حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَوْ نَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو دَاوُد بَيْنَ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رَجُلٌ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الْجُنُبُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ تَوَضَّأَ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جنبی کے لیے یہ رخصت دی ہے کہ وہ جب کھائے پیے یا سوئے تو وہ وضو کرے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن یعمر اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک اور آدمی ہے اور حضرات علی بن ابی طالب، ابن عمر اور عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہم تمام نے کہا ہے کہ جنبی جب کچھ کھانے پینے کا ارادہ کرے تو وضو کرلے۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يُؤَخِّرُ الْغُسْلَ (جنبی کے لیے غسل کو مؤخر کرنے کا بیان)

195- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ فِي آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ أَمْ يَخْفُتُ بِهِ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ بِهِ وَرُبَّمَا خَفَتَ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً

حضرت غضیف بن حارث نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا آپ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ غسل جنابت اول رات میں کرتے تھے یا آخر رات میں؟ تو انہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے غسل جنابت کبھی اول رات میں کیا ہے اور کبھی آخر رات میں۔ تو میں نے کہا: سب تعریفیں اللہ کے لیے جس نے اس معاملہ میں وسعت رکھ دی۔ میں نے پھر پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ وتر اول رات میں ادا کرتے تھے یا آخر رات میں؟ تو آپ نے جواب دیا: آپ ﷺ نے بسا اوقات وتر اول رات میں ادا کیے ہیں اور بسا اوقات آخر رات میں۔ تو میں نے کہا: ''اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ'' میں نے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ قرآن کریم بلند آواز سے پڑھتے تھے یا آہستہ آواز سے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ کبھی آپ ﷺ نے بلند آواز سے پڑھا ہے اور کبھی آہستہ آواز سے۔ تو میں نے کہا: ''اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ''۔

196۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو اور نہ اس میں جس میں کتا ہو اور نہ اس میں جہاں جنبی ہو۔

فائدہ: امام خطابی نے معالم السنن میں کہا ہے کہ ملائکہ سے مراد رحمت و برکت کے فرشتے ہیں۔ ان سے مراد کراماً کاتبین نہیں ہیں۔ فرمایا: ملائکہ رحمت اس گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں جس میں تصویر ہو، مراد ذی روح شے کی تصویر ہے، چاہے وہ دیوار پر ہو یا پہنے ہوئے کپڑے پر۔

197۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمَسَّ مَاءً قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَاسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ هَذَا الْحَدِيثُ وَهْمٌ يَعْنِي حَدِيثَ أَبِي إِسْحَقَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ (کبھی کبھار) پانی کو استعمال کیے بغیر حالت جنابت میں ہی سو جاتے تھے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: حسن بن علی واسطی نے کہا ہے: میں نے یزید بن ہارون کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابو اسحاق کی اس حدیث میں وہم ہے۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ (جنبی کے لیے قرآن پڑھنے کے حکم کا بیان)

198۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَا وَرَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَّا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَحْسَبُ فَبَعَثَهُمَا عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ وَجْهًا وَقَالَ إِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِينِكُمَا ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ حَفْنَةً فَتَمَسَّحَ بِهَا ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَنْكَرُوا ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَحْجُبُهُ أَوْ قَالَ يَحْجِزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ

حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میرے ساتھ دو آدمی بھی تھے۔ ایک آدمی ہم میں سے تھا اور ایک بنی اسد سے تعلق رکھتا تھا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ایک طرف بھیج دیا اور فرمایا: بلاشبہ تم دونوں مضبوط اور قوی الجثہ ہو۔ لہٰذا اپنے اپنے دین کے بارے میں خوب محنت اور کوشش کرو۔ پھر آپ اٹھے اور بیت الخلاء میں چلے گئے۔ جب باہر آئے تو پانی طلب کیا اور اس سے ایک چلو بھر لیا اور اس سے اپنے ہاتھوں کو دھو لیا پھر آپ قرآن کریم پڑھنے لگے۔ تو لوگوں نے اسے ناپسند کیا (اور آپ سے بلا وضو پڑھنے کے بارے استفسار کیا)۔ تو آپ نے فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے اور ہمیں قرآن کریم پڑھاتے تھے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے تھے اور جنابت کے سوا کوئی شے آپ کے لئے قرآن کریم پڑھنے سے مانع نہیں ہوتی تھی۔

فائدہ: حدیث طیبہ سے صراحۃً یہ معلوم ہو رہا ہے کہ حالت حدث میں قرآن کریم پڑھنا درست ہے جبکہ حالت جنابت میں قراءت قرآن ممنوع ہے۔ اسی طرح حالت حیض میں بھی قراءت قرآن ممنوع ہے کیونکہ اس کا حدث حدث جنابت سے زیادہ غلیظ ہوتا ہے۔ یہی قول امام خطابی اور دیگر اکثر علماء کا ہے اور جہاں تک قرآن کریم کو مس کرنے اور اس سے دیکھ کر پڑھنے کا تعلق ہے تو یہ بغیر طہارت کے جائز نہیں۔ جیسا کہ دار قطنی میں حدیث مروی ہے: عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی اهل الیمن کتابا وکان فیه لایمس القرآن الا طاهر (عون المعبود صفحہ 91، ھکذا فی العینی)

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يُصَافِحُ (جنبی کے مصافحہ کرنے کا بیان)

199۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ فَأَهْوَى إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي جُنُبٌ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ[1]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ان سے ملے اور (مصافحہ) کے لیے آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کی: میں جنبی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ مسلمان نجس (ناپاک) نہیں ہوتا۔

200۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَبِشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَأَنَا جُنُبٌ فَاخْتَنَسْتُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنِي بَكْرٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ مدینہ طیبہ کے کسی راستے میں رسول اللہ ﷺ مجھ سے ملے اور میں

1۔ ایک نسخہ میں لَيْسَ بِنَجِسٍ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حالت جنابت میں تھا تو میں پیچھے ہٹ کر چلا گیا اور جا کر غسل کیا۔ پھر حاضر خدمت ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! تو کہاں گیا تھا؟ میں نے عرض کی: میں جنبی تھا۔ لہٰذا میں نے یہ ناپسند کیا کہ طہارت اور پاکیزگی کے بغیر آپ کی مجالست اختیار کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! بلاشبہ مسلمان نجس نہیں ہوتا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ بشر کی حدیث میں ہے: حدثنا حمید حدثنی بکر۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ (جنبی کے مسجد میں داخل ہونے کا بیان)

201۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَفْلَتُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَوُجُوهُ بُيُوتِ أَصْحَابِهِ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَجِّهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَصْنَعِ الْقَوْمُ شَيْئًا رَجَاءَ أَنْ تَنْزِلَ فِيهِمْ رُخْصَةٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ بَعْدُ فَقَالَ وَجِّهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ فُلَيْتٌ الْعَامِرِيُّ

حضرت جسرہ بنت دجاجہ نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ اس وقت صحابہ کرام کے گھروں کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان گھروں کے دروازے مسجدوں سے پھیر دو۔ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے اور قوم نے ابھی کچھ بھی نہیں کیا تھا اس امید پر کہ ان کے لئے رخصت نازل ہوگی۔ پھر (کچھ وقت کے بعد) آپ ﷺ ان کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: ان کے گھروں کے رخ مسجد سے پھیر دو کیونکہ میں کسی حائضہ عورت اور کسی جنبی آدمی کے لیے مسجد حلال نہیں کروں گا (یعنی انہیں مسجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دوں گا)۔ ابوداود نے بیان کیا ہے کہ افلت بن خلیفہ کو ہی فلیت العامری بھی کہا جاتا ہے۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ نَاسٍ (جنبی کے بھول کر قوم کو نماز پڑھانے کا بیان)

202۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ أَنْ مَكَانَكُمْ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فِي أَوَّلِهِ فَكَبَّرَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّي كُنْتُ جُنُبًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَانْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ ثُمَّ قَالَ كَمَا أَنْتُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ أَيُّوبُ وَابْنُ عَوْنٍ[1] وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَكَبَّرَ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ[2] إِلَى الْقَوْمِ أَنِ اجْلِسُوا فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَبَّرَ فِي صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَاهُ

1۔ ایک نسخہ میں ابن عوف ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں بیدہ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَبَّرَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے (اور تکبیر تحریمہ کا ارادہ کیا) پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تم اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے اور آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ حماد بن سلمہ نے اسی سند اور معنی کے ساتھ حدیث کو بیان کیا اور حدیث کی ابتدا میں کہا ہے: "پس آپ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کہی" اور حدیث کے آخر میں کہا ہے کہ "جب آپ ﷺ نماز مکمل کر چکے تو فرمایا: بلاشبہ میں بھی بشر ہوں اور میں جنبی تھا۔" ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ایوب، ابن عون اور ہشام نے محمد سے مرسل نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور پھر اشارہ فرمایا: قوم کی طرف کہ تم بیٹھ جاؤ اور خود تشریف لے گئے اور غسل فرمایا۔ اسی طرح اس حدیث کو مالک نے اسماعیل بن ابی حکیم سے اور انہوں نے عطاء ابن یسار سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز کی تکبیر کہی۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح مسلم بن ابراہیم نے روایت کیا ہے کہ ابان نے یحییٰ سے اور انہوں نے ربیع بن محمد سے اور انہوں نے حضور ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی۔

203۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ ح وحَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْأَزْرَقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح وحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ إِمَامُ مَسْجِدِ صَنْعَاءَ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ ح وحَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مَقَامِهِ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَنْطُفُ رَأْسُهُ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَنَحْنُ صُفُوفٌ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ حَرْبٍ وَقَالَ عَيَّاشٌ فِي حَدِيثِهِ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى خَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدِ اغْتَسَلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی اور لوگوں نے اپنی صفیں باندھ لیں تو اتنے میں رسول اللہ ﷺ (اپنے کاشانہ اقدس سے) باہر تشریف لائے یہاں تک کہ جب آپ اپنے مقام پر آکر کھڑے ہو گئے تو آپ کو یاد آیا کہ آپ نے غسل نہیں کیا۔ پس آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: تم اپنی جگہ ٹھہرو پھر آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ آئے پھر آپ ہماری طرف تشریف لے آئے درآنحالیکہ آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے گر رہے تھے۔ تحقیق آپ ﷺ نے غسل فرمایا اور ہم صفیں باندھے کھڑے تھے۔ یہ ابن حرب کے الفاظ ہیں اور عیاش نے اپنی حدیث میں کہا ہے۔ پس ہم کھڑے ہو کر انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اس حال میں کہ آپ ﷺ نے غسل فرمایا تھا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبِلَّةَ فِي مَنَامِهِ (اس آدمی کا بیان جو حالت خواب میں تری پاتا ہے)

204۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یَرَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ الْبَلَلَ قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ الْمَرْأَةُ تَرَى ذَلِكَ أَعَلَيْهَا غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جوتری کو پاتا ہے اور اسے احتلام یاد نہیں ہوتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ غسل کرے۔ اور اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو دیکھتا ہے کہ اسے احتلام ہوا ہے لیکن وہ (کپڑوں پر) تری کے آثار نہیں پاتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر کوئی غسل نہیں ہے۔ پھر ام سلیم نے کہا: عورت بھی اسی طرح دیکھتی ہے کیا اس پر بھی غسل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں بلاشبہ عورتوں (کے احکام) مردوں (کے احکام) کی مثل ہیں۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ (اس کا بیان کہ عورت کو بھی مرد کی طرح احتلام ہوتا ہے)

205۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيَّةَ هِيَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ إِذَا رَأَتْ فِي النَّوْمِ[1] مَا يَرَى الرَّجُلُ أَتَغْتَسِلُ أَمْ لَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ إِذَا وَجَدَتِ الْمَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ أُفٍّ لَكِ وَهَلْ تَرَى ذَلِكَ الْمَرْأَةُ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ يَا عَائِشَةُ وَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَى عُقَيْلٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَيُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَوَافَقَ الزُّهْرِيَّ مُسَافِعٌ الْحَجَبِيُّ قَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَأَمَّا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فَقَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلیم انصاریہ والدہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق (بیان کرنے) سے حیا نہیں کرتا، آپ کا کیا خیال ہے کہ جب عورت حالت نیند میں وہی کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو کیا وہ غسل کرے گی یا نہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں، جب وہ تری پائے تو غسل کرے گی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سو میں اس کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا: تجھ پر افسوس ہے کہ کیا عورت بھی دیکھتی ہے؟ تو پھر رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عائشہ! تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تو پھر یہ مشابہت کہاں سے آجاتی ہے (یعنی بچہ کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے یا کبھی ماں کے مشابہ تو اس کا سبب یہ ہے کہ پانی کا نزول دونوں سے ہوتا ہے) ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح یہ حدیث عقیل، زبیدی، یونس، ابن اخی الزہری اور ابراہیم ابن ابی الوزیر نے مالک سے اور انہوں نے زہری سے بیان کی ہے اور زہری کی موافقت مسافع الحجبی نے کی ہے اور انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ

1۔ ایک نسخہ میں المنام ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔
لیکن ھشام بن عروہ نے اس طرح سند بیان کی ہے: عن عروہ عن زینب بنت ابی سلمہ عن ام سلمۃ کہ ام سلیم رسول اللہ علیہ کے پاس آئی۔

بَابٌ فِي مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِي يُجْزِءُ فِي الْغُسْلِ

پانی کی اس مقدار کا بیان جو غسل کے لیے کافی ہوتی ہے

206۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ[1] هُوَ الْفَرَقُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِيهِ قَدْرُ الْفَرَقِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ الْفَرَقُ سِتَّةَ عَشَرَ رِطْلًا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ صَاعُ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثٌ قَالَ فَمَنْ قَالَ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ بِمَحْفُوظٍ قَالَ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ مَنْ أَعْطَى فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ بِرِطْلِنَا هَذَا خَمْسَةَ أَرْطَالٍ وَثُلُثًا فَقَدْ أَوْفَى قِيلَ الصَّيْحَانِيُّ ثَقِيلٌ قَالَ الصَّيْحَانِيُّ أَطْيَبُ قَالَ لَا أَدْرِي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ ایک ایسے برتن میں (پانی ڈال کر) غسل جنابت کرتے تھے جو فرق کے برابر تھا۔ ابوداؤد نے کہا: معمر نے زہری سے اس حدیث میں روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور رسول اللہ علیہ ایک برتن میں (پانی ڈال کر) غسل کرتے تھے۔ اس میں فرق کی مقدار پانی آتا تھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن عیینہ نے حضرت مالک کی حدیث کی طرح اسے بیان کیا ہے (یعنی پہلی روایت کی طرح)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ ایک فرق میں سولہ رطل ہوتے ہیں اور میں نے انہیں یہ کہتے سنا ہے کہ ابن ابی ذئب کا صاع پانچ رطل اور ایک رطل کے تہائی کے برابر ہے۔ فرمایا: جنہوں نے یہ کہا ہے کہ ایک صاع آٹھ رطل کے برابر ہوتا ہے تو وہ قول غیر محفوظ ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے امام احمد کو یہ کہتے سنا ہے کہ جس نے صدقہ فطر ہمارے اس رطل کے ساتھ دیا یعنی ایک صاع برابر پانچ رطل اور ایک رطل کے تہائی کے تو اس نے پورا پورا ادا کیا۔ آپ سے کہا گیا کہ صیحانی (مدینہ طیبہ کی کھجوروں کی ایک قسم) بوجھل ہوتی ہے۔ تو فرمایا: صیحانی عمدہ اور بہتر ہے۔ ساتھ کہا: میں نہیں جانتا۔

بَابٌ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ (غسل جنابت کا بیان)

207۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ

1۔ ایک نسخہ میں وَاحِدٍ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مُطْعِمٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا

حضرت سلیمان بن صرد نے حضرت جبیر بن مطعم سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ علیہ کے پاس غسل جنابت کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ علیہ نے فرمایا: اگر میں غسل کروں تو میں اپنے سر پر تین بار پانی بہاتا ہوں اور آپ علیہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کیا (یعنی دونوں ہتھیلیاں پانی سے بھر کر سر پر ڈالتا ہوں)۔

208۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ مِنْ(1) نَحْوِ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفَّيْهِ(2) فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ جب غسل جنابت کرتے تھے تو ایسے برتن کی طرح کوئی شے طلب کرتے جس میں دودھ دوہا جاتا ہے پھر ہاتھ میں لیتے اور پہلے اپنے سر کی دائیں جانب پانی ڈالتے پھر بائیں جانب پھر اسے دونوں ہاتھوں کے ساتھ پکڑتے اور اس کے ساتھ اپنے سر پر پانی ڈالتے۔

209۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ أَحَدُ بَنِي تَيْمِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَتْهَا إِحْدَاهُمَا كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ عِنْدَ الْغُسْلِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَنَحْنُ نُفِيضُ عَلَى رُءُوسِنَا خَمْسًا مِنْ أَجْلِ الضُّفُرِ

حضرت جمیع بن عمیر جو بنی تیم اللہ بن ثعلبہ میں سے تھے، نے بیان کیا ہے کہ میں اپنی ماں اور خالہ کے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو ان دونوں میں سے کسی نے آپ سے پوچھا: تم لوگ غسل کے وقت کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ علیہ اس طرح وضو کرتے تھے جیسے نماز کے لیے کیا جاتا ہے پھر اپنے سر پر تین بار پانی بہاتے تھے اور ہم مینڈھیوں کی وجہ سے پانچ بار اپنے سروں پر پانی بہاتی تھیں۔

210۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاشِحِيُّ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ سُلَيْمَانُ يَبْدَأُ فَيُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ(3) وَقَالَ مُسَدَّدٌ غَسَلَ يَدَيْهِ يَصُبُّ الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ اتَّفَقَا فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ يُفْرِغُ عَلَى شِمَالِهِ وَرُبَّمَا كَنَتْ عَنِ الْفَرْجِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ فَيُخَلِّلُ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنَّهُ قَدْ أَصَابَ الْبَشَرَةَ أَوْ أَنْقَى الْبَشَرَةَ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا فَإِذَا فَضَلَ فَضْلَةٌ صَبَّهَا عَلَيْهِ

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ علیہ جب غسل جنابت فرماتے تھے، سلیمان

1۔ ایک نسخہ میں من نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں بکفیہ ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں علی شمالہ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے کہا: آپ غسل میں شروع ہوتے تو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ پانی انڈیلتے اور مسدد نے کہا: آپ اپنے ہاتھ دھوتے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ پر برتن کے ساتھ پانی انڈیلتے۔ پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے (اس پر دونوں متفق ہیں)۔ مسدد نے کہا: آپ اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلتے۔ بسا اوقات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے شرمگاہ کا ذکر کنایۃً کیا ہے۔ پھر آپ وضو کرتے جیسے نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے پھر آپ برتن میں اپنے ہاتھ داخل کرتے اور اپنے بالوں کا خلال کرتے یہاں تک کہ جب آپ دیکھتے کہ پانی ساری جلد تک پہنچ گیا ہے، یا اس نے جلد کو صاف کر دیا ہے تو پھر اپنے سر پر تین بار پانی انڈیلتے اور جب کبھی پانی بچ جاتا تو اسے بھی اپنے اوپر بہا دیتے۔

211۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنِ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ بِكَفَّيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ مَرَافِغَهُ وَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَإِذَا أَنْقَاهُمَا أَهْوَى بِهِمَا إِلَى حَائِطٍ ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ الْوُضُوءَ وَيُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں سے شروع کرتے اور انہیں دھوتے پھر اپنے جوڑوں (یعنی وہ مقامات جہاں میل جم جاتی ہے مثلاً ران، بغلیں اور کہنیاں وغیرہ) کو دھوتے اور ان پر پانی بہاتے اور جب انہیں صاف کر چکتے تو انہیں دیوار پر رگڑتے پھر وضو شروع کرتے اور پھر اپنے سر پر پانی بہاتے۔

212۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا لَئِنْ شِئْتُمْ لَأُرِيَنَّكُمْ أَثَرَ يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْحَائِطِ حَيْثُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ

حضرت شعبی نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں دیوار پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں کے نشان دکھا دوں جہاں آپ غسل جنابت کرتے تھے۔

213۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ صَبَّ عَلَى فَرْجِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَغَسَلَهَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى نَاحِيَةً فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ الْمِنْدِيلَ فَلَمْ يَأْخُذْهُ وَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ عَنْ جَسَدِهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ كَانُوا لَا يَرَوْنَ بِالْمِنْدِيلِ بَأْسًا وَلَكِنْ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْعَادَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ دَاوُدَ كَانُوا يَكْرَهُونَهُ لِلْعَادَةِ فَقَالَ هَكَذَا هُوَ وَلَكِنْ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِي هَكَذَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضور ﷺ کے لیے غسل کا پانی رکھا جس سے آپ غسل جنابت کریں گے۔ تو آپ ﷺ نے برتن کو اپنے دائیں ہاتھ پر انڈیلا اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دونوں ہاتھوں کو دو یا تین مرتبہ دھویا پھر اپنی شرمگاہ پر پانی انڈیلا اور بائیں ہاتھ کے ساتھ اسے دھویا پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا اور پھر دونوں کو دھویا پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھویا پھر اپنے سر اور جسم پر پانی انڈیلا پھر ایک طرف ہٹ کر اپنے پاؤں کو دھویا پھر میں نے آپ علیہ السلام کو رومال پیش کیا لیکن آپ نے نہ لیا اور آپ علیہ السلام اپنے جسم سے پانی جھاڑنے لگے۔ میں نے اس کا ذکر حضرت ابراہیم سے کیا تو انہوں نے کہا: وہ رومال (تولیہ) کے استعمال میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے، البتہ عادۃً وہ ناپسند کرتے تھے۔ مسدد نے کہا: میں نے عبداللہ بن داؤد سے کہا: کیا صحابہ عادۃً ناپسند کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: یہ اسی طرح ہے اور میں نے اپنی کتاب میں بھی اسی طرح پایا ہے۔

214۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ أَفْرَغَ فَسَأَلَنِي كَمْ أَفْرَغْتُ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَتَطَهَّرُ

حضرت شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب غسل جنابت کرتے تھے تو اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر سات بار پانی بہاتے تھے پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ بھول گئے کہ کتنی بار پانی ڈالا ہے۔ تو آپ نے مجھ سے پوچھا۔ تو میں نے کہا: میں تو نہیں جانتا۔ تو فرمایا: تیری ماں نہ ہو، تیرے لیے جاننے سے کون سی شے مانع ہے؟ پھر آپ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے اور پھر اپنے جسم پر پانی بہاتے پھر فرماتے: اسی طرح رسول اللہ علیہ السلام طہارت اور پاکیزگی حاصل کرتے تھے۔

215۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُصْمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مِرَارٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مِرَارٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَسْأَلُ حَتَّى جُعِلَتِ الصَّلَاةُ خَمْسًا وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ مَرَّةً

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی ہے کہ نمازیں پچاس تھیں، غسل جنابت سات بار دھونا تھا اور کپڑے سے پیشاب کو بھی سات بار دھونا تھا (یعنی اگر کپڑے پر پیشاب لگ جاتا تو اسے پاک کرنے کے لیے سات بار دھونے کی ضرورت ہوتی تھی)۔ پس رسول اللہ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پانچ کردی گئیں، غسل جنابت میں بدن کو صرف ایک بار دھونے کا حکم دیا گیا اور اسی طرح کپڑے پر پیشاب لگنے کی صورت میں اسے بھی ایک بار دھونے کا حکم دیا گیا۔

216۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ حَدِيثُهُ مُنْكَرٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہر بال کے نیچے جنابت ہے لہٰذا تم بالوں کو دھوؤ اور جلد کو اچھی طرح صاف کرو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حارث بن وجیہ کی حدیث منکر ہے اور وہ ضعیف ہے۔

217۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ثَلَاثًا وَكَانَ يَجُزُّ شَعْرَهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غسل جنابت کے وقت ایک بال کی جگہ چھوڑ دی، اسے نہ دھویا اس کے بدلے اسے جہنم میں کئی گنا عذاب دیا جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس اسی وجہ سے میں اپنے سر (کے بالوں) کے ساتھ دشمن کا سا سلوک کرتا ہوں۔ آپ نے یہ جملہ تین بار کہا اور آپ اپنے بال کٹوا دیا کرتے تھے (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)۔

بَابٌ فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ (غسل کے بعد وضو کرنے کا بیان)

218۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلُ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَصَلَاةَ الْغَدَاةِ وَلَا أَرَاهُ يُحْدِثُ وُضُوءًا بَعْدَ الْغُسْلِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ غسل کرتے تھے اور پھر دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) اور صبح کی نماز (فجر کے فرض) ادا فرماتے تھے اور غسل کے بعد نیا وضو کرتے ہوئے میں نے آپ کو نہیں دیکھا۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ هَلْ تَنْقُضُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ
کیا عورت غسل کے وقت اپنے بال کھولے گی؟

219۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ زُهَيْرٌ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِلْجَنَابَةِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْفِنِي عَلَيْهِ ثَلَاثًا وَقَالَ زُهَيْرٌ تُحْثِي عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِي عَلَى سَائِرِ جَسَدِكِ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ نَافِعٍ يَعْنِي الصَّائِغَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ فَسَأَلْتُ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ وَاغْمِزِي قُرُونَكِ عِنْدَ كُلِّ حَفْنَةٍ

حضرت زہیر نے بیان کیا ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے سر کے بال انتہائی سختی اور مضبوط گندھے ہوئے ہیں، کیا غسل جنابت کے لیے میں انہیں کھولوں گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے یہ کافی ہے کہ تو دونوں ہتھیلیاں پانی سے بھر کر تین بار اس پر ڈال دے۔ زہیر نے کہا: تو اس پر ایک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہاتھ کے تین چلو بھر کر پانی ڈال دے پھر سارے جسم پر پانی بہادے۔ جب تو نے ایسا کرلیا تو تو پاک ہوجائے گی۔

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ ایک عورت ان کے پاس آئی۔ اسامہ نے مذکورہ حدیث بیان کی۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: میں نے اس عورت کے لیے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ آگے اسامہ نے مذکورہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ بھی ذکر کیا کہ ہر چلو کے ساتھ اپنے بالوں کی مینڈھیوں کو خوب نچوڑے۔

220۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ أَخَذَتْ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ هَكَذَا تَعْنِي بِكَفَّيْهَا جَمِيعًا فَتَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا وَأَخَذَتْ بِيَدٍ وَاحِدَةٍ فَصَبَّتْهَا عَلَى هَذَا الشِّقِّ وَالْأُخْرَى عَلَى الشِّقِّ الْآخَرِ

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم میں سے کسی کو جب جنابت لاحق ہوجاتی تو وہ دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے اس طرح تین چلو پانی لیتی اور اسے اپنے سر پر انڈیل لیتی اور پھر ایک ہاتھ کے ساتھ پانی لیتی اور اسے ایک طرف پر انڈیلتی اور دوسری بار لے کر دوسری طرف پر ڈال لیتی۔

221۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كُنَّا نَغْتَسِلُ وَعَلَيْنَا الضِّمَادُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحِلَّاتٌ وَمُحْرِمَاتٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم غسل کرتی تھیں درآنحالیکہ ہمارے سر پر ضماد (لیپ وغیرہ) لگا ہوتا اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتیں درآنحالیکہ کبھی بغیر احرام کے ہوتیں اور کبھی حالت احرام میں۔

222۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَفْتَانِي جُبَيْرُ بْنُ نُفَيْرٍ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنَّ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمُ اسْتَفْتَوُا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا الرَّجُلُ فَلْيَنْشُرْ رَأْسَهُ فَلْيَغْسِلْهُ حَتَّى يَبْلُغَ أُصُولَ الشَّعْرِ وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَلَا عَلَيْهَا أَنْ لَا تَنْقُضَهُ لِتَغْرِفْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ بِكَفَّيْهَا

حضرت شریح بن عبید نے بیان کیا ہے کہ حضرت جبیر بن نفیر نے غسل جنابت کے بارے میں مجھے فتویٰ دیا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث بیان کی کہ صحابہ کرام نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے فتویٰ طلب کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مرد کے لیے (لازم ہے) کہ وہ اپنے سر (کے بالوں) کو کھولے اور اسے دھوئے تاکہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے اور رہی عورتیں، تو ان کے لیے بالوں کو نہ کھولنے میں کوئی حرج نہیں عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ تین چلو پانی اپنے سر پر ڈالے۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِخِطْمِيٍّ أَيُجْزِئُهُ ذَلِكَ

جنبی کے لیے اپنے سر کو خطمی کے ساتھ دھونے کا بیان

223۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُوَائَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذَلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ خطمی کے ساتھ اپنے سر کو دھوتے تھے درآنحالیکہ آپ جنبی ہوتے، اسے کافی جانتے تھے اور اس پر مزید پانی نہ بہاتے تھے۔

بَاب فِيمَا يَفِيضُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنَ الْمَاءِ

مرد اور عورت کے درمیان بہنے والے پانی کا بیان

224۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُوَائَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَائِشَةَ فِيمَا يَفِيضُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنَ الْمَاءِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْخُذُ كَفًّا مِنْ مَاءٍ يَصُبُّ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَأْخُذُ كَفًّا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ يَصُبُّهُ عَلَيْهِ

اس کے بارے میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک ہتھیلی پانی میں سے لیتے تھے۔ آپ اسے مجھ پر انڈیل دیتے پھر پانی سے ایک ہتھیلی لیتے اور اسے اپنے اوپر ڈال لیتے۔

بَاب فِي مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَمُجَامَعَتِهَا

(حیض والی عورت کے ساتھ کھانے اور رہن سہن کا بیان)

225۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ إِذَا حَاضَتْ مِنْهُمُ الْمَرْأَةُ أَخْرَجُوهَا مِنَ الْبَيْتِ وَلَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبَيْتِ فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَاصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرَ النِّكَاحِ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں کی کسی عورت کو جب حیض آتا تو وہ اسے گھر سے نکال دیتے اور گھر میں نہ اسے اپنے ساتھ کھلاتے اور نہ پلاتے اور نہ اس کے ساتھ رہن سہن رکھتے۔ پس رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو رب کریم نے یہ آیت نازل فرمائی: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ الی آخر الآیۃ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم انہیں اپنے ساتھ گھروں میں رکھو اور ان کے ساتھ وطی کے سوا جمیع معاملات کرو۔ تو یہودیوں نے کہا: یہ آدمی ہمارے امور میں سے کسی کو چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا مگر اس میں ہماری مخالفت کرتا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے۔ پس حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہودی اس طرح کہتے ہیں۔ کیا ہم حالت حیض میں ان کے ساتھ وطی نہ کیا کریں؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان ہوا کہ آپ ﷺ کو ان دونوں پر غصہ آیا ہے۔ پس وہ دونوں نکل گئے۔ ان کے جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس کہیں سے دودھ کا تحفہ پیش ہوا تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو بلا بھیجا اور انہیں دودھ پلایا۔ تب ہمیں یقین ہوا کہ آپ کو غصہ ان پر نہیں تھا۔

226۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَظْمَ وَأَنَا حَائِضٌ فَأُعْطِيهِ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَمَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي فِيهِ وَضَعْتُهُ وَأَشْرَبُ الشَّرَابَ فَأُنَاوِلُهُ فَيَضَعُ فَمَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنْتُ أَشْرَبُ مِنْهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں ہڈی سے دانتوں کے ساتھ گوشت اتارتی تھی حالانکہ میں حائضہ ہوتی اور پھر میں حضور نبی کریم ﷺ کو پیش کرتی تو آپ ﷺ اپنا دہن مبارک اس جگہ رکھتے جہاں میں نے منہ رکھا تھا اور میں پانی پی کر (پیالہ) آپ ﷺ کو پیش کرتی تو آپ ﷺ اپنا دہن مبارک اس جگہ رکھتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا۔

227۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِي فَيَقْرَأُ وَأَنَا حَائِضٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنا سر میری گود میں رکھتے تھے اور قرآن کریم پڑھتے تھے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

بَابٌ فِي الْحَائِضِ تُنَاوِلُ مِنَ الْمَسْجِدِ (حائضہ کا مسجد سے کوئی چیز اٹھا کر دینے کا بیان)

228۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد سے سجدہ گاہ (چٹائی) اٹھا کر مجھے دے دو۔ تو میں نے عرض کی: میں تو حائضہ ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا حیض تیرے ہاتھوں میں نہیں ہے۔

فائدہ: اس میں مقصود مسجد سے باہر کھڑے ہو کر اندر سے چٹائی اٹھانا ہے نہ کہ حالت حیض میں مسجد میں داخل ہونا مراد ہے۔ اور اس حالت میں فقط ہاتھ داخل کر کے کوئی شے اندر رکھنا یا باہر لانا ممنوع نہیں ہے۔ (عون المعبود صفحہ 108، ھکذا فی بذل المجهود صفحہ 273)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْحَائِضِ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ (حائضہ کے نمازیں قضا نہ کرنے کا بیان)

229۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ لَقَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِالْقَضَاءِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ فِيهِ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ

حضرت معاذہ (بنت عبداللہ) سے روایت ہے کہ ایک عورت نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا حائضہ (ایام حیض کی) نمازوں کی قضا کرے گی؟ تو آپ نے فرمایا: کیا تو حروریہ ہے؟ تحقیق ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حائضہ ہوتی تھیں۔ لیکن (نمازوں کی) قضا نہیں کرتی تھیں اور نہ ہمیں قضا کا حکم دیا جاتا تھا۔ معاذہ العدویہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ حدیث روایت کی ہے (لیکن سفیان بن عبدالملک کی سند کے ساتھ جو روایت آپ سے مروی ہے) اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور ہمیں نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

بَابٌ فِي إِتْيَانِ الْحَائِضِ (حائضہ سے مقاربت اختیار کرنے کا بیان)

230۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ قَالَ دِينَارٌ أَوْ نِصْفُ دِينَارٍ وَرُبَّمَا لَمْ يَرْفَعْهُ شُعْبَةُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو حالت حیض میں اپنی بیوی کے قریب آتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے گا۔'' ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح روایت صحیح ہے: ایک دینار یا نصف دینار۔ اور بسا اوقات شعبہ نے اسے مرفوع ذکر نہیں کیا۔

231۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا أَصَابَهَا فِي أَوَّلِ الدَّمِ فَدِينَارٌ وَإِذَا أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب کوئی حیض کے ابتدائی ایام میں بیوہ کے قریب گیا ہو تو اس پر ایک دینار ہے اور جو انقطاع خون کے وقت قریب گیا تو اس پر نصف دینار ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح ابن جریج نے عبدالکریم سے اور انہوں نے مقسم سے روایت کیا ہے۔

232۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ بَذِيمَةَ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مِقْسَمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا وَرَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ آمُرُهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِخُمُسَيْ دِينَارٍ وَهَذَا مُعْضَلٌ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنی زوجہ سے مقاربت کرے اس حال میں کہ وہ حائضہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نصف دینار صدقہ کرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح علی بن بذیمہ نے مقسم سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ (ابوداؤد نے کہا ہے) کہ اس حدیث کو اوزاعی نے یزید بن ابی مالک سے اور انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمن سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اسے حکم دیتا ہوں کہ وہ ایک دینار کے دو خمس صدقہ کرے۔ اور یہ روایت معضل ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنْهَا مَا دُونَ الْجِمَاعِ

حائضہ عورت سے جماع کے سوا استمتاع کا بیان

233۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ نُدْبَةَ مَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ إِلَى أَنْصَافِ الْفَخِذَيْنِ أَوِ الرُّكْبَتَيْنِ تَحْتَجِزُ بِهِ

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی ازواج میں سے کسی سے (جماع کے سوا) مباشرت (ملامست وغیرہ) کرتے تھے حالانکہ وہ حائضہ ہوتی جبکہ اس پر نصف رانوں یا گھٹنوں تک چادر ہوتی اور اس طرح عورت جماع سے رکی رہتی۔

234۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُضَاجِعُهَا زَوْجُهَا وَقَالَ مَرَّةً يُبَاشِرُهَا

حضرت اسود سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہم سے کسی کو حکم دیتے تھے جبکہ وہ حائضہ ہوتی کہ وہ چادر باندھ لے پھر اس کا خاوند اس کے ساتھ مضاجعت (ایک بستر پر ساتھ ساتھ لیٹنا) کر سکتا ہے اور ایک بار فرمایا: مباشرت (بوس و کنار اور ملامست وغیرہ) کر سکتا ہے۔

235۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ سَمِعْتُ خِلَاسًا الْهَجَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ ثُمَّ صَلَّى[2] فِيهِ وَإِنْ أَصَابَ تَعْنِي ثَوْبَهُ مِنْهُ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ

حضرت خلاس الہجری نے کہا: میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں اور رسول اللہ

1۔ ایک نسخہ میں وھذا معضل نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں ثم یصلی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ ایک ہی چادر میں رات گزارتے تھے حالانکہ مجھے حیض جاری ہوتا۔ اگر مجھ سے کوئی شے چادر کو لگ جاتی تو آپ ﷺ اس جگہ کو دھو ڈالتے اور اس سے (آگے اور پیچھے) تجاوز نہ کرتے پھر اسی میں نماز پڑھ لیتے اور اگر آپ ﷺ کے کپڑے کو مجھ سے کوئی شے لگ جاتی تو آپ ﷺ اس جگہ کو دھو ڈالتے اور اس سے تجاوز نہ کرتے اور پھر اسی جگہ نماز پڑھ لیتے۔

236۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غُرَابٍ قَالَ إِنَّ عَمَّةً لَهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ وَلَيْسَ لَهَا وَلِزَوْجِهَا إِلَّا فِرَاشٌ وَاحِدٌ قَالَتْ أُخْبِرُكِ بِمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَخَلَ فَمَضَى إِلَى مَسْجِدِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد تَعْنِي مَسْجِدَ بَيْتِهِ فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتَّى غَلَبَتْنِي عَيْنِي وَأَوْجَعَهُ الْبَرْدُ فَقَالَ ادْنِي مِنِّي فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ وَإِنْ اكْشِفِي عَنْ فَخِذَيْكِ فَكَشَفْتُ فَخِذَيَّ فَوَضَعَ خَدَّهُ وَصَدْرَهُ عَلَى فَخِذِي وَحَنَيْتُ عَلَيْهِ حَتَّى دَفِئَ وَنَامَ

حضرت عمارہ بن غراب نے اپنی پھوپھی سے روایت کیا ہے کہ اس نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی ہے حالانکہ وہ اور اس کا خاوند ایک ہی بستر پر ہوتے ہیں؟ تو ام المومنین نے فرمایا: میں تجھے وہ بتاتی ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ آپ ﷺ داخل ہوئے اور اپنی مسجد کی طرف گئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس سے مراد آپ ﷺ کے گھر کی مسجد (جائے نماز) ہے اور آپ ﷺ واپس نہیں پھرے یہاں تک کہ مجھ پر نیند غالب آگئی اور آپ ﷺ کو سردی ستانے لگی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آجا۔ تو میں نے عرض کی: میں حائضہ ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رانیں کھول دے۔ پس میں نے رانیں کھول دیں۔ تو آپ ﷺ نے اپنا رخسار اور سینہ میری رانوں پر رکھ دیا اور میں آپ ﷺ پر جھک گئی یہاں تک کہ آپ ﷺ کو گرمائش محسوس ہوئی اور آپ ﷺ سو گئے۔

237۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ عَنْ أُمِّ ذَرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ فَلَمْ نَقْرَبْ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتَّى نَطْهُرَ

حضرت ام ذرہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب مجھے حیض آتا تو میں بستر سے چٹائی پر اتر جاتی پھر رسول اللہ ﷺ کے قریب نہ جاتی یہاں تک کہ پاک ہو جاتی۔

238۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ مِنَ الْحَائِضِ شَيْئًا أَلْقَى عَلَى فَرْجِهَا ثَوْبًا

حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب حیض والی زوجہ سے کسی شے (استمتاع) کا ارادہ فرماتے تو اس کی شرمگاہ پر کپڑا ڈال دیتے۔

239۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا فِي فَوْحِ حَيْضَتِنَا أَنْ نَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنَا وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے حیض کی شدت کے وقت ہمیں چادر باندھنے کا حکم دیتے تھے پھر ہم سے مباشرت کرتے تھے اور تم میں سے کون اپنے شہوانی جذبات کو روکنے کا اختیار رکھتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے جذبات پر اختیار رکھتے تھے (یعنی تم میں سے جو جماع سے باز رہنے پر قادر نہ ہو اسے حائضہ عورت کے ساتھ مقاربت اختیار نہیں کرنی چاہیے)۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تُسْتَحَاضُ وَمَنْ قَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ فِي عِدَّةِ الْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ

مستحاضہ عورت کے احکام کا بیان

240۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدِّمَاءَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذَلِكَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدِّمَاءَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ فَإِذَا خَلَّفَتْهُنَّ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ وَبِمَعْنَاهُ قَالَ فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ تُصَلِّي حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ تَدَعُ الصَّلَاةَ وَتَغْتَسِلُ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُد سَمَّى الْمَرْأَةَ الَّتِي كَانَتْ اسْتُحِيضَتْ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو خون جاری رہتا تھا تو اس کے بارے میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس عارضہ کے لاحق ہونے سے قبل مہینے میں جتنے دن اور رات اسے حیض کا خون آتا تھا اسے چاہیے کہ وہ انہیں شمار کرلے اور پھر ہر مہینے ان دنوں کی مقدار نماز چھوڑ دے۔ جب وہ دن گزر جائیں تو غسل کرے اور مضبوطی کے ساتھ (لنگوٹ باندھ لے) اور پھر نماز پڑھتی رہے۔

سلیمان بن یسار نے ایک آدمی سے اور اس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ ایک عورت کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خون جاری رہتا تھا۔ آگے مذکورہ حدیث کی ہم معنی روایت بیان کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس کے (مقررہ) ایام گزر جائیں اور نماز کا وقت ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ غسل کرے۔ اور آگے اسی طرح روایت چلائی۔ نافع نے لیث کی سند کے ساتھ اسی حدیث کی ہم معنی روایت بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے: ''اسے چاہیے کہ وہ مقررہ ایام کی تعداد کے مطابق نمازیں ترک کر دے پھر جب نماز کا وقت ہو جائے تو وہ غسل کر کے کپڑے کے ساتھ لنگوٹ کس لے اور نماز پڑھتی رہے۔ سلیمان بن یسار نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہی قصہ بیان کیا ہے اور اس میں کہا ہے: اسے چاہیے کہ وہ معینہ ایام میں نماز چھوڑتی رہے اور ان کے سوا بقیہ ایام میں غسل کرے، کپڑے کے ساتھ لنگوٹ باندھ لے اور نماز پڑھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث میں جس مستحاضہ کا ذکر ہے۔ حماد بن زید نے ایوب سے اس کا نام فاطمہ بنت ابی حبیش ذکر کیا ہے۔

241۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَرَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ قُتَيْبَةُ بَيْنَ أَضْعَافِ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ فِي آخِرِهَا وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ وَيُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ اللَّيْثِ فَقَالَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ

حضرت عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ علیہ السلام سے خون کے بارے میں پوچھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس کے کپڑے دھونے کے برتن کو خون سے بھرا ہوا دیکھا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اتنے (دنوں تک نماز سے) رکی رہ جتنی مقدار تجھے حیض روکے رکھتا تھا پھر غسل کر لے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ قتیبہ نے اس حدیث کو جعفر بن ربیعہ کی حدیث کی مانند بیان کرتے ہوئے اس کے آخر میں روایت کیا ہے اور علی بن عیاش اور یونس بن محمد نے لیث سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے کہا: جعفر بن ربیعہ۔

242۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَى قَرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّ قَرْؤُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقَرْءِ إِلَى الْقَرْءِ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش نے انہیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ اس نے رسول اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اور خون (استحاضہ) کی شکایت کی۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے اسے فرمایا: بلاشبہ یہ رگ کا خون ہے، پس تو دیکھ (انتظار کر) جب تجھے حیض آ جائے تو تو نمازیں نہ پڑھنا اور جب تیرے حیض (کے دن) گزر جائیں تو تو پاک ہو جا۔ پھر دو حیضوں کے درمیان جتنے ایام ہیں ان میں نمازیں پڑھتی رہ۔

243۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَمَرَتْ أَسْمَاءَ أَوْ أَسْمَاءُ حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا أَمَرَتْهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ أَنْ تَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَقْعُدَ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَتْ تَقْعُدُ ثُمَّ تَغْتَسِلُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ عُرْوَةَ شَيْئًا وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا وَهْمٌ مِنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَيْسَ هَذَا فِي حَدِيثِ الْحُفَّاظِ عَنْ الزُّهْرِيِّ إِلَّا مَا ذَكَرَ سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَقَدْ رَوَى الْحُمَيْدِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَرَوَتْ قَمِيرُ بِنْتُ عَمْرٍو زَوْجُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَرَوَى أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَرَوَى شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَرَوَى الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ سَوْدَةَ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَضَتْ أَيَّامُهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَرَوَى سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ الْمُسْتَحَاضَةُ تَجْلِسُ أَيَّامَ قُرْئِهَا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَطَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَعْقِلٌ الْخَثْعَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه وَكَذَلِكَ رَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ قَمِيرَ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءٍ وَمَكْحُولٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ عُرْوَةَ شَيْئًا

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ مجھے حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش نے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء کو کہا، یا حضرت اسماء نے مجھے بتایا کہ حضرت فاطمہ بنت حبیش نے انہیں کہا کہ وہ اس کے لیے رسول اللہ ﷺ سے پوچھے۔ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اتنے ایام بیٹھی رہے جتنے دن اس سے قبل بیٹھا کرتی تھی (یعنی حیض کے معینہ دنوں میں نماز روزے سے رکی رہے) پھر غسل کرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن عیینہ نے زہری عن عمرۃ عن عائشہ کی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ام حبیبہ کو استحاضہ کا خون آتا تھا تو اس نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنے حیض کے ایام کی مقدار نمازیں چھوڑ دے۔ اور یہ ابن عیینہ کا وہم ہے کیونکہ حفاظ نے جو حدیث زہری سے نقل کی ہے اس میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں جو سہیل بن ابی صالح نے ذکر کیا ہے اور حمیدی نے یہ حدیث ابن عیینہ سے نقل کی ہے۔ اس میں بھی ایام حیض کی مقدار نماز چھوڑنے کا ذکر نہیں ہے اور قمیر بنت عمرو زوجہ مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض کی مقدار نمازیں ترک کرے گی اور پھر غسل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کرے گی۔ عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مستحاضہ کو اپنے حیض کے دنوں کی مقدار نمازیں چھوڑنے کا حکم دیا ہے اور ابوالبشر جعفر بن ابی وحشیہ نے حضرت عکرمہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے کہ ام حبیبہ بنت ابی حبیش مستحاضہ ہوئیں۔ اور آگے مذکورہ روایت کی مثل روایت ذکر کی۔ اور شریک نے ابوالیقظان سے انہوں نے عدی بن ثابت سے اور انہوں نے اپنے باپ اور دادا کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض کی مقدار نماز چھوڑ دے گی بعدازاں غسل کرے گی اور نماز پڑھے گی۔ اور حضرت سعید بن جبیر نے حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض کی مقدار بیٹھی رہے گی (یعنی نماز روزے سے رکی رہے گی) اسی طرح یہ حدیث عمار مولیٰ بنی ہاشم اور طلق بن حبیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور معقل خثعمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کی ہے اور اسی طرح شعبی نے مسروق کی بیوی قمیر سے اور اس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا: یہی حسن، سعید بن مسیب، عطاء، مکحول، ابراہیم، سالم اور قاسم کا قول ہے کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض کی مقدار نماز چھوڑے رکھے گی۔ ابوداؤد نے کہا ہے: حضرت قتادہ نے عروہ سے کوئی شے نہیں سنی۔

بَاب مَنْ رَوَى أَنَّ الْحَيْضَةَ إِذَا أَدْبَرَتْ لَا تَدَعُ الصَّلَاةَ

اس کا بیان کہ جب (مستحاضہ کے) ایام حیض گزر جائیں تو پھر وہ نماز نہ چھوڑے

244۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي الدَّمَ عَنْكِ وَصَلِّي[1]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: میں استحاضہ والی عورت ہوں اور میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز چھوڑے رکھوں گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ رگ کا خون ہے، یہ حیض نہیں ہے، لہٰذا جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب حیض (کے دن) گزر جائیں تو اپنے اس خون کو دھو ڈال اور پھر نماز پڑھ لے۔

ہشام نے زہیر کی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے اور کہا ہے: جب حیض آجائے تو نماز چھوڑ دے اور جب اس کی مقدار (دن) گزر جائیں تو اپنے خون کو دھو ڈال اور پھر نماز پڑھ لے۔

1۔ ایک نسخہ میں حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ تا آخر نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب مَنْ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ

اس کا بیان کہ جب (مستحاضہ کے) ایام حیض آ جائیں تو وہ نماز چھوڑ دے

245۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ بُهَيَّةَ قَالَتْ سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ عَائِشَةَ عَنْ امْرَأَةٍ فَسَدَ حَيْضُهَا وَأُهْرِيقَتْ دَمًا فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ آمُرَهَا فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحِيضُ فِي كُلِّ شَهْرٍ وَحَيْضُهَا مُسْتَقِيمٌ فَلْتَعْتَدَّ بِقَدْرِ ذَلِكَ مِنْ الْأَيَّامِ ثُمَّ لِتَدَعْ الصَّلَاةَ فِيهِنَّ أَوْ بِقَدْرِهِنَّ ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّي

حضرت بہیہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے ایک عورت کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسی عورت کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا جس کا حیض عادت کے مقررہ ایام سے آگے گزر چکا ہو اور اسے استحاضہ کا خون جاری ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا: میں اسے بتاؤں کہ اسے چاہیے وہ ہر مہینے حیض کی مقدار کو شمار کرے (یعنی اتنے دن) جبکہ اس کا حیض درست تھا۔ پس اسے چاہیے کہ وہ اتنے دنوں کی مقدار انتظار کرے اور ان دنوں میں نماز چھوڑے رکھے پھر وہ غسل کرلے کپڑے کے ساتھ لنگوٹ باندھ لے اور پھر نماز پڑھتی رہے۔

246۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَبْعَ سِنِينَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْكَلَامَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ غَيْرُ الْأَوْزَاعِيِّ وَرَوَاهُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ وَيُونُسُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَمَعْمَرٌ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَابْنُ إِسْحَقَ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا هَذَا الْكَلَامَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَإِنَّمَا هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيهِ أَيْضًا أَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ الزُّهْرِيِّ فِيهِ شَيْءٌ يَقْرُبُ مِنْ الَّذِي زَادَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ

حضرت عروہ بن زبیر اور عمرہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش جو کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کی رشتہ دار (بہن) تھی۔ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھی۔ سات برس تک اسے استحاضہ کا خون جاری رہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ حیض نہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے بلکہ یہ رگ (کا خون) ہے، الہذا تو غسل کر اور نماز پڑھ لے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اوزاعی نے اس حدیث میں زہری عن عروہ کی سند سے یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ام حبیبہ بنت جحش مستحاضہ ہوئی۔ وہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کے عقد میں تھی۔ سات برس تک اسے (خون جاری رہا) تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیتے ہوئے فرمایا: جب حیض آ جائے تو نماز چھوڑ دے اور جب وہ منقطع ہو جائے تو غسل کر اور نمازیں پڑھ۔ ابوداؤد نے کہا ہے: زہری کے اصحاب میں سے کسی نے سوائے اوزاعی کے یہ کلام ذکر نہیں کیا اور اسے زہری سے عمرو بن حارث، لیث، یونس، ابن ابی ذئب، معمر، ابراہیم بن سعد، سلیمان بن کثیر، ابن اسحاق اور سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے اور کسی نے بھی یہ کلام ذکر نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ الفاظ ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے ہیں اور ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن عیینہ نے بھی اس میں اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے ایام حیض کی مقدار نمازیں چھوڑنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ ابن عیینہ کا وہم ہے اور وہ حدیث جو محمد بن عمرو نے زہری سے روایت کی ہے وہ اس کے قریب قریب ہے جو اوزاعی نے اپنی حدیث میں اضافہ کیا ہے۔

247۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضَةِ فَإِنَّهُ[1] أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ كِتَابِهِ هَكَذَا ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ بَعْدُ حِفْظًا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَى أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ فَلَا تُصَلِّي وَإِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ وَلَوْ سَاعَةً فَلْتَغْتَسِلْ وَتُصَلِّي وَقَالَ مَكْحُولٌ إِنَّ النِّسَاءَ لَا تَخْفَى عَلَيْهِنَّ الْحَيْضَةُ إِنَّ دَمَهَا أَسْوَدُ غَلِيظٌ فَإِذَا ذَهَبَ ذَلِكَ وَصَارَتْ صُفْرَةً رَقِيقَةً فَإِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ تَرَكَتِ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَرَوَى سُمَيٌّ وَغَيْرُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ الْحَائِضُ إِذَا مَدَّ بِهَا الدَّمُ تُمْسِكُ بَعْدَ حَيْضَتِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ وَقَالَ التَّيْمِيُّ عَنْ قَتَادَةَ إِذَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ حَيْضِهَا خَمْسَةُ أَيَّامٍ فَلْتُصَلِّ وَقَالَ التَّيْمِيُّ فَجَعَلْتُ أَنْقُصُ حَتَّى بَلَغَتْ يَوْمَيْنِ فَقَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنْ حَيْضِهَا وَسُئِلَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْهُ فَقَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت نقل کی ہے کہ اسے استحاضہ کا خون آتا تھا تو حضور نبی کریم

1۔ ایک نسخہ میں یہاں وکرہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ نے اسے فرمایا: جب حیض کا خون ہوتا ہے تو وہ پہچانا جاتا ہے کیونکہ وہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے، لہٰذا جب وہ ہو تو نماز سے رک جا اور جب دوسرا (استحاضہ کا) ہو تو وضو کر اور نماز پڑھ کیونکہ وہ رگ سے آتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن مثنیٰ نے کہا ہے: ابن ابی عدی نے اپنی کتاب سے یہ حدیث ہمیں بیان کی ہے پھر اس کے بعد ہمیں اس طرح بیان کی ہے کہ محمد بن عمرو نے زہری سے انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ فاطمہ کو استحاضہ کا خون آتا تھا۔ پھر آگے اسی کی ہم معنی حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ انس بن سیرین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مستحاضہ کے بارے میں یہ حدیث روایت کی ہے کہ جب وہ گاڑھا وسیع (وافر) خون دیکھے تو نماز نہ پڑھے اور اگر وہ طہر دیکھے اگرچہ وہ ایک ساعت (لمحے) کا ہی ہو تب بھی غسل کرے اور نماز پڑھے اور مکحول نے کہا ہے کہ عورتوں پر حیض کا خون مخفی نہیں ہوتا۔ بلاشبہ حیض کا خون گاڑھا سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور جب وہ ختم ہو جائے تو پیلا زرد رنگ کا ہو جاتا ہے تو کیونکہ وہ مستحاضہ ہو چکی ہے۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ حماد بن زید نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے قعقاع بن حکیم سے انہوں نے سعید بن مسیب سے مستحاضہ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ جب اسے حیض آئے تو وہ نماز چھوڑ دے اور جب ختم ہو جائے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سمی اور دوسروں نے حضرت سعید بن مسیب سے روایت کیا ہے کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض کی مقدار بیٹھی رہے گی اور اسی طرح حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے حضرت سعید بن مسیب سے روایت کیا ہے کہ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یونس نے حسن سے بیان کیا ہے کہ حائضہ عورت کا خون اس (کی عادت معینہ کے) ایام سے بڑھ جائے تو وہ اپنے حیض کے بعد ایک یا دو دن انتظار کرے گی پھر یہ مستحاضہ ہو جائے گی اور تیمی نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے کہ جب اس کے ایام حیض سے پانچ دن بڑھ جائیں تو پھر اسے چاہیے کہ وہ نماز پڑھے۔ تیمی نے کہا ہے کہ میں انہیں کم کرتا رہا یہاں تک کہ میں دو دنوں تک پہنچ گیا اور کہا: جب دو دن زائد ہوں گے تو وہ اس کے حیض میں شمار ہوں گے۔ ابن سیرین سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: عورتیں اس کے بارے بہتر جانتی ہیں۔

248۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَغَيْرُهُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَرَى فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ فَقَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا فَقَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا فَعَلْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْآخَرِ وَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا هَذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِيكِ وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي فِي كُلِّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهَذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ قَالَ فَقَالَتْ حَمْنَةُ فَقُلْتُ هَذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ لَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ[1] قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ جَعَلَهُ كَلَامَ حَمْنَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَ[2] عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ رَافِضِيٌّ رَجُلُ سُوءٍ وَلَكِنَّهُ كَانَ صَدُوقًا فِي الْحَدِيثِ وَثَابِتُ بْنُ الْمِقْدَامِ رَجُلٌ ثِقَةٌ[3] وَذَكَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ حَدِيثُ ابْنِ عَقِيلٍ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ[4]

حضرت ابراہیم بن محمد بن طلحہ اپنے چچا حضرت عمران بن طلحہ سے اور انہوں نے اپنی ماں حضرت حمنہ بنت جحش سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھے بہت زیادہ استحاضہ کا خون آتا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی تا کہ اس کے بارے میں آپ سے استفسار کروں اور آپ کو آگاہ کروں۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر پایا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں انتہائی زیادہ اور شدید استحاضہ والی عورت ہوں، آپ اس کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ تحقیق اس نے مجھے نماز اور روزے سے روک رکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیرے لیے روئی تجویز کرتا ہوں کیونکہ وہ خون کو ختم کرے گی۔ اس نے کہا: وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کپڑا باندھ لو۔ اس نے کہا: وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ وہ ہمہ وقت کثرت سے جاری رہتا ہے گویا کہ میں خود بہہ رہی ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: میں تمہیں دو باتوں کا مشورہ دیتا ہوں، ان میں جو بھی تم نے اپنالی دوسری کی جانب سے تیرے لیے کافی ہوگی اور اگر تو دونوں پر قادر ہو تو تو بہتر جانتی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: بے شک یہ شیطان کی ٹھوکروں میں سے پاؤں کی ایک ٹھوکر ہے (یعنی اس کے وساوس میں سے ایک وسوسہ ہے) پس تو چھ یا سات دن حیض کے شمار کر جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے پھر غسل کر، یہاں تک کہ جب تجھے معلوم ہو جائے کہ تو پاک ہو چکی ہے اور تو نے صفائی حاصل کر لی ہے تو تیئیس یا چوبیس دن رات اپنی نمازیں پڑھ اور روزے رکھ۔ پس اگر تیرے لیے کافی ہو تو تو ہر مہینے اسی طرح کر جیسا کہ حیض والی عورتیں کرتی ہیں اور جس طرح کہ وہ اپنے حیض اور طہر کے اوقات میں پاک ہوتی ہیں۔ اگر تو یہ قوت رکھے کہ ظہر کی نماز کو مؤخر کرے اور عصر کی نماز کو جلدی پڑھ لے تو تو غسل کرے گی اور ظہر اور عصر کی دونوں نمازوں کی جمع کر لے گی (پھر اسی طرح) مغرب کی نماز کو مؤخر کرے گی اور عشاء کی نماز کو جلدی پڑھے گی پھر غسل کرے گی اور دونوں نمازوں کو اکٹھا کرے گی۔ پس تو اس طرح کر فجر کی نماز سے پہلے غسل کر سکتی ہے تو تو اس طرح کر اور روزے رکھ اگر تو اس پر قادر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں امروں میں سے یہ دوسرا امر میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث عمرو بن ثابت نے ابن عقیل سے روایت کی ہے اور حمنہ نے کہا: ان دو امروں میں سے یہ امر میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یعنی انہوں نے اسے حضور ﷺ کا قول قرار نہیں دیا

1۔ ایک نسخہ میں مِنْ نہیں ہے۔
2۔ ایک نسخہ میں یہاں وَکَانَ ہے۔
3۔ ایک نسخہ میں ولکنہ کان صدوقا ... رجل ثقۃ کے الفاظ نہیں ہیں۔
4۔ ایک نسخہ میں قال ابو داؤد سمعت احمد تا آخر کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بلکہ حمنہ کا کلام قرار دیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن ثابت کی جو حدیث عقیل سے حیض کے بارے میں منقول ہے میرے دل میں اس کے بارے میں اشکال ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ عمرو بن ثابت رافضی تھا، بُرا آدمی تھا لیکن وہ حدیث میں سچا تھا اور ثابت بن مقدام ثقہ آدمی تھا۔ انہوں نے اسے یحییٰ بن معین سے ذکر کیا ہے۔

بَابُ مَنْ رَوَى أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

اس کا بیان کہ مستحاضہ ہر نماز کے لیے غسل کرے

249۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتَّى تَعْلُو حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِمَعْنَاهُ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ أَيْضًا قَالَ فِيهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش جو رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ زینب کی بہن تھی اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھی۔ وہ سات برس تک مستحاضہ رہی۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے مسئلہ دریافت کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ خون حیض کے سبب نہیں بلکہ یہ رگ (سے نکلنے والا) خون ہے۔ لہٰذا تو غسل کر اور نماز پڑھ۔ پس وہ اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں کپڑے دھونے کے ایک برتن میں غسل کرتی تھیں تو خون کی سرخی پانی پر غالب آجاتی تھی۔

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ عمرہ بنت عبدالرحمن نے ام حبیبہ سے اس حدیث کے بارے میں مجھے خبر دی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھی۔ ابن شہاب نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ قاسم بن مبرور عن یونس، عن ابن شہاب، عن عمرہ، عن عائشہ، عن ام حبیبہ بنت جحش اور اسی طرح معمر نے اسے عن زہری، عن عمرہ، عن عائشہ کی سند سے روایت کیا ہے اور بسا اوقات معمر نے اس طرح کہا: عن عمرہ، عن ام حبیبہ۔ اسی طرح یہ حدیث ابراہیم بن سعد اور ابن عیینہ نے زہری عن عمرہ عن عائشہ سے روایت کی ہے اور ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں کہا ہے "ولم یقل ان النبی علیہ السلام امرھا ان تغتسل" اور زہری نے نہیں کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ غسل کرے اور اسی طرح اوزاعی نے بھی زہری سے نقل کیا ہے اور اس میں ہے کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھی۔

250۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَغْتَسِلَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ[1] حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ اغْتَسِلِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا وَهْمٌ مِنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْقَوْلُ فِيهِ قَوْلُ أَبِي الْوَلِيدِ

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ ام حبیبہ سات برس تک مستحاضہ رہی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے غسل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھی۔

عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ام حبیبہ بنت جحش مستحاضہ ہوئی تو آپ ﷺ نے اسے ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا حکم دیا اور آگے حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابوالولید طیالسی نے روایت کیا ہے لیکن میں نے ان سے یہ نہیں سنی (بلکہ بالواسطہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے) انہوں نے سلیمان بن کثیر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا مستحاضہ ہوئیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو ہر نماز کے لیے غسل کیا کر۔ اور آگے حدیث مکمل کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہی حدیث عبدالصمد نے سلیمان بن کثیر سے روایت کی ہے اور اس میں آپ نے فرمایا: ہر نماز کے لیے وضو کر۔ یہ عبدالصمد کا وہم ہے اور اس میں قول ابوالولید کا صحیح ہے۔

251۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ کے الفاظ ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّ بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يُرِيبُهَا بَعْدَ الطُّهْرِ إِنَّمَا هِيَ عِرْقٌ أَوْ قَالَ عُرُوقٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عَقِيلٍ الْأَمْرَانِ جَمِيعًا وَقَالَ إِنْ قَوِيتِ فَاغْتَسِلِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَإِلَّا فَاجْمَعِي كَمَا قَالَ الْقَاسِمُ فِي حَدِيثِهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْقَوْلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهم

حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت زینب بنت ابی سلمہ نے مجھے خبر دی ہے کہ ایک عورت کو (استحاضہ) کا خون آتا تھا اور وہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھی۔ تو رسول اللہ علیہ نے اسے حکم دیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے۔ اور ابوسلمہ نے بتایا کہ حضرت ابوبکر نے انہیں خبر دی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بے شک رسول اللہ علیہ نے ایسی عورت کے لیے فرمایا ہے جسے طہر کے بعد ایسی شے نظر آئے جو اسے شک میں ڈال دے کہ یہ رگ یا رگوں سے آنے والا خون ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن عقیل کی حدیث میں دونوں امر اکٹھے ہیں۔ فرمایا کہ اگر تو طاقت رکھے تو ہر نماز کے لیے غسل کر لے ورنہ دو نمازوں کو جمع کر لے جیسا قاسم نے اپنی حدیث میں کہا ہے اور یہ قول سعید بن جبیر عن علی وابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا

اس کے قول کا بیان جس نے کہا ہے کہ مستحاضہ دو نمازوں کو جمع کرے اور دونوں کے لیے ایک غسل کرے

252۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأُمِرَتْ أَنْ تُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَأَنْ تُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا فَقُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِشَيْءٍ

حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے باپ کے واسطہ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ کے زمانے میں ایک عورت مستحاضہ ہوئی تو اسے یہ حکم دیا گیا کہ عصر کی نماز جلدی پڑھے اور ظہر کی نماز کو مؤخر کرے اور دونوں کے لیے ایک غسل کرے اور پھر مغرب کو مؤخر کرے اور عشاء میں جلدی کرے اور دونوں کے لیے ایک غسل کرے اور صبح کی نماز کے لیے علیحدہ غسل کرے۔ تو میں نے (شعبہ نے) عبدالرحمن سے پوچھا: کیا یہ حضور نبی کریم علیہ سے مروی ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں تجھے کوئی شے بیان نہیں کرتا مگر رسول اللہ علیہ سے۔

253۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا جَهَدَهَا ذَلِكَ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً اسْتُحِيضَتْ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا بِمَعْنَاهُ

حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ سہل بنت سہیل مستحاضہ ہوئی اور حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے اسے ہر نماز کے ساتھ غسل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور جب اس کے لیے ہر امر باعث مشقت بن گیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ ایک غسل کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کرے، مغرب اور عشاء کی نماز کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرے اور صبح کی نماز کے لیے علیحدہ غسل کرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے ابن عیینہ نے عبدالرحمن بن قاسم سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت مستحاضہ ہوئی اور اس نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے اسے حکم فرمایا۔ اور آگے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

254۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَتَوَضَّأُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ

حضرت اسماء بنت عمیس فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ فاطمہ بنت ابی حبیش اتنے عرصہ سے مستحاضہ ہے اور اس نے نماز نہیں پڑھی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ شیطان کی طرف سے ہے، اسے چاہیے کہ وہ ٹب میں بیٹھ جائے۔ جب پانی کے اوپر زردی دکھائی دے تو وہ ظہر اور عصر کے لیے ایک غسل کرے اور مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور فجر کے لیے بھی غسل کرے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کے لیے وضو کرے گی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب اس پر غسل باعث مشقت ہو گیا تو آپ نے اسے دو نمازوں کو جمع کرنے کا حکم دیا اور ابراہیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور یہی قول ابراہیم نخعی اور عبداللہ بن شداد کا ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ (مستحاضہ کے لیے ایک بار غسل کرنے کا بیان)

255۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَالْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ عُثْمَانُ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي

حضرت عدی بن ثابت نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے مستحاضہ کے بارے میں ایک حدیث بیان کی ہے کہ وہ اپنے ایام حیض کی مقدار نماز چھوڑے رکھے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے اور وضو کرنا ہر نماز کے لیے ضروری ہے۔ عثمان نے اس میں یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے: اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

256۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ خَبَرَهَا وَقَالَ ثُمَّ اغْتَسِلِي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلِّي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی تو آپ نے اس کے معاملہ کا تذکرہ کیا اور فرمایا: پھر تو غسل کر پھر ہر نماز کے لیے وضو کر اور نماز پڑھ۔

257۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي مِسْكِينٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ تَعْنِي مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ تَوَضَّأُ إِلَى أَيَّامِ أَقْرَائِهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ وَأَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ لَا تَصِحُّ وَدَلَّ عَلَى ضُعْفِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ هَذَا الْحَدِيثُ أَوْقَفَهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَأَنْكَرَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ أَنْ يَكُونَ حَدِيثُ حَبِيبٍ مَرْفُوعًا وَأَوْقَفَهُ أَيْضًا أَسْبَاطٌ عَنِ الْأَعْمَشِ مَوْقُوفٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعًا أَوَّلُهُ وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَدَلَّ عَلَى ضُعْفِ حَدِيثِ حَبِيبٍ هَذَا أَنَّ رِوَايَةَ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فِي حَدِيثِ الْمُسْتَحَاضَةِ وَرَوَى أَبُو الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَعَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ وَبَيَانٌ وَالْمُغِيرَةُ وَفِرَاسٌ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ حَدِيثِ قَمِيرَ عَنْ عَائِشَةَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَرِوَايَةُ دَاوُدَ وَعَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرَ عَنْ عَائِشَةَ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً وَرَوَى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَهَذِهِ الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ إِلَّا حَدِيثَ قَمِيرَ وَحَدِيثَ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَحَدِيثَ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ وَالْمَعْرُوفُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْغُسْلُ

حضرت ام کلثوم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مستحاضہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک بار غسل کرے گی اور اپنے حیض کے دن آنے تک ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

ابن شبرمہ نے مسروق کی بیوی سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ عدی بن ثابت اور اعمش کی حبیب اور ایوب ابوالعلاء سے تمام کی تمام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

احادیث ضعیف ہیں، ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں اور اعمش عن حبیب کی حدیث کے ضعف پر دلیل یہ حدیث ہے۔ اسے حفص بن غیاث نے اعمش سے موقوف ذکر کیا ہے اور حفص بن غیاث نے حبیب کی حدیث کے مرفوع ہونے کا انکار کیا ہے اور اسباط نے بھی اعمش سے اس حدیث کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر موقو: [illegible] ر کیا ہے اور ابن داؤد نے اس کے پہلے حصہ کو اعمش سے مرفوع ذکر کیا ہے اور اس میں وضو کرنے کا انکار کیا ہے۔ اور حبیب کی حدیث کے ضعیف ہونے پر یہ بھی دلیل ہے کہ زہری عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں انہوں نے بیان کیا ہے: پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی رہے گی۔ یہ حدیث مستحاضہ کے بارے میں ہے اور ابوالیقظان نے اس سند سے بیان کی ہے: ابوالیقظان عن عدی، عن ابیہ، عن علی رضی اللہ عنہ وعمار مولیٰ بنی ہاشم، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ اور عبدالملک بن میسرہ، بیان، مغیرہ، فراس اور مجالد نے حضرت شعبی سے انہوں نے حدیث قمیر سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کی ہے۔ اس میں ہے: تو ہر نماز کے لیے وضو کر۔ اور داؤد اور عاصم کی جو روایت شعبی عن قمیر، عن عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اس میں ہے کہ وہ ہر روز ایک مرتبہ غسل کرے گی۔ اور ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے روایت نقل کی ہے کہ مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔ یہ تمام احادیث ضعیف ہیں سوائے تین احادیث کے: قمیر کی حدیث، دوسری عمار مولیٰ بنی ہاشم کی حدیث اور تیسری ہشام بن عروہ عن ابیہ کی حدیث اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت معروف ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ

اس کا بیان کہ مستحاضہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک غسل کرے گی

258۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّ الْقَعْقَاعَ وَزَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أَرْسَلَاهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ يَسْأَلُهُ كَيْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَةُ فَقَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ بِثَوْبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَكَذَلِكَ رَوَى دَاوُدُ وَعَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ قَمِيرَ عَنْ عَائِشَةَ إِلَّا أَنَّ دَاوُدَ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ عِنْدَ الظُّهْرِ وَهُوَ قَوْلُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ وَعَطَاءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَالِكٌ إِنِّي لَأَظُنُّ حَدِيثَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ إِنَّمَا هُوَ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ وَلَكِنَّ الْوَهْمَ دَخَلَ فِيهِ فَقَلَبَهَا النَّاسُ فَقَالُوا مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَرَوَاهُ مِسْوَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ قَالَ فِيهِ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ فَقَلَبَهَا النَّاسُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ

حضرت سمی مولیٰ ابی بکر سے روایت ہے کہ قعقاع اور زید بن اسلم دونوں نے انہیں حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ مستحاضہ عورت کیسے غسل کرے گی؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک دن کی ظہر سے دوسرے دن کی ظہر تک غسل کرے گی اور ہر نماز کے لیے وضو کرے گی اور اگر اس پر خون غالب آجائے (یعنی کثرت سے بہنے لگے) تو کپڑے کے ساتھ لنگوٹ باندھ لے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک طہر سے دوسری طہر تک غسل کرے گی اور اسی طرح داؤد اور عاصم شعبی سے انہوں نے ایک عورت کے واسطہ سے قمیر سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے مگر داؤد نے کل یوم کے الفاظ کہے ہیں اور عاصم کی حدیث میں عند الظهر کے الفاظ ہیں اور یہی قول سالم بن عبداللہ، حسن اور عطاء کا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مالک نے کہا ہے: بلاشبہ میں حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ کی حدیث ''من ظهر الی ظهر'' کے بارے میں یہ گمان کرتا ہوں کہ وہ الفاظ ''من طهر الی طهر'' ہیں یعنی ایک طہر سے دوسرے طہر تک وہ غسل کرے گی۔ لیکن اس میں وہم ہوگیا ہے تو لوگوں نے اس کو تبدیل کر دیا ہے اور کہا ہے ''من ظهر الی ظهر'' اور اسے مسور بن عبدالملک بن سعید بن عبدالرحمن بن یربوع نے روایت کیا ہے اس میں کہا ہے ''من طهر الی طهر'' پھر لوگوں نے اسے ''من ظهر الی ظهر'' سے بدل دیا ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً وَلَمْ يَقُلْ عِنْدَ الظُّهْرِ

مستحاضہ کے لیے ہر روز ایک بار غسل کرنے کا بیان

259۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمٰعِيلَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَعْقِلٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ إِذَا انْقَضَى حَيْضُهَا اغْتَسَلَتْ كُلَّ يَوْمٍ وَاتَّخَذَتْ صُوفَةً فِيهَا سَمْنٌ أَوْ زَيْتٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مستحاضہ عورت کا حیض ختم ہو جائے تو وہ ہر روز غسل کرے اور ایک کپڑا گھی یا روغن میں تر کر کے (خون نکلنے کے محل میں) رکھے۔

بَاب مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ بَيْنَ الْأَيَّامِ (دوران ایام غسل کرنے کا بیان)

260۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ فَتُصَلِّي ثُمَّ تَغْتَسِلُ فِي الْأَيَّامِ

حضرت محمد بن عثمان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت قاسم بن محمد سے مستحاضہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: وہ اپنے ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے اور پھر ایام طہر کے درمیان غسل کرے۔

بَاب مَنْ قَالَ تَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ (ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا بیان)

261۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَحَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ حِفْظًا فَقَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ (1) قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَشُعْبَةَ

1۔ ایک نسخہ میں ان فاطمۃ نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں علی ابی جعفر کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ الْعَلَاءُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَوْقَفَهُ شُعْبَةُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ 2 تَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے کہ اسے استحاضہ کا خون آتا تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: جب حیض کا خون ہو تو وہ پہچانا جا سکتا ہے کیونکہ وہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور جب وہ ہو تو نماز سے رکی رہ اور جب دوسرا ہو تو وضو کر اور نماز پڑھ لے۔

ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن مثنیٰ نے کہا: ابن عدی نے ہمیں یہ حدیث حفظاً بیان کی اور اس طرح کہا: ''عن عروۃ عن عائشہ ان فاطمۃ'' ابوداؤد کہتے ہیں کہ اسے علاء بن مسیب اور شعبہ نے حکم سے اور انہوں نے ابوجعفر سے بیان کیا ہے۔ علاء نے تو اسے حضور نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً ذکر کیا ہے اور شعبہ نے اسے ابوجعفر پر موقوف ذکر کیا ہے کہ وہ ہر نماز کیلئے وضو کرے گی۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الْوُضُوءَ إِلَّا عِنْدَ الْحَدَثِ

مستحاضہ کے لیے صرف حدث لاحق ہونے کے وقت وضو کرنے کا بیان

262۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَنْتَظِرَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي فَإِنْ رَأَتْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش مستحاضہ ہوگئی تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنے ایام حیض کا انتظار کرے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر اس (خون) میں سے کوئی شے دیکھے تو وضو کرے اور نماز پڑھے۔

263۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيعَةَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ وُضُوءًا عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ إِلَّا أَنْ يُصِيبَهَا حَدَثٌ غَيْرُ الدَّمِ فَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا قَوْلُ مَالِكٍ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ

حضرت لیث نے ربیعہ سے حدیث بیان کی ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت مستحاضہ پر وضو کرنے کے لزوم کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے مگر اس صورت میں جبکہ اسے خون کے علاوہ حدث لاحق ہو تو وضو کرے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہی قول حضرت مالک ابن انس رضی اللہ عنہ کا ہے۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ

اس کا بیان کہ عورت طہر کے بعد جو گدلا رنگ اور زردی دیکھے

264۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَكَانَتْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد أُمُّ الْهُذَيْلِ هِيَ حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ كَانَ ابْنُهَا اسْمُهُ هُذَيْلٌ وَاسْمُ زَوْجِهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

حضرت ام عطیہ سے روایت ہے، انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی بیعت کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا: ہم طہر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(پاکیزگی) کے بعد گدلا زرد رنگ کا مواد آنے کو کوئی شے شمار نہیں کرتی تھیں (یعنی اسے حیض تصور نہیں کرتی تھیں)۔ محمد بن سیرین نے ام عطیہ سے اسی کی مثل بیان کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے (پہلی حدیث کو ام عطیہ سے روایت کرنے والی ام ہذیل ہے) ام ہذیل یہ حفصہ بنت سیرین ہیں، ان کے بیٹے کا نام ہذیل تھا اور ان کے خاوند کا نام عبدالرحمن تھا۔

بَاب الْمُسْتَحَاضَةِ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا

(مستحاضہ کے ساتھ اس کے خاوند کی مقاربت کرنے کا بیان)

265۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تُسْتَحَاضُ فَكَانَ زَوْجُهَا يَغْشَاهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ مُعَلَّى ثِقَةٌ وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يَرْوِي عَنْهُ لِأَنَّهُ كَانَ يَنْظُرُ فِي الرَّأْيِ

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ مستحاضہ ہوتی تھی اور ان کا خاوند ان سے مقاربت (وطی) کرتا تھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یحییٰ بن معین نے کہا ہے: معلّٰی ثقہ راوی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ اس سے روایت نہ کرتے تھے کیونکہ وہ رائے میں غور و فکر کرتے تھے (یعنی وہ رائے کا لحاظ رکھتے تھے)۔

266۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً وَكَانَ زَوْجُهَا يُجَامِعُهَا

حضرت عکرمہ نے حضرت حمنہ بنت جحش سے روایت بیان کی ہے کہ وہ مستحاضہ تھی اور ان کا خاوند ان سے مجامعت کیا کرتا تھا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي وَقْتِ النُّفَسَاءِ (نفاس (بچے کی ولادت کے بعد آنے والے خون) کا بیان)

267۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ النُّفَسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَقْعُدُ بَعْدَ نِفَاسِهَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَكُنَّا نَطْلِي عَلَى وُجُوهِنَا الْوَرْسَ تَعْنِي مِنْ الْكَلَفِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بچے کو جنم دینے والی عورت اس جنم کے بعد چالیس دن یا چالیس راتوں تک بیٹھی رہتی تھی اور ہم اپنے چہروں پر ورس (یمن کے علاقے میں پائی جانے والی خوشبودار بوٹی) ملا کرتی تھیں یعنی چھائیوں کو دور کرنے کے لیے۔

268۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ يَعْنِي حِبِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي الْأَزْدِيَّةُ يَعْنِي مُسَّةَ قَالَتْ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَأْمُرُ النِّسَاءَ يَقْضِينَ صَلَاةَ الْمَحِيضِ فَقَالَتْ لَا يَقْضِينَ كَانَتْ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ تَقْعُدُ فِي النِّفَاسِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا يَأْمُرُهَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَضَاءِ صَلَاةِ النِّفَاسِ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابْنَ حَاتِمٍ وَاسْمُهَا مُسَّةُ تُكْنَى أُمَّ بُسَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد كَثِيرُ بْنُ زِيَادٍ كُنْيَتُهُ أَبُو سَهْلٍ

حضرت کثیر بن زیاد نے کہا ہے کہ ازدیہ یعنی مسہ نے مجھے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: میں حج کے لیے گئی اور ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: اے ام المومنین! حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ عورتوں کو حیض کے دنوں میں نمازیں قضا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ قضا نہ کریں گی کیونکہ حضور نبی مکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کوئی عورت حالت نفاس میں چالیس رات تک بیٹھی رہتی تھی تو آپ ﷺ اسے نفاس کے دنوں کی نمازیں قضا کرنے کا حکم نہیں دیتے۔ محمد بن حاتم نے کہا ہے کہ ازدیہ کا نام مسہ ہے اور اس کی کنیت ام بسہ ہے اور ابوداؤد نے کہا ہے: کثیر بن زیاد کی کنیت ابو سہل ہے۔

بَاب الِاغْتِسَالِ مِنْ الْحَيْضِ (غسل حیض کرنے کا بیان)

269۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ أُمَيَّةَ بِنْتِ أَبِي الصَّلْتِ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ قَدْ سَمَّاهَا لِي قَالَتْ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى حَقِيبَةِ رَحْلِهِ قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَمْ يَزَلْ[1] رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الصُّبْحِ فَأَنَاخَ وَنَزَلْتُ عَنْ حَقِيبَةِ رَحْلِهِ فَإِذَا بِهَا دَمٌ مِنِّي فَكَانَتْ أَوَّلَ حَيْضَةٍ حِضْتُهَا قَالَتْ فَتَقَبَّضْتُ إِلَى النَّاقَةِ وَاسْتَحْيَيْتُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بِي وَرَأَى الدَّمَ قَالَ مَا لَكِ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَصْلِحِي مِنْ نَفْسِكِ ثُمَّ خُذِي إِنَاءً مِنْ مَاءٍ فَاطْرَحِي فِيهِ مِلْحًا ثُمَّ اغْسِلِي مَا أَصَابَ الْحَقِيبَةَ مِنْ الدَّمِ ثُمَّ عُودِي لِمَرْكَبِكِ قَالَتْ فَلَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ رَضَخَ لَنَا مِنْ الْفَيْءِ قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَطَّهَّرُ مِنْ حَيْضَةٍ إِلَّا جَعَلَتْ فِي طَهُورِهَا مِلْحًا وَأَوْصَتْ بِهِ أَنْ يُجْعَلَ فِي غُسْلِهَا حِينَ مَاتَتْ

حضرت امیہ بنت ابی صلت نے بنی غفار کی ایک عورت سے روایت بیان کی ہے (ابن اسحاق کہتے ہیں: سلیمان بن سحیم نے اس کا نام بھی مجھے بتایا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا نام لیلیٰ تھا اور وہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھی) اس نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے اپنے کجاوے کے پچھلے حصہ پر اپنے پیچھے سوار کیا۔ اس نے بتایا: قسم بخدا! رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت ایک مقام پر اترے اور سواری کو بٹھایا اور میں وہاں سے حقیبۃ الرحل سے نیچے اتری تو اچانک دیکھا کہ وہاں میرے خون کا نشان ہے اور اس وقت مجھے پہلی بار حیض آیا۔ اس نے بتایا: میں تو انتہائی شرم وحیاء کے سبب ناقہ کے ساتھ سکڑ گئی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا اور آپ کی نظر خون پر بھی پڑی تو فرمایا: تجھے کیا ہوا ہے؟ شاید تجھے حیض آ گیا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے آپ کو درست کر لے (یعنی کپڑے سنبھال لے تاکہ خون کے اثرات باہر ظاہر نہ ہوں) پھر ایک برتن میں پانی لے اور اس میں نمک ڈال لے پھر اس خون کو دھو ڈال جو حقیبہ پر لگا ہے پھر اپنی اسی جگہ پر سوار ہو جا۔ اس نے بتایا: جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تو ہمیں بھی مال غنیمت میں سے تھوڑا سا دیا۔ راوی کا بیان ہے: وہ

1۔ ایک نسخہ میں لَمْ يَزَلْ کے بجائے لَنَزَلَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عورت جب بھی حیض سے پاک ہوتی تھی تو نمک ملے پانی کے ساتھ صفائی اور طہارت کا اہتمام کرتی تھی بلکہ یہاں تک کہ اس نے وصیت کی کہ جب وہ مرجائے تو نمک ملے پانی کے ساتھ اسے غسل دیا جائے۔

270- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ أَسْمَاءُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ إِحْدَانَا إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ قَالَ تَأْخُذُ سِدْرَهَا وَمَاءَهَا فَتَوَضَّأُ ثُمَّ تَغْسِلُ رَأْسَهَا وَتَدْلُكُهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْمَاءُ أُصُولَ شَعْرِهَا ثُمَّ تُفِيضُ عَلَى جَسَدِهَا ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَتَهَا فَتَطَّهَّرُ بِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِي يَكْنِي عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا تَتَبَّعِينَ بِهَا آثَارَ الدَّمِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فَأَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا وَقَالَتْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً قَالَ مُسَدَّدٌ كَانَ أَبُو عَوَانَةَ يَقُولُ فِرْصَةً وَكَانَ أَبُو الْأَحْوَصِ يَقُولُ قَرْصَةً حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِي بِهَا وَاسْتَتِرِي بِثَوْبٍ وَزَادَ وَسَأَلَتْهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَأْخُذِينَ مَاءَكِ فَتَطَّهَّرِينَ أَحْسَنَ الطُّهُورِ وَأَبْلَغَهُ ثُمَّ تَصُبِّينَ عَلَى رَأْسِكِ الْمَاءَ ثُمَّ تَدْلُكِينَهُ حَتَّى يَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِكِ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَسْأَلْنَ عَنِ الدِّينِ وَأَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِيهِ

حضرت صفیہ بنت شیبہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اسماء رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہم میں سے کوئی جب حیض سے پاک ہو تو وہ کیسے غسل کرے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بیری کے پتے اور پانی لے اور پھر وضو کرے اور اپنے سر کو دھوئے اور اسے اچھی طرح رگڑے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر اپنے جسم پر پانی بہائے پھر وہ روئی یا اون کا ایک ٹکڑا لے اور اس کے ساتھ اچھی طرح صفائی کرے۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں اس کے ساتھ کیسے صفائی کرسکتی ہوں؟ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اسے جان لیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے کنایۃً بیان فرمایا ہے۔ تو پھر میں نے اسے بتایا تو اس کے ساتھ جہاں کہیں خون لگا ہوا ہو اسے صاف کرے گی۔ صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے انصار کی عورتوں کا ذکر کیا اور ان کی تعریف کی اور آپ نے ان کے لیے خیر اور نیکی کے کلمات کہے۔ فرمایا: ان میں سے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی مگر اس میں یہ الفاظ کہے "فِرصة ممسكة" یعنی روئی اور اون کا ایسا ٹکڑا جس پر خوشبو لگائی گئی ہو (یعنی وہ بدبو کو ختم کرنے کے لیے خوشبو لگی روئی محل خاص میں استعمال کرے) مسدد نے کہا ہے کہ ابوداؤد کہتے ہیں: یہ لفظ "فِرصة" ہے اور ابوداؤد الاحوص

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہتے ہیں کہ یہ لفظ ''قرصة'' ہے (فرصة، فرصة، قرصة تینوں کا مفہوم ایک ہے)۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ اسماء نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فرصة ممسكة'' تو اس نے کہا: میں اس کے ساتھ کیسے طہارت حاصل کروں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! تو اس کے ساتھ طہارت حاصل کر اور اپنے کپڑے کے ساتھ چہرہ ڈھانپ لے اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ اس نے آپ ﷺ سے غسل جنابت کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پانی لے اور مکمل طور پر انتہائی احسن طریقہ سے طہارت کا اہتمام کر پھر اپنے سر پر پانی انڈیل پھر اس سے اس طرح رگڑ کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ بعد ازاں اپنے اوپر پانی بہا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انصار کی عورتیں انتہائی اچھی عورتیں ہیں۔ دین کے بارے میں سوال کرنے اور اس میں فقاہت اور سمجھ پیدا کرنے کے لیے حیاء ان کے مانع نہیں ہوتا (یعنی انتہائی شوق کے ساتھ ہر شے کے بارے میں سوال کرتی ہیں)۔

بَابُ التَّيَمُّمِ (تیمم کا بیان)

271۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَأُنَاسًا مَعَهُ فِي طَلَبِ قِلَادَةٍ أَضَلَّتْهَا عَائِشَةُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ زَادَ ابْنُ نُفَيْلٍ فَقَالَ لَهَا أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ يَرْحَمُكِ اللهُ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللهُ لِلْمُسْلِمِينَ وَلَكِ فِيهِ فَرَجًا

حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے باپ کے واسطے سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسید بن حضیر اور ان کے ساتھ دوسرے لوگوں کو وہ ہار تلاش کرنے کو بھیجا جسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے گم کیا تھا۔ پس نماز کا وقت ہو گیا تو انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ تب آیت تیمم نازل ہوئی۔ ابن نفیل نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! آپ کو جب بھی کوئی ایسا امر پیش آیا جسے آپ ناپسند کرتی ہوں تو اللہ تعالیٰ نے اس میں مسلمانوں کے لیے اور آپ کے لیے کشادگی اور بھلائی رکھ دی۔

272۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ تَمَسَّحُوا وَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالصَّعِيدِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ ثُمَّ مَسَحُوا وُجُوهَهُمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرٰى فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ كُلِّهَا إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ مِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شُعَيْبٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قَامَ الْمُسْلِمُونَ فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ التُّرَابَ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَنَاكِبَ وَالْآبَاطَ قَالَ ابْنُ اللَّيْثِ إِلَى مَا فَوْقَ الْمِرْفَقَيْنِ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ وہ یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ انہوں نے نماز فجر کے لیے مٹی سے مسح کیا درآنحالیکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ پس انہوں نے اپنی ہتھیلیاں مٹی پر ماریں پھر اپنے چہروں کا ایک بار مسح کیا پھر وہ لوٹے اور دوسری بار اپنی ہتھیلیاں مٹی پر ماریں اور اپنے ہاتھوں کے باطن (اندرونی حصہ) سے اپنے پورے ہاتھوں کو کندھوں اور بغلوں تک مسح کیا۔ عبد الملک بن شعیب نے ابن وہب سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا: مسلمان کھڑے ہوئے اور انہوں نے ہتھیلیوں کے ساتھ مٹی پر ضرب لگائی۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی اور اس میں کندھوں اور بغلوں کا ذکر نہیں کیا۔ ابن لیث نے کہنیوں کے اوپر تک کا ذکر کیا۔

273۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَّسَ بِأُولَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ فَانْقَطَعَ عِقْدٌ لَهَا مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ فَحُبِسَ النَّاسُ ابْتِغَاءَ عِقْدِهَا ذَلِكَ حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةَ التَّطَهُّرِ بِالصَّعِيدِ الطَّيِّبِ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمْ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْآبَاطِ زَادَ ابْنُ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَا يَعْتَبِرُ بِهَذَا النَّاسُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَقَ قَالَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَذَكَرَ ضَرْبَتَيْنِ كَمَا ذَكَرَ يُونُسُ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ضَرْبَتَيْنِ وَقَالَ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَشَكَّ فِيهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ مَرَّةً عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَرَّةً قَالَ عَنْ أَبِيهِ وَمَرَّةً قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اضْطَرَبَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيهِ وَفِي سَمَاعِهِ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الضَّرْبَتَيْنِ إِلَّا مَنْ سَمَّيْتُ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اولات الجیش (مدینہ طیبہ کے قریب ذوالحلیفہ اور برثان کے درمیان ایک وادی ہے اس کو ذات الجیش بھی کہا جاتا ہے) میں رات کے آخری حصہ میں استراحت کے لیے اترے۔ (آپ ﷺ غزوۂ بنی مصطلق سے واپس آرہے تھے) اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے ساتھ تھیں تو آپ کے گلے کا ہار جو کہ ظفار (یمن کے ساحل پر ایک بستی کا نام ہے) کے نگینوں کا بنا ہوا تھا، ٹوٹ کر گر گیا۔ آپ نے اسے تلاش کرنے کے لیے لوگوں کو روک لیا یہاں تک کہ فجر روشن ہوگئی اور لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا تو اس وجہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر خاصے ناراض ہوئے اور کہا کہ تو نے لوگوں کو روک رکھا ہے حالانکہ ان کے پاس پانی موجود نہیں ہے۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول معظم ﷺ پر پاکیزہ مٹی سے طہارت حاصل کرنے کی رخصت نازل فرمائی۔ تو مسلمان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹھے اور اپنے ہاتھوں سے زمین پر ضرب لگائی پھر انہیں اٹھالیا اور کوئی مٹی وغیرہ نہیں اٹھائی اور ان کے ساتھ اپنے چہروں اور ہاتھوں کا کندھوں تک مسح کیا اور اپنے ہاتھوں کے باطن سے بغلوں تک مسح کیا۔ ابن یحییٰ نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابن شہاب نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ لوگ اس کا (ایک ضرب کے ساتھ تیمم کرنے یا پھر کندھوں تک مسح کرنے کا) اعتبار نہیں کرتے۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح ابن اسحاق نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اس میں کہا ہے: عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دو ضربوں کا ذکر کیا ہے جیسا کہ یونس نے اس کا ذکر کیا ہے اور معمر نے بھی دو ضربیں روایت کی ہیں۔ مالک نے اس طرح سند ذکر کی ہے: عن الزهري، عن عبدالله، عن ابیه، عن عمار اور اسی طرح ابواویس نے زہری سے ذکر کیا ہے اور اس میں ابن عیینہ نے شک کیا ہے۔ انہوں نے ایک بار کہا ہے: عن عبیدالله، عن ابیه، یا عبیدالله عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ اس میں انہیں اضطراب ہے اور ایک بار کہا ہے: عن ابیه اور ایک بار کہا ہے: عن ابن عباس اس میں اور زہری سے سماع میں ابن عیینہ کو اضطراب ہے اور اس میں سفیان کے سوا کسی نے بھی دو ضربوں کا ذکر نہیں کیا۔

274۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا بَيْنَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ فَقَالَ لَا وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِي فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هٰذَا لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هٰذَا لِهٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَتَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَنَفَضَهَا ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ وَبِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ عَلَى الْكَفَّيْنِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ أَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ

حضرت ابومعاویہ الضریر نے حضرت اعمش کے واسطہ سے حضرت شقیق سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں عبداللہ اور ابوموسیٰ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا تو ابوموسیٰ نے کہا: اے ابوعبدالرحمن! تیرا کیا خیال ہے اگر کوئی آدمی جنبی ہو جائے اور ایک مہینہ تک وہ پانی نہ پائے تو کیا وہ تیمم نہیں کر سکتا؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں اگرچہ وہ ایک مہینہ تک پانی نہ پائے۔ تو ابوموسیٰ نے کہا: تو پھر سورۃ مائدہ کی اس آیت کا کیا کرو گے فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر لوگوں کو اس بارے رخصت دی گئی تو قریب ہے کہ جب انہیں پانی ٹھنڈا لگے تو وہ مٹی کے ساتھ تیمم کرنے لگیں۔ تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: تم اسی وجہ سے اسے ناپسند کرتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔ تو پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: کیا تم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا تو میں جنبی ہو گیا اور میں نے پانی پایا۔ چنانچہ میں مٹی میں اس طرح لیٹا جیسے جانور لیٹتے ہیں۔ بعد ازاں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو سب واقعہ گوش گزار کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تیرے لیے کافی تھا تو اس طرح کرتا پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر انہیں جھاڑا پھر بائیں ہاتھ کے ساتھ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر اور دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کا مسح کیا اور پھر اپنے چہرے کا مسح کیا۔ تو جواباً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: کیا تم جانتے نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قول پر قناعت نہیں کی۔

275۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّا نَكُونُ بِالْمَكَانِ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ أَمَّا أَنَا فَلَمْ أَكُنْ أُصَلِّي حَتَّى أَجِدَ الْمَاءَ قَالَ فَقَالَ عَمَّارٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا تَذْكُرُ إِذْ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ فِي الْإِبِلِ فَأَصَابَتْنَا جَنَابَةٌ فَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هَكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى نِصْفِ الذِّرَاعِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَمَّارُ اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ شِئْتَ وَاللَّهِ لَمْ أَذْكُرْهُ أَبَدًا فَقَالَ عُمَرُ كَلَّا وَاللَّهِ لَنُوَلِّيَنَّكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ يَا عَمَّارُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ ضَرَبَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَالذِّرَاعَيْنِ إِلَى نِصْفِ السَّاعِدَيْنِ وَلَمْ يَبْلُغِ الْمِرْفَقَيْنِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى يَعْنِي عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ وَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ شَكَّ سَلَمَةُ وَقَالَ لَا أَدْرِي فِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ يَعْنِي أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي الْأَعْوَرَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ أَوْ إِلَى الذِّرَاعَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ سَلَمَةُ يَقُولُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ وَالذِّرَاعَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ ذَاتَ يَوْمٍ انْظُرْ مَا تَقُولُ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ غَيْرُكَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ إِلَى الْأَرْضِ فَتَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَخْطُبُ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَنْفُخْ وَذَكَرَ حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ الْحَكَمِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ضَرَبَ بِكَفَّيْهِ إِلَى الْأَرْضِ وَنَفَخَ

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ نے کہا: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کی: ہم ایک مہینہ یا دو مہینہ ایسی جگہ پر رہتے ہیں جہاں پانی میسر نہیں ہوتا اور ہمیں جنابت لاحق ہو جائے تو ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے ایسی حالت پیش آجائے تو میں تو نماز نہ پڑھوں یہاں تک کہ پانی کو پالوں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ کو یاد نہیں جب میں اور تم اونٹوں میں تھے اور ہمیں جنابت لاحق ہو گئی اور میں مٹی میں خوب لوٹ پوٹ ہوا پھر ہم حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے کافی تھا کہ تو اس طرح کرتا پھر آپ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ زمین پر مارے پھر انہیں جھاڑا پھر ان کے ساتھ اپنے چہرے اور اپنے ہاتھوں کا نصف بازوؤں تک مسح کیا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمار! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ تو انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! اگر آپ کہیں تو میں قسم بخدا! کبھی اس کا ذکر نہ کروں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہرگز نہیں یعنی ہم تجھے اس کے بیان سے منع نہیں کرتے۔ قسم بخدا! تم نے جو حدیث بیان کی اس کی ذمہ داری ہم تجھ پر ڈالیں گے (تم جانو تمہارا کام جانے)۔

ابن ابزیٰ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث میں یہ بیان کیا ہے: پس فرمایا: اے عمار! بلاشبہ تیرے لیے اس طرح کافی تھا پھر اپنے ہاتھوں سے زمین پر ضرب لگائی پھر ان میں سے ایک کو دوسرے پر مارا پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں کا نصف بازوؤں تک مسح کیا اور کہنیوں تک نہ پہنچے درآنحالیکہ ضرب ایک تھی۔ ابوداؤد نے کہا کہ یہ حدیث وکیع نے اعمش سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابزیٰ سے روایت کی ہے اور جریر نے اسے اس سند سے روایت کیا ہے "عن الاعمش بن سلمة بن كهيل عن سعيد بن عبدالرحمن بن ابزیٰ عن ابیه"۔

ابن عبدالرحمن بن ابزیٰ نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ بیان کیا ہے اور کہا ہے: بلاشبہ تیرے لیے یہ کافی تھا اور حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا پھر اسے جھاڑا اور اس کے ساتھ اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ سلمہ کو شک ہوا اور فرمایا: اس کے بارے میں نہیں جانتا کہ "الی المرفقین" کہنیوں تک ہے یا "الی الکفین" ہتھیلیوں تک ہے۔

شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اسی حدیث کو بیان کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو جھاڑا اور پھر ان کے ساتھ اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کہنیوں یا بازوؤں تک کیا۔ شعبہ نے کہا: سلمہ کہتے تھے: دونوں ہاتھوں، چہرے اور بازوؤں کا مسح کیا۔ تو ایک دن منصور نے انہیں کہا: غور کرو، تم کیا کہہ رہے ہو کیونکہ تمہارے سوا "ذراعین" بازوؤں کا ذکر کوئی نہیں کرتا۔

حکم نے ذر کے واسطہ سے ابن عبدالرحمن بن ابزیٰ سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے اس حدیث میں یہ کہا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تیرے لیے کافی تھا کہ تو اپنے ہاتھوں کے ساتھ زمین پر ضرب لگاتا اور ان کے ساتھ اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لیتا۔ اور آگے مکمل حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ شعبہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے اسے حصین کے واسطہ سے ابو مالک سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو اس کی مثل بیان کرتے ہوئے سنا مگر انہوں نے کہا: "لم ینفخ" یعنی آپ نے اپنے ہاتھوں کو نہیں جھاڑا اور حسین بن محمد نے شعبہ سے اور انہوں نے حکم سے اس حدیث میں یہ ذکر کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں کے ساتھ زمین پر ضرب لگائی اور انہیں جھاڑا۔

276۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ التَّيَمُّمِ فَأَمَرَنِي ضَرْبَةً وَاحِدَةً لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

حضرت یزید بن زریع نے سعید، قتادہ اور عزرہ کے واسطوں کے ساتھ سعید بن عبد الرحمن بن ابزیٰ سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ علیہ السلام سے تیمم کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے مجھے چہرے اور ہاتھوں کے مسح کے لیے ایک ضرب لگانے کا حکم فرمایا۔

277۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنِ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

حضرت محدث نے حضرت شعبی کے واسطہ سے حضرت عبد الرحمن بن ابزیٰ سے انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے بازوؤں کا مسح کہنیوں تک کرنے کا حکم فرمایا۔

بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ (حضر میں تیمم کرنے کا بیان)

278۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَحْوَ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى أَتَى عَلَى جِدَارٍ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

حضرت عبد الرحمن بن ہرمز نے حضرت عمیر مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت عبد اللہ بن یسار رضی اللہ عنہ دونوں آئے یہاں تک کہ ہم ابوالجہیم بن حارث بن صمہ انصاری کے پاس داخل ہو گئے تو ابوالجہیم بن حارث بن صمہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ السلام بیر جمل کی جانب تشریف لائے اور ایک آدمی آپ سے ملا اور اس نے سلام پیش کیا مگر رسول اللہ علیہ السلام نے اسے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ علیہ السلام دیوار کے پاس آئے اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

279۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْصِلِيُّ أَبُو عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ فَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَوَارَى فِي السِّكَّةِ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَكُنْ عَلَى طُهْرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْت أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ حَدِيثًا مُنْكَرًا فِي التَّيَمُّمِ قَالَ ابْنُ دَاسَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يُتَابَعْ مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ عَلَى ضَرْبَتَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَوْهُ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ

حضرت نافع نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کسی کام کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا کام پورا کیا اور اس دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث بیان کی کہ گلیوں میں سے کسی میں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا درآنحالیکہ آپ ﷺ اسی وقت چھوٹے یا بڑے پیشاب سے فارغ ہو کر آئے تھے۔ تو اس نے آپ کو سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے اسے جواب نہ لوٹایا یہاں تک کہ جب وہ آدمی گلی میں غائب ہونے کے قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ دیوار پر مارے اور ان کے ساتھ اپنے چہرے کا مسح کیا پھر دوسری ضرب لگائی تو اپنے بازوؤں کا مسح کیا اور پھر اس آدمی کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: اس پر سلام کو جواب لوٹانے میں میرے لیے کوئی شے مانع نہیں تھی مگر یہ کہ میں طہر اور پاکیزگی کی حالت پر نہ تھا۔ ابوداؤد نے کہا: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ محمد بن ثابت نے تیمم کے بارے میں منکر حدیث روایت کی ہے۔ ابن داسہ نے بیان کیا ہے کہ ابوداؤد نے کہا: محمد بن ثابت کی اس قصہ میں حضور نبی کریم ﷺ سے دو ضربوں پر اتباع نہیں کی گئی اور انہوں نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فعل روایت کیا ہے۔

280۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى الْبُرُلُّسِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بِئْرِ جَمَلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْحَائِطِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْحَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ

حضرت ابن الہاد سے روایت ہے کہ حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے بعد آئے تو بیر جمل کے پاس آدمی آپ ﷺ سے ملا۔ اس نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ دیوار کے پاس آئے اور اپنا دست مبارک دیوار پر رکھا پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے اس آدمی پر سلام کا جواب لوٹایا۔

بَابُ الْجُنُبِ يَتَيَمَّمُ (جنبی آدمی کے لیے تیمم کا بیان)

281۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ح حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيَّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ اجْتَمَعَتْ غُنَيْمَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ ابْدُ فِيهَا فَبَدَوْتُ إِلَى الرَّبَذَةِ فَكَانَتْ تُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأَمْكُثُ الْخَمْسَ وَالسِّتَّ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَسَكَتُّ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ أَبَا ذَرٍّ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ فَدَعَا لِي بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ فَجَاءَتْ بِعُسٍّ فِيهِ مَاءٌ فَسَتَرَتْنِي بِثَوْبٍ وَاسْتَتَرْتُ بِالرَّاحِلَةِ وَاغْتَسَلْتُ فَكَأَنِّي أَلْقَيْتُ عَنِّي جَبَلًا فَقَالَ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَكَ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ غُنَيْمَةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ عَمْرٍو أَتَمُّ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ بکریاں جمع ہو گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! انہیں جنگل میں لے جاؤ۔ چنانچہ میں انہیں ربذہ (مدینہ طیبہ کے قریب معروف گاؤں ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی قبر اسی گاؤں میں ہے) کی طرف لے گیا۔ وہاں مجھے جنابت لاحق ہو جاتی تھی اور میں پانچ پانچ، چھ چھ دن پانی نہ ملنے کے سبب اسی حالت پر رہتا پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا (اور صورت حال آپ کے گوش گزار کی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوذر! کیا اس طرح کرتا رہا۔ میں خاموش رہا۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تیری ماں تجھے گم پائے اور روئے، تیری ماں کے لیے حزن و غم اور ہلاکت ہو۔ پھر آپ ﷺ نے ایک سیاہ رنگ کی لونڈی کو میرے لیے بلایا اور وہ ایک بہت بڑے برتن میں پانی لے کر آئی۔ پس اس نے کپڑے کے ساتھ میرے لیے پردہ کیا اور دوسری جانب سے میں نے اونٹ کو پردہ بنالیا اور میں نے غسل کر لیا۔ تو مجھے ایسا محسوس ہوا گویا میں نے ایک پہاڑ اپنے سر سے اتار پھینکا ہے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاکیزہ اور طیب مٹی مسلمان کے لیے وضو کا ذریعہ ہے اگرچہ دس سال تک وہ اسی حالت میں رہے اور جب تو پانی پالے تو پھر اسے اپنے بدن پر بہالے کیونکہ وہ بہتر اور افضل ہے۔ مسدد نے کہا ہے کہ یہ صدقے کی بکریاں تھیں۔ ابوداود نے کہا: اور عمرو کی حدیث مکمل ہے۔

282۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ قَالَ دَخَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَأَهَمَّنِي دِينِي فَأَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنِّي اجْتَوَيْتُ الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذَوْدٍ وَبِغَنَمٍ فَقَالَ لِي اشْرَبْ مِنْ أَلْبَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ وَأَشُكُّ فِي أَبْوَالِهَا هَذَا قَوْلُ حَمَّادٍ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِي أَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأُصَلِّي بِغَيْرِ طَهُورٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهُوَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَقُلْتُ نَعَمْ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِي أَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأُصَلِّي بِغَيْرِ طُهُورٍ فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَاءٍ فَجَاءَتْ بِهِ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ بِعُسٍّ يَتَخَضْخَضُ مَا هُوَ بِمَلْآنَ فَتَسَتَّرْتُ إِلَى بَعِيرِي فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورٌ وَإِنْ لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ إِلَى عَشْرِ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ لَمْ يَذْكُرْ أَبْوَالَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَلَيْسَ فِي أَبْوَالِهَا إِلَّا حَدِيثُ أَنَسٍ تَفَرَّدَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِهِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ

حضرت ابوقلابہ بنی عامر کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے بتایا: میں اسلام میں داخل ہوا تو مجھے امور دینیہ سیکھنے کے شوق نے مضطرب کر دیا۔ تو میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ میں مدینہ طیبہ میں آب و ہوا راس نہ آنے کے سبب پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے کچھ اونٹوں اور بکریوں کا حکم ارشاد فرمایا اور مجھے ارشاد فرمایا کہ ان کا دودھ پی لے اور حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ مجھے شک ہے، آپ نے فرمایا: ان کا پیشاب پیا کر۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں پانی سے بہت دور ہو گیا اور میری اہلیہ میرے ساتھ تھی پس مجھے غسل کی حاجت پیش آ جاتی لیکن میں بغیر طہارت کے نمازیں پڑھتا رہتا پھر میں ایک دن دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ صحابہ کرام کی ایک جماعت میں مسجد کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو ابوذر ہے؟ تو میں نے عرض کی: جی ہاں، یارسول اللہ! ﷺ میں تو ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کس شے نے تجھے ہلاک کیا ہے؟ میں نے عرض کی: میں پانی سے دور رہتا ہوں اور میری اہلیہ میرے ساتھ ہے پس مجھے غسل کی حاجت پیش آ جاتی اور میں بغیر طہارت کے نمازیں پڑھتا رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے پانی لانے کا حکم فرمایا۔ تو ایک سیاہ رنگ کی کنیز بڑے برتن میں پانی لے کر آئی۔ وہ پانی اس میں حرکت کر رہا تھا کیونکہ برتن بھرا ہوا نہ تھا۔ میں اونٹ کے پردے میں ہو گیا اور میں نے غسل کیا پھر حاضر خدمت ہوا۔ تو کریم آقا ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! بلاشبہ مٹی پاک ہے اور پاک کرنے والی ہے اگرچہ دس سال تک بھی تو پانی نہ پائے اور جب تو پانی پالے تو اسے اپنی جلد پر بہالے، غسل کر لے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو حماد بن زید نے ایوب سے روایت کیا ہے اور اس میں ان کا پیشاب پینے کا ذکر نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث میں (ابوالھا کا ذکر) صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث انس کے سوا اس کا ذکر کہیں نہیں اور اسے روایت کرنے میں اہل بصرہ منفرد ہیں۔

بَابٌ إِذَا خَافَ الْجُنُبُ الْبَرْدَ أَيَتَيَمَّمُ

اس کا بیان کہ جب جنبی کو سردی کا خوف ہو تو کیا وہ تیمم کرلے

283۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ احْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السُّلَاسِلِ فَأَشْفَقْتُ إِنِ اغْتَسَلْتُ أَنْ أَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِي الصُّبْحَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي مَنَعَنِي مِنَ الِاغْتِسَالِ وَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ يَقُولُ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ مِصْرِيٌّ مَوْلَى خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ وَلَيْسَ هُوَ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ قَالَ فَغَسَلَ مَغَابِنَهُ وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّيَمُّمَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى هَذِهِ الْقِصَّةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ فِيهِ فَتَيَمَّمَ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: غزوۂ ذات السلاسل کے دوران ایک سخت ٹھنڈی رات میں مجھے احتلام ہوگیا اور مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ چنانچہ میں نے تیمم کیا اور اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔ ساتھیوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! تو نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی ہے حالانکہ تو جنبی تھا؟ تو میں نے آپ ﷺ کو اس (سبب) سے آگاہ کیا جو میرے لیے غسل سے مانع تھا اور ساتھ عرض کی: بلاشبہ میں نے سن رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا پس حضور نبی کریم ﷺ مسکرا دیے اور کچھ بھی ارشاد نہ فرمایا۔

حضرت ابوقیس مولیٰ عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایک سریہ پر تھے۔ اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی اور فرمایا کہ انہوں نے اپنی رانوں کے جوڑوں کو دھویا یعنی پانی کے ساتھ استنجاء کیا اور اس طرح وضو کیا جیسے نماز کے لیے کیا جاتا ہے پھر اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی۔ انہوں نے اسی طرح حدیث ذکر کی ہے اور تیمم کا ذکر نہیں کیا ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ واقعہ اوزاعی عن حسان بن عطیہ سے بھی روایت کیا گیا ہے اور اس میں یہ مذکور ہے کہ انہوں نے تیمم کیا۔

بَابٌ فِي الْمَجْرُوحِ يَتَيَمَّمُ (زخمی آدمی کے لیے تیمم کرنے کا بیان)

284۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهِ ثُمَّ احْتَلَمَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ فَقَالَ هَلْ تَجِدُونَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ فَقَالُوا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أُخْبِرَ بِذَلِكَ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَلَا سَأَلُوا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِرَ أَوْ يَعْصِبَ شَكَّ مُوسَى عَلَى جُرْحِهِ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر پر نکلے تو ہم میں سے ایک آدمی کو پتھر لگا اور اس کا سر زخمی ہو گیا پھر اسے احتلام ہو گیا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: کیا تم میرے لیے تیمم کی رخصت پاتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم تیرے لیے تیمم کی کوئی رخصت نہیں پاتے ہیں کیونکہ تو پانی کے استعمال پر قدرت رکھتا ہے۔ چنانچہ اس نے غسل کیا اور مر گیا۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آئے تو آپ ﷺ کو واقعہ سے آگاہ کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے اسے قتل کر دیا، اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے۔ انہوں نے کیوں کر نہیں پوچھا جب وہ نہیں جانتے تھے؟ کیونکہ جہالت اور عدم علم کا علاج سوال کرنا اور پوچھنا ہے۔ بلاشبہ اس کے لیے کافی تھا کہ وہ تیمم کرتا اور اپنے زخم پر کوئی کپڑا باندھ لیتا اور پھر اس کے اوپر مسح کر لیتا اور بقیہ سارے بدن کو دھو ڈالتا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

285۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَصَابَ رَجُلًا جُرْحٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ احْتَلَمَ فَأُمِرَ بِالِاغْتِسَالِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللهُ أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ

حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں ایک آدمی کو زخم ہو گیا پھر اسے احتلام ہو گیا تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا۔ پس اس نے غسل کیا اور مر گیا۔ جب اس کی خبر رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے اسے قتل کیا، اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے۔ کیا عدم علم کا علاج پوچھ لینا اور سوال کرنا نہیں ہے؟

بَابٌ فِي الْمُتَيَمِّمِ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ مَا يُصَلِّي فِي الْوَقْتِ

تیمم کرنے والے کا نماز کے بعد وقت میں پانی پانے کا بیان

286۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ وَالْوُضُوءَ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَغَيْرُ ابْنِ نَافِعٍ يَرْوِيهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ أَبِي نَاجِيَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد وَذِكْرُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ وَهُوَ مُرْسَلٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ مَوْلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو آدمی سفر پر نکلے۔ نماز کا وقت ہوا۔ ان کے پاس پانی نہیں تھا۔ لہٰذا ان دونوں نے پاک مٹی کے ساتھ تیمم کیا اور نماز پڑھ لی پھر ابھی نماز کا وقت باقی تھا کہ انہوں نے پانی پالیا۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے دوبارہ وضو کے ساتھ اپنی نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے نے ایسا نہ کیا۔ بعد ازاں وہ دونوں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور اپنی صورت حال پیش کی۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا جس نے نماز کا اعادہ نہیں کیا تھا: تو نے سنت پر عمل کیا اور تیری نماز تیرے لیے کافی ہے اور جس نے وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھی تھی اسے فرمایا: تیرے لیے دو اجر ہیں (یعنی ایک اجر پہلی نماز پڑھنے کا اور دوسرا اجر دوسری نماز پڑھنے کا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن رافع کے علاوہ دیگر راوی (ابن مبارک اور عبداللہ بن یزید المقری وغیرہ) اسی روایت کو لیث عن عمیرۃ بن ابی ناجیۃ عن بکر بن سوادۃ عن عطاء بن یسار عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کرتے ہیں اور اس حدیث میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا ذکر محفوظ نہیں بلکہ یہ روایت مرسل ہے۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے دو آدمی سفر پر گئے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آگے مذکورہ حدیث کی مثل روایت بیان کی اور یہ روایت بھی مرسل ہے۔

بَابٌ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (جمعۃ المبارک کے دن غسل کرنے کا بیان)

287۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ أَتَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَتَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءَ أَيْضًا أَوَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا: اس اثناء میں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی اندر داخل ہوا تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اپنے کاموں میں مشغول ہونے کے سبب نماز سے رکے رہتے ہو یعنی نماز کے لیے آنے میں دیر کرتے ہو۔ تو اس آدمی نے کہا: میں نے جونہی اذان کی آواز سنی تو میں نے وضو کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا صرف وضو ہی کیا ہے؟ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لیے آئے اسے چاہیے کہ پہلے غسل کرے؟

288۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے۔

فائدہ: اصحاب ظواہر کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے اور بعض لوگوں نے امام مالک اور امام احمد بن حنبل کی طرف بھی اس قول کی نسبت کی ہے۔ ان کا استدلال مذکورہ روایات سے ہی ہے جبکہ احناف اور شوافع کے نزدیک غسل جمعہ سنت ہے۔ ان کے دلائل الرخصۃ فی ترک الغسل کے باب میں آئیں گے ان شاء اللہ۔

289۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَعَلَى كُلِّ مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ الْغُسْلُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا اغْتَسَلَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَجْزَأَهُ مِنْ غُسْلِ الْجُمُعَةِ وَإِنْ أَجْنَبَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر بالغ آدمی پر جمعہ کی نماز کے لیے جانا لازم ہے اور جو بھی جمعہ کی نماز کے لیے جائے اس پر غسل ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: جب کسی آدمی نے طلوع فجر کے بعد غسل کیا تو وہ غسل جمعہ کی جانب سے اسے کافی ہے اگرچہ اس نے غسل جنابت کیا ہو (چاہے غسل جمعہ کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو)۔

290۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ ح حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الحَرَّانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ح حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهَذَا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ يَزِيدُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِي قَبْلَهَا قَالَ وَيَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَزِيَادَةٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَيَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ أَتَمُّ وَلَمْ يَذْكُرْ حَمَّادٌ كَلَامَ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، اپنے کپڑوں میں سے خوب صورت لباس پہنا اور خوشبو لگائی اگر اس کے پاس موجود ہو پھر وہ نماز جمعہ کے لیے آیا اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگیں (یعنی لوگوں کے اوپر سے گزر کر آگے بڑھنے کی کوشش نہ کی) پھر اس نے وہ نماز پڑھی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقدر بنائی پھر جب امام خطبہ کے لیے نکلا تو وہ خاموش رہا یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو گیا تو یہ جمعہ اپنے اور اپنے سے پہلے والے جمعہ کے درمیان اس سے صادر ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ یزید بن خالد نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''وزیادۃ ثلاثۃ ایام'' (یعنی آپ نے سات دنوں پر مزید تین دنوں کا اضافہ کیا ہے) کیونکہ ایک نیکی کا بدلہ اس کی مثل دس نیکیاں ہیں (یعنی ایک جمعہ دس دنوں کے گناہوں کا کفارہ ہے) ابوداؤد نے کہا ہے کہ محمد بن سلمہ کی حدیث مکمل ہے۔ حماد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ذکر نہیں کیا۔

291۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ وَبُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنْ الطِّيبِ مَا قُدِّرَ لَهُ إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ہر بالغ آدمی پر غسل اور مسواک کرنا لازم ہے اور ایسی خوشبو لگائے جو اسے میسر ہو مگر بکیر نے (سند میں) عبدالرحمن کا ذکر نہیں کیا اور خوشبو کے بارے میں یہ کہا ہے (کہ وہ خوشبو لگائے) اگر چہ وہ عورتوں کی خوشبو میں سے ہو (یعنی خوشبو جس کی رنگت ظاہر اور بو مخفی ہو)۔

292۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ حِبِّي حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنِي أَوْسُ بْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنْ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ مَنْ غَسَلَ رَأْسَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ

حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے جمعہ کے دن بیوی پر غسل زوجیت کے سبب غسل لازم کیا اور خود بھی غسل کیا پھر اول وقت میں نماز جمعہ کے لیے آیا اور پہلے خطبہ کو پالیا، پیدل چل کر آیا سوار نہ ہوا، امام کے قریب بیٹھا اور خطبہ توجہ سے سنا اور کوئی لغو گفتگو نہ کی تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلے سال بھر روزے رکھنے اور قیام کرنے کے عمل کی مثل اجر ہے۔

حضرت اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن اپنے سر کو اچھی طرح دھویا اور غسل کیا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

293۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِيبِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ لَهَا وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ثُمَّ لَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ وَلَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا وَمَنْ لَغَا وَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ كَانَتْ لَهُ ظُهْرًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اپنی بیوی کی خوشبو میں سے کچھ خوشبو لگائی اگر اس کے پاس ہو اور اپنے اچھے کپڑے پہنے پھر لوگوں کی گردنوں کو نہ پھلانگا اور وعظ ونصیحت کے وقت کوئی لغو گفتگو نہ کی تو یہ دو جمعوں کے درمیان ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور جس نے لغو گفتگو کی اور لوگوں کی گردنوں کو پھلانگا تو یہ جمعہ اس کے لیے فقط ظہر ہے (یعنی اس کا اجر ظہر کی نماز کی مثل ہے)۔

فائدہ: یہ روایات اس پر دال ہیں کہ اگر جمعہ کے دن طہارت ونظافت کا پورا اہتمام کر کے نماز جمعہ کے لیے جایا جائے اور مسجد میں جہاں جگہ میسر آجائے وہیں بیٹھا جائے اور بغیر کوئی لغو بات کیے خطبہ پورے انہماک اور آداب کے ساتھ سنا جائے تو یہ دو جمعوں کے مابین ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے۔

294۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ چار چیزوں کے سبب غسل کرتے تھے: غسل جنابت، جمعۃ المبارک کے دن، پچھنے لگوانے کے سبب اور میت کو غسل دینے کے سبب۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

295۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ مَكْحُولًا عَنْ هٰذَا الْقَوْلِ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ فَقَالَ غَسَّلَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ[1] جَسَدَهُ

حضرت علی بن حوشب نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے اس ارشاد ''غسل واغتسل'' کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا (اس کا معنی ہے) اس نے اپنے سر اور جسم کو اچھی طرح دھویا۔

296۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ غَسَّلَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ جَسَدَهُ

حضرت سعید بن عبدالعزیز نے اس ارشاد ''غسل واغتسل'' کے بارے میں فرمایا: اس نے اپنے سر کو اچھی طرح دھویا اور پھر اپنے سارے بدن کو دھویا۔

297۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا پھر جمعہ کی نماز کے لیے چلا گیا تو گویا اس نے ایک اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری ساعت میں گیا گویا اس نے ایک گائے کی قربانی کی اور جو تیسری ساعت میں گیا گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا قربانی کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا تو گویا اس نے مرغی قربانی کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا تو گویا اس نے انڈے کی قربانی کی (یعنی اس ترتیب سے اس کے لیے اجر وثواب ہوگا) اور جب امام خطبہ کے لیے نکلے تو فرشتے وہاں حاضر ہو کر ذکر اور نصائح سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کی نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بروقت اہتمام کر کے آنا زیادہ اجر وثواب کا سبب ہے۔ اور کاہلی وسستی اجر میں نقصان کا سبب ہے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (غسل جمعہ چھوڑنے کی رخصت کا بیان)

298۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ مُهَّانَ أَنْفُسِهِمْ فَيَرُوحُونَ إِلَى الْجُمُعَةِ بِهَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگ اپنے مشقت آمیز کاموں میں مشغول ہوتے تھے اور پھر اپنی اسی حالت میں جمعہ کی طرف چل پڑتے تھے۔ تو انہیں کہا گیا: اگر تم غسل کر لیتے (تو یہ افضل اور پسندیدہ ہوتا)۔

1۔ ایک نسخہ میں وَغَسَلَ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

299۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُودِينَ يَلْبَسُونَ الصُّوفَ وَيَعْمَلُونَ عَلَى ظُهُورِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيشٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الصُّوفِ حَتَّى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ آذَى بِذَلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم تِلْكَ الرِّيحَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمَ فَاغْتَسِلُوا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوا غَيْرَ الصُّوفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِي كَانَ يُؤْذِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل عراق میں سے کچھ لوگ آئے اور کہا: اے ابن عباس! کیا آپ جمعہ کے دن غسل کو واجب جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، البتہ یہ بدن کے لیے زیادہ طہارت اور پاکیزگی کا سبب ہے اور ثواب میں غسل کرنے والے کے لیے بہتر اور افضل ہے اور جو کوئی غسل نہ کرے تو اس پر واجب نہیں ہے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ غسل کیسے شروع ہوا؟ لوگ تنگ دستی کے سبب محنت اور مشقت کرتے تھے۔ اونی لباس پہنتے تھے اور اپنی پشتوں پر بوجھ اٹھاتے تھے۔ ان کی مسجد تنگ تھی۔ اس کی چھت بالکل قریب تھی۔ وہ صرف کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں وغیرہ سے بنی ہوئی تھی۔ پس ایک دن رسول اللہ علیہ السلام سخت گرم دن میں نکلے اور لوگ اونی لباس میں پسینے سے شرابور تھے یہاں تک کہ ان سے ایسی بدبو اٹھنے لگی جو ان میں سے ایک دوسرے کے لیے اذیت کا باعث اور تکلیف دہ تھی۔ پس جب رسول اللہ علیہ السلام نے اس ہوا کو پایا تو فرمایا: اے لوگو! جب یہ دن (یوم جمعہ) ہو تو غسل کیا کرو اور تم میں سے جو بھی اچھی خوشبو یا تیل پائے تو لگایا کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے خوشحالی عطا فرمائی اور لوگ اون کے علاوہ دوسرا لباس پہننے لگے اور کام کرنے کے لیے غلام اور کنیزیں میسر آ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی مسجد کی وسعت عطا فرمائی اور پسینے کی بدبو جو ان میں سے بعض کے لیے باعث اذیت تھی وہ ختم ہو گئی (لہٰذا اب غسل کرنا افضل ہے اور نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں)۔

300۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے وضو کیا تو بہتر اور اچھا ہے لیکن جس نے غسل کیا تو وہ افضل ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فَيُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ

اس آدمی کا بیان جو اسلام لایا تو اسے غسل کا حکم دیا جائے گا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

301۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَغَرُّ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أُرِيدُ الْإِسْلَامَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں اسلام لانے کے ارادہ سے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے بیری کے پتے ملے پانی کے ساتھ غسل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

302۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ عُثَيْمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ قَدْ أَسْلَمْتُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ يَقُولُ احْلِقْ قَالَ وَأَخْبَرَنِي آخَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِآخَرَ مَعَهُ أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتَتِنْ

حضرت ابن جریج نے بیان کیا ہے کہ مجھے عثیم بن کلیب عن ابیہ عن جدہ کی جانب سے خبر دی گئی کہ وہ (عثیم کے دادا) حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: اپنے سے کفر کے بال اتار دے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے سر وغیرہ منڈا دیا اور ایک دوسرے نے مجھے خبر دی ہے کہ حضور ﷺ نے اس کے ساتھ دوسرے آدمی کو فرمایا: اپنے آپ سے کفر کے بال اتار دے اور ختنہ کر لے۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَغْسِلُ ثَوْبَهَا الَّذِي تَلْبَسُهُ فِي حَيْضِهَا

عورت جو لباس ایام حیض میں پہنتی ہے اسے دھونے کا بیان

303۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَتْنِي أُمُّ الْحَسَنِ يَعْنِي جَدَّةَ أَبِي بَكْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ الْحَائِضِ يُصِيبُ ثَوْبَهَا الدَّمُ قَالَتْ تَغْسِلُهُ فَإِنْ لَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ فَلْتُغَيِّرْهُ بِشَيْءٍ مِنْ صُفْرَةٍ قَالَتْ وَلَقَدْ كُنْتُ أَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ثَلَاثَ حِيَضٍ جَمِيعًا لَا أَغْسِلُ لِي ثَوْبًا

حضرت معاذہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسی حائضہ کے بارے میں پوچھا جس کے کپڑوں کو خون لگ جاتا ہے کہ وہ کیا کرے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ کپڑے کو دھو ڈالے اور اگر اس کا نشان ختم نہ ہو تو پھر اسے کسی زرد شے کے ساتھ تبدیل کر دے۔ مزید آپ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس مسلسل تین تین حیض آتے تھے اور میں اپنا کپڑا نہیں دھوتی تھی (اس لیے کہ آپ اپنی نظافت وصفائی کا اتنا اہتمام کرتی تھیں کہ کپڑے داغدار نہ ہوتے تھے)۔

304۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ يَذْكُرُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ فَإِنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ بَلَّتْهُ بِرِيقِهَا ثُمَّ قَصَعَتْهُ بِرِيقِهَا

حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم میں سے ہر ایک کے پاس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

صرف ایک کپڑا ہوتا جس میں وہ ایام حیض گزارتی تھی۔ اگر اسے کہیں خون لگ جاتا تو وہ اسے اپنے لعاب کے ساتھ تر کرتی اور پھر اسے ناخن کے ساتھ کھرچ ڈالتی۔

305۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَدْ كَانَ يُصِيبُنَا الْحَيْضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَتَلْبَثُ إِحْدَانَا أَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَطَّهَّرُ فَتَنْظُرُ الثَّوْبَ الَّذِي كَانَتْ تَقْلِبُ فِيهِ فَإِنْ أَصَابَهُ دَمٌ غَسَلْنَاهُ وَصَلَّيْنَا فِيهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَرَكْنَاهُ وَلَمْ يَمْنَعْنَا ذَلِكَ مِنْ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِ وَأَمَّا الْمُمْتَشِطَةُ فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَكُونُ مُمْتَشِطَةً فَإِذَا اغْتَسَلَتْ لَمْ تَنْقُضْ ذَلِكَ وَلَكِنَّهَا تَحْفِنُ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ فَإِذَا رَأَتِ الْبَلَلَ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ دَلَكَتْهُ ثُمَّ أَفَاضَتْ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهَا

حضرت بکار بن یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ میری دادی نے مجھے یہ بتایا کہ وہ حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو وہاں قریش میں سے ایک عورت نے حیض والے کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ علیہ السلام کے عہد میں ہمیں حیض آتا تھا اور ہم میں سے کوئی اپنے ایام حیض میں ٹھہری رہتی تھی پھر وہ پاک ہوتی تو اپنے اس کپڑے کو غور سے دیکھتی جسے اس نے ان ایام میں پہنے رکھا۔ پس اگر اسے خون لگا ہوتا تو ہم اسے دھو ڈالتیں اور اس میں نماز پڑھ لیتیں اور اگر اسے کوئی شے نہ لگی ہوتی تو ہم اسے چھوڑ دیتیں اور کوئی شے بھی ہمارے لیے اس میں نماز پڑھنے کے مانع نہ ہوتی۔ رہی وہ عورت جس کے بال گوندھے ہوئے ہوں تو ہم میں سے جس کسی کے بال گوندھے ہوئے ہوتے تھے جب وہ غسل کرتی تو وہ اپنی مینڈھیوں کو نہ کھولتی۔ البتہ اپنے سر میں دونوں ہاتھوں کے ساتھ تین بار پانی ڈالتی اور جب وہ دیکھتی کہ پانی کی تری بالوں کی جڑوں تک پہنچ چکی ہے تو وہ اسے رگڑ دیتی اور پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہا دیتی۔

306۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَيْفَ تَصْنَعُ إِحْدَانَا بِثَوْبِهَا إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ أَتُصَلِّي فِيهِ قَالَ تَنْظُرُ فَإِنْ رَأَتْ فِيهِ دَمًا فَلْتَقْرُصْهُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ وَلْتَنْضَحْ مَا لَمْ تَرَ وَلْتُصَلِّ فِيهِ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک عورت کو سنا وہ حضور نبی کریم علیہ السلام سے سوال کرنے لگی: ہم میں سے کوئی جب طہر اور پاکیزگی کو دیکھ لے تو وہ اپنے کپڑے کے ساتھ کیا کرے؟ کیا وہ اس میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اچھے طریقے سے اپنے کپڑے کو دیکھے گی۔ اگر اس میں وہ خون دیکھ لے تو اس پر پانی وغیرہ کوئی شے ڈال کر اوپر سے کھرچ دے اور اگر کچھ دیکھے تو اس پر پانی چھڑک دے اور اس میں نماز پڑھے۔

307۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ إِذَا أَصَابَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ لِتُصَلِّ حَدَّثَنَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ حُتِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِيهِ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کا کیا خیال ہے ہم میں سے کسی کے بارے میں کہ جب اس کے کپڑوں پر خون حیض لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے کپڑوں کو جب حیض کا خون لگ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے کرچ دے پھر پانی کے ساتھ دھوڈالے پھر اس میں نماز پڑھتی رہے۔

308۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْحَدَّادُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ تَقُولُ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ قَالَ حُكِّيهِ بِضِلْعٍ وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

حضرت عدی بن دینار نے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت ام قیس بنت محصن کو کہتے سنا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس خون حیض کے بارے پوچھا جو کپڑے کے ساتھ لگ جاتا ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کسی لکڑی وغیرہ کے ساتھ کھرچ دے اور اسے بیری کی پتوں سے ابلے ہوئے پانی کے ساتھ دھوڈال۔

309۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ كَانَ يَكُونُ لِإِحْدَانَا الدِّرْعُ فِيهِ تَحِيضُ قَدْ تُصِيبُهَا الْجَنَابَةُ ثُمَّ تَرَى فِيهِ قَطْرَةً مِنْ دَمٍ فَتَقْصَعُهُ بِرِيقِهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم میں سے کسی کے پاس کبھی ایک قمیص ہوتی تھی، اس میں حیض کے ایام گزارتی اور اس میں جنابت بھی لاحق ہوتی پھر وہ اس میں خون کا لگا ہوا قطرہ دیکھتی تو اسے اپنے لعاب کے ساتھ کھرچ دیتی۔

310۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ يَسَارٍ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ وَأَنَا أَحِيضُ فِيهِ فَكَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ إِذَا طَهُرْتِ فَاغْسِلِيهِ ثُمَّ صَلِّي فِيهِ فَقَالَتْ فَإِنْ لَمْ يَخْرُجِ الدَّمُ قَالَ يَكْفِيكِ غَسْلُ الدَّمِ وَلَا يَضُرُّكِ أَثَرُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خولہ بنت یسار نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میرے پاس نہیں ہے سوائے ایک کپڑے کے اس میں میں حیض کے ایام گزارتی ہوں تو میں اس کے ساتھ کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو پاک ہوجائے تو اس کو دھوڈال پھر اس میں نماز پڑھ۔ عرض کی: اگر اس سے خون نہ نکلے؟ فرمایا: صرف خون کو دھو دینا تیرے لیے کافی ہے اور اس کا داغ نقصان دہ نہیں ہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُصِيبُ أَهْلَهُ فِيهِ

ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان جس میں اہلیہ کے ساتھ مجامعت کرے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

311۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بہن ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ اس کپڑے میں نماز پڑھتے ہیں جس میں آپ ان سے مجامعت کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں جبکہ آپ ﷺ اس میں کوئی نجاست نہ دیکھیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي شُعُرِ النِّسَاءِ

عورتوں کے بدن کے ساتھ لگنے والے کپڑوں میں نماز پڑھنے کا بیان

312۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي فِي شُعُرِنَا أَوْ فِي لُحُفِنَا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ شَكَّ أَبِي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ ہمارے جسموں کے ساتھ لگے ہوئے کپڑوں یا ہماری چادروں میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ عبید اللہ نے کہا: اس میں میرے باپ معاذ کو شک ہوا۔

313۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يُصَلِّي فِي مَلَاحِفِنَا قَالَ حَمَّادٌ وَسَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي صَدَقَةَ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي وَقَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ زَمَانٍ وَلَا أَدْرِي مِمَّنْ سَمِعْتُهُ وَلَا أَدْرِي أَسَمِعْتُهُ مِنْ ثَبْتٍ أَوْ لَا فَسَلُوا عَنْهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ہماری اوپر اوڑھنے والی چادروں میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

حماد نے کہا ہے کہ میں نے سعید بن ابی صدقہ سے سنا ہے، اس نے کہا ہے کہ میں نے محمد بن سیرین سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا اور کہا: میں نے اسے کتنے زمانے سے سن رکھا ہے اور میں نہیں جانتا کہ میں نے اسے کس سے سنا ہے اور نہ یہ جانتا ہوں کہ میں نے اسے کسی ثقہ اور ثبت راوی سے سنا ہے یا نہیں۔ پس تم اس کے بارے میں میرے سوا کسی اور سے سوال کرو۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (اس میں رخصت کا بیان)

314۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى وَعَلَيْهِ مِرْطٌ وَعَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ مِنْهُ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ عَلَيْهِ

حضرت ابو اسحاق شیبانی نے حضرت عبد اللہ بن شداد سے حدیث سنی ہے اور وہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے نماز پڑھی درآنحالیکہ آپ وہ چادر لئے ہوئے تھے جس کا کچھ حصہ آپ کی زوجہ محترمہ پر تھا اور وہ حائضہ تھی اور آپ علیہ السلام نماز پڑھتے رہے حالانکہ وہی چادر آپ پر تھی۔

315۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي بِاللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ لِي وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رات کے وقت رسول اللہ علیہ السلام نماز پڑھتے تھے حالانکہ میں آپ علیہ السلام کے پہلو میں ہوتی اور حائضہ ہوتی اور جو چادر مجھ پر ہوتی وہی بعض آپ علیہ السلام پر ہوتی تھی۔

فائدہ: دونوں روایات اس پر دال ہیں کہ اگر ایک ہی کپڑے کا کچھ حصہ نمازی پر ہو اور کچھ حصہ پہلو میں پڑی ہوئی حائضہ عورت پر ہو تو اس کے ساتھ نماز جائز ہوتی ہے اور شیخ محی الدین نے شرح صحیح مسلم میں کہا ہے کہ اگر نمازی کے پہلو میں عورت پڑی ہوئی ہو تو یہ نماز کے باطل ہونے کا سبب نہیں اور یہی روایات اس پر دلیل ہیں (عینی صفحہ 195)۔

بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ (کپڑے کے ساتھ منی لگ جانے کا بیان)

316۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ عَائِشَةَ رضی الله عنها فَاحْتَلَمَ فَأَبْصَرَتْهُ جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ وَهُوَ يَغْسِلُ أَثَرَ الْجَنَابَةِ مِنْ ثَوْبِهِ أَوْ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْأَعْمَشُ كَمَا رَوَاهُ الْحَكَمُ

حضرت ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے تو انہیں احتلام ہو گیا، تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کنیز نے انہیں دیکھ لیا کہ وہ اپنے کپڑے سے جنابت کے اثر کو دھو رہے ہیں، یا اپنا کپڑا دھو رہے ہیں۔ تو اس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو آگاہ کر دیا۔ تو آپ نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں رسول اللہ علیہ السلام کے کپڑے سے اسے کھرچ ڈالتی تھی۔

317۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَيُصَلِّي فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَافَقَهُ مُغِيرَةُ وَأَبُو مَعْشَرٍ وَوَاصِلٌ

حضرت اسود سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ علیہ السلام کے کپڑے سے منی کو کھرچ ڈالتی تھی اور پھر آپ اس میں نماز پڑھ لیتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مغیرہ، ابو معشر اور واصل نے روایت میں انہی سے موافقت کی ہے۔

فائدہ: منی کے بارے علماء کے مابین اختلاف ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ منی نجس ہے۔ جبکہ امام شافعی نے کہا ہے کہ یہ طاہر ہے پھر اسے صاف کرنے کے بارے میں امام اعظم ابوحنیفہ نے فرمایا ہے کہ اگر منی خشک ہو تو اسے کھرچ دیا جائے اور اگر تر ہو تو اسے دھو ڈالا جائے۔ امام احمد سے بھی ایک روایت اسی طرح ہے جبکہ امام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مالک کے نزدیک ہر صورت میں دھونا لازم ہے۔ واللہ اعلم۔

318۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ يَعْنِي ابْنَ أَخْضَرَ الْمَعْنَى وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ ثُمَّ أَرَى[1] فِيهِ بُقْعَةً أَوْ بُقَعًا

حضرت عمرو بن میمون بن مہران نے کہا: میں نے حضرت سلیمان بن یسار کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ فرماتی ہیں: بلاشبہ آپ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی دھوڈالتی تھیں پھر آپ کے کپڑے میں دھونے کا ایک یا کئی نشان دکھائی دیتے تھے۔

بَابُ بَوْلِ الصَّبِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ (کپڑے کے ساتھ بچے کا پیشاب لگ جانے کا بیان)

319۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

حضرت ام قیس بنت محصن سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی۔ اس کے ساتھ اس کا کم سن بچہ تھا جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا۔ اس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے پانی منگایا اور اس پر چھڑک دیا اور اسے دھویا نہیں۔

320۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَالرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوسَ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضى الله عنهما فِي حِجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَالَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَأَعْطِنِي إِزَارَكَ حَتَّى أَغْسِلَهُ قَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ

حضرت لبابہ بنت حارث نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی گود میں تھے۔ تو آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا، تو میں نے عرض کی: آپ دوسرے کپڑے پہن لیجیے اور اپنی چادر مجھے عطا فرمایئے تاکہ میں اسے دھو ڈالوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بچی کے پیشاب کے سبب کپڑا دھویا جاتا ہے اور بچے کے پیشاب کے سبب صرف پانی چھڑک دیا جاتا ہے۔

321۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِي قَفَاكَ فَأُوَلِّيهِ قَفَايَ فَأَسْتُرُهُ بِهِ فَأُتِيَ بِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ رضى الله عنهما فَبَالَ عَلَى صَدْرِهِ

1۔ ایک نسخہ میں آراہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَجِئْتُ أَغْسِلُهُ فَقَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ قَالَ عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ أَبُو الزَّعْرَاءِ قَالَ هَارُونُ بْنُ تَمِيمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْأَبْوَالُ كُلُّهَا سَوَاءٌ

حضرت ابو سمح نے بیان کیا ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت کی سعادت حاصل کرتا اور جب آپ ﷺ غسل کرنے کا ارادہ فرماتے تھے تو ارشاد فرماتے تھے: اپنی پیٹھ میری طرف پھیر دے۔ پس میں اپنی پشت آپ ﷺ کی طرف پھیر دیتا اور اس کے ساتھ آپ کو پردہ مہیا کرتا۔ پس ایک مرتبہ حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کو لایا گیا تو انہوں نے آپ ﷺ کے سینہ اطہر پر پیشاب کر دیا تو میں اسے دھونے کے لیے بڑھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بچی کے پیشاب کے سبب کپڑا دھویا جاتا ہے اور بچے کے پیشاب کے سبب صرف پانی چھڑک دیا جاتا ہے۔ عباس نے کہا ہے کہ ہمیں یحییٰ بن ولید نے یہ حدیث بیان کی ہے اور ابوداؤد نے کہا ہے کہ وہ ابوالزعراء ہیں۔ ہارون بن تمیم نے حسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: تمام کے تمام پیشاب (حکم میں) برابر ہیں۔

322۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا لَمْ يَطْعَمْ زَادَ قَالَ قَتَادَةُ هَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بچی کا پیشاب دھویا جائے گا اور بچے کے پیشاب کے سبب پانی چھڑکا جائے گا جب تک کہ وہ کھانا نہ کھائے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی اور اس میں یہ ذکر نہیں کیا جب تک وہ کھانا نہ کھائے اور معاذ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت قتادہ نے فرمایا: یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک کہ وہ دونوں کھانا نہ کھائیں۔ پھر جب وہ کھانا کھالیں تو بچی اور بچے دونوں کا پیشاب دھویا جائے گا۔

323۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا أَبْصَرَتْ أُمَّ سَلَمَةَ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ فَإِذَا طَعِمَ غَسَلَتْهُ وَكَانَتْ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ

حضرت حسن (البصری) نے اپنی ماں (خیرہ) سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکتی ہیں جب تک وہ کھانا نہ کھائے اور جب کھانے لگے تو اسے دھو ڈالتی ہیں اور بچی کے پیشاب کو دھوتی ہیں۔

بَابُ الْأَرْضِ يُصِيبُهَا الْبَوْلُ (اس زمین کا بیان جس پر پیشاب ہوا ہو)

324۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَابْنُ عَبْدَةَ فِي آخَرِينَ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فَصَلَّى قَالَ ابْنُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَبْدَةَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَأَسْرَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ صُبُّوا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ قَالَ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ صَلَّى أَعْرَابِيٌّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ خُذُوا مَا بَالَ عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ فَأَلْقُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى مَكَانِهِ مَاءً قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ مُرْسَلٌ ابْنُ مَعْقِلٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا درآنحالیکہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ابن عبدہ نے کہا: اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور پھر کہا: اے اللہ! مجھ پر اور محمد مصطفی ﷺ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر۔ حضور نبی کریم ﷺ نے سنا تو فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کی وسیع (رحمت) کو تنگ کر دیا ہے۔ پھر وہ (تھوڑی دیر بھی) نہ ٹھہرا کہ اس نے مسجد کے کونے میں پیشاب کر دیا۔ پس اسے روکنے کے لیے لوگ جلدی سے اس کی جانب بڑھے لیکن آپ ﷺ نے انہیں منع فرمایا اور فرمایا: بلاشبہ تم آسانی بہم پہنچانے کے لیے بھیجے گئے ہو نہ کہ تنگی اور دشواری کے لیے تمہیں بھیجا گیا ہے۔ تم اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ عبدالملک یعنی ابن عمیر، عبداللہ بن معقل بن مقرن سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آگے مذکورہ واقعہ بیان کیا۔ اس میں کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہاں پر اس نے پیشاب کیا ہے وہاں سے مٹی لے کر پھینک دو اور اس جگہ پر پانی بہا دو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ روایت مرسل ہے کیونکہ ابن معقل نے حضور نبی کریم ﷺ کو نہیں پایا۔

بَابٌ فِي طُهُورِ الْأَرْضِ إِذَا يَبِسَتْ (زمین پاک ہونے کا بیان جب وہ خشک ہو جائے)

325۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكُنْتُ فَتًى شَابًّا عَزَبًا وَكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے، فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مقدس میں مسجد میں رات گزارتا تھا اور میں غیر شادی شدہ، انتہائی قوی اور مضبوط جوان تھا۔ کتے مسجد میں آتے جاتے اور پیشاب کرتے تھے اور وہ لوگ اس پر پانی وغیرہ کوئی چیز نہیں چھڑکتے تھے۔

بَابٌ فِي الْأَذَى يُصِيبُ الذَّيْلَ (دامن کے ساتھ نجاست لگ جانے کا بیان)

326۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ام ولد سے روایت ہے کہ اس نے ام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اور کہا: میں ایک عورت ہوں، میں اپنا دامن لمبا رکھتی ہوں اور محل نجاست میں بھی گزر ہوتا ہے۔ تو حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نجاست سے بعد والی پاکیزہ جگہ اسے پاک کر دیتی ہے۔

327۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لَنَا طَرِيقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا قَالَ أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهَذِهِ بِهَذِهِ

بنی عبدالاشہل کی ایک عورت نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہمارا راستہ انتہائی بدبودار اور غلیظ ہے، ہمیں کیا کرنا چاہیے جب ہم پر بارش برستی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس کے بعد بھی راستہ ہے جو اس کی نسبت صاف اور پاکیزہ ہے؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پس یہ پاکیزہ راستہ اس غلیظ راستہ کا بدل ہے۔

بَابٌ فِي الْأَذَى يُصِيبُ النَّعْلَ (نجاست جب جوتے کو لگ جائے تو اس کا بیان)

328۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ ح وحَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي ح وحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ الْمَعْنَى قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذَى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُورٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ يَعْنِي الصَّنْعَانِيَّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ إِذَا وَطِئَ الْأَذَى بِخُفَّيْهِ فَطَهُورُهُمَا التُّرَابُ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَائِذٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَيْضًا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنا جوتا پہن کر نجاست پر چلے تو بلاشبہ مٹی اس کے لیے باعث طہارت و پاکیزگی ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ہم معنی روایت حضور نبی کریم ﷺ سے بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب چلتے ہوئے کسی کے خفین کے ساتھ نجاست لگ جائے تو ان کے لیے سبب طہارت و پاکیزگی مٹی ہے۔

حضرت سعید بن ابی سعید نے حضرت قعقاع بن حکیم سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ نے رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ الْإِعَادَةِ مِنَ النَّجَاسَةِ تَكُونُ فِي الثَّوْبِ

کپڑے کے ساتھ لگی ہوئی نجاست کے سبب نماز کے اعادہ کا بیان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

329۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَتْنَا أُمُّ يُونُسَ بِنْتُ شَدَّادٍ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي حَمَاتِي أُمُّ جَحْدَرٍ الْعَامِرِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَعَلَيْنَا شِعَارُنَا وَقَدْ أَلْقَيْنَا فَوْقَهُ كِسَاءً فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَخَذَ الْكِسَاءَ فَلَبِسَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ هَذِهِ لُمْعَةٌ مِنْ دَمٍ فَقَبَضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى مَا يَلِيهَا فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ مَصْرُورَةً فِي يَدِ الْغُلَامِ فَقَالَ اغْسِلِي هَذِهِ وَأَجِفِّيهَا ثُمَّ أَرْسِلِي بِهَا إِلَيَّ فَدَعَوْتُ بِقَصْعَتِي فَغَسَلْتُهَا ثُمَّ أَجْفَفْتُهَا فَأَحَرْتُهَا إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهِيَ عَلَيْهِ

حضرت ام جحدر العامریہ نے کہا کہ اس نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کپڑے کے ساتھ لگے ہوئے خون حیض کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھی اور ہم پر ہمارے شعار (وہ کپڑے جو بدن کے ساتھ لگے ہوتے ہیں) بھی تھے اور کبھی کبھار ہم اس کے اوپر چادر ڈال لیتے۔ پس ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی چادر اٹھائی اور اسے پہن لیا۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر آپ بیٹھ گئے۔ تو ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ یہ خون کا داغ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے آس پاس سے اسے پکڑ لیا اور پھر اسے اکٹھا کر کے غلام کے ہاتھ میری طرف بھیج دیا اور فرمایا کہ اسے دھو کر خشک کرو اور پھر اسے میری طرف بھیج دو۔ چنانچہ میں نے پانی کا اپنا پیالہ منگایا اور اسے دھو ڈالا پھر اسے خشک کیا اور پھر آپ ﷺ کی طرف لوٹا دیا۔ پس رسول کریم ﷺ دوپہر کے وقت تشریف لائے اور وہی چادر آپ اپنے اوپر لیے ہوئے تھے۔

بَابُ الْبُصَاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ (کپڑے کے ساتھ تھوک لگ جائے تو حکم)

330۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَزَقَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي ثَوْبِهِ وَحَكَّ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمِثْلِهِ

حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے کپڑے میں لعاب ڈالا اور کپڑے کو آپس میں رگڑ دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی حضور نبی کریم ﷺ سے اس کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصَّلَاةِ (نماز کا بیان)

بَابُ فَرْضِ الصَّلَاةِ (نماز کی فرضیت کا بیان)

331۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الصَّدَقَةَ قَالَ فَهَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ بِإِسْنَادِهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل نجد میں سے ایک آدمی آیا۔ اس کے سر کے بال پراگندہ تھے۔ اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی اور جو کچھ وہ کہتا تھا سمجھا نہیں جا سکتا تھا، یہاں تک کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا اور آپ سے ارکان اسلام کے بارے میں سوال کرنے لگا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دن رات میں پانچ نمازیں ہیں۔ اس نے عرض کی: کیا ان کے سوا بھی مجھ پر ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تو نفل پڑھے۔ فرمایا: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے رمضان المبارک کے روزوں کا ذکر کیا۔ تو اس نے عرض کی: کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ تو نفل روزے رکھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے زکوٰۃ کا ذکر کیا۔ پھر اس نے عرض کی: کیا مجھ پر اس کے سوا بھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تو نفل صدقہ ادا کرے۔ راوی نے کہا: وہ آدمی واپس مڑا اور آنحالیکہ وہ کہہ رہا تھا: قسم بخدا! نہ میں اس پر زیادتی کروں گا اور نہ ہی اس میں کمی کروں گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فلاح پا گیا اگر اس نے سچ کہا ہے۔

ابو سہیل نافع بن مالک بن ابی عامر نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے باپ کی قسم! وہ فلاح پا گیا اگر اس نے سچ کہا۔ اس کے باپ کی قسم! وہ جنت میں داخل ہو گیا اگر اس نے سچ کہا ہے۔

فائدہ: حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا سائل کو فلاح و کامرانی اور دخول جنت کی بشارت دینا اس پر شاہد عادل ہے کہ اگر آدمی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اخلاص نیت کے ساتھ حق بندگی ادا کرے اور احکام شرعیہ پر عمل پیرا رہے تو دونوں جہان میں کامیابی اس کے قدم چومے گی اور وہ بالیقین اپنے معاشرے اور قوم کے لیے نفع بخش ثابت ہوگا۔ ابن رسلان نے فلاح کا مفہوم بیان کرتے ہوئے کہا ہے:

الفلاح هو الفوز وقيل هو اسم لاربعة اشياء وبقاء بلا فناء وغناء بلا فقر وعز بلا ذل وعلم بلا جهل

بَابٌ فِي الْمَوَاقِيتِ (نماز کے اوقات کا بیان)

332۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ فُلَانِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْعَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِي يَعْنِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل امین علیہ السلام نے کعبہ معظمہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کرائی۔ پس انہوں نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جبکہ سورج ڈھل گیا اور ابھی اس کی مقدار تسمے کے برابر تھی اور عصر کی نماز پڑھائی جبکہ سایہ ایک مثل ہوا تھا اور مغرب کی نماز پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور عشاء کی نماز پڑھائی جب شفق غروب ہوا اور فجر کی نماز پڑھائی جبکہ روزے دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے اور جب دوسرا دن ہوا تو انہوں نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جبکہ سایہ ایک مثل تھا اور عصر کی نماز پڑھائی جبکہ سایہ دو مثل تھا اور مغرب کی نماز پڑھائی جب روزے دار روزہ افطار کرتا ہے اور عشاء کی نماز پڑھائی جبکہ رات کا تیسرا حصہ گزر چکا تھا اور صبح کی نماز پڑھائی اور اسے خوب روشن کیا پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے محمد ﷺ! یہ آپ سے پہلے آنے والے انبیاء علیہم السلام کا وقت نماز ہے اور نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔

333۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَأَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ أَخْبَرَ مُحَمَّدًا ﷺ بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حِينَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَأْتِي ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْرَى فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ التَّغْلِيسَ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ يَعُدْ إِلَى أَنْ يُسْفِرَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَعْمَرٌ وَمَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الْوَقْتَ الَّذِي صَلَّى فِيهِ وَلَمْ يُفَسِّرُوهُ وَكَذَلِكَ أَيْضًا رَوَى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَحَبِيبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عُرْوَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْمَرٍ وَأَصْحَابِهِ إِلَّا أَنَّ حَبِيبًا لَمْ يَذْكُرْ بَشِيرًا وَرَوَى وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقْتَ الْمَغْرِبِ قَالَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ يَعْنِي مِنَ الْغَدِ وَقْتًا وَاحِدًا وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ يَعْنِي مِنَ الْغَدِ وَقْتًا وَاحِدًا وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مِنْ حَدِيثِ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت اسامہ بن زید لیثی سے روایت ہے کہ حضرت ابن شہاب نے انہیں بتایا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ منبر پر تشریف فرما تھے اور آپ نے عصر کی نماز میں کسی وجہ سے دیر کر دی۔ تو حضرت عروہ بن زبیر نے انہیں کہا: بلا شبہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور نبی رحمت ﷺ کو نماز کے وقت کے بارے میں مطلع کر دیا۔ تو حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں کہا: اس میں غور کرو جو کہہ رہے ہو۔ تو عروہ نے آپ سے کہا: میں نے بشیر بن ابی مسعود کو سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں: میں نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے مجھے نماز کے وقت کے بارے میں بتایا تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے ان کے ساتھ پڑھی۔ آپ ﷺ اپنی انگلیوں کے ساتھ پانچ نمازیں گنتے رہے۔ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھلتا ہے اور بسا اوقات آپ اسے مؤخر کرتے جب گرمی شدید ہوتی اور میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ عصر کی نماز پڑھاتے تھے درآنحالیکہ سورج زردی میں داخل ہونے سے پہلے ابھی خوب روشن اور بلند ہوتا اور ایک آدمی نماز سے واپس آ کر سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ جاتا تھا اور آپ مغرب کی نماز پڑھاتے تھے جب سورج غروب ہوتا اور عشاء کی نماز پڑھاتے جب افق سیاہ ہو جاتا اور بسا اوقات آپ اسے مؤخر کرتے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں اور آپ ﷺ نے صبح کی نماز ایک بار تاریکی میں پڑھائی اور پھر دوسری بار پڑھائی اور اسے خوب روشن کیا پھر اس کے بعد آپ نماز تاریکی میں پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا اور روشنی کی طرف آپ مراجعت فرما نہیں ہوئے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو زہری سے معمر، مالک، ابن عیینہ، شعیب بن ابی حمزہ اور لیث بن سعد وغیرہم نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اس وقت کا ذکر نہیں کیا جس میں آپ نے نماز پڑھائی اور نہ اس کی تفسیر بیان کی ہے اور اسی طرح

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہشام بن عروہ اور حبیب بن ابی مرزوق نے عروہ سے اسے روایت کیا ہے جیسے معمر اور اس کے ساتھیوں کی روایت ہے مگر حبیب نے بشیر کا ذکر نہیں کیا۔ اور وہب بن کیسان نے حضرت جابر سے اور انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ نے مغرب کی نماز کے وقت کے بارے میں فرمایا کہ جب سورج غروب ہوا تو وہ مغرب کی نماز کے لیے آئے یعنی دوسرے دن یعنی مغرب کا وقت ایک ہی رہا اور اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: پھر انہوں نے دوسرے دن مغرب کی نماز ایک ہی وقت میں پڑھائی اور اسی طرح یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے حدیث حسان بن عطیہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی علیہ السلام سے بھی مروی ہے۔

334۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى رضی الله عنه أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتَّى أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَصَلَّى حِينَ كَانَ الرَّجُلُ لَا يَعْرِفُ وَجْهَ صَاحِبِهِ أَوْ أَنَّ الرَّجُلَ لَا يَعْرِفُ مَنْ إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ حَتَّى قَالَ الْقَائِلُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ أَعْلَمُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ صَلَّى الْفَجْرَ وَانْصَرَفَ فَقُلْنَا أَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَقَدِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ أَوْ قَالَ أَمْسَى وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي الْمَغْرِبِ بِنَحْوِ هَذَا قَالَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى شَطْرِهِ وَكَذَلِكَ رَوَى ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سائل نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے سوال کیا مگر آپ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ آپ علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا، یا انہوں نے نماز فجر کے لیے اقامت کہی جب فجر پھوٹی اور آپ علیہ السلام نے اس وقت نماز پڑھائی جبکہ آدمی اپنے ساتھی کا چہرہ نہیں پہچان سکتا تھا یا آدمی یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے پہلو میں کون ہے؟ پھر آپ علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا تو انہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی جب سورج ڈھلا یہاں تک کہ کہنے والے نے کہا: دن نصف ہو گیا، حالانکہ آپ بہتر اور خوب جانتے ہیں۔ پھر آپ علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے عصر کی نماز کے لیے اقامت کہی حالانکہ سورج ابھی روشن اور بلند تھا اور پھر آپ علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا تو انہوں نے مغرب کی نماز کے لیے اقامت کہی جبکہ سورج غروب ہوا اور آپ علیہ السلام نے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا تو انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اقامت کہی جبکہ شفق غروب ہوا اور جب دوسرا دن آیا تو آپ علیہ السلام نے فجر کی نماز پڑھائی، جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے کہا ۔۔۔ ج طلوع ہو چکا ہے؟ آپ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جس میں پہلے دن عصر کی نماز پڑھائی تھی اور عصر کی نماز

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پڑھائی حالانکہ سورج زردی مائل ہونے کے قریب پہنچ چکا تھا یا سورج شام کے وقت میں داخل ہونے کے قریب تھا اور مغرب کی نماز شفق غروب ہونے سے پہلے پڑھائی اور عشاء کی نماز تقریباً رات کے تیسرے حصہ میں پڑھائی پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ بے شک نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ ابوداؤد نے کہا: اس حدیث کو سلیمان بن موسیٰ نے حضرت عطاء سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور نبی کریم علیہ السلام سے نماز کے بارے میں اسی طرح روایت کیا ہے۔ پھر کہا: پھر آپ علیہ السلام نے عشاء کی نماز پڑھائی۔ بعض نے کہا: رات کے تیسرے حصہ میں اور بعض نے کہا: نصف رات کے وقت۔ اسی طرح اس حدیث کو ابن بریدہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے روایت کیا ہے۔

335۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے حدیث روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ظہر کا وقت تب تک ہے جب تک عصر کا وقت شروع نہ ہو اور عصر کا وقت تب تک ہے جب تک سورج کا رنگ زرد نہ ہو اور مغرب کا وقت تب تک ہے جب تک شفق کی روشنی زائل نہ ہو اور عشاء کا وقت رات کے نصف تک ہے اور فجر کی نماز کا وقت تب تک ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو۔

بَابٌ فِي وَقْتِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَكَيْفَ كَانَ يُصَلِّيهَا

حضور نبی کریم علیہ السلام کی نماز کے وقت کا بیان، آپ کس طرح نماز ادا فرماتے تھے

336۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرًا عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ

حضرت محمد بن عمر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم علیہ السلام کی نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ علیہ السلام سورج ڈھلنے کے فوراً بعد شدید گرمی کے وقت ظہر کی نماز پڑھتے تھے اور آپ عصر کی نماز پڑھتے درآنحالیکہ سورج کی تمازت ابھی شدید ہوتی اور مغرب کی نماز پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا اور آپ علیہ السلام عشاء کی نماز جلدی پڑھتے جب لوگ زیادہ ہوتے اور جب لوگوں کی تعداد کم ہوتی تو آپ دیر سے نماز پڑھتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

337۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَيَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ الْمَغْرِبَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَكَانَ لَا يُبَالِي تَأْخِيرَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَمَا يَعْرِفُ أَحَدُنَا جَلِيسَهُ الَّذِي كَانَ يَعْرِفُهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا اور عصر کی نماز پڑھتے تھے کہ فارغ ہونے کے بعد ہم میں سے کوئی مدینہ طیبہ کی آخری حد تک چلا جاتا اور پھر واپس لوٹ آتا تو ابھی سورج خوب روشن ہوتا اور مغرب کے وقت کے بارے میں بھول گیا ہوں اور آپ ﷺ کبھی عشاء کی نماز سے پہلے سونا اور اس کے بعد باتیں کرنا ناپسند کرتے تھے اور آپ ﷺ صبح کی نماز ایسے وقت میں پڑھاتے تھے کہ ہم میں سے کوئی اپنے ہم نشین کو نہیں پہچان سکتا تھا جسے وہ خوب پہچانتا ہو اور آپ ﷺ فجر کی نماز میں ساٹھ سے سو تک آیات قراءت کرتے تھے۔

بَابٌ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ (ظہر کی نماز کے وقت کا بیان)

338۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصَى لِتَبْرُدَ فِي كَفِّي أَضَعُهَا لِجَبْهَتِي أَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ظہر کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتا تھا اور ایک مشت کنکریاں اٹھا لیتا تاکہ وہ میری ہتھیلی میں ٹھنڈی ہو جائیں۔ گرمی کی شدت کے سبب میں انہیں اپنی پیشانی کی جگہ رکھتا اور ان پر سجدہ کرتا۔

فائدہ: علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ کنکریاں ہاتھ میں لینا اس غرض سے کہ وہ ٹھنڈی ہو جائیں اور پھر انہیں سجدہ کرتے وقت محل سجدہ پر رکھنا عمل قلیل ہے جو مفسد صلاۃ نہیں۔ لہٰذا شدید گرمی کی حالت میں ایسا کرنا مباح ہے۔

339۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَتْ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی نماز کا اندازہ گرمی کے موسم میں تین قدم سے پانچ قدم تک تھا اور سردی کے موسم میں پانچ قدم سے سات قدم تک تھا۔

فائدہ: چونکہ اس دور میں اوقات کا حساب اور ان کی معرفت طلوع و غروب اور دھوپ سائے کے لحاظ سے حاصل کی جاتی تھی اس لیے اس روایت میں یہ سمجھایا جا رہا ہے کہ آپ ﷺ موسم گرما کے آغاز میں نماز ظہر اس وقت ادا فرماتے تھے جبکہ ابھی سایہ تین قدم کے برابر ہوتا تھا۔ لیکن جب گرمی شدید ہو جاتی تو پھر آپ نماز تاخیر سے ادا فرماتے یعنی جب سایہ پانچ قدم تک پہنچ جاتا تب آپ نماز ظہر ادا فرماتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شدید گرمی کی حالت میں نماز تاخیر سے پڑھنی چاہیے۔ واللہ اعلم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

340۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْحَسَنِ هُوَ مُهَاجِرٌ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ الظُّهْرَ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ أَبْرِدْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ

زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہم حضور نبی رحمت ﷺ کے ساتھ تھے۔ پس مؤذن نے ظہر کی اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈا کرلو۔ پھر اس نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈا کرلو۔ آپ نے یہ دوبار یا تین بار فرمایا یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے کو دیکھا پھر فرمایا: بلاشبہ گرمی کی شدت جہنم کی حرارت اور گرمی سے ہے۔ پس جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو۔

341۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ ابْنُ مَوْهَبٍ بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔ اور ابن موہب نے عن الصلوٰۃ کی بجائے بالصلوٰۃ کہا ہے کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی حرارت سے ہے۔

فائدہ: چونکہ گرمی کی شدت باعث اذیت ومشقت ہے بالخصوص جبکہ مسجد خاصے فاصلے پر ہو اور پھر حرارت کی تیزی نماز میں خشوع وخضوع کے لیے بھی رکاوٹ ہے۔ جبکہ نماز کی روح اس میں خشوع وخضوع کا ہونا ہے۔ اس لیے ایسے حالات میں نماز ظہر کو تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

342۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ظہر کی اذان اس وقت کہا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا۔

بَابٌ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ (نماز عصر کے وقت سے متعلقہ احادیث کا بیان)

343۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَالْعَوَالِي عَلَى مِيلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ أَوْ أَرْبَعَةٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَيَاتُهَا أَنْ تَجِدَ حَرَّهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے درآنحالیکہ سورج ابھی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

روشن، بلند اور زندہ ہوتا اور جانے والا عوالیٔ مدینہ کی طرف چلا جاتا تھا حالانکہ سورج ابھی بلند ہوتا (سورج کے زندہ ہونے سے مراد اس کی حرارت اور گرمی کا تیز ہونا ہے)۔

حضرت معمر نے زہری سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عوالی (وہ بستیاں جو مدینہ طیبہ کی بلند زمین پر واقع ہیں) مدینہ طیبہ سے دو یا تین میل کے فاصلے پر ہیں۔ راوی کا بیان ہے: میرا گمان یہ بھی ہے کہ انہوں نے چار میل بھی کہا۔

حضرت خیثمہ سے روایت ہے کہ سورج زندہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ تو اس کی گرمی اور حرارت کو پالے۔

344۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ

حضرت عروہ نے کہا ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے درآنحالیکہ دھوپ (بلند ہو کر ان کے حجرہ سے نکلنے سے پہلے) ابھی ان کے حجرہ میں ہوتی۔

345۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ (اتنے وقت تک) عصر کی نماز مؤخر کرتے تھے جب تک کہ سورج روشن اور صاف رہتا۔

346۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے غزوۂ خندق کے دن فرمایا: انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ یعنی عصر کی نماز سے روکا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے۔ اس کے بارے میں کئی اقوال ذکر کیے گئے ہیں لیکن تین قول معروف ہیں جو امام ترمذی نے ذکر کیے ہیں: (1) اس سے مراد صلوٰۃ عصر ہے۔ یہ احناف اور حنابلہ کا مشہور قول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: وھو قول اکثر العلماء ترمذی میں حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت عبداللہ بن مسعود دونوں سے مرفوعاً یہ مروی ہے۔ (2) اس سے مراد نماز فجر ہے۔ اس کے قائل حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر اور پھر امام شافعی اور امام محمد ہیں۔ (3) اس سے مراد نماز ظہر ہے۔ حضرت زید بن ثابت اور حضرت عائشہ صدیقہ سے یہی مروی ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی ایک روایت اسی کے مطابق ہے۔ واللہ اعلم۔

347۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ رضی اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عنها أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت ابو یونس مولیٰ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے کہا: مجھے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے اپنے لئے مصحف لکھنے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا: جب تو اس آیت پر پہنچے تو مجھے آگاہ کرنا: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى۔ سو جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے آپ کو اطلاع دی تو آپ نے اس طرح مجھے یہ آیت املاء کرائی: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ پھر فرمایا: میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

348۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ الزِّبْرِقَانَ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلَاةً أَشَدَّ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقَالَ إِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ ظہر کی نماز سورج ڈھلنے کے فوراً بعد پڑھتے تھے اور آپ ﷺ کے اصحاب پر اس سے بڑھ کر ثقیل اور بھاری نماز اور کوئی نہیں ہوتی تھی۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى اور فرمایا: بلاشبہ اس سے پہلے بھی دو نمازیں ہیں اور اس کے بعد بھی دو نمازیں ہیں۔

349۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنْ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالیا تو اس نے اس کے (وجوب کو) پالیا اور جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل فجر کی ایک رکعت پالی تحقیق اس نے اسے پالیا۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں احناف کے نزدیک نماز کو پالینے سے مراد نماز کے وقت اور وجوب کو پالینا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی بچہ اس حال میں بالغ ہوا یا کوئی کافر مسلمان ہوا یا کوئی حائضہ عورت حیض سے پاک ہوئی تو اس کے ذمے یہ نماز واجب ہو جائے گی اور اس کی ادائیگی اس پر لازم ہوگی۔ ھکذا قال الامام الطھری۔

350۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ذَكَرْنَا تَعْجِيلَ الصَّلَاةِ أَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ يَجْلِسُ أَحَدُهُمْ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ فَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوْ عَلَى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا

حضرت علاء بن عبدالرحمن نے بیان کیا ہے کہ ہم ظہر کی نماز کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو وہ اٹھ کر عصر کی نماز پڑھنے لگے اور جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے نماز میں جلدی کرنے کا ذکر کیا یا انہوں نے اس کا ذکر کیا اور پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ منافقین کی نماز ہے، وہ منافقین کی نماز ہے، وہ منافقین کی نماز ہے۔ ان میں سے کوئی بیٹھا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج کا رنگ زرد ہوتا ہے اور شیطان کے دوسینگوں کے درمیان یا شیطان کے دوسینگوں پر ہوتا ہے تو وہ اٹھتا ہے اور (کسی بھی پرندے کی طرح) چار ٹھونگیں مارتا ہے (چار رکعتیں انتہائی سرعت اور تیزی کے ساتھ ادا کرتا ہے اور اس میں آداب نماز کا لحاظ نہیں رکھتا) اور اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتا مگر بالکل قلیل۔

351۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أُوتِرَ وَاخْتُلِفَ عَلَى أَيُّوبَ فِيهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وُتِرَ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ وَذَلِكَ أَنْ تَرَى مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الشَّمْسِ صَفْرَاءَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جس کی نماز عصر فوت ہوجاتی ہے تو گویا اسے اس کے اہل و مال سے خالی کر دیا گیا (یعنی اہل وعیال اور مال ومنال برباد ہو گئے)۔ ابوداود نے کہا ہے کہ عبیداللہ بن عمر (القواریری) نے ''وتر'' کی بجائے ''اوتر'' کہا ہے اور ایوب (سختیانی) کی روایت میں اختلاف ہے اور زہری نے سالم، عن ابیہ، عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے ''وتر''۔

ابوعمرو یعنی الاوزاعی نے کہا ہے کہ عصر کی نماز کا ضائع ہونا اور فوت ہونا یہ ہے کہ تو زمین پر سورج کی دھوپ کو زرد دیکھنے لگے (سورج کا رنگ متغیر ہو کر زرد ہوجائے)۔

بَابٌ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ (نماز مغرب کے وقت کا بیان)

352۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَرْمِي فَيَرَى أَحَدُنَا مَوْضِعَ نَبْلِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے پھر ہم تیر پھینکتے تھے تو ہم میں سے ہر کوئی اس کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا (یعنی سورج غروب ہونے کے بعد ابھی روشنی باقی ہوتی)۔

353۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ سَاعَةَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ إِذَا غَابَ حَاجِبُهَا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اسی ساعت میں مغرب کی نماز پڑھتے تھے جس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ساعت سورج غروب ہوتا جونہی اس کا اوپر والا کنارہ (حاجب) غائب ہوتا۔

354۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ غَازِيًا وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمِئِذٍ عَلَى مِصْرَ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ لَهُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ يَا عُقْبَةُ فَقَالَ شُغِلْنَا قَالَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ

حضرت مرثد بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوایوب (خالد بن زید) انصاری رضی اللہ عنہ جہاد کے ارادہ سے آئے۔ ان دنوں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مصر کے حاکم تھے۔ تو انہوں نے نماز مغرب میں دیر کر دی۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان سے کہنے لگے: اے عقبہ! یہ کیسی نماز ہے؟! تو انہوں نے آپ سے کہا: ہم مشغول رہے۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نے سنا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ میری امت ہمیشہ خیر اور بھلائی کے ساتھ رہے گی، یا فرمایا: فطرت پر رہے گی جب تک انہوں نے مغرب کی نماز کو ستاروں کے ظاہر ہونے اور ان کے باہم ملنے تک مؤخر نہ کیا۔

بَابٌ فِي وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ (عشاء کی نماز کے وقت کا بیان)

355۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں لوگوں سے بہتر اور بڑھ کر اس نماز کے وقت یعنی عشاء کے نماز کے وقت کو جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ تیسری رات کا چاند غروب ہونے کے وقت پر نماز پڑھتے تھے۔

356۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَا نَدْرِي أَشَيْءٌ شَغَلَهُ أَمْ غَيْرُ ذَلِكَ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ أَتَنْتَظِرُونَ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَوْلَا أَنْ تَثْقُلَ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم ایک رات عشاء کی نماز کے لیے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرتے رہے۔ پس آپ ﷺ اس وقت ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ رات کا تیسرا حصہ گزر چکا تھا۔ اس کے بعد آئے اور ہم نہیں جانتے کہ کیا کسی شے نے آپ کو مشغول رکھا ہے یا اس کے سوا کوئی اور سبب تھا؟ جس وقت آپ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا: کیا تم اس نماز کا انتظار کر رہے ہو؟ اگر میری امت پر یہ ثقیل اور بھاری نہ ہوتا تو میں اسی ساعت میں انہیں نماز پڑھاتا۔ بعد ازاں آپ نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے نماز کے لیے اقامت کہی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

357۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقُولُ أَبْقَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْعَتَمَةِ فَتَأَخَّرَ حَتَّى ظَنَّ الظَّانُّ أَنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ وَالْقَائِلُ مِنَّا يَقُولُ صَلَّى فَإِنَّا لَكَذَلِكَ حَتَّى خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالُوا لَهُ كَمَا قَالُوا فَقَالَ لَهُمْ أَعْتِمُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فَإِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم صلاۃ العتمہ (عشاء کی نماز) کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کا انتظار کرتے رہے۔ پس آپ ﷺ نے (اس میں) تاخیر کردی یہاں تک کہ گمان کرنے والوں نے یہ گمان کیا کہ آپ باہر تشریف نہیں لائیں گے اور ہم میں سے کوئی یہ کہنے لگا کہ آپ ﷺ نماز پڑھ چکے ہیں۔ ہم اسی کیفیت میں تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو لوگوں نے آپ کو اسی طرح کہا جیسے انہوں نے پہلے کہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نماز کو دیر سے پڑھو کیونکہ تمہیں اس کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے، تم سے قبل کسی امت نے اسے نہیں پڑھا۔

358۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى مَضَى نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ فَأَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَأَخَذُوا مَضَاجِعَهُمْ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَأَخَّرْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف نہ لائے یہاں تک کہ نصف رات گزر چکی تھی اور فرمایا: تم اپنے بیٹھنے کی جگہ بیٹھے رہو۔ پس ہم بیٹھے رہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک لوگ نماز پڑھ چکے اور اپنے بستروں میں چلے گئے اور بلاشبہ تم مسلسل نماز میں رہے جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہے۔ اگر ضعیف کی کمزوری اور بیمار کی بیماری کا خوف نہ ہوتا تو میں یقیناً اس نماز کو نصف رات تک مؤخر کرتا۔

بَابٌ فِي وَقْتِ الصُّبْحِ (صبح کی نماز کے وقت کا بیان)

359۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھاتے تھے اور عورتیں اپنی چادریں لپیٹے ہوئے نماز سے واپس آتی تھیں۔ وہ تاریکی کے سبب پہچانی نہیں جاسکتی تھیں (یعنی آپ ﷺ اول وقت میں اندھیرے میں نماز پڑھاتے تھے)۔

360۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصْبِحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأُجُورِكُمْ أَوْ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو کیونکہ یہ تمہارے لیے اجروں کے اعتبار سے انتہائی عظیم ہے یا اجر کے اعتبار سے اعظم ہے۔

بَابٌ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى وَقْتِ الصَّلَوَاتِ (نمازوں کے اوقات کی پابندی کا بیان)

361۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ زَعَمَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللهُ تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

حضرت عبداللہ بن صنابحی نے کہا ہے کہ ابو محمد (مسعود البدری) رضی اللہ عنہ کا گمان ہے کہ وتر واجب ہیں۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو محمد نے جھوٹ بولا ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائی ہیں۔ جس نے ان کے لیے اچھی طرح وضو کیا اور انہیں اپنے اوقات میں ادا کیا اور ان کے رکوع وخشوع کو مکمل کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر یہ عہد ہے کہ وہ اس کی مغفرت فرما دے گا اور جس نے اس طرح نہ کیا اس کے لیے اللہ تعالیٰ پر کوئی عہد نہیں ہے۔ اگر چاہے تو اس کی مغفرت فرمائے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔

362۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِهِ عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا قَالَ الْخُزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَمَّةٍ لَهُ يُقَالُ لَهَا أُمُّ فَرْوَةَ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ

حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا: اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے اول وقت میں ادا کرنا افضل ترین عمل ہے۔ خزاعی نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ ان کی پھوپھی جسے ام فروہ کہا جاتا ہے، سے روایت ہے۔ اس نے حضور نبی کریم ﷺ کی بیعت کی کہ حضور نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا۔

363۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا سَمِعْتُهُ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ

حضرت ابوبکر بن عمارہ بن رؤیبہ نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ اہل بصرہ میں سے ایک آدمی نے ان سے پوچھا: جو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کچھ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے مجھے بتایئے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرماتے ہیں: وہ آدمی آتش جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس نے سورج کے طلوع ہونے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھی۔ تو اس نے پھر پوچھا: کیا تم نے آپ ﷺ سے یہ سنا ہے؟ تین بار اس نے کہا: تو انہوں نے فرمایا: ہاں ہر بار کہتے رہے: میرے کانوں نے اسے سنا ہے اور میرے دل نے اسے یاد کیا ہے۔ تو اس آدمی نے کہا: اور میں نے بھی سنا ہے کہ آپ ﷺ اسی طرح فرماتے ہیں۔

364۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنِي وَحَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ قَالَ قُلْتُ إِنَّ هَذِهِ سَاعَاتٌ لِي فِيهَا أَشْغَالٌ فَمُرْنِي بِأَمْرٍ جَامِعٍ إِذَا أَنَا فَعَلْتُهُ أَجْزَأَ عَنِّي فَقَالَ حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ وَمَا كَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا فَقُلْتُ وَمَا الْعَصْرَانِ فَقَالَ صَلَاةٌ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٌ قَبْلَ غُرُوبِهَا

حضرت عبداللہ بن فضالہ نے اپنے باپ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تعلیم دی اور اس میں مجھے یہ تعلیم بھی دی کہ پانچوں نمازوں کی پابندی کیا کر۔ تو میں نے عرض کی: یہ ایسے اوقات ہیں جن میں میری بہت مشغولیت ہوتی ہے، لہٰذا آپ مجھے ایسے جامع امر کے بارے بتا دیجئے کہ جب میں وہ کرلوں تو وہ میرے لیے کافی ہو جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عصرین کی محافظت اور پابندی کر۔ یہ لفظ عصرین ہماری لغت میں نہ تھا۔ چنانچہ میں نے عرض کی: عصرین کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ایک نماز سورج طلوع ہونے سے پہلے اور ایک نماز سورج غروب ہونے سے پہلے، یعنی فجر و عصر۔

365۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَأَبَانُ كِلَاهُمَا عَنْ خُلَيْدٍ الْعَصَرِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسٌ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ مَعَ إِيمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَى وُضُوئِهِنَّ وَرُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَمَوَاقِيتِهِنَّ وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَأَعْطَى الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ قَالُوا يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ وَمَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ قَالَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ عمل ایسے ہیں کہ جس نے ایمان کے ساتھ انہیں ادا کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا: جس نے پانچ نمازوں کی ان کے وضو، رکوع، سجود اور ان کے اوقات کی محافظت کی، رمضان المبارک کے روزے رکھے، بیت اللہ شریف کا حج کیا اگر وہ اس کی استطاعت رکھے اور زکوٰۃ ادا کی اس کے ساتھ اپنے نفس کو پاک کرتے ہوئے اور امانت ادا کی۔ انہوں نے پوچھا: اے ابوالدرداء! امانت کی ادائیگی کیا ہے؟ فرمایا: غسل جنابت کرنا۔

366۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ ضُبَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سُلَيْكٍ الْأَلْهَانِيِّ أَخْبَرَنِي ابْنُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نَافِعٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ أَخْبَرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنِّي فَرَضْتُ عَلَى أُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَعَهِدْتُ عِنْدِي عَهْدًا أَنَّهُ مَنْ جَاءَ يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِي

حضرت سعید بن المسیب نے بیان کیا ہے کہ ابوقتادہ بن ربعی نے انہیں بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے اپنے پاس ایک عہد کیا ہے کہ جو کوئی ان کی وقت کے اعتبار سے پابندی کرے گا میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی تو اس کے لیے میرا کوئی عہد نہیں۔

بَابُ إِذَا أَخَّرَ الْإِمَامُ الصَّلَاةَ عَنِ الْوَقْتِ (اس کا بیان جب امام نماز کو وقت سے مؤخر کردے)

367۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ يَعْنِي الْجَوْنِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ أَوْ قَالَ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّهَا فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابوذر! تو کیا کرے گا جب تجھ پر ایسے امراء ہوں گے جو نماز کو مؤخر کریں گے یعنی اسے اتنالیٹ کردیں گے کہ وہ میت کی طرح بے جان ہو جائے گی، یا فرمایا: وہ نماز کو مؤخر کریں گے؟ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ مجھے کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نماز اپنے وقت پر پڑھ لینا اور اگر تو اسے ان کے ساتھ بھی پالے تو پڑھ لینا کیونکہ وہ تیرے لئے نفل ہو جائے گی۔

368۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ عَطِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْيَمَنَ رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْنَا قَالَ فَسَمِعْتُ تَكْبِيرَهُ مَعَ الْفَجْرِ رَجُلٌ أَجَشُّ الصَّوْتِ قَالَ فَأُلْقِيَتْ عَلَيْهِ مَحَبَّتِي فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى دَفَنْتُهُ بِالشَّامِ مَيِّتًا ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى أَفْقَهِ النَّاسِ بَعْدَهُ فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَلَزِمْتُهُ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا أَتَتْ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ مِيقَاتِهَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلْ صَلَاتَكَ مَعَهُمْ سُبْحَةً

حضرت عمرو بن میمون الاودی نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یمن میں ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کے فرستادہ کی حیثیت سے تشریف لائے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے فجر کے قریب آپ کی تکبیر سنی (آپ سحری کے وقت فجر کے قریب تکبیر کہتے ہوئے وہاں داخل ہوتے تھے) آپ انتہائی بلند آواز آدمی تھے جن کی آواز میں غنہ بھی تھا۔

حضرت عمرو بن میمون نے بیان کیا ہے کہ آواز سنتے ہی میں نے آپ سے رشتہ محبت مستحکم کرلیا اور پھر میں کبھی آپ سے جدا نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے شام میں آپ کو فوت ہونے کے بعد دفن کیا پھر ان کے بعد میں نے لوگوں میں سب سے بڑھ کر فقیہ کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دیکھا۔ چنانچہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کے ساتھ ہی رہا یہاں تک کہ ان کا وصال ہو گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ علیہ نے مجھے ارشاد فرمایا: تم کیا کرو گے جب تم پر ایسے لوگ امراء ہوں گے جو نماز بے وقت پڑھیں گے؟ تو میں نے عرض کی: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں یا رسول اللہ! علیہ اگر ایسے حالات مجھے پیش آجائیں؟ فرمایا: تو نماز اپنے وقت پر پڑھ لینا اور ان کے ساتھ بھی اپنی نماز بطور نفل پڑھ لینا۔

369۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ أُخْتِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ الْمَعْنَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْحِمْصِيِّ عَنْ أَبِي أُبَيٍّ ابْنِ امْرَأَةِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي أُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ وَقَالَ سُفْيَانُ إِنْ أَدْرَكْتُهَا مَعَهُمْ أُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا: عنقریب میرے بعد تم پر ایسے امراء ہوں گے جنہیں کئی چیزیں نمازیں اپنے اوقات میں ادا کرنے سے مشغول رکھیں گی یہاں تک کہ نماز کا وقت گزر جائے گا۔ پس تم نماز اس کے وقت میں ادا کرو۔ تو ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں؟ اور سفیان نے کہا: اگر میں ان کے ساتھ نماز کو پالوں تو کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں؟ آپ علیہ نے فرمایا: ہاں اگر تو چاہے۔

370۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ يَعْنِي الزَّعْفَرَانِيَّ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِي يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا صَلَّوْا الْقِبْلَةَ

حضرت قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا: میرے بعد تم پر ایسے امراء ہوں گے جو نماز کو موخر کریں گے۔ پس یہ نماز وقت پر پڑھنے کا اجر تمہارے لیے ہے اور نماز میں دیر کرنے کا بوجھ ان پر ہے۔ پس تم ان کے ساتھ نماز پڑھنا جب تک کہ وہ قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہیں۔

بَابٌ فِي مَنْ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ نَسِيَهَا (اس کا بیان جو نماز سے سو جائے یا اسے بھول جائے)

371۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ فَسَارَ لَيْلَةً حَتَّى إِذَا أَدْرَكَنَا الْكَرَى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ قَالَ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا بِلَالُ فَقَالَ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَمَرَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِلَالًا فَأَقَامَ لَهُمُ الصَّلَاةَ وَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِلذِّكْرَى قَالَ يُونُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا كَذَلِكَ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ عَنْبَسَةُ يَعْنِي عَنْ يُونُسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لِذِكْرِي قَالَ أَحْمَدُ الْكَرَى النُّعَاسُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحَوَّلُوا عَنْ مَكَانِكُمُ الَّذِي أَصَابَتْكُمْ فِيهِ الْغَفْلَةُ قَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلَّى قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَابْنِ إِسْحَقَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ الْأَذَانَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ هَذَا وَلَمْ يُسْنِدْهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا الْأَوْزَاعِيُّ وَأَبَانُ الْعَطَّارُ عَنْ مَعْمَرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ خیبر سے واپس لوٹے تو آپ ﷺ رات کے وقت چلتے رہے یہاں تک کہ جب ہم پر نیند اور اونگھ غالب آ گئی۔ تو آپ ﷺ رات کے آخری حصہ میں ایک مقام پر استراحت فرما ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آج کی رات تم ہمارے محافظ اور نگران ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے تو ان پر بھی نیند غالب آ گئی اور وہ سو گئے۔ پس حضور نبی کریم ﷺ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب میں سے کوئی بھی بیدار نہ ہوا یہاں تک کہ جب انہیں دھوپ لگی تو رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے بیدار ہوئے۔ آپ گھبرا گئے اور فرمایا: اے بلال! یہ کیا ہوا؟ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میری جان کو اسی نے پکڑ لیا تھا جس نے آپ کی جان کو پکڑ رکھا تھا، یعنی جس نے آپ پر نیند طاری کی اسی نے مجھ پر بھی نیند طاری کر دی۔ پس وہ سواریوں کو لے کر کچھ چلے پھر حضور نبی کریم ﷺ نے وضو فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا۔ انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہو چکے تو فرمایا: جو نماز بھول جائے تو وہ اسے پڑھ لے جب اسے یاد آ جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: أَقِمِ الصَّلَاةَ لِلذِّكْرَى۔ یونس نے کہا: ابن شہاب اس کی قراءت اسی طرح کرتے تھے۔ احمد نے کہا: عنبسہ یعنی یونس سے اس حدیث میں 'لِذِکْرِی' مروی ہے۔ احمد نے کہا: الکری کا معنی اونگھ ہے۔

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس خبر میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اس جگہ سے کوچ کرو جہاں تمہیں غفلت آ پہنچی ہے۔ فرمایا: پس حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان اور اقامت کہی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو مالک، سفیان بن عیینہ، اوزاعی اور عبدالرزاق نے معمر اور ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ ان میں سے کسی نے زہری کی اس حدیث میں اذان کا ذکر نہیں کیا۔ ان میں سے کسی نے اسے بیان نہیں کیا سوائے اوزاعی اور ابان العطار کے حضرت معمر سے۔

372۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمِلْتُ مَعَهُ فَقَالَ انْظُرْ فَقُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ هَذَانِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رَاكِبَانِ هٰؤُلَاءِ ثَلَاثَةٌ حَتّٰى صِرْنَا سَبْعَةً فَقَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا يَعْنِي صَلَاةَ الْفَجْرِ فَضُرِبَ عَلٰى آذَانِهِمْ فَمَا أَيْقَظَهُمْ إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوا فَسَارُوا هُنَيَّةً ثُمَّ نَزَلُوا فَتَوَضَّئُوا وَأَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّوُا الْفَجْرَ وَرَكِبُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ فَرَّطْنَا فِي صَلَاتِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَا تَفْرِيطَ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ عَنْ صَلَاةٍ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَذْكُرُهَا وَمِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيُّ مِنَ الْمَدِينَةِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ تُفَقِّهُهُ فَحَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ فَارِسُ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَيْشَ الْأُمَرَاءِ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَلَمْ تُوقِظْنَا إِلَّا الشَّمْسُ طَالِعَةً فَقُمْنَا وَهِلِينَ لِصَلَاتِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ رُوَيْدًا رُوَيْدًا حَتّٰى إِذَا تَعَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَرْكَعْهُمَا فَقَامَ مَنْ كَانَ يَرْكَعُهُمَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ يَرْكَعُهُمَا فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُنَادٰى بِالصَّلَاةِ فَنُودِيَ بِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلّٰى بِنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَلَا إِنَّا نَحْمَدُ اللهَ أَنَّا لَمْ نَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا يَشْغَلُنَا عَنْ صَلَاتِنَا وَلٰكِنَّ أَرْوَاحَنَا كَانَتْ بِيَدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرْسَلَهَا أَنّٰى شَاءَ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ صَلَاةَ الْغَدَاةِ مِنْ غَدٍ صَالِحًا فَلْيَقْضِ مَعَهَا مِثْلَهَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حَيْثُ شَاءَ وَرَدَّهَا حَيْثُ شَاءَ قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلَاةِ فَقَامُوا فَتَطَهَّرُوا حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَتَوَضَّأَ حِينَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى بِهِمْ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے۔ پس آپ راستے سے ایک طرف ہوئے تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ اس طرف ہوگیا۔ پھر آپ نے فرمایا: غور سے دیکھو۔ تو میں نے عرض کی: یہ ایک سوار ہے، یہ دو سوار ہیں، یہ تین ہیں حتی کہ ہم سات ہوگئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہماری نماز یعنی نماز فجر کی حفاظت کرنا، پس ان کے کان بند کردیے گئے (یعنی وہ سو گئے) اور انہیں سورج کی گرمی کے سوا کسی نے بیدار نہ کیا۔ پس وہ اٹھے اور تھوڑا سا چلے پھر ایک مقام پر اترے اور وضو کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور انہوں نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ اس سے مراد فجر کی دو سنتیں ہیں اور پھر فجر کی نماز (فرض) ادا کی اور سوار ہوکر چل پڑے اور ان میں سے بعض نے بعض کو کہا: ہم نے اپنی نماز میں غفلت اور کوتاہی کی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ کوتاہی نہیں ہے کیونکہ ایسا حالت نیند میں ہوا اور کوتاہی حالت بیداری میں ہوتی ہے۔ پس تم میں سے جب کوئی نماز کو بھول جائے تو اسے چاہیے کہ وہ پڑھ لے جب اسے یاد آئے اور دوسرے دن اسے وقت پر پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ کے گھوڑسوار حضرت ابوقتادہ انصاری نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جیش الامراء بھیجا۔ آگے مذکورہ واقعہ بیان کیا۔ فرمایا: ہمیں کسی نے بیدار نہیں کیا مگر طلوع ہونے والے آفتاب نے۔ پس ہم اٹھے درآنحالیکہ ہم اپنی نماز کے لیے مضطرب اور گھبرائے ہوئے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تھوڑا ٹھہر جاؤ۔ یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی فجر کی دو رکعتیں پڑھتا تھا وہ انہیں پڑھ لے۔ پس جو پڑھتے تھے اور جو نہیں پڑھتے تھے وہ اٹھے اور انہوں نے دو رکعتیں سنت پڑھیں۔ پھر رسول کریم ﷺ نے نماز کے لیے اذان کا حکم فرمایا۔ اذان دی گئی اور پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: بلاشبہ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں اس پر کہ ہم دنیوی امور میں سے کسی کام میں مشغول نہ تھے جس نے ہمیں اپنی نماز سے غافل کیا ہو۔ ہماری ارواح اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں تھیں۔ اس نے انہیں جب چاہا چھوڑ دیا۔ پس تم میں سے جو کوئی کل صبح کی نماز پورے وقت پر پالے تو اسے چاہیے کہ اس کے ساتھ اس کی مثل نماز قضا کرے۔

ابن ابی قتادہ نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت میں یہ بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری ارواح کو جتنا چاہا قبض رکھا اور جب چاہا انہیں لوٹا دیا۔ اٹھو اور نماز کے لیے اذان کہو۔ پس وہ اٹھے اور وضو کیا یہاں تک کہ سورج اچھی طرح بلند ہو گیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ اٹھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔

عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ سے اور انہوں حضور نبی کریم ﷺ سے مذکورہ روایت کی مثل بیان کی ہے اور کہا ہے: پس انہوں نے وضو کیا۔ جب سورج بلند ہو گیا تو آپ ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی۔

373۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَهُوَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ أَنْ تُؤَخِّرَ صَلَاةً حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ أُخْرَى

حضرت عبداللہ بن رباح نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حالت نیند میں تقصیر اور کوتاہی نہیں ہے بلکہ تقصیر حالت بیداری میں ہوتی ہے کہ تو نماز کو مؤخر کرتا رہے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت داخل ہو جائے۔

374۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو نماز کو بھول جائے تو اسے پڑھ لے جب اسے یاد آ جائے۔ اس کا اس کے سوا اور کوئی کفارہ نہیں ہے۔

375۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنَامُوا عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاسْتَيْقَظُوا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَارْتَفَعُوا قَلِيلًا حَتَّى اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَ مُؤَذِّنًا فَأَذَّنَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے تو وہ نماز فجر کے وقت سو گئے اور وہ سورج کی گرمی کے سبب بیدار ہوئے اور تھوڑی دور تک وہ چلے یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا پھر آپ ﷺ نے مؤذن کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حکم فرمایا تو اس نے اذان کہی اور فجر سے پہلے دو رکعتیں سنت پڑھیں پھر اقامت کہی اور آپ نے فجر کی نماز پڑھائی۔

376۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَهَذَا لَفْظُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُمْ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ يَعْنِي الْقِتْبَانِيَّ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ صُبْحٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الزِّبْرِقَانَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمِّهِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَامَ عَنِ الصُّبْحِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ تَنَحَّوْا عَنْ هَذَا الْمَكَانِ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ تَوَضَّئُوا وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الصُّبْحِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ يَعْنِي الْحَلَبِيَّ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ صَالِحٍ(1) عَنْ ذِي مِخْبَرٍ الْحَبَشِيِّ وَكَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَتَوَضَّأَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وُضُوءًا لَمْ يَلْثَ مِنْهُ التُّرَابُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ عَجِلٍ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ أَقِمِ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَلَّى الْفَرْضَ وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ قَالَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ صُلَيْحٍ حَدَّثَنِي ذُو مِخْبَرٍ رَجُلٌ مِنَ الْحَبَشَةِ وَقَالَ عُبَيْدٌ يَزِيدُ بْنُ صَالِحٍ(2) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ حَرِيزٍ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ صَالِحٍ(3) عَنْ ذِي مِخْبَرٍ ابْنِ أَخِي النَّجَاشِيِّ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأَذَّنَ وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ

حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ پس آپ ﷺ صبح کی نماز کے وقت سو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو فرمایا: اس جگہ سے کوچ کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے اذان کہی۔ بعد ازاں لوگوں نے وضو کیا اور فجر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے انہیں صبح کی نماز پڑھائی۔

یزید بن صالح نے ذی مخبر حبشی رضی اللہ عنہ سے اس روایت میں بیان کیا ہے اور ذی مخبر حضور نبی کریم ﷺ کے خادم تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے وضو کیا اور اس سے مٹی ملوث نہ ہوئی۔ پانی کی مقدار اتنی قلیل تھی کہ اس کے ساتھ زمین پر کیچڑ نہیں بنا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے اذان کہی پھر حضور نبی کریم ﷺ اٹھے اور آہستہ آہستہ دو رکعت سنتیں ادا فرمائیں پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ نماز کے لیے اقامت کہو۔ پھر آپ ﷺ نے ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھائی۔

377۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَلْقَمَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يَكْلَؤُنَا فَقَالَ بِلَالٌ أَنَا فَنَامُوا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ افْعَلُوا كَمَا كُنْتُمْ

1۔ ایک نسخہ میں یزید بن صُلیح ہے۔ 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تَفْعَلُونَ قَالَ فَفَعَلْنَا قَالَ فَكَذٰلِكَ فَافْعَلُوا لِمَنْ نَامَ أَوْ نَسِيَ

حضرت عبدالرحمن بن ابی علقمہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حدیبیہ سے آئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کون ہماری نگرانی اور حفاظت کرے گا؟ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں۔ پس وہ سب سو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو فرمایا: تم اسی طرح کرو جیسے تم کرتے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: پس ہم نے اسی طرح کیا (معمول کی نماز پڑھی) پس تم بھی اس کے لیے اسی طرح کرو جو سو جائے یا بھول جائے (یعنی تم انہیں یہی تعلیم دو)۔

بَابٌ فِي بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ (مسجد بنانے کا بیان)

378۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي فَزَارَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے مساجد کو بلند و بالا بنانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم مساجد کو اس طرح مزین اور آراستہ کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے اپنی (مساجد کو) مزین کیا۔

فائدہ: مسجد کی ایسی زیب و آرائش جو اسراف کے زمرے میں داخل ہو اور اس سے ریا کاری اور دکھاوے کی بو آنے لگے وہ قطعاً جائز نہیں۔ البتہ طہارت و نظافت کے لحاظ سے اور مسجد کو آباد کرنے کی غرض سے نمازیوں کو جو سہولت بہم پہنچائی جا سکے وہ درست ہے۔ واللہ اعلم۔

379۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ لوگ مساجد کے بارے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔

فائدہ: بسا اوقات مساجد کی تعمیر سے مقصود دوسروں پر اظہار فخر و مباہات ہوتا ہے حالانکہ ایسا ہرگز نہیں چاہیے بلکہ ان کی بنیاد اخلاص اور قرب خداوندی کے حصول کے ارادہ پر ہونی چاہیے۔

380۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجّٰى حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الدَّلَّالُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَبَّبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَ مَسْجِدَ الطَّائِفِ حَيْثُ كَانَ طَوَاغِيتُهُمْ

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ وہ طائف میں اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جگہ مسجد بنائیں جہاں ان کے بت ہوا کرتے تھے۔

381۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَهُوَ أَتَمُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ قَالَ مُجَاهِدٌ وَعُمُدُهُ مِنْ خَشَبِ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلَى بِنَائِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ وَأَعَادَ عُمُدَهُ قَالَ مُجَاهِدٌ عُمُدَهُ خَشَبًا وَغَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ قَالَ مُجَاهِدٌ وَسَقَفَهُ السَّاجَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْقَصَّةُ الْجِصُّ

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں مسجد (نبوی) کچی اینٹوں اور کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں سے بنی ہوئی تھی۔ حضرت مجاہد نے کہا: اس کے ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اضافہ کیا اور اسے رسول پاک ﷺ کے زمانہ مقدس کی بنیادوں پر ہی کچی اینٹوں اور کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں کے ساتھ ازسرنو تعمیر کیا اور اس میں دوبارہ وہی ستون لگا دیے۔ حضرت مجاہد نے کہا: دوبارہ اس کے ستون لکڑی کے بنائے اور پھر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی اور اس میں بہت زیادہ اضافہ کیا۔ اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے بنوائیں اور اس کے ستون بنائے۔ حضرت مجاہد نے کہا: اس کے ستون منقش پتھروں سے بنائے اور اس کی چھت ساگوان کی لکڑی سے بنائی۔ حضرت مجاہد نے کہا: اور اس کی چھت ساگوان سے بنائی۔ ابوداود نے کہا ہے کہ القصہ کا معنی گچ ہے۔

382۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ مَسْجِدَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ سَوَارِيهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ جُذُوعِ النَّخْلِ أَعْلَاهُ مُظَلَّلٌ بِجَرِيدِ النَّخْلِ ثُمَّ إِنَّهَا نَخِرَتْ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ فَبَنَاهَا بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَبِجَرِيدِ النَّخْلِ ثُمَّ إِنَّهَا نَخِرَتْ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ فَبَنَاهَا بِالْآجُرِّ فَلَمْ تَزَلْ ثَابِتَةً حَتَّى الْآنَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی مسجد حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ مقدس میں اس کے ستون کھجور کے تنوں سے بنے ہوئے تھے۔ اس کی چھت کھجور کی شاخوں سے سایہ دار بنائی گئی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بوسیدہ ہوگئی تو آپ نے اسے کھجور کے تنوں اور کھجور کی شاخوں کے ساتھ پھر بنا دیا۔ بعد ازاں وہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بوسیدہ ہوئی تو آپ نے اس کی تعمیر پکی اینٹوں کے ساتھ کرائی اور وہ ابھی تک قائم ہے۔

383۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النَّجَّارِ فَجَاؤُوا مُتَقَلِّدِينَ سُيُوفَهُمْ فَقَالَ أَنَسٌ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَإِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا فَقَالُوا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ أَنَسٌ وَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ خِرَبٌ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مَوْضِعُ الْمَسْجِدِ حَائِطًا لِبَنِي النَّجَّارِ فِيهِ حَرْثٌ وَنَخْلٌ وَقُبُورُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَامِنُونِي بِهِ فَقَالُوا لَا نَبْغِي بِهِ ثَمَنًا فَقُطِعَ النَّخْلُ وَسُوِّيَ الْحَرْثُ وَنُبِشَ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فَاغْفِرْ مَكَانَ فَانْصُرْ قَالَ مُوسَى وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بِنَحْوِهِ وَكَانَ عَبْدُ الْوَارِثِ يَقُولُ خِرَبٌ وَزَعَمَ عَبْدُ الْوَارِثِ أَنَّهُ أَفَادَ حَمَّادًا هَذَا الْحَدِيثَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مدینہ طیبہ کی بلند جانب ایک محلہ میں نزول فرمایا۔ اس کے باسیوں کو بنوعمرو بن عوف کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ چودہ راتیں اس میں قیام فرما رہے پھر آپ ﷺ نے بنی نجار کی طرف پیغام بھیجا۔ وہ آئے درآنحالیکہ وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گویا میں اب رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر دیکھ رہا ہوں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے ہیں اور بنی نجار کے اشراف آپ کے اردگرد ہیں۔ رسول کریم ﷺ وہیں نماز پڑھتے تھے جہاں وقت ہو جاتا اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔ پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم ارشاد فرمایا اور بنی نجار کو بلا بھیجا اور فرمایا: اے بنی نجار! تم اپنا یہ باغ مجھے قیمتاً دے دو۔ تو انہوں نے عرض کی: قسم بخدا! ہم اس کے ثمن (اجر) صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کریں گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں جو کچھ تھا اس کے بارے میں تمہیں بتاتا ہوں۔ اس میں مشرکین کی قبریں تھیں، اس میں کئی گڑھے تھے اور اس میں کھجور کے درخت تھے۔ پس رسول کریم ﷺ نے مشرکین کی قبروں کے بارے حکم دیا کہ وہ اکھیڑ دی جائیں اور گڑھوں کے بارے میں فرمایا کہ انہیں ہموار اور برابر کر دیا جائے اور درختوں کے کاٹنے کا حکم دیا۔ پس انہوں نے کھجور کی لکڑیاں مسجد کے سامنے کھڑی کر دی اور دروازے کی چوکھٹ پتھروں سے بنائی۔ وہ پتھر اٹھاتے جاتے اور ساتھ ساتھ رجز (اشعار) پڑھتے جاتے اور حضور نبی رحمت ﷺ بھی ان کے ساتھ ہوتے اور آپ اس طرح گویا ہوتے ''اللھم لا الخیر الا خیر الآخرۃ، فانصر الانصار والمھاجرۃ''۔ اے اللہ! خیر اور بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے، تو انصار و مہاجرین کی مدد فرما۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی جگہ بنو نجار کا باغ تھا۔ اس میں گڑھے، کھجور کے درخت اور مشرکین کی قبریں تھیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے اس کی قیمت وصول

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کرلو۔ تو انہوں نے عرض کی: ہم قطعاً اس کا مطالبہ نہیں کرتے۔ پھر درخت کاٹ دیے گئے، گڑھے ہموار کردیے گئے اور مشرکین کی قبریں اکھیڑ دی گئیں۔ آگے پوری حدیث بیان کی اور شعر میں "فانصر" کی جگہ "فاغفر" ذکر کیا، یعنی اے اللہ! انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔ موسیٰ نے کہا: عبدالوارث نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور عبدالوارث "خرب" کہا کرتے تھے، عبدالوارث نے کہا: انہوں نے یہ حدیث حماد کو سکھائی۔

بَابُ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ (گھروں میں مساجد بنانے کا بیان)

384۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھروں میں مساجد بنانے کا حکم ارشاد فرمایا اور یہ کہ انہیں صاف ستھرا اور پاکیزہ و معطر رکھا جائے۔

385۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمُرَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى بَنِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْمَسَاجِدِ أَنْ نَصْنَعَهَا فِي دِيَارِنَا وَنُصْلِحَ صَنْعَتَهَا وَنُطَهِّرَهَا

حضرت سلیمان بن سمرہ نے اپنے باپ حضرت سمرہ بن (جندب) رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کی طرف لکھا: اما بعد! بلاشبہ رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے گھروں میں مساجد بنانے کا حکم دیتے تھے اور یہ کہ ہم ان کی بناوٹ کی اصلاح کریں (گھر کی دیگر جگہوں سے اسے الگ اور ممتاز رکھیں) اور ہم ان کی طہارت اور صفائی کا خاص اہتمام کریں۔

بَابٌ فِي السُّرُجِ فِي الْمَسَاجِدِ (مساجد میں چراغ جلانے کا بیان)

386۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَفْتِنَا فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ائْتُوهُ فَصَلُّوا فِيهِ وَكَانَتِ الْبِلَادُ إِذْ ذَاكَ حَرْبًا فَإِنْ لَمْ تَأْتُوهُ وَتُصَلُّوا فِيهِ فَابْعَثُوا بِزَيْتٍ يُسْرَجُ فِي قَنَادِيلِهِ

حضور نبی کریم ﷺ کی خادمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہمیں بیت المقدس کے بارے میں فتویٰ ارشاد فرمایئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم وہاں جاؤ تو اس میں نماز پڑھو۔ اس وقت شہر جنگ کی لپیٹ میں تھے (یعنی وہ دارالحرب میں واقع تھی) اس لیے فرمایا: اگر تم وہاں نہ جاسکو اور نہ اس میں نماز پڑھ سکو تو تیل بھیج دو جو اس کی قندیلوں میں ڈالا جائے گا۔

بَابٌ فِي حَصَى الْمَسْجِدِ (مسجد کی کنکریوں کا بیان)

387۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سُلَيْمٍ الْبَاهِلِيُّ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْحَصَى

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الَّذِي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مُطِرْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ مُبْتَلَّةً فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْحَصَى فِي ثَوْبِهِ فَيَبْسُطُهُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ مَا أَحْسَنَ هَذَا

حضرت ابوالولید نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسجد کی کنکریوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ایک رات ہم پر بارش برسی اور زمین تر (کیچڑ کی طرح) ہوگئی۔ پس آدمی اپنے اپنے کپڑوں میں کنکریاں لانے لگے اور انہیں اپنے نیچے بچھانے لگے۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کتنا اچھا اور حسین اقدام ہے۔

388۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَخْرَجَ الْحَصَى مِنَ الْمَسْجِدِ يُنَاشِدُهُ

حضرت ابوصالح سے روایت ہے کہ کہا جاتا ہے کہ جب آدمی کسی کنکری کو مسجد سے نکالتا ہے تو وہ اسے اللہ کی قسم دے کر کہتی ہے (کہ اسے نہ نکالو)۔

فائدہ: چونکہ مسجد میں موجود اشیاء جب تک مسجد میں رہا کرتی ہیں ان کی عزت وتکریم کی جاتی ہے، ان پر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح وتحمید بیان کی جاتی ہے اور غلاظت سے وہ محفوظ رہتی ہیں جبکہ مسجد سے باہر یہ اہتمام نہیں ہوسکتا اس لیے وہ باہر نکلنے کے لئے تیار نہیں ہوتیں۔ عینی۔

389۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الصَّاغَانِيَّ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو بَدْرٍ أُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْحَصَاةَ لَتُنَاشِدُ الَّذِي يُخْرِجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوبدر نے کہا: میرا گمان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو حضور نبی کریم ﷺ تک مرفوع ذکر کیا۔ فرمایا: بے شک کنکریاں اسے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتی ہیں جو انہیں مسجد سے نکالتا ہے کہ انہیں نہ نکالے۔

بَابٌ فِي كَنْسِ الْمَسْجِدِ (مسجد میں جھاڑو دینے کا بیان)

390۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْخَزَّازُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر میری امت کے اجر اور ثواب پیش کیے گئے یہاں تک کہ وہ کوڑا بھی جسے کوئی آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کیے گئے۔ پس میں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کریم کی کوئی سورت یا آیت یاد ہو اور پھر وہ اسے بھلا دے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: علامہ عینی نے فرمایا ہے کہ اجر وثواب پیش کیے جانے کا ایک مفہوم یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام کو محیط کیے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ فی الحقیقت نیکیاں اچھی صورت میں اور برائیاں بری صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کی گئیں ہوں۔ جیسا کہ قیامت کے دن اسی طرح اعمال کا وزن کیا جائے گا۔ واللہ اعلم (عینی۔ صفحہ 369)

بَابٌ فِي اعْتِزَالِ النِّسَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ عَنِ الرِّجَالِ

مساجد میں عورتوں کا مردوں سے الگ رہنے کا بیان

391۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ تَرَكْنَا هَذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ وَقَالَ غَيْرُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ عُمَرُ وَهُوَ أَصَحُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ (1) بِمَعْنَاهُ وَهُوَ أَصَحُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہم یہ دروازہ عورتوں کے لیے چھوڑ دیں تو یہ اولیٰ اور اچھا ہے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ پھر تادم وصال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس سے داخل نہیں ہوئے۔ عبدالوارث کے سوا کسی نے کہا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اور یہی زیادہ صحیح ہے (یعنی یہ روایت حضرت ابن عمر کی بجائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہے) محمد بن قدامہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت نافع سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اسی کی ہم معنی روایت بیان کی ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

392۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُدْخَلَ مِنْ بَابِ النِّسَاءِ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عورتوں کے دروازے سے (مسجد میں) داخل ہونے سے منع فرماتے تھے۔

بَابٌ فِيمَا يَقُولُهُ الرَّجُلُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدَ

ان کلمات کا بیان جو آدمی مسجد میں داخل ہوتے وقت کہے

393۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ أَوْ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں قد کہا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبدالملک بن سعید بن سوید نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت ابوحمید یا ابواسید الانصاری رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجے اور پھر کہے: ''اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتك'' اور جب باہر نکلے تو اسے یہ کہنا چاہیے: ''اللّٰھم انی اسألك من فضلك''۔

394۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ لَقِيتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ أَقَطْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ کلمات ادا فرماتے: ''اعوذ باللہ العظیم و بوجھہ الکریم و سلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم'' (میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جو عظمت و شان والا ہے، اس کی ذات کی جو انتہائی کریم اور سخی ہے اور اس کی قدیم ادلہ کی اس شیطان سے جسے دھتکار دیا گیا ہے) اس (حیوہ بن شریح) نے عقبہ بن مسلم سے کہا: کیا یہ کافی ہے؟ تو میں (عقبہ) نے کہا: ہاں۔ اس (عقبہ یا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) نے کہا: جب مسجد میں داخل ہونے والا یہ کہہ دیتا ہے: تو شیطان کہتا ہے: وہ سارا دن مجھ سے محفوظ ہو گیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ (مسجد میں داخل ہو کر فوراً نماز پڑھنے کا بیان)

395۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ سَجْدَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَجْلِسَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ لِيَقْعُدْ بَعْدُ إِنْ شَاءَ أَوْ لِيَذْهَبْ لِحَاجَتِهِ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے اس میں دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھے۔

بنی زریق کے کسی آدمی نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے: پھر اس کے بعد اگر وہ چاہے تو بیٹھ جائے یا اپنے کام کے لیے چلا جائے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الْقُعُودِ فِي الْمَسْجِدِ (مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت کا بیان)

396۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمَلَائِكَةُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى [1] فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ أَوْ يَقُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب اس جگہ میں رہے جہاں اس نے نماز پڑھی (جائے نماز) تو فرشتے اس کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اسے حدث لاحق نہ ہو یا وہ وہاں سے اٹھ نہ جائے: "اللّٰھم اغفر لہ، اللّٰھم ارحمہ" (اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحم کر)۔

397۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر کوئی اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب تک نماز اسے روکے رکھتی ہے اور نماز کے سوا اپنے گھر والوں کی طرف لوٹنے سے کوئی شے اسے مانع نہیں ہوتی۔

398۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ تَقُولُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ فَقِيلَ مَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُو أَوْ يَضْرِطُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ مسلسل نماز میں رہتا ہے جب تک وہ مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ ملائکہ کہتے رہتے ہیں: "اللّٰھم اغفر لہ اللّٰھم ارحمہ" یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے یا اسے حدث لاحق ہو جائے۔ تو عرض کی گئی: حدث کیسے لاحق ہوتا ہے؟ فرمایا: اس کی ہوا خارج ہو یا وہ گوز مارے۔

399۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ الْأَزْدِيُّ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ الْعَنْسِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جس ارادے اور کام سے مسجد میں آئے گا وہی اس کا حصہ ہوگا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ إِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

(مسجد میں گمشدہ چیز کے اعلان کی کراہیت کا بیان)

400۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ يَعْنِي ابْنَ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَسْوَدِ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا أَدَّاهَا اللَّهُ إِلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا

1۔ ایک نسخہ میں یُصَلِّی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: جو کسی آدمی کو سنے کہ وہ مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کر رہا ہے تو وہ کہے: اللہ تعالیٰ تجھ تک اس چیز کو نہ پہنچائے (یعنی تجھے یہ چیز نہ ملے) کیونکہ مساجد اس کے لیے نہیں بنائی گئیں۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ (مسجد میں تھوکنے کی کراہیت کا بیان)

401۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ وَأَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهُ أَنْ تُوَارِيَهُ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ اسے (زمین میں) چھپا دینا ہے۔

فائدہ: مسجد میں تھوکنا مطلق غلطی اور آداب مسجد کے خلاف ہے، چاہے تھوکنے کی حاجت ہو یا نہ ہو بلکہ حاجت کے وقت کپڑے میں تھوکنا چاہیے جیسا کہ متعدد روایات موجود ہے۔ اگر کوئی ایسا فعل کرے تو اسے چاہیے کہ تھوک کر مٹی میں چھپا دے یا پھر اچھے طریقے سے صاف کر دے۔ (عینی صفحہ۔383)

402۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسجد میں ناک (پھینکنا) غلطی ہے۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

403۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ دَخَلَ هَذَا الْمَسْجِدَ فَبَزَقَ فِيهِ أَوْ تَنَخَّمَ فَلْيَحْفِرْ فَلْيَدْفِنْهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَبْزُقْ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ لِيَخْرُجْ بِهِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی حدرد اسلمی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اس مسجد میں داخل ہوا اور اس میں تھوکا یا ناک سے خارج ہونے والا مادہ پھینکا تو اسے چاہیے کہ وہ جگہ کھود کر اسے دفن کر دے اور اگر اس طرح نہ کر سکے تو پھر وہ اپنے کپڑے میں تھوکے پھر اس کے ساتھ باہر نکل جائے۔

404۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلَاةِ أَوْ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقَنَّ[2] أَمَامَهُ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ تِلْقَاءِ

1۔ ایک نسخہ میں اَنْ تُوَارِيَهُ ہے۔　2۔ ایک نسخہ میں فَلَا يَبْزُقْ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَسَارِهِ إِنْ كَانَ فَارِغًا أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ لِيَقُلْ بِهِ

حضرت طارق بن عبداللہ المحاربی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی نماز کے لیے کھڑا ہو یا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو وہ نہ اپنے سامنے اور نہ ہی دائیں طرف تھوکے، البتہ اپنی بائیں جانب (تھوک سکتا ہے) بشرطیکہ وہ فارغ ہو، یا اپنے بائیں قدم کے نیچے پھر اسے چاہیے کہ وہ اسے دفن کردے۔

405۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمًا إِذْ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَكَّهَا قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ فَدَعَا بِزَعْفَرَانٍ فَلَطَّخَهُ بِهِ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قِبَلَ وَجْهِ أَحَدِكُمْ إِذَا صَلَّى فَلَا يَبْزُقْ (1) بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْمَعِيلُ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ وَمَالِكٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ نَحْوَ حَمَّادٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرُوا الزَّعْفَرَانَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَأَثْبَتَ الزَّعْفَرَانَ فِيهِ وَذَكَرَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ الْخَلُوقَ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس اثناء میں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک آپ ﷺ کی نظر مسجد کے قبلہ کی طرف پڑے ہوئے مادہ ناک پر پڑی۔ تو آپ ﷺ لوگوں پر بہت ناراض ہوئے اور پھر اسے کھرچ ڈالا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرا گمان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا پھر آپ ﷺ نے زعفران طلب فرمایا اور اس کے ساتھ اس جگہ کو لت پت کر دیا۔ حضرت ابن عمر نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ جب تم نماز پڑھتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے کی جانب ہوتا ہے۔ پس کوئی بھی اپنے سامنے کی جانب نہ تھوکا کرے (یہاں علی سبیل التکریم والتعظیم جہت کا ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ بیت اللہ، کعبۃ اللہ اور ناقۃ اللہ وغیرہ۔ شرح سنن ابی داود)۔

406۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِينَ وَلَا يَزَالُ فِي يَدِهِ مِنْهَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ أَيَسُرُّ أَحَدَكُمْ أَنْ يُبْصَقَ فِي وَجْهِهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَإِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَكُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَتْفُلْ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا فِي قِبْلَتِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَإِنْ عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فَلْيَقُلْ هَكَذَا وَوَصَفَ لَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ذَلِكَ أَنْ يَتْفُلَ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ يَرُدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ کھجور کی چھڑیاں پسند فرماتے تھے اور ہمیشہ آپ کے دست مبارک میں ان میں سے ایک رہا کرتی تھی۔ آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے۔ آپ نے مسجد کے قبلہ کی سمت ناک کا مادہ دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے کھرچ ڈالا۔ پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف حالت غضب میں متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اس کے منہ کے سامنے تھوک دیا جائے؟ بلاشبہ تم میں سے کوئی جب قبلہ کی طرف منہ کرتا ہے تو وہ اپنے رب

1۔ ایک نسخہ میں فلا یبزقن ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کی طرف منہ کرتا ہے اور فرشتہ اس کی دائیں جانب ہوتا ہے۔ پس اسے چاہیے کہ نہ وہ اپنی دائیں جانب تھوکے اور نہ ہی اپنے سامنے کی جانب بلکہ وہ اپنی بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے اور اگر کسی پر تھوک غالب آ جائے تو وہ اس طرح کرے اور ابن عجلان نے ہمیں اس طرح بتایا کہ وہ اپنے کپڑے میں تھوکے پھر اسے آپس میں اچھی طرح رگڑ دے۔

407۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجُذَامِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَيْوَانَ عَنْ أَبِي سَهْلَةَ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ رضی الله عنه قَالَ أَحْمَدُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ فَرَغَ لَا يُصَلِّي لَكُمْ فَأَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكَ آذَيْتَ اللهَ وَرَسُولَهُ

حضرت ابوسہلہ سائب بن خلاد سے روایت ہے کہ احمد (ابن صالح) نے کہا: حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی نے ایک قوم کی امامت کرائی اور اس نے قبلہ شریف کی طرف تھوکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ جب وہ فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہیں نماز نہیں پڑھائے گا۔ پس اس کے بعد جب اس نے انہیں نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے اسے روک دیا اور اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے بارے مطلع کر دیا۔ چنانچہ اس نے اس کا ذکر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا (اور منع کرنے کے بارے استفسار کیا)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں (میں نے اس سے منع کیا ہے) راوی کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: بے شک تو نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے۔

408۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يُصَلِّي فَبَزَقَ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ دَلَكَهُ بِنَعْلِهِ

حضرت ابوالعلاء مطرف سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکا۔

حضرت ابوالعلاء نے اپنے باپ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے: پھر اسے اپنے نعل (جوتے) کے ساتھ رگڑ دیا۔

409۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رَأَيْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ بَصَقَ عَلَى الْبُورِيِّ ثُمَّ مَسَحَهُ بِرِجْلِهِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لِأَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْعَلُهُ

حضرت ابوسعید نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو مسجد دمشق میں دیکھا کہ انہوں نے چٹائی پر تھوکا پھر اسے اپنے پاؤں کے ساتھ رگڑ دیا۔ تو ان سے کہا گیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

410۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيَّانِ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَهَذَا لَفْظُ يَحْيَى بْنِ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيِّ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَتَيْنَا جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ طَابٍ فَنَظَرَ فَرَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَحَتَّهَا بِالْعُرْجُونِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّ اللَّهَ قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْزُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَتَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهِ هَكَذَا وَوَضَعَهُ عَلَى فِيهِ ثُمَّ دَلَكَهُ ثُمَّ قَالَ أَرُونِي عَبِيرًا فَقَامَ فَتًى مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلُوقٍ فِي رَاحَتِهِ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَهُ عَلَى رَأْسِ الْعُرْجُونِ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَى أَثَرِ النُّخَامَةِ قَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوقَ فِي مَسَاجِدِكُمْ

حضرت عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ مسجد میں تھے تو انہوں نے بیان کیا کہ ہماری اس مسجد میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے دست مبارک میں ابن طاب (مدینہ طیبہ میں کھجور کی ایک قسم ہے) کی ٹہنی تھی۔ آپ ﷺ کی نظر اچانک مسجد کے قبلہ کی طرف پڑے ہوئے مادہ ناک پر پڑ گئی۔ سو آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور اسے اس لکڑی کے ساتھ کھرچ دیا۔ پھر فرمایا: تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمالے۔ بلاشبہ تم میں سے کوئی جب نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے کی جانب ہوتا ہے۔ پس کوئی آدمی اپنے سامنے کی جانب اور نہ ہی دائیں جانب تھوکے بلکہ اسے اپنی بائیں جانب اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے اور اگر (تھوک کے غالب آجانے کے سبب) اسے بہت جلدی ہو تو وہ اپنے کپڑے کے ساتھ اس طرح کرلے۔ آپ ﷺ نے اپنا کپڑا منہ میں رکھا پھر اسے رگڑ دیا۔ پھر فرمایا: مجھے عبیر (خوشبو) دکھاؤ۔ تو محلے کا ایک نوجوان اٹھا اور تیزی سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور اپنی ہتھیلی پر خوشبو لے کر آیا۔ تو رسول کریم ﷺ نے اسے لیا اور اس چھڑی کے سر پر لگایا پھر اس کے ساتھ اسے ناک والی جگہ پر اچھے طریقے سے لگایا۔ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس اسی وجہ سے تم اپنی مساجد میں خوشبو لگاتے ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُشْرِكِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ (مشرک کے مسجد میں داخل ہونے کا بیان)

411۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا لَهُ هَذَا الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ ﷺ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي سَائِلُكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ نُوَيْفِعٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بَنُو سَعْدِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِنِ بَكْرٍ ضِمَامَ بْنَ ثَعْلَبَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَأَنَاخَ بَعِيرَهُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فَقَالَ أَيُّكُمُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت عیسیٰ بن حماد اپنی سند سے حضرت شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی اونٹ پر مسجد میں آیا۔ اس نے اونٹ بٹھا دیا اور پھر پوچھا: تم میں محمد (ﷺ) کون ہیں؟ اور رسول اللہ ﷺ ان کے درمیان تکیہ لگائے تشریف فرما تھے۔ تو ہم نے اسے کہا: یہ سفید رنگ والے تکیہ لگائے تشریف فرما ہیں۔ تو اس آدمی نے آپ سے کہا: اے ابن عبدالمطلب! تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے فرمایا: میں نے تجھے جواب دیا۔ تو اس آدمی نے کہا: اے محمد! (ﷺ) میں تم سے پوچھتا ہوں۔ آگے مذکورہ حدیث تک بیان کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنو بکر نے ضمام بن ثعلبہ کو رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا۔ پس وہ آیا اور اس نے اپنا اونٹ مسجد کے دروازے پر بٹھایا پھر اسے باندھ دیا اور مسجد میں داخل ہوا اس طرح ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے کہا: تم میں ابن عبدالمطلب کون ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ابن عبدالمطلب ہوں۔ اس نے کہا: اے ابن عبدالمطلب! آگے حدیث بیان کی۔

فائدہ: مذکورہ روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مشرک کا مسجد میں داخل ہونا جائز ہے، چاہے وہ حربی ہو یا ذمی اور ''انما المشرکون نجس'' میں مراد نجاسۃ الاعتقاد ہے نہ کہ نجاست ذات۔ احناف کا موقف یہی ہے جبکہ امام مالک کے نزدیک مشرک کا مسجد میں داخل ہونا ناجائز ہے اور امام شافعی کے نزدیک مسجد حرام کے سوا دیگر مساجد میں داخل ہونا جائز ہے۔ (العینی والدر المنضود)

412۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْيَهُودُ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ فِي رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا مِنْهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے درآنحالیکہ آپ ﷺ مسجد میں اپنے اصحاب کے ساتھ جلوہ افروز تھے۔ تو انہوں نے کہا: اے ابا القاسم (ﷺ)! مسئلہ بتایئے ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي لَا تَجُوزُ فِيهَا الصَّلَاةُ (ان جگہوں کا بیان جن میں نماز جائز نہیں ہوتی)

413۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے زمین ذریعہ طہارت اور مسجد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بنادی گئی ہے۔

فائدہ: حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کے وسیلہ سے ساری زمین پاک اور سجدہ گاہ بنادی گئی کہ جہاں بھی انسان رب العالمین کے حضور سجدۂ بندگی ادا کرنا چاہے تو وہ کرسکتا ہے بشرطیکہ کوئی ظاہری نجاست موجود نہ ہو۔ اسی روایت سے احناف نے یہ استدلال کیا ہے کہ زمین کے جمیع اجزاء ریت، مٹی، پتھر وغیرہ سے تیمم کرنا جائز ہے۔ واللہ اعلم۔ (عینی صفحہ 407)

414۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَزْهَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ الْمُرَادِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْغِفَارِيِّ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ مَرَّ بِبَابِلَ وَهُوَ يَسِيرُ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَلَمَّا بَرَزَ مِنْهَا أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنَّ حَبِيبِي[1] ﷺ نَهَانِي أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَقْبَرَةِ وَنَهَانِي أَنْ أُصَلِّيَ فِي أَرْضِ بَابِلَ فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَزْهَرَ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بِمَعْنَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ[2] مَكَانَ فَلَمَّا بَرَزَ

حضرت ابو صالح غفاری سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بابل کے پاس سے چلتے ہوئے گزرے تو مؤذن آپ کے پاس حاضر ہوا کہ وہ آپ کو نماز عصر کے بارے میں آگاہ کرے۔ پس آپ اس زمین سے آگے گزر گئے۔ تو آپ نے مؤذن کو حکم فرمایا تو اس نے نماز کے لیے اقامت کہی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میرے حبیب ﷺ نے مجھے منع فرمایا کہ میں قبرستان میں نماز پڑھوں اور آپ نے مجھے بابل کی زمین میں بھی نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس پر لعنت کی گئی ہے۔

حضرت ابو صالح غفاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی مذکورہ حدیث بیان کی ہے، یہ روایت حضرت احمد بن صالح نے اپنی سند سے بیان کی ہے جبکہ سابقہ روایت سلیمان بن داؤد نے اپنی سند سے بیان کی تھی۔ دونوں ایک جیسی ہیں، فرق صرف اس قدر ہے کہ اس روایت میں ''فلما برز'' کی جگہ ''فلما خرج'' ہے۔

415۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فِيمَا يَحْسَبُ عَمْرٌو إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور موسیٰ نے اپنی حدیث میں کہا ہے جس میں عمرو بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ساری کی ساری زمین مسجد ہے سوائے حمام اور قبرستان کے۔

فائدہ: اگر قبرستان میں علیحدہ نماز کیلئے جگہ بنائی گئی ہو اس میں نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ بنائی گئی ہو تو پھر قبرستان میں نماز مکروہ ہے۔ ھکذا فی حاشیۃ الطحطاوی۔

1۔ ایک نسخہ میں حِبّی ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں یہاں ملتھا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ
(اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ پر نماز پڑھنے سے نہی کا بیان)

416۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: تم اونٹوں کو بٹھانے کی جگہ پر نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیاطین کی جگہ ہے۔ اور پھر بکریوں کے باڑے میں نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس میں نماز پڑھو کیونکہ وہ برکت والی جگہ ہے۔

بَابُ مَتَى يُؤْمَرُ الْغُلَامُ بِالصَّلَاةِ (اس کا بیان کہ کب بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے)

417۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى يَعْنِي ابْنَ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِينَ وَإِذَا بَلَغَ عَشْرَ سِنِينَ فَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا

حضرت عبدالملک بن ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے اور جب وہ دس سال کا ہو جائے تو اسے اس پر سزا دو (نماز نہ پڑھے تو مار پیٹ کر نماز پڑھاؤ)۔

418۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ يَعْنِي الْيَشْكُرِيَّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ سَوَّارٍ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو حَمْزَةَ الْمُزَنِيُّ الصَّيْرَفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمُزَنِيُّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ وَإِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ عَبْدَهُ أَوْ أَجِيرَهُ فَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهِمَ وَكِيعٌ فِي اسْمِهِ وَرَوَى عَنْهُ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَوَّارٌ الصَّيْرَفِيُّ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو درآنحالیکہ وہ سات برس کے ہوں اور انہیں نماز کے لیے مارو جبکہ ان کی عمر دس برس ہو اور ان کے بستر الگ کر دو (انہیں علیحدہ علیحدہ سلاؤ)۔ وکیع نے بیان کیا ہے کہ داؤد بن سوار مزنی نے مذکورہ حدیث کی مثل روایت اسی سند کے ساتھ بیان کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے: اور جب تم میں سے کوئی اپنی خادمہ کی شادی اپنے غلام یا اپنے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نوکر سے کردے تو پھر اسے چاہیے کہ ناف کی نیچے سے لے کر گھٹنوں کے اوپر تک کے مقام کی طرف نہ دیکھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ وکیع کو راوی کے نام میں وہم ہوا ہے۔ انہیں ابوداؤد طیالسی نے یہ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے: ہمیں حمزہ سوار الصیرفی نے حدیث بیان کی ہے۔

419۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ الْجُهَنِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ مَتَى يُصَلِّي الصَّبِيُّ فَقَالَتْ كَانَ رَجُلٌ مِنَّا يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا عَرَفَ يَمِينَهُ مِنْ شِمَالِهِ فَمُرُوهُ بِالصَّلَاةِ

حضرت ہشام بن سعید نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاذ بن عبداللہ بن خبیب الجہنی نے مجھے حدیث بیان کی جبکہ ہم ان کے پاس گئے تو انہوں نے اپنی بیوی سے پوچھا: بچہ کب نماز پڑھا کرے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہم میں سے کوئی آدمی رسول اللہ ﷺ سے ذکر کر رہا تھا کہ آپ سے اس کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: جب وہ دائیں ہاتھ کو بائیں سے پہچان لے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دو۔

بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ (ابتدائے اذان کا بیان)

420۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَحَدِيثُ عَبَّادٍ أَتَمُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ زِيَادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ اهْتَمَّ النَّبِيُّ ﷺ لِلصَّلَاةِ كَيْفَ يَجْمَعُ النَّاسَ لَهَا فَقِيلَ لَهُ انْصِبْ رَايَةً عِنْدَ حُضُورِ الصَّلَاةِ فَإِذَا رَأَوْهَا آذَنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذَلِكَ قَالَ فَذُكِرَ لَهُ الْقُنْعُ يَعْنِي الشَّبُّورَ وَقَالَ زِيَادٌ شَبُّورُ الْيَهُودِ فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذَلِكَ وَقَالَ هُوَ مِنْ أَمْرِ الْيَهُودِ قَالَ فَذُكِرَ لَهُ النَّاقُوسُ فَقَالَ هُوَ مِنْ أَمْرِ النَّصَارَى فَانْصَرَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ وَهُوَ مُهْتَمٌّ لِهَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأُرِيَ الْأَذَانَ فِي مَنَامِهِ قَالَ فَغَدَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَبَيْنَ نَائِمٍ وَيَقْظَانَ إِذْ أَتَانِي آتٍ فَأَرَانِي الْأَذَانَ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَدْ رَآهُ قَبْلَ ذَلِكَ فَكَتَمَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا قَالَ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُخْبِرَنِي فَقَالَ سَبَقَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا بِلَالُ قُمْ فَانْظُرْ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ فَافْعَلْهُ قَالَ فَأَذَّنَ بِلَالٌ قَالَ أَبُو بِشْرٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو عُمَيْرٍ أَنَّ الْأَنْصَارَ تَزْعُمُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ يَوْمَئِذٍ مَرِيضًا لَجَعَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُؤَذِّنًا

حضرت ابوعمیر بن انس انصاری نے اپنے چچاؤں میں سے کسی ایک سے روایت کیا کہ اس نے کہا: حضور نبی کریم ﷺ نے نماز کے لیے اہتمام کیا کہ اس کے لیے لوگوں کو کیسے جمع کیا جائے؟ تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی کہ نماز کے وقت ایک جھنڈا لہرائیں۔ جو لوگ اسے دیکھیں گے وہ ایک دوسرے کو مطلع کریں گے۔ تو آپ ﷺ نے اس رائے کو پسند نہیں فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے لیے قنع یعنی شبور (بوق، نرسنگا) بجانے کا مشورہ دیا گیا۔ زیاد نے کہا ہے: یہ یہودیوں کا سینگ ہے (بگل، جسے وہ لوگوں کو عبادت کے لیے جمع کرنے کی غرض سے بجاتے ہیں) تو آپ ﷺ نے اسے بھی پسند نہ فرمایا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پھر آپ کے لیے ناقوس (ایک چھوٹی دو بڑی لکڑیاں ہوتی ہیں اور ایک دوسری پر مارنے سے آواز پیدا ہوتی ہے) کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عیسائیوں کا طریقہ ہے (اور اس میں ان سے مشابہت لازم آتی ہے۔ آپ ﷺ ایسی مشابہت کو قطعاً ناپسند کرتے تھے) چنانچہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ واپس آ گئے درآنحالیکہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی خواہش اور ارادہ کا پورا خیال تھا۔ پس آپ کو حالت خواب میں اذان سکھلا دی گئی۔ چنانچہ وہ صبح حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کو مطلع کر دیا۔ سو عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نیند اور بیداری کے درمیان میں تھا، تب میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے مجھے اذان سکھلا دی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس سے بیس دن قبل یہی منظر دیکھ چکے تھے مگر آپ نے اسے چھپائے رکھا پھر اس کے بعد انہوں نے بھی حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیں اطلاع دینے سے تمہیں کس شے نے روکے رکھا؟ تو انہوں نے عرض کی: میں حیا کرتا رہا اور حضرت عبداللہ بن زید مجھ سے سبقت لے گئے۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اٹھ، اس میں اچھی طرح غور کر جس کے بارے میں عبداللہ بن زید تجھے حکم دیتے ہیں اور پھر اسی طرح کر۔ راوی نے کہا: پھر حضرت بلال نے اذان کہی۔ ابو بشر نے کہا ہے: مجھے ابو عمیر نے خبر دی ہے کہ انصار یہ گمان کرتے تھے کہ اگر حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ان دنوں بیمار نہ ہوتے تو رسول اللہ ﷺ انہیں مؤذن بناتے۔

بَاب كَيْفَ الْأَذَانُ (کیفیت اذان کا بیان)

421۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاقُوسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلَاةِ طَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللهِ أَتَبِيعُ النَّاقُوسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ فَقُلْتُ نَدْعُو بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ بَلَى قَالَ فَقَالَ تَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ عَنِّي غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ قَالَ وَتَقُولُ إِذَا أَقَمْتَ الصَّلَاةَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهِ فَإِنَّهُ أَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِيهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهِ قَالَ فَسَمِعَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ وَيَقُولُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا رَأَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا رِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ وَقَالَ فِيهِ ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَ قَالَ مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيهِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَمْ يُثَنِّيَا

حضرت محمد بن عبداللہ بن زید بن عبدربہ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ حضرت عبداللہ بن زید نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا کہ ناقوس بنایا جائے تا کہ لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کی غرض سے بجایا جائے تو اس حال میں کہ میں سویا ہوا تھا، ایک آدمی مجھے ملا۔ وہ اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے تھا۔ تو میں نے اس سے کہا: اے عبداللہ! کیا تو ناقوس بیچے گا؟ اس نے جواب دیا: تو اسے کیا کرے گا؟ تو میں نے کہا: ہم اس کے ساتھ لوگوں کو نماز کے لیے بلائیں گے۔ تو اس نے کہا: میں تمہاری رہنمائی ایسی شے پر نہ کروں جو اس سے کہیں بہتر ہے؟ تو میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اس آدمی نے کہا: تم کہو: ''الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر، اشهد ان لااله الا الله، اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان محمدا رسول الله، اشهد ان محمدا رسول الله، حی علی الصلوٰة، حی علی الصلوٰة، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، الله اکبر، الله اکبر، لا اله الا الله''۔ فرمایا: پھر اس کے بعد وہ مجھ سے تھوڑی دور ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: جب تم اقامت کہو تو اس طرح کہو: ''الله اکبر، الله اکبر، اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان محمدا رسول الله، حی علی الصلوٰة، حی علی الفلاح، قد قامت الصلوٰة، قد قامت الصلوٰة، الله اکبر، الله اکبر، لااله الاالله''۔ پس جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور جو کچھ میں نے دیکھا تھا وہ سب آپ کے گوش گزار کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ خواب حق ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ سو تم بلال کو ساتھ لے کر اٹھو اور جو دیکھا وہ اسے سکھا دو تا کہ یہ اس کے مطابق اذان دے کیونکہ تمہاری نسبت ان کی آواز اونچی اور بلند ہے۔ پس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر اٹھا۔ سو میں بتا تا رہا اور وہ اس کے مطابق با آواز بلند کہتے رہے۔ جونہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ آواز اپنے گھر میں سنی تو آپ اپنی چادر کھینچتے ہوئے باہر نکلے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا! میں نے بھی اسی طرح دیکھا جس طرح انہیں دکھایا گیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فللہ الحمد۔ پس اللہ تعالیٰ ہی کے لیے سب تعریفیں ہیں۔ ابوداؤد نے کہا: اسی طرح زہری نے سعید بن المسیب سے اور انہوں نے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ابن اسحاق نے اس میں زہری سے نقل کیا ہے: ''الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر'' اور معمر اور یونس نے زہری سے روایت کیا ہے: الله اکبر، الله اکبر ان دونوں نے یہ کلمہ دو دو بار نہیں کہا۔

422۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي سُنَّةَ الْأَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِي وَقَالَ تَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَإِنْ كَانَ صَلَاةُ الصُّبْحِ قُلْتَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ أَخْبَرَنِي أَبِي وَأُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ وَفِيهِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فِي الْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَبْيَنُ قَالَ فِيهِ قَالَ وَعَلَّمَنِي الْإِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِذَا أَقَمْتَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ أَسَمِعْتَ قَالَ فَكَانَ أَبُو مَحْذُورَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهُ وَلَا يَفْرُقُهَا لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَيْهَا

حضرت محمد بن عبدالملک بن ابی محذورہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیجیے۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے سر کے سامنے والے حصہ پر اپنا دست مبارک پھیرا اور فرمایا: کہو: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، انہیں بلند آواز سے کہو، پھر کہو اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ انہیں تو آہستہ آواز سے کہے گا۔ پھر کلمات شہادت بلند آواز کے ساتھ کہہ: اشھد ان لا الہ اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمد ارسول اللہ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح اور اگر صبح کی نماز ہو تو پھر کہو: الصلوٰۃ خیر من النوم، الصلوٰۃ خیر من النوم، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ۔

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی ہے اور اس میں ہے ''الصلوٰۃ خیر من النوم، الصلوٰۃ خیر من النوم صبح کی پہلی اذان میں کہو۔ ابوداؤد نے کہا ہے: حضرت مسدد کی حدیث (یعنی اوپر کی حدیث) زیادہ واضح ہے۔ اس میں ہے کہ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے مجھے اقامت دو دو بار کہنے کی تعلیم دی: ''اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ''۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ عبدالرزاق نے کہا: جب تم اقامت کہو تو اس میں دو مرتبہ کہو: قد قامت الصلوٰۃ، قد قامت الصلوٰۃ۔ کیا تو نے سن لیا؟ فرمایا: ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اپنی پیشانی کے بال نہ کٹواتے تھے اور ان کی مانگ نکال کر ان کی تقسیم کرتے تھے اس لیے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔

423۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَحَجَّاجٌ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً الْأَذَانُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالْإِقَامَةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَذَا فِي كِتَابِهِ فِي حَدِيثِ أَبِي مَحْذُورَةَ

حضرت مکحول نے بیان کیا ہے کہ ابن محیریز نے انہیں بتایا کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اذان میں انیس کلمات سکھائے اور اقامت میں سترہ کلمات۔ اذان اس طرح ہے: ''اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمد رسول اللہ، اشھد ان محمد رسول اللہ، حی علی الصلوۃ، حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ'' اور اقامت یہ ہے: ''اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، حی علی الصلوۃ، حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، قد قامت الصلوۃ، قد قامت الصلوۃ، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ'' اسی طرح ان کی کتاب میں حدیث ابی محذورہ رضی اللہ عنہ میں ہے۔

424۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ يَعْنِي عَبْدَ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ أَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ[1] قَالَ ثُمَّ ارْجِعْ فَمُدَّ مِنْ صَوْتِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

حضرت ابن محیریز نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بذات خود مجھے اذان دینے کا طریقہ سکھایا اور فرمایا: کہو: ''اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، پھر فرمایا: انہی کلمات کو دوبارہ بلند آواز کے ساتھ کہو: اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، حی علی الصلوۃ، حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ۔

1۔ بعض نسخوں میں مرتین مرتین نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہوئے حضرت امام مالک، شافعی، حسن بصری اور اہل مدینہ نے کہا ہے کہ اذان کے دوران شہادتین میں ترجیع ہے یعنی مجموعی طور پر کلمات شہادت کو آٹھ بار کہا جائے گا، چار بار آہستہ اور چار بار بلند آواز سے جبکہ ان کے برعکس احناف اور حنابلہ نے کہا ہے کہ شہادتین میں ترجیع نہیں ہے اور ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اس کے بعد آگے مروی ہے اور محدثین مثلاً حضرت امام طحاوی رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

425۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي مَحْذُورَةَ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَحْذُورَةَ يَقُولُ أَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ وَكَانَ يَقُولُ فِي الْفَجْرِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ يَعْنِي الْجُمَحِيَّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيِّ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ أَذَانِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي مَحْذُورَةَ قُلْتُ حَدِّثْنِي عَنْ أَذَانِ أَبِيكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ قَطُّ وَكَذَلِكَ حَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ تَرْجِعُ فَتَرْفَعُ صَوْتَكَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ

حضرت عبدالملک بن ابی محذورہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حرف حرف کر کے مجھے اذان کی تعلیم دی: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح۔ فرمایا: فجر کی اذان میں وہ کہا کرتے تھے: الصلوٰۃ خیر من النوم۔

محمد بن داؤد الاسکندرانی نے بیان کیا ہے کہ زیاد یعنی ابن یونس نے نافع بن عمر سے انہوں نے عبدالملک بن ابی محذورہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز جمحی کے واسطے سے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اذان کی تعلیم دی۔ وہ فرماتے ہیں: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ پھر ابن جریج عن عبدالعزیز بن عبدالملک کی حدیث کی مثل حدیث ذکر کی۔ اور مالک بن دینار کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے اپنے باپ کی اذان سے متعلقہ روایت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مجھے بتائیے۔ تو انہوں نے صرف یہ کہا: الله اکبر، الله اکبر (یعنی انہوں نے اذان کی ابتداء میں دو بار تکبیر کہی) اسی طرح جعفر بن سلیمان عن ابن ابی محذورہ عن عمہ عن جدہ کی حدیث بھی ہے مگر اس میں یہ کہا ہے: پھر تم دوبارہ کہو اور اپنی آواز کو ان کلمات کے ساتھ بلند کرو ''الله اکبر، الله اکبر''۔

426۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ أُحِيلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ أَعْجَبَنِي أَنْ تَكُونَ صَلَاةُ الْمُسْلِمِينَ أَوْ قَالَ الْمُؤْمِنِينَ وَاحِدَةً حَتَّى لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبُثَّ رِجَالًا فِي الدُّورِ يُنَادُونَ النَّاسَ بِحِينِ الصَّلَاةِ وَحَتَّى هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رِجَالًا يَقُومُونَ عَلَى الْآطَامِ يُنَادُونَ الْمُسْلِمِينَ بِحِينِ الصَّلَاةِ حَتَّى نَقَسُوا أَوْ كَادُوا أَنْ يَنْقُسُوا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَمَّا رَجَعْتُ لِمَا رَأَيْتُ مِنِ اهْتِمَامِكَ رَأَيْتُ رَجُلًا كَأَنَّ عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ أَخْضَرَيْنِ فَقَامَ عَلَى الْمَسْجِدِ فَأَذَّنَ ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا إِلَّا أَنَّهُ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ وَلَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى أَنْ تَقُولُوا لَقُلْتُ إِنِّي كُنْتُ يَقْظَانَ غَيْرَ نَائِمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى لَقَدْ أَرَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا وَلَمْ يَقُلْ عَمْرٌو لَقَدْ أَرَاكَ اللهُ خَيْرًا فَمُرْ بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى وَلَكِنِّي لَمَّا سُبِقْتُ اسْتَحْيَيْتُ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا جَاءَ يَسْأَلُ فَيُخْبَرُ بِمَا سُبِقَ مِنْ صَلَاتِهِ وَإِنَّهُمْ قَامُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ قَائِمٍ وَرَاكِعٍ وَقَاعِدٍ وَمُصَلٍّ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بِهَا حُصَيْنٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى حَتَّى جَاءَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ حُصَيْنٍ فَقَالَ لَا أَرَاهُ عَلَى حَالٍ إِلَى قَوْلِهِ كَذَلِكَ فَافْعَلُوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ فَجَاءَ مُعَاذٌ فَأَشَارُوا إِلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهَذِهِ سَمِعْتُهَا مِنْ حُصَيْنٍ قَالَ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا أَرَاهُ عَلَى حَالٍ إِلَّا كُنْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ إِنَّ مُعَاذًا قَدْ سَنَّ لَكُمْ سُنَّةً كَذَلِكَ فَافْعَلُوا قَالَ وَحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَهُمْ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ أُنْزِلَ رَمَضَانُ وَكَانُوا قَوْمًا لَمْ يَتَعَوَّدُوا الصِّيَامَ وَكَانَ الصِّيَامُ عَلَيْهِمْ شَدِيدًا فَكَانَ مَنْ لَمْ يَصُمْ أَطْعَمَ مِسْكِينًا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ فَكَانَتِ الرُّخْصَةُ لِلْمَرِيضِ وَالْمُسَافِرِ فَأُمِرُوا بِالصِّيَامِ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَفْطَرَ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَ لَمْ يَأْكُلْ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَرَادَ امْرَأَتَهُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ نِمْتُ فَظَنَّ أَنَّهَا تَعْتَلُّ فَأَتَاهَا فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرَادَ الطَّعَامَ فَقَالُوا حَتَّى نُسَخِّنَ لَكَ شَيْئًا فَنَامَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ: أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ

حضرت ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہے کہ نماز کو تین حالتوں میں تبدیل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہمارے اصحاب نے حدیث بیان کی ہے، میں نے ارادہ کیا کہ میں گھروں میں لوگوں کو بھیجوں جو نماز کے وقت لوگوں کو پکاریں گے۔ پھر میں نے

1۔ ایک نسخہ میں یہاں فیہا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ارادہ کیا کہ میں لوگوں کو حکم دوں کہ وہ اونچی عمارتوں پر کھڑے ہوجائیں اور مسلمانوں کو نماز کے وقت بلند آواز سے پکاریں یہاں تک کہ انہوں نے ناقوس بجائے یا قریب تھا کہ ناقوس بجاتے۔ فرمایا: پس انصار میں سے ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم جب میں واپس لوٹ کر گیا تو میری توجہ آپ کے اس اہتمام کی طرف تھی۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا۔ اس پر دو سبز کپڑے تھے۔ وہ مسجد میں کھڑا ہوا اور اذان دینے لگا پھر وہ تھوڑی دیر بیٹھا پھر کھڑا ہوا اور پہلے کی طرح کیا سوائے اس کے کہ اس نے کہا: ''قد قامت الصلوٰۃ'' (یعنی ان کلمات کا اضافہ کیا) اگر یہ نہ ہو کہ لوگ کہیں گے (یہ جھوٹ ہے) ابن مثنیٰ نے کہا (اگر یہ نہ ہو) کہ تم کہو گے تو میں یقیناً کہہ سکتا ہوں: میں جاگ رہا تھا، سویا ہوا نہیں تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور ابن مثنیٰ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر اور بہتری دکھائی ہے اور عمرو نے یہ جملہ ''لقد اراك الله خيراً'' کا ذکر نہیں کیا۔ پس تم بلال کو حکم دو کہ وہ اذان کہے۔ راوی نے کہا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے بھی اسی طرح خواب دیکھا جس طرح انہوں نے دیکھا ہے لیکن چونکہ بیان میں وہ مجھ سے سبقت لے گئے ہیں اس لیے میں نے اب بیان کرنے سے حیاء محسوس کی۔ ہمارے اصحاب نے ہمیں یہ بیان کیا ہے کہ کوئی آدمی جب (مسجد) میں آتا تو وہ دو رکعتوں کے بارے سوال کرتا۔ پس اسے ان رکعتوں کے بارے میں بتایا جاتا جو اس سے پہلے پڑھی جا چکی ہوتیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوجاتے تو کوئی رکوع میں ہوتا، کوئی قیام میں اور کوئی قعدہ کی حالت میں ہوتا اور کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق نماز پڑھ رہے ہوتے یعنی ہر کوئی امام کے پیچھے نیت باندھ کر اپنی پہلی رکعتیں مکمل کرتا رہتا۔ گویا وہ ایک ساتھ امام کے ساتھ بھی ہوتا اور جو رکعتیں اس سے پہلے پڑھی جا چکی ہوتیں انہیں بھی پڑھ رہا ہوتا۔

ابن مثنیٰ نے کہا ہے کہ عمرو نے بیان کیا ہے اور حصین نے بھی اسی کے متعلق ابن ابی لیلیٰ سے حدیث بیان کی ہے یہاں تک کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک دن پیچھے سے آئے۔ شعبہ نے کہا: میں نے حصین سے یہ روایت سنی ہے۔ انہوں نے کہا: ''لا اراہ علی حال تا قولہ کذلك فافعلوا'' پھر میں عمر بن مرزوق کی روایت کی طرف لوٹتا ہوں۔ پس حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے (صحابہ کرام نے جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کی طرف پڑھی جانے والی رکعتوں کے بارے اشارہ کیا۔ شعبہ نے کہا: میں نے حضرت حصین سے یہ سنا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جس حال پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں گا اسی حالت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوجاؤں گا، یعنی کسی حال میں آپ کی مخالفت نہیں کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ معاذ تمہارے لیے ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے۔ پس تم اسی طرح کیا کرو۔ اور ہمارے اصحاب نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تین روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔ پھر رمضان المبارک کے روزہ کا حکم نازل ہوا اور وہ ایک ایسی قوم تھے جو روزے رکھنے کے عادی نہ تھے اور روزہ ان پر سخت گراں گزرتا تھا۔ پس جو روزہ نہ رکھتا وہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ پس یہ رخصت صرف مریض اور مسافر کے لیے رہی اور روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا اور ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا ہے کہ کوئی آدمی جب روزہ افطار کرتا اور کھانا کھانے سے پہلے سو جاتا تو پھر نہ کھا سکتا یہاں تک کہ صبح ہوجاتی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور راوی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے ساتھ عمل زوجیت کا ارادہ کیا تو اس نے کہا: میں تو سوگئی تھی۔ تو آپ کو یہ گمان ہوا کہ یہ صرف بہانہ کر رہی ہے۔ چنانچہ آپ نے اس سے وہ عمل کر لیا۔ اسی طرح انصار میں سے ایک آدمی تھا۔ اس نے کھانا کھانا چاہا تو انہوں نے کہا: ٹھہرو یہاں تک کہ ہم تیرے لیے کھانا گرم کر لیں۔ پس وہ سو گیا۔ جب صبح ہوئی تو اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ

427۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي دَاوُدَ ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أُحِيلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَأُحِيلَ الصِّيَامُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَسَاقَ نَصْرٌ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَاقْتَصَّ ابْنُ الْمُثَنَّى مِنْهُ قِصَّةَ صَلَاتِهِمْ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَطْ قَالَ الْحَالُ الثَّالِثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى يَعْنِي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ فَوَجَّهَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى الْكَعْبَةِ وَتَمَّ حَدِيثُهُ وَسَمَّى نَصْرٌ صَاحِبَ الرُّؤْيَا قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ فِيهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ أَمْهَلَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ زَادَ بَعْدَ مَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِّنْهَا بِلَالًا فَأَذَّنَ بِهَا بِلَالٌ وَقَالَ فِي الصَّوْمِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَيَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِلَى قَوْلِهِ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا أَجْزَأَهُ ذَلِكَ وَهَذَا حَوْلٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ إِلَى أَيَّامٍ أُخَرَ فَثَبَتَ الصِّيَامُ عَلَى مَنْ شَهِدَ الشَّهْرَ وَعَلَى الْمُسَافِرِ أَنْ يَقْضِيَ وَثَبَتَ الطَّعَامُ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْعَجُوزِ اللَّذَيْنِ لَا يَسْتَطِيعَانِ الصَّوْمَ وَجَاءَ صِرْمَةُ وَقَدْ عَمِلَ يَوْمَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کو تین حالتوں میں تبدیل کیا گیا اور روزے کو بھی تین احوال میں بدلا گیا۔ آگے نصر نے طویل حدیث بیان کی ہے اور ابن المثنیٰ نے صرف بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے قصہ پر اکتفا کیا ہے۔ فرمایا: تیسری حالت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ قدم رنجہ فرما ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے تیرہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ پس اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا چہرہ مقدس کعبہ معظمہ کی طرف پھیر دیا۔ یہاں ابن مثنیٰ کی حدیث مکمل ہو گئی اور نصر نے خواب دیکھنے والے کا نام لیا اور کہا: عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ جو انصار میں سے ایک آدمی تھے، تشریف لائے اور اس روایت میں انہوں نے بیان کیا کہ انہوں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے قبلہ شریف کی طرف منہ کیا اور کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ یہ کلمات دو بار کہے: حی علی الصلوٰۃ دو بار کہا: حی علی الفلاح، دو بار کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ۔ پھر تھوڑی دیر رکے رہے اور پھر کھڑے ہوئے اور اسی کی مثل کلمات کہے مگر ان میں حی علی الفلاح کے بعد ان کلمات کا اضافہ کیا: قد قامت الصلوٰۃ، قد قامت الصلوٰۃ۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تلقین کردو (یاد کراؤ) پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے انہی کلمات کے ساتھ اذان کہی۔ اور روزے کے متعلق یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے اور آپ ﷺ یوم عاشوراء کا روزہ بھی رکھتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِلَى قَوْلِهِ طَعَامُ مِسْكِينٍ۔ پس جو روزہ رکھنا چاہتا تھا وہ روزہ رکھتا اور جو افطار کرنا چاہتا تھا وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا۔ تو یہ اس کے لیے روزے کا بدل بن جاتا۔ پس (تین حالتوں میں سے) ایک یہ حالت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ إِلَى أُخْرِ أَيَّامٍ أُخَرَ۔ پس جس نے اس مہینے کو پالیا اس پر روزے لازم ہو گئے اور مسافر پر بھی کہ وہ قضا کرے اور ان بوڑھے مرد و عورت کے لیے کھانا کھلانا لازم ہو گیا جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے اور صرمہ (بن قیس) رضی اللہ عنہ آئے درآنحالیکہ وہ دن بھر کام کرتے رہے۔ اور آگے حدیث بیان کی۔

بَابٌ فِي الْإِقَامَةِ (اقامت کا بیان)

428۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ زَادَ حَمَّادٌ فِي حَدِيثِهِ إِلَّا الْإِقَامَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ حَدِيثِ وُهَيْبٍ قَالَ إِسْمَعِيلُ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ

حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات جفت (دو دو بار) کہیں اور اقامت کے کلمات طاق (ایک ایک بار) کہیں۔ حماد نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے یعنی یہ کلمات دو بار کہیں۔ ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہیب کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے۔ اسماعیل نے کہا: میں نے یہ حدیث ایوب کے سامنے بیان کی تو انہوں نے کہا: سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے۔

429۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَإِذَا سَمِعْنَا الْإِقَامَةَ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ أَسْمَعْ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْعُرْيَانِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُثَنَّى مُؤَذِّنَ مَسْجِدِ الْأَكْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جاتے تھے سوائے اس کے کہ وہ کہتے: قد قامت الصلوٰۃ، قد قامت الصلوٰۃ۔ پس جب ہم اقامت سنتے تو وضو کرتے اور پھر نماز کی طرف نکل پڑتے۔ شعبہ نے کہا ہے: میں نے ابوجعفر سے اس حدیث کے علاوہ کوئی اور حدیث نہیں سنی۔

حضرت شعبہ، مسجد العریان کے مؤذن ابوجعفر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے مسجد الاکبر (یہ دونوں مساجد کوفہ میں ہیں) کے مؤذن ابوالمثنیٰ سے سنا کہ وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا۔ اور آگے یہی حدیث بیان کی۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ آخَرُ (اس کا بیان کہ اذان ایک آدمی کہے اور اقامت دوسرا)

430۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْأَذَانِ أَشْيَاءَ لَمْ يَصْنَعْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَأُرِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَلْقِهِ عَلَى بِلَالٍ فَأَلْقَاهُ عَلَيْهِ فَأَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَنَا رَأَيْتُهُ وَأَنَا كُنْتُ أُرِيدُهُ قَالَ فَأَقِمْ أَنْتَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ جَدِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأَقَامَ جَدِّي

حضرت محمد بن عبداللہ نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید سے روایت بیان کی ہے، انہوں نے کہا: حضور نبی کریم ﷺ نے اذان کے بارے میں کئی چیزوں کا ارادہ کیا لیکن ان میں سے کچھ بھی نہیں کیا۔ اتنے میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو حالت خواب میں اذان دکھلا دی گئی۔ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو اس سے مطلع کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھلا دو۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے وہ اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دی۔ پس انہوں نے اذان کہی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ اذان میں نے دیکھی تھی اور میں ہی اسے کہنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم اقامت کہو۔

انصار اہل مدینہ کے شیخ محمد بن عمرو نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن محمد سے سنا ہے، انہوں نے بیان کیا ہے کہ میرے دادا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے تھے۔ فرمایا: پس میرے دادا نے اقامت کہی۔

431۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ يَعْنِي الْأَفْرِيقِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ لَمَّا كَانَ أَوَّلُ أَذَانِ الصُّبْحِ أَمَرَنِي يَعْنِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النَّبِيَّ ﷺ فَأَذَّنْتُ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أُقِيمُ يَا رَسُولَ اللهِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى نَاحِيَةِ الْمَشْرِقِ إِلَى الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَا حَتَّى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَزَلَ فَبَرَزَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيَّ وَقَدْ تَلَاحَقَ أَصْحَابُهُ يَعْنِي فَتَوَضَّأَ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ هُوَ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ قَالَ فَأَقَمْتُ

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زیاد بن حارث صدائی سے سنا، انہوں نے کہا: جب حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے صبح کی پہلی اذان کہنے کا حکم ارشاد فرمایا تو میں نے اذان کہی اور میں کہنے لگا: میں اقامت کہوں یا رسول اللہ ﷺ؟ تو آپ ﷺ مشرق کی جانب طلوع فجر کی جانب دیکھنے لگے اور فرمانے لگے: نہیں یہاں تک کہ جب فجر طلوع ہوئی۔ آپ اترے اور باہر تشریف لائے۔ پھر آپ ﷺ میری طرف پھرے اور آپ ﷺ کے اصحاب آپ ﷺ سے ملنے لگے۔ یعنی آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: بلاشبہ صدائی نے یہ اذان کہی ہے اور جو اذان کہے گا وہی اقامت کہے گا۔ چنانچہ پھر میں نے اقامت کہی۔

بَاب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْأَذَانِ (اذان کے ساتھ آواز بلند کرنے کا بیان)

432۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ[1] عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ صَلَاةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مؤذن کے لیے اس کی حد آواز تک مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر خشک و تر شے اس کی شہادت دے گی اور نماز میں حاضر ہونے والے کے لیے پچیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور دو نمازوں کے درمیان ہونے والے گناہ اس سے مٹا دیے جاتے ہیں۔

433۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ وَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَضِلَّ الرَّجُلُ أَنْ يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اسے گوز آنے لگتے ہیں یہاں تک کہ وہ اذان کی آواز نہیں سن سکتا اور جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو وہ پھر آجاتا ہے یہاں تک کہ پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو وہ واپس لوٹ جاتا ہے اور جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے تو وہ پھر آجاتا ہے یہاں تک کہ وہ آدمی اور اس کے نفس کے درمیان وسوسہ اندازی کرنے لگتا ہے اور کہتا ہے: فلاں چیز یاد کر، فلاں چیز یاد کر جو کہ اسے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ آدمی اس طرح بھٹک جاتا ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس نے کتنی

1۔ ایک نسخہ میں موسیٰ بن ابی عائشہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رکعتیں پڑھی ہیں۔

بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُؤَذِّنِ مِنْ تَعَاهُدِ الْوَقْتِ (موذن پر وقت کی پابندی کرنے کا بیان)

434۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اللَّهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام ضامن ہے اور موذن (نمازوں کا) امین ہے۔ اے اللہ! ائمہ کی رہنمائی اور انہیں ہدایت عطا فرما اور اذان دینے والوں کی مغفرت فرما۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حدیث کی مثل ارشاد فرمایا۔

بَابُ الْأَذَانِ فَوْقَ الْمَنَارَةِ (منارہ پر اذان دینے کا بیان)

435۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِي مِنْ أَطْوَلِ بَيْتٍ حَوْلَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ فَيَأْتِي بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ يَنْظُرُ إِلَى الْفَجْرِ فَإِذَا رَآهُ تَمَطَّى ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْمَدُكَ وَأَسْتَعِينُكَ عَلَى قُرَيْشٍ أَنْ يُقِيمُوا دِينَكَ قَالَتْ ثُمَّ يُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللهِ مَا عَلِمْتُهُ كَانَ تَرَكَهَا لَيْلَةً وَاحِدَةً تَعْنِي هَذِهِ الْكَلِمَاتِ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بنی نجار کی ایک عورت سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا: میرا گھر اردگرد کے تمام گھروں سے بلند تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس پر صبح کی اذان دیتے تھے۔ وہ سحری کے وقت آتے اور مکان پر بیٹھ کر طلوع فجر کا انتظار کرنے لگتے۔ پس جب آپ اسے پھوٹتا دیکھتے تو انگڑائی لیتے اور یہ دعائیہ کلمات کہتے: ''اللهم انی احمدك واستعينك على قريش ان يقيموا دينك'' (اے اللہ! بلاشبہ میں تیری حمد وثناء کرتا ہوں اور قریش پر تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں) بعد ازاں آپ اذان کہتے۔ بنی نجار کی اس عورت نے کہا: قسم بخدا! میں نہیں جانتی کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مذکورہ کلمات کہنا کسی ایک رات بھی ترک کیا ہو۔

بَابٌ فِي الْمُؤَذِّنِ يَسْتَدِيرُ فِي أَذَانِهِ (دوران اذان موذن کے (دائیں بائیں) پھرنے کا بیان)

436۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ الرَّبِيعِ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمَكَّةَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ فَكُنْتُ أَتَتَبَّعُ فَمَهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ بُرُودٌ يَمَانِيَةٌ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قِطْرِيٌّ وَقَالَ مُوسَى قَالَ رَأَيْتُ بِلَالًا خَرَجَ إِلَى الْأَبْطَحِ فَأَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ لَوَى عُنُقَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَمْ يَسْتَدِرْ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَسَاقَ حَدِيثَهُ

حضرت عون بن ابی جحیفہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں مکہ مکرمہ میں حاضر ہوا در آنحالیکہ آپ چمڑے کے سرخ قبہ میں تشریف فرما تھے۔ پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ نکلے اور انہوں نے اذان کہی اور میں ان کے منہ کو ادھر ادھر دائیں بائیں ہوتا دیکھتا رہا۔ فرمایا: پھر حضور نبی مکرم ﷺ نکلے اور آپ ﷺ سرخ رنگ کا حلہ پہنے ہوئے تھے اور اپنے اوپر قطر کی بنی ہوئی یمنی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور موسیٰ نے کہا: انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ ابطح کی طرف نکلے اور اذان کہی۔ پس جب آپ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پر پہنچے تو اپنی گردن کو دائیں بائیں پھیرا، گھومے نہیں۔ پھر داخل ہوئے اور چھوٹا نیزہ نکالا۔ اور آگے مکمل حدیث بیان کی۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ (اذان اور اقامت کے درمیان دعا کا بیان)

437۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي إِيَاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ (اس کا بیان کہ آدمی اذان سن کر کیا کہے)

438۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہتا ہے۔

439۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَحَيْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کی اذان سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پاک پڑھو کیونکہ جس نے مجھ پر ایک بار درود

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پاک پڑھا تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا پھر میرے لیے وسیلہ کی التجا کرو کیونکہ یہ جنت میں ایک مقام ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کو عطا ہوگا اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں۔ پس جس نے میرے لیے وسیلہ کی دعا مانگی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

440۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حُيَيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي الْحُبُلِيَّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْمُؤَذِّنِينَ يَفْضُلُونَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قُلْ كَمَا يَقُولُونَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اذان دینے والوں کو ہم پر فضیلت دی جائے گی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسی طرح کہو جیسے وہ کہتے ہیں۔ تو جب تو ختم کر چکے تو پھر رب کریم سے مانگ، تجھے عطا کیا جائے گا۔

441۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس وقت یہ کہا جب وہ موذن کی اذان سنتا ہے "وانا اشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

442۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَأَنَا وَأَنَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موذن کو کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے سنتے تھے تو فرماتے تھے: میں بھی یہ شہادت دیتا ہوں، میں بھی شہادت دیتا ہوں۔

443۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسَافٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حضرت حفص بن عاصم بن عمر نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے جد امجد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن کہے: اللہ اکبر اللہ اکبر تو تم میں سے بھی کوئی کہے: اللہ اکبر اللہ اکبر اور جب مؤذن کہے: اشھد ان لا الہ الا اللہ وہ بھی کہے: اشھد ان لا الہ الا اللہ، جب مؤذن کہے: اشھد ان محمدا رسول اللہ وہ بھی کہے: اشھد ان محمدا رسول اللہ، پھر جب مؤذن کہے: حی علی الصلوٰۃ، وہ کہے: لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر مؤذن کہے: حی علی الفلاح وہ کہے: لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب مؤذن کہے: اللہ اکبر اللہ اکبر وہ بھی کہے: اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب مؤذن کہے: لا الہ الا اللہ وہ بھی اپنے دل سے کہے: لا الہ الا اللہ تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ (اس کا بیان کہ جب کوئی اقامت سنے تو کیا کہے)

444۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَوْ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ بِلَالًا أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا وَقَالَ فِي سَائِرِ الْإِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيثِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فِي الْأَذَانِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب میں سے کسی اور نے بیان کیا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنی شروع کی، جب انہوں نے قد قامت الصلوٰۃ کہا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اقامھا اللہ و أدامھا (اللہ اسے قائم رکھے اور اسے دوام دے) اور بقیہ ساری اقامت میں اسی طرح کہا جیسا حدیث عمر رضی اللہ عنہ میں اذان کے متعلق گزر چکا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ (اذان کے بعد دعا کا بیان)

445۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ دعا مانگی: اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ تو قیامت کے دن اس کے لیے شفاعت واجب ہوگئی۔

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ (اذان مغرب کے وقت کی دعا کا بیان)

446۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقُولَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے یہ تعلیم دی کہ میں مغرب کی اذان کے وقت کہوں اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي (اے اللہ! یہ وقت تیری رات آنے کا ہے، تیرے دن کے واپس جانے کا ہے، تجھے پکارنے والوں کی آوازوں کا ہے، پس تو میری مغفرت فرما)۔

بَابُ أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّأْذِينِ (اذان پر اجرت لینے کا بیان)

447۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ وَقَالَ مُوسَى فِي مَوْضِعٍ آخَرَ إِنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي قَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے میری قوم کا امام بنا دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن قراءت کرتے وقت ان میں سب سے کمزور کی رعایت کرو اور ایسے آدمی کو مؤذن بناؤ جو اپنی اذان پر اجرت نہ لیتا ہو۔

بَابٌ فِي الْأَذَانِ قَبْلَ دُخُولِ الْوَقْتِ (وقت کے داخل ہونے سے پہلے اذان ہونے کا بیان)

448۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ الْمَعْنٰى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْجِعَ فَيُنَادِيَ أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ زَادَ مُوسَى فَرَجَعَ فَنَادَى أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ أَيُّوبَ إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ مُؤَذِّنٍ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ مَسْرُوحٌ أَذَّنَ قَبْلَ الصُّبْحِ فَأَمَرَهُ عُمَرُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَدْ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ مُؤَذِّنًا لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ مَسْرُوحٌ أَوْ غَيْرُهُ[1] قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِعُمَرَ مُؤَذِّنٌ يُقَالُ لَهُ مَسْعُودٌ وَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ ذَاكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر سے پہلے اذان کہی تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم ارشاد فرمایا کہ وہ لوٹ کر جائیں اور پکار کر یہ کہیں الا ان العبد قد نام آگاہ رہو، یہ بندہ سو گیا (اس وجہ سے غلطی ہوئی)۔ موسیٰ نے (اپنی روایت میں) ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: چنانچہ وہ لوٹ کر آئے اور بلند آواز سے پکار کر کہا: الا ان العبد قد نام (آگاہ رہو، بندہ سو گیا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث ایوب سے حماد بن سلمہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کی۔

حضرت نافع نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مؤذن سے جس کا نام مسروح تھا، روایت کیا ہے کہ اس نے طلوع فجر سے پہلے اذان کہہ دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اسی طرح حکم دیا (جیسا سابقہ حدیث میں مذکور ہے) ابوداؤد نے کہا

1 [illegible]

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے کہ یہ حدیث حماد بن زید نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع یا کسی اور سے روایت کی ہے کہ ایک مؤذن تھا جسے مسروح کہا جاتا تھا یا کوئی اور۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اور دراوردی نے اسے عبید اللہ سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مؤذن تھا جس کا نام مسعود تھا۔ آگے مذکورہ حدیث کی مثل حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ اس سے زیادہ صحیح ہے۔

449۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ شَدَّادٍ مَوْلَى عِيَاضِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَهُ لَا تُؤَذِّنْ حَتَّى يَسْتَبِينَ لَكَ الْفَجْرُ هَكَذَا وَمَدَّ يَدَيْهِ عَرْضًا قَالَ أَبُو دَاوُد شَدَّادٌ مَوْلَى عِيَاضٍ لَمْ يُدْرِكْ بِلَالًا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: تو اذان نہ کہہ یہاں تک کہ فجر اس طرح ظاہر ہو جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرضاً اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ شداد نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

بَاب الْأَذَانِ لِلْأَعْمَى (نابینے آدمی کے اذان کہنے کا بیان)

450۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ كَانَ مُؤَذِّنًا لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ أَعْمَى

حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے اور وہ نابینے تھے۔

بَاب الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ (اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کا بیان)

451۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَجُلٌ حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صلى الله عليه وسلم

حضرت ابوشعثاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے۔ جب مؤذن نے عصر کی اذان کہی تو ایک آدمی مسجد سے نکلا۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی نے ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

بَاب فِي الْمُؤَذِّنِ يَنْتَظِرُ الْإِمَامَ (اذان کے بعد مؤذن کیلئے امام کا انتظار کرنے کا بیان)

452۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ ثُمَّ يُمْهِلُ فَإِذَا رَأَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے تھے پھر آپ انتظار کرتے تھے اور جب دیکھتے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لا رہے ہیں تو نماز کے لیے اقامت کہتے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي التَّثْوِيبِ (تثویب کا بیان)

453۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْقَتَّاتُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَثَوَّبَ رَجُلٌ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ قَالَ اخْرُجْ بِنَا فَإِنَّ هَذِهِ بِدْعَةٌ

حضرت مجاہد نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا تو کسی آدمی نے ظہر یا عصر کی نماز میں تثویب یعنی اذان کے بعد دوبارہ (الصلاۃ وغیرہ کے الفاظ کہہ کر) نماز کی دعوت دی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمارے ساتھ نکل چلو کیونکہ یہ بدعت ہے۔

بَابٌ فِي الصَّلَاةِ تُقَامُ وَلَمْ يَأْتِ الْإِمَامُ يَنْتَظِرُونَهُ قُعُودًا

اس کا بیان کہ اگر امام کے آنے سے پہلے اقامت ہو جائے تو بیٹھ کر امام کا انتظار کیا جائے

454۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا رَوَاهُ أَيُّوبُ وَحَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى وَهِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى وَقَالَا فِيهِ حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ قَدْ خَرَجْتُ إِلَّا مَعْمَرٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ لَمْ يَقُلْ فِيهِ قَدْ خَرَجْتُ

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو تم نہ کھڑے ہوا کرو یہاں تک کہ مجھے دیکھ لو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح یہ حدیث ایوب اور حجاج الصواف نے یحییٰ اور ہشام دستوائی سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا ہے: میری طرف یحییٰ نے لکھا اور اسے معاویہ بن سلام اور علی بن مبارک نے یحییٰ سے روایت کیا ہے اور دونوں نے اس میں کہا ہے: یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو اور تم پر سکینہ (یعنی عبث حرکات سے اجتناب کرتے ہوئے باوقار بیٹھنا) لازم ہے۔

معمر نے یحییٰ سے اپنی سند کے ساتھ اس طرح روایت کیا ہے: یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو درآنحالیکہ میں نکل پڑوں (یعنی ظاہر ہو جاؤں) ابوداؤد نے کہا ہے کہ معمر کے سوا کسی نے ''قد خرجت'' ذکر نہیں کیا اور ابن عیینہ نے معمر سے یہ حدیث روایت کی ہے اور اس میں ''قد خرجت'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

455۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ أَبُو عَمْرٍو ح وحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَأْخُذُ النَّاسُ مَقَامَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ النَّبِيُّ ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نماز کے لیے اقامت کہی جاتی اور لوگ اپنے اپنے مقام پر صف میں کھڑے ہو جاتے اس سے قبل کہ رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ پر تشریف لائیں۔

فائدہ: ابن رسلان نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس پر دال ہے کہ امام کا کھڑے ہو کر انتظار کرنا جائز ہے۔

456۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلَاةُ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَعَرَضَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

حمید نے بیان کیا ہے کہ میں نے ثابت البنانی سے اس آدمی کے بارے پوچھا جو نماز کے لیے اقامت کہے جانے کے بعد گفتگو کرتا ہے۔ انہوں نے مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سنائی کہ انہوں نے فرمایا: نماز کے لیے اقامت کہی گئی اور ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش ہوا تو اس نے نماز کے لیے اقامت کہے جانے کے بعد آپ ﷺ کو روکے رکھا اور گفتگو کرتا رہا۔

457۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسٍ عَنْ أَبِيهِ كَهْمَسٍ قَالَ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ بِمِنًى وَالْإِمَامُ لَمْ يَخْرُجْ فَقَعَدَ بَعْضُنَا فَقَالَ لِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَا يُقْعِدُكَ قُلْتُ ابْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ هَذَا السُّمُودُ فَقَالَ لِي الشَّيْخُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نَقُومُ فِي الصُّفُوفِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ طَوِيلًا قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ قَالَ وَقَالَ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلُونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا

حضرت عون بن کہمس اپنے باپ کہمس سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ہم منیٰ میں نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور امام ابھی تک حاضر نہیں ہوئے تھے۔ پس ہم میں سے بعض بیٹھ گئے۔ تو اہل کوفہ میں سے ایک شیخ نے مجھے کہا: تجھے کس نے بٹھا دیا؟ میں نے جواب دیا: (عبداللہ) بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے۔ انہوں نے کہا: یہ سمود ہے (اس کے دو معنی بیان کیے گئے ہیں: ایک غفلت دوسرا غرور کے ساتھ سر اونچا کرنا۔ دونوں معنوں کے اعتبار سے یہ مکروہ ہے۔ تو اس شیخ نے کہا: مجھے عبدالرحمن بن عوسجہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں تکبیر کہے جانے سے قبل کافی دیر تک صفوں میں کھڑے رہتے تھے اور مزید فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور ان کے فرشتے ان پر رحمتیں بھیجتے ہیں جو پہلی صفوں کے قریب ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدم سے بڑھ کر کوئی قدم زیادہ پسندیدہ نہیں جس کے ساتھ وہ پہلی صف میں پہنچنے کے لیے چلتا ہے۔

458۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ نَجِيٌّ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: نماز کے لیے اقامت کہی گئی درآنحالیکہ رسول اللہ ﷺ مسجد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے کونے میں کسی کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے اور آپ علیہ السلام نماز کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ قوم سو گئی۔

459۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِسْحَقَ الْجَوْهَرِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ تُقَامُ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا رَآهُمْ قَلِيلًا جَلَسَ لَمْ يُصَلِّ وَإِذَا رَآهُمْ جَمَاعَةً صَلَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ مِثْلَ ذَلِكَ

حضرت سالم بن ابی النضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام کے زمانہ میں مسجد میں نماز کے لیے اقامت کہی جاتی تھی تو اگر آپ نمازیوں کی تعداد کو کم پاتے تو آپ علیہ السلام بیٹھ جاتے اور نمازیوں کے آنے پر نماز پڑھتے اور جب آپ انہیں اجتماعی صورت میں کثیر پاتے تو آپ علیہ السلام نماز پڑھا دیتے۔ حضرت ابومسعود زرقی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

جماعت کے ساتھ نماز ترک کرنے کے بارے میں اظہار ناراضگی

460۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ قَالَ زَائِدَةُ قَالَ السَّائِبُ يَعْنِي بِالْجَمَاعَةِ الصَّلَاةَ فِي الْجَمَاعَةِ

حضرت زائدہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سائب بن حبیش نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ گاؤں یا جنگل میں تین افراد اکٹھے ہوں اور وہ جماعت کے ساتھ اکٹھی نماز نہ پڑھتے ہوں تو ان پر شیطان غالب آجاتا ہے۔ لہٰذا تجھ پر جماعت کے ساتھ (نماز پڑھنا) لازم ہے۔ کیونکہ بھیڑیا ریوڑ سے دور جانے والی بکری کو کھا جاتا ہے۔ زائدہ نے کہا کہ سائب نے کہا: حدیث طیبہ میں بالجماعۃ سے مراد جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ہے۔

461۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ میں نماز کا حکم دوں اور نماز کے لیے اقامت کہی جائے پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں خود کچھ ایسے مردوں کو ساتھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لے کر جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں، اس قوم کی طرف چلا جاؤں جو نماز کے لیے حاضر نہیں ہوتے اور آگ کے ساتھ ان کے گھروں کو جلادوں۔

فائدہ: نماز دین کا ستون ہے اور بندۂ مومن کی معراج ہے اس لیے اسے پورے آداب کے ساتھ اپنے وقت میں ادا کرنا لازم اور ضروری ہے۔ لہٰذا جو عمداً غفلت اور کاہلی کا مرتکب ہو اور بلا عذر جماعت کا اہتمام نہ کرے تو اسے مذکورہ حدیث طیبہ میں غور کرنا چاہیے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی شدید وعید فرمائی ہے اور کیسی ناراضگی کا اظہار فرمایا رب کریم نماز با جماعت کی توفیق عطا فرمائے (امین)۔

462۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَتِي فَيَجْمَعُوا حُزَمًا مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ آتِيَ قَوْمًا يُصَلُّونَ فِي بُيُوتِهِمْ لَيْسَتْ بِهِمْ عِلَّةٌ فَأُحَرِّقَهَا عَلَيْهِمْ قُلْتُ لِيَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ يَا أَبَا عَوْفٍ الْجُمُعَةَ عَنَى أَوْ غَيْرَهَا قَالَ صُمَّتَا أُذُنَايَ إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَأْثُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا ذَكَرَ جُمُعَةً وَلَا غَيْرَهَا

حضرت یزید بن الاصم نے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں نے قصد کیا کہ میں اپنے نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ لکڑیوں کے گٹھے جمع کریں پھر میں ان لوگوں کے پاس آؤں جو اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں حالانکہ ان کو کوئی بیماری یا عذر نہیں اور میں ان کے گھروں کو جلادوں۔ یزید بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے یزید بن الاصم سے پوچھا: اے ابو عوف! کیا آپ نے جمعہ کا ارادہ فرمایا یا کسی اور کا؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہ سنا ہو کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے اسے نقل کرتے ہیں، آپ ﷺ نے جمعہ یا کسی اور کا ذکر نہیں کیا (تو معلوم ہوا کہ اشارہ ہر وقتی نماز کی طرف ہے)۔

463۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَافِظُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّهِ ﷺ سُنَنَ الْهُدَى وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ بَيِّنُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ وَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَلَهُ مَسْجِدٌ فِي بَيْتِهِ وَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ ﷺ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ ﷺ لَكَفَرْتُمْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو جبکہ ان کے لیے اذان کہی جائے کیونکہ یہی ہدایت کے راستے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنے نبی مکرم ﷺ کے لیے ہدایت کے راستے بیان فرما دیے ہیں۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ سوائے ایسے منافق کے جس کا نفاق بالکل ظاہر ہوتا، کوئی جماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا اور ہم یہ دیکھتے کہ ایک آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے پر لایا جا رہا ہے اور اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا ہے اور تم میں سے کوئی بھی نہیں ہے مگر اس کے لیے اس کے گھر میں مسجد ہے۔ اگر تم اپنے گھروں میں نمازیں پڑھو گے اور اپنی مساجد کو چھوڑ دو گے تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تم نے اپنے نبی مکرم علیہ السلام کی سنت کو چھوڑ دیا اور اگر تم نے اپنے نبی مکرم علیہ السلام کی سنت کو چھوڑ دیا تو تم نے کفر کیا۔ (معلوم یہ ہوا کہ مساجد میں نماز با جماعت کا اہتمام کر کے انہیں آباد کرنا لازم اور ضروری ہے، یقیناً جب اللہ تعالیٰ کے گھر آباد ہوں گے تو تبھی ہمارے اپنے گھر بھی آباد رہیں گے)۔

464۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ مَغْرَاءَ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى عَنْ مَغْرَاءَ أَبُو إِسْحَقَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے اذان سنی اور اس کے لیے اس کی اتباع اور پیروی کرنے سے کوئی عذر مانع نہ ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: عذر کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: خوف یا مرض (جان پر دشمن یا درندوں وغیرہ کا خطرہ ہو یا مریض ہو، مسجد میں جانے پر قادر نہ ہو) تو اس کی وہ نماز قبول نہیں کی جائے گی (یعنی اذان سن کر بلا عذر جو نماز گھر پر پڑھی وہ قبول نہ کی جائے گی)۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے مغراء سے ابو اسحاق نے روایت کیا ہے۔

465۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ شَاسِعُ الدَّارِ وَلِي قَائِدٌ لَا يُلَائِمُنِي فَهَلْ لِي رُخْصَةٌ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي قَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام میں ایک نابینا آدمی ہوں، گھر مسجد سے دور فاصلے پر ہے، میرے ساتھ معاونت کرنے والا میرا قائد کوئی نہیں تو کیا میرے لیے رخصت ہے کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لوں؟ تو آپ علیہ السلام نے پوچھا: کیا تو اذان سنتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: میں تیرے لیے کوئی رخصت نہیں پاتا۔

466۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَتَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَحَيَّ هَلًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ الْقَاسِمُ الْجَرْمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ حَيَّ هَلًا (1)

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت ابن ام مکتوم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام بلاشبہ مدینہ طیبہ میں کیڑے اور درندے کثرت سے موجود ہیں۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: کیا تو حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے کلمات سنتا ہے؟ تو پھر بالضرور جلدی کے ساتھ آ (یعنی جماعت کے ساتھ بالضرور نماز ادا کیا کر)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح یہ حدیث قاسم جرمی نے سفیان سے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث میں حی ھلا کے الفاظ نہیں ہیں۔

1۔ ایک نسخہ میں لیس فی حدیثہ حی ھلاً کے الفاظ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ (جماعت کے ساتھ نماز کی فضیلت کا بیان)

467۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللهِ تَعَالَى

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور فرمایا: کیا فلاں حاضر ہے؟ لوگوں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ دونوں نمازیں منافقین پر تمام نمازوں سے زیادہ ثقیل ہیں۔ اگر دونوں (فجر اور عشاء) کے اجر وثواب کے بارے میں تم جانتے ہوتے تو بالیقین تم ان کے لیے آتے اگرچہ تمہیں گھٹنے گھسیٹ کر آنا پڑتا۔ اور پہلی صف ملائکہ کی صف کی مثل ہے اور اگر تم اس کی فضیلت جانتے ہوتے تو تم اس کی طرف تیزی سے بڑھتے۔ بے شک ایک آدمی کی نماز ایک آدمی کے ساتھ (مل کر پڑھنا) اس کے اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت زیادہ اجر وثواب والی ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ مل کر پڑھنے کا اجر وثواب ایک کے ساتھ پڑھنے کی نسبت کہیں زیادہ ہے اور جتنے لوگ کثیر اور زیادہ ہوں وہ جماعت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی زیادہ پسندیدہ ہے (کیونکہ جماعت پسندیدہ ہے)۔

468۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَهْلٍ يَعْنِي عُثْمَانَ بْنَ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو یہ نصف رات قیام کرنے کی مانند ہے اور جس نے عشاء اور فجر کی نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھیں تو یہ اجر وثواب میں پوری رات قیام کرنے کی مثل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف چل کر آنے کی فضیلت کا بیان)

469۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْأَبْعَدُ فَالْأَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ أَعْظَمُ أَجْرًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسجد سے بہت دور رہنے والے اجر کے اعتبار سے انتہائی عظیم ہیں (یعنی جو جتنا دور سے چل کر مسجد کی طرف آتا ہے اس کا اجر وثواب بھی اتنا عظیم ہوتا ہے)۔

470۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ أَنَّ أَبَا عُثْمَانَ حَدَّثَهُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ مِمَّنْ يُصَلِّي الْقِبْلَةَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَبْعَدَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالظُّلْمَةِ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ فَنُمِيَ الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ قَوْلِهِ 1 ذَلِكَ فَقَالَ أَرَدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يُكْتَبَ لِي إِقْبَالِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِلَى أَهْلِي إِذَا رَجَعْتُ فَقَالَ أَعْطَاكَ اللَّهُ ذَلِكَ كُلَّهُ أَنْطَاكَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ مَا احْتَسَبْتَ كُلَّهُ أَجْمَعَ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی تھا، اہل مدینہ میں سے جتنے لوگ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے میں کسی آدمی کا گھر اس آدمی سے زیادہ دور نہیں پاتا تھا اور اس کی کوئی نماز مسجد سے خطا نہیں ہوتی تھی۔ تو میں نے اس سے کہا: تو ایک گدھا خرید لے اور تو شدید گرمی اور تاریکی میں اس پر سوار ہو کر مسجد کی طرف آیا کر۔ تو اس نے کہا: میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو۔ پھر یہ خبر رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے اس کے قول کے بارے میں اس سے دریافت فرمایا۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس طرح میرے لیے مسجد کی طرف آنے کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے اور جب میں واپس لوٹتا ہوں تو میرے گھر والوں کی طرف میرے لوٹنے کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ تجھے عطا فرمائے جو تو نے اللہ کی رضا اور اجر و ثواب کے لیے کیا ہے۔

471۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحَى لَا يَنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلَاةٌ عَلَى أَثَرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اپنے گھر سے باوضو ہو کر فرض نماز کے لیے نکلا تو اس کے لیے احرام باندھ کر حج کے لیے جانے والے کی طرح اجر و ثواب ہے اور جو چاشت کے نفل ادا کرنے کے ارادہ سے نکلا اور وہ ان کی مشقت برداشت کرتا ہے تو اس کے لیے عمرہ کرنے والے کے اجر کی مثل اجر ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز جن کے درمیان کوئی لغو عمل نہ ہو وہ علیین میں لکھی جائے گی۔

472۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذَلِكَ بِأَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ وَلَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ وَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ أَوْ يُحْدِثْ فِيهِ

1۔ ایک نسخہ میں قولہ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے کی نسبت پچیس درجے افضل اور اعلیٰ ہوتا ہے۔ وہ اس لیے کہ تم میں سے جب کسی نے وضو کیا اور اچھے طریقے سے وضو کیا اور پھر مسجد میں آیا اور اس کا سوائے نماز کے اور کوئی ارادہ نہیں ہوتا اور اسے نماز کے سوا کوئی شے اس پر برانگیختہ کرنے والی اور چلانے والی نہیں ہوتی، وہ ایک قدم اٹھاتا ہے تو اس کے ساتھ اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ (اس طرح چلتے چلتے) وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے، تو پھر وہ اس نماز میں ہو جاتا ہے جو نماز اسے باہر نکلنے سے منع کرتی ہے اور ملائکہ اس کے لیے اس وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اسی مجلس میں رہے جس میں اس نے نماز پڑھی۔ وہ کہتے ہیں: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر نظر التفات فرما۔ (یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) جب تک وہ اس مجلس میں اپنے قول و فعل سے کسی کو اذیت نہ پہنچائے یا اسے حدث لاحق نہ ہو۔

473- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةُ فِي جَمَاعَةٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً فَإِذَا صَلَّاهَا فِي فَلَاةٍ فَأَتَمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا بَلَغَتْ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْفَلَاةِ تُضَاعَفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي الْجَمَاعَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ ایک نماز پڑھنا پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جب اس نے جنگل میں نماز پڑھی ہو اور اس کا رکوع اور سجود صحیح طریقہ سے مکمل ادا کیے ہوں۔ تو وہ نماز پچاس نمازوں کے برابر ہوتی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ عبدالواحد بن زیاد نے اس حدیث میں کہا ہے کہ آدمی کے لیے جنگل میں نماز پڑھنے کا اجر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی نسبت کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ فِي الظَّلَامِ (اندھیرے میں نماز کے لیے چل کر آنے کا بیان)

474- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَبُو سُلَيْمَانَ الْكَحَّالُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن اوس نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تاریکی میں مساجد کی طرف آنے والوں کو قیامت کے دن نور تام کی بشارت دے دو۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْهَدْيِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آتے وقت پرسکون چال کا بیان)

475- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُمْ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي أَبُو ثُمَامَةَ الْحَنَّاطُ أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ أَدْرَكَهُ وَهُوَ يُرِيدُ الْمَسْجِدَ أَدْرَكَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ قَالَ فَوَجَدَنِي وَأَنَا مُشَبِّكٌ بِيَدَيَّ فَنَهَانِي عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وُضُوْءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ يَدَيْهِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ

حضرت ابوثمامہ الحناط نے حدیث بیان کی ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ انہیں ملے درآنحالیکہ وہ مسجد میں جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ تو دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کو پالیا۔ فرمایا: انہوں نے مجھے اس حال میں پایا کہ میں اپنے ہاتھوں کا جال بنا رہا تھا (یعنی انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر داخل کر رہا تھا)۔ تو انہوں نے مجھے ایسا کرنے سے منع فرمایا اور کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھے طریقے سے وضو کرے پھر وہ مسجد کی طرف جانے کے ارادہ سے نکلے تو وہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ جال نہ بنائے کیونکہ وہ نماز میں ہے (یعنی اسے ہر قدم پر نماز کا ثواب ملتا ہے اس لیے اسے نماز کے منافی اعمال کرنے سے باز رہنا چاہیے)۔

476۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ عَبَّادٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَضَرَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ الْمَوْتُ فَقَالَ إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا مَا أُحَدِّثُكُمُوهُ إِلَّا احْتِسَابًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنَى إِلَّا كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرَى إِلَّا حَطَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَيِّئَةً فَلْيُقَرِّبْ أَحَدُكُمْ أَوْ لِيُبَعِّدْ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِي جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ صَلَّى مَا أَدْرَكَ وَأَتَمَّ مَا بَقِيَ كَانَ كَذَلِكَ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ كَانَ كَذَلِكَ

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ انصار میں سے ایک آدمی قریب الموت ہوا تو اس نے کہا: میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر تمہیں بیان کروں گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے پھر نماز کے ارادہ سے نکلے تو جب اس نے اپنا دایاں قدم اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی اور جب اس نے بایاں قدم رکھا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے ایک گناہ مٹا دیا۔ چاہے وہ قدم قریب قریب رکھے یا دور دور رکھے۔ پس اگر وہ مسجد میں آیا اور اس نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی تو اسے بخش دیا گیا اور اگر وہ مسجد پہنچا اس حال میں کہ لوگ کچھ نماز پڑھ چکے تھے اور کچھ ابھی باقی تھی اور اس نے جو نماز ان کے ساتھ پائی وہ پڑھ لی اور بقیہ مکمل کر لی تو پھر بھی حکم اسی طرح ہے۔ اور اگر وہ مسجد میں آیا درآنحالیکہ لوگ نماز پڑھ چکے تھے اور اس نے مکمل نماز خود پڑھی تو بھی حکم اسی طرح ہے (یعنی اس کی مغفرت کر دی جائے گی)۔

بَابٌ فِيمَنْ خَرَجَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَسُبِقَ بِهَا

اس کا بیان جو جماعت کے ساتھ نماز کے ارادہ سے نکلا لیکن شامل نہ ہو سکا

477۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ طَحْلَاءَ عَنْ مُحْصِنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا پھر گھر سے چل پڑا اور لوگوں کو اس حال میں پایا کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے اس آدمی کے اجر کی مثل اجر عطا فرمائے گا جس نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ ان کے اجروں سے کوئی شے کم نہیں کرے گا (یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے برابر برابر اجر انہیں بھی عطا فرمائے گا)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسْجِدِ (عورتوں کے مسجد کی طرف نکلنے کا بیان)

478۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ وَلٰكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد سے نہ روکو، البتہ انہیں چاہیے کہ وہ اس حال میں نکلیں کہ خوشبو نہ لگائے ہوئے ہوں۔

479۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد سے منع نہ کرو۔

480۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی عورتوں کو مسجد سے منع نہ کرو اور ان کے گھر (مسجد میں حاضر ہونے کی نسبت) ان کے لیے بہتر ہیں۔

481۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنٌ لَهُ وَاللهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا وَاللهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ قَالَ فَسَبَّهُ وَغَضِبَ وَقَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ائْذَنُوا لَهُنَّ وَتَقُولُ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کے وقت عورتوں کو مساجد جانے کی اجازت دو۔ یہ سن کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے (بلال) نے باپ سے کہا: قسم بخدا! ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے کیونکہ وہ اس سبب سے مکر اور دھوکہ کریں گی۔ قسم بخدا! انہیں اجازت نہیں دیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خوب سخت سست کہا اور اظہار ناراضگی کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم انہیں اجازت دو اور تو کہتا ہے: ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب التَّشْدِيدِ فِي ذَلِكَ (عورتوں کو مسجد سے روکنے کا بیان)

482۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَهُ[1] نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ يَحْيَى فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَمُنِعَهُ[2] نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَتْ نَعَمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوج النبی علیہ السلام نے فرمایا: اگر آقائے دو جہاں علیہ السلام اسے پالیتے جو کچھ عورتوں نے آپ علیہ السلام کے وصال کے بعد کیا تو بالیقین آپ انہیں مسجد جانے سے منع فرمادیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔ یحیٰی نے کہا: میں نے عمرہ سے پوچھا: کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔

483۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: عورت کے لیے اپنے کمرے میں نماز پڑھنا اس کے اپنے حجرے (گھر) میں نماز پڑھنے کی نسبت افضل ہے اور اس کے لیے چھوٹے کمرے میں نماز پڑھنا اپنے رہائشی کمرے (بیت) میں نماز پڑھنے سے بہتر اور افضل ہے۔

484۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْنَا هَذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَهَذَا أَصَحُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اگر ہم یہ دروازہ عورتوں کے لیے چھوڑ دیں؟ حضرت نافع نے بیان کیا ہے کہ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تادم وصال اس دروازے سے داخل نہیں ہوئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اور انہوں نے حضرت نافع سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

بَاب السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف دوڑ کر جانے کا بیان)

485۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ أَبِي

1۔ ایک نسخہ میں مُنِعَتْ ہے۔　2۔ ایضاً

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ذِئْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَمَعْمَرٌ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحْدَهُ فَاقْضُوا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَتِمُّوا وَابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ قَالُوا فَأَتِمُّوا

حضرت سعید بن المسیب اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن دونوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب جماعت کھڑی ہو جائے تو تم دوڑتے ہوئے نماز کی طرف نہ آؤ بلکہ اطمینان سے چلتے ہوئے آؤ اور تم پر وقار اور تمکنت لازم ہے۔ پس جتنی نماز تم پالو وہ پڑھ لو اور جو تم نہ پاؤ اسے مکمل کرو (یعنی جو تم سے پہلے پڑھی جائے اسے مکمل کرلو)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح زبیدی، ابن ابی ذئب، ابراہیم بن سعد، معمر اور شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے نقل کیا ہے "وما فاتکم فاتموا" لیکن ابن عیینہ نے اکیلے زہری سے "فاقضوا" کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور جعفر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے اعرج کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: "پس تم مکمل کرلو" اور ابن مسعود نے حضور نبی کریم ﷺ سے اور ابوقتادہ اور انس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم ﷺ سے ان تمام نے یہی نقل کیا ہے: "فاتموا" پس تم مکمل کرلو۔

486۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ائْتُوا الصَّلَاةَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَصَلُّوا مَا أَدْرَكْتُمْ وَاقْضُوا مَا سَبَقَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلْيَقْضِ وَكَذَا قَالَ أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو ذَرٍّ رَوَى عَنْهُ فَأَتِمُّوا وَاقْضُوا وَاخْتُلِفَ فِيهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نماز کے لیے آؤ اور اطمینان اور وقار کو لازم پکڑو۔ پس وہ نماز پڑھ لو جتنی تم پالو اور اس کو پورا کرلو جو تم سے پہلے پڑھی جائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے "ولیقض" کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ اسی طرح ابورافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان سے "فاتموا واقضوا" کے الفاظ روایت کیے ہیں اور ان الفاظ میں مذکورہ رواۃ کا اختلاف ہے۔

بَابٌ فِي الْجَمْعِ فِي الْمَسْجِدِ مَرَّتَيْنِ (مسجد میں دوبارہ جماعت کرانے کا بیان)

487۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّي وَحْدَهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا کوئی آدمی نہیں جو اس پر صدقہ کرسکتا ہو کہ وہ اس کے ساتھ نماز پڑھے (اور اس کے اجر وثواب میں اضافہ کا سبب بنے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ فِيمَنْ صَلَّى فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ يُصَلِّي مَعَهُمْ

اس کا بیان کہ جو آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھ لینے کے بعد جماعت کو پالے وہ ان کے ساتھ نماز پڑھ لے

488۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فَلَمَّا صَلَّى إِذَا رَجُلَانِ لَمْ يُصَلِّيَا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَلَمْ يُصَلِّ فَلْيُصَلِّ مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصُّبْحَ بِمِنًى بِمَعْنَاهُ

حضرت جابر بن یزید بن اسود نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور (اس وقت) وہ نوجوان لڑکا تھا۔ پس جب آپ ﷺ نماز پڑھا چکے تو اچانک آپ کی نظر مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوئے دو آدمیوں پر پڑی جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو بلایا۔ (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) ان کی پسلی کا گوشت کانپنے لگا۔ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: کس شے نے تم دونوں کو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہم اپنے گھروں میں نماز پڑھ چکے ہیں۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو۔ جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لے پھر وہ امام کو پالے اس حال میں کہ اس نے ابھی تک نماز نہ پڑھی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ پھر نماز پڑھ لے کیونکہ یہ اس کے لیے نفل ہو جائیں گے۔ حضرت جابر بن یزید نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں صبح کی نماز پڑھی۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

489۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نُوحِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ قَالَ فَانْصَرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَأَى يَزِيدَ جَالِسًا فَقَالَ أَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيدُ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي وَأَنَا أَحْسَبُ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهَذِهِ مَكْتُوبَةٌ

حضرت یزید بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں آیا اور حضور نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے۔ چنانچہ میں بیٹھ گیا اور ان کے ساتھ نماز میں شامل نہ ہوا۔ فرمایا: نماز سے فارغ ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ ہماری طرف پھرے اور یزید کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور فرمایا: اے یزید! کیا تو اسلام نہیں لایا؟ عرض کی: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! ﷺ میں اسلام لا چکا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کس شے نے روکا ہے کہ تو لوگوں کے ساتھ ان کی نماز میں شامل ہوتا؟ عرض کی: بلاشبہ میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے اپنے گھر میں نماز پڑھ لی تھی اور میرا گمان یہ تھا کہ آپ نماز پڑھا چکے ہوں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو نماز کے لیے آئے اور لوگوں کو نماز میں پا لے تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لے اگرچہ تو نماز پڑھ چکا ہو۔ وہ تیرے لیے نفل ہو جائیں گے اور یہ فرض ہوں گے۔

490۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَفِيفَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ يُصَلِّي أَحَدُنَا فِي مَنْزِلِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَأُصَلِّي مَعَهُمْ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ذَلِكَ (1) لَهُ سَهْمُ جَمْعٍ

حضرت بکیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عفیف بن عمرو بن مسیب کو یہ کہتے سنا ہے کہ مجھے بنی اسد بن خزیمہ کے ایک آدمی نے بتایا کہ اس نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے اور وہاں نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو میں ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیتا ہوں لیکن میں اپنے دل میں اس کے بارے کچھ خلش سی پاتا ہوں۔ تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے اسی بارے حضور نبی مکرم ﷺ سے استفسار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دو نمازوں کو جمع کرنے کا حصہ (ثواب) ہے۔

بَابُ إِذَا صَلَّى فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ أَدْرَكَ جَمَاعَةً أَيُعِيدُ

اس کا بیان کہ گھر میں نماز پڑھنے والا جب جماعت کو پالے تو کیا وہ اس کا اعادہ کرے گا؟

491۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ يَعْنِي مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقُلْتُ أَلَا تُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ

حضرت سلیمان مولیٰ میمونہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس مقام بلاط پر آیا درآنحالیکہ وہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟ تو انہوں نے فرمایا: بالیقین میں نماز پڑھ چکا ہوں، بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم ایک دن میں دو بار نماز نہ پڑھو۔

بَابٌ فِي جُمَّاعِ الْإِمَامَةِ وَفَضْلِهَا (امامت اور اس کے فضائل کے مجموعہ کا بیان)

492۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ الْوَقْتَ فَلَهُ وَلَهُمْ وَمَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ

1۔ ایک نسخہ میں فَذَلِكَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوعلی ہمدانی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے ہیں: جس نے لوگوں کی امامت کرائی اور صحیح وقت پر کرائی تو اس کا اجر و ثواب اس کے لیے بھی ہے اور ان مقتدیوں کے لیے بھی اور جس نے اس میں کسی قسم کی کمی کی (یعنی صحیح وقت پر امامت نہ کرائی اور ادائیگی فرائض میں غفلت اور سستی کا مظاہرہ کیا) تو اس کا بوجھ (گناہ) امام پر ہوگا، ان (مقتدیوں) پر نہیں ہوگا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّدَافُعِ عَلَى الْإِمَامَةِ

(امامت کے لیے ایک دوسرے کو دھکیلنے کی کراہیت کا بیان)

493۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَتْنِي طَلْحَةُ أُمُّ غُرَابٍ عَنْ عَقِيلَةَ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ مَوْلَاةٍ لَهُمْ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ أُخْتِ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ الْفَزَارِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ

حضرت خرشہ بن الحر الفزاری کی بہن حضرت سلامہ بنت الحر نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ اہل مسجد (امامت کے لیے) ایک دوسرے کو آگے دھکیلیں گے۔ وہ امام نہیں پائیں گے جو انہیں نماز پڑھائے۔

بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ (اس کا بیان کہ امامت کا زیادہ اہل کون ہے؟)

494۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ[1] وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِإِسْمَعِيلَ مَا تَكْرِمَتُهُ قَالَ فِرَاشُهُ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ أَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً وَلَمْ يَقُلْ فَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ وَلَا تَقْعُدْ عَلَى تَكْرِمَةِ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ

حضرت ابومسعود البدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قوم کی امامت کا زیادہ اہل وہ ہے جو کتاب اللہ کا ان تمام میں بہترین اور اعلیٰ قاری ہو اور قراءت سیکھنے میں ان سے مقدم ہو اور اگر قراءت میں سب برابر

1۔ ایک نسخہ میں بِكِتَابِ اللهِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہوں تو پھر وہ امامت کرائے جو ہجرت کرنے میں ان سے مقدم ہو اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو پھر وہ امامت کرائے جو عمر میں ان سے بڑا ہو اور کسی آدمی کے گھر میں امامت نہیں کرائی جائے گی اور نہ کسی کی سلطنت میں اور نہ ہی کسی کی جائے تکریم (یعنی مسند وغیرہ) پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھا جائے گا۔ شعبہ نے کہا ہے کہ میں نے اسماعیل سے پوچھا: تکرمۃ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس کی مسند مراد ہے۔ ابن معاذ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے شعبہ سے اس حدیث کے بارے پوچھا تو انہوں نے اس کے بارے کہا: کوئی آدمی کسی آدمی کی امامت نہ کرائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح یحییٰ القطان نے شعبہ سے نقل کیا ہے: ''اقدمهم قراءة'' (کہ علم قراءت میں ان تمام سے مقدم اچھا قاری ہو)۔ اوس بن ضمعج حضرمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر وہ قراءت میں سب برابر ہوں تو پھر جو سنت کا زیادہ عالم ہو (وہ امامت کرائے) اور اگر سنت کا علم رکھنے میں سب برابر ہوں تو پھر جو ہجرت کرنے میں ان سے مقدم ہو اور انہوں نے ''فاقدمهم قراءة'' کا ذکر نہیں کیا۔

495۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ كُنَّا بِحَاضِرٍ يَمُرُّ بِنَا النَّاسُ إِذَا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَكَانُوا إِذَا رَجَعُوا مَرُّوا بِنَا فَأَخْبَرُونَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كَذَا وَكَذَا وَكُنْتُ غُلَامًا حَافِظًا فَحَفِظْتُ مِنْ ذَلِكَ قُرْآنًا كَثِيرًا فَانْطَلَقَ أَبِي وَافِدًا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَعَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ فَقَالَ يَؤُمُّكُمْ أَقْرَؤُكُمْ وَكُنْتُ أَقْرَأَهُمْ لِمَا كُنْتُ أَحْفَظُ فَقَدَّمُونِي فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ لِي صَغِيرَةٌ صَفْرَاءُ فَكُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَكَشَّفَتْ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسَاءِ وَارُوا عَنَّا عَوْرَةَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا لِي قَمِيصًا عُمَانِيًّا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحِي بِهِ فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ فِي بُرْدَةٍ مُوَصَّلَةٍ فِيهَا فَتْقٌ فَكُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ خَرَجَتْ اسْتِي

حضرت عمر بن سلمہ سے روایت ہے کہ ہم ایسے مقام پر رہ رہے تھے کہ لوگ ہمارے پاس سے گزرتے تھے۔ جب وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے اور جب واپس لوٹ کر جاتے تو ہمارے پاس سے ان کا گزر رہتا اور وہ ہمیں بتلاتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح ارشاد فرمایا۔ میں ان دنوں میں قوی حافظہ رکھنے والا ایک بچہ تھا۔ چنانچہ میں نے ان سے (سن سن کر) بہت سا قرآن کریم حفظ کر لیا۔ پھر ایک دن میرا باپ اپنی قوم کے کچھ لوگوں کا وفد لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے لیے چلا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں نماز کی تعلیم دی اور فرمایا: تمہاری امامت وہ کرائے جو تم میں سے زیادہ قاری ہو۔ چونکہ میں ہی قرآن کریم زیادہ حفظ ہونے کی وجہ سے ان تمام سے بڑھ کر قاری تھا پس انہوں نے مجھے ہی آگے کیا۔ میں ان کی امامت کرانے لگا۔ میں زرد رنگ کی چھوٹی سی چادر پہنے ہوئے تھا۔ جب میں سجدہ کرتا تو وہ کھل جاتی۔ تو عورتوں میں سے ایک نے کہا: اپنے قاری کی شرم گاہ ہم سے چھپاؤ۔ چنانچہ انہوں نے میرے لیے عمان کی بنی ہوئی ایک قمیص خریدی۔ اسلام کے بعد میں کسی شے سے اتنا خوش نہیں ہوا جتنا اس قمیص سے ہوا۔ پس ان کی امامت کراتا رہا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

درآنحالیکہ میں سات یا آٹھ برس کا تھا۔ عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے اس خبر کے بارے میں کہا: میں ان کی امامت کراتا تھا۔ ایک ایسی چادر میں جو (پرانا ہونے کے سبب) درمیان سے سلی ہوئی تھی اور پھٹی ہوئی بھی تھی۔ فرمایا: میں سجدے میں جاتا تھا تو میری سرین اس سے ظاہر ہو جاتی۔

فائدہ: اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے حضرت امام شافعی اور بعض نے کہا ہے کہ نابالغ کی امامت درست ہے اور ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ ستر عورت نماز کی صحت کیلئے شرط نہیں بلکہ سنت ہے اور اس کے بغیر نماز جائز ہوتی ہے۔ لیکن علامہ عینی نے شرح الہدایہ میں فرمایا ہے کہ بچے کی نماز نفل کے حکم میں ہے اور فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوسکتی کیونکہ صحت وفساد کے اعتبار سے امام کی نماز مقتدی کی نماز کو متضمن ہوتی ہے جیسا کہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''الامام ضامن'' اور بلاشبہ ایک شے اپنے سے ادنیٰ درجے والے کو تو شامل ہوتی ہے لیکن اپنے سے اعلیٰ درجے کو شامل نہیں ہوتی، لہٰذا بالغ کے لیے بچے کی اقتداء کرنا جائز نہیں۔ امام اوزاعی، ثوری، مالک، احمد اور اسحاق نے بھی اسی طرح کہا ہے۔ علامہ خطابی نے کہا ہے کہ حسن عمر بن سلمہ کی حدیث کو ضعیف قرار دیتے تھے اور انہوں نے ایک بار کہا اسے چھوڑ دو یہ کوئی واضح شے نہیں ہے اور ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ امام احمد سے عمر کی حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا یہ کیا ہے حضور نبی کریم ﷺ کی جانب سے کسی حکم کا آنا تو ثابت نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بچہ امامت نہیں کراسکتا یہاں تک کہ وہ بالغ ہوجائے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا بچہ امامت نہیں کراسکتا جس پر حدود واجب نہ ہوں۔ دونوں قول اثرم نے اپنی سند میں نقل کیے ہیں۔ واللہ اعلم۔

496۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْجَرْمِيِّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ وَفَدُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أَرَادُوا أَنْ يَنْصَرِفُوا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ يَؤُمُّنَا قَالَ أَكْثَرُكُمْ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ أَوْ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ قَالَ فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ جَمَعَ مَا جَمَعْتُهُ قَالَ فَقَدَّمُونِي وَأَنَا غُلَامٌ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ لِي فَمَا شَهِدْتُ مَجْمَعًا مِنْ جَرْمٍ إِلَّا كُنْتُ إِمَامَهُمْ وَكُنْتُ أُصَلِّي عَلَى جَنَائِزِهِمْ إِلَى يَوْمِي هَذَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا وَفَدَ قَوْمِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَقُلْ عَنْ أَبِيهِ

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ وہ ایک وفد کی صورت میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ جب انہوں نے واپس لوٹنے کا ارادہ کیا۔ عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہماری امامت کون کرائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو زیادہ قرآن کریم کو جمع کرنے والا ہے یا قرآن کو لینے والا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ قوم کے افراد میں سے کسی نے اتنا قرآن جمع نہیں کیا تھا جتنا میں نے یاد کرلیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے ہی آگے کردیا حالانکہ میں بچہ تھا اور صرف ایک تہبند باندھا ہوا تھا۔ پھر میں کسی قبیلے کے کسی اجتماع میں حاضر ہوتا تو میں ہی ان کا امام ہوتا اور میں آج دن تک ان کی میتوں کی نماز جنازہ پڑھا رہا ہوں۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس کی روایت کو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب جرمی کے واسطہ سے عمرو بن سلمہ سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ جب میری قوم وفد کی صورت میں حضور نبی مکرم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ اس میں ''عن ابیہ'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

497۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح وحَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ نَزَلُوا الْعُصْبَةَ قَبْلَ مَقْدَمِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا زَادَ الْهَيْثَمُ وَفِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ کے ہجرت فرما ہونے سے قبل پہلے پہلے مہاجرین آئے تو وہ عصبہ (قباء کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) میں اترے۔ ان کی امامت ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم کرایا کرتے تھے اور ان میں انہیں ہی زیادہ قرآن کریم یاد تھا۔ ہیثم نے اس میں اضافہ کیا ہے کہ ان مہاجرین میں حضرت عمر بن خطاب اور ابوسلمہ بن عبدالاسد بھی تھے۔

498۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَوْ لِصَاحِبٍ لَهُ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا سِنًّا وَفِي حَدِيثِ مَسْلَمَةَ قَالَ وَكُنَّا يَوْمَئِذٍ مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْعِلْمِ وقَالَ فِي حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ قَالَ خَالِدٌ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ فَأَيْنَ الْقُرْآنُ قَالَ إِنَّهُمَا كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے یا اس کے ساتھی کو فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم اذان کہو، پھر اقامت کہو اور تم دونوں میں سے بڑا تمہاری امامت کرائے اور مسلمہ کی حدیث میں ہے کہ ان دنوں ہم دونوں علم میں ایک دوسرے کے قریب قریب تھے اور حدیث اسماعیل میں ہے کہ خالد نے کہا: میں نے ابوقلابہ سے پوچھا: قراءت کہاں گئی؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ دونوں برابر تھے۔

499۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاہیے کہ تم میں سے جو زیادہ نیک ہو اور اچھا ہو وہ اذان کہے اور جو اچھا قاری ہو وہ تمہاری امامت کرائے۔

بَابُ إِمَامَةِ النِّسَاءِ (عورتوں کی امامت کا بیان)

500۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَلَّادٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا غَزَا بَدْرًا قَالَتْ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِي الْغَزْوِ مَعَكَ أُمَرِّضُ مَرْضَاكُمْ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَنِي شَهَادَةً قَالَ قَرِّي فِي بَيْتِكِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَرْزُقُكِ الشَّهَادَةَ قَالَ فَكَانَتْ تُسَمَّى الشَّهِيدَةُ قَالَ وَكَانَتْ قَدْ قَرَأَتِ الْقُرْآنَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ تَتَّخِذَ فِي دَارِهَا مُؤَذِّنًا فَأَذِنَ لَهَا قَالَ وَكَانَتْ قَدْ دَبَّرَتْ غُلَامًا لَهَا وَجَارِيَةً فَقَامَا إِلَيْهَا بِاللَّيْلِ فَغَمَّاهَا بِقَطِيفَةٍ لَهَا حَتَّى مَاتَتْ وَذَهَبَا فَأَصْبَحَ عُمَرُ فَقَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هَذَيْنِ عِلْمٌ أَوْ مَنْ رَآهُمَا فَلْيَجِئْ بِهِمَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَصُلِبَا فَكَانَا أَوَّلَ مَصْلُوبٍ بِالْمَدِينَةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزُورُهَا فِي بَيْتِهَا وَجَعَلَ لَهَا مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ لَهَا وَأَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَنَا رَأَيْتُ مُؤَذِّنَهَا شَيْخًا كَبِيرًا

حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ بن نوفل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب غزوہ بدر کے لیے تشریف لے گئے۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے بھی اپنے ساتھ غزوہ میں جانے کی اجازت عطا فرمایئے۔ میں آپ کے مریضوں (زخمیوں) کی دیکھ بھال (مرہم پٹی وغیرہ) کروں گی۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت کی سعادت سے بہرہ ور فرما دے۔ تو آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا: تو اپنے گھر میں ہی ٹھہر۔ اللہ تعالیٰ تجھے شہادت عطا فرمائے گا۔ راوی کا بیان ہے۔ اس دن سے انہیں شہیدہ کے (لقب سے) پکارا جاتا تھا۔ وہ قرآن کریم کی قاریہ تھیں۔ لہٰذا انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اجازت چاہی کہ وہ اپنے گھر میں ایک مؤذن رکھے، جوان کے لیے اذان کہے۔ اس نے ایک غلام اور ایک لونڈی کو مدبر بنایا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ دونوں رات کے وقت اٹھے اور اسے کپڑے کے ساتھ اس طرح ڈھانپا اور لپیٹ دیا کہ وہ فوت ہوگئی اور دونوں چلے گئے (یہ دور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تھا) آپ نے صبح کے وقت لوگوں کو اکٹھا کیا اور ارشاد فرمایا: جس کے پاس ان دونوں کا علم ہو جو انہیں دیکھے وہ ان دونوں کو پکڑ کر لے آئے۔ چنانچہ وہ لائے گئے اور آپ نے دونوں کے لیے سولی کا حکم صادر فرمایا اور انہیں سولی دے دی گئی اور انہی دو کو سب سے پہلے مدینہ طیبہ میں سولی دی گئی۔ عبدالرحمن بن خلاد نے ام ورقہ بنت عبداللہ ابن الحارث سے یہی مذکور حدیث نقل کی ہے اور پہلی حدیث مکمل ہے اور اس میں کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کی ملاقات کے لیے اس کے گھر تشریف لے جاتے تھے اور آپ ﷺ نے اس کے لیے ایک مؤذن مقرر کیا، جو اذان کہا کرتا تھا اور آپ ﷺ نے اسے حکم ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کرایا کرے۔ عبدالرحمان نے بیان کیا ہے کہ میں نے اس کے مؤذن کو دیکھا ہے وہ بہت بوڑھا آدمی تھا۔

فائدہ: مذکورہ حدیث طیبہ سے شوافع اور حنابلہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ عورت کا امامت کرانا صحیح ہے اور ان کی جماعت مستحب ہے لیکن احناف کے نزدیک عورت کی امامت مکروہ ہے اگرچہ اس کی اقتداء میں صرف عورتیں ہی ہوں لیکن بنیادی نماز جائز ہوگی۔ اگر عورتیں جماعت کا اہتمام کریں تو پھر امام کو چاہیے کہ وہ صف کے درمیان میں کھڑی ہو جیسا کہ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے مذکور ہے کہ انہوں نے صف کے درمیان میں کھڑے ہو کر عورتوں کی امامت کرائی۔ احناف کے نزدیک جتنی روایات بھی عورتوں سے متعلقہ موجود ہیں وہ ابتدائے اسلام کے زمانے کی ہیں بعدازاں وہ منسوخ ہوگئیں اور ناسخ حضور نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث ہے جسے ابوذر اور ابن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خزیمہ نے ذکر کیا ہے "صلاۃ المراۃ فی بیتھا افضل من صلاتھا فی حجرتھا وصلاتھا فی مخدعھا افضل من صلاتھا فی بیتھا" کہ عورت کا اپنے بیت میں نماز پڑھنا حجرہ میں نماز پڑھنے کی نسبت افضل ہے اور پھر کمرے میں موجود اندرونی کوٹھری میں نماز پڑھنا کمرے میں نماز پڑھنے کی نسبت افضل ہے" اور مخدع جماعت کیلئے ہرگز موزوں نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (حاشیہ طحطاوی، بذل المجہود وغیرہ)۔

بَاب الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

ایسا امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں اس کی امامت کا بیان

501۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عَبْدٍ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُمْ صَلَاةً مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَرَجُلٌ أَتَى الصَّلَاةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوتَهُ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَهُ[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: تین آدمی ہیں جن کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔ وہ امام جو قوم کے آگے کھڑا ہو حالانکہ وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں، وہ آدمی جو اکثر اوقات نماز قضا پڑھتا ہو اور وہ آدمی جس نے کسی آزاد کو غلام بنا رکھا ہو۔

بَاب إِمَامَةِ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ (نیک اور فاجر آدمی کی امامت کا بیان)

502۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ وَاجِبَةٌ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرض نماز ہر مسلمان کے پیچھے پڑھنا جائز ہے، چاہے وہ نیک ہو یا فاجر ہو اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو۔

بَاب إِمَامَةِ الْأَعْمَى (نابینے آدمی کی امامت کا بیان)

503۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کے لیے اپنا نائب مقرر فرمایا حالانکہ وہ نابینے تھے۔

1۔ ایک نسخہ میں مُحَرَّرَةً ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں یہ مکمل حدیث نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ إِمَامَةِ الزَّائِرِ (ملاقات کے لیے آنے والے کی امامت کا بیان)

504۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ بُدَيْلٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَطِيَّةَ مَوْلًى مِنَّا قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ حُوَيْرِثٍ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّانَا هَذَا فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ فَقَالَ لَنَا قَدِّمُوا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا أُصَلِّي بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ

ایک آزادشدہ غلام ابوعطیہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ ایک دفعہ حضرت مالک بن حویرث ہماری اس جائے نماز میں تشریف لائے اور نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو ہم نے انہیں کہا: آگے بڑھیے اور نماز پڑھایئے۔ تو انہوں نے ہمیں ارشاد فرمایا: تم اپنے میں سے کسی آدمی کو آگے کرو جو تمہیں نماز پڑھائے اور میں تمہیں ایک حدیث پاک سناؤں گا کہ میں تمہیں کیوں نماز نہیں پڑھاتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو کسی قوم کی ملاقات کے لیے آئے وہ ان کی امامت نہ کرے بلکہ انہیں میں سے کوئی آدمی ان کی امامت کرائے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَقُومُ مَكَانًا أَرْفَعَ مِنْ مَكَانِ الْقَوْمِ

مقتدیوں کی جگہ سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر امامت کرانے کا بیان

505۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ أَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ عَلَى دُكَّانٍ فَأَخَذَ أَبُو مَسْعُودٍ بِقَمِيصِهِ فَجَبَذَهُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرْتُ حِينَ مَدَدْتَنِي

ہمام سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن (دریائے دجلہ کے کنارے ایک قدیمی شہر ہے جہاں کسریٰ ایران کا محل تھا) میں ایک دکان پر کھڑے ہو کر لوگوں کی امامت کرانے لگے تو ابومسعود (عقبہ بن عمرو البدری رضی اللہ عنہ) نے انہیں قمیص سے پکڑ کر کھینچ لیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں کہ لوگوں کو اس سے منع کیا جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں کیوں نہیں، مجھے بھی یاد آیا جب آپ نے مجھے کھینچا۔

506۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو خَالِدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ بِالْمَدَائِنِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ عَمَّارٌ وَقَامَ عَلَى دُكَّانٍ يُصَلِّي وَالنَّاسُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَأَخَذَ عَلَى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتَّى أَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِي مَكَانٍ أَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ قَالَ عَمَّارٌ لِذَلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِينَ أَخَذْتَ عَلَى يَدَيَّ

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے ایک آدمی نے بتایا: وہ مدائن میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، نماز کے لیے اقامت کہی گئی اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آپ نماز پڑھانے کے لیے ایک دکان پر کھڑے ہوئے اور لوگ نیچے کھڑے تھے۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ان کے ہاتھ کو پکڑ لیا اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے آئے یہاں تک کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نیچے اتار دیا۔ جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ جب کوئی آدمی لوگوں کی امامت کرائے تو وہ ان کی جگہ سے بلند جگہ پر کھڑا نہ ہو۔ یا اس کی مثل کہا۔ تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اسی لیے میں نے آپ کی اتباع کی جب آپ نے میرا ہاتھ پکڑا۔

بَابُ إِمَامَةِ مَنْ يُصَلِّي بِقَوْمٍ وَقَدْ صَلَّى تِلْكَ الصَّلَاةَ

ایسے آدمی کی امامت کا بیان جو لوگوں کو وہی نماز پڑھائے جو خود پڑھ چکا ہو

507۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے پھر وہ اپنی قوم کے پاس آتے اور انہیں وہی نماز پڑھاتے تھے۔

فائدہ: داؤد ظاہری اور شافعیہ کے نزدیک نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی اقتداء صحیح ہے۔ ان کا استدلال اسی روایت سے ہے جبکہ احناف، مالکیہ اور حنابلہ کے مشہور قول میں یہ جائز نہیں۔ ایک دلیل یہ ہے کہ اگر مفترض کے لئے نفل پڑھنے والے کی اقتداء صحیح ہوتی تو پھر صلوۃ خوف کا طریقہ جاری کرنے کی کیا حاجت تھی بلکہ ایک فریق کو فرض نماز کی نیت سے نماز پڑھا دی جاتی اور دوسرے کو نفل کی نیت سے نماز پڑھا دی جاتی حالانکہ ایسا نہیں اور حدیث الباب کا جواب یہ ہے کہ یہ ممکن ہے کہ حضرت معاذ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی اقتداء میں نفل پڑھتے ہوں لہٰذا احتمال کے سبب استدلال باطل ہوگا۔

508۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ إِنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ

حضرت عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر واپس آ کر اپنی قوم کو وہی نماز پڑھاتے تھے۔

بَابُ الْإِمَامِ يُصَلِّي مِنْ قُعُودٍ (بیٹھ کر نماز پڑھانے کا بیان)

509۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے اور اس سے گر پڑے اور دائیں جانب سے آپ ﷺ کا بدن متاثر ہوا تو آپ ﷺ نے کئی نمازیں بیٹھ کر پڑھائیں اور ہم نے بھی بیٹھ کر ہی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پس جب آپ نماز سے فارغ ہو کر پھرے تو فرمایا: امام بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اتباع اور پیروی کی جائے۔ پس جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (اپنا سر) اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ کہے: ''سمع اللہ لمن حمدہ'' تو تم کہو: ''ربنا لک الحمد'' اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

510۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَسًا بِالْمَدِينَةِ فَصَرَعَهُ عَلَى جِذْمِ نَخْلَةٍ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَأَتَيْنَاهُ نَعُودُهُ فَوَجَدْنَاهُ فِي مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ يُسَبِّحُ جَالِسًا قَالَ فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَسَكَتَ عَنَّا ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى نَعُودُهُ فَصَلَّى الْمَكْتُوبَةَ جَالِسًا فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا قَالَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا وَإِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَلَا تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس نے آپ ﷺ کو کھجور کے ایک تنے پر پچھاڑ دیا اور آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں موچ آگئی۔ ہم آپ ﷺ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔ ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کاشانہ اقدس میں آپ ﷺ کو دیکھا۔ آپ بیٹھ کر نفل نماز پڑھ رہے تھے تو ہم بھی آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے ہم سے سکوت اختیار فرمایا۔ پھر دوسری مرتبہ ہم حاضر خدمت ہوئے تو اس وقت آپ ﷺ فرض نماز بیٹھ کر پڑھ رہے تھے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے ہماری طرف اشارہ کیا اور ہم بیٹھ گئے۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور تم اس طرح نہ کرو جس طرح اہل فارس اپنے شرفاء سے کرتے تھے۔

511۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَلَا تُكَبِّرُوا حَتَّى يُكَبِّرَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَلَا تَرْكَعُوا حَتَّى يَرْكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ قَالَ مُسْلِمٌ وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَلَا تَسْجُدُوا حَتَّى يَسْجُدَ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ[1]، قَالَ أَبُو دَاوُد اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَفْهَمَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

1۔ ایک نسخہ میں أَجْمَعِينَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ بِهَذَا الْخَبَرِ زَادَ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ الزِّيَادَةُ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ الْوَهْمُ عِنْدَنَا مِنْ أَبِي خَالِدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور تم تکبیر نہ کہو یہاں تک کہ وہ تکبیر کہہ دے اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور تم نہ رکوع کرو یہاں تک کہ وہ رکوع کرے اور جب وہ کہے: ''سمع اللہ لمن حمدہ'' تو تم کہو: ''اللّٰھم ربنا لك الحمد'' اور مسلم نے کہا ہے: ''ولك الحمد'' اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور تم سجدہ نہ کرو یہاں تک کہ وہ سجدہ نہ کرے اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم تمام بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابوداؤد نے کہا ہے ''اللّٰھم ربنا لك الحمد'' ہمارے بعض اصحاب نے مجھے سلیمان سے یہی سمجھایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امام بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا ''اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔ اور یہ اضافہ ''اذا قرأ فانصتوا'' محفوظ نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک ابوخالد کی جانب سے وہم ہے۔

512۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْمَعْنَى أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُكَبِّرُ لِيُسْمِعَ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوج النبی ﷺ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں نماز پڑھی درآنحالیکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے تو ایک قوم آپ ﷺ کے پیچھے نماز کے لیے کھڑی ہوگئی تو آپ ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ وہ بیٹھ جائیں۔ پس جب آپ نماز سے فارغ ہو کر پھرے تو فرمایا: بلاشبہ امام بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اتباع اور اقتداء کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی درآنحالیکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے تھے اور اس کی آواز لوگوں تک پہنچاتے تھے۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔

فائدہ: مذکورہ روایات سے استدلال کرتے ہوئے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر امام کسی عذر کے سبب بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو تو مقتدیوں کے لئے بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا ضروری ہے جبکہ اس کے برعکس جمہور کا موقف یہ ہے کہ مقتدی کھڑے ہو کر ہی اس کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے اور اس بارے میں حضور ﷺ کا یہی آخری عمل ہے کہ آپ ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مرض وصال میں تھے تو اس دوران آپ ﷺ نے بیٹھ کر امامت کرائی درآنحالیکہ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ علامہ خطابی نے اس مقام پر امام ابوداؤد کے اس طرز عمل پر حیرت اور تعجب کا اظہار کیا ہے کہ معلوم نہیں اس مقام پر آپ نے اپنے معروف طریقہ کے خلاف کیوں عمل کیا حالانکہ آپ ہر مسئلہ میں فریقین کی تائید میں معارض روایات ذکر کرتے ہیں لیکن اس مقام پر ایسا نہیں کیا۔ علامہ عینی نے کہا ہے کہ اس مقام پر سہواً آپ سے ایسا ہو گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

513۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ مِنْ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُمْ قَالَ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ إِمَامَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ إِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لوگوں کی امامت کراتے تھے۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہمارا امام بیمار ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث متصل نہیں ہے۔

بَابُ الرَّجُلَيْنِ يَؤُمُّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ كَيْفَ يَقُومَانِ

اس کا بیان کہ دو آدمیوں میں سے ایک امام بنے تو وہ دونوں کیسے کھڑے ہوں؟

514۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ فَأَتَوْهُ بِسَمْنٍ وَتَمْرٍ فَقَالَ رُدُّوا هَذَا فِي وِعَائِهِ وَهَذَا فِي سِقَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ تَطَوُّعًا فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ حَرَامٍ خَلْفَنَا قَالَ ثَابِتٌ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ عَلَى بِسَاطٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو گھی اور کھجوریں پیش کیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کھجوروں کو اپنے برتن میں رکھ دو اور اس گھی کو اس کے مشکیزے میں ڈال دو کیونکہ میں تو روزے سے ہوں۔ پھر آپ ﷺ اٹھے اور ہمیں دو رکعت نفل نماز پڑھائی۔ تو ام سلیم اور ام حرام ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ ثابت نے کہا: میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ انہوں نے کہا: حضور نبی کریم ﷺ نے چٹائی پر مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کیا۔

515۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَّهُ وَامْرَأَةً مِنْهُمْ فَجَعَلَهُ عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْأَةَ خَلْفَ ذَلِكَ

موسیٰ بن انس حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی امامت کرائی درآنحالیکہ ان میں سے ایک عورت بھی تھی تو آپ ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنی دائیں جانب اور عورت کو اس کے پیچھے کھڑا کیا۔

516۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَأَطْلَقَ الْقِرْبَةَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَوْكَأَ الْقِرْبَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ كَمَا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي بِيَمِينِهِ فَأَدَارَنِي مِنْ وَرَائِهِ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأَخَذَ بِرَأْسِي أَوْ بِذُؤَابَتِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات بسر کی تو رسول اللہ ﷺ رات کے وقت اٹھے۔ آپ نے مشکیزے کا منہ کھولا اور وضو فرمایا اور پھر مشکیزے کو اس کے دھاگے کے ساتھ باندھ دیا۔ پھر نماز کے لیے قیام فرما ہوئے تو میں بھی اٹھا اور اسی طرح وضو کیا جیسے آپ ﷺ نے وضو فرمایا تھا پھر آیا اور آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ پکڑا اور پیچھے کی جانب سے پھیر کر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا اور میں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی مذکورہ واقعہ میں یہ بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے سر سے یا سر کے بالوں سے پکڑا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔

بَابُ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً كَيْفَ يَقُومُونَ (اس کا بیان کہ جب نمازی تین ہوں تو کیسے کھڑے ہوں؟)

517۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ[1] صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ﷺ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی۔ انہوں نے کھانا تیار کیا اور آپ ﷺ نے اس سے تناول فرمایا پھر ارشاد فرمایا اٹھو کہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں اٹھ کر چٹائی کی طرف گیا جو کہ طویل عرصہ تک استعمال ہونے کے باعث سیاہ ہو چکی تھی اور میں نے اسے پانی کے ساتھ دھویا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ اس پر کھڑے ہوئے۔ میں اور یتیم (ضمیرہ بن اسعد الحمیری) نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا (دادی اماں) ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور پھر واپس تشریف لے گئے۔

518۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ عَلَى عَبْدِ اللهِ وَقَدْ كُنَّا أَطَلْنَا الْقُعُودَ عَلَى بَابِهِ فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَاسْتَأْذَنَتْ لَهُمَا فَأَذِنَ لَهُمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بَيْنِي وَبَيْنَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَ

حضرت عبدالرحمان بن اسود نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ علقمہ اور اسود دونوں نے

1۔ ایک نسخہ میں بطعام ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی اور ہم کافی دیر تک آپ کے دروازے پر بیٹھے رہے۔ پھر ایک کنیز نکلی اور اس نے ان دونوں کے لیے اجازت مانگی تو آپ نے انہیں اجازت فرمادی۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور میرے اور ان کے درمیان (یعنی علقمہ اور اسود کے درمیان) کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا: میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا۔

بَابُ الْإِمَامِ يَنْحَرِفُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ (سلام کے بعد امام کے پھرنے کا بیان)

519۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ انْحَرَفَ

حضرت جابر بن یزید بن اسود نے اپنے باپ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پس جب آپ (سلام پھیر کر) نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ پھرے (اور چہرہ قوم کی طرف کرلیا)۔

520۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْبَرَاءِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ فَيُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ﷺ

حضرت براء نے بیان کیا: ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم آپ کی دائیں جانب کھڑا ہونا پسند کرتے تھے اس لیے کہ آپ ﷺ اپنا رخ زیبا ہماری طرف متوجہ کریں گے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَتَطَوَّعُ فِي مَكَانِهِ (امام کیلئے فرضوں کی جگہ پر کھڑے ہو کر نفل پڑھنے کا بیان)

521۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّ الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَحَوَّلَ قَالَ أَبُو دَاوُد عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اس جگہ پر نماز نہ پڑھے جہاں وہ پہلے (فرض نماز) پڑھ چکا ہے۔ یہاں تک کہ وہاں سے تھوڑا سا ہٹ جائے۔ ابو داؤد نے کہا ہے (کہ اس سند میں) عطاء خراسانی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يُحْدِثُ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ الرَّكْعَةِ

آخری رکعت سے سر اٹھا لینے کے بعد امام کے حدث لاحق کرنے کا بیان

522۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَضَى الْإِمَامُ الصَّلَاةَ وَقَعَدَ فَأَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَتَكَلَّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَمَنْ كَانَ خَلْفَهُ مِمَّنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام نماز پوری کر لے اور آخری قعدہ بیٹھ جائے اور پھر کوئی کلام کرنے سے پہلے حدث لاحق کرے تو اس کی نماز مکمل ہوگئی اور جنہوں نے اس کے پیچھے مکمل نماز پڑھی ہے ان کی نماز بھی مکمل ہوگئی کیونکہ اب کوئی فرض ان کے ذمے باقی نہیں۔

523۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کی چابی وضو ہے، اس کی تحریم (یعنی منافی چیزوں کو حرام کرنے والی) تکبیر تحریمہ ہے اور اس کی تحلیل (یعنی ممنوع چیزوں کو حلال کرنے والا) سلام ہے۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ الْمَأْمُومُ مِنِ اتِّبَاعِ الْإِمَامِ (اس کا بیان کہ مقتدی کو امام کی اتباع کا حکم دیا جائے گا)

524۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُبَادِرُونِي بِرُكُوعٍ وَلَا بِسُجُودٍ فَإِنَّهُ مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ إِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم رکوع اور سجود کرنے میں مجھ سے جلدی نہ کرو کیونکہ رکوع کرتے وقت جتنا میں تم سے پہلے رکوع میں جاتا ہوں تو اسی قدر تم مجھے پا لیتے ہو جب میں (رکوع سے) اٹھتا ہوں کیونکہ میرا جسم بھاری ہوگیا ہے۔

525۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ يَخْطُبُ النَّاسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ مِنَ الرُّكُوعِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَامُوا قِيَامًا فَإِذَا رَأَوْهُ قَدْ سَجَدَ سَجَدُوا

حضرت ابو اسحاق نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبداللہ بن یزید خطمی کو سنا وہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ ہمیں حضرت براء رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے اور وہ جھوٹ بولنے والے نہیں ہیں کہ وہ جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب وہ آپ ﷺ کو دیکھتے کہ آپ ﷺ سجدے میں جا چکے ہیں تب وہ سجدہ کرتے تھے۔

526۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ زُهَيْرٌ[1] حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّونَ أَبَانُ وَغَيْرُهُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَحْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَرَى النَّبِيَّ ﷺ يَضَعُ

1۔ ایک نسخہ میں قال زہیر کے بجائے قال ابو داؤد ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ ٹیڑھی نہ کرتا یہاں تک کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کو سر سجدے میں رکھتے ہوئے دیکھ لیتا۔

527۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى يَرَوْهُ قَدْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ ﷺ

حضرت محارب بن دثار نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزید کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو جب آپ رکوع کرتے تو وہ بھی رکوع کرتے اور جب آپ کہتے سمع اللہ لمن حمدہ تو ہم کھڑے ہی رہتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو زمین پر پیشانی رکھتے ہوئے دیکھ لیتے تھے۔ پھر آپ ﷺ کی اتباع کرتے۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِيمَنْ يَرْفَعُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَوْ يَضَعُ قَبْلَهُ

امام سے پہلے سر اٹھانے یا اس سے پہلے سر رکھنے والے کے بارے میں وعید کا بیان

528۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَا يَخْشَى أَوْ أَلَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ وَالْإِمَامُ سَاجِدٌ أَنْ يُحَوِّلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی نہیں ڈرتا جب وہ اپنا سر سجدے سے اٹھاتا ہے اور امام ابھی سجدے میں ہوتا ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر سے یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت سے بدل دے۔

بَابُ فِيمَنْ يَنْصَرِفُ قَبْلَ الْإِمَامِ (امام سے پہلے (مسجد سے) واپس آنے والے کا بیان)

529۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ بُغَيْلٍ الْمُرْهِبِيُّ[1] حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں نماز پر ابر انگیختہ کیا اور انہیں نماز سے فارغ ہو کر امام کے نکلنے سے پہلے واپس آنے سے منع فرمایا۔

بَابُ جِمَاعِ أَثْوَابِ مَا يُصَلَّى فِيهِ (ان کپڑوں کا بیان جن میں نماز پڑھی جا سکتی ہے)

530۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

1۔ ایک نسخہ میں المرھبی کے بجائے الدھنی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم تمام کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟

531۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُصَلِّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے (اس طرح کہ) اس کا کوئی حصہ اس کے کندھوں پر نہ ہو۔

532۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ الْمَعْنَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بِطَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی دونوں طرفوں کو مخالف سمت سے اپنے کندھوں پر ڈال لے (یعنی دائیں طرف بائیں کندھے پر اور بائیں طرف دائیں کندھے پر ڈال لے)۔

533۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْهِ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اس حال میں کہ آپ اسے لپیٹے ہوئے تھے اور اس کی دونوں طرفوں کو مخالف سمت سے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

534۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا تَرَى فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ فَأَطْلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِزَارَهُ طَارَقَ بِهِ رِدَاءَهُ فَاشْتَمَلَ بِهِمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِنَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَلَمَّا أَنْ قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ أَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ

قیس بن طلق نے اپنے باپ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے ہوئے تھے کہ ایک آدمی حاضر خدمت ہوا اور عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ راوی کا بیان ہے: رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر کو کھولا اور اسے اپنے تہبند کے اوپر رکھ کر دونوں کو ملا کر پہن لیا۔ (انہیں اکٹھا لپیٹ کر) آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور جب آپ نماز پوری کر چکے تو فرمایا: کیا تم میں سے ہر کوئی دو کپڑے پاتا ہے؟ (مراد یہ ہے کہ ہر ایک کو دو کپڑے میسر نہیں ہوتے۔ لہٰذا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے۔)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب الرَّجُلِ يَعْقِدُ الثَّوْبَ فِي قَفَاهُ ثُمَّ يُصَلِّي (گردن میں کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کا بیان)

535۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ فِي أَعْنَاقِهِمْ مِنْ ضِيقِ الْأُزُرِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ كَأَمْثَالِ الصِّبْيَانِ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز میں کئی لوگوں کو دیکھا ہے۔ وہ اپنی چادریں تنگ ہونے کی وجہ سے اپنی گردنوں کے ساتھ باندھے ہوئے تھے جیسا کہ بچے کرتے ہیں تو کسی کہنے والے نے کہا: اے عورتوں کے گروہ! تم اپنے سر نہ اٹھانا یہاں تک کہ مرد اپنے سر اٹھالیں (کیونکہ اس طرح ان کی نظر مردوں کی شرمگاہ پر پڑنے کا اندیشہ ہے۔)

بَاب الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ بَعْضُهُ عَلَى غَيْرِهِ

ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان جس کا کچھ حصہ دوسرے پر ہو

536۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک کپڑے میں نماز پڑھتے تھے اور اس کا بعض حصہ مجھ پر ہوتا تھا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ (ایک قمیص میں نماز پڑھنے کا بیان)

537۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَصِيدُ أَفَأُصَلِّي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں ایک شکاری آدمی ہوں کیا میں ایک قمیص میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور تو اسے باندھ لینا اگرچہ کانٹوں کے ساتھ ہی ہو۔

538۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَوْمَلٍ الْعَامِرِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ وَالصَّوَابُ(1) أَبُو حَرْمَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ

محمد بن عبد الرحمن بن ابی بکر نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے صرف

1۔ ایک نسخہ میں والصواب کے بجائے وَهُوَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قمیص میں ہماری امامت کرائی ان پر چادر نہ تھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بلاشبہ میں نے ایک قمیص میں نماز پڑھتے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔

بَابٌ إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا يَتَّزِرُ بِهِ (اس کا بیان کہ جب کپڑا تنگ ہو تو اسے باندھ لیا جائے)

539۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ وَيَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَتَيْنَا جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ سِرْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَقَامَ يُصَلِّي وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا لَا تَسْقُطُ ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَجَاءَ ابْنُ صَخْرٍ حَتَّى قَامَ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنَا بِيَدَيْهِ جَمِيعًا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَتَّزِرَ بِهَا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ يَا جَابِرُ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلَى حِقْوِكَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: میں ایک غزوہ (بواط) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ میرے اوپر صرف ایک چادر تھی۔ میں اس کی طرفوں کو مخالف سمت سے کندھوں پر ڈالنے کی کوشش کرنے لگا (یعنی دائیں کنارے کو بائیں کندھے پر اور بائیں کو دائیں کندھے پر) مگر وہ مجھے پوری نہ آئی۔ اس کی ایک طرف میں کناریاں (جھالر) لگی ہوئی تھیں۔ چنانچہ میں نے اسے الٹا کیا (یعنی اوپر والا حصہ نیچے کیا اور نیچے والا اوپر کیا) پھر میں نے مخالف سمت سے اسے کندھوں پر ڈالا اور تھوڑا جھک کر ٹھوڑی کے نیچے اسے دبالیا تا کہ وہ گرنے نہ پائے۔ پھر آیا اور حضور نبی کریم ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنی دائیں جانب مجھے کھڑا کر دیا۔ پھر ابن صخر آیا اور وہ آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ہم دونوں کو پکڑا یہاں تک کہ اپنے پیچھے ہمیں کھڑا کر دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انکھیوں سے مجھے مسلسل دیکھتے رہے اور میں نہ سمجھ سکا لیکن پھر میں سمجھ گیا کہ آپ ﷺ نے میری طرف یہ اشارہ کیا ہے کہ میں اسے باندھ لوں۔ پس جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کی: لبیک یا رسول اللہ! ﷺ تو فرمایا: جب کپڑا وسیع ہو تو اس کی دونوں طرفوں کو مخالف سمت سے اپنے کندھوں پر ڈال لے اور جب تنگ ہو تو اسے اپنی چادر باندھنے کی جگہ پر باندھ لے۔

540۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَوْ قَالَ قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ إِذَا كَانَ لِأَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْيَتَّزِرْ بِهِ وَلَا يَشْتَمِلِ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس دو کپڑے ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ ان میں نماز پڑھے اور اگر صرف ایک کپڑا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے باندھ لے اور یہودیوں کے لپٹنے کی طرح اس میں پوری طرح نہ لپٹ جائے۔

541۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنِيبِ عُبَيْدُ اللهِ[1] الْعَتَكِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ فِي لِحَافٍ لَا يَتَوَشَّحُ بِهِ وَالْآخَرُ أَنْ تُصَلِّيَ فِي سَرَاوِيلَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ رِدَاءٌ

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ لحاف (یعنی ایسا کپڑا جو ہر جانب سے بندے کو ڈھانپ لے) میں نماز پڑھی جائے جبکہ اس کے ساتھ توشیح نہ کی جائے (توشیح کا مفہوم یہ ہے کہ کپڑے کا ایک کنارہ بائیں بغل کے نیچے سے گزار کر دائیں کندھے پر ڈالنا اور دوسرا دائیں کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے پر ڈالنا اور پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینے پر گرہ دے دینا) اور آپ ﷺ نے دوسرا اس سے منع فرمایا ہے کہ تو صرف پاجامہ (شلوار) میں نماز پڑھے اور تیرے اوپر چادر نہ ہو۔

بَابُ الْإِسْبَالِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں ٹخنوں سے نیچے چادر لٹکانے کا بیان)

542۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ فِي صَلَاتِهِ خُيَلَاءَ فَلَيْسَ مِنَ اللهِ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَامٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا جَمَاعَةٌ عَنْ عَاصِمٍ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو الْأَحْوَصِ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے تکبر کرتے ہوئے حالت نماز میں اپنی چادر نیچے لٹکائی تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال وحرام میں سے کوئی بھی نہیں (یعنی وہ کوئی شے نہیں اس کا عمل قابل التفات نہیں) ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس روایت کو ایک جماعت نے حضرت عاصم سے موقوف علی ابن مسعود ذکر کیا ہے، ان میں حماد بن سلمہ، حماد بن زید، ابوالاحوص اور ابومعاویہ ہیں۔

543۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ إِذْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ[2] فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اس دوران کہ ایک آدمی اپنی چادر لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تو جا اور وضو کر۔ پس وہ گیا اس نے وضو کیا اور پھر آیا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تو جا اور وضو کر۔ پس وہ

1۔ ایک نسخہ میں عبداللہ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں ثم سکت عنہ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

گیا، اس نے وضو کیا اور پھر آیا۔ تو ایک آدمی نے آپ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کس وجہ سے آپ نے اسے وضو کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے؟ پھر آپ اس سے خاموش ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اپنی چادر لٹکائے ہوئے تھا اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ چادر لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں کرتا۔

بَابٌ فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ (اس کا بیان کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟)

544۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ مَاذَا تُصَلِّي فِيهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَتْ تُصَلِّي فِي الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ الَّذِي يُغَيِّبُ ظُهُورَ قَدَمَيْهَا

محمد بن زید بن قنفذ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ایک عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ ایک اوڑھنی اور اس طرح ڈھانپنے والی قمیص جو اس کے قدموں کے ظاہر کو چھپالے میں نماز پڑھ سکتی ہے۔

545۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَبَكْرُ بْنُ مُضَرَ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَابْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ ﷺ قَصَرُوا بِهِ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضی الله عنها

محمد بن زید نے اسی حدیث کے ساتھ یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی رحمت ﷺ سے پوچھا: کیا ایک عورت صرف قمیص اور اوڑھنی میں نماز پڑھ سکتی ہے جبکہ اس پر چادر نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: جبکہ قمیص اتنی لمبی ہو کہ اس کے قدموں کے ظاہر کو بھی ڈھانپے ہوئے ہو (تو وہ نماز پڑھ سکتی ہے) ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو مالک بن انس، بکر بن مضر، حفص بن غیاث، اسماعیل بن جعفر، ابن ابی ذئب اور ابن اسحاق نے محمد بن زید عن امہ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی سند سے بیان کیا ہے۔ ان میں سے کسی نے بھی حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے ام سلمہ پر ہی اس کو موقوف کیا ہے۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تُصَلِّي بِغَيْرِ خِمَارٍ (عورت کے لیے بغیر دوپٹے کے نماز پڑھنے کا بیان)

546۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دوپٹے کے بغیر کسی بالغ عورت کی نماز قبول نہیں فرمائے گا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو سعید بن ابی عروبہ نے حضرت قتادہ سے،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انہوں نے حسن سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

547۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ نَزَلَتْ عَلَى صَفِيَّةَ أُمِّ طَلْحَةَ الطَّلَحَاتِ فَرَأَتْ بَنَاتٍ لَهَا فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ وَفِي حُجْرَتِي جَارِيَةٌ فَأَلْقَى لِي حَقْوَهُ وَقَالَ لِي شُقِّيهِ بِشُقَّتَيْنِ فَأَعْطِي هَذِهِ نِصْفًا وَالْفَتَاةَ الَّتِي عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ نِصْفًا فَإِنِّي لَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ حَاضَتْ أَوْ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا قَدْ حَاضَتَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ هِشَامٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ

حضرت محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا طلحوں میں سے ایک طلحہ کی ماں حضرت صفیہ کے پاس تشریف لے گئیں اور اس کی بیٹیوں کو دیکھا تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میرے حجرہ میں ایک لڑکی تھی تو آپ ﷺ نے اپنے باندھنے کی چادر مجھے عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اس کے دو حصے بنالو پھر نصف اسے دے دو اور نصف اس دوشیزہ کو جو ام سلمہ کے پاس ہے کیونکہ میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ یہ سن بلوغت کو پہنچ چکی ہے، یا فرمایا: میں ان دونوں کو دیکھتا ہوں کہ یہ بالغ ہیں۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح اسے ہشام نے ابن سیرین سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں سدل کرنے کا بیان)

548۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عِسْلٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سدل کرنے سے منع فرمایا ہے اس سے کہ کوئی آدمی اپنے منہ کو ڈھانپ لے (اس لیے کہ اس سے آتش پرستوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے) ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو عسل نے عطاء کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حالت نماز میں سدل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: سدل سے مراد یہ ہے کہ اپنے سر یا کندھوں پر کوئی کپڑا رومال وغیرہ ڈال کر اس کی دونوں طرفوں کو لٹکا کر کھلا چھوڑ دینا ہے حالت نماز میں ایسا کرنا مکروہ ہے۔

549۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ عَطَاءً يُصَلِّي سَادِلًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا يُضَعِّفُ ذَلِكَ الْحَدِيثَ[1]

حضرت ابن جریج نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت عطاء کو اکثر دیکھا ہے کہ وہ سدل کرتے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ اس حدیث کو ضعیف بنا رہا ہے۔

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ الصَّلَاةِ فِي شُعُرِ النِّسَاءِ

شعر النساء (عورتوں کے جسموں کے ساتھ ملے ہوئے کپڑے) میں نماز پڑھنے کا بیان

550۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي فِي شُعُرِنَا أَوْ لُحُفِنَا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ شَكَّ أَبِي[1]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے شعر یا لحف (ہر وہ شے جس کے ساتھ بدن کو مکمل طور پر ڈھانپ لیا جائے) میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ عبید اللہ نے کہا ہے کہ یہ شک میرے باپ کو لاحق ہوا ہے۔

فائدہ: شعر شعار کی جمع ہے، اس سے مراد وہ لباس ہے جو بدن کے ساتھ ملا ہوتا ہے اور لحف لحاف کی جمع ہے، ہر وہ شے جس کے ساتھ بدن کو ڈھانپ لیا جائے (عینی صفحہ۔ 184)

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي عَاقِصًا شَعْرَهُ (مرد کیلئے اپنے بالوں کا جوڑا بنا کر نماز پڑھنے کا بیان)

551۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ مَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَدْ غَرَزَ ضَفْرَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا أَبُو رَافِعٍ فَالْتَفَتَ حَسَنٌ إِلَيْهِ مُغْضَبًا فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ أَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مَقْعَدَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مَغْرِزَ ضَفْرِهِ

حضرت سعید بن ابی سعید المقبری اپنے باپ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع کو دیکھا کہ وہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے اور آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے درآنحالیکہ وہ اپنے بالوں کی مینڈھیاں اپنی گدی پر باندھے ہوئے تھے تو ابورافع نے انہیں کھول دیا۔ پس حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ نہایت غصے کے ساتھ متوجہ ہوئے تو ابورافع نے کہا: اپنی نماز کی طرف توجہ کرو غصہ نہ کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (یعنی جوڑا باندھنے کی جگہ) شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

552۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ وَرَاءَهُ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ وَأَقَرَّ لَهُ الْآخَرُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ

کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبد اللہ بن حارث کو

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں اور اپنے سر کا جوڑا پیچھے باندھ رکھا ہے تو یہ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور اسے کھولنا شروع کر دیا لیکن وہ اپنی حالت پر قائم اور برقرار رہے اور جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: تمہارا میرے سر کے ساتھ کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: اس کی مثال (یعنی جوڑا باندھنے والے کی مثال) اس آدمی کی طرح ہے جو نماز پڑھتا ہے درآنحالیکہ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں (یعنی جس طرح پیچھے بندھے ہوئے ہاتھ سجدے سے محروم رہتے ہیں اسی طرح گوندھے ہوئے بال بھی سجدے سے محروم رہتے ہیں) یہی وجہ ہے کہ اس حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلِ (جوتوں سمیت نماز پڑھنے کا بیان)

553 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي يَوْمَ الْفَتْحِ وَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا اور آپ نے اپنے نعلین اتار کر اپنی بائیں جانب رکھے۔

554 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو عَاصِمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَابِدِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ مُوسَى وَعِيسَى ابْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ أَوِ اخْتَلَفُوا أَخَذَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَعْلَةٌ فَحَذَفَ فَرَكَعَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ لِذَلِكَ

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور آپ ﷺ نے سورۂ مومنون شروع کی حتی کہ جب آپ ﷺ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے ذکر یا حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے ذکر پر پہنچے، اس میں محمد بن عباد کو شک ہے یا پھر راویوں میں اختلاف ہے، تو حضور نبی کریم ﷺ کو کھانسی آنے لگی۔ پس آپ نے قراءت چھوڑ دی اور رکوع کیا اور حضرت عبداللہ بن سائب اس وقت حاضر تھے۔

555 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الْقَوْمُ أَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى إِلْقَاءِ نِعَالِكُمْ[1] قَالُوا رَأَيْنَاكَ أَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَأَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ جِبْرِيلَ ﷺ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا قَذَرًا أَوْ قَالَ أَذًى وَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا أَوْ أَذًى فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا حَدَّثَنَا

1۔ ایک نسخہ میں عَلٰی اِلْقَائِکُمْ نِعَالَکُمْ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا قَالَ فِيهِمَا خَبَثٌ قَالَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ خَبَثٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اس اثناء میں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کو نماز پڑھانے لگے کہ اچانک آپ ﷺ نے اپنے نعلین اتارے اور اپنی بائیں جانب رکھ دیے۔ جب صحابہ کرام نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیے۔ جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز مکمل کر چکے تو فرمایا: تمہیں اپنے جوتے اتارنے کیلئے کس شے نے برانگیختہ کیا؟ تو انہوں نے عرض کی: ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے نعلین اتار دیے ہیں تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے پاس حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ ان میں قذر (نجاست) لگی ہوئی ہے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد کی طرف آئے تو اسے دیکھ لینا چاہیے اگر وہ قذر یا نجاست دیکھے تو اسے صاف کر لے اور پھر ان میں نماز پڑھ لے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بکر بن عبداللہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس نے بتایا: ان میں خبث (نجاست) لگی ہوئی ہے۔ دونوں جگہوں پر خبث کا لفظ ذکر کیا ہے۔

556۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيِّ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَالِفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ

حضرت یعلیٰ بن شداد بن اوس نے اپنے باپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہود کی مخالفت کرو کیونکہ وہ اپنے جوتوں میں نماز نہیں پڑھتے اور نہ ہی خفین پہن کر نماز پڑھتے ہیں۔

557۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا[1]

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ننگے پاؤں اور نعلین پہن کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الْمُصَلِّي إِذَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ أَيْنَ يَضَعُهُمَا

(اسکا بیان کہ جب نمازی اپنے جوتے اتارے تو کہاں رکھے)

558۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ أَبُو عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَتَكُونَ عَنْ يَمِينِ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

1۔ ایک نسخہ میں مُتَنَعِّلًا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو جوتے اپنی دائیں جانب نہ رکھے اور نہ ہی اپنی بائیں جانب کیونکہ وہ اس کے ساتھ کھڑے دوسرے کی دائیں جانب ہوگی مگر اس صورت میں وہ بائیں جانب رکھ سکتا ہے جبکہ اس کی بائیں جانب اور کوئی نہ ہو اور نمازی کو چاہیے کہ وہ اپنے جوتے اپنے پاؤں کے درمیان رکھے۔

559۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَلَا يُؤْذِ بِهِمَا أَحَدًا لِيَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَوْ لِيُصَلِّ فِيهِمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے جوتے اتار دے اور ان کے ساتھ کسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ پس اسے چاہیے کہ ان دونوں کو اپنے پاؤں کے درمیان رکھے یا پھر صاف ہونے کی صورت میں انہیں پہن کر نماز پڑھ لے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ (چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان)

560۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے درآنحالیکہ میں آپ ﷺ کے برابر ہوتی اور حالت حیض میں ہوتی اور بسا اوقات جب آپ سجدہ کرتے تو آپ ﷺ کا کپڑا میرے بدن سے مس کرتا اور آپ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھ رہے ہوتے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ (چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان)

561۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ ضَخْمٌ وَكَانَ ضَخْمًا لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ وَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا وَدَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلِّ حَتَّى أَرَاكَ كَيْفَ تُصَلِّي فَأَقْتَدِيَ بِكَ فَنَضَحُوا لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ كَانَ لَهُمْ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فُلَانُ بْنُ الْجَارُودِ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَ لَمْ أَرَهُ صَلَّى إِلَّا يَوْمَئِذٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں ایک بھاری جسم والا آدمی ہوں اور وہ حقیقتاً ضخم الجثہ تھا، میں آپ کے ساتھ مل کر (تمام نمازیں) پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا اس نے آپ ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر قدم رنجہ فرما ہونے کی دعوت دی کہ آپ نماز ادا فرمائیں تا کہ میں آپ کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دیکھوں کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں تاکہ پھر آپ کی اقتداء کروں۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ کے لیے چٹائی کی ایک طرف کو دھویا اور آپ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ فرمایا: فلاں (منذر) بن جارود نے انس بن مالک سے کہا: کیا آپ ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے آپ ﷺ کو اس دن کے سوا پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

562۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الذَّارِعُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَزُورُ أُمَّ سُلَيْمٍ فَتُدْرِكُهُ الصَّلَاةُ أَحْيَانًا فَيُصَلِّي عَلَى بِسَاطٍ لَنَا وَهُوَ حَصِيرٌ نَنْضَحُهُ[1] بِالْمَاءِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ام سلیم کی ملاقات کے لیے تشریف لاتے تھے اور کبھی کبھار وہیں نماز کا وقت ہوجاتا تو آپ ﷺ ہمارے فرش پر ہی نماز پڑھ لیتے اور وہ ایک چٹائی تھی جسے ہم پانی کیساتھ دھوتے تھے۔

563۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ وَالْحَدِيثِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْحَصِيرِ وَالْفَرْوَةِ الْمَدْبُوغَةِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی اور دباغت شدہ چمڑے پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْجُدُ عَلَى ثَوْبِهِ (کپڑے پر سجدہ کرنے کا بیان)

564۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم شدید گرمی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور جب ہم میں سے کوئی استطاعت نہ رکھتا کہ وہ اپنا چہرہ زمین پر رکھے تو وہ اپنا کپڑا بچھالیتا اور اس پر سجدہ کرتا۔

1۔ ایک نسخہ میں تَنْضَحُهُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تَفۡرِيعِ أَبۡوَابِ الصُّفُوفِ (صفوں سے متعلقہ ابواب)

بَاب تَسۡوِيَةِ الصُّفُوفِ (صفوں کو برابر کرنے کا بیان)

565۔ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللهِ بۡنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيۡلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيۡرٌ قَالَ سَأَلۡتُ سُلَيۡمَانَ الۡأَعۡمَشَ عَنۡ حَدِيثِ جَابِرِ بۡنِ سَمُرَةَ فِي الصُّفُوفِ الۡمُقَدَّمَةِ فَحَدَّثَنَا عَنِ الۡمُسَيَّبِ بۡنِ رَافِعٍ عَنۡ تَمِيمِ بۡنِ طَرَفَةَ عَنۡ جَابِرِ بۡنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الۡمَلَائِكَةُ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَلَّ وَعَزَّ قُلۡنَا وَكَيۡفَ تَصُفُّ الۡمَلَائِكَةُ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الۡمُقَدَّمَةَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس طرح صفیں نہیں بناؤ گے جیسے ملائکہ اپنے رب کے پاس بناتے ہیں؟ ہم نے عرض کی: ملائکہ اپنے رب کے پاس کیسے صفیں بناتے ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ پہلی صف سے شروع ہو کر بالترتیب پیچھے صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں آپس میں جڑ کر کھڑے ہوتے ہیں۔

566۔ حَدَّثَنَا عُثۡمَانُ بۡنُ أَبِي شَيۡبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنۡ زَكَرِيَّا بۡنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنۡ أَبِي الۡقَاسِمِ الۡجُدَلِيِّ قَالَ سَمِعۡتُ النُّعۡمَانَ بۡنَ بَشِيرٍ يَقُولُ أَقۡبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ بِوَجۡهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمۡ ثَلَاثًا وَاللهِ لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمۡ أَوۡ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيۡنَ قُلُوبِكُمۡ قَالَ فَرَأَيۡتُ الرَّجُلَ يَلۡزَقُ مَنۡكِبَهُ بِمَنۡكِبِ صَاحِبِهِ وَرُكۡبَتَهُ بِرُكۡبَةِ صَاحِبِهِ وَكَعۡبَهُ بِكَعۡبِهِ

حضرت قاسم جدلی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے اپنا چہرہ لوگوں کی طرف کیا اور فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کر لو اور تین بار یہ فرمایا: قسم بخدا! تم ضرور بضرور اپنی صفوں کو سیدھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔ راوی فرماتے ہیں: پھر میں نے ہر آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ اپنا گھٹنا اپنے ساتھی کے گھٹنے کے ساتھ اور اپنا ٹخنہ اپنے ساتھی کے ٹخنے کے ساتھ ملا رہا ہے۔

567۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بۡنُ إِسۡمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنۡ سِمَاكِ بۡنِ حَرۡبٍ قَالَ سَمِعۡتُ النُّعۡمَانَ بۡنَ بَشِيرٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّينَا فِي الصُّفُوفِ كَمَا يُقَوَّمُ الۡقِدۡحُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنۡ قَدۡ أَخَذۡنَا ذَلِكَ عَنۡهُ وَفَقِهۡنَا أَقۡبَلَ ذَاتَ يَوۡمٍ بِوَجۡهِهِ إِذَا رَجُلٌ مُنۡتَبِذٌ بِصَدۡرِهِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمۡ أَوۡ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيۡنَ وُجُوهِكُمۡ

حضرت سماک بن حرب نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام ہمیں صفوں میں اس طرح سیدھا کرتے تھے جیسے تیر کی لکڑی کو سیدھا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب آپ علیہ السلام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کو یہ گمان ہوا کہ ہم نے اس کے بارے میں سیکھ لیا ہے اور ہم صفیں بنا لیتے ہیں تو ایک دن آپ ﷺ نے چہرۂ اقدس پھیر کر دیکھا تو ایک آدمی اپنا سینہ آگے نکالے کھڑا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ضرور اپنی صفوں کو سیدھا کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔

568۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو عَاصِمِ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُورَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُوَلِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صف میں ایک طرف سے دوسری طرف تک تشریف لے جاتے تھے اور ہمارے سینوں اور کندھوں کو چھو کر سیدھا کرتے تھے اور فرماتے تھے: صفوں میں اختلاف نہ کرو (یعنی انہیں ٹیڑھا نہ ہونے دو) ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور آپ ﷺ فرماتے تھے: بے شک اللہ تعالیٰ پہلی صفوں پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

569۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا لِلصَّلَاةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ

حضرت سماک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو سنا: انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں سیدھی کرتے تھے جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے اور جب ہم سیدھے ہو جاتے تو آپ ﷺ تکبیر کہتے۔

570۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ أَتَمُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ أَبِي شَجَرَةَ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ لَمْ يَقُلْ عِيسَى بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو شَجَرَةَ كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمَعْنَى وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الصَّفِّ فَذَهَبَ يَدْخُلُ فِيهِ فَيَنْبَغِي أَنْ يُلِينَ لَهُ كُلُّ رَجُلٍ مَنْكِبَيْهِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوں کو سیدھا کرو اور کندھے برابر کرو۔ اپنے درمیان خلا کو بند کرو اور اپنے بھائیوں کے سامنے نرم ہو جاؤ (یعنی کسی آدمی کی صف میں داخل ہونے کے لیے اپنے کندھوں کو نرم کرو۔) عیسیٰ نے بایدی اخوانکم کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور شیطان کے لیے اپنے درمیان خلا اور شگاف نہ چھوڑو۔ جس نے صف کو ملا کر رکھا اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کیساتھ اسے ملا دے گا اور جس نے صف کو کاٹا اللہ تعالیٰ اس کو کاٹ دے گا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوشجرہ سے مراد کثیر بن مرہ ہے۔ مزید فرمایا کہ اس کا معنی یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کے سامنے نرمی کا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اظہار کرو۔ جب کوئی آدمی صف کی طرف آئے اور اس میں داخل ہونے لگے تو چاہیے کہ ہر آدمی اس کے لیے اپنے کندھوں کو نرم کرلے تا کہ وہ صف میں داخل ہو سکے۔

571۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں میں ایک دوسرے کے ساتھ خوب مل کر کھڑے ہو اور صفوں کو آپس میں ایک دوسرے کے قریب رکھو اور گردنوں کو بھی برابر رکھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ میں صف کے خلا میں شیطان کو داخل ہوتے دیکھتا ہوں گویا کہ وہ بکری کا چھوٹا سا بچہ ہے۔

572۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ صف کو سیدھا کرنا نماز کی تکمیل میں سے ہے۔

573۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ صَاحِبِ الْمَقْصُورَةِ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ تَدْرِي لِمَ صُنِعَ هَذَا الْعُودُ فَقُلْتُ لَا وَاللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ اسْتَوُوا وَعَدِّلُوا صُفُوفَكُمْ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ أَخَذَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ أَخَذَهُ بِيَسَارِهِ فَقَالَ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ

محمد بن مسلم بن سائب صاحب مقصورہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ایک دن نماز پڑھی تو انہوں نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے یہ لکڑی کیوں لگائی گئی ہے؟ تو میں نے کہا: نہیں، قسم بخدا! تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اس پر اپنا ہاتھ رکھتے تھے اور فرماتے تھے: اپنی صفوں کو سیدھا اور درست کرلو۔

محمد بن مسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دائیں ہاتھ کے ساتھ اس لکڑی کو پکڑتے پھر توجہ فرماتے اور ارشاد فرماتے: اپنی صفوں کو درست اور سیدھا کرلو پھر اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ اسے پکڑتے اور فرماتے: اپنی صفوں کو درست اور سیدھا کرلو۔

574۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلی صف کو مکمل کرو پھر جو پیچھے اس کے ساتھ متصل ہے۔ پس جو کمی ہو وہ دوسری صف میں ہونی چاہیے۔

575۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمِّي عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خِيَارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو دَاوُد جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے اچھے اور بہتر وہ لوگ ہیں جن کے کندھے نماز کے دوران نرم رہیں (یعنی دوسروں کے لیے وہ باعث اذیت نہ ہوں۔) ابوداؤد نے کہا ہے کہ جعفر بن یحییٰ اہل مکہ میں سے ہے۔

بَابُ الصُّفُوفِ بَيْنَ السَّوَارِي (ستونوں کے درمیان صف بنانے کا بیان)

576۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدُفِعْنَا إِلَى السَّوَارِي فَتَقَدَّمْنَا وَتَأَخَّرْنَا فَقَالَ أَنَسٌ كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

عبدالحمید بن محمود نے بیان کیا ہے کہ میں نے جمعہ کے دن حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو ہمیں ستونوں کے درمیان دھکیل دیا گیا۔ پس ہم (وہاں سے) آگے پیچھے ہو گئے۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ان سے بچا کرتے تھے۔

بَابُ مَنْ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَلِيَ الْإِمَامَ فِي الصَّفِّ وَكَرَاهِيَةِ التَّأَخُّرِ

صف میں امام کے قریب ہونے کے مستحب اور دور ہونے کے مکروہ ہونے کا بیان

577۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاہیے کہ تم میں سے بالغ اور عقل مند میرے قریب رہیں پھر وہ جوان سے ملے ہوئے ہیں پھر وہ جوان سے ملے ہوئے ہیں۔

حضرت عبداللہ نے حضور نبی پاک ﷺ سے اس کی مثل روایت بیان کی ہے اور یہ اضافہ بھی ذکر کیا ہے کہ تم اختلاف نہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کرو (یعنی صفوں میں آگے اور پیچھے ٹیڑھے ہو کر نہ کھڑے ہو) ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا اور تم بازاروں کے شور وشغب یا بے ترتیبی سے بچو۔

578۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دائیں طرف والی صفوں پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کا نزول فرماتا ہے اور ملائکہ ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔)

بَاب مَقَامِ الصِّبْيَانِ مِنَ الصَّفِّ (صف میں بچوں کے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان)

579۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا صَلَاةُ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَالَ صَلَاةُ أُمَّتِي

حضرت عبدالرحمن بن غنم نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ علیہ السلام کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ فرمایا: آپ علیہ السلام نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے مردوں کی صف بنوائی اور ان کے پیچھے بچوں کی صف بنوائی پھر انہیں نماز پڑھائی پھر آپ علیہ السلام کی نماز کا ذکر کیا پھر فرمایا: اس طرح نماز ہے۔ عبدالاعلیٰ نے کہا: میرا قرہ بن خالد کے بارے میں یہ گمان ہے کہ آپ نے فرمایا "هكذا صلاة امتی" میری امت کی نماز اسی طرح ہے۔

بَاب صَفِّ النِّسَاءِ وَكَرَاهِيَةِ التَّأَخُّرِ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

عورتوں کی صف اور پہلی صف سے پیچھے رہنے کی کراہیت کا بیان

580۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں سے بہترین پہلی صف ہے اور بری آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں سے بہتر ان کی آخری صف ہے اور بری ان کی پہلی صف ہے۔

581۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ پہلی صف سے مسلسل پیچھے رہتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں آتش جہنم میں پیچھے کر دے گا۔

582- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: آگے آؤ اور میری اتباع واقتداء کرو تا کہ تمہارے بعد آنے والے تمہاری اقتداء کریں۔ کچھ لوگ مسلسل پیچھے رہتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں پیچھے کر دے گا (یعنی انہیں اپنی رحمت اور فضل عظیم سے پیچھے کر دے گا۔)

بَاب مَقَامِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّفِّ (صف سے آگے امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان)

583- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسِّطُوا الْإِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کو درمیان میں کھڑا کرو اور صف میں خالی جگہ کو بند کر دو۔

بَاب الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهُ خَلْفَ الصَّفِّ (اس کا بیان جو صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھتا ہے)

584- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الصَّلَاةَ

عمرو بن راشد نے حضرت وابصہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ سلیمان بن حرب نے الصلاۃ کا لفظ ذکر کیا ہے۔

بَاب الرَّجُلِ يَرْكَعُ دُونَ الصَّفِّ (اس کا بیان جو صف کے بغیر رکوع کرتا ہے)

585- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَنَبِيُّ اللهِ ﷺ رَاكِعٌ قَالَ فَرَكَعْتُ دُونَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ

حضرت حسن نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکرہ نے بتایا کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے درآنحالیکہ حضور اکرم ﷺ رکوع

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے صف کے بغیر ہی رکوع کر لیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیری (عبادت کی) حرص میں اضافہ فرمائے پھر اس طرح نہ کرنا۔

586۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا زِيَادٌ الْأَعْلَمُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ جَاءَ وَرَسُولُ اللهِ رَاكِعٌ فَرَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّفِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الَّذِي رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّفِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ قَالَ أَبُو دَاوُد زِيَادٌ الْأَعْلَمُ زِيَادُ بْنُ فُلَانِ بْنِ قُرَّةَ وَهُوَ ابْنُ خَالَةِ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ[1]

زیاد الاعلم نے ہمیں حضرت حسن سے خبر دی ہے کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے اور رسول اللہ ﷺ رکوع کر رہے تھے تو انہوں نے صف کے بغیر ہی رکوع کر لیا پھر صف کی طرف چلے گئے۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نماز مکمل کر چکے تو ارشاد فرمایا: تم میں سے کون ہے جس نے صف کے بغیر رکوع کیا ہے پھر چل کر صف میں داخل ہوا ہے؟ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں یا رسول اللہ! ﷺ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تیری حرص میں اضافہ فرمائے پھر اس طرح نہ کرنا۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ زیاد الاعلم زیاد بن فلاں بن قرۃ ہے اور یونس ابن عبید کی خالہ کا بیٹا ہے۔

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تَفۡرِيعُ أَبۡوَابِ السُّتۡرَةِ (ابواب سترہ کا بیان)

بَابُ مَا يَسۡتُرُ الۡمُصَلِّيَ (سترہ کی مقدار کا بیان)

587۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ كَثِيرٍ الۡعَبۡدِيُّ حَدَّثَنَا إِسۡرَائِيلُ عَنۡ سِمَاكٍ عَنۡ مُوسَى بۡنِ طَلۡحَةَ عَنۡ أَبِيهِ طَلۡحَةَ بۡنِ عُبَيۡدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا جَعَلۡتَ بَيۡنَ يَدَيۡكَ مِثۡلَ مُؤۡخِرَةِ الرَّحۡلِ فَلَا يَضُرُّكَ مَنۡ مَرَّ بَيۡنَ يَدَيۡكَ

حضرت موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب تو اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی مثل کوئی شے رکھ لے تو جو تیرے سامنے سے گزرے وہ تجھے کوئی نقصان نہیں دے گا (یعنی کسی کے سامنے سے گزرنا باعث حرج نہیں۔)

588۔ حَدَّثَنَا الۡحَسَنُ بۡنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبۡدُ الرَّزَّاقِ عَنۡ ابۡنِ جُرَيۡجٍ عَنۡ عَطَاءٍ قَالَ آخِرَةُ الرَّحۡلِ ذِرَاعٌ فَمَا فَوۡقَهُ

حضرت ابن جریج نے حضرت عطاء سے بیان کیا ہے کہ کجاوے کی پچھلی لکڑی ایک ہاتھ اور اس سے کچھ زیادہ ہوتی ہے۔

589۔ حَدَّثَنَا الۡحَسَنُ بۡنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابۡنُ نُمَيۡرٍ عَنۡ عُبَيۡدِ اللّٰهِ عَنۡ نَافِعٍ عَنۡ ابۡنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوۡمَ الۡعِيدِ أَمَرَ بِالۡحَرۡبَةِ فَتُوضَعُ بَيۡنَ يَدَيۡهِ فَيُصَلِّي إِلَيۡهَا وَالنَّاسُ وَرَائَهُ وَكَانَ يَفۡعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنۡ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الۡأُمَرَاءُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام جب عید کے دن نکلتے تو آپ چھوٹا نیزہ لانے کا حکم ارشاد فرماتے۔ پھر اسے آپ علیہ السلام کے سامنے گاڑ دیا جاتا تو آپ اس کی جہت میں کھڑے ہوکر نماز پڑھاتے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے۔ آپ سفر میں اس طرح کرتے تھے۔ اسی وجہ سے امراء نے بھی اس طریقے کو اپنا لیا۔

590۔ حَدَّثَنَا حَفۡصُ بۡنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ عَوۡنِ بۡنِ أَبِي جُحَيۡفَةَ عَنۡ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم صَلَّى بِهِمۡ بِالۡبَطۡحَاءِ وَبَيۡنَ يَدَيۡهِ عَنَزَةٌ الظُّهۡرَ رَكۡعَتَيۡنِ وَالۡعَصۡرَ رَكۡعَتَيۡنِ يَمُرُّ خَلۡفَ الۡعَنَزَةِ الۡمَرۡأَةُ وَالۡحِمَارُ

حضرت عون ابن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے بطحاء میں انہیں نماز پڑھائی یعنی ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں اور آپ علیہ السلام کے سامنے نیزہ تھا اور اس نیزے کے پیچھے سے عورتیں اور گدھے گزرتے رہتے تھے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ الْخَطِّ إِذَا لَمْ يَجِدْ عَصًا

اس کا بیان کہ جب زمین میں گاڑنے کے لیے لاٹھی وغیرہ نہ ہو تو خط کھینچ لیا جائے

591- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ حُرَيْثًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصًا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ أَمَامَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمَدِينِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ جَدِّهِ حُرَيْثٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْخَطِّ قَالَ سُفْيَانُ لَمْ نَجِدْ شَيْئًا نَشُدُّ بِهِ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَمْ يَجِئْ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّهُمْ يَخْتَلِفُونَ فِيهِ فَتَفَكَّرَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أَحْفَظُ إِلَّا أَبَا مُحَمَّدِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ قَدِمَ هَاهُنَا رَجُلٌ بَعْدَ مَا مَاتَ إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ فَطَلَبَ هَذَا الشَّيْخَ أَبَا مُحَمَّدٍ حَتَّى وَجَدَهُ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَخَلَطَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وسَمِعْت أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ سُئِلَ عَنْ وَصْفِ الْخَطِّ غَيْرَ مَرَّةٍ فَقَالَ هَكَذَا عَرْضًا مِثْلَ الْهِلَالِ قَالَ أَبُو دَاوُد وسَمِعْت مُسَدَّدًا قَالَ قَالَ ابْنُ دَاوُدَ الْخَطُّ بِالطُّولِ قَالَ أَبُو دَاوُد وسَمِعْت أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَصَفَ الْخَطَّ غَيْرَ مَرَّةٍ فَقَالَ هَكَذَا يَعْنِي بِالْعَرْضِ حَوْرًا دَوْرًا مِثْلَ الْهِلَالِ يَعْنِي مُنْعَطِفًا(1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے لگے تو اسے چاہیے کہ اپنے سامنے کوئی شے رکھ لے، اگر ایسی شے نہ پائے تو اپنی لاٹھی گاڑ دے اور اگر اس کے پاس لاٹھی بھی نہ ہو تو پھر خط کھینچ لے۔ پھر اس کے سامنے سے جو گزرا وہ اسے ضرر نہیں دے گا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ ان سے خط کے بارے میں کئی بار سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس طرح یعنی عرضاً پہلی رات کے چاند کی مثل۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے مسدد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن داؤد نے کہا: یہ خط طولاً کھینچا جائے گا۔

ابو محمد بن عمرو بن حریث اپنے دادا حریث سے جو کہ بنی عذرہ کے ایک آدمی تھے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ ابوالقاسم ﷺ سے بیان کرتے ہیں اور پھر آگے حدیث خط کا ذکر کیا۔ سفیان نے کہا: ہم نے اس میں کوئی شے نہیں پائی جس کے ساتھ ہم اس حدیث کو مضبوط اور پختہ کر سکیں اور یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے (علی بن عیاش) نے کہا: میں نے سفیان (بن عیینہ) سے کہا: بے شک لوگ اس حدیث کے راوی میں اختلاف کرتے ہیں تو انہوں نے تھوڑی دیر غور وفکر کرنے کے بعد پھر کہا: مجھے تو صرف ابو محمد بن عمرو ہی یاد ہے۔ سفیان نے مزید بتایا کہ اسماعیل بن امیہ کے فوت ہونے کے بعد یہاں ایک آدمی آیا اور اس نے شیخ ابو محمد کو تلاش کیا یہاں تک کہ اس کو پالیا۔ ان سے اس کے بارے پوچھا تو ان پر اختلاط

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

طاری ہو چکا تھا (یعنی بوجوہ سوءِ حفظ کا شکار ہوئے اور احادیث و رواۃ سے متعلقہ معاملات خلط ملط ہو گئے) ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ سے سنا کہ ان سے کئی بار خط کے وصف کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس طرح پہلی رات کے چاند کی مثل عرضاً خط کھینچا جائے گا۔ ابوداؤد نے کہا: میں نے مسدد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن داؤد نے کہا: خط طولاً کھینچا جائے گا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے اور میں نے امام احمد بن حنبل سے خط کے وصف کے بارے میں کئی بار سنا کہ انہوں نے فرمایا: خط اس طرح یعنی عرضاً ہوگا جو کہ گہرائی اور گولائی میں چاند کی مثل یعنی مڑا ہوا ہوگا۔

592۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ رَأَيْتُ شَرِيكًا صَلَّى بِنَا فِي جَنَازَةِ الْعَصْرِ فَوَضَعَ قَلَنْسُوَتَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَعْنِي فِي فَرِيضَةٍ حَضَرَتْ

سفیان بن عیینہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے شریک کو دیکھا انہوں نے ہمارے ساتھ جنازہ میں ایک وقت کی فرض نماز ادا کی اور اپنی ٹوپی اپنے سامنے رکھ لی۔

بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ (اونٹ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا بیان)

593۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَوَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے اونٹ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

بَابُ إِذَا صَلَّى إِلَى سَارِيَةٍ أَوْ نَحْوِهَا أَيْنَ يَجْعَلُهَا مِنْهُ

اس چیز کا بیان کہ سترہ کو کہاں گاڑنا چاہیے

594۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْوَلِيدُ بْنُ كَامِلٍ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ حُجْرٍ الْبَهْرَانِيِّ عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى عُودٍ وَلَا عَمُودٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا

ضباعہ بنت مقداد بن اسود نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی لکڑی، ستون اور درخت وغیرہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر یہ کہ آپ ﷺ نے اُسے اپنے دائیں یا بائیں ابرو کے سامنے رکھا۔ آپ بالکل پیشانی کی سیدھ میں نہیں رکھتے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْمُتَحَدِّثِينَ وَالنِّيَامِ

باتیں کرنے والے اور سونے والے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا بیان

595۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

إِسْحَقَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَعْنِي لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا تُصَلُّوا خَلْفَ النَّائِمِ وَلَا الْمُتَحَدِّثِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پاک علیہ نے فرمایا: سونے والے اور باتیں کرنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھو یعنی اگر آدمی آگے سور ہا ہے یا بیٹھے باتیں کر رہا ہو تو اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا درست نہیں۔

بَابُ الدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ (سترہ کے قریب کھڑے ہونے کا بیان)

596- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ

حضرت سہل بن ابی حثمہ حضور نبی کریم علیہ سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سترہ بنا کر نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے قریب کھڑا ہو، شیطان اس کی نماز نہیں توڑ سکے گا (یعنی اگر سترہ سے دور ہوگا تو کوئی انسان یا حیوان بیچ سے گزر کر اس کی نماز میں خلل پیدا کر سکتا ہے) ابو داؤد نے کہا: اسے واقد بن محمد نے اس سند سے بیان کیا ہے: واقد بن محمد عن صفوان عن محمد بن سهل عن ابيه یا عن محمد بن سهل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض نے کہا ہے: عن نافع بن جبیر عن سهل بن سعد اور اس کی اسناد میں اختلاف ہے۔

597- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ وَالنُّفَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلٍ قَالَ وَكَانَ بَيْنَ مَقَامِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مَمَرُّ عَنْزٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الْخَبَرُ لِلنُّفَيْلِيِّ

حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ کی حالت نماز میں کھڑے ہونے کی جگہ اور قبلہ شریف کے درمیان بکری کی گزرگاہ کا فاصلہ ہوتا تھا۔ ابو داؤد نے کہا: یہ خبر عبداللہ بن محمد نفیلی کی ہے۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ الْمُصَلِّي أَنْ يَدْرَأَ عَنِ الْمَمَرِّ بَيْنَ يَدَيْهِ

نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو روکنے کا بیان

598- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى سُتْرَةٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَلْيَدُنُ مِنهَا ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے کی اجازت نہ دے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ حسب استطاعت اسے روکے اور اگر وہ رکنے سے انکار کرے تو اس سے جھگڑا کرے۔ بلاشبہ وہ شیطان ہے۔

عبدالرحمن بن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ سترہ بنا کر نماز پڑھے اور اس کے قریب کھڑا ہو۔ پھر مذکورہ حدیث کے ہم معنی ذکر کی۔

فائدہ: اس میں نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے لیے شدید وعید ہے کہ اسے اس مکروہ اور ناپسندیدہ عمل کے سبب شیطان سے تشبیہ دی جا رہی ہے یعنی شیطان ہی اسے ایسا کرنے پر ابھار رہا ہے اور نمازی کو حسب استطاعت اسے روکنے کی اجازت دی جا رہی ہے حتیٰ کہ اسکے ساتھ جھگڑنے اور اسے لعن طعن کرنے کی اجازت ہے۔ واللہ اعلم۔ (عینی صفحہ۔350)

599۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ أَخْبَرَنَا مَسَرَّةُ بْنُ مَعْبَدٍ اللَّخْمِيُّ لَقِيتُهُ بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ حَاجِبُ سُلَيْمَانَ قَالَ رَأَيْتُ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ قَائِمًا يُصَلِّي فَذَهَبْتُ أَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَرَدَّنِي ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ أَحَدٌ فَلْيَفْعَلْ

سلیمان بن عبدالملک کے حاجب ابوعبید نے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے عطاء بن یزید لیثی کو دیکھا اس حال میں کہ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں تو میں ان کے سامنے سے گزرنے لگا تو انہوں نے مجھے روک دیا۔ پھر کہا: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو تم میں سے استطاعت رکھتا ہے کہ اس کے اور قبلہ شریف کے درمیان کوئی حائل نہ ہو تو اس کو ایسا کرنا چاہیے (یعنی گزرنے والے کو روکنا چاہیے۔)

600۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ أُحَدِّثُكَ عَمَّا رَأَيْتُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسَمِعْتُهُ مِنْهُ دَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ الشَّيْطَانُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَمُرُّ الرَّجُلُ يَتَبَخْتَرُ بَيْنَ يَدَيَّ وَأَنَا أُصَلِّي فَأَمْنَعُهُ وَيَمُرُّ الضَّعِيفُ فَلَا أَمْنَعُهُ[1]

حضرت ابوسعید مروان کے پاس گئے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ لوگوں سے کسی شے کو سترہ بنالے اور جب کوئی سامنے سے گزرنے کا ارادہ کرے تو اسے سینے پر ہاتھ مار کر روکے۔ اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے نماز کے بعد جھگڑا کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سفیان ثوری نے کہا:

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جو آدمی متکبرانہ چال میں میرے سامنے سے گزرتا ہے درآنحالیکہ میں نماز پڑھ رہا ہوں تو میں اس کو روک لیتا ہوں اور کوئی کمزور گزرتا ہے تو میں اس کو منع نہیں کرتا۔

بَاب مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي
نمازی کے سامنے سے گزرنے کی نہی کا بیان

601۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً

حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد جہنی نے اسے ابوجہیم کی طرف بھیجا تا کہ وہ ان سے پوچھے کہ انہوں نے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ سے کیا سنا ہے؟ تو ابوجہیم نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان لے کہ اس پر کتنا گناہ ہوگا تو وہ چالیس دن ٹھہرے رہنے کو اپنے لیے اس کے سامنے سے گزرنے کی نسبت بہتر اور فائدہ مند سمجھے۔ ابوالنصر نے کہا ہے: میں نہیں جانتا کہ انہوں نے چالیس دن یا مہینے یا سال، کیا کہا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں نمازی کے سامنے سے گزرنے کے گناہ کی شدت اور سختی کی طرف اشارہ ہے کہ یہ گناہ اتنا بڑا اور اسکی سزا اتنی شدید ہے کہ اگر گزرنے والے کو اس کا علم ہوتا تو وہ چالیس برس تک بھی کھڑا رہتا مگر نمازی کے سامنے سے نہ گزرتا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت میں سو برس کا ذکر ہے (عینی صفحہ۔266)

بَاب مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ (ان چیزوں کا بیان جو نماز کو توڑ دیتی ہیں)

602۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ وَابْنُ كَثِيرٍ الْمَعْنَى أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيرَةِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ حَفْصٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ وَقَالَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ قِيدُ آخِرَةِ الرَّحْلِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ مِنَ الْأَصْفَرِ مِنَ الْأَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ

حضرت حمید بن ہلال نے حضرت عبداللہ بن صامت سے اور انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حفص نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے اور ان دونوں عبدالسلام بن مطہر اور محمد بن کثیر نے سلیمان بن مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب نمازی کے سامنے کجاوے کی پچھلی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لکڑی کی مثل کوئی چیز نہ ہو تو اس کی نماز کو گدھا، کالا کتا اور عورت توڑ دیتے ہیں یعنی اس میں الفاظ یقطع صلاۃ الرجل ہیں۔ تو میں نے پوچھا: سیاہ رنگ کو سرخ، زرد اور سفید رنگ سے کیوں کر خاص کیا گیا ہے تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہی سوال کیا تھا جو تو نے مجھ سے پوچھا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: سیاہ کتا شیطان ہے۔

603۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ شُعْبَةُ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَفَهُ(1) سَعِيدٌ وَهِشَامٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت جابر بن زید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں اور شعبہ نے اس کو مرفوع ذکر کیا ہے، فرمایا: حیض والی عورت اور کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ سعید اور ہشام اور ہمام نے قتادہ سے انہوں نے جابر بن زید سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف ذکر کیا ہے۔

604۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَحْسَبُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْخِنْزِيرُ وَالْيَهُودِيُّ وَالْمَجُوسِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَيُجْزِئُ عَنْهُ إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي نَفْسِي مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ شَيْءٌ كُنْتُ أُذَاكِرُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَغَيْرَهُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا جَاءَ بِهِ عَنْ هِشَامٍ وَلَا يَعْرِفُهُ وَلَمْ أَرَ أَحَدًا يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ هِشَامٍ وَأَحْسَبُ الْوَهْمَ مِنِ ابْنِ أَبِي سَمِينَةَ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَعِيلَ الْبَصْرِيَّ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَالْمُنْكَرُ فِيهِ ذِكْرُ الْمَجُوسِيِّ وَفِيهِ عَلَى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ وَذِكْرُ الْخِنْزِيرِ وَفِيهِ نَكَارَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ أَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي سَمِينَةَ وَأَحْسَبُهُ وَهِمَ لِأَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُنَا مِنْ حِفْظِهِ(2)

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور عکرمہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے: جب تم میں سے کوئی بغیر سترہ کے نماز پڑھے تو بلا شبہ اس کی نماز کو کتا، گدھا، خنزیر، یہودی، مجوسی، عورت توڑ دیتے ہیں اور جب وہ سامنے کنکر پھینکنے کی مقدار فاصلے سے گزریں تو اس کی طرف سے نماز جائز ہو جائے گی۔ ابوداؤد نے بیان کیا اس حدیث کے بارے میں میرے دل میں کچھ پیدا ہوا تو اس کے بارے میں ابراہیم وغیرہ سے تذکرہ کرتا رہا اور میں نے کوئی بھی نہیں دیکھا جس نے اسے ہشام سے روایت کیا ہو اور نہ میں اسے پہچانتا ہوں اور نہ ہی میں نے کسی کو دیکھا ہے جو اسے ہشام سے بیان کرتا ہو اور میں تو ابن ابی سمینہ یعنی محمد بن اسماعیل بصری مولیٰ بنی ہاشم کی طرف سے وہم گمان کرتا ہوں اور اس میں مجوسی کے ذکر سے انکار کیا گیا ہے اور اس میں "قذفتہ بحجر" اور خنزیر کے ذکر پر بھی اس میں نکارت موجود ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے یہ حدیث نہیں سنی مگر محمد بن اسماعیل بن ابی سمینہ سے اور میرا ان کے بارے میں یہ خیال ہے کہ اسے وہم ہوا ہے کیونکہ وہ ہمیں یاد حدیثیں بیان کرتے تھے۔

1۔ ایک نسخہ میں أَوْقَفَهُ ہے۔ 2۔ قال ابوداؤد فی نفسی تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

605۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَوْلَى يَزِيدَ بْنِ نِمْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نِمْرَانَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بِتَبُوكَ مُقْعَدًا فَقَالَ مَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ اقْطَعْ أَثَرَهُ فَمَا مَشَيْتُ عَلَيْهَا بَعْدُ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ يَعْنِي الْمَذْحِجِيَّ حَدَّثَنَا أَبُو حَيْوَةَ عَنْ سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ فَقَالَ قَطَعَ صَلَاتَنَا قَطَعَ اللَّهُ أَثَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ فِيهِ قَطَعَ صَلَاتَنَا

یزید بن نمران نے بیان کیا ہے کہ میں نے تبوک میں ایک اپاہج آدمی کو دیکھا تو اس نے بتایا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے سے گزرا درآنحالیکہ میں گدھے پر سوار تھا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کے نشانات قدم کو کاٹ دے۔ پس اس کے بعد میں ان پاؤں پر نہیں چل سکا۔

ابوحیوہ نے سعید سے اسی سند کے ساتھ اور اسی مفہوم کی حدیث بیان کی ہے اور یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے ہماری نماز کو توڑا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نشان قدم کو کاٹ دے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابومسہر نے سعید سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس نے ہماری نماز کو کاٹ دیا ہے (یعنی اس نے ایسا عمل کیا ہے جس سے نماز ٹوٹنے کا خوف ہوتا ہے نہ کہ اس نے حقیقتاً نماز کو توڑ دیا ہے۔)

606۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ ح وحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَزَلَ بِتَبُوكَ وَهُوَ حَاجٌّ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُقْعَدٍ فَسَأَلَهُ عَنْ أَمْرِهِ فَقَالَ لَهُ سَأُحَدِّثُكَ حَدِيثًا فَلَا تُحَدِّثْ بِهِ مَا سَمِعْتَ أَنِّي حَيٌّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ بِتَبُوكَ إِلَى نَخْلَةٍ فَقَالَ هَذِهِ قِبْلَتُنَا ثُمَّ صَلَّى إِلَيْهَا فَأَقْبَلْتُ وَأَنَا غُلَامٌ أَسْعَى حَتَّى مَرَرْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَقَالَ قَطَعَ صَلَاتَنَا قَطَعَ اللَّهُ أَثَرَهُ فَمَا قُمْتُ عَلَيْهَا إِلَى يَوْمِي هَذَا

حضرت سعید بن غزوان نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ حج کے ارادہ سے جا رہے تھے اور تبوک میں ٹھہرے تو وہاں ایک اپاہج آدمی سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے اس سے حقیقت حال دریافت کیا تو اس نے کہا: تمہیں ایک بات بتاتا ہوں لیکن جب تک میں زندہ ہوں مجھ سے سن کر آگے کسی سے بیان نہ کرنا۔ اس نے بتایا: بے شک رسول اللہ ﷺ تبوک میں ایک درخت کے قریب کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہ ہمارا قبلہ ہے۔ پھر اسی کی طرف منہ کر کے آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ اس آدمی نے بتایا: پس میں دوڑتے ہوئے آیا۔ اس وقت میں بچہ تھا حتی کہ میں، آپ اور اس درخت کے درمیان سے گزر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ہماری نماز کو کاٹا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نشانات قدم کو کاٹ دے۔ پس پھر میں آج کے دن تک اپنے ان پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکا۔

بَاب سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ (اس کا بیان کہ امام کا سترہ ہی مقتدیوں کا سترہ ہے)

607۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ هَبَطْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثَنِيَّةِ أَذَاخِرَ فَحَضَرَتْ الصَّلَاةُ يَعْنِي فَصَلَّى إِلَى جِدَارٍ فَاتَّخَذَهُ قِبْلَةً وَنَحْنُ خَلْفَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَجَاءَتْ بَهْمَةٌ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا زَالَ يُدَارِئُهَا حَتَّى لَصَقَ بَطْنَهُ بِالْجِدَارِ وَمَرَّتْ مِنْ وَرَائِهِ أَوْ كَمَا قَالَ مُسَدَّدٌ

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے، انہوں نے بتایا: ہم نبی کریم علیہ السلام کی معیت میں اذاخر کی گھاٹی میں اترے۔ پس نماز کا وقت ہو گیا تو آپ علیہ السلام نے ایک دیوار کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھ لی۔ سو آپ علیہ السلام نے اس کو بھی قبلہ بنایا اور ہم آپ کے پیچھے تھے۔ اس دوران ایک جانور آیا وہ آپ علیہ السلام کے سامنے سے گزرنے لگا تو آپ علیہ السلام مسلسل اس کو روکتے رہے حتی کہ آپ علیہ السلام کا بطن اقدس دیوار سے لگ گیا۔ وہ آپ علیہ السلام کے پیچھے سے گزر گیا جیسا کہ مسدد نے کہا۔

608- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُصَلِّي فَذَهَبَ جَدْيٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَتَّقِيهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے کہ بھیڑ کا بچہ آپ علیہ السلام کے سامنے سے گزرنے لگا تو آپ علیہ السلام اس کو گزرنے سے روکتے رہے۔

بَاب مَنْ قَالَ الْمَرْأَةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ (عورت کا نماز کو نہ توڑنے کا بیان)

609- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهَا قَالَتْ وَأَنَا حَائِضٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُو الْأَسْوَدِ وَتَمِيمُ بْنُ سَلَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَإِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبُو الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ لَمْ يَذْكُرُوا وَأَنَا حَائِضٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں حضور پاک علیہ السلام اور قبلہ کے درمیان تھی۔ شعبہ نے کہا: میرا گمان ہے کہ انہوں نے کہا: میں حائضہ تھی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے زہری، عطاء، ابوبکر بن حفص، ہشام، ابن عروۃ، عراک بن مالک، ابواسود اور تمیم بن سلمہ تمام نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور ابوالضحیٰ نے مسروق کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور قاسم بن محمد اور ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے اور ان میں سے کسی نے بھی انا حائض کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

610- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ رَاقِدَةٌ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَرْقُدُ[1] عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام رات کے وقت نماز پڑھتے تھے اور وہ آپ علیہ السلام کے درمیان اس بستر پر آرام فرما ہوتیں جس پر آپ علیہ السلام استراحت فرما ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ وتر

1۔ ایک نسخہ میں تَرْقُدُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو انہیں بھی آپ ﷺ بیدار کر لیتے اور وہ نماز وتر ادا کرتیں۔

611۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُونَا بِالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ يُصَلِّي وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِي فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ

حضرت عبید اللہ سے روایت ہے، میں نے قاسم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا: برا کیا تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں کے مساوی قرار دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نماز پڑھتے اور میں سو رہی ہوتی اور جب آپ ﷺ سجدہ کرنا چاہتے تو میرے پاؤں کو دبا دیتے تو میں انہیں اپنی طرف سمیٹ لیتی اور پھر آپ ﷺ سجدہ کرتے۔

612۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ نَائِمَةً وَرِجْلَايَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ ضَرَبَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا فَسَجَدَ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں سو رہی تھی اور میرے پاؤں رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہوتے درآنحالیکہ آپ ﷺ رات کے وقت نماز تہجد پڑھ رہے ہوتے اور جب آپ ﷺ سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو آپ میرے پاؤں پر ضرب لگاتے پس میں انہیں سکیڑ لیتی اور آپ ﷺ سجدہ کر لیتے۔

613۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح قَالَ أَبُو دَاوُد وحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ فِي قِبْلَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيُصَلِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَمَامَهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ زَادَ عُثْمَانُ غَمَزَنِي ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ تَنَحَّيْ

حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں سو رہی ہوتی تھی اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے لیٹ رہی ہوتی تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے درآنحالیکہ میں آپ کے سامنے ہوتی تھی۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے، عثمان نے یہ زائد ذکر کیا ہے تو آپ میرے پاؤں دبا دیتے۔ پھر دونوں راویوں نے اتفاق کیا اور آپ فرماتے تھوڑا ہٹ جا۔

بَاب مَنْ قَالَ الْحِمَارُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ (گدھا گزرنے کے سبب نماز نہ ٹوٹنے کا بیان)

614۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ عَلَى حِمَارٍ ح وحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا لَفْظُ الْقَعْنَبِيِّ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَ مَالِكٌ وَأَنَا أَرَى ذَلِكَ وَاسِعًا إِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: میں گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ ان دنوں میں قریب البلوغ تھا اور رسول اللہ علیہ السلام منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو میں کچھ صف کے سامنے سے گزرا اور پھر میں اتر پڑا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود صف میں شامل ہو گیا۔ کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ یہ قعنبی کے الفاظ ہیں اور یہ مکمل ہیں۔ مالک نے کہا: میں اس کو جائز سمجھتا ہوں جب نماز کھڑی ہو۔

615۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ تَذَاكَرْنَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي فَنَزَلَ وَنَزَلْتُ وَتَرَكْنَا الْحِمَارَ أَمَامَ الصَّفِّ فَمَا بَالَاهُ وَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَدَخَلَتَا بَيْنَ الصَّفِّ فَمَا بَالَى ذَلِكَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَدَاوُدُ بْنُ مِخْرَاقٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَتَلَتَا فَأَخَذَهُمَا قَالَ عُثْمَانُ فَفَرَّعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ دَاوُدُ فَنَزَعَ إِحْدَاهُمَا عَنِ الْأُخْرَى فَمَا بَالَى ذَلِكَ

حضرت ابو الصہباء سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ان چیزوں کا تذکرہ کیا جو نماز کو توڑ دیتی ہیں تو انہوں نے فرمایا: میں اور بنی عبد المطلب میں سے ایک اور لڑکا گدھے پر آئے اور رسول اللہ علیہ السلام نماز پڑھا رہے تھے۔ پس وہ اور میں دونوں اترے اور گدھے کو صف کے سامنے چھوڑ دیا۔ پس دونوں نے اس کی پرواہ نہ کی اور پھر بنی عبد المطلب سے تعلق رکھنے والی دو لڑکیاں آئیں۔ وہ دونوں صف میں داخل ہو گئیں۔ پھر دونوں نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔

جریر نے منصور سے یہی حدیث اسی سند کے ساتھ بیان کی ہے اور کہا ہے کہ بنی عبد المطلب کی دو لڑکیاں آئیں اور وہ دونوں لڑ رہی تھیں تو آپ علیہ السلام نے دونوں کو پکڑ لیا۔ عثمان نے کہا: پس آپ علیہ السلام نے دونوں کے درمیان جدائی اور تفریق کر دی۔ اور داؤد نے کہا: پس آپ نے ان میں سے ایک کو دوسری سے علیحدہ کیا اور پھر اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔

بَابُ مَنْ قَالَ الْكَلْبُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ (اس کا بیان کہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی)

616۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلَّى فِي صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالَى ذَلِكَ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم جنگل میں تھے اور آپ کے ساتھ حضرت عباس بھی تھے۔ پس آپ علیہ السلام نے صحراء میں نماز پڑھائی اور آپ کے سامنے سترہ نہیں تھا۔ ہماری

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

گدھی اور کتیا آپ کے سامنے کھیلتی رہیں لیکن آپ ﷺ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔

بَاب مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ (اس کا بیان کہ کوئی شے نماز کو نہیں توڑتی)

617۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ وَادْرَءُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شے نماز کو نہیں توڑتی اور اسے دور ہٹاؤ جتنی تم قدرت رکھتے ہو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

618۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَدَّاكِ قَالَ مَرَّ شَابٌّ مِنْ قُرَيْشٍ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَفَعَهُ ثُمَّ عَادَ فَدَفَعَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّ الصَّلَاةَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ وَلَكِنْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ادْرَءُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ قَالَ أَبُو دَاوُد إِذَا تَنَازَعَ الْخَبَرَانِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ نُظِرَ إِلَى مَا عَمِلَ بِهِ أَصْحَابُهُ مِنْ بَعْدِهِ

حضرت ابوالوداک نے بیان کیا ہے: قریش کا ایک نوجوان حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سامنے سے گزرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے اسے پیچھے دھکیلا پھر وہ لوٹ کر آیا تو آپ نے اسے دوبارہ پیچھے ہٹایا۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بے شک نماز کو کوئی شے نہیں توڑتی، البتہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جتنی قدرت رکھتے ہو (گزرنے والے) کو دور ہٹاؤ کیونکہ وہ شیطان ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ سے مروی دو خبروں میں تنازع ہو جائے تو اس حدیث کو دیکھا جائے جس کے مطابق آپ ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرام نے عمل کیا۔

فائدہ: جمہور کا موقف اسی کے مطابق ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے کوئی گزرے تو نماز درست ہوگی، البتہ گزرنے والا گناہ گار ہوگا جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ تَفْرِيعِ اسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ

(نماز شروع کرنے سے متعلقہ ابواب کا بیان)

بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں رفع یدین کا بیان)

619۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يَقُولُ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے تو رسول اللہ ﷺ اپنے کندھوں کے برابر اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور پھر جب رکوع کا ارادہ کرتے اور اس کے بعد جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور سفیان نے ایک بار کہا: واذا رفع رأسه (اور جب آپ اپنا سر اٹھاتے) اور اکثر یہ کہا کرتے تھے: وبعد مایرفع رأسه من الرکوع اور آپ ﷺ دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

فائدہ: اس باب کی احادیث سے استدلال کرتے ہوئے امام شافعی، امام احمد، اسحاق بن راہویہ اور کئی دیگر افراد نے کہا ہے کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا مستحب ہے۔ علامہ خطابی نے کہا ہے کہ حضرات ابوبکر صدیق، علی بن ابی طالب، ابن عمر، ابوسعید خدری، ابن عباس، حضرت انس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم اور کئی تابعین کا بھی یہی قول ہے جبکہ اس کے برعکس امام اعظم ابوحنیفہ، سفیان ثوری، ابراہیم نخعی اور ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے کہا ہے کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین مستحب نہیں۔ یہی موقف صحابہ کرام کی ایک جماعت کا ہے جن میں حضرات ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان ذوالنورین، علی بن ابی طالب، طلحہ بن عبیداللہ، زبیر بن عوام، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم اور کئی دیگر صحابہ کرام اور تابعین شامل ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت براء بن عازب، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم اور کئی تابعین کی روایات سے یہ ثابت ہے۔ احناف کے نزدیک رفع یدین کا حکم پہلے تھا لیکن بعد میں وہ منسوخ ہو چکا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا" رفع رسول اللّٰہ فرفعنا، وترک فترکنا" کہ رسول اللہ ﷺ نے رفع یدین کیا تو ہم نے بھی رفع یدین کیا اور پھر آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا تو ہم نے بھی اسے چھوڑ دیا اسی کے مطابق صحابہ کرام کا عمل بھی ہے جیسا کہ عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ "کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

من الصلاۃ۔ ثم لا یعود یرفع وھو اثر صحیح کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں تکبیر اولیٰ کے وقت رفع یدین کرتے تھے اور پھر رفع کا اعادہ نہ کرتے تھے اور یہ اثر صحیح ہے۔ اسی طرح امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں حضرت ابراہیم نخعی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''کان عبداللہ بن مسعود لا یرفع یدیہ فی شیء من الصلوات الا فی الافتتاح'' کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کے دوران صرف ابتداء میں رفع یدین کرتے تھے۔ حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود'' کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے پھر اس کا اعادہ نہ کرتے تھے۔ اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں ''صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ من الصلاۃ'' کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ نے صرف نماز میں تکبیر اولیٰ کے وقت ہاتھ اٹھائے مذکورہ بالا روایات میں غور و فکر کرنے سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ رفع یدین پر بعد میں عمل ترک کر دیا گیا اگر ترک رفع یدین کا حکم نہ ہوتا تو قطعاً یہ صحابہ کرام اور تابعین اس میں خلاف سنت عمل نہ کرتے لیکن کثیر روایات اور آثار کا موجود ہونا اس پر واضح دلیل ہے کہ اول رفع یدین رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت ہوتا رہا اور بعد میں آقائے دو جہاں ﷺ نے اس پر عمل ترک کر دیا۔ تفصیلات کے لیے شرح سنن ابی داؤد از علامہ بدر الدین عینی، شرح معانی الآثار از علامہ طحاوی اور بذل المجہود اور دیگر شروح کی طرف رجوع کیا جائے (عینی صفحہ۔ 301 تا 303)

620۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهُمَا كَذٰلِكَ فَيَرْكَعُ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتَّى تَكُونَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي السُّجُودِ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتَّى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے یہاں تک کہ وہ دونوں آپ ﷺ کے کندھوں کے برابر ہوتے پھر آپ تکبیر کہتے اور دونوں کو اسی طرح بلند کرتے اور پھر رکوع کرتے پھر جب آپ ﷺ اپنی صلب کو اٹھانے کا ارادہ کرتے تو آپ دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے برابر ہو جاتے پھر کہتے: سمع اللہ لمن حمدہ اور آپ ﷺ سجود میں اپنے ہاتھوں کو بلند نہیں کرتے تھے اور آپ ہاتھوں کو ہر اس تکبیر میں اٹھاتے تھے جو آپ رکوع سے پہلے کہا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کی نماز مکمل ہو جاتی۔

621۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا لَا أَعْقِلُ صَلَاةَ أَبِي قَالَ فَحَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَالَ ثُمَّ الْتَحَفَ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِيَمِينِهِ وَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ قَالَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَوَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ أَيْضًا رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ فَقَالَ هِيَ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَعَلَهُ مَنْ فَعَلَهُ وَتَرَكَهُ مَنْ تَرَكَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُحَادَةَ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ مَعَ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ

عبدالجبار بن وائل بن حجر نے بیان کیا ہے کہ میں لڑکا تھا اور اپنے باپ کی نماز کی سمجھ نہیں رکھتا تھا۔ پس وائل بن علقمہ نے میرے باپ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس جب آپ نے تکبیر کہی تو اپنے ہاتھوں کو بلند کیا۔ پھر فرمایا: پھر آپ علیہ السلام نے انہیں (کپڑے کے ساتھ) ڈھانپ لیا پھر اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں کو پکڑ لیا اور اپنے ہاتھ کپڑے میں داخل کر لیے۔ فرمایا: پس جب آپ علیہ السلام نے رکوع کرنے کا ارادہ کیا اپنے ہاتھوں کو باہر نکالا اور انہیں بلند کیا اور جب ارادہ کیا کہ اپنا سر رکوع سے اٹھائیں تو پھر اپنے ہاتھوں کو بلند کیا پھر سجدہ کیا اور اپنا چہرہ اپنی ہتھیلیوں کے درمیان رکھا اور جب اپنا سر سجدہ سے اٹھایا تو بھی اپنے ہاتھوں کو بلند کیا یہاں تک کہ آپ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے۔ محمد نے کہا: میں نے اس کا ذکر حسن بن ابی الحسن سے کیا تو انہوں نے فرمایا: یہی رسول اللہ علیہ السلام کی نماز ہے جس نے اس کے مطابق عمل کیا سو اس نے عمل کیا اور جس نے چھوڑ دیا اس نے چھوڑ دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث ہمام نے ابن جُحادہ سے روایت کی ہے۔ اس میں سجدے سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

622۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذَى بِإِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ

عبدالجبار بن وائل نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضور نبی کریم علیہ السلام کو دیکھا جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا یہاں تک کہ وہ دونوں کندھوں کے برابر ہو گئے اور آپ علیہ السلام کے انگوٹھے آپ کے کانوں تک ہو گئے تو پھر آپ نے تکبیر کہی۔

623۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنِي أَهْلُ بَيْتِي عَنْ أَبِي أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيرَةِ[1]

عبدالجبار بن وائل نے بیان کیا ہے کہ میرے گھر والوں نے میرے باپ سے مجھے یہ بتایا ہے کہ اس نے انہیں بتایا کہ اس نے رسول اللہ علیہ السلام کو تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

624۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى

1۔ ایک نسخہ میں التکبیر ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَهُ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ هَكَذَا وَحَلَّقَ بِشْرٌ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي زَمَانٍ فِيهِ بَرْدٌ شَدِيدٌ فَرَأَيْتُ النَّاسَ عَلَيْهِمْ جُلُّ الثِّيَابِ تَحَرَّكُ أَيْدِيهِمْ تَحْتَ الثِّيَابِ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے کہا: میں ضرور بالضرور رسول اللہ ﷺ کی نماز کی طرف دیکھوں گا آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور قبلہ شریف کی طرف رخ زیبا کرلیا پھر تکبیر کہی اور اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر تک اٹھایا پھر اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ پکڑا اور جب رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا پھر اسی کی مقدار ہاتھوں کو اٹھایا پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھایا تو اسی طرح پھر رفع یدین کیا پھر جب سجدہ کیا تو اپنے سر کو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان اپنے کانوں کے برابر رکھا پھر آپ بیٹھے، اپنے بائیں پاؤں کو بچھایا اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا اور دائیں ہاتھ کی کہنی کو اپنی دائیں ران سے جدا رکھا اور دو انگلیوں کو بند کیا اور ایک حلقہ بنایا اور میں نے ان کو اس طرح کہتے ہوئے دیکھا ہے اور بشر نے انگوٹھے اور وسطی انگلی کے ساتھ حلقہ بنایا اور سبابہ کے ساتھ اشارہ کیا (یعنی شہادت کی انگلی کے ساتھ)۔

عاصم بن کلیب نے اسی اسناد کے ساتھ اسی مفہوم کی حدیث بیان کی ہے۔ اس میں کہا ہے: پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ہتھیلی کے ظاہر پر رکھا اور کلائی اور بازو پر رکھا اور اس روایت میں یہ بھی کہا ہے پھر اس کے بعد میں سخت سردی کے موسم میں آیا تو میں نے لوگوں کو دیکھا وہ اپنے اوپر کپڑے لپیٹے ہوئے ہیں اور ان کے ہاتھ کپڑے کے نیچے سے (رفع یدین کے وقت) حرکت کرتے ہیں۔

625۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَى صُدُورِهِمْ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِمْ بَرَانِسُ وَأَكْسِيَةٌ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جس وقت آپ نے نماز شروع کی تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر بلند کیا۔ وہ کہتے ہیں: پھر میں ان کے پاس آیا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے سینوں تک افتتاح صلوٰۃ کے وقت اٹھاتے ہیں اور ان پر جبے اور کمبل تھے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ (نماز شروع کرنے کا بیان)

626۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الشِّتَاءِ فَرَأَيْتُ أَصْحَابَهُ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي ثِيَابِهِمْ فِي الصَّلَاةِ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں سردیوں کے موسم میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کے صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ نماز کے وقت اپنے کپڑوں میں ہی اپنے ہاتھ بلند کرتے ہیں (یعنی سردی کی وجہ سے جو چادریں اپنے اوپر لپیٹے ہوئے تھے انہی کے اندر ہی اپنے ہاتھوں کو کانوں کی طرف اٹھا رہے ہیں۔)

627۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا فَلِمَ فَوَاللَّهِ مَا كُنْتَ بِأَكْثَرِنَا لَهُ تَبَعًا وَلَا أَقْدَمِنَا لَهُ صُحْبَةً قَالَ بَلَى قَالُوا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ[1] حَتَّى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يَصُبُّ رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ فَيُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ وَيَسْجُدُ[2] ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ[3] وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي ﷺ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَذَاكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ كَفَّيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ غَيْرَ مُقْنِعٍ رَأْسَهُ وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهِ وَقَالَ فَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَفْضَى بِوَرِكِهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ هَذَا قَالَ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا

1۔ ایک نسخہ میں وَ يُكَبِّرُ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں ثُمَّ يَسْجُدُ ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں رَأْسَهُ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَحَدِ بَنِي مَالِكٍ عَنْ عَبَّاسٍ أَوْ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَبُوهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي الْمَجْلِسِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ وَأَبُو أُسَيْدٍ بِهَذَا الْخَبَرِ يَزِيدُ أَوْ يَنْقُصُ قَالَ فِيهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ يَعْنِي مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلَى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ثُمَّ كَبَّرَ فَجَلَسَ فَتَوَرَّكَ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْأُخْرَى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيرَةٍ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّوَرُّكَ فِي التَّشَهُّدِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي فُلَيْحٌ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَتَجَافَى عَنْ جَنْبَيْهِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى رَجَعَ [1] كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ لَمْ يَذْكُرِ التَّوَرُّكَ وَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ فُلَيْحٍ وَذَكَرَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ نَحْوَ جِلْسَةِ حَدِيثِ فُلَيْحٍ وَعُتْبَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَإِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ سَمِعْتُ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلٍ يُحَدِّثُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ فَحَدَّثَنِيهِ أُرَاهُ ذَكَرَ عِيسَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ حَضَرْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَقَعَتَا رُكْبَتَاهُ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ كَفَّاهُ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَجَافَى عَنْ إِبْطَيْهِ قَالَ حَجَّاجٌ وَقَالَ هَمَّامٌ وَحَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هَذَا وَفِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا وَأَكْبَرُ عِلْمِي أَنَّهُ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ وَإِذَا نَهَضَ نَهَضَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى فَخِذِهِ

محمد بن عمر بن عطاء نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو حمید الساعدی سے سنا، وہ حضور نبی کریم ﷺ کے دس صحابہ کرام

1۔ایک نسخہ میں یہ جملہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ابوحمید نے کہا: میں تم تمام کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہوں۔ فرمایا: کیوں قسم بخدا! تو ہم سے زیادہ محمد ﷺ کی اتباع کرنے والا نہیں اور نہ ہی آپ کا صحابی ہونے میں ہم سے مقدم ہے۔ اس نے کہا: ہاں صورت حال اسی طرح ہے پھر انہوں نے کہا: چلو بیان کیجئے۔ تو ابوحمید نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے قیام فرما ہوتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں تک بلند کرتے اور پھر تکبیر کہتے حتی کہ جب ہر ہڈی سیدھی اپنی جگہ برقرار ہو جاتی تو پھر آپ قراءت فرماتے پھر تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر تک اٹھاتے پھر رکوع فرماتے اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور پیٹھ سیدھی رکھتے یعنی سر اور سرین کو برابر رکھتے۔ آپ نہ ہی سر کو جھکاتے اور نہ ہی سر کو اٹھا کر رکھتے۔ بعد ازاں آپ ﷺ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے اور کہتے: سمع اللہ لمن حمدہ پھر اپنے ہاتھ کو کندھوں کے برابر تک سیدھا اٹھاتے پھر فرماتے: اللہ اکبر پھر زمین کی طرف جھکتے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے پھر اپنا سر سجدے سے اٹھاتے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے اور جب سجدہ کرتے تو اپنے پاؤں کی انگلیاں کھلی رکھتے پھر سجدہ کرتے اور کہتے: اللہ اکبر اور اپنا سر سجدے سے اٹھاتے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر بیٹھ جاتے حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ کی طرف واپس لوٹ آتی پھر آپ ﷺ دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے تھے۔ بعد ازاں جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر تک اٹھاتے جیسا کہ افتتاح صلوٰۃ کے وقت تکبیر کہی تھی پھر بقیہ نماز میں بھی آپ اسی طرح کرتے تھے حتی کہ آپ ﷺ آخری رکعت کا سجدہ کر لیتے جس کے بعد سلام ہوتا ہے تو آپ ﷺ اپنے بائیں پاؤں کو ایک طرف نکال کر اپنی بائیں طرف کی سرین پر بیٹھ جاتے۔ تو تمام اہل مجلس نے کہا: تم نے سچ کہا ہے۔ آپ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

محمد بن عمرو العامری نے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی مجلس میں تھا تو انہوں نے آپ کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابوحمید نے کہا اور انہوں نے مذکورہ حدیث کا کچھ حصہ ذکر کیا اور یہ بیان کیا کہ جب آپ ﷺ رکوع کرتے تھے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر خوب جما کر رکھتے اور اپنی انگلیوں کو کھلا رکھتے پھر رکوع کے لیے اپنی پیٹھ کو سیدھا جھکاتے درآنحالیکہ آپ ﷺ کا سر نہ پیٹھ سے بلند ہوتا اور نہ ہی زیادہ پست ہوتا۔ ابوحمید نے کہا: جب آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھ چکتے تو آپ ﷺ اپنے بائیں پاؤں کے تلوے پر بیٹھتے اور آپ اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور جب چوتھی رکعت کے بعد قعدہ کرتے تو آپ اپنی بائیں سرین کو زمین پر بچھاتے اور اپنے دونوں قدم ایک طرف سے باہر نکال دیتے۔

محمد بن عمر بن عطاء نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھتے اور نہ آپ ان کو زمین پر بچھاتے اور نہ ہی ان کو پکڑتے اور اپنی انگلیوں کے منہ قبلہ شریف کی طرف کرتے۔

عباس یا عیاش بن سہل اسعدی سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے اور اس میں ان کے والد بھی تھے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھے اور اسی مجلس میں حضرات ابوہریرہ، ابواسید، ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ انہوں نے اس خبر میں کچھ کمی بیشی کی ہے اور اس میں کہا ہے پھر آپ نے اپنا سر رکوع سے اٹھایا اور کہا: سمع اللہ لمن حمدہ اللّٰھم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ربنا لك الحمد اور اپنے ہاتھوں کو بلند کیا پھر کہا: اللہ اکبر اور سجدہ کیا اور اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں کو اور اپنے پاؤں کے پنجوں کو زمین پر رکھا درآنحالیکہ آپ سجدہ کر رہے تھے پھر آپ علیہ السلام نے تکبیر کہی اور سرین کے بل بیٹھ گئے اور دوسرے پاؤں کو کھڑا رکھا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا اور کھڑے ہو گئے اور سرین کے بل نہ بیٹھے۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔ فرمایا: پھر دو رکعتوں کے بعد آپ علیہ السلام بیٹھے حتی کہ آپ نے اپنے قیام کے لیے اٹھنے کا ارادہ کیا تو تکبیر کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے پھر آپ علیہ السلام نے آخری دو رکعتیں پڑھیں اور انہوں نے تشہد میں سرین کے بل بیٹھنے کا ذکر نہیں کیا۔

حضرات ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ علیہ السلام کی نماز کا ذکر کیا تو حضرت ابوحمید نے کہا: میں رسول اللہ علیہ السلام کے بارے میں تم تمام سے زیادہ جانتا ہوں۔ اور مذکورہ حدیث میں سے کچھ ذکر کیا (مزید کہا) پھر آپ نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔ گویا آپ نے انہیں مضبوطی کے ساتھ پکڑا اور دونوں ہاتھوں کو ان پر پھیلا کر رکھا اور اپنے پہلوؤں سے دور رکھا۔ مزید کہا: پھر آپ نے سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر ٹکا کر رکھا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھا اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے کندھوں کے برابر رکھا پھر آپ نے سر اٹھایا یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آئی حتی کہ آپ علیہ السلام فارغ ہو گئے پھر آپ علیہ السلام بیٹھے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھایا اور دائیں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ شریف کی طرف متوجہ کیا۔ آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے دائیں گھٹنے اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث عقبہ بن حکیم نے عبداللہ بن عیسیٰ سے اور انہوں نے اسے عباس بن سہل سے روایت کیا ہے اور انہوں نے تورک کا ذکر نہیں کیا ہے اور فلیح کی حدیث کی طرح ذکر کیا ہے اور حسن بن حر نے فلیح اور عقبہ کی حدیث میں بیٹھنے کی جو حالت ذکر کی گئی ہے وہی ذکر کی ہے۔

عباس بن سہل الساعدی نے ابوحمید سے اس حدیث میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ جب آپ علیہ السلام نے سجدہ کیا تو اپنی دونوں رانوں کے درمیان فاصلہ رکھا درآنحالیکہ آپ کا پیٹ آپ کی رانوں کے ساتھ نہیں چپکا ہوتا تھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ابن مبارک نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ فلیح نے ہمیں خبر دی ہے اور کہا ہے: میں نے ابن سہل کو یہ حدیث بیان کرتے سنا: مجھے وہ یاد نہیں جو انہوں نے مجھے بیان کی، میرا خیال ہے کہ انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ کا ذکر کیا کہ انہوں نے یہ حدیث عباس بن سہل سے سنی۔ انہوں نے کہا: میں ابوحمید الساعدی کے پاس اس حدیث کے ساتھ حاضر ہوا۔

عبدالجبار بن وائل نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے اور انہوں نے حضور علیہ السلام سے یہ حدیث بیان کی اور اس میں فرمایا: پس جب آپ علیہ السلام نے سجدہ کیا اپنے دونوں گھٹنے زمین پر اپنی ہتھیلیاں رکھنے سے پہلے رکھے اور جب سجدہ کیا تو اپنی پیشانی کو اپنے ہاتھوں کے درمیان رکھا اور اپنی بغلوں کو کھلا رکھا۔ حجاج نے کہا: ہمام سے شفیق نے اور اس سے عاصم بن کلیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضور پاک علیہ السلام سے اس کی مثل حدیث بیان کی ہے اور ان میں سے ایک حدیث میں ہے کہ میرا ظن غالب یہ ہے کہ محمد بن جحادہ کی حدیث میں ہے کہ جب آپ علیہ السلام سجدے سے اٹھتے تو اپنے گھٹنوں پر اٹھتے اور اپنی رانوں پر زور ڈالتے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

628۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ إِبْهَامَيْهِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ

حضرت عبدالجبار بن وائل نے اپنے باپ سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نماز میں اپنے انگوٹھے اپنے کانوں کی لو تک بلند کرتے تھے۔

629۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ لِلسُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر کہتے تھے تو آپ اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں تک اٹھاتے تھے اور جب رکوع کرتے تو پھر اسی طرح کرتے، جب سجدے کے لیے سر اٹھاتے تو پھر اسی طرح کرتے، جب دو رکعتوں کے درمیان اٹھتے تو پھر اسی طرح کرتے (یعنی رفع یدین کرتے۔)

630۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَنْ مَيْمُونٍ الْمَكِّيِّ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَصَلَّى بِهِمْ يُشِيرُ بِكَفَّيْهِ حِينَ يَقُومُ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ وَحِينَ يَنْهَضُ لِلْقِيَامِ فَيَقُومُ فَيُشِيرُ بِيَدَيْهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى صَلَاةً لَمْ أَرَ أَحَدًا يُصَلِّيهَا فَوَصَفْتُ لَهُ هَذِهِ الْإِشَارَةَ فَقَالَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاقْتَدِ بِصَلَاةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

حضرت میمون مکی سے یہ روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے انہیں نماز پڑھائی۔ وہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کرتے جب کھڑے ہوتے، جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے اور جس وقت قیام کے لیے اٹھتے اور کھڑے ہوتے اور اپنے ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کرتے۔ تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اس طرح نماز پڑھائی ہے کہ اس سے قبل میں نے کسی کو اس طرح پڑھتے نہیں دیکھا اور میں نے ان کے سامنے ان کے اس اشارے کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اگر تو پسند کرے کہ تو رسول اللہ ﷺ کی نماز کی طرف دیکھے تو پھر عبداللہ بن زبیر کی نماز کی پیروی کر۔

631۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ كَثِيرٍ يَعْنِي السَّعْدِيَّ قَالَ صَلَّى إِلَى جَنْبِي عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْأُولَى فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ فَقَالَ لَهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ رَأَيْتُ أَبِي يَصْنَعُهُ وَقَالَ أَبِي رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُهُ

نضر بن کثیر السعدی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن طاوس نے مسجد خیف میں میرے ساتھ نماز پڑھی۔ پس جب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انہوں نے پہلا سجدہ کیا اور اس سے اپنا سر اٹھایا تو انہوں نے اپنے چہرے کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ تو میں نے اس کا انکار کیا اور وہیب بن خالد کو بتایا تو وہیب نے انہیں کہا: تو وہ عمل کر رہا ہے جو میں نے کسی کو کرتے نہیں دیکھا۔ تو ابن طاؤس نے کہا: میں نے اپنے باپ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میرے باپ نے بتایا ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس طرح کرتے دیکھا ہے اور میں نہیں جانتا مگر یہ کہ انہوں نے کہا: حضور نبی کریم ﷺ اس طرح کرتے تھے۔

632۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَيَرْفَعُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد الصَّحِيحُ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ لَيْسَ بِمَرْفُوعٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى بَقِيَّةُ أَوَّلَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَأَسْنَدَهُ وَرَوَاهُ الثَّقَفِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَأَوْقَفَهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِيهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُهُمَا إِلَى ثَدْيَيْهِ وَهَذَا هُوَ الصَّحِيحُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَمَالِكٌ وَأَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ مَوْقُوفًا وَأَسْنَدَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحْدَهُ عَنْ أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَيُّوبُ وَمَالِكٌ الرَّفْعَ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ وَذَكَرَهُ اللَّيْثُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِيهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْعَلُ الْأُولَى أَرْفَعَهُنَّ قَالَ لَا سَوَاءٌ قُلْتُ أَشِرْ لِي فَأَشَارَ إِلَى الثَّدْيَيْنِ أَوْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وہ جب نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب یہ کہتے: سمع اللہ لمن حمدہ اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے اور وہ اس روایت کو رسول اللہ ﷺ تک مرفوع بیان کرتے ہیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ ابن عمر کا قول ہے، مرفوع حدیث نہیں ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ بقیہ نے اس کے اول کو عبید اللہ سے بیان کیا ہے اور اس کو مسند ذکر کیا ہے اور ثقفی نے بھی حدیث عبید اللہ سے روایت کی ہے، ابن عمر پر موقوف ذکر کی ہے اور اس نے کہا ہے کہ جب آپ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے سینے تک اٹھاتے تھے اور یہی صحیح ہے اور لیث بن سعد، مالک، ایوب اور ابن جریج نے بھی اس روایت کو موقوف ذکر کیا ہے اور حماد بن سلمہ نے اکیلے حمید سے اس کو مسند ذکر کیا ہے۔ ایوب اور مالک نے دو سجدوں سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے کا ذکر نہیں کیا اور لیث نے اپنی حدیث میں اسی کا ذکر کیا ہے۔ ابن جریج نے کہا: میں نے نافع سے پوچھا کہ کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پہلی بار ہاتھوں کو زیادہ بلند کرتے تھے تو انہوں نے جواب دیا: نہیں بلکہ سب بار برابر اٹھاتے تھے۔ میں نے کہا: مجھے اشارہ کر کے بتایئے تو انہوں نے پستانوں تک یا اس سے بھی نیچے تک اشارہ کیا۔

633۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا دُونَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ رَفْعَهُمَا دُونَ ذَلِكَ أَحَدٌ غَيْرُ مَالِكٍ فِيمَا أَعْلَمُ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر تک اٹھاتے تھے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو انہیں اس سے ذرا کم بلند کرتے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جہاں تک میں جانتا ہوں مالک کے سوا کسی نے بھی ''رفعهما دون ذلك'' کا ذکر نہیں کیا۔

بَاب مَنْ ذَكَرَ أَنَّهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا قَامَ مِنَ الثِّنْتَيْنِ

دو رکعتوں کے بعد قیام کرتے وقت رفع یدین کرنے کا بیان

634۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو آپ تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے۔

635۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ حِينَ وَصَفَ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے اور پھر اسی طرح کرتے تھے جب آپ قراءت سے فارغ ہو کر رکوع کرنے کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے فارغ ہوتے تھے تو بھی اسی طرح کرتے تھے اور آپ اپنی نماز کے دوران رفع یدین نہیں کرتے تھے درآنحالیکہ آپ بیٹھے ہوتے اور جب دو سجدوں سے اٹھتے پھر اسی طرح اپنے ہاتھ بلند کرتے تھے اور تکبیر کہتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا: ابوحمید الساعدی کی حدیث میں ہے جبکہ انہوں نے حضور نبی پاک ﷺ کا طریقہ بیان کیا کہ آپ ﷺ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے تو آپ نے تکبیر کہی اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ انہیں اپنے کندھوں کے برابر کیا جیسا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہی۔

636۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى يَبْلُغَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور پاک ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہاتھ اٹھاتے ہیں جب تکبیر کہتے اور جب آپ رکوع کرتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ انہیں اپنے کانوں کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لووں تک لے جاتے ہیں۔

637۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ الْمَعْنَى عَنْ عِمْرَانَ عَنْ لَاحِقٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ كُنْتُ قُدَّامَ النَّبِيِّ ﷺ لَرَأَيْتُ إِبْطَيْهِ زَادَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ يَقُولُ لَاحِقٌ أَلَا تَرَى أَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكُونَ قُدَّامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَزَادَ مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ يَعْنِي إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اگر میں حضور نبی پاک ﷺ کے آگے ہوتا تو میں آپ کی بغل دیکھ لیتا۔ ابن معاذ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ لاحق کہتے ہیں کیا تو یہ خیال نہیں کرتا کہ وہ نماز میں ہے اور رسول اللہ ﷺ کے آگے ہونے کی وہ قدرت نہیں رکھتے اور موسیٰ بن مروان الرقی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ جب آپ تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔

638۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ أَخِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمَرَنَا بِهَذَا يَعْنِي الْإِمْسَاكَ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز کی تعلیم دی تو آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں کے درمیان جوڑ کر رکھا۔ فرمایا: پس اس کی خبر حضرت سعد رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے سچ کہا ہے تحقیق ہم اسی طرح کرتے تھے۔ بعد ازاں آپ نے ہمیں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا (یعنی پہلے طریقہ یہی تھا بعد میں منسوخ ہو گیا)۔

بَاب مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ (رکوع کے وقت رفع یدین نہ کرنے کا بیان)

639۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثٌ مُخْتَصَرٌ مِنْ حَدِيثٍ طَوِيلٍ وَلَيْسَ هُوَ بِصَحِيحٍ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ[1]

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی مثل نماز نہ پڑھاؤں؟ راوی فرماتے ہیں کہ پھر انہوں نے نماز پڑھائی اور ایک مرتبہ نماز کی ابتداء کے سوا رفع یدین نہ کیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ ایک طویل حدیث سے مختصر کی گئی حدیث ہے اور ان الفاظ پر یہ صحیح نہیں ہے۔

فائدہ: امام ترمذی نے ان الفاظ میں یہ حدیث نقل کی ہے: "عن علقمة قال قال عبدالله بن مسعود الا اصلی بکم صلوٰة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فصلی فلم یرفع یدیه الا فی اول مرة قال ابو عیسٰی حدیث ابن

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مسعود حدیث حسن و به یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ والتابعین'' گویا آپ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین میں سے کئی اہل علم نے اسی طرح کہا ہے۔ باب میں موجود روایات سے ہی احناف نے یہ استدلال کیا ہے کہ رفع یدین فقط تکبیر اولیٰ میں ہے، رکوع سے پہلے یا بعد کہیں رفع یدین نہیں۔ علاوہ ازیں بھی کئی ایسی روایات ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں۔ جرح و تعدیل کے اعتبار سے ان روایات پر کئی اعتراضات بھی کیے گئے ہیں جن کے شافی اور مسکت جوابات شروحات میں موجود ہیں لہٰذا ان کی طرف رجوع کیا جائے۔ (عینی، بذل اور الدر المنضود)

640۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ نَحْوَ حَدِيثِ شَرِيكٍ لَمْ يَقُلْ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لَنَا بِالْكُوفَةِ بَعْدُ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ وَخَالِدٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ لَمْ يَذْكُرُوا ثُمَّ لَا يَعُودُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو حُذَيْفَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَرَّةً وَاحِدَةً

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے کانوں کے قریب تک اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور پھر اس کا اعادہ نہیں کرتے تھے۔

سفیان نے یزید سے شریک کی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں ''ثم لا یعود'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے ہیں اور سفیان نے کہا ہے کہ اس کے بعد یزید نے ہمیں کوفہ میں بتایا ''ثم لا یعود'' (یعنی پھر دوبارہ اس طرح نہ کرتے) ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث ہشیم، خالد اور ابن ادریس نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کی ہے اور انہوں نے ''ثم لا یعود'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے ہیں۔ حضرت سفیان نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ انہوں نے صرف پہلی بار اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور بعض نے کہا ہے کہ انہوں نے صرف ایک بار رفع یدین کیا ہے۔

641۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا حَتَّى انْصَرَفَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے نماز شروع کی تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا پھر (دوبارہ) انہیں نہ اٹھایا یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

642۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر بلند کرتے۔

بَاب وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ (نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنے کا بیان)

643۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ صَفُّ الْقَدَمَيْنِ وَوَضْعُ الْيَدِ عَلَى الْيَدِ مِنْ السُّنَّةِ

حضرت زرعہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابن زبیر کو یہ کہتے سنا ہے کہ حالت قیام میں دونوں پاؤں کو برابر رکھنا اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا سنت ہے۔

644۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضى الله عنه أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى

حضرت ابو عثمان نہدی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھ لیا تو آپ نے ان کا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

645۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا رضى الله عنه قَالَ مِنْ السُّنَّةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ

حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ باندھنا سنت ہے۔

646۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ يَعْنِي ابْنَ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي بَدْرٍ عَنْ أَبِي طَالُوتَ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ ابْنِ جَرِيرٍ الضَّبِّيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رضى الله عنه يُمْسِكُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ عَلَى الرُّسْغِ فَوْقَ السُّرَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَوْقَ السُّرَّةِ قَالَ أَبُو مِجْلَزٍ تَحْتَ السُّرَّةِ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ

حضرت ابن جریر ضبی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑ کر ناف کے اوپر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے فوق السرۃ (ناف کے اوپر) مروی ہے اور ابو مجلز نے تحت السرۃ (ناف کے نیچے) کا ذکر کیا ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ روایت قوی نہیں ہے۔

647۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ الْكُوفِيِّ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْذُ الْأَكُفِّ عَلَى الْأَكُفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُضَعِّفُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ إِسْحَقَ الْكُوفِيَّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دوران نماز ناف کے نیچے ہتھیلی پر ہتھیلی رکھنا سنت ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سنا ہے کہ وہ عبدالرحمن بن اسحاق کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

648۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

سلیمان بن موسیٰ نے طاؤس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے پھر ان دونوں کو اپنے سینے پر باندھتے تھے اور آپ حالت نماز میں ہوتے تھے۔

بَاب مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الصَّلَاةُ مِنَ الدُّعَاءِ

(اس کا بیان کہ نماز کون سی دعا سے شروع کرنی چاہیے)

649۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ لِي إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي وَإِذَا رَفَعَ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُورَتَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَتَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَإِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ وَدَعَا نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الدُّعَاءِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ الشَّيْءَ وَلَمْ يَذْكُرْ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَزَادَ فِيهِ وَيَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَابْنُ أَبِي فَرْوَةَ وَغَيْرُهُمَا مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا قُلْتَ أَنْتَ ذَاكَ فَقُلْ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي قَوْلَهُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی اور پھر یہ دعا کی: ''میں نے یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس اللہ کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں، بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت خالصتاً اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں اول المسلمین ہوں اے اللہ تو بادشاہ ہے، میرے لیے کوئی الٰہ نہیں مگر تو ہی میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے آپ سے زیادتی کی ہے اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں پس تو میرے گناہوں کی مغفرت فرما، تیرے سوا کوئی گناہوں کی مغفرت نہیں کرسکتا۔ مجھے حسن اخلاق کی رہنمائی فرما اور تیرے سوا کوئی اچھے اخلاق کی طرف رہنمائی کرنے والا نہیں ہے، مجھ سے سوء اخلاق کو پھیر دے اور تیرے سوا کوئی بھی سوء اخلاق سے بچانے والا نہیں (یا اللہ) میں حاضر ہوں (تیری بارگاہ میں) اور میں تیرا مطیع و فرمانبردار ہوں اور تمام تر بھلائیاں تیرے قبضے میں ہیں، میں تجھ ہی سے پناہ طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں ہی التجا کرنے والا ہوں، تو سراپا برکت ہے اور تو بلند اور رفیع الشان ہے، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔ اور جب آپ ﷺ نے رکوع کیا تو کہا: اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لئے اسلام لایا، تیرے لیے ہی میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے گودے (دماغ)، میری ہڈیوں اور میرے پٹھوں نے خشوع (وخضوع) اختیار کیا۔ اور جب آپ نے سر رکوع سے اٹھایا تو کہا: اے ہمارے رب! تیرے لئے ہی تعریف ہے اتنی جو آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان ہر شے کو بھر دے اور اس کے بعد جسے تو چاہے اسے بھر دے۔ اور جب آپ نے سجدہ کیا تو کہا: اے اللہ! میں نے صرف تیرے لیے سجدہ کیا، تیرے ساتھ ہی ایمان لایا اور تیرے لئے ہی اسلام لایا، میرا چہرہ سجدے میں اس ذات کے لیے جھکا جس نے اسے پیدا فرمایا اور اسے شکل وصورت عطا فرمائی اور اسے انتہائی حسین صورت بنایا اور اسے کانوں اور آنکھوں کے لیے شق کیا اور اللہ تعالیٰ عظمت وشان والا ہے جو احسن الخالقین ہے اور جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو کہا: اے اللہ! میری مغفرت فرما اس کی جو کچھ پہلے ہوا اور جو بعد میں ہوگا، جو سرّاً ہوا اور جو اعلانیہ ہوا اور جو اسراف وزیادتی ہوئی اور تو اسے مجھ سے بہتر اور زیادہ جاننے والا ہے، تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

حضرت عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا کہ آپ ﷺ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے کندھوں کے برابر تک اپنے ہاتھ اٹھاتے اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسی طرح کرتے تھے جب آپ ﷺ قراءت مکمل کرتے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے اور اسی طرح کرتے تھے جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے اور بیٹھنے کی حالت میں آپ ﷺ اپنی نماز کے دوران رفع یدین نہ فرماتے تھے اور جب آپ ﷺ دو سجدے کرنے کے بعد قیام فرما ہوتے تو اسی طرح رفع یدین کرتے، تکبیر کہتے اور دعا مانگتے جیسا کہ حدیث عبدالعزیز میں دعا ہے اور یہ اس میں کچھ کمی بیشی کرتے ہیں، یہ الفاظ ذکر نہیں کیے "والخیر کله فی یدیك والشر لیس الیك" اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے اور آپ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے وقت یہ کہتے تھے: اے اللہ! میرے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت فرما اور جو میں نے سرا کیا اور جو میں نے اعلانیہ کیا تو ہی میرا اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

شعیب بن ابی حمزہ نے بیان کیا ہے کہ ابن منکدر اور ابن ابی فروہ وغیرہما فقہائے اہل مدینہ نے مجھے بیان کیا ہے کہ جب تو یہ دعا پڑھے تو یہ کہہ "وانا من المسلمین" یعنی بجائے "انا اول المسلمین" کہنے کے۔

650۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا وَزَادَ حُمَيْدٌ فِيهِ وَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْشِ نَحْوَ مَا كَانَ يَمْشِي فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَهُ وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نماز کے لیے آیا درآنحالیکہ دوڑنے کے سبب اس کی سانس پھول گئی تھی تو اس نے کہا "اللہ اکبر الحمد للہ کثیراً طیباً مبارکاً فیہ" جب رسول اللہ ﷺ اپنے نماز مکمل کر چکے تو ارشاد فرمایا: تم میں سے یہ کلمات کہنے والا کون ہے کیونکہ اس نے باعث حرج بات نہیں کی؟ تو اس آدمی نے عرض کی: میں ہوں۔ یا رسول اللہ! ﷺ میں دوڑتے ہوئے آیا حالانکہ میری سانس پھول گئی تھی اور میں نے یہ کلمات کہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے بارہ فرشتے دیکھے ہیں جو تیزی سے ان کی جانب آرہے تھے کہ ان میں سے کون انہیں اٹھا کر لے جائے گا۔ حمید نے اس میں یہ اضافہ کیا: "اور جب تم میں سے کوئی مسجد کی طرف آئے تو اسے اس طرح چلنا چاہیے جس طرح وہ عام چلتا ہے اور وہ نماز پڑھ لے جتنی وہ پالے اور جو اس سے پہلے پڑھی جا چکی ہو اسے پورا کرلے۔

651۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةً قَالَ عَمْرٌو لَا أَدْرِي أَيَّ صَلَاةٍ هِيَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ثَلَاثًا أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ قَالَ نَفْثُهُ الشِّعْرُ وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوتَةُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مِسْعَرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي التَّطَوُّعِ ذَكَرَ نَحْوَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن جبیر بن مطعم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک نماز شروع کرنے کے وقت دیکھا۔ عمرو بن مرزوق نے کہا کہ میں نہیں جانتا یہ کونسی نماز تھی۔ تو آپ ﷺ نے کہا "اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر کبیرا، الحمد للہ کثیرا، الحمد للہ کثیرا، الحمد للہ کثیرا، سبحان اللہ بکرۃ واصیلا" آپ ﷺ نے یہ بھی تین بار کہا "اعوذ باللہ من الشیطان من نفخہ ونفثہ وھمزہ" یعنی میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان سے، اس کے کبر ونخوت سے، اس کے سحر اور برے اشعار سے اور اس کی وسوسہ اندازی سے۔

ابن جبیر نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بتایا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو نفل نماز میں یہ کہتے سنا ہے۔ آگے مذکورہ حدیث کی مثل ذکر کی۔

652۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَرَنِي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَرَازِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَفْتَتِحُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا قَامَ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ اللَّهَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا وَهَلَّلَ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ

عاصم بن حمید نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے قیام کے وقت نماز تہجد کے وقت کون سی شے سے نماز کا آغاز کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: جس کے بارے تم نے مجھ سے سوال کیا ہے تجھ سے پہلے اس کے بارے میں کسی نے سوال نہ کیا۔ جب آپ ﷺ قیام فرما ہوتے تو دس مرتبہ تکبیر کہتے اور دس مرتبہ اللہ کی حمد بیان کرتے اور دس مرتبہ سبحان اللہ کہتے اور دس مرتبہ لا الہ الا اللہ کہتے اور دس مرتبہ استغفار کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: اللھم اغفرلی واھدنی وارزقنی وعافنی "اے اللہ! میری مغفرت فرما، میری راہنمائی فرما، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے معاف فرما۔ اور آپ ﷺ قیامت کے دن مقام کی تنگی سے پناہ مانگتے تھے"۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہی حدیث خالد بن معدان نے ربیعہ الجرشی کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے۔

653۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ أَنْتَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قُرَادٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بِإِسْنَادِهِ بِلَا إِخْبَارٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ كَانَ إِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ[1] كَبَّرَ وَيَقُولُ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِهِ

1۔ ایک نسخہ میں باللیل نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَأَوْسَطِهِ وَفِي آخِرِهِ فِي الْفَرِيضَةِ وَغَيْرِهَا

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام جب رات کے وقت نماز تہجد کے لیے اٹھتے تو اپنی نماز کس شے سے شروع کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جب آپ ﷺ رات کے وقت نماز کے لیے اٹھتے تو اپنی نماز کا آغاز اس طرح کرتے تھے: "اللهم رب جبريل و مكائيل و اسرافيل فاطر السموت والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون اهدني لما اختلفوا فيه من الحق باذنك انك انت تهدي من تشاء الى صراط مستقيم" (اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے والے، غیب و شہادت کو جاننے والے! تو اپنے بندوں کے درمیان ان چیزوں کا فیصلہ فرماتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں، مجھے اپنے فضل کے ساتھ ان چیزوں میں حق پر ثبات اور استقامت عطا فرما کہ جن میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ بلاشبہ تو ہی صراط مستقیم کی طرف جسے چاہتا ہے رہنمائی فرما دیتا ہے)۔

ابونوح قراد نے بیان کیا ہے کہ عکرمہ نے اسی اسناد کے ساتھ بلا اخبار یہی حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ جب آپ ﷺ کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فرض اور کسی دوسری نماز کے اول وسط اور آخر میں دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

654۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے تو جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام رکوع سے اٹھے تو کہا "سمع الله لمن حمده" تو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک آدمی نے کہا "ربنا لك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه" جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر پھرے تو فرمایا: "یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟" تو اس آدمی نے عرض کی: "میں ہوں یا رسول اللہ! ﷺ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا ہے کہ وہ تیزی سے ان کی طرف آ رہے ہیں کہ کون انہیں پہلے لکھے گا"۔

655۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنَا طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ فِي التَّهَجُّدِ يَقُولُ بَعْدَ مَا يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام جب رات کے وقت نماز کے لیے اٹھتے تو اس طرح کہتے: ''اے اللہ! تیرے لیے ہی سب تعریفیں ہیں تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں تو آسمانوں اور زمین کو قائم فرمانے والا ہے اور تیرے لیے ہی سب تعریفیں ہیں تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور ان کا بھی جو ان میں ہے، تو حق ہے، تیرا قول حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! تیرے لیے ہی میں اسلام لایا، تیرے ساتھ ہی میں ایمان لایا، تجھ پر ہی توکل اور بھروسہ کیا، تیری طرف ہی میں نے رجوع کیا ہے، تیری توفیق کے ساتھ ہی میں نے دفاع کیا ہے اور تیری طرف ہی اپنا معاملہ فیصلے کے لیے پیش کیا ہے۔ پس تو میرے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرمادے اور جو میں نے سرا کیے ہیں اور جو میں نے اعلانیہ کیے ہیں، تو ہی میرا اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام تہجد کی نماز میں اللہ اکبر کہنے کے بعد کہا کرتے تھے۔ پھر آگے مذکورہ مفہوم کی حدیث بیان کی۔

656۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَحْوَهُ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَعَطَسَ رِفَاعَةُ لَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ رِفَاعَةُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَأَتَمَّ مِنْهُ

قتیبہ بن سعید اور سعید بن عبد الجبار نے بھی اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے۔ قیتبہ نے کہا ہے کہ رفاعہ بن یحییٰ بن عبداللہ بن رفاعہ بن رافع نے اپنے باپ کے چچا معاذ بن رفاعہ بن رافع نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے میں نے رسول اللہ علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی۔ پس رفاعہ کو چھینک آ گئی۔ قتیبہ نے رفاعہ کا ذکر نہیں کیا تو میں نے کہا: الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضٰی'' پس جب رسول اللہ علیہ السلام نماز پڑھ چکے تو فرمایا: نماز کے دوران گفتگو کرنے والا کون تھا؟ پھر حضرت مالک کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی اور یہ اس سے زیادہ مکمل ہے۔

657۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَطَسَ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ حَتَّى يَرْضَى رَبُّنَا وَبَعْدَ مَا يَرْضَى مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ قَالَ فَسَكَتَ الشَّابُّ ثُمَّ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا قُلْتُهَا لَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا خَيْرًا قَالَ مَا تَنَاهَتْ دُونَ عَرْشِ الرَّحْمَنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے: انصار میں سے ایک نوجوان کو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چھینک آئی درآنحالیکہ آپ ﷺ حالت نماز میں تھے تو اس نے کہا ''الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ حتی یرضی ربنا وبعد ما یرضی من امر الدنیا والآخرۃ'' جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''کلام کرنے والا کون تھا؟'' راوی نے کہا: وہ نوجوان خاموش رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: گفتگو کرنے والا کون تھا؟ اس نے کوئی باعث حرج بات نہیں کی تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں نے وہ کلمہ کہا تھا اور میں نے اس سے صرف خیر ہی کا ارادہ کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کلمہ بلندی کی منازل طے کرتے کرتے عرش الٰہی کے قریب تک پہنچ گیا ہے۔

بَابُ مَنْ رَأَى الِاسْتِفْتَاحَ بِسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

اس کا بیان کہ نماز کا آغاز ''سبحانك اللّٰھم'' سے کیا جائے

658۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثًا أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ يَقُولُونَ هُوَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا الْوَهْمُ مِنْ جَعْفَرٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور پھر یہ پڑھتے: ''سبحانك اللّٰھم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا الہ غیرك'' پھر تین بار یہ کہتے ''لا الہ الا اللہ''، پھر تین بار یہ کہتے: اللہ اکبر کبیرا، اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ پھر آپ قراءت کرتے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ علی بن علی عن حسن سے مرسلاً مروی ہے اور جعفر کی جانب سے اس میں وہم ہے۔

659۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِالْمَشْهُورِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ وَقَدْ رَوَى قِصَّةَ الصَّلَاةِ عَنْ بُدَيْلٍ جَمَاعَةٌ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ شَيْئًا مِنْ هَذَا

حضرت ابو الجوزاء سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے: ''سبحانك اللّٰھم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا الہ غیرك''۔ ابو داؤد نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہا ہے کہ یہ حدیث عبدالسلام بن حرب سے مشہور نہیں ہے۔ اسے طلق بن غنام کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا حالانکہ نماز کا قصہ کئی لوگوں کی جماعت نے بدیل سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اس میں ایسی کوئی شے ذکر نہیں کی۔

بَابُ السَّكْتَةِ عِنْدَ الِافْتِتَاحِ (افتتاح نماز کے وقت سکتہ کا بیان)

660۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ حَفِظْتُ سَكْتَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ حَتَّى يَقْرَأَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ عِنْدَ الرُّكُوعِ قَالَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ فَكَتَبُوا فِي ذَلِكَ إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أُبَيٍّ فَصَدَّقَ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ حُمَيْدٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ إِذَا اسْتَفْتَحَ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ كُلِّهَا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ

حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے نماز میں دو سکتے (یعنی دو مقام پر خاموش رہنا) یاد کیے ہیں: ایک سکتہ ہے کہ جب امام تکبیر کہے تو قراءت شروع کرنے کے وقت تک رہے اور دوسرا سکتہ ہے کہ جب وہ رکوع کے وقت فاتحہ الکتاب اور سورت کی قراءت سے فارغ ہو جائے۔ فرمایا: عمران بن حصین نے اس کا انکار کیا۔ پس انہوں نے اس کے بارے میں مدینہ طیبہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی طرف لکھ بھیجا تو انہوں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کر دی۔ ابوداؤد نے کہا کہ اسی طرح حمید نے کہا ہے کہ "ایک سکتہ وہ ہے کہ جب امام قراءت سے فارغ ہو جائے"۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ علیہ السلام دو سکتوں کے ساتھ سکوت اختیار فرماتے تھے: ایک جب آپ علیہ السلام نماز شروع کرتے اور دوسرا جب آپ مکمل قراءت سے فارغ ہو جاتے پھر آگے حدیث یونس کے ہم معنی روایت بیان کی۔

661۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَحَفِظَ ذَلِكَ سَمُرَةُ وَأَنْكَرَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبَا فِي ذَلِكَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ فِي كِتَابِهِ إِلَيْهِمَا أَوْ فِي رَدِّهِ عَلَيْهِمَا أَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ

حضرت قتادہ نے حسن سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما دونوں نے مذاکرہ کیا اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے حدیث طیبہ بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ علیہ السلام سے دو سکتے یاد کیے ہیں: ایک سکتہ تب جب آپ تکبیر کہتے اور دوسرا تب جب آپ فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہوتے یعنی غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پس حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے اسے یاد رکھا اور عمران بن حصین نے اس کا انکار کیا پھر دونوں نے اس کے بارے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا تو انہوں نے ان کی طرف اپنے جواب میں یہ لکھا۔ بلاشبہ حضرت سمرہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رضی اللہ عنہ نے صحیح یاد رکھا ہے۔

662۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا قَالَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فِيهِ قَالَ سَعِيدٌ قُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: دو سکتے ہیں۔ میں نے یہ دونوں رسول اللہ ﷺ سے یاد کیے ہیں۔ سعید نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ ہم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ دو سکتے کیا ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک جب کوئی نماز میں شروع ہو اور دوسرا جب وہ قراءت سے فارغ ہو۔ پھر اس کے بعد کہا اور جب وہ کہے: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔

663۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ ح وحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ الْمَعْنَى عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَائَةِ فَقُلْتُ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَائَةِ أَخْبِرْنِي مَا تَقُولُ قَالَ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ أَنْقِنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر کہتے تو تکبیر اور قراءت کے درمیان سکتہ کرتے۔ تو میں نے آپ سے عرض کی: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں! کیا آپ مجھے تکبیر اور قراءت کے درمیان اپنے سکتہ کے بارے میں بتائیں گے؟ آپ مجھے وہ بتایئے جو آپ کہتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: "اللّٰھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللّٰھم انقنی من خطایای کالثوب الابیض من الدنس اللّٰھم اغسلنی بالثلج والماء و البرد"۔ "اے میرے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسی دوری فرمادے جیسے مشرق اور مغرب کے درمیان تو نے دوری رکھی ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف فرمادے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھے برف، پانی اور اولوں کے ساتھ دھودے"۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْجَهْرَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

ان کے دلائل کا بیان جو بسم اللہ شریف جہراً پڑھنے کے قائل نہیں

664۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَائَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم تمام اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے قراءت شروع کرتے تھے۔

665۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّاتُ وَكَانَ إِذَا جَلَسَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ وَعَنْ فَرْشَةِ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ

حضرت ابوالجوزاء نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تکبیر سے اور قراءت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے شروع کرتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تھے تو نہ اپنے سر کو اٹھا کر رکھتے اور نہ ہی اسے زیادہ جھکا کر رکھتے تھے بلکہ ان دونوں کیفیتوں کے بین بین رکھتے تھے۔ اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ آپ سیدھا کھڑے ہوجاتے اور جب آپ پہلے سجدہ سے سر اٹھاتے تو سیدھا بیٹھنے سے پہلے آپ دوسرا سجدہ نہ کرتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قعدہ کرتے تو اپنے بائیں پاؤں کو بچھالیتے اور اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور ہر دو رکعتوں کے آخر میں ''التحیات'' پڑھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم شیطان کی طرح بیٹھنے (یعنی دو سجدوں کے درمیان دونوں پاؤں کو کھڑا کر کے ان کی ایڑیوں پر بیٹھنا) سے اور جانوروں کی طرح بچھنے سے (یعنی حالت سجدہ میں دونوں بازوؤں کو زمین پر بچھا کر رکھنا) منع فرماتے تھے اور نماز کا اختتام سلام کے ساتھ کرتے تھے۔

666۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتَّى خَتَمَهَا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ

مختار بن فلفل نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آخر تک پڑھا۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ''اللہ و رسولہ اعلم'' (یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جنت میں ایک نہر ہے میرے رب نے اس کے بارے میں میرے ساتھ وعدہ فرما رکھا ہے۔

667۔ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ الْإِفْكَ قَالَتْ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ أَعُوذُ بِالسَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ الْآيَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنِ الزُّهْرِيِّ لَمْ يَذْكُرُوا هَذَا الْكَلَامَ عَلَى هَذَا الشَّرْحِ وَأَخَافُ أَنْ يَكُونَ أَمْرُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنْ كَلَامِ حُمَيْدٍ

حضرت عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے اور آپ پر لگائے جانے والے بہتان اور تہمت کا ذکر کیا۔ ام المومنین نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور کہا: اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ۔ ابوداود نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے۔ اس حدیث کو زہری سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اس شرح کے مطابق یہ کلام ذکر نہیں کیا اور مجھے یہ بھی خوف ہے کہ اس میں "اعوذ باللہ" الخ یہ حمید کے کلام سے ہو۔

بَابُ مَنْ جَهَرَ بِهَا (بسم اللہ شریف کو جہراً پڑھنے کا بیان)

668۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَوْفٍ عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ وَإِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي فَجَعَلْتُمُوهُمَا فِي السَّبْعِ الطِّوَالِ وَلَمْ تَكْتُبُوا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِمَّا تَنَزَّلُ عَلَيْهِ الْآيَاتُ فَيَدْعُو بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ لَهُ وَيَقُولُ لَهُ ضَعْ هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَتَنْزِلُ عَلَيْهِ الْآيَةُ وَالْآيَتَانِ فَيَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَّلِ مَا أُنْزِلَ[1] عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ آخِرِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ هُنَاكَ وَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطِّوَالِ وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ فَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الشَّعْبِيُّ وَأَبُو مَالِكٍ وَقَتَادَةُ وَثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكْتُبْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ حَتَّى نَزَلَتْ سُورَةُ النَّمْلِ هَذَا مَعْنَاهُ

حضرت یزید الفارسی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کس شے نے تمہیں اس پر برانگیختہ کیا کہ تم نے سورہ براءت جو کہ مئین میں سے ہے۔ (یعنی وہ سورتیں جن کی آیات سو سے زائد ہیں) اور سورۃ الانفال جو کہ مثانی میں سے ہے (یعنی وہ سورتیں جن کی آیت سو سے کم ہیں یعنی مئین سے کم سورتیں مثانی کہلاتی ہیں) ان کا قصد کیا اور تم نے سورۂ انفال کو سات طوال سورتوں میں شامل کیا اور پھر ان کے درمیان بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کی سطر نہیں لکھی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ پر جب آیات نازل ہوتی تھیں تو آپ ﷺ کاتبین وحی میں سے کسی کو بلاتے اور فرماتے تھے: تم اس آیت کو اس سورۃ میں رکھو جس میں اس طرح کا ذکر ہے اور کبھی آپ پر ایک اور دو آیتیں نازل ہوتی تھیں تو آپ ان کے بارے بھی اسی طرح فرمایا کرتے تھے۔ پس سورۂ انفال مدینہ طیبہ میں پہلے پہلے نازل ہونے والی سورتوں میں سے ہے اور سورۂ براءت آخر میں نازل ہونے

1۔ ایک نسخہ میں مَا نَزَلَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

والے قرآن میں سے ہے اور اس کا واقعہ سورۂ انفال کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ حتی کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ یہ سورہ اسی سورہ میں سے ہے۔ پس اس وجہ سے میں نے اسے سات طوال سورتوں میں شامل کیا ہے اور ان دونوں کے درمیان بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کی سطر نہیں لکھی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ شعبی، ابو مالک، قتادہ اور ثابت بن عمارہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نہیں لکھی یہاں تک کہ سورۃ النمل نازل ہوئی کیونکہ بِسْمِ اللّٰه شریف اسی سورت کا جزو ہے۔

669۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّورَةِ حَتَّى تَنَزَّلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ السَّرْحِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور ﷺ سورتوں کے درمیان فاصلے اور فرق کو نہ پہچانتے تھے یہاں تک کہ آپ پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نازل ہوئی۔ یہ ابن سرح کے الفاظ ہیں۔

بَابُ تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ

کسی پیش آنے والے واقعہ کے سبب نماز میں تخفیف کرنے کا بیان

670۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میں اسے (طویل قراءت کے سبب) لمبا کروں۔ پھر بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز مکمل کر دیتا ہوں اسے ناپسند کرتے ہوئے کہ میں بچے کی ماں کے لیے مشقت میں پڑنے کا سبب بنوں۔

بَابٌ فِي تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ (نماز میں تخفیف کرنے کا بیان)

671۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَسَمِعَهُ مِنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا قَالَ مَرَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي بِقَوْمِهِ فَأَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةً الصَّلَاةَ وَقَالَ مَرَّةً الْعِشَاءَ فَصَلَّى مُعَاذٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَاءَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَصَلَّى فَقِيلَ نَافَقْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ مَا نَافَقْتُ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ وَنَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَإِنَّهُ جَاءَ يَؤُمُّنَا فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ بِكَذَا اقْرَأْ بِكَذَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى فَذَكَرْنَا لِعَمْرٍو فَقَالَ أُرَاهُ قَدْ ذَكَرَهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا طَالِبُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَزْمِ بْنِ أَبِي بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ أَتَى مُعَاذًا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنَ جَبَلٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِقَوْمٍ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فِي هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا مُعَاذُ لَا تَكُنْ فَتَّانًا فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَائَكَ الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ وَالْمُسَافِرُ

حضرت عمرو سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت سنی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور پھر واپس لوٹ کر ہماری امامت کراتے تھے اور ایک بار اس طرح بیان کیا کہ پھر لوٹ کر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے تھے۔ پس ایک رات حضور نبی کریم ﷺ نے نماز کو لیٹ کر دیا اور کہا: ایک بار اس طرح کیا کہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز کو مؤخر کر دیا۔ پس حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی معیت میں نماز پڑھی پھر اپنی قوم کو امامت کرانے کے لیے آئے اور نماز میں سورۃ البقرہ کی قراءت کی۔ ایک آدمی قوم سے الگ ہو گیا اور اس نے نماز پڑھ لی تو اس سے کہا گیا: اے فلاں! تو منافق ہو گیا ہے۔ تو اس نے جواب دیا: میں کبھی منافق نہیں ہوا۔ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں تو پھر واپس لوٹ کر جاتے ہیں تو ہماری امامت کراتے ہیں۔ بلاشبہ ہم اونٹوں کے ساتھ زمینوں کو سینچنے والے لوگ ہیں اور اپنے ہاتھوں کے ساتھ محنت ومشقت کرتے ہیں اور وہ ہماری امامت کے لیے آتے ہیں اور سورۃ البقرہ کی قراءت کرتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تو لوگوں کو دین سے متنفر کرتا ہے۔ اس طرح کی سورتوں کی قراءت کیا کر۔ ابو الزبیر نے کہا: وہ سورتیں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى ہیں۔ پس میں نے اس کا ذکر عمرو سے کیا تو انہوں نے کہا کہ میرا خیال بھی یہ ہے کہ آپ نے اس کا ذکر کیا۔ طالب بن حبیب نے کہا کہ میں نے عبدالرحمن بن جابر کو حزم بن ابی بن کعب سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور یہ قوم کو مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے۔ اس خبر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے معاذ! تو لوگوں کو دین سے متنفر کرنے والا نہ ہو کیونکہ تیرے پیچھے بوڑھے، کمزور، کاروباری لوگ اور حاجت منداور مسافر نماز پڑھتے ہیں۔

672۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ كَيْفَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَتَشَهَّدُ وَأَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ أَمَا إِنِّي لَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ ذَكَرَ قِصَّةَ مُعَاذٍ قَالَ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ لِلْفَتَى كَيْفَ تَصْنَعُ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا صَلَّيْتَ قَالَ أَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي مَا دَنْدَنَتُكَ وَلَا دَنْدَنَةُ مُعَاذٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي وَمُعَاذًا حَوْلَ هَاتَيْنِ أَوْ نَحْوَ هٰذَا

ابو صالح نے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی سے یہ روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کسی آدمی سے پوچھا تو نماز میں کیا کہتا ہے؟ تو اس نے عرض کی: میں تشہد پڑھتا ہوں اور یہ دعا مانگتا ہوں: ''اللّٰھم انی اسألك الجنة

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

واعوذبك من النار" "اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آتش جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ البتہ میں آپ کی آواز اور حضرت معاذ کی آواز کو اچھی طرح نہیں سمجھ پاتا کہ آپ کیا مانگتے ہیں۔ تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہماری طلب بھی انہی دو کے گرد گھومتی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ذکر کیا اور بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک نوجوان کو کہا: اے بھتیجے! جب تو نماز پڑھتا ہے تو کیسے دعا مانگتا ہے؟ اس نے عرض کی: میں سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آتش جہنم سے اس کی پناہ مانگتا ہوں اور میں یہ نہیں جانتا کہ آپ کی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی آواز دعا کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں اور معاذ بھی انہی دو کے ارد گرد رہتے ہیں، یا فرمایا: (ہم بھی) اسی طرح کرتے ہیں۔

673۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ

حضرت اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے خفیف اور ہلکا بنائے کیونکہ لوگوں میں بوڑھے، کمزور، کاروباری لوگ اور بیمار ہوتے ہیں اور جب کوئی اپنی الگ نماز پڑھے تو پھر جتنا چاہے اسے لمبا اور طویل کرے۔

674۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالشَّيْخَ الْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے خفیف اور ہلکا کرے کیونکہ لوگوں میں بیمار، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں مجموعی طور پر یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ جب کوئی آدمی نماز کے لیے امامت کے منصب پر فائز ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ہر حال میں لوگوں کی آسانی اور سہولت کو پیش نظر رکھے اور اس قدر ہی نماز کو طول دے جتنا آسانی سے قابل برداشت ہو۔ کیونکہ بسا اوقات طوالت باعث مشقت بن جاتی ہے اور دین سے نفرت پر منتج ہوتی ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي نُقْصَانِ الصَّلَاةِ (نماز میں نقصان ہونے کا بیان)

675۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَنَمَةَ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ إِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهِ تُسْعُهَا ثُمُنُهَا سُبُعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بیشک ایک آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لیے نماز کا دسواں حصہ یا نواں یا آٹھواں یا ساتواں یا چھٹا یا پانچواں یا چوتھا یا تیسرا یا پھر اس کا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نصف حصہ ثواب میں سے لکھا جاتا ہے اور سعادت مند وہ آدمی ہے جو سارے کا سارا ثواب حاصل کرتا ہے۔

فائدہ: بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک آدمی اپنے ذمہ سے نماز کا فریضہ ساقط کرنے کی غرض سے نماز پڑھتا تو ہے لیکن نماز کے آداب اور اس کی شرائط کا لحاظ نہیں رکھتا اور نہ ہی ادائیگی کے دوران خشوع وخضوع کو اپناتا ہے۔ تو اس طرح اس کی حالت اور کیفیت کے مطابق نماز کے اجر وثواب میں بھی کمی واقع ہو جاتی ہے اور بسا اوقات ساری نماز ہی ضائع ہو جاتی ہے۔ اس لیے آدمی کو چاہیے کہ رب کریم کی بارگاہ میں حاضری کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھے اور جو ظاہری اور باطنی آداب وشرائط نماز کے لیے بیان کیے گئے ہیں ان کا خاطر خواہ اہتمام کرے تاکہ پورے اجر وثواب سے مستفید ہو سکے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْقِرَائَةِ فِي الظُّهْرِ (ظہر کی نماز میں قراءت کا بیان)

676۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعُمَارَةَ بْنِ مَيْمُونٍ وَحَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى عَلَيْنَا أَخْفَيْنَا عَلَيْكُمْ

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر نماز میں قراءت کی جاتی ہے۔ پس جن میں حضور نبی رحمت ﷺ نے ہمیں قراءت سنائی (یعنی قراءت بالجہر کی) ہم نے بھی تمہیں سنادی (ہم نے ان میں قراءت بالجہر کی) اور جن میں آپ ﷺ نے ہم پر قراءت مخفی رکھی۔ ہم نے بھی تم پر اسے مخفی رکھا (یعنی جن میں قراءت بالسر کی ہم نے بھی ان میں ایسا ہی کیا۔)

677۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو سَلَمَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ بِبَعْضِ هَذَا وَزَادَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَزَادَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطَوِّلُ فِي الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يُدْرِكَ النَّاسُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن مثنیٰ نے کہا اور ابو سلمہ سے بھی روایت ہے اور پھر ابو قتادہ پر دونوں متفق ہیں یعنی دونوں ان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہمیں نماز پڑھاتے تھے۔ پس آپ ﷺ نے ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتوں کی قراءت کی اور آپ کبھی کبھار کوئی آیت ہمیں سنوا دیتے اور آپ ﷺ ظہر کی نماز میں پہلی رکعت کو لمبا کرتے تھے اور دوسری رکعت کو چھوٹا رکھتے تھے اور اسی طرح صبح

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کی نماز میں بھی کرتے۔ ابوداؤد نے کہا کہ مسدد نے فاتحہ الکتاب اور سورت کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے اس حدیث کا کچھ حصہ روایت کیا ہے اور یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے اور ہمام سے یہ اضافہ منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ پہلی رکعت میں قراءت طویل کرتے تھے جب کہ دوسری رکعت میں اتنی طویل قراءت نہیں کرتے تھے۔ (یعنی پہلی رکعت دوسری کی نسبت لمبی کرتے تھے) اسی طرح عصر کی نماز میں اور اسی طرح صبح کی نماز میں کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہمارا گمان یہ ہے کہ آپ ﷺ کا اس سے مقصود یہ تھا کہ لوگ پہلی رکعت کو پاسکیں۔

678۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَاكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ

عمارہ بن عمیر نے ابو معمر سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی نمازوں میں قراءت کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ تو انہوں نے کہا: تم کیونکر پہچانتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی ریش مبارک کی حرکت سے۔

679۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُومُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ حَتَّى لَا يُسْمَعَ وَقْعُ قَدَمٍ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ظہر کی نماز میں پہلی رکعت میں اتنا قیام فرماتے تھے یہاں تک کہ قدم رکھنے کی آواز نہ سنائی دیتی (یعنی تمام لوگ جماعت میں شامل ہو جاتے۔)

بَابُ تَخْفِيفِ الْأُخْرَيَيْنِ (آخری دو رکعتوں میں تخفیف کا بیان)

680۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَبِي عَوْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَاكَ النَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لوگ آپ کے بارے میں ہر شے میں شکایت کرتے ہیں حتی کہ نماز میں بھی۔ تو انہوں نے عرض کی: میں پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں یا جیسے انہوں نے کہا: اور آخری دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں اور میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرنے میں قطعاً کوتاہی اور سستی نہیں کرتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے بارے میں یہی گمان ہے۔

681۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي النُّفَيْلِيَّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَزَرْنَا قِيَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً قَدْرَ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنْ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنْ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے ظہر اور عصر کی نمازوں میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کی مقدار کا اندازہ لگایا تو ہم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیتوں کی مقدار یعنی ''الم تنزيل السجدة'' کی مقدار کا اندازہ لگایا اور ہم نے آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف کا اندازہ لگایا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی آخری دو رکعتوں کی مقدار قیام کا اندازہ لگایا اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں اس کی نصف مقدار قیام کا اندازہ لگایا۔

بَاب قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ (ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کی مقدار کا بیان)

682۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَنَحْوِهِمَا مِنْ السُّوَرِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ اور انہی جیسی سورتوں کی قراءت کرتے تھے۔

683۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَحَضَتْ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَرَأَ بِنَحْوٍ مِنْ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالْعَصْرَ كَذَلِكَ وَالصَّلَوَاتِ كَذَلِكَ[1] إِلَّا الصُّبْحَ فَإِنَّهُ كَانَ يُطِيلُهَا

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب سورج ڈھل جاتا تو رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز ادا فرماتے تھے اور وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى جیسی سورتوں کی قراءت فرماتے تھے اور عصر کی نماز اور صبح کی نماز کے سوا بقیہ نمازیں بھی اسی طرح پڑھتے تھے کیونکہ آپ ﷺ صبح کی نماز کو لمبا کرتے تھے۔

684۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَهُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ قَالَ ابْنُ عِيسَى لَمْ يَذْكُرْ أُمَيَّةَ أَحَدٌ إِلَّا مُعْتَمِرٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور رکوع کیا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جان لیا کہ آپ ﷺ نے ''الم تنزيل السجدة'' قراءت کی ہے۔ ابن عیسیٰ نے کہا ہے کہ معتمر کے سوا کسی نے امیہ کا ذکر نہیں کیا۔

1۔ ایک نسخہ میں کذلك نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

685- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَالِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي شَبَابٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَقُلْنَا لِشَابٍّ مِنَّا سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَا لَا فَقِيلَ لَهُ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ خَمْشًا هَذِهِ شَرٌّ مِنَ الْأُولَى كَانَ عَبْدًا مَأْمُورًا بَلَّغَ مَا أُرْسِلَ بِهِ وَمَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثِ خِصَالٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ الْحِمَارَ عَلَى الْفَرَسِ

عبداللہ بن عبید اللہ نے بیان کیا ہے کہ میں بنی ہاشم کے چند نوجوانوں کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو ہم نے اپنے ایک نوجوان کو کہا کہ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھ کہ کیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواباً فرمایا: نہیں، نہیں، تو آپ کو کہا گیا: شاید آپ ﷺ اپنے دل میں آہستہ قراءت کرتے ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: تیرا چہرہ نوچ لیا جائے گا، یہ تو پہلے سے بھی زیادہ شر اور غلط نظریہ ہے۔ آپ ﷺ ایک بندے تھے اور حکم کے پابند تھے۔ آپ ﷺ کو جو پیغام دے کر بھیجا گیا آپ نے وہ آگے پہنچا دیا اور تین چیزوں کے سوا کوئی شے بھی عام لوگوں کے علاوہ ہم بنو ہاشم کے ساتھ مختص نہیں اور وہ تین یہ ہیں: آپ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ ہم وضو خوب اچھے طریقے سے کریں اور ہم صدقہ (زکوۃ) وغیرہ نہ کھائیں اور ہم گدھے کو گھوڑے پر جفتی کے لیے نہ ڈالیں۔

686- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَدْرِي أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَمْ لَا

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا کہ آیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کرتے تھے یا نہیں؟

بَاب قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ (مغرب کی نماز میں قراءت کی مقدار کا بیان)

687- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں سورۃ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا پڑھتے ہوئے سنا: تو کہا: اے میرے بیٹے! تیری اس سورت کی قراءت نے مجھے یاد دلایا ہے کہ یہ وہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں قراءت کرتے ہوئے سنی۔

688- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں الطُّورِ پڑھتے ہوئے سنا۔

689۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا طُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ وَالْأُخْرَى الْأَنْعَامُ قَالَ وَسَأَلْتُ أَنَا ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَقَالَ لِي مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ الْمَائِدَةُ وَالْأَعْرَافُ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مروان بن حکم سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: تیرے لئے کیا ہے کہ تو مغرب کی نماز میں قصار مفصل سورتوں میں سے پڑھتا ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں دو لمبی سورتیں پڑھتے دیکھا ہے۔ تو میں نے پوچھا کہ وہ طویل سورتیں کونسی ہیں؟ فرمایا ''الاعراف'' اور دوسری ''الانعام'' ہے۔ مروان کہتے ہیں کہ پھر میں نے ابن ابی ملیکہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اپنی طرف سے کہا ''المائدہ اور الاعراف''۔

بَاب مَنْ رَأَى التَّخْفِيفَ فِيهَا (قراءت میں تخفیف کا بیان)

690۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِنَحْوِ مَا تَقْرَءُونَ وَالْعَادِيَاتِ وَنَحْوِهَا مِنْ السُّوَرِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذَاكَ مَنْسُوخٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ

ہشام بن عروہ نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد مغرب کی نماز میں اس طرح کی سورتیں پڑھتے تھے جیسی تم پڑھتے ہو یعنی ''والعادیات'' اور اس جیسی سورتیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ مروان بن حکم والی حدیث منسوخ ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہی زیادہ صحیح ہے۔

691۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ السَّرْخَسِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ الْمُفَصَّلِ سُورَةٌ صَغِيرَةٌ وَلَا كَبِيرَةٌ إِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ بِهَا فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: مفصل میں سے کوئی چھوٹی اور بڑی سورت نہیں ہے مگر میں نے اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو فرض نماز میں لوگوں کی امامت کرتے ہوئے سنا ہے۔

692۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ النَّزَّالِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ ابْنِ مَسْعُودٍ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ

حضرت ابوعثمان نہدی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی اور انہوں نے سورہ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب الرَّجُلِ يُعِيدُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي الرَّكْعَتَيْنِ

اس کا بیان جو دو رکعتوں میں ایک ہی سورت کا اعادہ کرتا ہے

693۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْ قَرَأَ ذَلِكَ عَمْدًا

حضرت معاذ بن عبداللہ جہنی سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی نے اسے خبر دی ہے کہ اس نے حضور نبی کریم ﷺ کو صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ پڑھتے ہوئے سنا اور میں یہ نہیں جانتا کہ آیا رسول اللہ ﷺ بھول گئے یا آپ نے بالارادہ اسے پڑھا۔

بَاب الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ (فجر کی نماز میں قراءت کا بیان)

694۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَصْبَغَ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ كَأَنِّي أَسْمَعُ صَوْتَ النَّبِيِّ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِي الْكُنَّسِ

حضرت عمرو بن حریث نے بیان کیا ہے گویا میں نبی کریم ﷺ کی آواز سن رہا ہوں کہ آپ صبح کی نماز میں پڑھ رہے ہیں فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِي الْكُنَّسِ۔

بَاب مَنْ تَرَكَ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاتِهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس کا بیان جس نے اپنی نماز میں فاتحۃ الکتاب کی قراءت ترک کر دی

695۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہمیں فاتحۃ الکتاب اور قرآن کریم میں سے جو آسان لگے وہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

696۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَصْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْرُجْ فَنَادِ فِي الْمَدِينَةِ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقُرْآنٍ وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکل اور شہر میں اعلان کر دے کہ نماز

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نہیں ہوتی مگر قرآن کے ساتھ اگر چہ وہ فاتحۃ الکتاب اور کچھ زائد ہو۔

697۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أُنَادِيَ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ مجھے حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے حکم ارشاد فرمایا کہ میں یہ اعلان کردوں بلاشبہ نماز نہیں ہوتی مگر فاتحۃ الکتاب اور کچھ زائد پڑھنے سے۔

698۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ

حضرت علاء بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ اس نے ابوالسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناکمل ہے، وہ ناکمل ہے، وہ ناکمل ہے۔

699۔ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ اقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْرَءُوا يَقُولُ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَجَّدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ يَقُولُ اللهُ هَذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ يَقُولُ اللهُ فَهَؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ

راوی نے کہا ہے: میں نے پوچھا: اے ابوہریرہ! میں جس وقت امام کے پیچھے ہوتا ہوں؟ راوی نے کہا کہ پس انہوں نے میرا بازو دبایا اور کہا: اے فارسی! اسے اپنے دل میں پڑھ لیا کر کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے۔ پس اس کا نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو اس نے مانگا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پڑھو بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد وثناء بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے: الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ میرے بندے نے میری حمد وثناء اور تعریف بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے: مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری عظمت وبزرگی کا اظہار کیا ہے۔ بندہ کہتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے (بین بین ہے) اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میرے بندے کے لیے وہ ہے جو اس نے مانگا۔ بندہ کہتا ہے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ سب میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ کچھ ہے جو اس نے طلب کیا۔

700۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا قَالَ سُفْيَانُ لِمَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی نماز نہیں ہے جس نے سورۂ فاتحہ اور کچھ زائد قراءت نہ کی۔ سفیان نے کہا ہے: یہ اکیلے نماز پڑھنے والے کے لیے ہے۔

701۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ هٰذًّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ہم نماز فجر میں حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے قراءت کی اور آپ پر قراءت ثقیل ہوئی۔ پس جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: شاید تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہاں! اسی طرح ہے یا رسول اللہ! ﷺ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "فاتحہ الکتاب" کے سوا کچھ نہ پڑھو کیونکہ اس کی کوئی نماز نہیں جس نے سورۂ فاتحہ کی قراءت نہیں کی۔

702۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَافِعٌ أَبْطَأَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَأَقَامَ أَبُوْ نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ فَصَلّٰى أَبُوْ نُعَيْمٍ بِالنَّاسِ وَأَقْبَلَ عُبَادَةُ وَأَنَا مَعَهُ حَتّٰى صَفَفْنَا خَلْفَ أَبِيْ نُعَيْمٍ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعُبَادَةَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ يَجْهَرُ قَالَ أَجَلْ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ يَجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ(1) قَالَ فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ تَقْرَءُوْنَ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ بَعْضُنَا إِنَّا نَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَا وَأَنَا أَقُوْلُ مَا لِيْ يُنَازِعُنِي الْقُرْآنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ وَسَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عُبَادَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ الرَّبِيْعِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالُوْا فَكَانَ مَكْحُوْلٌ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ سِرًّا قَالَ مَكْحُوْلٌ اقْرَأْ بِهَا(2) فِيْمَا جَهَرَ بِهِ الْإِمَامُ إِذَا قَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسَكَتَ سِرًّا فَإِنْ لَمْ يَسْكُتْ اقْرَأْ بِهَا قَبْلَهُ

1۔ ایک نسخہ میں الْقِرَاءَةُ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں بِهَا نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَمَعَهُ وَبَعْدَهُ لَا تَتْرُكْهَا عَلَى كُلِّ حَالٍ[1]

نافع بن محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ صبح کی نماز سے لیٹ ہو گئے۔ پس ابو نعیم مؤذن نے نماز کے لیے اقامت کہی اور ابو نعیم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اتنے میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بھی آ گئے اور میں ان کے ساتھ تھا۔ یہاں تک کہ ہم نے ابو نعیم کے پیچھے صف باندھ لی۔ پس انہوں نے بلند آواز سے قراءت کی اور حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بھی ام القرآن (سورۂ فاتحہ) پڑھنے لگے۔ پس جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے آپ کو سورۂ فاتحہ پڑھتے سنا ہے حالانکہ ابو نعیم بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی جن میں قراءت بالجہر کی جاتی ہے تو آپ ﷺ پر قراءت ملتبس ہو گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے اور ہماری طرف رخ زیبا متوجہ کیا تو فرمایا: کیا تم قراءت کرتے ہو جب میں قراءت بالجہر کرتا ہوں۔ تو ہم میں سے بعض نے عرض کی: بلاشبہ ہم اسی طرح کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو اسی وجہ سے میں کہہ رہا تھا: کیا ہوا مجھے قرآن مجھ سے چھینا جا رہا ہے۔ پس تم قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھو جبکہ میں قراءت بالجہر کرتا ہوں سوائے ام القرآن کے۔

حضرات ابن جابر، سعید بن عبد العزیز اور عبد اللہ بن العلاء نے مکحول کے واسطہ سے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے ربیع بن سلیمان کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مکحول کہا کرتے تھے کہ تم مغرب، عشاء اور صبح کی نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھو۔ مکحول نے کہا: تو اسے ان نمازوں میں بھی سراً پڑھ جن میں امام قراءت بالجہر کرتا ہے جبکہ وہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور سکتہ کرے۔ اگر وہ سکتہ نہ کرے تو پھر اس سے پہلے یا اس کے بعد پڑھ لے اور کسی حال میں بھی اسے ترک نہ کر۔

بَاب مَنْ كَرِهَ الْقِرَاءَةَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ

اس کا بیان کہ امام قراءت بالجہر کر رہا ہو تو سورۂ فاتحہ پڑھنا مکروہ ہے

703۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنْ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقِرَاءَةِ مِنْ الصَّلَوَاتِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى حَدِيثَ ابْنِ أُكَيْمَةَ هَذَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَلَى مَعْنَى مَالِكٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ ابْنَ أُكَيْمَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةً نَظُنُّ أَنَّهَا

1۔ ایک نسخہ میں علی حال ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الصُّبْحُ بِمَعْنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ مَعْمَرٌ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَانْتَهَى النَّاسُ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ مِنْ بَيْنِهِمْ قَالَ سُفْيَانُ وَتَكَلَّمَ الزُّهْرِيُّ بِكَلِمَةٍ لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ مَعْمَرٌ إِنَّهُ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَانْتَهَى حَدِيثُهُ إِلَى قَوْلِهِ مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فِيهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُونَ بِذَلِكَ فَلَمْ يَكُونُوا يَقْرَءُونَ مَعَهُ فِيمَا جَهَرَ بِهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ قَوْلُهُ فَانْتَهَى النَّاسُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ نے قراءت بالجہر کی تھی تو فرمایا: کیا ابھی تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قراءت کی ہے؟ تو ایک آدمی نے عرض کی: ہاں، یارسول اللہ! ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسی سبب سے میں کہہ رہا تھا کہ کیا ہے مجھے قرآن کریم پڑھنے میں مداخلت کی جارہی ہے؟ راوی نے کہا: پس لوگ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان نمازوں میں قراءت کرنے سے رک گئے جن میں آپ ﷺ قراءت بالجہر کرتے تھے جب سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن اکیمہ کی یہ حدیث معمر، یونس اور اسامہ بن زید نے حضرت مالک کی حدیث کی طرح بیان کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ہمارا خیال ہے کہ وہ صبح کی نماز تھی۔ آگے "مالی انازع القرآن" تک اسی طرح حدیث ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ معمر نے کہا کہ لوگ ان نمازوں میں قراءت سے باز آگئے جن میں رسول اللہ ﷺ قراءت بالجہر کرتے۔

ابن سرح نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ معمر نے زہری سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: پس لوگ باز آگئے۔ ان میں سے عبداللہ بن محمد الزہری نے کہا کہ سفیان نے بیان کیا کہ زہری نے ایسا کلمہ کہا ہے جسے میں نے نہیں سنا اور معمر نے کہا کہ انہوں نے کہا: پس لوگ باز آگئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے عبدالرحمن بن اسحاق نے زہری سے روایت کیا ہے کہ ان کی حدیث "مالی انازع القرآن" پر ختم ہوگئی۔

اوزاعی نے زہری سے یہ نقل کیا ہے کہ زہری نے کہا: پس مسلمانوں نے اس سے یہ نصیحت حاصل کی کہ وہ آپ کے ساتھ تو ان نمازوں میں قراءت نہ کرتے جن میں آپ قراءت بالجہر کرتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے محمد بن یحییٰ بن فارس سے یہ قول سنا ہے کہ ان کا قول فانتھی الناس۔ زہری کے کلام میں سے ہے۔

بَاب مَنْ رَأَى الْقِرَاءَةَ إِذَا لَمْ يَجْهَرِ الْإِمَامُ بِقِرَاءَتِهِ

جب امام قراءت بالجہر نہ کررہا ہو تو مقتدی کی قراءت کا بیان

704۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ الْمَعْنَى عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ خَلْفَهُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ قَالُوا رَجُلٌ قَالَ قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْوَلِيدُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَلَيْسَ قَوْلُ سَعِيدٍ أَنْصِتْ لِلْقُرْآنِ قَالَ ذَاكَ إِذَا جَهَرَ بِهِ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ كَأَنَّهُ كَرِهَهُ قَالَ لَوْ كَرِهَهُ نَهَى عَنْهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ ایک آدمی آیا اور اس نے آپ کے پیچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھی تو جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے کس نے قراءت کی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ایک آدمی نے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے پہچان لیا ہے کہ تم میں سے کسی نے مجھ سے قرآن چھین لیا ہے۔ ابوالولید نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ شعبہ نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت قتادہ سے پوچھا: کیا سعید کا یہ قول نہیں ہے: "انصت للقرآن" (قرآن پڑھنے کے وقت خاموش رہو)؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ تب ہے جب قراءت بالجہر ہو۔ ابن کثیر نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت قتادہ سے کہا: گویا آپ نے اسے (قراءت خلف الامام کو) ناپسند فرمایا۔ تو انہوں نے کہا: اگر آپ اسے ناپسند کرتے تو اس سے منع فرما دیتے۔

705۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَلَمَّا انْفَتَلَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں ظہر کی نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے کسی نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھی ہے۔ تو ایک آدمی نے عرض کی: میں نے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جان لیا تھا کہ تم میں سے کسی نے مجھ سے قراءت کو چھینا ہے۔

بَاب مَا يُجْزِئُ الْأُمِّيَّ وَالْأَعْجَمِيَّ مِنَ الْقِرَاءَةِ

اس کا بیان کہ امی اور عجمی کو جو قراءت کافی ہوتی ہے

706۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْأَعْجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور ہم قرآن پڑھ رہے تھے اور ہم میں اعرابی اور عجمی بھی تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو پس یہ سب اچھے اور حسین ہیں۔ عنقریب ایسی اقوام آئیں گی جو اسے اس طرح سیدھا اور صحیح کریں گے جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے (یعنی وہ تجوید میں مبالغہ کرینگے) وہ اس کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قراءت کا اجر دنیا میں حاصل کرنے کے لیے جلدی کریں گے اور (آخرت میں ثواب لینے کے لیے) صبر نہیں کریں گے۔

707۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ وَفَاءِ بْنِ شُرَيْحٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمًا وَنَحْنُ نَقْتَرِئُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلهِ كِتَابُ اللهِ وَاحِدٌ وَفِيكُمُ الْأَحْمَرُ وَفِيكُمُ الْأَبْيَضُ وَفِيكُمُ الْأَسْوَدُ اقْرَءُوهُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَهُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَوَّمُ السَّهْمُ يُتَعَجَّلُ أَجْرُهُ وَلَا يُتَأَجَّلُهُ

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلى الله عليه وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قراءت کر رہے تھے۔ تو آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: الحمد للہ! کتاب اللہ ایک ہے اور تم میں کچھ سرخ ہیں اور کچھ سفید ہیں اور کچھ سیاہ ہیں۔ تم اسے پڑھو اس سے قبل کہ کچھ اقوام اسے پڑھیں۔ وہ اسے اس طرح صحیح اور درست کریں گے جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے اس کا اجر دنیا میں طلب کیا جائے گا اور آخرت تک اسے مؤخر نہیں کیا جائے گا۔

708۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي مِنْهُ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا لِلهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي فَلَمَّا قَامَ قَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَمَّا هَذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَهُ مِنَ الْخَيْرِ

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلى الله عليه وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کی: میں قرآن کریم میں سے کچھ بھی پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا آپ مجھے ایسی تعلیم دیجیے جو اس کی طرف سے مجھے کافی ہو جائے تو آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: کہو "سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و لا حول ولا قوۃ الا باللہ"۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلى الله عليه وسلم یہ سب تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے میرے لئے کیا ہے؟ تو آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: کہو "اللّٰهم ارحمنی وعافنی واهدنی وارزقنی" (اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، مجھے معاف فرما دے، مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما) پس جب وہ کھڑا ہوا تو اس نے (اظہار مسرت کرتے ہوئے) اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا: اسی طرح ہے۔ تو رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اسی طرح ہے (یعنی اسے یاد رکھنا) تحقیق اس نے اپنا ہاتھ خیر و برکت سے بھر لیا ہے۔

709۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي التَّطَوُّعَ نَدْعُو قِيَامًا وَقُعُودًا وَنُسَبِّحُ رُكُوعًا وَسُجُودًا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرِ التَّطَوُّعَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِمَامًا أَوْ خَلْفَ إِمَامٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ قَدْرَ ق وَالذَّارِيَاتِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم نفل نماز پڑھتے تھے اور قیام و قعود اور رکوع و سجود میں دعا مانگتے تھے۔ حماد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے حمید سے اسی طرح روایت بیان کی ہے اور انہوں نے نفل کا ذکر نہیں کیا۔ حسن ظہر اور عصر کی نماز میں امام ہونے کی صورت میں اور امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے اور سورۂ ''ق'' اور ''ذاریات'' کی مقدار تسبیح و تکبیر اور تہلیل کرتے تھے۔

بَاب تَمَامِ التَّكْبِيرِ (دوران نماز تکبیر کہنے کے مقامات کا بیان)

710- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي وَقَالَ لَقَدْ صَلَّى هَذَا قَبْلُ أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا هَذَا قَبْلُ صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ

حضرت مطرف نے روایت بیان کی ہے کہ میں نے اور عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پس جب وہ سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتوں کو مکمل کر کے اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ سو جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا: تحقیق انہوں نے یہ نماز، یا کہا: تحقیق انہوں نے ہمیں یہ نماز حضور نبی کریم ﷺ کی نماز کی طرح پڑھائی۔

711- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي وَبَقِيَّةُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي اثْنَتَيْنِ فَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ لَصَلَاتَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْكَلَامُ الْأَخِيرُ يَجْعَلُهُ مَالِكٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَغَيْرُهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَوَافَقَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ شُعَيْبَ بْنَ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن اور ابوسلمہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہر فرض نماز اور دوسری نماز میں تکبیر کہا کرتے تھے۔ پس جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے، جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے پھر یعنی رکوع سے اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور پھر سجدہ کرنے سے پہلی ربنا لک الحمد کہتے پھر کہتے۔ اللہ اکبر جبکہ سجدہ کرنے کے لیے جھکتے تھے اور پھر جب اپنا سر سجدے سے اٹھاتے تھے تو تکبیر کہتے پھر دوسرا سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے پھر سجدے سے اپنا سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے پھر اس وقت تکبیر کہتے جب دو رکعتوں کے بعد قعدہ سے اٹھتے۔ پس وہ اسی طرح ہر رکعت میں کرتے تھے یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ پھر منہ پھیرنے کے بعد کہا کرتے تھے: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں تم سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی نماز کی مشابہت سے قریب ہوں۔ بلاشبہ آپ ﷺ کی نماز اسی طرح تھی یہاں تک کہ آپ نے دنیا کو داغ مفارقت دیا۔ ابوداود نے کہا ہے کہ یہ آخری کلام ہے جسے مالک اور زبیدی وغیرہما نے زہری سے اور انہوں نے علی بن حسین سے روایت کیا ہے اور عبدالاعلیٰ نے معمر سے اور شعیب بن ابی حمزہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے زہری سے نقل کر کے اس کی موافقت کی ہے۔

712۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ الشَّامِيِّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ لَا يُتِمُّ التَّكْبِيرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ مَعْنَاهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ لَمْ يُكَبِّرْ وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يُكَبِّرْ

حضرت ابن عبدالرحمن بن ابزی نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ مکمل تکبیر نہیں کہتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ جب آپ ﷺ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو تکبیر نہ کہتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تب بھی تکبیر نہ کہتے۔

بَاب كَيْفَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ

(سجدہ کے وقت) ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو (زمین پر) رکھنے کی کیفیت کا بیان

713۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيثَ الصَّلَاةِ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَقَعَتَا رُكْبَتَاهُ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ كَفَّاهُ قَالَ هَمَّامٌ وَحَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا وَفِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا وَأَكْبَرُ عِلْمِي أَنَّهُ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ وَإِذَا نَهَضَ نَهَضَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى فَخِذِهِ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے سجدہ کیا تو اپنے ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنوں کو زمین پر رکھا اور جب سجدہ سے اٹھے تو اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔

حضرت عبدالجبار بن وائل نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے اور نماز کی حدیث ذکر کی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جب سجدہ کیا تو آپ کے دونوں گھٹنے زمین پر آپ کے ہاتھوں سے پہلے لگے۔ ہمام نے بیان کیا ہے کہ شقیق نے کہا: عاصم بن کلیب نے اپنے باپ کی وساطت سے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے اور دو میں سے ایک کی حدیث میں ہے اور میرا ظن غالب یہ ہے کہ وہ محمد بن جحادہ کی حدیث میں ہے اور جب آپ ﷺ اٹھے تو اپنے گھٹنوں پر اٹھے اور اپنی رانوں پر سہارا لیا۔

714۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اونٹ کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اسے اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھنے چاہئیں۔

715۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنی نماز میں یہ قصد کرتا ہے کہ وہ اونٹ کے بیٹھنے کی طرح بیٹھے؟

بَابُ النُّهُوضِ فِي الْفَرْدِ (پہلی اور تیسری رکعت سے اٹھنے کا بیان)

716۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِلَى مَسْجِدِنَا فَقَالَ وَاللهِ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ وَلَكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي قَالَ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَيْفَ صَلَّى قَالَ مِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا هَذَا يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ إِمَامَهُمْ وَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى قَعَدَ ثُمَّ قَامَ

حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ابوسلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے اور کہا: میں تمہیں نماز پڑھاؤں گا اور میں نماز کا ارادہ نہیں رکھتا بلکہ یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ تمہیں دکھاؤں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

ایوب کہتے ہیں کہ میں نے ابوقلابہ سے پوچھا پھر انہوں نے کیسے نماز پڑھی؟ تو انہوں نے فرمایا: ہمارے اس شیخ کی طرح یعنی عمرو بن سلمہ جوان کے امام تھے اور یہ بھی ذکر کیا کہ جب آپ ﷺ اپنا سر پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے اٹھاتے تو بیٹھتے اور پھر کھڑے ہوتے۔

717۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِلَى مَسْجِدِنَا فَقَالَ وَاللهِ إِنِّي لَأُصَلِّي وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ وَلَكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي قَالَ فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ

حضرت ابوقلابہ نے بیان کیا ہے کہ ابوسلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے اور فرمایا: قسم بخدا! میں نماز پڑھاؤں گا اور میں نماز کا قصد نہیں کرتا، البتہ میں یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ میں تمہیں یہ دکھاؤں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیسے نماز پڑھتے دیکھا ہے؟ فرمایا: پس آپ ﷺ پہلی رکعت میں بیٹھے جبکہ آپ نے دوسرے سجدہ سے اپنا سر اٹھایا۔

718۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ إِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا

حضرت ابوقلابہ نے مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جب آپ ﷺ اپنی نماز کی پہلی یا تیسری رکعت میں ہوتے تو آپ ﷺ نہ اٹھتے یہاں تک کہ آپ سیدھے بیٹھ جاتے۔

بَابُ الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ (دو سجدوں کے درمیان اقعاء کرنے کا بیان)

719۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُودِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ قَالَ قُلْنَا إِنَّا لَنَرَاهُ جُفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ ﷺ

حضرت ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت طاؤس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سجدوں کے دوران پاؤں پر بیٹھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے کہا: بیشک ہم تو اسے ایک آدمی پر جفا اور زیادتی گمان کرتے ہیں۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تیرے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

(اس کا بیان کہ آدمی رکوع سے اپنا سر اٹھائے تو کیا کہے)

720۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ فِيهِ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ سُفْيَانُ لَقِيْنَا الشَّيْخَ عُبَيْدًا أَبَا الْحَسَنِ بَعْدُ[1] فَلَمْ يَقُلْ فِيهِ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِصْمَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ

حضرت عبید بن حسن نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو کہتے: "سمع اللہ لمن حمدہ، اللھم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ماشئت من شیء بعد"۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سفیان ثوری اور شعبہ بن حجاج نے عبید اللہ بن الحسن سے یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں "بعد الرکوع" کے الفاظ نہیں ہیں۔ سفیان نے کہا ہے کہ ہم اس کے بعد شیخ عبید اللہ بن الحسن سے ملے تو انہوں نے بھی اس میں "بعد الرکوع" کے الفاظ بیان نہیں کیے۔ ابوداؤد نے کہا ہے اور اس حدیث کو شعبہ نے ابوعصمہ سے اور انہوں نے اعمش سے اور انہوں نے عبید سے روایت کیا ہے اور اس میں "بعد الرکوع" کے الفاظ کہے ہیں۔

721۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ح وحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ

1۔ ایک نسخہ میں بَعْدُ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُولُ حِينَ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ قَالَ مُؤَمَّلٌ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ زَادَ مَحْمُودٌ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ بِشْرٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ لَمْ يَقُلْ مَحْمُودٌ اللَّهُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے: "سمع اللہ لمن حمدہ، اللّٰھم ربنالك الحمد ملء السماء" مؤمل (بن فضل) نے اس طرح کہا ہے: "ملء السموت وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد، اهل الثناء والمجد، احق ماقال العبد، وکلنا لك عبد، لامانع لما اعطیت" اور محمود نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے "ولامعطی لما منعت" پھر ان پر دونوں متفق ہیں "ولاینفع ذاالجد منك الجد" بشر نے کہا ہے: "ربنالك الحمد" محمود نے "اللّٰھم" کے الفاظ نہیں کہے بلکہ یہ کہا ہے: "ربناولك الحمد"۔

722۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام کہے: "سمع اللہ لمن حمدہ" تو تم کہو "ربنالك الحمد" کیونکہ جس کا یہ قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے گئے۔

723۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ لَا يَقُولُ الْقَوْمُ خَلْفَ الْإِمَامِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَكِنْ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

حضرت مطرف نے حضرت عامر سے یہ بیان کیا ہے کہ کوئی قوم امام کے پیچھے "سمع اللہ لمن حمدہ" نہ کہے بلکہ کہے "ربنالك الحمد"۔

بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ (دو سجدوں کے درمیان دعا کا بیان)

724۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دعا کرتے تھے "اللّٰھم اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی"۔ (اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت (پر استقامت) عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب رَفْعِ النِّسَاءِ إِذَا كُنَّ مَعَ الرِّجَالِ رُؤُسَهُنَّ مِنَ السَّجْدَةِ

عورتیں جب مردوں کے ساتھ ہوں تو ان کے سجدہ سے سر اٹھانے کا بیان

725۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ مَوْلًى لِأَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَنْ كَانَ مِنْكُنَّ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا تَرْفَعْ رَأْسَهَا حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ رُؤُسَهُمْ كَرَاهَةَ أَنْ يَرَيْنَ مِنْ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتی ہے تو وہ (سجدے سے) اپنا سر نہ اٹھائے یہاں تک کہ مرد اپنے سر اٹھالیں۔ اس لئے کہ یہ ناپسندیدہ اور مکروہ ہے کہ وہ عورتیں مردوں کی شرمگاہوں کو دیکھیں۔

بَاب طُولِ الْقِيَامِ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

رکوع سے اٹھنے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی مقدار کا بیان

726۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ سُجُودُهُ وَرُكُوعُهُ وَقُعُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

حضرت ابن ابی لیلیٰ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سجود، رکوع اور دو سجدوں کے درمیان جلسہ کی مقدار تقریباً برابر ہوتی۔

727۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ رَجُلٍ أَوْجَزَ صَلَاةً مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي تَمَامٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَسْجُدُ وَكَانَ يَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر نماز کسی آدمی کے پیچھے نہیں پڑھی درآنحالیکہ وہ (اقوال وافعال) میں مکمل ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے کہ آپ بھول گئے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور دو سجدوں کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھتے کہ ہم یہ کہتے کہ آپ بھول گئے ہیں۔

728۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي الْآخَرِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ مُحَمَّدًا صلى الله عليه وسلم وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ كَرَكْعَتِهِ وَسَجْدَتِهِ وَاعْتِدَالَهُ فِي الرَّكْعَةِ كَسَجْدَتِهِ وَجِلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَسَجْدَتَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مُسَدَّدٌ فَرَكْعَتُهُ وَاعْتِدَالُهُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَسَجْدَتُهُ فَجِلْسَتُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتُهُ فَجِلْسَتُهُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد ﷺ کو غور سے دیکھا۔ ابو کامل نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حالت نماز میں غور سے دیکھا تو میں نے آپ کے قیام کو آپ کے رکوع و سجود کی مانند اور رکوع میں آپ کے اعتدال و اطمینان کو آپ کے سجدہ کی مانند اور سجدوں کے درمیان آپ کے جلسہ کو اور آپ کے دوسرے سجدہ اور سلام پھیرنے اور لوگوں کی طرف منہ کرنے کے درمیان بیٹھنے کو تقریباً برابر پایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مسدد نے کہا: آپ کے رکوع اور دو رکعتوں کے درمیان آپ کے اعتدال، آپ کے سجدہ اور دو سجدوں کے درمیان آپ کے جلسہ کو اور دوسرے سجدہ اور سلام پھیرنے اور لوگوں کی طرف منہ کرنے کے درمیان بیٹھنا تقریباً سب برابر اور مساوی تھا۔

بَاب صَلَاةِ مَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

اس کی نماز کا بیان جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرے

729۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُجْزِئُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتَّى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

حضرت ابومسعود البدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "آدمی کی نماز جائز نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود میں سیدھا کرے"۔

730۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا فَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَإِذَا فَعَلْتَ هَذَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هَذَا شَيْئًا فَإِنَّمَا انْتَقَصْتَهُ مِنْ صَلَاتِكَ وَقَالَ فِيهِ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَا تَتِمُّ صَلَاةٌ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَتَوَضَّأَ فَيَضَعَ الْوُضُوءَ يَعْنِي مَوَاضِعَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ اللهَ جَلَّ وَعَزَّ وَيُثْنِي عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ بِمَا تَيَسَّرَ[1] مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيُكَبِّرُ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْمَدَهُ ثُمَّ يَقْرَأَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا أَذِنَ لَهُ فِيهِ وَتَيَسَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ ثُمَّ يُكَبِّرَ فَيَسْجُدَ فَيُمَكِّنَ وَجْهَهُ قَالَ هَمَّامٌ وَرُبَّمَا قَالَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يُكَبِّرَ فَيَسْتَوِيَ قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدِهِ وَيُقِيمَ صُلْبَهُ فَوَصَفَ الصَّلَاةَ هَكَذَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتَّى تَفْرُغَ[2] لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يَفْعَلَ ذَلِكَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ إِذَا قُمْتَ فَتَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَبِمَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَقْرَأَ وَإِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ وَقَالَ إِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِسُجُودِكَ فَإِذَا رَفَعْتَ فَاقْعُدْ عَلَى فَخِذِكَ الْيُسْرَى حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ إِذَا أَنْتَ قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَكَبِّرِ اللهَ تَعَالَى ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ عَلَيْكَ مِنَ الْقُرْآنِ وَقَالَ فِيهِ فَإِذَا جَلَسْتَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ فَاطْمَئِنَّ وَافْتَرِشْ فَخِذَكَ الْيُسْرَى ثُمَّ تَشَهَّدْ ثُمَّ إِذَا قُمْتَ فَمِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِكَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَصَّ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِمْ ثُمَّ كَبِّرْ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ بِهِ وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ وَقَالَ فِيهِ وَإِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلَاتِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور ایک اور آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر آیا اور حضور نبی کریم ﷺ کو سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے اس پر سلام کا جواب لوٹایا اور فرمایا: تو لوٹ جا

1۔ایک نسخہ میں تیسّر کے بجائے شائی ہے۔ 2۔ایک نسخہ میں حتّی تفرغ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ پس وہ آدمی لوٹ کر گیا اور اس نے اسی طرح نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''وعلیک السلام'' پھر ارشاد فرمایا: لوٹ جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آپ نے تین بار اسی طرح کیا۔ تو اس آدمی نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کیساتھ بھیجا! میں اس کے سوا اسے اچھا اور بہترین نہیں کر سکتا، آپ مجھے طریقہ نماز سکھائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر تو قراءت کر جو قرآن کریم میں سے تجھے آسان لگے پھر رکوع کر یہاں تک کہ تو پورے اطمینان سے رکوع کر لے پھر رکوع سے اٹھ یہاں تک کہ تو سیدھا کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر یہاں تک کہ تو اطمینان سے سجدہ کر لے پھر جلسہ کر یہاں تک کہ تو اطمینان سے جلسہ کر لے پھر تو اپنی مکمل نماز اسی طرح ادا کر۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ قعنبی نے بیان کیا ہے کہ سعید بن ابی سعید المقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے اس کے آخر میں فرمایا: جب تو نے ایسا کر لیا تحقیق تیری نماز مکمل ہو گئی اور جو کچھ تو نے اس میں کمی کی بلاشبہ تو نے وہ اپنی نماز سے کم کیا اور اس میں یہ بھی کہا ہے کہ جب تو نماز کا ارادہ کرے تو خوب اچھے طریقے سے وضو کر۔ علی بن یحییٰ بن خلاد نے اپنے چچا سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا اور اس میں کہا: تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ لوگوں میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ وضو کرے اور وضو کو اپنی جگہوں میں رکھے یعنی وضو کے تمام اعضاء کو پانی کے ساتھ اچھے طریقے سے دھوئے اور ہر اعتبار سے کامل وضو کرے۔ پھر تکبیر کہے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرے اور قرآن میں سے جو چاہے پڑھے پھر کہے: اللہ اکبر، پھر رکوع کرے یہاں تک کہ اس کے جوڑ اپنی اپنی جگہ مطمئن ہو جائیں۔ پھر کہے سمع اللہ لمن حمدہ یہاں تک کہ وہ سیدھا کھڑا ہو جائے پھر کہے: اللہ اکبر پھر وہ سجدہ کرے یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں پھر کہے: اللہ اکبر اور اپنا سر اٹھائے یہاں تک کہ سیدھا بیٹھ جائے پھر کہے اللہ اکبر پھر وہ سجدہ کرے یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں۔ پھر وہ اپنا سر اٹھائے اور تکبیر کہے۔ جب اس نے اس طرح کیا تو اس کی نماز مکمل ہو گئی۔ علی بن یحییٰ بن خلاد نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے چچا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تم میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ اس طرح وضو کرے جیسے اللہ نے حکم ارشاد فرمایا: پس وہ اپنے چہرے کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے اور اپنے سر کا اور پاؤں کا ٹخنوں تک مسح کرے پھر اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرے اور اس کی تعریف بیان کرے (یعنی تکبیر اور الحمد شریف پڑھے) پھر قرآن کریم میں سے جتنی اسے توفیق دی جائے اور جو اسے میسر ہو اس کی قراءت کرے۔ آگے حماد کی حدیث کی مثل بیان کیا۔ فرمایا: پھر وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے اور اپنا چہرہ اور ہمام نے بیان کیا ہے کہ بسا اوقات یہ کہا کہ وہ اپنی پیشانی زمین پر ٹکا کر رکھے یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور ڈھیلے پڑ جائیں پھر وہ تکبیر کہے اور اپنی مقعد کے بل سیدھا بیٹھ جائے اور اپنی پیٹھ کو سیدھا کر لے۔ پس انہوں نے نماز کی چاروں رکعتوں کے بارے میں اس طرح بیان کیا یہاں تک کہ وہ فارغ ہو گئے۔ تم میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس طرح (نماز ادا) کر لے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے یہی حدیث بیان کی اور کہا: جب تو نماز کا ارادہ کرلے تو قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور تو تکبیر کہہ پھر تو سورۂ فاتحہ پڑھ اور جو اللہ تعالیٰ چاہے وہ قراءت کر اور جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھے اور اپنی پیٹھ کو بچھا دے اور فرمایا: جب تو سجدہ کرے تو اپنے سجدہ کے لیے اپنی پیشانی خوب جما کر زمین پر رکھے اور جب اٹھے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جائے۔

علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ قصہ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تو اپنی نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر یہ بھی کہا: جب تو نماز کے درمیان میں بیٹھے تو پورے اطمینان کے ساتھ بیٹھ اور اپنی بائیں ران بچھا دے پھر تشہد پڑھ پھر جب تو کھڑا ہو تو اسی طرح کر۔ یہاں تک کہ تو اپنی نماز سے فارغ ہو جائے۔

یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع الزرقی نے اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا سے اور انہوں نے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث بیان فرمائی اور اس میں فرمایا: تو اس طرح وضو کر جیسے اللہ تعالیٰ نے تجھے حکم دیا ہے پھر اذان کہہ پھر نماز کے لیے اقامت کہہ پھر تکبیر کہہ اور اگر تجھے کچھ قرآن کریم یاد ہو تو اسے پڑھ ورنہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور تکبیر و تہلیل بیان کر۔ اس حدیث میں ہے کہ اگر تو نے ان میں سے کوئی شے کم کی تو تو نے اپنی نماز میں سے وہ کم کی ہے۔

731۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَكَمِ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ هَذَا لَفْظُ قُتَيْبَةَ

حضرت عبدالرحمن بن شبل نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کرتے وقت کوے کی طرح چونچ مارنے سے، درندے کی طرح بازو زمین پر بچھا لینے سے اور کسی آدمی کے مسجد میں کوئی جگہ اس طرح مخصوص کر لینے سے جیسا کہ اونٹ جگہ مختص کر لیتا ہے منع فرمایا (یعنی کوئی آدمی مسجد میں نماز کے لیے ایک جگہ مختص کرے اور اس سے آگے پیچھے نماز نہ پڑھے یہ ممنوع ہے۔) یہ قتیبہ کے الفاظ ہیں۔

732۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ أَتَيْنَا عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيَّ أَبَا مَسْعُودٍ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِينَا فِي الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ وَجَافَى بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَافَى بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَجَلَسَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ أَيْضًا ثُمَّ صَلَّى أَرْبَعَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رَكَعَاتٍ مِثْلَ هَذِهِ الرَّكْعَةِ فَصَلَّى صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي

حضرت سالم البراد نے بیان کیا ہے کہ ہم عقبہ بن عمرو انصاری ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں بتائیے۔ چنانچہ وہ ہمارے سامنے مسجد میں کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیاں ان سے نیچے رکھیں اور اپنی کہنیوں کو بدن سے دور رکھا۔ یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر قرار پذیر ہو گیا۔ پھر کہا: سمع اللہ لمن حمدہ اور کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر قرار پذیر ہو گیا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا اور اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھیں اور اپنی کہنیوں کو پہلوؤں سے ہٹا کر رکھا۔ یہاں تک کہ ہر شے اپنی جگہ پر قرار پکڑ گئی پھر انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور سیدھے بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر قرار پذیر ہو گیا اور پھر دوبارہ بھی اسی طرح کیا یعنی دوسرا سجدہ کیا۔ پھر انہوں نے اسی رکعت کی مثل چار رکعتیں پڑھیں اور انہوں نے اپنی نماز کو مکمل کیا۔ پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُتِمُّهَا صَاحِبُهَا تُتَمُّ مِنْ تَطَوُّعِهِ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کا بیان کہ فرض نماز کی تکمیل نفل سے کی جائے

733۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ خَافَ مِنْ زِيَادٍ أَوْ ابْنِ زِيَادٍ فَأَتَى الْمَدِينَةَ فَلَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَنَسَبَنِي فَانْتَسَبْتُ لَهُ فَقَالَ يَا فَتَى أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا قَالَ قُلْتُ بَلَى رَحِمَكَ اللهُ قَالَ يُونُسُ وَأَحْسَبُهُ ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ النَّاسُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَعْمَالِهِمُ الصَّلَاةُ قَالَ يَقُولُ رَبُّنَا جَلَّ وَعَزَّ لِمَلَائِكَتِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ انْظُرُوا فِي صَلَاةِ عَبْدِي أَتَمَّهَا أَمْ نَقَصَهَا فَإِنْ كَانَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً وَإِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ قَالَ أَتِمُّوا لِعَبْدِي فَرِيضَتَهُ مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى ذَاكُمْ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِيطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ ثُمَّ الزَّكَاةُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ

حضرت انس بن حکیم الضبی نے بیان کیا ہے کہ وہ زیاد یا ابن زیاد کے خوف سے مدینہ طیبہ آئے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور انہوں نے مجھ سے نسب پوچھا تو میں نے ان سے اپنا نسب بیان کیا۔ پھر انہوں نے فرمایا: اے نوجوان! کیا میں تجھے ایک حدیث نہ بیان کروں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں ضرور، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ یونس نے بیان کیا ہے کہ میرا گمان ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے ہی یہ حدیث ذکر کی ہے۔ فرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن اعمال میں سے نماز کے بارے میں سب سے پہلے لوگوں کا حساب لیا جائے گا۔ فرمایا: ہمارا رب عزوجل ملائکہ کو ارشاد فرمائے گا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حالانکہ وہ خود بہتر جانتا ہے میرے بندے کی نماز کے بارے میں دیکھو کیا اس نے اسے مکمل کیا ہے یا ناقص چھوڑ دیا ہے؟ پس اگر وہ نماز مکمل ہوگی تو اس کے لئے وہ مکمل لکھ دی جائے گی اور اگر اس نے نماز میں کچھ کمی کی ہوگی تو رب کریم فرمائے گا دیکھو کیا میرے بندے کی کوئی نفلی نماز ہے؟ اگر اس کے نوافل ہیں تو تم میرے بندے کی فرض نماز کو اس کے نوافل سے مکمل کردو پھر اسی طرز پر تمام اعمال کا حساب لیا جائیگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے کہ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے۔ اس میں فرمایا: پھر زکوٰۃ کا حساب بھی اسی طرح لیا جائے گا پھر اسی حساب سے تمام اعمال کا حساب لیا جائے گا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بَاب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ (رکوع وسجود کے ابواب کا بیان)

وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ (ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا بیان)

734۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَاسْمُهُ وَقْدَانُ (1) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَنَهَانِي عَنْ ذَلِكَ فَعُدْتُ فَقَالَ لَا تَصْنَعْ هَذَا فَإِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْ ذَلِكَ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ

حضرت مصعب بن سعد نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ کے پہلو میں نماز پڑھی اور میں نے اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھا تو انہوں نے اس سے مجھے منع فرمایا۔ میں نے دوبارہ اسی طرح کیا تو انہوں نے کہا: تو اس طرح نہ کر کیونکہ ہم اس طرح کرتے تھے تو ہمیں اس سے منع کر دیا گیا اور ہمیں اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا حکم دیا گیا۔

735۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بازو اپنی رانوں پر بچھا دے اور اپنے ہاتھوں کو ملا کر جوڑ لے۔ گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے علیحدہ علیحدہ ہونے کو دیکھ رہا ہوں (یہی حدیث تطبیق ہے پہلے پہلے یہی حکم تھا مگر بعد میں یہ حکم منسوخ کر دیا گیا اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا حکم دیا گیا۔)

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ (رکوع وسجود کی تسبیحات کا بیان)

736۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى أَوْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمَعْنَاهُ زَادَ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا وَإِذَا سَجَدَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ الزِّيَادَةُ نَخَافُ أَنْ لَا تَكُونَ مَحْفُوظَةً قَالَ أَبُو دَاوُد انْفَرَدَ

1۔ ایک نسخہ میں قال ابوداؤد واسمہ وقدان کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَهْلُ مِصْرَ بِإِسْنَادِ هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ حَدِيثِ الرَّبِيعِ وَحَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ [1]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے اپنے رکوع میں رکھ لو اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے سجود میں رکھ لو۔ ایوب بن موسیٰ یا موسیٰ بن ایوب نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے اور اس نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ذکر کیا ہے: پس رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تو کہتے: سبحان ربی العظیم وبحمدہ آپ یہ تین مرتبہ کہتے اور جب سجدہ کرتے تو تین بار یہ کہتے: سبحان ربی الاعلی وبحمدہ۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس زیادتی کے بارے میں مجھے یہ خوف ہے کہ یہ محفوظ نہ ہو۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اہل مصر ان دونوں حدیثوں کو بیان کرنے میں منفرد ہیں یعنی حدیث ربیع اور حدیث احمد بن یونس۔

737۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ أَدْعُو فِي الصَّلَاةِ إِذَا مَرَرْتُ بِآيَةِ تَخَوُّفٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُسْتَوْرِدٍ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَأَلَ وَلَا بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَتَعَوَّذَ

حضرت شعبہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے سلیمان سے کہا: میں نماز کے دوران دعا مانگتا ہوں جب میں کوئی خوفزدہ کرنے والی آیت پڑھوں؟ تو انہوں نے سعد بن عبیدہ عن مستورد عن صلہ بن زفر کی سند سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ اپنے رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور اپنے سجود میں "سبحان ربی الاعلی" کہتے تھے اور جب کوئی آیت رحمت پڑھتے تو وہاں توقف فرماتے اور رب کریم کی بارگاہ میں اس کی التجا کرتے اور جب کسی آیت عذاب سے گزرہوتا تو آپ ﷺ توقف فرماتے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی پناہ مانگتے۔

738۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے رکوع وسجود میں یہ کہا کرتے تھے: "سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح"۔

739۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَقَامَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِقَدْرِ قِيَامِهِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ فِي سُجُودِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِآلِ

1۔ قالو ابو داؤد انفرد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عِمْرَانَ ثُمَّ قَرَأَ سُورَةً سُورَةً

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں ایک رات نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوا۔ پس آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور سورہ بقرہ پڑھی تو آپ ﷺ جب بھی آیت رحمت پڑھتے تو ٹھہرتے اور رب کریم سے اس کا سوال کرتے اور جب آیت عذاب سے گزرتے تو ٹھہرتے اور اس سے پناہ طلب کرتے۔ راوی نے بیان کیا ہے: پھر آپ ﷺ نے اپنے قیام کی مقدار رکوع کیا اور اپنے رکوع میں یہ کہتے: ''سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ''۔ پھر آپ نے اپنے قیام کی مقدار سجدہ کیا پھر آپ ﷺ نے اسی طرح اپنے سجدے میں کہا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے سورہ آل عمران پڑھی۔ پھر آپ نے ایک ایک سورت کر کے پڑھی۔

740۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ يَقُولُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ[1] فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقَرَأَ فِيهِنَّ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوِ الْأَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کے وقت نماز پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ نے تین بار کہا: اللہ اکبر کہہ کر کہا: ذوالملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ'' پھر آپ نے نماز شروع کی اور سورۃ البقرہ پڑھی پھر آپ نے رکوع کیا اور آپ کا رکوع تقریباً آپ کے قیام کے برابر تھا اور اپنے رکوع میں کہا ''سبحان ربی العظیم، سبحان ربی العظیم''، پھر آپ ﷺ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور آپ کا یہ قیام تقریباً آپ کے پہلے قیام کے برابر تھا اور آپ نے کہا ''لربی الحمد'' پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کا سجود بھی تقریباً آپ کے قیام کے برابر تھا اور آپ اپنے سجود میں یہ کہتے رہے: ''سبحان ربی الاعلیٰ'' پھر آپ نے اپنا سر سجود سے اٹھایا اور آپ نے اپنے دونوں سجدوں کے درمیان اپنے سجود کی طرح قعدہ کیا اور یہ کہا: ''رب اغفرلی''۔ آپ ﷺ نے چار رکعتیں پڑھیں اور ان میں سورۃ البقرہ، آل عمران، النساء، المائدہ یا الانعام پڑھیں۔ اس میں حضرت شعبہ کو شک ہے۔

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ (رکوع وسجود میں دعا کا بیان)

741۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

1۔ ایک نسخہ میں ثُمَّ يَسْجُدُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: بندہ اپنے رب عز وجل کے زیادہ قریب ہوتا ہے جب وہ حالت سجدہ میں ہو۔ پس تم اس حالت میں کثرت سے دعا مانگو۔

فائدہ: چونکہ حالت سجدہ غایت تذلل اور انتہائی عجز کی حالت ہے، اس میں اپنے بندہ ہونے اور رب العالمین کو اپنا رب تسلیم کرنے کا صریح اعتراف ہے، لہٰذا اس اعتبار سے بندہ رب کریم کی رحمت اور اس کے فضل کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ چنانچہ اس حالت میں جو التجا اور دعا رب کریم کی بارگاہ میں کی جائے گی اس کے بارے میں ظن غالب یہی ہے کہ وہ مقبول اور مستجاب ہوگی۔ اسی لیے اس حالت میں کثرت سے دعا مانگنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

742۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَشَفَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا الرَّبَّ فِيهِ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے پردہ اٹھایا اور لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے تھے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! مبشرات نبوت میں سے سوائے اچھے خوابوں کے کوئی شے باقی نہیں رہی جو ایک مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں اور مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں رکوع یا سجود کرتے ہوئے قراءت کروں۔ پس رکوع میں تو تم رب کریم کی عظمت بیان کرو اور سجود میں اخلاص اور کوشش کے ساتھ مانگو۔ پس وہ اس لائق ہے کہ تمہارے لئے قبول کی جائے گی۔

743۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام اپنے رکوع وسجود میں کثرت سے یہ کہا کرتے تھے: "سبحانك اللّٰهم ربنا وبحمدك اللّٰهم اغفرلی" آپ قرآن کریم کا یہی معنی بیان کرتے تھے (یعنی آپ علیہ السلام اس طرح اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرتے تھے فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا۔)

744۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ زَادَ ابْنُ السَّرْحِ عَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام اپنے سجود میں اس طرح دعا کرتے تھے: "اللّٰهم اغفرلی ذنبی کله دقه وجله واوله وآخره" ابن سرح نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: "علانيته وسره" (اے اللہ! میرے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سارے گناہ معاف فرما دے چھوٹے اور بڑے، اگلے اور پچھلے، اعلانیہ اور پوشیدہ)

745۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَمَسْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ایک رات حضور نبی کریم ﷺ کو مفقود پایا تو میں نے مسجد میں آپ کو تلاش کیا جبکہ آپ ﷺ سجدہ کر رہے تھے اور آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ یہ کہہ رہے تھے: "اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بمعافاتك من عقوبتك اعوذبك منك لا احصی ثناء عليك انت كما اثنيت علی نفسك" (اے اللہ! میں تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضگی سے، تیرے عفو و کرم کی پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تجھ سے، میں تیری تعریف کا حق ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، تو ایسے ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے)۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں دعا کا بیان)

746۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ

حضرت عروہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں یہ دعا کرتے تھے: "اللّٰهم انی اعوذ بك من عذاب القبر واعوذبك من فتنة المسيح الدجال واعوذبك من فتنة المحيا والممات اللّٰهم انی اعوذبك من المأثم والمغرم"۔ (اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، زندگی اور موت کی آزمائش سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں) تو کسی کہنے والے نے آپ سے عرض کی: آپ قرض سے اتنی زیادہ کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ آدمی جب قرض لیتا ہے تو طرح طرح کی باتیں کرتا ہے اور پھر جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو پھر اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

747۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ تَطَوُّعٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ وَيْلٌ لِأَهْلِ النَّارِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پہلو میں نفل نماز پڑھی تو میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اعوذ باللہ من النار، ویل لاھل النار'' میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں آتش جہنم سے اور اہل جہنم کے لیے ہلاکت (اور بربادی) ہے۔

748۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ تو ایک اعرابی نے نماز میں یہ کہا: ''اے اللہ! مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر''۔ تو جب حضور نبی رحمت ﷺ نے سلام پھیرا تو اعرابی کو فرمایا: تو نے اسے تنگ کر دیا جسے اللہ تعالیٰ نے وسیع بنایا ہے۔ آپ کی مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

749۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى قَالَ أَبُو دَاوُد خُولِفَ وَكِيعٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَاهُ أَبُو وَكِيعٍ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھتے تھے تو آپ کہتے: ''سبحان ربی الاعلی'' ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث میں وکیع سے اختلاف کیا گیا ہے۔ اسے ابووکیع اور شعبہ نے ابو اسحاق سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کیا ہے۔

750۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَوْقَ بَيْتِهِ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى قَالَ سُبْحَانَكَ فَبَلَى فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَحْمَدُ يُعْجِبُنِي فِي الْفَرِيضَةِ أَنْ يَدْعُوَ بِمَا فِي الْقُرْآنِ

حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی ان کے گھر کے اوپر نماز پڑھ رہا تھا۔ جب اس نے یہ آیت پڑھی أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى تو اس نے کہا: ''سبحانک'' تیری ذات پاک ہے پھر رونے لگا۔ تو لوگوں نے اس کے بارے اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا: میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ امام احمد نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ نمازی فرض نماز میں وہ دعائیں مانگے جو قرآن کریم میں ہیں۔

بَابُ مِقْدَارِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ (رکوع و سجود کی مقدار کا بیان)

751۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنِ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي صَلَاتِهِ فَكَانَ يَتَمَكَّنُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت سعدی نے اپنے باپ یا اپنے چچا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی رحمت علیہ کو نماز کی حالت میں غور سے دیکھا۔ آپ علیہ اپنے رکوع اور سجود میں (اطمینان سے) تین بار "سبحان اللہ وبحمدہ" کہنے کی مقدار ٹھہرے رہتے تھے۔

752۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الْأَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا وَذَلِكَ أَدْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مُرْسَلٌ عَوْنٌ لَمْ يُدْرِكْ عَبْدَ اللهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین بار کہے: "سبحان ربی العظیم" اور یہ اس کی کم سے کم مقدار ہے اور جب سجدہ کرے تو تین بار کہے: سبحان ربی الاعلی اور یہ اس کی کم سے کم مقدار ہے۔ ابو داؤد نے کہا: یہ حدیث مرسل ہے (اس کی سند میں) عون نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

753۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ سَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَانْتَهَى إِلَى آخِرِهَا أَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ بَلَى وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَمَنْ قَرَأَ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَانْتَهَى إِلَى أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى فَلْيَقُلْ بَلَى وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ فَلْيَقُلْ آمَنَّا بِاللهِ قَالَ إِسْمَعِيلُ ذَهَبْتُ أُعِيدُ عَلَى الرَّجُلِ الْأَعْرَابِيِّ وَأَنْظُرُ لَعَلَّهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَتَظُنُّ أَنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ لَقَدْ حَجَجْتُ سِتِّينَ حَجَّةً مَا مِنْهَا حَجَّةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُ الْبَعِيرَ الَّذِي حَجَجْتُ عَلَيْهِ

اسماعیل بن امیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک اعرابی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو پڑھے وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ آخر سورۃ تک أَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ تو اسے یہ کہنا چاہیے "وانا علی ذلک من الشاهدین" (میں اس پر گواہوں میں سے ہوں) اور جو پڑھے لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ آخر سورۃ تک أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى تو اسے کہنا چاہیے "بلی" (ہاں تو اس پر قادر ہے) اور جو پڑھے: وَالْمُرْسَلَاتِ اور اس آیت پر پہنچے۔ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ تو اسے کہنا چاہیے "امنا باللہ" (ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لائے) اسماعیل نے بیان کیا ہے کہ میں اس اعرابی آدمی کی جانب دوبارہ لوٹ کر گیا تاکہ میں یہ دیکھوں شاید وہ (اسے بھول گیا ہو؟) تو اس نے کہا: اے میرے بھائی کے بیٹے! کیا تو یہ گمان کرتا ہے کہ میں نے اسے یاد نہیں رکھا۔ تحقیق میں نے ساٹھ حج کیے ہیں اور ان میں سے کوئی حج نہیں مگر یہ کہ میں اس اونٹ کو بھی پہچانتا ہوں جس پر سوار ہو کر میں نے وہ حج کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

754۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ وَهْبِ بْنِ مَانُوسَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا الْفَتَى يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَحَزَرْنَا فِي رُكُوعِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ وَفِي سُجُودِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قُلْتُ لَهُ مَانُوسُ أَوْ مَابُوسُ قَالَ أَمَّا عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَيَقُولُ مَابُوسُ وَأَمَّا حِفْظِي فَمَانُوسُ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ أَحْمَدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حضرت سعد بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جس کی نماز اس نوجوان یعنی حضرت عمر بن عبدالعزیز سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ ہو۔ انہوں نے فرمایا: پس ہم نے ان کے رکوع اور سجود میں دس دس تسبیحات کا اندازہ لگایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ احمد بن صالح نے کہا: میں نے اس سے پوچھا: مانوس یا مابوس؟ تو انہوں نے جواب دیا: عبدالرزاق کہتے ہیں: مابوس۔ لیکن میرے ذہن میں تو نام مانوس ہے۔ یہ الفاظ ابن رافع کے ہیں۔ احمد نے بیان کیا: سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔

بَاب أَعْضَاءِ السُّجُودِ (اعضاء سجود کا بیان)

755۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ قَالَ حَمَّادٌ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا۔ حماد نے بیان کیا ''تمہارے نبی علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ وہ سات (اعضاء) پر سجدہ کرے اور اپنے بالوں کو (سر پر جوڑا بنا کر) نہ روکے، اور نہ ہی کپڑے کو (اوپر کھینچ کر یا اکٹھا کر کے) روکے۔

756۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ آرَابٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: مجھے حکم ارشاد فرمایا گیا اور بسا اوقات یہ فرمایا: تمہارے نبی معظم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کرے۔

757۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں یعنی اس کا چہرہ، اس کے دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور اس کے دونوں پاؤں۔

758۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ بلاشبہ دونوں ہاتھ اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی اپنا چہرہ زمین پر رکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو بھی رکھے اور جب وہ اسے اٹھائے تو اسے چاہیے کہ وہ ان دونوں کو اٹھالے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْإِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ

اس کا بیان کہ آدمی امام کو حالت سجدہ میں پائے تو پھر کیا کرے؟

759۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْعَتَّابِ وَابْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهَا شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ کرو اور تم اس سجدہ کو کچھ شمار نہ کرو (یعنی اس نے رکعت کو نہ پایا) اور جس نے رکوع کو پالیا تحقیق اس نے نماز کو پالیا۔

بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ وَالْجَبْهَةِ (ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنے کا بیان)

760۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رُئِيَ عَلَى جَبْهَتِهِ وَعَلَى أَرْنَبَتِهِ أَثَرُ طِينٍ مِنْ صَلَاةٍ صَلَّاهَا بِالنَّاسِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ نَحْوَهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی اور آپ کی ناک کی بینی پر اس نماز کے سبب مٹی کا اثر دیکھا گیا جو نماز آپ نے لوگوں کو پڑھائی۔ محمد بن یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ عبد الرزاق نے معمر سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ صِفَةِ السُّجُودِ (سجدہ کرنے کے طریقہ کا بیان)

761۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَوَضَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ

حضرت ابو اسحاق نے بیان کیا ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے یہ طریقہ بیان فرمایا کہ انہوں نے اپنے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، اپنے گھٹنوں پر سہارا لیا اور اپنی سرین کو اٹھا کر رکھا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح سجدہ کیا کرتے تھے۔

762۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَفْتَرِشْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سجود میں اعتدال کرو اور تم میں سے کوئی بھی کتے کی طرح اپنے بازو (زمین پر) بچھا کر نہ رکھے۔

763۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو (اپنی بغلوں سے) ہٹا کر رکھتے تھے یہاں تک کہ اگر بھیڑ کا بچہ آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو وہ گزر سکتا۔

764۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنِ التَّمِيمِيِّ الَّذِي يُحَدِّثُ بِالتَّفْسِيرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ خَلْفِهِ فَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَهُوَ مُجَخٍّ قَدْ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آپ کے پیچھے کی جانب سے آیا تو میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ درآنحالیکہ آپ (حالت سجدہ میں) اپنے بازوؤں کو پسلیوں سے اور پیٹ کو رانوں سے دور رکھے ہوئے تھے۔

765۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا أَحْمَرُ بْنُ جَزْءٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ حَتَّى نَأْوِيَ لَهُ

رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت احمر بن جزء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو آپ اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے یہاں تک کہ ہمیں آپ کی (اس مشقت اور تکلیف پر) رحم آ جاتا۔

766۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ دَرَّاجٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَفْتَرِشْ يَدَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ وَلْيَضُمَّ فَخِذَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھ (زمین پر) کتے کی طرح نہ بچھادے اور اپنی رانوں کو ملا کر رکھے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ لِلضَّرُورَةِ (''ضرورت کے وقت'' ہاتھوں کو بچھانے کی رخصت کا بیان)

767۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مَشَقَّةَ السُّجُودِ عَلَيْهِمْ إِذَا انْفَرَجُوا فَقَالَ اسْتَعِينُوا بِالرُّكَبِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حالت سجود میں ہاتھوں کو کھول کر رکھنے کے سبب ہونے والی مشقت کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: گھٹنوں سے مدد لے لیا کرو (یعنی اپنی کہنیوں کے سروں کو اپنے گھٹنوں سے ٹیک لیا کرو)۔

بَاب فِي التَّخَصُّرِ وَالْإِقْعَاءِ (ہاتھوں کو کمر پر رکھنے کا بیان)

768۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ صَبِيحٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى خَاصِرَتَيَّ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَذَا الصَّلْبُ فِي الصَّلَاةِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنْهُ

حضرت زیاد بن صبیح الحنفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی اور میں نے اپنا ہاتھ اپنی کمر پر رکھا تو جب وہ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: یہ نماز میں سولی (کی مثل) ہے اور رسول اللہ ﷺ اس سے منع کرتے تھے۔

بَاب الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں رونے کا بیان)

769۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ ﷺ

حضرت مطرف اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور رونے کے سبب آپ ﷺ کے سینہ میں چکی کی آواز کی مثل جوش مارنے کی آواز ہوتی تھی۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْوَسْوَسَةِ وَحَدِيثِ النَّفْسِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں وسوسہ اور دنیوی امور کے بارے میں دل میں خیالات آنے کی کراہیت کا بیان

770۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حضرت زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اپنا وضو خوب اچھی طرح کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں اور ان دونوں میں اسے سہو لاحق نہ ہوئی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے گئے۔

771۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی وضو کرتا ہے اور وضو کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خوب اچھی طرح کرتا ہے اور پھر دو رکعتیں پڑھتا ہے درآنحالیکہ وہ اپنے دل اور چہرے سے ان دونوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کے لیے جنت ثابت ہوگئی۔

بَابُ الْفَتْحِ عَلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں امام کو لقمہ دینے کا بیان)

772۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ يَزِيدَ الْأَسَدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَحْيَى وَرُبَّمَا قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ فَتَرَكَ شَيْئًا لَمْ يَقْرَأْهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ تَرَكْتَ آيَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلَّا أَذْكَرْتَنِيهَا قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ كُنْتُ أُرَاهَا نُسِخَتْ وَقَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُسَوَّرُ بْنُ يَزِيدَ الْأَسَدِيُّ الْمَالِكِيُّ

مسور بن یزید اسدی مالکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ۔ یحییٰ نے کہا کہ بسا اوقات یہ کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا۔ آپ نے نماز میں قراءت کرتے ہوئے کوئی شے چھوڑ دی، اسے نہ پڑھا۔ تو ایک آدمی نے آپ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تو نے مجھے یہ یاد کیوں نہیں کرائی۔ سلیمان نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ اس آدمی نے عرض کی: اس کے بارے میں میرا گمان یہ تھا کہ وہ منسوخ ہو چکی ہے۔ سلیمان نے بیان کیا ہے کہ مجھے یحییٰ بن کثیر نے بتایا ہے کہ ہمیں مسور بن یزید اسدی مالکی نے بیان کیا ہے۔

773۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةً فَقَرَأَ فِيهَا فَلُبِسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِأُبَيٍّ أَصَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ

یزید بن محمد دمشقی، ہشام بن محمد اسماعیل، محمد بن شعیب نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن العلاء بن زبر نے سالم بن عبد اللہ سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور اس میں قراءت کی اور آپ کو التباس ہو گیا (یعنی آپ قراءت میں بھول گئے)۔ جب آپ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے تمہیں لقمہ دینے سے روکا؟

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّلْقِينِ (امام کو بتانے سے نہی کا بیان)

774۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَلِيُّ لَا تَفْتَحْ عَلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو إِسْحَقَ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الْحَارِثِ إِلَّا أَرْبَعَةَ أَحَادِيثَ لَيْسَ هَذَا مِنْهَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! نماز میں امام کو لقمہ نہ دے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابواسحاق نے حارث سے چار حدیثوں کے سوا کچھ نہیں سنا۔ یہ حدیث ان میں سے نہیں ہے۔

فائدہ: اس حدیث کے راوی حارث کے بارے ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حارث الاعور کذاب ہے۔ ابوزرعہ نے کہا: اس کی حدیث قابل حجت نہیں، ابوحاتم نے کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے، لہٰذا اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔ نتیجۃً علامہ عینی فرماتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے بلکہ قریب البطلان ہے (عینی صفحہ 132)۔

بَاب الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ ہونے کا بیان)

775۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُنَا فِي مَجْلِسِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے پر مسلسل نظر رحمت فرماتا رہتا ہے درآنحالیکہ وہ نماز میں ہو اور ادھر اُدھر متوجہ نہ ہو اور جب وہ ادھر اُدھر متوجہ ہوتا ہے تو وہ اس سے اپنی نظر التفات پھیر لیتا ہے۔

فائدہ: حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ "جب تو حالت نماز میں ہوتا ہے تو تیرا رب تیرے سامنے ہوتا ہے اور تو اس کی بارگاہ میں مناجات پیش کر رہا ہوتا ہے، لہٰذا تو کسی اور طرف متوجہ نہ ہو" نماز کے آداب اور تکمیل کا تقاضا ہی یہ ہے کہ کسی غیر کا تصور بھی نہ کرے"۔

776۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ الْأَشْعَثِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنه قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنَّمَا[1] هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی آدمی کے حالت نماز میں ادھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اچک لینا ہے۔ شیطان بندے کی نماز میں سے (اس کے ثواب کو) اچک لے جاتا ہے۔ (کیونکہ دائیں بائیں دیکھنے سے یکسوئی باقی نہیں رہتی، لہٰذا انسان حضور قلب نہ ہونے کی وجہ سے غافل ہو کر سہو و خطا میں مبتلا ہو جاتا ہے جس کے سبب نماز کامل نہیں رہتی۔ یہی اختلاس شیطان ہے۔)

بَاب السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ (ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنے کا بیان)

777۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

1۔ ایک نسخہ میں إنما نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رُئِيَ عَلَى جَبْهَتِهِ وَعَلَى أَرْنَبَتِهِ أَثَرُ طِينٍ مِنْ صَلَاةٍ صَلَّاهَا بِالنَّاسِ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ هَذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَقْرَأْهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْعَرْضَةِ الرَّابِعَةِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی اور ناک کی پھنگی پر اس نماز کے سبب مٹی کا اثر دیکھا گیا جو نماز آپ نے لوگوں کو پڑھائی۔ ابوعلی نے کہا ہے کہ ابوداؤد نے چوتھی خواندگی میں اس حدیث کو نہیں پڑھا۔

بَابُ النَّظَرِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں کسی طرف دیکھنے کا بیان)

778۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَهَذَا حَدِيثُهُ وَهُوَ أَتَمُّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ الطَّائِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ عُثْمَانُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْجِدَ فَرَأَى فِيهِ نَاسًا يُصَلُّونَ رَافِعِي أَيْدِيهِمْ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ يَشْخَصُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي الصَّلَاةِ أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبْصَارُهُمْ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے تو آپ نے اس میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ اٹھائے نماز پڑھ رہے ہیں پھر دونوں راوی اس بات پر متفق ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو چاہیے کہ نماز کے دوران آسمان کی طرف اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھنے سے باز آجائیں وگرنہ ان کی آنکھیں ان کی طرف لوٹ کر نہ آئیں گی (یعنی وہ اندھے ہو جائیں گے)۔

779۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان اقوام کا کیا حال ہوگا جو اپنی نمازوں میں اپنی آنکھیں اوپر اٹھاتے ہیں؟ پھر اس کے بارے میں آپ نے سخت قول کرتے ہوئے فرمایا: انہیں چاہیے کہ وہ اس سے باز آجائیں ورنہ ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی۔

780۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هَذِهِ اذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ وَأَخَذَ كُرْدِيًّا كَانَ لِأَبِي جَهْمٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ الْخَمِيصَةُ كَانَتْ خَيْرًا مِنَ الْكُرْدِيِّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس پر کچھ نقش بنے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان نقوش نے مجھے (نماز کی یکسوئی سے) مشغول رکھا ہے۔ اسے ابوجہم بن حذیفہ کی طرف لے جاؤ اور اس سے کمبل میرے لیے لے آؤ۔ عبدالرحمن یعنی ابن ابی الزناد نے بیان کیا: میں نے ہشام کو اپنے باپ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ مذکورہ حدیث بیان کی اور کہا کہ کردی (کردی کی بنی ہوئی) چادر ابوجہم سے لے لی گئی۔ تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! ﷺ خمیصہ (اونی چادر) کردی سے بہتر اور اچھی تھی۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (ادھر اُدھر دیکھنے کی رخصت کا بیان)

781۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي السَّلُولِيُّ هُوَ أَبُو كَبْشَةَ عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي صَلَاةَ الصُّبْحِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ أَرْسَلَ فَارِسًا إِلَى الشِّعْبِ مِنَ اللَّيْلِ يَحْرُسُ

حضرت سہل بن حنظلیہ نے بیان کیا ہے کہ صبح کی نماز کے لیے اقامت کہی گئی اور رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھنا شروع کی درآنحالیکہ آپ ﷺ گھاٹی کی طرف متوجہ رہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رات سے گھاٹی کی طرف نگہبانی کے لیے گھڑسوار بھیج رکھا تھا۔

بَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں کام کرنے کے حکم کا بیان)

782۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے درآنحالیکہ آپ ﷺ امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ ﷺ کو اٹھائے ہوئے تھے۔ پس جب آپ سجدہ کرتے تو اسے نیچے رکھ دیتے اور کھڑے ہوتے تو اسے پھر اٹھا لیتے۔

783۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ[1] خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَحْمِلُ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَحْمِلُهَا عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ يَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ وَيُعِيدُهَا إِذَا قَامَ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ بِهَا

حضرت عمرو بن سلیم الزرقی نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اس اثناء میں کہ ہم مسجد میں تھے کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ امامہ بنت ابی العاص بن الربیع کو اٹھائے ہوئے تھے۔ اس کی والدہ حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھی یہ چھوٹی سی بچی تھی۔ آپ ﷺ اسے اپنے کندھے پر اٹھائے ہوتے تھے۔ پس آپ ﷺ نے اس حال میں نماز پڑھائی کہ وہ آپ کے کندھے پر ہی تھی۔ جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو اسے نیچے

1۔ ایک نسخہ میں یہاں اذ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو دوبارہ اٹھا لیتے یہاں تک کہ آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی اور آپ اسی طرح کرتے رہے۔

784۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَسْمَعْ مَخْرَمَةُ مِنْ أَبِيهِ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا

حضرت عمرو بن سلیم الزرقی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور امامہ بنت ابی العاص آپ کی گردن پر تھی۔ جب آپ سجدہ کرتے تو اسے نیچے رکھ دیتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مخرمہ نے اپنے باپ سے سوائے ایک حدیث کے اور کچھ نہیں سنا۔

785۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم لِلصَّلَاةِ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ وَقَدْ دَعَاهُ بِلَالٌ لِلصَّلَاةِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ بِنْتُ ابْنَتِهِ عَلَى عُنُقِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي مُصَلَّاهُ وَقُمْنَا خَلْفَهُ وَهِيَ فِي مَكَانِهَا الَّذِي هِيَ فِيهِ قَالَ فَكَبَّرَ فَكَبَّرْنَا قَالَ حَتَّى إِذَا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَرْكَعَ أَخَذَهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ ثُمَّ قَامَ أَخَذَهَا فَرَدَّهَا فِي مَكَانِهَا فَمَا زَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَصْنَعُ بِهَا ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ صلى الله عليه وسلم

حضرت عمرو بن سلیم الزرقی نے صحابی رسول حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے بیان کیا ہے اس اثناء میں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر یا عصر کی نماز کے لیے انتظار کر رہے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کے لیے بلایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی امامہ بنت ابی العاص آپ کی گردن پر تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصلی امامت پر کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے درآنحالیکہ وہ اپنی پہلی جگہ پر ہی رہی (یعنی آپ کے کندھے پر سوار رہی) راوی نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی۔ راوی نے بیان کیا: یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو آپ اسے اٹھا کر نیچے رکھ دیتے پھر رکوع و سجود کرتے۔ جب آپ سجدے سے فارغ ہوتے تو آپ اسے اٹھاتے اور کھڑے ہوتے تو آپ اسے اٹھا کر اپنی جگہ پر لوٹا دیتے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ آپ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے۔

786۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حالت نماز میں دونوں سیاہ یعنی سانپ اور بچھو کو مار ڈالو۔

787۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا بُرْدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَحْمَدُ يُصَلِّي وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ قَالَ أَحْمَدُ فَمَشَى فَفَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (احمد نے کہا) نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ بند تھا۔ پس میں آئی اور دروازہ کھولنے کے لیے عرض کی۔ احمد نے بیان کیا تو آپ ﷺ چلے اور میرے لیے دروازہ کھولا اور پھر اپنی جائے نماز کی طرف واپس لوٹ گئے اور انہوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ یہ دروازہ قبلہ سمت میں تھا۔

بَابُ رَدِّ السَّلَامِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں سلام کا جواب دینے کا بیان)

788۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کو سلام پیش کرتے تھے درآنحالیکہ آپ نماز میں ہوتے تھے اور آپ ﷺ ہم پر جواب لوٹاتے تھے۔ جب ہم شاہ نجاشی کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ پر سلام پیش کیا تو آپ نے ہمیں جواب ارشاد نہ فرمایا اور فرمایا: بلاشبہ نماز میں تو ایک اور شغل ہے (تسبیح وتحمید وغیرہ جس میں مصروف رہنا چاہیے اور اس سے اعراض درست نہیں)۔

789۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ وَنَأْمُرُ بِحَاجَتِنَا فَقَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَأَخَذَنِي مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّ اللهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَزَّ قَدْ أَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ[1] أَنْ لَا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ

حضرت ابووائل نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم حالت نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام پیش کرتے تھے اور اپنی حاجات کے بارے میں عرض کر لیتے تھے۔ پس میں (حبشہ سے واپسی پر) رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ کو سلام عرض کیا لیکن آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ تو مجھے قدیم وجدید فکروں نے آلیا (یعنی میں سوچ وبچار میں لگ گیا کہ آپ نے جواب کیوں نہیں دیا)۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز مکمل کر چکے تو فرمایا: اللہ جو چاہتا ہے اپنی جانب سے نیا حکم صادر فرما دیتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اب نیا حکم صادر فرمایا ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کرو۔ پھر آپ نے مجھ پر سلام کا جواب لوٹایا۔

790۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ

1۔ ایک نسخہ میں من أمرہ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّهُ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ إِشَارَةً قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ إِشَارَةً بِأُصْبُعِهِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ علیہ السلام کے پاس سے گزرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ علیہ السلام کو سلام عرض کیا۔ تو آپ نے اشارے سے جواب دیا۔ اس (لیث) نے کہا: میں (اپنے شیخ بکیر کے بارے میں) نہیں جانتا مگر یہ کہ انہوں نے کہا "اشارة باصبعه" (کہ آپ علیہ السلام نے انگلی کے اشارہ سے جواب دیا) یہ لفظ حدیث قتیبہ کے ہیں۔

791۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرْسَلَنِي نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هَكَذَا ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ وَيُومِئُ بِرَأْسِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی مکرم علیہ السلام نے مجھے بنی مصطلق کی طرف بھیجا۔ میں واپس آیا تو آپ علیہ السلام اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ سے کلام کیا تو آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ (کے اشارہ سے) مجھے اس طرح فرمایا۔ میں نے پھر آپ سے کلام کیا تو آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے مجھے اس طرح فرمایا حالانکہ میں سن رہا تھا کہ آپ قراءت کر رہے ہیں اور اپنے سر سے اشارہ کر رہے ہیں۔ راوی نے بیان کیا: جب آپ علیہ السلام (نماز سے) فارغ ہوئے تو فرمایا: تو نے اس کام کے بارے میں کیا کیا ہے جس کے لیے میں نے تجھے بھیجا تھا کیونکہ مجھے تیرے ساتھ کلام کرنے سے کسی نے نہیں روکا مگر صرف اس نے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا (یعنی نماز گفتگو سے مانع تھی)۔

792۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ الدَّامِغَانِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قُبَاءَ يُصَلِّي فِيهِ قَالَ فَجَاءَتْهُ الْأَنْصَارُ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ يَقُولُ هَكَذَا وَبَسَطَ كَفَّهُ[1] وَبَسَطَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ كَفَّهُ وَجَعَلَ بَطْنَهُ أَسْفَلَ وَجَعَلَ ظَهْرَهُ إِلَى فَوْقٍ

حضرت نافع نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام قبا کی طرف منہ کر کے نکلے۔ آپ وہاں نماز پڑھنے لگے۔ راوی نے کہا کہ آپ علیہ السلام کے پاس انصار آئے اور انہوں نے آپ علیہ السلام کو اس حال میں سلام عرض کیا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ نے حالت نماز میں انہیں کیسے جواب دیا جب انہوں نے آپ کو سلام پیش کیا؟ انہوں نے کہا: اس طرح، اور اپنی ہتھیلی کو کھول دیا اور جعفر بن عون نے اپنی ہتھیلی کو کھولا اس کے باطن کو نیچے کی جانب کیا اور اس کے ظاہر کو اوپر کی جانب۔

1۔ ایک نسخہ میں وبسط کفه نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

793۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا غِرَارَ فِي صَلَاةٍ وَلَا تَسْلِيمٍ قَالَ أَحْمَدُ يَعْنِي فِيمَا أَرَى أَنْ لَا تُسَلِّمَ وَلَا يُسَلَّمَ عَلَيْكَ وَيُغَرِّرُ الرَّجُلُ بِصَلَاتِهِ فَيَنْصَرِفُ وَهُوَ فِيهَا شَاكٌّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: نماز میں نہ نقصان ہے اور نہ ہی سلام ہے (اور یہ معنی بھی کیا گیا ہے کہ نماز اور سلام میں کوئی نقصان نہیں) احمد نے کہا ہے: میرے خیال کے مطابق اس کا مفہوم یہ ہے کہ حالت نماز میں نہ تو کسی کو سلام کرے اور نہ ہی تجھے سلام کیا جائے اور آدمی اپنی نماز میں نقصان کرتا ہے جبکہ وہ اس سے اس حال میں فارغ ہو کہ وہ اس میں شک کر رہا ہو۔

794۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا غِرَارَ فِي تَسْلِيمٍ وَلَا صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَلَى لَفْظِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

حضرت معاویہ بن ہشام نے سفیان سے، انہوں نے ابو مالک سے، انہوں نے ابو حازم سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔ ابو معاویہ نے کہا ہے کہ میرا گمان ہے سفیان نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے کہ "سلام اور نماز میں کوئی نقصان نہیں ہے"۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابن فضیل نے ابن مہدی کے الفاظ پر بیان کیا ہے اور انہوں نے اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔

بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دینے کا بیان

795۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ يُصَمِّتُونِي فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُسَكِّتُونِي لَكِنِّي سَكَتُّ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَبِي وَأُمِّي مَا ضَرَبَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا سَبَّنِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَحِلُّ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هَذَا إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَمِنَّا رِجَالٌ يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ قُلْتُ جَارِيَةٌ لِي كَانَتْ تَرْعَى غُنَيْمَاتٍ قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ إِذِ اطَّلَعْتُ عَلَيْهَا اطِّلَاعَةً فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْهَا وَأَنَا مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَأْسَفُونَ لٰكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَعَظُمَ ذَاكَ[1] عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا قَالَ فَجِئْتُهُ بِهَا فَقَالَ أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے چھینک ماری تو میں نے کہا: یرحمك الله (اللہ تجھ پر رحم فرمائے)۔ لوگ مجھے اپنی تیز نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا: تیری ماں تجھے گم پائے! تمہیں کیا ہے کہ تم میری طرف اس طرح دیکھ رہے ہو؟ راوی کہتا ہے کہ لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے شروع کردیئے۔ تو میں پہچان گیا کہ وہ مجھے خاموش کرا رہے ہیں۔ عثمان نے کہا: پس جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرا رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ جب رسول اللہ علیہ السلام، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، نماز پڑھ چکے تو آپ علیہ السلام نے نہ مجھے مارا، نہ مجھے جھڑکا اور نہ ہی مجھے کوئی سب وشتم اور ڈانٹ ڈپٹ کی۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: بلاشبہ یہ نماز ہے، اس میں لوگوں کے اس کلام کی مثل کوئی شے حلال نہیں۔ بیشک اس میں تو (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح، تکبیر اور قرآن کریم کی قراءت ہے یا جب کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام ہم ایک ایسی قوم ہیں جن کا عہد جاہلیت ابھی تازہ ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام عطا فرمایا ہے، ہم میں سے کچھ لوگ ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو ان کے پاس نہ جا۔ پھر میں نے عرض کی ہم میں سے کچھ لوگ بدشگونی کرتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: وہ ایک ایسی شے ہے جسے وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں۔ پس وہ انہیں (کام کرنے سے) نہ روکے۔ پھر میں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ لوگ خط کھینچتے ہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی علیہ السلام تھے جو خط کھینچا کرتے تھے۔ پس جس کا خط ان کے خط کے موافق ہو گیا وہ درست ہے۔ راوی نے کہا: میں نے پھر عرض کی: میری ایک لونڈی ہے، وہ احد (پہاڑ کا نام) اور جوانیہ (احد کے قریب ایک مقام کا نام ہے) کی طرف بکریاں چرایا کرتی تھی۔ میں اچانک اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ بھیڑیا ایک بکری اٹھا کر لے گیا ہے۔ میں انسان ہونے کے ناطے افسوس کرنے لگا جیسا کہ لوگ افسوس کرتے ہیں، البتہ میں نے اسے ایک ہی بار سخت پیٹ ڈالا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے اسے میری طرف سے زیادتی قرار دیا اور آپ پر یہ شاق گزرا۔ تو میں نے عرض کی: کیا میں اسے آزاد نہ کروں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے میرے پاس لے آ۔ چنانچہ میں اسے لے آیا تو آپ علیہ السلام نے اس سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: آسمان میں۔ پھر آپ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تو اسے آزاد کردے کیونکہ یہ مومنہ ہے۔

796۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلِمْتُ أُمُورًا مِنْ أُمُورِ الْإِسْلَامِ فَكَانَ فِيمَا عَلِمْتُ أَنْ قَالَ لِي إِذَا عَطَسْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَإِذَا عَطَسَ الْعَاطِسُ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَقُلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا

1۔ ایک نسخہ میں ذلك ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَائِمٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ رَافِعًا بِهَا صَوْتِي فَرَمَانِي النَّاسُ بِأَبْصَارِهِمْ حَتَّى احْتَمَلَنِي ذَلِكَ فَقُلْتُ مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ بِأَعْيُنٍ شُزْرٍ قَالَ فَسَبَّحُوا فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ[1] قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قِيلَ هَذَا الْأَعْرَابِيُّ فَدَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِي إِنَّمَا الصَّلَاةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ فَإِذَا كُنْتَ فِيهَا فَلْيَكُنْ ذَلِكَ شَأْنَكَ فَمَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَطُّ أَرْفَقَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو مجھے امور اسلام میں سے کچھ امور کی تعلیم دی گئی۔ پس جن کے بارے میں مجھے تعلیم دی گئی ان میں مجھے کہا گیا کہ جب تجھے چھینک آئے تو الحمد اللہ کہا کر۔ اور جب کوئی چھینک مارنے والا چھینک مارے اور الحمد اللہ کہے تو تو کہا کر "یرحمك الله"۔ راوی کا بیان ہے: پس اسی دوران میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں کھڑا تھا کہ ایک آدمی کو چھینک آئی اور اس نے الحمد اللہ کہا تو میں نے کہا: "یرحمك الله" اور اس کے ساتھ میری آواز بلند ہوگئی۔ تو لوگ اپنی نگاہوں کے ساتھ مجھ پر تیر برسانے لگے۔ یہاں تک کہ ان کے عمل نے مجھے غضبناک کر دیا تو میں نے کہا: تمہیں کیا ہے کہ تم مجھے کنکھیوں سے دیکھ رہے ہو؟ راوی کا بیان ہے: پس انہوں نے تسبیح کی (یعنی سبحان اللہ کہا)۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نماز مکمل کر چکے تو فرمایا: کلام کرنے والا کون تھا؟ تو آپ کو عرض کی گئی: یہ اعرابی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا: بیشک یہ نماز قراءت قرآن اور ذکر اللہ کے لیے ہے۔ پس جب تو اس میں ہو تو پھر تجھے ایسا کام ہی کرنا چاہیے۔ میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر نرم اور کریم معلم کوئی نہیں دیکھا۔

بَابُ التَّأْمِينِ وَرَاءَ الْإِمَامِ (امام کے پیچھے آمین کہنے کا بیان)

797۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب "ولا الضالین" پڑھتے تو کہتے "آمین" اور اس کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتے تھے۔

798۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَهَرَ بِآمِينَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ خَدِّهِ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے بلند آواز سے آمین کہی اور اپنے دائیں اور بائیں اس طرح سلام پھیرا کہ میں نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھ لی۔

799۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي

1۔ ایک نسخہ میں یہاں الصلوٰۃ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا تَلَا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ حَتَّى يَسْمَعَ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کی قراءت کی تو کہا "آمین" یہاں تک کہ اس کی آواز اول صف کے لوگوں کو سنائی۔

800۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب امام کہے: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ تو تم کہو: "آمین" کیونکہ جس کا یہ قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

801۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ آمِينَ

حضرت ابن شہاب نے حضرت سعید بن المسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت بیان کی ہے کہ ان دونوں نے انہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کا آمین کہنا ملائکہ کے امین کہنے کے موافق ہو گیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔ ابن شہاب نے کہا ہے: وکان رسول اللہ یقول، آمین (اور رسول اللہ ﷺ کہتے تھے: آمین)

802۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهَوَيْهِ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَسْبِقْنِي بِآمِينَ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ آمین کہنے میں مجھ سے سبقت نہ لے جائیں۔

803۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ الدِّمَشْقِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ صُبَيْحِ بْنِ مُحْرِزٍ الْحِمْصِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو مُصَبِّحٍ الْمَقْرَائِيُّ قَالَ كُنَّا نَجْلِسُ إِلَى أَبِي زُهَيْرٍ النُّمَيْرِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ فَيَتَحَدَّثُ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ فَإِذَا دَعَا الرَّجُلُ مِنَّا بِدُعَاءٍ قَالَ اخْتِمْهُ بِآمِينَ فَإِنَّ آمِينَ مِثْلُ الطَّابَعِ عَلَى الصَّحِيفَةِ قَالَ أَبُو زُهَيْرٍ أُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَمِعُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ بِأَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ قَالَ بِآمِينَ فَإِنَّهُ إِنْ خَتَمَ بِآمِينَ فَقَدْ أَوْجَبَ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَى الرَّجُلَ فَقَالَ اخْتِمْ يَا فُلَانُ بِآمِينَ وَأَبْشِرْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَهٰذَا لَفْظُ مَحْمُودٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الْمَقْرَاءُ قَبِيلٌ [1] مِنْ حِمْيَرَ

حضرت ابو مصبح المقرائی نے حدیث بیان کی ہے کہ ہم حضرت ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور آپ صحابہ کرام میں سے تھے اور وہاں ہم اچھی اچھی باتیں کیا کرتے تھے۔ پس ایک دفعہ ہم میں سے ایک آدمی نے دعا کی تو انہوں نے فرمایا: اسے آمین پر ختم کرنا کیونکہ آمین کسی صحیفہ پر مہر کی مانند ہے۔ حضرت ابوزہیر نے فرمایا: اس کے بارے میں تمہیں بتاتا ہوں، ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نکلے اور ایک آدمی کے پاس آئے جو انتہائی عجز وانکساری اور اصرار کیساتھ دعا کر رہا تھا۔ پس حضور نبی کریم ﷺ ٹھہرے اور اس کی التجا سننے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے قبولیت کو واجب کر لیا۔ اگر اس نے مہر لگالی تو قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کی: وہ کون سی شے سے مہر لگائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آمین کے ساتھ کیونکہ اگر اس نے آمین کے ساتھ دعا کو ختم کیا تو اس نے (اس کی قبولیت کو) واجب کر لیا۔ چنانچہ وہ آدمی جس نے حضور نبی رحمت ﷺ سے استفسار کیا تھا وہ واپس لوٹا اور اس آدمی کے پاس آیا اور اسے کہا: اے فلاں! تو اپنی دعا کو آمین کے ساتھ اختتام پر پہنچا اور تجھے قبولیت کی بشارت ہو۔ یہ الفاظ محمود کے ہیں۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ المقراء حمیر کا ایک قبیلہ ہے۔

بَابُ التَّصْفِيقِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں تالی بجانے کا بیان)

804۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تسبیح (سبحان اللہ کہنا) مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

805۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُقِيمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ مِنَ التَّصْفِيحِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهٰذَا فِي الْفَرِيضَةِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ

1۔ ایک نسخہ میں قَبِيلَةٌ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَالَ لِبِلَالٍ إِنْ حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَلَمْ آتِكَ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ ثُمَّ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ قَالَ فِي آخِرِهِ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ قَوْلُهُ التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ تَضْرِبُ بِأُصْبُعَيْنِ مِنْ يَمِينِهَا عَلَى كَفِّهَا الْيُسْرَى

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف میں ان کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا۔ پس مؤذن (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور کہا: کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے، میں اقامت کہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کی اور اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ لوگ حالت نماز میں تھے۔ آپ ﷺ صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں جا کھڑے ہوئے تو لوگوں نے تالی بجائی لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر اُدھر متوجہ نہ ہوئے۔ جب لوگوں نے کثرت سے تالیاں بجائیں تو آپ اس طرف متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا۔ پس کریم آقا ﷺ نے آپ کو ارشاد فرمایا کہ اپنی جگہ (مصلّی امامت) پر ہی کھڑے رہو تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور رسول اللہ ﷺ نے جو آپ کو اپنی ہی جگہ پر ٹھہرنے کا حکم ارشاد فرمایا تھا اس انعام پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ بعد ازاں حضرت ابوبکر صدیق پیچھے آ گئے یہاں تک کہ آپ صف میں برابر کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابوبکر! کس شے نے تجھے وہاں کھڑے رہنے سے روکا تھا جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابو قحافہ کے بیٹے کی مجال نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے نماز پڑھائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ہے میرے لیے کہ میں نے تمہیں کثرت سے تالیاں بجاتے ہوئے دیکھا؟ دوران نماز کسی کو کوئی شے پیش آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ سبحان اللہ کہے کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی۔ بلاشبہ تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لیے ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حکم فرض نماز میں ہے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ بنی عمرو بن عوف کے مابین جھگڑا ہوا اور اس کی خبر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ ﷺ ظہر کے بعد ان کے درمیان صلح کرانے کے لئے تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اگر عصر کی نماز کا وقت ہو جائے اور میں نہ آؤں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دینا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پس جب عصر کی نماز کا وقت ہوا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور اقامت کہی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھنے کو کہا۔ پس وہ آگے (مصلّی امامت پر) بڑھے اور آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا: جب حالت نماز میں تمہیں کوئی شے پیش آ جائے تو مردوں کو چاہیے کہ وہ سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔ عیسیٰ بن ایوب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد "التصفیح للنساء" کا مفہوم بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ عورت اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں اپنی بائیں ہتھیلی پر مارے (تصفیح کی یہ ایسی تفسیر ہے جس سے لہو کے قصد کا وہم نہیں ہوتا۔ علامہ عینی)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں اشارہ کرنے کا بیان)

806۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نماز میں اشارہ کرتے تھے۔

807۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهِ إِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْيَعُدْ لَهَا يَعْنِي الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ وَهْمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تسبیح مردوں کے لیے ہے'' یعنی حالت نماز میں ''اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے'' جس نے نماز میں ایسا اشارہ کیا جس سے کچھ سمجھا جاسکتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی نماز کا اعادہ کرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث وہم ہے۔

بَابٌ فِي مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ (دوران نماز کنکریوں کے ہٹانے کا بیان)

808۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى

اہل مدینہ کے شیخ ابوالاحوص سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو چونکہ رحمت اس کی طرف متوجہ ہو رہی ہوتی ہے۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ وہ کنکریاں نہ ہٹائے (تاکہ کنکریوں کی طرف متوجہ ہونے سے اس رحمت سے اعراض نہ کرے۔)

809۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَيْقِيبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَمْسَحْ وَأَنْتَ تُصَلِّي فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةٌ تَسْوِيَةَ الْحَصَى

حضرت ابوسلمہ نے حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو کنکریوں کو نہ ہٹا درآنحالیکہ تو نماز پڑھ رہا ہو اور اگر تیرے لیے ایسا کرنا ضروری ہو تو پھر ایک ہی بار کے عمل سے کنکریوں کو ہموار کرلے (یعنی اگر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو پھر ایک بار ہاتھ پھیر کر ہموار کرلیا جائے)۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي مُخْتَصِرًا (نماز کے دوران ہاتھ کمر پر رکھنے کا بیان)

810۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الِاخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي يَضَعُ يَدَهُ عَلَى خَاصِرَتِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت نماز میں اپنا ہاتھ کمر پر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رکھنے سے منع فرمایا: ابوداؤد نے کہا ہے کہ اختصار سے مراد اپنا ہاتھ اپنی کمر پر رکھنا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَعْتَمِدُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى عَصًا (حالت نماز میں عصا پر ٹیک لگانے کا بیان)

811۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوَابِصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شَيْبَانَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ قَدِمْتُ الرَّقَّةَ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِي هَلْ لَكَ فِي رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ غَنِيمَةٌ فَدَفَعْنَا إِلَى وَابِصَةَ قُلْتُ لِصَاحِبِي نَبْدَأُ فَنَنْظُرُ إِلَى دَلِّهِ فَإِذَا عَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ لَاطِئَةٌ ذَاتُ أُذُنَيْنِ وَبُرْنُسُ خَزٍّ أَغْبَرُ وَإِذَا هُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى عَصًا فِي صَلَاتِهِ فَقُلْنَا بَعْدَ أَنْ سَلَّمْنَا فَقَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ مِحْصَنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أَسَنَّ وَحَمَلَ اللَّحْمَ اتَّخَذَ عَمُودًا فِي مُصَلَّاهُ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ

حضرت حصین بن عبدالرحمن نے ہلال بن یساف سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں رقہ آیا (یہ دریائے فرات کے کنارے شمال مشرقی جانب ایک شہر ہے) تو وہاں میرے ساتھیوں میں سے بعض نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی آدمی سے ملنے کی آرزو ہے؟ میں نے کہا: ہاں یہ تو غنیمت ہے۔ پس ہمیں حضرت وابصہ (بن معبد بن عتبہ بن حارث الاسدی) رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا گیا تو میں نے اپنے ساتھی کو کہا: ہم پہلے ان کی کیفیت اور وضع قطع دیکھیں گے۔ جب دیکھا تو وہ اپنے سر پر اوپر سے چپکی ہوئی دو کانوں والی ٹوپی پہنے ہوئے تھے اور ساتھ ہی مٹیالے رنگ کا اونی جبہ زیب تن کیے ہوئے تھے جبکہ وہ عصا پر ٹیک لگائے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو ہم نے سلام پھیرنے کے بعد اس کی وجہ دریافت کی۔ تو انہوں نے فرمایا: ام قیس بنت محصن نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عمر رسیدہ ہوئے اور گوشت بڑھ گیا تو آپ ﷺ نے اپنی جائے نماز میں ایک ستون بنایا جس پر آپ ٹیک لگاتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ (دوران نماز گفتگو کرنے سے نہی کا بیان)

812۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ أَحَدُنَا يُكَلِّمُ الرَّجُلَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم میں سے کوئی آدمی دوران نماز اپنے پہلو میں موجود آدمی سے گفتگو کرتا رہتا تھا اور پھر یہ آیت نازل ہوئی: وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور کلام کرنے سے منع کر دیا گیا۔

بَابٌ فِي صَلَاةِ الْقَاعِدِ (بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کا بیان)

813۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ يَعْنِي ابْنَ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّكَ قُلْتَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ مجھے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے آدمی کی نماز کا اجر وثواب نصف نماز کے برابر ہوتا ہے۔ پس میں آپ کے پاس آیا تو میں نے آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا تو آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! آپ کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے آدمی کی نماز نصف نماز ہوتی ہے حالانکہ آپ خود بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں لیکن میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں۔

814۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ صَلَاتُهُ قَائِمًا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا وَصَلَاتُهُ قَاعِدًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاتِهِ قَائِمًا وَصَلَاتُهُ نَائِمًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کے بارے پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا اس کے بیٹھ کر نماز پڑھنے سے افضل ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کا اجر وثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی نماز کا نصف ہے اور لیٹ کر نماز پڑھنے والے کا اجر وثواب بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کا نصف ہے۔

815۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ بِي النَّاصُورُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے ناصور (بواسیر کی بیماری) تھا تو میں نے حضور نبی رحمت علیہ السلام سے پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھ لے اور اگر تو قدرت نہ رکھے تو بیٹھ کر پڑھ لے اور اگر تو استطاعت نہ رکھے تو پھر پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لے۔

816۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا قَطُّ حَتَّى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يَجْلِسُ فِيهَا فَيَقْرَأُ حَتَّى إِذَا بَقِيَ أَرْبَعُونَ أَوْ ثَلَاثُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ سَجَدَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو کبھی رات کے وقت کی کوئی نماز بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو آپ علیہ السلام بیٹھ کر قراءت کرتے رہتے یہاں تک کہ جب چالیس یا تیس آیتیں رہ جاتیں تو پھر کھڑے ہو کر قراءت کرتے اور پھر سجدہ کرتے۔

817۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ وَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

ام المومنین زوج النبی ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اور آپ ﷺ بیٹھ کر قراءت کرتے رہتے اور جب آپ کی قراءت کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور پھر کھڑے ہو کر قراءت کرتے پھر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے پھر اسی طرح دوسری رکعت میں بھی کرتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

818۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ بُدَيْلَ بْنَ مَيْسَرَةَ وَأَيُّوبَ يُحَدِّثَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت طویل وقت تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور طویل وقت تک بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے تھے۔

819۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ السُّورَةَ فِي رَكْعَةٍ قَالَتْ الْمُفَصَّلَ قَالَ قُلْتُ فَكَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا قَالَتْ حِينَ حَطَمَهُ النَّاسُ

حضرت عبداللہ بن شقیق نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں کئی سورتیں پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ مفصل سورتیں پڑھتے تھے۔ پھر میں نے پوچھا: آپ بیٹھ کر بھی نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جب لوگوں (کی سختیوں) نے آپ کو بوڑھا کر دیا تو پھر آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔

بَاب كَيْفَ الْجُلُوسُ فِي التَّشَهُّدِ (تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت کا بیان)

820۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ هَكَذَا وَحَلَّقَ بِشْرٌ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

حضرت وائل بن حجر نے بیان کیا ہے کہ میں نے کہا: میں ضرور حضور نبی کریم ﷺ کی نماز کی طرف دیکھوں گا کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور رخ زیبا قبلہ شریف کی طرف کیا اور تکبیر کہی اپنے ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ انہیں اپنے کانوں تک کیا پھر اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا یعنی بائیں ہاتھ پر دائیں ہاتھ کو باندھ لیا اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو پہلے کی طرح انہیں پھر اٹھایا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ بیٹھے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھایا اور اپنے بائیں ہاتھ کو اپنی بائیں ران پر رکھا اور دائیں کہنی کو اپنی دائیں ران پر اٹھا کر رکھا اور دو انگلیوں (چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی) کو بند کیا اور ایک حلقہ سا بنایا (درمیانی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر) اور میں نے آپ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور پھر بشر بن مفضل نے انگوٹھے اور وسطی انگلی کے ساتھ حلقہ بنایا اور سبابہ (شہادت کی انگلی) سے اشارہ کیا۔

821۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَثْنِيَ رِجْلَكَ الْيُسْرَى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: نماز میں سنت یہ ہے کہ تو اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور اپنا بایاں پاؤں بچھادے۔

822۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تُضْجِعَ رِجْلَكَ الْيُسْرَى وَتَنْصِبَ الْيُمْنَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى أَيْضًا مِنَ السُّنَّةِ كَمَا قَالَ جَرِيرٌ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَرَاهُمُ الْجُلُوسَ فِي التَّشَهُّدِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

قاسم کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن عبداللہ نے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نماز کی سنت میں سے یہ ہے کہ تو اپنا بایاں پاؤں بچھالے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے۔ عثمان بن ابی شیبہ جریر نے یحییٰ سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ حماد بن زید نے یحییٰ سے بھی من السنۃ کے الفاظ ذکر کیے ہیں جبکہ جریر نے کہا ہے: قعنبی نے مالک سے اور انہوں نے یحییٰ بن سعد سے بیان کیا ہے کہ قاسم بن محمد نے انہیں تشہد میں بیٹھنا دکھایا اور حدیث ذکر کی۔

823۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى حَتَّى اسْوَدَّ ظَهْرُ قَدَمِهِ

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو آپ اپنا بایاں پاؤں بچھا دیتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں کا ظاہر سیاہ ہو گیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ مَنْ ذَكَرَ التَّوَرُّكَ فِي الرَّابِعَةِ (چوتھی رکعت میں سرین کے بل بیٹھنے کا بیان)

824۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ أَحْمَدُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا فَاعْرِضْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ[1] ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ زَادَ أَحْمَدُ قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي وَلَمْ يَذْكُرَا فِي حَدِيثِهِمَا الْجُلُوسَ فِي الثِّنْتَيْنِ كَيْفَ جَلَسَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَجَلَسَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ أَفْضَى بِوَرِكِهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبَّاسٍ أَوْ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَبُوهُ فَذَكَرَ فِيهِ قَالَ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلَى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتَوَرَّكَ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْأُخْرَى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ عَادَ فَرَكَعَ الرَّكْعَةَ الْأُخْرَى فَكَبَّرَ كَذَلِكَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيرٍ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ فَلَمَّا سَلَّمَ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ مَا ذَكَرَ عَبْدُ الْحَمِيدِ فِي التَّوَرُّكِ وَالرَّفْعِ إِذَا قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي فُلَيْحٌ أَخْبَرَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ إِذَا قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ وَلَا الْجُلُوسَ قَالَ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ

محمد بن عمرو نے حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ میں نے ان سے دس اصحاب رسول ﷺ کے

1۔ ایک نسخہ میں یہاں ثُمَّ يَقْعُدُ کے الفاظ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بارے میں یہ سنا ہے اور امام احمد نے بیان کیا ہے کہ محمد بن عمرو بن عطاء نے مجھے خبر دی ہے کہ میں نے ابوحمید الساعدی سے حضور نبی کریم علیہ السلام کے دس اصحاب کے بارے میں سنا ہے اور ان میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے کہ ابوحمید نے کہا: میں رسول اللہ علیہ السلام کی نماز کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا: سو بیان کرو۔ تو انہوں نے حدیث ذکر کی اور فرمایا: رسول اللہ علیہ السلام اپنے پاؤں کی انگلیاں کھلی رکھتے جب آپ سجدہ کرتے پھر آپ قرار پکڑ لیتے پھر کہتے: اللہ اکبر اور سجدے سے سر اٹھا لیتے اور پھر اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔ فرمایا: یہاں تک کہ جب وہ سجدہ ہوتا جس کے بعد سلام ہے تو اپنے بائیں پاؤں کو ایک طرف نکال کر بائیں جانب پر سرین کے بل بیٹھ جاتے۔ امام احمد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ دوسرے موجود صحابہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے۔ آپ علیہ السلام اسی طرح نماز پڑھتے تھے اور دونوں نے اپنی حدیثوں میں دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے کا ذکر نہیں کیا۔ محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ علیہ السلام کے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، یہی حدیث بیان کی اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ بیان کیا کہ جب آپ علیہ السلام دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو آپ علیہ السلام اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور جب آپ علیہ السلام آخری رکعت میں بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں آگے کی طرف نکال لیا اور اپنی سرین پر بیٹھ گئے۔

محمد بن عمرو العامری نے بیان کیا ہے کہ میں ایک مجلس میں تھا۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی اس میں بیان کیا ہے کہ جب آپ علیہ السلام دو رکعتوں کے بعد قعدہ کرتے تو آپ علیہ السلام اپنے بائیں قدم کے تلوے پر بیٹھتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے اور جب چوتھی رکعت کے بعد بیٹھتے تو آپ اپنی بائیں سرین کو زمین پر لگا دیتے اور اپنے پاؤں کو ایک طرف نکال لیتے۔ عباس یا عیاش بن سہل الساعدی سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے اور اس میں ان کے باپ بھی تھے تو اس میں ذکر کرتے ہوئے کہا: پس آپ نے سجدہ کیا اور اپنے ہاتھوں، گھٹنوں اور اپنے پاؤں کے پنجوں پر اعتماد کیا اور جب آپ بیٹھے تو سرین کے بل بیٹھے اور اپنے دوسرے پاؤں کو کھڑا رکھا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور پھر سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے اور سرین کے بل نہ بیٹھے پھر لوٹے اور دوسری رکعت کا رکوع کیا اور اسی طرح تکبیر کہی پھر دو رکعتوں کے بعد بیٹھ گئے یہاں تک کہ جب آپ نے قیام کے لیے اٹھنے کا ارادہ کیا تو تکبیر کہہ کر اٹھے۔ پھر آخری دو رکعتوں میں رکوع کیا اور پھر جب سلام پھیرا تو اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا۔ انہوں نے اپنی حدیث میں وہ ذکر نہیں کیا جو عبدالحمید نے سرین کے بل بیٹھنے اور دو رکعتوں سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے کا ذکر کیا ہے۔ عباس بن سہل نے بیان کیا ہے کہ ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلم اکٹھے ہوئے اور یہ حدیث ذکر کی گئی اور اس میں دو رکعتوں سے اٹھنے کے بعد رفع یدین کرنے اور بیٹھنے کی کیفیت کا ذکر نہیں کیا اور بیان کیا یہاں تک کہ آپ علیہ السلام نماز سے فارغ ہو گئے پھر آپ بیٹھے اور اپنا بایاں پاؤں بچھایا اور اپنے دائیں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ سمت پر رکھا۔

بَابُ التَّشَهُّدِ (تشہد کا بیان)

825۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللهِ فَإِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو بِهِ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ إِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلَاةِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ عَلِمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ شَرِيكٌ وَحَدَّثَنَا جَامِعٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي شَدَّادٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ قَالَ وَكَانَ يُعَلِّمُنَا كَلِمَاتٍ وَلَمْ يَكُنْ يُعَلِّمُنَاهُنَّ كَمَا يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ اللَّهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِينَ بِهَا قَابِلِيهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَخَذَ بِيَدِهِ وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ فَذَكَرَ مِثْلَ دُعَاءِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ إِذَا قُلْتَ هَذَا أَوْ قَضَيْتَ هَذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں بیٹھتے تھے تو ہم کہتے تھے: "السلام علی اللہ قبل عبادہ، السلام علی فلان وفلان" (اللہ تعالیٰ پر سلام ہو اس کے بندوں سے پہلے، فلاں اور فلاں پر سلام ہو) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ نہ کہو: السلام علی اللہ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے (یعنی اس کا نام سلام ہے یا وہ خود سلامتی عطا فرمانے والا ہے) البتہ جب تم میں سے کوئی بیٹھے تو اسے یہ کہنا چاہیے "التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین" کیونکہ جب تم نے یہ کہا تو یہ ہر نیکوکار بندے کو شامل ہو گیا چاہے وہ آسمان میں ہو یا زمین میں یا آسمان و زمین کے درمیان ہو۔ پھر یہ کہو "اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ" پھر تم میں سے ہر ایک کو دعا کے بارے میں اختیار ہے جو اسے پسند ہو وہی دعا مانگے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نہیں جانتے تھے کہ جب ہم نماز میں بیٹھیں تو ہم کیا پڑھیں؟ تو رسول اللہ ﷺ کو "التحیات" سکھلا دیا گیا۔ آگے مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ شریک نے بیان کیا ہے کہ جامع نے ابووائل سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ فرمایا: آپ ﷺ ہمیں کلمات سکھاتے تھے اور آپ ﷺ نے کوئی کلمات بھی اس طرح نہیں سکھائے جس طرح آپ نے ہمیں تشہد کی تعلیم دی "اللھم الف بین قلوبنا، واصلح ذات بیننا واھدنا سبل السلام ونجنا من الظلمات الی النور وجنبنا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن وبارك لنا فی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسماعنا وابصارنا و قلوبنا وازواجنا و ذرياتنا وتب علينا انك انت التواب الرحيم واجعلنا شاكرين لنعمتك مثنين بها قابليها واتمها علينا" قاسم بن مخیمرہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں نماز میں تشہد کی تعلیم دی اور انہوں نے بھی اعمش کی حدیث کی دعا کی مثل ذکر کیا۔ جب تو نے یہ کہہ دیا یا تو نے اسے پورا کرلیا تو تو نے اپنی نماز کو مکمل کرلیا۔ اب اگر تو اٹھنا چاہے تو اٹھ کھڑا ہو اور اگر تو بیٹھنا چاہے تو پھر تو بیٹھ جا۔

826۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي التَّشَهُّدِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيهَا وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيهَا وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

ابو بشر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت مجاہد سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے رسول اللہ ﷺ سے تشہد کے بارے میں یہ کلمات سنے ہیں: "التحيات لله الصلوت الطيبات السلام عليك ايها النبي و رحمة الله وبركاته" راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے "وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے "وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله"۔

827۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رضى الله عنه فَلَمَّا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ فَلَمَّا انْفَتَلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ فَلَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ أَنْتَ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَمَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُحِبُّكُمُ اللهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَمْ يَقُلْ أَحْمَدُ وَبَرَكَاتُهُ وَلَا قَالَ وَأَشْهَدُ قَالَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ فَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَقَالَ فِي التَّشَهُّدِ بَعْدَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ زَادَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَوْلُهُ فَأَنْصِتُوا لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ لَمْ يَجِئْ بِهِ إِلَّا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

حضرت حطان بن عبداللہ الرقاشی نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز کے آخر میں بیٹھے تو قوم میں سے ایک آدمی نے کہا: نماز نیکی اور پاکیزگی کے ساتھ مقرر کی گئی ہے۔ تو جب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم میں سے اس اس طرح کا کلمہ کہنے والا کون ہے؟ راوی نے بیان کیا ہے کہ ساری قوم خاموش رہی۔ آپ نے پھر پوچھا: تم میں سے اس اس طرح کا کلمہ کہنے والا کون ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی قوم نے سکوت اختیار کیا تو انہوں نے فرمایا: اے حطان! شاید تو نے یہ کلمہ کہا ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے یہ کلمہ نہیں کہا، تحقیق میں تو ڈرتا ہوں کہ آپ اس کے سبب مجھے سزا دیں گے۔ تو اتنے میں قوم میں سے ایک آدمی نے کہا: میں نے یہ کلمہ کہا ہے اور میں نے اس سے سوائے خیر کے اور کوئی ارادہ نہیں کیا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں تم اپنی نماز میں کیا کہتے ہو؟ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور ہمیں تعلیم دی اور ہمارے لیے ہمارے طریقہ کی وضاحت فرمائی اور ہمیں نماز کی تعلیم دی اور ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو اپنی صفوں کو سیدھا کرو۔ پھر تم میں سے کوئی ایک تمہارا امام بنے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ پڑھے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ تو تم کہو آمین۔ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس یہ اس کے عوض ہے (یعنی تم رکوع میں امام کے بعد جھکتے ہو اور سر بھی رکوع سے اس کے بعد اٹھاتے ہو۔ لہٰذا تمہارا رکوع امام کے رکوع کے مساوی ہے۔) اور جب امام کہے! سمع الله لمن حمده " تو تم کہو: اللّٰهم ربنا ولك الحمد، اللہ تعالیٰ تمہاری دعا سن لے گا کیونکہ اس نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے یہ فرمایا ہے: سمع الله لمن حمده (اللہ تعالیٰ اس کی سنتا ہے جو اس کی تعریف کرتا ہے) اور جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے ہی سجدہ سے اٹھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس یہ اس کا بدل ہے اور وہ جب قعدہ میں ہو تو تم میں سے ہر ایک کا پہلا قول یہ ہونا چاہیے کہ وہ کہے "التحيات الطيبات الصلوٰت لله السلام عليك ايها النبى و رحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده و رسوله" امام احمد نے وبركاته کے الفاظ نہیں کہے اور نہ ہی "واشهد" کہا بلکہ اس طرح کہا "وان محمدا"۔ ابوغلاب حطان بن عبداللہ الرقاشی سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ بھی ذکر کیا ہے: جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو اور تشہد میں "لا اله

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الا اللہ" کہنے کے بعد یہ اضافہ ذکر کیا ہے "وحدہ لاشریک لہ" ابو داود نے کہا ہے: اس میں "وانصتوا" کے الفاظ محفوظ نہیں ہیں۔ سلیمان التیمی کے سوا کسی نے اس حدیث میں یہ الفاظ ذکر نہیں کیے۔

828۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جیسے آپ ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دیتے تھے۔ پس آپ کہتے تھے: "التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ"۔

829۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَمَّا بَعْدُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ أَوْ حِينَ انْقِضَائِهَا فَابْدَءُوا قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلَّهِ ثُمَّ سَلِّمُوا عَلَى الْيَمِينِ ثُمَّ سَلِّمُوا عَلَى قَارِئِكُمْ وَعَلَى أَنْفُسِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى كُوفِيُّ الْأَصْلِ كَانَ بِدِمَشْقَ قَالَ أَبُو دَاوُد دَلَّتْ هَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَلَى أَنَّ الْحَسَنَ سَمِعَ مِنْ سَمُرَةَ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: امابعد! رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا: جب ہم نماز کے وسط میں ہوں یا جب اسے مکمل کرنے کا وقت ہو تو سلام پھیرنے سے پہلے یہ کلمات کہو "التحیات الطیبات والصلوات والملک للہ" پھر نبی کریم ﷺ پر سلام پیش کرو۔ پھر سلام بھیجو اپنے امام پر اور اپنی ذاتوں پر۔ ابو داود نے کہا ہے: سلیمان بن موسیٰ کوفی الاصل تھا اور دمشق میں رہتا تھا۔ ابو داود نے کہا ہے: یہ صحیفہ اس پر دلیل ہے کہ حسن نے سمرہ سے سماع کیا ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

تشہد کے بعد حضور نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنے کا بیان

830۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا أَوْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ وَأَنْ نُسَلِّمَ عَلَيْكَ فَأَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى كَمَا رَوَاهُ مِسْعَرٌ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَاقَ مِثْلَهُ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا ہے کہ ہم آپ پر درود پاک پڑھیں اور ہم آپ پر سلام بھیجیں۔ پس سلام کو تو ہم نے پہچان لیا ہے ہم درود پاک کیسے پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو "اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی آل ابراھیم انک حمید مجید"۔ حضرت شعبہ نے یہ حدیث بیان کی ہے اور اس طرح کہا ہے "صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم"۔ حکم نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے "اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراھیم انک حمید مجید" ابوداؤد نے کہا ہے: زبیر بن عدی نے ابن ابی لیلیٰ سے اسے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے مسعر نے اسے روایت کیا ہے مگر انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں "کما صلیت علی آل ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد" اور آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

831۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللَّهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُولُوا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ زَادَ فِي آخِرِهِ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

حضرت ابوحمید الساعدی نے خبر دی ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم آپ پر درود پاک کیسے پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح کہو "اللھم صل علی محمد وازواجه وذریته کما صلیت علی آل ابراھیم وبارک علی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

محمد وازواجه وذریته کما بارکت علی آل ابراهیم انك حمید مجید"۔ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ہمارے پاس تشریف لائے تو بشیر بن سعد نے آپ ﷺ سے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود پاک پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے تو ہم کیسے آپ پر درود پاک پڑھیں؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا یہاں تک کہ ہم یہ آرزو کرنے لگے کہ انہوں نے یہ نہ پوچھا ہوتا۔ بعدازاں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کہو۔ اور آگے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مثل حدیث ذکر کی اور اس کے آخر میں یہ اضافہ کیا: "فی العالمین، انك حمید مجید"۔ عقبہ بن عمرو نے یہ خبر بیان کی ہے اور اس میں یہ الفاظ نقل کیے تم کہو: "اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد"۔

832۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ يَسَارٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو مُطَرِّفٍ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ عَنِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے یہ بات خوش کرے کہ وہ پورا پورا ثواب حاصل کرے تو جب وہ ہم پر اور ہماری اہل بیت پر درود پاک پڑھے تو اسے یہ کہنا چاہیے: "اللھم صل علی محمد وازواجه امهات المومنین وذریته واهل بیته کما صلیت علی آل ابراهیم انك حمید مجید"۔

بَابُ مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ (تشہد کے بعد دعا کا بیان)

833۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

حضرت محمد بن ابی عائشہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو تو اسے چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنی چاہیے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے۔

834۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ تشہد کے بعد یہ کہا کرتے تھے: "اللھم انی اعوذبك من عذاب جهنم واعوذبك من عذاب القبر واعوذبك من فتنة الدجال واعوذبك

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

من فتنۃ المحیا والممات"۔

835۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ مِحْجَنَ بْنَ الْأَدْرَعِ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضَى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا أَللهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ قَالَ فَقَالَ قَدْ غُفِرَ لَهُ قَدْ غُفِرَ لَهُ ثَلَاثًا

حضرت حنظلہ بن علی سے روایت ہے کہ حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں ایک آدمی اپنی نماز ختم کر کے تشہد پڑھ رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا "اللھم انی اسألك یا اللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد ان تغفرلی ذنوبی انك انت الغفور الرحیم" راوی کا بیان ہے: حضور نبی کریم ﷺ نے تین بار یہ فرمایا: "قد غفر له قد غفر له" تحقیق اس کی مغفرت کردی گئی، اس کو بخش دیا گیا۔

بَابُ إِخْفَاءِ التَّشَهُّدِ (تشہد کو مخفی پڑھنے کا بیان)

836۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفَى التَّشَهُّدُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ سنت یہ ہے کہ تشہد کو مخفی پڑھا جائے۔

بَابُ الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ (تشہد میں اشارہ کرنے کا بیان)

837۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ رَآنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَصْنَعُ فَقُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى

حضرت علی بن عبدالرحمن المعاوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا۔ میں نماز میں کنکریوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے مجھے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: تو اس طرح کیا کر جس طرح رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔ تو میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کیسے کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب آپ ﷺ نماز میں بیٹھتے تھے تو آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھتے اور اس کی ساری انگلیاں بند کر لیتے پھر اس انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے جو انگوٹھے کے ساتھ متصل ہے (یعنی شہادت کی انگلی) اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے۔

838۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى تَحْتَ فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَسَاقِهِ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ وَأَرَانَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں قعدہ کرتے تو اپنا بایاں پاؤں اپنی ران اور پنڈلی کے نیچے رکھتے اور اپنا دایاں پاؤں بچھا دیتے اور اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھتے اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے اور عبدالواحد نے ہمیں ایسا کر کے دکھایا اور سبابہ انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

839۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَادَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو كَذَلِكَ وَيَتَحَامَلُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ وَحَدِيثُ حَجَّاجٍ أَتَمُّ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔ جب آپ تشہد پڑھتے تھے اور آپ اسے حرکت نہیں دیتے تھے۔ ابن جریج نے کہا ہے اور عمرو بن دینار نے اضافہ کیا اور کہا ہے کہ عامر نے مجھے اپنے باپ سے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ اسی طرح کرتے تھے (یعنی تشہد پڑھتے وقت اشارہ کرتے تھے) اور حضور نبی کریم ﷺ اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے تھے۔ عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ آپ ﷺ کی آنکھ آپ کے اشارے سے تجاوز نہیں کرتی تھی اور حجاج کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

840۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى رَافِعًا إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ حَنَاهَا شَيْئًا

حضرت مالک بن نمیر الخزاعی رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھتے ہوئے اور اپنی شہادت کی انگلی کو اٹھاتے ہوئے دیکھا درآنحالیکہ آپ نے اسے اوپر سے تھوڑا جھکا رکھا تھا۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الِاعْتِمَادِ عَلَى الْيَدِ فِي الصَّلَاةِ

(اس کا بیان کہ نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگانا مکروہ ہے)

841۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَزَّالُ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ وَقَالَ ابْنُ شَبُّوَيْهِ نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدِهِ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ وَذَكَرَهُ فِي بَابِ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ آدمی نماز میں بیٹھے درآنحالیکہ وہ اپنے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے ہو۔ ابن شبویہ نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی نماز میں اپنے ہاتھ پر ٹیک لگائے اور ابن رافع نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے ہاتھ پر ٹیک لگاتے ہوئے نماز پڑھے اور انہوں نے یہ روایت باب الرفع من السجدة میں ذکر کی ہے۔ ابن عبدالملک نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی جب نماز میں اٹھے تو اپنے ہاتھوں پر ٹیک لگائے۔

842۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ سَأَلْتُ نَافِعًا عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ مُشَبِّكٌ يَدَيْهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

حضرت اسماعیل بن امیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت نافع سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو نماز پڑھتا ہے اور وہ اپنے ہاتھ کا جال بنائے ہوتا ہے (یعنی ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیے ہوتا ہے) تو انہوں نے بتایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ ان کی نماز ہے جن پر غضب ہوا ہے۔

843۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَهَذَا لَفْظُهُ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَتَّكِئُ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَهُوَ قَاعِدٌ فِي الصَّلَاةِ قَالَ هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ سَاقِطًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ لَهُ لَا تَجْلِسْ هَكَذَا فَإِنَّ هَكَذَا يَجْلِسُ الَّذِينَ يُعَذَّبُونَ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا وہ اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے ہے حالانکہ وہ نماز میں بیٹھے ہوئے تھا اور ہارون بن زید نے کہا ہے کہ وہ بائیں جانب پر جھکے ہوئے تھا۔ پھر اس پر دونوں راوی (ہارون اور محمد بن مسلمہ) متفق ہیں کہ آپ نے اسے کہا: تو اس طرح نہ بیٹھ کیونکہ اس طرح وہ بیٹھتے ہیں جنہیں عذاب دیا جائے گا۔

بَابٌ فِي تَخْفِيفِ الْقُعُودِ (نماز کے دوران قعدہ میں تخفیف کا بیان)

844۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ قُلْنَا حَتَّى يَقُومَ قَالَ حَتَّى يَقُومَ

حضرت ابوعبیدہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ کی پہلی دو رکعتوں (کے قعدہ) میں کیفیت یہ ہوتی تھی گویا کہ آپ گرم پتھر پر ہیں۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ ہم نے پوچھا: یہاں تک کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آپ کھڑے ہوجاتے۔ انہوں نے جواب دیا: یہاں تک کہ آپ کھڑے ہوجاتے یعنی قعدہ اولیٰ سے بڑی تیزی کے ساتھ فارغ ہوکر آپ جلدی کھڑے ہوجاتے تھے۔

بَابٌ فِي السَّلَامِ (سلام کے احکام کا بیان)

845۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ح وحَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَقَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثُ إِسْرَائِيلَ لَمْ يُفَسِّرْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو دَاوُد شُعْبَةُ كَانَ يُنْكِرُ هَذَا الْحَدِيثَ حَدِيثَ أَبِي إِسْحَقَ أَنْ يَكُونَ مَرْفُوعًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی دائیں جانب اور اپنی بائیں جانب سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے رخساروں کی سفیدی دکھائی دیتی۔ "السلام علیکم و رحمۃ اللہ، السلام علیکم و رحمۃ اللہ" ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ الفاظ سفیان اور شریک کی حدیث کے ہیں اور انہوں نے سلام کی تفسیر بیان نہیں کی کہ وہ کیسے ہوتا ہے؟ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس روایت کو زہیر نے ابواسحاق سے اور یحییٰ بن آدم نے اسرائیل سے، انہوں نے ابواسحاق سے، انہوں نے عبدالرحمن بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ سے اور علقمہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ شعبہ اس حدیث یعنی ابواسحاق کی حدیث کا انکار کرتے تھے۔

846۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَعَنْ شِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ

حضرت علقمہ بن وائل نے اپنے باپ سے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ اپنی دائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے یہ کہتے: السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور اپنی بائیں جانب اس طرح کہتے: السلام علیکم و رحمۃ اللہ"۔

847۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا وَوَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ أَحَدُنَا أَشَارَ بِيَدِهِ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمِنْ عَنْ يَسَارِهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يُومِي بِيَدِهِ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَوْ أَلَا يَكْفِي(1) أَحَدَكُمْ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمِنْ عَنْ شِمَالِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مِسْعَرٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَوْ أَحَدَهُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمَ عَلَى أَخِيهِ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمِنْ عَنْ شِمَالِهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے کوئی سلام پھیرتا اور اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنی دائیں جانب والے کو اور اپنی بائیں جانب والے کو اشارہ کرتا۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: تم میں سے ان کا کیا حال ہے جو اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے ہیں گویا کہ وہ شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہیں۔ کیا تم میں سے کسی کو یہ کافی نہیں ہے کہ وہ اس طرح کہے اور آپ نے اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا کہ سلام ہو ان بھائیوں پر جو دائیں جانب ہیں اور ان پر جو بائیں جانب ہیں۔ ابو نعیم نے مسعر سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کیا تم میں سے کسی کو یا ان میں سے کسی کو یہ کافی نہیں ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنی ران پر رکھے پھر اپنی دائیں جانب اور اپنی بائیں جانب والے بھائیوں پر سلام کرے۔

848۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ رَافِعُوا أَيْدِيهِمْ قَالَ زُهَيْرٌ أُرَاهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے درآنحالیکہ لوگ اپنے ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے تھے۔ زہیر نے کہا: میرا گمان یہ ہے کہ وہ لوگ حالت نماز میں تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہے مجھے کہ میں تمہیں اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھ رہا ہوں گویا کہ وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں، تم نماز میں ساکن رہا کرو۔

بَابُ الرَّدِّ عَلَى الْإِمَامِ (امام کو سلام کا جواب دینے کا بیان)

849۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ وَأَنْ نَتَحَابَّ وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم امام پر سلام کا جواب لوٹائیں اور ہم یہ پسند کریں کہ ہم میں سے بعض بعض کو سلام کریں۔

بَابُ التَّكْبِيرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ (نماز (یعنی سلام) کے بعد تکبیر کہنے کا بیان)

850۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُعْلَمُ انْقِضَاءُ صَلَاةِ

1۔ ایک نسخہ میں أَوَلَا يَكْفِي ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تکبیر کے ساتھ جان لیا جاتا تھا (یعنی سلام کے بعد تکبیر (اللہ اکبر) کہی جاتی جس سے معلوم ہوجاتا کہ نماز مکمل ہوچکی ہے۔)

851۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ لِلذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ ذَلِكَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ وَأَسْمَعُهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوتے تو ان کا بلند آواز سے ذکر کرنا یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں اسی ذکر سے جان لیتا تھا جب وہ نماز سے فارغ ہوتے اور میں اسے سنتا تھا۔

بَابُ حَذْفِ التَّسْلِيمِ (سلام کو مختصر کرنے کا بیان)

852۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عِيسَى نَهَانِي ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ رَفْعِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَبَا عُمَيْرٍ عِيسَى بْنَ يُونُسَ الْفَاخُورِيَّ الرَّمْلِيَّ قَالَ لَمَّا رَجَعَ الْفِرْيَابِيُّ مِنْ مَكَّةَ تَرَكَ رَفْعَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ نَهَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ رَفْعِهِ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام کو مختصر کرنا سنت ہے (یعنی اسے تیزی کے ساتھ الفاظ کو لمبا کیے بغیر ادا کرنا) عیسیٰ نے بیان کیا ہے کہ ابن مبارک نے اس حدیث کے مرفوع ہونے سے مجھے منع کیا ہے۔ ابوداود نے کہا ہے: میں نے ابوعمیر عیسیٰ بن یونس الفاخوری الرملی سے سنا کہ جب فریابی مکہ سے لوٹ کر آئے تو انہوں نے اس حدیث کے رفع کو چھوڑ دیا اور کہا: امام احمد بن حنبل نے اس کے مرفوع ہونے سے منع کیا ہے۔

بَابُ إِذَا أَحْدَثَ فِي صَلَاتِهِ يَسْتَقْبِلُ (دوران نماز حدث لاحق ہوجانے کا بیان)

853۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز میں تم میں سے کسی کو حدث لاحق ہوجائے تو اسے چاہیے کہ وہ واپس آئے، وضو کرے اور اپنی نماز کا اعادہ کرے۔

1۔ ایک نسخہ میں قال عیسیٰ نہانی تا آخر کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَتَطَوَّعُ فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْمَكْتُوبَةَ

اس کا بیان جو نفل نماز اسی جگہ پڑھتا ہے جہاں اس نے فرض پڑھے ہیں

854۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ قَالَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ زَادَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فِي الصَّلَاةِ يَعْنِي فِي السُّبْحَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی عاجز ہوتا ہے۔ مسدد نے عبدالوارث سے اس طرح نقل کیا ہے کہ وہ آگے بڑھے یا پیچھے ہٹ جائے یا تھوڑا سا دائیں یا بائیں جانب ہو جائے اور حماد نے "فی الصلوۃ" کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے یعنی نفل نماز میں یعنی کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے اس سے کہ وہ نفل نماز پڑھنے کے لیے اس مقام سے تھوڑا آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہو جائے جہاں اس نے فرض نماز پڑھی ہے۔

855۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنَى أَبَا رِمْثَةَ فَقَالَ صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَوْ مِثْلَ هَذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَقُومَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى نَبِيُّ اللهِ ﷺ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَمْ يُهْلِكْ أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوَاتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَصَرَهُ فَقَالَ أَصَابَ اللهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ قِيلَ أَبُو أُمَيَّةَ مَكَانَ أَبِي رِمْثَةَ[1]

حضرت ازرق بن قیس نے بیان کیا ہے کہ ہمیں ہمارے امام جن کی کنیت ابو رمثہ تھی، نے نماز پڑھائی اور انہوں نے کہا: میں نے یہ نماز یا میں نے اس نماز کی مثل نماز حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھی اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما دونوں پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے تھے اور ایک آدمی جو کہ نماز کی تکبیر اولیٰ میں حاضر تھا۔ پس حضور نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی پھر آپ نے اپنی دائیں جانب اور بائیں جانب سلام پھیرا یہاں تک کہ ہم نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھ لی پھر آپ ﷺ اسی طرح قبلہ جہت سے پھرے جیسے ابو رمثہ خود پھرے ہیں۔ پس وہ آدمی اٹھ کھڑا ہوا جس نے نماز کی تکبیر اولیٰ کو پایا تھا اور دو رکعت پڑھنے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف جھپٹے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر ہلایا پھر فرمایا: تو بیٹھ جا کیونکہ اہل کتاب صرف اس لئے ہلاک ہوئے ہیں کہ انہوں نے اپنی نمازوں کے درمیان فاصلہ نہیں کیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی نگاہ اٹھائی اور فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! اللہ تعالیٰ نے تجھے صحیح اور درست کام کی توفیق دی ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابو رمثہ کی جگہ ابو امیہ کہا گیا ہے۔

1۔ قال ابو داود وقد قیل تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ السَّهْوِ فِي السَّجْدَتَيْنِ (دو رکعتوں میں سہو کا بیان)

856- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهِمَا إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ثُمَّ خَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ وَهُمْ يَقُولُونَ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ فَقَامَ رَجُلٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَمِّيهِ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ قَالَ بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَأَوْمَئُوا أَيْ نَعَمْ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَقَامِهِ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ قَالَ فَقِيلَ لِمُحَمَّدٍ سَلَّمَ فِي السَّهْوِ فَقَالَ لَمْ أَحْفَظْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ بِإِسْنَادِهِ وَحَدِيثُ حَمَّادٍ أَتَمُّ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَقُلْ بِنَا وَلَمْ يَقُلْ فَأَوْمَئُوا قَالَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ رَفَعَ وَلَمْ يَقُلْ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَتَمَّ حَدِيثُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَوْمَئُوا إِلَّا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكُلُّ مَنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ لَمْ يَقُلْ فَكَبَّرَ وَلَا ذَكَرَ رَجَعَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَمَّادٍ كُلِّهِ إِلَى آخِرِ قَوْلِهِ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَالتَّشَهُّدُ قَالَ لَمْ أَسْمَعْ فِي التَّشَهُّدِ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَتَشَهَّدَ وَلَمْ يَذْكُرْ كَانَ يُسَمِّيهِ ذَا الْيَدَيْنِ وَلَا ذَكَرَ فَأَوْمَئُوا وَلَا ذَكَرَ الْغَضَبَ وَحَدِيثُ حَمَّادٍ عَنْ أَيُّوبَ أَتَمُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ وَيَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ أَنَّهُ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ وَحُمَيْدٌ وَيُونُسُ وَعَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَا، وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامٍ لَمْ يَذْكُرَا عَنْهُ هَذَا الَّذِي ذَكَرَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حَتَّى يَقَّنَهُ اللَّهُ ذَلِكَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ وَلَمْ يَسْجُدِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ

1۔ ایک نسخہ میں وسجد کے الفاظ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تُسْجِدَانِ إِذَا شَكَّ حَتّٰى لَقَّاهُ النَّاسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي بِهَذَا الْخَبَرِ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَعِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ سَجَدَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيهِ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے شام کی دو نمازوں میں سے ایک نماز (ظہر یا عصر) ہمیں پڑھائی اور آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ پھر آپ اس لکڑی کے پاس کھڑے ہوئے جو مسجد میں سامنے لگی ہوئی تھی۔ پس آپ ﷺ نے اس پر اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار تھے۔ پھر لوگ جلدی جلدی نکلے اور وہ کہہ رہے تھے نماز مختصر ہو گئی نماز مختصر ہو گئی۔ لوگوں میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے اور یہ دونوں بھی آپ ﷺ سے بات کرنے سے ڈرتے رہے۔ پھر ایک آدمی کھڑا ہوا جسے رسول اللہ ﷺ ذوالیدین کہا کرتے تھے۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ نہیں بلکہ آپ بھول گئے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟ تو انہوں نے اشارہ کیا ہاں۔ پس رسول اللہ ﷺ اپنے مقام کی طرف لوٹے باقی رہنے والی دو رکعتیں پڑھائیں پھر آپ نے سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پہلے دو سجدوں کی طرح یا ان سے بھی زیادہ طویل پھر اٹھے اور تکبیر کہی پھر دوبارہ تکبیر کہی اور دوسرا سجدہ کیا پہلے سجدے کی مثل یا اس سے طویل پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ راوی کا بیان ہے کہ محمد بن سیرین سے پوچھا گیا کیا آپ ﷺ نے سجدہ سہو کے لیے سلام پھیرا تو انہوں نے جواب دیا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تو مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے اس کا ذکر کیا یا نہیں، البتہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے بیان کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا۔

ایوب نے محمد بن سیرین سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی ہے اور حماد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ انہوں نے بیان کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ انہوں نے بنا اور فاومئوا کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ انہوں نے کہا: تو لوگوں نے عرض کی ہاں مزید بیان کیا پھر آپ اٹھے اور انہوں نے "وکبر" کا لفظ ذکر نہیں کیا پھر آپ نے تکبیر کہی اور سجدہ کیا۔ پہلے سجدوں کی مثل یا اس سے زیادہ طویل پھر (سجدہ سے) اٹھے ان کی حدیث مکمل ہو گئی۔ اس کا مابعد انہوں نے ذکر نہیں کیا اور حماد بن زید کے سوا کسی نے "فاومئوا" کا ذکر نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: جس نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے اس نے فکبر اور رجع کا ذکر نہیں کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ یہ آخر تک حماد کی حدیث کی مانند ہی ہے۔ یعنی اس قول تک کہ مجھے یہ خبر دی گئی کہ عمران بن حصین نے کہا: پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا۔ راوی نے کہا: میں نے پوچھا: تشہد کے بارے میں کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے تشہد کے بارے میں کچھ نہیں سنا اور میرے نزدیک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پسندیدہ یہی ہے کہ وہ تشہد پڑھے اور انہوں نے "کان یسمیہ ذاالیدین" (کہ آپ نے ان کا نام ذوالیدین رکھا ہوا تھا) اور فاومئوا (اور لوگوں نے اشارہ کیا) اور "غضب" کا ذکر نہیں کیا۔ ایوب کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے ذوالیدین کے قصہ میں بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور سجدہ کیا اور ہشام یعنی ابن حسان نے بیان کیا ہے کہ آپ نے تکبیر کہی اور پھر تکبیر کہی سجدہ کیا اور ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث حبیب بن شہید، حمید، یونس اور عاصم الاحول نے محمد سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ان میں سے کسی نے بھی وہ ذکر نہیں کیا جو حماد بن زید نے ہشام سے ذکر کیا ہے کہ آپ نے تکبیر کہی اور سجدہ کیا اور حماد بن سلمہ اور ابوبکر بن عیاش نے یہ حدیث ہشام سے ذکر کی ہے اور ان دونوں نے بھی وہ ذکر نہیں کیا جو حماد بن زید نے ذکر کیا ہے "انه كبرثم كبر"۔ عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قصہ روایت کیا اور کہا: آپ ﷺ نے سہو کے دو سجدے اس وقت نہیں کیے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یقین عطا فرمایا۔

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ نے انہیں خبر دی ہے کہ ان تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب شک میں پڑے تو اس وقت تک سہو کے دو سجدے نہیں کیے جو کیے جاتے ہیں یہاں تک کہ لوگوں نے آپ کو اس پر آگاہ کیا۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ مجھے یہ خبر حضرت سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن، ابوبکر بن حارث، ابن ہشام اور عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے یحییٰ بن ابی کثیر اور عمران بن ابی انس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ بیان کیا اور اس میں یہ ذکر نہ کیا کہ آپ نے دو سجدے کیے، ابوداؤد نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو زبیدی نے زہری سے، انہوں نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ بیان کیا ہے: "اور آپ ﷺ نے سہو کے دو سجدے نہیں کیے"۔

857۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقِيلَ لَهُ نَقَصْتَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

حضرت سعد نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے سنا، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ تو آپ سے عرض کی گئی کہ آپ نے نماز کو کم کر دیا ہے۔ پس آپ ﷺ نے دو رکعتیں اور پڑھائیں پھر آپ نے دو سجدے کیے۔

858۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ انْصَرَفَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللهِ أَمْ نَسِيتَ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ أَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ الْهِفَّانِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ فرض نماز میں دو رکعتوں کے بعد قبلہ سمت سے پھرے تو ایک آدمی نے آپ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے کچھ بھی نہیں کیا (یعنی نہ نماز کم ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں) تو لوگوں نے عرض کی: آپ نے ایسا کیا ہے یا رسول اللہ! ﷺ۔ پھر آپ ﷺ نے آخری دو رکعتیں پڑھائیں پھر آپ قبلہ سمت سے پھرے اور آپ نے سہو کے دو سجدے نہ کیے۔ ابوداؤد نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اسے داؤد بن حصین نے ابوسفیان مولیٰ ابی احمد سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس میں بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ نے دو سجدے کیے سلام کے بعد درآنحالیکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔

ضمضم بن جوس الہفانی نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ خبر بیان کی اور فرمایا: پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی اور دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ ابن سیرین کی حدیث کی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث ذکر کی ہے کہ آپ نے بیان کیا پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

859۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ دَخَلَ قَالَ عَنْ مَسْلَمَةَ الْحُجَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ كَانَ طَوِيلَ الْيَدَيْنِ فَقَالَ لَهُ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَقَالَ أَصَدَقَ قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى تِلْكَ الرَّكْعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْهَا ثُمَّ سَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ اور مسدد نے مسلم سے یہ نقل کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ حجرہ میں تشریف لے گئے تو ایک آدمی آپ کے پاس کھڑا ہوا۔ اسے خرباق کہا جاتا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ لمبے تھے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا نماز کم ہوگئی ہے؟ پس آپ ﷺ حالت غضب میں اپنی چادر مبارک کھینچتے ہوئے نکلے اور فرمایا: کیا اس نے سچ کہا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ہاں۔ تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آپ ﷺ نے وہ رکعت پڑھائی پھر آپ نے سلام پھیرا۔ آپ نے سہو کے دو سجدے کیے اور پھر آپ نے سلام پھیرا۔

بَابٌ إِذَا صَلَّى خَمْسًا (اس کا بیان کہ جب کوئی پانچ رکعتیں پڑھ لے)

860۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَ حَفْصٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

حضرت علقمہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی: کیا نماز میں اضافہ کیا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ عرض کی: آپ ﷺ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں تو آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔

861۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَلَا أَدْرِي زَادَ أَمْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنَى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ بِهِمْ[1] سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا انْفَتَلَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَقَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بِهَذَا قَالَ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَحَوَّلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حُصَيْنٌ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ ابراہیم نے کہا: میں نہیں جانتا آپ نے اضافہ کیا یا آپ نے کمی کی۔ پس جب آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا تو آپ سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا نماز میں کوئی نئی شے واقع ہو گئی ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ نے اتنی رکعتیں پڑھائی ہیں۔ راوی نے بیان کیا: پس آپ ﷺ نے اپنے پاؤں کو پھیرا اور قبلہ شریف کی طرف منہ کیا اور لوگوں کے ساتھ دو سجدے کیے پھر آپ نے سلام پھیرا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو اپنا چہرہ اقدس آپ نے ہماری طرف متوجہ کیا اور فرمایا: بلاشبہ اگر نماز میں کوئی نئی شے لاحق ہوتی تو میں اس کے بارے میں آپ کو آگاہ کرتا لیکن میں بھی تو انسان ہوں میں اسی طرح بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو۔ اور جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ صحیح اور درست کو تلاش کرے اور اس کے مطابق اپنی نماز کو مکمل کرے پھر سلام پھیرے پھر دو سجدے کرے۔ حضرت علقمہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو اسے چاہیے کہ وہ دو سجدے کرے''۔ پھر آپ ﷺ پھرے اور آپ نے دو سجدے کیے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ اس

1۔ ایک نسخہ میں بہم نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حدیث کو حصین نے اعمش کی طرح روایت کیا ہے۔

862۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَهَذَا حَدِيثُ يُوسُفَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم خَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ زِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ہمیں پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ جب آپ فارغ ہوئے تو لوگوں کے درمیان اضطراب اور تشویش پیدا ہوئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ تو لوگوں نے عرض کی: آپ نے پانچ رکعتیں نماز پڑھائی ہے۔ پس آپ قبلہ رخ پھرے اور دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ پھر آپ نے فرمایا: بلاشبہ میں بشر ہوں میں بھی بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو۔

863۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيتَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ النَّاسَ فَقَالُوا لِي أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ أَرَاهُ فَمَرَّ بِي فَقُلْتُ هَذَا هُوَ فَقَالُوا هَذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ

حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ایک دن نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا حالانکہ ابھی ایک رکعت باقی تھی تو ایک آدمی نے ہمیں پالیا اور اس نے عرض کی: آپ نماز کی ایک رکعت بھول گئے ہیں۔ سو آپ واپس لوٹے اور مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی اور آپ علیہ السلام نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی۔ پس میں نے لوگوں کو اس کے بارے میں بتایا تو انہوں نے مجھے کہا: کیا تو اس آدمی کو پہچانتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، البتہ میں اسے دیکھ کر پہچان سکتا ہوں۔ پس اتنے میں وہ آدمی میرے پاس سے گزرا تو میں نے کہا: یہ ہے وہ۔ تو لوگوں نے کہا: یہ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابُ إِذَا شَكَّ فِي الثِّنْتَيْنِ وَالثَّلَاثِ مَنْ قَالَ يُلْقِي الشَّكَّ

اس کا بیان کہ جب دو اور تین رکعتوں میں شک لاحق ہو جائے تو وہ اس کا ازالہ کرے

864۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْقِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ فَإِذَا اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً وَالسَّجْدَتَانِ وَإِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهِ وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ مُرْغِمَتَيِ الشَّيْطَانِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَدِيثُ أَبِي خَالِدٍ أَشْبَعُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک لاحق ہوجائے تو اسے چاہیے کہ وہ شک کا ازالہ کرے اور یقین پر بناء کرے۔ اور جب اسے نماز مکمل ہونے کا یقین ہوجائے تو دو سجدے کرے۔ پس اگر اس کی نماز مکمل تھی تو یہ رکعت اور دو سجدے نفل ہوجائیں گے اور اگر اس کی نماز ناقص (نامکمل) تھی تو یہ رکعت اس کی نماز کو مکمل کردے گی اور دو سجدے شیطان کے لیے باعث ذلت ورسوائی ہوں گے۔ ابو داود نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو ہشام بن سعد اور محمد بن مطرف نے زید سے، انہوں نے عطاء بن یسار سے، انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ ابو خالد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

865۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَّى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سہو کے دو سجدوں کو مرغمتین (شیطان کو ذلیل کرنے والے) کا نام دیا ہے۔

866۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَإِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَإِنِ اسْتَيْقَنَ أَنْ قَدْ صَلَّى ثَلَاثًا فَلْيَقُمْ فَلْيُتِمَّ رَكْعَةً بِسُجُودِهَا ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَتَشَهَّدُ فَإِذَا فَرَغَ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ وَحَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَدَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ وَهِشَامِ بْنِ سَعْدٍ إِلَّا أَنَّ هِشَامًا بَلَغَ بِهِ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک لاحق ہوجائے اور وہ جانتا ہو کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے تین یا چار رکعتیں تو اسے چاہیے کہ وہ ایک رکعت اور پڑھے اور دو سجدے کرے درآنحالیکہ وہ سلام سے پہلے بیٹھا ہوا ہو۔ پس اگر وہ پانچویں رکعت ہوئی جو اس نے پڑھی ہے تو وہ ان دو سجدوں کے سبب اسے دو بنا دے گا اور اگر وہ رکعت چوتھی ہوئی تو پھر دو سجدے شیطان کو خاک آلود کردیں گے۔ حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ کی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک لاحق ہوجائے، پس اگر اسے یقین حاصل ہوجائے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں تو اسے چاہیے کہ وہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کھڑا ہو اور ایک رکعت اس کے سجود کے ساتھ مکمل کرلے اور تشہد پڑھے اور جب وہ فارغ ہو جائے تو اس کے سوا اس پر کوئی چیز باقی نہیں کہ وہ بیٹھے بیٹھے سلام پھیرے اور دو سجدے کرے اور پھر سلام پھیر دے۔ پھر انہوں نے مالک کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح اس حدیث کو ابن وہب نے مالک، حفص بن میسرہ، داؤد بن قیس اور ہشام بن سعد سے روایت کیا ہے مگر ہشام بن سعد نے اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تک پہنچایا ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ يُتِمُّ عَلَى أَكْبَرِ ظَنِّهِ (ظن غالب پر عمل کر کے نماز مکمل کرنے کا بیان)

867۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةٍ فَشَكَكْتَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ وَأَكْبَرُ ظَنِّكَ عَلَى أَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَ ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ تُسَلِّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَ أَيْضًا ثُمَّ تُسَلِّمُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ خُصَيْفٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَوَافَقَ عَبْدَ الْوَاحِدِ أَيْضًا سُفْيَانُ وَشَرِيكٌ وَإِسْرَائِيلُ وَاخْتَلَفُوا فِي الْكَلَامِ فِي مَتْنِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُسْنِدُوهُ

حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز میں ہو اور تجھے تین اور چار رکعتوں میں شک پڑ جائے (یعنی تین پڑھی ہیں یا چار) اور تیرا غالب گمان چار کے بارے میں ہو تو تو تشہد پڑھ لے پھر سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کرلے پھر تشہد پڑھ لے اور پھر سلام پھیر دے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح اسے عبدالواحد نے خصیف سے روایت کیا ہے اور اسے مرفوع ذکر نہیں کیا اور سفیان، شریک اور اسرائیل نے بھی عبدالواحد سے موافقت کی ہے اور انہوں نے متن حدیث میں کلام کے بارے میں اختلاف کیا ہے اور انہوں نے اس کی سند بیان نہیں کی۔

868۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عِيَاضٌ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ زَادَ أَمْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَتَاهُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ إِنَّكَ قَدْ أَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ كَذَبْتَ إِلَّا مَا وَجَدَ رِيحًا بِأَنْفِهِ أَوْ صَوْتًا بِأُذُنِهِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ مَعْمَرٌ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عِيَاضُ بْنُ هِلَالٍ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ عِيَاضُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور وہ نہ جانتا ہو کہ اس نے زیادہ نماز پڑھی ہے یا کم تو وہ بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کرے اور جب اس کے پاس شیطان آئے اور آ کر کہے: تو نے حدث لاحق کرلیا ہے تو اسے یہ جواب دینا چاہیے کہ تو نے جھوٹ بولا ہے مگر اس صورت میں کہ جب وہ اپنی ناک میں ہوا کو محسوس کرے یا اپنے کانوں کے ذریعے آواز سنے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ ابان کی حدیث کے الفاظ ہیں اور معمر اور علی بن مبارک نے (سند کے ایک راوی کا نام) عیاض بن ہلال ذکر کیا ہے اور اوزاعی نے کہا ہے کہ وہ عیاض بن ابی زہیر ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

869۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ وَاللَّيْثُ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ زَادَ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پاس شیطان آجاتا ہے اور اس پر نماز کے معاملہ کو ملتبس کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی ایسی حالت پائے تو اسے چاہیے کہ وہ بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کرے۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح یہ حدیث ابن عیینہ، معمر اور لیث نے بھی روایت کی ہے۔ محمد بن مسلم نے اسی اسناد کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے: ''وهو جالس قبل التسليم'' (درآنحالیکہ وہ بیٹھا ہوا ہو سلام پھیرنے سے پہلے) محمد بن مسلم زہری نے اسی اسناد کے ساتھ اسی مفہوم کی حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے: ''پس اسے چاہیے کہ وہ سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے اور پھر سلام پھیرے''۔

بَاب مَنْ قَالَ بَعْدَ التَّسْلِيمِ (سلام کے بعد سجدہ سہو کرنے کا بیان)

870۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُسَافِعٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اپنی نماز میں شک لاحق ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ سلام کے بعد دو سجدے کرے۔

بَاب مَنْ قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ وَلَمْ يَتَشَهَّدْ (اس کا بیان کہ جو درمیانی قعدہ کے بغیر کھڑا ہو جائے)

871۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَانْتَظَرْنَا التَّسْلِيمَ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ ﷺ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي وَبَقِيَّةُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمَعْنَى إِسْنَادِهِ وَحَدِيثِهِ زَادَ وَكَانَ مِنَّا الْمُتَشَهِّدُ فِي قِيَامِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ سَجَدَهُمَا ابْنُ الزُّبَيْرِ قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ وَهُوَ قَوْلُ الزُّهْرِيِّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ بن بحینہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر آپ کھڑے ہو گئے اور قعدہ نہ کیا۔ پس لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور جب آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی اور ہم سلام کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے تکبیر کہی اور سلام سے قبل بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ شعیب نے زہری سے اس سند کے ساتھ اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے یہ اضافہ کیا کہ ہم میں سے بعض آپ کی حالت قیام میں تشہد پڑھنے والے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے اسی طرح ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے سلام سے پہلے دو سجدے کیے اور وہ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے تھے اور یہی زہری کا قول ہے۔

بَابٌ مَنْ نَسِيَ أَنْ يَتَشَهَّدَ وَهُوَ جَالِسٌ (اس کا بیان جو تشہد بھول جائے درآنحالیکہ وہ بیٹھا ہوا ہو)

872۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُبَيْلٍ الْأَحْمَسِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ فَإِنِ اسْتَوَى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَيْسَ فِي كِتَابِي عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ[1]

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امام دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے، اگر اسے سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے یاد آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے اور اگر وہ سیدھا کھڑا ہو جائے تو پھر وہ نہ بیٹھے اور سہو کے دو سجدے کرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میری کتاب میں جابر جعفی سے اس حدیث کے سوا کوئی شے نہیں ہے۔

873۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْنَا سُبْحَانَ اللهِ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَمَضَى فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ كَمَا صَنَعْتُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَرَفَعَهُ وَرَوَاهُ أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مِثْلَ حَدِيثِ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو عُمَيْسٍ أَخُو الْمَسْعُودِيِّ وَفَعَلَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمُغِيرَةُ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَالضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَابْنُ عَبَّاسٍ أَفْتَى بِذَلِكَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا فِيمَنْ قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ ثُمَّ سَجَدُوا بَعْدَ مَا سَلَّمُوا

زیاد بن علاقہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی اور وہ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے۔ ہم نے کہا: سبحان اللہ۔ انہوں نے بھی کہا: سبحان اللہ اور نماز کو جاری رکھا اور انہوں نے جب اپنی نماز کو مکمل کر لیا تو سلام پھیرا اور سہو کے دو سجدے کیے اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح

1۔ قالوا ابوداؤد ولیس تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کرتے دیکھا ہے جیسے میں نے کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح اس حدیث کو ابن ابی لیلیٰ نے شعبی اور انہوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اور اسے مرفوع قرار دیا ہے۔ ابوعمیس نے اسے ثابت بن عبید سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے ہمیں نماز پڑھائی جیسا کہ زیاد بن علاقہ کی حدیث میں ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: ابو عمیس، مسعودی کا بھائی ہے اور حضرت سعد بن ابی وقاص نے بھی اسی طرح کیا ہے جیسے حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کیا ہے اور عمران بن حصین، ضحاک بن قیس، معاویہ بن ابی سفیان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بھی اسی طرح فتویٰ دیا ہے اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہی فتویٰ دیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ ایسے آدمیوں کے بارے ہے جو دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو جائیں پھر وہ سلام کے بعد سجدے کریں۔

874۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ أَنَّ ابْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَلَاعِيِّ عَنْ زُهَيْرٍ يَعْنِي ابْنَ سَالِمٍ الْعَنْسِيَّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ عَمْرٌو وَحْدَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ أَبِيهِ غَيْرُ عَمْرٍو

اکیلے عمرو نے اپنے باپ سے، انہوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سہو (بھول) کے لیے سلام کے بعد دو سجدے ہیں۔ عمرو کے علاوہ "عن ابیہ" کے الفاظ کسی نے ذکر نہیں کیے۔

بَاب سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيهِمَا تَشَهُّدٌ وَتَسْلِيمٌ (سجدہ سہو کے بعد تشہد اور سلام کا بیان)

875۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی تو آپ بھول گئے۔ پس آپ ﷺ نے دو سجدے کیے پھر آپ نے تشہد پڑھا اور پھر سلام پھیرا۔

بَاب انْصِرَافِ النِّسَاءِ قَبْلَ الرِّجَالِ مِنَ الصَّلَاةِ

مردوں سے پہلے نماز سے فارغ ہو کر عورتوں کے جانے کا بیان

876۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مَكَثَ قَلِيلًا وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ ذَلِكَ كَيْمَا يَنْفُذُ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو آپ تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے اور لوگ سمجھتے تھے کہ اس کا سبب یہ ہے کہ عورتیں مردوں سے پہلے چلی جائیں۔

بَاب كَيْفَ الِانْصِرَافُ مِنَ الصَّلَاةِ (نماز سے واپس پھرنے کی کیفیت کا بیان)

877۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ رَجُلٍ مِنْ طَيِّئٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقَّيْهِ

حضرت قبیصہ بن ہلب نے بنو طے کے ایک آدمی سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ دونوں جانبوں (دائیں بائیں جانب) سے پھرتے تھے۔

878۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ نَصِيبًا لِلشَّيْطَانِ مِنْ صَلَاتِهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَكْثَرَ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ عُمَارَةُ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ بَعْدُ فَرَأَيْتُ مَنَازِلَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ يَسَارِهِ

حضرت اسود بن یزید نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شیطان کے لیے حصہ نہیں بنانا چاہیے کہ وہ نماز سے واپس نہ پھرے مگر صرف دائیں جانب سے اور تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر دیکھا ہے کہ آپ بائیں جانب سے پھرتے ہیں۔ حضرت عمارہ نے کہا ہے: اس کے بعد میں جب مدینہ طیبہ آیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے گھر آپ کی بائیں جانب دیکھی (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر بائیں جانب اٹھ کر جاتے۔)

بَاب صَلَاةِ الرَّجُلِ التَّطَوُّعَ فِي بَيْتِهِ (نفل نماز گھر میں پڑھنے کا بیان)

879۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی نماز میں سے کچھ نفلی نماز اپنے گھروں میں پڑھو اور تم انہیں قبریں نہ بناؤ۔

880۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هَذَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب مَنْ صَلَّى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ عَلِمَ

اس کا بیان جو قبلہ سمت کے بغیر نماز پڑھ رہا ہو پھر اسے علم ہو جائے

881۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَنَادَاهُمْ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ مَرَّتَيْنِ فَمَالُوا كَمَا هُمْ رُكُوعٌ إِلَى الْكَعْبَةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام اور آپ کے اصحاب بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ (تو موڑ لیا کرو اپنا رخ (نماز کے وقت) مسجد حرام کی طرف اور (اے مسلمانو!) جہاں کہیں تم ہو تو اپنے منہ اس کی طرف پھیر لیا کرو) تو بنی سلمہ کے پاس سے ایک آدمی گزرا۔ اس حال میں کہ وہ فجر کی نماز کے رکوع میں تھے اور بیت المقدس کی طرف منہ کیے ہوئے تھے تو اس نے انہیں پکار کر کہا: آگاہ ہو جاؤ قبلہ کو کعبہ معظمہ کی طرف بدل دیا گیا ہے۔ یہ اس نے دو بار کہا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ جیسے رکوع میں تھے اسی حال میں کعبہ معظمہ کی طرف پھر گئے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الْجُمُعَةِ (احکام جمعہ کے ابواب کی وضاحت کا بیان)

بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ (یوم جمعہ اور شب جمعہ کی فضیلت کا بیان)

882۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُسِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ حَاجَةً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهَا قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَأَخْبِرْنِي بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ كَيْفَ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلِّي فِيهَا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ هُوَ ذَاكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوا ہے وہ جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی میں انہیں زمین پر اتارا گیا، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن ان کا وصال ہوا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی اور جمعہ کے دن صبح سے لے کر سورج طلوع ہونے تک جن وانس کے سوا ہر جانور قیامت کے خوف سے کان لگائے رکھتا ہے اور اسی میں ایک ایسی ساعت ہے جسے نماز پڑھتے ہوئے مسلمان بندہ پالیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کی دعا کرتا ہے تو اللہ بالیقین اسے وہ عطا کر دیتا ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ہر سال میں ایک دن ہوتا ہے؟ تو میں نے کہا: نہیں بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ کو ہوتی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے تورات پڑھی اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان کے سامنے حضرت کعب سے اپنی مجلس کا تذکرہ کیا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: تحقیق میں جانتا ہوں وہ ساعت کونسی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ان سے کہا: مجھے اس کے بارے میں بتایئے۔ تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جمعہ کے دن آخری ساعت ہے۔ تو میں نے کہا: یہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت کیسے ہو سکتی ہے؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبد مسلم اسے نماز پڑھتے ہوئے پائے گا اور اس ساعت میں تو کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی؟ تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا: جو نماز کا انتظار کرتے ہوئے بیٹھا رہا تو وہ نماز میں ہی ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ لے۔ تو میں نے کہا: ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: تو بس یہ اسی طرح ہے۔

883۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ يَقُولُونَ بَلِيتَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارے دنوں میں سے افضل ترین جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن آپ کا وصال ہوا، اسی میں نفخہ ہوگا اور اسی میں صعقہ ہوگا (یعنی بے ہوشی طاری کی جائے گی)۔ پس تم اس دن کثرت سے مجھے پر درود پاک پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ ﷺ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو چکی ہونگی اور بعض نے ارمت کی بجائے بلیت کا لفظ ذکر کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ عزوجل نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو حرام قرار دیا ہے۔

بَابُ الْإِجَابَةِ أَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ (اس کا بیان کہ جمعہ کے دن کونسی ساعت مقبول ہے)

884۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ أَنَّ الْجُلَاحَ مَوْلَى عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ثِنْتَا عَشْرَةَ يُرِيدُ سَاعَةً لَا يُوجَدُ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا أَتَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن میں بارہ ساعتیں ہیں۔ ان میں سے ایک ساعت جس میں کوئی مسلم جو اللہ تعالیٰ سے کسی شے کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے۔ پس تم اسے عصر کے بعد آخری ساعت میں تلاش کرو۔

885۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي شَأْنِ الْجُمُعَةِ يَعْنِي السَّاعَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اپنے باپ سے سنا ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک ساعت ہوتی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ میں نے انہیں یہ کہتے سنا ہے کہ وہ ساعت امام کے خطبہ کے لیے بیٹھنے سے لے کر نماز کے مکمل ہونے تک کے درمیان ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یعنی منبر پر بیٹھنے سے لے کر۔

بَاب فَضْلِ الْجُمُعَةِ (جمعہ کی فضیلت کا بیان)

886۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر وہ جمعہ کے لیے آیا اور خطبہ سنا اور خاموش رہا تو سابقہ جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک ہونے والے اس کے گناہ بخش دیے گئے اور تین دن مزید کے بھی اور جس نے دوران خطبہ کنکریاں ہٹائیں اس نے لغو عمل کیا۔

887۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ مَوْلَى امْرَأَتِهِ أُمِّ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتِ الشَّيَاطِينُ بِرَايَاتِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ فَيَرْمُونَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيثِ أَوِ الرَّبَائِثِ وَيُثَبِّطُونَهُمْ عَنِ الْجُمُعَةِ وَتَغْدُو الْمَلَائِكَةُ فَيَجْلِسُونَ(1) عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَيَكْتُبُونَ الرَّجُلَ مِنْ سَاعَةٍ وَالرَّجُلَ مِنْ سَاعَتَيْنِ حَتَّى يَخْرُجَ الْإِمَامُ فَإِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنَ الِاسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنْ أَجْرٍ فَإِنْ نَأَى وَجَلَسَ حَيْثُ لَا يَسْمَعُ فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ(2) مِنْ أَجْرٍ وَإِنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنَ الِاسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ كَانَ لَهُ(3) كِفْلٌ مِنْ وِزْرٍ وَمَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِصَاحِبِهِ صَهٍ فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَيْسَ لَهُ فِي جُمُعَتِهِ تِلْكَ شَيْءٌ ثُمَّ يَقُولُ فِي آخِرِ ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ بِالرَّبَائِثِ وَقَالَ مَوْلَى امْرَأَتِهِ أُمِّ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ

حضرت عطاء خراسانی نے اپنی بیوی ام عثمان کے آزاد کردہ غلام سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے کوفہ کی مسجد کے منبر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف نکل آتے ہیں اور وہ لوگوں کو حاجات وضروریات کے سبب جمعہ کی طرف جانے سے روکتے ہیں اور ملائکہ بھی صبح آکر مسجد کے دروازے پر آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ وہ کسی آدمی کے بارے میں ایک ساعت اور کسی کے بارے میں دو ساعتیں لکھتے ہیں یہاں تک کہ امام نکل آتا ہے یعنی یہ لکھتے ہیں کہ یہ آدمی امام کے نکلنے سے ایک ساعت پہلے اور یہ آدمی دو

1۔ ایک نسخہ میں فَتَجْلِسُ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں كَانَ لَهُ كِفْلٌ ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں عَلَيْهِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ساعت پہلے آیا۔ اسی ترتیب سے وہ لکھتے ہیں یہاں تک کہ امام آجاتا ہے۔ پس جب وہ آدمی اپنی جگہ پر بیٹھ جاتا ہے اور امام کا خطبہ توجہ سے سنتا ہے اور اس کی طرف دیکھتا ہے اور خاموش رہتا ہے اور کوئی لغو عمل نہیں کرتا تو اس کے لئے اجر کے دو حصے ہیں اور اگر وہ ایسی جگہ دور بیٹھا ہوا ہو جہاں وہ سن نہیں سکتا لیکن وہ خاموش رہے اور کوئی لغو عمل نہ کرے تو اس کے لیے اجر کا ایک حصہ ہے اور اگر وہ اپنی جگہ بیٹھا، وہ وہاں خطبہ سن بھی رہا ہو اور اسے دیکھ بھی رہا ہو لیکن اس نے کوئی لغو عمل کیا اور خاموش نہ رہا تو اس کے لیے بوجھ کا ایک حصہ ہے اور جس نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہا: خاموش ہو جا تو اس نے لغو عمل کیا۔ تو جس نے لغو کیا اس کے لیے اس جمعہ میں کوئی حصہ نہیں یعنی اس کے لیے کوئی اجر و ثواب نہیں۔ پھر وہ اس کے آخر میں کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے سنا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ولید بن مسلم نے ابن جابر سے اسے روایت کیا ہے اور کہا ہے "بالربائث" اور کہا ہے: "مولی امراته ام عثمان بن عطاء"۔

بَاب التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ (جمعہ چھوڑنے کی صورت میں شدید وعید کا بیان)

888۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبِيدَةُ بْنُ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللهُ عَلَى قَلْبِهِ

حضرت ابوالجعد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور انہیں شرف صحابیت حاصل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین جمعے سستی اور غفلت کرتے ہوئے چھوڑ دیے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔

بَاب كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَهَا (جمعہ ترک کرنے کے کفارہ کا بیان)

889۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ الْعُجَيْفِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا رَوَاهُ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ وَخَالَفَهُ فِي الْإِسْنَادِ وَوَافَقَهُ فِي الْمَتْنِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دیا تو اسے چاہیے کہ ایک دینار صدقہ کرے اور اگر وہ نہ پائے تو پھر نصف دینار صدقہ کرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح خالد بن قیس نے اسے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اسناد میں ان کی مخالفت کی ہے اور متن میں ان کی موافقت کی ہے۔

890۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ وَإِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ فَاتَهُ الْجُمُعَةُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِرْهَمٍ أَوْ نِصْفِ دِرْهَمٍ أَوْ صَاعِ حِنْطَةٍ أَوْ نِصْفِ صَاعٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ هَكَذَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مُدًّا أَوْ نِصْفَ مُدٍّ وَقَالَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْت أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُسْأَلُ عَنِ اخْتِلَافِ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَمَّامٌ عِنْدِي أَحْفَظُ مِنْ أَيُّوبَ يَعْنِي أَبَا الْعَلَاءِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت قدامہ بن وبرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ آدمی جس کا خطبہ بغیر عذر کے فوت ہو گیا تو اسے چاہیے کہ وہ ایک درہم یا ایک صاع گندم یا نصف صاع گندم صدقہ کرے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ سعید بن بشیر نے اسے اسی طرح روایت کیا ہے مگر انہوں نے یہ کہا ہے کہ ایک مد یا نصف مد اور کہا ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ان سے اس حدیث کے اختلاف کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میرے نزدیک ہمام ایوب یعنی ابوالعلاء کی نسبت زیادہ حافظ ہے۔

بَابُ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ (اس کا بیان جس پر جمعہ واجب ہوتا ہے)

891۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَمِنَ الْعَوَالِي

ام المومنین زوج النبی ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے گھروں اور عوالی (یعنی وہ بستیاں جو مدینہ طیبہ کی بلند جگہ پر واقع ہیں اور کم سے کم مدینہ طیبہ سے چار میل کے فاصلے پر ہیں) سے جمعہ کے لئے آتے تھے۔

892۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ يَعْنِي الطَّائِفِيَّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْهٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى كُلِّ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ عَنْ سُفْيَانَ مَقْصُورًا عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَإِنَّمَا أَسْنَدَهُ قَبِيصَةُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ بیان کیا ہے کہ جمعہ ہر اس آدمی پر واجب ہوتا ہے جس نے اذان سنی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ایک جماعت نے سفیان سے موقوف علی عبداللہ بن عمرو بیان کیا ہے۔ انہوں نے اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔ قبیصہ نے اسے مسند ذکر کیا ہے۔

بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْيَوْمِ الْمَطِيرِ (بارش کے دن جمعہ کا بیان)

893۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ كَانَ يَوْمَ مَطَرٍ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مُنَادِيَهُ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الرِّحَالِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ

حضرت ابوملیح نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حنین کا دن بارش کا دن تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے منادی کو (یہ اعلان کرنے کا) حکم فرمایا کہ نماز اپنے اپنے خیموں (ڈیروں) میں پڑھ لو۔ ابوملیح سے یہ روایت ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا۔

894۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ خَبَّرَنَا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَأَصَابَهُمْ مَطَرٌ لَمْ يَبْتَلَّ أَسْفَلُ نِعَالِهِمْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا فِي رِحَالِهِمْ

حضرت ابوقلابہ نے حضرت ابوملیح سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ صلح حدیبیہ میں جمعہ کے دن حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور اس دن بارش ہوئی جس سے ان کے جوتوں کے تلوے بھی تر نہ ہوئے تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے انہیں اپنے خیموں اور ٹھکانوں میں نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

بَاب التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ

ٹھنڈی رات یا بارش والی رات میں جماعت سے پیچھے رہ جانے کا بیان

895۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَزَلَ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَأَمَرَ الْمُنَادِيَ فَنَادَى أَنِ الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ قَالَ أَيُّوبُ وَحَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ مَطِيرَةٌ أَمَرَ الْمُنَادِيَ فَنَادَى الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ

حضرت نافع نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک ٹھنڈی رات میں ضجنان (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ یا پہاڑ کا نام ہے) میں اترے تو آپ نے منادی کو حکم دیا اور اس نے یہ اعلان کیا کہ نماز اپنے اپنے خیموں اور ٹھکانوں میں پڑھ لو۔ ایوب نے بیان کیا ہے اور حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جب رات ٹھنڈی، یا بارش والی ہوتی تو حضور نبی کریم علیہ السلام منادی کو حکم دیتے اور وہ یہ اعلان کرتا ''الصلوۃ فی الرحال'' کہ نماز اپنے خیموں اور ٹھکانوں میں پڑھ لو۔

896۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ نَادَى ابْنُ عُمَرَ بِالصَّلَاةِ بِضَجْنَانَ ثُمَّ نَادَى أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ قَالَ فِيهِ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ الْمُنَادِيَ فَيُنَادِي بِالصَّلَاةِ ثُمَّ يُنَادِي أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ وَفِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ فِيهِ فِي السَّفَرِ فِي اللَّيْلَةِ الْقَرَّةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ

حضرت نافع نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ضجنان میں نماز کے لیے اذان کہی اور پھر یہ اعلان کر دیا کہ نماز اپنے خیموں اور ٹھکانوں میں پڑھ لو۔ اس میں یہ بیان کیا ہے کہ پھر انہوں نے رسول اللہ علیہ السلام سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ علیہ السلام منادی کو حکم دیتے تھے، وہ نماز کے لیے ندا دیتا اور پھر ٹھنڈی رات اور دوران سفر بارش والی رات میں یہ اعلان کرتا تھا کہ نماز اپنے خیموں اور ٹھکانوں میں پڑھ لو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے حماد بن سلمہ نے ایوب اور عبیداللہ سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ کہا ہے کہ وہ دوران سفر ٹھنڈی یا بارش والی رات میں اعلان کرتا۔

897۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ فِي آخِرِ نِدَائِهِ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتُ مَطَرٍ فِي سَفَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ضجنان میں ایک سخت ٹھنڈی رات میں اور ہوا والی رات میں نماز کے لئے اذان کہی اور اپنی ندا کے آخر میں کہا: آگاہ ہو جاؤ نماز اپنے خیموں میں پڑھ لو آگاہ ہو جاؤ نماز اپنے خیموں میں پڑھ لو۔ پھر فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ موذن کو حکم دیتے تھے جب سفر کے دوران رات ٹھنڈی یا بارش والی ہوتی۔ وہ کہتا: ''الا صلوا فی رحالکم''۔

898۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَعْنِي أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فِي الْمَدِينَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ وَالْغَدَاةِ الْقَرَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيهِ فِي السَّفَرِ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ٹھنڈی اور ہوا والی رات میں نماز کے لیے اذان کہی اور یہ کہا آگاہ رہو نماز اپنے خیموں میں پڑھ لو۔ پھر فرمایا: بلا شبہ رسول اللہ ﷺ موذن کو حکم دیتے تھے جب رات ٹھنڈی یا بارش والی ہوتی۔ وہ کہتا: آگاہ رہو نماز اپنے خیموں میں پڑھ لو۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ اس خبر کو یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور اس میں ''فی السفر'' کا ذکر کیا ہے۔

899۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم ایک سفر میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم پر بارش ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو چاہے اپنے ٹھکانے میں نماز پڑھ لے۔

900۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذٰلِكَ فَقَالَ قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالْمَطَرِ

حضرت محمد بن سیرین کے چچا کے بیٹے عبد اللہ بن حارث نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بارش والے دن میں اپنے موذن کو فرمایا: جب تو کہے ''اشهد ان محمدا رسول الله'' تو اس کے بعد ''حی علی الصلوٰۃ'' نہ کہنا بلکہ یہ کہنا ''صلوا فی بیوتکم'' (اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو) راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے موذن کے اس قول کو ناپسند کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ اس نے کہا ہے جو مجھ سے بہتر ہے۔ بلا شبہ جمعہ واجب اور حتمی ہے اور میں نے تمہیں مشقت میں ڈالنا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ناپسند کیا ہے کہ تم بارش اور کیچڑ میں چلتے آؤ۔

بَابُ الْجُمُعَةِ لِلْمَمْلُوكِ وَالْمَرْأَةِ (غلام اور عورت کے لیے جمعہ کا بیان)

901۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَرْبَعَةً عَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَرِيضٌ قَالَ أَبُو دَاوُد طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ حق ہے یعنی فرض ہے اور ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے سوائے چار کے: عبد مملوک (ایسا غلام جو کسی کی ملکیت میں ہو) عورت، بچہ اور مریض۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ طارق بن شہاب نے حضور نبی کریم ﷺ کا دیدار کیا لیکن آپ ﷺ سے کسی شے کا سماع نہیں کیا۔

بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرَى (دیہات میں جمعہ کا بیان)

902۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ لَجُمُعَةٌ جُمِّعَتْ بِجُوَاثَاءَ قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى الْبَحْرَيْنِ قَالَ عُثْمَانُ قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى عَبْدِ الْقَيْسِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ بے شک پہلا جمعہ جو اسلام میں اس جمعہ کے بعد پڑھا گیا جو رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں مدینہ طیبہ میں پڑھا گیا وہ جمعہ ہے جو جوثاء میں پڑھا گیا اور جوثاء بحرین کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔ عثمان نے کہا ہے یہ عبدالقیس کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔

903۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ أَبِيهِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ عَنْ أَبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَرَحَّمَ لِأَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ تَرَحَّمْتَ لِأَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ جَمَّعَ بِنَا فِي هَزْمِ النَّبِيتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بَيَاضَةَ فِي نَقِيعٍ يُقَالُ لَهُ نَقِيعُ الْخَضِمَاتِ قُلْتُ كَمْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَرْبَعُونَ

حضرت محمد بن ابی امامہ بن سہل نے اپنے باپ سے اور وہ عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے اور یہ ان کی بصارت ختم ہونے کے بعد ان کے قائد اور رہبر تھے اور انہوں نے اپنے باپ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ وہ جب جمعہ کے دن اذان کی آواز سنتے تو اسعد بن زرارہ کے لیے دعا مانگتے۔ تو میں نے ان سے کہا (کیا وجہ ہے) جب آپ اذان سنتے ہیں تو اسعد بن زرارہ کے لئے دعا مانگتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اس لیے کہ سب سے اول انہوں نے ہمیں ہزم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النبیت میں (مدینہ طیبہ کا ایک گاؤں ہے) بنو بیاضہ کی زمینوں میں سے نقیع (ایسی زمین جس میں اکثر پانی کھڑا رہتا ہو) میں جمعہ پڑھایا۔ اسے نقیع الخضمات بھی کہا جاتا ہے۔ میں نے پوچھا: اس دن تم کتنے تھے؟ تو انہوں نے بتایا: چالیس۔

بَابٌ إِذَا وَافَقَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمَ عِيدٍ

اس کا بیان کہ جب جمعہ کا دن عید کے دن کے موافق آجائے

904۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ الشَّامِيِّ قَالَ شَهِدْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ صَنَعَ قَالَ صَلَّى الْعِيدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ

حضرت ایاس بن ابی رملہ الشامی نے بیان کیا ہے: میں اس وقت حاضر تھا جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھنے لگے۔ کہا: کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو عیدوں میں جمع ہوئے ہو در آنحالیکہ وہ دونوں ایک ہی دن میں اکٹھی ہوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ تو انہوں نے پھر پوچھا: تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے کیا؟ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھائی اور پھر جمعہ کے بارے میں رخصت عطا فرمادی اور ارشاد فرمایا: جو نماز پڑھنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ پڑھ لے۔

905۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ صَلَّى بِنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ أَوَّلَ النَّهَارِ ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا فَصَلَّيْنَا وُحْدَانًا وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَلَمَّا قَدِمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَصَابَ السُّنَّةَ

حضرت عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا ہے کہ ہمیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے جمعہ کے دن دن کے پہلے حصہ میں عید کی نماز پڑھائی پھر ہم جمعہ کے لیے گئے لیکن وہ تشریف نہ لائے، تو ہم نے اکیلے نماز پڑھ لی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما طائف میں تھے۔ جب وہ تشریف لائے تو ہم نے اس کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے صحیح سنت پر عمل کیا ہے۔

906۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ اجْتَمَعَ يَوْمُ جُمُعَةٍ وَيَوْمُ فِطْرٍ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ عِيدَانِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَجَمَعَهُمَا جَمِيعًا فَصَلَّاهُمَا رَكْعَتَيْنِ بُكْرَةً لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِمَا حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ

حضرت عطاء نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جمعہ اور عید الفطر کے دن اکٹھے ہو گئے تو انہوں نے فرمایا: ایک دن میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں۔ پس آپ نے دونوں کو اکٹھا کر دیا اور صبح کے وقت دو رکعتیں پڑھادیں اور ان پر مزید کچھ اضافہ نہ کیا یہاں تک کہ پھر عصر کی نماز پڑھی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

907۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى وَعُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْوَصَّابِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ الضَّبِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ قَدِ اجْتَمَعَ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا عِيدَانِ فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجَمِّعُونَ قَالَ عُمَرُ عَنْ شُعْبَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اس دن میں دو عیدیں اکٹھی ہیں، پس جو چاہے جمعہ کی جانب سے اسے کافی سمجھے حالانکہ ہم تو جمعہ پڑھیں گے۔ عمر نے بیان کیا ہے: یہ شعبہ سے روایت ہے۔

بَاب مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (جمعہ کے دن صبح کی نماز کی قراءت کا بیان)

908۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُخَوَّلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر میں الم تنزیل السجدہ اور هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ پڑھا کرتے تھے۔ حضرت شعبہ نے مخول سے اسی اسناد اور مفہوم کی روایت بیان کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ وَإِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ پڑھتے تھے۔

بَاب اللُّبْسِ لِلْجُمُعَةِ (جمعہ کے دن لباس کا بیان)

909۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ يَعْنِي تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْتَنِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ بِالسُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ابْتَعْ هَذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوُفُودِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ریشمی حلہ دیکھا جو مسجد کے دروازے پر بیچا جا رہا تھا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اگر آپ اسے خرید لیں اور آپ اسے جمعہ کے دن اور جب وفود آپ کے پاس آتے ہیں زیب تن کیجئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ حلہ وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حصہ نہیں ہوگا۔ پھر انہی جیسے چند حلے، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے مجھے عطا فرمایا ہے حالانکہ آپ نے عطارد (اس آدمی کا نام جو مسجد کے پاس کپڑے بیچ رہا تھا) کے حلہ کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے اس لئے نہیں دیا کہ تو اسے پہن لے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں رہنے والے اپنے مشرک بھائی کو دے دیا۔ حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی حلہ دیکھا جو بازار میں بیچا جارہا تھا تو آپ نے وہ لے لیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور عرض کی: یہ خرید لیجئے اور اس کے ساتھ عید اور وفود آنے کے ایام میں زینت اور حسن کا اہتمام کیجئے۔ پھر آگے حدیث بیان کی پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

910۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرٌو أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدَ أَوْ مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدْتُمْ أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت یحیٰی بن سعید انصاری اور حضرت محمد بن یحیٰی بن حبان نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی پر کیا ہے اگر وہ پائے، یا فرمایا: تم میں سے کسی کو کیا ہے اگر تم پاؤ کہ وہ جمعہ کے دن کے لئے اپنے کاروباری کپڑوں کے سوا دو کپڑے بنالے۔ عمرو نے بیان کیا ہے اور ابن ابی حبیب نے موسیٰ بن سعد سے، انہوں نے ابن حبان سے اور انہوں نے ابن سلام سے مجھے یہ خبر دی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے وہب بن جریر نے اپنے باپ سے، انہوں نے یحیٰی بن ایوب سے، انہوں نے یزید بن ابی حبیب اور انہوں نے موسیٰ بن سعد کے واسطہ سے یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ (جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ بنانے کا بیان)

911۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ ضَالَّةٌ وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ شِعْرٌ وَنَهَى عَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے، مسجد میں کسی گم شدہ شے کا اعلان کرنے اور اس میں شعر کہنے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے جمعہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے دن نماز سے پہلے حلقہ بنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ الْمِنْبَرِ (منبر بنانے کا بیان)

912۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هَاهُنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم صَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي

حضرت ابو حازم بن دینار نے بیان کیا ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے درآنحالیکہ انہیں منبر کے بارے میں شک تھا کہ یہ کون سی لکڑی کا بنا ہوا ہے تو انہوں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: قسم بخدا! میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ کس لکڑی سے بنایا گیا ہے۔ میں نے اسے پہلے دن دیکھا جس دن اسے بچھایا گیا اور رسول اللہ علیہ السلام اس پر جلوہ افروز ہوئے۔ رسول اللہ علیہ السلام نے فلانہ عورت کی طرف پیغام بھیجا۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے تو اس کا نام لیا تھا کہ وہ اپنے بڑھئی غلام کو حکم دے کہ وہ میرے لئے لکڑیوں سے (ایسی شے) تیار کرے کہ میں اس پر بیٹھوں جب میں لوگوں سے ہم کلام ہوں۔ چنانچہ اس عورت نے اسے حکم دیا اور اس نے جنگل سے طرفاء (ایک درخت ہے) کی لکڑی لے کر منبر تیار کیا اور اسے اپنی ماں کے پاس لے آیا اور پھر اس نے حضور نبی رحمت علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دیا۔ پس آپ علیہ السلام نے اس کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا تو اسے یہاں رکھ دیا گیا۔ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو اس پر دیکھا ہے، آپ نے اس پر نماز پڑھی اور اس پر تکبیر کہی پھر اسی پر رکوع کیا پھر آپ الٹے پاؤں نیچے اترے اور منبر کے پاس سجدہ کیا اور پھر واپس اسی پر لوٹ گئے۔ پس جب آپ فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! میں نے یہ اس لیے بنوایا ہے تاکہ تم میری اقتداء کرو اور میری نماز کو خوب جان لو۔

913۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَمَّا بَدُنَ قَالَ لَهُ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ أَلَا أَتَّخِذُ لَكَ مِنْبَرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَجْمَعُ أَوْ يَحْمِلُ عِظَامَكَ قَالَ بَلَى فَاتَّخَذَ لَهُ مِنْبَرًا مِرْقَاتَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام کا جسم جب بھاری ہو گیا تو حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام کیا میں آپ کے لئے منبر نہ بنا دوں جو آپ کے بوجھ کو اٹھا سکے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (درست ہے) تو انہوں نے آپ کے لئے دو سیڑھیوں والا منبر بنا دیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب مَوْضِعِ الْمِنْبَرِ (منبر رکھنے کی جگہ کا بیان)

914۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْحَائِطِ كَقَدْرِ مَمَرِّ الشَّاةِ

حضرت یزید بن ابی عبید نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے منبر اور دیوار کے درمیان اتنی مقدار فاصلہ ہے جس سے بکری (آسانی سے) گزر سکتی ہے۔

بَاب الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الزَّوَالِ (زوال سے قبل جمعہ کے دن نماز پڑھنے کا بیان)

915۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلَاةَ نِصْفَ النَّهَارِ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ مُرْسَلٌ مُجَاهِدٌ أَكْبَرُ مِنْ أَبِي الْخَلِيلِ وَأَبُو الْخَلِيلِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے جمعہ کے دن کے سوا نصف النہار کے وقت نماز کو مکروہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے: بلاشبہ جمعہ کے دن کے سوا اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ روایت مرسل ہے کیونکہ مجاہد، ابوخلیل سے بڑے ہیں اور ابوخلیل نے ابوقتادہ سے سماع نہیں کیا۔

بَاب فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ (وقت جمعہ کا بیان)

916۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيُّ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ إِذَا مَالَتْ الشَّمْسُ

حضرت عثمان بن عبدالرحمن التیمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب سورج ڈھل جاتا تو رسول اللہ علیہ السلام جمعہ کی نماز پڑھاتے تھے۔

917۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ

حضرت یعلیٰ بن حارث نے کہا ہے کہ میں نے ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہم رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے پھر واپس لوٹتے تھے اس حال میں کہ دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا۔

918۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم جمعہ ادا کرنے کے بعد دن کا کھانا کھاتے تھے اور قیلولہ کرتے تھے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب النِّدَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (جمعہ کے دن اذان کا بیان)

919۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ الْأَذَانَ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنهما فَلَمَّا كَانَ خِلَافَةُ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ يُؤَذَّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ السَّائِبِ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ بِلَالٌ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أُخْتِ نَمِرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ مُؤَذِّنٍ وَاحِدٍ وَسَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ

حضرت ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جمعہ کے دن اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام (خطبہ دینے کے لیے) منبر پر بیٹھتا تھا اور جب حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا اور لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن تیسری اذان کا حکم ارشاد فرمایا اور وہ اذان مقام زوراء پر کہی گئی۔ پھر اس پر حکم ثابت اور مضبوط ہو گیا۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جمعہ کے دن اذان رسول اللہ ﷺ کے سامنے مسجد کے دروازے پر کہی جاتی تھی جب آپ منبر پر جلوہ افروز ہوتے۔ (اسی طرح) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ (کے زمانہ میں بھی تھا) پھر آگے حدیث یونس کو بیان کیا۔ زہری نے حضرت سائب سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے صرف ایک موذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ ابن شہاب نے حضرت سائب بن یزید بن اخت نمر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے لیے سوائے ایک موذن کے اور کوئی نہ تھا اور پھر آگے مذکورہ حدیث بیان کی اور یہ مکمل نہیں ہے۔

بَاب الْإِمَامِ يُكَلِّمُ الرَّجُلَ فِي خُطْبَتِهِ (امام کا دوران خطبہ کسی آدمی سے گفتگو کرنے کا بیان)

920۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ اجْلِسُوا فَسَمِعَ ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ تَعَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا يُعْرَفُ مُرْسَلًا إِنَّمَا رَوَاهُ النَّاسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَمَخْلَدٌ هُوَ شَيْخٌ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن جب منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا: ''بیٹھ جاؤ'' آپ ﷺ کا یہ فرمان حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سنا تو وہ مسجد کے دروازے پر ہی بیٹھ گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ کی نظر ان پر پڑی تو فرمایا: اے عبداللہ بن مسعود! آگے آ جاؤ۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ روایت مرسل معلوم ہوتی ہے کیونکہ لوگوں نے اسے حضرت عطاء سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور مخلد (بن یزید الجزری) شیخ ہیں (یعنی ان کی روایت قابل اعتماد ہے)

بَابُ الْجُلُوسِ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ (منبر پر چڑھ کر بیٹھنے کا بیان)

921۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى يَفْرَغَ أُرَاهُ قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ دو خطبے ارشاد فرماتے تھے۔ آپ ﷺ جب منبر پر تشریف لے جاتے تو بیٹھ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا۔ پھر آپ کھڑے ہوتے اور خطبہ ارشاد فرماتے پھر آپ بیٹھتے اور کوئی کلام نہ کرتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ ارشاد فرماتے۔

بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا (کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنے کا بیان)

922۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَالَ فَقَدْ وَاللهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلَاةٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے پھر آپ بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے اور جو کوئی تم میں سے یہ بیان کرے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے تحقیق اس نے جھوٹ بولا۔ قسم بخدا! میں نے دو ہزار سے زائد نمازیں آپ کی معیت میں پڑھی ہیں۔

923۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔ آپ ﷺ قرآن پاک پڑھتے تھے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر تھوڑی دیر آپ بیٹھتے اور کلام نہیں کرتے تھے۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَخْطُبُ عَلَى قَوْسٍ (کمان پر ٹیک لگا کر خطبہ دینے کا بیان)

924۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ زُرَيْقٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى رَجُلٍ لَهُ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ بْنُ حَزْنٍ الْكُلَفِيُّ فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا قَالَ وَفَدْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ زُرْنَاكَ فَادْعُ اللهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَأَمَرَ بِنَا أَوْ أَمَرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّأْنُ إِذْ ذَاكَ دُونٌ فَأَقَمْنَا بِهَا أَيَّامًا شَهِدْنَا فِيهَا الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا أَوْ قَوْسٍ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ خَفِيفَاتٍ طَيِّبَاتٍ مُبَارَكَاتٍ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَنْ تُطِيقُوا أَوْ لَنْ تَفْعَلُوا كُلَّ مَا أُمِرْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبُو دَاوُد قَالَ ثَبَّتَنِي فِي شَيْءٍ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَقَدْ كَانَ انْقَطَعَ مِنَ الْقِرْطَاسِ

شعیب بن زریق الطائفی نے بیان کیا ہے: میں ایک آدمی کے پاس بیٹھا جسے رسول اللہ ﷺ سے شرف صحابیت حاصل تھا، اسے حکم بن حزن الکلفی کہا جاتا تھا تو اس نے ہمیں حدیث سنانا شروع کی اور کہا: میں سات یا نو افراد پر مشتمل وفد میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ پس ہم آپ پر داخل ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم نے آپ کی زیارت کی ہے آپ ہمارے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے ہمیں کچھ کھجوریں بھی عطا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور صورت حال یہ تھی کہ ان دنوں وہاں خوراک کی قلت اور معاش کی تنگی تھی۔ ہم کئی دنوں تک وہاں قیام پذیر رہے اور اس دوران ہم جمعہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے تو آپ ﷺ عصا یا قوس کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جس کے کلمات اتنے خفیف، طیب اور مبارک تھے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تم ہرگز وہ سب کچھ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے البتہ تم سیدھی راہ اختیار کرو اور خوش رہو۔ ابو علی نے کہا ہے کہ میں نے سنا، ابو داؤد نے کہا ہے: ہمارے بعض اصحاب نے اس میں مجھے بعض چیزوں میں پختہ کیا حالانکہ وہ قرطاس سے منقطع ہیں۔

925۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللهَ شَيْئًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ تَشَهُّدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى وَنَسْأَلُ اللهَ رَبَّنَا أَنْ يَجْعَلَنَا مِمَّنْ يُطِيعُهُ وَيُطِيعُ رَسُولَهُ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهُ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهُ فَإِنَّمَا نَحْنُ بِهِ وَلَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ میں تشہد پڑھتے تو اس طرح کہتے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ہم اس کی مدد کے خواست گار ہیں اور اس سے مغفرت کے طالب ہیں اور ہم اپنے نفسوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرما دیتا ہے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ راہ راست سے بھٹکا دیتا ہے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ قیامت سے قبل بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی اطاعت کرتا ہے وہ ہدایت پا گیا اور جو ان کی نافرمانی کرتا ہے وہ صرف اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ابن وہب نے یونس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ابن شہاب سے جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے تشہد کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مذکورہ تشہد کی طرح ذکر کیا اور یہ بیان کیا کہ جو ان دونوں کی نافرمانی کرتا ہے وہ بھٹک گیا۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں ان میں سے بنادے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں، اس کی رضا اور خوشنودی کی اتباع کرتے ہیں اور اس کی ناراضگی سے بچتے ہیں کیونکہ ہم اسی سے التجا کرتے ہیں اور ہم اسی کے بندے ہیں۔

926۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ خَطِيبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَالَ قُمْ أَوِ اذْهَبْ بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خطیب نے حضور نبی رحمت ﷺ کے پاس خطبہ دیا اور اس نے کہا: "من یطع اللہ و رسولہ فقد رشد و من یعصھما" تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھڑا ہو جا، یا فرمایا: چلا جا، تو انتہائی برا خطیب ہے۔

927۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْنٍ عَنْ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا حَفِظْتُ قَافْ إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَنُّورُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَنُّورُنَا وَاحِدًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ بِنْتُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَقَ أُمُّ هِشَامٍ بِنْتُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ

حضرت عبداللہ بن محمد بن معن نے (ام ہشام) بنت حارث بن نعمان سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے سورۂ "ق" رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے سن کر یاد کی ہے۔ آپ ﷺ ہر جمعہ کے خطبہ میں پڑھا کرتے تھے۔ بنت حارث نے بیان کیا ہے کہ ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا تنور ایک تھا۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ روح بن عبادہ نے شعبہ سے اس طرح بیان کیا ہے: "بنت حارثہ بن نعمان" اور ابن اسحاق نے اس طرح کہا ہے: "ام ھشام بنت حارثہ بن نعمان"۔

928۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا يَقْرَأُ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز بھی معتدل اور آپ کا خطبہ بھی معتدل اور درمیانہ ہوتا تھا۔ آپ قرآن کریم کی آیات پڑھتے تھے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے تھے۔

929۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُخْتِهَا قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قَافْ إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَؤُهَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَابْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُخْتٍ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْهَا بِمَعْنَاهُ

یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے اور انہوں نے اپنی بہن سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے سورۂ "ق" رسول اللہ ﷺ کی زبان اقدس سے سن کر یاد کی ہے۔ آپ اسے ہر جمعہ پڑھتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح یہ روایت یحییٰ بن ایوب اور ابن ابی رجال نے یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے عمرہ سے اور انہوں نے ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان سے بیان کی ہے۔

بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ (منبر پر دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان)

930۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ رَأَى عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ وَهُوَ يَدْعُو فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ قَالَ زَائِدَةُ قَالَ حُصَيْنٌ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا يَزِيدُ عَلَى هَذِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ

حضرت حصین بن عبدالرحمن نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ نے بشر بن مروان کو دیکھا۔ وہ جمعہ کے دن دعا مانگ رہے تھے تو عمارہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو برا کرے۔ زائدہ نے بیان کیا ہے کہ حصین نے کہا: مجھے عمارہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا۔ آپ اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتے تھے یعنی سبابہ (شہادت کی انگلی) کو انگوٹھے کے ساتھ ملاتے تھے۔

931۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَاهِرًا يَدَيْهِ قَطُّ يَدْعُو عَلَى مِنْبَرِهِ وَلَا عَلَى غَيْرِهِ وَلَكِنْ رَأَيْتُهُ يَقُولُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَعَقَدَ الْوُسْطَى بِالْإِبْهَامِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر اور نہ اس کے علاوہ کبھی ہاتھ پھیلا کر دعا مانگتے ہوئے دیکھا، البتہ میں نے آپ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے اور سبابہ کے ساتھ اشارہ کیا اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے کو جوڑ کر حلقہ بنایا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ إِقْصَارِ الْخُطَبِ (خطبہ مختصر کرنے کا بیان)

932۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِإِقْصَارِ الْخُطَبِ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ مختصر کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

933۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنِي شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُطِيلُ الْمَوْعِظَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِنَّمَا هُنَّ كَلِمَاتٌ يَسِيرَاتٌ

حضرت جابر بن سمرہ السوائی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن وعظ و نصیحت کو طول نہیں دیتے تھے۔ بلاشبہ وہ مختصر سے کلمات ہوتے تھے۔

بَابُ الدُّنُوِّ مِنَ الْإِمَامِ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ (خطبہ کے وقت امام کے قریب ہونے کا بیان)

934۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ احْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوا مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتَّى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خطبہ میں حاضر ہو اور امام کے قریب بیٹھو کیونکہ آدمی مسلسل دور دور ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے جنت میں (داخلے کے وقت) بھی پیچھے کر دیا جائے گا اگرچہ وہ اس میں داخل ہو گا۔

بَابُ الْإِمَامِ يَقْطَعُ الْخُطْبَةَ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ

امام کے لیے کسی امر عارض کے سبب خطبہ روک دینے کا بیان

935۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رضی الله عنهما عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ فَنَزَلَ فَأَخَذَهُمَا فَصَعِدَ بِهِمَا الْمِنْبَرَ[1] ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي الْخُطْبَةِ

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: پس اسی دوران حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما آئے۔ وہ سرخ رنگ کی قمیص پہنے ہوئے تھے۔ وہ گرتے تھے اور اٹھتے تھے۔ پس آپ ﷺ نیچے اترے اور ان دونوں کو اٹھا لیا اور منبر پر تشریف لے گئے۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ

1۔ ایک نسخہ میں المنبر نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فرمایا ہے إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ میں نے ان دونوں کو دیکھا اور میں صبر نہ کر سکا۔ پھر آپ نے خطبہ شروع کیا۔

بَابُ الِاحْتِبَاءِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

امام کے خطبہ کے دوران گھٹنوں اور پیٹھ کو کپڑے کے ساتھ باندھ کر بیٹھنے کا بیان

936۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن احتباء (پاؤں کے بل بیٹھ کر گھٹنوں اور پیٹھ کو کپڑے کے ساتھ باندھ لینے) سے منع فرمایا ہے جبکہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو۔

937۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجَمَّعَ بِنَا فَنَظَرْتُ فَإِذَا جُلُّ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَرَأَيْتُهُمْ مُحْتَبِينَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَبِي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَشُرَيْحٌ وَصَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَمَكْحُولٌ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ وَنُعَيْمُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَبْلُغْنِي أَنَّ أَحَدًا كَرِهَهَا إِلَّا عُبَادَةَ بْنَ نُسَيٍّ

حضرت یعلیٰ بن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت المقدس میں حاضر ہوا اور آپ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا مسجد میں بڑے بڑے بزرگ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب تھے تو میں نے انہیں احتباء کرتے ہوئے دیکھا اور امام خطبہ پڑھ رہا تھا۔ ابوداود نے کہا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما احتباء کرتے تھے حالانکہ امام خطبہ پڑھ رہا ہوتا اور حضرت انس بن مالک، شریح، صعصعہ بن صوحان، سعید بن مسیب، ابراہیم نخعی، مکحول، اسماعیل بن محمد بن سعد اور نعیم بن سلامہ رحمہم اللہ تعالیٰ تمام نے کہا ہے کہ اس طرح بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں اور مجھ تک یہ خبر نہیں پہنچی ہے کہ عبادہ بن نسی کے سوا کسی نے اسے مکروہ قرار دیا ہو۔

بَابُ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ (خطبہ کے دوران کلام کرنے کا بیان)

938۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُلْتَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو کسی کو کہے: ''تو خاموش رہ'' اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تو نے یہ لغو کیا (یعنی تیرا یہ کہنا بھی لغو فعل ہے)۔

939۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ رَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُو وَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَدْعُو فَهُوَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ جمعہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ ایسا آدمی جو جمعہ میں حاضر ہوتا ہے اور لغو فعل کرتا ہے تو وہی لغو فعل جمعہ میں سے اس کا حصہ ہے اور ایک ایسا آدمی حاضر ہوتا ہے جو دعا کرتا ہے تو وہ ایسا آدمی ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے التجاء کی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ اسے عطا کر دے اور اگر چاہے تو اسے روک دے اور ایک ایسا آدمی ہے جو بالکل خاموشی کے ساتھ جمعہ میں حاضر ہوتا ہے، کسی مسلمان کی گردن نہیں پھلانگتا اور نہ ہی اس نے کسی کو کوئی اذیت دی تو یہ آنے والے جمعہ تک اور مزید تین دنوں تک ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا۔

بَابُ اسْتِئْذَانِ الْمُحْدِثِ الْإِمَامَ (محدث کا امام کو اطلاع کرنے کا بیان)

940۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ [1] لَمْ يَذْكُرَا عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں حدث لاحق ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی ناک کو پکڑ لے اور واپس لوٹ آئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے حماد بن سلمہ اور ابوسلمہ نے ہشام سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور ان دونوں (حماد بن سلمہ اور ابواسامہ حماد بن اسامہ) نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

اس کا بیان کہ آدمی مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو

941۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے دن مسجد میں آیا اور حضور نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! تو نے نفل نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اٹھ اور نماز پڑھ لے۔

1۔ ایک نسخہ میں یہاں إِذَا دَخَلَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ کے الفاظ ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

942۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ أَصَلَّيْتَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّ سُلَيْكًا جَاءَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزْ فِيهِمَا

حضرت ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان سے کہا: کیا تو نے نماز (تحیۃ المسجد) پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: تو خفیف سی دو رکعتیں پڑھ لے۔ احمد بن حنبل، محمد بن جعفر نے سعید سے، انہوں نے ولید ابی بشر سے اور انہوں نے طلحہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت سلیک آئے۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح بیان کی۔ اس میں یہ زائد ہے کہ پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی اس حال میں آئے کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ خفیف سی دو رکعتیں پڑھ لے۔

بَاب تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کا بیان)

943۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ بُسْرٍ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ

ابوالزاہریہ نے بیان کیا ہے کہ ہم جمعہ کے دن حضور نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آیا تو حضر[illegible]اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آیا اور حضور نبی کریم ﷺ خطبہ ارشا[illegible]ہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیٹھ جا تو نے (اپنے عمل سے لوگوں کو) اذیت دی ہے۔

فائدہ: چونکہ لوگوں کی گردنوں سے گزر کر پہلی صفوں میں جانے کی کوشش کرنا لوگوں کے لیے باعث اذیت و مشقت ہے اس لیے آپ نے ایسا کرنے سے منع فرمادیا۔ لہٰذا چاہیے کہ جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جائے۔

بَاب الرَّجُلِ يَنْعَسُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ (اس کا بیان جسے امام کے خطبہ کے دوران اونگھ آجائے)

944۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ إِلَى غَيْرِهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم میں سے کسی کو مسجد میں نیند آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی نشست سے اٹھ کر دوسری جگہ منتقل ہو جائے۔

بَاب الْإِمَامِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ (امام کے منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنے کا بیان)

945۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ لَا أَدْرِي كَيْفَ قَالَهُ مُسْلِمٌ أَوْ لَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فِي الْحَاجَةِ فَيَقُومُ مَعَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُد الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ عَنْ ثَابِتٍ هُوَ مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے آپ منبر سے نیچے اترتے تو کوئی آدمی آپ کو اپنی حاجت پیش کرتا۔ پس آپ اس کے ساتھ کھڑے رہتے یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت پوری کر لیتا۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھاتے۔ ابوداود نے کہا ہے: یہ حدیث ثابت سے معروف نہیں ہے اور اس کے ساتھ جریر بن حازم ان سے منفرد ہیں۔

بَاب مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً (جمعہ کی ایک رکعت پانے والے کا بیان)

946۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز کی ایک رکعت کو پالیا تحقیق اس نے نماز کو پالیا۔

بَاب مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي الْجُمُعَةِ (نماز جمعہ کی قراءت کا بیان)

947۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَقَرَأَ بِهِمَا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدین میں اور جمعہ کے دن سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے۔ راوی نے کہا: اور جب کبھی یہ دونوں (عید اور جمعہ) ایک ہی دن اکٹھے ہو جاتے تو آپ ﷺ دونوں میں انہی سورتوں کی قراءت کرتے تھے۔

948۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جمعہ کے دن سورۂ جمعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کون سی سورت پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے۔

949۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ رضی الله عنه يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

حضرت ابن ابی رافع نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کے دن نماز پڑھائی تو انہوں نے پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ کی قراءت کی۔ راوی فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی جب وہ نماز سے فارغ ہوئے اور ان سے کہا: آپ نے دو سورتوں کی قراءت کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یہی دو سورتیں کوفہ میں پڑھتے تھے۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کے دن ان دو سورتوں کی قراءت کرتے ہوئے سنا ہے۔

950۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَبَيْنَهُمَا جِدَارٌ

اس کا بیان کہ آدمی امام کی اقتدا کر رہا ہو اور ان کے درمیان دیوار حائل ہو

951۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرہ میں نماز پڑھائی اور لوگ حجرہ کے باہر آپ ﷺ کی اقتدا کر رہے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ (جمعہ کے بعد کی نماز کا بیان)

952۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي مَقَامِهِ فَدَفَعَهُ وَقَالَ أَتُصَلِّي الْجُمُعَةَ أَرْبَعًا وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَيَقُولُ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو اسی جگہ پر جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا جہاں اس نے جمعہ کی نماز پڑھی تھی۔ تو آپ نے اسے وہاں سے (پرے) دھکیل دیا اور فرمایا: کیا تو جمعہ کی نماز چار رکعتیں پڑھتا ہے؟ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا ہے۔

953۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُطِيلُ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَيُصَلِّي بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے نماز کو طویل کرتے تھے اور جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے اور یہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

954۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأٰى مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمْتُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا صَنَعْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِذٰلِكَ أَنْ لَا تُوصَلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ أَوْ يَخْرُجَ[1]

حضرت عمر بن عطاء بن ابی خوار نے خبر دی ہے کہ حضرت نافع بن جبیر نے اسے حضرت سائب بن یزید بن اخت نمر رضی اللہ عنہ کی طرف اس شے کے بارے پوچھنے کے لیے بھیجا جو نماز کے بارے میں حضرت معاویہ نے ان میں دیکھی تھی۔ تو انہوں نے کہا: میں نے ان کے ساتھ محراب میں نماز پڑھی۔ پس جب میں نے سلام پھیرا تو میں اپنی اسی جگہ کھڑا ہوا اور میں نے نماز پڑھ لی جبکہ وہ گھر آ گئے اور میری طرف ایک آدمی کو بھیجا اور کہا: دوبارہ ایسا نہ کرنا جیسا اب کیا ہے۔ جب تو جمعہ کی نماز پڑھ لے تو پھر کوئی اور نماز نہ پڑھ یہاں تک کہ تو گفتگو کر لے یا وہاں سے نکل جائے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس کا حکم ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی نماز دوسری نماز کیساتھ نہ ملائی جائے یہاں تک کہ وہ کوئی کلام کر لے یا وہاں سے نکل جائے۔

955۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ إِذَا كَانَ بِمَكَّةَ فَصَلَّى الْجُمُعَةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى أَرْبَعًا وَإِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى بَيْتِهِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جب وہ مکہ میں تھے تو وہ جمعہ کی نماز پڑھتے پھر تھوڑا سا آگے بڑھتے اور چار

1۔ ایک نسخہ میں حَتّٰى تَتَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رکعتیں نماز پڑھتے اور جب مدینہ طیبہ میں تھے تو جمعہ کی نماز پڑھتے پھر اپنے گھر کی طرف لوٹ جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور مسجد میں نماز نہ پڑھتے تو ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

956۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا وَتَمَّ حَدِيثُهُ وَقَالَ ابْنُ يُونُسَ إِذَا صَلَّيْتُمُ الْجُمُعَةَ فَصَلُّوا بَعْدَهَا أَرْبَعًا قَالَ فَقَالَ لِي أَبِي يَا بُنَيَّ فَإِنْ صَلَّيْتَ فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَيْتَ الْمَنْزِلَ أَوِ الْبَيْتَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن صباح نے بیان کیا جو جمعہ کے بعد نماز پڑھنے لگے تو اسے چاہیے کہ وہ چار رکعتیں نماز پڑھے۔ ان کی حدیث مکمل ہوگئی اور ابن یونس نے بیان کیا: جب تم جمعہ کی نماز پڑھو تو اس کے بعد چار رکعتیں نماز پڑھو۔ انہوں نے کہا: مجھے میرے باپ نے کہا: اے بیٹے! جب تو مسجد میں دو رکعتیں نماز پڑھ لے پھر تو اپنے گھر آجائے تو دو رکعتیں نماز پڑھ۔

957۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد اپنے کاشانہ اقدس میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

958۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَيَنْمَازُ عَنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْجُمُعَةَ قَلِيلًا غَيْرَ كَثِيرٍ قَالَ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي أَنْفَسَ مِنْ ذَلِكَ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَمْ رَأَيْتَ ابْنَ عُمَرَ يَصْنَعُ ذَلِكَ قَالَ مِرَارًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَلَمْ يُتِمَّهُ

حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عطاء نے خبر دی ہے کہ انہوں نے جمعہ کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ وہ اپنی اس جگہ سے تھوڑا سا ایک طرف ہو جاتے جہاں وہ نماز جمعہ پڑھتے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر وہاں سے تھوڑا سا دور چلے جاتے اور چار رکعتیں پڑھتے تو میں نے حضرت عطاء کو کہا: تم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کتنی بار اس طرح کرتے دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کئی بار۔ ابوداؤد نے کہا: اسے عبدالملک بن ابی سلیمان نے روایت کیا ہے اور اسے مکمل نہیں کیا۔

بَاب صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ (نماز عیدین کا بیان)

959۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ان کے دو دن تھے جن میں وہ لہو لعب (اور تفریح) کا اہتمام کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ دو دن کیسے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: ہم زمانہ جاہلیت میں ان دنوں میں کھیل کود کرتے تھے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے ایسے دن عطا فرمائے ہیں جو ان سے بہتر اور اچھے ہیں۔ عید الاضحیٰ کا دن اور عید الفطر کا دن۔

بَاب وَقْتِ الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدِ (عید کے لیے نکلنے کے وقت کا بیان)

960۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الرَّحَبِيُّ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فِي يَوْمِ عِيدِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَأَنْكَرَ إِبْطَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هَذِهِ وَذَلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ

حضرت یزید بن خمیر الرحبی نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن لوگوں کے ساتھ نکلے تو آپ نے امام کے دیر کرنے کو انتہائی ناپسند کیا اور فرمایا: بلاشبہ ہم تو اس وقت تک فارغ ہو جاتے تھے اور وہ تسبیح (صلاۃ الضحیٰ) کا وقت تھا۔

بَاب خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدِ (عید کے لیے عورتوں کے نکلنے کا بیان)

961۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ وَحَبِيبٍ وَيَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَهِشَامٍ فِي آخَرِينَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ يَوْمَ الْعِيدِ قِيلَ فَالْحُيَّضُ قَالَ لِيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لِإِحْدَاهُنَّ ثَوْبٌ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تُلْبِسُهَا صَاحِبَتُهَا طَائِفَةً مِنْ ثَوْبِهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَذْكُرْ الثَّوْبَ قَالَ وَحَدَّثَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ امْرَأَةٍ تُحَدِّثُهُ عَنْ امْرَأَةٍ أُخْرَى قَالَتْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُوسَى فِي الثَّوْبِ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَتْ وَالْحُيَّضُ يَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم عید کے دن پردہ دار عورتوں کو بھی نکالیں۔ عرض کی گئی: کیا حیض والی عورتوں کو بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: چاہیے کہ وہ بھی مسلمانوں کی دعا اور خیر و بھلائی کے محل میں حاضر ہوں۔ راوی نے بیان کیا کہ ایک عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اگر ان میں سے کسی کے پاس کپڑا نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی سہیلی اپنے کپڑے میں سے کچھ حصہ اسے پہنا دے۔ محمد نے ام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عطیہ سے یہی خبر بیان کی ہے اور کہا ہے کہ حیض والی عورتیں مسلمانوں کی جائے نماز سے علیحدہ رہیں گی اور انہوں نے کپڑے کا ذکر نہیں کیا اور محمد بن سیرین نے (اپنی بہن) حفصہ سے اور اس نے ایک عورت کے واسطہ سے ایک دوسری عورت سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ اور کپڑے کے بارے میں حدیث موسیٰ کی طرح ذکر کیا گیا۔ حفصہ بنت سیرین نے ام عطیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہمیں حکم دیا جاتا تھا۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی اور یہ بیان کیا ہے کہ حیض والی عورتیں لوگوں کے پیچھے ہوں گی اور تکبیر لوگوں کے ساتھ کہیں گی۔

962۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ وَمُسْلِمٌ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ جَمَعَ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ أَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَيْكُنَّ وَأَمَرَنَا بِالْعِيدَيْنِ أَنْ نُخْرِجَ فِيهِمَا الْحُيَّضَ وَالْعُتَّقَ وَلَا جُمُعَةَ عَلَيْنَا وَنَهَانَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

حضرت اسماعیل بن عبدالرحمن بن عطیہ نے اپنی دادی حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع فرمایا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ہماری طرف بھیجا۔ پس وہ آکر دروازے پر کھڑے ہو گئے اور ہمیں سلام فرمایا تو ہم نے بھی انہیں سلام کا جواب دیا۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا پیغامبر بن کر آیا ہوں اور آپ نے ہمیں عیدین کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ ہم ان میں حیض والی اور کنواری عورتوں کو بھی لے جائیں اور ہم پر جمعہ (فرض) نہیں ہے اور آپ نے ہمیں جنازوں کے پیچھے چلنے سے بھی منع فرمایا۔

بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ (عید کے دن خطبہ پڑھنے کا بیان)

963۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ فِيهِ وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَنْ هٰذَا قَالُوا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَقَالَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ مروان نے عید کے دن منبر نکالا اور اس نے نماز سے پہلے خطبہ شروع کر دیا تو ایک آدمی اٹھا اور کہا: مروان تم نے سنت کے خلاف کیا ہے تو نے عید کے دن منبر نکالا ہے حالانکہ اس دن یہ نہیں نکالا گیا اور تو نے خطبہ بھی نماز سے پہلے پڑھا ہے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ فلاں ابن فلاں ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اس نے اس کا حق ادا کر دیا جو اس پر لازم تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سنا ہے تم میں سے کوئی ناپسندیدہ عمل دیکھے تو اگر وہ اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ بدلنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے اسے برا کہے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اسے اپنے دل سے (برا جانے) اور یہی کمزور ترین ایمان ہے۔

964۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ تُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ قَالَ تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ فَتَخَتَهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ عید الفطر کے دن کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی اور آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر بعد میں لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس جب حضور نبی کریم ﷺ فارغ ہوئے تو اترے اور عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ نے انہیں وعظ و نصیحت فرمایا درآنحالیکہ آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں اس میں صدقہ ڈال رہی تھیں۔ راوی نے کہا: کوئی عورت اپنی (سونے، چاندی کی) انگوٹھی پھینکتی اور کوئی کچھ اور کوئی کچھ پھینکتی تھی اور ابن بکر نے کہا: اپنے چھلے، انگوٹھیاں۔

965۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَشَهِدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَكْبَرُ عِلْمِ شُعْبَةَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَمَشَى إِلَيْهِنَّ وَبِلَالٌ مَعَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُعْطِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَجَعَلَ بِلَالٌ يَجْعَلُهُ فِي كِسَائِهِ قَالَ فَقَسَمَهُ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ

حضرت عطاء نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے کہ حضور نبی کریم ﷺ عید الفطر کے دن تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا پھر عورتوں کے پاس آئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ ابن کثیر نے بیان کیا ہے کہ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کا غالب گمان یہ ہے کہ آپ ﷺ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم ارشاد فرمایا تو وہ (اپنے زیورات) پھینکنے لگیں۔ حضرت عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے اور کہا ہے کہ آپ ﷺ کو یہ گمان ہوا کہ عورتوں تک آپ کی آواز نہیں پہنچی۔ چنانچہ آپ ﷺ ان کی طرف چلے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پس آپ نے انہیں نصیحت کی اور انہیں صدقہ کا حکم ارشاد فرمایا تو عورتیں کانوں کی بالیاں اور انگوٹھیاں (اور دیگر زیورات) حضرت بلال

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

بَابُ يَخْطُبُ عَلَى قَوْسٍ (قوس پر ٹیک لگا کر خطبہ دینے کا بیان)

966۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نُووِلَ يَوْمَ الْعِيدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ

حضرت یزید بن براء رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو عید کے دن قوس پیش کی گئی تو آپ ﷺ نے اس پر ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا۔

بَابُ تَرْكِ الْأَذَانِ فِي الْعِيدِ (عید میں اذان نہ ہونے کا بیان)

967۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ أَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصِّغَرِ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً قَالَ ثُمَّ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ قَالَ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُشِرْنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ قَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عبدالرحمن بن عابس نے بیان کیا ہے کہ کسی آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ ﷺ کی معیت میں عید کی نماز میں حاضر ہوئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ اگر آپ ﷺ کے ساتھ میرا قرابت ومحبت کا کوئی رشتہ نہ ہوتا تو میں اپنی صغرسنی کے سبب آپ کے ساتھ حاضر نہ ہوسکتا۔ پس رسول اللہ ﷺ اس نشان کے پاس تشریف لائے جو کثیر بن صلت کے گھر کے پاس تھا تو پہلے آپ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور اذان واقامت کا کوئی ذکر نہ کیا۔ فرمایا: پھر آپ ﷺ نے صدقہ کا حکم ارشاد فرمایا تو عورتیں اپنے کانوں اور گلوں کی طرف اشارہ کرنے لگیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا: پس وہ ان عورتوں کے پاس تشریف لائے اور پھر حضور نبی کریم ﷺ کی طرف واپس لوٹ گئے۔

968۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعِيدَ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ أَوْ عُثْمَانَ شَكَّ يَحْيَى

حضرت طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کی نماز بغیر اذان اور اقامت کے پڑھائی۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے بھی اسی طرح کیا۔ یہ شک حضرت یحییٰ کو لاحق ہوا ہے۔

969۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو عیدوں کی نماز صرف ایک دو بار نہیں بلکہ کئی بار اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی ہے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ (عیدین میں تکبیرات کا بیان)

970۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالأَضْحَى فِي الأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ سِوَى تَكْبِيرَتَيِ الرُّكُوعِ

حضرت عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔ ابن شہاب نے اسی اسناد اور مفہوم کے ساتھ ساتھ یہ بیان کیا ہے کہ (مذکورہ تکبیرات) رکوع کی دونوں تکبیروں کے سوا ہیں۔

971۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ التَّكْبِيرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الأُولَى وَخَمْسٌ فِي الآخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہتے اور دونوں رکعتوں میں قراءت ان کے بعد ہوتی۔

972۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنْ أَبِي يَعْلَى الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ فِي الأُولَى سَبْعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَرْكَعُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وَكِيعٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ قَالاَ سَبْعًا وَخَمْسًا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہتے، پھر قراءت کرتے اور پھر تکبیر کہتے، پھر کھڑے ہو کر (دوسری رکعت میں) پہلے چار تکبیریں کہتے، پھر قراءت کرتے اور پھر رکوع کرتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے وکیع اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے اور دونوں نے سات اور پانچ کا ذکر کیا ہے۔

973۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ وَابْنُ أَبِي زِيَادٍ الْمَعْنَى قَرِيبٌ قَالاَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَائِشَةَ جَلِيسٌ لأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ سَأَلَ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَذَلِكَ كُنْتُ أُكَبِّرُ فِي الْبَصْرَةِ حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَبُو عَائِشَةَ وَأَنَا حَاضِرٌ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہم نشین حضرت ابو عائشہ نے یہ خبر دی ہے کہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان سے پوچھا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں میں رسول اللہ ﷺ تکبیریں کیسے کہا کرتے تھے؟ تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ چار تکبیریں کہا کرتے تھے، جیسا کہ جنائز پر (چار تکبیریں کہی جاتی ہیں)۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے سچ کہا۔ پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی طرح میں بصرہ میں تکبیریں کہتا رہا جب تک میں اُن پر حاکم رہا۔ حضرت ابو عائشہ نے کہا: میں بھی حضرت سعید بن العاص کے پاس حاضر تھا (جب انہوں نے یہ پوچھا)۔

بَاب مَا يُقْرَأُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ (عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں قراءت کا بیان)

974۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کون سی سورتیں پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ دونوں میں ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ پڑھتے تھے۔

بَاب الْجُلُوسِ لِلْخُطْبَةِ (خطبہ سننے کے لیے بیٹھنے کا بیان)

975۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِيدَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّا نَخْطُبُ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجْلِسَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيَجْلِسْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مُرْسَلٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ (1)

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں عید کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا تو جب آپ نماز مکمل کر چکے تو فرمایا: ہم خطبہ پڑھنے لگے ہیں، پس جو خطبہ کے لیے بیٹھنا پسند کرے وہ بیٹھا رہے اور جو جانا چاہے وہ چلا جائے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ یہ مرسل روایت ہے کیونکہ حضرت عطاء نے اسے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

بَاب الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ وَيَرْجِعُ فِي طَرِيقٍ

عید گاہ کی طرف ایک راستے سے آنے اور دوسرے راستے سے واپس لوٹنے کا بیان

976۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

1۔ ایک نسخہ میں عن عطاء عن النبی ﷺ کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَخَذَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ ثُمَّ رَجَعَ فِي طَرِيقٍ آخَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن ایک راستے سے گئے اور پھر دوسرے راستے سے واپس آئے۔

بَابُ إِذَا لَمْ يَخْرُجِ الْإِمَامُ لِلْعِيدِ مِنْ يَوْمِهِ يَخْرُجُ مِنَ الْغَدِ

اس کا بیان کہ امام جب عید کی نماز اس دن نہ پڑھائے تو دوسرے دن پڑھائے

977۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَّةَ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَكْبًا جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ

حضرت ابوعمیر بن انس نے اپنے چچاؤں، جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے، سے روایت بیان کی ہے کہ کچھ سوار حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ انہوں نے شہادت دی کہ انہوں نے گزشتہ کل چاند دیکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے انہیں روزہ افطار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور (ساتھ ہی یہ حکم دیا) کہ جب کل صبح ہو تو وہ (نماز عید کے لیے) اپنی عیدگاہ کی طرف چلیں۔

978۔ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ أَخْبَرَنِي أُنَيْسُ بْنُ أَبِي يَحْيَى أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ سَالِمٍ مَوْلَى نَوْفَلِ بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كُنْتُ أَغْدُو مَعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى فَنَسْلُكُ بَطْنَ بَطْحَانَ حَتَّى نَأْتِيَ الْمُصَلَّى فَنُصَلِّيَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ نَرْجِعَ مِنْ بَطْنِ بَطْحَانَ إِلَى بُيُوتِنَا

حضرت بکر بن مبشر انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے ساتھ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف جاتا تھا۔ ہم وادئ بطحان کے بطن سے گزرتے ہوئے عیدگاہ پہنچ جاتے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور پھر وادی بطحان کے بطن سے ہی اپنے گھروں کی طرف لوٹ آتے۔

بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيدِ (عید کی نماز کے بعد نماز کا بیان)

979۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز عید

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پڑھائی اور اس سے پہلے نہ اس کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی۔ پھر آپ عورتوں کے پاس آئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے انہیں صدقہ دینے کا حکم ارشاد فرمایا تو وہ اپنے کانوں کی بالیاں اور گلے کے ہار پھینکنے لگیں۔

بَابُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِيدَ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ يَوْمُ مَطَرٍ

بارش کے دن مسجد میں عید کی نماز پڑھنے کا بیان

980۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ح وحَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنَ الْفَرْوِيِّينَ[1] وَسَمَّاهُ الرَّبِيعُ فِي حَدِيثِهِ عِيسَى بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي فَرْوَةَ سَمِعَ أَبَا يَحْيَى عُبَيْدَ اللهِ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) عید کے دن بارش برسنے لگی تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔

1۔ ایک نسخہ میں الفروین ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ وَتَفْرِيعِهَا

نماز استسقاء سے متعلقہ ابواب کا مجموعہ اور ان کی تفریعات

981۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ بِالنَّاسِ لِيَسْتَسْقِيَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَائَةِ فِيهِمَا وَحَوَّلَ رِدَائَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

حضرت عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ لوگوں کے ساتھ بارش طلب کرنے کے لیے تشریف لے گئے تو آپ علیہ نے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور دونوں رکعتوں میں قراءت بالجہر کی اور اپنی چادر کو بھی الٹا کیا اور اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی اور بارش طلب کی اور چہرہ مبارک قبلہ شریف کی طرف کیا۔

982۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ الْمَازِنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَائَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَقَرَأَ فِيهِمَا زَادَ ابْنُ السَّرْحِ يُرِيدُ الْجَهْرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ يَعْنِي الْحِمْصِيَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ لَمْ يَذْكُرِ الصَّلَاةَ قَالَ وَحَوَّلَ رِدَائَهُ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْسَرَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ۔

حضرت عباد بن تمیم مازنی نے اپنے چچا سے سنا اور وہ حضور نبی کریم علیہ کے اصحاب میں سے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ ایک دن بارش طلب کرنے کے لیے نکلے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے وقت اپنی پیٹھ لوگوں کی طرف پھیر دی۔ سلیمان بن داود نے کہا ہے: اور آپ نے اپنا چہرہ قبلہ شریف کی طرف کیا اور اپنی چادر کو بھی الٹایا۔ پھر آپ علیہ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔ ابن ابی ذئب نے بیان کیا: اور آپ نے دونوں رکعتوں میں قراءت کی اور ابن سرح نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اس سے مراد قراءت بالجہر ہے۔ محمد بن مسلم نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ بیان کی ہے اور اس میں نماز کا ذکر نہیں کیا۔ فرمایا: اور آپ علیہ نے اپنی چادر کو الٹایا اور اس کے دائیں کنارے کو اپنے بائیں کندھے پر رکھا اور اس کے بائیں کنارے کو اپنے دائیں کندھے پر رکھا پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔

983۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ قَالَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسْتَسْقَى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذَ بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلَى عَاتِقِهِ

حضرت عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بارش کے لیے التجا کی۔ اس وقت آپ سیاہ رنگ کی اونی چادر اپنے اوپر لیے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے چاہا کہ اس کے نیچے والے کنارے کو پکڑ کر اوپر کر دیں لیکن جب وہ بھاری لگی تو آپ ﷺ نے اسے اپنے کندھوں پر الٹا کیا۔

984۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَحْوَهُ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَرْسَلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ قَالَ عُثْمَانُ ابْنُ عُقْبَةَ وَكَانَ أَمِيرَ الْمَدِينَةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الِاسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتَّى أَتَى الْمُصَلَّى زَادَ عُثْمَانُ فَرَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَمْ يَخْطُبْ خُطَبَكُمْ هَذِهِ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالْإِخْبَارُ لِلنُّفَيْلِيِّ وَالصَّوَابُ ابْنُ عُقْبَةَ[1]

حضرت ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے مجھے بتایا ہے کہ والی مدینہ ولید بن عتبہ، عثمان نے کہا ہے کہ یہ ولید بن عقبہ ہے، نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ میں ان سے بارش طلب کرنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق استفسار کروں۔ تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بوسیدہ حالت میں عجز و انکساری اور تضرع و زاری کرتے ہوئے نکلے یہاں تک کہ آپ عیدگاہ پہنچ گئے۔ عثمان نے یہ اضافہ ذکر کیا ہے: اور آپ منبر پر تشریف لے گئے۔ پھر آگے دونوں راوی (نفیلی اور عثمان بن ابی شیبہ) اس پر متفق ہیں کہ آپ نے تمہارے اس خطبہ کی طرح خطبہ ارشاد نہیں فرمایا۔ البتہ آپ مسلسل دعا، تضرع اور تکبیر کہنے میں مشغول رہے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں اس طرح پڑھائیں جیسے عید کی نماز پڑھائی جاتی ہے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ یہ الفاظ نفیلی کے ہیں اور صحیح لفظ ابن عقبہ ہے۔

بَابٌ فِي أَيِّ وَقْتٍ يُحَوِّلُ رِدَاءَهُ إِذَا اسْتَسْقَى (چادر الٹنے کے وقت کا بیان)

985۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ

حضرت عباد بن تمیم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید نے انہیں خبر دی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ بارش طلب کرنے کے لیے عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے اور جب آپ ﷺ نے دعا مانگنے کا ارادہ کیا تو اپنا چہرہ مبارک قبلہ شریف کی طرف کیا اور پھر اپنی چادر کو الٹا کیا۔

986۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ

1۔ ایک نسخہ میں ابن عتبۃ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْمَازِنِيَّ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَائَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

حضرت عباد بن تمیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ تشریف لے گئے اور بارش کے لیے دعا مانگی اور جب چہرہ مبارک قبلہ شریف کی طرف کیا تو اپنی چادر کو الٹا کیا۔

بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ (بارش کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا بیان)

987۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ وَعُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى بَنِي آبِي اللَّحْمِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَسْقِي عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيبًا مِنْ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَدْعُو يَسْتَسْقِي رَافِعًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهِ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهُ

حضرت عمیر مولیٰ بنی ابی اللحم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی رحمت ﷺ کو دیکھا کہ آپ زوراء کے قریب احجار زیت کے پاس کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا مانگ رہے ہیں اور آپ اس دعا میں اپنے چہرے کے سامنے اپنے ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے ہیں اور آپ اپنے ہاتھوں کو سر سے اوپر نہیں کرتے۔

988۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ بَوَاكِي فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ قَالَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ السَّمَاءُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ لوگ روتے، چیختے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے (اور بارش نہ ہونے کے سبب اپنی بدحالی کا ذکر کیا) تو آپ ﷺ نے اس طرح دعا مانگی ''اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعاً نافعا غیر ضار عاجلا غیر آجل'' (اے اللہ! ہمیں ایسی بارش سے سیراب فرما جو معاون و مددگار ہو، راحت بخش اور نیک انجام ہو، شادابی اور سبزہ لانے والی ہو، نفع بخش ہو، باعث ضرر نہ ہو، جلدی برسنے والی ہو نہ کہ دیر سے)۔ راوی نے کہا: پس اسی وقت ان پر بادل چھا گئے۔

989۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ بارش کے سوا کسی شے کی دعا کے لیے اپنے ہاتھ مبارک نہیں اٹھاتے تھے اور بارش کے لیے دعا کرتے وقت آپ اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

990۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَسْقِي هَكَذَا يَعْنِي وَمَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ بُطُونَهُمَا مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اس طرح بارش طلب کرتے تھے کہ آپ ﷺ اپنے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہاتھ مبارک اٹھاتے اور ان کے باطن کو زمین کی طرف کرتے یہاں تک کہ میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

991۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ بَاسِطًا كَفَّيْهِ

حضرت محمد بن ابراہیم نے بیان کیا ہے کہ مجھے اس نے خبر دی ہے جس نے حضور نبی کریم ﷺ کو احجار زیت کے پاس اپنے ہاتھ پھیلا کر دعا مانگتے ہوئے دیکھا۔

992۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُحُوطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ ﷺ وَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتَّى بَدَا بَيَاضُ إِبِطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَنْشَأَ اللَّهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللَّهِ فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتَّى سَالَتِ السُّيُولُ فَلَمَّا رَأَى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقْرَءُونَ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ وَإِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ حُجَّةٌ لَهُمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے منبر بچھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ آپ کے لیے عیدگاہ میں منبر رکھا گیا اور آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک دن اس کی طرف نکلنے کا پابند کر دیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: پس رسول اللہ ﷺ اس وقت تشریف لے گئے جب سورج کا اوپر والا کنارہ ظاہر ہو رہا تھا اور آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور حمد بیان کی۔ پھر فرمایا: بلاشبہ تم نے اپنی بستیوں کے خشک زدہ ہونے اور بارش کے اپنے اوقات سے مؤخر ہونے کا شکوہ کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ اس کی بارگاہ میں دعا مانگو اور اس نے تمہارے لیے اسے قبول فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس طرح کہا: ''الحمد للہ رب العلمین، الرحمٰن الرحیم، ملک یوم الدین، لا الہ الا اللہ یفعل مایرید، اللّٰھم انت اللہ لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ماانزلت لنا قوۃ وبلاغا الی حین'' پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور آپ انہیں مسلسل اٹھاتے ہی گئے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف اپنی پشت پھیر لی اور اپنی چادر کو بھی الٹایا در آنحالیکہ آپ اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تھے۔ پھر لوگوں کی طرف رخ زیبا پھیرا اور (منبر سے) نیچے اتر آئے اور دو رکعتیں نماز پڑھائی۔ پس اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرما دیے، وہ گرجنے اور چمکنے لگے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے اذن سے انہوں نے بارش برسادی۔ ابھی آپ ﷺ اپنی مسجد میں بھی نہ پہنچے تھے کہ وادیاں بہنے لگیں اور جب آپ ﷺ نے لوگوں کو تیزی کے ساتھ اپنی پناہ گاہوں کی طرف جاتے دیکھا تو آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں اور ارشاد فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور بلا شبہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ ابوداؤد نے کہا: یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد جید ہیں۔ اہل مدینہ ''ملک یوم الدین'' پڑھتے ہیں اور یہی حدیث ان کی حجت ہے۔

993۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُنَا يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَ الْكُرَاعُ هَلَكَ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ ثُمَّ أَنْشَأَتْ سَحَابَةً ثُمَّ اجْتَمَعَتْ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ يَزَلِ الْمَطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَحْبِسَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ يَتَصَدَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ بِحِذَاءِ وَجْهِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا وَسَاقَ نَحْوَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اہل مدینہ کو قحط نے آلیا۔ پس اس اثنا میں کہ آپ ہمیں جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ مویشی ہلاک ہوگئے، بھیڑ بکریاں برباد ہوگئیں۔ پس آپ اللہ کی بارگاہ میں التجاء کیجیے! وہ ہمیں (بارش عطا کر کے) سیراب فرمائے تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اٹھایا اور دعا مانگی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ آسمان شیشے کی مثل (صاف) تھا پھر ہوا چلی اور اس نے بادل ظاہر کر دیے اور پھر وہ بادل اکٹھے ہوگئے پھر آسمان نے اپنے دہانوں کے منہ کھول دیے (یعنی خوب بارش برسائی) اور ہم گہرے پانی سے گزر کر اپنے گھروں تک پہنچے اور یہ بارش دوسرے جمعہ تک مسلسل جاری رہی اور پھر (دوسرے جمعہ) وہی آدمی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! گھر گر گئے ہیں۔ پس آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کیجیے کہ وہ اسے روک دے۔ تو یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور پھر فرمایا: ''حوالینا و لا علینا'' (ہمارے اردگرد (برس) اور ہمارے اوپر نہ (برس)) پس میں نے بادل کی طرف دیکھا تو وہ مدینہ طیبہ کے اوپر سے پھر کر اس کے اردگرد ہوگیا۔ گویا کہ وہ اس کے لیے دائرے (ہار) کی مثل ہوگیا۔ شریک بن عبد اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ، اور آگے عبد العزیز کی حدیث کی طرح کی حدیث ذکر کی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فرمایا: اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرے کے برابر تک اپنے ہاتھ اٹھائے اور اس طرح دعا کی "اللّٰھم اسقنا" الخ۔

994۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ(1) ح وحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ مَالِكٍ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب بارش طلب کرتے تو اس طرح دعا مانگتے، "اللّٰھم اسق عبادك و بهائمك وانشر رحمتك وأحي بلدك الميت" (اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو (پانی سے) سیراب کر، اپنی رحمت کو عام فرما دے اور اپنے مردہ شہروں کو زندہ فرما دے)۔ یہ لفظ مالک کی حدیث کے ہیں۔

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ (نمازِ کسوف کا بیان)

995۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ يَرْكَعُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى إِنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ لَيُغْشَى عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ حَتَّى إِنَّ سِجَالَ الْمَاءِ لَتُصَبُّ(2) عَلَيْهِمْ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ اللهُ أَكْبَرُ وَإِذَا رَفَعَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حَتَّى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا كُسِفَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ

حضرت عبید بن عمیر نے بیان کیا ہے کہ مجھے اس نے خبر دی جسے میں سچا جانتا ہوں اور ہمارا گمان یہ ہے کہ ان کی مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگا۔ پس حضور نبی کریم ﷺ بڑی شدت کے ساتھ اٹھے اور لوگوں کے ساتھ دیر تک قیام کیا اور پھر رکوع کیا پھر قیام کیا پھر رکوع کیا پھر رکوع سے اٹھے اور پھر رکوع کیا پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں تین رکوع کیے۔ آپ تیسرا رکوع کرتے اور پھر سجدہ کرتے یہاں تک کہ اس روز کئی لوگوں پر غشی طاری ہوئی جن کے ساتھ آپ ﷺ نے قیام کیا حتی کہ ان پر پانی کے ڈول انڈیلے گئے۔ جب آپ رکوع کرتے تو کہتے "اللہ اکبر" اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے "سمع اللہ لمن حمدہ" یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت کے سبب گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانی ہیں۔ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے۔ لہٰذا جب انہیں گرہن لگے تو نماز کی طرف بھاگ کر پناہ لو (اور کسی نئے امر کے دفاع میں اس سے مدد حاصل کرو)۔

1۔ ایک نسخہ میں کان یقول نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں لَيُنْصَبُّ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب مَنْ قَالَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ (صلوۃ کسوف میں چار رکوعوں کا بیان)

996- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ ذَلِكَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا كُسِفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِهِ ﷺ[1] فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الثَّالِثَةَ دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَانْحَدَرَ لِلسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ لَيْسَ فِيهَا رَكْعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا إِلَّا أَنَّ رُكُوعَهُ نَحْوٌ مِنْ قِيَامِهِ قَالَ ثُمَّ تَأَخَّرَ فِي صَلَاتِهِ فَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ مَعَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَامَ فِي مَقَامِهِ وَتَقَدَّمَتِ الصُّفُوفُ فَقَضَى الصَّلَاةَ وَقَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَخِرُّونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ فَكَانَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گہنا گیا اور وہ، وہ دن تھا جس میں حضور نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تھا تو لوگوں نے کہا: بلاشبہ حضرت ابراہیم کی موت کے سبب سورج کو گرہن لگا ہے۔ پس حضور نبی کریم ﷺ اٹھے اور لوگوں کو چھ رکوعوں کے ساتھ چار سجدے کر کے نماز پڑھائی۔ آپ نے تکبیر کہی پھر قراءت کی اور اسے خوب لمبا کیا پھر اتنی مقدار رکوع کیا جتنا قیام کیا تھا پھر اپنا سر اٹھایا اور پہلی قراءت سے ذرا کم قراءت کی پھر قیام کی مقدار رکوع کیا پھر اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا اور پھر تیسری بار قراءت کی جو دوسری بار کی قراءت سے تھوڑا سا کم تھی پھر قیام کی مقدار ہی رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور پھر سجدے میں چلے گئے اور دو سجدے کیے پھر قیام کیا اور اس میں تین رکوع کیے سجدہ کرنے سے پہلے۔ اس میں ہر پہلے والا رکوع بعد والے رکوع سے زیادہ طویل تھا مگر وہ رکوع قیام کے برابر تھا۔ راوی نے بیان کیا: پھر آپ ﷺ اپنی نماز سے پیچھے ہٹے اور صفیں بھی آپ کے ساتھ پیچھے ہوگئیں پھر آپ آگے بڑھے اور اپنے مقام پر کھڑے ہو گئے اور صفیں بھی آگے ہوگئیں اور آپ نے نماز مکمل کی در آنحالیکہ سورج روشن ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں انہیں کسی انسان کی موت کے سبب گرہن نہیں لگتا۔ پس جب تم ان کی یہ کیفیت دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ یہ روشن ہو جائیں، اور آگے بقیہ حدیث بیان کی۔

1۔ ایک نسخہ میں ابنه ﷺ کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام کے زمانہ مقدس میں ایک سخت گرم دن میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اور قیام اتنا طویل کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور اسے بھی خوب لمبا کیا پھر (رکوع سے سر) اٹھایا اور اسے بھی طویل کیا پھر رکوع کیا اور اسے طویل کیا پھر سر اٹھایا اور اسے بھی لمبا کیا پھر دو سجدے کیے پھر دوسری (رکعت کے لیے) کھڑے ہوئے تو اس میں بھی پہلے کی طرح کیا۔ پس آپ نے (اس نماز میں) چار رکوع اور چار سجدے کیے، اور آگے حدیث بیان کی۔

997۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ مِثْلَ حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ السلام کی حیات طیبہ میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ علیہ السلام مسجد میں تشریف لے گئے۔ آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بنائی تو رسول اللہ علیہ السلام نے ایک طویل قراءت کی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور کہا ''سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولک الحمد'' پھر اٹھے اور طویل قراءت کی لیکن یہ پہلی قراءت کی نسبت کم تھی پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے تھوڑا کم تھا۔ پھر کہا ''سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولک الحمد'' پھر آپ نے دوسری رکعت میں اسی طرح کیا اور آپ نے چار رکوع اور چار سجدے مکمل کیے اور آپ کے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے سورج روشن ہو گیا۔

حضرت کثیر بن عباس حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے سورج گرہن کے لیے نماز پڑھائی۔ یہ اس حدیث کی مثل ہے جو عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے دو رکعتیں پڑھائیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے۔

998۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ بْنِ خَالِدٍ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وحُدِّثْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ وَهُوَ أَتَمُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَإِنَّ النَّبِيَّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ صَلّٰی بِهِمْ فَقَرَأَ بِسُوْرَةٍ مِنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ سُوْرَةً مِنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتّٰى انْجَلٰى كُسُوْفُهَا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن لگا اور حضور نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور طوال سورتوں میں سے ایک سورت پڑھی اور پھر پانچ رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور طوال سورتوں میں سے ایک سورت کی قراءت کی اور پھر پانچ رکوع کیے اور دو سجدے کیے۔ پھر آپ بیٹھے جیسا کہ آپ ﷺ کا رخ انور قبلہ شریف کی طرف تھا اور دعا مانگنے لگے یہاں تک کہ سورج کا گرہن ختم ہو گیا۔

999۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلّٰی فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْأُخْرٰى مِثْلُهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے نماز کسوف پڑھائی اور اس میں قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی اور پھر رکوع کیا اور پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی پہلی کی مثل پڑھی۔

1000۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عِبَادٍ الْعَبْدِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ بَيْنَمَا أَنَا وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضَيْنِ لَنَا حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْأُفُقِ اسْوَدَّتْ حَتّٰى آضَتْ كَأَنَّهَا تَنُّوْمَةٌ فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَيُحْدِثَنَّ شَأْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي أُمَّتِهِ حَدَثًا قَالَ فَدَفَعْنَا فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلّٰی فَقَامَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوْسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَشَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَشَهِدَ أَنَّهُ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ سَاقَ أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: اس اثنا میں کہ میں اور انصار کا ایک لڑکا تیر کے ساتھ نشانے لگا رہے تھے یہاں تک کہ جب دیکھنے والے کی نظر میں سورج افق سے دو یا تین نیزے کی مقدار رہ گیا تو سیاہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ وہ تومہ (ایک سیاہ رنگ کی گھاس کا نام ہے) کی مثل ہو گیا تو ہم میں سے ایک نے دوسرے ساتھی کو کہا: ہمارے ساتھ مسجد چلو۔ قسم بخدا! سورج کی یہ حالت رسول اللہ ﷺ کی اس امت میں کوئی نیا حادثہ رونما کرنے والی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ جونہی ہم آئے تو اسی وقت آپ ﷺ (اپنے کاشانہ اقدس سے) تشریف لائے اور آگے بڑھ کر نماز پڑھائی اور آپ نے ہمارے ساتھ اتنا طویل قیام کیا کہ اس سے بڑھ کر طویل قیام کبھی کسی نماز میں نہیں کیا اور ہم نے آپ کی کوئی آواز نہیں سنی۔ پھر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آپ نے اتنا طویل رکوع کیا کہ اس سے بڑھ کر کبھی کسی نماز میں رکوع نہیں کیا تھا لیکن ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی پھر آپ نے ہمارے ساتھ اتنا طویل سجدہ کیا کہ اس سے بڑھ کر کبھی کسی نماز میں طویل سجدہ نہیں کیا لیکن ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی پھر آپ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ دوسری رکعت میں آپ کے بیٹھتے ہی سورج روشن ہو گیا۔ بعدازاں آپ نے سلام پھیرا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور یہ شہادت دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ شہادت دی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر احمد بن یونس نے حضور نبی کریم ﷺ کا خطبہ ذکر کیا۔

1001۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَانْجَلَتْ فَقَالَ إِنَّمَا هَذِهِ الْآيَاتُ يُخَوِّفُ اللهُ بِهَا فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّمْسَ كُسِفَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُوسَى قَالَ حَتَّى بَدَتِ النُّجُومُ

حضرت قبیصہ الہلالی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگا تو آپ ﷺ گھبرا کر اپنے کپڑے کو کھینچتے ہوئے نکلے اور اس دن میں بھی مدینہ طیبہ میں آپ کے ساتھ تھا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور ان میں قیام کو خوب طویل کیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور سورج روشن ہو گیا تو فرمایا: بلاشبہ یہ نشانیاں ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ ڈراتا ہے۔ پس جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھو اس تازہ ترین فرض نماز کی طرح جو تم نے اس (علامت کے ظہور) سے پہلے پڑھی ہو۔ ہلال بن عامر نے بیان کیا ہے کہ حضرت قبیصہ الہلالی نے اسے بتایا ہے کہ سورج کو گرہن لگا۔ آگے موسیٰ کی حدیث کی مثل ہے۔ فرمایا: حتی کہ ستارے ظاہر ہو گئے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ (نماز کسوف میں قراءت کا بیان)

1002۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ كُلُّهُمْ قَدْ حَدَّثَنِي عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَحَزَرْتُ قِرَاءَتَهُ فَرَأَيْتُ أَنَّهُ قَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ فَحَزَرْتُ قِرَاءَتَهُ[1] أَنَّهُ قَرَأَ بِسُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں سورج کو گرہن لگا تو آپ ﷺ نکلے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس آپ ﷺ نے قیام کیا اور میں نے آپ کی قراءت کا اندازہ لگایا تو مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ نے سورۃ البقرہ پڑھی ہے اور آگے حدیث بیان کی پھر آپ نے دو سجدے کیے پھر اٹھے اور قراءت کو طویل

1۔ ایک نسخہ میں یہاں فرأیت ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کیا تو میں نے آپ کی قراءت کا اندازہ لگایا تو مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ ﷺ نے سورۂ آل عمران کی قراءت کی ہے۔

1003۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ قِرَائَةً طَوِيلَةً فَجَهَرَ بِهَا يَعْنِي فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طویل قراءت کی اور اسے بلند آواز سے پڑھا۔ اس سے مراد نماز کسوف کی قراءت ہے۔

1004۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ[1] قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا بِنَحْوٍ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ لوگوں نے نماز پڑھی تو آپ نے سورۃ البقرہ کی مقدار کے قریب قریب طویل قیام کیا پھر آپ نے رکوع کیا، اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

بَابُ يُنَادَى فِيهَا بِالصَّلَاةِ (صلوٰۃ کسوف کے لیے لوگوں کو بلانے کا بیان)

1005۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا فَنَادَى أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا تو اس نے پکار کر کہا ''ان الصلوۃ جامعۃ'' بلاشبہ نماز با جماعت ہوگی۔

بَابُ الصَّدَقَةِ فِيهَا (صلوٰۃ کسوف میں صدقہ کرنے کا بیان)

1006۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يُخْسَفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبِّرُوا وَتَصَدَّقُوا

حضرت عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند دونوں کو کسی کی موت اور نہ ہی کسی کی حیات کے سبب گرہن لگتا ہے۔ پس جب تم اسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ کو پکارو، اس کی کبریائی بیان کرو اور صدقہ کرو۔

بَابُ الْعِتْقِ فِيهَا (صلوٰۃ کسوف کے وقت کسی کو آزاد کرنے کا بیان)

1007۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْمُرُ بِالْعَتَاقَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ صلوٰۃ کسوف کے وقت ہمیں کوئی (غلام وغیرہ) آزاد

1۔ ایک نسخہ میں عن ابی ھریرۃ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کرنے کا حکم دیتے تھے۔

بَاب مَنْ قَالَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ (صلوٰۃ کسوف میں دو رکعتیں پڑھنے کا بیان)

1008۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتَّى انْجَلَتْ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام کے زمانہ مقدس میں سورج گرہن لگا تو آپ علیہ السلام نے دو دو رکعتیں پڑھنی شروع کیں اور اس کے بارے میں پوچھتے رہے (کہ آیا سورج صاف ہوا یا نہیں) یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔

1009۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ وَفَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ نَفَخَ فِي آخِرِ سُجُودِهِ فَقَالَ أُفْ أُفْ ثُمَّ قَالَ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ فَفَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَدْ أَمْحَصَتِ الشَّمْسُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ السلام کے زمانہ مقدس میں سورج گرہن لگا تو رسول کریم علیہ السلام نے صلوٰۃ کسوف میں اتنا طویل قیام کیا کہ آپ رکوع نہیں کریں گے پھر آپ نے رکوع کیا پھر آپ نے (طویل وقت تک) رکوع سے سر نہ اٹھایا اور پھر سر اٹھایا (اور اتنا کھڑے رہے) کہ گویا آپ سجدہ نہیں کریں گے پھر آپ نے سجدہ کیا اور طویل وقت تک سجدہ سے سر نہ اٹھایا اور پھر جب اٹھایا (تو ایسے محسوس ہوا) گویا آپ (دوبارہ) سجدہ نہیں کریں گے پھر آپ نے سجدہ کیا اور کافی دیر تک سجدہ سے سر نہ اٹھایا اور پھر (دیر بعد) اٹھایا اور دوسری رکعت میں بھی آپ نے اسی طرح کیا اور پھر آخری سجدہ میں بھی اسی طرح سانس نکالی۔ گویا آپ نے اُف اُف کہا ہو۔ بعد ازاں کہا: اے میرے پروردگار! کیا تو نے میرے ساتھ وعدہ نہیں فرما رکھا ہے کہ تو انہیں عذاب نہیں دے گا درآنحالیکہ وہ استغفار کرتے رہیں؟ پس رسول کریم علیہ السلام اپنی نماز میں گھبراہٹ واضطراب کا اظہار کرتے رہے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ اور آگے حدیث بیان کی۔

1010۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَتَرَمَّى بِأَسْهُمٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ مَا أَحْدَثَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسُوفُ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يُسَبِّحُ وَيُحَمِّدُ وَيُهَلِّلُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ بِسُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ اس دوران کہ میں رسول اللہ علیہ السلام کے زمانہ میں اپنے تیر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(ٹارگٹ پر) پھینک رہا تھا کہ اچانک سورج کو گرہن لگ گیا تو میں نے تیر پھینک دیے اور کہا: میں آج کے دن ضرور دیکھوں گا رسول اللہ ﷺ کے لیے سورج گرہن کے بارے میں کون سی نئی شے ظاہر کی جاتی ہے؟ پس میں آپ کی بارگاہ میں پہنچا تو دیکھا آپ اپنے ہاتھ اٹھا کر تسبیح وتحمید کر رہے ہیں اور تہلیل کے ساتھ ساتھ دعا مانگ رہے ہیں یہاں تک کہ سورج سے گرہن کا اثر ختم ہو گیا اور وہ روشن ہو گیا تو آپ ﷺ نے دو رکعتوں میں دو سورتیں پڑھیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَنَحْوِهَا

(دن کے وقت) تاریکی اور اس جیسی دیگر علامات کے ظہور کے وقت نماز کا بیان

1011۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كَانَتْ ظُلْمَةٌ عَلَى عَهْدِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَأَتَيْتُ أَنَسًا فَقُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ هَلْ كَانَ يُصِيبُكُمْ مِثْلُ هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَعَاذَ اللهِ إِنْ كَانَتِ الرِّيحُ لَتَشْتَدُّ فَنُبَادِرُ الْمَسْجِدَ مَخَافَةَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبید اللہ بن نضر سے روایت ہے کہ میرے باپ نے مجھے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تاریکی چھا گئی تو میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: اے ابوحمزہ! کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تمہیں اس قسم کی صورتحال پیش آئی ہے؟ تو انہوں نے کہا: معاذ اللہ! اگر ہوا چلتی اور اس میں تیزی اور شدت آ جاتی تو ہم قیامت کے خوف سے بڑی تیزی کے ساتھ مسجد کی طرف آ جاتے۔

فائدہ: اس میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جب کسی بھی آفت اور خوف کے آثار ظاہر ہوں تو فقط خوف وحراس میں مبتلا ہو کر واویلا کرنے کی بجائے رب کریم کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اس کی تسبیح وتحمید میں مشغول ہونا چاہیے۔

بَابُ السُّجُودِ عِنْدَ الْآيَاتِ (علامات ظاہر ہونے کے وقت سجدہ کرنے کا بیان)

1012۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيلَ لَهُ أَتَسْجُدُ[1] هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا وَأَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عکرمہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے فلانہ کا وصال ہو گیا تو آپ فوراً سجدے میں گر گئے۔ آپ سے کہا گیا: کیا آپ اسی وقت سجدہ کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی علامت اور نشانی کو دیکھو تو سجدہ کرو اور حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے جانے (وصال) سے بڑھ کر اور کون سی نشانی ہو سکتی ہے؟

1۔ ایک نسخہ میں تَتَهَجَّدُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَفْرِيعِ صَلَاةِ السَّفَرِ (صلوٰۃ مسافر سے متعلقہ ابواب کی تفصیل کا بیان)

بَاب صَلَاةِ الْمُسَافِرِ (مسافر کی نماز کا بیان)

1013۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: سفر و حضر میں دو رکعتیں نماز فرض کی گئی۔ پھر سفر کی نماز کو برقرار رکھا گیا اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا (یعنی مسافر کے لیے تو نماز کی دو رکعتیں رکھی گئیں اور مقیم کے لئے چار رکعتیں رکھی گئیں۔)

1014۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وحَدَّثَنَا خُشَيْشٌ يَعْنِي ابْنَ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرَأَيْتَ إِقْصَارَ النَّاسِ الصَّلَاةَ[1] وَإِنَّمَا قَالَ تَعَالَى إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ بَكْرٍ

حضرت یعلیٰ بن امیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق اعظم بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: آج کے وقت میں لوگ نماز قصر کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ''نماز قصر کرو اگر تمہیں کفار کی طرف سے فتنے کا خوف ہو اور اب وہ وقت تو گزر چکا ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں بھی اسی کے سبب متعجب ہوا جس سے تو تعجب میں مبتلا ہے۔ میں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: قصر نماز ایک صدقہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے تم پر صدقہ کیا ہے، پس تم اللہ تعالیٰ کے صدقہ کو قبول کرو۔ ابن جریج نے بیان کیا ہے: میں نے عبداللہ بن ابی عمار کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے انہوں نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ ابوداود نے بیان کیا ہے: اسے ابو عاصم اور حماد بن مسعدہ نے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے ابن بکر نے اسے روایت کیا ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں یہاں الْیَوْمَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ مَتَى يَقْصُرُ الْمُسَافِرُ (اس کا بیان کہ مسافر کب نماز قصر کرے گا)

1015 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ شَكَّ شُعْبَةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

حضرت یحیٰی بن یزید الہنائی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قصر نماز کے بارے میں پوچھا تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب تین میل یا تین فرسخ کی مسافت پر تشریف لے جاتے تو آپ نماز دو رکعتیں (یعنی قصر نماز) پڑھتے تھے۔

1016 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت محمد بن منکدر اور حضرت ابراہیم بن میسرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان فرماتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ظہر کی نماز مدینہ طیبہ میں چار رکعتیں پڑھیں اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

بَابُ الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ (سفر میں اذان دینے کا بیان)

1017 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَعْجَبُ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: تیرا رب پہاڑ کی چوٹی پر رہنے والے چرواہے پر اظہار تعجب و مسرت کرتا ہے کہ وہ نماز کے لئے اذان کہتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو، یہ نماز کے لیے اذان اور اقامت کہہ رہا ہے اور مجھ سے ڈر رہا ہے۔ تحقیق میں نے اپنے بندے کی مغفرت فرمادی اور اسے جنت میں داخل کردیا۔

بَابُ الْمُسَافِرِ يُصَلِّي وَهُوَ يَشُكُّ فِي الْوَقْتِ

ایسے مسافر کا بیان جو نماز پڑھتا ہے اور اسے وقت کے بارے میں شک ہوتا ہے

1018 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْمِسْحَاجِ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ فَقُلْنَا زَالَتِ الشَّمْسُ أَوْ لَمْ تَزُلْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ ارْتَحَلَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت مسحاج بن موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمیں وہ حدیث بیان فرمایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہم ایک دفعہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو ہم نے کہا کہ سورج ڈھل گیا ہے یا نہیں۔ آپ نے نماز ظہر پڑھی پھر وہاں سے سفر شروع کر دیا۔

1019۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ الْعَائِذِيُّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي ضَبَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ

بنی ضبہ کے ایک آدمی حمزہ العائذی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب کسی مقام پر اترتے تو آپ ظہر کی نماز پڑھے بغیر وہاں سے کوچ نہ کرتے۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: اگرچہ نصف النہار کا وقت ہی ہوتا۔ تو انہوں نے فرمایا: اگرچہ نصف النہار کا ہی وقت ہوتا۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ (دو نمازوں کو جمع کرنے کا بیان)

1020۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا

حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو رسول اللہ ﷺ ظہر وعصر کی نماز کو اور مغرب وعشاء کی نماز کو اکٹھا کر لیتے تھے۔ پس آپ نے ایک دن نماز کو مؤخر کیا پھر آپ تشریف لائے اور ظہر وعصر کی نمازیں اکٹھی پڑھائیں پھر آپ اندر تشریف لے گئے پھر آپ باہر آئے اور پھر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

1021۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَسَارَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُومُ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فِي سَفَرٍ جَمَعَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فَسَارَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ فَنَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت صفیہ جو کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زوجہ تھیں، کے وصال کی خبر موصول ہوئی اور اس وقت آپ مکہ مکرمہ میں تھے آپ وہاں سے چل پڑے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے ظاہر ہو گئے۔ اور فرمایا: بے شک جب نبی مکرم ﷺ کو سفر میں کسی کام کی جلدی ہوتی تو آپ ان دو نمازوں کو جمع فرما لیتے تھے۔ پس آپ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غروب ہو گئی پھر آپ ایک مقام پر اترے اور دونوں نمازوں کو جمع فرمایا۔

1022۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذَلِكَ إِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ الْمُفَضَّلِ وَاللَّيْثِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک میں تھے۔ جب سفر شروع کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کر لیتے اور اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع ہو جاتا تو آپ ظہر کو مؤخر کر دیتے حتی کہ پھر آپ عصر کی نماز کے لئے اترتے اور دونوں کو ملا کر پڑھتے اور مغرب کی نماز بھی اسی کی مثل ہے یعنی اگر شروع ہونے سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو آپ مغرب اور عشاء کی نمازوں کو اکٹھا کر لیتے اور اگر آپ سورج غروب ہونے سے پہلے سفر شروع کر دیتے تو پھر مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ پھر آپ عشاء کی نماز کے لئے اترتے اور مغرب وعشاء دونوں نمازوں کو ملا کر پڑھتے۔ ابوداؤد نے کہا: اسے ہشام بن عروہ نے حسین بن عبداللہ سے انہوں نے کریب سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور آپ نے نبی کریم ﷺ سے مفضل اور لیث کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

1023۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَطُّ فِي السَّفَرِ إِلَّا مَرَّةً قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا يُرْوَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يَرَ ابْنَ عُمَرَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَطُّ إِلَّا تِلْكَ اللَّيْلَةَ يَعْنِي لَيْلَةَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَرُوِيَ مِنْ حَدِيثِ مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ایک بار کے سوا کبھی رسول اللہ ﷺ نے سفر کے دوران مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث عن ایوب عن نافع کی سند سے حضرت ابن عمر سے موقوف مروی ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اس ایک رات کے سوا کبھی دو نمازوں کو جمع کرتے نہیں دیکھا گیا یعنی جس رات آپ کو حضرت صفیہ کے وصال کی خبر موصول ہوئی تھی۔ حضرت نافع سے حدیث مکحول میں مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا انہوں نے ایک یا دو بار اس طرح کیا۔

1024۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ أُرَى ذَلِكَ كَانَ فِي مَطَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا إِلَى تَبُوكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں بغیر خوف اور بغیر سفر کے جمع کر کے اکٹھی پڑھیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے حماد بن سلمہ نے ابوزبیر سے روایت کیا ہے اور قرہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بن خالد نے ابوزبیر سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو نمازوں کو ایک سفر میں اکٹھا کیا جو ہم نے تبوک کی طرف کیا تھا۔

1025۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ[1] عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نمازیں اور مغرب اور عشاء کی نمازیں بغیر کسی خوف اور بارش کے مدینہ طیبہ میں جمع کر کے پڑھیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: اس سے آپ ﷺ نے کیا ارادہ فرمایا تو انہوں نے کہا: آپ نے یہ ارادہ فرمایا کہ آپ اپنی امت کو حرج اور مشقت میں مبتلا نہ کریں۔

1026۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ أَنَّ مُؤَذِّنَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصَّلَاةُ قَالَ سِرْ سِرْ حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِي صَنَعْتُ فَسَارَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَسِيرَةَ ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ نَحْوَ هَذَا بِإِسْنَادِهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جَابِرٍ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ ذَهَابِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

حضرت نافع اور عبداللہ بن واقد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے موذن نے کہا: نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: ابھی چلو یہاں تک کہ شفق کے غروب ہونے سے تھوڑا پہلے آپ اترے اور مغرب کی نماز پڑھی پھر تھوڑی دیر انتظار کیا یہاں تک کہ شفق غروب ہوگئی۔ آپ نے عشاء کی نماز پڑھ لی پھر فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی کام کی جلدی ہوتی تو آپ ﷺ اسی طرح کرتے جیسے میں نے کیا ہے۔ پس آپ نے اس ایک دن اور ایک رات میں تین دن رات کی مسافت طے کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابن جابر نے نافع سے اسی اسناد کے ساتھ بیان کیا۔ ابراہیم بن موسیٰ اور عیسیٰ نے ابن جابر سے اسی مفہوم کے ساتھ مذکورہ حدیث کو بیان کیا ہے۔ عبداللہ بن العلاء نے نافع سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے کے قریب ہوگئی تو وہ اترے اور دونوں نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھا۔

1027۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا وَسَبْعًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَلَمْ يَقُلْ سُلَيْمَانُ وَمُسَدَّدٌ بِنَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ صَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي غَيْرِ مَطَرٍ

1۔ ایک نسخہ میں حبیب بن ثابت ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ میں آٹھ اور سات رکعتیں اکٹھی پڑھائیں یعنی ظہر اور عصر کی نماز اور مغرب اور عشاء کی نماز۔ اس روایت میں سلیمان اور مسدد نے بنا کا لفظ ذکر نہیں کیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: صالح مولی التوأمة نے ابن عباس سے یہ حدیث روایت کی ہے اور اس میں فی غیر مطر (بغیر بارش کے) کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

1028۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَابَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِسَرِفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ جَارُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ بَيْنَهُمَا عَشَرَةُ أَمْيَالٍ يَعْنِي بَيْنَ مَكَّةَ وَسَرِفَ

حضرت ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو مکہ مکرمہ میں سورج غروب ہوا تو آپ نے مقام سرف پر دونوں نمازوں (مغرب اور عشاء) کو اکٹھا پڑھا۔ ہشام بن سعد نے بیان کیا ہے کہ مکہ اور سرف کے درمیان دس میل کا سفر ہے۔

1029۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ قَالَ رَبِيعَةُ يَعْنِي كَتَبَ إِلَيْهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَأَنَا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما فَسِرْنَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قَدْ أَمْسَى قُلْنَا الصَّلَاةُ فَسَارَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ وَتَصَوَّبَتِ النُّجُومُ ثُمَّ إِنَّهُ نَزَلَ فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ صَلَّى صَلَاتِي هَذِهِ يَقُولُ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا بَعْدَ لَيْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سَالِمٍ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَهُمَا مِنَ ابْنِ عُمَرَ كَانَ بَعْدَ غُيُوبِ الشَّفَقِ

حضرت عبد اللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ سورج غروب ہوا اور میں حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ پس ہم چل پڑے۔ جب ہم نے دیکھا کہ رات ہونے لگی ہے تو ہم نے کہا نماز کا وقت ہو گیا ہے لیکن وہ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غروب ہو گئی اور ستارے ظاہر ہو گئے تو پھر آپ اترے اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے جب آپ کا سفر اہم ہو جاتا تو میری اسی نماز کی طرح نماز پڑھتے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ رات ظاہر ہونے کے بعد دونوں نمازوں کو جمع کر لیتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو عاصم بن محمد نے اپنے بھائی سے اور انہوں نے سالم سے روایت کیا ہے۔ ابن ابی نجیح نے اسماعیل بن عبد الرحمن بن ذویب سے روایت کیا ہے کہ شفق غروب ہونے کے بعد ان دونوں نمازوں کو جمع کرنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

1030۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ مَوْهَبٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ مُفَضَّلٌ قَاضِيَ مِصْرَ وَكَانَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مُجَابَ الدَّعْوَةِ وَهُوَ ابْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ عُقَيْلٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کر دیتے تو پھر آپ ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک مؤخر کر دیتے پھر آپ اترتے اور پھر دونوں نمازیں ظہر اور عصر اکٹھی پڑھتے۔ اگر سفر شروع ہونے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ ظہر کی نماز پڑھتے پھر سوار ہوتے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ مفضل مصر کے قاضی تھے اور مستجاب الدعوات تھے اور وہ ابن فضالہ ہیں۔ جابر بن اسماعیل نے عقیل سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ آپ مغرب کی نماز کو مؤخر کرتے یہاں تک شفق غروب ہونے کے وقت مغرب اور عشاء کی نمازوں کو اکٹھا پڑھتے۔

1031۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا قُتَيْبَةُ وَحْدَهُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے دوران حضور پاک ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کا آغاز کرتے تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ اسے عصر کی نماز کے ساتھ اکٹھا کر دیتے اور دونوں کو ملا کر اکٹھا پڑھتے اور جب سورج ڈھلنے کے بعد سفر کا آغاز کرتے تو ظہر اور عصر کی نمازوں کو اکٹھا پڑھ لیتے اور پھر چل پڑتے اور جب کبھی مغرب سے پہلے سفر شروع کر دیتے تو آپ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے۔ یہاں تک کہ آپ اسے عشاء کے ساتھ ملا کر پڑھتے اور جب آپ مغرب کے بعد سفر کرتے تو عشاء کی نماز میں جلدی کرتے اور مغرب کے ساتھ ملا کر پڑھتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو سوائے قتیبہ کے کسی نے روایت نہیں کیا۔

بَابُ قَصْرِ قِرَائَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ (دوران سفر نماز میں قراءت مختصر کرنے کا بیان)

1032۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر پر نکلے تو آپ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی اور آپ نے دو میں سے ایک رکعت میں وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ پڑھی۔

بَابُ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ (سفر میں نفل نماز پڑھنے کا بیان)

1033۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَازِبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: مجھے اٹھارہ سفروں میں رسول اللہ علیہ السلام کی سنگت اور معیت کا شرف حاصل ہوا اور میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے دو رکعتیں کبھی چھوڑی ہوں۔

1034۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ تَعَالَى وَصَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ تَعَالَى وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

حضرت عیسیٰ بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا تو انہوں نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر آپ متوجہ ہوئے تو آپ نے لوگوں کو حالت قیام میں دیکھا اور فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: یہ نفل نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نفل پڑھنے والا ہوتا تو میں اپنی نماز ہی مکمل کر لیتا۔ اے میرے بھائی کے بیٹے! میں سفر میں رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ رہا آپ نے دو رکعتوں سے زائد کچھ نہیں پڑھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وصال عطا فرما دیا اور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا تو آپ نے بھی دو رکعتوں پر کچھ زائد نہیں کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی جان قبض فرمالی اور مجھے حضرت عمر کی معیت بھی نصیب ہوئی اور آپ نے بھی دو رکعتوں سے زائد کچھ نہیں پڑھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض کر لی اور میں حضرت عثمان کے ساتھ بھی رہا تو آپ نے بھی دو رکعتوں سے کچھ زائد نہیں پڑھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی جان قبض فرمالی اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

بَابُ التَّطَوُّعِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَالْوِتْرِ (سواری پر نفل نماز اور وتر پڑھنے کا بیان)

1035۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَيَّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ عَلَيْهَا

حضرت سالم اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام سواری پر نماز پڑھ لیتے تھے جس سمت بھی اس کا منہ ہوتا اور اس پر وتر بھی پڑھ لیتے تھے مگر فرض نماز سواری پر نہ پڑھتے تھے۔

1036۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجَارُودِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِي الْجَارُودُ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا سَافَرَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجْهَهُ رِكَابُهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سفر پر ہوتے اور آپ نفل پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنی ناقہ کا منہ قبلہ شریف کی طرف پھیرتے اور تکبیر کہتے۔ پھر آپ نماز پڑھتے رہتے آپ کی سواری آپ کا چہرہ جس سمت بھی پھیر دیتی۔

1037۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے حالانکہ آپ کا چہرہ مبارک خیبر کی طرف تھا۔

1038۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ قَالَ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُودُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام کی غرض سے بھیجا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں آیا تو آپ اپنی سواری پر مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور سجود رکوع سے زیادہ پست تھا (یعنی آپ رکوع وسجود دونوں کے لیے اشارہ کرتے مگر آپ رکوع کی نسبت سجود میں زیادہ جھکتے۔)

بَابُ الْفَرِيضَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ مِنْ عُذْرٍ (بغیر عذر کے سواری پر فرض نماز پڑھنے کا بیان)

1039۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا هَلْ رُخِّصَ[1] لِلنِّسَاءِ أَنْ يُصَلِّينَ عَلَى الدَّوَابِّ قَالَتْ لَمْ يُرَخَّصْ لَهُنَّ فِي ذَلِكَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ[2] هَذَا فِي الْمَكْتُوبَةِ

حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا عورتوں کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ سواریوں پر نماز پڑھ سکتی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: عورتوں کو اس کی رخصت نہیں دی گئی چاہے تنگی اور تکلیف کی حالت ہو یا خوشی اور اطمینان کی حالت ہو۔ محمد نے بیان کیا ہے کہ یہ حکم فرض نماز کے بارے میں ہے۔

بَابُ مَتَى يُتِمُّ الْمُسَافِرُ (مسافر کے لیے اپنی نماز مکمل کرنے کا بیان)

1040۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَهَذَا لَفْظُهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ وَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ

1۔ ایک نسخہ میں رُخِّصَ نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں محمد بن شعیب ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتا رہا اور میں آپ کی معیت میں فتح مکہ کے دن بھی حاضر تھا۔ آپ اٹھارہ راتیں مکہ مکرمہ میں قیام فرمارہے اور آپ وہاں صرف دو رکعتیں ہی نماز پڑھتے رہے۔ آپ فرماتے: اے اہل شہر! تم چار رکعتیں نماز پڑھو۔ بلاشبہ ہم تو مسافر ہیں۔

1041۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَنْ أَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَصَرَ وَمَنْ أَقَامَ أَكْثَرَ أَتَمَّ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ تِسْعَ عَشْرَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سترہ دن تک مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے اور نماز قصر پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو سترہ دنوں تک کہیں مقیم رہا وہ نماز قصر پڑھے، جو اس سے زیادہ مقیم رہا وہ مکمل نماز پڑھے۔ ابوداؤد نے کہا کہ عباد بن منصور نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ انیس دن تک قیام پذیر رہے۔

1042۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ خَمْسَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے ساتھ پندرہ دن تک مکہ مکرمہ میں سکونت پذیر رہے اور نماز قصر پڑھتے رہے۔ ابوداؤد نے کہا: عبدہ بن سلیمان اور احمد بن خالد الوہبی اور سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے یہ حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

1043۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقَامَ بِمَكَّةَ سَبْعَ عَشْرَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سترہ دن تک مکہ مکرمہ میں ٹھہرے رہے اور آپ دو رکعتیں ہی نماز پڑھتے رہے۔

1044۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَقُلْنَا هَلْ أَقَمْتُمْ بِهَا شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا(1) عَشْرًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں مکہ مکرمہ کی طرف مدینہ طیبہ سے نکلے تو آپ دو رکعتیں نماز (قصر نماز) ہی پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم مدینہ طیبہ واپس آ گئے۔ ہم نے کہا: کیا تم وہاں

1۔ ایک نسخہ میں بہا نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کچھ دن ٹھہرے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے وہاں دس دن تک قیام کیا تھا۔

1045۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنَّى وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ كَانَ إِذَا سَافَرَ سَارَ بَعْدَ مَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ حَتَّى تَكَادَ أَنْ تُظْلِمَ ثُمَّ يَنْزِلُ فَيُصَلِّي[1] الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْعُو بِعَشَائِهِ فَيَتَعَشَّى ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْتَحِلُ وَيَقُولُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصْنَعُ قَالَ عُثْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ وَرَوَى أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ وَيَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَصْنَعُ ذَلِكَ وَرِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلُهُ

حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سفر کرتے تھے تو آپ سورج غروب ہو جانے کے بعد چلتے۔ یہاں تک کہ تاریکی پھیلنے کا وقت قریب ہو جاتا پھر آپ اترتے اور مغرب کی نماز ادا فرماتے پھر شام کا کھانا طلب فرماتے اور عشائیہ تناول فرماتے اور پھر عشاء کی نماز پڑھ لیتے۔ بعد ازاں سفر کرتے اور فرماتے: اسی طرح رسول اللہ علیہ السلام بھی کرتے تھے۔ عثمان نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی نے کہا ہے: میں نے ابوداؤد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اسامہ بن زید نے حفص بن عبیداللہ سے روایت کیا ہے کہ جب شفق غائب ہو جاتی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ ان دونوں نمازوں کو جمع کر لیتے تھے اور فرماتے تھے: حضور نبی کریم علیہ السلام اسی طرح کرتے تھے اور حضرت زہری کی روایت بھی حضرت انس کے واسطہ سے نبی کریم علیہ السلام سے اسی طرح ہے۔

بَابُ إِذَا أَقَامَ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ يَقْصُرُ (دشمن کی سرزمین پر قیام کے دوران نماز قصر کرنے کا بیان)

1046۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِتَبُوكَ عِشْرِينَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ غَيْرُ مَعْمَرٍ يُرْسِلُهُ لَا يُسْنِدُهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: رسول اللہ علیہ السلام بیس دن تک تبوک میں قیام فرما رہے اور نماز قصر کرتے رہے۔ ابوداؤد نے کہا: اس روایت کو معمر کے سوا کسی نے مسند بیان نہیں کیا ہے بلکہ اسے مرسل بیان کرتے ہیں۔

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ (نماز خوف کا بیان)

مَنْ رَأَى أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ وَهُمْ صَفَّانِ فَيُكَبِّرُ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَرْكَعُ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَسْجُدُ الْإِمَامُ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَإِذَا قَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ الَّذِينَ كَانُوا خَلْفَهُمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ إِلَى مَقَامِ

1۔ ایک نسخہ میں فیصلی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْآخَرِينَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْآخِيرُ إِلَى مَقَامِهِمْ ثُمَّ يَرْكَعُ الْإِمَامُ وَيَرْكَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَسْجُدُ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا قَوْلُ سُفْيَانَ

بعض کا خیال یہ ہے کہ امام تمام لوگوں کو نماز پڑھائے اور وہ دو صفوں میں کھڑے ہوں۔ پس وہ ان تمام کے ساتھ تکبیر کہے اور پھر تمام کو ساتھ ملا کر رکوع کرے۔ بعد ازاں امام اور اس کے ساتھ متصل صف والے سجدہ کریں اور دوسری صف والے لوگ ان کی حفاظت کے لیے کھڑے رہیں اور جب پہلی صف والے سجدہ سے اٹھ کھڑے ہوں تو پھر وہ دوسرے سجدہ کریں جو ان کے پیچھے کھڑے تھے پھر پہلی صف والے دوسری صف والوں کی جگہ پیچھے آ جائیں اور دوسری صف والے پہلی صف والوں کی جگہ آگے بڑھ جائیں پھر امام رکوع کرے اور وہ تمام بھی اس کے ساتھ رکوع کریں پھر وہ سجدہ کرے اور اس کے ساتھ متصل صف والے بھی سجدہ کریں اور دوسرے اس کی حفاظت کرتے رہیں۔ جب امام اور اس کے ساتھ متصل صف والے فارغ ہو کر بیٹھ جائیں تو دوسری صف والے سجدہ کریں۔ پھر تمام کے تمام بیٹھ جائیں پھر امام ان تمام کے ساتھ اکٹھا سلام پھیرے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ یہ سفیان کا قول ہے۔

1047۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَصَلَّيْنَا الظُّهْرَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَقَدْ أَصَبْنَا غِرَّةً لَقَدْ أَصَبْنَا غَفْلَةً لَوْ كُنَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْقَصْرِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَالْمُشْرِكُونَ أَمَامَهُ فَصَفَّ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَفٌّ وَصَفَّ بَعْدَ ذَلِكَ الصَّفِّ صَفٌّ آخَرُ فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَقَامَ الْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا صَلَّى هَؤُلَاءِ السَّجْدَتَيْنِ وَقَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ الَّذِينَ كَانُوا خَلْفَهُمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ إِلَى مَقَامِ الْآخَرِينَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْآخِيرُ إِلَى مَقَامِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا فَصَلَّاهَا بِعُسْفَانَ وَصَلَّاهَا يَوْمَ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا الْمَعْنَى عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَذَلِكَ رَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَكَذَلِكَ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ عَنْ أَبِي مُوسَى فِعْلَهُ وَكَذَلِكَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَذَلِكَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ

حضرت ابو عیاش الزرقی نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں عسفان میں تھے (عسفان مکہ مکرمہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ایک گاؤں ہے) اور مشرکین کے سردار خالد بن ولید تھے۔ پس ہم نے ظہر کی نماز پڑھی تو مشرکوں نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہا: تحقیق ہم نے سستی کی ہے اور ہم نے غفلت برتی ہے، اگر ہم ان پر ان کی حالت نماز میں حملہ کر دیتے تو یہ انتہائی موزوں ہوتا۔ چنانچہ ظہر اور عصر کے درمیان آیت قصر نازل ہوئی۔ جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے اور مشرکین آپ کے سامنے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک صف بنی اور اس صف کے پیچھے ایک دوسری صف بنی۔ حضور نبی رحمت ﷺ نے جب رکوع کیا تو تمام لوگوں نے آپ کے ساتھ رکوع کر لیا پھر جب آپ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ سجدہ اس صف والوں نے کیا جو آپ کے پیچھے متصل کھڑے تھے اور دوسری صف والے ان کی حفاظت اور نگرانی کے لیے کھڑے رہے۔ پس جب وہ دونوں سجدے کر چکے اور کھڑے ہو گئے تو پھر ان دوسروں نے سجدہ کیا جو ان کے پیچھے کھڑے تھے پھر اس پہلی صف والے لوگ دوسری صف والوں کی جگہ چلے گئے اور دوسری صف والے پہلی صف والوں کی جگہ آگے بڑھ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا اور ان تمام نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ متصل پیچھے والوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسری صف والے لوگ ان کی حفاظت و نگرانی کے لیے کھڑے رہے اور جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے پیچھے سب لوگ بیٹھ گئے تو پھر دوسری صف والوں نے سجدہ کیا پھر تمام کے تمام بیٹھ گئے اور آپ نے ان تمام کے ساتھ سلام پھیرا۔ آپ نے یہ نماز ایک دفعہ عسفان میں پڑھائی اور ایک بار یہی نماز بنی سلیم کے دن انہی کی زمین پر پڑھائی۔ ابو داؤد نے کہا ہے: ایوب اور ہشام نے ابو زبیر سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے اور اسی طرح اسے داؤد بن حصین نے حضرت عکرمہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس اور عبد الملک نے حضرت عطاء کے واسطہ سے حضرت جابر سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح حضرت قتادہ نے حسن سے انہوں نے حطان سے اور انہوں نے ابو موسیٰ سے ان کا فعل نقل کیا اور عکرمہ بن خالد نے حضرت مجاہد سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسے نقل کیا ہے اور ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسے روایت کیا ہے اور یہی حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ يَقُومُ صَفٌّ مَعَ الْإِمَامِ وَصَفٌّ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُ قَائِمًا حَتَّى يُصَلِّيَ الَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ فَيَصُفُّونَ وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَتَجِيءُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً وَيَثْبُتُ جَالِسًا فَيُتِمُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ يُسَلِّمُ بِهِمْ جَمِيعًا

اس کا بیان کہ ایک صف امام کے ساتھ کھڑی ہو گی اور ایک صف دشمن کے سامنے ہو گی۔ پس امام اپنے ساتھ کھڑے ہونے والوں کو ایک رکعت پڑھائے گا پھر سیدھا کھڑا رہے گا یہاں تک کہ یہ لوگ اپنی دوسری رکعت پڑھ لیں پھر یہ فارغ ہو کر دشمن کے سامنے صف آرا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہو جائیں اور دوسرا گروہ امام کے پیچھے آ جائے اور امام انہیں بھی ایک رکعت (دوسری رکعت) پڑھائے گا اور خود بیٹھ جائے گا اور یہ لوگ کھڑے ہو کر اپنی دوسری رکعت مکمل کریں گے پھر امام ان تمام کے ساتھ اکٹھا سلام پھیرے گا

1048۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي خَوْفٍ فَجَعَلَهُمْ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ

حضرت سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حالت خوف میں اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی تو آپ نے اپنے پیچھے ان کی دو صفیں بنا دیں اور انہیں ایک رکعت پڑھائی جو آپ کے پیچھے متصل کھڑے تھے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے رہے یہاں تک کہ انہوں نے ایک رکعت پڑھ لی جو پہلی صف والوں کے پیچھے تھے پھر وہ آگے گئے اور جو پہلے آگے تھے وہ پیچھے چلے گئے اور حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی۔ پھر آپ بیٹھے رہے حتی کہ پیچھے جانے والوں نے ایک رکعت پڑھ لی پھر آپ نے سلام پھیرا۔

بَابُ مَنْ قَالَ إِذَا صَلَّى رَكْعَةً وَثَبَتَ قَائِمًا أَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ انْصَرَفُوا فَكَانُوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَاخْتُلِفَ فِي السَّلَامِ

ایک رکعت پڑھنے کے بعد امام کے مسلسل کھڑے رہنے کا بیان

ایک موقف یہ ہے کہ جب امام دو میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھا چکے اور وہ سیدھا کھڑا ہو جائے تو وہ بذات خود اپنی ایک رکعت مکمل کریں پھر وہ سلام پھیریں اور دشمن کے سامنے چلے جائیں البتہ سلام کے بارے میں اختلاف ہے۔

1049۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ قَالَ مَالِكٌ وَحَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ

حضرت صالح بن خوات نے روایت اس سے بیان کی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی۔ غزوۂ ذات الرقاع کے دن ایک گروہ نے آپ ﷺ کے ساتھ صف بنائی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا تو آپ نے اپنے ساتھ والے طائفے کو ایک رکعت پڑھائی پھر آپ مسلسل کھڑے رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز مکمل کی اور واپس جا کر دشمن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے سامنے صف آراء ہو گئے۔ پھر دوسرا گروہ آیا تو آپ نے اپنی نماز کی بقیہ ایک رکعت پڑھائی پھر مسلسل بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنی اپنی نماز مکمل کر لی اور بعدازاں آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔ مالک نے کہا ہے: یزید بن رومان کی حدیث میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

1050۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ الْإِمَامُ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِالَّذِينَ مَعَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَإِذَا اسْتَوَى قَائِمًا ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ سَلَّمُوا وَانْصَرَفُوا وَالْإِمَامُ قَائِمٌ فَكَانُوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ ثُمَّ يُقْبِلُ الْآخَرُونَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُكَبِّرُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَمَّا رِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ نَحْوَ رِوَايَةِ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ إِلَّا أَنَّهُ خَالَفَهُ فِي السَّلَامِ وَرِوَايَةُ عُبَيْدِ اللَّهِ نَحْوَ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ وَيَثْبُتُ قَائِمًا

حضرت صالح بن خوات سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نماز خوف یہ ہے کہ امام کھڑا ہو اور اس کے ساتھ اس کے اصحاب کا ایک طائفہ کھڑا ہو جائے اور ایک طائفہ دشمن کے سامنے چلا جائے۔ پس امام ان کے ساتھ ایک رکعت کا رکوع اور سجدہ کرے گا پھر کھڑا ہو جائے گا اور جب سیدھا کھڑا ہو گیا تو پھر اسی حالت پر ثابت رہے گا اور وہ لوگ بذات خود اپنی دوسری رکعت مکمل کریں گے اور پھر سلام پھیر دیں گے اور واپس چلے جائیں گے اور امام حالت قیام میں ہی رہے گا۔ وہ لوگ دشمن کے مقابل کھڑے ہو جائیں گے اور پھر دوسرے لوگ آ جائیں گے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور وہ امام کے پیچھے آ کر تکبیر کہہ دیں گے اور امام ان کے ساتھ اپنی دوسری رکعت کا رکوع وسجود کرے گا اور پھر سلام پھیر دے گا اور وہ لوگ کھڑے ہو کر دوسری رکعت اپنی اپنی پڑھ لیں اور پھر سلام پھیر دیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ قاسم سے یحییٰ بن سعید کی روایت یزید بن رومان کی روایت کی مثل ہی ہے مگر یہ کہ سلام کے بارے میں انہوں نے اختلاف کیا ہے اور عبیداللہ کی روایت یحییٰ بن سعید کی روایت کی طرح ہے، اس میں ہے: ''ویثبت قائما'' (وہ برابر کھڑا رہے گا)۔

بَابُ مَنْ قَالَ يُكَبِّرُونَ جَمِيعًا وَإِنْ كَانُوا مُسْتَدْبِرِي الْقِبْلَةِ ثُمَّ يُصَلِّي بِمَنْ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَأْتُونَ مَصَافَّ أَصْحَابِهِمْ وَيَجِيءُ الْآخَرُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ تُقْبِلُ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَالْإِمَامُ قَاعِدٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ بِهِمْ كُلِّهِمْ جَمِيعًا

اس کا بیان کہ تکبیر تحریمہ تمام ایک ساتھ کہیں اگرچہ ان کی پیٹھ قبلہ شریف کی طرف ہو، اس میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ایک موقف یہ ہے کہ تمام لوگ تکبیر تحریمہ اکھٹی کہیں اگرچہ وہ قبلہ شریف کی طرف پیٹھ کیے ہوئے ہوں پھر امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائے جو اس کے ساتھ کھڑے ہوں پھر وہ لوگ دشمن کے مقابل اپنے ساتھیوں کی جگہ آجائیں اور وہاں سے دوسرا گروہ امام کے پیچھے آجائے اور پہلے وہ بذات خود اپنی ایک رکعت پڑھیں اور پھر امام انہیں دوسری رکعت پڑھائے پھر وہ گروہ آجائے جس نے پہلی ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھی تھی اور وہ آکر اپنی دوسری رکعت مکمل کرے اور امام اتنی دیر تک بیٹھا رہے پھر امام ان تمام کے ساتھ سلام پھیرے

1051 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ قَالَ مَرْوَانُ مَتَى فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ أُخْرَى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُورُهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَبَّرُوا جَمِيعًا الَّذِينَ مَعَهُ وَالَّذِينَ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَةً وَاحِدَةً وَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ فَذَهَبُوا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوهُمْ وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَةً أُخْرَى وَرَكَعُوا مَعَهُ وَسَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ وَمَنْ كَانَ(1) مَعَهُ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ فَسَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسَلَّمُوا جَمِيعًا فَكَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى نَجْدٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ لَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَفْظُهُ عَلَى غَيْرِ لَفْظِ حَيْوَةَ وَقَالَ فِيهِ حِينَ رَكَعَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ قَالَ فَلَمَّا قَامُوا مَشَوُا الْقَهْقَرَى إِلَى مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْتِدْبَارَ الْقِبْلَةِ

مروان بن حکم بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ تو مروان نے کہا: کب؟ تو حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: غزوہ نجد (غزوہ ذات الرقاع) کا سال تھا۔ رسول اللہ ﷺ نماز عصر کے لیے کھڑے ہوئے تو ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا

1۔ ایک نسخہ میں کان نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہوا اور دوسرا دشمن کے مقابلے میں اور ان کی پشتیں قبلہ شریف کی طرف تھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کہی اور آپ کے ساتھ ان تمام نے بھی تکبیر تحریمہ کہی جو آپ کے ساتھ تھے اور انہوں نے بھی جو دشمن کے سامنے کھڑے تھے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور اس طائفہ نے بھی رکوع کیا جو آپ کے پیچھے کھڑا تھا پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے پیچھے والے طائفہ نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے طائفہ کے لوگ مسلسل دشمن کے مقابلہ میں کھڑے رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ قیام فرما رہے اور آپ کے ساتھ والے طائفہ کے لوگ بھی کھڑے ہوئے اور وہ دشمن کی طرف چلے گئے اور ان کے مقابل کھڑے ہو گئے اور وہ طائفہ آپ کی طرف آ گیا جو پہلے دشمن کے سامنے کھڑا تھا۔ پس انہوں نے آ کر رکوع کیا اور سجدہ کیا اور رسول اللہ ﷺ مسلسل اپنی پہلی حالت میں کھڑے رہے۔ پھر وہ اٹھے تو رسول کریم ﷺ نے دوسری رکعت کا رکوع کیا اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا۔ انہوں نے بھی آپکے ساتھ سجدہ کیا پھر وہ طائفہ آ گیا جو دشمن کے مقابل کھڑا تھا۔ پس انہوں نے آ کر رکوع و سجود کیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے پیچھے والے لوگ بیٹھے رہے پھر سلام کی باری تھی تو آپ نے سلام پھیرا اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ اکٹھا سلام پھیرا۔ پس رسول کریم ﷺ کی دو رکعتیں ہوئیں اور دونوں طائفوں میں سے ہر ایک کی آپ کے ساتھ ایک رکعت ہوئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف نکلے یہاں تک کہ جب ہم نجد کے علاقہ یا پہاڑ کے علاقہ ذات الرقاع میں پہنچے تو غطفان کے ایک لشکر سے آمنا سامنا ہو گیا۔ آگے مذکورہ مفہوم کی حدیث بیان کی اور اس کے الفاظ حیوہ کے الفاظ کے سوا ہیں اور اس میں یہ بیان کیا ہے کہ جب آپ نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ رکوع و سجود کر لیا۔ آگے بیان کیا جب وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے تو وہ الٹے پاؤں اپنے ساتھیوں کی طرف دشمن کے مقابل چلے گئے۔ انہوں نے قبلہ شریف کی طرف پیٹھ کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

1052۔ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَمَّا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدٍ فَحَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ كَبَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَبَّرَتْ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَفُّوا مَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا ثُمَّ مَكَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسًا ثُمَّ سَجَدُوا لِأَنْفُسِهِمْ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَامُوا فَنَكَصُوا عَلَى أَعْقَابِهِمْ يَمْشُونَ الْقَهْقَرَى حَتَّى قَامُوا مِنْ وَرَائِهِمْ وَجَاءَتْ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَقَامُوا فَكَبَّرُوا ثُمَّ رَكَعُوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسَجَدُوا لِأَنْفُسِهِمْ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَامَتْ الطَّائِفَتَانِ جَمِيعًا فَصَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَكَعَ فَرَكَعُوا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا جَمِيعًا ثُمَّ عَادَ فَسَجَدَ الثَّانِيَةَ وَسَجَدُوا مَعَهُ سَرِيعًا كَأَسْرَعِ الْإِسْرَاعِ جَاهِدًا لَا يَأْلُونَ سِرَاعًا ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسَلَّمُوا فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ شَارَكَهُ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی اور اس گروہ کے لوگوں نے بھی تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ صفیں باندھے ہوئے تھے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پھر آپ نے رکوع کیا اور انہوں نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ والوں نے بھی سجدہ کیا پھر آپ سجدے سے اٹھے اور آپ کے ساتھ وہ بھی اٹھے پھر رسول اللہ ﷺ جلسہ ہی کی حالت میں ٹھہرے رہے اور ان لوگوں نے اپنا اپنا دوسرا سجدہ کر لیا پھر وہ کھڑے ہوئے اور اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے کی جانب چلے۔ اُلٹے پاؤں چلتے گئے یہاں تک کہ پیچھے جا کر کھڑے ہو گئے اور پھر دوسرا طائفہ آ گیا اور انہوں نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی پھر اپنا اپنا رکوع کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کیا تو انہوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنا اپنا دوسرا سجدہ ادا کیا پھر دونوں گروہ اکٹھے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور انہوں نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اور ان تمام نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر آپ لوٹے اور آپ نے دوسرا سجدہ کیا اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ انتہائی تیزی کے ساتھ سجدہ کیا جیسا کہ زیادہ انتہائی تیزی اور سرعت کا اظہار کیا جاتا ہے اور انہوں نے اس تیزی میں کوئی غفلت اور کوتاہی نہیں کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ سلام پھیر دیا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے درآنحالیکہ لوگ مکمل نماز میں آپ کے ساتھ شریک ہوئے۔

بَاب مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُ كُلُّ صَفٍّ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً

اس کا بیان کہ امام ہر طائفے کو ایک رکعت پڑھائے گا پھر وہ سلام پھیر دے گا ہر صف والے کھڑے ہو کر اپنی اپنی ایک رکعت پڑھ لیں گے

1053 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ نَافِعٌ وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَلِكَ قَوْلُ مَسْرُوقٍ وَيُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ رَوَى يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ فَعَلَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو طائفوں میں سے ایک کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا پھر وہ لوگ چلے گئے اور دوسری جگہ کھڑے ہو گئے اور وہاں سے دوسرا طائفہ آ گیا۔ پس آپ نے ان کے ساتھ دوسری رکعت پڑھی پھر آپ نے سلام پھیر دیا پھر انہوں نے کھڑے ہو کر اپنی ایک رکعت کو مکمل کر لیا اور بعد ازاں یہ دشمن کے سامنے کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی اپنی رکعت کو مکمل کر لیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح یہ روایت نافع اور خالد بن معدان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے اور اسی طرح مسروق اور یوسف بن مہران کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی قول ہے اور اسی طرح یونس نے حسن سے اور انہوں نے ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اسی طرح کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُ الَّذِينَ خَلْفَهُ فَيُصَلُّونَ رَكْعَةً ثُمَّ يَجِيءُ الْآخَرُونَ إِلَى مَقَامِ هَؤُلَاءِ فَيُصَلُّونَ رَكْعَةً

اس کا بیان کہ امام ہر طائفے کو ایک رکعت نماز پڑھائے پھر سلام پھیر دے اور امام کے پیچھے والے کھڑے ہو کر اپنی ایک رکعت نماز کو مکمل کر لیں اور چلے جائیں پھر دوسرے گروہ کے لوگ ان کی جگہ آجائیں اور وہ بھی اپنی ایک رکعت پڑھ کر نماز مکمل کر لیں

1054۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَامُوا صَفًّا(1) خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَصَفٌّ مُسْتَقْبِلَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُونَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ وَاسْتَقْبَلَ هَؤُلَاءِ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ هَؤُلَاءِ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ ذَهَبُوا فَقَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ وَرَجَعَ أُولَئِكَ إِلَى مَقَامِهِمْ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ خُصَيْفٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَكَبَّرَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَكَبَّرَ الصَّفَّانِ جَمِيعًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ بِهَذَا الْمَعْنَى عَنْ خُصَيْفٍ وَصَلَّى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ هَكَذَا إِلَّا أَنَّ الطَّائِفَةَ الَّتِي صَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ مَضَوْا إِلَى مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ هَؤُلَاءِ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُمْ غَزَوْا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ كَابُلَ فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ الْخَوْفِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صلاۃ خوف پڑھائی اور وہ ایک صف بنا کر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور ایک صف دشمن کے سامنے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی پھر دوسرے آگئے اور یہ لوگ ان کی جگہ کھڑے ہو گئے اور وہ دشمن کے مقابل آگئے اور آپ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور پھر آپ نے سلام پھیر دیا اور چلے گئے اور دشمن کے مقابلے میں ان کی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور وہ لوگ وہاں سے ان کی جگہ پر لوٹ آئے اور انہوں نے بھی اپنی اپنی ایک رکعت نماز پڑھی اور سلام پھیر دیا۔ خصیف نے اسی سند اور معنی کے ساتھ حدیث کو بیان کیا ہے اور کہا ہے: پس نبی کریم ﷺ نے تکبیر کہی اور دونوں گروہوں نے اکٹھی تکبیر کہی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ثوری نے اسی معنی کے ساتھ خصیف سے اسے روایت کیا ہے اور عبدالرحمن بن سمرہ نے اسی طرح نماز پڑھائی مگر فرق یہ ہے کہ جس طائفہ کو انہوں نے ایک رکعت پڑھائی اور پھر سلام پھیرا اور وہ لوگ اٹھ کر اپنے پہلے والے ساتھیوں کے پاس چلے گئے اور

1۔ ایک نسخہ میں صفًا کے بجائے صَفَّيْنِ صَفٌّ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وہاں سے وہ آئے اور انہوں نے اپنی اپنی ایک رکعت پڑھ کر نماز مکمل کی پھر وہ دوسروں کی جگہ لوٹ گئے اور پھر انہوں نے اپنی اپنی ایک رکعت پڑھ کر نماز مکمل کی۔ اسی کے بارے میں مسلم بن ابراہیم اور عبدالصمد بن حبیب نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے باپ نے بتایا: وہ عبدالرحمن بن سمرہ کے ساتھ کابل میں شریک جہاد ہوئے اور انہوں نے ہمیں صلاۃ خوف پڑھائی۔

بَاب مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً وَلَا يَقْضُونَ

اس کا بیان کہ امام ہر گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا پھر بقیہ ایک رکعت کی وہ قضا نہیں کریں گے

1055۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَامَ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَصَلَّى بِهَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَبِهَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَزِيدُ الْفَقِيرُ وَأَبُو مُوسَى قَالَ أَبُو دَاوُد رَجُلٌ مِنَ التَّابِعِينَ لَيْسَ بِالْأَشْعَرِيِّ (1) جَمِيعًا عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ (2) فِي حَدِيثِ يَزِيدَ الْفَقِيرِ إِنَّهُمْ قَضَوْا رَكْعَةً أُخْرَى (3) وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَكَانَتْ لِلْقَوْمِ رَكْعَةً رَكْعَةً وَلِلنَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ

حضرت ثعلبہ بن زہدم نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ طبرستان میں تھے۔ وہ کھڑے ہوئے اور کہا: تم میں سے کون ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا: میں ہوں۔ پس انہوں نے (سعید یا حذیفہ نے) ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی دوسرے گروہ کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر انہوں نے اپنی ایک ایک رکعت کو مکمل نہ کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح اسے عبیداللہ بن عبداللہ اور مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا ہے اور یزید الفقیر اور ابوموسیٰ دونوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے آپ ﷺ سے اسے بیان کیا ہے اور یزید الفقیر کی حدیث میں بعض نے شعبہ سے یہ روایت کیا ہے کہ انہوں نے دوسری رکعت ادا کی۔ اور سماک الحنفی نے حضرت ابن عمر سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث کو بیان کیا ہے اور اسی طرح اسے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ قوم نے ایک ایک رکعت پڑھی اور نبی کریم ﷺ نے دو رکعتیں پڑھی۔ اسی طرح حضرت زید بن ثابت نے بھی آپ سے روایت کیا ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں قال ابوداؤد رجل من التابعین لیس بالاشعری کے الفاظ نہیں ہیں۔

2۔ ایک نسخہ میں عن شعبۃ نہیں ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں اُخریٰ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: اور یزید الفقیر کی حدیث میں بعض نے شعبہ سے یہ روایت کیا ہے کہ انہوں نے دوسری رکعت ادا کی۔

1056۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ فَرَضَ اللهُ تَعَالَى الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے تم پر حضر میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف کی حالت میں ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ

(اس کا بیان کہ امام ہر طائفہ کو دو رکعتیں نماز پڑھائے)

1057۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي خَوْفٍ الظُّهْرَ فَصَفَّ بَعْضُهُمْ خَلْفَهُ وَبَعْضُهُمْ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ[1] رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْطَلَقَ الَّذِينَ صَلَّوْا مَعَهُ فَوَقَفُوا مَوْقِفَ أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ جَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّوْا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعًا وَلِأَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَبِذَلِكَ كَانَ يُفْتِي الْحَسَنُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ فِي الْمَغْرِبِ يَكُونُ لِلْإِمَامِ سِتُّ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ ثَلَاثٌ ثَلَاثٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَلِكَ قَالَ سُلَيْمَانُ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کے وقت نماز خوف پڑھائی۔ پس بعض لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بعض نے دشمن کے سامنے۔ تو آپ نے دو رکعتیں نماز پڑھائی پھر سلام پھیر دیا اور وہ لوگ چلے گئے جنہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور وہ اپنے ساتھیوں کی جگہ جا کر کھڑے ہو گئے اور وہ ادھر آ گئے اور انہوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ نے انہیں بھی دو رکعتیں نماز پڑھائی پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔ اس طرح آپ کی نماز چار رکعت ہوئی اور آپ کے اصحاب کی نماز دو دو رکعتیں ہوئیں۔ حضرت حسن اسی کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اور اسی طرح مغرب میں ہے کہ امام کے لیے چھ رکعتیں ہو گئیں اور قوم کے لئے تین تین اور اسی طرح یحییٰ بن ابی کثیر نے ابو سلمہ سے اور انہوں نے حضرت جابر سے اور انہوں نے حضور نبی پاک ﷺ سے روایت کیا ہے اور اسی طرح سلیمان الیشکری نے حضرت جابر سے اور انہوں نے آپ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ صَلَاةِ الطَّالِبِ (دشمن کو تلاش کرنے والے کی نماز کا بیان)

1058۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ

1۔ ایک نسخہ میں بھم نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى خَالِدِ بْنِ سُفْيَانَ الْهُذَلِيِّ وَكَانَ نَحْوَ عُرَنَةَ وَعَرَفَاتٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ قَالَ فَرَأَيْتُهُ وَحَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَقُلْتُ إِنِّي أَخَافُ(1) أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا إِنْ أُؤَخِّرِ الصَّلَاةَ فَانْطَلَقْتُ أَمْشِي وَأَنَا أُصَلِّي أُومِئُ إِيمَاءً نَحْوَهُ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ قَالَ لِي مَنْ أَنْتَ قُلْتُ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَجْمَعُ لِهَذَا الرَّجُلِ فَجِئْتُكَ فِي ذَاكَ قَالَ إِنِّي لَفِي ذَاكَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً حَتَّى إِذَا أَمْكَنَنِي عَلَوْتُهُ بِسَيْفِي حَتَّى بَرَدَ

حضرت ابن عبداللہ بن انیس نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بتایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے خالد بن سفیان ہذلی کی جانب بھیجا۔ وہ عرنہ اور عرفات کی طرف رہتا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: تو جا اور اسے قتل کردے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسے دیکھ لیا اور ادھر عصر کی نماز کا وقت ہوا تو میں نے کہا: مجھے یہ خوف ہے کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی ایسی شے واقع ہو جائے جو نماز کو مؤخر کردے یعنی باہمی لڑائی جھگڑے کے سبب ایسی صورت حال نہ آجائے کہ نماز جاتی رہے۔ چنانچہ میں چلتا رہا اور اشارے سے اپنی نماز بھی پڑھتا رہا۔ جب میں اس کے قریب ہوا اس نے مجھ سے پوچھا: تو کون ہے؟ میں نے کہا: میں عرب کا رہنے والا ایک آدمی ہوں مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ تو اس آدمی (یعنی حضرت محمد مصطفی ﷺ پر) حملہ کے لیے آدمی جمع کررہا ہے تو میں بھی اسی سلسلہ میں تیرے پاس آیا ہوں۔ اس نے کہا: میں بلاشبہ اسی کام میں لگا ہوا ہوں۔ چنانچہ میں تھوڑی دیر اسی کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ جب اس نے مجھے موقع فراہم کیا تو میں نے اپنی تلوار کے ساتھ اس پر شدید ضرب لگائی یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا (یعنی وہ مر گیا۔)

بَاب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ التَّطَوُّعِ وَرَكَعَاتِ السُّنَّةِ

نوافل اور سنت کی رکعتوں سے متعلقہ ابواب کا بیان

1059 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس نے ایک دن میں بارہ رکعتیں تطوعاً پڑھیں ان کے عوض اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

1060 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْمَعْنَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی الله عنها عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ التَّطَوُّعِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ

---

1 - ایک نسخہ میں لَأَخَافُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا جَالِسًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفلی نماز کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ظہر سے پہلے چار رکعتیں میرے حجرہ میں ادا فرماتے تھے پھر آپ تشریف لے جاتے تھے اور لوگوں کو فرض نماز پڑھاتے تھے پھر آپ میرے حجرہ کی طرف لوٹ کر آتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے اور آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے تھے پھر میرے حجرہ کی طرف لوٹ آتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے اور آپ انہیں عشاء کی نماز پڑھاتے تھے۔ بعد ازاں میرے گھر میں تشریف فرما ہوتے اور وہاں دو رکعتیں ادا فرماتے اور آپ رات کے وقت نو رکعتیں نفل پڑھتے ان میں وتر نماز بھی تھی اور آپ رات کا طویل حصہ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور طویل حصہ بیٹھ کر۔ جب آپ کھڑے ہو کر قراءت کرتے تھے تو آپ کھڑے ہونے کی حالت میں ہی رکوع و سجود کرتے تھے اور جب آپ بیٹھ کر قراءت کرتے تھے تو آپ بیٹھنے کی حالت میں ہی رکوع و سجود کرتے تھے اور جب فجر طلوع ہوتی تو آپ دو رکعتیں نماز پڑھتے پھر آپ تشریف لے جاتے اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھاتے تھے۔

1061۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعتیں، اس کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے حجرہ میں اور عشاء کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور جمعہ کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب فارغ ہو کر آتے تو دو رکعتیں نماز ادا فرماتے تھے۔

1062۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

بَابُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ (فجر کی دو رکعتوں کا بیان)

1063۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر سے پہلے کی دو رکعتوں سے بڑھ کر نوافل میں سے کسی پر اتنی مداومت اور محافظت اختیار نہیں فرمائی۔

بَابٌ فِي تَخْفِيفِهِمَا (ان دونوں میں تخفیف کا بیان)

1064۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کی دو سنتوں میں کبھی اتنی تخفیف کرتے تھے یہاں تک کہ میں یہ کہتی کہ آپ ﷺ نے ان دونوں میں سورۃ فاتحہ پڑھی ہے۔

1065۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی دونوں رکعتوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھیں۔

1066۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي أَبُو زِيَادَةَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادَةَ الْكِنْدِيُّ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُؤْذِنَهُ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا بِلَالًا بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى فَضَحَهُ الصُّبْحُ فَأَصْبَحَ جِدًّا قَالَ فَقَامَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ وَتَابَعَ أَذَانَهُ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا خَرَجَ صَلَّى بِالنَّاسِ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى أَصْبَحَ جِدًّا وَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوجِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَصْبَحْتَ جِدًّا قَالَ لَوْ أَصْبَحْتُ أَكْثَرَ مِمَّا أَصْبَحْتُ لَرَكَعْتُهُمَا وَأَحْسَنْتُهُمَا وَأَجْمَلْتُهُمَا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ﷺ کو صبح کی نماز کے بارے میں آگاہ کریں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں کسی کام میں مشغول کر دیا جس کے بارے میں آپ نے ان سے پوچھا یہاں تک کہ صبح خوب روشن ہو گئی۔ پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر آپ ﷺ کو نماز کیلئے بلانے لگے اور لگاتار بلانے لگے، لیکن رسول اللہ ﷺ باہر تشریف نہ لائے پھر جب آپ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھا چکے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں ایسے عمل میں مشغول رکھا جس کے بارے میں وہ ان سے پوچھتی رہیں یہاں تک کہ صبح خوب روشن ہو گئی اور پھر آپ نے بھی باہر تشریف لانے میں دیر کر دی تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں فجر کی دو سنتیں پڑھ رہا تھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ آپ نے صبح کو زیادہ روشن کر دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اس سے بھی زیادہ روشن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کر دیا جتا میں نے کیا ہے تو میں یقیناً ان دو رکعتوں کو پڑھتا اور انتہائی حسین و جمیل انداز میں پڑھتا۔

1067۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ الْمَدَنِيَّ عَنِ ابْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ سَيْلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا تَدَعُوهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم صبح کی ان دو سنتوں کو نہ چھوڑو اگر چہ گھڑ سواروں کا لشکر تمہیں جلدی کرنے پر مجبور کر رہا ہو اور یہ معنی بھی کیا گیا ہے کہ تم ان دونوں کو نہ چھوڑو اگر چہ دشمن کے گھوڑے تمہیں بھگا رہے ہوں۔

1068۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ يَقْرَأُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا هَذِهِ الْآيَةَ قَالَ هَذِهِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ آمَنَّا بِاللهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اکثر اوقات رسول اللہ ﷺ فجر کی دو سنتوں میں "امنا باللہ وما انزل الینا" یہ آیت پڑھتے تھے۔ فرمایا: یہ آیت پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں یہ آیت آمَنَّا بِاللهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ پڑھتے تھے۔

1069۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَفِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى بِهَذِهِ الْآيَةِ رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ أَوْ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ شَكَّ الدَّارَوَرْدِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی رحمت ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ اور دوسری رکعت میں یہ آیت إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ پڑھتے تھے۔ دونوں آیتوں کے مابین شک عبدالعزیز بن محمد الدراوردی کو ہے۔

بَابُ الِاضْطِجَاعِ بَعْدَهَا (فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنے کا بیان)

1070۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَمَا يُجْزِئُ أَحَدَنَا مَمْشَاهُ إِلَى الْمَسْجِدِ حَتَّى يَضْطَجِعَ عَلَى يَمِينِهِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ لَا قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى نَفْسِهِ قَالَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ هَلْ تُنْكِرُ شَيْئًا مِمَّا يَقُولُ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ اجْتَرَأَ وَجَبُنَّا قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَمَا ذَنْبِي إِنْ كُنْتُ حَفِظْتُ وَنَسُوا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں (سنتیں) پڑھ چکے تو اسے چاہیے کہ وہ دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ مروان بن حکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا ہم میں سے کسی کے لیے مسجد کی طرف چلنا کافی نہیں ہے اس سے کہ وہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹے؟ عبید اللہ نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ خبر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے نفس پر بہت زیادتی کی ہے (یعنی بہت زیادہ بوجھ ڈال دیا ہے)۔ یہ سن کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: کیا آپ اس کا انکار کرتے ہیں جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ انہوں نے جرأت کی اور ہم خوفزدہ ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ خبر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میرا کوئی گناہ نہیں اگر میں نے یاد رکھا اور وہ بھول گئے (یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے جو سنا یا جو آپ کو کرتے دیکھا میں نے اسے یاد رکھا اور لوگ بھول گئے اس میں میرا کوئی گناہ نہیں۔)

1071 ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً أَيْقَظَنِي وَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ[1] حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے آخر میں اپنی نماز مکمل کر لیتے تو آپ ﷺ دیکھتے۔ پس اگر میں جاگ رہی ہوتی تو آپ میرے ساتھ باتیں کرتے اور اگر میں سو رہی ہوتی تو آپ مجھے بیدار کر دیتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے پھر لیٹ جاتے۔ یہاں تک کہ مؤذن آپ کے پاس حاضر ہوتا اور آپ کو صبح کی نماز کے لیے بلاتا۔ پس آپ ﷺ دو رکعتیں ہلکی سی پڑھتے اور پھر نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

1072 ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ابْنُ أَبِي عَتَّابٍ أَوْ غَيْرُهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ وَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی رحمت ﷺ جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اگر میں سو رہی ہوتی تو آپ لیٹ جاتے اور اگر میں بیدار ہوتی تو آپ میرے ساتھ باتیں کرتے۔

1073 ۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي مَكِينٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْفُضَيْلِ[2] رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ إِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلَاةِ أَوْ حَرَّكَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ زِيَادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْفُضَيْلِ[3]

1۔ ایک نسخہ میں یَضْطَجِعُ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں ابو الفضل ہے۔ 3۔ ایضاً

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مسلم بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز کیلئے نکلا تو آپ ﷺ (سوئے ہوئے) جس آدمی کے پاس سے گزرتے تو آپ اسے نماز کے لیے پکارتے یا اس کے پاؤں کو حرکت دیتے۔ زیاد نے کہا: یہ ابوالفضیل نے ہمیں بیان کیا ہے۔

بَابٌ إِذَا أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَلَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

اس آدمی کا بیان کہ جب کوئی امام کو پائے اور اس نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوئی ہوں

1074 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ أَيَّتُهُمَا صَلَاتُكَ الَّتِي صَلَّيْتَ وَحْدَكَ أَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی آیا اور حضور نبی کریم ﷺ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ پس اس نے دو سنتیں پڑھیں اور پھر حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز میں شامل ہو گیا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! دو میں سے کونسی تیری نماز ہے جو تو نے پڑھی ہے؟ کیا وہ جو تو نے اکیلے پڑھی ہے یا جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی ہے؟

1075 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز باجماعت کھڑی ہو جائے تو پھر فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں ہے۔

بَابُ مَنْ فَاتَتْهُ مَتَى يَقْضِيهَا

اس کا بیان کہ جس کی فجر کی سنتیں فوت ہو جائیں تو وہ ان کی کب قضا کرے

1076 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَانِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ سَعْدِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى عَبْدُ رَبِّهِ وَيَحْيَى ابْنَا سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ مُرْسَلًا أَنَّ جَدَّهُمْ زَيْدًا صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ

حضرت قیس بن عمرو نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد ایک آدمی کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نماز تو دو رکعتیں ہے۔ تو اس آدمی نے عرض کی: میں نے صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں اس لیے میں نے وہ دونوں اب پڑھی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا۔

حضرت سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ حضرت عطاء بن ابی رباح بھی یہ حدیث حضرت سعد بن سعید سے بیان کرتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سعید کے دونوں بیٹوں عبدربہ اور یحییٰ نے یہ حدیث مرسل بیان کی ہے کہ ان کے دادا حضرت زید نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نماز پڑھی۔

بَابُ الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا (ظہر سے پہلے اور اس کے بعد کی چار رکعتوں کا بیان)

1077۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرُمَ عَلَى النَّارِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

ام المومنین زوج النبی علیہ السلام حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے اور اس کے بعد چار رکعتوں پر محافظت اختیار کی تو وہ آتش جہنم پر حرام ہو گیا (یعنی جو پابندی کی ساتھ یہ چار رکعتیں پڑھتا رہا وہ دخول فی النار سے محفوظ ہو گیا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ علاء بن حارث اور سلیمان بن موسیٰ نے مکحول سے اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔

1078۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ قَالَ لَوْ حَدَّثْتُ عَنْ عُبَيْدَةَ بِشَيْءٍ لَحَدَّثْتُ عَنْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد عُبَيْدَةُ ضَعِيفٌ قَالَ أَبُو دَاوُد ابْنُ مِنْجَابٍ هُوَ سَهْمٌ

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ظہر سے پہلے چار رکعتیں ہیں ان میں سلام نہیں ہے اور ان کے سبب آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مجھ تک یحییٰ بن سعید القطان کی جانب سے یہ خبر پہنچی ہے کہ اگر میں عبیدہ سے کوئی شے روایت کرتا تو میں یہ حدیث روایت کرتا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ عبیدہ ضعیف راوی ہے اور ابن منجاب سے مراد سہم بن منجاب ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعَصْرِ (عصر سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا بیان)

1079۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي أَبُو الْمُثَنَّى عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَحِمَ اللهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

1080۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

بَاب الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ (عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے کا بیان)

1081۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْهُمَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ

حضرت کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس، عبدالرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم تمام نے اسے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور کہا: ہم تمام کی جانب سے آپ کو سلام عرض کرنا اور پھر عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھنا اور یہ کہنا کہ ہمیں یہ خبر دی گئی ہے کہ آپ وہ دونوں رکعتیں پڑھتی ہیں۔ حالانکہ ہم تک یہ اطلاع پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے منع فرمایا ہے۔ پس میں آپ کے پاس پہنچا اور میں نے وہ سب کچھ آپ تک پہنچایا جس کے لیے انہوں نے مجھے بھیجا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو۔ چنانچہ میں وہاں سے نکل کر واپس ان کی طرف آیا جنہوں نے مجھے بھیجا تھا اور انہیں آپ کے قول کے بارے میں بتایا تو انہوں نے مجھے دوبارہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف اسی پیغام کے ساتھ بھیجا جس کے ساتھ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان سے منع کرتے ہوئے سنا تھا تو میں نے آپ ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے دیکھا۔ پس جس وقت آپ ﷺ نے انہیں پڑھا اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وقت کیفیت یہ تھی کہ آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی اور میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس انصار کے قبیلہ بنی حرام کی کچھ عورتیں موجود تھیں تو آپ ﷺ نے یہ رکعتیں پڑھنا شروع کیں تو میں نے آپ کی طرف ایک لڑکی کو بھیجا اور اسے کہا کہ تو آپ ﷺ کے پہلو میں جا کر کھڑی ہو اور آپ ﷺ سے یہ کہہ کہ ام سلمہ عرض کر رہی ہیں کہ یا رسول اللہ! ﷺ میں نے آپ سے سن رکھا ہے کہ آپ انہیں ان دو رکعتوں کے پڑھنے سے منع فرماتے ہیں اور اب میں آپ کو وہ دونوں رکعتیں پڑھتے دیکھ رہی ہوں؟ پس اگر آپ ﷺ اپنے دست مبارک سے اشارہ فرما دیں تو پھر آپ سے پیچھے آ جانا۔ آپ فرماتی ہیں کہ اس لڑکی نے اسی طرح کیا اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرما دیا اور وہ آپ سے پیچھے ہٹ آئی۔ پس جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابو امیہ کی بیٹی! تو نے عصر کے بعد ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے میرے پاس عبدالقیس کے کچھ لوگ اپنی قوم کی جانب سے اسلام لانے کی خبر لائے تو انہوں نے مجھے ظہر کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا (اور میں اس وقت انہیں نہ پڑھ سکا۔) چنانچہ یہ دو رکعتیں وہی ہیں جواب میں نے پڑھی ہیں۔

بَابُ مَنْ رَخَّصَ فِيهِمَا إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً

اس کا بیان جس نے ان دونوں کی رخصت دی ہے جبکہ سورج بلند ہو

1082۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے مگر اس حال میں کہ سورج بلند ہو (نماز ممنوع نہیں ہے)۔

1083۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ فجر اور عصر کے سوا ہر فرض نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

1084۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ میرے پاس کئی ایسے لوگوں نے جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہیں نے بیان کیا ہے اور ان میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں اور عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں۔

1085۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ اللَّيْلِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْصِرْ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَتَرْتَفِعَ قِيسَ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى يَعْدِلَ الرُّمْحُ ظِلَّهُ ثُمَّ أَقْصِرْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ وَتُفْتَحُ أَبْوَابُهَا فَإِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ وَقَصَّ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ الْعَبَّاسُ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِلَّا أَنْ أُخْطِئَ شَيْئًا لَا أُرِيدُهُ فَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام رات کا وہ کون سا حصہ ہے جس میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: رات کا آخری حصہ۔ اس میں جتنی چاہے نماز پڑھ کیونکہ اس میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور نمازی کے لیے اس کا اجر لکھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ تو صبح کی نماز پڑھ لے پھر اپنے آپ کو نماز سے روک لے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور وہ ایک یا دو نیزہ کی مقدار بلند ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور کفار اس کی پرستش کرتے ہیں۔ بعد ازاں جو چاہے نماز پڑھ کیونکہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس کا اجر لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ نیزہ اپنے سائے کے برابر ہو جائے اور پھر اپنے آپ کو نماز سے روک لے کیونکہ جہنم بھڑکائی جاتی ہے اور اس کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جب سورج ڈھل جائے تو جو چاہے نماز پڑھ کیونکہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ تو عصر کی نماز پڑھ لے پھر سورج غروب ہونے تک نماز سے رک جا کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور کفار اس کی پرستش کرتے ہیں اور انہوں نے ایک طویل حدیث بیان کی۔ عباس بن سالم نے بیان کیا ہے کہ ابو سلام نے ابو امامہ سے مجھے اسی طرح بیان کیا ہے مگر یہ کہ بلا ارادہ مجھ سے کوئی خطا ہو گئی ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

1086۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أُصَلِّي بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا يَسَارُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ لَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ

یسار مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا اور میں طلوع فجر کے بعد نماز پڑھ رہا تھا تو فرمایا: اے یسار! رسول اللہ علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم یہ نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا: تم میں سے جو حاضر ہیں وہ ان تک یہ بات پہنچا دیں جو موجود نہیں کہ تم طلوع فجر کے بعد دو رکعتوں کے سوا کوئی نماز نہ پڑھو۔

1087۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ مَا مِنْ يَوْمٍ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم إِلَّا صَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ

اسود اور مسروق دونوں نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر تھے کہ انہوں نے فرمایا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضور اکرم ﷺ پر کوئی دن نہیں آیا مگر آپ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔

1088 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ وَيَنْهَى عَنْهَا وَيُوَاصِلُ وَيَنْهَى عَنِ الْوِصَالِ

ذکوان مولیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد نماز پڑھتے تھے اور (دوسروں کو) اس سے منع فرماتے تھے اور آپ خود صوم وصال (بغیر افطار کیے کئی دن روزہ رکھنا) رکھتے تھے اور (دوسروں کو) اس سے منع فرماتے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ (مغرب سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا بیان)

1089 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ لِمَنْ شَاءَ خَشْيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً

حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعتیں (نفل) نماز ادا کرو پھر فرمایا "جو چاہے مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھے"۔ یہ اس خوف سے فرمایا کہ لوگ اسے سنت بنالیں گے۔

1090 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَرَآكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ رَآنَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں۔ راوی (مختار بن فلفل) نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں آپ ﷺ نے ہمیں دیکھا۔ سو آپ نے نہ ہمیں حکم دیا اور نہ آپ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

1091 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان اس کے لیے نماز ہے جو چاہے۔

1092 - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُصَلِّيهِمَا وَرَخَّصَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ هُوَ شُعَيْبٌ يَعْنِي وَهِمَ شُعْبَةُ فِي اسْمِهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا اور آپ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کی رخصت دی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ سند میں ابوشعیب کے بجائے راوی شعیب ہے۔ حضرت شعبہ کو ان کے نام میں وہم ہوا ہے۔

بَاب صَلَاةِ الضُّحَى (نماز چاشت کا بیان)

1093 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ الْمَعْنَى عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنَ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ تَسْلِيمُهُ عَلَى مَنْ لَقِيَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُهُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَبُضْعَةُ أَهْلِهِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ عَبَّادٍ أَتَمُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ الْأَمْرَ وَالنَّهْيَ زَادَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ ابْنُ مَنِيعٍ فِي حَدِيثِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُنَا يَقْضِي شَهْوَتَهُ وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي غَيْرِ حِلِّهَا أَلَمْ يَكُنْ يَأْثَمُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے بدن کے ہر جوڑ پر صبح کے وقت صدقہ لازم ہوتا ہے۔ پس اس کا اپنے ملنے والے کو سلام کرنا ایک صدقہ ہے۔ اس کا کسی کو نیکی کا حکم دینا بھی صدقہ ہے اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ راستہ سے اذیت رساں چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے اور اپنی زوجہ سے مباشرت کرنا ایک صدقہ ہے اور ان تمام کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں اس کے لیے کافی ہوتی ہیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے: عباد کی حدیث مکمل ہے اور مسدد نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ذکر نہیں کیا۔ اس نے اپنی حدیث میں اضافہ کیا ہے اور اس طرح ابن منیع نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر وہ اسے حرام جگہ میں پورا کرتا تو کیا وہ گنہگار نہ ہوتا۔

1094 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ أَبِي ذَرٍّ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ فَلَهُ بِكُلِّ صَلَاةٍ صَدَقَةٌ وَصِيَامٍ صَدَقَةٌ وَحَجٍّ صَدَقَةٌ وَتَسْبِيحٍ صَدَقَةٌ وَتَكْبِيرٍ صَدَقَةٌ وَتَحْمِيدٍ صَدَقَةٌ فَعَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ هَذِهِ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ ثُمَّ قَالَ يُجْزِئُ أَحَدَكُمْ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَا الضُّحَى

حضرت ابوالاسود دؤلی سے روایت ہے: اس اثناء میں کہ ہم حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہر روز صبح کے وقت تمہارے بدن کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہوتا ہے، اس کے لیے ہر نماز صدقہ ہے، ہر روزہ صدقہ ہے، حج صدقہ ہے، تسبیح (یعنی سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے، تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے اور تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے اعمال صالحہ کو شمار کیا اور پھر فرمایا: چاشت کی دو رکعتیں تم میں سے ہر ایک کو ان کی طرف سے کافی ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1095۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحَى لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ

حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی صبح کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اسی جگہ بیٹھا رہے یہاں تک کہ چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لے اور (اس دوران) نیکی اور خیر کے سوا کچھ نہ کہے تو اس کی خطائیں اور گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

1096۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِي إِثْرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا جن دونوں کے درمیان کوئی لغو اور لایعنی عمل نہ ہو (ایسا عمل ہے جو) علیین میں لکھا جاتا ہے۔

1097۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ أَبِي شَجَرَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ[1] قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَا تُعْجِزْنِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ نَهَارِكَ أَكْفِكَ آخِرَهُ

حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ارشاد فرمایا: اے ابن آدم! تو اپنے دن کی ابتداء میں میرے لیے چار رکعتیں پڑھنے (کے عمل کو) نہ چھوڑ میں تیرے لیے دن کے آخر تک کافی رہوں گا (یعنی سارا دن تیری محافظت اور نگہبانی کروں گا)۔

1098۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلَّى سُبْحَةَ الضُّحَى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ سُبْحَةَ الضُّحَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ إِنَّ أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ سُبْحَةَ الضُّحَى بِمَعْنَاهُ

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن چاشت کے نفل آٹھ رکعتیں پڑھیں اور آپ ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے رہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ احمد بن صالح نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن چاشت کے نفل ادا فرمائے، اور آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کیا۔ ابن سرح نے کہا ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، اور آگے انہوں نے چاشت کے نوافل کا ذکر نہیں کیا۔

1۔ ایک نسخہ میں نُعَيْمِ بْنِ هَبَّارٍ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1099۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا وَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ يَرَهُ أَحَدٌ صَلَّاهُنَّ بَعْدُ

حضرت ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے سوا ہمیں کسی نے خبر نہیں دی کہ اس نے حضور نبی رحمت ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہو۔ البتہ ام ہانی نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن ان کے گھر میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں نوافل ادا کیے اور اس کے بعد کسی نے آپ ﷺ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

1100۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى فَقَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرِنُ بَيْنَ السُّوَرِ قَالَتْ مِنَ الْمُفَصَّلِ

حضرت عبداللہ بن شقیق نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں مگر جب کہ آپ ﷺ اپنے سفر سے واپس تشریف لاتے (تو نماز پڑھتے تھے) میں نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ سورتوں کو آپس میں ملا کر پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: مفصل میں سے (سورتیں ملا لیتے تھے) (یعنی سورہ حجرات سے آخر تک کی سورتوں میں سے ملا کر پڑھ لیتے تھے۔)

1101۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ مَا سَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کبھی چاشت کے نفل نہیں پڑھے، البتہ میں وہ پڑھتی ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ ایک عمل چھوڑ دیتے تھے حالانکہ وہ اسے کرنا پسند فرماتے تھے اس خوف سے کہ لوگ اس کے مطابق عمل کریں گے اور وہ ان پر فرض کر دیا جائے گا۔

1102۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا فَكَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْغَدَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ ﷺ

حضرت سماک نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھتے رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں بہت زیادہ (مجھے یہ شرف حاصل رہا۔) پس آپ ﷺ جہاں صبح کی نماز ادا فرماتے تھے اس مقام سے اٹھتے نہ تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا اور جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ ﷺ قیام فرما ہوتے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي صَلَاةِ النَّهَارِ (دن کی نفل نماز کا بیان)

1103۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَارِقِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کی (نفلی) نماز دو دو رکعتیں ہے (یعنی دو دو رکعتیں کر کے نوافل پڑھنے چاہئیں)۔

1104۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى أَنْ تَشَهَّدَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَأَنْ تَبَاءَسَ وَتَمَسْكَنَ وَتُقْنِعَ بِيَدَيْكَ وَتَقُولَ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ سُئِلَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنَى قَالَ إِنْ شِئْتَ مَثْنَى وَإِنْ شِئْتَ أَرْبَعًا

حضرت عبداللہ بن حارث نے حضرت مطلب سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے حدیث نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز دو دو رکعتیں ہے اور تو ہر دو رکعتوں میں تشہد پڑھے، اپنی فاقہ کشی اور ناداری کا اظہار کرے، حمکنت اور وقار کا اظہار کرے اور اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی درخواست کرے اور کہے: اے اللہ! اے اللہ! پس جس نے اس طرح نہ کیا تو اس کی نماز ناقص اور نامکمل ہے۔

بَابُ صَلَاةِ التَّسْبِيحِ (صلوۃ التسبیح کا بیان)

1105۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أَحْبُوكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الْأُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يُرَوْنَ أَنَّهُ عَبْدُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ ائْتِنِي غَدًا أَحْبُوكَ وَأُثِيبُكَ وَأُعْطِيكَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُعْطِينِي عَطِيَّةً قَالَ إِذَا زَالَ النَّهَارُ فَقُمْ فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ يَعْنِي مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَوِ جَالِسًا وَلَا تَقُمْ حَتَّى تُسَبِّحَ عَشْرًا وَتَحْمَدَ عَشْرًا وَتُكَبِّرَ عَشْرًا وَتُهَلِّلَ عَشْرًا ثُمَّ تَصْنَعَ ذَلِكَ فِي الْأَرْبَعِ الرَّكَعَاتِ قَالَ فَإِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَ لَكَ بِذَلِكَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أُصَلِّيَهَا تِلْكَ السَّاعَةَ قَالَ صَلِّهَا مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ قَالَ أَبُو دَاوُد حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ خَالُ هِلَالٍ الرَّأْيِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَجَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيِّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ رَوْحٍ فَقَالَ حَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ حَدَّثَنِي الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِجَعْفَرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَذَكَرَ نَحْوَهُمْ قَالَ فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى كَمَا قَالَ فِي حَدِيثِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عباس! اے میرے چچا! کیا میں تجھے عطا نہ کروں؟ کیا میں تجھے عطیہ نہ دوں؟ کیا میں تجھے عطا سے نہ نوازوں؟ کیا میں تمہارے لیے بھلائی اور خیر کی دس باتیں نہ کروں کہ جب تو انہیں کرے تو اللہ تعالیٰ تمہارے پہلے اور بعد والے، نئے اور پرانے، خطا کیے ہوئے اور بالارادہ کیے ہوئے، صغیرہ اور کبیرہ، چھپ کر کیے ہوئے اور اعلانیہ کیے ہوئے سب گناہوں کی مغفرت فرمادے۔ وہ دس خصال یہ ہیں کہ تو چار رکعتیں نفل نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ سورت ملا کر پڑھے۔ جب تو پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائے تو تو حالت قیام میں ہی یہ پڑھے: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار، پھر رکوع کرے اور حالت رکوع میں دس بار یہی کلمات کہے، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہو کر دس بار یہی کلمات کہے پھر سجدہ میں چلا جائے اور حالت سجود میں دس بار پڑھے پھر سجدہ سے اپنا سر اٹھا کر جلسہ کی حالت میں دس بار یہی پڑھے۔ پھر دوسرے سجدہ میں دس بار پڑھے پھر سجدے سے اپنا سر اٹھا کر دس بار یہ پڑھے تو اس طرح ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ یہ کلمات پڑھے جائیں گے۔ تو چاروں رکعتوں میں اسی طرح یہ کلمات پڑھتا رہے گا۔ اگر تو ہر روز ایک بار یہ نماز پڑھنے کی قدرت رکھتا ہو تو پڑھا کر اور اگر تو ایسا نہ کر سکے تو پھر ہر ہفتہ میں ایک بار اور اگر ایسا بھی نہ ہو سکے تو پھر مہینہ میں ایک بار اور اگر تو اس طرح بھی نہ کر سکے تو پھر سال میں ایک بار اور اگر تو اس پر بھی قادر نہ ہو تو پھر اپنی عمر میں ایک بار یہ نماز پڑھ لے۔

حضرت ابوالجوزاء سے روایت ہے کہ مجھے ایک صحابی نے یہ حدیث بیان کی ہے اور گمان یہ کیا جاتا ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مجھے یہ ارشاد فرمایا: کل میرے پاس آنا میں تجھے کچھ عطا کروں گا، تجھے کچھ خیر مرحمت کروں گا اور تجھے کچھ عنایت فرماؤں گا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب دن ڈھل جائے تو تو کھڑا ہو اور چار رکعتیں نفل نماز ادا کر۔ آگے مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ آگے فرمایا: پھر تو دوسرے سجدے سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اپنا سر اٹھائے تو تو سیدھا بیٹھ جا اور کھڑا نہ ہو یہاں تک کہ تو دس بار تسبیح، دس بار تحمید، دس بار تکبیر اور دس بار تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) کہہ لے۔ پھر تو چاروں رکعتوں میں اسی طرح کرے۔ فرمایا: اگر تو اہل زمین میں سے سب سے بڑھ کر بھی گناہگار ہوگا تو تیرے لیے ان گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔ میں نے عرض کی: اگر میں اس وقت انہیں پڑھنے کی قدرت نہ رکھوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات میں سے کسی وقت انہیں پڑھ لے۔

ابوداؤد نے کہا کہ حبان بن ہلال، ہلال الرائی کے ماموں ہیں اور مستمر بن الریان نے ابوالجوزاء سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اسے موقوف روایت کیا ہے اور روح بن المسیب اور جعفر بن سلیمان نے عمرو بن مالک نکری سے انہوں نے ابوالجوزاء سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے اور روح کی حدیث میں ہے کہ یہ حضور نبی مکرم ﷺ کی حدیث ہے۔

حضرت عروہ بن رویم نے بیان کیا ہے کہ مجھے انصاری (یعنی حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما) نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جعفر کو یہی مذکورہ حدیث بیان فرمائی اور انہوں نے انہیں کی طرح ذکر کیا اور پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں اسی طرح کہا جیسا کہ مہدی بن میمون کی حدیث میں ہے۔

بَاب رَكْعَتَيْ الْمَغْرِبِ أَيْنَ تُصَلَّيَانِ

اس کا بیان کہ مغرب کے بعد کی دو سنتیں کہاں پڑھی جائیں گی

1106۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي أَبُو مُطَرِّفٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْفِطْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى مَسْجِدَ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى فِيهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلَاتَهُمْ رَآهُمْ يُسَبِّحُونَ بَعْدَهَا فَقَالَ هَذِهِ صَلَاةُ الْبُيُوتِ

حضرت سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ بنی عبدالاشہل کی مسجد میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اس میں مغرب کی نماز پڑھی۔ پس جب وہ اپنی نماز پوری کر چکے تو آپ ﷺ نے انہیں اس کے بعد سنتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو گھر کی نماز ہے (یعنی فرائض کے بعد کی نماز گھر میں پڑھنی چاہیے کیونکہ وہ ریا سے محفوظ ہوتی ہے)۔

1107۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرْجَرَائِيُّ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ نَصْرٌ الْمُجَدَّرُ عَنْ يَعْقُوبَ الْقُمِّيِّ وَأَسْنَدَهُ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا نَصْرٌ الْمُجَدَّرُ عَنْ يَعْقُوبَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ النَّبِيِّ بِمَعْنَاهُ مُرْسَلًا قَالَ أَبُو دَاوُد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ يَقُولُ كُلُّ شَيْءٍ حَدَّثْتُكُمْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ مُسْنَدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کے بعد دوسنتوں میں قراءت طویل کرتے تھے یہاں تک کہ اہل مسجد بکھر جاتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے نصر المجدر نے یعقوب القمی سے روایت کیا ہے اور اسی کی مثل اسی کی سند بیان کی ہے۔ محمد بن عیسیٰ بن طباع اور نصر المجدر نے یعقوب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ حضرت سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح مرسل روایت بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے محمد بن حمید کو سنا: وہ کہتے ہیں کہ میں نے یعقوب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے وہ تمام حدیثیں جو تمہیں عن جعفر عن سعید بن جبیر عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کی ہیں وہ تمام حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعِشَاءِ (عشاء کے بعد کی نماز کا بیان)

1108۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنِي مُقَاتِلُ بْنُ بَشِيرٍ الْعِجْلِيُّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَلَقَدْ مُطِرْنَا مَرَّةً بِاللَّيْلِ فَطَرَحْنَا لَهُ نِطَعًا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ثُقْبٍ فِيهِ يَنْبُعُ الْمَاءُ مِنْهُ وَمَا رَأَيْتُهُ مُتَّقِيًا الْأَرْضَ بِشَيْءٍ مِنْ ثِيَابِهِ قَطُّ

شریح بن ہانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے ام المومنین سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کبھی عشاء کی نماز نہیں پڑھی کہ پھر میرے ہاں تشریف لائے مگر آپ ﷺ نے (آکر) چار یا چھ رکعتیں نماز پڑھی۔ ایک مرتبہ رات کے وقت بارش ہوئی تو ہم نے آپ ﷺ کے لیے چمڑے کا ایک ٹکڑا بچھا دیا۔ گویا میں اس میں ایک سوراخ کی طرف دیکھ رہی ہوں جس سے پانی بہہ رہا ہے اور میں نے آپ ﷺ کو کبھی بھی اپنے کپڑوں کو مٹی سے بچاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

أَبْوَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ (رات کے قیام کا بیان)

بَاب نَسْخِ قِيَامِ اللَّيْلِ وَالتَّيْسِيرِ فِيهِ (رات کا قیام منسوخ ہونے کا بیان)

1109- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ ابْنُ شَبُّوَيْهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْمُزَّمِّلِ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي فِيهَا عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ وَنَاشِئَةُ اللَّيْلِ أَوَّلُهُ وَكَانَتْ صَلَاتُهُمْ لِأَوَّلِ اللَّيْلِ يَقُولُ هُوَ أَجْدَرُ أَنْ تُحْصُوا مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَذَلِكَ أَنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا نَامَ لَمْ يَدْرِ مَتَى يَسْتَيْقِظُ وَقَوْلُهُ أَقْوَمُ قِيلًا هُوَ أَجْدَرُ أَنْ يَفْقَهَ فِي الْقُرْآنِ وَقَوْلُهُ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا يَقُولُ فَرَاغًا طَوِيلًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ سورۂ مزمل میں ہے: قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ (رات کو قیام کیجیے مگر تھوڑا یعنی نصف رات) اس حکم کو اسی سورہ کی اس آیت نے منسوخ کیا ہے: عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ (وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو اس نے تم پر مہربانی فرمائی پس تم اتنا قرآن پڑھ لیا کرو جتنا تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو) اور نَاشِئَةُ اللَّيْلِ سے مراد رات کا پہلا حصہ ہے یعنی ان کی وہ نماز جو رات کے پہلے حصہ میں ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ زیادہ مناسب یہ ہے کہ تم اسے پورا کرو جو رات کا قیام اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیا ہے کیونکہ انسان جب سو جائے تو پھر وہ نہیں جانتا کہ کب بیدار ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد أَقْوَمُ قِيلًا اس کا مفہوم یہ ہے کہ رات زیادہ مناسب ہے کہ اس میں قرآن کو سمجھا جائے۔ (کیونکہ اس میں ہر جانب سکوت اور خاموشی طاری ہوتی ہے) اور ارشاد گرامی لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا کا مفہوم ہے کہ بلاشبہ تیرے لیے دن کے وقت (کام کاج کے لیے) طویل فراغت ہوتی ہے۔ لہٰذا رات کا کچھ وقت عبادت کے لیے وقف کرنا چاہیے۔

1110- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْمَرْوَزِيَّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ أَوَّلُ الْمُزَّمِّلِ كَانُوا يَقُومُونَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى نَزَلَ آخِرُهَا وَكَانَ بَيْنَ أَوَّلِهَا وَآخِرِهَا سَنَةٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ جب سورۂ مزمل کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں تو لوگ رات کے وقت اتنا قیام کرتے تھے جتنا رمضان المبارک کے مہینے میں قیام کرتے یہاں تک کہ پھر اس کا آخری حصہ نازل ہوا۔ اس کے پہلے اور آخری حصہ کے درمیان ایک سال کا فاصلہ تھا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ (قیام اللیل (شب بیداری) کا بیان)

1111۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سوجاتا ہے تو شیطان تم میں سے ہرایک کے سر کی گدی پر تین گرہیں باندھ دیتا ہے اور ہر گرہ کی جگہ ضرب لگا کر کہتا ہے کہ ابھی تجھ پر طویل رات باقی ہے پس تو سویارہ۔ اگر وہ بیدار ہوا اور اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل گئی۔ اور اگر اس نے وضو کیا تو دوسری گرہ کھل گئی اور اگر اس نے نماز پڑھی تو تیسری گرہ بھی کھل گئی۔ پس اس طرح وہ انتہائی پاکیزہ نفس اور نشاط وچستی کی حالت میں صبح کرے گا اور اگر اس نے ان میں سے کوئی کام نہ کیا تو پھر وہ انتہائی سستی اور کسل مندی کی حالت میں ناپاک نفس کے ساتھ صبح کرے گا۔

1112۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي قَيْسٍ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُهُ وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا

حضرت یزید بن خمیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی قیس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''رات کا قیام ترک نہ کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ اسے ترک نہ فرماتے تھے اور جب کبھی آپ کی طبیعت ناساز ہوتی یا اس میں کسل مندی ہوتی تو آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے''۔

1113۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَحِمَ اللهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کے وقت اٹھا اور اس نے نماز ادا کی اور اپنی زوجہ کو بھی بیدار کیا اور اگر اس نے انکار کیا تو اس نے اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کے وقت اٹھی اور اس نے نماز پڑھی اور اپنے خاوند کو بھی بیدار کیا اور اگر وہ نہ اٹھا تو اس نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا۔

1114۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ الْمَعْنَى عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ابْنُ كَثِيرٍ وَلَا ذَكَرَ أَبَا هُرَيْرَةَ جَعَلَهُ كَلَامَ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ وَأُرَاهُ ذَكَرَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ سُفْيَانَ مَوْقُوفٌ

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی آدمی رات کے وقت اپنی بیوی کو جگائے اور دونوں نے یا اس نے اکٹھے دو رکعتیں پڑھیں تو وہ دونوں ذکر کرنے والوں اور ذکر کرنے والیوں میں لکھ دیے جاتے ہیں۔ ابن کثیر نے اسے مرفوع ذکر نہیں کیا اور نہ ہی ابوہریرہ کا ذکر کیا ہے اور اسے ابوسعید کا کلام قرار دیا ہے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ اسے ابن مہدی نے سفیان سے روایت کیا ہے اور میرا گمان ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ سفیان کی حدیث موقوف ہے۔

بَابُ النُّعَاسِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں اونگھنے کا بیان)

1115۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو حالت نماز میں نیند آجائے تو اسے چاہیے کہ وہ سو جائے یہاں تک کہ اس کی نیند ختم ہو جائے۔ کیونکہ اگر تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھے گا تو شاید وہ استغفار کرنے لگے تو وہ اپنے آپ کو برا بھلا کہتا رہے۔ (یعنی نیند کے غلبہ کے سبب وہ اپنے خلاف بددعا کرتا رہے)۔

1116۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَلْيَضْطَجِعْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رات کے وقت اٹھے اور اس کی زبان پر قرآن کریم پڑھنا دشوار ہو جائے اور وہ اسے نہ جانتا ہو جو وہ کہہ رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ لیٹ جائے۔ (یعنی سو جائے)۔

1117۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَهَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَبْلُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ هَذِهِ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُصَلِّي فَإِذَا أَعْيَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِتُصَلِّ مَا أَطَاقَتْ فَإِذَا أَعْيَتْ فَلْتَجْلِسْ قَالَ زِيَادٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا لِزَيْنَبَ تُصَلِّي فَإِذَا كَسِلَتْ أَوْ فَتَرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ فَقَالَ حُلُّوهُ فَقَالَ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا كَسِلَ أَوْ فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی دیکھی تو فرمایا: یہ رسی کیسی ہے؟ تو آپ کو بتایا گیا: یا رسول اللہ! ﷺ یہاں حمنہ بنت جحش نماز پڑھتی ہیں اور جب وہ تھک جائیں تو وہ اس کے ساتھ لٹکتی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ اپنی قدرت اور طاقت کے مطابق نماز پڑھے اور جب نماز اسے تھکا دے تو پھر وہ بیٹھ جائے۔ زیاد نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ زینب کی ہے۔ وہ یہاں نماز پڑھتی ہیں جب تھک جاتی ہیں تو وہ اسے تھام لیتی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے کھول ڈالو اور فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو اپنی نشاط اور چستی کے مطابق نماز پڑھنی چاہیے اور جب وہ سست ہو جائے یا تھک جائے تو اسے بیٹھ جانا چاہیے۔

بَابٌ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ (اس کا بیان جو نیند کے سبب اپنا وظیفہ نہ کر سکے)

1118۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ح وحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ الْمَعْنَى عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ وَعُبَيْدَ اللهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ قَالَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ

حضرت ابن وہب بن عبد القاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنے وظیفہ یا کسی ورد کے وقت سو گیا اور پھر اس نے فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان اسے پڑھ لیا تو وہ ایسے ہی لکھا جائے گا گویا اس نے اسے رات کے وقت پڑھا ہے۔

بَابٌ مَنْ نَوَى الْقِيَامَ فَنَامَ

اس کا بیان جس نے رات کے وقت قیام کی نیت کی لیکن پھر نیند غالب رہی

1119۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهُ رَضِيٍّ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ امْرِئٍ تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِلَيْلٍ يَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرُ صَلَاتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی رات کے وقت نماز (نفلی عبادت) پڑھتا ہو اور پھر کبھی اس پر نیند غالب آ جائے (اور وہ بیدار نہ ہو سکے) تو اس کے لیے اس کی عبادت کا اجر لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہوتی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ أَيِّ اللَّيْلِ أَفْضَلُ (اس کا بیان کہ رات کا کون سا حصہ عبادت کے لیے افضل ہے)

1120۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارا پروردگار عزوجل (اپنی شان قدرت کے مطابق) ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے جب کہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کون ہے مجھ سے دعا مانگنے والا کہ میں اسے شرف قبولیت عطا فرماؤں، کون ہے مجھ سے طلب کرنے والا کہ میں اس کی طلب اور حاجت کو پورا فرماؤں اور کون ہے مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اس کے (گناہوں کو) بخش دوں۔

بَابُ وَقْتِ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ
(رات کے وقت حضور ﷺ کے وقت قیام کا بیان)

1121۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُوقِظُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِاللَّيْلِ فَمَا يَجِيءُ السَّحَرُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِزْبِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت حضور نبی کریم ﷺ کو بیدار فرما دیتا تھا اور پھر صبح ظاہر نہ ہوتی تھی یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے وظائف سے فارغ ہو جاتے۔

1122۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وحَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَهَذَا حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا أَيَّ حِينٍ كَانَ يُصَلِّي قَالَتْ كَانَ إِذَا سَمِعَ الصُّرَاخَ قَامَ فَصَلَّى

حضرت مسروق نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا اور آپ سے کہا کہ آپ ﷺ کون سے وقت نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ جب آپ ﷺ مرغ کی آواز سنتے تو آپ اٹھ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔

1123۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (جس رات) میرے پاس تشریف فرما ہوتے تو طلوع صبح کے وقت آپ سوئے ہوئے ہوتے۔

1124۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدُّؤَلِيِّ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ أَخِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ کو جب کوئی مشقت آمیز معاملہ پیش آجاتا تو آپ ﷺ نماز پڑھتے۔

1125۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ السَّكْسَكِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ آتِيهِ بِوَضُوئِهِ وَبِحَاجَتِهِ[1] فَقَالَ سَلْنِي فَقُلْتُ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا کرتا تھا، آپ کو وضو کے لیے پانی پیش کیا کرتا تھا اور آپ کی خدمت بجالاتا تھا۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے مانگ۔ تو میں نے عرض کی: جنت میں آپ کی موافقت اور سنگت (کا سوال کرتا ہوں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے سوا بھی (کچھ چاہیے)؟ میں نے عرض کی: وہی کافی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر کثرت سجود کے ساتھ اپنے نفس کے بارے میں میری مدد کر (یعنی تو نماز کثرت سے پڑھا کر تو اپنی خواہش اور آرزو کو پالے گا)۔

1126۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ قَالَ كَانُوا يَتَيَقَّظُونَ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يُصَلُّونَ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ قِيَامُ اللَّيْلِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کریمہ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ کے بارے میں فرمایا کہ وہ مغرب اور عشاء کے درمیان بیدار رہ کر نماز پڑھتے ہیں اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ اس سے مراد "قیام اللیل" ہے۔

1127۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ قَالَ كَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ زَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى وَكَذَلِكَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد باری تعالیٰ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ کے بارے میں کہا ہے کہ وہ مغرب اور عشاء کے درمیان وقت میں نماز پڑھتے ہیں اور یحییٰ کی حدیث میں یہ زائد ہے کہ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ سے مراد بھی یہی ہے۔

بَابُ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ (رات کی نماز دو رکعت سے شروع کرنے کا بیان)

1128۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي

1۔ ایک نسخہ میں وَلِحَاجَتِهِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ عَنْ رَبَاحِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ لِيُطَوِّلْ بَعْدُ مَا شَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَجَمَاعَةٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ[1] أَوْقَفُوهُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَيُّوبُ وَابْنُ عَوْنٍ أَوْقَفُوهُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ فِيهِمَا تَجَوُّزٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کے وقت اُٹھے تو اُسے چاہیے کہ وہ خفیف سی دو رکعتیں نماز پڑھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ حدیث بیان فرمائی اور پھر اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا "ثم لیطول بعد ماشاء" پھر اس کے بعد جتنی چاہے طویل اور لمبی نماز پڑھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو حماد بن سلمہ، زہیر بن معاویہ اور ایک جماعت نے ہشام سے موقوف علی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے اور اس طرح ایوب اور ابن عون نے بھی اسے موقوف علی ابی ہریرہ ذکر کیا ہے۔ ابن عون نے محمد بن سیرین سے یہ روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں "فیھما تجوز" یعنی ان دونوں رکعتوں میں تخفیف اور اسراع (تیزی) ہے۔

1129۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ يَعْنِي أَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقِيَامِ

حضرت عبداللہ بن حبشی الخثعمی سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: طویل قیام کرنا۔

بَاب صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى (رات کی نفلی نماز دو دو رکعت ہونے کا بیان)

1130۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نفلی نماز کے بارے میں پوچھا؟ تو آپ نے فرمایا: رات کی نفل نماز دو دو رکعتیں ہے۔ جب تم میں سے کسی کو صبح (طلوع ہونے کا) خوف لاحق ہو جائے تو وہ ایک رکعت پڑھے جو اس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

1۔ ایک نسخہ میں عن محمد نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقِرَائَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان

1131۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرْكَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَائَةُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم عَلَى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت اتنی بلند آواز کے ساتھ ہوتی کہ جو حجرہ میں موجود ہوتا وہ اسے سن سکتا تھا۔ درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں ہوتے۔

1132۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ قِرَائَةُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَيَخْفِضُ طَوْرًا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ اسْمُهُ هُرْمُزُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کبھی بلند آواز سے قراءت کرتے تھے اور کبھی پست آواز سے قراءت کرتے تھے۔ ابو خالد والبی کا نام ھرمز ہے۔

1133۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ح وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحٰقَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه يُصَلِّي يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ قَالَ وَمَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَكَ قَالَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أُوقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَا أَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنِ بْنُ يَحْيَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ لَمْ يَذْكُرْ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ(1) شَيْئًا وَلِعُمَرَ اخْفِضْ شَيْئًا زَادَ وَقَدْ سَمِعْتُكَ يَا بِلَالُ وَأَنْتَ تَقْرَأُ مِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ قَالَ كَلَامٌ طَيِّبٌ يَجْمَعُ اللهُ تَعَالَى بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم كُلُّكُمْ قَدْ أَصَابَ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نکلے اور دیکھا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے ہیں اور آہستہ آواز کے ساتھ قراءت کر رہے ہیں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا تو دیکھا وہ بلند آواز کے ساتھ قراءت کر کے نماز پڑھ رہے ہیں۔ پھر جب وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

1۔ ایک نسخہ میں من صوتک نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پاس جمع ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! میں تیرے پاس سے گزرا اور تو بڑی آہستہ آواز کے ساتھ قراءت کرتے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا۔ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں اسے سنا رہا تھا جس سے میں سرگوشی کیا کرتا ہوں (یعنی میں اس رب کریم کو سنا رہا تھا جو میرے دل کی دھیمی سی آواز کو بھی سن لیتا ہے)۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: میں تیرے پاس سے گزرا اور تو بلند آواز کے ساتھ قراءت کرتے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا۔ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں سوئے ہوؤں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ حسن نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! تو اپنی آواز تھوڑی سی بلند کر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو اپنی آواز ذرا آہستہ کر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا اور اس میں یہ ذکر نہیں کیا: فقال لابی بکر ارفع شیئا لعمر اخفض شیئا'' کہ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھوڑا سا آواز کو بلند کرو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا تم اپنی آواز تھوڑی سی پست کرو اور اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے ''اے بلال! میں نے تجھے سنا ہے تو کچھ اس سورت سے قراءت کرتا ہے اور کچھ اس سورت سے''۔ انہوں نے عرض کی: سارے کا سارا کلام طیب اور پاکیزہ ہے اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے ساتھ ملا دیتا ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''تم تمام نے صحیح کیا ہے''۔

1134۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْحَمُ اللَّهُ فُلَانًا كَأَيٍّ مِنْ آيَةٍ أَذْكَرَنِيهَا اللَّيْلَةَ كُنْتُ قَدْ أَسْقَطْتُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هَارُونُ النَّحْوِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ فِي الْحُرُوفِ وَكَأَيٍّ مِنْ نَبِيٍّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رات کے وقت اٹھا اور اس نے قراءت کی اور اپنی بلند آواز سے قرآن کریم پڑھا۔ پس جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں پر رحم فرمائے کتنی آئتیں ہیں جو اس رات اس نے مجھے یاد دلائیں حالانکہ میں انہیں بھول چکا تھا۔ ابوداؤد نے کہا کہ ہارون نحوی نے اسے حماد بن سلمہ سے سورۂ آل عمران کے ضمن میں ان الفاظ میں روایت کیا ہے: ''وکأیٍ من نبی''۔

1135۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُونَ بِالْقِرَاءَةِ فَكَشَفَ السِّتْرَ وَقَالَ أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ أَوْ قَالَ فِي الصَّلَاةِ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مسجد میں اعتکاف کیا تو آپ نے لوگوں کو بلند آواز سے قراءت کرتے ہوئے سنا تو آپ ﷺ نے پردہ اٹھایا اور فرمایا: خبردار! سنو بلاشبہ تم تمام اپنے رب سے مناجات کر رہے ہو۔ پس تم میں سے بعض بعض کو اذیت نہ پہنچائیں اور دوران قراءت یا دوران نماز تم میں سے بعض بعض پر اپنی آواز بلند نہ کریں۔

1136۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور آہستہ آواز سے قرآن پڑھنے والا خفیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

بَابٌ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ (صلوٰۃ اللیل کے احکام کا بیان)

1137۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِسَجْدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ الْفَجْرِ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت دس رکعت نماز (تہجد) پڑھتے تھے اور ایک رکعت کے اضافہ کے ساتھ انہیں طاق (وتر) بنا لیتے تھے۔ (یعنی سابقہ دو رکعتوں کے ساتھ مزید ایک رکعت بڑھا کر تین رکعت نماز وتر ادا فرماتے تھے۔) (شرح سنن ابی داؤد ص 239 ج 5) اور فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) ادا فرماتے تھے۔ پس اس طرح آپ ﷺ کی نماز تیرہ رکعت ہوتی تھی۔

1138۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت گیارہ رکعتیں نماز (تہجد) پڑھتے تھے۔ آپ ان میں ایک رکعت کے اضافہ کے ساتھ انہیں وتر بنا لیتے تھے اور جب آپ ان سے فارغ ہوتے تو پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے تھے۔

1139۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَنَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ نَصْرٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَنْصَدِعَ[1] الْفَجْرُ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ ثِنْتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَمْكُثُ فِي سُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَسَاقَ مَعْنَاهُ قَالَ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے سے لے کر فجر پھوٹنے

1۔ ایک نسخہ میں أَنْ يَتَصَدَّعَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے درمیانی وقت میں گیارہ رکعتیں نماز ادا فرماتے تھے۔ ہر دو رکعت کے بعد آپ سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت کے اضافہ کے ساتھ انہیں وتر بنا لیتے تھے اور آپ اتنی مقدار سجدے میں ٹھہرے رہتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی اپنا سر اٹھانے سے پہلے پچاس آئتیں پڑھے اور جب مؤذن نماز فجر کی پہلی اذان سے فارغ ہوتا تو آپ کھڑے ہوتے اور خفیف سی دو رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر آپ ﷺ دائیں کروٹ پر آرام فرما ہو جاتے یہاں تک کہ مؤذن بلانے کے لیے حاضر ہو جاتا۔

ابن ابی ذئب، عمرو بن حارث اور یونس بن یزید تمام نے بیان کیا ہے کہ ابن شہاب نے انہیں اپنی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے: آپ ﷺ ایک رکعت کے (اضافہ کے) ساتھ نماز کو وتر بنا لیتے تھے اور آپ اتنا طویل سجدہ کرتے تھے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی اپنا سر اٹھانے سے پہلے پچاس آئتیں پڑھ لے اور جب مؤذن صبح کی اذان سے فارغ ہو جاتا اور فجر آپ کے لیے ظاہر ہو جاتی، آگے سابقہ حدیث بیان کی البتہ بعض نے بعض کی روایت پر کچھ اضافہ ذکر کیا ہے۔

1140۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْخَمْسِ حَتَّى يَجْلِسَ فِي الْآخِرَةِ فَيُسَلِّمَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت تیرہ رکعتیں نماز ادا فرماتے تھے۔ آپ ان میں سے پانچ رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھتے تھے۔ آپ ان پانچ کے درمیان نہیں بیٹھتے تھے یہاں تک کہ صرف آخر میں بیٹھتے اور سلام پھیرتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ابن نمیر نے ہشام سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

1141۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت تیرہ رکعتیں نماز پڑھتے تھے پھر جب آپ صبح کی اذان سنتے تو دو رکعتیں خفیف سی پڑھتے تھے۔

1142۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَ يُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي قَالَ مُسْلِمٌ بَعْدَ الْوِتْرِ ثُمَّ اتَّفَقَا[1] رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيُصَلِّي بَيْنَ أَذَانِ الْفَجْرِ وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت تیرہ رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔ آپ پہلے آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور ایک رکعت کے ساتھ (انہیں) وتر بنا لیتے تھے اور پھر آپ نماز پڑھتے تھے۔ مسلم نے کہا ہے: آپ وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے اور جب آپ رکوع کرنے کا

1۔ ایک نسخہ میں ثم اتفقا نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ارادہ فرماتے تو آپ کھڑے ہوتے اور رکوع کر لیتے اور آپ فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

1143۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسے ہوا کرتی تھی؟ آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں اور نہ اس کے علاوہ گیارہ رکعتوں سے زائد نہیں پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ چار رکعتیں نماز پڑھتے اور ان کے حسن ادا اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھ۔ پھر ان کے بعد چار رکعتیں آپ پڑھا کرتے تھے اور ان کے حسن ادا اور طوالت کے بارے میں تو سوال نہ کر۔ پھر ان کے بعد آپ تین رکعتیں نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا آپ وتر ادا کرنے سے قبل سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بلاشبہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

1144۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ لِأَبِيعَ عَقَارًا كَانَ لِي بِهَا فَأَشْتَرِيَ بِهِ السِّلَاحَ وَأَغْزُو فَلَقِيتُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالُوا قَدْ أَرَادَ نَفَرٌ مِنَّا سِتَّةٌ أَنْ يَفْعَلُوا ذَلِكَ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ أَدُلُّكَ عَلَى أَعْلَمِ النَّاسِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأْتِ عَائِشَةَ رضی الله عنها فَأَتَيْتُهَا فَاسْتَتْبَعْتُ حَكِيمَ بْنَ أَفْلَحَ فَأَبَى فَنَاشَدْتُهُ فَانْطَلَقَ مَعِي فَاسْتَأْذَنَّا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَنْ هَذَا قَالَ حَكِيمُ بْنُ أَفْلَحَ قَالَتْ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ الَّذِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَإِنَّ خُلُقَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ قُلْتُ حَدِّثِينِي عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ أَوَّلَ هَذِهِ السُّورَةِ نَزَلَتْ فَقَامَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم حَتَّى انْتَفَخَتْ أَقْدَامُهُمْ وَحُبِسَ خَاتِمَتُهَا فِي السَّمَاءِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ نَزَلَ آخِرُهَا فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ قُلْتُ حَدِّثِينِي عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِثَمَانِ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَةً أُخْرَى لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ وَالتَّاسِعَةِ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي التَّاسِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَجْلِسُ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ وَالسَّابِعَةِ وَلَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي السَّابِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ هِيَ(1) تِسْعُ رَكَعَاتٍ يَا بُنَيَّ وَلَمْ يَقُمْ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةً يُتِمُّهَا إِلَى الصَّبَاحِ وَلَمْ يَقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ قَطُّ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا يُتِمُّهُ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ مِنَ اللَّيْلِ بِنَوْمٍ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ هَذَا وَاللهِ هُوَ الْحَدِيثُ وَلَوْ كُنْتُ أُكَلِّمُهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى أُشَافِهَهَا بِهِ مُشَافَهَةً قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تُكَلِّمُهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قَالَ يُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَةً فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ(2) بِمَعْنَاهُ إِلَى مُشَافَهَةً حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا

حضرت سعد بن ہشام نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور مدینہ منورہ آیا تاکہ اپنی زمین فروخت کر دوں اور ہتھیار خرید لوں اور جہاد میں شریک ہوں تو میری ملاقات رسول اللہ علیہ السلام کے اصحاب کی ایک جماعت سے ہوئی۔ انہوں نے بتایا ہم میں سے چھ افراد نے اس طرح کرنے کا ارادہ کیا تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے انہیں منع فرمایا اور فرمایا: تمہارے لیے رسول اللہ علیہ السلام کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور حضور نبی کریم علیہ السلام کے وتر کے بارے میں ان سے پوچھا: تو انہوں نے فرمایا: میں تیری رہنمائی اس شخصیت کی طرف کرتا ہوں جو تمام لوگوں سے بڑھ کر رسول اللہ علیہ السلام کے وتر کے بارے میں جانتی ہے۔ پس تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلا جا۔ چنانچہ میں ان کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے چلتے وقت حکیم بن افلح کو بھی ساتھ لے جانا چاہا مگر انہوں نے انکار کر دیا تو میں نے انہیں قسم دی پس وہ میرے ساتھ چل پڑے اور ہم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضری کے لیے اجازت طلب کی۔ تو آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ عرض کی: حکیم بن افلح۔ انہوں نے فرمایا: تیرے ساتھ کون ہے؟ عرض کی: سعد بن ہشام۔ آپ نے فرمایا: کیا اس عامر کا بیٹا ہشام جسے غزوہ احد کے دن شہید کیا گیا؟ ہشام کہتے ہیں: میں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: عامر بہت اچھا آدمی تھا۔ پھر میں نے عرض کی: اے ام المومنین! رسول اللہ کے اخلاق کے بارے میں مجھے کچھ بتائیے۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تو قرآن کریم نہیں پڑھتا؟ بلاشبہ رسول اللہ علیہ السلام کا اخلاق تو قرآن ہے۔ پھر میں نے عرض کی: آپ علیہ السلام کے رات کے قیام کے بارے کچھ بتائیے تو آپ نے فرمایا: کیا تو قرآن کریم نہیں پڑھتا يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ میں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: اس سورہ کا اول حصہ نازل ہوا اور رسول اللہ علیہ السلام کے اصحاب قیام

1۔ ایک نسخہ میں ھی نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں سلّم ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فرمانے لگے یہاں تک کہ ان کے پاؤں ورم آلود ہو جاتے اور اس سورہ کے خاتمہ کو بارہ ماہ تک آسمان میں روکے رکھا گیا بعد ازاں اس کا آخر نازل ہوا تو رات کا قیام فرض ہونے کے بعد نفل ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کی: حضور نبی کریم علیہ السلام کے وتر کے بارے میں مجھے بتائیے تو آپ نے فرمایا: آپ علیہ السلام آٹھ رکعات کو وتر بنا لیتے تھے۔ آپ صرف آٹھویں نویں رکعت میں بیٹھتے تھے اور سلام صرف نویں رکعت کے بعد پھیرتے تھے اور اس کے بعد پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے تو اس طرح یہ گیارہ رکعتیں ہوتی تھیں۔ اے میرے بیٹے! پھر جب آپ علیہ السلام کی عمر زیادہ ہو گئی اور گوشت بڑھ گیا تو آپ سات رکعات کے ساتھ وتر پڑھتے اور آپ صرف چھٹی اور ساتویں رکعت میں بیٹھتے اور سلام صرف ساتویں رکعت کے بعد پھیرتے تھے اور اس کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔ پس اس طرح یہ نو رکعتیں ہوتی تھیں۔ اے میرے بیٹے! اور رسول اللہ علیہ السلام نے ایک رات بھی صبح ہونے تک قیام نہیں فرمایا اور نہ ایک رات میں کبھی آپ نے قرآن کریم پڑھا اور نہ ہی رمضان المبارک کے سوا کسی مکمل مہینے کے روزے رکھے اور جب آپ علیہ السلام کوئی نماز پڑھتے تھے تو اس پر دوام اختیار کرتے تھے اور جب کبھی رات کے وقت آپ پر نیند غالب آجاتی تو آپ علیہ السلام دن کے وقت بارہ رکعتیں پڑھ لیا کرتے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان کے سامنے یہ سب بیان کیا تو انہوں نے فرمایا: قسم بخدا! یہ حدیث ہے اگر میں آپ (ام المومنین) سے بات کرتا تو میں ان کے پاس حاضر ہوتا اور بالمشافہ اس حدیث کا ان سے سماع کرتا۔ تو میں نے کہا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم آپ سے کلام نہیں کرتے تو میں تم کو یہ بیان نہ کرتا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ آپ علیہ السلام آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور آپ صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے تھے۔ پس آپ بیٹھتے اور اللہ کا ذکر کرتے اور پھر دعا مانگتے۔ پھر آپ علیہ السلام اسی طرح سلام پھیرتے تھے جو ہمیں سنائی دیتا تھا پھر آپ سلام پھیرنے کے بعد بیٹھنے کی حالت میں دو رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔ بعد ازاں آپ ایک رکعت پڑھتے تھے۔ پس اس طرح یہ گیارہ رکعتیں ہو جاتی تھیں۔ اے میرے بیٹے! جب رسول اللہ علیہ السلام کی عمر زیادہ ہو گئی اور گوشت بڑھ گیا تو آپ سات رکعتیں وتر پڑھتے اور پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھنے کی حالت میں دو رکعتیں نماز پڑھتے۔ آگے "مشافهة" تک مذکورہ حدیث بیان کی۔

سعید نے مذکورہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ آپ اس طرح سلام پھیرتے تھے جو ہمیں سنائی دیتا تھا جیسا کہ یحییٰ بن سعید نے کہا ہے۔ ابن عدی سے سعید نے یہی حدیث بیان کی ہے مگر اس میں یہ الفاظ بیان نہیں کیے ہیں "ویسلم تسلیمة یسمعنا"

1145۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ الدِّرْهَمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا سُئِلَتْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ[1] فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ وَيَنَامُ وَطَهُورُهُ مُغَطًّى عِنْدَ رَأْسِهِ وَسِوَاكُهُ مَوْضُوعٌ حَتَّى

1۔ ایک نسخہ میں صَلٰوةَ الْعِشَاءِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَبْعَثُهُ اللهُ سَاعَتَهُ الَّتِي يَبْعَثُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ إِلَى مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللهُ وَلَا يَقْعُدُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا حَتَّى يَقْعُدَ فِي الثَّامِنَةِ وَلَا يُسَلِّمُ وَيَقْرَأُ فِي التَّاسِعَةِ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَدْعُو بِمَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدْعُوَهُ وَيَسْأَلُهُ وَيَرْغَبُ إِلَيْهِ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً شَدِيدَةً يَكَادُ يُوقِظُ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْ شِدَّةِ تَسْلِيمِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيَرْكَعُ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الثَّانِيَةَ فَيَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ يَدْعُو مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَنْصَرِفُ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى بَدَّنَ فَنَقَصَ مِنَ التِّسْعِ ثِنْتَيْنِ فَجَعَلَهَا إِلَى السِّتِّ وَالسَّبْعِ وَرَكْعَتَيْهِ وَهُوَ قَاعِدٌ حَتَّى قُبِضَ عَلَى ذَلِكَ ﷺ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ لَمْ يَذْكُرِ الْأَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَإِنَّهُ كَانَ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ فِيهِ فَيُصَلِّي رَكْعَةً يُوتِرُ بِهَا ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ حَتَّى يُوقِظَنَا ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ عَنْ بَهْزٍ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيُصَلِّي أَرْبَعًا ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي التَّسْلِيمِ حَتَّى يُوقِظَنَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي تَمَامِ حَدِيثِهِمْ

حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا فرماتے تھے اور پھر اپنے گھر کی طرف لوٹ آتے اور آ کر چار رکعتیں نماز پڑھتے پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے اور آرام فرما ہو جاتے۔ آپ ﷺ کے لیے وضو کا پانی آپ کے سر کے قریب ڈھانپ کر رکھ دیا جاتا اور ساتھ مسواک بھی رکھ دی جاتی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت جس گھڑی چاہتا آپ کو اٹھا دیتا اور آپ ﷺ مسواک کرتے اور خوب اچھی طرح وضو کرتے پھر اپنی جائے نماز پر کھڑے ہوتے اور آٹھ رکعتیں نماز پڑھتے۔ آپ ان میں فاتحۃ الکتاب اور قرآن کریم کی کسی سورہ کی قراءت فرماتے اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا (اتنی قراءت فرماتے) آپ ان میں قعدہ نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ صرف آٹھویں رکعت میں جا کر قعدہ کرتے اور سلام پھیرتے تھے اور پھر نویں رکعت میں قراءت کرتے اور پھر قعدہ کرتے اور پھر اللہ تعالیٰ جو چاہتا آپ دعا مانگتے اور اس سے التجا کرتے اور اسی کی طرف اظہار رغبت کرتے اور ایک سلام اتنی شدت اور بلند آواز کے ساتھ پھیرتے تھے کہ قریب تھا آپ اپنے سلام کی شدت کے سبب گھر والوں کو جگا دیں۔ پھر بیٹھنے کی حالت میں ہی سورۂ فاتحہ پڑھتے اور اس طرح بیٹھنے کی حالت میں ہی رکوع کرتے۔ پھر آپ بیٹھ کر ہی دوسری رکعت کی قراءت کرتے اور رکوع و سجود کرتے پھر جو اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تعالیٰ چاہتا آپ دعا مانگتے اور پھر سلام پھیر دیتے اور نماز سے فارغ ہوجاتے۔ پس رسول اللہ ﷺ کی نماز اسی طرح رہی یہاں تک کہ آپ کا بدن بوجھل ہوگیا اور آپ نے نو میں سے دو رکعتیں کم کردیں اور آپ نے انہیں چھ اور سات بنا دیا اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوگیا۔

بہز بن حکیم نے اسی اسناد کے ساتھ یہی حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے: آپ ﷺ عشاء کی نماز پڑھتے تھے پھر اپنے بستر کی طرف تشریف لے جاتے۔ انہوں نے چار رکعتوں کا ذکر نہیں کیا ہے اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے: پس آپ ﷺ آٹھ رکعتیں پڑھتے اور ان تمام میں قراءت، رکوع اور سجود برابر برابر کرتے اور بیان کیا ہے کہ آپ ان میں سے صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے تھے کیونکہ آپ قعدہ کرتے تھے پھر کھڑے ہوجاتے تھے اور سلام نہیں پھیرتے تھے اور آپ ایک رکعت پڑھ کر انہیں وتر بنا لیتے تھے پھر آپ ﷺ سلام پھیرتے اور اپنی آواز کو خوب بلند کرتے یہاں تک کہ آپ ہمیں بیدار کردیتے۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے۔ حضرت زرارہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ آتے اور چار رکعتیں نماز پڑھتے پھر اپنے بستر پر تشریف لے جاتے۔ پھر آگے طویل حدیث بیان کی ہے لیکن اس میں یہ الفاظ ذکر نہیں کیے "سوی بینهن فی القراۃ، والرکوع والسجود" اور نہ ہی سلام کے بارے میں یہ الفاظ ذکر کیے ہیں "حتی یوقظنا"۔ حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث بیان کی ہے لیکن یہ دوسروں کی حدیث کی طرح مکمل نہیں ہے۔

1146۔ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ بِتِسْعٍ أَوْ كَمَا قَالَتْ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت تیرہ رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔ آپ نو کے ساتھ وتر بنا لیتے تھے یا جیسے آپ نے کہا اور پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے اور اذان اور اقامت کے درمیان فجر کی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

1147۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ الْوِتْرِ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى الْحَدِيثَيْنِ [1] خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو مِثْلَهُ قَالَ فِيهِ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ يَا أُمَّتَاهُ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ

1۔ ایک نسخہ میں هذين الحديثين ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرِينِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَيَنَامُ فَإِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى حَاجَتِهِ وَإِلَى طَهُورِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ثُمَّ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ فَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ يُغْفِي وَرُبَّمَا شَكَكْتُ أَغْفَى أَوْ لَا حَتَّى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلَاةِ فَكَانَتْ تِلْكَ صَلَاتُهُ حَتَّى أَسَنَّ لَحُمَ[1] فَذَكَرَتْ مِنْ لَحْمِهِ مَا شَاءَ اللهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت علقمہ بن وقاص نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نو رکعتوں کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے پھر سات رکعتوں کے ساتھ وتر ادا کرنے لگے اور آپ وتر نماز کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اور ان دونوں میں آپ قراءت کرتے تھے۔ اور جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو آپ کھڑے ہوتے اور رکوع کرتے اور پھر سجدہ کرتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: دونوں حدیثیں خالد بن عبداللہ الواسطی نے محمد بن عمرو سے اسی طرح روایت کی ہیں۔ اس میں کہا ہے کہ علقمہ بن وقاص نے کہا: اے ماں! آپ دو رکعتیں کیسے ادا کرتے تھے؟ تو پھر اسی طرح روایت بیان کی۔

حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ میں مدینہ طیبہ آیا اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا۔ عرض کی: مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں کچھ بتائیے تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز لوگوں کے ساتھ پڑھتے تھے پھر آپ اپنے بستر پر تشریف لاتے اور آرام فرما ہو جاتے۔ جب رات نصف ہو جاتی تو آپ قضائے حاجت اور طہارت کے لیے اٹھتے اور وضو فرماتے پھر آپ مسجد میں تشریف لے جاتے اور آٹھ رکعتیں نماز پڑھتے۔ مجھے یہ خیال آ رہا ہے کہ ان کے درمیان قراءت، رکوع اور سجود کے اعتبار سے مساوات اپناتے پھر آپ ایک رکعت کے ساتھ انہیں وتر بنا دیتے پھر آپ بیٹھنے کی حالت میں دو رکعتیں پڑھتے اور پھر آپ لیٹ جاتے۔ بسا اوقات حضرت بلال رضی اللہ عنہ آتے اور آپ کو نماز کے بارے میں آگاہ کرتے اور پھر نیند طاری ہو جاتی اور بسا اوقات مجھے پہلے نیند کا شک ہوتا یہاں تک کہ آپ کو نماز کے لیے بلایا جاتا۔ بس یہی آپ کی نماز تھی یہاں تک کہ آپ کی عمر زیادہ ہوگئی اور گوشت بڑھ گیا۔ پھر آپ نے آپ ﷺ کے گوشت کا ذکر کیا جو اللہ نے چاہا اور آگے حدیث بیان کی۔

1148۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَرَآهُ اسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى[2] رَكْعَتَيْنِ أَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ

1۔ ایک نسخہ میں سَنَّ اَوْ لَحُمَ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں ثم قام یُصَلِّیْ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِسِتِّ رَكَعَاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ قَالَ عُثْمَانُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ فَأَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ عِيسٰى ثُمَّ أَوْتَرَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللّٰهُمَّ وَأَعْظِمْ لِي نُورًا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ قَالَ وَأَعْظِمْ لِي نُورًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذٰلِكَ قَالَ أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ عَنْ حَبِيبٍ فِي هٰذَا وَكَذٰلِكَ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي رِشْدِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس سوئے تو آپ ﷺ کو دیکھا۔ آپ بیدار ہوئے، مسواک کی اور وضو کیا اور یہ آیت سورت کے اختتام تک پڑھی: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز ادا کی اور دونوں رکعتوں میں قیام، رکوع اور سجود کو خوب لمبا اور طویل کیا۔ پھر آپ فارغ ہوئے تو آپ سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے تین بار اس طرح کیا چھ رکعتیں پڑھیں ہر بار آپ نے مسواک کی پھر وضو فرمایا اور مذکورہ آیات کی تلاوت کی پھر آپ ﷺ نے وتر ادا فرمائے۔ عثمان (ابن ابی شیبہ) نے کہا ہے کہ آپ ﷺ نے تین رکعات وتر ادا کیے پھر آپ کے پاس مؤذن حاضر ہوا اور آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور (محمد) ابن عیسیٰ (الطباع) نے بیان کیا ہے پھر آپ نے وتر ادا کیے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور انہوں نے آپ کو نماز کے بارے میں آگاہ کیا جب فجر طلوع ہوئی۔ پھر آپ ﷺ نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں اور پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ آگے عثمان اور ابن عیسیٰ دونوں متفق ہیں کہ آپ ﷺ نے اس طرح دعا مانگی ''اے اللہ میرے دل میں نور پیدا فرما دے، میری زبان میں نور رکھ دے، میرے کانوں میں نور پیدا کر دے، میری آنکھوں میں نور رکھ دے، میرے پیچھے نور رکھ دے اور میرے سامنے نور رکھ دے، میرے اوپر نور رکھ دے اور میرے نیچے نور پیدا فرما دے۔ اے اللہ! میرے لیے نور کی عظمت اور شان عطا فرما''۔ وہب بن بقیہ نے خالد کے واسطہ سے حصین سے اس طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں ''واعظم لی نورا''۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس کے بارے میں ابو خالد الدالانی نے حبیب سے اس طرح روایت بیان کی ہے اور سلمہ بن کہیل نے کہا ہے: عن ابی رشدین عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

1149۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ لِأَنْظُرَ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قِيَامُهُ مِثْلُ رُكُوعِهِ وَرُكُوعُهُ مِثْلُ سُجُودِهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ ثُمَّ قَرَأَ بِخَمْسِ آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَلَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ هٰذَا حَتّٰى صَلّٰى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى سَجْدَةً وَاحِدَةً فَأَوْتَرَ بِهَا وَنَادَى الْمُنَادِي عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَمَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ فَصَلّٰى

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ خَفِيَ عَلَيَّ مِنَ ابْنِ بَشَّارٍ بَعْضُهُ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک رات حضور نبی کریم ﷺ کے پاس گزاری تا کہ میں دیکھوں کہ آپ ﷺ کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ پس آپ ﷺ اٹھے اور وضو فرمایا اور دو رکعتیں نماز ادا فرمائی۔ آپ کا قیام رکوع کی مثل تھا اور آپ کا رکوع سجود کی مثل تھا پھر آپ آرام فرما ہو گئے پھر آپ بیدار ہوئے اور وضو فرمایا اور ناک کو اچھی طرح صاف کیا (اور ایک نسخہ میں الفاظ استن کے ہیں یعنی آپ نے مسواک کی) پھر آپ ﷺ نے سورۂ آل عمران سے پانچ آئتیں پڑھیں: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔ پس اس طرح کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے دس رکعتیں پڑھیں پھر آپ کھڑے ہوئے اور ایک رکعت نماز پڑھی اور اس کے ساتھ انہیں وتر بنا دیا اور اس وقت موذن نے اذان کہی اور جب موذن خاموش ہوا تو رسول اللہ ﷺ اٹھے اور آپ نے خفیف سی دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ بیٹھ گئے حتی کہ پھر آپ نے صبح کی نماز پڑھی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن بشار کی جانب سے حدیث کا بعض حصہ مجھ پر مخفی رہا ہے۔

1150۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ مَا أَمْسَى فَقَالَ أَصَلَّى الْغُلَامُ قَالُوا نَعَمْ فَاضْطَجَعَ حَتَّى إِذَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى سَبْعًا أَوْ خَمْسًا أَوْتَرَ بِهِنَّ لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں ایک رات اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا۔ شام کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کیا بچے نے نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ پس آپ ﷺ آرام فرما ہو گئے یہاں تک کہ جب رات اتنی گزر گئی جتنی اللہ تعالیٰ نے چاہی تو آپ ﷺ اٹھے اور وضو فرمایا پھر آپ نے سات یا پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے انہیں وتر بنایا اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا۔

1151۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى أَرْبَعًا ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَدَارَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسًا ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَلَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُنَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری۔ پس رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ تشریف لائے اور چار رکعتیں نماز ادا فرمائی پھر آپ سو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

گئے اور پھر آپ نماز پڑھنے کے لیے اٹھے اور میں بھی آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ پس آپ ﷺ نے مجھے پکڑ کر پھیرا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا اور آپ ﷺ نے پانچ رکعتیں پڑھیں اور پھر آرام فرما ہو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔ پھر آپ اٹھے اور دو رکعتیں نماز پڑھی پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس قصہ میں یہ بیان کیا ہے کہ آپ اٹھے اور آپ نے دو دو رکعتیں کر کے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ نے آٹھ رکعتیں نماز پڑھ لی پھر آپ نے پانچ رکعتیں وتر پڑھے اور ان کے درمیان آپ نہیں بیٹھے۔

1152۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيْهِ قَبْلَ الصُّبْحِ يُصَلِّي سِتًّا مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَقْعُدُ بَيْنَهُنَّ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی دو سنتوں سمیت تیرہ رکعتیں (نفل نماز) پڑھتے تھے۔ آپ چھ رکعتیں دو دو کر کے پڑھتے تھے اور پانچ رکعتیں وتر پڑھتے تھے۔ آپ ان کے درمیان ان کے آخر میں صرف قعدہ کرتے تھے۔

1153۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں کو ملا کر رات کے وقت تیرہ رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔

1154۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْمُقْرِئَ أَخْبَرَهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ فِي حَدِيثِهِ وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ زَادَ جَالِسًا

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ نے آٹھ رکعتیں کھڑے ہو کر ادا فرمائیں اور دو رکعتیں دو اذانوں کے درمیان پڑھیں اور آپ نے انہیں کبھی نہیں چھوڑا۔ جعفر بن مسافر نے اپنی حدیث میں کہا ہے: آپ نے اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرمائیں (یعنی انہوں نے "جالسا" کے لفظ کا اضافہ کیا ہے)۔

1155۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْتُ مَا يُوتِرُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يَدَعُ ذَلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحْمَدُ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کتنے وتر پڑھتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا: آپ ﷺ چار اور تین رکعتیں، چھ اور تین رکعتیں، آٹھ اور تین رکعتیں اور دس اور تین رکعتیں وتر پڑھتے تھے (اس میں چار، چھ، آٹھ اور دس رکعتیں نفل ہیں اور تین رکعتیں وتر مراد ہیں)۔ (شرح سنن ابی داؤد ص 264 ج 5)۔ آپ ﷺ (مجموعی طور پر) سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ رکعتیں نہیں پڑھتے تھے۔ احمد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ ﷺ فجر سے پہلے دو رکعتیں وتر نہ پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کی: یہاں وتر کا کیا معنی ہے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: آپ وہ کبھی نہیں چھوڑتے تھے (یعنی اس میں وتر سے مراد ترک کرنا اور چھوڑنا ہے آپ ﷺ فجر سے پہلے کی دو سنتیں کبھی ترک نہ فرماتے تھے بلکہ ضرور پڑھتے تھے)۔ احمد نے اپنی روایت میں چھ اور تین رکعتوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔

1156۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ إِنَّهُ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَتَرَكَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُبِضَ ﷺ حِينَ قُبِضَ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ وَكَانَ آخِرُ صَلَاتِهِ مِنَ اللَّيْلِ الْوِتْرَ

حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے کہ وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کی رات کے وقت کی نماز کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ رات کے وقت تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پھر آپ ﷺ گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اور رات کے وقت آپ کی آخری نماز وتر ہوتی۔

1157۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاللَّيْلِ قَالَ بِتُّ عِنْدَهُ لَيْلَةً وَهُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَنَامَ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفُهُ اسْتَيْقَظَ فَقَامَ إِلَى شَنٍّ فِيهِ مَاءٌ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأْتُ مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي كَأَنَّهُ يَمَسُّ أُذُنِي كَأَنَّهُ يُوقِظُنِي فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَدْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى حَتَّى صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ ثُمَّ نَامَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى لِلنَّاسِ

حضرت مخرمہ بن سلیمان سے روایت ہے کہ کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی ہے کہ اس نے کہا: میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کے وقت نماز کیسے ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کے پاس ایک رات گزاری۔ اس رات آپ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے تو آپ ﷺ آرام فرما ہو گئے یہاں تک کہ جب رات کا تیسرا حصہ یا نصف گزر چکا تو آپ ﷺ بیدار ہوئے اور آپ ﷺ مشکیزے کے پاس کھڑے ہوئے جس میں پانی تھا اور آپ نے وضو فرمایا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ وضو کیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور میں بھی آپ ﷺ کے بائیں پہلو پر کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کر دیا پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا گویا آپ میرے کانوں کو مس کر رہے ہیں اور مجھے بیدار کر رہے ہیں اور آپ ﷺ نے دو خفیف سی رکعتیں پڑھیں۔ (میں نے کہا)، (اور ایک نسخہ میں لفظ قد ہے)۔ آپ ﷺ نے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھی اور پھر سلام پھیرا۔ پھر نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وتر ملا کر گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ سو گئے اور پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور کہا: الصلوٰۃ یا رسول اللہ ﷺ! پس آپ اٹھے اور دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں اور پھر لوگوں کو نماز پڑھائی۔

1158 ۔ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ حَزَرْتُ قِيَامَهُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِقَدْرِ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ لَمْ يَقُلْ نُوحٌ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ

حضرت عکرمہ بن خالد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے کاشانہ میں بسر کی تو حضور نبی کریم ﷺ رات کے وقت نماز پڑھنے کے لیے اٹھے اور آپ ﷺ نے تیرہ رکعتیں نماز ادا فرمائی۔ ان میں فجر کی دو رکعتیں بھی ہیں۔ میں نے اندازہ لگایا کہ آپ ﷺ نے ہر رکعت میں سورت یَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ پڑھنے کی مقدار قیام فرمایا۔ نوح (بن حبیب) نے اس روایت میں فجر کی دو رکعتوں کا ذکر نہیں کیا۔

1159 ۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اللَّيْلَةَ قَالَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

عبداللہ بن قیس بن مخرمہ نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: (میں نے ارادہ کیا) کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز ضرور بہ ضرور دیکھوں گا۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ (کے کاشانہ اقدس کے دروازہ) کی دہلیز یا آپ ﷺ کے خیمہ کے پاس تکیہ لگا لیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے پہلے دو خفیف سی رکعتیں پڑھیں پھر دوبارہ دو دو طویل رکعتیں ادا فرمائیں پھر دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دونوں پہلی دونوں بار کی نسبت کم تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دو رکعتیں نماز پڑھی اور یہ بھی پہلی دونوں بار سے نسبتاً کم تھیں۔ پھر آپ علیہ السلام نے وتر ادا فرمائے۔ پس اس طرح آپ علیہ السلام نے تیرہ رکعتیں ادا فرمائیں۔

فائدہ: یہ حدیث صراحۃً اس پر دلالت کرتی ہے کہ وتر کی نماز تین رکعت ہے کیونکہ آپ علیہ السلام نے دو دو رکعتیں کر کے دس رکعتیں ادا فرمائیں جب کہ مجموعی نماز تیرہ رکعتیں ادا فرمائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ وتر کے بارے میں جو روایات حضرت ابن عباس اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں ان کا معنی بھی یہی ہے۔ کیونکہ احادیث بھی اسی طرح ایک دوسرے کی تفسیر بیان کرتی ہیں جیسا کہ قرآن کریم کی آیات آپس میں ایک دوسرے کی تفسیر بیان کرتی ہیں۔ مذکورہ حدیث مسلم اور ابن ماجہ نے بھی روایت کی ہے۔ (شرح علامہ عینی ص268 ج5)

1160۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي فَأَخَذَ بِأُذُنِي يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ الْقَعْنَبِيُّ سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

حضرت کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گزاری۔ وہ حضور نبی کریم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ تھیں اور ان کی خالہ تھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: میں تکیہ کی جانب عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ علیہ السلام اور آپ کی زوجہ محترمہ اس کی جانب طول میں آرام فرما ہوئے۔ پس رسول اللہ علیہ السلام آرام فرما رہے یہاں تک کہ جب نصف رات یا اس سے تھوڑی کم یا تھوڑی زیادہ گزر گئی تو آپ علیہ السلام بیدار ہوئے اور بیٹھ کر اپنے چہرے سے اپنے ہاتھ کے ساتھ نیند کو صاف کرنے لگے اور پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں۔ پھر آپ اٹھ کر لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے اور اس سے وضو فرمایا اور خوب اچھی طرح وضو فرمایا اور پھر آپ نماز میں شروع ہو گئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں بھی اٹھا اور میں نے بھی آپ علیہ السلام کے عمل کی طرح سب عمل کیا اور پھر آپ علیہ السلام کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے اپنا دایاں دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرے کان کو پکڑ کر مروڑنے لگے اور آپ علیہ السلام نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں اور پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ قعنبی نے کہا ہے: چھ بار آپ نے ایسا کیا پھر وتر ادا فرمائے اور پھر آرام فرما ہو گئے یہاں تک کہ مؤذن آیا پھر آپ علیہ السلام اٹھے اور دو خفیف سی رکعتیں ادا فرمائیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

بَاب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْقَصْدِ فِي الصَّلَاةِ (عمل میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم)

1161 ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمل کی اتنی مقدار اپناؤ جسے کرنے کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب عطا فرمانے سے) نہیں اکتائے گا یہاں تک کہ تم اس عمل سے اکتا جاؤ گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہی ہے جس پر دوام اور ہمیشگی اختیار کی جائے اگرچہ وہ قلیل ہو۔ (اور) آپ ﷺ جب بھی کوئی عمل کرتے تو اس پر مواظبت اور ثبات اختیار فرماتے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ کوئی بھی انسان جب عبادت وریاضت اور دیگر وظائف کی طرف متوجہ ہو تو جذباتی رو میں بہہ کر اتنی زیادہ اور کثیر مقدار کا اپنے آپ کو پابند نہ بنالے کہ چند دن کرنے کے بعد خود اکتاہٹ محسوس کرنے لگے یا قوائے بدنیہ کمزور ہو جانے کے سبب ان کی پابندی اس کے لیے باعث اذیت وتکلیف ہو اور پھر وہ انہیں ترک کرنے پر مجبور ہو جائے بلکہ صرف اتنی مقدار اپنے ذمہ لازم کرلے جنہیں ادا کرنے سے اسے قلبی راحت وسکون میسر ہو اور دیگر وظائف حیات کو بھی ادا کرنے سے وہ قاصر نہ ہو کیونکہ رب کریم کے اجر وثواب کے خزانے تو نہ ختم ہونے والے ہیں اور نہ ہی اس کا دست جود وعطا اپنے بندے کو نوازنے سے تھکتا ہے یہاں تک کہ انسان ہمت ہار دیتا ہے۔ اس لیے رب کریم کی بارگاہ میں وہی عمل پسندیدہ اور محبوب ہے جس پر مواظبت اور دوام اختیار کیا جائے اگرچہ وہ عمل تھوڑا ہو۔

1162 ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ فَجَاءَهُ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّتِي قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنْ سُنَّتَكَ أَطْلُبُ قَالَ فَإِنِّي أَنَامُ وَأُصَلِّي وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَنْكِحُ النِّسَاءَ فَاتَّقِ اللَّهَ يَا عُثْمَانُ فَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ وہ حاضر خدمت ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! کیا تو میری سنت سے اعراض کرتا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: نہیں قسم بخدا! یا رسول اللہ! ﷺ میں تو آپ کی سنت کو تلاش کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ اے عثمان! تو اللہ تعالیٰ سے ڈر کیونکہ تجھ پر تیرے گھر والوں کا بھی حق ہے، تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری ذات کا بھی تجھ پر حق ہے۔ پس تو روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کیا کر، تو نماز بھی پڑھ اور سویا بھی کر۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1163 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ كُلُّ عَمَلِهِ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَسْتَطِيعُ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے عمل کی کیفیت کیا تھی، کیا آپ دنوں میں کوئی (دن) خاص کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ آپ کا ہر عمل دائمی تھا (یعنی آپ تسلسل اور پابندی کے ساتھ اس پر عمل پیرا رہتے تھے) اور تم میں سے کون ہے جو اتنی استطاعت رکھتا ہو جتنی رسول اللہ ﷺ استطاعت (اور قدرت) رکھتے تھے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بَابُ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ شَهْرِ رَمَضَانَ

(ماہ رمضان سے متعلقہ ابواب کی تفصیلات کا بیان)

بَابٌ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ (رمضان المبارک میں قیام کرنے کا بیان)

1164- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ عُقَيْلٌ وَيُونُسُ وَأَبُو أُوَيْسٍ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَرَوَى عُقَيْلٌ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں قیام کرنے (یعنی نماز تراویح ادا کرنے) کی ترغیب دلاتے تھے مگر آپ ﷺ لوگوں کو بطور وجوب اس کا حکم نہ دیتے تھے۔ پھر آپ ﷺ یہ ارشاد فرماتے: جس کسی نے ایمان اور خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے رمضان المبارک میں قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ پس آپ ﷺ کا وصال ہو گیا اور حکم اسی طرح قائم رہا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کی ابتداء میں حکم اسی طرح رہا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث عقیل، یونس اور ابو اویس سے بھی اسی طرح مروی ہے "من قام رمضان" اور عقیل سے "من صام رمضان وقامه" کے الفاظ مروی ہیں۔

فائدہ: حدیث طیبہ میں قیام رمضان سے مراد نماز تراویح ہے۔ ایمان سے مراد اپنے روزے اور قیام پر اللہ کی جانب سے ملنے والے ثواب کی تصدیق کرنا اور احتساب سے مراد اپنے روزے اور قیام سے خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی نیت کرنا ہے۔ واللہ اعلم

1165- حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ جس نے رمضان المبارک کے روزے حالت ایمان میں خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کردیے جائیں گے اور جس نے لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس کی سند اس طرح بھی ہے" رواہ یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمہ و محمد بن عمرو عن ابی سلمہ "۔

1166۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ أَوْزَاعًا فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَضَرَبْتُ لَهُ حَصِيرًا فَصَلَّى عَلَيْهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ فِيهِ قَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَيُّهَا النَّاسُ أَمَا وَاللهِ مَا بِتُّ لَيْلَتِي هَذِهِ بِحَمْدِ اللهِ غَافِلًا وَلَا خَفِيَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ

حضور نبی کریم ﷺ کی رفیقہ حیات ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مسجد میں نماز (تراویح) ادا فرمائی اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آنے والی (دوسری) رات میں آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور لوگوں کی تعداد بڑھ گئی۔ پھر تیسری رات بھی (بہت سے لوگ) جمع ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ ان کی طرف باہر تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں وہ دیکھتا رہا جو تم کرتے رہے لیکن میرے لیے تمہاری طرف نکلنے سے تم پر اس کے فرض کیے جانے کے خوف کے سوا کوئی مانع نہ تھا اور یہ رمضان المبارک میں ہوا۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ لوگ رمضان المبارک میں متفرق گروہوں میں مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا: میں نے آپ کے لیے چٹائی بچھائی اور آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھائی۔ آگے مذکورہ بالا حدیث کا واقعہ بیان کیا۔ اس روایت میں ہناد نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اور آپ حضور نبی کریم ﷺ کا ارادہ کرتی تھیں کہ آپ نے فرمایا: اے لوگو! قسم بخدا! میں نے یہ رات اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید سے غافل رہ کر بسر نہیں کی اور نہ ہی تمہارا (مسجد میں موجود ہونا) مجھ پر مخفی تھا۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ نبی مکرم ﷺ نے دو راتیں صحابہ کرام کو نماز تراویح پڑھائی اور جب تیسری رات کثیر تعداد میں لوگ نماز تراویح کے لیے مسجد میں جمع ہوئے تو حضور نبی مکرم ﷺ باہر تشریف نہ لائے جب کہ بخاری شریف میں اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے تین راتیں نماز تراویح پڑھائی اور چوتھی رات آپ ﷺ تشریف نہ لائے اور صبح ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے حال سے واقف تھا مگر اس لیے نہ آیا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور پھر باعث مشقت نہ بن جائے۔ چنانچہ اس سے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور بعض شوافع نے یہ استدلال کیا ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہ نماز تراویح گھر میں پڑھنا افضل ہے جب کہ اس کے برعکس حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے جمہور اصحاب، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اصحاب مالک رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز تراویح پڑھنا افضل ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروق اعظم بن خطاب اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس پر عمل کیا اور آج تک تمام امت مسلمہ کا عمل بھی اسی پر جاری ہے۔ (بذل الجہود ص 101 ج 7)

1167 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے تو آپ ﷺ نے مہینے میں ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا یہاں تک کہ سات راتیں باقی رہ گئیں تو اس رات (یعنی تیئیسویں کی رات) رات کا تیسرا حصہ گزرنے تک آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا پھر چوبیسویں کی رات آپ ﷺ نے قیام نہ فرمایا اور جب پچیسویں رات آئی تو آپ ﷺ ہمارے ساتھ قیام فرما ہوئے یہاں تک کہ رات کا نصف حصہ گزر گیا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کاش! آپ اس رات ہمارے ساتھ مزید قیام فرماتے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ آدمی جب امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے جب فارغ ہوتا ہے تو اس کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ پھر جب چھبیسویں رات آئی تو آپ ﷺ نے قیام نہ فرمایا اور جب ستائیسویں کی رات تھی تو آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں، عورتوں اور دیگر کو جمع کیا اور ہمارے ساتھ قیام فرما ہوئے یہاں تک کہ ہمیں خوف ہونے لگا کہ ہمارا فلاح فوت ہو جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا فلاح کیا ہے؟ تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سحری کا کھانا۔ پھر اس کے بعد مہینے کی بقیہ راتیں آپ ﷺ نے قیام نہ فرمایا۔

1168 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَدَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ سُفْيَانَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ وَقَالَ دَاوُدُ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو يَعْفُورٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو حضور نبی کریم ﷺ رات کو عبادت میں مشغول رہ کر گزارتے اور اپنا تہبند مضبوطی سے باندھ لیتے (یعنی آپ ﷺ عبادت و ریاضت میں اپنی جدوجہد صرف کرتے اور اپنی ازواج مطہرات سے علیحدہ رہتے) اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابویعفور کا نام عبدالرحمان بن عبید بن نسطاس ہے۔

1169۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَإِذَا أُنَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هَؤُلَاءِ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَصَابُوا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوا قَالَ أَبُو دَاوُد لَيْسَ هَذَا الْحَدِيثُ بِالْقَوِيِّ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ضَعِيفٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور دیکھا کہ لوگ رمضان المبارک میں مسجد کی ایک طرف میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ کون ہیں؟ تو عرض کی گئی: یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس قرآن نہیں ہے (یعنی انہیں قرآن کریم یاد نہیں ہے)۔ لہٰذا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے ہیں اور وہ لوگ آپ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے درست کیا اور بہت اچھا ہے جو انہوں نے کیا۔

ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث قوی نہیں ہے اس کی سند میں راوی مسلم بن خالد ضعیف ہے۔

بَابٌ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (لیلۃ القدر کا بیان)

1170۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ فَإِنَّ صَاحِبَنَا سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا فَقَالَ رَحِمَ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلَكِنْ كَرِهَ أَنْ يَتَّكِلُوا أَوْ أَحَبَّ أَنْ لَا يَتَّكِلُوا ثُمَّ اتَّفَقَا وَاللهِ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ لَا يَسْتَثْنِي قُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَنَّى عَلِمْتَ ذَلِكَ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ لِزِرٍّ مَا الْآيَةُ قَالَ تُصْبِحُ الشَّمْسُ صَبِيحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِثْلَ الطَّسْتِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ حَتَّى تَرْتَفِعَ

حضرت زر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابا المنذر! مجھے لیلۃ القدر کے بارے میں بتائیے کیونکہ ہمارے صاحب (مراد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں) سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: جو مکمل سال قیام کرے گا وہ اسے پالے گا۔ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبد الرحمان پر رحم فرمائے قسم بخدا! وہ بالیقین جانتے ہیں کہ وہ (رات) رمضان المبارک میں ہے۔ مسدد نے یہ اضافہ ذکر کیا ہے لیکن انہوں نے اسے ناپسند کیا کہ لوگ اسی پر بھروسہ کرلیں یا آپ نے یہ پسند کیا کہ لوگ اسی پر بھروسہ نہ کرنے لگیں۔ قسم بخدا! بلاشبہ وہ رمضان المبارک میں ہے (اور) ستائیسویں کی رات ہے وہ ان شاء اللہ بھی نہیں کہتے۔ میں نے پوچھا: اے ابا المنذر! تم کیسے جانتے ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: اس نشانی کے سبب جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائی۔ عاصم کہتے ہیں: میں نے حضرت زر سے پوچھا: وہ نشانی کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس رات کی صبح سورج طشت کی مثل طلوع ہوتا ہے اس کی شعاعیں نہیں ہوتیں یہاں تک کہ وہ بلند ہو جاتا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1171۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللهِ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسِ بَنِي سَلِمَةَ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ فَقَالُوا مَنْ يَسْأَلُ لَنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَذَلِكَ صَبِيحَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْتُ فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قُمْتُ بِبَابِ بَيْتِهِ فَمَرَّ بِي فَقَالَ ادْخُلْ فَدَخَلْتُ فَأُتِيَ بِعَشَائِهِ فَرَآنِي[1] أَكُفُّ عَنْهُ مِنْ قِلَّتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ نَاوِلْنِي نَعْلِي فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهُ فَقَالَ كَأَنَّ لَكَ حَاجَةً قُلْتُ أَجَلْ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ رَهْطٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ كَمِ اللَّيْلَةُ فَقُلْتُ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ قَالَ هِيَ اللَّيْلَةُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ أَوِ الْقَابِلَةُ يُرِيدُ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

حضرت ضمرہ بن عبداللہ بن انیس نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں بنی سلمہ کی مجلس میں حاضر تھا اور میں ہی سب سے چھوٹا تھا۔ تو ان لوگوں نے کہا: ہمارے لیے کون رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھے گا؟ وہ اکیس رمضان المبارک کا دن تھا۔ میں نکلا اور مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ادا کی پھر آپ ﷺ کے کاشانہ اقدس کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا۔ جب آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: اندر چلو۔ چنانچہ میں اندر داخل ہو گیا پھر شام کا کھانا لایا گیا میں نے اپنے دل میں کھانے کی مقدار کو کم گمان کیا۔ چنانچہ میں رک رک کر کھاتا رہا۔ جب آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لگتا ہے تجھے کوئی کام ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں مجھے بنی سلمہ کے کچھ لوگوں نے آپ کی بارگاہ میں بھیجا ہے وہ آپ سے شب قدر کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آج کون سی رات ہے؟ عرض کی: آج بائیسویں رات ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی رات (شب قدر) ہے۔ پھر آپ ﷺ پلٹ کر آئے اور ارشاد فرمایا: یا آنے والی رات ہے۔ اس سے آپ ﷺ کی مراد رمضان المبارک کی تیئسویں رات ہے۔

1172۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي بَادِيَةً أَكُونُ فِيهَا وَأَنَا أُصَلِّي فِيهَا بِحَمْدِ اللهِ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلَى هَذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ لِابْنِهِ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا فَلَحِقَ بِبَادِيَتِهِ

حضرت عبداللہ بن انیس جہنی نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بتایا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میں جنگل میں رہائش پذیر ہوں اور وہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مہربانی سے نماز پڑھتا ہوں آپ مجھے اس رات کے بارے میں ارشاد فرمائیں جس رات کو میں اس مسجد میں حاضر ہوا کروں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو تیئسویں

1۔ ایک نسخہ میں فَرَآنِي کی بجائے فَرَآنِيْ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رات کو (مسجد میں) آیا کر۔ (محمد بن ابراہیم کہتے ہیں) کہ میں نے ان کے بیٹے سے کہا پھر تمہارے والد محترم کیا کچھ کرتے تھے؟ تو اس نے بتایا: وہ عصر کی نماز کے وقت مسجد میں داخل ہوتے تھے پھر صبح کی نماز ادا کرنے تک کسی کام کے لیے باہر نہیں آتے تھے۔ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو مسجد کے دروازے پر اپنی سواری پاتے اور اس پر بیٹھ کر جنگل میں (اپنی رہائش گاہ میں) چلے جاتے۔

1173۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى وَفِي سَابِعَةٍ تَبْقَى وَفِي خَامِسَةٍ تَبْقَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں تلاش کرو جب کہ ابھی نو راتیں باقی ہوں (یعنی اکیسویں کی رات) اور ابھی سات راتیں باقی ہوں (یعنی تیئیسویں کی رات) اور ابھی پانچ راتیں باقی ہوں (یعنی پچیسویں کی رات)۔

بَاب فِيمَنْ قَالَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ (اس کا بیان جس نے کہا اکیسویں رات شب قدر ہے)

1174۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتَّى إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ فِيهَا مِنِ اعْتِكَافِهِ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ مِنْ صَبِيحَتِهَا فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وِتْرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صَبِيحَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ پس ایک سال آپ ﷺ نے اعتکاف کیا یہاں تک کہ جب اکیسویں رات آئی اور یہی وہ رات ہے جس میں آپ ﷺ اپنے اعتکاف سے نکلتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جنہوں نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے انہیں چاہیے کہ وہ آخری عشرہ میں اعتکاف کریں۔ میں نے اس رات (شب قدر) کو دیکھ لیا ہے۔ پھر مجھے وہ بھلادی گئی ہے۔ میں نے اس کی صبح کو اپنے آپ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے پس تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور اسے ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اسی رات آسمان سے بارش برسی چونکہ مسجد کی چھت ٹہنیوں سے بنی ہوئی تھی اس لیے مسجد ٹپکنے لگی۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میری آنکھوں نے حضور نبی رحمت ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ اکیسویں رمضان المبارک کی صبح کے وقت آپ ﷺ کی پیشانی مبارک اور ناک پر پانی اور مٹی کے نشانات تھے۔

فائدہ: حمیدی نے اس حدیث طیبہ سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ نمازی کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ حالت نماز

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں اپنی پیشانی کو صاف نہ کرے۔ اسی طرح علماء نے فرمایا ہے کہ دوران نماز پیشانی کو صاف نہ کرنا مستحب ہے۔
(عینی ص 288 ج 5)

1175۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ أَجَلْ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا التَّاسِعَةُ وَإِذَا مَضَى ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ وَإِذَا مَضَى خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ قَالَ أَبُو دَاوُد لَا أَدْرِي أَخَفِيَ عَلَيَّ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو اور تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔ ابو نضرہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابو سعید! بلاشبہ تم عدد کے بارے ہم سے زیادہ اور بہتر جانتے ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر میں نے پوچھا: یہ نویں، ساتویں اور پانچویں کیا ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: جب اکیس گزر جائیں تو جو رات اس کے بعد آتی ہے وہ نویں ہے (یعنی بائیسویں رات) اور جب تیئیس گزر جائیں تو جو رات اس کے بعد آتی ہے وہ ساتویں ہے (یعنی چوبیسویں رات) اور جب پچیس گزر جائیں تو جو رات اس کے بعد آتی ہے وہ پانچویں ہے (یعنی چھبیسویں رات)۔ ابو داؤد نے کہا ہے: میں نہیں جانتا کہ حدیث طیبہ میں سے کوئی شے مجھ پر مخفی رہی ہے یا نہیں۔

بَاب مَنْ رَوَى أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ (اس کا بیان جس نے کہا شب قدر سترہویں رات ہے)

1176۔ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ[1] عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اطْلُبُوهَا لَيْلَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَلَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ سَكَتَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: تم شب قدر کو رمضان المبارک کی سترہ، اکیس اور تیئیسویں رات کو تلاش کرو پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

بَاب مَنْ رَوَى فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ (شب قدر کے آخری سات راتوں میں ہونے کا بیان)

1177۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لیلۃ القدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

1۔ ایک نسخہ میں عن عبداللہ بن الاسود ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ مَنْ قَالَ سَبْعٌ وَعِشْرُونَ (اس کا بیان جس نے کہا شب قدر ستائیسویں کی رات ہے)

1178۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُطَرِّفًا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (لیلۃ القدر) ستائیسویں کی رات ہے۔

فائدہ: جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ لیلۃ القدر ستائیسویں کی رات ہے۔ حضرت زر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ لیلۃ القدر ستائیسویں کی رات ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ (شب قدر کے سارے رمضان میں ہونے کا بیان)

1179۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ النَّسَائِيُّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ لَمْ يَرْفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا اور میں پاس سن رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر سارے رمضان میں ہوتی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے سفیان اور شعبہ نے ابو اسحاق سے موقوف علی ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے۔ ان دونوں نے اسے حضور نبی کریم ﷺ تک مرفوع ذکر نہیں کیا۔

فائدہ: لیلۃ القدر کے محل میں علماء کے مابین اختلاف ہے۔ ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ شب قدر ہر سال بدلتی رہتی ہے۔ یہ قول امام مالک، ثوری، احمد، اسحاق اور ابو ثور وغیرہ کا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں یہ رات بدلتی ہے اور بعض نے یہ کہا ہے کہ لیلۃ القدر ایک معین رات ہے جو کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ اسی بناء پر بعض نے کہا ہے کہ یہ پورے سال میں ایک رات ہوتی ہے۔ یہی قول حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے جب کہ بعض کا یہ قول ہے کہ یہ رمضان المبارک کے پورے مہینے میں ہوتی ہے۔ یہی قول حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور صحابہ کرام کی ایک جماعت کا ہے۔ اسی کے مطابق حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شب قدر صرف رمضان المبارک کے مہینے میں ہوتی ہے البتہ اس میں تقدم و تاخر ہوتا رہتا ہے جب کہ صاحبین نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ شب قدر رمضان المبارک کی ایک رات ہے اس میں تقدم و تاخر نہیں ہوتا۔ (شرح سنن ابی داؤد ص 291/92 ج5)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ وَتَحْزِيبِهِ وَتَرْتِيلِهِ

قرآن کریم کی قراءت، منازل اور اس کی ترتیل سے متعلقہ ابواب کا بیان

بَابٌ فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ (اس کا بیان کہ قرآن کریم کتنی مدت میں پڑھا جائے)

1180۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي عِشْرِينَ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي عَشْرٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِيدَنَّ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ مُسْلِمٍ أَتَمُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا: قرآن کریم ایک مہینے میں پڑھا کر۔ تو انہوں نے عرض کی: بلاشبہ میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بیس دنوں میں پڑھا کر۔ انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر پندرہ دنوں میں پڑھ لیا کر۔ تو انہوں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ قوت پاتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر دس دنوں میں پڑھ لیا کر۔ انہوں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی قوت رکھتا ہوں تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر سات دنوں میں پڑھ لیا کر اور اس پر اضافہ نہ کرنا (یعنی سات دنوں سے کم میں ختم کرنے کی کوشش نہ کرنا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

1181۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ فَنَاقَصَنِي وَنَاقَصْتُهُ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ عَطَاءٌ وَاخْتَلَفْنَا عَنْ أَبِي فَقَالَ بَعْضُنَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَقَالَ بَعْضُنَا خَمْسًا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کر اور مہینے میں قرآن کریم ختم کیا کر۔ پس آپ ﷺ نے مجھے قراءت کی مقدار کم کرنے کو کہا اور میں نے آپ سے ختم قرآن کی مدت کم کرنے کی التجا کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایک دن روزہ رکھا کر اور ایک دن افطار کیا کر۔ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے: میرے باپ سے میں نے اور میرے ساتھ روایت کرنے والوں نے اختلاف کیا ہے۔ پس ہم میں سے بعض نے ختم قرآن کی مدت سات دن بیان کی ہے اور بعض نے پانچ دن۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: اس ارشاد سے قبل حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا معمول یہ تھا کہ آپ صوم دہر یعنی ہر روز روزہ رکھتے تھے اور ہر رات قرآن کریم کا ختم کیا کرتے تھے تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے اس معمول کو بدلنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (بذل المجهود)

1182۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ يُرَدِّدُ[1] الْكَلَامَ أَبُو مُوسَى وَتَنَاقَصَهُ حَتَّى قَالَ اقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ قَالَ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَهُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام میں کتنے دنوں میں قرآن کریم ختم کیا کروں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک مہینے میں۔ عرض کی: بلاشبہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں (یعنی اس سے کم مدت میں ختم کرسکتا ہوں)۔ (مصنف کے شیخ) ابوموسیٰ (محمد بن مثنیٰ) نے (رسول اللہ علیہ السلام اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے مابین) باہمی گفتگو کا ذکر کیا اور آپ وہ مدت کم کرتے رہے یہاں تک کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تو سات دنوں میں پڑھ لیا کر۔ انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں (یعنی اس سے بھی کم دنوں میں پڑھ سکتا ہوں) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ قرآن کریم کو نہیں سمجھ سکے گا جس نے تین دنوں سے کم میں اس کو پڑھا۔

1183۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَطَّانُ خَالُ عِيسَى بْنِ شَاذَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا الْحَرِيشُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ اقْرَأْهُ فِي ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَعْنِي ابْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ عِيسَى بْنُ شَاذَانَ كَيِّسٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے مجھے ارشاد فرمایا: ایک مہینے میں قرآن کریم پڑھا کر۔ تو انہوں نے عرض کی: بلاشبہ میں (اس سے کم مدت میں پڑھنے کی) قوت رکھتا ہوں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تین دن میں ختم کرلیا کر۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عیسیٰ ابن شاذان دانا آدمی ہیں۔

بَابُ تَحْزِيبِ الْقُرْآنِ (قرآن کریم کو (قراءت کے لیے) حصص میں تقسیم کرنے کا بیان)

1184۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ قَالَ سَأَلَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ فَقَالَ لِي فِي كَمْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ مَا أُحَزِّبُهُ فَقَالَ لِي نَافِعٌ لَا تَقُلْ مَا أُحَزِّبُهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ قَرَأْتُ جُزْءًا مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ ذَكَرَهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

ابن الہاد نے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے پوچھا اور مجھے کہا: آپ کتنی مقدار میں قرآن کریم پڑھتے ہیں؟ تو میں نے جواب دیا: میں اسے حصص (روزانہ کے وظائف) میں تقسیم نہیں کرتا۔ تو نافع نے مجھے کہا: تم یہ نہ کہو

1۔ ایک نسخہ میں رَدَّدَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

"میں اسے حصص میں تقسیم نہیں کرتا" کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں نے قرآن کریم سے ایک جز پڑھا ہے"۔

ابن الہاد نے کہا ہے کہ میرا گمان یہ ہے کہ انہوں نے یہ روایت حضرت مغیرہ بن شعبہ سے نقل کی ہے۔

1185 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي حَدِيثِهِ أَوْسُ بْنُ حُذَيْفَةَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ قَالَ فَنَزَلَتِ الْأَحْلَافُ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَنْزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَنِي مَالِكٍ فِي قُبَّةٍ لَهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ فِي الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ كَانَ كُلَّ لَيْلَةٍ يَأْتِينَا بَعْدَ الْعِشَاءِ يُحَدِّثُنَا و قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَائِمًا عَلَى رِجْلَيْهِ حَتَّى يُرَاوِحُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَأَكْثَرُ مَا يُحَدِّثُنَا مَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا سَوَاءَ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ مُسْتَذَلِّينَ قَالَ مُسَدَّدٌ بِمَكَّةَ فَلَمَّا خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَتْ سِجَالُ الْحَرْبِ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ نُدَالُ عَلَيْهِمْ وَيُدَالُونَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةً أَبْطَأَ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَأْتِينَا فِيهِ فَقُلْنَا لَقَدْ أَبْطَأْتَ عَنَّا اللَّيْلَةَ قَالَ إِنَّهُ طَرَأَ عَلَيَّ جُزْئِي مِنَ الْقُرْآنِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيءَ حَتَّى أُتِمَّهُ قَالَ أَوْسٌ سَأَلْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَيْفَ يُحَزِّبُونَ الْقُرْآنَ قَالُوا ثُلُثٌ وَخُمُسٌ وَسُبُعٌ وَتُسُعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ وَحِزْبُ الْمُفَصَّلِ وَحْدَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ أَتَمُّ

حضرت عبداللہ بن سعید نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ حضرت اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ہم بنی ثقیف کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور احلاف (ثقیف کے دو قبیلوں میں سے ایک ہے) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس اترے اور رسول اللہ ﷺ نے بنی مالک کو ایک قبے (مراد خیمہ یا گول بنا ہوا چھوٹا سا گھر) میں اتارا۔ مسدد نے بیان کیا ہے کہ اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جو ثقیف سے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ آپ ﷺ ہر رات عشاء کے بعد ہمارے پاس تشریف لاتے تھے اور ہم سے گفتگو فرماتے تھے۔ ابوسعید نے کہا ہے: آپ ﷺ اپنے پاؤں پر کھڑے کھڑے گفتگو فرماتے تھے یہاں تک کہ قیام طویل ہونے کے سبب کبھی ایک پاؤں پر زور دے کر کھڑے ہوتے اور کبھی دوسرے پر اور آپ اکثر ان حالات کے بارے میں گفتگو فرماتے تھے جو آپ کو اپنی قریشی قوم کی جانب سے درپیش آتے رہے۔ پھر فرماتے: (ہم ان کے) ہم پلہ نہ تھے، ہم کمزور اور حقیر سمجھے جاتے تھے۔ مسدد نے کہا (یہ حالات) مکہ مکرمہ میں تھے لیکن جب ہم مدینہ طیبہ کی طرف نکل آئے تو ہمارے اور ان کے درمیان جنگ کے ڈول پڑنے لگے۔ کبھی ہمیں ان پر غلبہ حاصل ہوتا اور کبھی انہیں ہم پر غلبہ حاصل ہو جاتا۔ جب ایک رات آپ نے اس وقت مقررہ سے دیر کی جس وقت آپ ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے تو ہم نے عرض کی: آج رات آپ نے آنے میں دیر کر دی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم کا ایک جز (پارہ) مجھ سے چھوٹ گیا (یعنی وقت مقررہ پر نہ پڑھا گیا) تو میں نے یہ پسند نہ کیا کہ اسے مکمل کرنے سے پہلے آؤں۔ حضرت اوس نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے پوچھا: تم قرآن کریم کو کس طرح حصص میں تقسیم کرتے ہو؟ تو انہوں نے بتایا: تین، پانچ، سات،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نو، گیارہ اور تیرہ سورتوں میں اور یہ تمام مفصل سورتیں ایک حزب ہیں۔ ابوسعید کی حدیث اتم ہے۔ (یعنی پہلی منزل تین سورتوں، دوسری پانچ، تیسری سات، چوتھی نو، پانچویں گیارہ، چھٹی تیرہ اور ساتویں منزل مفصلات پر مشتمل ہوتی ہے)۔

فائدہ: سورۂ محمد یا سورۂ الحجرات سے لے کر قرآن کریم کے آخر تک تمام سورتیں مفصل کہلاتی ہیں۔

1186۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تین سے کم دنوں میں قرآن کریم ختم کیا وہ اسے سمجھ نہیں سکتا۔ (یعنی اس کے مفاہیم اور معانی سمجھنے سے وہ قاصر رہے گا)۔

1187۔ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فِي كَمْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ فِي شَهْرٍ ثُمَّ قَالَ فِي عِشْرِينَ ثُمَّ قَالَ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ فِي عَشْرٍ ثُمَّ قَالَ فِي سَبْعٍ لَمْ يَنْزِلْ مِنْ سَبْعٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ وہ قرآن کریم کتنے دنوں میں ختم کیا کرے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس دنوں میں، پھر فرمایا: ایک مہینے میں، پھر فرمایا: بیس دنوں میں، پھر فرمایا: پندرہ دنوں میں، پھر فرمایا: دس دنوں میں، پھر فرمایا: سات دنوں میں۔ آپ سات سے نیچے نہیں آئے۔ (یعنی زیادہ سے زیادہ ختم کی مدت چالیس دن اور کم سے کم سات دن ہے)۔

1188۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ أَهَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ وَنَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ لَكِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ النَّجْمَ وَالرَّحْمَنَ فِي رَكْعَةٍ وَاقْتَرَبَتْ وَالْحَاقَّةَ فِي رَكْعَةٍ وَالطُّورَ وَالذَّارِيَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَإِذَا وَقَعَتْ وَنُونَ فِي رَكْعَةٍ وَسَأَلَ سَائِلٌ وَالنَّازِعَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَوَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ وَعَبَسَ فِي رَكْعَةٍ وَالْمُدَّثِّرَ وَالْمُزَّمِّلَ فِي رَكْعَةٍ وَهَلْ أَتَى وَلَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي رَكْعَةٍ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَالْمُرْسَلَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَالدُّخَانَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ فِي رَكْعَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا تَأْلِيفُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَحِمَهُ اللهُ

حضرت علقمہ اور اسود دونوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میں مفصل ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تو اس تیزی سے پڑھتا ہے جیسے شعر تیزی سے پڑھے جاتے ہیں؟ کیا اس طرح الفاظ ادا کرتا ہے جس طرح خشک کھجوریں جھڑتی ہیں؟ البتہ حضور نبی کریم ﷺ تو ایک جیسی دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھتے تھے مثلاً سورۂ رحمٰن اور نجم ایک رکعت میں، اقتربت اور الحاقہ ایک رکعت میں، سورۂ طور اور ذاریات ایک رکعت میں، اذا وقعت اور سورۂ نون ایک رکعت میں، سال سائل اور نازعات ایک رکعت میں، ویل للمطففین اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عبس ایک رکعت میں، سورۂ مدثر اور سورۂ مزمل ایک رکعت میں، ھل اتی اور لا اقسم بیوم القیامہ ایک رکعت میں، عم یتسألون اور سورۂ المرسلات ایک رکعت میں اور سورۂ دخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترتیب ہے۔

1189۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ

عبدالرحمن بن یزید نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس حال میں کہ وہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے رات کے وقت سورۂ بقرہ کے آخر سے دو آئتیں پڑھیں تو وہ اسے کافی ہیں۔

فائدہ: مراد یہ ہے کہ ان کا اجر وثواب رات کے وقت قیام کرنے کے برابر ہے لہٰذا اس اعتبار سے وہ اس کے لیے کافی ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ شیطانی اور نفسانی حملوں سے حفاظت کے لیے اسے کافی ہیں لہٰذا رات بھر ان میں سے کوئی اس کے قریب نہیں آسکتا اور تیسرا قول یہ ہے کہ اس رات آفات اور مصائب وآلام سے محفوظ رکھنے کے لیے اسے کافی ہیں۔

(شرح سنن ابی داؤد علامہ عینی ص 303 ج 5)

1190۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا سَوِيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد ابْنُ حُجَيْرَةَ الْأَصْغَرُ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (رات کے وقت نماز میں) دس آیات پڑھیں وہ غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جس نے سو آیات پڑھیں وہ مطیع، فرمانبردار اور عبادت گزار بندوں میں لکھ دیا جائے گا اور جس نے ہزار آیات پڑھیں اس کا نام قنطار جمع کرنے والوں میں لکھ دیا جائے گا۔ (یعنی اس کا شمار ان میں ہوگا جنہیں اجر کا قنطار عطا کیا جاتا ہے) اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک قنطار ایک ہزار اور دوسو اوقیہ کا ہوتا ہے اور ایک اوقیہ زمین وآسمان کے مابین سے افضل اور بہتر ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سند میں ابن حجیرہ الاصغر عبداللہ بن عبدالرحمن بن حجیرہ ہے۔

1191۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَقْرِئْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الر فَقَالَ كَبُرَتْ سِنِّي وَاشْتَدَّ قَلْبِي وَغَلُظَ لِسَانِي قَالَ فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حاميم فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنَ الْمُسَبِّحَاتِ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقَالَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ أَقْرِئْنِي سُورَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهَا أَبَدًا ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے پڑھایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے تین سورتیں پڑھ جن کا آغاز الر سے ہوتا ہے۔ تو اس نے عرض کی: میری عمر زیادہ ہو چکی ہے اور میرا دل سخت ہو گیا ہے اور میری زبان موٹی (کرخت) ہو گئی ہے۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے تین سورتیں پڑھ جن کا آغاز حم سے ہوتا ہے تو اس نے پہلے کی طرح عرض کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مسبحات (یعنی وہ سورتیں جن کی ابتدا یسبح للہ یا سبح للہ سے ہوتی ہے) میں سے تین سورتیں پڑھ تو اس نے پہلے کی طرح گفتگو کی۔ پھر اس آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے جامع سی سورت پڑھا دیجیے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے سورہ إِذَا زُلْزِلَتْ پڑھائی یہاں تک کہ جب آپ اس سے فارغ ہوئے تو اس آدمی نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں اس پر کبھی زیادتی نہیں کروں گا۔ پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر واپس چلا گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا: یہ چھوٹا آدمی کامیاب ہو گیا، فلاح پا گیا۔

بَابٌ فِي عَدَدِ الْآيِ (آیات شمار کرنے کا بیان)

1192۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً تَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا حَتَّى يُغْفَرَ لَهُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم میں تیس آیات والی ایک سورت ہے وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا اور وہ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔

بَابُ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ السُّجُودِ وَكَمْ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ

سجود قرآن اور سجدوں کی تعداد سے متعلقہ ابواب کا بیان

1193۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ الْبَرْقِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ الْعُتَقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُنَيْنٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ كُلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْرَأَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ أَبُو دَاوُد رُوِيَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً وَإِسْنَادُهُ وَاهٍ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں قرآن کریم میں پندرہ سجدے پڑھائے۔ ان میں سے تین مفصل (سورتوں) میں ہیں اور سورہ حج میں دو سجدے ہیں۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ (سجود تلاوت کی تعداد)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

گیارہ ہے۔ اس کی اسناد کمزور ہے۔

فائدہ: تین مفصل سورتوں سے مراد سورۂ نجم، سورۂ اذالسماء انشقت اور سورۂ اقراء ہیں۔ نیز اسی حدیث طیبہ سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ سورۂ حج میں دو سجدے ہیں جب کہ احناف کے نزدیک پہلا سجدہ معتبر ہے دوسرا نہیں۔ کیونکہ پہلے سے مراد سجدہ صلوٰۃ ہے اور مذکورہ حدیث قابل حجت نہیں کیونکہ اس کی سند میں راوی عبداللہ بن منین مجہول ہے۔ عبدالحق نے ''احکام'' میں کہا ہے کہ یہ قابل حجت نہیں اور ابن قطان نے کہا ہے کہ ایسا اس کی جہالت کے سبب ہے کیونکہ وہ معروف نہیں اور اسی طرح اس سے روایت کرنے والا راوی حارث بن سعید العتقی بھی معروف الحال نہیں۔ سجود تلاوت کی تلاوت کے بارے میں علماء کے مابین اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک گروہ کا نظریہ یہ ہے کہ سجود تلاوت چودہ ہیں۔ انہوں نے مجموعی تعداد میں سورۂ حج کے دونوں سجدے اور مفصل سورتوں کے تینوں سجدے شمار کیے ہیں البتہ سورۂ ص کا سجدہ شمار نہیں کیا اور کہا کہ وہ سجدہ شکر ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ایک گروہ کا خیال ہے کہ کل تعداد گیارہ ہے۔ انہوں نے مفصل سورتوں کے سجدے اس سے ساقط کر دیے ہیں اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کل تعداد چودہ ہے۔ آپ نے مفصل سورتوں کے تینوں سجدے اور سورہ ص کا سجدہ اس میں شامل کر لیا ہے اور سورہ حج کا دوسرا سجدہ اس سے ساقط کر دیا ہے۔ جب کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، شافعیہ میں سے ابن سریج اور ایک جماعت نے تمام سجدوں کو ثابت رکھتے ہوئے کہا ہے کہ سجود تلاوت کی کل تعداد پندرہ ہے۔ (شرح سنن ابی داؤد عینی ص 308 ج 5)۔

1194۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ أَنَّ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ أَبَا الْمُصْعَبِ حَدَّثَهُ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: کیا سورۂ حج میں دو سجدے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ جس نے یہ سجدے نہیں کیے پس وہ انہیں پڑھے ہی نہیں۔

فائدہ: امام ترمذی نے ''جامع'' میں فرمایا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور حاکم نے ''مختصر السنن'' میں کہا ہے کہ اس کی سند میں دو راوی عبداللہ بن لہیعہ اور مشرع بن ہاعان ہیں۔ ان دونوں کی روایت کردہ حدیثیں قابل حجت نہیں۔ (عینی)

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ السُّجُودَ فِي الْمُفَصَّلِ

اس کے قول کا بیان جس کا نظریہ ہے کہ مفصل میں سجدہ نہیں

1195۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ مُحَمَّدٌ رَأَيْتُهُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِينَةِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سے مدینہ طیبہ تشریف لائے آپ نے مفصل میں سے کسی سورت میں سجدہ نہیں کیا۔

1196۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ زَيْدٌ الْإِمَامَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ پر سورۂ نجم پڑھی تو آپ ﷺ نے اس میں سجدہ نہ کیا۔ حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ امام تھے اور انہوں نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

بَاب مَنْ رَأَى فِيهَا السُّجُودَ (ان کا بیان جن کا نظریہ ہے کہ مفصل میں سجود ہیں)

1197۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ فِيهَا[1] وَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۂ نجم پڑھی اور آپ نے اس میں سجدہ کیا اور قوم میں سے کوئی باقی نہ رہا مگر اس نے سجدہ کیا۔ پس قوم کے ایک آدمی نے سنگریزوں یا مٹی کی ایک مشت اٹھائی اور اسے اپنے چہرے تک بلند کیا اور کہا: مجھے یہی کافی ہوگا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ اسے حالت کفر میں قتل کر دیا گیا۔

فائدہ: مذکورہ حدیث میں مٹی اٹھانے والے سے مراد امیہ بن خلف ہے۔ بعض نے کہا کہ وہ ولید بن المغیرہ ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ عتبہ بن ربیعہ ہے اور بعض کا نظریہ ہے کہ وہ ابواحیحہ سعید بن العاص ہے۔ ان میں پہلا زیادہ صحیح ہے۔ (اس کا تذکرہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے)۔ (عینی ص313 ج5)

بَاب السُّجُودِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ

(سورہ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ میں سجود کا بیان)

1198۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَسْلَمَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَنَةَ سِتٍّ

1۔ ایک نسخہ میں بہا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَامَ خَيْبَرَ وَهَذَا السُّجُودُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ آخِرُ فِعْلِهِ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: ہم نے سورۂ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ اور اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فتح خیبر کے سال 6ھ میں اسلام لائے اور یہ سجود رسول اللہ ﷺ کے آخری افعال میں سے ہیں۔

1199۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ السَّجْدَةُ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انہوں نے إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا: یہ سجدہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے ابوالقاسم ﷺ کے پیچھے اس میں سجدہ کیا ہے۔ پس میں یہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں آپ ﷺ سے جاملوں گا۔ (یعنی دم وصال تک یہ سجدہ کرتا رہوں گا)۔

بَابُ السُّجُودِ فِي ص (سورۂ ص میں سجدہ کا بیان)

1200۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ ص مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سورۂ ص کا سجدہ واجب سجود میں سے نہیں ہے البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1201۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ص فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ آخَرُ قَرَأَهَا فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُودِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلَكِنِّي رَأَيْتُكُمْ تَشَزَّنْتُمْ لِلسُّجُودِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے منبر پر سورۂ ص کی تلاوت فرمائی۔ جب آپ ﷺ آیت سجدہ پر پہنچے تو آپ منبر سے نیچے اترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا۔ پھر ایک دوسرے دن آپ ﷺ نے یہی سورت تلاوت فرمائی۔ پس جب آپ آیت سجدہ پر پہنچے تو لوگ سجدہ کرنے کی تیاری کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ (سجدہ) تو ایک نبی (حضرت داؤد علیہ السلام) کی توبہ ہے لیکن میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم سجود

1۔ قال ابو داؤد اسلم ابوهريرة تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے لیے تیار ہو۔ چنانچہ آپ ﷺ (منبر سے) نیچے تشریف لائے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَهُوَ رَاكِبٌ وَفِي غَيْرِ الصَّلَاةِ

اس آدمی کا بیان جو سوار ہونے کی حالت یا نماز سے باہر آیت سجدہ سنے

1202 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ[1] عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى إِنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلَى يَدِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال آیت سجدہ تلاوت فرمائی اور تمام لوگوں نے سجدہ تلاوت ادا کیا۔ ان میں سے بعض سوار تھے اور کچھ زمین پر سجدہ کرنے والے تھے یہاں تک کہ سوار اپنے ہاتھ پر سجدہ کرنے لگا۔

1203 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ الْمَعْنَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى لَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز سے باہر ہم پر کوئی سورت تلاوت فرماتے تھے اور آیت (سجدہ پر) آپ ﷺ سجدہ ادا فرماتے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے تھے یہاں تک کہ ہم میں سے بعض پیشانی رکھنے کی جگہ نہیں پاتے تھے۔

فائدہ: مذکورہ احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سجدۂ تلاوت واجب ہے جب بھی آیات سجدہ کی تلاوت کی جائے، چاہے حالت نماز میں ہو یا نماز سے باہر ہو قاری ہو یا سامع ہو۔

1204 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ[2] قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَكَانَ الثَّوْرِيُّ يُعْجِبُهُ هَذَا الْحَدِيثُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُعْجِبُهُ لِأَنَّهُ كَبَّرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہم پر قرآن کریم پڑھتے تھے اور جب آپ کا گزر آیت سجدہ سے ہوتا (یعنی آپ اس کی تلاوت فرماتے) تو آپ ﷺ تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرتے اور ساتھ ہم بھی سجدہ کرتے۔ (اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ سجدہ تلاوت میں صرف تکبیر کہہ کر سجدہ کرنا ہے اس میں نہ تو رفع یدین کرنا ہے اور نہ ہی کوئی تشہد و سلام ہے)۔ عبدالرزاق نے کہا ہے کہ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اس حدیث طیبہ کو بہت پسند فرماتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ وہ اسے اس لیے پسند کرتے تھے کیونکہ اس میں آپ ﷺ کے تکبیر کہنے کا ذکر ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں ابن محمد ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں معہ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا سَجَدَ (اس کا بیان کہ آدمی سجدہ کے وقت کیا کہے)

1205۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ يَقُولُ فِي السَّجْدَةِ مِرَارًا سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت سجود قرآن میں فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ ایک سجدہ میں بار بار یہ کہتے تھے سجد وجهی للذی خلقه وشق سمعه وبصره بحوله وقوته میری پیشانی نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا اپنی قوت وطاقت کے ساتھ اور اس کے کان اور اس کی آنکھیں بنائیں۔

بَاب فِيمَنْ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ (صبح کی نماز کے بعد سجدہ تلاوت کرنے کا بیان)

1206۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ قَالَ لَمَّا بَعَثْنَا الرَّكْبَ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ كُنْتُ أَقُصُّ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَأَسْجُدُ[1] فَنَهَانِي ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ أَنْتَهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضی الله عنهما فَلَمْ يَسْجُدُوا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حضرت ابوتمیمہ ہجیمی نے بیان کیا ہے کہ جب ہم نے (ہماری قوم نے) ایک قافلہ مدینہ طیبہ کی طرف بھیجا تو میں بھی اس میں شامل تھا اور میں صبح کی نماز کے بعد وعظ ونصیحت کی گفتگو کیا کرتا تھا اور (آیت سجدہ آ جانے پر اسی وقت) سجدہ کیا کرتا تھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اس سے منع فرمایا لیکن تین بار کے باوجود میں باز نہ آیا۔ آپ پھر تشریف لائے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں۔ ان میں سے کسی نے بھی سورج طلوع ہونے سے پہلے سجدہ تلاوت ادا نہیں کیا۔

فائدہ: ابوتمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہجیمی بصری ہے۔ ابن معین کا قول ہے کہ یہ راوی ثقہ ہے۔ (عینی ص320 ج5)

1۔ ایک نسخہ میں یہاں فَلَيَنْهَا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَاب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الْوِتْرِ (انواع وتر کی تفریع کا بیان)

بَاب اسْتِحْبَابِ الْوِتْرِ (استحباب الوتر کا بیان)

فائدہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے وتر سے متعلق مختلف روایات منقول ہیں۔ حماد بن زید نے آپ سے روایت کیا ہے کہ وتر فرض ہیں۔ یوسف ابن خالد سمتی نے نقل کیا ہے کہ وتر واجب ہیں اور نوح نے ''الجامع'' میں آپ ہی سے بیان کیا ہے کہ وتر سنت ہیں اور اسی کو امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اختیار کیا ہے اور یہی قول حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی کیا ہے۔ (عینی ص 322 ج5)

1207۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا تَقُولُ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ وَلَا لِأَصْحَابِكَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اہل قرآن! وتر ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ (اس حدیث طیبہ میں امر کا صیغہ ہے جو وجوب پر دلالت کرتا ہے) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ ایک اعرابی نے کہا: تو کیا کہتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ حکم نہ تیرے لیے ہے اور نہ ہی تیرے ساتھیوں کے لیے ہے۔

1208۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ الْعَدَوِيُّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ وَهِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ وَهِيَ الْوِتْرُ فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ

حضرت خارجہ بن حذافہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالولید العدوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تحقیق ایک نماز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد فرمائی ہے اور وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے اور وہ نماز وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس کا وقت عشاء اور طلوع فجر کے درمیان رکھا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب فِيمَنْ لَمْ يُوتِرْ (وتر نہ پڑھنے والے کا بیان)

1209۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَتَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وتر حق ہیں (یعنی واجب اور ثابت ہیں) پس جس نے وتر ادا نہ کیے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہیں پس جس نے وتر ادا نہ کیے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہیں پس جس نے وتر ادا نہ کیے وہ ہم میں سے نہیں۔

1210۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يُدْعَى الْمَخْدَجِيَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ يُدْعَى أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ إِنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ قَالَ الْمَخْدَجِيُّ فَرُحْتُ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ

حضرت ابن محیریز (یعنی عبداللہ بن محیریز بن جنادہ مکی) سے روایت ہے کہ بنی کنانہ کا ایک آدمی جسے مخدجی پکارا جاتا تھا، اس نے شام کے ایک آدمی سے سنا ہے جسے ابو محمد پکارا جاتا تھا کہ وہ کہتا ہے وتر واجب ہیں۔ مخدجی نے کہا: میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور آپ کو اس کے بارے میں بتایا تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو محمد نے غلط کہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پانچ نمازیں ہیں جو بندوں پر اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں۔ پس جس نے انہیں ادا کیا اور ان کی فرضیت کو حقیر جانتے ہوئے ان میں سے کسی کو ضائع نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کے لیے عہد ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے انہیں ادا نہ کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے کوئی عہد نہیں۔ اگر وہ چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو اسے جنت میں داخل فرمادے۔

بَاب كَمِ الْوِتْرُ (وتروں کی تعداد کا بیان)

1211۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ بِأُصْبُعَيْهِ هَكَذَا مَثْنَى مَثْنَى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بادیہ نشینوں میں سے ایک آدمی نے حضور نبی رحمت ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: دو دو اور رات کے آخر میں وتر ایک رکعت ہے۔

1212۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي قُرَيْشُ بْنُ حَيَّانَ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر ہر مسلمان پر واجب ہیں۔ پس جو پسند کرے کہ وہ پانچ (رکعتیں) وتر پڑھے تو وہ اس طرح کرے اور جو تین (رکعتیں) وتر پڑھنا پسند کرے وہ اسی طرح کرے اور جو ایک رکعت وتر پڑھنا چاہے وہ ایک پڑھ لے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے بظاہر یہ ثابت ہوتا ہے کہ وتر کی نماز پانچ، تین اور ایک رکعت پڑھنے کا اختیار حاصل ہے۔ آدمی جتنی چاہے اپنی پسند سے پڑھ سکتا ہے لیکن علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ اختیار تین رکعتوں پر استمرار اور دوام اختیار کرنے سے پہلے تھا۔ اور امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد امت نے اس کے خلاف پر اجماع کیا ہے اور یہ اجماع سابقہ طریقہ کے نسخ پر دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ضلالت و گمراہی پر اس امت کو جمع نہیں فرماتا۔ (عینی ص 332 ج 5)

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي الْوِتْرِ (وتر میں پڑھی جانے والی سورتوں کا بیان)

1213۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ ح وحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ وَزُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا [1] وَاللهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور "قل للذین کفروا" (اس سے مراد سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ہے) اور اللہ الواحد الصمد (یعنی قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ) کے ساتھ پڑھتے تھے۔

عبدالعزیز بن جریج نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسی سورتوں کے ساتھ وتر کی نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے مذکورہ حدیث کی طرح ہی بیان کیا اور فرمایا: تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ اور معوذتین (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھتے تھے۔

بَابُ الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ (نماز وتر میں دعائے قنوت کا بیان)

1214۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ

1۔ ایک نسخہ میں وقل للذین کفروا کے بجائے قل یایھا الکفرون ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی الله عنه عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ قَالَ ابْنُ جَوَّاسٍ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ هَذَا يَقُولُ فِي الْوِتْرِ فِي الْقُنُوتِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ أَبُو الْحَوْرَاءِ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چند کلمات سکھائے جنہیں میں وتر کی نماز میں پڑھا کرتا ہوں۔ ابن حواس نے قنوت الوتر کے الفاظ روایت کیے ہیں۔ (وہ کلمات یہ ہیں)۔ اللهم اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما اعطيت وقني شر ما قضيت انك تقضي ولا يقضى عليك وانه لا يذل من واليت ولا يعز من عاديت تباركت ربنا وتعاليت۔ ابو اسحاق نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے اور اس کے آخر میں کہا ہے: وہ یہ کلمات وتر کی دعائے قنوت میں پڑھتے تھے اور انہوں نے اس روایت میں ''اقولهن في الوتر'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

1215۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هِشَامٌ أَقْدَمُ شَيْخٍ لِحَمَّادٍ وَبَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَنَتَ يَعْنِي فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى عِيسَى بْنُ يُونُسَ هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَرُوِيَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ رَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرِ الْقُنُوتَ وَلَا ذَكَرَ أُبَيًّا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ وَسَمَاعُهُ بِالْكُوفَةِ مَعَ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْقُنُوتَ وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ وَشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَذْكُرَا الْقُنُوتَ وَحَدِيثُ زُبَيْدٍ رَوَاهُ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ وَشُعْبَةُ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ زُبَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ الْقُنُوتَ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زُبَيْدٍ فَإِنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِنَّهُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَيْسَ هُوَ بِالْمَشْهُورِ مِنْ حَدِيثِ حَفْصٍ نَخَافُ أَنْ يَكُونَ عَنْ حَفْصٍ عَنْ غَيْرِ مِسْعَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَيُرْوَى

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَنَّ أُبَيًّا كَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز وتر کے بعد یہ کہا کرتے تھے "اللهم انی اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك"۔ ابوداؤد نے کہا ہے: ہشام حماد کے سب سے پہلے استاذ ہیں اور یحییٰ بن معین کی جانب سے مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہشام سے حماد بن سلمہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عیسیٰ بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ عن قتادہ عن سعید بن عبد الرحمن بن ابزیٰ عن ابیہ کی سند سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔ عیسیٰ بن یونس نے یہ حدیث اس سند سے حضور نبی کریم ﷺ سے بھی روایت کی ہے۔ "عن فطر بن خليفه عن زبيد عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزی عن ابيه عن ابی بن کعب عن النبی علیہ السلام" حفص بن غیاث سے مروی ہے کہ انہوں نے مسعر عن زبید عن سعید ابن عبد الرحمان بن ابزیٰ عن ابیہ کی سند سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سعید عن قتادہ کی حدیث کو یزید بن زریع نے سعید عن قتادہ عن عزرہ عن سعید بن عبد الرحمن بن ابزیٰ عن ابیہ کی سند سے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے اور اس میں قنوت کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح اسے عبد الاعلیٰ اور محمد بن بشر العبدی نے روایت کیا ہے اور محمد بن بشر کا سماع کوفہ میں عیسیٰ بن یونس کے ساتھ ہے۔ (ان دونوں نے سعید بن ابی عروبہ سے روایت کیا ہے) اور انہوں نے قنوت کا ذکر نہیں کیا اور اس حدیث کو ہشام دستوائی اور شعبہ نے بھی حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے اور قنوت کا ذکر نہیں کیا۔ اور زبید کی بیان کردہ حدیث جسے سلیمان الاعمش، شعبہ، عبد الملک بن ابی سلیمان اور جریر بن حازم نے زبید سے روایت کیا ہے ان میں سے کسی نے بھی قنوت کا ذکر نہیں کیا مگر وہ روایت جو حفص بن غیاث عن مسعر عن زبید کی سند سے مروی ہے (اس میں ہے) کہ انہوں نے اپنی حدیث میں کہا "وانه قنت قبل الركوع" (کہ آپ نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی)۔ اور وہ روایت حدیث حفص میں سے مشہور نہیں ہے۔ (لہٰذا) یہ اندیشہ ہے کہ یہ روایت حفص سے مروی ہو لیکن ان سے آگے راوی مسعر کے سوا کوئی اور ہو۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ رمضان المبارک کے نصف (اخیر) میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

1216۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَمَّهُمْ يَعْنِي فِي رَمَضَانَ وَكَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

حضرت محمد (بن سیرین) نے بعض اصحاب سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں ان کی امامت کرائی اور وہ رمضان المبارک کے نصف اخیر میں قنوت پڑھتے تھے۔

1217۔ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النَّاسَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّي لَهُمْ عِشْرِينَ لَيْلَةً[1] وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ إِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِي فَإِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلَّى فِي بَيْتِهِ فَكَانُوا يَقُولُونَ أَبَقَ أُبَيٌّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الَّذِي ذُكِرَ فِي الْقُنُوتِ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهٰذَانِ الْحَدِيثَانِ يَدُلَّانِ عَلٰى ضَعْفِ حَدِيثِ أُبَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَنَتَ فِي الْوِتْرِ

حضرت حسن (بصری) رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (کی اقتدا میں نماز تراویح پڑھنے) پر جمع کیا اور وہ انہیں بیس راتیں نماز پڑھاتے اور قنوت صرف نصف اخیر میں پڑھتے تھے۔ جب آخری عشرہ آتا تو پیچھے ہٹ جاتے اور پھر اپنے گھر میں نماز پڑھتے اور لوگ کہتے تھے ابی بھاگ گئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ جو کچھ قنوت کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں اور یہ دونوں حدیثیں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی اس حدیث ''ان النبی علیہ السلام قنت فی الوتر'' کے ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

فائدہ: علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ابوداؤد سے یہ قول تسلیم نہیں کیونکہ وہ حدیث جو قنوت کے بارے ذکر کی گئی ہے اس کی اسناد صحیح ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں تو پھر اس کے بارے یہ کیسے کہا جا سکتا ہے ''لیس بشیء'' یہ کوئی شے نہیں؟ اور وہ دو حدیثیں جن کے ضعف کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے وہ قوی حدیث کے ضعف پر کیسے دلالت کر سکتی ہیں۔ یہ مقدار تو آپ سے عجیب لگتی ہے۔ (عینی ص 343 ج 5)۔

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الْوِتْرِ (نماز وتر کے (بعد) دعا کا بیان)

1218۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ الْأَيَامِيِّ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر کی نماز میں سلام پھیرتے تھے تو یہ کلمات کہتے ''سبحان الملك القدوس''۔

1219۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ إِذَا ذَكَرَهُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنی نماز وتر کے وقت سو جائے یا اسے بھول جائے تو اسے چاہیے کہ جب اسے نماز وتر یاد آ جائے وہ پڑھ لے۔

فائدہ: مذکورہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز وتر واجب ہے کیونکہ اس میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے نیند یا بھول جانے کی صورت میں اس کی قضاء کا حکم ارشاد فرمایا ہے اور قضاء کا حکم واجب کے لیے ہی ہوتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے کہ وتر کی قضاء نہیں کی جائے گی مگر ان کے خلاف یہی روایت حجت ہے اور صاحب ''المحیط'' نے بھی کہا ہے کہ

1۔ ایک نسخہ میں عشرین رکعۃ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اگر وتر فوت ہو گئے تو ان کی قضاء کی جائے گی۔ (شرح سنن ابی داود ص 344 ج 5)

بَابٌ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ (سونے سے پہلے نماز وتر پڑھ لینے کا بیان)

1220۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ رَكْعَتَيِ الضُّحَى وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی، میں انہیں سفر و حضر میں نہیں چھوڑتا: نماز چاشت کی دو رکعتیں، ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا اور وتر کی نماز پڑھے بغیر نہ سونا۔

1221۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ السَّكُونِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ لِشَيْءٍ أَوْصَانِي بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَلَا أَنَامُ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَبِسُبْحَةِ الضُّحَى فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی، میں انہیں کسی بھی سبب ترک نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے مجھے ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کی وصیت فرمائی، میں وتر کی نماز پڑھے بغیر نہ سوجاؤں اور سفر و حضر میں چاشت کی نماز ادا کروں۔

1222۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ السَّيْلَحِينِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَتَى تُوتِرُ قَالَ أُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَتَى تُوتِرُ قَالَ آخِرَ اللَّيْلِ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخَذَ هَذَا بِالْحَزْمِ[1] وَقَالَ لِعُمَرَ أَخَذَ هَذَا بِالْقُوَّةِ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم وتر کب ادا کرتے ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: میں رات کے اول حصہ میں وتر پڑھ لیتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم وتر کی نماز کب پڑھتے ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: رات کے آخری حصہ میں۔ تو آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: انہوں نے احتیاط کو اختیار کیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: انہوں نے قوت کو اپنایا ہے (کیونکہ رات کے آخر میں نیند سے جاگنے کا یقین قوت کے سبب ہی ہوتا ہے)۔

فائدہ: اسی حدیث طیبہ سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ اگر آدمی کو نیند سے بیدار ہونے کا وثوق حاصل ہو تو پھر اس کے لیے امر مستحب یہ ہے کہ وہ نماز وتر کو رات کے آخری حصہ تک مؤخر کر دے بصورت دیگر افضل یہ ہے کہ سونے سے قبل نماز وتر پڑھ لے۔

1۔ ایک نسخہ میں بِالْحَذَرِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي وَقْتِ الْوِتْرِ (نماز وتر کے وقت کا بیان)

1223 ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَتَى كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَتْ كُلَّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَوَسَطَهُ وَآخِرَهُ وَلَكِنِ انْتَهَى وِتْرُهُ حِينَ مَاتَ إِلَى السَّحَرِ

حضرت مسروق نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کب ادا فرماتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہر وقت آپ ﷺ نے پڑھے ہیں (یعنی) رات کے اول، وسط اور آخر حصہ میں آپ ﷺ نے وتر کی نماز ادا فرمائی۔ البتہ جب آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو اس وقت آپ کی وتر کی نماز سحری تک موخر رہی تھی (یعنی آپ ﷺ رات کے اخیر وقت میں وتر کی نماز ادا فرماتے تھے)۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز وتر کا وقت نماز عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے تب ہی رسول اللہ ﷺ نے کبھی نماز وتر رات کے اول حصہ میں ادا فرمائی اور کبھی وسط اور کبھی اخیر میں البتہ جس آدمی کو جاگنے کا یقین ہو اس کے لیے رات کے آخر تک وتر کو موخر کرنا افضل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بھی بعض رات کے اول حصہ میں وتر پڑھ لیتے تھے مثلاً حضرات ابوبکر صدیق، عثمان ذوالنورین، ابوہریرہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم اور بعض رات کے آخر میں وتر ادا کرتے تھے مثلاً حضرات عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، ابن مسعود، ابوالدرداء، ابن عباس اور ابن عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

1224 ـ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: صبح ہونے سے پہلے وتر ادا کرنے میں جلدی کرو۔

1225 ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلَّ ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ تَعْنِي فِي الْجَنَابَةِ

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کبھی وتر کی نماز رات کے اول حصہ میں ادا فرماتے اور بسا اوقات رات کے آخر میں وتر کی نماز پڑھتے۔ میں نے پھر عرض کی: آپ ﷺ کی قراءت کس طرح ہوا کرتی تھی، آپ ﷺ سراً قراءت کرتے تھے یا جہراً؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ ہر طرح کرتے تھے کبھی سراً اور کبھی جہراً۔ بسا اوقات آپ غسل فرماتے اور سو جاتے اور بسا اوقات وضو فرما کر سو جاتے۔ قتیبہ کے سوا کسی اور نے بیان کیا ہے کہ ان کی اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے مراد حالت جنابت میں آپ ﷺ کے طریقہ کار کا بیان ہے۔ (کہ کبھی آپ غسل فرما لیتے اور کبھی صرف وضو فرما کر آرام فرما ہو جاتے)۔

1226۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم رات کے وقت اپنی نماز کے آخر میں وتر کو ادا کرو۔ (یعنی نفلی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سب سے آخر میں نماز وتر کو ادا کرو۔ یہاں امر استحباب کے لیے ہے)۔

بَابٌ فِي نَقْضِ الْوِتْرِ ((پہلے ادا شدہ) وتر توڑنے کا بیان)

1227۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ زَارَنَا طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ وَأَمْسَى عِنْدَنَا وَأَفْطَرَ ثُمَّ قَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَأَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ إِلَى مَسْجِدِهِ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ أَوْتِرْ بِأَصْحَابِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ

حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رمضان المبارک میں ایک دن طلق بن علی نے ہم سے ملاقات کی اور ہمارے پاس ہی شام تک رہے اور روزہ افطار کیا پھر اس رات ہمارے ساتھ قیام پذیر ہوئے اور ہمیں نماز (تراویح) پڑھائی اور ہمارے ساتھ وتر بھی ادا کیے پھر اپنی مسجد کی طرف چلے گئے اور اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی یہاں تک کہ جب وتر باقی رہ گئے تو ایک آدمی کو آگے کر دیا اور فرمایا: اپنے ساتھیوں کو وتر کی نماز پڑھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں"۔

فائدہ: یعنی ایک رات میں دو مرتبہ وتر کی نماز ادا نہیں کی جا سکتی۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی رات کے اول حصہ میں ایک بار وتر کی نماز پڑھ لے اور رات کے آخری حصہ میں نوافل کے لیے بیدار ہو تو وہ نوافل میں سے جو چاہے پڑھے مگر پہلے وتر کو توڑ کر دوبارہ وتر کی نماز ادا نہ کرے۔ یہ قول سفیان ثوری، مالک، ابن مبارک اور احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے اور یہی اصح ہے۔ (عینی ص 351 ج5)

بَابُ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَوَاتِ (نمازوں میں دعائے قنوت پڑھنے کا بیان)

1228۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ[1] قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ وَاللهِ لَأُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكَافِرِينَ

---

1 ایک نسخہ میں یحیی بن کثیر ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: قسم بخدا! میں تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی نماز کی مثل نماز پڑھوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر، عشا اور صبح کی نمازوں کی آخری رکعت میں دعائے قنوت پڑھتے تھے اور مومنوں کے لیے دعا کرتے تھے اور کافروں پر لعنت بھیجتے تھے۔

1229۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالُوا كُلُّهُمْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ زَادَ ابْنُ مُعَاذٍ وَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ اس میں معاذ نے نماز مغرب کا اضافہ کیا ہے۔

1230۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْعَتَمَةِ شَهْرًا يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ اللَّهُمَّ نَجِّ[1] الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ نَجِّ[2] الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ وَمَا تُرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں ایک مہینہ تک دعائے قنوت پڑھی۔ آپ قنوت میں اس طرح کہتے: ''اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات عطا فرما، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطا فرما، اے اللہ! مومنوں میں سے کمزور اور ضعفاء کو نجات عطا فرما، اے اللہ! مضر پر اپنی گرفت اور سزا کو سخت اور شدید کر دے، اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے (زمانے کے) قحط کی طرح قحط مسلط کر دے''۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کی اور آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا نہیں کی تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے انہیں دیکھا نہیں وہ آ چکے ہیں؟ (یعنی کفار کی قید سے آزاد ہو کر مدینہ طیبہ پہنچ چکے ہیں)۔

1231۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مسلسل ایک مہینہ تک ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازوں میں سے ہر ایک کے آخر میں دعائے قنوت پڑھی۔ جب آپ ﷺ آخری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ

1۔ ایک نسخہ میں أَنْجِ ہے۔ 2۔ ایضاً

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہہ کر (رکوع سے) کھڑے ہوتے تو آپ بنی سلیم کے چند قبائل رعل، ذکوان، اور عصیہ کے خلاف دعا فرماتے اور جو آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے وہ آمین کہتے۔

1232۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ مُسَدَّدٌ بِيَسِيرٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ تو پھر کہا گیا: کیا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ تو انہوں نے جواب دیا: رکوع کے بعد۔ مسدد نے کہا: (کہ آپ ﷺ نے) تھوڑی مدت کے لیے ایسا کیا۔

1233۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک مہینے تک دعائے قنوت پڑھی پھر اس کو ترک کر دیا۔

1234۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيَّةً

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اس نے مجھے حدیث بیان کی ہے جس نے صبح کی نماز حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی معیت میں ادا کی کہ جب آپ ﷺ نے دوسری رکعت (کے رکوع) سے اپنا سر مبارک اٹھایا تو آپ ﷺ نے تھوڑی دیر تک قیام فرمایا۔

بَابٌ فِي فَضْلِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ (گھر میں نفل نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان)

1235۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ حُجْرَةً فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهَا قَالَ فَصَلَّوْا مَعَهُ لِصَلَاتِهِ يَعْنِي رِجَالًا وَكَانُوا يَأْتُونَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِي لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَنَحْنَحُوا وَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا بَابَهُ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُغْضَبًا فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنْ سَتُكْتَبَ[1] عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں ایک حجرہ بنایا اور آپ ﷺ رات

1۔ ایک نسخہ میں سَيُكْتَبُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے وقت باہر تشریف لاتے اور اس میں نماز ادا فرماتے۔ راوی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی معیت میں لوگ بھی نماز پڑھا کرتے۔ (اس سے مراد نماز تراویح ہے) لہٰذا وہ ہر رات آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو جایا کرتے یہاں تک کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ ان کی طرف باہر تشریف نہ لائے پس وہ کھانسنے لگے۔ انہوں نے اپنی آوازیں بلند کیں اور (آپ ﷺ کو اطلاع دینے کے لیے) آپ کے دروازے پر کنکریاں ماریں۔ پھر غضبناک حالت میں رسول اللہ ﷺ ان کی طرف باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! تم اپنا کام مسلسل کرنے لگے ہو یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا ہے کہ تم پر یہ فرض کر دی جائے گی (یعنی میرے باہر نہ آنے کا سبب یہی ہے کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے کیونکہ یہ تمہارے لیے باعث مشقت ہوگی) اس لیے تم پر لازم ہے کہ اپنے گھروں میں نماز ادا کرو کیونکہ فرض نماز کے سوا (نفلی) نماز اپنے گھر میں ادا کرنا آدمی کے لیے بہتر ہے۔

1236۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی کچھ نمازیں (یعنی نفل وغیرہ) اپنے گھروں میں ادا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ (یعنی جس طرح قبور عبادت و ریاضت سے خالی ہوتی ہیں اسی طرح تم اپنے گھروں کو عبادت و ریاضت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر و فکر سے خالی مت کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے انہیں آباد رکھو)۔

بَاب طُولِ الْقِيَامِ (قیام کو طویل کرنے کا بیان)

1237۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقِيَامِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جَهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ أُهَرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ

حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی گئی: اعمال میں سے کون سا (عمل) افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قیام کو طویل کرنا۔ پھر عرض کی گئی: کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (وہ صدقہ) جو فقیر اور نادار نے محنت شاقہ سے کما کر دیا ہو۔ پھر عرض کی گئی: کون سی ہجرت افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس شے کو چھوڑ دیا جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام فرمائی۔ پھر عرض کی گئی: کون سا جہاد افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مشرکین کے ساتھ اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا۔ پھر عرض کی گئی: کون سا قتل اشرف اور بلند رتبہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جس کا خون بہایا گیا اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی گئیں۔

بَاب الْحَثِّ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ (رات کے قیام پر ابھارنے کا بیان)

1238۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَحِمَ اللهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کے وقت اٹھا اور اس نے نماز (تہجد) ادا کی اور اس نے اپنی بیوی کو بیدار کیا اور اس نے بھی نماز پڑھی اور اگر وہ نیند سے نہ اٹھے تو یہ اس کے چہرے پر پانی چھڑکے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کے وقت اٹھی اور اس نے نماز پڑھی اور اس نے اپنے خاوند کو بھی بیدار کیا اور اگر وہ نہ اٹھے تو یہ اس کے چہرے پر پانی چھڑکے۔

1239۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں نے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی رات کے وقت بیدار ہوا اور اس نے اپنی بیوی کو بھی جگایا پھر دونوں نے اکٹھے دو رکعتیں نماز پڑھیں تو وہ دونوں اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیئے جاتے ہیں۔

بَابٌ فِي ثَوَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ (قرآن کریم پڑھنے کے ثواب کا بیان)

1240۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے خود قرآن کریم پڑھا اور پھر دوسروں کو اس کی تعلیم دی۔

1241۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ[1] فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا

حضرت سہل بن معاذ جہنی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم پڑھا اور جو کچھ (احکام) اس میں ہیں ان کے مطابق عمل کیا تو اس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی دنیوی گھروں میں سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی۔ اگر سورج تمہارے گھروں میں ہوتا تو اس کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جس نے اس قرآن کے مطابق عمل کیا۔ (یعنی اگر قرآن کریم پڑھنے والے کا مقام و مرتبہ یہ ہے تو بالیقین اس کے مطابق عمل کرنے والے کا مقام اس سے کہیں اعلیٰ و ارفع ہوگا)۔

1۔ ایک نسخہ میں بیکم ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1242۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَلَهُ أَجْرَانِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو قرآن کریم پڑھتا ہے درآنحالیکہ وہ اس میں مہارت اور حفظ کامل رکھتا ہو وہ معزز اور مطیع وفرمانبردار ملائکہ کے ساتھ ہوگا (یعنی اسے ملائکہ مقربین کی معیت حاصل ہوگی) اور وہ جو اس حال میں قرآن کی تلاوت کرتا ہے کہ اس پر پڑھنا گراں اور مشکل ہوتا ہے تو اس کے لیے دو اجر ہوں گے (ایک تلاوت کلام پاک کا اور دوسرا اجر مشقت برداشت کرنے کا)۔

1243۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ تَعَالَى يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے گھروں (مساجد) میں سے کسی گھر (مسجد) میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو اس کی تعلیم دیتے ہیں تو ان پر سکینہ (اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک شے جس میں طمانیت اور رحمت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ملائکہ ہوتے ہیں) نازل ہوتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ملائکہ انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود ملائکہ مقربین میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

1244۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ إِلَى بُطْحَانَ أَوِ الْعَقِيقِ فَيَأْخُذَ نَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ زَهْرَاوَيْنِ بِغَيْرِ إِثْمٍ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ قَالُوا كُلُّنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَلَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَتَعَلَّمَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَإِنْ ثَلَاثٌ فَثَلَاثٌ مِثْلُ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم صفہ میں تھے اور ارشاد فرمایا: تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ وہ صبح کے وقت بطحان (مدینے کی ایک وادی) یا عقیق (مدینہ طیبہ کی وادیوں میں سے ایک وادی) کی طرف جائے اور بغیر کسی گناہ کا ارتکاب کیے اور بغیر قطع رحمی کیے دو خوبصورت بڑی کوہان والی اونٹنیاں پکڑ کر لے آئے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم تمام (یہ خواہش رکھتے ہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس تم میں سے جو کوئی ہر روز صبح کے وقت مسجد جائے گا اور وہاں کتاب اللہ میں سے دو آیتیں پڑھے گا وہ اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور اگر تین پڑھے گا تو وہ تین سے بہتر ہیں اسی طرح ان کی تعداد اونٹوں سے (افضل واعلیٰ ہے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب فَاتِحَةِ الْكِتَابِ (فاتحۃ الکتاب کا بیان)

1245 ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أُمُّ الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (یعنی سورۂ فاتحہ) ام القرآن، ام الکتاب اور سبع مثانی ہے (یعنی یہ سورت قرآن کریم کی اصل ہے اور یہ سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں)۔

1246 ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَعَاهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ قَالَ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ فِي الْقُرْآنِ شَكَّ خَالِدٌ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلَكَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّتِي أُوتِيتُ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ

حضرت خبیب بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ میں نے حفص بن عاصم کو حضرت ابوسعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے درآنحالیکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے انہیں بلایا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نماز سے فارغ ہوا تو پھر آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے میری پکار کا جواب دینے سے کس نے روکے رکھا؟ تو عرض کی: میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ عزوجل نے ارشاد نہیں فرمایا: "اے ایمان والو! اللہ اور (اس کے) رسول کی پکار پر لبیک کہو جب وہ رسول تمہیں اس امر کی طرف بلائے جو تمہیں زندہ کرتا ہے" میں تجھے قرآن کریم کی عظیم تر سورت کی تعلیم دوں گا اس سے قبل کہ میں مسجد سے باہر نکلوں۔ (روایت کے الفاظ میں خالد کو شک یہ ہے کہ آیا من القرآن کے الفاظ ہیں یا فی القرآن کے)۔ (جب آپ ﷺ باہر تشریف لے جانے لگے) تو ابوسعید کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے جو ارشاد فرمایا وہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سورۂ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہے، یہ سبع مثانی ہے جو مجھے عطا کی گئی اور قرآن عظیم ہے۔

فائدہ: علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں فرمایا ہے کہ قاضی عبدالوہاب اور قاضی ابوالولید دونوں نے کہا ہے کہ حالت نماز میں بھی آقائے دو جہاں ﷺ کی پکار کا جواب دینا فرض ہے۔ آدمی اسے ترک کرنے کے سبب گنہگار اور نافرمان ٹھہرے گا اور احناف میں سے علامہ طحطاوی نے حاشیہ مراقی الفلاح میں لکھا ہے کہ نمازی پر حضور نبی مکرم ﷺ کی پکار کا جواب دینا فرض ہے البتہ نماز کے باطل ہونے میں علماء کا اختلاف ہے۔ اسی طرح علامہ عینی نے بھی ذکر کیا ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ هِيَ مِنَ الطُّوَلِ (سورۂ فاتحہ کے لمبی سورتوں میں سے ہونے کا بیان)

1247 ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَبَّاسٍ قَالَ أُوتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي الطُّوَلِ وَأُوتِيَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ سِتًّا فَلَمَّا أَلْقَى الْأَلْوَاحَ رُفِعَتْ ثِنْتَانِ وَبَقِيَ أَرْبَعٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سات طویل آیتیں عطا فرمائی گئیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھ عطا فرمائی گئیں۔ پس جب آپ نے تختیوں کو پھینکا تو ان میں سے دو اٹھالی گئیں اور چار باقی رہ گئیں۔

فائدہ: ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ سورۂ فاتحہ اپنی آیات کے معانی اور مفہوم کے اعتبار سے طویل سورتوں میں شامل ہے اگرچہ اس کے الفاظ مختصر ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي آيَةِ الْكُرْسِيِّ (آیۃ الکرسی کا بیان)

1248۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَبَا الْمُنْذِرِ أَيُّ آيَةٍ مَعَكَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَبَا الْمُنْذِرِ أَيُّ آيَةٍ مَعَكَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ لِيَهْنَ لَكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ الْعِلْمُ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابا المنذر! کتاب اللہ میں سے کون سی آیت تیرے نزدیک عظیم تر ہے؟ تو میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم یہ بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا: اے ابا المنذر! تیرے نزدیک کتاب اللہ کی کونسی آیت عظیم تر ہے؟ تو پھر میں نے عرض کی: اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر دست مبارک مارا اور ارشاد فرمایا: اے ابا المنذر! تجھے علم مبارک ہو۔

فائدہ: اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا قرآن کریم کی بعض آیات کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور دوسرا یہ معلوم ہوا کہ عالم کی عزت و توقیر کرنا اور اس کی موجودگی میں اس کے لیے تعریفی اور مدحیہ جملے کہنا جائز اور درست ہے بشرطیکہ یہ تعریف اس کے لیے باعث نفع ہو اور اس کے عجب اور خود پسندی یا فخر و غرور میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

بَابٌ فِي سُورَةِ الصَّمَدِ (سورۂ اخلاص کا بیان)

1249۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک دوسرے آدمی کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھتے ہوئے سنا کہ وہ بار بار اسے پڑھ رہا ہے۔ جب صبح ہوئی تو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا۔ گویا کہ یہ آدمی اسے بہت قلیل تصور کر رہا تھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دست قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ یہ (سورت) تہائی قرآن کے مساوی ہے۔

بَابٌ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ (معوذتین کا بیان)

1250۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُودُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کی ناقہ (کی مہار) پکڑ کر چل رہا تھا کہ آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تجھے دو بہترین سورتیں نہ سکھادوں جو (مجھے) عطا کی گئی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے مجھے قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کی تعلیم دی لیکن آپ ﷺ نے مجھے ان کے سبب کوئی زیادہ خوش نہ دیکھا۔ پس جب صبح کی نماز کے لیے آپ ﷺ نیچے اترے تو آپ نے انہیں دو سورتوں کے ساتھ لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔ پس حضور نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عقبہ! تو نے انہیں کیسا پایا ہے؟

1251۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيَتْنَا رِيحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِأَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَأَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُولُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَؤُمُّنَا بِهِمَا فِي الصَّلَاةِ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا اس اثناء میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے مابین چل رہا تھا تو اچانک تیز آندھی اور سخت تاریکی نے ہمیں ڈھانپ لیا تو رسول اللہ ﷺ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے ساتھ پناہ مانگنے لگے اور فرمانے لگے: اے عقبہ! ان دو (سورتوں) کے ساتھ پناہ طلب کر۔ پس کسی پناہ طلب کرنے والے نے ان دو کی مثل کے ساتھ پناہ نہیں مانگی۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو سنا ہے آپ ان دو سورتوں کے ساتھ نماز میں ہماری امامت فرمایا کرتے تھے۔ (یعنی آپ نماز میں ان کی تلاوت فرماتے تھے۔ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ یہ سورتیں قرآن کا جز ہیں۔ اگر یہ قرآن میں سے نہ ہوتیں تو پھر آپ ﷺ نماز میں ان کی تلاوت نہ فرماتے)۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ (قراءت میں ترتیل کے مستحب ہونے کا بیان)

1252۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حافظ قرآن کو فرمایا جائے گا تو قرآن پڑھ اور اپنی منزل کی جانب درجہ بدرجہ چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا۔ بلاشبہ تیری منزل اس آخری آیت کے پاس ہوگی جو تو پڑھے گا۔

فائدہ: یہ قاری قرآن کی شان ہے کہ ہر آیت پر اس کا ایک درجہ بلند ہوگا۔ جب تک تلاوت جاری رہے گی اس کے درجات بلند ہوتے جائیں گے اور اس کا مقام وہ ہوگا جہاں وہ تلاوت موقوف کرے گا اور سب سے بلند مقام اس کا ہوگا جو والناس پر تلاوت ختم کرے گا۔

1253- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ رضی الله عنه قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم ﷺ کی قراءت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ ہر ہر مد کا لحاظ رکھ کر قراءت فرماتے تھے۔ (مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ بوقت قراءت ہر ہر لفظ کا حق ادا فرماتے تھے)۔

1254- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ كَانَ يُصَلِّي وَيَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ وَنَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَتَهُ حَرْفًا حَرْفًا

حضرت یعلی بن مملک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی قراءت اور نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے آپ ﷺ کی (قراءت) اور نماز کے ساتھ کوئی نسبت نہیں ہے۔ (یعنی تم آپ کی قراءت و نماز کی مثل ادا کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتے)۔ آپ ﷺ نماز ادا فرماتے تھے اور پھر نماز پڑھنے (کے وقت) کی مقدار سو جاتے تھے پھر آپ ﷺ اتنی دیر نماز پڑھتے تھے جتنا آپ نے آرام فرمایا ہوتا۔ پھر آپ نماز پڑھنے کی مقدار سو جاتے تھے یہاں تک کہ صبح ہونے تک آپ یہی عمل جاری رکھتے اور پھر آپ نے آپ ﷺ کی قراءت کے بارے میں بیان فرمایا کہ آپ ہر ہر حرف علیحدہ علیحدہ پوری ترتیل کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

1255- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفَتْحِ وَهُوَ يُرَجِّعُ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو اپنی ناقہ پر سورہ فتح پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ (ہر آیت) بار بار پڑھتے تھے۔

1256- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی آوازوں (کے حسن) کے ساتھ (قراءت) قرآن کو مزین اور آراستہ کرو۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ کا ایک معنی یہ ہے کہ حسن قرآن کو اپنی آوازوں کے حسن کے ساتھ ظاہر کرو۔ حاکم نے کہا ہے کہ حسن آواز قرآن کے حسن میں اضافہ کر دیتا ہے۔ طبرانی نے بیان کیا ہے کہ حسن آواز زینۃ القرآن ہے اور عبدالرزاق نے بیان کیا ہے کہ ہر شے کے لیے زیور ہے اور قرآن کا زیور حسن آواز ہے اور ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اس روایت میں قلب ہے اور معنی یہ ہے کہ تم اپنی آوازوں کو تلاوت قرآن کے ساتھ مزین کرو اور اسی کے ساتھ انہیں مشغول رکھو اور اسی کو شعار اور زینت بناؤ۔ (بذل المجہود ص 308 ج 7، شرح عینی ص 383 ج 5)۔

1257۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ بِمَعْنَاهُ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ يَزِيدُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ هُوَ فِي كِتَابِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ

حضرت سعید بن ابی سعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے قرآن کو خوش آوازی کے ساتھ نہ پڑھا۔ حضرت عبیداللہ بن ابی نہیک نے حضرت سعد سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی کی مثل ارشاد فرمایا ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ کے بھی مختلف معانی بیان کیے گئے ہیں مثلاً وہ آدمی ہماری سیرت پر نہیں یا ہم سے ہدایت یافتہ نہیں جو قرآن کے سبب لوگوں سے مستغنی نہیں ہوا یا اس کے سبب احادیث اور دیگر کتب سے مستغنی نہیں ہوا یا جس نے قرآن کو بلند آواز سے نہ پڑھا یا جس نے خوبصورت آواز کے ساتھ تجوید کا لحاظ رکھتے ہوئے نہ پڑھا۔ ابن اعرابی نے کہا ہے کہ اہل عرب اپنے دستور کے مطابق دوران سفر اور مجالس میں گایا کرتے تھے لہٰذا نزول قرآن کے بعد یہ پسند کیا گیا کہ اس کی جگہ قرآن پڑھا جائے۔

1258۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ مَرَّ بِنَا أَبُو لُبَابَةَ فَاتَّبَعْنَاهُ حَتَّى دَخَلَ بَيْتَهُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ رَثُّ الْبَيْتِ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَأَيْتَ إِذَا لَمْ يَكُنْ حَسَنَ الصَّوْتِ قَالَ يُحَسِّنُهُ مَا اسْتَطَاعَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَ قَالَ وَكِيعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ يَعْنِي يَسْتَغْنِي بِهِ

حضرت عبیداللہ بن ابی یزید نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم بھی ان کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پیچھے پیچھے چلنے لگے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ ہم بھی ان کے ساتھ اندر چلے گئے تو وہاں ایک پرانے سے کمرے میں انتہائی خستہ حالت میں ایک آدمی تھا۔ میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: وہ ہم میں سے نہیں جس نے قرآن کو خوش آوازی کے ساتھ نہ پڑھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا: اے ابا محمد! تمہارا کیا خیال ہے جب اس کی آواز حسین اور خوبصورت نہ ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ حسب استطاعت اسے حسین اور خوبصورت بنائے اور محمد بن سلیمان انباری نے بیان کیا ہے کہ وکیع اور ابن عیینہ نے کہا ہے کہ اس سے مراد ہے جو قرآن کے سبب مستغنی ہو جاتا ہے۔ (یعنی اوروں کو چھوڑ کر قرآن کو اپنی توجہ کا مرکز نہ بنایا وہ ہم میں سے نہیں)۔

1259۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ وَحَيْوَةُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بھی شے کی طرف اتنی توجہ نہیں فرماتا جتنی کہ کسی نبی کی حسن آواز کی طرف توجہ فرماتا ہے جب کہ وہ بلند آواز سے قراءت کرتا ہے۔ (یہاں پر توجہ سے مراد قراءت پر رضا کا اظہار کرنا، اسے قبول کرنا اور اس پر اجر و ثواب عطا فرمانا ہے)۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِيمَنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ

اس کے بارے میں وعید کا بیان جس نے قرآن کریم حفظ کیا اور پھر بھلا دیا

1260۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِيسَى بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْذَمَ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی قرآن کریم پڑھ کر پھر اسے بھلا دیتا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں گے۔ (یا اس کے ہاتھ خیر سے خالی ہوں گے یا اس کے پاس کوئی حجت اور دلیل نہیں ہوگی)۔

فائدہ: علامہ عینی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کے بیان کردہ حلال و حرام کو جانتا ہے اور پھر اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کے مطابق عمل نہیں کرتا اس کے لیے یہ وعید ہے کہ وہ آخرت میں خیر و برکت سے محروم رہے گا۔

بَابُ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

(قرآن کریم کے سات قراءتوں پر نازل کیے جانے کا بیان)

1261۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ إِنَّمَا هَذِهِ الْأَحْرُفُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ لَيْسَ تَخْتَلِفُ(1) فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ

حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۂ فرقان اس طریقہ کے سوا پر پڑھتے ہوئے سنا جس پر میں اسے پڑھتا تھا اور مجھے وہ سورۂ رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی۔ پس قریب تھا کہ میں فوراً اسے گرفت میں لے لیتا لیکن پھر میں نے اسے مہلت دی یہاں تک کہ وہ (نماز سے) فارغ ہو گئے۔ پھر میں نے اپنی چادر اس کے گلے میں ڈالی اور اسے حضور ﷺ کے پاس لے آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے اسے سورۂ فرقان اس طریقہ کے سوا پر پڑھتے ہوئے سنا ہے جس پر آپ نے مجھے پڑھائی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا: تو پڑھ۔ چنانچہ اس نے اسی طرح قراءت کی جس طرح میں نے اسے پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ تو (سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل کی گئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: تو پڑھ۔ پس میں نے پڑھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل کی گئی ہے۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ قرآن سات حروف (لغات) پر نازل کیا گیا ہے۔ پس تم اس کے مطابق پڑھو جو اس میں سے آسان ہو۔ محمد بن یحییٰ بن فارس اور عبدالرزاق نے بیان کیا ہے کہ معمر نے ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت زہری نے فرمایا: یہ سات لغات اور قراءتیں ایک کلمے میں ہیں۔ اس سے حلال و حرام کے حکم میں کوئی اختلاف واقع نہیں ہوتا۔

1262۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أُبَيُّ إِنِّي أُقْرِئْتُ الْقُرْآنَ فَقِيلَ لِي عَلَى حَرْفٍ أَوْ حَرْفَيْنِ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِي قُلْ عَلَى حَرْفَيْنِ قُلْتُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقِيلَ لِي عَلَى حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِي قُلْ عَلَى ثَلَاثَةٍ قُلْتُ عَلَى ثَلَاثَةٍ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ إِنْ قُلْتَ سَمِيعًا عَلِيمًا عَزِيزًا حَكِيمًا مَا لَمْ تَخْتِمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابی! بیشک مجھے قرآن کریم پڑھایا گیا اور مجھے کہا گیا ایک حرف (لغت) پر یا دو حرفوں پر۔ تو وہ فرشتہ جو میرے ساتھ تھا اس نے کہا: کہو دو حرفوں پر۔ تو میں

1۔ ایک نسخہ میں یختلف ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے کہا: دو حرفوں پر۔ پھر مجھے کہا گیا: دو حرفوں پر یا تین پر؟ تو وہ فرشتہ جو میرے ساتھ تھا اس نے کہا: کہو تین حرفوں پر۔ تو میں نے کہہ دیا: تین حرفوں پر یہاں تک کہ وہ سات حروف تک پہنچ گیا۔ پھر اس نے کہا: ان میں سے ہر ایک شافی کافی ہے اگرچہ تم نے عزیزاً حکیماً کی جگہ سمیعاً علیماً کہا (یا اس کے برعکس) کہہ دیا۔ جب تک کہ تو آیت عذاب کا اختتام لفظ رحمت کے ساتھ یا آیت رحمت کا اختتام لفظ عذاب کے ساتھ نہ کرے۔

فائدہ: اس تغیر و تبدل کے جواز اور اختیار کا حکم مصحف عثمانی پر اجماع ہونے سے پہلے کا ہے۔ اس پر اجماع ہو جانے کے بعد اب عمداً کسی کو تغیر و تبدل کا کوئی اختیار حاصل نہیں۔ اگر سہواً بھول کر ایسا ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ (عینی ص 393 ج 5)

1263۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى[1] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ ؑ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ إِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ ثَانِيَةً فَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ قَالَ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بنی غفار کے صاف پانی (کے تالاب) کے پاس تھے کہ آپ کے پاس حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم ارشاد فرما رہا ہے کہ آپ اپنی امت کو ایک حرف (لغت) پر قرآن کریم پڑھائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کی التجا کرتا ہوں بلاشبہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر وہ دوسری بار حاضر خدمت ہوئے اور پہلے کی طرح ذکر کیا یہاں تک کہ وہ سات حروف تک پہنچ گئے اور عرض کی: بلاشبہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم ارشاد فرما رہا ہے کہ آپ اپنی امت کو سات حروف پر پڑھائیں۔ پس جس حرف (لغت) کے مطابق انہوں نے قراءت کی وہ درست ہوں گے۔

بَابُ الدُّعَاءِ (دعا کا بیان)

1264۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت ہے۔ تمہارے رب نے فرمایا ہے: مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

فائدہ: دعا کو عبادت یا تو اس لیے کہا گیا ہے کہ عبادت کا اختتام دعا کے ساتھ کیا جاتا ہے یا پھر اس لیے کہ دعا اللہ تعالیٰ کے اسماء کے ذکر اور اسی سے تضرع اور سوال کرنے وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہے اور یہ سب عبادت میں شامل ہیں اس لیے دعا کو بھی عبادت کہا گیا ہے۔ (عینی ص 394، ج 5)

1265۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ عَنِ ابْنٍ لِسَعْدٍ رضی اللہ عنہ

1۔ ایک نسخہ میں محمد بن المثنی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَنَّهُ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيمَهَا وَبَهْجَتَهَا وَكَذَا وَكَذَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلَاسِلِهَا وَأَغْلَالِهَا وَكَذَا وَكَذَا فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ إِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَ الْجَنَّةَ أُعْطِيتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ وَإِنْ أُعِذْتَ مِنَ النَّارِ أُعِذْتَ مِنْهَا وَمَا فِيهَا مِنَ الشَّرِّ

حضرت ابن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے مجھے اس طرح دعا مانگتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے جنت، اس کی نعمتوں، اس کی رونقوں، لذتوں اور اس طرح کی چیزوں کی التجا کرتا ہوں اور میں تجھ سے جہنم، اس کی زنجیروں، اس کے طوقوں اور اس طرح کی چیزوں سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: عنقریب ایک قوم دعا کرتے وقت (حدود شرعیہ سے) تجاوز کرے گی پس تو ان میں سے ہونے سے بچ۔ بلاشبہ اگر تجھے جنت عطا کر دی گئی تو تجھے جنت اور جو کچھ اس میں نعمتیں اور خیر ہے وہ سب عطا کر دیا جائے گا اور اگر تجھے جہنم سے پناہ عطا کر دی گئی تو بالیقین جہنم اور شر میں سے جو کچھ اس میں ہے سب سے پناہ عطا کر دی جائے گی۔

1266۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللهَ تَعَالَى وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَجِلَ هَذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيدِ رَبِّهِ جَلَّ وَعَزَّ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَدْعُو بَعْدُ بِمَا شَاءَ

حضرت ابو علی عمرو بن مالک نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اپنی نماز کے بعد دعا مانگتے ہوئے سنا: اس نے اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی حضور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور اسے یا کسی اور کو ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ چکے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے رب کی عظمت و بزرگی اور ثناء بیان کرے پھر نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھے اور پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔

فائدہ: اس ارشاد میں حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے غلاموں کو رب کریم کی بارگاہ میں التجا کرنے کا سلیقہ سکھایا کہ جب اس کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرو تو بلا واسطہ پہلے ہی مانگنا نہ شروع کر دو بلکہ بطور وسیلہ رب کریم کی حمد و ثناء بیان کرو اور مجھ پر ہدیہ درود و سلام پیش کرو اور بعد ازاں اپنی حاجت کا تذکرہ کرو تو اس طرح تمہاری درخواست رب کریم کی بارگاہ میں قبول کی جائے گی۔

1267۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوَى ذَلِكَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ دعاؤں میں سے جوامع پسند فرماتے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تھے اور ان کے سوا (غیر جامع) کو چھوڑ دیتے تھے۔

فائدہ: جامع دعا وہ ہوتی ہے جو اغراض صالحہ اور مقاصد صحیحہ کو محیط ہو یا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور آداب سوال پر مشتمل ہو، الفاظ مختصر ہوں مگر معانی کثیر ہوں۔

1268۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی قطعاً اس طرح نہ کہے: اے اللہ! میری مغفرت فرما اگر تو چاہے، اے اللہ! مجھ پر رحم فرما اگر تو چاہے۔ اسے چاہیے کہ وہ پختہ عزم اور یقین کے ساتھ اپنی حاجت پیش کرے کیونکہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔ (یعنی رب کریم مالک اور مختار مطلق ہے وہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے اس لیے بندے کو پورے وثوق اور یقین کے ساتھ دعا مانگنی چاہیے)۔

1269۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ کوئی جلدی نہ کرے اور یہ کہنے لگ جائے میں نے دعا کی اور وہ میرے لیے قبول نہیں کی گئی۔ (کیونکہ رب کریم اپنی شان کریمی کے مطابق دعا کو شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔ اس لیے بندے کو یہ ہرگز نہیں کہنا چاہیے کہ اس کی دعا قبول نہیں ہوئی)۔

1270۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحٰقَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَإِنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ سَلُوا اللهَ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ كُلُّهَا وَاهِيَةٌ وَهَذَا الطَّرِيقُ أَمْثَلُهَا وَهُوَ ضَعِيفٌ أَيْضًا

حضرت محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیواروں کو (کپڑوں کے غلاف چڑھا کر) نہ ڈھانپو۔ جس نے اپنے بھائی کی کتاب (خط) میں اس کی اجازت کے بغیر دیکھا تو بلاشبہ وہ آگ میں دیکھ رہا ہے۔ تم اپنی ہتھیلیوں کے باطن (اندرونی حصہ) کو اوپر کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور ان کی پشتوں کو اوپر کر کے دعا نہ مانگو اور جب تم (دعا سے) فارغ ہو جاؤ تو ہاتھ اپنے چہروں پر پھیر لو۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث کئی اسناد سے محمد بن کعب سے مروی ہے مگر وہ تمام کمزور اور ضعیف ہیں اور یہ سند جو میں نے بیان کی ہے یہ بھی ضعیف ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: اس حدیث میں یہ حکم دیا جا رہا کہ اظہار تفاخر اور مال کی نمود و نمائش کی خاطر آدمی کو قطعاً دیواروں پر کپڑا نہیں لگانا چاہیے البتہ مصلحت اور کسی حاجت کے تحت لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح کسی کی ذاتی تحریر اس کی اجازت کے بغیر پڑھنا آگ میں داخل ہونے کا سبب مہیا کرنے کے مترادف ہے۔ لہٰذا انسان کو اس سے باز رہنا چاہیے۔

1271۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ قَالَ قَرَأْتُهُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَةَ أَنَّ أَبَا بَحْرِيَّةَ السَّكُونِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ السَّكُونِيِّ ثُمَّ الْعَوْفِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَاسْأَلُوهُ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ لَهُ عِنْدَنَا صُحْبَةٌ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ يَسَارٍ

حضرت مالک بن یسار سکونی ثم العوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو اپنی ہتھیلیوں کے باطن اوپر کی جانب کر کے دعا مانگو اور اپنی ہتھیلیوں کی پشتیں اوپر کر کے دعا نہ مانگو۔ ابوداؤد نے کہا ہے اور سلیمان بن عبدالحمید نے بیان کیا ہے کہ حضرت مالک بن یسار کو ہمارے نزدیک شرف صحبت حاصل ہے۔

فائدہ: دعا مانگنے کا سلیقہ سکھایا جا رہا ہے کہ رب کریم کی بارگاہ میں اپنی حاجات پیش کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو سیدھا رکھنا چاہیے یعنی اندرونی حصہ اوپر آسمان کی جانب ہو اور ان کا بیرونی حصہ نیچے زمین کی جانب ہو۔ یہی تقاضا ادب ہے۔

1272۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَبْهَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَدْعُو هَكَذَا بِبَاطِنِ كَفَّيْهِ وَظَاهِرِهِمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ اپنی ہتھیلیوں کے باطن اور ان کے ظاہر کے ساتھ اس طرح دعا مانگتے تھے (یعنی آپ ﷺ عام حالات میں دعا کرتے وقت ہتھیلیوں کے باطن کو آسمان کی طرف رکھتے اور بارش کے لیے دعا کرتے وقت اپنی ہتھیلیوں کے ظاہر کو آسمان کی طرف رکھتے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے یہ صحیح روایت ہے کہ آپ نے بارش کے لیے دعا کی اور اپنی ہتھیلیوں کی پشت سے آسمان کی طرف اشارہ کیا)۔

(عینی ص400، ج5)

1273۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ صَاحِبَ الْأَنْمَاطِ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تمہارا رب بڑا حیادار اور سخی ہے۔ وہ اپنے بندے سے حیا محسوس کرتا ہے کہ جب بندہ اپنے ہاتھ اس کی بارگاہ میں بلند کرے تو وہ انہیں خالی واپس لوٹا دے۔

فائدہ: رب کریم کا کتنا خوبصورت تعارف کرایا جا رہا ہے کہ اس کے خزانے انگنت ہیں وہ اتنا سخی ہے کہ اس کا دست جود و عطا کبھی تھکتا ہی نہیں بلکہ اس کو کسی کو خالی ہاتھ واپس لوٹانے سے شرم آتی ہے تو پھر اس کریم رب کی بارگاہ میں کیوں نہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دست سوال دراز کیا جائے اور اس سے نوازنے اور حاجت روائی کی درخواست بار بار کی جائے مگر آدمی ہے کہ اس سے مانگتے ہوئے بھی شرماتا ہے۔ رب کریم حق بندگی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

1274۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالِاسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيرَ بِأُصْبُعٍ وَاحِدَةٍ وَالِابْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ وَالِابْتِهَالُ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَخِيهِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ سوال کا طریقہ یہ ہے کہ تو اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر یا اسی طرح انہیں بلند کرے اور استغفار (کا طریقہ) یہ ہے کہ تو ایک انگلی سے اشارہ کرتا رہے اور تضرع اور عجز (کے اظہار کا طریقہ) یہ ہے کہ تو اپنے ہاتھ مکمل طور پر پھیلا دے۔

حضرت عمرو بن عثمان اور سفیان نے بیان کیا ہے کہ عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس نے یہی حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ ابتہال (تضرع) اس طرح ہے اور ساتھ اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور ان کی پشتوں کو اپنے چہرے کے بالمقابل رکھا۔

حضرت محمد بن یحییٰ بن فارس، ابراہیم بن حمزہ اور عبدالعزیز بن محمد نے عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس سے اور انہوں نے اپنے بھائی ابراہیم بن عبداللہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور (آگے) مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

1275۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ

حضرت سائب بن یزید نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرتے تھے تو اپنے ہاتھ اوپر اٹھاتے اور پھر اپنے ہاتھ چہرہ مبارک پر پھیرتے تھے۔

1276۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ اللهَ بِالِاسْمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ لَقَدْ سَأَلْتَ[1] اللهَ

1۔ ایک نسخہ میں لقد سالت ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَزَّ وَجَلَّ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللھم انی اسألك انی اشھد انك انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ سے ایسے اسم کے ساتھ دعا کی ہے جب اس کے واسطہ سے کچھ طلب کیا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس کے ساتھ دعا کی جائے تو وہ اسے شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔ عبدالرحمن بن خالد الرقی، زید بن حباب اور مالک بن مغول نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے اس میں فرمایا: تحقیق تو نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے۔

1277۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حَفْصٍ يَعْنِي ابْنَ أَخِي أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يُصَلِّي ثُمَّ دَعَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ دَعَا اللهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا۔ پھر اس نے (اس طرح) دعا کی: ''اللھم انی اسالك بان لك الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع السموات و الارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم''۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے ایسے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس سے دعا کی جائے تو وہ اسے قبول فرماتا ہے اور جب اس کے ساتھ کچھ مانگا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے۔

1278۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اسْمُ اللهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَفَاتِحَةِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ الم اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے: وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، سورۂ آل عمران کی پہلی آیت الم اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔

1279۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُرِقَتْ مِلْحَفَةٌ لَهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَى مَنْ سَرَقَهَا فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ لَا تُسَبِّخِي عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَا تُسَبِّخِي أَيْ لَا تُخَفِّفِي عَنْهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ان کا لحاف چرا لیا گیا تو آپ اسے چرانے والے کے لیے بددعا کرنے لگیں۔ حضور نبی کریم ﷺ فرمانے لگے: تو اس کے گناہ میں تخفیف نہ کر (یعنی بددعا کر کے اس کے گناہ کی سزا کو ہلکا نہ کر) ابوداؤد نے کہا ہے کہ ''لا تسبخی ای لا تخففی عنہ'' ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1280۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ لَا تَنْسَنَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُ عَاصِمًا بَعْدُ بِالْمَدِينَةِ فَحَدَّثَنِيهِ وَقَالَ أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِي دُعَائِكَ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے عمرہ کے لیے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے مجھے اجازت عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے میرے چھوٹے بھائی! اپنی دعا میں ہمیں نہ بھولنا۔ پس آپ ﷺ نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا جو مجھے اتنا خوش کرتا ہے کہ اس کے بدلے میرے لیے پوری دنیا بھی باعث مسرت نہیں ہو سکتی۔ شعبہ نے بیان کیا ہے کہ اس کے بعد مدینہ طیبہ میں میری ملاقات عاصم سے ہوئی تو انہوں نے مجھے اس طرح بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے چھوٹے بھائی! اپنی دعا میں ہمیں شریک رکھنا۔

1281۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَدْعُو بِأُصْبُعَيَّ فَقَالَ أَحِّدْ أَحِّدْ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اپنی دو انگلیوں کے ساتھ دعا مانگ رہا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک انگلی سے (اشارہ کر) ایک انگلی سے (اشارہ کر) اور آپ ﷺ نے شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا۔

بَابُ التَّسْبِيحِ بِالْحَصَى (کنکریوں کے ساتھ تسبیح پڑھنے کا بیان)

1282۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ حَدَّثَهُ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللهُ أَكْبَرُ مِثْلُ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مِثْلُ ذَلِكَ

حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے تو وہ اپنے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں رکھ کر ان پر تسبیح پڑھ رہی تھی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تجھے ایسا طریقہ بتاتا ہوں جو تجھ پر اس سے زیادہ آسان اور افضل ہوگا۔ تو پھر آپ ﷺ نے (یہ کلمات) کہے: ''سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض و سبحان اللہ عدد ما خلق بین ذالک و سبحان اللہ عدد ما ھو خالق''۔ اور اللہ اکبر اسی کی مثل، الحمد للہ اسی کی مثل، لا الہ الا اللہ اسی کی مثل اور پھر اسی کی مثل لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1283 ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ يُسَيْرَةَ رضی اللہ عنہا أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُرَاعِينَ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّقْدِيسِ وَالتَّهْلِيلِ وَأَنْ يَعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ

حضرت حمیضہ بنت یاسر نے بیان کیا ہے کہ یسیرہ نے انہیں بتایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں (عورتوں کو) حکم ارشاد فرمایا کہ وہ تکبیر (اللہ اکبر) تقدیس (سبحان الملک القدوس) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) کی محافظت کریں اور وہ پوروں کے ساتھ (انہیں) شمار کریں کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور انہیں بلایا جائے گا۔

فائدہ: امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس حدیث طیبہ سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ حالت نماز میں قرآن کریم کی آیات اور تسبیح کو شمار کرنا مکروہ نہیں ہے۔ یہی قول امام شافعی اور امام مالک اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ اختلاف فرض نماز میں ہے نفل نماز میں اس کے مکروہ نہ ہونے پر کوئی اختلاف نہیں۔ (عینی ص 412، ج 5)

1284 ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَثَّامٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ بِيَمِينِهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابن قدامہ نے کہا ہے کہ آپ ﷺ اپنے دائیں دست مبارک کے ساتھ تسبیح پڑھتے تھے۔

1285 ۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِ جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ اسْمَهَا فَخَرَجَ وَهِيَ فِي مُصَلَّاهَا وَرَجَعَ وَهِيَ فِي مُصَلَّاهَا فَقَالَ لَمْ تَزَالِي فِي مُصَلَّاكِ هَذَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ قَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت جویریہ کے پاس سے نکلے، اس کا نام برہ تھا اور آپ ﷺ نے اس کا نام تبدیل کیا۔ جب آپ ﷺ نکلے تو وہ اپنی جائے نماز میں بیٹھی تھی اور جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو ابھی وہ اپنی جائے نماز میں ہی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی تک تو اس جائے نماز میں ہی ہے؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھ سے نکلنے کے بعد چار کلمات تین بار کہے ہیں۔ اگر ان کا اس کے ساتھ وزن کیا جائے جو کچھ تو نے پڑھا ہے تو یہ اس سے زیادہ وزنی ہیں۔ (وہ کلمات یہ ہیں) ''سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ''۔

1286 ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ أَصْحَابُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ فُضُولُ أَمْوَالٍ يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَلَيْسَ لَنَا مَالٌ نَتَصَدَّقُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تُدْرِكُ بِهِنَّ مَنْ سَبَقَكَ وَلَا يَلْحَقُكَ مَنْ خَلْفَكَ إِلَّا مَنْ أَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُكَبِّرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَخْتِمُهَا بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مالدار لوگ (کثرت) اجر میں سبقت لے گئے۔ وہ اسی طرح نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں، وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور ان کے پاس اضافی مال ہوتا ہے جسے وہ صدقہ کرتے ہیں جب کہ ہمارے پاس کوئی ایسا مال نہیں جسے ہم صدقہ کریں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اباذر! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھادوں جن کے سبب تو انہیں پاسکے جو تجھ سے سبقت لے گئے اور پیچھے آنے والوں میں سے کوئی تجھے نہ پاسکے مگر وہی جو تیری مثل عمل کرے؟ انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ! ﷺ۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ تکبیر (اللہ اکبر) کہا کر اور تینتیس مرتبہ تحمید (الحمد للہ) کہا کر اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہا کر اور ان کلمات کے ساتھ تسبیح مکمل کر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔ اس کے سبب گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوئے۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا سَلَّمَ (اس کا بیان کہ آدمی سلام پھیرنے کے بعد کون سی دعا مانگے)

1287 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَيُّ شَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ فَأَمْلَاهَا الْمُغِيرَةُ عَلَيْهِ وَكَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

حضرت مغیرہ بن شعبہ کے غلام وراد نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ کی طرف لکھا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیر کر فارغ ہوتے تو کون سی دعا مانگتے تھے؟ تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے (اپنے کاتب وراد کو) یہ (دعا) املاء کروائی اور پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھ بھیجی کہ رسول اللہ ﷺ یہ کہا کرتے تھے: ''لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد''

1288 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ أَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُهَلِّلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ فَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا الدُّعَاءِ زَادَ فِيهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ، سَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ

حضرت ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے: ''لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون اھل النعمۃ والفضل والثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون''

حضرت ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے بعد لا الہ الا اللہ کہتے۔ پھر انہوں نے مذکورہ دعا ذکر کی اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا: ولا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ لا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ۔

1289۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ الطُّفَاوِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُسْلِمٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُبُرِ صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّكَ أَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَكَ وَأَهْلِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اللَّهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ اللَّهُمَّ نُورَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اللَّهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا اور حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا مانگتے تھے: ''اللھم ربنا ...... الخ'' یعنی اے اللہ! (اے) ہمارے رب اور ہر شے کے پروردگار! میں شہادت دیتا ہوں تو واحد اور یکتا رب ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! (اے) ہمارے رب اور ہر شے کے پروردگار! میں شہادت دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ اے اللہ! (اے) ہمارے رب اور ہر شے کے پروردگار! میں شہادت دیتا ہوں کہ تمام بندے بھائی بھائی ہیں۔ اے اللہ (اے) ہمارے رب اور ہر شے کے پروردگار! مجھے اور میرے اہل کو دنیا اور آخرت کی ہر ساعت میں اپنے لیے مخلص بنادے اے عظمت و اکرام والے! (میری دعا) سن اور اسے شرف قبولیت عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ سب بڑوں سے بڑھ کر بڑا ہے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے نور (یعنی زمین و آسمان کو منور فرمانے والے)۔ سلیمان بن داود نے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: ''رب السموات والارض ...... الخ''۔ تو زمین و آسمان کا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بڑوں سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بڑھ کر بڑا ہے۔ میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بڑوں سے بڑھ کر بڑا ہے"۔

1290۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ(1) الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم علیہ السلام جب نماز سے سلام پھیرتے تھے تو اس طرح دعا مانگتے: "اے اللہ! میری مغفرت فرمادے اور جو کچھ میں نے پہلے کیا اور جو کچھ میں نے بعد میں کیا، جو کچھ میں نے سرا کیا اور جو کچھ میں نے اعلانیہ کیا اور جو کچھ میں نے اسراف کیا اور وہ جو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے تو (جسے چاہے) آگے کر دیتا ہے اور (جسے چاہے) تو اسے پیچھے کر دیتا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں"۔

1291۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طُلَيْقِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَدْعُو رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ هُدَايَ إِلَيَّ وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي لَكَ شَاكِرًا لَكَ ذَاكِرًا لَكَ رَاهِبًا لَكَ مِطْوَاعًا إِلَيْكَ مُخْبِتًا أَوْ مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَاهْدِ قَلْبِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَيَسِّرِ الْهُدَى إِلَيَّ وَلَمْ يَقُلْ هُدَايَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم علیہ السلام دعا مانگتے تھے: "اے میرے پروردگار! میری مدد فرما اور میرے خلاف (کسی کی) مدد نہ کر، میری تائید فرما اور میرے خلاف (کسی کی) تائید نہ کر، میرے لیے تدبیر فرما اور میرے خلاف تدبیر نہ کر، میری رہنمائی فرما اور میری ہدایت کو میرے لیے آسان فرما اور اس کے خلاف میری مدد فرما جو ظلم و زیادتی کرے۔ اے اللہ مجھے بنادے (کہ میں) تیرا شکر ادا کرتا رہوں، تیرا ذکر کرتا رہوں، تجھ سے ڈرتا رہوں اور تیرا مطیع و فرمانبردار رہوں، تیری بارگاہ میں اظہار تواضع اور خشوع کرتا رہوں اور تیری طرف ہی متوجہ رہوں۔ اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول فرما، میری خطاؤں کو دھو ڈال، میری دعا قبول فرما، میری حجت اور دلیل کو ثابت اور پختہ کردے، میرے دل کی رہنمائی فرما، میری زبان کو مضبوط کردے اور میرے دل سے کینہ کو نکال دے"۔

مسدد اور یحیٰی نے سفیان سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عمرو بن مرہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت سنی ہے اور اس میں ویسر الهدى الى کا جملہ ہے۔ ھدای کے الفاظ نہیں ہیں۔

1292۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ

1۔ ایک نسخہ میں أنت نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالُوا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ حَدِيثًا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب سلام پھیرتے تو یہ دعا مانگتے:

"اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام"۔

ابوداود نے کہا ہے کہ سفیان نے عمرو بن مرہ سے سنا ہے انہوں نے اٹھارہ حدیثیں بیان کی ہیں۔ ہمیں ابراہیم بن موسیٰ نے بتایا ہے اور عیسیٰ نے اوزاعی عن ابی عمار عن ابی اسماء کی سند سے حضرت ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے پھر دعا مانگتے: "اللھم انت السلام آگے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی مثل ذکر کیا۔

بَابٌ فِي الْاِسْتِغْفَارِ (استغفار کا بیان)

1293۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِي نُصَيْرَةَ عَنْ مَوْلًى لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے (گناہ پر) اصرار نہیں کیا جس نے استغفار کیا اگرچہ دن میں ستر بار (گناہ کا) ارتکاب کیا۔ (یعنی اگر ایک بار گناہ کر لینے کے بعد استغفار کر لیا جائے اور پھر دوبارہ حتیٰ کہ بار بار گناہ صادر ہوتا رہے اور آدمی ہر بار خلوص نیت سے استغفار کرتا رہے تو وہ گناہ پر اصرار کرنے والا شمار نہیں ہوگا جس اصرار کے سبب صغیرہ گناہ کبیرہ بن جاتا ہے اور کبیرہ کفر کے زمرے میں لے جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ رب کریم کی بارگاہ سے مغفرت طلب کرتے رہنا چاہیے)۔

1294۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے الاغر المزنی (ابن یسار المزنی) سے بیان کیا ہے، مسدد نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ انہیں شرف صحبت بھی حاصل تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبھی میرے دل پر پردہ سا ڈال دیا جاتا ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے ہر روز سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

1295۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہم شمار کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں سو بار یہ کہتے تھے: ''رب اغفرلی و تب علی انك انت التواب الرحیم''۔ (اے میرے پروردگار! میری مغفرت فرما، میری توبہ قبول فرما، بلاشبہ تو بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے)۔

1296۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُرَّةَ الشَّنِّيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عُمَرَ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُنِيهِ عَنْ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ[1] فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ

حضرت ابو عمر بن مرہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے بلال بن یسار بن زید مولی النبی ﷺ سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرے باپ نے میرے دادا سے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے اس طرح (استغفار) کیا ''استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ'' تو اسے معاف کر دیا جائے گا اگرچہ وہ میدان جنگ سے بھاگ آیا ہو۔ (یعنی اگرچہ اس کے ذمہ کفار کے مقابلہ سے بھاگنے کا گناہ بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اس استغفار کے ساتھ اس کی مغفرت فرما دے گا)۔

1297۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے استغفار کو لازم رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دے گا، ہر غم اور پریشانی سے نجات اور خلاصی عطا فرما دے گا اور ایسی جگہ سے اسے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔

1298۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ الْمَعْنَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةُ أَنَسًا أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَكْثَرُ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا[2] آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَزَادَ زِيَادٌ وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيهَا

حضرت عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کون سی دعا رسول اللہ ﷺ اکثر مانگا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ اکثر یہ دعا مانگتے تھے: ''اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار''۔ اور زیاد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب دعا کرنے کا ارادہ

1۔ ایک نسخہ میں قَدْ نہیں ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں رَبَّنَا نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فرماتے تو یہی دعا مانگتے اور جب اس کے سوا کوئی اور دعا کرنے کا قصد کرتے تو اس میں بھی اس دعا کو شامل کرتے۔

1299۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی التجا کی تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مراتب پر فائز فرمائے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی مرا ہو۔

1300۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يَقُولُ كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

حضرت اسماء بن حکم الفزاری نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں ایسا آدمی تھا جب کوئی حدیث رسول اللہ علیہ السلام سے میں خود سنتا تو اللہ تعالیٰ اس سے جو نفع مجھے عطا فرمانا چاہتا وہ عطا فرما دیتا اور جب آپ علیہ السلام کے صحابہ کرام میں سے کوئی مجھے حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا۔ جب وہ مجھے قسم دے دیتا تو میں اس کی تصدیق کر دیتا۔ فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا ہے۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کوئی بندہ نہیں جو کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر کھڑا ہوتا ہے اور دو رکعت نماز ادا کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ الی آخر الآیہ۔ (اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کر بیٹھیں کوئی برا کام یا ظلم کریں اپنے آپ پر تو فوراً اللہ کا ذکر کرنے لگتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں...... الخ)۔

1301۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيُّ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ يَا مُعَاذُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ وَأَوْصَى بِذَلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ وَأَوْصَى بِهِ الصُّنَابِحِيُّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَبَاعَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت صنابحی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! قسم بخدا! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں، قسم بخدا! میں یقیناً تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تجھے وصیت کرتا ہوں ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا کبھی ترک نہ کرنا: ''اللھم اعنی علی ذکرك وشکرك وحسن عبادتك''۔ (اے اللہ اپنا ذکر کرنے، اپنا شکر بجالانے اور اپنی حسن عبادت پر میری مدد فرمایا)۔ (یعنی مجھے توفیق عطا فرما کہ میری زبان تیرے ذکر سے تر رہے، تیری نعمتوں اور عنایتوں پر تیرا شکر ادا کرتا رہوں اور انتہائی خشوع وخضوع سے تیرا حق بندگی ادا کرتا رہوں۔) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس دعا کی وصیت صنابحی کو فرمائی اور صنابحی نے یہی وصیت ابوعبدالرحمن کو فرمائی۔

1302۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ حُنَيْنَ بْنَ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذات (یعنی قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

1303۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا

حضرت عمرو بن میمون نے حضرت عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین بار دعا مانگنا اور تین بار استغفار کرنا پسند فرماتے تھے۔

1304۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ أَوْ فِي الْكَرْبِ اللهُ اللهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا هِلَالٌ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَابْنُ جَعْفَرٍ هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھادوں جنہیں تو تکلیف کے وقت یا حالت تکلیف میں کہا کرے (پھر یہ کلمات بیان فرمائے) ''الله الله ربی لا اشرك به شیئا''۔ اللہ تعالیٰ ہی میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہیں کرتا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ ہلال حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ہے اور ابن جعفر سے مراد عبداللہ بن جعفر ہے۔

1305۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا دَنَوْا[1] مِنَ الْمَدِينَةِ كَبَّرَ النَّاسُ

1۔ ایک نسخہ میں دَنَوْنَا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّ الَّذِي تَدْعُونَهُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ أَعْنَاقِ رِكَابِكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَبَا مُوسَى أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُمْ يَتَصَعَّدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَا الثَّنِيَّةَ نَادَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِنَّكُمْ لَا تُنَادُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ

حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب لوگ مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو انہوں نے اللہ اکبر کہا اور اپنی آوازوں کو خوب بلند کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ تم نہ کسی بہرے کو پکار رہے ہو اور نہ کسی غائب کو۔ بے شک جسے تم پکار رہے ہو وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کی گردنوں کے درمیان ہے۔ (بلکہ تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے)۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابا موسیٰ! کیا میں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے پر تیری رہنمائی نہ کروں؟ تو میں نے عرض کی: وہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ''۔

مسدد، یزید بن زریع اور سلیمان تیمی نے ابوعثمان سے اور انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور وہ ایک گھاٹی میں چڑھ رہے تھے تو ایک آدمی جب بھی ایک گھاٹی پر چڑھ جاتا تو پکار کر یہ کہتا: ''لا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ پھر فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! پھر آگے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

ابوصالح محبوب بن موسیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے اور ابواسحاق فزاری نے عاصم سے اور انہوں نے ابوعثمان کے واسطہ سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں ہمیں خبر دی ہے اور اس میں کہا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر مہربانی کرو۔ (یعنی اپنے ساتھ نرمی کرو اور اپنی آوازوں کو پست رکھو)۔

1306۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

ابوہانی خولانی نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابوعلی جنبی سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے یہ کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے (اسے) رب مانتے ہوئے اسلام سے (اسے) دین مانتے ہوئے اور حضرت محمد ﷺ سے (انہیں) رسول مانتے ہوئے راضی ہوں تو اس کے لیے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جنت واجب ہو گئی۔

1307۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

فائدہ: جب لفظ صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی جانب ہو تو مراد رحمت اور مغفرت فرمانا ہوتا ہے۔

1308۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ قَالَ يَقُولُونَ بَلِيتَ قَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تمہارے دنوں میں سے افضل جمعہ کا دن ہے۔ پس اس دن تم کثرت سے مجھ پر درود پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے درود آپ پر کس طرح پیش کیے جائیں گے حالانکہ آپ کا جسم اطہر تو بوسیدہ اور خاک ہو چکا ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حضرات انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کے اجسام حرام قرار دیے ہیں۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے اجساد کو کھانا مٹی پر حرام ہے لہٰذا وہ اپنی قبور میں ایسی حیات کے ساتھ زندہ ہیں اور سلامت ہیں جس کا شعور اور ادراک عقل نہیں کر سکتی۔ اس لیے سلامتی اس میں ہے کہ انہیں اپنی قبور میں زندہ تسلیم کیا جائے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَدْعُوَ الْإِنْسَانُ عَلَى أَهْلِهِ وَمَالِهِ

کسی بھی انسان کو اپنے اہل اور مال کے لیے بددعا کرنے سے روکنے کا بیان

1309۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى خَدَمِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَاعَةَ نَيْلٍ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ مُتَّصِلٌ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ لَقِيَ جَابِرًا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نہ بددعا کرو اپنے نفسوں کے بارے میں، نہ بددعا کرو اپنی اولاد کے بارے میں، نہ بددعا کرو اپنے خدام کے بارے میں اور نہ ہی اپنے مالوں کے بارے میں بددعا کرو۔ (پس) تم اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس ساعت (گھڑی) کے پانے میں موافقت نہ کرو جس میں (اس کی جانب سے) عطا (اور قبولیت) ہوتی ہے کہ وہ (تمہاری بددعا کو) تمہارے حق میں قبول کر لے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث (سند کے اعتبار سے) متصل ہے۔ عبادہ بن ولید بن عبادہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ وہ ناموافق حالات میں بھی اپنی جان، مال اور اولاد وغیرہ کے بارے میں بددعائیہ کلمات اپنی زبان پر نہ لائے کیونکہ بعض ساعتیں قبولیت کی ہوتی ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بددعا رب کریم کی بارگاہ میں قبول ہو جائے اور پھر ایسی صورت حال سے دوچار ہونا پڑے جو کسی بھی طور پر باعث راحت واطمینان نہ ہو، اس لیے اپنے آپ کو تنگ دل ہونے سے محفوظ رکھنا چاہیے۔

بَاب الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ ﷺ (غیر نبی ﷺ پر درود پاک پڑھنے کا بیان)

1310۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ صَلِّ عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكِ وَعَلَى زَوْجِكِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی: مجھ پر اور میرے خاوند پر صلوٰۃ بھیجئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر اور تیرے خاوند پر رحمتیں نازل فرمائے۔

فائدہ: لفظ صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو مراد رحمت ہوتی ہے، ملائکہ کی طرف ہو تو مراد استغفار ہوتا ہے اور اگر مومنین کی طرف ہو تو مراد دعا ہوتی ہے۔ غیر انبیاء علیہم السلام پر درود بھیجنے کے بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔ حضرات امام مالک، ابوحنیفہ، شافعی اور دیگر بہت سے علماء نے کہا ہے کہ مستقلاً غیر انبیاء پر درود نہیں بھیجنا چاہیے۔ چنانچہ یہ کہنا درست نہیں اللھم صل علی ابی بکر وغیرہ البتہ بالتبع درست ہے یعنی اللھم صل علی محمد وآل محمد واصحابہ وغیرہ اور امام احمد اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ ہر مومن پر مستقل طور پر درود بھیجنا درست نہیں۔

بَاب الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ (کسی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا مانگنے کا بیان)

1311۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجَّى حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ ثَرْوَانَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيزٍ حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی آدمی اپنے بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا مانگتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: آمین ولک بمثل۔ (اے اللہ! اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کی دعا قبول فرما اور تیرے لیے بھی اسی کی مثل ہے یعنی جو کچھ تو اپنے بھائی کے لیے مانگ رہا ہے اللہ تعالیٰ تیرے حق میں بھی اسے قبول فرمائے)۔

1312۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا غائب کے لیے غائب کی دعا ہے۔ (یعنی جو کوئی کسی کے لیے اس حال میں دعا کرتا ہے کہ وہ اس کے پاس حاضر نہیں تو اس کے حق میں وہ دعا بہت جلد شرف قبولیت پالیتی ہے)۔

1313۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں قبول اور مستجاب ہیں ان میں کوئی شک نہیں: والد کی اپنی اولاد کے لیے، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَافَ قَوْمًا

(اس کا بیان کہ جب آدمی کو کسی قوم کا خوف ہو تو وہ کیا کہے)

1314۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ

حضرت ابوبردہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے انہیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کو جب کسی قوم سے خوف لاحق ہوتا تو آپ ﷺ یہ دعا کرتے: اے اللہ! ہم تجھی کو ان کے سامنے لاتے ہیں اور تجھ ہی سے ان کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔

فائدہ: اگر یہ کہا جائے کہ آقائے دو جہاں ﷺ تو جن وانس کے شر سے محفوظ و مامون تھے اور آپ کو ملائکہ کی تائید بھی حاصل تھی تو پھر کسی قوم کے خوف ہونے کا کیا معنی؟ تو اس کے تین جواب ہیں: یہ خوف طبیعت بشریہ کے مطابق ہے کیونکہ خوف اس کے خواص میں سے ہے، قطع نظر اس سے کہ وہ عارض ہو یا نہ ہو، دوسرا یہ کہ آپ ﷺ کا یہ خوف صحابہ کرام کے بارے ہے اور تیسرا یہ کہ یہ اپنی امت کی تعلیم کے لیے فرمایا کہ جب انہیں کسی قوم سے خوف اور خطرہ لاحق ہو تو وہ یہ دعا کیا کریں اس کی برکت سے انہیں تائید ایزدی حاصل ہوگی اور خوف جاتا رہے گا۔ (عینی ص 448، ج 5)

بَابٌ فِي الِاسْتِخَارَةِ (استخارہ کا بیان)

1315۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُقَاتِلٍ خَالُ الْقَعْنَبِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ لَنَا إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ وَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ يُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ الَّذِي يُرِيدُ خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَمَعَادِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُهُ شَرًّا لِي مِثْلَ الْأَوَّلِ فَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَابْنُ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ

حضرت محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں استخارہ کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جیسے ہمیں قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ ہمیں فرماتے: جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ فرضوں کے علاوہ دو رکعتیں ادا کرے اور پھر اس طرح کہے: ''اے اللہ! میں تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں تیرے علم کے واسطہ سے اور تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں تیری قدرت اور قوت کے واسطہ سے اور میں تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو مخفی اور غیب چیزوں کو خوب جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یہاں اپنے اس کام کا نام لے جس کا ارادہ رکھتا ہے) میرے لیے میرے دین، میری زندگی، میری آخرت اور میرے انجام کے اعتبار سے بہتر اور اچھا ہے تو اسے میرا مقدر بنا دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے اور میرے لیے اس میں برکت عطا فرما دے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ وہ میرے لیے شر ہے تو مجھے اس سے پھیر دے اور اسے مجھ سے پھیر دے اور میرے لیے خیر کو مقدر بنا دے جہاں بھی وہ ہو پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کر دے''۔ یا فرمایا: ''فی عاجل امری و آجلہ''۔ (یعنی اس میں میرے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی ہو)۔ ابن مسلمہ اور ابن عیسیٰ نے (یہ روایت) محمد بن منکدر سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔

بَابٌ فِي الِاسْتِعَاذَةِ (استعاذہ (پناہ طلب کرنے) کا بیان)

1316۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے: بزدلی سے، بخل سے، خراب اور نکمی عمر سے، سینہ کے فتنہ سے اور عذاب قبر سے۔

فائدہ: چونکہ بزدلی اور بخل دونوں واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی اور غفلت کا سبب بنتے ہیں چاہے ان کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد یا پھر مالی حقوق سے اس لیے آپ ﷺ ان سے پناہ مانگتے تھے۔ سوء عمر سے مراد تقریباً ۸۰ برس سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

زائد عمر کا وہ حصہ ہے جس میں عقل اور فہم وفراست متاثر ہو جائے اور آدمی عبادات کی ادائیگی سے عاجز آجائے اور فتنۃ الصدر سے مراد دل میں پیدا ہونے والے طرح طرح کے شیطانی وساوس ہیں جو معاصی اور گناہوں کی انگیخت دلاتے ہیں۔

1317۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَعِيدٌ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَذَكَرَ بَعْضَ مَا ذَكَرَهُ التَّيْمِيُّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا مانگتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں: عجز (خیر اور نیکی پر قدرت نہ ہونے) سے، سستی اور غفلت سے، بزدلی سے، بخل سے اور بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

حضرت سعید بن منصور اور قتیبہ بن سعید دونوں نے بیان کیا ہے کہ یعقوب بن عبدالرحمن نے کہا ہے کہ سعید زہری نے عمرو بن ابی عمرو کے واسطہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا اور میں آپ ﷺ کو اکثر یہ کہتے ہوئے سنتا تھا: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم اور حزن سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے۔ اور وہی بعض چیزیں ذکر کی ہیں جو تیمی نے ذکر کی ہیں۔

1318۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انہیں یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح انہیں قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ آپ فرماتے: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اور میں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔

1319۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنَى وَالْفَقْرِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے تھے: "اللھم انی اعوذبک الخ" اے اللہ! میں تجھ سے آتش جہنم کے فتنہ سے، عذاب جہنم سے اور دولت وافلاس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: دولت کا شر یہ ہے کہ آدمی کے پاس وافر مال و دولت موجود ہو مگر اللہ تعالیٰ کی جانب سے عائد ہونے والے واجبات ادا کرنے کی توفیق نہ ہو اور صدقہ و خیرات اور دیگر نیکی کے کاموں میں وہ مال خرچ نہ ہو اور افلاس کا شر یہ ہے کہ فقرو افلاس کے سبب دل میں دوسروں کے مال کے بارے میں حسد اور بغض کے جذبات پیدا ہو جائیں۔ رب کریم ایسے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین

1320۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے فقر، قلت (مال کی کمی) اور ذلت (رسوائی) سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے اس کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں (کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے (یعنی میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں ظالم بنوں یا مظلوم)۔

1321۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نَقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سُخْطِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں سے یہ بھی ہے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت (اور احسان کے) زائل ہونے سے، تیری (عطا کی ہوئی) عافیت کے (بیماری وغیرہ میں) بدل جانے سے، تیرے اچانک آجانے والے عذاب سے اور تیری تمام قسم کی ناراضگیوں سے۔

1322۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا ضُبَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السُّلَيْكِ[1] عَنْ دُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اختلاف اور عداوت سے، نفاق سے اور برے اخلاق سے۔

فائدہ: علامہ عینی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نفاق سے مراد اصلی معنی یعنی کفر کو چھپا کر ایمان کو ظاہر کرنا بھی جائز ہے اور اس سے ریاء مراد لینا بھی جائز ہے۔ (سنن ابی داود۔ ص 457، ج: 5)

1323۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا مانگتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ

1۔ ایک نسخہ میں عبد اللہ بن ابی السلیل ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مانگتا ہوں بھوک سے کیونکہ وہ بہت برا ساتھی ہے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ انتہائی بری چھپی ہوئی خصلت ہے۔

1324۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبَّادِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لاَ يُسْمَعُ

حضرت عباد بن ابی سعید نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے: اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں: (ایسے) علم سے جو نفع بخش نہ ہو، (ایسے) دل سے جو طاعت وعبادت کے لئے نہ جھکے، (ایسے) نفس سے جو سیر نہ ہو (یعنی انتہائی حرص وہوس سے بھرا ہو) اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے (یعنی تیری بارگاہ میں قبول نہ ہو)۔

1325۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَالَ أَبُو الْمُعْتَمِرِ أُرَى أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ صَلاَةٍ لاَ تَنْفَعُ وَذَكَرَ دُعَاءً آخَرَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ کہا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی نماز سے جو نفع بخش نہ ہو اور دوسری دعا بھی ذکر کی۔

1326۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَدْعُو بِهِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ

حضرت فروہ بن نوفل اشجعی نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسی دعا کے بارے میں پوچھا جو رسول اللہ ﷺ مانگتے تھے تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کہا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو میں نے عمل کیا اور اس کے شر سے جو میں نے عمل نہیں کیا۔

1327۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ الْمَعْنَى عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلاَلٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ أَبِيهِ فِي حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي

بلال عبسی نے شتیر بن شکل سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ابو احمد کی حدیث میں شکل بن حمید ہے، بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی دعا سکھا دیجئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کانوں کے شر سے، اپنی آنکھوں کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے اور اپنی منی کے شر سے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: یہ ایک جامع دعا ہے جس میں ہر اس شے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی گئی ہے جس کا سننا، جسے دیکھنا، جسے بولنا شرعاً ناجائز اور باعث گناہ ہے مثلاً جھوٹ، غیبت، چغل خوری، غیر محرم کی طرف دیکھنا وغیرہ اور دل کے شر سے مراد اس میں فساد کا برپا ہونا اور غلط سوچ اور فکر ہے اور منی کے شر سے مراد غیر محل میں نطفہ ٹپکانا ہے مثلاً زنا اور لواطت وغیرہ۔

1328۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلَى أَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مَوْلًى لِأَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ زَادَ فِيهِ وَالْغَمِّ

حضرت ابو الیسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں اس سے کہ کوئی (مکان یا دیوار مجھ پر) گرے اور میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں کسی بلند جگہ سے گرنے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں غرق ہونے، جلنے اور بڑھاپے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں (اس سے) کہ شیطان موت کے وقت مجھ پر غالب آ کر مجھے گمراہ کر دے (اور وہ میرے اور توبہ کے درمیان حائل ہو جائے) اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں (اس سے) کہ میں تیرے راستے میں پیٹھ کر کے بھاگتے ہوئے مروں اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں (اس سے) کہ میں (کسی بچھو یا سانپ وغیرہ کے) ڈسنے سے مروں۔ یہ حدیث مذکور دوسری سند سے بھی مروی ہے اور اس میں غم کا اضافہ مذکور ہے (یعنی میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے)۔

1329۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں (برص) سفید داغ سے، جنون (پاگل پن) سے، جذام (ایک بیماری جس سے اعضاء سڑ اور کٹ جاتے ہیں) اور تمام بری بیماریوں سے۔

1330۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغُدَانِيُّ أَخْبَرَنَا غَسَّانُ بْنُ عَوْفٍ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ يَا أَبَا أُمَامَةَ مَا لِي أَرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ قَالَ هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَمَّكَ وَقَضَى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَمِّي وَقَضَى عَنِّي دَيْنِي

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو وہاں انصار

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں سے ایک آدمی تھا جسے ابوامامہ کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوامامہ! میں کیونکر تجھے مسجد میں بیٹھے دیکھ رہا ہوں حالانکہ نماز کا وقت نہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ غموں اور قرضوں نے مجھے گرفت میں لے رکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھادوں کہ جب تو انہیں کہے تو اللہ عزوجل تیرا غم اور پریشانی دور فرمادے اور تجھ سے تیرے قرض کو بھی اتار دے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کیوں نہیں (ضرور عطا فرمایئے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی صبح وشام یہ دعا کیا کر: ''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم اور حزن سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عجز اور سستی سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور لوگوں کے قہر (اور ظلم) سے''۔

حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں: میں نے ان کلمات کے ساتھ دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے میرے غم کو دور فرمادیا اور مجھ سے میرا قرض ادا فرمایا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الزَّكَاةِ (زکوٰۃ کا بیان)

1331 ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ قَالَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ رَبَاحُ بْنُ زَيْدٍ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ (1) عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عِقَالًا وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ عَنَاقًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَمَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا وَرَوَى عَنْبَسَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَنَاقًا حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ (2) حَقَّهُ أَدَاءُ الزَّكَاةِ وَقَالَ عِقَالًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو عرب کے کچھ لوگ کفر اختیار کرنے لگے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگوں سے کس طرح قتال کریں گے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگیں۔ پس جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کر لی سوائے (دین) اسلام کے حق کے۔ (یعنی صرف حق اسلام کی خاطر اس کا مال یا اس کی جان لی جا سکتی ہے جیسے زکوٰۃ اور قصاص وغیرہ) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ عزوجل پر ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم بخدا! میں ضرور بہ ضرور اس کے ساتھ قتال کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کیا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ قسم بخدا! اگر انہوں نے مجھ سے وہ رسی روک لی جو وہ رسول اللہ ﷺ (کے زمانہ مقدس میں) ادا کرتے تھے تو اسے روکنے کے سبب میں یقیناً ان سے قتال کروں گا۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: قسم بخدا! ایسا نہیں ہوا مگر یہ کہ میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ قتال کے لئے کھول دیا ہے۔ فرمایا: تب میں سمجھا کہ یہی حق ہے۔ ابوداؤد

1۔ ایک نسخہ میں ورواہ عبد الرزاق نہیں ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں اِنَّ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے کہا ہے کہ اسے رباح بن زید نے روایت کیا ہے اور عبدالرزاق نے معمر سے اور انہوں نے زہری سے ان کی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔ بعض نے عقالاً کہا ہے اور ابن وہب نے یونس سے عناقاً روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ شعیب بن ابی حمزہ، معمر اور زبیدی نے زہری سے اس حدیث میں "لو منعونی عناقاً" (اگر انہوں نے مجھ سے بکری کا بچہ بھی روک لیا) کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ اور عنبسہ رضی اللہ عنہ نے یونس سے اور انہوں نے زہری سے، اس حدیث میں یونس نے زہری سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے: بلاشبہ (اسلام یا اللہ تعالیٰ) کا حق زکوٰۃ ادا کرنا ہے۔ انہوں نے اس میں (عناقاً کے بجائے) عقالاً ذکر کیا ہے۔

بَاب مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ (اس نصاب کا بیان جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے)

1332۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے کم اوقیہ (چاندی) میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے کم وسق (پیداوار کی مقدار) میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

1333۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ زَكَاةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّونَ مَخْتُومًا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْبَخْتَرِيِّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا مَخْتُومًا بِالْحَجَّاجِيِّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ سے کم وسق میں زکوٰۃ نہیں ہے اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے جس پر مہر لگی ہو۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوالبختری نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔ محمد بن قدامہ بن اعین اور جریر نے مغیرہ سے اور انہوں نے ابراہیم سے یہ بیان کیا ہے کہ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے جس پر حجاجی مہر لگی ہوئی ہو۔

1334۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا صُرَدُ بْنُ أَبِي الْمَنَازِلِ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبًا الْمَالِكِيَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُونَنَا بِأَحَادِيثَ مَا نَجِدُ لَهَا أَصْلًا فِي الْقُرْآنِ فَغَضِبَ عِمْرَانُ وَقَالَ لِلرَّجُلِ أَوَجَدْتُمْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَمِنْ كُلِّ كَذَا وَكَذَا شَاةً شَاةٌ وَمِنْ كُلِّ كَذَا وَكَذَا بَعِيرًا كَذَا وَكَذَا أَوَجَدْتُمْ هَذَا فِي الْقُرْآنِ قَالَ لَا قَالَ فَعَنْ مَنْ أَخَذْتُمْ هَذَا أَخَذْتُمُوهُ عَنَّا وَأَخَذْنَاهُ عَنْ نَبِيِّ اللهِ ﷺ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ نَحْوَ هَذَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت صرد بن ابی منازل نے بیان کیا ہے کہ میں نے حبیب مالکی سے سنا کہ ایک آدمی نے عمران بن حصین سے کہا: اے ابا نجید! بلاشبہ تم ہمیں ایسی احادیث بیان کرتے ہو جن کی ہم قرآن کریم میں کوئی اصل نہیں پاتے۔ تو حضرت عمران غصے ہو گئے اور اس آدمی کو فرمایا: کیا تم یہ پاتے ہو کہ ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور اتنی اتنی بکریوں میں سے ایک بکری لازم ہے اور اتنے اونٹوں میں سے اتنے اونٹ لازم ہیں، کیا تم یہ قرآن کریم میں پاتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: یہ جو کچھ تم نے حاصل کیا ہے تم نے اسے ہم سے حاصل کیا ہے اور ہم نے اسے حضور نبی مکرم ﷺ سے حاصل کیا ہے اور اس طرح کی کئی چیزوں کا آپ نے ذکر کیا۔

بَابُ الْعُرُوضِ إِذَا كَانَتْ لِلتِّجَارَةِ هَلْ فِيهَا مِنْ زَكَاةٍ

اس کا بیان کہ سامان جب تجارت کے لئے ہو تو کیا اس میں زکوۃ ہے؟

1335۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِي نُعِدُّ لِلْبَيْعِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم اس سامان کی زکوۃ ادا کریں جو ہم بیچنے کے لئے تیار کرتے ہیں۔

بَابُ الْكَنْزِ مَا هُوَ وَزَكَاةِ الْحُلِيِّ (کنز کیا ہے اور زیورات کی زکوۃ کا بیان)

1336۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْمَعْنَى أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا قَالَتْ لَا قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللَّهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَتْ هُمَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی۔ اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو بھاری بھرکم کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا: کیا تو ان کی زکوۃ ادا کرتی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے (یہ بات) خوش کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے بدلے تجھے آگ کے کنگن پہنائے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس نے (اسی وقت) وہ دونوں اتارے اور حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھ دیئے اور عرض کی: یہ دونوں اللہ تعالیٰ عزوجل اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے لئے ہیں۔

1337۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَتَّابٌ يَعْنِي ابْنَ بَشِيرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے روایت بیان کی ہے کہ میں سونے کا اوضاح (خاص نوع کا زیور) پہنتی تھی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا یہ کنز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مقدار جو اس حد کو پہنچ جائے کہ اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے پھر اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہے۔

1338۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرَأَى فِي يَدَيَّ فَتَخَاتٍ مِنْ وَرِقٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ فَقُلْتُ صَنَعْتُهُنَّ أَتَزَيَّنُ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَتُؤَدِّينَ زَكَاتَهُنَّ قُلْتُ لَا أَوْ مَا شَاءَ اللهُ قَالَ هُوَ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَعْلَى فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ الْخَاتَمِ قِيلَ لِسُفْيَانَ كَيْفَ تُزَكِّيهِ قَالَ تَضُمُّهُ إِلَى غَيْرِهِ (1)

حضرت عبداللہ بن شداد بن ہاد سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم ام المومنین زوج النبی ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے ہاتھ میں چاندی کی بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھیں تو فرمایا: یہ کیا ہے اے عائشہ؟ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے یہ بنوائی ہیں تاکہ میں آپ کے لئے بناؤ سنگھار کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں یا (وہ کہا) جو اللہ نے چاہا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی تجھے آگ میں داخل کرنے کے لئے کافی ہیں۔

صفوان بن صالح، ولید بن مسلم اور سفیان نے عمر بن یعلی سے حدیث خاتم کی طرح حدیث ذکر کی ہے۔ سفیان سے کہا گیا: وہ اس (انگوٹھی) کی زکوٰۃ کیسے ادا کر سکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ اسے دوسرے زیور کے ساتھ ملا کر زکوٰۃ ادا کرے گی۔ (کیونکہ فقط ایک انگوٹھی تو نصاب زکوٰۃ کو نہیں پہنچتی)

بَابُ فِي زَكَاةِ السَّائِمَةِ (چرنے والے جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان)

1339۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخَذْتُ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ كِتَابًا زَعَمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَهُ لِأَنَسٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا وَكَتَبَهُ لَهُ فَإِذَا فِيهِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا نَبِيَّهُ ﷺ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهِ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسِ ذَوْدٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ

1۔ ایک نسخہ میں حدثنا صفوان بن صالح تا آخر کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَأَنْ يَجْعَلَ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد مِنْ هَاهُنَا لَمْ أَضْبِطْهُ عَنْ مُوسَى كَمَا أُحِبُّ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُونٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلاَّ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد إِلَى هَاهُنَا ثُمَّ أَتْقَنْتُهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلاَّ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَشَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ مَخَاضٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلاَّ ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَىْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلاَّ أَرْبَعٌ فَلَيْسَ فِيهَا شَىْءٌ إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلاَثُ شِيَاهٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ ثَلاَثَ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلاَثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ وَلاَ يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلاَ ذَاتُ عَوَارٍ مِنَ الْغَنَمِ وَلاَ تَيْسُ الْغَنَمِ إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَإِنْ لَمْ تَبْلُغْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ أَرْبَعِينَ فَلَيْسَ فِيهَا شَىْءٌ إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَالُ إِلاَّ تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَىْءٌ إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا

حضرت حماد نے بیان کیا ہے کہ میں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ سے ایک تحریر لی۔ گمان یہ ہے کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لئے لکھی اور اس پر رسول اللہ ﷺ کی مہر بھی ہے جبکہ آپ نے انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تو ان کے لئے یہ تحریر لکھوائی۔ اس میں یہ ہے کہ یہ وہ فرض صدقہ (زکوٰۃ) ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو حکم ارشاد فرمایا ہے۔ پس مسلمانوں میں سے جس کسی سے اس کے مطابق زکوٰۃ طلب کی جائے تو اسے زکوٰۃ ادا کر دینی چاہئے اور جس سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے تو وہ ادا نہ کرے۔ پس پچیس سے کم اونٹوں میں بکریاں لازم ہیں ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری لازم ہے اور جب اونٹ پچیس تک پہنچ جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض (ایسی اونٹنی جس کی عمر ایک سال ہو اور دوسرے سال میں اس کا قدم ہو) لازم ہے۔ تعداد پینتیس ہونے تک اور بنت مخاض نہ ہو تو پھر ایک ابن لبون (دو برس کا اونٹ) لازم ہوگا۔ اور جب تعداد چھتیس ہو جائے تو اس میں پینتالیس تک ایک بنت لبون لازم ہوگی (یعنی ایسی اونٹنی جس کا تیسرے سال میں قدم ہو) اور جب ان کی تعداد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

چھیالیس ہو جائے تو ان میں ساٹھ تک ایک حقہ طروقۃ الفحل ہوگا (یعنی ایسی اونٹنی جس کا چوتھے سال میں قدم ہو اور نر سے جفتی ہونے کی صلاحیت رکھتی ہو) اور جب تعداد اکسٹھ ہو جائے تو پچھتر تک ایک جذعہ لازم ہوگا (یعنی ایسی اونٹنی جس کا پانچویں سال میں قدم ہو) اور جب چھہتر ہو جائے تو اس میں نوے تک دو بنت لبون واجب ہونگی اور جب تعداد اکانوے تک پہنچ جائے تو ایک سو بیس تک دو حقے لازم ہوں گے اور جب تعداد ایک سو بیس سے بڑھ جائے تو پھر ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہوگا اور جب فرائض صدقات میں اونٹ کی اقسام مختلف ہوں۔ پس وہ آدمی جس کے پاس اتنی تعداد ہو کہ اس پر بطور زکوٰۃ جذعہ دینا لازم ہو حالانکہ اس کے پاس جذعہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے وہی قبول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ وہ دو بکریاں بھی دے اگر اسے میسر ہوں یا پھر بیس درہم ادا کر دے۔ اور جس کے پاس تعداد حقہ کی زکوٰۃ کو پہنچ جائے اور اس کے پاس حقہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس جذعہ ہو تو اس سے وہی قبول کر لیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے گا اور جس کے پاس اتنی تعداد ہو کہ اس پر بطور زکوٰۃ حقہ دینا لازم ہو اور اس کے پاس حقہ نہ ہو اور اس کے پاس دو بنت لبون ہوں تو وہی اس سے قبول کر لی جائیں گی۔

ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے یہاں سے موسیٰ سے اسے اس طرح یاد نہیں کیا جیسے میں چاہتا تھا اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں بھی دے گا اگر اسے میسر ہوں یا بیس درہم ساتھ دے گا اور جس کے پاس بنت لبون کے صدقہ کے برابر (مال) ہو اور اس کے پاس صرف حقہ ہو تو وہی اس سے قبول کر لیا جائے گا۔ (ابوداؤد نے کہا یہاں تک) پھر میں نے اسے پختہ کیا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں اسے واپس دے گا۔ اور جس کے پاس اتنی تعداد ہو جس میں بطور زکوٰۃ بنت لبون واجب ہوتی ہے اور اس کے پاس صرف بنت مخاض ہو تو وہی اس سے لے لی جائے گی اور ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم بھی لئے جائیں گے اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان میں کوئی شے واجب نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک ادا کرنا چاہے۔ (تو وہ دے سکتا ہے) اور چرنے والی بکریاں جب چالیس ہو جائیں تو ایک سو بیس تک ان میں ایک بکری واجب ہوگی۔ اور جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو دو سو تک ان میں سے دو بکریاں واجب ہوتی ہیں اور جب دو سو سے بڑھ جائیں تو پھر ہر سو میں ایک بکری ہوگی۔ بکریوں میں سے بطور زکوٰۃ نہ کوئی بوڑھی بکری لی جائے گی اور نہ ہی کوئی عیب دار اور نہ ہی بکرا لیا جائے گا مگر یہ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا لینا پسند کرے، نہ متفرق مال جمع کیا جائے گا اور نہ ہی زکوٰۃ کے خوف سے اکٹھے مال کو متفرق کیا جائے گا۔ اور وہ مال جو دو شریکوں کا ہو تو وہ دونوں آپس میں برابر برابر ایک دوسرے کی طرف (حصہ کے لئے) رجوع کریں گے۔ اگر آدمی کی چرنے والی بکریاں چالیس تک نہ پہنچیں تو ان میں بطور زکوٰۃ کوئی شے واجب نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک کچھ دینا چاہے (تو دے سکتا ہے) اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ اور اگر مال صرف ایک سو نوے درہم ہوں تو ان میں بطور زکوٰۃ کوئی شے واجب نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک دینا چاہے (تو وہ دے سکتا ہے)۔

1340۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَعَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ ثُمَّ عَمِلَ بِهِ عُمَرُ حَتَّى قُبِضَ فَكَانَ فِيهِ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ ابْنَةُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ كَانَتِ الْإِبِلُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِنْ كَانَتِ الْغَنَمُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ وَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ الْمِائَةَ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا (1) بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ قَالَ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قُسِّمَتِ الشَّاءُ أَثْلَاثًا ثُلُثًا (2) شِرَارًا وَثُلُثًا خِيَارًا وَثُلُثًا وَسَطًا فَأَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَكُنِ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ وَلَمْ يَذْكُرْ كَلَامَ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هَذِهِ نُسْخَةُ كِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي كَتَبَهُ فِي الصَّدَقَةِ وَهِيَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَقْرَأَنِيهَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَوَعَيْتُهَا عَلَى وَجْهِهَا وَهِيَ الَّتِي انْتَسَخَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ وَحِقَّةٌ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ خَمْسِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَخَمْسِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ سِتِّينَ وَمِائَةً فَفِيهَا أَرْبَعُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسِتِّينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ سَبْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ وَحِقَّةٌ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسَبْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَمَانِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَابْنَتَا لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَمَانِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ تِسْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا أَرْبَعُ حِقَاقٍ أَوْ خَمْسُ بَنَاتِ لَبُونٍ أَيُّ السِّنَّيْنِ وُجِدَتْ أُخِذَتْ وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ وَفِيهِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ مِنَ الْغَنَمِ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتاب الصدقہ (مراد صدقہ کے احکام) تحریر فرمائی اور اسے ابھی اپنے عمال کی طرف نہیں بھیجا تھا کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ پس آپ ﷺ نے اسے اپنی تلوار

1۔ ایک نسخہ میں بینھما نہیں ہے۔　2۔ ایک نسخہ میں ثلثا ثلثا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے ساتھ ملا دیا تو اس کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمل کیا یہاں تک کہ ان کا وصال ہو گیا۔ پھر تادم وصال حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اس کے مطابق عمل کرتے رہے۔ پس اس میں یہ (لکھا) تھا کہ (بطور زکوٰۃ) پانچ اونٹوں میں ایک بکری لازم ہے، دس میں دو بکریاں، پندرہ میں تین بکریاں، بیس میں چار بکریاں اور پچیس سے پینتیس تک ایک بنت مخاض ہے اور اگر ایک اونٹ بڑھ جائے تو پھر پینتالیس تک ایک بنت لبون ہوگی اور جب ایک اور کا اضافہ ہو جائے تو ان میں ساٹھ تک ایک حقہ ہوگا۔ جب اس میں ایک بڑھ جائے تو پھر پچھتر تک اس میں ایک جذعہ ہوگا اور جب ایک اور کا اضافہ ہو جائے تو ان میں نوے تک دو بنت لبون ہوں گی اور جب ایک اور بڑھ جائے تو پھر ایک سو بیس تک دو حقے واجب ہوں گے اور اگر اونٹ اس سے بھی زیادہ ہو جائیں تو پھر ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون واجب ہوگی اور بکریوں کے ریوڑ میں ہر چالیس بکریوں میں ایک سو بیس تک ایک بکری (بطور زکوٰۃ) واجب ہوگی اور اگر ایک بڑھ جائے تو پھر دو سو تک دو بکریاں لازم ہوں گی اور اگر دو سو پر ایک بکری کا اضافہ ہو جائے تو اس میں تین سو تک تین بکریاں واجب ہوں گی۔ اور اگر بکریوں کی تعداد اس سے بھی بڑھ جائے تو پھر ہر سو بکریوں میں ایک بکری لازم ہوگی اور ان میں کوئی شے واجب نہیں ہوتی یہاں تک کہ ان کی تعداد سو تک پہنچ جائے۔ اور زکوٰۃ کے خوف سے نہ تو اکٹھی بکریوں کو متفرق کیا جائے گا اور نہ ہی متفرق کو اکٹھا کیا جائے گا اور وہ جو دو شریکوں کی ملکیت ہوں تو وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کی طرف برابر برابر (حصے کے لئے) رجوع کریں گے اور زکوٰۃ میں نہ ہی بوڑھی بکری لی جائے گی اور نہ ہی عیب دار۔ زہری نے کہا ہے کہ جب صدقہ وصول کرنے والا آ جائے تو بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ایک تہائی گھٹیا اور کمزور بکریاں، ایک تہائی اعلیٰ اور عمدہ (نسل کی) اور ایک تہائی درمیانی تو زکوٰۃ وصول کرنے والا درمیانی بکریوں سے لے گا اور زہری نے گائیوں کا ذکر نہیں کیا۔

عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن یزید الواسطی اور سفیان بن حسین نے اپنی سند کے ساتھ روایت بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون ہی کافی ہے اور انہوں نے زہری کا کلام ذکر نہیں کیا۔ محمد بن علاء اور ابن المبارک نے یونس بن یزید سے اور انہوں نے ابن شہاب سے یہ بیان کیا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی اس کتاب کا نسخہ ہے جو آپ ﷺ نے (احکام) صدقہ کے بارے میں تحریر فرمایا اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آل کے پاس ہے۔ ابن شہاب نے کہا ہے کہ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے مجھے وہ کتاب پڑھائی تو میں نے اسے مکمل طور پر یاد کر لیا۔ اور یہی وہ کتاب ہے جسے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے نقل کیا۔ پس مذکورہ حدیث ذکر کی اور فرمایا: جب اونٹوں کی تعداد ایک سو اکیس ہو تو اس میں تین بنت لبون واجب ہوں گی۔ یہاں تک کہ وہ ایک سو انتیس تک پہنچ جائیں اور جب وہ ایک سو تیس ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون اور ایک حقہ ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ ایک سو انتالیس تک پہنچ جائیں اور جب تعداد ایک سو چالیس ہو جائے تو اس میں دو حقے اور ایک بنت لبون ہوگی۔ یہاں تک کہ تعداد ایک سو انچاس تک پہنچ جائے اور جب ایک سو پچاس ہوں گے تو اس میں ایک سو انسٹھ تک تین حقے واجب ہوں گے اور جب وہ ایک سو ساٹھ ہو جائیں تو ان میں چار بنات لبون واجب ہوں گی۔ یہاں تک کہ تعداد ایک سو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انہتر تک پہنچ جائے اور جب ایک سو ستر ہو جائیں تو ان میں تین بنات لبون اور ایک حقہ ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک سو اناسی تک تعداد پہنچ جائے اور جب ایک سو اسی ہو جائے تو اس میں دو حقے اور دو بنت لبون واجب ہوں گی۔ یہاں تک کہ تعداد ایک سو نواسی تک پہنچ جائے اور جب ان کی تعداد ایک سو نوے ہو جائے تو اس میں تین حقے اور ایک بنت لبون واجب ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ تعداد ایک سو ننانوے تک پہنچ جائے اور جب وہ بڑھ کر دو سو ہو جائے تو اس میں چار حقے اور پانچ بنات لبون واجب ہوں گی۔ وہ کسی عمر کے بھی ہوں جو پایا جائے وہی لے لیا جائے اور چرنے والی بکریوں میں۔ پھر سفیان بن حسین کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ میں کوئی بوڑھی اور عیب دار بکری نہ لی جائے اور نہ ہی بکرا لیا جائے مگر جب کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا لینا چاہے تو لے سکتا ہے۔

1341۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَالَ مَالِكٌ وَقَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ هُوَ أَنْ يَكُونَ لِكُلِّ رَجُلٍ أَرْبَعُونَ شَاةً فَإِذَا أَظَلَّهُمُ الْمُصَدِّقُ جَمَعُوهَا لِئَلَّا يَكُونَ فِيهَا إِلَّا شَاةٌ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ أَنَّ الْخَلِيطَيْنِ إِذَا كَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةُ شَاةٍ وَشَاةٌ فَيَكُونُ عَلَيْهِمَا فِيهِمَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا أَظَلَّهُمَا الْمُصَدِّقُ فَرَّقَا غَنَمَهُمَا فَلَمْ يَكُنْ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَّا شَاةٌ فَهَذَا الَّذِي سَمِعْتُ فِي ذَلِكَ

حضرت مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد بھی یہی ہے کہ متفرق لوگوں کے درمیان (موجود مال کو) اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی جمع شدہ مال کو متفرق کیا جائے گا اور وہ یہ ہے کہ ہر آدمی کی چالیس بکریاں ہوں اور جب زکوٰۃ لینے والا آئے تو وہ ان تمام کو اکٹھا کرلے تاکہ ان میں صرف ایک بکری (بطور زکوٰۃ واجب ہو) اور اکٹھی (بکریوں) کو متفرق نہیں کیا جائے گا یہ کہ دو شریک ہوں جب ان دونوں میں سے ہر ایک کی ایک سو ایک بکریاں ہوں تو ان پر ان میں تین بکریاں واجب ہوتی ہیں۔ پس جب زکوٰۃ وصول کرنے والا ان کے پاس آئے تو وہ اپنی بکریوں کو علیحدہ علیحدہ کرلیں۔ ان میں سے ہر ایک پر صرف ایک بکری واجب ہوگی۔ پس اس بارے میں میں نے یہی سنا ہے۔

1342۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسَبُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا رُبْعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَسَاقَ صَدَقَةَ الْغَنَمِ مِثْلَ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ وَفِي الْأَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ وَفِي الْإِبِلِ فَذَكَرَ صَدَقَتَهَا كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ قَالَ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ خَمْسَةٌ مِنَ الْغَنَمِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ إِلَى سِتِّينَ ثُمَّ سَاقَ مِثْلَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً يَعْنِي وَاحِدَةً وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ كَانَتِ الْإِبِلُ أَكْثَرَ مِنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ذٰلِكَ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَفِي النَّبَاتِ مَا سَقَتْهُ الْأَنْهَارُ أَوْ سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَمَا سَقَى الْغَرْبُ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ وَالْحَارِثِ الصَّدَقَةُ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسَبُهُ قَالَ مَرَّةً وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْإِبِلِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَلَا ابْنُ لَبُونٍ فَعَشَرَةُ دَرَاهِمَ أَوْ شَاتَانِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسَمَّى آخَرَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَالْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِبَعْضِ أَوَّلِ هَذَا[1] الْحَدِيثِ قَالَ فَإِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَعْنِي فِي الذَّهَبِ حَتَّى يَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا فَإِذَا كَانَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَعَلِيٌّ يَقُولُ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ أَوْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ إِلَّا أَنَّ جَرِيرًا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَزِيدُ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (اور) زہیر نے کہا ہے کہ میرا گمان یہ ہے کہ یہ حضور نبی مکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر چالیس درہم میں سے چالیسواں حصہ ایک درہم زکوٰۃ ادا کرو اور تم پر کوئی شے واجب نہیں یہاں تک کہ دوسو درہم مکمل ہو جائیں۔ پس جب دوسو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہے اور پھر جب مقدار بڑھ جائے تو اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرو اور ریوڑ کی صورت میں چالیس بکریوں میں ایک بکری واجب ہے اور اگر وہ انتالیس ہوں تو ان میں تجھ پر کوئی شے واجب نہیں۔ اور کہا: ہر تیس گائیوں میں ایک تبیعہ (ایک برس کا بچھڑا یا بچھڑی) واجب ہے اور چالیس میں ایک مسنہ (دو برس کا بچھڑی یا بچھڑا) واجب ہے اور کام کرنے والے جانوروں پر کوئی شے واجب نہیں اور اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں اس طرح ذکر کیا جیسے زہری نے بیان کیا ہے کہ پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں لازم ہوتی ہیں اور جب ان میں ایک بڑھ جائے تو ان میں ایک بنت مخاض واجب ہوتی ہے۔ اور اگر بنت مخاض نہ ہو تو پھر ایک ابن لبون واجب ہوتا ہے۔ یہی حکم پینتیس تک ہے اور جب ان میں ایک بڑھ جائے تو پھر پینتالیس تک ان میں ایک بنت لبون واجب ہوتی ہے اور جب ان میں ایک کا اضافہ ہو جائے تو پھر ساٹھ تک ایک حقہ واجب ہوتا ہے۔ پھر آگے زہری کی حدیث کی مثل بیان کی۔ فرمایا: جب ایک کا اضافہ ہو جائے یعنی تعداد اکانوے ہو جائے تو ان میں ایک سو بیس تک دو حقے واجب ہوں گے اور اگر اونٹوں کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہو تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہوگا۔ اور زکوٰۃ کے خوف سے نہ اکٹھے مال کو متفرق کیا جائے گا اور نہ متفرق مال کو جمع کیا جائے گا اور زکوٰۃ میں بوڑھی، عیب دار (بکری) اور نر بکرا نہیں لیا جائے گا مگر یہ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا لینا چاہے (تو لے سکتا ہے) اور وہ نباتات (فصلیں وغیرہ) جو نہروں یا بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہوں ان میں عشر (دسواں حصہ) زکوٰۃ واجب ہے اور جو ڈول سے سیراب ہوتی ہوں ان میں نصف عشر ہے۔ عاصم اور حارث کی (روایت کردہ)

1۔ ایک نسخہ میں ھذا نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حدیث میں ہے کہ زکوٰۃ ہر سال لی جائے گی۔ زہیر نے کہا: میں خیال کرتا ہوں کہ ایک بار کہا اور عاصم کی حدیث میں ہے کہ جب اونٹوں میں بنت مخاض نہ ہو اور نہ ابن لبون ہو تو دس درہم یا دو بکریاں واجب ہوں گی۔ سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، جریر بن حازم اور ایک دوسرے آدمی نے ابو اسحاق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ اور حارث الاعور سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس حدیث کے اول میں یہ بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تیرے پاس دو سو درہم ہوں اور ان پر سال گزر جائے تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ فرض ہے اور سونے میں تجھ پر کوئی شے لازم نہیں یہاں تک کہ بیس دینار تک پہنچ جائے۔ پس جب تیرے پاس بیس دینار ہو جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان میں نصف دینار زکوٰۃ فرض ہے اور جب وہ زیادہ ہو جائیں تو اسی حساب سے زکوٰۃ بھی ہوگی۔ راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کیا "فبحساب ذالك" کے الفاظ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں یا کہ آپ نے یہ الفاظ حضور نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً نقل کیے۔ اور مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی یہاں تک کہ اس پر سال گزر جائے مگر ابن وہب نے کہا ہے کہ جریر حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث میں یہ اضافہ نقل کرتے ہیں کہ مال میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ اس پر پورا سال نہ گزر جائے۔

1343۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ كَمَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ وَرَوَاهُ شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى حَدِيثَ النُّفَيْلِيِّ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ وَغَيْرُهُمَا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ لَمْ يَرْفَعُوهُ أَوْقَفُوهُ عَلَى عَلِيٍّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی۔ پس تم چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو ہر چالیس درہم سے ایک درہم اور ایک سو نوے درہم میں کوئی شے لازم نہیں۔ جب وہ دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں بطور زکوٰۃ پانچ درہم فرض ہیں۔

ابوداؤد نے کہا کہ یہ حدیث اعمش نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے جیسا کہ ابو عوانہ نے بھی کہا اور اسے شیبان ابو معاویہ اور ابراہیم بن طہمان نے ابو اسحاق سے انہوں نے حارث سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ نفیلی کی حدیث شعبہ اور سفیان وغیرہ نے ابو اسحاق سے انہوں نے عاصم سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے مرفوع ذکر نہیں کیا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اسے موقوف ذکر کیا ہے۔

1344۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةِ إِبِلٍ فِي أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَلَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ مُؤْتَجِرًا بِهَا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ مَالِهِ عَزْمَةً مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لِآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ

حضرت بہز بن حکیم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چرنے والے ہر چالیس اونٹوں میں (بطور زکوٰۃ) ایک بنت لبون واجب ہے۔ اکٹھے اونٹوں کو متفرق نہیں کیا جائے گا۔ (کیونکہ اس سے) ان کا حساب (بدل جاتا ہے)۔ پس جس نے اجر طلب کرتے ہوئے ان کی زکوٰۃ ادا کی (یہاں) ابن علاء نے "مؤتجرا بھا" کے الفاظ ذکر کیے ہیں، تو اس کے لیے اس کا اجر ہے اور جس نے انہیں روک لیا (یعنی زکوٰۃ ادا نہ کی) تو ہم زکوٰۃ اور اس کا نصف مال (بطور سزا) لے لیں گے کیونکہ یہ ہمارے رب عزوجل کے حقوق اور واجبات میں سے ایک حق اور واجب ہے۔ اس میں سے آل محمد ﷺ کے لئے کوئی شے نہیں ہے۔

1345 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُحْتَلِمًا دِينَارًا أَوْ عَدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِ ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالنُّفَيْلِيُّ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرْ ثِيَابًا تَكُونُ بِالْيَمَنِ وَلَا ذَكَرَ يَعْنِي مُحْتَلِمًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ جَرِيرٌ وَيَعْلَى وَمَعْمَرٌ وَشُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ يَعْلَى وَمَعْمَرٌ عَنْ مُعَاذٍ مِثْلَهُ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جب انہیں یمن کی طرف بھیجا تو انہیں حکم فرمایا کہ وہ تیس گائیوں میں سے بطور زکوٰۃ ایک برس کا بچھڑا یا بچھڑی اور چالیس میں سے دو برس کا بچھڑا یا بچھڑی وصول کریں اور ہر بالغ ذمی سے ایک دینار یا اس کی قیمت کے برابر یمن کا بنا ہوا کپڑا لیں۔ عثمان بن ابی شیبہ، نفیلی اور ابن مثنی نے کہا ہے کہ ابو معاویہ اور اعمش نے ابراہیم سے اور انہوں نے مسروق کے واسطہ سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ ہارون بن زید بن ابی زرقاء اور ان کے باپ نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے اور انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں یمن کی طرف بھیجا اور پھر مذکورہ حدیث کی مثل حدیث بیان کی اور اس میں "ثیابا تکون بالیمن" کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی اس میں "یعنی محتلما" کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

ابوداؤد نے کہا ہے اور اسے جریر، یعلی، معمر، شعبہ، ابوعوانہ اور یحییٰ بن سعید نے اعمش سے اور انہوں نے ابووائل کے واسطہ سے مسروق سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ یعلی اور معمر نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1346۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سِرْتُ
أَوْ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَارَ مَعَ مُصَدِّقِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ لَا تَأْخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ وَلَا
تَجْمَعَ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا تُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَكَانَ إِنَّمَا يَأْتِي الْمِيَاهَ حِينَ تَرِدُ الْغَنَمُ فَيَقُولُ أَدُّوا صَدَقَاتِ أَمْوَالِكُمْ قَالَ
فَعَمَدَ رَجُلٌ مِنْهُمْ إِلَى نَاقَةٍ كَوْمَاءَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا صَالِحٍ مَا الْكَوْمَاءُ قَالَ عَظِيمَةُ السَّنَامِ قَالَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا قَالَ
إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تَأْخُذَ خَيْرَ إِبِلِي قَالَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا قَالَ فَخَطَمَ لَهُ أُخْرَى دُونَهَا فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا ثُمَّ خَطَمَ لَهُ أُخْرَى دُونَهَا
فَقَبِلَهَا وَقَالَ إِنِّي آخِذُهَا وَأَخَافُ أَنْ يَجِدَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِي عَمَدْتَ إِلَى رَجُلٍ فَتَخَيَّرْتَ عَلَيْهِ إِبِلَهُ
قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ هُشَيْمٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَا يُفَرَّقُ

حضرت ابو صالح نے حضرت سوید بن غفلہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں چلا یا کہا: مجھے اس نے خبر دی جو حضور نبی کریم ﷺ کے مصدق (زکوۃ وصول کرنے والا) کے ساتھ چلا جبکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں یہ حکم تھا کہ تو دودھ والا جانور (یا دودھ پینے والے جانور کا بچہ) زکوۃ میں نہ لینا، نہ متفرق جانوروں کو جمع کرنا اور نہ اکٹھے جانوروں کو متفرق اور الگ الگ کرنا۔ وہ زکوۃ وصول کرنے والا اس وقت آتا جبکہ ریوڑ پانیوں پر آتے تو وہ کہتا: اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرو۔ اس نے بتایا: ان میں سے ایک آدمی نے کوماء اونٹنی دینے کا ارادہ کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اے ابا صالح! کوماء کون سی اونٹنی ہوتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: بڑی کوہان والی۔ راوی کہتے ہیں: زکوۃ وصول کرنے والے نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس آدمی نے کہا: بلاشبہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ میرا بہترین اونٹ لیں لیکن مصدق نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر اس نے اس سے ذرا کم درجے کے اونٹ کی نکیل کھینچی لیکن مصدق نے اسے بھی قبول نہ کیا۔ پھر اس سے گھٹیا اونٹ کی مہار کھینچی تو مصدق نے اسے قبول کر لیا اور کہا: میں اسے لے لیتا ہوں اور میں ڈرتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے پالیں اور مجھے یہ فرمائیں کہ تو ایک آدمی کے پاس گیا اور اس کا عمدہ اور اعلیٰ اونٹ تو نے چن لیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو ہشیم نے ہلال بن خباب سے اسی طرح بیان کیا ہے مگر اس میں یہ کہا ہے کہ اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کیا جائے۔

1347۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ عَنْ سُوَيْدِ
بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَقَرَأْتُ فِي عَهْدِهِ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ
مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ رَاضِعَ لَبَنٍ

حضرت سوید بن غفلہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کی جانب سے زکوۃ وصول کرنے والا ہمارے پاس آیا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور جو تحریر اس کے پاس تھی اسے پڑھا کہ متفرق مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور زکوۃ کے خوف سے اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کیا جائے اور آپ نے دودھ والے جانور کا ذکر نہیں کیا۔

1348۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ الْمَكِّيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ
مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ الْيَشْكُرِيِّ قَالَ الْحَسَنُ رَوْحٌ يَقُولُ مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ اسْتَعْمَلَ نَافِعُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَبِي عَلَى عِرَافَةِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَوْمِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَدِّقَهُمْ قَالَ فَبَعَثَنِي أَبِي فِي طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَأَتَيْتُ شَيْخًا كَبِيرًا يُقَالُ لَهُ سِعْرُ بْنُ دَيْسَمٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي بَعَثَنِي إِلَيْكَ يَعْنِي لِأُصَدِّقَكَ قَالَ ابْنَ أَخِي وَأَيَّ نَحْوٍ تَأْخُذُونَ قُلْتُ نَخْتَارُ حَتَّى إِنَّا نَتَبَيَّنَ[1] ضُرُوعَ الْغَنَمِ قَالَ ابْنَ أَخِي فَإِنِّي أُحَدِّثُكَ أَنِّي كُنْتُ فِي شِعْبٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَابِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَنَمٍ لِي فَجَاءَنِي رَجُلَانِ عَلَى بَعِيرٍ فَقَالَا لِي إِنَّا رَسُولَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ فَقُلْتُ مَا عَلَيَّ فِيهَا فَقَالَا شَاةٌ فَأَعْمِدُ إِلَى شَاةٍ قَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا مُمْتَلِئَةٍ مَحْضًا وَشَحْمًا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا هَذِهِ شَاةُ الشَّافِعِ وَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَأْخُذَ شَافِعًا قُلْتُ فَأَيَّ شَيْءٍ تَأْخُذَانِ قَالَا عَنَاقًا جَذَعَةً أَوْ ثَنِيَّةً قَالَ فَأَعْمِدُ إِلَى عَنَاقٍ مُعْتَاطٍ وَالْمُعْتَاطُ الَّتِي لَمْ تَلِدْ وَلَدًا وَقَدْ حَانَ وِلَادُهَا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا نَاوِلْنَاهَا فَجَعَلَاهَا مَعَهُمَا عَلَى بَعِيرِهِمَا ثُمَّ انْطَلَقَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ قَالَ أَيْضًا مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ كَمَا قَالَ رَوْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ فِيهِ وَالشَّافِعُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا الْوَلَدُ

حضرت مسلم بن شعبہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن علقمہ نے میرے باپ کو اپنی قوم کے مالوں پر عامل مقرر کیا اور انہیں ان سے زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھے ان کی ایک جماعت کے پاس بھیجا پس میں انتہائی بوڑھے انسان کے پاس آیا۔ اس کا نام سعر بن دیسم تھا۔ تو میں نے اسے بتایا کہ میرے والد نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں آپ سے زکوٰۃ وصول کروں۔ اس نے کہا: اے میرے بھتیجے! کس طرح کا مال تم لو گے؟ میں نے کہا: ہم تو پسند کر کے لیں گے یہاں تک کہ ہم بکریوں کے تھنوں کو بھی بالکل ظاہر دیکھیں گے۔ تو اس نے کہا: اے میرے بھتیجے! میں تجھے ایک حدیث بیان کرتا ہوں کہ میں انہی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی ہوں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں تھا میرے پاس بکریوں کا ریوڑ تھا۔ پس دو آدمی اونٹ پر سوار ہو کر میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے کہا: ہم تیرے پاس رسول اللہ ﷺ کے قاصد بن کر آئے ہیں تاکہ تو اپنی بکریوں کی زکوٰۃ ادا کرے۔ تو میں نے پوچھا: ان میں مجھ پر کیا واجب ہے؟ تو ان دونوں نے کہا: ایک بکری۔ چنانچہ میں نے ایک بکری کا قصد کیا۔ میں اس کے درجہ کو خوب جانتا تھا کہ وہ دودھ سے بھری ہوئی ہے اور اس پر چربی بھی خوب ہے۔ پس میں اسے ان کی طرف نکال لایا۔ تو انہوں نے کہا: یہ حاملہ بکری ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حاملہ بکری لینے سے منع فرمایا ہے۔ پھر میں نے کہا: کون سی شے تم لو گے؟ انہوں نے کہا: ایک سال کی بکری جو دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو یا دو برس کی جو تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے غیر حاملہ موٹی بکری کا قصد کیا اور معتاط وہ بکری ہوتی ہے جو بچے کو جنم نہ دے حالانکہ وہ اس عمر کو پہنچی ہوئی ہو۔ تو میں اسے نکال کر ان کی طرف لایا تو ان دونوں نے کہا: ہم نے اسے قبول کر لیا اور پھر انہوں نے اسے اپنے ساتھ اونٹ پر رکھ لیا اور چلے گئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے ابو عاصم نے زکریا سے روایت کیا ہے۔ مسلم بن شعبہ نے بھی اسی طرح کہا ہے جیسے روح نے کہا ہے

1۔ ایک نسخہ میں نُبَيِّنَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۔محمد بن یونس نسائی، روح اور زکریا بن اسحاق نے اسی اسناد کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے اور مسلم بن شعبہ نے اس میں کہا ہے کہ شافع وہ بکری ہوتی ہے جس کے پیٹ میں بچہ ہو۔

1349۔ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ بِحِمْصَ عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْحِمْصِيِّ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ وَأَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْغَاضِرِيِّ مِنْ غَاضِرَةِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ عَبَدَ اللهَ وَحْدَهُ وَأَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَعْطَى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ رَافِدَةً عَلَيْهِ كُلَّ عَامٍ وَلَا يُعْطِي الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ وَلَا الْمَرِيضَةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيمَةَ وَلَكِنْ مِنْ وَسَطِ أَمْوَالِكُمْ فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَسْأَلْكُمْ خَيْرَهُ وَلَمْ يَأْمُرْكُمْ بِشَرِّهِ

حضرت عبداللہ بن معاویہ غاضری جو غاضرہ قیس سے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین کام ہیں جس نے وہ کر لیے تحقیق اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا: وہ جس نے اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس نے ہر سال اپنے مال کو پاک کرنے کے لئے اس کی زکوٰۃ ادا کی درآنحالیکہ اس کا نفس اس پر خوش اور مطمئن ہو اور وہ بڑھیا، خارش زدہ، بیمار اور گھٹیا قسم کا جانور نہ دے۔ البتہ تم اپنے مالوں میں سے درمیانہ مال دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نہ تم سے عمدہ مال کا سوال کیا ہے اور نہ تمہیں انتہائی گھٹیا مال دینے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

1350۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا فَمَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمَّا جَمَعَ لِي مَالَهُ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ فِيهِ إِلَّا ابْنَةَ مَخَاضٍ فَقُلْتُ لَهُ أَدِّ ابْنَةَ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا صَدَقَتُكَ فَقَالَ ذَاكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَلَكِنْ هَذِهِ نَاقَةٌ فَتِيَّةٌ عَظِيمَةٌ سَمِينَةٌ فَخُذْهَا فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنَا بِآخِذٍ مَا لَمْ أُومَرْ بِهِ وَهَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ قَرِيبٌ فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَعْرِضَ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَافْعَلْ فَإِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلْتُهُ وَإِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَدْتُهُ قَالَ فَإِنِّي فَاعِلٌ فَخَرَجَ مَعِي وَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِي عَرَضَ عَلَيَّ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللهِ أَتَانِي رَسُولُكَ لِيَأْخُذَ مِنِّي صَدَقَةَ مَالِي وَايْمُ اللهِ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رَسُولُهُ قَطُّ قَبْلَهُ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِي فَزَعَمَ أَنَّ مَا عَلَيَّ فِيهِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَذَلِكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً فَتِيَّةً عَظِيمَةً لِيَأْخُذَهَا فَأَبَى عَلَيَّ وَهَا هِيَ ذِهْ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللهِ خُذْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الَّذِي عَلَيْكَ فَإِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ آجَرَكَ اللهُ فِيهِ وَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ قَالَ فَهَا هِيَ ذِهْ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِي مَالِهِ بِالْبَرَكَةِ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ پس میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا تو جب اس نے میرے لئے اپنا مال جمع کیا تو میں نے اس پر بطور زکوٰۃ صرف بنت مخاض کو واجب پایا۔ چنانچہ میں نے اسے کہا: تو ایک بنت مخاض ادا کر دے کیونکہ یہی تیری زکوٰۃ ہے۔ تو اس نے کہا: وہ کیسے نہ اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں دودھ ہے اور نہ وہ سواری کے قابل ہے۔ تم یہ نوجوان، طاقتور اور موٹی اونٹنی لے لو۔ تو میں نے کہا: میں اسے اس وقت تک نہیں لے سکتا جب تک مجھے اس کا حکم نہ دیا جائے۔ یہ رسول اللہ ﷺ تمہارے بالکل قریب ہیں۔ پس اگر تو پسند کرے تو آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو اور آپ ﷺ کو وہ کچھ پیش کر جو تو نے مجھے پیش کیا۔ تو ایسا کر۔ پس آپ ﷺ تجھ سے اسے قبول فرمالیں تو میں اسے قبول کرلوں گا اور اگر آپ ﷺ اسے تجھ پر لوٹا دیں تو میں اسے واپس لوٹا دوں گا۔ اس نے کہا: میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ میرے ساتھ نکلا اور وہ اونٹنی بھی ساتھ لے لی جو اس نے مجھے پیش کی تھی یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ کا فرستادہ میرے پاس آیا تاکہ وہ میرے مال کی زکوٰۃ مجھ سے وصول کرے۔ قسم بخدا! اس سے پہلے کبھی بھی رسول اللہ ﷺ اور ان کے قاصد نے میرے مال کو نہیں دیکھا۔ سو میں نے اس کے لئے اپنا مال جمع کیا۔ تو اس نے کہا: اس مال میں مجھ پر صرف بنت مخاض واجب ہے اور اس کا نہ دودھ ہے اور نہ وہ سواری کے قابل ہے۔ چنانچہ میں نے اسے ایک نوجوان، طاقتور اور موٹی اونٹنی پیش کی تاکہ وہ اسے لے لے لیکن اس نے وصول کرنے سے انکار کر دیا اور وہ یہ ہے یارسول اللہ ﷺ۔ میں اسے لے کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ اسے قبول فرمالیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تجھ پر واجب وہی ہے اگر تو اس سے عمدہ اور اچھا مال اپنی خوشی سے ادا کرے تو اس میں اللہ تعالیٰ تجھے اجر عطا فرمائے گا اور ہم اسے تجھ سے قبول کرلیں گے۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ وہ یہ ہے میں اسے ساتھ لایا ہوں۔ آپ اسے قبول فرمالیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے قبضہ میں لینے کا حکم ارشاد فرمایا اور اس کے لئے اس کے مال میں برکت کی دعا فرمائی۔

1351۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: بلاشبہ اہل کتاب میں سے ایک قوم کے ساتھ تمہاری ملاقات ہوگی۔ انہیں یہ شہادت دینے کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ پس اگر اس بارے میں وہ تیری اطاعت اور پیروی کریں تو پھر انہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پس اگر وہ اس بارے میں بھی تیری اطاعت کریں تو پھر انہیں آگاہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے اغنیاء (یعنی دولتمندوں) سے لی جائے گی اور ان کے فقراء پر لوٹائی جائے گی۔ پس اگر وہ اس بارے میں تمہاری پیروی کریں تو ان سے عمدہ اور اعلیٰ مال لینے سے بچنا اور مظلوم کی دعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بالفور شرف قبولیت حاصل کر لیتی ہے)۔

1352۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمُعْتَدِي الْمُتَعَدِّي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زکوۃ میں زیادتی کرنے والا اسے روکنے والے کی طرح ہے۔

فائدہ: اس کے دو مفہوم بیان کئے گئے ہیں: ایک یہ ہے کہ غیر مستحق کو زکوۃ ادا کرنے والا اور دوسرا یہ کہ زکوۃ وصول کرنے والا عمدہ اور اعلیٰ مال لے لے جو دوسرے سال صاحب مال کے لئے زکوۃ نہ دینے کا سبب بن جائے تو چونکہ اس کے زکوۃ نہ دینے کا سبب مصدق ہے اس لئے دونوں کے لئے ایک جیسا گناہ ہوگا۔ (عینی۔ ص280، ج6)

بَاب رِضَا الْمُصَدِّقِ (مصدق کی رضامندی کا بیان)

1353۔ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ دَيْسَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ مِنْ بَنِي سَدُوسٍ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيثِهِ وَمَا كَانَ اسْمُهُ بَشِيرًا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَمَّاهُ بَشِيرًا قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَصْحَابَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ

حضرت ابن عبید نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے: اس کا نام بشیر نہ تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام بشیر رکھا۔ اس نے کہا کہ ہم نے عرض کی: یہ زکوۃ وصول کرنے والے ہمارے ساتھ زیادتی کرتے ہیں۔ کیا ہم اپنے مالوں میں سے اتنی مقدار چھپا سکتے ہیں جتنی وہ ہم پر زیادتی کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں۔

حسن بن علی اور یحییٰ بن موسیٰ دونوں نے بیان کیا کہ عبد الرزاق نے معمر کے واسطہ سے ایوب سے ان کی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ اس نے کہا: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بیشک زکوۃ وصول کرنے والے زیادتی کرتے ہیں۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ اسے عبد الرزاق نے معمر سے مرفوع بیان کیا ہے۔

1354۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الْغُصْنِ عَنْ صَخْرِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ سَيَأْتِيكُمْ رُكَيْبٌ(1) مُبْغَضُونَ فَإِنْ جَاءُوكُمْ فَرَحِّبُوا بِهِمْ وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُونَ فَإِنْ عَدَلُوا فَلِأَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهَا وَأَرْضُوهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوا لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْغُصْنِ هُوَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ غُصْنٍ

1۔ ایک نسخہ میں رَكْبٌ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبدالرحمن بن جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے پاس کچھ اونٹ سوار لوگ (زکوٰۃ وصول کرنے والے) آئیں گے جو (تمہارے نزدیک) ناپسندیدہ اور مبغوض ہوں گے۔ پس اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں مرحبا اور خوش آمدید کہنا اور جو کچھ وہ لینا چاہیں اپنے اور ان کے درمیان حائل نہ ہونا۔ پس اگر انہوں نے عدل وانصاف کیا تو وہ ان کے اپنے لیے (نفع بخش ہوگا) اور اگر انہوں نے ظلم کیا تو اس کا وبال انہیں پر پڑے گا اور تم انہیں راضی کرنا کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل ان کی رضا کے ساتھ ہے اور یہ کہ وہ تمہارے لئے دعا کریں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوالغصن سے مراد ثابت بن قیس بن غصن ہے۔

1355۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي كَامِلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَا فَيَظْلِمُونَا قَالَ فَقَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ ظَلَمُونَا قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ زَادَ عُثْمَانُ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ جَرِيرٌ مَا صَدَرَ عَنِّي مُصَدِّقٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اعراب میں سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: زکوٰۃ وصول کرنے والوں میں سے کچھ لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم پر ظلم وزیادتی کرتے ہیں۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اگرچہ وہ ہم پر ظلم بھی کریں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے مصدقین کو راضی کرو۔ عثمان نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے "وان ظلمتم" یعنی اگرچہ تم پر ظلم بھی کیا جائے۔ ابوکامل نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ جریر نے بیان کیا ہے: رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سننے کے بعد کوئی زکوٰۃ وصول کرنے والا مجھ سے واپس نہیں گیا مگر اس حال میں کہ وہ مجھ سے راضی اور خوش تھا۔

بَاب دُعَاءِ الْمُصَدِّقِ لِأَهْلِ الصَّدَقَةِ (اہل صدقہ کے لئے مصدق کی دعا کا بیان)

1356۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ وَأَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ قَالَ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد اصحاب شجرہ (بیعت رضوان میں شریک ہونے والوں) میں سے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جب لوگ اپنی زکوٰۃ کا مال لے کر حاضر ہوتے تو آپ انہیں دعا دیتے ہوئے فرماتے: اے اللہ! آل فلاں پر رحمت فرما۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے والد اپنا مال صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! آل ابی اوفی پر رحمتیں نازل فرما۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب تَفْسِيرِ أَسْنَانِ الْإِبِلِ (اونٹ کے دانتوں کی تفسیر کا بیان)

قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُهُ مِنْ الرِّيَاشِيِّ وَأَبِي حَاتِمٍ وَغَيْرِهِمَا وَمِنْ كِتَابِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ وَمِنْ كِتَابِ أَبِي عُبَيْدٍ وَرُبَّمَا ذَكَرَ أَحَدُهُمْ الْكَلِمَةَ قَالُوا يُسَمَّى الْحُوَارُ ثُمَّ الْفَصِيلُ إِذَا فَصَلَ ثُمَّ تَكُونُ بِنْتَ مَخَاضٍ لِسَنَةٍ إِلَى تَمَامِ سَنَتَيْنِ فَإِذَا دَخَلَتْ فِي الثَّالِثَةِ فَهِيَ ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِذَا تَمَّتْ لَهُ ثَلَاثُ سِنِينَ فَهُوَ حِقٌّ وَحِقَّةٌ إِلَى تَمَامِ أَرْبَعِ سِنِينَ لِأَنَّهَا اسْتَحَقَّتْ أَنْ تُرْكَبَ وَيُحْمَلَ عَلَيْهَا الْفَحْلُ وَهِيَ تَلْقَحُ وَلَا يُلْقِحُ الذَّكَرُ حَتَّى يُثَنِّيَ وَيُقَالُ لِلْحِقَّةِ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ لِأَنَّ الْفَحْلَ يَطْرُقُهَا إِلَى تَمَامِ أَرْبَعِ سِنِينَ فَإِذَا طَعَنَتْ فِي الْخَامِسَةِ فَهِيَ جَذَعَةٌ حَتَّى يَتِمَّ لَهَا خَمْسُ سِنِينَ فَإِذَا دَخَلَتْ فِي السَّادِسَةِ وَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ حِينَئِذٍ ثَنِيٌّ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ سِتًّا فَإِذَا طَعَنَ فِي السَّابِعَةِ سُمِّيَ الذَّكَرُ رَبَاعِيًا وَالْأُنْثَى رَبَاعِيَةً إِلَى تَمَامِ السَّابِعَةِ فَإِذَا دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ وَأَلْقَى السِّنَّ السَّدِيسَ الَّذِي بَعْدَ الرَّبَاعِيَةِ فَهُوَ سَدِيسٌ وَسَدَسٌ إِلَى تَمَامِ الثَّامِنَةِ فَإِذَا دَخَلَ فِي التِّسْعِ وَطَلَعَ نَابُهُ فَهُوَ بَازِلٌ أَيْ بَزَلَ نَابُهُ يَعْنِي طَلَعَ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الْعَاشِرَةِ فَهُوَ حِينَئِذٍ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ وَلَكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ وَبَازِلُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ عَامٍ وَمُخْلِفُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ ثَلَاثَةِ أَعْوَامٍ إِلَى خَمْسِ سِنِينَ وَالْخَلِفَةُ الْحَامِلُ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَالْجَذُوعَةُ وَقْتٌ مِنْ الزَّمَنِ لَيْسَ بِسِنٍّ وَفُصُولُ الْأَسْنَانِ عِنْدَ طُلُوعِ سُهَيْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَنْشَدَنَا الرِّيَاشِيُّ إِذَا سُهَيْلٌ آخِرَ اللَّيْلِ طَلَعْ فَابْنُ اللَّبُونِ الْحِقُّ وَالْحِقُّ جَذَعْ لَمْ يَبْقَ مِنْ أَسْنَانِهَا غَيْرُ الْهُبَعْ وَالْهُبَعُ الَّذِي يُولَدُ فِي غَيْرِ حِينِهِ

ابوداود نے کہا: میں نے اسے ریاشی اور ابو حاتم وغیرہ سے سنا ہے اور نضر بن شمیل اور ابو عبید کی کتاب سے (دیکھا ہے) بسا اوقات ان میں سے ہر ایک نے ایک ہی بات ذکر کی ہے۔ انہوں نے بیان کیا (کہ اونٹ کا بچہ جب تک اپنی ماں کے ساتھ رہے) تو اسے حوار کہا جاتا ہے اور جب ماں سے جدا ہو جائے تو فصیل کہلاتا ہے۔ پھر وہ ایک سال سے دو سال مکمل ہونے تک بنت مخاض ہوتی ہے اور جب وہ تیسرے سال میں داخل ہو جائے تو وہ بنت لبون کہلاتی ہے اور اس کے تین سال مکمل ہو جائیں تو چار سال مکمل ہونے تک اس کا نام حق یا حقہ ہوتا ہے کیونکہ وہ مستحق ہو جاتی ہے کہ اس پر سواری کی جائے اور نر کو اس کے ساتھ ملایا جائے تو وہ جفتی ہو سکتی ہے لیکن مذکر جفتی کے اہل نہیں ہوتا یہاں تک کہ ثنی ہو جائے۔ اسے حقہ طروقۃ الفحل کہا جاتا ہے کیونکہ نر اس کے چار برس مکمل ہونے تک اس پر کود سکتا ہے اور جب وہ پانچویں سال میں قدم رکھے تو وہی جذعہ کہلاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے پانچ سال مکمل ہو جائیں اور جب وہ چھٹے سال میں داخل ہو جائے اور اپنے سامنے کے دانت نکال لے تو اس وقت وہ ثنی کہلاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ چھ سال مکمل کر لے اور جب ساتویں سال میں قدم رکھے تو سات برس مکمل ہونے تک مذکر کو رباعی اور مؤنث کو رباعیہ کا نام دیا جاتا ہے اور جب وہ آٹھویں سال میں داخل ہو جائے اور رباعیہ کے بعد وہ چھٹا دانت نکال لے تو وہی آٹھ سال مکمل ہونے تک سدیس اور سدس کہلاتی ہے اور جب نویں سال میں داخل ہو جائے اور اس کی کچلیاں نکل آئیں تو وہ بازل کہلاتی ہے۔ یعنی اس کی کچلیاں نکل آئیں۔ یہاں تک کہ وہ دسویں سال میں داخل ہو جائے تو اس وقت اس کا نام مخلف ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد اس کا کوئی نام نہیں۔ البتہ اسے ایک سال کا بازل، دو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سال کا بازل، ایک سال کا مخلف، دو سال کا مخلف اور تین سالوں کا مخلف پانچ برس تک کہا جاتا ہے اور خلف حاملہ کو کہتے ہیں۔ ابو حاتم نے کہا ہے: جذوعہ زمانے میں ایک وقت کا نام ہے۔ کوئی دانت نہیں اور دانتوں کے فصول سہیل ستارے کے طلوع کے ساتھ بدلتے ہیں۔ ابوداؤد نے بیان کیا کہ ریاشی نے ہمیں یہ شعر بیان کیا ہے۔

جب رات کے آخر میں سہیل طلوع ہوا تو ابن لبون حقہ ہوگئی اور حقہ جذعہ ہوگئی اور ہبع کے سوا اس کے دانتوں میں سے کوئی نہ رہا اور ہبع وہ ہوتا ہے جو سہیل کے طلوع کے وقت پیدا نہیں ہوتا۔ (اس لئے اس کے دانتوں کا حساب طلوع سہیل سے نہیں ہوسکتا)۔

بَاب أَيْنَ تُصَدَّقُ الْأَمْوَالُ (اس کا بیان کہ مالوں کی زکوٰۃ کہاں لی جائے گی)

1357۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ فِي قَوْلِهِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ قَالَ أَنْ تُصَدَّقَ الْمَاشِيَةُ فِي مَوَاضِعِهَا وَلَا تُجْلَبَ إِلَى الْمُصَدِّقِ وَالْجَنَبُ عَنْ غَيْرِ هَذِهِ الْفَرِيضَةِ أَيْضًا لَا يُجْنَبُ أَصْحَابُهَا يَقُولُ وَلَا يَكُونُ الرَّجُلُ بِأَقْصَى مَوَاضِعِ أَصْحَابِ الصَّدَقَةِ فَتُجْنَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ تُؤْخَذُ فِي مَوْضِعِهِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ جلب (زکوٰۃ والے جانور کو کھینچ کر وصول کرنے والے کے پاس لانا) ہے اور نہ ہی جنب (یعنی زکوٰۃ ادا کرنے والے کا اپنے مال کو زکوٰۃ وصول کرنے والے سے دور لے جانا) ہے۔ ان کی زکوٰۃ صرف ان کے گھروں میں ہی وصول کی جائے گی۔ حسن بن علی اور یعقوب بن ابراہیم نے کہا کہ میں نے اپنے باپ کو محمد بن اسحاق سے اس قول "لا جلب و لا جنب" کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے کہا: جانوروں کی زکوٰۃ ان کی اپنی جگہوں میں ہی لی جائے گی۔ انہیں کھینچ کر زکوٰۃ وصول کرنے والے کے پاس نہ لایا جائے اور جنب اس طریقہ کے برعکس ہے کہ جانوروں کے مالک انہیں دور نہ لے جائیں۔ وہ کہتے ہیں: آدمی زکوٰۃ دینے والوں کی جگہوں سے بہت دور نہیں ہوگا کہ اس کی طرف مال کو دور لے جایا جائے بلکہ اس کی اپنی جگہ میں ہی زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔ (یعنی زکوٰۃ وصول کنندہ کے آنے کی خبر سن کر صاحب مال کو اپنا مال دور دراز مقامات پر نہیں لے جانا چاہئے کہ وصول کنندہ ان کے پاس آ کر زکوٰۃ وصول کرے کیونکہ یہ طریقہ اس کے لئے باعث مشقت ہے)۔

بَاب الرَّجُلِ يَبْتَاعُ صَدَقَتَهُ (اپنا مال زکوٰۃ خریدنے کا بیان)

1358۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

راستے میں دیا۔ پھر آپ نے اسے پایا کہ وہ بیچا جا رہا ہے تو آپ نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں عرض کی: تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے نہ خرید اور نہ ہی اپنے صدقہ کی طرف رجوع کر۔

فائدہ: جمہور علماء کا موقف یہ ہے کہ اپنا مال بطور زکوۃ، کفارہ یا نذر وغیرہ کی صورت میں دینے کے بعد پھر اسے خریدنا مکروہ ہے لیکن خرید لینے کی صورت میں وہ اس کا مالک بن جائے گا اور اس پر کوئی کفارہ نہیں ہوگا۔ اگر وہی سامان تیسرے آدمی تک منتقل ہو جائے تو اس سے خرید لینے میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ بعض علماء کا خیال ہے کہ اپنا مال زکوۃ خریدنا حرام ہے (شرح سنن ابی داؤد۔ ص294/ج:6)

بَاب صَدَقَةِ الرَّقِيقِ (غلام کے صدقہ کا بیان)

1359۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ زَكَاةٌ إِلَّا زَكَاةُ الْفِطْرِ فِي الرَّقِيقِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑوں اور غلاموں میں کوئی زکوۃ نہیں ہے۔ مگر غلاموں میں صدقۃ الفطر ہے۔

1360۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں کوئی زکوۃ نہیں ہے۔

بَاب صَدَقَةِ الزَّرْعِ (پیداوار کی زکوۃ کا بیان)

1361۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي أَوِ النَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی کھیتی جو بارش، نہروں اور چشموں سے سیراب ہو یا اس کی جڑیں خود بخود زمین سے تری حاصل کریں تو اس میں عشر واجب ہے اور وہ کھیتی جسے کسی آلہ کے ساتھ سیراب کیا جائے تو اس میں نصف عشر (بیسواں حصہ) واجب ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں لفظ سوانی، سانیہ کی جمع ہے۔ اس کا معنی ہے کنویں سے پانی لانے والی اونٹنی اور نضح مصدر ہے اس کا معنی ہے اونٹ کے ذریعے زمین کو سیراب کرنا اور ناضح سیراب کرنے ولا اونٹ اس کی جمع نواضح آتی ہے۔ لیکن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یہاں مراد تقابل کی وجہ سے مطلق کسی آلہ سے زمین سیراب کرنا ہے۔(الدر المنضود۔ص 64، ج3)

1362۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ کھیتی جو نہروں اور چشموں سے سیراب ہو اس میں عشر ہے اور جو کسی آلہ سے سیراب کی جائے اس میں نصف عشر ہے۔

1363۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ وَحُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْعَجَلِيُّ قَالَا قَالَ وَكِيعٌ الْبَعْلُ الْكَبُوسُ الَّذِي يَنْبُتُ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ الْأَسْوَدِ وَقَالَ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ سَأَلْتُ أَبَا إِيَاسٍ الْأَسَدِيَّ عَنِ الْبَعْلِ[1] فَقَالَ الَّذِي يُسْقَى بِمَاءِ السَّمَاءِ وَقَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ الْبَعْلُ مَاءُ الْمَطَرِ[2]

ہشیم بن خالد جہنی اور حسین بن اسود عجلی دونوں نے کہا ہے کہ وکیع نے بیان کیا ہے: بعل سے مراد وہ خوشہ ہے جو بارش کے پانی سے اگتا ہے۔ ابن اسود نے بیان کیا اور یحییٰ ابن آدم نے کہا: میں نے ابا ایاس اسدی سے بعل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: وہ کھیتی جو بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہے اور نضر بن شمیل نے کہا ہے کہ بعل سے مراد بارش کا پانی ہے۔

1364۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِيرَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرَةَ مِنَ الْبَقَرِ قَالَ أَبُو دَاوُد شَبَرْتُ قِثَّاءَةً بِمِصْرَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ شِبْرًا وَرَأَيْتُ أُتْرُجَّةً عَلَى بَعِيرٍ بِقِطْعَتَيْنِ قُطِعَتْ وَصُيِّرَتْ عَلَى مِثْلِ عِدْلَيْنِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: اناج سے اناج، بکریوں سے بکری، اونٹوں سے اونٹ اور گائیوں سے گائے بطور زکوٰۃ لینا۔

ابوداؤد نے کہا: میں نے مصر میں ایک ککڑی کا تیرہ بالشت ناپ کیا اور میں نے ایک اونٹ پر ترنج دیکھا اسے دو حصوں میں کاٹ کر دو بوجھوں میں برابر کر دیا گیا تھا۔

بَابُ زَكَاةِ الْعَسَلِ (شہد کی زکوٰۃ کا بیان)

1365۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ هِلَالٌ أَحَدُ بَنِي مُتْعَانَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعُشُورِ نَحْلٍ لَهُ وَكَانَ سَأَلَهُ أَنْ يَحْمِيَ لَهُ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ سَلَبَةُ فَحَمَى لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَلِكَ الْوَادِي فَلَمَّا وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكَتَبَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ إِنْ أَدَّى إِلَيْكَ مَا كَانَ يُؤَدِّي إِلَى

1۔ ایک نسخہ میں عن البعل نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں وقال النضر بن شمیل البعل ماء المطر کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ عُشُورِ نَحْلِهِ فَاحْمِ لَهُ سَلَبَةَ وَإِلَّا فَإِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ يَأْكُلُهُ مَنْ يَشَاءُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَنَسَبَهُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ شَبَابَةَ بَطْنٌ مِنْ فَهْمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ مِنْ كُلِّ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ قَالَ وَكَانَ يَحْمِي لَهُمْ وَادِيَيْنِ زَادَ فَأَدَّوْا إِلَيْهِ مَا كَانُوا يُؤَدُّونَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَحَمَى لَهُمْ وَادِيَيْهِمْ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ بَطْنًا مِنْ فَهْمٍ بِمَعْنَى الْمُغِيرَةِ قَالَ مِنْ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ وَقَالَ وَادِيَيْنِ لَهُمْ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ بنی متعان کا ہلال نامی ایک آدمی شہد کا عشر لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے ایک وادی اپنی حفاظت (ٹھیکہ) میں لینے کی آپ ﷺ سے التجا کی۔ اسے سلبہ کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ وادی اس کی حفاظت (ٹھیکہ) میں دے دی۔ چنانچہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ والی مقرر ہوئے تو سفیان بن وہب نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا اور اس کے بارے میں پوچھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف لکھا: اگر وہ تجھے اس کے شہد کے عشر میں سے اتنا ادا کرے جتنا وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتا تھا تو سلبہ اس کی حفاظت میں کر دو، ورنہ وہ بارش کی کھیاں ہیں جو چاہے ان کا شہد کھا سکتا ہے۔

احمد بن عبدہ ضبی، مغیرہ اور انہوں نے اس کی نسبت عبد الرحمن بن حارث مخزومی کی طرف کی ہے اور میرے باپ نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ شبابہ فہم کا ایک قبیلہ ہے۔ پھر انہوں نے اسی طرح واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ہر دس مشکیزوں میں سے ایک مشکیزہ وہ دیا کرتے تھے اور سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے کہا کہ وہ ان کے لئے دو وادیوں کی حفاظت کرتے تھے اور وہ انہیں اتنا شہد دیتے تھے جتنا رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے اور یہ ان کے لئے دو وادیوں کی حفاظت کرتے رہے۔ (یعنی دو وادیاں ان کے ٹھیکہ میں تھیں اور ان کے زیر نگرانی تھیں)۔

ربیع بن سلیمان مؤذن اور ابن وہب نے بیان کیا ہے کہ اسامہ بن زید نے عمرو بن شعیب سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ بنی جہم کے ایک قبیلہ نے مغیرہ کے ہم معنی روایت بیان کی اور کہا کہ وہ دس مشکیزوں میں سے ایک مشکیزہ دیتے تھے اور ان کے لئے دو وادیاں تھیں۔

فائدہ: شہد کی مکھی کو ذباب غیث اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ وہ سبزی اور پھولوں کو تلاش کرتی رہتی ہے گویا وہ بارش کی طلب گار ہے کیونکہ سبزی اور پھول بارش ہی کے آثار ہیں۔

بَابٌ فِي خَرْصِ الْعِنَبِ (انگوروں کا اندازہ لگانے کا بیان)

1366۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ السَّرِيِّ النَّاقِطُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ تُؤْخَذُ زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤْخَذُ زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَعِيدٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَتَّابٍ شَيْئًا(1)

حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا کہ انگوروں کا اندازہ لگایا جائے جیسا کہ کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور اس کی زکوۃ منقیٰ (خشک انگور) سے لی جائے گی جیسا کہ کھجوروں کی زکوۃ ان کے خشک ہونے کے بعد لی جاتی ہے۔ محمد بن اسحاق مسیبی، عبداللہ بن نافع نے محمد بن صالح التمار سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کی اسناد کے ساتھ اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت سعید بن مسیب نے حضرت عتاب سے کوئی شے نہیں سنی۔

بَابٌ فِي الْخَرْصِ (اندازہ لگانے کا بیان)

1367۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَصْتُمْ فَجُذُّوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا أَوْ تَجُذُّوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْخَارِصُ يَدَعُ الثُّلُثَ لِلْحِرْفَةِ

حضرت عبدالرحمن بن مسعود نے بیان کیا کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ ہماری مجلس کی طرف آئے اور کہا: ہمیں رسول اللہ علیہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم اندازہ کر لو تو اس حساب سے زکوۃ لے لو اور اس میں سے ایک تہائی (مالک کے لئے) چھوڑ دو۔ اور اگر تم تیسرا حصہ نہ چھوڑ و یا ے لو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اندازہ لگانے والا تہائی حرفہ (اہل پیشہ) کے لئے چھوڑ دے گا۔

بَابٌ مَتَى يُخْرَصُ التَّمْرُ (اس کا بیان کہ کھجوروں کا اندازہ کب لگایا جائے گا)

1368۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ وَهِيَ تَذْكُرُ شَأْنَ خَيْبَرَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُودَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خیبر کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نبی کریم علیہ ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو یہودیوں کی طرف بھیجتے تھے اور وہ کھجوروں کے پک جانے کے وقت ان سے کچھ کھائے جانے سے قبل ان کا اندازہ لگاتے تھے۔

بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الثَّمَرَةِ فِي الصَّدَقَةِ (ان پھلوں کا بیان جو زکوۃ میں دینا جائز نہیں)

1369۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْجُعْرُورِ وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَنْ يُؤْخَذَا فِي الصَّدَقَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَوْنَيْنِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَسْنَدَهُ أَيْضًا أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جعرور اور لون الحبیق زکوٰۃ میں لینے سے منع فرمایا۔ زہری نے کہا ہے کہ یہ دونوں مدینہ طیبہ کی کھجوروں کی دو قسمیں ہیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوالولید نے سلیمان بن کثیر عن الزہری کی سند سے بھی اسے بیان کیا ہے۔

1370۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي الْقَطَّانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَبِيَدِهِ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنَا حَشَفًا فَطَعَنَ بِالْعَصَا فِي ذَلِكَ الْقِنْوِ وَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْهَا وَقَالَ إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے اور آپ ﷺ کے دست مبارک میں عصا تھا اور کسی آدمی نے حشف (خشک ردی کھجور کی ایک قسم) کا ایک خوشہ لٹکا دیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے عصا کے ساتھ اس خوشہ میں کچوکا لگایا اور فرمایا: اگر یہ صدقہ دینے والے کا مالک چاہتا تو وہ اس سے عمدہ اور اچھی شے صدقہ دے سکتا تھا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اس صدقہ کا مالک قیامت کے دن حشف ہی کھائے گا۔

بَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ (صدقہ فطر کا بیان)

1371۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْخَوْلَانِيُّ وَكَانَ شَيْخَ صِدْقٍ وَكَانَ ابْنُ وَهْبٍ يَرْوِي عَنْهُ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَحْمُودٌ الصَّدَفِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے دار کو لغو اور فحش گفتگو (نجاست وغیرہ) سے پاک کرنے کے لئے اور مساکین کو خوراک اور کھانا مہیا کرنے کے لئے صدقہ فطر مقرر فرمایا۔ جس نے یہ صدقہ نماز عید سے پہلے ادا کر دیا تو اس کی یہ زکوٰۃ مقبول ہے اور جس نے یہ نماز عید کے بعد ادا کیا تو یہ بھی صدقات میں سے ایک صدقہ ہے۔

بَابُ مَتَى تُؤَدَّى (اس کا بیان کہ صدقہ کب ادا کیا جائے)

1372۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَدِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِالْيَوْمِ وَالْيَوْمَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقۃ الفطر کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا کہ وہ لوگوں کے نماز عید کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یوم عید سے ایک یا دو دن پہلے صدقہ فطر ادا کر دیا کرتے تھے۔

بَاب كَمْ يُؤَدَّى فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ (اس کا بیان کہ صدقہ فطر کتنا دیا جائے)

1373 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَقَرَأَهُ عَلَى مَالِكٍ أَيْضًا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ قَالَ فِيهِ فِيمَا قَرَأَهُ عَلَى مَالِكٍ زَكَاةُ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا فَذَكَرَ بِمَعْنَى مَالِكٍ زَادَ وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِهِ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ سَعِيدٌ الْجُمَحِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمَشْهُورُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر مقرر فرمایا۔ عبداللہ بن مسلمہ نے اس حدیث میں کہا ہے جو انہوں نے مالک پر پڑھی ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں میں سے ہر آزاد یا غلام مذکر یا مؤنث پر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو صدقہ فطر واجب ہے۔

یحییٰ بن محمد بن سکن، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر نے عمر بن نافع سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صاع صدقہ فطر مقرر کیا ہے۔ پھر آگے مالک کی روایت کی طرح روایت ذکر کی اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ (صدقہ فطر) ہر چھوٹے اور بڑے (پر واجب ہے) اور اس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ لوگوں کے نماز عید کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے عبداللہ العمری نے نافع سے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے اور کہا کہ (یہ) ہر مسلمان پر ہے اور اسے سعید جمحی نے عبیداللہ عن نافع سے بیان کیا ہے اور اس میں ''من المسلمین'' کے الفاظ ذکر کیے ہیں اور عبیداللہ سے مشہور روایت میں ''من المسلمین'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

1374 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَاهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ زَادَ مُوسَى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ فِيهِ أَيُّوبُ وَعَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي الْعُمَرِيَّ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ نَافِعٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى أَيْضًا

حضرت نافع نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہر چھوٹے، بڑے، آزاد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور غلام پر ایک صاع جَو یا کھجور صدقہ فطر مقرر فرمایا ہے۔ موسیٰ نے اس روایت میں مذکر و مؤنث (مرد و عورت) کا اضافہ کیا ہے۔
ابوداؤد نے کہا ہے کہ ایوب اور عبداللہ العمری نے اپنی حدیث میں نافع سے "ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى" کے الفاظ بھی ذکر کیے ہیں۔

1375۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ(1) عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُونَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ وَكَثُرَتِ الْحِنْطَةُ جَعَلَ عُمَرُ نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ مَكَانَ صَاعٍ مِنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ

حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں لوگ ایک صاع جَو یا کھجوریں یا سلت (جَو کی ایک قسم جس پر چھلکا نہیں ہوتا) یا منقیٰ (خشک انگور) صدقہ فطر نکالتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور تھا اور گندم وافر ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تمام چیزوں کی جگہ نصف صاع گندم (بطور صدقہ فطر) مقرر فرما دی۔

1376۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَعَدَلَ النَّاسُ بَعْدُ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُعْطِي التَّمْرَ فَأُعْوِزَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ التَّمْرَ عَامًا فَأَعْطَى الشَّعِيرَ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اس کے بعد لوگوں نے نصف صاع گندم کو (دیگر اشیاء میں سے ایک صاع صدقہ فطر کے) برابر قرار دیا۔ فرمایا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کھجوریں ہی دیا کرتے تھے۔ ایک سال اہل مدینہ کے لیے کھجوریں کمیاب ہو گئیں تو آپ نے (صدقہ فطر میں) جَو دیے۔

1377۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ إِنِّي أَرَى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ أَبَدًا مَا عِشْتُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدَةُ وَغَيْرُهُمَا عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِمَعْنَاهُ وَذَكَرَ رَجُلٌ وَاحِدٌ فِيهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ أَوْ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْحِنْطَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ ذَكَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ أَوْ مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود تھے تو ہم ہر چھوٹے بڑے

1۔ ایک نسخہ میں عبدالعزیز بن رواد ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آزاد یا غلام کی جانب سے صدقہ فطر ایک صاع اناج یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع منقیٰ ادا کرتے تھے۔ ہم مسلسل یہی ادا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے کے لیے تشریف لائے۔ انہوں نے منبر پر لوگوں سے گفتگو فرمائی تو انہوں نے لوگوں سے اپنی گفتگو کے دوران فرمایا کہ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ شام کی گندم کے دو مد ایک صاع کھجوروں کے برابر ہوتے ہیں۔ پس لوگوں نے اسے ہی اختیار کرلیا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: لیکن میں تو ہمیشہ ایک صاع ہی ادا کرتا رہوں گا جب تک میں زندہ رہا۔

ابوداؤد نے کہا: ابن علیہ اور عبدہ وغیرہ نے ابن اسحاق عن عبداللہ بن عبداللہ بن عثمان بن حکیم بن حزام عن عیاض عن ابی سعید کی سند سے اس طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں ایک آدمی نے ابن علیہ سے ذکر کیا ہے "یا ایک صاع گندم سے (صدقہ دیتے تھے) لیکن (یہ الفاظ) محفوظ نہیں ہیں۔ مسدد اور اسماعیل نے حدیث بیان کی ہے اس میں گندم کا ذکر نہیں ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث میں معاویہ بن ہشام نے ثوری سے، انہوں نے زید بن اسلم سے اور انہوں نے عیاض کے واسطہ سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے گندم سے نصف صاع (صدقہ) کا ذکر کیا ہے اور یہ معاویہ بن ہشام کو وہم ہوا ہے یا اسے جس نے ان سے روایت کیا ہے۔

1378۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَ عِيَاضًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ لَا أُخْرِجُ أَبَدًا إِلَّا صَاعًا إِنَّا كُنَّا نُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاعَ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ أَقِطٍ أَوْ زَبِيبٍ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى زَادَ سُفْيَانُ أَوْ صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ قَالَ حَامِدٌ فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ فَتَرَكَهُ سُفْيَانُ قَالَ أَبُو دَاوُد فَهَذِهِ الزِّيَادَةُ وَهْمٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

ابن عجلان نے عیاض سے سنا کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں ہمیشہ ایک صاع ہی (صدقہ فطر) ادا کروں گا (کیونکہ) بلاشبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مقدس میں ایک صاع کھجوریں یا جو یا پنیر یا منقیٰ ادا کرتے تھے۔ یہ یحییٰ کی روایت ہے۔ سفیان نے یہ اضافہ کیا ہے "یا ایک صاع آٹا" (دیا کرتے تھے)۔ حامد نے کہا ہے کہ لوگوں نے ان کی اس زیادتی کا انکار کیا ہے تو پھر سفیان نے اسے چھوڑ دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ زیادتی ابن عیینہ کی جانب سے وہم ہے۔

بَاب مَنْ رَوَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ (گندم سے نصف صاع صدقہ کرنے کا بیان)

1379۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاعٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللَّهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى زَادَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت سلیمان بن داؤد نے حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گندم کا ایک صاع ہر دو آدمیوں پر (لازم) ہے۔ (یعنی ایک آدمی کے ذمہ نصف صاع ہوگا) چاہے کوئی چھوٹا ہو یا بڑا، آزاد ہو یا غلام، مذکر ہو یا مؤنث، جو تمہارے غنی اور دولت مند ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں پاک فرما دے گا اور جو تمہارا فقیر ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے زیادہ عطا فرمائے گا جو اس نے دیا۔ سلیمان نے اپنی روایت میں "غنی ہو یا فقیر" کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

1380۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الدَّرَابِجِرْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا بَكْرٌ هُوَ ابْنُ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَوْ قَالَ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ بَكْرٍ الْكُوفِيِّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هُوَ بَكْرُ بْنُ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطِيبًا فَأَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعِ تَمْرٍ أَوْ صَاعِ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ زَادَ عَلِيٌّ فِي حَدِيثِهِ أَوْ صَاعِ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ قَالَ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ الْعَدَوِيُّ وَإِنَّمَا هُوَ الْعُذْرِيُّ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمُقْرِئِ

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور صدقہ فطر کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا کہ وہ ہر آدمی کی جانب سے ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہیں۔ علی نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے "یا ایک صاع گندم دو آمیوں پر ہے"۔ پھر دونوں راوی اس پر متفق ہیں کہ یہ صغیر، کبیر، آزاد اور غلام کی جانب سے ہے۔ حضرات احمد بن صالح، عبدالرزاق اور ابن جریج نے بیان کیا اور ابن شہاب نے کہا کہ عبداللہ بن ثعلبہ اور ابن صالح نے بیان کیا کہ عدوی اور یہی عذری ہے نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر سے دو دن پہلے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہ روایت مقری کی روایت کی طرح ہے۔

1381۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حُمَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَحِمَهُ اللهُ فِي آخِرِ رَمَضَانَ عَلَى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَخْرِجُوا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا فَقَالَ مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ رَأَى رُخْصَ السِّعْرِ قَالَ قَدْ أَوْسَعَ اللهُ عَلَيْكُمْ فَلَوْ جَعَلْتُمُوهُ صَاعًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ حُمَيْدٌ وَكَانَ الْحَسَنُ يَرَى صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى مَنْ صَامَ

حضرت حسن نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان المبارک کے آخر میں بصرہ میں منبر پر خطبہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ارشاد فرمایا اور فرمایا: تم اپنے روزوں کا صدقہ ادا کرو۔ گویا لوگ اسے نہ سمجھے تو آپ نے فرمایا: اہل شہر میں سے یہاں کون ہیں۔ اپنے بھائیوں کی جانب اٹھو اور انہیں اس کے بارے میں سکھاؤ کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ صدقہ ایک صاع کھجوریں یا جو یا نصف صاع گندم ہر آزاد اور غلام، مذکر اور مؤنث اور ہر چھوٹے اور بڑے پر لازم فرمایا ہے۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ (بصرہ) تشریف لائے آپ نے (گندم کا) بھاؤ سستا دیکھا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت (اور خوشحالی) عطا فرمائی ہے۔ پس اگر تم ہر شے سے ایک صاع صدقہ مقرر کرلو (تو یہ اچھا ہوگا)۔ حمید نے کہا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ یہ نظریہ رکھتے تھے کہ رمضان المبارک کا صدقہ اس پر لازم ہے جو روزے رکھے۔

بَابٌ فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ (زکوٰۃ جلدی ادا کرنے کا بیان)

1382۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللهُ وَأَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ الْأَبِ أَوْ صِنْوُ أَبِيهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تو ابن جمیل رضی اللہ عنہ، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ ادا نہ کی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل نے انکار نہیں کیا مگر اس لیے کہ پہلے وہ فقیر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے غنی کر دیا اور رہا خالد بن ولید تو تم خالد کے ساتھ زیادتی کر رہے ہو حالانکہ اس نے اپنی زرہیں اور دیگر جنگی آلات اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہلے ہی دے دیئے ہیں اور رہے حضرت عباس تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں۔ لہٰذا ان کی زکوٰۃ میرے ذمہ ہے اور اس کی مثل۔ پھر فرمایا: کیا تو جانتا نہیں کہ آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے یا اس کے باپ کی مثل ہوتا ہے۔

1383۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُجَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ قَالَ مَرَّةً[1] فَأَذِنَ لَهُ فِي ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَدِيثُ هُشَيْمٍ أَصَحُّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے سال گزرنے سے قبل پیشگی زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں اس کی رخصت عطا فرما دی اور ایک بار کہا۔ پس آپ ﷺ نے انہیں اس بارے میں اجازت عطا فرمائی۔ ابوداود نے کہا ہے: اس حدیث کو ہشیم نے منصور بن زاذان عن الحکم عن

1۔ ایک نسخہ میں قال مرۃ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الحسن بن مسلم عن النبی ﷺ کی سند سے بھی روایت کیا ہے اور ہشیم کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ فِي الزَّكَاةِ هَلْ تُحْمَلُ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ

اس کا بیان کہ کیا زکوٰۃ ایک شہر سے دوسرے شہر لائی جاسکتی ہے؟

1384 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ زِيَادًا أَوْ بَعْضَ الْأُمَرَاءِ بَعَثَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ لِعِمْرَانَ أَيْنَ الْمَالُ قَالَ وَلِلْمَالِ أَرْسَلْتَنِي أَخَذْنَاهَا مِنْ حَيْثُ كُنَّا نَأْخُذُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَوَضَعْنَاهَا حَيْثُ كُنَّا نَضَعُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ابراہیم بن عطاء مولیٰ عمران بن حصین نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ زیاد یا کسی اور امیر نے عمران بن حصین کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو اس نے عمران سے کہا: مال کہاں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: مال کے لیے ہی تو نے مجھے بھیجا تھا، ہم نے وہاں سے اسے لیا جہاں سے ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں لیا کرتے تھے اور ہم نے وہیں اسے خرچ کر دیا جہاں ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں خرچ کرتے تھے (یعنی وہیں کے مستحقین میں اسے تقسیم کر دیا)۔

بَابُ مَنْ يُعْطَى مِنَ الصَّدَقَةِ وَحَدُّ الْغِنَى (جسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے اور غناء کی تعریف کا بیان)

1385 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْغِنَى قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ يَحْيَى فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ لِسُفْيَانَ حِفْظِي أَنَّ شُعْبَةَ لَا يَرْوِي عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَاهُ زُبَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اس حال میں سوال کیا کہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو اسے غنی کر دے (یعنی اس کی حاجات پوری کرنے کے لئے کافی ہو) تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر خموش یا خدوش یا کدوح ہوں گی (یعنی اس کے چہرے پر ناخنوں یا کسی لوہے سے خراشیں لگی ہونگی) تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ غناء کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پچاس درہم یا ان کی قیمت کا سونا۔ یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن عثمان نے سفیان کو کہا: مجھے یاد ہے کہ شعبہ حکیم بن جبیر سے روایت نہیں کرتے تو سفیان نے کہا: ہمیں زبید نے محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے حدیث بیان کی ہے۔

1386 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَنَّهُ قَالَ نَزَلْتُ أَنَا وَأَهْلِي بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ لِي أَهْلِي اذْهَبْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَأْكُلُهُ فَجَعَلُوا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَذْكُرُونَ مِنْ حَاجَتِهِمْ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَسْأَلُهُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيكَ فَتَوَلَّى الرَّجُلُ عَنْهُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَهُوَ يَقُولُ لَعَمْرِي إِنَّكَ لَتُعْطِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا قَالَ الْأَسَدِيُّ فَقُلْتُ لَلِقْحَةٌ لَنَا خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ شَعِيرٌ وَزَبِيبٌ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ أَوْ كَمَا قَالَ حَتَّى أَغْنَانَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ كَمَا قَالَ مَالِكٌ

حضرت عطاء بن یسار نے بنی اسد کے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے بیان کیا: میں اپنے گھر والوں کے ساتھ بقیع الغرقد میں اترا تو میرے گھر والوں نے مجھے کہا: تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو اور ہمارے لیے آپ ﷺ سے کچھ مانگ ہم اسے کھائیں گے۔ پس وہ سب اپنی حاجت اور ضرورت کا ذکر کرنے لگے تو میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی کو پایا۔ وہ آپ سے سوال کر رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے میں کوئی ایسی شے نہیں پاتا جو تجھے عطا کروں۔ تو وہ آدمی آپ ﷺ سے واپس پھرا اور حالت غضب میں یہ کہنے لگا: مجھے اپنی عمر کی قسم! بلاشبہ تم اسے ہی عطا کرتے ہو جسے چاہتے ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مجھ پر غصے کا اظہار کر رہا ہے حالانکہ میں اسے دینے کے لیے کوئی شے نہیں پاتا۔ تم سے جس نے اس حال میں سوال کیا جب اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی ہو یا اس کے برابر کوئی شے ہو تو اس نے الحاف کے ساتھ سوال کیا (یعنی گویا اس نے تنگ کرنے کے لیے بالاصرار سوال کیا) اسدی نے کہا: میں نے سوچا ہمارے پاس تو اونٹنی ہے جو اوقیہ سے بہتر ہے اور اوقیہ تو صرف چالیس درہم ہی ہیں۔ اس نے کہا: پس میں واپس لوٹ آیا اور آپ ﷺ سے کوئی سوال نہ کیا پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس جو اور منقی آیا۔ پس آپ ﷺ نے ہمارے لئے بھی اس سے حصہ نکالا یا جس طرح اس نے بیان کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں غنی کر دیا۔ ابوداود نے کہا ہے: ثوری نے اسے اسی طرح بیان کیا ہے جیسے مالک نے کہا ہے۔

1387۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ فَقُلْتُ نَاقَتِي الْيَاقُوتَةُ هِيَ خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ قَالَ هِشَامٌ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَرَجَعْتُ فَلَمْ أَسْأَلْهُ شَيْئًا زَادَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَتِ الْأُوقِيَّةُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا

حضرت عبدالرحمن بن ابی سعید رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اس حال میں کچھ مانگا جبکہ اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کی قیمت موجود ہو تو اس نے الحاف کیا۔ چنانچہ میں نے کہا: میری اونٹنی یاقوتہ ایک اوقیہ سے بہتر ہے۔ ہشام نے کہا: وہ چالیس درہم سے بہتر ہے پس میں لوٹ آیا اور آپ ﷺ سے کسی شے کے بارے میں سوال نہ کیا۔ ہشام نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ بھی ذکر کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے زمانہ مقدس میں ایک اوقیہ چالیس درہم کا تھا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1388 ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ حَدَّثَنَا سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَسَأَلَاهُ فَأَمَرَ لَهُمَا بِمَا سَأَلَا وَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ فَكَتَبَ لَهُمَا بِمَا سَأَلَا فَأَمَّا الْأَقْرَعُ فَأَخَذَ كِتَابَهُ فَلَفَّهُ فِي عِمَامَتِهِ وَانْطَلَقَ وَأَمَّا عُيَيْنَةُ فَأَخَذَ كِتَابَهُ وَأَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم مَكَانَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتُرَانِي حَامِلًا إِلَى قَوْمِي كِتَابًا لَا أَدْرِي مَا فِيهِ كَصَحِيفَةِ الْمُتَلَمِّسِ فَأَخْبَرَ مُعَاوِيَةُ بِقَوْلِهِ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا يُغْنِيهِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِي لَا تَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُونَ لَهُ شِبْعُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَكَانَ حَدَّثَنَا بِهِ مُخْتَصَرًا عَلَى هَذِهِ الْأَلْفَاظِ الَّتِي ذَكَرْتُ

حضرت سہل بن حنظلیہ نے بیان کیا ہے کہ عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس دونوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ طلب کیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو وہ کچھ دینے کا حکم ارشاد فرمایا جو انہوں نے مانگا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا۔ پس انہوں نے دونوں کے لیے اس کے بارے میں لکھ دیا جو انہوں نے طلب کیا۔ پس اقرع نے تو وہ تحریر لی اسے اپنے عمامہ میں لپیٹا اور چلا گیا اور رہا عیینہ تو وہ تحریر لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور عرض کی: اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ میرے بارے میں یہ خیال فرما رہے ہیں کہ میں اپنی قوم کی طرف ایک ایسا تحریر نامہ لے کر جاؤں جس کے بارے میں میں خود نہیں جانتا جو کچھ اس میں لکھا ہے جیسا کہ صحیفہ متلمس۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کے اس قول کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس حال میں کچھ مانگا جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو اسے غنی کر سکتا ہے تو وہ (اپنے لیے) آگ میں اضافہ کرتا ہے اور نفیلی نے ایک دوسرے مقام پر کہا ہے کہ وہ جہنم کے انگاروں میں اضافہ کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کونسی شے اسے غنی کر سکتی ہے اور نفیلی نے دوسری روایت میں کہا ہے: وہ غناء کیا ہے جس کے ہوتے ہوئے اسے سوال نہیں کرنا چاہیے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اتنی مقدار جو وہ صبح و شام کھاتا ہے اور نفیلی نے ایک دوسرے مقام پر کہا ہے کہ اس کے پاس ایک دن اور رات یا ایک رات اور دن خوب سیر ہو کر کھانے کا سامان ہو۔ ابوداؤد نے کہا ہے جو میں نے ذکر کیا ہے یہ انتہائی مختصر الفاظ میں ہمیں بیان کیا گیا ہے۔

1389 ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ حَقَّكَ

عبدالرحمن بن زیاد نے زیاد بن نعیم حضرمی سے سنا ہے اور اس نے زیاد بن حارث صدائی سے سنا ہے کہ انہوں نے بیان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کیا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ کی بیعت کی۔ پھر ایک طویل حدیث ذکر کی اور بیان کیا کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: مجھے صدقہ میں سے کچھ عطا فرمایئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ صدقات کے بارے میں کسی نبی اور کسی دوسرے کے فیصلے پر راضی نہیں ہوا یہاں تک کہ اس نے اس کے بارے میں خود فیصلہ فرمایا اور اسے آٹھ اجزاء میں تقسیم فرمایا (یعنی آٹھ قسم کے افراد کو اس کا مستحق قرار دیا: فقیر، مسکین، عامل، مؤلفہ قلوب، مدیون، مسافر اور فک رقاب اور فی سبیل اللہ) پس اگر تو ان اقسام میں سے ہوا تو میں تجھے تیرا حق ضرور عطا کروں گا۔

1390۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَالْأَكْلَةُ وَالْأَكْلَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَا يَفْطِنُونَ بِهِ فَيُعْطُونَهُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو كَامِلٍ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الْمُتَعَفِّفُ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ لَيْسَ لَهُ مَا يَسْتَغْنِي بِهِ الَّذِي لَا يَسْأَلُ وَلَا يُعْلَمُ بِحَاجَتِهِ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَذَاكَ الْمَحْرُومُ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ الْمُتَعَفِّفُ الَّذِي لَا يَسْأَلُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَجَعَلَا الْمَحْرُومَ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ أَصَحُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسکین وہ نہیں ہوتا جسے ایک کھجور یا دو کھجوریں اور ایک لقمہ یا دو لقمے دے کر واپس لوٹا دیا جاتا ہے بلکہ مسکین تو وہ ہوتا ہے جو لوگوں سے کسی شے کے بارے میں سوال نہیں کرتا اور نہ لوگ اس کے بارے میں جانتے ہیں کہ وہ اسے کچھ دیں۔ مسدد، عبید اللہ بن عمر اور ابو کامل نے ہم معنی روایت بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ عبد الواحد بن زیاد اور معمر نے زہری سے، انہوں نے ابو سلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حدیث کی مثل ارشاد فرمایا بلکہ مسکین تو متعفف یعنی سوال کرنے سے بچنے والا ہوتا ہے۔ مسدد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جس کے سبب وہ مستغنی ہو جائے نہ وہ کسی سے مانگتا ہو اور نہ ہی اس کی حاجت کے بارے میں علم ہو کہ اس پر صدقہ کیا جائے تو وہی محروم ہے۔ مسدد نے ''المتعفف الذی لایسأل'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث محمد بن ثور اور عبد الرزاق نے معمر سے روایت کی ہے اور دونوں نے زہری کے کلام سے محروم کا ذکر کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

1391۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يُقَسِّمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِينَا الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ

1۔ ایک نسخہ میں وھو اصح نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عبید اللہ بن عدی بن خیار نے بیان کیا ہے کہ مجھے دو آدمیوں نے خبر دی ہے کہ وہ دونوں حجۃ الوداع کے موقع پر حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور آپ علیہ السلام صدقہ تقسیم فرما رہے تھے تو ان دونوں نے بھی آپ علیہ السلام سے اس میں سے کچھ طلب کیا تو آپ علیہ السلام نے ہماری طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر نظر جھکا لی اور آپ علیہ السلام نے ہم دونوں کو قوی الجثہ پایا اور ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں عطا کر دیتا ہوں ورنہ صدقہ میں نہ غنی مالدار کا کوئی حصہ ہے اور نہ طاقتور کمانے والے کا (اس میں کوئی حصہ ہے)۔

1392۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْأَنْبَارِيُّ الْخُتُّلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ كَمَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ وَالْأَحَادِيثُ الْأُخَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضُهَا لِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ وَبَعْضُهَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِقَوِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کسی مالدار اور طاقتور صحیح الجثہ آدمی کے لئے صدقہ حلال نہیں ہوتا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے سفیان نے سعد بن ابراہیم سے روایت کیا ہے جیسا کہ ابراہیم نے کہا ہے اور شعبہ نے سعد سے "لذی مرۃ قوی" کے الفاظ روایت کیے ہیں اور حضور نبی کریم علیہ السلام سے دوسری روایات مروی ہیں جن میں سے بعض میں "لذی مرۃ قوی" کے الفاظ ہیں اور بعض میں "لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ" کے الفاظ ہیں اور عطاء بن زہیر نے کہا ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ملے تو انہوں نے بیان کیا: "لَا تَحِلُّ لِقَوِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ"

بَابُ مَنْ يَجُوزُ لَهُ أَخْذُ الصَّدَقَةِ وَهُوَ غَنِيٌّ

اس کا بیان کہ کون سے غنی کے لئے صدقہ لینا جائز ہے

1393۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِينٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَأَهْدَاهَا الْمِسْكِينُ لِلْغَنِيِّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّبْتُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: سوائے پانچ کے کسی غنی آدمی کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لیے زکوٰۃ حلال نہیں (یعنی) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والا، عامل زکوٰۃ (یعنی زکوٰۃ جمع کرنے والا) مقروض (ایسا آدمی جس پر اتنا قرض ہو کہ اگر وہ اپنے پاس موجود مال سے قرض ادا کرے تو اس کے پاس مال باقی نہ بچے یعنی اس کا قرض اس کے مال کو محیط ہو) اس آدمی کے لئے جس نے زکوٰۃ کا مال اپنے مال کے ساتھ خرید لیا یا پھر اس آدمی کے لیے جس کے پڑوس میں مسکین ہو اسے زکوٰۃ دی جاتی ہو اور وہ مسکین اس غنی کو وہ مال بطور تحفہ اور ہدیہ دے دے۔ حسن بن علی، عبدالرزاق اور معمر نے زید بن اسلم سے، انہوں نے عطاء بن یسار سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حدیث کی مثل ارشاد فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن عیینہ نے اسے زید سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے مالک نے بیان کیا ہے اور ثوری نے اسے زید سے روایت کیا اور کہا کہ ایک ثقہ اور مضبوط آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ سے مجھے بیان کیا ہے۔

1394۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ الْبَارِقِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ أَوْ جَارٍ فَقِيرٍ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَيُهْدِي لَكَ أَوْ يَدْعُوكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ فِرَاسٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی غنی کے لئے صدقہ حلال نہیں سوائے فی سبیل اللہ یعنی مجاہد کے یا ابن سبیل یعنی مسافر کے یا ایسے فقیر کے پڑوسی کے جس پر صدقہ کیا جاتا ہو اور وہ تجھے ہدیہ اور تحفہ دے یا وہ تیری دعوت کرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے فراس اور ابن ابی لیلیٰ نے عطیہ سے، انہوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَاب كَمْ يُعْطَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ مِنَ الزَّكَاةِ (اس کا بیان کہ ایک آدمی کو کتنی زکوٰۃ دی جائے گی)

1395۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ يَعْنِي دِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي قُتِلَ بِخَيْبَرَ

بشیر بن یسار کا خیال ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی جسے سہل بن ابی حثمہ کہا جاتا ہے، اس نے اسے بتایا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے سو اونٹ اسے دیت کے طور پر دیئے یعنی اس انصاری کی دیت جو خیبر میں قتل کیا گیا تھا۔

بَاب مَا تَجُوزُ فِيهِ الْمَسْأَلَةُ (اس کا بیان کہ کون سی صورت میں سوال جائز ہوتا ہے)

1396۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَسَائِلُ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوال کرنا خراش ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جس کے ساتھ آدمی اپنے چہرے کو چھیلتا ہے۔ پس جو چاہے اسے اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے مگر یہ کہ آدمی حاکم وقت سے کچھ طلب کرے یا وہ ایسے امر میں واقع ہو جائے کہ اس کے بغیر وہ کوئی چارہ نہ پائے (یعنی حاکم وقت سے مانگنا یا اضطراری حالت میں کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا مذکورہ بالا حکم میں شامل نہیں)

1397۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا

قبیصہ بن مخارق ہلالی نے بیان کیا ہے کہ میں نے (ایک آدمی کی) کفالت کا بوجھ اٹھایا اور پھر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس (کچھ طلب کرنے کے لیے) حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے قبیصہ! ٹھہر جا۔ یہاں تک کہ ہمارے پاس کچھ صدقہ آئے تو وہ تجھے دینے کا حکم دیں گے۔ پھر فرمایا: اے قبیصہ! تین آدمیوں میں سے کسی ایک کے سوا مانگنا حلال نہیں۔ وہ آدمی جس نے کسی کی کفالت اٹھائی تو اس کے لئے سوال کرنا حلال ہے یہاں تک کہ وہ اسے ادا کردے اور پھر (سوال سے) باز رہے اور وہ آدمی جسے کوئی آفت اور مصیبت آ پہنچے اور وہ اس کا مال تباہ و برباد کردے تو اس کے لئے سوال کرنا حلال ہے۔ پس وہ سوال کرے یہاں تک کہ وہ اتنا مال پالے جو اسے سوال سے مستغنی کردے۔ یا فرمایا: جو اس کی حاجات کو پورا کردے اور وہ آدمی جسے فاقہ کشی نے آلیا ہو یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین صاحب عقل آدمی یہ کہنے لگیں: فلاں کو فاقے نے آلیا ہے تو اس کے لیے بھی سوال کرنا حلال ہے۔ پس وہ سوال کرے یہاں تک کہ وہ اتنا مال پالے جو اسے سوال سے غنی کردے یا جو اس کی حاجات کے لیے کافی ہو۔ پھر وہ سوال سے رک جائے۔ اے قبیصہ! ان (حاجات) کے سوا سوال کرنا حرام ہے اور سوال کرنے والا حرام مال ہی کھاتا ہے۔

1398۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَمَا فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ قَالَ بَلَى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ ائْتِنِي بِهِمَا قَالَ فَأَتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هَذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ وَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلَى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُومًا فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَدَّ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُودًا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيعُ فَجَاءَ وَقَدْ أَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم هَذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَجِيءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ أَوْ لِذِي دَمٍ مُوجِعٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی کچھ طلب کرنے کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تیرے گھر میں کوئی شے ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، ایک کمبل ہے اس کا کچھ حصہ ہم اوپر اوڑھ لیتے ہیں اور کچھ حصہ ہم نیچے بچھا لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں چیزیں میرے پاس لے آ۔ وہ گیا اور دونوں چیزیں لے کر حاضر ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو اپنے دست مبارک میں لیا اور فرمایا: کون ان دونوں کو خریدے گا؟ ایک آدمی نے عرض کی: میں ان دونوں کو ایک درہم کے عوض لے لوں گا۔ تو آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: کون ایک درہم سے زیادہ دینے کے لئے تیار ہے؟ آپ نے یہ جملہ دو یا تین بار ارشاد فرمایا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: میں یہ دونوں چیزیں دو درہم کے عوض لیتا ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے وہ دونوں چیزیں اسے دے دیں اور درہم لے لیے اور پھر انصاری کو عطا فرما دیئے اور ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک درہم کے عوض اناج خرید لے اور وہ اپنے گھر والوں کے حوالے کر دے اور دوسرے درہم کے عوض کلہاڑا خرید لے اور وہ میرے پاس لے آ۔ پس وہ لے کر حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس میں لکڑی کا دستہ لگا دیا اور پھر اسے ارشاد فرمایا: تو جا اور لکڑیاں کاٹ اور بیچ۔ میں تجھے پندرہ دن تک یہاں نہ دیکھوں۔ پس وہ آدمی چلا گیا اور لکڑیاں کاٹ کر بیچنے لگا اور پھر وہ آیا درآنحالیکہ وہ دس درہم پا چکا تھا۔ اس نے بعض کے عوض کپڑا خریدا اور بعض کے عوض کھانے کا ساز و سامان اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تیرے لیے اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن تیرے چہرے پر سوال کرنے کے سبب کوئی داغ اور نکتہ ظاہر ہو جائے کیونکہ سوال کرنا سوائے تین کے کسی کے لیے جائز نہیں: ایک شدید افلاس والے کے لیے یا ایسے مقروض کے لیے جو گھبرا دینے والے بوجھ کے نیچے ہو یا پھر ایسے خون بہانے والے کے لیے جس پر دیت کا بوجھ ہو۔ (ان تینوں کے لئے سوال کرنا مباح ہے)۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْمَسْأَلَةِ (سوال کرنے کی کراہیت کا بیان)

1399۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ أَمَّا هُوَ إِلَيَّ فَحَبِيبٌ وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي فَأَمِينٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم سَبْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ تِسْعَةً فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَكُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ قُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَتُصَلُّوا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَتَسْمَعُوا وَتُطِيعُوا وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً قَالَ وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا قَالَ فَلَقَدْ كَانَ بَعْضُ أُولَئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُهُ فَمَا يَسْأَلُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَحَدًا أَنْ يُنَاوِلَهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدِيثُ هِشَامٍ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا سَعِيدٌ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سات یا آٹھ یا نو افراد تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کی بیعت نہیں کرو گے؟ حالانکہ بیعت کے بارے میں ہمارا زمانہ نیا ہی تھا (یعنی ہمیں بیعت کیے ہوئے ابھی تھوڑا وقت ہی گزرا تھا) تو ہم نے عرض کی کہ ہم قریب ہی زمانہ میں آپ کی بیعت کر چکے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وہی جملہ تین بار ارشاد فرمایا تو ہم نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کر لی۔ تو ایک کہنے والے نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کر لی ہے تو ہم کس پر آپ ﷺ کی بیعت کر رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گے، اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، پانچ نمازیں پڑھو گے، (احکام) سنو گے اور اطاعت کرو گے اور آہستہ سے ایک مخفی بات ارشاد فرمائی۔ فرمایا: تم لوگوں سے کسی شے کے بارے میں سوال نہیں کرو گے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ان لوگوں میں سے بعض ایسے بھی تھے کہ ان کا کوڑا گر جاتا تو وہ کسی سے سوال نہ کرتے کہ وہ اٹھا کر اسے دے دے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ہشام کی حدیث کو سوائے سعید کے کسی نے بیان نہیں کیا۔

1400۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ وَكَانَ ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا وَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا

ابو العالیہ نے حضرت ثوبان سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ثوبان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھے ضمانت دے گا کہ وہ لوگوں سے کسی شے کے بارے میں سوال نہیں کرے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دے دوں گا۔ تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں، پھر وہ کسی سے کوئی شے نہیں مانگتے تھے۔

بَابٌ فِي الِاسْتِعْفَافِ (سوال کرنے سے پرہیز کرنے کا بیان)

1401۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدًا مِنْ عَطَاءٍ أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ طلب کیا تو آپ ﷺ نے انہیں عطا فرمایا۔ (کچھ وقفے کے بعد) انہوں نے پھر دست سوال دراز کیا تو آپ ﷺ نے انہیں پھر عطا فرمایا۔ یہاں تک کہ جو کچھ (مال میں سے) آپ ﷺ کے پاس تھا وہ خرچ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مال میں سے جو کچھ میرے پاس ہوتا ہے میں اسے ہرگز تم سے ذخیرہ کر کے نہیں رکھوں گا اور جو سوال سے بچنے کی طلب پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ رکھ لے گا اور جو غنا کا طالب ہو گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا اور جو کوئی صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عطا فرما دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کو جو بھی نعمت عطا فرمائی صبر سے بڑھ کر وسیع کوئی شے نہیں ہے۔

1402۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ أَبُو مَرْوَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَهٰذَا حَدِيثُهُ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللهِ أَوْشَكَ اللهُ لَهُ بِالْغِنَى إِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ أَوْ غِنًى عَاجِلٍ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی کو فاقہ آ پہنچا اور اس نے اس کا اظہار لوگوں کے سامنے کیا تو اس کا فاقہ ختم نہیں ہوگا اور جس نے اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے غنا عطا فرما دے یا تو جلدی موت عطا فرما کر یا پھر جلدی مال و دولت سے نواز کر۔

1403۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مَخْشِيٍّ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ أَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَإِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَاسْأَلِ الصَّالِحِينَ

ابن الفراسی سے روایت ہے کہ فراسی نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ (کیا) میں سوال کروں (یعنی کچھ مانگوں) تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اور اگر تجھے سوال کرنے کی حاجت پیش آئے تو پھر ضروری ہے کہ صالحین سے سوال کر۔ (وہ تیری حاجت کو پورا کرنے میں معاون ثابت ہوں گے)۔

1404۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ رضی اللہ عنہ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَأَجْرِي عَلَى اللهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ

ابن ساعدی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے عامل مقرر فرمایا۔ جب میں اس سے فارغ ہوا اور میں نے (مال) صدقہ آپ کو ادا کر دیا تو آپ نے مجھے اس کی اجرت لینے کا حکم فرمایا۔ تو میں نے عرض کی: میں نے فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کام کیا ہے اور میرا اجر بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ تو آپ نے فرمایا: جو کچھ تجھے دیا جائے وہ لے لے۔ کیونکہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں کام کیا ہے پھر آپ ﷺ نے اس کا بدل مجھے دینا چاہا تو میں نے بھی تیرے قول کی مثل ہی بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: جب تجھے کوئی شے تیرے سوال کیے بغیر عطا کی جائے تو اسے کھا اور اس سے صدقہ کر۔

1405۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ مِنْهَا وَالْمَسْأَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَالسُّفْلَى السَّائِلَةُ قَالَ أَبُو دَاوُد اخْتُلِفَ عَلَى أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُتَعَفِّفَةُ و قَالَ أَكْثَرُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ و قَالَ وَاحِدٌ عَنْ حَمَّادٍ الْمُتَعَفِّفَةُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا درآنحالیکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ صدقہ اور صدقہ سے بچنے اور سوال کرنے کے بارے میں ذکر فرما رہے تھے (کہ) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا مانگنے والا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث میں ایوب عن نافع پر اختلاف کیا گیا ہے۔ عبدالوارث نے بیان کیا: اوپر والا ہاتھ سوال سے بچنے والا ہے یعنی انہوں نے "الید العلیا المتعففة" ذکر کیا ہے۔ اور ان میں سے اکثر نے حماد بن زید سے اور انہوں نے ایوب سے "الید العلیا المنفقة" ذکر کیا ہے اور حماد سے کسی نے المتعففة روایت کیا ہے۔

1406۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو الزَّعْرَاءِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَيْدِي ثَلَاثَةٌ فَيَدُ اللَّهِ الْعُلْيَا وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِي تَلِيهَا وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلَى فَأَعْطِ الْفَضْلَ وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ

حضرت ابوالاحوص نے اپنے باپ حضرت مالک بن نضلہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ تین (قسم کے) ہیں: اللہ تعالیٰ کا دست قدرت بلند ہے اور عطا کرنے والے کا ہاتھ وہ ہے جو بعد میں اس کے قریب ہے اور سوال کرنے والے کا ہاتھ نیچے ہے۔ پس تو (اپنی حاجت سے) فالتو اور اضافی مال (حاجتمند کو) عطا کر اور اپنے نفس کے سامنے اظہار عجز نہ کر (یعنی بے بس ہو کر نفس کی ہر بات کو قبول نہ کر)۔

بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ (بنی ہاشم کے لیے زکوٰۃ کا بیان)

1407۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي فَإِنَّكَ تُصِيبُ مِنْهَا قَالَ حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْأَلَهُ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَإِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بنی مخزوم میں سے ایک آدمی کو زکوٰۃ لینے کے لیے بھیجا تو اس نے ابورافع کو کہا: تو میرے ساتھ رہ تو تو بھی اس سے کچھ پا سکے گا۔ اس نے کہا: یہاں تک کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر اس کے بارے میں استفسار کر لوں۔ چنانچہ وہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس کے بارے میں عرض کی: تو آپ ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کا آزاد کردہ غلام انہیں میں سے ہوتا ہے اور بلاشبہ ہمارے لئے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے۔

1408۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِالتَّمْرَةِ الْعَائِرَةِ فَمَا يَمْنَعُهُ مِنْ أَخْذِهَا إِلَّا مَخَافَةَ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کسی گری پڑی کھجور کے پاس سے گزرتے تھے تو اسے اٹھانے سے کوئی شے آپ ﷺ کے لئے مانع نہ ہوتی تھی سوائے اس خوف کے کہ ہو سکتا ہے یہ صدقہ کی ہو (چونکہ صدقہ کی کھجوریں آپ کے لئے حلال نہ تھیں اس لیے اسے نہ اٹھاتے تھے)۔

1409۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ هَكَذَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کوئی کھجور پاتے تو فرماتے: اگر مجھے اس کے صدقہ میں سے ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں اسے کھالیتا۔ ابوداود نے کہا ہے: اسے ہشام نے قتادہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

1410۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي إِبِلٍ أَعْطَاهَا إِيَّاهُ مِنْ الصَّدَقَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ زَادَ أَبِي يُبَدِّلُهَا لَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے باپ نے مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف ان اونٹوں کے لیے بھیجا جو آپ ﷺ نے انہیں صدقہ (کے اونٹوں) میں سے عطا فرمائے تھے۔

محمد بن علاء اور عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے کہ محمد ابن ابی عبیدہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے سالم سے انہوں نے کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی طرح روایت بیان کی ہے اور ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: "ابی یبدلها له"

بَابُ الْفَقِيرِ يُهْدِي لِلْغَنِيِّ مِنْ الصَّدَقَةِ (مال صدقہ میں سے فقیر کا غنی کو ہدیہ دینے کا بیان)

1411۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَحْمٍ قَالَ مَا هَذَا قَالُوا شَيْءٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ بریرہ کو بطور صدقہ دیا گیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: یہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا (اس کا بیان کہ جس نے صدقہ کیا اور پھر اس کا وارث بن گیا)

1412۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ بریدہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ کی تھی اور اب ماں فوت ہو چکی ہے اس نے وہی لونڈی ترکہ میں چھوڑی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا اجر ثابت ہو چکا ہے اور (اب) وہی لونڈی میراث میں تیری طرف لوٹ آئی ہے۔

بَابٌ فِي حُقُوقِ الْمَالِ (مال کے حقوق کا بیان)

1413- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْمَاعُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَارِيَةَ الدَّلْوِ وَالْقِدْرِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں ڈول اور ہنڈیا وغیرہ عاریۃً دینے کو ماعون شمار کرتے تھے۔

1414- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهُ إِلَّا جَعَلَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جَبْهَتُهُ وَجَنْبُهُ وَظَهْرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ تَعَالَى بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ كُلَّمَا مَضَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا مَضَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ تَعَالَى بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ فِي قِصَّةِ الْإِبِلِ بَعْدَ قَوْلِهِ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْغُدَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَحْوَ هَذِهِ الْقِصَّةِ فَقَالَ لَهُ يَعْنِي لِأَبِي هُرَيْرَةَ فَمَا حَقُّ الْإِبِلِ قَالَ تُعْطِي الْكَرِيمَةَ وَتَمْنَحُ الْغَزِيرَةَ وَتُفْقِرُ الظَّهْرَ وَتُطْرِقُ الْفَحْلَ وَتَسْقِي اللَّبَنَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی مال دار آدمی جو اس (مال) کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اکٹھا کرے گا اور آتش جہنم میں اسے گرم کیا جائے گا۔ پھر اس کے ساتھ اس کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پیشانی، پہلو اور اس کی پیٹھ پر داغ دیئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے مابین اس دن فیصلہ فرمادے جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے، اس مدت کے مطابق جسے تم شمار کرتے ہو۔ (یعنی دنیوی سالوں کے مطابق) پھر وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا یا وہ جنت کی طرف جائے گا یا جہنم کی طرف۔ اور جو کوئی بکریوں کا مالک ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن وہ اپنی تعداد سے کہیں زیادہ آجائیں گی اور اسے ایک وسیع ہموار زمین میں ان کے سامنے منہ کے بل گرادیا جائے گا۔ پس وہ اسے اپنے سینگوں کے ساتھ ماریں گی اور اپنے کھروں کے ساتھ اسے روندڈالیں گی۔ ان میں کوئی بکری ایسی نہیں ہوگی جس کے سینگ مڑے ہوئے ہوں گے یا بالکل اس کے سینگ ہی نہ ہوں۔ جب بھی ان میں سے آخری بکری (اسے مار کر) گزر جائے گی تو ان میں سے پہلی بکری پھر اس پر لوٹادی جائے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دن اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادے جو تمہاری مدت شمار کے مطابق پچاس ہزار برس کا ہے۔ پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا آیا وہ جنت کی طرف ہے یا جہنم کی طرف اور جو بھی اونٹوں کا مالک ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن وہ اپنی تعداد سے کہیں زیادہ آئیں گے اور اسے ان کے سامنے وسیع ہموار زمین پر منہ کے بل گرادیا جائے گا اور وہ اسے اپنے کھروں کے ساتھ روندڈالیں گے۔ جب بھی اس پر ان میں سے آخری اونٹ گزر جائے گا تو اس پر پہلا پھر لوٹا دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دن اپنے بندوں کے مابین فیصلہ فرمادے جس کی مقدار تمہارے شمار کے مطابق پچاس ہزار برس ہے پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا کہ وہ جنت کی طرف ہے یا جہنم کی طرف۔

جعفر بن مسافر اور ابن ابی فدیک نے ہشام بن سعد عن زید بن اسلم عن ابی صالح کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس طرح روایت بیان کی ہے اور اونٹوں کے قصہ میں "لایؤدی حقها" کے قول کے بعد یہ ذکر کیا ہے کہ فرمایا: ان کے حق میں سے یہ بھی ہے کہ ان کا دودھ دوہنا جس دن وہ پانی پینے کے لیے (تالاب وغیرہ پر) آئیں۔

حسن بن علی، یزید بن ہارون نے ہمیں بیان کیا ہے کہ ہمیں شعبہ نے قتادہ سے، انہوں نے ابو عمر غدانی سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس طرح واقعہ سنا ہے۔ پس انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اونٹ کا حق کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تو عمدہ اور اعلیٰ قسم کا اونٹ (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) دے، تو دودھ والی اونٹنی کسی کو عطا کرے، سواری کے لئے دے، (بلاعوض) نرجفتی کے لیے کسی کے حوالے کرے اور دودھ (لوگوں کو) پلائے۔ یحییٰ بن خلف اور ابو عاصم نے ابن جریج سے روایت بیان کی ہے کہ ابوالزبیر نے کہا: میں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اونٹ کا حق کیا ہے؟ تو انہوں نے اسی طرح روایت ذکر کی اور یہ اضافہ کیا "واعارة دلوها" انہیں پانی پلانے والا ڈول کسی کو عاریۃً دینا۔

1415۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ مِنْ كُلِّ جَادِّ عَشَرَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ بِقِنْوٍ يُعَلَّقُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِينِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے دس اوسق کھجوریں توڑنے والوں میں سے ہر ایک کو حکم ارشاد فرمایا کہ ان کا ایک خوشہ مساکین کے لیے مسجد میں لٹکا دیا جائے۔

1416۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَجَعَلَ يُصَرِّفُهَا يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي الْفَضْلِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ اسی دوران ایک آدمی اونٹنی پر سوار ہو کر آیا اور وہ اسے دائیں بائیں پھرانے لگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس زائد سواری ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ایسے آدمی کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس زائد کھانا وغیرہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ایسے آدمی کو دے دے جس کے پاس زادِ راہ نہیں۔ یہاں تک کہ ہم یہ گمان کرنے لگے کہ ہم میں سے کسی کے لیے بھی ضرورت سے زائد شے میں کوئی حق نہیں۔

1417۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا غَيْلَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ كَبُرَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ لِتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ (اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں) تو وہ مسلمانوں پر گراں گزری۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سے اس پریشانی کو دور کیے دیتا ہوں۔ چنانچہ آپ چل پڑے اور عرض کی: یا نبی اللہ ﷺ! بلاشبہ یہ آیت آپ کے اصحاب پر گراں ثابت ہوئی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ فرض نہیں کی ہے مگر اس لیے تاکہ وہ تمہارے باقی اموال کو پاک کر دے اور اس نے میراث کو مقرر فرمایا ہے تاکہ وہ تمہارے بعد والوں کے لیے ہو جائے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا میں تجھے اس بہترین خزانے کی خبر نہ دوں جسے آدمی جمع کرتا ہے۔ (فرمایا) وہ پاکباز صالحہ عورت ہے کہ جب آدمی اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کے لئے باعث مسرت ہو اور جب وہ اسے کوئی حکم دے تو وہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور جب آدمی اس سے غائب ہو تو وہ اس کی حفاظت کرے (یعنی اس کی عزت و آبرو اور مال ہر شے کی حفاظت کرے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب حَقِّ السَّائِلِ (سائل کے حق کا بیان)

1418۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ شَيْخٍ قَالَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ عِنْدَهُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سائل کے لئے حق ہے اگر چہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے (یعنی جس حال میں کوئی آ کر سوال کرے حسب استطاعت اسے دو)۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم اور زہیر نے شیخ سے بیان کیا اور کہا: میں نے سفیان کو ان کے پاس دیکھا کہ انہوں نے فاطمہ بنت حسین سے انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

1419۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ لَمْ تَجِدِي لَهُ شَيْئًا تُعْطِينَهُ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ

عبدالرحمن بن بجید نے اپنے دادی ام بجید سے روایت بیان کی ہے اور یہ ان میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی۔ انہوں نے آپ سے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میں اس کے لیے کوئی ایسی شے نہیں پاتی جو میں اسے عطا کرسکوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا: اگر تو اس کے لیے کوئی شے بھی نہ پائے جو تو اسے دے سکے سوائے جلے ہوئے کھر کے تو پھر وہی اسے ہاتھ میں دے دے۔ (مقصود یہ ہے کہ سائل کو حتی الامکان محروم واپس نہیں کرنا چاہیے جو میسر ہو وہی دے کر اس کی دلجوئی کر دی جائے)۔

بَاب الصَّدَقَةِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ (اہل ذمہ کو صدقہ دینے کا بیان)

1420۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَهِيَ رَاغِمَةٌ مُشْرِكَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِمَةٌ مُشْرِكَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ فَصِلِي أُمَّكِ

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میرے پاس میری ماں آئی اس حال میں کہ وہ قریش کے دین کی طرف مائل اور راغب تھی اور وہ (دین اسلام کو) ناپسند کرنے والی مشرکہ عورت تھی۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میری والدہ میرے پاس آئی ہے حالانکہ وہ (دین اسلام کو) ناپسند کرنے والی مشرکہ ہے کیا میں اس سے حسن سلوک کرسکتی ہوں؟ آپ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں تو اپنی ماں سے صلہ رحمی کر۔

بَاب مَالَا يَجُوزُ مَنْعُهُ (ان چیزوں کا بیان جنہیں روکنا جائز نہیں)

1421۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَنْظُورٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بُهَيْسَةُ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ أَبِي النَّبِيَّ ﷺ فَدَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَمِيصِهِ فَجَعَلَ يُقَبِّلُ وَيَلْتَزِمُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ

بنی فزارہ کے ایک آدمی سیار بن منظور نے اپنے باپ کے واسطہ سے ایک عورت سے جسے بہیسہ کہا جاتا تھا روایت نقل کی ہے کہ اس نے بیان کیا: میرے والد نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت چاہی۔ پس وہ حاضر خدمت ہوئے تو آپ ﷺ کی قمیص اوپر اٹھا کر (از راہ محبت) آپ کے جسد اطہر کو بوسہ دینے لگے اور ساتھ چمٹ گئے۔ پھر عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ کون سی شے ہے جسے روکنا (یعنی لوگوں کو دینے سے انکار کرنا) حلال نہیں ہوتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پانی۔ پھر عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ کون سی شے ہے جسے روکنا حلال نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نمک۔ پھر عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کون سی شے ہے جسے روکنا حلال نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا ہر خیر اور نیکی کا عمل کرنا تیرے لئے باعث خیر (و برکت) ہے۔

بَاب الْمَسْأَلَةِ فِي الْمَسَاجِدِ (مساجد میں سوال کرنے کا بیان)

1422۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ أَطْعَمَ الْيَوْمَ مِسْكِينًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رضی الله عنه دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِسَائِلٍ يَسْأَلُ فَوَجَدْتُ كِسْرَةَ خُبْزٍ فِي يَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَخَذْتُهَا مِنْهُ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہے جس نے آج کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہو؟ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں میں ایک سائل سے ملا جو سوال کر رہا تھا۔ پس میں نے عبدالرحمن کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا پایا۔ میں نے اس سے وہ لے لیا اور اس سائل کو دے دیا۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْمَسْأَلَةِ بِوَجْهِ اللهِ تَعَالَى

اس کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے وسیلہ سے سوال کرنا مکروہ ہے

1423۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْقِلَوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُعَاذٍ التَّمِيمِيِّ حَدَّثَنَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللهِ إِلَّا الْجَنَّةُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات کے وسیلہ سے سوائے جنت کے کسی شے کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔

بَاب عَطِيَّةِ مَنْ سَأَلَ بِاللهِ (اسے دینے کا بیان جو اللہ تعالیٰ کے توسل سے مانگے)

1424۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے توسل سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دو اور جو اللہ تعالیٰ کے نام پر کچھ مانگے تو اسے عطا کرو اور جو تمہیں دعوت دے تو تم اس کی دعوت کو قبول کرو اور جو تمہارے ساتھ نیکی کا عمل کرے تو تم اسے اس کا بدلہ دو اور اگر تم کوئی ایسی شے نہ پاؤ جو تم اسے بدلے کے طور پر دے سکتے ہو تو تم اس کے لئے (اخلاص کے ساتھ) دعا کرو۔ یہاں تک کہ تم جان لو کہ تم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے۔

بَاب الرَّجُلِ يُخْرِجُ مِنْ مَالِهِ (اس آدمی کا بیان جو اپنا سارا مال بطور صدقہ دے دیتا ہے)

1425۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ بِمِثْلِ بَيْضَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَصَبْتُ هَذِهِ مِنْ مَعْدِنٍ فَخُذْهَا فَهِيَ صَدَقَةٌ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْأَيْسَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَذَفَهُ بِهَا فَلَوْ أَصَابَتْهُ لَأَوْجَعَتْهُ أَوْ لَعَقَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْتِي أَحَدُكُمْ بِمَا يَمْلِكُ فَيَقُولُ هَذِهِ صَدَقَةٌ ثُمَّ يَقْعُدُ يَسْتَكِفُّ النَّاسَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ خُذْ عَنَّا مَالَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهِ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے جبکہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی انڈے کی مثل سونا لے کر آیا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے یہ (سونا) کان سے پایا ہے آپ اسے لے لیں، یہ صدقہ ہے، میں اس کے سوا کسی شے کا مالک نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے اعراض فرمالیا۔ پھر وہ آپ ﷺ کی دائیں جانب سے حاضر ہوا اور پہلے کی طرح عرض کی: تو آپ ﷺ نے پھر اعراض فرمالیا (رخ زیبا پھیر لیا) پھر وہ بائیں جانب سے آپ ﷺ کے سامنے حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے اعراض فرمالیا پھر وہ پیچھے کی جانب سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حاضر خدمت ہوا، (اور اپنا سونا پیش کیا) تو رسول اللہ ﷺ نے وہ لے لیا اور اسے دے مارا۔ اگر وہ اسے لگ جاتا تو یقیناً اسے تکلیف اور درد پہنچاتا یا اسے زخمی کر دیتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی وہ (مال) لے کر آتا ہے جس کا وہ مالک ہوتا ہے اور کہتا ہے: یہ صدقہ ہے پھر بیٹھ جاتا ہے اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ بہترین صدقہ وہی ہے جس کے بعد آدمی غنی اور مالدار رہے۔

عثمان بن ابی شیبہ اور ابن ادریس نے ابن اسحاق سے اپنی اسناد کے ساتھ یہی روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ''ہم سے اپنا مال لے لے ہمیں اس کی کوئی حاجت نہیں''

1426۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ أَنْ يَطْرَحُوا ثِيَابًا فَطَرَحُوا فَأَمَرَ لَهُ بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ حَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ فَطَرَحَ أَحَدَ الثَّوْبَيْنِ فَصَاحَ بِهِ وَقَالَ خُذْ ثَوْبَكَ

حضرت عیاض بن عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا تو حضور نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو حکم ارشاد فرمایا: (بطور صدقہ) کپڑے یہاں ڈالو۔ چنانچہ (صحابہ کرام) نے کپڑے وہاں رکھے تو آپ ﷺ نے اس (آدمی) کے لئے دو کپڑے لے لینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے (صدقہ کی فضیلت اور اہمیت بیان فرما کر) اس پر انہیں برانگیختہ کیا۔ پس وہ آدمی آیا اور اس نے بھی دو میں سے ایک کپڑا وہاں رکھا تو آپ ﷺ نے اسے ڈانٹ کر فرمایا: اپنا کپڑا اٹھا لے۔

1427۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ خَيْرَ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى أَوْ تُصُدِّقَ بِهِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ بہترین صدقہ وہ ہے جو آدمی کو غنی باقی رکھے۔ یا فرمایا: وہ صدقہ جو دیئے جانے کے بعد بھی آدمی مالدار رہے اور صدقہ دینے کا آغاز اس سے کر جو تیرے عیال میں داخل ہو۔ (یعنی جس کا نفقہ یا کسوہ وغیرہ تیرے ذمہ واجب ہو)۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (تمام مال صدقہ کرنے کی رخصت کا بیان)

1428۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کونسا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کم مال رکھنے والے کا مشقت اور اذیت برداشت کرتے ہوئے صدقہ دینا اور تو اپنے اہل و عیال سے صدقہ کی ابتدا کر۔

1429۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَالًا عِنْدِي فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ قَالَ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ رضی الله عنه بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا

حضرت زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک دن رسول اللہ علیہ السلام نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس وقت میرے پاس مال موجود تھا تو میں نے (اپنے دل میں) کہا: آج میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاؤں گا، اگر میں کسی دن ان پر سبقت لے گیا۔ چنانچہ میں نصف مال لے کر آ گیا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے مجھے ارشاد فرمایا: تو نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا باقی چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کی: اسی کی مثل (یعنی نصف مال گھر والوں کے لیے رکھا ہے)۔ آپ فرماتے ہیں: اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ سارا مال لے کر حاضر خدمت ہوئے جو ان کے پاس تھا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے ان سے دریافت فرمایا: تو نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا باقی رکھا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول باقی چھوڑا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا: میں کبھی آپ پر کسی شے میں سبقت نہیں لے سکوں گا۔

بَابٌ فِي فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ (پانی پلانے کی فضیلت کا بیان)

1430 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدًا أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْجَبُ إِلَيْكَ قَالَ الْمَاءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم نَحْوَهُ

حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: کون سا صدقہ آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: پانی۔ (یعنی کسی کو پانی پلانا)۔ محمد بن عبد الرحیم، محمد بن عرعرہ نے شعبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے حضرت سعید بن المسیب اور حسن سے، انہوں نے حضرت سعد بن عبادہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

1431 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام سعد کی والدہ فوت ہو چکی ہیں تو کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''پانی پلانا'' راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور فرمایا: یہ سعد کی ماں کے لیے ہے (یعنی اس کا ثواب سعد کی ماں کے لئے ہے۔ یہ حدیث طیبہ اس پر بھی دال ہے کہ اگر میت کو ایصال ثواب کرنے کے لیے کوئی عمل خیر کر لیا جائے اور اس عمل کی نسبت مرنے والے کی طرف کر دی جائے تو یہ سب مباح اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جائز ہے اور یہ ایصال ثواب مرنے والے کے لیے باعث نفع ہوتا ہے۔)

1432۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِشْكَابَ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي دَالَانَ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی مسلمان نے کسی مسلمان بھائی کو کپڑا پہنایا اس حال میں کہ وہ ننگا تھا (یعنی اس کے پاس پہننے کو لباس نہ تھا) تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جس مسلمان نے کسی مسلمان بھائی کو کھانا کھلایا اس حال میں کہ وہ بھوکا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل اور میوے کھلائے گا اور جس مسلمان نے کسی مسلمان کو پانی پلایا اس حال میں کہ وہ پیاسا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کی سربمہر شراب سے سیراب فرمائے گا۔

بَابٌ فِي الْمَنِيحَةِ (دودھ والا جانور عاریۃً دینے کا بیان)

1433۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَهُوَ أَتَمُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا يَعْمَلُ رَجُلٌ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِ مُسَدَّدٍ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَةَ عَشَرَ خَصْلَةً

حضرت ابو کبشہ سلولی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چالیس خصلتیں ہیں ان میں سے بلند ترین خصلت دودھ والی بکری (کسی کو دودھ پینے کے لئے) عاریۃً دینا ہے۔ کوئی آدمی ان میں سے جو عمل ثواب کی امید رکھتے ہوئے اور اس پر کیے گئے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

ابو داؤد نے مسدد کی روایت میں بیان کیا ہے کہ حسان نے کہا: ہم نے دودھ والی بکری عاریۃً دینے کے سوا ان خصلتوں کو شمار کیا (مثلاً) سلام کا جواب دینا، چھینک مارنے والے کا جواب دینا اور راستے سے اذیت ناک چیز (یعنی کانٹے وغیرہ) کو اٹھانا اور اس طرح کی دیگر خصائل۔ تو ہم نے پندرہ خصلتوں تک پہنچنے کی استطاعت نہ رکھی۔ (یعنی ہم اتنی خصلتیں بھی شمار نہ کر سکے)۔

بَابُ أَجْرِ الْخَازِنِ (خازن کے اجر کا بیان)

1434۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْخَازِنَ الْأَمِينَ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ حَتَّى يَدْفَعَهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ امانت دار خازن وہ ہے جو وہ مال عطا کرتا ہے جس کا اسے حکم دیا جائے درآنحالیکہ وہ کامل اور پورا ہوتا ہے اور دیتے وقت اس کا دل خوش ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ صدقہ لینے والوں میں سے اسی کو دیتا ہے جس کے لیے اسے حکم دیا جاتا ہے۔

بَاب الْمَرْأَةِ تَتَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا (عورت کا اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرنے کا بیان)

1435۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُ مَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُ مَا اكْتَسَبَ وَلِخَازِنِهِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے فساد کا ارادہ کیے بغیر کچھ خرچ (صدقہ) کرتی ہے تو اس کے لیے اس کا اجر ہے جو اس نے خرچ کیا اور اس کے خاوند کے لیے اس کا اجر ہے جو اس نے کمایا اور اسی کی مثل اس کے خازن کے لیے بھی اجر ہوگا۔ ان میں سے کسی کا اجر دوسرے سے کم نہیں ہوگا۔

1436۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّا كَلٌّ عَلَى آبَائِنَا وَأَبْنَائِنَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَأُرَى فِيهِ وَأَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهُ وَتُهْدِينَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد الرَّطْبُ الْخُبْزُ وَالْبَقْلُ وَالرُّطَبُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يُونُسَ

حضرت زیاد بن جبیر بن حیہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: جب عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تو ایک معزز عورت کھڑی ہوئی۔ گویا وہ مضر کی عورتوں میں سے تھی اور اس نے عرض کی: یا نبی اللہ ﷺ! بلاشبہ ہم تو اپنے آباء، بیٹوں اور اپنے خاوندوں پر بوجھ ہوتی ہیں (یعنی ہم تو اپنی جمیع حاجات میں ان کی محتاج ہوتی ہیں ہمارا اپنا تو کوئی مال نہیں ہوتا) تو پھر ان کے مالوں میں سے کونسا مال ہمارے لئے حلال ہوسکتا ہے (کہ اسے ہم صدقہ کریں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر ترشے تم اسے کھا بھی سکتی ہو اور اسے ہدیہ (صدقہ) بھی دے سکتی ہو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ رطب سے مراد روٹی، سبزی اور تر کھجوریں وغیرہ ہیں۔ (یعنی ہر ایسی شے جو زیادہ دیر تک ذخیرہ نہ کی جاسکتی ہو بلکہ اسے محفوظ رکھنے سے اسکے فاسد اور خراب ہونے کا اندیشہ ہو) ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح یہ روایت ثوری نے یونس سے بھی نقل کی ہے۔

1437۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہمام بن منبہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی عورت نے اپنے خاوند کی کمائی سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کیا تو اس کے لیے خاوند کے اجر کا نصف ہوگا۔

1438۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَرْأَةِ تَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا قَالَ لَا إِلَّا مِنْ قُوتِهَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا وَلَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَصَدَّقَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا يُضَعِّفُ حَدِيثَ هَمَّامٍ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عورت کے بارے میں پوچھا گیا: کیا وہ اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کر سکتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ مگر اپنی خوراک سے اور اجر ان دونوں کے درمیان ہوگا۔ اور عورت کے لئے اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنا حلال نہیں ہوتا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ روایت ہمام کی حدیث کو ضعیف بنا رہی ہے۔

بَابٌ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ (صلہ رحمی کا بیان)

1439۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَى رَبَّنَا يَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي بِأَرِيحَاءَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي عَنْ الْأَنْصَارِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ يَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّالِثُ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَتِيكِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَعَمْرٌو يَجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ بَيْنَ أُبَيٍّ وَأَبِي طَلْحَةَ سِتَّةُ آبَاءٍ

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب یہ آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میرا خیال ہے ہمارا رب ہم سے ہمارے اموال مانگ رہا ہے تو میں آپ کو اس پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اریحاء کے مقام پر اپنی زمین اس کے حوالے کر دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔ چنانچہ انہوں نے وہ زمین حضرت حسان بن ثابت اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کے مابین تقسیم کر دی۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ مجھے ایک انصاری محمد بن عبداللہ کی جانب سے خبر پہنچی ہے کہ اس نے کہا: ابوطلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید، مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار اور حسان بن ثابت بن منذر بن حرام دونوں حرام پر مل جاتے ہیں اور وہی تیسری پشت میں ان کے جد اعلیٰ ہیں اور ابی بن کعب بن قیس بن عتیک بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النجار ہیں اس میں عمرو، حسان، ابوطلحہ اور حضرت ابی رضی اللہ عنہم تینوں کو جمع کر رہا ہے۔ اس انصاری نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابی اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہما دونوں کے درمیان چھ واسطے ہیں (اور چھٹی پشت میں جا کر دونوں اکٹھے ہو جاتے ہیں)۔

1440۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ فَأَعْتَقْتُهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ آجَرَكِ اللهُ أَمَا إِنَّكِ لَوْ كُنْتِ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ

حضور نبی کریم ﷺ کی رفیقہ حیات ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میری ایک باندی تھی، میں نے اسے آزاد کر دیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے اس کے بارے میں آپ ﷺ سے عرض کی: تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے اجر عطا فرمائے۔ بلاشبہ اگر تو اسے اپنے ننھیال کے حوالے کر دیتی تو تیرے لئے اس سے بڑھ کر اجر ہوتا۔

1441۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدِي دِينَارٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ أَوْ قَالَ زَوْجِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَبْصَرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرے پاس ایک دینار ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے آپ پر صدقہ کر دے۔ اس نے عرض کی: میرے پاس ایک دوسرا بھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے اپنی اولاد پر صدقہ کر دے۔ اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنی بیوی پر صدقہ کر دے۔ اس نے پھر عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے خادم پر صدقہ کر دے۔ اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو بہتر جانتا ہے۔

1442۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ الْخَيْوَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے لئے از روئے گناہ کے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ان کی (خوراک کو) یا ان کو ضائع کر دے جنہیں خوراک مہیا کرنا اس کے ذمہ لازم ہے۔ (مثلاً اولاد اور بوڑھے والدین وغیرہ)

1443۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے لئے یہ باعث مسرت وخوشی ہو کہ اس پر اس کا رزق وسیع کر دیا جائے اور اس کی عمر دراز کر دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

1444۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللهُ أَنَا الرَّحْمَنُ وَهِيَ الرَّحِمُ شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنِ اسْمِي مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ الرَّدَّادَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں رحمن ہوں اور یہ (صلہ رحمی، قرابتداری) رحم ہے۔ میں نے اس کے لیے اپنے اسم سے ایک اسم مشتق کیا ہے۔ (پس) جس نے اسے جوڑا میں اسے (اپنی خصوصی رحمت کے ساتھ) جوڑ دوں گا اور جس نے اسے توڑا میں اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ کر علیحدہ کر دوں گا۔

محمد بن متوکل عسقلانی، عبدالرزاق، معمر نے زہری سے خبر دی ہے، ابوسلمہ نے مجھے بتایا کہ رداد لیثی نے انہیں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے خبر دی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت سنی۔

1445۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رشتہ ناطہ کو توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

1446۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُلَيْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَرَفَعَهُ فِطْرٌ وَالْحَسَنُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلَكِنْ هُوَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا ہے اور حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے اسے حضور نبی کریم ﷺ تک مرفوع بیان نہیں کیا جبکہ فطر اور حسن نے اسے مرفوع بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صلہ رحمی کرنے والا (وہ) نہیں جو کسی احسان اور بدلے کے طور پر کرتا ہے بلکہ وہ ہے کہ جب اس سے قطع تعلقی کی جائے تو اس وقت وہ صلہ رحمی کرے۔

بَابٌ فِي الشُّحِّ (حرص اور بخل کا بیان)

1447۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ أَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَبَخِلُوا وَأَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ فَقَطَعُوا وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُورِ فَفَجَرُوا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: تم حرص و بخل سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگ حرص و بخل کے سبب ہی ہلاک ہوئے۔ اس (حرص) نے انہیں بخل کا حکم دیا تو وہ بخل کرنے لگے، اس نے انہیں قطع رحمی کا حکم دیا تو وہ قطع رحمی کرنے لگے اور اس نے انہیں فسق و فجور کا حکم دیا تو وہ فاجر ہو گئے۔

1448۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لِي شَيْءٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ بَيْتَهُ أَفَأُعْطِي مِنْهُ قَالَ أَعْطِي وَلَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میرے پاس کوئی شے نہیں ہے مگر وہی جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ گھر میں لائے ہیں کیا میں اس سے (صدقہ وغیرہ) دے سکتی ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے روک کر اور باندھ کر نہ رکھ (جو تیرے پاس ہے) ورنہ تجھ پر اسے روک دیا جائے گا۔ (یعنی اگر تو عطا نہیں کرے گی تو پھر تجھے بھی عطا نہیں کیا جائے گا)۔

1449۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا ذَكَرَتْ عِدَّةً مِنْ مَسَاكِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ غَيْرُهُ أَوْ عِدَّةً مِنْ صَدَقَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْطِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصَى عَلَيْكِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے مساکین کی تعداد گن کر بیان کی۔ ابو داود نے کہا اور کسی دوسرے نے بیان کیا کہ یا آپ نے صدقہ کو گن کر بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تو دیا کر اور اسے شمار نہ کر ورنہ تجھے بھی گن کر دیا جائے گا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اللُّقَطَةِ (لقطہ کا بیان)

بَابُ التَّعْرِيفِ بِاللُّقَطَةِ (گری پڑی چیز کے بارے میں اعلان کرنے کا بیان)

1450۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَا لِي اطْرَحْهُ فَقُلْتُ لَا وَلَكِنْ إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ فَحَجَجْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى الْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا وَقَالَ وَلَا أَدْرِي أَثَلَاثًا قَالَ عَرِّفْهَا أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بِمَعْنَاهُ قَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا وَقَالَ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ فَلَا أَدْرِي قَالَ لَهُ ذَلِكَ فِي سَنَةٍ أَوْ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِي التَّعْرِيفِ قَالَ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَقَالَ اعْرِفْ عَدَدَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا زَادَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَيْسَ يَقُولُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ إِلَّا حَمَّادٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي فَعَرَفَ عَدَدَهَا (1)

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ مل کر جہاد میں شریک ہوا۔ پس میں نے ایک کوڑا پایا۔ ان دونوں نے مجھے کہا: اسے پھینک دو۔ تو میں نے کہا: نہیں۔ کیونکہ اگر میں نے اس کا مالک پالیا (تو اسے پہنچادوں گا) ورنہ اس سے خود فائدہ اٹھاؤں گا۔ پھر میں نے حج کیا۔ جب مدینہ منورہ پہنچا تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے ایک تھیلی پائی جس میں سو دینار تھے۔ میں وہ لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بارے میں ایک سال تک (لوگوں) کو بتاتا رہ۔ چنانچہ میں پورا سال اس کے بارے میں بتاتا رہا (لیکن اس کا مالک مجھے نہ ملا) پھر میں اسے لے کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اس کے بارے میں ایک سال تک اعلان کرتا رہ۔ چنانچہ میں ایک سال بھر اعلان کرتا رہا۔ پھر میں اسے لے کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے ایسے شخص کو نہیں پایا جو اسے پہچانتا ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تعداد، اس کا سربند اور اس کی تھیلی محفوظ کر لے۔ اگر اس کا مالک آجائے (تو بہتر) ورنہ اس سے خود فائدہ اٹھالینا۔ راوی کہتے ہیں: میں نہیں جانتا آیا آپ ﷺ نے تین بار یہ فرمایا ''کہ اس کا اعلان کر'' یا ایک بار فرمایا۔ مسدد

1۔ قال ابو داؤد لیس یقول تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور یحییٰ نے شعبہ سے اس طرح روایت بیان کی ہے۔ فرمایا: سال تک اس کے بارے میں لوگوں کو بتا اور یہ لفظ تین بار فرمائے۔ وہ کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے انہیں "فی سنة" کہا ہے یا "فی ثلاث سنین" فرمایا ہے۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، سلمہ بن کہیل نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت بیان کی ہے اور اس میں فرمایا ہے کہ دو سال اعلان کر یا تین سال۔ اور فرمایا: ان کی تعداد، اس کی تھیلی اور اس کا سربند پہچان لے اور مزید یہ بیان کیا کہ اگر اس کا مالک آجائے اور وہ ان کی تعداد اور اس کا سربند پہچان لے تو یہ اس کے حوالے کردے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث میں حماد کے سوا کسی نے یہ کلمہ نہیں کہا "فعرف عددها" (پس انہوں نے ان کی تعداد یاد رکھ لی)۔

1451- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ احْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَأْتِيَهَا رَبُّهَا حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ سِقَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ وَلَمْ يَقُلْ خُذْهَا فِي ضَالَّةِ الشَّاءِ وَقَالَ فِي اللُّقَطَةِ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنُكَ بِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اسْتَنْفِقْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ رَبِيعَةَ مِثْلَهُ لَمْ يَقُولُوا خُذْهَا

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے لقطہ (راستے میں گری پڑی چیز) کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بارے میں ایک سال تک لوگوں کو بتا۔ پھر اس کا سربند اور اس کا ظرف (جس میں وہ ہو) پہچان لے پھر اسے خرچ کرلے۔ پھر اگر اس کا مالک آجائے تو وہ اسے ادا کردے۔ پھر اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بھولی بھٹکی بکری کا کیا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑ لے۔ کیونکہ وہ یا تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے ہے یا بھیڑیے کے لئے ہے۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ گمشدہ اونٹ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ سخت غصے میں ہوگئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخسار سرخ ہوگئے یا آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا۔ اور ارشاد فرمایا: اس کے بارے میں تجھے کیا ہے حالانکہ اس کے موزے (پاؤں) اور پانی کا مشکیزہ (پیٹ) اس کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ اس کا مالک آجائے گا۔ ابن سرح، ابن وہب اور مالک نے اپنی اسناد کے ساتھ اور اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے: اس کا پیٹ پانی سے سیراب ہوتا ہے اور وہ درخت کھاتا ہے۔ اور انہوں نے "خذها فی ضالة الشاء" کے الفاظ نہیں کہے۔ اور لقطہ کے بارے میں کہا: اس کے بارے میں ایک سال تک اعلان کرو۔ پس اگر اس کا مالک آجائے (تو اسے دے دو) ورنہ اسے اپنے کام میں استعمال کرو۔ اور "استنفق" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ ابوداؤد نے کہا: اسے ثوری، سلیمان بن بلال اور حماد بن سلمہ نے ربیعہ سے اس طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے "خذها" کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1452۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ[1] عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لقطہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کی سال بھر تشہیر کر۔ پھر اگر اسے تلاش کرنے والا (یعنی اس کا مالک) آجائے تو وہ شے اس کے حوالے کردے اور اگر نہ آئے تو اس کا ظرف اور اس کا سربند خوب پہچان لے۔ پھر اسے استعمال کرلے۔ پھر اگر اسے تلاش کرنے والا آجائے تو وہ اس کے حوالے کردے۔

1453۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ رَبِيعَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ تُعَرِّفُهَا حَوْلًا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا دَفَعْتَهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا عَرَفْتَ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ أَفِضْهَا فِي مَالِكَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةَ بِإِسْنَادِ قُتَيْبَةَ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَعَدَدَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَقَالَ حَمَّادٌ أَيْضًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ الزِّيَادَةُ الَّتِي زَادَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فِي حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَرَبِيعَةَ إِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَحَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَيْضًا قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً وَحَدِيثُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ پھر انہوں نے ربیعہ کی حدیث کی مثل بیان کی۔ بیان کیا اور لقطہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو سال بھر اس کی تشہیر کرے گا۔ پس اگر اس کا مالک آجائے تو تو اسے دے دے۔ ورنہ اس کا سربند اور اس کا ظرف خوب پہچان لے۔ پھر اسے اپنے مال میں شامل کرلے۔ پس اگر اس کا مالک آجائے تو تو اسے دے دے۔

موسیٰ بن اسماعیل نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے یحییٰ بن سعید اور ربیعہ سے قتیبہ کی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے "پس اگر اسے تلاش کرنے والا آجائے اور وہ اس کا ظرف اور اس کی تعداد پہچان لے تو تو اس کے حوالے کردے" اور حماد نے بھی عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔ ابو داؤد نے کہا: یہ وہ زیادتی ہے جو

1۔ ایک نسخہ میں عن سالم ابی النضر نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حماد بن سلمہ نے سلمہ بن کہیل، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر اور ربیعہ کی حدیث میں بیان کی ہے۔ ''اگر اس کا مالک آجائے اور وہ اس کے ظرف اور اس کے سربند کو پہچان لے تو تو وہ شے اسے دے دے'' اس میں ''فعرف عفاصها ووكائها'' کی زیادتی محفوظ نہیں ہے اور عقبہ بن سوید نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے بھی حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تو سال بھر اس کے بارے میں اعلان کر اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایک سال تک اس کی تشہیر کر۔

1454 ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ الْمَعْنَى عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ أَوْ ذَوِي عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ فَإِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيَرُدَّهَا عَلَيْهِ وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی (راستے میں) گری پڑی کوئی شے پائے تو اسے چاہیے کہ وہ ایک عادل آدمی کو یا دو کو اس پر گواہ بنا لے۔ نہ اسے چھپائے اور نہ ہی اسے غائب کرے۔ پس اگر وہ اس کے مالک کو پالے تو وہ اسے واپس لوٹا دے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے۔

1455 ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ بِفِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَهُ غَيْرُهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمِيتَاءِ أَوِ الْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهِيَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ يَعْنِي فَفِيهَا وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ فِي ضَالَّةِ الشَّاءِ قَالَ فَاجْمَعْهَا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ بِهَذَا بِإِسْنَادِهِ قَالَ فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ خُذْهَا قَطُّ وَكَذَا قَالَ فِيهِ أَيُّوبُ وَيَعْقُوبُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَخُذْهَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا قَالَ فِي ضَالَّةِ الشَّاءِ فَاجْمَعْهَا حَتَّى يَأْتِيَهَا بَاغِيهَا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ سے (درخت کے) لٹکے ہوئے پھل کے بارے میں پوچھا گیا (کہ کیا آدمی اسے توڑ کر کھا سکتا ہے یا نہیں؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو حاجت مند ہو وہ اسے توڑ کر منہ میں رکھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لے، اپنے تہبند کی ایک طرف میں چھپا کر نہ رکھے (یعنی اپنی حاجت کے تحت توڑ کر کھالے نہ کہ کپڑے وغیرہ میں چھپا کر ساتھ لے جائے) تو اس پر کوئی شے (جرمانہ وغیرہ) نہیں اور جو کوئی پھل ساتھ لے کر وہاں سے نکل گیا تو اس پر دوگنا جرمانہ ہوگا اور سزا بھی ہوگی اور جس کسی نے کھجوریں خشک کرنے کی جگہ میں پھل محفوظ کر لینے کے بعد اس میں سے کچھ چرالیا اور وہ ڈھال کی قیمت تک پہنچ گیا (یعنی جمہور کے نزدیک اس کی قیمت تین درہم اور احناف کے نزدیک دس درہم تک پہنچ گئی) تو اس پر قطع ید کی سزا ہوگی اور پھر گمشدہ اونٹ اور بکری کے بارے میں ذکر کیا۔ جیسا کہ کئی دوسروں نے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا: پھر لقطہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا لقطہ جو شارع عام یا آباد گاؤں سے ملے تو اس کے بارے میں سال بھر تشہیر کر۔ اگر اسے تلاش کرنے والا آجائے تو وہ اس کے حوالے کردے اور اگر وہ نہ آئے تو وہ تیرے لیے ہے اور وہ شے جو کسی غیر آباد جگہ میں ہو تو اس میں اور رکاز (دفینہ) میں خمس ہے۔ محمد بن علاء اور ابو اسامہ نے ولید بن کثیر سے اور عمرو بن شعیب نے اپنی اسناد کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں بھٹکنے والی بکری کے بارے میں کہا ہے "تو اسے پکڑ لے" مسدد، ابوعوانہ نے عبید اللہ بن اخنس سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے اپنی اسناد کے ساتھ اس طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ گمشدہ بکری تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے ہے یا بھیڑیے کے لئے ہے تو اسے یقینا پکڑ لے۔ اسی طرح اس میں ایوب اور یعقوب بن عطاء نے عمرو بن شعیب سے اور انہوں نے حضور نبی کرم ﷺ سے بیان کیا ہے، فرمایا "تو اسے پکڑ لے"۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ابن العلاء، ابن ادریس نے ابن اسحاق سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ آپ نے گمشدہ بکری کے بارے میں فرمایا: "تو اسے پکڑ لے یہاں تک کہ اسے تلاش کرنے والا آجائے"۔

1456۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ حَدَّثَهُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَجَدَ دِينَارًا فَأَتَى بِهِ فَاطِمَةَ فَسَأَلَتْ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ رِزْقُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَكَلَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَنْشُدُ الدِّينَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَدِّ الدِّينَارَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ایک دینار ملا تو آپ وہ لے کر حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ پھر آپ نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے استفسار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے۔ پس اس سے رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بھی کھایا۔ پس جب یہ ہو چکا تو اس کے بعد ایک عورت ان کے پاس آئی۔ وہ دینار تلاش کرنے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! دینار اسے ادا کردو۔

1457۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ الْتَقَطَ دِينَارًا فَاشْتَرَى بِهِ دَقِيقًا فَعَرَفَهُ صَاحِبُ الدَّقِيقِ فَرَدَّ عَلَيْهِ الدِّينَارَ فَأَخَذَهُ عَلِيٌّ وَقَطَعَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مِنْهُ قِيرَاطَيْنِ فَاشْتَرَى بِهِ لَحْمًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں پڑا ہوا ایک دینار ملا تو آپ نے اس کے عوض آٹا خرید اتو آٹے والے نے آپ کو پہچان لیا۔ چنانچہ اس نے دینار آپ کو واپس کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ لے لیا اور اس سے دو قیراط کاٹ لئے پھر اس کے عوض گوشت خرید لیا۔

1458۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ يَبْكِيَانِ فَقَالَ مَا يُبْكِيهِمَا قَالَتْ الْجُوعُ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَوَجَدَ دِينَارًا بِالسُّوقِ فَجَاءَ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَخُذْ لَنَا دَقِيقًا فَجَاءَ الْيَهُودِيَّ فَاشْتَرَى بِهِ(1) فَقَالَ الْيَهُودِيُّ أَنْتَ خَتَنُ هَذَا الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ دِينَارَكَ وَلَكَ الدَّقِيقُ فَخَرَجَ عَلِيٌّ حَتَّى جَاءَ بِهِ فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْجَزَّارِ فَخُذْ لَنَا بِدِرْهَمٍ لَحْمًا فَذَهَبَ فَرَهَنَ الدِّينَارَ بِدِرْهَمِ لَحْمٍ فَجَاءَ بِهِ فَعَجَنَتْ وَنَصَبَتْ وَخَبَزَتْ وَأَرْسَلَتْ إِلَى أَبِيهَا فَجَاءَهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْكُرُ لَكَ فَإِنْ رَأَيْتَهُ لَنَا حَلَالًا أَكَلْنَاهُ وَأَكَلْتَ مَعَنَا مِنْ شَأْنِهِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كُلُوا بِاسْمِ اللَّهِ فَأَكَلُوا فَبَيْنَمَا هُمْ مَكَانَهُمْ إِذَا غُلَامٌ يَنْشُدُ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ الدِّينَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدُعِيَ لَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ سَقَطَ مِنِّي فِي السُّوقِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَلِيُّ اذْهَبْ إِلَى الْجَزَّارِ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَكَ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِالدِّينَارِ وَدِرْهَمُكَ عَلَيَّ فَأَرْسَلَ بِهِ فَدَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہیں یہ خبر پہنچی کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (اپنے گھر) حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے (اور دیکھا) کہ حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما دونوں رو رہے ہیں۔ تو آپ نے پوچھا: انہیں کون سی شے رلا رہی ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: بھوک۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو بازار میں ایک دینار پالیا۔ وہ لے کر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور انہیں اس کے بارے میں بتایا۔ تو انہوں نے کہا: فلاں یہودی کے پاس جائیں اور ہمارے لئے آٹا لے آئیں۔ پس آپ یہودی کے پاس تشریف لائے اور اس سے آٹا خرید اتو یہودی نے کہا: کیا آپ اس کے داماد ہیں جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا: اپنا دینار بھی لے لو اور آٹا بھی تمہارے لئے ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر نکلے یہاں تک کہ وہ لے کر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس آگئے اور انہیں صورت حال سے آگاہ کیا تو انہوں نے کہا: فلاں قصاب کے پاس جائیں اور ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت لے آئیں۔ چنانچہ آپ تشریف لے گئے اور گوشت کے ایک درہم کے بدلے ایک دینار گروی رکھا اور گوشت لے کر آگئے۔ پس حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے آٹا گوندھا اور گوشت ہانڈی میں ڈال کر چولہے پر چڑھایا (اور اسے پکایا) اور روٹیاں پکائیں اور پھر اپنے والد محترم حضور نبی کریم ﷺ کو بلا بھیجا۔

1۔ ایک نسخہ میں یہاں دقیقا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پس آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو لخت جگر نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں سارا قصہ آپ کو عرض کرتی ہوں، اگر آپ اسے ہمارے لیے حلال خیال فرمائیں تو ہم اسے کھائیں گے اور آپ بھی ہمارے ساتھ تناول فرمائیں گے۔ اس کا واقعہ اس طرح ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاؤ۔ پس وہ کھانے لگے۔ پس اس اثناء میں کہ ابھی وہ اپنی جگہ پر ہی تھے کہ اتنے میں ایک لڑکا آیا اور وہ اللہ تعالیٰ اور دین اسلام کا واسطہ دے کر دینار کے بارے میں کہنے لگا (کہ وہ گم ہو گیا ہے)۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے بلا بھیجا اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا: وہ بازار میں مجھ سے گرا ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! قصاب کے پاس جاؤ اور اسے کہو: رسول اللہ ﷺ تجھے فرما رہے ہیں دینار میری طرف بھیج دو اور تیرا درہم میرے ذمہ ہے۔ چنانچہ اس نے وہ بھیج دیا اور رسول اللہ ﷺ نے وہ (دینار) اس لڑکے کو دے دیا۔

1459 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَأَشْبَاهِهِ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَبِي سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ وَرَوَاهُ شَبَابَةُ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانُوا لَمْ يَذْكُرُوا النَّبِيَّ ﷺ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عصا، کوڑے، رسی اور ان جیسی دیگر اشیاء کے بارے میں ہمیں رخصت عطا فرمائی کہ کوئی آدمی ان میں سے کسی کو اٹھالے تو وہ اسے اپنے استعمال میں لا کر نفع اٹھا سکتا ہے۔

ابوداؤد نے کہا: اسے نعمان بن عبدالسلام نے مغیرہ ابی سلمہ سے ان کی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور اسے شبابہ نے مغیرہ بن مسلم سے انہوں نے ابوالزبیر سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔

1460 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَحْسَبُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ضَالَّةُ الْإِبِلِ الْمَكْتُومَةُ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ گمشدہ اونٹ جو چھپا لیا گیا (اس کے مالک کو اس کی خبر نہ دی گئی) تو اس کی قیمت کے برابر اس کے ساتھ جرمانہ ہوگا۔

1461 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي فِي لُقَطَةِ الْحَاجِّ يَتْرُكُهَا حَتَّى يَجِدَهَا صَاحِبُهَا قَالَ ابْنُ مَوْهَبٍ عَنْ عَمْرٍو

حضرت عبدالرحمن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے والے کی گری ہوئی چیز اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔ احمد نے کہا ہے کہ ابن وہب نے کہا ہے: مراد یہ ہے کہ وہ حاجی کا لقطہ چھوڑ دے گا۔ یہاں تک کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس کا مالک اسے پالے۔ ابن موہب نے عمرو سے بیان کیا ہے

1462۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ جَرِيرٍ بِالْبَوَازِيجِ فَجَاءَ الرَّاعِي بِالْبَقَرِ وَفِيهَا بَقَرَةٌ لَيْسَتْ مِنْهَا فَقَالَ لَهُ جَرِيرٌ مَا هَذِهِ قَالَ لَحِقَتْ بِالْبَقَرِ لَا نَدْرِي لِمَنْ هِيَ فَقَالَ جَرِيرٌ أَخْرِجُوهَا فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَأْوِي الضَّالَّةَ إِلَّا ضَالٌّ

منذر بن جریر نے بیان کیا ہے کہ میں جریر کے ساتھ مقام بوازیج پر تھا۔ اتنے میں ایک چرواہا گائیں لے کر آیا اور ان میں ایک گائے تھی جو ان گائیوں میں سے نہ تھی۔ تو جریر نے اسے کہا: یہ کیا ہے؟ (یعنی یہ گائے کہاں سے آگئی) اس نے بتایا: یہ گائیوں کے ساتھ مل گئی ہے ہم نہیں جانتے کہ یہ کس کی ہے۔ تو جریر نے کہا: تم اسے نکال دو۔ تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بھٹکے ہوئے جانور کو پناہ نہیں دیتا ہے مگر وہی جو خود گمراہ اور بھٹکا ہوا ہو (یعنی گمشدہ جانور کو اپنے جانوروں میں وہی شامل کرتا ہے جو خود گمراہ ہوتا ہے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ (مناسک حج کا بیان)

بَابُ فَرْضِ الْحَجِّ (حج کے فرض ہونے کا بیان)

1463 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الْحَجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ أَبُو سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ كَذَا قَالَ عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنْ سِنَانٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ (کیا) حج ہر سال فرض ہے یا (زندگی میں) ایک بار؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک بار۔ پس جس نے زیادہ بار کیا، تو وہ نفل ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: وہ ابوسنان دؤلی تھے۔ اسی طرح عبدالجلیل بن حمید اور سلیمان بن کثیر دونوں نے زہری سے نقل کیا ہے اور کہا ہے: عقیل عن سنان۔

1464 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنٍ لِأَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ هَذِهِ ثُمَّ ظُهُورَ الْحُصْرِ

زید بن اسلم نے ابوواقد لیثی کے بیٹے سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی ازواج کو یہ فرماتے سنا: حج یہی ہے پھر گھروں میں ہی رہنا ہے (یعنی حج کے لئے گھر سے نکلنا تم پر لازم نہیں کیونکہ فرض حج ادا ہو چکا ہے)۔

بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ (عورت کے لئے بغیر محرم کے حج کرنے کا بیان)

1465 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَالنُّفَيْلِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَذْكُرِ الْقَعْنَبِيُّ وَالنُّفَيْلِيُّ عَنْ أَبِيهِ رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكٍ كَمَا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ[1] حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى عَنْ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدٍ

1۔ قال ابو داؤد تا کما قال القعنبی کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ بَرِيدًا

حضرت سعید بن ابی سعید نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان عورت کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ ذو رحم آدمی کے بغیر ایک رات کی مسافت کا سفر کرے۔ عبداللہ بن مسلمہ اور نفیلی نے مالک سے، حسن بن علی، بشر بن عمر اور مالک نے سعید بن ابی سعید سے حدیث بیان کی ہے جس نے اپنی روایت میں عن ابیہ کے الفاظ بھی کہے ہیں۔ پھر تمام اس پر متفق ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ ایک دن اور ایک رات کا سفر (بغیر محرم کے) کرے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: قعنبی اور نفیلی نے "عن ابیہ" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ اسے ابن وہب اور عثمان بن عمر نے مالک سے روایت کیا ہے جیسا کہ قعنبی نے کہا ہے۔ یوسف بن موسیٰ نے جریر سے، انہوں نے سہل سے، انہوں نے سعید ابن ابی سعید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی مگر انہوں نے برید کا ذکر کیا ہے۔ (ایک برید چار فرسخ کا ہوتا ہے اور ایک فرسخ تین میل کا، تو ایک برید بارہ میل کا ہوا ہے)۔

1466 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعًا حَدَّثَاهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ تین دن اور اس سے زیادہ کا سفر کرے مگر اس کے ساتھ اس کا باپ یا اس کا بھائی یا اس کا خاوند یا اس کا بیٹا یا کوئی اور ذو رحم محرم ہو۔

1467 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: کوئی عورت تین دن کی مسافت کا سفر نہیں کرے گی مگر یہ کہ اس کے ساتھ کوئی محرم آدمی ہو۔

1468 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُرْدِفُ مَوْلَاةً لَهُ يُقَالُ لَهَا صَفِيَّةُ تُسَافِرُ مَعَهُ إِلَى مَكَّةَ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی لونڈی کو پیچھے سوار کر لیا کرتے تھے۔ اس کا نام صفیہ تھا اور وہ آپ کے ساتھ مکہ مکرمہ تک سفر کرتی تھی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ (اس کا بیان کہ اسلام میں صرورۃ نہیں)

1469 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام میں صرورۃ نہیں (یعنی اسلام میں اکیلا رہنا اور نکاح نہ کرنا نہیں۔ کسی مسلمان کو یہ نہ کہنا چاہیے کہ میں نکاح نہیں کرتا کیونکہ نکاح کرنا مومنوں کا طریقہ ہے اور ترک کرنا رہبانیت ہے۔ اس کا ایک معنی حج نہ کرنا بھی ہے۔ بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ جو شخص حد حرم میں کسی کا خون کرے اس سے قصاص لیا جائے اور اس کا یہ قول قبول نہ ہوگا کہ میں نے کبھی حج نہیں کیا اور حرم کی حرمت سے واقف نہ تھا۔ بعض نے ترجمہ یہ کیا ہے کہ اسلام میں حج کرنا ضروری ہے اور حج نہ کرنا اسلام کا فریق نہیں ہے)۔ (لغات الحدیث)

بَاب التَّزَوُّدِ فِي الْحَجِّ (حج کے دوران زادراہ کے انتظام کرنے کا بیان)

1470 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ يَعْنِي أَبَا مَسْعُودٍ الرَّازِيَّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ أَوْ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَأَنْزَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى الْآيَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: لوگ حج کرتے ہیں اور زادراہ ساتھ نہیں لے جاتے۔ ابو سعید نے کہا ہے کہ اہل یمن یا اہل یمن میں سے کچھ لوگ حج کرتے تھے اور زادراہ ساتھ نہ لے جاتے اور کہتے تھے: ہم توکل کرنے والے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "وتزودوا" یعنی حج کو جاتے وقت زادراہ ساتھ لے کر چلو کیونکہ بہترین زاد تقویٰ یعنی سوال سے بچنا ہے۔

بَاب التِّجَارَةِ فِي الْحَجِّ (دوران حج تجارت کا بیان)

1471 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ قَالَ كَانُوا لَا يَتَّجِرُونَ بِمِنًى فَأُمِرُوا بِالتِّجَارَةِ إِذَا أَفَاضُوا مِنْ عَرَفَاتٍ

حضرت مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی "تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو" اور کہا کہ (عرب لوگ) منیٰ میں تجارت نہیں کرتے تھے۔ پھر انہیں تجارت کرنے کی اجازت دے دی گئی جبکہ وہ عرفات سے واپس لوٹ آئیں۔

1472 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مِهْرَانَ أَبِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو حج کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ جلدی کرے۔ (یعنی حج کرنے میں تاخیر نہ کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی سبب سے اس کی استطاعت باقی نہ رہے)۔

بَابُ الْكَرِيِّ (کرایہ پر دینے کے لئے جانور لے جانے کا بیان)

1473۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ التَّيْمِيُّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا أُكَرِّي فِي هَذَا الْوَجْهِ وَكَانَ نَاسٌ يَقُولُونَ لِي إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي رَجُلٌ أُكَرِّي فِي هَذَا الْوَجْهِ وَإِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ لِي إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَلَيْسَ تُحْرِمُ وَتُلَبِّي وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَتُفِيضُ مِنْ عَرَفَاتٍ وَتَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنَّ لَكَ حَجًّا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مِثْلِ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَرَأَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ وَقَالَ لَكَ حَجٌّ

حضرت ابوامامہ تیمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایسا آدمی تھا جو حج کے دوران اپنے جانور کرائے پر دیتا تھا اور لوگ مجھے کہا کرتے تھے تیرا کوئی حج نہیں۔ تو میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان سے عرض کی: اے ابوعبدالرحمن! بلاشبہ میں حج کے دوران اپنے جانور کرائے پر دیتا ہوں اور لوگ مجھے کہتے ہیں تیرا کوئی حج نہیں (کیونکہ تو اس دوران تجارت کرتا ہے)۔ تو (یہ سن کر) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تو احرام نہیں باندھتا، تلبیہ نہیں کہتا، بیت اللہ کا طواف نہیں کرتا، عرفات (میں جا کر وہاں) سے واپس نہیں لوٹتا اور رمی جمار نہیں کرتا؟ میں نے جواب دیا: کیوں نہیں (میں یہ سب اعمال کرتا ہوں) تو آپ نے فرمایا: بلاشبہ تیرا حج ہے (یعنی اس کی ادائیگی صحیح ہے)۔ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے اسی طرح آپ ﷺ سے پوچھا: جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ''تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو بلا بھیجا اور اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی اور فرمایا: تیرا حج ہے۔ (یعنی تیرا حج صحیح ہے)۔

1474۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّاسَ فِي أَوَّلِ الْحَجِّ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ بِمِنًى وَعَرَفَةَ وَسُوقِ ذِي الْمَجَازِ وَمَوَاسِمِ الْحَجِّ فَخَافُوا الْبَيْعَ وَهُمْ حُرُمٌ فَأَنْزَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَالَ فَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَؤُهَا فِي الْمُصْحَفِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ كَلَامًا مَعْنَاهُ أَنَّهُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّاسَ فِي أَوَّلِ مَا كَانَ الْحَجُّ كَانُوا يَبِيعُونَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ مَوَاسِمِ الْحَجِّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ پہلے پہلے حج کے دوران منیٰ، عرفات، سوق، ذی المجاز اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مواسم حج میں خرید وفروخت کرتے تھے۔ پھر وہ احرام کی حالت میں بیع کرنے سے ڈرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو مواسم حج میں" (یعنی تم خرید وفروخت کرو) فرمایا: عبید بن عمیر نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ وہ مصحف میں یہ آیت اسی طرح (یعنی فی مواسم الحج کے الفاظ کے ساتھ) پڑھتے تھے۔

احمد بن صالح اور ابن ابی فدیک نے بیان کیا ہے کہ ابن ابی ذئب نے عبید بن عمیر سے مجھے خبر دی ہے کہ احمد بن صالح نے کلام کیا ہے۔ اس کا معنی ہے کہ مولیٰ ابن عباس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حج کے ابتدائی ایام میں خرید وفروخت کرتے تھے۔ پھر آگے "مواسم الحج" تک مذکورہ بالا روایت ذکر کی۔

بَابٌ فِي الصَّبِيِّ يَحُجُّ (نابالغ بچے کے حج کرنے کا بیان)

1475۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالرَّوْحَاءِ فَلَقِيَ رَكْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ فَقَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا فَمَنْ أَنْتُمْ قَالُوا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَفَزِعَتِ امْرَأَةٌ فَأَخَذَتْ بِعَضُدِ صَبِيٍّ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ مِحَفَّتِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام روحاء میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات چند سواروں کے ساتھ ہوئی۔ آپ نے انہیں سلام کیا اور دریافت فرمایا: تم کون سی قوم ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: (ہم) مسلمان ہیں۔ پھر انہوں نے عرض کی: تم کون ہو؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اتنے میں ایک عورت اٹھی اور اس نے بچے کا بازو تھام لیا اور اسے محافہ (ہودج کی طرح کی شے جسے سواری پر رکھ کر اس میں بیٹھنا ممکن ہو) سے نکال لائی اور عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس کے لیے بھی حج ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اور تیرے لئے اجر ہے۔

بَابٌ فِي الْمَوَاقِيتِ (مواقیت کا بیان)

1476۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ وَبَلَغَنِي أَنَّهُ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَا وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنَاهُ وَقَالَ أَحَدُهُمَا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا أَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ مِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ قَالَ وَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن کو میقات مقرر فرمایا اور مجھ تک یہ خبر بھی پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کے لئے یلملم کو میقات

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مقرر فرمایا۔ (میقات سے مراد وہ مقام ہے جہاں سے حج یا عمرہ کی نیت سے آنے والے کسی بیرونی آدمی کے لیے بغیر احرام کے آگے گزرنا جائز نہیں)۔

سلیمان بن حرب اور حماد نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے طاؤس سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ابن طاؤس نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے، ان دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میقات مقرر فرمائے آگے مذکورہ روایت کی طرح بیان کیا۔ اور ان میں سے ایک نے کہا: اہل یمن کے لئے یلملم اور ایک نے کہا ''الملم'' فرمایا۔ یہ ان کے لیے بھی میقات ہیں جن کے لیے بیان کیے گئے اور ان کے لیے بھی جن کا تعلق ان (مخصوص) مقامات سے نہ ہو مگر وہ عمرہ کا ارادہ کرتے ہوئے ان مواقیت پر سے گزریں اور وہ لوگ جو ان کے سوا ہیں (یعنی جو میقات سے آگے حل میں رہائش پذیر ہیں) تو ان کے بارے میں ابن طاؤس نے کہا ہے: وہ جہاں سے سفر کا آغاز کریں گے وہیں سے احرام باندھیں گے۔ یہاں تک کہ خود اہل مکہ بھی وہیں سے احرام باندھیں گے۔

1477۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ أَفْلَحَ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل عراق کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا ہے۔

1478۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مشرق کے لیے مقام عقیق میقات مقرر کیا ہے۔

1479۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُحَنَّسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ حُكَيْمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ شَكَّ عَبْدُ اللهِ أَيَّتَهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَرْحَمُ اللهُ وَكِيعًا أَحْرَمَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ يَعْنِي إِلَى مَكَّةَ[1]

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کسی نے حج یا عمرہ کے لیے مسجد حرام کی طرف جاتے وقت مسجد اقصیٰ سے احرام باندھا تو اس کے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دیئے گئے یا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ عبد اللہ (راوی) کو شک ہے کہ ان میں سے کون سا کلمہ فرمایا۔ ابو داؤد نے کہا: اللہ تعالیٰ حضرت وکیع پر رحم فرمائے انہوں نے بیت المقدس سے مکہ مکرمہ کے لیے احرام باندھا۔

1480۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِي زُرَارَةُ بْنُ كُرَيْمٍ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو السَّهْمِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ وَقَدْ أَطَافَ بِهِ النَّاسُ قَالَ فَتَجِيءُ الْأَعْرَابُ فَإِذَا رَأَوْا وَجْهَهُ قَالُوا هَذَا وَجْهٌ مُبَارَكٌ قَالَ وَوَقَّتَ ذَاتَ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ

زرارہ بن کریم نے بیان کیا ہے کہ حارث بن عمرو سہمی نے انہیں بتایا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا درآنحالیکہ آپ منیٰ یا عرفات میں تھے اور لوگ آپ ﷺ کے اردگرد موجود تھے۔ پس عرب لوگ آتے اور جونہی آپ ﷺ کے رخ زیبا کو دیکھتے تو کہہ اٹھتے: ھذا وجہ مبارک (یہ مبارک چہرہ ہے)۔ راوی نے مزید کہا کہ آپ ﷺ نے ذات عرق کو اہل عراق کا میقات مقرر فرمایا ہے۔

بَابُ الْحَائِضِ تُهِلُّ بِالْحَجِّ (حائضہ کے لیے حج کا احرام باندھنے کا بیان)

1481۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ تَغْتَسِلَ فَتُهِلَّ

عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے باپ کے واسطہ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اسماء بنت عمیس نے محمد بن ابی بکر کو مقام شجرہ (ذوالحلیفہ) پر جنم دیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ غسل کرے اور احرام باندھ لے۔

1482۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَإِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ إِذَا أَتَتَا عَلَى الْوَقْتِ تَغْتَسِلَانِ وَتُحْرِمَانِ وَتَقْضِيَانِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ فِي حَدِيثِهِ حَتَّى تَطْهُرَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عِيسَى عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدًا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ عِيسَى كُلَّهَا قَالَ الْمَنَاسِكَ إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حیض اور نفاس والی عورتیں جب میقات پر پہنچیں تو وہ غسل کریں، احرام باندھیں اور بیت اللہ شریف کے طواف کے سوا تمام حج ادا کریں۔ ابو معمر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ ذکر کیے ہیں "حتی تطھر" یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں اور ابن عیسیٰ نے عکرمہ اور مجاہد کا ذکر نہیں کیا اور اس طرح کہا "عن عطاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما" اور ابن عیسیٰ نے "کلھا" کا لفظ بھی ذکر نہیں کیا بلکہ اس طرح کہا ہے "المناسک الا الطواف بالبیت"

1۔ ایک نسخہ میں قال المناسک الا الطواف بالبیت کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ (احرام کے وقت خوشبو لگانے کا بیان)

1483 ـ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِإِحْلَالِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے قبل احرام کے لئے خوشبو لگایا کرتی تھی اور پھر آپ ﷺ کے احرام کھولنے کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کرنے سے پہلے (میں خوشبو لگایا کرتی تھی)۔

1484 ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں مشک کی چمک دیکھ رہی ہوتی حالانکہ آپ ﷺ احرام پہنے ہوتے۔

بَابُ التَّلْبِيدِ (سر کے بالوں کو چپکا لینے کا بیان)

1485 ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا

ابن شہاب نے سالم سے یعنی ابن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو اس حال میں لبیک کہتے ہوئے سنا کہ آپ سر کے بالوں کو چپکائے ہوئے تھے۔

1486 ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْعَسَلِ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے سر (کے بالوں) کو شہد کے ساتھ چپکایا۔

بَابٌ فِي الْهَدْيِ (ہدی کا بیان)

1487 ـ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ الْمَعْنَى قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهْدَى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي هَدَايَا رَسُولِ اللهِ ﷺ جَمَلًا كَانَ لِأَبِي جَهْلٍ فِي رَأْسِهِ بُرَةُ فِضَّةٍ قَالَ ابْنُ مِنْهَالٍ بُرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ زَادَ النُّفَيْلِيُّ يَغِيظُ بِذَلِكَ الْمُشْرِكِينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے سال قربانی کی غرض سے کئی اونٹ ساتھ لے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کر (عمرہ کے لیے) تشریف لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں میں ایک اونٹ ابوجہل کا تھا جس کی ناک میں چاندی کا حلقہ (نکیل) تھا۔ ابن منہال نے کہا ہے: سونے کا حلقہ تھا۔ نفیلی نے یہ زائد ذکر کیا ہے: "یغیظ بذلك المشرکین" یعنی ابوجہل کے اونٹ کو اس لیے ذبح کیا گیا تا کہ وہ مشرکین کے لئے غیظ وغضب کی آگ میں جلنے کا سبب بنے۔

(ھدی سے مراد ہر وہ جانور ہے یعنی اونٹ، گائے اور بکری وغیرہ جسے حج یا عمرہ کے ارادہ سے حرم پاک جانے والا قربانی کی غرض سے ساتھ ہانک کر لے جائے)۔

بَابٌ فِي هَدْيِ الْبَقَرِ (گائے کی قربانی کا بیان)

1488 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَحَرَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً وَاحِدَةً

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر آل محمد کی جانب سے ایک گائے ذبح کی۔

1489 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَبَحَ عَمَّنِ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً بَيْنَهُنَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات میں سے جن کے ساتھ عمرہ کیا ان کی جانب سے ایک گائے ذبح کی۔

بَابٌ فِي الْإِشْعَارِ (اشعار کا بیان)

1490 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِبَدَنَةٍ فَأَشْعَرَهَا مِنْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ وَقَلَّدَهَا بِنَعْلَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِرَاحِلَتِهِ فَلَمَّا قَعَدَ عَلَيْهَا وَاسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَى أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ بِيَدِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هَمَّامٌ قَالَ سَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا بِأُصْبُعِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مِنْ سُنَنِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ الَّذِي تَفَرَّدُوا بِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ کے مقام پر ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے اونٹ منگوایا اور دائیں جانب سے اس کے کوہان کو چیر ڈالا۔ پھر اس کا خون اس پر مل دیا اور دو جوتوں کے ساتھ اسے قلادہ پہنایا۔ پھر آپ ﷺ کی سواری لائی گئی۔ آپ ﷺ اس پر بیٹھ گئے اور مقام بیداء پر پہنچ کر حج کے لئے تلبیہ یعنی لبیک کہا۔ مسدد اور یحیٰ نے شعبہ سے یہ حدیث ابوالولید کی طرح بیان کی ہے اور کہا ہے: پھر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے (کوہان پر) خون مل دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ہمام نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انگلی کے ساتھ خون اس پر مل دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ اہل بصرہ کی ان سنن میں سے ہے جس میں وہ منفرد ہیں۔ (یعنی دوسرے ان کے ساتھ شریک نہیں)۔

1491۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ

حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت مروان بن حکم دونوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے سال (عمرہ کے لئے) تشریف لے گئے۔ جب آپ ﷺ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے اپنی ہدی کو قلادہ پہنایا، اس کا اشعار کیا اور احرام باندھا۔

1492۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهْدَى غَنَمًا مُقَلَّدَةً

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بطور ہدی بکری لے گئے درآنحالیکہ اسے قلادہ پہنایا گیا تھا۔

بَابُ تَبْدِيلِ الْهَدْيِ (ہدی کو تبدیل کرنے کا بیان)

1493۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ خَالُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ رَوَى عَنْهُ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَهْمِ بْنِ الْجَارُودِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَهْدَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَجِيبًا(1) فَأَعْطَى بِهَا ثَلَاثَ مِائَةِ دِينَارٍ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَهْدَيْتُ نَجِيبًا(1) فَأُعْطِيتُ بِهَا ثَلَاثَ مِائَةِ دِينَارٍ أَفَأَبِيعُهَا وَأَشْتَرِي بِثَمَنِهَا بُدْنًا قَالَ لَا انْحَرْهَا إِيَّاهَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لِأَنَّهُ كَانَ أَشْعَرَهَا

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: (والد محترم) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ انتہائی اعلیٰ اور نفیس جانور بطور ہدی لے کر چلے تو آپ کو اس کے عوض تین سو دینار کی پیشکش کی گئی۔ آپ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں انتہائی عمدہ اور نفیس جانور ہدی کے طور پر لایا ہوں مجھے اس کے بدلے تین سو دینار دیئے جا رہے ہیں کیا میں اسے بیچ سکتا ہوں اور اس کے ثمن سے کئی جانور قربانی کے لیے خرید سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ تو صرف اسے ہی ذبح کر۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ اس لیے ہوا کیونکہ آپ اس کا اشعار کر چکے تھے۔

بَابُ مَنْ بَعَثَ بِهَدْيِهِ وَأَقَامَ (اس کا بیان جو اپنی قربانی کا جانور بھیج دے اور خود مقیم رہے)

1494۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ

1۔ ایک نسخہ میں نَجِيبًا کے بجائے بُخْتِيًّا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بُدْنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدِي ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلًّا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے جانور کے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کا اشعار کیا اور انہیں قلادہ پہنایا۔ پھر انہیں بیت اللہ شریف کی طرف بھیج دیا اور خود مدینہ منورہ میں ہی مقیم رہے۔ پس آپ ﷺ پر کوئی شے بھی حرام نہیں ہوئی بلکہ ہر شے آپ ﷺ کے لیے حلال تھی (یعنی اس سے معلوم ہوا کہ اس طرح صرف قربانی کا جانور بھیج دینے سے بھیجنے والے پر احرام کی پابندیاں اور شرائط لازم نہیں ہوتیں بلکہ وہ پہلے کی طرح آزاد اور حلال رہتا ہے)۔

1495 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ

حضرت عروہ اور حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور بھیج دیتے تھے اور میں آپ ﷺ کی ہدی کے قلادے بٹا کرتی تھی۔ پھر آپ ﷺ کسی بھی ایسی شے سے اجتناب نہ کرتے تھے جس سے محرم (احرام باندھنے والا) اجتناب کرتا ہے۔

1496 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَلَمْ يَحْفَظْ حَدِيثَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ هَذَا وَلَا حَدِيثَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ هَذَا قَالَا قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْهَدْيِ فَأَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا بِيَدِي مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا ثُمَّ أَصْبَحَ فِينَا حَلَالًا يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ

ابن عون نے قاسم بن محمد اور ابراہیم سے روایت بیان کی ہے، اس کا گمان ہے کہ اس نے یہ روایت دونوں سے سنی ہے اور اسے یہ یاد نہیں کہ یہ حدیث قاسم بن محمد سے ہے اور نہ یہ یاد ہے کہ یہ حدیث ابراہیم سے مروی ہے۔ بہر حال ان دونوں نے کہا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا جانور بھیجا اور میں نے اس کا قلادہ اپنے ہاتھ سے اس روئی سے بٹا جو ہمارے پاس تھی۔ پھر آپ ﷺ نے ہمارے درمیان حلال آدمی کی طرح صبح کی اور آپ ﷺ نے وہ عمل مقاربت کیا جو ایک حلال آدمی اپنی بیوی سے کرتا ہے۔

بَابٌ فِي رُكُوبِ الْبُدْنِ (قربانی کے جانور پر سوار ہونے کا بیان)

1497 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا وہ بدنہ (قربانی کا جانور) مگر اس کا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حقیقی اطلاق اونٹ پر ہوتا ہے) ہانک کر لے جا رہا ہے تو آپ علیہ السلام نے اسے فرمایا: تو اس پر سوار ہو جا۔ اس نے عرض کی: یہ بدنہ ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو اس پر سوار ہو جا۔ تیری ہلاکت ہو (آپ نے یہ کلمہ) دوسری یا تیسری بار فرمایا۔

1498۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا

حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ حضرت ابوالزبیر نے مجھے خبر دی ہے میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ہدی پر سوار ہونے کے بارے میں پوچھا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تو اس پر اس طرح سوار ہو جو اس کے لیے باعث مشقت اور اذیت نہ ہو جبکہ تجھے اس کی حاجت اور ضرورت ہو۔ یہاں تک کہ تو اس کے سوا دوسری سواری پالے۔ (یعنی یہ حاجت ثابت تب ہوگی جب ہدی کے سوا دوسرا جانور سواری کے لیے نہ ہو۔ جب دوسری سواری موجود ہو تو پھر ہدی پر سوار نہ ہونا چاہیے)۔

بَابٌ فِي الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ

اس کا بیان جب ہدی اپنے محل پر پہنچنے سے پہلے ہلاک ہو جائے

1499۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ مَعَهُ بِهَدْيٍ فَقَالَ إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَانْحَرْهُ ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ

حضرت ناجیہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ان کے ساتھ ہدی یعنی قربانی کے جانور بھیجے اور فرمایا: اگر ان میں سے کوئی ہلاک ہونے کے قریب ہو جائے تو اسے نحر کر دینا۔ پھر اس کے نعل کو اس کے خون سے رنگ دینا پھر اس کے اور لوگوں کے درمیان حائل نہ ہونا۔ (یعنی اس سے خود نہ کھانا اور لوگوں کو کھانے سے نہ روکنا)۔

1500۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فُلَانًا الْأَسْلَمِيَّ وَبَعَثَ مَعَهُ بِثَمَانِ عَشْرَةَ بَدَنَةً فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ أُزْحِفَ عَلَيَّ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ تَنْحَرُهَا ثُمَّ تَصْبُغُ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ أَوْ قَالَ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد الَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَوْلُهُ وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ رُفْقَتِكَ[1] وَقَالَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا مَكَانَ اضْرِبْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْت أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ إِذَا أَقَمْتَ الْإِسْنَادَ وَالْمَعْنَى كَفَاكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فلاں اسلمی کو بھیجا اور اس کے ساتھ اٹھارہ قربانی کے جانور بھی بھیجے۔ تو اس نے عرض کی: آپ کی کیا رائے ہے اگر ان میں سے کوئی مجھ پر گر جائے؟ (یعنی ان میں سے کوئی

1۔ قال ابوداؤد تا من رفقتك کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مرنے کے قریب پہنچ جائے اور چلنے سے عاری ہو جائے)۔ فرمایا: تو اسے نحر کر دینا۔ پھر اس کے نعل کو اس کے خون میں رنگ دینا پھر اس سے اس کی گردن پر نشان لگا دینا۔ نہ تو خود اس سے کھانا اور نہ ہی تیرے اصحاب یا رفقاء میں سے کوئی اس سے کھائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: راوی اس حدیث میں سے جس قول کے ساتھ منفرد ہے (وہ یہ ہے) "ولا تاكل منها انت ولا احد من رفقتك اور عبدالوارث کی حدیث میں "اِضْرِبْهَا" کی جگہ یہ الفاظ ہیں "ثم اجعله على صفحتها" ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے ابوسلمہ کو یہ کہتے سنا ہے "جب تو اسناد اور معنی درست کر لے تو وہ تیرے لئے کافی ہے"۔

1501۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَيَعْلَى ابْنَا عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ لَمَّا نَحَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بُدْنَهُ فَنَحَرَ ثَلَاثِينَ بِيَدِهِ وَأَمَرَنِي فَنَحَرْتُ سَائِرَهَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے قربانی کے اونٹ ذبح کیے، تو تیس اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کیے اور پھر مجھے حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ (بقیہ) تمام کو میں نے ذبح کیا۔

1502۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهٰذَا لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ عِيسَى قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي وَقَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ أَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ کا دن) اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں سے بڑھ کر عظیم دن ہے، پھر یوم القر۔ عیسیٰ نے بیان کیا ہے کہ ثور نے کہا ہے: اس سے مراد قربانی کا دوسرا دن (یعنی گیارہویں ذی الحجہ کا دن) ہے۔ اور بیان کیا کہ پانچ یا چھ اونٹنیاں رسول اللہ ﷺ کے قریب لائی گئیں اور وہ سب آپ ﷺ کے قریب ہونے لگیں کہ آپ ﷺ ان میں سے کس سے ابتدا فرماتے ہیں جب ان کے پہلو زمین پر جا کر گرے۔ (یعنی وہ ذبح ہو گئیں)۔ راوی کہتے ہیں: تو آپ ﷺ نے انتہائی دھیمے انداز میں کوئی بات کی میں اسے نہیں سمجھ سکا۔ تو میں نے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ (تو بتایا گیا) آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی (ان کے گوشت میں سے) چاہے وہ کاٹ لے۔

1503۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَزْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ غُرْفَةَ بْنَ الْحَارِثِ الْكِنْدِيَّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُتِيَ بِالْبُدْنِ فَقَالَ ادْعُوا لِي أَبَا حَسَنٍ فَدُعِيَ لَهُ عَلِيٌّ رضی الله عنه فَقَالَ لَهُ خُذْ بِأَسْفَلِ الْحَرْبَةِ وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَعْلَاهَا ثُمَّ طَعَنَا بِهَا الْبُدْنَ فَلَمَّا فَرَغَ رَكِبَ بَغْلَتَهُ وَأَرْدَفَ عَلِيًّا رضی الله عنه

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ بن حارث ازدی نے بیان کیا ہے کہ میں نے غرفہ بن حارث کندی رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے بیان کیا کہ میں حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا اور قربانی کے اونٹ لائے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اباالحسن کو میرے پاس بلاؤ۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: نیزہ کو نیچے کی جانب سے پکڑیے اور رسول اللہ ﷺ نے اسے اوپر کی جانب سے پکڑا۔ پھر دونوں نے اس کے ساتھ اونٹوں کو نحر کیا۔ پس جب آپ ﷺ قربانی سے فارغ ہوئے تو اپنی سواری پر سوار ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا ردیف بنایا۔

بَاب كَيْفَ تُنْحَرُ الْبُدْنُ (اس کا بیان کہ قربانی کے اونٹوں کو کیسے نحر کیا جائے گا)

1504۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا يَنْحَرُونَ الْبَدَنَةَ مَعْقُولَةَ الْيُسْرَى قَائِمَةً عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ قَوَائِمِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن سابط نے مجھے خبر دی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب قربانی کے اونٹ کو اس حال میں نحر کرتے تھے کہ اس کا بایاں پاؤں بندھا ہوتا اور مابقی (تین) پاؤں پر وہ کھڑا ہوتا۔

1505۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمِنًى فَمَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ وَهِيَ بَارِكَةٌ فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ

حضرت زیاد بن جبیر نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ منیٰ میں تھا۔ پس آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے اونٹ کو نحر کر رہا تھا اس حال میں کہ وہ اونٹ بیٹھا ہوا تھا۔ تو آپ نے اسے فرمایا: اسے سیدھا کھڑا کر لو درآنحالیکہ یہ بندھا ہوا ہو اور آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفی ﷺ کی سنت پر عمل کرو۔

1506۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَقْسِمَ جُلُودَهَا وَجِلَالَهَا وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا شَيْئًا وَقَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا کہ میں اپنے قربانی کے جانوروں کی خدمت خود بجالاؤں (اس سے مراد یا تو نحر سے پہلے انہیں چارہ ڈالنا اور پانی وغیرہ پلانا ہے یا اس سے مراد نحر اور تقسیم کے وقت خود حاضر رہنا ہے) اور ان کا چمڑہ اور ان کی جل تقسیم کر دوں اور مجھے حکم ارشاد فرمایا کہ میں اس میں سے قصاب کو کوئی شے نہ دوں۔ اور فرمایا: ہم قصاب کو اپنی جانب سے دیتے ہیں۔

بَاب فِي وَقْتِ الْإِحْرَامِ (احرام باندھنے کے وقت کا بیان)

1507۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي خُصَيْفُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَا أَبَا الْعَبَّاسِ عَجِبْتُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لِاخْتِلَافِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي إِهْلَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ أَوْجَبَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِذَلِكَ إِنَّهَا إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ فَمِنْ هُنَاكَ اخْتَلَفُوا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاجًّا فَلَمَّا صَلَّى فِي مَسْجِدِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْهِ أَوْجَبَ فِي مَجْلِسِهِ فَأَهَلَّ بِالْحَجِّ حِينَ فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ فَسَمِعَ ذَلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ فَحَفِظْتُهُ عَنْهُ ثُمَّ رَكِبَ فَلَمَّا اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ أَهَلَّ وَأَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ وَذَلِكَ أَنَّ النَّاسَ إِنَّمَا كَانُوا يَأْتُونَ أَرْسَالًا فَسَمِعُوهُ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ يُهِلُّ فَقَالُوا إِنَّمَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ وَأَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ فَقَالُوا إِنَّمَا أَهَلَّ حِينَ عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ وَايْمُ اللهِ لَقَدْ أَوْجَبَ فِي مُصَلَّاهُ وَأَهَلَّ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ وَأَهَلَّ حِينَ عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ قَالَ سَعِيدٌ فَمَنْ أَخَذَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَهَلَّ فِي مُصَلَّاهُ إِذَا فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابا العباس! میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں متعجب ہوں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے احرام باندھنے کے وقت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: بلاشبہ میں اس کے بارے میں لوگوں سے بڑھ کر جانتا ہوں۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی حج ادا فرمایا اسی وجہ سے صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ حج کے ارادہ سے (مدینہ طیبہ سے) نکلے۔ جب آپ ﷺ ذوالحلیفہ کے مقام پر مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ چکے تو آپ نے مجلس میں حج کے لیے احرام باندھا اور تلبیہ کہا۔ جب آپ ﷺ دو رکعتوں سے فارغ ہوئے تو وہاں کچھ لوگوں نے آپ ﷺ سے تلبیہ سنا اور اسے بھی یاد رکھ لیا پھر آپ ﷺ سوار ہوئے۔ پس جب آپ کی ناقہ آپ کو لے کر اٹھی تو آپ ﷺ نے پھر تلبیہ کہا اور کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کو وہاں پالیا اور یہ اس لیے تھا کہ لوگ گروہ در گروہ آرہے تھے۔ پس جب آپ ﷺ کی ناقہ آپ کو لے کر اٹھی اور انہوں نے اس وقت احرام باندھا جب آپ ﷺ کی اونٹنی آپ ﷺ کو لے کر اٹھی۔ پھر حضور نبی رحمت ﷺ چلتے رہے اور جب آپ ﷺ بیداء پہاڑی پر چڑھے تو آپ ﷺ نے تلبیہ کہا اور کچھ لوگوں نے اس مقام پر آپ ﷺ کو پایا تو انہوں نے یہ کہہ دیا کہ آپ ﷺ نے اس وقت احرام باندھا جب آپ بیداء کی بلندی پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی قسم آپ ﷺ نے اپنی مسجد میں احرام باندھا اور آپ ﷺ نے اس وقت تلبیہ کہا جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر اٹھی اور اس وقت بھی تلبیہ کہا جب آپ بیداء کی بلندی پر چڑھے۔ سعید نے کہا ہے کہ جس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے استدلال کیا ہے تو اس نے آپ ﷺ کی مسجد میں احرام باندھا ہے جب وہ دو رکعتوں سے فارغ ہوا۔

1508۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما عَنْ أَبِيهِ[1] قَالَ بَيْدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تُكَذِّبُونَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں أَنَّهُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: تمہارا بیداء یہ وہی مقام ہے جس کے بارے میں تم رسول اللہ ﷺ کے بارے میں (لاعلمی کے سبب) جھوٹ بولتے ہو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تو مسجد کے پاس سے ہی احرام باندھا ہے اور مسجد سے مراد مسجد ذی الحلیفہ ہے۔

1509۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

حضرت عبید بن جریج سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابا عبدالرحمن! میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ ایسے چار عمل کرتے ہیں جو میں نے آپ کے اصحاب میں سے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: اے ابن جریج! وہ کیا ہیں؟ تو انہوں نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ صرف دونوں یمانی ارکان کو مس کرتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سبتیہ جوتا پہنتے ہیں (مراد ایسے چمڑے کے جوتے ہیں جس پر بال نہ ہوں) اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ زرد رنگ کرتے ہیں۔ (اس سے یہ مراد بھی ہوسکتا ہے کہ آپ زرد رنگ کا لباس پہنتے ہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ بالوں کو زرد خضاب کرتے ہیں) اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب تم مکہ میں ہوتو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور تم احرام نہیں باندھتے یہاں تک کہ آٹھویں کا دن آجائے۔ (یعنی تم آٹھویں ذی الحجہ کو احرام باندھتے ہو) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک استلام ارکان کا تعلق ہے تو میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو صرف ارکان یمانی کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے اور رہے سبتیہ جوتے۔ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ ایسے نعلین پہنتے تھے جن میں بال نہ تھے اور آپ ﷺ انہی میں وضو فرماتے تھے۔ لہٰذا میں بھی انہیں پہننا پسند کرتا ہوں اور جہاں تک زرد رنگ کا تعلق ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے رنگتے ہوئے دیکھا ہے۔ چنانچہ میں بھی اس کے ساتھ رنگنا پسند کرتا ہوں اور رہا احرام باندھنے کا مسئلہ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر تب ہی جب آپ کی سواری آپ کو لے کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ (اور اہل مکہ کے لئے وہ آٹھویں ذی الحجہ کا دن ہی ہے)۔

1510۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھائی اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں ہی رات بسر کی یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ پھر جب آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے تو وہ آپ کو لے کر اٹھی اور آپ نے تلبیہ کہا۔

1511۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا عَلَا عَلَى جَبَلِ الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور جب آپ ﷺ بیداء کی پہاڑی پر چڑھے تو آپ ﷺ نے بلند آواز سے تلبیہ کہا۔

1512۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ طَرِيقَ الْفُرْعِ أَهَلَّ إِذَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَإِذَا أَخَذَ طَرِيقَ أُحُدٍ أَهَلَّ إِذَا أَشْرَفَ عَلَى جَبَلِ الْبَيْدَاءِ

حضرت عائشہ بنت سعد ابن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے جب فرع کے راستے کو اختیار کیا تو آپ نے احرام باندھ کر بلند آواز سے تلبیہ کہا جبکہ آپ ﷺ کی سواری آپ کو لے کر اٹھی اور جب آپ ﷺ احد کے راستے پر چلے تو آپ نے تلبیہ کہا جب آپ ﷺ بیداء کی پہاڑی پر چڑھے۔

بَابُ الِاشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ (نیت حج کو مشروط کرنے کا بیان)

1513۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ أَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَكَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ حَبَسْتَنِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں کیا میں اسے مشروط کر سکتی ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے پھر عرض کی: میں نیت کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس طرح کہہ "لبیک اللهم لبیک ومحلی من الارض حیث حبستنی" یعنی زمین میں سے وہی میرے حلال ہونے کی جگہ ہوگی جہاں تو مجھے آگے جانے سے روک دے گا۔ (یہ نیت تب کی جاتی ہے جب حرم پاک تک پہنچنے کا یقین نہ ہو بلکہ یہ وہم ہو کہ کسی بھی سبب سے وہاں پہنچنے سے روکا جا سکتا ہے)۔

بَابٌ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ (حج مفرد کا بیان)

1514۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج مفرد ادا فرمایا ہے۔ (حج مفرد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے مراد یہ ہے کہ احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کرنا یعنی "اللھم انی ارید الحج ویسرہ لی و تقبلہ منی")

1515۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُوَافِينَ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَأَمَّا أَنَا فَأُهِلُّ بِالْحَجِّ فَإِنَّ مَعِي الْهَدْيَ ثُمَّ اتَّفَقُوا فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ ارْفُضِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي قَالَ مُوسَى وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَاصْنَعِي مَا يَصْنَعُ الْمُسْلِمُونَ فِي حَجِّهِمْ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الصَّدَرِ أَمَرَ يَعْنِي رَسُولَ اللهِ ﷺ عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَذَهَبَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ زَادَ مُوسَى فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَضَى اللهُ عُمْرَتَهَا وَحَجَّهَا قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدْيٌ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ مُوسَى فِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْبَطْحَاءِ طَهُرَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اس حال میں کہ ہم ذوالحجہ کا چاند پانے والے تھے۔ پس جب آپ ذوالحلیفہ میں تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو حج کا احرام باندھنا چاہے وہ اس کے لیے احرام باندھ لے اور جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ عمرہ کا احرام باندھے۔ موسیٰ نے وہیب کی حدیث میں بیان کیا ہے "کیونکہ اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں خالصۃً عمرہ کے ارادہ سے احرام باندھتی" اور حماد بن سلمہ کی حدیث میں کہا ہے۔ "لیکن میں نے حج کا احرام باندھا ہے کیونکہ میرے پاس ہدی موجود ہے" پھر تمام رواۃ اس پر متفق ہیں۔ "پس میں ان میں شمار تھی جنہوں نے عمرہ کے لیے احرام باندھا" ابھی میں راستے میں تھی کہ مجھے حیض آنے لگا پھر رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون سی چیز تجھے رلا رہی ہے؟ میں نے عرض کی: میں چاہتی تھی کہ میں اس سال (حج کے لئے) نہ آؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنا عمرہ چھوڑ دے۔ اپنا سر (یعنی مینڈھیاں) کھول دے اور کنگھی کر لے۔ موسیٰ نے بیان کیا کہ فرمایا: اور حج کے لئے احرام باندھ لے۔ اور سلیمان نے کہا کہ فرمایا: وہ افعال کر جو مسلمان اپنے حج میں کرتے ہیں۔ پس جب واپس لوٹنے کی رات تھی تو رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن کو حکم ارشاد فرمایا۔ پس وہ آپ کو تنعیم کی طرف لے گئے۔ موسیٰ نے یہ زائد ذکر کیا ہے۔ پس آپ نے چھوڑے ہوئے عمرہ کے لیے اس کا احرام باندھا اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کا عمرہ اور حج پورا فرما دیا۔ ہشام نے کہا ہے: اس صورت میں حج مفرد کی جانب سے کوئی ہدی وغیرہ لازم نہیں ہوئی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ موسیٰ نے حماد بن سلمہ کی حدیث میں یہ زائد ذکر کیا ہے کہ جب لیلۃ البطحاء آئی (یعنی حضور نبی کریم ﷺ جب منیٰ سے لوٹ کر وادی محصب میں ٹھہرے) تو اس رات ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ماہواری سے پاک ہوئیں۔ (اور یہ چودھویں ذوالحجہ کی رات تھی)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1516۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يُحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ زَادَ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَحَلَّ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ پس ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا، بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا اور رسول اللہ ﷺ نے حج کا احرام باندھا۔ پس وہ لوگ جنہوں نے صرف حج یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تو انہوں نے احرام نہ کھولے یہاں تک کہ یوم النحر (قربانی کا دن) آ گیا۔ (یعنی اس دن کے آنے تک وہ محرم ہی رہے)۔ ابن سرح اور ابن وہب نے بیان کیا ہے کہ مالک نے ابی الاسود سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے اور یہ زائد ذکر بھی کیا ''اور وہ لوگ جنہوں نے صرف عمرہ کے لیے احرام باندھا انہوں نے عمرہ سے فارغ ہو کر احرام کھول دیا''۔

1517۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَمَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرُوا طَوَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَطَوَافَ الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ[1]

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نکلے اور ہم نے عمرہ کے لئے احرام باندھے۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس ہدی (قربانی کا جانور) ہے تو اسے چاہیے کہ وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے۔ پھر وہ حلال نہ ہو یہاں تک کہ ان دونوں کو ادا کر چکے۔ پس میں مکہ مکرمہ میں اس حال میں پہنچی کہ میں حائضہ تھی۔ لہٰذا میں نے نہ تو بیت اللہ

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شریف کا طواف کیا اور نہ ہی صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی اور میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنا سر کھول دے اور کنگھی کر لے اور حج کے لئے احرام باندھ لے اور عمرہ چھوڑ دے۔ آپ فرماتی ہیں: سو میں نے اسی طرح کیا۔ جب ہم حج کے احکام پورے کر چکے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا۔ پھر میں نے عمرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عمرہ تیرے (اس) عمرہ کی جگہ ہے۔ آپ فرماتی ہیں: پھر ان لوگوں نے طواف کیا جنہوں نے عمرہ کے لئے احرام باندھا تھا اور انہوں نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر انہوں نے احرام کھول دیئے۔ پھر حج کے لئے منیٰ سے لوٹنے کے بعد انہوں نے دوسرا طواف کیا اور وہ لوگ جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لئے احرام باندھا تھا انہوں نے صرف ایک ہی طواف کیا۔ ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اسے ابراہیم بن سعد اور معمر نے ابن شہاب سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے ان لوگوں کے طواف کا ذکر کیا جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لئے اکٹھا احرام باندھا تھا۔

1518۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَىَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ يَا عَائِشَةُ فَقُلْتُ حِضْتُ لَيْتَنِي لَمْ أَكُنْ حَجَجْتُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ إِنَّمَا ذَلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَقَالَ انْسُكِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ وَذَبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ يَوْمَ النَّحْرِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْبَطْحَاءِ وَطَهُرَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَرْجِعُ صَوَاحِبِي بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِالْحَجِّ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَذَهَبَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَلَبَّتْ بِالْعُمْرَةِ

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے باپ سے اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہم نے حج کے لئے تلبیہ کہا۔ یہاں تک کہ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آنے لگا اور رسول اللہ ﷺ اس حال میں میرے پاس تشریف لائے کہ میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) تجھے کون سی شے رلا رہی ہے؟ میں نے عرض کی: مجھے تو حیض آنے لگا ہے۔ کاش! میں نے حج کا ارادہ نہ کیا ہوتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! بلاشبہ یہ ایسی شے ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم علیہ السلام پر لازم قرار دی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو تمام کے تمام مناسک حج ادا کر لے سوائے بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے۔ پس جب ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عمرہ کرنے کے لیے (اس احرام کو) بنانا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے عمرہ کے لیے بنا لے، سوائے ایسے لوگوں کے جن کے پاس ہدیاں (قربانی کے جانور) ہیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ یوم النحر کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی جانب سے گائیں ذبح کیں۔ پس جب لیلۃ البطحاء آئی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاک ہو گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا میری صواحب (دیگر ازواج مطہرات) حج اور عمرہ کر کے واپس لوٹیں گی اور میں صرف حج کے ساتھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

واپس لوٹوں گی۔ تب رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم ارشاد فرمایا تو وہ آپ کو لے کر تنعیم گئے اور وہاں سے آپ نے عمرہ کے لئے احرام باندھا اور تلبیہ کہا۔

1519۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَأَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہمارا خیال تھا کہ آپ ﷺ صرف حج کریں گے۔ پس جب ہم آئے تو ہم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو حکم ارشاد فرمایا جو قربانی کا جانور ساتھ نہیں لائے کہ وہ احرام کھول دیں۔ چنانچہ انہوں نے احرام کھول دیئے جو ہدی ہانک کر نہیں لائے تھے۔

1520۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمَا سُقْتُ الْهَدْيَ قَالَ مُحَمَّدٌ أَحْسَبُهُ قَالَ وَلَحَلَلْتُ مَعَ الَّذِينَ أَحَلُّوا مِنَ الْعُمْرَةِ قَالَ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ أَمْرُ النَّاسِ وَاحِدًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنے اس معاملے سے پہلے آگاہ ہو جاتا جس پر میں بعد میں آگاہ ہوا ہوں تو میں ہدی ہانک کر نہ لاتا۔ محمد نے بیان کیا ہے: میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "اور میں ان لوگوں کے ساتھ حلال ہو جاتا جو عمرہ کر کے حلال ہو گئے"۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس سے تمام لوگوں کا معاملہ ایک جیسا ہونے کا ارادہ فرمایا۔

1521۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ مُهِلَّةً بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا فَقَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلُلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حِينَ حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ بِبَعْضِ هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ عِنْدَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَوْلِهِ وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ ثُمَّ حُجِّي وَاصْنَعِي مَا يَصْنَعُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّي

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم حج مفرد کا احرام باندھ کر حضور نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ آئے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی آئیں۔ آپ عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھیں۔ یہاں تک کہ جب مقام سرف پر پہنچیں تو انہیں حیض آنے لگا۔ یہاں تک کہ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو ہم نے کعبہ معظمہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی پھر رسول اللہ علیہ السلام نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم میں سے جو لوگ ہدی ساتھ نہیں لائے وہ احرام کھول دیں۔ تو ہم نے عرض کی: کون سی شے حلال ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: سب کچھ حلال ہے۔ پس ہم نے اپنی عورتوں سے تعلق ازدواج قائم کیا اور خوشبو لگائی اور اپنے کپڑے پہن لیے اور اس وقت ہمارے اور یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ کا دن) کے درمیان صرف چار راتیں باقی تھیں۔ پھر ہم نے آٹھویں ذی الحجہ کو احرام باندھے۔ بعد ازاں رسول اللہ علیہ السلام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو آپ علیہ السلام نے انہیں روتے ہوئے پایا۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے عرض کی: میرا حال یہ ہے کہ میں حائضہ ہوں حالانکہ لوگ حلال ہو چکے ہیں اور میں نے احرام نہیں کھولا اور میں نے بیت اللہ شریف کا طواف بھی نہیں کیا اور لوگ اب حج کے لیے جا رہے ہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: بلاشبہ یہ ایسا معاملہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر لازم کیا ہے۔ پس تم غسل کر لو اور پھر حج کے لیے احرام باندھ لو۔ چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا اور مواقف (وقوف کرنے کے مقامات) میں وقوف بھی کیا۔ یہاں تک کہ جب آپ پاک ہو گئیں تو پھر بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنے حج اور اپنے عمرہ دونوں سے حلال ہو چکی ہو۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ علیہ السلام! میں اپنے دل میں یہ خیال پاتی ہوں کہ میں نے اس وقت بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کیا جب میں نے حج کا ارادہ کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عبدالرحمن! انہیں ساتھ لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کا احرام بندھالاؤ۔ اور یہ وہ رات ہے جس میں آپ علیہ السلام نے وادی محصب میں قیام فرمایا۔ (اور یہ ذوالحجہ کی چودھویں رات تھی)۔ احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے کہ یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے بیان کیا کہ مجھے ابوالزبیر نے بتایا کہ اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضور نبی کریم علیہ السلام ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ آگے راوی نے مذکورہ واقعہ بیان کیا اور آپ علیہ السلام کے ارشاد "واهلي بالحج" کے بعد کہا پھر تو حج کرلے اور وہی افعال کر جو حاجی کرتے ہیں مگر یہ کہ تو بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے اور نہ نماز پڑھے۔

1522۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِالْحَجِّ خَالِصًا لَا يُخَالِطُهُ شَيْءٌ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطُفْنَا وَسَعَيْنَا ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ نَحِلَّ وَقَالَ لَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ ثُمَّ قَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ مُتْعَتَنَا هَذِهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بَلْ هِيَ لِلْأَبَدِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا فَلَمْ أَحْفَظْهُ حَتَّى لَقِيتُ ابْنَ جُرَيْجٍ فَأَثْبَتَهُ لِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں صرف حج کے لیے احرام باندھا اور کوئی شے اس کے ساتھ مخلوط نہ تھی۔ پس ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو ذوالحجہ کی چار راتیں گزر چکی تھیں۔ سو ہم نے طواف کیا اور سعی کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حلال ہونے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا: اگر میرے پاس ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول کر حلال ہو جاتا۔ پھر حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا ہمارے اس تمتع کے بارے میں کیا خیال ہے کہ یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ امام اوزاعی نے بیان کیا ہے: میں نے عطاء بن ابی رباح کو اس کے بارے میں بیان کرتے ہوئے سنا ہے اور میں اسے یاد نہ رکھ سکا یہاں تک کہ پھر میں ابن جریج سے ملا اور انہوں نے اسے مجھ میں راسخ کر دیا۔

1523۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا طَافُوا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اجْعَلُوهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ قَدِمُوا فَطَافُوا بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

حضرت عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: ذوالحجہ کی چار راتیں گزر چکی تھیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف لائے۔ جب وہ بیت اللہ شریف اور صفا و مروہ کا طواف کر چکے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے عمرہ بنا لو سوائے ان کے جن کے پاس ہدی ہے۔ پھر جب آٹھویں ذی الحجہ کا دن آیا تو انہوں نے حج کا احرام باندھا اور جب یوم النحر آیا تو وہ آئے اور انہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کی۔

1524۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ هَدْيٌ إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً يَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيُحِلُّوا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا أَنَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذُكُورُنَا تَقْطُرُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حج کا احرام باندھا۔ اس دن حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کے پاس بھی ہدی نہ تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے اور ان کے ساتھ ہدی تھی اور انہوں نے کہا: میں نے اس ارادہ سے احرام باندھا ہے جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے اور پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ وہ اسے عمرہ بنا لیں۔ وہ طواف

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کریں پھر قصر کرائیں اور احرام کھول دیں سوائے ان کے جن کے ساتھ ہدی ہے۔ انہوں نے کہا: کیا ہم منیٰ کی طرف جائیں گے اور ہمارے مرد (اپنی بیویوں سے) تعلق زوجیت قائم کریں گے۔ پس یہ خبر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اس معاملہ کی پہلے خبر ہوتی جس کا علم مجھے بعد میں ہوا تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں یقیناً حلال ہو جاتا۔

1525۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ وَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مُنْكَرٌ إِنَّمَا هُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ عمرہ ہے ہم نے اس سے تمتع حاصل کیا ہے۔ پس جس کے پاس ہدی نہیں تو اسے چاہیے کہ وہ مکمل طور پر حلال ہو جائے اور یوم قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہے۔ ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے: یہ روایت منکر ہے۔ بلاشبہ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے (یعنی اس روایت کا مرفوع ہونا منکر ہے اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے)۔

1526۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا النَّهَّاسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَهَلَّ الرَّجُلُ بِالْحَجِّ ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ وَهِيَ عُمْرَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءٍ دَخَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ خَالِصًا فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ عُمْرَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی حج کا احرام باندھے پھر وہ مکہ مکرمہ میں آئے اور بیت اللہ شریف کا طواف کرلے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرلے تو وہ احرام کھول دے اور یہی عمرہ ہے۔ ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے: اسے ابن جریج نے ایک آدمی کے واسطہ سے حضرت عطاء سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب خالصۃً حج کا احرام باندھ کر (مکہ مکرمہ میں) آئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے عمرہ قرار دیا۔

1527۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ ابْنُ مَنِيعٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْمَعْنَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ شَوْكَرٍ وَلَمْ يُقَصِّرْ ثُمَّ اتَّفَقَا (1) وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ الْهَدْيِ وَأَمَرَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَطُوفَ وَأَنْ يَسْعَى وَيُقَصِّرَ ثُمَّ يَحِلَّ زَادَ ابْنُ مَنِيعٍ فِي حَدِيثِهِ (2) أَوْ يَحْلِقَ ثُمَّ يَحِلَّ

حضرت مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حج کا احرام باندھا۔ جب (مکہ مکرمہ میں) تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور ابن شوکر نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے قصر نہیں کرایا پھر دونوں اس پر متفق ہیں اور آپ ﷺ نے ہدی کی وجہ سے احرام نہیں کھولا اور حکم ارشاد

1۔ ایک نسخہ میں ثم اتفقا نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں فی حدیثہ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فرمایا کہ جو ہدی کو ساتھ نہیں لایا وہ طواف کرے اور سعی کرے اور (بالوں کی) قصر کرالے پھر احرام کھول دے۔ ابن منیع نے اپنی روایت میں یہ زائد بیان کیا ہے "یا حلق کرالے پھر احرام کھول دے"۔

1528 ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فَشَهِدَ عِنْدَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ يَنْهَى عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کے پاس یہ شہادت دی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے مرض وصال میں یہ سنا ہے کہ آپ حج سے پہلے عمرہ کرنے سے منع فرما رہے ہیں۔

1529 ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ خَيْوَانَ بْنِ خَلْدَةَ مِمَّنْ قَرَأَ عَلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ كَذَا وَكَذَا وَعَنْ رُكُوبِ جُلُودِ النُّمُورِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالُوا أَمَّا هَذَا فَلَا فَقَالَ أَمَا إِنَّهَا مَعَهُنَّ وَلَكِنَّكُمْ نَسِيتُمْ

ابو شیخ الہنائی خیوان بن خلدہ ان میں سے ہیں جنہوں نے اہل بصرہ میں سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پر پڑھا کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے اس اس کام سے اور تیندوے (چیتے) کی کھالوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے جواباً کہا: ہاں۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ آپ ﷺ نے حج اور عمرہ دونوں کو ملانے سے بھی منع فرمایا ہے۔ تو صحابہ کرام نے کہا: اس طرح نہیں ہے۔ تو انہوں نے کہا: بلاشبہ یہ بھی انہیں (مذکورہ بالا امور) کے ساتھ ہے لیکن تم بھول چکے ہو۔

بَابٌ فِي الْإِقْرَانِ (حج قران کا بیان)

1530 ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا

یحیٰ بن ابی اسحاق، عبد العزیز بن صہیب اور حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج اور عمرہ دونوں کے لیے اکٹھا تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ آپ ﷺ اس طرح کہتے تھے: "لبیك عمرة وحجا لبیك عمرة وحجا"۔

1531 ۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَاتَ بِهَا يَعْنِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَنَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا قَالَ أَبُو دَاوُد الَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ يَعْنِي أَنَسًا مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ بَدَأَ بِالْحَمْدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ[1]

حضرت ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ذوالحلیفہ میں رات بسر کی یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ سوار ہوئے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ بیداء (پہاڑی) پر چڑھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد، تسبیح اور تکبیر بیان کی۔ پھر حج اور عمرہ دونوں کے لئے احرام باندھا اور لوگوں نے بھی دونوں کے لئے احرام باندھا۔ پس جب ہم (مکہ مکرمہ) آپہنچے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا تو وہ حلال ہوگئے۔ یہاں تک کہ جب آٹھویں ذی الحجہ کا دن آیا تو دونوں نے حج کے لئے احرام باندھا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے قربانی کے سات اونٹوں کا نحر کیا اس حال میں کہ وہ کھڑے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث میں منفرد ہے اس نے کہا ہے کہ ”آپ ﷺ حمد، تسبیح اور تکبیر میں شروع ہوئے اور پھر حج کے لئے احرام باندھا“۔

1532 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْيَمَنِ قَالَ فَأَصَبْتُ مَعَهُ أَوَاقِيَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَجَدْتُ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا قَدْ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَقَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ فَقَالَتْ مَا لَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَحَلُّوا قَالَ قُلْتُ لَهَا إِنِّي أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِي كَيْفَ صَنَعْتَ فَقَالَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ قَالَ فَقَالَ لِي انْحَرْ مِنَ الْبُدْنِ سَبْعًا وَسِتِّينَ أَوْ سِتًّا وَسِتِّينَ وَأَمْسِكْ لِنَفْسِكَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَأَمْسِكْ لِي مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ مِنْهَا بِضْعَةً

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب رسول اللہ ﷺ نے آپ کو یمن پر امیر مقرر فرمایا۔ فرمایا: پس میں نے آپ کے پاس چند اوقیہ (سونا) پایا اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ انہوں نے بیان فرمایا: میں نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو اس حال میں پایا کہ وہ رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور گھر میں چھڑکاؤ وغیرہ کیے ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ (کہ تم نے اپنا احرام نہیں کھولا) بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے تو اپنے اصحاب کو حکم فرمایا ہے اور انہوں نے احرام کھول دیئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: بلاشبہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے احرام کی طرح کا احرام باندھ رکھا ہے۔ فرماتے ہیں: پھر میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تو نے یہ کیسے باندھا ہے؟ تو میں نے عرض کی: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے احرام باندھنے کی طرح احرام باندھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

1۔ قال ابوداؤد تا آخر صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں تو ہدی ساتھ لایا ہوں اور میں نے حج اور عمرہ دونوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: پھر آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا: میرے لئے سڑسٹھ یا چھیاسٹھ جانوروں کی قربانی کر اور تینتیس یا چونتیس اپنے لیے روک لے اور ہر بدنہ سے میرے لئے گوشت کا ایک ٹکڑا روک لے۔

1533۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ أَهْلَلْتُ بِهِمَا مَعًا فَقَالَ عُمَرُ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت ابو وائل نے بیان کیا ہے کہ حضرت صبی بن معبد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے اکٹھا احرام باندھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے اپنے نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کی توفیق عطا فرمائی گئی ہے۔

1534۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ كُنْتُ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمْتُ فَأَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ عَشِيرَتِي يُقَالُ لَهُ هُذَيْمُ بْنُ ثُرْمُلَةَ فَقُلْتُ لَهُ يَا هَنَاهُ إِنِّي حَرِيصٌ عَلَى الْجِهَادِ وَإِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوبَيْنِ عَلَيَّ فَكَيْفَ لِي بِأَنْ أَجْمَعَهُمَا قَالَ اجْمَعْهُمَا وَاذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَأَهْلَلْتُ بِهِمَا مَعًا فَلَمَّا أَتَيْتُ الْعُذَيْبَ لَقِيَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَأَنَا أُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا هَذَا بِأَفْقَهَ مِنْ بَعِيرِهِ قَالَ فَكَأَنَّمَا أُلْقِيَ عَلَيَّ جَبَلٌ حَتَّى أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا وَإِنِّي أَسْلَمْتُ وَأَنَا حَرِيصٌ عَلَى الْجِهَادِ وَإِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوبَيْنِ عَلَيَّ فَأَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَقَالَ لِي اجْمَعْهُمَا وَاذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَإِنِّي أَهْلَلْتُ بِهِمَا مَعًا فَقَالَ لِي عُمَرُ رضی اللہ عنہ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (1)

حضرت ابو وائل نے بیان کیا ہے کہ حضرت صبی بن معبد نے کہا: میں ایک اعرابی اور نصرانی آدمی تھا۔ میں اسلام لایا اور میں اپنے خاندان کے ایک آدمی کے پاس آیا، اسے ہذیم بن ثرملہ کہا جاتا ہے۔ میں نے اسے کہا: اے ہناہ! بلاشبہ میں جہاد کا بہت حریص ہوں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ حج اور عمرہ مجھ پر فرض ہو چکے ہیں۔ پس میرے لیے کیسے ممکن ہے کہ میں ان دونوں کو جمع کروں؟ تو اس نے کہا: تو ان دونوں کو جمع کر لے اور قربانی کے جانور میں سے جو تجھے میسر آئے اسے ذبح کر۔ چنانچہ میں نے دونوں کا اکٹھا احرام باندھا اور جب میں عذیب پہنچا تو سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان مجھے اس حال میں ملے کہ میں دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہہ رہا تھا۔ تو ان میں سے ایک نے دوسرے کو کہا: یہ تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ سوجھ بوجھ نہیں رکھتا۔ صبی کہتے ہیں: (یہ بات میں نے سنی اتنی گراں گزری) گویا مجھ پر پہاڑ گرا دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے عرض کی: یا امیر المومنین! بلاشبہ میں ایک اعرابی اور نصرانی آدمی تھا میں نے اسلام قبول کیا اور میں جہاد کا از حد حریص تھا اور میں یہ بھی جانتا تھا کہ مجھ پر حج اور عمرہ فرض ہو چکے ہیں۔ پس میں اپنی قوم کے ایک آدمی کے پاس آیا تو اس نے مجھے کہا: تو ان دونوں کو اکٹھا کر لے اور قربانی کے لئے جو جانور میسر آئے اسے ذبح کر لے۔

1۔ ایک نسخہ میں یہ حدیث نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

چنانچہ میں نے دونوں کے لیے اکٹھا احرام باندھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: تیری اپنے نبی اکرم ﷺ کی سنت کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔

1535۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَهُوَ بِالْعَقِيقِ وَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقَالَ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آج کی رات میرے رب کی جانب سے ایک آنے والا میرے پاس آیا۔ اس وقت آپ ﷺ وادی عقیق میں تھے اور اس نے آکر کہا: آپ اس وادی مبارک میں نماز ادا فرمائیے اور اس نے یہ بھی کہا کہ عمرہ حج میں شامل ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: ولید بن مسلم اور عمر بن عبد الواحد نے اس حدیث میں اوزاعی سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں "وقل عمرة فی حجة" اور کہیے عمرہ حج میں داخل ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے اور اس طرح اسے علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں الفاظ اس طرح ہیں "وقال وقل عمرة فی حجة"

1536۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِعُسْفَانَ قَالَ لَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ لَنَا قَضَاءَ قَوْمٍ كَأَنَّمَا وُلِدُوا الْيَوْمَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ أَدْخَلَ عَلَيْكُمْ فِي حَجِّكُمْ هَذَا عُمْرَةً فَإِذَا قَدِمْتُمْ فَمَنْ تَطَوَّفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ

حضرت ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ جب ہم مقام عسفان میں پہنچے تو سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! قوم کے لئے انتہائی واضح اور وافی بیان فرمائیے گویا کہ یہ آج ہی پیدا ہوئے ہیں (یعنی اس طرح بیان فرمائیے گویا کہ یہ پہلے کچھ بھی نہیں جانتے) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس عمرہ کو تمہارے لیے حج میں داخل کر دیا ہے۔ پس جب تم مکہ مکرمہ پہنچ جاؤ تو جو بیت اللہ شریف اور صفا و مروہ کے مابین چکر لگا لے تو وہ (عمرہ کے احرام سے) حلال ہو جائے سوائے ایسے آدمی کے جس کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) ہے۔

1537۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَالَ قَصَّرْتُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِشْقَصٍ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ عَنْهُ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ قَالَ ابْنُ خَلَّادٍ إِنَّ مُعَاوِيَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَخْبَرَهُ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ میں نے مروہ پر تیر کے پیکان سے حضور نبی کریم ﷺ کے بالوں کا قصر کیا ہے۔ یا میں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ مروہ پر تیر کے پیکان سے قصر کرا رہے ہیں۔ ابن خلاد نے کہا ہے: "ان معاویہ" انہوں نے "اخبرہ" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

1538۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِشْقَصِ أَعْرَابِيٍّ عَلَى الْمَرْوَةِ زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ لِحَجَّتِهِ

ابن طاوس نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت معاویہ نے انہیں کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے مروہ پر اعرابی کے تیر کے پیکان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے بالوں کا قصر کیا ہے۔

حسن نے اپنی حدیث میں "لحجتہ" کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

1539۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ أَخْبَرَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ

حضرت مسلم القری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ ﷺ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا۔

1540۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي[2] عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَأَهْدَى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ النَّاسُ مِثْلَ مَا

1۔ قال ابن خلاد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔ 2۔ ایک نسخہ میں عن جدی کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: حجۃ الوداع میں عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کیا اور قربانی کی۔ آپ ﷺ ذوالحلیفہ سے ہدی اپنے ساتھ لے کر آئے اور رسول اللہ ﷺ نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کے لیے احرام باندھا اور لوگوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کی معیت میں عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر تمتع کیا۔ لوگوں میں سے کچھ تھے جنہوں نے قربانی کی اور ہدی ساتھ ہانک کر لائے اور بعض ایسے تھے جنہوں نے قربانی نہیں کی۔ پس جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو فرمایا: تم میں سے جو کوئی قربانی دے تو اس کے لیے کوئی شے حلال نہیں ہوگی وہ حرام باقی رہے گا یہاں تک کہ اپنا حج پورا کر لے اور تم میں سے جس کسی نے قربانی نہ دی تو اسے چاہیے کہ وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور بالوں کا قصر کرائے اور حلال ہو جائے (یعنی احرام کھول دے) پھر دوبارہ حج کے لیے احرام باندھے اور قربانی کرے اور جو قربانی کا جانور نہ پائے تو اسے چاہیے کہ حج سے پہلے تین روزے رکھے اور سات روزے رکھے جب اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر جائے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ پہنچے تو آپ ﷺ نے طواف کیا اور سب سے پہلے رکن کا استلام کیا (یعنی حجر اسود کو بوسہ دیا) پھر طواف کے سات چکروں میں سے تین تیز چال کے ساتھ لگائے (یعنی ان میں رمل کیا (بذل)) اور چار چکر چل کر لگائے اور جب آپ بیت اللہ شریف کا طواف مکمل کر چکے تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر سلام پھیرا اور واپس مڑے اور صفا پر تشریف لائے اور صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائے۔ پھر کسی شے کو آپ نے حلال قرار نہیں دیا جو آپ کے لئے احرام کے سبب حرام تھیں۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنا حج مکمل کر لیا اور یوم نحر کو اپنی قربانی ذبح کی اور واپس لوٹ کر بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور پھر جتنی چیزیں حرام تھیں (احرام کے سبب) سب کو حلال قرار دیا (یعنی احرام کھول دیا) اور ان لوگوں نے بھی اسی طرح کیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا جنہوں نے قربانی دی اور قربانی کا جانور ساتھ ہانک کر لائے۔

1541۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوا وَلَمْ تُحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ فَقَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أُحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ الْهَدْيَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں کا حال کیا ہے کہ وہ تو حلال ہو گئے اور آپ اپنے عمرہ کے احرام سے حلال نہیں ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں نے اپنے سر (کے بالوں) کو چپکا لیا ہے اور اپنی ہدی کو قلادہ پہنا لیا ہے۔ لہٰذا میں حلال نہیں ہوں یہاں تک کہ میں قربانی کا جانور ذبح کر لوں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ الرَّجُلِ يُهِلُّ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَجْعَلُهَا عُمْرَةً

ایسے آدمی کا بیان جو حج کے لئے احرام باندھتا ہے پھر اسے عمرہ بنالیتا ہے

1542 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ يَقُولُ فِيمَنْ حَجَّ ثُمَّ فَسَخَهَا بِعُمْرَةٍ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ إِلَّا لِلرَّكْبِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت سلیم بن اسود سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ایسے آدمی کے بارے میں کہا کرتے تھے جس نے حج کا ارادہ کیا پھر اسے عمرہ کے ساتھ فسخ کر دیا کہ ایسا کرنا (صحیح) نہیں سوائے ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جو اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔

1543 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً أَوْ لِمَنْ بَعْدَنَا قَالَ بَلْ لَكُمْ خَاصَّةً

حضرت حارث بن بلال بن حارث نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے بیان کیا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا حج کو فسخ کرنا ہمارے لیے خاص ہے یا ہمارے بعد آنے والوں کو بھی اختیار ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ تمہارے لیے ہی خاص ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحُجُّ عَنْ غَيْرِهِ (اس آدمی کا بیان جو دوسرے کی جانب سے حج کرتا ہے)

1544 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ فضل بن عباس رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے۔ پس قبیلہ خثعم کی ایک عورت مسئلہ پوچھنے کے لیے آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی تو فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فضل کا چہرہ دوسری جانب پھیر دیا۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے حج کے بارے میں ایک فریضہ اس کے بندوں پر لازم ہے۔ میرا باپ شیخوخۃ کی عمر کو پہنچ چکا ہے، وہ سواری پر بھی بیٹھنے کی استطاعت نہیں رکھتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ یہ واقعہ حجۃ الوداع میں پیش آیا۔

1545 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِمَعْنَاهُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ حَفْصٌ فِي حَدِيثِهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ احْجُجْ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ

حضرت ابورزین سے روایت ہے کہ حفص نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ بنی عامر کا ایک آدمی تھا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ بلاشبہ میرا باپ شیخ کبیر (انتہائی بوڑھا) ہے، وہ حج کی استطاعت نہیں رکھتا اور نہ ہی عمرہ کی اور نہ ہی سفر (کی قدرت رکھتا ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے باپ کی جانب سے تو حج کر لے اور عمرہ کر لے۔

1546۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَ إِسْحَقُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ أَخٌ لِي أَوْ قَرِيبٌ لِي قَالَ حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کو "لبیک عن شبرمة" کہتے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے عرض کی: میرا بھائی ہے یا میرا قریبی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اپنی جانب سے حج کر لیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے تو اپنی جانب سے حج کر، بعد ازاں شبرمہ کی جانب سے حج کرنا۔

بَاب كَيْفَ التَّلْبِيَةُ (تلبیہ کی کیفیت کا بیان)

1547۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِي تَلْبِيَتِهِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ التَّلْبِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَالنَّاسُ يَزِيدُونَ ذَا الْمَعَارِجِ وَنَحْوَهُ مِنَ الْكَلَامِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَسْمَعُ فَلَا يَقُولُ لَهُمْ شَيْئًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا: "لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک" راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے تلبیہ میں یہ اضافہ فرماتے تھے: "لبیک لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک والرغباء الیک والعمل" احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، جعفر اور ابی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی مثل تلبیہ ذکر کیا اور لوگ (اپنے تلبیہ میں) "ذاالمعارج" اور اس جیسے کلام کا اضافہ کرتے رہے اور حضور نبی کریم ﷺ سنتے رہے اور آپ ﷺ نے انہیں کچھ بھی نہ فرمایا (یعنی اس قسم کے الفاظ کی زیادتی سے انہیں منع نہ فرمایا بلکہ سکوت اختیار فرمایا تو یہی اضافہ کے جواز کی دلیل ہے)۔ (بذل: ج: ۹ ص: ۲۳)

1548۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ علیه السلام فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي وَمَنْ مَعِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوْ قَالَ بِالتَّلْبِيَةِ يُرِيدُ أَحَدَهُمَا

حضرت خلاد بن سائب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے اصحاب اور جو میرے ساتھ ہیں انہیں حکم دوں کہ وہ تلبیہ کہتے ہوئے اپنی آوازیں بلند کریں۔ یا آپ نے "بالتلبیہ" کا لفظ کہا۔ البتہ مراد دونوں سے ایک ہے۔

بَاب مَتَى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ (اس کا بیان کہ تلبیہ کب ختم کیا جائے)

1549۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ پر رمی کر لی۔

1550۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ سے عرفات کی طرف گئے تو ہم میں سے بعض تلبیہ کہہ رہے تھے اور بعض تکبیر کہہ رہے تھے۔

بَاب مَتَى يَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِيَةَ (اس کا بیان کہ عمرہ کرنے والا کب تلبیہ ختم کرے)

1551۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يُلَبِّي الْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَهَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمرہ کرنے والا تلبیہ کہتا رہے گا یہاں تک کہ وہ استلام حجر کر لے۔ (یعنی حجر اسود کو بوسہ دے لے) ابو داؤد نے کہا ہے: اسے عبدالملک بن ابی سلیمان اور ہمام نے عطاء کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کیا ہے۔

بَاب الْمُحْرِمِ يُؤَدِّبُ غُلَامَهُ (محرم کا اپنے غلام کے لیے تادیبی عمل کرنے کا بیان)

1552۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنهما

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُجَّاجًا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَزَلْنَا فَجَلَسَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي وَكَانَتْ زِمَالَةُ أَبِي بَكْرٍ وَزِمَالَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاحِدَةً مَعَ غُلَامٍ لِأَبِي بَكْرٍ فَجَلَسَ أَبُو بَكْرٍ يَنْتَظِرُ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ فَطَلَعَ وَلَيْسَ مَعَهُ بَعِيرُهُ قَالَ أَيْنَ بَعِيرُكَ قَالَ أَضْلَلْتُهُ الْبَارِحَةَ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعِيرٌ وَاحِدٌ تُضِلُّهُ قَالَ فَطَفِقَ يَضْرِبُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ وَيَقُولُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ قَالَ ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ فَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَنْ يَقُولَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ وَيَتَبَسَّمُ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔ جب ہم مقام عرج پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ وہاں اترے اور ہم بھی اترے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں بیٹھیں اور میں اپنے باپ کے پہلو میں بیٹھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کھانے اور ساز وسامان کی اونٹنی اور رسول اللہ ﷺ کے طعام اور ساز وسامان کی اونٹنی ایک ہی تھی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام کے پاس تھی۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگے کہ وہ آپ کے پاس پہنچے۔ اتنے میں وہ دکھائی دیا اور اس کے ساتھ اس کا اونٹ نہ تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا: تیرا اونٹ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نے اسے گذشتہ رات سے ہی گم کر دیا ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک اونٹ ہی تو تھا تو نے اسے گم کر دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ نے اسے مارنا شروع کر دیا اور رسول اللہ ﷺ تبسم فرمانے لگے اور فرمانے لگے: اس محرم کی طرف دیکھو یہ کیا کر رہا ہے۔ ابن ابی رزمہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے زائد کچھ نہ فرمایا "کہ اس محرم کی طرف دیکھو یہ کیا کر رہا ہے اور تبسم فرمانے لگے"۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحْرِمُ فِي ثِيَابِهِ (آدمی کا اپنے کپڑوں میں احرام باندھنے کا بیان)

1553۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَيْهِ أَثَرُ خَلُوقٍ أَوْ قَالَ صُفْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْوَحْيَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ قَالَ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الْخَلُوقِ أَوْ قَالَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ وَاخْلَعِ الْجُبَّةَ عَنْكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا صَنَعْتَ فِي حَجَّتِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَهُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اخْلَعْ جُبَّتَكَ فَخَلَعَهَا مِنْ رَأْسِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ الرَّمْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ[1] عَنِ ابْنِ يَعْلَى ابْنِ مُنْيَةَ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيهِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْزِعَهَا نَزْعًا

1۔ ایک نسخہ میں یہاں عن صفوان کے الفاظ ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَيَغْتَسِلَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَقَدْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے اپنے باپ سے ہمیں خبر دی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ مقام جعرانہ پر تھے۔ اس پر خلوق یا صفرہ (زعفران ملی عمدہ خوشبو) کا اثر بھی تھا اور اس پر جبہ بھی تھا۔ تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں کہ میں اپنے عمرہ میں کیا کروں؟ تو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ پر وحی نازل فرمائی۔ جب وحی ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: عمرہ کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ (وہ حاضر ہوا) تو آپ نے فرمایا: اپنے سے خلوق کے اثر کو دھو ڈال یا فرمایا: زردی کے اثر کو دھو ڈال اور اپنا جبہ اتار دے اور اپنے عمرہ میں وہی افعال کر جو تو نے اپنے حج میں کیے ہیں۔

محمد بن عیسیٰ اور ابو عوانہ نے ابو بشر سے انہوں نے عطاء سے، انہوں نے یعلیٰ بن امیہ اور ہشیم سے انہوں نے حجاج عن عطاء عن صفوان بن یعلیٰ عن ابیہ سے یہی قصہ بیان کیا ہے۔ اس میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: اپنا جبہ اتار دے۔ پس اس نے اسے اپنے سر سے اتار دیا اور آگے حدیث بیان کی۔

یزید بن خالد بن عبداللہ بن موہب الہمدانی الرملی نے بیان کیا ہے کہ لیث نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن یعلیٰ ابن منیہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے اس خبر کے بارے بیان کیا ہے اور اس میں کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے جبہ اتار دینے اور (خلوق کو) دو یا تین بار دھو ڈالنے کا حکم ارشاد فرمایا اور آگے وہی حدیث بیان کی۔

عقبہ بن مکرم، وہب بن جریر اور جریر نے بیان کیا ہے کہ میں نے قیس بن سعد کو عطاء عن صفوان بن یعلیٰ بن امیہ عن ابیہ سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی جعرانہ کے مقام پر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور وہ عمرہ کا احرام باندھے ہوا تھا اور اس پر جبہ بھی تھا اور وہ اپنی داڑھی اور سر کے بالوں کو زعفران سے رنگ بھی کیے ہوئے تھا۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی ہے۔

بَاب مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ (لباس کا بیان جو محرم پہن سکتا ہے)

1554۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ مِنْ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنْ الْكَعْبَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ وَيَحْيَى بْنُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَيُّوبَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَلَى مَا قَالَ اللَّيْثُ وَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكٌ وَأَيُّوبُ مَوْقُوفًا وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الْمُحْرِمَةُ لَا تَنْتَقِبُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدِينِيُّ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَيْسَ لَهُ كَبِيرُ حَدِيثٍ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: محرم کون سے کپڑے پہننا ترک کرے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قمیص، سلا ہوا کپڑا، پاجامہ اور عمامہ نہیں پہنے گا اور نہ ہی ایسا کپڑا پہن سکتا ہے جسے ورس اور زعفران لگا ہوا ہو اور نہ وہ خفین پہن سکتا ہے سوائے اس آدمی کے جو نعلین (جوتے) نہ پاتا ہو۔ پس وہ آدمی جو جوتے نہ پائے تو اسے چاہیے کہ وہ خفین (موزے) پہن لے اور انہیں اتنا کاٹ لے یہاں تک کہ وہ دونوں ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

عبداللہ بن مسلمہ نے مالک سے انہوں نے نافع سے، انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ قتیبہ بن سعید اور لیث نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے اور یہ اضافہ بھی ذکر کیا ہے "احرام والی عورت نقاب نہیں اوڑھے گی اور نہ ہی دستانے پہنے گی" ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو حاتم بن اسماعیل اور یحییٰ بن ایوب نے موسیٰ بن عقبہ سے اور انہوں نے نافع سے لیث کی طرح روایت کیا ہے اور اسے موسیٰ بن طارق نے موسیٰ بن عقبہ سے موقوف علی ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے۔ اسی طرح اسے عبیداللہ بن عمر، مالک اور ایوب نے بھی موقوف ذکر کیا ہے اور ابراہیم بن سعید مدینی نے نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ احرام باندھنے والی عورت نقاب نہیں اوڑھے گی اور نہ ہی وہ دستانے پہنے گی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابراہیم بن سعید مدینی اہل مدینہ کے شیخ ہیں وہ حدیث میں بڑا مقام نہیں رکھتے (یا ان کے پاس کثیر حدیث نہیں ہیں)۔

1555۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُحْرِمَةُ لَا تَنْتَقِبُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: احرام باندھنے والی عورت نہ تو نقاب اوڑھے گی اور نہ ہی دستانے پہنے گی۔

1556۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ فَإِنَّ نَافِعًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى النِّسَاءَ فِي إِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذَلِكَ مَا أَحَبَّتْ مِنْ أَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرًا أَوْ خَزًّا أَوْ حُلِيًّا أَوْ سَرَاوِيلَ أَوْ قَمِيصًا أَوْ خُفًّا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ[1]، عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ

1۔ ایک نسخہ میں عن نافع کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنُ سَلَمَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے عورتوں کو حالت احرام میں دستانے پہننے اور نقاب ڈالنے سے منع فرمایا اور ورس اور زعفران لگے کپڑے پہننے سے بھی منع کیا۔ اسے چاہیے کہ وہ احرام کھولنے کے بعد رنگدار کپڑوں میں سے جو پسند کرے وہ پہن لے چاہے وہ عصفر (کسم جس کا بیج کڑ کہلاتا ہے اور عربی میں اسے حب القرطم کہتے ہیں) میں رنگا ہوا ہو یا ریشمی کپڑا ہو یا زیور ہو یا پاجامہ یا قمیص ہو یا موزے ہوں۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابن اسحاق عن نافع سے عبدۃ بن سلیمان اور محمد بن سلمہ نے اس قول تک بیان کی ہے "وما مس الورس والزعفران من الثیاب" ان دونوں نے اس کے بعد کا حصہ ذکر نہیں کیا۔

1557۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ أَلْقِ عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِي عَلَيَّ هَذَا وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں سردی محسوس ہوئی تو فرمایا: اے نافع! مجھ پر کپڑا ڈال دو۔ چنانچہ میں نے سلا ہوا کپڑا آپ پر ڈال دیا تو آپ نے فرمایا: تو مجھ پر یہ کیا ڈال رہا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ محرم اس طرح کا کپڑا پہنے۔

1558۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ وَالْخُفُّ لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثُ أَهْلِ مَكَّةَ وَمَرْجِعُهُ إِلَى الْبَصْرَةِ إِلَى جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ مِنْهُ ذِكْرُ السَّرَاوِيلِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقَطْعَ فِي الْخُفِّ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ پاجامہ پہننا اس کے لئے جائز ہے جو چادر نہ پائے اور موزے اس کے لیے جائز ہیں جو جوتے نہ پائے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ اہل مکہ کی حدیث ہے اور اس کا مرجع بصرہ اور پھر جابر بن زید ہے اور وہ جو پاجامہ کے ذکر میں منفرد ہے اور اس نے موزے کاٹنے کا ذکر نہیں کیا۔

1559۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجُنَيْدِ الدَّامِغَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رضی الله عنها بِنْتُ طَلْحَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رضی الله عنها حَدَّثَتْهَا قَالَتْ كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ فَنُضَمِّدُ جِبَاهَنَا بِالسُّكِّ الْمُطَيَّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ فَإِذَا عَرِقَتْ إِحْدَانَا سَالَ عَلَى وَجْهِهَا فَيَرَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا يَنْهَاهَا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کی معیت میں مکہ مکرمہ کی طرف آتی تھیں تو ہم احرام باندھنے سے پہلے اپنی پیشانیوں پر خوشبو (سک عربوں کی خاص قسم کی خوشبو ہے) لگا لیتی تھیں۔ پھر ہم میں

1۔ قال ابو داود تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے کسی کو پسینہ آتا تو وہ اس کے چہرے پر بہہ پڑتی۔ یہ سب حضور نبی کریم ﷺ دیکھ رہے ہوتے اور اس سے منع نہ فرماتے۔

1560۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ ذَكَرْتُ لِابْنِ شِهَابٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما أَنَّ عَبْدَ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ يَعْنِي يَقْطَعُ الْخُفَّيْنِ لِلْمَرْأَةِ الْمُحْرِمَةِ ثُمَّ حَدَّثَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ كَانَ رَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُفَّيْنِ فَتَرَكَ ذَلِكَ

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس طرح کرتے تھے یعنی محرمہ عورت کے لیے موزے کاٹ لیتے تھے۔ پھر صفیہ بنت ابی عبیدہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے لیے موزے پہننے کی رخصت دی تھی پھر اسے ترک کر دیا۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَحْمِلُ السِّلَاحَ (اس کا بیان کہ محرم ہتھیار اٹھا سکتا ہے)

1561۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ صَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ لَا يَدْخُلُوهَا إِلَّا بِجُلْبَانِ السِّلَاحِ فَسَأَلْتُهُ مَا جُلْبَانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ

حضرت ابو اسحاق نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اہل حدیبیہ سے مصالحت کی تو اس شرط پر صلح کی کہ وہ مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہوں گے مگر ہتھیاروں کو غلافوں میں ڈال کر۔ میں نے پوچھا: جلبان السلاح کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: اس سے مراد وہ نیام ہے جس میں ہتھیار ہوتا ہے۔ (مراد ہر ہتھیار کا اپنا غلاف ہے)۔

بَابٌ فِي الْمُحْرِمَةِ تُغَطِّي وَجْهَهَا (اس کا بیان کہ محرمہ اپنے چہرے کو ڈھانپ سکتی ہے)

1562۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُحْرِمَاتٌ فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُونَا كَشَفْنَاهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ ہمارے پاس سے سواروں کے قافلے گزرتے تھے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوتیں۔ پس جب وہ ہمارے سامنے آجاتے تو ہم میں سے ہر کوئی اپنے سر کی چادر کو اپنے چہرے پر ڈال لیتی اور جب وہ ہم سے آگے گزر جاتے تو ہم انہیں ننگا کر لیتی تھیں۔

بَابٌ فِي الْمُحْرِمِ يُظَلَّلُ (اس کا بیان کہ محرم سایہ حاصل کر سکتا ہے)

1563۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حُصَيْنٍ عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

یحییٰ بن حصین نے ام الحصین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا۔ میں نے حضرت اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ ان میں سے ایک حضور نبی مکرم ﷺ کی ناقہ کی نکیل پکڑے ہوئے تھا اور دوسرا اپنا کپڑا اٹھائے ہوئے تھا تاکہ وہ آپ ﷺ کو گرمی سے ڈھانپ سکے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے جمرہ عقبہ پر رمی کر لی۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَحْتَجِمُ (محرم کے لیے پچھنے لگوانے کا بیان)

1564۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اس حال میں کہ آپ محرم تھے۔

1565۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ دَاءٍ كَانَ بِهِ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اس حال میں کہ آپ ﷺ محرم تھے۔ اس لیے کہ آپ ﷺ کے سر میں تکلیف تھی۔

1566۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ أَرْسَلَهُ يَعْنِي عَنْ قَتَادَةَ (1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں پاؤں کی پشت پر پچھنے لگوائے اس لیے کہ وہاں آپ کو درد تھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن ابی عروبہ نے اسے حضرت قتادہ سے مرسل ذکر کیا ہے۔

بَابُ يَكْتَحِلُ الْمُحْرِمُ (محرم کے لیے سرمہ لگانے کا بیان)

1567۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَيْنَيْهِ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سُفْيَانُ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ مَا يَصْنَعُ بِهِمَا قَالَ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

1۔ قال ابو داود سے آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

حضرت عمر بن عبید اللہ بن معمر نے اپنی آنکھوں میں درد کی شکایت کی اور حضرت ابان بن عثمان کی طرف پیغام بھیجا۔ سفیان نے کہا ہے: وہی امیر الحج تھے کہ وہ ان کے ساتھ کیا کرے۔ تو انہوں نے فرمایا: ایلوا پانی میں رگڑ کر آنکھوں پر اس کا لیپ کرو کیونکہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے اسے بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ اس حدیث کی ایک سند یہ بھی ہے: "حدثنا عثمان بن ابی شیبہ حدثنا اسماعیل بن ابراھیم ابن علیۃ عن ایوب عن نافع عن نبیہ بن وھب"

بَابُ الْمُحْرِمِ يَغْتَسِلُ (محرم کے غسل کرنے کا بیان)

1568۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدَهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَتَرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتّٰى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ قَالَ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ أَبُو أَيُّوبَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ﷺ

ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابواء کے مقام پر اختلاف ہو گیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور مسور نے کہا: محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا۔ تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ تو انہوں نے انہیں اس حال میں پایا کہ وہ دو لکڑیوں کے درمیان غسل کر رہے تھے اور وہاں کپڑا لٹکا کر پردہ کر رکھا تھا۔ پس میں نے آپ کو سلام کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ کون ہے؟ تو میں نے کہا: میں عبد اللہ بن حنین ہوں۔ مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں آپ سے پوچھوں کہ رسول اللہ ﷺ حالت احرام میں اپنا سر کیسے دھویا کرتے تھے؟ فرمایا: تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اسے نیچے جھکا دیا یہاں تک میرے لیے ان کا سر ظاہر ہو گیا۔ پھر انہوں نے ایک آدمی (خادم) کو جو آپ پر پانی انڈیل رہا تھا فرمایا: تو پانی انڈیل۔ چنانچہ اس نے آپ کے سر پر پانی انڈیلا پھر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے سر کو اپنے ہاتھوں کے ساتھ رگڑا اور انہیں آگے پیچھے کیا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے (یعنی حضور نبی کریم ﷺ اس طرح اپنے ہاتھوں کے ساتھ اپنی زلفوں کو خوب ملتے تھے)۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَتَزَوَّجُ (محرم کے شادی کرنے کا بیان)

1569۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ أَرْسَلَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَسْأَلُهُ وَأَبَانُ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجِّ وَهُمَا مُحْرِمَانِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ ابْنَةَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَأَرَدْتُ أَنْ تَحْضُرَ ذَلِكَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَبَانُ وَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبِي عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ مِثْلَهُ زَادَ وَلَا يَخْطُبُ

بنی عبدالدار کے بھائی نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمر بن عبید اللہ نے ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی طرف پوچھنے کے لیے بھیجا۔ ان دنوں ابان ہی امیر الحاج تھے اور وہ دونوں محرم تھے کہ میں یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ میں طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے نکاح کردوں اور میں چاہتا ہوں کہ تم اس وقت حاضر ہو۔ لیکن ابان نے اس سے انکار کردیا اور کہا: بلاشبہ میں نے اپنے باپ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی غیر کا نکاح کرسکتا ہے۔ قتیبہ بن سعید نے بیان کیا ہے کہ محمد بن جعفر نے انہیں بتایا۔ سعید نے مطر اور یعلی بن حکیم سے انہوں نے نافع عن نبیہ بن وہب عن ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی مثل ذکر فرمایا اور مزید یہ بھی کہا: اور نہ ہی محرم پیغام نکاح بھیج سکتا ہے۔

1570۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أَخِي مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ حَلَالَانِ بِسَرِفَ

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام سرف پر مجھ سے شادی کی اس حال میں کہ ہم دونوں حلال تھے (یعنی حالت احرام میں نہ تھے)

1571۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَهِمَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي تَزْوِيجِ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں شادی کی۔

ابن بشار، عبدالرحمن بن مہدی اور سفیان نے اسماعیل بن امیہ سے انہوں نے ایک آدمی کے واسطہ سے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو وہم ہوا ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی شادی اس حال میں ہوئی کہ آپ ﷺ محرم تھے۔

بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ (اس کا بیان کہ محرم کون سے جانوروں کو قتل کرسکتا ہے)

1572۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَمَّا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِهِنَّ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے ان جانوروں کے بارے میں پوچھا گیا جنہیں محرم قتل کر سکتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پانچ ہیں۔ انہیں قتل کرنے میں اس پر کوئی حرج نہیں جس نے انہیں حل و حرم میں قتل کیا ہو (وہ یہ ہیں) بچھو، چوہیا، چیل، کوا اور باؤلا کتا۔

1573۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ قَتْلُهُنَّ حَلَالٌ فِي الْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ (جانور) ہیں جنہیں حرم پاک میں قتل کرنا حلال ہے: سانپ، بچھو، چیل، چوہیا اور باؤلا کتا۔

1574۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفُوَيْسِقَةُ وَيَرْمِي الْغُرَابَ وَلَا يَقْتُلُهُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَأَةُ وَالسَّبُعُ الْعَادِي

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے ان جانوروں کے بارے میں پوچھا گیا جنہیں محرم قتل کر سکتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سانپ، بچھو، چوہیا، وہ کوے کو (تیر وغیرہ مار کر) خوفزدہ کر سکتا ہے لیکن اسے قتل نہیں کر سکتا، باؤلا کتا، چیل اور ہر حملہ کرنے والا درندہ (یعنی ہر وہ درندہ جو چیر پھاڑ کے بغیر ہی حملہ آور ہو جائے)

بَابُ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ (محرم کے لیے شکار کے گوشت کا بیان)

1575۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ الْحَارِثُ خَلِيفَةُ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ عَلَى الطَّائِفِ فَصَنَعَ لِعُثْمَانَ طَعَامًا فِيهِ مِنَ الْحَجَلِ وَالْيَعَاقِيبِ وَلَحْمِ الْوَحْشِ قَالَ فَبَعَثَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَجَاءَهُ الرَّسُولُ ﷺ وَهُوَ يَخْبِطُ لِأَبَاعِرَ لَهُ فَجَاءَهُ وَهُوَ يَنْفُضُ الْخَبَطَ عَنْ يَدِهِ فَقَالُوا لَهُ كُلْ فَقَالَ أَطْعِمُوهُ قَوْمًا حَلَالًا فَأَنَا حُرُمٌ فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ أَنْشُدُ اللهَ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ أَشْجَعَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهْدَى إِلَيْهِ رَجُلٌ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ قَالُوا نَعَمْ

حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن حارث نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے اور حارث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب سے طائف کے والی مقرر تھے۔ پس انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے کھانے کا اہتمام کیا اس میں پرندوں اور وحشی جانوروں کا گوشت بھی تھا۔ (حجل اور یعاقیب جمع یعقوب ایک پرندہ ہے جسے چکور کہا جاتا ہے اسی کی مادہ کو حجل اور نر کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یعقوب کہتے ہیں)۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ جب قاصد ان کے پاس پہنچا تو وہ اونٹوں کے لیے پتے جھاڑ رہے تھے۔ پس وہ تشریف لائے اس حال میں کہ وہ اپنے ہاتھوں سے پتے وغیرہ زائل کر رہے تھے۔ حاضرین نے ان سے کہا: تناول فرمایئے۔ تو انہوں نے فرمایا: تم یہ کھانا ان لوگوں کو کھلاؤ جو حلال (غیر محرم) ہیں میں تو محرم ہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اشجع قبیلے کے جو لوگ یہاں موجود ہیں میں انہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی نے وحشی گدھا (گورخر) کا گوشت ہدیہ پیش کیا درآنحالیکہ آپ محرم تھے تو آپ ﷺ نے اسے کھانے سے انکار کر دیا؟ انہوں نے جواباً کہا: ہاں۔

1576۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ يَا زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُهْدِيَ إِلَيْهِ عَضُدُ صَيْدٍ فَلَمْ يَقْبَلْهُ وَقَالَ إِنَّا حُرُمٌ قَالَ نَعَمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اے زید بن ارقم! کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کو شکار کا بازو (مراد گوشت کا ٹکڑا ہے) ہدیہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے قبول نہ فرمایا اور ارشاد فرمایا: بلاشبہ ہم محرم ہیں۔ تو انہوں نے کہا: (یعنی زید ابن ارقم نے کہا) ہاں۔

1577۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ الْقَارِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد إِذَا تَنَازَعَ الْخَبَرَانِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُنْظَرُ بِمَا أَخَذَ بِهِ أَصْحَابُهُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال ہے جب تک کہ تم خود اسے شکار نہ کرو یا اسے تمہارے لیے شکار نہ کیا جائے (یعنی نہ تو محرم خود شکار کرے اور نہ ہی محرم کے ارادہ اور نیت سے کوئی غیر محرم شکار کرے) ابوداؤد نے کہا ہے: جب حضور نبی کرم ﷺ سے مروی دو خبروں کے درمیان تنازع ہو جائے تو پھر اسے دیکھا جائے گا جسے آپ کے صحابہ کرام نے لیا ہو۔ (یعنی جس کے مطابق صحابہ کرام نے عمل کیا ہو)۔

1578۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ التَّيْمِيِّ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ قَالَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ تَعَالَى

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے یہاں تک کہ وہ مکہ مکرمہ کے ایک راستہ پر تھے تو وہ اپنے کچھ محرم ساتھیوں کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ سے پیچھے رہ گئے اور وہ (خود) غیر محرم تھے۔ انہوں نے ایک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وحشی گدھا دیکھا۔ آپ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ ان کا کوڑا انہیں پکڑا دیں (جو زمین پر گر گیا تھا) تو انہوں نے (اٹھا کر دینے سے) انکار کر دیا پھر آپ نے ان سے اپنے نیزے کے لیے کہا: تو بھی انہوں نے انکار کیا۔ پس آپ نے خود ہی اسے اٹھایا اور پھر گدھے پر حملہ کر دیا اور اسے قتل کر ڈالا۔ رسول اللہ ﷺ کے بعض اصحاب نے تو کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ پس جب وہ رسول اللہ ﷺ سے جا ملے تو انہوں نے اس کے بارے میں آپ ﷺ سے استفسار کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے۔

بَابٌ فِي الْجَرَادِ لِلْمُحْرِمِ (ٹڈی کے بارے میں محرم کے لیے حکم کا بیان)

1579۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ جَابَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ٹڈی سمندر کے شکار میں سے ہے۔

1580۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَصَبْنَا صِرْمًا مِنْ جَرَادٍ فَكَانَ رَجُلٌ مِنَّا يَضْرِبُ بِسَوْطِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَذَا لَا يَصْلُحُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ أَبُو الْمُهَزِّمِ ضَعِيفٌ وَالْحَدِيثَانِ جَمِيعًا وَهْمٌ

حضرت ابو المہزم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم نے ٹڈی کے بہت بڑے گروہ کو پایا۔ تو ہم میں سے ایک آدمی اپنے کوڑے کے ساتھ انہیں مارنے لگا حالانکہ وہ محرم تھا تو اسے کہا گیا: یہ درست نہیں ہے پھر اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ سمندری شکار میں سے ہے۔ میں نے ابو داؤد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابو المہزم ضعیف راوی ہے اور مذکورہ دونوں حدیثیں وہم ہیں۔

1581۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ جَابَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ[1]

ابو رافع نے کعب سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ٹڈی سمندری شکار میں سے ہے۔

بَابٌ فِي الْفِدْيَةِ (فدیہ کا بیان)

1582۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الطَّحَّانِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ قَدْ آذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ احْلِقْ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے زمانہ میں ان کے پاس سے گزرے اور

1۔ ایک نسخہ میں یہ حدیث نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فرمایا: (کیا) تیرے سر کے زہریلے جانور (جوئیں) نے تجھے اذیت دے رکھی ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: حلق کرالو۔ پھر بطور قربانی (فدیہ) بکری ذبح کردو یا تین دن روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں پر تین صاع کھجوریں صدقہ کردو۔

1583۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَهُ إِنْ شِئْتَ فَانْسُكْ نَسِيكَةً وَإِنْ شِئْتَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَإِنْ شِئْتَ فَأَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ لِسِتَّةِ مَسَاكِينَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تُو چاہے تو ایک جانور قربانی دے، اگر چاہے تو تین دن روزے رکھ لے اور اگر چاہے تو چھ مسکینوں کو تین صاع کھجوریں دے دے۔

1584۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنَّى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضى الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ فَقَالَ أَمَعَكَ دَمٌ قَالَ لَا قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِثَلَاثَةِ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ بَيْنَ كُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام حدیبیہ کے وقت ان کے پاس سے گزرے۔ پھر مذکورہ واقعہ بیان کیا۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: کیا تیرے پاس دم (قربانی کا جانور) ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: پس تو تین دن روزے رکھ لے یا تین صاع کھجوریں چھ مسکینوں پر صدقہ کردے (اس طرح کہ) ہر دو مسکینوں کے درمیان ایک صاع ہو۔

1585۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَخْبَرَهُ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَكَانَ قَدْ أَصَابَهُ فِي رَأْسِهِ أَذًى فَحَلَقَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَنْ يُهْدِيَ هَدْيًا بَقَرَةً

حضرت نافع سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے انہیں خبر دی ہے کہ ان کے سر میں جوئیں پیدا ہوگئیں تو انہوں نے حلق کرالیا۔ سو حضور نبی کریم علیہ السلام نے انہیں حکم ارشاد فرمایا کہ وہ ایک گائے بطور فدیہ قربانی کرے۔

1586۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي أَبَانُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَصَابَنِي هَوَامُّ فِي رَأْسِي وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتَّى تَخَوَّفْتُ عَلَى بَصَرِي فَأَنْزَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِيَّ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ الْآيَةَ فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لِي احْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ فَرَقًا مِنْ زَبِيبٍ أَوِ انْسُكْ شَاةً فَحَلَقْتُ رَأْسِي ثُمَّ نَسَكْتُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنِ مَالِكٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ زَادَ أَيُّ ذَلِكَ فَعَلْتَ أَجْزَأَ عَنْكَ[1]

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میرے سر میں جوئیں پیدا ہو گئیں اور میں حدیبیہ کے سال حضور نبی رحمت علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ یہاں تک کہ (شدید گرمی کے سبب) مجھے اپنی بصارت کے بارے میں خوف لاحق ہونے لگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے مجھے بلایا اور فرمایا: اپنے سر کا حلق کرا لے اور تین روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو ایک فرق (تین صاع یا سولہ رطل کا ایک پیمانہ) منقیٰ عطا کر دے یا بکری قربانی کر۔ پس میں نے اپنے سر کا حلق کرا لیا۔ پھر میں نے قربانی دی۔ عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے مالک عن عبد الکریم بن مالک الجزری عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عن کعب بن عجرہ کی سند سے یہی واقعہ بیان کیا اور یہ زائد ذکر کیا کہ جو بھی تو نے کر لیا وہی تیری طرف سے جائز ہوگا۔

بَابُ الْإِحْصَارِ (احصار کا بیان)

1587 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ قَالَ عِكْرِمَةُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا صَدَقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَسَلَمَةُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ أَوْ مَرِضَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ[2]

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی عضو توڑ دیا گیا یا وہ لنگڑا ہو گیا تو (اس کے لیے جائز ہے کہ وہ راستہ میں ہی) احرام کھول دے اور اس پر آئندہ سال حج کرنا لازم ہوگا۔ حضرت عکرمہ نے بیان کیا: میں نے حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں پوچھا تو ان دونوں نے فرمایا: انہوں نے سچ بیان کیا ہے۔

محمد بن متوکل عسقلانی اور سلمہ دونوں نے بیان کیا ہے کہ عبد الرزاق نے معمر عن یحییٰ بن ابی کثیر عن عکرمہ عن عبد اللہ بن رافع عن الحجاج بن عمرو کی سند سے حضور نبی کریم علیہ السلام سے یہ بیان کیا ہے کہ جس (محرم) کا کوئی عضو توڑ دیا گیا یا وہ لنگڑا ہو گیا یا وہ بیمار ہو گیا پھر مذکورہ روایت کی مثل بیان کیا۔ سلمہ بن شبیب نے کہا: ہمیں معمر نے خبر دی ہے۔

1588 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاضِرٍ الْحِمْيَرِيَّ يُحَدِّثُ أَبِي مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ قَالَ خَرَجْتُ مُعْتَمِرًا عَامَ حَاصَرَ أَهْلُ الشَّامِ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَبَعَثَ مَعِي رِجَالٌ مِنْ قَوْمِي بِهَدْيٍ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى أَهْلِ الشَّامِ مَنَعُونَا أَنْ نَدْخُلَ الْحَرَمَ فَنَحَرْتُ الْهَدْيَ مَكَانِي ثُمَّ

1۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

2۔ قال سلمة بن شبيب قال أنبأنا معمر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَحْلَلْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ خَرَجْتُ لِأَقْضِيَ عُمْرَتِي فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَبْدِلِ الْهَدْيَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُبَدِّلُوا الْهَدْيَ الَّذِي نَحَرُوا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

حضرت عمرو بن میمون نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو حاضر حمیری کو ابی میمون بن مہران سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں اس سال عمرہ کرنے کے لیے نکلا جس سال اہل شام نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا مکہ مکرمہ میں محاصرہ کر رکھا تھا۔ میری قوم کے لوگ میرے ساتھ قربانی کے جانور لے کر چلے۔ جب ہم اہل شام کے پاس پہنچے تو انہوں نے ہمیں حرم پاک میں داخل ہونے سے روک لیا۔ چنانچہ میں نے اسی جگہ قربانی کا جانور ذبح کیا۔ پھر احرام کھول دیا اور وہیں سے واپس لوٹ گیا۔ پھر جب آئندہ سال آیا تو میں اپنے عمرہ کی قضا کرنے کے لیے آیا اور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہدی کا بدل دو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو عمرہ قضا میں حکم ارشاد فرمایا تھا کہ وہ اپنی ہدی کا بدل دیں جو انہوں نے حدیبیہ کے سال ذبح کیں۔

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ (مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا بیان)

1589۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلَ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَعَلَهُ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ میں آتے تھے تو ذی طویٰ میں رات بسر کرتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور پھر آپ غسل کرتے اور دن کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے اور وہ حضور نبی مکرم ﷺ سے یہ بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

1590۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَرْمَكِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَابْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا قَالَا عَنْ يَحْيَى إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ ثَنِيَّةِ الْبَطْحَاءِ[1] وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى زَادَ الْبَرْمَكِيُّ يَعْنِي ثَنِيَّتَيْ مَكَّةَ وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَتَمُّ[2]

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں ثنیہ علیا سے داخل ہوتے تھے۔ اور دونوں (یعنی عثمان بن ابی شیبہ اور ابو اسامہ) نے یحییٰ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کداء سے ثنیہ بطحاء کی جانب سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تھے اور ثنیہ سفلی سے باہر تشریف لے جاتے تھے۔ برمکی نے ثنیتی مکہ کا اضافہ کیا ہے اور حدیث مسدد مکمل ہے۔

فائدہ: ثنیہ علیا کا نام کداء (بفتح الکاف والمد) ہے، اسی کا نام حجون بھی ہے اور یہ راستہ معلیٰ (جو کہ اہل مکہ کا قبرستان ہے) پر اترتا ہے اور آجکل یہ مقام معابدہ کے نام سے مشہور ہے اور اسی جگہ قصر الملک بھی ہے اور رابطہ عالم اسلامی کا مرکز بھی

1۔ قال عن یحییٰ تا من ثنیۃ البطحاء کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔ 2۔ ایک نسخہ میں وحدیث مسدد اتم کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور ثنیہ السفلی کا نام لدی (بضم الکاف والقصر) ہے۔ (الدر المنضود: ص288، ج:3)

1591۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ طریق الشجرہ سے نکلتے تھے اور طریق معرس سے آپ داخل ہوتے تھے

فائدہ: طریق الشجرہ ذوالحلیفہ میں ہے اور معرس سے مراد مسجد ذوالحلیفہ ہے یا اس کے قریب مستقل جگہ ہے۔ حافظ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ شجرہ اور معرس دونوں مدینہ طیبہ سے چھ میل کے فاصلے پر ہیں۔ عون المعبود میں ہے کہ آپ ﷺ جب مدینہ طیبہ سے نکلتے تھے تو طریق الشجرہ سے جو کہ مسجد ذوالحلیفہ کے قریب ہے اور مدینہ طیبہ میں طریق معرس سے داخل ہوتے تھے یہ راستہ مسجد ذوالحلیفہ سے ذرا نیچے ہے۔ (الدر المنضود: ص229 ج:3)

1592۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَدَخَلَ فِي الْعُمْرَةِ مِنْ كُدًى قَالَ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَكَانَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ کی اعلیٰ جانب سے کداء سے داخل ہوئے اور عمرہ کے وقت کدی سے داخل ہوئے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عروہ دونوں راستوں سے داخل ہوا کرتے تھے اور اکثر اوقات کدی سے داخل ہوتے تھے۔ یہ راستہ ان کے گھر کے زیادہ قریب تھا۔

1593۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا

ہشام بن عروہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تھے تو اس کی جانب علیا سے داخل ہوتے تھے اور اس کی نیچے والی جانب سے باہر نکلتے تھے۔

بَابٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ

(جونہی بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تو ہاتھ اٹھانے کا بیان)

1594۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَزَعَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا إِلَّا الْيَهُودَ وَقَدْ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شعبہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوقزعہ کو مہاجر مکی سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو بیت اللہ شریف کو دیکھتا ہے تو (دعا کے لیے) اپنے ہاتھ اٹھا دیتا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے سوائے یہود کے کسی کو اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کیا ہے اور آپ ﷺ نے اس طرح نہیں کیا۔

1595۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ يَعْنِي يَوْمَ الْفَتْحِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں نماز ادا فرمائی۔ اس سے مراد فتح مکہ کا دن ہے۔

1596۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ وَهَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَيْثُ يَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللهَ مَا شَاءَ أَنْ يَذْكُرَهُ وَيَدْعُوهُ قَالَ وَالْأَنْصَارُ تَحْتَهُ قَالَ هَاشِمٌ فَدَعَا وَحَمِدَ اللهَ وَدَعَا بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے پھر آپ ﷺ حجر اسود کے پاس تشریف لائے اور اس کا استلام کیا (یعنی اسے بوسہ دیا)۔ بعد ازاں بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ پھر آپ ﷺ صفا پر آئے اور اتنا اس پر بلند ہوئے جہاں سے آپ بیت اللہ شریف دیکھنے لگے اور آپ ﷺ نے (دعا کے لیے) اپنے ہاتھ بلند کیے اور آپ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگے جو آپ نے ذکر کرنا چاہا اور اس سے دعا مانگنے لگے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور انصار اس سے نیچے تھے۔ (یعنی حضور نبی کریم ﷺ صفا کی بلندی پر تھے اور آپ کے جملہ خدام اور معاونین و متبعین نیچے موجود تھے تاکہ آپ کی گفتگو بآسانی سماعت کر سکیں)۔ ہاشم نے کہا: پس آپ ﷺ نے دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور وہی دعا مانگی جو آپ ﷺ نے مانگنا چاہی۔

بَابٌ فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ (حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان)

1597۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

حضرت عابس بن ربیعہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا اور فرمایا: بلاشبہ میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے، تو نہ نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ اسْتِلَامِ الْأَرْكَانِ (استلام ارکان کا بیان)

1598 ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو یمانی رکنوں کے سوا بیت اللہ شریف کو مس کرتے نہیں دیکھا۔

فائدہ: بیت اللہ شریف کے چار ارکان ہیں: رکن اسود، رکن یمانی۔ یہ دونوں یمانیان کہلاتے ہیں۔ رکن شامی اور رکن عراقی۔ یہ دونوں شامیان کہلاتے ہیں۔ ان میں سے رکن اسود کو بوسہ بھی دیا جاتا ہے اور اس کا استلام بھی کیا جاتا ہے۔ جبکہ رکن یمانی کو صرف مس کیا جاتا ہے (بذل ص:133 ج:9)

1599 ۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُخْبِرَ بِقَوْلِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا إِنَّ الْحِجْرَ بَعْضُهُ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاللهِ إِنِّي لَأَظُنُّ عَائِشَةَ إِنْ كَانَتْ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنِّي لَأَظُنُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَتْرُكِ اسْتِلَامَهُمَا إِلَّا أَنَّهُمَا لَيْسَا عَلَى قَوَاعِدِ الْبَيْتِ وَلَا طَافَ النَّاسُ وَرَاءَ الْحِجْرِ إِلَّا لِذَلِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کے بارے میں خبر دی گئی کہ حطیم بیت اللہ شریف کا ہی بعض حصہ ہے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قسم بخدا! مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے یقین ہے کہ انہوں نے یہ قول رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ بلاشبہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یقین ہے کہ آپ نے ان دونوں (شامی رکنوں) کا استلام نہیں چھوڑا مگر صرف اس لیے کہ یہ بیت اللہ شریف کی بنیادوں پر نہیں ہیں اور لوگ بھی صرف اسی وجہ سے حطیم کے باہر سے طواف کرتے ہیں۔

1600 ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَدَعُ أَنْ يَسْتَلِمَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي كُلِّ طَوْفَةٍ[1] قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (طواف کے) ہر چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام کرنا نہ چھوڑتے تھے اور نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

بَابُ الطَّوَافِ الْوَاجِبِ (واجب طواف کا بیان)

1601 ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ

1 ۔ ایک نسخہ میں فِی کُلِّ طَوَافِهِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف کیا۔ آپ عصا کے ساتھ رکن (اسود) کا استلام کرتے رہے (محجن سے مراد ایسا عصا ہے جس کا اوپر کا سرا مڑا ہوا ہو یعنی کھونڈی)۔

1602۔ حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْيَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ لَمَّا اطْمَأَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ طَافَ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ فِي يَدِهِ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں اطمینان پا لیا تو آپ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور آپ ﷺ اپنے دست مبارک میں موجود عصا کے ساتھ رکن اسود کا استلام کرتے رہے۔ حضرت صفیہ کا بیان ہے کہ میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتی رہی۔

1603۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَعْرُوفٍ يَعْنِي ابْنَ خَرَّبُوذَ الْمَكِّيَّ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ يُقَبِّلُهُ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَطَافَ سَبْعًا عَلَى رَاحِلَتِهِ

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنی سواری پر بیت اللہ شریف کا طواف کرتے دیکھا ہے کہ آپ ﷺ اپنے عصا مبارک کے ساتھ رکن کا استلام کرتے اور پھر اسے بوسہ دیتے۔ محمد بن رافع نے یہ زائد ذکر کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ صفا اور مروہ کی طرف نکلے اور وہاں بھی اپنی سواری پر ہی سات چکر لگائے۔

1604۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ

حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ حضرت ابو الزبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنی سواری پر بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تاکہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ سکیں اور آپ ﷺ لوگوں پر بلند ہو کر ان کے احوال پر مطلع ہو سکیں اور تاکہ لوگ اپنی حاجات اور عرضداشتیں آپ کو پیش کر سکیں کیونکہ لوگوں نے (بھیڑ کے سبب) آپ کو ڈھانپ رکھا تھا۔

1605۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ مَكَّةَ وَهُوَ يَشْتَكِي فَطَافَ عَلَى رَاحِلَتِهِ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَنَاخَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور آپ ﷺ درد محسوس کرنے لگے تو آپ ﷺ نے اپنی سواری پر ہی طواف کیا۔ جب بھی آپ ﷺ رکن کے پاس آتے تو آپ عصا مبارک کے ساتھ رکن کا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

استلام کرتے۔ پس جب آپ ﷺ اپنے طواف سے فارغ ہوئے تو سواری کو بٹھایا اور دو رکعتیں نماز پڑھی۔

1606۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہما زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: میں تکلیف محسوس کر رہی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لے۔ آپ فرماتی ہیں: سو میں نے طواف کیا اور اس وقت رسول اللہ ﷺ بیت اللہ شریف کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ پڑھ رہے تھے۔

بَابُ الِاضْطِبَاعِ فِي الطَّوَافِ (طواف میں اضطباع کرنے کا بیان)

1607۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى قَالَ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ أَخْضَرَ

ابن یعلی نے یعلی سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سبز چادر کے ساتھ اضطباع کرتے ہوئے طواف کیا۔ (اضطباع سے مراد چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے گزار کر اس کی دونوں طرفوں کو بائیں کندھے پر ڈالنا ہے)

1608۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ وَجَعَلُوا أَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ قَدْ قَذَفُوهَا عَلَى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب نے جعرانہ سے عمرہ کیا اور انہوں نے بیت اللہ شریف (کا طواف کرتے ہوئے) رمل کیا اور اپنی چادروں کو اپنی (دائیں) بغلوں کے نیچے رکھا اور پھر ان (کی دونوں طرفوں) کو اپنے بائیں کندھوں پر پھینک دیا۔

بَابٌ فِي الرَّمَلِ (رمل کا بیان)

1609۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْغَنَوِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَأَنَّ ذَلِكَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قُلْتُ وَمَا صَدَقُوا وَمَا كَذَبُوا قَالَ صَدَقُوا قَدْ رَمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَذَبُوا لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّ قُرَيْشًا قَالَتْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ دَعُوا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ حَتَّى يَمُوتُوا مَوْتَ النَّغَفِ فَلَمَّا صَالَحُوهُ عَلَى أَنْ يَجِيئُوا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَيُقِيمُوا بِمَكَّةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لِأَصْحَابِهِ ارْمُلُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ قُلْتُ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيرِهِ[1] وَأَنَّ ذَلِكَ سُنَّةٌ فَقَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قُلْتُ مَا صَدَقُوا وَمَا كَذَبُوا قَالَ صَدَقُوا قَدْ طَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيرِهِ[2] وَكَذَبُوا لَيْسَ بِسُنَّةٍ كَانَ النَّاسُ لَا يُدْفَعُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا يُصْرَفُونَ عَنْهُ فَطَافَ عَلَى بَعِيرٍ لِيَسْمَعُوا كَلَامَهُ وَلِيَرَوْا مَكَانَهُ وَلَا تَنَالُهُ أَيْدِيهِمْ

حضرت ابوالطفیل نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کی قوم یہ گمان کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت رمل کیا ہے، اس لئے یہ سنت ہے؟ تو آپ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے اور انہوں نے جھوٹ کہا ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کیا ہے جو انہوں نے سچ کہا ہے اور وہ کیا ہے جو انہوں نے جھوٹ بولا ہے؟ فرمایا: انہوں نے جو سچ کہا ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمل کیا ہے اور انہوں نے یہ جھوٹ کہا ہے (کیونکہ) یہ سنت نہیں ہے کیونکہ قریش نے حدیبیہ کے وقت یہ کہا تھا۔ محمد (ﷺ) اور ان کے اصحاب کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ نغف (وہ کیڑا جو اونٹ اور بکریوں وغیرہ کی ناک میں ہوتا ہے) کی موت کثرت سے مر جائیں۔ پس جب انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ صلح کر لی اس شرط پر کہ وہ آئندہ سال آئیں اور تین دن تک مکہ مکرمہ میں قیام فرما رہیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو کچھ مشرکین جبل قعیقعان کی جانب چلے گئے (اور وہاں مزاح اڑانے کے ارادہ سے بیٹھ گئے) تو (اس وقت) رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: تم بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت تین چکروں میں رمل کرو (یعنی خوب بازو ہلا کر سینہ نکال کر چلو) اور یہ سنت نہیں ہے۔ میں نے کہا: آپ کی قوم (یہ) گمان کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی اور بلا شبہ یہ سنت ہے۔ تو آپ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے اور انہوں نے جھوٹ کہا ہے۔ میں نے کہا: انہوں نے سچ کیا کہا ہے اور جھوٹ کیا بولا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: انہوں نے سچ بولا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر کی ہے اور انہوں نے جھوٹ کہا ہے، یہ سنت نہیں ہے۔ (اس کا سبب یہ تھا کہ لوگ آپ ﷺ کی زیارت کے مشتاق تھے) لہٰذا انہیں رسول اللہ ﷺ سے دور نہیں ہٹایا جا سکتا تھا اور نہ انہیں آپ ﷺ کی جانب سے پھیرا جا سکتا تھا، اس لئے آپ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا تا کہ وہ آپ ﷺ کے کلام کو سن سکیں اور آپ کی زیارت سے مشرف ہو سکیں اور ان کے ہاتھ آپ تک نہ پہنچیں۔

1610۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمَّى وَلَقُوا مِنْهَا شَرًّا فَأَطْلَعَ اللهُ سُبْحَانَهُ نَبِيَّهُ ﷺ عَلَى مَا قَالُوهُ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ رَمَلُوا قَالُوا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرْتُمْ أَنَّ الْحُمَّى قَدْ وَهَنَتْهُمْ هَؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا إِبْقَاءً عَلَيْهِمْ

1۔ ایک نسخہ میں نعوذ ہے۔　2۔ ایضا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف لائے درآنحالیکہ یثرب کے بخار نے انہیں کمزور کر دیا تھا۔ مشرکوں نے کہا: بلاشبہ ایک قوم تم پر آرہی ہے جسے بخار نے کمزور کر دیا ہے اور وہ اس کی وجہ سے شر اور تکلیف کو جا ملے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم ﷺ کو اس پر مطلع فرما دیا جو کچھ انہوں نے کہا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو تین چکروں میں رمل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور یہ کہ وہ دو رکنوں کے درمیان چلیں۔ چنانچہ جب انہوں نے صحابہ کرام کو رمل کرتے ہوئے دیکھا تو ان کے بارے میں کہنے لگے: یہ وہی ہیں جن کے بارے میں تم نے یہ ذکر کیا ہے کہ بخار نے انہیں کمزور کر دیا ہے۔ یہ تو ہم سے زیادہ مضبوط اور طاقتور ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ ﷺ نے صحابہ کرام پر اپنی شفقت کو برقرار رکھتے ہوئے انہیں تمام چکروں میں رمل کرنے کا حکم نہیں دیا۔

1611 ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ فِيمَ الرَّمَلَانُ الْيَوْمَ(1) وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ وَقَدْ أَطَّأَ اللهُ الْإِسْلَامَ وَنَفَى الْكُفْرَ وَأَهْلَهُ مَعَ ذَلِكَ لَا نَدَعُ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

حضرت زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کیونکر آج رمل کریں اور کندھوں کو ننگا کریں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو مضبوط اور پختہ کر دیا ہے اور کفر اور اہل کفر کو مغلوب کر دیا ہے۔ اس کے باوجود ہم وہ عمل نہیں چھوڑیں گے جو ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کرتے تھے۔

1612 ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيُ الْجِمَارِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ بیت اللہ شریف کا طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی اور رمی جمار کرنا (یہ اعمال) اللہ تعالیٰ کے ذکر کو قائم رکھنے کے لیے لازم کیے گئے ہیں۔ (یعنی اس لئے تاکہ ان مقامات متبرکہ پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور غفلت سے ہر صورت بچا جائے)۔ (بذل المجہود ۲۵۱)

1613 ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اضْطَبَعَ فَاسْتَلَمَ وَكَبَّرَ ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَكَانُوا إِذَا بَلَغُوا الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَتَغَيَّبُوا مِنْ قُرَيْشٍ مَشَوْا ثُمَّ يَطْلُعُونَ عَلَيْهِمْ يَرْمُلُونَ تَقُولُ قُرَيْشٌ كَأَنَّهُمُ الْغِزْلَانُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكَانَتْ سُنَّةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اضطباع کیا، استلام کیا اور تکبیر کہی۔ پھر آپ ﷺ نے تین چکروں میں رمل کیا اور جب وہ رکن یمانی تک پہنچتے تھے اور قریش سے اوجھل ہو جاتے تھے تو وہ چلنے لگتے۔ پھر جب وہ ان پر ظاہر ہو جاتے تو رمل کرنے لگتے۔ قریش کہتے تھے: گویا یہ تو ہرنوں کے بچے ہیں (یعنی ہرنوں کی طرح اچھلتے کودتے ہیں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پس یہ سنت ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں الیوم نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1614۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَمَشَوْا أَرْبَعًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام نے جعرانہ کے مقام سے عمرہ کیا اور بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکر چل کر کیے۔

1615۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَعَلَ ذَلِكَ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حجر سے حجر تک رمل کیا۔ (یعنی چاروں اطراف میں رمل کیا) اور بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الطَّوَافِ (طواف میں دعا کا بیان)

1616۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو رکنوں کے درمیان یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے: "ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار"

1617۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حج اور عمرہ میں پہلا طواف کرتے تھے جب وہاں آتے تو آپ ﷺ تین چکر دوڑ کر لگاتے اور چار چکروں میں چلتے تھے۔ پھر آپ ﷺ دو رکعتیں (طواف کی مقام ابراہیم کے پاس) ادا کرتے تھے۔

بَابُ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ (عصر کے بعد طواف کرنے کا بیان)

1618۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَالْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا(1) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِهَذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّي أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ قَالَ الْفَضْلُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا(2)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ خبر حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچنے کے سبب مرفوع ہے کہ آپ

1۔ ایک نسخہ میں والفضل بن یعقوب و ھذا لفظہ قالا کے الفاظ نہیں ہیں۔　2۔ قال الفضل تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس گھر کا طواف کرنے اور اس کی دو رکعتیں پڑھنے سے کسی کو نہ روکو۔ رات یا دن میں سے کسی ساعت میں وہ چاہے۔ فضل نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبد مناف! تم کسی کو نہ روکو۔

بَاب طَوَافِ الْقَارِنِ (حج قران کرنے والے کے طواف کا بیان)

1619۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الْأَوَّلَ

حضرت ابن جریج نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوالزبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صفا اور مروہ کے درمیان صرف پہلے طواف کے وقت ایک بار سعی فرمائی۔

1620۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ لَمْ يَطُوفُوا حَتَّى رَمَوُا الْجَمْرَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے وہ اصحاب جو آپ ﷺ کے ساتھ تھے انہوں نے طواف نہیں کیا یہاں تک کہ انہوں نے جمرہ پر رمی کر لی۔ (یعنی انہوں نے طواف افاضہ جمرہ پر رمی کرنے کے بعد کیا تب احرام کھولا)۔

1621۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ أَخْبَرَنِي الشَّافِعِيُّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا طَوَافُكِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَكْفِيكِ لِحَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ قَالَ الشَّافِعِيُّ كَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: تیرا بیت اللہ شریف کا ایک بار طواف کرنا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا تیرے لئے تیرے حج اور عمرہ کی جانب سے کافی ہے۔ حضرت امام شافعی نے فرمایا کہ بسا اوقات حضرت سفیان اس حدیث کو عن عطاء عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے مرفوع متصل بیان کرتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں "عن عطاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعائشۃ رضی اللہ عنہا" کہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: یعنی وہ اسے مرسل روایت کرتے ہیں۔

بَاب الْمُلْتَزَمِ (ملتزم کا بیان)

1622۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قُلْتُ لَأَلْبَسَنَّ ثِيَابِي وَكَانَتْ دَارِي عَلَى الطَّرِيقِ فَلَأَنْظُرَنَّ كَيْفَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَانْطَلَقْتُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْكَعْبَةِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَدِ اسْتَلَمُوا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْبَيْتَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الْحَطِيمِ وَقَدْ وَضَعُوا خُدُودَهُمْ عَلَى الْبَيْتِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَهُمْ

حضرت عبدالرحمن بن صفوان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو میں نے کہا: میں اپنے کپڑے پہن لوں گا اور میرا گھر بھی راستے پر ہی تھا اور میں یقینا دیکھوں گا رسول اللہ ﷺ کیسے (عمل) کرتے ہیں۔ تو میں نے دیکھا حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کعبہ معظمہ سے باہر تشریف لائے اور انہوں نے بیت اللہ شریف کے دروازے سے حطیم تک اس کا استلام کیا (یعنی اس کے ساتھ چمٹ گئے) اور انہوں نے اپنے اپنے رخسار بیت اللہ شریف پر رکھ دیئے اور رسول اللہ ﷺ ان کے درمیان میں تھے۔

1623۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ طُفْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ فَلَمَّا جِئْنَا دُبُرَ الْكَعْبَةِ قُلْتُ أَلَا تَتَعَوَّذُ قَالَ نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ ثُمَّ مَضَى حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَأَقَامَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ وَوَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَكَفَّيْهِ هَكَذَا وَبَسَطَهُمَا بَسْطًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا۔ پس جب ہم کعبہ معظمہ کے پیچھے آئے میں نے کہا: کیا تم پناہ طلب نہیں کرو گے؟ تو انہوں نے کہا: ہم آتش جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آگے چلے یہاں تک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور رکن اور دروازے کے درمیان کھڑے ہوئے اور اپنا سینہ، اپنا چہرہ، اپنے بازو اور اپنی ہتھیلیاں اس طرح رکھ دیں اور انہیں خوب پھیلا لیا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

1624۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عَمْرٍو الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُودُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَيُقِيمُهُ عِنْدَ الشُّقَّةِ الثَّالِثَةِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِي يَلِي الْحَجَرَ مِمَّا يَلِي الْبَابَ فَيَقُولُ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أُنْبِئْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي هَا هُنَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُومُ فَيُصَلِّي

حضرت محمد بن عبداللہ بن سائب نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا (بصارت ختم ہو جانے کے بعد) ہاتھ پکڑ کر لاتے تھے اور انہیں دیوار کعبہ کے اس تیسرے حصہ کے پاس آ کر کھڑا کرتے تھے جو اس رکن کے ساتھ متصل ہے جو حجر کے ساتھ ملا ہوا ہے جو کہ دروازے کے ساتھ متصل ہے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما انہیں فرماتے: مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہاں نماز پڑھتے تھے۔ تو وہ کہتے: ہاں۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما وہاں کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔

فائدہ: کعبہ معظمہ کی دیوار تین حصوں میں تقسیم ہے: اس کا پہلا حصہ رکن عراقی سے لے کر دروازے تک ہے اور دوسرا وہ ہے جس میں دروازہ ہے اور تیسرا وہ ہے جس کا نام ملتزم ہے (بذل المجہود: 167 ج:9)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ أَمْرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ (صفا اور مروہ کے حکم کا بیان)

1625 ۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ

ہشام بن عروہ نے اپنے باپ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ان دنوں میں صغیر السن تھا، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ (بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں) میں تو (حج یا عمرہ کرنے والوں میں سے) کسی پر کوئی شے لازم خیال نہیں کرتا جو ان دونوں کے درمیان سعی نہ کرے۔ تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ اگر اس طرح ہوتا جیسے تم کہہ رہے ہو تو پھر الفاظ اس طرح ہوتے: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا (پس اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان سعی نہ کرے)۔ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ وہ مناۃ کے لیے حج کرتے تھے اور مناۃ قدید قصبہ کے سامنے رکھا ہوا تھا اور وہ لوگ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کو حرج سمجھتے تھے۔ پس جب دین اسلام کا ظہور ہوا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ۔

1626 ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَمَرَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَقِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ أَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَسَعَى بَيْنَهُمَا سَبْعًا ثُمَّ حَلَقَ رَأْسَهُ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا۔ سو بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں نماز پڑھی اور آپ ﷺ کے ساتھ اتنے لوگ تھے جو آپ ﷺ کو گھیرے ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔

تمیم بن منتصر، اسحاق بن یوسف اور شریک نے اسماعیل بن ابی خالد سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے۔ انہوں نے یہ زائد ذکر کیا ہے ''پھر آپ ﷺ صفا اور مروہ پر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تشریف لائے اوران دونوں کے درمیان چکر لگائے۔ بعدازاں اپنے سر کا حلق کرایا"

1627۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي أَرَاكَ تَمْشِي وَالنَّاسُ يَسْعَوْنَ قَالَ إِنْ أَمْشِ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْشِي وَإِنْ أَسْعَ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْعَى وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ

کثیر بن جمہان سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو صفا اور مروہ کے درمیان کہا: اے ابوعبدالرحمن! میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ چل رہے ہیں اور لوگ دوڑ رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اگر میں چلتا ہوں تو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چلتے ہوئے دیکھا ہے اور اگر میں دوڑوں تو تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے اور میں بہت بوڑھا آدمی ہوں۔ (یعنی میں اپنے بڑھاپے اور اس کی نقاہت کے سبب دوڑنے کی طاقت نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں صفا اور مروہ کے درمیان چل کر چکر لگانا بھی خلاف سنت نہیں۔ البتہ صحت مند آدمی کے لئے میلین اخضرین کے درمیان دوڑنا ہی سنت ہے)۔ (بذل)

بَاب صِفَةِ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ (حضور نبی کریم ﷺ کے حج کے طریقہ کا بیان)

1628۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيَّانِ وَرُبَّمَا زَادَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ الْكَلِمَةَ وَالشَّيْءَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ سَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي فَنَزَعَ زِرِّي الْأَعْلَى ثُمَّ نَزَعَ زِرِّي الْأَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ وَأَهْلًا يَا ابْنَ أَخِي سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى وَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا يَعْنِي ثَوْبًا مُلَفَّقًا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا فَصَلَّى بِنَا وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أُذِّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَيَعْمَلَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَذْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ قَالَ جَابِرٌ نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ فَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا

1۔ ایک نسخہ میں الیہ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَلْبِيَتَهُ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ فَكَانَ أَبِي يَقُولُ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ وَعُثْمَانُ وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سُلَيْمَانُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَكَبَّرَ اللهَ وَوَحَّدَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ وَقَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ رَمَلَ فِي بَطْنِ الْوَادِي حَتَّى إِذَا صَعِدَ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَنَعَ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ الطَّوَافِ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ هَكَذَا مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ عَلِيٌّ ذَلِكَ عَلَيْهَا وَقَالَ مَنْ أَمَرَكِ بِهَذَا فَقَالَتْ أَبِي فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي صَنَعَتْهُ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الَّذِي ذَكَرَتْ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي بِهَذَا فَقَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحْلِلْ قَالَ وَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ مِائَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ لَهُ مِنْ شَعْرٍ فَضُرِبَتْ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَرَكِبَ حَتَّى أَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُهُ دِمَاؤُنَا دَمُ قَالَ عُثْمَانُ دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ بَعْضُ هَؤُلَاءِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُهُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ اتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ ثُمَّ قَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدِ اللَّهُمَّ اشْهَدِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حِينَ غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ فَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَهُوَ يَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ قَالَ عُثْمَانُ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اتَّفَقُوا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ قَالَ سُلَيْمَانُ بِنِدَاءٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَرَقِيَ عَلَيْهِ قَالَ عُثْمَانُ وَسُلَيْمَانُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ زَادَ عُثْمَانُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا ثُمَّ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّ الظُّعُنُ يَجْرِينَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ وَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ وَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ وَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ حَتَّى أَتَى مُحَسِّرًا فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّذِي يُخْرِجُكَ إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ فَرَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ بِيَدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ وَأَمَرَ عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ يَقُولُ مَا بَقِيَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ

عبداللہ بن محمد نفیلی، عثمان بن ابی شیبہ، ہشام بن عمار اور سلیمان بن عبدالرحمن دمشقیان نے بیان کیا۔ یہ (ان میں سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بعض نے بعض پر کسی کلمہ اور شے وغیرہ کا اضافہ بھی کیا ہے) کہ حاتم بن اسماعیل اور جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے۔ پس جب ہم ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: میں محمد بن علی بن حسین ہوں۔ چنانچہ آپ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا۔ میرے گریبان کا اوپر والا بٹن کھولا۔ پھر نیچے والا کھولا۔ پھر از روئے شفقت وانس میرے سینے پر اپنا دست مبارک رکھا۔ میں ان دنوں ابھی بچہ تھا اور جوان ہونے کے قریب تھا اور انہوں نے فرمایا: اے میرے بھائی کے بیٹے (مراد دینی بھائی ہے) تیرا آنا مبارک ہو تو اپنوں میں آیا ہے۔ پوچھ جو چاہتا ہے! پس میں نے ان سے پوچھا: اس وقت ان کی بصارت نہیں تھی۔ اتنے میں نماز کا وقت ہوا تو وہ کمبل کی طرح بنے ہوئے کپڑے کو لپیٹے ہوئے کھڑے ہوئے اور وہ کپڑا اس قدر چھوٹا تھا کہ آپ اس کی دونوں طرفیں جب کندھے پر ڈالتے تو وہ گر جاتیں۔ پس آپ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی حالانکہ آپ کی چادر آپ کے پہلو میں تپائی پر پڑی تھی۔ پھر میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج کے بارے میں کچھ بتائیے۔ پس آپ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے کہا اور نو گرہیں بنائیں۔ پھر فرمایا: بلا شبہ رسول اللہ ﷺ نو سال تک (مدینہ طیبہ میں) ٹھہرے رہے اور کوئی حج نہیں کیا۔ پھر دسویں سال لوگوں میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اس سال حج کریں گے۔ چنانچہ لوگوں کا ایک جم غفیر مدینہ طیبہ میں آیا۔ وہ تمام کے تمام یہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج مکمل کریں اور آپ ﷺ کے عمل کی طرح عمل کریں۔ پس رسول اللہ ﷺ (مدینہ منورہ سے) روانہ ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کی معیت میں نکلے۔ یہاں تک کہ ہم ذوالحلیفہ آپہنچے تو وہاں اسماء بنت عمیس نے محمد بن ابی بکر کو جنم دیا۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا (اور عرض کی) کہ میں اب کیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو غسل کر لے اور کپڑے کے ساتھ لنگوٹ باندھ لے اور احرام باندھ لے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہیں مسجد میں نماز پڑھائی پھر آپ قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے۔ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کی ناقہ بیداء پر پہنچی حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنی حد نگاہ تک سامنے کی جانب سوار اور پیدل لوگوں کو دیکھا۔ اسی طرح آپ ﷺ کی دائیں جانب اور آپ کی بائیں جانب بھی لوگ تھے اور آپ کے پیچھے کی سمت بھی اسی طرح لوگ تھے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے اور آپ ﷺ پر قرآن کریم نازل ہو رہا تھا اور آپ ﷺ اس کے مفہوم کو جانتے تھے۔ پس جس طرح کا عمل آپ ﷺ نے کیا ہم نے بھی اسی کی مطابق عمل کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ کہا جو توحید پر مشتمل تھا (اور اس میں شرک کی نفی تھی) "لبیك اللھم لبیك لا شریك لك لبیك ان الحمد و النعمة لك و الملك لا شریك لك" اور لوگوں نے بھی یہ تلبیہ کہا اور وہ تلبیہ میں کچھ اضافہ بھی کرتے رہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے کسی کے الفاظ کو رد نہیں فرمایا۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے تلبیہ کو ہی لازم پکڑے رکھا۔ (یعنی آپ ﷺ نے اپنے تلبیہ میں کوئی ردوبدل نہیں کیا) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم نے سوائے حج کے کوئی نیت نہیں کی تھی۔ ہم عمرہ کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔ حتیٰ کہ جب ہم بیت اللہ شریف کے پاس پہنچے۔ وہاں آپ ﷺ نے استلام رکن کیا طواف کے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکر چل کر لگائے۔ پھر آپ ﷺ مقام ابراہیم کی طرف آگے بڑھے اور یہ آیت پڑھی وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مُصَلًّی (اور تم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو) پس آپ ﷺ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ شریف کے درمیان رکھا۔ فرمایا: میرے والد کہا کرتے تھے۔ ابن نفیل اور عثمان نے کہا اور میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ انہوں نے اسے حضور نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا ہے۔ سلیمان نے کہا: میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتوں میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھیں۔ (مراد پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہے) پھر آپ ﷺ بیت اللہ شریف کی طرف لوٹ گئے۔ (یعنی آپ باب صفا سے نکلے) اور جب آپ صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت پڑھی: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ہم اسی سے ابتدا کریں گے جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتدا فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے صفا سے سعی کا آغاز کیا۔ پس آپ ﷺ اس پر چڑھے یہاں تک کہ آپ بیت اللہ شریف کو دیکھنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور وحدانیت کا ذکر کیا۔ اور کہا "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحی و یمیت وھو علی کل شیء قدیر" کوئی الہ نہیں سوائے اللہ وحدہٗ لاشریک کے اس نے اپنا وعدہ پورا فرما دیا اپنے بندہ خاص کی نصرت فرمائی اور اس نے تنہا مختلف گروہوں کے لشکروں کو شکست سے دوچار کیا۔ پھر آپ ﷺ نے وہاں دعا فرمائی اور تین مرتبہ اسی طرح کہا۔ پھر آپ ﷺ مروہ کی طرف اترے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کے قدم مبارک (ہموار جگہ پر) سیدھے ہوگئے (یعنی قدم مبارک زمین پر جم گئے) تو آپ نے بطن وادی میں رمل کیا۔ یہاں تک کہ جب آپ اوپر چڑھنے لگے تو آپ (پیدل) چلنے لگے اور آپ مروہ پر آ پہنچے اور مروہ پر بھی وہی عمل کیا جو صفا پر کیا تھا۔ یہاں تک کہ جب مروہ پر آخری چکر لگایا تو فرمایا: اگر میں اپنے اس معاملے سے پہلے آگاہ ہو جاتا جس پر میں بعد میں آگاہ ہوا ہوں تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا اور میں اسے عمرہ بنا دیتا۔ پس تم میں سے جس کے پاس ہدی نہیں ہے اسے چاہیے کہ وہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ بنا لے۔ چنانچہ تمام لوگوں نے احرام کھول دیئے اور بالوں کا قصر کروالیا۔ سوائے حضور نبی کریم ﷺ اور ان لوگوں کے جن کے پاس قربانی کے جانور تھے۔ سراقہ بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے جال سا بنایا۔ پھر فرمایا: عمرہ حج میں اس طرح داخل ہے۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ دوبار ارشاد فرمایا: "نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے" "نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے"۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے حضور نبی کریم ﷺ کے لیے قربانی کے جانور لے کر آئے تو انہوں نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو ان لوگوں میں سے پایا جنہوں نے احرام کھول رکھا تھا اور آپ نے رنگین کپڑے پہن رکھے تھے اور سرمہ بھی لگا رکھا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور پوچھا: تمہیں اس بارے میں کس نے حکم دیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے والد محترم ﷺ نے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں کہا کرتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر اس بارے میں ناراض ہوتے ہوئے جو انہوں نے کیا تھا تاکہ آپ ﷺ سے اس کے بارے میں استفسار کروں جو کچھ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں نے ان کے عمل پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ مجھے میرے والد محترم ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے (تو میرے عرض کرنے پر) آپ ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ اس نے سچ کہا ہے (تم بتاؤ) تم نے کیا کہا تھا جب تم نے حج کے لئے احرام باندھا تھا۔ تو انہوں نے عرض کی: میں نے اس طرح کہا تھا۔ اے اللہ! میں اسی کے لیے احرام باندھ رہا ہوں جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میرے پاس تو ہدی ہے۔ پس تو بھی حلال نہ ہو۔ فرمایا: مجموعی طور پر قربانی کے وہ جانور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لے کر آئے تھے اور جو حضور نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ سے لائے تھے وہ سو تھے۔ پس تمام لوگوں نے احرام کھول دیئے اور بالوں کا قصر کرا لیا۔ سوائے حضور نبی کریم ﷺ اور ان لوگوں کے جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے۔ راوی فرماتے ہیں: جب آٹھویں ذی الحجہ کا دن آیا وہ منیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے حج کے لیے احرام باندھا اور رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں وہاں پڑھیں۔ پھر آپ تھوڑا ٹھہرے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا اور آپ ﷺ نے اپنے لیے بالوں سے بنا ہوا ایک خیمہ لگانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ وہ مقام نمرہ پر لگا دیا گیا اور رسول اللہ ﷺ وہاں سے چل پڑے اور قریش کو کوئی شک نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ میں مشعر حرام کے پاس وقوف فرمائیں گے جیسا کہ قریش زمانہ جاہلیت میں کرتے تھے۔ لیکن آپ ﷺ وہاں سے آگے گزر گئے۔ یہاں تک کہ آپ عرفات میں پہنچ گئے اور اس خیمہ کو پا لیا جو نمرہ میں آپ کے لیے بنایا گیا تھا اور آپ ﷺ نے وہیں نزول فرمایا۔ جب سورج ڈھل گیا تو آپ ﷺ نے قصواء کو لانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اسے تیار کر کے لایا گیا اور آپ اس پر سوار ہوئے یہاں تک کہ بطن وادی میں آپہنچے اور وہاں لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: بلاشبہ تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسا کہ تمہارا یہ دن اس مہینے اور اس شہر میں حرمت والا ہے۔ خبردار! آگاہ رہو زمانہ جاہلیت کے معاملات میں سے ہر شے میرے قدموں کے نیچے رکھ دی گئی ہے (یعنی اسے پامال کر دیا گیا ہے، ختم کر دیا گیا ہے) عہد جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے (یعنی جس کسی نے کسی کو قتل کیا ہے اب اس کا کوئی انتقام نہیں لیا جائے گا) سب سے پہلا خون جو میں خود معاف کرتا ہوں وہ ہمارے خونوں میں سے عثمان کا خون ہے کہ وہ ابن ربیعہ کا خون ہے اور سلیمان کا کہنا ہے کہ وہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اسے بنی سعد میں دودھ پلایا گیا تھا تو ہزیل کے لوگوں نے اسے قتل کر دیا۔ اور زمانہ جاہلیت کا سود معاف کر دیا گیا ہے اور سب سے پہلا سود جو میں معاف کرتا ہوں وہ ہمارے سودوں میں سے حضرت عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ وہ سارے کا سارا معاف کر دیا گیا ہے۔ تم عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ لے رکھا ہے اور ان کی شرمگاہوں کو کلمۃ اللہ کے ساتھ حلال کر رکھا ہے۔ بلاشبہ تمہارے لئے ان پر کچھ فرائض ہیں کہ وہ تمہارے بستروں پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو۔ (یعنی ایسے شخص کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو) اور اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں شدید سزا دو مگر ان کی ہڈی نہ ٹوٹنے پائے اور ان کے تمہارے اوپر حقوق ہیں وہ یہ کہ تم انہیں رزق (کھانا) اور لباس احسن انداز میں مہیا کرو۔ بلاشبہ میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھا تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ تو لوگوں نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہا: ہم شہادت دیں گے بلاشبہ آپ نے پیغام پہنچا دیا، آپ نے حق ادا کیا اور نصیحت فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے اور پھر اسے لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے کہا: اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی، پھر اقامت کہی اور آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں کے درمیان کوئی شے (نفل وسنت وغیرہ) نہ پڑھی (یعنی آپ نے ظہر اور عصر کی دونوں نمازوں کو ایک ساتھ پڑھا) پھر آپ قصوا پر سوار ہوئے اور موقف میں تشریف لائے اور اپنی ناقہ قصوا کی پیٹھ کو (جبل رحمت کے قریب) پڑے ہوئے پتھروں کی جانب کیا (یعنی اس پتھریلی جگہ پر اسے کھڑا کیا) اور حبل المشاۃ (ریتلا راستہ، ایک خاص جگہ کا نام) کو اپنے سامنے رکھا اور منہ قبلہ شریف کی طرف کیا۔ آپ مسلسل وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور زردی بھی تھوڑی سی ختم ہو گئی۔ جس وقت سورج کی ٹکیہ غائب ہو گئی تو آپ ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور رسول اللہ ﷺ وہاں سے واپس لوٹ پڑے اور آپ ﷺ نے قصوا کی باگ (اس کا سر اوپر اٹھانے کے لیے) زور سے پیچھے کھینچی یہاں تک کہ اس کا سر کجاوے کے اگلے سرے سے لگنے لگا۔ (مورک سے مراد کجاوے کے آگے کا وہ حصہ ہے جس پر سوار تھک کر پاؤں رکھتا ہے اور یہ چمڑے کا تسمہ سا ہوتا ہے۔ (بذل المجہود) اور آپ ﷺ اپنے داہنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے یہ فرما رہے تھے: اے لوگو! آہستہ چلو۔ اے لوگو! آہستہ چلو۔ جب بھی آپ کسی پہاڑی پر آتے تو آپ اس کی لگام تھوڑی ڈھیلی چھوڑتے تاکہ وہ اوپر چڑھ سکے یہاں تک کہ آپ مزدلفہ میں پہنچ گئے اور آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ اکٹھی پڑھیں۔ عثمان نے کہا ہے: آپ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان کوئی شے (نفل اور سنت وغیرہ) ادا نہیں فرمائی پھر اس پر تمام راوی متفق ہیں کہ اس کے بعد آپ ﷺ آرام فرما ہو گئے۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔ جب صبح خوب روشن ہو گئی تو آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی۔ سلیمان نے کہا ہے: ''ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ'' پھر تمام کا اتفاق ہے کہ بعد ازاں آپ ﷺ قصوا پر سوار ہوئے اور آپ مشعر حرام تشریف لائے اور اس کی بلندی پر چڑھے۔ (یہ مزدلفہ میں ایک پہاڑی ہے) عثمان اور سلیمان دونوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے قبلہ شریف کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور تکبیر و تہلیل بیان کی۔ عثمان نے یہ اضافہ کیا ہے'' اور آپ ﷺ وہاں وقوف فرما رہے یہاں تک کہ صبح انتہائی روشن ہو گئی''۔ پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے آپ واپس لوٹ آئے اور آپ ﷺ نے فضل بن عباس کو اپنا ردیف بنایا۔ ان کے بال انتہائی حسین اور پیشانی سفید چمکدار تھی۔ پس جب رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے تو وہاں سے عورتیں بھی گزر رہی تھیں۔ پس حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ان کی طرف دیکھنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک ان کے چہرے پر رکھا اور فضل نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنا دست مبارک دوسری سمت کی طرف پھیر دیا اور فضل نے اپنا چہرہ پھر دوسری طرف پھیر دیا اور دیکھنے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ وادی محسر میں آپہنچے۔ وہاں آپ نے اپنی اونٹنی کو تھوڑی سی حرکت دی (یعنی اسے تیز چلایا) اور پھر آپ اس درمیانی راستے پر چلے جو تمہیں جمرہ عقبہ کی طرف نکال لے جاتا ہے اور جب آپ ﷺ درخت کے پاس جمرہ کے پاس پہنچے تو وہاں آپ نے سات کنکریاں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ماریں اور آپ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے رہے۔ ہر کنکری اتنی تھی جسے دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھینکا جا سکتا تھا اور آپ ﷺ نے وادی کے بطن سے (مراد نیچے کی جانب ہے) رمی کی۔ پھر آپ ﷺ مذبح کی طرف پھر کر آئے اور اپنے دست مبارک سے تریسٹھ جانوروں کو ذبح کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو ما بقی کو انہوں نے ذبح کیا اور آپ ﷺ نے انہیں اپنی قربانی میں شریک کیا۔ پھر حکم ارشاد فرمایا کہ تمام قربانیوں سے ایک ایک گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر اسے ہانڈی میں رکھ دیا جائے اور پکایا جائے۔ پس دونوں نے ان کا گوشت بھی کھایا اور ان کا شوربہ بھی پیا۔ سلیمان نے بیان کیا: پھر آپ ﷺ سوار ہوئے اور بیت اللہ شریف کی طرف مراجعت فرما ہوئے اور ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں ادا فرمائی۔ پھر آپ بنی عبد المطلب کے پاس آئے وہ آب زمزم پلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبد المطلب! پانی نکالو۔ اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے پلانے پر غالب آ جائیں گے تو میں یقینا تمہارے ساتھ پانی نکالتا۔ پس انہوں نے ڈول نکال کر پیش کیا تو آپ ﷺ نے اس سے نوش فرمایا۔

1629۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَإِقَامَتَيْنِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ أَسْنَدَهُ حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ فِي الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ وَوَافَقَ حَاتِمَ بْنَ إِسْمَعِيلَ عَلَى إِسْنَادِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ

حضرت (امام) جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے عرفات میں ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ پڑھائیں اور ان دونوں کے درمیان اور کوئی نماز نہیں پڑھی اور مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ ایک ساتھ پڑھائیں اور ان کے درمیان بھی اور کوئی نماز نہیں پڑھی۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو حاتم بن اسماعیل نے طویل حدیث میں بیان کیا ہے اور محمد بن علی الجعفی نے جعفر عن ابیہ عن جابر کی سند سے حاتم بن اسماعیل کی موافقت کی ہے۔ مگر یہ کہا ہے کہ آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھائیں۔

1630۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَابِرٍ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ نَحَرْتُ هَا هُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ قَدْ وَقَفْتُ هَا هُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ قَدْ وَقَفْتُ هَا هُنَا وَمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ بِإِسْنَادِهِ زَادَ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ عِنْدَ قَوْلِهِ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى قَالَ فَقَرَأَ فِيهِمَا بِالتَّوْحِيدِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقَالَ فِيهِ قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبِي هَذَا الْحَرْفُ لَمْ يَذْكُرْهُ جَابِرٌ فَذَهَبْتُ مُحَرِّشًا وَذَكَرَ قِصَّةَ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد محترم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا اور پھر حضور نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میں نے یہاں قربانی کی ہے (یعنی جانوروں کو نحر کیا ہے) اور منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے اور آپ علیہ السلام نے عرفات میں وقوف فرمایا: اور فرمایا میں نے یہاں وقوف کیا ہے اور عرفات سارے کا سارا موقف ہے اور آپ علیہ السلام نے مزدلفہ میں وقوف فرمایا اور ارشاد فرمایا: میں نے یہاں وقوف کیا ہے اور مزدلفہ سارے کا سارا موقف ہے۔ مسدد اور حفص بن غیاث نے جعفر سے اپنی اسناد کے ساتھ یہ اضافہ ذکر کیا ہے "فانحروا فی رحالکم" (پس تم اپنے کجاووں میں ہی نحر کرلو)۔

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید القطان نے جعفر سے، انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث ذکر کی ہے: اور حدیث میں اس ارشاد وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى کے ساتھ یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے دونوں رکعتوں میں سورۃ توحید یعنی قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھیں اور اس میں کہا "قال علی رضی اللہ عنہ بالکوفۃ" میرے باپ نے بیان کیا ہے یہ حرف حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ذکر نہیں کیے "فذهبت محرشا" یعنی میں شکایت لگانے کے لیے گیا اور آگے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا قصہ بیان کیا۔

بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ (وقوف عرفہ کا بیان)

1631۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ قَالَتْ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: قریش اور جو ان کے دین اور طریقہ پر عمل پیرا تھے وہ مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور انہیں حمس (شجاع، بہادر) کا نام دیا جاتا تھا اور بقیہ تمام کے تمام عرب عرفات میں وقوف کرتے تھے۔ آپ نے بیان فرمایا: جب دین اسلام کا ظہور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم علیہ السلام کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ عرفات آئیں اور وہیں وقوف کریں۔ پھر وہاں سے واپس لوٹ کر آئیں۔ پس اسی کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ (پھر تم وہیں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ واپس لوٹتے ہیں) یعنی عرفات سے۔

بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى مِنًى (منیٰ کی طرف نکلنے کا بیان)

1632۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَالْفَجْرَ يَوْمَ عَرَفَةَ بِمِنًى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے آٹھویں ذوالحجہ کے دن ظہر اور نویں ذوالحجہ کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دن فجر کی نماز منیٰ میں ادا فرمائی۔

1633۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ

حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے وہ شے بتائیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سمجھی کہ رسول اللہ ﷺ نے آٹھویں ذی الحجہ کے دن ظہر کی نماز کہاں ادا فرمائی؟ تو انہوں نے فرمایا: منیٰ میں۔ میں نے پھر پوچھا: آپ ﷺ نے وہاں سے واپسی کے دن (بارہویں یا تیرہویں ذی الحجہ کے دن) عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ تو انہوں نے فرمایا: مقام ابطح میں۔ بعد ازاں انہوں نے فرمایا: تو اسی طرح کر جس طرح تیرے امراء کرتے ہیں۔

بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى عَرَفَةَ (عرفات کی طرف نکلنے کا بیان)

1634۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ مِنًى حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ صَبِيحَةَ يَوْمِ عَرَفَةَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَنَزَلَ بِنَمِرَةَ وَهِيَ مَنْزِلُ الْإِمَامِ الَّذِي يَنْزِلُ بِهِ بِعَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ رَاحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُهَجِّرًا فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ رَاحَ فَوَقَفَ عَلَى الْمَوْقِفِ مِنْ عَرَفَةَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نویں ذی الحجہ کو جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو منیٰ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ عرفات میں آ پہنچے اور مقام نمرہ پر نزول فرمایا۔ یہی امام کی وہ جگہ ہے جہاں وہ عرفات میں اترتا ہے (اسی مقام پر آج مسجد نمرہ بنی ہوئی ہے) یہاں تک کہ جب ظہر کی نماز کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ تیزی سے چلے اور ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں۔ پھر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر آپ چلے اور عرفات کے موقف (وقوف کی جگہ) میں وقوف فرمایا۔

بَابُ الرَّوَاحِ إِلَى عَرَفَةَ (عرفات کی طرف چلنے کا بیان)

1635۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ لَمَّا أَنْ قَتَلَ الْحَجَّاجُ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ أَيَّةُ سَاعَةٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرُوحُ فِي هَذَا الْيَوْمِ قَالَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ رُحْنَا فَلَمَّا أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَرُوحَ قَالُوا لَمْ تَزِغِ الشَّمْسُ قَالَ أَزَاغَتْ قَالُوا لَمْ تَزِغْ أَوْ زَاغَتْ قَالَ فَلَمَّا قَالُوا قَدْ زَاغَتْ ارْتَحَلَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جب حجاج نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو قتل کر دیا تو اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف پیغام بھیجا (اور پوچھا) کہ وہ کون سی ساعت ہے جس میں آج کے دن رسول اللہ ﷺ چلتے تھے؟

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تو انہوں نے فرمایا: جب وہ ساعت ہو گی تو ہم چل پڑیں گے۔ چنانچہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے چلنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے عرض کی: ابھی سورج نہیں ڈھلا۔ آپ نے پھر پوچھا: کیا سورج ڈھل گیا؟ لوگوں نے جواب دیا: نہیں ڈھلا۔ راوی فرماتے ہیں پس جب لوگوں نے کہا: سورج ڈھل گیا ہے تو آپ اس وقت چل پڑے۔

بَاب الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِعَرَفَةَ (عرفات میں منبر پر خطبہ دینے کا بیان)

1636۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِعَرَفَةَ

حضرت زید بن اسلم نے بنی ضمرہ کے ایک آدمی سے اور اس نے باپ یا چچا سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو عرفات میں منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

1637۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْحَيِّ عَنْ أَبِيهِ نُبَيْطٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ عَلَى بَعِيرٍ أَحْمَرَ يَخْطُبُ

حضرت سلمہ بن نبیط نے قبیلہ کے ایک آدمی سے اور اس نے اپنے باپ نبیط سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضور نبی رحمت علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ عرفات میں سرخ اونٹ پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

1638۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ هَنَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ الْعَدَّاءِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى بَعِيرٍ قَائِمٍ فِي الرِّكَابَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ وَكِيعٍ كَمَا قَالَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ أَبُو عَمْرٍو عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ بِمَعْنَاهُ

حضرت خالد بن عداء بن ہوذہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو عرفہ کے دن اونٹ پر دونوں رکابوں میں کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابو داود نے کہا: اسے ابن علاء نے وکیع سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے ہناد نے بیان کیا ہے۔ عباس بن عبد العظیم، عثمان بن عمر اور عبد المجید ابو عمرو نے عداء بن خالد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَاب مَوْضِعِ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ (عرفات میں محل وقوف کا بیان)

1639۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ بِعَرَفَةَ فِي مَكَانٍ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو عَنِ الْإِمَامِ فَقَالَ أَمَا[1] إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ لَكُمْ قِفُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ[2] إِبْرَاهِيمَ

1۔ ایک نسخہ میں اما نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں ابیکم نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے حضرت یزید بن شیبان سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہمارے پاس حضرت ابن مربع انصاری آئے درآنحالیکہ ہم عرفات میں ایسی جگہ تھے جسے حضرت عمرو امام سے دور خیال کر رہے تھے۔ تو حضرت ابن مربع نے کہا: آگاہ رہو میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں۔ آپ تمہیں فرما رہے ہیں: تم اپنی اپنی جگہوں پر ہی وقوف کرو، کیونکہ تم اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی میراث پر ہو (یعنی امام کے وقوف کرنے کی جگہ سے دور ہونا باعث حرج نہیں بلکہ سارا عرفات جائے وقوف ہے۔ اس لیے جہاں تم ہو وہیں وقوف کرنا درست اور صحیح ہے۔ بخلاف قریش کے جو مزدلفہ میں وقوف کرتے ہیں وہ درست نہیں۔)

بَابُ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ (عرفات سے واپس لوٹنے کا بیان)

1640۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ الْمَعْنَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَرَدِيفُهُ أُسَامَةُ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ قَالَ فَمَا رَأَيْتُهَا رَافِعَةً يَدَيْهَا عَادِيَةً حَتَّى أَتَى جَمْعًا زَادَ وَهْبٌ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ قَالَ فَمَا رَأَيْتُهَا رَافِعَةً يَدَيْهَا حَتَّى أَتَى مِنًى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس لوٹے اس حال میں کہ آپ پر انتہائی وقار اور اطمینان کی کیفیت طاری تھی اور آپ کے پیچھے حضرت اسامہ سوار تھے۔ آپ فرما رہے تھے: اے لوگو! تم پر اطمینان اور وقار لازم ہے۔ کیونکہ گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز چلانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔ راوی فرماتے ہیں: پھر میں نے کسی اونٹ یا گھوڑے کو اپنے ہاتھ (اگلے پاؤں) اٹھا کر تیز دوڑتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ مزدلفہ میں آپہنچے۔ وہب نے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا اور فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز چلانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔ تم پر آہستگی اور وقار لازم ہے۔ پھر میں نے کسی کو اپنے ہاتھ اٹھا کر دوڑتے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ منیٰ پہنچ گئے۔

1641۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي كَيْفَ فَعَلْتُمْ أَوْ صَنَعْتُمْ عَشِيَّةَ رَدِفْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمُعَرَّسِ فَأَنَاخَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاقَتَهُ ثُمَّ بَالَ وَمَا قَالَ زُهَيْرٌ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ جِدًّا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ الصَّلَاةُ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَرَكِبَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ وَصَلَّى ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ زَادَ مُحَمَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رِجْلَيَّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ ثُمَّ أَرْدَفَ أُسَامَةَ فَجَعَلَ يُعْنِقُ عَلَى نَاقَتِهِ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ الْإِبِلَ يَمِينًا وَشِمَالًا لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ وَدَفَعَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ

حضرت کریب نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے پوچھا: مجھے بتایئے، تم نے اس شام کو کیسے یا کیا کیا جب تم رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے؟ تو انہوں نے بیان فرمایا: ہم اس گھاٹی میں آئے جس میں لوگ رات کے وقت تھوڑا آرام کرنے کے لیے اپنے اونٹوں کو بٹھاتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنی ناقہ کو بٹھایا۔ پھر پیشاب کیا۔ اور زہیر نے یہ الفاظ کہے ہیں: آپ نے پانی بہایا۔ پھر وضو کے لیے پانی طلب فرمایا اور وضو کیا، لیکن اس میں زیادہ مبالغہ نہیں کیا (یعنی ہلکا سا وضو کیا) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ نماز ادا فرمالیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز تیرے آگے ہے (یعنی نماز آگے جا کر ادا کریں گے)۔ پھر آپ ﷺ سوار ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم مزدلفہ میں پہنچ گئے۔ اور انہوں نے سامان نہ اتارا تھا کہ عشاء کی نماز کے لیے اقامت ہوئی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ پھر لوگوں نے (سامان وغیرہ) اتارا۔ حضرت محمد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے: انہوں نے فرمایا: میں نے کہا: تم نے اس وقت کیا کیا جب تم نے صبح کی؟ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے پیچھے سوار ہوئے اور میں قریش کے ان لوگوں کے ساتھ پیدل چلا جو سویرے سویرے چل پڑے تھے۔

احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم، سفیان نے عبدالرحمن بن عیاش سے، انہوں نے زید بن علی سے انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے عبید اللہ بن ابی رافع سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: پھر آپ ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنا ردیف بنایا اور اپنی ناقہ کو متوسط چال چلانے لگے اور لوگ دائیں بائیں اپنے اونٹوں کو تیز چلا رہے تھے۔ لیکن آپ ان کی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے اور فرماتے جاتے تھے: اے لوگو! اطمینان اور وقار سے چلو۔ اور آپ ﷺ واپس لوٹے جب کہ سورج غروب ہو گیا۔

1642 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ النَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ

حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا اور میں بھی وہاں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں جب (عرفات سے) واپس لوٹے تو آپ کس طرح چلتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ متوسط چال چلتے تھے (عنق سے مراد متوسط چال ہے) اور جب کہیں آپ وسعت پاتے تو آپ تیز چال بھی چلتے۔ ہشام نے کہا ہے: نص عنق کی نسبت تیز چال کو کہتے ہیں۔

1643 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا وَقَعَتِ الشَّمْسُ دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ جب سورج غروب ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ واپس روانہ ہوئے۔

1644۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ قُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

حضرت کریب مولیٰ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آپ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس لوٹے یہاں تک کہ جب آپ ایک گھاٹی میں پہنچے تو وہاں آپ اتر پڑے اور پیشاب کیا اور وضو فرمایا۔ لیکن آپ نے یہ وضو خوب جی بھر کر نہ کیا (بلکہ ہلکا سا وضو فرمایا) میں نے عرض کی: نماز ادا فرمالیں۔ تو آپ نے فرمایا: نماز آگے پڑھیں گے۔ پھر آپ ﷺ سوار ہو گئے اور جب مزدلفہ میں پہنچے تو وہاں اترے۔ وضو فرمایا اور خوب اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر ہر آدمی نے اپنی جگہ میں اپنے اونٹ کو بٹھایا۔ پھر عشاء کی نماز کے لیے اقامت کہی گئی اور آپ نے وہ نماز پڑھائی۔ اور آپ نے ان دونوں نمازوں کے درمیان میں اور کوئی شے (نفل، سنت وغیرہ) نہ پڑھی۔

بَابُ الصَّلَاةِ بِجَمْعٍ (مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان)

1645۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ بِإِقَامَةٍ إِقَامَةٍ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَحْمَدُ قَالَ وَكِيعٌ صَلَّى كُلَّ صَلَاةٍ بِإِقَامَةٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ حَنْبَلٍ عَنْ حَمَّادٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَلَمْ يُنَادِ فِي الْأُولَى وَلَمْ يُسَبِّحْ عَلَى إِثْرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا قَالَ مَخْلَدٌ لَمْ يُنَادِ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

حضرت سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں مزدلفہ میں اکٹھی پڑھائیں۔

حضرت احمد بن حنبل نے حماد بن خالد سے انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے زہری سے ان کی سند کے ساتھ اس طرح حدیث بیان کی ہے اور فرمایا: دونوں جمع شدہ نمازوں کے لیے اقامت الگ الگ کہی گئی۔ احمد نے بیان کیا ہے کہ وکیع نے کہا: آپ نے نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ پڑھایا۔ عثمان بن ابی شیبہ، شبابہ، ح، مخلد بن خالد المعنیٰ، عثمان بن عمر نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابن ابی ذئب سے انہوں نے زہری سے ابن حنبل کی اسناد کے ساتھ۔ اور انہوں نے حماد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ اور مزید بیان کیا ہے کہ ہر نماز کے لیے ایک اقامت کہی گئی اور پہلی نماز کے لیے اذان نہ دی اور ان دونوں (نمازوں) میں سے ہر ایک کے پیچھے کوئی نماز نہ پڑھی۔ مخلد نے بیان کیا ہے کہ ان دونوں میں سے کسی کے لیے بھی اذان نہ دی۔

1646۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ صَلَّيْتُهُمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَكَانِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِالْمُزْدَلِفَةِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ

حضرت عبداللہ بن مالک نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مغرب کی تین رکعتیں اور عشاء کی دو رکعتیں نماز پڑھی ہے۔ تو مالک بن حارث نے انہیں کہا: یہ کیسی نماز ہے؟ کہا: میں نے یہ دو نمازیں اسی جگہ پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک اقامت کے ساتھ پڑھی ہیں۔

محمد بن سلیمان الانباری نے اسحاق بن یوسف سے انہوں نے شریک سے انہوں نے ابو اسحاق سے اور انہوں نے سعید بن جبیر اور عبداللہ بن مالک سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے بیان کیا: ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی معیت میں مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں ایک اقامت کے ساتھ پڑھی ہیں۔ اور آگے ابن کثیر کی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

1647۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا بَلَغْنَا جَمْعًا صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثَلَاثًا وَاثْنَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَنَا ابْنُ عُمَرَ هَكَذَا صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَكَانِ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ (عرفات سے) واپس لوٹے۔ پس جب ہم مزدلفہ پہنچے تو آپ نے ہمیں مغرب کی تین رکعتیں اور عشاء کی نماز دو رکعتیں ایک اقامت کے ساتھ پڑھائیں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس مقام پر ہمیں اسی طرح نماز پڑھائی ہے۔

1648۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَقَامَ بِجَمْعٍ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ فِي هَذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هَذَا وَقَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ هَذَا فِي هَذَا الْمَكَانِ

حضرت سلمہ بن کہیل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے مزدلفہ میں اقامت کہی اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھائیں اور پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر فرمایا: میں نے حضرت ابن عمر رضی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللہ عنہما کو اس جگہ اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس جگہ اسی طرح کیا تھا۔

1649 ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ فَلَمْ يَكُنْ يَفْتُرُ مِنَ التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ حَتَّى أَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ أَوْ أَمَرَ إِنْسَانًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عِلَاجُ بْنُ عَمْرٍو بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَكَذَا

حضرت اشعث بن سلیم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ عرفات میں مزدلفہ کی طرف آیا اور آپ نے تکبیر وتہلیل کرنے سے قطعاً اکتاہٹ اور تھکاوٹ محسوس نہیں کی۔ یہاں تک کہ ہم مزدلفہ میں آپہنچے تو آپ نے اذان کہی اور پھر اقامت کہی۔ یا آپ نے کسی آدمی کو حکم دیا تو اس نے اذان کہی اور پھر اقامت کہی۔ پھر آپ نے ہمیں مغرب کی تین رکعتیں پڑھائیں۔ پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: نماز (کے لیے کھڑے ہو جاؤ) اور آپ نے عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں۔ بعد ازاں شام کا کھانا طلب فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: مجھے علاج بن عمرو نے اس طرح کی حدیث سنائی ہے جیسے میرے باپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور اس نے مزید یہ بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کے بارے کہا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی ہے۔

1650 ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زِيَادٍ وَأَبَا عَوَانَةَ وَأَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثُوهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِوَقْتِهَا إِلَّا بِجَمْعٍ فَإِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ مِنَ الْغَدِ قَبْلَ وَقْتِهَا

حضرت عبدالرحمن بن یزید نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ آپ نے نماز اپنے وقت پر ادا فرمائی، سوائے مزدلفہ کے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے وہاں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا ہے اور اگلے دن (دسویں ذی الحجہ) صبح کی نماز اپنے وقت سے کچھ پہلے ادا فرمائی۔

1651 ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَوَقَفَ عَلَى قُزَحَ فَقَالَ هَذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَنَحَرْتُ هَاهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ

حضرت عبید اللہ بن ابی رافع نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب حضور نبی کریم ﷺ نے صبح کی تو آپ ﷺ نے جبل قزح پر وقوف فرمایا اور ارشاد فرمایا: یہ قزح ہے اور یہی موقف (وقوف کی جگہ) ہے اور مزدلفہ سارے کا سارا موقف ہے۔ اور میں نے یہاں نحر کیا ہے (یعنی قربانی کے جانور کو ذبح کیا ہے) اور منیٰ سارے کا سارا نحر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کرنے کی جگہ ہے۔ پس تم اپنے اپنے ٹھکانوں میں ہی نحر کرلو۔

1652 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَقَفْتُ هَاهُنَا بِعَرَفَةَ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هَاهُنَا بِجَمْعٍ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَنَحَرْتُ هَاهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے عرفات میں یہاں وقوف کیا ہے اور عرفات سارے کا سارا وقوف کرنے کی جگہ ہے اور میں نے مزدلفہ میں یہاں وقوف کیا ہے اور مزدلفہ سارے کا سارا وقوف کرنے کی جگہ ہے اور میں نے یہاں نحر کیا ہے اور منیٰ سارے کا سارا قربانی کرنے کی جگہ ہے۔ پس تم اپنے اپنے ٹھکانوں میں نحر کرلو۔

1653 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام عرفات وقوف کرنے کی جگہ ہے، تمام منیٰ قربان گاہ ہے اور تمام مزدلفہ موقف ہے۔ اور مکہ مکرمہ کا ہر کھلا راستہ چلنے کا راستہ ہے اور قربانی کرنے کا محل ہے۔ (یعنی ہر راستے سے مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور وہاں قربانی کرنا درست ہے۔ البتہ ثنیہ علیا سے داخل ہونا اولیٰ اور ارجح ہے)۔ (بذل ص ۴۴۲، ج۹)

1654 - حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يُفِيضُونَ حَتَّى يَرَوُا الشَّمْسَ عَلَى ثَبِيرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَفَعَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

حضرت عمرو بن میمون نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: زمانہ جاہلیت کے لوگ واپس نہیں لوٹتے تھے یہاں تک کہ وہ جبل ثبیر پر سورج کو دیکھ لیتے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس لوٹے۔

بَابُ التَّعْجِيلِ مِنْ جَمْعٍ (مزدلفہ سے لوٹنے میں جلدی کرنے کا بیان)

1655 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ

حضرت عبیداللہ بن ابی یزید نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ کی رات اپنے اہل کے کمزور لوگوں میں آگے بھیج دیا تھا (منیٰ کی طرف عام لوگوں سے پہلے روانہ کر دیا تھا)۔

1656 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ أُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَخُ أَفْخَاذَنَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَيَقُولُ أُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو دَاوُد اللَّطْخُ الضَّرْبُ اللَّيِّنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مزدلفہ کی رات بنی عبد المطلب کے چھوٹے بچوں کے ہمراہ گدھوں پر سوار کر کے پہلے (منیٰ کی طرف) بھیج دیا تھا۔ آپ ﷺ (از روئے شفقت ومحبت) ہماری رانوں پر آہستہ آہستہ مارنے لگے اور فرمانے لگے: اے میرے بچو! سورج طلوع ہونے سے پہلے جمرہ پر رمی نہ کرنا۔ ابوداؤد نے کہا: لطخ کا معنی نرمی اور آہستگی سے مارنا ہے۔

1657۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَدِّمُ ضُعَفَاءَ أَهْلِهِ بِغَلَسٍ وَيَأْمُرُهُمْ يَعْنِي لَا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے کمزور لوگوں کو تاریکی میں پہلے بھیج دیتے تھے اور انہیں حکم ارشاد فرماتے تھے کہ وہ سورج طلوع ہونے سے پہلے جمرہ پر رمی نہ کریں۔

1658۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ بِأُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتْ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَفَاضَتْ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِي يَكُونُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعْنِي عِنْدَهَا

حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دسویں ذی الحجہ (یوم النحر) کی رات پہلے بھیج دیا۔ تو انہوں نے فجر سے پہلے جمرہ پر رمی کر لی پھر مکہ مکرمہ چلی گئی اور طواف افاضہ بھی کر لیا۔ (اتفاق سے) وہ دن ایسا دن تھا جس میں رسول اللہ ﷺ نے انہیں کے پاس قیام فرما ہونا تھا۔

1659۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا رَمَتْ الْجَمْرَةَ قُلْتُ إِنَّا رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ بِلَيْلٍ قَالَتْ إِنَّا كُنَّا نَصْنَعُ هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت عطاء نے بیان کیا ہے کہ مجھے ایک خبر دینے والے نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے یہ خبر دی ہے کہ انہوں نے جمرہ پر رمی کی۔ میں نے کہا: ہم نے رات کے وقت جمرہ پر رمی کی ہے۔ تو انہوں نے کہا: بلاشبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اسی طرح کرتے تھے۔

1660۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ

حضرت ابو الزبیر نے حدیث بیان کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ (مزدلفہ سے) لوٹ کر آئے تو آپ پر طمانیت اور وقار طاری تھا۔ اور آپ نے لوگوں کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ ٹھیکری کی کنکریوں کی مثل چھوٹی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

چھوٹی کنکریوں سے رمی کریں۔ اور آپ ﷺ نے وادی محسر میں اپنی سواری کی رفتار کو تیز کیا۔

بَاب يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ (حج اکبر کے دن کا بیان)

1661۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ الْغَازِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یوم نحر کو جمرات کے درمیان ٹھہرے، اس حج کے دوران جو آپ ﷺ نے حج کیا (یعنی حجۃ الوداع) اور ارشاد فرمایا: آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یوم نحر (دسویں ذی الحجہ کا دن) ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی حج اکبر کا دن ہے۔

1662۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْأَكْبَرُ الْحَجُّ

حضرت حمید بن عبدالرحمن نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے ان لوگوں میں بھیجا جو یوم نحر کو منیٰ میں اعلان کریں گے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی ننگے بدن بیت اللہ شریف کا طواف کرے، اور حج اکبر کا دن یوم نحر ہے اور حج اکبر حج ہی ہے۔

بَاب الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ (حرمت والے مہینوں کا بیان)

1663۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ[1] عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمَّاهُ ابْنُ عَوْنٍ فَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

حضرت محمد نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے حج کے دوران خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: بلاشبہ زمانہ اپنی اسی ہیئت کی طرف گھوم کر آ گیا ہے جس پر اس دن تھا جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق فرمایا تھا۔ سال بارہ مہینے کا ہے۔ اس میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔ ان میں سے تین مسلسل اور لگاتار ہیں:

1۔ ایک نسخہ میں یہاں عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ بھی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور ایک مضر کا وہ رجب ہے جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے۔

محمد بن یحییٰ بن فیاض نے عبدالوہاب سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے ابن ابی بکرہ سے، انہوں نے ابوبکرہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ (عبداللہ) ابن عون نے اس حدیث میں ابن ابی بکرہ کا نام بیان کرتے ہوئے اس طرح کہا ہے:

عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ۔

بَاب مَنْ لَمْ يُدْرِكْ عَرَفَةَ (اس کا بیان جو وقوف عرفہ کو نہ پاسکا)

1664 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَجَاءَ نَاسٌ أَوْ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَأَمَرُوا رَجُلًا فَنَادَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ الْحَجُّ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا فَنَادَى الْحَجُّ الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ مَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَتَمَّ حَجُّهُ أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ فَجَعَلَ يُنَادِي بِذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مِهْرَانُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ الْحَجُّ الْحَجُّ مَرَّتَيْنِ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ الْحَجُّ مَرَّةً

حضرت عبدالرحمن بن یعمر دیلی نے بیان کیا ہے کہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا درآنحالیکہ آپ عرفات میں تھے۔ پس وہاں اہل مجد میں سے کچھ لوگ یا ایک جماعت آئی۔ تو انہوں نے ایک آدمی کو حکم دیا۔ تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پکار کر عرض کی: حج کس طرح ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ اعلان کرے حج صرف یوم عرفہ کا حج ہے۔ جو کوئی مزدلفہ کی رات (یعنی دسویں ذی الحجہ کی رات) صبح کی نماز سے پہلے عرفات میں آ پہنچے تو اس کا حج مکمل ہو گیا۔ منیٰ کے دن تین ہیں۔ پس جو کوئی دو دنوں میں جلدی واپس آ گیا (یعنی بارہویں ذی الحجہ کو منیٰ سے واپس لوٹ آیا) تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو ان سے بھی لیٹ ہو گیا (یعنی تیرہویں کو واپس لوٹا) تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کو اپنے پیچھے بٹھایا اور وہ یہی اعلان کرنے لگا۔

ابوداؤد نے کہا: اسی طرح اسے مہران نے سفیان سے روایت کیا ہے اور اس نے الحج الحج دو بار کہا ہے۔ اور یحییٰ بن سعید القطان نے سفیان سے اسے روایت کیا ہے اور اس نے الحج ایک بار کہا ہے۔

1665 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسٍ الطَّائِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْمَوْقِفِ يَعْنِي بِجَمْعٍ قُلْتُ جِئْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ جَبَلِ طَيِّئٍ أَكْلَلْتُ مَطِيَّتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ[1] إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَأَتَى عَرَفَاتٍ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ

1۔ ایک نسخہ میں حَبْلٍ کے بجائے جَبَلٍ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عروہ بن مضرس الطائی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں مزدلفہ کے موقف میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں طیی کے پہاڑوں سے آیا ہوں، میں نے اپنی سواری کو بھی تھکایا ہے اور اپنے آپ کو بھی خوب تھکا دیا ہے، قسم بخدا! میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا مگر میں نے اس پر وقوف کیا ہے، کیا میرا حج ہو گیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے ساتھ اس نماز کو پالیا (نماز سے مراد مزدلفہ اور عشاء کی اکٹھی نماز پڑھی جانے والی نماز ہے) اور اس سے قبل رات یا دن کے وقت عرفات میں حاضر ہو گیا تو اس کا حج مکمل ہو گیا۔ وہ اپنی میل کچیل دور کرے!

بَاب النُّزُولِ بِمِنًى (منیٰ میں اترنے کا بیان)

1666۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ بِمِنًى وَنَزَّلَهُمْ مَنَازِلَهُمْ فَقَالَ لِيَنْزِلِ الْمُهَاجِرُونَ هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلَى مَيْمَنَةِ الْقِبْلَةِ وَالْأَنْصَارُ هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلَى مَيْسَرَةِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ لِيَنْزِلِ النَّاسُ حَوْلَهُمْ

حضرت عبدالرحمن بن معاذ نے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے یہ روایت بیان کی ہے کہ اس نے بیان کیا: حضور نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور انہیں ان کی اپنی اپنی جگہوں پر اتارا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چاہیے کہ مہاجرین یہاں اتریں اور آپ ﷺ نے قبلہ کی دائیں جانب اشارہ کیا اور انصار یہاں اتریں اور ساتھ ہی آپ ﷺ نے قبلہ کی بائیں جانب اشارہ فرمایا۔ پھر عام لوگوں کو چاہیے کہ وہ ان (مہاجرین وانصار) کے اردگرد اتریں۔

بَاب أَيِّ يَوْمٍ يَخْطُبُ بِمِنًى (اس کا بیان کہ منیٰ میں خطبہ کس دن ہوگا؟)

1667۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي بَكْرٍ قَالَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ بَيْنَ أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَنَحْنُ عِنْدَ رَاحِلَتِهِ وَهِيَ خُطْبَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي خَطَبَ بِمِنًى

حضرت ابن ابی نجیح نے اپنے باپ کے واسطہ سے بنی بکر کے دو آدمیوں سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو ایام تشریق میں سے درمیان والے دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا ہے اور ہم آپ ﷺ کی سواری کے پاس تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا یہی وہ خطبہ ہے جو آپ نے منیٰ میں ارشاد فرمایا۔

فائدہ: ایام تشریق گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں ذی الحجہ کے دن ہیں۔ لہٰذا آپ ﷺ نے یہ خطبہ بارھویں ذی الحجہ کو ارشاد فرمایا۔

1668۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُصَيْنٍ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي سَرَّاءُ بِنْتُ نَبْهَانَ وَكَانَتْ رَبَّةَ بَيْتٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الرُّءُوسِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَلَيْسَ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ عَمُّ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ إِنَّهُ خَطَبَ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

حضرت ربیعہ بن عبدالرحمن بن حصین نے بیان کیا ہے کہ میری دادی سراء بنت نبہان جو کہ زمانہ جاہلیت میں ایک ایسے گھر کی مالکہ تھی جس میں بت رکھا ہوا تھا، نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یوم روس کو خطبہ ارشاد فرمایا تو پوچھا: یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول مکرم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ پھر کہا: کیا یہ ایام تشریق میں سے درمیان والا دن نہیں ہے۔

ابوداود نے کہا ہے کہ اسی طرح ابوحرہ الرقاشی کے چچا نے بھی کہا ہے کہ آپ ﷺ نے ایام تشریق میں سے درمیان والے دن خطبہ ارشاد فرمایا۔

بَاب مَنْ قَالَ خَطَبَ يَوْمَ النَّحْرِ (اس کا بیان جس نے کہا آپ ﷺ نے خطبہ یوم نحر کو دیا)

1669۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي الْهِرْمَاسُ بْنُ زِيَادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ يَوْمَ الْأَضْحَى بِمِنًى

حضرت ہرماس بن زیاد باہلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ یوم اضحیٰ (دسویں ذی الحجہ کا دن) کو منیٰ میں اپنی عضباء نامی اونٹنی پر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

1670۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيَّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الْكَلَاعِيُّ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ خُطْبَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ

حضرت سلیم بن عامر الکلاعی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا خطبہ منیٰ میں یوم نحر کو سنا۔

بَاب أَيِّ وَقْتٍ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ (اس کا بیان کہ یوم نحر کو خطبہ کون سے وقت ہوگا)

1671۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ الْمُزَنِيِّ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ عَمْرٍو الْمُزَنِيُّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى حِينَ ارْتَفَعَ الضُّحَى عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَعَلِيٌّ رضی الله عنه يُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَاعِدٍ وَقَائِمٍ

حضرت رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ شہباء خچر (ایسا خچر جس کی سفیدی سیاہی پر غالب تھی) پر تشریف فرما کر منیٰ میں اس وقت لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے جب کہ دن خوب روشن ہو چکا تھا (مراد زوال سے پہلے بڑی چاشت کا وقت ہے) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی گفتگو لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔ اور کچھ لوگ بیٹھے ہوئے اور کچھ کھڑے تھے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب مَا يَذْكُرُ الْإِمَامُ فِي خُطْبَتِهِ بِمِنًى

(اس کا بیان جو کچھ امام اپنے منیٰ کے خطبہ میں ذکر کرے گا)

1672۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ التَّيْمِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِمِنًى فَفُتِحَتْ أَسْمَاعُنَا حَتَّى كُنَّا نَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَنَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتَّى بَلَغَ الْجِمَارَ فَوَضَعَ أُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ بِحَصَى الْخَذْفِ ثُمَّ أَمَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَنَزَلُوا فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَأَمَرَ الْأَنْصَارَ فَنَزَلُوا مِنْ وَرَاءِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ نَزَلَ النَّاسُ بَعْدَ ذَلِكَ

حضرت عبدالرحمن بن معاذ تیمی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور ہم منیٰ میں تھے اور ہمارے کان کھول دیے گئے یہاں تک کہ ہم وہ سب سن رہے تھے جو آپ ﷺ فرما رہے تھے حالانکہ ہم اپنے ٹھکانوں میں تھے۔ پس آپ ﷺ لوگوں کو احکام سکھاتے رہے یہاں تک کہ آپ رمی جمار تک پہنچ گئے۔ تو پھر آپ نے اپنی شہادت کی انگلیوں کو (کانوں میں) رکھا اور فرمایا: ٹھیکری کی کنکریوں کی مثل کنکریاں مارنا۔ پھر مہاجرین کو حکم ارشاد فرمایا تو وہ مسجد کے سامنے کی جانب اترے اور انصار کو حکم فرمایا تو انہوں نے مسجد کے پیچھے پڑاؤ ڈالا۔ پھر اس کے بعد عام لوگ اترے۔

بَاب يَبِيتُ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى (منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنے کا بیان)

1673۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي حَرِيزٌ أَوْ أَبُو حَرِيزٍ الشَّكُّ مِنْ يَحْيَى أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ فَرُّوخَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّا نَتَبَايَعُ بِأَمْوَالِ النَّاسِ فَيَأْتِي أَحَدُنَا مَكَّةَ فَيَبِيتُ عَلَى الْمَالِ فَقَالَ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَاتَ بِمِنًى وَظَلَّ

حضرت یحییٰ نے حضرت ابن جریج سے بیان کیا ہے کہ مجھے حریز یا ابو حریز نے بیان کیا ہے۔ یہ شک یحییٰ کو ہے کہ انہوں نے عبدالرحمن بن فروخ سے سنا کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ہم لوگوں کے مال سے خرید و فروخت کرتے ہیں (تو کیا یہ درست ہے) کہ ہم میں سے کوئی ایک مکہ مکرمہ میں آجائے اور مال کے پاس رات گزارے (تاکہ وہ محفوظ رہے) تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تو رات اور دن منیٰ میں ہی گزارے تھے۔

1674۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پانی پلانے کی غرض سے منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزارنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت عطا فرما دی۔

بَاب الصَّلَاةِ بِمِنًى (منیٰ میں نماز کا بیان)

1675۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ وَحَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَاهُ وَحَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ أَتَمُّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَلَّى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعًا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ زَادَ عَنْ حَفْصٍ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا زَادَ مِنْ هَا هُنَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَلَوَدِدْتُ أَنْ لِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ مُتَقَبَّلَتَيْنِ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَشْيَاخِهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ صَلَّى أَرْبَعًا قَالَ فَقِيلَ لَهُ عِبْتَ عَلَى عُثْمَانَ ثُمَّ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا قَالَ الْخِلَافُ شَرٌّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ إِنَّمَا صَلَّى بِمِنًى أَرْبَعًا لِأَنَّهُ أَجْمَعَ عَلَى الْإِقَامَةِ بَعْدَ الْحَجِّ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى أَرْبَعًا لِأَنَّهُ اتَّخَذَهَا وَطَنًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ لَمَّا اتَّخَذَ عُثْمَانُ الْأَمْوَالَ بِالطَّائِفِ وَأَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا صَلَّى أَرْبَعًا قَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ الْأَئِمَّةُ بَعْدَهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ بِمِنًى مِنْ أَجْلِ الْأَعْرَابِ لِأَنَّهُمْ كَثُرُوا عَامَئِذٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ أَرْبَعًا لِيُعَلِّمَهُمْ أَنَّ الصَّلَاةَ أَرْبَعٌ

حضرت عبدالرحمن بن یزید نے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں نماز ادا فرمائی۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں نماز پڑھی ہے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعتیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ اور حفص کی جانب سے یہ زائد ہے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کے دور خلافت کی ابتداء میں (دو رکعتیں ہی پڑھی ہیں) بعد ازاں آپ نماز مکمل پڑھنے لگے۔ یہاں ابو معاویہ کی جانب سے یہ اضافہ ہے۔ پھر تمہارے راستے متفرق ہو گئے۔ اور مجھے تو چار کی نسبت دو زیادہ پسند ہیں جو قبول کر لی جائیں۔

اعمش نے بیان کیا ہے کہ معاویہ بن قرہ نے اپنے شیوخ سے مجھے بتایا ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے چار رکعتیں پڑھیں۔ تو آپ کو یہ کہا گیا کہ آپ نے تو (اس سبب سے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر عیب لگایا تھا۔ پھر آپ نے خود چار رکعتیں پڑھ لی ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: اختلاف بری شے ہے۔

محمد بن علاء نے ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے، انہوں نے زہری سے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھی ہیں اس لیے کہ انہوں نے وہاں حج کے بعد اقامت کی نیت کر لی تھی۔

ہناد بن سری نے ابو الاحوص سے، انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (منیٰ میں) چار رکعتیں اس لیے پڑھیں کہ آپ نے اسے وطن بنا لیا تھا۔

محمد بن علاء نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے اور انہوں نے زہری سے یہ بیان کیا ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے طائف میں اپنے کچھ اموال (باغات اور زمین وغیرہ) بنا لیے اور آپ ان کے لیے وہاں ٹھہرنے کا ارادہ فرماتے، تو آپ چار رکعتیں نماز پڑھتے۔ پھر آپ کے بعد کے ائمہ نے اسی فعل کو اپنا لیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

موسیٰ بن اسماعیل اور حماد نے ایوب سے اور انہوں نے زہری سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اعرابی لوگوں کی وجہ سے منیٰ میں نماز مکمل پڑھائی کیونکہ اس سال ان کی کثرت تھی۔ پس آپ نے لوگوں کو چار رکعتیں پڑھائیں تا کہ آپ انہیں یہ تعلیم دے سکیں کہ نماز چار رکعتیں ہے۔

بَابُ الْقَصْرِ لِأَهْلِ مَكَّةَ (اہل مکہ کے لیے قصر نماز کا بیان)

1676۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ وَكَانَتْ أُمُّهُ تَحْتَ عُمَرَ فَوَلَدَتْ لَهُ[1] عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى وَالنَّاسُ أَكْثَرُ مَا كَانُوا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو دَاوُد حَارِثَةُ بْنُ خُزَاعَةَ وَدَارُهُمْ بِمَكَّةَ[2]

حضرت ابو اسحاق نے بیان کیا ہے کہ مجھے حارث بن وہب خزاعی نے بتایا اور ان کی ماں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھی اور اس نے وہاں عبید اللہ بن عمر کو جنم دیا۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں نماز پڑھی اور اتنے لوگوں نے بھی جو پہلے سے کہیں زیادہ تھے۔ پس آپ ﷺ نے ہمیں حجۃ الوداع میں دو رکعتیں نماز پڑھائی۔ ابوداود نے کہا ہے کہ حارثہ بن خزاعہ اور ان کا گھر مکہ مکرمہ میں تھا۔

بَابٌ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ (رمی جمار کا بیان)

1677۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَرْمِي الْجَمْرَةَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَهُوَ رَاكِبٌ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَرَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ يَسْتُرُهُ فَسَأَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ فَقَالُوا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَازْدَحَمَ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَقْتُلْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَإِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَارْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ

حضرت سلیمان بن عمرو بن الاحوص نے اپنی ماں سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے بطن وادی (وادی کا نچلا حصہ) سے رسول اللہ ﷺ کو رمی جمار (کنکریاں پھینکنا) کرتے ہوئے دیکھا درآنحالیکہ آپ سوار تھے۔ آپ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر (اللہ اکبر کہنا) کہتے تھے۔ اور ایک آدمی آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھا، وہ آپ کو سایہ کیے ہوئے تھا۔ میں نے اس آدمی کے بارے میں پوچھا (کہ یہ کون ہے؟) تو لوگوں نے بتایا: یہ فضل بن عباس ہیں۔ لوگوں نے بھیڑ کر دی تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم (دھکم پیل کے سبب) آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کر دینا۔ اور جب تم جمرہ پر رمی کرو، تو ٹھیکری کی کنکری کی مثل (چھوٹی چھوٹی کنکریاں) پھینکو۔

1678۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ رَاكِبًا وَرَأَيْتُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ حَجَرًا

1۔ ایک نسخہ میں لَهُ نہیں ہے۔ 2۔ قال ابوداود تا آخر صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَرَمَى وَرَمَى النَّاسُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ بِإِسْنَادِهِ فِي مِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ زَادَ وَلَمْ يَقُمْ عِنْدَهَا

حضرت سلیمان بن عمرو بن الاحوص نے اپنی ماں سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمرہ عقبہ کے پاس دیکھا، اس حال میں کہ آپ سواری پر تھے اور میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان (چھوٹے چھوٹے) پتھر دیکھے۔ پھر آپ نے ان سے رمی کی اور لوگوں نے بھی رمی کی۔ محمد بن علاء، ابن ادریس اور یزید بن ابی زیاد نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی حدیث کی مثل حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ولم يقم عندها (اور آپ ﷺ اس کے پاس کھڑے نہیں ہوئے)۔

1679 ۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي الْجِمَارَ فِي الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ مَاشِيًا ذَاهِبًا وَرَاجِعًا وَيُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ یوم نحر کے بعد تین دن رمی جمار کے لیے آتے تھے درآنحالیکہ آپ آتے جاتے وقت پیدل ہوتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ حضور نبی مکرم ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

1680 ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ يَقُولُ لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ

ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر نحر کے دن رمی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ فرماتے تھے: تمہیں چاہیے کہ اپنے حج کے احکام سیکھ لو۔ کیونکہ میں نہیں جانتا شاید میں اپنے اس حج کے بعد حج نہ کروں۔

1681 ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى فَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

ابن جریج نے کہا: مجھے ابوالزبیر نے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوم نحر کو چاشت کے وقت اپنی سواری پر رمی کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن اس کے بعد (بقیہ ایام میں) زوال شمس کے بعد (آپ رمی کیا کرتے تھے)۔

1682 ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی الله عنهما مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ زَوَالَ الشَّمْسِ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا

حضرت وبرہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: میں کب رمی جمار کیا کروں؟ تو انہوں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے فرمایا: جب تیرا امام رمی کرے تو تو بھی رمی کر لے۔ میں نے دوبارہ سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا: ہم زوال شمس کا انتظار کرتے تھے۔ پس جب سورج ڈھل جاتا تو ہم رمی کرتے تھے۔

1683۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَفَاضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلُّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے آخری دن طواف افاضہ (فرض طواف) کیا جب کہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ علیہ السلام منیٰ کی طرف لوٹ آئے اور ایام تشریق کی راتیں وہیں ٹھہرے رہے۔ جب سورج ڈھل گیا تو آپ علیہ السلام نے جمرہ پر رمی کی۔ آپ نے ہر جمرہ پر سات کنکریاں ماریں اور آپ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے۔ آپ پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس ٹھہرتے اور قیام کو خاصا طویل کرتے اور (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) انتہائی عجز و انکساری کے ساتھ دعا مانگتے اور (جب) تیسرے جمرہ کے پاس رمی کرتے تو اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔

1684۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَقَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

حضرت عبد الرحمن بن یزید نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا ہے کہ جب وہ جمرہ کبریٰ پر رمی کے لیے پہنچے تو انہوں نے بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں جانب اور منیٰ کو اپنی دائیں جانب رکھا اور جمرہ پر سات کنکریاں پھینکیں اور فرمایا: اسی طرح اس ذات نے رمی کی ہے جس پر سورۃ البقرہ نازل کی گئی۔ (یہاں سورہ البقرہ کی تخصیص اس لیے کی گئی ہے کہ اس میں مناسک حج کثرت سے بیان کیے گئے ہیں)۔

1685۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَخَّصَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُونَ الْغَدَ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ بِيَوْمَيْنِ وَيَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ

حضرت ابو البداح بن عاصم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے اونٹ چرانے والوں کو (منیٰ سے باہر) رات گزارنے کی رخصت عطا فرمائی۔ یہ کہ وہ یوم نحر کی رمی کریں۔ پھر اس کے بعد آنے والے دونوں یعنی گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ کی رمی ایک دن میں کر لیں اور پھر وہاں سے واپسی کے دن رمی کریں۔ (یعنی اگر تیرہویں کے دن وہاں ہوں تو پھر رمی کریں)۔

1686۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدٍ ابْنَيْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا

حضرت ابوالبداح بن عدی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے چرواہوں کو رخصت عطا فرمائی کہ وہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑیں۔

1687۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجِمَارِ قَالَ مَا أَدْرِي أَرَمَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسِتٍّ أَوْ بِسَبْعٍ

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے ابومجلز کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رمی جمار کے بارے میں کچھ پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے چھ کنکریاں پھینکیں ہیں یا سات۔

1688۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَمَى أَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ الْحَجَّاجُ لَمْ يَرَ الزُّهْرِيَّ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمرہ عقبہ پر رمی کر لے، تو اس کے لیے عورتوں کے سوا ہر شے حلال ہو گئی۔

ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ حجاج نے نہ زہری کو دیکھا ہے اور نہ اس سے سماع کیا ہے۔

بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ (حلق اور قصر کرانے کا بیان)

1689۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! حلق (سر منڈانا) کرانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ قصر (بال ترشوانا) کرانے والوں پر بھی۔ آپ ﷺ نے پھر یہی دعا مانگی: اے اللہ! حلق کرانے والوں پر رحم فرما۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ قصر کرانے والوں پر بھی۔ پھر آپ ﷺ نے بھی کہا: اور قصر کرانے والوں پر بھی (رحم فرما)۔

1690۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کا حلق کرایا۔

1691۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ بِمِنًى فَدَعَا بِذِبْحٍ فَذُبِحَ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ فَأَخَذَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ فَحَلَقَهُ فَجَعَلَ يَقْسِمُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ ثُمَّ أَخَذَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ ثُمَّ قَالَ هَا هُنَا أَبُو طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو نُعَيْمٍ الْحَلَبِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ فِيهِ قَالَ لِلْحَالِقِ ابْدَأْ بِشِقِّي الْأَيْمَنِ فَاحْلِقْهُ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر کو جمرہ عقبہ پر رمی کی۔ پھر منیٰ میں اپنے ٹھکانے کی طرف لوٹ آئے۔ پھر آپ ﷺ نے قربانی کا جانور ذبح کرنے کے لیے طلب کیا اور اسے ذبح کیا گیا۔ پھر آپ نے حلاق (سر مونڈنے والا، حجام) کو بلایا۔ تو اس نے پہلے آپ کے سر کی دائیں جانب سے بال لیے اور اس کا حلق کر دیا اور وہ بال پاس موجود لوگوں میں ایک ایک اور دو دو کر کے تقسیم کر دیے۔ پھر اس نے آپ کے سر کے بائیں جانب سے بال لیے اور اس کا حلق کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں ابوطلحہ موجود ہیں۔ پھر آپ نے وہ بال ابوطلحہ کو عطا فرما دیے۔ عبید بن ہشام ابو نعیم حلبی اور عمرو بن عثمان المعنی دونوں نے بیان کیا کہ سفیان نے ہشام بن حسان سے اس کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں بیان کیا ہے کہ آپ نے حالق کو کہا: دائیں جانب سے شروع کر اور اس کا حلق کر دے۔

1692۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسْأَلُ يَوْمَ مِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ إِنِّي أَمْسَيْتُ وَلَمْ أَرْمِ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ سے منیٰ کے دن سوال کیے جاتے تھے اور آپ (جواب میں) فرماتے تھے: ''کوئی حرج نہیں''۔ پس ایک آدمی نے سوال کیا: میں نے ذبح سے پہلے حلق کرا لیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ذبح کر، کوئی حرج نہیں۔ ایک اور نے عرض کی: مجھے شام ہو گئی اور میں نے رمی نہیں کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو رمی کر لے، کوئی حرج نہیں۔

1693۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ

حضرت صفیہ بنت شیبہ بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ حضرت ام عثمان بنت ابی سفیان نے مجھے خبر دی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں پر حلق نہیں ہے بلکہ عورتوں پر قصر کرانا ہے (یعنی بال پکڑ کر ایک سرے سے تھوڑے سے کاٹ دیے جائیں)۔

1694۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الْبَغْدَادِيُّ ثِقَةٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ

1۔ ایک نسخہ میں حدثنا سفیان عن ہشام تا آخر کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ

حضرت ابن جریج نے حضرت عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ سے انہوں نے حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا: مجھے حضرت ام عثمان بنت ابی سفیان نے خبر دی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں پر حلق نہیں ہے بلکہ عورتوں پر قصر کرانا ہے۔

بَابُ الْعُمْرَةِ (عمرہ کا بیان)

1695۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ وَيَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ

حضرت عکرمہ بن خالد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حج ادا کرنے سے پہلے عمرہ ادا فرمایا۔

1696۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَاللهِ مَا أَعْمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَائِشَةَ فِي ذِي الْحِجَّةِ إِلَّا لِيَقْطَعَ بِذَلِكَ أَمْرَ أَهْلِ الشِّرْكِ فَإِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنْ قُرَيْشٍ وَمَنْ دَانَ دِينَهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا عَفَا الْوَبَرْ وَبَرَأَ الدَّبَرْ وَدَخَلَ صَفَرْ فَقَدْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ فَكَانُوا يُحَرِّمُونَ الْعُمْرَةَ حَتَّى يَنْسَلِخَ ذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ

حضرت عبداللہ بن طاؤس نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: قسم بخدا! رسول اللہ ﷺ نے ذوالحجہ کے مہینہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو صرف اس لیے عمرہ کرایا تا کہ اس کے ساتھ اہل شرک کا نظریہ باطل ہو جائے۔ کیونکہ قریش کے قبیلے کے یہ لوگ اور وہ جو دین میں ان کے قریب تھے سب کہا کرتے تھے: جب اونٹوں کے بال بڑھنے لگیں اور ان کی پشتوں پر زخم مندمل ہو جائیں اور صفر (کا مہینہ) داخل ہو جائے تو تب اس کے لیے عمرہ کرنا حلال ہے جس نے عمرہ کیا۔ وہ عمرہ کرنے کو حرام قرار دیتے تھے یہاں تک کہ ذوالحجہ اور محرم کے دونوں مہینے گزر جائیں۔

1697۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنِي رَسُولُ مَرْوَانَ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَى أُمِّ مَعْقِلٍ قَالَتْ كَانَ أَبُو مَعْقِلٍ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَتْ أُمُّ مَعْقِلٍ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ عَلَيَّ حَجَّةً فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ حَتَّى دَخَلَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَلَيَّ حَجَّةً وَإِنَّ لِأَبِي مَعْقِلٍ بَكْرًا قَالَ أَبُو مَعْقِلٍ صَدَقَتْ جَعَلْتُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْطِهَا فَلْتَحُجَّ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَعْطَاهَا الْبَكْرَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ قَدْ كَبِرْتُ وَسَقِمْتُ فَهَلْ مِنْ عَمَلٍ يُجْزِئُ عَنِّي مِنْ حَجَّتِي قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تُجْزِئُ حَجَّةً

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ مجھے مروان کے اس قاصد نے خبر دی ہے جسے ام معقل کی طرف بھیجا گیا کہ ام معقل نے بتایا: ابومعقل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے لیے گئے ہوئے تھے۔ جب وہ واپس آئے، تو ام معقل نے ان سے کہا: کیا تم جانتے ہو حج مجھ پر بھی فرض ہے۔ پس وہ دونوں چل پڑے، یہاں تک کہ حضور نبی رحمت ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور ام معقل نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ مجھ پر حج فرض ہے اور ابومعقل کے پاس ایک اونٹ ہے۔ ابومعقل نے عرض کی: اس نے سچ کہا ہے۔ لیکن میں نے اس اونٹ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر رکھا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو وہ (اونٹ) اسے دے دے تاکہ یہ اس پر حج کر سکے کیونکہ یہ بھی فی سبیل اللہ ہی ہے۔ چنانچہ ابومعقل نے وہ اونٹ ام معقل کے حوالے کر دیا۔ پھر اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں ایک بوڑھی اور بیمار عورت ہوں، کیا کوئی ایسا عمل ہے جو میری جانب سے میرے حج کا بدل ہو جائے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کا بدل بن جاتا ہے (یعنی اس کا اجر اور ثواب اتنا ہے جتنا حج کا ہوا کرتا ہے)۔

1698۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْقِلِ بْنِ أُمِّ مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ أَسَدِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ مَعْقِلٍ قَالَتْ لَمَّا حَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ فَجَعَلَهُ أَبُو مَعْقِلٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَصَابَنَا مَرَضٌ وَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ حَجِّهِ جِئْتُهُ فَقَالَ يَا أُمَّ مَعْقِلٍ مَا مَنَعَكِ أَنْ تَخْرُجِي مَعَنَا قَالَتْ لَقَدْ تَهَيَّأْنَا فَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ هُوَ الَّذِي نَحُجُّ عَلَيْهِ فَأَوْصَى بِهِ أَبُو مَعْقِلٍ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ فَهَلَّا خَرَجْتِ عَلَيْهِ فَإِنَّ الْحَجَّ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَمَّا إِذْ فَاتَتْكِ هَذِهِ الْحَجَّةُ مَعَنَا فَاعْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ فَإِنَّهَا كَحَجَّةٍ فَكَانَتْ تَقُولُ الْحَجُّ حَجَّةٌ وَالْعُمْرَةُ عُمْرَةٌ وَقَدْ قَالَ هَذَا لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَدْرِي أَلِيَ خَاصَّةً

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام نے اپنی دادی حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع ادا فرمایا تو اس وقت ہمارے پاس ایک اونٹ تھا۔ حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ نے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر رکھا تھا۔ اور پھر بیماری نے ہمیں آلیا۔ نتیجۃً ابومعقل فوت ہو گئے اور حضور نبی کریم ﷺ (حج کے لیے تشریف) لے گئے۔ جب آپ اپنے حج سے فارغ ہوئے تو میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام معقل! تجھے ساتھ نکلنے سے کس شے نے روکا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یقیناً ہم نے تیاری کی تھی پھر ابومعقل فوت ہو گئے اور ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جس پر ہم حج کر سکتے تھے۔ تو ابومعقل نے اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں دینے کی وصیت کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس پر کیونکر نہیں نکلی حالانکہ حج تو فی سبیل اللہ میں سے ہی ہے۔ لیکن اب جب کہ تیرا یہ حج ہمارے ساتھ فوت ہو چکا تو اب تو رمضان المبارک کا عمرہ کر لے کیونکہ وہ بھی حج کی مثل ہی ہے۔ تو وہ کہا کرتی تھیں حج حج ہے اور عمرہ عمرہ ہی ہے۔ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے یہ میرے لیے ارشاد فرمایا: اب میں نہیں جانتی کیا یہ حکم میرے لیے خاص ہے (یا یہ حکم عام ہے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1699۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحَجَّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ لِزَوْجِهَا أَحِجَّنِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى جَمَلِكَ 1 فَقَالَ مَا عِنْدِي مَا أُحِجُّكِ عَلَيْهِ قَالَتْ أَحِجَّنِي عَلَى جَمَلِكَ فُلَانٍ قَالَ ذَاكَ حَبِيسٌ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي تَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ وَإِنَّهَا سَأَلَتْنِي الْحَجَّ مَعَكَ قَالَتْ أَحِجَّنِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ مَا عِنْدِي مَا أُحِجُّكِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ أَحِجَّنِي عَلَى جَمَلِكَ فُلَانٍ فَقُلْتُ ذَاكَ حَبِيسٌ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَحْجَجْتَهَا عَلَيْهِ كَانَ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ وَإِنَّهَا أَمَرَتْنِي أَنْ أَسْأَلَكَ مَا يَعْدِلُ حَجَّةً مَعَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْرِئْهَا السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ وَبَرَكَاتِهِ وَأَخْبِرْهَا أَنَّهَا تَعْدِلُ حَجَّةً مَعِي يَعْنِي عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا ارادہ فرمایا تو ایک عورت نے اپنے خاوند کو کہا: مجھے بھی اپنے اونٹ پر رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کرا دے۔ تو اس نے جواب دیا: میرے پاس کوئی ایسی سواری نہیں جس پر میں تجھے حج کراؤں۔ اس عورت نے آگے سے کہا: ''تو اپنے فلاں اونٹ پر مجھے حج کرا دے''۔ اس نے جواباً کہا: وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں روکا ہوا ہے، پھر وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: میری زوجہ آپ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ عرض کرتی ہے اور اس نے مجھ سے آپ ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے بارے میں پوچھا ہے اور اس نے کہا ہے: تو مجھے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کرا دے۔ تو میں نے اسے کہا ہے: میرے پاس ایسی کوئی سواری نہیں جس پر میں تجھے حج کراؤں۔ تو اس نے جواب دیا: تو مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کرا دے۔ میں نے اسے کہا ہے: وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں روک رکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اگر تو نے اسے اس پر حج کرا دیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہی ہے۔ پھر اس آدمی نے عرض کی: اس نے مجھے یہ بھی کہا ہے کہ میں آپ سے یہ عرض کروں: کون سی شے آپ کے حج کرنے کے برابر ہو سکتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اسے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا اور اسے یہ بتانا کہ وہ شے جو میرے حج کرنے کے برابر ہو سکتی ہے وہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا ہے۔

1700۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اعْتَمَرَ عُمْرَتَيْنِ عُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً فِي شَوَّالٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو عمرے کیے۔ ایک عمرہ ذوالقعدہ میں اور ایک عمرہ شوال میں۔

1701۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِ اعْتَمَرَ ثَلَاثًا سِوَى الَّتِي قَرَنَهَا بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ

1۔ ایک نسخہ میں علی جملک کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابو اسحاق نے حضرت مجاہد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کیے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: دوبار۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ سمجھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عمرہ کے سوا تین عمرے کیے ہیں جسے حجۃ الوداع کے ساتھ ملا کر کیا ہے۔

1702۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالثَّانِيَةَ حِينَ تَوَاطَئُوا عَلَى عُمْرَةٍ مِنْ قَابِلٍ وَالثَّالِثَةَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِي قَرَنَ مَعَ حَجَّتِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے: عمرہ حدیبیہ، دوسرا وہ عمرہ جس پر وہ حدیبیہ کے بعد آنے والے سال کرنے پر متفق ہوئے (یعنی عمرۃ القضاء) تیسرا مقام جعرانہ سے اور چوتھا وہ جو آپ ﷺ نے حج کے ساتھ ملا کر کیا۔

1703۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَتْقَنْتُ مِنْ هَا هُنَا مِنْ هُدْبَةَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْوَلِيدِ وَلَمْ أَضْبِطْهُ عُمْرَةً(1) زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ أَوْ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الْقَضَاءِ(2) فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے اور وہ تمام کے تمام ذوالقعدہ میں کیے سوائے اس کے جو آپ کے حج کے ساتھ متصل تھا۔ ابوداود نے کہا ہے: میں نے اس سے آگے جو کچھ ہدبہ سے سنا ہے وہ مجھے ازبر ہے اور جو میں نے ابوالولید سے سنا ہے وہ مجھے یاد نہیں ہے (ہدبہ کے الفاظ یہ ہیں) زمانہ حدیبیہ کا عمرہ یا وہ عمرہ جو حدیبیہ سے کیا اور عمرہ القضاء (یہ دونوں) ذی قعدہ میں تھے اور ایک عمرہ مقام جعرانہ سے جہاں آپ نے غزوۂ حنین سے حاصل ہونے والا مال غنیمت تقسیم فرمایا۔ وہ بھی ذی القعدہ میں تھا۔ اور ایک عمرہ آپ کے حج کے ساتھ ملا ہوا تھا۔

بَابُ الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَحِيضُ فَيُدْرِكُهَا الْحَجُّ فَتَنْقُضُ عُمْرَتَهَا وَتُهِلُّ بِالْحَجِّ هَلْ تَقْضِي عُمْرَتَهَا

کیا وہ عورت اپنے عمرہ کی قضا کرے گی جس نے عمرے کا احرام باندھا اور پھر حیض آنے کے سبب اسے توڑ کر حج کا احرام باندھ لیا

1704۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ يَا

1۔ ایک نسخہ میں عمرۃ نہیں ہے۔
2۔ ایک نسخہ میں وعمرۃ القضاء نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَرْدِفْ أُخْتَكَ عَائِشَةَ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَإِذَا هَبَطْتَ بِهَا مِنَ الْأَكَمَةِ فَلْتُحْرِمْ فَإِنَّهَا عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ

حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن بن ابی بکر نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن کو فرمایا: اے عبدالرحمن! اپنی بہن عائشہ کو پیچھے بٹھا لے اور اسے تنعیم سے عمرہ کا احرام بندھا لے آ۔ جب تو ٹیلوں سے نیچے اترے تو یہ احرام باندھ لے، کیونکہ وہ عمرہ مقبول ہے۔

1705 ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُزَاحِمِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنِي أَبُو مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَسِيدٍ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِعْرَانَةَ فَجَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَرَكَعَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَحْرَمَ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ فَاسْتَقْبَلَ بَطْنَ سَرِفَ حَتَّى لَقِيَ طَرِيقَ الْمَدِينَةِ فَأَصْبَحَ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ

حضرت عبدالعزیز بن عبداللہ بن اسید نے حضرت محرش الکعبی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضور نبی مکرم ﷺ جعرانہ تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے اور وہاں اتنی نماز پڑھی جو اللہ تعالیٰ نے چاہی۔ پھر آپ نے احرام باندھا، پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے اور بطن سرف کی طرف متوجہ ہوئے۔ یہاں تک کہ (چلتے چلتے) آپ مدینہ طیبہ کے راستے میں آ پہنچے۔ اور پھر صبح مکہ مکرمہ میں کی (اس طرح) گویا کہ آپ رات کے وقت مکہ میں ہی تھے۔

بَابُ الْمُقَامِ فِي الْعُمْرَةِ (دوران عمرہ مکہ مکرمہ میں قیام کا بیان)

1706 ۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ وَعَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقَامَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ ثَلَاثًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے عمرہ قضاء میں تین دن تک (مکہ مکرمہ) میں قیام فرمایا۔

بَابُ الْإِفَاضَةِ فِي الْحَجِّ (حج میں طواف افاضہ)

1707 ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى يَعْنِي رَاجِعًا

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے یوم نحر کو طواف زیارت کیا۔ پھر وہاں سے واپس لوٹ کر ظہر کی نماز منیٰ میں ادا فرمائی۔

1708 ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أُمِّهِ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ يُحَدِّثَانِهِ جَمِيعًا ذَاكَ عَنْهَا[1] قَالَتْ كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي يَصِيرُ إِلَيَّ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَسَاءَ يَوْمِ النَّحْرِ فَصَارَ إِلَيَّ وَدَخَلَ عَلَيَّ وَهْبُ

1 ۔ ایک نسخہ میں یحدثانہ جمیعا ذاک عنہا کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنُ زَمْعَةَ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ آلِ أَبِي أُمَيَّةَ مُتَقَمِّصَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِوَهْبٍ هَلْ أَفَضْتَ أَبَا عَبْدِ اللهِ قَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ﷺ انْزِعْ عَنْكَ الْقَمِيصَ قَالَ فَنَزَعَهُ مِنْ رَأْسِهِ وَنَزَعَ صَاحِبُهُ قَمِيصَهُ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ وَلِمَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ رُخِّصَ لَكُمْ إِذَا أَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ أَنْ تَحِلُّوا يَعْنِي مِنْ كُلِّ مَا حُرِمْتُمْ مِنْهُ إِلَّا النِّسَاءَ فَإِذَا أَمْسَيْتُمْ قَبْلَ أَنْ تَطُوفُوا هَذَا الْبَيْتَ صِرْتُمْ حُرُمًا كَهَيْئَتِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطُوفُوا بِهِ

حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ نے اپنے باپ اور اپنی ماں زینب بنت ابی سلمہ سے اور وہ دونوں یہ حدیث حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: میری وہ رات جس میں رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس قیام فرما ہونا تھا، وہ یوم نحر کی شام تھی۔ آپ ﷺ میرے ہاں تشریف فرما تھے کہ وہب بن زمعہ اور ان کے ساتھ آل ابی امیہ کا ایک آدمی آئے، وہ دونوں قمیصیں پہنے ہوئے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے وہب کو فرمایا: اے ابوعبداللہ! کیا تو نے طواف افاضہ (طواف زیارت) کرلیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں، قسم بخدا! یا رسول اللہ! ﷺ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ قمیص اتار دے۔ چنانچہ اس نے اپنے سر سے قمیص اتار دی اور اس کے ساتھی نے بھی قمیص اتار دی، پھر اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ کیوں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اس دن تمہیں رخصت دی گئی ہے۔ جب تم رمی جمار کر چکو تو تم ان تمام چیزوں سے حلال ہو جاؤ جو احرام کے سبب تم پر حرام کی گئی تھیں سوائے عورتوں کے۔ اور جب تمہیں بیت اللہ شریف کا طواف کرنے سے پہلے شام ہو جائے تو پھر تم رمی جمار کرنے سے پہلے کی حالت کی طرح محرم باقی رہو گے یہاں تک کہ تم طواف کرلو (یعنی تم اس طرح طواف زیارت کرنے سے پہلے احرام نہیں کھول سکتے)۔

1709۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَّرَ طَوَافَ يَوْمِ النَّحْرِ إِلَى اللَّيْلِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے یوم نحر کو رات تک طواف افاضہ مؤخر فرمایا۔

1710۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِي أَفَاضَ فِيهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے طواف افاضہ کے ساتوں چکروں میں رمل نہیں کیا۔

بَابُ الْوَدَاعِ (کعبہ معظمہ سے الوداع ہونے کا بیان)

1711۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ ہر جانب سے واپس چلے جاتے تھے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی واپسی کا سفر اختیار نہ کرے یہاں تک کہ اس کا آخری عمل بیت اللہ شریف کا طواف ہو (یعنی طواف وداع کر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے کعبہ معظمہ کو الوداع کہے)۔

بَاب الْحَائِضِ تَخْرُجُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ (طواف افاضہ کے بعد حائضہ کے چلے جانے کا بیان)

1712۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَقِيلَ إِنَّهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَعَلَّهَا حَابِسَتُنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ فَقَالَ فَلَا إِذًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہ بنت حیی کو یاد فرمایا۔ تو آپ کو بتایا گیا: وہ تو حائضہ ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاید وہ ہمیں روکنے والی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ وہ طواف افاضہ کر چکی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو کوئی حرج نہیں۔

1713۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ الْمَرْأَةِ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ تَحِيضُ قَالَ لِيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ كَذَلِكَ أَفْتَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتَ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِكَيْ مَا أُخَالِفَ

حضرت حارث بن عبداللہ بن اوس نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے آپ سے ایسی عورت کے بارے دریافت کیا، جو یوم نحر کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتی ہے پھر حائضہ ہو جاتی ہے۔ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: اسے چاہیے کہ اس کا آخری عمل بیت اللہ شریف کا طواف ہو (یعنی طواف وداع)۔ راوی کہتا ہے کہ حارث نے کہا: اس طرح مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرے ہاتھ گر جائیں تو نے مجھ سے ایسی شے کے بارے سوال کیا ہے جس کے بارے تو رسول اللہ ﷺ سے دریافت کر چکا ہے تاکہ میں آپ کے خلاف قول کہوں۔

بَاب طَوَافِ الْوَدَاعِ (طواف وداع کا بیان)

1714۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَفْلَحَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ أَحْرَمْتُ مِنْ التَّنْعِيمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِي وَانْتَظَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ حَتَّى فَرَغْتُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ قَالَتْ وَأَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَيْتَ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ خَرَجَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے تنعیم سے عمرے کا احرام باندھا اور میں (بیت اللہ شریف میں) داخل ہوئی اور اپنا عمرہ ادا کیا۔ (اس دوران) رسول اللہ ﷺ مقام ابطح پر میرا انتظار فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ میں (عمرہ سے) فارغ ہو گئی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو کوچ کا حکم ارشاد فرمایا۔ آپ ارشاد فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ بیت اللہ شریف لائے اور وہاں طواف کیا اور پھر روانہ ہو گئے۔

1715۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَهُ تَعْنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي النَّفْرِ الْآخِرِ فَنَزَلَ الْمُحَصَّبَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ قِصَّةَ بَعْثِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ[1] فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرٍ فَأَذَّنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ فَارْتَحَلَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَطَافَ بِهِ حِينَ خَرَجَ ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: منیٰ سے آخری دن (تیرہویں ذوالحجہ) لوٹتے ہوئے میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھی تو آپ ﷺ محصب میں اترے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن بشار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم کی طرف بھیجنے کا واقعہ اس حدیث میں بیان نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: میں سحری کے وقت آپ ﷺ کے پاس آئی تو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو کوچ کی اجازت عطا فرمائی۔ پھر آپ بھی روانہ ہوئے اور آپ ﷺ صبح کی نماز سے پہلے بیت اللہ شریف پہنچ گئے اور وہاں سے نکلتے وقت بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور پھر مدینہ طیبہ کی طرف متوجہ ہو کر چل پڑے۔

1716۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ طَارِقٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَازَ مَكَانًا مِنْ دَارِ يَعْلَى نَسِيَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا

حضرت ابن جریج سے روایت ہے: مجھے عبیداللہ بن ابی یزید نے خبر دی ہے کہ عبدالرحمن بن طارق نے اپنی ماں سے سن کر اسے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب یعلیٰ کے گھروں میں سے کسی جگہ سے آگے گزرے۔ (اس مخصوص جگہ کو) عبیداللہ بھول گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے دعا مانگی۔

بَابُ التَّحْصِيبِ (محصب میں ٹھہرنے کا بیان)

1717۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُحَصَّبَ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ فَمَنْ شَاءَ نَزَلَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَنْزِلْهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے محصب میں نزول فرمایا تاکہ وہاں سے نکلنے میں آسانی ہو، حالانکہ وہاں اترنا سنت نہیں ہے۔ پس جو چاہے وہاں اترے اور جو چاہے وہاں نہ اترے۔

1718۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُنْزِلَهُ وَلَكِنْ ضَرَبْتُ قُبَّتَهُ فَنَزَلَهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ عُثْمَانُ يَعْنِي فِي الْأَبْطَحِ

1۔ قال ابو داؤد تا التنعیم کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت سلیمان بن یسار نے بیان کیا ہے کہ ابورافع نے بتایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ میں وہاں اتروں گا۔ البتہ میں نے آپ کا خیمہ وہاں لگا دیا۔ تو آپ ﷺ وہاں اتر پڑے۔ مسدد نے بیان کیا ہے: وہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساز وسامان پر متعین تھے۔ اور عثمان نے کہا ہے: مراد مقام ابطح ہے (یعنی ابورافع ابطح میں آپ ﷺ کے ساز و سامان پر بطور نگہبان ومحافظ متعین تھے)۔

1719۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي الْمُحَصَّبَ وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ حِينَ أَرَادَ أَنْ يَنْفِرَ مِنْ مِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَهُ وَلَا ذَكَرَ الْخَيْفُ الْوَادِي

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ کل اپنے حج کے دوران کہاں اتریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی اترنے کی جگہ (مکان) چھوڑی ہے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم خیف بنی کنانہ میں اس جگہ اتریں گے جہاں قریش نے کفر پر (ڈٹے رہنے کی) قسم لی تھی یعنی محصب میں۔ کیونکہ اسی جگہ بنی کنانہ نے قریش کو بنی ہاشم کے خلاف یہ حلف دیا تھا کہ وہ ان سے نکاح نہیں کریں گے اور ان سے خرید وفروخت نہیں کریں گے اور نہ ہی انہیں (مکہ مکرمہ میں) ٹھہرنے کی جگہ دیں گے۔ زہری نے کہا: خیف ایک وادی ہے۔

محمود بن خالد نے عمرو سے انہوں نے ابو عمرو اوزاعی سے انہوں نے زہری سے، انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت آپ نے منیٰ سے واپس لوٹنے کا ارادہ فرمایا کہ ہم کل وہاں اتریں گے۔ پھر آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔ لیکن انہوں نے حدیث کا پہلا حصہ ذکر نہیں کیا اور نہ ہی یہ ذکر کیا ہے کہ خیف ایک وادی ہے۔

1720۔ حَدَّثَنَا مُوسَى أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَأَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَهْجَعُ هَجْعَةً بِالْبَطْحَاءِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وادی محصب (بطحاء) میں تھوڑے سے وقت کے لیے آرام کرتے تھے پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

1721۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْبَطْحَاءِ ثُمَّ هَجَعَ بِهَا هَجْعَةً ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں بطحاء (محصب) میں ادا فرمائیں، پھر تھوڑی سی دیر کے لیے آرام فرمایا اور پھر آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے۔

بَاب فِيمَنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ فِي حَجِّهِ

حج کے دوران اعمال میں تقدیم وتاخیر کرنے والے کا بیان

1722۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ أَوْ أُخِّرَ إِلَّا قَالَ اصْنَعْ وَلَا حَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے دوران منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ لوگ آپ ﷺ سے استفسارات کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک آدمی حاضر خدمت ہوا۔ عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے علم نہیں تھا، میں نے ذبح سے پہلے سر کا حلق کرا دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو ذبح کرلے، کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر ایک دوسرا آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نہیں جانتا تھا، میں نے رمی سے پہلے قربانی کر دی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو رمی کرلے، کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس دن آپ ﷺ سے جس شے کے بارے میں بھی پوچھا گیا جسے مقدم یا مؤخر کیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے اسے ہی فرمایا: تو کرلے، کوئی حرج نہیں۔

1723۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ فَمَنْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا أَوْ أَخَّرْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُولُ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذَلِكَ الَّذِي حَرِجَ وَهَلَكَ

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے لیے نکلا۔ پس لوگ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوتے رہے۔ جس نے بھی یہ عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے طواف سے پہلے سعی کرلی ہے یا میں نے کسی شے کو مقدم کر دیا ہے یا کسی عمل کو مؤخر کر دیا ہے۔ تو آپ ﷺ یہی فرماتے رہے: کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔ مگر اس آدمی پر (حرج ہے) جس نے کسی مسلمان آدمی کی عزت کو برباد کیا، وہ ظالم ہے۔ پس اس کے سبب وہ حرج میں مبتلا ہوا اور ہلاک و برباد ہوگیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب فِي مَكَّةَ (مکہ مکرمہ میں (ادائے نماز کا) بیان)

1724۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي مِمَّا يَلِي بَابَ بَنِي سَهْمٍ وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ سُتْرَةٌ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنَا كَثِيرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَيْسَ مِنْ أَبِي سَمِعْتُهُ وَلَكِنْ مِنْ بَعْضِ أَهْلِي عَنْ جَدِّي

حضرت کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ نے اپنے اہل خانہ میں سے ایک آدمی کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی مکرم علیہ السلام کو باب بنی سہم کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور لوگ آپ علیہ السلام کے سامنے سے گزر رہے تھے اور ان دونوں کے درمیان سترہ نہیں تھا۔

سفیان نے کہا کہ آپ علیہ السلام اور کعبہ معظمہ کے درمیان سترہ نہیں تھا۔ سفیان نے سند اس طرح بیان کی ہے: کان ابن جریج اخبرنا عنہ قال اخبرنا کثیر عن ابیہ۔ تو سفیان نے کہا: میں نے کثیر سے بنفس نفیس پوچھا۔ تو انہوں نے بتایا: میں نے اپنے باپ سے نہیں سنا، بلکہ اپنے بعض اہل خانہ کے واسطہ سے اپنے دادا سے سنا ہے۔

بَاب تَحْرِيمِ حَرَمِ مَكَّةَ (حرم مکہ کی تحریم کا بیان)

1725۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صلى الله عليه وسلم مَكَّةَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِيهِمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ عَبَّاسٌ أَوْ قَالَ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِلَّا الْإِذْخِرَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ فِيهِ ابْنُ الْمُصَفَّى عَنِ الْوَلِيدِ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُبُوا لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قَالَ هَذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ علیہ السلام کے لیے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو رسول اللہ علیہ السلام لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیوں کو روک دیا اور اپنے رسول مکرم علیہ السلام اور مومنین کو اس پر غلبہ عطا فرمایا۔ بلاشبہ دن کی ایک ساعت میرے لیے حلال کی گئی ہے اور پھر یہ یوم قیامت تک حرام ہے۔ نہ یہاں کے (حرم پاک کے) درخت کاٹے جائیں گے اور نہ اس کے شکار کو اپنے محل سے اٹھایا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جائے گا اور نہ اس کی گری پڑی کوئی شے حلال ہوگی، سوائے اس کے جو اس کے بارے لوگوں کو بتانے کے لیے اسے اٹھائے۔
پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ سوائے اذخر گھاس کے کیونکہ اسے ہم اپنی قبروں اور گھروں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے بھی (اس عرض کو قبول کرتے ہوئے) فرمایا: سوائے اذخر کے۔

ابوداؤد نے کہا: اس میں ابن مصفی نے ولید سے یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر یمن کا رہنے والا ایک آدمی ابوشاہ کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے یہ لکھ دو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ دو۔ میں نے اوزاعی سے کہا: کون سے قول کے بارے میں فرمایا: اکتبوا لابی شاہ۔ تو انہوں نے فرمایا: مراد یہی خطبہ ہے جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

عثمان بن ابی شیبہ نے جریر سے انہوں نے منصور سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے طاؤس سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس قصہ کے بارے میں روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: وہاں کی ہر گھاس نہ کاٹی جائے گی۔

1726۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَبْنِي لَكَ بِمِنًى بَيْتًا أَوْ بِنَاءً يُظِلُّكَ مِنَ الشَّمْسِ[1]، فَقَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ إِلَيْهِ

حضرت یوسف بن ماہک نے اپنی ماں کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا ہم آپ کے لیے منیٰ میں کوئی گھر یا عمارت نہ بنادیں، جو آپ کو دھوپ میں محفوظ رکھ سکے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ بے شک یہ جگہ اسی کے لیے مسکن ہے جو یہاں پہلے آجائے (یعنی یہ جگہ کسی فرد کے لیے مختص نہیں)۔

1727۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَنِي عِمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ بَاذَانَ قَالَ أَتَيْتُ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ إِلْحَادٌ فِيهِ

حضرت موسیٰ بن باذان نے بیان کیا ہے کہ میں یعلیٰ بن امیہ کے پاس آیا۔ تو انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانے کی اشیاء کو حرم میں ذخیرہ کرنا بے دینی ہے (کیونکہ اشیائے خوردنی کی قلت پیدا کرنا انتہائی ظلم اور زیادتی ہے اور یہ رب کریم کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے)۔

بَابٌ فِي نَبِيذِ السِّقَايَةِ (نبیذ پلانے کا بیان)

1728۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَالُ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ يَسْقُونَ النَّبِيذَ وَبَنُو عَمِّهِمْ يَسْقُونَ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ وَالسَّوِيقَ أَبُخْلٌ بِهِمْ أَمْ حَاجَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا بِنَا مِنْ بُخْلٍ وَلَا بِنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلَكِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَرَابٍ فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَدَفَعَ فَضْلَهُ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ

1۔ ایک نسخہ میں عَنِ الشَّمْسِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللہِ ﷺ أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَلِكَ فَافْعَلُوا فَنَحْنُ هَكَذَا لَا نُرِيدُ أَنْ نُغَيِّرَ مَا قَالَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ

حضرت بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اس گھر والوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ نبیذ (کھجور سے بنایا ہوا مشروب) پلاتے ہیں حالانکہ ان کے چچا کے بیٹے (قریش) دودھ، شہد اور ستو پلاتے ہیں۔ کیا یہ لوگ بخیل ہیں یا حاجت مند ہیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمیں نہ کوئی بخل لاحق ہے اور نہ ہمیں کوئی حاجت درپیش ہے (یعنی ہم محتاج بھی نہیں ہیں) البتہ (اتنی بات ہے) کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر تشریف لائے اور آپ کے پیچھے حضرت اسامہ بن زید بیٹھے ہوئے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پینے کے لیے کچھ طلب فرمایا تو آپ ﷺ کو نبیذ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اس سے کچھ پیا اور جو باقی بچا وہ اسامہ بن زید کو عطا فرمایا اور انہوں نے اسے پی لیا۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اچھا کیا اور تم نے بہت خوبصورت عمل کیا، اسی طرح تم کیا کرو۔ پس ہم تو اسی طرح کرتے ہیں۔ ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ ہم اسے تبدیل کر دیں جسے رسول اللہ ﷺ نے اچھا اور خوب کہا ہے۔

بَابُ الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ (مکہ مکرمہ میں اقامت اختیار کرنے کا بیان)

1729- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِلْمُهَاجِرِينَ إِقَامَةٌ بَعْدَ الصَّدَرِ ثَلَاثًا

حضرت عبدالرحمن بن حمید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضرت سائب بن یزید سے یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ کیا تم نے مکہ مکرمہ میں ٹھہرنے کے بارے میں کوئی ارشاد سنا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: مجھے ابن حضرمی نے یہ خبر دی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ مہاجرین کو ارشاد فرما رہے ہیں کہ وہ طواف صدر (طواف وداع) کے بعد تین دن تک مکہ مکرمہ میں ٹھہر سکتے ہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ (کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان)

1730- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالٌ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ فَمَكَثَ فِيهَا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ الْأَذْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرِ السَّوَارِيَ قَالَ ثُمَّ صَلَّى وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الْقَعْنَبِيِّ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اور حضرات اسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ حجبی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ نے کعبہ معظمہ کا دروازہ بند کر لیا اور اس میں ٹھہرے رہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے اندر کیا کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے ایک ستون اپنی بائیں جانب رکھا اور دو ستون اپنی دائیں جانب اور تین ستون اپنے پیچھے رکھے۔ اس وقت کعبہ معظمہ (کی عمارت) چھ ستونوں پر تھی۔ پھر آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔

عبداللہ بن محمد بن اسحاق اذرمی نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے مالک سے یہی حدیث ذکر کی ہے۔ اس میں ستونوں کا ذکر نہیں فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور آپ ﷺ اور قبلہ (کی دیوار) کے درمیان تین ذراع کا فاصلہ تھا۔ عثمان بن ابی شیبہ اور ابو اسامہ نے عبید اللہ سے انہوں نے حضرت نافع کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ مزید یہ فرمایا کہ میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ ﷺ نے کتنی رکعتیں نماز پڑھی۔

1731۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبدالرحمن بن صفوان نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے کیسا عمل کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے دو رکعتیں نماز پڑھی۔

1732۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ قَالَ فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَعِيلَ وَفِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ وَفِي زَوَايَاهُ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب مکہ معظمہ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے بیت اللہ شریف میں داخل ہونے سے انکار کر دیا اور اس میں معبودان باطلہ کے مجسمے (بت) موجود تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا تو انہیں باہر نکال دیا گیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ ان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تصاویر بھی نکالی گئیں۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں پانسے (یعنی فال کے تیر) تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کرے۔ قسم بخدا! یہ جانتے ہیں کہ ان دونوں نے کبھی بھی ان کے ساتھ قسمت آزمائی نہیں کی۔ فرمایا: آپ ﷺ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے اور اس کی اطراف اور اس کے کونوں میں تکبیر کہی۔ پھر باہر تشریف لائے اور آپ نے اندر کوئی نماز نہیں پڑھی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْحِجْرِ (حطیم کعبہ میں نماز پڑھنے کا بیان)

1733 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي فِي الْحِجْرِ فَقَالَ صَلِّي فِي الْحِجْرِ إِذَا أَرَدْتِ دُخُولَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ فَإِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوا حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَأَخْرَجُوهُ مِنَ الْبَيْتِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں یہ پسند کرتی تھی کہ میں بیت اللہ شریف میں داخل ہوں اور اس میں نماز پڑھوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حطیم میں داخل فرما دیا اور ارشاد فرمایا: تو حطیم میں نماز پڑھ لے جب تو کعبہ معظمہ کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کرے۔ یہ بھی بیت اللہ شریف کا ایک حصہ ہے، کیونکہ تیری قوم نے کعبہ معظمہ کو بناتے وقت کوتاہی برتی اور اسے بیت اللہ شریف سے باہر نکال دیا۔

بَابٌ فِي دُخُولِ الْكَعْبَةِ (کعبہ معظمہ میں داخل ہونے کا بیان)

1734 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا وَهُوَ مَسْرُورٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ كَئِيبٌ فَقَالَ إِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا دَخَلْتُهَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ قَدْ شَقَقْتُ عَلَى أُمَّتِي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے نکلے تو آپ بڑے خوش اور مسرور تھے۔ پھر آپ میری طرف لوٹ کر گئے تو آپ غمزدہ اور پریشان تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کعبہ معظمہ میں داخل ہوا اور اگر میں اپنے امر کے بارے پہلے جانتا ہوتا جس کا علم مجھے بعد میں ہوا تو میں اس کے اندر داخل نہ ہوتا۔ بلاشبہ مجھے یہ خوف ہے کہ میرا یہ عمل میری امت پر انتہائی دشوار اور گراں ہوگا۔

1735 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُسَدَّدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ الْحَجَبِيِّ حَدَّثَنِي خَالِي عَنْ أُمِّي صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ الْأَسْلَمِيَّةَ تَقُولُ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ دَعَاكَ قَالَ إِنِّي نَسِيتُ أَنْ آمُرَكَ أَنْ تُخَمِّرَ الْقَرْنَيْنِ فَإِنَّهُ لَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغَلُ الْمُصَلِّيَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ خَالِي مُسَافِعُ بْنُ شَيْبَةَ

حضرت سفیان نے حضرت منصور حجبی سے بیان کیا ہے کہ میرے ماموں نے میری ماں صفیہ بن شیبہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے اسلمیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کیا فرمایا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے بلایا تھا؟ تو انہوں نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھول گیا کہ میں تجھے ان دونوں سینگوں کو چھپانے کا حکم دوں کیونکہ بیت اللہ شریف میں کوئی ایسی شے نہیں ہونی چاہیے جو نمازی کو (نماز سے) مشغول اور غافل کر سکے۔ ابن سرح نے کہا کہ میرے ماموں کا نام مسافع بن شیبہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي مَالِ الْكَعْبَةِ (کعبہ معظمہ کے مال کا بیان)

1736۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ شَيْبَةَ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ قَالَ قَعَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي مَقْعَدِكَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ فَقَالَ لَا أَخْرُجُ حَتَّى أَقْسِمَ مَالَ الْكَعْبَةِ قَالَ قُلْتُ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ بَلَى لَأَفْعَلَنَّ قَالَ قُلْتُ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ رَأَى مَكَانَهُ وَأَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَهُمَا أَحْوَجُ مِنْكَ إِلَى الْمَالِ فَلَمْ يُخْرِجَاهُ فَقَامَ فَخَرَجَ

حضرت شیبہ ابن عثمان نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس جگہ بیٹھے جہاں تم بیٹھے ہوئے ہو اور فرمایا: میں نہیں نکلوں گا یہاں تک کہ میں کعبہ معظمہ کا مال تقسیم کردوں۔ تو میں نے کہا: آپ ایسا نہیں کریں گے۔ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں بلکہ میں تو ضرور کروں گا۔ میں نے پھر کہا: آپ ایسا نہیں کریں گے۔ تو انہوں نے فرمایا: کیوں؟ میں نے کہا: اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی جگہ کو دیکھا ہوا تھا اور وہ دونوں تم سے زیادہ مال کے محتاج بھی تھے۔ لیکن (اس کے باوجود) انہوں نے اسے نہیں نکالا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور تشریف لے گئے۔

1737۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِنْسَانٍ الطَّائِفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ لِيَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا عِنْدَ السِّدْرَةِ وَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي طَرَفِ الْقَرْنِ الْأَسْوَدِ حَذْوَهَا فَاسْتَقْبَلَ نَخِبًا بِبَصَرِهِ وَقَالَ مَرَّةً وَادِيَهُ وَوَقَفَ حَتَّى اتَّقَفَ النَّاسُ كُلُّهُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ لِلهِ وَذَلِكَ قَبْلَ نُزُولِهِ الطَّائِفَ وَحِصَارِهِ لِثَقِيفٍ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں لیہ (جگہ کا نام ہے) سے آئے یہاں تک کہ جب ہم بیری کے درخت کے پاس پہنچے تو رسول اللہ ﷺ اس کے سامنے قرن اسود (ایک پہاڑی کا نام ہے) کی ایک طرف میں ٹھہرے اور نگاہ اٹھا کر نخب (ایک وادی کا نام ہے) کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور ایک روایت میں کہا: اس کی وادی کی طرف دیکھا اور ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ تمام کے تمام لوگ (آپ کی اتباع میں) وہاں ٹھہر گئے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وج (ایک وادی کا نام ہے) کا شکار اور اس کے خاردار درخت حرام ہیں، اللہ تعالیٰ کی جانب سے حرام کر دیے گئے ہیں۔ اور یہ واقعہ آپ ﷺ کے طائف میں اترنے اور ثقیف کا محاصرہ کرنے سے پہلے کا ہے۔

بَابٌ فِي إِتْيَانِ الْمَدِينَةِ (مدینہ طیبہ میں آنے کا بیان)

1738۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کجاوے نہیں باندھے جائیں گے مگر تین مساجد کی طرف (یعنی صرف ان تین مساجد کی نیت سے سفر کیا جائے گا) یعنی مسجد حرام اور میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شریف) اور مسجد اقصیٰ۔

بَابٌ فِي تَحْرِيمِ الْمَدِينَةِ (مدینہ طیبہ کی تحریم کا بیان)

1739۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمَنْ أَشَادَ بِهَا وَلَا يَصْلُحُ لِرَجُلٍ أَنْ يَحْمِلَ فِيهَا السِّلَاحَ لِقِتَالٍ وَلَا يَصْلُحُ أَنْ يُقْطَعَ مِنْهَا شَجَرَةٌ إِلَّا أَنْ يَعْلِفَ رَجُلٌ بَعِيرَهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوائے قرآن کریم اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے، کچھ نہیں لکھا۔ آپ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ طیبہ عائر اور ثور (دو پہاڑوں کے نام ہیں) کے درمیان سب حرم ہے۔ پس جس کسی نے اس میں (خلاف شرع) کوئی نیا کام کیا (یعنی کسی بدعت کو رواج دیا) یا کسی مبتدع کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی طرف سے کوئی فرض عبادت قبول نہیں کی جائے گی اور نہ ہی نفل۔ اور مسلمانوں کا ذمہ (عہد) ایک ہے جس کی سعی اور کوشش ان میں سے ادنیٰ بھی کرے گا۔ (مراد یہ کہ اگر کسی ادنیٰ مسلمان نے بھی کسی کافر کو پناہ دی تو وہ تمام کی طرف سے پناہ ہوگی) اور جس نے کسی مسلمان کی (امان) کو توڑا تو اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس سے کوئی فرض اور نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔ اور جس کسی نے اپنے موالی (آقاؤں) کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے موالات (دوستی) قائم کی تو اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی جانب سے کوئی فرض اور نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔

ابن مثنیٰ، عبدالصمد، ہمام اور قتادہ نے ابوحسان سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قصہ میں حضور نبی کریم ﷺ سے یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اس کی سبز گھاس کو نہ کاٹا جائے گا، اس کے شکار کو نہیں بھگایا جائے گا، اور نہ ہی اس کے لقطہ (گری پڑی شے) کو اٹھایا جائے گا، مگر اس کے لیے (لقطہ کو اٹھانا درست ہے) جو اس کے بارے (لوگوں کو) بتائے۔ اور کسی آدمی کے لیے یہ اجازت نہیں کہ وہ اس میں لڑائی جھگڑے کے لیے ہتھیار اٹھائے اور نہ ہی کسی کے لیے یہ اجازت ہے کہ وہ اس سے درخت کاٹے۔ مگر آدمی اپنے اونٹ کے چارہ کے لیے لے سکتا ہے۔

1740۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ الْحُبَابِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كِنَانَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَمَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّ نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ بَرِيدًا بَرِيدًا لَا يُخْبَطُ شَجَرُهُ وَلَا يُعْضَدُ إِلَّا مَا يُسَاقُ بِهِ الْجَمَلُ

حضرت عبداللہ بن ابی سفیان نے حضرت عدی بن زید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ کی ہر طرف سے ایک ایک برید (ایک منزل جس کی مسافت بارہ میل ہوتی ہے) کو محفوظ کر دیا۔ نہ اس کے درختوں (کے پتے) جھاڑے جاسکتے ہیں اور نہ ہی انہیں کاٹا جاسکتا ہے، مگر اتنی مقدار میں جتنی اونٹوں کے چارے کے لیے ضرورت ہو۔

1741۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَخَذَ رَجُلًا يَصِيدُ فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيهِ فَكَلَّمُوهُ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ أَخَذَ[1] أَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ فَلْيَسْلُبْهُ ثِيَابَهُ[2] فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ إِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ

حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ نے مدینہ طیبہ کے اس حرم میں ایک آدمی کو شکار کرتے ہوئے پکڑا، جسے رسول اللہ ﷺ نے حرم قرار دیا ہے۔ تو آپ نے اس سے کپڑے وغیرہ چھین لیے۔ چنانچہ اس کے موالی (اس سے متعلقہ افراد) آپ کے پاس آئے اور اس کے بارے گفتگو کرنے لگے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے اس حرم کو حرام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے: جس کسی نے اس میں کسی کو شکار کرتے ہوئے پکڑ لیا تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے کپڑے وغیرہ چھین لے۔ پس میں تمہیں وہ ساز و سامان تو نہ لوٹاؤں گا جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ البتہ اگر تم چاہو تو تمہیں اس کی قیمت ادا کر دیتا ہوں۔

1742۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ مَوْلًى لِسَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيدًا مِنْ عَبِيدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ فَأَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِي لِمَوَالِيهِمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى أَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ أَخَذَهُ سَلَبُهُ

حضرت صالح مولیٰ توامہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ایک غلام سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ کے غلاموں میں سے کچھ غلاموں کو مدینہ طیبہ کے درخت کاٹتے ہوئے پایا۔ تو آپ نے ان کا ساز و سامان لے لیا اور آپ نے ان کے موالی کو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مدینہ طیبہ کے درختوں میں سے کوئی شے کاٹنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور آپ نے فرمایا ہے: جس نے ان میں سے کوئی شے کاٹی تو جو کوئی اسے پکڑ لے اس کا ساز و سامان اس سے چھین لے۔

1743۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ الْحَارِثِ

1۔ ایک نسخہ میں أخذ کے بجائے وجد ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں ثیابہ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْجُهَنِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُخْبَطُ وَلَا يُعْضَدُ حِمَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنْ يُهَشُّ هَشًّا رَفِيقًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے حرم سے نہ درختوں کے پتے توڑے جائیں گے اور نہ انہیں کاٹا جائے گا۔ البتہ نرمی کے ساتھ انہیں جھاڑا جا سکتا ہے۔

1744۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ مَاشِيًا وَرَاكِبًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قباء میں پیدل اور سوار ہو کر تشریف لایا کرتے تھے۔ ابن نمیر نے یہ اضافہ کیا ہے اور وہاں دو رکعتیں نماز ادا فرماتے تھے۔

بَاب زِيَارَةِ الْقُبُورِ (زیارت قبور کا بیان)

1745۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي صَخْرٍ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی نہیں جو مجھ پر سلام بھیجتا ہے مگر اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے (یعنی انوار معرفت اور مشاہدہ ذات کے استغراق سے میری طرف متوجہ فرما دیتا ہے) اور میں اس پر سلام کا جواب لوٹا دیتا ہوں۔

1746۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ اور مجھ پر درود پاک پڑھو، کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے جہاں بھی تم ہو۔

1747۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْمَدَنِيُّ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ الْهُدَيْرِ قَالَ مَا سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا قَطُّ غَيْرَ حَدِيثٍ وَاحِدٍ قَالَ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُرِيدُ[1] قُبُورَ الشُّهَدَاءِ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى حَرَّةِ وَاقِمٍ فَلَمَّا تَدَلَّيْنَا مِنْهَا وَإِذَا قُبُورٌ بِمَحْنِيَةٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُبُورُ إِخْوَانِنَا هَذِهِ قَالَ قُبُورُ أَصْحَابِنَا فَلَمَّا جِئْنَا قُبُورَ الشُّهَدَاءِ قَالَ هَذِهِ قُبُورُ إِخْوَانِنَا

1۔ ایک نسخہ میں نُرِيدُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ربیعہ بن ابی الہدیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ کو رسول اللہ ﷺ سے سوائے ایک حدیث کے کبھی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔ میں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شہداء کی قبروں (کی زیارت) کے ارادہ سے نکلے یہاں تک کہ جب ہم حرہ واقم (ایک ٹیلے کا نام ہے یا حرہ کے قریب پرانے قلعہ کا نام ہے۔) پر چڑھے۔ اور پھر جب وہاں سے (وادی میں) اترے تو اچانک موڑ پر چند قبریں دکھائی دیں۔ تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ ہمارے بھائیوں کی قبریں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ہمارے اصحاب کی قبریں ہیں۔ پھر جب ہم شہداء کی قبروں پر پہنچے تو آپ نے فرمایا: یہ ہمارے بھائیوں کی قبریں ہیں۔

1748۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں وادی بطحاء میں اونٹ بٹھایا اور وہاں نماز ادا فرمائی۔ پس حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

1749۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَالَ مَالِكٌ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُجَاوِزَ الْمُعَرَّسَ إِذَا قَفَلَ رَاجِعًا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهَا مَا بَدَا لَهُ لِأَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَرَّسَ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ الْمَدَنِيَّ قَالَ الْمُعَرَّسُ عَلَى سِتَّةِ أَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ

حضرت قعنبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کسی کے لیے معرس سے آگے گزرنا مناسب نہیں جب وہ مدینہ طیبہ کی طرف واپس لوٹ کر آئے، یہاں تک کہ وہ وہاں اتر کر نماز ادا کرے جتنا اس کا جی چاہے۔ کیونکہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وہاں رات کے وقت اترے تھے۔ ابو داؤد نے کہا: میں نے محمد بن اسحاق مدنی سے سنا کہ معرس مدینہ طیبہ سے چھ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اهل علم کیلئے
عظیم علمی پیشکش

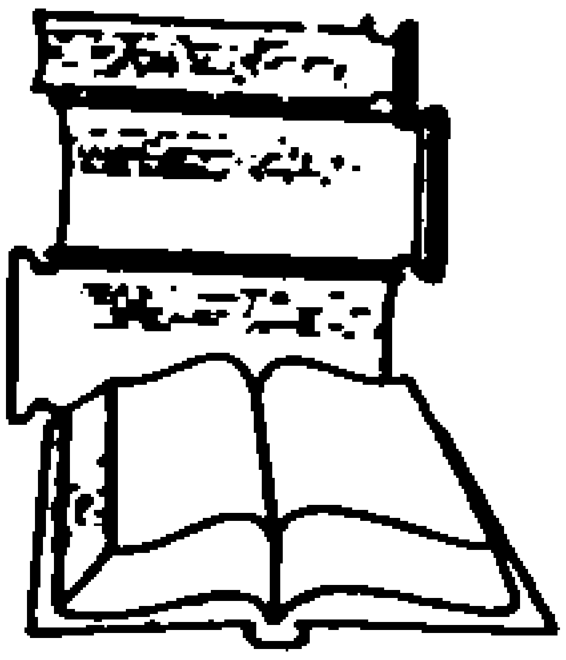

آیات احکام کی تفسیر و تشریح پر مشتمل عصر حاضر کے یگانہ روزگار اور معتبر عالم دین

حضرت علامہ سید سعادت علی قادری کے

قلم سے نکلا ہوا عظیم علمی شاہکار

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

۲ جلدیں

خصوصیات

- زندگی کے تمام شعبوں اور عصر حاضر کے جملہ مسائل کا حل
- متلاشیان علم کے لئے ایک بہترین علمی ذخیرہ
- مقررین و واعظین کیلئے بیش قیمت خزانہ
- ہر گھر کی ضرورت اور ہر فرد کیلئے یکساں مفید

آج ہی طلب فرمائیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور ۔ کراچی ○ پاکستان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خوشخبری

معروف محدث ومفسر حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم شاہکار

تفسیر مظہری 10 جلد

جس کا جدید، عام فہم، سلیس اور مکمل اردو ترجمہ "ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف"

نے اپنے نامور فضلاء جناب الاستاذ مولانا ملک محمد بوستان صاحب

جناب الاستاذ سید محمد اقبال شاہ صاحب اور جناب الاستاذ محمد انور مگھالوی صاحب

سے اپنی نگرانی میں کروایا ہے۔ چھپ کر منظر عام پر آچکی ہے۔ آج ہی طلب فرمائیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی۔ پاکستان

فون:۔ 7220479- 042-7221953 فیکس:۔ 042-7238010

042-7247350-7225085

021-2212011-2630411

for more books click on the link

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائیل میں ڈاون لوڈ کرنے کے ٹیلگرام پر ان چینل و گروپ کو جوائن کریں

https://telegram.me/Tehqiqat
https://telegram.me/faizanealahazrat
https://telegram.me/FiqaHanfiBooks
https://t.me/misbahilibrary

آرکایو لنک

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
https://archive.org/details/@muhammad_tariq_hanafi_sunni_lahori

بلوگسپوٹ لنک

http://ataunnabi.blogspot.in

وَمَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ

سُنن ابی داؤد مُترجم
جلد دوم

امام ابوداؤد سُلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

ابوالعرفان محمد انور مگھالوی

فاضل و مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

زیرِ اہتمام:

ادارہ ضیاء المصنّفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	سنن ابی داؤد مترجم (جلد دوم)
تالیف	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	ابوالعرفان مولانا محمد انور مگھالوی
	فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر اہتمام	ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
ناشر	محمد حفیظ البرکات شاہ
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
سال اشاعت	اکتوبر 2012ء، بار دوم
کمپیوٹر کوڈ	HS19

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 37221953 فیکس:۔ 042-37238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 37247350۔ فیکس 042-37225085

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-32212011-32630411۔ فیکس:۔ 021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Website:- www.ziaulquran.com

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فہرست مضامین

کتاب النکاح کا بیان

نکاح پر انگیخت دلانے کا بیان 21
دین دار عورت کے ساتھ شادی کرنے کے حکم کا بیان 21
باکرہ عورت سے شادی کرنے کا بیان 22
ایسی عورت سے شادی سے منع کرنے کا بیان جو بچے نہ جنے 22
اس ارشاد باری تعالیٰ کا بیان کہ زانی ہی صرف زانیہ سے نکاح کرسکتا ہے 23
ایسے آدمی کا بیان جو اپنی لونڈی کو آزاد کر کے پھر اس سے شادی کرلیتا ہے 23
اس کا بیان کہ وہی رشتے رضاعۃً حرام ہوتے ہیں جو نسباً حرام ہوتے ہیں 24
دودھ کی نسبت مرد کی طرف کرنے کا بیان 25
بڑے آدمی کی رضاعت کا بیان 25
رضاعت کبیر سے حرمت ثابت ہونے کا بیان 26
اس کا بیان کہ آیا پانچ بار سے کم چوسنے سے دودھ حرمت کو ثابت کرتا ہے؟ 26
دودھ چھڑانے کے وقت (کچھ مال) عطا کرنے کا بیان 28
ان عورتوں کا بیان جنہیں نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں 28
نکاح متعہ کا بیان 31
نکاح شغار کا بیان 32
حلالہ کا بیان 32
غلام کا اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرنے کا بیان 33
اس کا بیان کہ کسی آدمی کے لیے اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح دینا مکروہ ہے 33
اس عورت کو دیکھنے کا بیان جس کے ساتھ شادی کا ارادہ ہو 34
ولی کا بیان 34
نکاح سے روکنے کا بیان 35
اس کا بیان دب دو ولی نکاح کردیں 36
اس کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ تمہارے لیے یہ حلال نہیں کہ تم عورتوں کے بالجبر وارث بنو اور نہ ہی انہیں روکو 36
عورت سے نکاح کی اجازت لینے کا بیان 37
ایسی باکرہ عورت کے حکم کا بیان جس کا نکاح اس کا باپ اس کی مشاورت کے بغیر کردے 38
ثیبہ کے احکام کا بیان 38
کفو کا بیان 39
اس کی شادی کا بیان جو ابھی پیدا نہیں ہوا 40
مہر کا بیان 41
مہر کی قلیل مقدار کا بیان 42
کام کرنے کی شرط پر نکاح کرنے کا بیان 43
اس کا بیان جس نے شادی کی اور مہر مقرر نہ کیا حتیٰ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہ فوت ہوگیا 44
خطبہ نکاح کا بیان 46
نابالغ کی شادی کرنے کا بیان 47
باکرہ عورت سے شادی کرنے کے بعد اس کے پاس ٹھہرنے کا بیان 48
اس کا بیان کہ آدمی کو بیوی کے پاس جانے سے پہلے اسے کچھ دینا چاہیے 49
اس دعا کا بیان جو شادی کرنے والے کو دی جائے 50
ایسے آدمی کا بیان جو کسی عورت سے شادی کرے اور اسے حاملہ پائے 50
عورتوں کے درمیان باری قائم کرنے کا بیان 51
اس آدمی کا بیان جو عورت کے لیے اسے گھر میں رکھنے کی شرط لگاتا ہے 53
عورت پر خاوند کے حق کا بیان 54
خاوند پر عورت کے حق کا بیان 54
عورتوں کو مارنے کا بیان 55
اس کا بیان کہ اسے آنکھیں نیچی رکھنے کا حکم دیا جائے 56
قیدی عورتوں کے ساتھ وطی کرنے کا بیان 58
نکاح کے متفرق مسائل کا بیان 60
حائضہ عورت کے پاس آنے اور اس سے مباشرت کرنے کا بیان 62
حالت حیض میں جماع کرنے والے کے کفارہ کا بیان 63
عزل کا بیان 64
اس کا بیان کہ اپنی اہلیہ کے ساتھ مباشرت کے طریقہ کا ذکر کرنا مکروہ ہے 65

کتاب الطلاق کا بیان

ابواب طلاق کی وضاحت کا بیان 68
اس عورت کا بیان جو اپنے ہونے والے خاوند سے اس کی پہلی بیوی کی طلاق کا مطالبہ کرے 68
طلاق کے ناپسندیدہ اور مکروہ فعل ہونے کا بیان 68
طلاق سنت کا بیان 69
ایسے آدمی کا بیان جو رجوع کرتا ہے اور گواہ نہیں بناتا 72
غلام کی طلاق سنت کا بیان 72
نکاح سے پہلے طلاق کا بیان 74
حالت غضب میں طلاق دینے کا بیان 74
مزاحاً طلاق دینے کا بیان 75
تین طلاقوں کے بعد رجوع کے منسوخ ہونے کا بیان 75
وہ الفاظ جن سے طلاق مراد لی جاتی ہے اور نیتوں کا بیان 80
خیار کا بیان 81
أَمْرُكِ بِيَدِكِ کا بیان 81
طلاق البتة کا بیان 81
طلاق کے بارے دل میں خیال آنے کا بیان 83
اس کا بیان جو اپنی بیوی کو اے بہن کہہ کر پکارتا ہے 83
ظہار کا بیان 84
خلع کا بیان 89
ایسی لونڈی کا بیان جسے آزاد کر دیا جائے اور وہ کسی آزاد یا غلام کے نکاح میں ہو 91
اس کا بیان جس نے کہا وہ آزاد تھا 92
اس کا بیان کہ عورت کو کب تک اختیار رہے گا 92

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس کا بیان کہ جب غلام اور اس کی بیوی اکٹھے آزاد ہوں تو کیا عورت کو خیار حاصل ہوگا؟ 92
زوجین میں سے ایک کے اسلام لانے کا بیان 93
اس کا بیان کہ جب آدمی بعد میں اسلام لائے تو عورت کو کب تک واپس کیا جا سکتا ہے؟ 93
اس کا بیان جس کے اس اسلام لانے کے وقت سے چار سے زائد عورتیں ہوں یا دو بہنیں ہوں 94
اس کا بیان کہ جب والدین میں سے کوئی اسلام قبول کر لے تو بچہ کس کے ساتھ ہوگا؟ 94
لعان کا بیان 95
اس کا بیان کہ جب بچے کے بارے میں شک ہو 103
بچے کی نفی کے بارے شدت اور سختی کا بیان 104
زنا سے پیدا ہونے والے بچے کے بارے دعویٰ کرنے کا بیان 104
قیافہ شناسی کا بیان 106
اس کا بیان کہ جب بچے کے بارے اختلاف ہو جائے تو قرعہ ڈالا جائے 106
ان وجوہ نکاح کا بیان جن کے مطابق اہل جاہلیت نکاح کرتے تھے 108
اس کا بیان کہ بچہ صاحب فراش کا ہے 109
اس کا بیان کہ بچے کی پرورش کا حق دار کون ہے؟ 111
مطلقہ کی عدت کا بیان 113
مطلقات کی عدت کے بارے میں جو منسوخ ہے اس کا بیان 113
رجعت کا بیان 114
طلاق بائنہ والی عورت کے نفقہ کا بیان 114
اس کا بیان جس نے فاطمہ بنت قیس کی روایت کا انکار کیا 117
طلاق بائن والی عورت کے دن کے وقت باہر نکلنے کا بیان 119
میراث کے حصہ کے عوض متوفی عنہا زوجہا کے لیے نفقہ وغیرہ دینے کے منسوخ ہونے کا بیان 120
متوفی عنہا زوجہا کے سوگ منانے کا بیان 120
متوفی عنہا زوجہا کے منتقل ہونے کا بیان 121
ان کا بیان جو منتقل ہونے کے قائل ہیں 122
ان چیزوں کا بیان جن سے معتدہ دوران عدت اجتناب کرے 123
حاملہ عورت کی عدت کا بیان 124
ام ولد کی عدت کا بیان 126
مطلقہ ثلاث کی طرف خاوند رجوع نہیں کر سکتا یہاں تک کہ وہ کسی غیر سے شادی کر لے 126
زنا کے گناہ کے عظیم ہونے کا بیان 126

روزوں کا بیان

روزے فرض ہونے کی ابتداء کا بیان 128
قول باری تعالیٰ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ کے نسخ کا بیان 129
اس کا بیان جس نے کہا کہ یہ حکم بوڑھے اور حاملہ کے لیے ثابت ہے 130
مہینہ انتیس دن کا ہونے کا بیان 130
اس کا بیان کہ جب قوم سے چاند دیکھنے میں غلطی ہو جائے 132
جب رمضان کی چاندرات مطلع ابر آلود ہو 132

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس کا بیان کہ اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو تو تیس روزے رکھو 133
رمضان المبارک آنے سے پہلے روزے رکھنے کا بیان 133
اس کا بیان کہ جب کسی شہر میں چاند ایک رات پہلے دکھائی دے 134
یوم شک کے روزے کے مکروہ ہونے کا بیان 135
شعبان کو رمضان کے ساتھ ملانے کی کراہیت کا بیان 136
شوال کا چاند دیکھنے پر دو آدمیوں کی شہادت کا بیان 137
رمضان کے چاند کی رویت کے لیے ایک آدمی کی شہادت کافی ہونے کا بیان 138
سحری کے کھانے کی تاکید کا بیان 139
سحری کے کھانے کو غداء کا نام دینے والے کا بیان 139
سحری کے وقت کا بیان 139
ایسے آدمی کا بیان جو اذان سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو 141
روزے دار کے لیے افطاری کے وقت کا بیان 141
اس کا بیان کہ افطاری میں جلدی کرنا مستحب ہے 142
اس (شے) کا بیان جس سے روزہ افطار کیا جائے 143
افطار کے وقت دعا کا بیان 143
غروب آفتاب سے پہلے افطار کرنے کا بیان 144
صوم وصال کا بیان 144
روزے دار کے لیے غیبت کا بیان 145
روزے دار کے لیے مسواک کرنے کا بیان 146
روزے دار کے لیے پیاس کے سبب اپنے اوپر

پانی انڈیلنا اور ناک میں پانی چڑھانے کا بیان 146
روزے دار کے لیے پچھنے لگوانے کا بیان 147
پچھنے لگوانے کی رخصت 148
رمضان کے مہینے میں دن کے وقت روزے دار کو احتلام ہو جانے کا بیان 149
روزے دار کیلئے سوتے وقت سرمہ لگانے کا بیان 149
روزے دار کے قصداً قے کرنے کا بیان 150
روزہ دار کے بوسہ لینے کا بیان 151
روزہ دار کے لعاب نگلنے کا بیان 152
نوجوان کے لیے یہی عمل مکروہ ہونے کا بیان 152
اس کا بیان جو ماہ رمضان میں جنبی حالت میں صبح کرے 152
رمضان میں جماع کے سبب روزہ توڑنے کے کفارہ کا بیان 154
بالارادہ روزہ توڑنے والے کے لیے شدت کا بیان 156
بھول کر کھانے والے کا بیان 157
قضائے رمضان میں تاخیر کا بیان 187
اس کا بیان جو فوت ہوا اور اس کے ذمہ روزے ہوں 157
سفر میں روزہ رکھنے کا بیان 158
اس کا بیان کہ روزہ نہ رکھنا زیادہ بہتر ہے 160
ان کا بیان جنہوں نے روزے کو پسند کیا ہے 161
اس کا بیان کہ مسافر جب نکلے تو کب افطار کرے 161
اس مقدار مسافت کا بیان جس میں روزہ افطار کیا جا سکتا ہے 162
اس کے بارے بیان جو یہ کہے کہ میں نے مکمل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

روزے رکھے 162

عیدین کے روزے کا بیان 163

ایام تشریق کے روزوں کا بیان 163

جمعہ کے دن کو روزے کے لیے مختص کرنے کی نہی کا بیان 164

صرف ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی نہی کا بیان 164

اس دن میں روزے کی رخصت کا بیان 165

نفلی طور پر صوم دہر رکھنے کا بیان 165

اشہر حرام کے روزے کا بیان 167

محرم کے روزے کا بیان 168

رجب کے روزے کا بیان 168

شعبان کے روزے کا بیان 169

شوال کے روزے کا بیان 169

شوال کے چھ دن روزے رکھنے کا بیان 169

حضور نبی کریم ﷺ کے روزے کی کیفیت کا بیان 170

پیر اور جمعرات کے روزے کا بیان 170

عشرۂ ذی الحجہ، روزوں کا بیان 171

ان دس دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا بیان 172

عرفات میں نویں ذی الحجہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان 172

یوم عاشوراء کے روزے کا بیان 172

یوم عاشوراء سے مراد نویں محرم کا دن ہے 173

اس دن کے روزے کی فضیلت کا بیان 174

ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کا بیان 174

ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا بیان 175

اس کا بیان جس نے کہا مراد پیر اور جمعرات ہیں 175

اس کا بیان کہ مہینے کے کسی بھی حصہ میں ہونے کی پرواہ نہ کی جائے گی 176

روزوں میں نیت کا بیان 176

اس بارے میں رخصت کا بیان 177

اس کا بیان جس نے کہا کہ اس پر قضا لازم ہوگی 177

اس کا بیان کہ کیا عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ سکتی ہے؟ 178

ایسے روزہ دار کا بیان جسے دعوت ولیمہ دی جائے 179

روزے دار کیا کہے جب اسے کھانے کی دعوت دی جائے 179

اعتکاف کا بیان 180

اس کا بیان کہ اعتکاف کہاں ہونا چاہیے 181

معتکف کے لیے حاجت کے تحت گھر میں داخل ہونے کا بیان 181

معتکف کے لیے مریض کی عیادت کرنے کا بیان 183

استحاضہ والی عورت کے اعتکاف کا بیان 184

جہاد کا بیان

ہجرت کرنے اور جنگل میں سکونت اختیار کرنے کا بیان 185

اس کا بیان کہ کیا ہجرت منقطع ہو چکی ہے 186

شام میں سکونت اختیار کرنے کا بیان 187

جہاد کے دائمی ہونے کا بیان 188

جہاد کے ثواب کا بیان 188

سیاحت سے نہی کا بیان 188

جہاد سے واپس لوٹنے کی فضیلت کا بیان 189

دیگر امم کی بجائے رومیوں سے جنگ کرنے کی فضیلت کا بیان 189

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جہاد میں سمندری سفر کا بیان	190
سمندر میں جہاد کی فضیلت کا بیان	190
کافر کو قتل کرنے والے کی فضیلت کا بیان	192
اس کا بیان کہ مجاہدین کی عورتیں (گھروں میں) رہ جانے والوں کے لیے حرام ہیں	192
ایسے جنگی دستے کا بیان جو جنگ سے بغیر مال غنیمت کے واپس آئے	193
دوران جہاد ذکر (کے ثواب) کو بڑھانے کا بیان	194
اس کا بیان جو جہاد کے لیے نکلا اور فوت ہو گیا	194
جہاد کے لیے تیار رہنے کی فضیلت کا بیان	194
دوران جہاد پہرہ دینے کی فضیلت کا بیان	195
جہاد چھوڑنا ناپسندیدہ عمل ہے	196
جہاد عامہ کے جہاد خاصہ کے ساتھ منسوخ ہونا	197
عذر کے سبب جہاد میں شریک نہ ہونے کی رخصت کا بیان	198
اس عمل کا بیان جو جہاد کا بدل ہو سکتا ہے	199
جرأت اور بزدلی کا بیان	200
قول باری تعالیٰ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکہ کا بیان	200
تیر اندازی کا بیان	201
اس کا بیان جو دنیا کی طلب میں جہاد کرتا ہے	202
اس کا بیان جس نے اس لیے قتال کیا تاکہ کلمۃ اللہ بلند ہو	203
شہادت کی فضیلت کا بیان	204
شہید کی شفاعت قبول کیے جانے کا بیان	205
شہید کی قبر پر نور دکھائی دینے کا بیان	205
اجرت لے کر جہاد میں شامل ہونے کا بیان	206
اجرت لینے کی رخصت کا بیان	207
جہاد میں اپنے ساتھ کسی کو خدمت کیلئے اجرت پر لے جانے کا بیان	207
ایسے آدمی کا بیان جو جہاد پر جاتا ہے اور اس کے والدین اس پر راضی نہیں ہوتے	208
اس کا بیان کہ عورتیں جہاد پر جا سکتی ہیں	209
ظالم حکمرانوں کے ساتھ جہاد کرنے کا بیان	206
آدمی کے لیے دوسرے کا مال لے کر جہاد کرنے کا بیان	210
ایسے آدمی کا بیان جو اجر و غنیمت کی طلب میں جہاد کرتا ہے	210
ایسے آدمی کا بیان جو اپنے آپ کو (اللہ کے لیے) بیچ ڈالتا ہے	211
ایسے آدمی کا بیان جو اسلام لاتا ہے اور اسی جگہ راہ خدا میں شہید کر دیا جاتا ہے	212
ایسے آدمی کا بیان جو اپنے ہی ہتھیار سے مر جاتا ہے	212
جنگ کے وقت دعا مانگنے کا بیان	213
اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگنے والے کا بیان	214
اس کا بیان کہ گھوڑے کی پیشانی اور دم کے بال کاٹنا مکروہ ہے	214
گھوڑوں کے رنگوں میں سے پسندیدہ کا بیان	215
اس کا بیان کہ کیا گھوڑے کی مادہ کو فرس کا نام دیا جا سکتا ہے	216
اس کا بیان کہ کون سے گھوڑے ناپسند کیے جاتے ہیں	216
گھوڑوں اور جانوروں کی خدمت اور خبر گیری کے	

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

احکام کا بیان 216
منازل میں اترنے کا بیان 218
گھوڑے کو تانت کا قلادہ پہنانے کا بیان 218
گھوڑوں کی تکریم، انہیں باندھنے اور ان کی سرینوں پر ہاتھ پھیرنے کا بیان 219
گھنٹیاں لٹکانے کا بیان 219
گندگی کھانے والے جانور پر سوار ہونے کا بیان 219
ایسے آدمی کے بارے میں جو اپنے جانور کا نام رکھتا ہے 220
جہاد کے لیے کوچ کرتے وقت یہ ندا دینا: اے اللہ کے لشکر! سوار ہو، یعنی خیل اللہ پکارنے کا بیان 220
جانور کو لعن طعن کرنے سے نہی کا بیان 220
جانوروں کو باہم لڑانے کا بیان 221
چوپاؤں کو نشان لگانے (داغ دینے) کا بیان 221
چہرے پر نشان لگانے اور چہرے پر مارنے سے نہی کا بیان 221
اس کا بیان کہ گھوڑوں کو گدھوں سے جفتی کرانا مکروہ ہے 222
تین آدمیوں کا ایک جانور پر سوار ہونے کا بیان 222
جانور پر ٹھہرے رہنے کا بیان 223
کوتل اونٹوں کا بیان 223
تیز چلنے اور راستے میں رات گزارنے کے لیے نہ اترنے کا بیان 223
اندھیرے میں سفر کرنے کا بیان 224
اس کا بیان کہ سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے 224
دوران جنگ سواری کی کونچیں کاٹے جانے کا بیان 225
مسابقت کا بیان 225
پیدل دوڑنے میں مسابقت کرنے کا بیان 226
گھوڑ دوڑ کے مقابلے میں محلل کے داخل ہونے کا بیان 227
گھوڑ دوڑ میں اپنے گھوڑے کے پیچھے کسی کو رکھنے کا بیان 228
تلوار کو چاندی سے مزین کرنے کا بیان 228
تیر لے کر مسجد میں داخل ہونے کا بیان 229
کسی کو ننگی تلوار دینے کی ممانعت کا بیان 229
دو انگلیوں کے درمیان چمڑا کاٹنے کی ممانعت کا بیان 230
زرہیں پہننے کا بیان 230
جھنڈوں اور نشانوں کا بیان 230
لشکر کے کمزور اور ضعیف لوگوں کے ذریعہ مدد طلب کرنے کا بیان 231
ایسے آدمی کے بارے میں جو شعار (خاص کوڈ) بولتا ہے 231
اس کا بیان کہ آدمی کون سی دعا مانگے جب وہ سفر پر جائے 232
الوداع کرتے وقت کی دعا کا بیان 233
اس کا بیان کہ آدمی جب سوار ہو تو کیا کہے 233
اس کا بیان کہ جب کسی منزل پر اترے تو کیا کہے 234
اس کا بیان کہ رات کے پہلے حصہ میں چلنا مکروہ ہے 234
اس کا بیان کہ کون سے دن میں سفر کرنا مستحب ہے 235

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

علی الصباح سفر کرنے کا بیان 235
ایسے آدمی کے بیان میں جو اکیلے سفر کرتا ہے 236
دوران سفر قوم میں سے ایک کو امیر بنانے کا بیان 236
دشمن کے علاقے میں قرآن کریم کو ساتھ لے جانے کا بیان 237
لشکروں، رفقاء اور سرایا کی کم سے کم مناسب تعداد کا بیان 237
مشرکوں کو دعوت دینے کا بیان 237
دشمن کے علاقے میں درخت وغیرہ جلانے کا بیان 239
جاسوس بھیجنے کا بیان 240
اس کا بیان کہ مسافر کا گزر جب کھجور اور دودھ کے پاس سے ہو تو وہ انہیں کھا پی سکتا ہے 240
درخت سے گرا ہوا پھل کھانے کا بیان 241
ان کا بیان جنہوں نے کہا وہ دودھ نہ دوہے 241
طاعت کا بیان 242
لشکر کے جملہ افراد کے ایک ساتھ رہنے اور اس کی وسعت کا بیان 243
اس کا بیان کہ دشمن کے ساتھ ٹکرانے کی تمنا کرنا مکروہ ہے 244
دشمن سے مقابلہ کے وقت کی جانے والی دعا کا بیان 245
مشرکین کو دعوت اسلام دینے کا بیان 245
دوران جنگ خاص تدبیر کرنے کا بیان 246
رات کو چھاپہ مارنے کا بیان 247
قائد کے لیے ساقہ کو لازم پکڑنے کا بیان 247
اس کا بیان کہ مشرکین سے کس پر قتال کیا جائے گا 247
جنہوں نے سجود کے ساتھ پناہ لی انہیں قتل کرنے کی ممانعت 249
جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنے کا بیان 250
ایسے مسلمان قیدی کا بیان جسے کفر پر مجبور کیا جائے 251
جاسوس کے حکم کا بیان جبکہ وہ مسلمان ہو 252
ذمی جاسوس کے بیان میں 253
مستامن جاسوس کا بیان 254
اس کا بیان کہ کون سے وقت دشمن کا آمنا سامنا مناسب ہوتا ہے 255
لڑائی کے وقت خاموش رہنے کے حکم کا بیان 255
جنگ کے دوران پیدل ہو جانے والے کا بیان 256
جنگ کے دوران تکبر و فخر کرنے کا بیان 256
اس کا بیان کہ آدمی جب دشمن کے نرغہ میں آ جائے تو کیا کرے 257
(افراد کو) کمین گاہوں میں چھپائے جانے کا بیان 258
صفیں بنانے کا بیان 259
جنگ کے دوران تلواریں سونتنے کا بیان 259
مبارزت طلب کرنے کا بیان 259
مثلہ سے منع کرنے کا بیان 250
عورتوں کو قتل کرنے کا بیان 261
اس کا بیان کہ دشمن کو آگ کے ساتھ جلانا مکروہ ہے 263
ایسے آدمی کا بیان جو اپنی سواری کا جانور مال غنیمت میں کامل یا نصف حصہ کے عوض کرائے پر دیتا ہے 264
قیدی کو باندھ دیئے جانے کا بیان 265
قیدی کو زجر و توبیخ کرنے، مارنے اور اس سے اقرار لیے جانے کا بیان 267

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قیدی کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کیے جانے کا بیان 268
قیدی کو قتل کرنے اور اس پر اسلام پیش نہ کرنے کا بیان 269
قیدی کو محبوس کر کے قتل کرنے کا بیان 271
قیدی کو تیروں کے ساتھ قتل کرنے کا بیان 271
قیدی پر احسان کرتے ہوئے بغیر فدیہ کے اسے آزاد کرنے کا بیان 272
قیدی کو بغیر فدیہ کے آزاد کرنے کا بیان 272
دشمن پر غلبہ پانے کے وقت ان کی زمین پر امام کے مقیم رہنے کا بیان 276
قیدیوں کے درمیان تفریق کرنے کا بیان 276
بالغ قیدیوں کے درمیان تفریق کی رخصت کا بیان 277
ایسے مال کا بیان جسے ایک بار دشمن لے جائے اور پھر اس کا مالک اسے مال غنیمت میں پالے 278
ایسے مشرک غلاموں کا بیان جو مسلمانوں کے ساتھ آملتے ہیں اور پھر اسلام قبول کر لیتے ہیں 278
دارالحرب میں اناج کی اباحت کا بیان 279
تقسیم سے قبل مال غنیمت سے مال لینے کی ممانعت کا بیان 279
دارالحرب سے کھانے پینے کی اشیاء اٹھا لینے کا بیان 281
کھانے پینے کی اشیاء کو بیچنے کا بیان الخ 281
مال غنیمت کی کسی شے سے آدمی کے نفع اٹھانے کا بیان 282
دشمن کے ہتھیار کو جنگ میں استعمال کیے جانے کی رخصت کا بیان 282
اس کا بیان کہ مال غنیمت میں خیانت کرنا شدید جرم ہے 283
اس کا بیان کہ جب خیانت تھوڑی سی ہو تو امام اسے چھوڑ دے گا اور اس کی سواری کو نہیں جلائے گا 284
مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی سزا کا بیان 285
جس نے مال غنیمت میں خیانت کی اس پر پردہ ڈالنے سے نہی کا بیان 286
مقتول سے چھینا ہوا مال قاتل کو دیئے جانے کا بیان 286
اس کا بیان کہ امام وقت چاہے تو قاتل کو سلب شدہ مال سے روک سکتا ہے الخ 288
اس کا بیان کہ سلب شدہ مال سے خمس نہیں نکالا جائے گا 289
اس کا بیان کہ جس نے شدید زخمی کافر کو قتل کر دیا اسے بھی مال میں سے بطور انعام کچھ دیا جائے گا 290
اس کا بیان کہ جو کوئی مال غنیمت کی تقسیم کے بعد آیا اس کا حصہ نہ ہوگا 290
مال غنیمت میں سے عورت اور غلام کو کچھ عطا کیے جانے کا بیان 292
اس کا بیان کہ کیا مشرک کو حصہ دیا جائے گا 294
گھوڑے کے دو حصوں کا بیان 294
اس کے بارے میں جس نے کہا گھوڑے کے لیے ایک حصہ ہے 295
امام وقت کی جانب سے انعام مقرر کرنے کا بیان 296
ایسے دستے کے انعام کا بیان جو لشکر سے نکلتا ہے 298
اس کا بیان جس نے کہا خمس نفل سے پہلے ہے 300
سریہ کے اہل لشکر کی طرف لوٹ آنے کا بیان 301

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سونے، چاندی اور مال فئی سے بطور نفل دینے کا بیان 303

اس کا بیان کہ کیا امام مال فے سے اپنے لیے کوئی شئ مختص کرسکتا ہے؟ 304

عہد کو پورا کرنے کا بیان 304

معاہدوں میں امام کو ڈھال بنائے جانے کا بیان 304

اس کا بیان کہ اگر امام اور دشمن کے درمیان معاہدہ ہوتو وہ اس کی طرف چل کر جاسکتا ہے 305

ذمی کے ساتھ وفا کرنے اور اس کے عہد اور ذمہ کی حرمت کا بیان 306

قاصدوں کا بیان 306

عورت کی امان کا بیان 307

دشمن سے صلح کرنے کا بیان 308

دشمن کو اشتباہ میں ڈال کر اس پر حملہ کرنے کا بیان 311

سفر میں ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہنے کا بیان 312

جہاد سے اجازت لے کر واپس لوٹنے کا بیان الخ 313

بشارت دینے کے لیے بھیجنے کا بیان 313

بشارت لانے والے کو کچھ عطا کرنے کا بیان 314

سجدۂ شکر کا بیان 314

دعا میں دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان 315

سفر سے واپسی پر رات کے وقت گھر میں داخل ہونے کا بیان 316

سفر سے واپس آنے پر استقبال کرنے کا بیان 317

اس کا بیان کہ غزوہ سے واپسی پر اپنا زادراہ وہیں خرچ کردینا امر مستحب ہے 317

سفر سے آتے وقت (نفل) نماز پڑھنے کا بیان 318

تقسیم کرنے والے کی اجرت کا بیان 319

جہاد میں تجارت کرنے کا بیان 319

دار الحرب کی طرف ہتھیار بھیجنے کا بیان 320

مشرکین کی زمین میں اقامت اختیار کرنے کا بیان 320

قربانیوں کا بیان

قربانی کے واجب ہونے کا بیان 321

میت کی جانب سے قربانی کرنے کا بیان 322

قربانی کی نیت کرنے والے کا عشرہ ذی الحجہ میں بال کٹوانے کا بیان 322

ایسے جانوروں کا بیان جو قربانی کے لیے پسند کیے جاتے ہیں 323

اس کا بیان کہ کتنی عمر کے جانور کی قربانی جائز ہوتی ہے 324

قربانی کے جانوروں میں ان کا بیان جو مکروہ ہیں 326

اس کا بیان کہ گائے اور اونٹ کی قربانی کتنے افراد کی طرف ہوسکتی ہے 328

اس کا بیان کہ ایک بکری جماعت کی جانب سے قربانی کی جاسکتی ہے 329

امام کے لیے عیدگاہ میں قربانی ذبح کرنے کا بیان 329

قربانی کا گوشت روک کر رکھنے کا بیان 330

مسافر کے لیے قربانی کرنے کا بیان 331

جانوروں کو باندھ کر مارنے سے روکنے اور ذبح ہونے والے جانور سے نرمی کرنے کا بیان 331

اہل کتاب کے ذبائح کا بیان 332

وہ جانور جنہیں عرب لوگ اظہار فخر کے لیے ذبح کرتے ہیں ان کے کھانے کا بیان 333

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سفید پتھر سے جانور ذبح کرنے کا بیان 333
اوپر سے نیچے کی جانب گرنے والے جانور کو ذبح کرنے کا بیان 335
خوب اچھی طرح ذبح کرنے کا بیان 335
کسی جانور کے پیٹ میں موجود بچے کے ذبح کا بیان 336
ایسا گوشت کھانے کا بیان جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ آیا اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں 336
عتیرہ کا بیان 337
عقیقہ کا بیان 338

شکار کا بیان

شکار وغیرہ کے لیے کتا رکھنے کا بیان 342
شکار کا بیان 342
کسی زندہ جانور سے گوشت کا کوئی ٹکڑا کاٹ لیا جائے تو اس کا بیان 347
شکار کے پیچھے جانے کا بیان 347

وصیت کے احکام کا بیان

ان روایات کا بیان جن میں وصیت کا حکم دیا گیا ہے 349
وصیت کرنے والے کے لیے مال میں جو وصیت جائز نہیں اس کا بیان 350
وصیت میں نقصان پہنچانے کی کراہیت کا بیان 351
وصایا میں داخل ہونے کا بیان 352
والدین اور اقرباء کے لیے وصیت کے منسوخ ہونے کا بیان 353
وارث کے لیے وصیت کرنے کا بیان 353
طعام میں یتیم کو شریک کرنے کا بیان 353
اس کا بیان کہ ولی یتیم کے مال سے کتنا خرچ کر سکتا ہے 354
اس کا بیان کہ یتیمی کی حالت کب ختم ہو جاتی ہے؟ 354
اس کا بیان کہ یتیم کا مال کھانا کتنا شدید گناہ ہے 355
اس پر دلیل کہ کفن بھی میت کے مال میں سے ہے 355
اس کا بیان کہ آدمی ایک شے ہبہ کرتا ہے پھر اس کے لیے اسی کی وصیت کر دی جاتی ہے یا وہ اسے وراثت میں پا لیتا ہے 356
ایسے آدمی کا بیان جو اپنی کوئی شے وقف کر دیتا ہے 357
میت کی جانب سے صدقہ کرنے کا بیان 358
جو کوئی بغیر وصیت کے فوت ہو جائے اس کی جانب سے صدقہ کرنے کا بیان 359
حربی کی وصیت کا بیان جبکہ اس کا ولی مسلمان ہو اگر 360
اس کا بیان کہ اگر آدمی مقروض حالت میں فوت ہو جائے اور اس کا مال ہو تو اس کے قرضخواہوں سے وقفہ لیا جائے گا اور وارث سے نرمی کا سلوک کیا جائے گا 361

کتاب الفرائض کا بیان

فرائض (میراث) کا علم سیکھنے کا بیان 362
کلالہ کا بیان 362
ایسے آدمی کا بیان جس کی اولاد نہ ہو اور بہنیں ہوں 363
صلبی اولاد کی میراث کا بیان 364
دادی اور نانی کی میراث کا بیان 365
دادے کی میراث کا بیان 366
عصبہ کی میراث کا بیان 367

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ذوی الارحام کی میراث کا بیان	367
جس عورت سے لعان کیا گیا اس کے بیٹے کی میراث کا بیان	371
اس کا بیان کیا مسلمان کافر کا وارث ہوسکتا ہے؟	371
اس کا بیان جو میراث کی تقسیم سے پہلے اسلام لے آیا	372
ولاء (آزاد کیے ہوئے غلام کے ترکہ) کا بیان	373
اس کا بیان جو کسی آدمی کے ہاتھ پر اسلام لاتا ہے	374
ولاء کو بیچنے کا بیان	374
ایسے نومولود کی میراث کا بیان جو روتا ہے اور پھر فوت ہوجاتا ہے	375
رشتہ داری کی میراث کے سبب عہد و پیمان کی میراث کے منسوخ ہونے کا بیان	375
قسم اٹھانے کا بیان	377
عورت کا اپنے خاوند کی دیت کا وارث ہونے کا بیان	377

خراج، حکومت اور مال فے کے احکام

اس کا بیان جو کچھ رعیت کے حق میں امام پر لازم ہوتا ہے	379
حصول حکومت کی خواہش اور مطالبہ کرنے کا بیان	379
نابینے شخص کو والی بنائے جانے کا بیان	380
وزیر بنانے کا بیان	381
حالات سے آگاہی کے لیے عریف مقرر کرنے کا بیان	381
کاتب (منشی) بنانے کا بیان	382
زکوٰۃ وصول کرنے کی سعی اور کوشش کرنے کا بیان	383
خلیفہ وقت کا کسی کو اپنا نائب بنانے کا بیان	383
بیعت کرنے کا بیان	384
عمال کی تنخواہ مقرر کرنے کا بیان	385
عمال کے لیے تحائف قبول کرنے کا بیان	386
صدقہ میں خیانت کا بیان	386
ان ذمہ داریوں کا بیان جو امام پر رعیت کے حقوق ادا کرنے اور ان کی حاجات دور کرنے کے بارے میں لازم ہوتی ہیں	387
مال فے کی تقسیم کا بیان	388
اولاد کو حصہ دینے کا بیان	389
اس کا بیان کہ کب کسی کے لیے جنگ میں حصہ مقرر کیا جائے گا	390
اس کا بیان کہ آخری زمانہ میں حصہ لینا مکروہ ہے	390
مستحقین عطا کے نام رجسٹر میں درج کرنے کا بیان	391
اموال میں سے رسول اللہ ﷺ کے انتخاب کا بیان	392
خمس اور قرابتداروں کے حصہ کی تقسیم کے مواقع کا بیان	401
سہم صفی (منتخب حصہ) کا بیان	411
اس کا بیان کہ مدینہ طیبہ سے یہودیوں کا اخراج کیسے ہوا؟	413
قبیلہ بنی نضیر کے احوال کا بیان	416
سرزمین خیبر کے حکم کا بیان	419
مکہ مکرمہ کی فتح کا بیان	424
فتح طائف کا بیان	426
سرزمین یمن کے حکم کا بیان	427
جزیرہ عرب سے یہودیوں کو نکالنے کا بیان	429
سرزمین عراق اور قوت و طاقت سے حاصل کردہ	

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

زمین کو وقف کرنے کا بیان	431
جزیہ لینے کا بیان	431
آتش پرستوں سے جزیہ لینے کا بیان	433
جزیہ وصول کرنے میں سختی کرنے کا بیان	434
اہل ذمہ سے دسواں حصہ محصول لینے کا بیان الخ	435
اس کا بیان کہ اگر دوران سال ذمی اسلام قبول کر لے تو کیا اس پر جزیہ ہے؟	437
امام کے لیے مشرکین کے ہدایا قبول کرنے کا بیان	438
زمین بطور جاگیر دینے کا بیان	440
بنجر زمین کو آباد کرنے کا بیان	447
خراج والی زمین لینے کا بیان	449
اس زمین کا بیان جسے امام یا کوئی آدمی اپنی حفاظت میں روک لے	450
زمین میں دفن شدہ خزانے اور اس کے احکام	451
پرانی قبروں کو کھولنے کا بیان جس میں مال دفن ہو	452

جنائز کا بیان

گناہوں کا کفارہ بننے والی بیماریوں کا بیان	453
اس کا بیان کہ جب کوئی بندہ نیک عمل کرتا ہو اور پھر کہیں بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ اسے نہ کر سکے	455
عورتوں کی بیمار پرسی کا بیان	455
بیمار پرسی کرنے کا بیان	456
ذمی کی عیادت کرنے کا بیان	456
عیادت کے لیے پیدل چل کر جانے کا بیان	457
باوضو عیادت کرنے کی فضیلت کا بیان	457
بار بار عیادت کرنے کا بیان	458
آشوب چشم کی صورت میں عیادت کرنے کا بیان	459
طاعون زدہ علاقے سے نکلنے کا بیان	459
عیادت کے وقت مریض کے لیے شفا کی دعا کرنے کا بیان	459
عیادت کے وقت مریض کیلئے دعا کرنے کا بیان	460
اس کا بیان کہ موت کی تمنا کرنا مکروہ ہے	461
اچانک آنے والی موت کا بیان	461
طاعون سے مرنے والے کی فضیلت کا بیان	461
مریض کے ناخن اور زیر ناف بال کاٹنے کا بیان	462
اس کا بیان کہ موت کے وقت اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنا چاہیے	463
اس کا بیان کہ موت کے وقت میت کو پاک صاف کپڑے پہنانا مستحب ہے	464
اس کا بیان کہ میت کے پاس کون سا کلام کرنا مستحب ہے؟	464
میت کو تلقین کرنے کا بیان	464
میت کی آنکھیں بند کرنے کا بیان	465
انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کا بیان	466
میت کو کپڑے سے ڈھانپ دینے کا بیان	466
میت کے پاس قرآن کریم پڑھنے کا بیان	466
مصیبت کے وقت اظہار غم کے لیے ایک جگہ بیٹھنے کا بیان	467
تعزیت کرنے کا بیان	467
صدمہ اور تکلیف کے وقت صبر کرنے کا بیان	468
میت پر رونے کا بیان	469
نوحہ کرنے کا بیان	470
میت کے گھر والوں کیلئے کھانا تیار کرنے کا بیان	471

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس کا بیان کہ کیا شہید کو غسل دیا جائے گا	472
میت کو غسل دیتے وقت اس کی ستر پوشی کا بیان	474
اس کا بیان کہ میت کو غسل کیسے دیا جائے گا	475
کفن کا بیان	476
اس کا بیان کہ کفن میں زیادہ قیمتی کپڑا استعمال کرنا مکروہ ہے	478
عورت کے کفن کا بیان	479
میت کو مشک لگانے کا بیان	479
اس کا بیان کہ جنازہ میں جلدی کرنی چاہیے الخ	479
میت کو غسل دینے کے سبب غسل کرنے کا سبب	480
میت کو بوسہ دینے کا بیان	481
رات کے وقت دفن کرنے کا بیان	481
میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا بیان	481
جنازہ کی صفوں کا بیان	482
عورتوں کے لیے جنازہ کے پیچھے چلنے کا بیان	482
جنازوں پر نماز پڑھنے کی فضیلت اور ان کے ساتھ چلنے کا بیان	483
میت کے پیچھے آگ لے جانے کا بیان	484
جنازہ کے لیے کھڑا ہونے کا بیان	484
جنازہ میں سوار ہونے کا بیان	485
جنازہ کے آگے چلنے کا بیان	486
جنازہ کو تیزی کے ساتھ لے کر جانے کا بیان	487
خودکشی کرنے والے پر امام کے نماز نہ پڑھنے کا بیان	488
اس کی نماز جنازہ کا بیان جسے حداً قتل کیا گیا	488
بچے پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان	489
مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا بیان	489
سورج کے طلوع وغروب کے وقت میت کو دفن کرنے کا بیان	490
اس کا بیان کہ جب مردوں اور عورتوں کے جنازے اکٹھے ہو جائیں تو پہلے کسے رکھا جائے گا	491
اس کا بیان کہ میت پر نماز جنازہ پڑھتے وقت امام کہاں کھڑا ہو	491
جنازہ کی تکبیروں کا بیان	493
اس کا بیان کہ وہ جنازہ پر کیا پڑھے	494
میت کے لیے دعا کرنے کا بیان	494
قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان	496
کفار کے علاقے میں فوت ہونے والے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھنے کا بیان	496
ایک قبر میں کئی مردے دفن کرنے اور قبر پر نشانی لگانے کا بیان	497
اس کا بیان کہ اگر قبر کھودنے والا کسی میت کی ہڈی پائے تو کیا وہ اس جگہ کو چھوڑ دے	498
لحد کا بیان	498
اس کا بیان کہ کتنے آدمی میت کو قبر میں اتاریں	499
میت کو پاؤں کی جانب سے قبر میں داخل کرنے کا بیان	499
قبر کے پاس بیٹھنے کا بیان	500
میت کے لیے دعا کا بیان جب اسے قبر میں رکھا جائے	500
ایسے آدمی کا بیان جس کا کوئی مشرک رشتہ دار فوت ہو جائے	500
قبر کی گہرائی کا بیان	501

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قبر کو ہموار کرنے کا بیان 501
میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس اس کے لیے استغفار کرنے کا بیان 502
اس کا بیان کہ قبر کے پاس جانور ذبح کرنا مکروہ ہے 503
ایسی میت کا بیان جس کی قبر پر کچھ وقت کے بعد نماز پڑھی جائے 503
قبر پر کوئی عمارت بنانے کا بیان 504
اس کا بیان کہ قبر پر بیٹھنا مکروہ ہے 505
قبرستان میں جوتے پہن کر چلنے کا بیان 505
کسی حاجت کے تحت میت کو اپنی جگہ سے تبدیل کرنے کا بیان 506
میت کے بارے میں اچھے کلمات کہنے کا بیان 507
زیارت قبور کا بیان 507
عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنے کا بیان 508
اس کا بیان کہ جب آدمی قبر پر جائے یا پاس سے گزرے تو کیا کہے؟ 508
اس کا بیان کہ حالت احرام میں فوت ہونے والے کے ساتھ کیا کیا جائے۔ 508

قسم اور نذر کے احکام کا بیان

جھوٹی قسم کے بارے میں وعید اور شدت کا بیان 510
اس کا بیان جس نے کسی کا مال لینے کے لیے قسم کھائی 510
حضور نبی کریم ﷺ کے منبر کے پاس قسم کو عظیم بنانے کا بیان 512
شرکاء (بت وغیرہ) کے ساتھ قسم کھانے کا بیان 512
آباء کے ساتھ قسم کھانے کے مکروہ ہونے کا بیان 513
اس کا بیان کہ لفظ امانت کے ساتھ قسم کھانا مکروہ ہے 514
یمین لغو کا بیان 514
قسم میں تعریض کرنے کا بیان 515
اسلام سے برأت اور کسی دوسرے دین سے ہونے کی قسم کھانے کا بیان 516
ایسے آدمی کا بیان جو سالن نہ کھانے کی قسم کھاتا ہے 517
قسم میں ان شاء اللہ کہنے کا بیان 517
اس کا بیان کہ حضور نبی کریم ﷺ کی قسم کیا ہوتی تھی؟ 517
اس کا بیان کہ کیا لفظ قسم سے یمین واقع ہو جاتی ہے؟ 518
اس کا بیان جس نے کھانا نہ کھانے کی قسم کا بیان 519
قطع رحمی کے بارے میں قسم کھانے کا بیان 520
اس کا بیان جو جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھاتا ہے 521
ایسے آدمی کا بیان جو حانث ہونے سے پہلے کفارہ ادا کرے 522
اس کا بیان کہ کفارہ میں کتنے صاع ہوتے ہیں؟ 523
(کفارہ کے لیے) مومنہ کنیز کا بیان 524
قسم کھا کر خاموش ہو جانے کے بعد ان شاء اللہ کہنے کا بیان 525
نذر ماننے سے نہی کا بیان 526
معصیت کی نذر ماننے کا بیان 527
اس کا بیان کہ بعض نے کہا جس نے معصیت کی نذر توڑی اس پر کفارہ ہے 527
اس کا بیان جس نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی 531
میت کی جانب سے نذر پوری کرنے کا بیان 532

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس کا بیان کہ جو اس حال میں فوت ہوا کہ اس پر روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھ لے　533

اس کا بیان جس کے سبب نذر پوری کرنے کا حکم دیا جاتا ہے　534

ایسی چیزوں کے بارے میں نذر کا بیان جن کا وہ مالک نہ ہو　536

اس کا بیان جس نے اپنا مال صدقہ کرنے کی نذر مانی　537

اس کا بیان جس نے ایسی نذر مانی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا　539

اس کا بیان جس نے ایسی نذر مانی جسے اس نے معین نہیں کیا　540

جس نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی پھر اسلام قبول کر لیا اس کے حکم کا بیان　540

خرید و فروخت کے احکام کا بیان

اس کا بیان کہ تجارت میں قسم اور لایعنی گفتگو کی آمیزش ہوتی ہے　541

معادن نکالنے کا بیان　542

شبہات سے اجتناب کرنے کا بیان　542

سود کھانے اور کھلانے والے کا بیان　544

سود معاف کرنے کا بیان　544

بیع میں قسم کے ناپسندیدہ اور مکروہ ہونے کا بیان　545.

وزن میں جھکاؤ اور اجرت کے عوض وزن کرنے کا بیان　545

اس کا بیان کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ماپ تو مدینہ طیبہ کا ماپ ہے　546

قرضے کی شدت اور اس کی ادائیگی کی تاکید کا بیان

قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کا بیان　549

قرض کی اچھی ادائیگی کا بیان　549

بیع صرف کا بیان　550

اس کا بیان کہ تلوار کے دستے پر لگا ہوا زیور دراہم کے عوض بیچا جا سکتا ہے　551

چاندی کے عوض سونا خریدنے کا بیان　552

حیوان کے عوض حیوان کی ادھار بیع کرنے کا بیان　553

اسی بارے میں رخصت کا بیان　553

اس کا بیان جبکہ یہ بیع نقد و نقد ہو　553

کھجور کے عوض کھجور کی بیع کرنے کا بیان　554

بیع مزابنہ کا بیان　554

عرایا کی بیع کا بیان　555

عریہ کی مقدار کا بیان　555

عرایا کی تفسیر کا بیان　556

پھلوں کو ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے کا بیان　556

کئی سالوں کے لیے بیع کرنے کا بیان　558

ایسی بیع کا بیان جس میں دھوکہ ہو　559

مضطر اور مجبور کی بیع کا بیان　561

شرکت کا بیان　561

مضارب کے لیے رب المال کی مخالفت کرنے کا بیان　562

ایسے آدمی کا بیان جو بغیر اجازت دوسرے کے مال سے تجارت کرتا ہے　562

راس المال کے بغیر شرکت کرنے کا بیان　563

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مزارعت کا بیان 563
مزارعت کے بارے میں شدت اور سختی کا بیان 565
مالک کی اجازت کے بغیر زمین میں کاشت کرنے کا بیان 569
مزارعت کا بیان 570
مساقاۃ یعنی درختوں کو پانی لگانے کی بیع کا بیان 571
درختوں پر پھل کا اندازہ لگانے کا بیان 572

اجارہ کے ابواب کا بیان

معلم کی کمائی اور اجرت کا بیان 574
اطباء کے اجرت لینے کا بیان 575
پچھنے لگانے کی اجرت کا بیان 576
لونڈیوں کی کمائی کا بیان 577
کاہن کی اجرت کا بیان 578
نر کو مادہ پر ڈالنے کی اجرت کا بیان 578
سنار کا بیان 579
ایسے غلام کا بیان جسے بیچا جائے اور اس کے پاس مال ہو 580
قافلہ تجارت سے شہر سے باہر نکل کر ملاقات کرنے کا بیان 580
نجش (دھوکہ دہی) سے روکنے کا بیان 581
شہری کی دیہاتی کے لیے بیع کرنے سے نہی کا بیان 581
اس کا بیان جس نے ایسی بکری خریدی جس کے تھنوں میں دودھ جمع تھا اور پھر اسے ناپسند کیا 582
خوراک کی ذخیرہ اندوزی کی ممانعت کا بیان 584
دراہم کو توڑنے کا بیان 585
نرخ مقرر کرنے کا بیان 585
غش (ملاوٹ) سے ممانعت کا بیان 586
متعاقدین کے خیار کا بیان 586
اقالہ کی فضیلت کا بیان 588
اس کا بیان جس نے ایک بیع میں دو بیعیں کیں 589
بیع العینہ سے ممانعت کا بیان 589
بیع سلم کا بیان 590
معینہ پھل میں بیع سلم کرنے کا بیان 591
اس کا بیان کہ سلم کو پھیرا نہیں جائے گا 591
کھیت پر آفت آ جانے کی صورت میں نقصان کی تلافی کرنے کا بیان 592
آفت کی تفسیر کا بیان 592
پانی روکنے کا بیان 593
اضافی پانی بیچنے کا بیان 595
بلی بیچ کر ثمن لینے کا بیان 595
کتوں کو بیچ کر ثمن وصول کرنے کا بیان 595
شراب اور مردار کے ثمن کا بیان 596
اناج کو پورا کرنے سے پہلے اسے بیچ ڈالنے کا بیان 598
اس کا بیان جو بیع کے دوران کہہ دے کہ دھوکہ نہیں ہے 600
عربان (بیانہ) کا بیان 601
اس کا بیان جو ایسی شے بیچتا ہے جو اس کے پاس نہ ہو 602
بیع میں شرط لگانے کا بیان 602
غلام کی ذمہ داری کا بیان 603
اس کا بیان کہ کسی نے غلام خریدا اور اسے کام پر لگا دیا پھر اس میں عیب پایا 603
اس کا بیان کہ جب بائع اور مشتری کا اختلاف ہو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جائے اور مبیع موجود ہو 604
شفعہ کا بیان 605
ایسے آدمی کا بیان جو مفلس ہو جائے اور بائع بعینہ
اپنا ساز و سامان اس کے پاس پالے 607
اس کا بیان جس نے بیکار جانور پکڑ کر طاقتور بنالیا 608
رہن (گروی رکھنے) کا بیان 609
اس کا بیان کہ آدمی اپنے بیٹے کا مال کھا سکتا ہے 610
ایسے آدمی کا بیان جو کسی آدمی کے پاس اپنا مال
پالے 611
ایسے آدمی کا بیان جو اپنا حق اس مال میں سے لے
لے جو اس کے پاس امانت ہے 611
ہدایا اور تحائف کو قبول کرنے کا بیان 613
ہبہ واپس لوٹانے کا بیان 613
کسی کام کی غرض سے ہدیہ لینے کا بیان 614
اس کا بیان جو عطا میں اپنے ایک بیٹے کو ترجیح دیتا
ہے 615
اس کا بیان کہ کیا عورت اپنے خاوند کی اجازت کے
بغیر کچھ دے سکتی ہے؟ 617
عمریٰ کا بیان 617
اس کا بیان کہ کوئی عمر بھر کے لیے دیتے وقت اس
کے ورثاء کا بھی ذکر کرے 618
رقبیٰ کا بیان 620
عاریۃً لی ہوئی شے کی ضمانت کا بیان 621
اس کا بیان کہ جس نے کسی کی کوئی شے برباد کی تو وہ
اس کی مثل کا ضامن ہوگا 623
قوم کی کھیتی برباد کرنے والے جانوروں کا بیان 624

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ النِّكَاحِ (کتاب النکاح)

بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى النِّكَاحِ (نکاح پر انگیخت دلانے کا بیان)

1750۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ إِنِّي لَأَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِمِنًى إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ فَاسْتَخْلَاهُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللهِ أَنْ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ لِي تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ أَلَا نُزَوِّجُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِجَارِيَةٍ بِكْرٍ لَعَلَّهُ يَرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ منیٰ میں چل رہا تھا کہ اچانک حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی آپ سے ملاقات ہوگئی۔ پس انہوں نے آپ سے خلوت چاہی (یعنی تنہائی میں بات کرنا چاہی)۔ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ انہیں کوئی حاجت نہیں ہے تو انہوں نے مجھے فرمایا: اے علقمہ! آ گے آ جاؤ۔ میں آ گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوعبدالرحمن! کیا ہم تیری شادی ایک کنواری لڑکی سے نہ کر دیں، شاید تیری طرف تیری وہ قوت اور طاقت لوٹ آئے جو تو پہلے رکھا کرتا تھا (مراد نشاط اور چستی وغیرہ ہے)۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے تو اس طرح کہا ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ شادی کرے۔ کیونکہ یہ عمل آنکھوں کو جھکانے والا اور شرمگاہ کو انتہائی محفوظ کرنے والا ہے۔ اور تم میں سے جو اس کی طاقت نہ رکھے، تو اس پر روزے رکھنا لازم ہے کیونکہ روزہ اس کی شہوت کو کم کر دیتا ہے۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ تَزْوِيجِ ذَاتِ الدِّينِ (دین دار عورت کے ساتھ شادی کرنے کے حکم کا بیان)

1751۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: چار اوصاف کے سبب عورتوں سے نکاح کیا جاتا ہے: ان کے مال کی وجہ سے، حسب ونسب کی وجہ سے، ان کے حسن و جمال کی وجہ سے اور ان کے دین کی وجہ سے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پس تو دین دار کو ترجیح دے۔ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں (یعنی دیگر اوصاف بھی اگرچہ کشش رکھتے ہیں لیکن سب سے اعلیٰ اور ارفع وصف دین ہے کیونکہ خاندان کی عزت و ناموس، عزت و شرف اور سیرت و کردار کے حسن کا انحصار دین پر ہی ہے، اس لیے یہی وصف ترجیح یافتہ ہونا چاہیے)۔

بَاب فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ (باکرہ عورت سے شادی کرنے کا بیان)

1752۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَتَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا بِكْرٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا تو نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو پھر آپ ﷺ نے پوچھا: باکرہ (کنواری) سے یا ثیبہ (بیوہ) سے؟ تو میں نے عرض کی: ثیبہ سے۔ تو آپ نے فرمایا: باکرہ سے کیونکر نکاح نہ کیا کہ تو اس سے کھیلتا (یعنی دل بہلاتا) اور وہ تیرے ساتھ کھیلتی۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ تَزْوِيجِ مَنْ لَمْ يَلِدْ مِنَ النِّسَاءِ

ایسی عورت سے شادی سے منع کرنے کا بیان جو بچے نہ جنے

1753۔ قَالَ أَبُو دَاوُد كَتَبَ إِلَيَّ حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ غَرِّبْهَا قَالَ أَخَافُ أَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِي قَالَ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: میری عورت کسی چھونے والے کے ہاتھ کو نہیں روکتی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دور کر دے (یعنی اسے طلاق دے دے)۔ اس نے عرض کی: مجھے یہ خوف ہے کہ میرا نفس اس کے پیچھے رہے گا (یعنی قلبی میلان اسی کی طرف رہے گا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اسی سے تلذذ حاصل کر (یعنی اسے اپنے پاس رہنے دے)۔

1754۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنِ أُخْتِ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مَنْصُورٍ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَأَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے ایک عورت کو پایا ہے جو صاحب حسب و نسب بھی ہے اور صاحب حسن و جمال بھی۔ لیکن وہ بچوں کو جنم نہیں دیتی۔ کیا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں اس سے شادی کرلوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر وہی آدمی دوبارہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ تو آپ نے اسے پھر منع فرمادیا۔ پھر وہی تیسری بار آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: تم (ایسی عورتوں سے) شادی کرو جو محبت کرنے والیاں ہوں اور بچوں کو جنم دینے والیاں ہوں، کیوں کہ میں تمہارے ساتھ دیگر امتوں پر اپنی کثرت کا اظہار کروں گا۔

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً

اس ارشاد باری تعالیٰ کا بیان کہ زانی ہی صرف زانیہ سے نکاح کرسکتا ہے

1755۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ كَانَ يَحْمِلُ الْأَسَارَى بِمَكَّةَ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْكِحُ عَنَاقَ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّي فَنَزَلَتْ وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ لَا تَنْكِحْهَا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت مرثد بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں مسلمان قیدیوں کو اٹھا کر لاتے تھے اور مکہ مکرمہ میں ایک زانیہ عورت تھی۔ اسے عناق کہا جاتا تھا اور وہ (زمانہ جاہلیت میں) آپ کی دوست تھی۔ آپ نے بیان فرمایا: میں حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا میں عناق سے شادی کرسکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے مجھ سے سکوت اختیار فرمایا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ (یعنی زانیہ عورت سے زانی مرد یا مشرک کے سوا کوئی نکاح نہ کرے) پھر آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور یہ آیت مجھے پڑھ کر سنائی اور فرمایا: تو اس سے نکاح نہ کر۔

1756۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو مَعْمَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَنْكِحُ الزَّانِي الْمَجْلُودُ إِلَّا مِثْلَهُ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا زانی جسے کوڑے لگائے گئے وہ صرف اپنی مثل سے ہی نکاح کرسکتا ہے اور ابو معمر نے بیان کیا ہے کہ مجھے حبیب المعلم نے عمرو بن شعیب سے حدیث بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

ایسے آدمی کا بیان جو اپنی لونڈی کو آزاد کر کے پھر اس سے شادی کر لیتا ہے

1757۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابو بردہ نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی کنیز کو آزاد کیا اور پھر اس سے شادی کر لی تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔

1758۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے صفیہ کو آزاد کیا (اور پھر ان سے نکاح کر لیا) اور اسی آزادی کو ہی اس کا مہر قرار دیا۔

بَاب يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

اس کا بیان کہ وہی رشتے رضاعۃً حرام ہوتے ہیں جو نسباً حرام ہوتے ہیں

1759۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

حضرت عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ (رشتے) دودھ پینے کے ناطے سے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت کے سبب حرام ہوتے ہیں (یعنی نسبی تعلق کی بنا پر جس سے نکاح کرنا حرام ہوتا ہے تو اگر وہی تعلق رضائی ہو تو بھی ان سے نکاح حرام ہوگا جیسا کہ رضائی ماں، بیٹی اور بہن وغیرہ اس مسئلہ میں حقیقی ماں، بیٹی اور بہن وغیرہ کی مثل ہیں۔)

1760۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي قَالَ فَأَفْعَلُ مَاذَا قَالَتْ فَتَنْكِحُهَا قَالَ أُخْتَكِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَوَتُحِبِّينَ ذَلِكَ قَالَتْ لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ بِكَ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي قَالَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قَالَتْ فَوَاللهِ لَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ أَوْ ذُرَّةَ شَكَّ زُهَيْرٌ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا آپ کے لیے میری بہن میں رغبت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔ انہوں نے عرض کی: آپ اس سے نکاح فرمالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (کیا) وہ تیری بہن ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تو اسے پسند کرے گی؟ انہوں نے عرض کی: میں آپ کے ساتھ کوئی تنہا تو نہیں (کہ مجھے سوتن کا خوف ہو) اور میں اسے پسند کروں گی جو میری بہن کی بھلائی اور نفع میں شریک ہوگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں۔ انہوں نے عرض

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کی: قسم بخدا! مجھے یہ معلوم ہوا کہ آپ نے درہ یا زرہ (یہ زہیر کو شک ہے) بنت ابی سلمہ کو پیغام نکاح بھیجا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (کیا) ام سلمہ کی بیٹی؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! اگر وہ میرے زیر پرورش نہ بھی رہی ہوتی تو وہ میرے لیے حلال نہ ہوتی۔ بلاشبہ وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے۔ پس تم اپنی بیٹیاں اور اپنی بہنیں مجھ پر نہ پیش کیا کرو۔

بَابٌ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ (دودھ کی نسبت مرد کی طرف کرنے کا بیان)

1761۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَاسْتَتَرْتُ مِنْهُ قَالَ تَسْتَتِرِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ قَالَتْ قُلْتُ مِنْ أَيْنَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي قَالَتْ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ

حضرت عروہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میرے پاس افلح بن ابی القعیس آئے تو میں نے ان سے پردہ کیا۔ انہوں نے کہا: تم مجھ سے پردہ کر رہی ہو حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں۔ آپ فرماتی ہیں: میں نے پوچھا: وہ کہاں سے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے بھائی کی بیوی نے تمہیں دودھ پلایا ہے۔ تو آپ نے کہا: دودھ تو مجھے عورت نے پلایا ہے۔ آدمی نے تو نہیں پلایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے ساری بات آپ سے عرض کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ تیرا چچا ہے اور وہ تیرے پاس آ سکتا ہے۔

بَابٌ فِي رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ (بڑے آدمی کی رضاعت کا بیان)

1762۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ قَالَ حَفْصٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ

حضرت اشعث بن سلیم نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضرت مسروق کے واسطہ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور ایک آدمی کو ان کے پاس (بیٹھے ہوئے) پایا۔ حفص نے بیان کیا کہ آپ ﷺ پر یہ (معاملہ) شاق (اور گراں) گزرا اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ (پھر آگے دونوں راوی اس پر متفق ہیں) کہ ام المومنین نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم غور و فکر کرو، تمہارے بھائی کون ہیں کیونکہ رضاعت کا رشتہ تو بھوک کے سبب قائم ہوتا ہے۔

1763۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنٍ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا رَضَاعَ إِلَّا مَا شَدَّ الْعَظْمَ وَأَنْبَتَ اللَّحْمَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى لَا تَسْأَلُونَا وَهَذَا الْحَبْرُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فِيكُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْهِلَالِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ أَنْشَزَ الْعَظْمَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: رضاعت نہیں ہے مگر وہ جو ہڈیوں کو مضبوط کر دے اور گوشت کو بڑھائے۔ تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ہم سے کوئی سوال نہ کرنا جب تک یہ علامہ تم میں موجود ہے۔

محمد بن سلیمان انباری نے وکیع سے انہوں نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے موسیٰ ہلالی سے اور انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں الفاظ یہ کہے: انشز العظم (یعنی ایسی رضاعت جو ہڈیوں کی مقدار کو بڑھائے)۔

بَاب فِيمَنْ حَرَّمَ بِهِ (رضاعت کبیر سے حرمت ثابت ہونے کا بیان)

1764 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ كَانَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوُرِّثَ مِيرَاثَهُ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي ذَلِكَ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ فَرُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَكَانَ يَأْوِي مَعِي وَمَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ وَيَرَانِي فُضْلًا وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَكَيْفَ تَرَى فِيهِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَرْضِعِيهِ فَأَرْضَعَتْهُ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها تَأْمُرُ بَنَاتِ أَخَوَاتِهَا وَبَنَاتِ إِخْوَتِهَا أَنْ يُرْضِعْنَ مَنْ أَحَبَّتْ عَائِشَةُ أَنْ يَرَاهَا وَيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَإِنْ كَانَ كَبِيرًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَأَبَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَرْضَعَ فِي الْمَهْدِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَدْرِي لَعَلَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً مِنَ النَّبِيِّ ﷺ لِسَالِمٍ دُونَ النَّاسِ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے سالم کو متبنیٰ بنا رکھا تھا۔ اور پھر ان کا نکاح اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کر دیا۔ اور وہ (سالم) انصار میں سے ایک عورت کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو متبنیٰ بنایا ہوا تھا۔ اور زمانہ جاہلیت میں جو کسی آدمی کا متبنیٰ ہوتا تھا لوگ اسے اس کی نسبت سے پکارتے تھے اور اسے اس کی میراث کا وارث بھی بنایا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ "انہیں ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو، تا قولہ: پس وہ تمہارے دینی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بھائی ہیں اور تمہارے موالی ہیں"۔ چنانچہ (لوگوں کو حکم دیا گیا) کہ تم انہیں ان کے باپوں کی طرف منسوب کرو۔ اور جس کسی کے حقیقی باپ کا علم نہ ہو تو وہ آزاد شدہ غلام اور دینی بھائی ہے۔ پس سہلہ بنت سہیل بن عمرو قرشی عامری حاضر خدمت ہوئیں اور وہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام بلاشبہ ہم تو سالم کو بیٹا جانتے تھے اور وہ میرے اور ابو حذیفہ کے ساتھ ہی ایک کمرے میں رہتا تھا۔ اور وہ مجھے گھریلو کام کاج کے نامکمل لباس میں دیکھتا رہتا تھا اور اب اللہ تعالیٰ نے ان (متبنیٰ) کے بارے میں یہ حکم نازل فرما دیا ہے جو آپ جانتے ہیں۔ تو آپ اس کے بارے میں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں۔ تو حضور نبی مکرم علیہ السلام نے اسے فرمایا: تو اسے دودھ پلا لے۔ پس انہوں نے اسے پانچ بار دودھ پلا دیا۔ تو اب وہ ان کے رضاعی بیٹے کی طرح ہو گیا۔ سو اسی وجہ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی بھانجیوں اور اپنی بھتیجیوں کو حکم دیتی تھیں کہ وہ اسے دودھ پلا دیں جسے دیکھنے اور اپنے پاس آنے جانے کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پسند فرماتی تھیں۔ اگر وہ بڑا ہوتا تو اسے پانچ بار دودھ پلا دیا جاتا۔ پھر وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ جا سکتا تھا۔ حضرت ام سلمہ اور حضور نبی کریم علیہ السلام کی دیگر تمام ازواج مطہرات نے اس کا انکار کیا ہے کہ وہ اپنے پاس اس رضاعت کے سبب لوگوں میں سے کسی کو داخل ہونے کی اجازت دیں۔ یہاں تک کہ وہ جھولے میں (شیر خوارگی کی عمر) دودھ پی لے۔ اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ کو بتایا: قسم بخدا! ہم نہیں جانتی۔ شاید یہ حضور نبی کریم علیہ السلام کی جانب سے لوگوں میں سے صرف حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے رخصت ہو۔

بَاب هَلْ يُحَرِّمُ مَا دُونَ خَمْسِ رَضَعَاتٍ

اس کا بیان کہ آیا پانچ بار سے کم چوسنے سے دودھ حرمت کو ثابت کرتا ہے؟

1765۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ

حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ دودھ کی وہ مقدار جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا کہ وہ حرمت کو ثابت کر دیتی ہے وہ دس بار (پستان کو) چوسنا ہے۔ پھر یہ منسوخ کر دی گئی (اور فرمایا گیا کہ) پانچ بار چوسنا حرمت کو ثابت کر دیتا ہے۔ پھر حضور نبی مکرم علیہ السلام کا وصال ہو گیا اور قرآن کریم میں سے اتنی ہی مقدار کی تلاوت کی جاتی تھی۔

1766۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ایک بار چوسنا اور دو بار چوسنا حرمت کو ثابت نہیں کرتا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب فِي الرَّضْخِ عِنْدَ الْفِصَالِ (دودھ چھڑانے کے وقت (کچھ مال) عطا کرنے کا بیان)

1767۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعَةِ قَالَ الْغُرَّةُ الْعَبْدُ أَوْ الْأَمَةُ قَالَ النُّفَيْلِيُّ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ

حضرت حجاج بن حجاج نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کون سی شے مجھ سے رضاعت کے حق کو زائل کر سکتی ہے (یعنی کون سی شے میں اپنی دایہ کو دودھ پلانے کے بدلے بطور انعام اور تحفہ دوں؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: (خدمت کے لیے) ایک غلام یا ایک لونڈی۔ نفیلی نے کہا ہے کہ یہ حجاج بن حجاج اسلمی ہیں اور یہ انہی کے الفاظ ہیں۔

بَاب مَا يُكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ (ان عورتوں کا بیان جنہیں نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں)

1768۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا وَلَا الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا وَلَا الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى وَلَا الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت سے اس کی پھوپھی پر نکاح نہیں کیا جائے گا (یعنی پہلے نکاح میں پھوپھی اور پھر دوسرا نکاح بھتیجی سے کر لیا جائے تو یہ درست نہیں) اور نہ ہی پھوپھی سے نکاح اس کی بھتیجی پر کیا جائے گا۔ کسی عورت سے اس کی خالہ پر نکاح نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی خالہ سے اس کی بھانجی پر نکاح کیا جائے گا اور نہ ہی بڑی سے چھوٹی پر اور نہ ہی چھوٹی سے بڑی پر نکاح کیا جائے گا۔ (یہ جملہ پہلے حکم کی تاکید کے لیے ہے بڑی سے مراد پھوپھی اور خالہ اور چھوٹی سے مراد بھتیجی اور بھانجی ہے) (بذل المجہود ص48 ج10)

1769۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا

حضرت قبیصہ بن ذویب نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کسی عورت کو اس کی خالہ کے ساتھ اور کسی کو اس کی پھوپھی کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے۔

1770۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ وَبَيْنَ الْخَالَتَيْنِ وَالْعَمَّتَيْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی پھوپھی اور خالہ کو اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دو خالاؤں کو اور دو پھوپھیوں کو نکاح میں جمع کرے۔

1771۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حِجْرِ وَلِيِّهَا فَتُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْهِمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْآيَةِ الْآخِرَةِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حِجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ قَالَ يُونُسُ وَقَالَ رَبِيعَةُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى قَالَ يَقُولُ اتْرُكُوهُنَّ إِنْ خِفْتُمْ فَقَدْ أَحْلَلْتُ لَكُمْ أَرْبَعًا

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے پوچھا: ترجمہ: ''اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے ساتھ انصاف نہیں کر سکو گے تو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہو ان سے نکاح کرلو''۔ انہوں نے جواب دیا: اے میرے بھانجے! (یتامیٰ سے مراد) وہ یتیم عورت ہے جو اپنے (غیر محرم) ولی کی گود میں پرورش پارہی ہو۔ اور وہ مال (میراث) میں اس کے ساتھ شریک ہوتی ہے۔ پھر اس کا مال اور حسن و جمال اسے پسند آجاتا ہے اور اس کا ولی اس سے شادی کرنا چاہتا ہے مگر اس کے مہر میں اس کے ساتھ انصاف نہیں کرتا کہ وہ اسے اتنی مقدار مہر ادا کرے جتنا اس کے سوا کوئی اور اسے مہر ادا کرتا ہے۔ تو انہیں ان کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کردیا گیا ہے۔ مگر اس صورت میں کہ وہ ان کے ساتھ انصاف کریں اور مہر میں سے ان کا اعلیٰ ترین حق انہیں ادا کریں۔ اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان کے سوا عورتوں میں سے جنہیں چاہیں ان سے نکاح کرلیں۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ اس آیت کے بعد ان عورتوں کے بارے میں لوگوں نے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ طلب کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ: ''لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں۔ آپ فرمادیجئے: اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے اور جو کچھ کتاب میں ان یتیم عورتوں کے بارے میں تم پر پڑھا جاتا ہے جنہیں تم وہ (حق) نہیں دیتے جو ان کے لیے مقرر کیا گیا ہے اور تم ان سے نکاح کرنے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں رغبت رکھتے ہو"۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ جو اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ "ان پر کتاب میں پڑھا جاتا ہے" اس سے مراد وہ پہلی آیت ہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیم عورتوں کے ساتھ انصاف نہیں کر سکو گے تو ان سے نکاح کر لو جو عورتوں میں سے تم کو پسند آئیں"۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ دوسری آیت میں ارشاد باری تعالیٰ: وترغبون ان تنکحوھن سے مراد تم میں سے کسی کا اس یتیم عورت سے اعراض کرنا ہے جو اس کی گود میں ہوتی ہے جبکہ وہ مال اور حسن و جمال کے اعتبار سے قلیل (اور کمزور) ہو۔ تو انہیں منع کر دیا گیا کہ وہ یتیم عورتوں کے مال اور حسن و جمال میں رغبت رکھتے ہوئے ان سے نکاح کرے مگر انصاف کے ساتھ (یعنی پورا پورا حق ادا کیے بغیر نکاح کرنا منع ہے) اور یہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے ان عورتوں سے اعراض برتا (اور نفرت کی) (جو قلیل المال اور حسن و جمال کے اعتبار سے کمزور ہیں) یونس نے بیان کیا ہے کہ ربیعہ نے قول باری تعالیٰ: وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ کے بارے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: تم انہیں چھوڑ دو اگر تمہیں انصاف نہ کرنے کا خوف ہو۔ تحقیق میں نے تمہارے لیے چار عورتیں حلال کی ہیں (تم ان کے سوا کسی اور سے نکاح کر لو۔)

1772۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ[1] حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى يُبْلَغَ إِلَى نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَّى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَسَكَتَ عَلِيٌّ عَنْ ذَلِكَ النِّكَاحِ

حضرت ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے اسے بتایا کہ جس وقت وہ لوگ یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ طیبہ آئے، جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید ہوئے تھے تو ان سے مسور بن مخرمہ کی ملاقات ہوئی، تو اس نے انہیں کہا: کیا آپ کو مجھ سے کوئی کام ہے؟ اس کے بارے مجھے حکم فرمایئے۔ تو میں نے اسے جواب دیا: نہیں نہیں۔ پھر اس نے کہا: کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار عطا فرماتے ہیں۔ کیونکہ مجھے یہ خوف ہے کہ لوگ آپ پر غالب آ کر وہ آپ سے چھین لیں گے۔ قسم بخدا! اگر آپ وہ (تلوار) مجھے عطا فرما دیں گے تو پھر اس تک کبھی نہ پہنچا جا سکے گا

1۔ ایک نسخہ میں احمد بن محمد بن حنبل ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جب تک میری جان میں جان ہے۔ بلاشبہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے ابوجہل کی بیٹی کی طرف پیغام نکاح بھیجا۔ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس منبر پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے سنا اور میں ان دنوں بالغ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے یہ خوف ہے کہ (وہ اس واقعہ کے سبب) اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں مبتلا ہو جائے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے داماد (ابوالعاص بن ربیع) کا ذکر کیا جو کہ بنی عبد شمس سے تھا۔ اور اس کے دامادی کے رشتہ پر تعریف کی اور اسے خوب اچھا کہا۔ فرمایا: اس نے میرے ساتھ گفتگو کی اور اس نے میرے ساتھ سچ بولا۔ اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا اور اسے میرے لیے پورا کیا۔ بلاشبہ میں حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ ہی حرام کو حلال کرتا ہوں۔ البتہ قسم بخدا! رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ تعالیٰ کے دشمن کی بیٹی کبھی بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔

محمد بن یحییٰ بن فارس سے عبدالرزاق سے بیان کیا ہے کہ ہمیں خبر کے بارے معمر نے زہری سے اور انہوں نے عروہ اور ایوب سے اور انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے خبر دی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر اس نکاح سے خاموش ہو گئے۔

1773۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ أَحْمَدَ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کر دیں۔ تو میں نے اجازت نہ دی، میں اجازت نہ دوں گا اور کبھی بھی اجازت نہ دوں گا مگر یہ کہ ابن ابی طالب چاہے تو وہ میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے۔ کیونکہ میری بیٹی میرا ٹکڑا ہے۔ مجھے وہ (شے) بری لگتی ہے جو اسے بری لگتی ہے اور مجھے وہ چیز اذیت اور تکلیف دیتی ہے جو اسے اذیت اور تکلیف دہ ہے۔ اور یہ خبر حدیث احمد میں ہے۔

بَابٌ فِي نِكَاحِ الْمُتْعَةِ (نکاح متعہ کا بیان)

1774۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَتَذَاكَرْنَا مُتْعَةَ النِّسَاءِ فَقَالَ لَهُ[1] رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت اسماعیل بن امیہ نے زہری سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کے

1۔ ایک نسخہ میں لَهُ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پاس تھے اور ہم نے عورتوں کے متعہ کا ذکر کیا۔ تو ایک آدمی جسے ربیع بن سبرہ کہا جاتا ہے، نے کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ میرے باپ نے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس سے منع فرما دیا تھا۔

1775۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَّمَ مُتْعَةَ النِّسَاءِ

حضرت ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے عورتوں کے ساتھ متعہ کو حرام قرار دیا ہے۔

بَابٌ فِي الشِّغَارِ (نکاح شغار کا بیان)

1776۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ قَالَ يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔

مسدد نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے نافع کو کہا: شغار کیا ہوتا ہے۔ تو انہوں نے بتایا (کہ اس سے مراد یہ ہے) کہ کوئی آدمی کسی آدمی کی بیٹی سے نکاح کر لے اور اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کر دے بغیر مہر کے اور (اسی طرح) بغیر مہر کے کوئی کسی آدمی کی بہن سے نکاح کرے اور وہ اپنی بہن کا نکاح اس سے کر دے۔

1777۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ أَنْكَحَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ ابْنَتَهُ وَأَنْكَحَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنَتَهُ وَكَانَا جَعَلَا صَدَاقًا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ يَأْمُرُهُ بِالتَّفْرِيقِ بَيْنَهُمَا وَقَالَ فِي كِتَابِهِ هَذَا الشِّغَارُ الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حضرت عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج نے بیان کیا ہے کہ عباس بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے عبدالرحمن بن حکم کا نکاح اپنی بیٹی سے کر دیا اور عبدالرحمن نے اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کر دیا اور دونوں نے اسی کو مہر بنا لیا (یعنی علیحدہ علیحدہ مہر مقرر نہ کیا) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کی طرف لکھا کہ وہ ان دونوں کے درمیان تفریق کرا دے اور اپنے خط میں یہ لکھ دیا کہ یہ وہی شغار ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي التَّحْلِيلِ (حلالہ کا بیان)

1778۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ إِسْمَعِيلُ وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ

حضرت اسماعیل نے حضرت عامر سے، انہوں نے حضرت حارث سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اور اسماعیل نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے اسے حضور نبی مکرم ﷺ سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حلالہ نکالنے والے اور جس کے لیے حلالہ نکالا جائے (دونوں) کے لیے لعنت کی ہے۔ وہب بن بقیہ نے خالد عن حصین عن عامر عن حارث الاعور اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ حضرت شعبی نے کہا ہے کہ ہمارا گمان یہ ہے کہ وہ آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ (غلام کا اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرنے کا بیان)

1779۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا لَفْظُ إِسْنَادِهِ وَكِلَاهُمَا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَهُوَ عَاهِرٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو وہ زانی ہے (یعنی اس کا یہ نکاح باطل ہے)۔

1780۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا نَكَحَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ وَهُوَ مَوْقُوفٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کسی غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث ضعیف ہے اور یہ موقوف ہے اور یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

اس کا بیان کہ کسی آدمی کے لیے اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح دینا مکروہ ہے

1781۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی اپنے کسی (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح پر (کسی کو) پیغام نکاح نہ دے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1782۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَخْطُبْ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَبِعْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی کی منگنی پر پیغام نکاح نہ بھیجے اور نہ ہی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ وَهُوَ يُرِيدُ تَزْوِيجَهَا

آدمی کے لیے اس عورت کو دیکھنے کا بیان جس سے وہ شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو

1783۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ قَالَ فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتّٰى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي إِلَى نِكَاحِهَا وَتَزَوُّجِهَا فَتَزَوَّجْتُهَا

حضرت واقد بن عبدالرحمن یعنی ابن سعد بن معاذ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجنے لگے تو اگر وہ اس شے کی طرف دیکھنے کی استطاعت رکھتا ہو جو اسے اس کے ساتھ نکاح کرنے کی دعوت دے، تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا کرلے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے ایک لڑکی کو پیغام نکاح بھیجا تو میں اس کے لیے چھپ کر بیٹھتا تھا یہاں تک کہ میں نے اسے دیکھ لیا جس نے مجھے اس کے ساتھ نکاح کرنے اور شادی کرنے کی انگیخت دلائی۔ سو میں نے اس سے شادی کرلی۔

بَابٌ فِي الْوَلِيِّ (ولی کا بیان)

1784۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُ لَهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ جَعْفَرٍ يَعْنِي ابْنَ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد جَعْفَرٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَتَبَ إِلَيْهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔ آپ نے یہ جملہ تین بار کہا۔ پھر اگر اس نے اس کے ساتھ مجامعت کرلی تو اس عورت کے لیے کامل مہر ہوگا، ان منافع کے عوض جو مرد نے اس عورت سے حاصل کیے پھر اگر ان (اولیاء) میں اختلاف ہوجائے تو بادشاہ اس کا ولی ہے جس کا اور کوئی ولی نہ ہو۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قعنبی اور ابن لہیعہ نے جعفر بن ربیعہ سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ جعفر نے زہری سے سماع نہیں کیا۔ بلکہ زہری نے ان کی طرف یہ حدیث لکھ کر بھیجی۔

1785۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ يُونُسَ وَإِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ يُونُسُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

ابو بردہ نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ولی (کی اجازت) کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ ابوداؤد نے کہا ہے (اس کی سند اس طرح ہے) یونس عن ابی بردہ اور اسرائیل عن ابی اسحاق عن ابی بردہ۔

1786۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ ابْنِ جَحْشٍ فَهَلَكَ عَنْهَا وَكَانَ فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهِيَ عِنْدَهُمْ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ وہ ابن جحش کے نکاح میں تھی۔ تو وہ وفات پا گئے اور وہ ان (لوگوں) میں سے تھے جنہوں نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ پھر نجاشی نے اس کی شادی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کر دی حالانکہ وہ انہیں کے پاس (حبشہ میں) تھی۔

بَابٌ فِي الْعَضْلِ (نکاح سے روکنے کا بیان)

1787۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ فَأَتَانِي ابْنُ عَمٍّ لِي فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا طَلَاقًا لَهُ رَجْعَةٌ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَلَمَّا خُطِبَتْ إِلَيَّ أَتَانِي يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَا وَاللهِ لَا أُنْكِحُهَا أَبَدًا قَالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ الْآيَةَ قَالَ فَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ

حضرت معقل بن یسار نے بیان کیا ہے کہ میری ایک بہن تھی۔ میری جانب پیغام نکاح آتے تھے، تو پھر میرے چچا کا بیٹا میرے پاس آیا، پس میں نے اس کا نکاح اس سے کر دیا، پھر اس نے اسے طلاق رجعی دے دی، بعد ازاں اسے چھوڑ دیا، یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی، پھر مجھے پیغام نکاح دیا گیا، وہ میرے پاس آیا اور اس کے ساتھ نکاح کی خواہش کرنے لگا۔ تو میں نے کہا: نہیں، قسم بخدا! میں اس کا نکاح کبھی نہیں کروں گا۔ اس نے کہا: پس میرے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ ”جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی مقررہ عدت گزار لیں تو تم انہیں (اپنے سابقہ خاوندوں سے) نکاح کرنے سے نہ روکو“۔ حضرت معقل بن یسار نے بیان کیا: پس میں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا اور میں نے اس کا نکاح اسی آدمی سے کر دیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لفظ محفوظ نہیں ہے۔ اور یہ حدیث میں ابن ادریس یا محمد بن العلاء کی جانب سے وہم ہے

ابو داؤد نے بیان کیا ہے: اسے ابو عمرو ذکوان نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ باکرہ عورت بول کر اجازت دینے سے یقیناً حیاء محسوس کرتی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اس کا خاموش رہنا ہی اس کی جانب سے اقرار ہے۔

1793۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ حَدَّثَنِي الثِّقَةُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آمِرُوا النِّسَاءَ فِي بَنَاتِهِنَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں سے ان کی بیٹیوں (کے نکاح) کے بارے مشاورت کرو۔

بَابٌ فِي الْبِكْرِ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا وَلَا يَسْتَأْمِرُهَا

ایسی باکرہ عورت کے حکم کا بیان جس کا نکاح اس کا باپ اس کی مشاورت کے بغیر کردے

1794۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَكَذٰلِكَ[1] رَوَاهُ النَّاسُ مُرْسَلًا مَعْرُوفٌ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک باکرہ لڑکی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور یہ عرض کی کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کردیا ہے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتی ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے اختیار عطا فرمادیا (یعنی چاہے تو اسے قائم رکھے یا توڑ دے)۔ محمد بن عبید حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے، انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا اور لوگوں نے اسے اسی طرح مرسل معروف روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الثَّيِّبِ (ثیبہ کے احکام کا بیان)

1795۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَهٰذَا لَفْظُ الْقَعْنَبِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُوهَا لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ

1۔ ایک نسخہ میں وَهٰكَذَا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت نافع بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثیبہ (بیوہ عورت) اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی کی نسبت زیادہ حق رکھتی ہے اور باکرہ عورت سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت طلب کی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کی طرف سے اجازت ہے۔ یہ قعنبی کے الفاظ ہیں۔

احمد بن حنبل نے سفیان عن زیاد بن سعد سے انہوں نے عبداللہ بن فضل سے ان کی اسناد کے ساتھ اس طرح بیان کیا ہے، فرمایا: ثیبہ عورت اپنے نفس کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور باکرہ عورت سے اس کے بارے اس کا باپ مشاورت کرے گا۔ ابوداؤد نے کہا کہ اس روایت میں اَبُوهَا کے الفاظ محفوظ نہیں ہیں۔

1796۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا

حضرت نافع بن جبیر بن مطعم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولی کو ثیبہ کے بارے میں کوئی اختیار نہیں ہے اور یتیم بالغہ باکرہ عورت سے اجازت طلب کی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کا اقرار ہے۔

1797۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّيْنِ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَرَدَّ نِكَاحَهَا

حضرت خنساء بنت خذام انصاری سے روایت ہے کہ اس کے باپ نے اس کی شادی کر دی حالانکہ وہ ثیبہ تھی۔ تو اس نے اسے ناپسند کیا اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اس کے بارے آپ سے عرض کی۔ تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح رد کر دیا۔

بَابٌ فِي الْأَكْفَاءِ (کفو کا بیان)

1798۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هِنْدٍ حَجَمَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْيَافُوخِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا بَنِي بَيَاضَةَ أَنْكِحُوا أَبَا هِنْدٍ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِ وَقَالَ وَإِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوُونَ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوہند رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے سر کے تالو میں پچھنے لگائے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنی بیاضہ! (یہ خطاب ان کے خاندان کے لوگوں کو ہے) تم اپنی بیٹیوں کا نکاح ابوہند سے کرو اور تم اس کی طرف اس کی بیٹیوں کے لیے پیغام نکاح بھیجو (یعنی تم اپنے رشتوں کا لین دین اس سے کرو) اور فرمایا: جس سے تم علاج کرتے ہو اگر اس میں کوئی بہترین شے ہے تو وہ پچھنے لگانا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي تَزْوِيجِ مَنْ لَمْ يُولَدْ (اس کی شادی کا بیان جو ابھی پیدا نہیں ہوا)

1799۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مِقْسَمٍ الثَّقَفِيُّ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ حَدَّثَتْنِي سَارَةُ بِنْتُ مِقْسَمٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ مَيْمُونَةَ بِنْتَ كَرْدَمٍ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي فِي حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَدَنَا إِلَيْهِ أَبِي وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَوَقَفَ لَهُ وَاسْتَمَعَ مِنْهُ(1) وَمَعَهُ دِرَّةٌ كَدِرَّةِ الْكُتَّابِ فَسَمِعْتُ الْأَعْرَابَ وَالنَّاسَ وَهُمْ يَقُولُونَ الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ فَدَنَا إِلَيْهِ أَبِي فَأَخَذَ بِقَدَمِهِ فَأَقَرَّ لَهُ وَوَقَفَ عَلَيْهِ وَاسْتَمَعَ مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي حَضَرْتُ جَيْشَ عِثْرَانَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى جَيْشَ غِثْرَانَ فَقَالَ طَارِقُ بْنُ الْمُرَقَّعِ مَنْ يُعْطِينِي رُمْحًا بِثَوَابِهِ قُلْتُ وَمَا ثَوَابُهُ قَالَ أُزَوِّجُهُ أَوَّلَ بِنْتٍ تَكُونُ لِي فَأَعْطَيْتُهُ رُمْحِي ثُمَّ غِبْتُ عَنْهُ حَتَّى عَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ وُلِدَ لَهُ جَارِيَةٌ وَبَلَغَتْ ثُمَّ جِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ أَهْلِي جَهِّزْهُنَّ إِلَيَّ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَفْعَلَ حَتَّى أُصْدِقَهُ صَدَاقًا جَدِيدًا غَيْرَ الَّذِي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَحَلَفْتُ لَا أُصْدِقُ غَيْرَ الَّذِي أَعْطَيْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَبِقَرْنِ أَيِّ النِّسَاءِ هِيَ الْيَوْمَ قَالَ قَدْ رَأَتِ الْقَتِيرَ قَالَ أَرَى أَنْ تَتْرُكَهَا قَالَ فَرَاعَنِي ذَلِكَ وَنَظَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ مِنِّي قَالَ لَا تَأْثَمُ وَلَا يَأْثَمُ صَاحِبُكَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْقَتِيرُ الشَّيْبُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ أَنَّ خَالَتَهُ أَخْبَرَتْهُ عَنِ امْرَأَةٍ قَالَتْ هِيَ مُصَدَّقَةٌ امْرَأَةُ صِدْقٍ قَالَتْ بَيْنَا أَبِي فِي غَزَاةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ رَمِضُوا فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ يُعْطِينِي نَعْلَيْهِ وَأُنْكِحُهُ أَوَّلَ بِنْتٍ تُولَدُ لِي فَخَلَعَ أَبِي نَعْلَيْهِ فَأَلْقَاهُمَا إِلَيْهِ فَوُلِدَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَبَلَغَتْ وَذَكَرَ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْقَتِيرِ

اہل طائف میں سے حضرت عبداللہ بن یزید بن مقسم ثقفی نے بیان کیا ہے کہ مجھے سارہ بنت مقسم نے بتایا اور انہوں نے میمونہ بنت کردم سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا: میں اپنے باپ کی معیت میں رسول اللہ ﷺ کے حجۃ الوداع میں شریک ہونے کے لیے نکلی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا اور میرے باپ آپ ﷺ کے قریب ہو گئے۔ آپ ﷺ اس وقت اپنی ناقہ پر سوار تھے (اور آپ ﷺ ان کے لیے ٹھہرے رہے اور ان کی عرضداشت سنتے رہے) اور آپ ﷺ کے پاس معلمین کے درے کی طرح ایک درہ تھا۔ تو میں نے اعرابیوں اور دوسرے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: الطبطبیہ، الطبطبیہ، الطبطبیہ (2)۔

1۔ ایک نسخہ میں واستمع منہ کے الفاظ نہیں ہیں۔

2۔ الطبطبیہ الطبطبیہ اس جملہ کی شرح میں شراح کے دو قول ہیں: ایک یہ کہ طبطبیہ کنایہ ہے درہ سے، اس لیے کہ جب اس کو مارتے ہیں تو طب طب جیسی آواز نکلتی ہے اور یہ منصوب علی التحذیر ہے یعنی کوڑے سے بچو۔ بظاہر مطلب یہ ہے کہ لوگ فرط شوق زیارت وملاقات میں آپ پر پروانہ وار جمع ہو رہے ہوں گے جس سے سواری کے آگے بڑھنے میں رکاوٹ ہو رہی ہوگی۔ تو اس لیے کہا جا رہا ہے کہ بھیڑ نہ کرو، ہٹو ورنہ درہ لگ جائے گا۔ اور دوسرا احتمال یہ لکھا ہے کہ المراد بہ حکایۃ وقع الاقدام، ای الناس یسعون ولاقدامہم صوت طب طب۔ یعنی لوگ تیزی کے ساتھ چلے جا رہے تھے اور ان کے چلنے کے وقت قدموں کی آواز طب طب جیسی سنائی دے رہی تھی۔ اس معنی ثانی سے یہ بات مستفاد ہو رہی ہے کہ صحابہ کرام کی باوجود اتنی کثرت کے مجمع میں سناٹا تھا۔ نہایت خاموشی کے ساتھ یہ حضرات چل رہے تھے، قطعاً شور وغل نہیں تھا، اس لیے کہ راوی کہہ رہا تھا کہ اس وقت صرف زمین پر قدموں کے پڑنے کی آواز مسموع ہو رہی تھی۔ اور میں کہتا ہوں: یہی حال صحابہ کرام کا آپ ﷺ کی مجلس میں ہوتا تھا۔ کان علی رءوسہم الطیر، (الدار المنضود ص42 ج4)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پس میرے والد آپ ﷺ کے اور قریب ہوئے اور آپ کے قدم مبارک پکڑ لیے۔ اور حضور ﷺ نے اس عمل کو برقرار رکھا (یعنی انہیں پاؤں پکڑنے سے منع نہیں کیا اور نہ ہی ان سے پاؤں چھوڑنے کے لیے انہیں کہا) اور اسی حالت پر ٹھہرے رہے اور ان کی گفتگو سنی۔ تو میرے باپ نے عرض کی: میں جیش عثران میں حاضر تھا۔ ابن مثنیٰ نے جیش غثران کہا ہے۔ تو طارق بن مرقع نے یہ اعلان کیا کہ جو شخص مجھے نیزہ عطا کرے گا (میں) اس کا عوض (اسے دوں گا)۔ میں نے پوچھا: اس کا عوض کیا ہے؟ اس نے کہا: جو میرے ہاں پہلی بیٹی پیدا ہوگی میں اس کے ساتھ اس کی شادی کروں گا۔ چنانچہ میں نے اپنا نیزہ اسے دے دیا۔ پھر اس سے غائب ہوگیا۔ یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ اس کے ہاں بچی پیدا ہوئی ہے اور وہ بالغ بھی ہو چکی ہے۔ پھر میں اس کے پاس آیا اور اسے کہا (تیری بیٹی) میری اہلیہ ہے، اسے میرے حوالے کردو۔ تو اس نے قسم کھالی کہ وہ ایسا نہیں کرے گا یہاں تک کہ میں اسے نیا مہر ادا کروں جو اس کے سوا ہو جو میرے اور اس کے درمیان پہلے طے ہو چکا تھا۔ اور میں نے یہ قسم کھائی کہ میں اس کے سوا کوئی مہر ادا نہیں کروں گا جو میں اسے ادا کر چکا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: آج کل وہ کون سی عمر میں ہے؟ انہوں نے عرض کی: اب تو اس نے بڑھاپا دیکھ لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ تو اسے چھوڑ دے۔ کردم کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں خوفزدہ ہوگیا (اور اسی حالت میں) میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا۔ تو جب آپ ﷺ نے میری کیفیت کو دیکھا تو فرمایا: نہ تو گنہگار ہوگا اور نہ ہی تیرا ساتھی گنہگار ہوگا۔ ابوداؤد نے کہا: القتیر کا معنی بڑھاپا ہے۔

احمد بن صالح، عبدالرزاق اور ابن جریج نے بیان کیا ہے کہ ابراہیم بن میسرہ نے بتایا کہ اس کی خالہ نے ایک عورت سے روایت کیا ہے اور وہ عورت سچ بولنے کے سبب مصدقہ کہلاتی تھی۔ اس نے بیان کیا کہ میرا باپ دور جاہلیت میں ایک جنگ میں شریک تھا کہ اچانک (گرمی کی شدت سے) لوگوں کے پاؤں جلنے لگے۔ تو ایک آدمی نے یہ اعلان کیا جو مجھے اپنے جوتے عطا کرے گا میں اس سے اپنی اس پہلی بیٹی کا نکاح کروں گا جو میرے ہاں پیدا ہوگی۔ پس میرے باپ نے جوتے اتارے اور اس کی طرف انہیں پھینک دیا، پھر اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ آگے مذکورہ بالا واقعہ کی طرح سب ذکر کیا ہے مگر اس میں اس کے بوڑھا ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ الصَّدَاقِ (مہر کا بیان)

1800۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی الله عنها عَنْ صَدَاقِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ ثِنْتَا عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٌّ فَقُلْتُ وَمَا نَشٌّ قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ

حضرت ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم ﷺ کے مہر کے بارے پوچھا (یعنی آپ ﷺ کتنا مہر ادا فرماتے تھے) تو انہوں نے فرمایا: بارہ اوقیہ اور ایک نش۔ تو میں نے پوچھا: نش کیا ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نصف اوقیہ۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1801۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ رَحِمَهُ اللهُ فَقَالَ أَلَا لَا تُغَالُوا بِصُدُقِ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ مَا أَصْدَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أُصْدِقَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً

حضرت ابوالعجفاء سلمی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: خبردار! آگاہ رہو! تم عورتوں کے مہر زیادہ مقدار میں مقرر نہ کرو۔ کیونکہ اگر مہر میں زیادتی دنیا میں عزت وتکریم کا سبب ہوتی یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تقویٰ اور پارسائی کا باعث ہوتی، تو یقیناً تم سے بڑھ کر حضور نبی مکرم ﷺ اس کے مستحق تھے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی عورت کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر نہیں کیا اور نہ ہی آپ ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے کسی کو اس سے زیادہ دیا گیا۔

1802۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَمْهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد حَسَنَةُ هِيَ أُمُّهُ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ وہ عبید اللہ بن جحش کے عقد میں تھیں اور وہ سرزمین حبشہ میں فوت ہو گئے۔ تو شاہ حبشہ نجاشی نے ان کی شادی حضور نبی کریم ﷺ سے کر دی اور حضور نبی مکرم ﷺ کی جانب سے ان کے لیے چار ہزار درہم مہر مقرر کیا۔ اور شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ انہیں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بھیج دیا۔ ابوداؤد نے کہا کہ حسنہ شرحبیل کی ماں ہے۔

1803۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّجَاشِيَّ زَوَّجَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى صَدَاقِ أَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَبِلَ

حضرت یونس نے حضرت زہری سے روایت بیان کی ہے کہ نجاشی نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان کا نکاح چار ہزار درہم مہر کی مقدار پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کر دیا اور اس کے بارے رسول اللہ ﷺ کی طرف لکھ بھیجا، تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرمالیا۔

بَاب قِلَّةِ الْمَهْرِ (مہر کی قلیل مقدار کا بیان)

1804۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَعَلَيْهِ رَدْعُ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَهْيَمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَالَ مَا أَصْدَقْتَهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو دیکھا وہ اپنے اوپر زعفران چھڑکے ہوئے تھے تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے اسے مہر کیا دیا ہے۔ تو انہوں نے عرض کی: نواۃ کی مقدار سونا۔ (نواۃ سے مراد کھجور کی گٹھلی بھی ہوسکتی ہے کہ اس کی مقدار سونا یا پھر نواۃ سے مراد پانچ درہم کے مساوی سونا ہے) تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ولیمہ بھی کرا گرچہ وہ ایک بکری کے ساتھ ہو۔

1805- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ جِبْرَائِيلَ الْبَغْدَادِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمِ بْنِ رُومَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْطَى فِي صَدَاقِ امْرَأَةٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيقًا أَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُومَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُومَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَمْتِعُ بِالْقُبْضَةِ مِنَ الطَّعَامِ عَلَى مَعْنَى الْمُتْعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَلَى مَعْنَى أَبِي عَاصِمٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنی عورت کے مہر میں مٹھی بھر ستو یا کھجوریں دیں تو اس نے اسے حلال کرلیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے عبدالرحمن بن مہدی نے صالح بن رومان عن ابی الزبیر عن جابر کی سند سے موقوف روایت کیا ہے اور اسے ابوعاصم نے صالح بن رومان سے انہوں نے ابوالزبیر سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مٹھی بھر طعام کے عوض متعہ کیا کرتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ابن جریج نے ابوالزبیر عن جابر کی سند سے ابوعاصم کے ہم معنی بیان کیا ہے۔

فائدہ: یہ روایت اس دور سے تعلق رکھتی ہے جب تک کہ متعہ کا حکم منسوخ نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ بعد میں (یعنی غزوہ اوطاس کے وقت کے تین دن کی اجازت دینے کے بعد) متعہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام کردیا گیا۔

بَابٌ فِي التَّزْوِيجِ عَلَى الْعَمَلِ يَعْمَلُ (کام کرنے کی شرط پر نکاح کرنے کا بیان)

1806- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هٰذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّكَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِزَارَكَ جَلَسْتَ وَلَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا قَالَ لَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَهَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عِسْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ لَمْ يَذْكُرِ الْإِزَارَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَالْخَاتَمَ فَقَالَ مَا تَحْفَظُ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ أَوِ الَّتِي تَلِيهَا قَالَ فَقُمْ فَعَلِّمْهَا عِشْرِينَ آيَةً وَهِيَ امْرَأَتُكَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ نَحْوَ خَبَرِ سَهْلٍ قَالَ وَكَانَ مَكْحُولٌ يَقُولُ لَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے اپنی ذات آپ کے حوالے کر دی ہے۔ پھر وہ طویل وقت تک کھڑی رہی۔ پھر ایک آدمی اٹھا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس کوئی شے ہے جو تو اسے بطور مہر ادا کرے گا۔ تو اس نے عرض کی: میری اس چادر کے سوا میرے پاس کچھ نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اگر تو نے اپنی چادر اسے دے دی تو پھر تو بیٹھ جائے گا اور تیرے پاس کوئی چادر نہیں ہو گی۔ پس تو کوئی اور شے تلاش کر۔ اس نے عرض کی: میں کوئی شے نہیں پاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو تلاش کر، اگرچہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ پس اس نے تلاش کی لیکن کوئی شے نہ پائی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تیرے پاس قرآن کریم میں سے کچھ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، فلاں فلاں سورت ہے۔ اس نے ان سورتوں کے نام بتائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے پاس قرآن کریم میں سے جو کچھ ہے میں نے اس کے عوض تیرا اس (عورت) سے نکاح کر دیا۔

احمد بن حفص بن عبداللہ، ابوحفص بن عبداللہ، ابراہیم بن طہمان نے حجاج بن حجاج باہلی عن عسل عن عطاء بن ابی رباح کی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کا واقعہ نقل کیا ہے اور اس میں چادر اور انگوٹھی کا ذکر نہیں کیا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تجھے قرآن کریم میں سے کتنا یاد ہے۔ تو اس نے عرض کی: سورۂ بقرہ یا وہ سورۃ جو اس کے بعد آ رہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اٹھ اور اسے بیس آیتیں پڑھا دے اور وہ تیری بیوی ہے۔

ہارون بن زید بن ابی زرقاء، محمد بن راشد نے مکحول سے سہل کی خبر کی طرح بیان کیا ہے۔ اس نے بیان کیا کہ مکحول کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لیے بھی ایسا کرنا (یعنی بغیر مہر کے نکاح کرنا) جائز نہیں ہے۔

بَابُ فِيمَنْ تَزَوَّجَ وَلَمْ يُسَمِّ صَدَاقًا حَتَّى مَاتَ

اس کا بیان جس نے شادی کی اور مہر مقرر نہ کیا حتیٰ کہ فوت ہو گیا

1807۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا الصَّدَاقَ(1) فَقَالَ لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِهِ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

1۔ ایک نسخہ میں الصداق نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَسَاقَ عُثْمَانُ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ وَأَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ أُتِيَ فِي رَجُلٍ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَاخْتَلَفُوا إِلَيْهِ شَهْرًا أَوْ قَالَ مَرَّاتٍ قَالَ فَإِنِّي أَقُولُ فِيهَا إِنَّ لَهَا صَدَاقًا كَصَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَإِنَّ لَهَا الْمِيرَاثَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَإِنْ يَكُ صَوَابًا فَمِنَ اللهِ وَإِنْ يَكُنْ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللهُ وَرَسُولُهُ بَرِيئَانِ فَقَامَ نَاسٌ مِنْ أَشْجَعَ فِيهِمُ الْجَرَّاحُ وَأَبُو سِنَانٍ فَقَالُوا يَا ابْنَ مَسْعُودٍ نَحْنُ نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَاهَا فِينَا فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ وَإِنَّ زَوْجَهَا هِلَالُ بْنُ مُرَّةَ الْأَشْجَعِيُّ كَمَا قَضَيْتَ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَرَحًا شَدِيدًا حِينَ وَافَقَ قَضَاؤُهُ قَضَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

حضرت مسروق نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے بارے میں یہ روایت کیا ہے کہ اس نے ایک عورت سے شادی کی اور پھر فوت ہو گیا۔ اس نے اس کے ساتھ مباشرت نہ کی اور نہ ہی اس کے لیے مہر مقرر کیا۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کے لیے کامل مہر ہے، اس پر عدت لازم ہے اور اس کے لیے میراث بھی ہے۔ پھر معقل بن سنان نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے: آپ ﷺ نے بروع بنت واشق کے لیے اسی طرح فیصلہ فرمایا۔

عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون اور ابن مہدی نے سفیان عن منصور عن ابراہیم عن علقمہ عن عبداللہ کی سند سے بیان کیا اور عثمان نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ عبیداللہ بن عمر، یزید بن زریع، سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ عن خلاس وابی حسان سے اور انہوں نے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کے بارے میں یہ خبر لائی گئی (یعنی یہ مسئلہ پیش ہوا) راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے آپ کے پاس مہینہ بھر اختلاف کیا، یا کہا: کئی بار (انہوں نے اختلاف کیا) تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بارے میں یہ کہتا ہوں کہ اس عورت کے لیے اس کے خاندان کی عورتوں کے مہر کی طرح مہر ہے (یعنی مہر مثل ہے) اس میں نہ کمی ہے اور نہ ہی زیادتی ہے۔ اس کے لیے میراث بھی ہے اور اس پر عدت بھی ہے۔ پس اگر یہ فیصلہ درست اور صحیح ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اگر غلط ہے تو پھر میری طرف سے ہے اور شیطان کی جانب سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ دونوں اس سے بری ہیں۔ پھر اشجع کے لوگ کھڑے ہوئے۔ ان میں جراح اور ابو سنان بھی تھے۔ انہوں نے کہا: اے ابن مسعود! ہم شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے بروع بنت واشق کا فیصلہ اسی طرح فرمایا تھا۔ اس کا خاوند ہلال بن مرہ اشجعی تھا۔ جیسا کہ تم نے فیصلہ کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس وقت انتہائی زیادہ خوش ہوئے جب کہ آپ کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے موافق ثابت ہوا۔

1808۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى (1) وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَصْبَغِ الْجَزَرِيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ

1۔ ایک نسخہ میں محمد بن المثنیٰ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ أَتَرْضَى أَنْ أُزَوِّجَكَ فُلَانَةَ قَالَ نَعَمْ وَقَالَ لِلْمَرْأَةِ أَتَرْضَيْنَ أَنْ أُزَوِّجَكِ فُلَانًا قَالَتْ نَعَمْ فَزَوَّجَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ فَدَخَلَ بِهَا الرَّجُلُ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ وَكَانَ مَنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ لَهُ[1] سَهْمٌ بِخَيْبَرَ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ زَوَّجَنِي فُلَانَةَ وَلَمْ أَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ أُعْطِهَا شَيْئًا وَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَعْطَيْتُهَا مِنْ صَدَاقِهَا سَهْمِي بِخَيْبَرَ فَأَخَذَتْ سَهْمًا فَبَاعَتْهُ بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَحَدِيثُهُ أَتَمُّ[2] فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرُ النِّكَاحِ أَيْسَرُهُ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلرَّجُلِ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد يُخَافُ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْحَدِيثُ مُلْزَقًا لِأَنَّ الْأَمْرَ عَلَى غَيْرِ هَذَا

حضرت مرثد بن عبداللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا: کیا تو راضی ہے کہ میں تیری شادی فلانہ سے کر دوں۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر آپ نے اس عورت کو فرمایا: کیا تو اس پر راضی ہے کہ میں تیرا نکاح فلاں سے کر دوں۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے ان کا آپس میں نکاح کر دیا۔ پس اس آدمی نے اس کے ساتھ دخول کیا اور اس کے لیے کوئی مہر مقرر نہ کیا اور نہ ہی اسے کوئی شے دی۔ اور وہ ان میں سے تھا جو حدیبیہ میں حاضر تھے۔ اور جو حدیبیہ میں حاضر تھے ان کے لیے خیبر میں حصہ تھا۔ پس جب وہ آدمی قریب الموت ہوا تو اس نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فلانہ سے میری شادی کی تھی اور میں نے اس کے لیے کوئی مہر مقرر نہیں کیا اور نہ ہی میں نے اسے کوئی شے دی ہے اور میں تمہیں اس پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا خیبر کا حصہ بطور مہر اسے دے دیا ہے۔ پس اس عورت نے وہ حصہ لیا اور اسے ایک لاکھ (درہم) کے عوض فروخت کر دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کچھ زائد ذکر کیا ہے۔ اور ان کی حدیث پہلی حدیث کی نسبت زیادہ مکمل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہتر نکاح وہ ہے جو نسبتاً آسان ہو۔ اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو فرمایا۔ پھر آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ خدشہ یہ ہے کہ یہ حدیث ملحق ہو کیونکہ اصل معاملہ اس کے سوا ہے۔

بَابٌ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ (خطبہ نکاح کا بیان)

1809 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي خُطْبَةِ الْحَاجَةِ فِي النِّكَاحِ وَغَيْرِهِ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَأَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ

1۔ ایک نسخہ میں لَهُمْ ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں وحدیثہ اتم کے الفاظ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا لَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ بَعْدَ قَوْلِهِ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللهَ شَيْئًا

حضرت ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نکاح وغیرہ کی حاجت کے لیے خطبہ کی روایت نقل کی ہے۔

محمد بن سلیمان الانباری نے مذکورہ روایت کے ہم معنی اور وکیع نے اسرائیل عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص وابی عبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حاجت (خطبہ نکاح) اس طرح تعلیم فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا۔ محمد بن سلیمان نے (روایت کے شروع میں) لفظ اَنْ ذکر نہیں کیا۔

محمد بن بشار، ابوعاصم اور عمران نے قتادہ سے انہوں نے عبدربہ سے انہوں نے ابوعیاض سے اور انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ذکر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد (یعنی عبدہٗ ورسولہ تک) پڑھتے۔ تو آگے مذکورہ روایت کی طرح ذکر کیا۔ اور آپ نے وَرَسُولُهُ کے الفاظ کے بعد یہ الفاظ ذکر کیے: أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللهَ شَيْئًا۔ (اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا، قیامت سے پہلے جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے ان کی نافرمانی کی تو وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا)۔

1810۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ أَخِي شُعَيْبٍ الرَّازِيِّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ خَطَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أُمَامَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَنْكَحَنِي مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَشَهَّدَ

حضرت اسماعیل بن ابراہیم نے بنی سلیم کے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے کہا: میں نے حضرت امامہ بنت عبدالمطلب کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف پیغام نکاح بھیجا۔ تو آپ ﷺ نے بغیر خطبہ کے میرا نکاح کرا دیا۔

بَابٌ فِي تَزْوِيجِ الصِّغَارِ (نابالغ کی شادی کرنے کا بیان)

1811۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سَبْعٍ قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْ سِتٍّ وَدَخَلَ بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کی۔ اس وقت میری عمر سات برس تھی۔ سلیمان نے کہا: یا چھ برس تھی۔ اور آپ ﷺ نے میرے ساتھ مباشرت کی۔ اس وقت میری عمر نو برس تھی۔

بَابٌ فِي الْمُقَامِ عِنْدَ الْبِكْرِ (باکرہ عورت سے شادی کے بعد اس کے پاس ٹھہرنے کا بیان)

1812۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو آپ ﷺ ان کے پاس تین دن تک قیام فرما رہے۔ پھر ارشاد فرمایا: (میرا اتنا ٹھہرنا) تیرے پاس تیرے گھر والوں کے لیے باعث رسوائی نہیں ہے۔ اگر تو چاہے تو میں تیرے لیے سات دن ٹھہرا رہوں اور اگر میں تیرے لیے سات دن ٹھہرا تو دوسری ازواج کے پاس بھی سات سات دن ٹھہرنا پڑے گا۔

1813۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ لَمَّا أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَفِيَّةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا زَادَ عُثْمَانُ وَكَانَتْ ثَيِّبًا وَقَالَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ أَخْبَرَنَا أَنَسٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ تین دن تک ان کے پاس قیام فرما رہے۔ عثمان نے یہ زائد ذکر کیا ہے کہ وہ ثیبہ تھیں اور سند اس طرح بیان کی: حدثنی هشيم اخبرنا حميد اخبرنا انس۔

1814۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَإِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتُ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذَلِكَ

حضرت ابو قلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: جب کوئی اپنے نکاح میں ثیبہ ہوتے ہوئے باکرہ سے شادی کرے تو وہ اس کے پاس سات دن تک رہے۔ اور جب کوئی ثیبہ سے شادی کرے تو وہ اس کے پاس تین دن تک رہے۔ اور اگر میں کہوں کہ انہوں نے مرفوع روایت بیان کی ہے تو میں یقیناً سچا ہوں۔ لیکن انہوں نے کہا: سنت اسی طرح ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ بِامْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَنْقُدَهَا شَيْئًا

اس کا بیان کہ آدمی کو بیوی کے پاس جانے سے پہلے اسے کچھ دینا چاہیے

1815۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْطِهَا شَيْئًا قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: انہیں کوئی شے دو۔ انہوں نے عرض کی: میرے پاس تو کوئی شے نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری حطمی زرہ کہاں ہے؟

1816۔ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَيْوَةَ عَنْ شُعَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَمْزَةَ حَدَّثَنِي غَيْلَانُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى يُعْطِيَهَا شَيْئًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطِهَا دِرْعَكَ فَأَعْطَاهَا دِرْعَهُ ثُمَّ دَخَلَ بِهَا حَدَّثَنَا كَثِيرٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيْوَةَ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے حضور نبی مکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ سے شادی کی اور ان سے مباشرت کا ارادہ کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں منع فرمایا۔ یہاں تک کہ وہ انہیں کوئی شے دیں۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرے پاس تو کوئی شے نہیں ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: تم اپنی زرہ ہی انہیں دے دو۔ چنانچہ انہوں نے اپنی زرہ ان کے حوالے کی اور پھر ان کے پاس تشریف لے گئے۔

کثیر بن عبید، ابوحیوہ نے شعیب سے انہوں نے غیلان سے انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

1817۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أُدْخِلَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَخَيْثَمَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا کہ میں ایک عورت کو اس کے خاوند کے پاس چھوڑ آؤں اس سے پہلے کہ وہ اسے کوئی شے دے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ خیثمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خاوند کا اپنی بیوی کو کوئی شے دینے سے قبل اس سے مباشرت کرنا صحیح ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1818۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ عَلَى صَدَاقٍ أَوْ حِبَاءٍ أَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَهُ وَأَحَقُّ مَا أُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی عورت کا نکاح مہر یا عطیہ یا کسی شے کے وعدہ پر کیا گیا (اور یہ سب) عقد نکاح سے پہلے کیا گیا تو یہ (سب چیزیں) عورت کے لیے ہوں گی۔ اور جو کچھ عقد نکاح کے بعد کیا گیا تو وہ اسی کے لیے ہوگا جسے عطا کیا گیا (یعنی عقد نکاح کے بعد جو تحفے تحائف یا دیگر چیزیں عورت کے ولی کو دی جاتی ہیں وہ سب اسی کے لیے ہوں گی) اور سب سے بڑھ کر حق رکھنے والی وہ شے جس پر آدمی کی عزت و تکریم کی جاتی ہے (اور اسے نوازا جاتا ہے) وہ اس کی بیٹی یا اس کی بہن ہے۔

بَاب مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ (اس کا بیان جو کچھ شادی کرنے والے کو کہا جائے گا)

1819۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب کسی انسان کو دعا (اور مبارک باد) دیتے جب کہ وہ شادی کرتا تو فرماتے: اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا فرمائے اور تجھ پر برکت (نازل) فرمائے اور عمل خیر میں تم دونوں کے درمیان اتحاد قائم رکھے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَجِدُهَا حُبْلَى

ایسے آدمی کا بیان جو کسی عورت سے شادی کرے اور اسے حاملہ پائے

1820۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ مِنَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ اتَّفَقُوا يُقَالُ لَهُ بَصْرَةُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً بِكْرًا فِي سِتْرِهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ حُبْلَى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ فَإِذَا وَلَدَتْ قَالَ الْحَسَنُ فَاجْلِدْهَا وَقَالَ ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ فَاجْلِدُوهَا أَوْ قَالَ فَحُدُّوهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَرْسَلُوهُ كُلُّهُمْ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ بَصْرَةَ بْنَ أَكْثَمَ نَكَحَ امْرَأَةً وَكُلُّهُمْ قَالَ فِي حَدِيثِهِ جَعَلَ الْوَلَدَ عَبْدًا لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ بَصْرَةُ بْنُ أَكْثَمَ نَكَحَ امْرَأَةً

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَذَكَرَ مَعْنَاهُ زَادَ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَتَمُّ

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے انصار میں سے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے۔ ابن ابی سری نے کہا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک سے روایت ہے۔ انہوں نے من الانصار کا ذکر نہیں کیا۔ پھر اس پر سب متفق ہیں کہ اسے بصرہ کہا جاتا ہے۔ اس نے بیان کیا: میں نے ایک پردہ نشین باکرہ عورت سے شادی کی۔ اور جب اس کے قریب گیا تو اسے حاملہ پایا۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: اس کے لیے مہر ہے جس کے عوض تو نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے اور پیدا ہونے والا بچہ تیرے لیے غلام (کی مثل) ہوگا۔ پس جب وہ بچے کو جنم دے چکے، حسن نے کہا: تو تو اسے کوڑے لگا۔ اور ابن ابی سری نے کہا: تو تم اسے کوڑے لگاؤ، یا فرمایا: تم اسے حد (زنا) لگاؤ۔ ابوداؤد نے کہا: اس حدیث کو حضرت قتادہ نے سعید بن یزید کے واسطہ سے حضرت سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر نے یزید بن نعیم کے واسطہ سے حضرت سعید بن المسیب سے اور عطاء خراسانی کے واسطہ سے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ان تمام نے اسے مرسل ذکر کیا ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث میں ہے کہ بصرہ بن اکثم نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ اور تمام نے اس حدیث میں یہ کہا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس بچے کو اس کا غلام قرار دیا۔

محمد بن مثنی، عثمان بن عمر اور علی بن المبارک نے یحییٰ عن یزید بن نعیم عن سعید بن المسیب کی سند سے بیان کیا ہے کہ آدمی جسے بصرہ بن اکثم کہا جاتا ہے اس نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ آگے مذکورہ روایت کی مثل بیان کی۔ کچھ زائد کہا اور ان دونوں میں فرق کیا۔ اور ابن جریج کی حدیث اتم اور زیادہ مکمل ہے۔

بَابٌ فِي الْقَسْمِ بَيْنَ النِّسَاءِ (عورتوں کے درمیان باری قائم کرنے کا بیان)

1821۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف زیادہ مائل ہو تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا (یعنی رب کریم کے حضور حاضر ہوگا) کہ اس کی ایک جانب جھکی ہوگی۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ دونوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرنا اور ان میں مساوات قائم رکھنا لازم اور ضروری ہے۔

1822۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي الْقَلْبَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام باری مقرر کرتے تھے اور عدل و انصاف فرماتے تھے اور یہ کہتے تھے: اے اللہ! یہ میری تقسیم اس میں ہے جس کا میں مالک ہوں اور تو مجھے اس کے بارے ملامت نہ کر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جس کا تو مالک ہے اور میں مالک نہیں ہوں۔ ابوداؤد نے کہا: اس سے مراد دل ہے (یعنی دل میں کسی کی محبت کا کم و بیش ہونا اس کا میں مالک نہیں کیونکہ دل میرے قبضے میں نہیں اس لیے تو اس پر مجھے ملامت نہ کرنا اور ظاہری عدل و انصاف کے تقاضے جو میرے اختیار میں ہیں، میں انہیں پورا کر رہا ہوں)۔

1823۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَا يُفَضِّلُ بَعْضَنَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْقَسْمِ مِنْ مُكْثِهِ عِنْدَنَا وَكَانَ قَلَّ يَوْمٌ إِلَّا وَهُوَ يَطُوفُ عَلَيْنَا جَمِيعًا فَيَدْنُو مِنْ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْ غَيْرِ مَسِيسٍ حَتَّى يَبْلُغَ إِلَى الَّتِي هُوَ يَوْمُهَا فَيَبِيتَ عِنْدَهَا وَلَقَدْ قَالَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ حِينَ أَسَنَّتْ وَفَرِقَتْ أَنْ يُفَارِقَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَا رَسُولَ اللَّهِ يَوْمِي لِعَائِشَةَ فَقَبِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مِنْهَا قَالَتْ نَقُولُ فِي ذَلِكَ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَفِي أَشْبَاهِهَا أُرَاهُ قَالَ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا

حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باری میں ہمارے پاس قیام فرما ہونے کے اعتبار سے ہم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت نہ دیتے تھے اور بہت کم ہی کوئی دن ہوتا تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام کے پاس چکر لگاتے اور مس کیے بغیر ہر زوجہ کے قریب جاتے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس پہنچ جاتے جس کا دن ہوتا اور آپ اس کے پاس رات گزارتے۔ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت کہا: جب آپ عمر رسیدہ ہو گئیں اور خوف کھانے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے جدا کر دیں گے۔ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میرا دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرما لیا۔ آپ فرماتیں کہ ہم کہا کرتے ہیں کہ اسی بارے میں یا اسی طرح کے کسی اور مسئلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا اگر عورت کو اپنے خاوند سے اس کی لاپرواہی وغیرہ کا خوف ہو (تو اگر دونوں صلح کر لیں تو بہتر ہے)۔

1824۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتْ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ قَالَتْ مُعَاذَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتِ تَقُولِينَ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ إِنْ كَانَ ذَلِكَ[1] إِلَيَّ لَمْ أُوثِرْ أَحَدًا عَلَى نَفْسِي

حضرت معاذہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اجازت لیتے تھے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ایک زوجہ کے دن میں دوسری کے پاس رہنا پسند فرماتے۔ حالانکہ یہ آیت نازل ہو چکی تھی: ترجمہ: ''آپ ان میں سے جسے چاہیں دور رکھیں اور آپ جسے چاہیں اسے اپنے پاس بلا لیں'' (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

1۔ ایک نسخہ میں ذاكَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اختیار دیا جا چکا تھا لیکن اس کے باوجود آپ بلا اجازت کسی کو اپنی باری سے محروم نہ کرتے)۔ حضرت معاذہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ سے کیا کہتی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں کہتی ہوں اگر یہ اختیار مجھے ہوتو میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہ دوں۔

1825۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى النِّسَاءِ تَعْنِي فِي مَرَضِهِ فَاجْتَمَعْنَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدُورَ بَيْنَكُنَّ فَإِنْ رَأَيْتُنَّ أَنْ تَأْذَنَّ لِي فَأَكُونَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَعَلْتُنَّ فَأَذِنَّ لَهُ

حضرت یزید بن بابنوس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وصال میں ازواج مطہرات کو اپنے پاس بلا بھیجا۔ وہ سب جمع ہوگئیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس باری باری چکر لگانے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ پس اگر تم پسند کرو تو مجھے اجازت دے دو کہ میں عائشہ صدیقہ کے پاس رہوں۔ تو انہوں نے آپ ﷺ کو اجازت دے دی (اور آپ تادم وصال حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں مقیم رہے اور وہیں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے)۔

1826۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی کرتے۔ پس ان میں سے جس کے نام قرعہ نکل آتا آپ اسے ہی سفر میں ساتھ لے جاتے۔ اور آپ ﷺ سوائے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ہر زوجہ کے لیے اس کا دن اور رات مقرر فرماتے تھے۔ اور انہوں نے اپنا دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر رکھا تھا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِطُ لَهَا دَارَهَا

اس آدمی کا بیان جو عورت کے لیے اسے گھر میں رکھنے کی شرط لگاتا ہے

1827۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شروط میں سے زیادہ حق کہ تم انہیں پورا کرو، ان کا ہے جن کے سبب تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: یعنی وہ شرائط جو عقد نکاح کے وقت لگائی گئیں اور تم نے انہیں پورا کرنے کا وعدہ کیا انہیں پورا کرنا ضروری ہے۔

بَابٌ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ (عورت پر خاوند کے حق کا بیان)

1828۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ رَسُولُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ

حضرت قیس بن سعد نے بیان کیا ہے کہ میں حیرہ میں آیا اور میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو میں نے (اپنے دل میں) کہا: رسول اللہ ﷺ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ انہیں سجدہ کیا جائے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور میں نے عرض کی: میں حیرہ میں گیا تو میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ! ﷺ پس آپ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تو میری قبر کے پاس سے گزرے گا تو کیا تو اسے سجدہ کرے گا؟ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو۔ اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں یقیناً عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ان (عورتوں) پر حق رکھ دیا ہے۔

1829۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنی عورت کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ انکار کر دے اور اس کے پاس نہ آئے اور وہ اس پر غصے کی حالت میں رات گزار دے تو اس پر صبح ہونے تک فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔

بَابٌ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا (خاوند پر عورت کے حق کا بیان)

1830۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو قَزَعَةَ الْبَاهِلِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ أَوْ اكْتَسَبْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَا تُقَبِّحْ أَنْ تَقُولَ قَبَّحَكِ اللهُ[1]

حضرت حکیم بن معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بتایا: میں نے عرض کی:

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یارسول اللہ! ﷺ ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اسے کھانا کھلائے جب تو خود کھائے، اور تو اسے لباس پہنائے جب تو خود پہنے اور تو اسے چہرے پر نہ مار، نہ اسے برا کہہ اور اسے (علیحدہ) نہ چھوڑ مگر اپنے گھر میں (یعنی اگر تو اسے تنبیہ کے لیے اپنے سے علیحدہ کرنا چاہے تو اپنے گھر میں ہی اسے اپنے سے علیحدہ کردے گھر سے نکالنا مناسب نہیں)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ لا تقبح کا معنی ہے کہ تو اسے یہ کہے: اللہ تعالیٰ تیرا برا کرے (یعنی اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل ورسوا کرے)۔

1831۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ نِسَاؤُنَا مَا نَأْتِي مِنْهُنَّ وَمَا نَذَرُ قَالَ ائْتِ حَرْثَكَ أَنَّى شِئْتَ وَأَطْعِمْهَا إِذَا طَعِمْتَ وَاكْسُهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تُقَبِّحِ الْوَجْهَ وَلَا تَضْرِبْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى شُعْبَةُ تُطْعِمُهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ

حضرت بہز بن حکیم نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے میرے دادا سے مجھے یہ بتایا ہے کہ انہوں نے بتایا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہم اپنی عورتوں کے پاس کون سے محل میں آئیں اور کون سے محل کو چھوڑ دیں؟ (یعنی ہم کون سے محل سے لطف اندوز ہوں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی کھیتی میں داخل ہو جیسے تو چاہے (یعنی عورت کے محل حرث (قبل) سے لطف اندوز ہو کیفیت جو بھی ہو) اور اسے کھانا کھلا جب تو خود کھائے اور اسے لباس پہنا جب تو خود پہنے۔ چہرے کو خراب نہ کر اور نہ اس پر مار۔ ابوداؤد نے کہا ہے: شعبہ نے اس طرح الفاظ ذکر کیے ہیں: تُطْعِمُهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ

1832۔ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْمُهَلَّبِيُّ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَزِينٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ دَاوُدَ الْوَرَّاقِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَقُلْتُ مَا تَقُولُ فِي نِسَائِنَا قَالَ أَطْعِمُوهُنَّ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُنَّ مِمَّا تَكْتَسُونَ وَلَا تَضْرِبُوهُنَّ وَلَا تُقَبِّحُوهُنَّ

حضرت سعید بن حکیم بن معاویہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا معاویہ القشیری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا اور عرض کی: آپ ہماری عورتوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم انہیں اس میں سے کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور انہیں اس میں سے پہناؤ جیسا لباس تم خود پہنتے ہو۔ اور تم انہیں نہ مارو اور نہ ہی انہیں برا (گالی گلوچ) کہو۔

بَابٌ فِي ضَرْبِ النِّسَاءِ (عورتوں کو مارنے کا بیان)

1833۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فَإِنْ خِفْتُمْ نُشُوزَهُنَّ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي النِّكَاحَ

حضرت ابوحرہ الرقاشی نے اپنے چچا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں ان (عورتوں) کی جانب سے نافرمانی (اور شرارت) کا خوف ہو تو تم انہیں ان کے بستروں میں چھوڑ دو (یعنی ان کے بستر چھوڑ کر انہیں تنہا کر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دو) حماد نے کہا کہ اس سے مراد وطی ہے (یعنی ان سے مباشرت ترک کردو)۔

1834 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَلَفٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللهِ فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِآلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولَئِكَ بِخِيَارِكُمْ

حضرت ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں (مراد بیویاں ہیں) کو نہ مارو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: عورتیں اپنے خاوندوں پر دلیر ہوگئی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے انہیں مارنے کی اجازت عطا فرمادی۔ پھر بہت سی عورتیں رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آنے لگیں اور وہ اپنے خاوندوں کی شکایت کرنے لگیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہت سی عورتیں محمد ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آئی ہیں اور وہ اپنے خاوندوں کے شکوے کرتی ہیں۔ وہ لوگ تم میں سے اچھے نہیں ہیں۔

1835 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُسْلِيِّ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی سے اس سبب کے بارے نہیں پوچھا جائے گا جس کے سبب اس نے اپنی عورت کو مارا (یہاں یہ مفہوم بھی ہوسکتا ہے کہ آدمی سے اس کے بارے نہ پوچھا جائے جس کے سبب اس نے اپنی بیوی کو مارا ہے کیونکہ یہ داخلی معاملہ ہے جس میں دخل دینے کی اجازت نہیں)

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ غَضِّ الْبَصَرِ (اس کا بیان کہ اسے آنکھیں نیچی رکھنے کا حکم دیا جائے گا)

1836 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ نَظْرَةِ الْفَجْأَةِ فَقَالَ اصْرِفْ بَصَرَكَ

حضرت ابوزرعہ نے حضرت جریر سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے پوچھا (یعنی اگر غیر محرم عورت پر بلا ارادہ اچانک نظر پڑ جائے تو کیا حکم ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نظر پھیر لے (یعنی دوبارہ اس کی جانب نظر اٹھا کر نہ دیکھ)۔

1837 - حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے علی! نظر کو نظر کے پیچھے نہ ڈال (یعنی ایک بار اگر کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو دوبارہ اس کی طرف نہ دیکھو) کیونکہ پہلی تیرے لیے جائز ہے اور دوسری تیرے لیے جائز نہیں ہے (کیونکہ پہلی نظر بلا ارادہ ہوتی ہے اس پر گناہ نہیں اور دوسری بالقصد ہوتی ہے لہٰذا آدمی گنہگار ہوتا ہے)۔

1838۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ لِتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت کسی دوسری عورت سے اپنا بدن اس لیے مس نہ کرے کہ وہ اپنے خاوند کو اس کے بارے اس طرح بتائے گی گویا کہ وہ اس کی طرف دیکھ رہا ہے (کیونکہ اس بتانے سے فتنہ وفساد برپا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ شریعت نے اس کے سدباب کے لیے یہ حکم فرمادیا کہ کوئی عورت اس طرح کی حرکت ہی نہ کرے)۔

1839۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا[1] فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّهُ يُضْمِرُ مَا فِي نَفْسِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا تو پھر آپ ﷺ (اپنی رفیقہ حیات) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے اپنی حاجت پوری کر لی۔ پھر آپ اپنے صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا: بلاشبہ یہ عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ پس جو کوئی اس کے سبب کوئی شے اپنے اندر پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی اہلیہ کے پاس آئے، کیونکہ یہ عمل ان جذبات کو کم کر دے گا جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہیں۔

1840۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ فَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ فَزِنَاهُمَا الْمَشْيُ وَالْفَمُ يَزْنِي فَزِنَاهُ الْقُبَلُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَالْأُذُنُ زِنَاهَا الِاسْتِمَاعُ

1۔ ایک نسخہ میں شَيْئًا نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے کوئی شے نہیں دیکھی جو گناہ صغیرہ کے ساتھ ان سے بڑھ کر مشابہت رکھتی ہو جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہیں (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کے لیے زنا میں سے حصہ لکھ رکھا ہے جسے وہ بالیقین پائے گا۔ پس آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، نفس اس کی تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق اور اس کی تکذیب کرتی ہے۔

موسیٰ بن اسماعیل، حماد نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ابن آدم (انسان) کے لیے زنا میں سے اس کا حصہ ہے۔ آگے مذکورہ روایت کی مثل بیان کی اور فرمایا: دونوں ہاتھ زنا کرتے ہیں پس ان دونوں کا زنا پکڑنا ہے اور دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا چلنا ہے اور منہ زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ لینا ہے۔

قتیبہ بن سعد، لیث نے ابن عجلان سے، انہوں نے قعقاع بن حکیم سے انہوں نے ابو صالح سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اس طرح روایت بیان کی ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ کانوں کا زنا سننا ہے۔

بَابٌ فِي وَطْءِ السَّبَايَا (قیدی عورتوں کے ساتھ وطی کرنے کا بیان)

1841۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعْثًا إِلَى أَوْطَاسَ فَلَقُوا عَدُوَّهُمْ فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا فَكَأَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ أَيْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے دن ایک لشکر اوطاس کی طرف بھیجا۔ پس وہ دشمنوں سے جا ملا اور ان سے خوب قتال کیا اور ان پر غلبہ پالیا اور ان کی عورتوں کو قیدی بنالیا۔ تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے بعض لوگوں نے ان کے ساتھ جماع کو اس لیے باعث حرج سمجھا کہ ان کے مشرک خاوند موجود ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ الآیہ۔ یعنی تم پر شادی شدہ عورتیں حرام ہیں مگر وہ جن کے تم مالک بن جاؤ، یعنی یہ (قیدی) عورتیں ان کے لیے حلال ہیں جب کہ ان کی عدت (ایک حیض) گزر جائے۔ (عدت گزرنے کی شرط اس لیے ہے تاکہ ان کے حاملہ نہ ہونے کا یقین حاصل ہو جائے۔ کیونکہ حاملہ ہونے کی صورت میں وضع حمل سے پہلے ان سے وطی کرنا جائز نہیں)۔

1842۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى امْرَأَةً مُجِحًّا فَقَالَ لَعَلَّ صَاحِبَهَا أَلَمَّ بِهَا قَالُوا نَعَمْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ وَكَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں تھے کہ آپ ﷺ نے ایک حاملہ عورت کو دیکھا جس کے بچے کو جنم دینے کے دن قریب تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید اس کے مالک نے اس سے جماع کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں (یعنی لوگوں نے آپ ﷺ کے قول کی تصدیق کی) تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس پر ایسی لعنت بھیجوں جو اس کے ساتھ اس کی قبر میں داخل ہو۔ وہ اسے کیسے وارث بنائے گا حالانکہ یہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگا اور یہ اس بچے سے خدمت کیسے لے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگا۔

1843۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ فِي سَبَايَا أَوْطَاسٍ لَا تُوطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مرفوع روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے غزوہ اوطاس کی قیدی عورتوں کے بارے فرمایا: کسی حاملہ سے وطی نہیں کی جائے گی یہاں تک کہ وہ وضع حمل کر لے اور غیر حاملہ سے بھی جماع نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ایک حیض (عدت) گزار لے۔

1844۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَامَ فِينَا خَطِيبًا قَالَ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ يَعْنِي إِتْيَانَ الْحَبَالَى وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتَّى يُقْسَمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا بِحَيْضَةٍ زَادَ فِيهِ بِحَيْضَةٍ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ[1] زَادَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْحَيْضَةُ لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ[2]

حضرت حنش صنعانی نے حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ تو فرمایا: آگاہ رہو، میں تمہیں صرف وہی کچھ بتاؤں گا جو میں نے غزوۂ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے پانی سے غیر کی کھیتی کو سیراب کرے۔ یعنی کہ وہ حاملہ عورت سے وطی کرے۔ اور جو آدمی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ قیدی عورتوں میں سے کسی کے ساتھ وطی کرے یہاں تک کہ اسے استبراء رحم کرا لے۔ اور

1۔ ایک نسخہ میں زاد فی بحیضۃ ثانی حدیث ابی سعید کے الفاظ نہیں ہیں۔ 2۔ ایک نسخہ میں وھم من ابی معاویۃ کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جو آدمی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ مال غنیمت کو فروخت کرے یہاں تک کہ وہ تقسیم ہو جائے (یعنی تمام مستحقین میں تقسیم کرنے سے پہلے مال غنیمت کو بیچنا حلال نہیں)۔ سعید بن منصور، ابو معاویہ نے ابن اسحاق سے یہی حدیث نقل کی ہے۔ اس میں کہا ہے: یہاں تک کہ وہ اسے ایک حیض کے ساتھ استبراء رحم کرا لے (تا کہ اس کے غیر حاملہ ہونے کا یقین ہو جائے)۔ اس میں بحیضۃ کا لفظ زائد ہے اور یہ ابو معاویہ کا وہم ہے۔ اور یہ ابو سعید کی حدیث میں صحیح ہے اور یہ زائد ہے کہ جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی جانور پر سوار نہ ہو کہ جب وہ اسے کمزور اور دبلا کر دے۔ تو اسے اس مال غنیمت میں واپس لوٹا دے اور جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اسے نہیں چاہیے کہ وہ مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا پہنے۔ یہاں تک کہ جب اسے پرانا کر چکے تو اسے واپس لوٹا دے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ الحیضۃ کا لفظ محفوظ نہیں ہے بلکہ وہ ابو معاویہ کا وہم ہے۔

بَابٌ فِي جَامِعِ النِّكَاحِ (نکاح کے متفرق مسائل کا بیان)

1845۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً أَوِ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ[1] شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَادَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے شادی کرے یا کوئی خادم خرید لے تو اسے چاہیے کہ اس طرح دعا کرے: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کی اس فطرت کی بھلائی اور خیر کا سوال کرتا ہوں جس پر تو نے اسے بنایا ہے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس کی اس فطرت کے شر سے جس پر تو نے اسے بنایا ہے۔ اور جب کوئی اونٹ خریدے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی کوہان کی چوٹی کو پکڑے اور اسی طرح دعا مانگے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ ابو سعید نے یہ زائد ذکر کیا ہے کہ پھر وہ اس کی پیشانی کو پکڑے اور عورت اور خادم کے حق میں برکت کی دعا مانگے۔

1846۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ سے مباشرت کا ارادہ کرے تو وہ اس طرح دعا کرے اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ

1۔ ایک نسخہ میں ومن نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور شیطان کو اس سے دور فرما جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ پھر اگر تقدیر میں ہو کہ اس (وطی) کے سبب ان دونوں کو بچہ عطا ہو تو شیطان کبھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا (یعنی اگر کشف عورت سے قبل یہ دعا پڑھ لی جائے تو اس کی برکت سے رب کریم پیدا ہونے والے بچے کو شیطانی وساوس اور اس کی دست برد سے محفوظ رکھے گا اور شیطان اس پر مسلط ہو کر اسے راہ حق سے بھکانے میں کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔)

1847۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ[1] فِي دُبُرِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: وہ ملعون ہے جس نے اپنی بیوی سے دبر کے راستے سے وطی کی۔

1848۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ إِنَّ الْيَهُودَ يَقُولُونَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ فِي فَرْجِهَا مِنْ وَرَائِهَا كَانَ وَلَدُهُ أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ

حضرت محمد بن منکدر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ یہودی کہتے ہیں: جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے اس کی فرج میں پیچھے کی جانب سے جماع کرے تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، پس تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو''۔

فائدہ: محل حرث تو فقط قبل ہے۔ البتہ مباشرت کی کیفیات مختلف ہو سکتی ہیں۔ یہ آیت حدیث میں مذکورہ یہود کے نظریہ کی تردید کے لیے نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ اس میں عمومیت محل مراد نہیں بلکہ عمومیت کیف مقصود ہے۔

1849۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ أَوْهَمَ إِنَّمَا كَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ أَهْلُ وَثَنٍ مَعَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ يَهُودَ وَهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَكَانُوا يَرَوْنَ لَهُمْ فَضْلًا عَلَيْهِمْ فِي الْعِلْمِ فَكَانُوا يَقْتَدُونَ بِكَثِيرٍ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ مِنْ أَمْرِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَأْتُوا النِّسَاءَ إِلَّا عَلَى حَرْفٍ وَذَلِكَ أَسْتَرُ مَا تَكُونُ الْمَرْأَةُ فَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ أَخَذُوا بِذَلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُونَ النِّسَاءَ شَرْحًا مُنْكَرًا وَيَتَلَذَّذُونَ مِنْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَهَبَ يَصْنَعُ بِهَا ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْهُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ إِنَّمَا كُنَّا نُؤْتَى عَلَى حَرْفٍ فَاصْنَعْ ذَلِكَ وَإِلَّا فَاجْتَنِبْنِي حَتَّى شَرِيَ أَمْرُهُمَا فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ أَيْ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ يَعْنِي بِذَلِكَ مَوْضِعَ الْوَلَدِ

1۔ ایک نسخہ میں امرأۃ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو وہم ہوا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے (کہ انّٰی شئتم سے مراد عمومیت محل ہے۔ چاہے وطی دبر میں ہو یا قبل میں۔ حالانکہ یہ درست نہیں ہے کیونکہ یہاں انی بمعنی کیف ہے بمعنی این نہیں) انصار میں سے ایک قبیلہ تھا اور وہ لوگ بت پرست تھے اور ان کے ساتھ یہودیوں کا ایک قبیلہ تھا اور وہ لوگ اہل کتاب تھے۔ انصاری انہیں اہل کتاب ہونے کی وجہ سے علم میں اپنے اوپر فضیلت دیتے تھے اور بہت سے افعال میں ان کی اقتداء اور پیروی کرتے تھے۔ اور اہل کتاب کے امور میں سے ایک یہ تھا کہ وہ اپنی عورتوں سے صرف ایک ہی طرف پر مباشرت کرتے تھے اور یہ انداز عورت کے لیے انتہائی ستر اور پردے کا تھا۔ پس انصار کے اس قبیلہ نے اہل کتاب کے افعال میں سے یہ فعل بھی سیکھ لیا (اور اسی کے مطابق عمل کرتے) اور قریش کے یہ قبائل عورتوں کو خوب ننگا کرتے اور طرح طرح کے انداز سے لطف اندوز ہوتے۔ کبھی سامنے کی جانب سے، کبھی پشت کی جانب سے اور کبھی چت لٹا کر۔ پس جب مہاجرین مدینہ طیبہ آئے تو ان میں سے ایک آدمی نے انصار کی ایک عورت سے شادی کی اور وہ اس کے ساتھ اپنے طریقہ پر یہ عمل کرنے لگا۔ تو اس عورت نے اسے انتہائی ناپسند کیا اور کہا: ہمارے قبیلہ میں تو یہ عمل ایک ہی طرف کیا جاتا ہے پس تو بھی اسی طرح کر۔ ورنہ مجھ سے علیحدہ ہو جا۔ یہاں تک کہ ان دونوں کا معاملہ بڑھ گیا اور رسول اللہ ﷺ تک جا پہنچا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح تم چاہو''۔ یعنی سامنے کی جانب سے، پیچھے کی جانب سے اور چت لیٹنے کی حالت میں (مگر یہ عمل اسی محل میں ہوگا) جو بچے کا محل ہے (اور وہ فقط قبل ہے)۔

بَابٌ فِي إِتْيَانِ الْحَائِضِ وَمُبَاشَرَتِهَا

حائضہ عورت کے پاس آنے اور اس سے مباشرت کرنے کا بیان

1850۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ إِذَا حَاضَتْ مِنْهُمُ امْرَأَةٌ أَخْرَجُوهَا مِنَ الْبَيْتِ وَلَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبَيْتِ فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَاصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرَ النِّكَاحِ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا

حضرت ثابت بنانی نے ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے خبر دی ہے کہ یہود میں سے جب کسی عورت کو حیض آتا، تو وہ اسے گھر سے باہر نکال دیتے، نہ اسے اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرتے اور نہ ہی اس کے ساتھ مل کر پانی پیتے اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نہ ہی اسے گھر میں اپنے ساتھ رکھتے۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے پوچھا گیا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ”وہ آپ سے خون حیض کے بارے پوچھتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے: وہ ایک پلیدی (نجاست) ہے، پس تم عورتوں کو ایام حیض میں جدا رکھو“۔ الی آخر الآیہ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم انہیں گھروں میں اپنے ساتھ رکھو اور سوائے جماع کے ہر شے (یعنی ہر وہ عمل جو باعث لذت اور راحت ہو) کرو۔ (یہ سن کر) یہود نے کہا: یہ آدمی (مراد حضور نبی کریم ﷺ) ہمارے امور میں سے کسی شے کو چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا مگر یہ کہ اس نے ہماری مخالفت کی ہے۔ پھر حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ یہود اس طرح کہتے ہیں، کیا ہم حالت حیض میں عورتوں کے ساتھ جماع نہ کیا کریں (تاکہ پوری طرح ان کی مخالفت ہو جائے) تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک بدل گیا۔ یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ ﷺ ان دونوں پر غصے ہو گئے ہیں۔ چنانچہ یہ دونوں نکل آئے پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں کسی نے دودھ کا تحفہ پیش کیا۔ تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو پیچھے بلانے کے لیے آدمی بھیجا۔ تب ہمیں یہ گمان ہوا کہ آپ ﷺ ان پر ناراض نہیں ہوئے۔

1851۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسًا الْهَجَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ وَإِنْ أَصَابَ تَعْنِي ثَوْبَهُ مِنْهُ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ وَصَلَّى فِيهِ

حضرت جابر بن صبح نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت خلاس ہجری کو سنا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں اکٹھے رات کے وقت ایک ہی کپڑے میں سوتے تھے۔ حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ پس اگر میری جانب سے کوئی شے (خون وغیرہ) آپ ﷺ (کے بدن کو) لگ جاتی تو آپ اس جگہ کو دھو ڈالتے تھے اور اس سے آگے تجاوز نہ کرتے تھے۔ اور اگر مجھ سے کوئی شے آپ کے کپڑوں پر لگ جاتی تو آپ اسی جگہ کو دھو ڈالتے اور اس سے آگے نہ بڑھتے اور پھر اسی میں نماز پڑھ لیتے۔

1852۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا

حضرت عبداللہ بن شداد نے اپنی خالہ حضرت میمونہ بنت الحارث سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی عورت کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے اور وہ حائضہ ہوتی تو آپ ﷺ اسے مضبوطی سے چادر باندھنے کا حکم دیتے اور پھر اس کے ساتھ مباشرت فرماتے (مراد وطی کے سوا دیگر باعث لذت وراحت افعال کرنا ہے)۔

بَابٌ فِي كَفَّارَةِ مَنْ أَتَى حَائِضًا (حالت حیض میں جماع کرنے والے کے کفارہ کا بیان)

1853۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الرَّحْمٰنِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایسے آدمی کے بارے میں فرمایا جو اپنی عورت کے پاس اس کی حالت حیض میں عمل زوجیت کے لیے آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔

1854۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا أَصَابَهَا فِي الدَّمِ فَدِينَارٌ وَإِذَا أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دِينَارٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جب کسی نے خون حیض آنے کے دوران اپنی بیوی سے جماع کیا تو اس پر ایک دینار (صدقہ کرنا بطور کفارہ) لازم ہے۔ اور جب کوئی اپنی زوجہ کے پاس خون حیض ختم ہونے کے بعد گیا تو اس کے لیے نصف دینار صدقہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ (عزل کا بیان)

1855۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ذُكِرَ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي الْعَزْلَ قَالَ فَلِمَ يَفْعَلُ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ مِنْ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ إِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَزَعَةُ مَوْلَى زِيَادٍ

حضرت قزعہ نے حضرت ابوسعید سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کیونکر یہ کرتا ہے اور آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہ کرے۔ کیونکہ کوئی بھی پیدا کیا ہوا نفس نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کا خالق ہے (یعنی ہر نفس کو پیدا کرنے والا اللہ ہے جسے وہ پیدا کرنا چاہے اسے پیدا ہونے سے کوئی شے مانع نہیں ہو سکتی) ابوداؤد نے کہا کہ قزعہ زیاد کا آزاد کردہ غلام ہے۔

1856۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ رِفَاعَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارِيَةً وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ وَأَنَا أُرِيدُ مَا يُرِيدُ الرِّجَالُ وَإِنَّ الْيَهُودَ تُحَدِّثُ أَنَّ الْعَزْلَ مَوْؤُدَةُ الصُّغْرَى قَالَ كَذَبَتْ يَهُودُ لَوْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَهُ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَصْرِفَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میری ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں اور اس کا حاملہ ہونا ناپسند کرتا ہوں اور اس کے ساتھ میں وہ بھی چاہتا ہوں جو مرد چاہتے ہیں (یعنی لونڈی سے جماع کی خواہش بھی رکھتا ہوں) اور یہودی یہ باتیں کرتے ہیں کہ عزل کرنا تو چھوٹی بچی کو زندہ دفن کرنے کی طرح ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہودیوں نے جھوٹ کہا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنا چاہتا ہے تو تو اسے اس سے پھرنے کی استطاعت نہیں رکھتا (یعنی تو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1857۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْفِدَاءَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ ثُمَّ قُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ

حضرت ابن محیریز نے بیان کیا ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور میں نے وہاں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ تو میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے ان سے عزل کے بارے پوچھا۔ تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوۂ بنی مصطلق کے لیے نکلے۔ تو ہم نے عرب قیدیوں میں سے کچھ قیدی پائے اور ہم نے عورتوں کی خواہش کی۔ کیونکہ تنہائی (عورت کے بغیر مجرد زندگی) ہم پر انتہائی گراں تھی اور ہم نے ان کا فدیہ (یعنی باندیوں کی قیمت) دینا پسند کر لیا اور ہم نے چاہا کہ ہم عزل کریں۔ پھر ہم نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود ہیں اور (کیا) ہم آپ ﷺ سے عزل کے بارے پوچھنے سے پہلے عزل کریں گے؟ چنانچہ ہم نے اس کے بارے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عزل کرو۔ کیونکہ یوم قیامت تک پیدا ہونے والی کوئی روح نہیں مگر وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

1858۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ لِي جَارِيَةً أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا قَالَ فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَمَلَتْ قَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی میری ایک لونڈی ہے۔ میں اس کے ساتھ مباشرت کرتا رہتا ہوں اور میں اس کا حاملہ ہونا ناپسند کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو اس سے عزل کر لے، کیونکہ جو اس کا مقدر ہے وہ اس کے پاس آ جائے گا (یعنی اگر اولاد اس کے مقدر میں ہے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا) راوی کا بیان ہے کہ وہ آدمی کچھ مدت تک ٹھہرا رہا اور پھر آپ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: لونڈی تو حاملہ ہو چکی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے بتا دیا تھا کہ اس کے پاس وہ آ جائے گا جو اس کا مقدر ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذِكْرِ الرَّجُلِ مَا يَكُونُ مِنْ إِصَابَتِهِ أَهْلَهُ

اس کا بیان کہ آدمی کا اپنی اہلیہ کے ساتھ مباشرت کے طریقہ کا ذکر مکروہ ہے

1859۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ ح وحَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ طُفَاوَةَ قَالَ تَثَوَّيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِالْمَدِينَةِ فَلَمْ أَرَ رَجُلًا مِنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَشَدَّ تَشْمِيرًا وَلَا أَقْوَمَ عَلَى ضَيْفٍ مِنْهُ فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ يَوْمًا وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ لَهُ وَمَعَهُ كِيسٌ فِيهِ حَصًى أَوْ نَوًى وَأَسْفَلَ مِنْهُ جَارِيَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ وَهُوَ يُسَبِّحُ بِهَا حَتَّى إِذَا أَنْفَدَ مَا فِي الْكِيسِ أَلْقَاهُ إِلَيْهَا فَجَمَعَتْهُ فَأَعَادَتْهُ فِي الْكِيسِ فَدَفَعَتْهُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ بَيْنَا أَنَا أُوعَكُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ مَنْ أَحَسَّ الْفَتَى الدَّوْسِيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ ذَا يُوعَكُ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ يَمْشِي حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيَّ فَقَالَ لِي مَعْرُوفًا فَنَهَضْتُ فَانْطَلَقَ يَمْشِي حَتَّى أَتَى مَقَامَهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ وَمَعَهُ صَفَّانِ مِنْ رِجَالٍ وَصَفٌّ مِنْ نِسَاءٍ أَوْ صَفَّانِ مِنْ نِسَاءٍ وَصَفٌّ مِنْ رِجَالٍ فَقَالَ إِنْ أَنْسَانِي الشَّيْطَانُ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِي فَلْيُسَبِّحِ الْقَوْمُ وَلْيُصَفِّقِ النِّسَاءُ قَالَ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَنْسَ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا فَقَالَ مَجَالِسَكُمْ مَجَالِسَكُمْ زَادَ مُوسَى هَاهُنَا ثُمَّ حَمِدَ اللهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ ثُمَّ اتَّفَقُوا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرِّجَالِ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ فَأَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ وَأَلْقَى عَلَيْهِ سِتْرَهُ وَاسْتَتَرَ بِسِتْرِ اللهِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ يَجْلِسُ بَعْدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا فَعَلْتُ كَذَا قَالَ فَسَكَتُوا قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ هَلْ مِنْكُنَّ مَنْ تُحَدِّثُ فَسَكَتْنَ فَجَثَتْ فَتَاةٌ قَالَ مُؤَمَّلٌ فِي حَدِيثِهِ فَتَاةٌ كَعَابٌ عَلَى إِحْدَى رُكْبَتَيْهَا وَتَطَاوَلَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ لِيَرَاهَا وَيَسْمَعَ كَلَامَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُمْ لَيَتَحَدَّثُونَ وَإِنَّهُنَّ لَيَتَحَدَّثْنَهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا مَثَلُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا مَثَلُ ذَلِكَ مَثَلُ شَيْطَانَةٍ لَقِيَتْ شَيْطَانًا فِي السِّكَّةِ فَقَضَى مِنْهَا حَاجَتَهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ أَلَا وَإِنَّ طِيبَ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَلَمْ يَظْهَرْ لَوْنُهُ أَلَا إِنَّ طِيبَ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَلَمْ يَظْهَرْ رِيحُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمِنْ هَاهُنَا حَفِظْتُهُ عَنْ مُؤَمَّلٍ وَمُوسَى أَلَا لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَى امْرَأَةٍ إِلَّا إِلَى وَلَدٍ أَوْ وَالِدٍ وَذَكَرَ ثَالِثَةً فَأُنْسِيتُهَا وَهُوَ فِي حَدِيثِ مُسَدَّدٍ وَلَكِنِّي لَمْ أُتْقِنْهُ كَمَا أُحِبُّ[1] وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ الطُّفَاوِيِّ

حضرت ابونضرہ سے روایت ہے کہ طفاوہ (قبیلے) کے ایک آدمی نے مجھے حدیث بیان کی ہے، اس نے کہا: میں مدینہ منورہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بطور مہمان ٹھہرا رہا تو میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی آدمی کو آپ سے بڑھ کر عبادت و ریاضت میں مجاہدہ کرنے والا نہیں پایا اور نہ ہی آپ سے زیادہ کسی کو مہمان کی خدمت کرنے والا پایا۔ پس اس اثناء میں کہ میں ایک دن آپ کے پاس تھا اور وہ اپنی چارپائی پر تشریف فرما تھے اور ان کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں سنگریزے یا (کھجور کی) گٹھلیاں تھیں اور آپ کے قریب نیچے سیاہ رنگ کی ایک کنیز بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ ان کے ساتھ تسبیح پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ جب آپ تھیلی میں موجود شے ختم کر چکتے تو آپ تھیلی اس کی طرف پھینکتے۔ وہ انہیں اکٹھا کرتی اور دوبارہ تھیلی میں ڈال دیتی اور پھر آپ کے حوالے کر دیتی۔ تو آپ نے فرمایا: کیا میں تجھے اپنی جانب سے اور رسول اللہ ﷺ کی جانب سے حدیث نہ بیان کروں۔ شیخ طفاوی کہتے ہیں: میں نے کہا: ہاں ضرور۔ تو آپ نے فرمایا: میں ایک دفعہ مسجد میں شدت بخار

1۔ ایک نسخہ میں کما أحب کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے سبب مضطرب حالت میں پڑا ہوا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے اور فرمایا: کون ہے جس نے (قبیلہ) دوس کے نوجوان کو دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے تین بار اسی طرح فرمایا۔ تو ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ وہ وہاں مسجد کے ایک کونے میں بخار کے سبب لوٹ پوٹ ہو رہا ہے۔ پھر آپ ﷺ چل کر میرے پاس تشریف لائے اور اپنا دست مبارک (بڑی شفقت اور پیار سے) مجھ پر رکھا اور میرے لیے انتہائی خوبصورت کلمات کہے۔ سو میں اٹھا اور آپ ﷺ چلنے لگے یہاں تک کہ آپ اس مقام پر تشریف لے آئے جہاں آپ نماز پڑھتے تھے۔ وہاں آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے (اس وقت) آپ ﷺ کے ساتھ آدمیوں کی دو صفیں تھیں اور عورتوں کی ایک صف تھی، یا عورتوں کی دو صفیں تھیں اور مردوں کی ایک صف تھی (یہ راوی کو شک ہے) اور آپ نے ارشاد فرمایا: اگر میری نماز میں سے کوئی شے شیطان مجھے بھلا دے تو قوم (مردوں) کو چاہیے کہ وہ تسبیح (سبحان اللہ) کہے اور عورتوں کو چاہیے کہ وہ (ایک ہاتھ کی پشت پر دوسرا ہاتھ مار کر) تالی بجائیں۔ راوی کہتے ہیں: (یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) پھر رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی اور آپ اپنی نماز میں سے کوئی شے نہ بھولے۔ پھر آپ نے فرمایا: اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو (آپ نے یہ جملہ دوبارہ فرمایا) موسیٰ نے اس مقام پر یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا: امابعد۔ پھر آگے تمام راوی متفق ہیں۔ بعدازاں آپ ﷺ مردوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی ہے جب وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور اپنے اوپر دروازہ بند کر لے اور اپنے اوپر پردہ ڈال لے اور مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے (بتائے ہوئے) ستر کے ساتھ چھپ جائے۔ لوگوں نے عرض کی: ہاں۔ آپ نے فرمایا: پھر اس کے بعد (وہ لوگوں میں) بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: میں نے اس طرح کیا، میں نے اس طرح کیا۔ راوی کہتا ہے: وہ سب خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہے جو اس طرح کی باتیں کرتی ہے پس وہ بھی خاموش رہیں۔ پھر ایک دوشیزہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھی اور اپنے آپ کو اونچا کیا تا کہ رسول اللہ ﷺ اسے دیکھ لیں اور اس کا کلام سنیں (مومل نے اپنی روایت میں فتاۃ کعاب الخ کے الفاظ بیان کیے ہیں) تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بلاشبہ آدمی بھی آپس میں اس طرح کی باتیں کرتے ہیں اور عورتیں بھی ایسی گفتگو کرتی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس کی مثال کیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی مثال اس شیطانہ کی مثل ہے جو گلی میں شیطان سے ملے اور وہیں اس سے اپنی حاجت پوری کر لے (یعنی اس سے جماع کرے) درآنحالیکہ لوگ اس کی طرف دیکھ رہے ہوں۔ خبردار! آگاہ رہو، بلاشبہ مردوں کی خوشبو یہ ہے کہ اس کی بو ظاہر ہو اور اس کی رنگت ظاہر نہ ہو۔ اور آگاہ رہو! عورتوں کی خوشبو یہ ہے کہ اس کی رنگت ظاہر ہو لیکن اس کی بو ظاہر نہ ہو۔ ابوداؤد نے کہا: میں نے یہ الفاظ مؤمل اور موسیٰ سے یاد کیے ہیں۔ خبردار! آگاہ رہو، کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ ایک بستر میں اور کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک بستر پر نہ سوئے سوائے اپنے بیٹے یا باپ کے۔ انہوں نے ایک تیسری شے بھی ذکر کی مگر میں اسے بھول گیا۔ اور وہ مسدد کی حدیث میں ہے لیکن مجھے اس کے بارے میں ایسا یقین نہیں جیسا کہ میں پسند کرتا ہوں۔ اور موسیٰ نے کہا ہے: ہمیں حماد نے جریری سے انہوں نے ابونضرہ سے اور انہوں نے طفاوی سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

كِتَاب الطَّلَاقِ (طلاق کا بیان)

أَبْوَابُ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الطَّلَاقِ (ابواب طلاق کی وضاحت کا بیان)

بَاب فِيمَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا

(اس شخص کا بیان جو کسی عورت کو اپنے خاوند کے خلاف بھڑکائے)

1860۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف یا کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکایا۔

فائدہ: چونکہ اس عمل کا انجام قطع تعلقی ہے جو انتہائی مبغوض اور ناپسندیدہ عمل ہے، اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سد باب کے لیے اتنی شدید وعید فرمائی۔

بَاب فِي الْمَرْأَةِ تَسْأَلُ زَوْجَهَا طَلَاقَ امْرَأَةٍ لَهُ

اس عورت کا بیان جو اپنے ہونے والے خاوند سے اس کی پہلی بیوی کی طلاق کا مطالبہ کرے

1861۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلِتَنْكِحَ فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ اس کا حصہ بھی حاصل کر سکے۔ بلکہ اسے چاہیے کہ وہ نکاح کر لے۔ تو بلاشبہ جو اس کا مقدر ہے وہ اسے ملے گا۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الطَّلَاقِ (طلاق کے ناپسندیدہ اور مکروہ فعل ہونے کا بیان)

1862۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُعَرِّفٌ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَحَلَّ اللَّهُ شَيْئًا أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت محارب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی شے حلال نہیں فرمائی جو اس کے نزدیک طلاق سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ ہو۔

فائدہ: رشتۂ نکاح انتہائی نازک اور راحت بخش ہے، آدمی کی نسل کی بقاء اسی رشتہ سے ہے۔ دو خاندانوں کو باہم ملانے اور ان میں باہمی اخوت اور محبت والفت پائے جانے کا ذریعہ یہی رشتہ نکاح ہے جب کہ طلاق قطع تعلقی کا سبب ہے، باہمی محبت کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے، اس لیے عند الضرورۃ اس کی اجازت تو دی گئی ہے لیکن اس کے باوجود اسے پسند نہیں کیا گیا۔

1863۔ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ

حضرت محارب بن دثار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال (کاموں میں سے) سب سے مبغوض اور ناپسندیدہ عمل طلاق ہے۔

بَابٌ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ (طلاق سنت کا بیان)

1864۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ سُبْحَانَهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دی۔ تو اس کے بارے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے استفسار کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرلے۔ پھر اسے اپنے پاس روکے رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر اسے حیض آئے اور پھر اس (دوسرے) حیض سے پاک ہو، پھر اگر چاہے تو اس کے بعد اپنے پاس روکے رکھے اور چاہے تو اسے مس کرنے سے پہلے پہلے طلاق دے دے۔ پس یہی وہ عدت ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کے لیے عورتوں کو طلاق دی جائے۔

قتیبہ بن سعید اور لیث نے نافع سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی درآنحالیکہ وہ حائضہ تھی۔ یہ حدیث مالک کی روایت کی مثل ہے۔

فائدہ: مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر طلاق دینا ہی ناگزیر ہو تو پھر اس کا وقت ایسا طہر ہے جس میں عورت سے مقاربت نہ کی گئی ہو۔ حالت حیض میں طلاق دینا انتہائی مکروہ اور ناپسندیدہ فعل ہے جس سے رجوع لازم ہے۔

1865۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا إِذَا طَهُرَتْ أَوْ وَهِيَ حَامِلٌ

حضرت سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کر لے اور پھر اسے طلاق دے جب وہ پاک ہو یا حاملہ ہو۔

1866۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے مجھے خبر دی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی حالانکہ وہ حالت حیض میں تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ غصے اور ناراض ہوئے اور پھر ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کر لے اور پھر اسے روکے رکھے، یہاں تک کہ وہ (حیض سے) پاک ہو جائے پھر اسے (دوسرا) حیض آئے اور وہ اس سے بھی پاک ہو جائے۔ پھر اگر وہ چاہے تو اسے حالت طہر میں مس کرنے سے پہلے طلاق دے دے۔ پس وہی طلاق عدت کے لیے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم ارشاد فرمایا ہے۔

1867۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ فَقَالَ وَاحِدَةً

حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت یونس بن جبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: تم نے اپنی بیوی کو کتنی طلاقیں دی ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: (صرف) ایک۔

1868۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا قَالَ قُلْتُ فَيَعْتَدُّ بِهَا قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ

حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت یونس بن جبیر نے مجھے بیان کیا ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو طلاق دی اس حال میں کہ وہ حائضہ تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تو عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کو پہچانتا ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں۔ تو پھر انہوں نے کہا: بلاشبہ عبداللہ بن عمر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(رضی اللہ عنہما) نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے بارے استفسار کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کر لے اور پھر اسے اس کی عدت کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے طلاق دے (یعنی دوبارہ حیض آنے سے پہلے حالت طہر میں طلاق دے تا کہ اس کی عدت کامل تین حیض شمار ہو سکے) پھر میں نے پوچھا: کیا اس کی یہ طلاق شمار ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔ تیرا کیا خیال ہے اگر وہ عاجز آ جائے اور حماقت کرے (یعنی اس طلاق سے رجوع نہ کرے تو کیا یہ طلاق شمار ہوگی یا نہیں۔ مراد یہ ہے کہ یقیناً شمار ہوگی۔)

1869۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عُرْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا قَالَ طَلَّقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَرَدَّهَا عَلَيَّ وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا وَقَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَنَسُ بْنُ سِيرِينَ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ وَمَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ مَعْنَاهُمْ كُلُّهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ[1] عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَمَّا رِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَرُوِيَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ رِوَايَةِ نَافِعٍ وَالزُّهْرِيِّ وَالْأَحَادِيثُ كُلُّهَا عَلَى خِلَافِ مَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ

حضرت ابو الزبیر نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے عروہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبدالرحمن بن ایمن سے سنا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کر رہے تھے اور ابوالزبیر سن رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا: آپ اس آدمی کے بارے کیا خیال کرتے ہیں جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ علیہ السلام کے زمانہ مقدس میں عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ علیہ السلام سے اس کے بارے پوچھا۔ عرض کی: عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی ہے؟ عبداللہ بن عمر نے بیان کیا: پس رسول اللہ علیہ السلام نے اسے مجھ پر واپس لوٹا دیا۔ اور آپ نے اسے کوئی شے شمار نہیں کیا (یعنی آپ نے اسے طلاق شمار ہی نہیں کیا۔ یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو یہ کہتے ہیں کہ حالت حیض میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔ مگر جمہور محدثین نے راوی کے ان الفاظ سے اتفاق نہیں کیا۔ یا پھر معنی یہ ہے کہ آپ علیہ السلام نے اسے مشروع قرار نہیں دیا۔ لہٰذا رجوع کا حکم ارشاد فرمایا) اور فرمایا۔ جب وہ پاک ہو جائے تو چاہے وہ اسے طلاق دے یا اسے اپنے پاس روک لے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور

1۔ ایک نسخہ میں احمد بن عبدالرحمٰن ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی: یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ فِیْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ (اے نبی علیہ السلام! جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو تو تم انہیں ان کی عدت کا زمانہ شروع ہونے سے پہلے طلاق دو)

ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یونس بن جبیر، انس بن سیرین، سعید بن جبیر، زید بن اسلم، ابوالزبیر اور منصور نے ابووائل کے واسطہ سے روایت کی ہے۔ ان تمام کا مفہوم یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں رجوع کرنے کا حکم اشادفرمایا یہاں تک کہ وہ پاک ہوجائے۔ پھر اگر چاہے تو طلاق دے اور اگر چاہے تو اپنے پاس روک لے۔ اسی طرح اسے محمد بن عبدالرحمن نے سالم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے بھی بیان کیا ہے۔ لیکن زہری نے سالم اور نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں اس سے رجوع کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ یہاں تک کہ وہ پاک ہوجائے پھر حیض آئے اور پھر وہ اس حیض سے پاک ہو پھر (اس کے بعد) اگر وہ چاہے تو طلاق دے اور اگر چاہے تو روک لے۔

عطاء خراسانی عن الحسن عن ابن عمر کی سند سے بھی نافع اور زہری کی روایت کی طرح مروی ہے اور تمام کی تمام احادیث اس کے خلاف ہیں جو کچھ ابوالزبیر نے کہا ہے (اسی لیے خطابی کا قول ہے کہ محدثین فرماتے ہیں کہ ابوالزبیر نے کبھی کسی روایت میں اس لفظ ولم یرھا شیئا سے زیادہ منکر کوئی لفظ ذکر نہیں کیا) (الدرالمنضود ص ۸۷ ج ۴)۔

بَاب الرَّجُلِ يُرَاجِعُ وَلَا يُشْهِدُ (اس آدمی کا بیان جو رجوع کرتا ہے اور گواہ نہیں بناتا)

1870۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَهُمْ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَقَعُ بِهَا وَلَمْ يُشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَلَا عَلَى رَجْعَتِهَا فَقَالَ طَلَّقْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ وَرَاجَعْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ أَشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَعَلَى رَجْعَتِهَا وَلَا تَعُدْ

حضرت مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین سے ایسے آدمی کے بارے پوچھا گیا جو اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے پھر اس سے مباشرت کرتا ہے (یعنی رجوع کرلیتا ہے) اور وہ اس کی طلاق پر کسی کو گواہ نہیں بناتا اور نہ ہی اس کے رجوع پر؟ تو انہوں نے فرمایا: تو نے خلاف سنت طلاق دی ہے اور تو نے بغیر سنت کے ہی رجوع کیا ہے۔ تو اس کی طلاق پر گواہ بنالے اور اس کی رجعت پر بھی اور پھر اس کا اعادہ نہ کر۔ (احناف کے نزدیک طلاق اور رجعت دونوں پر گواہ بنانا مستحب ہے)

بَاب فِي سُنَّةِ طَلَاقِ الْعَبْدِ (غلام کی طلاق سنت کا بیان)

1871۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ مُعَتِّبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا حَسَنٍ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فِي مَمْلُوكٍ كَانَتْ تَحْتَهُ مَمْلُوكَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ عُتِقَا بَعْدَ ذَلِكَ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَخْطُبَهَا قَالَ نَعَمْ قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ بِلَا إِخْبَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَقِيَتْ لَكَ وَاحِدَةٌ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لِمَعْمَرٍ مَنْ أَبُو الْحَسَنِ هَذَا لَقَدْ تَحَمَّلَ صَخْرَةً عَظِيمَةً قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْحَسَنِ هَذَا رَوَى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ مِنَ الْفُقَهَاءِ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ أَحَادِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْحَسَنِ مَعْرُوفٌ وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ[1]

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن معتب نے انہیں بتایا ہے کہ بنی نوفل کے آزاد کردہ غلام ابوحسن نے انہیں خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے غلام کے بارے میں فتویٰ طلب کیا، جس کے تحت لونڈی ہو اور وہ اسے دو طلاقیں دے دے پھر وہ دونوں اس کے بعد آزاد کر دیے جائیں۔ کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اس سے نکاح کر لے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح فیصلہ فرمایا ہے۔ محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر، علی نے اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے اور وہ اس کے ہم معنی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیرے لیے ایک طلاق باقی ہے جس کے بارے رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے احمد بن حنبل سے سنا ہے کہ عبدالرزاق نے کہا کہ ابن مبارک نے معمر سے پوچھا: یہ ابوالحسن کون ہے؟ اس نے بہت بڑا پتھر اٹھالیا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا: اس ابوالحسن سے زہری نے روایت کیا ہے اور زہری نے کہا کہ یہ فقہاء میں سے ہے۔ زہری نے ابوالحسن سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ ابوداؤد نے مزید کہا ہے کہ ابوالحسن معروف راوی ہے اور اس کی اس حدیث پر عمل نہیں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث ائمہ اربعہ کے مسلک کے خلاف ہے۔ البتہ ابن حزم ظاہری کا مسلک اس کے مطابق ہے کیونکہ اس میں مرد اور عورت دونوں غلام ہیں۔ لہٰذا بالاتفاق ان کے لیے نصاب طلاق صرف دو طلاقیں ہیں۔ اس لیے دو طلاقوں کے بعد بغیر حلالہ کے نکاح کی کوئی صورت نہیں ہے۔ رہی یہ حدیث تو یہ عمر بن معتب کی وجہ سے یا تو ضعیف ہے یا یہ حدیث منسوخ ہے۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب طلاق ثلاثہ ایک شمار ہوتی تھی (ھکذا فی الدر المنضود ص ۹۸ ج ۴)

1872۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُظَاهِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَقُرْؤُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنِي مُظَاهِرٌ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ حَدِيثٌ مَجْهُولٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہے اور اس کی عدت دو حیض ہے۔ ابو عاصم نے بیان کیا ہے کہ مظاہر نے مجھے بتایا کہ مجھے قاسم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے مگر یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: وعدتھا حیضتان۔ ابوداؤد نے کہا: یہ حدیث مجہول ہے۔

1۔ قال ابو داؤد سمعت تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ (نکاح سے پہلے طلاق کا بیان)

1873۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا طَلَاقَ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا بَيْعَ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ زَادَ ابْنُ الصَّبَّاحِ وَلَا وَفَاءَ نَذْرٍ إِلَّا فِيمَا تَمْلِكُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَعْصِيَةٍ فَلَا يَمِينَ لَهُ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَلَا يَمِينَ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي هَذَا الْخَبَرِ زَادَ وَلَا نَذْرَ إِلَّا فِيمَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: طلاق واقع نہیں ہوتی مگر اسی کو جس کا تو مالک ہوگا (یعنی اجنبیہ عورت کو طلاق دینے سے اسے طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ وہاں ملکیت نکاح نہیں ہے لہٰذا وہ محلِ طلاق نہیں بن سکتی) اور آزادی واقع نہیں ہوتی مگر اسی میں جس کا تو مالک ہوگا، (یعنی کسی غیر کے مملوک کو آزاد کرنا درست نہیں ہوتا) اور بیع واقع نہیں ہوتی مگر اسی شے میں جس کا تو مالک ہوگا۔ ابن صباح نے یہ زائد ذکر کیا ہے: اور نذر کو پورا کرنا نہیں ہوتا مگر اسی میں جس کا تو مالک ہوتا ہے۔ محمد بن علاء، ابواسامہ نے ولید بن کثیر سے، عبدالرحمن بن حارث نے عمرو بن شعیب سے اسی اسناد کے ساتھ اور اسی کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ اور یہ زائد ذکر کیا ہے کہ جس نے معصیت (گناہ) پر قسم اٹھائی اس کی قسم نہیں ہے (یعنی اس قسم کو پورا کرنا اس کے لیے جائز نہیں۔ البتہ احناف کے نزدیک اس پر کفارۂ قسم واجب ہوگا) اور جس کسی نے قطع تعلقی کی قسم اٹھائی تو اس کی قسم بھی نہیں ہوگی۔

ابن سرح، ابن وہب نے یحییٰ بن عبداللہ بن سالم عن عبدالرحمن بن حارث المخزومی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس خبر میں بیان فرمایا: نذر نہیں ہے مگر اسی میں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی مقصود ہو۔

فائدہ: نذر معصیت کو پورا کرنا تو کسی کے نزدیک جائز نہیں، اب یہ کہ کفارہ بھی واجب ہے یا نہیں؟ اس میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ نذر معصیت منعقد تو ہو جاتی ہے اس لیے کفارہ واجب ہے۔ امام احمد سے بھی یہی روایت ہے۔ لیکن شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک کفارہ واجب نہیں ہوتا، کیونکہ قسم منعقد ہی نہیں ہوتی۔ کذا فی المغنی (الدر المنضود ص ۱۹ ج ۴)

بَابٌ فِي الطَّلَاقِ عَلَى غَلَقٍ (حالت غضب میں طلاق دینے کا بیان)

1874۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ الْحِمْصِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ إِيلِيَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْكِنْدِيِّ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَبَعَثَنِي إِلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ وَكَانَتْ قَدْ حَفِظَتْ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِي غِلَاقٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْغِلَاقُ أَظُنُّهُ فِي الْغَضَبِ

حضرت محمد بن عبید بن ابی صالح جو کہ ایلیا میں رہتے تھے، انہوں نے بیان کیا: میں عدی بن عدی الکندی کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ میں آ گئے۔ تو انہوں نے مجھے صفیہ بنت شیبہ کے پاس بھیجا اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا تھا۔ انہوں نے بیان کیا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام سے سنا ہے، آپ فرماتے ہیں: انتہائی شدت کی حالت میں طلاق اور عتاق واقع نہیں ہوتے۔

ابوداود نے کہا ہے: میرا خیال ہے کہ غلاق سے مراد غضب ہے (یعنی ایسا غصہ جو جنون کی حد تک پہنچا دے اور زبان سے نکلنے والے الفاظ کا ادراک عقل وشعور نہ کر رہے ہوں تو پھر طلاق وعتاق کا حکم نافذ نہ ہوگا۔ البتہ بعض نے غلاق سے مراد اکراہ لیا ہے۔ اگر یہ معنی مراد لیا جائے تو احناف کے نزدیک بالاکراہ دی جانے والی طلاق واقع ہو جاتی ہے)

بَابٌ فِي الطَّلَاقِ عَلَى الْهَزْلِ (مزاحاً طلاق دینے کا بیان)

1875۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تین امور ہیں انہیں بالارادہ کرنا بھی صحیح ہوتا ہے اور مزاحاً کرنا بھی درست ہوتا ہے۔ (وہ یہ ہیں) نکاح، طلاق اور رجعت (یعنی نکاح کرنا، طلاق دینا اور طلاق سے رجوع کرنا یا ایسے امور ہیں کہ جس طرح بھی کیے جائیں یہ واقع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی نے حالت تمسخر میں بھی بیوی کو طلاق دے دی تو وہ واقع ہو جائے گی، چاہے طلاق کی نیت ہو یا نہ ہو بشرطیکہ لفظ صریح ہو۔)

بَابُ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ

تین طلاقوں کے بعد رجوع کے منسوخ ہونے کا بیان

1876۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ الْآيَةَ وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَنُسِخَ ذٰلِكَ وَقَالَ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ الآیہ "طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین قروء (حیض) تک روکے رکھیں اور ان کے لیے حلال نہیں کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وہ اسے چھپائیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے"۔ الآیہ۔ (فرمایا) یہ اس لیے ہے کہ جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے تو وہی اس کی طرف رجوع کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے اور اگر وہ اسے تین طلاقیں دے دے تو اسے منسوخ کر دیا گیا ہے اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ (یعنی اس آیت کے ساتھ تین طلاقوں کے بعد رجوع کرنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے، لہٰذا اگر ایسی صورت حال پیش آ جائے تو بغیر حلالہ کے پہلی بیوی کے ساتھ نکاح ممکن نہیں ہوتا)۔

1877۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي بَعْضُ بَنِي أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ أَبُو رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ أُمَّ رُكَانَةَ وَنَكَحَ امْرَأَةً مِنْ مُزَيْنَةَ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ مَا يُغْنِي عَنِّي إِلَّا كَمَا تُغْنِي هَذِهِ الشَّعْرَةُ لِشَعْرَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ رَأْسِهَا فَفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ حَمِيَّةٌ فَدَعَا بِرُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ ثُمَّ قَالَ لِجُلَسَائِهِ أَتَرَوْنَ فُلَانًا يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا مِنْ عَبْدِ يَزِيدَ وَفُلَانًا يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ يَزِيدَ طَلِّقْهَا فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ رَاجِعِ امْرَأَتَكَ أُمَّ رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ قَالَ إِنِّي طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ رَاجِعْهَا وَتَلَا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَرَدَّهَا إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَصَحُّ لِأَنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ وَأَهْلَهُ أَعْلَمُ بِهِ إِنَّ رُكَانَةَ إِنَّمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَاحِدَةً

حضرت عکرمہ جو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رکانہ اور اس کے بھائیوں کے باپ عبد یزید نے ام رکانہ (یعنی اپنی زوجہ) کو طلاق دی اور مزینہ قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کر لیا۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی: وہ میری حاجت پوری نہیں کر سکتا (یعنی وہ عنین ہے) مگر صرف اتنا کہ جتنا یہ بال بالوں کے لیے نفع بخش ہو سکتا ہے اور اس نے اپنے سر سے ایک بال اکھیڑ لیا (یعنی بال برابر ہی وہ میرے لیے مفید ہو سکتا ہے۔) پس آپ میرے اور اس کے درمیان تفریق فرما دیجیے۔ (یہ سن کر) حضور نبی کریم ﷺ میں غیرت و حمیت کے جذبات ابھر آئے (آپ حالت غضب میں ہوئے) اور رکانہ اور اس کے بھائیوں کو بلا بھیجا۔ پھر حاضرین مجلس سے فرمایا: کیا تم دیکھ رہے ہو کہ فلاں بیٹا اس اس طرح عبد یزید سے مشابہت رکھتا ہے اور فلاں اس طرح اس سے مشابہت رکھتا ہے؟ تمام نے کہا: جی ہاں۔ تو پھر حضور نبی کریم ﷺ نے عبد یزید کو فرمایا: تو اسے طلاق دے دے (کیونکہ یہ قول میں جھوٹی ہے۔) پس اس نے ایسا کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: تو اپنی پہلی عورت یعنی رکانہ اور اس کے بھائیوں کی ماں سے رجوع کر لے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے اسے تین طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں جانتا ہوں، تو اس سے رجوع کر لے اور آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ۔ ابوداؤد نے کہا: نافع بن عجیر اور عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے حدیث بیان کی ہے کہ رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق البتہ دی تھی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس عورت کو اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کی طرف لوٹا دیا۔ یہی زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ آدمی کی اولاد اور اس کے اہل خانہ اس کے بارے بہتر جانتے ہیں۔ بلاشبہ رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق البتہ دی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک طلاق قرار دیا (اور رجوع کا حکم ارشاد فرمایا۔ معلوم ہوا یہ تین طلاقوں کا مسئلہ نہیں کہ اس روایت سے تین طلاقوں کو ایک طلاق شمار کرنے کا استدلال ہو سکے۔)

1878۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ رَادُّهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ فَيَرْكَبُ الْحُمُوقَةَ ثُمَّ يَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَإِنَّ اللهَ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَإِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللهَ فَلَمْ أَجِدْ 1 لَكَ مَخْرَجًا عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ وَإِنَّ اللهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كُلُّهُمْ قَالُوا فِي الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ أَنَّهُ أَجَازَهَا قَالَ وَبَانَتْ مِنْكَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا بِفَمٍ وَاحِدٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَرَوَاهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ هَذَا قَوْلُهُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَجَعَلَهُ قَوْلَ عِكْرِمَةَ

حضرت عبداللہ بن کثیر نے حضرت مجاہد سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ تو ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور کہا: اس نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دی ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ اسے اس کی طرف لوٹا دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے ایک آدمی چلتا ہے اور حماقت پر سوار ہو جاتا ہے۔ پھر کہتا ہے: اے ابن عباس! اے ابن عباس! (یعنی حماقت کے بعد اس سے نکلنے کی تدبیر ہم سے پوچھتا ہے) اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: (ترجمہ) ''جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے''۔ اور بلاشبہ تو تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا۔ پس میں تیرے لیے نکلنے کی کوئی راہ نہیں پاتا۔ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے، لہٰذا تیری عورت تجھ سے جدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ (اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو تم انہیں ان کے زمانہ عدت سے پہلے طلاق دو۔)

حضرت ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث حمید الاعرج وغیرہ نے مجاہد کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور اسے شعبہ نے عمرو بن مرہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس کی سند سے اور ایوب اور ابن جریج دونوں نے عکرمہ بن خالد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس کی سند سے اور ابن جریج نے عبدالحمید بن رافع عن عطاء عن ابن عبس کی سند سے بیان کیا

1۔ ایک نسخہ میں فَلَا أَجِدُ کے الفاظ ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے۔ اور اعمش نے مالک بن حارث عن ابن عباس کی سند سے، ابن جریج نے عمرو بن دینار عن ابن عباس کی سند سے اسے روایت کیا ہے۔ ان تمام نے تین طلاقوں کے بارے میں کہا ہے کہ آپ نے انہیں جائز قرار دیا ہے۔ اور فرمایا: تیری بیوی تجھ سے جدا ہو چکی ہے۔ اسی طرح اسماعیل عن ایوب عن عبداللہ بن کثیر کی حدیث بھی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: حماد بن زید نے ایوب عن عکرمہ عن ابن عباس کی سند سے روایت کیا ہے کہ جب کسی نے ایک منہ (یعنی ایک دفعہ) سے کہا: ''تجھے تین طلاقیں'' تو یہ ایک طلاق واقع ہوگی اور اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب عن عکرمہ سے یہ قول بیان کیا ہے اور ابن عباس کا ذکر نہیں کیا اور اسے عکرمہ کا قول قرار دیا ہے۔

1879۔ وَصَارَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سُئِلُوا عَنِ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثَلَاثًا فَكُلُّهُمْ قَالُوا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ أَنَّهُ شَهِدَ هَذِهِ الْقِصَّةَ حِينَ جَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُمَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا اذْهَبْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَإِنِّي تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ثُمَّ سَاقَ هَذَا الْخَبَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ هُوَ أَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ تَبِينُ مِنْ زَوْجِهَا مَدْخُولًا بِهَا وَغَيْرَ مَدْخُولٍ بِهَا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ هَذَا مِثْلُ خَبَرِ الصَّرْفِ قَالَ فِيهِ ثُمَّ إِنَّهُ رَجَعَ عَنْهُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ[1]

حضرت محمد بن ایاس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم سے باکرہ عورت کے بارے سوال کیا گیا جسے اس کا خاوند تین طلاقیں دیتا ہے۔ تو ان تمام نے کہا: وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کر لے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ مالک نے یحییٰ بن سعید عن بکیر بن الاشج عن معاویہ بن ابی عیاش کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہ اس واقعہ کے وقت حاضر تھے جب کہ محمد بن ایاس بن بکیر، ابن زبیر اور عاصم بن عمر کے پاس آیا اور اس بارے میں ان دونوں سے پوچھا۔ تو ان دونوں نے اسے کہا: حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کے پاس جاؤ۔ میں ان دونوں کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس چھوڑ آیا ہوں۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔

ابوداؤد نے کہا ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول یہ ہے کہ تین طلاقوں کے سبب عورت اپنے خاوند سے جدا ہو جاتی ہے، چاہے وہ مدخول بہا ہو یا غیر مدخول بہا۔ وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ اس کے سوا دوسرے خاوند سے نکاح کر لے۔ یہ صرف کی خبر کے مثل ہے۔ انہوں نے اس میں کہا ہے: پھر آپ نے اس سے رجوع کر لیا۔ یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

1۔ قال ابوداؤد وقول عباس تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1880۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَبُو الصَّهْبَاءِ كَانَ كَثِيرَ السُّؤَالِ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلَى كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدْ تَتَابَعُوا فِيهَا قَالَ أَجِيزُوهُنَّ عَلَيْهِمْ

حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ ایک آدمی جسے ابوالصہباء کہا جاتا تھا، وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بہت زیادہ سوال کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے کہا: کیا آپ جانتے نہیں ہیں کہ کوئی آدمی جب اپنی بیوی کو دخول سے قبل تین طلاقیں دے دیتا تو وہ اسے ایک شمار کرتے تھے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ابتدائی دور میں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیوں نہیں۔ کوئی آدمی جب اپنی بیوی کو قبل از دخول تین طلاقیں دیتا تو وہ اسے ایک شمار کرتے تھے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں۔ لیکن جب آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ لگاتار کثرت سے طلاقیں دینے لگے ہیں تو حضرت عمر نے فرمایا: تم ان کے خلاف تینوں طلاقیں عورتوں پر نافذ کردو۔

1881۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ

حضرت ابن طاؤس نے اپنے باپ سے خبر دی ہے کہ ابوالصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں (تین کو) تین شمار کیا جانے لگا ہے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں۔

فائدہ: ابوالصہباء کی روایت سند و متن کے اعتبار سے محل نظر ہے اور اس معنی میں قابل حجت نہیں کہ تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جائے۔ تفصیل کے لیے شروح کی طرف رجوع کیا جائے۔ یہاں صرف اتنا کافی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے قطعاً یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے ایسا حکم نافذ کیا جو رسول اللہ ﷺ کے حکم صریح کے خلاف تھا اور نہ ہی صحابہ کرام سے ایسے حکم کی تائید کرنے کا سوچا جاسکتا ہے۔ کیونکہ باطل پر اجماع ممکن نہیں۔ تو جب صورت حال اس طرح ہے تو یقیناً حق یہی ہے کہ جب کوئی اپنی عورت کو تین طلاقیں دے، چاہے اکٹھی یا متفرق الفاظ سے، وہ تینوں واقع ہو جائیں گی۔ (بذل المجہود ص ۱۰۳ ص ۱۰)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب فِيمَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ وَالنِّيَّاتُ

وہ الفاظ جن سے طلاق مراد لی جاتی ہے اور نیتوں کا بیان

1882- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

حضرت علقمہ بن وقاص لیثی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے۔ ہر آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی (یعنی جس نیت اور ارادہ سے اس کا عمل ہوگا ویسا ہی اس کا انجام ہوگا)۔ پس جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی طرف ہی ہے (وہ اس کا اجر وثواب پالے گا) اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہے کہ وہ اسے پالے گا یا کسی عورت کے لیے ہے کہ وہ اس سے شادی کر لے گا تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی (یعنی رب کریم کی بارگاہ میں اس کے لیے اجر وثواب نہیں)۔

1883- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَسَاقَ قِصَّتَهُ فِي تَبُوكَ قَالَ حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنْ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ قَالَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے مجھے خبر دی ہے کہ حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہما حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے ان کے قائد تھے جب کہ آپ نابینا تھے۔ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، انہوں نے غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کے بارے میں اپنا قصہ بیان کیا۔ اس دوران فرمایا: یہاں تک کہ جب پچاس میں سے چالیس دن گزر گئے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ کا قاصد آتا ہے اور اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم ارشاد فرما رہے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے علیحدہ ہو جاؤ۔ تو میں نے کہا: کیا میں اسے طلاق دے دوں یا میں اس کے ساتھ کیا کروں؟ اس نے جواب دیا: نہیں، بلکہ اس سے علیحدگی اختیار کیجیے اور اس کے قریب نہ جائیے۔ تو میں نے اپنی بیوی کو کہا۔ تو اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا اور انہیں کے پاس رہ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ کے بارے میں کوئی فیصلہ فرما دے۔

فائدہ: اس روایت میں الحقی باھلك الفاظ کنایہ میں سے ہے جن سے طلاق کی نیت کی جا سکتی ہے۔ لیکن یہاں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

طلاق کی نیت نہ ہونے کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ معلوم ہوا الفاظ کنایہ کے ساتھ طلاق واقع ہونے کے لیے نیت طلاق کا ہونا ضروری ہے۔

بَابٌ فِي الْخِيَارِ (خیار کا بیان)

1884۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ شَيْئًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار عطا فرمایا (کہ چاہیں تو آپ کے ساتھ رہیں یا آپ سے علیحدگی اختیار کر لیں) تو ہم نے آپ ﷺ کو ہی اختیار کر لیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے کچھ بھی شمار نہ کیا (یعنی اسے طلاق وغیرہ شمار نہ کیا۔ معلوم ہوا کہ جب مرد عورت کو طلاق وغیرہ کا اختیار دے اور وہ عورت مرد کو ہی اختیار کر لے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔)

بَابٌ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ (أَمْرُكِ بِيَدِكِ کا بیان)

1885۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ بِقَوْلِ الْحَسَنِ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ قَالَ لَا إِلَّا شَيْئًا حَدَّثَنَاهُ قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَقَدِمَ عَلَيْنَا كَثِيرٌ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَا حَدَّثْتُ بِهَذَا قَطُّ فَذَكَرْتُهُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُ نَسِيَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ قَالَ ثَلَاثٌ

حضرت حماد بن زید نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایوب کو کہا: کیا تم کسی کو جانتے ہو جس نے أَمْرُكِ بِيَدِكِ (تیرا معاملہ تیرے ہاتھ) کے بارے میں حسن سے کوئی قول نقل کیا ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ مگر اتنی شے کہ قتادہ نے کثیر مولیٰ ابن سمرہ سے، انہوں نے ابوسلمہ سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ایوب نے بیان کیا ہے: پھر کثیر ہمارے پاس آئے تو میں نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے اس کے بارے میں بھی کچھ بیان نہیں کیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے کیا۔ تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں، البتہ وہ بھول گئے ہیں۔

مسلم بن ابراہیم اور ہشام نے حضرت قتادہ سے اور انہوں نے حضرت حسن سے امرک بیدک کے بارے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: تین طلاقیں (اس سے واقع ہوتی ہیں)۔

بَابٌ فِي الْبَتَّةِ (طلاق البتہ کا بیان)

1886۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ أَبُو ثَوْرٍ (1) فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ

1۔ ایک نسخہ میں ابو ثور ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ[1] بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ رضى الله عنه أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِذَلِكَ وَقَالَ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاللهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَوَّلُهُ لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ وَآخِرُهُ لَفْظُ ابْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ عَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ

حضرت نافع بن عجیر بن عبد یزید بن رکانہ سے روایت ہے کہ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاق البتہ دی اور اس کے بارے حضور نبی کریم ﷺ کو خبر دی اور عرض کی: قسم بخدا! میں نے صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! تو نے صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا۔ پھر رکانہ نے کہا: قسم بخدا! میں نے صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو اس کی طرف واپس لوٹا دیا۔ پھر اس نے اسے دوسری طلاق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ (خلافت) اور تیسری طلاق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ (خلافت) میں دی۔ ابوداود نے کہا ہے: اس کا پہلا حصہ ابراہیم کے الفاظ ہیں اور اس کا آخری حصہ ابن سرح کے الفاظ ہیں۔ محمد بن یونس نسائی نے ہمیں بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے انہیں محمد بن ادریس سے بیان کیا کہ مجھے میرے چچا محمد بن علی نے ابن سائب عن نافع بن عجیر عن رکانہ بن عبد یزید عن النبی ﷺ سے یہ حدیث مجھے بیان کی ہے۔

1887۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ قَالَ وَاحِدَةً قَالَ آللهِ قَالَ آللهِ قَالَ هُوَ عَلَى مَا أَرَدْتَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا لِأَنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتِهِ وَهُمْ أَعْلَمُ بِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ رَوَاهُ عَنْ بَعْضِ بَنِي أَبِي رَافِعٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق البتہ دی۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے کیا ارادہ کیا تھا؟ جواباً عرض کیا: ایک طلاق کا۔ آپ نے فرمایا: قسم بخدا!۔ عرض کی: قسم بخدا! تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہی پڑی ہے جس کا تو نے ارادہ کیا ہے (یعنی صرف ایک طلاق پڑی ہے) ابوداود نے کہا ہے: یہ ابن جریج کی اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے کہ رکانہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں۔ کیونکہ یہ ان کے گھر کے افراد ہیں اور وہ اس کے بارے زیادہ جانتے ہیں اور ابن جریج کی حدیث کو بعض بنی ابی رافع نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں عُبید اللہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ بِالطَّلَاقِ (طلاق کے بارے دل میں خیال آنے کا بیان)

1888۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ وَبِمَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ایسے امور سے درگزر فرمایا ہے جس کے بارے کلام نہ کیا یا جن کے مطابق عمل نہ کیا اور ایسے امور سے جن کے بارے اس کے دل میں خیال پیدا ہوا (یعنی جب تک کوئی کسی کے بارے گفتگو نہیں کرتا یا اسے عملی جامہ نہیں پہناتا یا فقط اس کے دل میں تصورات سے کھٹکتے ہیں تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ نتیجۃً فقط خیال سے طلاق بھی واقع نہیں ہوگی۔)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتِي (اس کا بیان جو اپنی بیوی کو اے بہن کہہ کر پکارتا ہے)

1889۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَخَالِدٌ الطَّحَّانُ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخَيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُخْتُكَ هِيَ فَكَرِهَ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْهُ

حضرت ابو تمیمہ ہجیمی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو کہا: اے بہن! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (کیا) وہ تیری بہن ہے؟ آپ ﷺ نے اسے سخت ناپسند کیا (اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا) اور اس سے منع فرمایا۔

1890۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخَيَّةُ فَنَهَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابو تمیمہ نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضور نبی مکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو سنا، وہ اپنی بیوی کو کہہ رہا ہے: اے بہن! تو آپ ﷺ نے اسے منع فرما دیا۔

ابو داؤد نے کہا ہے: اسے عبدالعزیز بن مختار نے خالد عن ابی عثمان عن ابی تمیمہ عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے اور اسے شعبہ نے خالد عن رجل عن ابی تمیمہ عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے۔

1891۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ ﷺ لَمْ يَكْذِبْ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثًا ثِنْتَانِ فِي ذَاتِ اللهِ تَعَالَى قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَبَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ فِي أَرْضِ جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ إِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَأُتِيَ الْجَبَّارُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ نَزَلَ هَاهُنَا رَجُلٌ مَعَهُ امْرَأَةٌ هِيَ أَحْسَنُ النَّاسِ قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ إِنَّهَا أُخْتِي فَلَمَّا رَجَعَ إِلَيْهَا قَالَ إِنَّ هَذَا سَأَلَنِي عَنْكِ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّكِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أُخْتِي وَإِنَّهُ لَيْسَ الْيَوْمَ مُسْلِمٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ وَإِنَّكِ أُخْتِي فِي كِتَابِ اللهِ فَلَا تُكَذِّبِينِي عِنْدَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْخَبَرَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوائے تین کے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ ان میں سے دو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے تھے۔ ایک ان کا یہ قول ہے: إِنِّي سَقِيمٌ، میں بیمار ہوں۔ (آپ کی قوم آپ کو اپنے مذہبی تہوار میں لے جانا چاہتی تھی تو آپ نے نہ جانے کا عذر کرتے ہوئے فرمایا: میری طبیعت ناساز ہے۔) اور دوسرا یہ قول ہے بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا کہ یہ تو ان کے بڑے کا عمل ہے (قوم کے میلے پر چلے جانے کے بعد آپ بت خانہ تشریف لے گئے اور کلہاڑے سے ان کے بتوں کو توڑ ڈالا اور کلہاڑا بڑے کے کندھے پر رکھ دیا۔ جب قوم نے واپس آکر آپ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ اس بڑے کا عمل ہے جس کے کندھے پر کلہاڑا ہے۔) اور تیسرا یہ کہ آپ ظالم اور جابر حکمرانوں میں سے ایک ظالم حکمران کے علاقے میں چل رہے تھے۔ آپ ایک جگہ اترے تو اس جابر حاکم کو خبر دی گئی اور اسے کہا گیا: وہاں ایک آدمی اترا ہے۔ اس کے ساتھ ایک عورت ہے جو تمام لوگوں سے بڑھ کر حسین وجمیل ہے۔ چنانچہ اس نے آپ کو اپنے پاس بلا بھیجا اور اس عورت کے بارے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا: وہ میری بہن ہے۔ پس جب آپ اس کی طرف لوٹ کر گئے تو فرمایا: اس (حاکم) نے مجھ سے تیرے بارے میں پوچھا ہے تو میں نے اسے خبر دی ہے کہ تو میری بہن ہے۔ بلاشبہ اس وقت میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان نہیں اور کتاب اللہ کے حکم کے مطابق تو میری دینی بہن ہے۔ لہٰذا تو اس کے پاس میری تکذیب نہ کرنا۔ (اس وقت حضرت سارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تھیں اور وہ بادشاہ شوہر والی عورت سے ہی تعرض کرتا تھا، اس لیے اس کے شر سے بچنے کے لیے آپ نے فرمایا: یہ میری بہن ہے) آگے حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے کہا: یہ خبر اس سند سے بھی مروی ہے: شعیب بن ابی حمزہ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ۔

بَابٌ فِي الظِّهَارِ (ظہار کا بیان)

1892۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ ابْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ الْبَيَاضِيُّ رضی الله عنه قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي فَلَمَّا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ خِفْتُ أَنْ أُصِيبَ مِنِ امْرَأَتِي شَيْئًا يُتَابَعُ بِي حَتَّى أُصْبِحَ فَظَاهَرْتُ مِنْهَا حَتَّى يَنْسَلِخَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَبَيْنَا هِيَ تَخْدُمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ نَزَوْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ خَرَجْتُ إِلَى قَوْمِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَقُلْتُ امْشُوا مَعِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالُوا لَا وَاللهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَنْتَ بِذَاكَ يَا سَلَمَةُ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ مَرَّتَيْنِ وَأَنَا صَابِرٌ لِأَمْرِ اللهِ فَاحْكُمْ فِيَّ مَا أَرَاكَ اللهُ قَالَ حَرِّرْ رَقَبَةً قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَمْلِكُ رَقَبَةً غَيْرَهَا وَضَرَبْتُ صَفْحَةَ رَقَبَتِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ وَهَلْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَصَبْتُ الَّذِي أَصَبْتُ إِلَّا مِنَ الصِّيَامِ قَالَ فَأَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا وَحْشَيْنِ مَا لَنَا طَعَامٌ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَكُلْ أَنْتَ وَعِيَالُكَ بَقِيَّتَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ السَّعَةَ وَحُسْنَ الرَّأْيِ وَقَدْ أَمَرَنِي أَوْ أَمَرَ لِي بِصَدَقَتِكُمْ زَادَ ابْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ بَيَاضَةُ بَطْنٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ

حضرت ابن العلاء بیاضی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ ہے کہ میں عورتوں سے اتنی زیادہ مقاربت رکھتا تھا جتنا میرے سوا کوئی نہ رکھتا تھا (یعنی غلبہ شہوت کے سبب میں کثیر الجماع تھا)۔ پس جب رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو مجھے خوف لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو میں اپنی بیوی سے ایسا مشغول ہوں کہ اس سے جدا نہ ہوسکوں یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔ تو میں نے اس سے رمضان المبارک کا مہینہ گزرنے تک ظہار کرلیا (ظہار سے مراد اپنی بیوی کو اپنی ماں یا کسی محرم عورت کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے یہ کہنا ہے: انت علی کظھر امی تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہے)۔ پس اس دوران وہ ایک رات میری خدمت کر رہی تھی کہ اچانک اس کے بدن کا کوئی حصہ کھل گیا۔ تو میں صبر نہ کرسکا اور اس کے ساتھ مجامعت شروع کردی۔ پس جب صبح ہوئی تو میں اپنی قوم کی طرف نکلا اور میں نے انہیں حقیقت حال سے آگاہ کیا اور یہ کہا کہ میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو۔ تو انہوں نے کہا: قسم بخدا! نہیں۔ چنانچہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس چلا گیا اور اپنی صورت حال آپ کی بارگاہ میں عرض کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ! کیا تو نے اس طرح کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے اس طرح کیا ہے۔ دو مرتبہ آپ نے پوچھا اور میں نے جواب دیا: اور میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کرنے والا ہوں (یعنی اسے قبول کرنے کے لیے تیار ہوں) سو آپ میرے بارے میں وہ فیصلہ فرمایئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا ہے۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ایک غلام آزاد کر۔ میں نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں اس کے سوا کسی گردن کا مالک نہیں ہوں اور میں نے اپنی ہتھیلی اپنی گردن پر ماری۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر مسلسل دو ماہ روزے رکھ لے۔ عرض کی: کیا میں اس حالت تک روزوں کے سبب ہی نہیں پہنچا ہوں (یعنی اتنے روزے رکھنا میرے بس کی بات نہیں) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ صاع کھجوریں کھلا دے۔ میں نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! ہم رات کو خالی پیٹ (بھوکے) رہے، ہمارے پاس کھانا نہ تھا۔ تو آپ نے فرمایا: تو بنی زریق کے صدقہ دینے والے کی طرف چلا جا۔ پس وہ صدقہ تجھے دے گا اور تو ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ صاع کھجوریں کھلا دے اور بقیہ تو اور تیرے گھر والے کھالیں۔ چنانچہ میں اپنی قوم کی طرف لوٹ کر گیا اور کہا: میں نے تمہارے پاس تنگی اور بری رائے کو پایا اور میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس وسعت اور حسن رائے کو پایا۔ آپ ﷺ نے مجھے یا میرے لیے تمہارے صدقہ کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ ابن علاء نے یہ زیادہ کیا ہے کہ ابن ادریس نے کہا: بیاضہ بنی زریق کی شاخ ہے۔

1893۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ خُوَيْلَةَ بِنْتِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَتْ ظَاهَرَ مِنِّي زَوْجِي أَوْسُ بْنُ الصَّامِتِ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَشْكُو إِلَيْهِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَادِلُنِي فِيهِ وَيَقُولُ اتَّقِي اللهَ فَإِنَّهُ ابْنُ عَمِّكِ فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ قَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا إِلَى الْفَرْضِ فَقَالَ يُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَتْ لَا يَجِدُ قَالَ فَيَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَا بِهِ مِنْ صِيَامٍ قَالَ فَلْيُطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَتْ مَا عِنْدَهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَتْ فَأُتِيَ سَاعَتَئِذٍ بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنِّي أُعِينُهُ بِعَرَقٍ آخَرَ قَالَ قَدْ أَحْسَنْتِ اذْهَبِي فَأَطْعِمِي بِهَا عَنْهُ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَارْجِعِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ قَالَ وَالْعَرَقُ سِتُّونَ صَاعًا قَالَ أَبُو دَاوُد فِي هَذَا إِنَّمَا كَفَّرَتْ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْتَأْمِرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَخُو عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ[1] حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَالْعَرَقُ مِكْتَلٌ يَسَعُ ثَلَاثِينَ صَاعًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ يَعْنِي بِالْعَرَقِ زِنْبِيلًا يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا

حضرت خویلہ بنت مالک بن ثعلبہ نے بیان کیا ہے کہ میرے خاوند اوس بن صامت نے مجھ سے ظہار کیا۔ تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ سے شکایت کرنے لگی اور رسول اللہ ﷺ اس بارے میں مجھ سے جھگڑنے لگے اور فرمانے لگے: تو اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ کیونکہ وہ تیرے چچا کا بیٹا ہے۔ لیکن میں اپنی حالت پر برقرار رہی۔ یہاں تک کہ قرآن کریم نازل ہو گیا: (ترجمہ) ''تحقیق سن لیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس عورت کا قول جو آپ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑا کر رہی ہے''۔ الآیہ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک غلام آزاد کرے۔ (اس سے قبل زمانہ جاہلیت میں ظہار مستقل طلاق اور دائمی طلاق تھی اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے فرمایا کہ تو اس پر حرام ہو چکی ہے۔ اب اسلام نے اس حکم کو تبدیل کر دیا اور مظاہر پر کفارہ ظہار لازم کر دیا۔ اس لیے آپ نے فرمایا: تیرا خاوند ایک غلام آزاد کرے)۔ اس نے عرض کی: (حضور!) وہ نہیں پائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مسلسل دو مہینے روزے رکھے۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ بہت بوڑھا آدمی ہے، روزے رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ پھر آپ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اس نے عرض کی: اس کے پاس کوئی شے نہیں ہے جسے وہ صدقہ کرے گا۔ اس نے کہا: پھر اسی وقت کھجوروں کا ایک بورہ آپ کے پاس لایا گیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں اس کے ساتھ ایک دوسرا بورہ ملا کر اسے دوں گی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اچھا کیا ہے۔ تو جا اور ساٹھ مسکینوں کو اس کی جانب سے یہ کھلا اور اپنے چچا کے بیٹے کی طرف لوٹ جا۔ راوی کہتا ہے: ایک عرق میں ساٹھ صاع ہوتے ہیں۔ ابوداؤد نے اس میں کہا ہے: اس عورت نے خاوند کی جانب سے اس سے اجازت لیے بغیر کفارہ ادا کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس عورت کا خاوند عبادہ بن صامت کا بھائی تھا۔

1۔ ایک نسخہ میں قال ابوداؤد وھذا أخو عبادۃ ابن الصامت کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حسن بن علی، عبدالعزیز بن یحییٰ ابو الاصبغ الحرانی، محمد بن سلمہ نے ابن اسحاق سے اس اسناد کے ساتھ اسی طرح بیان کیا ہے۔ مگر انہوں نے یہ کہا کہ عرق ایک پیمانہ ہے جو تیس صاع کی وسعت رکھتا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ یحییٰ بن آدم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

موسیٰ بن اسماعیل، ابان اور یحییٰ نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: عرق سے مراد ایسی زنبیل ہے جو پندرہ صاع اپنے اندر لیے ہوتی ہے۔

1894۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي وَمِنْ أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُكَ

حضرت بکیر بن الاشج نے حضرت سلیمان بن یسار سے اس خبر کے بارے روایت کیا ہے، فرمایا: پس رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں لائی گئیں۔ تو آپ ﷺ نے وہ اسے عطا فرما دیں اور وہ تقریباً پندرہ صاع تھیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ صدقہ کر دے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا اسے دوں جو مجھ سے اور میرے گھر والوں سے بڑھ کر فقیر اور محتاج ہو (یعنی مجھ سے اور میرے اہل خانہ سے زیادہ محتاج اور ضرورت مند کوئی نہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرے گھر والے ہی اسے کھالیں۔

فائدہ: حضور نبی مکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کیے گئے اختیار کو استعمال کرتے ہوئے اسے اور اس کے اہل خانہ کو صدقہ کھانے کی اجازت عطا فرمائی اور یہ انہی کے ساتھ مختص ہے۔

1895۔ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ وَزِيرٍ الْمِصْرِيِّ قُلْتُ لَهُ حَدَّثَكُمْ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أَوْسٍ أَخِي عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَعَطَاءٌ لَمْ يُدْرِكْ أَوْسًا وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَدِيمُ الْمَوْتِ وَالْحَدِيثُ مُرْسَلٌ وَإِنَّمَا رَوَوْهُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ أَوْسًا(1)

حضرت عطاء نے حضرت عبادہ بن صامت کے بھائی اوس سے ہمیں یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں ساٹھ مسکینوں کو کھلانے کے لیے پندرہ صاع جو عطا فرمائے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: عطاء نے اوس سے ملاقات نہیں کی۔ کیونکہ وہ بدری صحابہ میں سے ہیں۔ وہ پہلے وفات پا چکے تھے۔ لہٰذا یہ حدیث مرسل ہے۔ رواۃ نے اسے اوزاعی عن عطاء ان اوسا کی سند سے بیان کیا ہے۔

1896۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ جَمِيلَةَ كَانَتْ تَحْتَ أَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ رَجُلًا بِهِ لَمَمٌ فَكَانَ إِذَا اشْتَدَّ لَمَمُهُ ظَاهَرَ مِنْ امْرَأَتِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ كَفَّارَةَ الظِّهَارِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ

1۔ ایک نسخہ میں وانما رووہ عن الاوزاعی عن عطاء ان اوسا کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ جمیلہ، اوس بن صامت کے نکاح میں تھی۔ وہ انتہائی غصے والا آدمی تھا۔ (لَمَم سے مراد وہ غصہ ہے جو بے عقلی اور ناعاقبت اندیشی تک پہنچادے) پس جب اس کے غصے میں شدت اور تیزی آئی تو اس نے اپنی عورت سے ظہار کرلیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں کفارۂ ظہار کی آیات نازل فرمائیں۔ (یعنی وَالَّذِينَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَّتَمَآسَّا الآیہ)۔

ہارون بن عبداللہ، محمد بن فضل اور حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ سے اور انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے عائشہ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

1897۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ وَاقَعَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ رَأَيْتُ بَيَاضَ سَاقِهَا فِي الْقَمَرِ قَالَ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تُكَفِّرَ عَنْكَ

حضرت حکم بن ابان نے حضرت عکرمہ سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس سے مجامعت کی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کس شے نے تجھے اس پر ابھارا ہے جو تو نے کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے (چاندکی) چاندنی میں اس کی پنڈلی کی سفیدی دیکھی (تو میرے جذبات بھڑک اٹھے اور میں یہ عمل کر بیٹھا) آپ ﷺ نے فرمایا: اب تو اس سے علیحدہ رہ، یہاں تک کہ تو اپنا کفارہ ادا کرلے۔

1898۔ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَرَأَى بَرِيقَ سَاقِهَا فِي الْقَمَرِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّرَ[1] حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ السَّاقَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد و سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عِيسٰى يُحَدِّثُ بِهِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ عَنْ عِكْرِمَةَ[2] قَالَ أَبُو دَاوُد كَتَبَ إِلَيَّ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حکم بن ابان نے حضرت عکرمہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی عورت سے ظہار کیا۔ پھر چاند کی روشنی میں اس کی پنڈلی کی سفیدی کو دیکھا تو اس پر واقع ہوگیا (یعنی اس سے جماع کرنے لگا)۔ پھر حضور نبی رحمت ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اسے کفارہ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

1۔ ایک نسخہ میں حدثنا الزعفرانی تا ان یکفر کے الفاظ نہیں ہیں۔　2۔ ایک نسخہ میں عن عکرمہ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

زیاد بن ایوب، اسماعیل اور حکم بن ابان نے عکرمہ سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے لیکن ساق (پنڈلی) کا ذکر نہیں کیا۔

ابوکامل نے بیان کیا ہے کہ عبدالعزیز بن مختار نے انہیں بتایا کہ ہمیں خالد نے اور اسے محدث نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث سفیان کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے محمد بن عیسیٰ کو اسے بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہمیں معتمر نے بتایا: میں نے حکم بن ابان کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے ابن عباس کا ذکر نہیں کیا بلکہ عن عکرمہ کہا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میری طرف حسین بن حریث نے لکھا ہے کہ ہمیں فضل بن موسیٰ نے معمر عن عکرمہ عن ابن عباس عن النبی ﷺ کی سند سے اسی کی مثل روایت کی خبر دی ہے۔

بَابٌ فِي الْخُلْعِ (خلع کا بیان)

1899۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی عورت نے بغیر کسی حاجت اور ضرورت کے اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا، تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

1900۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ هَذِهِ فَقَالَتْ أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ لِزَوْجِهَا فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ وَذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَذْكُرَ وَقَالَتْ حَبِيبَةُ يَا رَسُولَ اللهِ كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ خُذْ مِنْهَا فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ هِيَ فِي أَهْلِهَا

حضرت حبیبہ بنت سہل انصاریہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھی۔ ایک روز رسول اللہ ﷺ صبح سویرے اپنے کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لائے۔ تو اندھیرے میں اپنے دروازے کے پاس حبیبہ بنت سہل کو پایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا: یہ کون ہے؟ اس نے عرض کی: میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا کیا حال ہے؟ اس نے عرض کی: میں اور میرا خاوند ثابت بن قیس ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ (اس کا سبب یہ بنا تھا کہ ثابت بن قیس انتہائی غصے والا آدمی تھا۔ اس نے اپنی بیوی کو غصے میں آکر مارا تھا۔ لہٰذا اس نے آپ کی بارگاہ میں شکوہ کیا)۔ پھر جب ثابت بن قیس حاضر ہوئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: یہ حبیبہ بنت سہل ہے جو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے اس نے ذکر کیا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے اور حبیبہ نے یہ بھی کہا: یارسول اللہ! ﷺ جو کچھ اس نے مجھے (مہر وغیرہ) دیا تھا وہ میرے پاس موجود ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ثابت بن قیس کو فرمایا: تو اس سے وہ لے لے۔ پس اس نے وہ لے لیا اور وہ اپنے گھر والوں میں سکون سے بیٹھ گئی۔

1901۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو السَّدُوسِيُّ الْمَدِينِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ كَانَتْ عِنْدَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ فَضَرَبَهَا فَكَسَرَ بَعْضَهَا فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ الصُّبْحِ فَاشْتَكَتْهُ إِلَيْهِ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ ثَابِتًا فَقَالَ خُذْ بَعْضَ مَالِهَا وَفَارِقْهَا فَقَالَ وَيَصْلُحُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَصْدَقْتُهَا حَدِيقَتَيْنِ وَهُمَا بِيَدِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ خُذْهُمَا وَفَارِقْهَا فَفَعَلَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حبیبہ بنت سہل حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی۔ تو انہوں نے اسے مارا اور اس کا کوئی عضو توڑ دیا۔ تو وہ صبح طلوع ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے اس کی شکایت کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اس کا کچھ مال لے لے اور اسے جدا کر دے۔ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا ایسا کرنا درست ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر انہوں نے عرض کی: میں نے اسے بطور مہر دو باغیچے دیے تھے اور وہ دونوں اس کے قبضے میں موجود ہیں۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں لے لے اور اسے علیحدہ کر دے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کر دیا۔

1902۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عِدَّتَهَا حَيْضَةً قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے خلع کیا، تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی عدت ایک حیض مقرر فرمائی۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو عبدالرزاق نے معمر عن عمرو بن مسلم عن عکرمہ عن النبی ﷺ کی سند سے مرسل روایت کیا ہے۔

فائدہ: احناف کے نزدیک خلع طلاق بائن ہے۔ اسی طرح حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ لہٰذا اگر آدمی نے اسی عورت سے دوبارہ نکاح کیا تو اسے دو طلاقوں کا اختیار حاصل ہوگا اور خلع کرنے والی عورت کی عدت بھی تین حیض ہے۔ جب کہ امام شافعی کے قول کے مطابق خلع فسخ نکاح ہے، لہٰذا دوبارہ نکاح کی صورت میں آدمی کو تین طلاقوں کا اختیار حاصل ہوگا اور اس کی عدت ایک حیض ہوگی۔

1903۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: خلع کرنے والی عورت کی عدت ایک حیض ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْمَمْلُوكَةِ تُعْتَقُ وَهِيَ تَحْتَ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ

ایسی لونڈی کا بیان جسے آزاد کر دیا جائے اور وہ کسی آزاد یا غلام کے نکاح میں ہو

1904- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُغِيثًا كَانَ عَبْدًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اشْفَعْ لِي إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا بَرِيرَةُ اتَّقِي اللهَ فَإِنَّهُ زَوْجُكِ وَأَبُو وَلَدِكِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَأْمُرُنِي بِذَلِكَ قَالَ لَا إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ فَكَانَ دُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى خَدِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَبُغْضِهَا إِيَّاهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مغیث ایک غلام تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میرے لیے اس سے سفارش فرمائیے (کہ یہ بریرہ مجھے نہ چھوڑے)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بریرہ! تو اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ کیونکہ وہ تیرا خاوند ہے اور تیرے بچے کا باپ ہے۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا آپ مجھے اس کے بارے حکم ارشاد فرما رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ میں تو صرف سفارش کر رہا ہوں۔ اس وقت مغیث کے آنسو اس کے رخساروں پر بہہ رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور اس کی اس سے نفرت اور بغض پر تعجب نہیں ہو رہا۔

1905- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُسَمَّى مُغِيثًا فَخَيَّرَهَا يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بریرہ کا خاوند سیاہ رنگ کا غلام تھا۔ اس کا نام مغیث تھا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے بریرہ کو (اس کی آزادی کے بعد) اختیار دیا (کہ چاہے تو وہ خاوند کو رکھے اور چاہے تو اس سے علیحدہ ہو جائے۔ تو اس نے علیحدگی اختیار کر لی) اور آپ ﷺ نے اسے عدت گزارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

1906- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قِصَّةِ بَرِيرَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کے واقعہ میں بیان کیا ہے کہ اس کا خاوند غلام تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے خیار (عتق) عطا فرمایا اور اس نے اپنے آپ کو اختیار کر لیا (اور خاوند کو چھوڑ دیا) اور اگر وہ آزاد ہوتا تو آپ اسے اختیار نہ دیتے۔

1907- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ خَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا اور اس کا خاوند

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

غلام تھا۔

بَاب مَنْ قَالَ كَانَ حُرًّا (اس کا بیان جس نے کہا: وہ آزاد تھا)

1908۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ حُرًّا حِينَ أُعْتِقَتْ وَأَنَّهَا خُيِّرَتْ فَقَالَتْ مَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ مَعَهُ وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا

حضرت اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ بریرہ کو جس وقت آزاد کیا گیا تو ان کا خاوند آزاد آدمی تھا اور اسے (بریرہ کو) اختیار دیا گیا۔ تو اس نے کہا: میں اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتی اگرچہ میرے لیے اتنا اتنا مال بھی ہو۔

بَاب حَتَّى مَتَى يَكُونُ لَهَا الْخِيَارُ (اس کا بیان کہ عورت کو کب تک اختیار رہے گا)

1909۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَعَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ أُعْتِقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثٍ عَبْدٍ لِآلِ أَبِي أَحْمَدَ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهَا إِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ کو جب آزاد کیا گیا اس وقت وہ مغیث کے عقد میں تھی جو کہ آل ابی احمد کا غلام تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا اور اسے فرمایا: اگر اس (خاوند) نے تجھ سے مجامعت کر لی تو پھر تیرے لیے اختیار نہیں رہے گا۔

بَاب فِي الْمَمْلُوكَيْنِ يُعْتَقَانِ مَعًا هَلْ تُخَيَّرُ امْرَأَتُهُ

اس کا بیان کہ جب غلام اور اس کی کنیز بیوی اکٹھے آزاد ہوں تو کیا عورت کو خیار حاصل ہوگا

1910۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ قَالَ فَسَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ[1] فَأَمَرَهَا أَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ قَالَ نَصْرٌ أَخْبَرَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے دو مملوکوں (غلام اور لونڈی) کو آزاد کریں۔ وہ غلام اس لونڈی کا خاوند تھا۔ تو آپ نے اس کے بارے حضور نبی مکرم ﷺ سے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں عورت سے پہلے مرد سے ابتداء کرنے کا حکم ارشاد فرمایا (یعنی پہلے غلام کو آزاد کرے تا کہ مرد کی عزت و شرف برقرار رہے) نصر نے کہا ہے: مجھے ابو علی حنفی نے عبید اللہ سے اس کی خبر دی ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں عن ذلک نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُ الزَّوْجَيْنِ (زوجین میں سے ایک کے اسلام لانے کا بیان)

1911۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَاءَتِ امْرَأَتُهُ مُسْلِمَةً بَعْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَسْلَمَتْ مَعِي فَرُدَّهَا عَلَيَّ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ مقدس میں ایک آدمی مسلمان ہو کر آیا۔ پھر اس کے بعد اس کی بیوی بھی مسلمان ہو کر آگئی۔ تو اس آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ اس نے میرے ساتھ اسلام قبول کیا تھا۔ پس آپ اسے میری طرف ہی لوٹا دیں۔

1912۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَسْلَمْتُ وَعَلِمَتْ بِإِسْلَامِي فَانْتَزَعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ زَوْجِهَا الْآخَرِ وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں ایک عورت اسلام لائی اور اس نے ایک دوسرے آدمی سے شادی کر لی۔ پھر اس کا (سابقہ) خاوند حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میں نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا اور یہ میرے اسلام لانے کے بارے میں آگاہ تھی (اس کے باوجود اس نے عمداً دوسرے آدمی سے نکاح کیا ہے)۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو اس کے دوسرے خاوند سے علیحدہ کر لیا اور اسے پہلے خاوند کی طرف واپس لوٹا دیا۔

بَاب إِلَى مَتَى تُرَدُّ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ إِذَا أَسْلَمَ بَعْدَهَا

اس کا بیان کہ جب آدمی بعد میں اسلام لائے تو عورت کو کب تک واپس کیا جا سکتا ہے؟

1913۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ لَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فِي حَدِيثِهِ بَعْدَ سِتِّ سِنِينَ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ سَنَتَيْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو پہلے نکاح کے ساتھ ہی (ان کے خاوند) ابوالعاص کے پاس واپس لوٹا دیا۔ اور کوئی نیا عمل (نکاح وغیرہ) نہیں کیا۔ محمد بن عمرو نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ چھ سال بعد آپ کو واپس لوٹایا گیا اور حسن بن علی نے دو سال بعد کا ذکر کیا ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں فَرُدَّهَا عَلَيْهِ ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي مَنْ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعٍ أَوْ أُخْتَانِ

اس شخص کا بیان جس کے پاس اسلام لانے کے وقت چار سے زائد عورتیں ہوں یا دو بہنیں ہوں

1914 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُمَيْضَةَ بْنِ الشَّمَرْدَلِ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ مُسَدَّدٌ ابْنِ عُمَيْرَةَ وَقَالَ وَهْبٌ الْأَسَدِيِّ قَالَ أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي ثَمَانُ نِسْوَةٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا قَالَ أَبُو دَاوُد وحَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ قَيْسُ بْنُ الْحَارِثِ مَكَانَ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هَذَا هُوَ الصَّوَابُ يَعْنِي قَيْسَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَاضِي الْكُوفَةِ عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُمَيْضَةَ بْنِ الشَّمَرْدَلِ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ بِمَعْنَاهُ

حضرت وہب اسدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں جب مشرف باسلام ہوا اس وقت میرے پاس آٹھ عورتیں تھیں۔ تو میں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے چار کو اختیار کر لے۔ (یعنی چار کو اپنے پاس رکھ کر چار کو فارغ کر دے۔)

ابوداؤد نے کہا: اسی طرح یہ حدیث احمد بن ابراہیم نے بیان کی ہے۔ ہشیم نے یہ حدیث بیان کی اور حارث بن قیس کی جگہ قیس بن حارث ذکر کیا۔ احمد بن ابراہیم نے کہا: یہی یعنی قیس بن حارث زیادہ صحیح اور درست ہے۔

احمد بن ابراہیم اور قاضی کوفہ بکر بن عبدالرحمن نے عیسیٰ بن مختار عن ابن ابی لیلیٰ عن حمیضہ بن شمردل عن قیس بن حارث کی سند سے اسی کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

1915 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ قَالَ طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ

حضرت ضحاک بن فیروز نے اپنے باپ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے اسلام قبول کیا ہے اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے جسے چاہے ایک کو طلاق دے دے۔

بَابٌ إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُ الْأَبَوَيْنِ مَعَ مَنْ يَكُونُ الْوَلَدُ

اس کا بیان کہ جب والدین میں سے ایک اسلام قبول کر لے تو بچہ کس کے ساتھ ہوگا؟

1916 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي رَافِعِ بْنِ سِنَانٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتْ امْرَأَتُهُ أَنْ تُسْلِمَ فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ ابْنَتِي وَهِيَ فَطِيمٌ أَوْ شَبَهُهُ وَقَالَ رَافِعٌ ابْنَتِي قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْعُدْ نَاحِيَةً وَقَالَ لَهَا اقْعُدِي نَاحِيَةً قَالَ وَأَقْعَدَ الصَّبِيَّةَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ ادْعُوَاهَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَمَالَتِ الصَّبِيَّةُ إِلَى أُمِّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُمَّ اهْدِهَا فَمَالَتِ الصَّبِيَّةُ[1] إِلَى أَبِيهَا فَأَخَذَهَا

حضرت عبدالحمید بن جعفر نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے باپ نے میرے دادا حضرت رافع بن سنان سے یہ خبر دی ہے کہ وہ مشرف باسلام ہوئے اور ان کی بیوی نے اسلام لانے سے انکار کر دیا۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: میری بیٹی (مجھے عطا فرمایئے) درآنحالیکہ اس کا دودھ چھڑوا دیا گیا ہے یا اس کے قریب ہے۔ اور رافع نے عرض کی: میری بیٹی (مجھے عطا فرمایئے)۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: ایک طرف تو بیٹھ جا۔ پھر فرمایا: تم دونوں اسے بلاؤ۔ پس وہ بچی اپنی ماں کی طرف جھکی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے دعا مانگی: اے اللہ! اسے ہدایت عطا فرما۔ پس وہ بچی اپنے باپ کی طرف جھک گئی۔ نتیجۃً اس نے اسے اٹھالیا۔

بَابٌ فِي اللِّعَانِ (لعان کا بیان)

1917۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ أَشْقَرَ الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ قُرْآنٌ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا عُوَيْمِرٌ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَمْسِكِ الْمَرْأَةَ عِنْدَكَ حَتَّى تَلِدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ حَضَرْتُ لِعَانَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَتْ حَامِلًا فَكَانَ الْوَلَدُ يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی نے انہیں بتایا کہ حضرت عویمر بن اشقر عجلانی حضرت عاصم بن عدی کے پاس آیا اور ان سے کہا: اے عاصم! تمہارا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو اپنی عورت کے پاس کسی

1۔ ایک نسخہ میں الصَّبِيَّةُ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مرد کو پائے، کیا وہ اسے قتل کر دے کہ پھر تم لوگ اسے قتل کر دو یا پھر وہ کیا کرے؟ اے عاصم! اس بارے میں میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے پوچھو۔ چنانچہ عاصم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: تو رسول اللہ ﷺ نے اس سوال کو انتہائی ناپسند کیا اور اسے بہت معیوب قرار دیا۔ حتیٰ کہ عاصم نے جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا وہ ان پر انتہائی گراں گزرا۔ پھر جب عاصم اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹ کر آئے تو عویمر بھی ان کے پاس آیا اور کہا: اے عاصم! رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کیا فرمایا ہے؟ تو عاصم نے جواب دیا: تو کبھی میرے لیے بھلائی اور خیر نہیں لایا۔ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے اس مسئلہ کو انتہائی ناپسند کیا جس کے بارے میں آپ سے پوچھا۔ تو پھر عویمر نے کہا: قسم بخدا! میں باز نہیں رہوں گا یہاں تک کہ میں اس بارے میں آپ سے پوچھ لوں۔ چنانچہ عویمر رسول اللہ ﷺ کے پاس آ پہنچا۔ آپ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کی اس آدمی کے بارے کیا رائے ہے جو اپنی عورت کے ساتھ کسی اجنبی آدمی کو پائے۔ کیا وہ اسے قتل کر دے کہ پھر تم اسے قتل کر دو۔ یا پھر وہ کیا کرے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے بارے میں اور تیری بیوی کے بارے میں قرآن کریم نازل ہو چکا ہے۔ تو جا اور اپنی بیوی کو لے آ۔ سہل نے کہا: پس ان دونوں نے لعان کیا اور میں بھی لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا۔ پس جب وہ دونوں فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے اگر میں اسے اپنے پاس روک لوں۔ پھر عویمر نے حضور نبی مکرم ﷺ کے حکم سے قبل ہی اسے تین طلاقیں دے دیں۔

ابن شہاب نے کہا: پھر یہی لعان کرنے والوں کا طریقہ ہو گیا۔

عبد العزیز بن یحییٰ، محمد ابن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے بیان کیا ہے کہ عباس بن سہل نے اپنے باپ سے مجھے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عاصم بن عدی کو فرمایا: اپنی عورت کو اپنے پاس روک لے یہاں تک کہ وہ بچے کو جنم دے لے۔

احمد بن صالح، ابن وہب نے ہمیں بتایا ہے کہ یونس نے ابن شہاب عن سہل بن سعد الساعدی سے مجھے خبر دی ہے کہ اس نے بتایا: میں ان دونوں کے لعان کے وقت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ اس وقت میں پندرہ برس کا تھا۔ آگے حدیث بیان کی اور اس میں کہا: پھر وہ حاملہ نکلی۔ تو بچے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کر کے پکارا جاتا تھا۔

1918۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرْكَانِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي خَبَرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا قَالَ فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَكَانَ يُدْعَى يَعْنِي الْوَلَدَ لِأُمِّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْفِهْرِيِّ وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَنْفَذَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَانَ مَا صُنِعَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سُنَّةٌ قَالَ سَهْلٌ حَضَرْتُ هَذَا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَضَتِ السُّنَّةُ بَعْدُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت سہل بن سعد نے لعان کرنے والوں کی خبر میں کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے دیکھو اگر وہ سیاہ آنکھوں والا اور بڑے کولہوں والا بچہ جنے، تو میں مرد کو سچا گمان کروں گا۔ اور اگر وہ سرخ رنگ والا بچہ جنے، گویا کہ وہ گرگٹ ہے تو میں مرد کو جھوٹا خیال کروں گا۔ راوی کہتا ہے: پھر اس عورت نے مکروہ اور ناپسندیدہ صفت پر بچہ جنا۔

محمود بن خالد دمشقی، فریابی نے اوزاعی عن الزہری عن سہل بن سعد الساعدی کی سند سے یہی روایت بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ اس بچہ کو ماں کی نسبت سے پکارا جاتا تھا۔

احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب نے عیاض بن عبداللہ فہری وغیرہ سے اور انہوں نے ابن شہاب سے اور انہوں نے سہل بن سعد سے اس روایت میں بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: پس اس (عویمر) نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اسے تین طلاقیں دیں اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں نافذ کر دیا اور جو عمل رسول اللہ ﷺ کے پاس کیا جائے وہ سنت ہے۔

سہل نے بیان کیا: میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ پس اس کے بعد لعان کرنے والوں کے لیے یہی طریقہ قائم ہو گیا کہ ان کے درمیان تفریق کر دی جائے۔ پھر وہ کبھی جمع نہ ہو سکیں گے۔

1919۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَلَاعَنَا وَتَمَّ حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا لَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ عَلَيْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يُتَابِعْ ابْنَ عُيَيْنَةَ أَحَدٌ عَلَى أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيرَاثِ أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا

حضرت زہری نے حضرت سہل بن سعد سے بیان کیا ہے کہ حضرت مسدد نے کہا: سہل نے یہ بیان کیا ہے کہ میں لعان کرنے والوں کے لعان کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ اس وقت میری عمر پندرہ برس تھی۔ پس جب وہ دونوں لعان کر چکے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان تفریق کر دی۔ مسدد کی حدیث یہاں مکمل ہوئی اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کر دی۔ تو اس آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے اگر میں اسے روکے رکھوں۔ بعض نے علیہا لفظ ذکر نہیں کیا۔

ابوداؤد نے کہا ہے: کسی نے ابن عیینہ کی اس پر متابعت نہیں کی ہے کہ آپ ﷺ نے لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کر دی۔

سلیمان بن داؤد العتکی، فلیح نے زہری سے اور انہوں نے سہل بن سعد سے اس حدیث میں بیان کیا ہے کہ وہ عورت حاملہ تھی اور اس نے اس کے حمل کا انکار کر دیا۔ چنانچہ اس کا بیٹا ماں کی نسبت سے پکارا جاتا تھا۔ پھر میراث کے بارے میں بھی یہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نسبت قائم ہوگئی کہ وہ (بچہ) ماں کا وارث بنے گا اور ماں اس کی وارث بنے گی اتنے حصہ میں جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقرر کیا ہے۔

1920۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّا لَلَيْلَةَ جُمُعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ بِهِ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ فَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ وَاللهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ بِهِ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ افْتَحْ وَجَعَلَ يَدْعُو فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ هَذِهِ الْآيَةَ فَابْتُلِيَ بِهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ قَالَ فَذَهَبَتْ لِتَلْتَعِنَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَأَبَتْ فَفَعَلَتْ فَلَمَّا أَدْبَرَا قَالَ لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم جمعہ کی رات مسجد میں تھے کہ اچانک انصار کا ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے کہا: اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی اجنبی آدمی کو پائے تو اگر وہ اس کے بارے گفتگو کرے تو تم اسے (حد قذف کے) کوڑے لگاؤ یا وہ اسے قتل کرے تو تم اسے قتل کر دو اور اگر خاموش رہے تو حالت غضب پر ہی سکوت اختیار کر لے۔ قسم بخدا! میں اس کے بارے ضرور بہ ضرور رسول اللہ ﷺ سے پوچھوں گا۔ پس جب دوسرا دن آیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا: اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی اجنبی آدمی کو پائے تو اگر وہ اس کے بارے بات کرے تو تم اسے کوڑے لگاؤ یا پھر وہ اسے قتل کرے تو تم اسے (قصاصاً) قتل کر دو، یا پھر وہ خاموش رہے تو وہ حالت غضب پر ہی خاموش رہا۔ تو آپ ﷺ نے دعا مانگی: اے اللہ! صورت حال کو کھول دے (یعنی اس پر واضح حکم نازل فرما)۔ آپ دعا مانگنے لگے۔ تب آیت لعان نازل ہوئی: (ترجمہ) ''وہ لوگ جو اپنی عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس اپنے سوا کوئی گواہ نہیں ہوتا'' الآیہ۔ پس اس آدمی کو لوگوں کے درمیان اس ابتلاء میں ڈالا گیا۔ وہ آدمی اور اس کی بیوی دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور دونوں نے لعان کیا۔ پس آدمی نے چار مرتبہ یہ شہادت دی: قسم بخدا! وہ سچ بولنے والوں میں سے ہے۔ پھر پانچویں بار اس نے اپنے اوپر لعنت کی اگر وہ جھوٹ بولنے والوں میں سے ہو (یعنی اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر لعنت ہو) پھر عورت آئی تا کہ وہ لعان کرے۔ تو اسے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رک جا۔ (آپ نے اسے تھوڑا سا دھمکایا تا کہ وہ لعان سے باز آ جائے) لیکن وہ نہ مانی اور اس نے لعان کر دیا۔ جب وہ دونوں واپس مڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید یہ سیاہ گھنگھریالے بالوں والا بچہ جنے گی۔ پھر اس نے سیاہ گھنگھریالے بالوں والا بچہ ہی جنا۔

1921۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْبَيِّنَةُ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا رَجُلًا عَلَى امْرَأَتِهِ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ الْبَيِّنَةُ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا[1] إِنِّي لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللهُ فِي أَمْرِي مَا يُبْرِئُ بِهِ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَا فَقَامَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا مِنْ تَائِبٍ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ وَقَالُوا لَهَا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ حَدِيثُ ابْنِ بَشَّارٍ حَدِيثُ هِلَالٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے رسول اللہ علیہ السلام کے پاس اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے بارے (زنا کی) تہمت لگائی۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: گواہ پیش کرو، یا پھر تیری پیٹھ پر حد (قذف) لگے گی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو دیکھے تو وہ گواہ تلاش کرنے لگے؟ تو حضور نبی کریم علیہ السلام اسے فرمانے لگے: گواہ لاؤ یا پھر تیری پشت پر حد لگے گی۔ تو ہلال نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا، بالیقین میں سچ بول رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ یقیناً میرے معاملے کے بارے میں کوئی حکم نازل فرمائے گا جو میری پشت کو حد سے بری کر دے گا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ۔ پس آپ نے یہ آیت پڑھی یہاں تک کہ آپ مِنَ الصَّادِقِينَ تک جا پہنچے۔ پھر حضور نبی کریم علیہ السلام واپس پھرے (یعنی ادھر متوجہ ہوئے) اور ان دونوں کو بلا بھیجا۔ پس وہ دونوں آئے اور ہلال بن امیہ کھڑے ہوئے اور شہادت دینے لگے اور حضور نبی کریم علیہ السلام یہ فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ کیا تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے۔ پھر وہ اٹھی اور اس نے شہادت دی۔ پس جب پانچویں بار یہ کہنے لگی کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو اگر وہ (یعنی اس کا خاوند) سچ بولنے والوں میں سے ہے۔ تو لوگوں نے اسے کہا: بلاشبہ یہ ثابت ہو جائے گا (یعنی غضب واقع ہو جائے گا)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: تو اس نے ذرا دیر کی (یعنی جھجک گئی) اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹی۔ یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ واپس لوٹ جائے گی (گواہی نہیں دے گی)۔ لیکن وہ بولی: میں زمانے میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی۔ چنانچہ اس نے شہادت دے دی۔ پھر حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: تم اسے دیکھو، اگر یہ سیاہ آنکھوں والا، ابھری ہوئی سرین والا اور موٹی پنڈلیوں والا بچہ جنے تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا۔ چنانچہ اس نے اسی

1۔ ایک نسخہ میں نَبِيًّا کا لفظ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

طرح کا بچہ جنا۔ تو پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کتاب اللہ کا حکم آنہ چکا ہوتا تو میں یقیناً اس کے ساتھ کچھ کرتا (یعنی اس پر حد زنا جاری کرتا) ابو داؤد نے کہا ہے: یہ روایت ان میں سے ہے جن کے ساتھ اہل مدینہ منفرد ہیں۔ یعنی ابن بشار کی حدیث جو کہ ہلال کے قصہ کے بارے ہے۔

1922۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا حِينَ أَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يَتَلَاعَنَا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِيهِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ يَقُولُ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم ارشاد فرمایا جب کہ آپ نے لعان کرنے کا حکم دیا کہ وہ پانچویں بار کے وقت اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ لے۔ آپ فرمانے لگے: بلاشبہ یہ عذاب کو ثابت کرنے والا ہے۔

1923۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَجَاءَ مِنْ أَرْضِهِ عَشِيًّا فَوَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَرَأَى بِعَيْنِهِ وَسَمِعَ بِأُذُنِهِ فَلَمْ يَهِجْهُ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ غَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جِئْتُ أَهْلِي عِشَاءً فَوَجَدْتُ عِنْدَهُمْ رَجُلًا فَرَأَيْتُ بِعَيْنَيَّ وَسَمِعْتُ بِأُذُنَيَّ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا جَاءَ بِهِ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ الْآيَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَسُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا هِلَالُ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ فَرَجًا وَمَخْرَجًا قَالَ هِلَالٌ قَدْ كُنْتُ أَرْجُو ذَلِكَ[1] مِنْ رَبِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْسِلُوا إِلَيْهَا فَجَاءَتْ فَتَلَاهَا عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَذَكَّرَهُمَا وَأَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَذَابَ الْآخِرَةِ أَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الدُّنْيَا فَقَالَ هِلَالٌ وَاللَّهِ لَقَدْ صَدَقْتُ عَلَيْهَا فَقَالَتْ قَدْ كَذَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَاعِنُوا بَيْنَهُمَا فَقِيلَ لِهِلَالٍ اشْهَدْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قِيلَ لَهُ يَا هِلَالُ اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ وَإِنَّ هَذِهِ الْمُوجِبَةُ الَّتِي تُوجِبُ عَلَيْكَ الْعَذَابَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا يُعَذِّبُنِي اللَّهُ عَلَيْهَا كَمَا لَمْ يَجْلِدْنِي عَلَيْهَا فَشَهِدَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ قِيلَ لَهَا اشْهَدِي فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قِيلَ لَهَا اتَّقِي اللَّهَ فَإِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ وَإِنَّ هَذِهِ الْمُوجِبَةُ الَّتِي تُوجِبُ عَلَيْكِ الْعَذَابَ فَتَلَكَّأَتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي فَشَهِدَتِ الْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَقَضَى أَنْ لَا يُدْعَى وَلَدُهَا لِأَبٍ وَلَا تُرْمَى وَلَا يُرْمَى وَلَدُهَا وَمَنْ رَمَاهَا أَوْ رَمَى وَلَدَهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَقَضَى أَنْ لَا بَيْتَ لَهَا عَلَيْهِ وَلَا قُوتَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُمَا يَتَفَرَّقَانِ مِنْ غَيْرِ طَلَاقٍ وَلَا مُتَوَفًّى عَنْهَا وَقَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ أُصَيْهِبَ أُرَيْصِحَ أُثَيْبِجَ حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالٍ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِيًّا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ فَهُوَ لِلَّذِي

1۔ ایک نسخہ میں ذاک ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رُمِيَتْ بِهِ فَجَاءَتْ بِهِ أَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِيًّا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْلَا الْأَيْمَانُ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ وَمَا يُدْعَى لِأَبٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ آئے اور یہ ان تین افراد میں سے ایک ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی (جب کہ یہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے)۔ وہ شام کے وقت اپنی زمین سے (اپنے گھر) آئے، تو اپنی اہلیہ کے پاس ایک آدمی کو پایا اور اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے (گفتگو) سنی۔ لیکن اسے ڈانٹ ڈپٹ نہ کی۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ پھر رسول اللہ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام میں شام کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آیا۔ تو میں نے ان کے پاس ایک آدمی کو پایا۔ میں نے اسے اپنی آنکھوں کے ساتھ دیکھا اور اپنے کانوں کے ساتھ (اس کی گفتگو کو) سنا۔ رسول اللہ علیہ السلام نے اس شکایت کو انتہائی ناپسند کیا اور اس پر سخت غصے بھی ہوئے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ۔ پس ان میں سے ایک کی شہادت دونوں اکٹھی آیتیں ہیں۔ پھر رسول اللہ علیہ السلام سے وحی کی شدت ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے ہلال! خوش ہو جا، اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے وسعت اور نکلنے کی راہ بنادی ہے۔ ہلال نے عرض کی: میں اپنے رب سے اسی کا امیدوار تھا۔ پھر رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تم اس عورت کو بلا بھیجو۔ چنانچہ وہ آئی تو رسول اللہ علیہ السلام نے دونوں پر یہ آیت تلاوت فرمائی، دونوں کو نصیحت فرمائی اور انہیں آگاہ کیا کہ آخرت کا عذاب دنیا کے عذاب سے انتہائی سخت ہے۔ تو ہلال نے عرض کی: قسم بخدا! میں نے اس کے بارے میں سچ کہا ہے اور اس عورت نے عرض کی: اس نے جھوٹ بولا ہے۔ پھر رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنے درمیان لعان کرو۔ چنانچہ ہلال کو کہا گیا تو شہادت دے۔ پس انہوں نے چار مرتبہ شہادت دی۔ قسم بخدا! وہ سچ بولنے والوں میں سے ہے۔ اور جب پانچویں بار آئی تو انہیں کہا گیا: اے ہلال! تو اللہ تعالیٰ سے ڈر، کیونکہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے کم اور آسان ہے اور بلاشبہ یہ پانچویں شہادت تجھ پر عذاب کو ثابت کر دے گی۔ تو انہوں نے عرض کی: قسم بخدا! اللہ تعالیٰ مجھے اس پر عذاب نہیں دے گا جیسا کہ اس نے اس پر مجھے کوڑے نہیں لگائے۔ چنانچہ انہوں نے پانچویں بار یہ شہادت دے دی کہ اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے۔ پھر اس عورت کو کہا گیا: تو شہادت دے۔ پس اس نے بھی چار بار شہادت دی: قسم بخدا! وہ جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔ جب پانچویں بار آئی تو اسے کہا گیا: تو اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ کیونکہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے۔ اور بلاشبہ یہ پانچویں بار ثابت کرنے والی ہے جو تجھ پر عذاب کو ثابت کر دے گی۔ پس وہ تھوڑا سا جھجکی۔ پھر اس نے کہا: قسم بخدا! میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی۔ اور پھر اس نے پانچویں بار شہادت دے دی کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو اگر وہ (اس کا خاوند) سچ بولنے والوں میں سے ہے۔ پھر رسول اللہ علیہ السلام نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی اور فیصلہ فرمادیا کہ اس کے بچے کو باپ کی نسبت سے نہ بلایا جائے اور نہ اس (عورت) پر زنا کی تہمت لگائی جائے اور نہ اس کے بچے پر تہمت لگائی جائے اور جس کسی نے اس پر یا اس کے بچے پر تہمت لگائی تو اس پر حد ہوگی۔ اور یہ فیصلہ بھی فرمایا کہ آدمی پر اس عورت کے لیے مکان اور خوراک (یعنی سکنیٰ اور نفقہ) مہیا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کرنا لازم نہیں، کیونکہ یہ دونوں بغیر طلاق کے جدا ہوئے ہیں اور عورت سے خاوند فوت بھی نہیں ہوا ہے۔ مزید فرمایا: اگر یہ بھورے بالوں والا، ہلکے اور خفیف سرین والا، گردن اور کمر کے درمیان حصہ کے موٹاپے والا اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنے تو وہ ہلال کا ہوگا۔ اور اگر گندمی رنگ والا، گھنگھریالے بالوں والا، موٹے اور مضبوط اعضاء والا، موٹی پنڈلیوں والا اور ابھرے ہوئے سرین والا بچہ جنے تو وہ اس کا ہوگا جس کے ساتھ اسے تہمت لگائی گئی ہے۔ پس اس نے گندمی رنگ والا، گھنگھریالے بالوں والا، مضبوط اعضاء والا، موٹی پنڈلیوں والا اور ابھرے ہوئے سرین والا بچہ جنا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایمان (یعنی لعان کی شہادتیں) نہ ہوتیں تو یقینا میں اس عورت کے ساتھ کچھ کرتا (جو دوسروں کے لیے باعث عبرت ہوتا) عکرمہ نے کہا: وہ لڑکا اس کے بعد مصر کا امیر بن گیا لیکن اسے باپ کی نسبت سے نہ پکارا جاتا تھا۔ (بعض نسخوں میں مصر کی بجائے مصر ہے کہ وہ کسی شہر کا امیر مقرر رہوا۔ واللہ اعلم)

1924۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَلِكَ[1] أَبْعَدُ لَكَ

حضرت سفیان بن عیینہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرو نے حضرت سعید بن جبیر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دولعان کرنے والوں کو فرمایا: تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ تم دونوں میں سے ایک یقینا جھوٹا ہے (مرد کو فرمایا: اب) تجھے اس (عورت) پر کوئی راہ نہیں ہے (یعنی کوئی اختیار نہیں ہے)۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرا مال۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا کوئی مال نہیں۔ اگر تو نے اس پر سچ بولا ہے تو وہ مال وہ ہے جس کے عوض تو نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال قرار دیا اور اگر تو نے اس پر جھوٹ بولا ہے تو پھر وہ مہر مانگنا تیرے لیے اور بعید ہے (یعنی یہ تیری شان کے لائق نہیں کہ تو اس پر دو زیادتیوں کو جمع کرے ایک اس کی عزت کے بارے قول اور دوسرا مال کا مطالبہ۔)

1925۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ایک آدمی نے اپنی عورت پر تہمت لگائی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بنی عجلان کے دو بھائی بہن (مراد عویمر اور اس کی بیوی ہے) کے درمیان تفریق کر دی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں فَذَاكَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آپ تین بار تک اس کلمہ کو دہراتے رہے۔ لیکن ان دونوں نے انکار کیا۔ تو پھر آپ علیہ السلام نے ان کے درمیان تفریق کر دی۔

1926۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد الَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ مَالِكٌ قَوْلُهُ وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي حَدِيثِ اللِّعَانِ وَأَنْكَرَ حَمْلَهَا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا(1)

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک آدمی نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس نے اس کے بچے کی نفی کر دی (کہ یہ بچہ میرا نہیں)۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی اور بچے کو عورت کے ساتھ ملا دیا۔

ابوداؤد نے کہا ہے: وہ قول جس کے ساتھ مالک منفرد ہیں وہ یہ ہے کہ آپ علیہ السلام نے بچے کو عورت کے ساتھ ملا دیا۔ اور یونس نے زہری سے اور انہوں نے سہل بن سعد سے حدیث لعان میں ذکر کیا ہے کہ اس نے اس عورت کے حمل کا انکار کر دیا۔ پس اس عورت کے بیٹے کو اسی کی نسبت سے بلایا جاتا تھا۔

بَابُ إِذَا شَكَّ فِي الْوَلَدِ (اس کا بیان کہ جب بچے کے بارے میں شک ہو)

1927۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِنْ بَنِي فَزَارَةَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي جَاءَتْ بِوَلَدٍ أَسْوَدَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنَّى تُرَاهُ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أُنْكِرُهُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بنی فزارہ کا ایک آدمی حضور نبی مکرم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: (یارسول اللہ! علیہ السلام) میری عورت نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ علیہ السلام نے پوچھا: ان کے رنگ کیا ہیں؟ اس نے عرض کی: سرخ ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا ان میں کوئی گندمی رنگ کا اونٹ بھی ہے؟ اس نے عرض کی: بلاشبہ ان میں گندمی رنگ کا اونٹ بھی ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ کہاں سے دکھائی دینے لگا (یعنی وہ کہاں سے آ گیا)؟ اس نے عرض کی: ممکن ہے کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ممکن ہے (تیرے بچے سے بھی) کسی رگ نے (سرخ رنگ کو) کھینچ لیا ہو۔

حسن بن علی، عبدالرزاق اور معمر نے زہری سے اسی اسناد کے ساتھ اسی کی ہم معنی روایت بیان کی ہے (اس میں یہ ہے)

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور وہ اس وقت اس بچے کی نفی کرنے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

احمد بن صالح، ابن وہب، یونس نے ابن شہاب سے، انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے اور میں اس کا انکار کرتا ہوں۔ اور آگے مذکورہ روایت کی طرح ذکر کی۔

فائدہ: مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ صرف رنگ وغیرہ کی عدم مناسبت کی وجہ سے بچے کا انکار کرنا اور عورت پر اتنی رسوا کن تہمت عائد کرنا قطعاً درست نہیں۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الِانْتِفَاءِ (بچے کی نفی کے بارے شدت اور سختی کا بیان)

1928۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُءُوسِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس وقت لعان کرنے والوں کے بارے میں آیت نازل ہوئی کہ جس کسی عورت نے اسے (یعنی بچے کو اس قوم میں داخل کیا جو اس میں سے نہیں ہے (یعنی زنا سے بچہ جن کر اس کی نسبت خاوند کی طرف کر دی) تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ (کی رحمت میں) سے کوئی شے نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اسے ہرگز اپنی جنت میں داخل نہیں فرمائے گا۔ اور جس کسی مرد نے اپنے بچے کا انکار کیا حالانکہ وہ اس کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے (کہ وہ بچہ اسی کا ہے) تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دیدار سے محروم رکھے گا اور (قیامت کے دن) اگلی پچھلی تمام مخلوق کے سامنے اسے رسوا کرے گا۔

بَابٌ فِي ادِّعَاءِ وَلَدِ الزِّنَا (زنا سے پیدا ہونے والے بچے کے بارے دعویٰ کرنے کا بیان)۔

1929۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ سَلْمٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الذَّيَّالِ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا مُسَاعَاةَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْ سَاعَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَدْ لَحِقَ بِعَصَبَتِهِ وَمَنِ ادَّعَى وَلَدًا مِنْ غَيْرِ رِشْدَةٍ فَلَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام میں مساعاۃ (لونڈیوں سے بذریعہ زنا کمائی کرانا) نہیں ہے۔ اور جس کسی نے زمانہ جاہلیت میں مساعاۃ کی (اور زنا سے پیدا ہونے والے بچے کا نسب زانی سے ثابت کر دیا) تو وہ اپنے عصبہ (یعنی وارث مرد زانی) سے مل جائے گا (ہم اس سے کوئی تعرض نہ کریں گے۔) (لیکن اب) جس نے بغیر نکاح اور ملکیت کے بچے کا دعویٰ کیا تو نہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور نہ ہی اسے بچے کا وارث بنایا جائے گا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: زمانہ جاہلیت میں یہ رواج عام تھا کہ لوگ اپنی باندیوں سے بذریعہ زنا کمائی کراتے تھے اور زنا کی ایک مخصوص اجرت رکھتے تھے اور پیدا ہونے والا بچہ زانی کی طرف منسوب ہوتا تھا اور ایسا کرنا اس معاشرہ میں معیوب نہ تھا۔ اسلام نے آکر اس لعنت کو ختم کیا۔

1930۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ح وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ وَهُوَ أَشْبَعُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى أَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعَى لَهُ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ فَقَضَى أَنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنْ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنْ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ[1] وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَإِنَّهُ لَا يَلْحَقُ بِهِ وَلَا يَرِثُ وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أَمَةٍ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ وَهُوَ وَلَدُ زِنًا لِأَهْلِ أُمِّهِ مَنْ كَانُوا حُرَّةً أَوْ أَمَةً وَذَلِكَ فِيمَا اسْتُلْحِقَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ فَمَا اقْتُسِمَ مِنْ مَالٍ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فَقَدْ مَضَى

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ہر وہ بچہ جو زنا سے پیدا ہوا ہو اسے اس کے اس باپ سے ملایا جائے جس کی نسبت سے اسے بلایا جاتا ہے (یعنی اس کے باپ کی موت کے بعد) اس کے ورثا بھی اس کا دعویٰ کریں۔ تو آپ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا: کہ ہر وہ بچہ جو ایسی لونڈی سے ہو جس کا وہ اس دن مالک ہو (جس دن) اس نے اس سے مجامعت کی تو وہ بچہ اس کے ساتھ مل جائے گا جس نے اسے اپنے ساتھ ملایا اور اس کے لیے اس میراث میں سے کوئی شے نہیں ہوگی جو اس سے پہلے تقسیم کردی گئی اور جو میراث اس نے پائی کہ ابھی تک تقسیم نہیں کی گئی تو اس کے لیے اس میں حصہ ہوگا۔ اور وہ بچہ اس کے ساتھ نہیں ملے گا جس کی نسبت کا زندگی میں وہ باپ انکار کرتا ہو جس کی نسبت سے اسے پکارا جاتا تھا (اگرچہ اس کے ورثاء اسے ملانا بھی چاہیں) اور اگر وہ بچہ ایسی لونڈی سے ہو جس کا وہ مالک نہیں تھا یا کسی آزاد عورت سے ہو جس کے ساتھ (اس بچے کے باپ نے) زنا کیا۔ تو نہ ہی وہ اس کے ساتھ ملے گا اور نہ ہی وارث بنے گا۔ اگرچہ جس کی نسبت سے اسے پکارا جاتا ہے وہ اس کا دعویٰ بھی کرے، کیونکہ وہ ولد الزنا ہے؛ چاہے وہ آزاد عورت سے ہو یا لونڈی سے۔

محمود بن خالد نے بیان کیا کہ میرے باپ نے محمد بن راشد سے اسی اسناد کے ساتھ حدیث بیان کی ہے اور یہ زائد ذکر کیا ہے کہ وہ ولد الزنا اپنی ماں کے گھر والوں کے ساتھ ملے گا، چاہے اس کی ماں آزاد ہو یا لونڈی ہو اور اسے اس مال میں ملایا جائے گا جو اول اسلام میں موجود ہو اور جو مال اسلام سے پہلے تقسیم کر دیا گیا، تحقیق وہ گزر گیا (یعنی اس میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا)۔

1۔ ایک نسخہ میں شیء نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْقَافَةِ (قیافہ شناسی کا بیان)

1931 ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ مُسَدَّدٌ وَابْنُ السَّرْحِ يَوْمًا مَسْرُورًا وَقَالَ عُثْمَانُ تُعْرَفُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ رَأَى زَيْدًا وَأُسَامَةَ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا بِقَطِيفَةٍ وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ أُسَامَةُ أَسْوَدَ وَكَانَ زَيْدٌ أَبْيَضَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَسَارِيرُ وَجْهِهِ لَمْ يَحْفَظْهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَسَارِيرُ وَجْهِهِ هُوَ تَدْلِيسٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ إِنَّمَا سَمِعَ الْأَسَارِيرَ مِنْ غَيْرِهِ قَالَ وَالْأَسَارِيرُ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَغَيْرِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ صَالِحٍ يَقُولُ كَانَ أُسَامَةُ أَسْوَدَ شَدِيدَ السَّوَادِ مِثْلَ الْقَارِ وَكَانَ زَيْدٌ أَبْيَضَ مِثْلَ الْقُطْنِ[1]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ مسدد اور ابن سرح نے بیان کیا: اس دن آپ ﷺ انتہائی خوش تھے۔ اور عثمان نے کہا: آپ کے چہرے کے خطوط خوشی کے سبب پہچانے جارہے تھے (یعنی چمک رہے تھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تو نہیں جانتی کہ مجزز مدلجی (ایک قیافہ شناس کا نام ہے) نے زید اور اسامہ (رضی اللہ عنہما) کو دیکھا ہے۔ وہ دونوں اپنے سر (اور چہرے وغیرہ کو) چادر کے ساتھ ڈھانپے ہوئے تھے اور ان کے پاؤں ظاہر تھے۔ تو اس نے کہا: بلاشبہ یہ پاؤں آپس میں ایک دوسرے کا حصہ ہیں (یعنی یہ دونوں باپ بیٹا ہیں) ابوداؤد نے کہا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا رنگ سیاہ تھا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کا رنگ سفید تھا۔

قتیبہ اور لیث نے ابن شہاب سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس میں کہا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ انتہائی مسرت کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے اور آپ کے چہرے کے خطوط چمک رہے تھے۔ ابوداؤد نے کہا کہ اساریر وجھه کو ابن عیینہ نے محفوظ نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اساریر وجھه یہ ابن عیینہ کی جانب سے تدلیس ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ زہری سے نہیں سنے۔ بلکہ کسی اور سے الاساریر سنا ہے۔ اور الاساریر لیث وغیرہ کی حدیث میں ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے احمد بن صالح کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی رنگت تارکول کی مثل انتہائی زیادہ سیاہ تھی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ روئی کی مثل سفید تھے۔

بَابُ مَنْ قَالَ بِالْقُرْعَةِ إِذَا تَنَازَعُوا فِي الْوَلَدِ

اس کا بیان کہ جب بچے کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو قرعہ ڈالا جائے

1932 ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْخَلِيلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ

1۔ ایک نسخہ میں قالت دخل علی تا آخر نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَتَوْا عَلِيًّا يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فِي وَلَدٍ وَقَدْ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لِاثْنَيْنِ مِنْهُمَا طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَغَلَيَا ثُمَّ قَالَ لِاثْنَيْنِ طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَغَلَيَا ثُمَّ قَالَ لِاثْنَيْنِ طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهَذَا فَغَلَيَا فَقَالَ أَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ إِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ فَمَنْ قُرِعَ فَلَهُ الْوَلَدُ وَعَلَيْهِ لِصَاحِبَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَجَعَلَهُ لِمَنْ قُرِعَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَضْرَاسُهُ أَوْ نَوَاجِذُهُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ ﷺ کے پاس یمن سے ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کی: اہل یمن میں سے تین آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ آپ کے پاس بچے کے بارے میں جھگڑ رہے تھے۔ صورت حال یہ تھی کہ ان تمام نے ایک ہی طہر میں ایک عورت کے ساتھ مجامعت کی تھی۔ تو آپ نے ان میں سے دو کو علیحدہ کر کے کہا۔ تم دونوں بطیب خاطر بچہ اس (تیسرے) کو عطا کر دو (مگر وہ نہ مانے) اور بھڑک گئے۔ پھر آپ نے دوسرے دو کو کہا کہ دونوں بطیب خاطر بچہ اس (تیسرے) کے حوالے کر دو۔ (لیکن وہ نہ مانے) اور بھڑک گئے پھر آپ نے دو کو علیحدہ کیا اور کہا: تم دونوں برضا ورغبت بچہ اس (تیسرے) کے حوالے کر دو مگر انہوں نے بھی انکار کر دیا اور بھڑک گئے۔ تو پھر آپ نے کہا: تم تمام جھگڑا کرنے والے شرکاء ہو۔ لہٰذا میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کرتا ہوں۔ پس جس کا نام قرعہ اندازی میں نکلے گا بچہ اس کے لیے ہوگا اور اس پر اپنے دونوں ساتھیوں کے لیے دو ثلث دیت ہوگی (یعنی لونڈی کی قیمت)۔ پھر آپ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور بچہ اسے عطا کر دیا جس کے نام قرعہ نکلا۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ اتنا ہنسے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں یا ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

1933۔ حَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ بِثَلَاثَةٍ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ اثْنَيْنِ أَتُقِرَّانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا حَتَّى سَأَلَهُمْ جَمِيعًا فَجَعَلَ كُلَّمَا سَأَلَ اثْنَيْنِ قَالَا لَا فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالَّذِي صَارَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ قَالَ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْخَلِيلِ أَوِ ابْنِ الْخَلِيلِ قَالَ أُتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ مِنْ ثَلَاثَةٍ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرِ الْيَمَنَ وَلَا النَّبِيَّ ﷺ وَلَا قَوْلَهُ طِيبَا بِالْوَلَدِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمی لائے گئے درانحالیکہ آپ یمن میں تھے۔ ان تمام نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی طہر میں مجامعت کی تھی۔ تو آپ نے دو سے پوچھا: کیا تم دونوں اس تیسرے کے لیے بچے کا اقرار کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے ان تمام سے اسی طرح پوچھا۔ پس جب بھی آپ نے دو سے پوچھا تو انہوں نے کہا: نہیں۔ پس آپ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور بچے کو اس کے ساتھ ملا دیا جس کے نام پر قرعہ نکلا اور اس پر دیت کے دو ثلث بھی ڈال دیے۔ راوی کہتے ہیں: اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پاس ہوا تو آپ ﷺ خوب ہنسے۔ یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

عبید اللہ بن معاذ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے ہمیں بتایا اور شعبہ نے سلمہ سے اور اس نے شعبی سے سنا اور انہوں نے خلیل سے یا ابن خلیل سے بیان کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کے بارے میں مقدمہ لایا گیا جس نے تین آدمیوں سے ایک بچہ جنا تھا۔ انہوں نے اس روایت میں نہ یمن کا ذکر کیا، نہ حضور نبی کریم ﷺ کا اور نہ ہی یہ قول ذکر کیا: طیبا بالولد۔

بَابٌ فِي وُجُوهِ النِّكَاحِ الَّتِي كَانَ يَتَنَاكَحُ بِهَا أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

ان وجوہ نکاح کا بیان جن کے مطابق اہل جاہلیت نکاح کرتے تھے

1934۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ فَكَانَ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِنْ أَحَبَّ وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ يُسَمَّى نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ دُونَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا فَتَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ وَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ فَتُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ مِنْهُمْ بِاسْمِهِ فَيُلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا وَنِكَاحٌ رَابِعٌ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ يَكُنَّ عَلَمًا لِمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَهُ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا ﷺ هَدَمَ نِكَاحَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ الْيَوْمَ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں چار طرح کے نکاح ہوتے تھے۔ پس ان میں سے ایک تو لوگوں کے درمیان آج کی طرح نکاح تھا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی طرف اس کی ولیہ کے نکاح کے بارے پیغام بھیجتا تھا اور وہ اس کا مہر مقرر کرتا اور پھر اس کا نکاح کرتا تھا۔ دوسرا نکاح یہ تھا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو کہتا جب وہ اپنے حیض سے پاک ہوتی کہ تو فلاں آدمی کو بلا بھیج اور تو اس سے نطفہ حاصل کر (یعنی اس سے جماع کروا) (اس دوران) اس عورت کا خاوند اس سے علیحدہ رہتا اور اسے کبھی مس بھی نہ کرتا یہاں تک کہ اس کا حمل اس آدمی سے ظاہر ہو جاتا جس سے اس نے نطفہ لیا تھا۔ پس جب اس کا حمل ظاہر ہو جاتا تو پھر اس کا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خاوند اگر پسند کرتا تو اس سے مجامعت کرتا۔ وہ بچے کی شرافت ونجابت میں رغبت رکھنے کی خاطر اس طرح کرتے تھے (یعنی وہ اپنے خاندان میں شرافت ونجابت لانے کی خاطر اس طرح کے آدمی کو اپنے ہاں دعوت دیتے تھے یا اپنی عورت کو اس کے پاس نطفہ لینے کے لیے بھیجتے تھے) اس نکاح کو نکاح الاستبضاع کا نام دیا جاتا تھا۔ ایک اور نکاح یہ تھا کہ دس سے کم افراد کا ایک گروہ جمع ہوتا اور وہ تمام کے تمام ایک عورت کے پاس داخل ہوتے اور اس سے جماع کرتے۔ جب وہ حاملہ ہو جاتی اور پھر وضع حمل کر لیتی اور اسے اپنا حمل وضع کرنے کے بعد چند راتیں گزر جاتیں، تو وہ انہیں بلا بھیجتی اور ان میں سے کوئی آدمی بھی انکار کی قدرت نہ رکھتا، یہاں تک کہ وہ اس کے پاس جمع ہو جاتے، پھر وہ انہیں کہتی: تم اپنے معاملے کے بارے میں جانتے ہو (یعنی جو کچھ تم نے کیا اس سے تم واقف ہو) تحقیق میں نے بچہ جن دیا ہے اور اے فلاں! وہ تیرا بیٹا ہے۔ پس وہ ان میں سے جس کا نام لینا پسند کرتی، اس کا نام لے دیتی اور پھر اس کا بچہ اس کے ساتھ مل جاتا تھا (یعنی اسی کی طرف منسوب ہو جاتا تھا) اور چوتھی قسم کا نکاح یہ تھا کہ بہت سے لوگ اکٹھے ہوتے تھے اور وہ ایک عورت کے پاس داخل ہوتے تھے۔ اور جو بھی اس کے پاس آتا وہ اس سے انکار نہ کرتی تھی۔ اور وہ بغایا ہیں (یعنی طوائفیں وغیرہ) وہ اپنے دروازوں پر جھنڈے نصب کرتی تھیں اور وہی اس کے لیے نشان اور علامت ہوتے تھے اور جو ان کا ارادہ کرتا وہ ان پر داخل ہو جاتا۔ پس جب حاملہ ہو جاتی اور اپنا حمل وضع کر لیتی تو وہ تمام اس کے پاس اکٹھے ہوتے اور وہ اپنے لیے قیافہ شناس بلاتے۔ پھر وہ اس کے بچے کو اس کے ساتھ ملا دیتے تھے جس کے بارے میں وہ قیافہ کے ذریعے جانتے اور وہ اسی کا بیٹا پکارا جاتا، وہ اس سے قطعاً انکار نہ کر سکتا تھا۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے حضور نبی رحمت محمد مصطفی ﷺ کو مبعوث فرمایا تو اہل جاہلیت کے تمام نکاحوں کو ختم کر دیا، گرا دیا سوائے اہل اسلام کے نکاح کے جو کہ آج کل مروج ہے (اور یہی نکاح کی اقسام سے پہلی قسم ہے)۔

بَاب الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ (بچہ صاحب فراش کا ہے، کا بیان)

1935۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُسَدَّدٌ[1] قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ أَوْصَانِي أَخِي عُتْبَةُ إِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ أَنْ أَنْظُرَ إِلَى ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبِضَهُ فَإِنَّهُ ابْنُهُ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي ابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي عَنْهُ[2] يَا سَوْدَةُ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ حضرت سعد نے کہا: میرے بھائی عتبہ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جب میں مکہ آؤں تو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کی دیکھ بھال کروں اور اس پر قبضہ کر لوں کیونکہ وہ اس کا بیٹا ہے اور عبد بن زمعہ نے کہا: میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا میرا بھائی ہے۔ یہ میرے باپ کی فراش سے پیدا ہوا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے واضح

1۔ ایک نسخہ میں مسدد بن مُسَرْهَد ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں مِنْهُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

طور پر عتبہ کے مشابہ دیکھا اور آپ نے فرمایا: بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے (لیکن اس کے باوجود فرمایا) اے سودہ! تو لڑکے سے پردہ کیا کر۔ مسدد نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اے عبد! وہ تیرا بھائی ہے۔

فائدہ: فراش سے مراد زوجہ ہے یا امۃ موطؤۃ، احناف کے نزدیک زوجہ کا فراش ہونا نفس عقد سے ثابت ہو جاتا ہے جب کہ لونڈی کے لیے تب ثابت ہوتا ہے جب آقا کی وطی سے بچہ پیدا ہو جائے اور وہ اس کا اقرار بھی کرلے کہ یہ میرا بچہ ہے۔ فراش کی تین قسمیں ہیں: قوی، متوسط اور ضعیف۔ پہلی کا اطلاق زوجہ منکوحہ پر ہے، دوسری کا مصداق ام ولد لونڈی ہے اور تیسری قسم کا اطلاق امہ مملوکہ موطوءہ پر ہوتا ہے۔

1936۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا ابْنِي عَاهَرْتُ بِأُمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا دَعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ فلاں میرا بیٹا ہے۔ میں نے زمانہ جاہلیت میں اس کی ماں سے زنا کیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں ایسا کوئی دعویٰ نہیں ہے، دور جاہلیت کے احکام (اور رسم و رواج) ختم ہو چکے ہیں۔ (اب) بچہ صاحب فراش کے لیے ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے (یعنی زانی کے لیے سوائے رسوائی اور ذلت کے اور کچھ نہیں۔ بعض نے پتھر سے رجم کی طرف اشارہ مراد لیا ہے)۔

1937۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَبَاحٍ قَالَ زَوَّجَنِي أَهْلِي أَمَةً لَهُمْ رُومِيَّةً فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَمَّيْتُهُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَمَّيْتُهُ عُبَيْدَ اللَّهِ ثُمَّ طَبِنَ لَهَا غُلَامٌ لِأَهْلِي رُومِيٌّ يُقَالُ لَهُ يُوحَنَّهُ فَرَاطَنَهَا بِلِسَانِهِ فَوَلَدَتْ غُلَامًا كَأَنَّهُ وَزَغَةٌ مِنَ الْوَزَغَاتِ فَقُلْتُ لَهَا مَا هَذَا فَقَالَتْ هَذَا لِيُوحَنَّهُ فَرَفَعْنَا إِلَى عُثْمَانَ أَحْسَبُهُ قَالَ مَهْدِيٌّ قَالَ فَسَأَلَهُمَا فَاعْتَرَفَا فَقَالَ لَهُمَا أَتَرْضَيَانِ أَنْ أَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَأَحْسَبُهُ قَالَ فَجَلَدَهَا وَجَلَدَهُ وَكَانَا مَمْلُوكَيْنِ

حضرت رباح نے بیان کیا ہے کہ میرے گھر والوں نے میری شادی اپنی ایک رومی لونڈی سے کی تو میں نے اس کے ساتھ جماع کیا۔ پس اس نے میری مثل سیاہ رنگ کا ایک بچہ جنا۔ میں نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔ پھر میں نے اس کے ساتھ مجامعت کی۔ تو اس نے میری طرح ایک سیاہ رنگ کا بچہ جنا اور میں نے اس کا نام عبیداللہ رکھا۔ پھر میرے گھر والوں کا ایک رومی غلام بھی تھا جس کا نام یوحنہ تھا۔ وہ اس کی نیت کو سمجھ گیا (یا اس نے اسے خراب کیا اور پھسلا لیا) اور اپنی زبان میں اس سے اشاراتی گفتگو کی۔ پھر اس نے ایک بچہ جنا گویا کہ وہ گرگٹوں میں سے ایک گرگٹ تھا (یعنی وہ رومیوں کی طرح سرخ رنگ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کا تھا) تو میں نے اسے کہا: یہ کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: یہ یوحنہ کا ہے۔ پس ہم نے یہ مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا۔ (میں یہ گمان کرتا ہوں کہ مہدی نے کہا: قال فسئالھما) پس آپ نے ان دونوں کو بلا کر پوچھا تو ان دونوں نے اعتراف کرلیا۔ پھر آپ نے ان دونوں کو کہا: کیا تم اس پر راضی ہو کہ میں تمہارے درمیان رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کی طرح فیصلہ کروں؟ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ بچہ صاحب فراش کے لیے ہے اور پھر اس لونڈی اور غلام دونوں کو کوڑے لگائے حالانکہ وہ دونوں مملوک تھے۔

بَاب مَنْ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ (اس کا بیان کہ بچے کی پرورش کا حق دار کون ہے؟)

1938۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءً وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءً وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي وَأَرَادَ أَنْ يَنْتَزِعَهُ[1] مِنِّي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ایک عورت نے (بارگاہ نبوت میں) عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ میرا بیٹا ہے۔ میرا پیٹ اس کے لیے ظرف تھا، میری چھاتی اس کے لیے سیرابی کا محل تھی اور میری گود اس کے لیے جائے حفاظت تھی۔ اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور وہ اسے مجھ سے چھیننے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اس کی زیادہ حق دار ہے جب تک تو (کسی غیر سے) نکاح نہ کرے۔

1939۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ أَنَّ أَبَا مَيْمُونَةَ سَلْمَى مَوْلًى مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ رَجُلَ صِدْقٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَادَّعَيَاهُ وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَطَنَتْ لَهُ بِالْفَارِسِيَّةِ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ وَرَطَنَ لَهَا بِذَلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَقُولُ هَذَا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ سَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ وَقَدْ نَفَعَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ

حضرت ہلال بن اسامہ سے روایت ہے کہ ابو میمونہ سلمی جو کہ اہل مدینہ کا آزاد کردہ غلام تھا اور سچا آدمی تھا، اس نے بیان کیا: اس اثناء میں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا رہتا کہ آپ کے پاس ایک فارسی عورت آئی، اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔ دونوں ہی اس کے داعی تھے (یعنی آدمی کہتا تھا کہ بیٹے کا میں زیادہ حق رکھتا ہوں اور عورت کہتی تھی: میں

1۔ ایک نسخہ میں أَنْ يَنْتَزِعَهُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس کا زیادہ حق رکھتی ہوں) درآنحالیکہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دے رکھی تھی۔ تو اس عورت نے کہا: اے ابوہریرہ! اور اس نے آپ کے ساتھ فارسی میں گفتگو کی۔ میرا خاوند چاہتا ہے کہ وہ میرا بیٹا لے جائے۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اس پر قرعہ اندازی کرو۔ اور آپ نے بھی اسے فارسی زبان میں بتا دیا۔ پھر اس کا خاوند آیا اور کہنے لگا: کون میرے ساتھ میرے بیٹے کے بارے میں جھگڑا کرے گا؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! میں یہ نہیں کہہ رہا۔ مگر اس لیے کہ میں نے ایک عورت کو سنا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور (اس وقت) میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میرا خاوند میرا بیٹا لینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ حالانکہ وہ مجھے ابی عنبہ کے کنویں سے پانی پلاتا ہے اور میرے لیے انتہائی نفع بخش ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس کے بارے میں قرعہ اندازی کرو۔ تو اس کے خاوند نے کہا: کون میرے بچے کے بارے میں جھگڑ سکتا ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے (اس بچے کو) کہا: یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے تو ان میں سے جس کا چاہے ہاتھ پکڑ لے۔ چنانچہ اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اسے لے کر چلی گئی۔

1940۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ إِلَى مَكَّةَ فَقَدِمَ بِابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَالَ جَعْفَرٌ أَنَا آخُذُهَا أَنَا أَحَقُّ بِهَا ابْنَةُ عَمِّي وَعِنْدِي خَالَتُهَا وَإِنَّمَا الْخَالَةُ أُمٌّ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا ابْنَةُ عَمِّي وَعِنْدِي ابْنَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِيَ أَحَقُّ بِهَا فَقَالَ زَيْدٌ أَنَا أَحَقُّ بِهَا أَنَا خَرَجْتُ إِلَيْهَا وَسَافَرْتُ وَقَدِمْتُ بِهَا فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيثًا قَالَ وَأَمَّا الْجَارِيَةُ فَأَقْضِي بِهَا لِجَعْفَرٍ تَكُونُ مَعَ خَالَتِهَا وَإِنَّمَا الْخَالَةُ أُمٌّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ وَقَضَى بِهَا لِجَعْفَرٍ وَقَالَ إِنَّ[1] خَالَتَهَا عِنْدَهُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هَانِئٍ وَهُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ تَبِعَتْنَا بِنْتُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ دُونَكِ بِنْتَ عَمِّكِ فَحَمَلَتْهَا فَقَصَّ الْخَبَرَ قَالَ وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ گئے اور وہاں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو لے آئے۔ تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے میں اپنے پاس رکھوں گا کیونکہ اپنے چچا کی بیٹی کا زیادہ حق میں رکھتا ہوں اور میرے پاس (یعنی میرے نکاح میں) اس کی خالہ ہے اور خالہ ماں ہی ہوتی ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میرے پاس رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ہے اور وہ اس کی زیادہ حقدار ہیں۔ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا زیادہ حق رکھتا ہوں کیونکہ میں اس کے لیے (گھر سے) نکلا اور میں نے سفر کیا اور میں اسے لے کر آیا۔ پس حضور نبی مکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ کے سامنے معاملہ پیش ہوا تو

1۔ ایک نسخہ میں لانّ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آپ ﷺ نے فرمایا: اس بچی کا فیصلہ حضرت جعفر کے لیے ہے۔ یہ اپنی خالہ کے ساتھ رہے گی کیونکہ خالہ ماں ہوتی ہے۔

محمد بن عیسیٰ، سفیان نے ابی فروہ عن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی سند سے یہ خبر بیان کی ہے اور یہ مکمل نہیں ہے۔ اس میں بیان کیا کہ آپ ﷺ نے لڑکی کے بارے میں حضرت جعفر کے حق میں فیصلہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ان کے نکاح میں اس کی خالہ ہے۔

عباد بن موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ اسماعیل بن جعفر نے اسرائیل عن ابی اسحاق عن ہانی وہبیرہ عن علی کی سند سے انہیں بتایا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم مکہ مکرمہ سے نکلے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہمارے پیچھے چل پڑی اور وہ پکارنے لگی: اے چچا! اے چچا! پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اٹھالیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر (اپنی رفیقۂ حیات حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے حوالے کیا) اور فرمایا: یہ لو، اپنے چچا کی بیٹی۔ (حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا بھی تھے)۔ پس انہوں نے اسے اٹھالیا۔ اور پھر آگے وہی حدیث بیان کی اور بیان کیا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میرے نکاح میں اس کی خالہ ہے۔ پس حضور نبی کریم ﷺ نے اس بچی کے بارے میں فیصلہ اس کی خالہ کے حق میں کیا اور فرمایا: خالہ ماں کے قائم مقام ہوتی ہے (یعنی ماں کی طرح ہوتی ہے)۔

بَابٌ فِي عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ (مطلقہ کی عدت کا بیان)

1941۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا طُلِّقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَكُنْ لِلْمُطَلَّقَةِ عِدَّةٌ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ طُلِّقَتْ أَسْمَاءُ بِالْعِدَّةِ لِلطَّلَاقِ فَكَانَتْ أَوَّلَ مَنْ أُنْزِلَتْ فِيهَا الْعِدَّةُ لِلْمُطَلَّقَاتِ

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اسے طلاق دی گئی اور (اس وقت) مطلقہ کے لیے کوئی عدت نہ تھی۔ تو جب حضرت اسماء کو طلاق ہوئی تب اللہ تعالیٰ نے طلاق کی عدت کا حکم نازل فرمایا۔ پس وہ پہلی عورت ہے جس کے بارے میں طلاق والی عورتوں کے لیے عدت کا حکم نازل کیا گیا۔

بَابٌ فِي نَسْخِ مَا اسْتَثْنَى بِهِ مِنْ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَاتِ

مطلقات کی عدت کے بارے میں آیت سے جو منسوخ ہے اس کا بیان

1942۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ فَنُسِخَ مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''طلاق والی عورتیں تین قروء تک اپنے آپ کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

روکے رکھیں"۔ اس حکم سے وہ مستثنیٰ ہیں جن کے بارے میں یہ فرمایا۔ "اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس اور ناامید ہو جائیں اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے (اسی طرح ان کی عدت بھی ہے جنہیں ابھی حیض شروع ہی نہ ہوا ہو اور جو عورتیں حاملہ ہیں ان کی عدت وضع حمل ہے) اور مزید فرمایا: "پھر جن عورتوں کو مس کرنے سے پہلے پہلے تم طلاق دے دو تو تمہارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں کہ تم اسے شمار کرو"۔ (تو یہ تمام صورتیں مذکورہ آیت کے حکم سے مستثنیٰ ہیں)۔

بَابٌ فِي الْمُرَاجَعَةِ (رجعت کا بیان)

1943۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی اور پھر رجوع فرمالیا۔

بَابٌ فِي نَفَقَةِ الْمَبْتُوتَةِ (وہ عورت جسے طلاق بائن دی گئی اس کے نفقہ کا بیان)

1944۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلَهُ بِشَعِيرٍ فَتَسَخَّطَتْهُ فَقَالَ وَاللهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ وَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَتْ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللهُ تَعَالَى فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا[1] وَاغْتَبَطْتُ بِهِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ فِيهِ وَأَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَنَفَرًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ أَتَوُا النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَإِنَّهُ تَرَكَ لَهَا نَفَقَةً يَسِيرَةً فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ مَالِكٍ أَتَمُّ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَخَبَرَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا مَسْكَنٌ قَالَ فِيهِ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَنْ لَا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ[2] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي

1۔ ایک نسخہ میں کثیرا نہیں ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں محمد بن جعفر ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْبَتَّةَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَ فِيهِ وَلَا تُفَوِّتِينِي بِنَفْسِكِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ وَالْبَهِيُّ وَعَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ كُلُّهُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا

حضرت فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ابوعمرو بن حفص نے انہیں طلاق البتہ دی اور وہ خود (وہاں سے) غائب تھا۔ پس اس نے اپنا وکیل جو دے کر اس کی طرف بھیجا۔ پس آپ اسے ناراض ہونے لگیں۔ تو اس نے کہا: قسم بخدا! تیرے لیے ہمارے ذمے کوئی شے نہیں ہے۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے اس کے بارے میں ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: تیرے لیے اس پر نفقہ لازم نہیں ہے اور آپ ﷺ نے اسے ام شریک کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا: بلاشبہ وہ ایک ایسی عورت ہے جس کے پاس میرے اصحاب کی آمد و رفت رہتی ہے۔ پس تو ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزار، کیونکہ وہ نابینا آدمی ہے، تجھے اپنے کپڑے اتارنے میں بھی (دقت نہیں ہوگی) اور جب تو حلال ہو جائے (یعنی عدت گزار لے) تو مجھے آگاہ کرنا۔ فاطمہ نے بیان کیا: جب میں عدت گزار چکی تو میں نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا (اور یہ بھی) کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رہا ابو جہم، وہ تو اپنے کندھے سے ڈنڈا اتارتا ہی نہیں (یعنی تلخ مزاج ہے اور ستاتا رہتا ہے) اور رہا معاویہ، تو وہ فقیر اور تنگ دست ہے۔ اس کے پاس کوئی مال نہیں۔ لہٰذا تو اسامہ بن زید سے نکاح کر لے۔ اس نے عرض کی: میں تو اسے ناپسند کرتی ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسامہ بن زید سے نکاح کر لے۔ تو میں نے اس سے نکاح کر لیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر کثیر (بہت زیادہ منافع اور فوائد) عطا فرمایا اور اس کے سبب مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے اسے بتایا کہ ابوحفص بن مغیرہ نے اسے تین طلاقیں دیں۔ آگے اس میں مذکورہ حدیث بیان کی اور یہ کہ خالد بن ولید اور بنی مخزوم کا ایک گروہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آکر عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ ابوحفص بن مغیرہ نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دی ہیں اور اس نے اس کے لیے تھوڑا سا نفقہ چھوڑا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے کوئی نفقہ نہیں۔ آگے وہی حدیث بیان کی اور مالک کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

محمود بن خالد، ولید، ابوعمرو نے یحییٰ سے ابوسلمہ نے بیان کیا کہ مجھے فاطمہ بنت قیس نے بتایا کہ ابوعمرو بن حفص مخزومی نے اسے تین طلاقیں دیں۔ آگے وہی حدیث اور خالد بن ولید کی خبر بیان کی اس میں کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے نہ نفقہ ہے اور نہ ہی رہنے کی جگہ لازم ہے۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ اپنے بارے میں میری اجازت کے بغیر جلدی نہ کرنا (یعنی میری مشاورت کے بغیر کسی سے نکاح نہ کرنا)۔

قتیبہ بن سعید نے اسماعیل بن جعفر عن محمد بن عمرو عن یحییٰ عن ابی سلمہ، فاطمہ بنت قیس کی سند سے بیان کیا ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے بیان کیا میں بنی مخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی۔ اس نے مجھے طلاق بائن دی۔ پھر آگے مالک کی حدیث کی طرح بیان کی اور اس میں کہا (کہ آپ نے اسے فرمایا) تو اپنے آپ کو مجھ سے کھو نہ دینا (یعنی میری اطلاع کے بغیر کسی سے نکاح نہ کر لینا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح اسے شعبی، بہی اور عطاء نے عبدالرحمن بن عاصم سے اور ابوبکر بن ابی جہم تمام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے فاطمہ بنت قیس سے بیان کیا ہے کہ اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دیں۔

1945۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ نَفَقَةً وَلَا سُكْنَى

حضرت فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دیں اور حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے کوئی نفقہ اور سکنیٰ (رہائش کی جگہ) مقرر نہیں کیا۔

1946۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ أَبِي حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَأَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْهُ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا قَالَ عُرْوَةُ وَأَنْكَرَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَاسْمُ أَبِي حَمْزَةَ دِينَارٌ وَهُوَ مَوْلَى زِيَادٍ

ابن شہاب نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے کہ اس نے اسے بتایا کہ وہ ابوحفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھی اور ابوحفص بن مغیرہ نے اسے تین طلاقوں میں سے آخری طلاق دی۔ پس اس کا خیال ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے اپنے بارے میں گھر سے نکلنے کا فتویٰ طلب کیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ ابن ام مکتوم نابینا کے گھر منتقل ہو جائے۔ پس مروان نے اس سے انکار کیا ہے کہ وہ مطلقہ عورت کے اپنے گھر سے نکلنے کے بارے میں فاطمہ کی حدیث کی تصدیق کرے۔ عروہ نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ بنت قیس کا انکار کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا: اور اسی طرح اسے صالح بن کیسان، ابن جریج اور شعیب بن ابی حمزہ تمام نے زہری سے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا: شعیب بن ابی حمزہ، اس میں ابی حمزہ کا نام دینار ہے اور وہ زیاد کا آزاد کردہ غلام ہے۔

1947۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَى فَاطِمَةَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ أَبِي حَفْصٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَّرَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَعْنِي عَلَى بَعْضِ الْيَمَنِ فَخَرَجَ مَعَهُ زَوْجُهَا فَبَعَثَ إِلَيْهَا بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ لَهَا وَأَمَرَ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ أَنْ يُنْفِقَا عَلَيْهَا فَقَالَا وَاللهِ مَا لَهَا نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا وَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الِانْتِقَالِ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ أَيْنَ أَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ أَعْمَى تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يُبْصِرُهَا فَلَمْ تَزَلْ هُنَاكَ حَتَّى مَضَتْ عِدَّتُهَا فَأَنْكَحَهَا النَّبِيُّ ﷺ أُسَامَةَ فَرَجَعَ قَبِيصَةُ إِلَى مَرْوَانَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنِ امْرَأَةٍ فَسَنَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا ذَلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ قَالَ اللهُ تَعَالَى فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ حَتَّى لَا تَدْرِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لَعَلَّ اللهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا قَالَتْ فَأَيُّ أَمْرٍ يُحْدِثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَأَمَّا الزُّبَيْدِيُّ فَرَوَى الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثَ عُبَيْدِ اللهِ بِمَعْنَى مَعْمَرٍ وَحَدِيثَ أَبِي سَلَمَةَ بِمَعْنَى عُقَيْلٍ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ حَدَّثَهُ بِمَعْنًى دَلَّ عَلَى خَبَرِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حِينَ قَالَ فَرَجَعَ قَبِيصَةُ إِلَى مَرْوَانَ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ

زہری نے عبید اللہ سے روایت کیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ مروان نے فاطمہ کی طرف قاصد بھیجا اور اس سے صورت حال دریافت کی۔ تو اس نے اسے یہ خبر دی کہ ابوحفص کے نکاح میں تھی اور حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یمن کے کچھ حصے پر امیر مقرر کیا۔ پس اس کا خاوند بھی ان کے ساتھ نکلا اور اس نے اس کی طرف تیسری طلاق بھیج دی جو اس کے لیے (تین میں سے) باقی تھی۔ اور اس نے عیاش بن ابی ربیعہ اور حارث بن ہشام کو یہ حکم دیا کہ وہ دونوں اسے خرچہ مہیا کریں۔ تو ان دونوں نے کہا: قسم بخدا! اس کے لیے کوئی نفقہ نہیں ہے۔ مگر یہ کہ وہ حاملہ ہوتی (تو پھر اس کے لیے نفقہ بھی ہوتا)۔ پس وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے کوئی نفقہ نہیں مگر یہ کہ تو حاملہ ہوتی۔ پھر اس نے آپ ﷺ سے اس مکان سے منتقل ہونے کی اجازت طلب کی۔ تو آپ ﷺ نے اسے اجازت عطا فرما دی۔ پھر اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں کہاں منتقل ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم کے پاس۔ وہ نابینا ہے، تو اس کے پاس اپنے کپڑے اتار سکے گی اور وہ نہیں دیکھے گا۔ پس وہ وہیں رہی یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اس کا نکاح اسامہ سے کر دیا۔ پس قبیصہ مروان کی طرف لوٹ کر گیا اور اسے اس بارے میں خبر دی۔ تو مروان نے کہا: ہم نے یہ حدیث نہیں سنی مگر ایک عورت سے۔ پس ہم اس صحیح اور درست کام کو لیں گے جس پر ہم نے لوگوں کو پایا۔ جب یہ خبر فاطمہ تک پہنچی تو اس نے کہا: میرے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ "پس تم انہیں طلاق دو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز میں) (یہاں تک فرمایا) تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے"۔ اس نے کہا: تین طلاقوں کے بعد کون سی نئی بات وہ پیدا فرمائے گا (یعنی اس میں رجعت کا کوئی امکان نہیں)۔

ابوداؤد نے کہا: اسی طرح اسے یونس نے زہری سے روایت کیا ہے اور رہے زبیدی، تو اس نے دونوں حدیثیں اکٹھی روایت کی ہیں۔ عبید اللہ کی حدیث معمر کی مثل اور ابوسلمہ کی حدیث عقیل کی مثل۔ اور محمد بن اسحاق نے اسے زہری سے روایت کیا ہے کہ قبیصہ بن ذؤیب نے اسے اس طرح بتایا جو عبید اللہ کی خبر پر دلالت کرتا ہے۔ جبکہ اس نے کہا: پس قبیصہ مروان کی طرف لوٹ کر گیا اور اسے اس بارے میں آگاہ کیا۔

بَابُ مَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

اس شخص کا بیان جس نے فاطمہ بنت قیس کی روایت کا انکار کیا

1948۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْجَامِعِ مَعَ الْأَسْوَدِ فَقَالَ أَتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا كُنَّا لِنَدَعَ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صلی اللہ علیہ وسلم لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي أَحَفِظَتْ ذَلِكَ[1] أَمْ لَا

ابو اسحاق نے بیان کیا ہے کہ میں جامع مسجد میں اسود کے ساتھ موجود تھا کہ فاطمہ بنت قیس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ تو آپ نے فرمایا: ہم ایسے نہیں ہیں کہ ہم اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ایک عورت کے قول کے سبب چھوڑ دیں۔ ہم یہ نہیں جانتے آیا اسے بات یاد رہی ہے یا کہ نہیں۔

1949۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ عَابَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أَشَدَّ الْعَيْبِ يَعْنِي حَدِيثَ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا فَلِذَلِكَ رَخَّصَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قِيلَ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيْ إِلَى قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذَلِكَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِي خُرُوجِ فَاطِمَةَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنْ سُوءِ الْخُلُقِ

عبد الرحمن بن ابی الزناد نے ہشام بن عروہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث پر سخت ترین تنقید کی اور آپ نے فرمایا کہ فاطمہ ایک وحشی اور کھنڈر نما مکان میں رہائش پذیر تھی۔ پس اس کی اطراف میں اس کے لیے خوف تھا۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (وہاں سے منتقل ہونے کی) رخصت عطا فرما دی۔

محمد بن کثیر اور سفیان نے عبد الرحمن بن قاسم عن ابیہ عن عروہ بن زبیر کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کہا گیا: کیا آپ فاطمہ کے قول کی طرف نہیں دیکھتیں۔ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔ لیکن اس میں اس کے لیے کوئی خیر اور بھلائی نہیں۔ ہارون بن زید نے بیان کیا: میرے باپ نے سفیان عن یحییٰ بن سعید عن سلیمان بن یسار کی سند سے فاطمہ کے اپنے گھر سے نکلنے کے بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ اس کا سبب سوء خلق (بد اخلاق ہونا) ہے۔

1950۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَقَالَتْ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ وَارْدُدِ الْمَرْأَةَ إِلَى بَيْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ غَلَبَنِي وَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ أَوَمَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ إِنْ كَانَ بِكِ الشَّرُّ فَحَسْبُكِ مَا كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار دونوں سے سنا کہ وہ ذکر کر رہے ہیں کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے

1۔ ایک نسخہ میں حفظت نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عبدالرحمن بن حکم کی بیٹی کو طلاق البتہ دی۔ پس عبدالرحمن نے اسے (اس گھر سے) منتقل کر دیا۔ تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مروان بن حکم کی طرف پیغام بھیجا۔ وہ اس وقت مدینہ طیبہ کا امیر تھا اور اسے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور اس عورت کو اس کے پہلے گھر کی طرف واپس لوٹا دے (یعنی جس گھر میں اس پر عدت لازم ہوئی وہ اس میں گزارے) سلیمان کی حدیث میں ہے کہ مروان نے کہا: عبدالرحمن مجھ پر غالب آ گیا ہے (یعنی اس نے مجھے مجبور کر دیا ہے میں واپسی کا حکم نہیں دے سکتا) اور قاسم کی روایت میں ہے کہ مروان نے کہا: کیا آپ کے پاس فاطمہ بنت قیس کے واقعہ کی خبر نہیں پہنچی؟ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تیرا فاطمہ کی حدیث کا ذکر نہ کرنا باعث نقصان وضرر نہیں۔ تو مروان نے کہا: اگر آپ کے نزدیک وہاں (مکان کی تبدیلی کا سبب) شر تھا تو پھر آپ کے لیے یہ کافی ہے کہ یہاں بھی ان دونوں (یحییٰ بن سعید اور اس کی بیوی) کے درمیان وہی شر موجود ہے (لہٰذا مکان کی تبدیلی باعث حرج نہیں)۔

1951۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدُفِعْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقُلْتُ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طُلِّقَتْ فَخَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا فَقَالَ سَعِيدٌ تِلْكَ امْرَأَةٌ فَتَنَتِ النَّاسَ إِنَّهَا كَانَتْ لَسِنَةً فَوُضِعَتْ عَلَى يَدَيِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى

میمون بن مہران نے بیان کیا ہے کہ میں مدینہ طیبہ میں آیا اور مجھے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا۔ تو میں نے کہا: فاطمہ بنت قیس کو طلاق ہوئی اور وہ اپنے گھر سے نکل گئی۔ تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک عورت ہے جس نے لوگوں کو فتنہ میں ڈال دیا ہے۔ وہ انتہائی زبان دراز تھی۔ پس اسے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے پاس رکھا گیا جو کہ نابینا تھے۔

بَابٌ فِي الْمَبْتُوتَةِ تَخْرُجُ بِالنَّهَارِ (طلاق بائن والی عورت کے دن کے وقت باہر نکلنے کا بیان)

1952۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا فَخَرَجَتْ تَجُدُّ نَخْلًا لَهَا فَلَقِيَهَا رَجُلٌ فَنَهَاهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا اخْرُجِي فَجُدِّي نَخْلَكِ لَعَلَّكِ أَنْ تَصَدَّقِي مِنْهُ أَوْ تَفْعَلِي خَيْرًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میری خالہ کو تین طلاقیں دی گئیں۔ پس وہ (دن کے وقت) اپنی کھجوریں توڑنے کے لیے (گھر سے) نکلی۔ تو اسے ایک آدمی ملا اور اس نے اسے (باہر نکلنے سے) منع کیا۔ پھر وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور صورت حال کا آپ کے سامنے ذکر کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نکل اور اپنی کھجوریں توڑ، شاید تو ان میں سے کچھ صدقہ کرے یا تو کوئی اچھا اور خیر کا عمل کرے۔

فائدہ: احناف کے نزدیک مطلقہ رجعیہ ہو یا بائنہ، اس کے لیے دن کے وقت اپنی ضرورت کے لیے نکلنا جائز نہیں اور مذکورہ حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ مخصوص حالات کے پیش نظر یہ رخصت اس عورت کے ساتھ خاص ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ نَسْخِ مَتَاعِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا بِمَا فُرِضَ لَهَا مِنَ الْمِيرَاثِ

میراث کے حصہ کے عوض متوفی عنہا زوجہا کیلئے نفقہ وغیرہ دینے کے منسوخ ہونے کا بیان

1953 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَنُسِخَ ذَلِكَ بِآيَةِ الْمِيرَاثِ بِمَا فُرِضَ لَهُنَّ مِنَ الرُّبُعِ وَالثُّمُنِ وَنُسِخَ أَجَلُ الْحَوْلِ بِأَنْ جُعِلَ أَجَلُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم میں سے جو فوت ہو جاتے ہیں اور وہ اپنی ازواج چھوڑ جاتے ہیں تو وہ اپنی ازواج کے لیے ایک سال تک کے خرچہ کی وصیت کریں (اور) نہ نکلنے کی''۔ پس یہ حکم آیت میراث سے منسوخ ہو گیا اس حصہ کے عوض جو ان کے لیے ربع اور ثمن میں سے مقرر ہوا (یعنی اگر خاوند کی اولاد ہو تو ان کا حصہ آٹھواں ہو گا اور اگر اولاد نہ ہو تو ان کا حصہ چوتھا ہو گا) اور سال کی مدت اس آیت سے منسوخ ہو گئی جس میں (متوفی عنہا زوجہا کی عدت) چار مہینے دس دن مقرر کر دی گئی ہے۔

بَابُ إِحْدَادِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا (متوفی عنہا زوجہا کے سوگ منانے کا بیان)

1954 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

حمید بن نافع نے زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کیا ہے کہ اس نے انہیں ان تین احادیث کے بارے میں خبر دی۔ زینب نے بیان کیا: میں ام حبیبہ کے پاس گئی جب ان کا باپ ابوسفیان فوت ہوا۔ انہوں نے خوشبو منگائی جس میں خلوق یا اس کے علاوہ کچھ تھا اور اس سے ایک لڑکی کو کچھ لگائی۔ پھر اسے اپنے رخساروں پر لگا لیا (یعنی جو ہاتھوں کے ساتھ لگی ہوئی تھی اسے رخساروں پر مل لیا) اور پھر کہا: قسم بخدا! مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہیں۔ مگر یہ کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ عورت جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتی ہے اس کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کا اظہار کرے، مگر خاوند پر (سوگ کی مدت) چار مہینے اور دس دن ہے۔

1955 - قَالَتْ زَيْنَبُ وَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت زینب نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب کہ ان کا بھائی فوت ہوا تھا۔ تو انہوں نے خوشبو منگائی اور اس سے کچھ لگالی۔ پھر کہا: قسم بخدا! مجھے خوشبو کی کوئی حاجت تو نہیں، مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے درآنحالیکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے کہ وہ عورت جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کا اظہار کرے، البتہ خاوند (کی موت پر) سوگ کی مدت چار مہینے اور دس دن ہے۔

1956۔ قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَائَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْحِفْشُ بَيْتٌ صَغِيرٌ

زینب نے بیان کیا ہے اور میں نے یہ اپنی ماں ام سلمہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں درد کرتی ہیں، کیا ہم اسے سرمہ لگا سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اس نے دو یا تین بار یہی عرض کی اور آپ ﷺ ہر بار فرماتے رہے: نہیں۔ بالآخر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو صرف چار مہینے اور دس دن ہیں حالانکہ زمانہ جاہلیت میں تم میں سے ہر کوئی سال کے اختتام پر مینگنیاں پھینک رہی ہوتی تھی۔ حمید نے کہا: میں نے زینب کو کہا: یہ سال کے آخر پر مینگنیاں پھینکنا کیا ہے؟ تو زینب نے بتایا: جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تھا تو وہ ایک تنگ و تاریک مکان میں داخل ہو جاتی اور انتہائی گھٹیا پھٹے پرانے کپڑے پہن لیتی، نہ خوشبو کو مس کرتی اور نہ کسی اور شے کو۔ یہاں تک کہ اس پر سال گزر جاتا۔ پھر ایک جانور لایا جاتا گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ۔ پس وہ اس کے ساتھ اپنے بدن کا کوئی حصہ رگڑتی اور بہت کم ایسا ہوتا کہ وہ جس شے کے ساتھ عضو بدن کو رگڑتی (وہ زندہ رہتی) بلکہ وہ مر جاتی۔ پھر وہ باہر نکلتی۔ اسے ایک مینگنی دی جاتی اور وہ اسے پھینکتی۔ پس اس کے بعد وہ عدت سے نکل آتی اور اب وہ جو چاہے خوشبو وغیرہ میں سے لگائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: حفش سے مراد چھوٹا سا کمرہ ہے۔

بَابٌ فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا تَنْتَقِلُ (متوفی عنہا زوجہا کے منتقل ہونے کا بیان)

1957۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَائَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا حَتّٰى إِذَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

كَانُوا بِطَرَفِ الْقَدُومِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنِّي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَسْكَنٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَعَمْ قَالَتْ فَخَرَجْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي أَوْ أَمَرَنِي فَدُعِيتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي قَالَتْ فَقَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ

زینب بنت کعب بن عجرہ نے بیان کیا ہے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان جو کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہے، نے اسے یہ خبر دی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے یہ پوچھنے لگی کہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف بنی خدرہ میں لوٹ جائے۔ کیونکہ اس کا خاوند اپنے ان غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا جو بھاگ گئے تھے۔ حتیٰ کہ جب وہ طرف قدوم (قوم کی جگہ کا نام ہے) میں تھے تو یہ ان سے جا ملا لیکن انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں اپنے اہل کی طرف لوٹ جاؤں، کیونکہ اس نے مجھے ایسے مکان میں نہیں چھوڑا جس کا وہ خود مالک ہو اور نہ ہی نفقہ وغیرہ کچھ چھوڑا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ وہ بیان کرتی ہیں: پھر میں نکل گئی۔ یہاں تک کہ جب میں حجرہ میں تھی یا مسجد میں۔ تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا، یا میرے بارے میں حکم دیا اور آپ ﷺ کے لیے بلایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیسے کہا تھا۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو دوبارہ وہ قصہ سنایا جو میں نے اپنے خاوند کی حالت کے بارے بیان کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر میں ٹھہری رہ یہاں تک کہ عدت اپنے اختتام کو پہنچ جائے۔ وہ کہتی ہیں: پس میں نے اسی گھر میں چار مہینے دس دن عدت مکمل کی۔ پھر جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) مجھے بلا بھیجا۔ تو آپ نے اس کے بارے میں مجھ سے پوچھا۔ تو میں نے آپ کو اس سے آگاہ کیا۔ تو آپ نے اسی کی اتباع کی اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

بَابُ مَنْ رَأَى التَّحَوُّلَ (ان کا بیان جو منتقل ہونے کے قائل ہیں)

1958۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهِ وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى تَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس آیت نے عورت کی عدت اپنے اہل کے پاس گزارنے کو منسوخ کر دیا ہے۔ پس اب وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا قول غَيْرَ إِخْرَاجٍ ہے (یعنی چاہے تو وہ خاوند کے گھر میں عدت گزارے یا وہاں سے کہیں اور منتقل ہو جائے)۔

عطاء نے کہا ہے: اگر وہ چاہے تو اپنے اہل کے ساتھ عدت گزارے اور اپنے وصیت کے گھر میں سکونت پذیر رہے۔ اور اگر چاہے تو (وہاں سے) نکل جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ ''پس اگر وہ نکل جائیں تو تم پر ان کے اس فعل میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کوئی گناہ نہیں"۔ عطاء نے بیان کیا: پھر آیت میراث نازل ہوئی اور اس سے سکنی بھی منسوخ ہو گیا، لہٰذا وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔

بَاب فِيمَا تَجْتَنِبُهُ الْمُعْتَدَّةُ فِي عِدَّتِهَا

ان چیزوں کا بیان جن سے معتدہ عدت کے دوران اجتناب کرے

1959۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ الْقُهُسْتَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ عَنْ هِشَامٍ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْجَرَّاحِ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُحِدُّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرَتِهَا إِذَا طَهُرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا بِنُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ قَالَ يَعْقُوبُ مَكَانَ عَصْبٍ إِلَّا مَغْسُولًا وَزَادَ يَعْقُوبُ وَلَا تَخْتَضِبُ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي تَمَامِ حَدِيثِهِمَا قَالَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ يَزِيدُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِيهِ وَلَا تَخْتَضِبُ وَزَادَ فِيهِ هَارُونُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ

حفصہ نے ام عطیہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت اپنے خاوند کے سوا کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کا اظہار نہیں کرے گی۔ کیونکہ وہ اس (خاوند) پر چار مہینے اور دس دن سوگ منائے گی۔ وہ رنگا ہوا کپڑا نہیں پہنے گی سوائے عصب کے کپڑے کے۔ (عصب کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ ایسا کپڑا جسے بننے سے پہلے اس کے سوت میں گرہیں لگا دی جائیں اور پھر اسے رنگا جائے۔ تو اس سے وہ کپڑا مکمل طور پر رنگین نہیں ہوگا بلکہ کچھ سفید ہوگا اور کچھ رنگدار۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ یمنی چادر ہے جسے سفید بنا جائے اور پھر اسے رنگ دیا جائے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ایک بوٹی ہے جس سے کپڑوں کو رنگا جاتا ہے) (بذل المجہود ص 71 ج 11) نہ وہ سرمہ لگائے گی اور نہ خوشبو لگائے گی مگر جو اس کی طہارت کے قریب ہو۔ جب وہ اپنے حیض سے پاک ہو تو قسط اور اظفار (خوشبوؤں کے نام ہیں) میں سے تھوڑی سی لگا لے۔ اور یعقوب نے عصب کی جگہ کہا ہے: الا مغسولا یعنی وہ رنگین کپڑا نہ پہنے مگر دھلا ہوا۔ اور یعقوب نے یہ بھی کہا ہے: اور وہ مہندی بھی نہ لگائے گی۔

ہارون بن عبداللہ اور مالک بن عبدالواحد المسمعی دونوں نے بیان کیا کہ یزید بن ہارون نے ہشام عن حفصہ عن ام عطیہ کی سند سے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور ان دونوں کی حدیث مکمل نہیں ہے۔ مسمعی نے کہا ہے کہ یزید نے کہا: میں اسے نہیں جانتا مگر یہ کہ اس میں ہے وہ مہندی نہیں لگائے گی۔ اور ہارون نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

1960 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي بُدَيْلٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے وہ ایسے کپڑے نہ پہنے جو کسم سے رنگے ہوئے ہوں اور نہ وہ جو گیرو (سرخ مٹی) سے رنگے ہوئے ہوں۔ نہ کوئی زیور پہنے، نہ مہندی لگائے اور نہ ہی وہ سرمہ لگائے۔

1961 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ الضَّحَّاكِ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ أَسِيدٍ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَكَانَتْ تَشْتَكِي عَيْنَيْهَا فَتَكْتَحِلُ بِالْجِلَاءِ قَالَ أَحْمَدُ الصَّوَابُ بِكُحْلِ الْجِلَاءِ فَأَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجِلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلِي بِهِ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ يَشْتَدُّ عَلَيْكِ فَتَكْتَحِلِينَ بِاللَّيْلِ وَتَمْسَحِينَهُ بِالنَّهَارِ ثُمَّ قَالَتْ عِنْدَ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبِرًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ قَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزِعِينَهُ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قَالَتْ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِينَ بِهِ رَأْسَكِ

ام حکیم بنت اسید نے اپنی ماں سے یہ بیان کیا ہے کہ ان کا خاوند فوت ہوا اور ان کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ تو وہ جلاء کے ساتھ سرمہ لگانے لگیں۔ (جلاء ایک خاص قسم کا سرمہ ہے)۔ احمد نے کہا ہے: درست بکحل الجلاء ہے؟ چنانچہ انہوں نے اپنی لونڈی کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تا کہ وہ آپ سے جلاء کے سرمہ کے بارے پوچھے۔ تو انہوں نے فرمایا: تو اس کے ساتھ سرمہ نہ لگا مگر ایسی حالت میں کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو۔ وہ تجھ پر انتہائی شدید ہو جائے۔ پس تو رات کے وقت سرمہ لگا لے اور دن کے وقت اسے صاف کر لے۔ پھر اس وقت ام سلمہ نے کہا: جب میرے خاوند ابو سلمہ فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے درآنحالیکہ میں اپنی آنکھوں پر ایلوا لگائے ہوئے تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ ایلوا ہے، اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ چہرے کو چمکا دیتا ہے۔ پس تو اسے رات کے وقت لگا دیا کر اور دن کے وقت اسے اتار دیا کر اور خوشبو اور مہندی لگا کر کنگھی نہ کر کیونکہ وہ خضاب ہے۔ وہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کی کون سی شے کے ساتھ میں کنگھی کروں۔ یا رسول اللہ! ﷺ بیری کے پتوں کے ساتھ جن کے ساتھ تو اپنے سر کو ڈھانپ لے (یعنی بیری کے پتے پیس کر ان کے ساتھ سر میں لیپ کر دے اور پھر پانی کے ساتھ اسے دھو کر کنگھی کر لے۔)

بَابٌ فِي عِدَّةِ الْحَامِلِ (حاملہ عورت کی عدت کا بیان)

1962 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تَرْتَجِينَ النِّكَاحَ إِنَّكِ وَاللهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزْوِيجِ إِنْ بَدَا لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعَتْ وَإِنْ كَانَتْ فِي دَمِهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهُرَ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا ہے کہ اس کے باپ نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم زہری کی طرف لکھا اور اسے حکم دیا کہ وہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ کے پاس جائے اور اس سے اس کی حدیث کے بارے میں پوچھے جو رسول اللہ ﷺ نے اسے اس وقت فرمائی تھی جب اس نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا تھا۔ پس عمر بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عتبہ کی طرف لکھا اور اسے یہ خبر دی کہ سبیعہ نے اسے بتایا ہے کہ وہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی۔ وہ بنی عامر بن لوی میں سے تھے اور غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ پس حجۃ الوداع میں ان کا وصال ہو گیا اور اس وقت وہ حاملہ تھیں۔ پس زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ اس نے اپنے خاوند کی وفات کے بعد اپنا بچہ جن دیا۔ جب وہ نفاس سے پاک ہو گئی تو اس نے پیغام نکاح دینے والوں کے لیے بناؤ سنگھار کیا۔ پس اس کے پاس بنو عبد الدار کا ایک آدمی ابو سنابل بن بعکک آیا اور اسے کہا: مجھے کیا ہے کہ میں تجھے بناؤ سنگھار کیے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ شاید تو نکاح کی خواہش و آرزو رکھتی ہے۔ قسم بخدا! تو نکاح نہیں کر سکتی یہاں تک کہ تجھ پر چار مہینے اور دس دن گزر جائیں۔ سبیعہ نے بیان کیا کہ جب اس نے مجھے اس طرح کہا: تو میں نے شام کے وقت اپنے اوپر کپڑے کو لپیٹا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو گئی اور آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ جب سے میں نے اپنا حمل وضع کیا ہے میں حلال ہو چکی ہوں اور آپ ﷺ نے مجھے شادی کرنے کا حکم دیا، اگر میرے لیے ضروری ہو۔

ابن شہاب نے کہا: میں کوئی حرج نہیں دیکھتا کہ وہ شادی کر لے جب کہ وہ حمل وضع کر لے۔ اگرچہ اسے نفاس کا خون جاری ہو، مگر یہ کہ اس کا خاوند اس کے قریب نہ جائے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے (یعنی نکاح ہو جائے مگر مجامعت طہارت سے قبل جائز نہ ہوگی)۔

1963 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهُ لَأُنْزِلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ وَعَشْرًا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اعمش نے مسلم سے، انہوں نے مسروق سے اور انہوں نے عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: جو چاہے میں اس سے لعان کرتا ہوں کہ چھوٹی سورۃ النساء (یعنی سورۃ طلاق) اربعۃ اشھر وعشرا کے بعد نازل ہوئی۔ اس لیے وہ اس کی ناسخ ہے۔ یعنی حاملہ کی عدت چار ماہ دس دن کی بجائے وضع حمل ہے)۔

بَابٌ فِي عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ (ام ولد کی عدت کا بیان)

1964۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَا تُلَبِّسُوا عَلَيْنَا سُنَّةً قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى سُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ يَعْنِي أُمَّ الْوَلَدِ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہم پر سنت کو نہ چھپاؤ۔ ابن مثنیٰ نے بیان کیا: ہمارے نبی ﷺ کی سنت یہ ہے کہ ام ولد کا خاوند فوت ہونے کی صورت میں اس کی عدت چار مہینے اور دس دن ہے۔

فائدہ: اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ام ولد شادی شدہ ہو اور اس کے خاوند سے پہلے آقا فوت ہو تو اس سے وہ آزاد ہو جائے گی۔ بعد از اں خاوند فوت ہو تو پھر اس کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی اور اگر صورت حال اس کے برعکس ہو تو اس کی عدت نصف ہوگی (ہکذا فی بذل المجہود ص73ج11)۔

بَابُ الْمَبْتُوتَةِ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

مطلقہ ثلاث کی طرف خاوند رجوع نہیں کر سکتا یہاں تک کہ وہ کسی غیر سے شادی کر لے

1965۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ يَعْنِي ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُوَاقِعَهَا أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَذُوقَ عُسَيْلَةَ الْآخَرِ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں۔ پھر اس نے اس کے سوا دوسرے زوج سے شادی کی اور وہ اس کے پاس داخل ہوا۔ پھر اسے اس کے ساتھ جماع کرنے سے پہلے ہی طلاق دے دی، کیا وہ عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے گی؟ تو آپ نے روایت کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ دوسرے کا شہد چکھ لے اور وہ اس کا شہد چکھ لے (یعنی ایک دوسرے سے جماع کی لذت حاصل کر لیں)۔

بَابٌ فِي تَعْظِيمِ الزِّنَا (زنا کے گناہ کے عظیم ہونے کا بیان)

1966۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ فَقُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مَخَافَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ قَالَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ الْآيَةَ

عمرو بن شرحبیل نے عبداللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے شریک بنائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا فرمایا ہے۔ میں نے پھر عرض کی: اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے بچے کو اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔ میں نے عرض کی: پھر اس کے بعد کون سا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم ﷺ کے قول کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ''وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو الٰہ نہیں پکارتے اور حق کے سوا کسی ایسے نفس کو قتل نہیں کرتے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہوا اور نہ وہ زنا کرتے ہیں''۔ الآیہ۔

1967۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَتْ مِسْكِينَةٌ[1] لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدِي يُكْرِهُنِي عَلَى الْبِغَاءِ فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ

ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مسکینہ کسی انصاری کی لونڈی تھی۔ وہ آئی اور اس نے عرض کی: میرا آقا مجھے زنا پر مجبور کرتا ہے۔ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ (اور تم باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو)۔

1968۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ غَفُورٌ لَهُنَّ الْمُكْرَهَاتِ

معتمر نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ (اور جو کوئی انہیں مجبور کرے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ انہیں مجبور کیے جانے کے بعد غفور رحیم ہے) اس کے بارے سعید بن ابی الحسن نے کہا کہ وہ ان باندیوں کو بخشنے والا جنہیں (بدکاری پر) مجبور کیا گیا (جبکہ مجبور کرنے والے آقا تو اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہوں گے)۔

1۔ ایک نسخہ میں مِسْكِينَةٌ کے بجائے مُسَيْكَةُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ الصَّوْمِ (روزوں کا بیان)

بَابُ مَبْدَإِ فَرْضِ الصِّيَامِ (روزے فرض ہونے کی ابتداء کا بیان)

1969 ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ فَكَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا صَلَّوُا الْعَتَمَةَ حَرُمَ عَلَيْهِمُ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ وَالنِّسَاءُ وَصَامُوا إِلَى الْقَابِلَةِ فَاخْتَانَ رَجُلٌ نَفْسَهُ فَجَامَعَ امْرَأَتَهُ وَقَدْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَلَمْ يُفْطِرْ فَأَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَ ذَلِكَ يُسْرًا لِمَنْ بَقِيَ وَرُخْصَةً وَمَنْفَعَةً فَقَالَ سُبْحَانَهُ عَلِمَ اللهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمُ الْآيَةَ وَكَانَ هَذَا مِمَّا نَفَعَ اللهُ بِهِ النَّاسَ وَرَخَّصَ لَهُمْ وَيَسَّرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح ان پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے"۔ پس حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ مقدس میں جب لوگ عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو ان پر کھانا، پینا اور عورتوں سے جماع حرام ہو جاتا تھا اور وہ آنے والے دن غروب آفتاب تک روزہ رکھتے تھے۔ پھر ایک آدمی نے اپنے نفس سے خیانت کی اور اپنی عورت سے جماع کر لیا (اس میں رجل سے مراد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں) حالانکہ وہ عشاء کی نماز پڑھ چکے تھے اور ابھی تک روزہ افطار نہیں کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ بقیہ لوگوں کے لیے (یعنی جنہوں نے خیانت نہیں کی) اسے آسان کر دے، رخصت عطا فرما دے اور نفع بخش بنا دے۔ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جان لیا ہے کہ تم اپنے نفسوں میں خیانت کرتے ہو"۔ الآیہ۔ اور یہ ان میں سے ہے جن کے سبب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نفع عطا فرمایا، انہیں رخصت دی اور ان کے لیے آسانی پیدا فرمائی۔

1970 ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا صَامَ فَنَامَ لَمْ يَأْكُلْ إِلَى مِثْلِهَا وَإِنَّ صِرْمَةَ بْنَ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّ أَتَى امْرَأَتَهُ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا لَعَلِّي أَذْهَبُ فَأَطْلُبُ لَكَ شَيْئًا (1) فَذَهَبَتْ وَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمْ يَنْتَصِفِ النَّهَارُ حَتَّى غُشِيَ عَلَيْهِ وَكَانَ يَعْمَلُ يَوْمَهُ فِي أَرْضِهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ قَرَأَ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْفَجْرِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی جب روزہ رکھ کر سو جاتا تو پھر دوسرے دن کی شام تک وہ کچھ نہ کھا

1 ـ ایک نسخہ میں شیئاً نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سکتا تھا۔ پس صرمہ بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور وہ روزے سے تھے اور پوچھا: کیا تیرے پاس کوئی شے ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ البتہ میں جاتی ہوں اور تمہارے لیے کوئی شے تلاش کرتی ہوں۔ پس وہ چلی گئی اور ان پر نیند غالب آگئی۔ وہ آئی تو اس نے کہا: تو خائب و خاسر ہوا (یعنی تو کھانے سے محروم ہو گیا) پس دوسرے دن ابھی نصف النہار بھی نہ ہوا تھا کہ اس پر غشی چھا گئی اور وہ سارا دن اپنی زمین میں کام کرتے تھے۔ پس اس کا تذکرہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ہوا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ الایہ (تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے ساتھ جماع کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔ تا قولہ مِنَ الْفَجْرِ)

بَاب نَسْخِ قَوْلِهِ تَعَالَى وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ

قول باری تعالیٰ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ کے نسخ کا بیان

1971۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ فَعَلَ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اور ان لوگوں پر جو روزہ کی طاقت رکھتے ہیں فدیہ ہے ایک مسکین کا کھانا''۔ تو ہم میں سے جو چاہتا وہ روزہ نہ رکھتا اور فدیہ دے دیتا۔ یہی ہوتا رہا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی جو اس کے بعد ہے: یعنی فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ اور اس نے پہلے حکم کو منسوخ کر دیا (اور عذر نہ ہونے کی صورت میں ہر عاقل بالغ انسان پر روزہ رکھنا فرض ہو گیا)۔

1972۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَكَانَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يَفْتَدِيَ بِطَعَامِ مِسْكِينٍ افْتَدَى وَتَمَّ لَهُ صَوْمُهُ فَقَالَ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ وَقَالَ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ (کا مفہوم ہے) کہ ان میں سے جو چاہے کہ وہ ایک مسکین کا کھانا فدیہ دے تو وہ فدیہ دے دے اور اس کا روزہ مکمل ہو جائے گا۔ پھر فرمایا: ''پس جس نے خیر اور عمل صالح میں رغبت رکھی تو وہ اس کے لیے بہتر اور نفع بخش ہے اور روزے رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے''۔ اور مزید فرمایا: ''پس تم میں سے جس نے (رمضان المبارک کا) مہینہ پا لیا تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے روزے رکھے'' (اس آیت سے سابقہ اختیار کا حکم منسوخ ہو گیا مگر مریض اور مسافر کے بارے میں وہ رخصت باقی رہی) چنانچہ فرمایا: ''اور جو مریض ہو یا مسافر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں (روزے رکھ کر) گنتی پوری کر لے''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ مَنْ قَالَ هِيَ مُثْبَتَةٌ لِلشَّيْخِ وَالْحُبْلَى

اس کا بیان جس نے کہا کہ یہ حکم بوڑھے اور حاملہ کے لیے ثابت ہے

1973۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عِكْرِمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أُثْبِتَتْ لِلْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ

حضرت قتادہ نے بیان کیا ہے کہ عکرمہ نے انہیں بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ (فدیہ کا حکم) حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے ثابت رکھا گیا ہے۔

1974۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ كَانَتْ رُخْصَةً لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْمَرْأَةِ الْكَبِيرَةِ وَهُمَا يُطِيقَانِ الصِّيَامَ أَنْ يُفْطِرَا وَيُطْعِمَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا وَالْحُبْلَى وَالْمُرْضِعُ إِذَا خَافَتَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي عَلَى أَوْلَادِهِمَا أَفْطَرَتَا وَأَطْعَمَتَا

حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ارشاد باری تعالیٰ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ کے بارے میں فرمایا کہ یہ بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کے حق میں رخصت ہے حالانکہ وہ دونوں روزے کی طاقت رکھتے ہوں کہ وہ روزہ نہ رکھیں اور ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں جب انہیں اپنے بچوں کے بارے (نقصان کا) خوف ہو تو یہ روزہ نہ رکھیں اور (مسکین کو) کھانا کھلا دیں۔

بَابُ الشَّهْرِ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ (مہینہ انتیس دن کا ہونے کا بیان)

1975۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَخَنَسَ سُلَيْمَانُ أُصْبُعَهُ فِي الثَّالِثَةِ يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَثَلَاثِينَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ہم ایک امی (ان پڑھ) امت (گروہ) ہیں، نہ ہم لکھ سکتے ہیں اور نہ حساب جانتے ہیں، مہینہ اتنے دنوں کا اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے۔ (آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر یہ اشارہ فرمایا) اور سلیمان نے (یہ روایت بیان کرتے وقت) تیسری بار اپنی ایک انگلی بند کر لی۔ مراد یہ کہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

1976۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا كَانَ شَعْبَانُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ نَظَرَ لَهُ فَإِنْ رُئِيَ فَذَاكَ وَإِنْ لَمْ يُرَ وَلَمْ يَحُلْ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ وَلَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَتَرَةٌ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَإِنْ حَالَ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ أَوْ قَتَرَةٌ أَصْبَحَ صَائِمًا قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ مَعَ النَّاسِ وَلَا يَأْخُذُ بِهَذَا الْحِسَابِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ بَلَغَنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم زَادَ وَإِنَّ أَحْسَنَ مَا يُقْدَرُ لَهُ أَنَّا إِذَا رَأَيْنَا هِلَالَ شَعْبَانَ لِكَذَا وَكَذَا فَالصَّوْمُ إِنْ شَاءَ اللهُ لِكَذَا وَكَذَا إِلَّا أَنْ تَرَوْا[1] الْهِلَالَ قَبْلَ ذَلِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا ہے پس تم روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ تم اسے (یعنی چاند کو) دیکھ لو اور تم افطار نہ کرو یہاں تک کہ تم اسے (یعنی چاند کو) دیکھ لو۔ اور اگر تم پر ابر چھا جائے تو اس کے تیس دن پورے کرلو۔ راوی کہتا ہے کہ جب شعبان کی انتیس تاریخ ہوتی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما چاند دیکھتے تھے۔ پس اگر وہ دکھائی دیتا، تو بہتر ہو جاتا۔ اور اگر نہ دکھائی دیتا اور آپ کے مطلع پر سامنے بادل اور گرد وغبار بھی حائل نہ ہوتا۔ تو آپ صبح افطار کی حالت میں کرتے (یعنی روزہ نہ رکھتے) اور اگر آپ کے مطلع پر بادل یا گرد وغبار حائل ہوتا۔ تو آپ روزے کی حالت میں صبح کرتے۔ مزید فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کے ساتھ افطار کرتے تھے اور اس حساب کا لحاظ نہ رکھتے تھے۔

حمید بن مسعدہ، عبدالوہاب اور ایوب نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اہل بصرہ کی طرف لکھا کہ ہم تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث پہنچی ہے جیسا کہ حدیث ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی اس حدیث کی مثل حدیث پہنچی ہے) اور اس میں یہ زائد ہے کہ اس کے بارے جو احسن اندازہ لگایا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ جب ہم شعبان کا چاند فلاں فلاں دن دیکھیں تو روزہ ان شاء اللہ فلاں فلاں دن ہوگا۔ مگر یہ کہ تم اس سے پہلے چاند دیکھ لو (یعنی اگر چاند نظر آجائے تو پھر اعتبار چاند کا ہوگا کیونکہ اس میں حقیقی اعتبار چاند ہی کا ہے)۔

1977۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَا صُمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا مَعَهُ ثَلَاثِينَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو انتیس روزے رکھے ہیں وہ ان سے زیادہ ہیں جو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیس رکھے ہیں (یعنی انتیس دنوں کے مہینے تیس دنوں کے مہینوں کی نسبت زیادہ گزرے)۔

1978۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ

عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عید کے دونوں مہینے ناقص نہیں ہوتے (اور وہ) رمضان اور ذوالحجہ ہیں (یعنی دونوں مہینے دنوں کی تعداد میں یا دونوں میں سے کوئی ایک دنوں کی تعداد میں یا دونوں فضیلت میں ناقص نہیں ہوتے)۔

1۔ ایک نسخہ میں الا أن یروا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب إِذَا أَخْطَأَ الْقَوْمُ الْهِلَالَ (اس کا بیان کہ جب قوم سے چاند دیکھنے میں غلطی ہو جائے)

1979- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ فِيهِ قَالَ وَفِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ مَنْحَرٌ وَكُلُّ جَمْعٍ مَوْقِفٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس بارے میں فرمایا ہے: تمہاری عید الفطر اس دن ہے جس دن تم افطار کرتے ہو اور تمہاری عید الاضحیٰ اس دن ہے جس دن تم قربانی کرتے ہو۔ تمام عرفات موقف (وقوف کرنے کی جگہ) اور تمام منیٰ قربان گاہ ہے اور مکہ مکرمہ کا ہر راستہ قربان گاہ ہے اور تمام مزدلفہ موقف ہے۔

بَاب إِذَا أُغْمِيَ الشَّهْرُ (جب رمضان المبارک کی چاند رات مطلع ابر آلود ہو)

1980- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی الله عنها تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ

عبد اللہ بن ابی قیس نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ شعبان کے دنوں کو جتنا یاد رکھتے تھے اتنا کسی اور مہینے کے دنوں کو یاد نہ رکھتے تھے۔ پھر آپ ﷺ رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے تھے۔ اور اگر اس پر بادل چھا جاتے تو آپ ﷺ تیس دن مکمل کرتے اور پھر روزہ رکھتے۔

1981- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الضَّبِّيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ سُفْيَانُ وَغَيْرُهُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يُسَمِّ حُذَيْفَةَ[1]

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مہینے کا آغاز (اس کے آنے سے) پہلے نہ کرو (یعنی مہینہ شروع ہونے سے پہلے ہی روزے رکھنا شروع نہ کر دو) یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو یا پھر گنتی مکمل کر لو، پھر روزے رکھو۔ یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو یا دنوں کی تعداد مکمل کر لو (یعنی چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو)۔

ابو داؤد نے کہا ہے: اسے سفیان وغیرہ نے منصور عن ربعی عن رجل من اصحاب النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے۔ اس نے حذیفہ کا نام ذکر نہیں کیا۔

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب مَنْ قَالَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ

اس کا بیان جس نے کہا: اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو تو تیس روزے رکھو

1982۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ بِصِيَامِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ وَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ حَالَ دُونَهُ غَمَامَةٌ فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا وَالشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ وَشُعْبَةُ وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَقُولُوا ثُمَّ أَفْطِرُوا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ حَاتِمُ بْنُ مُسْلِمٍ ابْنُ أَبِي صَغِيرَةَ وَأَبُو صَغِيرَةَ زَوْجُ أُمِّهِ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ایک دن یا دو دنوں کے روزے کے ساتھ مہینے کا آغاز پہلے نہ کرو (یعنی مہینہ شروع ہونے سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔) سوائے اس کے کہ تم میں سے کوئی (اپنی عادت کے مطابق) روزہ رکھے (تو پھر ان دنوں کے روزے میں کوئی حرج نہیں) اور تم روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو۔ پھر تم روزے رکھتے رہو یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو۔ اور اگر اس کے سامنے بادل حائل ہو جائے تو پھر تیس دن مکمل کرلو۔ پھر افطار کرو (یعنی تیس روزے مکمل کر کے عید الفطر ادا کرو) اور مہینہ انتیس دن کا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے حاتم بن ابی صغیرہ، شعبہ اور حسن بن صالح نے سماک سے اس معنی میں روایت کیا ہے۔ انہوں نے ثم افطروا کے الفاظ نہیں کہے۔ ابوداؤد نے کہا: وہ حاتم بن مسلم بن ابی صغیرہ ہے اور ابو صغیرہ اس کی ماں کا خاوند ہے۔

بَاب فِي التَّقَدُّمِ (رمضان المبارک آنے سے پہلے روزے رکھنے کا بیان)

1983۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَسَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمًا وَقَالَ أَحَدُهُمَا يَوْمَيْنِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا: کیا تو نے ماہ شعبان میں سے کسی دن روزہ رکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس جب تو افطار کرے (یعنی رمضان المبارک گزر جائے) تو ایک دن روزہ رکھنا اور ان دو (عمران بن حصین اور سعید الجریری) میں سے ایک نے کہا ہے کہ دو دن روزے رکھنا۔

1984۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْمُغِيرَةِ بْنِ فَرْوَةَ قَالَ قَامَ مُعَاوِيَةُ فِي النَّاسِ بِدَيْرِ مِسْحَلٍ الَّذِي عَلَى بَابِ حِمْصَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْهِلَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَأَنَا مُتَقَدِّمٌ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَفْعَلَهُ فَلْيَفْعَلْهُ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ

1۔ ایک نسخہ میں قال ابوداؤد وھو حاتم بن مسلم تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

السَّبَئِيُّ فَقَالَ يَا مُعَاوِيَةُ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَمْ شَيْءٌ مِنْ رَأْيِكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ صُومُوا الشَّهْرَ وَسِرَّهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قَالَ الْوَلِيدُ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ سِرُّهُ أَوَّلُهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ كَانَ سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ سِرُّهُ أَوَّلُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ بَعْضُهُمْ سِرُّهُ وَسَطُهُ وَقَالُوا آخِرُهُ(1)

ابوالازہر مغیرہ بن فروہ نے کہا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ باب حمص پر واقع دیر مسحل میں لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ ہم نے چاند فلاں فلاں دن دیکھا ہے اور میں مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزہ رکھنے لگا ہوں۔ پس جو اس طرح کرنا پسند کرے اسے چاہیے کہ وہ اس طرح کرلے۔ راوی کہتے ہیں کہ مالک بن ہبیرہ السبئی وہاں کھڑے ہوئے اور کہا: اے معاویہ! کیا تم نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بھی کچھ سنا ہے یا یہ تمہاری رائے ہے۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: تم مہینہ اور اس کے آخر میں روزے رکھو (یعنی شعبان میں اور اس کے آخر میں) یا شہر سے مراد رمضان المبارک ہے یعنی تم رمضان المبارک میں اور اس سے پہلے روزے رکھو (اور اس سے پہلے شعبان کا آخر ہی ہوتا ہے)۔ سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی نے اس حدیث میں کہا ہے کہ ولید نے کہا: میں نے ابو عمرو اوزاعی کو یہ کہتے سنا ہے کہ سرہ سے مراد مہینے کا اول ہے۔

احمد بن عبدالواحد اور ابومسہر نے کہا: سعید بن عبدالعزیز کہا کرتے تھے کہ سرہ سے مراد مہینے کا اول ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ بعض نے کہا ہے: اس سے مراد مہینے کا وسط ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد آخر ہے۔

بَابُ إِذَا رُئِيَ الْهِلَالُ فِي بَلَدٍ قَبْلَ الْآخَرِينَ بِلَيْلَةٍ

اس کا بیان کہ جب کسی شہر میں چاند دوسروں سے ایک رات پہلے دکھائی دے

1985۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ ابْنَةَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا فَاسْتَهَلَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ قُلْتُ رَأَيْتُهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُهُ حَتَّى نُكْمِلَ الثَّلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَفَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ

کریب نے بیان کیا ہے کہ ام فضل بنت الحارث نے اسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف شام بھیجا۔ پس میں شام آیا اور اس کا کام کیا اور رمضان کا چاند طلوع ہوگیا اور میں شام ہی میں تھا۔ ہم نے وہاں جمعہ کی شام چاند دیکھا تھا پھر میں

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مہینے کے آخر میں مدینہ طیبہ آیا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا، پھر چاند کا ذکر کیا اور کہا: تم نے چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے بتایا کہ میں نے جمعہ کی رات چاند دیکھا تھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا تو نے اسے بذات خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں۔ اور لوگوں نے بھی اسے دیکھا اور انہوں نے روزہ رکھا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا لیکن ہم نے تو ہفتہ کی رات چاند دیکھا تھا اور ہم مسلسل روزے رکھتے رہیں گے یہاں تک کہ ہم تیس مکمل کرلیں یا ہم چاند دیکھ لیں۔ تو میں نے کہا: کیا آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے چاند دیکھنے اور ان کے روزے رکھنے پر اکتفا نہیں کریں گے۔ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم ارشاد فرمایا ہے۔

1986۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ كَانَ بِمِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ فَصَامَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَشَهِدَ رَجُلَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْأَحَدِ فَقَالَ لَا يَقْضِي ذَلِكَ الْيَوْمَ الرَّجُلُ وَلَا أَهْلُ مِصْرِهِ إِلَّا أَنْ يَعْلَمُوا أَنَّ أَهْلَ مِصْرٍ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ قَدْ صَامُوا يَوْمَ الْأَحَدِ فَيَقْضُونَهُ[1]

اشعث نے حسن سے ایک آدمی کے بارے میں بیان کیا ہے: وہ شہروں میں سے ایک شہر میں رہ رہا تھا۔ تو اس نے سوموار کے دن روزہ رکھا اور دو آدمیوں نے شہادت دی کہ انہوں نے اتوار کی رات چاند دیکھا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اس دن کی نہ وہ آدمی قضا کرے گا اور نہ اس کے شہر کے باسی۔ مگر یہ کہ وہ جان لیں کہ مسلمانوں کے شہروں میں سے اہل مصر نے اتوار کے دن روزہ رکھا ہے۔ تب وہ اس کی قضا کریں گے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ (یوم شک کے روزے کے مکروہ ہونے کا بیان)

1987۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَأَتَى بِشَاةٍ فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ هَذَا الْيَوْمَ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ

ابوخالد الاحمر نے عمرو بن قیس سے انہوں نے ابو اسحاق سے اور انہوں نے صلہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم اس دن عمار کے پاس تھے جس میں شک کیا جاتا ہے (یوم شک سے مراد تیسویں شعبان کا دن ہے)۔ وہ ایک بکری لائے۔ تو بعض لوگ پیچھے دور ہٹ گئے (یعنی انہوں نے روزہ کے سبب کھانے سے انکار کیا) تو حضرت عمار نے فرمایا: جس نے آج کے دن روزہ رکھا تحقیق اس نے حضرت ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

بَاب فِيمَنْ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ (اس کا بیان جو شعبان کو رمضان سے ملا دیتا ہے)

1988۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُقَدِّمُوا صَوْمَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَوْمٌ يَصُومُهُ رَجُلٌ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الصَّوْمَ

1۔ ایک نسخہ میں یہ حدیث نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان المبارک کے روزے سے پہلے ایک یا دو دن روزہ نہ رکھو۔ مگر ایسا روزہ جو کسی آدمی کا عادت کے مطابق آجائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس دن روزہ رکھ لے۔

(یعنی اگر ایک آدمی نفلی روزے رکھنے کا عادی ہے اور اس کی عادت کے مطابق اس دن روزہ ہونا چاہیے تو پھر روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ورنہ رمضان سے متصل پہلے ایک یا دو روزے رکھنے سے اجتناب کرنا چاہیے)۔

1989۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ

ابوسلمہ ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ شعبان کے سوا سال کے دوران کسی مکمل مہینے کے روزے نہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ اسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں نفلی روزوں کا ذکر ہے جب کہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں، لہٰذا ان کے بارے کوئی دوسرا تصور نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ بقیہ مہینوں میں سے کسی ماہ آپ اتنے نفلی روزے نہ رکھتے تھے جتنے شعبان میں حتیٰ کہ بسا اوقات پورا مہینہ ہی روزے رکھتے یہاں تک کہ رمضان المبارک آجاتا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ ذَلِكَ (شعبان کو رمضان کے ساتھ ملانے کی کراہیت کا بیان)

1990۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَدِمَ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَدِينَةَ فَمَالَ إِلَى مَجْلِسِ الْعَلَاءِ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا فَقَالَ الْعَلَاءُ اللَّهُمَّ إِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشِبْلُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَبُو عُمَيْسٍ وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَا يُحَدِّثُ بِهِ قُلْتُ لِأَحْمَدَ لِمَ قَالَ لِأَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ وَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خِلَافَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَيْسَ هَذَا عِنْدِي خِلَافَهُ وَلَمْ يَجِئْ بِهِ غَيْرُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ(1)

عبدالعزیز بن محمد نے بیان کیا ہے کہ عباد بن کثیر مدینہ طیبہ آئے اور علاء کی مجلس میں گئے۔ پس ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں کھڑا کیا۔ پھر کہا: اے اللہ! بے شک یہ اپنے باپ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان نصف ہو جائے تو تم روزہ نہ رکھو۔ تو علاء نے کہا: اے اللہ! بلاشبہ میرے باپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح مجھے حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا: اسے ثوری، شبل بن علاء، ابوعمیس اور زہیر بن محمد نے علاء سے بیان کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اور عبدالرحمٰن یہ حدیث بیان نہ کرتے تھے۔ میں نے احمد کو کہا: انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے کہا: اس لیے کہ ان کے پاس یہ حدیث تھی کہ حضور نبی کریم ﷺ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کے خلاف نقل کیا۔ ابوداؤد

1۔ قال ابوداؤد رواہ الثوری تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ اس کے خلاف نہیں ہے اور علاء عن ابیہ کے سوا کسی نے اسے ذکر نہیں کیا۔

بَاب شَهَادَةِ رَجُلَيْنِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ

(شوال کا چاند دیکھنے پر دو آدمیوں کی شہادت کا بیان)

1991۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْجَدَلِيُّ مِنْ جَدِيلَةَ قَيْسٍ أَنَّ أَمِيرَ مَكَّةَ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَنْسُكَ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدَا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا فَسَأَلْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ الْحَارِثِ مَنْ أَمِيرُ مَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي ثُمَّ لَقِيَنِي بَعْدُ فَقَالَ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ثُمَّ قَالَ الْأَمِيرُ إِنَّ فِيكُمْ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ مِنِّي وَشَهِدَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى رَجُلٍ قَالَ الْحُسَيْنُ فَقُلْتُ لِشَيْخٍ إِلَى جَنْبِي مَنْ هَذَا الَّذِي أَوْمَأَ إِلَيْهِ الْأَمِيرُ قَالَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَصَدَقَ كَانَ أَعْلَمَ بِاللَّهِ مِنْهُ فَقَالَ بِذَلِكَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حسین بن حارث جدلی جو قیس کے قبیلہ جدیلہ سے تعلق رکھتے تھے، نے بیان کیا کہ امیر مکہ نے خطبہ دیا۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا ہے کہ ہم چاند دیکھ کر مناسک حج ادا کریں۔ اور اگر ہم اسے نہ دیکھ سکیں اور دو عادل آدمی اس کی شہادت دے دیں تو ہم ان کی شہادت کے ساتھ احکام حج ادا کریں گے۔ پس میں نے حسین بن حارث سے پوچھا: امیر مکہ کون تھا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا پھر اس کے بعد وہ مجھ سے ملے اور بتایا وہ حارث بن حاطب محمد بن حاطب کے بھائی تھے۔ پھر امیر نے کہا: بلاشبہ تم میں سے وہ آدمی موجود ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اسی نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شہادت دی ہے اور اپنے ہاتھ سے ایک آدمی کی طرف اشارہ بھی کیا۔ حسین کہتے ہیں: پھر میں نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے بوڑھے بزرگ سے پوچھا: یہ آدمی کون ہے جس کی طرف امیر نے اشارہ کیا ہے۔ تو اس نے بتایا: یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور امیر نے سچ کہا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس سے زیادہ جانتے ہیں اور انہوں نے بھی کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم ارشاد فرمایا ہے۔

1992۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِئُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَقَدِمَ أَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّهِ لَأَهَلَّا الْهِلَالَ أَمْسِ عَشِيَّةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا زَادَ خَلَفٌ فِي حَدِيثِهِ وَأَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ

ربعی بن حراش نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی آدمی سے یہ بیان کیا ہے کہ لوگوں کا رمضان المبارک کے آخری دن میں اختلاف ہو گیا۔ پس دو اعرابی آئے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس یہ شہادت دی: قسم بخدا!

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ان دونوں نے کل شام چاند دیکھا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ روزہ افطار کر دیں۔ اور خلف نے اپنی روایت میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں دوسرے دن صبح سویرے عیدگاہ کی طرف جانے کا بھی حکم فرمایا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی عذر کے سبب پہلے دن عید کی نماز ادا نہ ہو سکے تو پھر دوسرے دن پڑھ لی جائے)۔

بَابٌ فِي شَهَادَةِ الْوَاحِدِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے چاند کی رؤیت کے لیے ایک آدمی کی شہادت کافی ہونے کا بیان

1993۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَوْرٍ ح وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ الْمَعْنَى عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: بلاشبہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ حسن نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ مراد رمضان المبارک کا چاند ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تو شہادت دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

1994۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي هِلَالِ رَمَضَانَ مَرَّةً فَأَرَادُوا أَنْ لَا يَقُومُوا وَلَا يَصُومُوا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنَ الْحَرَّةِ فَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ يَقُومُوا وَأَنْ يَصُومُوا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِيَامَ أَحَدٌ إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

حماد نے سماک بن حرب سے اور انہوں نے عکرمہ سے بیان کیا ہے کہ ایک بار وہ رمضان المبارک کے چاند کے بارے میں شک میں پڑ گئے۔ پس انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ نہ قیام کریں گے (یعنی نماز تراویح نہیں پڑھیں گے) اور نہ ہی روزہ رکھیں گے۔ پس اتنے میں حرہ سے ایک اعرابی آیا اور اس نے شہادت دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ پس اسے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ اور اس نے شہادت دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے لوگوں میں اعلان کیا کہ وہ قیام کریں (یعنی نماز تراویح پڑھیں) اور روزہ رکھیں۔ ابوداود نے کہا ہے: اس حدیث کو ایک جماعت نے سماک عن عکرمہ سے مرسل روایت کیا ہے اور حماد بن سلمہ کے سوا کسی نے بھی قیام کا ذکر نہیں کیا۔

1995۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

هُوَابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَائَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَهُ[1] وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ لوگوں نے چاند دیکھنے کی کوشش کی (مگر وہ نہ دیکھ سکے) اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے۔ پس آپ ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

بَاب فِي تَوْكِيدِ السُّحُورِ (سحری کے کھانے کی تاکید کا بیان)

1996۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے کے مابین فرق سحری کا کھانا ہے (یعنی ہم سحری کے وقت کھانا کھاتے ہیں اور وہ نہیں کھاتے)۔

بَاب مَنْ سَمَّى السَّحُورَ الْغَدَاءَ (سحری کے کھانے کو غداء کا نام دینے والے کا بیان)

1997۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رُهْمٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى السَّحُورِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں مجھے سحری کے کھانے کی طرف بلایا اور فرمایا: غداء کی طرف آ، جس میں برکت رکھی گئی ہے (یعنی اس اعتبار سے کہ یہ ہمارے نبی علیہ السلام کی سنت ہے اور اس اعتبار سے بھی کہ یہ آدمی کو روزے کی قوت عطا کرتا ہے اور اس کے سبب روزے کی شدت اور تلخی سہل اور ہلکی ہو جاتی ہے۔)

1998۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ أَبُو الْمُطَرِّفِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ نِعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کے لیے سحری کا بہترین کھانا کھجور ہے۔

بَاب وَقْتِ السُّحُورِ (سحری کے وقت کا بیان)

1999۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ

1۔ ایک نسخہ میں فَصَامَ ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں یہ حدیث نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جُنْدُبٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا يَمْنَعَنَّ[1] مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الَّذِي هٰكَذَا حَتّٰى يَسْتَطِيرَ

عبداللہ بن سوادہ قشیری نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے اور نہ افق کی وہ سفیدی جو اس طرح (یعنی طولاً) پھیلتی ہے (کیونکہ وہ فجر کاذب کہلاتی ہے، اس کے وقت سحری کھانا جائز ہوتا ہے لیکن نماز فجر کی ادائیگی صحیح نہیں ہوتی۔) یہاں تک کہ وہ روشنی عرضاً پھیل جائے (یعنی فجر صادق طلوع ہو جائے۔ اس کی روشنی عرضاً پھیلتی ہے اور پھر پھیلتی ہی چلی جاتی ہے۔ جب کہ فجر کاذب کی روشنی طولاً پھیلتی ہے لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ختم ہو کر پھر تاریکی چھا جاتی ہے اس لیے صبح کے احکام کا آغاز فجر صادق سے ہوتا ہے اور اسی کا طلوع انتہائے وقت سحر ہے)۔

2000۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا قَالَ مُسَدَّدٌ وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَّيْهِ حَتّٰى يَقُولَ هٰكَذَا وَمَدَّ يَحْيَى بِأُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت بلال کی اذان تم میں سے کسی کو سحری کھانے سے نہ روکے۔ کیونکہ وہ اذان دیتے ہیں، یا کہا: وہ ندا دیتے ہیں (یہ راوی کو شک ہے) تاکہ تمہارے قیام کرنے والے (یعنی نوافل ادا کرنے والے) واپس لوٹ آئیں اور تم میں سے سونے والے بیدار ہو جائیں۔ اور فجر وہ نہیں ہے جو اس طرح ہو۔ مسدد نے کہا ہے: اور یحییٰ نے اپنی ہتھیلیوں کو جمع کیا اور اس طرح اشارہ کیا (یعنی ہتھیلیوں کو بلند کر کے طولاً اشارہ کیا کہ یہ فجر کاذب ہے) اور یحییٰ نے اپنی شہادت کی دو انگلیوں کو (دائیں بائیں) پھیلایا (اور عرضاً اشارہ کیا کہ یہ فجر صادق ہے)۔

2001۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ النُّعْمَانِ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا يَهِيدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْأَحْمَرُ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْيَمَامَةِ[2]

قیس بن طلق نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ اور پیو اور بلندی کی جانب پھیلنے والی روشنی تمہیں پریشان نہ کرے۔ پس کھاتے رہو اور پیتے رہو، یہاں تک کہ تمہارے لیے سفیدی عرضاً پھیل جائے۔ (کیونکہ فجر صادق کی سفیدی کے بعد سرخی نمودار ہوتی ہے اس لیے اس سفیدی کو لفظ احمر سے تعبیر کیا گیا ہے) ابوداؤد نے کہا ہے: یہ روایت ان میں سے ہے جن کے ساتھ اہل یمامہ منفرد ہیں۔

1۔ ایک نسخہ میں یہاں أَحَدَكُمْ ہے۔ 2۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2002۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ الْمَعْنَى عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخَذْتُ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ فَوَضَعْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادِي فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَتَبَيَّنْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَضَحِكَ فَقَالَ إِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيضٌ طَوِيلٌ إِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''یہاں تک کہ سفید دھاگا (فجر صادق کی روشنی) سیاہ دھاگے (رات کی سیاہی) سے جدا ہو جائے''۔ تو میں نے ایک سفید دھاگا اور ایک سیاہ دھاگا اٹھایا اور انہیں اپنے تکیے کے نیچے رکھ دیا۔ پھر میں دیکھتا رہا اور میں (ان کے درمیان) فرق نہ کر سکا۔ پھر میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ مسکرائے اور فرمایا: تمہارا تکیہ یقیناً لمبا چوڑا ہے۔ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔ اور حضرت عثمان نے کہا ہے کہ مراد رات کی سیاہی اور دن کی روشنی (سفیدی) ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ

ایسے آدمی کے بارے میں جو اذان سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو

2003۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ فَلَا يَضَعْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور کھانے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اسے (ہاتھ سے) نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی حاجت پوری کر لے۔

فائدہ: اس حدیث کی مختلف توجیہات کی گئی ہیں۔ اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ سحری کا مدار طلوع فجر پر ہے اذان فجر پر نہیں۔ لہٰذا اگر کسی شخص کا ظن غالب یہ ہو کہ ابھی تک طلوع فجر نہیں ہوا تو باوجود اذان کے وہ کھا سکتا ہے۔ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ بعض کے نزدیک منتہائے سحر فجر کا روشن ہونا ہے نہ کہ نفس فجر کا طلوع ہونا، جب کہ اذان کا وقت طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اذان سے مراد اذان بلال ہو جس کے بعد کھانا پینا جائز ہوتا تھا)۔

بَابُ وَقْتِ فِطْرِ الصَّائِمِ (روزے دار کے لیے افطاری کے وقت کا بیان)

2004۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ الْمَعْنَى قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا وَذَهَبَ النَّهَارُ مِنْ هَاهُنَا زَادَ مُسَدَّدٌ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب اس جانب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(مشرق) سے رات آجائے اور اس جانب (مغرب) سے دن چلا جائے۔ اور مسدد نے یہ زائد بیان کیا: ''اور سورج غروب ہو جائے'' تو روزے دار (اپنا روزہ) افطار کر لے۔

2005۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا بِلَالُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

سلیمان الشیبانی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے اور آپ روزے کی حالت میں تھے۔ پس جب سورج غروب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اترو اور ہمارے لیے ستو تیار کرو۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اگر آپ شام ہونے دیں۔ پھر آپ نے فرمایا: اترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ابھی آپ پر دن ہے (یعنی دن باقی ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اترو اور ہمارے لیے ستو تیار کرو۔ پس وہ اترے اور ستو تیار کیے اور رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمائے۔ پھر فرمایا: جب تم رات کو دیکھو کہ وہ اس جانب (مشرق) سے آگئی ہے تو روزے دار روزہ افطار کر لے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَعْجِيلِ الْفِطْرِ (اس کا بیان کہ افطاری میں جلدی کرنا مستحب ہے)

2006۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہے۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ اس میں تاخیر کرتے ہیں۔

2007۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَا وَمَسْرُوقٌ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللهِ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ ﷺ

ابوعطیہ نے بیان کیا ہے کہ میں اور مسروق ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ہم نے کہا: اے ام المومنین! حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے دو آدمی ہیں۔ ان میں سے ایک افطاری میں جلدی کرتا ہے اور نماز میں بھی جلدی کرتا ہے اور دوسرا افطاری میں دیر کرتا ہے اور نماز میں بھی تاخیر کرتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: دونوں میں سے کون افطاری میں جلدی کرتا ہے اور نماز میں جلدی کرتا ہے۔ ہم نے بتایا: حضرت عبداللہ۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ مَا يُفْطَرُ عَلَيْهِ (اس (شے) کا بیان جس سے روزہ افطار کیا جائے)

2008۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَمِّهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلْيُفْطِرْ عَلَى التَّمْرِ فَإِنْ لَمْ يَجِدِ التَّمْرَ فَعَلَى الْمَاءِ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ

رباب نے اپنے چچا سلمان بن عامر سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزے دار ہوتو اسے چاہیے کہ وہ کھجور سے افطار کرے۔اور اگر وہ کھجور نہ پائے تو پھر پانی سے افطار کرلے۔ کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں امر وجوب کے لیے نہیں بلکہ امر استحباب کے لیے ہے۔لہٰذا کسی بھی پاک اور طیب شے سے افطاری صحیح ہے۔لیکن حدیث میں مذکور چیزوں سے افطاری افضل واعلیٰ ہوگی۔

2009۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ (1) فَعَلَى تَمَرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ

حضرت ثابت البنانی نے بیان کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے قبل تر کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے اور اگر تر کھجوریں نہ ہوتیں تو پھر خشک کھجوروں سے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پھر پانی کے چند گھونٹ نوش فرما کر افطار کر لیتے۔

بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْإِفْطَارِ (افطار کے وقت دعا کا بیان)

2010۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ سَالِمٍ الْمُقَفَّعَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

مروان یعنی ابن سالم مقفع نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ اپنی ریش مبارک کو ہتھیلی میں پکڑے ہوئے تھے اور مشت سے زائد کاٹ رہے تھے۔انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے: پیاس ختم ہوگئی اور رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اجر ثابت ہوگیا۔

2011۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ

حضرت معاذ بن زہرہ سے روایت ہے کہ ان تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب افطار کرتے تھے تو اس طرح

1۔ایک نسخہ میں رطبات نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہتے: اے اللہ! تیرے لیے ہی میں نے روزہ رکھا اور تیرے رزق کے ساتھ میں نے افطار کیا۔

بَابُ الْفِطْرِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ (غروب آفتاب سے پہلے افطار کرنے کا بیان)

2012۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا يَوْمًا فِي رَمَضَانَ فِي غَيْمٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ قُلْتُ لِهِشَامٍ أُمِرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ وَبُدٌّ مِنْ ذَلِكَ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں ہم نے ایک دن بادل کے سبب رمضان المبارک کا روزہ افطار کر لیا تو پھر سورج نکل آیا۔ ابواسامہ نے کہا: میں نے ہشام کو کہا: تو پھر انہیں قضا کا حکم دیا گیا؟ انہوں نے کہا: یہ تو ضروری ہے۔ (یعنی اگر اس طرح غلطی کے سبب روزہ افطار ہو جائے تو صرف روزے کی قضا لازم ہوگی)۔

بَابٌ فِي الْوِصَالِ (صوم وصال کا بیان)

2013۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ (وصال سے مراد ایسا روزہ ہے جو افطار کے بغیر دو یا زائد دنوں پر محیط ہو)۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے کھلا دیا جاتا ہے اور پلا دیا جاتا ہے۔

2014۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ بَكْرَ بْنَ مُضَرَ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنَّ لِي مُطْعِمًا يُطْعِمُنِي وَسَاقِيًا يَسْقِينِي

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم صوم وصال نہ رکھو۔ پس تم میں سے جو کوئی صوم وصال کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ سحری تک وصال کرے (یعنی پہلے دن کے روزے کو دوسری سحری تک مسلسل باقی رکھے) صحابہ کرام نے عرض کی: آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں، بلاشبہ مجھے کھلانے والا کھلا دیتا ہے اور پلانے والا پلا دیتا ہے۔

فائدہ: اس کی شرح میں شارعین کے کئی اقوال ہیں: بعض نے کہا: مراد حقیقی طعام وشراب ہے، تو پھر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ پھر وصال کیسا؟ تو جواب یہ ہے کہ یہ جنت کا طعام وشراب ہے جو مفسد صوم نہیں۔ لیکن اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ طعام و شراب سے مراد لازم طعام وشراب ہے یعنی جو قوت اس سے حاصل ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ مجھے بغیر طعام وشراب کے عطا فرما

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دیتا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سے مقصود نفی احساس ہے یعنی آپ پر جو معارف الٰہیہ اور تجلیات ربانیہ کا فیضان ہوتا ہے اس کی وجہ سے آپ کو بھوک پیاس کا احساس نہیں ہوتا۔ (بذل المجہود ص 165 ج 11)

اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر صحابہ کرام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثل نہیں ہیں تو پھر اور کون آپ کی مثل ہو سکتا ہے؟ (الدر المنضود ص 204 ج 4)

بَاب الْغِيبَةِ لِلصَّائِمِ (روزے دار کے لیے غیبت کا بیان)

2015۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَقَالَ أَحْمَدُ فَهِمْتُ إِسْنَادَهُ مِنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَأَفْهَمَنِي الْحَدِيثَ رَجُلٌ إِلَى جَنْبِهِ أُرَاهُ ابْنَ أَخِيهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جھوٹ بولنا اور اس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑا، تو اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ (آدمی) اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ احمد نے کہا: میں نے اس کی اسناد کو ابن ابی ذئب سے سمجھا اور ان کے پہلو میں بیٹھے ہوئے آدمی نے مجھے حدیث سمجھائی۔ میرا خیال ہے کہ وہ ان کا بھتیجا تھا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ روزہ فقط بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں بلکہ روزے کی حقیقی برکات سے فیضاب ہونے کے لیے ضروری ہے کہ جملہ اعضاء بدن پر روزے کی پابندیاں عائد کی جائیں اور ان میں زبان کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اس لیے اسے پاک رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اسے جھوٹ وغیرہ کی غلاظت سے محفوظ رکھا جائے۔ تب ہی دل کی طہارت کا اہتمام ہو سکے گا۔ ورنہ روزے کے مقاصد کا حصول ممکن نہیں ہوگا۔

2016۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ[1] إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَإِنْ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کوئی روزے دار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ گالی گلوچ نہ دے اور نہ ہی جہالت کا مظاہرہ کرے۔ اور اگر کوئی آدمی اس سے جھگڑا فساد کرے یا اسے گالیاں وغیرہ دے تو اسے یہ کہنا چاہیے: میں تو روزے سے ہوں، میں روزے دار ہوں۔

فائدہ: روزے کے فوائد میں سے بہت بڑا فائدہ صبر کی تلقین ہے۔ تب ہی روزے کی حقیقی روح تقویٰ نصیب ہوتی ہے۔ اس لیے روزے کی حالت میں ہر ایسا عمل کرنا ممنوع ہے جو شریعت اسلامیہ اور مقام انسانیت سے موافقت نہ رکھتا ہو۔ اس لیے روزے دار کی شان یہ ہے کہ اگر کوئی اسے مقصد سے دور ہٹانے کی سعی مذموم بھی کرے تو وہ اپنے روزے کے تقدس کو قائم اور برقرار رکھے۔

1۔ ایک نسخہ میں الصیام جنۃ کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ (روزے دار کے لیے مسواک کرنے کا بیان)

2017۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ زَادَ مُسَدَّدٌ مَا لَا أَعُدُّ وَلَا أُحْصِي

حضرت عاصم بن عبید اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے درآنحالیکہ آپ روزہ رکھے ہوتے۔ مسدد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ (اتنی بار دیکھا) جسے میں نہ شمار کر سکتا ہوں اور نہ گن سکتا ہوں (یعنی کثرت سے روزے کی حالت میں آپ کو مسواک کرتے دیکھا ہے)۔

بَابُ الصَّائِمِ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنَ الْعَطَشِ وَيُبَالِغُ فِي الِاسْتِنْشَاقِ

روزے دار کیلئے پیاس کے سبب اپنے اوپر پانی انڈیلنا اور ناک میں پانی چڑھانے کا بیان

2018۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ النَّاسَ فِي سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ بِالْفِطْرِ وَقَالَ تَقَوَّوْا لِعَدُوِّكُمْ وَصَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ الَّذِي حَدَّثَنِي لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ

ابوبکر بن عبد الرحمن نے حضور نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب سے یہ بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے فتح مکہ کے سال لوگوں کو سفر کے دوران روزہ افطار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا: اپنے دشمن کے مقابلہ کے لیے قوت حاصل کرو۔ اور رسول اللہ ﷺ نے خود روزہ رکھا۔

ابوبکر نے بیان کیا کہ مجھے اس صحابی نے بتایا جس نے مذکورہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام عرج پر پیاس میں گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی انڈیلتے ہوئے دیکھا اور آپ روزے کی حالت میں تھے۔

2019۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا

عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے باپ لقیط بن صبرہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ کرو مگر یہ کہ تم روزے دار ہو (یعنی عام حالات میں ناک کو صاف کرنے کے لیے دوران وضو پانی خوب اوپر تک چڑھانا چاہیے تا کہ طہارت کا اہتمام ہو سکے۔ لیکن روزے کی حالت میں نہیں کیونکہ اس میں پانی اوپر دماغ تک پہنچنے کا خدشہ ہے جو مفسد صوم ہے، اس لیے احتیاط کرنی چاہیے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ (روزے دار کے لیے پچھنے لگوانے کا بیان)

2020۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ يَعْنِي الرَّحَبِيَّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ شَيْبَانُ أَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

ابو قلابہ نے ابو اسماء الرحبی سے اور انہوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔ شیبان نے کہا ہے: مجھے ابو قلابہ نے خبر دی ہے کہ ابو اسماء الرحبی نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان نے انہیں بتایا کہ اس نے یہ خبر حضور نبی کریم ﷺ سے سنی ہے۔ احمد بن حنبل، حسن بن موسیٰ اور شیبان نے یحییٰ سے روایت کیا ہے کہ مجھے ابو قلابہ جرمی نے بتایا ہے کہ انہوں نے یہ خبر دی ہے کہ شداد بن اوس حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

فائدہ: بذل المجہود میں شرح السنۃ میں یہ منقول ہے کہ اس حدیث کا معنی ہے **تعرضا للافطار**۔ یعنی ان دونوں نے اپنے روزے کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ حاجم نے تو اس لیے کہ اس میں اندیشہ ہے کہ چوسنے کی وجہ سے خون کا کوئی قطرہ اس کے حلق میں نہ چلا جائے اور لگوانے والے نے اس لیے کہ ممکن ہے اس کو کمزوری لاحق ہو جائے اور وہ افطار پر مجبور ہو جائے۔ اور یہ توجیہ بھی ہے کہ اس سے مراد غیبت ہو نہ کہ پچھنے۔ (بذل المجہود ج 11، ص 178)

2021۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى عَلَى رَجُلٍ بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي لِثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِإِسْنَادِ أَيُّوبَ مِثْلَهُ

ابو قلابہ نے ابو الاشعث سے اور انہوں نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مقام بقیع پر ایک آدمی کے پاس آئے اور وہ پچھنے لگوا رہا تھا اور آپ ﷺ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، رمضان المبارک کے اٹھارہ دن گزر چکے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں نے روزہ توڑ دیا۔

ابو داؤد نے کہا: خالد الحذاء نے ابو قلابہ سے ایوب کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

2022۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ شَيْخًا مِنَ الْحَيِّ قَالَ عُثْمَانُ فِي حَدِيثِهِ مُصَدَّقٌ أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

اسماعیل بن ابراہیم نے ابن جریج سے بیان کیا کہ مجھے قبیلے کے شیخ مکحول نے خبر دی ہے کہ عثمان جن کی حدیث میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تصدیق کی گئی ہے، نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے (دونوں) نے روزہ توڑ دیا۔

2023۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

علاء بن حارث نے مکحول سے انہوں نے ابو اسماء الرجبی سے اور انہوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

ابوداؤد نے کہا: اسے ابن ثوبان نے اپنے باپ سے اور انہوں نے مکحول سے ان کی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (پچھنے لگوانے کی رخصت کا بیان)

2024۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ روزے سے تھے۔

ابوداؤد نے کہا: اسے وہیب بن خالد نے ایوب سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے اور ابوجعفر بن ربیعہ، ہشام بن حسان نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

فائدہ: ان روایات کی باب سابق کی حدیث پر ترجیح کی ایک صورت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ حدیث منسوخ ہے اس لیے کہ اس کا تعلق فتح مکہ کے سال سے ہے۔ جب کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پچھنے لگوانے کا واقعہ جس کے راوی حضرت ابن عباس ہیں وہ حجۃ الوداع کا ہے۔ اس لیے یہ متاخر ہونے کی وجہ سے اس کے لیے ناسخ ہے۔ (الدر المنضود ص 211 ج 4)

2025۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے درآنحالیکہ آپ روزے دار اور احرام باندھے ہوئے تھے۔

2026۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحِجَامَةِ وَالْمُوَاصَلَةِ وَلَمْ يُحَرِّمْهُمَا إِبْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوَاصِلُ إِلَى السَّحَرِ فَقَالَ إِنِّي أُوَاصِلُ إِلَى السَّحَرِ وَرَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوانے اور صوم وصال رکھنے سے منع فرمایا اور انہیں حرام نہیں کیا اپنے اصحاب پر شفقت کرتے ہوئے (کہ اگر کوئی استطاعت اور قدرت رکھتا ہے تو اس کے لیے مباح ہے) تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ تو سحری تک روزے کو ملا لیتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں سحری تک صوم وصال رکھتا ہوں اور میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور مجھے پلاتا بھی ہے۔

2027۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ مَا كُنَّا نَدَعُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ إِلَّا كَرَاهِيَةَ الْجَهْدِ

سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم روزے دار کو پچھنے لگانا نہیں چھوڑتے تھے مگر مشقت اور کمزوری کے خوف سے (اس لیے نہیں کہ اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا)۔

بَابٌ فِي الصَّائِمِ يَحْتَلِمُ نَهَارًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے مہینے میں دن کے وقت روزے دار کو احتلام ہونے کا بیان

2028۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ مَنْ قَاءَ وَلَا مَنِ احْتَلَمَ وَلَا مَنِ احْتَجَمَ

سفیان نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ روزہ افطار نہ کرے جسے قے آئے، نہ وہ جسے احتلام ہو جائے اور نہ ہی وہ جو پچھنے لگوائے (یعنی ان چیزوں کے لاحق ہونے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ البتہ قے میں یہ شرط ہے کہ وہ خود بخود آئے۔ اگر عمداً کی جائے تو پھر مفسد صوم ہے۔ اسی طرح پچھنے لگوانے میں یہ شرط ہے کہ ضعف کا خطرہ نہ ہو ورنہ روزہ مکروہ ہو جائے گا)۔

بَابٌ فِي الْكُحْلِ عِنْدَ النَّوْمِ لِلصَّائِمِ (روزے دار کے لیے سوتے وقت سرمہ لگانے کا بیان)

2029۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ هَوْذَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْإِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ وَقَالَ لِيَتَّقِهِ الصَّائِمُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ يَعْنِي حَدِيثَ الْكُحْلِ

عبدالرحمن بن نعمان بن معبد بن ہوذہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے سوتے وقت خوشبو اور سرمہ لگانے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا: روزے دار کو اس سے بچنا چاہیے۔ ابوداؤد نے کہا: مجھے یحییٰ بن معین نے کہا: وہ حدیث منکر ہے یعنی حدیث الکحل۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2030۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُتْبَةَ أَبِي مُعَاذٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ وَهُوَ صَائِمٌ

عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ سرمہ لگاتے تھے حالانکہ وہ روزہ رکھے ہوئے ہوتے۔

2031۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ[1] الْمُخَرِّمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِنَا يَكْرَهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يُرَخِّصُ أَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالصَّبِرِ

یحییٰ بن عیسیٰ نے اعمش سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے اصحاب میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو روزے دار کے لیے سرمہ لگانا مکروہ جانتا ہو۔ اور ابراہیم رخصت دیتے ہیں کہ روزے دار ایلوے (صبر) کے ساتھ سرمہ لگائے۔

بَابُ الصَّائِمِ يَسْتَقِيءُ عَامِدًا (روزے دار کے لیے قصداً قے کرنے کا بیان)

2032۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَيْضًا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ مِثْلَهُ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے قے خود بخود آئی در آنحالیکہ وہ روزے دار ہو تو اس پر (روزے کی) قضا نہیں ہے۔ اور اگر اس نے بالارادہ خود قے کی تو پھر اسے چاہیے کہ وہ (روزے کی) قضا کرے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے حفص بن غیاث نے بھی ہشام سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

2033۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ ﷺ

معدان بن طلحہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی اور روزے کو افطار کر دیا۔ پھر میری ملاقات رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے دمشق کی مسجد میں ہوئی۔ تو میں نے ان سے کہا: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی اور روزہ افطار کر دیا۔ انہوں نے کہا: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔ اس وقت آپ ﷺ کے وضو کا پانی میں نے ہی انڈیلا تھا (یعنی میں نے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وضو کرانے کی سعادت حاصل کی تھی)۔

1۔ ایک نسخہ میں محمد بن عبید اللہ ہے۔　2۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ (روزہ دار کے بوسہ لینے کا بیان)

2034- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَ لِإِرْبِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بوسہ لے لیتے تھے درآنحالیکہ آپ ﷺ روزے سے ہوتے اور آپ ﷺ مباشرت بھی کرتے تھے درآنحالیکہ آپ روزے دار ہوتے (مباشرت سے مراد فقط ایک دوسرے کے ساتھ لیٹنا اور بدن کو بدن کے ساتھ ملانا ہے بغیر کیفیت جماع کے۔) لیکن آپ ﷺ کو اپنی حاجت وخواہش پر حد درجہ ضبط تھا (لہٰذا جسے اپنے آپ پر ضبط وکنٹرول نہ ہوا سے ہرگز روزے کی حالت میں ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیے)

2035- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ

عمرو بن میمون نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ ماہ صیام میں بھی تقبیل فرمالیتے تھے۔

2036- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ الْقُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَنَا صَائِمَةٌ

طلحہ بن عبداللہ بن عثمان قرشی نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے حالانکہ آپ ﷺ اور میں دونوں روزے دار ہوتے۔

2037- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح وحَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَشَشْتُ فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَضْمَضْتَ مِنَ الْمَاءِ وَأَنْتَ صَائِمٌ قَالَ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ فِي حَدِيثِهِ قُلْتُ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا[1] قَالَ فَمَهْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: (ایک مرتبہ) میری طبیعت بڑی ہشاش تھی تو میں نے بوسہ لے لیا حالانکہ میں روزے دار تھا۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے آج بہت بڑا جرم کرلیا کہ میں نے بوسہ لے لیا حالانکہ میں روزے دار تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تو پانی سے کلی کر لے حالانکہ تو روزے دار ہو۔ عیسیٰ بن حماد نے اپنی حدیث میں کہا: میں نے عرض کی: اس میں تو کوئی حرج نہیں پھر دونوں راوی اس پر متفق ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ (یعنی یہ تقبیل بھی تو کلی کی مانند ہی ہے لہٰذا اس میں کوئی حرج نہیں)

1۔ ایک نسخہ میں ثم اتفقا نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ الصَّائِمِ يَبْلَعُ الرِّيقَ (روزے دار کے لعاب نگلنے کا بیان)

2038- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ مِصْدَعٍ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَمُصُّ لِسَانَهَا قَالَ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ هَذَا الْإِسْنَادُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ (1)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام آپ کا بوسہ لیا کرتے تھے حالانکہ آپ روزے سے ہوتے اور آپ علیہ السلام ان کی زبان چوسا کرتے تھے۔ ابن اعرابی نے کہا ہے کہ یہ اسناد صحیح نہیں ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَتِهِ لِلشَّابِّ (نوجوان کے لیے یہی عمل مکروہ ہونے کا بیان)

2039- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَأَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ (2) فَنَهَاهُ فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَالَّذِي نَهَاهُ شَابٌّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی مکرم علیہ السلام سے روزے دار کی مباشرت کے بارے پوچھا۔ تو آپ علیہ السلام نے اسے رخصت عطا فرمائی۔ پھر ایک دوسرا حاضر ہوا اور اس نے آپ سے اسی کے بارے پوچھا تو آپ علیہ السلام نے اسے منع فرما دیا۔ پس آپ علیہ السلام نے جسے رخصت عطا فرمائی۔ وہ بوڑھا تھا اور جسے منع فرمایا وہ نوجوان تھا۔ (معلوم یہ ہوا کہ جسے اپنے اوپر شہوت سے مکمل امن ہو تو اس کے لیے یہ عمل قابل حرج نہیں اور اگر شہوانی جذبات میں انگیخت کا اندیشہ ہو تو پھر ایسا کرنا مباح نہیں بلکہ مکروہ ہے)۔

بَابُ فِيمَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

اس کا بیان جو ماہ رمضان میں جنبی حالت میں صبح کرے

2040- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ الْأَذْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُمَا قَالَتَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصْبِحُ جُنُبًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْأَذْرَمِيُّ فِي حَدِيثِهِ فِي رَمَضَانَ مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمَا أَقَلَّ مَنْ يَقُولُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ يَعْنِي يُصْبِحُ جُنُبًا فِي رَمَضَانَ وَإِنَّمَا الْحَدِيثُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا وَهُوَ صَائِمٌ (3)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما ازواج النبی علیہ السلام دونوں نے بیان فرمایا کہ

1۔ ایک نسخہ میں قال ابن الاعرابی تا آخر نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں فسالہ نہیں ہے

3۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں صبح کرتے تھے۔ عبداللہ الاذرمی نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ (یہ کیفیت) رمضان المبارک میں جماع کے سبب ہوتی نہ کہ احتلام کے سبب۔ پھر آپ ﷺ روزہ رکھتے تھے۔

ابوداؤد نے کہا: اس سے کچھ کم نہیں کیا جو یہ الفاظ کہتے ہیں یعنی یصبح جنبانی رمضان بلاشبہ حدیث مبارک تو یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ حالت جنابت میں صبح کرتے تھے۔ اور آپ روزہ رکھتے تھے یعنی کان یصبح جنبا وھو صائم۔

فائدہ: اس حدیث میں آپ ﷺ سے احتلام کی نفی کی گئی ہے اس لیے کہ وہ آپ کو نہ ہوتا تھا کیونکہ وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور آپ اس سے معصوم ہیں۔ اور بعض نے اس کے برعکس بھی استدلال کیا ہے کہ اگر نہیں تو پھر استثنیٰ کی ضرورت کیسی؟ جواب یہ ہے کہ احتلام کا اطلاق نفس انزال پر ہوتا ہے۔ خواب میں کوئی شے دیکھے بغیر۔ بہرحال محقق اور معتمد قول یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اس قسم کے احتلام سے محفوظ ہوتے ہیں جو حالت خواب میں جماع وغیرہ دیکھ کر ہو۔ جیسا کہ علمۃ الناس کو ہوتا ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ انزال بغیر رویت شے کے ہو جائے۔

(بذل المجہود، ص 207، ج 11، الدر المنضود، ص 218,217، ج 4)

2041۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ يَعْنِي الْقَعْنَبِيَّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَأَغْتَسِلُ وَأَصُومُ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّبِعُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی درآنحالیکہ وہ دروازے پر کھڑا تھا: یا رسول اللہ! ﷺ میں حالت جنابت میں صبح کرتا ہوں اور میں روزے رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی جنبی حالت میں صبح کرتا ہوں حالانکہ میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ پس میں غسل کرتا ہوں اور روزہ رکھ لیتا ہوں۔ تو اس آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ آپ تو ہماری مثل نہیں ہیں۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرمادیے ہیں۔ پس (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ غضبناک ہوئے اور فرمایا: قسم بخدا! میں امید رکھتا ہوں کہ میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور اسے تم سے زیادہ جاننے والا ہوں جس کی میں اتباع کرتا ہوں (یعنی میرے دل میں خوف الٰہی بھی تمہاری نسبت زیادہ ہے اور اس دین کو زیادہ جاننے والا ہوں جس کا میں تابع ہوں۔ یقیناً جو آپ نے فرمایا اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں بلکہ یہ امر یقینی ہے۔ لیکن آپ نے اسے رجا (امید) سے تعبیر کیا ہے۔ تو اس یقین کو رجا سے تعبیر کرنا بذات خود خشیت الٰہی کی علامت و دلیل ہے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ أَتَى أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ

اس کے کفارہ کا بیان جو رمضان میں اپنی اہلیہ سے جماع کے سبب روزہ توڑ دے

2042۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى بَدَتْ ثَنَايَاهُ قَالَ فَأَطْعِمْهُ إِيَّاهُمْ وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْيَابُهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ زَادَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيرِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى مَعْنَى ابْنِ عُيَيْنَةَ زَادَ فِيهِ الْأَوْزَاعِيُّ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں ہلاک ہو گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو آزاد کرنے کے لیے غلام پاتا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو مسلسل دو مہینے روزے رکھنے کی قدرت رکھتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو بیٹھ جا۔ پھر حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بورہ لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو انہیں صدقہ کر دے۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اس شہر (مدینہ منورہ) کی دونوں اطراف کے مابین ہمارے گھر والوں سے بڑھ کر کسی گھر والے زیادہ محتاج نہیں۔ پس (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔ ساتھ فرمایا: تو یہ (کھجوریں) اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دے۔ مسدد نے ایک دوسری روایت میں کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں۔

حسن بن علی، عبدالرزاق اور معمر نے زہری سے یہی حدیث اسی معنی سے بیان کی ہے اور زہری نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ یہ صرف اسی کے لیے رخصت تھی۔ لہٰذا اگر آج کسی آدمی نے ایسا کیا تو اس کے لیے کفارہ ادا کیے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اسے لیث بن سعد، اوزاعی، منصور بن معتمر اور عراک بن مالک نے ابن عیینہ کی طرح بیان کیا ہے اور اوزاعی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: واستغفر اللہ (اور تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کر)۔

2043۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اجْلِسْ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَحَدٌ أَحْوَجُ مِنِّي فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ وَقَالَ لَهُ كُلْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَى لَفْظِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ وَقَالَ فِيهِ أَوْ تُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ أَوْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَدْرُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا وَقَالَ فِيهِ كُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللهَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان المبارک میں روزہ توڑ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم ارشاد فرمایا کہ وہ غلام آزاد کرے یا دو مہینے مسلسل روزے رکھے یا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اس نے عرض کی: میں (ان میں سے کوئی شے بھی) نہیں پاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تو بیٹھ جا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بورا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لے لو اور اسے صدقہ کر دو۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ مجھ سے زیادہ حاجت مند کوئی نہیں ہے۔ پس (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں۔ اور اسے فرمایا: تو ہی اسے کھالے۔ (یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیار اور عظیم شفقت کی روشن دلیل ہے)۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے ابن جریج نے زہری سے مالک کے الفاظ سے اس طرح روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے روزہ توڑ دیا۔ اور اس میں بیان کیا: یا تو غلام آزاد کرے یا دو ماہ روزے رکھے یا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

جعفر بن مسافر، ابن ابی فدیک اور ہشام بن سعد نے ابن شہاب عن ابی سلمہ بن عبدالرحمن عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے رمضان المبارک میں روزہ توڑ دیا اور اس حدیث میں کہا ہے پس آپ ﷺ کے پاس ایک زنبیل (بورہ) لایا گیا۔ اس میں پندرہ صاع کی مقدار کھجوریں تھیں۔ اور اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تو کھا اور تیرے گھر والے کھائیں اور تو ایک دن روزہ رکھ اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کر۔

2044۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ احْتَرَقْتُ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا شَأْنُهُ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي قَالَ تَصَدَّقْ قَالَ وَاللهِ مَا لِي شَيْءٌ وَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَصَدَّقْ بِهَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَعَلَى غَيْرِنَا فَوَاللهِ إِنَّا لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ كُلُوهُ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ عِشْرُونَ صَاعًا

حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں ایک آدمی مسجد میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ میں تو جل گیا (یعنی مستحق عذاب بن گیا)۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اپنی بیوی سے (روزہ کی حالت میں) مجامعت کر لی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو صدقہ کر۔ اس نے عرض کی: قسم بخدا! میرے پاس کوئی شے نہیں اور نہ میں کسی شے کی قدرت رکھتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو بیٹھ جا۔ پس وہ بیٹھ گیا اور ابھی وہ اسی کیفیت پر تھا کہ ایک آدمی گدھے کو ہانکتے ہوئے آیا اس پر کچھ کھانا (اناج) تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ابھی جلنے والا کہاں ہے۔ تو وہ آدمی کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اسے صدقہ کر دے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا ہم اپنے سوا دوسروں پر صدقہ کریں۔ قسم بخدا! ہم بہت زیادہ فقیر اور حاجت مند ہیں۔ ہمارے پاس کوئی شے نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم خود ہی اسے کھالو۔

محمد بن عوف، سعید بن ابی مریم اور ابن ابی الزناد نے عبدالرحمن بن حارث عن محمد بن جعفر بن زبیر عن عبادہ بن عبداللہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے یہ واقعہ بیان کیا ہے اور اس میں کہا ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک بورا لایا گیا جس میں بیس صاع کھجوریں تھیں۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي مَنْ أَفْطَرَ عَمْدًا (بالارادہ روزہ توڑنے والے کیلئے شدت وسختی کا بیان)

2045۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مُطَوِّسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فِي غَيْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهَا اللهُ لَهُ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ قَالَ فَلَقِيتُ ابْنَ الْمُطَوِّسِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ وَسُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَاخْتُلِفَ عَلَى سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْهُمَا ابْنُ الْمُطَوِّسِ وَأَبُو الْمُطَوِّسِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان المبارک کا ایک روزہ ایسی رخصت کے بغیر چھوڑ دیا جو رخصت اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے رکھی ہے تو پھر زندگی بھر کے روزے (اس کمی کو) پورا نہ کر سکیں گے (یعنی رتبہ وشرف میں زندگی بھر کے روزے اس ایک روزے کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے)۔

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید نے سفیان سے، حبیب نے عمارہ سے اور انہوں نے ابن مطوس سے بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں ابن مطوس سے ملا اور اس نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے بیان فرمایا: یہ ابن کثیر اور سلیمان کی حدیث کی مثل ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ ابن مطوس اور ابو مطوس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے سفیان اور شعبہ دونوں سے روایت کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

بَاب مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا (بھول کر کھانے والے کا بیان)

2046۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبٍ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ نَاسِيًا وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ اللهُ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے بھول کر کھا پی لیا ہے اور میں روزے دار تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تجھے کھلایا ہے اور اسی نے تجھے پلایا ہے (یعنی اس طرح تیرا روزہ فاسد نہیں ہوا)۔

بَاب تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ (قضائے رمضان میں تاخیر کا بیان)

2047۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُولُ إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے سنا ہے کہ بسا اوقات مجھ پر رمضان المبارک کے کچھ روزے ہوتے اور میں انہیں قضا کرنے کی استطاعت نہ رکھتی۔ یہاں تک کہ شعبان آجاتا (اور میں پہلے رمضان کے روزے اس میں قضا کر لیتی۔ اگر پہلی قضا سے قبل دوسرا رمضان آجائے تو اس کے ادا روزے مکمل کرنے کے بعد پہلے رمضان کے قضا روزے پورے کیے جائیں گے)۔

بَاب فِيمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ (اس کا بیان جو فوت ہوا اور اس کے ذمہ روزے ہوں)

2048۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا فِي النَّذْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ(1)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اس حال میں فوت ہوا کہ اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزے رکھ لے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ نذر کے بارے میں ہے اور یہی قول امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ہے (جب کہ دیگر ائمہ کے نزدیک کوئی کسی کی جانب سے روزے اور نماز وغیرہ ادا نہیں کر سکتا۔ البتہ فدیہ دے کر اس کے ذمہ سے واجب کو اتارا جا سکتا ہے)۔

2049۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يَصُمْ(2) أُطْعِمَ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ قَضَى عَنْهُ وَلِيُّهُ

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔　2۔ ایک نسخہ میں ولم یصم کے بجائے ولم یصح ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جب کوئی آدمی رمضان المبارک میں بیمار ہو جائے۔ پھر فوت ہو جائے اور وہ روزے نہ رکھ سکا، تو اس کی طرف سے کھانا کھلا دیا جائے لیکن اس پر قضا نہیں ہوگی۔ اور اگر اس پر نذر کا روزہ ہو تو اس کی جانب سے اس کا ولی قضا کرے۔

بَاب الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ (سفر میں روزہ رکھنے کا بیان)

2050۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے پوچھا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں مسلسل اور لگاتار روزے رکھنے والا آدمی ہوں۔ کیا میں دوران سفر روزہ رکھ سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو روزہ رکھ لے اگر تو چاہے اور نہ رکھ اگر تو چاہے (یعنی رکھنے یا نہ رکھنے کا تجھے اختیار ہے۔ اگر باعث مشقت وضرر نہیں تو رکھ لے ورنہ چھوڑ دے)۔

2051۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ يَذْكُرُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي صَاحِبُ ظَهْرٍ أُعَالِجُهُ أُسَافِرُ عَلَيْهِ وَأُكْرِيهِ وَإِنَّهُ رُبَّمَا صَادَفَنِي هَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي رَمَضَانَ وَأَنَا أَجِدُ الْقُوَّةَ وَأَنَا شَابٌّ وَأَجِدُ بِأَنْ أَصُومَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ أُؤَخِّرَهُ فَيَكُونُ دَيْنًا أَفَأَصُومُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْظَمُ لِأَجْرِي أَوْ أُفْطِرُ قَالَ أَيُّ ذَلِكَ شِئْتَ يَا حَمْزَةُ

محمد بن عبد المجید مدنی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حمزہ بن محمد بن حمزہ اسلمی کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ اس کے باپ نے اسے اس کے دادا سے خبر دی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں سواری والے اونٹوں کا مالک ہوں۔ ان سے کام بھی کرتا ہوں (یعنی ان پر ساز وسامان لادتا ہوں) ان پر سفر بھی کرتا ہوں اور ان پر کرایہ بھی وصول کرتا ہوں اور بسا اوقات یہ رمضان المبارک کا مہینہ مجھے آلیتا ہے اور میں اپنے اندر روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں اور میں جوان آدمی ہوں اور میں یہ بھی پاتا ہوں یا رسول اللہ! ﷺ کہ مجھ پر روزہ رکھنا اس سے آسان ہے کہ میں اسے مؤخر کروں اور وہ دین ہو جائے (یعنی وہ میرے ذمہ قرض ہو جائے) یا رسول اللہ! ﷺ کیا میرے لیے روزہ رکھنا اجر کے اعتبار سے عظیم ہے یا افطار کرنا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حمزہ! جو تیرا جی چاہے۔

2052۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى فِيهِ لِيُرِيَهُ النَّاسَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ صَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے۔ حتی کہ آپ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ عسفان کے مقام پر پہنچ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے برتن منگایا اور اسے اپنے منہ کی طرف بلند کیا تا کہ آپ ﷺ لوگوں کو دکھائیں اور یہ رمضان المبارک میں ہوا۔ پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا۔ پس جو چاہے وہ روزے رکھے اور جو چاہے وہ نہ رکھے۔

2053۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ بَعْضُنَا وَأَفْطَرَ بَعْضُنَا فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں رمضان المبارک میں سفر کیا۔ تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا۔ پس کسی روزے دار نے افطار کرنے والے پر اور نہ ہی کسی افطار کرنے والے نے روزے دار پر عیب لگایا (یعنی اس سبب سے کسی نے دوسرے فریق کو تنقید کا نشانہ نہیں بنایا۔ اس لیے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوران سفر خود روزہ افطار کر کے اپنے غلاموں کو اس کی رخصت عطا فرمائی جیسا کہ حدیث سابق میں گزر چکا ہے)۔

2054۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ يُفْتِي النَّاسَ وَهُمْ مُكِبُّونَ عَلَيْهِ فَانْتَظَرْتُ خَلْوَتَهُ فَلَمَّا خَلَا سَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَمَضَانَ عَامَ الْفَتْحِ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ وَنَصُومُ حَتَّى بَلَغَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَنَازِلِ فَقَالَ إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَصْبَحْنَا مِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ إِنَّكُمْ تُصَبِّحُونَ عَدُوَّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا فَكَانَتْ عَزِيمَةً مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَصُومُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ ذَلِكَ وَبَعْدَ ذَلِكَ

قزعہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا درآنحالیکہ آپ لوگوں کو فتویٰ دے رہے تھے اور وہ لوگ آپ پر جھکے ہوئے تھے۔ پس میں آپ کی تنہائی کا منتظر رہا۔ پس جب آپ (فارغ ہو کر) تنہا ہوئے تو میں نے آپ سے سفر کے دوران رمضان المبارک کے روزے کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: ہم فتح مکہ کے سال رمضان المبارک میں حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ نکلے۔ پس رسول اللہ ﷺ بھی روزے رکھتے رہے تھے اور ہم بھی روزے رکھ رہے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ ایک منزل پہ پہنچے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم اپنے دشمن کے قریب پہنچ چکے ہو، لہٰذا روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے باعث قوت ہے۔ پھر ہم نے اس حال میں صبح کی کہ ہم میں سے بعض روزے دار تھے اور بعض بغیر روزے کے تھے۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم چل پڑے اور ہم ایک منزل پر جا اترے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم صبح اپنے دشمن کے پاس جا کر کرو گے اور روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے یہ باعث قوت و طاقت ہوگا، لہٰذا تم روزہ نہ رکھو۔ پس یہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ثابت ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی (کئی بار) اپنے آپ کو حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ روزہ رکھتے ہوئے دیکھا ہے (یعنی کئی بار دوران سفر آپ کے ساتھ روزہ رکھا ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ روزہ سفر میں نہ رکھنے کی رخصت ہے۔ نہ رکھنا واجب نہیں ہے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ اخْتِيَارِ الْفِطْرِ (اس کا بیان کہ روزہ نہ رکھنا زیادہ بہتر ہے)

2055۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُظَلَّلُ عَلَيْهِ وَالزِّحَامُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (دوران سفر) ایک آدمی کو دیکھا، اس پر سایہ کیا جا رہا تھا اور اس کے اردگرد لوگوں کا اژدحام تھا۔ تو (اس وقت) آپ ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

2056۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ إِخْوَةِ بَنِي قُشَيْرٍ قَالَ أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَانْتَهَيْتُ أَوْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ اجْلِسْ فَأَصِبْ مِنْ طَعَامِنَا هَذَا فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ اجْلِسْ أُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّلَاةِ وَعَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللهَ تَعَالَى وَضَعَ شَطْرَ الصَّلَاةِ أَوْ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ أَوِ الْحُبْلَى وَاللهِ لَقَدْ قَالَهُمَا جَمِيعًا أَوْ أَحَدَهُمَا قَالَ فَتَلَهَّفَتْ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُونَ أَكَلْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ بنی قشیر کے بھائی بنی عبداللہ بن کعب کے ایک آدمی ہیں۔ (مشہور صحابی اور رسول اللہ ﷺ کے خادم حضرت انس بن مالک مراد نہیں ہیں) انہوں نے بیان کیا کہ ہمارے اوپر رسول اللہ ﷺ کے گھڑسواروں نے حملہ کر دیا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا گیا۔ درآنحالیکہ آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جا اور ہمارے اس کھانے سے تو بھی کھا لے۔ تو میں نے عرض کی: میں تو روزے سے ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو بیٹھ جا، میں تجھے نماز اور روزے کے بارے بتاتا ہوں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز اور روزہ معاف کر دیا ہے اور (اسی طرح) دودھ پلانے والی عورت یا حاملہ عورت سے بھی۔ قسم بخدا! آپ ﷺ نے دونوں کا اکٹھا ذکر کیا ہے یا ان میں سے ایک کا۔ راوی کہتے ہیں: مجھے اپنے آپ پر افسوس ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے کھانے میں سے کچھ نہیں کھایا ہے (اور میں نے اپنے آپ کو اس سعادت عظمیٰ سے محروم رکھا)۔

فائدہ: اس حدیث پر یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ آیا یہ واقعہ رمضان المبارک کا ہے یا غیر رمضان کا؟ اگر واقعہ رمضان کا ہے تو حضور کیسے کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ تو مسافر نہ تھے اور اگر غیر رمضان کا ہے تو پھر روزہ معاف ہونے کا کیا مطلب؟ اس کے بارے یا تو یہ کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی سفر میں ہوں، کسی منزل پر ٹھہرے ہوئے ہوں اور لشکر کے اس دستہ کو آپ نے آگے بھیج دیا ہو، یا پھر یہ کہا جائے گا کہ یہ واقعہ غیر رمضان کا ہے۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں تھے اور یہ صحابی نفلی روزے سے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا: جس کا حاصل یہ ہے کہ مسافر سے تو رمضان کا فرض روزہ بھی معاف ہے اور تم تو نفلی روزہ سے ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم (الدر المنثور، ص 228 ج 4)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب مَنْ اخْتَارَ الصِّيَامَ (ان کا بیان جنہوں نے روزے کو پسند کیا ہے)

2057۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ أَوْ كَفَّهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ مَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم شدید گرمی کے موسم میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلے۔ یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی اپنا ہاتھ گرمی کی شدت کے سبب اپنے سر پر رکھتا یا اپنی ہتھیلی اپنے سر پر رکھتا تھا۔ اور ہم میں صرف رسول اللہ ﷺ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ روزہ رکھے ہوئے تھے۔

2058۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ الْهُذَلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَمُولَةٌ تَأْوِي إِلَى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ أَدْرَكَهُ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ فِي السَّفَرِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

حبیب بن عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے سنان بن سلمہ بن محبق الہذلی سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جس کے پاس سواری ہو، وہ اسے ایسی منزل تک پہنچا سکتی ہو جہاں وہ سیر ہو کر کھانا کھا سکتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ رمضان المبارک کا روزہ رکھے جہاں بھی وہ اسے پالے (یعنی اگر روزہ رکھنے میں اس کے لیے کوئی مشقت اور تکلیف نہیں تو اس کے لیے روزہ رکھنا افضل اور بہتر ہے ورنہ مطلق سفر میں روزہ افطار کرنے کی اجازت تو ہے)۔

نصر بن مہاجر، عبدالصمد بن عبدالوارث، عبدالصمد بن حبیب نے بیان کیا کہ مجھے میرے باپ نے سنان بن سلمہ عن سلمہ بن محبق سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے سفر میں رمضان نے پالیا، آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

بَاب مَتَى يُفْطِرُ الْمُسَافِرُ إِذَا خَرَجَ (اس کا بیان کہ مسافر جب نکلے تو کب افطار کرے)

2059۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ح وحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَزَادَ جَعْفَرٌ وَاللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ ذُهْلٍ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ جَعْفَرٌ ابْنُ جَبْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفِينَةٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مِنَ الْفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ فَرَفَعَ ثُمَّ قُرِّبَ غَدَاهُ قَالَ جَعْفَرٌ فِي حَدِيثِهِ فَلَمْ يُجَاوِزِ الْبُيُوتَ حَتَّى دَعَا بِالسُّفْرَةِ قَالَ اقْتَرِبْ قُلْتُ أَلَسْتَ تَرَى الْبُيُوتَ قَالَ أَبُو بَصْرَةَ أَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ جَعْفَرٌ فِي حَدِيثِهِ فَأَكَلَ

جعفر ابن جبر نے بیان کیا ہے کہ میں رمضان المبارک کے مہینے میں فسطاط سے نکلتے وقت ایک کشتی میں حضور نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت ابو بصرہ الغفاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ پس اس پر سوار ہوئے اور پھر صبح کا کھانا قریب لایا گیا۔ جعفر نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ابھی تک اس نے گھروں سے آگے تجاوز نہیں کیا تھا کہ انہوں نے دسترخوان منگایا اور (مجھے بھی) کہا: تو اور قریب ہو۔ میں نے کہا: کیا تم ابھی شہر کے گھروں کو نہیں دیکھ رہے؟ تو حضرت ابو بصرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے اعراض کر رہا ہے؟ جعفر نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ پھر انہوں نے کھانا کھالیا۔

بَاب قَدْرِ مَسِيرَةِ مَا يُفْطِرُ فِيهِ (اس مقدار مسافت کا بیان جس میں روزہ افطار کیا جا سکتا ہے)

2060۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ مَنْصُورٍ الْكَلْبِيِّ أَنَّ دِحْيَةَ بْنَ خَلِيفَةَ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ مِنْ دِمَشْقَ مَرَّةً إِلَى قَدْرِ قَرْيَةِ عُقْبَةَ مِنَ الْفُسْطَاطِ وَذَلِكَ ثَلَاثَةُ أَمْيَالٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ إِنَّهُ أَفْطَرَ وَأَفْطَرَ مَعَهُ نَاسٌ وَكَرِهَ آخَرُونَ أَنْ يُفْطِرُوا فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى قَرْيَتِهِ قَالَ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّي أَرَاهُ إِنَّ قَوْمًا رَغِبُوا عَنْ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ يَقُولُ ذَلِكَ لِلَّذِينَ صَامُوا ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ اللَّهُمَّ اقْبِضْنِي إِلَيْكَ

منصور الکلبی سے روایت ہے کہ حضرت دحیہ بن خلیفہ دمشق کے ایک گاؤں سے نکلے۔ اتنی مسافت پر جتنا کہ فسطاط سے عقبہ کا گاؤں ہے اور وہ تین میل ہے۔ (اور یہ سفر) رمضان المبارک میں ہوا۔ پھر انہوں نے روزہ افطار کر دیا اور ان کے ساتھ کچھ لوگوں نے بھی (روزہ) افطار کر لیا اور بعض دوسروں نے اسے ناپسند کیا کہ وہ روزہ افطار کریں۔ پس جب وہ لوٹ کر اپنے گاؤں کی طرف آئے تو فرمایا: قسم بخدا! آج کے دن میں نے وہ کچھ دیکھا ہے جس کے بارے مجھے گمان نہیں تھا کہ میں اسے دیکھوں گا۔ (اور وہ یہ ہے کہ) ایک قوم نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی ہدایت اور رہنمائی سے اعراض برتا ہے اور آپ یہ ان لوگوں کے لیے کہہ رہے تھے جنہوں نے روزہ رکھا۔ پھر اس وقت یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے اپنے پاس بلا لے۔

2061۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْغَابَةِ فَلَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْصِرُ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما غابہ کی طرف نکلتے تھے تو نہ آپ روزہ افطار کرتے تھے اور نہ ہی نماز قصر کرتے تھے۔

بَاب مَنْ يَقُولُ صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ

اس کے بارے بیان جو کہتا ہے کہ میں نے مکمل رمضان روزے رکھے

2062۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَقُمْتُهُ كُلَّهُ فَلَا أَدْرِي أَكَرِهَ التَّزْكِيَةَ أَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ نَوْمَةٍ أَوْ رَقْدَةٍ

ابوبکرہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے میں نے مکمل رمضان روزے رکھے ہیں اور میں نے سارا رمضان قیام کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نہیں جانتا، کیا آپ ﷺ نے (اظہار) تزکیہ کو ناپسند کیا ہے، یا اس لیے کہا کہ اس کے لیے سونا یا اس پر گہری نیند کے سبب غفلت کا ہونا بھی ضروری ہے (اس لیے اس کا مذکورہ قول حقیقتاً درست ہو ہی نہیں سکتا)۔

بَابٌ فِي صَوْمِ الْعِيدَيْنِ (عیدین کے روزے کا بیان)

2063۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ أَمَّا يَوْمُ الْأَضْحَى فَتَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ وَأَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ

حضرت ابوعبید نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید میں حاضر ہوا۔ پس آپ نے خطبہ سے پہلے نماز سے آغاز کیا (یعنی خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھی) پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، یعنی عید الاضحیٰ کے دن (تو اس لیے) کہ تم اس دن اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔ اور رہا عید الفطر کا دن تو یہ تمہارے لیے اپنے روزوں کو افطار کرنے کا دن ہے۔

2064۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَعَنْ الصَّلَاةِ فِي سَاعَتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا (یعنی) یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ اور آپ نے اس طرح کپڑا پہننے سے (منع فرمایا) کہ آدمی ایک ہی کپڑے میں لپٹ جائے۔ اور آپ نے دو وقتوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ ایک صبح کی نماز کے بعد (سورج نکلنے تک) اور ایک عصر کی نماز کے بعد (سورج غروب ہونے تک)۔

بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ (ایام تشریق کے روزوں کا بیان)

2065۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَلَى أَبِيهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِمَا طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمْرٌو كُلْ فَهَذِهِ الْأَيَّامُ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِإِفْطَارِهَا وَيَنْهَانَا عَنْ صِيَامِهَا قَالَ مَالِكٌ وَهِيَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یزید بن الہاد نے ابی مرہ مولیٰ ام ہانی سے روایت بیان کی ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے ساتھ ان کے باپ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے کھانا ان دونوں کے قریب کیا اور فرمایا: کھاؤ۔ تو اس نے کہا: میں تو روزے دار ہوں۔ تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کھاؤ۔ یہ وہ دن ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ ہمیں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور ان دنوں کے روزے رکھنے سے ہمیں منع فرماتے تھے۔ مالک نے کہا: یہ ایام تشریق ہیں۔

2066۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ

وکیع نے موسیٰ بن علی سے بیان کیا ہے اور وہب کی حدیث میں خبر یہ ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے اپنے باپ سے سنا اور انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نویں ذی الحجہ کا دن، یوم نحر (دسویں ذی الحجہ کا دن) اور ایام تشریق (گیارہویں ذی الحجہ یا تیرھویں ذی الحجہ کے ایام) ہم اہل اسلام کے لیے عید کے ایام ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

بَاب النَّهْيِ أَنْ يُخَصَّ يَوْمُ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ

جمعہ کے دن کو روزے کے ساتھ مختص کرنے کی نہی کا بیان

2067۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ بِيَوْمٍ أَوْ بَعْدَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے۔ مگر یہ کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد کے دن کے ساتھ ملا کر روزہ رکھے۔

بَاب النَّهْيِ أَنْ يُخَصَّ يَوْمُ السَّبْتِ بِصَوْمٍ (صرف ہفتے کے دن روزہ رکھنے سے نہی کا بیان)

2068۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ ح وحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ قُبَيْسٍ مِنْ أَهْلِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ جَمِيعًا عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ السُّلَمِيِّ عَنْ أُخْتِهِ وَقَالَ يَزِيدُ الصَّمَّاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِي مَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ[1] أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثٌ مَنْسُوخٌ

عبداللہ بن بسر سلمی نے اپنی بہن سے بیان کیا ہے اور یزید الصماء نے کہا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہفتے کے دن روزہ نہ رکھو۔ مگر وہی جو تم پر فرض کیا گیا ہے۔ اور اگر تم میں سے کوئی نہ پائے مگر انگور کا چھلکا یا کسی درخت کی لکڑی۔ تو

1۔ ایک نسخہ میں عنب ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسے چاہیے کہ وہ اسے ہی چبا لے (تا کہ اس کا روزہ باقی نہ رہے۔ سوائے حضرت امام مالک کے تینوں ائمہ فقہ کے نزدیک صرف ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس طرح یہود کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے کہ وہ اس دن کی تعظیم کی خاطر اس دن کا روزہ رکھتے تھے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث منسوخ ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ (اس دن میں روزے کی رخصت کا بیان)

2069۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَفْصٌ الْعَتَكِيِّ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَصُمْتِ أَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَأَفْطِرِي

جویریہ بنت حارث سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جمعہ کے دن اس کے پاس تشریف لائے اور یہ روزے سے تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے کل بھی روزہ رکھا تھا؟ عرض کی: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو آنے والے کل روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنا روزہ افطار کر دے۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ صرف جمعہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے۔ لیکن صرف ہفتے کے دن کے روزے کی رخصت کے بارے اس سے استدلال ممکن نہیں۔ اس لیے بعض محدثین نے کہا ہے کہ یہ حدیث اپنے محل میں واقع نہیں۔

2070۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ذُكِرَ لَهُ أَنَّهُ نُهِيَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ يَقُولُ ابْنُ شِهَابٍ هَذَا حَدِيثٌ حِمْصِيٌّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ مَا زِلْتُ لَهُ كَاتِمًا حَتَّى رَأَيْتُهُ انْتَشَرَ يَعْنِي حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ هَذَا فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَالِكٌ هَذَا كَذِبٌ

ابن وہب نے بیان کیا ہے کہ میں نے لیث کو ابن شہاب سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب ان کے سامنے کوئی یہ ذکر کرتا کہ آپ ﷺ نے ہفتے کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ تو ابن شہاب کہتے: یہ حدیث حمصی ہے (اس سے مراد یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے، قابل حجت نہیں اور حمصی کہنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس حدیث کو اہل حمص نے ہی مشہور کیا۔ ورنہ اہل حجاز و عراق وغیرہ اس کو نہ جانتے تھے۔ (الدر المنضود، ص 239، ج 4)۔

محمد بن صباح بن سفیان اور ولید نے اوزاعی سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں عبداللہ بن بسر کی حدیث جو کہ ہفتے کے دن کے روزے کے بارے میں ہے اسے چھپاتا رہا، یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ وہ پھیل چکی ہے (یعنی مشہور ہو گئی ہے)۔ مالک نے کہا ہے: یہ (حدیث) جھوٹ ہے (قابل اعتبار نہیں)۔

بَابٌ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ تَطَوُّعًا (نفلی طور پر صوم دہر رکھنے کا بیان)

2071۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عُمَرُ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَمِنْ (1) غَضَبِ رَسُولِهِ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَدِّدُهَا حَتَّى سَكَنَ غَضَبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ قَالَ مُسَدَّدٌ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ أَوْ مَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ شَكَّ غَيْلَانُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ أَوَيُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَصِيَامُ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ صَوْمَ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمِ الْخَمِيسِ قَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ الْقُرْآنُ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ کیسا روزہ رکھتے ہیں؟ تو اس کی اس بات سے رسول اللہ ﷺ غصے ہو گئے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی یہ کیفیت دیکھی تو آپ نے عرض کی: ہم راضی ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسے رب مانتے ہوئے، اسلام کے ساتھ اسے دین مانتے ہوئے اور محمد ﷺ کے ساتھ انہیں نبی تسلیم کرتے ہوئے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے اور اس کے رسول معظم ﷺ کے غضب سے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس جملہ کو مسلسل دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کا غضب ساکن ہو گیا (یعنی غصہ اتر گیا) تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس کا کیا حال ہے جو سارا زمانہ یعنی ہمیشہ کا روزہ رکھتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔ مسدد نے یہ الفاظ بیان کیے: لم یصم ولم یفطر یا ما صام ولا افطر۔ یہ غیلان کو شک ہے۔ پھر عرض کی: اس کا کیا حال ہے جو دو دن روزہ رکھتا ہے؟ اور ایک دن افطار کرتا ہے فرمایا کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟ پھر عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ پس اس کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ پھر عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ پس اس کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن افطار کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ مجھے بھی اس کی قوت و طاقت دی جائے۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینے میں تین روزے اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک یہی ہمیشہ کے روزے ہیں (یعنی ان کی فضیلت اور ثواب ہمیشہ روزہ رکھنے کی طرح ہے) اور یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ کا دن) کے روزے کے بارے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرمادے اور یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کی وجہ سے ایک سال پہلے کے گناہ معاف فرمادے۔

1۔ ایک نسخہ میں ومن نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

موسیٰ بن اسماعیل، مہدی اور غیلان نے عبد اللہ بن معبد الزمانی سے اور انہوں نے ابو قتادہ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ سوموار کے دن اور جمعرات کے دن روزے کے بارے آپ کا کیا خیال ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن میری ولادت باسعادت ہوئی اور اس میں مجھ پر قرآن کریم نازل کیا گیا (آپ ﷺ کے جواب کا تعلق صرف سوموار کے دن سے ہے یعنی یہ میرے لیے کمال صوری اور کمال معنوی دونوں کے ظاہر ہونے کا دن ہے۔ اور اس اشکال کے جواب میں کہ سوال دونوں کے بارے ہے اور جواب ایک دن کے بارے دیا گیا، صاحب منہل نے کہا ہے کہ اس روایت میں "یوم الخمیس" کی زیادتی وہم ہے) (الدر المنضود ص 241 ج 4)

2072۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ قُلْتُ ذَاكَ قَالَ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَذَاكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ وَهُوَ صِيَامُ دَاوُدَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے شرف ملاقات عطا فرمایا تو ارشاد فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم کہتے ہو کہ میں ہر رات قیام کروں گا اور ہر دن روزہ رکھوں گا۔ عرض کی: جی ہاں، یا رسول اللہ! ﷺ میری آرزو تو ہے اور میں نے اس طرح کہا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قیام بھی کر اور سو کر آرام بھی کر، روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر اور ہر مہینے میں تین دن (یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں جو کہ ایام بیض ہیں) کے روزے رکھا کر۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مثل ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں اس سے بہتر اور افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ تو پھر آپ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھ اور دو دن افطار کر۔ میں نے پھر عرض کی: میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر۔ روزوں میں یہی عمدہ و اعلیٰ ہے اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے (یعنی آپ اس طرز پر روزے رکھتے تھے)۔ میں نے عرض کی: میں اس سے بھی افضل و اعلیٰ کی قدرت و طاقت رکھتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے افضل روزہ کوئی نہیں ہے (یعنی نفلی روزوں کی جملہ اقسام میں افضل ترین قسم صوم داودی ہے)۔

بَابٌ فِي صَوْمِ أَشْهُرِ الْحُرُمِ (اشہر حرام کے روزے کا بیان)

2073۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ مُجِيبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ عَنْ أَبِيهَا أَوْ عَمِّهَا أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ ثُمَّ انْطَلَقَ فَأَتَاهُ بَعْدَ سَنَةٍ وَقَدْ تَغَيَّرَتْ حَالُهُ وَهَيْئَتُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَا تَعْرِفُنِي قَالَ وَمَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الْبَاهِلِيُّ الَّذِي جِئْتُكَ عَامَ الْأَوَّلِ قَالَ فَمَا غَيَّرَكَ وَقَدْ كُنْتَ حَسَنَ الْهَيْئَةِ قَالَ مَا أَكَلْتُ طَعَامًا إِلَّا بِلَيْلٍ مُنْذُ فَارَقْتُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَ عَذَّبْتَ نَفْسَكَ ثُمَّ قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَيَوْمًا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ زِدْنِي فَإِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ قَالَ زِدْنِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ زِدْنِي قَالَ صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثَةِ فَضَمَّهَا ثُمَّ أَرْسَلَهَا

مجیبہ الباہلیہ نے اپنے باپ سے یا اپنے چچا سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور پھر چلے گئے۔ پھر ایک سال کے بعد حاضر خدمت ہوئے درآنحالیکہ ان کی حالت اور ہیئت قضائیہ تبدیل ہو چکی تھی۔ تو عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو کون ہے؟ تو عرض کی: میں وہی باہلی ہوں جو پہلے سال آپ کے پاس حاضر ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کس شے نے تجھے تبدیل کر دیا ہے؟ حالانکہ تیری ہیئت و کیفیت انتہائی اچھی اور حسین تھی۔ تو اس نے عرض کی: جب سے میں آپ سے جدا ہو کر گیا ہوں میں نے صرف رات کا کھانا کھایا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے اپنے آپ کو کیوں عذاب دیا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہر صبر (رمضان المبارک) کے روزے رکھ اور (علاوہ ازیں) ہر مہینے میں ایک دن۔ اس نے عرض کی: میرے لیے اضافہ فرمائیے کیونکہ مجھ میں قوت ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو دن روزے رکھا کر۔ اس نے عرض کی: اور اضافہ فرمائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تین دن روزے رکھ لے۔ عرض کی: اور اضافہ فرمائیے۔ فرمایا: حرام مہینوں میں روزے رکھ اور پھر چھوڑ دے۔ راوی نے کہا: آپ نے اپنی تین انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے پہلے انہیں ملایا اور پھر انہیں کھولا۔ (مراد یہ ہے کہ حرام مہینوں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب میں تین روزے رکھ اور تین دن نہ رکھ۔ اور پھر تین دن رکھ لے اور تین دن نہ رکھ یہی سلسلہ جاری رہے۔)

بَابٌ فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ (محرم کے روزے کا بیان)

2074۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَفْرُوضَةِ صَلَاةٌ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ شَهْرٌ قَالَ رَمَضَانُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان المبارک کے مہینہ کے بعد افضل ترین روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز ہے (اس سے مراد نماز تہجد ہے)۔ قتیبہ نے شہر کی بجائے صرف رمضان کا لفظ ذکر کیا ہے۔

بَابٌ فِي صَوْمِ رَجَبٍ (رجب کے روزے کا بیان)

2075۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ فَقَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ

عثمان بن حکیم نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے رجب کے روزوں کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فرمایا: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے: آپ افطار نہیں کریں گے (یعنی آپ مسلسل روزے رکھتے ہی جاتے) اور کبھی آپ روزہ رکھنا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے: اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے (یعنی اگر آپ نہ رکھتے تو پھر کئی کئی دن مسلسل اسی کیفیت میں گزر جاتے)۔

بَابٌ فِي صَوْمِ شَعْبَانَ (شعبان کے روزے کا بیان)

2076۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ ثُمَّ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ

عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے پسندیدہ مہینہ کہ آپ اس کے روزے رکھیں وہ شعبان ہے۔ پھر آپ اسے رمضان المبارک کے ساتھ ملا دیتے تھے (یعنی آپ ﷺ شعبان المعظم کے روزے مسلسل رکھتے رہتے تھے یہاں تک کہ رمضان المبارک کا مہینہ آجاتا)۔

بَابٌ فِي صَوْمِ شَوَّالٍ (شوال کے روزے کا بیان)

2077۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ هَارُونَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَافَقَهُ زَيْدٌ الْعُكْلِيُّ وَخَالَفَهُ أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ[1]

عبیداللہ بن مسلم القرشی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے پوچھا، یا حضور نبی کریم ﷺ سے ہمیشہ روزے رکھنے کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تیرے گھر والوں کا تجھ پر حق ہے۔ تو رمضان کے روزے رکھ اور وہ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں (یعنی شوال کے روزے) اور ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھا کر۔ پس جب تو نے اس طرح کیا تو تحقیق تو نے ہمیشہ کے روزے رکھ لیے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: زید العکلی نے اس سے موافقت کی ہے اور ابو نعیم نے اس سے مخالفت کی ہے۔ انہوں نے کہا: مسلم بن عبیداللہ (نہ کہ عبیداللہ بن مسلم)۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں یہ باور کرایا گیا ہے کہ آدمی کے ذمہ اہل خانہ کے بھی حقوق ہیں جنہیں ادا کرنا اس کے ذمہ لازم ہے۔ لہٰذا نفلی عبادات وریاضات کی جانب متوجہ ہوتے وقت ان کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔

بَابٌ فِي صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ (شوال کے چھ دن روزے رکھنے کا بیان)

2078۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَسَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ

حضرت عمر بن ثابت الانصاری نے حضور نبی مکرم ﷺ کے صحابی حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر ان کے پیچھے شوال کے چھ روزے رکھے۔ تو گویا اس نے صوم دہر رکھ لیا۔

بَاب كَيْفَ كَانَ يَصُومُ النَّبِيُّ ﷺ (حضور نبی کریم ﷺ کے روزے رکھنے کی کیفیت کا بیان)

2079۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ كَانَ يَصُومُهُ إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (مسلسل) روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہنے لگتے: آپ افطار نہیں کریں گے اور (کبھی) آپ روزہ نہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے رمضان المبارک کے سوا کبھی کسی مہینے کے مکمل روزے رکھے ہوں۔ اور (علاوہ ازیں) میں نے آپ کو شعبان المعظم سے زیادہ کسی مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

موسیٰ بن اسماعیل نے حماد عن محمد بن عمرو عن ابی سلمہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی سند سے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ اس میں یہ زائد ہے کہ آپ ﷺ سوائے چند دنوں کے اکثر اس کا روزہ رکھا کرتے تھے بلکہ آپ تو سارا مہینہ ہی روزے رکھا کرتے تھے۔

بَاب فِي صَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ (سوموار اور جمعرات کے روزے کا بیان)

2080۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مَوْلَى قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ عَنْ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ أُسَامَةَ إِلَى وَادِي الْقُرَى فِي طَلَبِ مَالٍ لَهُ فَكَانَ يَصُومُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ لِمَ تَصُومُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ وَأَنْتَ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَقَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ وَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ أَعْمَالَ الْعِبَادِ تُعْرَضُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ

یحییٰ نے عمر بن ابی الحکم بن ثوبان سے، انہوں نے قدامہ بن مظعون کے آزاد کردہ غلام سے اور انہوں نے حضرت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسامہ بن زید کے آزاد کردہ غلام سے روایت بیان کی ہے کہ وہ (اپنے آقا) اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مال کی طلب میں وادی القریٰ کی طرف چلے۔ اور وہ (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ) سوموار اور جمعرات کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔ تو ان کے غلام نے انہیں کہا: آپ سوموار اور جمعرات کے دنوں کا کیوں روزہ رکھتے ہیں حالانکہ آپ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: بلاشبہ حضور نبی کریم ﷺ سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ اس بارے میں آپ سے استفسار کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کے دن بندوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسی طرح ہشام دستوائی نے یحییٰ عن عمر بن ابی الحکم کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث اس حدیث کے منافی نہیں ہے جس میں یہ ہے کہ رات کے عمل دن کے عمل سے پہلے اور دن کے عمل رات کے اعمال سے پہلے اٹھا لیے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایک جگہ رفع کا ذکر ہے اور دوسری جگہ عرض کا یعنی ہر روز کے اعمال رفع کے بعد وہاں جمع ہوتے رہتے ہیں اور پھر ان دو دنوں میں ان کو پیش کیا جاتا ہے۔ (بذل المجہود، ص 304، ج 11)

بَابٌ فِي صَوْمِ الْعَشْرِ (عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا بیان)

2081۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَالْخَمِيسَ

ہنیدہ بن خالد نے اپنی بیوی سے اور اس نے حضور نبی مکرم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نو دن ذی الحجہ کے، یوم عاشورہ، ہر مہینے میں تین دن اس طرح کہ ہر مہینے کا پہلا سوموار اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے (اس روایت کے مطابق سوموار اور جمعرات دو دن بنتے ہیں۔ لہٰذا مسند احمد کی روایت کے مطابق ایک سوموار اور دو جمعرات اور نسائی کی روایت کے مطابق ایک جمعرات اور دو سوموار کے آپ روزے رکھتے تھے)

2082۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَمُجَاهِدٍ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی دن نہیں ہے جس میں کیا جانے والا نیک عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان دنوں یعنی ذوالحجہ کے دس دنوں میں (کیے جانے والے نیک عمل) کی نسبت زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں۔ مگر یہ کہ آدمی اپنی جان اور مال لے کر نکلے اور پھر ان میں سے کوئی شے واپس لوٹا کر نہ لائے (یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان و مال سب قربان کر دے تو وہ اجر میں ان دنوں میں کیے جانے والے عمل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے ہم رتبہ ہو سکتا ہے)۔

بَابٌ فِي فِطْرِ الْعَشْرِ (ان دس دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا بیان)

2083۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَائِمًا الْعَشْرَ قَطُّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی ان دس دنوں میں روزے کی حالت میں نہیں دیکھا۔

فائدہ: اس حدیث کی توجیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ایک تو اس میں رؤیت کی نفی ہے اور رؤیت کی نفی روزہ نہ ہونے کو مستلزم نہیں اور دوسری توجیہ یہ ہے کہ اس میں دس دنوں کی نفی ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ تو نو دن روزہ رکھتے تھے کیونکہ دسواں دن تو عید کا دن ہے۔ (بذل المجہود ص 309 ج 11)

بَابٌ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ (عرفات میں نویں ذی الحجہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان)

2084۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَوْشَبُ بْنُ عَقِيلٍ عَنْ مَهْدِيٍّ الْهَجَرِيِّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَيْتِهِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

عکرمہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر میں تھے تو آپ نے ہمیں یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے میدان عرفات میں یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

2085۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَ

حضرت ام فضل بنت حارث سے روایت ہے کہ لوگ عرفہ کے دن ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے جھگڑنے لگے۔ پس ان میں سے بعض نے کہا: آپ روزے سے ہیں۔ اور بعض کہنے لگے: آپ روزے سے نہیں ہیں۔ پس آپ نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں دودھ کا پیالہ بھیجا۔ درآنحالیکہ آپ اپنے اونٹ پر عرفات میں وقوف کیے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے وہ نوش فرمالیا۔

بَابٌ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ (یوم عاشوراء کے روزے کا بیان)

2086۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيضَةَ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَمَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ یوم عاشوراء وہ دن ہے جس میں قریش دور جاہلیت میں روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی زمانہ جاہلیت میں اس دن روزہ رکھتے تھے۔ اور جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ آئے تو آپ نے اس کا روزہ رکھا اور اس دن کے روزے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پس جب رمضان المبارک کے روزے فرض کیے گئے تو وہ روزے فرض ہو گئے اور عاشوراء کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ پس جو چاہے وہ اس دن کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

2087۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا نَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذَا يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عاشوراء وہ دن تھا جس میں ہم زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھتے تھے۔ پس جب رمضان المبارک (کے روزوں کی فرضیت) کا حکم نازل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ایام میں سے یہ ایک دن ہے۔ پس جو چاہے وہ اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے وہ اسے چھوڑ دے (یعنی روزہ نہ رکھے)۔

2088۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا[1] الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللهُ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جب حضور نبی مکرم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے یہود کو پایا کہ وہ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ تو ان سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا: یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا اور ہم اس کی تعظیم کے لیے اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں اور آپ نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ عَاشُورَاءَ الْيَوْمُ التَّاسِعُ (اس کا بیان کہ عاشوراء سے مراد نویں محرم کا دن ہے)

2089۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطَفَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حِينَ صَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَنَا بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ صُمْنَا يَوْمَ التَّاسِعِ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا ہے کہ اسماعیل بن امیہ قرشی نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ابو غطفان کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے سنا جس وقت حضور نبی مکرم ﷺ نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا اور

1۔ ایک نسخہ میں ھذا کے بجائے ھو ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہمیں اس دن کے روزے کا حکم ارشاد فرمایا۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ تو وہ دن ہے جس کی تعظیم یہود و نصاریٰ کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آئندہ سال ہوگا تو ہم نویں محرم کو روزہ رکھیں گے۔ لیکن آئندہ سال ابھی نہ آیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

2090۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ غَلَّابٍ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنِي حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ جَمِيعًا الْمَعْنَى عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ التَّاسِعِ فَأَصْبِحْ صَائِمًا فَقُلْتُ كَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ يَصُومُ فَقَالَ كَذَلِكَ كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ يَصُومُ

حکم بن اعرج نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور آپ مسجد حرام میں اپنی چادر کا تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے آپ سے یوم عاشوراء کے روزے کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: جب تو محرم کا چاند دیکھے تو اسے گننا شروع کر دے۔ اور جب نویں محرم کا دن ہو تو اس کی صبح کو روزہ رکھ۔ پھر میں نے کہا: کیا حضور نبی رحمت محمد رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: (ہاں) حضور نبی رحمت محمد رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح روزہ رکھتے تھے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ صَوْمِهِ (اس دن کے روزے کی فضیلت کا بیان)

2091۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ أَسْلَمَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ صُمْتُمْ يَوْمَكُمْ هَذَا قَالُوا لَا قَالَ فَأَتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَاقْضُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ

عبدالرحمن بن مسلمہ نے اپنے چچا سے روایت بیان کی ہے کہ قبیلہ بنی اسلم کے کچھ لوگ حضور نبی رحمت ﷺ کے پاس آئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے اس دن (یوم عاشوراء) کا روزہ رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس تم اپنے بقیہ دن کو (روزے سے) مکمل کرو اور پھر اس کی قضا کرو۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس سے مراد عاشوراء کا دن ہے (یعنی حضور نبی مکرم ﷺ نے اس روزے کی فضیلت و اہمیت کے پیش نظر بقیہ دن روزے کی حالت میں گزارنے کا اور پھر اس کی قضاء کا حکم فرمایا)۔

بَابٌ فِي صَوْمِ يَوْمٍ وَفِطْرِ يَوْمٍ (ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کا بیان)

2092۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ أَحْمَدَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَهُ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يُفْطِرُ يَوْمًا وَيَصُومُ يَوْمًا

حضرت عمرو بن اوس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے حدیث سنی۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ وہ نصف رات سوتے تھے، رات کا تیسرا حصہ (عبادت وریاضت کے لیے) قیام کرتے تھے اور پھر چھٹا حصہ آرام کرتے تھے اور (اسی طرح) وہ ایک دن روزہ نہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے۔

فائدہ: چونکہ آدمی کے ذمہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی لازم ہیں، لہٰذا یہ ضروری ہے کہ آدمی جب حقوق اللہ کی ادائیگی میں مشغول ہو تو حقوق العباد کی طرف بھی اس کی توجہ رہے۔ حدیث مذکور میں بیان کردہ طریقہ سے دونوں کی ادائیگی باحسن انداز ہوسکتی ہے۔ شاید اسی وجہ سے رب کریم کے نزدیک یہ انداز زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابٌ فِي صَوْمِ الثَّلَاثِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ (ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا بیان)

2093۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَنَسٍ أَخِي مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مِلْحَانَ الْقَيْسِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصُومَ الْبِيضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ وَقَالَ هُنَّ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ

محمد کے بھائی انس نے ابن ملحان قیسی سے اور انہوں نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم ایام بیض یعنی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کا روزہ رکھیں۔ راوی نے بیان کیا: اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ روزے ہمیشہ روزے رکھنے کی طرح ہے۔

2094۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ يَعْنِي مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے کے شروع میں تین دن روزے رکھتے تھے۔

فائدہ: ہر مہینے میں تین روزوں کے استحباب میں تو کوئی کلام نہیں، البتہ تین دنوں کی تعیین میں اختلاف ہے کہ اس سے مراد ایام بیض ہیں یا کہ ان کے سوا کوئی اور دن۔ اور اس پر مذکورہ دونوں حدیثیں دال ہیں۔ کیونکہ ایک میں ایام بیض کا ذکر ہے اور دوسری میں ابتدائی ایام کا۔

بَابُ مَنْ قَالَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ (اس کا بیان جس نے کہا مراد سوموار اور جمعرات ہیں)

2095۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ سَوَاءٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ وَالِاثْنَيْنِ مِنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مہینے میں تین دن روزے رکھتے تھے: سوموار، جمعرات اور دوسرے جمعہ سے پہلے سوموار۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2096۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

ہنیدہ خزاعی نے اپنی ماں سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئی اور میں نے ان سے روزوں کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیتے تھے کہ میں ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھوں۔ ہر مہینے کا پہلا سوموار اور جمعرات (اور بعض نسخوں میں یہ ہے کہ تیسرا روزہ دوسرے ہفتے کی جمعرات کو ہوگا)۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّ الشَّهْرِ

ان کا بیان جنہوں نے کہا کہ مہینے کے کسی حصہ میں ہونے کی پرواہ نہ کی جائے گی

2097۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّ شَهْرٍ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ مَا كَانَ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ

عبدالوارث نے یزید الرشک سے اور انہوں نے معاذہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتے تھے۔ انہوں نے بیان فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: آپ مہینے کے کون سے حصے میں روزے رکھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ مہینے کے دنوں میں روزہ رکھنے کے لیے کسی بھی دن کی پرواہ نہیں کرتے تھے (جب چاہتے تھے روزہ رکھ لیتے تھے)۔

بَابُ النِّيَّةِ فِي الصِّيَامِ (روزوں میں نیت کا بیان)

2098۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ اللَّيْثُ وَإِسْحَقُ بْنُ حَازِمٍ أَيْضًا جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ وَوَقَفَهُ عَلَى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُونُسُ الْأَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ[1]

حضرت سالم بن عبداللہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی تو اس کے لیے کوئی روزہ نہیں (یعنی روزے کے صحیح ہونے کے لیے فجر سے پہلے نیت کا ہونا ضروری ہے)۔

1۔ ایک نسخہ میں کلھم عن الزھری نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابوداؤد نے کہا ہے: اسے لیث اور اسحاق بن حازم نے بھی اکٹھے عبداللہ بن ابی بکر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اسے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے موافق معمر، زبیدی، ابن عیینہ، یونس الایلی تمام نے زہری سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ (اس بارے میں رخصت کا بیان)

2099۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ زَادَ وَكِيعٌ فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَحَبَسْنَاهُ لَكَ فَقَالَ أَدْنِيهِ قَالَ طَلْحَةُ فَأَصْبَحَ صَائِمًا وَأَفْطَرَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے پاس تشریف لاتے تھے، تو فرماتے: کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ تو جب ہم کہتے: نہیں۔ تو آپ فرماتے: میں روزے دار ہوں۔ وکیع نے یہ اضافہ کیا ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسرے دن ہمارے پاس تشریف لائے۔ تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حیس بطور تحفہ دیا گیا ہے (حیس سے مراد خاص کھانا ہے جو کھجور، پنیر اور گھی سے ملا کر بنایا جاتا ہے)۔ تو ہم نے اسے آپ کے لیے روک رکھا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے میرے قریب لاؤ۔ طلحہ نے بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح روزے کی نیت کی تھی اور پھر آپ نے اسے افطار کر دیا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ روزہ نفلی تھا)۔

2100۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِينِهِ قَالَتْ فَجَاءَتِ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنْتِ تَقْضِينَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا

حضرت ام ہانی نے بیان کیا ہے کہ جب فتح مکہ کا دن تھا تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب بیٹھ گئیں اور ام ہانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب تھیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ اتنے میں ایک کنیز برتن لے کر آئی۔ اس میں کوئی مشروب تھا۔ اس نے وہ برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ پیا۔ پھر آپ نے وہ برتن ام ہانی کو عطا فرمایا اور انہوں نے اس سے پیا اور کہا: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق میں نے افطار کر لیا۔ حالانکہ میں روزہ رکھے ہوئے تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تم کسی کی قضا کر رہی تھی (یعنی کیا یہ قضا کا روزہ تھا) انہوں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہارے لیے (افطار کرنا) قطعاً باعث ضرر نہیں، اگر یہ نفلی روزہ تھا۔

بَابُ مَنْ رَأَى عَلَيْهِ الْقَضَاءَ (اس کا بیان جس نے کہا کہ اس پر قضا لازم ہو گی)

2101۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُهْدِيَ لِي وَلِحَفْصَةَ طَعَامٌ وَكُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ فَقُلْنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَاشْتَهَيْنَاهَا فَأَفْطَرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا عَلَيْكُمَا صُومَا مَكَانَهُ يَوْمًا آخَرَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ مجھے اور حضرت حفصہ کو کچھ کھانا ہدیۃً دیا گیا اور ہم دونوں روزے دار تھیں۔ تو ہم نے افطار کر لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ تو ہم نے آپ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہمارے لیے کچھ ہدیہ لایا گیا ہے اور ہمارے اندر اسے کھانے کی چاہت پیدا ہوئی۔ تو ہم نے (روزہ) توڑ دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے کوئی حرج نہیں ہے۔ تم دونوں پر اس جگہ کسی دوسرے دن روزہ رکھنا لازم ہے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ اگر نفلی روزہ کسی سبب سے توڑ دیا جائے تو اس کی قضا بندے پر لازم ہوتی ہے)۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَصُومُ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

اس کا بیان کہ کیا عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ سکتی ہے؟

2102۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ غَيْرَ رَمَضَانَ وَلَا تَأْذَنُ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ

معمر نے ہمام بن منبہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت رمضان المبارک کے سوا کوئی نفلی روزہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں رکھ سکتی، درآنحالیکہ اس کا خاوند حاضر ہو اور وہ خاوند کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتی درآنحالیکہ وہ حاضر ہو۔ (کیونکہ اس صورت میں خاوند کے لیے بوقت حاجت مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ جب کہ اس کی حاجت اور خواہش کا لحاظ رکھنا عورت کے ذمہ لازم ہے۔ اور اس کی انتہا یہ ہے کہ نفلی عبادت میں بھی خاوند کی اجازت کے بغیر مشغول نہیں ہو سکتی)۔

2103۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ زَوْجِي صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَيُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لَوْ كَانَتْ سُورَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِي فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ فَتَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصْبِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَأَمَّا قَوْلُهَا إِنِّي لَا أُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ فَصَلِّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ أَوْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آئی۔ ہم بھی آپ کے پاس تھے۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میرا خاوند صفوان بن معطل مجھے مارتا ہے جب میں نماز پڑھتی ہوں اور وہ میرا روزہ افطار کرا دیتا ہے جب میں روزہ رکھتی ہوں اور وہ نماز فجر نہیں پڑھتا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: اور صفوان بھی آپ ﷺ کے پاس تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس سے اس کے بارے پوچھا جو اس عورت نے کہا تھا۔ تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ جہاں تک اس کا یہ قول ہے کہ وہ مجھے مارتا ہے جب میں نماز پڑھتی ہوں (اس کا سبب یہ ہے) کہ وہ دو دو سورتیں پڑھتی ہے حالانکہ میں نے اسے اس سے منع کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ ایک سورت پڑھے تو وہ لوگوں کے لیے کافی ہے۔ اور رہا اس کا یہ قول کہ وہ میرے روزے افطار کرا دیتا ہے یعنی توڑ دیتا ہے۔ تو وہ اس لیے ہے کہ وہ مسلسل روزے رکھتی چلی جاتی ہے اور میں جوان آدمی ہوں، صبر نہیں کر سکتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس دن فرمایا: کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھے گی۔ اور جہاں تک اس کا یہ قول ہے کہ میں نماز نہیں پڑھتا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ تو اس کا سبب یہ ہے کہ ہم تمام گھر والوں کے بارے میں یہ معروف ہے (کہ رات گئے تک اپنے کام میں مشغول ہونے کے سبب) ہم بیدار نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو بیدار ہو تو اسی وقت نماز پڑھ لیا کر۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے حماد بن سلمہ نے حمید سے یا ثابت سے اور انہوں نے ابوالمتوکل سے روایت کیا ہے۔

بَاب فِي الصَّائِمِ يُدْعَى إِلَى وَلِيمَةٍ (ایسے روزے دار کا بیان جسے دعوت ولیمہ دی جائے)

2104- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ قَالَ هِشَامٌ وَالصَّلَاةُ الدُّعَاءُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ أَيْضًا عَنْ هِشَامٍ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے قبول کرلے۔ پھر اگر وہ روزے دار نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کھانا کھائے۔ اور اگر روزے دار ہو تو پھر اسے چاہیے کہ وہ (داعی کے لیے) دعا کرے۔ ہشام نے کہا ہے: (یہاں) صلاۃ بمعنی دعا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے حفص بن غیاث نے بھی ہشام سے روایت کیا ہے۔

بَاب مَا يَقُولُ الصَّائِمُ إِذَا دُعِيَ إِلَى الطَّعَامِ

روزے دار کیا کہے جب اسے کھانے کی دعوت دی جائے؟

2105- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ

1۔ ایک نسخہ میں عن ہشام نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھانے کی طرف دعوت دی جائے درآنحالیکہ وہ روزے دار ہو تو اسے یہ کہنا چاہیے: میں روزے دار ہوں۔

بَابُ الِاعْتِكَافِ (اعتکاف کا بیان)

2106۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ کو پیغام وصال آ پہنچا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔

فائدہ: اعتکاف کی تین قسمیں ہیں: واجب، سنت مؤکدہ اور مستحب۔ واجب سے مراد وہ اعتکاف ہے جو نذر کی وجہ سے واجب ہوتا ہے اور سنت مؤکدہ سے مراد رمضان کے عشرۂ اخیرہ کا اعتکاف ہے۔ مراد سنت علی الکفایہ ہے اور مستحب مطلق اعتکاف ہے جس میں وقت کی قید نہیں۔

2107۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ لَيْلَةً

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے رہے۔ ایک سال آپ نے اعتکاف نہ کیا پھر جب آئندہ سال آیا تو آپ نے بیس راتیں اعتکاف کیا۔

2108۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ قَالَتْ وَإِنَّهُ أَرَادَ مَرَّةً أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَتْ فَأَمَرَ بِبِنَائِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ أَمَرْتُ بِبِنَائِي فَضُرِبَ قَالَتْ وَأَمَرَ غَيْرِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ بِبِنَائِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلَّى الْفَجْرَ نَظَرَ إِلَى الْأَبْنِيَةِ فَقَالَ مَا هَذِهِ آلْبِرَّ تُرِدْنَ قَالَتْ فَأَمَرَ بِبِنَائِهِ فَقُوِّضَ وَأَمَرَ أَزْوَاجُهُ بِأَبْنِيَتِهِنَّ فَقُوِّضَتْ ثُمَّ أَخَّرَ الِاعْتِكَافَ إِلَى الْعَشْرِ الْأُوَلِ يَعْنِي مِنْ شَوَّالٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَقَ وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ مِنْ شَوَّالٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ فجر کی نماز پڑھتے پھر اپنی جائے اعتکاف میں داخل ہو جاتے۔ آپ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ایک بار اعتکاف کرنے کا ارادہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے اپنا خیمہ لگانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پس وہ لگا دیا گیا۔ جب میں نے اسے دیکھا تو میں نے بھی اپنا خیمہ لگانے کا حکم دیا وہ بھی لگا دیا گیا، پھر میرے علاوہ دیگر ازواج مطہرات نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بھی اپنے اپنے خیمے لگانے کا حکم دیا تو وہ لگا دیے گئے۔ چنانچہ جب حضور نبی کریم علیہ السلام نے نماز فجر کے بعد خیموں کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا: یہ کیا ہیں؟ کیا وہ اس سے نیکی کا ارادہ کرتی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر آپ علیہ السلام نے اپنے خیمے کے بارے حکم دیا، تو اسے اکھیڑ دیا گیا۔ پھر آپ کی ازواج مطہرات نے بھی اپنے اپنے خیموں کے بارے میں حکم دیا تو وہ بھی اکھیڑ دیے گئے۔ پھر آپ علیہ السلام نے اس اعتکاف کو شوال کے پہلے عشرہ تک مؤخر کر دیا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اسے ابن اسحاق اور اوزاعی نے یحییٰ بن سعید سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مالک نے اسے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ آپ علیہ السلام نے شوال کے بیس دن اعتکاف کیا۔

فائدہ: شارحین حدیث نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ اعتکاف کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا جائز ہے۔

بَاب أَيْنَ يَكُونُ الِاعْتِكَافُ (اس کا بیان کہ اعتکاف کہاں ہونا چاہیے)

2109۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللَّهِ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْجِدِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ حضرت نافع نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ نے مجھے وہ جگہ دکھائی ہے جہاں مسجد میں رسول اللہ علیہ السلام اعتکاف کرتے تھے۔

2110۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ كُلَّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کرتے تھے اور جب وہ سال آیا جس میں آپ علیہ السلام کا وصال ہوا، تو آپ علیہ السلام نے بیس دن اعتکاف کیا۔

فائدہ: بیس دن اعتکاف کی علماء نے مختلف مصلحتیں بیان کی ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کو قرب وفات کا علم ہو گیا تھا، اس لیے آپ نے چاہا کہ اعمال خیر میں اضافہ ہونا چاہیے اور اس میں امت کو تعلیم دینا بھی مقصود ہے کہ جب آدمی عمر طبعی کو پہنچ جائے تو اس کو عمل میں مزید مجاہدہ کرنا چاہیے تا کہ بہتر سے بہتر حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر سکے۔ (الدر المنضود ص 275 ج 4)

بَاب الْمُعْتَكِفِ يَدْخُلُ الْبَيْتَ لِحَاجَتِهِ

معتکف کے لیے حاجت کے تحت گھر میں داخل ہونے کا بیان

2111۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يُتَابِعْ أَحَدٌ مَالِكًا عَلَى عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تو آپ ﷺ اپنا سر میرے قریب کرتے تو میں آپ کو کنگھی کر دیا کرتی تھی۔ (چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جائے اعتکاف حجرہ عائشہ صدیقہ کے ساتھ ہوتی تھی۔ لہٰذا آپ اس میں بیٹھے بیٹھے اپنا سر حجرہ میں کرتے اور آپ اپنے حجرہ میں رہتے ہوئے آپ کی زلفوں میں کنگھی کیا کرتی تھیں) اور آپ ﷺ انسانی حاجت کے سوا گھر میں داخل نہ ہوتے تھے۔ (انسانی حاجت سے مراد بول و براز یا ان سے ملتی جلتی حاجات ہیں)۔

قتیبہ بن سعید اور عبداللہ بن مسلمہ دونوں نے بیان کیا ہے کہ لیث نے ابن شہاب عن عروۃ وعمرۃ عن عایشۃ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا: اور اسی طرح اسے یونس نے زہری سے روایت کیا ہے اور کسی نے بھی مالک کی عروہ عن عمرہ پر متابعت نہیں کی اور اسے معمر اور زیاد بن سعد وغیرہ نے زہری عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے بھی بیان کیا ہے۔

2112۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَكُونُ مُعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ فَيُنَاوِلُنِي رَأْسَهُ مِنْ خَلَلِ الْحُجْرَةِ فَأَغْسِلُ رَأْسَهُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں اعتکاف کرتے تھے اور آپ ﷺ حجرہ کے سوراخوں سے اپنا سر میری طرف کرتے تھے، تو میں آپ ﷺ کا سر دھو دیتی تھی۔ اور مسدد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: اور میں اس میں کنگھی کرتی تھی حالانکہ میں (کبھی) حائضہ ہوتی۔

2113۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ ﷺ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ فَخَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا أَوْ قَالَ شَرًّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَتْ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ وَسَاقَ مَعْنَاهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ معتکف تھے تو میں رات کے وقت آپ ﷺ کی ملاقات (وزیارت) کے لیے آئی اور آپ ﷺ سے باتیں کیں پھر میں اٹھی اور واپس پلٹی تو آپ ﷺ میرے ساتھ اٹھے تاکہ آپ مجھے واپس لوٹا آئیں اور اس وقت ان کی رہائش گاہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے دار میں تھی۔ پس انصار کے دو آدمی پاس سے گزرے۔ تو جب دونوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے چلنے لگے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں ٹھہر ٹھہر کر چلو۔ یہ صفیہ بنت حیی ہیں (یعنی یہ میری رفیقہ حیات ہے کوئی اجنبی عورت نہیں)۔ انہوں نے عرض کی: سبحان اللہ! یا رسول اللہ! ﷺ (ہمارے ذہن میں قطعاً کوئی اور تصور نہیں ہوسکتا) آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان انسان میں خون کی مثل ہر رگ میں چلتا ہے۔ تو مجھے یہ خوف ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی شے یا شر ڈال دے۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابوالیمان اور شعیب نے زہری سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح بیان کیا ہے۔ اس روایت میں انہوں نے بیان کیا: جب آپ اس مسجد کے دروازے کے پاس تھے جو ام سلمہ کے دروازے کے پاس ہے۔ تو ان دونوں کے پاس سے دو آدمی گزرے۔ آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی۔

بَاب الْمُعْتَكِفِ يَعُودُ الْمَرِيضَ (معتکف کے لیے مریض کی عیادت کرنے کا بیان)

2114۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ النُّفَيْلِيُّ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمُرُّ بِالْمَرِيضِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ وَقَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَتْ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ

نفیلی نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مریض کے پاس سے گزرتے تھے۔ درآنحالیکہ آپ حالت اعتکاف میں ہوتے تھے اور آپ اپنی حالت میں گزرتے، توقف نہ فرماتے اور اس سے مزاج پرسی کر لیتے۔ ابن عیسیٰ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی مکرم ﷺ مریض کی عیادت فرما لیتے تھے حالانکہ آپ معتکف ہوتے۔

2115۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ قَالَ أَبُو دَاوُد غَيْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا يَقُولُ فِيهِ قَالَتِ السُّنَّةُ قَالَ أَبُو دَاوُد جَعَلَهُ قَوْلَ عَائِشَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ کسی مریض کی عیادت نہ کرے اور کسی جنازہ میں حاضر نہ ہو اور کسی عورت کو مس نہ کرے اور نہ ہی اس سے مباشرت کرے اور نہ ہی کسی کام کے لیے مسجد سے باہر نکلے سوائے ایسی حاجت کے جس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور اعتکاف نہیں ہوتا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مگر روزے کے ساتھ اور اعتکاف نہیں ہوتا مگر جامع مسجد میں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ عبدالرحمن کے سوا کوئی بھی یہ نہیں کہتا۔ کہ انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ انہوں نے اسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول قرار دیا ہے۔

2116۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رضی الله عنه جَعَلَ عَلَيْهِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَيْلَةً أَوْ يَوْمًا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اعْتَكِفْ وَصُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْعَنْقَزِيَّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُدَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ مُعْتَكِفٌ إِذْ كَبَّرَ النَّاسُ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللهِ قَالَ سَبْيُ هَوَازِنَ أَعْتَقَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ وَتِلْكَ الْجَارِيَةُ فَأَرْسَلَهَا مَعَهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں کعبہ معظمہ کے پاس ایک رات یا ایک دن اعتکاف کرنے کی نذر مانی۔ تو انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے (اس کے بارے) پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اعتکاف کر اور ساتھ روزہ بھی رکھ۔

عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان بن صالح قرشی، عمرو بن محمد العنقزی نے عبداللہ بن بدیل سے ان کی اسناد کے ساتھ اسی طرح بیان کیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس اثناء میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حالت اعتکاف میں تھے۔ اچانک لوگوں نے (بلند آواز سے) اللہ اکبر کہا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے عبداللہ! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: حضور نبی کریم ﷺ نے ہوازن کے قیدی آزاد فرما دیئے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: پھر یہ لونڈی بھی۔ چنانچہ آپ نے اسے ان کے ساتھ بھیج دیا۔

بَابٌ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَعْتَكِفُ (استحاضہ والی عورت کے اعتکاف کا بیان)

2117۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ اعْتَكَفَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْحُمْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات میں ایک زوجہ محترمہ نے اعتکاف کیا۔ پس وہ (استحاضہ کی) زردی اور سرخی دیکھتی رہیں اور بسا اوقات ہم اس کے نیچے طشت رکھتی تھیں جبکہ وہ نماز پڑھ رہی ہوتی تھی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجِهَادِ (جہاد کا بیان)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْهِجْرَةِ وَسُكْنَى الْبَدْوِ (ہجرت اور جنگل میں سکونت اختیار کرنے کا بیان)

2118۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور نبی مکرم ﷺ سے ہجرت کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری خرابی ہو (یہ کلمہ شفقت ورحم کے ساتھ فعل کے انکار کے لیے ہے)۔ بے شک ہجرت کا حال تو انتہائی شدید (اور تکلیف دہ) ہے۔ کیا تیرے پاس اونٹ ہے؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے اعمال کرتا رہ چاہے جہاں بھی رہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تیرے اعمال میں سے کوئی شے قطعاً کم نہیں کرے گا۔ (بحار، بحرہ کی جمع ہے بمعنی بلدۃ مراد زیادہ دوری ہے۔ یہ لفظ یہاں ایسے ہی استعمال ہے جیسے اردو میں کہا جاتا ہے سات سمندر پار۔ لہٰذا حقیقی معنی میں مستعمل نہیں)

2119۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ الْبَدَاوَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَبْدُو إِلَى هَذِهِ التِّلَاعِ وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِي يَا عَائِشَةُ ارْفُقِي فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ

حضرت مقدام بن شریح نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بداوت (صحرانوردی، جنگل میں سکونت اختیار کرنا) کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ان ٹیلوں کی جانب تشریف لے جایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک بار جنگل کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے صدقے کے اونٹوں میں سے ایک ایسی ناقہ میری طرف بھیجی جو غیر تربیت یافتہ یعنی سواری میں چلنے کی عادی نہ تھی۔ (اس نے شوخی کی تو میں نے اس پر ذرا سختی کی)۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عائشہ! نرمی کرو کیونکہ نرمی جس شے میں بھی ہو وہ اسے آراستہ اور مزین کر دیتی ہے اور نرمی جس شے سے بھی نکال لی جائے تو وہ اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْهِجْرَةِ هَلِ انْقَطَعَتْ (اس کا بیان کہ کیا ہجرت منقطع ہو چکی ہے)

2120۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ ہجرت منقطع نہیں ہوگی یہاں تک کہ توبہ منقطع ہو جائے اور توبہ منقطع نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو (یعنی جب تک توبہ کی قبولیت کا حکم باقی ہے تب تک ہجرت کا حکم بھی باقی ہے اور وہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک ہے۔ اس میں ہجرت سے مراد دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنا ہے)

2121۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: (اب) ہجرت نہیں ہے۔ البتہ جہاد اور نیت ہے۔ اور جب تمہیں جہاد کے کے لیے نکلنے کو کہا جائے تو تم اس کے لیے نکلو۔

فائدہ: اس میں جس ہجرت کی نفی کی جا رہی ہے اس سے مراد مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا ہے۔ اس سے قبل یہ ہجرت واجب تھی لیکن مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ لہٰذا وہ ہجرت مطلقاً یعنی وجوباً اور استحباباً دونوں طرح ختم ہوگئی۔ البتہ دیگر اعمال جیسا کہ جہاد اور نیت خالصہ وغیرہ موجود ہیں۔ انسان اپنے جملہ اعمال صالحہ کو اخلاص کی نیت کے ساتھ سرانجام دے کر بارگاہ خداوندی میں سرخرو ہو سکتا ہے۔

2122۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ قَالَ أَتَى رَجُلٌ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَعِنْدَهُ الْقَوْمُ حَتَّى جَلَسَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ

عامر نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور آپ کے پاس قوم کے افراد موجود تھے۔ وہ بھی آپ کے پاس بیٹھ گیا اور کہنے لگا: مجھے ایسی شے کے بارے بتائیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ (اور سلامت) رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جس نے ان اعمال کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے یہی ایک مسلمان کے کردار کی خوبی اور شان ہے اور یہی اسلامی معاشرہ کو امن و آشتی کا گہوارہ بنانے کا سنہری اصول ہے۔ اور آخر میں ہجرت باطنہ کا ذکر کیا گیا ہے کہ ہجرت کی روح یہی ہے کہ جن امور سے رب کریم نے منع کیا ہے انسان ان کے قریب نہ جائے۔ اگر یہ کر لیا جائے تو یقیناً ہر جانب نیکی اور خیر پھیلے گی اور شر اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

برائی کا قلع قمع ہوگا۔

بَابٌ فِی سُکْنَی الشَّامِ (شام میں سکونت اختیار کرنے کا بیان)

2123۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِی أَبِی عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ سَتَكُونُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ إِبْرَاهِيمَ وَيَبْقَى فِی الْأَرْضِ شِرَارُ أَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ أَرْضُوهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ عنقریب اس ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت ہوگی۔ پس زمین کے باسیوں میں سے نیک اور اچھے لوگ (وہ ہوں گے) جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ (یعنی سرزمین شام) کو لازم پکڑیں گے۔ (یعنی وہاں سکونت اختیار کریں گے) اور زمین کے رہنے والوں میں سے برے اور شریر لوگ زمین میں باقی رہ جائیں گے۔ ان کی زمین انہیں پھینک دے گی (یعنی وہ اپنے ہی اوطان میں ادھر سے ادھر حیران وسرگرداں پھریں گے یا تو دنیا کمانے کے لیے یا نار فتن سے بچنے کے لیے) اور (ان کی حقارت وذلت کے سبب) اللہ تعالیٰ بھی انہیں ناپسند کرے گا اور نار (فتن) انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کر دے گی۔ (یعنی وہ اخلاق فاسدہ کے سبب ان جیسے ہو جائیں گے)

2124۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِیُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِی بَحِيرٌ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِی ابْنَ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ أَبِی قُتَيْلَةَ عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَيَصِيرُ الْأَمْرُ إِلَى أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ قَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِی يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيرَةُ اللّٰهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِی إِلَيْهَا خِيرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ[1] أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَوَكَّلَ لِی بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ

حضرت ابن حوالہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب معاملہ اس طرح ہو جائے گا کہ تم متفرق گروہوں اور لشکروں میں منقسم ہو جاؤ گے۔ ایک لشکر شام میں چلا جائے گا، ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں۔ ابن حوالہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﷺ میرے لیے جگہ پسند فرما دیجئے اگر میں اس کیفیت کو پالوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر لازم ہے کہ تو شام کو اختیار کر کیونکہ اس کی زمین اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ ہے اور اسے اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے لیے منتخب فرمائے گا اور اگر تم انکار کرو گے (یعنی اگر اس لشکر میں تم شامل نہ ہو سکو) تو تم پر یمن والے لشکر کو اختیار کرنا لازم ہے۔ اور وہاں کے تالابوں سے پانی پیو اور پلاؤ کیونکہ اللہ نے میرے لیے شام اور اس کے رہنے والوں کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔

فائدہ: قرآن کریم میں ارشاد ہے: وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِی بٰرَكْنَا فِيهَا لِلْعٰلَمِيْنَ اس میں ارض مبارکہ سے مراد سرزمین شام ہے۔ اور معارف القرآن میں ہے کہ ملک شام کی زمین اپنی ظاہری اور باطنی حیثیت سے بڑی برکتوں کا

1۔ ایک نسخہ میں اِن کے بجائے اِذ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مجموعہ ہے۔ باطنی برکت تو یہ ہے کہ یہ زمین مخزن انبیاء ہے، بیشتر انبیاء علیہم السلام اسی زمین میں پیدا ہوئے۔ اور ظاہری برکات آب وہوا کا اعتدال، نہروں اور چشموں کی فراوانی، پھل پھول اور ہر طرح کی نباتات کی غیر معمولی نشوونما وغیرہ ہے۔
(الدر المنضود ص295 ج4)

بَابٌ فِي دَوَامِ الْجِهَادِ (جہاد کے دائمی ہونے کا بیان)

2125۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ حق کی خاطر مسلسل جنگ کرتا رہے گا درآنحالیکہ وہ اپنے دشمن پر غالب رہے گا اور ان میں سے آخری گروہ مسیح دجال سے لڑے گا۔ (اور اسے قتل کرے گا) (اور بذل المجہود میں ہے کہ قتل دجال کے بعد جہاد باقی نہیں رہے گا)۔ (ص382 ج11)

بَابٌ فِي ثَوَابِ الْجِهَادِ (جہاد کے ثواب کا بیان)

2126۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيمَانًا قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ يَعْبُدُ اللهَ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ قَدْ كُفِيَ النَّاسُ شَرَّهُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے مومنین ایمان کے لحاظ سے زیادہ کامل ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان و مال سے جہاد کرتا ہے اور وہ آدمی جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے درآنحالیکہ لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ السِّيَاحَةِ (سیاحت سے نہی کا بیان)

2127۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ أَبُو الْجُمَاهِرِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فِي السِّيَاحَةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے سیاحت کی اجازت عطا فرمایئے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میری امت کی سیاحت اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا ہے۔

فائدہ: قاموس میں ہے کہ سیاحت سے مراد الذهاب فی الارض للعبادة ہے۔ یعنی عبادت کی غرض سے شہروں کی سکونت ترک کر دینا اور بادیہ پیمائی کرنا۔ تو آپ ﷺ نے اجازت اس لیے نہیں دی کہ اس میں معیت اور جماعت کا ترک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لازم آتا ہے اور مجالس خیر کی شرکت سے محرومی اور ترک جہاد وغیرہ جیسے امور۔

بَاب فِي فَضْلِ الْقَفْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى (جہاد سے واپس لوٹنے کی فضیلت کا بیان)

2128۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنِ ابْنِ شُفَيٍّ عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جہاد سے واپس لوٹنا جہاد کرنے کی طرح ہے (یعنی جس طرح جہاد پر جانے اور عملاً اس میں شریک ہونے کا اجر وثواب ہے، اسی طرح اس سے واپس لوٹنے کا بھی ثواب ہے، کیونکہ اس طرح اسے دیگر فرائض کی ادائیگی کے لیے فرصت اور اپنے آپ کو راحت وسکون باہم پہنچانے کے مواقع اور قوت حاصل کر کے دوبارہ جہاد کی تیاری کے مواقع میسر آتے ہیں)

بَاب فَضْلِ قِتَالِ الرُّومِ عَلَى غَيْرِهِمْ مِنَ الْأُمَمِ
دیگر امم کی بجائے رومیوں سے جنگ کرنے کی فضیلت کا بیان

2129۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ الْخَبِيرِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهَا أُمُّ خَلَّادٍ وَهِيَ مُنْتَقِبَةٌ تَسْأَلُ عَنِ ابْنِهَا وَهُوَ مَقْتُولٌ فَقَالَ لَهَا بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ جِئْتِ تَسْأَلِينَ عَنِ ابْنِكِ وَأَنْتِ مُنْتَقِبَةٌ فَقَالَتْ إِنْ أُرْزَأَ ابْنِي فَلَنْ أُرْزَأَ حَيَائِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ابْنُكِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ قَالَتْ وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لِأَنَّهُ قَتَلَهُ أَهْلُ الْكِتَابِ

عبدالخبیر بن ثابت بن قیس بن شماس نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ایک عورت حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ اسے ام خلاد کہا جاتا تھا۔ وہ نقاب اوڑھے ہوئے تھی۔ وہ اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھنے لگی اور وہ شہید ہو چکا تھا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب نے اسے کہا: تو آئی ہے، اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھ رہی ہے اور تو نقاب اوڑھے ہوئے ہے؟ تو اس عورت نے کہا: کہ اگر مجھے اپنے بیٹے کے فقدان (مراد شہادت ہے) کی مصیبت آپہنچی ہے (تو کیا ہے؟) مجھے میرے حیا کے فقدان کی مصیبت ہرگز نہیں آئی (یعنی اگر میں اجنبی لوگوں کے سامنے بغیر حجاب ونقاب کے آتی تو میرے لیے وہ مصیبت اس مصیبت کی نسبت کہیں بڑی ہوتی)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے بیٹے کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ کیونکر؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ اسے اہل کتاب نے قتل کیا ہے۔

فائدہ: اس عورت نے اپنے قول وعمل سے یہ ثابت کیا کہ عورت کے لیے ایسے سنگین حالات میں بھی لازم ہے کہ وہ شرم وحیاء کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھے اور حجاب ونقاب اس کے لیے باعث عزت ووقار ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي رُكُوبِ الْبَحْرِ فِي الْغَزْوِ (جہاد میں سمندری سفر کا بیان)

2130۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ بِشْرٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَرْكَبُ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجٌّ أَوْ مُعْتَمِرٌ أَوْ غَازٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کو سمندر کا سفر نہیں کرنا چاہیے سوائے حج کرنے والے، یا عمرہ کرنے والے یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے۔ کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔

فائدہ: چونکہ سمندری سفر خشکی کے سفر کی نسبت زیادہ خطرناک اور مشقت آمیز ہے اس لیے انتہائی ناگزیر حاجت کے بغیر اس سے پرہیز اور احتیاط بہتر ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ (سمندر میں جہاد کی فضیلت کا بیان)

2131۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عِنْدَهُمْ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا مِمَّنْ يَرْكَبُ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَإِنَّكِ مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَضْحَكَكَ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا فَمَاتَتْ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ وَسَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمَاتَتْ بِنْتُ مِلْحَانَ بِقُبْرُصَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُخْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ الرُّمَيْصَاءِ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَيْقَظَ وَكَانَتْ تَغْسِلُ رَأْسَهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَضْحَكُ مِنْ رَأْسِي قَالَ لَا وَسَاقَ هَذَا الْخَبَرَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ أَبُو دَاوُد الرُّمَيْصَاءُ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے ام سلیم کی بہن ام حرام بنت ملحان نے بتایا کہ رسول اللہ

1۔ قال ابو داؤد الرمیصاء تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ نے ان کے پاس فرمایا: پس آپ ﷺ سو کر بیدار ہوئے تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کس شے نے آپ کو ہنسا دیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان لوگوں میں سے ایک گروہ کو دیکھا ہے جو اس سمندر کی پشت پر اس طرح سوار ہوں گے جیسا کہ بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تو بھی ان میں سے ہے۔ اس کے بعد آپ پھر سو گئے اور پھر بیدار ہوئے درآنحالیکہ آپ مسکرا رہے تھے۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کو کس شے نے ہنسایا ہے؟ تو آپ ﷺ نے پہلے کی طرح گفتگو فرمائی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پہلے گروہ میں سے ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی اور وہ سمندر میں جہاد کے لیے نکلے تو انہیں اپنے ساتھ لے لیا۔ پھر جب واپس لوٹے تو ان کے لیے خچر قریب کیا گیا تا کہ وہ اس پر سوار ہوں۔ تو اس خچر نے انہیں گرا دیا اور ان کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گئیں۔

قعنبی نے مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب قباء جاتے تھے تو آپ ﷺ ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ پس آپ ﷺ ایک دن ان کے پاس تشریف لے گئے، تو انہوں نے آپ کو کھانا پیش کیا۔ اور پھر آپ ﷺ کے آرام کے لیے سر میں کھجلی کرنے بیٹھ گئیں۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔ (سر میں سے جوئیں نکالنے کا مطلب یہ ضروری نہیں کہ حقیقتاً جوئیں ہوں اور وہ نکالنے لگی ہوں بلکہ اس سے مراد آرام اور راحت پہنچانے کے لیے سر میں کھجلی کرنا بھی ہو سکتا ہے۔ هكذا في البذل۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ بنت ملحان قبرص میں فوت ہوئی۔

یحییٰ بن معین، ہشام بن یوسف نے معمر عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن اخت ام سلیم الرمیصاء کی سند سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حضور نبی مکرم ﷺ سوئے اور پھر بیدار ہوئے اور وہ اپنا سر دھو رہی تھیں۔ سو آپ ﷺ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا آپ میرے سر کی وجہ سے مسکرا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ یہ خبر بیان کی اور وہ اس میں کمی بیشی کرتے ہیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ رمیصاء ام سلیم کی رضائی بہن ہے۔

2132۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْجَوْبَرِيُّ[1] الدِّمَشْقِيُّ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَالْغَرِقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ

ام حرام نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سمندر میں سفر کے سبب جس کا سر چکرانے

1۔ ایک نسخہ میں اَلْجَوْبَرِیُّ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لگے اور اسے قے آنے لگے تو اس کے لیے ایک شہید کا اجر ہے اور جو غرق ہو جائے اس کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔

2133۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَتِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ سَمَاعَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

سلیمان بن حبیب نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے آدمی ہیں تمام کے تمام اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہیں۔ ایک وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے وفات دے دے اور پھر اسے جنت میں داخل کر دے یا اسے اس اجر وثواب کے ساتھ واپس لوٹا دے جو وہ پائے اور ایک وہ آدمی ہے جو مسجد کی طرف گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے وفات دے دے اور پھر اسے جنت میں داخل کر دے یا اسے اس اجر وثواب کے ساتھ واپس لوٹا دے جو وہ پائے اور ایک وہ آدمی جو اپنے گھر میں سلام کہہ کر داخل ہو تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہوتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں تیسری قسم میں وہ لوگ ہیں جو اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم کہتے ہیں۔ یہی مسنون طریقہ ہے۔ قرآن کریم میں بھی ارشاد گرامی ہے: فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً۔ اور ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے فرمایا: یابنی اذا دخلت علی اھلك فسلم تكن بركة عليك وعلى اهل بيتك۔ لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ جب گھر میں داخل ہو تو افراد خانہ کو دیکھ کر سلام کہے اور اگر نہ ہوں تب بھی سلام کہے۔ یہ عمل انتہائی اجر وثواب کے لائق ہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا (کافر کو قتل کرنے والے کی فضیلت کا بیان)

2134۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا يَجْتَمِعُ فِي النَّارِ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ أَبَدًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر اور اسے قتل کرنے والا کبھی بھی آتش جہنم میں جمع نہیں ہوں گے۔

بَابٌ فِي حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ

اس کا بیان کہ مجاہدین کی عورتیں (گھروں میں) رہ جانے والوں پر حرام ہیں

2135۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَعْنَبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ إِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيلَ لَهُ هٰذَا قَدْ خَلَفَكَ فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ قَعْنَبٌ رَجُلًا صَالِحًا وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَرَادَ قَعْنَبًا عَلَى الْقَضَاءِ فَأَبَى عَلَيْهِ وَقَالَ أَنَا أُرِيدُ الْحَاجَةَ بِدِرْهَمٍ فَأَسْتَعِينُ عَلَيْهَا بِرَجُلٍ قَالَ وَأَيُّنَا لَا يَسْتَعِينُ فِي حَاجَتِهِ قَالَ أَخْرِجُونِي حَتَّى أَنْظُرَ فَأُخْرِجَ فَتَوَارَى قَالَ سُفْيَانُ بَيْنَمَا هُوَ مُتَوَارٍ إِذْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْبَيْتُ فَمَاتَ[1]

ابن بریدہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھروں میں بیٹھے رہنے والوں پر مجاہدین کی عورتوں کی حرمت ان کی اپنی ماؤں کی حرمت کی طرح ہے (یعنی جس طرح ان کی مائیں حرام ہیں اسی طرح یہ بھی ان پر حرام ہیں) اور گھروں میں بیٹھے رہنے والوں میں سے کوئی آدمی مجاہدین میں سے کسی آدمی کے گھر داخل ہو کر اس کی اہلیہ سے خیانت (بدکاری) کا ارتکاب کرتا ہے تو قیامت کے دن اس مجاہد کو کہا جائے گا: اس نے تیری اہلیہ کے ساتھ خیانت کی ہے۔ پس تو اس کی نیکیوں میں سے جتنی چاہے لے لے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ (کیا وہ اس کی نیکیوں میں کوئی باقی رہنے دے گا، ہرگز نہیں۔ مقصود یہ سمجھانا ہے کہ ایسے فعل حرام کے ارتکاب سے بچنا چاہیے جو آخرت میں باعث عذاب ہو)۔ ابوداود نے کہا ہے کہ قعنب ایک نیک اور پارسا آدمی تھا۔ ابن ابی لیلیٰ نے قعنب کو قاضی بنانے کا ارادہ کیا لیکن اس نے انکار کر دیا اور فرمایا: میں ایک درہم کے عوض کام کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کے لیے ایک آدمی سے مدد لیتا ہوں۔ اور ہم میں سے کون ہے جو اپنے کام میں کسی سے مدد نہ لیتا ہو۔ فرمایا: تم مجھے یہاں سے نکال دو یہاں تک کہ میں غور و فکر کر لوں۔ چنانچہ انہیں نکال دیا گیا اور وہ کسی مکان میں چھپ گئے۔ سفیان نے کہا ہے: اس اثناء میں کہ وہ چھپے ہوئے تھے ان پر مکان گر پڑا اور وہ وصال فرما گئے۔

بَابٌ فِي السَّرِيَّةِ تَخْفِقُ (ایسے جنگی دستے کا بیان جو جنگ سے بغیر مال غنیمت کے واپس آئے)

2136۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُصِيبُونَ غَنِيمَةً إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ

ابوہانی الخولانی نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابوعبدالرحمن حبلی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لشکری اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں اور وہ مال غنیمت کو پا لیتے ہیں تو انہوں نے آخرت کے اجر میں سے اپنے اجر کے دو تہائی دنیا میں ہی پا لیے اور ایک تہائی

1۔ قال ابوداود سے آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ان کے لیے باقی رہے گا اور اگر انہوں نے مال غنیمت کو نہ پایا۔ تو ان کے لیے مکمل اجر آخرت میں ہوگا۔

بَابٌ فِي تَضْعِيفِ الذِّكْرِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى (دوران جہاد ذکر (کے ثواب) کو بڑھانے کا بیان)

2137۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ تُضَاعَفُ[1] عَلَى النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

حضرت سہل بن معاذ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ نماز، روزہ اور ذکر (کا ثواب) اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرنے (کے ثواب) پر سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے مطلق ذکر کی فضیلت انفاق پر ثابت ہو رہی ہے خواہ وہ ذکر کسی جگہ ہو، حضر میں ہو یا سفر میں۔ جبکہ مسند احمد کی روایت اس طرح ہے: ان الذکر فی سبیل اللہ تعالی یضعف فوق النفقة بسبع مائة ضعف اس میں مقید کر دیا گیا ہے کہ وہ ذکر جو دوران جہاد ہو وہ انفاق فی سبیل اللہ کی نسبت اتنا افضل ہے۔ حافظ ابن قیم نے اس حدیث کے تحت بیان کیا ہے کہ یہاں پر مراتب تین ہیں: ذکر مع الجہاد، ذکر جہاد اور جہاد بلا ذکر۔ ان میں سب سے پہلا اعلیٰ مرتبہ ہے، دوسرا پہلے سے کم اور تیسرا پہلے دونوں سے کم ہے اور تیسرے کے مقابلہ میں ذاکر افضل ہے۔ (الدر المنضود ص 306 ج 4)

بَابٌ فِيمَنْ مَاتَ غَازِيًا (اس کا بیان جو جہاد کے لیے نکلا اور فوت ہو گیا)

2138۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ يَرُدُّ إِلَى مَكْحُولٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ أَوْ وَقَصَهُ فَرَسُهُ أَوْ بَعِيرُهُ أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ أَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ أَوْ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللهُ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ

حضرت ابو مالک اشعری نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلا پھر (زخمی ہو کر) فوت ہو گیا یا قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے۔ یا اس کے گھوڑے یا اس کے اونٹ نے اسے گرا دیا اور کچل ڈالا، یا کسی زہریلے جانور (مثلاً سانپ بچھو وغیرہ) نے اسے ڈس لیا، وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو گیا، یا کسی بھی اور وجہ سے جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ شہید ہوگا اور اس کے لیے جنت ہوگی۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الرِّبَاطِ (دشمن کی راہ میں جہاد کے لیے تیار رہنے کی فضیلت کا بیان)

2139۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كُلُّ الْمَيِّتِ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فَإِنَّهُ يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُؤَمَّنُ

1۔ ایک نسخہ میں يُضَاعَفُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مِنْ فَتَّانِ الْقَبْرِ

ابوہانی نے عمرو بن مالک سے اور انہوں نے فضالہ بن عبید سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر میت کا عمل (اس کی موت کے ساتھ ہی) ختم کر دیا جاتا ہے (یعنی اس کے بعد اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی) سوائے اس کے جو جنگ کی مکمل تیاری کے ساتھ مورچہ بند ہوتا ہے کیونکہ اس کا عمل یوم قیامت تک بڑھتا رہے گا اور اسے قبر کے فتنوں سے محفوظ رکھا جائے گا۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الْحَرْسِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى (دوران جہاد پہرہ دینے کی فضیلت کا بیان)

2140۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي السَّلُولِيُّ أَبُو كَبْشَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتَّى كَانَتْ عَشِيَّةً فَحَضَرْتُ الصَّلَاةَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي انْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ حَتَّى طَلَعْتُ جَبَلَ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلَى بَكْرَةِ آبَائِهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَشَائِهِمْ اجْتَمَعُوا إِلَى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِينَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْتَقْبِلْ هَذَا الشِّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَعْلَاهُ وَلَا نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ أَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَحْسَسْنَاهُ فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْشِرُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشِّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ اطَّلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيًا حَاجَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا

حضرت سہل بن حنظلیہ نے بیان کیا ہے کہ وہ غزوۂ حنین کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے اور خاصا طویل سفر کیا یہاں تک کہ سہ پہر کا وقت ہو گیا۔ اور میں نماز (ظہر) کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ اتنے میں ایک گھڑ سوار آدمی حاضر خدمت ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں تمہارے سامنے سے آگے چل کر گیا، یہاں تک کہ میں فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھا اور میں نے اچانک بنی ہوازن کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ سب اپنی عورتوں، اونٹوں اور بکریوں سمیت حنین کے پاس جمع ہیں (یعنی بھرپور تیاری کے ساتھ وہ اکٹھے ہو چکے ہیں)۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا: ان شاء اللہ وہ کل مسلمانوں کا مال غنیمت ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج کی رات ہماری حفاظت کی ذمہ داری کون ادا کرے گا۔ (یعنی پہرے دار کون ہوگا؟) تو حضرت انس بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللہ! ﷺ میں (یہ فریضہ ادا کروں گا)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو سوار ہو۔ پس وہ گھوڑے پر سوار ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: اس گھاٹی کی طرف چلا جا یہاں تک کہ تو اس کی بلند چوٹی پر پہنچ جائے اور آج کی رات تیری جانب سے ہمارے ساتھ دھوکہ نہ ہونے پائے (یعنی ایسا نہ ہو کہ تم سو جاؤ اور دشمن موقع پا کر ہم پر حملہ آور ہو جائے)۔ پس جب ہم نے صبح کی تو رسول اللہ ﷺ اپنی جائے نماز کی طرف تشریف لائے اور دو رکعتیں نماز ادا فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا تم نے اپنے شہسوار کو دیکھا ہے؟ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم نے اسے نہیں دیکھا ہے (یعنی وہ آتا نہیں دکھائی دے رہا ہے) پھر نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے لگے اور آپ گھاٹی کی طرف بھی متوجہ رہے یہاں تک کہ آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی اور سلام پھیرا۔ اور فرمایا: تم خوش ہو جاؤ، تمہارا شہسوار آ گیا۔ پس ہم درختوں کے درمیان سے گھاٹی کی جانب دیکھنے لگے کہ اتنے میں وہ آ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور سلام عرض کیا اور عرض کیا: میں چلتا گیا یہاں تک کہ میں اس گھاٹی کی چوٹی پر پہنچ گیا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا: پس جب میں نے صبح کی اور میں ان دونوں گھاٹیوں پر چڑھا اور میں نے ادھر ادھر خوب دیکھا۔ لیکن میں نے کسی کو نہیں پایا (یعنی دشمن کا کہیں نام ونشان نہیں) پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم رات کے وقت (کہیں گھوڑے سے) نیچے اترے؟ عرض کی: سوائے نماز پڑھنے یا قضائے حاجت کے نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تو نے (جنت کو اپنے لیے) واجب کر لیا ہے۔ پس تجھ پر کوئی حرج نہیں کہ اس کے بعد تو کوئی عمل نہ کرے۔ (مراد اعمال تطوع ہیں، مستحب اور نفلی کام جو ثواب آخرت کے لیے کیے جاتے ہیں)۔

فائدہ: اس حدیث سے حضور اقدس ﷺ کی جہاد کے سلسلہ میں کامل تیاری اور مستعدی، اس کا انتظار اور اپنے اصحاب کی پوری پوری خبر گیری حتیٰ کہ نماز جیسی اہم عبادت میں بھی اس کا خیال اور فکر کرنا مستفاد ہو رہا ہے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ تَرْكِ الْغَزْوِ (جہاد چھوڑنا ناپسندیدہ عمل ہے)

2141۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا وُهَيْبٌ قَالَ عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ الْوَرْدِ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو وفات پا گیا اور اس نے جہاد نہ کیا اور نہ ہی اس کے دل میں جہاد کی آرزو اور تصور پیدا ہوا تو وہ طریقہ نفاق پر فوت ہوا۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جہاد میں شامل ہونے کی خواہش اور تڑپ ہر دل میں ہونی چاہیے کیونکہ اسی سے دین کی سربلندی اور بقا وابستہ ہے۔ لہٰذا دین اسلام اپنے ماننے والوں سے اتنی اعلیٰ محبت، بلند ہمتی اور جرأت واستقامت کا متقاضی ہے کہ اگر انہیں اس کی ترویج اور بقا کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کرنا پڑے تو وہ قطعاً دریغ نہ کریں اور کوئی حرص وہوس اس راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2142۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَقَرَأْتُهُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللهُ بِقَارِعَةٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جو جہاد میں شریک نہ ہوا یا کسی جہاد میں شریک ہونے والے آدمی کی جہاد کے لیے تیاری میں معاونت نہ کی یا کسی غازی کا اس کے گھر والوں کی خبر گیری اور بھلائی کی خاطر نائب بھی نہ بنا تو اللہ تعالیٰ یوم قیامت سے پہلے اس پر کوئی اذیت ناک مصیبت ڈال دے گا۔ یزید بن عبدربہ نے اپنی حدیث میں قبل یوم القیامۃ کے الفاظ کہے ہیں۔

2143۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم مشرکین کے خلاف اپنے مالوں، اپنی جانوں اور زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ (یعنی چاہیے تو یہ کہ اپنا تن من دھن سب ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس کے بھیجے ہوئے دین کی عظمت ورفعت کو باقی رکھنے کے لیے قربان ہو۔ اور اگر کسی کو جملہ وسائل میسر نہ ہوں تو پھر مال، جان اور زبان میں سے جس طرح بھی وہ شریک جہاد ہوسکتا ہے اسے لازماً ہونا چاہیے)۔

بَابٌ فِي نَسْخِ نَفِيرِ الْعَامَّةِ بِالْخَاصَّةِ (جہاد عامہ کے جہاد خاصہ کے ساتھ منسوخ ہونے کا بیان)

2144۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ إِلَى قَوْلِهِ يَعْمَلُونَ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي تَلِيهَا وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آیت طیبہ: إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ إِلَى قَوْلِهِ يَعْمَلُونَ (اگر تم جہاد کے لیے نہیں نکلو گے تو (اللہ تعالیٰ) تمہیں دردناک عذاب دے گا اور اہل مدینہ کے لیے نہیں ہے کہ وہ آپ ﷺ کو چھوڑ کر پیچھے رہ جائیں) اسے اس کے بعد آنے والی آیت نے منسوخ کردیا ہے (اور وہ یہ ہے) وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً (اور مومنین کے لیے نہیں ہے کہ وہ سارے کے سارے جہاد کے لیے نکلیں) تو گویا یہ آیت مذکورہ آیت کے حکم کے لیے ناسخ ہے۔

2145۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ الْحَنَفِيِّ حَدَّثَنِي نَجْدَةُ بْنُ نُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا قَالَ فَأُمْسِكَ عَنْهُمُ الْمَطَرُ وَكَانَ عَذَابَهُمْ

حضرت مجدہ بن نفیع نے بیان کیا ہے کہ میں نے اس آیت کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: إِلَّا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا۔ تو انہوں نے فرمایا: پس ان سے بارش روک لی گئی اور یہی ان کے لیے عذاب تھا۔ (کیونکہ اس طرح ہر جانب قحط سالی پھیل جاتی ہے اور اشیائے ضرور یہ ناپید ہو جاتی ہیں۔ انسان اور دیگر جاندار اپنی بنیادی حاجات بھی پوری نہیں کر پاتے اور یہ صورت حال یقیناً عذاب الیم ہے)

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْقُعُودِ مِنَ الْعُذْرِ

عذر کے سبب جہاد میں شریک نہ ہونے کی رخصت کا بیان

2146- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَغَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ فَوَقَعَتْ فَخِذُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى فَخِذِي فَمَا وَجَدْتُ ثِقَلَ شَيْءٍ أَثْقَلَ مِنْ فَخِذِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اكْتُبْ فَكَتَبْتُ فِي كَتِفٍ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَامَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لَمَّا سَمِعَ فَضِيلَةَ الْمُجَاهِدِينَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَنْ لَا يَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَضَى كَلَامَهُ غَشِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم السَّكِينَةُ فَوَقَعَتْ فَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي وَوَجَدْتُ مِنْ ثِقَلِهَا فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ كَمَا وَجَدْتُ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ اقْرَأْ يَا زَيْدُ فَقَرَأْتُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ الْآيَةَ كُلَّهَا قَالَ زَيْدٌ فَأَنْزَلَهَا اللَّهُ وَحْدَهَا فَأَلْحَقْتُهَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْعٍ فِي كَتِفٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں رسول اللہ علیہ السلام کے پہلو میں تھا تو اچانک آپ علیہ السلام کو سکینہ و راحت نے ڈھانپ لیا (یعنی آپ پر خاص نزول وحی والی کیفیت طاری ہوئی اور وحی کا نزول ہونے لگا)۔ پس رسول اللہ علیہ السلام کی ران میری ران پر آ گری۔ تو میں نے کسی شے کا اتنا بوجھ اور ثقل محسوس نہیں کیا جو کہ رسول اللہ علیہ السلام کی ران سے زیادہ ثقیل اور بھاری ہو۔ پھر آپ علیہ السلام سے وہ کیفیت ختم ہوئی (اور وحی نازل ہو چکی) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو لکھ تو میں نے شانے کی ہڈی پر لکھا: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الآیہ (مومنین میں سے جہاد نے بیٹھے رہنے والے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے) تو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ یہ ایک نابینا آدمی تھے۔ جب انہوں نے مجاہدین کی فضیلت کے بارے میں سنا تو عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام اس کے بارے میں کیا حکم ہے جو مومنین میں سے جہاد کی استطاعت اور قدرت ہی نہیں رکھتا؟ تو جب انہوں نے اپنی بات مکمل کر لی تو پھر رسول اللہ علیہ السلام کو سکینہ نے ڈھانپ لیا (اور وحی نازل ہونے لگی) تو پھر آپ علیہ السلام کی ران میری ران پر آ پڑی۔ تو میں نے دوسری بار بھی اس کا بوجھ اسی طرح محسوس کیا جیسا کہ میں نے پہلی بار محسوس کیا تھا۔ پھر رسول اللہ علیہ السلام سے یہ کیفیت دور ہوئی (اور وحی کا نزول ختم ہوا) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے زید! تو پڑھ۔ چنانچہ میں نے لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْمُؤْمِنِينَ پڑھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ آگے مکمل آیت پڑھی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے یعنی غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ کو علیحدہ نازل کیا ہے اور میں نے اسے اس آیت (کے موزوں مقام) کے ساتھ ملا دیا ہے۔ اور قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے گویا میں اب بھی اس جلد کو دیکھ رہا ہوں جہاں میں نے اسے ہڈی میں سوراخ کے پاس ملایا۔

2147۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ وَلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ إِلَّا وَهُمْ مَعَكُمْ فِيهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ يَكُونُونَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

حمید نے موسیٰ بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تحقیق تم نے مدینہ طیبہ میں ایسے لوگوں کو چھوڑا ہے کہ تم نے کوئی سفر نہیں کیا ہے، کوئی مال خرچ نہیں کیا ہے اور نہ ہی تم نے کسی وادی کو طے کیا ہے مگر وہ جملہ معاملات میں تمہارے ساتھ ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ ہمارے ساتھ کس طرح ہو سکتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ طیبہ میں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں عذر نے روک لیا ہے۔ (معلوم یہ ہوا کہ اگر جہاد کا ارادہ شوق اور تڑپ موجود ہو لیکن کوئی عذر مانع ہو تو وہ مجاہد کے درجہ کو پا لے گا)

بَاب مَا يُجْزِئُ مِنَ الْغَزْوِ (اس کا بیان جو عمل جہاد کا بدل اور قائم مقام ہو سکتا ہے)

2148۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا

حضرت زید بن خالد جہنی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہد کی تیاری میں معاونت کی (یعنی اسے اسباب جہاد مہیا کیے) تو اس نے جہاد کیا۔ (یعنی گویا وہ خود جہاد میں شریک ہوا) اور جو کوئی اس کے گھر والوں کی خبر گیری اور خیر و بھلائی کے لیے اس کا نائب بنا تو اس نے بھی جہاد کیا۔ (یعنی ایسا کرنے والے کو جہاد میں شریک ہونے والے کے مساوی ثواب ملے گا)۔

2149۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى بَنِي لَحْيَانَ وَقَالَ لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی طرف ایک لشکر بھیجا اور فرمایا: چاہیے کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی نکلے۔ پھر بیٹھے رہنے والوں کو ارشاد فرمایا: تم میں سے جو کوئی جہاد کے لیے نکلنے والے کے اہل اور مال میں خیر و بھلائی کے لیے اس کا نائب بنے گا تو اس کے لیے مجاہد کے نصف اجر کے برابر اجر ہوگا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مجاہد اور گھر میں رہ جانے والے اس کے نائب دونوں کا اجر برابر ہے۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مجاہد کے لیے پورا اجر ہوگا اور خالف کے لیے نصف اجر ہوگا۔ تو دونوں حدیثوں میں بظاہر تعارض ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں نصف سے مجموعی اجر کا نصف مراد ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ اس کے لیے نکلنے والے کے اجر کا نصف ہے۔ مفہوم یہ کہ جو اجر وثواب مجموعی طور پر حاصل ہوگا وہ نصف مجاہد کو ملے گا اور نصف خالف بالخیر کو ملے گا۔ تو اس طرح ان دونوں کا درجہ برابر رہا۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 422 ج 11)

بَابٌ فِي الْجُرْأَةِ وَالْجُبْنِ (جرأت اور بزدلی کا بیان)

2150۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ شَرُّ مَا فِي رَجُلٍ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ

عبد العزیز بن مروان نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ آدمی میں پائی جانے والی بری خصلتوں میں سے ایک اضطراب میں مبتلا کرنے والا بخل ہے اور دوسری ایسی بزدلی ہے جو (جگر کو) باہر لانے والی ہو (یعنی آدمی پر ایسا خوف طاری ہو جائے کہ محسوس ہونے لگے کہ اندر سے کٹ کر ہر شے باہر نکلتی ہے)۔

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

قول باری تعالیٰ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ کا بیان

2151۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ وَابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ غَزَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نُرِيدُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَالرُّومُ مُلْصِقُو ظُهُورِهِمْ بِحَائِطِ الْمَدِينَةِ فَحَمَلَ رَجُلٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَقَالَ النَّاسُ مَهْ مَهْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ يُلْقِي بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا نَصَرَ اللهُ نَبِيَّهُ وَأَظْهَرَ الْإِسْلَامَ قُلْنَا هَلُمَّ نُقِيمُ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحُهَا فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَالْإِلْقَاءُ بِالْأَيْدِي[1] إِلَى التَّهْلُكَةِ أَنْ نُقِيمَ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحَهَا وَنَدَعَ الْجِهَادَ قَالَ أَبُو عِمْرَانَ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو أَيُّوبَ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى دُفِنَ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ

یزید بن ابی حبیب نے اسلم ابو عمران سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم مدینہ طیبہ سے قسطنطنیہ کا ارادہ کرتے ہوئے جہاد کے لیے نکلے اور (ہمارے) لشکر کے سالار حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولید رضی اللہ عنہما تھے اور رومی اپنی پشتیں شہر کی فصیل کے ساتھ لگائے ہوئے تھے (اور حملے کے لیے تیار ہو کر ہمارا انتظار کر رہے تھے)۔ پس ایک آدمی نے دشمن پر حملہ

1۔ ایک نسخہ میں بِيَدَيْنَا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کرنے کی کوشش کی تو لوگوں نے اسے کہا: رک جا، رک جا، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ تو اپنے آپ کو ہلاکت کی طرف پھینک رہا ہے۔ تو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت تو ہمارے گروہ انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (وہ اس طرح کہ) جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم علیہ السلام کی مدد و نصرت فرمائی اور اسلام کو غلبہ عطا فرمایا تو ہم نے (اپنے دلوں میں) کہا: آؤ ہم اپنے مالوں (یعنی مویشیوں اور باغوں) میں رہیں اور ان کی اصلاح کریں (اب جہاد کی ضرورت نہیں ہے) تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو''۔ پس اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے مراد ہمارا اپنے مالوں میں مقیم ہونا اور ان کی اصلاح کرنا اور جہاد کو چھوڑنا ہے۔ (یہ معنی نہیں ہے کہ جہاد میں مشغول ہونا گویا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے)۔ ابو عمران نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ مسلسل اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کو قسطنطنیہ میں ہی دفن کیا گیا۔

بَابٌ فِي الرَّمْيِ (تیر اندازی کا بیان)

2152۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَّامٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا لَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ إِلَّا ثَلَاثٌ تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتُهُ أَهْلَهُ وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَهَا

خالد بن زید نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کے ساتھ تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ایک اسے بنانے والا جو اسے بناتے وقت خیر اور ثواب کی نیت کرتا ہے، دوسرا اسے پھینکنے والا اور تیسرا پھینکنے والے کو دینے والا (چاہے اسے ترکش سے نکال کر دے، یا پھینکے ہوئے تیر نیچے سے اٹھا کر دے) تم تیر اندازی اور شہسواری سیکھو اور تمہارا تیر اندازی سیکھنا میرے نزدیک تمہارے شہسوار بننے کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہے۔ کھیل نہیں ہیں مگر صرف تین: ایک آدمی کا اپنے گھوڑے کو ادب سکھانا (یعنی اسے سواری کے قابل بنانا) دوسرا اس کا اپنی اہلیہ کے ساتھ دل لگی کرنا اور تیسرا اپنی قوس سے اور اپنے تیروں سے اس کا تیر پھینکنا اور جس نے تیر اندازی جاننے کے باوجود اس سے اعراض کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا تو یقیناً اس نے ایک نعمت کو ترک کر دیا، یا فرمایا: اس نے کفران نعمت کیا۔

2153۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ

ابو علی ثمامہ بن شفی الہمدانی نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سنا در آنحالیکہ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ فرما رہے تھے کہ ارشاد باری تعالیٰ: وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ (اور تم کفار کے لیے تیاری کرو قوت میں سے جتنی کہ تم استطاعت رکھتے ہو) فرمایا: خبردار! جان لو! یہ قوت تیراندازی ہے۔ خبردار! آگاہ رہو! یہ قوت تیراندازی ہے۔ خبردار! آگاہ رہو! یہ قوت تیراندازی ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا ارشاد نبوی سے تیراندازی کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور اس سے بخوبی یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ اس سے مراد حالات اور وقت کے تقاضوں کے مطابق سامان حرب سے لیس ہونا اور اس کے استعمال میں مہارت تامہ رکھنا ہے۔

بَابٌ فِي مَنْ يَغْزُو وَيَلْتَمِسُ الدُّنْيَا (اس کا بیان جو دنیا کی طلب میں جہاد کرتا ہے)

2154۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: غزوہ دو طرح کے ہیں۔ پس (غزوہ سے) جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہی اور امام کی اطاعت اور عمدہ اور اعلیٰ قسم کا مال خرچ کیا اور اپنے ساتھی اور شریک سے نرمی کی اور جھگڑے فساد سے اجتناب کیا تو اس کے لیے سونا اور جاگنا سب کا سب اجر ہے۔ اور جس کسی نے فخر، ریاکاری اور شہرت کی خاطر جہاد کیا اور امام کی نافرمانی کی اور زمین میں فساد برپا کر دیا تو وہ حاجت کے ساتھ بھی واپس نہیں لوٹے گا (یعنی اسے کوئی اجر نہیں ملے گا بلکہ اس کا نقصان ہوگا)۔

2155۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ ابْنِ مِكْرَزٍ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَهُوَ يَبْتَغِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا أَجْرَ لَهُ فَأَعْظَمَ ذَلِكَ النَّاسُ وَقَالُوا لِلرَّجُلِ عُدْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَعَلَّكَ لَمْ تُفْهِمْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَهُوَ يَبْتَغِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ لَا أَجْرَ لَهُ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ عُدْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَهُ لَا أَجْرَ لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اس سے سامان دنیا میں سے کچھ سامان کی خواہش رکھتا ہے (اس کا کیا حکم ہے)؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔ پس لوگوں نے اسے بہت عظیم سمجھا اور اس آدمی کو کہا: تو رسول اللہ ﷺ کی طرف دوبارہ لوٹ کر جا، شاید تو آپ ﷺ کو بات سمجھا نہ سکا ہو۔ تو اس نے دوبارہ عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ایک آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اس سے سامان دنیا طلب کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔ لوگوں نے پھر اس آدمی کو کہا: تو رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ کر جا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے تیسری بار اسے فرمایا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا

اس کا بیان جس نے اس لیے قتال کیا تا کہ کلمۃ اللہ بلند ہو

2156۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَيُقَاتِلُ لِيُحْمَدَ وَيُقَاتِلُ لِيَغْنَمَ وَيُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ حَتَّى تَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي وَائِلٍ حَدِيثًا أَعْجَبَنِي فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

ابووائل نے ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: بلاشبہ آدمی کبھی جنگ لڑتا ہے شہرت کے لیے، کبھی شریک جہاد ہوتا ہے تا کہ اس کی تعریف کی جائے، کبھی قتال کرتا ہے تا کہ وہ مال غنیمت حاصل کرے اور کبھی قتال کرتا ہے تا کہ وہ (لوگوں کو) اپنا مقام ومرتبہ دکھائے (اپنی شجاعت و بہادری ان پر واضح کرے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قتال اس لیے کیا تا کہ کلمۃ اللہ (کلمۃ التوحید اور دین اسلام) بلند ہو تو اس نے حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا۔

علی بن مسلم نے ابوداؤد نے شعبہ سے اور انہوں نے عمرو سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابووائل سے ایک حدیث سنی ہے جس نے مجھے تعجب میں ڈالا ہے۔ پھر آگے یہی حدیث ذکر کی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت کے معتبر ہونے کے لیے اخلاص شرط ہے۔ پس جس شخص کے عمل کا باعث صرف دنیوی غرض ہو تو ایسے آدمی کے عمل کے باطل ہونے میں تو کوئی شک نہیں اور جس شخص کے عمل کا منشا دونوں ہوں دینی بھی اور دنیوی بھی، پس اگر باعث دینی اقویٰ ہو اس صورت میں جمہور کے نزدیک وہ عمل معتبر ہے اور حدیث الباب کے تحت حارث محاسبی کی رائے یہ ہے کہ یہ عمل بھی باطل ہے۔ اور تیسری رائے اس میں محمد بن جریر طبری کی ہے کہ اگر عمل کی ابتدا اور بناء اخلاص کے ساتھ ہو تو وہ معتبر ہے۔ اگر بعد میں کوئی دنیوی غرض شامل بھی ہو جائے تو وہ مضر نہیں۔ اسی طرح علامہ عینی نے کہا ہے۔

2157۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ حَنَانِ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ وَالْغَزْوِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى أَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ أَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے جہاد اور غزوہ کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بارے میں بتایئے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم نے صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے قتال کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں صبر کرنے والا اور ثواب کی امید رکھنے والا ہی اٹھائے گا۔ اور اگر تم نے دکھاوے اور کثرت (مال) کی طلب کے لیے قتال کیا تو اللہ تعالیٰ بھی تمہیں ریا کاری کرنے والا اور کثرت (مال) طلب کرنے والے کی حیثیت سے ہی اٹھائے گا۔ اے عبداللہ بن عمرو! جس حال اور (ارادے) پر تو نے قتال کیا یا تو قتل کیا گیا اللہ تعالیٰ اسی حال پر تجھے اٹھائے گا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد میں شریک ہوتے وقت جیسی نیت ہوگی اسی کے مطابق انجام ہوگا۔ اگر اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہے تو اس کی رحمتوں سے نوازا جائے گا اور رتبہ علیا پر فائز کیا جائے گا اور اگر مقصود دکھاوا اور فخر ومباہات اور مال کی کثرت ہو تو پھر انجام اسی کے مطابق ہوگا اور یہی کچھ ہاتھ آئے گا۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الشَّهَادَةِ (شہادت کی فضیلت کا بیان)

2158۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَأْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيلِهِمْ قَالُوا مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ وَلَا يَنْكُلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے بھائی غزوہ احد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹ میں ڈال دیا۔ وہ جنت کی نہروں پر آتے ہیں، ان کے پھل کھاتے ہیں اور سونے کی ان قندیلوں کے پاس سکونت اختیار کرتے ہیں جو عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی ہیں۔ پس جب انہوں نے (یعنی ارواح شہداء نے) اپنے کھانے، پینے اور اپنے آرام کرنے کی جگہ کی خوشبو (اور عمدگی) کو پایا تو کہنے لگیں: کون ہماری جانب سے ہمارے (دنیا میں زندہ) بھائیوں کو یہ پیغام پہنچائے گا کہ بلاشبہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور رزق دیے جارہے ہیں تا کہ وہ جہاد میں بے رغبتی کا مظاہرہ نہ کریں (اور اس سے اعراض نہ برتیں) اور نہ ہی جنگ کے وقت بزدلی کا مظاہرہ کریں؟ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری جانب سے ان تک یہ پیغام پہنچا دیتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ”وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کر دیے جائیں تم انہیں مردہ گمان بھی نہ کرو“۔ الی آخر الآیہ

فائدہ: اس حدیث میں سے بعض ان ملحدین نے جو تناسخ اور انتقال روح کے قائل ہیں (جس کو آواگون اور جنم بدلی بھی کہتے ہیں) جس کا حاصل یہ ہے کہ ثواب وعقاب صرف انتقال ارواح کا نام ہے۔ اگر آدمی نیکوکار ہے اس کی روح کو کسی اچھے جانور کی شکل میں دنیا میں بھیج دیا جاتا ہے اور بدکار کی روح کو کسی برے جانور کی شکل میں دنیا میں بھیج دیا جاتا ہے یعنی وہ عقیدہ جو اہل اسلام کے نزدیک قطعاً باطل ہے اس کا علماء حقہ کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ اس حدیث میں یعنی جعل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللہ ارواحھم فی جوف طیر میں شراح نے دو احتمال بیان کیے ہیں: ایک یہ کہ جنتی پرندوں کے اندر ان کے پیٹ میں ان ارواح کو محفوظ کرنا مراد ہے جیسے کوئی چیز ڈبہ میں محفوظ کر دی جاتی ہے۔ دوسرا احتمال یہ کہ ان ارواح کو ان پرندوں کے جسم کے اندر پھونکا جاتا ہے جس سے وہ جاندار ہو جاتے ہیں۔ اگر احتمال اول کو لیا جائے تب تو تناسخ سے اس کا کوئی تعلق ہی نہ ہوا اور کوئی اشکال کی بات ہی نہیں، اور اگر احتمال ثانی کو اختیار کیا جائے تو اس میں گو انتقال روح من بدن الی بدن ہے لیکن اس عالم میں نہیں بلکہ عالم آخرت میں ہے، لہٰذا یہ استدلال بے محل ہے کیونکہ وہ ملحدین آخرت کے قائل ہی نہیں۔ (ھکذا فی بذل المجہود۔ الدر المنضود ص 317 ج 4)

2159۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَتْنَا حَسْنَاءُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ الصَّرِيمِيَّةُ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيدُ فِي الْجَنَّةِ

حسناء بنت معاویہ الصریمیہ نے بیان کیا ہے کہ میرے چچا نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: جنت میں کون جائے گا؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نبی علیہم الصلوات والتسلیمات جنت میں ہوں گے، شہید جنت میں ہوں گے، نابالغ بچے جنت میں ہوں گے اور وہ بچے جو زندہ درگور کر دیے گئے وہ جنت میں ہوں گے۔

بَابٌ فِي الشَّهِيدِ يُشَفَّعُ (شہید کی شفاعت قبول کیے جانے کا بیان)

2160۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ الذِّمَارِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي نِمْرَانُ بْنُ عُتْبَةَ الذِّمَارِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ أَيْتَامٌ فَقَالَتْ أَبْشِرُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُشَفَّعُ الشَّهِيدُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد صَوَابُهُ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ

ولید بن رباح الذماری نے بیان کیا ہے کہ میرے چچا نمران بن عتبہ الذماری نے بیان کیا ہے کہ ہم ام درداء رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ہم یتیم تھے۔ تو انہوں نے کہا: تم خوش ہو۔ میں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید کی شفاعت کو اس کے گھر کے ستر افراد کے بارے میں قبول کیا جائے گا۔ ابوداود نے کہا ہے: (سند میں ولید بن رباح کے بجائے) صحیح نام رباح بن ولید ہے۔

بَابٌ فِي النُّورِ يُرَى عِنْدَ قَبْرِ الشَّهِيدِ (شہید کی قبر پر نور دکھائی دینے کا بیان)

2161۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب (شاہ حبش) نجاشی فوت ہوا تو ہم آپس میں یہ باتیں کرتے تھے کہ اس کی قبر پر مسلسل نور دکھائی دیتا رہتا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2162۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ آخَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا قُلْتُمْ فَقُلْنَا دَعَوْنَا لَهُ وَقُلْنَا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَصَوْمُهُ بَعْدَ صَوْمِهِ شَكَّ شُعْبَةُ فِي صَوْمِهِ وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ إِنَّ بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

عبید بن خالد سلمی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان مواخات قائم کی۔ پھر ان میں سے ایک شہید ہو گیا اور دوسرا اس سے ایک ہفتہ یا کچھ دن بعد فوت ہو گیا تو ہم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے (دعا میں) کیا کہا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم نے اس کے لیے دعا مانگی ہے اور ہم نے یہ کہا ہے: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اسے اپنے ساتھی کے ساتھ (رتبہ میں) ملا دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نمازیں اس کی نمازوں کے بعد، اس کے روزے اس کے روزوں کے بعد، صوم (روزے) کے بارے میں شعبہ کو شک ہے اور اس کا عمل اس کے عمل کے بعد۔ سب کہاں گئے۔ بلاشبہ ان دونوں کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے نماز، روزہ اور دیگر اعمال صالحہ کی اہمیت اور قدر و منزلت بھی ثابت ہو رہی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ اگر اعمال اچھے اور صالحہ ہوں تو عمر کی طوالت ایک نعمت ہے اور باعث فضیلت و شرف ہے۔

بَابٌ فِي الْجَعَائِلِ فِي الْغَزْوِ (اجرت لے کر جہاد میں شامل ہونے کا بیان)

2163۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنِ ابْنِ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْأَمْصَارُ وَسَتَكُونُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ تُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيهَا بُعُوثٌ فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الْبَعْثَ فِيهَا فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ يَقُولُ مَنْ أَكْفِيهِ بَعْثَ كَذَا مَنْ أَكْفِيهِ بَعْثَ كَذَا أَلَا وَذَلِكَ الْأَجِيرُ إِلَى آخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم پر عنقریب بڑے بڑے شہر فتح کیے جائیں گے اور جمع شدہ لشکر ہوں گے جو تم پر متعین کیے جائیں گے اور ان بڑے لشکروں میں (چھوٹے چھوٹے) دستے ہوں گے۔ (جو تمہارے اپنے اپنے قبائل سے لیے جائیں گے)۔ پس کوئی آدمی تم میں سے اس دستے کے ساتھ (بلا عوض جہاد کے لیے جانا) ناپسند کرے گا تو وہ اپنی قوم سے نکل جائے گا (تاکہ اپنے دستے کے ساتھ جانے سے محفوظ رہے) پھر وہ دیگر قبائل میں تلاش (اور جستجو) کرے گا اور ان میں اپنے آپ کو (جہاد کے لیے) پیش کرے گا اور یہ کہے گا: کون ہے جس کی جانب سے اس لشکر میں شامل ہونے کے لیے میں کافی ہو سکتا ہوں (یعنی اجرت پر میں اس دستے کے ساتھ جانے کے لیے تیار ہوں) (تو آپ ﷺ نے فرمایا) خبردار! آگاہ ہو، ایسا آدمی اپنے خون کا آخری قطرہ بہنے تک اجیر ہی ہو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

گا۔ (یعنی وہ شہید کے رتبے پر فائز نہیں ہو سکے گا)۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي أَخْذِ الْجَعَائِلِ (اجرت لینے کی رخصت کا بیان)

2164۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ شُفَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِلْغَازِي أَجْرُهُ وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْغَازِي

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غازی (جہاد کرنے والے) کے لیے اس کا اپنا اجر ہے اور جاعل یعنی (اجرت دینے والے) کے لیے اس کا اپنا اجر (یعنی فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے کا اجر) اور غازی کا اجر بھی ہے (کیونکہ غازی کے غزوہ میں شریک ہونے کا سبب یہی بنا ہے)۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مجاہد کے لیے جہاد کا اجر ہوگا، اجرت دے کر کسی کو جہاد پر بھیجنے والے کے لیے دو اجر ہوں گے اور اجرت لے کر جہاد پر جانے والے کے لیے صرف دنیوی اجرت ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَغْزُو بِأَجْرِ الْخِدْمَةِ

جہاد میں اپنے ساتھ کسی کو خدمت کے لیے اجرت پر لے جانے کا بیان

2165۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ أَنَّ يَعْلَى ابْنَ مُنْيَةَ قَالَ آذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِالْغَزْوِ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ لَيْسَ لِي خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ أَجِيرًا يَكْفِينِي وَأُجْرِي لَهُ سَهْمَهُ فَوَجَدْتُ رَجُلًا فَلَمَّا دَنَا الرَّحِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مَا أَدْرِي مَا السُّهْمَانِ وَمَا يَبْلُغُ سَهْمِي فَسَمِّ لِي شَيْئًا كَانَ السَّهْمُ أَوْ لَمْ يَكُنْ فَسَمَّيْتُ لَهُ ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيمَتُهُ أَرَدْتُ أَنْ أُجْرِيَ لَهُ سَهْمَهُ فَذَكَرْتُ الدَّنَانِيرَ فَجِئْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرْتُ لَهُ أَمْرَهُ فَقَالَ مَا أَجِدُ لَهُ فِي غَزْوَتِهِ هَذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا دَنَانِيرَهُ الَّتِي سَمَّى

عبداللہ بن دیلمی سے روایت ہے کہ حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا اعلان فرمایا اور میں بہت بوڑھا آدمی تھا اور میرے پاس کوئی خادم بھی نہ تھا۔ چنانچہ میں نے کوئی اجیر (مزدور) تلاش کیا جو میری خدمت کے لیے کافی ہو اور میں اس کے لیے اس کا حصہ بطور اجرت دوں گا۔ تو میں نے ایک آدمی کو پا لیا۔ پس جب کوچ کا وقت قریب آیا تو وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نہیں جانتا کتنے حصے ہوں گے اور میرا حصہ کہاں تک پہنچے گا۔ لہٰذا میرے لیے کوئی شے مقرر کر دو۔ چاہے حصہ ہو یا نہ ہو۔ پس میں نے اس کے لیے تین دینار مقرر کر دیے۔ پس جب مال غنیمت ملا تو میں نے اس کا حصہ دینے کا ارادہ کیا تو پھر مجھے دینار یاد آ گئے۔ چنانچہ میں حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے اس کا معاملہ آپ کے سامنے ذکر کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس کے لیے اس غزوہ میں سے دنیا اور آخرت میں سوائے ان دنانیر کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جو اس کے لیے مقرر ہیں اور کچھ نہیں پاتا (یعنی اس کے لیے سوائے ان تین دیناروں کے اور کوئی اجر وثواب نہیں ہے)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَغْزُو وَأَبَوَاهُ كَارِهَانِ

ایسے آدمی کا بیان جو جہاد پر جاتا ہے اور اس کے والدین اس پر راضی نہیں ہوتے

2166۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ فَقَالَ ارْجِعْ عَلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی: میں حاضر ہوا ہوں تاکہ ہجرت پر آپ کی بیعت کروں اور میں نے اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑا ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو ان کی طرف لوٹ جا اور تو انہیں اسی طرح ہنسا جیسا کہ تو نے انہیں رلایا ہے۔

2167۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أُجَاهِدُ قَالَ أَلَكَ أَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْعَبَّاسِ هَذَا الشَّاعِرُ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ

ابو العباس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک آدمی حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: کیا تیرے والدین (زندہ) ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر تو ان کی خدمت میں رہ اور جہاد کر (یعنی ان کی خدمت ہی جہاد کی مثل ہے) ابوداود نے کہا ہے: ابوالعباس شاعر ہیں اور ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔

2168۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ هَلْ لَكَ أَحَدٌ بِالْيَمَنِ قَالَ أَبَوَايَ قَالَ أَذِنَا لَكَ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَإِنْ أَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَإِلَّا فَبِرَّهُمَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ علیہ السلام کی بارگاہ میں پہنچا۔ تو آپ علیہ السلام نے اسے فرمایا: کیا یمن میں تیرا کوئی ہے (یعنی خاندان کا کوئی فرد موجود ہے)۔ اس نے عرض کی: میرے والدین ہیں۔ پھر آپ علیہ السلام نے پوچھا: کیا انہوں نے تجھے اجازت دی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو ان کی طرف واپس چلا جا اور ان سے اجازت طلب کر۔ پس اگر وہ تجھے اجازت عطا فرمادیں تو تو جہاد میں شریک ہو ورنہ (ان کی خدمت میں رہ کر) ان سے حسن سلوک سے پیش آ۔

فائدہ: مذکورہ بالا جملہ احادیث والدین کے مقام ومرتبہ اور فضیلت پر روشن دلیل ہیں کہ جہاد اور ہجرت جیسی عبادت بھی ان کی رضامندی اور اجازت کے بغیر عام حالات میں بھی نہیں ہوسکتی، بلکہ ان کی خدمت کے سبب ہی آدمی ان اعمال کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اجر وثواب کو پاسکتا ہے۔

بَابٌ فِي النِّسَاءِ يَغْزُونَ (اس کا بیان کہ عورتیں جہاد پر جاسکتی ہیں)

2169۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لِيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سلیم اور انصار کی کچھ عورتوں کو جہاد پر ساتھ لے جاتے تھے تاکہ وہ پانی پلائیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کریں۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ حدیث میں مذکورہ اعمال کی مثل اعمال کرنے کے لیے اور ان جیسی حاجات کو پورا کرنے کے لیے عورتوں کو جہاد میں شریک کرنا درست ہے۔ (بشرطیکہ عورتوں کی عزت وناموس اور ان کا وقار مجروح ہونے کا اندیشہ نہ ہو)۔

بَابٌ فِي الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ (ظالم حکمرانوں کے ساتھ جہاد کرنے کا بیان)

2170۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي نُشْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ مِنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نُكَفِّرُهُ[1] بِذَنْبٍ وَلَا نُخْرِجُهُ[2] مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِي اللَّهُ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَالْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں اصل ایمان میں سے ہیں۔ ایک اس آدمی سے ہاتھ روک لینا جو کلمہ توحید لا الہ الا اللہ پڑھتا ہو (یعنی نہ اسے قتل کرنا اور نہ ہی اسے کوئی اذیت پہنچانا) اور ہم کسی گناہ کے سبب اسے کافر نہیں کہیں گے اور نہ ہی کسی عمل کے سبب اسے اسلام سے خارج کریں گے، دوسرا جہاد جاری ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا۔ ہے تاوقتیکہ میری امت کا آخری گروہ دجال کو قتل کرے گا۔ اسے کسی ظالم حکمران کا ظلم اور کسی عادل حکمران کا عدل باطل نہیں کرسکتا (یعنی یہ کبھی ختم نہیں ہوگا) اور تیسرا تقدیر پر ایمان لانا (کیونکہ اس کے بغیر کوئی عمل نہ معتبر ہے اور نہ ہی مقبول ہے)۔

2171۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر جہاد واجب ہے ہر امیر کے ساتھ، چاہے وہ نیک ہو یا فاسق وفاجر۔ اور تم پر نماز واجب ہے ہر مسلمان کے پیچھے، چاہے وہ نیک ہو یا فاجر ہو اور اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کا

1۔ ایک نسخہ میں ولا تکفرہ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں ولا تخرجہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مرتکب ہو (پھر بھی اس کی اقتداء میں نماز درست ہوگی) اور ہر مسلمان پر نماز واجب ہے، چاہے وہ نیک ہو یا فاجر ہو اور اگرچہ وہ کبائر کا مرتکب ہو۔

فائدہ: جماعت کے ساتھ نماز واجب ہے، چاہے امام صالح آدمی ہو یا فاسق و فاجر ہو حالانکہ فقہاء فرماتے ہیں کہ فاسق کی امامت مکروہ ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ فقہاء کے کلام کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں مقتدی اپنے اختیار سے امام مقرر کریں وہاں تو ہرگز امام فاسق و فاجر نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہر اعتبار سے صالح اور نیک ہو۔ جہاں مقتدی با اختیار نہ ہوں مثلاً حاکم وقت یا اس کا نائب فاسق ہو اور خود جماعت کرائے یا مساجد کا نظم و نسق کلی طور پر حکومت کے پاس ہو اور اپنی مرضی سے امام مقرر کرے تو ایسی صورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہوں گی اور آخر میں والصلوة واجبة على كل مسلم میں صلوٰۃ سے مراد نماز جنازہ ہے اور یہ ہر مسلمان پر واجب علی الکفایہ ہے، اگرچہ میت فاسق ہو اور مسلم سے مراد میت ظاہر ہے۔ (بذل المجہود ص 23 ج 12، الدر المنضود ص 324 ج 4)

بَابُ الرَّجُلِ يَتَحَمَّلُ بِمَالِ غَيْرِهِ يَغْزُو (آدمی کے لیے دوسرے کا مال لے کر جہاد کرنے کا بیان)

2172۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ إِنَّ مِنْ إِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَلَا عَشِيرَةٌ فَلْيَضُمَّ أَحَدُكُمْ إِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ أَوِ الثَّلَاثَةَ فَمَا لِأَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ يَحْمِلُهُ إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ يَعْنِي أَحَدِهِمْ قَالَ فَضَمَمْتُ إِلَيَّ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً قَالَ مَا لِي إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ أَحَدِهِمْ مِنْ جَمَلِي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے جہاد پر جانے کا ارادہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: اے مہاجرین و انصار کے گروہ! تمہارے بھائیوں میں سے ایسے لوگ ہیں جن کے پاس نہ کوئی مال ہے اور نہ ان کا کوئی خاندان ہے۔ لہٰذا تم میں سے ہر آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے ساتھ دو یا تین آدمی ملا لے۔ پس ہم میں سے کوئی آدمی بھی اپنی سواری پر سوار نہیں ہوگا مگر باری کے ساتھ یعنی وہ باری باری سوار ہوں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے ساتھ دو تین آدمیوں کو ملا لیا اور میں بھی اپنے اونٹ پر ان میں سے ہر ایک کی طرح باری کے ساتھ سوار ہوتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام میں اطاعت مصطفیٰ ﷺ کے جذبات کس قدر موجود تھے اور کس حد تک وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے ایثار و قربانی کے جذبات رکھتے تھے کہ خود مشقت برداشت کرتے لیکن اپنے بھائیوں کو سہولت اور آسانی بہم پہنچانے سے ذرا دریغ نہ کرتے تھے۔ یہی دین اسلام کا حقیقی درس اور فیضان ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَغْزُو يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالْغَنِيمَةَ

ایسے آدمی کا بیان جو اجر و غنیمت کی طلب میں جہاد کرتا ہے

2173۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ أَنَّ ابْنَ زُغْبٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْإِيَادِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ نَزَلَ عَلَيَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ حَوَالَةَ الْأَزْدِيُّ فَقَالَ لِي بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَغْنَمَ عَلَى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِي وُجُوهِنَا فَقَامَ فِينَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي أَوْ قَالَ عَلَى هَامَتِي ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتْ أَرْضَ الْمُقَدَّسَةِ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِي هَذِهِ مِنْ رَأْسِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد عَبْدُ اللهِ بْنُ حَوَالَةَ حِمْصِيٌّ

ابن زغب الایادی نے بیان کیا ہے کہ ایک دن عبداللہ بن حوالہ الازدی رضی اللہ عنہ (مہمان بن کر) آئے۔ انہوں نے مجھے یہ (واقعہ) سنایا کہ (ایک دفعہ) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے پیدل جہاد کے لیے بھیجا تا کہ ہم مال غنیمت لے آئیں۔ (یعنی تنگدستی کی کیفیت یہ تھی کہ ہمارے پاس باربرداری کے لیے کوئی جانور نہ تھا) تو ہم لوٹ کر آئے لیکن ہمیں مال غنیمت میں سے کچھ ہاتھ نہ آیا اور آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے چہروں پر مشقت وتھکاوٹ کے آثار پہچان لیے۔ پس آپ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! انہیں میرے سپرد نہ کر، میں ان کا بوجھ برداشت کرنے سے کمزور ہوں اور انہیں ان کے نفسوں کے حوالے بھی نہ کر کہ یہ ان سے عاجز آجائیں (یعنی ان کی حاجات پوری نہ کرسکیں) اور انہیں لوگوں کے سپرد بھی نہ کر کہ وہ ان پر اپنے آپ کو ترجیح دیں گے۔ (مراد یہ ہے کہ یا اللہ تو ہی ان کا ولی اور کارساز ہے اور ان کی حاجات وضروریات کو پورا فرمانے والا ہے۔ لہٰذا خود ہی کرم فرما)۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا یا میری کھوپڑی پر رکھا۔ (یہ راوی کو شک ہے)۔ پھر فرمایا: اے ابن حوالہ! جب تو دیکھے کہ خلافت ارض مقدس (یعنی سرزمین شام) میں اتر چکی ہے (یہ بنی امیہ کے دور کی طرف اشارہ ہے) تو اس وقت زلزلے، دیگر مصائب، ہموم وغموم اور بڑے بڑے امور قریب ہوں گے اور قیامت اس وقت لوگوں کے اس سے بھی زیادہ قریب ہوگی جیسے میرا ہاتھ تیرے سر کے قریب ہے۔ ابوداؤد نے کہا: عبداللہ بن حوالہ حمص سے تعلق رکھتے ہیں۔ (اس حدیث طیبہ میں حضور نبی کریم ﷺ نے بنی امیہ کے دور میں ہونے والے فتنے اور فساد اور حالات کی سنگینی کے بارے میں اپنے صحابہ کرام کو آگاہ فرمایا اور انہیں قیامت کی علامات میں سے قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نگاہ نبوت جہاں تک دیکھ سکتی ہے عام انسان اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَشْرِي نَفْسَهُ (ایسے آدمی کا بیان جو اپنے آپ کو (اللہ کیلئے) بیچ ڈالتا ہے)

2174۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَانْهَزَمَ يَعْنِي أَصْحَابَهُ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فَرَجَعَ حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے رب عزوجل نے اس آدمی سے اظہار تعجب کیا (یعنی انتہائی پسند کیا) جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور اس کے ساتھیوں کو شکست کا سامنا ہوا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(تو وہ بھاگ پڑے) لیکن اس نے اپنے اوپر جو کچھ لازم تھا اسے جان لیا۔ (مراد حقوق اللہ بھی ہو سکتے ہیں اور میدان جہاد سے بھاگنے کا وبال بھی ہو سکتا ہے)۔ تو وہ واپس لوٹ گیا حتیٰ کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے: دیکھو میرے بندے کی طرف کہ وہ میرے پاس موجود ثواب آخرت میں رغبت رکھتے ہوئے اور میرے پاس موجود عذاب آخرت سے ڈرتے ہوئے جہاد کی طرف واپس لوٹ آیا یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔

بَاب فِيمَنْ يُسْلِمُ وَيُقْتَلُ مَكَانَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

ایسے آدمی کے بارے میں جو اسلام لاتا ہے اور اسی جگہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیا جاتا ہے

2175۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أُقَيْشٍ كَانَ لَهُ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَرِهَ أَنْ يُسْلِمَ حَتَّى يَأْخُذَهُ فَجَاءَ يَوْمُ أُحُدٍ فَقَالَ أَيْنَ بَنُو عَمِّي قَالُوا بِأُحُدٍ قَالَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالُوا بِأُحُدٍ قَالَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالُوا بِأُحُدٍ فَلَبِسَ لَأْمَتَهُ وَرَكِبَ فَرَسَهُ ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَهُمْ فَلَمَّا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ قَالُوا إِلَيْكَ عَنَّا يَا عَمْرُو قَالَ إِنِّي قَدْ آمَنْتُ فَقَاتَلَ حَتَّى جُرِحَ فَحُمِلَ إِلَى أَهْلِهِ جَرِيحًا فَجَاءَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لِأُخْتِهِ سَلِيهِ حَمِيَّةً لِقَوْمِكَ أَوْ غَضَبًا لَهُمْ أَمْ غَضَبًا لِلَّهِ فَقَالَ بَلْ غَضَبًا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَا صَلَّى لِلَّهِ صَلَاةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمرو بن اقیش کا زمانہ جاہلیت میں سود تھا تو اس نے اسلام لانا پسند نہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنا سود ان سے وصول کر لے (کیونکہ اسلام میں تو سود حرام ہے، اسے لینے کی اجازت نہیں) اتنے میں غزوۂ احد کے دن آئے۔ تو اس نے (لوگوں سے) پوچھا: میرے چچا کے بیٹے کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ احد میں (جنگ کے لیے چلے گئے ہیں)۔ پوچھا: فلاں کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا: وہ بھی احد گیا ہے۔ پھر پوچھا: فلاں کہاں ہے؟ تو لوگوں نے کہا: وہ بھی احد گیا ہے۔ پس اس نے بھی اپنی زرہ پہنی (ہتھیار لگائے) اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوا۔ پھر ان کی طرف چلا گیا۔ جب مسلمانوں نے اسے (اپنی طرف آتے) دیکھا تو کہا: اے عمرو! ہم سے دور چلا جا (کفار کا لشکر اس جانب ہے)۔ اس نے کہا: بلاشبہ میں ایمان لے آیا ہوں، پس وہ جنگ میں شریک ہو گیا۔ یہاں تک کہ زخمی ہو گیا اور اسے زخمی حالت میں اٹھا کر اہل خانہ کے پاس لایا گیا۔ تو وہاں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ (ان کی عیادت کے لیے) آئے اور ان کی بہن سے کہا: ان سے پوچھو کہ اپنی قومی غیرت یا قوم کے غضب کے سبب لڑا ہے یا اللہ تعالیٰ کے لیے (کفار) پر غصہ کی وجہ سے جنگ کی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی خاطر (کفار) پر غصہ کرتے ہوئے۔ پھر وہ وفات پا گئے اور جنت میں داخل ہو گئے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک نماز بھی نہ پڑھی تھی۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ بِسِلَاحِهِ (ایسے آدمی کا بیان جو اپنے ہی ہتھیار سے مر جاتا ہے)

2176۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَحْمَدُ كَذَا قَالَ هُوَ يَعْنِي ابْنَ وَهْبٍ وَعَنْبَسَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ جَمِيعًا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ يُونُسَ (1) قَالَ أَحْمَدُ وَالصَّوَابُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَذَبُوا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

احمد نے بیان کیا ہے کہ درست نام یہ ہے کہ عبدالرحمن بن عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع نے کہا: جب غزوہ خیبر کا دن تھا تو میرے بھائی نے انتہائی شدید جنگ لڑی اور پھر اپنی تلوار ہی ان پر لوٹ آئی اور انہیں قتل کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اس کے بارے میں شک کرنے لگے اور کہنے لگے: یہ ایک آدمی ہے جو اپنے ہی ہتھیار کے ساتھ مر گیا ہے۔ تو (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ جہاد کرتے ہوئے اور مجاہد ہونے کی صورت میں فوت ہوا ہے۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ پھر میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے مجھے اپنے باپ کے واسطہ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔ مگر اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لوگوں نے) جھوٹ بولا ہے۔ وہ جہاد کرتے ہوئے اور مجاہد ہونے کی حالت میں مرا ہے۔ پس اس کے لیے تو دوگنا اجر ہے۔

2177۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَغَرْنَا عَلَى حَيٍّ مِنْ جُهَيْنَةَ فَطَلَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا مِنْهُمْ فَضَرَبَهُ فَأَخْطَأَهُ وَأَصَابَ نَفْسَهُ بِالسَّيْفِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخُوكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَوَجَدُوهُ قَدْ مَاتَ فَلَفَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِثِيَابِهِ وَدِمَائِهِ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَفَنَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَشَهِيدٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَأَنَا لَهُ شَهِيدٌ

ولید نے معاویہ بن ابی سلام عن ابیہ عن جدہ ابی سلام کی سند سے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ ہم نے جہینہ میں سے ایک قبیلے پر حملہ کیا۔ پس مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے ان میں سے ایک آدمی کو تلاش کیا اس پر تلوار کا وار کیا لیکن وہ خطا گیا اور وہی تلوار اس کے اپنے آپ پر آ لگی۔ اس کا کیا حکم ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! وہ تمہارا بھائی ہے۔ پس لوگ تیزی سے دوڑ کر اس کی طرف گئے اور اسے پالیا درآنحالیکہ وہ مر چکا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے اس کے کپڑوں اور اس کے خون کے ساتھ لپیٹا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اور اسے دفن کر دیا۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا وہ شہید ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (وہ شہید ہے) اور میں بھی اس کے لیے شہید ہوں (یعنی اس کے شہید ہونے کی شہادت دوں گا)۔

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ اللِّقَاءِ (جنگ کے وقت دعا مانگنے کا بیان)

2178۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ

1۔ ایک نسخہ میں جمیعا عن یونس نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ مُوسَى وَحَدَّثَنِي رِزْقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَوَقْتُ الْمَطَرِ

حضرت سہل بن سعد نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو دعائیں ہیں جو رد نہیں کی جاتیں یا بہت کم رد کی جاتی ہیں۔ ایک اذان کے بعد کی دعا اور دوسری جنگ کے وقت کی دعا جب کہ ان میں سے بعض بعض کو قتل کر رہے ہوں۔ موسیٰ نے کہا: رزق بن سعید بن عبدالرحمن نے عن ابی حازم عن سہل بن سعد کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیز بارش کے وقت کی دعا (یعنی یہ وہ اوقات ہیں جن میں جو دعا مانگی جائے بشرطیکہ شرعاً درست ہو تو وہ قبول ہو جاتی ہے)۔

بَابٌ فِيمَنْ سَأَلَ اللهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ (اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگنے والے کا بیان)

2179۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مَرْوَانَ وَابْنُ الْمُصَفَّى قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ يَرُدُّ إِلَى مَكْحُولٍ إِلَى مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَإِنَّ لَهُ أَجْرَ شَهِيدٍ زَادَ ابْنُ الْمُصَفَّى مِنْ هُنَا وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا لَوْنُ الزَّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا رِيحُ الْمِسْكِ وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں فواق ناقہ کی مقدار بھی جہاد کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ (فواق ناقہ سے مراد اتنا قلیل وقت ہے جو اونٹنی کا دودھ دو بار دوہنے کے درمیان ہوتا ہے یعنی ایک بار دودھ دوھ کر پھر اس کے بچے کو چھوڑتے ہیں اور جب دودھ اتر آتا ہے تو پھر دوہتے ہیں) اور جس نے خلوص نیت کے ساتھ اپنے بارے میں شہادت کی التجا کی پھر وہ فوت ہوگیا یا قتل کر دیا گیا تو اس کے لیے شہید کا اجر ہوگا۔ ابن مصفی نے یہاں یہ اضافہ ذکر کیا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شدید زخمی کر دیا گیا یا اسے پتھر یا کانٹا وغیرہ لگنے کے سبب کوئی زخم یا مصیبت پہنچی تو وہ قیامت کے دن اپنی اس کیفیت اور ہیئت کے ساتھ ظاہر ہوگا جس طرح وہ (دنیا میں) تھا۔ اس کا رنگ زعفران کے رنگ کی مثل ہوگا اور اس کی بو مشک کی بو کی مثل ہوگی اور جس کسی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھوڑہ وغیرہ نکل آیا تو اس پر بھی شہداء کی مہر ہوگی۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ جَزِّ نَوَاصِي الْخَيْلِ وَأَذْنَابِهَا

اس کا بیان کہ گھوڑے کی پیشانی اور دم کے بال کاٹنا مکروہ ہے

2180۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حُمَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ نَصْرٍ الْكِنَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ أَبُو تَوْبَةَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَهٰذَا لَفْظُهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَقُصُّوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا وَمَعَارِفَهَا دِفَاؤُهَا وَنَوَاصِيهَا مَعْقُودٌ فِيهَا الْخَيْرُ

عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ انہی کے الفاظ ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم گھوڑوں کی پیشانیوں کے بال نہ کاٹو، نہ ان کی گردنوں کے بال اور نہ ہی ان کی دموں کے بال کاٹو۔ کیونکہ ان کی دمیں ان کے پنکھے ہیں (جن سے وہ مکھیوں اور انہیں جیسے دیگر کیڑے مکوڑوں کو اڑاتے ہیں) اور ان کی گردن کے بال انہیں حرارت اور گرمائش پہنچاتے ہیں اور ان کی پیشانیوں میں تو خیر اور بھلائی رکھ دی گئی ہے۔

بَابٌ فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ أَلْوَانِ الْخَيْلِ (گھوڑوں کے رنگوں میں سے پسندیدہ کا بیان)

2181- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ كُمَيْتٍ أَغَرَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ مُهَاجِرٍ وَسَأَلْتُهُ لِمَ فُضِّلَ الْأَشْقَرُ قَالَ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ جَاءَ بِالْفَتْحِ صَاحِبُ أَشْقَرَ

عقیل بن شبیب نے ابو وہب جشمی سے روایت کیا ہے۔ انہیں شرف صحابیت حاصل تھا۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم پر لازم ہے کہ تم کمیت (سیاہی مائل سرخ رنگ کا پنج کلیان) جس کی پیشانی اور چاروں پاؤں سفید ہوں گھوڑا رکھو، یا خالص سرخ رنگ کا پنج کلیان یا خالص سیاہ رنگ کا پنج کلیان گھوڑا رکھو۔

محمد بن عوف طائی، ابو المغیرہ، محمد بن مہاجر اور عقیل بن شبیب نے ابو وہب سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر لازم ہے کہ تم پنج کلیان سرخ رنگ کا گھوڑا یا سیاہی مائل سرخ رنگ کا پنج کلیان گھوڑا رکھو۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔ محمد ابن مہاجر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ان سے پوچھا: سرخ رنگ کے گھوڑے کو کیوں فضیلت دی گئی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس لیے کہ حضور ﷺ نے ایک سریہ بھیجا اور جو سب سے پہلے فتح کی خوشخبری لے کر آیا وہ سرخ رنگ کے گھوڑے پر سوار تھا۔

2182- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي شُقْرِهَا

عیسیٰ بن علی نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی برکت اس کے سرخ رنگ میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب هَلْ تُسَمَّى الْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ فَرَسًا

اس کا بیان کہ کیا گھوڑے کی مادہ کو فرس کا نام دیا جا سکتا ہے؟

2183۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُسَمِّي الْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ فَرَسًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑوں میں سے مادہ کو فرس (گھوڑے) کا نام دیتے تھے۔

بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ (اس کا بیان کہ کون سے گھوڑے ناپسند کیے جاتے ہیں)

2184۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلْمٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ يَكُونُ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى بَيَاضٌ[1] أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَفِي رِجْلِهِ الْيُسْرَى قَالَ أَبُو دَاوُد أَيْ مُخَالِفٌ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ شکال گھوڑا ناپسند کرتے تھے اور شکال وہ گھوڑا ہوتا ہے جس کا دایاں پاؤں اور بایاں ہاتھ یا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہوں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مراد مخالف سمت سے ہیں۔

فائدہ: شکال کی ایک تفسیر تو حدیث میں بیان کر دی گئی ہے اور علاوہ ازیں اس کے دو مفہوم اور ہیں کہ کسی گھوڑے کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک پاؤں بدن کے رنگ کا ہو۔ یا پھر اس کے برعکس یعنی ایک پاؤں سفید ہو اور تین کا رنگ دوسرے رنگ کی مثل ہو۔

بَاب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْقِيَامِ عَلَى الدَّوَابِّ وَالْبَهَائِمِ

گھوڑوں اور جانوروں کی خدمت اور خبر گیری کے احکام کا بیان

2185۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ اتَّقُوا اللهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَكُلُوهَا صَالِحَةً

ابو کبشہ سلولی نے سہل ابن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے (دیکھا شدت بھوک کی وجہ سے) اس کی پیٹھ اس کے پیٹ سے لگی ہوئی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ پس تم ان پر اچھی طرح سواری کرو اور انہیں اچھی خوراک کھلاؤ۔

1۔ نسخہ میں بیاض نہیں ہے۔　2۔ قال ابوداؤد ای مخالف کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2186۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفًا أَوْ حَائِشَ نَخْلٍ قَالَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَفَلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور پھر آپ ﷺ نے مجھ سے ایسی گفتگو فرمائی کہ میں اس کے بارے میں لوگوں میں سے کسی کو نہ بتاؤں گا۔ اور رسول اللہ ﷺ کو قضائے حاجت کے لیے ایسی جگہ پسند تھی جو آپ ﷺ کے لیے پردہ بن جائے (چاہے) وہ کوئی بلند جگہ (یعنی عمارت، کھنڈر یا ریت کا ٹیلہ وغیرہ ہو) یا درختوں کے جھنڈ ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ انصار میں سے ایک آدمی کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ پس جونہی اس نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو رونے لگا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر سے گردن کی طرف ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹ کا مالک کون ہے، یہ اونٹ کس کا ہے؟ تو انصار میں سے ایک نوجوان حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ یہ میرا ہے۔ تو پھر آپ نے فرمایا: کیا تو اللہ تعالیٰ سے اس جانور کے بارے میں نہیں ڈرتا جس کا مالک تجھے اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے؟ یہ میرے پاس شکایت کر رہا ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور اس سے مشقت زیادہ لیتا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ جانوروں کی بھی دادرسی فرمایا کرتے تھے تو پھر انسانوں کی جانب آپ کی نظر کرم کا عالم کیا ہوگا، دوسرا کون ہے جو اس مقام رفیع پر فائز ہو؟)

2187۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَنِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ فَأَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دوران کہ ایک آدمی راستے میں چل رہا تھا تو اس پر پیاس کا غلبہ ہو گیا (سخت پیاس لگ گئی)۔ پس اس نے ایک کنواں پایا، وہ اس میں اترا اور اس نے پانی پیا۔ پھر باہر نکلا تو اچانک ایک کتے کو ہانپتے ہوئے دیکھا کہ وہ پیاس کی وجہ سے مٹی کھا رہا ہے۔ تو اس آدمی نے اپنے (دل میں) کہا: اس کتے کو اسی طرح پیاس لگی ہوئی ہے جس طرح مجھے لگی ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ کنوئیں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھر لیا اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسے اپنے منہ کے ساتھ پکڑ لیا یہاں تک وہ اوپر چڑھ آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو انتہائی پسند فرمایا (اس پر اظہار مسرت کیا) اور اس کی مغفرت فرمادی۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا ہمارے لیے ان چوپاؤں میں بھی اجر ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر ترجگر رکھنے والی شے میں اجر ہے (یعنی جو کوئی کسی جاندار کی خدمت کرتا ہے وہ اجر سے محروم نہیں رہتا۔ تو اگر کتے سے حسن سلوک کرنے والا محروم نہیں رہا تو پھر انسان جو تمام مخلوقات میں سے اشرف ہے اس سے حسن سلوک کرنے والا کہاں محروم رہ سکتا ہے۔ رب کریم باہمی حسن سلوک اور ایک دوسرے کی تکلیف میں اس کا سہارا بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین)

بَابٌ فِي نُزُولِ الْمَنَازِلِ (منازل میں اترنے کا بیان)

2188۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمْزَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتَّى تُحَلَّ[1] الرِّحَالُ

حمزہ الضبی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان فرمایا: ہم جب کسی منزل میں اترتے تھے تو ہم کوئی (نفلی) نماز نہ پڑھتے تھے یہاں تک کہ (اونٹوں سے) کجاوے اتار لیے جاتے (یعنی پہلے ان کا بوجھ ہلکا کرتے پھر عبادت وغیرہ میں مشغول ہوتے تھے)۔

بَابٌ فِي تَقْلِيدِ الْخَيْلِ بِالْأَوْتَارِ (گھوڑے کو تانت کا قلادہ پہنانے کا بیان)

2189۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ لَا يَبْقَيَنَّ[2] فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ وَلَا قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ أَرَى أَنَّ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ الْعَيْنِ

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک قاصد بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر نے کہا ہے: میرا خیال یہ ہے کہ انہوں نے کہا اور لوگ اپنی رات گزارنے کی جگہ میں تھے۔ (اس قاصد نے جا کر کہا) کسی اونٹ کے گلے میں نہ تانت کا قلادہ باقی رہے اور نہ ہی کوئی اور قلادہ مگر یہ کہ وہ کاٹ دیا جائے (یعنی جو کوئی کسی اونٹ کے گلے میں ہے اسے کاٹ دیا جائے)۔ مالک نے کہا ہے کہ میرا خیال ہے کہ لوگ (اس طرح کے قلادے) نظر بد (سے بچنے) کے لیے پہناتے تھے۔

1۔ ایک نسخہ میں نَحِلُّ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں لَا تَبْقَيَنَّ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ إِكْرَامِ الْخَيْلِ وَارْتِبَاطِهَا وَالْمَسْحِ عَلَى أَكْفَالِهَا

گھوڑوں کی تکریم، انہیں باندھنے اور ان کی سرینوں پر ہاتھ پھیرنے کا بیان

2190۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّالْقَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَعْجَازِهَا أَوْ قَالَ أَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْأَوْتَارَ

ابو وہب الجشمی سے روایت ہے اور انہیں شرف صحبت بھی حاصل تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے باندھ کر رکھو (یعنی ان کی خوب خدمت کرو) اور ان کی پیشانیوں اور ان کی سرینوں پر ہاتھ پھیرو (یہ راوی کو شک ہے کہ الفاظ اعجازھا ہیں یا اکفالھا) اور انہیں قلادے پہناؤ اور انہیں تانت کے قلادے نہ پہناؤ۔

بَابٌ فِي تَعْلِيقِ الْأَجْرَاسِ (گھنٹیاں لٹکانے کا بیان)

2191۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رِفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ ایسے لوگوں کے ہمسفر نہیں ہوتے جن میں گھنٹیاں ہوں (یعنی جن کی سواریوں کے گلے میں گھنٹیاں بندھی ہوئی ہوں۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ گھنٹیوں کی آواز سے دشمن لشکر کی آمد سے آگاہ ہو جاتا تھا۔ جب کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے تھے کہ دشمن کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو کہ ان پر حملہ کر دیا جائے۔ اس لیے آپ نے گھنٹیاں باندھنے کی ممانعت فرمادی)۔

2192۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رِفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملائکہ ان لوگوں کی رفاقت میں نہیں چلا کرتے جن کے پاس کتے ہوں یا ان کی سواریوں کے گلوں میں گھنٹیاں ہوں۔

2193۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِي الْجَرَسِ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھنٹی شیطان کا باجہ ہے۔ (گھنٹی کی آواز کو شیطان کا باجہ قرار دیا گیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ گھنٹی باندھنے سے ممانعت کی ایک وجہ اس کی ناپسندیدہ آواز ہے)۔

بَابٌ فِي رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ (گندگی کھانے والے جانور پر سوار ہونے کا بیان)

2194۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نُهِيَ عَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ گندگی کھانے والے جانور پر سوار ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ (جلالۃ اس جانور کو کہتے ہیں جو نجاست اور پلیدی کھائے اور اس کو جالۃ بھی کہتے ہیں)

2195۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں میں سے نجاست کھانے والوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُسَمِّي دَابَّتَهُ (ایسے آدمی کے بارے میں جو اپنے جانور کا نام رکھتا ہے)

2196۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک گدھے پر سوار ہوا، اس کو عفیر کہا جاتا تھا۔ (معلوم ہوا کہ اپنے جانوروں کے نام رکھنا درست ہے)۔

بَابٌ فِي النِّدَاءِ عِنْدَ النَّفِيرِ يَا خَيْلَ اللهِ ارْكَبِي

جہاد کے لیے کوچ کرتے وقت ندا دینا: اے اللہ کے لشکر! سوار ہو، یعنی لشکر کو خیل اللہ پکارنے کا بیان

2197۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَّى خَيْلَنَا خَيْلَ اللهِ إِذَا فَزِعْنَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا فَزِعْنَا بِالْجَمَاعَةِ وَالصَّبْرِ وَالسَّكِينَةِ وَإِذَا قَاتَلْنَا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: امابعد! حضور نبی کریم ﷺ نے ہمارے لشکر کا نام خیل اللہ (اللہ کا لشکر) رکھا جب ہم گھبرا گئے۔ جب ہم گھبرا جاتے تو رسول اللہ ﷺ ہمیں اکٹھا رہنے (متحد رہنے) صبر اختیار کرنے اور سکون سے رہنے کا حکم ارشاد فرماتے تھے اور جب ہم قتال کرتے تھے (تو بھی یہی تلقین کرتے تھے، کیونکہ اسی میں بندۂ مومن کا وقار اور اس کی کامیابی کا راز مضمر ہے)۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الْبَهِيمَةِ (جانور کو لعن طعن کرنے سے نہی کا بیان)

2198۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَسَمِعَ لَعْنَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالُوا هَذِهِ فُلَانَةُ لَعَنَتْ رَاحِلَتَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ضَعُوا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ فَوَضَعُوا عَنْهَا قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةٌ وَرْقَاءُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ سفر میں تھے تو آپ نے لعنت (یعنی جانور کو گالی گلوچ دینا) کرنے کی آواز سنی۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: یہ فلاں عورت ہے۔ اس نے اپنی سواری کو لعنت کی ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے اس سواری سے نیچے اتار دو کیونکہ وہ اب ملعونہ ہو چکی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام نے اسے اس سواری سے نیچے اتار دیا۔ حضرت عمران نے کہا ہے: گویا کہ میں اس کی سواری کی طرف دیکھ رہا ہوں وہ مٹیالے رنگ کی اونٹنی ہے۔

بَابٌ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ (جانوروں کو باہم لڑانے کا بیان)

2199۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْقَتَّاتِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: چاہے کتے ہوں یا مرغ یا کوئی اور جانوران کو آپس میں لڑانا ممنوع ہے کیونکہ ایک تو اس عمل کا شمار لہو ولعب میں ہوتا ہے، دوسرا جانور کو بلاوجہ اذیت میں مبتلا کرنا اور ان کا خون بہانا ہوتا ہے اور تیسرا یہ کہ اگر یہی عمل دو طرفہ شرط باندھ کر کیا جائے تو پھر یہ قمار یعنی جوا ہے۔ یہ جملہ امور ممنوع ہیں، اس لیے ایسے جانوروں کی لڑائی بھی ممنوع ہے۔

بَابٌ فِي وَسْمِ الدَّوَابِّ (چوپاؤں کو نشان لگانے (داغ دینے) کا بیان)

2200۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَخٍ لِي حِينَ وُلِدَ لِيُحَنِّكَهُ فَإِذَا هُوَ فِي مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا أَحْسِبُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس اپنے بھائی کو لے کر آیا تاکہ آپ ﷺ اسے گھٹی ڈال دیں۔ اس وقت آپ ﷺ بکریوں کے باڑے میں تھے اور بکریوں کو نشان لگا رہے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے ہشام نے یہ کہا کہ آپ ﷺ بکریوں کے کانوں پر نشان لگا رہے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ

چہرے پر نشان لگانے اور چہرے پر مارنے سے نہی کا بیان

2201۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِحِمَارٍ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَمَا بَلَغَكُمْ أَنِّي قَدْ لَعَنْتُ مَنْ وَسَمَ الْبَهِيمَةَ فِي وَجْهِهَا أَوْ ضَرَبَهَا فِي وَجْهِهَا فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس سے گدھے کا گزر ہوا درآنحالیکہ اس کے چہرے پر نشان لگایا گیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم تک یہ بات نہیں پہنچی کہ میں نے اس آدمی پر لعنت کی ہے جس نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جانور کے چہرے پر نشان لگایا یا اس کے چہرے پر ضرب لگائی۔ پس آپ علیہ السلام نے اس سے منع فرما دیا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْحُمُرِ تُنْزَى عَلَى الْخَيْلِ

اس کا بیان کہ گھوڑوں کو گدھوں سے جفتی کرانا مکروہ ہے

2202۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام کو ایک خچر ہدیۃً پیش کی گئی اور آپ علیہ السلام اس پر سوار بھی ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اگر ہم بھی گھوڑیوں پر گدھوں کو ڈال دیں تو اس خچر کی مثل ہمارے پاس بھی ہو سکتے ہیں۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جو علم نہیں رکھتے۔

فائدہ: جمہور اور ائمہ اربعہ کا مذہب یہ ہے کہ گدھوں کو گھوڑیوں پر ڈالنا جائز ہے۔ البتہ بعض فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے۔ اس حدیث میں مقصود اس عمل کی کثرت کو روکنا ہے اور گھوڑوں کی طرف زیادہ توجہ دلانا ہے اور ساتھ ہی گھوڑوں کی برتری اور فضیلت کا بیان ہے کہ گھوڑے کے ذریعہ جہاد کیا جاتا ہے، اس کا مال غنیمت میں حصہ ہوتا ہے۔ نیز اس کا گوشت بھی حلال ہے جب کہ خچر میں ان میں سے کوئی وصف بھی نہیں پایا جاتا۔ واللہ اعلم بالصواب

بَابٌ فِي رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى دَابَّةٍ (تین آدمیوں کا ایک جانور پر سوار ہونے کا بیان)

2203۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوَرِّقٍ يَعْنِي الْعِجْلِيَّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اسْتُقْبِلَ بِنَا فَأَيُّنَا اسْتُقْبِلَ أَوَّلًا جَعَلَهُ أَمَامَهُ فَاسْتُقْبِلَ بِي فَحَمَلَنِي أَمَامَهُ ثُمَّ اسْتُقْبِلَ بِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ فَجَعَلَهُ خَلْفَهُ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ وَإِنَّا لَكَذَلِكَ

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو ہم (بچوں) کو بھی استقبال کے لیے لایا جاتا اور ہم میں سے جو آگے آجاتا (اور پہلے آپ علیہ السلام سے ملاقات کرتا) تو آپ علیہ السلام اسے اپنے آگے سواری پر بٹھا لیتے۔ چنانچہ ایک بار مجھے آگے لایا گیا تو آپ نے مجھے اٹھا کر اپنے آگے بٹھا لیا۔ پھر حسنین کریمین میں سے ایک کو آگے لایا گیا تو آپ علیہ السلام نے انہیں اپنے پیچھے بٹھا لیا اور ہم اسی کیفیت پر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔

فائدہ: اس حدیث سے جہاں یہ ثابت ہو رہا ہے کہ ایک سواری پر تین کا سوار ہونا جائز ہے بشرطیکہ سواری اس کی متحمل ہو تو ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ آپ علیہ السلام بچوں کے ساتھ از حد پیار اور شفقت فرماتے تھے اور ان کی دلجوئی کی خاطر اپنے آگے پیچھے سواری پر بھی بٹھا لیتے تھے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ (جانور پر ٹھہرے رہنے کا بیان)

2204۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَإِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَتَكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے جانوروں کی پشتوں کو منبر بنانے سے بچو (یعنی ان کی پیٹھ پر بیٹھ کر اور انہیں کھڑا کر کے ایسے کام میں نہ لگ جاؤ جو جانور کی مشقت واذیت میں اضافہ کا سبب ہو) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے لیے مسخر کیا ہے تاکہ یہ تمہیں اس شہر تک پہنچادیں جہاں تم اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے اور اسی نے تمہارے لیے زمین بنائی ہے۔ پس اس پر تم اپنی حاجات پوری کرو (یعنی باہمی مشاورت اور دیگر کام زمین پر بیٹھ کر کیا کرو نہ کہ کسی جانور کی پیٹھ پر کیونکہ اس طرح اس پر اضافی بوجھ پڑ جائے گا جو اس کے لیے باعث مشقت ہوگا)۔

بَابٌ فِي الْجَنَائِبِ (کوتل اونٹوں کا بیان)

2205۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَكُونُ إِبِلٌ لِلشَّيَاطِينِ وَبُيُوتٌ لِلشَّيَاطِينِ فَأَمَّا إِبِلُ الشَّيَاطِينِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ بِجُنَيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ أَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُو بَعِيرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِأَخِيهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ وَأَمَّا بُيُوتُ الشَّيَاطِينِ فَلَمْ أَرَهَا كَانَ سَعِيدٌ يَقُولُ لَا أُرَاهَا إِلَّا هَذِهِ الْأَقْفَاصَ الَّتِي يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيبَاجِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ اونٹ شیطانوں کے لیے ہوتے ہیں اور کچھ گھر بھی شیطانوں کے لیے ہوتے ہیں (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے) پس رہے شیطانوں کے اونٹ تو انہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے ساتھ کوتل اونٹوں کو لیے ہوئے باہر نکلتا ہے۔ حالانکہ اس نے اسے خوب موٹا کر رکھا ہوتا ہے لیکن ان میں سے کسی اونٹ پر وہ سوار نہیں ہوتا اور وہ اپنے بھائی کے پاس سے گزرتا ہے حالانکہ وہ (سواری نہ ہونے کے سبب اور سفر کی طاقت نہ رکھنے کی وجہ سے) اپنے ساتھیوں سے منقطع ہو چکا ہوتا ہے لیکن یہ اسے اس پر سوار نہیں کرتا (یعنی جب یہ اونٹ کسی کے کام آنے والے نہیں ہیں تو پھر یقیناً شیاطین کے لیے ہی ہیں) اور رہے شیاطین کے گھر تو میں نے ابھی تک انہیں نہیں دیکھا۔ (جبکہ آپ سے روایت کرنے والے) حضرت سعید کہتے ہیں: میں تو وہ گھر انہی پنجروں (ہودجوں) کو دیکھتا ہوں جن کو لوگ ریشمی پردوں کے ساتھ ڈھانپتے ہیں۔

بَابٌ فِي سُرْعَةِ السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ

تیز چلنے اور راستے میں رات گزارنے کے لیے نہ اترنے کا بیان

2206۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ قَالَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَأَسْرِعُوا السَّيْرَ فَإِذَا أَرَدْتُمُ التَّعْرِيسَ فَتَنَكَّبُوا عَنِ الطَّرِيقِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا قَالَ بَعْدَ قَوْلِهِ حَقَّهَا وَلَا تَعْدُوا الْمَنَازِلَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم خوشحالی اور شادابی میں سفر کرو تو اونٹوں (مراد سواریاں ہیں) کو ان کا حق دو (یعنی ان کی خوراک انہیں مہیا کرو) اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو تیز چال چلو اور جب تم کہیں رات گزارنے کے لیے اترنے کا ارادہ کرو تو راستے سے دور ہٹ کر اترو (تاکہ راستے سے گزرنے والوں کو تکلیف نہ ہو اور تم بھی کیڑے مکوڑوں کے شر سے محفوظ رہو)۔

عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون اور ہشام نے حسن عن جابر بن عبد اللہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں حقھا کے قول کے بعد یہ ذکر کیا ہے اور تم منازل سے تجاوز نہ کرو (یعنی جہاں تمہاری منزل ہے وہاں پہنچ کر رک جاؤ تاکہ سواریوں کو تکلیف نہ ہو)۔

بَابٌ فِي الدُّلْجَةِ (اندھیرے میں سفر کرنے کا بیان)

2207۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ

حضرت ربیع بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اندھیرے میں (یعنی رات کے وقت) بھی سفر کرنا تم پر لازم ہے کیونکہ رات کے وقت زمین کو (آسانی کے ساتھ) طے کیا جا سکتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ سفر طویل ہونے کی صورت میں صرف دن کے وقت سفر کرنے پر اکتفاء نہیں کرنا چاہیے بلکہ رات کا کچھ حصہ بھی سفر میں صرف کرنا چاہیے کیونکہ رات کے وقت موسم معتدل اور ماحول پر سکون ہوتا ہے، لہٰذا سفر تیزی سے کیے جانے کا امکان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت عام قافلے رات کو سفر کرتے تھے اور رات کے آخری حصہ میں آرام کرنے کے لیے کہیں تھوڑا سا ٹھہر جاتے تھے)۔

بَابٌ رَبُّ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا

(اس کا بیان کہ سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے)

2208۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي جَاءَ رَجُلٌ وَمَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ارْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ مِنِّي إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ بن ابی بریدہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے: اس اثناء میں کہ رسول اللہ ﷺ چل رہے تھے، ایک آدمی آیا اور اس کے ساتھ گدھا بھی تھا۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ سوار ہو جائیے (یہ کہہ کر) وہ آدمی خود پیچھے ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ تو میری نسبت اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ مگر اس صورت میں کہ تو سواری میری ملکیت میں دے دے (تو پھر مالک ہونے کی حیثیت سے میرا حق بڑھ جائے گا) اس نے عرض کی: میں نے یہ سواری آپ کے حوالے کر دی۔ چنانچہ پھر آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے۔

بَابٌ فِي الدَّابَّةِ تُعَرْقَبُ فِي الْحَرْبِ (دوران جنگ سواری کی کونچیں کاٹے جانے کا بیان)

2209۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ[1] حَدَّثَنِي أَبِي الَّذِي أَرْضَعَنِي وَهُوَ أَحَدُ بَنِي مُرَّةَ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ غَزَاةِ مُؤْتَةَ قَالَ وَاللهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى جَعْفَرٍ حِينَ اقْتَحَمَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ شَقْرَاءَ فَعَقَرَهَا ثُمَّ قَاتَلَ الْقَوْمَ حَتَّى قُتِلَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

ابن عباد نے اپنے باپ عباد بن عبداللہ بن زبیر سے بیان کیا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: وہ یحییٰ بن عباد ہیں۔ (انہوں نے کہا) مجھے میرے رضاعی باپ نے بیان کیا ہے اور وہ بنی مرہ بن عوف کا ایک فرد تھا اور وہ غزوۂ موتہ کے غازیوں میں سے ایک تھا۔ اس نے بیان کیا: قسم بخدا! گویا کہ میں (اب بھی) حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ رہا ہوں جب کہ وہ اپنے اشقر گھوڑے سے کود پڑے اور اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ پھر آپ اعداء کے ساتھ لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید کر دیے گئے۔ ابو داؤد نے کہا: یہ حدیث قوی نہیں ہے۔

بَابٌ فِي السَّبَقِ (مسابقت کا بیان)

2210۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ فِي حَافِرٍ أَوْ نَصْلٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسابقت (یعنی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا مقابلہ) مشروع نہیں ہے مگر اونٹوں میں، یا گھوڑوں میں یا تیروں میں۔ (یعنی اونٹوں یا گھوڑوں کی دوڑ یا تیر اندازی میں باہم مقابلہ کرانا مشروع ہے۔ اور ان سے مراد وہ جملہ جانور اور آلات ہیں جو جہاد میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان کا استعمال جاننا اور ایک دوسرے سے بڑھ کر ان کی تربیت لینا ایک دینی فریضہ ہے۔ لہٰذا ان میں مسابقت مشروع اور مرغوب فیہ ہے)۔

2211۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

1۔ قال أبو داؤد هو يحيى بن عباد کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ ضُمِّرَتْ 1 مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَإِنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ 2 مِمَّنْ سَابَقَ بِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کرایا جو اس کے لئے تیار کیے گئے تھے (اور ان کی حد) حفیا (مدینہ طیبہ کے باہر ایک جگہ کا نام ہے) سے ثنیۃ الوداع تک تھی۔ (یہ پانچ سے سات میل تک کی مسافت ہے) اور ان گھوڑوں کے درمیان بھی دوڑ کا مقابلہ کرایا جو تیار نہیں کیے گئے تھے (اور ان کی حد) ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک تھی (اور یہ ایک میل کی مسافت ہے) اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی اس مقابلہ میں شریک لوگوں میں سے تھے۔

فائدہ: اضمار اور تضمیر گھوڑے کو چھریرہ بنانے اور دبلا کرنے کے طریقہ کا نام ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلے گھوڑے کو خوب گھاس دانہ کھلایا جائے یہاں تک کہ وہ خوب قوی اور فربہ ہو جائے۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی خوراک میں کمی کی جائے یہاں تک کہ قوت لایموت پر اکتفاء کیا جائے۔ پھر اس کو کسی چھوٹے سے مکان میں رکھا جائے اور اس پر کپڑے اور جھول وغیرہ ڈال دیے جائیں جس سے وہ گرما جائے اور پسینہ نکلتا رہے۔ کچھ عرصہ کے بعد ایسا کرنے سے وہ خفیف اللحم اور سبکسار ہو جاتا ہے۔ (بذل المجہود ص 74، ج 12، الدر المنضود ص 347، ج 4)

2212۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يُضَمِّرُ الْخَيْلَ يُسَابِقُ بِهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ گھوڑوں کو اضمار (تیار) کرتے تھے اور پھر ان کے ساتھ مسابقت کا مقابلہ کراتے تھے۔

2213۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ وَفَضَّلَ الْقُرَّحَ فِي الْغَايَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کرایا اور عمر کے اعتبار سے پانچویں سال میں داخل گھوڑوں کے لئے مقدار مسافت زیادہ رکھی۔

فائدہ: قرح۔ قارح کی جمع ہے۔ اس سے مراد وہ گھوڑا ہے جو عمر کے چار سال مکمل کر کے پانچویں سال میں داخل ہو چکا ہو۔

بَابٌ فِي السَّبَقِ عَلَى الرِّجْلِ (پیدل دوڑنے میں مسابقت کرنے کا بیان)

2214۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي فَقَالَ هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ

1۔ ایک نسخہ میں قد اُضمرت ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں کان نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ تھیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے پیدل دوڑنے میں آپ ﷺ کے ساتھ مقابلہ کیا۔ تو میں آپ ﷺ سے آگے بڑھ گئی۔ پھر جب میرا بدن قدرے بھاری ہو گیا تو پھر میں نے آپ ﷺ سے مسابقت کی۔ تو پھر آپ مجھ سے آگے بڑھ گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس پہلی سبقت کا بدل ہو گیا (یعنی پہلے تم آگے تھیں اور اب میں آگے ہوں، لہٰذا کام برابر ہو گیا)۔

فائدہ: یہ حضور نبی کریم ﷺ کی اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ حد درجہ خوش خلقی اور حسن معاشرت اور بے تکلفی کی خوبصورت مثال ہے اور اس میں امت کے لئے اپنے اپنے گھروں میں حسن معاشرت پیدا کرنے کا عظیم درس ہے۔

بَابٌ فِي الْمُحَلِّلِ (گھوڑ دوڑ کے مقابلے میں محلل کے داخل ہونے کا بیان)

2215- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ الْمَعْنَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِي وَهُوَ لَا يُؤْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ أُمِنَ أَنْ يَسْبِقَ فَهُوَ قِمَارٌ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ عَبَّادٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَشُعَيْبٌ وَعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدَنَا (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے دو گھوڑوں (کی دوڑ) میں اپنا گھوڑا داخل کیا اور اس کے بارے میں یہ اعتماد اور یقین نہ ہو کہ وہ آگے بڑھ جائے گا (بلکہ اس کے آگے بڑھنے اور پیچھے رہنے دونوں کا احتمال ہو) تو یہ قمار (جوا) نہیں ہے۔ اور جس نے ایک گھوڑا دو گھوڑوں کے مابین داخل کیا درآنحالیکہ اس کے آگے بڑھنے کا اعتماد اور یقین ہو تو یہ قمار ہے۔

محمود بن خالد، ولید بن مسلم نے سعید بن بشیر عن الزہری باسناد عباد اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے معمر، شعیب اور عقیل نے زہری سے اور انہوں نے اہل علم افراد سے روایت کیا ہے اور ہمارے نزدیک یہ زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ: قمار کی تعریف یہ کی گئی ہے: ''هو استواء الجانبين في احتمال الغرامة'' یعنی ایسا معاملہ جس میں متعاقدین میں سے ہر ایک پر ضمان آنے کا امکان ہو۔ یعنی جب کسی ایک کا نفع ہو گا تو بالیقین دوسرے کا نقصان ہو گا۔ اسی وجہ سے اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ تو چونکہ ایک تیسرا فرد ان دو کے درمیان داخل ہو کر صورت حال کو بدل دیتا ہے، اسی لئے وہ محلل کہلاتا ہے۔ کیونکہ جب اس گھوڑے میں دونوں احتمال مساوی ہوں تو پھر اس کے جیتنے کی صورت میں اس کا انعام ان دونوں پر ہو گا اور پیچھے رہ جانے کی صورت میں جانبین کی شرط قائم رہے گی اور یہ قمار نہیں کہلائے گا۔ جمہور علما کا موقف یہی ہے۔ (هكذا في بذل المجهود، ص 72، ج 2، الدر المنضود، ص 349، ج 4)

1۔ قال ابوداؤد تا آخر صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْجَلَبِ عَلَى الْخَيْلِ فِي السِّبَاقِ
(گھوڑ دوڑ میں اپنے گھوڑے کے پیچھے کسی کو رکھنے کا بیان)

2216۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ جَمِيعًا عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ فِي الرِّهَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ الْجَلَبُ وَالْجَنَبُ فِي الرِّهَانِ

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: جلب اور جنب (دونوں) درست نہیں ہیں۔ یحییٰ نے اپنی روایت میں ''فی الرھان'' کے الفاظ زائد کیے ہیں۔

ابن مثنیٰ اور عبدالاعلیٰ نے سعید سے اور انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جلب اور جنب گھوڑ دوڑ میں ہوتا ہے۔

فائدہ: زکوٰۃ میں جلب کا مفہوم یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل دور ایک مقام پر ٹھہر جائے اور زکوٰۃ دینے والوں کو پابند کرے کہ وہ اپنا مال لے کر اس کے پاس آئیں۔ اس میں ان کے لئے مشقت ہے۔ اور جنب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والے اپنے شہر سے دور چلے جائیں اور وہ عامل کو پابند کریں کہ یہاں آ کر لے جاؤ۔ تو یہ عمل اس کے لئے باعث مشقت ہے۔ اس لئے یہ دونوں عمل ممنوع ہیں۔ اور گھوڑ دوڑ میں جلب کا معنی ہے اپنے گھوڑے کے پیچھے کسی آدمی کو لگانا تا کہ وہ اسے ہانکتا اور ڈانٹتا رہے۔ اس طرح اس کا گھوڑا آگے بڑھنے میں کامیاب ہو جائے۔ اور جنب کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے پہلو میں ایک اور گھوڑا رکھنا تا کہ جب سواری والا گھوڑا تھک جائے تو وہ اس گھوڑے پر سوار ہو سکے۔ اس میں بھی یہ دونوں عمل ممنوع ہیں۔

بَابٌ فِي السَّيْفِ يُحَلَّى (تلوار کو چاندی سے مزین کرنے کا بیان)

2217۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِضَّةً

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام کی تلوار کا دستہ چاندی کا تھا۔ (قبیعة سے مراد بن شمشیر یا جو قبضہ کے سر پر ہو یا تلوار کے دونوں چھلوں کے تلے۔ طیبی نے کہا کہ قبیعة وہ جو قبضہ کے اس جانب پر ہو جو دھار کی طرف ہوتا ہے، چاندی ہو یا لوہا۔ (لغات الحدیث)

2218۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِضَّةً قَالَ قَتَادَةُ وَمَا عَلِمْتُ أَحَدًا تَابَعَهُ عَلَى ذَلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ فَذَكَرَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَقْوَى هَذِهِ الْأَحَادِيثِ حَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ وَالْبَاقِيَةُ ضِعَافٌ[1]

حضرت سعید بن ابی الحسن نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے: میں کسی کو نہیں جانتا جس نے اس روایت میں حضرت سعید کی متابعت کی ہو۔

محمد بن بشار، یحیٰی بن کثیر ابو غسان العنبری نے عثمان بن سعد عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ان احادیث میں سے سعید بن ابی الحسن کی حدیث زیادہ قوی ہے اور بقیہ روایات ضعیف ہیں۔

بَابٌ فِي النَّبْلِ يُدْخَلُ بِهِ الْمَسْجِدَ (تیر لے کر مسجد میں داخل ہونے کا بیان)

2219۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ایک آدمی کو حکم دیا جو مسجد میں تیر تقسیم کر رہا تھا کہ وہ ان کے ساتھ (مسجد سے) نہ گزرے مگر اس طرح کہ وہ ان کے بھالوں (مراد تیروں کے پھل ہیں) کو پکڑے ہوئے ہو (تا کہ وہ کسی آدمی کے لیے نقصان اور ضرر کا سبب نہ بن سکیں)۔

2220۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ كَفَّهُ أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ تُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد میں سے یا ہمارے بازار میں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں۔ تو اسے چاہئے کہ وہ ان کے بھالوں کو روک کر رکھے، یا فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ اس کے دھار دار حصے پر اپنا ہاتھ رکھے۔ یا فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ دھار والے حصے کو اپنی ہتھیلی کے ساتھ پکڑ کر رکھے تا کہ وہ مسلمانوں میں سے کسی کو لگ نہ جائے۔ (اس میں احتیاط برتنے کا درس دیا جا رہا ہے کہ کوئی بھی ایسا ہتھیار یا شے جس کے ساتھ عدم توجہ کے سبب کسی کو نقصان اور ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس کا وہ حصہ جو نقصان پہنچا سکتا ہے اسے اپنے ہاتھ میں محفوظ رکھنا چاہئے تا کہ ہر کوئی اس کے ضرر سے محفوظ رہے)۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا (کسی کو ننگی تلوار دینے کی ممانعت کا بیان)

2221۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کسی کو ننگی

1۔ قال ابوداؤد تا آخر صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تلوار دی جائے (کیونکہ اس طرح اس کی دھار دوسرے کے لئے باعث ضرر ہو سکتی ہے)۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ أَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ

(دو انگلیوں کے درمیان چمڑا کاٹنے کی ممانعت کا بیان)

2222۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ دو انگلیوں کے درمیان چمڑا کاٹا جائے (کیونکہ اس طرح چمڑا کٹ جانے کے بعد انگلیوں کے کٹنے کا اندیشہ ہے)۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الدُّرُوعِ (زرہیں پہننے کا بیان)

2223۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَسِبْتُ أَنِّي سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ خُصَيْفَةَ يَذْكُرُ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَاهَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ دِرْعَيْنِ أَوْ لَبِسَ دِرْعَيْنِ

سفیان نے کہا ہے کہ میرا خیال ہے میں نے یزید بن خصیفہ سے سنا ہے اور وہ سائب بن یزید سے اور وہ ایک آدمی سے جس کا انہوں نے نام بھی لیا تھا، ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ غزوۂ احد کے دن دو زرہیں پہن کر تشریف لائے، یا آپ علیہ نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں۔

بَابٌ فِي الرَّايَاتِ وَالْأَلْوِيَةِ (جھنڈوں اور نشانوں کا بیان)

2224۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ[1] مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ

یونس بن عبید مولیٰ محمد بن قاسم نے بیان کیا ہے کہ محمد بن قاسم نے مجھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا کہ ان سے رسول اللہ علیہ کے جھنڈے کے بارے سوال کروں کہ وہ کیسا تھا؟ تو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا رنگ سیاہ تھا اور اس کا کپڑا دھاری دار مربع شکل میں تھا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ جھنڈے کے رنگ میں سیاہ رنگ غالب تھا، نہ کہ مکمل سیاہ تھا۔ نمرہ چیتے کو کہتے ہیں تو جس طرح اس کی کھال دھاری دار ہوتی ہے اسی طرح وہ کپڑا بھی تھا)۔

2225۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ وَهُوَ ابْنُ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ لِوَاؤُهُ يَوْمَ دَخَلَ مَكَّةَ أَبْيَضَ

ابو الزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ جس دن حضور نبی کریم علیہ مکہ مکرمہ میں داخل

1۔ ایک نسخہ میں یہاں رجل من ثقیف کے الفاظ ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہوئے تو اس دن آپ کے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔

2226۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ الشَّعِيرِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ آخَرَ مِنْهُمْ قَالَ رَأَيْتُ رَايَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفْرَاءَ

سماک نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے اور اس نے اس میں سے ایک دوسرے آدمی سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ علیہ السلام کے پاس زرد رنگ کا جھنڈا دیکھا ہے۔

بَابٌ فِي الِانْتِصَارِ بِرُذُلِ الْخَيْلِ وَالضَّعَفَةِ

لشکر کے کمزور اور ضعیف لوگوں کے ذریعے مدد طلب کرنے کا بیان

2227۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ابْغُونِي الضُّعَفَاءَ فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ أَخُو عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ

حضرت جبیر بن نفیر حضرمی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم مجھے ضعیف اور کمزور لوگوں میں تلاش کرو (یعنی اگر میں میدان جہاد میں تمہیں اپنے مقام پر نہ ملوں تو پھر تم مجھے ایسے دستے میں تلاش کرنا جس میں کمزور اور نحیف لوگ نسبتاً زیادہ ہوں۔ میں وہاں تمہیں مل جاؤں گا) کیونکہ تم اپنے ضعفاء کے سبب ہی رزق دیے جاتے ہو اور انہیں کے سبب تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ زید بن ارطاۃ عدی بن ارطاۃ کے بھائی ہیں۔ (تو اس حدیث میں یہ تنبیہ کی جارہی ہے کہ اپنے میں سے کمزور لوگوں سے نفرت نہ کیا کرو بلکہ ان کے ساتھ خیر خواہی اور حسن سلوک سے پیش آیا کرو کیونکہ انہیں کی وساطت سے تم پر رحمت برس رہی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے فتح و نصرت عطا ہوتی ہے۔)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُنَادِي بِالشِّعَارِ (ایسے آدمی کے بارے میں جو شعار (خاص کوڈ) بولتا ہے)

2228۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ عَبْدَ اللهِ وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ مہاجرین کا شعار عبداللہ اور انصار کا شعار عبدالرحمن تھا۔

فائدہ: شعار کے لغوی معنی تو علامت کے ہیں لیکن جہاد میں اس سے مراد وہ مخصوص اصطلاحی لفظ ہے جو علامت کے طور پر تجویز کیا جاتا ہے۔ جس سے فوجی ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں۔ اس کی زیادہ ضرورت رات کے وقت پیش آتی ہے کیونکہ تاریکی کے سبب دکھائی تو دیتا نہیں۔ تو پھر اس شعار کے ذریعہ اپنے اور دشمن کے درمیان تمیز کی جاتی ہے۔ اسی واسطے اسے سر اللیل بھی کہا جاتا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2229۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ شِعَارُنَا أَمِتْ أَمِتْ

حضرت ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم نے حضور نبی مکرم ﷺ کے زمانہ مقدس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت میں ایک جنگ لڑی۔ تو اس میں ہمارا شعار امت امت تھا (یعنی اے حملہ کرنے والے! دشمن کو مار)۔

2230۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنْ بُيِّتُّمْ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حم لَا يُنْصَرُونَ

ابواسحاق نے مہلب بن ابی صفرہ سے روایت کیا ہے کہ اس نے بتایا: مجھے اس نے خبر دی ہے جس نے حضور نبی مکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر تم پر رات کے وقت حملہ کر دیا جائے تو چاہئے کہ اس میں تمہارا شعار حم لاینصرون ہو۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا سَافَرَ (اس کا بیان کہ آدمی کون سی دعا مانگے جب وہ سفر پر جائے)

2231۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ اللَّهُمَّ اطْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تھے تو آپ یہ دعا مانگتے: ''اے اللہ! تو سفر میں میرا ساتھی ہے اور میرے گھر والوں میں تو خلیفہ ہے (یعنی میرے گھر والوں کا تو محافظ و نگران ہے)۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقتوں اور صعوبتوں سے اور پریشان کن اور غمزدہ کر دینے والے امر کے ساتھ واپس لوٹنے سے اور اہل و مال میں کوئی شر اور برائی دیکھنے سے۔ اے اللہ! ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دے اور ہم پر سفر آسان فرما دے''۔

2232۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا اللَّهُمَّ اطْوِ لَنَا الْبُعْدَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَجُيُوشُهُ إِذَا عَلَوْا الثَّنَايَا كَبَّرُوا وَإِذَا هَبَطُوا سَبَّحُوا فَوُضِعَتْ الصَّلَاةُ عَلَى ذَلِكَ

ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ علی الازدی نے اسے بتایا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر سفر پر جاتے وقت جب اپنے اونٹ پر بیٹھتے تھے تو آپ ﷺ تین بار تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے تھے اور پھر یہ دعا پڑھتے تھے: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کی التجا کرتا ہوں اور ایسے عمل کی جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان فرمادے۔ اے اللہ! ہمارے لئے دوری کو لپیٹ دے (یعنی کم کردے)۔ اے اللہ! تو سفر میں میرا ساتھی ہے اور میرے اہل و مال میں تو خلیفہ ہے"۔ اور جب آپ ﷺ واپس لوٹتے تو آپ یہ دعا بھی پڑھتے اور ان کلمات میں یہ اضافہ کرتے: "آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون"۔ اور حضور نبی مکرم ﷺ اور آپ کے لشکری جب کسی بلندی (گھاٹی وغیرہ) پر چڑھتے تو سب کے سب تکبیر (اللہ اکبر) کہتے تھے اور جب نیچے اترتے تو تسبیح (سبحان اللہ) کہتے۔ پس نماز میں بھی یہی ترتیب رکھی گئی ہے۔ (یعنی قیام کی طرف آنا ہو تو اللہ اکبر کہتے ہیں اور رکوع و سجود میں ہوں تو سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کہتے ہیں۔)

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوَدَاعِ (الوداع کرتے وقت کی دعا)

2233۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ هَلُمَّ أُوَدِّعْكَ كَمَا وَدَّعَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ

قزعہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آؤ میں تجھے اس طرح الوداع کروں جیسے رسول اللہ ﷺ نے مجھے الوداع کیا تھا، میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں تیرا دین، تیری امانت اور تیرے عمل کا انجام۔

2234۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ السَّيْلَحِينِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ

محمد بن کعب نے عبداللہ خطمی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حضور نبی کریم ﷺ جب کسی لشکر کو رخصت کرنے کا ارادہ فرماتے تو انہیں اس طرح دعا دیتے: میں تمہارے دین، تمہاری امانتوں اور تمہارے اعمال کے انجام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَكِبَ (اس کا بیان کہ آدمی جب سوار ہو تو کیا کہے)

2235۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ وَأُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيلَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي

علی بن ربیعہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ آپ کے پاس سواری لائی گئی تا کہ آپ اس پر سوار ہوں۔ تو جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو پڑھا: بسم اللہ۔ اور جب اس کی پشت پر بیٹھ گئے تو کہا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الحمد للہ پھر یہ دعا پڑھی: سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ پھر تین مرتبہ الحمد للہ کہا اور پھر تین بار اللہ اکبر کہا۔ بعد ازاں یہ دعا پڑھی: ''سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ'' (تیری ذات پاک ہے، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیے ہیں۔ پس تو مجھے بخش دے۔ کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں)۔ پھر آپ مسکرائے۔ تو عرض کی گئی: اے امیر المومنین! کون سی شے کے سبب آپ مسکرائے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اسی طرح کیا جیسے میں نے کیا ہے (یعنی اسی طرح دعا مانگی) اور پھر آپ ﷺ مسکرائے۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کون سی شے کے سبب آپ مسکرائے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تیرا رب اپنے بندے پر اظہار مسرت فرماتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے: ''تو میرے گناہ بخش دے''۔ وہ یقین رکھتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔ (تو گویا رب کریم کو اپنے بندے کی یہ ادا پسند آتی ہے تو وہ اس پر خوشی کا اظہار کرتا ہے)۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام میں اپنے محبوب آقا ﷺ کی اداؤں کو اپنانے اور ان کی اتباع و اطاعت کرنے کے کیسے جذبات موجود تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دعا کے بعد آپ کے مسکرانے کی ادا کو بھی اپنایا اور اس پر عمل کر کے بتلا دیا کہ انسان کا اعزاز اپنے محبوب آقا کی اداؤں کو اپنانے میں ہی ہے۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا نَزَلَ الْمَنْزِلَ

(اس کا بیان کہ آدمی جب کسی منزل میں اترے تو کیا کہے)

2236۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللهُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر ہوتے تھے اور کہیں رات آجاتی، تو فرماتے: ''اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے اور اس کے شر سے جو تجھ میں ہے اور اس شے کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہے اور اس کے شر سے جو تجھ پر چلتی ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیر سے اور اژدہا (بڑے سانپ) سے اور سانپ اور بچھو سے اور شہر کے رہنے والوں سے (یعنی یہاں کے جن وانس سے) اور آدم اور ان کی اولاد کے شر سے۔ (یہ احتمال بھی ہے کہ والد سے مراد ابلیس ہو اور ما ولد سے مراد دیگر شیاطین ہوں۔)

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ السَّيْرِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ (اس کا بیان کہ رات کے پہلے حصہ میں چلنا مکروہ ہے)

2237۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَعِيثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْفَوَاشِي مَا يَفْشُو مِنْ كُلِّ شَيْءٍ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب سورج غروب ہو جائے تو اپنے جانوروں کو کھلا نہ چھوڑو یہاں تک کہ فحمة العشاء ختم ہو جائے۔ (فحمة العشاء سے مراد وہ تاریکی ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان ہوتی ہے اور جو عشاء اور فجر کے درمیان ہوتی ہے وہ عسعسہ کہلاتی ہے) کیونکہ جب آفتاب غروب ہو جائے تو شیاطین چھیڑ چھاڑ کر کے فساد برپا کرتے ہیں یہاں تک کہ فحمة العشاء ختم ہو جائے۔ ابو داود نے کہا ہے کہ فواشی سے مراد ہر گھومنے پھرنے والی شے ہے۔

(اسی سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ مسافر کو چاہئے کہ وہ مغرب کے وقت ٹھہر جائے اور جب عشاء کے وقت تاریکی آجائے تو پھر اپنا سفر شروع کردے۔ لیکن بذل المجہود میں ہے کہ یہ استدلال بعید ہے۔)

بَابٌ فِي أَيِّ يَوْمٍ يُسْتَحَبُّ السَّفَرُ (کون سے دن میں سفر کرنا مستحب ہوتا ہے)

2238۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ

عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بہت کم ہی جمعرات کے سوا کسی دن سفر پر تشریف لے جاتے تھے (یعنی آپ اکثر اوقات اپنے سفر کا آغاز جمعرات کو کرتے تھے)۔

بَابٌ فِي الِابْتِكَارِ فِي السَّفَرِ (علی الصباح سفر کرنے کا بیان)

2239۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ صَخْرُ بْنُ وَدَاعَةَ[1]

عمارہ بن حدید نے صخر الغامدی سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اس طرح دعا فرمائی: ''اے اللہ! میری امت کے لئے ان کی صبح کے وقت میں برکت عطا فرما''۔ اور جب آپ کسی سریہ یا لشکر کو بھیجتے تو آپ انہیں دن کے پہلے حصہ میں روانہ کرتے تھے۔ اور صخر ایک تاجر آدمی تھا۔ یہ اپنا مال تجارت دن کے پہلے حصہ میں ہی بھیجا کرتا تھا تو یہ صاحب ثروت ہو گیا اور اس کا مال (برکت کے سبب) انتہائی بڑھ گیا۔ ابو داود نے کہا ہے: یہ صخر بن وداعہ تھا۔

1۔ قال ابو داود تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔ 2۔ قال ابو داود تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُسَافِرُ وَحْدَهُ (ایسے آدمی کے بیان میں جو اکیلے سفر کرتا ہے)

2240۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں اس طرف رہنمائی کی گئی ہے کہ سفر میں کم از کم تین آدمی ہونے چاہئیں تا کہ وہ نفسانی اور شیطانی شر سے محفوظ رہیں اور اپنی حاجت وضرورت کے وقت ایک دوسرے کی معاونت کر سکیں اور ایک اور دو کو شیطان سے تعبیر کیا گیا ہے، اس لئے کہ اگر ایک ہو تو تکلیف اور حاجت کی صورت میں اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا اور یہ حالت شیطان کے لئے خوشی کا سبب ہوتی ہے اور اگر دو ہوں تو ان کا شیطان کے بہکاوے میں آنا آسان ہوتا ہے اور اگر ایک کو کوئی تکلیف ہو جائے تو دوسرے کے لئے یہ باعث مشقت ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں مبالغۃً شیطان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

بَابٌ فِي الْقَوْمِ يُسَافِرُونَ يُؤَمِّرُونَ أَحَدَهُمْ

ایسی قوم کا بیان جو سفر پر نکلیں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں

2241۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تین آدمی مل کر سفر پر نکلیں تو انہیں چاہئے کہ وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔

فائدہ: اس ارشاد گرامی میں سفر کے آداب بتائے گئے ہیں۔ اگر تین یا زیادہ افراد مل کر سفر پر نکلیں تو انہیں ایک آدمی کو امیر مقرر کر لینا چاہئے تا کہ جملہ معاملات خوش اسلوبی سے کیے جا سکیں اور اختلاف کی صورت میں امیر کی طرف توجہ کریں اور امیر کو چاہئے کہ انتہائی دانشمندی کے ساتھ تمام ذمہ داری ادا کرے تا کہ انتہائی حسین انداز میں یہ سفر اختتام پذیر ہو۔

2242۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ قَالَ نَافِعٌ فَقُلْنَا لِأَبِي سَلَمَةَ فَأَنْتَ أَمِيرُنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سفر میں تین آدمی ہوں تو انہیں چاہئے کہ وہ اپنے میں سے ایک آدمی کو امیر مقرر کر لیں۔ نافع نے بیان کیا ہے کہ ہم نے ابو سلمہ کو کہا: پس آپ ہی ہمارے امیر ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْمُصْحَفِ يُسَافَرُ بِهِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کے علاقے میں قرآن کریم کو ساتھ لے جانے کا بیان

2243۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ قَالَ مَالِكٌ أُرَاهُ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ دشمن کی زمین (دارالحرب) کی طرف سفر کرتے وقت قرآن کریم ساتھ لے جایا جائے۔ مالک نے کہا ہے: میرا خیال ہے کہ یہ اس خوف سے ہے کہ دشمن اسے پا لے گا (اور پھر اس کی بے حرمتی کا مرتکب ہوگا۔ اس لئے احترام کا تقاضا یہی ہے کہ جنگ کی خاطر سفر کرتے وقت بالخصوص جب کہ لشکر کی تعداد کم ہو اور فتح یقینی امر نہ ہو تو پھر قرآن کریم ساتھ نہیں لے جانا چاہئے تاکہ اس کو بے حرمتی سے بچایا جائے۔)

بَابٌ فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُيُوشِ وَالرُّفَقَاءِ وَالسَّرَايَا

لشکروں، رفقاء اور سرایا کی کم سے کم مناسب تعداد کا بیان

2244۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مُرْسَلٌ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ساتھیوں اور رفقاء میں سے بہترین تعداد چار ہے اور سرایا (دستے، چھوٹے لشکر) کی مناسب تعداد چار سو ہے اور بڑے لشکروں کی بہترین تعداد چار ہزار ہے اور بارہ ہزار کے لشکر پر مقدار تعداد کم ہونے کی بناء پر ہرگز غلبہ نہیں پایا جا سکتا۔ (یعنی بارہ ہزار پر مشتمل لشکر اس وجہ سے مغلوب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اس کی تعداد قلیل ہے اور اگر مغلوب ہو گیا ہے تو پھر اس کا سبب کوئی اور ہے۔ کیونکہ اتنی تعداد کو قلیل نہیں کہا جا سکتا)۔ ابو داود نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔

بَابٌ فِي دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ (مشرکوں کو دعوت دینے کا بیان)

2245۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللهِ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ

1۔ قال ابو داود تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خِلَالٍ فَأَيَّتُهَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَادْعُهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ تَعَالَى وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ تَعَالَى فَلَا تُنْزِلْهُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا يَحْكُمُ اللَّهُ فِيهِمْ وَلَكِنْ أَنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ ثُمَّ اقْضُوا فِيهِمْ بَعْدُ مَا شِئْتُمْ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ عَلْقَمَةُ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ ابْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ

حضرت سلیمان بن بریدہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو سریہ یا لشکر پر امیر بنا کر بھیجتے تھے۔ تو آپ ﷺ اسے خاص اپنی ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اپنے ساتھ جانے والے مسلمانوں کے بارے میں خیر اور بھلائی کی نصیحت فرماتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے: جب تیری ملاقات اپنے مشرک دشمن کے ساتھ ہو تو انہیں تین خصلتوں میں سے کوئی ایک اپنانے کی دعوت دے۔ راوی کو یہ شک ہے کہ آپ ﷺ نے خصال کا لفظ ذکر فرمایا یا لفظ خلال (بہر حال معنی دونوں کا ایک ہے)۔ پس وہ ان میں سے جو بھی تجھ سے قبول کرلیں تو تو بھی ان سے اسے قبول کر لے۔ پھر ان سے ہاتھ روک لے۔ (اور وہ یہ ہیں) تو انہیں اسلام کی طرف دعوت دے۔ پس اگر وہ تجھ سے اسے قبول کرلیں تو تو بھی ان سے اسے قبول کر لے اور پھر ان سے باز رہ۔ پھر انہیں ان کے اپنے دار (مراد دار الحرب ہے) سے مہاجرین کے دار (مراد دار الاسلام ہے) کی طرف آجانے کی دعوت دے اور انہیں یہ بتا دے کہ اگر انہوں نے ایسا کرلیا تو ان کے لئے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور ان پر وہی فرائض عائد ہوں گے جو مہاجرین پر ہیں۔ اور اگر وہ انکار کردیں اور وہ اپنے دار کو ہی پسند کریں تو پھر انہیں بتا دینا کہ وہ مسلمان اعرابیوں کی طرح ہوں گے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا وہ حکم جاری کیا جائے گا جو مومنین پر جاری ہوتا ہے اور ان کے لئے مال فے اور مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ مگر اس صورت میں کہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد میں شریک ہوں۔ پس اگر وہ اس سے انکار کردیں تو پھر انہیں جزیہ دینے کو کہو۔ اگر وہ اس کو تسلیم کرلیں تو تو بھی ان سے قبول کر لے اور ان پر (حملہ کرنے سے) رک جا اور اگر وہ اس سے بھی انکار کریں تو پھر تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ اور ان سے قتال کر اور جب تو قلعہ بند لوگوں کا محاصرہ کرے اور وہ تجھ سے چاہیں کہ تو انہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نیچے اتار۔ تو تو انہیں نہ اتارنا۔ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں کیا فیصلہ فرماتا ہے۔ البتہ تم انہیں اپنے حکم پر نیچے اتارلو اور پھر ان کے بارے میں جو چاہو فیصلہ کرلو۔ سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ علقمہ نے کہا: میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان سے ذکر کی تو انہوں نے کہا: مجھے مسلم نے بتایا ہے اور ابوداود نے کہا ہے کہ یہ مسلم بن ہیصم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے۔ اس نے نعمان بن قرن سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سلیمان بن بریدہ کی حدیث کی مثل بیان کی ہے۔

2246۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا

حضرت سلیمان بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر فی سبیل اللہ جہاد میں شریک ہو اور انہیں قتل کرو جو اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ جہاد کرو اور اپنے عہد نہ توڑو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور مثلہ نہ کرو (یعنی مقتول کے کان ناک وغیرہ نہ کاٹو) اور نابالغ بچوں کو قتل نہ کرو'' (یعنی ایسا نابالغ بچہ جو ابھی لڑنے کے قابل نہ ہو)۔

2247۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْفِزْرِ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ انْطَلِقُوا بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ وَلَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَغُلُّوا وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ وَأَصْلِحُوا وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین پر کاربند رہتے ہوئے جہاد کے لئے چلو اور شیخ فانی، نابالغ، بچے، کسی چھوٹے بچے اور کسی عورت کو قتل نہ کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور اپنے مال غنیمت کو اکٹھا کرو اور اصلاح کرو اور احسان (نیکی) کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔

فائدہ: ان روایات میں دین اسلام اپنے پیروکاروں کو میدان جہاد کے آداب سکھا رہا ہے اور یہ بتایا جا رہا ہے کہ اس دین میں انسان کی قدر و عظمت کا کیا مقام ہے کہ یہ اپنے دشمنوں کے مقام انسانیت کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور ہر حال میں انسان کو احترام انسانیت، اصلاح احوال اور بلندیٔ کردار کا درس دیتا ہے۔

بَابٌ فِي الْحَرْقِ فِي بِلَادِ الْعَدُوِّ (دشمنوں کے شہروں میں (درختوں وغیرہ کو) جلانے کا بیان)

2248۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے درختوں کو جلا دیا اور کاٹ ڈالا اور یہ مقام بویرہ پر ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''جو (درخت) تم نے جڑ سے کاٹ ڈالے یا جنہیں چھوڑ دیا (یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا۔ لہٰذا دونوں عمل ہی باعث اجر ہیں۔)

2249۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ فَحَدَّثَنِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أُسَامَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ عَهِدَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَغِرْ عَلَى أُبْنَى صَبَاحًا وَحَرِّقْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّ
سَمِعْتُ أَبَا مُسْهِرٍ قِيلَ لَهُ أُبْنَى قَالَ نَحْنُ أَعْلَمُ هِيَ يُبْنَى فِلَسْطِينَ

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے مجھے یہ وصیت فرمائی تھی کہ تو صبح سویرے اُبنیٰ (فلسطین میں عسفان اور رملہ کے درمیان ایک جگہ ہے) پر حملہ کرنا اور انہیں جلا دینا (یعنی ان کے درخت اور باغات وغیرہ) عبداللہ بن عمرو غزی نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابومسہر سے سنا کہ ان سے ابنی کے بارے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا: ہم اس کے بارے میں بہتر جانتے ہیں کہ وہ فلسطین کا شہر یبنی ہے۔

بَابٌ فِي بَعْثِ الْعُيُونِ (جاسوس بھیجنے کا بیان)

2250۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ يَعْنِي النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم بُسْبَسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضور نبی مکرم علیہ السلام نے بسبسہ کو جاسوس بنا کر بھیجا، تا کہ وہ یہ دیکھ کر آئے کہ ابوسفیان کے قافلے نے کیا کیا ہے۔

بَابٌ فِي ابْنِ السَّبِيلِ يَأْكُلُ مِنَ التَّمْرِ وَيَشْرَبُ مِنَ اللَّبَنِ إِذَا مَرَّ بِهِ

اس کا بیان کہ مسافر کا گزر جب کھجور اور دودھ کے پاس سے ہو تو وہ انہیں کھا پی سکتا ہے

2251۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّقَّامُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ وَإِلَّا فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی جانور کے پاس آئے (اور اسے حاجت محسوس ہو رہی ہو) تو اگر اس کا مالک اس کے پاس موجود ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے اجازت لے لے۔ پس اگر وہ اسے اجازت دے دے تو وہ دودھ دوہ لے اور پی لے۔ اور اگر اس کے پاس مالک نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ تین بار آواز دے۔ پس اگر وہ اس کی آواز سن لے تو یہ اس سے اجازت طلب کر لے ورنہ دودھ دوہ لے اور پی لے (لیکن) ساتھ اٹھا کر نہ لے جائے (یعنی برتن وغیرہ میں ڈال کر ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں)۔

2252۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ أَصَابَتْنِي سَنَةٌ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَفَرَكْتُ سُنْبُلًا فَأَكَلْتُ وَحَمَلْتُ فِي ثَوْبِي فَجَاءَ صَاحِبُهُ فَضَرَبَنِي وَأَخَذَ ثَوْبِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لَهُ مَا عَلَّمْتَ إِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا أَطْعَمْتَ إِذْ كَانَ جَائِعًا أَوْ قَالَ سَاغِبًا وَأَمَرَهُ فَرَدَّ عَلَيَّ ثَوْبِي وَأَعْطَانِي وَسْقًا أَوْ نِصْفَ وَسْقٍ مِنْ طَعَامٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ شُرَحْبِيلَ رَجُلًا مِنَّا مِنْ بَنِي غُبَرَ بِمَعْنَاهُ

حضرت عباد بن شرحبیل نے بیان کیا ہے کہ مجھے قحط (بھوک) نے آلیا۔ تو میں مدینہ طیبہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں داخل ہوا اور میں نے (وہاں سے) چند بالیں توڑ کر ہاتھ میں ملیں (اور ان سے دانے نکال کر) کچھ میں نے کھالئے اور کچھ میں نے اپنے کپڑے میں باندھ لیے۔ اتنے میں اس کا مالک آ گیا۔ اس نے مجھے خوب پیٹا اور میرا کپڑا لے لیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا (سارا واقعہ بیان کیا) تو آپ علیہ السلام نے اسے فرمایا: تو نے اسے علم نہیں سکھایا جبکہ یہ جاہل (ناواقف) تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا جبکہ یہ بھوکا تھا۔ یالفظ ساغبا ارشاد فرمایا (یہ راوی کو شک ہے) اور آپ علیہ السلام نے اسے حکم فرمایا، تو اس نے میرا کپڑا مجھے لوٹا دیا اور مجھے ایک وسق یا نصف وسق (یعنی ساٹھ صاع یا تیس صاع) اناج بھی دیا۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر نے شعبہ سے اور انہوں نے ابو بشر سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے عباد بن شرحبیل سے جو کہ بنی غبر میں سے ایک آدمی تھا، اسی طرح سنا ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ إِنَّهُ يَأْكُلُ مِمَّا سَقَطَ (مسافر کیلئے درخت سے گرا ہوا پھل کھانے کا بیان)

2253۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي حَكَمٍ الْغِفَارِيَّ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي عَنْ عَمِّ أَبِي رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قَالَ آكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ النَّخْلَ وَكُلْ مِمَّا يَسْقُطُ فِي أَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ

معتمر بن سلیمان نے کہا ہے کہ میں نے ابن ابی حکم الغفاری کو یہ کہتے سنا ہے کہ میری دادی نے مجھے ابو رافع بن عمرو الغفاری کے چچا سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: میں بچہ تھا اور میں انصار کی کھجوریں (ڈھیلے مار کر) گرایا کرتا تھا۔ چنانچہ مجھے حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس لایا گیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے بچے! تو (ڈھیلے مار کر) کھجوریں کیوں گراتا ہے؟ اس نے عرض کی: میں کھاتا ہوں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو کھجوروں کو ڈھیلے نہ مار کر اور وہ کھا لیا کر جو ان کے نیچے گری ہوتی ہیں۔ پھر آپ علیہ السلام نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اے اللہ! تو اس کے پیٹ کو سیر کر دے (یعنی بھر دے)۔

بَاب فِيمَنْ قَالَ لَا يَحْلِبُ (ان کا بیان جنہوں نے کہا: وہ دودھ نہ دوہے)

2254۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَثَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی بھی مالک کی اجازت کے بغیر کسی جانور کا دودھ نہیں دوہے گا۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اس کے مال و متاع محفوظ کرنے والے کمرہ میں داخل ہوا جائے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور اس کی الماری کو (مراد مال یا کھانے پینے کی اشیاء محفوظ رکھنے کی چیز) توڑا جائے اور اس کا کھانا نکال لیا جائے (یقیناً کوئی اسے پسند نہیں کرتا) تو (اسی طرح) ان کے جانوروں کے تھن ان کے لیے کھانوں کو محفوظ کرنے والے ہیں۔ لہٰذا کوئی بھی مالک کی اجازت کے بغیر اس کے جانور کا دودھ نہ نکالے۔

بَابٌ فِي الطَّاعَةِ (طاعت کا بیان)

2255۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ابن جریج نے بیان کیا ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ: (ترجمہ) ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اس کی جو تم میں سے امیر ہو''۔ حضرت عبداللہ بن قیس بن عدی کے بارے میں نازل ہوئی، جبکہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں ایک سریہ میں (امیر بنا کر) بھیجا تھا۔ یعلیٰ نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مجھے اس کی خبر دی ہے۔

2256۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا فَأَجَّجَ نَارًا وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقْتَحِمُوا فِيهَا فَأَبَى قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنَ النَّارِ وَأَرَادَ قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا أَوْ دَخَلُوا فِيهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ

ابو عبدالرحمن سلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور ان پر ایک آدمی کو امیر مقرر فرمایا اور اہل لشکر کو یہ حکم دیا کہ وہ اس کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں۔ پس اس نے آگ جلوائی اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس میں کود جائیں۔ پس کچھ لوگوں نے اس میں داخل ہونے سے انکار کیا اور کہا: ہم نے تو آگ سے فرار اختیار کیا ہے اور کچھ لوگوں نے یہ چاہا کہ وہ اس میں داخل ہو جائیں (کیونکہ امیر کی اطاعت اسی میں ہے۔) پس یہ خبر حضور نبی مکرم ﷺ تک پہنچی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اس میں داخل ہو جاتے تو وہ اس میں مسلسل جلتے رہتے۔ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کوئی اطاعت نہیں ہے۔ بلاشبہ اطاعت و پیروی نیکی میں ہے (یعنی امیر کی اطاعت تب تک لازم ہے جب تک اس کا فرمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کے فرمان کے تابع رہے۔ اور جب امیر کی اطاعت سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی لازم آتی ہو تو پھر امیر کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی جائے گی۔)

2257۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

حضرت نافع نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے فرمایا: مسلمان آدمی پر یہ حکم سننا اور تسلیم کرنا لازم ہے، چاہے وہ اسے پسند کرے یا ناپسند، جب تک کہ اسے معصیت اور گناہ کا حکم نہ دیا جائے اور جب اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر نہ سننا لازم ہے اور نہ اسے ماننا لازم ہے۔

2258۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ مِنْ رَهْطِهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً فَسَلَحْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ سَيْفًا فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ لَوْ رَأَيْتَ مَا لَامَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَعَجَزْتُمْ إِذْ بَعَثْتُ رَجُلًا مِنْكُمْ فَلَمْ يَمْضِ لِأَمْرِي أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَمْضِي لِأَمْرِي

حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک دستہ بھیجا اور میں نے ان میں سے ایک آدمی کو تلوار کے ساتھ مسلح کیا۔ جب وہ لوٹ کر آیا، تو اس نے بتایا: اگر تو اس سرزنش (جھڑک) کو دیکھتا جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمائی (تو یقیناً تو متعجب ہوتا) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم عاجز ہو گئے تھے کہ جب میں نے تم میں سے ایک آدمی کو (امیر بنا کر) بھیجا اور اس نے میرے حکم کو پورا نہیں کیا۔ تو تم اس کی جگہ ایسے آدمی کو امیر بنا لیتے جو میرے حکم کو پورا کرتا۔

فائدہ: اس ارشاد میں یہ تنبیہ کی جارہی ہے کہ ایسے آدمی کو امیر نہیں رہنے دینا چاہئے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کا تابع فرمان نہ ہو۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ مِنِ انْضِمَامِ الْعَسْكَرِ وَسَعَتِهِ

لشکر کے جملہ افراد کے ایک ساتھ رہنے اور اس کی وسعت کا بیان

2259۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ وَيَزِيدُ بْنُ قُبَيْسٍ مِنْ أَهْلِ جَبَلَةَ سَاحِلِ حِمْصَ وَهَذَا لَفْظُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ مِشْكَمٍ أَبَا عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا قَالَ عَمْرٌو كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ

ابو ثعلبہ خشنی نے بیان کیا ہے کہ جب لوگ (مراد لشکر کے افراد ہیں) کسی منزل میں اترتے تھے اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ایک منزل میں اترے تو وہ لوگ گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر گئے (یعنی علیحدہ علیحدہ ٹولیوں میں رہے) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہونا یہ شیطان کی جانب سے ہے۔ پس اس کے بعد جب بھی آپ ﷺ کسی منزل میں اترتے تو لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہتے تھے یہاں تک کہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر ان پر ایک کپڑا (چادر) پھیلا دیا جائے تو وہ ان تمام کو ڈھانپ لے۔

فائدہ: یقیناً اس میں کئی فوائد مضمر ہیں: ایک تو یہ انبوہ کثیر دشمن کو مرعوب کرنے کا سبب ہے۔ دوسرا ان میں سے کچھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آرام کر کے اور کچھ بیدار رہ کر اپنی حفاظت کا بہتر انتظام کر سکتے ہیں اور تیسرا حشرات الارض اور جنگلی درندوں سے بھی باحسن انداز میں دفاع کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ علیحدہ علیحدہ رہنے میں ان میں سے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تفرقہ کی نسبت شیطان کی طرف کی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

2260۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَسِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُجَاهِدٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ كَذَا وَكَذَا فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَسِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ

حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں حضور نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ فلاں فلاں غزوے میں شریک ہوا۔ پس لوگوں نے منازل (اترنے کی جگہیں) کو تنگ کر دیا اور راستے بند کر دیے۔ تو نبی اللہ علیہ السلام نے منادی کو بھیجا کہ وہ لوگوں میں جا کر یہ اعلان کرے کہ جس نے منزل کو تنگ کیا یا راستے کو بند کیا تو اس کا کوئی جہاد نہیں (یعنی اس جانب توجہ مبذول کرائی کہ یہ راستے فقط تمہارے لئے مختص نہیں بلکہ یہ عام لوگوں کی گزرگاہیں ہیں۔ اگر تم نے انہیں بند کر دیا تو گویا تم نے عام لوگوں کو مشقت میں مبتلا کیا اور ان سے راستے کا حق چھینا۔ تو ایسی حالت میں پھر تمہارا جہاد قبول نہیں ہوگا۔ معلوم ہوا کہ ہر حال میں حقوق العباد کا لحاظ رکھنا لازمی اور ضروری امر ہے۔ واللہ اعلم)۔

عمرو بن عثمان اور بقیہ نے اوزاعی عن اسید بن عبد الرحمن عن فروۃ بن مجاہد عن سہل بن معاذ عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ ہم نے حضور نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ (اسکا بیان کہ دشمن کے ساتھ ٹکرانے کی تمنا کرنا مکروہ ہے)

2261۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَعْمَرٍ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى حِينَ خَرَجَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللَّهَ تَعَالَى الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

سالم ابو النضر جو کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کا آزاد کردہ غلام تھا اور عبد اللہ بن ابی اوفی کا کاتب تھا، اس نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف لکھا جبکہ وہ حروریہ کے ساتھ جنگ کے لئے نکلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں سے ایک دن جب کہ آپ دشمن کے مقابلے میں تھے، فرمایا: اے لوگو! دشمن کے ساتھ ٹکرانے اور مقابلہ کرنے کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت کی التجا کرو اور جب تم ان سے ملو (یعنی دشمن سے مقابلہ کرو) تو پھر صبر کرو (یعنی حوصلے کے ساتھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ڈٹ کر مقابلہ کرو) اور یہ جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔ پھر یہ دعا مانگی: اے اللہ، کتاب کو نازل کرنے والے، بادل کو چلانے والے، دشمن کے گروہوں کو شکست سے دوچار کرنے والے! انہیں شکست سے دوچار کر دے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما اور ان پر ہمیں غلبہ عطا فرما۔

فائدہ: چونکہ جنگ ایک آزمائش اور مصیبت ہے اس لئے عمداً اس میں گرفتار ہونے کی تمنا اور آرزو نہیں کرنی چاہئے۔ کیا معلوم آزمائش کی ان ساعتوں میں ثبات واستقلال حاصل رہے یا نہ رہے۔ اس لئے آزمائش سے معافی کی ہی درخواست کرنی چاہئے۔ ہاں اگر جنگ مسلط کر دی جائے تو پھر بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان سے بھاگنا بندۂ مومن کی شان نہیں۔ اس لیے پھر اتنی جرأت ہونی چاہیے کہ جان جائے تو جائے لیکن وطن اور دین پر آنچ نہ آنے پائے۔

بَاب مَا يُدْعَى عِنْدَ اللِّقَاءِ (اس دعا کا بیان جو دشمن سے مقابلے کے وقت کی جائے)

2262۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا غَزَا قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ میں ہوتے تو اس طرح دعا مانگتے: ''اے اللہ! تو ہی میری قوت بازو ہے اور میرا معاون ومددگار ہے۔ تیری توفیق سے ہی میں چلتا پھرتا ہوں، تیری تائید سے ہی میں حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد ونصرت کے سبب ہی میں جہاد کرتا ہوں۔

بَاب فِي دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ (مشرکین کو دعوت اسلام دینے کا بیان)

2263۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنْ دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ الْقِتَالِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ وَقَدْ أَغَارَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بِذَلِكَ عَبْدُ اللهِ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثٌ نَبِيلٌ رَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ وَلَمْ يُشْرِكْهُ فِيهِ أَحَدٌ[1]

ابن عون نے بیان کیا ہے کہ میں نے نافع کی طرف لکھا اور میں نے ان سے قتال کے وقت مشرکین کو دعوت اسلام دینے کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے میری طرف لکھا کہ ایسا کرنا ابتدائے اسلام میں تھا اور بعد ازاں حضور نبی مکرم ﷺ نے بنی مصطلق پر (ایسے وقت میں) حملہ کیا کہ وہ غافل تھے اور وہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔ پس آپ ﷺ نے ان کے جنگجوؤں کو قتل کر دیا اور دوسروں کو قیدی بنا لیا اور اسی دن آپ ﷺ کو جویریہ بنت حارث بھی ملیں۔ اسی طرح مجھ سے عبد اللہ نے بیان کیا ہے اور وہ اس لشکر میں شریک تھے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ حدیث نبیل ہے۔ اسے ابن عون نے نافع سے

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

روایت کیا ہے اور کوئی اس میں ان کے ساتھ شریک نہیں۔

2264۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُغِيرُ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَكَانَ يَتَسَمَّعُ فَإِذَا سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت حملہ کرتے تھے اور آپ غور سے سنتے تھے۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذان کی آواز سن لیتے تو پھر رک جاتے (اور حملہ نہ کرتے) ورنہ حملہ کر دیتے۔

2265۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا

ابن عصام مزنی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا اور فرمایا: جب تم کسی مسجد کو دیکھ لو تو موذن کی آواز سنو (یعنی اذان کی آواز تمہارے کانوں میں پڑے) تو تم کسی کو قتل نہ کرو (یعنی مسجد اور اذان اس آبادی کے مسلمان ہونے کی علامت ہے۔)

بَابُ الْمَكْرِ فِي الْحَرْبِ (دوران جنگ خاص تدبیر کرنے کا بیان)

2266۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنگ خفیہ تدبیر (یعنی دھوکہ دہی) ہے۔

2267۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ[1] عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً وَرَّى غَيْرَهَا وَكَانَ يَقُولُ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَجِئْ بِهِ إِلَّا مَعْمَرٌ يُرِيدُ قَوْلَهُ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِنَّمَا يُرْوَى مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَمِنْ حَدِيثِ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ[2]

عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے تو آپ توریہ استعمال کرتے (یعنی جس جانب جنگ کے لیے جانا ہوتا اس کی بجائے دوسری جہت کا اظہار کرتے اور معین جگہ کا ذکر نہ کرتے) اور فرماتے تھے: جنگ ایک خفیہ تدبیر ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے صرف معمر نے بیان کیا ہے اسی اسناد کے ساتھ اور مراد آپ کا یہ قول ہے: ''الحرب خدعة'' اور اسے عمرو بن دینار عن جابر کی حدیث سے اور معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا جاتا ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں ابن ابی ثور ہے۔

2۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْبَيَاتِ (رات کو چھاپہ مارنے کا بیان)

2268- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَأَبُو عَامِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْنَا أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَغَزَوْنَا نَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ أَمِتْ أَمِتْ قَالَ سَلَمَةُ فَقَتَلْتُ بِيَدِي تِلْكَ اللَّيْلَةَ سَبْعَةَ أَهْلِ أَبْيَاتٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا اور ہم نے مشرک لوگوں کے ساتھ جہاد کیا۔ پھر ہم نے ان پر شب خون مارا اور انہیں قتل کرنے لگے اور اس رات ہمارا شعار امت امت تھا۔ حضرت سلمہ نے بیان کیا ہے کہ اس رات میں نے اپنے ہاتھ سے مشرکین کے سات گھرانوں کے افراد کو قتل کیا۔

بَابٌ فِي لُزُومِ السَّاقَةِ (قائد کے لیے ساقہ کو لازم پکڑنے کا بیان)

2269- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ

حضرت ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں (لشکر کے) پیچھے والے حصہ میں چلتے تھے اور (اگر کسی کی سواری) کمزور ہوتی تو اسے ہانک دیتے تھے اور (بوقت ضرورت کمزور آدمی کو) اپنے پیچھے سوار کر لیتے تھے اور (اہل لشکر کے لیے) دعا فرماتے تھے۔

بَابٌ عَلَى مَا يُقَاتَلُ الْمُشْرِكُونَ (اس کا بیان کہ مشرکین سے کس پر قتال کیا جائے گا)

2270- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَإِذَا قَالُوهَا مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ تَعَالَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں۔ یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگیں اور جب انہوں نے یہ کہہ دیا تو انہوں نے اپنے خون اور اپنے مال مجھ سے محفوظ کر لیے، سوائے ان کے حق کے (یعنی اگر وہ کسی کو ناحق قتل کریں گے یا کسی کا مال چرائیں گے تو پھر بدلے میں انہیں بھی قتل کیا جائے گا اور ان کا مال بھی لیا جائے گا) اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

2271- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبْلَتَنَا وَأَنْ يَأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا وَأَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ بِمَعْنَاهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں۔ یہاں تک کہ وہ یہ شہادت دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ وہ ہمارے قبلہ کی طرف منہ کریں اور ہمارے ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت کھائیں اور وہ ہماری نماز کی طرح نماز پڑھیں۔ پس جب انہوں نے یہ سب کرلیا تو پھر ان کے خون اور ان کے مال ہم پر حرام ہیں مگر کسی حق کے ساتھ۔ پھر ان کے لیے وہ تمام حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں اور ان پر وہ تمام فرائض اور ذمہ داریاں ہیں جو مسلمانوں پر ہیں۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب نے حمید الطویل سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مشرکین سے قتال کروں۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

2272۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى الْحُرَقَاتِ فَنَذِرُوا بِنَا فَهَرَبُوا فَأَدْرَكْنَا رَجُلًا فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَضَرَبْنَاهُ حَتَّى قَتَلْنَاهُ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا مَخَافَةَ السِّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَالَهَا أَمْ لَا مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أُسْلِمْ إِلَّا يَوْمَئِذٍ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک چھوٹے سے لشکر کی صورت میں حرقات (مراد بنی جہینہ کے چند قبائل ہیں) کی طرف بھیجا۔ تو وہ ہمارے بارے میں پہلے آگاہ ہو گئے اور خوف کے مارے بھاگ گئے۔ تو ہم نے ان میں سے ایک آدمی کو پالیا۔ پس جب ہم نے اسے خوب اپنی گرفت میں لے لیا تو اس نے پڑھا: لا الٰہ الا اللہ۔ پھر ہم نے اسے خوب مارا، یہاں تک کہ ہم نے اسے قتل کر دیا۔ تو میں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ کے مقابلے میں تیرے لئے کون معاون اور نجات دہندہ ہوگا (یعنی جب لا الٰہ الا اللہ قیامت کے دن متشکل صورت میں تیرا مخاصم بن کر سامنے آئے گا تو پھر تیرا مددگار کون ہوگا؟) تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس نے کلمہ ہتھیار کے خوف اور ڈر کی وجہ سے پڑھا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا کہ تو نے جان لیا، اس نے اس وجہ سے کلمہ پڑھا ہے یا نہیں۔ قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ کے سامنے تیرا کون معاون ہوگا؟ آپ ﷺ مسلسل یہی جملہ کہتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے یہ پسند کیا کہ میں آج کے دن ہی اسلام قبول کرتا (اور اس گناہ سے محفوظ رہتا)۔

2273۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقْتُلْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ قَطَعَ يَدِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ

عبیداللہ بن عدی بن خیار نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اسے بتایا کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں کفار میں سے کسی آدمی سے ملوں اور پھر وہ میرے ساتھ لڑنے لگے اور تلوار کے ساتھ میرا ایک ہاتھ کاٹ دے۔ پھر وہ مجھ سے درخت کے پیچھے چھپ جائے اور کہے: میں اللہ تعالیٰ کے لیے اسلام لے آیا۔ تو یارسول اللہ! ﷺ کیا اس کے یہ کہنے کے بعد میں اسے قتل کرسکتا ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اسے قتل نہ کر۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس نے تو میرا ہاتھ کاٹ دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا: تو اسے قتل نہ کر۔ کیونکہ اگر تو نے اسے قتل کیا، تو وہ تیرے مرتبہ میں ہوجائے گا جس میں تو اسے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تو اس کے مرتبہ میں ہوجائے گا جس میں وہ یہ کلمہ کہنے سے پہلے تھا (یعنی جس طرح وہ یہ کلمہ کہنے سے پہلے اپنے کفر کے سبب مباح الدم تھا اسی طرح تو اسے قتل کرنے کے بعد قصاصاً مباح الدم ہوجائے گا اور جس طرح تو اسے قتل کرنے سے پہلے معصوم الدم تھا اسی طرح وہ کلمہ پڑھنے کے بعد معصوم الدم ہوگیا۔ لہٰذا اسے قتل کرنے سے قصاص واجب ہوجائے گا)۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ مَنِ اعْتَصَمَ بِالسُّجُودِ

جنہوں نے سجود کے ساتھ پناہ لی انہیں قتل کرنے کی ممانعت

2274۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ قَالَ لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هُشَيْمٌ وَمَعْمَرٌ وَخَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ وَجَمَاعَةٌ لَمْ يَذْكُرُوا جَرِيرًا

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خثعم کی طرف ایک سریہ بھیجا۔ تو ان میں سے کچھ لوگوں نے سجود کے ساتھ پناہ لی۔ (یہ وہ لوگ تھے جو اسلام قبول کر چکے تھے لیکن مشرک لوگوں کے ساتھ رہ رہے تھے اور اپنے اسلام کو ابھی تک ظاہر نہ کیا تھا۔ تو اب نماز کی مثل سجدے کر کے اپنے اسلام لانے پر عملی شہادت پیش کی۔) لیکن ان لوگوں نے انہیں بھی تیزی سے قتل کر دیا۔ پھر یہ خبر حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچی۔ تو آپ نے ان مقتولوں کے ورثاء کے لئے نصف دیت کا انہیں حکم دیا اور فرمایا: میں ہر اس مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں (یعنی مسلم اور مشرک) کی آگ ایک دوسرے کو نہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دیکھ سکتی (یعنی جب اللہ تعالیٰ نے دونوں کے داروں میں فرق کیا ہے تو پھر یہ دونوں ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ حتیٰ کہ اتنی دوری ہونی چاہئے کہ اگر ایک کے گھر میں آگ جلے تو اس کی روشنی دوسرے کے گھر تک نہ پہنچے یا اس کے گھر سے وہ نہ دکھائی دے)

ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ہشیم، معمر، خالد الواسطی اور ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور انہوں نے جریر کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ فِي التَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ (جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنے کا بیان)

2275۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حِينَ فَرَضَ اللهُ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ ثُمَّ إِنَّهُ جَاءَ تَخْفِيفٌ فَقَالَ الْآنَ خَفَّفَ اللهُ عَنْكُمْ قَرَأَ أَبُو تَوْبَةَ إِلَى قَوْلِهِ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خَفَّفَ عَنْهُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) ''اگر تم میں سے بیس آدمی صبر کرنے والے ہوں تو وہ دوسو کافروں پر غالب ہوں گے''۔ تو مسلمانوں پر یہ حکم شاق گزرا، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ فرض کردیا کہ دس کے مقابلے سے ایک نہ بھاگے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں تخفیف فرمائی اور ارشاد فرمایا: ''اب اللہ تعالیٰ نے تم سے (اس بوجھ کو) ہلکا کردیا اور جان لیا کہ تم میں ضعف اور کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں سے سو صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دوسو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ہزار ہوں گے تو وہ دوہزار پر غالب آئیں گے اللہ تعالیٰ کے اذن سے''۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ان سے تعداد میں تخفیف فرمادی تو اتنی مقدار (ان میں) صبر بھی کم کردیا جتنی مقدار میں ان سے تخفیف کی (تو اس سے معلوم ہوا کہ مشقت و مصیبت کی مقدار کے برابر اللہ تعالیٰ بندۂ مومن میں قوت برداشت اور صبر و استقلال بھی پیدا فرمادیتا ہے۔)

2276۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ مِنْ سَرَايَا رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَكُنْتُ فِيمَنْ حَاصَ قَالَ فَلَمَّا بَرَزْنَا قُلْنَا كَيْفَ نَصْنَعُ وَقَدْ فَرَرْنَا مِنَ الزَّحْفِ وَبُؤْنَا بِالْغَضَبِ فَقُلْنَا نَدْخُلُ الْمَدِينَةَ فَنَتَثَبَّتُ فِيهَا وَنَذْهَبُ وَلَا يَرَانَا أَحَدٌ قَالَ فَدَخَلْنَا فَقُلْنَا لَوْ عَرَضْنَا أَنْفُسَنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنْ كَانَتْ لَنَا تَوْبَةٌ أَقَمْنَا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ ذَهَبْنَا قَالَ فَجَلَسْنَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا نَحْنُ الْفَرَّارُونَ فَأَقْبَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ لَا بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ إِنَّا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سرایا میں سے ایک سریہ میں شامل تھے۔ پس کچھ لوگ شکست خوردہ ہو کر بھاگ نکلے اور میں بھی ان بھاگنے والوں میں سے تھا اور جب ہم ظاہر ہوئے تو ہم نے کہا: ہم کیا کریں حالانکہ ہم میدان جہاد سے فرار ہوئے ہیں اور ہم (اللہ تعالیٰ کے) غضب کی طرف لوٹے ہیں۔ تو ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم (رات کے وقت) مدینہ طیبہ میں داخل ہوں گے اور وہیں ٹھہرے رہیں گے اور پھر کہیں (دوسرے جہاد میں) چلے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جائیں گے اور ہمیں کوئی بھی نہیں دیکھے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پس ہم مدینہ طیبہ میں داخل ہو گئے اور ہم نے کہا: (کیا ہی اچھا ہو) اگر ہم اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ پر پیش کر دیں۔ سو اگر ہماری توبہ قبول ہو گئی تو ہم یہاں ٹھہرے رہیں گے اور اگر فیصلہ اس کے سوا ہوا (یعنی ہماری توبہ قبول نہ ہوئی) تو ہم کہیں چلے جائیں گے۔ چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کی (انتظار میں) نماز فجر سے پہلے بیٹھ گئے۔ پس جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو ہم کھڑے ہو گئے۔ آپ کی طرف بڑھے اور عرض کی: ہم سب (میدان جہاد سے فرار ہونے والے ہیں)۔ تو آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم تو پلٹ کر پھر حملہ کرنے والے ہو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر ہم آپ ﷺ کے اور قریب ہوئے اور ہم نے آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں مسلمانوں کی جائے پناہ ہوں (اور ان کی مرکزی فوج ہوں۔ معلوم ہوا کہ دست بوسی سنت صحابہ کرام ہے)۔

2277۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَزَلَتْ فِي يَوْمِ بَدْرٍ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت غزوہ بدر کے دن نازل ہوئی: وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ (جو شخص میدان جنگ سے اپنی پیٹھ پھیر کر بھاگے تو اس پر اللہ کا غضب ہو)۔

بَابٌ فِي الْأَسِيرِ يُكْرَهُ عَلَى الْكُفْرِ (ایسے مسلمان قیدی کا بیان جسے کفر پر مجبور کیا جائے)

2278۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ وَخَالِدٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللهَ لَنَا فَجَلَسَ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ فَقَالَ قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمِنْشَارِ فَيُجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ فِرْقَتَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عَظْمِهِ مِنْ لَحْمٍ وَعَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللهِ لَيُتِمَّنَّ اللهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَحَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ تَعَالَى وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَعْجَلُونَ

حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے درآنحالیکہ آپ ﷺ کعبہ معظمہ کے سائے میں چادر پر تکیہ لگائے تشریف فرما تھے۔ پس ہم نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں شکوہ کیا اور عرض کی: کیا آپ ہمارے لئے مدد طلب نہیں کریں گے، کیا آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کریں گے؟ (یہ سن کر) آپ ﷺ سیدھے بیٹھ گئے، آپ کا چہرہ مقدس (غصے کے سبب) سرخ ہو گیا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے کبھی ان میں سے کسی آدمی کو پکڑ لیا جاتا اور زمین میں اس کے لیے گڑھا کھودا جاتا پھر آرا لایا جاتا اور اسے اس کے سر پر رکھ دیا جاتا اور اسے دو حصوں میں چیر کر رکھ دیا جاتا۔ (لیکن یہ سزا بھی) اسے اپنے دین سے نہ پھیر سکتی اور کبھی کسی پر لوہے کی کنگھیاں چلا دی جاتیں جو بدن کی ہڈیوں کے سوا گوشت اور پٹھوں وغیرہ کو کاٹ دیتیں۔ لیکن یہ عمل بھی اسے اپنے دین سے نہ پھیر سکتا۔ قسم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بخدا! اللہ تعالیٰ ضرور بہ ضرور اس امر کو (دین کو) مکمل فرمائے گا۔ یہاں تک کہ ایک گھوڑ سوار (مسافر) صنعاء سے حضر موت تک اکیلے سفر کرے گا اور اسے اللہ تعالیٰ اور اپنے ریوڑ پر بھیڑیے کے خوف کے سوا کوئی خوف نہیں ہوگا۔ لیکن تم بہت جلدی کرتے ہو (یعنی صبر و تحمل سے کام لو۔ تم پر آنے والی مشقت اور اذیت فقط تمہارے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ تم سے پہلے آنے والے لوگوں پر اس سے کہیں زیادہ اذیت ناک آزمائشیں گزر چکی ہیں)۔

بَابٌ فِي حُكْمِ الْجَاسُوسِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا (جاسوس کے حکم کا بیان جبکہ وہ مسلمان ہو)

2279۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو حَدَّثَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا هَلُمِّي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا عِنْدِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْتُ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَإِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ فَإِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَإِنَّ قُرَيْشًا لَهُمْ بِهَا قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي بِهَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا كَانَ بِي مِنْ كُفْرٍ وَلَا ارْتِدَادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ انْطَلَقَ حَاطِبٌ فَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَدْ سَارَ إِلَيْكُمْ وَقَالَ فِيهِ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ[1]، فَانْتَحَيْنَاهَا فَمَا وَجَدْنَا مَعَهَا كِتَابًا فَقَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَأَقْتُلَنَّكِ أَوْ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

عبید اللہ بن ابی رافع جو کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے، نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور فرمایا: تم چلتے چلو یہاں تک کہ تم روضہ خاخ (مکہ اور مدینہ منورہ کے مابین ایک جگہ کا نام ہے) پہنچ جاؤ۔ تو وہاں ایک ہودج نشین عورت ہوگی۔ اس کے پاس ایک خط ہے۔ تم اس سے وہ لے آؤ۔ چنانچہ ہم چل پڑے۔ ہمارے گھوڑے ہمیں لے کر دوڑتے رہے یہاں تک کہ ہم روضہ خاخ آپہنچے۔ تو ہم نے وہاں ایک ہودج نشین عورت کو پالیا۔ تو ہم نے اسے کہا: خط نکالو۔ اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے اسے کہا تو یقینا خط نکال کر دے گی یا ہم تیرے کپڑے (تلاشی لینے کے لیے) اتار پھینکیں گے (یعنی ہم تیری جامہ تلاشی کریں گے)۔ تو اس نے اپنے سر کے جوڑے (گندھے

1۔ ایک نسخہ میں مِنْ كِتَابٍ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہوئے بال) سے وہ خط نکال دیا۔ پس وہ لے کر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آ گئے تو وہ خط حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مشرکین کے کچھ لوگوں کی طرف تھا جس میں وہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے کچھ امور کے بارے (مراد مکہ مکرمہ کو فتح کرنے کی تیاری اور پروگرام کے بارے) خبر دے رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ آپ میرے بارے میں کوئی جلدی فیصلہ نہ فرمایئے (بلکہ میری بات سنیے پھر انہوں نے بیان کیا) چونکہ میں ایک ایسا آدمی ہوں جو قریش کے ساتھ باہر سے ملا ہوا تھا (یعنی ان کا حلیف تھا) میں قریش میں سے نہ تھا۔ اور قریش کے ہاں رشتہ دار موجود ہیں اور اسی قرابت کی بنا پر وہ ان کے اہل وعیال کی مکہ مکرمہ میں حفاظت کرتے ہیں۔ جب کہ میرے لیے ایسی (کوئی سہولت اور رشتہ داری) میسر نہیں۔ تو میں نے یہ پسند کیا کہ میں ان پر کوئی احسان کردوں جس کے سبب وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت اور دیکھ بھال کرتے رہیں۔ قسم بخدا! یارسول اللہ! ﷺ میرے دل میں کفر اور ارتداد کا کوئی تصور تک نہیں ہے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے تمہارے سامنے سچ کہا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ مجھے اجازت فرمایئے، میں اس منافق کی گردن ماردوں (یعنی اسے قتل کردوں)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ غزوۂ بدر میں حاضر تھا اور کیا تم جانتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر پر خوب مطلع ہے۔ اس کے باوجود اس نے فرمایا ہے: تم جو چاہو عمل کرو، میں نے تمہاری مغفرت فرمادی ہے۔

وہب بن بقیہ نے خالد عن حصین عن سعد بن عبیدہ عن ابی عبدالرحمن السلمی عن علی رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ قصہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ حاطب چلے اور انہوں نے اہل مکہ کی طرف یہ خط لکھا (یہاں انطلاق سے مراد یا تو مجلس سے گھر کی طرف چلنا ہے یا پھر لکھنے کی تیاری کرنا مراد ہے) کہ محمد مصطفی ﷺ نے تمہاری طرف آنے (یعنی تم پر حملہ کرنے) کا قصد کرلیا ہے۔ اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ اس عورت نے کہا: میرے پاس خط نہیں ہے۔ پس ہم نے اس کا اونٹ بٹھالیا اور ہم نے اس کے پاس کوئی خط نہ پایا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے! میں تجھے ضرور بہ ضرور قتل کروں گا یا پھر تو خط نکال کردے گی۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں حضور نبی رحمت ﷺ کی عظمت وشان اطلاع علی الغیب، رب کریم کی بارگاہ میں اصحاب بدر کی قدرومنزلت اور عذر صحیح تسلیم کرنے کی طرف اشارات موجود ہیں)۔

بَابٌ فِي الْجَاسُوسِ الذِّمِّيِّ (ذمی جاسوس کے بیان میں)

2280۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُحَبَّبٍ أَبُو هَمَّامٍ الدَّلَّالُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ فُرَاتِ بْنِ حَيَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَكَانَ عَيْنًا لِأَبِي سُفْيَانَ وَكَانَ حَلِيفًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَمَرَّ بِحَلْقَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ يَقُولُ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْكُمْ رِجَالًا نَكِلُهُمْ إِلَى إِيمَانِهِمْ مِنْهُمْ فُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ

فرات بن حیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ وہ ابوسفیان کا جاسوس تھا اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انصار میں سے ایک آدمی کا حلیف تھا۔ وہ انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا۔ تو اس نے کہا: میں مسلمان ہوں، پس انصاری آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم میں سے کچھ لوگ ہیں کہ ہم انہیں ان کے ایمان کے سپرد کرتے ہیں (یعنی ان کے دعوٰی ایمان کو قبول کرتے ہیں)۔ ان میں سے فرات بن حیان بھی ہے۔

بَابٌ فِي الْجَاسُوسِ الْمُسْتَأْمَنِ (مستامن جاسوس کا بیان)

2281۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ ثُمَّ انْسَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اطْلُبُوهُ فَاقْتُلُوهُ قَالَ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهِ فَقَتَلْتُهُ وَأَخَذْتُ سَلَبَهُ فَنَفَّلَنِي إِيَّاهُ

ابن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: مشرکین کی جانب سے ایک جاسوس حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، درآنحالیکہ آپ ﷺ سفر میں تھے۔ پس وہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے پاس بیٹھ گیا اور پھر وہاں سے کھسک گیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اسے تلاش کرو اور اسے قتل کر دو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے لوگوں سے آگے نکل کر اسے پالیا اور اسے قتل کر دیا اور اس سے چھینا ہوا مال بھی لے لیا۔ تو پھر آپ ﷺ نے وہ مال مجھے ہی عطا فرما دیا۔

2282۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ وَهِشَامًا حَدَّثَاهُمْ قَالَا حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ[1] قَالَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ هَوَازِنَ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَتَضَحَّى وَعَامَّتُنَا مُشَاةٌ وَفِينَا ضَعَفَةٌ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقْوِ الْبَعِيرِ فَقَيَّدَ بِهِ جَمَلَهُ ثُمَّ جَاءَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَوْمِ فَلَمَّا رَأَى ضَعَفَتَهُمْ وَرِقَّةَ ظَهْرِهِمْ خَرَجَ يَعْدُو إِلَى جَمَلِهِ فَأَطْلَقَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُهُ وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ هِيَ أَمْثَلُ ظَهْرِ الْقَوْمِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَعْدُو فَأَدْرَكْتُهُ وَرَأْسُ النَّاقَةِ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ وَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ بِالْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَأَضْرِبُ رَأْسَهُ فَنَدَرَ فَجِئْتُ بِرَاحِلَتِهِ وَمَا عَلَيْهَا أَقُودُهَا فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ مُقْبِلًا فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ فَقَالُوا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ قَالَ هَارُونُ هَذَا لَفْظُ هَاشِمٍ

حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے مجھے بتایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ ہوازن میں شریک ہوا۔ اس دوران کہ ہم ایک دن چاشت کے وقت کھانا کھا رہے تھے اور ہم میں سے عام لوگ پیدل تھے اور ہم میں کمزور لوگ بھی تھے کہ اچانک سرخ اونٹ پر بیٹھ کر ایک آدمی آیا اور اس نے اونٹ کی کمر سے ایک رسی کھینچ کر نکالی

1۔ ایک نسخہ میں عکرمہ بن عمار ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور اس کے ساتھ اپنے اونٹ کو باندھ دیا پھر آگے آیا اور قوم کے ساتھ مل کر کھانا کھانے لگا۔ پس جب اس نے (ہمارے لشکر کے) کمزور لوگوں اور سواریوں کی کمی کو دیکھ لیا تو وہ دوڑتے ہوئے اپنے اونٹ کی طرف نکلا اور اسے کھولا۔ پھر اسے بٹھایا اور اس پر بیٹھ گیا۔ پھر اسے دوڑاتے ہوئے نکل گیا اور بنی اسلم میں سے ایک آدمی نے اپنی اونٹنی پر اس کا پیچھا کیا۔ اس کی اونٹنی کا رنگ مٹیالہ تھا اور وہ تمام لشکریوں کی سواریوں سے عمدہ (اور سبک رفتار) تھی۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی دوڑتے ہوئے (اس کے پیچھے) نکلا۔ پس میں نے اسے اس حال میں پایا کہ (صحابی کی) اونٹنی کا سر (مشرک کے) اونٹ کی سرین کے قریب تھا اور میں (صحابی کی) اونٹنی کی سرین کے قریب تھا۔ پھر میں آگے بڑھ گیا یہاں تک کہ میں نے اونٹ کی نکیل کو پکڑ لیا اور میں نے اسے بٹھالیا۔ پس جونہی اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر رکھا، تو میں نے اپنی تلوار (میان سے) نکالی اور اس کے سر پر دے ماری۔ پس وہ اڑ گیا۔ چنانچہ میں اس کی سواری (اونٹ) اور جو ساز و سامان اس پر تھا وہ سب کھینچ کر لے آیا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کے ہمراہ اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اس آدمی کو کس نے قتل کیا ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے چھینا ہوا جملہ سامان اسی کے لئے ہے۔ ہارون نے بیان کیا ہے کہ یہ الفاظ ہاشم کے ہیں۔

بَابٌ فِي أَيِّ وَقْتٍ يُسْتَحَبُّ اللِّقَاءُ

اس کا بیان کہ کون سے وقت میں دشمن کا آمنا سامنا مناسب ہوتا ہے

2283۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النُّعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئی غزوات میں شریک ہوا (آپ کا معمول مبارک یہ تھا) کہ جب کبھی دن کے پہلے حصہ میں آپ جنگ نہ کرتے۔ تو پھر اسے مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے، ہوائیں چلنے لگیں اور مدد و نصرت نازل ہونے لگے۔ (معلوم یہ ہوا کہ دشمن سے لڑائی کرنے کا مناسب وقت یا تو صبح کا وقت ہے اور بصورت دیگر سورج ڈھلنے کے بعد ہے)۔

بَابٌ فِيمَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الصَّمْتِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

اس کا بیان کہ لڑائی کے وقت خاموش رہنے کا حکم دیا جائے گا

2284۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَكْرَهُونَ الصَّوْتَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عِنْدَ الْقِتَالِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنِي مَطَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمِثْلِ ذٰلِكَ

حضرت قتادہ نے حضرت حسن سے اور انہوں نے حضرت قیس بن عباد سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے صحابہ کرام لڑائی کے وقت آواز (یعنی شور برپا کرنے) کو ناپسند کرتے تھے"۔

عبید اللہ بن عمر، عبدالرحمن نے ہمام اور مطر نے قتادہ بن ابی بردہ عن أبی ہ عن النبی صلى الله عليه وسلم کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَتَرَجَّلُ عِنْدَ اللِّقَاءِ

(ایسے آدمی کا بیان جو جنگ کے دوران پیدل ہو جاتا ہے)

2285۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا لَقِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَانْكَشَفُوا نَزَلَ عَنْ بَغْلَتِهِ فَتَرَجَّلَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب غزوۂ حنین کے دن حضور نبی مکرم علیہ السلام کا مشرکین سے آمنا سامنا ہوا اور صحابہ کرام شکست خوردہ ہو کر بھاگ پڑے۔ تو آپ علیہ السلام (حکمت عملی کے سبب) اپنے خچر سے نیچے اتر گئے اور آپ پیدل ہو گئے۔ (صحابہ کرام میں یہ کیفیت اچانک تیروں کی بوچھاڑ کے سبب پیدا ہوئی۔ تو آقائے دو جہاں علیہ السلام کمال جرأت، استقامت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے اپنی سواری سے نیچے اتر کر دشمن کی طرف چل پڑے تاکہ صحابہ کرام کی حوصلہ افزائی ہو اور دشمن پر آپ علیہ السلام کی ثابت قدمی ظاہر ہو جائے۔ انجام کار دشمن بھاگنے پر مجبور ہوا)۔

بَابٌ فِي الْخُيَلَاءِ فِي الْحَرْبِ (جنگ کے دوران تکبر و فخر کرنے کا بیان)

2286۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُولُ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللهُ فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُهَا اللهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ وَإِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللهُ فَأَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ نَفْسَهُ عِنْدَ الْقِتَالِ[1] وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْبَغْيِ قَالَ مُوسَى وَالْفَخْرِ

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام فرماتے ہیں: غیرت کی ایک قسم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ایک وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ مبغوض جانتا ہے اور ناپسند کرتا ہے۔ پس وہ قسم جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ ایسی غیرت ہے جو محل شک (یعنی محل تہمت) میں ہو اور رہی وہ غیرت جسے اللہ تعالیٰ مبغوض جانتا ہے وہ ایسی غیرت ہے جو محل

1۔ ایک نسخہ میں القتال کے بجائے اللقاء ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شک میں نہ ہو (یعنی بے محل ہو) اور بلاشبہ فخر و تکبر میں سے بھی ایک قسم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے اور ایک قسم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ پس تکبر کی وہ قسم جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ جنگ کے وقت آدمی کا اپنی برتری اور فخر کا اظہار کرنا ہے (یعنی آدمی اپنی چال سے اور اپنے قول سے، اپنی جرأت، طاقت اور شوخی کا مظاہرہ کرے تاکہ دشمن مرعوب ہو جائے)۔ اور وہ فخر ہے جو صدقہ دیتے وقت کیا جائے۔ (اس سے مراد یہ ہے کہ صدقہ خوشی خوشی دیا جائے اور جتنا بھی زیادہ مال بطور صدقہ دے دیا جائے اسے کم ہی سمجھا جائے۔ اس پر کسی کو احسان نہ جتلایا جائے) اور وہ فخر جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ ظلم و زیادتی میں فخر و تکبر کرنا ہے (یعنی کسی پر ظلم کر کے اس پر فخر کیا جائے) اور موسیٰ نے کہا ہے کہ وہ اپنے نسب پر فخر کرنا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُسْتَأْسَرُ (اس کا بیان کہ آدمی جب دشمن کے نرغہ میں آ جائے تو کیا کرے)

2287۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشَرَةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ فَنَفَرُوا لَهُمْ هُذَيْلٌ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ لَجَئُوا إِلَى قَرْدَدٍ فَقَالُوا لَهُمُ انْزِلُوا فَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا فَقَالَ عَاصِمٌ أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللهِ لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِي بِهَؤُلَاءِ لَأُسْوَةً فَجَرُّوهُ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَقَتَلُوهُ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ دَعُونِي أَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاللهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسَبُوا مَا بِي جَزَعًا لَزِدْتُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے دس جاسوس افراد کو بھیجا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ پس ان پر حملہ کرنے کے لئے بنی ہذیل کے تقریباً سو تیر انداز نکل آئے۔ جب حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو انہوں نے ایک پہاڑی پر پناہ لی۔ تو ان لوگوں نے ان سے کہا: اتر آؤ اور تم اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو اور تمہارے ساتھ یہ عہد و پیمان ہے کہ ہم تم میں سے کسی کو قتل نہ کریں گے۔ تو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو کبھی بھی کسی کافر کی ذمہ داری (پناہ) پر نہیں اتروں گا۔ پس وہ ان پر تیر برسانے لگے اور انہوں نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سمیت سات افراد کو شہید کر دیا اور تین آدمی ان کے عہد و پیمان پر ان کی جانب اتر آئے اور وہ حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ اور ایک اور آدمی (عبداللہ بن طارق) رضی اللہ عنہم تھے۔ پس جب انہوں نے ان پر قدرت حاصل کر لی تو انہوں نے اپنی کمانوں کی تانیں کھولیں اور ان کے ساتھ انہیں باندھ لیا۔ تو تیسرے آدمی نے اس دوران کہا۔ یہ وعدہ خلافی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کی ابتداء ہے۔ قسم بخدا! میں تمہارے ساتھ نہیں چلوں گا۔ بلاشبہ میرے لئے ان (شہداء) کا اسوہ اور نمونہ موجود ہے۔ انہوں نے اسے کھینچنے کی کوشش کی۔ لیکن اس نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کیا۔ نتیجۃً انہوں نے اسے بھی شہید کر دیا۔ پھر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ قیدی بن کران کے پاس رہے۔ یہاں تک کہ وہ انہیں بھی شہید کرنے پر متفق ہو گئے۔ تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے زیر ناف بال صاف کرنے کے لئے ان سے استرا طلب کیا۔ پھر جب وہ آپ کو قتل کرنے کے ارادہ سے لے کر نکلے تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: تم مجھے مہلت دو، میں دو رکعتیں ادا کرلوں۔ (جب آپ جلدی سے ادا کر کے فارغ ہوئے) تو فرمایا: قسم بخدا! (اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا) کہ تم میرے بارے میں خوفزدہ ہونے اور گھبرا جانے کا گمان کرو گے تو میں (ان میں) اور اضافہ کرتا (یعنی میں زائد رکعتیں انتہائی انہماک سے ادا کرتا)۔

ابن عوف، ابوالیمان اور شعیب نے زہری سے، عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی جو کہ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے، کی سند سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي الْكُمَنَاءِ ((افراد کو) کمین گاہوں میں چھپائے جانے کا بیان)

2288۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مِنْ مَكَانِكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللهُ قَالَ فَأَنَا وَاللهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يُسْنِدْنَ عَلَى الْجَبَلِ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيمَةَ أَيْ قَوْمِ الْغَنِيمَةَ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالُوا وَاللهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَأَتَوْهُمْ فَصُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ

ابواسحاق نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احد کے دن (ایک درہ میں) پچاس تیر اندازوں پر حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو (قائد) مقرر فرمایا اور ارشاد فرمایا: اگر تم ہمیں دیکھو کہ پرندے ہمیں اچک کر لے جا رہے ہیں (یعنی ہم شکست سے دوچار ہو جائیں، شہید کر دیے جائیں اور پرندے گوشت نوچنے لگ جائیں) تو تم اپنی جگہ کو نہ چھوڑنا یہاں تک کہ تمہیں بلا بھیجا جائے اور اگر تم ہمیں اس حالت میں دیکھو کہ ہم نے قوم (مشرکین) کو شکست دے دی ہے اور ہم نے انہیں روند ڈالا ہے تو پھر بھی تم اپنی جگہ پر قائم رہو یہاں تک کہ تمہیں بلا بھیجا جائے۔ راوی فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا اور قسم بخدا! میں نے (کفار کی) عورتوں کو پہاڑ پر چڑھتے ہوئے دیکھا۔ تو اس وقت حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا: اے قوم! مال غنیمت (لوٹ لو) تمہارے اصحاب غالب آ چکے ہیں۔ سو تم کیا انتظار کر رہے ہو؟ تو حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اسے بھول گئے ہو جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں فرمایا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا: قسم بخدا! ہم تو ضرور لوگوں کے پاس جائیں گے اور مال غنیمت حاصل کریں گے۔ پس وہ ان کی طرف چلے گئے۔ تو ان کے چہرے پھیر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دیے گئے اور وہ شکست خوردہ ہو گئے۔

فائدہ: چند افراد کی لاپرواہی کے سبب غزوۂ احد میں جیتی ہوئی جنگ بے پناہ جانی اور مالی نقصان کی صورت اختیار کر گئی۔ تو اس میں یہی بتانا مقصود تھا کہ تمہاری کامیابی اور فتح کا راز اتباع اور اطاعت مصطفی میں مضمر ہے۔ اگر یہ باقی نہ رہے تو پھر اپنی ظاہری طاقت سے تم دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تو انہیں یہی سبق یاد کرانے کے لئے ایسے حالات سے دوچار کر دیا گیا اور یہ سبق فقط صحابہ کرام کے لیے ہی نہیں بلکہ تا قیامت امت مسلمہ کے لیے فتح و نصرت اور کامیابی و کامرانی کی راہ اطاعت مصطفی کریم ہی ہے۔

بَابٌ فِي الصُّفُوفِ (صفیں بنانے کا بیان)

2289۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ اصْطَفَفْنَا يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ يَعْنِي إِذَا غَشُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ

حضرت حمزہ بن ابی اسید نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمایا جب ہم نے غزوۂ بدر کے دن صفیں باندھیں کہ جب مشرکین تمہارے قریب آ جائیں تو تم ان پر تیر برساؤ اور اپنے تیر بچا کر رکھو (یعنی وہ جب اتنے فاصلے پر پہنچ جائیں کہ تمہارے تیروں کا نشانہ بن سکتے ہوں تب ان پر تیر برسانا ورنہ اپنے تیر ضائع نہ کرنا)۔

بَابٌ فِي سَلِّ السُّيُوفِ عِنْدَ اللِّقَاءِ (جنگ کے دوران تلواریں سونتنے کا بیان)

2290۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَجِيحٍ وَلَيْسَ بِالْمَلْطِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوفَ حَتَّى يَغْشَوْكُمْ

مالک بن حمزہ بن ابی اسید الساعدی نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے غزوۂ بدر کے دن ارشاد فرمایا: جب مشرکین تمہارے قریب آ جائیں تو تم ان پر تیر برسانا اور تلواریں نہ سونتنا یہاں تک کہ وہ بالکل نزدیک آ جائیں (یعنی جب تک تلوار کی زد میں نہ آئیں تلوار نکالنے کی ضرورت نہیں، تب تک تیروں سے مقابلہ کرو اور جب تلوار کی زد میں آ جائیں تو پھر تلواریں نکالنا۔ تو گویا کریم آقا ﷺ اپنے غلاموں کو فنون حرب سے آگاہ فرما رہے ہیں اور طریقہ جنگ کی طرف راہنمائی فرما رہے ہیں کہ وہی ہتھیار استعمال کیا جائے جس کی زد میں دشمن ہو، جس کے ساتھ اپنا دفاع آسان ہو اور دشمن کو ضرر پہنچانا ممکن ہو۔ یہی ہر دور کا تقاضا ہے)۔

بَابٌ فِي الْمُبَارَزَةِ (مبارزت طلب کرنے کا بیان)

2291۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَقَدَّمَ يَعْنِي عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوهُ فَنَادَى مَنْ يُبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عَمِّنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنَ الْحَارِثِ فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلَى عُتْبَةَ وَأَقْبَلْتُ إِلَى شَيْبَةَ وَاخْتُلِفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ ضَرْبَتَانِ فَأَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ

حارثہ بن مضرب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ (مشرکین کے لشکر سے) عتبہ بن ربیعہ آگے بڑھا۔ پھر اس کے پیچھے اس کا بیٹا (ولید) اور اس کا بھائی (شیبہ) بھی باہر نکلے اور اس نے آواز دی: کون ہے جو مقابلہ کرے گا؟ تو انصار میں سے جوانوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا (اور مقابلے کے لیے میدان میں نکلے اور وہ تھے حضرات عبداللہ بن رواحہ، عوف بن عفراء اور معوذ بن عفراء، رضی اللہ عنہم) تو عتبہ نے ان سے پوچھا: تم کون ہو؟ تو انہوں نے اسے اپنے بارے میں بتایا۔ تو اس نے کہا: ہمیں تم سے کوئی حاجت اور غرض نہیں۔ ہم نے تو اپنے چچا زادوں کا ارادہ کیا ہے (یعنی ہم نے تو مہاجرین قریش کو مقابلے کی دعوت دی ہے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا: اے حمزہ! تم اٹھو، اے علی! تم اٹھو، اے عبیدہ بن حارث! تم اٹھو۔ پس حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عتبہ کی طرف بڑھے اور میں شیبہ کے مقابلے کے لیے آیا (اور ہم نے آتے ہی اپنے حریفوں کا قصہ تمام کر دیا اور انہیں واصل بجہنم کر دیا) البتہ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ اور ولید کے درمیان (کچھ دیر) مقابلہ جاری رہا اور ان میں سے ہر ایک نے اپنے مدمقابل کو زخمی کر دیا۔ پھر ہم نے ولید پر حملہ کر دیا اور اسے قتل کر دیا اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا لیا۔ (اسلام میں یہی سب سے پہلی مبارزت ہے اور اس میں مہاجرین وانصار کی جرأت و بہادری کے آثار نمایاں ہیں۔ بالخصوص ان افراد کے جو عملاً اس میں شریک ہوئے)۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ (مثلہ سے منع کرنے کا بیان)

2292۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ شِبَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الْإِيمَانِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل کرنے کے اعتبار سے تمام لوگوں سے زیادہ محتاط اور بہتر اہل ایمان ہیں۔

فائدہ: مثلۃ اسم مصدر ہے، اس کا مصدر مثل آتا ہے، جیسے کہا جاتا ہے: مثلت بالحیوان و مثلت بالقتیل۔ یعنی کسی جانور یا انسان کو بری طرح قتل کرنا، اعضاء کو الگ الگ کر دینا۔ ابتدائے اسلام میں یہ جائز تھا پھر اس سے منع کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا اب اس کا جواز منسوخ ہے۔ اہل ایمان میں فطرتی طور پر شفقت و راحت کے جذبات موجود ہوتے ہیں، اس لئے وہ کسی کی صورت کو مسخ کرنا گوارا ہی نہیں کرتا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی بھی ہے: ''ان اللہ تعالیٰ کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ، واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحۃ ولیحد احدکم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ''۔ (بذل المجہود، ص 196 ج 12)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2293۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْهَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ أَنَّ عِمْرَانَ أَبَقَ لَهُ غُلَامٌ فَجَعَلَ لِلَّهِ عَلَيْهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ لَيَقْطَعَنَّ يَدَهُ فَأَرْسَلَنِي لِأَسْأَلَ لَهُ فَأَتَيْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ فَأَتَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ

ہیاج بن عمران سے روایت ہے کہ عمران کا غلام بھاگ گیا۔ تو اس نے اپنے اوپر اللہ کے لئے نذر مان لی کہ اگر وہ اس پر قادر ہو گیا (یعنی اس نے اسے پالیا) تو وہ ضرور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالے گا۔ پھر انہوں نے مجھے بھیجا تا کہ میں اس کا حکم (شرعی) تلاش کروں۔ چنانچہ میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ ہمیں صدقہ پر ابھارتے تھے (یعنی اس کی ترغیب دیتے تھے) اور مثلہ (یعنی ہاتھ، پاؤں، کان اور ناک وغیرہ کاٹنے) سے منع فرماتے تھے۔ پھر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا۔ تو انہوں نے بھی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں صدقہ کرنے کی ترغیب دیتے تھے اور ہمیں مثلہ کرنے سے منع کرتے تھے۔

بَابٌ فِي قَتْلِ النِّسَاءِ (عورتوں کو قتل کرنے کا بیان)

2294۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

حضرت نافع نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے غزوات میں سے کسی میں ایک عورت مقتولہ پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا۔

فائدہ: ان عورتوں اور بچوں کے لیے یہ حکم ہے جن کا عملی اور فکری اعتبار سے جنگ میں کوئی کردار نہ ہو اور اگر ان میں سے کوئی بھی ایسا ہو جو حاکم وقت ہو یا لشکر کا سالار ہو، یا لشکر کے لئے جنگی حکمت عملی اور تدبیر کے اعتبار سے معاون ثابت ہو تو پھر اسے قتل کرنے میں کوئی ممانعت نہیں۔

2295۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انْظُرْ عَلَامَ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هَذِهِ لِتُقَاتِلَ قَالَ وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِخَالِدٍ لَا يَقْتُلَنَّ[1] امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا

عمر بن مرقع بن صیفی بن رباح نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے باپ نے اپنے دادا رباح بن ربیع سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا: ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ تو آپ ﷺ نے کسی شے پر لوگوں کو جمع ہوتے دیکھا۔ تو آپ نے ایک آدمی کو بھیجا اور اسے فرمایا: دیکھ یہ لوگ کس پر جمع ہو رہے ہیں۔ چنانچہ وہ دیکھ کر آیا۔ تو اس نے بتایا: ایک مقتول

1۔ ایک نسخہ میں لَا تَقْتُلَنَّ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عورت پر (یہ لوگ جمع ہیں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو جنگ نہیں لڑ رہی تھی (اسے کیوں قتل کر دیا گیا)۔ اس نے عرض کیا: لشکر کے آگے والے حصہ پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو پھر آپ ﷺ نے ان کی طرف ایک آدمی کو بھیجا کہ جا کر خالد کو کہو کہ کسی عورت کو قتل نہ کرو اور نہ ہی کسی مزدور اور خادم کو (یعنی ایسا خادم جو جنگ میں عملاً شریک نہ ہو)۔

2296۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَبْقُوا شَرْخَهُمْ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرکین کے بڑی عمر کے لوگوں کو تو قتل کرو اور ان کے چھوٹی عمر کے لوگوں (بچوں) کو باقی رکھو (چھوڑ دو)۔ (اس حدیث میں شیوخ سے مراد نوجوان اور اتنی عمر کے لوگ ہیں جو جنگ میں شریک ہو سکتے ہیں اور جنگ کے قابل ہیں ورنہ شیخ فانی کو تو قتل کرنا ممنوع ہے بشرطیکہ وہ رائے، تدبیر وغیرہ کے لحاظ سے بھی جنگ میں شریک نہ ہو)۔

2297۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْتَلْ مِنْ نِسَائِهِمْ تَعْنِي بَنِي قُرَيْظَةَ إِلَّا امْرَأَةٌ إِنَّهَا لَعِنْدِي تُحَدِّثُ تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْتُلُ رِجَالَهُمْ بِالسُّوقِ إِذْ هَتَفَ هَاتِفٌ بِاسْمِهَا أَيْنَ فُلَانَةُ قَالَتْ أَنَا قُلْتُ وَمَا شَأْنُكِ قَالَتْ حَدَثٌ أَحْدَثْتُهُ قَالَتْ فَانْطَلَقَ بِهَا فَضُرِبَتْ عُنُقُهَا فَمَا أَنْسَى عَجَبًا مِنْهَا أَنَّهَا تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَقَدْ عَلِمَتْ أَنَّهَا تُقْتَلُ

محمد بن جعفر بن زبیر نے عروہ بن زبیر سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: بنی قریظہ میں سے کسی عورت کو قتل نہیں کیا گیا سوائے ایک عورت کے۔ وہ میرے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی اور اس طرح ہنس رہی تھی کہ پیٹھ اور پیٹ میں بل پڑ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کے مردوں کو قتل کر رہے تھے کہ اچانک ایک آواز دینے والے نے آواز دی۔ اس کا نام پکارا: فلاں عورت کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں (یہاں ہوں)۔ تو میں نے پوچھا: تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: ایک نیا کام ہوا ہے، میں نے وہ کر رکھا ہے۔ (اس نے رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دی تھیں۔ نعوذ باللہ من ذلک)۔ آپ فرماتے ہیں: پس وہ آدمی اسے ساتھ لے گیا اور اس کی گردن ماردی گئی۔ میں اس پر تعجب کرتے ہوئے (آج تک) نہیں بھولی کہ وہ اتنا ہنس رہی تھی کہ پیٹھ اور پیٹ میں بل پڑ رہے تھے۔ حالانکہ وہ جانتی تھی کہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

2298۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ ابْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ مِنْ ذَرَارِيِّهِمْ وَنِسَائِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هُمْ مِنْهُمْ وَكَانَ عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ يَقُولُ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے ایسے گھروں کے بارے پوچھا جن پر شب خون مارا جاتا ہے اور اس میں ان کے بچے اور ان کی عورتیں بھی قتل ہو جاتی ہیں (ان کا کیا حکم ہے) تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ انہیں میں سے ہیں اور عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ وہ اپنے مشرک آباء کی اولاد میں سے ہیں۔ زہری نے بیان کیا ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ حَرْقِ الْعَدُوِّ بِالنَّارِ (اس کا بیان کہ دشمن کو آگ کے ساتھ جلانا مکروہ ہے)

2299۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَّرَهُ عَلَى سَرِيَّةٍ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيهَا وَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا فَأَحْرِقُوهُ بِالنَّارِ فَوَلَّيْتُ فَنَادَانِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا فَاقْتُلُوهُ وَلَا تُحْرِقُوهُ فَإِنَّهُ لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ وَقُتَيْبَةُ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

محمد بن حمزہ اسلمی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دستے پر امیر مقرر فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اس سریہ میں نکلا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم فلاں کافر کو پاؤ تو اسے آگ کے ساتھ جلا دینا۔ پس میں پیٹھ پھیر کر چلا تو آپ ﷺ نے پھر مجھے بلایا۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کی طرف لوٹ کر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم فلاں کو پاؤ، تو اسے قتل کر دینا اور اسے نہ جلانا۔ کیونکہ آگ کے ساتھ عذاب سوائے آگ کے مالک کے کوئی نہیں دے سکتا''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک جنگ میں بھیجا اور فرمایا: اگر تم فلاں اور فلاں کو پاؤ۔ آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی (اس میں فلاں اور فلاں سے مراد ہبار بن اسود اور نافع بن عبد قیس ہیں۔ ان دونوں نے مل کر حضرت زینب بنت رسول اللہ ﷺ کی سواری کو نیزہ مار کر آپ کو اونٹ سے نیچے گرا دیا تھا اور یہی حادثہ آپ کی بیماری کا سبب بنا)۔

فائدہ: ابن قدامہ نے کہا ہے کہ دشمن پر قابو پانے کے بعد اس کی تحریق بالنار بالاتفاق ناجائز ہے۔ اور قابو پانے اور ان کو قید کرنے سے پہلے حکم یہ ہے کہ اگر جلائے بغیر ان پر قابو پانا ممکن ہو تب تو انہیں جلانا جائز نہیں۔ البتہ جس صورت میں تحریق کے بغیر قابو پانا ممکن نہ ہو تو پھر اکثر اہل علم کے نزدیک تحریق جائز ہے۔ (ھکذا فی الدر المنضود، ص 402 ج 4)

2300۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ غَيْرُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتْ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ پس آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے چلے گئے۔ تو ہم نے چڑیا کی مثل ایک چھوٹا سا پرندہ دیکھا، اس کے ساتھ دو بچے بھی تھے۔ تو ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا۔ پس وہ پرندہ آیا اور وہاں (حالت اضطراب میں) پھڑ پھڑانے لگا۔ پس اتنے میں حضور نبی مکرم ﷺ تشریف لے آئے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کس نے اسے اس کے بچوں کے سبب پریشان اور غمزدہ کیا ہے؟ تم اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ اور آپ ﷺ نے چیونٹیوں کی بل دیکھی، ہم نے اسے جلا دیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہم نے (یا رسول اللہ ﷺ!) تو آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کے مالک (اللہ تعالیٰ) کے سوا کسی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ آگ کے ساتھ جلا کر عذاب دے۔

فائدہ: اس میں حضور نبی رحمت ﷺ کی شان رحمۃ للعالمین کا اظہار ہے کہ آپ کی بارگاہ میں دادرسی کے لیے رب کریم کی ہر نوع کی مخلوق آتی ہے اور آپ اپنی رحمت و شفقت سے انہیں نوازتے ہیں اور ان کی دادرسی کرتے ہیں۔ تو انسان جو اشرف المخلوقات ہے اس کے بارے کیا خیال ہے کہ اگر وہ پیکر صدق و اخلاص بن کر حاضر ہو تو کیا حضور ﷺ اس پر نظر کرم نہیں فرمائیں گے؟ نہیں بلکہ یقیناً فرمائیں گے اور ضرور فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُكْرِي دَابَّتَهُ عَلَى النِّصْفِ أَوِ السَّهْمِ

ایسے آدمی کا بیان جو اپنی سواری کا جانور مال غنیمت میں کامل یا نصف حصے کے عوض کرائے پر دیتا ہے

2301۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو زُرْعَةَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ كَانَ(1) رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَخَرَجْتُ إِلَى أَهْلِي فَأَقْبَلْتُ وَقَدْ خَرَجَ أَوَّلُ صَحَابَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَطَفِقْتُ فِي الْمَدِينَةِ أُنَادِي أَلَا مَنْ يَحْمِلُ رَجُلًا لَهُ سَهْمُهُ فَنَادَى شَيْخٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ لَنَا سَهْمُهُ عَلَى أَنْ نَحْمِلَهُ عُقْبَةً وَطَعَامُهُ مَعَنَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ عَلَى بَرَكَةِ اللهِ تَعَالَى قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ خَيْرِ صَاحِبٍ حَتَّى أَفَاءَ اللهُ عَلَيْنَا فَأَصَابَنِي قَلَائِصُ فَسُقْتُهُنَّ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَخَرَجَ فَقَعَدَ عَلَى حَقِيبَةٍ مِنْ حَقَائِبِ إِبِلِهِ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُدْبِرَاتٍ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ فَقَالَ مَا أَرَى قَلَائِصَكَ إِلَّا كِرَامًا قَالَ إِنَّمَا هِيَ غَنِيمَتُكَ الَّتِي شَرَطْتُ لَكَ قَالَ خُذْ قَلَائِصَكَ يَا ابْنَ أَخِي فَغَيْرَ سَهْمِكَ أَرَدْنَا

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کی تیاری میں تھے تو میں اپنے گھر والوں کی طرف نکلا اور پھر ادھر متوجہ ہوا۔ درآنحالیکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام پہلے ہی جا چکے تھے۔ تو میں شہر میں یہ آواز

1۔ ایک نسخہ میں کان کے بجائے نادی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دیتے ہوئے چکر لگانے لگا کوئی ہے جو ایک آدمی کو اپنی سواری پر بٹھا کر لے جائے گا (اور اس کے عوض) اس کے لیے مال غنیمت میں سے اس کا حصہ ہوگا (یعنی جو مال غنیمت اسے ملے گا وہی اس کی سواری کا کرایہ ہوگا) تو انصار میں سے ایک شیخ نے آواز دی: ہمارے لیے اس کا حصہ ہوگا، اس بنا پر کہ ہم اسے باری باری اپنی سواری پر سوار بھی کریں گے اور اس کا کھانا بھی ہمارے ساتھ ہوگا۔ میں نے کہا: ہاں (ٹھیک ہے)۔ تو اس نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے چلیے۔ حضرت واثلہ فرماتے ہیں: میں ایک اچھے ساتھی کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مال غنیمت عطا فرمایا اور چند اونٹنیاں میرے حصہ میں آئیں۔ چنانچہ میں نے انہیں ہانکا اور شیخ انصاری کے پاس لے آیا پھر وہ بھی نکلا اور اپنے اونٹوں کے پالانوں میں سے ایک پالان پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے کہا: انہیں پیچھے کی جانب چلاؤ (یعنی اس طرح کہ ان کی پشت میری طرف ہو)۔ پھر کہا کہ انہیں آگے کی جانب چلاؤ (یعنی اس طرح کہ ان کا منہ میری طرف ہو)۔ بعد ازاں اس نے کہا: میں تیری اونٹنیوں کو بہت عمدہ دیکھ رہا ہوں۔ تو اس نے جواب دیا: یہ تو آپ کا وہ مال غنیمت ہے جس کی میں نے تمہارے ساتھ شرط باندھی تھی۔ تو شیخ انصاری نے کہا: اے میرے بھائی کے بیٹے! اپنی اونٹنیوں کو پکڑ لے۔ ہم نے تو تیرے اس حصہ کے سوا کسی اور حصہ (مراد ثواب آخرت) کا ارادہ کیا تھا۔

بَاب فِي الْأَسِيرِ يُوثَقُ (قیدی کو باندھ دیے جانے کا بیان)

2302۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَوْمٍ يُقَادُونَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي السَّلَاسِلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہمارا رب ایسی قوم سے بہت خوش ہوتا ہے (اور اس پر اظہار تعجب فرماتا ہے) جنہیں جنت کی طرف زنجیروں میں باندھ کر لایا جائے گا۔

فائدہ: مفہوم یہ ہے کہ جب کسی کافر قیدی کو زنجیروں میں جکڑ کر دارالاسلام لایا جاتا ہے اور وہاں پہنچ کر وہ مشرف باسلام ہو جاتا ہے اور پھر اپنے اعمال صالحہ کے سبب وہ جنت کا مستحق قرار پاتا ہے تو وہ ایسا آدمی ہے جسے زنجیروں میں باندھ کر جنت کی طرف لایا گیا۔

2303۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ مَكِيثٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَبْدَ اللهِ بْنَ غَالِبٍ اللَّيْثِيَّ فِي سَرِيَّةٍ وَكُنْتُ فِيهِمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشُنُّوا الْغَارَةَ عَلَى بَنِي الْمُلَوِّحِ بِالْكَدِيدِ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْكَدِيدِ لَقِينَا الْحَارِثَ بْنَ الْبَرْصَاءِ اللَّيْثِيَّ فَأَخَذْنَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا جِئْتُ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَإِنَّمَا خَرَجْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقُلْنَا إِنْ تَكُنْ مُسْلِمًا لَمْ يَضُرَّكَ رِبَاطُنَا يَوْمًا وَلَيْلَةً وَإِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ نَسْتَوْثِقْ مِنْكَ فَشَدَدْنَاهُ وِثَاقًا

حضرت جندب بن مکیث نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن غالب لیثی رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ میں امیر بنا کر بھیجا اور میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ مقام کدید (یہ مکہ مکرمہ اور عسفان کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

درمیان پینتالیس میل کی مسافت پر ایک مقام کا نام ہے) پر قبیلہ بنی ملوح پر متفرق حملے کریں۔ پس ہم چل پڑے۔ یہاں تک کہ جب ہم مقام کدید پر پہنچے۔ تو ہماری ملاقات حارث بن برصاء لیثی سے ہوئی۔ تو ہم نے اسے پکڑ لیا۔ اس نے کہا: میں تو اسلام قبول کرنے کا ارادہ لے کر آیا ہوں اور میں رسول اللہ ﷺ کی طرف ہی نکلا ہوں۔ تو ہم نے اسے کہا: اگر تو مسلمان ہوگا تو پھر ہمارا ایک دن رات باندھنا تیرے لئے قطعاً نقصان دہ نہیں اور اگر تو غیر مسلم ہے تو ہم تجھے مضبوط باندھ کر مطمئن ہو جائیں گے۔ سو ہم نے اسے خوب مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا۔

2304- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَأَعَادَ مِثْلَ هَذَا الْكَلَامِ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَذَكَرَ مِثْلَ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ فِيهِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ عِيسَى أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَقَالَ ذَا ذِمٍّ

حضرت سعید بن ابی سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ نجد کی طرف بھیجا اور وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی کو پکڑ کر لے آئے۔ اسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اور وہ اہل یمامہ کا سردار تھا۔ پس انہوں نے اسے مسجد نبوی کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ اس کی طرف تشریف لائے تو فرمایا: اے ثمامہ! تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا: اے محمد! ﷺ میرے پاس خیر اور بھلائی ہے۔ اگر آپ قتل کر دیں گے تو آپ ایک صاحب دم کو قتل کریں گے۔ (اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ آپ لوگوں کے اصول کے مطابق میں واقعی مستحق قتل ہوں۔ اور دوسرا یہ کہ آپ مجھے قتل کرتے ہیں تو میرا خون بہا لینے والے موجود ہیں کیونکہ وہ اہل یمامہ کا سردار ہے) اور اگر آپ عنایت اور مہربانی فرمائیں گے تو آپ ایک شکر گزار پر مہربانی فرمانے والے ہوں گے اور اگر آپ مال کا ارادہ رکھتے ہیں تو آپ فرمایئے، آپ کو وہ عطا کر دیا جائے گا جو آپ چاہیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ یہاں تک کہ جب دوسرا دن آیا تو اسے فرمایا: اے ثمامہ! تیرے پاس کیا ہے؟ تو اس نے بھی پہلے دن کی طرح جواب دیا۔ پھر آپ ﷺ اسے چھوڑ کر چلے گئے یہاں تک کہ تیسرا دن آ گیا۔ پھر پہلے دنوں کی طرح گفتگو ہوئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثمامہ کو چھوڑ دو (اسے آزاد کر دو)۔ پس وہ مسجد کے قریب ہی نخلستان میں گیا۔ وہاں غسل کیا، پھر مسجد میں داخل ہوا اور پڑھا: ''اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده و رسوله'' اور حدیث بیان کی۔ عیسیٰ نے کہا: ہمیں لیث نے خبر دی ہے اور ذا دم کی جگہ ذا ذم کہا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2305۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قُدِمَ بِالْأُسَارَى حِينَ قُدِمَ بِهِمْ وَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ عِنْدَ آلِ عَفْرَاءَ فِي مُنَاخِهِمْ عَلَى عَوْفٍ وَمُعَوِّذٍ ابْنَيْ عَفْرَاءَ قَالَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ عَلَيْهِنَّ الْحِجَابُ قَالَ تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللهِ إِنِّي لَعِنْدَهُمْ إِذْ أُتِيتُ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ الْأُسَارَى قَدْ أُتِيَ بِهِمْ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهِ وَإِذَا أَبُو يَزِيدَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ بِحَبْلٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُمَا قَتَلَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَكَانَا انْتَدَبَا لَهُ وَلَمْ يَعْرِفَاهُ وَقُتِلَا يَوْمَ بَدْرٍ

یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ نے بیان کیا ہے کہ جس وقت غزوہ بدر کے قیدیوں کو لایا گیا تو اس وقت ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا آل عفراء کے پاس ان کے اونٹوں کی جگہ میں عفراء کے دو بیٹوں حضرت عوف اور حضرت معوذ رضی اللہ عنہما (کی شہادت پر تعزیت کے لئے) موجود تھیں اور یہ ان کے لیے پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قسم بخدا! میں ان کے پاس تھی اچانک میں آئی تو کہا گیا: یہ قیدی ہیں جنہیں پکڑ کر لایا گیا ہے۔ پس میں اپنے گھر کی طرف لوٹی (تو دیکھا) رسول اللہ ﷺ وہاں موجود ہیں۔ جبکہ ابو یزید سہیل بن عمرو کمرے کی ایک طرف میں بیٹھا ہوا ہے اور اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن سے رسی کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ان دونوں (یعنی عوف اور معوذ ابن عفراء) نے ابو جہل بن ہشام کو قتل کیا تھا۔ ان دونوں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا لیکن اسے پہچانتے نہ تھے (حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کی طرف اشارہ کیا۔ یہ اس پر جھپٹے اور دیکھتے ہی دیکھتے اسے جہنم پہنچا دیا)۔ اور یہ دونوں بھی بدر کے دن شہید کر دیئے گئے۔ (بعض کتب میں قَتَلَا صیغہ معروف ہے تو پھر مفعول ابا جہل ہوگا اور معنی یہ ہوگا کہ ان دونوں نے بدر کے دن ابو جہل کو قتل کر دیا) اور بعض کتب میں یہ بھی ہے کہ قتل کرنے والے حضرت معاذ اور حضرت معوذ رضی اللہ عنہما عفراء کے دونوں بیٹے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابٌ فِي الْأَسِيرِ يُنَالُ مِنْهُ وَيُضْرَبُ وَيُقَرَّرُ

قیدی کو زجر و توبیخ کرنے، مارنے اور اس سے اقرار لیے جانے کا بیان

2306۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَدَبَ أَصْحَابَهُ فَانْطَلَقُوا إِلَى بَدْرٍ فَإِذَا هُمْ بِرَوَايَا قُرَيْشٍ فِيهَا عَبْدٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ أَيْنَ أَبُو سُفْيَانَ فَيَقُولُ وَاللهِ مَا لِي بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ عِلْمٌ وَلَكِنْ هَذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ جَاءَتْ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ لَهُمْ ذَلِكَ ضَرَبُوهُ فَيَقُولُ دَعُونِي دَعُونِي أُخْبِرْكُمْ فَإِذَا تَرَكُوهُ قَالَ وَاللهِ مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ مِنْ عِلْمٍ وَلَكِنْ هَذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ أَقْبَلَتْ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَدْ أَقْبَلُوا وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ يَسْمَعُ ذَلِكَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَتَضْرِبُونَهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَدَعُونَهُ إِذَا كَذَبَكُمْ هَذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ أَقْبَلَتْ لِتَمْنَعَ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَهَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَهَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا جَاوَزَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأُخِذَ بِأَرْجُلِهِمْ فَسُحِبُوا فَأُلْقُوا فِي قَلِيبِ بَدْرٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو بلایا اور پھر تمام بدر کی طرف چل پڑے۔ اچانک ان کی نظر قریش کے پانی والے اونٹوں پر پڑی۔ ان میں بنی حجاج کا ایک سیاہ رنگ کا غلام بھی تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے اسے پکڑ لیا اور وہ اس سے یہ پوچھنے لگے: ابوسفیان کہاں ہے؟ وہ کہتا: قسم بخدا! اس کے بارے میں میرے پاس کوئی معلومات نہیں۔ البتہ یہ قریش کا لشکر آ چکا ہے ان میں ابوجہل، عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے دونوں بیٹے اور امیہ بن خلف سب آئے ہیں۔ جب اس نے انہیں یہ بتایا تو وہ اسے مارنے لگے۔ وہ کہتا: قسم بخدا! میرے پاس ابوسفیان کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ البتہ یہ قریش کا لشکر آ گیا ہے ان میں ابوجہل، عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے دونوں بیٹے اور امیہ بن خلف سب آئے ہیں۔ اس دوران حضور نبی مکرم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور یہ باتیں سن رہے تھے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ تم اسے مارتے ہو جب وہ تم سے سچ بولتا ہے اور تم اسے چھوڑ دیتے ہو جب وہ تم سے جھوٹ بولتا ہے۔ یہ قریش کا لشکر آیا ہے تا کہ ابوسفیان کے قافلہ کی حفاظت کرے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آنے والے کل یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور ساتھ ہی آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر بھی رکھا۔ یہ کل فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور ساتھ ہی اپنا ہاتھ زمین پر رکھا۔ یہ کل فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور ساتھ اپنا ہاتھ زمین پر رکھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! ان میں سے کسی نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے تجاوز نہیں کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم فرمایا: تو انہیں پاؤں سے پکڑا گیا اور انہیں گھسیٹ کر بدر کے کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔

فائدہ: یہ حدیث طیبہ حضور نبی ﷺ کی عظمت علم اور وسعت نظر پر روشن دلیل ہے کہ جو واقعہ کل وقوع پذیر ہونا تھا اس کی خبر آج دی اور کفار کے نام بتا کر ان کے گرنے کی جگہ کا تعین بھی کر دیا۔ بھلا کون ہے جو اس شان علم میں آپ کی عظمت و رفعت کا مقابلہ کر سکے۔ یقیناً کوئی نہیں۔ آپ ﷺ اپنے جملہ اوصاف و کمالات میں بے مثل اور بے نظیر ہیں۔

بَابٌ فِي الْأَسِيرِ يُكْرَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ (قیدی کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کیے جانے کا بیان)

2307- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي السِّجِسْتَانِيَّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ[1] قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَهَذَا لَفْظُهُ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ

1۔ ایک نسخہ میں محمد بن بشار ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَكُونُ مِقْلَاتًا فَتَجْعَلُ عَلَى نَفْسِهَا إِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ أَنْ تُهَوِّدَهُ فَلَمَّا أُجْلِيَتْ بَنُو النَّضِيرِ كَانَ فِيهِمْ مِنْ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا نَدَعُ أَبْنَاءَنَا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد الْمِقْلَاتُ الَّتِي لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا تو وہ اپنے اوپر یہ نذر مانتی ہے کہ اگر اس کا بیٹا زندہ رہا تو وہ اسے یہودی بنائے گی۔ پھر جب بنونضیر کو جلاوطن کیا گیا تو ان میں انصار کے کچھ بچے بھی تھے۔ تو انہوں نے کہا: ہم اپنے بیٹوں کو نہیں چھوڑ سکتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ ”دین میں کوئی جبر و اکراہ نہیں ہے ہدایت کفر سے واضح ہو چکی ہے۔ (یعنی اب کوئی ابہام باقی نہیں رہا۔ ہدایت اور کفر بالکل جدا جدا ہیں اس لیے کسی کافر کو اسلام لانے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا)۔ ابو داود نے کہا ہے کہ مِقلات وہ عورتیں ہیں جن کی اولاد زندہ نہ رہے۔

بَابُ قَتْلِ الْأَسِيرِ وَلَا يُعْرَضُ عَلَيْهِ الْإِسْلَامُ

(قیدی کو قتل کرنے اور اس پر اسلام پیش نہ کرنے کا بیان)

2308۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَسَمَّاهُمْ وَابْنُ أَبِي سَرْحٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي سَرْحٍ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ بَايِعْ عَبْدَ اللهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا مَا نَدْرِي يَا رَسُولَ اللهِ مَا فِي نَفْسِكَ أَلَا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ عَبْدُ اللهِ أَخَا عُثْمَانَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَكَانَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ أَخَا عُثْمَانَ لِأُمِّهِ وَضَرَبَهُ عُثْمَانُ الْحَدَّ إِذْ شَرِبَ الْخَمْرَ

حضرت مصعب بن سعد نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: جب فتح مکہ کا دن تھا تو رسول اللہ ﷺ نے سوائے چار مردوں اور دو عورتوں کے تمام لوگوں کو امان دے دی اور آپ ﷺ نے ان کے نام بھی بتائے۔ ان میں ابن ابی سرح بھی تھے اور آگے حدیث بیان کی اور کہا کہ ابن ابی سرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس چھپ گیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لئے بلایا تو آپ اسے بھی لے آئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور اسی کی طرف دیکھا۔ تین بار ایسا ہوا۔ پھر آپ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں کوئی بھی دانا اور زیرک آدمی نہیں تھا جو اس وقت کھڑا ہو جاتا جب اس نے مجھے دیکھا ہے کہ میں نے اپنا ہاتھ اس کی بیعت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے روک لیا ہے اور وہ اسے قتل کر دیتا۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ کے دل میں کیا ہے۔ آپ نے کیوں نہ ہماری طرف اپنی آنکھ سے اشارہ کر دیا ہوتا۔ (تو ہم فوراً اس کی تعمیل کرتے) آپ ﷺ نے فرمایا: کسی نبی علیہ السلام کے لیے یہ مناسب نہیں ہوتا کہ اس کی آنکھ خیانت کی مرتکب ہو۔ (ایسے اشارے کرنا نبی کی شان اور عظمت کے لائق نہیں ہوتا بلکہ وہ جو کام کرتا ہے صریح اور واضح کرتا ہے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ عبداللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے اور ولید بن عقبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اخیافی بھائی تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اس پر حد لگائی تھی کیونکہ اس نے شراب پی تھی۔

2309۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ يَرْبُوعٍ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ أَرْبَعَةٌ لَا أُؤَمِّنُهُمْ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ فَسَمَّاهُمْ قَالَ وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمِقْيَسٍ فَقُتِلَتْ إِحْدَاهُمَا وَأُفْلِتَتِ الْأُخْرَى فَأَسْلَمَتْ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ أَفْهَمْ إِسْنَادَهُ مِنِ ابْنِ الْعَلَاءِ كَمَا أُحِبُّ

عمرو بن عثمان بن عبدالرحمن بن سعید بن یربوع المخزومی نے بیان کیا ہے کہ میرے دادا نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا: چار آدمی ہیں میں انہیں امن نہیں دوں گا نہ حل میں اور نہ ہی حرم میں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے نام بھی ذکر کیے اور دو لونڈیاں ہیں جو مقیس (بن صبابہ) کی ہیں (اور دونوں رسول اللہ ﷺ کی ہجو کیا کرتی تھیں) پس ان میں سے ایک تو قتل کر دی گئی اور دوسری بھاگ گئی۔ بعد ازاں وہ اسلام لے آئی۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں ابن علاء سے اس کی سند اس طرح نہیں سمجھا جیسا میری پسند تھی۔ (یعنی میں اچھی طرح اس سند سے واقف نہیں ہوا)۔

2310۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ ابْنِ خَطَلٍ عَبْدُ اللهِ وَكَانَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ قَتَلَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ درآنحالیکہ آپ ﷺ کے سر پر خود تھا۔ جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو اتنے میں ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ابن خطل غلاف کعبہ کے ساتھ چمٹا پڑا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن خطل کا نام عبداللہ تھا اور اسے ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

فائدہ: امام خطابی نے ابن خطل کے قتل کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اسے ایک انصاری کے ساتھ کسی کام سے بھیجا تھا اور انصاری کو اس کا امیر بنایا تھا۔ راستے میں ابن خطل نے انصاری کو قتل کر دیا اور سامان لوٹ لیا۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قصاصاً اس کے قتل کا حکم دے دیا اور بعض شراح نے لکھا ہے کہ کمافی القسطلانی ص 317 ج3 کہ اس کے قتل کے متعدد اسباب ہیں: جنایت قتل، کفر وارتداد اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایذا اور ہجو۔ (ہکذا فی الدر المنضود ص 415، ج4)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي قَتْلِ الْأَسِيرِ صَبْرًا (قیدی کو محبوس کر کے قتل کرنے کا بیان)

2311۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ[1] بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَرَادَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ أَنْ يَسْتَعْمِلَ مَسْرُوقًا فَقَالَ لَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُقْبَةَ أَتَسْتَعْمِلُ رَجُلًا مِنْ بَقَايَا قَتَلَةِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَكَانَ فِي أَنْفُسِنَا مَوْثُوقَ الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ أَبِيكَ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ فَقَدْ رَضِيتُ لَكَ مَا رَضِيَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم

عمرو بن مرہ نے ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا کہ ضحاک بن قیس نے مسروق کو عامل بنانے کا ارادہ کیا تو عمارہ بن عقبہ نے اسے کہا: کیا تو ایسے آدمی کو عامل مقرر کر رہا ہے جو قاتلین عثمان کی باقیات میں سے ہے؟ تو مسروق نے اسے کہا: ہمیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے اور ہماری نظروں میں وہ حدیث بیان کرنے میں ثقہ اور معتبر ہیں کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیرے باپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ (مراد عقبہ بن ابی معیط ہے جس نے حالت نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غلیظ اوجھ ڈالی تھی)۔ تو اس نے کہا تھا: میرے ان بچوں کا پرسان حال کون ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ۔ تحقیق میں تیرے لیے اس پر راضی ہوں جس پر تیرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوئے۔ (یعنی آگ)۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الْأَسِيرِ بِالنَّبْلِ (قیدی کو تیروں کے ساتھ قتل کرنے کا بیان)

2312۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ ابْنِ تِعْلَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأُتِيَ بِأَرْبَعَةِ أَعْلَاجٍ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُتِلُوا صَبْرًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ لَنَا غَيْرُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ بِالنَّبْلِ صَبْرًا فَبَلَغَ ذَلِكَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَنْهَى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأَعْتَقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ

ابن تعلی نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کے ساتھ جنگ میں شریک تھے کہ ان کے پاس دشمن کے چار بھاری بھر کم عجمی کافر لائے گئے تو آپ نے ان کے بارے میں (قتل کا) حکم دے دیا تو وہ محبوس حالت میں قتل کر دیئے گئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ہمیں اس حدیث میں سعید عن ابن وہب کی سند کے سوا کسی اور نے یہ کہا ہے کہ وہ محبوس حالت میں تیروں کے ساتھ قتل کر دیئے گئے۔ پس جب یہ خبر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم محبوس کے قتل سے منع فرماتے تھے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر مرغی بھی ہو تو میں اسے بھی محبوس حالت میں نہ قتل کروں۔ پس جب یہ خبر حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولید کے پاس پہنچی تو انہوں نے (بطور کفارہ) چار غلام آزاد کیے۔

1۔ ایک نسخہ میں عبداللہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: یہی بندۂ مومن کی شان ہے کہ اگر خطا ہو جائے تو پھر اسے تسلیم کرتے ہوئے فوراً تدارک کی کوشش کی جائے۔ اس طرح آدمی اس غلطی کی سزا سے اور آئندہ غلطی کے ارتکاب سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

بَابٌ فِي الْمَنِّ عَلَى الْأَسِيرِ بِغَيْرِ فِدَاءٍ

قیدی پر احسان کرتے ہوئے بغیر فدیہ کے اسے آزاد کرنے کا بیان

2313۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ مِنْ جِبَالِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لِيَقْتُلُوهُمْ فَأَخَذَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ سِلْمًا فَأَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

حضرت ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ (حدیبیہ کے سال) اہل مکہ میں سے اسی افراد تنعیم کے پہاڑوں سے نماز فجر کے وقت حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام پر اتر آئے تاکہ وہ انہیں (نعوذ باللہ) قتل کر دیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے انہیں بڑی سہولت اور آسانی کے ساتھ پکڑ لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے وادی مکہ مکرمہ میں۔ الی آخر الآیہ۔ (یعنی تمہیں ان کے شر سے محفوظ رکھا اور تمہارے ذہنوں میں بھی یہ خیال پیدا نہیں ہونے دیا کہ تم انہیں قتل کر دو اور یہی مصلحت وقت کا تقاضا تھا)۔

2314۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأُسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَأَطْلَقْتُهُمْ لَهُ

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کو فرمایا تھا: اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور وہ میرے ساتھ ان بدبودار لوگوں کے بارے میں گفتگو کرتا تو میں اس کی خاطر انہیں چھوڑ دیتا۔

فائدہ: کہا گیا ہے کہ مطعم بن عدی کا حضور ﷺ پر ایک احسان تھا کہ آپ ﷺ جب طائف تشریف لے گئے اور ان لوگوں نے آپ کو خوب ستایا اور اذیت پہنچائی اور آپ اسی حالت میں واپس تشریف لائے تو اس دوران اس نے آپ ﷺ کی اعانت کی تھی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے یہ بات جبیر کی تطییب قلب اور اس کی تالیف کے لیے فرمائی تھی کیونکہ اس وقت وہ اسلام نہ لائے تھے۔ (بذل المجہود، ص 240، ج 12)

بَابٌ فِي فِدَاءِ الْأَسِيرِ بِالْمَالِ (قیدی سے مال کے ساتھ فدیہ لے کر اسے آزاد کرنے کا بیان)

2315۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَأَخَذَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ الْفِدَاءَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ مِنَ الْفِدَاءِ ثُمَّ أَحَلَّ اللهُ لَهُمُ الْغَنَائِمَ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُسْأَلُ عَنِ اسْمِ أَبِي نُوحٍ فَقَالَ إِيشْ تَصْنَعُ بِاسْمِهِ اسْمُهُ اسْمٌ شَنِيعٌ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي نُوحٍ قُرَادٌ وَالصَّحِيحُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَزْوَانَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بدر کا دن تھا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے (بدر کے قیدیوں سے) فدیہ لیا (اور انہیں آزاد کر دیا) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ''نہیں مناسب نبی کے لئے کہ اس کے پاس جنگی قیدی ہوں یہاں تک کہ زمین میں غلبہ حاصل کر لے۔ تم چاہتے ہو دنیا کا سامان اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے (تمہارے لیے) آخرت اور اللہ تعالیٰ بڑا غالب (اور) دانا ہے۔ اگر نہ ہوتا حکم الٰہی پہلے سے (کہ خطا اجتہادی معاف ہے) تو ضرور پہنچتی تمہیں بوجہ اس (فدیہ کے) جو تم نے لیا ہے بڑی سزا''۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے غنائم حلال کر دیئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے احمد بن حنبل سے سنا کہ ان سے ابونوح کے نام کے بارے میں سوال کیا جاتا تھا۔ تو وہ کہتے تھے: تو اس کے نام کو کیا کرے گا۔ اس کا نام تو انتہائی برا نام ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا: ابونوح کا نام قراد (چچڑی) تھا اور صحیح یہ ہے کہ عبدالرحمن بن غزوان تھا۔

2316۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَيْشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ فِدَاءَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعَ مِائَةٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے غزوہ بدر کے موقعہ پر اہل جاہلیت کے لیے چار سو درہم فدیہ فی آدمی مقرر کیا تھا۔ (یعنی غزوہ بدر کے ہر قیدی سے چار سو درہم یا ان کے برابر مال بطور فدیہ وصول کیا گیا اور انہیں رہا کر دیا گیا)۔

2317۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ قَالَتْ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَقَالُوا نَعَمْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب مکہ مکرمہ کے باسیوں نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو حضرت زینب بنت رسول اللہ ﷺ نے بھی (اپنے خاوند) ابوالعاص کے فدیہ کے لیے کچھ مال بھیجا تھا اور اس میں انہوں نے اپنا وہ ہار بھی بھیجا تھا جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس ہوا کرتا تھا اور انہوں نے وہ ہار ابوالعاص سے شادی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے وقت حضرت زینب کو پہنایا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے وہ ہار دیکھا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی (غربت اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی مصاحبت کا تصور اور خیال آجانے کے سبب) آپ ﷺ پر شدید رقت طاری ہوگئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: (اپنے صحابہ کرام کو) اگر تم مناسب گمان کرو تو زینب رضی اللہ عنہا کے لیے اس کے قیدی کو چھوڑ دو اور اسے اس کا مال بھی واپس کر دو (جو اس نے بطور فدیہ بھیجا ہے)۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: جی ہاں (یا رسول اللہ! ﷺ ہم نے ایسا کر دیا)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ابوالعاص سے وعدہ لیا تھا کہ وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کے پاس آنے دے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور انصار میں سے ایک آدمی کو بھیجا اور انہیں فرمایا کہ تم دونوں وادی یاجج میں رہنا (یہ مکہ کے قریب ایک جگہ ہے)۔ یہاں تک کہ تمہارے پاس سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا گزر ہو۔ پھر تم دونوں اس کے ساتھ ساتھ رہنا یہاں تک کہ اسے یہاں پہنچا دو۔

2318۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَذَكَرَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ فَقَالُوا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ جَاءُوا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ فَأَخْبَرُوهُمْ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا ہے کہ مروان اور مسور بن مخرمہ دونوں نے انہیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا جبکہ ہوازن کا ایک وفد مسلمان ہو کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور انہوں نے آپ ﷺ سے یہ عرض کی کہ آپ انہیں ان کا مال واپس کر دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: میرے ساتھ یہ لوگ ہیں جنہیں تم دیکھ رہے ہو۔ (اور یہی حقیقت میں اس مال کے مستحق ہیں) اور میرے نزدیک سب سے پسندیدہ بات وہی ہے جو زیادہ سچی ہو۔ لہٰذا اب تم اختیار کرلو۔ یا قیدی، یا پھر مال۔ (یعنی دو میں سے ایک جسے چاہو اختیار کرلو میں اس کے بارے میں سفارش کروں گا)۔ چنانچہ انہوں نے کہا: ہم اپنے قیدیوں کو اختیار کرتے ہیں۔ (ہمیں مال کی ضرورت نہیں)۔ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: اما بعد! تمہارے بھائی (یعنی بنی ہوازن کے لوگ) تائب ہو کر آئے ہیں اور بلاشبہ میری یہ رائے ہے کہ میں انہیں ان کے قیدی واپس لوٹا دوں۔ پس تم میں سے جو پسند کرے کہ وہ ایسا کرنے کے ساتھ خوش ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا کرلے۔ (یعنی بلا عوض قیدیوں کو واپس لوٹا دے) اور تم میں سے جو پسند کرے کہ اسے اپنا حصہ ملے (یعنی عوض لینا چاہے) تو ہم اسے وہ عوض اپنی پہلی غنیمت سے عطا کریں گے جو اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرمائے گا۔ پس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وہ اس طرح کرلے۔ تو لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ﷺ ہم ان کے لیے اس پر خوش ہیں۔ (یعنی ہم بلاعوض قیدیوں کو آزاد کرنے پر خوش اور راضی ہیں) پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی۔ (یعنی دونوں فریقوں کو علیحدہ کرنا ممکن نہیں) لہٰذا تم (اپنی اپنی قیام گاہ میں) لوٹ جاؤ۔ یہاں تک کہ (مشاورت کے بعد) تمہارے سردار تمہارا معاملہ ہمارے پاس پیش کریں۔ چنانچہ وہ لوگ واپس چلے گئے اور ان کے قائدین نے ان کے ساتھ گفتگو کی اور ان لوگوں نے انہیں بتایا کہ وہ اس پر خوش ہیں اور انہوں نے اجازت دے دی ہے۔ (کہ قیدیوں کو بلاعوض واپس لوٹا دیا جائے)۔

2319۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رُدُّوا عَلَيْهِمْ نِسَائَهُمْ وَأَبْنَائَهُمْ فَمَنْ مَسَكَ بِشَيْئٍ مِنْ هَذَا الْفَيْئِ فَإِنَّ لَهُ بِهِ عَلَيْنَا سِتَّ فَرَائِضَ مِنْ أَوَّلِ شَيْئٍ يُفِيئُهُ اللهُ عَلَيْنَا ثُمَّ دَنَا يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ مِنْ بَعِيرٍ فَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ هَذَا الْفَيْئِ شَيْئٌ وَلَا هَذَا وَرَفَعَ أُصْبُعَيْهِ إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِي يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ أَخَذْتُ هَذِهِ لِأُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةً لِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ أَمَّا إِذْ بَلَغَتْ مَا أَرَى فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا وَنَبَذَهَا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ان کی عورتیں اور ان کے بچے واپس لوٹا دو اور جو کوئی اس مال غنیمت سے کوئی شے رکھنا چاہے تو اس کے لیے اس کے عوض ہمارے ذمہ چھ چھ اونٹ ہیں جو اس پہلے مال سے ادا کریں گے جو مال غنیمت اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرمائے گا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ ایک اونٹ کے قریب ہوئے اور اس کی کوہان سے بال لیا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اس مال غنیمت میں سے میرے لیے کوئی شے نہیں ہے اور نہ ہی یہ۔ اور ساتھ ہی اپنی انگلیاں اٹھالیں۔ (یعنی بال کو ہاتھ سے چھوڑ دیا) سوائے خمس کے اور خمس بھی تم ہی پر لوٹایا جاتا ہے۔ (یعنی جہاد اور تمہاری دیگر حاجات کے لیے خرچ کیا جاتا ہے)۔ (لہٰذا تمہارے لیے بھی اپنے حق کے سوا اس مال میں سے کوئی شے نہیں ہے)۔ پس تم دھاگہ اور سوئی بھی ادا کردو۔ (یعنی اگر کسی نے یہ بھی لیے ہیں تو واپس کردے) پھر ایک آدمی کھڑا ہوا اس کے ہاتھ میں بالوں کا ایک گچھا تھا۔ اس نے عرض کی: میں نے اپنے نمدہ کو درست کرنے کے لیے لیا تھا۔ (نمدہ سے مراد اونٹ کے پالان کے نیچے والا کپڑا ہے)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں جو حصہ میرا اور بنی عبد المطلب کا ہے وہ تو تیرے لیے ہے۔ (لیکن جو اس میں دوسروں کا حصہ ہے اس کی اجازت خود لے لے) تو اس نے کہا: یہ بات یہاں تک پہنچ گئی ہے جو میں دیکھ رہا ہوں (یعنی یہ اتنا بڑا جرم ہے)۔ تو پھر مجھے اس کی کوئی حاجت اور ضرورت نہیں اور پھر اسے پھینک دیا۔ (اور چلا گیا)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يُقِيمُ عِنْدَ الظُّهُورِ عَلَى الْعَدُوِّ بِعَرْصَتِهِمْ

دشمن پر غلبہ پانے کے وقت ان کی سرزمین پر امام کے مقیم رہنے کا بیان

2320۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا غَلَبَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى إِذَا غَلَبَ قَوْمًا أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَطْعَنُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَدِيمِ حَدِيثِ سَعِيدٍ لِأَنَّهُ تَغَيَّرَ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَلَمْ يُخْرِجْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا بِأَخَرَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد يُقَالُ إِنَّ وَكِيعًا حَمَلَ عَنْهُ فِي تَغَيُّرِهِ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم پر غلبہ پاتے تو اس کی سرزمین پر تین دن تک قیام فرمارہتے۔ ابن مثنیٰ نے بیان کیا ہے کہ جب آپ ﷺ کسی قوم پر غلبہ پاتے تو آپ ﷺ تین دن تک ان کی زمین پر اقامت اختیار کرنا پسند فرماتے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یحییٰ بن سعید اس حدیث میں طعن کرتے ہیں اس لئے کہ یہ سعید کی پہلی حدیثوں میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ پینتالیس سال کی عمر میں (ان کی قوت حفظ) بدل چکی تھی (یعنی کمزور ہوگئی تھی) اور انہوں نے یہ حدیث بھی آخر میں ہی بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ کہا جاتا ہے: وکیع نے ان سے یہ حدیث قوت حفظ بدل جانے کے بعد ہی حاصل کی ہے۔

فائدہ: تین دن مقیم رہنے کی کئی وجہیں بیان کی گئی ہیں: ایک تو یہ کہ اس زمین پر بھی معبود حقیقی کی کچھ عبادت کر کے زمین کا کچھ حق ادا کیا جائے، دوسرا اپنی قوت وطاقت کا مزید اظہار ہوتا کہ کسی کو اس پر دوبارہ قبضہ کرنے کا خیال پیدا نہ ہو اور تیسرا یہ کہ لشکر میں شامل افراد اور ان سے متعلقہ جانور کئی دنوں کی مسلسل مشقت اور تھکاوٹ کے بعد کچھ آرام کرلیں تا کہ چستی اور قوت دوبارہ بحال ہو جائے۔ واللہ اعلم۔

بَابٌ فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ (قیدیوں کے درمیان تفریق کرنے کا بیان)

2321۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ وَرَدَّ الْبَيْعَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمَيْمُونٌ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا قُتِلَ بِالْجَمَاجِمِ وَالْجَمَاجِمُ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالْحَرَّةُ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ

حضرت میمون بن ابی شبیب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی اور اس کے بیٹے کے درمیان تفریق کردی۔ (یعنی انہیں علیحدہ علیحدہ فروخت کردیا)۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں اس سے منع فرمایا اور بیع کو رد فرما

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میمون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ میمون جنگ جماجم میں قتل ہو گئے اور جماجم کی جنگ 83ھ میں واقع ہوئی۔ ابوداؤد نے کہا کہ واقعہ حرہ 63ھ میں پیش آیا اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما 73ھ میں شہید ہوئے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمُدْرِكِينَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمْ

(بالغ قیدیوں کے درمیان تفریق کی رخصت کا بیان)

2322۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَّرَهُ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَغَزَوْنَا فَزَارَةَ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِ الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَقَامُوا فَجِئْتُ بِهِمْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فِيهِمُ امْرَأَةٌ مِنْ فَزَارَةَ وَعَلَيْهَا قِشْعٌ مِنْ أَدَمٍ مَعَهَا بِنْتٌ لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَنَفَّلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ وَاللهِ لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَسَكَتَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا وَهِيَ لَكَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَفِي أَيْدِيهِمْ أَسْرَى فَفَادَاهُمْ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ

حضرت ایاس بن سلمہ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے مجھے بیان کیا کہ ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت میں نکلے اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں ہم پر امیر مقرر فرمایا۔ تو ہم نے بنی فرازہ کے ساتھ جنگ لڑی اور ہم نے پرزور حملہ کیا (اور ہم نے انہیں خوب لوٹا اور فتح حاصل کر لینے کے بعد) میں نے لوگوں کی ایک جماعت کو دیکھا۔ اس میں بچے بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں۔ تو میں نے ایک تیر پھینکا اور وہ ان کے اور پہاڑ کے درمیان جا گرا۔ پس وہ وہیں رک گئے اور میں انہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ ان میں بنی فزارہ کی ایک عورت تھی۔ وہ پوستین پہنے ہوئے تھی۔ اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جو عرب کی حسین ترین عورتوں میں سے تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی بیٹی مجھے بطور انعام عطا فرما دی۔ پھر میں مدینہ طیبہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے شرف ملاقات بخشا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے سلمہ! یہ عورت مجھے ہبہ کر دے۔ میں نے عرض کی: قسم بخدا! یہ مجھے خوب پسند ہے اور ابھی تک میں اس کے قریب نہیں گیا۔ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ جب دوسرا دن آیا تو پھر بازار میں رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ! یہ عورت مجھے ہبہ کر دے تیرے باپ کی قسم! تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ، قسم بخدا! میں ابھی تک اس کے قریب نہیں گیا اور اب یہ آپ کے لیے ہبہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے اہل مکہ کی طرف بھیجا در آنحالیکہ ان کے قبضے میں مسلمان قیدی تھے اور آپ نے اس عورت کو ان کا فدیہ قرار دیا۔ (یعنی یہ عورت انہیں دے کر اپنے قیدی آزاد کرا لیے۔ حقیقتاً یہی وہ حکمت تھی جس کے پیش نظر آپ ﷺ اس کا مطالبہ بار بار کر رہے تھے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْمَالِ يُصِيبُهُ الْعَدُوُّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ يُدْرِكُهُ صَاحِبُهُ فِي الْغَنِيمَةِ

ایسے مال کا بیان جسے ایک بار دشمن مسلمانوں سے لیجائے پھر اس کا مالک اسے مال غنیمت میں پالے

2323۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ سُهَيْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غُلَامًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ إِلَى الْعَدُوِّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَقْسِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ غَيْرُهُ رَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ[1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا ایک غلام دشمن (کفار) کی طرف بھاگ گیا۔ پھر مسلمانوں نے اس پر غلبہ پالیا تو رسول اللہ ﷺ نے وہ غلام حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو واپس لوٹا دیا اور اسے تقسیم نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ان کے سوا دوسرے راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وہ غلام واپس لوٹایا۔

2324۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِأَرْضِ الرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ان کا ایک گھوڑا بھاگ گیا اور اسے دشمنوں نے پکڑ لیا۔ پھر مسلمان ان پر غالب آ گئے تو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں وہ گھوڑا انہیں واپس لوٹا دیا گیا۔ اور ان کا ایک غلام بھاگ گیا اور وہ روم کے علاقے میں جا پہنچا۔ پھر مسلمانوں نے ان پر غلبہ پالیا تو حضور نبی مکرم ﷺ کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وہ غلام انہیں واپس لوٹا دیا۔

بَابٌ فِي عَبِيدِ الْمُشْرِكِينَ يَلْحَقُونَ بِالْمُسْلِمِينَ فَيُسْلِمُونَ

ایسے مشرک غلاموں کا بیان جو مسلمانوں کے ساتھ آ ملتے ہیں اور پھر اسلام قبول کر لیتے ہیں

2325۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ خَرَجَ عِبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ مَا أُرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتَّى يَبْعَثَ اللهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حدیبیہ کے دن صلح سے پہلے کئی غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آپہنچے تو ان کے آقاؤں نے آپ علیہ السلام کی طرف لکھ بھیجا: اے محمد! علیہ السلام قسم بخدا! یہ آپ کی طرف آپ کے دین میں رغبت رکھتے ہوئے نہیں نکلے بلکہ یہ تو غلامی سے بھاگتے ہوئے نکلے ہیں۔ تو کچھ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! علیہ السلام انہوں نے سچ کہا ہے لہٰذا آپ انہیں ان کی طرف واپس بھیج دیجئے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ علیہ السلام سخت غصے ہوئے اور فرمایا: اے گروہ قریش! میں تمہیں دیکھ رہا ہوں تم باز نہیں آؤ گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے کو بھیجے جو اس پر (یعنی غلاموں کو واپس بھیجنے پر) تمہاری گردنیں مار دے۔ پھر آپ علیہ السلام نے انہیں واپس لوٹانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں۔

بَابٌ فِي إِبَاحَةِ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

دارالحرب میں اناج (کھانے کی اشیاء) کی اباحت کا بیان

2326۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ جَيْشًا غَنِمُوا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام کے زمانہ مقدس میں ایک لشکر کو کچھ اناج اور شہد مال غنیمت کے طور پر حاصل ہوا تو ان سے خمس نہ لیا گیا۔

فائدہ: کھانے پینے کی چیزوں کے بارے میں تو علماء کا اتفاق ہے کہ ان میں تصرف عند الضرورت بقدر الضرورت مجاہدین کے لیے جائز ہے اگرچہ بغیر اذن امام ہی کے ہو۔ (کما قال عیاض)۔

2327۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَالْقَعْنَبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ دُلِّيَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَالْتَزَمْتُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَا أُعْطِي مِنْ هَذَا أَحَدًا الْيَوْمَ شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَتَبَسَّمُ إِلَيَّ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی کہ غزوہ خیبر کے دن چربی کا ایک تھیلا لٹکا ہوا دکھائی دیا۔ سو میں اس کی طرف آیا اور اسے اپنے قبضے میں لے گیا۔ اور پھر یہ کہا: آج تو میں اس میں سے کسی کو کوئی شے نہ دوں گا۔ پھر فرماتے ہیں کہ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ علیہ السلام میرے اس عمل پر تبسم فرما رہے تھے۔ (اور طیالسی کی روایت میں اس کے بعد یہ ہے کہ آپ نے فرمایا "ھو لک" کہ اچھا یہ تم ہی لے لو)۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ النُّهْبَى إِذَا كَانَ فِي الطَّعَامِ قِلَّةٌ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

تقسیم سے قبل مال غنیمت سے مال لینے کی ممانعت کا بیان جبکہ دارالحرب میں کھانے پینے کی اشیاء کی قلت ہو

2328۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ بِكَابُلَ فَأَصَابَ النَّاسُ غَنِيمَةً فَانْتَهَبُوهَا فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النُّهْبَى فَرَدُّوا مَا أَخَذُوا فَقَسَمَهُ بَيْنَهُمْ

حضرت یعلیٰ بن حکیم نے ابی لبید سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کابل میں تھے تو وہاں لوگوں کو مال غنیمت حاصل ہوا تو انہوں نے تقسیم سے پہلے ہی اسے لوٹ لیا۔ حضرت عبدالرحمن خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ تقسیم سے قبل مال غنیمت اٹھا لینے سے منع فرماتے تھے۔ نتیجتاً لوگوں نے جو مال لیا تھا وہ واپس کر دیا۔ پھر آپ نے وہ مال ان کے درمیان تقسیم کر دیا۔

2329۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُونَ يَعْنِي الطَّعَامَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے کہا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں (مال غنیمت کے) اناج سے خمس نکالا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم نے غزوۂ خیبر کے دن مال غنیمت میں غلہ حاصل کیا۔ پس ایک آدمی آتا تھا اور اس سے اتنی مقدار لے لیتا تھا جو اس کے لیے کافی ہوتی اور پھر وہ چلا جاتا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ اگر کھانے پینے کی اشیاء کی قلت نہ ہو بلکہ یہ وافر مقدار میں موجود ہوں تو پھر بقدر حاجت لے لینے میں کوئی حرج نہیں)۔

2330۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ النَّاسَ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَجَهْدٌ وَأَصَابُوا غَنَمًا فَانْتَهَبُوهَا فَإِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي عَلَى قَوْسِهِ فَأَكْفَأَ قُدُورَنَا بِقَوْسِهِ ثُمَّ جَعَلَ يُرَمِّلُ اللَّحْمَ بِالتُّرَابِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النُّهْبَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ الْمَيْتَةِ أَوْ إِنَّ الْمَيْتَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ النُّهْبَةِ الشَّكُّ مِنْ هَنَّادٍ

ابوالاحوص نے عاصم یعنی ابن کلیب سے، انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے انصار کے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک سفر پر نکلے۔ اس میں لوگوں کو شدید حاجت اور سخت مشقت کا سامنا کرنا پڑا۔ اور انہوں نے مال غنیمت پالیا اور پھر تقسیم سے پہلے ہی اس سے لے لیا۔ بے شک ہماری ہانڈیاں (چولہوں پر) ابل رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قوس کے سہارے چلتے ہوئے تشریف لائے اور اپنی قوس سے ہماری ہانڈیوں کو الٹا کر دیا اور ان میں موجود گوشت کو مٹی میں ملانا شروع کر دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: تقسیم سے پہلے مال غنیمت سے مال اٹھا لینا مردار سے زیادہ حلال نہیں ہے۔ یا فرمایا: بے شک مردار تقسیم سے قبل مال غنیمت سے مال اٹھا لینے کی نسبت زیادہ حلال نہیں ہے۔ راوی کو حدیث ہناد سے شک ہے۔ (یعنی جس طرح مردار حرام ہے اسی طرح مال غنیمت سے مال اٹھانا بھی حرام ہے۔ تو آپ ﷺ نے یہ تہدید یا تو اس لیے فرمائی کہ اس وقت طعام کی قلت تھی۔ یا پھر لوگوں نے اپنی حاجت سے زیادہ مال اٹھا لیا اور قلت کی حالت میں مال اٹھانا اور ضرورت سے زیادہ اٹھانا دونوں طریقے صحیح نہیں۔ تبھی تو آپ نے گوشت مٹی میں ملا کر ضائع

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کر دیا اور عملاً بتا دیا کہ اس طرح کھانا حرام ہے۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي حَمْلِ الطَّعَامِ مِنْ أَرْضِ الْعَدُوِّ (دار الحرب سے کھانے پینے کی اشیاء اٹھا لینے کا بیان)

2331۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ حَرْشَفٍ الْأَزْدِيَّ حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزَرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهُ حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَرْجِعُ إِلَى رِحَالِنَا وَأَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مُمْلَأَةٌ

قاسم مولیٰ عبدالرحمن نے حضور نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم دوران جہاد اونٹ کھا لیتے تھے۔ (یعنی اپنی حاجت کے وقت مال غنیمت سے اونٹ پکڑ کر ذبح کر لیتے اور اس کا گوشت کھا لیتے تھے) اور ہم اسے تقسیم نہ کرتے تھے۔ (یعنی مال غنیمت کی تقسیم میں اسے شامل نہ کرتے تھے)۔ یہاں تک کہ جب ہم اپنے ٹھکانوں کی طرف لوٹتے تھے تو ہماری خورجیاں اسی گوشت سے بھری ہوتی تھیں۔ (یہ تبھی درست ہو سکتا ہے جب رحال سے مراد وہ عارضی ٹھکانے اور اقامت گاہیں ہوں جو دار الحرب میں انہوں نے بنا رکھی تھیں اور اگر مراد مدینہ طیبہ میں ان کے گھر ہوں تو پھر مال غنیمت کو تقسیم سے پہلے دار الحرب سے منتقل کرنا جائز نہیں بشرطیکہ آدمی اس پر ملکیت کا دعویدار ہو۔ ہاں امانتاً اٹھا کر لانا جائز ہے)۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ إِذَا فَضَلَ عَنِ النَّاسِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

کھانے پینے کی اشیاء کو بیچنے کا بیان جبکہ وہ دار الحرب میں لوگوں کی ضروریات سے زائد ہوں

2332۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الْعَزِيزِ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْأُرْدُنِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ رَابَطْنَا مَدِينَةَ قِنَّسْرِينَ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ فَلَمَّا فَتَحَهَا أَصَابَ فِيهَا غَنَمًا وَبَقَرًا فَقَسَمَ فِينَا طَائِفَةً مِنْهَا وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِي الْمَغْنَمِ فَلَقِيتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مُعَاذٌ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ فَأَصَبْنَا فِيهَا غَنَمًا فَقَسَمَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ طَائِفَةً وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِي الْمَغْنَمِ

عبدالرحمن بن غنم نے بیان کیا ہے کہ ہم نے شرحبیل بن سمط کی قیادت میں شہر قنسرین (شام کے ساحلی شہروں میں سے ایک ہے) کا محاصرہ کیا اور جب اسے فتح کیا تو اس میں کافی تعداد میں بکریاں اور گائیں مال غنیمت میں حاصل ہوئیں۔ پس انہوں نے ان میں سے کچھ ہم میں تقسیم کر دیں اور بقیہ مال غنیمت میں رکھ دیں۔ پھر میری ملاقات حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان کے سامنے یہ بیان کیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم غزوۂ خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ ہم نے اس میں بہت سے ریوڑ پائے تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ ہم میں تقسیم فرما دیئے اور بقیہ مال غنیمت میں رکھ دیئے۔ (گویا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا کہ جو کچھ شرحبیل نے کیا ہے وہ درست ہے اور طریقہ مصطفیٰ کریم ﷺ کے مطابق ہے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِعُ مِنَ الْغَنِيمَةِ بِالشَّيْءِ

(مال غنیمت کی کسی شے سے آدمی کے نفع اٹھانے کا بیان)

2333۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى تُجِيبَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ[1] فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی سواری پر سوار نہ ہو۔ یہاں تک کہ جب وہ اسے کمزور کر دے تو پھر اسے مال غنیمت میں لوٹا دے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا نہ پہنے۔ یہاں تک کہ جب وہ اسے پرانا اور بوسیدہ کر چکے تو اسے واپس مال غنیمت میں رکھ دے۔

فائدہ: جمہور کے نزدیک ان اشیاء کا استعمال بلا ضرورت یا اپنی ذاتی ضرورت کی غرض سے جائز نہیں اور اگر جنگی ضرورت کے تحت استعمال کیا جائے تو پھر جائز ہے اور لباس وغیرہ کا استعمال بھی شدید ضرورت کے سوا جائز نہیں۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي السِّلَاحِ يُقَاتَلُ بِهِ فِي الْمَعْرَكَةِ

دشمن کے ہتھیار کو جنگ میں استعمال کیے جانے کی رخصت کا بیان

2334۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ السَّبِيعِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ السَّبِيعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ فَإِذَا أَبُو جَهْلٍ صَرِيعٌ قَدْ ضُرِبَتْ رِجْلُهُ فَقُلْتُ يَا عَدُوَّ اللَّهِ يَا أَبَا جَهْلٍ قَدْ أَخْزَى اللَّهُ الْآخِرَ قَالَ وَلَا أَهَابُهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَ أَبْعَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ فَضَرَبْتُهُ بِسَيْفٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَلَمْ يُغْنِ شَيْئًا حَتَّى سَقَطَ سَيْفُهُ مِنْ يَدِهِ فَضَرَبْتُهُ بِهِ حَتَّى بَرَدَ

ابو اسحاق سبیعی نے بیان کیا ہے کہ مجھے ابو عبیدہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا: میں گزرا تو اچانک دیکھا ابو جہل گرا پڑا تھا در آنحالیکہ اس کی ٹانگ کٹ چکی تھی۔ تو میں نے اسے کہا: اے اللہ کے دشمن! اے ابو جہل! تحقیق اللہ تعالیٰ نے تجھے ذلیل و رسوا کر دیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا: میں اس کے پاس یہ کہتے ہوئے ڈر نہیں رہا تھا۔ (کیونکہ اب وہ

1۔ ایک نسخہ میں والیوم الآخر ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

زمین پر پچھڑا پڑا تھا کچھ کرنے کے قابل نہ تھا)۔ تو اس نے کہا: انتہائی تعجب ہے ایک آدمی کے لیے کہ اسے اس کی قوم نے قتل کر دیا پھر میں نے اسے اپنی ایسی تلوار کے ساتھ مارا جو اچھی نہ تھی۔ لہٰذا وہ کارگر ثابت نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ اس کی تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ پھر میں نے اس کے ساتھ اسے مارا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ دشمن کا ہتھیار اس کے خلاف استعمال کرنا درست ہے)۔

بَابٌ فِي تَعْظِيمِ الْغُلُولِ (اس کا بیان کہ مال غنیمت میں خیانت کرنا انتہائی شدید جرم ہے)

2335۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَاهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ النَّاسِ لِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ لَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی غزوہ خیبر کے دن فوت ہو گیا۔ صحابہ کرام نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی پر نماز جنازہ پڑھ لو۔ یہ جواب سن کر لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تمہارے ساتھی نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں حاصل ہونے والے مال میں خیانت کی ہے۔ چنانچہ ہم نے اس کے ساز و سامان کی تلاشی لی تو ہم نے یہود کے موتیوں میں سے چند موتی پائے جو قیمت میں دو درہم کے مساوی بھی نہ تھے۔

فائدہ: اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوررس نگاہ کی عظمت کا بیان بھی ہے اور آپ کے انداز تربیت کا بیان بھی۔ کہ ایک آدمی نے اتنی سی غلطی کی تو آپ ﷺ نے بطور سرزنش اس پر نماز جنازہ پڑھنے سے اعراض برت لیا تاکہ آئندہ کوئی بھی ایسی غلطی کو معمولی گمان کرتے ہوئے اس کا ارتکاب نہ کرے۔

2336۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرِقًا إِلَّا الثِّيَابَ وَالْمَتَاعَ وَالْأَمْوَالَ قَالَ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَحْوَ وَادِي الْقُرَى وَقَدْ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ عَبْدٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِوَادِي الْقُرَى فَبَيْنَا[1] مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ قَالَ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم غزوہ خیبر کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے

1۔ ایک نسخہ میں فَبَيْنَمَا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور ہم نے سونا، چاندی مال غنیمت میں نہ پایا مگر کپڑے اور دیگر مال ومتاع۔ (حاصل کیا) پھر رسول اللہ ﷺ وادی القریٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ کو ایک سیاہ رنگ کا غلام ہدیۃً پیش کیا گیا، اسے مدعم کہا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ جب لوگ وادی القریٰ میں تھے اور اس اثناء میں مدعم رسول اللہ ﷺ کی سواری کا پالان اتار رہا تھا کہ اچانک ایک تیر آکر اسے لگا اور اسے قتل کر دیا۔ تو لوگوں نے کہا: اس کے لیے جنگ مبارک ہو۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بے شک وہ کمبل جو خیبر کے دن اس نے مال غنیمت سے لیا تھا حالانکہ ابھی تک وہ مال تقسیم نہیں ہوا تھا، وہ اس پر آگ بھڑکا رہا ہے۔ پس جب لوگوں نے یہ سنا تو ایک آدمی ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک تسمہ بھی آگ میں سے ہے۔ یا فرمایا: دو تسمے آگ میں سے ہیں۔ (یہ راوی کو شک ہے)

فائدہ: اس جملہ میں دو احتمال ہیں: اول یہ کہ آپ کی مراد اس سے یہ ہے کہ اگر تو اس تسمہ کو واپس نہ کرتا تو یہ تیرے حق میں آگ میں جانے کا ذریعہ ہوتا۔ گویا یہ فرما کر آپ نے اسے رکھ لیا اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ چونکہ وہ شخص مال غنیمت کی تقسیم کے بعد اسے لایا تھا، حالانکہ اسے پہلے لانا چاہئے تھا۔ اب کس کے حصہ میں اس کو ڈالا جائے؟ اس لیے آپ نے اس کو یہ فرما کر واپس کر دیا کہ یہ تسمہ اب تیرے حق میں موجب نار ہو گیا۔ (الدر المنضود، ص 436، ج 4)

بَابٌ فِي الْغُلُولِ إِذَا كَانَ يَسِيرًا يَتْرُكُهُ الْإِمَامُ وَلَا يُحَرِّقُ رَحْلَهُ

اس کا بیان کہ جب خیانت تھوڑی سی ہو تو امام اسے چھوڑ دے گا اور اس کی سواری کو نہیں جلائے گا

2337۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَوْذَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَصَابَ غَنِيمَةً أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ فَيَجِيئُونَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهُ وَيُقَسِّمُهُ فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْدَ ذَلِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا فِيمَا كُنَّا أَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَقَالَ أَسَمِعْتَ بِلَالًا يُنَادِي ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ فَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنْ أَنْتَ تَجِيءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب مال غنیمت حاصل کر لیتے (اور آپ اسے تقسیم کرنے کا ارادہ فرماتے) تو پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرماتے کہ وہ لوگوں میں اعلان کریں۔ پس لوگ اپنے پاس موجود مال غنیمت لے کر آجاتے۔ آپ ﷺ (سارا مال جمع ہو جانے کے بعد) اس کا خمس نکالتے اور پھر بقیہ مال لوگوں میں تقسیم فرما دیتے۔ پس (ایک دفعہ) تقسیم کے بعد ایک آدمی بالوں سے بنی ہوئی رسی لے کر آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ یہ اس مال غنیمت میں سے ہے جو ہم نے حاصل کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے بلال کو تین بار اعلان کرتے ہوئے سنا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: پھر تجھے کس شے نے اسے لے آنے سے روکا؟ پس اس نے آپ کے سامنے معذرت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہی اسے قیامت کے دن لے کر آئے گا اور میں تجھ سے ہرگز قبول نہیں کروں گا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي عُقُوبَةِ الْغَالِّ (مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی سزا کا بیان)

2338- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ النُّفَيْلِيُّ الْأَنْدَرَاوَرْدِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَصَالِحٌ هَذَا أَبُو وَاقِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ مَسْلَمَةَ أَرْضَ الرُّومِ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ غَلَّ فَسَأَلَ سَالِمًا عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فَأَحْرِقُوا مَتَاعَهُ وَاضْرِبُوهُ قَالَ فَوَجَدْنَا فِي مَتَاعِهِ مُصْحَفًا فَسَأَلَ سَالِمًا عَنْهُ فَقَالَ بِعْهُ وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهِ

صالح بن محمد بن زائدہ نے بیان کیا ہے، ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ صالح واقد کا باپ ہے۔ اس نے کہا: میں مسلمہ کے ساتھ سرزمین روم میں داخل ہوا۔ پس اس کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے مال غنیمت میں خیانت کی تھی۔ (اور مال چرا لیا تھا)۔ چنانچہ مسلمہ نے اس کے بارے میں حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے باپ سے سنا ہے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور وہ حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم کسی آدمی کو پاؤ کہ اس نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے تو تم اس کا ساز وسامان جلا دو اور اسے مارو"۔ راوی کہتا ہے: تو ہم نے اس کے ساز وسامان میں قرآن پاک پایا۔ تو انہوں نے اس کے بارے میں حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: تو اسے بیچ دے اور اس کا ہدیہ صدقہ کر دے۔ (ہدیہ سے مراد ثمن ہیں)۔

فائدہ: جمہور علماء نے اس حدیث پر خوب نقد وجرح کی ہے۔ لہٰذا اسے قابل عمل نہیں قرار دیا۔

2339- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى الْأَنْطَاكِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ وَمَعَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَغَلَّ رَجُلٌ مَتَاعًا فَأَمَرَ الْوَلِيدُ بِمَتَاعِهِ فَأُحْرِقَ وَطِيفَ بِهِ وَلَمْ يُعْطِهِ سَهْمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ هِشَامٍ أَحْرَقَ رَحْلَ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَ قَدْ غَلَّ وَضَرَبَهُ

ابواسحاق نے صالح بن محمد سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا: ہم نے ولید بن ہشام کے ساتھ مل کر جہاد کیا اور ہمارے ساتھ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پس ایک آدمی نے کچھ ساز وسامان چرا لیا تو ولید نے اس کے سامان کے بارے میں حکم دیا۔ پس وہ جلا دیا گیا اور اسے (شہر میں) پھرایا گیا اور ولید نے اس کا حصہ بھی نہ دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ دو حدیثوں میں سے زیادہ صحیح ہے۔ اسے کسی ایک نے روایت کیا ہے کہ ولید بن ہشام نے زیاد بن سعد کی سواری جلا دی کیونکہ اس نے خیانت کی تھی اور اسے مارا۔

2340- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ فِيهِ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ عَنِ الْوَلِيدِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ وَمَنَعُوهُ سَهْمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وحَدَّثَنَا بِهِ الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ مَنْعَ سَهْمِهِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ان تمام نے مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کا ساز وسامان جلا دیا اور اسے مارا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس میں علی بن بحر نے ولید سے کچھ اضافہ کیا ہے اور میں نے اس سے وہ نہیں سنا۔ یعنی ''انہوں نے اس کا حصہ بھی روکا''۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس کے بارے میں ہمیں ولید بن عتبہ اور عبدالوہاب بن نجدہ دونوں نے بتایا اور ان دونوں نے کہا: ہمیں ولید نے زہیر بن محمد بن عمرو بن شعیب کی سند سے بیان کیا ہے اور عبدالوہاب بن نجدہ الحوطی نے اس کا حصہ روکنے کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّتْرِ عَلَى مَنْ غَلَّ

جس نے مال غنیمت میں خیانت کی اس پر پردہ ڈالنے سے نہی کا بیان

2341۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَّا بَعْدُ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَتَمَ غَالًّا فَإِنَّهُ مِثْلُهُ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اما بعد! رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: جس نے خیانت کرنے والے کو چھپایا وہ بھی اسی کی مثل ہے۔ (یعنی دونوں کا انجام ایک جیسا ہوگا گناہ میں دونوں برابر ہوں گے)۔

بَابٌ فِي السَّلَبِ يُعْطَى الْقَاتِلَ (مقتول سے چھینا ہوا مال قاتل کو دیے جانے کا بیان)

2342۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي عَامِ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَاسْتَدَرْتُ لَهُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ لَهُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّانِيَةَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ قَالَ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَلَبُ ذَلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَاهَا اللهِ إِذًا يَعْمِدُ إِلَى

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدَقَ فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَأَعْطَانِيهِ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم غزوۂ حنین کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ پس جب ہم (کافروں کے) سامنے پہنچے تو مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ (کیونکہ انہوں نے اپنی کمین گاہوں سے تیر برسانے شروع کر دیئے تھے)۔ (اسی دوران) میں نے مشرکین میں سے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی پر غالب آچکا ہے۔ (اور اسے پچھاڑ رکھا ہے)۔ میں اس کی طرف گھوم کر گیا۔ یہاں تک کہ میں پیچھے سے اس کے پاس جا پہنچا اور اسے گردن کے قریب کندھے پر تلوار ماری تو وہ (اسے چھوڑ کر) مجھ پر پل پڑا اور اس نے اتنی زور سے مجھے دبوچا کہ اس کے سبب میں نے موت کی بو کو پالیا۔ پھر اسے موت نے آلیا تو اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے کہا: لوگوں کو کیا ہوا ہے (کہ اتنی بھگدڑ مچی؟) تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا امر اور فیصلہ اسی طرح تھا۔ بعد ازاں لوگ واپس لوٹے اور رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا: وہ آدمی جس نے کسی آدمی کو قتل کیا اور اس کے پاس اس پر شہادت موجود ہو تو اس سے چھینا ہوا مال اسی کے لئے ہوگا۔ حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں: پس میں کھڑا ہوا اور کہا: میرے لئے کون شہادت دے گا؟ (جب کوئی شاہد نہ بنا) تو میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری بار ارشاد فرمایا: جس نے کسی آدمی کو قتل کیا اور اس پر اس کے لیے شاہد موجود ہو تو اس سے چھینا ہوا مال اسی کے لیے ہے۔ چنانچہ میں کھڑا ہوا اور کہا میرے لیے کون شہادت دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے تیسری بار وہی فرمایا اور میں کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوقتادہ! تجھے کیا ہے؟ میں نے سارا قصہ آپ ﷺ کے گوش گزار کر دیا۔ تب قوم کے ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ اس نے سچ کہا ہے اور اس مقتول سے چھینا ہوا مال میرے پاس ہے۔ آپ اس کے عوض اسے راضی کر لیجئے۔ (یعنی وہ سامان میرے پاس ہی رہے آپ اسے کسی عوض کے ساتھ راضی کر لیجیے)۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں قسم بخدا! (تو یہ چاہتا ہے) کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کا ارادہ کریں جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی جانب سے قتال کرے اور آپ چھینا ہوا مال تجھے دے دیں۔ (یعنی آپ ﷺ ابوقتادہ کا حق تجھے دے دیں یہ ہرگز نہیں ہوسکتا)۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے) سچ کہا ہے۔ لہٰذا تو وہ مال اسے دے دے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ پس اس نے وہ مال مجھے دے دیا تو میں نے ایک زرہ بیچی اور اس کے عوض میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہی وہ پہلا مال ہے جو میں نے حالت اسلام میں حاصل کیا۔

2343۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ يَعْنِي يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلًا وَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ وَلَقِيَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ وَمَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا مَعَكِ قَالَتْ أَرَدْتُ وَاللهِ إِنْ دَنَا مِنِّي بَعْضُهُمْ أَبْعَجُ بِهِ بَطْنَهُ فَأَخْبَرَ بِذَلِكَ أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَبُو دَاوُد أَرَدْنَا بِهَذَا الْخِنْجَرَ وَكَانَ سِلَاحَ الْعَجَمِ يَوْمَئِذٍ الْخِنْجَرُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے دن ارشاد فرمایا: جس نے کسی کافر کو قتل کیا تو اسی کے لیے اس سے چھینا ہوا مال ہوگا۔ سو اس دن حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیس آدمیوں کو قتل کیا اور ان تمام کا چھینا ہوا مال حاصل کیا۔ پھر ابوطلحہ کی ملاقات (اپنی بیوی) ام سلیم سے ہوئی تو اس کے پاس ایک خنجر تھا۔ آپ نے پوچھا: اے ام سلیم! تیرے پاس یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: اس سے میں نے یہ ارادہ کیا ہے۔ قسم بخدا! اگر ان کفار کا کوئی آدمی میرے قریب آیا تو میں اس کے ساتھ اس کا پیٹ چاک کردوں گی۔ پس اس کے بارے میں حضرت ابوطلحہ نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا۔ ابوداود نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔ ابوداود نے کہا ہے: ہم نے اس سے خنجر ہی مراد لیا ہے اور ان دنوں عجمی ہتھیار خنجر ہی تھا۔

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يَمْنَعُ الْقَاتِلَ السَّلَبَ إِنْ رَأَى وَالْفَرَسُ وَالسِّلَاحُ مِنَ السَّلَبِ

اس کا بیان کہ امام وقت چاہے تو قاتل کو سلب شدہ مال سے روک سکتا ہے اور گھوڑا اور ہتھیار بھی سلب میں سے ہیں

2344۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ فَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ(1) مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُ سَيْفِهِ فَنَحَرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَزُورًا فَسَأَلَهُ الْمَدَدِيُّ طَائِفَةً مِنْ جِلْدِهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَاتَّخَذَهُ كَهَيْئَةِ الدَّرَقِ وَمَضَيْنَا فَلَقِينَا جُمُوعَ الرُّومِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أَشْقَرَ عَلَيْهِ سَرْجٌ مُذْهَبٌ وَسِلَاحٌ مُذْهَبٌ فَجَعَلَ الرُّومِيُّ يُغْرِي بِالْمُسْلِمِينَ فَقَعَدَ لَهُ الْمَدَدِيُّ خَلْفَ صَخْرَةٍ فَمَرَّ بِهِ الرُّومِيُّ فَعَرْقَبَ فَرَسَهُ فَخَرَّ وَعَلَاهُ فَقَتَلَهُ وَحَازَ فَرَسَهُ وَسِلَاحَهُ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُسْلِمِينَ بَعَثَ إِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَأَخَذَ مِنَ السَّلَبِ قَالَ عَوْفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ قُلْتُ لَتَرُدَّنَّهُ عَلَيْهِ أَوْ لَأُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ عَوْفٌ فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ قِصَّةَ الْمَدَدِيِّ وَمَا فَعَلَ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا خَالِدُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدِ(2) اسْتَكْثَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا خَالِدُ رُدَّ عَلَيْهِ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ لَهُ دُونَكَ يَا خَالِدُ أَلَمْ أَفِ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا ذَلِكَ(3) فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا خَالِدُ لَا تَرُدَّ عَلَيْهِ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي لَكُمْ صِفْوَةُ أَمْرِهِمْ وَعَلَيْهِمْ كَدَرُهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ سَأَلْتُ ثَوْرًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ نَحْوَهُ

1۔ ایک نسخہ میں مَدَدِیٌّ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں لَقَدْ نہیں ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں وَمَا ذَاكَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوہ موتہ کے لیے نکلا اور اہل یمن میں سے ایک معاون و مددگار آدمی نے میری سنگت اختیار کی۔ اس کے پاس سوائے اس کی تلوار کے اور کچھ نہ تھا۔ پھر مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے اپنے اونٹ ذبح کیے تو اس مددگار نے اس سے اونٹ کی کھال کا کچھ حصہ مانگا۔ چنانچہ اس نے اسے وہ عطا کر دیا تو اس نے اسے ڈھال کی طرح بنا لیا اور ہم چلتے گئے اور ہم روم کے لشکر سے جا ٹکرائے۔ ان میں سے ایک آدمی اپنے سرخ رنگ (اشقر) کے گھوڑے پر سوار تھا، اس پر سنہری زین ڈالے ہوئے تھا اور اس کے ہتھیار بھی سنہرے تھے اور وہ رومی مسلمانوں پر حملے کرتا جا رہا تھا۔ وہ مددگار اس کی تاک میں چٹان کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا۔ پس وہ رومی اس کے پاس سے گزرا اور اس نے اس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے۔ پس وہ گر پڑا اور یہ اس پر چڑھ گیا اور اسے قتل کر دیا اور اس کا گھوڑا اور اس کے ہتھیار سب لے لیے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرما دی تو (سالار لشکر) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور سلب شدہ مال میں سے کچھ لے لیا۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ان کے پاس آیا اور یہ کہا: اے خالد! کیا تم جانتے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سلب شدہ مال کا قاتل کے لیے فیصلہ فرمایا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں، میں یقیناً جانتا ہوں لیکن میں نے اسے بہت زیادہ گمان کیا تو میں نے کہا کہ تو یہ سامان اسے واپس کر دے یا پھر میں تجھے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر بتاؤں گا۔ تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسے واپس لوٹانے سے انکار کر دیا۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اکٹھے ہوئے تو میں نے مددی کا سارا قصہ اور جو کچھ حضرت خالد بن ولید نے کہا تھا وہ سب بیان کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خالد! جو کچھ تو نے کیا ہے اس پر تجھے کس نے برانگیختہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے اسے کثیر سمجھا (تو میں نے ایسا کیا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خالد! جو کچھ تو نے اس سے لیا ہے وہ اسے واپس لوٹا دے۔ تو میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کہا: اے خالد! یہ لو جو میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کیا وہ میں نے پورا نہیں کر دیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا؟ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو بتایا۔ تو رسول اللہ ﷺ اس پر غصے ہو گئے اور فرمایا: اے خالد! اسے کوئی شے واپس نہ کرنا (اور فرمایا) کیا تم میرے لیے میرے امراء (امیر اور سردار وغیرہ) کو چھوڑ سکتے ہو۔ ان کے معاملات کی اچھائی تمہارے لیے نفع بخش ہے اور ان کے برے کام کا وبال انہیں پر ہوگا۔ (یعنی اچھائی کا فائدہ تمہیں پہنچے گا اور برائی کا نقصان انہیں ہوگا تم تنقید چھوڑ دو)۔

احمد بن محمد بن حنبل نے کہا کہ ہمیں ولید نے بتایا کہ میں نے ثور سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو اس نے خالد بن معدان عن جبیر بن نفیر عن عوف بن مالک اشجعی کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي السَّلَبِ لَا يُخَمَّسُ (اس کا بیان کہ سلب شدہ مال سے خمس نہیں نکالا جائے گا)

2345۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يُخَمِّسُ السَّلَبَ

حضرت عوف بن مالک اشجعی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قاتل کے لیے چھینے ہوئے مال کا فیصلہ فرمایا اور اس سلب شدہ مال سے خمس نہیں نکالا۔

بَابٌ مَنْ أَجَازَ عَلَى جَرِيحٍ مُثْخَنٍ يُنَفَّلُ مِنْ سَلَبِهِ

اس کا بیان کہ جس نے شدید زخمی کافر کو قتل کر دیا اسے بھی اس کے مال میں سے بطور انعام کچھ دیا جائے گا

2346- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَفَّلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ أَبِي جَهْلٍ كَانَ قَتَلَهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ غزوہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے ابو جہل کی تلوار مجھے بطور انعام عطا فرمائی تھی۔ (کیونکہ) انہوں نے اسے قتل کیا تھا۔

بَابٌ فِيمَنْ جَاءَ بَعْدَ الْغَنِيمَةِ لَا سَهْمَ لَهُ

اس کا بیان کہ جو کوئی مال غنیمت کی تقسیم کے بعد آیا اس کا حصہ نہ ہوگا

2347- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَبَانَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قِبَلَ نَجْدٍ فَقَدِمَ أَبَانُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَصْحَابُهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِخَيْبَرَ بَعْدَ أَنْ فَتَحَهَا وَإِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لِيفٌ فَقَالَ أَبَانُ اقْسِمْ لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَبَانُ أَنْتَ بِهَا يَا وَبْرُ تَحَدَّرُ عَلَيْنَا مِنْ رَأْسِ ضَالٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اجْلِسْ يَا أَبَانُ وَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ

حضرت عنبسہ بن سعید نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا: سعید بن العاص کو بتا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابان بن سعید بن العاص کو ایک دستے کا امیر بنا کر مدینہ منورہ سے نجد کی طرف بھیجا۔ پھر ابان بن سعید اور ان کے ساتھی رسول اللہ ﷺ کے پاس خیبر میں اس کی فتح کے بعد آ پہنچے اور ان کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے بنے ہوئے تھے۔ تو ابان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﷺ ہمارے لیے کچھ عطا فرمائیے، یا رسول اللہ! ﷺ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ان میں کچھ تقسیم نہ فرمائیے تو ابان نے کہا: کیا تو یہ بات کہہ رہا ہے: اے وبر! (وبر بلی کی مثل ایک چھوٹا سا جانور ہے۔ انہوں نے آپ کی تحقیر کے لیے یہ لفظ استعمال کیا) جو ہم پر جنگلی بیری کی چوٹی سے اترا ہے۔ (بعض

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

روایات میں ضال کی بجائے قنان ہے اور یہ دوس کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اور یہی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا علاقہ ہے) تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابان! بیٹھ جاؤ اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں مال سے حصہ عطا نہ فرمایا۔

2348۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَسَأَلَهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ فَحَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيدٍ الْقُرَشِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بِخَيْبَرَ حِينَ افْتَتَحَهَا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُسْهِمَ لِي فَتَكَلَّمَ بَعْضُ وُلْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَقُلْتُ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ يَا عَجَبًا لِوَبْرٍ قَدْ تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَالٍ يُعَيِّرُنِي بِقَتْلِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَؤُلَاءِ كَانُوا نَحْوَ عَشَرَةٍ فَقُتِلَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَرَجَعَ مَنْ بَقِيَ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں مدینہ طیبہ میں آیا اور رسول اللہ ﷺ خیبر میں تھے۔ جس وقت آپ ﷺ نے اسے فتح کیا تھا تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ آپ مجھے بھی مال غنیمت سے حصہ عطا فرمائیں تو سعید بن العاص کی اولاد میں سے کوئی بولا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ اسے کوئی حصہ عطا نہ فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں تو میں نے کہا: یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے۔ تو حضرت سعید بن العاص نے کہا: بڑا تعجب ہے وبر کے لیے جو کہ ضال کی چوٹی سے اتر کر ہمارے پاس آیا ہے اور وہ مجھے مسلمان آدمی کے قتل کے سبب عار دلا رہا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر عزت و تکریم عطا فرمائی اور اس کے ہاتھ پر مجھے ذلیل و رسوا نہیں کیا۔ (یعنی میرے ہاتھوں وہ شہادت کے مرتبہ پر فائز ہوا ہے اور اس کے ہاتھوں میری موت حالت کفر پر نہیں ہوئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: وہ تقریباً دس افراد تھے۔ سو ان میں سے چھ قتل ہو گئے اور بقیہ واپس لوٹ آئے۔

2349۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا جَعْفَرٌ وَأَصْحَابُهُ فَأَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ

حضرت ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم آئے اور ہم رسول اللہ ﷺ سے آملے جبکہ آپ ﷺ نے خیبر فتح کیا۔ آپ ﷺ نے ہمارے لیے حصہ نکالا۔ یا کہا: پس آپ ﷺ نے اس سے ہمیں عطا فرمایا اور جو کوئی فتح خیبر کے وقت حاضر نہ تھا آپ ﷺ نے کسی کو اس کے مال میں سے کوئی شے نہیں دی۔ سوائے اس کے جو آپ ﷺ کے ساتھ حاضر تھے اور سوائے اصحاب سفینہ کے۔ یعنی حضرت جعفر طیار اور ان کے ساتھیوں کے۔ پس آپ نے ان کے لیے موجود لوگوں کے ساتھ برابر کا حصہ نکالا (کیونکہ یہ لوگ حبشہ سے ہجرت کر کے آئے تھے اور بہت زیادہ مشقتیں برداشت کی تھیں اس لیے آپ نے ان کی دلجوئی فرمائی)۔

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2350۔ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ هَانِئِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللهِ 1) وَحَاجَةِ رَسُولِ اللهِ وَإِنِّي أُبَايِعُ لَهُ فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ بدر کے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی حاجت اور کام میں نکلے ہوئے ہیں اور میں ان کی طرف سے بیعت کر رہا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے حصہ نکالا اور ان کے سوا کسی غائب کو آپ نے حصہ نہیں دیا۔

فائدہ: ان دنوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دختر نیک اختر حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بیمار تھیں اور آپ حضرت عثمان ذوالنورین کی رفیقہ حیات تھیں۔ لہٰذا آپ ﷺ نے ان کی تیمارداری اور دیکھ بھال کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ چھوڑ دیا اور انہی دنوں ان کا وصال ہو گیا تھا۔ اسی غرض سے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مال سے حصہ بھی دیا اور انہیں بدری صحابہ کرام میں شمار بھی کیا۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يُحْذَيَانِ مِنَ الْغَنِيمَةِ

مال غنیمت میں سے عورت اور غلام کو کچھ عطا کیے جانے کا بیان

2351۔ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ كَذَا وَكَذَا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَعَنِ الْمَمْلُوكِ أَلَهُ فِي الْفَيْءِ شَيْءٌ وَعَنِ النِّسَاءِ هَلْ كُنَّ يَخْرُجْنَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهَلْ لَهُنَّ نَصِيبٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ يَأْتِيَ أُحْمُوقَةً مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَمَّا الْمَمْلُوكُ فَكَانَ يُحْذَى وَأَمَّا النِّسَاءُ فَقَدْ 2) كُنَّ يُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيَسْقِينَ الْمَاءَ

یزید بن ہرمز نے بیان کیا ہے کہ نجدہ (رئیس الخوارج) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف چند سوالات لکھے اور کئی چیزیں ذکر کیں۔ ان میں سے ایک مملوک (غلام) کے بارے میں تھا کہ کیا اس کے لیے مال غنیمت میں سے کوئی شے ہے؟ اور عورتوں کے بارے میں پوچھا: کیا وہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنگ کے لیے نکلتی تھیں اور کیا ان کے لیے حصہ ہوتا تھا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ نہ معلوم وہ کیا حماقت کرے گا تو میں اس کی طرف کچھ نہ لکھتا۔ پھر لکھا کہ جہاں تک مملوک کا تعلق ہے تو اسے (دلجوئی کی خاطر) تھوڑا سا مال دیا جائے گا (باقاعدہ مال غنیمت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہ ہوگا) اور رہی عورتیں! تو یہ زخمیوں کی مرہم پٹی اور ان کا علاج کیا کرتی تھیں اور پانی پلاتی تھیں۔ (لہٰذا ان کے لیے بھی معمولی مال ہوگا۔ مکمل حصہ نہیں دیا جائے گا)۔

2352۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَهْبِيَّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ النِّسَاءِ هَلْ كُنَّ يَشْهَدْنَ

1۔ ایک نسخہ میں وَحَاجَةِ رَسُولِهِ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں قد نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْحَرْبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ قَالَ فَأَنَا كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى نَجْدَةَ قَدْ كُنَّ يَحْضُرْنَ الْحَرْبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَّا أَنْ يُضْرَبَ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَلَا وَقَدْ كَانَ يُرْضَخُ لَهُنَّ

یزید بن ہرمز نے بیان کیا ہے کہ نجدہ حروری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا اور آپ سے عورتوں کے بارے میں یہ پوچھا: کیا وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ میں حاضر ہوتی تھیں اور کیا آپ ﷺ ان کے لیے حصہ مقرر فرماتے تھے؟ تو میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا خط نجدہ کی طرف لکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ میں حاضر ہوتی تھیں اور (جہاں تک یہ سوال ہے) کہ ان کے لیے حصہ مقرر کیا جاتا تھا تو ایسا نہیں یعنی ان کے لیے کوئی حصہ مقرر نہ ہوتا تھا بلکہ (ان کی دلجوئی کے لیے) انہیں معمولی مال دیا جاتا تھا۔

2353۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ قَالَا أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنِي حَشْرَجُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ أَنَّهَا خَرَجَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَادِسَ سِتِّ نِسْوَةٍ فَبَلَغَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَبَعَثَ إِلَيْنَا فَجِئْنَا فَرَأَيْنَا فِيهِ الْغَضَبَ فَقَالَ مَعَ مَنْ خَرَجْتُنَّ وَبِإِذْنِ مَنْ خَرَجْتُنَّ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ خَرَجْنَا نَغْزِلُ الشَّعَرَ وَنُعِينُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَعَنَا دَوَاءُ الْجَرْحَى وَنُنَاوِلُ السِّهَامَ وَنَسْقِي السَّوِيقَ فَقَالَ قُمْنَ حَتَّى إِذَا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ أَسْهَمَ لَنَا كَمَا أَسْهَمَ لِلرِّجَالِ قَالَ قُلْتُ لَهَا يَا جَدَّةُ وَمَا كَانَ ذَلِكَ قَالَتْ تَمْرًا

حشرج بن زیاد نے اپنی دادی سے بیان کیا ہے کہ اس نے بیان کیا: وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ خیبر میں نکلی اور وہ چھ عورتوں میں سے چھٹی تھی۔ پس یہ خبر رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے ہمیں بلا بھیجا۔ ہم حاضر خدمت ہوئیں تو ہم نے آپ ﷺ میں غضب اور غصے کو دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: تم کس کے ساتھ نکلی ہو اور کس کی اجازت سے نکلی ہو؟ تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم نکلی ہیں، ہم بالوں کو کاتتی ہیں اور اس کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں مدد کرتی ہیں اور ہمارے پاس زخمیوں کے لیے دوا ہے اور ہم تیر پکڑاتی ہیں اور ستو پلاتی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہری رہو۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے خیبر پر فتح عطا فرمائی تو آپ ﷺ نے ہمارے لیے اسی طرح حصہ نکالا جس طرح مردوں کے لیے حصہ نکالا۔ حشرج بن زیاد کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اے دادی! وہ حصہ کیا تھا؟ تو انہوں نے بیان کیا: وہ کھجوریں تھیں۔

فائدہ: صاحب بذل المجہود نے لکھا ہے کہ اس میں مماثلت صرف عطا میں ہے نہ کہ مقدار میں اور اس پر آخری جملہ دال ہے کہ آپ نے انہیں صرف کھجوریں عطا فرمائیں۔

2354۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَمَرَنِي فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأُخْبِرَ أَنِّي مَمْلُوكٌ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ قَالَ أَبُو دَاوُد مَعْنَاهُ أَنَّهُ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ كَانَ حَرَّمَ اللَّحْمَ عَلَى نَفْسِهِ فَسُمِّيَ آبِي اللَّحْمِ[1]

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عمیر جو کہ آبی اللحم کا آزاد کردہ غلام ہے، اس نے بیان کیا: میں غزوہ خیبر میں اپنے مالکوں کے ساتھ حاضر ہوا اور انہوں نے میرے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی تو آپ ﷺ نے میرے بارے میں اجازت فرمادی اور میرے گلے میں ایک تلوار لٹکادی گئی تو میں اسے زمین پر گھسیٹتا جارہا تھا۔ پھر آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ میں تو غلام ہوں تو آپ ﷺ نے میرے لیے گھریلو استعمال کی اشیاء میں سے کچھ کا حکم ارشاد فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اسے حصہ نہیں دیا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابوعبید نے کہا: اس نے اپنے اوپر گوشت حرام کیا تھا۔ اس لیے اس کا نام آبی اللحم پڑ گیا۔

2355۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ أَمِيحُ أَصْحَابِي الْمَاءَ يَوْمَ بَدْرٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں غزوہ بدر کے دن اپنے ساتھیوں کے لیے ڈول میں پانی بھر کر لاتا تھا۔ (چونکہ یہ اس وقت بچے تھے لہٰذا ان کے لیے بھی کوئی حصہ مقرر نہ کیا گیا)۔

بَابٌ فِي الْمُشْرِكِ يُسْهَمُ لَهُ (اس کا بیان کہ کیا مشرک کو حصہ دیا جائے گا)

2356۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ يَحْيَى إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ لَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ لِيُقَاتِلَ مَعَهُ فَقَالَ ارْجِعْ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ

یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ مشرکین میں سے ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ سے آملا تاکہ وہ آپ کے ساتھ مل کر (مشرکین کے خلاف) جنگ لڑے تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: تو واپس لوٹ جا۔ پھر اس کے بعد یحییٰ اور مسدد دونوں راوی متفق ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ہم کسی مشرک سے مدد حاصل نہیں کریں گے۔

فائدہ: اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام احمد سے دو روایتیں ہیں یعنی جواز اور عدم جواز کی۔ جبکہ احناف کے نزدیک مطلقاً جائز ہے اور شوافع کے نزدیک دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے: ایک یہ کہ مسلمانوں کے بارے میں اس کی رائے اچھی ہو اور اس میں تعصب نہ ہو اور دوسرا مدد لینے کی حاجت اور ضرورت ہو اور امام مالک کے نزدیک جواز کی صورت تب ہے جب وہ ساتھ لے جانے والے کا خادم ہو۔ (الدر المنضود، ص 541، ج 4)

بَابٌ فِي سُهْمَانِ الْخَيْلِ (گھوڑے کے دو حصوں کا بیان)

2357۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَلِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آدمی اور اس کے گھوڑے کے لیے تین حصے مقرر کیے: ایک حصہ اس کے اپنے لیے اور دو حصے اس کے گھوڑے کے لیے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2358۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَمَعَنَا فَرَسٌ فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ مِنَّا سَهْمًا وَأَعْطَى لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ بِمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ زَادَ فَكَانَ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ

ابوعمرہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم چار آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہمارے ساتھ ایک گھوڑا تھا۔ پس آپ ﷺ نے ہم میں سے ہر آدمی کو ایک ایک حصہ عطا فرمایا اور گھوڑے کے لیے دو حصے عطا فرمائے۔

مسدد، امیہ بن خالد اور مسعودی نے آل ابی عمرہ کے ایک آدمی سے اور اس نے ابی عمرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ مگر اس میں کہا ہے کہ ہم تین آدمی تھے اور یہ اضافہ کیا ہے۔ ''پس گھوڑ سوار کے لیے تین حصے تھے''۔

بَابٌ فِيمَنْ أَسْهَمَ لَهُ سَهْمًا (اسکے بارے میں جس نے کہا گھوڑے کیلئے ایک حصہ ہے)

2359۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَعْقُوبَ بْنَ مُجَمِّعٍ يَذْكُرُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ أَحَدَ الْقُرَّاءِ الَّذِينَ قَرَءُوا الْقُرْآنَ قَالَ شَهِدْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا عَنْهَا إِذَا النَّاسُ يَهُزُّونَ الْأَبَاعِرَ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ مَا لِلنَّاسِ قَالُوا أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَخَرَجْنَا مَعَ النَّاسِ نُوجِفُ فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَاقِفًا عَلَى رَاحِلَتِهِ عِنْدَ كُرَاعِ الْغَمِيمِ فَلَمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَرَأَ عَلَيْهِمْ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّهُ لَفَتْحٌ فَقُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُ مِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا قَالَ أَبُو دَاوُد حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَأَرَى الْوَهْمَ فِي حَدِيثِ مُجَمِّعٍ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَ مِائَةِ فَارِسٍ وَكَانُوا مِائَتَيْ فَارِسٍ[1]

مجمع بن جاریہ الانصاری یہ ان قراء میں سے ایک تھے جنہوں نے قرآن کریم پڑھا، انہوں نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں حاضر تھے۔ پس جب ہم وہاں سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو اچانک لوگ اونٹوں کو بھگانے لگے تو بعض لوگوں نے بعض سے پوچھا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ (کہ وہ اپنے اونٹ دوڑانے لگے ہیں) تو انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ پر وحی کا نزول ہوا ہے۔ تو پھر ہم بھی لوگوں کے ساتھ تیز چلتے ہوئے نکلے۔ ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کو کراع الغمیم (مکہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے) پر اپنی سواری پر ٹھہرے ہوئے پایا۔ پس جب لوگ آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے ان پر یہ آیت پڑھی۔ ''بلاشبہ ہم نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی'' تو ایک آدمی نے عرض کی:

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یارسول اللہ! ﷺ کیا یہ فتح ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! یہ یقیناً فتح ہے۔ (اس فتح سے مراد خود صلح حدیبیہ یا فتح خیبر یا فتح مکہ ہے)۔ پھر حدیبیہ کے شرکاء پر خیبر کا مال غنیمت تقسیم کیا گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے اٹھارہ حصوں پر تقسیم کیا جبکہ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی۔ ان میں تین سو شہسوار تھے۔ سو آپ ﷺ نے ہر شہسوار کو دو حصے عطا کیے اور ہر پیدل کو ایک حصہ عطا فرمایا۔

ابوداؤد نے کہا ہے: ابومعاویہ کی حدیث اصح ہے اور اسی پر عمل ہے اور مجمع کی حدیث میں میں وہم دیکھ رہا ہوں کیونکہ انہوں نے تین سو شہسواروں کا ذکر کیا ہے حالانکہ وہ دو سو شہسوار تھے۔

بَابٌ فِي النَّفَلِ (امام وقت کی جانب سے لشکریوں کے لیے کچھ انعام مقرر کرنے کا بیان)

2360۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَلَهُ مِنَ النَّفَلِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَتَقَدَّمَ الْفِتْيَانُ وَلَزِمَ الْمَشْيَخَةُ الرَّايَاتِ فَلَمْ يَبْرَحُوهَا فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ قَالَ الْمَشْيَخَةُ كُنَّا رِدْءًا لَكُمْ لَوِ انْهَزَمْتُمْ لَفِئْتُمْ إِلَيْنَا فَلَا تَذْهَبُوا بِالْمَغْنَمِ وَنَبْقَى فَأَبَى الْفِتْيَانُ وَقَالُوا جَعَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَنَا فَأَنْزَلَ اللهُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ يَقُولُ فَكَانَ ذَلِكَ خَيْرًا لَهُمْ فَكَذَلِكَ أَيْضًا فَأَطِيعُونِي فَإِنِّي أَعْلَمُ بِعَاقِبَةِ هَذَا مِنْكُمْ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا وَمَنْ أَسَرَ أَسِيرًا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ وَحَدِيثُ خَالِدٍ أَتَمُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالسَّوَاءِ وَحَدِيثُ خَالِدٍ أَتَمُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے دن ارشاد فرمایا: جس نے اس اس طرح کیا تو اس کے لیے اتنا اتنا انعام ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: (کہ یہ سن کر) نوجوان آگے بڑھے اور جو بوڑھے تھے وہ جھنڈوں سے چمٹ گئے اور وہ مسلسل انہیں کے پاس رہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے کفار کے مقابلہ میں فتح عطا فرمادی، تو بوڑھوں بزرگوں نے کہا: ہم تمہارے لیے مددگار اور محافظ تھے اگر تم شکست کھا جاتے تو تم ہماری طرف ہی لوٹ کر آتے۔ لہٰذا سارا مال غنیمت تم ہی نہ لے جاؤ کہ ہم (اس سے محروم) باقی رہ جائیں۔ لیکن نوجوانوں نے انکار کر دیا اور کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے اسے ہمارے لیے مقرر کر دیا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ''دریافت کرتے ہیں آپ سے غنیمتوں کے متعلق۔ آپ فرمایئے غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں۔ تا قولہ ترجمہ ''جس طرح نکال لایا آپ کو آپ کا رب آپ کے گھر سے حق کے ساتھ اور بے شک اہل ایمان کا ایک گروہ (اس کو) ناپسند کرنے والا تھا''۔ (اب) کہتا ہے: پس وہی ان کے لیے بہتر تھا۔ پس اسی طرح اب بھی تم میری اطاعت کرو کیونکہ میں تم سے بہتر اس کے انجام کو جانتا ہوں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے دن فرمایا: ''جس نے کسی کو قتل کیا تو اس کے لیے اتنا اتنا ہوگا اور جس نے کسی کو قیدی بنایا تو اس کے لیے اتنا اتنا ہوگا۔ پھر آگے اسی طرح حدیث بیان کی اور خالد کی حدیث مکمل ہے۔

ہارون بن محمد بن بکار بن بلال، یزید بن خالد بن موہب الہمدانی، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے بیان کیا کہ داؤد نے اس حدیث کے بارے میں اپنی اسناد کے ساتھ بتایا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت کو برابر برابر تقسیم فرمایا اور خالد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ (یعنی سلب شدہ مال تو قاتل کو دیا اور بقیہ مال غنیمت برابر تقسیم کیا)۔

فائدہ: نفل دراصل زائد حصہ اور انعام کو کہتے ہیں اور اسی سے تفضیل ہے مگر یہاں فضل سے مراد غنیمت ہے جیسا کہ باب میں موجود احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ مصنف نے غنائم بدر کی احادیث ذکر کی ہیں جس کا مکمل اختیار حضور ﷺ کو تھا اور انہیں کے بارے میں یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ والی آیات نازل ہوئیں تو چونکہ آیت کریمہ میں غنائم بدر کو نفل سے تعبیر کیا گیا ہے تو اسی کی اتباع میں مصنف نے بھی غنیمت کو نفل سے تعبیر کر دیا۔ (ھٰکذا فی الدر المنضود، ص 454، ج 4)

2361۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ شَفَى صَدْرِي الْيَوْمَ مِنَ الْعَدُوِّ فَهَبْ لِي هَذَا السَّيْفَ قَالَ إِنَّ هَذَا السَّيْفَ لَيْسَ لِي وَلَا لَكَ فَذَهَبْتُ وَأَنَا أَقُولُ يُعْطَاهُ الْيَوْمَ مَنْ لَمْ يُبْلِ بَلَائِي فَبَيْنَمَا أَنَا إِذْ جَاءَنِي الرَّسُولُ فَقَالَ أَجِبْ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ بِكَلَامِي فَجِئْتُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ إِنَّكَ سَأَلْتَنِي هَذَا السَّيْفَ وَلَيْسَ هُوَ لِي وَلَا لَكَ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ جَعَلَهُ لِي فَهُوَ لَكَ ثُمَّ قَرَأَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد قِرَاءَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ يَسْأَلُونَكَ النَّفْلَ

حضرت مصعب بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں بدر کے دن ایک تلوار لے کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آج کے دن اللہ تعالیٰ نے میرے سینے کو دشمن سے شفا دی ہے۔ (یعنی دشمن کے قتل سے میرے سینے کو ٹھنڈا کیا ہے)۔ پس آپ یہ تلوار مجھے عطا فرما دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ تلوار نہ میری ہے اور نہ ہی تیری۔ سو میں چلا گیا اور میں یہ کہنے لگا: آج کے دن یہ اسے عطا کی جائے گی جو میری آزمائش کی طرح آزمائش میں مبتلا نہیں ہوا۔ (یعنی میری طرح اس نے مشقت برداشت نہیں کی)۔ پس اسی دوران اچانک میرے پاس قاصد آ گیا اور اس نے کہا: (رسول اللہ ﷺ کے پاس) چلو۔ میں نے یہ خیال کیا کہ میری اس گفتگو کی وجہ سے (جو کہ نامناسب ہے) میرے بارے میں کوئی شے نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ میں حاضر خدمت ہوا، تو حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: تو نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی حالانکہ (اس وقت) یہ نہ میری تھی اور نہ ہی تیری اور اب اللہ تعالیٰ نے یہ مجھے عطا فرما دی ہے سو میں نے تجھے دے دی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ الی آخر الآیہ۔ ابوداؤد نے کہا ہے: حضرت ابن مسعود کی قراءت میں یَسْئَلُوْنَكَ النَّفْلَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي نَفْلِ السَّرِيَّةِ تَخْرُجُ مِنَ الْعَسْكَرِ (ایسے دستے کے انعام کا بیان جو لشکر سے نکلتا ہے)

2362۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَنْطَاكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمُ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي جَيْشٍ قِبَلَ نَجْدٍ وَانْبَعَثَتْ سَرِيَّةٌ مِنَ الْجَيْشِ فَكَانَ سُهْمَانُ الْجَيْشِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَّلَ أَهْلَ السَّرِيَّةِ بَعِيرًا بَعِيرًا فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ قَالَ الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قُلْتُ وَكَذَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَا يَعْدِلُ مَنْ سَمَّيْتَ بِمَالِكٍ هَكَذَا أَوْ نَحْوَهُ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں نجد کی طرف بھیجا اور پھر اس لشکر سے ایک سریہ نکلا۔ پس لشکر کے حصص بارہ بارہ اونٹ ہر ایک آدمی کے حصہ میں تھے اور آپ ﷺ نے اہل سریہ کو ایک ایک اونٹ بطور نفل (انعام) دیا۔ اس طرح ان کے حصص تیرہ تیرہ اونٹ ہر ایک آدمی کے حصہ میں ہو گئے۔ ولید بن عتبہ دمشقی نے کہا ہے کہ ولید بن مسلم نے کہا: میں نے ابن مبارک کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ میں نے کہا: اور اسی طرح ہمیں ابن فروہ نے نافع سے حدیث بیان کی ہے تو ابن مبارک نے کہا: جس کا تو نے نام لیا ہے (یعنی ابن ابی فروہ) وہ مالک کے برابر نہیں ہو سکتا اور مالک سے مراد حضرت مالک بن انس ہیں۔

فائدہ: بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ جب ایک بڑا لشکر کسی جانب جہاد کے لیے بھیجا جاتا تو راستے میں کسی بستی کو فتح کرنے کے لیے اس سے ایک جماعت الگ کر لی جاتی۔ بعد ازاں وہ اسی لشکر میں شامل ہو جاتی جو مال غنیمت اسے حاصل ہوتا اس کا ایک مخصوص حصہ اسے دیا جاتا اور بقیہ مال لشکر کے مال میں جمع کر دیا جاتا اور پھر اہل لشکر میں حصے کے مطابق تقسیم کیا جاتا جیسا کہ روایت میں صراحتہً مذکور ہے۔

2363۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْكِلَابِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ مَعَهَا فَأَصَبْنَا نَعَمًا كَثِيرًا فَنَفَّلَنَا أَمِيرُنَا بَعِيرًا بَعِيرًا لِكُلِّ إِنْسَانٍ ثُمَّ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَسَمَ بَيْنَنَا غَنِيمَتَنَا فَأَصَابَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا بَعْدَ الْخُمُسِ وَمَا حَاسَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالَّذِي أَعْطَانَا صَاحِبُنَا وَلَا عَابَ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا صَنَعَ فَكَانَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا ثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا بِنَفْلِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک سریہ بھیجا اور اس کے ساتھ میں بھی گیا اور ہم نے کثیر مقدار میں مال غنیمت حاصل کیا۔ نتیجتاً ہمارے امیر (لشکر) نے ایک ایک اونٹ ہر آدمی کو بطور انعام دیا۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ نے ہمارا مال غنیمت ہمارے درمیان تقسیم فرمایا تو خمس کے بعد ہم میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے ہر آدمی نے بارہ بارہ اونٹ حاصل کیے اور رسول اللہ ﷺ نے اس پر ہمارا محاسبہ نہ فرمایا جو ہمارے امیر نے ہمیں عطا کیا تھا اور نہ ہی آپ ﷺ نے اس پر کوئی طعن کیا جو اس (امیر) نے کیا تھا۔ پس اس طرح انعام سمیت ہم میں سے ہر آدمی کے تیرہ تیرہ اونٹ ہو گئے۔

2364- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ الْمَعْنَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا زَادَ ابْنُ مَوْهَبٍ فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ نجد کی طرف بھیجا۔ اس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے۔ پس انہیں بہت سے اونٹ مال غنیمت میں حاصل ہوئے اور ان کے حصص بارہ بارہ اونٹ تھے اور انہیں ایک ایک اونٹ بطور انعام بھی دیا گیا۔ ابن موہب نے یہ الفاظ زائد ذکر کیے ہیں: اور رسول اللہ ﷺ نے اس فیصلے کو تبدیل نہیں کیا۔ (یعنی جوان کے امیر نے ایک ایک اونٹ بطور نفل دیا آپ نے اس فیصلے کو باقی رہنے دیا)۔

2365- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعِيرًا بَعِيرًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَنُفِّلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا۔ تو (مال غنیمت میں) ہمارے حصص بارہ بارہ اونٹ تک پہنچ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ایک اونٹ بطور انعام عطا فرمایا۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اسے برد بن سنان نے نافع سے عبیداللہ کی حدیث کی مثل روایت کیا ہے اور اسے ایوب نے نافع سے اسی طرح بیان کیا ہے مگر اس میں الفاظ اس طرح ہیں۔ ''اور ہمیں ایک ایک اونٹ بطور انعام دیا گیا۔ یعنی ''وَنُفِّلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا'' اس میں حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں ہے۔

2366- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي ح وحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُجَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةَ النَّفَلِ سِوَى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمُسُ فِي ذَلِكَ وَاجِبٌ كُلُّهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعض ایسے افراد کو انعام عطا فرماتے تھے جنہیں آپ چھوٹے چھوٹے دستوں میں بھیجا کرتے تھے اور وہ انعام صرف انہیں کے لیے ہوتا تھا اور یہ عام لشکر کی تقسیم کے علاوہ ہوتا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تھا اور خمس تمام میں واجب ہوتا۔ (یعنی کل مال غنیمت سے پہلے خمس نکالا جاتا پھر سریہ میں موجود افراد کو خاص انعام دیا جاتا۔ بعد ازاں تمام لشکریوں میں مال غنیمت تقسیم کیا جاتا)۔

2367۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُيَيٌّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللهُ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَانْقَلَبُوا حِينَ انْقَلَبُوا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن تین سو پندرہ افراد کے ہمراہ (میدان میں) تشریف لے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی: ''اے اللہ! یہ ننگے پاؤں ہیں (یعنی پاپیادہ ہیں) انہیں سواری عطا فرما۔ اے اللہ! یہ ننگے بدن ہیں (یعنی ان کے بدن پر لباس مکمل نہیں) تو انہیں لباس عطا فرما۔ اے اللہ! یہ بھوکے ہیں تو انہیں سیر فرما''۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدر کے دن فتح عطا فرمائی۔ جب وہ واپس لوٹے تو اس طرح واپس لوٹے کہ ان میں سے کوئی آدمی بھی نہیں تھا مگر وہ ایک یا دو اونٹوں کے ساتھ واپس لوٹا، انہیں لباس عطا ہوا اور وہ خوب سیر بھی ہو گئے۔

(یہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت تھی جسے رب کریم نے اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمایا اور کامیابی و کامرانی اور فتح و نصرت سے سرفراز فرمایا)۔

بَابٌ فِيمَنْ قَالَ الْخُمُسُ قَبْلَ النَّفْلِ (اس کا بیان جس نے کہا خمس نفل سے پہلے ہے)

2368۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ الشَّامِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ التَّمِيمِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُنَفِّلُ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ

مکحول نے زیاد بن جاریہ تمیمی سے اور انہوں نے حبیب بن مسلمہ فہری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس کے بعد ثلث کی تنفیل کرتے تھے۔ (یعنی کل مال غنیمت سے خمس نکالنے کے بعد تہائی مال سے بطور انعام عطا فرماتے تھے۔ معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نفل سے پہلے خمس نکالتے تھے)۔

2369۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ إِذَا قَفَلَ

مکحول نے ابن جاریہ سے اور انہوں نے حبیب بن مسلمہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس کے بعد چوتھائی حصہ بطور نفل دیتے تھے اور جب واپس لوٹتے تو خمس کے بعد تہائی حصہ بطور نفل دیتے تھے۔ (یعنی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ سے پہلے اس سے کوئی سریہ نکال کر بھیجتے تو اس کے لیے چوتھائی حصہ کی تنفیل فرماتے اور اگر غزوہ کے بعد کوئی سریہ بھیجتے تو پھر بطور نفل تیسرا حصہ دیتے۔ چونکہ ابتدا میں لشکری تازہ دم ہوتے اس لیے تنفیل تھوڑے مال سے کرتے اور غزوہ سے فارغ ہونے کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بعد کیونکہ لشکر تھکے ماندے ہوتے لہذا مشقت زیادہ ہوتی اس لیے تنفیل زیادہ مال سے کرتے یعنی تہائی سے)۔

2370۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ ذَكْوَانَ وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيَّانِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ كُنْتُ عَبْدًا بِمِصْرَ لِامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي هُذَيْلٍ فَأَعْتَقَتْنِي فَمَا خَرَجْتُ مِنْ مِصْرَ وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِجَازَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الْعِرَاقَ فَمَا خَرَجْتُ مِنْهَا وَبِهَا عِلْمٌ إِلَّا حَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيمَا أُرَى ثُمَّ أَتَيْتُ الشَّامَ فَغَرْبَلْتُهَا كُلُّ ذَلِكَ أَسْأَلُ عَنِ النَّفَلِ فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي فِيهِ بِشَيْءٍ حَتَّى لَقِيتُ شَيْخًا يُقَالُ لَهُ زِيَادُ بْنُ جَارِيَةَ التَّمِيمِيُّ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ فِي النَّفَلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيَّ يَقُولُ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْأَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ

یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابووہب کو کہتے سنا ہے: وہ کہتے ہیں کہ میں نے مکحول کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں مصر میں بنی ہذیل کی ایک عورت کا غلام تھا۔ اس نے مجھے آزاد کر دیا اور میں مصر سے اس وقت تک نہیں نکلا جب تک کہ میں اپنی دانست کے مطابق وہاں موجود علم پر حاوی نہ ہو گیا۔ (یعنی میں نے وہاں کے جملہ علماء سے حتی المقدور اکتساب علم کی کوشش کی)۔ پھر میں حجاز آ گیا اور میں وہاں سے بھی اس وقت تک نہ نکلا جب تک کہ میں اپنی دانست کے مطابق وہاں موجود علم پر حاوی نہ ہو گیا۔ پھر میں شام آ گیا اور اسے چھان ڈالا۔ (وہاں کے ہر ہر عالم سے معلومات لینے کی کوشش کی) اور میں ہر ایک سے نفل کے بارے میں سوال کرتا رہا۔ لیکن میں نے کسی کو بھی نہ پایا کہ وہ اس کے بارے میں مجھے کوئی شافی جواب دے۔ یہاں تک کہ میں ایک شیخ سے ملا۔ اسے زیاد بن جاریہ تمیمی کہا جاتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا تم نے نفل کے بارے میں کوئی شے (روایت) سنی ہے۔ اس نے جواب دیا: ہاں۔ میں نے حبیب بن مسلمہ فہری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ آپ ﷺ نے غزوہ کی ابتداء میں ربع کی تنفیل فرمائی اور غزوہ سے لوٹتے وقت ثلث کی۔ (یعنی غزوہ کی ابتدا میں چوتھائی مال بطور نفل دیتے اور غزوہ سے واپسی پر تہائی مال بطور نفل عطا فرماتے)۔

بَابٌ فِي السَّرِيَّةِ تَرُدُّ عَلَى أَهْلِ الْعَسْكَرِ (سریہ کے اہل لشکر کی طرف لوٹ آنے کا بیان)

2371۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ هُوَ مُحَمَّدٌ بِبَعْضِ هَذَا ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّيهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ إِسْحَقَ الْقَوَدَ وَالتَّكَافُؤَ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کا خون مساوی ہوتا ہے۔ (یعنی قصاص اور دیت وغیرہ میں تمام کا خون برابر ہے کسی شریف

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کو گھٹیا اور وضیع پر کوئی فضیلت حاصل نہیں) ان میں سے ادنیٰ (یعنی جو تعداد کے اعتبار سے اقل ہو یعنی ایک فرد بھی) ان کی جانب سے امان دینے کی سعی کرسکتا ہے۔ (یعنی ایک کی امان تمام کو تسلیم کرنا پڑے گی) اور ان میں سے دور رہنے والا بھی ان پر امان مسلط کرسکتا ہے۔ (یعنی اگر دارالحرب سے دور رہنے والے نے کسی کافر کو امان دی تو وہ بھی سب کے لیے قابل تسلیم ہوگی اگرچہ دارالحرب کے قریب رہنے والا موجود ہو)۔ اور وہ سب اپنے سوا کوئی دین رکھنے والوں یا اپنے مخالفین کے مقابلہ میں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہیں۔ ان میں قوی کمزور اور ضعیف پر مال غنیمت لوٹائیں گے۔ (چاہے یہ قوت وضعف کا فرق ذات کے اعتبار سے ہو یا سواری کے اعتبار سے، حصہ میں سب برابر ہوں گے) اور ان میں سے سریہ میں جانے والے دارالحرب میں اتر کر بیٹھنے والے لشکریوں پر مال غنیمت لوٹائیں گے۔ کسی مومن کو کافر کے عوض قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی ذمی کو اس کے عہد ذمہ میں کافر کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ ابن اسحاق نے قصاص اور مساوات کا ذکر نہیں کیا۔

2372۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَغَارَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُيَيْنَةَ عَلَى إِبِلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَتَلَ رَاعِيَهَا فَخَرَجَ يَطْرُدُهَا هُوَ وَأُنَاسٌ مَعَهُ فِي خَيْلٍ فَجَعَلْتُ وَجْهِي قِبَلَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ نَادَيْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ اتَّبَعْتُ الْقَوْمَ فَجَعَلْتُ أَرْمِي وَأَعْقِرُهُمْ فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ جَلَسْتُ فِي أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى مَا خَلَقَ اللهُ شَيْئًا مِنْ ظَهْرِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا جَعَلْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي وَحَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ رُمْحًا وَثَلَاثِينَ بُرْدَةً يَسْتَخِفُّونَ مِنْهَا ثُمَّ أَتَاهُمْ عُيَيْنَةُ مَدَدًا فَقَالَ لِيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ فَقَامَ إِلَيَّ أَرْبَعَةٌ مِنْهُمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَلَمَّا أَسْمَعْتُهُمْ قُلْتُ أَتَعْرِفُونِي قَالُوا وَمَنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكُنِي وَلَا أَطْلُبُهُ فَيَفُوتُنِي فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى فَوَارِسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ أَوَّلُهُمُ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ فَيَلْحَقُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُيَيْنَةَ وَيَعْطِفُ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ فَعَقَرَ الْأَخْرَمُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ فَتَحَوَّلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَى فَرَسِ الْأَخْرَمِ فَيَلْحَقُ أَبُو قَتَادَةَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ فَعَقَرَ بِأَبِي قَتَادَةَ وَقَتَلَهُ أَبُو قَتَادَةَ فَتَحَوَّلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى فَرَسِ الْأَخْرَمِ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي جَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ ذُو قَرَدٍ فَإِذَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي خَمْسِ مِائَةٍ فَأَعْطَانِي سَهْمَ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ

ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن عیینہ نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں پر حملہ کر دیا اور ان کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور وہ اور اس کے ساتھ والے لوگ جو گھوڑوں پر سوار تھے بھاگتے ہوئے نکل گئے۔ پس میں نے اپنا منہ مدینہ طیبہ کی طرف کیا اور تین بار یہ آواز لگائی: یا صباحاہ (یہ جملہ استغاثہ کے لیے ہوتا ہے لوگوں کو باخبر اور متوجہ کرنے کے لیے)۔ پھر میں نے ان لوگوں کا پیچھا کیا۔ میں ان پر تیر برسانے لگا اور انہیں زخمی کرنے لگا اور جب کوئی گھوڑ سوار میری طرف رجوع کرتا تو میں کسی درخت کے تنے کے پیچھے بیٹھ جاتا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو جتنے اونٹ عطا فرمائے تھے میں نے ان تمام کو اپنے پیچھے کرلیا۔ (یعنی میں نے ان سے تمام اونٹ چھڑا لیے۔ انہیں پیچھے چھوڑ کر خود ان کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تعاقب میں آگے نکل گیا) یہاں تک کہ انہوں نے تیس تیروں اور تیس چادروں سے زیادہ کو اپنا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے پھینک دیا۔ پھر ان کی مدد کے لیے عیینہ آیا اور اس نے کہا: تم میں سے چند افراد کو اس کے مقابلے کے لیے کھڑا ہونا چاہئے۔ چنانچہ ان میں سے چار میری طرف اٹھے اور پہاڑ پر چڑھنے لگے۔ جب وہ (اتنا قریب آگئے) کہ میں انہیں بات سنوا سکتا تھا تب میں نے کہا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ (میں کون ہوں) تو انہوں نے جواب دیا: (تو خود ہی بتا) تو کون ہے؟ تو میں نے کہا: میں ابن اکوع ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کریم ﷺ کی ذات کو عزت و تکریم عطا فرمائی ہے! تم میں سے کوئی آدمی نہیں ہے کہ وہ دوڑ کر مجھے پکڑنا چاہے تو وہ مجھے پا سکے اور نہ کوئی ایسا ہے کہ میں اسے پکڑنا چاہوں تو وہ مجھ سے گم ہو جائے یعنی بھاگ جائے۔ پس میں مسلسل ایسی باتیں کرتا رہا، یہاں تک کہ میری نظر رسول اللہ ﷺ کے شہسواروں پر پڑی۔ وہ درختوں کے درمیان سے آرہے تھے اور ان میں سب سے آگے اخرم اسدی تھے۔ پس وہ عبدالرحمن بن عیینہ سے جا ملے۔ عبدالرحمن ان کی طرف متوجہ ہوا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے پر وار کرنے لگے۔ پس اخرم رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن کے گھوڑے کو مار دیا اور عبدالرحمن نے انہیں نیزہ مارا اور شہید کر دیا۔ پھر عبدالرحمن اخرم کے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ عبدالرحمن سے جا ملے اور آپس میں ایک دوسرے پر وار کرنے لگے۔ پس اس نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا مار دیا اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا اور پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اخرم کے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا درآنحالیکہ آپ ﷺ اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے عبدالرحمن اور اس کے ڈاکو ساتھیوں کو ہانکا تھا اور وہ مقام ذوقرہ ہے۔ پس حضور نبی مکرم ﷺ پانچ سو جانثاروں کے ساتھ وہاں موجود تھے۔ پھر (مال غنیمت کی تقسیم میں) آپ ﷺ نے مجھے شہسوار اور پیدل دونوں کا حصہ عطا فرمایا۔ (پیدل کا حصہ تو اس لیے کہ وہ پیدل تھے اور شہسوار کا حصہ بطور نفل (انعام) عطا فرمایا)۔

بَابٌ فِي النَّفْلِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمِنْ أَوَّلِ مَغْنَمٍ

سونے، چاندی اور مال فے سے بطور نفل دینے کا بیان

2373۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ أَصَبْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيهَا دَنَانِيرُ فِي إِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَانِي مِنْهَا مِثْلَ مَا أَعْطَى رَجُلًا مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا نَفْلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَأَعْطَيْتُكَ ثُمَّ أَخَذَ يَعْرِضُ عَلَيَّ مِنْ نَصِيبِهِ فَأَبَيْتُ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ

ابوالجویریہ جرمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے روم کی زمین میں سرخ رنگ کا مٹی کا گھڑا پایا اس میں دنانیر تھے اور یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور حکومت تھا اور حضور نبی مکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے بنی سلیم سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی ہم پر امیر مقرر تھے۔ ان کا نام معن بن یزید تھا۔ چنانچہ میں وہ لے کر ان کے پاس آیا۔ انہوں نے انہیں مسلمانوں کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

درمیان تقسیم کر دیا اور ان میں سے مجھے بھی اتنا ہی حصہ عطا فرمایا جتنا کہ ان میں سے ہر آدمی کو دیا۔ پھر فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ نفل نہیں ہے مگر خمس کے بعد تو میں یقیناً تجھے زیادہ دیتا۔ (یعنی نفل اس مال میں ہوتا ہے جس میں خمس ہو، اور خمس مال غنیمت میں ہوتا ہے۔ یہ مال غنیمت نہیں بلکہ مال فے ہے۔ جب اس میں خمس نہیں تو پھر اس میں نفل بھی نہیں)۔ پھر انہوں نے اپنے حصہ سے کچھ لیا اور مجھے دینے لگے لیکن میں نے لینے سے انکار کر دیا۔ ہناد نے ابن مبارک عن ابی عوانہ بن عاصم بن کلیب کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يَسْتَأْثِرُ بِشَيْءٍ مِنَ الْفَيْءِ لِنَفْسِهِ

اس کا بیان کہ کیا امام مال فے سے اپنے لیے کوئی شے مختص کر سکتا ہے

2374۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ الْأَسْوَدَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هَذَا إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ

عبداللہ بن علاء نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابو سلام اسود سے سنا۔ اس نے کہا: میں نے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے بیان کیا کہ مال غنیمت میں سے ایک اونٹ کو سترہ بناتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ نے اونٹ کے پہلو سے کچھ بال لیے۔ اور پھر فرمایا: تمہارے غنائم میں سے میرے لیے خمس کے سوا اس کی مثل مال بھی حلال نہیں اور خمس بھی تمہی میں لوٹا دیا جاتا ہے۔ (یعنی تمہاری حاجات کے لیے ہی خرچ کیا جاتا ہے)۔ (مال غنیمت میں سے کوئی ایک شے اپنے لیے خاص کرنے کا اختیار صرف اور صرف حضور نبی کریم ﷺ کو حاصل تھا۔ آپ کے وصال کے بعد کسی کے لیے یہ اختیار باقی نہیں رہا۔ اس پر اجماع ہے)۔

بَابٌ فِي الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ (عہد کو پورا کرنے کا بیان)

2375۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ عہد کو توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن جھنڈا کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔ (معلوم ہوا اسلام نے ایفائے عہد کو لازم قرار دیا ہے اگرچہ وہ مشرکین کے ساتھ ہی ہو۔ تب ہی خلاف ورزی کرنے والے کے لیے یہ شدید وعید بیان کی ہے کہ قیامت کے دن اس کی تشہیر کی جائے گی جس سے اس کی ذلت و رسوائی میں مزید اضافہ ہوگا)۔

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يُسْتَجَنُّ بِهِ فِي الْعُهُودِ (معاہدوں میں امام کو ڈھال بنائے جانے کا بیان)

2376۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ بِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام ڈھال ہے اسی کے سبب قتال کیا جاتا ہے۔ (یعنی صلح اور جنگ کے معاہدوں میں امام کے فیصلے کا اعتبار کیا جاتا ہے کیونکہ اس کے فیصلے عوام کے لیے ڈھال کی حیثیت رکھتے ہیں اور بچاؤ اور حفاظت کا وسیلہ ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کا احترام کیا جانا چاہیے)۔

2377۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ أَخْبَرَهُ قَالَ بَعَثَتْنِي[1] قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُلْقِيَ فِي قَلْبِي الْإِسْلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي وَاللهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي لَا أَخِيسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلَكِنِ ارْجِعْ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمْتُ قَالَ بُكَيْرٌ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا رَافِعٍ كَانَ قِبْطِيًّا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا كَانَ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا يَصْلُحُ

حسن بن علی بن ابی رافع سے روایت ہے کہ ابو رافع نے اسے بتایا کہ مجھے قریش نے رسول اللہ ﷺ کی جانب بھیجا۔ پس جب میں نے رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا تو میرے دل میں اسلام کی حقانیت اور محبت ڈال دی گئی۔ چنانچہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ قسم بخدا! میں ان کی طرف لوٹ کر کبھی نہ جاؤں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ نہ میں عہد کو توڑتا ہوں اور نہ ہی میں قاصدوں کو روکتا ہوں۔ (کیونکہ دونوں چیزیں نبی ﷺ کی شان کے لائق نہیں)۔ لہٰذا تو واپس لوٹ جا پھر وہاں پہنچ کر بھی اگر تیرے دل میں وہی کیفیت باقی رہے جو کیفیت اب ہے تو واپس لوٹ آنا۔ وہ فرماتے ہیں: میں واپس چلا گیا۔ پھر (موقع پا کر) میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور مشرف باسلام ہو گیا۔ بکیر نے کہا ہے: مجھے (حسن بن علی نے) خبر دی ہے کہ ابو رافع قبطی تھے۔ (اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے غلام تھے پھر آپ نے انہیں آزاد کیا تھا۔ اور قبط قوم فرعون کو کہا جاتا ہے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ اس زمانے میں تھا لیکن اس دور میں ایسا کرنا مناسب نہیں۔ (یعنی ابو رافع نے اسلام قبول کرنے کی خواہش ظاہر کی لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے واپس لوٹا دیا۔ یہ آپ کا خاصا ہے کیونکہ آپ کو اس کے لوٹ کر آنے کا یقین تھا لیکن اب ایسا نہیں کیا جائے گا۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ عَهْدٌ فَيَسِيرُ إِلَيْهِ

اس کا بیان کہ اگر امام اور دشمن کے درمیان معاہدہ ہو تو وہ اس کی طرف چل کر جا سکتا ہے

2378۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْفَيْضِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَجُلٌ مِنْ حِمْيَرَ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ غَزَاهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدَرٌ فَنَظَرُوا فَإِذَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ

1۔ ایک نسخہ میں بعثتنی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَشُدُّ عُقْدَةً وَلَا يَحُلُّهَا حَتَّى يَنْقَضِيَ أَمَدُهَا أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ

سلیم بن عامر حمیر قبیلے کے ایک آدمی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے مابین معاہدہ تھا اور آپ ان کے شہروں کی طرف چلنے لگے کہ جب معاہدہ کی مدت ختم ہوگی تو ان پر حملہ کریں گے۔ پس پیچھے سے ایک آدمی عربی یا غیر عربی گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور وہ کہنے لگا: اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ وعدہ پورا کیجئے، عہد کو نہ توڑیئے۔ جب لوگوں نے غور سے دیکھا تو وہ حضرت عمرو بن عبسہ تھے۔ تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنی طرف بلا بھیجا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ جس کا کسی قوم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہو تو وہ اس کی گرہ کو نہ باندھے اور نہ ہی کھولے (یعنی اس میں کمی بیشی نہ کرے اور شرائط کے مطابق پورا ہونے دے) یہاں تک کہ اس کی مدت گزر جائے یا وہ ان کے ساتھ برابری کی بنیاد پر توڑ دے (یعنی معاہدہ توڑنے کا اس طرح اعلان کرے کہ دونوں فریقوں کو معاہدہ ٹوٹنے کا علم برابر ہو۔ اس میں کسی کو ذرا ابہام اور شک نہ ہو)۔ پس حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے۔

بَابٌ فِي الْوَفَاءِ لِلْمُعَاهِدِ وَحُرْمَةِ ذِمَّتِهِ

ذمی کے ساتھ وفا کرنے اور اس کے عہد اور ذمہ کی حرمت کا بیان

2379۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

حضرت ابوبکرہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی ذمی کو بغیر کسی وجہ اور سبب کے قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو حرام قرار دیا۔

فائدہ: یہ ایک غیر مسلم ذمی آدمی کا ناحق خون بہانے پر شدید وعید ہے۔ تو پھر اگر کسی مسلمان کا ناحق خون بہا دیا جائے تو اس کے بارے میں کیا خیال ہے رب کریم کی ناراضگی کا عالم کیا ہوگا۔ رب کریم ہر خاص و عام کو ایسے فعل حرام سے محفوظ رکھے۔ آمین

بَابٌ فِي الرُّسُلِ (قاصدوں کا بیان)

2380۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ كَانَ مُسَيْلِمَةُ كَتَبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَقَدْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَشْجَعَ يُقَالُ لَهُ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ نُعَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ لَهُمَا حِينَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلِمَةَ مَا تَقُولَانِ أَنْتُمَا قَالَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَالَ أَمَا وَاللهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ مسیلمہ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف لکھا تھا سلمہ بن فضل نے کہا ہے کہ مجھے محمد بن اسحاق نے اشجع قبیلے کے ایک شیخ سے جسے سعد بن طارق کہا جاتا تھا، سے بیان کیا ہے اور اس نے سلمہ بن نعیم بن مسعود اشجعی سے اور انہوں نے اپنے باپ نعیم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا: آپ ان دونوں کو (مسیلمہ کے قاصدوں کو) فرمارہے تھے جب آپ نے مسیلمہ کا خط پڑھ لیا کہ تم دونوں کیا کہتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم وہی کہتے ہیں جو اس نے کہا ہے۔ (یعنی ہم اس کی نبوت کے قائل ہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! اگر یہ اصول نہ ہوتا کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردنیں مار دیتا۔ (یعنی تمہیں قتل کر دیتا اس لیے کہ تم جھوٹے نبی کے پیروکار بنے ہو)۔

2381۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللهِ فَقَالَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ حِنَةٌ وَإِنِّي مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ لِبَنِي حَنِيفَةَ فَإِذَا هُمْ يُؤْمِنُونَ بِمُسَيْلِمَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللهِ فَجِيءَ بِهِمْ فَاسْتَتَابَهُمْ غَيْرَ ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَالَ لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّكَ رَسُولٌ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ فَأَنْتَ الْيَوْمَ لَسْتَ بِرَسُولٍ فَأَمَرَ قَرَظَةَ بْنَ كَعْبٍ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فِي السُّوقِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَتِيلًا بِالسُّوقِ

ابو اسحاق نے حارثہ بن مضرب سے بیان کیا ہے کہ وہ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ میرے اور عربوں میں سے کسی کے درمیان کوئی عداوت نہیں ہے۔ میں بنی حنیفہ کی مسجد کے پاس سے گزرا ہوں تو دیکھا وہ لوگ مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایمان لا رہے ہیں۔ پس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی طرف پیغام بھیجا اور انہیں آپ کے پاس لایا گیا تو آپ نے سوائے ابن نواحہ کے انہیں توبہ کرنے کی تلقین کی اور اسے یہ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تو قاصد نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا۔ پس آج تو قاصد نہیں ہے۔ پھر قرظہ بن کعب کو حکم دیا تو اس نے اسے بازار میں قتل کر دیا۔ پھر کہا: جو ابن نواحہ کو دیکھنا چاہے تو وہ بازار میں مقتول پڑا ہے۔

بَابٌ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ (عورت کی امان کا بیان)

2382۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهَا أَجَارَتْ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے ام ہانی بنت ابی طالب نے بتایا کہ انہوں نے فتح مکہ کے دن مشرکین میں سے ایک آدمی کو پناہ دی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور اس کے بارے میں ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق ہم نے بھی اسے پناہ دی جسے تم نے پناہ دی اور ہم نے بھی اسے امان دی جسے تم نے امان دی۔

2383۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَالَتْ إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ لَتُجِيرُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فَيَجُوزُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر کوئی عورت (کفار کو) مومنین سے پناہ دیتی ہے (یعنی اس کی پناہ دیتی ہے کہ مومنین اسے قتل کرنے سے باز رہیں) تو وہ پناہ جائز اور درست ہوگی۔

بَابٌ فِي صُلْحِ الْعَدُوِّ (دشمن سے صلح کرنے کا بیان)

2384۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ وَسَارَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يَهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ[1] مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا خَلَأَتْ وَمَا ذَلِكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي الْيَوْمَ خُطَّةً يُعَظِّمُونَ بِهَا حُرُمَاتِ اللهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ فَجَاءَهُ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ ثُمَّ أَتَاهُ يَعْنِي عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ أَيْ غُدَرُ أَوَلَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَّا الْإِسْلَامُ فَقَدْ قَبِلْنَا وَأَمَّا الْمَالُ فَإِنَّهُ مَالُ غَدْرٍ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اكْتُبْ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَقَصَّ الْخَبَرَ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ مُهَاجِرَاتٌ الْآيَةَ فَنَهَاهُمُ اللهُ أَنْ يَرُدُّوهُنَّ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَعْنِي فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى إِذْ بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ أَجَلْ قَدْ جَرَّبْتُ بِهِ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا فَقَالَ قَدْ قُتِلَ وَاللهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ قَدْ أَوْفَى اللهُ ذِمَّتَكَ فَقَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ نَجَّانِي اللهُ مِنْهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سَيْفَ الْبَحْرِ وَيَنْفَلِتُ أَبُو جَنْدَلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ

1۔ ایک نسخہ میں القصوی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ صلح حدیبیہ کے وقت ایک ہزار سے زائد صحابہ کرام کو ساتھ لے کر چلے۔ یہاں تک کہ جب آپ مقام ذوالحلیفہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے ہدی (قربانی کا جانور) کو قلادہ پہنایا اور اس کا اشعار کیا۔ (اشعار کا مفہوم ہے کہ کوہان کی ایک طرف کو ذرا سا چیر دینا یہاں تک کہ خون بہہ جائے۔ یہ قربانی کا جانور ہونے کی نشانی ہے) اور عمرے کا احرام باندھا۔ پھر آگے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ چلتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ اس گھاٹی (ثنیہ) پر پہنچے جس سے اہل مکہ پر اترتے ہیں۔ تو آپ سمیت آپ کی سواری بیٹھ گئی تو لوگوں نے کہا: حل حل (یہ اونٹ کو اٹھانے کے لیے کلمات زجر ہیں) آج تو قصواء (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اونٹنی کا نام ہے) چلنے سے رک گئی ہے، اڑ گئی ہے۔ لوگوں نے دوبارہ ایسا کہا: تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ رکی اور اڑی نہیں اور نہ ہی یہ اس کی عادت ہے۔ البتہ اسے ہاتھی کو روکنے والے نے روک دیا ہے (یعنی جس اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کے ہاتھیوں کو روک دیا تھا اسی نے اسے بھی روک دیا ہے)۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! آج کے دن وہ مجھ سے کسی بھی اس شے کی درخواست کریں گے جس میں اللہ تعالیٰ کی حرمت دی ہوئی چیزوں کی تعظیم ہو تو میں انہیں وہ ضرور عطا کروں گا۔ پھر آپ نے اونٹنی کو جھڑکا تو وہ اچھل کر اٹھ گئی اور آپ ﷺ اہل مکہ کے رستہ سے ایک طرف ہو گئے۔ (یعنی وہ راہ چھوڑ کر حدیبیہ کی جانب چل پڑے) یہاں تک کہ آپ حدیبیہ کے آخر پر ایک تھوڑے سے پانی والے گڑھے یا کنوئیں پر جا اترے۔ پھر وہاں آپ ﷺ کے پاس بدیل بن ورقاء خزاعی آیا اور پھر عروہ بن مسعود حاضر ہوا۔ اور یہ حضور نبی مکرم ﷺ سے باتیں کرنے لگے اور جب بھی وہ آپ سے بات کرتا تو وہ آپ ﷺ کی ریش مبارک کو پکڑ لیتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس کھڑے تھے۔ ان کے پاس تلوار تھی اور سر پر خود پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی تلوار کے نچلے حصے سے اس کے ہاتھ پر ضرب لگائی اور زبان سے کہا: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ریش مبارک سے اپنا ہاتھ پیچھے کر لے۔ پس عروہ نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ تب اس نے کہا: اے فساد اور غداری کرنے والے! کیا میں تیری عہد شکنی میں کوشش نہیں کرتا رہا (یعنی معاملے کو نپٹانے اور اس کی اصلاح کی کوشش نہیں کرتا رہا) مغیرہ بن شعبہ نے زمانہ جاہلیت میں چند لوگوں کو ساتھ لیا، پھر انہیں قتل کر دیا اور ان کا مال بھی لے لیا۔ پھر آیا اور اسلام قبول کر لیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام تو ہمیں قبول ہے اور رہا مال تو کیونکہ یہ دھوکہ دہی کا مال ہے اس لیے ہمیں اس کی کوئی حاجت نہیں۔ پھر آگے حدیث ذکر کی۔ پس حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لکھو۔ یہ وہ (صلح نامہ) ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے اور پورا واقعہ بیان کیا۔ پھر سہیل نے کہا: یہ بھی شرط ہے کہ کوئی آدمی بھی ہماری طرف سے آپ کے پاس آئے گا، اگر وہ آپ کے دین پر ہو گا تو آپ اسے ہماری طرف لوٹا دیں گے۔ پس جب شرائط لکھنے کے معاملے سے فارغ ہوئے تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: اٹھو اور قربانی کے جانور ذبح کرو اور پھر حلق کرا لو۔ پھر چند مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں منع فرما دیا کہ وہ انہیں واپس لوٹائیں اور انہیں مہر واپس لوٹا دینے کا حکم دیا۔ پھر آپ ﷺ مدینہ طیبہ واپس تشریف لائے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تو قریش میں سے ایک آدمی ابو بصیر وہاں آ پہنچا۔ قریش نے اس کی تلاش اور مطالبہ کے لیے آدمی بھیجے تو آپ ﷺ نے اسے ان دونوں کے حوالے کر دیا اور وہ اسے ساتھ لے کر نکلے۔ یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے، وہاں اترے اور اپنی کھجوریں کھانے لگے۔ (اسی دوران) ابو بصیر نے ان دو میں سے ایک کو کہا: قسم بخدا! اے فلاں! میں تیری تلوار دیکھ رہا ہوں یہ بڑی عمدہ اور اعلیٰ ہے۔ پس دوسرے نے اسے نیام سے باہر نکالا اور کہا: ہاں میں اس کے ساتھ تجربہ کر چکا ہوں (واقعی یہ بڑی عمدہ ہے)۔ تو ابو بصیر نے کہا: مجھے دکھاؤ میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اس نے وہ تلوار اس کے حوالے کر دی۔ نتیجتاً ابو بصیر نے اس پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ وہیں ٹھنڈا ہو گیا (یعنی مر گیا) اور دوسرا ساتھی بھاگ نکلا۔ یہاں تک کہ وہ مدینہ طیبہ آ پہنچا اور دوڑتے ہوئے مسجد میں داخل ہو گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ تو ڈرا ہوا ہے۔ (خوفزدہ ہے) تو اس نے کہا: قسم بخدا! میرا ساتھی قتل ہو گیا اور مجھے بھی قتل ہونے کا خوف ہے۔ پھر اتنے میں ابو بصیر بھی آ گیا۔ اس نے عرض کی: تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذمہ داری (عہد) کو پورا فرما دیا ہے اور آپ نے مجھے ان کے سپرد کر دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے نجات عطا فرما دی ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ بات تو عجب جنگ کو بھڑکانے والی ہے۔ اگر اس (ابو بصیر) کے لیے کوئی معاون و مددگار ہوتا۔ جب اس نے یہ جملہ سنا، تو وہ پہچان گیا کہ آپ ﷺ اسے ان کی طرف واپس لوٹا دیں گے۔ چنانچہ نکل گیا، یہاں تک کہ ساحل سمندر پر آ کر ٹھہر گیا اور پھر حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ (مسلمان ہو کر اپنے ستر سوار ساتھیوں کے ہمراہ) وہاں سے نکلتے ہیں اور ابو بصیر کے ساتھ آ کر مل جاتے ہیں۔ (پس اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہا) یہاں تک کہ وہاں مسلمانوں کی ایک جماعت اکٹھی ہو گئی۔ (بذل المجہود میں سہیلی سے منقول ہے کہ وہاں جمع ہوتے ہوتے یہ تعداد تین سو تک پہنچ گئی)۔

2385۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُمُ اصْطَلَحُوا عَلَى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِينَ يَأْمَنُ فِيهِنَّ النَّاسُ وَعَلَى أَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوفَةً وَأَنَّهُ لَا إِسْلَالَ وَلَا إِغْلَالَ

مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ انہوں نے اس بات پر صلح کی کہ دس سال تک جنگ نہیں ہوگی اور اس دوران لوگ پر امن رہیں گے اور اس پر (صلح کی) کہ ہمارے دل ایک دوسرے کے بارے میں (بغض و عداوت اور حسد و کینہ سے) صاف رہیں گے۔ اور یہ کہ (اس دوران) نہ اعلانیہ غارت گری ہوگی اور نہ خفیہ چوری وغیرہ۔ (اسلال کا ایک معنی چوری اور اغلال کا معنی خیانت کیا گیا ہے۔ اسی طرح اسلال سے مراد تلواریں سونتنا اور اغلال سے مراد زرہیں پہننا بھی ہو سکتا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ اس دوران جنگ نہیں ہوگی)۔

اسی طرح اس میں عیبة مکفوفة کا حقیقی معنی ایسی گٹھڑی ہے جس میں قیمتی کپڑے محفوظ ہوں لیکن یہاں اس سے کنایۃً مراد ایسا دل ہے جو دوسرے کے حق میں ہر قسم کی آلائش سے صاف ہو۔ (بذل المجہود ص 397 ج 12)

2386۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مَالَ مَكْحُولٌ وَابْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمِلْتُ مَعَهُمَا [1]، فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ قَالَ جُبَيْرٌ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْبَرٍ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَأَتَيْنَاهُ فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا وَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ

حضرت جبیر بن نفیر نے بیان کیا کہ جبیر نے مجھے کہا ہمارے ساتھ ذی مخبر کی طرف چلو، یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی ہے۔ چنانچہ ہم ان کے پاس آئے تو جبیر نے ان سے صلح کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب تم رومیوں سے امن وسکون والی صلح کرو گے اور پھر تم اور وہ مل کر اپنے ایک اور دشمن سے جنگ لڑو گے۔

بَابٌ فِي الْعَدُوِّ يُؤْتَى عَلَى غِرَّةٍ وَيُتَشَبَّهُ بِهِمْ

دشمن کو اشتباہ میں ڈال کر اس کی غفلت کی حالت میں اس پر حملہ کرنے کا بیان

2387۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قُلْ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا الصَّدَقَةَ وَقَدْ عَنَّانَا قَالَ وَأَيْضًا لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ اتَّبَعْنَاهُ فَنَحْنُ نَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ قَالَ كَعْبٌ أَيَّ شَيْءٍ تَرْهَنُونِي قَالَ وَمَا تُرِيدُ مِنَّا قَالَ نِسَاءَكُمْ قَالُوا سُبْحَانَ اللهِ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا فَيَكُونُ ذَلِكَ عَارًا عَلَيْنَا قَالَ فَتَرْهَنُونِي أَوْلَادَكُمْ قَالُوا سُبْحَانَ اللهِ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنْتَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ قَالُوا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ يُرِيدُ السِّلَاحَ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا أَتَاهُ نَادَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُتَطَيِّبٌ يَنْضَحُ رَأْسُهُ فَلَمَّا أَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ وَقَدْ كَانَ جَاءَ مَعَهُ بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ فَذَكَرُوا لَهُ قَالَ عِنْدِي فُلَانَةُ وَهِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ النَّاسِ قَالَ تَأْذَنُ لِي فَأَشُمَّ قَالَ نَعَمْ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي رَأْسِهِ فَشَمَّهُ قَالَ أَعُودُ قَالَ نَعَمْ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي رَأْسِهِ فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ دُونَكُمْ فَضَرَبُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کعب بن اشرف (مشہور یہودی شاعر) کے لیے کون کافی ہوگا۔ (یعنی کون اسے قتل کرے گا) کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی ہے۔ (یہ ہجویہ شعر کہتا تھا اور قریش کو آپ کے خلاف ابھارتا تھا)۔ پس حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں۔ کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اسے قتل کردوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ پھر انہوں نے عرض کی: آپ مجھے اجازت عطا فرمایئے کہ میں اس سے کچھ باتیں کروں (یعنی اسے اعتماد میں لینے کے لیے کچھ

1۔ ایک نسخہ میں مَعَهُمْ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دائیں بائیں کی باتیں کرنے کی اجازت فرمایئے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تو جو چاہے کہہ۔ چنانچہ آپ اس کے پاس آئے اور اسے کہا: یہ آدمی (مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں) ہم سے صدقہ مانگتا ہے اور اس نے ہمیں مشقت میں ڈال رکھا ہے۔ اس نے جواب دیا: ابھی تو تم اور زیادہ اکتاؤ گے۔ (مشقت میں مبتلا ہوگے) انہوں نے فرمایا: اب ہم نے اس کی اتباع کرلی ہے۔ ابھی ہم اسے چھوڑنا بھی ناپسند کرتے ہیں یہاں تک کہ دیکھ لیں کہ اس کا معاملہ کون سے انجام تک پہنچتا ہے اور اب تو ہم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ تو ہمیں ایک وسق یا دو وسق اناج ادھار دے دے۔ تو کعب نے کہا: کون سی شے تم میرے پاس رہن (گروی) رکھو گے؟ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ہم سے تو کیا ارادہ رکھتا ہے؟ اس نے کہا: تم اپنی عورتیں رہن رکھ دو۔ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! تو عرب کا حسین و جمیل آدمی ہے۔ پھر ہم اپنی عورتیں تیرے پاس رکھ دیں۔ یہ تو ہمارے لیے بہت عار اور شرم کا باعث ہوگا۔ اس نے پھر کہا: پھر تم اپنے بچے میرے پاس رہن رکھ دو۔ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! کیا بات کہہ دی ہم میں سے ہر ایک کے بیٹے کو طعنہ دیا جاتا رہے گا اور یہ کہا جائے گا: تجھے تو ایک وسق یا دو وسق اناج کے بدلے رہن رکھا گیا تھا۔ پھر انہوں نے کہا: ہم تو تیرے پاس ہتھیار رہن رکھنا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا: ہاں ٹھیک ہے۔ پس جب وہ اس کے پاس آئے اور اسے بلایا تو وہ ان کی طرف باہر نکلا درآنحالیکہ وہ خوشبو لگائے ہوئے تھا اور اس کا سر مہک رہا تھا۔ پس جب وہ ان کے پاس بیٹھ گیا۔ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ تین یا چار آدمی بھی لائے تھے تو ان تمام نے اس کی خوشبو کا ذکر کیا۔ اس نے کہا: میرے پاس فلاں عورت ہے اور وہ تمام لوگوں کی عورتوں سے بڑھ کر عطر کو پسند کرتی ہے (پھر میں معطر کیوں نہ ہوں) حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں تیرا سر سونگھ لوں؟ اس نے کہا: ہاں کیوں نہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنا ہاتھ اس کے سر کے بالوں میں داخل کیا اور اسے سونگھا۔ پھر کہا: کیا میں دوبارہ سونگھ سکتا ہوں؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اس کے سر میں داخل کیا۔ جب اسے خوب گرفت میں لے لیا تو اپنے ساتھیوں کو کہا: اب اسے سنبھال لو۔ پس وہ اسے مارنے لگے۔ یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا۔

فائدہ: یہ واقعہ الحرب خدعۃ کے قبیلے سے ہے۔ لہٰذا دشمن کے ساتھ ایسا معاملہ کرنا مباح ہے۔

2388۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَابَةَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان نے فتک کو روک دیا ہے (لہٰذا) کسی مومن کو فتک نہیں کرنا چاہیے۔

فائدہ: فتک کے معنی ہیں اچانک کسی دشمن پر خلاف معاہدہ حملہ کر دینا۔ تو یہ مومن کی شان نہیں ہے اور نہ ہی یہ شرعاً جائز ہے۔

بَابٌ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فِي الْمَسِيرِ

سفر میں ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہنے کا بیان

2389۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو آپ زمین کی ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تین تکبیریں کہتے تھے اور یہ کہتے تھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ (ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کی ہی حمد کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دیا ہے اور اس نے اپنے بندے کی مدد کی ہے اور اس نے اکیلے تمام گروہوں کو شکست دی ہے)۔

بَابٌ فِي الْإِذْنِ فِي الْقُفُولِ بَعْدَ النَّهْيِ

جہاد سے اجازت لے کر واپس لوٹنے کا بیان اس کے بعد کہ پہلے یہ ممنوع تھا

2390۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةَ نَسَخَتْهَا الَّتِي فِي النُّورِ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ آیت کریمہ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الآیہ کو سورہ نور کی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ (اور وہ یہ ہے) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ

بَابٌ فِي بِعْثَةِ الْبُشَرَاءِ (بشارت دینے کے لیے بھیجنے کا بیان)

2391۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ أَحْمَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُبَشِّرُهُ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تو مجھے ذی الخلصہ سے راحت نہیں پہنچائے گا؟ پھر جریر وہاں گئے اور اسے جلا دیا۔ پھر قبیلہ احمس کا ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی طرف بشارت دینے کے لیے بھیجا۔ اس کی کنیت ابوارطاۃ تھی۔

فائدہ: ذی الخلصہ یمن کے اندر ایک مکان تھا جس میں قبیلہ دوس اور خثعم وغیرہ کا بت رکھا ہوا تھا یعنی بت کدہ تھا۔ اور بخاری کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت جریر ڈیڑھ سو سواروں کو ساتھ لے کر گئے، بت خانہ کو توڑا اور اس میں جو پجاری

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تھے انہیں قتل کر ڈالا اور ذو الخلصہ کو الکعبۃ الیمانیہ اور الکعبۃ الشامیہ بھی کہا جاتا ہے۔

بَابٌ فِي إِعْطَاءِ الْبَشِيرِ (بشارت لانے والے کو کچھ عطا کرنے کا بیان)

2392۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ وَقَصَّ ابْنُ السَّرْحِ الْحَدِيثَ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ صَلَّيْتُ الصُّبْحَ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَسَمِعْتُ صَارِخًا يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسٌ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي

حضرت عبداللہ بن کعب نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: جب حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تھے تو پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں جاتے اور اس میں دو رکعت نفل نماز ادا فرماتے۔ پھر لوگوں میں تشریف رکھتے۔ ابن سرح نے آگے پوری حدیث بیان کی۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو ہم تینوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ (سبب یہ تھا کہ یہ تینوں حضرات کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع بلا وجہ غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہوئے تھے اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا تھا) جب مجھ پر کئی دن گزر گئے تو میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھلانگ کر اس میں داخل ہو گیا اور وہ میرے چچا کے بیٹے تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ لیکن قسم بخدا! انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا۔ پھر ایک دن پچاسویں رات کی صبح کو میں نے اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر صبح کی نماز پڑھی۔ تو میں نے ایک زور سے پکارنے والے کی آواز سنی۔ اے کعب بن مالک! تو خوش ہو جا۔ پس جب وہ میرے پاس آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی۔ وہ مجھے بشارت دینے لگا تو میں نے اس کے لیے اپنے کپڑے اتارے اور وہ دونوں کپڑے میں نے اسے پہنچا دیے۔ پھر میں چل پڑا یہاں تک کہ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور دوڑتے ہوئے آئے اور میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔

بَابٌ فِي سُجُودِ الشُّكْرِ (سجدۂ شکر کا بیان)

2393۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرُ سُرُورٍ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلَّهِ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی خوش کرنے والا معاملہ پیش آتا یا کوئی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بشارت آپ کو دی جاتی تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گر جاتے۔

فائدہ: اس مسئلہ میں بھی اختلاف ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور صاحبین کے نزدیک سجدۂ شکر مستحب ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک غیر مستحب ہے۔ امام صاحب سے اس کے انکار کے بارے میں جو قول منقول ہے اس کی وضاحت میں تین قول ہیں: ایک یہ کہ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ سجدہ شکر واجب نہیں، دوسرا یہ کہ وہ مشروع نہیں اور تیسرا یہ کہ صرف سجدہ کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ دو رکعت نماز بھی ہو۔ (الدر المنضود ص 484 ج 4)

دعا میں دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان

2394۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ نُرِيدُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيبًا مِنْ عَزْوَرَا نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا ذَكَرَهُ أَحْمَدُ ثَلَاثًا قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا شُكْرًا لِرَبِّي ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي قَالَ أَبُو دَاوُد أَشْعَثُ بْنُ إِسْحَقَ أَسْقَطَهُ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حِينَ حَدَّثَنَا بِهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْهُ مُوسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ

عامر بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کے ارادہ سے نکلے۔ جب ہم مقام عزوراء کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ سواری سے نیچے اترے۔ پھر اپنے ہاتھ بلند کیے اور کچھ وقت اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی پھر آپ ﷺ سجدہ میں گر گئے اور طویل وقت تک سجدے کی حالت میں رہے۔ پھر آپ اٹھے پھر اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور اللہ تعالیٰ سے کچھ وقت دعا مانگی اور پھر سجدے میں گر گئے۔ احمد نے ذکر کیا ہے کہ ایسا تین بار ہوا۔ پھر فرمایا: میں نے اپنے رب سے التجا کی ہے اور اپنی امت کے لیے شفاعت (سفارش) کی ہے۔ چنانچہ رب کریم نے مجھے میری امت کا تہائی حصہ عطا فرما دیا۔ (یعنی ان کے حق میں میری سفارش قبول فرمالی) پھر میں اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں گرا، پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے رب سے اپنی امت کے لیے التجا کی تو اس نے مجھے میری امت کا دوسرا تہائی بھی عطا فرما دیا۔ چنانچہ میں نے پھر اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ کیا پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے رب سے اپنی امت کے لیے التجا کی تو اس نے مجھے آخری تہائی حصہ بھی عطا فرما دیا۔ چنانچہ میں نے اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لیے پھر سجدہ کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ جب احمد بن صالح نے یہ حدیث ہمیں بیان کی تو انہوں نے ابن عثمان اور عامر بن سعد کے درمیان سے اشعث بن اسحاق کو ساقط کر دیا تھا اور پھر جب موسیٰ بن سہل رملی نے احمد بن صالح سے یہ حدیث مجھے بیان کی تو انہوں نے اس واسطے کا ذکر کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے اور دوسرا یہ کہ آپ ﷺ کی دعا امت کے حق میں مقبول اور نفع بخش ہے۔ معلوم ہوا کہ دوسرے کے فائدے اور نفع کے لیے دعا کرنا یہ بھی سنت مصطفیٰ ہے تو پھر اولیاء کاملین اور علمائے ربانیین سے جو دعا کی درخواست کی جاتی ہے اور وہ لوگوں کے حق میں رب کریم سے التجا کرتے ہیں تو وہ یقیناً نفع بخش ہوتی ہے اور اسی سنت کے زمرہ میں آتی ہے۔

بَابٌ فِي الطُّرُوقِ (سفر سے واپسی پر رات کے وقت گھر میں داخل ہونے کا بیان)

2395۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ یہ ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی آدمی سفر سے واپسی پر رات کے وقت اپنے گھر میں داخل ہو۔

فائدہ: اگر آدمی طویل وقت تک گھر سے غائب رہے تو پھر پیشگی اطلاع کے بغیر رات کے وقت گھر میں داخل ہونے سے احتیاط برتنی چاہیے۔ اس کی کئی وجوہ ہیں: چونکہ آدمی اپنی زوجہ سے بناؤ سنگھار اور اچھی حالت کا متقاضی ہوتا ہے اور عورت اس کا اہتمام مرد کی موجودگی میں کرتی ہے۔ لہٰذا یہ امکان ہے کہ اس کے سفر پر ہونے کی وجہ سے عورت کی ظاہری حالت صاف اور اچھی نہ ہو تو یہ کیفیت باعث نفرت ہوگی۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت کسی قابل اعتراض حالت میں ہو تو مرد کے اچانک آ جانے سے ایک تو اس کی پردہ دری ہوگی اور دوسرا مرد کے لیے یہ کیفیت قابل برداشت نہ ہوگی۔ نتیجتاً فتنہ و فساد ہوگا۔

(بذل المجہود ص413ج12)

2396۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ اللَّيْلِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی سفر سے واپس آئے تو آدمی کے لیے احسن یہ ہے کہ وہ اپنے اہل کے پاس رات کے پہلے حصہ میں آئے۔

فائدہ: اس کی ایک وضاحت تو یہ کی گئی ہے کہ جب آدمی سفر سے واپس آئے تو اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ رات کے پہلے حصہ میں اپنی زوجہ سے مباشرت کرلے اور پھر آرام کی نیند سوئے، جب کہ عام حالت میں اس کے برعکس بہتر ہوتا ہے۔ اور دوسرا مفہوم یہ ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جب کہ گھر والوں کو آنے کی اطلاع پہلے ہو چکی ہو اور پہلی حدیث کو اطلاع نہ ہونے پر محمول کیا جائے گا۔ اور ایک توجیہ یہ بھی ہے کہ پہلی حدیث میں رات کا درمیانی حصہ مراد ہے جب کہ ہر طرف مکمل آرام ہو جائے اور اس میں رات کا پہلا حصہ مراد ہے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص414ج12)

2397۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ أَبُو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دَاوُد قَالَ الزُّهْرِيُّ الطُّرُوقُ[1] بَعْدَ الْعِشَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ لَا بَأْسَ بِهِ[2]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی کریم علیہ کے ساتھ تھے۔ جب ہم سفر سے واپس آئے اور چاہا کہ گھروں میں داخل ہوں تو آپ علیہ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ ہم رات کے وقت داخل ہوں گے تا کہ پراگندہ بالوں والی اپنے بالوں کو کنگھی کر لے اور وہ عورت جس کا خاوند سفر پر تھا وہ اپنے زیر ناف بال صاف کر لے۔ ابوداؤد نے کہا کہ زہری نے کہا کہ طروق سے مراد عشاء کے بعد آنے والا ہے۔ (اور یہ نہی اسی کے لیے ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا کہ مغرب کے بعد آنے میں کوئی حرج نہیں)۔

فائدہ: یہ حدیث بھی اس طرف رہنمائی کرتی ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ ایک تو گھر آنے کی پیشگی اطلاع کرے اور دوسرا انہیں اتنی مہلت اور وقفہ بھی دے کہ وہ اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔

بَابٌ فِي التَّلَقِّي (سفر سے واپس آنے پر استقبال کرنے کا بیان)

2398۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ فَلَقِيتُهُ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب حضور نبی کریم علیہ غزوہ تبوک سے واپس مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگوں نے آپ علیہ کا استقبال کیا اور میں بھی بچوں کے ساتھ آپ علیہ کے استقبال کے لیے ثنیۃ الوداع پر گیا۔

فائدہ: ثنیۃ دو پہاڑوں کے درمیان راستہ اور گھاٹی کو کہتے ہیں۔ اور ثنیہ الوداع سے مراد وہ مقام ہے جہاں سے مدینہ طیبہ آنے والوں کا استقبال اور وہاں سے جانے والوں کو رخصت کیا جاتا تھا۔ یہ دو ہیں ایک مکہ مکرمہ کے راستہ پر، یہ مسجد قبا سے ذرا آگے ہے اور دوسرا ملک شام کے راستہ پر، یہ مسجد نبوی کے شمال میں جبل سلع سے متصل ہے۔ اس حدیث میں یہی مراد ہے۔ (الدر المنضود ص487 ج4)

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و تکریم اور احترام و تعظیم کی خاطر شہر سے باہر نکل کر استقبال کیا کرتے تھے۔ گویا تعظیم و تکریم سنت صحابہ بھی ہے اور روح اسلام بھی۔ لہٰذا جو ایسے عمل کو بھی شرک و بدعت سے تعبیر کرنے لگیں ہیں انہیں اپنی فکر پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔

بَابٌ فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ إِنْفَادِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ إِذَا قَفَلَ

اس کا بیان کہ غزوہ سے واپسی پر اپنا زادراہ وہیں خرچ کر دینا امر مستحب ہے

2399۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ وَلَيْسَ لِي مَالٌ أَتَجَهَّزُ بِهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ فَإِنَّهُ كَانَ[3] قَدْ تَجَهَّزَ

1۔ ایک نسخہ میں الطروق ہے۔ 2۔ قال ابو داود تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔ 3۔ ایک نسخہ میں کان نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَمَرِضَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ ادْفَعْ إِلَيَّ مَا تَجَهَّزْتَ بِهِ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا فُلَانَةُ ادْفَعِي إِلَيْهِ مَا جَهَّزْتِنِي بِهِ وَلَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَوَاللهِ لَا تَحْبِسِينَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارِكَ اللهُ فِيهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک نوجوان حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاد پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں لیکن میرے پاس کوئی مال نہیں جس کے ساتھ میں تیاری کر سکوں۔ (مطلوبہ سامان خریدنے کے لیے میرے پاس وسائل نہیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم فلاں انصاری کے پاس جاؤ کیونکہ وہ جہاد میں جانے کے لیے تیار تھا پھر بیمار ہو گیا اور اسے کہو: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے سلام فرما رہے ہیں اور ساتھ یہ کہو کہ وہ سامان مجھے دے دو جو تم نے جہاد کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ چنانچہ وہ اس صحابی کے پاس آیا اور اسے اسی طرح کہا۔ (جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا) تو پھر اس نے اپنی بیوی کو کہا: اے فلانہ! تو وہ سارا مال اسے دے دے جو تو نے میرے لیے جہاد کی خاطر تیار کیا ہے اور اس سے کوئی چیز روک کر نہ رکھنا۔ اور قسم بخدا! اگر تو اس میں سے کوئی شے نہ روکے گی تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت فرما دے گا۔ (یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ تو اس سے مال روک لے اور اللہ تعالیٰ اس میں برکت رکھ دے)

فائدہ: اس سے صحابہ کرام کا جذبہ جہاد اور جذبہ ایثار و قربانی عیاں ہوتا ہے۔

بَابٌ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْقُدُومِ مِنَ السَّفَرِ (سفر سے آتے وقت نماز پڑھنے کا بیان)

2400۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِمَا كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا قَالَ الْحَسَنُ فِي الضُّحَى فَإِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اپنے باپ عبداللہ بن کعب اور اپنے چچا عبیداللہ بن کعب سے اور ان دونوں نے اپنے باپ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت سفر سے تشریف لاتے تھے۔ حسن نے کہا ہے: (اکثر) چاشت کے وقت۔ اور جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ سیدھے مسجد میں آتے اور وہاں دو رکعتیں نماز پڑھتے اور وہیں کچھ دیر تشریف رکھتے۔ (اور لوگوں سے ملاقات فرماتے)

2401۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ أَقْبَلَ مِنْ حَجَّتِهِ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَأَنَاخَ عَلَى بَابِ مَسْجِدِهِ ثُمَّ دَخَلَهُ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَيْتِهِ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ يَصْنَعُ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج سے واپس تشریف لائے اور مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنی مسجد کے دروازہ پر اپنی سواری بٹھائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور اس میں دو رکعتیں نماز پڑھی اور پھر اپنے کاشانہ اقدس کی طرف مراجعت فرما ہوئے۔ حضرت نافع نے بیان کیا ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

بَابٌ فِي كِرَاءِ الْمَقَاسِمِ (تقسیم کرنے والے کی اجرت کا بیان)

2402۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الزَّمْعِيُّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْقُسَامَةَ قَالَ قُلْنَا وَمَا الْقُسَامَةُ قَالَ الشَّيْءُ يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَجِيءُ[1] فَيَنْتَقِصُ مِنْهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ الرَّجُلُ يَكُونُ عَلَى الْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ فَيَأْخُذُ مِنْ حَظِّ هَذَا وَحَظِّ هَذَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تقسیم کی اجرت لینے سے بچو۔ تو ہم نے پوچھا: قسامہ کیا ہے۔ فرمایا: ایک شے لوگوں کے درمیان مشترک ہوتی ہے۔ پس وہ آتا ہے تو وہ شے کم ہو جاتی ہے۔

حضرت عطاء بن یسار نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اس طرح حدیث بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ایک آدمی لوگوں کی جماعت پر امیر ہوتا ہے وہ ایک کے حصہ سے کچھ لیتا ہے اور کچھ دوسرے کے حصہ سے لیتا ہے۔ (یعنی یہ ان کی مرضی کے خلاف اپنی قوت اور زور سے لیتا ہے۔ اسی کو آپ ﷺ نے ایاکم والقسامہ سے تعبیر کیا ہے۔)

فائدہ: قسامہ سے مراد وہ مال ہے جو تقسیم کنندہ رأس المال سے لیتا ہے۔ خطابی نے کہا ہے کہ اس میں مطلق تقسیم کی اجرت کا حرام ہونا ثابت نہیں ہو رہا۔ بلکہ اس سے مقصود ایسی اجرت ہے جو اولیاء اور حصہ داروں کی اجازت کے بغیر اپنی مرضی اور قوت سے لی جائے، تو اس کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ ہاں اگر حصہ داروں کی رضامندی سے لی جائے تو یہ جمہور علماء اور سوائے امام مالک کے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک بالکل جائز اور درست ہے۔

بَابٌ فِي التِّجَارَةِ فِي الْغَزْوِ (جہاد میں تجارت کرنے کا بیان)

2403۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَلْمَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَهُ قَالَ لَمَّا فَتَحْنَا خَيْبَرَ أَخْرَجُوا غَنَائِمَهُمْ مِنَ الْمَتَاعِ وَالسَّبْيِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ غَنَائِمَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ[2] فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ رَبِحْتُ رِبْحًا مَا رَبِحَ الْيَوْمَ مِثْلَهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْوَادِي قَالَ وَيْحَكَ وَمَا رَبِحْتَ قَالَ مَا زِلْتُ أَبِيعُ وَأَبْتَاعُ حَتَّى رَبِحْتُ ثَلَاثَ مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أُنَبِّئُكَ بِخَيْرِ رَجُلٍ رَبِحَ قَالَ مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

عبید اللہ بن سلمان نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ جب ہم نے خیبر

1۔ ایک نسخہ میں فیجیء نہیں ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں حین صلی رسول اللہ ﷺ کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کو فتح کیا۔ انہوں نے اپنے غنائم یعنی ساز و سامان اور قیدی وغیرہ نکالے اور لوگ اپنے غنائم کی آپس میں خرید و فروخت کرنے لگے۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے اتنا نفع کمایا ہے جتنا آج اس وادی کے باسیوں میں سے کسی نے بھی اتنا نفع نہیں کمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اف" تو نے کیا نفع کمایا ہے؟ اس نے عرض کی: میں مسلسل اس کی خرید و فروخت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے تین سو اوقیہ نفع کما لیا ہے۔ (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے ایسے آدمی کے بارے میں آگاہ کرتا ہوں جس نے اس سے بھی بہتر اور اچھا نفع کمایا ہے۔ اس نے عرض کی: وہ کون ہے؟ یا رسول اللہ! ﷺ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے فرض نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھے۔

بَابٌ فِي حَمْلِ السِّلَاحِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ (دار الحرب کی طرف ہتھیار بھیجنے کا بیان)

2404۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ ذِي الْجَوْشَنِ رَجُلٍ مِنَ الضِّبَابِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ أَنْ فَرَغَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ بِابْنِ فَرَسٍ لِي يُقَالُ لَهَا الْقَرْحَاءُ فَقُلْتُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ جِئْتُكَ بِابْنِ الْقَرْحَاءِ لِتَتَّخِذَهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أُقِيضَكَ بِهِ الْمُخْتَارَةَ مِنْ دُرُوعِ بَدْرٍ فَعَلْتُ قُلْتُ مَا كُنْتُ أُقِيضُهُ الْيَوْمَ بِغُرَّةٍ قَالَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ

ذوالجوشن جو قبیلہ ضباب کا ایک آدمی تھا اس نے بیان کیا کہ میں (اپنے اسلام لانے سے پہلے) حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا، جب کہ آپ ﷺ غزوہ بدر سے فارغ ہوئے (اور اپنے ساتھ) اپنی گھوڑی کا بچھیرا لایا۔ اس گھوڑی کو قرحاء کہا جاتا تھا۔ اور میں نے کہا: اے محمد! (ﷺ) میں آپ کے پاس قرحاء کا بچھیرا لایا ہوں تا کہ آپ اسے اپنے پاس رکھ لیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔ ہاں اگر تو چاہے کہ میں تجھے اس کے عوض بدر کی زرہوں میں سے ایک نفیس اور اچھی زرہ دوں، تو میں کر لیتا ہوں۔ (یعنی زرہ کے عوض تجھ سے یہ بچھیرا لے لیتا ہوں) تو میں نے کہا: آج تو میں اس کے عوض گھوڑا بھی نہیں لیتا (چہ جائیکہ زرہ لے لوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے بھی اس کی حاجت اور ضرورت نہیں۔

بَابٌ فِي الْإِقَامَةِ بِأَرْضِ الشِّرْكِ (مشرکین کی زمین میں اقامت اختیار کرنے کا بیان)

2405۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَمَّا بَعْدُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَسَكَنَ مَعَهُ فَإِنَّهُ مِثْلُهُ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: اما بعد! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مشرک کے ساتھ اکٹھا رہا اور اس کے ساتھ سکونت اختیار کی تو وہ اس کی طرح ہے۔ (یعنی جو مسلمان مشرکین کا ساتھ دے، ان کے رسوم اور عادات میں اور ایسے ہی صورت، شکل اور ہیئت میں ان کی وضع اختیار کرے تو وہ بھی مشرک ہی ہے۔)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الضَّحَايَا (قربانیوں کا بیان)

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ الْأَضَاحِيِّ (قربانی کے واجب ہونے کا بیان)

2406۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ح وحَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ أَبِي رَمْلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مِخْنَفُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ وَنَحْنُ وُقُوفٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَةً وَعَتِيرَةً أَتَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هَذِهِ الَّتِي يَقُولُ النَّاسُ الرَّجَبِيَّةُ قَالَ أَبُو دَاوُد الْعَتِيرَةُ مَنْسُوخَةٌ هَذَا خَبَرٌ مَنْسُوخٌ (1)

حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وقوف عرفات کر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! ہر سال ہر گھر والے پر قربانی اور عتیرہ واجب ہے۔ کیا تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہی ہے جسے لوگ رجبیہ کہتے ہیں۔ (اس سے مراد وہ جانور ہے جسے لوگ رجب کے پہلے عشرہ میں ذبح کرتے ہیں)۔ ابو داود نے کہا ہے: عتیرہ منسوخ ہو چکا ہے لہٰذا یہ حدیث بھی منسوخ ہے۔

(قاضی عیاض نے یہی دعویٰ کیا ہے کہ جمہور علماء کی رائے یہی ہے کہ یہ حدیث بعد میں آنے والی احادیث سے منسوخ ہے۔ یعنی پہلے عتیرہ کا حکم تھا بعد میں منسوخ کر دیا گیا)۔

فائدہ: واجب قربانی کی کئی قسمیں ہیں: ایک وہ جو غنی اور فقیر دونوں پر واجب ہے۔ اس سے مراد وہ ہے جس کی نذر مانی جائے اس میں غنی اور فقیر دونوں برابر ہوتے ہیں۔ دوسری وہ جو صرف فقیر پر واجب ہوتی ہے نہ کہ غنی پر۔ اس سے مراد وہ ہے جو فقیر قربانی کی نیت سے خرید لیتا ہے اور تیسری وہ ہے جو صرف غنی پر واجب ہوتی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے جو اس پر صاحب نصاب ہونے کی حیثیت سے واجب ہوتی ہے نہ کہ شراء اور نذر کے سبب۔

2407۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا أُضْحِيَةً (2) أُنْثَى أَفَأُضَحِّي بِهَا قَالَ لَا وَلَكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَتِلْكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے قربانی کے دن کو عید منانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس امت کے لیے (عید کا دن) بنایا ہے۔ ایک آدمی نے عرض کی: آپ کا کیا

1۔ قال ابو داود تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

2۔ ایک نسخہ میں مَنِيحَةً ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خیال ہے (اس دن) اگر میں اس اونٹنی یا بکری کے سوا قربانی کے لیے کوئی جانور نہ پاؤں جو فقط دودھ پینے کے لیے عاریۃً مجھے دیا گیا ہے کیا میں اسے ہی قربان کر دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں البتہ تو اپنے بال اور ناخن لے لے، اپنی لبیں کاٹ لے اور اپنے زیر ناف بال صاف کر لے اور یہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری مکمل قربانی ہے۔ (یعنی اس سے تجھے قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا)۔

بَاب الْأُضْحِيَّةِ عَنِ الْمَيِّتِ (میت کی جانب سے قربانی کرنے کا بیان)

2408۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ

حنش نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھے قربانی کرتے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ (یعنی آپ دو کس لیے ذبح کر رہے ہیں؟) تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ ﷺ کی جانب سے قربانی کروں۔ چنانچہ میں آپ کی طرف سے قربانی کر رہا ہوں۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ میت کی جانب سے کوئی عمل کر کے یا اس کی نیت سے کچھ پڑھ کر اسے ایصال ثواب کر دیا جائے تو یہ اس کے لیے باعث نفع ہوتا ہے۔ ورنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جانب سے قربانی کرنے کی وصیت نہ فرماتے کیونکہ فعل عبث کی تلقین نبی کی شان نہیں ہے)۔

بَاب الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ فِي الْعَشْرِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ

قربانی کی نیت کرنے والے کا عشرہ ذی الحجہ میں بال کٹوانے کا بیان

2409۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهَلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ قَالَ أَبُو دَاوُد اخْتَلَفُوا عَلَى مَالِكٍ وَعَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فِي عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ بَعْضُهُمْ عُمَرُ وَأَكْثَرُهُمْ قَالَ عَمْرٌو قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمِ بْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيُّ الْجُنْدَعِيُّ[1]

عمرو بن مسلم لیثی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا: وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جس کے پاس قربانی کا جانور ہو جسے وہ ذبح کرے گا تو اسے چاہیے کہ جب ذوالحجہ کا چاند نظر آئے تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کوئی شے نہ لے (یعنی نہ کاٹے) یہاں تک کہ وہ قربانی کر لے۔ (یہ حکم استحباب کے لیے ہے وجوب کے لیے نہیں۔ لہٰذا امام شافعی کے نزدیک بال کٹوانا مکروہ

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تنزیہی ہے حرام نہیں اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ بھی نہیں ہے۔ جب کہ بعض علماء نے اسے وجوب پر بھی محمول کیا ہے)۔
(ھکذا فی بذل المجہود ص 12 ج 13)

ابوداؤد نے کہا ہے کہ محدثین نے مالک اور محمد بن عمرو کے ساتھ عمرو بن مسلم میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ یہ عمرو کی بجائے عمر ہے اور ان میں سے اکثر نے کہا ہے کہ یہ عمرو ہے۔ ابوداؤد نے کہا: یہ عمرو بن مسلم بن اکیمہ اللیثی الجندعی ہے۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الضَّحَايَا (ایسے جانوروں کا بیان جو قربانی کیلئے پسند کیے جاتے ہیں)

2410۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ فَضَحَّى بِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ فَأَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ وَذَبَحَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ ﷺ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسین بڑے سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم ارشاد فرمایا (جس کے پاؤں سیاہ ہوں) جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو (یعنی اس کی آنکھوں کے اردگرد سیاہی ہو) اور وہ سیاہی میں بیٹھتا ہو (یعنی اس کے دونوں پہلو سیاہ ہوں)۔ پس وہ لایا گیا اور آپ ﷺ نے اسے قربانی کرنے کا ارادہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: اے عائشہ! چھری لے آؤ۔ پھر فرمایا: اسے پتھر پر تیز کرو۔ سو میں نے ایسا کیا۔ پھر آپ ﷺ نے وہ چھری لی اور مینڈھے کو پکڑا پھر اسے لٹا دیا اور اسے ذبح کیا اور زبان سے پڑھا: بسم اللہ الخ۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو اسے محمد ﷺ، آل محمد ﷺ اور امت محمد ﷺ کی جانب سے قبول فرما۔ پھر آپ ﷺ نے اسے قربان کر دیا۔

2411۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ[1] عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَحَرَ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سات اونٹوں کو کھڑا کر کے اپنے دست مبارک سے نحر کیا اور مدینہ طیبہ میں دو حسین بڑے بڑے سینگوں والے چتکبرے مینڈھے ذبح کیے۔ (املح سے مراد ایسا مینڈھا ہے جس کی کھال سفید ہو اور اس میں سیاہ رنگ کی دھاریاں ہوں)۔

2412۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ يَذْبَحُ وَيُكَبِّرُ وَيُسَمِّي وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے دو حسین اور بڑے بڑے سینگوں والے چتکبرے مینڈھے قربان کیے۔ آپ ذبح کرتے تھے، تکبیر کہتے تھے اور تسمیہ پڑھتے تھے اور ان کی گردن پر پاؤں مبارک رکھتے تھے۔

1۔ ایک نسخہ میں وُھَیْبٌ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2413۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجَأَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ وَعَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِاسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے قربانی کے دن دو حسین اور بڑے بڑے سینگوں والے چتکبرے خصی مینڈھے ذبح کیے۔ پس جب آپ ﷺ نے ان دونوں کا منہ قبلہ شریف کی طرف کیا تو زبان اقدس سے اس طرح کہا: ”میں نے اپنا چہرہ اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا، تمام ادیان سے منہ پھیر کر خالص ملت ابراہیم پر رہتے ہوئے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا (سب) اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! یہ تیری عطا کردہ ہے اور خالصۃً تیرے لیے ہے اور محمد ﷺ اور آپ کی امت کی جانب سے ہے۔ اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے“۔ پھر آپ ﷺ نے اسے ذبح کیا۔

2414۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ يُضَحِّي ﷺ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بڑے بڑے سینگوں والے اور موٹے تازے مینڈھے کی قربانی کرتے تھے۔ وہ سیاہی میں دیکھتا تھا، (یعنی اس کی آنکھوں کے اردگرد سیاہی تھی) وہ سیاہی میں کھاتا تھا (یعنی اس کا منہ سیاہ تھا) اور وہ سیاہی میں چلتا تھا (یعنی اس کے پاؤں بھی سیاہ تھے)۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ السِّنِّ فِي الضَّحَايَا (اسکا بیان کہ کتنی عمر کے جانور کی قربانی جائز ہوتی ہے)

2415۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ذبح نہ کرو مگر مسنہ مگر یہ کہ تمہیں تنگی ہو (یعنی مسنہ میسر نہ ہو) تو پھر بھیڑ کا جذعہ ذبح کر دو۔

فائدہ: سن عمر کے اعتبار سے اس طرح ہے کہ اگر بکری، بھیڑ ہو تو اس کی عمر ایک سال ہو اور دوسرے سال میں اس کا قدم ہو، اگر گائے وغیرہ ہے تو اس کی عمر دو سال مکمل ہو اور تیسرے سال میں اس کا پاؤں ہو اور اگر اونٹ ہے تو پھر اس کی عمر پانچ سال مکمل ہو اور چھٹے سال میں وہ داخل ہو۔ اور جذعہ سے مراد بھیڑ کا ایسا دنبہ ہے جس کی عمر تو چھ ماہ ہو لیکن سال کا دکھائی دیتا ہو یعنی خوب موٹا تازہ ہو۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2416۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ طُعْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَأَعْطَانِي عَتُودًا جَذَعًا قَالَ فَرَجَعْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ بِهِ فَضَحَّيْتُ بِهِ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام میں قربانی کے جانور تقسیم کیے تو آپ ﷺ نے مجھے جذعہ عطا فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: پس میں اسے آپ ﷺ کی طرف لوٹا کر لے گیا اور آپ سے عرض کیا: یہ تو جذعہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسی کی قربانی کر۔ چنانچہ میں نے اسے ہی قربان کر دیا۔ (جذعہ کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ بکری کا ایسا بچہ جس کی عمر ایک سال مکمل ہو چکی ہو)۔

2417۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ مُجَاشِعٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَعَزَّتِ الْغَنَمُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّي مِمَّا يُوَفِّي مِنْهُ الثَّنِيُّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ

عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کے ساتھ تھے جسے مجاشع کہا جاتا تھا اور ان کا تعلق بنی سلیم سے تھا۔ پس (ایک بار) بکریاں کم پڑ گئیں تو انہوں نے منادی کو حکم دیا (وہ اعلان کرے) کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: بے شک جذعہ کافی ہو رہتا ہے اس کی جانب سے جس کے لیے ثنی کافی ہوتا ہے۔ (ثنی، دندا کو کہتے ہیں۔ عمر کے لحاظ سے فرق مسنہ کی وضاحت میں گزر چکا ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ جس طرح ثنی کی قربانی جائز ہے اسی طرح جذعہ کی قربانی بھی جائز ہے۔ یہاں جذعہ سے مراد بھیڑ کا سال سے کم عمر کا بچہ ہے جو خوب موٹا ہو)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مراد مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔

2418۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِئُ عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر (دسویں ذوالحجہ عید قربان کا دن) کو نماز عید کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: جس نے ہماری نماز کے مثل نماز پڑھی اور جس نے ہماری قربانی کی طرح قربانی کی تحقیق اس نے قربانی (کے اجر و ثواب) کو پا لیا اور جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کی تو وہ گوشت والی بکری ہے (قربانی والی بکری نہیں ہے)۔ اتنے میں ابوبردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ قسم بخدا! میں نے نماز کی طرف نکلنے سے پہلے

1۔ ایک نسخہ میں لہٗ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قربانی کر دی ہے اور میں تو یہ سمجھا تھا کہ آج کا دن کھانے اور پینے کا دن ہے۔ سو میں نے جلدی کی اور خود بھی کھایا اپنے اہل و عیال اور اپنے پڑوسیوں کو بھی کھلایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو وہ گوشت والی بکری ہوئی۔ پھر انہوں نے یہ عرض کی: اب میرے پاس صرف جذعہ (بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ) ہے اور وہ گوشت کے اعتبار سے دو بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا وہ میری طرف سے جائز ہو جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ لیکن تیرے بعد کسی کی جانب سے ہرگز نہ ہوگا۔

فائدہ: آقائے دو جہاں ﷺ کو رب کریم نے اپنی جناب خاص سے جو خصوصی اختیار عطا فرما رکھا تھا یہ اس کا استعمال ہے کہ آپ ﷺ نے خاص طور پر صرف اسی صحابی کو اجازت عطا فرمائی۔

2419۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے ماموں جنہیں ابو بردہ کہا جاتا ہے، نے نماز عید سے قبل قربانی کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تیری بکری تو گوشت کی بکری ہے۔ (یعنی وہ قربانی کی بکری نہیں ہے) تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میرے پاس گھر میں چارہ کھانے والا بھیڑ کا جذعہ ہے (یعنی وہ خوب موٹا تازہ ہے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے ذبح کر دے اور تیرے سوا کسی اور کے لیے ایسا کرنا درست نہیں ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الضَّحَايَا (قربانی کے جانوروں میں سے ان کا بیان جو مکروہ ہیں)

2420۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصَابِعِي أَقْصَرُ مِنْ أَصَابِعِهِ وَأَنَامِلِي أَقْصَرُ مِنْ أَنَامِلِهِ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرُ[1] الَّتِي لَا تَنْقَى قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ قَالَ مَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد لَيْسَ لَهَا مُخٌّ[2]

عبید بن فیروز نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: قربانی میں کون سے جانور جائز نہیں ہوتے۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے۔ میری انگلیاں آپ ﷺ کی انگلیوں سے چھوٹی ہیں اور میری (انگلیوں کے) پورے آپ ﷺ کے پوروں سے چھوٹے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے چار انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: چار قسم کے جانور ہیں جو قربانی میں جائز نہیں ہوتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کانا جانور جس کا کانا پن بالکل ظاہر ہو، بیمار جانور جس کی بیماری واضح ہو، لنگڑا جانور جس کی لنگڑاہٹ بالکل واضح ہو اور اتنا کمزور جانور جس کی ہڈیوں میں گودا باقی نہ ہو۔ عبید بن فیروز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو کہا: میں تو یہ بھی مکروہ جانتا ہوں کہ قربانی کے جانور

1۔ ایک نسخہ میں الکسیر کے بجائے الکھیرا ہے۔ 2۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے دانت میں بھی کوئی نقص (کمی) ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: جسے تو ناپسند کرتا ہے تو اسے چھوڑ دے لیکن کسی دوسرے پر اسے حرام نہ کر۔ (یعنی کسی دوسرے کو اس سے منع نہ کر کیونکہ شریعت نے اسے مباح قرار دیا ہے)

2421۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ حَدَّثَنَا عِيسَى الْمَعْنَى عَنْ ثَوْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو حُمَيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ ذُو مِصْرَ قَالَ أَتَيْتُ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدٍ السُّلَمِيَّ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْوَلِيدِ إِنِّي خَرَجْتُ أَلْتَمِسُ الضَّحَايَا فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا يُعْجِبُنِي غَيْرَ ثَرْمَاءَ فَكَرِهْتُهَا فَمَا تَقُولُ قَالَ أَفَلَا جِئْتَنِي بِهَا قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ تَجُوزُ عَنْكَ وَلَا تَجُوزُ عَنِّي قَالَ نَعَمْ إِنَّكَ تَشُكُّ وَلَا أَشُكُّ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُصْفَرَّةِ وَالْمُسْتَأْصَلَةِ وَالْبَخْقَاءِ وَالْمُشَيَّعَةِ وَكَسْرَا وَالْمُصْفَرَّةُ الَّتِي تُسْتَأْصَلُ أُذُنُهَا حَتَّى يَبْدُوَ سِمَاخُهَا وَالْمُسْتَأْصَلَةُ الَّتِي اسْتُؤْصِلَ[1] قَرْنُهَا مِنْ أَصْلِهِ وَالْبَخْقَاءُ الَّتِي تُبْخَقُ عَيْنُهَا وَالْمُشَيَّعَةُ الَّتِي لَا تَتْبَعُ الْغَنَمَ عَجَفًا وَضَعْفًا وَالْكَسْرَاءُ الْكَسِيرَةُ

شہر کے رہنے والے یزید نے بیان کیا ہے کہ میں عتبہ بن عبد السلمی کے پاس آیا اور میں نے کہا: اے ابا الولید! میں قربانی کا جانور تلاش کرنے کے لیے نکلا تھا لیکن میں نے کوئی ایسا (حسین اور موٹا تازہ) جانور نہیں پایا جو مجھے پسند ہو سوائے ایک کے جس کے دانت گرے ہوئے تھے اور میں نے اسے پسند نہیں کیا۔ اس نے کہا: تو کیا کہہ رہا ہے؟ تو اسے میرے لیے کیوں نہیں لے آیا۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! (کیا) وہ تیری طرف سے جائز ہے اور میری طرف سے جائز نہیں ہے۔ اس نے جواب دیا: ہاں۔ اس لیے کہ تو شک کرتا ہے اور میں شک نہیں کرتا۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے مصفرہ، مستاصلہ، بخقاء، مشیعہ اور کسرا سے منع کیا ہے۔ مصفرہ وہ ہے جس کا کان کاٹ دیا گیا ہو یہاں تک کہ اس کا سوراخ ظاہر ہو جائے، مستاصلہ وہ ہے جس کا سینگ جڑ سے اکھیڑ دیا جائے، بخقاء وہ ہے جس کی بینائی ختم ہو جائے مگر ظاہری آنکھ سلامت ہو اور مشیعہ وہ ہے جو دبلا اور کمزور ہونے کے سبب ریوڑ کے ساتھ ساتھ نہ چل سکے (بلکہ ان سے پیچھے رہ جائے) اور کسرا وہ ہے جس کا پاؤں وغیرہ کا کوئی عضو ٹوٹا ہوا ہو۔

2422۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ رَجُلَ صِدْقٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَلَا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ قَالَ زُهَيْرٌ فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ أَذَكَرَ عَضْبَاءَ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا الْمُقَابَلَةُ قَالَ يُقْطَعُ طَرَفُ الْأُذُنِ قُلْتُ فَمَا الْمُدَابَرَةُ قَالَ يُقْطَعُ مِنْ مُؤَخَّرِ الْأُذُنِ قُلْتُ فَمَا الشَّرْقَاءُ قَالَ تُشَقُّ الْأُذُنُ قُلْتُ فَمَا الْخَرْقَاءُ قَالَ تُخْرَقُ أُذُنُهَا لِلسِّمَةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم آنکھوں اور کانوں کو خوب غور سے دیکھ لیں اور کانا جانور قربانی نہ کریں اور نہ وہ جس کا کان آگے کی جانب سے کٹا ہوا ہو اور نہ وہ جس کا کان پیچھے کی جانب سے کٹا ہوا ہو اور نہ ہی وہ جس کے کان میں گول سوراخ کر دیا گیا ہو اور نہ ہی وہ جس کے کان لمبائی میں چیر دیئے گئے ہوں۔ زہیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو اسحاق سے کہا ہے: کیا شریح نے عضباء کا بھی ذکر کیا ہے؟ (عضباء سے مراد وہ ہے جس کے

1۔ ایک نسخہ میں استوصل کے بجائے تُسْتَأْصَلُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں) انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر میں نے پوچھا: مقابلہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جس کے کان آگے کی جانب سے کاٹ دیئے جائیں۔ پھر پوچھا: مدابرہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جس کے کان پیچھے کی جانب سے کاٹ دیئے جائیں۔ پھر میں نے پوچھا: شرقاء کیا ہوتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جس کے کان کو شق کر دیا جائے۔ (یعنی جس کے کان کو گول یا عرضاً کاٹ ڈالا جائے) پھر میں نے پوچھا: خرقاء کیا ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا: جس کے کان (طولاً) چیر ڈالے جائیں نشانی کے لیے۔

2423۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الدَّسْتُوَائِيُّ وَيُقَالُ لَهُ هِشَامُ بْنُ سَنْبَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُضَحَّى بِعَضْبَاءِ الْأُذُنِ وَالْقَرْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد جُرَيٌّ سَدُوسِيٌّ بَصْرِيٌّ لَمْ يُحَدِّثْ عَنْهُ إِلَّا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ[1] لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مَا الْأَعْضَبُ قَالَ النِّصْفُ فَمَا فَوْقَهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ ایسا جانور قربانی کیا جائے جس کے کان اور سینگ کٹے ہوئے ہوں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ جری سدوسی بصری ہیں ان سے قتادہ کے سوا کسی نے حدیث بیان نہیں کی۔

مسدد، یحییٰ اور ہشام نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اعضب کون سا جانور ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ جس کا نصف یا نصف سے زائد کان یا سینگ کٹا ہوا ہو۔

فائدہ: وہ جانور جس کا کان، دم، ناک اور چکی (لاٹ) ان میں سے کوئی شے نصف یا اس سے زیادہ کٹی ہوئی ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں بخلاف ایسے کے جس کے پیدائشی طور پر کان نہ ہوں۔ اسی طرح وہ جس کی ایک آنکھ کی بینائی ختم ہو جائے، اتنا کمزور جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو، ایسا لنگڑا جو قربان گاہ تک چل کر نہ جا سکتا ہو، ایسا بیمار جو چارہ نہ کھاتا ہو، اسی طرح وہ جو دانت نہ ہونے کی وجہ سے چارہ نہ کھا سکتا ہو ان سب کی قربانی جائز نہیں۔ اور ایسا جانور جس کا کان طولاً یا عرضاً چرا ہوا ہو لیکن ساتھ ہی لٹک رہا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے اور حدیث طیبہ میں نہی کو تنزیہہ پر محمول کیا گیا ہے۔ ابن جماعۃ نے کہا ہے کہ ائمہ اربعہ کا موقف یہی ہے کہ شرقاء اور خرقاء کی قربانی جائز ہے۔

بَابٌ فِي الْبَقَرِ وَالْجَزُورِ عَنْ كَمْ تُجْزِءُ

اس کا بیان کہ گائے اور اونٹ کی قربانی کتنے افراد کی طرف سے ہو سکتی ہے

2424۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں حج تمتع کرتے تھے تو ہم ایک گائے سات افراد کی طرف سے اور ایک اونٹ سات افراد کی طرف سے ذبح کرتے تھے (اور) ہم سب اس میں شریک ہوتے تھے۔

1۔ ایک نسخہ میں یہاں یعنی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2425۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ایک گائے سات افراد کی طرف سے ہے اور ایک اونٹ بھی سات افراد کی جانب سے کافی ہے۔

2426۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ علیہ السلام کی معیت میں حدیبیہ کے مقام پر ایک اونٹ سات افراد کی جانب سے نحر کیا اور ایک گائے سات افراد کی جانب سے ذبح کی۔ (یعنی ہم نے سات افراد کی جانب سے ایک اونٹ یا ایک گائے کی قربانی دی)۔

بَابٌ فِي الشَّاةِ يُضَحَّى بِهَا عَنْ جَمَاعَةٍ

اس کا بیان کہ ایک بکری جماعت کی جانب سے قربانی کی جاسکتی ہے

2427۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْأَضْحَى بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا قَضَى خُطْبَتَهُ نَزَلَ مِنْ مِنْبَرِهِ وَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ میں حاضر تھا۔ سو جب آپ علیہ السلام اپنا خطبہ مکمل کر چکے تو منبر سے نیچے اترے اور آپ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا تو رسول اللہ علیہ السلام نے اسے اپنے دست مبارک سے ذبح کیا اور زبان اقدس سے یہ کہا: بسم اللہ واللہ اکبر یہ میری جانب سے ہے اور میری امت کے اس فرد کی جانب سے جس نے قربانی نہیں کی۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرنا سنت ہے اور یہی افضل ہے بشرطیکہ آدمی ذبح کرنے پر قادر ہو۔ اس سے یہ بھی استدلال کیا گیا ہے کہ ایک بکری گھر کے جملہ افراد کی طرف سے کافی ہوتی ہے بشرطیکہ ان میں سے کسی پر انفرادی طور پر قربانی واجب نہ ہو۔

بَابُ الْإِمَامِ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى (امام کے لیے عید گاہ میں قربانی ذبح کرنے کا بیان)

2428۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَذْبَحُ أُضْحِيَتَهُ بِالْمُصَلَّى وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کرم علیہ السلام اپنی قربانی عید گاہ میں ذبح کرتے تھے۔ (لہذا)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

فائدہ: اس میں حکمت یہ بیان کی گئی ہے کہ غرباء و مساکین قربانی کرتے ہوئے دیکھ لیں اور ان کے لیے گوشت کا حصول آسان ہو۔

بَابٌ فِي حَبْسِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ (قربانی کا گوشت روک کر رکھنے کا بیان)

2429۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ دَفَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ادَّخِرُوا الثُّلُثَ وَتَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُونَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَهَيْتَ عَنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ عَلَيْكُمْ فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَادَّخِرُوا

عمرہ بنت عبدالرحمن نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جنگل کے باسیوں میں سے کچھ لوگ عید الاضحیٰ کے دن (شہر میں) آ گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دن کے لیے گوشت ذخیرہ کرلو اور باقی سب صدقہ کردو۔ وہ فرماتی ہیں: جب اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: یا رسول اللہ! ﷺ لوگ اپنی قربانیوں سے نفع اٹھا رہے ہیں، ان کی چربی پگھلا رہے ہیں اور ان کے چمڑے سے مشکیزے بنا رہے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو کیا ہوا؟ یا جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد روک کر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ میں نے تمہیں ان جنگل سے آنے والوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو تمہارے پاس آئے تھے۔ لہٰذا اب کھاؤ، صدقہ کرو اور ذخیرہ کرو۔ (یعنی یہ جملہ امور تمہارے لیے مباح ہیں)۔

2430۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَاتَّجِرُوا أَلَا وَإِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت نبیشہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہم نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دنوں سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تاکہ قربانی کا گوشت تم تمام کو پہنچ جائے۔ پس اب اللہ تعالیٰ نے وسعت اور خوشحالی عطا فرما دی ہے۔ لہٰذا تم کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور اجر و ثواب حاصل کرنے کے لیے صدقہ کرو۔ خبردار! آگاہ رہو۔ بلاشبہ یہ دن کھانے، پینے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔

فائدہ: قربانی کے گوشت کی تقسیم میں افضل یہی ہے کہ ایک تہائی صدقہ کیا جائے، ایک تہائی اقارب اور دوستوں کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ضیافت کے لیے رکھا جائے اور ایک تہائی افراد خانہ کے کھانے کے لیے ہو۔ وہ جانور جو ذبح کیے جاتے ہیں ان کی تین اقسام ہیں: ایک وہ جن کا گوشت مالک کے لیے کھانا بالا جماع جائز ہے۔ اور یہ قربانی کے جانور ہیں چاہے قربانی نفلی ہو یا واجب۔ دوسرا وہ جن کا گوشت خود بالا جماع جائز نہیں۔ ان سے مراد وہ ہیں جنہیں شکار کے بدلے، کفارات واجبہ کی ادائیگی کے لیے اور دم احصار کے طور پر ذبح کیا جائے، ان کا سارا گوشت صدقہ کرنا واجب ہوتا ہے۔ اور تیسری قسم میں اختلاف ہے اور وہ ہے حج قران اور تمتع کی قربانی کہ اس سے احناف کے نزدیک گوشت کھایا جاسکتا ہے اور امام شافعی کے نزدیک نہیں۔ (بذل المجہود ص 42 ج 13)

بَابٌ فِي الْمُسَافِرِ يُضَحِّي (مسافر کے لیے قربانی کرنے کا بیان)

2431۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَنَا لَحْمَ هَذِهِ الشَّاةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) قربانی کی۔ پھر فرمایا: اے ثوبان! اس بکری کا گوشت ہمارے لیے صاف کرو۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں اس گوشت سے مسلسل آپ کو کھلاتا رہا یہاں تک کہ ہم مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔

فائدہ: ہم احناف کے نزدیک قربانی واجب ہونے کے لیے مقیم ہونا شرط ہے۔ مسافر پر قربانی واجب نہیں ہوتی جیسا کہ المبسوط میں ہے: لا تجب الاضحیۃ علی الحاج۔ آپ نے اس میں حج کرنے والے سے مسافر مراد لیا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ قربانی ہمارے نزدیک نفلی ہدی پر محمول ہے۔ (بذل المجہود ص 47 ص 13)

بَابٌ فِي النَّهْيِ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ وَالرِّفْقِ بِالذَّبِيحَةِ

جانوروں کو باندھ کر مارنے سے روکنے اور ذبح ہونے والے جانور سے نرمی کرنے کا بیان

2432۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ خَصْلَتَانِ سَمِعْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا قَالَ غَيْرُ مُسْلِمٍ يَقُولُ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دو خصلتیں ہیں جن کے بارے میں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے پر احسان کرنا لازم قرار دیا ہے۔ لہٰذا جب تم (کسی کو قصاصاً) قتل کرو تو تم اچھے طریقہ سے قتل کرو (یعنی بالفور اس عمل سے فارغ ہو جاؤ) مسلم کے علاوہ دوسرے راوی یہ کہتے ہیں کہ تم مقتول کے ساتھ احسان کرو اور جب تم ذبح کرو تو ذبح بھی اچھے طریقے سے کرو۔ تم میں سے ہر ایک کو اپنی چھری پہلے تیز کر لینی چاہیے اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچائے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: کتنا خوبصورت اور حسین دین اسلام کا اپنے ماننے والے کے لیے یہ درس اور ہدایت ہے کہ انسان تو رہے ایک طرف، وہ دیگر حیوانوں کے ساتھ بھی نرمی، حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کا درس دے رہا ہے۔ پھر انسان کے بارے میں اس کے رویے اور سلوک کے بارے میں آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس کی تعلیمات کتنی حسین اور روح پرور ہوں گی۔ اس لیے ظلم و زیادتی، لوٹ کھسوٹ، ناحق خون بہانا اور قتل وغارت گری نہ اسلام کا شیوہ ہے اور نہ اہل اسلام کا شیوہ ہے۔

2433۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَى فِتْيَانًا أَوْ غِلْمَانًا قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ

ہشام بن زید نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت انس کے ساتھ حکم بن ایوب کے پاس گیا تو انہوں نے چند نوجوانوں یا بچوں کو دیکھا کہ انہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنا رکھا ہے اور اسے تیر مار رہے ہیں۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ (اہل کتاب کے ذبائح کا بیان)

2434۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنَى مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ارشاد گرامی "پس تم کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا جائے اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر (ذبح کے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے"۔ یہ منسوخ ہے اور اس سے استثناء کرتے ہوئے فرمایا "اور ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا (ذبیحہ) ان کے لیے حلال ہے"۔

2435۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ يَقُولُونَ مَا ذَبَحَ اللهُ فَلَا تَأْكُلُوا وَمَا ذَبَحْتُمْ أَنْتُمْ فَكُلُوا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ (ترجمہ) "بے شک شیاطین اپنے دوستوں کی طرف القاء کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جسے مار ڈالے تو اسے تم نہیں کھاتے اور جسے تم خود ذبح کرو تو اسے کھاتے ہو"۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ) "اور تم نہ کھاؤ ان میں سے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے"۔

2436۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ الْيَهُودُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلْنَا وَلَا نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلَ اللهُ فَأَنْزَلَ اللهُ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ یہودی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: ہم اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے تو کھاتے ہیں جسے ہم خود قتل کریں (یعنی ذبح کریں) اور ہم اس سے نہیں کھاتے جسے اللہ تعالیٰ مارے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ) ''اور تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے۔ الخ'' (معلوم یہ ہوا کہ وہ جانور جنہیں ذبح کرتے وقت ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے وہ حلال ہیں اور جن پر ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے تو ان کا گوشت کھانا حرام ہے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ مُعَاقَرَةِ الْأَعْرَابِ

وہ جانور جنہیں عرب لوگ اظہار فخر کے لیے ذبح کرتے ہیں ان کے کھانے کا بیان

2437۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ مُعَاقَرَةِ الْأَعْرَابِ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي رَيْحَانَةَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَطَرٍ وَغُنْدَرٌ أَوْقَفَهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عربوں کے باہمی فخر و مباہات کا اظہار کرنے کے لیے جانور ذبح کرنے سے منع فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوریحانہ کا نام عبد اللہ بن مطر ہے اور غندر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر اس حدیث کو موقوف کیا ہے۔

فائدہ: عربوں میں یہ رواج تھا کہ وہ ایک دوسرے پر اپنی سخاوت کی دھاک بٹھانے، شہرت اور ریاکاری کے لیے جانور ذبح کرتے۔ ایک آدمی پہلے ایک جانور ذبح کرتا، پھر دوسرا اس کے مقابلے میں کرتا حتی کہ یہ تعداد ایک ایک کر کے بڑھتی جاتی۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک اس سے عاجز آ جاتا اور مقصود فقط فخر، شہرت اور دکھاوا ہوتا۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

بَابٌ فِي الذَّبِيحَةِ بِالْمَرْوَةِ (سفید پتھر سے جانور ذبح کرنے کا بیان)

2438۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا[1] فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرِنْ أَوْ أَعْجِلْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا أَوْ ظُفْرًا وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَتَقَدَّمَ بِهِ سَرْعَانٌ مِنَ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا فَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي آخِرِ النَّاسِ فَنَصَبُوا قُدُورًا فَمَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْقُدُورِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ وَنَدَّ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا

1۔ أفنذبح بالمروة وشقة العصا کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَافْعَلُوا بِهٖ مِثْلَ هٰذَا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم کل دشمن سے ملیں گے۔ (یعنی ہماری ان سے جنگ ہوگی) اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم سفید تیز دھار پتھر اور لاٹھی کی ایک طرف سے جانوروں کو ذبح کر سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو مار دے یا فرمایا تو جلدی کر۔ پس جس شے نے خون بہا دیا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا تو تم اسے کھاؤ جبکہ وہ دانت یا ناخن نہ ہو۔ اس کا سبب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ دانت، یہ تو ایک ہڈی ہے اور ناخن، تو یہ حبشہ کی چھریاں ہیں۔ (یعنی حبشہ کے لوگ ناخنوں سے کاٹ ڈالتے ہیں) پھر لوگوں میں سے کچھ تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھے اور انہوں نے عجلت سے کام لیا اور مال غنیمت میں سے کچھ مال لے لیا۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے آخر میں تھے اور ان لوگوں نے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ پس رسول اللہ ﷺ ہانڈیوں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم فرمایا تو انہیں الٹا کر دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے درمیان مال غنیمت تقسیم فرمایا۔ (ہانڈیوں کو الٹا کرنے کا سبب یہی تھا کہ ان لوگوں نے تقسیم سے پہلے ہی مال لے لیا تھا اور ہانڈیوں میں گوشت چڑھا دیا تھا) پس آپ ﷺ نے ایک اونٹ کو دس بکریوں کے مساوی قرار دیا۔ قوم کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ ان کے پاس گھوڑے نہ تھے تو ایک آدمی نے اسے تیر مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ (یعنی وہ تیر لگنے سے مر گیا) تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک ان چوپاؤں میں سے بھی کچھ بھاگنے والے ہوتے ہیں جیسا کہ وحشی جانور بھاگتے ہیں۔ پس جو ان میں سے ایسا کرے تو تم بھی اس کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرو۔

فائدہ: ہر ایسی تیز دھار شے جو خون بہانے کی صلاحیت رکھتی ہو اس سے ذبح کرنا درست ہے اور دانت اور ناخن سے ذبح کرنا تب درست ہے جب یہ اپنے محل سے اکھڑے ہوئے ہوں۔ اپنی جگہ پر لگے ہوئے دانتوں یا ناخنوں سے ذبح کرنا صحیح نہیں۔

2439۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ وَحَمَّادًا حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ أَوْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اصَّدْتُ أَرْنَبَيْنِ فَذَبَحْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُمَا فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا

محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد نے بیان کیا ہے کہ میں نے دو خرگوش شکار کیے اور میں نے دونوں کو سفید پتھر کے ساتھ ذبح کیا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے بارے میں پوچھا: تو آپ ﷺ نے مجھے ان کے کھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

2440۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ كَانَ يَرْعَى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ أُحُدٍ فَأَخَذَهَا الْمَوْتُ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَنْحَرُهَا بِهِ فَأَخَذَ وَتِدًا فَوَجَأَ بِهِ فِي لَبَّتِهَا حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهَا ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا

حضرت عطاء بن یسار نے بنی حارثہ کے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ وہ احد کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اونٹنی چرا رہا تھا کہ اسے موت نے آلیا۔ پس اس نے اسے نحر کرنے کے لیے کوئی شے نہ پائی تو اس نے کیل لیا اور اس کے ساتھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس کے لبہ (انتہائے صدر کو کہتے ہیں) میں سوارخ کیا یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس بارے میں آپ کو آگاہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے وہ کھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

2441۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُرَيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحَدُنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کا کیا خیال ہے اگر ہم میں سے کوئی شکار کرلے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا وہ سفید پتھر اور لاٹھی کی ایک طرف کے ساتھ ذبح کرسکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو خون بہا جس کے ساتھ تو چاہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کر۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَبِيحَةِ الْمُتَرَدِّيَةِ

اوپر سے نیچے کی جانب گرنے والے جانور کو ذبح کرنے کا بیان

2442۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا مِنَ اللَّبَّةِ أَوِ الْحَلْقِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَا يَصْلُحُ إِلَّا فِي الْمُتَرَدِّيَةِ وَالْمُتَوَحِّشِ

ابو العشراء نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا ذبح صرف لبہ یا حلق سے ہی صحیح ہوتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو اس کی ران میں بھی نیزہ مارے تو وہ بھی تیرے لیے جائز اور حلال ہوگا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ایسا کرنا صرف بلندی سے گرنے والے اور وحشی کے لیے درست ہوتا ہے۔

فائدہ: ذبح کی دو قسمیں ہیں: ایک اختیاری اور دوسری اضطراری۔ جب جانور ذبح کرنے والے کی گرفت میں ہو تو یہ ذبح اختیاری ہے۔ لہٰذا اس کے لیے حلق یا لبہ سے ہونا ضروری ہے۔ اگر جانور گرفت میں نہ ہو تو یہ ذبح اضطراری ہے۔ اس کے لیے یہ ہے کہ اسے جہاں کہیں بھی زخم لگا دیا جائے تو وہ درست ہے۔ اس اضطراری حالت میں پھر دو صورتیں ہیں: اگر زخمی ہونے کے بعد زندہ جانور ہاتھ آجائے اور اسے ذبح کرنے کی قدرت ہو تو ذبح کرنا لازم ہے ورنہ حلال نہ ہوگا۔

(بذل المجہود ص62 ج13)

بَابٌ فِي الْمُبَالَغَةِ فِي الذَّبْحِ (خوب اچھی طرح ذبح کرنے کا بیان)

2443۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْحَسَنُ بْنُ عِيسَى مَوْلَى ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ زَادَ ابْنُ عِيسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ زَادَ ابْنُ عِيسَى فِي حَدِيثِهِ وَهِيَ الَّتِي تُذْبَحُ فَيُقْطَعُ الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْأَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتَّى تَمُوتَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم دونوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شریطۃ الشیطان سے منع فرمایا ہے۔ ابن عیسیٰ نے (تفسیر بیان کرتے ہوئے) اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے۔ اور شریطۃ الشیطان یہ ہے کہ جانور کو ذبح کرتے وقت صرف اس کی جلد کاٹ دی جاتی ہے اور رگیں نہیں کاٹی جاتیں۔ پھر اسے چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ (تڑپ تڑپ کر) مر جاتا ہے۔

فائدہ: اس عمل کو شریطۃ الشیطان اس لیے کہا جاتا ہے کہ شیطان ہی انہیں ایسا کرنے پر ابھارتا ہے اور زمانہ جاہلیت میں اس کا رواج عام تھا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي ذَكَاةِ الْجَنِينِ (کسی جانور کے پیٹ میں موجود بچے کے ذبح کا بیان)

2444۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْجَنِينِ فَقَالَ كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ وَقَالَ مُسَدَّدٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِينَ أَنُلْقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ قَالَ كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جنین کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے کھالو۔ مسدد نے بیان کیا ہے: ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﷺ ہم اونٹنی کا نحر کرتے ہیں، گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں اور پھر ہم اس کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں کیا ہم اسے پھینک دیں یا ہم اسے کھالیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے کھالو کیونکہ اس کا ذبح اس کی ماں کو ذبح کرنا ہے۔ (یعنی جب اس کی ماں کو ذبح کر دیا گیا تو یہی اس جنین کو بھی ذبح کرنا ہے۔ اسے علیحدہ ذبح کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن احناف کا موقف یہ ہے کہ اگر وہ جنین زندہ ہوا تو اسے علیحدہ ذبح کرے اور پھر کھائے ورنہ نہ کھائے)

2445۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنین کا ذبح اس کی ماں کو ذبح کرنا ہی ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي أَكْلِ اللَّحْمِ لَا يُدْرَى أَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا
ایسا گوشت کھانے کا بیان جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ آیا اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں

2446۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ وَمُحَاضِرٌ الْمَعْنَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرَا عَنْ حَمَّادٍ وَمَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَوْمًا حَدِيثُو عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ يَأْتُونَ بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا أَمْ لَمْ يَذْكُرُوا أَفَنَأْكُلُ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم سَمُّوا اللَّهَ وَكُلُوا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ بے شک وہ لوگ جن کا زمانہ جاہلیت ابھی قریب ہے (یعنی نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں) وہ گوشت لے کر آتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کیا انہوں نے (جانور کو ذبح کرتے وقت) اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہے یا نہیں لیا، کیا ہم اس سے کھا سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ علیہ نے فرمایا: تم اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اور اسے کھالو۔

فائدہ: اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں حسن ظن ہی رکھنا چاہیے اور یہی نظریہ بنانا چاہیے کہ اس نے ذبح کرتے وقت اس پر اللہ تعالیٰ کا نام ضرور لیا ہوگا۔ لہٰذا اس اعتقاد کے ساتھ اس پر خود تسمیہ پڑھ کر اسے کھالینا چاہیے۔

بَابٌ فِي الْعَتِيرَةِ (عتیرہ کا بیان)

2447۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ قَالَ نُبَيْشَةُ نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوا لِلَّهِ فِي أَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَبَرُّوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطْعِمُوا قَالَ إِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوهُ مَاشِيَتُكَ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ قَالَ نَصْرٌ اسْتَحْمَلَ لِلْحَجِيجِ ذَبَحْتَهُ فَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ قَالَ خَالِدٌ أَحْسَبُهُ قَالَ عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ قَالَ خَالِدٌ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَمِ السَّائِمَةُ قَالَ مِائَةٌ

نبیشہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ علیہ کو پکار کر عرض کی: ہم دور جاہلیت میں ایک جانور رجب کے مہینہ میں ذبح کرتے تھے (تقرب کے لیے رجب کے عشرہ میں جانور ذبح کرنا عتیرہ کہلاتا تھا) تو آپ ہمیں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ تو رسول اللہ علیہ نے فرمایا: کسی بھی مہینے میں تم اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے ذبح کرو اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور کھلاؤ۔ (فقراء و مساکین کو)۔ پھر اس نے عرض کی: ہم زمانہ جاہلیت میں فرع ذبح کیا کرتے تھے۔ (زمانہ جاہلیت میں کسی بھی جانور کا پہلا بچہ وہ چھوڑے رکھتے تھے اور پھر نسل میں برکت کی خاطر بتوں کے نام پر وہ اسے ذبح کرتے تھے۔ ابتدائے اسلام میں مسلمان اسے اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ یہی فرع کہلاتا ہے)۔ عتیرہ اور فرع پہلے دونوں حکم تھے بعد میں منسوخ کر دیئے گئے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ علیہ نے فرمایا: ہر چرنے والے جانور میں فرع ہے جسے تیرے جانور (اپنے اوپر چارہ لاد کر) کھلاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ بوجھ اٹھانے کے قابل ہو جائے۔ نصر نے کہا: جب وہ حاجیوں کو اٹھانے کے قابل ہو جائے۔ (یعنی مکمل اونٹ بن جائے اور دور دراز سفر کر سکتا ہو) تو تو اسے ذبح کر دے اور اس کا گوشت صدقہ کر دے۔ خالد نے کہا ہے: میں ابو قلابہ کے بارے میں ہی گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا: مسافر کے لیے ایسا کرنا زیادہ بہتر ہے۔ خالد نے کہا: میں نے ابو قلابہ سے پوچھا: کتنے چرنے والے جانوروں میں فرع ذبح کرے۔ تو انہوں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے کہا: سو جانوروں میں۔

2448۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اب نہ فرع ہے اور نہ ہی عتیرہ (یعنی اسلام میں یہ دونوں حکم باقی نہیں رہے بلکہ منسوخ کر دیئے گئے ہیں)۔

2449۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ الْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ

حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ فرع پہلا بچہ ہوتا ہے۔ ان کے ہاں کسی جانور کا جو پہلا بچہ پیدا ہوتا تھا وہ اسے ذبح کر دیا کرتے تھے۔

2450۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ كُلِّ خَمْسِينَ شَاةً شَاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ بَعْضُهُمُ الْفَرَعُ أَوَّلُ مَا تُنْتِجُ الْإِبِلُ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ ثُمَّ يَأْكُلُونَهُ وَيُلْقَى جِلْدُهُ عَلَى الشَّجَرِ وَالْعَتِيرَةُ فِي الْعَشْرِ الْأُوَلِ مِنْ رَجَبٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا: ہر پچاس بکریوں میں سے ایک بکری (فقراء و مساکین کے لیے ذبح کرو)۔ ابوداؤد نے کہا کہ بعض نے کہا ہے کہ فرع سے مراد وہ ہے جو اونٹ کے ہاں پہلا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ اسے اپنے بتوں کے لیے ذبح کر دیتے تھے۔ پھر اس کا گوشت کھا لیتے اور اس کی کھال درخت پر پھینک دی جاتی تھی۔ اور عتیرہ سے مراد وہ جانور ہے جسے رجب کے پہلے عشرہ میں ذبح کرتے تھے۔

بَابٌ فِي الْعَقِيقَةِ (عقیقہ کا بیان)

2451۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ قَالَ مُكَافِئَتَانِ أَيْ مُسْتَوِيَتَانِ أَوْ مُتَقَارِبَتَانِ

ام کرز الکعبیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ (عقیقہ میں) بچے کی جانب سے دو مساوی بکریاں ہیں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے احمد سے سنا ہے: انہوں نے کہا: مکافئتان کا معنی ہے دو ہم عمر ایک جیسی بکریاں یا دونوں قریب العمر ہوں۔

2452۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ أَذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا

ام کرز نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ پرندوں کو ان کے گھونسلوں پر بیٹھنے دو۔ (زمانہ جاہلیت میں لوگ پرندوں سے فال پکڑتے تھے۔ وہ اس طرح کہ اگر کسی کو کام ہوتا تو پرندے کے گھونسلے کے پاس جاتا اور اسے اڑاتا اگر وہ دائیں جانب اڑ کر جاتا تو یہ اچھی فال ہوتی لہٰذا وہ اپنے کام کو چلا جاتا اور اگر بائیں جانب اڑ کر جاتا تو یہ بد فال ہوتی اس لیے وہ واپس لوٹ آتا) وہ فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے بھی سنا ہے کہ بچے کی جانب سے دو بکریاں ہیں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے اور تمہیں یہ بات ضرر نہ دے کہ وہ مذکر ہوں یا مونث (یعنی نر اور مادہ دونوں بچے اور بچی دونوں کے لیے درست ہیں۔ اس بارے میں شک میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے)

2453۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مِثْلَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا هُوَ الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ وَهْمٌ

ام کرز نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بچے کی جانب سے دو ہم مثل بکریاں ہیں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے۔ ابوداؤد نے کہا: یہی حدیث صحیح ہے اور سفیان کی حدیث میں وہم ہے۔

2454۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُدَمَّى فَكَانَ قَتَادَةُ إِذَا سُئِلَ عَنِ الدَّمِ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ قَالَ إِذَا ذَبَحْتَ الْعَقِيقَةَ أَخَذْتَ مِنْهَا صُوفَةً وَاسْتَقْبَلْتَ بِهِ أَوْدَاجَهَا ثُمَّ تُوضَعُ عَلَى يَافُوخِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَسِيلَ عَلَى رَأْسِهِ مِثْلَ الْخَيْطِ ثُمَّ يُغْسَلُ رَأْسُهُ بَعْدُ وَيُحْلَقُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا وَهْمٌ مِنْ هَمَّامٍ وَيُدَمَّى قَالَ أَبُو دَاوُد خُولِفَ هَمَّامٌ فِي هَذَا الْكَلَامِ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ هَمَّامٍ وَإِنَّمَا قَالُوا يُسَمَّى فَقَالَ هَمَّامٌ يُدَمَّى قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَيْسَ يُؤْخَذُ بِهَذَا[1]

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہے جو اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے اور اس کے سر کا حلق کیا جاتا ہے (جسے عرف میں جھنڈ اتارنا کہتے ہیں) اور (اس کے سر پر) خون لگایا جاتا ہے۔ جب حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے خون کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ کیسے لگایا جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تو عقیقہ کا جانور ذبح کرنے لگے تو اس سے تھوڑی سی اون (بال) لے لے اور پھر انہیں اس کی ان رگوں کے سامنے رکھ جن سے خون بہہ رہا ہے۔ پھر اسے بچے کی چندیا (چوٹی) پر رکھا جائے گا یہاں تک کہ اس کے سر پر دھاگے کی طرح خون بہنے لگے۔ پھر اس کا سر دھو دیا جائے گا اور اسے مونڈ دیا جائے گا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ وَيُدَمَّى کے لفظ میں ہمام کو وہم ہوا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس کلام میں ہمام سے اختلاف کیا گیا ہے اور وہ ہمام کے وہم کی وجہ سے ہے کیونکہ رواۃ نے

1۔ قال ابوداؤد خولف همام تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یُسَمّٰی کہا ہے اور ہمام نے یَدمّی کہہ دیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس کے مطابق عمل نہیں کیا جائے گا۔ (بذل المجہود میں قیل کے تحت ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ساتویں دن ختنہ کیا جائے۔ واللہ اعلم)

2455۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُسَمَّى قَالَ أَبُو دَاوُد وَيُسَمَّى أَصَحُّ كَذَا قَالَ سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ قَتَادَةَ وَإِيَاسُ ابْنُ دَغْفَلٍ وَأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ وَيُسَمَّى وَرَوَاهُ أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَيُسَمَّى

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہے جو اس کی جانب سے ساتوں دن ذبح کیا جائے گا اور اس کے سر کا حلق کیا جائے گا اور اس کا نام رکھا جائے گا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ لفظ وَیُسَمّٰی زیادہ صحیح ہے۔ اسی طرح سلام بن ابی مطیع نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور ایاس بن دغفل اور اشعث نے حسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بھی وَیُسَمّٰی ذکر کیا ہے اور اشعث نے حسن سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے وَیُسَمّٰی روایت کیا ہے۔

فائدہ: امام ترمذی نے اہل علم سے نقل کیا ہے کہ وہ مستحب جانتے ہیں کہ عقیقے کا جانور ساتویں دن ذبح کیا جائے اور تیاری نہ ہو سکے تو پھر چودھویں دن اور اگر پھر بھی تیاری نہ ہو تو پھر اکیسویں دن عقیقہ کیا جائے۔ (بذل المجہود ص 83 ج 13)

2456۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَتُهُ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى

حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بچے کے ساتھ ہی اس کا عقیقہ ہے۔ پس تم اس کی جانب سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت اور نجاست کو دور کرو (اس کے مفہوم میں مختلف چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے: یعنی سر کے بال اتارنا، رحم کے خون کی نجاست کو دور کرنا اور ختنے کا اضافی چمڑا کاٹنا اور اس کے سر کو دور جاہلیت کی طرح خون میں لت پت نہ کرنا وغیرہ۔ المختصر یہ عام لفظ ہے کسی ایک شے کے ساتھ خاص نہیں)۔

2457۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِمَاطَةُ الْأَذَى حَلْقُ الرَّأْسِ

حضرت حسن سے روایت ہے، وہ فرماتے تھے کہ اماطۃ الاذی سے مراد سر کا حلق کرانا ہے۔

2458۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عنہما کی جانب سے ایک ایک مینڈھے کے ساتھ عقیقہ کیا۔

فائدہ: ابوالشیخ نے ایک دوسری سند سے حضرت عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے کبشین کبشین کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ یعنی آپ ﷺ نے دو دنبوں کے ساتھ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ کیا۔

2459۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أُرَاهُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللهُ الْعُقُوقَ كَأَنَّهُ كَرِهَ الِاسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَسُئِلَ عَنِ الْفَرَعِ قَالَ وَالْفَرَعُ حَقٌّ وَأَنْ تَتْرُكُوهُ حَتَّى يَكُونَ بَكْرًا شُغْزُبًّا ابْنَ مَخَاضٍ أَوِ ابْنَ لَبُونٍ فَتُعْطِيَهُ أَرْمَلَةً أَوْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحَهُ فَيَلْزَقَ لَحْمُهُ بِوَبَرِهِ وَتُكْفِأَ إِنَاءَكَ وَتُولِهُ نَاقَتَكَ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور آگے میرا گمان ہے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عقوق کو پسند نہیں فرماتا۔ گویا آپ ﷺ نے اس لفظ کو ناپسند فرمایا (اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عقوق کا معنی نافرمانی کے ہیں اور عقوق اور عقیقہ دونوں کا مادہ اشتقاق ایک ہے۔ لہٰذا اسی اشتراک کی وجہ سے اسے ناپسند فرمایا) اور آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی جانب سے قربانی کرنا پسند کرے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ بچے کی جانب سے دو ہم عمر بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری قربانی کرے۔ پھر فرع کے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: فرع حق ہے درست ہے اور وہ یہ کہ تم اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ طاقتور جوان ایک سال کا یا دو سال کا ہو جائے۔ پھر تو اسے کسی بیوہ کو دے دے یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد یا حج کے لیے) کسی کے حوالے کر دے تو یہ تیرے اس ذبح کرنے سے بہتر ہے کہ (کمزوری کی وجہ سے) اس کا گوشت اس کے بالوں کے ساتھ چمٹا پڑا ہو اور تو اپنا برتن اوندھا کر دے (یعنی اونٹنی بچہ نہ ہونے کی وجہ سے تجھے دودھ ہی نہ دے) اور تو اپنی ناقہ کو (اس کا بچہ ذبح کر کے) غمزدہ کر دے۔

2460۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرَيْدَةَ يَقُولُ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ اللهُ بِالْإِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنُلَطِّخُهُ بِزَعْفَرَانٍ

حضرت عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب دور جاہلیت میں ہم میں سے کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو وہ بکری ذبح کرتا اور اس کا خون اس کے سر پر مل دیتا اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے دین اسلام عطا فرمایا تو ہم بکری ذبح کرتے ہیں اور بچے کا سر مونڈ دیتے ہیں اور اس کے سر پر (خون کے بجائے) زعفران ملتے ہیں۔ (گویا اسلام نے خون ملنے کی رسم کو ختم کر دیا)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَاب الصَّيْدِ (شکار کا بیان)

بَاب فِي اتِّخَاذِ الْكَلْبِ لِلصَّيْدِ وَغَيْرِهِ (شکار وغیرہ کے لیے کتار کھنے کا بیان)

2461۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ریوڑ وغیرہ کی دیکھ بھال، یا شکار یا کھیتی کی حفاظت کے ارادہ کے سوا کوئی کتار کھا تو اس کے اجر میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔

فائدہ: بعض روایات میں دو قیراط کا ذکر بھی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ یہ اکثر نجاستیں کھانے کے سبب بہت زیادہ نجس ہے۔ لہٰذا اس کی وجہ سے فرشتے گھر میں آنا جانا چھوڑ دیتے ہیں۔ یا پھر یہ قریب سے گزرنے والوں کے لیے باعث اذیت ہوسکتا ہے۔ یا مالک کی معمولی غفلت کے سبب یہ برتن میں منہ ڈال کر اسے ناپاک بنادیتا ہے اور پھر آدمی وہی برتن وضو وغیرہ کے لیے استعمال کرلیتا ہے تو یہ سب امور اجر میں کمی کا باعث ہیں۔

2462۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَهِيمَ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایسا نہ ہوتا کہ کتے بھی امم میں سے ایک امت ہیں (اور اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی مخلوق کو پیدا کرنے میں کوئی حکمت اور مصلحت کارفرما ہے) تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دیتا۔ پس تم ان میں سے خالص سیاہ کتے کو قتل کردو۔

2463۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَنَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ يَعْنِي بِالْكَلْبِ فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَانَا عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی عورت جنگل سے کتا ساتھ لے کر آتی تو ہم اسے بھی مار ڈالتے۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں ان کے قتل سے منع فرمایا اور فرمایا: تم پر کالے کتوں کو قتل کرنا لازم ہے۔

بَاب فِي الصَّيْدِ (شکار کا بیان)

2464۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَتُمْسِكُ عَلَيَّ أَفَآكُلُ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا قُلْتُ أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ فَأُصِيبُ أَفَآكُلُ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَأَصَابَ فَخَرَقَ فَكُلْ وَإِنْ أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی: میں سکھلائے ہوئے کتوں کو چھوڑتا ہوں اور وہ شکار کو میرے لیے پکڑ رکھتے ہیں کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو سکھائے ہوئے کتوں کو چھوڑے اور اس وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے تو پھر تو اسے کھالے جسے وہ تیرے لیے پکڑ لیں۔ میں نے عرض کی: اگر چہ وہ اسے قتل بھی کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چہ وہ شکار کو مار بھی دیں۔ بشرطیکہ ان کے ساتھ کوئی ایسا کتا شریک نہ ہو جو ان میں سے نہ ہو۔ (یعنی وہ سکھایا ہوا نہ ہو) میں نے پھر عرض کی: میں ایسا تیر مارتا ہوں جس کے نہ پر ہیں اور نہ بھالا اور وہ اسے لگ جاتا ہے کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو ایسا تیر پھینکے جس کے پر اور بھالا نہ ہو اور تو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرلے اور پھر وہ شکار کو جا لگے اور اسے پھاڑ دے تو تو اسے کھالے اور اگر وہ اسے عرضاً لگے (یعنی کوئی چیر پھاڑ نہ کرے) تو پھر اسے تو نہ کھا۔

2465۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ إِنَّا نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ لِي إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے پوچھا اور عرض کی: ہم اپنے ان کتوں کے ساتھ شکار کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب تو اپنا سکھایا ہوا کتا چھوڑے اور تو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے۔ تو پھر تو اسے کھالے جسے وہ تیرے لیے روک لے۔ اگر چہ وہ اسے مار بھی ڈالے بشرطیکہ کتا اس میں سے نہ کھائے اور اگر کتا کچھ کھالے تو پھر تو نہ کھا۔ کیونکہ اس میں یہ اندیشہ ہے کہ اس نے شکار کو اپنے لیے پکڑا ہو۔

فائدہ: شکار سے کتے کا کچھ لینا یہ اس کی علامت ہے کہ ابھی اس کی تعلیم مکمل نہیں ہوئی کیونکہ تعلیم مکمل ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ کتا تین بار شکار کو پکڑ کر آدمی کے حوالے کر دے اور اس میں سے خود کچھ نہ کھائے اور جس کتے کی ابھی تعلیم مکمل نہ ہو اس کا شکار حلال نہیں ہوتا۔

2466۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَوَجَدْتَهُ مِنَ الْغَدِ وَلَمْ تَجِدْهُ فِي مَاءٍ وَلَا فِيهِ أَثَرٌ غَيْرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِذَا اخْتَلَطَ بِكِلَابِكَ كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ لَا تَدْرِي لَعَلَّهُ قَتَلَهُ الَّذِي لَيْسَ مِنْهَا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے تیر کے ساتھ شکار کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مارنے لگے اور تو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لے اور پھر تو اسے دوسرے دن پائے۔ درآنحالیکہ تو اسے پانی میں نہ پائے اور نہ ہی اس پر تیرے تیر کے سوا کسی اور شے کے لگنے کا نشان ہو تو تو اسے کھالے۔ اور جب تیرے کتے کے ساتھ اس کے سوا کوئی دوسرا کتا (جو سکھلایا ہوا نہ ہو) مل جائے تو پھر تو اس سے نہ کھا۔ کیونکہ تو نہیں جانتا شاید اسے دوسرے کتے نے مارا ہو جو سکھلائے ہوئے کتوں میں سے نہیں ہے۔

2467۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا وَقَعَتْ رَمِيَّتُكَ فِي مَاءٍ فَغَرِقَ فَمَاتَ فَلَا تَأْكُلْ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شکار جسے تو نے تیر مارا تو وہ پانی میں گر گیا اور اس میں ڈوب گیا اور وہیں مر گیا تو پھر تو اسے نہ کھا۔

2468۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْبَازُ إِذَا أَكَلَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَالْكَلْبُ إِذَا أَكَلَ كُرِهَ وَإِنْ شَرِبَ الدَّمَ فَلَا بَأْسَ بِهِ[1]

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کتے یا باز میں سے جسے تو نے تعلیم دی۔ پھر تو نے اسے شکار پر چھوڑا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو تو اسے کھالے جسے وہ تیرے لیے پکڑ لے۔ میں نے عرض کی: اگرچہ وہ اسے مار دے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب وہ اسے مار دے اور اس میں سے کچھ بھی نہ کھائے تو بلا شبہ اس نے اسے تیرے لیے ہی پکڑا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: باز اگر اس میں سے کچھ کھالے تو بھی کوئی حرج نہیں اور کتا جب کھالے تو وہ مکروہ ہے اور اگر خون پی لے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

فائدہ: باز کی تعلیم مکمل ہونے کی علامت یہ ہے کہ اسے چھوڑ کر جب مالک اسے بلائے تو وہ فوراً واپس آجائے۔ چونکہ شکار سے کچھ کھالینے کا اس کی تعلیم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اس لیے اگر وہ کچھ کھا بھی لے تو شکار حلال ہوگا۔

2469۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَيْدِ الْكَلْبِ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ وَكُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ يَدَاكَ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کے شکار کے بارے میں فرمایا: جب تو اپنے کتے کو چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے (یعنی بسم اللہ پڑھے) تو پھر اسے کھالے اگرچہ وہ اس سے کچھ کھا بھی لے۔ اور

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسے بھی کھا جسے تیرے ہاتھ تیری طرف لوٹائیں (یعنی جسے تو تیر کے ساتھ مار ڈالے)

فائدہ: اس حدیث میں یہ جو کہا گیا ہے کہ اگرچہ کتا شکار سے کھا بھی لے پھر بھی اس شکار کو کھانا حلال ہے جب کہ اوپر والی احادیث میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ علامہ خطابی نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا شکاری کتا جو ماضی میں شکار سے کھا لیا کرتا تھا لیکن اب حال میں اس نے نہیں کھایا تو اس کے کیے ہوئے اس شکار کو کھانا حلال ہے۔ کیونکہ اب حال میں اس کا نہ کھانا یہ اس کی تعلیم کے مکمل ہونے کی علامت ہے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 102 ج 13)

2470۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدُنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِي أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ أَيَأْكُلُ قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ أَوْ قَالَ يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کوئی شکار کو تیر مارتا ہے (اور وہ تیر سمیت بھاگ جاتا ہے) اور یہ اسے دو دو اور تین تین دنوں تک تلاش کرتا رہتا ہے پھر اسے مردہ حالت میں پالیتا ہے درآنحالیکہ تیر اس کے بدن میں پیوست ہے تو کیا وہ اسے کھا سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اگر وہ چاہے۔ یا فرمایا: وہ کھا سکتا ہے اگر وہ چاہے (یعنی پسند کرے) (ان الفاظ میں راوی کو شک ہے)۔

2471۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا سَمَّيْتَ فَكُلْ وَإِلَّا فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ لِنَفْسِهِ فَقَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ عَلَيْهِ كَلْبًا آخَرَ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ لِأَنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض (ایسا تیر جس کے پر اور بھالا نہ ہوں) کے بارے میں پوچھا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ شکار کو اپنی دھار کی جانب سے لگے تو تو اسے کھالے۔ اور جب اسے اپنے عرض کی جانب سے لگے تو پھر نہ کھا کیونکہ وہ وقیذ ہے۔ (وقیذ سے مراد ایسی شے ہے جسے کسی ایسی شے کے جھٹکے وغیرہ سے مار دیا جائے جس کی دھار نہ ہو مثلاً پتھر، بغیر دھار کے لکڑی اور غلیل سے پھینکا ہوا پتھر۔ لیکن بندوق کی گولی اس میں شامل نہیں بلکہ وہ تیر وغیرہ کے حکم میں ہے) پھر میں نے عرض کی: میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو نے چھوڑتے وقت تسمیہ پڑھا تو تو اسے کھالے ورنہ نہ کھا اور اگر کتا شکار سے کچھ کھالے تو پھر تو نہ کھا کیونکہ اس نے اسے اپنے لیے پکڑا ہے۔ پھر عرض کی: میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں اور پھر میں اس پر ایک دوسرے کتے کو پاتا ہوں (تو کیا حکم ہے؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اسے نہ کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر تسمیہ پڑھا تھا (لیکن دوسرے کتے پر تسمیہ نہیں پڑھا گیا اور احتمال یہ ہے کہ شکار کو اس نے مارا ہو)۔

2472۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَائِذُ اللهِ[1] قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ قَالَ مَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَكُلْ وَمَا أَصَدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ

ابوادریس خولانی عائذ اللہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام میں اپنے سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ اور ایک ایسے کتے کے ساتھ جو سکھایا ہوا نہیں، شکار کرتا ہوں (کیا حکم ہے؟) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو تو نے اپنے سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام بھی ذکر کر اور اسے کھالے اور جو تو اپنے اس کتے کے ساتھ شکار کرے جو سکھایا ہوا نہیں۔ پھر تو اسے ذبح کرنے کی فرصت پالے تو اسے کھالے (اور اگر تجھے ذبح کی فرصت نہیں ملی بلکہ تیرے پہنچنے سے پہلے کتے نے اسے مار ڈالا تو پھر کھانا حلال نہیں)۔

2473۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَيْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ وَكَلْبُكَ زَادَ عَنِ ابْنِ حَرْبٍ الْمُعَلَّمُ وَيَدُكَ فَكُلْ ذَكِيًّا وَغَيْرَ ذَكِيٍّ

حضرت ابوثعلبہ خشنی نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابوثعلبہ! تو اسے کھالے جو تجھ پر تیری کمان اور تیرا کتا لوٹائے۔ (یعنی جو تو کمان اور کتے سے شکار کرے) ابن حرب کی روایت میں یہ زائد ہے کہ وہ کتا سکھایا ہوا ہو اور تیرا ہاتھ جو لوٹائے (یعنی ہاتھ سے تیر وغیرہ پھینک کر تو شکار کرے) تو اسے بھی کھا، چاہے وہ ذبح کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

2474۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا يُقَالُ لَهُ أَبُو ثَعْلَبَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَأَفْتِنِي فِي صَيْدِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنْ كَانَ لَكَ كِلَابٌ مُكَلَّبَةٌ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قَالَ ذَكِيًّا أَوْ غَيْرَ ذَكِيٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَفْتِنِي فِي قَوْسِي قَالَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ قَالَ ذَكِيًّا أَوْ غَيْرَ ذَكِيٍّ قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَنِّي قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَنْكَ مَا لَمْ يَصِلَّ[2] أَوْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرًا غَيْرَ سَهْمِكَ قَالَ أَفْتِنِي فِي آنِيَةِ الْمَجُوسِ إِنْ[3] اضْطُرِرْنَا إِلَيْهَا قَالَ اغْسِلْهَا وَكُلْ فِيهَا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی جسے ابوثعلبہ کہا جاتا ہے، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام بے شک میرے پاس کئی سکھائے ہوئے کتے ہیں۔ تو آپ ان کے شکار کے بارے میں مجھے حکم ارشاد فرمایئے؟ تو حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: اگر تیرے پاس سکھائے ہوئے کتے ہیں تو تو اس میں سے کھالے جو وہ تیرے لیے روک رکھیں۔ پھر اس نے عرض کی: چاہے وہ جانور ذبح کیا جائے یا نہ کیا جائے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ پھر عرض کی: اگرچہ کتا اس سے کچھ کھالے؟ تو آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ اس سے کچھ کھالے۔ پھر اس نے عرض کی: یارسول

1۔ ایک نسخہ میں عائذ اللہ کے الفاظ نہیں ہیں۔　2۔ ایک نسخہ میں مالم یصل ہے۔　3۔ ایک نسخہ میں ان کے بجائے اذا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللہ ! ﷺ تیر کمان کے ساتھ شکار کرنے کے بارے میں حکم ارشاد فرمائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے کھا جو تیر کمان کے شکار کے ساتھ تجھ تک پہنچے۔ چاہے وہ ذبح ہو یا نہ ہو۔ پھر عرض کی: اگر چہ وہ مجھ سے غائب ہو جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چہ وہ تجھ سے غائب ہو جائے۔ جب تک کہ وہ بالکل متغیر ہو کر اس میں بدبو پیدا نہ ہو جائے۔ یا تو اس میں اپنے تیر کے سوا کوئی اور زخم وغیرہ کا نشان نہ پالے۔ (یعنی جب تک تجھے یقین ہو کہ اس کے مرنے کا سبب تیرا ہی تیر ہے تو تو اسے کھا سکتا ہے) پھر اس نے عرض کی: مجھے مجوسی کے برتن کے بارے میں حکم بتائیے، اگر ہمیں اس کی مجبوری ہو؟ (یعنی اور کوئی برتن نہ ہو) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے دھولے اور اس میں کھالے۔

بَابٌ فِي صَيْدٍ قُطِعَ مِنْهُ قِطْعَةٌ

کسی زندہ جانور سے گوشت کا کوئی ٹکڑا کاٹ لیا جائے تو اس کا بیان

2475۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ

حضرت عطاء بن یسار نے حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چوپائے میں سے جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے درآنحالیکہ وہ چوپایہ زندہ ہو تو وہ گوشت کا ٹکڑا مردار کے حکم میں ہے (یعنی حرام ہے)۔

بَابٌ فِي اتِّبَاعِ الصَّيْدِ (شکار کے پیچھے جانے کا بیان)

2476۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ مَرَّةً سُفْيَانُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ شَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى مُسَدَّدٍ قَالَ وَمَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ زَادَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا إِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللهِ بُعْدًا (1)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور یحییٰ کہتے ہیں: ایک بار سفیان نے کہا اور میں اسے نہیں جانتا مگر حضور نبی کریم ﷺ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو جنگل میں رہتا ہے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ (اس لیے کہ وہ انسانوں کے معاشرے سے دور ہوتا ہے اور ان کی مشقتوں سے آگاہ نہیں ہوتا) اور وہ جو شکار کا پیچھا کرتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے (کیونکہ جب شکار اس کا محبوب مشغلہ بن جاتا ہے تو پھر اس کی توجہ اپنے دینی اور دنیوی فرائض کی طرف باقی نہیں رہتی۔ اور اسی کا نتیجہ غفلت ہے) اور جو حاکم وقت کے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ کسی نہ کسی آزمائش میں مبتلا

1۔ حدثنا محمد بن عیسیٰ تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کر دیا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے سلطان کو لازم پکڑے رکھا وہ کسی فتنہ میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ اور اس میں یہ زائد ہے کہ جب بندہ حاکم وقت سے قرب اور نزدیکی کو بڑھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی دوری میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ (یعنی جیسے جیسے بادشاہ سے قرب بڑھتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دوری بڑھتی چلی جاتی ہے)۔

2477۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَأَدْرَكْتَهُ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَسَهْمُكَ فِيهِ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ

حضرت ابوثعلبہ خشنی نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو شکار پر تیر پھینکے اور پھر تو اسے تین راتوں کے بعد پائے درآنحالیکہ تیرا تیر اس میں پیوست ہو تو پھر تو اسے کھالے جب تک اس میں بدبو پیدا نہ ہو۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْوَصَايَا (وصیت کے احکام کا بیان)

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْوَصِيَّةِ

(ان روایات کا بیان جن میں وصیت کا حکم دیا گیا ہے)

2478۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان آدمی کا کوئی حق اور شے نہیں جس میں وہ وصیت کر سکتا ہو۔ وہ دو راتیں گزارے مگر اس طرح کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہو (یعنی اگر کسی آدمی پر کسی بھی صورت میں کوئی واجب الاداء حق ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنے پاس لکھ کر رکھے تاکہ اگر کہیں اچانک اسے موت آ جائے تو ورثاء کے لیے اس کے لیے لینے دینے میں دشواری اور دقت پیش نہ آئے۔ ودیعت اور قرض وغیرہ حقوق کی صورت میں وصیت واجب ہے بصورت دیگر مستحب)۔

2479۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دینار و درہم اور اونٹ و بکری وغیرہ کی صورت میں کوئی ترکہ نہیں چھوڑا اور نہ ہی آپ ﷺ نے کسی شے کے بارے میں وصیت فرمائی (سبحان اللہ یہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت وشان ہے کہ رب کریم نے دونوں جہان کے خزانوں کی چابیاں عطا فرما رکھی ہیں لیکن اس کے باوجود ظاہری طور پر آپ کی میراث میں کوئی مال و منال اور دیگر جائیداد نہیں کیونکہ ایک اور ارشاد میں ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی میراث مال دنیا نہیں بلکہ علم ہے اور یہ بھی کہ جو ہم مال دنیا چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ تو اس میں انبیاء علیہم السلام کی شان اور بلندی مقام کا اظہار ہے۔ پھر ان لوگوں کو بالخصوص توجہ کرنی چاہیے جو سرزمین خیبر میں باغ فدک کو میراث قرار دے کر خلیفۃ الرسول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدۃ نساء اہل الجنۃ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے درمیان اختلاف اور جھگڑے بیان کرنے سے نہیں تھکتے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا لَا يَجُوزُ لِلْمُوصِي فِي مَالِهِ

وصیت کرنے والے کے لیے اپنے مال میں جو وصیت جائز نہیں اس کا بیان

2480۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضَ مَرَضًا قَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ اتَّفَقَا(1) أَشْفَى فِيهِ فَعَادَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِالثُّلُثَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالشَّطْرِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ فِيهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي قَالَ إِنَّكَ إِنْ تُخَلَّفْ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا(2) تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللهِ لَا تَزْدَادُ بِهِ إِلَّا رِفْعَةً وَدَرَجَةً لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: وہ شدید بیمار ہو گئے۔ ابن ابی خلف نے کہا: مکہ مکرمہ میں۔ پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں (کہ آپ اتنے شدید بیمار ہوئے) کہ آپ قریب الموت ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرے پاس کثیر مال موجود ہے اور میری ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے، کیا میں اپنے مال میں سے دو تہائی صدقہ کر دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر عرض کی: کیا نصف صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر عرض کی: کیا ایک تہائی صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) ایک تہائی۔ اور ایک تہائی بھی بہت ہے اور بلاشبہ تیرا اپنے وارثوں کو غنی اور خوشحال چھوڑنا بہتر ہے اس سے کہ تو انہیں نادار اور فقیر چھوڑے کہ وہ لوگوں کے سامنے اپنی حاجات پوری کرنے کے لیے ہاتھ پھیلاتے رہیں۔ بلاشبہ تو ہرگز کوئی خرچہ نہیں کرے گا مگر تجھے اس کا اجر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ تک پہنچاتا ہے (وہ بھی اجر سے خالی نہیں) پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں (اپنی بیماری کے سبب) اپنی ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی میں تو اس کے اجر و ثواب سے محروم رہ جاؤں گا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اگر تو میرے بعد بھی زندہ باقی رہا اور تو عمل صالح کرتا رہا اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا قصد کرتا رہا تو اس کے سبب بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رفعت شان اور بلندئ درجات میں اضافہ ہو گا اور تجھے زندہ باقی رکھا جائے گا۔ یہاں تک کہ کئی اقوام تجھ سے نفع اٹھائیں گی اور کئی دوسروں (کفار) کو تجھ سے نقصان اور ضرر پہنچایا جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! میرے صحابہ کرام کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں (اپنی ہجرت سے) اپنے پاؤں پر واپس نہ لوٹا سوائے کسی فقیر اور محتاج کے۔ وہ سعد بن خولہ ہیں جن پر رسول اللہ ﷺ اظہار غم کرتے رہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے۔

1۔ قال ابن ابی خلف بمکۃ ثم اتفقا کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں صالحا نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: اس روایت سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ وصیت ثلث مال میں جائز ہے اور اگر اس سے بھی کم میں ہو تو وہ بہتر ہے۔ دوسرا یہ کہ وصیت کرنے والے کو اپنے ورثاء کے حقوق کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی غفلت کے سبب وہ نادار اور فقیر ہو جائیں۔ تیسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے جو کچھ نبی مکرم ﷺ جانتے ہیں وہ دوسرا کوئی نہیں جانتا مگر وہی جس پر آپ خود نظر کرم فرما دیں۔ یہاں حضرت سعد تو قریب الموت تھے اور مال کی وصیت کے بارے میں پوچھ رہے تھے اور ہجرت سے محروم رہنے کی فکر میں تھے۔ لیکن کریم آقا ﷺ نے انہیں فقط زندہ رہنے کی ہی نہیں بلکہ کئی علاقوں کا فاتح ہونے کی روح پرور بشارت بھی دی جسے اللہ تعالیٰ نے من وعن پورا فرمایا اور دنیا نے دیکھا کہ آپ فاتح عراق قرار پائے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِضْرَارِ فِي الْوَصِيَّةِ (وصیت میں نقصان پہنچانے کی کراہیت کا بیان)

2481۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ تَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے حضور نبی مکرم ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا اس حال میں صدقہ کرنا کہ تو صحت مند ہو، مال کی حرص موجود ہو، زندہ باقی رہنے کی امید ہو اور تجھے (صدقہ کے سبب) فقر و افلاس کا خوف ہو۔ نہ کہ ایسی حالت میں کہ تو اسے مؤخر کرتا رہے یہاں تک کہ جب جان حلقوم تک پہنچ جائے تو پھر کہے: اتنا فلاں کے لیے ہے اور اتنا فلاں کے لیے۔ حالانکہ اب تو وہ مال فلاں (وارث) کی ملکیت میں ہو چکا ہوتا ہے۔ (یعنی ترغیب یہی دی جا رہی ہے کہ صدقہ صحت اور اپنی حاجت کے ہوتے ہوئے دینا چاہیے کیونکہ اس حالت میں مال آدمی کی اپنی ملکیت میں ہوتا ہے اور اسے تصرف کا اختیار ہوتا ہے۔ جب کہ حالت مرگ میں وارثوں کا حق اس کے مال میں ثابت ہو جاتا ہے)

2482۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ[1] عِنْدَ مَوْتِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا اپنی حالت حیات میں ایک درہم صدقہ کرنا بہتر ہے اس سے کہ وہ اپنی موت کے وقت ایک سو درہم صدقہ کرے۔ (کیونکہ زندگی کے دوران حرص اور حاجت دونوں باقی ہوتی ہیں جب کہ موت کے وقت ان میں سے کوئی شے باقی نہیں ہوتی)۔

2483۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُدَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ

1۔ ایک نسخہ میں دِرْهَم کا لفظ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ قَالَ وَقَرَأَ عَلَيَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ هَا هُنَا مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا يَعْنِي الْأَشْعَثَ بْنَ جَابِرٍ جَدُّ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ایک آدمی اور عورت ساٹھ برس تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کا عمل کرتے رہتے ہیں پھر انہیں جب موت آتی ہے تو وہ وصیت میں (اپنے ورثاء کو) نقصان پہنچاتے ہیں۔ (یعنی کسی کو محروم کر دیتے ہیں اور کسی کا حق کم کر دیتے ہیں) تو اس کے سبب سے ان کے لیے آتش جہنم واجب ہو جاتی ہے اور شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ یہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ پر یہ آیت تلاوت کی: یعنی مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ تک۔ ترجمہ: "(یہ تقسیم) وصیت پوری کرنے کے بعد ہے جو کی گئی ہے اور قرض ادا کرنے کے بعد بشرطیکہ اس سے نقصان نہ پہنچایا گیا ہو (یہ نظام وراثت) حکم ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بڑا بردبار ہے۔ یہ حدیں اللہ کی (مقرر کی ہوئی) ہیں اور جو شخص فرمانبرداری کرے گا اللہ کی اور اس کے رسول کی داخل فرمائے گا اسے اللہ تعالیٰ باغوں میں، بہتی ہوں گی جن کے نیچے نہریں، ہمیشہ رہیں گے وہ ان میں اور یہی بڑی کامیابی ہے"۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سند میں راوی اشعث بن جابر نصر بن علی کا دادا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّخُولِ فِي الْوَصَايَا (وصایا میں داخل ہونے کا بیان یعنی وصی بننے کا بیان)

2484۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي فَلَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ مِصْرَ[1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں تجھے ضعیف اور کمزور دیکھتا ہوں اور میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ پس تو دو شخصوں پر بھی امیر نہ بننا اور یتیم کے مال کا والی نہ بننا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اہل مصر اس حدیث کی روایت میں منفرد ہیں۔

فائدہ: چونکہ امارت کے لیے علم اور قدرت کا ہونا کم از کم شرط ہے لہٰذا جس میں یہ شرائط بدرجہ اتم موجود نہ ہوں اسے یہ ذمہ داری اپنے سر نہیں لینی چاہیے کیونکہ وہ اس کے تقاضے پورے نہ کر سکے گا اور یتیم کے مال کا والی بننے سے اس لیے منع فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے حالات کے پیش نظر یتیم کا مال اپنے تصرف میں لے آئے اور پھر اس کا وبال اس پر پڑے۔ تو اس احتیاط کے پیش نظر آپ ﷺ نے حضرت ابوذر کو اس سے منع فرمایا۔

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب مَا جَاءَ فِي نَسْخِ الْوَصِيَّةِ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ

والدین اور اقرباء کے لیے وصیت کے منسوخ ہونے کا بیان

2485۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ فَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ كَذَلِكَ حَتَّى نَسَخَتْهَا آيَةُ الْمِيرَاثِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ کے تحت وصیت کا حکم باقی رہا۔ یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی اور اس نے والدین اور اقرباء کے لیے وصیت کا حکم منسوخ کر دیا۔ (یعنی ابتدا میں یہ حکم موجود تھا کہ کوئی بھی مرنے والا اپنے والدین اور دیگر رشتہ داروں میں سے جس کے لیے جو چاہتا تھا وصیت کر سکتا تھا اور پھر اس کے مطابق عمل درآمد کیا جاتا تھا۔ پھر جب آیت میراث نازل ہوئی تو یہ حکم منسوخ ہو گیا)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ (وارث کے لیے وصیت کرنے کا بیان)

2486۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

شرحبیل بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق عطا کیا ہے اور وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں ہے۔

بَاب مُخَالَطَةِ الْيَتِيمِ فِي الطَّعَامِ (کھانے میں یتیم کو شریک کرنے کا بیان)

2487۔حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا الْآيَةَ انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ فَجَعَلَ يَفْضُلُ مِنْ طَعَامِهِ فَيُحْبَسُ لَهُ حَتَّى يَأْكُلَهُ أَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ (ترجمہ) ''تم یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو اچھا ہو۔ بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلماً کھاتے ہیں'' الخ۔ تو اس وقت جس کسی کے پاس کوئی یتیم (زیر نگرانی) تھا تو اس نے اس کا کھانا اپنے کھانے سے اور اس کا پینا اپنے پینے سے علیحدہ کر دیا اور یتیم کے کھانے میں سے جو بچ جاتا تھا اسے اسی کیلئے رکھ دیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ خود ہی اسے کھا لیتا یا وہ خراب ہو کر ضائع ہو جاتا۔ پس لوگوں پر یہ امر انتہائی شاق اور تکلیف دہ ثابت ہوا۔ تو انہوں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ) ''وہ آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے ان کی اصلاح کرنا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بہتر ہے اور اگر تم انہیں اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں' چنانچہ لوگوں نے ان کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ اور ان کا پینا اپنے پینے کے ساتھ ملا لیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا لِوَلِيِّ الْيَتِيمِ أَنْ يَنَالَ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ

اس کا بیان کہ ولی یتیم کے مال سے کتنی مقدار خرچ کر سکتا ہے

2488۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ قَالَ فَقَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں فقیر ہوں میرے پاس کوئی شے نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس ایک یتیم ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے یتیم کے مال سے کچھ لے لے مگر تو اسراف کرنے والا نہ ہو (یعنی ضرورت سے زائد خرچ کرنے والا نہ ہو) نہ ہی اس کے مال کو خرچ کرنے میں تیزی کرنے والا ہو۔ (یعنی اس خوف سے کہ وہ یتیم بڑا ہو جائے گا تیرے ہاتھ سے مال نکل جائے گا تو تو اسے جلدی جلدی خرچ کر دے ایسا نہ ہو) اور نہ تو اس سے اپنا مال جمع کرنے والا ہو (یعنی اس کا مال اپنے کاروبار اور تجارت وغیرہ میں لگا کر نفع حاصل کرے اور اس سے اپنا مال بڑھاتا رہے یہ درست نہیں۔ ہاں اگر اس کا مال تجارت میں لگائے تو پھر اصل زر اور نفع دونوں اس کے ہوں گے)۔

بَابُ مَا جَاءَ مَتَى يَنْقَطِعُ الْيُتْمُ (اس کا بیان کہ یتیمی کی حالت کب ختم ہو جاتی ہے؟)

2489۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُقَيْشٍ أَنَّهُ سَمِعَ شُيُوخًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَمِنْ خَالِهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا صُمَاتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد یاد کیا ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: احتلام کے بعد (یعنی بالغ ہو جانے کے بعد) یتیمی کی کیفیت (باقی) نہیں رہتی اور نہ ہی صبح سے شام تک خاموش رہنا صحیح ہے۔

فائدہ: جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو وہ یتیم نہیں رہتا بلکہ ایک ذمہ دار آدمی کے حقوق و فرائض اس کے ذمہ بھی لازم ہو جاتے ہیں جن کی ادائیگی کا شریعت اس سے تقاضا کرتی ہے۔ اسی طرح طویل خاموشی دور جاہلیت کے لوگوں کی عبادت تھی۔ اس لیے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے غلاموں کو اس سے منع فرمایا اور اس کی جگہ ذکر و فکر اور اچھی گفتگو کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ

(اس کا بیان کہ یتیم کا مال کھانا کتنا شدید گناہ ہے)

2490۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ[1] عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْغَيْثِ سَالِمٌ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ[2] حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْكَبَائِرُ فَقَالَ هُنَّ تِسْعٌ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ زَادَ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ وَاسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قِبْلَتِكُمْ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے اجتناب کرو۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! ﷺ وہ کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی کو شریک کرنا)۔ جادو کرنا، حق کے سوا ایسے آدمی کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن میدان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ آنا اور ایسی پاک دامن مومنہ عورتوں پر تہمت لگانا جو بدکاری سے ناواقف ہیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوالغیث سے مراد ابن مطیع کا آزاد کردہ غلام سالم ہے۔

عبید بن عمیر نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اسے بتایا اور انہیں شرف صحابیت بھی حاصل تھا کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کرتے ہوئے کہا: یارسول اللہ! ﷺ گناہ کبیرہ کتنے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نو ہیں۔ سات وہی ذکر کیے جو اوپر مذکور ہیں اور یہ اضافہ کیا: مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور بیت الحرام جو کہ تمہاری زندگی اور مرنے کے بعد کی حالت میں بھی تمہارا قبلہ ہے اسے حلال سمجھنا (یعنی اس کی حرمت کی پاسداری نہ کرنا، اس میں جھگڑا، فساد اور قتل و غارت کو مباح سمجھنا، یہ سب گناہ کبیرہ ہیں)

بَاب مَا جَاءَ فِي الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَفَنَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

اس پر دلیل کا بیان کہ کفن بھی میت کے مال میں سے ہے

2491۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ إِلَّا نَمِرَةٌ كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ

1۔ ایک نسخہ میں ثور بن یزید ہے۔ 2۔ قال ابوداؤد تا ابن مطیع کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے اور ان کا مال سوائے چھوٹے سے کمبل کے اور کچھ نہ تھا۔ جب ہم اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں باہر نکل جاتے۔ (یعنی وہ ننگے رہ جاتے) اور جب پاؤں ڈھانپتے تھے تو ان کا سر باہر نکل جاتا (یعنی وہ ننگا رہ جاتا)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر اذخر (خوشبودار گھاس) رکھ دو۔

فائدہ: یہ وہ نفوس قدسیہ تھے جن پر ملائکہ بھی رشک کرتے تھے کہ جن کے پاس متاع دنیا میں سے اگرچہ کچھ نہ تھا لیکن دل نور ایمان سے منور تھے، عشق مصطفی کریم ﷺ سے لبریز تھے۔ پیشانیاں رب کریم کی بندگی کے سجدوں سے روشن تھیں، توکل کی دولت سے مالا مال تھے اور دل ذکر الٰہی سے مطمئن تھے اور دنیا کی بے ثباتی کا یقین واثق تھا۔ بس انہی جیسی صفات کے سبب وہ ہر حال میں مطمئن بھی تھے اور رشک ملائک بھی۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ يُوصَى لَهُ بِهَا أَوْ يَرِثُهَا

اس کا بیان کہ آدمی ایک شے ہبہ کرتا ہے پھر اس کے لیے اس کی وصیت کردی جاتی ہے یا وہ اسے وارثت میں پالیتا ہے

2492۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَيُجْزِئُ أَوْ يَقْضِي عَنْهَا أَنْ أَصُومَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَإِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ أَفَيُجْزِئُ أَوْ يَقْضِي عَنْهَا أَنْ أَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ

حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئی اور عرض کی: میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی ہبہ کی تھی اور اب میری ماں فوت ہو چکی ہے اور اس نے وہی لونڈی (میراث میں) چھوڑی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق تیرا اجر ثابت ہو چکا ہے اور وہ لونڈی بھی میراث میں تیری طرف لوٹ آئی ہے۔ پھر اس نے عرض کی: میری ماں فوت ہو چکی ہے اور اس پر ایک مہینے کے روزے واجب تھے، کیا اس کی طرف سے ادا ہو جائیں گے اگر میں اس کی طرف سے روزے رکھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر اس نے عرض کی: اس نے حج نہیں کیا۔ اگر میں اس کی طرف سے حج کروں تو کیا اس کی جانب سے ادا ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

فائدہ: نماز، روزے کے بارے میں امام احمد کے سوا تینوں ائمہ فقہ کا موقف یہ ہے کہ ولی میت کی جانب سے فدیہ ادا کرے یعنی ایک دن کے روزے یا ایک نماز کی جانب سے نصف صاع گندم یا مساکین کو کھانا کھلا دے لیکن اس کی جانب سے نماز پڑھنے یا روزے رکھنے سے وہ ادا نہ ہوں گے۔ جب کہ حج کے مسئلہ میں تمام کا اتفاق ہے کہ اگر میت کی جانب سے ادا کیا جائے گا تو وہ ہو جائے گا اور اسے ثواب حاصل ہوگا۔ (بذل المجہود ص 137 ج 13)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حاشیہ طحطاوی میں ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے: لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد ولکن یطعم عنہ۔ اور جو یہ ارشاد گرامی ہے: فصومی من امك اور یہ ارشاد گرامی من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ کذا فی البرہان وغیرہ۔ (حاشیہ طحطاوی ص 439)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُوقِفُ الْوَقْفَ (ایسے آدمی کا بیان جو اپنی کوئی شے وقف کر دیتا ہے)

2493۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَزَادَ عَنْ بِشْرٍ وَالضَّيْفِ ثُمَّ اتَّفَقُوا لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ زَادَ عَنْ بِشْرٍ قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَدَقَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ نَسَخَهَا لِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا كَتَبَ عَبْدُ اللهِ عُمَرُ فِي ثَمْغٍ فَقَصَّ مِنْ خَبَرِهِ نَحْوَ حَدِيثِ نَافِعٍ قَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا فَمَا عَفَا عَنْهُ مِنْ ثَمَرِهِ فَهُوَ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ قَالَ وَسَاقَ الْقِصَّةَ قَالَ وَإِنْ شَاءَ وَلِيُّ ثَمْغٍ اشْتَرَى مِنْ ثَمَرِهِ رَقِيقًا لِعَمَلِهِ وَكَتَبَ مُعَيْقِيبٌ وَشَهِدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَرْقَمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ عَبْدُ اللهِ عُمَرُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ أَنَّ ثَمْغًا وَصِرْمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ وَالْعَبْدَ الَّذِي فِيهِ وَالْمِائَةَ سَهْمٍ الَّتِي بِخَيْبَرَ وَرَقِيقَهُ الَّذِي فِيهِ وَالْمِائَةَ الَّتِي أَطْعَمَهُ مُحَمَّدٌ ﷺ بِالْوَادِي تَلِيهِ حَفْصَةُ مَا عَاشَتْ ثُمَّ يَلِيهِ ذُو الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا أَنْ لَا يُبَاعَ وَلَا يُشْتَرَى يُنْفِقُهُ حَيْثُ رَأَى مِنَ السَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ وَذَوِي الْقُرْبَى وَلَا حَرَجَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ إِنْ أَكَلَ أَوْ آكَلَ أَوِ اشْتَرَى رَقِيقًا مِنْهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیبر کے علاقے سے کچھ زمین حاصل کی اور پھر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے ایک زمین حاصل کی ہے اور میں نے کبھی بھی اس سے عمدہ اور نفیس مال اپنے پاس نہیں پایا۔ پس آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو اصل زمین اپنے پاس روک لو اور اس کے منافع کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا، اس طرح کہ اصل زمین کو نہ بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی کو میراث دی جا سکتی ہے (اور اس کے منافع وقف ہیں) فقراء، قرابتداروں، غلاموں، فی سبیل اللہ (یعنی مجاہدین وغیرہ) اور مسافروں کے لیے اور راوی بشر کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اور مہمانوں کے لیے۔ پھر آگے تمام راوی متفق ہیں کہ جو اس کا متولی ہوگا اس کے لیے کوئی حرج نہیں کہ وہ اس سے معروف طریقہ سے کھائے اور ایسے دوستوں کو کھلائے جو خوشحال اور متمول نہ ہوں۔ بشر نے یہاں یہ اضافہ کیا ہے کہ محمد نے بیان کیا کہ وہ اپنا مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، لیث نے یحییٰ بن سعید سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے صدقہ کے بارے میں روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: مجھے عبدالحمید بن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم نے وہ تحریر لکھ دی: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ یہ وہ تحریر ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ثمغ (یہ مدینہ طیبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مال کا نام ہے یا اس جگہ کا نام ہے جہاں آپ کا وہ مال یا باغ تھا جو آپ نے مدینہ طیبہ یا خیبر میں وقف کیا تھا) کے بارے میں لکھی۔ پس آگے حضرت نافع کی حدیث کی مثل پورا واقعہ بیان کیا۔ اور اس میں یہ ہے کہ (وہ متولی) مال اکٹھا کرنے والا نہ ہو اور اس کے پھلوں میں سے جو گر جائے تو وہ سائل اور محروم (ایسا حاجت مند جو دست سوال دراز نہ کرے) کے لیے ہوگا۔ اور آگے سارا واقعہ بیان کیا۔ پھر کہا: اگر ثمغ کا متولی چاہے تو وہ اس کے پھلوں میں سے کچھ کے عوض اس میں کام کرنے کے لیے غلام خرید لے اور وہ تحریر جو معیقیب نے لکھی اور اس پر عبداللہ بن ارقم نے شہادت دی (وہ یہ ہے) بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ یہ وہ تحریر ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے بندے امیر المومنین عمر (رضی اللہ عنہ) نے وصیت فرمائی کہ اگر (مجھے) کوئی حادثہ پیش آ جائے تو ثمغ، صرمہ بن اکوع اور وہ غلام جو اس میں ہے اور وہ سو حصے جو خیبر میں ہیں اور وہ غلام جو وہاں ہیں اور وہ سو حصص جو حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس وادی میں عطا فرمائے جو خیبر کے ساتھ ملی ہوئی ہے ان تمام کی متولیہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ہوں گی، جب تک آپ باحیات رہیں گی۔ (حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رفیقہ حیات ہیں)۔ بعدازاں ان کے اہل میں سے جو صاحب رائے اور عقل ہوگا (وہ متولی ہوگا) اس طرح کہ اس مال کی خرید و فروخت نہیں کی جائے گی اور وہ اسے سائل، محروم اور ذوی القربیٰ پر مناسب انداز میں خرچ کرے گا۔ اور جو اس کا ولی ہوگا اس کے لیے کوئی حرج نہیں کہ وہ اس مال سے خود کھائے یا (دوست احباب کو) کھلائے یا (اس میں کاروبار کے لیے) اس کی آمدن سے ہی غلام وغیرہ خرید لے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ (میت کی جانب سے صدقہ کرنے کا بیان)

2494۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس سے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے (یعنی) صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا رہے یا وہ نیک بچہ جو اس کے لیے دعا کرتا رہے۔

فائدہ: تو اس کی جانب سے یہ ایسے اعمال ہیں جو مرنے کے باوجود ختم نہیں ہوتے بلکہ ان کا ثواب اسے حاصل ہوتا رہتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ فتح القدیر اور بحر الرائق میں ہے کہ جس کسی نے نماز، روزہ یا صدقہ وغیرہ کا ثواب مردوں یا زندوں میں سے کسی کو پہنچایا، یہ جائز ہے اور ان کا ثواب ان تک پہنچتا ہے۔ یہی اہل السنت و

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الجماعت کا نظریہ ہے اور اسی طرح البدائع میں بھی ہے۔ اور جن کا نظریہ یہ ہے کہ ثواب نہیں پہنچتا: وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى سے استدلال کرتے ہیں۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس کا حکم اس شریعت میں منسوخ ہے اور اس کی ناسخ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ہے۔ کیونکہ یہ آیت اس معنی پر دلالت کر رہی ہے کہ اولادیں اپنے آباء کے عمل کے سبب جنت میں داخل ہوں گی۔

دوسرا یہ کہ حضرت عکرمہ کا یہ قول ہے کہ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى یہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی قوم کے لیے ہے۔ اور رہی یہ امت تو ان کے لیے وہ بھی ہے جو عمل یہ خود کریں اور وہ بھی ہے جو ان کے لیے دوسرے کریں۔ جیسا کہ روایت میں ہے کہ ایک عورت بچے کو اٹھا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش ہوئی اور عرض کی: کیا اس کے لیے بھی حج ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور تیرے لیے اجر ہے۔

اور شیخ تقی الدین ابو العباس نے کہا ہے کہ جو یہ اعتقاد رکھے کہ انسان اپنے عمل کے سوا نفع حاصل نہیں کر سکتا تو اس نے اجماع کے خلاف کیا۔ کیونکہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ انسان دوسرے کی دعا سے نفع حاصل کرتا ہے اور یہی غیر کے عمل سے نفع اٹھانا ہے۔ اور یہ بھی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اہل موقف کے حساب و کتاب میں، پھر اہل جنت کے جنت میں داخل ہونے میں اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے جہنم سے نکالنے میں شفاعت فرمائیں گے اور یہی دوسرے کی سعی سے نفع اٹھانے کا مفہوم ہے۔ اسی طرح ملائکہ اہل زمین کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں تو یہ سب غیر کے عمل سے منفعت حاصل کرنا ہی ہے۔ اس وضاحت سے معلوم ہو گیا کہ ایک آدمی کا عمل دوسرے کے لیے نفع بخش اور مفید ہوتا ہے۔ (بذل المجہود ص 147-148، ج 13)

اب اگر اہل السنت والجماعت کے معمولات تیسرا، چوتھا، دسواں، چالیسواں اور گیارہویں اور اعراس وغیرہ میں غیر جانبدارانہ غور و فکر کی جائے تو ان جملہ معمولات میں قدر مشترک ایصال ثواب ہے۔ اس دنیا سے جانے والے کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا ہے۔ اور مذکورہ وضاحت میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ ثواب بھی پہنچتا ہے اور دعا کے نفع بخش ہونے پر امت کا اجماع ہے۔ پھر کیسے کہا جا سکتا ہے کہ یہ معمولات خلاف شرع ہیں۔ اور اگر فقط وقت کا تعین ہی خلاف شرع ہونے کی علت ہے تو پھر ہمارے روزمرہ کے کتنے کام ہیں جنہیں کرنے کے لیے وقت معین کیا جاتا ہے۔ کیا پھر جملہ معاملات زندگی ہی بدعت اور گمراہی کے زمرہ میں داخل ہوں گے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ آیئے افتراق کو چھوڑیے، ایک دوسرے کے قریب آیئے، وسعت پیدا کیجئے اور معمولی اختلافات کو باہمی افہام و تفہیم سے حل کر لیجئے۔ رب کریم ہمارا حامی و ناصر ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ يُتَصَدَّقُ عَنْهُ

جو کوئی بغیر وصیت کے فوت ہو جائے اس کی جانب سے صدقہ کرنے کا بیان

2495۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَتَصَدَّقَتْ وَأَعْطَتْ أَفَيُجْزِئُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نَعَمْ فَتَصَدَّقِي عَنْهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میری ماں اچانک فوت ہوگئی۔ اگر وہ اس طرح اچانک فوت نہ ہوتی تو یقیناً وہ صدقہ کرتی اور (اللہ کی راہ میں) کچھ دیتی۔ کیا اس کے لیے باعث اجر وثواب ہوگا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں، تو اس کی طرف سے صدقہ کر۔

فائدہ: اگر کسی کے صدقہ کا ثواب فوت ہونے والی کو نہ پہنچتا ہوتا تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام صدقہ کرنے کا حکم ہی ارشاد نہ فرماتے۔ کیونکہ عبث کام کا حکم دینا نبی کی شان کے ہی لائق نہیں۔ لہٰذا اس صریح فرمان نبوی سے ثابت ہوا کہ زندوں کا عمل مرنے والوں کے لیے نفع بخش ہوتا ہے۔ جیسا کہ صدقہ وغیرہ ہے۔ هذا ظاهر فى ان الصدقة يصل ثوابها الى الميت ولولا ذلك لم يامرها صلى الله عليه وآله وسلم بالتصدق عنها (بذل المجہود ص148 ج130)

2496۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا وَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میری ماں فوت ہوگئی ہے۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا وہ اسے نفع دے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر اس نے عرض کی: میرا ایک باغ ہے اور میں آپ کو اس پر شاہد بناتا ہوں کہ میں نے وہ باغ اپنی ماں کی جانب سے صدقہ کر دیا۔

فائدہ: پہلی حدیث کی طرح یہ بھی صدقہ کا ثواب میت کو پہنچنے میں بالکل ظاہر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ الْحَرْبِيِّ يُسْلِمُ وَلِيُّهُ أَيَلْزَمُهُ أَنْ يُنْفِذَهَا

حربی کی وصیت کا بیان جب کہ اس کا ولی مسلمان ہو، کیا اس کے مطابق عمل کرنا اس کے لیے لازم ہے

2497۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي أَوْصَى بِعِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً أَفَأُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ[1] لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذٰلِكَ

1۔ ایک نسخہ میں اِنّہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ عاص بن وائل نے یہ وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں۔ تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کیے۔ پھر اس کے بیٹے عمرو نے اس کی جانب سے باقی پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور یہ کہا کہ میں اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں۔ چنانچہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرے باپ وائل نے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور ہشام نے اس کی جانب سے پچاس غلام آزاد کر دیے ہیں اور پچاس غلام ابھی اس پر باقی ہیں۔ کیا وہ میں اس کی طرف سے آزاد کر دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا اس کی طرف سے صدقہ کرتے یا اس کی جانب سے حج کرتے تو اس عمل کا ثواب اسے پہنچتا۔

فائدہ: اس میں بنیادی کلیہ اور ضابطہ کی طرف رہنمائی فرمادی گئی کہ اگر مرنے والا مسلمان ہوگا تو پھر زندہ لوگ جو عمل کر کے اسے ایصال ثواب کریں گے تو وہ اسے پہنچے گا اور یقیناً اس کے لیے نفع بخش اور فائدہ مند ہوگا۔ اور اگر وہ کفر پر مر گیا ہے تو پھر اس کے لیے کوئی عمل یا سفارش نفع بخش نہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ اہل ایمان جو اپنے مومن بھائیوں کو ذکر اذکار اور دیگر اعمال صالحہ کر کے ایصال ثواب کرتے رہتے ہیں۔ یقیناً ایسا کرنا ان کے لیے بلندی درجات کا سبب بنتا ہے اور ان کے لیے عبرت کا مقام ہے جو اس سے محروم ہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَهُ وَفَاءٌ يُسْتَنْظَرُ غُرَمَاؤُهُ وَيُرْفَقُ بِالْوَارِثِ

اس کا بیان کہ اگر آدمی مقروض حالت میں فوت ہو جائے اور اس کا مال ہو تو اس کے قرض خواہوں سے وقفہ لیا جائے گا اور وارث سے نرمی کا سلوک کیا جائے گا

2498- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ شُعَيْبَ بْنَ إِسْحَقَ حَدَّثَهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنْ يَهُودَ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ فَأَبَى فَكَلَّمَ جَابِرٌ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ عَلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ[1] وَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُنْظِرَهُ فَأَبَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بتایا: ان کے والد فوت ہوئے اور اپنے اوپر ایک یہودی آدمی کے تیس وسق بطور قرض چھوڑ گئے۔ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس سے مہلت طلب کی۔ تو اس نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ آپ اس کے پاس ان کی سفارش کریں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور یہودی کے ساتھ گفتگو کی کہ وہ ان پر اپنے قرض کے عوض ان کی ساری کھجوروں کا پھل لے لے لیکن اس نے ایسا کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے بات کی کہ وہ انہیں مہلت دے لیکن اس نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ آگے مکمل حدیث بیان کی۔

1- ایک نسخہ میں علیہ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ الْفَرَائِضِ (کتاب الفرائض کا بیان)

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ (فرائض (میراث) کا علم سیکھنے کا بیان)

2499۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم تین ہیں اور جو ان کے سوا ہے وہ فضول ہے۔ ایک آیت محکمہ (اس سے مراد کتاب اللہ اور اس کے وہ احکام ہیں جو ثابت اور قائم ہیں ان میں سے کوئی منسوخ نہیں) اور دوسرا سنت صحیحہ (یعنی ایسی سنت جس کی اسناد ثابت ہو اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اس کی نسبت صحیح ہو) اور تیسرا علم الفرائض کا ایسا حکم جو میراث کی عادلانہ تقسیم میں معاون ہو۔ (مراد وہ حصص بھی ہو سکتے ہیں جو کتاب وسنت میں مذکور ہیں یا ایسا حصہ جو ان کے مساوی ہو جو کتاب وسنت سے لیے گئے ہیں۔)

بَابٌ فِي الْكَلَالَةِ (کلالہ کا بیان)

2500۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ مَرِضْتُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ مَاشِيَيْنِ وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمْ أُكَلِّمْهُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي وَلِي أَخَوَاتٌ قَالَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيثِ[1] يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

سفیان نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابن منکدر سے سنا کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں بیمار ہوا اور حضور نبی مکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میری تیمارداری کرنے کے لیے تشریف لائے اور مجھ پر غشی طاری تھی۔ لہٰذا میں نے آپ ﷺ سے کوئی بات نہ کی۔ پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور اس کا پانی مجھ پر انڈیلا تو مجھے افاقہ ہو گیا (یعنی میری ہوش آ گئی)۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں اپنے مال میں کیا طریقہ کروں حالانکہ میری بہنیں ہی ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تب آیۃ المواریث نازل ہوئی۔ یعنی یَسْتَفْتُونَكَ الی آخر الآیۃ۔ ''وہ آپ سے پوچھتے ہیں، تو آپ فرمایئے: اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے، الخ''۔

1۔ ایک نسخہ میں آیۃ المیراث ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ مَنْ كَانَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أَخَوَاتٌ

ایسے آدمی کا بیان جس کی اولاد نہ ہو اور اس کی بہنیں ہوں

2501۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي الدَّسْتُوَائِيَّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَيْتُ وَعِنْدِي سَبْعُ أَخَوَاتٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَفَخَ فِي وَجْهِي فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أُوصِي لِأَخَوَاتِي بِالثُّلُثِ قَالَ أَحْسِنْ قُلْتُ الشَّطْرُ قَالَ أَحْسِنْ ثُمَّ خَرَجَ وَتَرَكَنِي فَقَالَ يَا جَابِرُ لَا أُرَاكَ مَيِّتًا مِنْ وَجَعِكَ هَذَا وَإِنَّ اللهَ قَدْ أَنْزَلَ فَبَيَّنَ الَّذِي لِأَخَوَاتِكَ فَجَعَلَ لَهُنَّ الثُّلُثَيْنِ قَالَ فَكَانَ جَابِرٌ يَقُولُ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيَّ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں بیمار ہوا اور میری سات بہنیں تھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے میرے چہرے پر پھونک ماری تو مجھے افاقہ ہوگیا۔ پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا میں اپنی بہنوں کے لیے ایک تہائی کی وصیت نہ کردوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور احسان کر۔ میں نے عرض کی: کیا نصف کی وصیت کردوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور احسان کر۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور مجھے چھوڑ گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! میں تجھے اس بیماری کی وجہ سے فوت ہوتا نہیں دیکھ رہا (یعنی تو اس بیماری کی وجہ سے فوت نہیں ہوگا)۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا ہے اور تیری بہنوں کے لیے حصہ واضح کر دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دو تہائی رکھے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی: يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

2502۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْكَلَالَةِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ سب سے آخر میں آیت کلالہ کے بارے میں نازل ہوئی: (اور وہ یہ ہے يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

2503۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ يَسْتَفْتُونَكَ فِي الْكَلَالَةِ فَمَا الْكَلَالَةُ قَالَ تُجْزِئُكَ آيَةُ الصَّيْفِ فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ هُوَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلَا وَالِدًا قَالَ كَذَلِكَ ظَنُّوا أَنَّهُ كَذَلِكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ لوگ آپ سے کلالہ کے بارے میں پوچھتے ہیں تو یہ کلالہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے آیۃ الصیف (یعنی وہ آیت جو گرمی کے موسم میں نازل ہوئی اور یہ سورۃ النساء کے آخر میں ہے)۔ پھر میں نے (ابوبکر نے) ابواسحاق سے پوچھا: وہ آدمی جو فوت ہو جائے اور وہ نہ اپنے پیچھے اولاد چھوڑے اور نہ ہی والد (کیا یہی کلالہ ہے) تو انہوں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے کہا: اسی طرح لوگوں کا گمان ہے کہ کلالہ یہی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الصُّلْبِ (صلبی اولاد کی میراث کا بیان)

2504۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ الْأَوْدِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ رضی الله عنهما فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ فَقَالَا لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ النِّصْفُ وَلَمْ يُوَرِّثَا ابْنَةَ الِابْنِ شَيْئًا وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا فَأَتَاهُ الرَّجُلُ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ وَلَكِنِّي سَأَقْضِي فِيهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وسلم لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ سَهْمٌ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ

ہزیل بن شرحبیل الاودی نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضرت موسیٰ اشعری اور حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان دونوں سے بیٹی، پوتی اور حقیقی بہن کے حصص کے بارے پوچھا۔ تو ان دونوں نے یہ کہا کہ اس کی بیٹی کے لیے نصف ہے اور ماں اور باپ دونوں کی جانب سے حقیقی بہن کے لیے نصف ہے۔ اور ان دونوں نے پوتی کو کسی بھی شے کا وارث نہ بنایا۔ اور پھر اسے فرمایا کہ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس چلا جا۔ وہ بھی ہماری متابعت ہی کریں گے (یعنی ہماری طرح ہی مسئلہ بتائیں گے)۔ چنانچہ وہ آدمی ان کے پاس آیا اور ان سے اس کے بارے پوچھا اور ان دونوں کے قول کے بارے میں بھی آپ کو بتایا۔ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اگر میں بھی اس فتویٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ جاننے کے باوجود ان کی اتباع کروں) تو یقیناً میں گمراہ ہو جاؤں اور میں ہدایت پانے والوں میں سے نہ ہوں۔ البتہ میں اس مسئلہ میں حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ وہ یہ ہے کہ اس کی بیٹی کے لیے نصف ہوگا اور پوتی کے لیے چھٹا حصہ ہوگا جو دو ثلث کو مکمل کرنے والا ہوگا اور جو ماں بقی بچے گا وہ حقیقی بہن کے لیے ہوگا (کیونکہ بیٹیاں دو یا دو سے زائد ہوں تو ان کا حصہ دو تہائی ہوتا ہے۔ اس مسئلہ میں ایک بیٹی ہے اور ایک پوتی۔ لہٰذا بیٹی کو زیادہ قرب کی وجہ سے نصف دیا گیا اور دو ثلث کی تکمیل کے لیے چھٹا حصہ پوتی کو دے دیا گیا اور بحیثیت عصبہ ماں بقی حقیقی بہن کو دیا گیا)۔

2505۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم حَتَّى جِئْنَا امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْأَسْوَاقِ فَجَاءَتِ الْمَرْأَةُ بِابْنَتَيْنِ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَاتَانِ بِنْتَا ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ قُتِلَ مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدِ اسْتَفَاءَ عَمُّهُمَا مَالَهُمَا وَمِيرَاثَهُمَا كُلَّهُ فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا إِلَّا أَخَذَهُ فَمَا تَرَى يَا رَسُولَ اللهِ فَوَاللهِ لَا تُنْكَحَانِ أَبَدًا إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم يَقْضِي اللهُ فِي ذَلِكَ قَالَ وَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الْآيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم ادْعُوا لِي الْمَرْأَةَ وَصَاحِبَهَا فَقَالَ لِعَمِّهِمَا أَعْطِهِمَا الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَلَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَخْطَأَ بِشْرٌ فِيهِ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ وَغَيْرُهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ امْرَأَةَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ سَعْدًا هَلَكَ وَتَرَكَ ابْنَتَيْنِ وَسَاقَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا هُوَ أَصَحُّ 1

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ یہاں تک کہ ہم اسواق (حرم مدینہ طیبہ کا نام ہے) میں ایک انصاری عورت کے پاس آئے۔ تو وہاں ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو ساتھ لے کر آئی اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ یہ دونوں ثابت بن قیس کی بیٹیاں ہیں جو آپ کے ساتھ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ان کے چچا نے ان کا تمام مال اور ساری میراث اپنے قبضے میں لے لی ہے اور ان دونوں کے لیے اس نے کوئی مال نہیں چھوڑا ہے۔ بس آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں: یارسول اللہ! ﷺ قسم بخدا! ان کا کبھی نکاح نہیں کیا جا سکے گا مگر تبھی جب ان کے پاس مال ہو گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا اور پھر سورۃ النساء کی یہ آیت نازل ہوئی: يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الآیۃ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عورت کو اور اس کے دیور کو میرے پاس بلاؤ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان بچیوں کے چچا کو حکم ارشاد فرمایا تو انہیں دو ثلث دے دے اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دے اور جو باقی بچے وہ تیرے لیے ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس روایت میں بشر نے خطا کی ہے۔ وہ یہ کہ یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں اور ثابت بن قیس تو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ہیں۔

ابن سرح، ابن وہب، داؤد بن قیس اور ان کے علاوہ دیگر اہل علم نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا: یارسول اللہ! ﷺ بے شک سعد شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آگے پوری حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے کہا: یہی زیادہ صحیح ہے۔

2506۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنِي أَبُو حَسَّانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَرَّثَ أُخْتًا وَابْنَةً فَجَعَلَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا النِّصْفَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَنَبِيُّ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ

اسود بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک بہن اور ایک بیٹی کو وارث قرار دیا اور دونوں میں سے ہر ایک کے لیے میراث نصف نصف کر دی۔ اس وقت آپ یمن میں تھے اور حضور نبی کریم ﷺ بھی ان دنوں باحیات تھے۔

بَابٌ فِي الْجَدَّةِ (دادی اور نانی کی میراث کا بیان)

2507۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ خَرَشَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى شَيْءٌ وَمَا عَلِمْتُ لَكِ فِي سُنَّةِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ شَيْئًا فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ

1۔ ایک نسخہ میں هو الصواب ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شُعْبَةَ فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى شَيْءٌ وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِي قُضِيَ بِهِ إِلَّا لِغَيْرِكِ وَمَا أَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَائِضِ وَلَكِنْ هُوَ ذَلِكَ السُّدُسُ فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا

قبیصہ بن ذویب نے بیان کیا ہے کہ ایک دادی یا نانی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اپنی میراث کے بارے درخواست کرنے لگی۔ تو آپ نے فرمایا: تیرے لیے کتاب اللہ میں کوئی شے نہیں ہے اور نہ ہی میں حضور نبی کریم ﷺ کی سنت میں تیرے لیے (میراث میں سے) کسی شے کا علم رکھتا ہوں۔ لہٰذا تو واپس چلی جا یہاں تک کہ میں لوگوں سے اس کے بارے پوچھ لوں۔ چنانچہ آپ نے لوگوں سے پوچھا۔ تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ آپ ﷺ نے اسے چھٹا حصہ عطا فرمایا۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی حاضر تھا۔ تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی اسی طرح کہا جیسا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ تو پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے وہی حکم نافذ کر دیا (یعنی دادی یا نانی کے لیے میراث میں چھٹا حصہ ہوگا)۔ پھر ایک دوسری بڑھیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی (دوسری سے مراد یہ ہے کہ اگر پہلی دادی تھی تو یہ نانی ہے اور اگر پہلی نانی تھی تو یہ دادی ہے) اور اپنی میراث کا سوال کرنے لگی۔ تو آپ نے فرمایا: تیرے لیے کتاب اللہ میں تو کوئی شے نہیں ہے اور وہ فیصلہ جو اس بارے میں کیا گیا ہے وہ تیرے سوا دوسری کے لیے ہے (یعنی اگر تو دادی ہے تو وہ فیصلہ نانی کے لیے ہے اور اگر تو نانی ہے تو وہ فیصلہ دادی کے لیے ہے) اور میں فرائض (یعنی حصص) میں کچھ اضافہ نہیں کر سکتا۔ البتہ وہ چھٹا حصہ ہے۔ پس اگر تم دونوں (دادی اور نانی) اس میں جمع ہو گئیں۔ تو وہ تم دونوں میں تقسیم ہوگا اور تم میں سے جو کوئی اس کے ساتھ منفرد ہوگی تو وہ اسی کے لیے ہو جائے گی۔

2508۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ أَبُو الْمُنِيبِ الْعَتَكِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ إِذَا لَمْ تَكُنْ دُونَهَا أُمٌّ

ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے جدہ کے لیے چھٹا حصہ مقرر کیا ہے۔ بشرطیکہ اس کے ساتھ (میت کی) ماں نہ ہو (کیونکہ ماں کی موجودگی میں جدہ کا حصہ نہیں ہوتا۔ گویا یہ اس کے لیے حاجب ہے)

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدِّ (دادے کی میراث کا بیان)

2509۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ فَقَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرُ فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ إِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طُعْمَةٌ قَالَ قَتَادَةُ فَلَا يَدْرُونَ مَعَ أَيِّ شَيْءٍ وَرَّثَهُ قَالَ قَتَادَةُ أَقَلُّ شَيْءٍ وَرِثَ الْجَدُّ السُّدُسُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میرا پوتا فوت ہو گیا ہے، کیا میرے لیے اس کی میراث میں حصہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے چھٹا حصہ ہے۔ پس جب وہ پیٹھ پھیر کر واپس ہوا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: تیرے لیے ایک دوسرا چھٹا حصہ ہے۔ پھر جب وہ واپس ہوا، تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: یہ دوسرا چھٹا حصہ تیرے حق سے زائد اور تحفہ ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ نہیں جانتے تھے کہ کون سی صورت میں وہ اسے اس کا (ثلث کا) وارث بنائیں گے۔ حضرت قتادہ نے کہا ہے: دادے کا میراث میں کم سے کم چھٹا حصہ ہے۔

فائدہ: بذل المجہود میں ہے کہ مرنے والے نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں چھوڑیں اور یہ سائل اس کا دادا ہے۔ لہٰذا میراث میں اس کی دو بیٹیوں کے لیے دو تہائی حصہ ہے اور بقیہ ایک تہائی میں سے ایک چھٹا حصہ پہلے اسے بطور فرض (حصہ) کے دیا اور دوسرا چھٹا حصہ بطور عصبہ ہونے کے دیا۔

2510۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ أَيُّكُمْ يَعْلَمُ مَا وَرَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجَدَّ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَا وَرَّثَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ السُّدُسَ قَالَ مَعَ مَنْ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ لَا دَرَيْتَ فَمَا تُغْنِي إِذًا

حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دادا کو کتنے حصہ کا وارث قرار دیا ہے؟ تو حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے میراث میں سے چھٹا حصہ عطا فرمایا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کس کے ساتھ؟ (یعنی کون سی صورت میں چھٹا حصہ دیا) انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ تو آپ نے فرمایا: جب تو یہ نہیں جانتا تو پھر تو نے کچھ فائدہ نہ دیا (یعنی اگر تجھے یہ علم نہیں تو پھر تیرا قول نفع بخش نہیں)۔

بَابٌ فِي مِيرَاثِ الْعَصَبَةِ (عصبہ کی میراث کا بیان)

2511۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَهَذَا حَدِيثُ مَخْلَدٍ وَهُوَ الْأَشْبَعُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْسِمِ الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللهِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى ذَكَرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذوی الفروض کے درمیان کتاب اللہ کے بیان کردہ حصص کے مطابق مال تقسیم کر دو اور جو مال (ان فرائض کی تقسیم سے) بچ جائے تو وہ اس کے لیے ہوگا جو مردوں میں سے میت کا زیادہ قریبی ہوگا۔ (حقیقت میں یہی عصبہ ہوتا ہے۔ یعنی جس کا میراث میں کوئی حصہ مقرر نہ ہو اور ذوی الفروض کو ان کے حصص تقسیم کر دیے جانے کے بعد اگر مال بچ جائے تو وہ عصبہ کے لیے ہوگا۔)

بَابٌ فِي مِيرَاثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ (ذوی الارحام کی میراث کا بیان)

2512۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْهَوْزَنِيِّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ عَنِ الْمِقْدَامِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيَّ وَرُبَّمَا قَالَ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَعْقِلُ لَهُ وَأَرِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ

حضرت مقدام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے قرض اور اہل وعیال اپنے پیچھے چھوڑے تو وہ میرے سپرد ہیں (یعنی قرض کی ادائیگی اور اس کے بچوں کی دیکھ بھال کا ضامن میں ہوں) اور بسا اوقات آپ یہ فرماتے: وہ اللہ تعالیٰ اور اس رسول معظم ﷺ کے سپرد ہے اور جس کسی نے مال چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے اور اس کا میں وارث ہوں جس کا اپنا کوئی وارث نہ ہو۔ میں اس کی دیت وغیرہ ادا کروں گا اور اس کی میراث کا وارث ہوں گا (آپ ﷺ کی یہ وراثت بیت المال کے سپرد ہوتی ہے تو گویا اس کا وارث امام وقت ہی ہوتا ہے) اور ماموں اس کا وارث ہوگا جس کا کوئی بھی وارث نہ ہو۔ وہ اس کی جانب سے دیت وغیرہ ادا کرے گا اور اس کے مال کا وارث بنے گا۔

فائدہ: ذوالارحام وہ رشتے دار ہوتے ہیں جو نہ ذوی الفروض میں داخل ہوتے ہیں اور نہ عصبہ بن سکتے ہیں۔

2513۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ الْكِنْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَإِلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ أَرِثُ مَالَهُ وَأَفُكُّ عَانَهُ وَالْخَالُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عَانَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَائِذٍ عَنِ الْمِقْدَامِ وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ قَالَ أَبُو دَاوُد يَقُولُ الضَّيْعَةُ مَعْنَاهُ عِيَالٌ[1]

حضرت مقدام الکندی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہر مومن کے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں۔ پس جس کسی نے قرضہ یا عیال وغیرہ چھوڑے تو وہ سب میرے سپرد ہے اور جس نے مال چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے۔ اور میں اس کا والی اور وارث ہوں جس کا کوئی والی اور وارث نہیں۔ میں اس کے مال کا وارث ہوں اور اس کے قیدیوں کو رہائی دلاؤں گا (اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے ذمہ جو کچھ بھی دیت وغیرہ واجب الاداء ہوگا وہ میں ادا کروں گا) اور ماموں اس کا والی اور وارث ہے جس کا اور کوئی والی اور وارث نہیں۔ پس وہ اس کے مال کا وارث ہوگا اور اس کے قیدیوں کو رہائی دلائے گا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے زبیدی نے راشد بن سعد عن ابن عائذ عن المقدام کی سند سے روایت کیا ہے اور معاویہ بن صالح نے اسے راشد سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے مقدام سے سنا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: وہ کہتے ہیں: ضیعۃ کا معنی عیال ہے۔

2514۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَتِيقٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَزِيدَ بْنِ حُجْرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَفُكُّ عَانِيَهُ 1 وَأَرِثُ مَالَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَفُكُّ عَانِيَهُ وَيَرِثُ مَالَهُ

صالح بن یحییٰ بن مقدام نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں اس کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہیں۔ میں اس اسیر کو رہائی دلاؤں گا اور اس کے مال کا وارث ہوں گا اور ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو، وہ اس کے اسیر کو رہائی دلائے گا اور وہی اس کے مال کا وارث ہوگا۔

فائدہ: مذکورہ روایات میں آقائے دوجہاں ﷺ کا اپنی امت کے مفلوک الحال لوگوں سے بالخصوص اور پوری امت سے بالعموم انتہائی رأفت وشفقت کا اظہار ہے کہ آقا کریم نے ان کے بوجھ بنفس نفیس اٹھانے کی بشارت دی ہے۔ تو جب اس مدنی آقا کی رحمت ورأفت اور شفقت ومہربانی کا یہ عالم ہے تو پھر امت کو بھی سوچنا چاہیے کہ ان کی جانب سے آپ ﷺ کے ساتھ رویہ کیا ہونا چاہیے۔

2515۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلَا حَمِيمًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَرْيَتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ سُفْيَانَ أَتَمُّ وَقَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ أَرْضِهِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَعْطُوهُ مِيرَاثَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہوا اور اس نے کچھ مال چھوڑا۔ لیکن اس نے اپنے پیچھے کوئی اولاد نہ چھوڑی اور نہ ہی کوئی اور رشتہ دار چھوڑا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی میراث اس کے گاؤں کے رہنے والوں میں سے کسی آدمی کو دے دو۔

ابوداؤد نے کہا ہے: سفیان کی حدیث زیادہ مکمل ہے اور مسدد نے کہا کہ یحییٰ نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کیا یہاں اس کی سرزمین کا رہنے والا کوئی ہے۔ لوگوں نے کہا: ہاں موجود ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کی میراث اسے دے دو۔

2516۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِيرَاثَ رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ وَلَسْتُ أَجِدُ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ أَزْدِيًّا حَوْلًا قَالَ فَأَتَاهُ بَعْدَ الْحَوْلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ أَجِدْ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ قَالَ فَانْطَلِقْ فَانْظُرْ أَوَّلَ خُزَاعِيٍّ تَلْقَاهُ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ انْظُرْ كُبْرَ خُزَاعَةَ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ

1۔ ایک نسخہ میں عَنِيَهُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ایک آدمی حضور نبی رحمت ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میرے پاس قبیلہ ازد کے ایک آدمی کی میراث ہے اور میں ازد قبیلے کا کوئی فرد نہیں پاتا کہ میں وہ اسے دے دوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تو چلا جا اور ایک سال تک کسی ازدی کو تلاش کر۔ چنانچہ وہ سال گزرنے کے بعد پھر آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے ازد قبیلے کے کسی فرد کو نہیں پایا کہ میں وہ مال اسے دے دیتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو چل اور پہلے کسی خزاعہ قبیلے کے کسی فرد کو دیکھ۔ (جب) تیری اس سے ملاقات ہو جائے تو وہ مال اس کے حوالے کر دے۔ جب وہ واپس مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو میری طرف بلاؤ۔ پس جب وہ آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: قبیلہ خزاعہ کے کسی بڑے کو دیکھنا (کیونکہ جو جتنا عمر رسیدہ ہوگا اس کا بنی ازد سے اتنا زیادہ قرب ہوگا) اور مال اس کے حوالے کر دینا۔

2517۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ[1] بْنُ أَسْوَدَ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَرَ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِيرَاثِهِ فَقَالَ الْتَمِسُوا لَهُ وَارِثًا أَوْ ذَا رَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطُوهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ وَقَالَ يَحْيَى قَدْ سَمِعْتُهُ مَرَّةً يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ انْظُرُوا أَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ

ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی فوت ہو گیا تو اس کی میراث حضور ﷺ کے پاس لائی گئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کا وارث تلاش کرو، یا اس کا کوئی رشتہ دار۔ پس جب انہوں نے اس کا کوئی وارث نہ پایا اور نہ ہی کوئی رشتہ دار۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم یہ میراث بنی خزاعہ کے کسی بڑے (عمر رسیدہ) کو دے دو۔ اور یحییٰ نے کہا کہ میں نے ایک بار اس حدیث میں شریک کو یہ الفاظ کہتے بھی سنا ہے: انظروا اکبر رجل من خزاعۃ کہ تم قبیلہ خزاعہ کے لوگوں میں سے زیادہ عمر رسیدہ کو دیکھو (اور اسے مال دے دو کیونکہ وہی بنی ازد سے زیادہ قریب ہوگا)۔

2518۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا غُلَامًا لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ لَهُ أَحَدٌ قَالُوا لَا إِلَّا غُلَامًا لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِيرَاثَهُ لَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی فوت ہوا اور اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا، سوائے اپنے ایک غلام کے جس کو اس نے آزاد کیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا اس کا کوئی ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: نہیں۔ مگر اس کا ایک غلام ہے جسے اس نے آزاد کیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی میراث اس کے حوالے کر دی۔

1۔ ایک نسخہ میں الحسن ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب مِيرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ (جس عورت سے لعان کیا گیا اس کے بیٹے کی میراث کا بیان)

2519۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّصْرِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَرْأَةُ تُحْرِزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَاعَنَتْ عَلَيْهِ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: عورت تین قسم کی میراث کو محفوظ کر سکتی ہے: اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کی (یعنی جس غلام کو عورت نے آزاد کیا ہوگا تو پھر اس کی میراث کی وارث بھی وہ عورت ہی ہوگی) اور اپنے لقیط کی (یعنی وہ بچہ جو اسے کہیں گرا پڑا ملا، اس نے اٹھا کر اس کی پرورش کے فرائض سرانجام دیے تو اب اس کی میراث کی وارث بھی یہی ہوگی) اور اپنے اس بچے کی میراث جس کے سبب اس نے لعان کیا۔ (چونکہ مرد نے لعان کر کے اس بچے کے نسب کا انکار کر دیا، لہٰذا اب اس کا مرد سے کوئی تعلق واسطہ نہیں رہا۔ اس لیے نسب بھی ماں سے ثابت ہوگا اور وہی اس کی وارث ہوگی)۔

2520۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَمُوسَى بْنُ عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِيرَاثَ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ لِأُمِّهِ وَلِوَرَثَتِهَا مِنْ بَعْدِهَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنِي عِيسَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

ابن جابر نے ہمیں خبر دی کہ مکحول نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث اس کی ماں کے لیے مقرر کر دی ہے۔ اور پھر اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کے لیے (کیونکہ جب بچے کا نسب ماں سے ثابت ہوا تو اس کی پہلی وارث اس کی ماں ہوگی اور اس کے بعد اس کی ماں کے وارث اس کے وارث بنیں گے)

موسیٰ بن عامر، ولید، عیسیٰ ابو محمد نے علاء بن حارث بن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

بَاب هَلْ يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ (اس کا بیان کیا مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے؟)

2521۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث ہو سکتا ہے۔

2522۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حِجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نَحْنُ نَازِلُونَ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي الْمُحَصَّبَ وَذَاكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کل آپ اپنے حج کے موقع پر کہاں اتریں گے؟ (یعنی آپ کہاں سکونت اختیار کریں گے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟ (یعنی انہوں نے وہ سب گھر فروخت کر دیے جو انہیں حضرت ابوطالب کی میراث سے ملے) پھر فرمایا: ہم تو خیف بنی کنانہ کے پاس اتریں گے جہاں قریش نے کفر پر قسم اٹھائی تھی۔ یعنی وادیٔ محصب میں اور یہی وہ مقام ہے جہاں بنی کنانہ نے قریش سے بنی ہاشم کے خلاف معاہدہ کیا تھا، کہ وہ ان سے نکاح نہیں کریں گے، ان سے خرید و فروخت نہیں کریں گے اور نہ ہی انہیں پناہ دیں گے۔ زہری نے کہا ہے کہ خیف ایک وادی ہے۔

2523۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو مختلف دینوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔

2524۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ الْوَاسِطِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَخَوَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ يَهُودِيٌّ وَمُسْلِمٌ فَوَرَّثَ الْمُسْلِمَ مِنْهُمَا وَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ أَنَّ مُعَاذًا حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الْإِسْلَامُ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ فَوَرَّثَ الْمُسْلِمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ أَنَّ مُعَاذًا أُتِيَ بِمِيرَاثِ يَهُودِيٍّ وَارِثُهُ مُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ دو بھائیوں کا حضرت یحییٰ بن یعمر کے پاس جھگڑا پیش ہوا۔ ان میں سے ایک یہودی تھا اور ایک مسلمان تھا۔ پس انہوں نے ان میں سے مسلمان کو وارث قرار دیا اور بیان فرمایا کہ مجھے ابوالاسود نے بتایا ہے کہ ایک آدمی نے انہیں حدیث بیان کی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اسلام بڑھتا ہے اور کم نہیں ہوتا۔ لہٰذا آپ نے مسلمان کو وارث قرار دیا۔

مسدد، یحییٰ بن سعید نے شعبہ عن عمرو بن ابی حکیم عن عبداللہ بن بریدۃ عن یحییٰ بن یعمر ابی الاسود الدیلی کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس یہودی کی میراث کا قضیہ لایا گیا اس کا وارث مسلمان تھا (تو انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کردہ مذکورہ حدیث کے تحت مسلمان کو وارث قرار دیا)۔

بَابُ فِيمَنْ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ (اس کا بیان جو میراث کی تقسیم سے پہلے اسلام لے آیا)

2525۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الشَّعْثَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم كُلُّ قَسْمٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى مَا قُسِمَ لَهُ[1] وَكُلُّ قَسْمٍ أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلَى قَسْمِ الْإِسْلَامِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ ترکہ کی وہ تقسیم جو زمانہ جاہلیت میں کی گئی تو اسے اسی حال پر رکھا جائے گا جس پر اسے تقسیم کیا گیا اور وہ ترکہ جسے اسلام نے پالیا (یعنی اسلام سے قبل اسے تقسیم نہ کیا گیا) تو وہ اسلام کے اصول وضوابط پر تقسیم ہوگا۔

بَابٌ فِي الْوَلَاءِ (ولاء (آزاد کیے ہوئے غلام کے ترکہ) کا بیان)

2526۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قُرِئَ عَلَى مَالِكٍ وَأَنَا حَاضِرٌ[2] قَالَ مَالِكٌ عَرَضَ عَلَيَّ نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تَعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ ذَاكَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی خریدنے کا ارادہ کیا کہ پھر اسے آزاد کر دیں گی۔ تو اس کے مالکوں نے کہا: ہم یہ لونڈی اس شرط پر بیچتے ہیں کہ پھر اس کی ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر رسول اللہ علیہ السلام سے کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیرے لیے اس میں کوئی شے مانع نہیں ہے۔ کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

2527۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ولاء اسی کے لیے ہے جس نے ثمن (قیمت) ادا کیے اور نعمت واحسان کا ولی بنا (یعنی جس نے خرید کر غلام آزاد کیا ولاء اسی کے لیے ہوگی)

2528۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رِئَابَ بْنَ حُذَيْفَةَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةَ غِلْمَةٍ فَمَاتَتْ أُمُّهُمْ فَوَرَّثُوهَا رِبَاعَهَا وَوَلَاءَ مَوَالِيهَا وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَصَبَةَ بَنِيهَا فَأَخْرَجَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَمَاتُوا فَقَدِمَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَمَاتَ مَوْلًى لَهَا وَتَرَكَ مَالًا لَهُ فَخَاصَمَهُ إِخْوَتُهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ أَوْ الْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانَ قَالَ فَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا فِيهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَرَجُلٍ آخَرَ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عَبْدُ الْمَلِكِ اخْتَصَمُوا إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَعِيلَ أَوْ إِلَى إِسْمَعِيلَ بْنِ هِشَامٍ فَرَفَعَهُمْ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَقَالَ هَذَا مِنْ الْقَضَاءِ الَّذِي مَا كُنْتُ أَرَاهُ قَالَ فَقَضَى لَنَا بِكِتَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَنَحْنُ فِيهِ إِلَى السَّاعَةِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ ریاب بن حذیفہ نے ایک

1۔ ایک نسخہ میں لَہٗ نہیں ہے۔ 2۔ قال قرئ علی مالک وأنا حاضر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عورت سے شادی کی اور اس کے ہاں تین بچے بھی پیدا ہوئے پھر ان کی ماں فوت ہوگئی اور وہ اس کے گھروں اور اس کے آزاد کردہ غلاموں کی ولاء کے وارث ہوئے۔ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اس کے بیٹوں کا عصبہ تھے۔ پھر انہوں نے انہیں شام کی طرف بھیج دیا اور وہیں فوت ہو گئے۔ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ آئے اور پھر اس عورت کا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہوا۔ اس نے اپنا کچھ مال چھوڑا تو پھر اس عورت کے بھائیوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑا کیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ولاء اولاد یا والد نے حاصل کی وہ اس کے عصبہ کے لیے ہوگی جو بھی ہو۔ پھر اس پر آپ نے ایک فیصلہ لکھ دیا اور اس میں عبدالرحمن بن عوف اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما اور ایک دوسرے آدمی کی شہادت لکھ دی۔ پھر جب عبدالملک کو خلیفہ بنایا گیا تو انہوں نے ہشام بن اسماعیل یا اسماعیل بن ہشام کے پاس جھگڑا کیا اور اس نے انہیں عبدالملک کے پاس بھیج دیا تو اس نے کہا: یہ تو وہ فیصلہ ہے جسے میں نے دیکھا ہوا ہے پھر اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق ہمارا فیصلہ کر دیا اور ہم اس وقت تک اسی پر برقرار رہیں (یعنی وہ ولاء ہمارے پاس ہی ہے)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ

(ایسے آدمی کا بیان جو کسی آدمی کے ہاتھ پر اسلام لاتا ہے)

2529۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَوْهَبٍ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ هِشَامٌ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَقَالَ يَزِيدُ إِنَّ تَمِيمًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ

قبیصہ بن ذویب نے بیان کیا ہے کہ ہشام نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ اور یزید نے بیان کیا کہ حضرت تمیم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﷺ ایسے آدمی کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے جو مسلمانوں میں سے کسی آدمی کے ہاتھ پر اسلام لاتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہی تمام لوگوں سے بڑھ کر اس کی زندگی اور اس کی موت کے اعتبار سے اس کے زیادہ قریب ہے (لہٰذا کوئی وارث نہ ہونے کی صورت میں وہی اس کا وارث ہوگا)۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْوَلَاءِ (ولاء کو بیچنے کا بیان)

2530۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْمَوْلُودِ يَسْتَهِلُّ ثُمَّ يَمُوتُ

ایسے نومولود کی میراث کا بیان جو روتا ہے اور پھر فوت ہو جاتا ہے

2531۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَهَلَّ الْمَوْلُودُ وُرِّثَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بچہ ولادت کے وقت روئے تو اسے وارث بنایا جائے گا (کیونکہ رونا اس کے زندہ ہونے کی علامت ہے)

بَابُ نَسْخِ مِيرَاثِ الْعَقْدِ بِمِيرَاثِ الرَّحِمِ

رشتہ داری کی میراث کے سبب عہد و پیمان کی میراث کے منسوخ ہونے کا بیان

2532۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ كَانَ الرَّجُلُ يُحَالِفُ الرَّجُلَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا نَسَبٌ فَيَرِثُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَنَسَخَ ذَلِكَ الْأَنْفَالُ فَقَالَ تَعَالَى وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (ترجمہ) ''اور وہ لوگ جن سے تمہارا عہد و پیمان بندھ چکا ہے تو انہیں ان کا حصہ دو''۔ (پہلے دور میں) ایک آدمی دوسرے آدمی سے معاہدہ کرتا تھا حالانکہ ان کے درمیان نسبی رشتہ نہ ہوتا تھا تو ان میں سے ایک دوسرے کا وارث ہوتا تھا۔ تو یہ حکم سورۂ انفال کی اس آیت سے منسوخ ہو گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ترجمہ) ''اور رشتہ دار (ورثہ میں) حکم الٰہی کے مطابق ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں''۔

2533۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي إِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ تُوَرِّثُ الْأَنْصَارَ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ[1] لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ مِنَ النَّصْرِ وَالنَّصِيحَةِ وَالرِّفَادَةِ وَيُوصِي لَهُ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد باری تعالیٰ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ کے تحت فرمایا کہ مہاجرین جب مدینہ طیبہ آئے تو اس اخوت اور بھائی چارے کے سبب انہیں انصار کا وارث بنایا جاتا تھا جو رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین و انصار کے درمیان مؤاخات قائم کی تھی اور انہیں ان کے رشتہ داروں پر مقدم سمجھا جاتا تھا۔ پس جب یہ آیت

1۔ ایک نسخہ میں ذِي رَحِمِهِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نازل ہوئی: (ترجمہ) ''اور ہر ایک کے لیے ہم نے وارث بنا دیے ہیں اس مال سے جو چھوڑ جائیں ماں باپ اور قریبی رشتہ دار''۔ فرمایا: اس آیت نے وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ الآیہ کو منسوخ کر دیا۔ یعنی وہ لوگ جن کا حصہ مدد کرنے، نصیحت کرنے اور تعاون کرنے کے سبب بنتا تھا (اب وہ باقی نہ رہا)۔ اب وہ ان کے لیے اپنے مال کے ثلث سے وصیت کر سکتا ہے۔ لیکن ان کے لیے میراث کا حق ختم ہو گیا۔

2534۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أُمِّ سَعْدٍ بِنْتِ الرَّبِيعِ وَكَانَتْ يَتِيمَةً فِي حِجْرِ أَبِي بَكْرٍ فَقَرَأْتُ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَقَالَتْ لَا تَقْرَأْ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حِينَ أَبَى الْإِسْلَامَ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَلَّا يُوَرِّثَهُ فَلَمَّا أَسْلَمَ أَمَرَ اللهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُؤْتِيَهُ نَصِيبَهُ زَادَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَمَا أَسْلَمَ حَتَّى حُمِلَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِالسَّيْفِ قَالَ أَبُو دَاوُد مَنْ قَالَ عَقَدَتْ جَعَلَهُ حِلْفًا وَمَنْ قَالَ عَاقَدَتْ جَعَلَهُ حَالِفًا قَالَ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ طَلْحَةَ عَاقَدَتْ[1]

داؤد بن حصین نے بیان کیا ہے کہ میں ام سعد بنت ربیع کے پاس پڑھ رہا تھا۔ وہ یتیم تھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش رہی تھی۔ سو میں نے یہ آیت پڑھی: وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ تو انہوں نے کہا: تو یہ نہ پڑھ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ بے شک یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اس کے بیٹے عبدالرحمن کے بارے میں نازل ہوئی۔ جس وقت اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا تھا، تو حضرت ابوبکر صدق رضی اللہ عنہ نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ وہ اسے وارث نہیں بنائیں گے۔ پھر جب وہ اسلام لے آئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کے واسطہ سے یہ حکم دیا کہ وہ اسے اس کا حصہ دے دیں۔ عبدالعزیز نے یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ خود اسلام نہیں لائے بلکہ انہیں تلوار کے زور سے اسلام پر مجبور کیا گیا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ جنہوں نے لفظ عَقَدَتْ پڑھا ہے وہ قسم اٹھانے کے معنی میں لائے ہیں۔ اور جنہوں نے عَاقَدَتْ کہا ہے وہ عہد و پیمان باندھنے کے معنی میں لائے ہیں۔ اور صحیح حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے یعنی عَاقَدَتْ۔

2535۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا فَكَانَ الْأَعْرَابِيُّ لَا يَرِثُ الْمُهَاجِرَ وَلَا يَرِثُهُ الْمُهَاجِرُ فَنَسَخَتْهَا فَقَالَ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (ترجمہ) ''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت نہ کی''۔ پس اس کے تحت کوئی اعرابی کسی مہاجر کا وارث نہ ہو سکتا تھا اور نہ ہی کوئی مہاجر کسی اعرابی کا وارث بن سکتا تھا۔ پھر ارشاد گرامی وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ نازل ہوا۔ اور اس نے اس پہلے حکم کو منسوخ کر دیا: (ترجمہ) ''اور رشتہ دار (ورثہ میں) ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں حکم الٰہی کے مطابق۔

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْحِلْفِ (قسم اٹھانے کا بیان)

2536۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام میں قسم کی کوئی ضرورت نہیں (کیونکہ اسلام بذات خود ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے اور اعمال صالحہ میں ایک دوسرے کی قوت بازو بننے کا تقاضا کرتا ہے۔ اس لیے اس میں قسم کی ضرورت نہیں) اور (امور خیر کے لیے) جو بھی قسم اور عہد و پیمان زمانہ جالمیت میں تھا اسلام نے اس کی مضبوطی میں اور اضافہ کر دیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس قسم کی نفی کی ہے وہ عہد جاہلیت کے باہمی فتنے برپا کرنے، قتل و غارت گری اور ظلم و بغاوت پر مبنی عہد و پیمان اور قسمیں تھیں۔ فرمایا: ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور جو ان امور کے برعکس تھے، فرمایا: اسلام نے انہیں مزید مضبوط کر دیا ہے۔

2537۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِنَا فَقِيلَ لَهُ أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

حضرت عاصم الاحول نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ علیہ نے ہمارے گھر میں مہاجرین و انصار کے درمیان عہد و پیمان باندھا (معاہدہ کیا) تو ان سے کہا گیا: کیا رسول اللہ علیہ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ''اسلام میں قسم کا کوئی اعتبار نہیں''۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ علیہ نے مہاجرین و انصار کے درمیان ہمارے گھر میں معاہدہ کرایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہی قول دو یا تین بار کہا۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

(عورت کا اپنے خاوند کی دیت کا وارث ہونے کا بیان)

2538۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتَّى قَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ أُوَرِّثَ[1] امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا فَرَجَعَ عُمَرُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَقَالَ فِيهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَعْرَابِ

1۔ ایک نسخہ میں أن وَرِّث ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیت عاقلہ (یعنی خاندان والوں) کے لیے ہے اور بیوی اپنے خاوند کی دیت میں سے کسی شے کی وارث نہ بنے گی۔ یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان نے انہیں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف لکھا کہ میں اشیم الضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت میں سے (اس کے حصے کا) وارث بناؤں (یعنی اسے حصہ دلواؤں) تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلے موقف سے رجوع کر لیا۔

احمد بن صالح نے کہا ہے کہ عبدالرزاق نے یہی حدیث معمر بن الزہری عن سعید کی سند سے بیان کیا ہے اور اس میں کہا ہے: اور حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں اعراب پر عامل مقرر کیا تھا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْخَرَاجِ وَالْإِمَارَةِ وَالْفَيْئِ

(خراج، حکومت اور مال فے کے احکام کا بیان)

بَابُ مَا يَلْزَمُ الْإِمَامَ مِنْ حَقِّ الرَّعِيَّةِ

اس کا بیان جو کچھ رعیت کے حق میں امام پر لازم ہوتا ہے

2539۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! آگاہ رہو، تم میں سے ہر کوئی محافظ ونگہبان ہے۔ تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے (قیامت کے دن) پوچھا جائے گا۔ پس وہ جو لوگوں پر امیر ہو وہ ان پر نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے پوچھا جائے گا اور آدمی اپنے گھر والوں پر محافظ ونگران ہے، اس سے ان کے بارے پوچھا جائے گا۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد پر محافظ ونگران ہے، اس سے ان کے بارے پوچھا جائے گا۔ اور غلام اپنے آقا کے مال پر محافظ ونگران ہے، اس سے اس کے بارے پوچھا جائے گا۔ پس تم میں سے ہر کوئی محافظ ونگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے سوال کیا جائے گا۔

فائدہ: معلوم یہ ہوا کہ معاشرے کا ہر فرد ذمہ دار ہے۔ اس کے اپنے فرائض ہیں اور اس کی زیر نگرانی معاشرے کے قلیل یا کثیر افراد اپنے اپنے درجہ کی حیثیت سے زیر تربیت یا دیگر کاروبار حیات میں مصروف ہیں۔ لہٰذا اپنی حیثیت اور رتبہ کے مطابق اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنا اس کے ذمہ لازم ہے اور اسی کے بارے کل قیامت کے دن اسے جواب دینا ہو گا کہ کیا پورے اخلاص کے ساتھ اس نے اپنی ذمہ داری ادا کی ہے یا نہیں۔ تو یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اگر معاشرے کا ہر ذمہ دار فرد اپنے فرائض کی ادائیگی میں غفلت اور کوتاہی چھوڑ دے تو حالات یکسر بدل سکتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَبِ الْإِمَارَةِ (حکومت کی خواہش اور مطالبہ کرنے کا بیان)

2540۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِذَا[1] أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ فِيهَا إِلَى نَفْسِكَ وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عبدالرحمن بن سمرہ! تو حکومت کی خواہش اور مطالبہ نہ کر۔ کیونکہ جب وہ تجھے خواہش اور طلب کے سبب عطا کی جائے گی تو تجھے اس کے معاملات کرنے میں اپنے نفس کے حوالے کر دیا جائے گا (یعنی تائید ربی سے تو محروم رہے گا) اور اگر وہ تجھے بغیر خواہش اور طلب کے عطا کر دی گئی تو پھر اس پر تیری مدد کی جائے گی (یعنی تجھے رب کریم کی تائید اور نصرت حاصل رہے گی۔ نتیجۃً تو اپنے فرائض احسن انداز میں ادا کر سکے گا)۔

2541۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ بِشْرِ بْنِ قُرَّةَ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ رَجُلَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَشَهَّدَ أَحَدُهُمَا ثُمَّ قَالَ جِئْنَا لِتَسْتَعِينَ بِنَا عَلَى عَمَلِكَ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ قَوْلِ صَاحِبِهِ فَقَالَ إِنَّ أَخْوَنَكُمْ عِنْدَنَا مَنْ طَلَبَهُ فَاعْتَذَرَ أَبُو مُوسَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ لَمْ أَعْلَمْ لِمَا جَاءَا لَهُ فَلَمْ يَسْتَعِنْ بِهِمَا عَلَى شَيْءٍ حَتَّى مَاتَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں دو آدمیوں کے ساتھ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس گیا۔ تو ان میں سے ایک نے (اپنی صلاحیت ثابت کرنے کے لیے) خطبہ پڑھا۔ پھر عرض کی: ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ ہم سے اپنے کسی کام پر مدد لیں (یعنی آپ ہمیں کہیں عامل مقرر فرما دیجئے) اور پھر دوسرے نے بھی اپنے پہلے ساتھی کی طرح گفتگو کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہمارے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ خیانت کرنے والا وہ ہے جو اس کا مطالبہ کرے (یعنی حکومت اور اختیارات مانگے) تو پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں معذرت پیش کی اور عرض کی کہ میں نہیں جانتا کہ یہ دونوں اس کام کے لیے آئے ہیں۔ سو آپ ﷺ نے کسی بھی کام پر ان دونوں سے مدد نہ لی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا (یعنی آپ ﷺ نے آخری دم تک کوئی ذمہ داری انہیں نہ سونپی)۔

بَابٌ فِي الضَّرِيرِ يُوَلَّى (نابینے شخص کو والی بنائے جانے کا بیان)

2542۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ مَرَّتَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ پر دو بار خلیفہ اور نائب مقرر کیا۔

1۔ ایک نسخہ میں اذا کے بجائے ان ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ الْوَزِيرِ (وزیر بنانے کا بیان)

2543۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوءٍ إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی حاکم وقت (امیر) کے بارے خیر اور بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اس کے لیے (قول و فعل میں) سچا وزیر بنا دیتا ہے۔ اگر امیر کہیں بھول جائے تو وزیر اسے یاد کرا دیتا ہے اور اگر اسے یاد ہو تو وہ اس کی مدد کرتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے بارے اس کے سوا کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے برا (بد اخلاق) وزیر مقرر کر دیتا ہے۔ اگر امیر کوئی شے بھول جائے تو وہ وزیر اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر اسے یاد ہو تو وہ اس کی مدد نہیں کرتا۔

فائدہ: رب کریم کی جانب سے خیر و برکت کا ارادہ تب ہی پایا جاتا ہے جب اولا حاکم وقت میں حکومت کی طلب اور خواہش نہ ہو بلکہ اس کی صلاحیتوں کے پیش نظر یہ ذمہ داری اسے سونپی گئی ہو۔ اور ثانیا وہ اپنی رعایا اور ملک کے حق میں اخلاص کی دولت سے مالا مال ہو۔ اور ثالثا وہ کاروبار مملکت چلانے کی استطاعت اور قدرت بدرجہ اتم رکھتا ہو۔ پھر ہی اسے باصلاحیت، اعلیٰ کردار کے حامل اور دور اندیش وزراء کی مشاورت اور معاونت حاصل ہوتی ہے۔

بَابٌ فِي الْعِرَافَةِ (حالات سے آگاہی کے لیے عریف مقرر کرنے کا بیان)

2544۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ عَلَى مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا

حضرت صالح بن یحییٰ بن مقدام نے اپنے دادا حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے کندھے پر ہاتھ مارا اور پھر انہیں فرمایا: اے قدیم! تو فلاح پا گیا اگر تو اس حال میں فوت ہوا کہ تو نہ امیر بنا، نہ کاتب (منشی) اور نہ ہی عریف رہا (اس سے مراد ایسا آدمی ہے جو حاکم کے پاس لوگوں کی خبریں پہنچاتا ہے)۔

2545۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى مَنْهَلٍ مِنَ الْمَنَاهِلِ فَلَمَّا بَلَغَهُمُ الْإِسْلَامُ جَعَلَ صَاحِبُ الْمَاءِ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسْلِمُوا فَأَسْلَمُوا وَقَسَمَ الْإِبِلَ بَيْنَهُمْ وَبَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ فَأَرْسَلَ ابْنَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ ائْتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْ لَهُ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَإِنَّهُ جَعَلَ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسْلِمُوا فَأَسْلَمُوا وَقَسَمَ الْإِبِلَ بَيْنَهُمْ وَبَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ أَفَهُوَ أَحَقُّ بِهَا أَمْ هُمْ فَإِنْ قَالَ لَكَ نَعَمْ أَوْ لَا فَقُلْ لَهُ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ وَهُوَ عَرِيفُ الْمَاءِ وَإِنَّهُ يَسْأَلُكَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَنْ تَجْعَلَ لِي الْعِرَافَةَ بَعْدَهُ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي جَعَلَ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسْلِمُوا فَأَسْلَمُوا وَحَسُنَ إِسْلَامُهُمْ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ أَفَهُوَ أَحَقُّ بِهَا أَمْ هُمْ فَقَالَ إِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُسْلِمَهَا لَهُمْ فَلْيُسْلِمْهَا وَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنْهُمْ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَلَهُمْ إِسْلَامُهُمْ وَإِنْ لَمْ يُسْلِمُوا قُوتِلُوا عَلَى الْإِسْلَامِ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ وَهُوَ عَرِيفُ الْمَاءِ وَإِنَّهُ يَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ لِي الْعِرَافَةَ بَعْدَهُ فَقَالَ إِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنَ الْعُرَفَاءِ وَلَكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ

غالب القطان نے ایک آدمی سے اور اس نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ وہ (کچھ عریف لوگ) چشموں میں سے ایک چشمے پر تھے۔ پس جب انہیں اسلام کی خبر پہنچی تو اس چشمے کے مالک نے اپنی قوم کو اس شرط پر سو اونٹ دیے کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔ پس انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور اس نے ان کے درمیان اونٹ تقسیم کر دیے۔ اور پھر اسے یہ خیال آیا کہ وہ اونٹوں کو ان سے واپس لوٹائے۔ چنانچہ اس نے اپنے بیٹے کو حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس بھیجا اور اسے کہا: تو حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جا اور آپ سے عرض کر کہ میرا باپ آپ کو سلام عرض کرتا ہے اور اس نے اپنی قوم کے لیے سو اونٹ مقرر کیے اس شرط پر کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔ سو انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور اس نے ان کے درمیان اونٹ تقسیم کر دیے۔ اور اب اسے یہ خیال آیا کہ وہ اونٹوں کو ان سے واپس لوٹا لے، کیا وہ ان اونٹوں کا زیادہ حق دار ہے یا وہ؟ پس اگر آپ ﷺ تجھے کہیں: ہاں یا نہیں۔ تو پھر آپ سے عرض کرنا: میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور وہ پانی پر عریف ہے۔ اور وہ آپ سے عرض کر رہا ہے کہ اس کے بعد آپ مجھے وہاں عریف مقرر کر دیں۔ چنانچہ وہ گیا اور اس نے عرض کی: میرا باپ آپ کو سلام عرض کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: تجھ پر اور تیرے باپ پر سلام (علیک وعلیٰ ابیک السلام) اور پھر عرض کی: میرے باپ نے اپنی قوم کے لیے سو اونٹ مقرر کیے اس شرط پر کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔ سو انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور اس کا اسلام خوب اچھا ہو گیا (یعنی مضبوط ہو گیا) پھر اسے خیال آیا کہ وہ ان سے اونٹ واپس لوٹا لے۔ کیا وہ ان کا زیادہ حق رکھتا ہے یا قوم؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اسے یہ خیال آئے کہ وہ اونٹ ان کے حوالے کر دے تو اسے چاہیے کہ وہ انہیں دے دے۔ اور اگر اسے یہ خیال آئے کہ وہ انہیں واپس لوٹا لے تو وہ ان کی نسبت اونٹوں کا زیادہ حق دار ہے۔ پس اگر وہ اسلام لائے ہیں تو پھر ان کا اسلام انہیں کے لیے (نفع بخش) ہو گا اور اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو ان کے ساتھ اسلام کی شرط پر قتال کیا جائے گا (یہاں تک کہ وہ اسلام لے آئیں) پھر اس نے عرض کی: میرا باپ بہت بوڑھا آدمی ہے اور وہ پانی پر عریف ہے اور وہ آپ سے درخواست کر رہا ہے کہ آپ اس کے بعد مجھے عرافہ کے لیے مقرر فرما دیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک عرافہ حق ہے اور لوگوں کے لیے عرفاء کا ہونا ضروری ہے لیکن عرفاء آتش جہنم میں ہوں گے۔

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ الْكَاتِبِ (کاتب (منشی) بنانے کا بیان)

2546۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ السِّجِلُّ كَاتِبٌ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سجل حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب تھا (سجل کا ایک معنی صحیفہ کیا گیا ہے۔ پھر اس کے اعتبار سے کاتب بمعنی مکتوب ہوگا اور معنی یہ ہوگا کہ سجل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا ہوا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب)

بَابٌ فِي السِّعَايَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ (زکوٰۃ وصول کرنے کی سعی اور کوشش کرنے کا بیان)

2547۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسْبَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پورے اخلاص کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل (اجر وثواب میں) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ آئے۔

2548۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محصول لینے والا جنت میں داخل نہ ہوگا (اس سے مراد ایسا آدمی ہے جو خلاف شرع محصول عائد کرتا ہے۔ یا پھر محصول کی وصولی میں کمی بیشی کا ارتکاب کر کے ظلم وزیادتی کا مرتکب ہوتا ہے اس کے لیے فرمایا گیا ہے کہ محصول وصول کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا)۔

2549۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ مَغْرَاءَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ الَّذِي يَعْشُرُ النَّاسَ يَعْنِي صَاحِبَ الْمَكْسِ

حضرت ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ صاحب مکس وہ ہے جو لوگوں سے عشر (دسواں حصہ) وصول کرتا ہے۔ اس سے مراد ایسا کافر ہے جو مسلمان سوداگروں کے سامان پر ظلماً دسواں حصہ محصول لگا کر ان سے وصول کرتا ہے)۔

بَابٌ فِي الْخَلِيفَةِ يَسْتَخْلِفُ (خلیفہ وقت کا کسی کو اپنا نائب بنانے کا بیان)

2550۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ وَسَلَمَةُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنِّي إِنْ لَا أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدِ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَأَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَعْدِلُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَحَدًا وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ اگر میں کسی کو خلیفہ (نائب) نامزد نہ کروں گا (تب بھی صحیح ہے) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو خلیفہ مقرر نہ فرمایا تھا۔ اور اگر میں کسی کو خلیفہ نامزد کر دوں (تو بھی درست ہے)۔ کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ نامزد کیا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قسم بخدا! آپ نے صرف رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے اور میں یہ جانتا ہوں کہ آپ رسول ﷺ کے مساوی کسی کو قرار نہیں دیں گے اور آپ کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کریں گے (پھر اسی طرح ہوا کہ آپ نے زخمی حالت میں کبار صحابہ کرام میں سے چھ افراد کو مقرر فرما دیا کہ اپنے میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کر کے اس پر اتفاق کر لیں اور وہ یہ تھے: حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت عثمان غنی، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَيْعَةِ (بیعت کرنے کا بیان)

2551۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَيُلَقِّنُنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم سمع اور طاعت (یعنی آپ ﷺ کا ارشاد سننے اور پھر اسے ماننے) پر حضور نبی کریم ﷺ کی بیعت کرتے تھے اور آپ ہمیں استطاعت کی تلقین بھی فرماتے تھے (یعنی فرماتے تھے یہ بھی کہو: فیما استطعنا یعنی ہم اپنی استطاعت اور قدرت کے مطابق آپ کی اطاعت و پیروی کرتے رہیں گے)۔

2552۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ[1] حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ النِّسَاءَ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ قَالَ اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكِ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی عورتوں سے بیعت لینے کے بارے بتایا اور ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو مس نہیں کیا۔ مگر یہ کہ آپ ﷺ (زبان سے) ان سے عہد لیتے۔ پس جب آپ اس سے عہد و پیمان لیتے اور وہ اسے قبول کر لیتی۔ تو آپ ارشاد فرماتے: تو چلی جا، میں نے تجھے بیعت کر لیا ہے۔

2553۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ بَايِعْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ

ابو عقیل زہرہ بن معبد نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے روایت کیا ہے اور انہوں نے (اپنی چھوٹی عمر میں) حضور نبی مکرم ﷺ کو پایا تھا اور ان کی ماں زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ!

1۔ ایک نسخہ میں ابن وھب کے بجائے وَھْبٌ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسے بیعت فرمالیجیے۔ تو رسول اللہ علیہ نے فرمایا: یہ ابھی چھوٹا ہے۔ پھر آپ علیہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

بَابٌ فِي أَرْزَاقِ الْعُمَّالِ (عمال کی تنخواہ مقرر کرنے کا بیان)

2554۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ أَبُو طَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ

حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم علیہ سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ نے فرمایا: جسے ہم نے کسی پر عامل مقرر کیا اور ہم نے اس کے لیے کچھ حصہ (تنخواہ) مقرر کر دیا۔ پھر اس کے بعد (اس کے سوا) وہ جو کچھ اس مال سے لے گا تو وہ خیانت اور چوری ہوگی۔

2555۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَعَمَّلَنِي

بسر بن سعید نے ابن ساعدی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے زکوۃ وصول کرنے کے لیے عامل مقرر کیا۔ جب میں کام سے فارغ ہوا تو آپ نے مجھے بطور عوض اس میں سے کچھ لینے کا حکم دیا۔ تو میں نے کہا: میں نے تو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کام کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تو وہ لے لے جو کچھ تجھے دیا جائے۔ کیونکہ میں بھی رسول اللہ علیہ کے زمانے میں عامل بنا تو آپ علیہ نے مجھے معاوضہ اور اجرت عطا فرمائی۔

2556۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أُخْبِرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذَلِكَ فَهُوَ غَالٌّ أَوْ سَارِقٌ

جبیر بن نفیر نے مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضور نبی مکرم علیہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو آدمی ہمارا عامل مقرر ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کا خرچہ (بیت المال کے مال سے) حاصل کر لے۔ اور اگر اس کے پاس خادم نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ خادم (کا خرچہ) لے لے۔ اور اگر اس کے پاس رہنے کے لیے مکان نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ (بیت المال سے) لے لے۔ راوی کہتا ہے کہ ابو بکر نے کہا: مجھے یہ خبر دی گئی ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ نے فرمایا: جس نے اس کے سوا کچھ لیا تو وہ خیانت کرنے والا یا چوری کرنے والا ہوگا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي هَدَايَا الْعُمَّالِ (عمال کے لیے تحائف قبول کرنے کا بیان)

2557۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ فَقَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَجِيءُ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أُمِّهِ أَوْ أَبِيهِ فَيَنْظُرَ أَيُهْدَى لَهُ أَمْ لَا لَا يَأْتِي أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا فَلَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً[1] فَلَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک آدمی کو زکوۃ وصول کرنے کے لیے عامل مقرر کیا اسے ابن لتبیہ کہا جاتا تھا۔ ابن سرح نے ابن اسبیہ کہا ہے۔ وہ واپس آیا تو اس نے کہا: یہ تمہارے لیے ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے (یعنی یہ مال زکوۃ ہے اور یہ میرے تحائف ہیں جو مجھے دیے گئے ہیں) تو حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: ایک عامل کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم اسے بھیجتے ہیں اور وہ آ کر کہتا ہے: یہ تمہارے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ اور تحفہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنی ماں یا اپنے باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہتا۔ وہ دیکھ لے کیا اسے کوئی تحفہ اور ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ تم میں سے جو بھی مال زکوۃ میں سے کوئی شے لے گا تو وہ قیامت کے دن اسے ساتھ لے کر آئے گا۔ اگر وہ اونٹ ہوا تو وہ اپنی آواز نکال رہا ہوگا، اگر گائے ہوگی تو اس کی اپنی آواز ہوگی اور اگر بکری ہوگی تو وہ اپنی سخت آواز نکال رہی ہوگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ بلند کیے (اور اتنے اوپر اٹھائے) یہاں تک کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! کیا میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا ہے۔ اے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے (یعنی یقیناً میں نے پیغام پہنچا دیا ہے)۔

فائدہ: اس ارشاد گرامی سے یہ معلوم ہوا کہ ایسا تحفہ اور ہدیہ جو کسی کے خاص منصب کی وجہ سے اسے پیش کیا جائے اس سے قبل اس کا رواج نہ ہو تو وہ لینا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ رشوت کے حکم میں ہے اور آدمی کے لیے اپنے منصب کی ذمہ داریاں انصاف کے ساتھ ادا کرنے میں حائل ہوتا ہے۔

بَابٌ فِي غُلُولِ الصَّدَقَةِ (صدقہ میں خیانت کا بیان)

2558۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم سَاعِيًا ثُمَّ قَالَ انْطَلِقْ أَبَا مَسْعُودٍ وَلَا أُلْفِيَنَّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَجِيءُ وَعَلَى ظَهْرِكَ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ لَهُ رُغَاءٌ قَدْ غَلَلْتَهُ قَالَ إِذًا لَا أَنْطَلِقُ قَالَ إِذًا لَا أُكْرِهُكَ

1۔ ایک نسخہ میں بقرۃ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ پھر فرمایا: اے ابومسعود! تو جا اور میں تجھے قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ تو آرہا ہو اور تیری پشت کے اوپر صدقے کے اونٹوں میں سے کوئی اونٹ ہو اور وہ اپنی آواز نکال رہا ہو کہ تو نے اسے مال زکوٰۃ سے چرایا ہے۔ (یہ سن کر) ابومسعود نے کہا: تب میں نہیں جاتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں تجھے مجبور نہیں کرتا۔

بَابٌ فِيمَا يَلْزَمُ الْإِمَامُ مِنْ أَمْرِ الرَّعِيَّةِ وَالْحَجَبَةِ عَنْهُ

ان ذمہ داریوں کا بیان جو امام پر رعیت کے حقوق ادا کرنے اور ان سے حاجات دور کرنے کے بارے میں لازم ہوتی ہیں

2559۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا مَرْيَمَ الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ مَا أَنْعَمَنَا بِكَ أَبَا فُلَانٍ وَهِيَ كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ فَقُلْتُ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ أُخْبِرُكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ مَنْ وَلَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ اللهُ عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ

ابومریم الازدی نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ تو انہوں نے کہا: اے ابوفلاں! تیرا آنا ہمارے لیے باعث فرحت وانبساط ہے ما انعمنا بک یہ کلمہ تعجب ہے جو عرب لوگ (اظہار خوشی کے لیے) بولتے ہیں۔ تو میں نے کہا: ایک حدیث ہے جو میں نے سنی ہے آپ کو اس کے بارے بتاتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے امور میں سے کسی شے کا والی بنائے اور وہ لوگوں کی حاجات، ان کی احتیاج اور ان کے فقر کو دور کرنے سے رکا رہے (یعنی ان کی حاجات وضروریات کو پورا نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اس کی حاجت، احتیاج اور فقر کو دور نہیں کرتا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی حاجات پوری کرنے کے لیے ایک آدمی کو مقرر فرما دیا۔

2560۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا أُوتِيكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا أَمْنَعُكُمُوهُ إِنْ أَنَا إِلَّا خَازِنٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں (اپنی چاہت اور مرضی سے) نہ کوئی شے تمہیں دیتا ہوں اور نہ ہی تم سے کوئی شے روکتا ہوں۔ میں تو فقط ایک خازن (خزانچی) ہوں۔ میں اسے وہیں صرف کرتا ہوں جہاں مجھے حکم دیا جاتا ہے (یعنی میرے جملہ امور رب کریم کی منشا اور اس کی چاہت کے تابع ہیں۔ جیسے وہ پسند کرتا ہے میں ایسے ہی یہاں تصرف کرتا ہوں)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2561۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الْفَيْءَ فَقَالَ مَا أَنَا بِأَحَقَّ بِهٰذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ وَمَا أَحَدٌ مِنَّا بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَّا عَلَى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ [1] فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهُ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهُ وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ

حضرت مالک بن اوس بن حدثان نے بیان کیا ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مال فے کا ذکر کیا اور فرمایا: میں اس مال فے کا تم سے زیادہ حق دار نہیں ہوں اور ہم میں سے کوئی بھی کسی سے زیادہ اس کا حق دار نہیں ہے مگر ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی تقسیم کے مطابق اپنے اپنے مراتب اور درجوں پر رہیں۔ (پس ایک تقسیم) آدمی اور اس کے قدیم الاسلام ہونے کی ہے اور ایک آدمی اور اس کے مشقت برداشت کرنے کے اعتبار سے ہے اور ایک آدمی اور اس کے اہل وعیال کی پرورش کے اعتبار سے ہے اور ایک تقسیم آدمی اور اس کی اباحت اور ضرورت کے اعتبار سے ہے (یعنی اس کے مال کے استحقاق کے یہی اسباب ہیں۔ گویا آپ نے بتایا یہ کہ تمام کا تمام مال فیٔ عامۃ المسلمین کے لیے ہے، اسے انہیں کے مصالح میں صرف کیا جاتا ہے۔ اصل استحقاق کے اعتبار سے کسی کو دوسرے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ البتہ ان کے مراتب اور منازل کے مختلف ہونے کے سبب اس کی تقسیم میں بھی تفاوت ہوتا ہے)۔

بَابٌ فِي قَسْمِ الْفَيْءِ (مال فے کی تقسیم کا بیان)

2562۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ حَاجَتَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ عَطَاءُ الْمُحَرَّرِينَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِينَ

حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ تو انہوں نے پوچھا: اے ابوعبدالرحمن! تم کس کام سے تشریف لائے ہو؟ تو انہوں نے کہا: (میرا کام تو یہ ہے) کہ آزاد شدہ غلاموں کا حصہ پہلے عطا فرمایئے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے جب آپ ﷺ کے پاس پہلے کوئی شے آتی تو آپ ﷺ آزاد کیے ہوئے غلاموں کو دینے سے تقسیم کا آغاز کرتے (یعنی مال فیٔ سے پہلے حصہ آپ انہیں عطا فرماتے اور پھر دوسروں کو دیتے)۔

2563۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ [2] عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيهَا خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ أَبِي رضی اللہ عنہ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک چھوٹا سا تھیلا لایا

1۔ ایک نسخہ میں وقسم رسولہ ﷺ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں عبداللہ بن دینار ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

گیا۔ اس میں کچھ نگینے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وہ آزاد اور کنیز عورتوں کے درمیان تقسیم کر دیے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے والد محترم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آزاد اور غلام مردوں میں بھی تقسیم کرتے تھے۔

2564۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ جَمِيعًا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْآهِلَ حَظَّيْنِ وَأَعْطَى الْعَزَبَ حَظًّا زَادَ ابْنُ الْمُصَفَّى فَدُعِينَا وَكُنْتُ أُدْعَى قَبْلَ عَمَّارٍ فَدُعِيتُ فَأَعْطَانِي حَظَّيْنِ وَكَانَ لِي أَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَعْطَى لَهُ حَظًّا وَاحِدًا

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب مال فے آتا تو وہ اسی دن تقسیم فرما دیتے تھے اور آپ ﷺ صاحب اہل وعیال کو دو حصے عطا فرماتے تھے اور منفرد کو ایک حصہ دیتے تھے۔ ابن مصفی نے روایت میں یہ اضافہ کیا ہے۔ پس ہم بلائے جاتے تھے اور مجھے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پہلے بلایا جاتا تھا۔ سو مجھے بلایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے دو حصے عطا فرمائے۔ اس لیے کہ میری زوجہ تھی اور پھر میرے بعد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں ایک حصہ عطا فرمایا (کیونکہ وہ تنہا تھے)۔

بَابٌ فِي أَرْزَاقِ الذُّرِّيَّةِ (اولاد کو حصہ دینے کا بیان)

2565۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: میں مومنین سے ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں، جس نے مال چھوڑا تو وہ اس کے گھر والوں کے لیے ہے اور جس نے قرض یا عیال چھوڑے تو وہ میری حفاظت میں ہیں اور قرض کی ادائیگی میرے ذمہ ہے۔

2566۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے مال چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے اور جس نے قرض اور اہل وعیال چھوڑے تو وہ ہمارے ذمہ ہیں۔

2567۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَإِلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ہر مومن سے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں۔ پس جو کوئی آدمی فوت ہوا اور اس نے قرض چھوڑا تو وہ میرے ذمہ ہے اور جس نے مال پیچھے چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ مَتَى يُفْرَضُ لِلرَّجُلِ فِي الْمُقَاتَلَةِ

اس کا بیان کہ کب کسی آدمی کے لیے جنگ میں حصہ مقرر کیا جائے گا

2568۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ(1) ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں غزوۂ احد میں شامل ہونے کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اور اس وقت ان کی عمر چودہ برس تھی۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں اجازت نہ عطا فرمائی۔ پھر انہیں غزوۂ خندق کے وقت پیش کیا گیا، اس وقت ان کی عمر پندرہ برس تھی۔ تو آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمادی۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الِافْتِرَاضِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

(اس کا بیان کہ آخری زمانہ میں حصہ لینا مکروہ ہے)

2569۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ مُطَيْرٍ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ وَادِي الْقُرَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُطَيْرٌ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالسُّوَيْدَاءِ إِذَا(2) بِرَجُلٍ قَدْ جَاءَ كَأَنَّهُ يَطْلُبُ دَوَاءً وَحُضُضًا فَقَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَعِظُ النَّاسَ وَيَأْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا الْعَطَاءَ مَا كَانَ عَطَاءً فَإِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْمُلْكِ وَكَانَ عَنْ دِينِ أَحَدِكُمْ فَدَعُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ مُطَيْرٍ

ابو مطیر نے بیان کیا ہے کہ وہ حج کرنے کے لیے نکلا۔ یہاں تک کہ جب میں سویداء (مدینہ طیبہ سے دو دن کی مسافت پر شام کے راستے پر ایک جگہ کا نام ہے اور دیار مصر میں سے ایک مشہور شہر کا نام ہے) میں تھا تو وہاں ایک آدمی آیا، گویا کہ وہ دوا اور رسوت تلاش کر رہا تھا۔ تو اس نے کہا: مجھے اس نے خبر دی جس نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے سنا درآنحالیکہ آپ ﷺ لوگوں کو نصیحت فرمارہے ہیں اور آپ انہیں (بعض چیزوں کا) حکم دے رہے ہیں اور (بعض سے) منع فرمارہے ہیں۔ سو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! (امام وقت سے) عطا لیتے رہو جب تک وہ عطا ہو۔ اور جب قریش حکومت وسلطنت پر جھگڑا کرنے لگیں اور وہ عطا تم میں سے کسی کے قرض کے عوض ہو تو تم اسے چھوڑ دو۔ ابوداود نے کہا ہے: اسے ابن مبارک نے محمد بن یسار عن سلیم بن مطیر کی سند سے روایت کیا ہے۔

2570۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ مُطَيْرٍ مِنْ أَهْلِ وَادِي الْقُرَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَمَرَ النَّاسَ وَنَهَاهُمْ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ إِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْمُلْكِ فِيمَا بَيْنَهَا وَعَادَ الْعَطَاءُ أَوْ كَانَ رِشًا فَدَعُوهُ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا ذُو

1۔ ایک نسخہ میں وھو نہیں ہے۔　2۔ ایک نسخہ میں یہاں اذا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الزَّوَائِدِ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم

وادیٔ قریٰ کے باسیوں میں سے سلیم بن مطیر نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ علیہ السلام سے سنا، آپ علیہ السلام نے لوگوں کو (اعمال صالحہ کا) حکم ارشاد فرمایا اور آپ نے (اعمال بد سے) لوگوں کو منع فرمایا۔ پھر فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا: قسم بخدا! ہاں (آپ نے پیغام پہنچا دیا۔) پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب قریش حکومت پر باہم جھگڑنے لگیں اور عطاء رشوت بن جائے تو تم اسے چھوڑ دو۔ پوچھا گیا: یہ راوی کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ رسول اللہ علیہ السلام کے صحابی ذوالزوائد ہیں۔

بَابٌ فِي تَدْوِينِ الْعَطَاءِ (مستحقین عطاء کے نام رجسٹر میں درج کرنے کا بیان)

2571۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ جَيْشًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا بِأَرْضِ فَارِسَ مَعَ أَمِيرِهِمْ وَكَانَ عُمَرُ يُعْقِبُ الْجُيُوشَ فِي كُلِّ عَامٍ فَشُغِلَ عَنْهُمْ عُمَرُ فَلَمَّا مَرَّ الْأَجَلُ قَفَلَ أَهْلُ ذَلِكَ الثَّغْرِ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِمْ وَتَوَاعَدَهُمْ وَهُمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالُوا يَا عُمَرُ إِنَّكَ غَفَلْتَ عَنَّا وَتَرَكْتَ فِينَا الَّذِي أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ إِعْقَابِ بَعْضِ الْغَزِيَّةِ بَعْضًا

حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے روایت ہے کہ انصار کا ایک لشکر اپنے امیر کے ساتھ سرزمین فارس میں تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر سال (پہلے سے مقیم لشکریوں کی جگہ) پیچھے سے لشکر بھیجتے تھے (جو اپنے لشکر کی جگہ جا کر لیتا اور وہ لشکر واپس آ جاتا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے مشغول ہو گئے (یعنی ان کی طرف آپ کی توجہ نہ رہی)۔ چنانچہ جب مقررہ مدت گزر گئی تو اس سرحد پر متعین لشکر (بلا اجازت) واپس لوٹ آیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر ناراضگی اور غصے کا اظہار کیا اور انہیں سخت ڈانٹ ڈپٹ کی حالانکہ وہ رسول اللہ علیہ السلام کے صحابہ کرام تھے۔ تو انہوں نے کہا: اے عمر! بلاشبہ آپ ہم سے غافل ہو گئے اور آپ نے ہمارے بارے میں وہ طریقہ چھوڑ دیا ہے جس کا رسول اللہ علیہ السلام نے حکم ارشاد فرمایا یعنی ایک لشکر کے پیچھے دوسرے لشکر کو بھیجا (تاکہ پہلے لوگ زیادہ مدت باہر رہنے کے سبب اذیت و مشقت میں مبتلا نہ ہوں اور نہ ہی ان کے گھر والوں کو کوئی تکلیف پہنچے)۔

2572۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي فِيمَا حَدَّثَهُ ابْنٌ لِعَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِنَّ مَنْ سَأَلَ عَنْ مَوَاضِعِ الْفَيْءِ فَهُوَ مَا حَكَمَ فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَرَآهُ الْمُؤْمِنُونَ عَدْلًا مُوَافِقًا لِقَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم جَعَلَ اللهُ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ فَرَضَ الْأَعْطِيَةَ لِلْمُسْلِمِينَ[1] وَعَقَدَ لِأَهْلِ الْأَدْيَانِ ذِمَّةً بِمَا فَرَضَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْجِزْيَةِ لَمْ يَضْرِبْ فِيهَا بِخُمُسٍ وَلَا مَغْنَمٍ

ابن عدی بن عدی الکندی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اگر کوئی مال فیٔ کے استعمال

1۔ ایک نسخہ میں للمسلمین نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کی جگہوں کے بارے میں پوچھے۔ تو وہ وہی ہے جن کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمادیا ہے اور مومنوں نے اسے عدل اور حضور نبی کریم علیہ السلام کے ارشاد کے موافق دیکھا ہے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری کیا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کے لیے عطایا مقرر کیے ہیں اور دیگر تمام ادیان والوں کے لیے عقد ذمہ کیا (یعنی ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہے) اور اس کے بدلے ان پر جزیہ لازم کیا ہے اور اس میں نہ تو خمس جاری کیا ہے اور نہ ہی اسے مال غنیمت قرار دیا ہے (کہ اس کی تقسیم اس کی مثل ہو)۔

2573۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ إِنَّ اللهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان پر حق جاری کردیا ہے وہ وہی بولتے ہیں (یعنی جب بولتے ہیں تو پھر حق اور سچ ہی کہتے ہیں)۔

فائدہ: یہ حدیث پاک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عظمت وشان کے بارے آفتاب نصف النہار کی مثل واضح اور روشن دلیل ہے۔ لہٰذا آپ کی ذات پر طعن و تشنیع کرنے والوں کو اپنے نظریات کے بارے نظر ثانی کی ضرورت ہے ورنہ کل قیامت کے دن رسوائی یقینی ہے۔

بَابٌ فِي صَفَايَا رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنَ الْأَمْوَالِ

اموال میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتخاب کا بیان

2574۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ فَجِئْتُهُ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ مُفْضِيًا إِلَى رِمَالِهِ فَقَالَ حِينَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ يَا مَالُ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَإِنِّي قَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِشَيْءٍ فَاقْسِمْ فِيهِمْ قُلْتُ لَوْ أَمَرْتَ غَيْرِي بِذَلِكَ فَقَالَ خُذْهُ فَجَاءَهُ يَرْفَأُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ جَاءَهُ[1] يَرْفَأُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا يَعْنِي عَلِيًّا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَجَلْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْهُمَا قَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّهُمَا قَدَّمَا أُولَئِكَ النَّفَرَ لِذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اتَّئِدَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أُولَئِكَ الرَّهْطِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ رضي الله عنهما فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ

1۔ ایک نسخہ میں جاءہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تَقُومُ السَّمَائُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَقَالَا نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللهَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ بِخَاصَّةٍ لَمْ يَخُصَّ بِهَا أَحَدًا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى وَمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيرٌ وَكَانَ اللهُ أَفَاءَ عَلَى رَسُولِهِ بَنِي النَّضِيرِ فَوَاللهِ مَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَلَا أَخَذَهَا دُونَكُمْ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْخُذُ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَةٍ أَوْ نَفَقَتَهُ وَنَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ أُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أُولَئِكَ الرَّهْطِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ رضی اللہ عنہما فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجِئْتَ أَنْتَ وَهَذَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَوَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ فَوَلِيتُهَا مَا شَاءَ اللهُ أَنْ أَلِيَهَا فَجِئْتَ أَنْتَ وَهَذَا وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَسَأَلْتُمَانِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ أَنْ تَلِيَاهَا بِالَّذِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَلِيهَا فَأَخَذْتُمَاهَا مِنِّي عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ جِئْتُمَانِي لِأَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ وَاللهِ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُد إِنَّمَا سَأَلَاهُ أَنْ يَكُونَ يُصَيِّرُهُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ لَا أَنَّهُمَا جَهِلَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَإِنَّهُمَا كَانَا لَا يَطْلُبَانِ إِلَّا الصَّوَابَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أُوقِعُ عَلَيْهِ اسْمَ الْقَسْمِ أَدَعُهُ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَهُمَا يَعْنِي عَلِيًّا وَالْعَبَّاسَ رضی اللہ عنہما يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَرَادَ أَنْ لَا يُوقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ قَسْمٍ

حضرت مالک بن اوس بن الحدثان نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ جب دن خوب چڑھ آیا تو میں آپ کے پاس حاضر ہوا، تو میں نے آپ کو ایک ایسی چارپائی پر بیٹھے ہوئے پایا جو بستر سے خالی تھی۔ جب میں آپ کے پاس داخل ہوا تو آپ نے فرمایا: اے مالک! تیری قوم کے کچھ لوگ آئے تھے اور میں نے ان کے بارے میں کچھ چیزوں کا حکم دیا ہے۔ پس تم وہ مال ان میں تقسیم کر دو۔ میں نے کہا: اگر آپ اس کام کے لیے میرے سوا کسی اور کو حکم فرمائیں۔ تو آپ نے فرمایا: یہ مال لے لو (اور ان میں تقسیم کر دو)۔ پس اتنے میں آپ کا آزاد کردہ غلام اور دربان یرفاء آیا اور اس نے کہا: اے امیر المومنین! (باہر دروازے پر) حضرات عثمان بن عفان، عبد الرحمن بن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم (حاضر ہیں)، کیا انہیں اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ اس نے انہیں اجازت دی اور وہ اندر آ گئے۔ پھر دوبارہ یرفاء آیا اور اس نے کہا: اے امیر المومنین! (باہر دروازے پر) حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما (حاضر ہیں)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کیا آپ کی طرف سے انہیں اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ اس نے انہیں اجازت دی اور وہ اندر داخل ہوئے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! آپ میرے اور اس یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ پھر ان دونوں میں سے بھی کسی نے کہا: ہاں۔ اے امیر المومنین! ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے اور انہیں راحت پہنچایئے۔ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ ان دونوں نے ہی ان افراد کو اسی کام کے لیے پہلے بھیجا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں حوصلہ رکھو، جلدی نہ کرو۔ پھر آپ اس جماعت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اس اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں۔ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم گروہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے (اس میں میراث جاری نہیں ہوتی؟) انہوں نے جواب دیا: ہاں (ہم جانتے ہیں) پھر آپ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تم دونوں کو اس اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین وآسمان قائم ہیں۔ کیا تم دونوں جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم گروہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا، مال میں سے جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے (اس میں میراث جاری نہیں ہوتی)۔ تو ان دونوں نے کہا: ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ کو ایسی خصوصیات کے ساتھ خاص کیا ہے جن کے ساتھ لوگوں میں سے کسی کو بھی خاص نہیں کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ) ''اور جو مال پلٹا دیے اللہ نے اپنے رسول کی طرف سے ان سے لے کر تو نہ تم نے اس پر گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو تسلط بخشتا ہے جس پر چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے''۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ پر بنی نضیر کے مال لوٹا دیے۔ لیکن قسم بخدا! آپ ﷺ نے اس کے سبب تم پر کسی اور کو ترجیح نہیں دی اور نہ ہی تمہیں عطا کیے بغیر اس سے صرف خود لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے سال کا خرچہ یا اپنا اور اپنے گھر والوں کے لیے سال کا خرچہ لے لیتے تھے (یہ شک راوی کو ہے) اور جو باقی بچ جاتا اسے دیگر مال غنیمت کے ساتھ برابر کر دیتے (یعنی مال غنیمت کی طرح اسے بھی خرچ کرتے)۔ پھر آپ اس جماعت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اس اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں جس کے حکم سے زمین وآسمان قائم ہیں: کیا تم اس کے بارے جانتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر آپ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تم دونوں کو اس اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں جس کے حکم سے زمین وآسمان قائم ہیں۔ کیا تم دونوں بھی اسے جانتے ہو؟ دونوں نے کہا: ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں۔ پس تم اور یہ (مراد حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ہیں) دونوں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے)۔ تم اپنے بھتیجے سے (یعنی رسول اللہ ﷺ سے) اپنی میراث کا مطالبہ کر رہے تھے اور یہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) اپنی رفیقہ حیات (حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا) کی ان کے باپ (کی جانب) سے میراث کا مطالبہ کر رہے تھے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو مال ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچ بولنے والے ہیں، نیکوکار ہیں اور راہ ہدایت پر گامزن حق کے تابع ہیں۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی اس کے والی رہے اور جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو میں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بھی خلیفہ ہوں۔ پس جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ میں اس مال کا والی رہوں، میں اس کا والی رہا۔ پھر تم اور یہ دونوں آئے۔ تم دونوں اکٹھے تھے اور تم دونوں کا معاملہ ایک تھا اور تم دونوں نے مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا: اگر تم دونوں چاہو تو میں مال تم دونوں کے حوالے کر دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ تم اس مال کے اسی طرح متولی رہو گے جس طرح رسول اللہ ﷺ اس کے متولی تھے۔ پس تم دونوں نے اس شرط پر یہ مال مجھ سے لے لیا۔ پھر تم دونوں میرے پاس آئے کہ میں تم دونوں کے مابین اس کے سوا کوئی اور فیصلہ کروں۔ قسم بخدا! میں تم دونوں کے درمیان اس کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کروں گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے (یعنی میں ہرگز کبھی بھی اس کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کروں گا)۔ سو اگر تم اس مال کا اہتمام کرنے سے عاجز آ گئے ہو، تو تم دونوں اسے میری طرف واپس لوٹا دو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ان دونوں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ آپ اسے ہمارے درمیان نصف نصف کر دیں (تاکہ ہم علیحدہ علیحدہ اس کا اہتمام کر سکیں) نہ یہ کہ دونوں اس سے ناواقف تھے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ کیونکہ وہ دونوں بھی (اپنے طور پر) راہ صواب تلاش کر رہے تھے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس پر تقسیم کا نام ہی واقع نہیں کروں گا بلکہ اسے اسی حال پر چھوڑے رکھوں گا جس پر یہ پہلے تھا (کیونکہ تقسیم ملکیت کا تقاضا کرتی ہے اور ملکیت میراث بننے کا اور یہ مال نہ کسی کی ملکیت ہے اور نہ ہی میراث)۔

محمد بن عبید، محمد بن ثور نے معمر عن الزہری عن مالک بن انس کی سند سے یہی قصہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں یعنی حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما اس مال کے بارے میں باہم تنازع کرتے تھے جو مال بنی نضیر کے مالوں میں سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمایا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اس پر تقسیم کا اسم واقع نہ ہو۔

2575۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ كَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَالِصًا يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ قُوتَ سَنَةٍ فَمَا بَقِيَ جَعَلَ فِي الْكُرَاعِ وَعُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ

مالک بن اوس بن حدثان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ کو اس طرح عطا فرمائے کہ نہ مسلمانوں نے اس پر گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ۔ وہ مال خالصۃً رسول اللہ ﷺ کے لیے تھا، جسے آپ اپنے اہل بیت پر خرچ کرتے تھے۔ ابن عبدہ نے کہا ہے: آپ اس سے اپنے گھر والوں کے لیے ایک سال کا خرچہ لے لیتے تھے اور جو باقی بچ جاتا، اسے آپ گھوڑے خریدنے اور سامان جہاد کی تیاری کے لیے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

صرف کرتے تھے۔ ابن عبدہ نے کہا ہے کہ آپ اسے گھوڑے خریدنے اور ہتھیار وغیرہ خریدنے میں خرچ کرتے تھے۔

2576۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ هَذِهِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَاصَّةً قُرًى عُرَيْنَةَ فَدَكَ وَكَذَا وَكَذَا مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَالَّذِينَ جَاؤُا مِنْ بَعْدِهِمْ فَاسْتَوْعَبَتْ هَذِهِ الْآيَةُ النَّاسَ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا لَهُ فِيهَا حَقٌّ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ حَظٌّ إِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِكُونَ مِنْ أَرِقَّائِكُمْ

حضرت زہری نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ وہ مال جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول معظم ﷺ کو ان سے عطا فرمایا اور تم نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ۔ زہری نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مال خالصۃً رسول اللہ ﷺ کے لیے تھا اور اس آیت کے سبب عرینہ کی بستیاں فدک وغیرہ آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہو گئیں۔ اور اسی طرح کہ یہ آیت (ترجمہ) ''جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول معظم ﷺ پر بستی کے رہنے والوں سے لوٹایا تو وہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور رسول معظم ﷺ کے لیے، رشتہ داروں کے لیے، یتیموں کے لیے، مساکین اور مسافروں کے لیے اور ان فقراء کے لیے جنہیں ان کے گھروں اور ان کے مالوں سے نکالا گیا اور (اس مال میں) ان کا بھی حق ہے جو دار ہجرت میں مقیم ہیں اور ایمان میں (ثابت قدم) ہیں مہاجرین (کی آمد) سے پہلے اور (اس مال میں) ان کا بھی حق ہے جو ان کے بعد آئے۔ پس یہ آیت تمام لوگوں کا گھیراؤ کیے ہوئے ہیں اور اب مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں رہا مگر اس کا اس مال میں حق ہے۔ ایوب نے کہا ہے، یا کہا: اس کا اس میں حصہ ہے۔ سوائے ان غلاموں اور کنیزوں کے جن کے تم مالک ہوتے ہو۔

2577۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ح وحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِهِ كُلُّهُمْ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ ثَلَاثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهِ وَأَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبُسًا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ وَأَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّأَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ جُزْأَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَجُزْءًا نَفَقَةً لِأَهْلِهِ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ

حضرت مالک بن اوس بن الحدثان نے بیان کیا ہے کہ اس معاملے میں جس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا تھا وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے مختص اموال تین قسم کے تھے: (اموال) بنی نضیر، (اموال) خیبر اور (اموال) فدک۔ پس ان میں سے بنی نضیر کے اموال آپ ﷺ کی ذاتی حاجات وضروریات کو پورا کرنے کے لیے مختص تھے اور اموال فدک مسافروں کی حاجت کو پورا کرنے کے لیے مخصوص تھے اور رہے اموال خیبر تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں تین اجزاء میں تقسیم کیا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہوا تھا۔ ان میں سے دو جز عام مسلمانوں کے لیے تھے اور ایک جز آپ کے گھر والوں کے خرچہ کے لیے مقرر تھا۔ اور جو کچھ آپ کے گھر والوں کے خرچہ سے بچ جاتا تو آپ اسے فقراء مہاجرین کے درمیان خرچ کرتے تھے۔

2578۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام مِنْهَا شَيْئًا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَخْبَرَتْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَإِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ يَعْنِي مَالَ اللهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكَلِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَخْبَرَتْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَغَلَبَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهَا وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر نیک اختر حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میراث کا مطالبہ کیا جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ طیبہ، فدک اور خیبر کے خمس میں جو کچھ باقی رہا تھا، میں سے عطا فرمائی۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو مال (مال کی صورت میں) ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ بلاشبہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مال سے صرف کھا سکتے ہیں (یعنی اپنے اخراجات کی مقدار مال لے سکتے ہیں) اور قسم بخدا! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں کسی شے کو اس کی اس حالت سے تبدیل نہیں کروں گا جس پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھی اور میں یقیناً اس میں اسی طریقہ کے مطابق عمل کروں گا جس کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں عمل کیا۔ نتیجۃً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو اس میں سے کوئی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شے (بطور میراث) دینے سے انکار کر دیا۔

فائدہ: صرف اس لیے کہ ان کے سامنے اپنے آقا کریم کا ارشاد تھا کہ ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ بطور میراث تقسیم نہیں ہو سکتا بلکہ صدقہ ہے۔ لہٰذا یہاں سے کوئی بھی ایسا مفہوم نکالنا جس کے الفاظ متحمل نہ ہوں اور وہ بارگاہ صدیقیت کے آداب کے یکسر منافی اور خلاف ہو اپنی عاقبت کو بگاڑنے اور گدلا کرنے کے مترادف ہے۔

عمرو بن عثمان حمصی، شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے اور عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے کہ انہیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث کے بارے خبر دی زہری نے بیان کیا ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے صدقہ کے اس مال کا مطالبہ کرتی تھی جو آپ کو مدینہ طیبہ، فدک اور خمس خیبر کے ماتقی مال سے ملا تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور (مال میں سے) جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ اس اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے آل محمد ﷺ صرف کھا سکتے ہیں اور ان کے کھانے کی ضرورت سے زیادہ ان کے لیے کوئی شے نہیں ہے۔

حجاج بن ابی یعقوب، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن سعد نے صالح سے اور انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: مجھے عروہ نے خبر دی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسے اس حدیث کے بارے بتایا۔ اس میں ہے: پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا (مطالبہ پورا کرنے سے) انکار کر دیا اور کہا: میں کسی شے کو ترک کرنے والا نہیں، (بلکہ) رسول اللہ ﷺ اس کے ساتھ جس طرح کا عمل کرتے تھے میں اسی کے مطابق عمل کروں گا۔ کیونکہ مجھے یہ خوف ہے کہ اگر میں نے آپ ﷺ کے معمولات میں سے کسی کو ترک کیا تو میں (راہ حق سے) پھسل جاؤں گا۔ بعد ازاں آپ ﷺ کا مدینہ طیبہ میں جو صدقے کا مال تھا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی ولایت اور حفاظت میں دے دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس پر غالب آگئے۔ اور رہا خیبر اور فدک کا مال، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں مالوں کو روک لیا اور فرمایا: یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کا صدقہ ہیں اور یہ دونوں مال آپ ﷺ کے حقوق اور پیش آنے والی حاجات میں استعمال ہوتے ہیں اور ان دونوں کا اختیار اس کے پاس ہوگا جسے ولایت عامہ (خلافت) حاصل ہوگی۔ زہری کہتے ہیں: وہ دونوں آج دن تک اسی حال پر ہیں۔

2579۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قَوْلِهِ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ ﷺ أَهْلَ فَدَكَ وَقُرًى قَدْ سَمَّاهَا لَا أَحْفَظُهَا وَهُوَ مُحَاصِرٌ قَوْمًا آخَرِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ بِالصُّلْحِ قَالَ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ يَقُولُ بِغَيْرِ قِتَالٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ بَنُو النَّضِيرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَالِصًا لَمْ يَفْتَحُوهَا عَنْوَةً افْتَتَحُوهَا عَلَى صُلْحٍ فَقَسَمَهَا النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ لَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا رَجُلَيْنِ كَانَتْ بِهِمَا حَاجَةٌ

زہری نے قول باری تعالیٰ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ کے تحت کہا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اہل فدک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور کئی بستی والوں سے صلح کی۔ حضرت زہری نے تو ان کا نام لیا تھا لیکن راوی کو یاد نہیں رہا۔ اس وقت آپ ﷺ دوسری قوم (اہل خیبر) کا محاصرہ کیے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے آپ ﷺ کی طرف صلح کا پیغام بھیجا۔ رب کریم نے فرمایا: پس تم نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ۔

گویا رب کریم فرما رہا ہے کہ تم نے وہ مال بغیر قتال کے حاصل کیا۔ زہری نے کہا: بنی نضیر کے اموال خالصۃً حضور نبی مکرم ﷺ کے لیے تھے (کیونکہ) صحابہ کرام نے انہیں تلوار کی قوت سے فتح نہیں کیا تھا۔ بلکہ انہیں صلح کے ساتھ فتح کیا تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان اموال کو مہاجرین کے درمیان تقسیم کیا اور انصار کو ان میں سے کوئی شے نہ عطا فرمائی سوائے دو آدمیوں کے، کیونکہ یہ دونوں بہت زیادہ حاجت مند تھے۔

2580۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ جَمَعَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُودُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا أَيِّمَهُمْ وَإِنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَأَبَى فَكَانَتْ كَذَلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَيَاتِهِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ عُمَرُ عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ثُمَّ أَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ أَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ لَيْسَ لِي بِحَقٍّ وَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ رَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ يَعْنِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْخِلَافَةَ وَغَلَّتُهُ أَرْبَعُونَ أَلْفَ دِينَارٍ وَتُوُفِّيَ وَغَلَّتُهُ أَرْبَعُ مِائَةِ دِينَارٍ وَلَوْ بَقِيَ لَكَانَ أَقَلَّ (1)

حضرت مغیرہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے بنی مروان کو جمع کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے فدک کی آمدن مختص تھی۔ آپ اس سے خرچ کرتے تھے اور اس سے بنی ہاشم کے چھوٹوں پر احسان کرتے اور انہیں فوائد باہم پہنچاتے تھے اور آپ اسی مال سے بیواؤں کے نکاح کرتے تھے۔ تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ آپ فدک انہیں عطا فرما دیں لیکن آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں اسی طرح رہا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ نے بھی اس میں اسی طرح کا عمل کیا جیسے حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں کیا تھا۔ یہاں تک کہ ان کا بھی وصال ہو گیا۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ نے بھی اس مال میں اسی طرح تصرف کیا جیسے حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ یہاں تک کہ ان کا بھی وصال ہو گیا۔ پھر مروان نے اسے اپنے لیے علیحدہ کر لیا (یعنی اپنے قبضے میں لے لیا) پھر یہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے قبضے میں آ گیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک ایسا عمل دیکھا ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہراء

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رضی اللہ عنہا کو منع کیا تھا میرے لیے اس میں کوئی حق نہیں اور میں تمہیں اس پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس مال کو اسی حال پر لوٹا دیا ہے جس پر وہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں تھا۔ ابوداود نے کہا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ مسند خلافت کے والی بنے اس وقت آپ کی پونجی چالیس ہزار دینار تھی اور جب آپ کا وصال ہوا تو اس وقت آپ کی پونجی چار سو دینار تھی اور اگر آپ زندہ باقی رہتے تو یہ مزید کم ہو جاتے۔

2581۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ تَطْلُبُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَطْعَمَ نَبِيًّا طُعْمَةً فَهِيَ لِلَّذِي يَقُومُ مِنْ بَعْدِهِ

ابوالطفیل نے بیان کیا ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور حضور نبی کریم ﷺ کی جانب سے اپنی میراث کا مطالبہ کرنے لگیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جب اللہ تعالیٰ نبی کو مال فیٔ عطا فرماتا ہے تو وہ اس کے بعد اس کی (ولایت میں) ہوتا ہے جو اس کا نائب اور خلیفہ ہوتا ہے۔

2582۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقْتَسِمُ(1) وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد مُؤْنَةُ عَامِلِي يَعْنِي أَكَرَةَ الْأَرْضِ(2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میری وراثت ایک دینار بھی تقسیم نہیں کی جائے گی۔ میں نے اپنی ازواج کے نفقہ اور اپنے عاملوں کی مشقت واجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔ ابوداود نے کہا ہے: مؤنۃ عاملی سے مراد زمین میں کام کرنے والوں کی اجرت ہے۔

2583۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ حَدِيثًا مِنْ رَجُلٍ فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ اكْتُبْهُ لِي فَأَتَى بِهِ مَكْتُوبًا مُذَبَّرًا دَخَلَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ عَلَى عُمَرَ وَعِنْدَهُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَسَعْدٌ وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعْدٍ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كُلُّ مَالِ النَّبِيِّ صَدَقَةٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ أَهْلَهُ وَكَسَاهُمْ إِنَّا لَا نُورَثُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْفِقُ مِنْ مَالِهِ عَلَى أَهْلِهِ وَيَتَصَدَّقُ بِفَضْلِهِ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَوَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ سَنَتَيْنِ فَكَانَ يَصْنَعُ الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ

ابوالبختری نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک آدمی سے ایک حدیث سنی اور وہ مجھے پسند آئی، تو میں نے کہا: یہ مجھے لکھ دے۔ پس وہ اسے صاف اور (محتاط) لکھ کر لے آیا (کہ) حضرت عباس اور حضرت علی، حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے پاس

1۔ ایک نسخہ میں لَا يَقْتَسِمُ ہے۔ 2۔ قال ابوداود تا آخر کے الفاظ صرف بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آئے اور آپ کے پاس حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ اور وہ دونوں آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم سے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبی علیہ السلام کا ہر مال صدقہ ہے۔ سوائے اس کے جو اس نے اپنے گھر والوں کو کھلایا اور انہیں پہنایا (یعنی سوائے اس مال کے جو ان کے کھانے پینے کی ضرورت ہو) بے شک ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ان تمام نے کہا: کیوں نہیں۔ ہم جانتے ہیں آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے مال سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے تھے اور جو بچ جاتا تھا وہ صدقہ کر دیتے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دو برس تک اس کے والی رہے اور آپ بھی اسی طرح تصرف کرتے تھے جس طرح رسول اللہ ﷺ تصرف کرتے رہے۔ پھر آگے حضرت مالک بن اوس کی حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔

2584۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَيَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ[1] مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قُلْتُ أَلَا تَتَّقِينَ اللهَ أَلَمْ تَسْمَعْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ وَإِنَّمَا هَذَا الْمَالُ لِآلِ مُحَمَّدٍ لِنَائِبَتِهِمْ وَلِضَيْفِهِمْ فَإِذَا مُتُّ فَهُوَ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنے کا ارادہ کیا کہ وہ آپ سے حضور نبی کریم ﷺ کی میراث سے اپنے آٹھویں حصہ کے بارے پوچھیں۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے؟

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابراہیم بن حمزہ، حاتم بن اسماعیل نے اسامہ بن زید عن ابن شہاب کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اس میں ہے کہ میں نے کہا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی نہیں۔ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ بلاشبہ یہ مال (مال فے) آل محمد ﷺ کی حاجات کو پورا کرنے کے لیے اور ان کے مہمانوں کی خدمت کے لیے ہے اور جب میں فوت ہو جاؤں تو یہ اس کے سپرد ہو گا جو میرے بعد خلیفہ اور والی ہو گا۔

بَابٌ فِي بَيَانِ مَوَاضِعِ قَسْمِ الْخُمُسِ وَسَهْمِ ذِي الْقُرْبَى

خمس اور قرابتداروں کے حصہ کی تقسیم کے مواقع کا بیان

2585۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں بالمیراث کا لفظ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يُكَلِّمَانِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا قَسَمَ مِنْ الْخُمُسِ بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَسَمْتَ لِإِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا وَقَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ مِنْكَ وَاحِدَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمْ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ مِنْ ذَلِكَ الْخُمُسِ كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِيهِمْ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعْطِيهِمْ مِنْهُ وَعُثْمَانُ بَعْدَهُ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ وہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس بارے میں بات کرنے آئے کہ آپ ﷺ نے خمس بنی ہاشم اور بنی مطلب میں تقسیم کیا ہے۔ سو میں نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے ہمارے بھائیوں بنی مطلب کے مابین تو تقسیم کیا ہے اور آپ نے ہمیں کوئی شے عطا نہیں فرمائی حالانکہ آپ سے ہماری اور ان کی قرابت ایک جیسی ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک شے ہیں۔ حضرت جبیر نے بیان کیا: آپ ﷺ نے اس خمس میں سے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کے لیے کوئی شے تقسیم نہیں کی جیسا کہ آپ نے اسے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے لیے تقسیم کیا۔ فرمایا: پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خمس رسول اللہ ﷺ کی تقسیم کی طرح تقسیم کرتے رہے۔ مگر یہ کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے قرابتداروں کو کچھ عطا نہیں کیا جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ انہیں دیتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ انہیں دیتے تھے اور اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی۔

2586۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَقْسِمْ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ مِنْ الْخُمُسِ شَيْئًا كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمَا كَانَ يُعْطِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ عُمَرُ يُعْطِيهِمْ وَمَنْ كَانَ بَعْدَهُ مِنْهُمْ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس میں سے کوئی شے نہ دی۔ جس طرح کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کے مابین خمس تقسیم کیا۔ اور پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خمس اسی طرح تقسیم کرتے تھے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ تقسیم کرتے تھے۔ مگر یہ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قرابتداروں کو نہ دیتے تھے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ انہیں دیتے تھے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی انہیں دیتے تھے اور وہ بھی جو آپ کے بعد تھے۔

2587۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى فِي بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكَ بَنِي نَوْفَلٍ وَبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حَتَّى أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو هَاشِمٍ لَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِلْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَكَ اللهُ بِهِ مِنْهُمْ فَمَا بَالُ إِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَقَرَابَتُنَا وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: جب غزوۂ خیبر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربیٰ کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب میں تقسیم کیا اور بنی نوفل اور بنی عبد شمس کو چھوڑ دیا۔ چنانچہ میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ چل پڑے یہاں تک کہ ہم حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے اور ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم یہ بنو ہاشم ہیں، ہم ان کی (عظمت و) فضیلت کا قطعاً انکار نہیں کرتے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان میں سے پیدا فرمایا ہے۔ لیکن ہمارے بھائیوں بنی مطلب کا کیا حال ہے کہ آپ نے انہیں عطا فرمایا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے حالانکہ ہماری قرابت اور رشتہ داری تو ایک جیسی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ ہم اور بنو مطلب نہ کبھی زمانہ جاہلیت میں جدا ہوئے ہیں اور نہ اسلام میں۔ بلاشبہ ہم اور وہ ایک شے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کے درمیان جال بنایا۔

فائدہ: عدم افتراق کا اشارہ اس بائیکاٹ کی طرف ہے جو بنو کنانہ اور قریش نے مل کر بنی ہاشم اور بنی مطلب کے خلاف ایک معاہدہ کی صورت میں کیا اور پھر اس معاہدے کو دیمک کھا گئی۔

2588۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ فِي ذِي الْقُرْبَى قَالَ هُمْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

سدی نے ذوی القربیٰ کے بارے میں کہا ہے کہ ان سے مراد بنو عبد المطلب ہیں۔

2589۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ حِينَ حَجَّ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى وَيَقُولُ لِمَنْ تَرَاهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِقُرْبَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَسَمَهُ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا مِنْ ذَلِكَ عَرْضًا رَأَيْنَاهُ دُونَ حَقِّنَا فَرَدَدْنَاهُ عَلَيْهِ وَأَبَيْنَا أَنْ نَقْبَلَهُ

یزید بن ہرمز نے بیان کیا ہے کہ (رئیس الخوارج) نجدہ الحروری نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت و ابتلاء کے دنوں میں جب حج کیا، تو اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف کسی کو بھیجا۔ اور اس نے آپ سے ذوی القربیٰ کے حصہ کے بارے میں سوال کیا اور یہ کہا کہ آپ کی رائے میں یہ کسے دیا جائے گا؟ تو حضرت ابن عباس رض اللہ عنہما نے فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتداروں کے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے انہیں کے لیے تقسیم کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ ہمیں پیش فرمایا تو ہم نے اسے اپنے حق سے کم دیکھا۔ لہٰذا ہم نے اسے انہیں واپس لوٹا دیا اور ہم نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

2590۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ وَلَّانِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم خُمُسَ الْخُمُسِ فَوَضَعْتُهُ مَوَاضِعَهُ حَيَاةَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَحَيَاةَ أَبِي بَكْرٍ وَحَيَاةَ عُمَرَ فَأُتِيَ بِمَالٍ فَدَعَانِي فَقَالَ خُذْهُ فَقُلْتُ لَا أُرِيدُهُ قَالَ خُذْهُ فَأَنْتُمْ أَحَقُّ بِهِ قُلْتُ قَدِ اسْتَغْنَيْنَا عَنْهُ فَجَعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے مجھے خمس کے خمس پر والی مقرر کیا۔ پس میں اسے رسول اللہ علیہ السلام کی حیات طیبہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ میں اس کے مقامات پر خرچ کرتا رہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مال آیا تو آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اسے لے لو۔ میں نے کہا: میں اسے نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا: اسے لے لو۔ پس تم اس کے زیادہ حقدار ہو۔ میں نے جواب دیا: ہم اس سے مستغنی ہو گئے ہیں۔ پھر آپ نے اسے بیت المال میں جمع کر دیا۔

2591۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيدِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ اجْتَمَعْتُ أَنَا وَالْعَبَّاسُ وَفَاطِمَةُ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُوَلِّيَنِي حَقَّنَا مِنْ هٰذَا الْخُمُسِ فِي كِتَابِ اللهِ فَأَقْسِمْهُ حَيَاتَكَ كَيْ لَا يُنَازِعَنِي أَحَدٌ بَعْدَكَ فَافْعَلْ قَالَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ قَالَ فَقَسَمْتُهُ حَيَاةَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ وَلَّانِيهِ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه حَتّٰى إِذَا كَانَتْ آخِرُ سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ رضي الله عنه فَإِنَّهُ أَتَاهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَعَزَلَ حَقَّنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقُلْتُ بِنَا عَنْهُ الْعَامَ غِنًى وَبِالْمُسْلِمِينَ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَارْدُدْهُ عَلَيْهِمْ فَرَدَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ لَمْ يَدْعُنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ بَعْدَ عُمَرَ فَلَقِيتُ الْعَبَّاسَ بَعْدَ مَا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ حَرَمْتَنَا الْغَدَاةَ شَيْئًا لَا يُرَدُّ عَلَيْنَا أَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا دَاهِيًا

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا آپ فرماتے ہیں: میں حضرت عباس، حضرت فاطمۃ الزہراء اور حضرت زید بن حارثہ (رضی اللہ عنہم) سب حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس جمع ہوئے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام اگر آپ بہتر خیال فرمائیں تو کتاب اللہ کے مطابق خمس میں سے ہمارے حق کا آپ مجھے والی بنا دیں اور میں اسے آپ علیہ السلام کی حیات طیبہ میں تقسیم کروں تاکہ آپ کے بعد کوئی مجھ سے جھگڑا نہ کرے۔ آپ ایسا کر دیجئے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے اسی طرح کر دیا۔ آپ کہتے ہیں: پھر میں اسے رسول اللہ علیہ السلام کی حیات طیبہ میں تقسیم کرتا رہا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے اس کا والی مقرر کیا۔ یہاں تک کہ جب حضرت عمر رض اللہ عنہ کی عمر کا آخری سال تھا تو ان کے پاس بہت سا مال آیا۔ آپ نے ہمارا حق علیحدہ کیا اور پھر مجھے بلا بھیجا (اور تقسیم کے لیے کہا)۔ تو میں نے کہا: اس سال ہم اس سے مستغنی ہیں اور عام مسلمانوں کو اس کی حاجت اور ضرورت ہے، لہٰذا تم یہ مال ان میں تقسیم کر دو۔ پس آپ نے وہ مال انہیں کی طرف لوٹا دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کسی نے مجھے ایسے مال کی تقسیم کے لیے نہیں بلایا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلا تو میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملا۔ تو انہوں نے فرمایا: اے علی! تو نے ہمیں آج اس مال سے محروم کر دیا ہے۔ اب ہم پر یہ مال کبھی نہ لوٹایا جائے گا۔ آپ بہت زیرک آدمی تھے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2592۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ائْتِيَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقُولَا لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ بَلَغْنَا مِنَ السِّنِّ مَا تَرَى وَأَحْبَبْنَا أَنْ نَتَزَوَّجَ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُهُمْ وَلَيْسَ عِنْدَ أَبَوَيْنَا مَا يُصْدِقَانِ عَنَّا فَاسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَلْنُؤَدِّ إِلَيْكَ مَا يُؤَدِّي الْعُمَّالُ وَلْنُصِبْ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ مَرْفِقٍ قَالَ فَأَتَى (1) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ لَنَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا وَاللهِ لَا نَسْتَعْمِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَبِيعَةُ هَذَا مِنْ أَمْرِكَ قَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَلَمْ نَحْسُدْكَ عَلَيْهِ فَأَلْقَى عَلِيٌّ رِدَاءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنَا أَبُو حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللهِ لَا أَرِيمُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا ابْنَاكُمَا (2) بِجَوَابِ (3) مَا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ إِلَى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم (4) حَتَّى نُوَافِقَ صَلَاةَ الظُّهْرِ قَدْ قَامَتْ فَصَلَّيْنَا مَعَ النَّاسِ ثُمَّ أَسْرَعْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ إِلَى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُمْنَا بِالْبَابِ (5) حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَخَذَ بِأُذُنِي وَأُذُنِ الْفَضْلِ ثُمَّ قَالَ أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ فَأَذِنَ لِي وَلِلْفَضْلِ فَدَخَلْنَا فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ قَلِيلًا ثُمَّ كَلَّمْتُهُ أَوْ كَلَّمَهُ الْفَضْلُ قَدْ شَكَّ فِي ذَلِكَ عَبْدُ اللهِ قَالَ كَلَّمَهُ بِالْأَمْرِ (6) الَّذِي أَمَرَنَا بِهِ أَبَوَانَا فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم سَاعَةً وَرَفَعَ بَصَرَهُ قِبَلَ سَقْفِ الْبَيْتِ حَتَّى طَالَ عَلَيْنَا أَنَّهُ لَا يَرْجِعُ إِلَيْنَا شَيْئًا حَتَّى رَأَيْنَا زَيْنَبَ تَلْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ بِيَدِهَا تُرِيدُ أَنْ لَا تَعْجَلَا وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي أَمْرِنَا ثُمَّ خَفَضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَأْسَهُ فَقَالَ لَنَا إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ ادْعُوا لِي نَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ فَدُعِيَ لَهُ نَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ يَا نَوْفَلُ أَنْكِحْ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فَأَنْكَحَنِي نَوْفَلٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ادْعُوا لِي مَحْمِئَةَ بْنَ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُبَيْدٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لِمَحْمِئَةَ أَنْكِحِ الْفَضْلَ فَأَنْكَحَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قُمْ فَأَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا لَمْ يُسَمِّهِ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ

عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب نے بیان کیا ہے کہ ان کے باپ ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب دونوں نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو کہا: تم دونوں رسول اللہ علیہ السلام کے پاس جاؤ اور آپ علیہ السلام سے عرض کرو: یا رسول اللہ! علیہ السلام ہم اتنی عمر کو پہنچ چکے ہیں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ لہٰذا ہم پسند کرتے ہیں کہ ہم شادی کرلیں اور آپ یا رسول اللہ! علیہ السلام لوگوں سے بڑھ کر نیکوکار ہیں اور آپ ان سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے ہیں اور

1۔ ایک نسخہ میں یہاں الینا ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں ابنا کما ہے۔

3۔ ایک نسخہ میں بجواب کے بجائے بحور ہے۔

4۔ ایک نسخہ میں الی باب حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ نہیں ہیں۔

5۔ ایک نسخہ میں عن الباب ہے۔

6۔ ایک نسخہ میں بالأمر نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہمارے والدین کے پاس اتنا مال نہیں کہ وہ ہماری طرف سے مہر ادا کریں۔ پس یا رسول اللہ! ﷺ آپ ہمیں صدقات وصول کرنے پر عامل مقرر کر دیں۔ ہم آپ کو اتنا مال صدقہ دیں گے جتنا دوسرے عمال دیتے ہیں اور صدقہ وصول کرنے کی اجرت ہم لے لیں گے۔ ہم اسی حال پر تھے (ابھی ہم باتیں کر ہی رہے تھے) کہ اتنے میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہوں نے ہمیں کہا: بے شک قسم بخدا! رسول اللہ ﷺ تم میں سے کسی کو صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل مقرر نہ کریں گے۔ تو ربیعہ نے ان سے کہا: یہ بات تمہارے حسد کی وجہ سے ہے حالانکہ تم رسول اللہ ﷺ کے داماد بنے ہو اور ہم نے تو اس پر تمہارے بارے میں کوئی حسد نہیں کیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہاں اپنی چادر بچھائی اور پھر اس پر لیٹ گئے اور فرمایا: میں ابو الحسن ہوں اور معاملہ فہمی اور تجربہ میں سب سے آگے ہوں۔ قسم بخدا! میں اسی جگہ پڑا رہوں گا یہاں تک کہ تمہارے بیٹے تمہاری جانب اس کام کا کوئی جواب لے کر لوٹ آئیں جس کے لیے تم نے انہیں حضور نبی مکرم ﷺ کی طرف بھیجا ہے۔ (ایسا کرنے سے انہیں یہ باور کرانا مقصود تھا کہ تم اس شک میں مبتلا نہ ہونا کہ شاید میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انہیں عامل مقرر کرنے سے روکا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں، لہٰذا اس میں میرے حسد کا کوئی تعلق اور دخل نہیں) عبد المطلب نے کہا ہے کہ میں اور فضل دونوں حضور نبی مکرم ﷺ کے حجرہ کے دروازہ کی طرف چل پڑے۔ یہاں تک کہ ہم وہاں پہنچے تو ظہر کی نماز کھڑی ہوئی اور ہم نے لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھی۔ پھر میں اور فضل دونوں تیزی سے حضور نبی کریم ﷺ کے کاشانہ اقدس کے دروازہ کی طرف آئے اور اس دن آپ ﷺ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔ ہم دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور انتہائی شفقت و پیار بھرے انداز میں میرے اور فضل کے کان کو پکڑا۔ پھر فرمایا: تم دونوں وہ سب بیان کر دو جو تم دلوں میں چھپائے ہوئے ہو۔ پھر آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے اور مجھے اور فضل دونوں کو اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ پس ہم اندر داخل ہوئے اور ہم نے تھوڑی دیر ایک دوسرے پر کلام کی ذمہ داری ڈالنے کی کوشش کی۔ پھر میں نے یا فضل نے آپ ﷺ سے گفتگو کی۔ اس میں حضرت عبد اللہ کو شک لاحق ہوا ہے۔ فرمایا: انہوں نے آپ ﷺ سے اس بارے میں گفتگو کی جس کے بارے میں ہمیں ہمارے والدین نے بھیجا تھا۔ تو سن کر رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر خاموش ہو گئے اور پھر اپنی نگاہ اپنے گھر کی چھت کی طرف اٹھائی یہاں تک کہ کافی وقت گزر گیا اور ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ ہمیں کوئی جواب نہ دیں گے۔ حتیٰ کہ ہم نے دیکھا کہ حضرت زینب پردے کے پیچھے سے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کر رہی ہیں کہ تم جلدی نہ کرنا۔ بے شک رسول اللہ ﷺ ہمارے کام میں ہی لگے ہوئے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر نیچے کیا اور ہمیں ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ صدقہ ہے یہ لوگوں (کے مال) کی میل ہے اور یہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کے لیے حلال نہیں ہے۔ تم میرے پاس نوفل بن حارث کو بلاؤ۔ چنانچہ نوفل بن حارث کو بلایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: اے نوفل! تو عبد المطلب کا نکاح (اپنی بیٹی سے) کر دے۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: محمیہ بن جزء کو بلاؤ، یہ بنی زبید کے ایک آدمی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں خمس وصول کرنے پر عامل مقرر کر رکھا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے محمیہ کو حکم فرمایا: تو فضل کا نکاح (اپنی بیٹی سے) کر دے۔ چنانچہ اس نے ان کا نکاح کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کھڑا ہوا اور ان دونوں کی جانب سے خمس کے مال سے اتنا اتنا مہر ادا کر دے۔ عبداللہ بن حارث نے میرے سامنے مہر کی مقدار بیان نہ کی۔

2593۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَتْ 1 لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْنِيَ 2 بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَقْبَلْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا بِشَارِفَيَّ قَدِ اجْتُبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابَهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَوَثَبَ إِلَى السَّيْفِ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا لَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوہ بدر سے حاصل ہونے والے مال غنیمت میں سے میرے حصے میں ایک مسنہ اونٹنی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے اس دن خمس میں سے ایک اور مسنہ اونٹنی مجھے عطا فرمائی اور جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس دخول کا ارادہ کیا، اور میں نے بنی قینقاع کے سناروں میں سے ایک آدمی کو تیار کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے تاکہ ہم اذخر (خوشبودار گھاس) لے کر آئیں۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ میں اسے سناروں کے پاس بیچ ڈالوں گا اور اس سے اپنی شادی کے ولیمہ میں معاونت ہو جائے گی۔ پس اسی اثنا میں کہ میں ابھی اونٹنیوں کا سامان جمع کر رہا تھا، یعنی پالان، گھاس ڈالنے والے بورے اور خورجیاں اور رسیاں وغیرہ اور میری دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کے حجرہ کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھی۔ جب میں وہ سب کچھ جمع کر چکا جو میں نے جمع کرنا تھا تو میں اونٹنیوں کی طرف

1۔ ایک نسخہ میں کان ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں أن أبتنی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

متوجہ ہوا۔ اچانک دیکھا کہ میری اونٹنیوں کی کوہانیں کاٹ دی گئی ہیں اور ان کی کمریں زخمی کردی گئی ہیں اور ان کے جگر نکال لیے گئے ہیں۔ جب میں نے یہ منظر دیکھا تو میری آنکھیں بے قابو ہوگئیں (آنسوؤں کا ایک سیلاب جاری ہوگیا) اور میں نے پوچھا: کون ہے جس نے یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حمزہ بن عبدالمطلب نے کیا ہے اور اب وہ اس گھر میں انصار کے شراب پینے والوں کے ساتھ ہے۔ ایک گانے والی عورت نے ان کے سامنے اور ان کے ساتھیوں کے سامنے گانا گایا تھا اور اس نے اپنے گانے میں کہا: الا یا حمز للشرف النواء الخ (اے حمزہ! ان موٹی موٹی اونٹنیوں کی جانب اٹھ) پس وہ تلوار کی جانب جھپٹے اور ان دونوں اونٹنیوں کی کوہانیں کاٹ دیں اور ان کی کمریں زخمی کردیں اور ان کے جگر نکال لیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس میں چل پڑا یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوگیا اور آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (میرے خدوخال سے) پہچان لیا اور مجھے ارشاد فرمایا: تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آج کے دن کی طرح میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم و زیادتی کی ہے۔ پس اس نے ان کی کوہانیں کاٹ دیں ہیں اور ان کی کمریں زخمی کردی ہیں اور اس وقت وہ ایک گھر میں ہے اس کے ساتھ شراب پینے والے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی پھر آپ نے اسے لپیٹا اور پھر آپ چل پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے میں اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی چل پڑے۔ یہاں تک کہ آپ اس گھر میں آگئے جس میں حمزہ تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کے لیے اجازت طلب کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دے دی گئی۔ جب اندر دیکھا تو وہ شراب پی چکے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ان کے اس فعل پر ملامت کرنے لگے جو انہوں نے کیا تھا۔ تو دیکھا کہ حضرت حمزہ تو حالت نشہ میں ہیں ان کی آنکھیں سرخ ہیں۔ پس حمزہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا پھر نظر اوپر اٹھائی پھر آپ کے گھٹنوں کی طرف دیکھا پھر نظر اوپر اٹھائی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف کی طرف دیکھا پھر نظر اوپر اٹھائی۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا اور پھر حمزہ نے کہا: تم تو میرے باپ کے غلام ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جان گئے کہ یہ نشہ کی حالت میں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے انہی قدموں پر واپس تشریف لے گئے۔ سو آپ نکلے تو ہم بھی آپ کے ساتھ نکل آئے۔

فائدہ: یہ واقعہ شراب کی حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

2594۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ الضَّمْرِيِّ أَنَّ أُمَّ الْحَكَمِ أَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَتْهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَصَابَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَبْيًا فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِي وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيهِ وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ لَكِنْ[1]، سَأَدُلُّكُنَّ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُنَّ مِنْ ذَلِكَ تُكَبِّرْنَ اللهَ عَلَى إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَلَا

1۔ ایک نسخہ میں وَلٰكِن ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ عَيَّاشٌ وَهُمَا ابْنَتَا عَمِّ النَّبِيِّ ﷺ

فضل بن حسن ضمری سے روایت ہے کہ ام الحکم یا ضباعہ جو زبیر بن عبد المطلب کی دونوں بیٹیاں تھیں، ان میں سے کسی ایک نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ قیدی پائے۔ تو میں، میری بہن اور رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہم آپ ﷺ کے پاس گئیں اور ہم نے آپ کے پاس اپنی اس حالت کا شکوہ کیا جس حالت میں ہم تھیں (گھریلو کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرنے کی مشقت وغیرہ) اور ہم نے آپ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لیے قیدیوں میں سے کسی کا حکم فرمائیں (یعنی کام کاج کرنے کے لیے ایک غلام عطا فرمائیں)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدر کے یتیم اس استحقاق میں تم سے مقدم ہیں (یعنی ان کا حق زیادہ ہے یا پھر یہ مفہوم ہے کہ غزوۂ بدر میں یتیم ہونے والی لڑکیوں نے تم سے پہلے قیدیوں کا مطالبہ کیا اور وہ قیدی لے گئیں۔ لہٰذا اب کوئی قیدی باقی نہیں) البتہ میں ایک ایسی شے پر تمہاری رہنمائی کرتا ہوں جو تمہارے لیے اس سے بہتر ہے۔ وہ یہ کہ تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ الله اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان الله اور تینتیس مرتبہ الحمد لله اور پھر آخر میں لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی كل شیء قدیر پڑھا کرو۔ عیاش نے کہا ہے: وہ دونوں حضور نبی کریم ﷺ کے چچا کی بیٹیاں تھیں۔

2595۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي الْجُرَيْرِيَّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنِ ابْنِ أَعْبُدَ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ قُلْتُ بَلَى قَالَ إِنَّهَا جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَ فِي نَحْرِهَا وَكَنَسَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ خَدَمٌ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا فَأَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَرَجَعَتْ فَأَتَاهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتُكِ فَسَكَتَتْ فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللهِ جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ فِي يَدِهَا وَحَمَلَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا فَلَمَّا أَنْ جَاءَكَ الْخَدَمُ أَمَرْتُهَا أَنْ تَأْتِيَكَ فَتَسْتَخْدِمَكَ خَادِمًا يَقِيهَا حَرَّ مَا هِيَ فِيهِ قَالَ اتَّقِي اللهَ يَا فَاطِمَةُ وَأَدِّي فَرِيضَةَ رَبِّكِ وَاعْمَلِي عَمَلَ أَهْلِكِ فَإِذَا أَخَذْتِ مَضْجَعَكِ فَسَبِّحِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ مِائَةٌ فَهِيَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ قَالَتْ رَضِيتُ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ رَسُولِهِ ﷺ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَمْ يُخْدِمْهَا

ابو الورد نے ابن اعبد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا، مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے اپنی طرف سے اور حضرت فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ایک حدیث نہ بیان کروں اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے نزدیک تمام گھر والوں سے زیادہ محبوب تھیں۔ تو میں نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا چکی چلاتی رہیں یہاں تک کہ ان کے ہاتھ میں نشان پڑ گئے اور وہ مشکیزے کے ساتھ پانی لاتی رہیں یہاں تک کہ ان کے سینے میں درد ہونے لگا اور گھر میں جھاڑو مارتیں یہاں تک کہ کپڑے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

غبار آلود ہو جاتے۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس کچھ خادم آئے تو میں نے کہا: کاش! اگر تم بھی اپنے ابا جان کے پاس جاتیں اور آپ سے ایک خادم کی درخواست کرتیں۔ چنانچہ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آئیں تو آپ کے پاس کئی باتیں کرنے والے لوگوں کو پایا تو پھر واپس لوٹ گئیں۔ پھر دوسرے دن صبح آپ ﷺ خود تشریف لائے اور فرمایا: تمہاری کیا حاجت تھی؟ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خاموش رہیں۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں آپ کو عرض کرتا ہوں: یہ چکی چلاتی ہیں یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے ہیں اور پانی کا مشکیزہ اٹھاتی ہیں یہاں تک کہ ان کے سینہ میں درد ہو گیا ہے۔ پس جب آپ کے پاس خدام آئے تو میں نے ان سے کہا کہ یہ آپ کے پاس حاضر ہوں اور آپ سے ایک خادم کا مطالبہ کریں تاکہ وہ انہیں اس کلفت اور مشقت کی شدت سے بچائے جس میں یہ پڑی ہوئی ہیں۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور اپنے رب کا فریضہ ادا کر اور اپنے گھر کے کام تو خود کر اور جب تو اپنے بستر پر جائے (یعنی آرام کرنے لگے) تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھا کر۔ پس یہ ایک سو مکمل ہے اور یہ تیرے لیے خادم سے بہتر ہے۔ تو انہوں نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ عزوجل اور اس کے رسول معظم ﷺ سے راضی ہوں۔

احمد بن محمد المروزی، عبدالرزاق، معمر نے الزہری عن علی بن حسین کی سند سے یہی واقعہ بیان کیا ہے اور بیان کیا کہ آپ ﷺ نے انہیں خادم عطا نہ فرمایا۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں عورتوں کی بنیادی ذمہ داریوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اور آپ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو یہ احکام جاری کر کے اپنی امت کی جملہ عورتوں کو بنیادی فرائض سے آگاہ فرمایا۔ انہیں کی ادائیگی میں عورت کا وقار بھی ہے اور عزت و احترام بھی، لہٰذا امت کی عورتوں کو زیادہ جدت پسند اور فیشن ایبل بننے کے مقابلے میں سیدۃ النساء اہل الجنۃ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے طرز حیات کو اپنانے میں ترجیح دینی چاہیے۔

2596۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْقُرَشِيُّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى كُنَّا نَقُولُ إِنَّهُ مِنَ الْأَبْدَالِ قَبْلَ أَنْ نَسْمَعَ أَنَّ الْأَبْدَالَ مِنَ الْمَوَالِي قَالَ حَدَّثَنِي الدُّخَيْلُ بْنُ إِيَاسِ بْنِ نُوحِ بْنِ مُجَّاعَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ سِرَاجِ بْنِ مُجَّاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُجَّاعَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَطْلُبُ دِيَةَ أَخِيهِ قَتَلَتْهُ بَنُو سَدُوسٍ مِنْ بَنِي ذُهْلٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ كُنْتُ جَاعِلًا لِمُشْرِكٍ دِيَةً جَعَلْتُ لِأَخِيكَ وَلَكِنْ سَأُعْطِيكَ مِنْهُ عُقْبَى فَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِمِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ مِنْ أَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِي بَنِي ذُهْلٍ فَأَخَذَ طَائِفَةً مِنْهَا وَأَسْلَمَتْ بَنُو ذُهْلٍ فَطَلَبَهَا بَعْدُ مُجَّاعَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَأَتَاهُ بِكِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَتَبَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ صَاعٍ مِنْ صَدَقَةِ الْيَمَامَةِ أَرْبَعَةِ آلَافٍ بُرًّا وَأَرْبَعَةِ آلَافٍ شَعِيرًا وَأَرْبَعَةِ آلَافٍ تَمْرًا وَكَانَ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِمُجَّاعَةَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ لِمُجَّاعَةَ بْنِ مَرَارَةَ مِنْ بَنِي سُلْمَى إِنِّي أَعْطَيْتُهُ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ مِنْ أَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِي بَنِي ذُهْلٍ عُقْبَةً مِنْ أَخِيهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعہ نے ہلال بن سراج بن مجاعہ سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ وہ حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس اپنے بھائی کی دیت طلب کرنے کے لیے آئے جسے بنی ذہل میں سے بنوسدوس نے قتل کر دیا تھا۔ تو حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں کسی مشرک کی دیت دلاتا تو میں تیرے بھائی کی دیت ضرور دلاتا لیکن میں تجھے اس کا بدل عطا کردوں گا۔ پھر حضور نبی مکرم علیہ السلام نے اس کے لیے سو اونٹ لکھ دیے اس پہلے خمس سے جو بنی ذہل کے مشرکین سے حاصل ہوگا۔ پس انہوں نے ان میں سے کچھ لیے اور پھر بنوذہل مسلمان ہو گئے۔ پھر اس کے بعد مجاعہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان بقیہ اونٹوں کا مطالبہ کر دیا اور وہ حضور نبی مکرم علیہ السلام کی تحریر لے کر آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے یمامہ کے صدقہ میں سے بارہ ہزار صاع لکھ کر دیے۔ چار ہزار صاع گندم، چار ہزار صاع جو اور چار ہزار صاع کھجوریں۔ اور حضور نبی مکرم علیہ السلام کا خط مجاعہ کے لیے اس طرح تھا: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، یہ تحریر محمد النبی علیہ السلام کی جانب سے بنی سلمٰی کے مجاعہ بن مرارہ کے لیے ہے۔ بے شک میں نے اسے سو اونٹ عطا کیے ہیں اس پہلے خمس میں سے جو بنی ذہل کے مشرکین سے حاصل ہوگا اور یہ اس کے (مقتول) بھائی کا بدلہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سَهْمِ الصَّفِيِّ (سہم صفی (منتخب حصہ) کا بیان)

2597۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم سَهْمٌ يُدْعَى الصَّفِيَّ إِنْ شَاءَ عَبْدًا وَإِنْ شَاءَ أَمَةً وَإِنْ شَاءَ فَرَسًا يَخْتَارُهُ قَبْلَ الْخُمُسِ

عامر الشعبی نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے لیے ایک حصہ تھا اسے صفی کہا جاتا تھا۔ اگر آپ علیہ السلام کوئی غلام چاہتے یا کنیز یا کوئی گھوڑا تو آپ خمس سے پہلے اسے منتخب فرما لیتے تھے۔

2598۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَزْهَرُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَالصَّفِيِّ قَالَ كَانَ يُضْرَبُ لَهُ بِسَهْمٍ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنْ لَمْ يَشْهَدْ وَالصَّفِيُّ يُؤْخَذُ لَهُ رَأْسٌ مِنَ الْخُمُسِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ

ابن عون نے بیان کیا ہے کہ میں نے محمد (ابن سیرین) سے حضور نبی مکرم علیہ السلام کے حصہ اور صفی کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی مکرم علیہ السلام کو (مال غنیمت سے) حصہ عام مسلمانوں کے ساتھ دیا جاتا تھا اگرچہ آپ علیہ السلام (جنگ میں) حاضر نہ ہوتے اور صفی ہر شے سے پہلے خمس میں سے سب سے اول لیا جاتا تھا۔

2599۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا غَزَا كَانَ لَهُ سَهْمٌ صَافٍ يَأْخُذُهُ مِنْ حَيْثُ شَاءَهُ[1] فَكَانَتْ صَفِيَّةُ مِنْ ذَلِكَ السَّهْمِ وَكَانَ إِذَا لَمْ يَغْزُ بِنَفْسِهِ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ وَلَمْ يُخَيَّرْ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام جب غزوہ میں شریک ہوتے تو آپ علیہ السلام کے لیے سہم صفی

1۔ ایک نسخہ میں شاءَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(چناؤ) کا اختیار ہوتا۔ آپ جہاں سے جو چاہتے لے سکتے تھے۔ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اسی سہم میں سے تھیں۔ اور جب آپ علیہ السلام بنفس نفیس جنگ میں شریک نہ ہوتے تو آپ علیہ السلام کے لیے حصہ نکالا جاتا لیکن آپ کو انتخاب کا اختیار نہ ہوتا۔

2600۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا صفی میں سے تھیں۔

2601۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ تَعَالَى الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سُدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم خیبر آئے تو جب اللہ تعالیٰ نے قلعہ فتح فرمادیا تو حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس صفیہ بنت حیی کے حسن و جمال کا تذکرہ کیا گیا درآنحالیکہ اس کا خاوند قتل ہو چکا تھا اور وہ ابھی دلہن تھی۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے اسے اپنی ذات کے لیے منتخب فرمالیا۔ پس آپ علیہ السلام اسے ساتھ لے کر نکلے یہاں تک کہ ہم سد الصہباء کے مقام پر پہنچ گئے۔ تو وہاں (وہ عدت مکمل ہوجانے کے بعد) حلال ہوئیں۔ تب آپ علیہ السلام نے ان سے تعلق ازدواج قائم کیا۔

2602۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ صفیہ پہلے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی اور پھر رسول اللہ علیہ السلام کے لیے مختص ہوگئیں۔

2603۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَقَعَ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَصْنَعُهَا وَتُهَيِّئُهَا قَالَ حَمَّادٌ وَأَحْسَبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں ایک خوبصورت کنیز آئی تو رسول اللہ علیہ السلام نے اسے سات غلاموں کے عوض خرید لیا اور پھر اسے ام سلیم کے حوالے کردیا تاکہ وہ اس کا بناؤ سنگھار کرے اور اسے خوب تیار کرے۔ حماد کہتے ہیں: میرا خیال یہ ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: صفیہ بنت حیی ام سلیم کے گھر میں عدت گزارے گی۔

2604۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جُمِعَ السَّبْيُ يَعْنِي بِخَيْبَرَ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ قَالَ يَعْقُوبُ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ ثُمَّ اتَّفَقَا مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَهُ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا وَإِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ خیبر کے قیدی جمع کیے گئے تو حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم مجھے قیدیوں میں سے ایک کنیز عطا فرمایئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جا اور کنیز لے لے۔ پس انہوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ پھر ایک آدمی حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: یا نبی اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے حضرت دحیہ کو بنی قریظہ اور بنی نضیر کے سردار کی بیٹی صفیہ بنت حیی عطا فرما دی ہے؟ (یہ نام یعقوب کی روایت میں ہے) (لہٰذا وہ تو ان دو قبیلوں کی سردار ہے) پھر آگے دونوں راوی (عبدالوارث اور یعقوب) متفق ہیں کہ اس آدمی نے کہا: وہ تو صرف آپ ہی کے لیے موزوں ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دحیہ کو صفیہ سمیت بلاؤ۔ پس جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا تو حضرت دحیہ کو فرمایا: تم قیدیوں میں سے اس کے سوا کوئی اور لونڈی لے لو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آزاد کیا اور پھر ان سے شادی کر لی۔

2605۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا بِالْمِرْبَدِ فَجَاءَ رَجُلٌ أَشْعَثُ الرَّأْسِ بِيَدِهِ قِطْعَةُ أَدِيمٍ أَحْمَرَ فَقُلْنَا كَأَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ أَجَلْ قُلْنَا نَاوِلْنَا هَذِهِ الْقِطْعَةَ الْأَدِيمَ الَّتِي فِي يَدِكَ فَنَاوَلَنَاهَا فَقَرَأْنَاهَا فَإِذَا فِيهَا[1] مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إِلَى بَنِي زُهَيْرِ بْنِ أُقَيْشٍ إِنَّكُمْ إِنْ شَهِدْتُمْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَأَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَأَدَّيْتُمُ الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَسَهْمَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم الصَّفِيَّ أَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللهِ وَرَسُولِهِ فَقُلْنَا مَنْ كَتَبَ لَكَ هَذَا الْكِتَابَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم

یزید بن عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ ہم مربد کے مقام پر تھے تو ایک آدمی آیا۔ اس کے سر کے بال غبار آلود تھے اور اس کے ہاتھ میں سرخ چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا۔ تو ہم نے کہا: تو جنگل کے باسیوں میں سے ہے۔ اس نے جواب دیا: ہاں۔ ہم نے کہا: چمڑے کا یہ ٹکڑا جو تیرے ہاتھ میں ہے وہ ہمیں دے دے۔ چنانچہ اس نے وہ ہمیں دے دیا اور ہم نے اسے پڑھا تو اس میں یہ لکھا تھا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کی طرف ہے، بلاشبہ اگر تم یہ شہادت دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کرو اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ جو کہ صفی ہے وہ ادا کرو تو تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی امان کے ساتھ امن میں ہو۔ تو ہم نے پوچھا: تجھے یہ تحریر کس نے لکھ کر دی ہے؟ اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

بَابٌ كَيْفَ كَانَ إِخْرَاجُ الْيَهُودِ مِنَ الْمَدِينَةِ

اس کا بیان کہ مدینہ طیبہ سے یہودیوں کا اخراج کیسے ہوا؟

2606۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ

1۔ ایک نسخہ میں عبارت یوں ہے: فناولنا فقرأنا ما فيها فاذا فيها۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ الْأَشْرَفِ يَهْجُو النَّبِيَّ ﷺ وَيُحَرِّضُ عَلَيْهِ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَأَهْلُهَا أَخْلَاطٌ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ وَالْيَهُودُ وَكَانُوا يُؤْذُونَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ فَأَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ بِالصَّبْرِ وَالْعَفْوِ فَفِيهِمْ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمُ الْآيَةَ فَلَمَّا أَبَى كَعْبُ بْنُ الْأَشْرَفِ أَنْ يَنْزِعَ عَنْ أَذَى النَّبِيِّ ﷺ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ أَنْ يَبْعَثَ رَهْطًا يَقْتُلُونَهُ فَبَعَثَ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ وَذَكَرَ قِصَّةَ قَتْلِهِ فَلَمَّا قَتَلُوهُ فَزِعَتِ الْيَهُودُ وَالْمُشْرِكُونَ فَغَدَوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا طُرِقَ صَاحِبُنَا فَقُتِلَ فَذَكَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ الَّذِي كَانَ يَقُولُ وَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَنْ يَكْتُبَ بَيْنَهُ كِتَابًا يَنْتَهُونَ إِلَى مَا فِيهِ فَكَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمُسْلِمِينَ عَامَّةً صَحِيفَةً

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ ان تین افراد میں سے ایک تھے جن کی (غزوۂ تبوک کے موقعہ پر) توبہ قبول ہوئی تھی۔ کعب بن اشرف (یہودی شاعر) حضور نبی مکرم ﷺ کی ہجو کرتا تھا اور کفار قریش کو آپ ﷺ کے خلاف بھڑکاتا تھا۔ حضور نبی مکرم ﷺ جس وقت مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں کے باسی مخلوط افراد تھے، ان میں سے کچھ مسلمان تھے، کچھ مشرک تھے جو بتوں کی پوجا کرتے تھے اور کچھ یہودی تھے اور وہ حضور نبی مکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کو اذیت پہنچاتے رہتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو صبر اور عفو ودرگزر کا حکم ارشاد فرمایا: اور انہیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''اور تم ان سے سنو گے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی'' الآیہ۔ پس جب کعب بن اشرف نے حضور نبی مکرم ﷺ کو ستانے سے باز رہنے سے انکار کر دیا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ (چند لوگوں کی) ایک جماعت بھیجیں جو اسے قتل کر دیں۔ تو انہوں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ اس کے قتل کا واقعہ پہلے گزر چکا ہے۔ پس جب انہوں نے اسے قتل کر دیا تب یہودی اور مشرک گھبرائے اور حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: ہمارے ساتھی کو رات کے وقت بلایا گیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں وہ کچھ بتایا جو وہ (ہجو وغیرہ) کہتا تھا۔ اور پھر آپ ﷺ نے انہیں اس طرح دعوت دی کہ اب ہمارے درمیان ایسا معاہدہ لکھا جائے جس کے سبب وہ (ایک دوسرے کو اذیت پہنچانے سے) باز آ جائیں۔ چنانچہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنے اور ان کے درمیان اور عام مسلمانوں کے درمیان ایک صحیفہ (معاہدہ) تحریر فرمایا۔

2607۔ حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْأَيَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُرَيْشًا يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ جَمَعَ الْيَهُودَ فِي سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا قَبْلَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قُرَيْشًا قَالُوا يَا مُحَمَّدُ لَا يَغُرَّنَّكَ مِنْ نَفْسِكَ أَنَّكَ قَتَلْتَ نَفَرًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا أَغْمَارًا لَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَعْرِفُونَ الْقِتَالَ إِنَّكَ لَوْ قَاتَلْتَنَا لَعَرَفْتَ أَنَّا نَحْنُ النَّاسُ وَأَنَّكَ لَمْ تَلْقَ مِثْلَنَا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ[1] قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ قَرَأَ مُصَرِّفٌ إِلَى قَوْلِهِ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِبَدْرٍ وَأُخْرَى كَافِرَةٌ

سعید بن جبیر اور عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر میں قریش پر فتح حاصل کی اور واپس مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہودیوں کو بنی قینقاع کے بازار میں جمع کیا اور فرمایا: اے گروہ یہود! تم اسلام قبول کرلو، اس سے پہلے کہ تم پر بھی اسی کی مثل آزمائش آئے جو قریش پر آئی۔ (یعنی جس طرح قریش مکہ مقتول ہوئے اور شکست سے دوچار ہوئے اسی طرح تمہارا انجام بھی ہوسکتا ہے اس لیے اسلام لے آؤ) تو انہوں نے کہا: اے محمد! ﷺ تم اپنے بارے میں اس دھوکے اور فریب میں مبتلا نہ ہو کہ تم نے قریش کے چند افراد قتل کر دیئے ہیں وہ ناتجربہ کار تھے اور وہ جنگ کے ضوابط نہ جانتے تھے۔ بلاشبہ اگر تم نے ہمارے ساتھ قتال کیا تو تم جان لو گے کہ ہم (بہادر اور فنون حرب سے واقف) لوگ ہیں اور بلاشبہ آپ کا واسطہ ہمارے جیسے لوگوں سے نہیں پڑا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''آپ فرما دیجئے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا کہ عنقریب تم پر غلبہ پا لیا جائے گا''۔ مصرف نے اس قول تک پڑھا: (ترجمہ) ''ایک لشکر بدر کے میدان میں اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا کافر تھا''۔

2608۔ حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مَوْلًى لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهَا مُحَيِّصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ ظَفِرْتُمْ بِهِ مِنْ رِجَالِ يَهُودَ فَاقْتُلُوهُ فَوَثَبَ مُحَيِّصَةُ عَلَى شَبِيبَةَ رَجُلٍ مِنْ تُجَّارِ يَهُودَ كَانَ يُلَابِسُهُمْ فَقَتَلَهُ وَكَانَ حُوَيِّصَةُ إِذْ ذَاكَ لَمْ يُسْلِمْ وَكَانَ أَسَنَّ مِنْ مُحَيِّصَةَ فَلَمَّا قَتَلَهُ جَعَلَ حُوَيِّصَةُ يَضْرِبُهُ وَيَقُولُ أَيْ عَدُوَّ اللهِ أَمَا وَاللهِ لَرُبَّ شَحْمٍ فِي بَطْنِكَ مِنْ مَالِهِ

محیصہ کی بیٹی نے اپنے باپ محیصہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہودیوں میں سے جس پر (قابو پانے میں) تم کامیاب ہو جاؤ تو اسے قتل کر دو۔ پس محیصہ نے یہودی تاجروں میں سے ایک آدمی شیبہ پر حملہ کر دیا، کیونکہ یہ (محیصہ) ان (یہودیوں) کے ساتھ ملا جلا رہتا تھا۔ پس اس نے اسے قتل کر دیا۔ اور حویصہ جو کہ ابھی تک اسلام نہیں لایا تھا اور محیصہ سے عمر میں بڑا تھا (حویصہ اور محیصہ دونوں بھائی تھے) جب محیصہ نے اسے قتل کر دیا تو حویصہ اسے مارتا اور یہ کہتا: اے اللہ کے دشمن! قسم بخدا! تیرے پیٹ میں اس کے مال سے کتنی زیادہ چربی ہے۔ (لیکن محیصہ کے پیش نظر فرمان رسول تھا جس کے سامنے کسی رشتہ یا ہمدردی کی کوئی حیثیت نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا امر سب سے اعلیٰ اور ارفع ہے)۔

2609۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ

1۔ دیگر نسخوں میں فی ذلک نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اعلَمُوا أَنَّمَا الأَرْضُ لِلهِ وَرَسُولِهِ[1] وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الأَرْضُ لِلهِ وَرَسُولِهِ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اس دوران کہ ہم مسجد میں تھے، اچانک رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: یہود کی طرف چلو۔ پس ہم آپ ﷺ کی معیت میں چل پڑے یہاں تک کہ ہم ان کے پاس آپہنچے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور انہیں بلایا اور ارشاد فرمایا: اے گروہ یہود! تم اسلام قبول کر لو تم محفوظ ہو جاؤ گے۔ تو انہوں نے کہا: اے ابوالقاسم! تم نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: تم اسلام قبول کر لو تم محفوظ ہو جاؤ گے۔ تو انہوں نے جواب دیا: اے ابوالقاسم! تحقیق تم نے پیغام پہنچا دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری بار فرمایا: جان لو! یہ زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ میں تمہیں اس زمین سے جلاوطن کر دوں۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنے مال کے سبب تکلیف اور مشقت محسوس کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے بیچ دے۔ ورنہ یہ یقین کر لو کہ یہ زمین اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے لیے ہے۔

فائدہ: یہود کو یہ باور کرا کر کہ یہ زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے ساری مخلوق کو یہ پیغام پہنچایا جا رہا ہے کہ جس زمین پر تم فلک بوس عمارتیں تعمیر کرتے ہو، زندگی کی لذتوں سے شاد کام ہوتے ہو اور عیش و عشرت کے مزے لیتے ہو۔ اس کے مالک تم نہیں اور جو اس کا مالک ہے وہ ساری قوتوں اور قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ رحمن و رحیم ہے، ساتھ ہی وہ قہار و جبار بھی ہے۔ اس لیے اس کے ساتھ عبودیت اور بندگی کا رشتہ قائم رکھنا۔ اگر طاقت کے نشے میں تکبر و نخوت کا اظہار کرو گے تو پھر اس کی گرفت انتہائی شدید ہے وہ اسی زمین کو شق کر کے تمہیں نیست و نابود کر سکتا ہے۔ اور دوسرا اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ ملکیت میں دونوں کے شریک ہونے سے کوئی شرک لازم نہیں آتا کیونکہ دونوں کی نسبت مختلف ہے۔ اللہ تعالیٰ مالک حقیقی ہے اور رسول اللہ ﷺ بحیثیت نائب و خلیفہ اس کے مالک ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ خود مالک ہے اسے ملکیت دینے والے کوئی نہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملکیت دینے کے سبب مالک ہیں۔ اب لفظ ایک ہے لیکن اطلاق میں نسبت مختلف ہے۔ لہٰذا شرک لازم نہیں آتا۔ اسی طرح بہت سے مسائل ہیں جیسے مسئلہ علم غیب، اختیار وغیرہ۔ اگر انہیں بھی اسی تناظر میں دیکھ لیا جائے تو امکان ہے کہ بہت سے اختلافات ختم ہو جائیں۔ واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

بَابٌ فِي خَبَرِ النَّضِيرِ (قبیلہ بنی نضیر کے احوال کا بیان)

2610۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ كَتَبُوا إِلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مَعَهُ الأَوْثَانَ مِنَ الأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ إِنَّكُمْ آوَيْتُمْ صَاحِبَنَا وَإِنَّا نُقْسِمُ بِاللهِ لَتُقَاتِلُنَّهُ أَوْ لَتُخْرِجُنَّهُ أَوْ لَنَسِيرَنَّ إِلَيْكُمْ بِأَجْمَعِنَا حَتَّى نَقْتُلَ مُقَاتِلَتَكُمْ وَنَسْتَبِيحَ نِسَاءَكُمْ فَلَمَّا بَلَغَ

1۔ ایک نسخہ میں وَلِرَسُوْلِهٖ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ذٰلِكَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ اجْتَمَعُوا لِقِتَالِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَقِيَهُمْ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ وَعِيدُ قُرَيْشٍ مِنْكُمُ الْمَبَالِغَ مَا كَانَتْ تَكِيدُكُمْ بِأَكْثَرَ مِمَّا تُرِيدُونَ أَنْ تَكِيدُوا بِهِ أَنْفُسَكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا أَبْنَائَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ فَلَمَّا سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم تَفَرَّقُوا فَبَلَغَ ذٰلِكَ كُفَّارَ قُرَيْشٍ فَكَتَبَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ إِلَى الْيَهُودِ إِنَّكُمْ أَهْلُ الْحَلْقَةِ وَالْحُصُونِ وَإِنَّكُمْ لَتُقَاتِلُنَّ صَاحِبَنَا أَوْ لَنَفْعَلَنَّ كَذَا وَكَذَا[1] وَلَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَدَمِ نِسَائِكُمْ شَيْءٌ وَهِيَ الْخَلَاخِيلُ فَلَمَّا بَلَغَ كِتَابُهُمُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَجْمَعَتْ بَنُو النَّضِيرِ بِالْغَدْرِ فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم اخْرُجْ إِلَيْنَا فِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ وَلْيَخْرُجْ مِنَّا ثَلَاثُونَ حَبْرًا حَتَّى نَلْتَقِيَ بِمَكَانِ الْمَنْصَفِ فَيَسْمَعُوا مِنْكَ فَإِنْ صَدَّقُوكَ وَآمَنُوا بِكَ آمَنَّا بِكَ فَقَصَّ خَبَرَهُمْ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ غَدَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِالْكَتَائِبِ فَحَصَرَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ وَاللهِ لَا تَأْمَنُونَ عِنْدِي إِلَّا بِعَهْدٍ تُعَاهِدُونِي عَلَيْهِ فَأَبَوْا أَنْ يُعْطُوهُ عَهْدًا فَقَاتَلَهُمْ يَوْمَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ غَدَا الْغَدُ عَلَى بَنِي قُرَيْظَةَ بِالْكَتَائِبِ وَتَرَكَ بَنِي النَّضِيرِ وَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يُعَاهِدُوهُ فَعَاهَدُوهُ فَانْصَرَفَ عَنْهُمْ وَغَدَا عَلَى بَنِي النَّضِيرِ بِالْكَتَائِبِ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى الْجَلَاءِ فَجَلَتْ بَنُو النَّضِيرِ وَاحْتَمَلُوا مَا أَقَلَّتِ الْإِبِلُ مِنْ أَمْتِعَتِهِمْ وَأَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ وَخَشَبِهَا فَكَانَ نَخْلُ بَنِي النَّضِيرِ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم خَاصَّةً أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهَا وَخَصَّهُ بِهَا فَقَالَ اللهُ تَعَالَى وَمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ يَقُولُ بِغَيْرِ قِتَالٍ فَأَعْطَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَكْثَرَهَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ وَقَسَمَ مِنْهَا لِرَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَا ذَوِي حَاجَةٍ لَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَيْرِهِمَا وَبَقِيَ مِنْهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم الَّتِي فِي أَيْدِي بَنِي فَاطِمَةَ رضی الله عنها

عبد الرحمن بن کعب بن مالک نے حضور نبی مکرم علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ کفار قریش نے ابن ابی اوران لوگوں کی طرف لکھا جو اوس وخزرج میں سے اس کے ساتھ بتوں کی پرستش کرتے تھے اوران دنوں رسول اللہ علیہ السلام مدینہ طیبہ میں تھے، اور یہ غزوہ بدر سے پہلے کی بات ہے کہ تم نے ہمارے صاحب (یعنی رسول اللہ علیہ السلام) کو پناہ دی ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ رہے ہیں کہ ضرور بہ ضرور تم ان کے ساتھ قتال کرو گے یا انہیں وہاں سے نکال دو گے یا پھر ہم اپنی پوری جمعیت اور قوت کے ساتھ تم پر حملہ آور ہوں گے یہاں تک کہ ہم تمہارے جنگجوؤں کو قتل کر دیں گے اور تمہاری عورتوں کو اپنے لیے مباح سمجھیں گے۔ جب یہ خط عبد اللہ بن ابی اوران لوگوں کے پاس پہنچا جو اس کے ساتھ بتوں کی پرستش کرتے تھے تو وہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ جنگ لڑنے کے لیے جمع ہوئے۔ پس جب یہ خبر حضور نبی کریم علیہ السلام تک پہنچی تو آپ علیہ السلام ان سے ملے اور فرمایا: تحقیق تمہیں قریش کی جانب سے انتہائی شدید اور دھمکی آمیز وعید پہنچی ہے۔ (فرمایا) قریش اس طرح تمہیں اس سے زیادہ ضرر اور نقصان نہیں پہنچا سکتے جتنا کہ تم اپنے آپ کو ضرر اور نقصان پہنچانے کا ارادہ کر رہے ہو (یعنی اگر تم مسلمانوں کے ساتھ لڑو گے تو دونوں جانب قتل ہونے والوں میں تمہارے بھائی بیٹے وغیرہ شامل ہوں گے جب کہ

1۔ ایک نسخہ میں وکذا نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قریش کے حملے کی صورت حال ایسی نہ ہوگی)۔(فرمایا) تم اپنے بیٹوں اور بھائیوں کو قتل کرنے کا ارادہ کر رہے ہو۔ پس جب انہوں نے یہ بات حضور نبی کریم ﷺ سے سنی تو وہ بکھر گئے۔ پس جب یہ خبر کفار قریش تک پہنچی تو انہوں نے غزوۂ بدر کے بعد یہود کی طرف لکھا: بلاشبہ تم ساز و سامان، ہتھیار اور قلعے رکھتے ہو اور اب یا تو تم ہمارے صاحب کے ساتھ جنگ لڑو گے یا پھر ہم اس اس طرح کریں گے اور ہمارے اور تمہاری عورتوں کے پازیبوں کے درمیان کوئی شے حائل نہ ہوگی (خدم کا معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد پازیب ہیں)۔ پس جب ان کے خط کی خبر حضور نبی مکرم ﷺ تک پہنچی تو بنو نضیر معاہدہ توڑنے اور دھوکہ دہی کے لیے جمع ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا۔ آپ ہماری طرف اپنے اصحاب میں سے تیس آدمی ساتھ لے کر آئیے اور ہماری طرف سے بھی تیس علماء نکلیں گے۔ یہاں تک کہ ہم درمیان میں کسی جگہ پر ملاقات کریں گے۔ پس وہ علماء آپ سے گفتگو سنیں گے۔ اگر انہوں نے آپ کی تصدیق کر دی اور وہ آپ کے ساتھ ایمان لے آئے تو پھر ہم بھی آپ کے ساتھ ایمان لے آئیں گے۔ پس آپ ﷺ نے ان کے پیغام کی خبر اپنے صحابہ کرام میں بیان فرمائی۔ سو جب دوسرے دن صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ لشکر لے کر ان کی طرف روانہ ہوئے اور ان کا محاصرہ کر لیا۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: قسم بخدا! تم میرے نزدیک امن و حفاظت میں نہیں رہ سکتے مگر اس عہد پر کاربند رہتے ہوئے جو تم مجھ سے کرو گے۔ لیکن انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ کوئی معاہدہ کرنے سے انکار کر دیا تو آپ ﷺ نے اس دن ان سے قتال کیا۔ پھر آپ ﷺ دوسرے دن لشکر لے کر بنی قریظہ کی طرف چلے اور بنی نضیر کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے انہیں معاہدہ کی دعوت دی تو انہوں نے آپ سے معاہدہ کر لیا۔ نتیجۃً آپ ان سے واپس آ گئے اور لشکر لے کر بنی نضیر کی طرف گئے اور ان سے جنگ لڑی۔ یہاں تک کہ وہ جلاوطن ہونے کی شرط پر قلعوں سے نیچے اتر آئے۔ پس بنو نضیر جلاوطن ہو گئے اور وہ اپنے ساز و سامان، اپنے گھروں کے دروازوں اور ان کی لکڑیوں وغیرہ میں سے اتنا اٹھا کر لے گئے جو اونٹ اٹھا سکتے تھے اور بنی نضیر کے نخلستان رسول اللہ ﷺ کے لیے مختص تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آپ کو عطا فرمائے تھے اور آپ ہی کے لیے مختص کیے تھے۔ اور ارشاد فرمایا: (ترجمہ) ''اور وہ مال جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ پر ان کی جانب سے پلٹا دیا اور تم نے ان پر گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ''۔ وہ فرما رہے ہیں کہ اس نے وہ مال بغیر قتال کے عطا فرمایا۔ پس حضور نبی مکرم ﷺ نے اس مال میں سے اکثر مہاجرین کو عطا فرمایا اور اسے ان کے درمیان تقسیم کر دیا اور انصار میں سے صرف دو آدمیوں کو اس سے حصہ دیا وہ دونوں بہت زیادہ حاجت مند تھے۔ ان دو کے سوا انصار میں سے کسی کو آپ ﷺ نے اس مال میں سے نہ دیا اور اس میں سے جو باقی بچا وہ رسول ﷺ کا وہ صدقہ تھا جو بنی فاطمہ کے قبضہ میں رہا۔

فائدہ: ما افاء اللہ الآیہ کی بحث پیچھے اموال فدک میں گزر چکی ہے کہ یہ آیت ان اموال کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس کے بارے میں مفسرین نے ایک قول یہ لکھا ہے کہ یہ آیت اموال بنی نضیر، فدک وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ پھر ایک اعتراض یہ ہے کہ یہ مال فئی تو نہیں بلکہ مال غنیمت ہے کیونکہ اس میں محاصرہ بھی ہوا اور قتال بھی؟ تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ اونٹ پر سوار تھے اور بقیہ سارا لشکر پیدل تھا۔ لہٰذا یہ مختصر سی جنگ جنگ نہ ہونے کے حکم میں ہی تھی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس لیے اسے مال فی شمار کیا گیا ہے نہ کہ مال غنیمت۔ واللہ اعلم بالصواب (بذل ص 333 ج 13)

2611۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ يَهُودَ النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَجْلَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَائَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَمَّنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنی نضیر اور قریظہ کے یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ لڑی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کو جلا وطن کر دیا اور بنی قریظہ کو برقرار رکھا اور ان پر احسان فرمایا۔ یہاں تک کہ اس کے بعد بنی قریظہ نے جنگ لڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مردوں کو قتل کر دیا، ان کی عورتوں، ان کے بچوں اور ان کے مالوں کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا سوائے ان بعض کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ ملے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں امان دی اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے جملہ یہودیوں بنی قینقاع اور یہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم تھے، یہودی بنی حارثہ اور ہر وہ یہودی جو مدینہ طیبہ میں تھا سب کو جلا وطن کر دیا۔ (اس طرح مدینہ طیبہ کلی طور پر یہودیوں کی نجاست اور شر سے محفوظ و مامون ہو گیا)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ أَرْضِ خَيْبَرَ (سرزمین خیبر کے حکم کا بیان)

2612۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَحْسَبُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَاتَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ فَغَلَبَ عَلَى الْأَرْضِ وَالنَّخْلِ وَأَلْجَأَهُمْ إِلَى قَصْرِهِمْ فَصَالَحُوهُ عَلَى أَنَّ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم الصَّفْرَاءَ وَالْبَيْضَاءَ وَالْحَلْقَةَ وَلَهُمْ مَا حَمَلَتْ رِكَابُهُمْ عَلَى أَنْ لَا يَكْتُمُوا وَلَا يُغَيِّبُوا شَيْئًا فَإِنْ فَعَلُوا فَلَا ذِمَّةَ لَهُمْ وَلَا عَهْدَ فَغَيَّبُوا مَسْكًا لِحُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ كَانَ قُتِلَ قَبْلَ خَيْبَرَ كَانَ احْتَمَلَهُ مَعَهُ يَوْمَ بَنِي النَّضِيرِ حِينَ أُجْلِيَتِ النَّضِيرُ فِيهِ حُلِيُّهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لِسَعْيَةَ أَيْنَ مَسْكُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ قَالَ أَذْهَبَتْهُ الْحُرُوبُ وَالنَّفَقَاتُ فَوَجَدُوا الْمَسْكَ فَقَتَلَ ابْنَ أَبِي الْحُقَيْقِ وَسَبَى نِسَائَهُمْ وَذَرَارِيَّهُمْ وَأَرَادَ أَنْ يُجْلِيَهُمْ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ دَعْنَا نَعْمَلْ فِي هَذِهِ الْأَرْضِ وَلَنَا الشَّطْرُ مَا بَدَا لَكَ وَلَكُمُ الشَّطْرُ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُعْطِي كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ ثَمَانِينَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَعِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ شَعِيرٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے جنگ لڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کے نخلستان اور زمین پر غلبہ پا لیا اور انہیں ان کے محلات میں محبوس کر دیا تو انہوں نے اس شرط پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی کہ سونا، چاندی اور ہتھیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوں گے اور ان کے لیے دیگر وہ ساز و سامان ہو گا جو ان کے اونٹ اٹھا سکیں۔ اس شرط پر کہ وہ کوئی شے نہ چھپائیں گے اور نہ ہی غائب کریں گے اور اگر انہوں نے ایسا کیا تو پھر ان کے لیے ذمہ ہے اور نہ ہی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عہد (یعنی مسلمانوں نے جو ان کی ذمہ داری اٹھائی ہے وہ ختم ہو جائے گی اور معاہدہ بھی باقی نہ رہے گا)۔ چنانچہ انہوں نے حیی بن اخطب کی ایک تھیلی غائب کر دی۔ حالانکہ وہ خیبر کی جنگ سے پہلے قتل ہو چکا تھا اور اس نے اسے بنی نضیر کے محاصرے کے دن اٹھایا تھا جب کہ بنی نضیر جلاوطن کیے گئے اور اس میں ان کے زیورات تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے سعید کو فرمایا: حیی بن اخطب کی تھیلی کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: جنگوں اور اخراجات نے اسے ختم کر دیا ہے۔ لیکن صحابہ کرام نے اس تھیلی کو پا لیا پھر آپ ﷺ نے ابن ابی الحقیق کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا۔ آپ ﷺ نے انہیں جلاوطن کرنے کا ارادہ فرمایا تو انہوں نے عرض کی: اے محمد! ﷺ آپ ہمیں چھوڑ دیجیے ہم اسی زمین میں کام کریں گے اور جو کچھ پیداوار کی صورت میں حاصل ہو گا وہ نصف ہمارے لیے ہو گا اور نصف تمہارے لیے ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے ہر عورت کو اسی وسق کھجوریں اور بیس وسق جو عطا فرماتے تھے۔

2613۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَنَّا نُخْرِجُهُمْ إِذَا شِئْنَا فَمَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَلْيَلْحَقْ بِهِ فَإِنِّي مُخْرِجٌ يَهُودَ فَأَخْرَجَهُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے اس شرط پر معاملہ کیا تھا کہ جب ہم چاہیں گے انہیں نکال دیں گے۔ پس جب کسی کا (کسی یہودی کے پاس) کوئی مال ہو تو وہ اسے لے لے کیونکہ میں یہودیوں کو نکالنے والا ہوں اور پھر آپ نے انہیں وہاں سے نکال دیا۔

2614۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا افْتُتِحَتْ خَيْبَرُ سَأَلَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُقِرَّهُمْ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى النِّصْفِ مِمَّا خَرَجَ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُقِرُّكُمْ فِيهَا عَلَى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَكَانُوا عَلَى ذٰلِكَ وَكَانَ التَّمْرُ يُقْسَمُ عَلَى السُّهْمَانِ مِنْ نِصْفِ خَيْبَرَ وَيَأْخُذُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْخُمُسَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَطْعَمَ كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ أَزْوَاجِهِ مِنَ الْخُمُسِ مِائَةَ وَسْقٍ تَمْرًا وَعِشْرِينَ وَسْقًا شَعِيرًا فَلَمَّا أَرَادَ عُمَرُ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ أَرْسَلَ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُنَّ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُنَّ أَنْ أَقْسِمَ لَهَا نَخْلًا بِخَرْصِهَا مِائَةَ وَسْقٍ فَيَكُونَ لَهَا أَصْلُهَا وَأَرْضُهَا وَمَاؤُهَا وَمِنَ الزَّرْعِ مَزْرَعَةَ خَرْصِ عِشْرِينَ وَسْقًا فَعَلْنَا وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ نَعْزِلَ الَّذِي لَهَا فِي الْخُمُسِ كَمَا هُوَ فَعَلْنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جب خیبر فتح کر لیا گیا تو یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے التجا کی کہ انہیں اس شرط پر اسی زمین پر برقرار رکھیں کہ وہاں سے جو پیداوار حاصل ہو گی اس کے نصف پر وہ کام کریں گے (یعنی نصف پیداوار ان کے لیے ہو گی اور نصف آپ ﷺ کے لیے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس شرط پر برقرار رکھتا ہوں کہ جب تک ہم چاہیں گے۔ چنانچہ وہ اسی شرط پر وہاں رہنے لگے اور خیبر کی نصف پیداوار سے کھجوریں کئی حصوں میں تقسیم کی جاتی تھی اور رسول اللہ ﷺ خمس (پانچواں حصہ) لیتے تھے۔ اور آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے ہر زوجہ محترمہ کو خمس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں سے سو وسق کھجوریں اور بیس وسق جو عطا فرماتے تھے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو نکالنے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے حضور نبی مکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کی جانب پیغام بھیجا کہ تم میں سے جو کوئی یہ پسند کرے کہ میں اس کے لیے کھجوروں کے درخت علیحدہ کردوں جس سے اندازاً سو وسق کھجوریں حاصل ہوں تو اس کے لیے ان کی جڑیں، ان کی زمین اور ان کا پانی بھی ہو اور کھیتی میں سے اسے مختص کردوں کہ اندازاً اس کی پیداوار بیس وسق ہو تو ہم یہ کردیتے ہیں اور جو کوئی یہ پسند کرے کہ ہم اس کے لیے خمس میں سے اس کا حصہ الگ کریں جتنا بھی ہو (بغیر زمین اور پانی کے) تو ہم وہ کردیتے ہیں۔

2615۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی جنگ لڑی اور ہم نے اس پر بزور شمشیر غلبہ پایا اور قیدی جمع کیے گئے۔

2616۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ نِصْفَيْنِ نِصْفًا لِنَوَائِبِهِ وَحَاجَتِهِ وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَسَمَهَا بَيْنَهُمْ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ آدَمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ فَكَانَ النِّصْفُ سِهَامَ الْمُسْلِمِينَ وَسَهْمَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَزَلَ النِّصْفَ لِلْمُسْلِمِينَ لِمَا يَنُوبُهُ مِنَ الْأُمُورِ وَالنَّوَائِبِ

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو دو نصف حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک نصف اپنی حاجات وضروریات کے لیے تھا اور ایک نصف عام مسلمانوں کے لیے تھا اور پھر آپ نے اس نصف کو ان کے درمیان اٹھارہ حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔

بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے سنا ہے: انہوں نے بیان کیا اور پھر یہ حدیث بیان کی۔ فرمایا: پس اس ایک نصف میں مسلمانوں کے حصص بھی تھے اور رسول اللہ ﷺ کا حصہ بھی تھا اور آپ ایک نصف مسلمانوں کے ایسے کاموں کے لیے علیحدہ رکھتے جو انہیں حوادث اور دیگر امور میں سے پیش آتے تھے۔

2617۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ قَسَمَهَا عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمَعَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ فَكَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَلِلْمُسْلِمِينَ النِّصْفُ مِنْ ذَلِكَ وَعَزَلَ النِّصْفَ الْبَاقِيَ لِمَنْ نَزَلَ بِهِ مِنَ الْوُفُودِ وَالْأُمُورِ وَنَوَائِبِ النَّاسِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بشیر بن یسار جو کہ انصار کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ حضور نبی مکرم علیہ السلام کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے جب خیبر پر غلبہ حاصل کیا تو اسے چھتیس حصوں پر تقسیم کر دیا اور ہر حصہ سو حصوں پر مشتمل تھا۔ پس اس میں سے نصف رسول اللہ علیہ السلام نے ان کے لیے علیحدہ کر دیا، جو وفود آتے اور دیگر امور اور لوگوں کی حاجات و ضروریات کو پورا کرنے کے لیے (اسے خرچ کیا جاتا تھا)۔

2618۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ خَيْبَرَ قَسَمَهَا عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمَعَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ فَعَزَلَ نِصْفَهَا لِنَوَائِبِهِ وَمَا يَنْزِلُ بِهِ الْوَطِيحَةَ وَالْكُتَيْبَةَ وَمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا وَعَزَلَ النِّصْفَ الْآخَرَ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الشِّقَّ وَالنَّطَاةَ وَمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا وَكَانَ سَهْمُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيمَا أُحِيزَ مَعَهُمَا

بشیر بن یسار نے بیان کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم علیہ السلام کو خیبر کا مال عطا فرمایا تو آپ علیہ السلام نے اسے چھتیس حصوں میں تقسیم کیا اور ہر حصہ سو حصوں کو شامل تھا۔ پس آپ علیہ السلام نے اس کا نصف اپنی حاجات و ضروریات کے لیے علیحدہ کر دیا اور ان (وفود وغیرہ) کے لیے جو آپ کے پاس آتے رہتے اور یہ مال وطیحہ اور کتیبہ (خیبر کی دو بستیوں کے نام ہیں) اور جو کچھ ان دونوں کے نواح میں تھا اس سے حاصل ہوتا۔ اور دوسرا نصف علیحدہ کیا اور اسے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اور یہ شوق اور نطاۃ (یہ بھی دو بستوں کے نام ہیں) اور جو کچھ ان دونوں کے ساتھ متعلق تھا اس سے حاصل ہوتا تھا اور رسول اللہ علیہ السلام کا حصہ ان دونوں کے توابع اور متعلقات سے حاصل کیا جاتا تھا۔

2619۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ قَسَمَهَا سِتَّةً وَثَلَاثِينَ سَهْمًا جَمْعٌ فَعَزَلَ لِلْمُسْلِمِينَ الشَّطْرَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا يَجْمَعُ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةً النَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ لَهُ سَهْمٌ كَسَهْمِ أَحَدِهِمْ وَعَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَهُوَ الشَّطْرُ لِنَوَائِبِهِ وَمَا يَنْزِلُ بِهِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَكَانَ ذَلِكَ الْوَطِيحَ وَالْكُتَيْبَةَ وَالسَّلَالِمَ وَتَوَابِعَهَا فَلَمَّا صَارَتِ الْأَمْوَالُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُسْلِمِينَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ عُمَّالٌ يَكْفُونَهُمْ عَمَلَهَا فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْيَهُودَ فَعَامَلَهُمْ

بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا مال عطا فرمایا تو آپ علیہ السلام نے اسے چھتیس حصوں میں تقسیم فرمایا اور مسلمانوں کے لیے نصف یعنی اٹھارہ حصے علیحدہ کر دیے۔ (ان میں سے) ہر حصہ سو حصوں کو شامل تھا اور حضور نبی کریم علیہ السلام بھی ان کے ساتھ تھے۔ آپ علیہ السلام کے لیے بھی ان میں سے ہر ایک حصہ کی طرح ایک حصہ تھا اور رسول اللہ علیہ السلام نے اٹھارہ حصے علیحدہ کر دیے اور یہ ایک نصف تھا اپنی حاجات و ضروریات کے لیے اور ان کے لیے جو مسلمانوں کے امور میں سے پیش آتے رہتے تھے اور یہ وطیح، کتیبہ، سلالم اور ان کے متعلقات سے حاصل ہوتا تھا۔ جب اموال حضور نبی مکرم علیہ السلام اور مسلمانوں کے قبضے میں ہو گئے تو ان کے پاس ایسے کام کرنے والے نہ تھے جو ان پر کام کرنے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے لیے کافی ہوتے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے یہود کو بلایا اور ان کے ساتھ (نصف پیداوار کی شرط پر) معاملہ کر لیا۔

2620۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَعْقُوبَ بْنَ مُجَمِّعٍ يَذْكُرُ لِي عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ أَحَدَ الْقُرَّاءِ الَّذِينَ قَرَءُوا الْقُرْآنَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُ مِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا

مجمع بن جاریہ انصاری سے روایت ہے اور یہ ان قراء میں سے ایک ہیں جنہوں نے قرآن کریم کی قراءت کی۔ انہوں نے بیان کیا، اموال خیبر کو حدیبیہ کے شرکاء پر تقسیم کیا گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے اٹھارہ حصوں میں تقسیم کیا اور لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی۔ ان میں تین سو گھوڑ سوار تھے۔ آپ نے ہر شہسوار کو دو حصے دیے اور پیادہ کو ایک حصہ عطا فرمایا (اور ان کی تعداد بارہ سو تھی)۔

2621۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَبَعْضِ وَلَدِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالُوا بَقِيَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ تَحَصَّنُوا فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَحْقِنَ دِمَاءَهُمْ وَيُسَيِّرَهُمْ فَفَعَلَ فَسَمِعَ بِذَلِكَ أَهْلُ فَدَكَ فَنَزَلُوا عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاصَّةً لِأَنَّهُ لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهَا بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ

زہری، عبداللہ بن ابی بکر اور محمد بن مسلمہ کے بچوں میں سے کسی سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ خیبر کے باسیوں میں سے کچھ باقی رہ گئے اور قلعہ بند ہو گئے۔ تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ان کے خون محفوظ قرار دیں (یعنی انہیں قتل نہ کریں) اور انہیں (اپنے گھروں سے) نکال دیں (جلاوطن کر دیں) تو آپ ﷺ نے ایسا کر ڈالا۔ پس جب اس کے بارے میں فدک کے رہنے والوں نے سنا تو وہ بھی انہیں شرائط پر اپنے قلعوں سے نیچے اتر آئے۔ اس لیے فدک رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھا، کیونکہ اس پر نہ گھوڑے دوڑائے گئے اور نہ اونٹ۔

2622۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ افْتَتَحَ بَعْضَ خَيْبَرَ عَنْوَةً قَالَ أَبُو دَاوُد وَقُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ خَيْبَرَ كَانَ بَعْضُهَا عَنْوَةً وَبَعْضُهَا صُلْحًا وَالْكَتِيبَةُ أَكْثَرُهَا عَنْوَةً وَفِيهَا صُلْحٌ قُلْتُ لِمَالِكٍ وَمَا الْكَتِيبَةُ قَالَ أَرْضُ خَيْبَرَ وَهِيَ أَرْبَعُونَ أَلْفَ عَذْقٍ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا کچھ حصہ بزور شمشیر فتح کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: حارث بن مسکین پر (حدیث) پڑھی گئی اور میں حاضر تھا۔ تمہیں ابن وہب نے بتایا کہ مجھے مالک نے ابن شہاب سے خبر دی کہ خیبر کا کچھ حصہ بزور شمشیر اور کچھ حصہ صلح کے ساتھ فتح ہوا۔ کتیبہ کا اکثر حصہ بزور شمشیر فتح کیا گیا اور کچھ حصہ صلح کے ساتھ۔ میں نے مالک سے پوچھا: کتیبہ کیا ہے؟ تو اس نے بتایا کہ یہ خیبر کی زمین ہے اور اس میں چالیس ہزار کھجور کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

درخت ہیں۔

2623۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم افْتَتَحَ خَيْبَرَ عَنْوَةً بَعْدَ الْقِتَالِ وَنَزَلَ مَنْ نَزَلَ مِنْ أَهْلِهَا عَلَى الْجَلَاءِ بَعْدَ الْقِتَالِ

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے خیبر کو لڑائی کے بعد قوت سے فتح کیا تھا اور اس کے باسیوں میں سے جلاوطنی کی شرط پر جو اترے تھے وہ بھی جنگ کے بعد ہی اترے تھے (یعنی سارا خیبر قوت وطاقت سے ہی فتح ہوا)۔

2624۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ خَمَّسَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم خَيْبَرَ ثُمَّ قَسَمَ سَائِرَهَا عَلَى مَنْ شَهِدَهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا مِنْ أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے خیبر سے حاصل ہونے والے اموال کا خمس نکالا اور پھر تمام کا تمام حدیبیہ کے شرکاء میں سے جو وہاں حاضر تھے اور جو وہاں سے غائب تھے ان پر تقسیم کر دیا۔

2625۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم خَيْبَرَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں (کے فقر و افلاس) کا احساس نہ ہوتا تو جو شہر بھی فتح کیا جاتا میں اسے اسی طرح تقسیم کر دیتا جیسے رسول اللہ علیہ السلام نے خیبر کو تقسیم کیا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَبَرِ مَكَّةَ (مکہ مکرمہ کی فتح کا بیان)

2626۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَامَ الْفَتْحِ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَأَسْلَمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هَذَا الْفَخْرَ فَلَوْ جَعَلْتَ لَهُ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ[1] بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ابوسفیان بن حرب کو ساتھ لے کر رسول اللہ علیہ السلام کے پاس آئے اور اس نے مرالظہران (مکہ مکرمہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) کے مقام پر اسلام قبول کیا تھا۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام بے شک ابوسفیان ایسا آدمی ہے جو فخر و مباہات کو پسند کرتا ہے۔ پس اگر آپ اس کے لیے کوئی شے کر دیں (جو باعث فخر ہو تو مناسب ہوگا)۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جو آدمی ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گیا تو اسے امان ہے اور جس نے اپنے اوپر دروازہ بند کر لیا تو وہ بھی امن میں ہوگا۔

2627۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ

1۔ ایک نسخہ میں عَلَيْهِ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَّ الظَّهْرَانِ قَالَ الْعَبَّاسُ قُلْتُ وَاللهِ لَئِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوهُ فَيَسْتَأْمِنُوهُ إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ فَجَلَسْتُ عَلَى بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَعَلِّي أَجِدُ ذَا حَاجَةٍ يَأْتِي أَهْلَ مَكَّةَ فَيُخْبِرُهُمْ بِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِيَخْرُجُوا إِلَيْهِ فَيَسْتَأْمِنُوهُ فَإِنِّي لَأَسِيرُ إِذْ سَمِعْتُ كَلَامَ أَبِي سُفْيَانَ وَبُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ فَقُلْتُ يَا أَبَا حَنْظَلَةَ فَعَرَفَ صَوْتِي فَقَالَ أَبُو الْفَضْلِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا لَكَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قُلْتُ هَذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ قَالَ فَمَا الْحِيلَةُ قَالَ فَرَكِبَ خَلْفِي وَرَجَعَ صَاحِبُهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَوْتُ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَسْلَمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هَذَا الْفَخْرَ فَاجْعَلْ لَهُ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ دَارَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ آمِنٌ قَالَ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ إِلَى دُورِهِمْ وَإِلَى الْمَسْجِدِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مرالظہر ان کے مقام پر اترے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم بخدا! اگر رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں قوت وطاقت کے ساتھ داخل ہوئے، اہل مکہ کے آپ ﷺ کے پاس آنے اور آپ ﷺ سے امان طلب کرنے سے پہلے تو یقینا قریش ہلاک ہو جائیں گے۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی سواری پر بیٹھا اور میں نے خیال یہ کیا شاید میں کسی کام والے آدمی کو اہل مکہ کی طرف جاتے پالوں، تو وہ انہیں رسول اللہ ﷺ کی اس جگہ اور مقام کے بارے میں بتادے (جہاں آپ ﷺ لشکر سمیت اترے ہوئے ہیں) تا کہ وہ آپ ﷺ کی طرف نکلیں اور آپ ﷺ سے امان طلب کرلیں۔ پس میں اسی خیال سے چلتا رہا کہ اچانک میں نے ابوسفیان اور بدیل بن ورقاء کی گفتگو سنی۔ تو میں نے کہا: اے ابوحنظلہ! (یہ ابوسفیان کی کنیت ہے)۔ اس نے میری آواز پہچان لی اور کہا: (کیا تم) ابوالفضل ہو؟ (یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) میں نے کہا: ہاں۔ اس نے پوچھا: تمہیں کیا ہے میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں؟ تو میں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ کے ساتھ لوگوں (کا جم غفیر ہے)۔ تو اس نے کہا: اب کیا حیلہ ہو سکتا ہے؟ آپ نے بیان فرمایا: پس وہ میرے پیچھے سوار ہو گیا اور اس کا ساتھی (بدیل بن ورقاء) واپس چلا گیا۔ پس جب صبح ہوئی تو میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو گیا اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک ابوسفیان ایسا آدمی ہے جو فخر و مباہات کو پسند کرتا ہے۔ پس آپ اس کے لیے کوئی قابل فخر شے کردیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جو ابوسفیان کے گھر داخل ہو گیا تو وہ امن پانے والا ہے اور جس نے اپنے اوپر اپنے گھر کا دروازہ بند کرلیا تو اسے بھی امان ہے اور جو مسجد میں داخل ہو گیا تو وہ بھی امن پا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ اپنے گھروں کی طرف اور مسجد کی طرف بکھر کر چلے گئے (اور چھپ گئے)۔

2628۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا هَلْ غَنِمُوا يَوْمَ الْفَتْحِ شَيْئًا قَالَ لَا

حضرت وہب بن منبہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا مسلمانوں کو فتح مکہ کے دن مال غنیمت کے طور پر کوئی شے ملی تھی؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2629۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ سَرَّحَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْخَيْلِ وَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ اهْتِفْ بِالْأَنْصَارِ قَالَ اسْلُكُوا هَذَا الطَّرِيقَ فَلَا يُشْرِفَنَّ لَكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَمْتُمُوهُ فَنَادَى مُنَادٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ دَخَلَ دَارًا فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَعَمَدَ صَنَادِيدُ قُرَيْشٍ فَدَخَلُوا الْكَعْبَةَ فَغَصَّ بِهِمْ وَطَافَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَخَذَ بِجَنْبَتَيِ الْبَابِ فَخَرَجُوا فَبَايَعُوا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ سَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ مَكَّةُ عَنْوَةً هِيَ قَالَ إِيشْ يَضُرُّكَ مَا كَانَتْ قَالَ فَصُلْحٌ قَالَ لَا (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام، حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کو گھوڑوں پر بھیج دیا اور فرمایا: اے ابو ہریرہ! تم انصار کو بلاؤ۔ (جب وہ آچکے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس راستے سے چلو اور جو کوئی تمہاری جانب (قریش کی جانب سے آگے نکل کر راہ روکنے کے لیے) سامنے آئے تو اسے قتل کر دو۔ پس اتنے میں ایک ندا دینے والے نے ندا دی۔ آج کے بعد قریش (کی وہ طاقت اور رعب و دبدبہ باقی نہیں) رہے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو گھر میں داخل ہو جائے تو وہ امن میں ہے اور جو ہتھیار پھینک دے گا تو اسے امان ہے۔ سرداران قریش کعبہ معظمہ میں داخل ہو گئے اور وہ ان سے بھر گیا۔ حضور ﷺ نے طواف کیا، مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا فرمائی۔ پھر کعبہ معظمہ کے دروازہ کی چوکھٹ کی دونوں طرفوں کو پکڑا تو وہ سب باہر نکل آئے اور حضور رحمت عالم ﷺ کی اسلام پر بیعت کر لی۔

ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا۔ ان سے کسی آدمی نے پوچھا: مکہ بزور قوت فتح ہوا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اس طرح ہونے میں کون سی شے تیرے لیے نقصان دہ ہے۔ اس نے کہا: وہ تو صلح کے ساتھ فتح ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي خَبَرِ الطَّائِفِ (فتح طائف کا بیان)

2630۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ شَأْنِ ثَقِيفٍ إِذْ بَايَعَتْ قَالَ اشْتَرَطَتْ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ لَا صَدَقَةَ عَلَيْهَا وَلَا جِهَادَ وَأَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ ذَلِكَ يَقُولُ سَيَتَصَدَّقُونَ وَيُجَاهِدُونَ إِذَا أَسْلَمُوا

حضرت وہب نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بنو ثقیف کی حالت کے بارے میں پوچھا جب انہوں نے بیعت کی۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ پر یہ شرط عائد کی تھی کہ ان پر نہ صدقہ (زکوٰۃ و عشر) ہوگا اور نہ ہی جہاد لازم ہوگا۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد حضور نبی مکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ وہ

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عنقریب صدقہ بھی دیں گے اور جہاد بھی کریں گے جب وہ مشرف با سلام ہو گئے۔

فائدہ: آپ ﷺ نے انہیں یہ رخصت اس بنا پر دی تھی کہ زکوٰۃ کی فرضیت کے لیے صاحب نصاب ہونا اور وجوب ادا کے لیے سال کا گزرنا شرط ہے، لہٰذا بالفوران پر اس کی ادائیگی واجب نہیں اور جہاد بھی فرض کفایہ ہے اور فرض عین تب بنتا ہے جب دشمن سر پر چڑھ آئے اور امام وقت جہاد عام کا اعلان کرے۔ ابھی ان کے لیے ایسی صورت بھی نہیں، لہٰذا اس رخصت کے پیش نظر آپ نے یہ شرائط قبول فرمالیں۔

2631۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ مَنْجُوفٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ لِيَكُونَ أَرَقَّ لِقُلُوبِهِمْ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُحْشَرُوا وَلَا يُعْشَرُوا وَلَا يُجَبُّوا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَكُمْ أَنْ لَا تُحْشَرُوا وَلَا تُعْشَرُوا وَلَا خَيْرَ فِي دِينٍ لَيْسَ فِيهِ رُكُوعٌ

عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ جب بنی ثقیف کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے انہیں مسجد میں اتارا تا کہ آپ ﷺ ان کے دلوں کو نرم کریں۔ انہوں نے آپ پر یہ شرائط عائد نہیں کیں کہ انہیں جہاد کے لیے نہ بلایا جائے اور نہ انہیں عشر و زکوٰۃ دینے کے لیے کہا جائے اور نہ انہیں نماز پڑھنے کو کہا جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے یہ رخصت تو ہے کہ تمہیں جہاد کے لیے نہ بلایا جائے اور نہ تم سے عشر و زکوٰۃ لیے جائیں لیکن اس دین میں کوئی خیر اور بھلائی نہیں ہے جس میں نماز نہ ہو۔ (چونکہ نماز ہر روز دن رات میں پانچ وقت فرض ہے اس لیے آقائے دو جہاں ﷺ نے انہیں اس میں کوئی رخصت نہ دی اور ان کی یہ شرط قبول نہ فرمائی)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ أَرْضِ الْيَمَنِ (سرزمین یمن کے حکم کا بیان)

2632۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ لِي هَمْدَانُ هَلْ أَنْتَ آتٍ هَذَا الرَّجُلَ وَمُرْتَادٌ لَنَا فَإِنْ رَضِيتَ لَنَا شَيْئًا قَبِلْنَاهُ وَإِنْ كَرِهْتَ شَيْئًا كَرِهْنَاهُ قُلْتُ نَعَمْ فَجِئْتُ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَضِيتُ أَمْرَهُ وَأَسْلَمَ قَوْمِي وَكَتَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذَا الْكِتَابَ إِلَى عُمَيْرٍ ذِي مَرَّانٍ قَالَ وَبَعَثَ مَالِكَ بْنَ مِرَارَةَ الرَّهَاوِيَّ إِلَى الْيَمَنِ جَمِيعًا فَأَسْلَمَ عَكٌّ ذُو خَيْوَانَ قَالَ فَقِيلَ لِعَكٍّ انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَخُذْ مِنْهُ الْأَمَانَ عَلَى قَرْيَتِكَ وَمَالِكَ فَقَدِمَ وَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ لِعَكٍّ ذِي خَيْوَانَ إِنْ كَانَ صَادِقًا فِي أَرْضِهِ وَمَالِهِ وَرَقِيقِهِ فَلَهُ الْأَمَانُ وَذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ وَكَتَبَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ

حضرت عامر بن شہر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا اور اسے عام کیا۔ تو (میرے قبیلہ) ہمدان نے مجھے کہا: کیا تم اس آدمی (یعنی رسول اللہ ﷺ) کے پاس آتے ہو اور ہمارے لیے خیر و بھلائی کی بات کرتے ہو۔ پس اگر تم ہمارے لیے کسی شے پر راضی ہو گئے تو ہم اسے قبول کر لیں گے اور اگر تم نے کسی شے کو ناپسند کیا تو ہم بھی اسے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ناپسند کریں گے۔ تو میں نے کہا: ہاں پس میں آیا۔ یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گیا اور میں آپ کی دعوت پر راضی ہو گیا اور میری قوم (ہمدان) نے اسلام قبول کر لیا اور رسول اللہ ﷺ نے یہ خط عمیر ذی مران کی طرف لکھ کر بھیجا۔ عامر بن شہر نے کہا اور آپ ﷺ نے مالک بن مرارہ الرہاوی کو سارے یمن کی طرف (داعی بنا کر) بھیجا۔ پس عک ذوخیوان نے اسلام قبول کیا اور عک کو کہا گیا: تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ ﷺ سے اپنے گاؤں اور اپنے مال کے بارے میں امان لے لو۔ پس وہ حاضر خدمت ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں لکھ دیا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے عک ذی خیوان کے لیے ہے۔ اگر یہ اپنی زمین، اپنے مال اور اپنے غلاموں کے بارے میں سچا ہے تو اس کے لیے امان ہے اور یہ اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے ذمہ پر ہے۔ یہ خط خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا۔

فائدہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (یہ خط) محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے عمر ذی مران اور ہمدان میں سے اسلام قبول کرنے والوں کی طرف ہے۔ اما بعد! تم پر سلام ہو۔ میں تمہارے سامنے اس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اما بعد! جب ہم ارض روم سے واپس آئے تو ہمیں تمہارے اسلام کی خبر پہنچی۔ پس تمہیں مبارک ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی ہے۔ الحدیث، کذا فی الاصابہ (بذل المجہود ص 363 ج 13)

فائدہ: یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ یمن کی زمین عشری ہے کیونکہ اہل یمن اسلام لائے اور ان کی زمین ان کی ملکیت میں ہی رہی اور اس صورت میں عشر ہی لازم ہوتا ہے۔ (بذل ص 364 ج 13)

2633۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقُرَشِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبْيَضَ عَنْ جَدِّهِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ كَلَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّدَقَةِ حِينَ وَفَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا أَخَا سَبَإٍ لَا بُدَّ مِنْ صَدَقَةٍ فَقَالَ إِنَّمَا زَرْعُنَا الْقُطْنُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَدْ تَبَدَّدَتْ سَبَأٌ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ بِمَأْرِبَ فَصَالَحَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَلَى سَبْعِينَ حُلَّةَ بَزٍّ[1] مِنْ قِيمَةِ وَفَاءِ بَزِّ الْمَعَافِرِ كُلَّ سَنَةٍ عَمَّنْ بَقِيَ مِنْ سَبَإٍ بِمَأْرِبَ فَلَمْ يَزَالُوا يُؤَدُّونَهَا حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّ الْعُمَّالَ انْتَقَضُوا عَلَيْهِمْ بَعْدَ قَبْضِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا صَالَحَ أَبْيَضُ بْنُ حَمَّالٍ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحُلَلِ السَّبْعِينَ فَرَدَّ ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى مَا وَضَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى مَاتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ انْتَقَضَ ذَلِكَ وَصَارَتْ عَلَى الصَّدَقَةِ

ابیض بن حمال سے روایت ہے کہ انہوں نے اس وقت رسول اللہ ﷺ سے صدقہ (کو ساقط کرنے) کے بارے میں گفتگو کی جب کہ وہ وفد بن کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سبا کے بھائی! صدقہ (زکوٰۃ) تو ضروری ہے۔ پھر اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہماری کھیتی (پیداوار) تو صرف روئی ہے اب اہل سبا متفرق ہو چکے ہیں ان میں سے تھوڑے سے لوگ مارب (اس سے مراد یمن میں ازد کے شہر ہیں) میں باقی رہ گئے ہیں۔ تو حضور نبی کریم

1۔ ایک نسخہ میں بزنہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ نے ان سے ہر سال کپڑے کے ستر حلے لینے پر صلح فرمائی۔ (حلہ سے مراد ایسی دو یمنی چادریں جو سرخ وسیاہ دھاری دار بنی ہوئی ہوں) جو قیمت میں معافر (ایک شہر ہے جہاں کپڑا عام اور مشہور تھا) کے کپڑے کے برابر ہوں، (یہ صلح ان لوگوں سے تھی) جو سبا کے مارب میں باقی موجود تھے۔ پس وہ مسلسل یہ ستر حلے دیتے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ان پر مقرر عمال نے اس معاہدے کو توڑ دیا، جس کے مطابق ابیض بن حمال نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ستر حلوں کی شرط پر صلح کی تھی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے اسی حالت پر لوٹا دیا جس پر رسول اللہ ﷺ نے اسے قائم کیا تھا (یعنی آپ بھی ان سے ستر حلے لیتے رہے) یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا۔ پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو یہ معاہدہ ٹوٹ گیا اور یہ کپڑے صدقہ میں بدل گئے (یعنی ان سے بھی دوسروں کی طرح صدقہ ہی وصول کیا جانے لگا)۔

بَابٌ فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ (جزیرہ عرب سے یہودیوں کو نکالنے کا بیان)

2634۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَى بِثَلَاثَةٍ فَقَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مِمَّا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَأُنْسِيتُهَا وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ سَعِيدٌ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا أَوْ سَكَتَ عَنْهَا[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جزیرہ عرب سے مشرکین کو نکال دو اور وفود کے ساتھ اسی طرح حسن سلوک سے پیش آؤ جیسے میں ان سے سلوک کرتا ہوں (یعنی میری طرح تم بھی انہیں عطیات دیتے رہو)۔ سعید بن جبیر نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تیسری چیز کے ذکر سے خاموش رہے، یا (انہوں نے تو ذکر کی اور) میں اسے بھول گیا۔ حمیدی نے سفیان سے روایت کیا ہے کہ سلمان نے کہا: میں نہیں جانتا۔ کیا سعید نے تیسری شے کا ذکر کیا اور میں اسے بھول گیا، یا وہ اس کے ذکر سے خاموش رہے (کہا گیا ہے کہ غالباً وہ تیسری شے لشکر اسامہ کی تیاری ہے)۔

فائدہ: بعض نے کہا ہے کہ جزیرہ عرب سے مراد مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ ہے اور امام شافعی نے فرمایا کہ یہ حکم حجاز کے ساتھ خاص ہے۔ لہٰذا آپ کے نزدیک مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور یمامہ اور اس کا نواحی علاقہ اس میں شامل ہے۔ جب کہ احناف کا موقف یہ ہے کہ اس سے مراد پوری سرزمین عرب ہے۔ اس میں عیسائیوں اور یہودیوں کی کوئی عبادت گاہ نہ چھوڑی جائے گی اور نہ ہی کسی شہر یا گاؤں میں شراب وخنزیر کی خرید وفروخت ہوگی اور نہ ہی کسی مشرک کو سرزمین عرب میں اپنا مسکن بنانے اور اسے اپنا وطن بنانے کی اجازت دی جائے گی۔ یہ اس زمین کی فضیلت کے پیش نظر ہے۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے، جزیرہ عرب میں دو دین جمع نہیں ہو سکتے۔ (بذل ص 388 ج 13)

1۔ وقال الحميدى تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2635۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا أَتْرُكُ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں ضرور یہود ونصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا اور میں اس میں مسلمانوں کے سوا کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔ امام احمد بن حنبل، ابواحمد محمد بن عبداللہ اور سفیان نے ابی الزبیر عن جابر عن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگے اسی طرح حدیث بیان کی لیکن پہلی زیادہ مکمل ہے۔

2636۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَكُونُ قِبْلَتَانِ فِي بَلَدٍ وَاحِدٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شہر میں دو قبلے نہیں ہو سکتے۔

فائدہ: بذل میں ہے کہ یہ نفی بمعنی نہی ہے۔ یعنی یا تو مسلمانوں کو کافروں کی زمین پر اقامت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے یا پھر حکام کو اس سے منع کیا گیا ہے کہ وہ کفار کی علامات کے اظہار کے لیے اہل ذمہ کو مسلمانوں کے ساتھ شہروں میں آباد کر دیں۔ یہ درست نہیں۔ (ص 271 ج 13)

2637۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَزِيرَةُ الْعَرَبِ مَا بَيْنَ الْوَادِي إِلَى أَقْصَى الْيَمَنِ إِلَى تُخُومِ الْعِرَاقِ إِلَى الْبَحْرِ

حضرت سعید بن عبدالعزیز نے بیان کی ہے کہ جزیرۃ العرب وادیٔ القریٰ سے انتہائے یمن تک ہے۔ (دوسری جانب) عراق کی حدود تک اور پھر سمندر تک۔

2638۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكَ أَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ مَالِكٌ عُمَرُ أَجْلَى أَهْلَ نَجْرَانَ وَلَمْ يُجْلَوْا مِنْ تَيْمَاءَ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ بِلَادِ الْعَرَبِ فَأَمَّا الْوَادِي فَإِنِّي أَرَى أَنَّمَا لَمْ يُجْلَ مَنْ فِيهَا مِنَ الْيَهُودِ أَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْهَا مِنْ أَرْضِ الْعَرَبِ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ وَقَدْ أَجْلَى عُمَرُ رَحِمَهُ اللهُ يَهُودَ نَجْرَانَ وَفَدَكَ

حضرت مالک نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل نجران کو جلاوطن کیا۔ لیکن وہ (عیسائی) تیماء سے جلاوطن نہ کیے گئے۔ کیونکہ تیماء بلاد عرب میں سے نہیں ہے۔ رہی وادی القریٰ، تو میرا خیال یہ ہے کہ اس میں رہنے والے یہودیوں کو اس لیے جلاوطن نہیں کیا گیا کہ وہ اسے عرب کی زمین سے خیال نہ کرتے تھے۔

ابن سرح اور ابن وہب نے کہا ہے کہ حضرت مالک نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نجران اور فدک کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یہودیوں کو جلاوطن کر دیا۔

بَابٌ فِي إِيقَافِ أَرْضِ السَّوَادِ وَأَرْضِ الْعَنْوَةِ

سرزمین عراق اور قوت وطاقت سے حاصل کردہ زمین کو وقف کرنے کا بیان

2639۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ قَفِيزَهَا وَدِرْهَمَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا ثُمَّ عُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ قَالَهَا زُهَيْرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب عراق اپنا قفیز اور اپنا درہم روک لے گا، شام اپنا مُد اور اپنا دینار روک لے گا اور مصر اپنا اردب اور اپنا دینار روک لے گا (یعنی ان تمام کے وسائل تمہارے قبضے میں آجانے کے بعد آخر زمانے میں پھر تمہارے ہاتھ سے نکل جائیں گے) اور تم اسی حالت کی طرف لوٹ آؤ گے جس پر تم ابتداء میں تھے۔ زہیر نے تین بار یہ کلمہ پڑھا۔ اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا گوشت اور خون شاہد ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک اشارہ تو اس طرف ہے کہ یہ ممالک فتح ہوں گے اور مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں گے۔ یہ حصہ تو آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق مکمل ہو چکا ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یہ سب فتح ہوئے۔ اور دوسرا اشارہ اس طرف ہے کہ ان کے وسائل تمہارے ہاتھ سے چھن جائیں گے اور کافران پر قابض ہو جائیں گے۔ تو شاید حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کے مطابق اب حالات اسی جانب بڑھ رہے ہیں۔ (رب کریم امت مسلمہ کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین)۔

2640۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس گاؤں یا شہر میں تم آئے اور اس میں اقامت اختیار کرلی تو اس میں فقط تمہارا حصہ ہوگا (بطور مال غنیمت وہ گاؤں تقسیم نہ ہوگا کیونکہ وہ بغیر جنگ کے ہاتھ آیا ہے، لہٰذا وہ مال فے ہے اور اس میں امام کو اختیار ہے کہ اس میں سے جو چاہے کسی کو دے دے) اور جس گاؤں کے باسیوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی نافرمانی کی تو اس کا خمس اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم ﷺ کے لیے ہے اور پھر وہ تمہارے لیے ہے (کیونکہ وہ قوت کے ساتھ حاصل کیا گیا ہے۔ لہٰذا وہ مال غنیمت ہے اور وہ تمام مجاہدین میں تقسیم ہوگا)۔

بَابٌ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ (جزیہ لینے کا بیان)

2641۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أُكَيْدِرِ دُومَةَ فَأُخِذَ فَأَتَوْهُ بِهِ فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ وَصَالَحَهُ عَلَى الْجِزْيَةِ

حضرت عثمان بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو غزوۂ تبوک کے ایام میں دومۃ الجندل کے بادشاہ اکیدر کے طرف بھیجا اور وہ پکڑا گیا۔ پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور اس کے لشکری اسے ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے اس کا خون محفوظ قرار دیا۔ (یعنی آپ نے اسے امان دے دی) اور پھر جزیہ پر اس سے صلح کر لی۔

2642۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُحْتَلِمًا دِينَارًا أَوْ عَدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے جب انہیں (والی اور قاضی بنا کر) یمن کی طرف بھیجا تو انہیں حکم ارشاد فرمایا کہ وہ ہر بالغ آدمی سے ایک دینار وصول کریں یا اس کی مثل معافری، یہ کپڑے ہیں جو یمن میں ہوتے ہیں۔

نفیلی، ابو معاویہ، اعمش نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

2643۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هَانِئٍ أَبُو نُعَيْمٍ النَّخَعِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لَئِنْ بَقِيتُ لِنَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ لَأَقْتُلَنَّ الْمُقَاتِلَةَ وَلَأَسْبِيَنَّ الذُّرِّيَّةَ فَإِنِّي كَتَبْتُ الْكِتَابَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى أَنْ لَا يُنَصِّرُوا أَبْنَاءَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ بَلَغَنِي عَنْ أَحْمَدَ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ هَذَا الْحَدِيثَ إِنْكَارًا شَدِيدًا[1] قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَلَمْ يَقْرَأْهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْعَرْضَةِ الثَّانِيَةِ

زیاد بن حدیر نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں باقی رہا تو میں نصاریٰ بنی تغلب کے جنگجوؤں کو ضرور قتل کروں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لوں گا کیونکہ ان کے درمیان اور حضور نبی کریم ﷺ کے درمیان ہونے والا معاہدہ میں نے لکھا تھا۔ وہ اس شرط پر تھا کہ وہ اپنے بیٹوں کی مدد نہیں کریں گے (اور اب انہوں نے ان کی مدد کی ہے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث منکر ہے۔ مجھے احمد سے یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ اس حدیث کا بہت سخت انکار کرتے تھے۔

ابوعلی نے کہا ہے کہ ابوداؤد نے اس حدیث کو دوسری کتاب پیش کرتے وقت نہیں پڑھا۔

2644۔ حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْيَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں یہ عبارت مذکور ہے: وهو عند بعض الناس شبه المتروك وانكروا هذا الحديث على عبد الرحمن ابن هانئ۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

إِسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَالَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَهْلَ نَجْرَانَ عَلَى أَلْفَيْ حُلَّةٍ النِّصْفُ فِي صَفَرٍ وَالْبَقِيَّةُ 1 فِي رَجَبٍ يُؤَدُّونَهَا إِلَى الْمُسْلِمِينَ وَعَوَرِ ثَلَاثِينَ دِرْعًا وَثَلَاثِينَ فَرَسًا وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا وَثَلَاثِينَ مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِنْ أَصْنَافِ السِّلَاحِ يَغْزُونَ بِهَا وَالْمُسْلِمُونَ ضَامِنُونَ لَهَا حَتّٰى يَرُدُّوهَا عَلَيْهِمْ إِنْ كَانَ بِالْيَمَنِ كَيْدٌ أَوْ غَدْرَةٌ عَلَى أَنْ لَا تُهْدَمَ لَهُمْ بَيْعَةٌ وَلَا يُخْرَجَ لَهُمْ قَسٌّ وَلَا يُفْتَنُوا عَنْ دِينِهِمْ مَا لَمْ يُحْدِثُوا حَدَثًا أَوْ يَأْكُلُوا الرِّبَا قَالَ إِسْمَعِيلُ فَقَدْ أَكَلُوا الرِّبَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا نَقَضُوا بَعْضَ مَا اشْتُرِطَ عَلَيْهِمْ فَقَدْ أَحْدَثُوا 2

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل نجران سے دو ہزار حلوں پر صلح کی۔ (اس طرح) کہ وہ نصف (ایک ہزار) صفر میں دیں گے اور بقیہ رجب میں وہ مسلمانوں کو ادا کریں گے اور تیس زرہیں، تیس گھوڑے، تیس اونٹ اور ہتھیاروں کی جملہ اقسام میں سے ہر قسم کے تیس ایسے ہتھیار بطور عاریہ دے دیں گے جن کے ساتھ وہ جنگ لڑتے ہیں اور مسلمان ان کے ضامن ہوں گے یہاں تک کہ وہ انہیں ان پر واپس لوٹا دیں۔ اگر یمن میں جنگ ہو یا کوئی وعدہ خلافی ہو (یعنی ان چیزوں کی ضرورت تب ہی پیش آئے گی جب معاہدہ ہو یا معاہدہ کو توڑا جائے اس شرط پر کہ ان کا کوئی گرجا نہیں گرایا جائے گا۔ ان کے کسی دینی اور مذہبی رہنما (پادری) کو نہیں نکالا جائے گا اور انہیں اپنے دین کے بارے میں کسی آزمائش میں نہیں ڈالا جائے گا (یعنی اس میں مداخلت نہیں کی جائے گی) جب تک کہ وہ کوئی نیا کام شروع نہ کریں یا سود نہ کھائیں۔ اسماعیل نے بیان کیا ہے: پھر وہ سود کھانے لگے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ جب انہوں نے اپنے اوپر عائد کی گئیں بعض شرائط کو توڑ دیا تو انہوں نے نئے کام کا آغاز کر لیا۔ (اس طرح ان کا معاہدہ باقی نہ رہا، لہٰذا انہیں اپنے وطن سے نکال دیا گیا)

بَابٌ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ (آتش پرستوں سے جزیہ لینے کا بیان)

2645۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أَهْلَ فَارِسَ لَمَّا مَاتَ نَبِيُّهُمْ كَتَبَ لَهُمْ إِبْلِيسُ الْمَجُوسِيَّةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جب اہل فارس کے نبی علیہ السلام کا وصال ہو گیا تو ابلیس (لعین) نے انہیں مجوسیت (آتش پرستی) پر لگا دیا۔

2646۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ بَجَالَةَ يُحَدِّثُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ وَأَبَا الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ إِذْ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَانْهَوْهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ فَقَتَلْنَا فِي يَوْمٍ ثَلَاثَةَ سَوَاحِرَ وَفَرَّقْنَا بَيْنَ كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَحَرِيمِهِ فِي كِتَابِ اللهِ وَصَنَعَ طَعَامًا كَثِيرًا فَدَعَاهُمْ فَعَرَضَ السَّيْفَ عَلَى فَخِذِهِ فَأَكَلُوا وَلَمْ يُزَمْزِمُوا وَأَلْقَوْا وِقْرَ بَغْلٍ أَوْ بَغْلَيْنِ مِنَ الْوَرِقِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ

1۔ دیگر نسخوں میں البقیۃ کا لفظ نہیں ہے۔

2۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عمرو بن دینار نے بجالہ کو سنا کہ وہ عمرو بن اوس اور ابوالشعثاء کو بتا رہا تھا کہ میں جزء بن معاویہ کے پاس منشی (کاتب) تھا جو کہ احنف بن قیس کا چچا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وصال سے ایک سال پہلے ہمیں آپ کا ایک خط موصول ہوا (اس میں یہ حکم تھا) کہ تم ہر ساحر (جادوگر) کو قتل کر دو اور مجوسیوں (کے نکاح سے ان کی) ہر ذی محرم عورت کو الگ کر دو اور انہیں گنگنانے سے منع کرو۔ پس ہم نے ایک دن میں تین جادوگروں کو قتل کیا اور ہم نے مجوس کے ہر آدمی جس کے نکاح میں کتاب اللہ میں بیان کیے گئے محارم میں سے کوئی محرم بیوی تھی ان کے درمیان جدائی کرا دی۔ پھر اس نے (جزء بن معاویہ نے) بہت سا کھانا تیار کرایا اور مجوسیوں کو کھانے پر بلایا اور اس نے اپنی تلوار اپنی ران پر رکھ لی۔ تو انہوں نے کھانا کھایا اور نہ گنگنائے اور ایک خچر یا دو خچروں کے بوجھ کی چاندی وہاں ڈال دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوس سے جزیہ وصول نہیں کیا، یہاں تک کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر (بحرین میں ایک جگہ کا نام ہے) کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا ہے۔

2647۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَسْبَذِيِّينَ مِنْ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَهُمْ مَجُوسُ أَهْلِ هَجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَكَثَ عِنْدَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَسَأَلْتُهُ مَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ فِيكُمْ قَالَ شَرٌّ قُلْتُ مَهْ قَالَ الْإِسْلَامُ أَوِ الْقَتْلُ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَبِلَ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَتَرَكُوا مَا سَمِعْتُ أَنَا مِنَ الْأَسْبَذِيِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ اہل بحرین کے اسبذیین میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہی ہجر کے رہنے والے مجوس ہیں۔ پس وہ آپ ﷺ کے پاس ٹھہرا رہا پھر نکلا تو میں نے اس سے پوچھا: تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ نے کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ اس نے کہا: برا فیصلہ۔ میں نے اسے کہا: رک جا، خاموش ہو جا (کیا کہہ رہا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا فیصلہ تو برا نہیں ہو سکتا) اس نے کہا: اسلام یا قتل (یعنی ان دو میں سے ایک کا اختیار دیا ہے کہ یا اسلام قبول کر لو یا پھر قتل ہو جاؤ)۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے جزیہ قبول کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پس لوگوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا قول لے لیا اور انہوں نے وہ چھوڑ دیا جو میں نے اسبذی سے سنا تھا۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي جِبَايَةِ الْجِزْيَةِ (جزیہ وصول کرنے میں سختی کرنے کا بیان)

2648۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ الْقِبْطِ فِي أَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہشام بن حکیم بن حزام نے ایک آدمی کو پایا اور وہ اہل حمص پر عامل مقرر تھا (یعنی ان پر امیر تھا) کہ وہ بعض قبطی لوگوں کو جزیہ ادا کرنے کے سلسلہ میں بطور سزا دھوپ میں کھڑا کر رہا تھا۔ تو ہشام نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

بَابٌ فِي تَعْشِيرِ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اخْتَلَفُوا بِالتِّجَارَاتِ

اہل ذمہ سے دسواں حصہ محصول لینے کا بیان جب کہ وہ تجارت کے لیے پھریں گھومیں

2649۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ خَرَاجٌ مَكَانَ الْعُشُورِ

حرب بن عبید اللہ نے اپنے نانا اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک دسواں حصہ (محصول) یہود و نصاریٰ پر ہے اور مسلمانوں (کے مال تجارت) پر دسواں حصہ نہیں ہے۔ محمد بن عبید محاربی، وکیع نے سفیان عن عطاء بن السائب عن حرب عن عبید اللہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں العشور کی جگہ خراج کا لفظ کیا ہے۔

فائدہ: یہود و نصاریٰ کے تجارت پیشہ لوگ جو مال تجارت لے کر مختلف شہروں میں جاتے تھے تو ان سے دسواں حصہ محصول وصول کیا جاتا تھا لیکن مسلمان تاجروں پر یہ نہ تھا۔

2650۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ خَالِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُعَشِّرُ قَوْمِي قَالَ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى

سفیان نے عطاء سے انہوں نے بکر بن وائل کے ایک آدمی سے اور اس نے اپنے ماموں سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں اپنی قوم سے دسواں حصہ وصول کر سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک دسواں حصہ یہود و نصاریٰ پر ہے مسلمانوں کے مال تجارت پر دسواں حصہ نہیں ہے بلکہ ان پر چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ البتہ ان کی زرعی پیداوار پر عشر (دسواں حصہ) لازم ہے۔

2651۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمْتُ وَعَلَّمَنِي الْإِسْلَامَ وَعَلَّمَنِي كَيْفَ آخُذُ الصَّدَقَةَ مِنْ قَوْمِي مِمَّنْ أَسْلَمَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ مَا عَلَّمْتَنِي قَدْ حَفِظْتُهُ إِلَّا الصَّدَقَةَ أَفَأُعَشِّرُهُمْ قَالَ لَا إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى النَّصَارَى وَالْيَهُودِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حرب بن عبید اللہ بن عمیر ثقفی نے اپنے نانا سے جو کہ بنی تغلب کا ایک آدمی تھا، روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا: میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ نے مجھے اسلام کی تعلیم دی اور مجھے یہ بھی سکھایا کہ میں اپنی قوم کے ان افراد سے صدقہ لوں گا جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ پھر (کچھ مدت کے بعد) میں آپ ﷺ کی طرف لوٹ کر آیا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ صدقہ کے حکم کے سوا جو کچھ احکام آپ نے مجھے سکھائے تھے میں نے انہیں یاد کر لیا ہے کیا میں ان پر دسواں حصہ لگا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ دسواں حصہ تو صرف یہود و نصاریٰ پر ہے۔

2652۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ عُمَيْرٍ أَبَا الأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ خَيْبَرَ وَمَعَهُ مَنْ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَكَانَ صَاحِبُ خَيْبَرَ رَجُلاً مَارِدًا مُنْكَرًا فَأَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَلَكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا حُمُرَنَا وَتَأْكُلُوا ثَمَرَنَا وَتَضْرِبُوا نِسَاءَنَا فَغَضِبَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ ارْكَبْ فَرَسَكَ ثُمَّ نَادِ أَلاَ إِنَّ الْجَنَّةَ لاَ تَحِلُّ إِلاَّ لِمُؤْمِنٍ وَأَنِ اجْتَمِعُوا لِلصَّلاَةِ قَالَ فَاجْتَمَعُوا ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ قَدْ يَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلاَّ مَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ أَلاَ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ وَعَظْتُ وَأَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلاَّ بِإِذْنٍ وَلاَ ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلاَ أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِي عَلَيْهِمْ

حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر میں اترے اور جو آپ کے ساتھ تھے وہ صحابہ کرام میں سے تھے اور خیبر کا سردار ایک سرکش اور شریر آدمی تھا۔ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا محمد! (ﷺ) کیا تمہارے لیے حلال ہے کہ تم ہمارے گدھوں کو ذبح کر دو اور ہمارے پھلوں کو کھا لو اور ہماری عورتوں کو مارو پیٹو؟ (یہ سن کر) حضور نبی مکرم ﷺ سخت غصے میں ہو گئے۔ اور آپ نے فرمایا: اے (عبدالرحمن) ابن عوف رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو پھر یہ اعلان کر دو۔ خبردار! آگاہ ہو جاؤ جنت حلال نہیں ہوگی مگر صرف مومن کے لیے اور یہ کہ تم نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ راوی کہتا ہے: پس لوگ نماز کے لیے جمع ہو گئے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنے پلنگ پر تکیہ لگائے یہ گمان کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف وہی چیزیں حرام کی ہیں جن کا ذکر اس قرآن کریم میں ہے۔ خبردار! آگاہ ہو۔ قسم بخدا! میں نے وعظ و نصیحت کیا ہے اور میں نے (کئی کاموں کا) حکم دیا ہے اور میں نے کئی چیزوں سے منع کیا ہے۔ بلاشبہ (تعداد میں) یہ اشیاء ان کی مثل ہیں جو قرآن کریم میں موجود ہیں یا ان سے بھی زیادہ ہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اہل کتاب کے گھروں میں داخل ہونا حلال نہیں کیا مگر اجازت کے ساتھ، اور نہ ہی ان کی عورتوں کو مارنا، پیٹنا اور نہ ہی ان کے پھل کھانا (تمہارے لیے حلال ہے) جب کہ وہ تمہیں وہ (جزیہ) دیتے رہیں جو ان پر لازم ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے یہ ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی سنت بھی مثل قرآن واجب الاتباع ہے۔ ورنہ دین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسلام کی کما حقہ اتباع و پیروی اور اس پر عمل ممکن ہی نہیں۔ اسی لیے رب کریم نے فرمایا: وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا منکرین سنت کے لیے اپنے نظریہ کے بارے میں اس میں دعوت فکر ہے۔

2653۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَعَلَّكُمْ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا فَتَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ فَيَتَّقُونَكُمْ بِأَمْوَالِهِمْ دُونَ أَنْفُسِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ قَالَ سَعِيدٌ فِي حَدِيثِهِ فَيُصَالِحُونَكُمْ عَلَى صُلْحٍ ثُمَّ اتَّفَقَا فَلَا تُصِيبُوا مِنْهُمْ شَيْئًا فَوْقَ ذَلِكَ فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لَكُمْ

ہلال نے ثقیف کے ایک آدمی سے اس نے جہینہ کے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق تم ایک قوم سے جنگ لڑو گے اور تم ان پر غالب آ جاؤ گے اور وہ اپنی جانوں اور اپنی اولاد کو اپنے مالوں کے عوض تم سے بچائیں گے۔ سعید نے اپنی روایت میں کہا ہے اور وہ تم سے ایک معین مال کے عوض صلح کریں گے۔ پھر سعید اور مسدد دونوں ان الفاظ پر متفق ہیں۔ پس تم ان سے اس معینہ مال سے زیادہ کوئی شے نہ لینا کیونکہ وہ تمہارے لیے حلال نہیں ہوگی (یعنی جب صلح کا عوض متعین ہو چکا تو پھر اس سے زائد مال کا مطالبہ کرنا کسی طرح نہ موزوں ہے اور نہ ہی حلال۔ کیونکہ ایسا کرنا معاہدہ صلح کے یکسر خلاف ہے)۔

2654۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ الْمَدِينِيُّ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ آبَائِهِمْ دِنْيَةً عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

صفوان بن سلیم نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے چند بیٹوں سے اور انہوں نے اپنے باپوں سے، درآنحالیکہ وہ نسباً ایک دوسرے کے قریب اور رشتہ دار تھے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! آگاہ رہو جس کسی نے کسی ذمی کے ساتھ ظلم کیا یا اس کا حق کم کیا، یا اس کی طاقت سے زیادہ اسے مشقت میں ڈالا یا اس کی رضامندی اور خوشی کے بغیر اس سے کوئی چیز لے لی تو میں قیامت کے دن اس کے خلاف حجت پیش کروں گا۔

بَابٌ فِي الذِّمِّيِّ يُسْلِمُ فِي بَعْضِ السَّنَةِ هَلْ عَلَيْهِ جِزْيَةٌ

اس کا بیان کہ سال کے دوران اگر ذمی اسلام قبول کر لے تو کیا اس پر جزیہ ہے؟

2655۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سُئِلَ سُفْيَانُ عَنْ تَفْسِيرِ هَذَا فَقَالَ إِذَا أَسْلَمَ فَلَا جِزْيَةَ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان پر کوئی جزیہ نہیں ہے۔ محمد بن کثیر نے بیان کیا ہے کہ سفیان سے اس کی تفسیر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: جب (سال کے دوران کوئی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ذمی) اسلام قبول کرلے تو اب اس پر (گزشتہ دنوں کا) کوئی جزیہ نہیں ہے۔

بَابٌ فِي الْإِمَامِ يَقْبَلُ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ (امام کے لیے مشرکین کے ہدایا قبول کرنے کا بیان)

2656۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْهَوْزَنِيُّ قَالَ لَقِيتُ بِلَالًا مُؤَذِّنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَلَبَ فَقُلْتُ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي كَيْفَ كَانَتْ نَفَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا كَانَ لَهُ شَيْءٌ كُنْتُ أَنَا الَّذِي أَلِي ذَلِكَ مِنْهُ مُنْذُ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَنْ تُوُفِّيَ وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ الْإِنْسَانُ مُسْلِمًا فَرَآهُ عَارِيًا يَأْمُرُنِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَقْرِضُ فَأَشْتَرِي لَهُ الْبُرْدَةَ فَأَكْسُوهُ وَأُطْعِمُهُ حَتَّى اعْتَرَضَنِي رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ يَا بِلَالُ إِنَّ عِنْدِي سَعَةً فَلَا تَسْتَقْرِضْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مِنِّي فَفَعَلْتُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ قُمْتُ لِأُؤَذِّنَ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا الْمُشْرِكُ قَدْ أَقْبَلَ فِي عِصَابَةٍ مِنَ التُّجَّارِ فَلَمَّا أَنْ رَآنِي قَالَ يَا حَبَشِيُّ قُلْتُ يَا لَبَّاهُ فَتَجَهَّمَنِي وَقَالَ لِي قَوْلًا غَلِيظًا وَقَالَ لِي أَتَدْرِي كَمْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الشَّهْرِ قَالَ قُلْتُ قَرِيبٌ قَالَ إِنَّمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ أَرْبَعٌ فَآخُذُكَ بِالَّذِي عَلَيْكَ فَأَرُدُّكَ تَرْعَى الْغَنَمَ كَمَا كُنْتَ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَخَذَ فِي نَفْسِي مَا يَأْخُذُ فِي أَنْفُسِ النَّاسِ حَتَّى إِذَا صَلَّيْتُ الْعَتَمَةَ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ الْمُشْرِكَ الَّذِي كُنْتُ أَتَدَيَّنُ مِنْهُ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا وَلَيْسَ عِنْدَكَ مَا تَقْضِي عَنِّي وَلَا عِنْدِي وَهُوَ فَاضِحِي فَأْذَنْ لِي أَنْ آبَقَ إِلَى بَعْضِ هَؤُلَاءِ الْأَحْيَاءِ الَّذِينَ قَدْ أَسْلَمُوا حَتَّى يَرْزُقَ اللَّهُ رَسُولَهُ ﷺ مَا يَقْضِي عَنِّي فَخَرَجْتُ حَتَّى إِذَا أَتَيْتُ مَنْزِلِي فَجَعَلْتُ سَيْفِي وَجِرَابِي وَنَعْلِي وَمِجَنِّي عِنْدَ رَأْسِي حَتَّى إِذَا انْشَقَّ عَمُودُ الصُّبْحِ الْأَوَّلِ أَرَدْتُ أَنْ أَنْطَلِقَ فَإِذَا إِنْسَانٌ يَسْعَى يَدْعُو يَا بِلَالُ أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَإِذَا أَرْبَعُ رَكَائِبَ مُنَاخَاتٌ عَلَيْهِنَّ أَحْمَالُهُنَّ فَاسْتَأْذَنْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْشِرْ فَقَدْ جَاءَكَ اللَّهُ بِقَضَائِكَ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ تَرَ الرَّكَائِبَ الْمُنَاخَاتِ الْأَرْبَعَ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ إِنَّ لَكَ رِقَابَهُنَّ وَمَا عَلَيْهِنَّ فَإِنَّ عَلَيْهِنَّ كِسْوَةً وَطَعَامًا أَهْدَاهُنَّ إِلَيَّ عَظِيمُ فَدَكَ فَاقْبِضْهُنَّ وَاقْضِ دَيْنَكَ فَفَعَلْتُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا فَعَلَ مَا قِبَلَكَ قُلْتُ قَدْ قَضَى اللَّهُ كُلَّ شَيْءٍ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ قَالَ أَفَضَلَ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ انْظُرْ أَنْ تُرِيحَنِي مِنْهُ فَإِنِّي لَسْتُ بِدَاخِلٍ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِي حَتَّى تُرِيحَنِي مِنْهُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَتَمَةَ دَعَانِي فَقَالَ مَا فَعَلَ الَّذِي قِبَلَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ مَعِي لَمْ يَأْتِنَا أَحَدٌ فَبَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَقَصَّ الْحَدِيثَ حَتَّى إِذَا صَلَّى الْعَتَمَةَ يَعْنِي مِنَ الْغَدِ دَعَانِي قَالَ مَا فَعَلَ الَّذِي قِبَلَكَ قَالَ قُلْتُ قَدْ أَرَاحَكَ اللَّهُ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللَّهَ شَفَقًا مِنْ أَنْ يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ وَعِنْدَهُ ذَلِكَ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ حَتَّى إِذَا جَاءَ أَزْوَاجَهُ فَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ امْرَأَةٍ حَتَّى أَتَى مَبِيتَهُ فَهَذَا الَّذِي سَأَلْتَنِي عَنْهُ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بِمَعْنَى إِسْنَادِ أَبِي تَوْبَةَ وَحَدِيثِهِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ مَا يَقْضِي عَنِّي فَسَكَتَ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاغْتَمَزْتُهَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عبداللہ ہوزنی نے بیان کیا ہے کہ میں نے مؤذن رسول اللہ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے حلب (ملک شام کا ایک شہر ہے) میں ملاقات کی تو میں نے کہا: اے بلال! مجھے بتایئے، رسول اللہ ﷺ کا خرچہ کیسا تھا؟ تو انہوں نے بیان فرمایا: آپ ﷺ کے لیے جو مال بھی ہوتا میں ہی (خرچ کا) آپ ﷺ کی جانب سے اس کا متولی ہوتا۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا اور جب کوئی آدمی مسلمان ہو کر آپ کے پاس آتا اور آپ اسے ننگے بدن دیکھتے (یعنی اس کے پاس کپڑے نہ ہوتے) تو آپ ﷺ مجھے حکم ارشاد فرماتے۔ پس میں چلتا اور قرض لیتا اور اس کے لیے چادر خریدتا اور اسے پہنا دیتا اور میں ہی اسے کھانا کھلاتا۔ یہاں تک کہ (ایک دن) مشرکین میں سے ایک آدمی مجھے ملا اور اس نے کہا: اے بلال! میرے پاس خوشحالی ہے (یعنی وافر مال ہے)۔ پس تم میرے سوا کسی سے قرض نہ لیا کرو۔ سو میں نے ایسے ہی کیا پھر جب ایک دن میں وضو کر چکا پھر میں کھڑا ہوا تا کہ میں نماز کے لیے اذان کہوں تو اچانک وہ مشرک تاجروں کی ایک جماعت کے ساتھ ادھر آ نکلا۔ پس جب اس نے مجھے دیکھا تو کہا: اے حبشی! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ تو وہ مجھ سے سختی کے ساتھ پیش آیا اور اس نے میرے لیے انتہائی غلیظ اور سخت الفاظ کہے اور اس نے مجھے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ تیرے اور مہینے کے درمیان کتنے دن باقی ہیں۔ میں نے کہا: مہینہ قریب ہی ہے۔ اس نے کہا: تیرے اور اس کے درمیان چار دن ہیں تو میں تجھے اس قرض کے عوض پکڑ لوں گا جو تجھ پر لازم ہے۔ پس میں تجھے اس حالت پر لوٹا دوں گا کہ تو بکریاں چرانے لگے گا جیسا کہ تو اس سے پہلے چرایا کرتا تھا۔ پس میرے دل میں ایسا غم اور شاق گزرا جیسا کہ (ایسی حالت میں) لوگوں کے دلوں میں گزرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب میں عشاء کی نماز پڑھ چکا اور رسول اللہ ﷺ اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹ گئے تو پھر میں نے آپ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اور آپ ﷺ نے مجھے اجازت عطا فرمادی۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں، بے شک وہ مشرک جس سے قرض لیا کرتا تھا اس نے اس طرح کہا ہے۔ اور نہ آپ کے پاس اتنا مال ہے اور نہ ہی میرے پاس جس سے میرا قرض ادا ہو سکتا اور وہ تو مجھے رسوا کر دے گا، لہٰذا آپ مجھے اجازت عطا فرما دیجئے کہ میں ان بعض قبائل کی طرف بھاگ جاؤں جو اسلام لا چکے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول مکرم ﷺ کو اتنا مال عطا فرما دے جس سے میرا قرض ادا ہو سکے۔ چنانچہ میں وہاں سے نکلا اور جب میں اپنے گھر پہنچا تو میں نے اپنی تلوار، اپنے موزے، اپنے جوتے اور اپنی ڈھال سب اپنے سر کے قریب رکھے (تا کہ صبح ہوتے ہی بھاگ جاؤں) یہاں تک کہ جب صبح اول (فجر کاذب) کی روشنی پھوٹی تو میں نے چل نکلنے کا ارادہ کیا۔ اچانک ایک آدمی دوڑتے ہوئے آیا اور پکارنے لگا: اے بلال! رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو۔ سو میں چل پڑا یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کے پاس آ پہنچا تو وہاں چار اونٹ بیٹھے ہوئے تھے اور ان پر ان کا ساز و سامان (بوجھ) بھی تھا۔ چنانچہ میں نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: تجھے بشارت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تیرا قرض ادا کرنے کا اہتمام فرما دیا ہے۔ پھر فرمایا: کیا تو نے وہاں چار بیٹھے ہوئے اونٹ نہیں دیکھے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ اونٹ بھی تیرے لیے ہیں اور ان پر جو ساز و سامان ہے وہ بھی۔ کیونکہ ان پر کپڑے اور کھانا ہے جو میری طرف فدک کے رئیس نے ہدیہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بھیجا ہے۔ پس تو ان پر قبضہ کر لے اور اپنا قرض ادا کر دے۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور پھر حدیث ذکر کی۔ بعد ازاں میں مسجد کی طرف چلا تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں ہی تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو تیرے پاس مال تھا اس کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے ہر اس شے کو پورا فرما دیا جو رسول اللہ ﷺ پر لازم تھی اس (قرض) میں سے کوئی شے باقی نہیں رہی۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کوئی شے (مال میں سے) باقی بچی ہے۔ تو میں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مصارف میں دیکھ لے اور اس مال سے مجھے راحت پہنچانے کے لیے وہ ان میں خرچ کر دے کیونکہ میں اپنے گھر والوں میں سے کسی پر داخل نہیں ہوں گا یہاں تک کہ تو مجھے اس سے راحت پہنچائے (یعنی وہ مال خرچ کر دے) اور جب رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھ چکے تو آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اس مال کا کیا ہوا جو تیرے پاس تھا؟ میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہی ہے کوئی بھی (لینے والا) میرے پاس نہیں آیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے رات مسجد میں ہی گزاری اور حدیث بیان کی۔ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ دوسرے دن عشاء کی نماز پڑھ چکے تو آپ نے مجھے یاد فرمایا اور پھر پوچھا: اس مال کا کیا بنا جو تیرے پاس تھا؟ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اللہ تعالیٰ نے اس سے آپ کو سرخرو فرما دیا ہے۔ (یہ سنتے ہی) آپ نے اللہ اکبر کہا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اس سے ڈرتے ہوئے کہ آپ کو پیغام اجل آ جائے اس حال میں کہ وہ مال آپ ہی کے پاس ہو۔ پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ یہاں تک کہ آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس آئے اور انہیں فرداً فرداً سلام فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ اپنی رات بسر کرنے کی جگہ تشریف لے آئے۔ پس یہی ہے وہ جس کے بارے میں تو نے مجھ سے پوچھا ہے۔ مروان بن محمد، محمود بن خالد، معاویہ نے ابو توبہ کی اسناد اور حدیث کی مثل بیان کرتے ہوئے کہا (کہ جب میں نے یہ کہا) کہ نہ آپ کے پاس اور نہ ہی میرے پاس اتنا مال ہے جو میری طرف سے قرض ادا کر سکے تو رسول اللہ ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا (اور کوئی جواب نہ دیا) تو میں نے اسے اپنے اوپر گراں سمجھا (کہ شاید آپ نے میری عرض کی طرف توجہ نہ فرمائی)

2657۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً فَقَالَ أَسْلَمْتَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ

عیاض بن حمار نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو ایک ناقہ (اونٹنی) بطور ہدیہ (تحفہ) پیش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اسلام قبول کر لیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو پھر حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے مشرکین کے تحائف لینے سے منع کیا گیا ہے۔

بَابٌ فِي إِقْطَاعِ الْأَرَضِينَ (زمین بطور جاگیر دینے کا بیان)

2658۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں حضر موت کے مقام سے کچھ زمین بطور جاگیر عطا فرمائی۔ حفص بن عمر، جامع بن مطر نے علقمہ بن وائل سے ان کی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

2659۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فِطْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ خَطَّ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ دَارًا بِالْمَدِينَةِ بِقَوْسٍ وَقَالَ أَزِيدُكَ أَزِيدُكَ

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے مدینہ منورہ میں قوس کے ساتھ گھر کے لیے خط کھینچا اور فرمایا: میں تجھے اور زیادہ دوں گا میں تجھے اور زیادہ دوں گا۔ (یعنی اب جو زمین تجھے عطا کر رہا ہوں بعد میں اس میں مزید اضافہ کروں گا۔ اس کا یہ مفہوم بھی بتایا گیا ہے کہ آپ نے پوچھا: کیا تیرے لیے اتنی مقدار کافی ہے یا میں تیرے لیے اس میں اضافہ کروں؟) (بذل المجہود ص 5 ج 14)۔

2660۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ إِلَى الْيَوْمِ

ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے کئی ایک سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو قبلیہ کی کانیں بطور جاگیر عطا فرمائیں۔ اور یہ فرع (یہ ربذہ کے نواح میں ایک گاؤں ہے اور مکہ مکرمہ کے راستے پر اس کے اور مدینہ طیبہ کے درمیان آٹھ برید کی مسافت ہے اور بعض نے کہا ہے کہ چار راتوں کی مسافت ہے۔ اس جگہ پر وافر کھجور بن اور پانی موجود ہے) کے نواح میں تھیں۔ پس ان کانوں سے آج دن تک سوائے زکوۃ کے اور کچھ نہیں لیا جاتا۔

2661۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ وَغَيْرُهُ قَالَ الْعَبَّاسُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَقَالَ غَيْرُهُ جَلْسَهَا وَغَوْرَهَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ وَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَعْطَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ أَعْطَاهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَقَالَ غَيْرُهُ جَلْسَهَا وَغَوْرَهَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ وَحَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَوْلَى بَنِي الدِّيلِ بْنِ بَكْرِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو قبلیہ کی کانیں بطور جاگیر عطا فرمائیں وہاں کی بلند جگہ سے بھی اور وہاں کی پست جگہ سے بھی (یعنی بلند اور پست جگہ میں جو کانیں ہیں وہ انہیں عطا فرما دیں) اور بعض دوسروں نے جلسها و غورها کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ (معنی وہی ہیں) اور قدس (پہاڑ کا نام ہے) سے وہ جگہ عطا فرمائی جو کاشت اور زراعت کی صلاحیت رکھتی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے اور آپ علیہ السلام نے کسی دوسرے مسلمان کا حق اسے نہیں دیا۔ اور حضور نبی کریم علیہ السلام نے یہ لکھ کر دیا: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اس کے بارے میں جو کچھ محمد رسول اللہ علیہ السلام نے بلال بن حارث مزنی کو عطا فرمایا۔ آپ نے اسے قبلیہ کی کانیں عطا فرمائیں جو وہاں کی بلند جگہ میں واقع تھیں اور جو پست جگہ میں واقع تھیں۔ دوسرے راوی نے یہاں جلسها و غورها کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ اور قدس سے وہ جگہ دی ہے جو زراعت کی صلاحیت رکھتی ہے اور آپ نے اسے کسی مسلمان کا حق نہیں دیا۔

ابو اویس نے کہا کہ ثور بن زید مولیٰ بنی الدیل بن بکر بن کنانہ نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مجھے بتایا ہے۔

فائدہ: اس روایت سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ امام وقت اپنی رعایا میں سے کسی کی دلجوئی یا اس کی حاجت کو پورا کرنے کے لیے اپنی مملکت میں سے زمین کا کوئی ٹکڑا الاٹ کر سکتا ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ کوئی زمین بطور جاگیر دیتے وقت اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ وہ کسی فرد کی ملکیت نہ ہو، کیونکہ ایسا کرنا قطعاً جائز نہیں کہ ایک کا حق چھین کر دوسرے کو دے دیا جائے۔

2662۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ الْحُنَيْنِيَّ قَالَ قَرَأْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ يَعْنِي كِتَابَ قَطِيعَةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد وحَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا قَالَ ابْنُ النَّضْرِ وَجَرْسَهَا وَذَاتَ النُّصُبِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ حَقَّ مُسْلِمٍ وَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هٰذَا مَا أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ أَعْطَاهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسَهَا وَغَوْرَهَا وَحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ وَحَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ زَادَ ابْنُ النَّضْرِ وَكَتَبَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ

محمد بن نضر نے بیان کیا ہے: میں نے حنینی سے سنا ہے کہ اس نے کہا: میں نے کئی بار حضور نبی کریم علیہ السلام کی وہ تحریر پڑھی ہے جو آپ نے زمین عطا کرنے کے بارے میں لکھی۔

ابو داؤد نے کہا: کسی ایک نے حسین بن محمد سے ہمیں بیان کیا ہے کہ ابو اویس نے ہمیں خبر دی کہ کثیر بن عبد اللہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو قبلیہ میں بلند اور نچلی جگہ کی کانیں بطور جاگیر عطا فرمائیں۔ ابن نضر نے جرس (زمین کی ایک نوع) اور ذات النصب (مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) کا ذکر کیا ہے۔ پھر دونوں راوی اس پر متفق ہیں۔ اور آپ علیہ السلام نے قدس پہاڑ سے وہ جگہ عطا فرمائی جو زراعت کے قابل تھی اور آپ علیہ السلام نے بلال بن حارث کو کسی دوسرے مسلمان کا حق نہیں دیا۔ اور حضور نبی کریم علیہ السلام نے انہیں لکھ دیا: یہ تحریر اس کے بارے میں ہے جو رسول اللہ علیہ السلام نے بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ آپ علیہ السلام نے اسے قبلیہ کی اونچی اور نیچی جگہ کی کانیں عطا فرمائیں اور قدس پہاڑ سے وہ جگہ عطا فرمائی جو زراعت کی صلاحیت رکھتی ہے اور آپ علیہ السلام نے اسے کسی مسلمان کا حق نہیں دیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابواویس نے کہا ہے کہ ثور بن زید نے عکرمہ عن ابن عباس عن النبی علیہ السلام کی سند سے مجھے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور ابن نضر نے یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ تحریر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لکھی۔

2663۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيَّ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شُمَيْرٍ قَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ ابْنِ عَبْدِ الْمَدَانِ عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ قَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ الَّذِي بِمَأْرِبَ فَقَطَعَهُ لَهُ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ أَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَانْتَزَعَ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ عَمَّا يُحْمَى مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ أَخْفَافُ الْإِبِلِ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَخْزُومِيُّ مَا لَمْ تَنَلْهُ أَخْفَافُ الْإِبِلِ يَعْنِي أَنَّ الْإِبِلَ تَأْكُلُ مُنْتَهَى رُءُوسِهَا وَيُحْمَى مَا فَوْقَهُ

ابیض بن حمال سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ علیہ السلام کے پاس گئے اور آپ علیہ السلام سے نمک کی کان بطور جاگیر طلب کی۔ ابن متوکل نے کہا ہے کہ مراد وہ نمک ہے جو مارب میں تھا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے وہ نمک عطا فرما دیا۔ پس جب وہ واپس چلا تو مجلس میں سے ایک آدمی نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے اسے کیا عطا فرمایا ہے؟ بلاشبہ آپ نے اسے تیار پانی عطا فرما دیا ہے۔ تو پھر آپ علیہ السلام نے اس سے وہ جاگیر واپس لے لی۔ راوی کہتا ہے کہ اس آدمی نے پھر آپ علیہ السلام سے پوچھا: کیا اس زمین کو قابل کاشت بنا کر (اپنی حفاظت میں) لیا جا سکتا ہے جس میں پیلو کے درخت ہوں؟ (یا پھر اراک سے مراد وہ کھاری کڑوی گھاس ہے جسے صرف اونٹ چرتے ہیں) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس تک اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچتے ہوں (یعنی وہ جگہ آبادی اور مویشیوں کی چراگاہ سے بہت دور ہو) ابن متوکل نے اخفاف الابل کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

ہارون بن عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ محمد بن حسن مخزومی نے کہا ہے: جہاں اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں۔ یعنی اونٹ چراگاہ کے آخر تک تو چرتا ہے اور جو اس سے آگے ہے اسے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

2664۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ حِمَى الْأَرَاكِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا حِمَى فِي الْأَرَاكِ فَقَالَ أَرَاكَةٌ فِي حِظَارِي فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا حِمَى فِي الْأَرَاكِ قَالَ فَرَجٌ يَعْنِي بِحِظَارِي الْأَرْضَ الَّتِي فِيهَا الزَّرْعُ الْمُحَاطُ عَلَيْهَا

فرج بن سعید نے بیان کیا ہے کہ میرے چچا حضرت ثابت بن سعید نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا ابیض بن حمال سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ علیہ السلام سے پیلو کے درخت کو محفوظ کرنے کے بارے میں پوچھا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: پیلو کا درخت محفوظ نہیں ہو سکتا (ہر شخص کا اونٹ اسے کھا سکتا ہے مراد ایسا درخت ہے جو جنگل اور غیر مملوکہ زمین میں ہو) تو ابیض نے عرض کی: ایک پیلو کا درخت میری زمین میں بھی ہے۔ تو حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: پیلو کا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

درخت محفوظ نہیں ہوسکتا۔ ابیض نے عرض کی۔ یہ وہ درخت ہے جو میری اس زمین میں ہے جس میں کھیتی ہے اور اس کا گھیراؤ پیلو کے درخت کے ساتھ کیا گیا ہے (یعنی ان کے ساتھ ان کی باڑ لگائی گئی ہے)۔

2665۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبُو حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صَخْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا ثَقِيفًا فَلَمَّا أَنْ سَمِعَ ذَلِكَ صَخْرٌ رَكِبَ فِي خَيْلٍ يُمِدُّ النَّبِيَّ ﷺ فَوَجَدَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَدِ انْصَرَفَ وَلَمْ يَفْتَحْ فَجَعَلَ صَخْرٌ يَوْمَئِذٍ[1] عَهْدَ اللهِ وَذِمَّتَهُ أَنْ لَا يُفَارِقَ هَذَا الْقَصْرَ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يُفَارِقْهُمْ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَتَبَ إِلَيْهِ صَخْرٌ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ ثَقِيفًا قَدْ نَزَلَتْ عَلَى حُكْمِكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَأَنَا مُقْبِلٌ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي خَيْلٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً فَدَعَا لِأَحْمَسَ عَشْرَ دَعَوَاتٍ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأَحْمَسَ فِي خَيْلِهَا وَرِجَالِهَا وَأَتَاهُ الْقَوْمُ فَتَكَلَّمَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ صَخْرًا أَخَذَ عَمَّتِي وَدَخَلَتْ فِيمَا دَخَلَ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ فَدَعَاهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَادْفَعْ إِلَى الْمُغِيرَةِ عَمَّتَهُ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ وَسَأَلَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ مَا لِبَنِي سُلَيْمٍ قَدْ هَرَبُوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَتَرَكُوا ذَلِكَ الْمَاءَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَنْزِلْنِيهِ أَنَا وَقَوْمِي قَالَ نَعَمْ فَأَنْزَلَهُ وَأَسْلَمَ يَعْنِي السُّلَمِيِّينَ فَأَتَوْا صَخْرًا فَسَأَلُوهُ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِمُ الْمَاءَ فَأَبَى فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ أَسْلَمْنَا وَأَتَيْنَا صَخْرًا لِيَدْفَعَ إِلَيْنَا مَاءَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَاءَهُمْ فَادْفَعْ إِلَى الْقَوْمِ مَاءَهُمْ قَالَ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللهِ فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ عِنْدَ ذَلِكَ حُمْرَةً حَيَاءً مِنْ أَخْذِهِ الْجَارِيَةَ وَأَخْذِهِ الْمَاءَ

عثمان بن ابی حازم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا صخر سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنی ثقیف کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس جب صخر نے اس کے بارے میں سنا، تو صخر گھڑ سواروں کے دستہ کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی مدد کو آنے لگا۔ لیکن اس نے حضور نبی کریم ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ واپس جا چکے تھے اور وہ (قلعہ) فتح نہیں ہوا۔ تو اس دن صخر نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کیا اور اس کی ذمہ داری اٹھائی کہ وہ اس قلعہ کو چھوڑ کر واپس نہیں جائیں گے یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر قلعہ سے نیچے اتر آئیں۔ چنانچہ وہ ان سے جدا نہ ہوا (بلکہ مسلسل محاصرہ جاری رکھا) یہاں تک کہ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر نیچے اتر آئے۔ تو صخر نے آپ ﷺ کی طرف لکھ بھیجا: اما بعد! یا رسول اللہ ﷺ بنی ثقیف آپ کے حکم پر اتر آئے ہیں میں ان کی طرف جاتا ہوں اور وہ گھوڑے پالتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے باجماعت نماز کا حکم ارشاد فرمایا اور احمس کے لیے دس دعائیں ارشاد فرمائیں (یا معنی یہ ہے کہ دس بار احمس کے لیے دعا مانگی) اے اللہ! احمس (صخر کے قبیلے کا نام ہے) کے گھڑ سواروں اور اس کے پیادوں میں برکت رکھ دے۔ اور پھر ایک قوم آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی اور عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ بے شک صخر

1۔ دیگر نسخوں میں یومئذ کے بجائے حینئذ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے میری پھوپھی کو پکڑ لیا ہے حالانکہ وہ اس (دین اسلام) میں داخل ہو چکی ہے جس میں مسلمان داخل ہیں۔ تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: اے صخر! بے شک جب کوئی قوم اسلام قبول کر لے تو گویا انہوں نے اپنے خون اور اپنے اموال سبھی محفوظ کر لیے۔ لہٰذا تو حضرت مغیرہ کو ان کی پھوپھی واپس دے دے۔ پس انہوں نے اس کو ان کے حوالے کر دیا۔ اور پھر صخر نے حضور نبی کریم ﷺ سے بنی سلیم کے پانی کے بارے میں پوچھا کہ وہ دین اسلام سے بھاگ گئے ہیں اور انہوں نے وہ پانی چھوڑا ہے۔ پھر عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ آپ مجھے اور میری قوم کو اس پانی پر اتار دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر آپ نے اسے وہاں پانی پر اتار دیا اور پھر بنی سلیم نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر وہ صخر کے پاس آئے اور ان سے آکر کہا کہ وہ ان کا پانی ان کے حوالے کر دے لیکن اس نے ہم سے انکار کر دیا ہے۔ پس آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور فرمایا: اے صخر! بلاشبہ جب کوئی قوم اسلام قبول کر لے تو گویا انہوں نے اپنے اموال اور اپنے خون محفوظ کر لیے۔ پس تو اس قوم کو ان کا پانی دے دے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یا نبی اللہ! ﷺ۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک حیا کے سبب سرخی میں بدل رہا ہے کہ آپ نے صخر سے لونڈی اور پانی دونوں چیزیں واپس لے لی ہیں (حالانکہ اس کا کارنامہ عظیم تھا)۔

2666۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَبْرَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ تَحْتَ دَوْمَةٍ فَأَقَامَ ثَلَاثًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَإِنَّ جُهَيْنَةَ لَحِقُوهُ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ ذِي الْمَرْوَةِ فَقَالُوا بَنُو رِفَاعَةَ مِنْ جُهَيْنَةَ فَقَالَ قَدْ أَقْطَعْتُهَا لِبَنِي رِفَاعَةَ فَاقْتَسَمُوهَا فَمِنْهُمْ مَنْ بَاعَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَمْسَكَ فَعَمِلَ ثُمَّ سَأَلْتُ أَبَاهُ عَبْدَ الْعَزِيزِ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي بِبَعْضِهِ وَلَمْ يُحَدِّثْنِي بِهِ كُلِّهِ

سبرہ بن عبدالعزیز بن ربیع جہنی نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ مسجد کی جگہ پر بہت موٹے اور بڑے درخت کے نیچے اترے اور آپ تین دن تک وہاں قیام فرمارہے۔ پھر آپ ﷺ تبوک تشریف لے گئے اور اہل جہینہ ایک وسیع زمین میں آپ ﷺ کے ساتھ آملے۔ تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ذی المروہ (وادی القریٰ کا ایک گاؤں ہے) کے باسی کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: یہاں بنو رفاعہ رہ رہے ہیں جو قبیلہ جہینہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ زمین بنی رفاعہ کو بطور جاگیر دے دی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسے تقسیم کر لیا۔ پس ان میں سے بعض نے اسے بیچ دیا اور بعض نے اسے روکے رکھا اور اس میں کام کرتے رہے پھر جب میں نے اپنے باپ عبدالعزیز سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا: تو انہوں نے بعض حدیث مجھے بتائی اور ساری کا ذکر نہ کیا۔

2667۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ نَخْلًا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو کچھ کھجور کے درخت بطور جاگیر عطا فرمائے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2668۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَتْنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ وَدُحَيْبَةُ ابْنَتَا عُلَيْبَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ جَدَّةَ أَبِيهِمَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ تَقَدَّمَ صَاحِبِي تَعْنِي حُرَيْثَ بْنَ حَسَّانَ وَافِدَ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ عَلَيْهِ وَعَلَى قَوْمِهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي تَمِيمٍ بِالدَّهْنَاءِ أَنْ لَا يُجَاوِزَهَا إِلَيْنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا مُسَافِرٌ أَوْ مُجَاوِرٌ فَقَالَ اكْتُبْ لَهُ يَا غُلَامُ بِالدَّهْنَاءِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ قَدْ أَمَرَ لَهُ بِهَا شُخِصَ بِي وَهِيَ وَطَنِي وَدَارِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ لَمْ يَسْأَلْكَ السَّوِيَّةَ مِنَ الْأَرْضِ إِذْ سَأَلَكَ إِنَّمَا هِيَ هَذِهِ الدَّهْنَاءُ عِنْدَكَ مُقَيَّدُ الْجَمَلِ وَمَرْعَى الْغَنَمِ وَنِسَاءُ بَنِي تَمِيمٍ وَأَبْنَاؤُهَا وَرَاءَ ذَلِكَ فَقَالَ أَمْسِكْ يَا غُلَامُ صَدَقَتِ الْمِسْكِينَةُ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ يَسَعُهُمَا (1) الْمَاءُ وَالشَّجَرُ وَيَتَعَاوَنَانِ (2) عَلَى الْفُتَّانِ

عبداللہ بن حسان عنبری نے بیان کیا ہے کہ میری دادی اور نانی صفیہ اور دحیبہ نے جو علیبہ کی بیٹیاں تھیں اور وہ دونوں قیلہ بنت مخرمہ کی زیر پرورش رہیں اور وہ ان دونوں کے باپ کی دادی تھی، مجھے بتایا کہ ان دونوں کو ان کے باپ کی دادی نے خبر دی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ اس (قیلہ) نے بیان کیا کہ میرا ساتھی حریث بن حسان جو بکر بن وائل کا پیامبر تھا وہ آگے بڑھا اور اس نے اپنی طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے اسلام پر رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ پھر اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہمارے اور بنی تمیم کے درمیان دہناء (بنی تمیم کا معروف شہر تھا) کو سرحد مقرر فرما دیجئے (اور لکھ دیجئے) کہ ان میں سے کوئی ہماری طرف اسے عبور کر کے نہیں آئے گا سوائے کسی مسافر کے یا جو آگے نکلنے والا ہو۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے غلام! اسے دہناء کے بارے میں لکھ دے۔ پس جب میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں اسے لکھنے کا حکم دے دیا ہے تو مجھے بہت قلق ہوا کیونکہ وہ میرا وطن اور میرا گھر تھا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ اس نے انصاف کے ساتھ آپ سے زمین کا سوال نہیں کیا۔ جب اس نے آپ سے سوال کیا (کہ جو بکر اور تمیم دونوں کے درمیان مساوی ہو اور دونوں کا حق اس پر برابر ہو) بے شک یہ دہناء جو آپ کے پاس ہے یہ اونٹوں کے باندھنے کی جگہ ہے، بکریوں کی چراگاہ ہے اور بنی تمیم کی عورتیں اور اس کے بچے اس کے پیچھے ہیں۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے غلام! ٹھہر جا اس مسکین اور ضعیف عورت نے سچ کہا ہے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پانی اور درخت دونوں کی وسعت رکھتے ہیں (یعنی دونوں اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں) اور انہیں چاہیے کہ وہ تکلف اور مشقت کی حالت میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔

2669۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَتْنِي أُمُّ جَنُوبٍ بِنْتُ نُمَيْلَةَ عَنْ أُمِّهَا سُوَيْدَةَ بِنْتِ جَابِرٍ عَنْ أُمِّهَا عَقِيلَةَ بِنْتِ أَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ عَنْ أَبِيهَا أَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ إِلَى مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ يَتَعَادَوْنَ يَتَخَاطُّونَ

1۔ ایک نسخہ میں یَسَعُهُمْ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں یَتَعَاوَنُونَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسمر بن مضرس نے بیان کیا ہے کہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کی بیعت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو کسی پانی کی جانب اتنا آگے بڑھ گیا جس کی جانب سے اس سے پہلے کوئی مسلمان آگے نہ بڑھا ہو تو وہ اسی کا ہو جائے گا۔ اسمر بن مضرس نے بیان کیا کہ پھر لوگ دوڑتے ہوئے اور خط کھینچتے ہوئے اس کی طرف نکل پڑے (تاکہ یہ علامت بن جائے کہ وہ اس اس مقام تک پہنچے ہیں)۔

2670۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ حُضْرَ فَرَسِهِ فَأَجْرَى فَرَسَهُ حَتَّى قَامَ ثُمَّ رَمَى بِسَوْطِهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کے گھوڑے کے دوڑنے کی مقدار جگہ بطور جاگیر عطا فرمائی۔ پس انہوں نے اپنا گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ وہ (تھک کر) کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ نے اپنا کوڑا پھینکا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: انہیں اتنی مقدار زمین دے دو جہاں تک کوڑا پہنچا ہے۔

بَابٌ فِي إِحْيَاءِ الْمَوَاتِ (بنجر (غیر آباد) زمین کو آباد کرنے کا بیان)

2671۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَلَقَدْ خَبَّرَنِي الَّذِي حَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ غَرَسَ أَحَدُهُمَا نَخْلًا فِي أَرْضِ الْآخَرِ فَقَضَى لِصَاحِبِ الْأَرْضِ بِأَرْضِهِ وَأَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ أَنْ يُخْرِجَ نَخْلَهُ مِنْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا وَإِنَّهَا لَتُضْرَبُ أُصُولُهَا بِالْفُؤُوسِ وَإِنَّهَا لَنَخْلٌ عُمٌّ حَتَّى أُخْرِجَتْ مِنْهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ مَكَانَ الَّذِي حَدَّثَنِي هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَأَنَا رَأَيْتُ الرَّجُلَ يَضْرِبُ فِي أُصُولِ النَّخْلِ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے بنجر زمین کو آباد کیا تو وہ زمین اسی کے لیے ہوگی اور ظالم رگ کا کوئی حق نہیں۔ (ظالم رگ سے مراد ایسا آدمی ہے کہ ایک آدمی نے غیر آباد بنجر زمین آباد کی اور اس آدمی نے جا کر زبردستی اس میں فصل کاشت کر لی۔ تو یہ ظالم ہے اس کا اس پر کوئی حق نہیں ہوگا اور اگر پہلے آدمی نے اس کی فصل اکھیڑ کر پھینک بھی دی تب بھی اس پر کوئی تاوان اور جرمانہ نہ ہوگا)۔

یحییٰ بن عروہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بنجر، غیر آباد زمین کو آباد کیا تو وہ اسی کے لیے ہوگی اور پھر اس کی مثل ذکر کیا۔ فرمایا: مجھے اس نے اطلاع دی جس نے مجھے حدیث بیان کی کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑا لے کر آئے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کی زمین میں کھجور کے درخت گاڑ لیے تھے۔ تو آپ ﷺ نے زمین کے مالک کے لیے زمین کا فیصلہ فرمایا اور درختوں کے مالک کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے کھجور کے درخت اس زمین سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اکھیڑ لے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے ان درختوں کو اس حال میں دیکھا کہ ان کی جڑیں کلہاڑیوں سے کاٹی جارہی تھیں حالانکہ وہ بڑے طویل القامت درخت تھے یہاں تک کہ انہیں اس زمین سے نکال لیا گیا۔

احمد بن سعید دارمی، وہب نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ابن اسحاق سے اسی اسناد کے ساتھ اور اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے۔ مگر یہ کہ اس نے حدثنی ھذا کی جگہ عند قولہ بیان کیا۔ پس حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے بیان کیا اور میرا زیادہ گمان یہ ہے کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں۔ سو میں نے اس آدمی کو دیکھا جو درختوں کی جڑوں میں مار رہا تھا۔

2672۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْأَرْضَ أَرْضُ اللهِ وَالْعِبَادَ عِبَادُ اللهِ وَمَنْ أَحْيَا مَوَاتًا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا جَاءَنَا بِهَذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِينَ جَاءُوا بِالصَّلَوَاتِ عَنْهُ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ زمین ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی ہے اور بندے بھی سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کے ہیں اور جس کسی نے بنجر زمین کو آباد کیا تو وہی اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ اور حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث ہمارے پاس لانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ ﷺ سے نماز سے متعلقہ روایات ذکر کی ہیں۔

2673۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى أَرْضٍ فَهِيَ لَهُ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے (غیر آباد اور غیر مملوکہ) زمین پر دیوار بنالی (یعنی اس پر قبضہ کرلیا) تو وہ زمین اسی کے لیے ہوگی۔

2674۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ قَالَ هِشَامٌ الْعِرْقُ الظَّالِمُ أَنْ يَغْرِسَ الرَّجُلُ فِي أَرْضِ غَيْرِهِ فَيَسْتَحِقَّهَا بِذَلِكَ قَالَ مَالِكٌ وَالْعِرْقُ الظَّالِمُ كُلُّ مَا أُخِذَ وَاحْتُفِرَ وَغُرِسَ بِغَيْرِ حَقٍّ

ہشام نے بیان کیا ہے کہ العرق الظالم سے مراد یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی دوسرے کی زمین میں درخت گاڑ لے اور پھر اس کے سبب اس کی ملکیت کا استحقاق ثابت کرے۔ مالک نے کہا ہے کہ العرق الظالم سے مراد ہر وہ (غیر آباد) زمین ہے جس کا کچھ حصہ بغیر حق کے لے لیا جائے اور پھر اس میں گڑھا کھود دیا جائے اور اس میں درخت لگا دیے جائیں۔

2675۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَبَّاسِ السَّاعِدِيِّ يَعْنِي ابْنَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَبُوكَ فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ الْقُرَى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا فَخَرَصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَيْنَا تَبُوكَ فَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدَةً وَكَتَبَ لَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَعْنِي بِبَحْرِهِ قَالَ فَلَمَّا أَتَيْنَا وَادِي الْقُرَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ كَانَ فِي حَدِيقَتِكِ قَالَتْ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ

ابوحمید الساعدی نے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک کے لیے گیا۔ پس جب آپ ﷺ وادی القریٰ میں آئے تو وہاں ایک عورت اپنے باغ میں موجود تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: تم اندازہ لگاؤ (اس باغ میں کتنا پھل ہوگا؟) اور رسول اللہ ﷺ نے دس وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) کا اندازہ لگایا۔ پھر آپ ﷺ نے اس عورت کو فرمایا: جو پھل اس سے نکلے گا تو اسے شمار کرنا۔ پھر ہم تبوک میں آئے وہاں ایلہ کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک سفید رنگ کا خچر بطور تحفہ دیا اور آپ ﷺ نے اسے ایک چادر عطا فرمائی اور آپ ﷺ نے اسے زمین اور شہروں کی ملکیت پر سند لکھ دی۔ (چونکہ وہ لوگ زیادہ تر ساحل سمندر پر آباد تھے اس لیے انہیں "بحرہ" کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے) پھر آپ ﷺ نے اس عورت سے پوچھا: تیرے باغ سے کتنی پیداوار حاصل ہوئی ہے؟ اس نے جواب دیا: دس وسق جن کا اندازہ رسول اللہ ﷺ نے لگایا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مدینہ طیبہ جلدی جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پس تم میں سے جو کوئی میری ساتھ جلدی جانا چاہے تو اسے جلدی کرنا چاہیے۔

2676۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ كُلْثُومٍ عَنْ زَيْنَبَ أَنَّهَا كَانَتْ تَفْلِي رَأْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ امْرَأَةُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَنِسَاءٌ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ وَهُنَّ يَشْتَكِينَ مَنَازِلَهُنَّ أَنَّهَا تَضِيقُ عَلَيْهِنَّ وَيُخْرَجْنَ مِنْهَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُوَرَّثَ دُورَ الْمُهَاجِرِينَ النِّسَاءُ فَمَاتَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَوُرِّثَتْهُ امْرَأَتُهُ دَارًا بِالْمَدِينَةِ

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سر سے جوئیں تلاش کر رہی تھیں اور اس وقت آپ ﷺ کے پاس حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیوی اور دیگر مہاجر عورتیں بھی تھیں اور وہ اپنے اپنے گھروں کی شکایت کر رہی تھیں کہ وہ گھر ان پر تنگ ہیں اور انہیں ان سے نکال دیا جائے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ مہاجرین کے گھروں کا ان کی عورتوں کو وارث بنایا جائے۔ پس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کی بیوی مدینہ طیبہ میں ان کے گھر کی وارث بنی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّخُولِ فِي أَرْضِ الْخَرَاجِ (خراج والی زمین لینے کا بیان)

2677۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عِيسَى يَعْنِي ابْنَ سُمَيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ عَقَدَ الْجِزْيَةَ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جس نے جزیہ اپنے اوپر ڈال دیا تحقیق وہ اس طریقہ سے بری ہو گیا جس پر رسول اللہ ﷺ تھے (مراد یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان نے کسی کافر سے خراجی زمین خرید لی یا اس کا پانی وغیرہ تو اس کا خراج اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے ذمہ لازم ہو جائے گا۔ چونکہ خراج جزیہ کی ہی ایک قسم ہے اس لیے فرمایا: وہ اس طریقہ سے ہی بری ہو گیا جس پر رسول اللہ ﷺ تھے۔ گویا اسے انتہائی تشدید وتغلیظ پر محمول کیا گیا ہے)۔ (بذل المجہود ص 37 ج 14)

2678۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ابْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي شَبِيبُ بْنُ نُعَيْمٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهُ وَمَنْ نَزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهِ فَجَعَلَهُ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ قَالَ فَسَمِعَ مِنِّي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي أَشُبَيْبٌ حَدَّثَكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَدِمْتَ فَسَلْهُ فَلْيَكْتُبْ إِلَيَّ بِالْحَدِيثِ قَالَ فَكَتَبَهُ لَهُ فَلَمَّا قَدِمْتُ سَأَلَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ الْقِرْطَاسَ فَأَعْطَيْتُهُ فَلَمَّا قَرَأَهُ تَرَكَ مَا فِي يَدِهِ مِنَ الْأَرَضِينَ حِينَ سَمِعَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الْيَزَنِيُّ لَيْسَ هُوَ صَاحِبَ شُعْبَةَ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے زمین کو اس کے خراج سمیت لے لیا تو تحقیق اس نے اپنی ہجرت کو باطل کر دیا اور جس نے کسی کافر کی ذلت کو اس کی گردن سے اتار دیا اور اسے اپنے اوپر ڈال لیا (یعنی کافر سے خراجی زمین خرید کر اس کا خراج اپنے اوپر لازم کر لیا) تو اس نے اسلام سے اپنی پیٹھ کو پھیر لیا۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث خالد بن معدان نے سنی تو اس نے مجھے کہا: کیا شبیب نے تجھے حدیث بیان کی ہے۔ میں نے کہا: ہاں۔ پھر اس نے کہا: جب تو اس کے پاس آئے تو اسے کہنا کہ وہ حدیث میرے لیے لکھ دے۔ راوی کہتا ہے: انہوں نے وہ حدیث اس کے لیے لکھ دی۔ جب میں آیا تو خالد بن معدان نے اس کاغذ کے بارے میں مجھ سے پوچھا تو میں نے وہ کاغذ اسے دیا۔ پس جب اس نے اسے پڑھا تو اس نے اس زمین کو چھوڑ دیا جو اس کے قبضے میں تھی۔ جب اس نے یہ حدیث سنی۔ ابوداؤد نے کہا: یہ یزید بن خمیر یزنی وہ نہیں ہیں جو شعبہ کے شاگرد ہیں۔

بَابٌ فِي الْأَرْضِ يَحْمِيهَا الْإِمَامُ أَوِ الرَّجُلُ

اس زمین کا بیان جسے امام یا کوئی آدمی اپنی حفاظت میں روک لے

2679۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَمَى النَّقِيعَ

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین کو اپنی حفاظت میں روکنا صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے لیے ہے (یعنی جہاد اور زکوۃ وغیرہ کے جانوروں کے لیے زمین کے گھاس اور پانی کو روکنا جائز ہے)۔

ابن شہاب نے کہا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نقیع کی جگہ کو اپنی حفاظت میں روک لیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2680- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَمَى النَّقِيعَ وَقَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے نقیع کو روک لیا (محفوظ کر لیا) اور فرمایا: زمین کو روکنا نہیں ہے مگر صرف اللہ کے لیے (یعنی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے لیے زمین کے گھاس اور پانی کو روکنا جائز ہے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّكَازِ وَمَا فِيهِ (زمین میں دفن شدہ خزانے اور اس کے احکام کا بیان)

2681- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رکاز یعنی زمین میں دفن شدہ خزانے میں خمس ہے۔

2682- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الرِّكَازُ الْكَنْزُ الْعَادِيُّ

ہشام نے حسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ رکاز سے مراد پرانا خزانہ ہے۔

2683- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الزَّمْعِيُّ عَنْ عَمَّتِهِ قُرَيْبَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أُمِّهَا كَرِيمَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهَا قَالَتْ ذَهَبَ الْمِقْدَادُ لِحَاجَتِهِ بِبَقِيعِ الْخَبْخَبَةِ فَإِذَا جُرَذٌ يُخْرِجُ مِنْ جُحْرٍ دِينَارًا ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُخْرِجُ دِينَارًا دِينَارًا حَتَّى أَخْرَجَ سَبْعَةَ عَشَرَ دِينَارًا ثُمَّ أَخْرَجَ خِرْقَةً حَمْرَاءَ يَعْنِي فِيهَا دِينَارٌ فَكَانَتْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ دِينَارًا فَذَهَبَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ وَقَالَ لَهُ خُذْ صَدَقَتَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ هَوَيْتَ إِلَى الْجُحْرِ قَالَ لَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيهَا

ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم نے بیان کیا ہے کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اپنے کسی کام کی غرض سے بقیع خبخبہ (نواح مدینہ میں ایک جگہ کا نام ہے) گئے۔ وہاں ایک چوہے نے ایک بل سے ایک دینار نکالا۔ پھر وہ ایک ایک دینار کر کے نکالتا رہا یہاں تک کہ اس نے سترہ دینار نکالے۔ پھر اس نے سرخ رنگ کا ایک کپڑا سا نکالا، اس میں بھی ایک دینار تھا۔ پس اس طرح اٹھارہ دینار ہو گئے۔ پھر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ وہ لے کر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ان کے بارے میں آپ ﷺ کو اطلاع دی اور آپ سے عرض کی: ان کی زکوۃ لے لیجیے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم بل کی طرف خود گئے تھے؟ عرض کی: نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں ان میں برکت فرمائے (یعنی یہ لقطہ کے حکم میں ہے، رکاز نہیں اور خمس رکاز میں ہوتا ہے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ نَبْشِ الْقُبُورِ الْعَادِيَّةِ يَكُونُ فِيهَا الْمَالُ

(پرانی قبروں کو کھولنے کا بیان جس میں مال دفن ہو)

2684۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ بُجَيْرِ بْنِ أَبِي بُجَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ خَرَجْنَا مَعَهُ إِلَى الطَّائِفِ فَمَرَرْنَا بِقَبْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذَا قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ وَكَانَ بِهَذَا الْحَرَمِ يَدْفَعُ عَنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ أَصَابَتْهُ النِّقْمَةُ الَّتِي أَصَابَتْ قَوْمَهُ بِهَذَا الْمَكَانِ فَدُفِنَ فِيهِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّهُ دُفِنَ مَعَهُ غُصْنٌ مِنْ ذَهَبٍ إِنْ أَنْتُمْ نَبَشْتُمْ عَنْهُ أَصَبْتُمُوهُ مَعَهُ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَاسْتَخْرَجُوا الْغُصْنَ

بجیر بن ابی بجیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جب کہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ طائف کی طرف گئے۔ ہم ایک قبر کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ابورغال کی قبر ہے (یہ قوم ثمود کا آدمی تھا) اور اس سے اس حرم کے سبب عذاب دور رہتا تھا (مراد یہ ہے کہ وہ حرم پاک سے اسی ارادہ سے باہر نہ نکلتا تھا کہ اندر میں عذاب سے محفوظ رہوں گا کیونکہ سرزمین حرم میں عذاب نازل نہیں ہوتا۔ چنانچہ وہ اندر ہی رہتا رہا) لیکن جب ایک بار وہ باہر نکلا تو اسے وہیں عذاب آپہنچا جو اس جگہ اس کی قوم پر آیا تھا اور اسے اس قبر میں دفن کیا گیا اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ سونے کی ایک سلاخ ہے۔ اگر تم چاہو تو اسے کھول لو۔ تم اسے اس کے پاس پالو گے۔ پس لوگ تیزی سے اس کی طرف بڑھے اور انہوں نے وہ سلاخ نکال لی۔

فائدہ: رب کریم نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو جو قوت بصارت و بصیرت عطا فرمائی تھی یہ اس کا کمال ہے کہ سینکڑوں ہزاروں برس پہلے ہونے والے واقعہ کا مشاہدہ کیا اور اتنی قدیمی قبر کے اندر پائی جانے والی سونے کی سلاخ کو دیکھ لیا۔ کوئی شے آپ کے سامنے حجاب نہ بنی اور کون ہے جو اس شان میں آپ کی مثلیت کا دعویٰ کر سکے؟ آپ ﷺ رب کریم کی جانب سے عطا کردہ جملہ شانوں میں بے مثل اور بے مثال ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجَنَائِزِ (جنائز کا بیان)

بَابُ الْأَمْرَاضِ الْمُكَفِّرَةِ لِلذُّنُوبِ (گناہوں کا کفارہ بننے والی بیماریوں کا بیان)

2685۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَنْظُورٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي عَنْ عَامِرٍ الرَّامِ أَخِي الْخَضِرِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ النُّفَيْلِيُّ هُوَ الْخُضْرُ وَلٰكِنْ كَذَا قَالَ قَالَ إِنِّي لَبِبِلَادِنَا إِذْ رُفِعَتْ لَنَا رَايَاتٌ وَأَلْوِيَةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالُوا هٰذَا لِوَاءُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ تَحْتَ شَجَرَةٍ قَدْ بُسِطَ لَهُ كِسَاءٌ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَيْهِ وَقَدِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَسْقَامَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ أَعْفَاهُ اللهُ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مَرِضَ ثُمَّ أُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوهُ وَلَمْ يَدْرِ لِمَ أَرْسَلُوهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ حَوْلَهُ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَمَّا رَأَيْتُكَ أَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَمَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ مَعَهُنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي قَالَ ضَعْهُنَّ عَنْكَ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ

ابوداؤد نے بیان کیا کہ نفیلی جو کہ خضر قبیلے سے متعلق تھا، نے کہا کہ میں اپنے شہروں میں تھا کہ اچانک ہمارے سامنے جھنڈے اور نشان بلند ہوئے۔ تو میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے پاس آیا، درآنحالیکہ آپ ﷺ درخت کے نیچے ایک چادر پر تشریف فرما تھے جو آپ ﷺ کے لیے بچھائی گئی تھی اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی طرف متوجہ ہو کر جمع تھے۔ پس میں بھی ان کے پاس آ کر بیٹھ گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا: بلاشبہ مومن کو جب کوئی بیماری آلگتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے اس سے صحت عطا فرما دیتا ہے۔ تو وہ بیماری اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اس کے لیے آنے والے زمانہ میں باعث نصیحت ہوتی ہے (یعنی وہ مستقبل میں ان گناہوں کے ارتکاب سے اجتناب کرتا ہے) اور منافق جب بیمار ہوتا ہے پھر اسے اس سے صحت عطا کی جاتی ہے تو وہ ایسے اونٹ کی مانند ہوتا ہے جسے اس کے گھر والے (مالک) باندھ دیں اور پھر اسے چھوڑ دیں، پس وہ نہیں جانتا کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انہوں نے اسے کیوں باندھا تھا اور نہ وہ یہ جانتا ہے کہ انہوں نے اسے کیوں چھوڑ دیا۔ پھر آپ کے اردگرد بیٹھنے والوں میں سے ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ! علیہ السلام بیماری کیا ہوتی ہے؟ قسم بخدا! میں کبھی بھی بیمار نہیں ہوا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تو ہم سے اٹھ جا، تو ہم میں سے نہیں ہے۔ پس اسی اثناء میں کہ ہم آپ علیہ السلام کے پاس ہی تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا۔ اس پر چادر تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی شے تھی۔ وہ اس پر چادر لپیٹے ہوئے تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام میں نے جب آپ کو دیکھا تو میں آپ کی طرف آ گیا۔ پس میں درختوں کے ایک جھنڈ کے پاس سے گزرا تو میں نے اس میں کسی پرندے کے بچوں کی آواز سنی۔ پس میں نے انہیں پکڑ لیا اور میں نے انہیں اپنی چادر میں رکھ لیا۔ پھر ان کی ماں آ گئی اور وہ سر پر چکر لگانے لگی۔ پس میں نے اس کے لیے انہیں ظاہر کیا تو وہ ان پر گر پڑی اور میں نے اس کے ساتھ اسے بھی چادر میں لپیٹ لیا اور اب وہ میرے پاس ہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: انہیں زمین پر رکھ دے۔ میں نے انہیں رکھ دیا لیکن ان کی ماں پھر بھی ان کے ساتھ ہی پڑی رہی (یعنی اس نے بھی قطعاً اڑنے کی کوشش نہ کی)۔ تب رسول اللہ علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو ارشاد فرمایا: کیا تم ان بچوں کی ماں کی اپنے بچوں کے ساتھ شفقت اور رحمت کو دیکھ کر تعجب کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہاں، یارسول اللہ! علیہ السلام۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم فرماتا ہے جتنا کہ ان بچوں کی ماں کو اپنے بچوں کے ساتھ پیار ہے۔ تو انہیں واپس لوٹا دے یہاں تک کہ تو انہیں اسی جگہ رکھ دے جہاں سے تو نے انہیں اٹھایا ہے اور ان کی ماں بھی ان کے ساتھ ہو۔ پس وہ آدمی انہیں لے کر واپس لوٹ گیا۔

2686۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصِّيصِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ السُّلَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ ابْتَلَاهُ اللهُ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ ابْنُ نُفَيْلٍ ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ اتَّفَقَا حَتَّى يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللهِ تَعَالَى

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابراہیم بن مہدی سلمی نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے اور انہیں رسول اللہ علیہ السلام سے شرف صحبت حاصل تھا۔ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کسی بندے کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے رتبہ بلند ہوتا ہے جس تک وہ اپنے عمل سے نہیں پہنچتا تو اللہ تعالیٰ اسے جسمانی یا مالی یا اس کی اولاد کی جانب سے کسی آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ ابن نفیل نے یہ زائد لفظ ذکر کیے پھر اسے اس آزمائش پر صبر عطا فرما دیتا ہے۔ پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اسے اس مقام اور رتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کے لیے بلند ہوا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء و رسل، اولیاء کاملین اور صالحین کا کسی بیماری یا کسی اور آزمائش میں مبتلا ہونا اور ان کا اسی حال پر صابر و شاکر رہنا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کے لیے درجات کی بلندی کا سبب ہوتا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ

اس کا بیان کہ جب کوئی بندہ نیک عمل کرتا ہو اور پھر کہیں بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ اسے نہ کر سکے

2687- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْسَكِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ كُتِبَ لَهُ كَصَالِحِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ مُقِيمٌ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے ایک اور دو بار نہیں بلکہ کئی بار حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب بندہ کوئی نیک عمل کرتا ہے پھر کبھی بیماری یا سفر (یعنی عذر) کی وجہ سے اسے نہ کر سکا تو اس کے لیے وہ عمل اسی طرح لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ اپنی حالت صحت اور اقامت میں وہ نیک عمل کیا کرتا تھا (یعنی اس عمل کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں اسی طرح لکھا جاتا ہے جس طرح کہ جب وہ عمل کرتا تھا تو لکھا جاتا تھا)۔

بَابُ عِيَادَةِ النِّسَاءِ (عورتوں کی بیمار پرسی کا بیان)

2688- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ قَالَتْ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَأَنَا مَرِيضَةٌ فَقَالَ أَبْشِرِي يَا أُمَّ الْعَلَاءِ فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

حضرت ام علاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری تیمارداری فرمائی اور میں بیمار تھی۔ سو ارشاد فرمایا: اے ام علاء! تجھے بشارت ہو کیونکہ مسلمان کی بیماری کے سبب اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو دور فرما دیتا ہے، جس طرح آگ سونے اور چاندی کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے (یعنی بیماری گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے سبب اسی طرح گناہوں کو ختم کر دیتا ہے جس طرح آگ سونے اور چاندی کو میل سے صاف کر دیتی ہے)۔

2689- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَشَدَّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ أَيَّةُ آيَةٍ يَا عَائِشَةُ قَالَتْ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ قَالَ أَمَا عَلِمْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ الْمُسْلِمَ تُصِيبُهُ النَّكْبَةُ أَوِ الشَّوْكَةُ فَيُكَافَأُ بِأَسْوَإِ عَمَلِهِ وَمَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَاكُمُ الْعَرْضُ يَا عَائِشَةُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میں قرآن کریم کی شدید ترین آیت کو جانتی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! وہ کون سی آیت ہے؟ تو عرض کی:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی: (ترجمہ) ''جو کوئی برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا''۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تو نہیں جانتی کہ مسلمان کو جب کوئی مصیبت یا تکلیف پہنچتی ہے تو اسے اس کے برے عمل کا بدل بنا دیا جاتا ہے (یعنی مصیبت کے وقت جب مومن صبر کرتا ہے تو اس کی وجہ سے رب کریم اس کے برے اعمال ختم کر دیتا ہے) اور جس کا حساب لیا جائے گا اسے عذاب دیا جائے گا۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: (ترجمہ) ''تو اس سے حساب آسانی سے لیا جائے گا''۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حساب یسیر فقط تمہیں اللہ تعالیٰ کے پاس پیش کرنا ہے۔ اے عائشہ! اور جس کا حساب میں مناقشہ کیا جائے گا تو اسے عذاب دیا جائے گا۔

ابوداؤد نے کہا: یہ ابن بشار کے الفاظ ہیں۔ اس نے کہا: حدثنا ابن ابی ملیکہ۔

بَابٌ فِي الْعِيَادَةِ (بیمار پرسی کرنے کا بیان)

2690۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ عَرَفَ فِيهِ الْمَوْتَ قَالَ قَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ حُبِّ يَهُودَ قَالَ فَقَدْ أَبْغَضَهُمْ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ فَمَهْ فَلَمَّا مَاتَ أَتَاهُ ابْنُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ قَدْ مَاتَ فَأَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ فَنَزَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَمِيصَهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (راس المنافقین) عبداللہ بن ابی کی اس بیماری میں عیادت کے لیے تشریف لے گئے جس میں وہ فوت ہو گیا۔ تو جب آپ ﷺ اس کے پاس گئے تو آپ نے اس میں موت کے آثار پہچان لیے اور فرمایا: میں تجھے یہود کی دوستی اور محبت سے منع کیا کرتا تھا۔ تو اس نے کہا: حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے جو ان کے ساتھ بغض رکھا تو کیا ہوا؟ (یعنی وہ بھی فوت ہو گئے ان کا بغض انہیں موت سے نہ بچا سکا) پھر جب وہ مر گیا تو اس کا بیٹا آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! عبداللہ بن ابی فوت ہو گیا ہے۔ آپ مجھے اپنی قمیص عطا فرمائیے میں اس میں اسے کفن دوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص اتاری اور اسے عطا فرما دی۔

فائدہ: چونکہ اس کا بیٹا مسلمان تھا اس لیے آپ ﷺ نے اس کی دلجوئی کے لیے اپنی قمیص عطا فرما دی۔ اور یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے اپنی قمیص دی تھی، لہٰذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں ہی اس کا بدلہ چکانے کے لیے اسے اپنی قمیص عطا فرما دی۔ ورنہ یہ تو آپ جانتے تھے کہ چونکہ یہ منافق ہے اس لیے میری قمیص اس کے لیے باعث نفع نہیں ہو سکتی (واللہ اعلم) لیکن اپنے اخلاق کریمانہ کے سبب دینے سے انکار نہیں کیا۔

بَابٌ فِي عِيَادَةِ الذِّمِّيِّ (ذمی کی عیادت کرنے کا بیان)

2691۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا مِنَ الْيَهُودِ كَانَ مَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ أَطِعْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ بِي مِنَ النَّارِ

حضرت ثابت بن انس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی کا ایک بچہ بیمار تھا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ اس کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے اور اس کے سر کے پاس تشریف فرما ہوئے اور اسے فرمایا: تو اسلام قبول کر لے۔ پس اس بچے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سر کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ تو اس کے باپ نے اسے کہا: تو ابوالقاسم ﷺ کی اطاعت و پیروی کر پس اس نے اسلام قبول کر لیا۔ پس حضور نبی کریم ﷺ وہاں سے اٹھے تو آپ فرما رہے تھے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اسے میرے وسیلہ سے آتش جہنم سے بچا لیا۔

فائدہ: حضور رحمت عالم ﷺ کی ذات کتنی کریم اور شفیق ہے اور آداب معاشرت کے ساتھ کس طرح مزین اور آراستہ ہے کہ اپنے تو رہے اپنے، یہودی کے گھر بھی بچے کی تیمارداری کے لیے تشریف لے جاتے ہیں اور اپنے اخلاق کریمانہ سے ان کے دل جیت کر بچے کو نور ایمان سے منور فرما دیتے ہیں۔ یہی وہ حسین و جمیل تعلیم اور ادب ہے جس سے آپ نے اپنے غلاموں کو آراستہ فرمایا۔

بَابُ الْمَشْيِ فِي الْعِيَادَةِ (عیادت کے لیے پیدل چل کر جانے کا بیان)

2692۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لاتے تھے تو آپ ﷺ نہ خچر پر سوار ہوتے تھے اور نہ ہی ترکی گھوڑے پر (یعنی آپ ﷺ پیدل چل کر تشریف لاتے تھے)۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الْعِيَادَةِ عَلَى وُضُوءٍ (باوضو عیادت کرنے کی فضیلت کا بیان)

2693۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحِ بْنِ خُلَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ خَرِيفًا قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَمَا الْخَرِيفُ قَالَ الْعَامُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ الْبَصْرِيُّونَ مِنْهُ الْعِيَادَةُ وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا اور پھر ثواب اور اجر کی نیت سے اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کی، تو وہ جہنم سے ستر خریف کی مسافت پر دور کر دیا جاتا ہے۔ میں نے کہا: اے ابوحمزہ! خریف کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ اس سے مراد سال ہے (یعنی وہ جہنم سے ستر برس کی مسافت پر دور کر دیا جاتا ہے)۔ ابوداود نے کہا ہے کہ وہ قول جس میں بصری منفرد ہیں وہ "حالت وضو میں عیادت کرنا" ہے۔

2694۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُودُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مَرِيضًا مُمْسِيًا إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ أَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرِ الْخَرِيفَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مَنْصُورٌ عَنِ الْحَكَمِ كَمَا رَوَاهُ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ غُلَامُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَاقَ مَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد أُسْنِدَ هَذَا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ صَحِيحٍ[1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جو آدمی شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں۔ وہ اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ معین ہو جاتا ہے۔ اور جو کوئی صبح کے وقت آتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں، وہ اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ مختص ہو جاتا ہے۔

عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ نے کہا: ہمیں اعمش نے حکم عن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اس کی مثل روایت بیان کی ہے اور اس میں خریف (باغ) کا ذکر نہیں کیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے منصور نے حکم سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے اسے شعبہ نے روایت کیا ہے۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر نے منصور عن الحکم عن ابی جعفر عبداللہ بن نافع کی سند سے بیان کیا ہے اور نافع حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا غلام تھا۔ اس نے بیان کیا کہ حضرت ابو موسیٰ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے۔ ابو داؤد نے کہا: آگے شعبہ کی حدیث کی مثل بیان کی۔

ابو داؤد نے کہا: اس کے لیے کئی صحیح اسناد میں سے یہ سند بھی بیان کی گئی ہے: عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ۔

بَابٌ فِي الْعِيَادَةِ مِرَارًا (بار بار عیادت کرنے کا بیان)

2695۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے دن زخمی ہوئے۔ انہیں ایک آدمی (حبان بن قیس) نے ہاتھ کی رگ میں تیر مارا (اور پھر اس سے خون بند نہ ہو سکا) تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگوایا تا کہ آپ قریب سے ان کی عیادت کر سکیں۔

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: اکحل ہاتھ کے درمیان ایک رگ ہے اور خلیل نے کہا ہے کہ یہ رگ حیات ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہر عضو میں اس کا شعبہ ہوتا ہے۔ پس ہاتھ میں وہ شعبہ اکحل ہے، پیٹھ میں ابہرا ہے اور ران میں نساء ہے۔ جب یہ کٹ جائے تو پھر اس کا خون رکتا نہیں۔ واللہ اعلم (بذل الجہود ص 62 ج 14)

بَابٌ فِي الْعِيَادَةِ مِنَ الرَّمَدِ (آشوب چشم کی صورت میں عیادت کرنے کا بیان)

2696۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنِي

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری آنکھوں میں درد ہونے کے سبب میری عیادت فرمائی۔

بَابُ الْخُرُوجِ مِنَ الطَّاعُونِ (طاعون زدہ علاقے سے نکلنے کا بیان)

2697۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ يَعْنِي الطَّاعُونَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم کسی علاقے میں طاعون پائے جانے کے بارے سنو، تو تم اس کی طرف آگے نہ بڑھو (یعنی وہاں نہ جاؤ) اور جب کسی علاقے میں طاعون پھیل جائے درآنحالیکہ تم اسی علاقے میں ہو تو پھر طاعون سے بھاگتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔

فائدہ: اس میں احتیاط اور توکل دونوں کا درس دیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں احتیاط کا ذکر ہے کہ اگر تمہیں کسی علاقے میں طاعون پائے جانے کی خبر موصول ہو تو پھر احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ تم اس میں داخل نہ ہو۔ اور دوسرے حصہ میں توکل کا درس دیا کہ جہاں تم رہ رہے ہو اگر وہاں طاعون آ جائے تو پھر تمہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے وہیں رہنا چاہیے کیونکہ رب کریم کی منشا کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَرِيضِ بِالشِّفَاءِ عِنْدَ الْعِيَادَةِ

عیادت کے وقت مریض کے لیے شفاء کی دعا کرنے کا بیان

2698۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ اشْتَكَيْتُ بِمَكَّةَ فَجَاءَنِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِي ثُمَّ مَسَحَ صَدْرِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اشْفِ سَعْدًا وَأَتِمَّ لَهُ هِجْرَتَهُ

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے بیان کیا: میں مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گیا تو حضور نبی رحمت ﷺ میری تیمارداری کے لیے تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اپنا دست (شفا) میری پیشانی پر رکھا۔ پھر میرے سینے اور میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔ پھر یہ دعا فرمائی: اے اللہ! تو سعد کو شفا عطا فرما اور اس کے لیے اس کی ہجرت کو مکمل فرما (یعنی اسے موت عطا فرمانا تو مدینہ طیبہ میں)۔

2699۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو رہائی دلاؤ۔

سفیان نے کہا ہے کہ العانی سے مراد اسیر ہے (یعنی ایسا مسلمان جو کسی کافر کے پاس محبوس ہو یا جسے ظلماً قید و بند میں رکھا گیا ہو تو مسلمانوں پر اسے آزاد کرانا واجب ہے)۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَرِيضِ عِنْدَ الْعِيَادَةِ (عیادت کے وقت مریض کے لیے دعا کرنے کا بیان)

2700۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مِرَارٍ أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا عَافَاهُ اللهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مریض کی عیادت کی، جو قریب الموت نہ تھا اور اس نے اس کے پاس سات بار یہ دعا کی: میں اللہ سے جو عظمت و شان والا ہے اور عرش عظیم کا مالک ہے، یہ التجا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے نجات عطا فرما دے گا۔

فائدہ: الا عافاہ اللہ میں یا تو تقدیر عبارت اس طرح ہے: فلم یقل ذلک الا عافاہ اللہ یا پھر مَنْ کا لفظ برائے استفہام انکار ہے اور معنی نفی کی طرح راجع ہے جیسا کہ هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ اور مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ إِلَّا بِإِذْنِهٖ میں ہے۔

2701۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حُيَيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُودُ مَرِيضًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ إِلَى صَلَاةٍ[1]

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی مریض کی عیادت کے لیے

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آئے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا فرما کہ یہ تیری رضا کے لیے دشمن کو زخمی کرے (یعنی جہاد کرتا رہے) یا تیری رضا کے لیے جنازہ پڑھنے کے لیے چل کر جائے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن سرح نے الی جنازۃ کی بجائے الی صلاۃ ذکر کیا ہے (یعنی جو نماز کے لیے چل کر جائے)۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ (اس کا بیان کہ موت کی تمنا کرنا مکروہ ہے)

2702۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَدْعُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِالْمَوْتِ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی موت کی دعا نہ مانگے ایسی مصیبت کی وجہ سے جو اس پر اتری۔ البتہ اسے یہ کہنا چاہیے: اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندہ رہنا باعث خیر و برکت ہو اور مجھے موت دے دے جب وفات میرے لیے باعث خیر و بھلائی ہو۔

محمد بن بشار، ابوداؤد طیالسی، شعبہ نے حضرت قتادہ سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو موت کی تمنا نہیں کرنی چاہیے۔ پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی۔

فائدہ: مراد یہ ہے کہ جب تک میری طاعت و ریاضت اور اعمال صالحہ معصیت و گناہ پر غالب رہے اور زمانہ فتن اور طرح طرح کی آزمائشوں سے خالی ہو، تب تک مجھے زندہ رکھ اور جب حالات اس کے برعکس ہو جائیں تو مجھے موت دے دے)

بَابُ مَوْتِ الْفَجْأَةِ (اچانک آنے والی موت کا بیان)

2703۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ أَوْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَرَّةً عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ مَرَّةً عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ مَوْتُ الْفَجْأَةِ أَخْذَةُ أَسِفٍ

حضرت عبید بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے، ان سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اچانک آنے والی موت غضب کی گرفت ہے (اس طرح کہ اس میں اپنے گناہوں سے توبہ کرنے اور دیگر حقوق و فرائض کے بارے وصیت کی فرصت نہیں ملتی۔ تو یہی علامت غضب ہے)۔ راوی نے اس روایت کے ایک بار مرفوع اور ایک بار موقوف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ (طاعون سے مرنے والے کی فضیلت کا بیان)

2704۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَتِيكٍ وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَبُو أُمِّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَّهُ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوا وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْمَوْتُ قَالَتِ ابْنَتُهُ وَاللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا فَإِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَازَكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ قَالُوا الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ

عتیک بن حارث بن عتیک جو کہ عبداللہ بن عبداللہ کے نانا ہیں، انہوں نے انہیں خبر دی ہے کہ ان کے چچا جابر بن عتیک نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے۔ تو آپ ﷺ نے انہیں اس حال میں پایا کہ ان پر غشی طاری تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں زور سے آواز دی لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا اور فرمایا: اے ابوالربیع! ہم تیرے بارے میں مغلوب ہو گئے (یعنی ہماری چاہت اور کوشش پر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آ گئی)۔ پس عورتوں نے شور مچایا اور رونے لگیں۔ تو ابن عتیک انہیں خاموش کرانے لگے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم انہیں چھوڑ دو۔ جب واجب ہو جائے تو کوئی رونے والی نہ روئے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ واجب ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: موت۔ ان کی بیٹی نے کہا: قسم بخدا! میں امید رکھتی ہوں کہ تم شہید ہو، کیونکہ تم نے اپنے جہاد کا ساز و سامان تیار کر رکھا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی نیت کے مطابق اجر عطا فرماتا ہے، تم کس شے کو شہادت شمار کرتے ہو۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کی راہ میں (لڑتے ہوئے) قتل ہو جانا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے کے سوا شہادت کی سات قسمیں ہیں: وہ آدمی جو طاعون کے سبب فوت ہو جائے وہ شہید ہے، جو پانی میں ڈوب کر مر جائے وہ شہید ہے، ذات الجنب کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری (یعنی دست وغیرہ) میں مبتلا ہو کر مر جائے وہ شہید ہے، جل کر فوت ہونے والا شہید ہے اور وہ آدمی جو کسی گرنے والی دیوار یا چھت کے نیچے آ کر فوت ہو جائے وہ شہید ہے اور وہ عورت جو اپنے اندر موجود شے کو ساتھ لے کر مر جاتی ہے وہ بھی شہید ہے (اس سے مراد یا تو حاملہ عورت ہے جو اپنے حمل کے ساتھ ہی فوت ہو جاتی ہے یا پھر اس سے مراد باکرہ عورت ہے جو اپنی بکارت سمیت فوت ہو جاتی ہے۔ یہاں جمع بمعنی مجموع ہے)۔

بَابُ الْمَرِيضِ يُؤْخَذُ مِنْ أَظْفَارِهِ وَعَانَتِهِ (مریض کے ناخن اور زیر ناف بال کاٹنے کا بیان)

2705۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا وَكَانَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ[1] خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا لِقَتْلِهِ فَاسْتَعَارَ مِنْ ابْنَةِ الْحَارِثِ مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَتْهُ فَوَجَدَتْهُ مُخْلِيًا وَهُوَ عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ فَفَزِعَتْ فَزْعَةً عَرَفَهَا فِيهَا فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذِهِ الْقِصَّةَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا يَعْنِي لِقَتْلِهِ اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو خریدا (تاکہ وہ ان سے بدلہ لے سکیں) کیونکہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ پس حضرت خبیب رضی اللہ عنہ ان کے پاس قیدی بن کر ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ ان تمام نے آپ کے قتل پر اتفاق کر لیا۔ تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی بیٹی سے استرا عاریۃً طلب کیا کہ اس کے ساتھ آپ زیر ناف بال اتار لیں۔ پس اس نے آپ کو وہ عاریۃً دے دیا۔ پھر اس کا چھوٹا سا بچہ ان کے پاس چلا گیا اور اسے اس کے بارے علم نہ ہوا۔ یہاں تک کہ جب وہ ان کی جانب آئی تو اس نے آپ کو تنہا پایا اور اس کا بیٹا اس کی ران پر بیٹھا تھا اور استرا ان کے ہاتھ میں تھا۔ پس وہ سخت گھبرا گئی اور آپ نے اس گھبراہٹ کو اس کے چہرے میں پہچان لیا اور فرمایا: کیا تو خوفزدہ ہو رہی ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا۔ میں اس طرح نہیں کروں گا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ واقعہ شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا: مجھے عبیداللہ بن عیاض نے خبر دی ہے کہ حارث کی بیٹی نے انہیں بتایا کہ وہ سب کے سب حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لیے جمع ہوئے۔ تو انہوں نے مجھ سے زیر ناف بال اتارنے کے لیے استرا مانگا تو میں نے اسے استرہ دے دیا۔

فائدہ: یہ دین اسلام کا امتیاز ہے کہ یہ اپنے ماننے والوں کو کسی کا ناحق خون بہانے کی اجازت نہیں دیتا۔ حالانکہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سنہری موقع تھا کہ آپ اپنی جان دینے سے پہلے ان کا ایک بچہ بڑی آسانی سے قتل کر سکتے تھے مگر چونکہ دین اسلام بچوں، بوڑھوں اور عورتوں وغیرہ کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لیے آپ نے اپنے قتل کا یقین ہونے کے باوجود بچے کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائی۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللهِ عِنْدَ الْمَوْتِ

اس کا بیان کہ موت کے وقت اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنا چاہیے

2706۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ قَالَ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے وصال سے تین دن قبل یہ فرماتے سنا

1۔ ایک نسخہ میں فَلَبِثَ کے بجائے فَجَلَسَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے کہ تم میں سے کوئی فوت نہ ہو مگر اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھتا ہو (یعنی اللہ تعالیٰ سے عفو و درگزر اور مغفرت و بخشش کی امید رکھتا ہو۔ کیونکہ اس کی رحمت ہر شے پر غالب ہے)۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَطْهِيرِ ثِيَابِ الْمَيِّتِ عِنْدَ الْمَوْتِ

اس کا بیان کہ موت کے وقت میت کو پاک صاف کپڑے پہنانا مستحب ہے

2707۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے نئے کپڑے طلب کیے اور وہ پہن لیے۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: بے شک میت کو انہیں کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں وہ فوت ہوتا ہے۔

فائدہ: بعض نے حدیث طیبہ کو اپنے ظاہر پر رکھتے ہوئے کہا ہے کہ ان کپڑوں سے مراد وہی کپڑے ہیں جن میں آدمی کو موت آتی ہے۔ لیکن محققین محدثین نے یہ کہا ہے کہ کپڑوں سے مراد اعمال ہیں۔ یعنی آدمی اپنے انہی نیک و بد اعمال پر اٹھایا جائے گا جن پر اس کی موت واقع ہوئی اور عرب کلام میں ثیاب سے اعمال مراد لینا معروف ہے۔ (بذل المجہود ص78 ج14)

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ الْمَيِّتِ مِنَ الْكَلَامِ

اس کا بیان کہ میت کے پاس کون سا کلام کرنا مستحب ہے

2708۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَقُولُ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَعْقِبْنَا عُقْبَى صَالِحَةً قَالَتْ فَأَعْقَبَنِي اللَّهُ تَعَالَى بِهِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی میت کے پاس حاضر ہو تو تم خیر و بھلائی کی گفتگو کرو۔ کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں کیا کہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس طرح کہہ: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور ہمیں صالح اور اچھا بدل عطا فرما۔ وہ فرماتی ہیں: مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ عطا فرمائے۔

بَاب فِي التَّلْقِينِ (میت کو تلقین کرنے کا بیان)

2709۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی زندگی کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا (یعنی مرتے وقت جسے کلمہ طیبہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہوگئی وہ جنت کی ابدی نعمتوں کا مستحق بن گیا)۔

2710۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

یحیٰ بن عمارہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے قریب الموت لوگوں کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلقین کرو (یعنی تم ان کے پاس بیٹھ کر کلمہ پڑھتے رہو۔ مناسب انداز میں اسے پڑھنے کی تلقین بھی کرتے رہو۔ رب کریم نے چاہا تو اسے بھی کلمہ پڑھنے کی توفیق نصیب ہو جائے گی اور اسی سبب سے اس کی آخرت سنور جائے گی۔ اور تلقین سے مراد اس کا معروف معنی بھی ہو سکتا ہے کہ میت کو دفن کرنے کے بعد اسے کلمہ شہادت کی تلقین کرنا۔ یہاں یہ معنی بھی مراد لیے جا سکتے ہیں۔ بہر حال تلقین کرنا امر مستحب ہے)۔

بَاب تَغْمِيضِ الْمَيِّتِ (میت کی آنکھیں بند کرنے کا بیان)

2711۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ أَبُو مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ فَصَيَّحَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَتَغْمِيضُ الْمَيِّتِ بَعْدَ خُرُوجِ الرُّوحِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ الْمُقْرِئَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَيْسَرَةَ رَجُلًا عَابِدًا يَقُولُ غَمَّضْتُ جَعْفَرًا الْمُعَلِّمَ وَكَانَ رَجُلًا عَابِدًا فِي حَالَةِ الْمَوْتِ فَرَأَيْتُهُ فِي مَنَامِي لَيْلَةَ مَاتَ يَقُولُ أَعْظَمُ مَا كَانَ عَلَيَّ تَغْمِيضُكَ لِي قَبْلَ أَنْ أَمُوتَ[1]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے تو دیکھا کہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے انہیں بند کر دیا۔ تو ان کے افراد خانہ چیخ و پکار کرنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بارے میں سوائے خیر اور بھلائی کے کچھ نہ پکارو۔ کیونکہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما، ہدایت پانے والے لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے

1۔ قال ابوداؤد الخ کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پیچھے باقی رہنے والوں میں سے اسے خلیفہ عطا فرما اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما۔ اے تمام جہانوں کے پروردگار! اے اللہ! اس کے لیے اس کی قبر میں وسعت فرما اور اس کی قبر کو منور و روشن فرما۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ میت کی آنکھیں روح نکلنے کے بعد بند کی جائیں گی۔ میں نے محمد بن محمد بن نعمان المقری سے سنا ہے انہوں نے کہا: میں نے ابو میسرہ جو کہ ایک عبادت گزار آدمی تھا اس کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے جعفر المعلم کی آنکھیں موت کی حالت میں بند کیں۔ وہ بہت عبادت گزار آدمی تھا۔ پھر میں نے اسے اسی موت والی رات حالت خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ میرے مرنے سے پہلے تیرا میری آنکھوں کو بند کرنا مجھ پر سب سے زیادہ گراں گزرا ہے (یعنی مقصود یہ اشارہ دینا ہے کہ آنکھیں اس وقت بند کرنی چاہئیں جب روح نکل جائے)۔

بَاب فِي الِاسْتِرْجَاعِ (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھنے کا بیان)

2712۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَصَابَتْ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَآجِرْنِي فِيهَا وَأَبْدِلْ لِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت آ پہنچے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! میں اپنی مصیبت کو تیری جانب سے ہی شمار کرتا ہوں۔ پس تو ہی مجھے اس میں اجر و ثواب عطا فرما اور اس کے عوض میرے لیے اس سے بہتر بدل عطا فرما۔

بَاب فِي الْمَيِّتِ يُسَجَّى (میت کو کپڑے سے ڈھانپ دیے جانے کا بیان)

2713۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُجِّيَ فِي ثَوْبِ حِبَرَةٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کو یمنی کپڑے سے ڈھانپا گیا۔

بَاب الْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْمَيِّتِ (میت کے پاس قرآن کریم پڑھنے کا بیان)

2714۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ الْمَرْوَزِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اقْرَءُوا يس عَلَى مَوْتَاكُمْ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْعَلَاءِ

حضرت معقل بن یسار نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں پر سورۂ یٰسین پڑھو۔ یہ ابن العلاء کے الفاظ ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: اس میں موتاکم سے مراد یا تو قریب الموت لوگ ہیں کہ اس حالت میں ان کے پاس سورۂ یٰسین پڑھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر، احوال قیامت اور بعث بعد الموت وغیرہ سے آگاہ اور مانوس ہو جائیں گو زبان کی قوت کمزور ہو چکی ہے لیکن دل تو اس کی طرف متوجہ ہے، لہٰذا وہ ان لحات میں پوری قوت کے ساتھ ان امور کی تصدیق کرے۔ تا کہ آخرت کی منزل اس کے لیے آسان ہو جائے۔ جیسا کہ ابن ابی الدنیا اور دیلمی نے حضرت ابو الدرداء سے حدیث نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ما من میت یقرء عند رأسه سورة یس الا هون الله علیه اور ایک دوسری صحیح روایت میں ہے: یٰس قلب القرآن لا یقرء ها عبد یرید لدار الآخرة الا غفر الله له ما تقدم من ذنبه فاقرء وه علی موتاکم۔ اور بعض متاخرین محققین نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مراد آدمی کے مرنے کے بعد اس کے پاس بیٹھ کر یا اسے دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس بیٹھ کر پڑھنا ہے: اور اس کی تائید ابن عدی وغیرہ کی روایت سے ہوتی ہے: من زار قبر والدیه او احدهما فی کل جمعة فقرأ عندهما یٰس غفر له بعدد کل حرف منها۔ اور ابن عابدین نے اس طرح بیان کیا: من دخل المقابر فقرأ سورة یٰس خفف الله عنهم یومئذ و کان له بعدد من کان فیها حسنات (بذل المجہود حاشیہ ص84,85ج14)۔

بَابُ الْجُلُوسِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ (مصیبت کے وقت اظہار غم کے لیے ایک جگہ بیٹھنے کا بیان)

2715۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُتِلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٌ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْحُزْنُ وَذَكَرَ الْقِصَّةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: جب (جنگ موتہ میں) حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر (طیار) اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر حزن وغم کے آثار نمایاں تھے۔ آگے پورا واقعہ بیان کیا۔

بَابٌ فِي التَّعْزِيَةِ (تعزیت کرنے کا بیان)

2716۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَبَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَعْنِي مَيِّتًا فَلَمَّا فَرَغْنَا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَانْصَرَفْنَا مَعَهُ فَلَمَّا حَاذَى بَابَهُ وَقَفَ فَإِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ مُقْبِلَةٍ قَالَ أَظُنُّهُ عَرَفَهَا فَلَمَّا ذَهَبَتْ إِذَا هِيَ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَخْرَجَكِ يَا فَاطِمَةُ مِنْ بَيْتِكِ فَقَالَتْ أَتَيْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ فَرَحَّمْتُ إِلَيْهِمْ مَيِّتَهُمْ أَوْ عَزَّيْتُهُمْ بِهِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى قَالَتْ مَعَاذَ اللهِ وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِيهَا مَا تَذْكُرُ قَالَ لَوْ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَذَكَرَ تَشْدِيدًا فِي ذٰلِكَ فَسَأَلْتُ رَبِيعَةَ عَنِ الْكُدَى فَقَالَ الْقُبُورُ فِيمَا أَحْسَبُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک میت کو قبر میں دفن کیا۔ جب ہم فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس مڑے۔ پس آپ ﷺ اس مرنے والے کے دروازے کے سامنے آئے تو آپ ٹھہر گئے۔ تو اچانک ہم نے ایک عورت کو آتے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتا ہے کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے اسے پہچان لیا تھا۔ پس جب وہ گزر گئی تو دیکھا وہ تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا تھیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: اے فاطمہ! تجھے اپنے گھر سے کس چیز نے نکالا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں اس گھر والوں کے پاس آئی تھی اور میں نے ان کی میت پر اظہار دردمندی کیا ہے اور میں نے ان سے تعزیت کی ہے (انہیں صبر اور حوصلہ دلایا ہے)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: پھر شاید تم ان کے ساتھ قبرستان بھی گئی ہوگی؟ انہوں نے عرض کی: معاذ اللہ! میں نے اس کے بارے آپ سے وہ سن رکھا ہے جو آپ اس کے بارے ذکر کرتے ہیں (یعنی آپ اس سے منع فرماتے ہیں)۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر تو ان کے ساتھ قبرستان جاتی، پھر اس بارے میں سخت وعید ذکر فرمائی۔ سو میں نے ربیعہ سے کدی کے بارے پوچھا تو اس نے کہا: اس سے مراد قبرستان ہے (چونکہ قبرستان کی جگہ سخت اور پتھریلی تھی اس لیے اسے کدی سے تعبیر کیا گیا)

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ میت کے گھر والوں کے پاس اظہار افسوس اور تعزیت کے لیے جانا چاہیے اور دوسرا یہ کہ عورتوں کو جنازہ کے ساتھ چل کر قبرستان نہیں جانا چاہیے۔

بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ (صدمہ اور تکلیف کے وقت صبر کرنے کا بیان)

2717۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ لَهَا اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِي أَنْتَ بِمُصِيبَتِي فَقِيلَ لَهَا هٰذَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَتْهُ فَلَمْ تَجِدْ عَلَى بَابِهِ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى أَوْ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس آئے جو اپنے بچے کے فوت ہونے پر رو رہی تھی۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر۔ تو اس نے کہا: تمہیں میری مصیبت اور تکلیف کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے (یعنی اس کی شدت اور غم سے تو میں واقف ہوں) تو اسے بتایا گیا: یہ حضور نبی رحمت ﷺ ہیں (یعنی اس نے آپ ﷺ کو پہچانے بغیر وہ جواب دے دیا۔ جب معلوم ہوا تو خوب شرمندہ ہوئی)۔ چنانچہ آپ ﷺ کے پاس آئی اور آپ کے دروازے پر دربان نہ پائے (جیسا کہ عام شہنشاہوں کے دروازوں پر ہوتے ہیں)۔ تو عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے آپ کو پہچانا نہیں (اس لیے میں اپنے قول پر معذرت پیش کرتی ہوں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک صبر پہلے صدمہ میں ہوتا ہے یا صدمہ کے شروع میں ہوتا ہے (یعنی جب مصیبت آئے تو اس وقت صبر کیا جائے تو وہ باعث اجر ہوتا ہے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ (میت پر رونے کا بیان)

2718۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَةً لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ وَسَعْدٌ وَأَحْسَبُ أُبَيًّا أَنَّ ابْنِي أَوْ بِنْتِي قَدْ حُضِرَ فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِءُ السَّلَامَ فَقَالَ قُلْ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَأَتَاهَا فَوُضِعَ الصَّبِيُّ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هَذَا قَالَ إِنَّهَا رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ کی طرف آدمی بھیجا اور میں اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی اس کے ساتھ تھے اور میرا گمان ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی تھے کہ میرا بیٹا یا میری بیٹی (یہ راوی کو شک ہے) قریب الموت ہے۔ پس ہم حاضر خدمت ہوئے تو آپ ﷺ نے سلام کہلا بھیجا اور (قاصد کو) فرمایا کہ جا کر یہ کہنا کہ سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو وہ لے لے اور جو وہ عطا کرے اور ہر شے کی اس کے پاس مدت مقرر ہے۔ انہوں نے دوبارہ قاصد بھیجا اور قسم دے کر بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ تشریف لے گئے اور بچے کو رسول اللہ ﷺ کی گود میں رکھ دیا گیا اور اس وقت اس کی روح مضطرب اور پریشان تھی (یعنی اس پر نزع کی کیفیت طاری تھی)۔ تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسوؤں کے موتی بہنے لگے۔ تو (یہ دیکھ کر) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ کیا ہے؟ (یعنی آپ نے تو رونے سے منع کیا ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ان کے دلوں میں رکھ دیتا ہے جن کے لیے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ میت پر آنسو بہانا سنت ہے۔ البتہ نوحہ کرنا، گریبان چاک کرنا اور انہیں جیسے دیگر افعال کرنا ممنوع ہیں۔

2719۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا إِنَّا بِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج کی رات میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام اپنے جد امجد کے نام پر ابراہیم رکھا ہے۔ اور آگے حدیث بیان کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں اس بچے کی روح نکلتے دیکھی۔ تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آنکھیں آنسو بہاتی ہیں، دل مغموم ہوتا ہے اور ہم (زبان سے) نہیں کہتے مگر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وہی جو ہمارے رب کو پسند ہوتا ہے (یعنی إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) اے ابراہیم! بلاشبہ ہم (تیری جدائی اور موت کے) سبب مغموم اور غمزدہ ہیں۔

بَابٌ فِي النَّوْحِ (نوحہ کرنے کا بیان)

2720۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ

ام عطیہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: نوحہ سے مراد میت کے محاسن اور خوبیاں بیان کر کے رونا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد بلند آواز کے ساتھ رونا ہے۔

2721۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور (اپنی پسند کے ساتھ) نوحہ سننے والی پر لعنت کی ہے۔

2722۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ الْمَعْنَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهِلَ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ إِنَّمَا مَرَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَلَى قَبْرٍ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَ هَذَا لَيُعَذَّبُ وَأَهْلُهُ يَبْكُونَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَتْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَلَى قَبْرِ يَهُودِيٍّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔ پس اس کا ذکر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس بیان میں خطا کی ہے۔ (اصل واقعہ یہ ہے) کہ حضور نبی مکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے اور فرمایا: اس قبر والے کو تو عذاب دیا جا رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔ پھر آپ نے (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) یہ آیت بھی پڑھی: ''کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا''۔ اور ہناد نے ابو معاویہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ ایک یہودی کی قبر کے پاس سے گزرے تھے۔

فائدہ: جمہور علماء کا موقف یہ ہے کہ اگر کسی میت نے اپنے گھر والوں کو اپنی موت پر نوحہ کے ساتھ رونے کی وصیت کر رکھی ہو تو اس کے رونے کے سبب اسے عذاب دیا جاتا ہے اور علامہ کرمانی نے کہا ہے کہ جب دنیا میں فعل غیر کے ساتھ عذاب دینا جائز ہے جیسا کہ رب کریم ارشاد فرماتا ہے: وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً (تم اس فتنہ سے بچو جو تم میں سے صرف انہیں کو نہ پہنچے گا جنہوں نے ظلم کیا) تو اس طرح برزخ میں بھی فعل غیر کے ساتھ عذاب ممکن ہے اور الوازرة

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

والی آیت قیامت کے دن کے لیے ہے۔ (عمدۃ القاری ص 79,80 ج 8)

2723۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ ثَقِيلٌ فَذَهَبَتِ امْرَأَتُهُ لِتَبْكِيَ أَوْ تَهُمَّ بِهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو مُوسَى أَمَا سَمِعْتِ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَسَكَتَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو مُوسَى قَالَ يَزِيدُ لَقِيتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ لَهَا مَا قَوْلُ أَبِي مُوسَى لَكِ أَمَا سَمِعْتِ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ سَكَتِّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَمَنْ سَلَقَ وَمَنْ خَرَقَ

یزید بن اوس نے بیان کیا ہے کہ میں ابوموسیٰ کے پاس گیا اور وہ سخت بیمار تھے۔ تو ان کی بیوی رونے لگی، یا اس نے رونے کا قصد کیا۔ تو ابوموسیٰ نے اسے کہا: کیا تو نے وہ نہیں سنا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اس نے جواب دیا: کیوں نہیں، میں نے سنا ہے۔ یزید بن اوس کہتے ہیں: پس وہ بالکل خاموش ہوگئی۔ پس جب ابوموسیٰ فوت ہوگئے تو یزید کہتے ہیں: میں ان کی عورت سے ملا اور میں نے اس سے کہا: وہ کون سا قول ہے جو ابوموسیٰ نے تجھے کہا تھا، کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نہیں سنا اور پھر تو خاموش ہوگئی تھی۔ تو اس نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے مصیبت کے وقت سر کا حلق کرا دیا اور وہ جو چیخ و پکار کرنے لگا (یعنی دھاڑیں مار کر رونے لگا) اور وہ جو اپنے کپڑے پھاڑنے لگا (یہ تمام زمانہ جاہلیت کی رسمیں ہیں، اسلام قطعاً ان کی اجازت نہیں دیتا)۔

2724۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَامِلٌ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى الرَّبَذَةِ حَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لَا نَعْصِيَهُ فِيهِ أَنْ لَا نَخْمُشَ وَجْهًا وَلَا نَدْعُوَ وَيْلًا وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا وَلَا نَنْشُرَ شَعَرًا

حضرت اسید بن ابی اسید نے بیعت کرنے والی عورتوں میں سے ایک عورت سے روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا کہ ان امور میں جن کے بارے رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا، یہ بھی تھا کہ آپ ﷺ نے ہم سے نیکی کے بارے عہد لیا کہ ہم اس میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گے اور یہ کہ (مصیبت اور تکلیف کے وقت) ہم چہرے نہیں نوچیں گے اور نہ ہم ویل اور ہلاکت کو پکاریں گی اور نہ ہی ہم گریبان پھاڑیں گے اور یہ کہ ہم بال نہیں بکھیریں گی۔

فائدہ: نوحہ کرنا بالاجماع حرام ہے کیونکہ یہ دور جاہلیت کی رسم ہے۔ تب ہی رسول اللہ ﷺ عورتوں سے ان کے اسلام لانے کے وقت اس پر بیعت لیتے تھے کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی۔ البتہ بغیر نوحہ کے رونا مباح ہے۔ (عمدۃ القاری ص 84 ج 8)

بَابُ صَنْعَةِ الطَّعَامِ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ (میت کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرنے کا بیان)

2725۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ أَمْرٌ شَغَلَهُمْ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو۔ کیونکہ انہیں ایک ایسی تکلیف اور غم آپہنچا ہے جس نے انہیں کھانا تیار کرنے سے روک دیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: یہ حدیث طیبہ اس بارے میں صریح ہے کہ میت کے گھر والوں کے لیے کھانے کا انتظام کرنا ان کے لواحقین، رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے لیے لازم ہے اور پھر اس کھانے سے ان جملہ افراد کا کھانا مباح ہے جو اس غم میں اہل میت کے ساتھ برابر کے شامل ہیں اور اہل میت کے پاس آنے والے بیرونی افراد جنہیں کھانا کھلانا ان کی ذمہ داری ہے۔ البتہ کھانا تیار کرنے میں اس چیز کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ وہ اسراف اور فضول خرچی کے زمرہ میں داخل نہ ہو اور ساتھ ہی خوشی اور غم کے کھانے کے درمیان امتیاز اور واضح فرق قائم رہے۔

بَابٌ فِي الشَّهِيدِ يُغَسَّلُ (اس کا بیان کہ کیا شہید کو غسل دیا جائے گا)

2726۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِي صَدْرِهِ أَوْ فِي حَلْقِهِ فَمَاتَ فَأُدْرِجَ فِي ثِيَابِهِ كَمَا هُوَ قَالَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی کو اس کے سینے یا اس کے حلق میں تیر مارا گیا اور وہ مر گیا۔ تو اسے اس کے انہیں کپڑوں میں لپیٹ کر دفن کر دیا گیا جس حال میں وہ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

2727۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا[1] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيدُ وَالْجُلُودُ وَأَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے شہداء کے لیے حکم ارشاد فرمایا: ان سے ہتھیار اور زرہیں وغیرہ اتار لی جائیں اور انہیں ان کے خون اور ان کے کپڑوں سمیت دفن کر دیا جائے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ شہید کے بدن سے اضافی اشیاء اتار لی جائیں گی اور اس کے بدن کے کپڑے اس کے جسم پر باقی رکھے جائیں گے اور اسے بغیر غسل کے اور بغیر کوئی نیا کفن پہنائے دفن کر دیا جائے گا۔

2728۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَهَذَا لَفْظُهُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ شُهَدَاءَ أُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوا وَدُفِنُوا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ شہدائے احد کو غسل نہیں دیا گیا اور انہیں خون آلود کپڑوں میں ہی دفن کیا گیا اور ان پر نماز جنازہ بھی نہ پڑھی گئی۔

1۔ وعیسی بن یونس قالا کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2729۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ يَعْنِي الْمَرْوَانِيَّ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْمَعْنَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَرَّ عَلَى حَمْزَةَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِي نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتَّى يُحْشَرَ مِنْ بُطُونِهَا وَقَلَّتِ الثِّيَابُ وَكَثُرَتِ الْقَتْلَى فَكَانَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ يُكَفَّنُونَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ زَادَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يُدْفَنُونَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَسْأَلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قُرْآنًا فَيُقَدِّمُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (غزوۂ احد کے دن اپنے چچا) حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ درآنحالیکہ ان کا مثلہ کیا گیا تھا (یعنی ان کے اعضائے بدن، کان، ناک وغیرہ کاٹ دیے گئے تھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ایسا نہ ہوتا کہ (حضرت حمزہ کی ہمشیرہ) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے دل میں رنج وغم محسوس کریں گی تو میں انہیں (بغیر دفن کے چھوڑ دیتا۔ یہاں تک کہ انہیں (مردوں پر جھپٹنے والے) درندے اور پرندے کھا جاتے۔ یہاں تک کہ پھر یہ انہی کے پیٹ سے اٹھائے جاتے۔ (اس وقت) کپڑے کم تھے اور شہداء کی تعداد زیادہ تھی اور ایک کپڑے میں ایک، دو اور تین تین آدمیوں کو کفن دیا جاتا۔ قتیبہ نے اپنی روایت میں یہ زائد ذکر کیا ہے: پھر انہیں ایک ہی قبر میں دفن کر دیا جاتا تھا اور رسول اللہ ﷺ یہ پوچھتے تھے: ان میں سے کون زیادہ قرآن کریم کو جاننے والا ہے۔ پس اسے قبلہ کی جانب سب سے آگے رکھا جاتا۔

2730۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم مَرَّ بِحَمْزَةَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، درآنحالیکہ ان کا مثلہ کر دیا گیا تھا اور آپ ﷺ نے ان کے سوا شہدائے احد میں سے کسی پر نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

فائدہ: امام شافعی، مالک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ تعالیٰ کا موقف یہ ہے کہ شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے گی جیسا کہ اسے غسل نہیں دیا جاتا اور اہل ظاہر نے بھی یہی کہا ہے جب کہ اس کے برعکس ابن ابی لیلیٰ، اوزاعی، ثوری، امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد، ایک روایت میں احمد اور ایک روایت میں اسحاق رحمہم اللہ تعالیٰ تمام نے یہ کہا ہے کہ شہید پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور یہی قول اہل حجاز کا ہے۔ اور استدلال عقبہ بن عامر کی حدیث سے کیا ہے: ان النبی صلى الله عليه وسلم خرج یوما فصلی علی اہل احد صلاته علی المیت۔ الحدیث کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے اور شہدائے احد پر نماز جنازہ پڑھی۔

(عمدۃ القاری ص 152 ج 8)

2731۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ وَيَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے احد میں سے دو آدمیوں کو جمع کرتے تھے اور یہ پوچھتے تھے: ان میں سے کون قرآن کریم کو زیادہ یاد کرنے والا ہے۔ جب ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو آپ اسے لحد میں آگے رکھ دیتے اور فرماتے: میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گا اور آپ ﷺ نے انہیں ان کی خون آلود حالت میں دفن کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور انہیں غسل نہ دیا گیا۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب نے لیث سے اس حدیث کو اسی معنی میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ ﷺ شہدائے احد میں سے دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے۔

بَابٌ فِي سَتْرِ الْمَيِّتِ عِنْدَ غُسْلِهِ (میت کو غسل دیتے وقت اس کی ستر پوشی کا بیان)

2732۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تو اپنی ران ظاہر نہ کر اور تو کسی زندہ اور کسی مردے کی ران کی طرف نہ دیکھ۔ (اس سے معلوم ہوا کہ میت کو غسل دیتے وقت کسی کپڑے کے ساتھ اس کی شرمگاہ کو ڈھانپ دینا چاہیے)۔

2733۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا أَرَادُوا غَسْلَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا وَاللَّهِ مَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتَّى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ أَنِ اغْسِلُوا النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَقَامُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيُدَلِّكُونَهُ بِالْقَمِيصِ دُونَ أَيْدِيهِمْ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَلَهُ إِلَّا نِسَاؤُهُ

یحیٰی بن عباد نے اپنے باپ عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی مکرم ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا۔ تو انہوں نے کہا: قسم بخدا! ہم نہیں جانتے، کیا ہم رسول اللہ ﷺ کے کپڑے اتاریں گے جیسا کہ ہم اپنے مردوں کو کپڑے سے ننگا کر دیتے ہیں، یا ہم آپ کو غسل دیں گے اور کپڑے آپ ﷺ کے بدن پر ہی رہیں گے۔ پس جب ان میں اختلاف ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند طاری کر دی، یہاں تک کہ ان میں سے کوئی آدمی نہیں تھا مگر اس کی ٹھوڑی اس کے سینے پر لگی تھی۔ پھر گھر کے ایک کونے سے کسی کلام کرنے والے نے ان سے کلام کیا (لیکن اس کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بارے میں) وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کون ہے؟ کہ تم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح غسل دو کہ کپڑے ان کے بدن پر ہی رہیں۔ چنانچہ وہ اٹھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا اور آپ کی قمیص آپ کے بدن پر ہی تھی۔ وہ قمیص کے اوپر ہی پانی انڈیلتے تھے اور قمیص کے ساتھ ہی آپ کے جسم کو رگڑتے تھے نہ کہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اگر مجھے اپنے معاملہ میں سے جس بات کا علم بعد میں ہوا اس کا علم پہلے ہو جاتا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہی آپ کو غسل دیتیں (یعنی اگر مجھے یہ پہلے معلوم ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا نکاح منقطع نہیں ہوا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کسی سے ان کا نکاح جائز نہیں یا یہ معلوم ہوتا کہ جب تک عدت باقی ہوتی ہے تو تعلق نکاح باقی رہتا ہے تو پھر ہم خود آپ کو غسل دیتیں) (بذل المجہود ص 109 ج 14)

بَاب كَيْفَ غُسْلُ الْمَيِّتِ (اس کا بیان کہ میت کو غسل کیسے دیا جائے گا)

2734۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ الْمَعْنَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم حِينَ تُوُفِّيَتْ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ قَالَ عَنْ مَالِكٍ يَعْنِي إِزَارَهُ وَلَمْ يَقُلْ مُسَدَّدٌ دَخَلَ عَلَيْنَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَأَبُو كَامِلٍ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ حَفْصَةَ أُخْتِهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَضَفَرْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا مُقَدَّمَ رَأْسِهَا وَقَرْنَيْهَا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فوت ہوئی اور ارشاد فرمایا: تم اسے تین بار یا پانچ بار یا اگر مناسب خیال کرو تو اس سے بھی زیادہ بار پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور آخر میں کافور یا کافور کی طرح کی کوئی شے بھی استعمال کرنا اور جب تم فارغ ہو جاؤ تو تم مجھے اطلاع کرنا۔ پس جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنا تہہ بند عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا: اسے اس کے بدن کے ساتھ لپیٹ دو (یعنی اسے کفن کے اندر رکھو تا کہ یہ اس کے بدن کے ساتھ مس رہے، یہ اس کے لیے باعث نفع و برکت ہوگا) مالک سے روایت ہے کہ حقو سے مراد ازار یعنی تہہ بند ہے اور مسدد نے دخل علینا کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ احمد بن عبدہ اور ابو کامل نے ہم معنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ یزید بن زریع نے ان کے سامنے بیان کیا کہ ایوب نے محمد بن سیرین سے انہوں نے اپنی بہن حفصہ سے اور انہوں نے ام عطیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا: ہم نے کنگھی کے ساتھ ان کے بالوں کو تین مینڈھیوں میں تقسیم کر دیا۔

محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، ہشام نے حفصہ بنت سیرین سے اور انہوں نے ام عطیہ سے بیان کیا ہے اور ہم نے ان کی مینڈھیوں کو تین حصوں میں گوندھ دیا۔ پھر ہم نے انہیں ان کی پشت پر ڈال دیا۔ ایک مینڈھی سر کے سامنے والے حصہ کی تھی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور دونوں طرفوں کے بالوں کی تھیں۔

فائدہ: احناف کے نزدیک عورت کے بال دونوں طرفوں سے اس کے سینے پر اوڑھنی کے نیچے رکھے جاتے ہیں۔

2735۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُنَّ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ زَادَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِ هَذَا وَزَادَتْ فِيهِ أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ

حضرت ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو غسل دینے کے وقت انہیں فرمایا: تم اس کے دائیں جانب سے اور اس کے اعضائے وضو سے غسل کی ابتدا کرنا۔

محمد بن عبید، حماد نے ایوب عن محمد عن ام عطیہ کی سند سے حضرت مالک کی ہم معنی حدیث بیان کی ہے اور حفصہ عن ام عطیہ کی حدیث میں یہ زائد ہے یا سات بار یا اگر ضرورت محسوس کرو تو اسے زیادہ بار (غسل دو)۔

2736۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ الْغُسْلَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ يَغْسِلُ بِالسِّدْرِ مَرَّتَيْنِ وَالثَّالِثَةَ بِالْمَاءِ وَالْكَافُورِ

حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ وہ حضرت ام عطیہ سے میت کو غسل دینے کا طریقہ سیکھتے تھے۔ تو وہ دو بار بیری کے پتے ملے پانی سے غسل دیتے تھے اور تیسری بار کافور ملے پانی سے غسل دیتے تھے۔

بَابٌ فِي الْكَفَنِ (کفن کا بیان)

2737۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ

حضرت ابو الزبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا اور اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کا ذکر کیا جو فوت ہوا۔ تو اسے انتہائی ادنیٰ اور گھٹیا قسم کے کفن میں کفن دیا گیا۔ اور پھر رات کے وقت ہی دفن کر دیا گیا۔ پس حضور نبی مکرم ﷺ نے رات کے وقت کسی آدمی کو دفن کرنے پر زجر و توبیخ فرمائی۔ یہاں تک کہ اس پر نماز جنازہ پڑھ لی جائے مگر جب کہ انسان ایسا کرنے کے لیے مجبور ہو (یعنی حاجت کے تحت دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں) اور حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن پہنائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے خوب اچھا کفن پہنائے۔ (مراد یہ ہے کہ وہ صاف، پاکیزہ، سفید اور میت کی شخصیت کے موافق ہو)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2738- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُدْرِجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي ثَوْبٍ حِبَرَةٍ ثُمَّ أُخِّرَ عَنْهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یمنی دھاری دار چادر میں لپیٹا گیا اور پھر اسے آپ سے علیحدہ کر لیا گیا۔

2739- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ يَعْنِي ابْنَ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ إِذَا تُوُفِّيَ أَحَدُكُمْ فَوَجَدَ شَيْئًا فَلْيُكَفَّنْ فِي ثَوْبٍ حِبَرَةٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے اور وہ اپنے پاس کوئی شے پائے (یعنی مالی فراوانی وغیرہ) تو پھر چاہیے کہ اسے یمنی کپڑے میں کفن دیا جائے۔

2740- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ زَادَ مِنْ كُرْسُفٍ قَالَ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ قَوْلُهُمْ فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدِ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ أُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلَكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوهُ فِيهِ

• حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں نہ قمیص تھی اور نہ ہی عمامہ شریف۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مرد کے لیے کفن سنت تین کپڑے ہیں۔

قتیبہ بن سعید، حفص نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ اتنا اضافہ کیا ہے کہ وہ کپڑے روئی کے بنے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ کفن دو کپڑوں اور ایک یمنی دھاری دار چادر میں دیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: یمنی چادر لائی گئی تھی لیکن صحابہ کرام نے اسے واپس لوٹا دیا اور انہوں نے اس میں آپ کو کفن نہ دیا۔

2741- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ نَجْرَانِيَّةٍ الْحُلَّةُ ثَوْبَانِ وَقَمِيصُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ عُثْمَانُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ وَقَمِيصِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین نجرانی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ دو کپڑے یعنی ایک چادر اور ایک تہبند تھا اور ایک وہ قمیص تھی جو آپ وصال کے وقت پہنے ہوئے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ عثمان نے بیان لیا: تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ وہ کپڑے سرخ رنگ کے تھے اور ایک وہ قمیص تھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تھا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب كَرَاهِيَةِ الْمُغَالَاةِ فِي الْكَفَنِ

اس کا بیان کہ کفن میں بہت زیادہ قیمتی کپڑا استعمال کرنا مکروہ ہے

2742۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَا تُغَالِ لِي فِي كَفَنٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَغَالَوْا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُهُ سَلْبًا سَرِيعًا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میرے لیے کفن میں حد سے تجاوز نہ کرنا (یعنی بہت زیادہ قیمتی کپڑا استعمال نہ کرنا) کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم کفن میں حد سے تجاوز نہ کرنا کیونکہ اسے بہت جلد سلب کرلیا جاتا ہے (یعنی یہ مٹی میں پرانا اور بوسیدہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے کفن میں بہت زیادہ قیمتی کپڑا استعمال کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس میں اسراف اور مال کا ضیاع ہے، البتہ مناسب اور باوقار کفن تیار کرنا لازم ہے)۔

2743۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ إِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا نَمِرَةٌ كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الْإِذْخِرِ

ابو وائل نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے اور ان کے لیے سوائے ایک کمبل کے اور کچھ نہ تھا۔ جب ہم اس کے ساتھ ان کے سر کو ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں باہر نکل جاتے اور جب ہم ان کے پاؤں ڈھانپتے تھے تو ان کا سر باہر نکل جاتا (یعنی ننگا ہو جاتا)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر کچھ اذخر گھاس رکھ دو۔

2744۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْأُضْحِيَةِ الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین کفن حلہ (یعنی دو چادریں) ہے اور بہترین قربانی سینگوں والا مینڈھا ہے۔

فائدہ: پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مرد کا کفن سنت تین کپڑے ہیں۔ تو یہاں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ دو چادریں ایک سے بہتر ہیں اور سینگوں والا مینڈھا اپنی طاقت اور موٹا تازہ ہونے کی وجہ سے بہترین قربانی ہے اور اپنے حسن اور خوبصورتی کی وجہ سے بھی مرغوب فیہ ہوتا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي كَفَنِ الْمَرْأَةِ (عورت کے کفن کا بیان)

2745۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي نُوحُ بْنُ حَكِيمٍ الثَّقَفِيُّ وَكَانَ قَارِئًا لِلْقُرْآنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ يُقَالُ لَهُ دَاوُدُ قَدْ وَلَّدَتْهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ لَيْلَى بِنْتَ قَانِفٍ الثَّقَفِيَّةَ قَالَتْ كُنْتُ فِيمَنْ غَسَّلَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عِنْدَ وَفَاتِهَا فَكَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحِقَاءَ ثُمَّ الدِّرْعَ ثُمَّ الْخِمَارَ ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ ثُمَّ أُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْآخَرِ قَالَتْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا ثَوْبًا ثَوْبًا

لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ نے کہا ہے کہ میں ان عورتوں میں شامل تھی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات پر انہیں غسل دیا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے جو سب سے پہلے کفن کا کپڑا عطا فرمایا تو وہ تہبند تھا، پھر قمیص، پھر اوڑھنی، پھر ایک چادر عطا فرمائی اور پھر ایک دوسرے کپڑے میں انہیں لپیٹا گیا۔ لیلیٰ بنت قانف نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دروازے کے پاس تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے پاس ان کا کفن تھا اور آپ ﷺ ہمیں ایک ایک کپڑا کر کے عطا فرماتے رہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا کفن سنت پانچ کپڑے ہیں، یعنی دو چادریں (ازار اور لفافہ) قمیص، اوڑھنی، صدری (سینہ بند)۔

بَابٌ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ (میت کو مشک لگانے کا بیان)

2746۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَطْيَبُ طِيبِكُمُ الْمِسْكُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری خوشبوؤں میں سے بہترین خوشبو مشک ہے (اس کا استعمال میت کے لیے زیادہ مناسب ہے)۔

بَابُ التَّعْجِيلِ بِالْجَنَازَةِ وَكَرَاهِيَةِ حَبْسِهَا

اس کا بیان کہ جنازہ میں جلدی کرنی چاہیے اور اس میں تاخیر مکروہ ہے

2747۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ أَبُو سُفْيَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُثْمَانَ الْبَلَوِيِّ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَرَى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيهِ الْمَوْتُ فَآذِنُونِي بِهِ وَعَجِّلُوا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِجِيفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَهْلِهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عزرہ بن سعید انصاری نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حصین بن وحوح سے روایت کیا ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ ان کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے اور فرمایا: میں طلحہ کو دیکھ رہا ہوں کہ اسے موت واقع ہو چکی ہے۔ پس تم اس کے بارے میں مجھے اطلاع کرنا اور اس کی (تجہیز وتکفین کے لیے) جلدی کرنا۔ کیونکہ کسی مسلمان میت کو اس کے گھر والوں کے سامنے روک کر نہیں رکھنا چاہیے۔ (معلوم ہوا کہ بغیر عذر کے تجہیز وتکفین میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے)۔

بَابٌ فِي الْغُسْلِ مِنْ غَسْلِ الْمَيِّتِ (میت کو غسل دینے کے سبب غسل کرنے کا بیان)

2748۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَغُسْلِ الْمَيِّتِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ چار چیزوں کے سبب غسل کرتے تھے۔ جنابت کے سبب، جمعۃ المبارک کے دن، حجامت اور میت کو غسل دینے کے سبب۔

2749۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْحَقَ مَوْلَى زَائِدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مَنْسُوخٌ وَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَسُئِلَ عَنِ الْغُسْلِ مِنْ غَسْلِ الْمَيِّتِ فَقَالَ يُجْزِيهِ الْوُضُوءُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَدْخَلَ أَبُو صَالِحٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي إِسْحَقَ مَوْلَى زَائِدَةَ قَالَ وَحَدِيثُ مُصْعَبٍ ضَعِيفٌ[1] فِيهِ خِصَالٌ لَيْسَ الْعَمَلُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میت کو غسل دیا تو اسے چاہیے کہ وہ غسل کرلے اور جس نے اسے اٹھایا اسے چاہیے کہ وضو کرے۔

حامد بن یحییٰ نے سفیان عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن اسحاق مولیٰ زائدہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا: یہ منسوخ ہے اور میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ ان سے میت کو غسل دینے کے سبب غسل کرنے کے بارے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: وضو ہی اس کے لیے کافی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوصالح نے اس حدیث میں اپنے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان اسحاق مولیٰ زائدہ کو داخل کیا ہے اور کہا ہے کہ مصعب کی حدیث ضعیف ہے۔ اس میں کئی ایسی چیزیں مذکور ہیں جن پر عمل نہیں۔

فائدہ: میت کو غسل دینے والے کے لیے بعد میں غسل کرنے کے بارے مختلف اقوال موجود ہیں۔ بعض نے کہا:

1۔ ضعیف کا لفظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

واجب ہے، بعض نے کہا: سنت ہے، بعض نے کہا: فقط وضو کافی ہے، غسل کی ضرورت نہیں۔ بہر حال اگر غسل دینے والے کے بدن پر غسل کے پانی کے چھینٹے پڑیں ہوں جن سے بدن کے نجس ہونے کا خدشہ ہو تو غسل ضرور کرنا چاہیے اور اگر ایسا احتمال نہ ہو تو پھر ضروری نہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

بَابٌ فِي تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ (میت کو بوسہ دینے کا بیان)

2750۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُقَبِّلُ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ حَتَّى رَأَيْتُ الدُّمُوعَ تَسِيلُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا، حالانکہ وہ فوت ہو چکے تھے یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے بھی دیکھے۔

فائدہ: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے۔ انہوں نے دو بار ہجرت کی، غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور ہجرت کے تیس ماہ بعد مدینہ طیبہ میں ان کا وصال ہوا اور جنت البقیع میں سب سے اول دفن کیے گئے۔

بَابٌ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ (رات کے وقت دفن کرنے کا بیان)

2751۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَأَى نَاسٌ نَارًا فِي الْمَقْبَرَةِ فَأَتَوْهَا فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي الْقَبْرِ وَإِذَا هُوَ يَقُولُ نَاوِلُونِي صَاحِبَكُمْ فَإِذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ

حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مجھے خبر دی یا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں نے قبرستان میں آگ دیکھی تو وہ اس کے پاس آئے (تو دیکھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں اترے ہوئے ہیں اور آپ فرما رہے ہیں: اپنے ساتھی کو مجھے پکڑاؤ۔ پس یہ وہ آدمی ہے جو بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتا تھا۔

فائدہ: اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ رات کے وقت میت کو دفن کرنا جائز ہے اور دوسرا یہ کہ بلند آواز سے ذکر کرنا مباح اور پسندیدہ ہے۔ کیونکہ اس ذاکر کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اسے حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے قبر میں اتارا۔ اس سے بڑھ کر اور سعادت کیا ہو سکتی ہے۔ تو اس میں یہ قرینہ موجود ہے کہ اس کا طرز ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي الْمَيِّتِ يُحْمَلُ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ وَكَرَاهَةِ ذَلِكَ

میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے اور اس کے مکروہ ہونے کا بیان

2752۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حَمَلْنَا الْقَتْلَى يَوْمَ أُحُدٍ لِنَدْفِنَهُمْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَدْفِنُوا الْقَتْلَى فِي مَضَاجِعِهِمْ فَرَدَدْنَاهُمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہم نے غزوۂ احد کے دن شہداء کو اٹھایا تا کہ ہم انہیں دفن کریں۔ تو اتنے میں حضور نبی کریم ﷺ کا منادی آیا اور اس نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم ارشاد فرمارہے ہیں کہ تم شہداء کو ان کے شہید ہونے کی جگہ میں ہی دفن کرو۔ تو پھر ہم نے انہیں واپس لوٹا دیا۔ (یعنی جہاں سے اٹھایا تھا وہیں واپس لے گئے۔ بعض نے اس حدیث کے ظاہر سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا قطعاً جائز نہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ ارشاد شہداء کے ساتھ خاص ہے کیونکہ حضرت ابن ابی وقاص کو ان کے محل سے مدینہ طیبہ میں صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ہمراہ منتقل کیا گیا تو کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ بعض نے کہا ہے: دفن کے بعد بغیر عذر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ حضرت عمرو بن الجموح اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی میتیں غزوۂ احد کے چھیالیس سال بعد سیلاب کی وجہ سے نکالی گئیں تو ایسے محسوس ہوا گویا انہیں کل ہی دفن کیا گیا ہے۔ الختصر اتنے فاصلے سے میت کو منتقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جس میں میت میں کسی نوعیت کے تغیر اور فساد کا اندیشہ اور احتمال نہ ہو۔ (ملخص بذل المجہود ص 34 ج 14)

بَاب فِي الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ (جنازہ کی صفوں کا بیان)

2753۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ الْيَزَنِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ[1] يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَوْجَبَ قَالَ فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ لِلْحَدِيثِ

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان فوت ہوتا ہے اور اس پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز جنازہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت واجب کر دیتا ہے (یعنی اس فعل کے سبب اس کی مغفرت فرما دیتا ہے اور یہی وجوب جنت کا سبب ہے)۔ مرثد کہتے ہیں کہ حضرت مالک جب جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد کم محسوس کرتے تو آپ انہیں اس حدیث طیبہ کی وجہ سے تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔

بَاب اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ (عورتوں کے لیے جنازہ کے پیچھے چلنے کا بیان)

2754۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نُهِينَا أَنْ نَتَّبِعَ الْجَنَائِزَ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے چلنے سے منع کیا گیا ہے اور اس بارے میں ہمیں تاکید نہیں کی گئی (یعنی عورتوں کا جنازہ کے پیچھے چلنا مکروہ تنزیہی ہے، حرام نہیں ہے۔ لیکن احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ عورتیں

1۔ ایک نسخہ میں مسلم کے بجائے مَیِّت ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جنازہ کے پیچھے نہ چلیں)۔

بَاب فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَتَشْيِيعِهَا

جنازوں پر نماز پڑھنے کی فضیلت اور ان کے ساتھ چلنے کا بیان

2755- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ أَوْ أَحَدُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُسَيْنٍ الْهَرَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ وَهُوَ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ حَدَّثَهُ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِذْ طَلَعَ خَبَّابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جو کوئی جنازہ کے ساتھ جائے اور پھر اس پر نماز جنازہ پڑھے تو اس کے لیے ایک قیراط کے برابر ثواب ہے اور جو کوئی اس کے ساتھ ساتھ رہے یہاں تک کہ اس کو دفنا کر فارغ ہو لیا جائے تو اس کے لیے دو قیراط کے برابر ثواب ہے اور ان میں سے چھوٹا قیراط احد پہاڑ کی مثل ہے یا ان میں سے ایک احد کی مثل ہے۔ (ان الفاظ کے بیان میں راوی کو شک ہے)

داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم نے اپنے باپ سے یہ بیان کیا ہے کہ وہ حضرت ابن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ ان کے پاس حضرت خباب صاحب مقصورہ حاضر ہوئے اور کہا: اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما! کیا تم وہ نہیں سن رہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو کوئی میت کے گھر سے جنازہ کے ساتھ نکلا اور پھر اس پر نماز جنازہ پڑھی (تو اس کے لیے ایک قیراط برابر ثواب ہے، الحدیث) اور آگے حضرت سفیان کی حدیث کی مثل ذکر کی۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (استفسار کے لیے) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف قاصد بھیجا تو انہوں نے فرمایا: ابو ہریرہ نے سچ کہا ہے۔

2756- حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان بھی فوت ہوتا ہے اور چالیس ایسے آدمی اس کی نماز جنازہ میں شریک ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس کے حق میں ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے (یعنی ان کی دعا کی برکت سے رب کریم میت کی مغفرت فرما دیتا ہے)۔

بَابٌ فِي النَّارِ يُتْبَعُ بِهَا الْمَيِّتُ (میت کے پیچھے آگ لے جانے کا بیان)

2757- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي بَابُ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُتْبَعُ الْجَنَازَةُ بِصَوْتٍ وَلَا نَارٍ زَادَ هَارُونُ وَلَا يُمْشَى بَيْنَ يَدَيْهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جنازہ کے پیچھے آواز بلند نہ کی جائے (چاہے وہ رونے کی ہو یا عام باتوں وغیرہ کی) اور نہ ہی آگ ساتھ لے جائی جائے۔ ہارون نے یہ اضافہ کیا ہے: اور نہ ہی جنازہ کے آگے چلا جائے۔

بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ (جنازہ کے لیے کھڑا ہونے کا بیان)

2758- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ

حضرت عامر بن ربیعہ حضور نبی کریم ﷺ سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ جب تم جنازہ کو دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے آگے گزر جائے یا اسے رکھ دیا جائے (یعنی یا تو جنازہ آگے قبرستان یا جنازہ گاہ کی طرف چلا جائے یا پھر میت کو کندھوں سے زمین پر رکھ دیا جائے۔ کھڑا ہونے کی علت یا تو موت کا ڈر اور خوف ہے یا ان ملائکہ کی تعظیم ہے جو جنازہ کے ساتھ ہوتے ہیں یا یہ اس کی تعظیم کے لیے ہے جو ارواح کو قبض کرتا ہے)۔ (عمدۃ القاری ج 8 ص 108)

2759- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا تَبِعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُوضَعَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الثَّوْرِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِيهِ حَتَّى تُوضَعَ بِالْأَرْضِ وَرَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسُفْيَانُ أَحْفَظُ مِنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم جنازہ کے پیچھے پیچھے چلو تو تم میت کو نیچے رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھو۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو ثوری نے سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا ہے اور اس میں کہا ہے: یہاں تک کہ اسے زمین پر رکھ دیا جائے۔ اور ابو معاویہ نے سہیل سے روایت کیا ہے اور کہا ہے: یہاں تک کہ اسے لحد میں رکھ دیا جائے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ سفیان ابو معاویہ سے زیادہ حافظ ہیں۔

2760- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنِ مِقْسَمٍ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَحْمِلَ إِذَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمْ جَنَازَةً فَقُومُوا

عبید اللہ بن مقسم سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا ہے کہ ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ تو آپ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہوئے۔ جب ہم اسے اٹھانے کے لیے گئے تو معلوم ہوا یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ موت گھبراہٹ اور خوف ہے۔ پس جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

2761۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جنازہ میں کھڑے ہوئے پھر اس کے بعد آپ بیٹھ گئے۔

فائدہ: جمہور کا موقف یہ ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کا پہلا عمل یہ ہے کہ آپ جنازہ کے لیے قیام فرما ہوتے تھے اور آخری عمل یہ ہے کہ آپ کھڑے نہ ہوتے تھے۔ اس لیے یہ حدیث پہلے حکم کے لیے ناسخ ہے۔ لہٰذا اب کھڑا ہونا امر مستحب ہے اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ دعویٰ نسخ صحیح نہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے عمدۃ القاری ص 108 ج 8)

2762۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ الْمَدَائِنِيُّ أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْبَاطِ الْحَارِثِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُومُ فِي الْجَنَازَةِ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَمَرَّ بِهِ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ هَكَذَا نَفْعَلُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اجْلِسُوا خَالِفُوهُمْ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ کے پاس کھڑے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ اسے لحد میں رکھ دیا جاتا۔ پس یہود کا ایک عالم آپ ﷺ کے پاس سے گزرا۔ تو اس نے کہا: اس طرح تو ہم کرتے ہیں۔ پس حضور نبی مکرم ﷺ تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا: بیٹھ جاؤ، تم ان کی (یہود کی) مخالفت کرو۔

بَابُ الرُّكُوبِ فِي الْجَنَازَةِ (جنازہ میں سوار ہونے کا بیان)

2763۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِدَابَّةٍ وَهُوَ مَعَ الْجَنَازَةِ فَأَبَى أَنْ يَرْكَبَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أُتِيَ بِدَابَّةٍ فَرَكِبَ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَمْشِي فَلَمْ أَكُنْ لِأَرْكَبَ وَهُمْ يَمْشُونَ فَلَمَّا ذَهَبُوا رَكِبْتُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے سواری کا جانور لایا گیا۔ درآنحالیکہ آپ ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جنازہ کے ساتھ تھے تو آپ نے اس پر سوار ہونے سے انکار کر دیا۔ پس جب آپ فارغ ہو گئے تو پھر سواری پیش کی گئی۔ تو آپ سوار ہو گئے۔ تو اس کے بارے آپ سے پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک فرشتے چل رہے تھے تو میں نے مناسب نہ سمجھا کہ میں سوار ہوں اور وہ چل رہے ہوں اور جب وہ چلے گئے تو میں سوار ہو گیا (معلوم ہوا جنازے کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں، لہٰذا ان کی تعظیم اور احترام کی خاطر جنازہ کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہوتا ہے)۔

2764۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ شُهُودٌ ثُمَّ أُتِيَ بِفَرَسٍ فَعُقِلَ حَتَّى رَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَسْعَى حَوْلَهُ

حضرت سماک سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے ابن دحداح کی نماز جنازہ پڑھائی اور ہم بھی حاضر تھے۔ پھر گھوڑا لایا گیا اور اسے باندھ دیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ علیہ السلام اس پر سوار ہوئے اور وہ آپ علیہ السلام کے ساتھ اچھلنے کودنے لگا اور ہم آپ علیہ السلام کے ارد گرد دوڑنے لگے۔

بَابُ الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ (جنازہ کے آگے چلنے کا بیان)

2765۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضور نبی کریم علیہ السلام، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو جنازہ کے آگے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

فائدہ: جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے پیچھے چلے اور مزید فرمایا کہ جنازہ کے پیچھے چلنا آگے چلنے پر اتنا افضل ہے جتنی فرض کو نفل پر فضیلت حاصل ہے۔ اسی میں نصیحت کا پہلو زیادہ ہے۔ اور جو اس حدیث میں آگے چلنے کا ذکر ہے تو یہ لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرنے کے لیے ہے کہ بھیڑ کی حالت میں ایسا کرنا مباح ہے (ملخص، بذل المجہود ص146 ج14)

2766۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَحْسَبُ أَنَّ أَهْلَ زِيَادٍ أَخْبَرُونِي أَنَّهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَيُدْعَى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور میرا گمان ہے کہ اہل زیاد نے مجھے خبر دی ہے کہ زیاد نے اسے حضور نبی کریم علیہ السلام سے مرفوع بیان کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ سوار جنازہ کے پیچھے چلیں گے اور پیدل چلنے والے اس کے پیچھے، اس کے سامنے، اس کے دائیں جانب اور اس کی بائیں جانب اس سے قریب چل سکتے ہیں۔ اور قبل از وقت پیدا ہونے والے بچے کی موت کے سبب اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کے والدین کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے گی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ (جنازہ کو تیزی کے ساتھ لے کر جانے کا بیان)

2767۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنازہ لے کر جلدی جلدی چلو۔ کیونکہ اگر میت نیک اور صالح ہے تو وہ خیر ہے کہ تم اسے جلدی اس کے نیک انجام تک (یعنی اجر وثواب تک) پہنچاؤ اور اگر وہ اس کے سوا ہے تو وہ شر ہے، تم جلدی اسے اپنے کندھوں سے اتار دو۔

2768۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَكُنَّا نَمْشِي مَشْيًا خَفِيفًا فَلَحِقَنَا أَبُو بَكْرَةَ فَرَفَعَ سَوْطَهُ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَرْمُلُ رَمَلًا حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ عُيَيْنَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَا فِي جَنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَقَالَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ بَغْلَتَهُ وَأَهْوَى بِالسَّوْطِ

عیینہ بن عبدالرحمن نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ عثمان بن ابی العاص کے جنازہ میں تھے اور ہم آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ تو ہمیں ابوبکرہ آملے اور انہوں نے اپنا کوڑا بلند کیا اور فرمایا: تم نے ہمیں دیکھا ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تو ہم تیز چال میں چلتے تھے۔

حمید بن مسعدہ، خالد بن حارث، دوسری سند سے ابراہیم بن موسیٰ اور عیسیٰ بن یونس نے عیینہ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ وہ عبدالرحمن بن سمرہ کے جنازہ میں تھے اور کہا کہ حضرت ابوبکرہ اپنا خچر لے کر ان کے پاس آئے اور کوڑے کے ساتھ ان کی طرف مائل ہوئے (یعنی ترک سنت پر بطور تنبیہ انہیں مارنے کے لیے فقط کوڑا ان کی طرف جھکایا اور ساتھ اشارہ کیا کہ جنازہ لے کر جلدی جلدی چلو)۔

2769۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَحْيَى الْمُجَبِّرِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْنَا نَبِيَّنَا ﷺ عَنِ الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُونَ الْخَبَبِ إِنْ يَكُنْ خَيْرًا تَعَجَّلْ إِلَيْهِ وَإِنْ يَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَبُعْدًا لِأَهْلِ النَّارِ وَالْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَلَا تُتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ ضَعِيفٌ هُوَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَحْيَى الْجَابِرُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا كُوفِيٌّ وَأَبُو مَاجِدَةَ بَصْرِيٌّ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو مَاجِدَةَ هَذَا لَا يُعْرَفُ[1]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم نے نبی مکرم ﷺ سے جنازہ کے ساتھ چلنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی چال جو اکی چال سے کم ہو۔ اگر وہ بہتر ہے اور خیر ہے (یعنی اگر میت صالح ہے) تو وہ جلدی

1۔ قال ابوداؤد وھو ضعیف الخ کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جلدی اپنے انجام خیر تک پہنچ جائے۔ اور اگر وہ اس کے سوا ہے تو پھر اہل نار سے دوری بہتر ہے اور جنازہ کے پیچھے چلا جائے گا۔ اسے پیچھے نہیں رکھا جائے گا۔ اور جو جنازہ سے آگے چلا وہ اس کے ساتھ نہیں ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس میں راوی یحییٰ بن عبداللہ وہی یحییٰ الجابر ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ کوفی ہے اور ابو ماجدہ بصری ہے اور ابوداؤد نے مزید کہا کہ یہ ابو ماجدہ غیر معروف ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ لَا يُصَلِّي عَلَى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ

(خودکشی کرنے والے پر امام کے نماز نہ پڑھنے کا بیان)

2770۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ مَرِضَ رَجُلٌ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ جَارُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ قَالَ أَنَا رَأَيْتُهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ قَالَ فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ اللَّهُمَّ الْعَنْهُ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ الرَّجُلُ فَرَآهُ قَدْ نَحَرَ نَفْسَهُ بِمِشْقَصٍ مَعَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ قَالَ رَأَيْتُهُ يَنْحَرُ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ مَعَهُ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذًا لَا أُصَلِّي عَلَيْهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی بیمار ہوا تو اس پر (اس کے گھر والوں کی طرف سے رونے کی) آوازیں بلند ہوئیں۔ پس اس کا پڑوسی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور آپ سے عرض کی: وہ مر گیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کس نے بتایا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اسے دیکھا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ نہیں مرا۔ پس وہ واپس لوٹ آیا۔ تو اس پر چیخ و پکار کی گئی۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: بلاشبہ وہ مر گیا ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ نہیں مرا۔ تو وہ آدمی لوٹ آیا پھر اس پر رونے کی آوازیں بلند ہوئیں۔ تو اس کی بیوی نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ کو اطلاع کر دو۔ تو اس آدمی نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت کر۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ آدمی چلا اور اس نے اسے دیکھا کہ اس نے تیر کے ساتھ اپنے آپ کو ذبح کر دیا ہے۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کی طرف گیا اور آپ ﷺ کو اطلاع دی کہ وہ مر چکا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کس نے بتایا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس نے تیروں کے ساتھ اپنے آپ کو ذبح کر دیا ہے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تو نے اسے دیکھا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تب میں اس پر نماز جنازہ نہ پڑھوں گا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ قَتَلَتْهُ الْحُدُودُ (اس کی نماز جنازہ کا بیان جسے حداً قتل کیا گیا)

2771۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ حَدَّثَنِي نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يُصَلِّ عَلَى مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماعز بن مالک کی نماز جنازہ نہیں پڑھی اور ان پر کسی کو نماز پڑھنے سے روکا بھی نہیں۔ (ماعز بن مالک کو زنا کی سزا رجم دی گئی اور اس کے ساتھ انہیں مار ڈالا گیا)۔

بَابٌ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ (بچے پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان)

2772۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم فوت ہوئے، اس وقت ان کی عمر اٹھارہ مہینے تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

فائدہ: اس کی کئی تاویلیں کی گئی ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے خود نماز نہیں پڑھائی۔ بلکہ کسی دوسرے نے نماز پڑھائی یا یہ کہ آپ ﷺ نے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ کیونکہ آپ اس دن صلوۃ کسوف میں مشغول رہے اور یہ مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے کہ نبی کی نسبت کی وجہ سے نماز کی قربت کی ضرورت نہ تھی۔ اس لیے آپ نے نماز نہ پڑھی۔

2773۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَهِيَّ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَقَاعِدِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيِّ قِيلَ لَهُ حَدَّثَكُمْ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ لَيْلَةً

وائل بن داود نے بیان کیا ہے کہ میں نے بہی سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا: جب حضور نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے مقاعد (مسجد کے قریب بیٹھنے کی جگہیں) ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ ابوداود نے کہا: میں نے سعید بن یعقوب طالقانی پر یہ حدیث پڑھی۔ انہیں کہا گیا: تمہیں ابن مبارک نے یعقوب بن قعقاع سے اور انہوں نے عطاء سے حدیث بیان کی کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس وقت ان کی عمر ستر راتیں تھیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ (مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا بیان)

2774۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَجْلَانَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ وَاللَّهِ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: قسم بخدا! رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔

2775۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: قسم بخدا! رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دونوں بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔

2776۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي صَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ(1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی تو اس پر کوئی شے نہیں۔

فائدہ: احناف کے نزدیک مسجد میں بغیر عذر کے نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ چاہے میت مسجد کے اندر ہو یا باہر۔ ہاں اگر باہر ایسا عذر ہو کہ نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو پھر مسجد میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ واللہ اعلم

بَابُ الدَّفْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

سورج کے طلوع وغروب کے وقت میت کو دفن کرنے کا بیان

2777۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ أَوْ كَمَا قَالَ

موسیٰ بن علی بن رباح نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا: تین اوقات ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھنے یا ان میں اپنے مردوں کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے جب کہ سورج چمکتے ہوئے طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ خوب بلند ہو جائے اور جب کہ وہ نصف النہار پر کھڑا ہو یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے اور جب کہ وہ غروب ہونے کی طرف مائل ہو یہاں تک کہ مکمل غروب ہو جائے یا جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

فائدہ: اکثر کی رائے یہی ہے کہ ان تین اوقات میں میت پر نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر وفات کے وقت ان میں سے کوئی وقت داخل ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ عمداً ان اوقات میں دفن کرنے کا اہتمام کرنا مکروہ ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں علیہ کے بجائے لہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب إِذَا حَضَرَ جَنَائِزُ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ مَنْ يُقَدَّمُ

اس کا بیان کہ جب مردوں اور عورتوں کے جنازے اکٹھے ہو جائیں تو پہلے کسے رکھا جائے گا

2778۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ صَبِيحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمَّارٌ مَوْلَى الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ شَهِدَ جَنَازَةَ أُمِّ كُلْثُومٍ وَابْنِهَا فَجُعِلَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ وَفِي الْقَوْمِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالُوا هَذِهِ السُّنَّةُ

حارث بن نوفل کے آزاد کردہ غلام عمار نے بیان کیا ہے کہ وہ ام کلثوم (جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ تھیں) اور ان کے بیٹے (حضرت زید بن عمر رضی اللہ عنہما) کے جنازے میں حاضر تھے۔ پس بیٹے کی میت کو پہلے اس جانب رکھا گیا جو امام سے متصل تھی۔ تو میرے دل نے اس کا انکار کیا اور ان حاضرین میں حضرت ابن عباس، حضرت ابو سعید خدری، حضرت ابو قتادہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سب موجود تھے (میں نے ان سے پوچھا) تو انہوں نے کہا: یہی سنت ہے (یعنی جنازہ پڑھتے وقت امام کے ساتھ متصل سامنے مردوں کو اور پھر ان کے بعد قبلہ کی جانب عورتوں کو رکھا جائے گا)۔

بَاب أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنْ الْمَيِّتِ إِذَا صَلَّى عَلَيْهِ

اس کا بیان کہ میت پر نماز جنازہ پڑھتے وقت امام کہاں کھڑا ہو؟

2779۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ نَافِعٍ أَبِي غَالِبٍ قَالَ كُنْتُ فِي سِكَّةِ الْمِرْبَدِ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ مَعَهَا نَاسٌ كَثِيرٌ قَالُوا جَنَازَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ فَتَبِعْتُهَا فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ عَلَيْهِ كِسَاءٌ رَقِيقٌ عَلَى بُرَيْذِينَتِهِ وَعَلَى رَأْسِهِ خِرْقَةٌ تَقِيهِ مِنْ الشَّمْسِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا الدِّهْقَانُ قَالُوا هَذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا وُضِعَتْ الْجَنَازَةُ قَامَ أَنَسٌ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَأَنَا خَلْفَهُ لَا يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ لَمْ يُطِلْ وَلَمْ يُسْرِعْ ثُمَّ ذَهَبَ يَقْعُدُ فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ الْمَرْأَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ فَقَرَّبُوهَا وَعَلَيْهَا نَعْشٌ أَخْضَرُ فَقَامَ عِنْدَ عَجِيزَتِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا نَحْوَ صَلَاتِهِ عَلَى الرَّجُلِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَا أَبَا حَمْزَةَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ كَصَلَاتِكَ يُكَبِّرُ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَيَقُومُ عِنْدَ رَأْسِ الرَّجُلِ وَعَجِيزَةِ الْمَرْأَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ غَزَوْتُ مَعَهُ حُنَيْنًا فَخَرَجَ الْمُشْرِكُونَ فَحَمَلُوا عَلَيْنَا حَتَّى رَأَيْنَا خَيْلَنَا وَرَاءَ ظُهُورِنَا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ يَحْمِلُ عَلَيْنَا فَيَدُقُّنَا وَيَحْطِمُنَا فَهَزَمَهُمْ اللهُ وَجَعَلَ يُجَاءُ بِهِمْ فَيُبَايِعُونَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ عَلَيَّ نَذْرًا إِنْ جَاءَ اللهُ بِالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ مُنْذُ الْيَوْمَ يَحْطِمُنَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجِيءَ بِالرَّجُلِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تُبْتُ إِلَى اللهِ فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُبَايِعُهُ لِيَفِيَ الْآخَرُ بِنَذْرِهِ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَتَصَدَّى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ لِيَأْمُرَهُ بِقَتْلِهِ وَجَعَلَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَهَابُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهُ لَا يَصْنَعُ شَيْئًا بَايَعَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ نَذْرِي فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُمْسِكْ عَنْهُ مُنْذُ الْيَوْمِ إِلَّا لِتُوفِيَ بِنَذْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أَوْمَضْتَ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ لِنَبِيٍّ أَنْ يُومِضَ قَالَ أَبُو غَالِبٍ فَسَأَلْتُ عَنْ صَنِيعِ أَنَسٍ فِي قِيَامِهِ عَلَى الْمَرْأَةِ عِنْدَ عَجِيزَتِهَا فَحَدَّثُونِي أَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهُ لَمْ تَكُنِ النُّعُوشُ فَكَانَ الْإِمَامُ يَقُومُ حِيَالَ عَجِيزَتِهَا يَسْتُرُهَا مِنَ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ نُسِخَ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ فِي قَتْلِهِ بِقَوْلِهِ إِنِّي قَدْ تُبْتُ[1]

عبدالوارث نے نافع ابی غالب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں سکۃ المربد (جگہ کا نام ہے) میں تھا۔ تو ایک جنازہ گزرا۔ اس کے ساتھ بہت سے لوگ تھے۔ انہوں نے کہا: یہ عبداللہ بن عمیر کا جنازہ ہے۔ چنانچہ میں بھی اس کے ساتھ ہو گیا۔ تو میں نے ایک آدمی کو دیکھا، وہ ایک باریک کمبل اپنے اوپر لیے ہوئے ہے اور غیر عربی گھوڑے پر سوار ہے اور اس نے دھوپ سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنے سر پر کپڑے کا ایک ٹکڑا لے رکھا ہے۔ تو میں نے پوچھا: یہ کسان کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔ پس جب جنازہ رکھ دیا گیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس پر نماز جنازہ پڑھائی اور میں ان کے پیچھے تھا۔ میرے اور ان کے درمیان کوئی شے حائل نہ تھی۔ تو وہ میت کے سر کے قریب کھڑے ہوئے اور چار تکبیریں کہیں۔ نہ زیادہ دیر کی اور نہ ہی جلدی (یعنی اک مناسب وقت میں نماز پڑھا دی)۔ پھر آپ بیٹھنے کے لیے جانے لگے تو لوگوں نے کہا: اے ابوحمزہ (یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) یہ انصاریہ عورت کا جنازہ ہے (یہ بھی پڑھا دیجئے) پھر انہوں نے اسے قریب کیا اور اس پر سبز رنگ کا تابوت تھا۔ تو آپ اس کے کولہے کے قریب کھڑے ہوئے اور اس پر اسی طرح نماز پڑھائی جیسے آپ نے مرد پر پڑھائی تھی۔ پھر آپ بیٹھ گئے۔ تو علاء بن زیاد نے پوچھا: اے ابوحمزہ! کیا اسی طرح رسول اللہ ﷺ جنازے پر نماز پڑھا کرتے تھے جیسا کہ تم نے پڑھی ہے، یعنی آپ اس پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور مرد کے سر کے قریب اور عورت کے کولہے کے قریب کھڑے ہوتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر اس نے پوچھا: اے ابوحمزہ! کیا تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں شریک ہوئے ہو۔ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں غزوۂ حنین میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک تھا۔ پس مشرکین (اپنی کمین گاہوں سے) نکلے اور انہوں نے ہم پر حملہ کر دیا۔ یہاں تک کہ ہم نے اپنے گھوڑوں کو اپنی پشتوں کے پیچھے دیکھا۔ اس قوم میں ایک آدمی تھا۔ وہ ہم پر حملہ کرتا تھا اور وہ ہمیں مارتا اور زخمی کرتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کیا اور انہیں (پکڑ کر) لایا جانے لگا اور وہ آپ ﷺ کی دین اسلام پر بیعت کرنے لگے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے کہا: مجھ پر یہ نذر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اس آدمی کو لائے جو اس دن ہمیں زخمی کرتا رہا تو میں یقیناً اس کی گردن ماردوں گا (یعنی اسے قتل کر دوں گا)۔ رسول اللہ ﷺ (یہ سن کر) خاموش رہے اور پھر وہ آدمی لایا گیا۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگا: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا ہے (میں نے توبہ کی ہے)۔ لیکن رسول اللہ ﷺ اسے بیعت کرنے سے تھوڑی دیر رکے رہے تا کہ وہ دوسرا آدمی اپنی نذر پوری کر لے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرتا رہا کہ آپ ﷺ اسے اس کے قتل کا حکم دیں گے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے ڈرتا رہا کہ اسے قتل کرنے سے آپ ناراض نہ ہو جائیں۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ وہ کچھ نہیں کرے گا تو آپ ﷺ نے اسے بیعت کر لیا۔ پھر اس آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میری نذر (کا کیا بنے گا)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اتنی دیر تک اسی لیے اسے بیعت کرنے سے رکا رہا تا کہ تو اپنی نذر پوری کر لے۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ مجھے اشارہ فرما دیتے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک کسی نبی کے لیے شایان شان نہیں کہ وہ اشارہ کرے۔ پھر ابو غالب نے کہا: پھر میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے عورت کے کولہے کے قریب کھڑے ہونے کے بارے پوچھا تو لوگوں نے مجھے بتایا: یہ اس لیے تھا کیونکہ اس وقت تابوت نہ تھے۔ پس امام عورت کے کولہے کے سامنے کھڑا ہو جاتا تھا اور اسے قوم سے ڈھانپ لیتا تھا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کا ارشاد ہے: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ کہنے لگیں: لا الہ الا اللہ۔ یہ اس حدیث سے منسوخ ہے: الوفاء بالنذر فی قتلہ بقولہ ان قد تبت۔

2780۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَهَا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے پیچھے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو کہ حالت نفاس میں فوت ہوئی تھی تو آپ ﷺ نماز کے لیے اس کے درمیان کھڑے ہوئے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ (جنازہ کی تکبیروں کا بیان)

2781۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ رَطْبٍ فَصَفُّوا عَلَيْهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ

حضرت شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک تازہ قبر کے پاس سے گزرے تو صحابہ کرام نے وہاں صفیں بنائیں اور آپ ﷺ نے اس پر چار تکبیریں کہہ کر (نماز جنازہ) پڑھائی۔ تو ابو اسحاق نے شعبی سے پوچھا: تمہیں یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: اس ثقہ آدمی نے جو وہاں حاضر تھا یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔

2782۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَنَا لِحَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى أَتْقَنُ

حضرت شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اور انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضرت زید ابن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہتے تھے اور انہوں نے ایک جنازے پر پانچ تکبیریں کہیں۔ تو میں نے ان سے پوچھا: (پہلے آپ چار تکبیریں کہا کرتے تھے، آج پانچ کہی ہیں) تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ یہ بھی کہا کرتے تھے (یعنی پہلے آپ پانچ کہا کرتے تھے پھر چار پر اکتفاء کیا۔ پس اگر پانچویں زائد ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ بھی نماز پڑھائی ہے۔ لیکن اس میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ اگر امام پانچویں تکبیر کہہ دے تو مقتدی اس کی متابعت نہ کریں۔ کیونکہ یہ عمل منسوخ ہو چکا ہے۔ (بذل المجہود ص168 ج14)

ابوداؤد نے کہا ہے کہ مجھے ابن مثنیٰ کی حدیث زیادہ یاد ہے۔

بَاب مَا يَقْرَأُ عَلَى الْجَنَازَةِ (اس کا بیان کہ وہ جنازہ پر کیا پڑھے)

2783۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقَالَ إِنَّهَا مِنَ السُّنَّةِ

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک میت کی نماز جنازہ پڑھی۔ تو انہوں نے اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی اور فرمایا: بے شک یہ سنت ہے۔

فائدہ: جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام شافعی نے کہا: پہلی تکبیر میں پڑھی جائے گی۔ ابن حزم نے کہا: ہر تکبیر میں اس کی قراءت ہوگی اور امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جنازہ میں سورۂ فاتحہ کی قراءت نہیں ہے۔ امام مالک نے فرمایا: ہمارے شہر میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کا معمول نہیں ہے۔ امام طحاوی نے کہا: جن صحابہ کرام نے سورۂ فاتحہ پڑھی ہے وہ بطور دعا پڑھی ہے نہ کہ بطور قراءت۔ ابن ہام نے کہا ہے: سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی جائے گی مگر ثناء کی نیت سے اور رسول اللہ ﷺ سے اس کی قراءت ثابت نہیں۔ اسی طرح حضرت ملا علی قاری نے بھی کہا ہے۔
(بذل المجہود ص169 ج14)

بَاب الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ (میت کے لیے دعا کرنے کا بیان)

2784۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو پورے اخلاص کے ساتھ اس کے لیے دعا کرو۔

فائدہ: یہ حدیث نماز جنازہ کے بعد میت کے لیے دعا کرنے میں صریح ہے۔ علاوہ ازیں بدائع الصنائع میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک میت پر نماز جنازہ پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اتنے میں حضرت عمر فاروق اعظم اور ان کے ساتھ ایک جماعت آ پہنچی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فرمایا کہ میت پر دوبارہ نماز نہیں پڑھی جاسکتی، البتہ تم میت کے لیے دعا مانگو اور اس کے لیے مغفرت طلب کرو۔

2785۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُلَاسِ عُقْبَةُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ شَمَّاخٍ قَالَ شَهِدْتُ مَرْوَانَ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ أَمَعَ الَّذِي قُلْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَلَامٌ كَانَ بَيْنَهُمَا قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَخْطَأَ شُعْبَةُ فِي اسْمِ عَلِيِّ بْنِ شَمَّاخٍ قَالَ فِيهِ عُثْمَانُ بْنُ شَمَّاسٍ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْصِلِيَّ يُحَدِّثُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ أَنِّي جَلَسْتُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ مَجْلِسًا إِلَّا نَهَى فِيهِ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ وَجَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ[1]

علی بن شماخ نے بیان کیا ہے کہ میں مروان کے پاس حاضر تھا۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیسے سنا ہے جو آپ نماز جنازہ میں پڑھتے تھے۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تو انہیں کے بارے پوچھتا ہے جو تو خود کہہ چکا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ علی بن شماخ کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور مروان کے مابین اس سے پہلے گفتگو ہو چکی تھی (اور آپ نے اسی کی طرف اشارہ کیا) پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اے اللہ! تو اس کا رب ہے اور تو نے ہی اسے پیدا کیا ہے اور تو نے ہی اسے اسلام کی طرف ہدایت دی ہے اور تو نے ہی اس کی روح قبض کی ہے اور تو اس کے خفیہ اور اعلانیہ (سب اعمال کو) بہتر جانتا ہے۔ ہم تیرے پاس سفارشی بن کر حاضر ہوئے ہیں۔ پس تو اس کی مغفرت فرمادے۔ ابوداود نے کہا: شعبہ نے علی بن شماخ کے نام میں خطا کی ہے اور اس نے اس میں عثمان بن شماس کہا ہے اور میں نے احمد بن ابراہیم موصلی سے سنا، وہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو بیان کررہے تھے۔ انہوں نے کہا: میں تو یہ جانتا ہوں کہ جب بھی میں حماد بن زید کے پاس بیٹھا تو انہوں نے اس دوران مجھے عبدالوارث اور جعفر بن سلیمان سے منع کیا۔

2786۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنازہ پر نماز پڑھی اور اس طرح دعا کی: اے اللہ! تو مغفرت فرما ہمارے زندوں کی اور ہمارے مرنے والوں کی، ہمارے چھوٹوں کی اور ہمارے بڑوں کی، ہمارے مردوں کی اور ہماری عورتوں کی، ہمارے حاضر لوگوں کی اور ہمارے غائب لوگوں کی۔ اے اللہ! جسے تو ہم میں سے زندہ رکھے تو اسے ایمان پر زندہ رکھنا اور جسے تو ہم میں سے موت دے تو اسے اسلام پر موت دینا۔ اے اللہ! تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد تو ہمیں گمراہ نہ کردینا۔

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2787۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ح وحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ وَحَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَمُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مِنْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اللَّهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ جَنَاحٍ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ مسلمانوں میں سے ایک آدمی کی نماز جنازہ پڑھی تو میں نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! بے شک فلاں بن فلاں تیرے ذمہ اور حفاظت میں ہے۔ تو اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھ۔ عبدالرحمن نے یہ الفاظ کہے ہیں: یہ تیرے ذمہ میں ہے اور تیرے قرآن کو مضبوطی سے تھامنے والا ہے، تو اسے قبر کی آزمائش سے اور آتش جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما اور تو اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہے تو ہی لائق حمد وثناء ہے۔ اے اللہ! تو اس کی مغفرت فرما اور تو اس پر رحم کر۔ بلاشبہ تو بہت زیادہ مغفرت فرمانے والا، رحم فرمانے والا ہے۔ عبدالرحمن نے مروان بن جناح سے روایت کیا ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ (قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان)

2788۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ أَوْ رَجُلًا كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقِيلَ مَاتَ فَقَالَ أَلَا آذَنْتُمُونِي بِهِ قَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت تھی یا مرد، وہ مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ تو (ایک دن) حضور نبی مکرم ﷺ نے اسے مفقود پایا۔ اور پھر اس کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ کو عرض کی گئی: وہ فوت ہو گیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیونکر تم نے مجھے اس کے بارے اطلاع نہیں دی؟ فرمایا: تم اس کی قبر پر میری رہنمائی کرو۔ چنانچہ وہ آپ ﷺ کو اس کی قبر پر لے گئے تو آپ ﷺ نے اس پر نماز ادا فرمائی۔

فائدہ: یہ رحیم وکریم نبی ﷺ کی اپنی مسجد کے جاروب کش اور معاشرے کے ایک ادنیٰ اور حقیر فرد کے ساتھ رافت و شفقت اور حسن سلوک اور اس کے ساتھ بندہ نوازی کی زریں مثال ہے اور آپ کی امت کے مقتدر افراد کے لیے اس میں بہترین نمونہ ہے کہ انہیں اپنے زیر اثر رہنے والے افراد اور اپنے معاشرے کے فقراء اور افلاس زدہ لوگوں سے کس طرح پیش آنا چاہیے۔

بَابٌ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمُسْلِمِ يَمُوتُ فِي بِلَادِ الشِّرْكِ

کفار کے علاقے میں فوت ہونے والے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

2789۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس دن نجاشی (شاہ حبشہ جس کا نام اصحمہ تھا) کے فوت ہونے کی خبر دی جس دن وہ فوت ہوا۔ اور آپ ﷺ لوگوں کو ساتھ لے کر عیدگاہ تشریف لے گئے۔ وہاں ان کی صفیں باندھیں اور آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھائی۔

فائدہ: احناف کا موقف یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے سے تمام حجابات اٹھا دیے گئے تھے یہاں تک کہ آپ اس کی میت کو دیکھنے لگے تھے۔ تو گویا ایسی نماز تھی جس میں امام تو میت کو دیکھ رہا تھا مگر مقتدی نہیں۔ جیسا کہ واحدی نے اسباب میں حضرت ابن عباس سے اسی طرح روایت کیا۔ ابن حبان نے حدیث عمران بن حصین سے اور ابوعوانہ نے بھی ذکر کیا کہ ہم آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنائے کھڑے تھے اور یہ محسوس کر رہے تھے کہ میت آپ کے سامنے ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ غائبانہ نماز جنازہ صحیح ہے، یہ درست نہیں اور اس طرح بھی کہ آپ ﷺ نے نجاشی کے سوا کسی غائب میت پر نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ (بذل المجهود ص 176 ج 14، عمدۃ القاری ص 119 ج 8)

2790۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَنْطَلِقَ إِلَى أَرْضِ النَّجَاشِيِّ فَذَكَرَ حَدِيثَهُ قَالَ النَّجَاشِيُّ أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَّهُ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَلَوْلَا مَا أَنَا فِيهِ مِنَ الْمُلْكِ لَأَتَيْتُهُ حَتَّى أَحْمِلَ نَعْلَيْهِ

حضرت ابوبردہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم نجاشی کی سرزمین کی طرف چلے جائیں۔ پھر آگے حدیث ذکر کی۔ پس نجاشی نے کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہ وہی ہیں جن کے بارے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے بھی بشارت دی ہے اور اگر میں امور سلطنت میں مشغول نہ ہوتا تو میں ضرور آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوتا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے نعلین مبارک اٹھاتا۔ (یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ اس نے اسلام قبول کر لیا تھا تب ہی رسول اللہ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھ کر اسے اس اعزاز سے نوازا)۔

بَابٌ فِي جَمْعِ الْمَوْتَى فِي قَبْرٍ وَالْقَبْرُ يُعَلَّمُ

ایک قبر میں کئی مردے دفن کرنے اور قبر پر کوئی نشانی لگانے کا بیان

2791۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ بِمَعْنَاهُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهُ فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ كَثِيرٌ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أَتَعَلَّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي

کثیر بن زید مدنی نے مطلب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اوران کا جنازہ لے جایا گیا اور پھر انہیں دفن کر دیا گیا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ آپ کے پاس پتھر اٹھا کر لائے۔لیکن اس نے اس پتھر کو اٹھانے کی طاقت نہ رکھی۔تو پھر رسول اللہ ﷺ اس پتھر کو اٹھانے کے لیے اٹھے اوراپنے بازوؤں سے آستینیں اوپر چڑھائیں۔کثیر نے کہا: مطلب نے بیان کیا کہ جس نے مجھے اس کے بارے رسول اللہ ﷺ سے خبر دی ہے اس نے بیان کیا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کے بازوؤں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں جب کہ آپ نے ان سے کپڑا اوپر چڑھایا۔پھر آپ ﷺ نے اس پتھر کو اٹھایا اوراسے ان کے سر کی جانب رکھ دیا اور فرمایا: میں اس پتھر کے سبب اپنے بھائی کی قبر پہچان لوں گا اوراپنے اہل میں سے جو فوت ہوگا اسے اس کے پاس دفن کروں گا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ قبر کی شناخت اور پہچان کے لیے اس پر کوئی کتبہ یا علامت لگانا حضور نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔

بَابٌ فِي الْحَفَّارِ يَجِدُ الْعَظْمَ هَلْ يَتَنَكَّبُ ذَلِكَ الْمَكَانَ

اس کا بیان کہ اگر قبر کھودنے والا کسی میت کی ہڈی پائے تو کیا وہ اس جگہ کو چھوڑ دے

2792۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کی ہڈی توڑنا (گناہ میں) زندہ آدمی کی ہڈی توڑنے کی مثل ہے۔

فائدہ: علامہ طیبی نے کہا ہے کہ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ میت کی تذلیل نہیں کی جائے گی جس طرح کہ زندہ کی تذلیل نہیں کی جاتی۔ابن ملک نے کہا ہے کہ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ میت درد محسوس کرتی ہے اور علامہ ابن حجر نے کہا ہے: اس کے لوازم میں سے یہ ہے کہ میت بھی ان چیزوں سے لطف اندوز ہوتی ہے جن سے زندہ لذت حاصل کرتا ہے۔تو اگر مرنے والے میں زندگی نہیں ہے تو پھر اس کی ہڈی توڑنے کو زندہ کے ساتھ مماثلت کیسی؟ تو یہ اس کی دلیل ہے کہ مرنے والے میں زندگی ہے لیکن ہم اپنے ناقص علم اوراپنی ناقص عقل سے اس کی حقیقت کا ادراک نہیں کر سکتے۔تو جب عام میت کی شان یہ ہے تو انبیاء، شہداء اور صالحین کے بارے کیا خیال ہے؟ واللہ اعلم بالصواب (بذل ج 14 ص 178)

بَابٌ فِي اللَّحْدِ (لحد کا بیان)

2793۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لحد ہمارے لیے ہے اور شق ہمارے سوا دوسروں کے لیے ہے۔ (لحد قبر کی دائیں جانب اندر کھود کر بنائی جاتی ہے اور شق قبر کو درمیان سے کھود کر بنائی جاتی ہے۔ دونوں نوع کی قبریں درست ہیں۔ البتہ لحد والی قبر اولیٰ اور افضل ہے)۔

بَابٌ كَمْ يَدْخُلُ الْقَبْرَ

اس کا بیان کہ کتنے آدمی میت کو قبر میں اتارنے کے لیے قبر میں داخل ہوں گے

2794۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ غَسَّلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهُمْ أَدْخَلُوهُ قَبْرَهُ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحَبٌ أَوْ أَبُو مَرْحَبٍ أَنَّهُمْ أَدْخَلُوا مَعَهُمْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ عَلِيٌّ قَالَ إِنَّمَا يَلِي الرَّجُلَ أَهْلُهُ

اسماعیل بن ابی خالد نے عامر سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علی، حضرت فضل (بن عباس) اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا اور انہوں نے ہی آپ ﷺ کو اپنی قبر مبارک میں اتارا۔ مرحب یا ابو مرحب نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے ساتھ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بھی شامل کر لیا تھا۔ اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ (اس عمل سے) فارغ ہوئے تو کہا کہ کسی آدمی کو دفن کرنے کی ذمہ داری اس کے گھر والوں ہی کی ہوتی ہے (شاید آپ نے یہ جملہ بطور اعتذار ان مقتدر اور جید صحابہ کرام کے لیے کہا جنہیں وہاں موجود ہونے کے باوجود تدفین کے عمل میں شریک نہیں کیا گیا، تا کہ کسی کے دل میں شکوے کا وہم وگمان بھی پیدا نہ ہو۔ واللہ اعلم

2795۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي مَرْحَبٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ نَزَلَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ أَرْبَعَةً

حضرت شعبی نے ابو مرحب سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم ﷺ کی قبر میں اترے۔ مزید کہا: گویا میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ یہ چار ہیں (یعنی چاروں نے مل کر آپ ﷺ کو قبر شریف میں اتارا)۔

بَابٌ فِي الْمَيِّتِ يُدْخَلُ مِنْ رِجْلَيْهِ

میت کو پاؤں کی جانب سے قبر میں داخل کیے جانے کا بیان

2796۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ أَوْصَى الْحَارِثُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ الْقَبْرِ وَقَالَ هَذَا مِنَ السُّنَّةِ

شعبہ نے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حارث نے یہ وصیت کی کہ ان کی نماز جنازہ عبداللہ بن یزید پڑھائیں۔ پس انہوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور پھر انہیں قبر کی پائنتی کی جانب سے قبر میں داخل کیا اور فرمایا: یہی سنت ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: احناف کا موقف یہ ہے کہ میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل کیا جائے گا اور اس مسئلہ میں اختلاف فقط افضیلت میں ہے۔ اور ان کی دلیل ترمذی شریف کی حدیث ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبراً لیلا فاسرج له فاخذه من قبل القبلة (بذل المجهود ص 181 ج 14)۔

بَابُ الْجُلُوسِ عِنْدَ الْقَبْرِ (قبر کے پاس بیٹھنے کا بیان)

2797۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَاذَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں انصار میں سے ایک آدمی کے جنازے کے لیے نکلے۔ پس ہم قبر کے پاس پہنچے تو ابھی تک قبر کی کھدائی مکمل نہ ہوئی تھی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ قبلہ رو ہو کر تشریف فرما ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھ گئے۔

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ

میت کے لیے دعا کا بیان جب اسے قبر میں رکھا جائے

2798۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ قَالَ بِسْمِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کرم ﷺ جب کسی میت کو قبر میں رکھتے تھے تو یہ الفاظ کہتے: بسم اللہ وعلی سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ الفاظ مسلم بن ابراہیم کے ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ لَهُ قَرَابَةٌ مُشْرِكٌ

ایسے آدمی کا بیان جس کا کوئی مشرک رشتہ دار فوت ہو جائے

2799۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ قَالَ اذْهَبْ فَوَارِ أَبَاكَ ثُمَّ لَا تُحْدِثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي فَذَهَبْتُ فَوَارَيْتُهُ وَجِئْتُهُ فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ وَدَعَا لِي

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ آپ ﷺ کے بوڑھے اور گم گشتہ راہ چچا فوت ہو گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو جا اور اپنے باپ کو دفن کر دے۔ پھر تو کوئی کام بھی نہ کرنا یہاں تک کہ تو میرے پاس آ جائے۔ تو میں گیا اور اپنے باپ کو دفن کیا اور آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے (غسل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کرنے کا) حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ میں نے غسل کیا اور آپ ﷺ نے مجھے دعا دی۔

بَابٌ فِي تَعْمِيقِ الْقَبْرِ (قبر کی گہرائی کا بیان)

2800۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَهُمْ عَنْ حُمَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جَاءَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالُوا أَصَابَنَا قَرْحٌ وَجَهْدٌ فَكَيْفَ تَأْمُرُنَا قَالَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَاجْعَلُوا الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ قِيلَ فَأَيُّهُمْ يُقَدَّمُ قَالَ أَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا قَالَ أُصِيبَ أَبِي يَوْمَئِذٍ عَامِرٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ قَالَ وَاحِدٌ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ يَعْنِي الْأَنْطَاكِيَّ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ فِيهِ وَأَعْمِقُوا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ

ہشام بن عامر نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ احد کے دن انصار رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی: ہمیں تو زخموں اور مشقت وتھکاوٹ نے آلیا ہے۔ تو آپ ہمیں (قبریں کھودنے کے بارے میں) کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ (یعنی ہر ایک کے لیے تو علیحدہ قبر کھودنا انتہائی مشقت آمیز عمل ہے اور اب تھکاوٹ ہم پر غالب آرہی ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم قبریں کھودو اور انہیں وسیع اور کھلا بناؤ اور ایک قبر میں دو دو اور تین تین آدمیوں کو دفن کرو۔ پھر عرض کی گئی: کون سے آدمی کو آگے (قبلہ سمت) رکھا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے جو ان میں سے قرآن کریم زیادہ جانتا ہو۔

ہشام نے بیان کیا: اسی دن میرا باپ عامر بھی شہید ہوا اور اسے دو آدمیوں یا ایک آدمی کے ساتھ دفن کیا گیا۔

ابو صالح انطاکی، ابو اسحاق فزاری نے ثوری عن ایوب عن حمید بن ہلال کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے: اور تم قبر کو گہرا کھود دو۔

موسیٰ بن اسماعیل، جریر، حمید بن ہلال نے سعد بن ہشام بن عامر سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ عند الضرورۃ ایک سے زیادہ افراد کو ایک قبر میں دفن کرنا جائز ہے لیکن بغیر عذر اور ضرورت کے ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اور جہاں تک قبر کی گہرائی کا تعلق ہے تو وہ بہتر اور افضل یہ ہے کہ سینے تک گہری ہو ورنہ ناف تک ضروری ہونی چاہیے۔ (بذل ص 185 ج 14)

بَابٌ فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ (قبر کو ہموار کرنے کا بیان)

2801۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي هَيَّاجٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ بَعَثَنِي عَلِيٌّ قَالَ لِي أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ لَا أَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتُهُ

ابو وائل نے ابو ہیاج اسدی سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھیجا اور فرمایا: میں تجھے اسی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کام کے لیے بھیج رہا ہوں جس کام پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا۔ وہ یہ کہ میں کسی بلند قبر کو نہ چھوڑوں مگر میں اسے ہموار کر دوں اور نہ کسی (ذی روح کی) تصویر کو چھوڑوں مگر یہ کہ میں اسے مٹا دوں۔

فائدہ: مجمع میں ہے کہ جمہور نے کہا ہے کہ وہ بلندی جسے زائل کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ قبر کی کوہان کی شکل نہیں ہے نہ ہی اس سے مراد اتنی بلندی ہے جس سے قبر کی پہچان ہوتا کہ اس کا احترام کیا جائے۔ کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کوہان کی شکل میں ہی بنائی گئی ہے۔ البتہ اس بلندی سے مراد وہ بہت زیادہ بلندی ہے جس کا رواج زمانہ جاہلیت میں تھا۔

(بذل المجہود ص 187 ج 14)

2802۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِرُودِسَ مِنْ أَرْضِ الرُّومِ فَتُوُفِّيَ صَاحِبٌ لَنَا فَأَمَرَ فَضَالَةُ بِقَبْرِهِ فَسُوِّيَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رُودِسُ جَزِيرَةٌ فِي الْبَحْرِ

ابو علی ہمدانی نے بیان کیا ہے کہ ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ روم کی سرزمین پر جزیرہ رودس میں تھے تو ہمارا ایک ساتھی فوت ہو گیا۔ تو فضالہ نے اس کے لیے قبر کا حکم دیا اور وہ ہموار کر دی گئی۔ پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو قبر کو پست اور برابر کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: رودس سمندر میں ایک جزیرہ ہے۔

2803۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ هَانِئٍ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّهْ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ يُقَالُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُقَدَّمٌ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ وَعُمَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَأْسُهُ عِنْدَ رِجْلَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

حضرت قاسم نے بیان کیا ہے کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: اے ماں! حضور نبی مکرم ﷺ اور آپ کے صاحبین یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبور میرے لیے کھولیے (اور دکھائیے)۔ چنانچہ انہوں نے میرے لیے تینوں قبریں کھولیں (ظاہر کیں) ان میں نہ کوئی زیادہ بلند تھی اور نہ بالکل زمین کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔ ان پر وہاں کی زمین کے سرخ سنگریزے بچھے ہوئے تھے۔ ابو علی نے بیان کیا: کہا جاتا ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ کا جسد اطہر آگے ہے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جسد خاکی آپ ﷺ کے سر کے قریب ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاؤں کے نزدیک ہیں ان کا سر رسول اللہ ﷺ کے پاؤں مبارک کے قریب ہے۔

بَابُ الِاسْتِغْفَارِ عِنْدَ الْقَبْرِ لِلْمَيِّتِ فِي وَقْتِ الِانْصِرَافِ

میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس اس کے لیے استغفار کرنے کا بیان

2804۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَحِيرٍ عَنْ هَانِئٍ مَوْلَى عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ قَالَ أَبُو دَاوُد بَحِيرٌ ابْنُ رَيْسَانَ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو آپ ﷺ قبر کے پاس ٹھہرتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو اور اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو (کہ رب کریم اسے نکیرین کے سوالات کے جوابات دینے کی توفیق عطا فرمائے) کیونکہ ابھی اس سے سوالات کیے جائیں گے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: بحیر، ریسان کے بیٹے ہیں۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ دفن کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہو کر میت کی مغفرت و بخشش کی دعا کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ تو کیا خیال ہے یہ دعا میت کے لیے نفع بخش ہوتی ہے یا نہیں۔ حالانکہ نبی تو نہ عبث کام کرتا ہے اور نہ اس کا حکم دیتا ہے۔ تو معلوم ہوا بالیقین میت کے لیے باعث نفع ہوتی ہے۔ تو اگر بعد میں اس کے لیے کبھی دعا کر دی جائے یا اسے ایصال ثواب کیا جائے یا فاتحہ خوانی کی صورت میں اس کے لیے مغفرت و بخشش کی دعا بار بار کی جائے تو پھر کون سی رکاوٹ حائل ہو جاتی ہے؟ اللّٰھم اھدنا الی صراط مستقیم۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الذَّبْحِ عِنْدَ الْقَبْرِ (اس کا بیان کہ قبر کے پاس جانور ذبح کرنا مکروہ ہے)

2805۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَقْرَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانُوا يَعْقِرُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقَرَةً أَوْ شَاةً[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام میں عقر نہیں ہے۔ عبدالرزاق نے کہا ہے۔ (زمانہ جاہلیت میں لوگ) قبر کے پاس گائے یا بکری ذبح کرتے تھے (اس سے منع کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اسلام میں جانور ذبح کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ علامہ خطابی نے کہا ہے کہ عہد جاہلیت میں جو آدمی اپنی زندگی میں مہمان نوازی کرتا اور لوگوں کو کھانا وغیرہ کھلاتا تھا۔ تو جب وہ مر جاتا تو اس کی قبر کے پاس وہ اونٹ یا کوئی جانور ذبح کرتے تاکہ اسے درندے اور پرندے وغیرہ بھی کھائیں۔ اور وہ یہ کہا کرتے تھے کہ جو عمل وہ زندگی میں کرتا رہا ہے ہم اس کی موت کے بعد بھی وہی کر رہے ہیں۔ تاکہ اس کی سخاوت وغیرہ کا اظہار ہو) (بذل المجہود ص 191 ج 14)

بَاب الْمَيِّتِ يُصَلَّى عَلَى قَبْرِهِ بَعْدَ حِينٍ

ایسی میت کا بیان جس کی قبر پر کچھ وقت کے بعد نماز پڑھی جائے

2806۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا

1۔ ایک نسخہ میں بِبَقَرَةٍ أَوْ بِشَاةٍ کے الفاظ ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور شہدائے احد پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ واپس لوٹ آئے۔ حسن بن علی، یحیٰ بن آدم، ابن مبارک نے حیوہ بن شریح عن یزید بن ابی حبیب کی سند سے یہ حدیث بیان کی اور کہا: حضور نبی مکرم ﷺ نے آٹھ سال کے بعد شہدائے احد پر نماز پڑھی جیسا کہ زندوں اور مردوں کو الوداع کہا جاتا ہے۔

بَابٌ فِي الْبِنَاءِ عَلَى الْقَبْرِ (قبر پر کوئی عمارت بنانے کا بیان)

2807۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُقْعَدَ عَلَى الْقَبْرِ وَأَنْ يُقَصَّصَ وَيُبْنَى عَلَيْهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ عُثْمَانُ أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ وَزَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَوْ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد خَفِيَ عَلَيَّ مِنْ حَدِيثِ مُسَدَّدٍ حَرْفُ وَأَنْ

ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی قبر پر بیٹھے اور قبر کو پختہ کیا جائے اور اس سے کہ اس پر کوئی عمارت بنائی جائے۔ مسدد اور عثمان بن ابی شیبہ دونوں نے بیان کیا کہ حفص بن غیاث نے ابن جریج عن سلیمان بن موسیٰ اور ابوالزبیر جابر کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ عثمان نے کہا: یا اس پر کچھ اضافہ کیا گیا ہے اور سلمان بن موسیٰ نے یہ زائد بیان کیا ہے یا اس سے کہ اس پر کچھ لکھا جائے۔ اور مسدد نے اپنی روایت میں أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور ابوداؤد نے کہا ہے کہ مجھ پر مسدد کی حدیث میں حرف وَأَنْ بھی مخفی ہے (یعنی اس میں موجود نہیں)۔

2808۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے، انہوں نے اپنے انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کی قبور کو مساجد بنالیا۔

فائدہ: یہود و نصاریٰ کا طریقہ یہ تھا کہ وہ اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبور پر مساجد بناتے اور ان قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ اس لیے ان پر لعنت کی گئی۔ لہٰذا وہ مساجد جو صالحین اور اولیاء اللہ کے مزار کے قرب و جوار میں بارادہ تبرک بنائی جاتی ہیں اور قبروں کی طرف منہ کر کے نماز نہیں پڑھی جاتی تو وہ اس وعید میں داخل نہیں۔ واما من اتخذ فی جوار صالح لقصد التبرک لا للتعظیم ولا للتوجه الیه فلا یدخل فی ذلک الوعید (بذل المجہود ص205 ج14)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُودِ عَلَى الْقَبْرِ (اس کا بیان کہ قبر پر بیٹھنا مکروہ ہے)

2809۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آگ کے انگارے پر بیٹھے اور وہ اس کے کپڑوں کو جلانے لگے حتیٰ کہ وہ اس کی جلد تک پہنچ جائے، اس کے لیے ایسا کرنا قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

فائدہ: اس میں یہ تنبیہ کی جارہی ہے کہ قبر پر اس کی بے حرمتی کے لیے بیٹھنا یعنی اسے پاؤں سے روندنا، اس پر پیشاب کرنا وغیرہ سب ممنوع ہے۔

2810۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا

بسر بن عبید اللہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے واثلہ بن اسقع کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے ابو مرثد غنوی کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھو۔

فائدہ: اس میں دونوں طرفوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ نہ قبروں پر ان کی بے حرمتی کی نیت اور ارادہ سے بیٹھو اور نہ تم ان کی اتنی تعظیم بجالاؤ کہ ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگو۔ یہ دونوں عمل ممنوع ہیں۔ تو اس سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہوتا کہ قبروں کے پاس بیٹھنا ممنوع ہے۔ بلکہ پورے آداب کے ساتھ حاضری دینا، وہاں بیٹھ کر قرآن کریم اور دیگر اوراد و وظائف پڑھنا اور انہیں ایصال ثواب کرنا سب جائز ہے۔

بَابُ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ بَيْنَ الْقُبُورِ (قبرستان میں جوتے پہن کر چلنے کا بیان)

2811۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ السَّدُوسِيِّ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ بَشِيرٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ اسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ فَهَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ زَحْمٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ بَشِيرٌ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أُمَاشِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَرَّ بِقُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَقَدْ أَدْرَكَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا وَحَانَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَظْرَةٌ فَإِذَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الْقُبُورِ عَلَيْهِ نَعْلَانِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ وَيْحَكَ أَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَلَعَهُمَا فَرَمَى بِهِمَا

بشیر بن نہیک نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام بشیر سے روایت بیان کی ہے کہ عہد جاہلیت میں اس کا نام زحم بن معبد تھا۔ وہ ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ تو اس نے کہا: زحم۔ تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تو بشیر ہے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام بدل کر بشیر رکھ دیا)۔ اس نے بیان کیا: اس اثناء میں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر مشرکین کی قبروں کے پاس سے ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تحقیق یہ لوگ خیر کثیر سے پہلے چلے گئے (یعنی دین اسلام کے ظہور سے پہلے ہی یہ لوگ فوت ہو گئے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جملہ تین بار فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: تحقیق ان لوگوں نے خیر کثیر کو پایا (کیونکہ انہوں نے دین اسلام کو قبول کیا) اور پھر اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو قبرستان میں جوتے پہن کر چل رہا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سبتی جوتے پہننے والے! تجھ پر افسوس ہے، اپنے ان سبتی جوتوں کو اتار دے (سبتی جوتوں سے مراد ایسے چمڑے کے جوتے ہیں جس کے اوپر بال وغیرہ نہ ہوں۔ یہ جوتے خوشحال اور امیر لوگ بطور فخر پہنتے تھے) تو اس آدمی نے نظر اٹھا کر دیکھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا تو اس نے جوتے اتارے اور انہیں پھینک دیا۔

فائدہ: فتح الودود میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقابر کے احترام کے لیے یا جوتوں کے ساتھ غلاظت ہونے یا چال میں تکبر اور فخر ہونے کے سبب جوتے اتارنے کا حکم دیا۔

2812۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندے کو اس کی قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی وہاں سے واپس مڑتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز کو سنتا ہے۔

فائدہ: اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ مطلق جوتے پہن کر قبرستان میں جانا ممنوع نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر میت میں اتنی حس موجود ہے کہ وہ جوتوں کی آواز سن سکتی ہے تو اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کے سلام اور قرآن کریم پڑھنے کی آواز کو سننے میں کون سی شے مانع ہے اور اگر ایسا ہے تو پھر حیات کا انکار کیونکر کیا جا سکتا ہے جبکہ سننا اس کے لوازمات میں سے ہے؟

بَابٌ فِي تَحْوِيلِ الْمَيِّتِ مِنْ مَوْضِعِهِ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ

کسی حاجت کے تحت میت کو اپنی جگہ سے تبدیل کرنے کا بیان

2813۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فَكَانَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ حَاجَةٌ فَأَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَمَا أَنْكَرْتُ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا شُعَيْرَاتٍ كُنَّ فِي لِحْيَتِهِ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے والد محترم کے ساتھ ایک اور آدمی بھی دفن تھا، اس وجہ سے میرے دل میں انہیں وہاں سے نکالنے کی حاجت محسوس ہوئی۔ چنانچہ میں نے انہیں چھ ماہ کے بعد قبر سے نکالا اور میں نے ان کے بدن کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کسی شے میں کوئی تبدیلی اور تغیر نہ پایا سوائے ان کی ریش مبارک کے چند بالوں کے جو زمین سے لگے ہوئے تھے (کہ ان کی رنگت تبدیل ہوئی)۔

بَابٌ فِي الثَّنَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ (میت کے بارے میں اچھے کلمات کہنے کا بیان)

2814۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرُّوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ شَهِيدٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک جنازہ کے پاس سے گزرے۔ تو لوگوں نے اس کی تعریف کی (یعنی اس کے لیے کلمات خیر کہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اس کے لیے) واجب ہوگئی (یعنی جنت یا مغفرت) پھر وہ دوسرے جنازہ کے پاس سے گزرے۔ تو اس کی برائیوں کا ذکر کیا (اور اس کے بارے میں کلمات شر کہے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اس کے لیے) واجب ہوگئی (جہنم یا سزا) پھر فرمایا: بے شک تم میں سے بعض بعض پر شاہد ہیں۔

بَابٌ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ (زیارت قبور کا بیان)

2815۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي تَعَالَى عَلَى أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَاسْتَأْذَنْتُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ بِالْمَوْتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی والدہ کی قبر کے پاس آئے اور رونے لگے اور آپ ﷺ نے اپنے پاس والوں کو بھی رلا دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کریم سے اجازت طلب کی کہ میں والدہ کے لیے مغفرت طلب کروں لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی۔ پھر میں نے ان کی قبر کی زیارت کرنے کے لیے اجازت طلب کی تو میرے رب نے مجھے اجازت عطا فرما دی۔ پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ موت کی یاد دلاتی ہیں۔

2816۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً

ابن بریدہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ پس (اب) تم ان کی زیارت کرو کیونکہ ان کی زیارت میں (آخرت یا موت کی) یاد ہے۔

فائدہ: یہ دونوں حدیثیں اس معنی میں صریح ہیں کہ پہلے قبروں پر آنا جانا ممنوع تھا، اس لیے کہ زمانہ کفر و شرک نزدیک تھا اور یہ اندیشہ تھا کہ کہیں اہل قبور کی پرستش نہ شروع ہو جائے۔ لیکن جب دین اسلام پختہ اور راسخ ہو گیا اور شرک کا اندیشہ باقی نہ رہا تو زیارت قبور کی اجازت دے دی گئی۔ لہٰذا پہلے نہی عام تھی اسی طرح اب رخصت اور اجازت بھی عام ہے۔ تفصیل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے لیے دیکھیے (عمدۃ القاری ص 69 ج 8)۔

بَاب فِي زِيَارَةِ النِّسَاءِ الْقُبُورَ (عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنے کا بیان)

2817۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں پر مساجد بنانے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔

فائدہ: بعض اہل علم نے کہا ہے کہ یہ ارشاد زیارت قبور کی اجازت اور رخصت سے پہلے کا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ چونکہ عورتوں میں صبر کم ہوتا ہے اور جزع فزع زیادہ کرتی ہیں، اس لیے ان کا قبروں پر جانا مکروہ ہے۔ بہر حال عورتوں کے لیے مطلق ممنوع نہیں ہے کیونکہ حاکم نے روایت کیا ہے۔ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہر جمعہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری دیتی تھیں۔ ہاں اگر فساد کا اندیشہ ہو مردوں کے ساتھ اختلاط عام ہو۔ تو پھر عورتوں کو پرہیز کرنی چاہیے بصورت دیگر عورتوں کے لیے زیارت قبور صحیح ہے۔ (بذل المجہود ص 205 ج 14)

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا زَارَ الْقُبُورَ أَوْ مَرَّ بِهَا

اس کا بیان کہ جب آدمی قبر پر جائے یا اس کے پاس سے گزرے تو کیا کہے

2818۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا: تم پر سلام ہو اے مومن قوم کے گھر والو! بے شک اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔

بَاب الْمُحْرِمِ يَمُوتُ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ

اس کا بیان کہ اگر حالت احرام میں کوئی فوت ہو تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے گا

2819۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ وَقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ خَمْسُ سُنَنٍ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ أَيْ يُكَفَّنُ الْمَيِّتُ فِي ثَوْبَيْنِ وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ أَيْ إِنَّ فِي الْغَسَلَاتِ كُلِّهَا سِدْرًا وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا وَكَانَ الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ قَالَ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ أَيُّوبُ ثَوْبَيْهِ وَقَالَ عَمْرٌو ثَوْبَيْنِ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ أَيُّوبُ فِي ثَوْبَيْنِ وَقَالَ عَمْرٌو فِي ثَوْبَيْهِ زَادَ سُلَيْمَانُ وَحْدَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَى سُلَيْمَانَ فِي ثَوْبَيْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا۔ اس کی سواری (اونٹ) نے اس کی گردن توڑ ڈالی اور وہ مرگیا درآنحالیکہ وہ محرم تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دو اور اسے بیری کے پتے ملے پانی سے غسل دو اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اٹھائے گا اس حال میں کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔ ابوداؤد نے کہا: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس حدیث میں پانچ سنتیں (بیان کی گئی ہیں) یعنی تم اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دو، یعنی میت کو دو کپڑوں میں کفن دیا جائے گا اور اسے بیری کے پتے ملے پانی سے غسل دو۔ یعنی ہر غسل میں بیری کے پتے شامل ہوں اور تم اس کے سر کو نہ ڈھانپو اور تم اسے خوشبو نہ لگاؤ اور کفن کل مال میں سے ہوگا (یعنی کل مال سے پہلے کفن بنایا جائے پھر اس کے قرض ادا کیے جائیں۔ بعد ازاں جو بچے وہ ورثاء میں تقسیم کیا جائے)۔

سلمان بن حرب محمد بن عبید دونوں کی روایت ہم معنی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ حماد نے عمرو نے اور ایوب نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: وکفنوہ فی ثوبین۔ ابوداؤد نے کہا کہ سلیمان نے بیان کیا کہ ایوب نے ثوبیہ ذکر کیا ہے اور عمرو نے ثوبین کہا ہے۔ اور عمرو نے فی ثوبیہ کہا ہے۔ اور صرف سلیمان نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں: ولا تحنطوہ اور تم اسے خوشبو نہ لگاؤ۔

مسدد، حماد نے ایوب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے سلیمان کی ہم معنی روایت فی ثوبین ذکر کی ہے۔

2820۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک محرم آدمی کی گردن اس کی اونٹنی نے توڑ دی اور اسے مار ڈالا۔ پس اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے غسل دو اور اسے کفن پہناؤ اور تم اس کے سر کو نہ ڈھانپو اور تم اسے خوشبو نہ لگاؤ۔ کیونکہ اسے اٹھایا جائے گا جب کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ (قسم اور نذر کے احکام کا بیان)

بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الْأَيْمَانِ الْفَاجِرَةِ (جھوٹی قسم کے بارے میں وعید اور شدت کا بیان)

2821- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ مَصْبُوْرَةٍ كَاذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ بِوَجْهِهٖ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: جس نے قید اور محبوس ہونے کی حالت میں (مجبوراً) جھوٹی قسم کھائی تو اس نے اس وجہ سے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا۔

فائدہ: یہ تنبیہ فرمائی کہ جھوٹی قسم ایسا گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا آتش جہنم ہے۔ اس لیے ایسی قسم کھانے سے قبل یہ ضرور تصور آنا چاہیے کہ اس کا خالق جو علیم بذات الصدور ہے وہ اس کی حقیقت سے واقف و آگاہ ہے۔ اس لیے کبھی بھی جھوٹی قسم کے ذریعے کسی کا حق چھیننے کی مکروہ جرأت نہیں کرنی چاہیے۔

بَابُ فِيْمَنْ حَلَفَ يَمِيْنًا لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لِأَحَدٍ

اس کا بیان جس نے کسی کا مال لینے کے لیے قسم کھائی

2822- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ الْمَعْنٰى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهٗ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذًا يَحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِيْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس نے قسم کھائی درآنحالیکہ وہ اس میں جھوٹا ہوتا کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان آدمی کا مال چھین لے (یعنی اپنی ملکیت میں لے لے) تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض اور انتہائی غضب میں ہوگا۔ اشعث نے بیان کیا: قسم بخدا! یہ حدیث میرے بارے میں آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمائی (وہ اس طرح کہ) میرے اور ایک یہودی آدمی کے درمیان زمین کا جھگڑا تھا۔ اس نے (وہ زمین) مجھے دینے سے انکار کردیا۔ میں نے یہ مقدمہ حضور نبی مکرم علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش کیا تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مجھے فرمایا: کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ نے یہودی کو فرمایا: تو قسم اٹھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ تو قسم کھا جائے گا اور میرا مال (زمین) لے جائے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑا سا مال خرید تے ہیں۔ الخ''

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں جہاں جھوٹی قسم کھانے پر وعید مذکور ہے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا ہے کہ کسی بھی دعویٰ میں مدعی کے ذمہ گواہ پیش کرنا ہے۔ اس کے پاس گواہ نہ ہونے کی صورت میں مدعیٰ علیہ سے قسم لی جائے گی۔

2823۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي كُرْدُوسٌ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُو هَذَا وَهِيَ فِي يَدِهِ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلَكِنْ أُحَلِّفُهُ وَاللهُ يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَقْتَطِعُ أَحَدٌ مَالًا بِيَمِينٍ إِلَّا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ أَجْذَمُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضُهُ

اشعث بن قیس بنی کندہ کے ایک آدمی اور حضر موت کے رہنے والے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں نے یمن کی ایک زمین کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس مقدمہ پیش کیا۔ حضرمی نے کہا: یارسول اللہ! ﷺ میری زمین اس آدمی کے باپ نے مجھ سے غصب کی ہے اور وہ اس کے قبضے میں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس گواہ ہے؟ عرض کی: نہیں۔ لیکن میں اسے قسم دے سکتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ زمین میری ہے اور اسے اس کے باپ نے مجھ سے غصب کیا ہے۔ پس کندی قسم کھانے کے لیے تیار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی قسم کے ذریعے کسی کا مال اپنی ملکیت میں نہ لے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے اعضاء کٹے ہوں گے۔ پس (یہ سن کر) کندی نے کہا: وہ زمین اسی کی ہے (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد نے اس پر اتنا گہرا اثر کیا کہ اس نے جھوٹی قسم کھانے سے احتراز برتا اور زمین اس کے حوالے کر دی)۔

2824۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ كَانَتْ[1] لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي مَا حَلَفَ عَلَيْهِ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَاكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ لَهُ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالٍ لِيَأْكُلَهُ ظَالِمًا لَيَلْقَيَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر حضرمی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضر موت کا ایک

1۔ ایک نسخہ میں کانت نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آدمی اور بنی کندہ کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور حضرمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک اس نے میری اس زمین پر قبضہ کر لیا ہے جو میرے باپ کی تھی۔ اور کندی نے کہا: وہ زمین میری ہے، میرے قبضے میں ہے، میں اسے کاشت کرتا ہوں، اس کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔ راوی کہتا ہے کہ پھر حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرمی سے کہا: کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تیرے لیے اس کی جانب سے قسم ہوگی (یعنی کندی قسم اٹھائے گا) حضرمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک یہ فاجر (جھوٹا) آدمی ہے اسے اس پر قسم کھانے میں کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔ یہ کسی شے (گناہ وغیرہ) سے اجتناب نہیں کرے گا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے اس کی جانب سے سوائے قسم کے کچھ نہیں۔ پس وہ چلا تا کہ اس کے لیے قسم کھائے۔ پس جب اس نے (قسم کھانے کے لیے جاتے وقت) پیٹھ پھیری، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو اگر اس نے مال پر اسے ظلماً کھانے کے لیے قسم کھائی تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمانے والا ہوگا (یعنی اس کی جانب نظر التفات نہیں فرمائے گا تو اس سے بڑھ کر اور کیا سزا ہو سکتی ہے کہ رب کریم ہی نظر رحمت پھیر لے)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْيَمِينِ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ

حضور نبی کریم ﷺ کے منبر کے پاس قسم کو عظیم بنانے کا بیان

2825۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ نِسْطَاسٍ مِنْ آلِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِي هَذَا عَلَى يَمِينٍ آثِمَةٍ وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ أَخْضَرَ إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

عبداللہ بن نسطاس جو کہ کثیر بن صلت کی آل میں سے تھا، نے بتایا کہ اس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم نہیں اٹھائے گا۔ اگرچہ وہ سبز مسواک پر ہی ہو مگر یہ کہ اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالیا یا اس کے لیے جہنم واجب ہوگئی (یعنی ہر جگہ جھوٹی قسم گناہ کبیرہ ہے لیکن منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کی حرمت وعظمت کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے جھوٹی قسم کھانا اس سے بھی بدتر فعل ہے)۔

بَاب الْحَلِفِ بِالْأَنْدَادِ (شرکاء (بت وغیرہ) کے ساتھ قسم کھانے کا بیان)

2826۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قسم کھائی اور اس نے اپنی قسم میں کہا "لات کی قسم" تو اسے چاہیے کہ وہ لا الہ الا اللہ (یعنی کلمہ) پڑھے۔ اور جس نے اپنے ساتھی کو کہا: تو آ، میں تجھ سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جوا کھیلوں تو اسے چاہیے کہ وہ کوئی شے صدقہ کرے۔

فائدہ: اگر کسی نے لات یا کسی بت کی قسم بالارادہ کھائی تو وہ دائرۂ ایمان سے نکل جائے گا اور اگر یہ لفظ سبقت لسانی سے نکل گیا تو پھر ظاہراً کفر سے مشابہت لازم آئی اور اس میں ایمان فاسد ہونے کا اندیشہ اور احتمال ہے۔ اس لیے ہر دو صورت میں تجدید ایمان کر لینی چاہیے۔ لہٰذا ضرور کلمہ طیبہ پڑھنا چاہیے تا کہ اس نحوست کا ازالہ ہو سکے۔ اور جوا چونکہ فعل حرام ہے لہٰذا اپنا کچھ مال صدقہ کر کے اس تصور سے نجات حاصل کرنی چاہیے۔ یہ امر مستحب ہے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِالْآبَاءِ (آباء کے ساتھ قسم کھانے کے مکروہ ہونے کا بیان)

2827۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللهِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے باپوں کی قسمیں نہ کھاؤ اور نہ اپنی ماؤں کی اور نہ ہی بتوں کی۔ اور تم اللہ تعالیٰ کے (نام کے) سوا کسی کی قسمیں نہ کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کی قسم بھی نہ کھاؤ مگر اس حال میں کہ تم (اپنی قسم میں) سچے ہو۔

2828۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَدْرَكَهُ وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَسْكُتْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعَنِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَحْوَ مَعْنَاهُ إِلَى بِآبَائِكُمْ زَادَ قَالَ عُمَرُ فَوَاللهِ مَا حَلَفْتُ بِهَذَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس حال میں پایا کہ وہ سواروں کی ایک جماعت میں تھے اور وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپوں کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔ پس جو کوئی قسم اٹھانا چاہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی قسم کھانی چاہیے یا پھر وہ خاموش رہے۔

احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر نے زہری عن سالم عن ابیہ عن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا۔ آگے بآبائکم کی حدیث مذکورہ بالا کی مثل ہے۔ پھر یہ زائد کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم بخدا! پھر میں نے اس طرح کی قسم نہیں کھائی نہ اپنی جانب سے اور نہ کسی غیر کے کلام سے نقل کرتے ہوئے (یعنی نہ اصالۃً اور نہ حکایۃً)۔

2829۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ[1] بْنَ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ[2] قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يَحْلِفُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَنْ

1۔ ایک نسخہ میں الحسین ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں عن سعید بن ابی عبیدۃ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ أَشْرَكَ

حضرت سعد بن عبیدہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کسی آدمی کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کسی نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو اس نے شرک کیا (یعنی اس نے غیر اللہ کو تعظیم میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کیا)۔

2830۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ[1] عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَعْنِي فِي حَدِيثِ قِصَّةِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ

ابو سہیل نافع بن مالک بن ابی عامر نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے اعرابی کے واقعہ والی حدیث میں سنا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: فلاح پا گیا، اس کے باپ کی قسم! اگر اس نے سچ کہا ہے۔ جنت میں داخل ہو گیا، اس کے باپ کی قسم! اگر اس نے سچ کہا ہے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِالْأَمَانَةِ (اس کا بیان کہ (لفظ) امانت کے ساتھ قسم کھانا مکروہ ہے)

2831۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے امانت کے ساتھ قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

فائدہ: خطابی نے کہا: اس میں وجہ کراہت یہ ہے کہ حکم یہ دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کے ساتھ قسم کھائی جائے اور امانت اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے نہیں ہے بلکہ یہ تو اس کے امور میں سے ایک امر اور فرائض میں سے ایک فرض ہے۔ لہٰذا اس سے منع کر دیا گیا۔ لہٰذا اگر کسی نے امانۃ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قسم کھائی تو قسم نہ ہوگی اور نہ توڑنے پر کفارہ لازم ہوگا۔ امام شافعی اور امام طحاوی کا یہی قول ہے اور ابن سماعہ نے امام ابو یوسف سے بھی یہی نقل کیا ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ امانۃ اللہ کے ساتھ قسم واقع ہوگی اور توڑنے کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہوگا۔ البدائع میں المبسوط کے حوالہ سے اسی طرح مذکور ہے۔ وجہ یہ ہے کہ قسم کے وقت امانت اللہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے اس سے مراد اس کی صفت ہوتی ہے۔ کیونکہ الامین اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے اور وہ الامانۃ سے ہی مشتق ہے۔ لہٰذا بالخصوص قسم کے محل میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی صفت ہوتی ہے۔ (بذل ص 223 ج 14)

بَاب لَغْوِ الْيَمِينِ (یمین لغو کا بیان)

2832۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي الصَّائِغَ عَنْ

1۔ ایک نسخہ میں نافع بن مالک بن عامر ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَطَاءٍ فِي اللَّغْوِ فِي الْيَمِينِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ هُوَ كَلَامُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ كَلَّا وَاللهِ وَبَلَى وَاللهِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ إِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ رَجُلًا صَالِحًا قَتَلَهُ أَبُو مُسْلِمٍ بِعَرَنْدَسَ قَالَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ الْمِطْرَقَةَ فَسَمِعَ النِّدَاءَ سَيَّبَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ مَوْقُوفًا عَلَى عَائِشَةَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ وَكُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ مَوْقُوفًا

حضرت عطاء سے یمین لغو کے بارے میں روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یمین لغو سے مراد آدمی کا اپنے گھر میں یہ کلام کرنا ہے "ہرگز نہیں قسم بخدا!" اور "ہاں قسم بخدا"۔ ابوداؤد نے بیان کیا کہ ابراہیم سنار ایک صالح اور نیک آدمی تھا۔ اسے ابومسلم نے عرندس میں قتل کیا۔ جب ہتھوڑی اٹھاتا تھا اور پھر اذان کی آواز سن لیتا تو اسے (مارنے سے پہلے ہی) رکھ دیتا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو داؤد بن ابی فرات نے ابراہیم سنار سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے موقوف ذکر کیا ہے اور اسی طرح اسے زہری اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور مالک بن مغول نے روایت کیا ہے اور ان تمام نے حضرت عطاء سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے موقوف روایت کیا ہے۔

فائدہ: احناف کے نزدیک یمین لغو سے مراد یہ ہے ماضی یا حال کے کسی واقعہ پر اسے سچ گمان کرتے ہوئے خطایا غلطاً جھوٹی قسم کھانا۔ یعنی گمان یہ ہوتا ہے کہ واقعہ اسی طرح ہے جیسے میں بیان کر رہا ہوں حالانکہ وہ حقیقتاً اس کے برعکس ہوتا ہے جیسے کوئی کہے واللہ ما کلمت زیدا۔ قسم بخدا! میں نے زید سے کلام نہیں کی۔ گمان یہی ہے کہ یہ قول سچا ہے۔ حالانکہ صورت حال اس کے خلاف ہے اور امام شافعی کے نزدیک یمین لغو وہ ہے جس کا قسم کھانے والا قصد نہ کرے بلکہ بلا قصد تکیہ کلام کے طور پر زبان سے نکلتا رہے: لا واللہ اور بلی واللہ۔ یمین لغو پر دنیوی اور اخری کوئی مؤاخذہ نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ ھکذا فی البدائع (بذل ص275ج14)

بَابُ الْمَعَارِيضِ فِي الْيَمِينِ (قسم میں تعریض کرنے کا بیان)

2833۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهَا صَاحِبُكَ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هُمَا وَاحِدٌ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیری قسم اس پر ہوتی ہے جس پر تیرا ساتھی تصدیق کرتا ہے۔ مسدد نے بیان کیا کہ مجھے عبداللہ بن ابی صالح نے خبر دی۔ ابوداؤد نے کہا کہ عبداللہ بن ابی صالح اور عباد بن ابی صالح دونوں سے مراد ایک ہی ہے۔

2834۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيهَا سُوَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ خَرَجْنَا نُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَعَنَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فَأَخَذَهُ عَدُوٌّ لَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَتَحَرَّجَ الْقَوْمُ أَنْ يَحْلِفُوا وَحَلَفْتُ أَنَّهُ أَخِي فَخَلَّى سَبِيلَهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ الْقَوْمَ تَحَرَّجُوا أَنْ يَحْلِفُوا وَحَلَفْتُ أَنَّهُ أَخِي قَالَ صَدَقْتَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ

ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے انہوں نے اپنی دادی سے اور انہوں نے اپنے باپ سوید بن حنظلہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ علیہ السلام کے پاس جانے کے ارادہ سے نکلے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر بھی تھے تو دشمن نے انہیں پکڑ لیا۔ پس قوم نے تو قسم اٹھانے کو گناہ قرار دیا اور میں نے قسم کھائی کہ یہ میرا بھائی ہے تو انہوں نے انہیں چھوڑ دیا۔ پھر ہم رسول اللہ علیہ السلام کے پاس پہنچے۔ میں نے آپ علیہ السلام کو عرض کیا کہ ساتھیوں نے تو قسم کھانے کو گناہ سمجھا لیکن میں نے قسم کھائی کہ یہ میرا بھائی ہے۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تو نے سچ کہا ہے (کیونکہ) مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

فائدہ: ان کی اس قسم میں دشمن نے یہ سمجھا کہ یہ ان کا حقیقی بھائی ہے، لہٰذا یہ وائل بن حجر نہیں ہے۔ اس لیے انہوں نے چھوڑ دیا حالانکہ ان کی مراد اسلامی اخوت تھی۔ یہی تعریض ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلِفِ بِالْبَرَاءَةِ وَبِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ

اسلام سے براءت اور اسلام کے سوا کسی دوسرے دین سے ہونے کے بارے میں قسم کھانے کا بیان

2835۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُهُ

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ علیہ السلام کی بیعت کی (مراد بیعت رضوان ہے) کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے دین اسلام کے سوا کسی اور دین کے ساتھ جھوٹی قسم کھائی تو وہ ایسے ہی ہو گیا جیسے اس نے کہا (مثلاً یوں کہا ان فعل کذا فھو یھودی او نصرانی او بریٔ من الاسلام) اور جس نے اپنے آپ کو کسی شے سے قتل کیا تو قیامت کے دن اسے اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ اور آدمی پر اس شے کے بارے میں کوئی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔

2836۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس نے قسم کھائی اور کہا: میں اسلام سے بری ہوں۔ اگر وہ جھوٹا ہوا تو وہ ایسے ہی ہو گا جیسے اس نے کہا (یعنی قسم جھوٹی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہونے کے سبب وہ اسلام سے نکل جائے گا) اور اگر وہ (اپنے قول میں) سچا ہوا تو پھر بھی اسلام کی طرف صحیح سالم نہیں لوٹے گا (یعنی اسلام سے براءت کا اظہار کرنے کی وجہ سے وہ کسی حرج اور خلل میں واقع ہو جائے گا)۔

بَاب الرَّجُلِ يَحْلِفُ أَنْ لَا يَتَأَدَّمَ (ایسے آدمی کا بیان جو سالن نہ کھانے کی قسم کھاتا ہے)

2837۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ تَمْرَةً عَلَى كِسْرَةٍ فَقَالَ هَذِهِ إِدَامُ هَذِهِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ الْأَعْوَرِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ مِثْلَهُ

یوسف بن عبداللہ بن سلام نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی رحمت ﷺ کو دیکھا آپ نے ایک کھجور روٹی کے ٹکڑے پر رکھی اور فرمایا: یہ اس کے لیے سالن ہے۔

ہارون بن عبداللہ، عمر بن حفص، حفص نے محمد بن ابی یحییٰ عن یزید الاعور عن یوسف بن عبداللہ بن سلام کی سند سے اسی کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

بَاب الِاسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ (قسم میں ان شاء اللہ کہنے کا بیان)

2838۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ فَقَدِ اسْتَثْنَى

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی شے کی قسم کھائی اور ساتھ ان شاء اللہ کہہ دیا تو اس نے اس کی استثناء کر دی (یعنی اس نے اسے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ معلق کر دیا لہٰذا وہ اس کا پابند نہیں رہا۔ لیکن اس میں ان شاء اللہ متصل کہنا شرط ہے)

2839۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنَى فَإِنْ شَاءَ رَجَعَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حِنْثٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قسم کھائی اور ساتھ ان شاء اللہ کہہ دیا۔ پھر اگر چاہے تو اس کی طرف رجوع کرے (قسم پوری کرے) اور اگر چاہے تو اسے بغیر توڑے چھوڑ دے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي يَمِينِ النَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَتْ

اس کا بیان کہ حضور نبی کریم ﷺ کی قسم کیا ہوتی تھی؟

2840۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَكْثَرُ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَحْلِفُ بِهَذِهِ الْيَمِينِ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ اکثر اوقات رسول اللہ ﷺ اس طرح قسم کھاتے تھے: لا ومقلب القلوب یعنی قسم ہے دلوں کو پلٹنے والے کی۔

2841۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ شُمَيْخٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ قَالَ[1] وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب قسم میں بہت زیادہ تاکید کرتے تھے تو اس طرح فرماتے: والذی نفس ابی القاسم بیدہ یعنی اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں ابوالقاسم (آپ ﷺ کی کنیت) کی جان ہے!۔

2842۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَلَفَ يَقُولُ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

محمد بن ہلال نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ ﷺ قسم کھاتے تو آپ کی قسم یہ ہوتی: لا واستغفر اللہ قسم بخدا! میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

فائدہ: بظاہر یہ کلام قسم نہیں ہے بلکہ اس کی صورت قسم کی صورت کی طرح ہے اور اس میں یہ کہنا ممکن ہے کہ واؤ قسمیہ ہو اور مقسم بہ محذوف ہو اور پھر استغفر اللہ سے کلام کا آغاز ہو اور تقدیر عبارت اس طرح ہو: لا واللہ استغفر اللہ قسم بخدا! میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ واللہ اعلم (بذل ص 231 ج 14)

2843۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَيَّاشٍ السَّمَعِيُّ الْأَنْصَارِيُّ[2] عَنْ دَلْهَمِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاجِبِ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْمُنْتَفِقِ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَلْهَمٌ وَحَدَّثَنِيهِ أَيْضًا الْأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ أَنَّ لَقِيطَ بْنَ عَامِرٍ خَرَجَ وَافِدًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَقِيطٌ فَقَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيثًا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَعَمْرُ إِلَهِكَ

عاصم بن لقیط سے روایت ہے کہ لقیط بن عامر وفد کی صورت میں حضور نبی مکرم ﷺ کی جانب نکلے۔ لقیط نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔ اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے تیرے معبود کی!

بَابٌ فِي الْقَسَمِ هَلْ يَكُونُ يَمِينًا (اس کا بیان کہ کیا لفظ قسم سے یمین واقع ہو جاتی ہے؟)

2844۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْسَمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُقْسِمْ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں لا کا لفظ ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں سند یوں ہے: حدثنا ابراہیم بن المغیرۃ الجذامی حدثنا عبد الرحمن بن عیاش السمعی الانصاری۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس قسم کھائی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں فرمایا: تم قسم نہ کھاؤ۔

2845۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ يَحْيَى كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فَذَكَرَ رُؤْيَا فَعَبَّرَهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَا تُقْسِمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرِ الْقَسَمَ زَادَ فِيهِ وَلَمْ يُخْبِرْهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے عرض کی: میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے پھر اس نے خواب کا ذکر کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی تعبیر بیان کی۔ تو حضور نبی رحمت علیہ السلام نے فرمایا: تم نے کچھ (تعبیر) صحیح بیان کی ہے اور کچھ کے بیان میں خطا کی ہے۔ تو انہوں عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام میں آپ کے پاس قسم کھاتا ہوں میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں آپ یقیناوہ مجھے بیان کریں گے جو میں نے خطا کی ہے۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے انہیں فرمایا: تم قسم نہ کھاؤ۔ محمد بن یحییٰ بن فارس، محمد بن کثیر، سلیمان بن کثیر نے زہری عن عبید اللہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی علیہ السلام کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے، اس میں قسم کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی خطا سے آگاہ نہ کیا۔ (یہ اس چیز کا قرینہ ہے کہ اس تعبیر کو مخفی رکھنا ہی بہتر اور باعث نفع ہو گا ورنہ آپ علیہ السلام اسے صراحۃً ضرور بیان فرما دیتے۔ واللہ اعلم)

بَاب فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى طَعَامٍ لَا يَأْكُلُهُ

ایسے آدمی کا بیان جس نے کھانا نہ کھانے کی قسم کھائی

2846۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَوْ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَزَلَ بِنَا أَضْيَافٌ لَنَا قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِاللَّيْلِ فَقَالَ لَا أَرْجِعَنَّ إِلَيْكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ ضِيَافَةِ هَؤُلَاءِ وَمِنْ قِرَاهُمْ فَأَتَاهُمْ بِقِرَاهُمْ فَقَالُوا لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى يَأْتِيَ أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَضْيَافُكُمْ أَفَرَغْتُمْ مِنْ قِرَاهُمْ قَالُوا لَا قُلْتُ قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَأَبَوْا وَقَالُوا وَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى يَجِيءَ فَقَالُوا صَدَقَ قَدْ أَتَانَا بِهِ فَأَبَيْنَا حَتَّى تَجِيءَ قَالَ فَمَا مَنَعَكُمْ قَالُوا مَكَانَكَ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوا وَنَحْنُ وَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ قَالَ قَرِّبُوا طَعَامَكُمْ قَالَ فَقَرَّبَ طَعَامَهُمْ فَقَالَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللهِ فَطَعِمَ وَطَعِمُوا فَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَصْبَحَ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ وَصَنَعُوا قَالَ بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَصْدَقُهُمْ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ زَادَ عَنْ سَالِمٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَلَمْ يَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: ہمارے پاس کچھ مہمان آ گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں تیری طرف لوٹ کر نہیں آؤں گا یہاں تک کہ تو ان مہمانوں کی ضیافت اور ان کی مہمان نوازی سے فارغ ہو چکا ہو گا۔ پس میں ان کے پاس ان کا کھانا لایا تو انہوں نے کہا: ہم کھانا نہیں کھائیں گے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آ لیں۔ پس آپ آئے تو پوچھا: تمہارے مہمانوں کا کیا ہوا؟ کیا انہیں کھانا کھلانے سے فارغ ہو گئے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ میں نے بتایا میں تو ان کے پاس ان کا کھانا لے کر آیا اور انہوں نے انکار کر دیا اور انہوں نے کہا: قسم بخدا! ہم آپ کے آنے سے پہلے کھانا نہیں کھائیں گے۔ تو مہمانوں نے بھی کہا: اس نے سچ کہا ہے۔ یہ ہمارے پاس کھانا لے کر آیا تو ہم نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کس شے نے تمہیں روکا تھا؟ انہوں نے کہا: آپ کے مکان نے (یعنی چونکہ آپ اس گھر کے مالک تھے، لہٰذا احترام کا تقاضا یہی تھا کہ آپ کھانے میں موجود ہوتے) تو آپ نے فرمایا: قسم بخدا! میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر مہمانوں نے بھی کہہ دیا: قسم بخدا! ہم بھی کھانا نہیں کھائیں گے یہاں تک کہ آپ کھانا کھائیں گے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آج رات کی طرح شر کبھی نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا: تم اپنا کھانا قریب لاؤ اور آپ بھی ان کے کھانے کے قریب ہوئے اور بسم اللہ شریف پڑھی اور خود بھی کھایا اور انہوں نے بھی کھا لیا۔ مجھے بتایا گیا کہ جب صبح ہوئی تو آپ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس کے بارے میں عرض کی جو کچھ آپ نے کیا تھا اور ان مہمانوں نے کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بہت زیادہ احسان کرنے والے نیک ہو اور بہت زیادہ سچ بولنے والے ہو۔ ابن المثنیٰ، سالم بن نوح اور عبدالاعلیٰ نے جریری عن ابن عثمان عن عبدالرحمن بن ابی بکر کی سند سے اسی طرح یہ حدیث بیان کی اور سالم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے مجھے کفارہ کے بارے میں کوئی خبر نہیں پہنچی۔

بَابُ الْيَمِينِ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ (قطع رحمی کے بارے میں قسم کھانے کا بیان)

2847۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَخَوَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ فَسَأَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ إِنْ عُدْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْقِسْمَةِ فَكُلُّ مَالٍ لِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَكَلِّمْ أَخَاكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَمِينَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَ[1] فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَفِيمَا لَا تَمْلِكُ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے دو بھائیوں کے مابین میراث (مشترک) تھی۔ تو

1۔ ایک نسخہ میں یہاں لا کا لفظ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ان میں سے ایک نے دوسرے کو اس کی تقسیم کے بارے میں کہا۔ تو اس نے جواب دیا: اگر تو نے دوبارہ مجھ سے تقسیم میراث کے بارے میں کہا تو میرا سارا مال کعبہ معظمہ کے لیے ہدیہ اور وقف ہے۔ تو اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک کعبہ تو تیرے مال سے غنی ہے (یعنی اسے تیرے مال کی ضرورت نہیں) تو اپنی قسم کی جانب سے کفارہ ادا کر اور اپنے بھائی (کے ساتھ تقسیم میراث) کی بات کر۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رب کریم کی نافرمانی، قطع رحمی اور ان چیزوں میں جن کا تو مالک نہیں، کے بارے میں نہ تجھ پر قسم ہے اور نہ ہی کوئی نذر۔

2848۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ إِلَّا فِيمَا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ وَلَا يَمِينَ فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ[1]

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نذر نہیں ہے مگر انہیں میں جن سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا قصد کیا جائے اور رشتہ داری ختم کرنے کے بارے میں کوئی قسم نہیں ہے۔

2849۔ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِينَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَلَا فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَدَعْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَإِنَّ تَرْكَهَا كَفَّارَتُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ إِلَّا فِيمَا لَا يُعْبَأُ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد قُلْتُ لِأَحْمَدَ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ فَقَالَ تَرَكَهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَكَانَ أَهْلًا لِذَلِكَ قَالَ أَحْمَدُ أَحَادِيثُهُ مَنَاكِيرُ وَأَبُوهُ لَا يُعْرَفُ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان چیزوں میں نہ نذر ہے اور نہ ہی قسم جن کا انسان مالک نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں اور نہ ہی قطع رحمی کے بارے میں (کوئی نذر اور قسم ہے) اور جس نے کسی کام پر قسم اٹھائی پھر اس نے اس کے سوا دوسرے کو اس سے بہتر اور افضل دیکھا تو اسے چاہیے کہ وہ قسم کو چھوڑ دے اور وہ کام کرے جو زیادہ بہتر اور فائدہ مند ہو۔ بے شک قسم کو ترک کرنا ہی اس کا کفارہ ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ تمام احادیث حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہیں (ان میں ہے) اور اسے چاہیے کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے، مگر ان چیزوں میں جن کی وہ پرواہ نہ کرے۔ ابوداؤد نے بیان کیا: میں نے احمد کو کہا کہ یحییٰ بن سعید نے یحییٰ بن عبیداللہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ اس کے بعد اسے چھوڑ دے اور وہ اس کے اہل ہے۔ احمد نے کہا: یحییٰ کی احادیث منکر ہیں اور ان کا باپ معروف نہیں ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ يَحْلِفُ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا (اس کا بیان جو جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھاتا ہے)

2850۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ الطَّالِبَ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَاسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوبَ فَحَلَفَ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَلَى قَدْ فَعَلْتَ وَلَكِنْ قَدْ غُفِرَ لَكَ بِإِخْلَاصِ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ أَبُو دَاوُد يُرَادُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْهُ بِالْكَفَّارَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس جھگڑا پیش کیا تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مدعی سے گواہ طلب کیے لیکن اس کے پاس گواہ موجود نہ تھے۔ تو پھر آپ ﷺ نے مطلوب (مدعی علیہ) کو قسم کھانے کے لیے کہا تو اس نے اس طرح قسم کھائی: اس اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (تو نے جس کام کے نہ کرنے کی قسم کھائی ہے) تو نے وہ کیا تو ہے لیکن لا الہ الا اللہ اخلاص کے ساتھ کہنے کے سبب تیری مغفرت فرما دی گئی ہے۔ ابوداود نے کہا ہے: اس حدیث سے مراد یہ لی جارہی ہے کہ آپ ﷺ نے اسے کفارہ کا حکم نہیں دیا، کیونکہ یہ یمین غموس ہے اور یمین غموس میں کفارہ نہیں ہوتا اور یمین غموس یہ ہی ہوتی ہے کہ کسی گزرے ہوئے واقعہ پر جھوٹی قسم کھائی جائے۔ اس میں انسان گنہگار ہوتا ہے اور آخرت میں مستوجب سزا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

بَاب الرَّجُلِ يُكَفِّرُ قَبْلَ أَنْ يَحْنَثَ

ایسے آدمی کا بیان جو حانث ہونے سے پہلے کفارہ ادا کرے

2851۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ قَالَ إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ يَمِينِي

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا میں نے کسی شے پر قسم کھائی۔ پھر میں نے بھلائی اور خیر اس کے سوا دوسری شے میں دیکھ لی تو میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں گا اور میں کام وہ کروں گا جو بہتر اور افضل ہوگا یا اس طرح فرمایا: میں وہ کروں گا جو بہتر ہوگا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا (ان الفاظ کی ادائیگی میں راوی کو شک ہے کہ آیا کفارہ کا ذکر پہلے کیا یا بعد میں)۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھالے لیکن بہتری اور خیر کا پہلو اس کے برعکس حالت میں ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس صورت کو اپنائے جس میں خیر اور بھلائی زیادہ ہو اور اپنی قسم کی جانب سے کفارہ ادا کر دے۔

2852۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ يَمِينَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ يُرَخِّصُ فِيهَا الْكَفَّارَةَ قَبْلَ الْحِنْثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ نَحْوَهُ قَالَ فَكَفِّرْ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَمِينِكَ ثُمَّ ائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ قَالَ أَبُو دَاوُد أَحَادِيثُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رُوِيَ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ الْحِنْثُ قَبْلَ الْكَفَّارَةِ وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ الْكَفَّارَةُ قَبْلَ الْحِنْثِ

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عبدالرحمن بن سمرہ! جب تو کسی کام کی قسم کھالے پھر تو خیر اور بھلائی اس کے سوا دوسرے میں دیکھے تو تو وہ کام کر لے جس میں خیر اور بہتری ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے احمد سے سنا: وہ ایسی حالت میں حانث ہونے سے پہلے بھی کفارہ ادا کرنے کی رخصت دیتے ہیں۔

یحییٰ بن خلف، عبدالاعلیٰ، سعید نے قتادہ عن الحسن عن عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے: تو اپنی قسم کی جانب سے کفارہ ادا کر پھر وہ کام کر جو زیادہ بہتر ہو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوموسیٰ اشعری، عدی بن حاتم اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات جو اس کے بارے میں ہیں ان میں سے ہر ایک سے مروی ہے ان میں سے بعض کی روایت میں کفارہ سے پہلے حانث ہونے کا ذکر ہے اور بعض کی روایت میں حانث ہونے سے پہلے کفارہ کا ذکر ہے۔

فائدہ: احناف کے نزدیک جب تک آدمی قسم کو توڑ نہ دے اس وقت تک اس پر کفارہ لازم نہیں ہوتا۔ اگر حانث ہونے سے قبل کفارہ ادا بھی کر دیا تو حانث ہونے کے بعد اس کا اعادہ لازم ہوگا۔ جب کہ دیگر ائمہ کے نزدیک حنث سے پہلے بھی جائز ہے۔

بَاب كَمِ الصَّاعُ فِي الْكَفَّارَةِ (اس کا بیان کہ کفارہ میں کتنے صاع ہوتے ہیں)

2853۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبٍ بِنْتِ ذُؤَيْبِ بْنِ قَيْسٍ الْمُزَنِيَّةِ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَسْلَمَ ثُمَّ كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَخٍ لِصَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ابْنُ حَرْمَلَةَ فَوَهَبَتْ لَنَا أُمُّ حَبِيبٍ صَاعًا حَدَّثَتْنَا عَنِ ابْنِ أَخِي صَفِيَّةَ عَنْ صَفِيَّةَ أَنَّهُ صَاعُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَنَسٌ فَجَرَّبْتُهُ أَوْ قَالَ فَحَزَرْتُهُ فَوَجَدْتُهُ مُدَّيْنِ وَنِصْفًا بِمُدِّ هِشَامٍ

عبدالرحمن بن حرملہ نے ام حبیب بنت ذؤیب بن قیس مزنیہ سے روایت کیا ہے اور یہ بنی اسلم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھیں اور پھر انہوں نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے سے نکاح کیا۔ ابن حرملہ نے کہا ہے کہ ام حبیب نے ہمیں ایک صاع ہبہ کیا اور انہوں نے ہمیں صفیہ کے بھتیجے سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کا صاع ہے۔ حضرت انس نے بیان کیا: پس میں نے اس کا تخمینہ لگایا تو میں نے اسے ہشام (بن عبدالملک) کے مُد میں سے دو مُد اور نصف مُد (اڑھائی مُد) پایا۔ (ایک مُد دو رطل کا ہوتا ہے تو گویا ایک صاع میں پانچ رطل ہوئے۔ یہ صاع حجازی ہے جب کہ صاع عراقی میں آٹھ رطل ہوتے ہیں۔ یعنی چار مُد کا ایک صاع ہوتا ہے)۔

2854۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ أَبُو عُمَرَ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا مَكُّوكٌ يُقَالُ لَهُ مَكُّوكُ خَالِدٍ وَكَانَ كَيْلَجَتَيْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِكَيْلَجَةِ هَارُونَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَاعُ خَالِدٍ صَاعُ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ1

محمد بن محمد بن خلاد ابوعمر نے کہا: ہمارے پاس مکوک (ڈیڑھ صاع کا پیمانہ) تھا۔ اسے مکوک خالد کہا جاتا تھا اور اس کی مقدار کیلجہ ہارون کے مطابق دو کیلجے تھی اور محمد نے کہا ہے کہ خالد کا صاع ہشام ابن عبدالملک کا صاع تھا۔

2855۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ لَمَّا وَلِيَ خَالِدٌ الْقَسْرِيُّ أَضْعَفَ الصَّاعَ فَصَارَ الصَّاعُ سِتَّةَ عَشَرَ رِطْلًا قَالَ أَبُو دَاوُد مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ قَتَلَهُ الزَّنْجُ صَبْرًا فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَمَدَّ أَبُو دَاوُدَ يَدَهُ وَجَعَلَ بُطُونَ كَفَّيْهِ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ فِي النَّوْمِ فَقُلْتُ مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ قَالَ أَدْخَلَنِي الْجَنَّةَ فَقُلْتُ فَلَمْ يَضُرَّكَ الْوَقْفُ2

امیہ بن خالد نے بیان کیا ہے کہ خالد القسری کو والی بنایا گیا تو اس نے صاع کو دوگنا کر دیا۔ پس صاع سولہ رطل کا ہو گیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ محمد بن محمد بن خلاد کو زنج (حبشیوں کی ایک قوم) نے پکڑ کر قتل کر دیا اور بیان کیا کہ اس کے ہاتھ اس طرح تھے اور ابوداؤد نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور اپنی ہتھیلیوں کے باطن کو زمین پر رکھا۔ اور کہا: میں نے اسے خواب میں دیکھا تو میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں داخل فرما دیا ہے۔ تو میں نے کہا: پس وقف نے تجھے کوئی ضرر نہیں دیا۔

بَابٌ فِي الرَّقَبَةِ الْمُؤْمِنَةِ ((کفارہ کے لیے) مومنہ کنیز کا بیان)

2856۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَارِيَةٌ لِي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا قَالَ فَجِئْتُ بِهَا قَالَ أَيْنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ الشَّرِيدِ أَنَّ أُمَّهُ أَوْصَتْهُ أَنْ يَعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي أَوْصَتْ أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُؤْمِنَةً وَعِنْدِي جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ نُوبِيَّةٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَرْسَلَهُ لَمْ يَذْكُرْ الشَّرِيدَ

معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میری ایک کنیز ہے۔ میں نے اسے سخت تھپڑ مارا ہے۔ پس (میرا یہ عمل) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر شاق گزرا۔ پھر میں نے عرض کی: کیا میں اسے آزاد نہیں کر سکتا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اسے میرے پاس لے آ۔ پس میں اسے لے کر حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: آسمان میں۔ پھر آپ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اسے آزاد کر دے کیونکہ یہ مومنہ ہے (اور کفارہ قسم کے لیے مومن غلام کو آزاد کرنا

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ یہ حدیث بھی صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہی درکار ہے)۔

موسیٰ بن اسماعیل، حماد نے محمد بن عمرو عن ابی سلمہ کی سند سے شرید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان کی ماں نے انہیں وصیت کی کہ وہ اس کی جانب سے مومن غلام آزاد کرے۔ پس وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک میری ماں نے وصیت کی ہے کہ میں اس کی جانب سے مومن غلام آزاد کروں۔ پس وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک میری ماں نے وصیت کی ہے کہ میں اس کی جانب سے مومن غلام آزاد کروں اور میرے پاس سیاہ رنگ کی لونڈی ہے جو نوبہ (سوڈان میں وسیع شہر ہے) کی رہنے والی ہے۔ آگے اسی کی مثل روایت ذکر کی۔ ابوداؤد نے کہا: خالد بن عبداللہ نے اسے مرسل ذکر کیا ہے اور شرید کا ذکر نہیں کیا۔

2857۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَلَيَّ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللهُ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ بِأُصْبُعِهَا فَقَالَ لَهَا فَمَنْ أَنَا فَأَشَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَإِلَى السَّمَاءِ يَعْنِي أَنْتَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی سیاہ رنگ کی لونڈی لے کر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک مجھ پر ایک مومن غلام کو آزاد کرنا (لازم ہے) تو آپ ﷺ نے اسے (لونڈی کو) فرمایا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ تو اس نے اپنی انگلی کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ تو اس نے حضور نبی کریم ﷺ اور آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے آزاد کردے کیونکہ یہ مومنہ ہے۔

بَابُ الِاسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ بَعْدَ السُّكُوتِ

قسم کھا کر خاموش ہو جانے کے بعد ان شاء اللہ کہنے کا بیان

2858۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ وَاللهِ[1] لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا وَاللهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا وَاللهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ أَسْنَدَ هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْنَدَهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَرِيكٍ ثُمَّ لَمْ يَغْزُهُمْ[2]

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! میں قریش سے ضرور جہاد کروں گا، قسم بخدا! میں قریش سے ضرور جہاد کروں گا، قسم بخدا! میں قریش سے ضرور جہاد کروں گا۔ پھر کہا: ان شاء اللہ (اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا)

1۔ ایک نسخہ میں واللہ نہیں ہے۔ 2۔ عن ابن عباس اسندہ الخ حرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابو داوٗد نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو کئی ایک نے شریک عن سماک عن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے مسند ذکر کیا ہے کہ آپ نے اسے حضور نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا ہے اور ولید بن مسلم نے شریک سے یہ بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ نے ان سے جہاد نہیں کیا۔

فائدہ: اس حدیث سے بعض نے استدلال کیا ہے کہ استثناء منفصل بھی قابل عمل ہے حالانکہ جمہور کے نزدیک صرف استثناء متصل معتبر ہے۔

2859۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَأَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَادَ فِيهِ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ثُمَّ لَمْ يَغْزُهُمْ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے مرفوع روایت ذکر کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! میں قریش سے ضرور جنگ کروں گا، پھر کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر کہا: قسم بخدا! میں ضرور قریش سے جنگ لڑوں گا ان شاء اللہ۔ پھر کہا: قسم بخدا! میں ضرور قریش سے جنگ کروں گا۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ پھر کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ ابو داوٗد نے کہا ہے: اس روایت میں مسلم بن مسلم نے شریک سے یہ اضافہ نقل کیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان سے جنگ نہ کی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ النُّذُورِ (نذر ماننے سے نہی کا بیان)

2860۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ عُثْمَانُ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النَّذْرِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَيَقُولُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّذْرُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نذر ماننے سے منع فرماتے رہتے تھے اور آپ فرماتے: نذر (تقدیر میں سے) کسی شے کو رد نہیں کرتی۔ البتہ اس کے سبب بخیل سے کچھ (مال) نکلوا لیا جاتا ہے۔ مسدد نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نذر کسی شے کو رد نہیں کرتی۔

2861۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمُ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ

1۔ ایک نسخہ میں حدیث 2859 کے بعد یہ حدیث بھی ہے: حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِينَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَدَعْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَإِنَّ تَرْكَهَا كَفَّارَتُهَا

''حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان چیزوں میں کوئی نذر اور قسم نہیں ہے جن کا انسان مالک نہیں ہوتا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی معصیت اور قطع رحمی میں کوئی نذر و قسم ہے، اور جس کسی نے کوئی قسم کھائی پھر اس کے غیر کو اس سے بہتر اور اچھا دیکھا تو اسے چاہیے کہ وہ اسے چھوڑ دے اور وہ کام کرے جو بہتر ہے اور اسے چھوڑنے کے سبب کفارہ قسم ادا کر دے''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النَّذْرُ الْقَدَرَ بِشَيْءٍ لَمْ أَكُنْ قَدَّرْتُهُ لَهُ وَلَكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ الْقَدَرَ قَدَّرْتُهُ يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَخِيلِ يُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي مِنْ قَبْلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نذر انسان کے لیے کوئی ایسی مقدر شے نہیں لاتی جو میں نے اس کے لیے مقدر نہیں کی۔ بلکہ نذر اس پر اس تقدیر کو ڈال دیتی ہے جو میں نے اس کی تقدیر بنائی ہے (کہ) بخیل سے (کچھ مال) نکال لیا جاتا ہے، وہ اس پر اپنا وہ کچھ خرچ کر دیتا ہے جو اس سے پہلے خرچ نہ کرتا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّذْرِ فِي الْمَعْصِيَةِ (معصیت کی نذر ماننے کا بیان)

2862- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللهَ فَلَا يَعْصِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کی نذر مانی تو اسے چاہیے کہ وہ اطاعت کرے اور جس نے اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

بَابُ مَنْ رَأَى عَلَيْهِ كَفَّارَةً إِذَا كَانَ فِي مَعْصِيَةٍ

اس کا بیان کہ بعض نے کہا: جس نے معصیت کی نذر توڑی اس پر کفارہ ہے

2863- حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمَعْنَاهُ وَإِسْنَادِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ أَبُو سَلَمَةَ فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَيُّوبُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ أَفْسَدُوا عَلَيْنَا هَذَا الْحَدِيثَ قِيلَ لَهُ وَصَحَّ إِفْسَادُهُ عِنْدَكَ وَهَلْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ أَيُّوبُ كَانَ أَمْثَلَ مِنْهُ يَعْنِي أَيُّوبَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَقَدْ رَوَاهُ أَيُّوبُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: معصیت کے بارے میں کوئی نذر نہیں ہے اور نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ ابن سرح نے بیان کیا کہ ابن وہب نے یونس سے اور انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ حدیث بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا: میں نے احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن مبارک نے اس حدیث کے بارے میں کہا کہ ابوسلمہ نے بیان کیا۔ تو یہ اس پر دلیل ہے کہ زہری نے ابوسلمہ سے سماع نہیں کیا۔ اور احمد بن محمد نے کہا: اور اس کی تصدیق وہ ہے جو ایوب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یعنی ابن سلیمان نے ہمیں بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے ہم پر اس حدیث کو فاسد کر دیا۔ تو آپ سے کہا گیا: کیا آپ کے نزدیک اسے فاسد کرنا صحیح ہے اور کیا ابن ابی اویس کے سوا بھی کسی نے اسے روایت کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں ایوب بن سلیمان بن بلال نے انہی کی مثل اسے روایت کیا ہے۔

2864۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ إِنَّمَا الْحَدِيثُ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَرَادَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ أَرْقَمَ وَهِمَ فِيهِ وَحَمَلَهُ عَنْهُ الزُّهْرِيُّ وَأَرْسَلَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى بَقِيَّةُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِإِسْنَادِ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ مِثْلَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ معصیت کے بارے کوئی نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہی ہے۔ احمد بن محمد المروزی نے کہا: یہ وہی حدیث ہے جو علی بن مبارک عن یحییٰ بن ابی کثیر عن محمد بن الزبیر عن ابیہ عن عمران بن حصین عن النبی ﷺ کی سند سے مروی ہے۔ مراد یہ ہے کہ سلیمان بن ارقم نے اس میں وہم پیدا کر دیا ہے اور ان سے زہری نے اسے لیا ہے اور اسے ابوسلمہ عن عائشہ رحمہا اللہ کی سند سے مرسل ذکر کیا ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ بقیہ نے اوزاعی عن یحییٰ عن محمد بن الزبیر سے علی بن مبارک کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل بیان کیا ہے۔

2865۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زَحْرٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زَحْرٍ مَوْلَى لِبَنِي ضَمْرَةَ وَكَانَ أَيَّمَا رَجُلٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الرُّعَيْنِيَّ أَخْبَرَهُ بِإِسْنَادِ يَحْيَى وَمَعْنَاهُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اپنی بہن کے بارے میں پوچھا کہ اس نے ننگے پاؤں اور سر پر اوڑھنی کیے بغیر (ننگے سر) حج کرنے کی نذر مانی ہے، (اس کے لیے کیا حکم ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے حکم دو کہ وہ اپنے سر پر دوپٹہ رکھے (یعنی اسے ڈھانپے) اور وہ سوار ہو اور اسے چاہیے کہ تین روزے رکھ لے (یعنی نذر باعث مشقت و گناہ ہے اس لیے اسے پورا نہ کرے بلکہ تین روزے رکھ کر کفارا ادا کر دے)۔

مخلد بن خالد، عبدالرزاق، ابن جریج نے بیان کیا ہے کہ میری طرف یحییٰ بن سعید نے لکھا کہ عبید اللہ بن زحر بنی ضمرہ کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آزاد کردہ غلام نے مجھے خبر دی اور وہ وہ آدمی تھا جسے ابوسعید رعینی نے یحییٰ کی اسناد کے ساتھ اسی کی ہم معنی روایت کی خبر دی ہے۔

2866۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ يَعْنِي أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میری بہن نے نذر مانی ہے یعنی یہ کہ وہ پیدل حج کرے گی۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تیری بہن کی مشقت کے سبب کوئی شے نہیں بنائے گا (یعنی اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں اور نہ ہی اسے اس کی حاجت ہے)۔ پس اسے چاہیے کہ وہ سوار ہو کر حج کے لیے جائے اور اپنی قسم کی جانب سے کفارہ ادا کرے۔

2867۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِيَ هَدْيًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے نذر مانی کہ وہ بیت اللہ شریف کی طرف پیدل چل کر جائے گی۔ تو حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ سوار ہو اور قربانی کا جانور (بطور ہدی) ذبح کرے۔

2868۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَمَّا بَلَغَهُ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً قَالَ إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ نَذْرِهَا مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ وَخَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمَعْنَى هِشَامٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْهَدْيَ وَقَالَ فِيهِ مُرْ أُخْتَكَ فَلْتَرْكَبْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بِمَعْنَى هِشَامٍ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب یہ خبر پہنچی کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے نذر مانی ہے کہ وہ پیدل حج کرے گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کی نذر سے مستغنی ہے (یعنی اسے اس کی کوئی حاجت نہیں) لہٰذا تو اسے حکم دے کہ وہ سوار ہو جائے۔

ابوداؤد نے کہا: اسے سعید بن ابی عروبہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور خالد نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی نے سعید عن قتادہ عن عکرمہ کی سند سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن کا واقعہ ہشام کی مثل بیان کیا ہے اور ہدی (قربانی) کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس میں کہا: تم اپنی بہن کو حکم دو کہ وہ سوار ہو جائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے

1۔ حدثنا محمد بن المثنیٰ تا آخر صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خالد نے عکرمہ سے ہشام کی روایت کی مثل روایت کیا ہے۔

2869۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ فَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میری بہن نے نذر مانی کہ وہ بیت اللہ شریف کی طرف پیدل جائے گی اور اس نے مجھے کہا ہے کہ میں اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کروں۔ چنانچہ میں نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ چلے اور سوار ہو (یعنی جس قدر چلنے کی قدرت رکھتی ہے چلتی رہے اور جب تھک جائے چلنے پر قادر نہ رہے تو پھر سوار ہو جائے)۔

2870۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَأَلَ عَنْهُ قَالُوا هَذَا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ قَالَ مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: اس اثناء میں کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دھوپ میں کھڑے ہوئے دیکھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے عرض کی: یہ ابو اسرائیل ہے اس نے کھڑے ہونے کی نذر مانی ہوئی ہے کہ نہ وہ بیٹھے گا، نہ سایہ حاصل کرے گا، نہ کلام کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے حکم دو کہ اسے چاہیے کہ وہ کلام کرے، سایہ میں جائے اور چاہیے کہ بیٹھے اور وہ اپنا روزہ مکمل کرے۔

2871۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَأَى رَجُلًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اسے اس کے دو بیٹوں کے درمیان چلایا جا رہا ہے (یعنی وہ ان دونوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ان کے سہارے چل رہا ہے)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں پوچھا۔ تو لوگوں نے بتایا: اس نے پیدل چلنے کی نذر مان رکھی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ و اس کی حاجت نہیں کہ وہ اپنے آپ کو عذاب میں ڈالے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سوار ہونے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے عمرو بن ابی عمرو نے اعرج سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2872- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُهُ بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کعبہ معظمہ کا طواف کرتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے جسے اس کی ناک میں رسی ڈال کر کوئی کھینچ رہا تھا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس رسی کو کاٹ دیا اور چلانے والے کو حکم دیا کہ وہ اسے اس کے ہاتھ سے پکڑ کر چلائے۔

2873- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً وَأَنَّهَا لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ أُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے نذر مانی کہ وہ پیدل حج کرے گی اور بے شک وہ اس کی طاقت نہ رکھتی تھی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس سے مستغنی ہے کہ تیری بہن چلے (یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی حاجت نہیں)۔ پس اسے چاہیے کہ وہ سوار ہو اور وہ ایک اونٹ (بدنہ) بطور قربانی ذبح کرے۔

2874- حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِمَشْيِ أُخْتِكَ إِلَى الْبَيْتِ شَيْئًا

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی: میری بہن نے بیت اللہ شریف کی طرف پیدل چل کر جانے کی نذر مانی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تیری بہن کے بیت اللہ شریف تک پیدل جانے کے سبب کوئی شے نہیں بنائے گا (یعنی اسے اس کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں)۔

بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ

اس کا بیان جس نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی

2875- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ لِلَّهِ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ صَلِّ هَاهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هَاهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَأْنُكَ إِذَنْ قَالَ أَبُو دَاوُد رُوِيَ نَحْوُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ[2] حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ

1- حدیث نمبر 2872 اور 2873 صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہیں۔

2- قال ابو داؤد تا عن النبی ﷺ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْعَنْبَرِيُّ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَمْرٍو وَقَالَ عَبَّاسٌ ابْنُ حَنَّةَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ زَادَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَوْ صَلَّيْتَ هَاهُنَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ صَلَاةً فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ حَيَّةَ وَقَالَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے یہ نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مکہ مکرمہ فتح فرما دیا تو میں بیت المقدس میں دو رکعتیں نماز پڑھوں گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں ہی نماز پڑھ لے۔ پھر اس نے دوبارہ عرض کی: تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہیں نماز پڑھ لے۔ اس نے تیسری بار عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اب تجھے اختیار ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح یہ روایت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔

مخلد بن خالد، ابو عاصم، دوسری سند عباس العنبری اسی کے ہم معنی روح نے ابن جریج سے بیان کیا ہے کہ یوسف بن حکم بن ابی سفیان نے مجھے خبر دی ہے کہ اس نے حفص بن عمر بن عبدالرحمن بن عوف وعمرو رضی اللہ عنہما سے سنا اور عباس بن حنہ نے بیان کیا کہ ان دونوں نے اسے عمر بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں سے اس خبر کے بارے میں خبر دی ہے۔ اس میں یہ زائد ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! اگر تو یہاں ہی نماز پڑھ لے تو وہ بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی جانب سے کافی ہو جائے۔

ابوداؤد نے کہا: اسے انصاری نے ابن جریج سے روایت کیا ہے۔ پس جعفر بن عمر نے کہا: اور عمرو بن حیہ سے بیان کیا کہ ان دونوں نے اسے عبدالرحمن بن عوف سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کئی افراد سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ (میت کی جانب سے نذر پوری کرنے کا بیان)

2876۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْضِهِ عَنْهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ طلب کیا اور عرض کی: میری ماں فوت ہو گئی ہے اس حال میں کہ اس پر نذر تھی، اس نے اسے پورا نہ کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی جانب سے پورا کر دو۔

2877۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً رَكِبَتْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ إِنْ نَجَّاهَا اللهُ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا فَنَجَّاهَا اللهُ فَلَمْ تَصُمْ حَتَّى مَاتَتْ فَجَائَتْ ابْنَتُهَا أَوْ أُخْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَصُومَ عَنْهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَمْرٍو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے سمندر کا سفر کیا اور اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے سلامتی کے ساتھ اس کے سفر کو پایہ تکمیل تک پہنچایا تو وہ ایک مہینہ روزے رکھے گی۔ پس اللہ تعالیٰ نے خیر و عافیت کے ساتھ اسے منزل پر پہنچا دیا اور اس نے روزے نہ رکھے یہاں تک کہ وہ فوت ہوگئی۔ تو اس کی بیٹی یا اس کی بہن رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے اسے اس کی جانب سے روزے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

احمد بن یونس، زہیر، عبداللہ بن عطاء نے حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے باپ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: میں نے اپنی ماں کو ایک باندی بطور ہدیہ دی اور اب وہ فوت ہوگئی ہے اور اس نے وہی باندی چھوڑی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق تیرا اجر و ثواب تو ثابت ہو چکا اور وہ باندی تیری طرف میراث میں لوٹ آئی۔ پھر عرض کی: میری ماں فوت ہوئی اس حال میں کہ اس پر مہینے کے روزے بھی تھے۔ آگے حضرت عمرو کی حدیث کی مثل بیان کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ

اس کا بیان کہ جو فوت ہوا اس حال میں کہ اس پر روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھ لے

2878۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ الْمَعْنَى عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَائَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ عَلَى أُمِّهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: بے شک اس کی ماں پر ایک مہینے کے روزے تھے، کیا میں انہیں اس کی طرف سے رکھ سکتی ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کر دیتی؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قرض زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2879۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اس حال میں ہو کہ اس پر روزے ہوں تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزے رکھ لے۔ (1)

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ

اس کا بیان جس کے سبب نذر پوری کرنے کا حکم دیا جاتا ہے

2880۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ أَبُو قُدَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى رَأْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكِ قَالَتْ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا مَكَانٌ كَانَ يَذْبَحُ فِيهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ لِصَنَمٍ قَالَتْ لَا قَالَ لِوَثَنٍ قَالَتْ لَا قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے نذر مانی ہے کہ میں آپ کے سر پر (یعنی آپ ﷺ کے سامنے) دف بجاؤں گی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی نذر پوری کر لے۔ پھر اس نے عرض کی: میں نے نذر مانی ہے کہ میں فلاں فلاں جگہ پر ذبح کروں گی جہاں عہد جاہلیت میں لوگ ذبح کرتے تھے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: (کیا تو نے) صنم (ایسی تصویر جو بغیر بدن کے ہو۔ مراد بت ہے) کے لیے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے اس نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (کیا تو نے) وثن (ایسی صورت جس کا جثہ مٹی، لکڑی اور پتھر سے آدمی کی صورت کی شکل بنا ہوا ہو۔ مراد بت کے لیے (ذبح کرنے کی نذر مانی ہے؟) اس نے عرض کی: نہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی نذر پوری کر لے۔

2881۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوا لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالُوا لَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک آدمی نے بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی۔ پھر وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے بوانہ کے مقام پر اونٹ

1۔ حدیث نمبر 2878 اور 2879 صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ذبح کرنے کی نذر مانی ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے پوچھا: کیا اس میں زمانہ جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی عبادت کی جاتی تھی؟ صحابہ کرام نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس میں عہد جاہلیت کی عیدوں میں سے کوئی عید تھی؟ (عید سے مراد میلہ وغیرہ ہے) صحابہ کرام نے عرض کی: نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی نذر پوری کر لے کیونکہ ایسی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ کی معصیت میں ہو اور نہ ایسی شے کے بارے میں نذر ہوتی ہے جس کا انسان مالک نہ ہو۔

2882۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مِقْسَمٍ الثَّقَفِيُّ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ حَدَّثَتْنِي سَارَةُ بِنْتُ مِقْسَمٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهَا سَمِعَتْ مَيْمُونَةَ بِنْتَ كَرْدَمٍ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي فِي حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَسَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَعَلْتُ أُبِدُّهُ بَصَرِي فَدَنَا إِلَيْهِ أَبِي وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ مَعَهُ دِرَّةٌ كَدِرَّةِ الْكُتَّابِ فَسَمِعْتُ الْأَعْرَابَ وَالنَّاسَ يَقُولُونَ الطَّبْطَبِيَّةَ الطَّبْطَبِيَّةَ فَدَنَا إِلَيْهِ أَبِي فَأَخَذَ بِقَدَمِهِ قَالَتْ فَأَقَرَّ لَهُ وَوَقَفَ فَاسْتَمَعَ مِنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَذَرْتُ إِنْ وُلِدَ لِي وَلَدٌ ذَكَرٌ أَنْ أَنْحَرَ عَلَى رَأْسِ بُوَانَةَ فِي عَقَبَةٍ مِنَ الثَّنَايَا عِدَّةً مِنَ الْغَنَمِ قَالَ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهَا قَالَتْ خَمْسِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ بِهَا مِنَ الْأَوْثَانِ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ فَأَوْفِ بِمَا نَذَرْتَ بِهِ لِلهِ قَالَتْ فَجَمَعَهَا فَجَعَلَ يَذْبَحُهَا فَانْفَلَتَتْ مِنْهَا شَاةٌ فَطَلَبَهَا وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَوْفِ عَنِّي نَذْرِي فَظَفِرَهَا فَذَبَحَهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ كَرْدَمِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهَا نَحْوَهُ مُخْتَصَرٌ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ هَلْ بِهَا وَثَنٌ أَوْ عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ لَا قُلْتُ إِنَّ أُمِّي هَذِهِ عَلَيْهَا نَذْرٌ وَمَشْيٌ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا وَرُبَّمَا قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ أَنَقْضِيهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ[1]

سارہ بنت مقسم ثقفی نے بیان کیا ہے کہ اس نے میمونہ بنت کردم کو سنا کہ اس نے بیان کیا: میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے حجۃ الوداع کے وقت نکلی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور میں نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ پس میں آپ کو اپنی نگاہ لگا کر دیکھنے لگی (یعنی ٹکٹکی باندھے دیکھنے لگی)۔ پس میرا باپ آپ ﷺ کے قریب ہوا درآنحالیکہ آپ ﷺ اپنی ناقہ پر سوار تھے اور آپ کے پاس کُتّاب کے درہ کی مثل درہ تھا اور میں نے اعرابیوں اور لوگوں سے سنا وہ کہہ رہے تھے کوڑے سے بچو (جس کے پڑنے سے طب طب آواز نکلتی ہے)۔ پس میرا باپ آپ کے قریب ہوا اور آپ ﷺ کے قدم مبارک پکڑ لیے اور آپ کی رسالت کا اقرار کیا اور ٹھہر گیا۔ پھر انہوں نے آپ کے ارشادات سنے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے نذر مانی ہے کہ اگر میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو میں بوانہ کے کنارے ثنایا کی گھاٹی میں کئی بکریاں ذبح کروں گا۔ عبداللہ بن یزید نے کہا: ہے میں نہیں جانتا مگر یہ کہ میمونہ نے پچاس بکریوں کا ذکر کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وہاں پر بتوں میں سے کوئی بت نصب ہے؟ عرض کی: نہیں۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے

1۔ حدیث نمبر 2882 صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پورا کر جو تو نے اللہ تعالیٰ کے لیے نذر مانی ہے۔ میمونہ نے بیان کیا: پھر میرے باپ نے بکریوں کو جمع کیا اور انہیں ذبح کرنا شروع کر دیا اور ان میں سے ایک بکری بھاگ گئی اور انہوں نے اسے تلاش کیا۔ اور یہ کہنے لگے: اے اللہ! میری جانب سے میری نذر کو پورا فرما لے۔ چنانچہ وہ اسے پانے میں کامیاب ہو گئے اور پھر اسے ذبح کر دیا۔

محمد بن بشار، ابو بکر حنفی، عبد الحمید بن جعفر نے عمرو بن شعیب عن میمونہ بنت کردم بن سفیان عن ابیہا کی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے اور اس سے کچھ مختصر ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہاں پر کوئی بت ہے یا زمانہ جاہلیت کے میلوں میں سے وہاں کوئی میلہ لگتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ میں نے کہا: میری اس ماں پر نذر ہے اور پیدل چلنا ہے کیا میں اس کی طرف سے اسے پورا کر سکتی ہوں؟ اور بسا اوقات ابن بشار نے کہا: میں اسے اس کی جانب سے پورا کر دوں۔ تو آپ نے فرمایا: ہاں۔

بَابٌ فِي النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ (ایسی چیزوں کے بارے میں نذر کا بیان جن کا وہ مالک نہ ہو)

2883۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ قَالَ فَأُسِرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي وَثَاقٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَلَامَ تَأْخُذُنِي وَتَأْخُذُ سَابِقَةَ الْحَاجِّ قَالَ نَأْخُذُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ قَالَ وَكَانَ ثَقِيفُ قَدْ أَسَرُوا رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَقَدْ قَالَ فِيمَا قَالَ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوْ قَالَ وَقَدْ أَسْلَمْتُ فَلَمَّا مَضَى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد فَهِمْتُ هَذَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى نَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ رَحِيمًا رَفِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ أَبُو دَاوُد ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي إِنِّي ظَمْآنٌ فَاسْقِنِي قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَذِهِ حَاجَتُكَ أَوْ قَالَ هَذِهِ حَاجَتُهُ فَفُودِيَ الرَّجُلُ بَعْدُ بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَحَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَضْبَاءَ لِرَحْلِهِ قَالَ فَأَغَارَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ فَذَهَبُوا بِالْعَضْبَاءِ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهَا وَأَسَرُوا امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا كَانَ اللَّيْلُ يُرِيحُونَ إِبِلَهُمْ فِي أَفْنِيَتِهِمْ قَالَ فَنُوِّمُوا لَيْلَةً وَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَجَعَلَتْ لَا تَضَعُ يَدَهَا عَلَى بَعِيرٍ إِلَّا رَغَا حَتَّى أَتَتْ عَلَى الْعَضْبَاءِ قَالَ فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُجَرَّسَةٍ قَالَ فَرَكِبَتْهَا ثُمَّ جَعَلَتْ لِلَّهِ عَلَيْهَا إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ لَتَنْحَرَنَّهَا قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ عُرِفَتِ النَّاقَةُ نَاقَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجِيءَ بِهَا وَأُخْبِرَ بِنَذْرِهَا فَقَالَ بِئْسَ مَا جَزَيْتِيهَا أَوْ جَزَتْهَا إِنِ اللَّهُ أَنْجَاهَا عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالْمَرْأَةُ هَذِهِ امْرَأَةُ أَبِي ذَرٍّ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ عضباء (اونٹنی) بنی عقیل کے ایک آدمی کی تھی اور وہ حاجیوں کے آگے آگے چلنے والی تھی۔ بیان کیا کہ اس آدمی کو قید کر لیا گیا اور بیڑیاں پہنا کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ اور حضور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نبی مکرم ﷺ ایک گدھے پر سوار تھے اور اپنے اوپر چادر لیے ہوئے تھے۔ تو اس نے کہا: اے محمد! (ﷺ) کیونکر تم مجھے پکڑتے ہو اور اسے پکڑ رہے ہو جو حاجیوں کے آگے چلتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم تجھے تیرے حلیف بنی ثقیف کے جرم کی وجہ سے پکڑ رہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ بنی ثقیف نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے دو آدمی قید کر رکھے تھے۔ پس اسی دوران باتوں باتوں میں اس نے کہہ دیا میں مسلمان ہوں یا کہا: میں نے اسلام قبول کر لیا۔ لیکن حضور نبی کریم ﷺ آگے تشریف لے گئے۔

ابوداؤد نے کہا: میں نے محمد بن عیسیٰ سے یہ سنا ہے کہ اس نے آپ ﷺ کو بلانا شروع کیا۔ اے محمد! (ﷺ) اے محمد! (ﷺ) اور حضور نبی کریم ﷺ بڑے رحیم اور نرم دل تھے۔ آپ ﷺ اس کی طرف لوٹ آئے اور فرمایا: تیرا کیا کام ہے؟ اس نے کہا: میں مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو یہ اس وقت کہتا جب تو اپنے معاملے کا خود مالک تھا (یعنی ہماری گرفت میں نہ آیا تھا) تو کلی طور پر نجات اور فلاح پا جاتا۔

ابوداؤد نے کہا: پھر میں سلیمان کی حدیث کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اس نے کہا: اے محمد! ﷺ میں بھوکا ہوں تم مجھے کھانا کھلاؤ، میں پیاسا ہوں تم مجھے پانی پلاؤ۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پس یہی تیری حاجت ہے۔ یا فرمایا: یہی اس کی حاجت اور ضرورت ہے۔ پھر اس آدمی کو دو آدمیوں کا فدیہ بنایا گیا (یعنی ان دو کے بدلے اسے آزاد کر دیا گیا) اور رسول اللہ ﷺ نے عضباء کو اپنی سواری کے لیے روک لیا۔ پھر مشرکین نے مدینہ طیبہ کے جانوروں (مراد چرنے والے اونٹ) پر ڈاکہ ڈالا اور وہ عضباء کو لے گئے۔ جب وہ اونٹوں کو لے کر گئے تو ساتھ ہی انہوں نے مسلمانوں کی ایک عورت کو بھی قیدی بنا لیا اور جب رات ہوتی تو وہ اپنے اونٹ اپنے میدانوں میں راحت و آرام کے لیے چھوڑ دیتے تھے۔ پس ایک رات انہیں سلا دیا گیا اور وہ عورت اٹھی اور اس نے اپنا ہاتھ جس اونٹ پر بھی رکھا وہ ڈکارنے لگا (یعنی آواز نکالنے لگا) یہاں تک کہ وہ عورت عضباء کے پاس آگئی۔ پس وہ مطیع اور سواری کے لیے انتہائی مناسب اور تجربہ کار اونٹنی کے پاس آئی اور اس پر سوار ہو گئی۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے اوپر یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے (دشمن کی قید اور گرفت سے) نجات عطا فرمائی تو وہ اس اونٹنی کو ضرور ذبح کرے گی۔ پس جب وہ عورت مدینہ طیبہ آئی تو اونٹنی کو پہچان لیا گیا کہ یہ تو حضور نبی مکرم ﷺ کی اونٹنی ہے۔ چنانچہ حضور نبی مکرم ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور اسے لایا گیا اور اس کی نذر کے بارے آپ کو مطلع کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اسے کتنی بری جزا دی ہے۔ یا فرمایا: اس نے اسے بری جزا دی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اس پر نجات دی تو وہ اسے ضرور ذبح کرے گی۔ اللہ تعالیٰ کی معصیت اور گناہ میں کسی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ایسی شے جس کا انسان مالک نہیں ہوتا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ وہ عورت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی۔

بَاب فِيمَنْ نَذَرَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ (اس کا بیان جس نے اپنا مال صدقہ کرنے کی نذر مانی)

2884۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ تِيبَ عَلَيْهِ إِنِّي أَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَى خَيْرٌ لَكَ(1)

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن کعب اور یہی حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے ان کے قائد تھے جب کہ وہ نابینا ہو گئے، نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک میری توبہ کا تقاضا ہے کہ میں اپنے مال سے فارغ ہو جاؤں اور وہ مال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے لیے صدقہ کر دوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے لیے کچھ مال روک لے اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ تو پھر میں نے عرض کی: میں اپنا وہ حصہ روک لیتا ہوں جو خیبر میں ہے۔

احمد بن صالح، ابن وہب، یونس نے ابن شہاب سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت ان کی توجہ قبول ہوئی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ میں اپنے مال سے فارغ ہونا چاہتا ہوں پھر آگے خیرلک تک اسی طرح حدیث ذکر کی۔

2885۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْ أَبُو لُبَابَةَ أَوْ مَنْ شَاءَ اللهُ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي أَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً قَالَ يُجْزِءُ عَنْكَ الثُّلُثُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو لُبَابَةَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَالْقِصَّةُ لِأَبِي لُبَابَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ بَعْضِ بَنِي السَّائِبِ ابْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَرَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ مِثْلَهُ(2)

حضرت ابن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی، یا ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے یا اس نے جسے اللہ تعالیٰ نے چاہا: بے شک میری توبہ کا تقاضا ہے کہ میں اپنی قوم کا وہ گھر چھوڑ دوں جس گھر میں میں اس گناہ میں واقع ہوا ہوں اور میں اپنے تمام مال سے فارغ ہو کر اسے صدقہ کر دوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری جانب سے تہائی مال کا صدقہ کافی ہوگا۔

محمد بن متوکل، عبدالرزاق، معمر نے زہری سے ابن کعب بن مالک نے بیان کیا ہے کہ (وہ) حضرت ابولبابہ تھے۔ آگے

1۔ حدثنا احمد بن صالح الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

2۔ حدیث نمبر 2885 صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ان کا سارا واقعہ بیان کیا۔

ابو داؤد نے کہا ہے: اسے یونس نے ابن شہاب عن بعض بنی سائب ابن ابی لبابہ کی سند سے روایت کیا ہے اور اسے زبیدی نے زہری عن حسین بن السائب بن ابی لبابہ کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

2886۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي قِصَّتِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي إِلَى اللهِ أَنْ أَخْرُجَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَدَقَةً قَالَ لَا قُلْتُ فَنِصْفُهُ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثُهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنِّي سَأُمْسِكُ سَهْمِي مِنْ خَيْبَرَ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے ان کے قصہ میں بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری توبہ کا تقاضا یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال سے اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کے لیے صدقہ کرتے ہوئے نکل جاؤں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر میں نے عرض کی: کیا نصف مال صدقہ کردوں؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں۔ پھر میں نے عرض کی: کیا تہائی مال صدقہ کردوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ تو میں نے عرض کی: میں اپنے مال میں سے خیبر کا حصہ روک لوں گا۔

فائدہ: یہ جملہ روایات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ صدقہ وخیرات کرتے وقت اس امر کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ اس کے نتیجہ میں انسان اپنی بنیادی حاجات کے لیے کسی کا محتاج نہ ہو جائے اور افراد خانہ بھیک مانگنے پر مجبور نہ ہو جائیں۔ اسی لیے آپ ﷺ نے تہائی مال سے صدقہ کی اجازت عطا فرمائی۔

بَابُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ (اس کا بیان جس نے ایسی نذر مانی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا)

2887۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ وَكِيعٌ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْهِنْدِ أَوْقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسی نذر مانی جسے اس نے معین نہ کیا تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اور جس نے معصیت ونافرمانی میں کوئی نذر مانی تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی نذر مانی جسے وہ پورا کرنے کی طاقت نہ رکھتا تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی نذر مانی جسے پورا کرنے کی طاقت وہ رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے۔

ابو داؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو وکیع وغیرہ نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے موقوف علی ابن عباس رضی اللہ عنہما

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ذکر کیا ہے۔

بَاب مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ (اس کا بیان جس نے ایسی نذر مانی جسے اس نے معین نہیں کیا)

2888۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ[1] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي بْنَ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اسے عمرو بن حارث نے کعب بن علقمہ عن ابن شماسہ عن عقبہ رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے۔
محمد بن عوف نے بیان کیا ہے کہ سعید بن حکم نے انہیں بتایا کہ ہمیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہ مجھے کعب بن علقمہ نے بیان کیا کہ انہوں نے ابن شماسہ عن ابی الخیر عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی کی مثل سنا ہے۔

بَاب مَنْ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ

جس نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی پھر اسلام قبول کر لیا اس کے حکم کا بیان

2889۔ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْفِ بِنَذْرِكَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں رات کے وقت مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا۔ تو اب میرے لیے کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: تم اپنی نذر پوری کرو۔

1۔ قال ابو داؤد تا عن عقبہ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ الْبُيُوعِ (خرید وفروخت کے احکام کا بیان)

بَابٌ فِي التِّجَارَةِ يُخَالِطُهَا الْحَلِفُ وَاللَّغْوُ

اس کا بیان کہ تجارت (خرید وفروخت) میں قسم اور لایعنی گفتگو کی آمیزش ہوتی ہے

2890۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ وَعَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَحْضُرُهُ الْكَذِبُ وَالْحَلِفُ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ الزُّهْرِيُّ اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ

قیس بن ابی غرزہ نے بیان کیا ہے کہ ہم (خرید وفروخت (سوداگری) کرنے والے لوگ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سماسرہ (سمسار کی جمع ہے، اس کا معنی دلال ہے) کہلاتے تھے۔ پس ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا ایسا نام رکھا جو اس سے زیادہ خوبصورت ہے۔ سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ تجار! بے شک خرید و فروخت میں فضول گفتگو اور قسم بھی شامل ہو جاتی ہے۔ پس تم اسے صدقہ کے ساتھ ملا دو (یعنی ان لغویات اور قسموں کے کفارہ کے طور پر مال تجارت سے صدقہ دیا کرو)

حسین بن عیسیٰ البسطامی، حامد بن یحییٰ، عبداللہ بن محمد الزہری ان تمام نے کہا ہے کہ ہمیں سفیان نے جامع بن ابی راشد اور عبدالملک بن اعین اور عاصم سے اور انہوں نے ابووائل عن قیس بن ابی غرزہ کی سند سے اسی کے ہم معنی بیان کیا ہے۔ اور اس میں یہ بیان کیا ہے کہ بیع میں جھوٹ اور قسم شامل ہو جاتے ہیں۔ اور عبداللہ زہری نے لغو اور جھوٹ کا ذکر کیا ہے۔

فائدہ: عام طور پر کاروباری افراد کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنا مال فروخت کرنے کے لیے اور اس کی کوالٹی پر مشتری کو مطمئن کرنے کے لیے ایسی گفتگو بھی کرتے ہیں جس کا اصل بیع سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور بار بار قسم بھی اٹھاتے ہیں۔ یہ دونوں امر ناپسندیدہ ہیں اور مال سے برکت کو ختم کرنے کا سبب ہیں۔ اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ عادۃً جو غلطیاں صادر ہو جاتی ہیں اور مال میں ان کی وجہ سے جو بے برکتی پیدا ہو جاتی ہے اس نحوست کو ختم کرنے کے لیے مال سے صدقہ وخیرات کیا کرو۔ لیکن اس سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مال تجارت پر اس کے سوا اور کوئی زکوٰۃ نہیں۔ اس کے احکام کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي اسْتِخْرَاجِ الْمَعَادِنِ (معادن نکالنے کا بیان)

2891۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَزِمَ غَرِيمًا لَهُ بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ فَقَالَ وَاللهِ مَا أُفَارِقُكَ حَتَّى تَقْضِيَنِي أَوْ تَأْتِيَنِي بِحَمِيلٍ فَتَحَمَّلَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَاهُ بِقَدْرِ مَا وَعَدَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَيْنَ أَصَبْتَ هَذَا الذَّهَبَ قَالَ مِنْ مَعْدِنٍ قَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهَا لَيْسَ فِيهَا خَيْرٌ فَقَضَاهَا عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنے مقروض کو پکڑ لیا۔ اس کے دس دینار اس کے ذمہ قرض تھے اور اس نے کہا: قسم بخدا! میں تجھے نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ تو میرا قرض ادا کر دے یا مجھے کوئی کفیل اور ضامن دے دے۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی کفالت اٹھالی۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت میں لے کر حاضر ہو گیا جس کا اس نے آپ ﷺ سے وعدہ کیا تھا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا: تو نے یہ سونا کہاں سے حاصل کیا ہے؟ اس نے کہا: معدن (کان) سے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیں اس کی کوئی حاجت نہیں ہے اور نہ اس میں کوئی خیر اور بھلائی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی جانب سے قرض خود ادا فرما دیا۔

بَابٌ فِي اجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ (شبہات سے اجتناب کرنے کا بیان)

2892۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ وَلَا أَسْمَعُ أَحَدًا بَعْدَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ وَأَحْيَانًا يَقُولُ مُشْتَبِهَةٌ وَسَأَضْرِبُ لَكُمْ 1 فِي ذَلِكَ مَثَلًا إِنَّ اللهَ حَمَى حِمًى وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَا حَرَّمَ 2 وَإِنَّهُ مَنْ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُخَالِطَهُ وَإِنَّهُ مَنْ يُخَالِطُ الرِّيبَةَ يُوشِكُ أَنْ يَجْسُرَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ عِرْضَهُ وَدِينَهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ

حضرت شعبی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان کے بعد کسی سے نہیں سنا۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے بلاشبہ حلال واضح اور بین ہے اور بے شک حرام بھی بین ہے اور ان دونوں کے درمیان امور مشتبہات ہیں اور کبھی کبھی مشتبهة کہتے تھے (یہ شیخ کے کسی تلمیذ کے الفاظ ہیں) کہ میں آپ کے لیے حدیث بیان کرتا ہوں: بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ حدیں مقرر کر رکھی ہیں (جیسا کہ محفوظ چراگاہ ہوتی ہے) اور بے شک اللہ تعالیٰ کی محفوظ چراگاہ وہ چیزیں ہیں جو اس نے حرام قرار دی ہیں اور بے شک جو (جانور) چراگاہ کے ارد گرد چرتا ہے قریب ہے

1۔ ایک نسخہ میں لکم نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں ما حرم کے بجائے محارمه ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہ وہ اس کے اندر داخل ہو جائے۔ اور بے شک جو آدمی مشکوک اور مشتبہ (یعنی ایسا کام جس کے حرام یا حلال ہونے کا حکم واضح نہ ہو) کام کر لیتا ہے تو قریب ہے کہ وہ (حرام کے ارتکاب کی بھی) جرأت کرے۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ، زکریا نے عامر شعبی سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر سے سنا ہے۔ انہوں نے بیان کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ بیان فرمایا: ان دونوں کے درمیان مشتبہات امور ہیں۔ جنہیں لوگوں میں سے اکثر نہیں جانتے۔ پس جو کوئی شبہات سے بچتا رہا اس نے اپنی عزت اور اپنے دین کو بچا لیا اور جو کوئی شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں واقع ہو گیا (یعنی جو کوئی شبہات سے اجتناب نہیں کرتا وہ فعل حرام کا بھی ارتکاب کر بیٹھتا ہے)۔

2893۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي خَيْرَةَ يَقُولُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ح وحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي خَيْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ قَالَ ابْنُ عِيسَى أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ضرور ایک زمانہ آئے گا جس میں کوئی باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہ سود کھائے گا اور اگر اس نے سود نہ کھایا تو سود کا اثر اسے ضرور پہنچے گا۔ اور ابن عیسیٰ نے کہا ہے: اس کا غبار اسے پہنچے گا (یعنی اگر وہ حقیقی سود کھانے سے محفوظ بھی رہا تب بھی کسی عقد ربا کا شاہد ہونے یا سود کھانے والے کی دعوت طعام میں شریک ہونے یا اس کی جانب سے کوئی تحفہ یا ہدیہ پیش کرنے کی وجہ سے کچھ نہ کچھ یہ ضرور اس سے متاثر ہو گا)۔

2894۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي امْرَأَةٍ فَجَاءَ وَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنَظَرَ آبَاؤُنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلُوكُ لُقْمَةً فِي فَمِهِ ثُمَّ قَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى الْبَقِيعِ يَشْتَرِي لِي شَاةً فَلَمْ أَجِدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارٍ لِي قَدِ اشْتَرَى شَاةً أَنْ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطْعِمِيهِ الْأُسَارَى

عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے اور انہوں نے انصار میں سے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ اس نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ قبر پر تشریف فرما ہیں اور آپ قبر کھودنے والے کو نصیحت فرما رہے ہیں کہ تو قبر کو اس کے پاؤں کی جانب سے کھلا کر اور تو اسے سر کی جانب سے کھلا کر۔ پس جب آپ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ واپس لوٹے تو ایک عورت کی جانب سے دعوت دینے والا آپ کو لینے کے لیے آگے بڑھا۔ پس آپ ﷺ اس کے ساتھ تشریف لائے اور (آپ کے سامنے) کھانا پیش کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے کھانے پر ہاتھ رکھا۔ پھر دوسرے لوگوں نے بھی ہاتھ بڑھائے اور انہوں نے کھانا تناول کیا۔ پس ہمارے آباء نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنے منہ میں لقمہ چبا رہے ہیں اور پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں یہ ایسی بکری کا گوشت محسوس کر رہا ہوں جو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔ پھر اس عورت نے پیغام بھیجا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے بقیع (اور بعض روایات میں نقیع ہے) کی طرف آدمی بھیجا ہے کہ وہاں سے میرے لیے بکری خرید لائے لیکن اسے وہاں سے بکری نہ ملی۔ پھر میں نے اپنے پڑوسی کی جانب آدمی بھیجا درآنحالیکہ اس نے بکری خریدی تھی وہ اس بکری کو اسی قیمت کے عوض میری طرف بھیج دے۔ لیکن وہ بھی (گھر پر) نہ پایا گیا۔ پھر میں نے اس کی بیوی کی طرف پیغام بھیجا اور اس نے وہ بکری میری طرف بھیج دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں نبی مکرم ﷺ کی یہ شان واضح ہو رہی ہے کہ آپ ﷺ نے لقمہ منہ میں ڈالا تو کھانے کی حقیقت کھل کر سامنے آگئی اور آپ نے یہ فرمادیا کہ گوشت ایسی بکری کا ہے جو مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔ حالانکہ عام انسان کی قوت ادراک سے بالاتر ہے۔ دوسری بات یہ کہ بکری دینے والی خاوند کی بیوی تھی جب کہ اسے خرید کر لانے والا خاوند تھا۔ تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مال خاوند کا ہو تو بیوی اس کی رضا اور اجازت کے بغیر اسے فروخت نہیں کر سکتی اور اس کے برعکس صورت بھی اسی طرح ہوگی۔ ورنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کھانے کو ناپسند نہ کرتے اور ضرور تناول فرماتے مگر آپ نے وہ لقمہ چبایا ضرور، لیکن اسے حلق سے نہیں اتارا بلکہ باہر پھینک دیا۔

بَابٌ فِي آكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ (سود کھانے اور کھلانے والے کا بیان)

2895۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، اس کی عقد پر شاہد بننے والے اور اسے لکھنے والے تمام پر لعنت کی ہے۔

بَابٌ فِي وَضْعِ الرِّبَا (سود معاف کرنے کا بیان)

2896۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ كُلَّ رِبًا مِنْ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ أَلَا وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُ مِنْهَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اللَّهُمَّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اَشْهَدُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (1)

حضرت سلیمان بن عمرو نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر یہ کہتے سنا ہے: خبردار! سن لو زمانہ جاہلیت کے تمام سود معاف کر دیے گئے ہیں۔ اب تمہارے لیے صرف تمہارے اصل مال ہیں (وہ لے لو) نہ تم کسی پر ظلم کرو گے اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے گا (یعنی نہ تم کسی سے سود وصول کرو گے اور نہ ہی تم سے سود وصول کیا جائے گا) خبردار! آگاہ رہو، زمانہ جاہلیت کے خونوں میں سے ہر خون معاف کر دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں حارث بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہوں۔ وہ بنی لیث میں دودھ پیتے تھے اور بنی ہذیل نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہاں۔ تین بار آپ نے یہی پوچھا۔ پھر آپ نے تین بار یہ کہا: اے اللہ! گواہ رہنا (ان لوگوں نے اقرار کیا کہ میں نے ان تک تیرا پیغام پہنچا دیا ہے)۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْيَمِينِ فِي الْبَيْعِ (بیع میں قسم کے ناپسندیدہ اور مکروہ ہونے کا بیان)

2897۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ لِلْكَسْبِ وَقَالَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ مجھے ابن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قسم ساز و سامان کو بیچنے کا ذریعہ اور سبب ہے اور برکت کو مٹا دینے والی اور ختم کر دینے والی ہے۔

ابن سرح نے کہا ہے کہ یہ قسم کمائی کو ختم کر دینے والی ہے اور انہوں نے اسے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: مقصود یہ بتانا ہے کہ بے شک خرید و فروخت کرتے وقت قسم کے سبب مال زیادہ بکتا ہے۔ لوگ قسم پر اعتماد کرتے ہوئے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ لیکن قسم جھوٹی ہونے کی صورت میں اس مال اور کمائی سے برکت کو زائل کر دیتی ہے۔ نتیجۃً اس سے خاطر خواہ منافع حاصل نہیں ہوتے۔

بَابٌ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ وَالْوَزْنِ بِالْأَجْرِ

وزن میں جھکاؤ اور اجرت کے عوض وزن کرنے کا بیان

2898۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَأَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ

1۔ قال اللّٰھم ھل بلغت الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَبِعْنَاهُ وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالأَجْرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ زِنْ وَأَرْجِحْ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَرِيبٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِنُ بِأَجْرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ قَيْسٌ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ وَالْقَوْلُ قَوْلُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لِشُعْبَةَ خَالَفَكَ سُفْيَانُ قَالَ دَمَغْتَنِي وَبَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ كُلُّ مَنْ خَالَفَ سُفْيَانَ فَالْقَوْلُ قَوْلُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ أَحْفَظَ مِنِّي

سوید بن قیس نے بیان کیا ہے کہ میں اور مخرفۃ العبدی مقام ہجر سے کچھ کپڑا لائے اور ہم اسے لے کر مکہ مکرمہ آ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ پیدل چلتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ہم سے ایک پاجامے کا سودا کیا اور ہم نے وہ آپ ﷺ کو فروخت کر دیا۔ وہیں ایک آدمی اجرت کے عوض وزن کر رہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا تو وزن کر اور اس میں اڑان رکھ (یعنی ترازو کا وہ پلڑا جس میں بیچی جانے والی شے رکھی ہوئی ہے وہ وزن والے پلڑے کے مقابلہ میں جھکا ہوا ہو) حفص بن عمر اور مسلم بن ابراہیم دونوں نے قریب المعنی روایت بیان کی ہے۔ دونوں نے کہا: شعبہ نے سماک بن حرب اور انہوں نے ابوصفوان بن عمیرہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مکہ مکرمہ میں آپ ﷺ کے ہاں سے ہجرت کرنے سے پہلے آیا۔ پھر آگے یہی حدیث ذکر کی اور اس میں یہ الفاظ ذکر نہ کیا: یزن باجر۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اسے قیس نے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے سفیان نے بیان کیا اور قول تو سفیان ہی کا قول ہے (یعنی یہ زیادہ صحیح اور ارجح ہے)۔

ابن ابی رزمہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے سنا ہے کہ ایک آدمی نے شعبہ کو کہا: سفیان نے تمہاری مخالفت کی ہے تو انہوں نے جواب دیا: تو نے میرا دماغ توڑ دیا ہے اور مجھ تک یحییٰ بن معین سے یہ خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے کہا: ہر وہ جس نے سفیان کے خلاف قول کیا تو اس میں سفیان کا قول ہی معتبر ہوگا۔ احمد بن حنبل، وکیع نے شعبہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں (یعنی ان کی قوت حفظ مجھ سے زیادہ تیز ہے)۔

بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ الْمَدِينَةِ

اس کا بیان کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ماپ تو مدینہ طیبہ کا ماپ ہے

2899۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوَزْنُ وَزْنُ أَهْلِ مَكَّةَ وَالْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ الْفِرْيَابِيُّ وَأَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ وَافَقَهُمَا فِي الْمَتْنِ وَقَالَ أَبُو أَحْمَدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَكَانَ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ وَزْنُ الْمَدِينَةِ وَمِكْيَالُ مَكَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَاخْتُلِفَ فِي الْمَتْنِ فِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وزن تو اہل مکہ کا وزن ہے اور ماپ تو اہل مدینہ کا ماپ ہے (یعنی وزن اہل مکہ اور ماپ اہل مدینہ کا معتبر ہے)۔

ابوداؤد نے کہا اور اسی طرح اسے فریابی اور ابواحمد نے سفیان سے روایت کیا ہے اور ابن دکین نے متن میں دونوں کی موافقت کی ہے۔ اور ابوداؤد نے ابن عمر کی جگہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا ہے اور اسے ولید بن مسلم نے حنظلہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ وزن مدینہ طیبہ کا اور ماپ مکہ مکرمہ کا ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ مالک بن دینار عن عطاء عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کردہ حدیث کے متن میں اختلاف ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں مقصود یہ ہے کہ سونے چاندی کی زکوٰۃ میں چونکہ وزن کا اعتبار کیا جاتا ہے اور وزن اہل مکہ کا معتبر ہے یعنی دس درہم سات مثقال کے برابر ہوں اور کیل سے مراد صاع ہے۔ لہٰذا صدقات وخیرات میں مدینہ طیبہ کا صاع معتبر ہوگا۔ چونکہ اس وقت پیمانے مختلف تھے، لہٰذا انہیں معیار قرار دیا گیا۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي الدَّيْنِ (قرضے کی شدت اور اس کی ادائیگی کی تاکید کا بیان)

2900۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ﷺ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي فِي الْمَرَّتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ أَمَا إِنِّي لَمْ أُنَوِّهْ بِكُمْ إِلَّا خَيْرًا إِنَّ صَاحِبَكُمْ مَأْسُورٌ بِدَيْنِهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَدَّى عَنْهُ حَتَّى مَا بَقِيَ أَحَدٌ يَطْلُبُهُ بِشَيْءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمْعَانُ بْنُ مُشَنَّجٍ[1]

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: کیا یہاں بنی فلاں کا کوئی آدمی ہے؟ تو کسی نے آپ ﷺ کو جواب نہ دیا۔ پھر فرمایا: کیا یہاں بنی فلاں کا کوئی آدمی ہے؟ تو آپ ﷺ کو کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر تیسری بار فرمایا: کیا یہاں فلاں قبیلے کا کوئی آدمی ہے؟ تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی: میں ہوں یارسول اللہ! ﷺ۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کس چیز نے پہلی دوبار مجھے جواب دینے سے روکا؟ بلاشبہ میں نے تو تمہارے بارے میں خیر اور بھلائی کے سوا کوئی نیت نہیں کی۔ بے شک تمہارا ساتھی اپنے قرض کے عوض قید ہے۔ حضرت سمرہ فرماتے ہیں کہ تحقیق میں نے اس آدمی کو دیکھا کہ اس نے اس (میت) کی جانب سے قرض ادا کر دیا۔ یہاں تک کہ اس سے کسی شے کا مطالبہ کرنے والا کوئی باقی نہ رہا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سند میں سمعان سے مراد ابن مشنج ہے۔

فائدہ: یہ ایک نیک اور صالح آدمی کا واقعہ ہے کہ جو اچھے اور نیک اعمال کرتے ہوئے اس دنیا سے چل بسا لیکن اس کے ذمہ کچھ لوگوں کا قرض واجب الادا تھا۔ گو وہ اپنے اعمال صالحہ کی وجہ سے مستحق جنت تھا لیکن قرض کی وجہ سے اسے جنت

1۔ قال ابوداؤد سمعان بن مشنج صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں جانے سے روک دیا گیا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے قرض کی ادائیگی کا انتظار کر کے اس کی رکاوٹ کو زائل کرنے کا اہتمام بھی کیا اور ساتھ ہی اپنی امت کے افراد کو قرض کی ادائیگی کی تاکید بھی فرمائی۔

2901۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللهِ أَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِي نَهَى اللهُ عَنْهَا أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً

حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما اپنے باپ کے واسطہ سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ان گناہ کبیرہ کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ جس کے ساتھ بندہ اس سے ملاقات کرے وہ یہ ہے کہ آدمی فوت ہو جائے اس حال میں کہ اس پر قرض ہو اور وہ اسے ادا کرنے کے لیے کوئی مال وغیرہ نہ چھوڑے۔

2902۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُصَلِّي عَلَى رَجُلٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأُتِيَ بِمَيِّتٍ فَقَالَ أَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ دِينَارَانِ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ رَفَعَهُ قَالَ عُثْمَانُ وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ اشْتَرَى مِنْ عِيرٍ تَبِيعًا(1) وَلَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ فَأُرْبِحَ فِيهِ فَبَاعَهُ فَتَصَدَّقَ بِالرِّبْحِ عَلَى أَرَامِلِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ لَا أَشْتَرِي بَعْدَهَا شَيْئًا إِلَّا وَعِنْدِي ثَمَنُهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسے آدمی پر نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے جو اس حال میں فوت ہوتا کہ اس پر قرض ہوتا۔ پس ایک دفعہ ایک میت کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ہاں دو دینار ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی پر نماز جنازہ پڑھ لو۔ پھر حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ دونوں میرے ذمہ ہیں (یعنی اس کی جانب سے میں دو دینار ادا کر دوں گا) راوی کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فتوحات عطا فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہر مومن کے لیے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں۔ پس جس کسی نے قرض چھوڑا تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جس کسی نے مال چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس میں یہ بیان کیا ہے کہ آپ

1۔ ایک نسخہ میں تبیعا کے بجائے بیعا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ نے ایک قافلے سے بچھڑا خریدا (اور بعض روایات میں لفظ بیعا ہے یعنی آپ ﷺ نے کوئی شے خریدی) اور آپ ﷺ کے پاس اس کے ثمن نہ تھے۔ پھر آپ ﷺ نے اس میں نفع لگایا اور اسے فروخت کر دیا اور حاصل ہونے والا نفع بنی عبدالمطلب کی بیوہ عورتوں پر صدقہ کر دیا اور پھر فرمایا: اس کے بعد میں کوئی شے نہیں خریدوں گا مگر تب ہی جب میرے پاس اس کے ثمن موجود ہوں گے۔

بَابٌ فِي الْمَطْلِ (قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کا بیان)

2903۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوشحال اور غنی آدمی کا قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کا کسی خوشحال اور دولت مند آدمی پر حوالہ کیا جائے۔ تو اسے چاہیے کہ وہ حوالہ کو قبول کرلے۔

فائدہ: حوالہ سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی کا قرض دوسرے آدمی کے ذمہ ڈال دینا۔ بشرطیکہ قرض خواہ اور جس کے ذمہ قرض سپرد کیا جارہا ہے وہ دونوں اس پر راضی ہوں۔ مثلاً زید کا قرض بکر کے ذمہ ہو تو وہ اپنے سے اتار کر اسے خالد کے ذمہ ڈال دے اور زید اور خالد دونوں اسے قبول کرلیں۔ بعد ازاں بکر کے ذمہ سے یہ قرض ساقط ہو جائے گا۔ اس مثال میں زید محتال لہ ہے، بکر محیل ہے اور خالد محتال علیہ۔ اور جو عمل انہوں نے کیا ہے وہ حوالہ ہے۔

بَابٌ فِي حُسْنِ الْقَضَاءِ (قرض کی اچھی ادائیگی کا بیان)

2904۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَمْ أَجِدْ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹی عمر کا اونٹ بطور قرض لیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس صدقے کے اونٹ آئے۔ تو آپ ﷺ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا کہ میں اس آدمی کو اسی طرح کا چھوٹا اونٹ دے دوں۔ تو میں نے عرض کی: میں نے ان میں کوئی اونٹ نہیں پایا، مگر عمدہ اونٹ جس کی عمر چھ برس مکمل ہو چکی ہے (یعنی چھوٹی عمر کا کوئی اونٹ ان میں نہیں) تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے وہی عطا کر دو کیونکہ لوگوں میں سے اچھے وہ ہیں جن کی قرض کی ادائیگی کا انداز اچھا ہو۔

فائدہ: قرض کی ادائیگی کا حسن اسی میں ہے کہ ایک تو قرض بروقت ادا کیا جائے اور پھر جس طرح کی چیز لی ہو تو کوشش یہ ہو کہ اس سے اچھی اور عمدہ چیز واپس کی جائے، یا پھر بعینہ اسی طرح کی چیز دی جائے۔ لیکن اس سے ادنیٰ اور گھٹیا چیز دینا مناسب اور درست نہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2905۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي

محارب بن دثار نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو سنا، انہوں نے بیان کیا: میرا حضور نبی کریم ﷺ پر قرض تھا۔ تو آپ ﷺ نے وہ مجھے ادا فرمایا اور پھر اس سے زائد بھی عطا فرمایا۔

بَابٌ فِي الصَّرْفِ (بیع صرف کا بیان)

2906۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ (1) رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چاندی کے عوض سونا بیچنے میں ربا ہے مگر جبکہ یہ نقد و نقد ہو (ھاء بمعنی خذ ہے یعنی بائع اور مشتری میں سے ہر ایک کہے یہ لو۔ یعنی ایک ہاتھ سے لے دوسرے سے دے) اور گندم کی بیع کرنا گندم کے عوض اس میں ربا ہے مگر جب کہ یہ نقد و نقد ہو اور کھجور کے عوض کھجور بیچنے میں ربا ہے مگر جب کہ یہ نقد و نقد ہو اور جو کی بیع کرنا جو کے عوض اس میں ربا ہے مگر جب کہ یہ نقد و نقد ہو۔

فائدہ: بیع صرف سے مراد سونے چاندی کے عوض سونے چاندی کی بیع کرنا ہے۔ بشرطیکہ متعاقدین مجلس عقد میں مبیع اور ثمن دونوں پر قبضہ کر لیں۔

2907۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مُدْيٌ بِمُدْيٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ وَأَمَّا نَسِيئَةً فَلَا وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ وَأَمَّا نَسِيئَةً فَلَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ بِإِسْنَادِهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ وَزَادَ قَالَ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کے عوض سونے کی بیع جائز ہے چاہے سونے کی پتری ہو یا اس کا عین (خالص سونا جب کہ اسے گھڑا نہ گیا ہو تو تبر کہلاتا ہے اور سونا گھڑے جانے کے بعد

1۔ ایک نسخہ میں بِالْفِضَّةِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عین کہلاتا ہے) اور چاندی کی بیع چاندی کے عوض جائز ہے اس کی پتریاں ہوں یا اس کا عین۔ اور گندم کی بیع گندم کے عوض جائز ہے یعنی ایک مُد کی بیع ایک مد کے عوض۔ اور جو کی بیع جو کے عوض جائز ہے یعنی مُد کے بیع مُد کے عوض۔ اور کھجور کی بیع کھجور کے عوض جائز ہے یعنی مُد کی بیع مُد کے عوض۔ اور نمک کی بیع نمک کے عوض جائز ہے یعنی مُد کی بیع مُد کے عوض اور جس کسی نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود دیا یا سود لیا۔ اور چاندی کے عوض سونے کی بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں درآنحالیکہ چاندی دونوں میں سے زیادہ ہو (بشرطیکہ) یہ بیع ہاتھوں ہاتھ ہو (یعنی ایک ہاتھ سے لے کر دوسرے سے دے) لیکن اگر یہ ادھار ہو، تو پھر یہ بیع جائز نہیں اور جو کے عوض گندم بیچنے میں کوئی حرج نہیں درآنحالیکہ جو کی مقدار زیادہ ہو بشرطیکہ نقد و نقد ہو اور اگر ادھار ہو تو پھر یہ بیع جائز نہیں۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو سعید بن ابی عروبہ اور ہشام دستوائی نے قتادہ عن مسلم بن یسار کی سند سے بیان کیا ہے۔

ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان نے خالد سے انہوں نے ابی قلابہ سے، انہوں نے ابوالاشعث صنعانی سے اور انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے یہی خبر کچھ کمی و بیشی کے ساتھ بیان کی ہے اور اس میں اتنا زائد ہے کہ جب بیع میں یہ جملہ اصناف مختلف ہو جائیں تو پھر تم جس طرح چاہو بیع کرو، بشرطیکہ وہ نقد و نقد ہو۔

بَابٌ فِي حِلْيَةِ السَّيْفِ تُبَاعُ بِالدَّرَاهِمِ

اس کا بیان کہ تلوار کے دستے پر لگا ہوا زیور دراہم کے عوض بیچا جا سکتا ہے

2908۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ مَنِيعٍ فِيهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ ابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِتِسْعَةِ دَنَانِيرَ أَوْ بِسَبْعَةِ دَنَانِيرَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا قَالَ فَرَدَّهُ حَتَّى مُيِّزَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ ابْنُ عِيسَى أَرَدْتُ التِّجَارَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَانَ فِي كِتَابِهِ الْحِجَارَةُ فَغَيَّرَهُ فَقَالَ التِّجَارَةُ

حضرت فضالہ بن عبید نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس فتح خیبر کے سال ایک ہار لایا گیا، اس میں سونا اور نگینے تھے۔ ابوبکر اور ابن منیع دونوں نے کہا ہے کہ اس میں نگینے سونے کے ساتھ ڈھانپے ہوئے تھے۔ ایک آدمی نے اسے نو یا سات دینار کا خریدا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بیع درست نہیں، یہاں تک کہ تو سونا اور نگینے الگ الگ کر دے۔ تو اس آدمی نے عرض کی: میں نے تو ارادہ ہی صرف پتھروں (نگینوں) کا کیا تھا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بیع درست نہیں یہاں تک کہ تو ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر دے۔ راوی فرماتے ہیں کہ آدمی نے وہ ہار واپس لوٹا دیا۔ یہاں تک کہ سونے اور نگینوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا گیا۔ ابن عیسیٰ نے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں کہ میں نے تو تجارت کا ارادہ کیا تھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابن عیسیٰ کی کتاب میں تو الحجارۃ کا لفظ ہے اور اسے تبدیل کر کے التجارۃ کیا۔

فائدہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سونے اور نگینوں کو علیحدہ علیحدہ کرنے کا حکم اس لیے دیا کہ اس میں یہ معلوم نہ تھا کہ ہار میں موجود سونا کیا نو یا سات دیناروں کے مساوی ہے یا کم وبیش ہے۔ جب کہ بیع کے صحیح ہونے کے لیے ان کا مساوی ہونا ضروری ہے۔

2909۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتَّى تُفَصَّلَ

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے فتح خیبر کے وقت بارہ دینار کے عوض ایک ہار خریدا، اس میں کچھ سونا بھی تھا اور نگینے بھی۔ پھر میں نے سونے کو علیحدہ کیا تو میں نے اسے بارہ دینار سے زیادہ پایا۔ میں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے نہیں بیچا جا سکتا یہاں تک کہ اسے علیحدہ کر دیا جائے۔

2910۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْجُلَاحِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي حَنَشٌ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايِعُ الْيَهُودَ الْأُوقِيَّةَ مِنَ الذَّهَبِ بِالدِّينَارِ قَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم غزوۂ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم یہود سے ایک اوقیہ سونے کی ایک دینار کے عوض خرید وفروخت کرنے لگے۔ قتیبہ کے سوا دوسرے راوی نے کہا ہے: دو دینار اور تین دینار کے عوض۔ پھر دونوں راوی اس پر متفق ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سونے کی بیع سونے کے عوض نہ کرو مگر برابر برابر وزن کے ساتھ (یعنی یہ بیع صحیح تب ہوگی جب کہ دونوں جانب وزن برابر ہوگا ورنہ اس میں ربا آجائے گا)۔

بَابٌ فِي اقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ (چاندی کے عوض سونا خریدنے کا بیان)

2911۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ[1]، فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ آخُذُ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأُعْطِي هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رُوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ آخُذُ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأُعْطِي هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ لَمْ يَذْكُرْ بِسِعْرِ يَوْمِهَا

1۔ ایک نسخہ میں بالنقیع ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں بقیع میں اونٹ بیچتا تھا۔ پس میں دنانیر کے بدلے بیچتا اور دراہم لیتا تھا اور دراہم کے عوض فروخت کرتا اور دنانیر لے لیتا تھا۔ یعنی میں دنانیر کے بدلے دراہم لے لیتا اور دراہم کے عوض دنانیر دیتا تھا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ اس وقت ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ذرا توجہ فرمائیے میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ میں بقیع میں اونٹ فروخت کرتا ہوں۔ پس میں دنانیر کے عوض بیچتا ہوں اور دراہم لے لیتا ہوں اور دراہم کے عوض فروخت کرتا ہوں اور دنانیر لیتا ہوں (یعنی) دنانیر کے عوض دراہم لیتا ہوں اور دراہم کے بدلے دنانیر لیتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں کہ تو وہ اس دن کے بھاؤ کے مطابق لے لے اور اس وقت تک تم دونوں (بائع اور مشتری) مجلس عقد سے جدا نہ ہو جب تک تم دونوں کے مابین کوئی شے باقی ہو (یعنی معاملہ طے کر کے مجلس سے اٹھو)۔

حسین بن اسود، عبید اللہ، اسرائیل نے سماک سے اسی اسناد اور اسی معنی کی روایت بیان کی ہے اور پہلی روایت زیادہ مکمل ہے۔ انہوں نے اس دن کے بھاؤ کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ فِي الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً (حیوان کے عوض حیوان کی ادھار بیع کرنے کا بیان)

2912۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حیوان کے عوض حیوان کی ادھار بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (اسی بارے میں رخصت کا بیان)

2913۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرِيشٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ فِي قِلَاصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَأْخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں لشکر تیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پس اونٹ ختم ہو گئے (لیکن ابھی ضرورت باقی تھی) تو آپ ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ وہ صدقہ کے اونٹوں کی شرط پر کچھ اونٹ (ادھار) لے لیں۔ (یعنی جب صدقہ کے اونٹ آئیں گے تو ان اونٹوں کے بدلے ان میں سے دے دیے جائیں گے) چنانچہ وہ صدقہ کے اونٹ آنے تک دو اونٹوں کے عوض ایک اونٹ لیتے رہے۔

بَابٌ فِي ذَلِكَ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ (اس کا بیان جب کہ یہ بیع نقد و نقد ہو)

2914۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى عَبْدًا بِعَبْدَيْنِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے دو غلاموں کے عوض ایک غلام خریدا۔

بَابٌ فِي التَّمْرِ بِالتَّمْرِ (کھجور کے عوض کھجور کی بیع کرنے کا بیان)

2915۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُسْأَلُ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ نَحْوَ مَالِكٍ

عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ زید ابو عیاش نے اسے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سلت (چھلکے دار گندم) کے عوض سفید گندم (جس پر چھلکا نہ ہو) بیچنے کے بارے میں پوچھا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: ان میں سے افضل اور اعلیٰ کون سی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سفید گندم۔ تو پھر آپ نے اس طرح بیع کرنے سے منع کر دیا۔ اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ سے تر کھجوروں کے عوض پکی کھجوریں خریدنے کے بارے میں پوچھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تر کھجوریں کم ہو جاتی ہیں جب خشک ہو جائیں؟ تو صحابہ کرام نے عرض کی: جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس بیع سے منع فرما دیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے اسماعیل بن امیہ نے مالک کی طرح روایت کیا ہے۔

2916۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَنَّ أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ مَوْلًى لِبَنِي مَخْزُومٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ ابو عیاش نے اسے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پکی کھجور کے عوض تر کھجور کی ادھار بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ابو داؤد نے کہا ہے کہ اسے عمران بن ابی انس نے بنی مخزوم کے آزاد کردہ غلام سے، انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْمُزَابَنَةِ (بیع مزابنہ یعنی فقط اندازے سے خرید و فروخت کرنے کا بیان)

2917۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ[1] كَيْلًا وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا وَعَنْ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا

1۔ ایک نسخہ میں بالتمر ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے کھجور کے عوض پھل کی بیع اندازے کے ساتھ کرنے، انگور کی بیع خشک انگور کے عوض اندازے کے ساتھ کرنے اور کھیتی کی بیع گندم کے عوض اندازے کے ساتھ کرنے سے منع فرمایا۔

فائدہ: چونکہ اس اندازے میں کمی بیشی کا امکان غالب ہے، لہٰذا ربا کا خدشہ ہے۔ اس لیے درخت کے اوپر موجود پھل کا اندازہ لگا کر اسی کی جنس کے پکے پھل سے بیع کرنا ممنوع ہے۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا (عرایا کی بیع کا بیان)

2918۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے پکی اور تر کھجوروں کے عوض عرایا کی بیع کرنے کی رخصت دی ہے۔

فائدہ: عرایا، عریہ کی جمع ہے اور امام مالک نے اس کا یہ مفہوم بیان فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت کا میوہ کسی محتاج کو دے پھر بار بار اس محتاج کے باغ میں آنے سے باغ کے مالک کو تکلیف ہو تو وہ اس درخت کا میوہ اندازہ کر کے اسی قدر خشک میوے کے بدلے اس سے خرید کرلے (یہی تعریف احناف کے نزدیک بھی معتبر ہے) (لغات الحدیث) اگرچہ یہ بھی بیع مزابنہ ہی ہے لیکن فقراء کے نفع کی خاطر اس کی رخصت دی گئی ہے۔

2919۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (درخت پر موجود) کھجوروں کی بیع کھجوروں کے عوض کرنے سے منع فرمایا ہے اور عرایا میں رخصت دی ہے کہ اندازے کے ساتھ انہیں بیچا جائے تاکہ ان کے مالک تر اور تازہ کھجوریں کھالیں۔

فائدہ: یہ بھی عریہ کی ایک صورت ہے کہ آدمی کے پاس خشک کھجوریں ہوں لیکن کھانے کے لیے تازہ کھجوریں اسے میسر نہ ہوں تو وہ ان کھجوروں کے عوض کسی باغ والے سے ایک یا دو درخت کھجوروں کا اندازہ لگا کرلے لے تاکہ وہ اپنے اہل و عیال کو کھانے کے لیے تازہ کھجوریں مہیا کر سکے۔

بَابٌ فِي مِقْدَارِ الْعَرِيَّةِ (عریہ کی مقدار کا بیان)

2920۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ لَنَا الْقَعْنَبِيُّ فِيمَا قَرَأَ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَاسْمُهُ قُزْمَانُ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حَدِيثُ جَابِرٍ إِلَى أَرْبَعَةِ أَوْسُقٍ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اتنی مقدار میں عرایا کی بیع کی رخصت دی ہے جو پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق ہو۔ یہ داؤد بن حصین کو شک ہوا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں چار وسق کا ذکر ہے۔ (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے)۔

بَاب تَفْسِيرِ الْعَرَايَا (عرایا کی تفسیر کا بیان)

2921۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ الْعَرِيَّةُ الرَّجُلُ يُعْرِي النَّخْلَةَ أَوِ الرَّجُلُ يَسْتَثْنِي مِنْ مَالِهِ النَّخْلَةَ أَوِ الِاثْنَتَيْنِ يَأْكُلُهَا فَيَبِيعُهَا بِتَمْرٍ

عمرو بن حارث بن عبد ربہ بن سعید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: عریہ یہ ہے کہ ایک آدمی کھجور کا درخت کسی کو دے دیتا ہے یا کوئی آدمی اپنا باغ فروخت کرتے وقت اس میں سے ایک یا دو درخت مستثنیٰ کر لیتا ہے کہ وہ خود ان کا پھل پکائے گا اور پھر (درخت پر موجود) پھل کو اندازے کے ساتھ خشک کھجوروں کے عوض بیچ دیتا ہے (یہی عریہ کہلاتا ہے)۔

2922۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ الْعَرَايَا أَنْ يَهَبَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ النَّخَلَاتِ فَيَشُقُّ عَلَيْهِ أَنْ يَقُومَ عَلَيْهَا فَيَبِيعُهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ عرایا یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو چند درخت ہبہ کرتا ہے۔ پھر واہب پر موہوب لہ کا ان درختوں کے پاس آنا جانا شاق اور گراں گزرتا ہے تو وہ اس درخت کے پھل کا اندازہ لگا کر اس کی مثل عوض کے ساتھ فروخت کر سکتا ہے (اور یہی عریہ ہے)۔

بَاب فِي بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

پھلوں کو ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے کا بیان

2923۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔ آپ ﷺ نے بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا ہے (کیونکہ اس میں پھل کے ضائع اور تلف ہونے کا احتمال ہے۔ اگر بیع قرار پا جائے اور پھل تلف ہو جائے تو گویا بائع نے مشتری کا مال بلا عوض کھا لیا

1۔ قال ابوداؤد حدیث جابر الی أربعة أوسق صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جو کہ حلال نہیں اور مشتری نے اپنے ثمن ضائع کر دیئے اور مال کو اس طرح ضائع کرنا بھی قطعاً جائز نہیں۔ اس لیے آپ نے دونوں کو منع فرمایا کہ نہ بائع بیچے اور نہ ہی مشتری خریدے۔ واللہ اعلم)

2924۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ[1]، وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کی بیع کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ سرخ اور زرد رنگ پکڑ جائیں (یعنی ان کے پکنے کے آثار ظاہر ہو جائیں) اور بالی (سٹہ) کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ پک کر سفید ہو جائے اور آفات سے محفوظ و مامون ہو جائے۔ آپ ﷺ نے بائع اور مشتری دونوں کو (اس طرح کی بیع سے) منع فرمایا۔

2925۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَنَائِمِ حَتَّى تُقْسَمَ وَعَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تُحْرَزَ[2] مِنْ كُلِّ عَارِضٍ وَأَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِغَيْرِ حِزَامٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت کو بیچنے سے منع فرمایا: یہاں تک کہ اسے تقسیم کر دیا جائے اور کھجوریں (مراد پھل) بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ آنے والی ہر آفت سے محفوظ ہو جائیں۔ اور اس سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی بغیر کمر بند باندھے نماز پڑھے (کیونکہ اس میں خدشہ ہے کہ اس کی چادر نماز کے دوران کھل جائے اس لیے کمر بند باندھ کر اسے مضبوط کر لینا چاہیے تاکہ نماز کے منافی کوئی صورت حال ظاہر نہ ہو)

2926۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تُشْقِحَ قِيلَ وَمَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا

سعید بن میناء نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی پھل کو تشقح ہونے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ عرض کی گئی: یہ تشقح کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پھل سرخ ہو جائے یا وہ زرد ہو جائے اور اسے کھایا جا سکتا ہو (یعنی جب پھل اپنی رنگت پکڑ جائے اور اسے کھانا ممکن ہو تو پھر اسے بیچنا بھی جائز ہے۔ بصورت دیگر ممنوع ہے)۔

2927۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انگور کی بیع کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ سیاہ

1۔ ایک نسخہ میں تزھو ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں یُحْرَزَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہو جائے اور دانے کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ پک کر سخت ہو جائے۔ (مقصود یہی ہے کہ جب ان میں پکنے کی علامات ظاہر ہو جائیں تب ان کی بیع جائز ہے)۔

2928۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الزِّنَادِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَمَا ذُكِرَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ قَدْ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ وَأَصَابَهُ مُرَاضٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا فَلَمَّا كَثُرَتْ خُصُومَتُهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا فَإِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوا[1] الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ

یونس نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو الزناد سے پھل پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اس کی بیع کرنے کے بارے میں پوچھا اور جو کچھ اس کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سہل بن ابی حثمہ سے اور وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ لوگ پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے انہیں بیچنے کا کاروبار کرتے تھے۔ پس جب لوگ پھل توڑتے اور ان سے (ثمن کا) تقاضا کرنے والے آتے تو مشتری کہہ دیتا کہ پھل کو دمان (کیڑا لگ جانا) لگ گئی ہے اور قشام (پھل کا ناقص رہ جانا) آ گئی ہے اور اسے مراض (پھلوں کو لگنے والی بیماری) اور آفات آ پہنچی ہیں۔ اس کے سبب وہ پھلوں کی قیمت ادا کرنے سے انکار کر دیتے۔ جب ان کے جھگڑے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کثرت سے آنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں مشورہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر تم جھگڑے ترک نہیں کرتے تو پھر تم پھل کی بیع نہ کیا کرو یہاں تک کہ ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہو جائے (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ) ان کے بہت زیادہ جھگڑوں اور اختلافات کے سبب فرمایا۔

2929۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا يُبَاعُ إِلَّا بِالدِّينَارِ أَوْ بِالدِّرْهَمِ[2] إِلَّا الْعَرَايَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کی بیع کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ اس کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہو جائے اور سوائے عرایا کے وہ صرف دینار یا درہم کے عوض بیچا جائے گا۔

بَابٌ فِي بَيْعِ السِّنِينَ (کئی سالوں کے لیے بیع کرنے کا بیان)

2930۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَوَضَعَ الْجَوَائِحَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَصِحَّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الثُّلُثِ شَيْءٌ وَهُوَ رَأْيُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ[3]

1۔ ایک نسخہ میں فَلَا تَبْتَاعُوا ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں الا بالدنانیر او بالدراہم ہے۔ 3۔ قال ابو داود الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے کئی سالوں کے لیے (پھل) کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے (کیونکہ یہ ایسی شے کی بیع ہے جو ابھی تک معدوم ہے اور معدوم کی بیع جائز نہیں) اور آپ نے آفات کو معاف کر دیا (یعنی اگر پھل کو بیچنے کے بعد اس پر کوئی آفت آجائے اور وہ پھل ضائع ہو جائے تو بائع مشتری کے نقصان کی تلافی میں معاون ہو) لیکن اکثر علماء محققین کے نزدیک یہ ہے کہ مشتری بیع پر قبضہ کر لیتا ہے۔ اس پر جو کچھ بھی وارد ہو گا وہ مشتری کی ضمان میں ہو گا۔ اور امام طحاوی نے کہا ہے کہ یہ ارشاد خراجی زمین کے بارے ہے اور آفات کے سبب نقصان کی تلافی کا حکم امام وقت کو ہے تاکہ ان زمینوں کی آبادی ممکن رہے۔ (بذل ص 34 ص 15)

ابوداوٗد نے کہا ہے کہ تینوں کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ سے کوئی شے صحیح مروی نہیں اور یہ اہل مدینہ کی رائے ہے۔

2931۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُعَاوَمَةِ وَقَالَ أَحَدُهُمَا بَيْعُ السِّنِينَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے بیع معاومہ سے منع فرمایا اور زبیر اور سعید میں سے ایک نے کہا ہے کہ اس بیع سے مراد کئی سالوں کی بیع کرنا ہے۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْغَرَرِ (ایسی بیع کا بیان جس میں دھوکہ ہو)

2932۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ زَادَ عُثْمَانُ وَالْحَصَاةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایسی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے جس میں دھوکہ ہو (چاہے دھوکہ بائع کی جانب سے ہو یا مشتری کی جانب سے) اور عثمان نے اپنی روایت میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ نے بیع الحصاۃ سے بھی منع فرمایا ہے (بیع الحصاۃ سے مراد یہ ہے کہ متعاقدین میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ جب میں کنکر پھینکوں گا تو بیع مکمل ہو جائے گی۔ مزید بیع کو دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ چونکہ اس میں دھوکہ کا امکان ہے اور اس کا انجام فساد ہے۔ تو ہر وہ بیع جس کا انجام جھگڑا اور فساد ہو وہ ممنوع ہے)۔

2933۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَأَمَّا اللِّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ أَوْ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ وَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ أَنْ يَشْتَمِلَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يَضَعُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَيُبْرِزُ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُولَ إِذَا نَبَذْتُ إِلَيْكَ هَذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَالْمُلَامَسَةُ أَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهِ وَلَا يَنْشُرُهُ وَلَا يُقَلِّبُهُ فَإِذَا مَسَّهُ وَجَبَ الْبَيْعُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ وَعَبْدِ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے دو قسم کی بیع کرنے اور دو قسم کا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ دو بیعوں میں سے ایک بیع ملامسہ ہے اور دوسری بیع منابذہ ہے۔ (دونوں کی تعریف آگے حدیث طیبہ میں موجود ہے) اور ایسے دو کپڑے تو ان میں سے ایک اشتمال الصماء ہے (مراد ایک ہی کپڑا اس طرح بدن پر لپیٹنا ہے کہ اس کی دونوں طرفیں ایک کندھے پر ہوں اور ایک کندھا ننگا ہو) اور دوسرا یہ کہ ایک ہی کپڑے میں آدمی کا اپنے گھٹنے کھڑے کر کے اس طرح بیٹھنا کہ اس کی شرمگاہ ننگی رہے یا اس پر کپڑے میں سے کوئی شے نہ ہو (اس طرح کے دونوں کپڑے پہننے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا)۔

حسن بن علی، عبد الرزاق، معمر نے زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے اور انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ اشتمال الصماء یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے میں لپٹا ہوا ہو اور وہ کپڑے کی دونوں طرفوں کو اپنے بائیں کندھے پر رکھے اور اپنے دائیں کندھے کو ظاہر اور ننگا رکھے۔

اور منابذہ یہ ہے کہ ایک کہے: جب میں تیری طرف یہ کپڑا پھینکوں گا تو بیع ثابت ہوگی اور ملامسہ یہ ہے کہ وہ (اس کپڑے کو) اپنے ہاتھ کے ساتھ مس کرے، نہ اسے پھیلائے اور نہ ہی اسے الٹ پلٹ کر کے دیکھے۔ پس جب اس نے اسے مس کیا تو بیع ثابت ہوگئی۔

احمد بن صالح، عنبسہ بن خالد، یونس نے ابن شہاب سے بیان کیا ہے کہ مجھے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگے سفیان اور عبد الرزاق کی ہم معنی حدیث بیان کی۔

2934۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَقَالَ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ بَطْنَهَا ثُمَّ تَحْمِلُ الَّتِي نُتِجَتْ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

احمد بن حنبل، یحییٰ نے عبید اللہ عن نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور بیان کیا کہ حبل الحبلہ کا مفہوم یہ ہے کہ ایک اونٹنی اپنے پیٹ سے بچے کو جنم دے پھر وہ پیدا ہونے والا بچہ حاملہ ہو۔ مراد یہ کہ کوئی اس طرح بیع کرے کہ اس اونٹنی کے حمل کا حمل یعنی اس اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے جب وہ حاملہ ہوگا اور بچے کو جنم دے گا تو میں نے تجھے وہ فروخت کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسی بیع سے منع فرمایا کیونکہ ابھی مبیع معدوم ہے اور معدوم کی بیع نہیں ہوتی ہے۔ اور ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس بیع سے مراد یہ ہے کہ مشتری نے ایک چیز خریدی اور کہا کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس اونٹنی کا حمل جب حاملہ ہوگا تو میں تجھے ثمن ادا کروں گا۔ یہ بھی ممنوع ہے۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْمُضْطَرِّ (مضطر اور مجبور کی بیع کا بیان)

2935۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَوْ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ ابْنُ عِيسَى هَكَذَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوضٌ يَعَضُّ الْمُوسِرُ عَلَى مَا فِي يَدَيْهِ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَنْسَوْا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ وَيُبَايِعُ الْمُضْطَرُّونَ وَقَدْ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَبَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ

بنی تمیم کے ایک شیخ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، یا کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عیسیٰ نے اسی طرح کہا ہے۔ ہشیم نے ہمیں بیان کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں وہ آپس میں ایک دوسرے کو کاٹنے لگیں گے (یعنی ایک دوسرے کو اذیتیں اور تکلیفیں دیں گے) اور خوشحال اور دولت مند آدمی کے قبضے میں جو کچھ ہوگا وہ اسے دانتوں سے پکڑ کر رکھے گا (یعنی حد درجہ اس پر بخیل ہو جائے گا) حالانکہ انہیں یہ حکم نہیں دیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور تم آپس میں فضل و احسان کو نہ بھولو اور انتہائی اضطرار اور مجبوری کے سبب وہ بیع کریں گے۔ حالانکہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مجبوری کی بیع، ایسی بیع جس میں دھوکہ ہو اور پھل کے پکنے سے پہلے اس کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: حالت اضطرار میں جو چیز خریدی یا بیچی جاتی ہے اس کے ثمن مقرر کرنے میں انصاف نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر بائع مجبور ہے تو اس سے چیز سستے داموں خریدی جائے گی اور اگر مشتری مجبور ہے تو اسے چیز مہنگے داموں بیچی جائے گی۔

بَابٌ فِي الشَّرِكَةِ (شرکت کا بیان)

2936۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: دو شرکت کرنے والوں میں میں تیسرا ہوتا ہوں۔ جب تک ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے خیانت نہ کرے اور جب وہ خیانت کا ارتکاب کرتا ہے تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔

فائدہ: جب دو آدمی مل کر کاروبار کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ اخلاص اور دیانت سے پیش آتے ہیں تو انہیں رب کریم کی تائید حاصل رہتی ہے اور ان کے مال میں برکت ہوتی ہے اور جب کوئی ان میں سے خیانت کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ تائید ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور مال سے برکت نکل جاتی ہے۔ رب کریم اخلاص اور امانت و دیانت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْمُضَارِبِ يُخَالِفُ (مضارب کے لیے رب المال کی مخالفت کرنے کا بیان)

2937۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ حَدَّثَنِي الْحَيُّ عَنْ عُرْوَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ قَالَ أَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ دِينَارًا يَشْتَرِي بِهِ أُضْحِيَةً أَوْ شَاةً فَاشْتَرَى شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ فَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ كَانَ لَوِ اشْتَرَى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ هُوَ أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَفْظُهُ مُخْتَلِفٌ

حضرت عروہ بن ابی الجعد البارقی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا کہ وہ اس کے عوض قربانی کا جانور یا بکری خرید کر لائے۔ پس انہوں نے دو بکریاں خریدیں اور ان میں سے ایک ایک دینار کے عوض بیچ دی اور وہ ایک دینار اور ایک بکری لے کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے ان کے لیے خرید و فروخت میں (یعنی کاروبار) میں برکت کی دعا فرمائی۔ پھر اگر وہ مٹی بھی خریدتے تھے تو اس میں بھی نفع کماتے تھے۔

حسن بن صباح، ابو المنذر، سعید بن زید جو کہ حماد بن زید کے بھائی ہیں، زبیر بن خریت نے ابو لبید سے بیان کیا ہے کہ مجھے عروہ البارقی نے اس خبر کے بارے میں بتایا اور اس کے الفاظ اس سے مختلف ہیں۔

2938۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ مَعَهُ بِدِينَارٍ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَةً فَاشْتَرَاهَا بِدِينَارٍ وَبَاعَهَا بِدِينَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرَى لَهُ أُضْحِيَةً بِدِينَارٍ وَجَاءَ بِدِينَارٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَصَدَّقَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَدَعَا لَهُ أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِي تِجَارَتِهِ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار دے کر بھیجا جس کے ساتھ وہ آپ ﷺ کے لیے قربانی کا ایک جانور خریدیں گے۔ پس انہوں نے ایک دینار کے عوض اسے خریدا اور پھر دو دینار کے عوض اسے بیچ دیا اور جب لوٹنے لگے تو ایک دینار کے عوض آپ ﷺ کے لیے قربانی کا جانور خرید لیا اور ایک دینار بھی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لے آئے۔ تو آپ ﷺ نے اسے صدقہ کر دیا اور ان کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کی تجارت میں برکت فرمائے۔

فائدہ: چونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا ایک دینار قربانی کے لیے معین کر دیا تھا اور جو دینار آپ کو واپس ملا تھا وہ اسی دینار سے حاصل کیا ہوا منافع تھا۔ اس لیے آپ ﷺ نے اسے بھی صدقہ کر دیا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَتَّجِرُ فِي مَالِ الرَّجُلِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

ایسے آدمی کا بیان جو دوسرے کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر تجارت کرتا ہے

2939۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ فَرَقِ الْأَرُزِّ فَلْيَكُنْ مِثْلَهُ قَالُوا وَمَنْ صَاحِبُ فَرَقِ الْأَرُزِّ يَا رَسُولَ اللهِ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْغَارِ حِينَ سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ اذْكُرُوا أَحْسَنَ عَمَلِكُمْ قَالَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا أَمْسَيْتُ عَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُهُ لَهُ حَتَّى جَمَعْتُ لَهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَلَقِيَنِي فَقَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَذَهَبَ فَاسْتَاقَهَا

حضرت سالم بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، تم میں سے جو استطاعت رکھتا ہے کہ وہ ایک فرق (سولہ رطل کا پیمانہ) چاولوں والے کی مثل ہو جائے۔ تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی مثل ہو جائے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ایک فرق چاولوں والا کون تھا؟ تو آپ ﷺ نے حدیث الغار بیان فرمائی جب کہ ان پر پہاڑ گر پڑا تھا۔ تو ان میں سے ہر ایک نے کہا تھا تم اپنے سب سے بہترین اور نیک عمل کو یاد کرو۔ آپ نے فرمایا: ان میں سے تیسرے آدمی نے یہ کہا تھا: اے اللہ! بلاشبہ تو جانتا ہے میں نے ایک فرق چاولوں کے عوض ایک مزدور سے کام لیا تھا اور جب شام ہوئی تو میں نے اسے اس کا حق پیش کیا تو اس نے اسے لینے سے انکار کر دیا اور چلا گیا۔ پس میں نے اسے زراعت میں لگا کر اس کے لیے خوب اضافہ کیا اور میں نے اس کے لیے بیل اور چرواہے اکٹھے کیے۔ پھر ایک دن وہ مجھے ملا اور اس نے کہا: میرا حق مجھے دے دو۔ تو میں نے کہا: ان بیلوں اور چرواہوں کی طرف جا اور انہی لے جا۔ چنانچہ وہ گیا اور انہیں ہانک کر لے گیا۔

بَابٌ فِي الشَّرِكَةِ عَلَى غَيْرِ رَأْسِ مَالٍ (رأس المال کے بغیر شرکت کرنے کا بیان)

2940۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ فِيمَا نُصِيبُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں، عمار اور سعد رضی اللہ عنہم تینوں نے اس مال میں شرکت کی جو ہم غزوہ بدر (کے مال غنیمت) سے حصہ پائیں گے۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدیوں کو لے کر آئے اور میں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کوئی شے نہ لائے۔

بَابٌ فِي الْمُزَارَعَةِ (مزارعت کا بیان)

2941۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَرَى بِالْمُزَارَعَةِ بَأْسًا حَتَّى سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا فَذَكَرْتُهُ لِطَاوُسٍ فَقَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا وَلَكِنْ قَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَرْضَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَعْلُومًا

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم مزارعت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں کوئی حرج نہ دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پھر میں نے اس کا ذکر طاؤس سے کیا۔ تو انہوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ البتہ یہ کہا ہے کہ تم میں سے کسی کا اپنی زمین زراعت کے لیے کسی کو عطا کرنا بہتر ہے اس سے کہ وہ اس پر معینہ خراج (کرایہ) وصول کرے۔ (یعنی اپنی فارغ زمین زراعت کے لیے کسی کو دے دینا بہتر ہے بمقابلہ اس کے کہ وہ مزارع سے ایک مخصوص اور معین مال وصول کرے)

2942۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ الْمَعْنَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا أَتَاهُ رَجُلَانِ قَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ اتَّفَقَا قَدِ اقْتَتَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ زَادَ مُسَدَّدٌ فَسَمِعَ قَوْلَهُ لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اللہ تعالیٰ رافع بن خدیج (رضی اللہ عنہ) کی مغفرت فرمائے۔ قسم بخدا! میں حدیث کے بارے میں ان سے زیادہ جانتا ہوں۔ بے شک دو آدمی آئے۔ مسدد نے کہا: وہ دونوں انصار میں سے تھے۔ پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں۔ تحقیق وہ دونوں لڑے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارا یہ حال ہے تو تم زمین کرایہ پر نہ دیا کرو۔ مسدد نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: پس رافع نے آپ کا یہی قول سنا کہ تم زمین کرایہ پر نہ دیا کرو۔

2943۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ بِمَا عَلَى السَّوَاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَمَا سَعِدَ بِالْمَاءِ مِنْهَا فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ وَأَمَرَنَا أَنْ نُكْرِيَهَا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم زمین کرائے پر دیا کرتے تھے اس پیداوار کے عوض جو نالیوں پر ہوتی تھی اور جس تک پانی خود بخود پہنچ جاتا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا اور آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سونے اور چاندی کے عوض زمین کرایہ پر دیں۔

2944۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ كِلَاهُمَا عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللَّفْظُ لِلْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَا عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

هٰذَا وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هٰذَا فَلِذٰلِكَ زَجَرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَضْمُونٌ مَعْلُومٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَحَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ أَتَمُّ وَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ رَافِعٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ نَحْوَهُ

حضرت حنظلہ بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سونے اور چاندی کے عوض زمین کرائے پر دینے کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلاشبہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں زمین اجارہ پر دیتے تھے اس پیداوار کے عوض جو نالیوں کے کنارے ہوتی اور کھالوں کے سروں پر ہوتی اور پیداوار میں سے معین حصہ کے عوض (بھی زمین کرایہ پر دیتے تھے۔) پس کبھی یہ ہلاک ہو جاتی اور دوسری سلامت رہتی۔ کبھی یہ سلامت رہتی اور وہ ہلاک ہو جاتی (یعنی کبھی ایسا ہوتا کہ کرایہ والا حصہ ضائع ہو جاتا اور دوسرا بچ جاتا اور کبھی صورتحال اس کے برعکس ہوتی) اور لوگوں کے لیے اس کے سوا اور کوئی کرایہ نہ ہوتا۔ تو اسی لیے وہ مزارع سے جھگڑ پڑتے۔ لہٰذا وہ شے جو محفوظ اور معلوم ہو اس کے عوض (زمین اجرت پر دینا) کوئی حرج نہیں ہے۔

ابراہیم کی حدیث زیادہ مکمل ہے اور قتیبہ نے حنظلہ عن رافع کہا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: حنظلہ سے یحییٰ بن سعید کی روایت اسی طرح ہے۔

2945۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ

حنظلہ بن قیس سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کے کرایہ کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع کیا ہے۔ پھر پوچھا: کیا سونے اور چاندی کے عوض بھی؟ تو انہوں نے فرمایا: البتہ سونے اور چاندی کے عوض اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي ذٰلِكَ (مزارعت کے بارے میں شدت اور سختی کا بیان)

2946۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضَهُ حَتّٰى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ رَافِعٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحْدَثَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَيُّوبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ وَكَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَمَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ عِنَانٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَبِي أُنَيْسَةَ (1) عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى رَافِعًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ نَعَمْ وَكَذَا قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو النَّجَاشِيِّ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ (2)

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کرائے اور اجرت پر دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے پاس یہ خبر پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ زمین کرائے پر دینے سے منع فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور کہا: اے ابن جریج! زمین کرائے پر دینے کے بارے میں تم رسول اللہ ﷺ سے کون سی حدیث بیان کرتے ہو؟ تو رافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ میں نے اپنے دو چچوں سے سنا ہے اور وہ دونوں غزوۂ بدر میں حاضر تھے۔ وہ دونوں گھر والوں کو حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کرائے پر دینے سے منع کیا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم بخدا! میں یہ جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ خوفزدہ ہو گئے کہ (شاید) رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں کوئی ارشاد فرمایا ہو اور وہ ان کے علم میں نہ ہو، لہٰذا زمین کرائے پر دینا ترک کر دی۔

ابوداؤد نے کہا: اسے ایوب، عبیداللہ، کثیر بن فرقد اور مالک نے نافع سے انہوں نے رافع سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

اسے اوزاعی نے حصین بن عثان حنفی سے، انہوں نے نافع سے اور انہوں نے رافع سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور اسی طرح اسے زید بن ابی انیسہ نے حکم سے، انہوں نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ حضرت رافع کے پاس آئے اور ان سے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اور اسی طرح عکرمہ بن عمار نے ابی النجاشی سے اور انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سماع کیا ہے۔

اسے اوزاعی نے ابی النجاشی عن رافع بن خدیج عن عمہ ظہیر بن رافع عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ النجاشی سے مراد عطاء بن صہیب ہے۔

2947۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّ بَعْضَ عُمُومَتِهِ أَتَاهُ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا وَأَنْفَعُ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكَارِيهَا بِثُلُثٍ وَلَا بِرُبُعٍ وَلَا بِطَعَامٍ

1۔ ایک نسخہ میں زید بن أبی بردۃ ہے۔ 2۔ قال ابو داؤد ابو النجاشی الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ أَنِّي سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ بِمَعْنَى إِسْنَادِ عُبَيْدِ اللهِ وَحَدِيثِهِ

حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مزارعت کرتے تھے اور یہ ذکر کیا کہ ایک دن ان کا ایک چچا آیا اور اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس کام سے منع کر دیا ہے جو ہمارے لیے نفع بخش تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری ہمارے لیے زیادہ نفع بخش ہے اور بہت زیادہ نفع آور ہے۔ تو ہم نے کہا: وہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جس کے پاس زمین ہے چاہیے کہ وہ اسے خود کاشت کرے یا وہ کاشت کے لیے اپنے بھائی کو دے دے لیکن وہ اسے تہائی پیداوار، یا چوتھائی یا ایک معین پیداوار کے عوض کرائے پر (اجرت پر) نہ دے۔

محمد بن عبید، حماد بن زید نے ایوب سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میری طرف یعلی بن حکیم نے لکھا ہے کہ میں نے سلیمان بن یسار سے عبید اللہ کی اسناد اور ان کی حدیث کی مثل سنی ہے۔

2948۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَنَا أَبُو رَافِعٍ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ يَرْفُقُ بِنَا وَطَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ أَرْفَقُ بِنَا نَهَانَا أَنْ يَزْرَعَ أَحَدُنَا إِلَّا أَرْضًا يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا أَوْ مَنِيحَةً يَمْنَحُهَا رَجُلٌ

ابن رافع بن خدیج نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ہمارے پاس ابورافع آئے۔ اور انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کام سے منع کر دیا ہے جو ہمیں نفع دیتا تھا (لیکن) اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہمارے لیے اس سے زیادہ نفع بخش ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی سوائے اس زمین کے زراعت کرے جس کی اصل کا وہ خود مالک ہے یا اسے آدمی نے بطور عطا دے رکھی ہے۔

2949۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ قَالَ جَاءَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْفَعُ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَقَالَ مَنِ اسْتَغْنَى عَنْ أَرْضِهِ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَدَعْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ وَمُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهَلٍ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ شُعْبَةُ أُسَيْدٌ ابْنُ أَخِي رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ اسید بن ظہیر نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے بتایا: بے شک رسول اللہ ﷺ تمہیں اس کام سے منع کر رہے ہیں جو تمہارے لیے نفع بخش ہے (لیکن) اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری تمہارے لیے اس سے بھی زیادہ نفع دینے والی ہے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ تمہیں کرائے پر زمین کاشت کرنے سے منع فرما رہے ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا ہے: جو اپنی زمین سے مستغنی ہے (یعنی جسے اپنی زمین میں خود کاشت کرنے کی حاجت اور ضرورت نہیں) تو اسے چاہیے کہ وہ (عاریۃً کاشت کے لیے) اپنے بھائی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کو دے دے یا پھر چھوڑ دے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسی طرح اسے شعبہ اور مفضل بن مہلہل نے منصور سے روایت کیا ہے۔ شعبہ نے کہا ہے کہ اسید میرے بھائی رافع بن خدیج کا بیٹا ہے۔

2950۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ قَالَ بَعَثَنِي عَمِّي أَنَا وَغُلَامًا لَهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَقُلْنَا لَهُ شَيْءٌ بَلَغَنَا عَنْكَ فِي الْمُزَارَعَةِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا حَتَّى بَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ فَأَتَاهُ فَأَخْبَرَهُ رَافِعٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَتَى بَنِي حَارِثَةَ فَرَأَى زَرْعًا فِي أَرْضِ ظُهَيْرٍ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ زَرْعَ ظُهَيْرٍ قَالُوا لَيْسَ لِظُهَيْرٍ قَالَ أَلَيْسَ أَرْضُ ظُهَيْرٍ قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّهُ زَرْعُ فُلَانٍ قَالَ فَخُذُوا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوا عَلَيْهِ النَّفَقَةَ قَالَ رَافِعٌ فَأَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا إِلَيْهِ النَّفَقَةَ قَالَ سَعِيدٌ أَفْقِرْ أَخَاكَ أَوْ أَكْرِهِ بِالدَّرَاهِمِ

ابو جعفر خطمی نے بیان کیا ہے کہ میرے چچا نے مجھے اور اپنے ایک غلام کو حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ تو ہم نے ان سے کہا: ہمیں آپ کی جانب سے مزارعت کے بارے میں ایک خبر پہنچی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مزارعت کے بارے میں کوئی حرج نہ دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ انہیں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی جانب سے ایک حدیث پہنچی۔ وہ ان کے پاس آئے تو حضرت رافع نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کی طرف تشریف لائے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہیر کی زمین میں ایک کھیت دیکھا، تو فرمایا: ظہیر کا کھیت کتنا خوبصورت اور اچھا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یہ ظہیر کا نہیں ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا یہ ظہیر کی زمین نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں (زمین تو ظہیر کی ہے) البتہ یہ کھیت فلاں کا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا کھیت لے لو اور اخراجات (مزارع کو) ادا کر دو۔ رافع نے بیان کیا: پس ہم نے اپنا کھیت لے لیا اور اس کے اخراجات اسے لوٹا دیے۔ سعید نے کہا ہے: اب تو اپنے بھائی کے فقر کو دور کر (یعنی اپنی زمین عاریۃً کھیتی باڑی کے لیے اسے دے) یا پھر دراہم کے عوض کرائے پر دے (یعنی بجائے زمین کی معین پیداوار لینے کے نقد رقم وصول کر لے)۔

2951۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ وَرَجُلٌ اسْتَكْرَى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: تین قسم کے آدمی زراعت کر سکتے ہیں۔ ایک وہ آدمی جس کی زمین اپنی ہو پس وہ اسے کاشت کر سکتا ہے اور ایک وہ آدمی جسے زمین عطا کر دی گئی ہو (یعنی عاریۃً کاشتکاری کے لیے دی گئی) تو وہ اسے کاشت کر سکتا ہے اور تیسرا وہ آدمی جس نے زمین سونے یا چاندی (مراد دراہم و دنانیر) کے عوض کرائے پر لی ہو۔

فائدہ: محاقلہ سے مراد یہ ہے کہ زمین میں لگی ہوئی فصل سے پیداوار کا اندازہ لگا کر خشک گندم کے عوض اسے فروخت کر دینا۔ دیگر اجناس کا بھی یہی حال ہے اور ایسا کرنا ممنوع ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2952۔ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيِّ قُلْتُ لَهُ حَدَّثَكُمُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدٍ أَبِي شُجَاعٍ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ إِنِّي لَيَتِيمٌ فِي حِجْرِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَجَاءَهُ أَخِي عِمْرَانُ بْنُ سَهْلٍ فَقَالَ أَكْرَيْنَا أَرْضَنَا فُلَانَةَ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ

حضرت عثمان بن سہل بن رافع بن خدیج نے بیان کیا ہے: میں یتیم تھا اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھا اور میں نے ان کے ساتھ حج کیا۔ تو میرا بھائی عمران بن سہل ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: ہم نے اپنی فلاں زمین دو سو درہم کے عوض کرایہ پر دے رکھی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: تو اسے چھوڑ دے کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے زمین کرائے پر دینے سے منع کیا ہے (یعنی زیادہ موزوں یہ ہے کہ اپنی فارغ زمین اپنے کسی بھائی کی حاجت وضرورت کو پورا کرنے کے لیے بغیر کسی اجرت وغیرہ کے کھیتی باڑی کے لیے دے دے۔ واللہ اعلم) (بذل ص69 ج15)

2953۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا بُكَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّهُ زَرَعَ أَرْضًا فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَسْقِيهَا فَسَأَلَهُ لِمَنِ الزَّرْعُ وَلِمَنِ الْأَرْضُ فَقَالَ زَرْعِي بِبَذْرِي وَعَمَلِي لِي الشَّطْرُ وَلِبَنِي فُلَانٍ الشَّطْرُ فَقَالَ أَرْبَيْتُمَا فَرُدَّ الْأَرْضَ عَلَى أَهْلِهَا وَخُذْ نَفَقَتَكَ

ابن ابی نعیم سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے زمین مزارعت پر لی۔ تو ایک دفعہ حضور نبی کریم ﷺ پاس سے گزرے اور وہ اس زمین کو پانی لگا رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کھیتی کس کی ہے اور زمین کس کی ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: بیج سمیت کھیتی میری ہے اور اس میں کام اور محنت بھی میری ہے اور پیداوار نصف میرے لیے ہوگی اور نصف بنی فلاں کے لیے (جو کہ اس زمین کے مالک ہیں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں نے ربا کیا ہے (اس لیے کہ یہ عقد فاسد ہے)۔ پس تو زمین کو اس کے مالک کے پاس لوٹا دے اور اپنا خرچہ لے لے (یعنی تو نے جو اس میں بیج ڈالا ہے اور جو اس میں محنت ومشقت کی ہے اس کا معاوضہ وصول کر لے)۔

بَابٌ فِي زَرْعِ الْأَرْضِ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهَا

مالک کی اجازت کے بغیر زمین میں کاشت کرنے کا بیان

2954۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کاشت کی تو اس کے لیے کھیتی میں سے کوئی شے نہ ہوگی۔ البتہ اس کے لیے نفقہ ہوگا۔

فائدہ: چونکہ یہ زمین مغصوبہ ہے اس لیے اس کی پیداوار میں اس کا کوئی حق نہیں۔ البتہ اس پر اس نے جو محنت ومشقت اٹھائی ہے اس کا معاوضہ اسے ضرور دیا جائے گا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْمُخَابَرَةِ (مزارعت کا بیان)

2955 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ حَمَّادًا وَعَبْدَ الْوَارِثِ حَدَّثَاهُمْ كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ وَقَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمُعَاوَمَةِ وَقَالَ الْآخَرُ بَيْعُ السِّنِينَ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور معاومہ سے منع فرمایا ہے۔ مسدد نے حماد سے نقل کیا ہے اور ابوالزبیر اور سعید بن میناء میں سے کسی ایک نے معاومہ کا ذکر کیا ہے اور ان کے سوا ایک دوسرے نے بیع السنین کا ذکر کیا ہے۔ پھر تمام راوی اس پر متفق ہیں کہ آپ ﷺ نے استثناء کرنے سے بھی منع فرمایا (یعنی باغ یا کھیت کے فروخت کرتے وقت اس کی مخصوص مبہم پیداوار یا درختوں کو مستثنیٰ کر لینا) البتہ عرایا میں اس کی رخصت ہے۔

فائدہ: مخابرہ سے مراد ایک معینہ حصہ یعنی تہائی، چوتھائی وغیرہ کی شرط پر زمین مزارعت پر دینا ہے۔ اس باب کی روایت کے سبب ہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے مزارعت کو عقد فاسد قرار دیا ہے۔ لیکن صاحبین نے عقد مزارعت کو جائز قرار دیا ہے اور دلائل میں باب المساقاۃ کی روایات ہیں اور لوگوں کی احتیاج کی خاطر فتویٰ صاحبین کے قول کے مطابق ہی ہے۔ (حاشیہ کنز)

2956 - حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے استثناء سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ مستثنیٰ شے معلوم ہو (یعنی جس مخصوص پیداوار یا درختوں کی استثناء کی گئی ہے وہ معین اور معلوم ہوں تو پھر استثناء صحیح ہے)۔

2957 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا ابْنُ رَجَاءٍ يَعْنِي الْمَكِّيَّ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْيَأْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: جس نے مخابرہ (مزارعت) کو نہ چھوڑا تو اسے آگاہ رہنا چاہیے کہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کے ساتھ اعلان جنگ کیا (کیونکہ مخابرہ عقد فاسد ہے اور یہ ربا کے حکم میں ہے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

2958 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ قُلْتُ وَمَا الْمُخَابَرَةُ قَالَ أَنْ تَأْخُذَ الْأَرْضَ بِنِصْفٍ أَوْ ثُلُثٍ أَوْ رُبُعٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مخابرہ سے منع فرمایا۔ میں نے پوچھا: مخابرہ کیا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تیرا زمین (مزارعت کے لیے) نصف یا تہائی یا چوتھائی پیداوار کی شرط پر لے لینا (یعنی پیداوار کا نصف یا تہائی وغیرہ مالک زمین کے لیے ہوگا)۔

بَابٌ فِي الْمُسَاقَاةِ (مساقاۃ یعنی درختوں کو پانی لگانے کی بیع کا بیان)

2959۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ اس پیداوار کی نصف کی شرط پر معاملات کیے جو پھلوں اور دیگر پیداوار کی صورت میں حاصل ہوگی (یعنی کل پیداوار کا نصف ان کے لیے ہوگا اور نصف آپ ﷺ کے حوالے کریں گے)۔ مساقاۃ اور مخابرہ میں فرق صرف اس قدر ہے۔ پھلوں کے بارے میں جو عقد اور معاہدہ کیا جاتا ہے اسے مساقاۃ کہتے ہیں اور کھیتی اور پیداوار کے بارے میں جو معاہدہ ہوتا ہے اسے مخابرہ کہا جاتا ہے)۔

2960۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ غَنَجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْتَمِلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَنَّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَطْرَ ثَمَرَتِهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کے نخلستان اور وہاں کی زمین اس شرط پر دی کہ وہ اس میں اپنے اموال سے کام کریں گے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے اس کے پھلوں میں سے نصف حصہ ہوگا۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ مزارعت اور مساقاۃ دونوں صحیح ہیں۔ اسی بناء پر بعض نے کہا ہے کہ سابقہ باب میں جو مزارعت کے ممنوع ہونے کا حکم ہے وہ اس سے منسوخ ہے۔ لہٰذا مزارعت درست ہے لیکن اس کی اپنی شرائط ہیں جن کے لیے کتب فقہ کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔

2961۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ افْتَتَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ وَاشْتَرَطَ أَنَّ لَهُ الْأَرْضَ وَكُلَّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ قَالَ أَهْلُ خَيْبَرَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِالْأَرْضِ مِنْكُمْ فَأَعْطِنَاهَا عَلَى أَنَّ لَكُمْ نِصْفَ الثَّمَرَةِ وَلَنَا نِصْفٌ فَزَعَمَ أَنَّهُ أَعْطَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ حِينَ يُصْرَمُ النَّخْلُ بَعَثَ إِلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَحَزَرَ عَلَيْهِمُ النَّخْلَ وَهُوَ الَّذِي يُسَمِّيهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْخَرْصَ فَقَالَ فِي ذِهِ كَذَا وَكَذَا قَالُوا أَكْثَرْتَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فَقَالَ فَأَنَا أَلِي حَزْرَ النَّخْلِ وَأُعْطِيكُمْ نِصْفَ الَّذِي قُلْتُ قَالُوا هَذَا الْحَقُّ وَبِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ قَدْ رَضِينَا أَنْ نَأْخُذَهُ بِالَّذِي قُلْتَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَحَزَرَ وَقَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ وَكُلَّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ يَعْنِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بُرْقَانَ حَدَّثَنَا مَيْمُونٌ عَنْ مِقْسَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ زَيْدٍ قَالَ فَحَزَرَ النَّخْلَ وَقَالَ فَأَنَا أَلِي جُذَاذَ النَّخْلِ وَأُعْطِيكُمْ نِصْفَ الَّذِي قُلْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا اور یہ شرط لگائی کہ زمین اور تمام سونا اور چاندی وہ آپ ﷺ کے لیے ہوگا۔ تو خیبر کے باسیوں نے کہا: ہم اس زمین کے بارے میں تمہاری نسبت زیادہ جانتے ہیں۔ اس لیے آپ یہ زمین اس شرط پر ہمیں عطا فرما دیں کہ اس کے پھلوں (اور دیگر پیداوار) میں سے نصف تمہارے لیے ہوں گے اور نصف ہمارے لیے ہوں گے۔ پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے اس شرط پر انہیں زمین عطا فرما دی۔ پھر جب کھجوریں توڑنے کا وقت آتا تھا تو آپ ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ان کی طرف بھیجتے اور آپ ان کے لیے کھجوروں کا اندازہ لگاتے اور حزر سے مراد وہی ہے جسے اہل مدینہ خرص (اندازہ لگانا) کا نام دیتے ہیں۔ تو آپ کہتے: اس درخت پر اتنی اتنی کھجوریں ہیں (یعنی آپ ایک مخصوص مقدار بیان کرتے)۔ تو وہ کہتے: اے ابن رواحہ! تم نے ہم پر اندازہ بڑھا کر بیان کیا ہے۔ تو آپ فرماتے: پس میں کھجوروں کا اندازہ لگانے کا متولی ہوں اور میں (پہلے) تمہیں اپنے اس اندازے کا نصف دوں گا جو میں نے لگایا ہے۔ تو پھر وہ کہتے: یہ اندازہ درست اور صحیح ہے۔ اسی (عدل وانصاف) کے سبب زمین وآسمان قائم ہیں۔ تحقیق ہم اس کے لینے کے ساتھ راضی ہیں جو کچھ آپ نے کیا ہے۔

علی بن سہل رملی، زید بن ابی زرقا نے جعفر بن برقان سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ کہا ہے: فحزر (پس وہ اندازہ لگاتے) اور آپ ﷺ کے ارشاد وکل صفراء و بیضاء کے بارے میں کہا۔ یعنی الذهب والفضة له یعنی سونا اور چاندی آپ کے لیے ہوگا۔

محمد بن سلیمان انباری، کثیر بن ہشام نے جعفر بن برقان سے، میمون نے مقسم سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے جب خیبر فتح کیا۔ آگے زید کی روایت کی مثل بیان کی اور کہا: پس حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اندازہ لگایا اور کہا: سو میں کھجوریں توڑنے کا والی اور ذمہ دار ہوں اور میں تمہیں اس اندازے کا نصف دوں گا جو میں نے لگایا ہے۔

بَابٌ فِي الْخَرْصِ (درختوں پر پھل کا اندازہ لگانے کا بیان)

2962۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ ثُمَّ يُخَيِّرُ يَهُودَ يَأْخُذُونَهُ بِذَلِكَ الْخَرْصِ أَوْ يَدْفَعُونَهُ إِلَيْهِمْ بِذَلِكَ الْخَرْصِ لِكَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ قَبْلَ أَنْ تُؤْكَلَ الثِّمَارُ وَتُفَرَّقَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجتے تھے اور وہ کھجوروں کا اندازہ لگاتے تھے جب کہ وہ پکنے کے قریب ہوتیں، اس سے قبل کہ ان میں سے کچھ کھائی جائیں۔ پھر آپ یہودیوں کو اختیار دے دیتے کہ وہ اس اندازے کے مطابق کھجوریں لے لیں یا وہ اسی اندازے کے مطابق ان کے حوالے کر دیں تا کہ پھلوں کو کھائے جانے اور انہیں تقسیم کیے جانے سے قبل زکوٰۃ صحیح طور پر ادا کی جا سکے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

2963۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ خَيْبَرَ فَأَقَرَّهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَمَا كَانُوا وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ خَرَصَهَا ابْنُ رَوَاحَةَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ وَسْقٍ وَزَعَمَ أَنَّ الْيَهُودَ لَمَّا خَيَّرَهُمُ ابْنُ رَوَاحَةَ أَخَذُوا الثَّمَرَ وَعَلَيْهِمْ عِشْرُونَ أَلْفَ وَسْقٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ کو خیبر کا مال عطا فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں ہی اس زمین پر برقرار رکھا جیسے وہ پہلے تھے اور آپ ﷺ نے اپنے اور ان کے درمیان حصہ مقرر کر دیا۔ پھر آپ ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجتے اور آپ ان پر وہاں کی پیداوار کا اندازہ لگاتے۔

احمد بن حنبل، عبدالرزاق اور محمد بن بکر دونوں نے کہا کہ ابن جریج نے بتایا کہ ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار وسق کا اندازہ لگایا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہودیوں کو جب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اختیار دیا تو انہوں نے پھل لے لیے اور ان پر بیس ہزار وسق دینا لازم ہوئے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

أَبْوَابُ الْإِجَارَةِ (اجارہ کے ابواب)

فِي كَسْبِ الْمُعَلِّمِ (معلم کی کمائی اور اجرت کا بیان)

2964۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ لَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَلَأَسْأَلَنَّهُ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ رَجُلٌ أَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ أُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ فَقُلْتُ مَا تَرَى فِيهَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ جَمْرَةٌ بَيْنَ كَتِفَيْكَ تَقَلَّدْتَهَا أَوْ تَعَلَّقْتَهَا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے اصحابِ صفہ میں سے کچھ لوگوں کو لکھنا سکھایا اور انہیں قرآن کریم کی تعلیم دی۔ تو ان میں سے ایک آدمی نے مجھے کمان بطور ہدیہ پیش کی۔ تو میں نے کہا: یہ مال تو نہیں ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں (دوران جہاد) اس سے تیر برساؤں گا۔ (لیکن) میں ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوں گا اور اس کے بارے استفسار کروں گا۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ان افراد میں سے ایک آدمی نے میری طرف بطور ہدیہ کمان بھیجی ہے جنہیں میں لکھنے اور قرآن کریم کی تعلیم دیتا تھا اور وہ مال نہیں ہے اور میں اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیراندازی کروں گا (میرے لیے اس کے بارے کیا حکم ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو پسند کرتا ہے کہ تجھے آتش جہنم کا طوق پہنایا جائے تو تو اسے قبول کر لے۔

عمرو بن عثمان اور کثیر بن عبید دونوں نے کہا ہے کہ بقیہ، بشر بن عبداللہ بن یسار نے بیان کیا کہ عمرو نے کہا: مجھے عبادہ بن نسی نے جنادہ بن ابی امیہ سے اور انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے اور پہلی روایت زیادہ مکمل ہے۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ اس بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک آگ کا انگارہ ہے جسے تو نے اپنے کندھوں کے درمیان لٹکا لیا ہے۔

فائدہ: تعلیم قرآن پر اجرت لینے کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں: امام ابوحنیفہ اور امام زہری نے کہا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم پر اجرت اور معاوضہ لینا مباح نہیں ہے۔ اسحاق بن راہویہ نے بھی یہی کہا ہے اور امام حسن بصری، ابن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سیرین اور شعبی وغیرہ نے کہا ہے: اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر اس کی شرط نہ لگائی جائے۔ اور متاخرین فقہاء نے اسے مباح قرار دیا ہے اور یہی مذہب عطاء بن مالک، امام شافعی اور ابو ثور کا ہے اور یہی مفتیٰ بہ ہے۔ (بذل المجہود ص 82 ج 15)

بَابٌ فِي كَسْبِ الْأَطِبَّاءِ (اطباء کے اجرت لینے کا بیان)

2965۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا فَنَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ[1] الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ قَالَ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فَشَفَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَكُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَشَفَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ فَلَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ يَشْفِي صَاحِبَنَا يَعْنِي رُقْيَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُضَيِّفُونَا مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيَتْفُلُ حَتَّى بَرَءَ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُ عَلَيْهِ فَقَالُوا اقْتَسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَنَسْتَأْمِرَهُ فَغَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَحْسَنْتُمْ وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَخِيهِ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی ایک جماعت سفر پر چلی۔ وہ سفر کرتے رہے اور قبائل عرب میں سے ایک قبیلے میں جا کر قیام کیا اور ان سے ضیافت کا مطالبہ کیا۔ لیکن انہوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر اس قبیلے کے سردار کو کسی شے نے ڈس لیا۔ انہوں نے ہر شے سے اس کا علاج کیا لیکن کوئی شے اس کے لیے باعث نفع نہ بنی۔ پھر ان میں سے بعض نے کہا: اگر تم اس جماعت کے لوگوں کے پاس جاؤ جو تمہارے پاس اترے ہوئے ہیں، شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی شے ہو جو تمہارے سردار کو نفع پہنچا سکتی ہو۔ (چنانچہ وہ ان کے پاس گئے) اور ان میں سے بعض نے کہا: بے شک ہمارے سردار کو ڈس لیا گیا ہے اور ہم نے ہر شے سے اس کا علاج کیا ہے لیکن کسی شے نے اسے فائدہ نہیں دیا، کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی شے یعنی دم ہے جو ہمارے سردار کو شفایاب کر سکتا ہو۔ تو ان افراد میں سے ایک آدمی نے کہا: بلاشبہ میں دم کر سکتا ہوں لیکن ہم نے تم سے ضیافت کا مطالبہ کیا اور تم نے ہمیں مہمان بنانے سے انکار کر دیا، لہٰذا میں دم نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم میرے لیے اس کی اجرت مقرر کرو۔ چنانچہ انہوں نے اس کے لیے بکریوں کا ایک گلہ مقرر کر دیا۔ تو وہ اس کے پاس آیا اور اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر تھوکنے لگا یہاں تک کہ وہ صحت

1۔ ایک نسخہ میں احیاء کا لفظ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یاب ہو گیا۔ گویا کہ اسے قید سے آزاد کر دیا گیا۔ پھر انہوں نے ان کی وہ اجرت ادا کر دی جس کا ان سے معاہدہ کیا تھا۔ پھر اس جماعت کے افراد نے کہا: تم اسے تقسیم کر لو لیکن وہ آدمی جس نے دم کیا تھا۔ اس نے کہا: تم ایسا نہ کرو یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوں اور اس کے بارے آپ ﷺ سے حکم پوچھ لیں۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے کہاں سے جان لیا کہ سورۂ فاتحہ دم ہے؟ تم نے بہت اچھا کیا اور میرے لیے بھی اپنے ساتھ ایک حصہ رکھ لو۔

حسن بن علی، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین عن اخیہ معبد بن سیرین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

2966۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا إِنَّكَ جِئْتَ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَارْقِ لَنَا هَذَا الرَّجُلَ فَأَتَوْهُ بِرَجُلٍ مَعْتُوهٍ فِي الْقُيُودِ فَرَقَاهُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً وَكُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَهُ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلْ فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ

حضرت شعبی نے خارجہ بن صلت سے اور انہوں نے اپنے چچا سے بیان کیا ہے کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے۔ تو وہ لوگ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے: بے شک تم اس آدمی (یعنی رسول اللہ ﷺ) کے پاس سے خیر و برکت کے ساتھ آئے ہو تو ہمارے ایک آدمی کو دم کرو۔ پھر وہ لوگ اس کے پاس ایک دیوانے آدمی کو لائے جو بندھا ہوا تھا۔ پس انہوں نے اسے تین دن تک صبح و شام سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور جب بھی اسے ختم کرتے تو اپنا لعاب منہ میں جمع کرتے اور پھر اس پر تھوک دیتے (تو وہ صحت یاب ہو گیا) گویا کہ اسے قید سے آزاد کر دیا گیا ہے۔ پس ان لوگوں نے انہیں کوئی شے (بطور اجرت) دی۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور اس کا ذکر آپ سے کیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (جو کچھ تجھے اجرت میں دیا گیا ہے اسے) کھاؤ۔ پس مجھے قسم ہے میری عمر کی! لوگوں نے باطل دم کے ذریعے کھایا ہے اور تو تو حق اور صحیح دم کے عوض کھا رہا ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا روایات سے یہ معلوم ہوا کہ دم کرنا حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی سنت ہے اور دم کرنے پر اجرت لینا دینا سب مباح ہے۔ لیکن اتنی احتیاط ضرور ہونی چاہیے کہ دم کرنے والے شریعت کے دائرہ سے باہر نہ نکلیں اور اتنی اجرت نہ وصول کریں کہ مریض اپنی بنیادی حاجات سے محروم ہو جائے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ ہر بیماری کا علاج ہے بشرطیکہ اعتقاد اور عمل درست ہو۔

بَابٌ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ (پچھنے لگانے کی اجرت کا بیان)

2967۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگانے والے کی کمائی بری اور مکروہ ہے، کتے کی قیمت ناپاک اور پلید ہے اور فاحشہ (زنا کرنے والی عورت) کی اجرت پلید اور حرام ہے۔

2968۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى أَمَرَهُ أَنْ أَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَرَقِيقَكَ

ابن محیصہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پچھنے لگانے کی اجرت لینے کے بارے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع کر دیا۔ پس وہ مسلسل آپ ﷺ سے پوچھتے رہے اور اجازت طلب کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس کے ساتھ اپنے اونٹ کو چارہ خرید کر کھلا دے اور اپنے غلام کو کھلا دے۔ (چونکہ آپ ﷺ نے اس پیشہ کو بھی گھٹیا اور حقیر جانا اس لیے آپ ﷺ نے اس کی اجرت کے بارے بھی احتیاط برتنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ورنہ اجرت لینا دینا مباح ہے۔ جیسا کہ آگے (روایات میں موجود ہے)۔

2969۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَهُ خَبِيثًا لَمْ يُعْطِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت عطا فرمائی اور اگر آپ اسے ناپاک اور پلید جانتے تو آپ اسے نہ عطا فرماتے۔

2970۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ[1] قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ابو طیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو پچھنے لگائے تو آپ ﷺ نے اس کے لیے ایک صاع کھجوروں کا حکم دیا اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ وہ اس سے اس کی کمائی میں سے جو کچھ وصول کرتے ہیں اس میں کچھ تخفیف کر دیں۔

فائدہ: ان دونوں روایتوں سے یہ معلوم ہوا کہ پچھنے لگانے کی اجرت وصول کرنا مباح ہے۔

بَابٌ فِي كَسْبِ الْإِمَاءِ (لونڈیوں کی کمائی کا بیان)

2971۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ

1۔ ایک نسخہ میں انہ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

محمد بن جحادہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو حازم کو سنا کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا ہے (چونکہ لونڈیاں مختلف حلال وحرام ذرائع سے مال کماتی تھیں اس لیے آپ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا۔ ہاں اگر یہ یقین ہو جائے کہ اس نے حلال اور طیب ذرائع سے مال حاصل کیا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں)۔

2972۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ قَالَ جَاءَ رَافِعُ بْنُ رِفَاعَةَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَقَدْ نَهَانَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ الْيَوْمَ فَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَنَهَى عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ إِلَّا مَا عَمِلَتْ بِيَدِهَا وَقَالَ هَكَذَا بِأَصَابِعِهِ نَحْوَ الْخَبْزِ وَالْغَزْلِ وَالنَّفْشِ

حضرت رافع بن رفاعہ رضی اللہ عنہ انصار کی مجلس میں آئے اور فرمایا: تحقیق نبی کریم ﷺ نے آج ہمیں منع فرمایا ہے اور پھر چند چیزوں کا ذکر کیا اور آپ ﷺ نے لونڈی کی کمائی سے بھی منع کیا ہے مگر وہ جس کے لیے اس نے اپنے ہاتھ سے کام کیا ہو اور اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اس طرح جیسا کہ روٹی پکانا، سوت کاتنا اور روئی دھنا وغیرہ۔

2973۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ هُرَيْرٍ[1] عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ هُوَ ابْنُ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ حَتَّى يُعْلَمَ مِنْ أَيْنَ هُوَ

عبید اللہ ابن ہریر نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا ہے، یہاں تک کہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کہاں سے لائی ہے۔

بَابٌ فِي حُلْوَانِ الْكَاهِنِ (کاہن کی اجرت کا بیان)

2974۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کتے کے ثمن لینے سے، فاحشہ عورت کی کمائی سے اور کاہن کی شیرینی (یعنی جو اسے اجرت کی صورت میں ملے) سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي عَسْبِ الْفَحْلِ (نر کو مادہ پر ڈالنے کی اجرت کا بیان)

2975۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نر کو مادہ پر ڈالنے کی اجرت لینے سے منع فرمایا ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں ابن ھریرۃ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الصَّائِغِ (سنار کا بیان)

2976- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ قَالَ قَطَعْتُ مِنْ أُذُنِ غُلَامٍ أَوْ قُطِعَ مِنْ أُذُنِي فَقَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ حَاجًّا فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَرَفَعَنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ هَذَا قَدْ بَلَغَ الْقِصَاصَ ادْعُوا لِي حَجَّامًا لِيَقْتَصَّ مِنْهُ فَلَمَّا دُعِيَ الْحَجَّامُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ إِنِّي وَهَبْتُ لِخَالَتِي غُلَامًا وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَارَكَ لَهَا فِيهِ فَقُلْتُ لَهَا لَا تُسَلِّمِيهِ حَجَّامًا وَلَا صَائِغًا وَلَا قَصَّابًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ ابْنُ مَاجِدَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ(1) حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُرَقِيِّ عَنِ ابْنِ مَاجِدَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُرَقِيُّ عَنِ ابْنِ مَاجِدَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَهُ

ابو ماجدہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے کسی غلام کا کان کاٹ ڈالا یا میرا کان کاٹ دیا گیا (یہ راوی کو شک ہے کہ ابو ماجدہ نے کیا کہا) پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے پاس حج کرنے کے لیے تشریف لائے، تو ہم لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ تو آپ نے ہمارا معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد) فرمایا: یہ تو قصاص کی حد تک پہنچ چکا ہے۔ تم میرے پاس حجام کو بلاؤ تا کہ وہ (اس کا کان کاٹ کر) اس سے قصاص لے۔ پس جب حجام کو بلایا گیا تو انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ایک غلام اپنی خالہ (فاختہ بنت عمر) کو ہبہ کیا اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس کے لیے اس میں برکت رکھی جائے گی اور میں نے اسے کہا ہے: تو اسے حجام، سنار اور قصاب میں سے کسی کے حوالے نہ کرنا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عبدالاعلیٰ نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ بنی سہم کے ایک آدمی ابن ماجدہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

یوسف بن موسیٰ، سلمہ بن فضل، ابن اسحاق نے علاء بن عبدالرحمن حرقی عن ابن ماجدہ السہمی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

فضل بن یعقوب، عبدالاعلیٰ نے محمد بن اسحاق سے، علاء بن عبدالرحمن حرقی عن ابن ماجدہ السہمی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے۔

فائدہ: حجام اور قصاب سے تو آپ نے اس لیے منع فرمایا کہ یہ دونوں نجاست سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اس لیے آپ ان کے پیشوں کو ناپسند فرماتے ہیں اور سنار سے اس لیے منع فرمایا کہ ایک تو وہ سونے چاندی میں ملاوٹ کا مرتکب ہوتا ہے۔

1۔ قال ابو داؤد تا عمر بن الخطاب صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور بسا اوقات ان کے پاس لوگوں کا ایسا زیور اور برتن ہوتے ہیں جو حرام ہوتے ہیں۔ یا پھر اس وجہ سے کہ اس کے کلام میں کثرت سے وعدہ اور جھوٹ پایا جاتا ہے۔ (بذل المجہود ص 98 ج 15)

بَابٌ فِي الْعَبْدِ يُبَاعُ وَلَهُ مَالٌ (ایسے غلام کا بیان جسے بیچا جائے اور اس کے پاس مال ہو)

2977۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا فَالثَّمَرَةُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقِصَّةِ الْعَبْدِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِقِصَّةِ النَّخْلِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَاخْتَلَفَ الزُّهْرِيُّ وَنَافِعٌ فِي أَرْبَعَةِ أَحَادِيثَ هَذَا أَحَدُهَا[1]

حضرت سالم نے اپنے باپ کے واسطے سے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے غلام بیچا درآنحالیکہ اس کا کچھ مال تھا تو اس کا مال بائع کے لیے ہوگا مگر یہ کہ مشتری اس کی شرط لگالے اور جس کسی نے پیوند کاری کیا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو پھل بائع کے لیے ہوگا مگر یہ کہ مشتری اس کی شرط لگالے (تو پھر وہ مشتری کے لیے ہوگا)۔

قعنبی نے مالک سے انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے غلام کا قصہ اور نافع عن ابن عمر عن النبی ﷺ کی سند سے کھجور کے درخت کا قصہ بیان کیا ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ زہری اور نافع نے چار حدیثوں میں اختلاف کیا ہے۔ یہ ان میں سے ایک ہے۔

2978۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے غلام بیچا اور اس کا کچھ مال ہو، تو اس کا مال بائع کے لیے ہوگا مگر یہ کہ مشتری شرط لگالے۔

بَابٌ فِي التَّلَقِّي (قافلہ تجار سے شہر سے باہر جا کر ملاقات کرنے کا بیان)

2979۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا الْأَسْوَاقَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بعض بعض کی بیع پر بیع نہ کریں اور نہ تم ساز و سامان کو آگے جا کر ملو، یہاں تک کہ اسے بازار میں اتار دیا جائے۔

2980۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو الرَّقِّيَّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ فَإِنْ تَلَقَّاهُ مُتَلَقٍّ مُشْتَرٍ فَاشْتَرَاهُ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ بِالْخِيَارِ إِذَا

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَرَدَتِ السُّوقَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ قَالَ سُفْيَانُ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّ عِنْدِي خَيْرًا مِنْهُ بِعَشَرَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے تلقی جلب (یعنی نفع کمانے کے لیے شہر سے باہر نکل کر تاجروں سے مال خرید لینے) سے منع فرمایا ہے۔ پس اگر کوئی باہر نکل کر ملنے والا مشتری کسی تاجر سے آگے بڑھ کر ملاقات کرے اور اس سے سامان خرید لے تو جب وہ سامان بازار میں پہنچے گا تو سامان لانے والے مالک کو اختیار ہوگا (یعنی اگر وہ مشتری بازار میں مہنگے داموں سامان بیچ رہا ہے تو بائع کو اختیار ہے کہ وہ اس سے سامان واپس لے لے۔ کیونکہ مشتری نے دھوکے سے سستے داموں اس سے سامان خریدا ہے)۔

ابو علی نے کہا ہے کہ میں نے ابوداؤد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ سفیان نے کہا کہ تم میں سے بعض بعض کی بیع پر بیع نہ کریں کہ وہ یہ کہے: بے شک میرے پاس اس سے بہتر سامان دس درہم کے عوض ہے (یعنی اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو کوئی گیارہ درہم میں بیچنے کی کوشش کر رہا ہو اور مشتری اس پر رضامند ہو چکا ہو تو اتنے میں کوئی تیسرا آدمی مشتری کو یہ کہہ دے کہ میرے پاس اسی کی مثل یا اس سے بہتر سامان ہے اور اس کی قیمت دس درہم ہے۔ تو مشتری نے پہلے بائع کو چھوڑ کر اس سے سامان خرید لیا)۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّجْشِ (نجش (دھوکہ دہی) سے روکنے کا بیان)

2981۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَا تَنَاجَشُوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: تم آپس میں ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو۔ (مراد یہ ہے کہ آدمی خود خریدنے کا ارادہ نہیں رکھتا مگر سامان کی قیمت بڑھانے کے لیے اور کسی دوسرے سے خریدار کو دھوکہ دینے کے لیے منڈی میں اس کی بولی بڑھا چڑھا کر دیتا ہے۔ تو ایسا کرنا ممنوع ہے)۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ
(شہری کی دیہاتی کیلئے بیع کرنے سے نہی کا بیان)

2982۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ[1] عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقُلْتُ مَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شہری دیہاتی کے لیے بیع کرے۔ تو میں نے پوچھا: شہری کا دیہاتی کے لیے بیع کرنا کیا ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ دیہات سے آنے کے لیے

1۔ ایک نسخہ میں محمد بن ثور کے بجائے ابو ثور ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دلال نہ بنے (یعنی دیہات سے آنے والا اپنے سامان کی خرید وفروخت خود کرے)۔

2983۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الزِّبْرِقَانِ أَبَا هَمَّامٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ زُهَيْرٌ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَهِيَ كَلِمَةٌ جَامِعَةٌ لَا يَبِيعُ لَهُ شَيْئًا وَلَا يَبْتَاعُ لَهُ شَيْئًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہر میں رہنے والا دیہات میں رہنے والے کے لیے خرید وفروخت نہ کرے اگرچہ وہ اس کا بھائی ہو یا اس کا باپ ہو۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حفص بن عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابو ہلال، محمد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: کہا جاتا ہے: لا یبیع حاضر لباد۔ یہ ایک جامع سا کلمہ ہے۔ معنی یہ ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے نہ کوئی شے بیچے گا اور نہ اس کے لیے کوئی شے خریدے گا۔

2984۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَالِمٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدِمَ بِحَلُوبَةٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَنَزَلَ عَلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَكِنِ اذْهَبْ إِلَى السُّوقِ فَانْظُرْ مَنْ يُبَايِعُكَ فَشَاوِرْنِي حَتَّى آمُرَكَ أَوْ أَنْهَاكَ

سالم مکی سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (جنگل میں رہنے والے) نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی دودھ والی اونٹنی پر سوار ہو کر آیا اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس اترا۔ تو انہوں نے فرمایا: بے شک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمارکھا ہے کہ کوئی شہر کا باسی دیہاتی کے لیے خرید وفروخت کرے۔ لہٰذا تو خود بازار کی طرف جا اور دیکھ کہ کون تیرے ساتھ بیع کرتا ہے۔ پھر مجھ سے مشاورت کر لینا یہاں تک کہ میں تجھے حکم دوں (کہ تو ایسے کرے) یا تجھے منع کر دوں (کہ تو ایسا نہ کر)۔

2985۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَذَرُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہر میں رہنے والا دیہات میں رہنے والے کے لیے خرید وفروخت نہ کرے اور تم لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے سبب رزق دیتا ہے۔

بَابُ مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَكَرِهَهَا

اس کا بیان جس نے ایسی بکری خریدی جس کے تھنوں میں دودھ جمع تھا اور پھر اسے ناپسند کیا

2986۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم خرید و فروخت کے لیے قافلے کو آگے جا کر نہ ملو اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی خرید و فروخت کے درمیان بیع کرے اور نہ ہی تم اونٹنیوں اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ جمع کرو۔ پس جس کسی نے اسے اس کے بعد خریدا تو اسے دوہنے کے بعد اس کے لیے دونوں طرح کا اختیار ہوگا۔ اگر وہ اس پر راضی ہو تو اسے روک لے اور اگر اسے پسند نہ ہو تو اسے واپس لوٹا دے اور ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے (تا کہ یہ اس دودھ کا عوض ہو جائے)۔

2987۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ وَحَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے ایسی بکری خریدی جس کے تھنوں میں دو، تین دن کا دودھ جمع کیا گیا تھا تو اسے تین دنوں کا خیار ہے۔ اگر چاہے تو وہ اسے واپس لوٹا دے اور ساتھ ایک صاع اناج بھی دے نہ کہ گندم (یعنی گندم ہونا ضروری نہیں)۔

2988۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَخْلَدٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً احْتَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

زیاد نے بیان کیا ہے کہ اسے ثابت مولیٰ عبدالرحمن بن زید نے خبر دی ہے کہ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے ایسی بکری بیچی جس کے تھنوں میں دو، تین دنوں سے دودھ روکا گیا تھا۔ پھر اس نے اسے دوہا تو اگر وہ اسے پسند کرے تو اسے اپنے پاس روک لے اور اگر اسے پسند نہ ہو (تو اسے واپس کر دے) اور اس کے دودھ کے عوض ایک صاع کھجوریں بھی ہیں۔

فائدہ: چونکہ یہ بائع کی جانب سے مشتری کے ساتھ ایک دھوکہ اور فریب ہے کہ وہ جانور کا ایک دو دنوں کا دودھ روک کر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ یہ اتنا زیادہ دودھ دینے والا ہے۔ لہٰذا اس کی قیمت اتنی ہے جب کہ حقیقی صورت حال اس طرح نہیں۔ لہٰذا اس دھوکہ اور نقصان سے مشتری کو بچانے کے لیے اسے اختیار دیا گیا ہے کہ اسے جانور پسند نہ ہو تو اسے واپس کر دے کیونکہ دین اسلام تو اپنے ماننے والوں کو دھوکہ دہی کی تعلیم اور اجازت نہیں دیتا۔ البتہ فقہی اعتبار سے اس مسئلہ میں کثیر اختلافات ہیں ان کے لیے شروحات اور کتب فقہ کی طرف رجوع کیا جائے۔

2989۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مِثْلَ أَوْ مِثْلَيْ لَبَنِهَا قَمْحًا

حضرت جمیع بن عمیر تیمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے مصراۃ (بکری یا گائے وغیرہ) خریدی تو اسے تین دنوں کا خیار حاصل ہے۔ پس اگر وہ اسے واپس لوٹائے تو اس کے ساتھ اس کے دودھ کی ایک مثل یا دو مثل گندم بھی لوٹائے۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْحُكْرَةِ (خوراک کی ذخیرہ اندوزی کی ممانعت کا بیان)

2990۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى[1] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ كَانَ يَحْتَكِرُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَأَلْتُ أَحْمَدَ مَا الْحُكْرَةُ قَالَ مَا فِيهِ عَيْشُ النَّاسِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ الْمُحْتَكِرُ مَنْ يَعْتَرِضُ السُّوقَ

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے معمر بن ابی معمر جو بنی عدی بن کعب کا ایک فرد تھا، سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا مگر وہی جو گناہ اور نافرمانی کرنے والا ہو۔ تو میں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو کہا: بے شک آپ بھی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: اور معمر بھی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔ ابوداؤد نے کہا: میں نے احمد سے پوچھا: حکرہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہر اس شے کو روکنا اور جمع کرنا جس میں لوگوں کا سامان زیست ہو (یعنی وہ لوگوں یا جانوروں کی خوراک ہو)۔ ابوداؤد نے کہا کہ امام اوزاعی نے کہا: ذخیرہ اندوز وہ ہوتا ہے جو منڈی اور بازار میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔

2991۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَيَّاضِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ رضی الله عنه قَالَ لَيْسَ فِي التَّمْرِ حُكْرَةٌ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ عَنِ الْحَسَنِ فَقُلْنَا لَهُ لَا تَقُلْ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَنَا بَاطِلٌ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَحْتَكِرُ النَّوَى وَالْخَبَطَ وَالْبِزْرَ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْ كَبْسِ الْقَتِّ فَقَالَ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْحُكْرَةَ وَسَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ فَقَالَ اكْبِسْهُ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کھجوروں میں ذخیرہ اندوزی (حکرہ) نہیں ہے۔ ابن مثنیٰ نے بیان کیا: قال عن الحسن تو ہم نے انہیں کہا: عن الحسن نہ کہو۔ ابوداؤد نے کہا: یہ حدیث ہمارے نزدیک باطل ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت سعید بن المسیب کھجوروں کی گٹھلیاں، جانوروں کا چارہ اور ان بیجوں کو روک کر رکھتے تھے جن سے تیل نکلتا تھا۔ اور میں نے احمد بن یونس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے سفیان سے جانوروں کے چارہ کو روکنے کے بارے پوچھا تو انہوں نے کہا: وہ (علماء محققین) حکرہ (ذخیرہ اندوزی) کو ناپسند کرتے تھے اور پھر میں نے ابوبکر بن عیاش سے پوچھا۔ تو

1۔ ایک نسخہ میں معمر بن یحیٰ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انہوں نے کہا: تو اسے روک لے، اکٹھا کر لے۔

فائدہ: حکرہ سے مراد سامانِ خوراک کی اس ارادہ سے ذخیرہ اندوزی ہے کہ اس کی قیمت چڑھ جائے اور مہنگا ہو جائے اور پھر زیادہ منافع کے ساتھ لوگوں کو فروخت کیا جائے۔ اسلام میں ایسا کرنے کی قطعاً اجازت نہیں اور نہ ہی اہل ایمان میں سے کسی کے شایان شان ہے کہ وہ اپنے کاروبار تجارت کے ذریعے اپنے ہی مسلمان بھائیوں پر زندگی اجیرن بنا دے۔

بَابٌ فِي كَسْرِ الدَّرَاهِمِ (دراہم کو توڑنے کا بیان)

2992۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فَضَاءٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُكْسَرَ سِكَّةُ الْمُسْلِمِينَ الْجَائِزَةُ بَيْنَهُمْ إِلَّا مِنْ بَأْسٍ

حضرت علقمہ بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے کہ مسلمانوں کے درمیان رائج سکہ بغیر ضرورت کے توڑا جائے۔

فائدہ: اس میں سکہ سے مراد دراہم و دنانیر ہیں، تو انہیں توڑنا ناپسند کیا گیا ہے۔ ایک تو اس لیے کہ اس وقت ان پر اللہ تعالیٰ کا نام درج تھا یا اس لیے کہ اس میں مال کا ضیاع ہے۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ نہی انہیں پتریوں میں تبدیل کرنے کے لیے ہے۔ اور ایک قول یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب ان کے ساتھ معاملات ان کے وزن کے بجائے عدد سے ہونے لگے، تو بعض لوگ ان کے کناروں کو کاٹ دیتے تھے تو اس سے لوگوں کو منع کیا گیا۔ واللہ اعلم (بذل ص 122 ج 15)

بَابٌ فِي التَّسْعِيرِ (نرخ مقرر کرنے کا بیان)

2993۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ سَعِّرْ فَقَالَ بَلْ أَدْعُو ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ سَعِّرْ فَقَالَ بَلِ اللهُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللهَ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ عِنْدِي مَظْلَمَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ نرخ (بھاؤ، ریٹ) مقرر فرما دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ میں (اللہ تعالیٰ سے نرخ کم ہونے کے بارے) دعا کروں گا۔ پھر ایک دوسرا آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ نرخ مقرر کر دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ نرخ کم کرتا ہے اور انہیں بڑھاتا ہے اور میں یہ آرزو اور امید رکھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں کہ میری طرف کسی پر ظلم کرنے کی نسبت نہ ہو۔

2994۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ غَلَا السِّعْرُ فَسَعِّرْ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللهَ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُطَالِبُنِي بِمَظْلَمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ نرخ مہنگا ہو گیا ہے، پس آپ ہمارے لیے نرخ مقرر فرما دیجیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نرخ مقرر فرماتا ہے، تنگی خوشحالی عطا فرماتا ہے اور رزق دیتا ہے۔ اور میں یہ امید رکھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں گا کہ تم میں سے کوئی بھی جان و مال کے بارے میں مجھ سے ظلم کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو گا۔

فائدہ: ان احادیث سے استدلال کرتے ہوئے فقہائے احناف نے کہا ہے کہ تاجروں کو کسی نرخ کا پابند نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن یہ جبھی ہو گا جب حالات معمول کے مطابق ہوں اور ان کی جانب سے کسی ناروا سلوک اور زیادتی کا اندیشہ نہ ہو۔ لیکن ظلم و زیادتی کی صورت میں حکومت وقت نرخ مقرر کر دے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ (غش (ملاوٹ) سے ممانعت کا بیان)

2995۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا فَسَأَلَهُ كَيْفَ تَبِيعُ فَأَخْبَرَهُ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ أَنْ أَدْخِلْ يَدَكَ فِيهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَإِذَا هُوَ مَبْلُولٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيَى قَالَ كَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ هَذَا التَّفْسِيرَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِثْلَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اناج بیچ رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تو کیسے بیچ رہا ہے؟ تو اس نے آپ ﷺ کو بتایا۔ ساتھ ہی آپ کی طرف وحی کی گئی کہ اپنا دست مبارک اس میں داخل کیجیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس (ڈھیر) میں داخل کیا۔ تو دیکھا وہ اندر سے تر ہے۔ تو (اس وقت) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے ملاوٹ کی (یعنی جس نے گھٹیا اور ادنیٰ شے کو اعلیٰ اور اچھی شے میں ملا کر بیچا)۔ حسن بن صباح نے علی سے اور انہوں نے یحییٰ سے روایت کیا ہے کہ سفیان اس حدیث کی اس تفسیر کو ناپسند کرتے تھے کہ لیس منا سے مراد لیس مثلنا ہے (یعنی وہ ہماری مثل نہیں ہے)۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں ان لوگوں کے لیے انتہائی نصیحت اور شدید عبرت ہے جو اپنی اشیاء فروخت کرتے وقت ملاوٹ کے مرتکب ہوتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے قطع تعلقی کا اعلان فرما رہے ہیں۔ تو اس سے بڑھ کر اور کیا سزا ہو سکتی ہے۔

بَابٌ فِي خِيَارِ الْمُتَبَايِعَيْنِ (متعاقدین کے خیار کا بیان)

2996۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: متعاقدین (بائع اور مشتری) میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھی پر خیار حاصل ہے جب تک کہ وہ (مجلس عقد سے) جدا نہ ہوں سوائے خیار کی بیع کے (کہ اس صورت میں علیحدہ علیحدہ ہوجانے کے بعد بھی خیار باقی رہتا ہے جس کی مدت تین دن ہے)

موسیٰ بن اسماعیل، حماد نے ایوب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ کی سند سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے۔اس میں ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کو کہے: تجھے اختیار ہے (چاہے تو بیع کو قبول کرے چاہے تو رد کردے)۔

2997۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: متعاقدین کو خیار حاصل ہوتا ہے جب تک وہ (مجلس عقد سے) جدا نہ ہوں۔ مگر جب کہ بیع خیار ہو (تو وہ جدا ہونے کے بعد بھی خیار باقی رہتا ہے) اور کسی کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی کو اس خوف سے مجلس عقد سے جدا کردے کہ وہ اقالہ یعنی مبیع کو واپس لوٹانے کا مطالبہ کرے گا۔

2998۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ قَالَ غَزَوْنَا غَزْوَةً لَنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَبَاعَ صَاحِبٌ لَنَا فَرَسًا بِغُلَامٍ ثُمَّ أَقَامَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَا مِنْ الْغَدِ حَضَرَ الرَّحِيلُ فَقَامَ إِلَى فَرَسِهِ يُسْرِجُهُ فَنَدِمَ فَأَتَى الرَّجُلَ وَأَخَذَهُ بِالْبَيْعِ فَأَبَى الرَّجُلُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَبُو بَرْزَةَ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيَا أَبَا بَرْزَةَ فِي نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ فَقَالَا لَهُ هَذِهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ أَتَرْضَيَانِ أَنْ أَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَ جَمِيلٌ أَنَّهُ قَالَ مَا أُرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا

ابوالوضی ء نے بیان کیا ہے کہ ہم ایک غزوہ (جہاد) پر گئے اور ہم ایک منزل میں اترے تو ہمارے ایک ساتھی نے ایک غلام کے پاس گھوڑا فروخت کیا۔ پھر وہ دونوں اپنے دن اور رات کا بقیہ وقت وہیں مقیم رہے۔ جب دونوں نے آنے والے دن کی صبح کی اور وہاں سے کوچ کرنے کا وقت ہوگیا۔ تو وہ (بیچنے والا) اپنے گھوڑے کی طرف اٹھ کر گیا اور اس پر زین ڈالنے لگا اور بہت نادم ہوا۔ اتنے میں وہ آدمی آگیا جس نے اس گھوڑے کو خرید لیا تھا۔ لیکن اس نے اسے دینے سے انکار کردیا اور یہ کہہ دیا کہ میرے اور تیرے درمیان حضور نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فیصلہ فرمائیں گے۔ پس وہ دونوں لشکر کی طرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اپنا واقعہ عرض کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم دونوں راضی ہو کہ میں تم دونوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بائع اور مشتری دونوں کو خیار حاصل ہوتا ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہشام بن حسان نے کہا ہے کہ جمیل نے بیان کیا کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم دونوں کو نہیں دیکھتا کہ تم جدا ہوئے ہو (لہٰذا اسے خیار حاصل ہے)۔

2999۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ كَانَ أَبُو زُرْعَةَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا خَيَّرَهُ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ خَيِّرْنِي وَيَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَفْتَرِقَنَّ اثْنَانِ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ

یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا ہے کہ ابوزرعہ جب کسی آدمی سے بیع کرتے تھے تو اسے خیار دیتے تھے۔ پھر اسے کہتے: تو مجھے خیار دے۔ اور کہتے: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمی (یعنی بائع اور مشتری) باہم رضامندی کے سوا جدا نہ ہوں۔

3000۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتِ الْبَرَكَةُ مِنْ بَيْعِهِمَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَحَمَّادٌ وَأَمَّا هَمَّامٌ فَقَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا ثَلَاثَ مِرَارٍ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بائع اور مشتری دونوں کو خیار حاصل ہوتا ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں۔ پس اگر وہ دونوں سچ بولیں اور دونوں (عیب وغیرہ) بیان کر دیں تو دونوں کے لیے ان کی بیع باعث برکت ہوگی۔ اور اگر دونوں نے (عیوب) چھپائے اور دونوں نے جھوٹ بولا تو ان کی بیع سے برکت اٹھا لی جاتی ہے (مٹا دی جاتی ہے)۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح اسے سعید بن ابی عروبہ اور حماد نے روایت کیا ہے اور رہے حماد تو انہوں نے کہا: یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائیں یا دونوں تین مرتبہ اختیار کی شرط لگا لیں۔

فائدہ: اس باب میں امام شافعی کا موقف یہی ہے کہ متعاقدین ایجاب وقبول کرنے کے بعد جب تک مجلس عقد میں باقی رہیں گے انہیں فسخ کا اختیار حاصل ہوگا کہ چاہیں تو بیع کو برقرار رکھیں اور چاہیں تو فسخ کریں۔ لیکن احناف کے نزدیک ایجاب وقبول کے ساتھ بیع مکمل ہو جاتی ہے اور کسی کے لیے فسخ کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا۔ ہاں اگر خیار شرط یا خیار عیب وغیرہ کی صورت ہو تو خیار باقی ہوتا ہے۔ (بذل ص 132 ج 15)

بَابٌ فِي فَضْلِ الْإِقَالَةِ (اقالہ کی فضیلت کا بیان)

3001۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللهُ عَثْرَتَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کیا تو اللہ تعالیٰ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس کی ذلت اور قصور مٹا دے گا (معاف فرمادے گا)۔

فائدہ: اقالہ سے مراد بیع کی تکمیل کے بعد اسے فسخ کرنا ہے۔ چاہے یہ بائع کی جانب سے ہو یا مشتری کی جانب سے۔ تو اگر دوسرا ساتھی اسے قبول کر لے اور اقالہ کرنے والے کی حاجت کو پورا کر دے تو یہ اس کے لیے انتہائی اجر و ثواب ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ (اس کا بیان جس نے ایک بیع میں دو بیعتیں کیں)

3002۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْكَسُهُمَا أَوِ الرِّبَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جس نے ایک بیع میں دو بیعتیں کیں تو اس کے لیے ان دو میں سے اوکس (ادنیٰ) ہوگا یا پھر ربا ہوگا (یعنی بائع یا تو ادنیٰ اور کم ثمن وصول کرے گا یا پھر بیع فاسد ہونے کی صورت میں ربا ہوگا۔ علامہ خطابی نے یہ مثال بیان کی ہے کہ کوئی کہے: میں نے تجھے یہ کپڑا بیچا نقد دس روپے کے عوض اور ادھار پندرہ روپے کے عوض، تو یہ جائز نہیں۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ مشتری ان دونوں میں سے کون سے ثمن اختیار کرے گا جن کے ساتھ عقد واقع ہوگا۔ اور جب ثمن مجہول ہیں تو عقد باطل ہے اور ایک صورت یہ ہے: میں نے تجھے یہ غلام بیس دینار کے عوض بیچا بشرطیکہ تو اپنی لونڈی دس دینار کے عوض مجھے فروخت کرے، تو یہ بھی فاسد ہے۔ واللہ اعلم)

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْعِينَةِ (بیع العینہ سے ممانعت کا بیان)

3003۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْبُرُلُّسِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ إِسْحَاقَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْإِخْبَارُ لِجَعْفَرٍ وَهَذَا لَفْظُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب تم بیع عینہ کرو گے اور تم بیلوں کی دمیں پکڑو گے اور تم زراعت سے خوش رہو گے اور تم جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا۔ اور پھر وہ تم سے اسے دور نہیں کرے گا یہاں تک کہ تم اپنے دین کی طرف لوٹ آؤ۔ ابو داؤد نے کہا: یہ جعفر سے مروی ہے اور یہ اسی کے الفاظ ہیں۔

فائدہ: بیع العینہ سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا سامان معین ثمن کے عوض مقررہ مدت تک ایک آدمی کو فروخت کرے اور پھر اس سے ثمن اول سے کم کے عوض خرید ے۔ یہ مکروہ ہے مثلاً ایک آدمی اپنی گائے بیس ہزار کے عوض ایک مہینہ کی مہلت پر بیچ دے اور اسی دوران پندرہ ہزار نقد ادا کر کے اس سے وہ گائے خرید لے۔ تو اسے بعینہ اپنی گائے بھی ہاتھ آ گئی اور پانچ ہزار منافع بھی حاصل ہوگا تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي السَّلَفِ (بیع سلم کا بیان)

3004۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ[1] السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ[2] فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں کے باسی کھجوروں میں ایک سال، دو سال اور تین سال تک بیع سلم کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی کھجوروں میں بیع سلم کرے تو اسے چاہیے کہ وہ کیل (ماپ) معین، وزن معین کے ساتھ معین مدت تک بیع سلم کرے۔ (یعنی ان کی تعیین پہلے کرے تاکہ بعد میں فساد کا باعث نہ ہو)۔

فائدہ: بیع سلم سے مراد یہ ہے کہ آدمی کس چیز کے ثمن پہلے ادا کرے اور بائع اپنی معین مبیع اس کے حوالے کرنے کے لیے مدت مقرر کردے اور پھر وہ مقررہ مدت پر اس کے حوالے کردے۔

3005۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَوْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُجَالِدٍ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنْ كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ زَادَ ابْنُ كَثِيرٍ إِلَى قَوْمٍ مَا هُوَ عِنْدَهُمْ ثُمَّ اتَّفَقَا وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ مَا هُوَ عِنْدَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد الصَّوَابُ ابْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ وَشُعْبَةُ أَخْطَأَ فِيهِ

محمد یا عبداللہ بن مجالد نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ نے بیع سلم میں اختلاف کیا تو انہوں نے مجھے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ میں نے ان سے اس کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: بے شک ہم رسول اللہ ﷺ اور حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں گندم، جو، کھجور اور کشمش میں بیع سلم کرتے تھے۔ ابن کثیر نے یہ زائد کہا ہے: ایسی قوم کے ساتھ جن کے پاس یہ اشیاء نہ ہوتی تھیں۔ پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں اور پھر میں نے ابن ابزیٰ سے پوچھا تو انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

محمد بن بشار، یحییٰ اور ابن مہدی دونوں نے بیان کیا کہ شعبہ نے عبداللہ بن ابی مجالد سے اور عبدالرحمن نے کہا: عن ابن ابی مجالد یہ حدیث بیان کی۔ اس میں کہا: اس قوم کے ساتھ جن کے پاس یہ اشیاء نہ تھیں (ہم بیع سلم کرتے تھے)۔ ابو داؤد نے کہا: صحیح ابن ابی مجالد ہے۔ شعبہ سے اس بارے میں سہو ہوئی ہے۔

3006۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي غَنِيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنْ

1۔ ایک نسخہ میں فِی الثَّمَرِ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں فِی ثَمَرٍ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْأَسْلَمِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم الشَّامَ فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْبُرِّ وَالزَّيْتِ سِعْرًا مَعْلُومًا وَأَجَلًا مَعْلُومًا فَقِيلَ لَهُ مِمَّنْ لَهُ ذٰلِكَ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ علیہ السلام کی معیت میں شام کے جہاد پر تھے تو ہمارے پاس ملک شام کے انباط میں سے کئی نبطی لوگ آتے تھے اور ہم ان سے گندم اور تیل میں نرخ معین اور مدت معینہ پر بیع سلم کرتے تھے۔ تو ان سے پوچھا گیا: ان سے بیع کرتے ہوگے جن کے پاس یہ مال ہوتا ہوگا۔ تو انہوں نے جواب دیا: ہم اس بارے میں ان سے پوچھتے نہ تھے۔

فائدہ: انباط، نبیط کی جمع ہے۔ یہ وہاں کی معروف قوم ہے۔ جوہری نے کہا ہے: یہ اصل میں عرب قوم تھے اور پھر عجم میں داخل ہو گئے اور ان کے انساب خلط ملط ہو گئے اور ان کی زبانیں فاسد ہوگئیں اور یہ اکثر کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے۔ مذکورہ ارشادات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیع سلم ان چیزوں میں ہوتی ہے جو عقد کے وقت اگرچہ موجود نہ ہوں لیکن مقررہ مدت تک ان کے پائے جانے کا یقین ہو۔ یہی جمہور کا قول ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ نے فرمایا ہے کہ بیع سلم ان چیزوں میں درست نہیں ہوتی جن کے مدت مقررہ سے پہلے ختم ہونے کا خدشہ ہو۔ واللہ اعلم (بذل ص 145 ج 15)

بَابٌ فِي السَّلَمِ فِي ثَمَرَةٍ بِعَيْنِهَا (معینہ پھل میں بیع سلم کرنے کا بیان)

3007۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ رَجُلٍ نَجْرَانِيٍّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَسْلَفَ رَجُلًا فِي نَخْلٍ فَلَمْ تُخْرِجْ تِلْكَ السَّنَةَ شَيْئًا فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَهُ ارْدُدْ عَلَيْهِ مَالَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تُسْلِفُوا فِي النَّخْلِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے کسی سے کھجور کے ایک درخت میں بیع سلم کی تو اس سال اس نے کوئی پھل نہ دیا۔ پس دونوں نے اپنا جھگڑا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو اس کا مال کیونکر اپنے لیے حلال سمجھتا ہے تو اس پر اس کا مال واپس کر دے۔ بعد ازاں آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تم کھجور کے درخت میں بیع سلم نہ کرو یہاں تک کہ ان کے پھل پکنے کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔

بَابُ السَّلَفِ لَا يُحَوَّلُ (اس کا بیان کہ سلم کو پھیرا نہیں جائے گا)

3008۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي الطَّائِيَّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ إِلٰى غَيْرِهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شے میں بیع سلم کی۔ تو اسے چاہیے کہ پھر وہ اسے کسی اور شے کی طرف نہ پھیرے (یعنی اس بیع کے ذریعے جو شے خریدی ہے اس کے بجائے کسی دوسری شے کا تقاضا نہ کرے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي وَضْعِ الْجَائِحَةِ

(کھیت یا باغ وغیرہ پر) آفت آجانے کی صورت میں نقصان کی تلافی کرنے کا بیان

3009۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک آدمی کے اس پھل میں آفت آ پڑی جو اس نے خریدا تھا تو اس پر بہت زیادہ قرض ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے لیے صدقہ وخیرات کرو۔ پس لوگوں نے اس کے لیے صدقہ وخیرات کیا لیکن وہ مال اس کے قرض کی ادائیگی کے لیے کافی نہ ہوا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لے لو جو پاؤ اور تمہارے لیے اس کے سوا کچھ نہیں۔ (یعنی آپ ﷺ نے قرض خواہوں کو تلقین فرمائی کہ جو کچھ تمہیں میسر آئے وہ لے لو۔ تو گویا اول آپ ﷺ نے اپنے غلاموں کو فرمایا کہ تمہارا بھائی آفت آجانے کے سبب قرض میں ڈوب گیا ہے۔ لہٰذا اس مشکل وقت میں تم اس کے لیے تعاون کا ہاتھ بڑھاؤ اور جب اس طرح بھی قرض کی ادائیگی مکمل نہ ہو سکی تو آپ نے قرض خواہوں کو نرمی برتنے کی تلقین فرمائی۔ تو یہی بندہ نوازی اور تربیت کے وہ سلیقے ہیں جو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام اور پھر ان کی وساطت سے ساری امت کو سکھلائے)۔

3010۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ الْمَعْنَى أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ تَمْرًا فَأَصَابَتْهَا جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو اپنے بھائی سے کھجوریں بیچے۔ پھر ان پر کوئی آفت آپڑے تو تیرے لیے اس سے کوئی شے لینا حلال نہیں ہے، کیونکر تو اپنے بھائی کا مال بغیر حق کے لے سکتا ہے۔

بَابٌ فِي تَفْسِيرِ الْجَائِحَةِ (آفت کی تفسیر کا بیان)

3011۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْجَوَائِحُ كُلُّ ظَاهِرٍ مُفْسِدٍ مِنْ مَطَرٍ أَوْ بَرَدٍ أَوْ جَرَادٍ أَوْ رِيحٍ أَوْ حَرِيقٍ

حضرت عطاء نے بیان کیا ہے: آفات وہ ہوتی ہیں جو مکمل طور پر ظاہر اور واضح ہوں اور فساد پھیلانے والی ہوں چاہے وہ بارش ہو یا اولے (ژالہ باری) ہوں، یا ٹڈی دل ہو، یا ہوا ہو یا جلانے والی آگ ہو۔

3012۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ لَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جَائِحَةَ فِيمَا أُصِيبَ دُونَ ثُلُثِ رَأْسِ الْمَالِ قَالَ يَحْيَى وَذَلِكَ فِي سُنَّةِ الْمُسْلِمِينَ

حضرت یحیٰ بن سعید نے بیان کیا ہے: وہ آفت نہیں ہے جو اصل مال کے تہائی حصہ سے کم میں اثر انداز ہو (یعنی نقصان تہائی سے کم میں ہو)۔ یحیٰ نے کہا: یہی مسلمانوں کا طریقہ ہے۔

بَابٌ فِي مَنْعِ الْمَاءِ (پانی روکنے کا بیان)

3013۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فالتو پانی سے نہیں روکا جائے گا (اس غرض سے) کہ اس کے سبب گھاس کو روکا جائے۔

فائدہ: مفہوم یہ ہے کہ کوئی آدمی الارض الموات (بنجر زمین) میں کنواں کھود کر اسے آباد کرے اور اس کا مالک بن جائے۔ تو پھر اس کے اردگرد اگنے والی گھاس تب ہی عام لوگ اپنے جانوروں کو چرا سکتے ہیں جب وہ انہیں اپنے کنوئیں کا پانی پلانے کی اجازت دے۔ تو وہ اس غرض سے پانی کے استعمال کی اجازت نہ دے کہ اس طرح وہ گھاس بچ جائے گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

3014۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ فَضْلَ مَاءٍ عِنْدَهُ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ يَعْنِي كَاذِبًا وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَقَالَ فِي السِّلْعَةِ بِاللهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْآخَرُ فَأَخَذَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے آدمی ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام نہیں فرمائے گا: ایک وہ آدمی جس نے مسافر کو اپنے پاس موجود فالتو پانی دینے سے انکار کیا، ایک وہ آدمی جس نے عصر کے بعد سامان بیچنے کے لیے جھوٹی قسم کھائی اور ایک وہ آدمی جس نے امام کی بیعت کی، پس اگر وہ اسے کچھ (مال ومتاع) عطا کرے تو یہ اس کا وعدہ پورا کرے اور اگر وہ اسے کچھ نہ دے تو وہ اس کا وعدہ پورا نہ کرے۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر نے اعمش سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ حدیث روایت کی ہے۔ اس میں فرمایا ہے: اور اللہ تعالیٰ انہیں پاک نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور سامان کے بارے قسم کھانا یہ ہے کہ قسم بخدا! اس کی اتنی اتنی قیمت دی جاتی تھی (لیکن میں نے اسے نہیں بیچا) تو خریدنے والا اسے سچ گمان کرے اور وہ سامان لے لے۔

3015۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَنْظُورٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بُهَيْسَةُ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ أَبِي النَّبِيَّ ﷺ فَدَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَمِيصِهِ فَجَعَلَ يُقَبِّلُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَيَلْتَزِمُهُ ثُمَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا الشَّيْئُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا الشَّيْئُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا الشَّيْئُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ

بہیسہ نامی عورت نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے ملاقات کی اجازت طلب کی اور اپنا منہ آپ ﷺ کی قمیص کے اندر داخل کیا اور آپ ﷺ کو بوسے دینے لگا اور آپ کے ساتھ لپٹ گیا۔ پھر عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ کون سی شے ہے جسے روک کر رکھنا حلال نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پانی۔ اس نے پھر عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ کون سی شے ہے جسے روکنا حلال نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نمک۔ اس نے پھر عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ کون سی شے ہے جسے روکنا حلال نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا خیر اور بھلائی کا کام کرنا تیرے لیے باعث خیر و برکت ہے۔

فائدہ: روزمرہ استعمال میں آنے والی عام اشیاء جو سستے داموں اور وافر مقدار میں میسر ہوں تو وہ کسی کی ضرورت اور حاجت پوری کرنے کے لیے دینے سے انکار نہ کرنا چاہیے۔ ایک دوسرے کے کام آنا اور ایک دوسرے کی ضرورت کو پورا کرنا دلوں کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے جس سے باہمی اعتماد اور محبت کی فضا پیدا ہوتی ہے اور معاشرہ امن و سکون اور بہتری کی جانب بڑھتا ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام آپ سے کیسی لاجواب محبت کا اظہار کرتے تھے کہ آپ کے جسم اطہر کو بوسہ دینا، اس کی بلائیں لینا اپنے لیے باعث ہزار سعادت اور ذریعہ یمن و برکت سمجھتے تھے اور آپ ﷺ بھی اس والہانہ محبت کے اظہار میں انہیں منع نہ فرماتے تھے۔

3016۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اللُّؤْلُؤِيُّ أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ زَيْدٍ الشَّرْعَبِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَرْنٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو خِدَاشٍ وَهَذَا لَفْظُ عَلِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أَسْمَعُهُ يَقُولُ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْكَلَإِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ

ابو خداش نے بیان کیا ہے اور یہ علی کے الفاظ ہیں: مہاجرین میں سے ایک آدمی سے جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تین بار جہاد میں شریک ہوا اور میں آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنتا رہا: مسلمان تین چیزوں میں باہم شریک ہیں: (یعنی) گھاس، پانی اور آگ میں۔

فائدہ: گھاس سے مراد ایسی گھاس ہے جو جنگل میں اگے یا بغیر کسی کی محنت و مشقت کے اگے اور کسی فرد معین کی ملکیت نہ ہو اور آگ کا اشارہ غالباً عام جنگل سے حاصل ہونے والی ایندھن کی لکڑی ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مراد آگ کی روشنی ہو کہ جب یہ جل رہی ہو تو اس کی روشنی سے ہر کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ واللہ اعلم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ (اضافی پانی کو بیچنے کا بیان)

3017۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

ایاس بن عبد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اضافی پانی کی بیع سے منع فرمایا۔

فائدہ: اگر آدمی کے پاس اپنی ضرورت سے زائد پانی ہو اور ساتھی کو پیاس لگ جائے لیکن اس کے پاس پانی موجود نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ بطور احسان اور نیکی اسے پانی عطا کرے نہ کہ فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے۔ حدیث طیبہ میں اسی طرف اشارہ ہے۔

بَابٌ فِي ثَمَنِ السِّنَّوْرِ (بلی بیچ کر ثمن لینے کا بیان)

3018۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ ح وحَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت وصول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

3019۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْهِرَّةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کے ثمن لینے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي أَثْمَانِ الْكِلَابِ (کتوں کو بیچ کر ثمن وصول کرنے کا بیان)

3020۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

حضرت ابو مسعود نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے ثمن، فاحشہ زانیہ کی اجرت اور کاہن کی شیرینی (مراد اجرت) سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ یہ نہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ پر محمول ہے جب کہ آپ نے کتوں کو مار دینے کا حکم فرمایا تھا۔ اس وقت ان سے نفع اٹھانا حرام تھا پھر ان سے انتفاع کی رخصت دی گئی۔ یہاں تک کہ یہ روایت ہے کہ ایک آدمی نے شکاری کتا مار ڈالا تو اس کے خلاف چالیس درہم کا فیصلہ فرمایا اور ابن ملک نے ذکر کیا ہے اور علامہ طیبی نے کہا کہ جمہور کے نزدیک کتے کی بیع صحیح نہیں ہے اور اسے ضائع کرنے والے پر قیمت نہیں ہوگی، چاہے وہ کتا سکھلایا ہوا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہو یا نہ ہو۔ اور امام ابوحنیفہ نے بیع اور منفعت کو جائز قرار دیا ہے اور ضائع کرنے والے پر قیمت واجب ہوگی۔

3021۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَإِنْ جَاءَ يَطْلُبُ ثَمَنَ الْكَلْبِ فَامْلَأْ كَفَّهُ تُرَابًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کے ثمن لینے سے منع فرمایا اور اگر کوئی کتے کے ثمن کا مطالبہ کرنے کے لیے آئے تو اس کی ہتھیلی مٹی سے بھر دے۔

فائدہ: علامہ خطابی نے کہا ہے کہ یہاں مٹی سے مراد محروم ہونا اور خائب و خاسر ہونا ہے۔

3022۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَوْنُ ابْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا ہے کہ ان کے باپ نے بیان کیا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے کتے کے ثمن سے منع فرمایا ہے۔

3023۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِيُّ أَنَّ عُلَيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ

علی بن رباح لخمی نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کتے کے ثمن، کاہن کی شیرینی اور فاحشہ بدکارہ عورت کی اجرت میں سے کوئی شے حلال نہیں ہے۔

بَابٌ فِي ثَمَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ (شراب اور مردار کے ثمن کا بیان)

3024۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْخِنْزِيرَ وَثَمَنَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کے ثمن کو حرام قرار دیا ہے اور مردار اور اس کے ثمن کو حرام قرار دیا ہے اور خنزیر اور اس کے ثمن کو حرام قرار دیا ہے۔

فائدہ: چونکہ یہ تینوں چیزیں انتہائی نجس اور حرام ہیں اس لیے انہیں بیچ کر ان کی قیمت لینا اور پھر اسے کھانا بھی حرام ہے۔

3025۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُ لَمْ يَقُلْ هُوَ حَرَامٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کی بیع، مردار، خنزیر اور بتوں کو حرام قرار دیا ہے۔ تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ مردار کی چربی کے بارے آپ کی رائے کیا ہے؟ کیونکہ اس کے ساتھ کشتیوں کو طلاء کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ چمڑوں کو تر اور نرم کیا جاتا ہے اور لوگ اس کے ساتھ روشنی حاصل کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، وہ حرام ہے۔ پھر اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر مردار کی چربی کو حرام قرار دیا تو انہوں نے اسے پگھلا لیا اور پھر اسے بیچنا شروع کر دیا اور اس کے ثمن کھانے لگے۔

محمد بن بشار، ابو عاصم نے عبدالحمید بن جعفر عن یزید بن ابی حبیب کی سند سے بیان کیا ہے کہ عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت میری طرف اس طرح لکھی ہے اور اس میں ھو حرام کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

فائدہ: علامہ خطابی نے کہا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر وہ حیلہ جو کسی حرام تک پہنچنے کا وسیلہ اور ذریعہ ہو وہ باطل ہے۔ ہیئت اور نام بدلنے سے اس کا حکم تبدیل نہیں ہوتا۔

3026۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ بِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ وَخَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ بَرَكَةَ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ بَرَكَةَ أَبِي الْوَلِيدِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَالِسًا عِنْدَ الرُّكْنِ قَالَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ ثَلَاثًا إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا وَإِنَّ اللهَ إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الطَّحَّانِ رَأَيْتُ وَقَالَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکن کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور مسکرا دیے۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے، آپ نے یہی جملہ تین بار فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا۔ لیکن انہوں نے اسے بیچا اور اس کے ثمن کھائے۔ بلا شبہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کسی شے کو کھانا حرام کر دیتا ہے تو وہ ان پر اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا ہے۔

اور خالد بن عبداللہ الطحان کی حدیث میں یہ نہیں ہے: رایت رسول اللہ ﷺ جالسا عند الرکن اور مسدد نے خالد کی حدیث میں قاتل اللہ الیہود کے الفاظ ذکر کیے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے)۔

3027۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ بَيَانٍ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے شراب فروخت کی تو اسے چاہیے کہ وہ خنزیر کو بھی حلال سمجھے (چونکہ یہ دونوں چیزیں حرمت اور نجاست میں برابر ہیں۔ اس لیے جو شراب کو بیچنا اور اس کے ثمن کھانا حلال سمجھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ خنزیر کو بھی حلال سمجھے اور ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ اسے چاہیے کہ وہ خنزیر کے اعضاء کھانے کے لیے صاف کرے)۔

3028۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا وَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ فِي الرِّبَا

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے انہیں ہم پر پڑھا اور فرمایا: شراب کی تجارت (خرید و فروخت) حرام کر دی گئی ہے۔

عثمان بن ابی شیبہ، ابومعاویہ نے اعمش سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ حدیث بیان کی ہے اور فرمایا کہ آخری آیات ربا کے بارے میں ہیں۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَ (اناج کو پورا کرنے سے پہلے اسے بیچ ڈالنے کا بیان)

3029۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے اناج خریدا تو اسے چاہیے کہ وہ اسے نہ بیچے یہاں تک کہ اسے پورا کر لے۔

فائدہ: علامہ خطابی نے کہا ہے کہ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ طعام کی بیع اس پر قبضہ کرنے سے پہلے جائز نہیں ہے۔ البتہ اس کے سوا دیگر اشیاء میں اختلاف ہے اور شیخین کا موقف یہ ہے کہ گھروں اور زمین کے سوا دیگر چیزیں طعام کی مثل ہیں یعنی ان کی بیع قبضے سے پہلے جائز نہیں۔ البتہ زمین اور گھروں کی بیع قبضہ سے پہلے جائز ہے اور امام شافعی اور امام محمد بن حسن نے تمام کو طعام کے حکم میں کیا ہے۔ یعنی کسی کی بیع بھی قبل از قبضہ جائز نہیں۔ واللہ اعلم (بذل ص 167، ج 15)۔

3030۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ يَعْنِي جُزَافًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اناج خریدتے تھے۔ اور آپ ہم پر ایک ایسا آدمی مقرر کرتے تھے جو ہمیں اس جگہ سے سامان اس کے سوا دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتا جہاں ہم سامان خریدتے۔ اس سے پہلے کہ ہم اسے اندازے کے ساتھ فروخت کر دیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3031۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ[1] أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ[2] الطَّعَامَ جُزَافًا بِأَعْلَى السُّوقِ فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ لوگ اناج ڈھیروں کے ڈھیر بغیر ناپ تول کے بازار کی اوپر والی جانب خرید لیتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ وہ اسے وہاں سے منتقل کرنے سے پہلے بیچیں۔

3032۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدِ الْمَدِينِيِّ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضی الله عنهما حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى أَنْ يَبِيعَ أَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

منذر بن عبید مدینی سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد نے انہیں بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی وہ اناج قبضہ سے پہلے بیچے جس نے اسے کیل (ماپ) کے ساتھ خریدا ہے۔

3033۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ زَادَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ قَالَ أَلَا تَرَى أَنَّهُمْ يَتَبَايَعُونَ[3] بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامُ مُرَجًّى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی اناج خریدا تو وہ اسے آگے فروخت نہ کرے یہاں تک کہ اس کا ماپ کر لے۔ ابوبکر نے یہ زائد کہا ہے کہ طاؤس نے بیان کیا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیوں ارشاد فرمایا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: کیا تو دیکھ نہیں رہا کہ وہ خرید رہے ہوتے ہیں سونے کے عوض۔ حالانکہ اناج ابھی مؤخر ہوتا ہے۔ (تو یہ بیع سلم کی صورت بنتی ہے اور مسلم فیہ کی بیع قبل از قبضہ جائز نہیں ہوتی۔ مثلاً بیع سلم میں اس کی قیمت خرید ایک دینار تھی اور جب قبل از قبضہ اسے دو دینار کا فروخت کیا۔ تو یہ ایک دینار کی بیع دو دینار کے عوض ہوئی جب کہ اناج ابھی موجود ہی نہیں۔ تو یہ بیع جائز نہیں عدم مساوات کی وجہ سے۔ (بذل ص 170 ج 15)

3034۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَهَذَا لَفْظُ مُسَدَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ زَادَ مُسَدَّدٌ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَ الطَّعَامِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اناج خریدے تو

1۔ ایک نسخہ میں عبداللہ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں يَتَبَاعُونَ ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں يَتَبَاعُونَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وہ اسے نہ بیچے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کر لے۔ سلمان بن حرب نے کہا: یہاں تک کہ وہ اس کا ناپ تول پورا کرے۔ مسدد نے یہ زائد کہا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرا خیال تو یہ ہے کہ ہر شے طعام کی مثل ہے (یعنی جس طرح طعام کی بیع قبضہ سے پہلے نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح کوئی شے بھی خریدی جائے تو اس پر قبضہ سے پہلے اسے بیچنا جائز نہیں)۔

3035۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَوُا الطَّعَامَ جِزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُبْلِغَهُ إِلَى رَحْلِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا انہیں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مار پڑ رہی ہوتی تھی۔ جب وہ اناج بغیر ناپ تول کے خریدتے کہ وہ اسے جائے مقصود تک پہنچانے سے پہلے بیچ دیں (یعنی جو کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کرتا تھا تو اسے باقاعدہ سزا دی جاتی تھی)۔

3036۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتَعْتُ زَيْتًا فِي السُّوقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لِنَفْسِي[1] لَقِيَنِي رَجُلٌ فَأَعْطَانِي بِهِ رِبْحًا حَسَنًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى يَدِهِ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِذِرَاعِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَى رَحْلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتَّى يَحُوزَهَا التُّجَّارُ إِلَى رِحَالِهِمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: میں نے بازار میں تیل خریدا۔ جب میں نے اپنے لیے اس پر حق ثابت کر لیا (یعنی بیع مکمل کر لی) تو مجھے ایک آدمی ملا اور اس نے مجھے خاطر خواہ نفع پہنچایا۔ تو میں نے چاہا کہ میں اس کے ساتھ عقد کر لوں۔ تو ایک آدمی نے میرے پیچھے سے میرے بازوؤں کو پکڑ لیا۔ پس میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: تو اسے نہ بیچ اسی جگہ جہاں تو نے اسے خریدا ہے۔ یہاں تک کہ تو اسے اپنی جائے مقصود تک پہنچا دے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ سامان اسی جگہ بیچا جائے جہاں اسے خریدا جاتا ہے یہاں تک کہ تجار اسے اپنے اپنے مقصود تک پہنچا لیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فِي الْبَيْعِ لَا خِلَابَةَ

ایسے آدمی کا بیان جو بیع کے دوران کہہ دیتا ہے کہ دھوکہ نہیں ہے

3037۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ

1۔ ایک نسخہ میں لنفسی نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ اس کے ساتھ خرید و فروخت میں دھوکہ کیا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: جب تو کسی سے بیع کرے تو یہ کہہ دیا کر: دھوکہ نہیں ہے (یعنی اگر اس میں دھوکہ ہوا تو مجھے بیع فسخ کرنے کا اختیار ہوگا) پھر وہ آدمی جب بیع کرتا تھا تو کہہ دیتا تھا: دھوکہ (قبول) نہیں ہے۔

فائدہ: اس مسئلہ میں احناف اور شوافع کا مسلک یہ ہے کہ خرید و فروخت میں دھوکہ لازم نہیں ہے۔ اس لیے دھوکہ کھانے والے آدمی کو (چاہے وہ بائع ہو یا مشتری) خیار حاصل نہ ہوگا، غبن زیادہ ہو یا کم اور حدیث طیبہ کے بارے میں ابن عربی نے کہا ہے کہ یہ اس ایک آدمی کے ساتھ مخصوص ہے، کسی دوسرے کی طرف یہ حکم متعدی نہیں ہو سکتا۔ گویا یہ ایک واقعہ ہے جو بیان ہو رہا ہے۔ واللہ اعلم (بذل ص 173 ج 15)

3038۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُرُزِّيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو ثَوْرٍ الْكَلْبِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَأَتَى أَهْلُهُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ احْجُرْ عَلَى فُلَانٍ فَإِنَّهُ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكِ الْبَيْعِ[1] فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ قَالَ أَبُو ثَوْرٍ عَنْ سَعِيدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں خرید و فروخت کرتا تھا۔ اس کی عقل میں ضعف اور کمزوری تھی (لہٰذا وہ دھوکہ کھا جاتا) تو اس کے گھر والے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ فلاں کو روک دیجئے کیونکہ وہ خرید و فروخت کرتا ہے اور اس کی عقل میں ضعف و کمزوری ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے بلایا اور اسے بیع سے منع فرمایا۔ تو اس نے عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ میں بیع کرنے سے صبر نہیں کر سکتا (یعنی میں خرید و فروخت سے رک نہیں سکتا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو بیع کو چھوڑ نہیں سکتا تو پھر یہ کہہ دیا کر کہ آگاہ رہو (اس بیع میں) دھوکہ اور فریب (قبول) نہیں ہے۔ ابو ثور نے سعید سے بیان کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْعُرْبَانِ (عربان (بیانہ) کا بیان)

3039۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ فِيمَا نَرَى وَاللهُ أَعْلَمُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ أَوْ يَتَكَارَى الدَّابَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أُعْطِيكَ دِينَارًا عَلَى أَنِّي إِنْ تَرَكْتُ السِّلْعَةَ أَوِ الْكِرَاءَ فَمَا أَعْطَيْتُكَ لَكَ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع العربان سے منع فرمایا ہے۔ مالک نے بیان کیا ہے: واللہ اعلم اس کی صورت کے بارے جو ہم نظریہ رکھتے ہیں وہ یہ ہے

1۔ ایک نسخہ میں لِلْبَيْعِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہ کوئی آدمی ایک غلام خریدے یا کوئی جانور کرایہ پر لے۔ پھر یہ کہے میں تجھے ایک دینار اس شرط پر دیتا ہوں کہ اگر میں نے سامان یا کرایہ چھوڑ دیا تو جو میں نے تجھے دیا ہوگا وہ تیرا ہی ہوگا (یعنی غلام خریدتے وقت اور سواری کا جانور کرایہ پر لیتے وقت یہ بات کرلی کہ ایک دینار رکھ لو۔ اگر میں نے تم سے غلام خرید لیا اور جانور سواری کے لیے لے لیا تو یہ ایک دینار اس کی قیمت یا کرایہ میں شامل ہو جائے گا اور اگر میں نے یہ سودا نہ کیا یعنی غلام اور جانور نہ لیے تو یہ ایک دینار بلا عوض تمہارا ہوگا۔ واللہ اعلم)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ

(ایسے آدمی کا بیان جو ایسی شے بیچتا ہے جو اس کے پاس نہ ہو)

3040۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيُرِيدُ مِنِّي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي أَفَأَبْتَاعُهُ لَهُ مِنَ السُّوقِ فَقَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرے پاس ایک آدمی آتا ہے اور وہ مجھ سے ایسی شے خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہے تو کیا میں اسے بازار سے خرید کر دے سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس شے کی بیع نہ کر جو تیرے پاس نہیں ہے۔

3041۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتَّى ذَكَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ تَضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

حضرت عمرو بن شعیب نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے اپنے باپ سے مجھے بیان کیا ہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرض کی شرط پر بیع کرنا حلال نہیں اور ایک بیع میں دو شرطیں لگانا حلال نہیں ہے اور اس شے کا منافع حلال نہیں ہے جس کا تو ضامن نہ ہو اور اس شے کی بیع حلال نہیں جو تیرے پاس نہ ہو۔

فائدہ: قرض کی شرط پر بیع کا مفہوم یہ ہے کہ بائع کہے: میں تجھے یہ چیز فروخت کرتا ہوں بشرطیکہ اتنی رقم تو مجھے قرض کے طور پر دے۔ بیع میں دو شرطیں لگانے کا مطلب یہ ہے کہ بائع کہے: میں نے تجھے یہ کپڑا بیچا نقد ایک دینار کے عوض اور ادھار دو دینار کے عوض۔ اور تیسری صورت کی وضاحت یہ ہے کہ اس مبیع کے منافع کو فروخت کرنا جس کو اس نے خریدا اور بائع کی ضمان سے اپنے قبضے میں لینے سے پہلے اسے فروخت کر دے۔ (بذل المجہود ص 170 ج 15)

بَابٌ فِي شَرْطٍ فِي بَيْعٍ (بیع میں شرط لگانے کا بیان)

3042۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بِعْتُهُ يَعْنِي بَعِيرَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَاشْتَرَطْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي قَالَ فِي آخِرِهِ تُرَانِي إِنَّمَا مَاكَسْتُكَ لِأَذْهَبَ بِجَمَلِكَ خُذْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جَمَلَكَ وَثَمَنَهُ فَهُمَا لَكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنا اونٹ فروخت کیا اور میں نے اپنے گھر تک اس پر سوار ہونے اور اپنا سامان لانے کی شرط لگائی۔ آپ ﷺ نے آخر میں فرمایا: تو میرے بارے میں یہ گمان کر رہا ہے کہ میں تیرے ساتھ عقد کرنے میں اس لیے تامل کر رہا ہوں کہ میں تیرا اونٹ لے جاؤں (نہیں) تو اپنا اونٹ بھی پکڑ اور اس کے ثمن بھی لے لے اور یہ دونوں تیرے لیے ہیں۔

فائدہ: تو یہ آقائے دو جہاں ﷺ کا اپنے غلاموں کو نوازنے کا خاص انداز ہے۔ ایک بار شے خرید لی اور پھر اس کے ثمن ادا کیے اور پھر ساتھ ہی وہ شے بھی حوالے کر دی۔ بندہ پروری کے اس انداز میں اپنی امت کے غنی اور خوشحال لوگوں کو یہ درس دیا کہ اگر کوئی ایسا فقیر اور مسکین ہو جو کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا اپنے وقار کے منافی سمجھتا ہو تو اس کے ساتھ تعاون کا انداز یہ ہے اور یہ انتہائی حسین اور خوبصورت انداز ہے۔

بَابٌ فِي عُهْدَةِ الرَّقِيقِ (غلام کی ذمہ داری کا بیان)

3043۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عُهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ إِنْ وَجَدَ دَاءً فِي الثَّلَاثِ لَيَالِي رُدَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَإِنْ وَجَدَ دَاءً بَعْدَ الثَّلَاثِ كُلِّفَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ اشْتَرَاهُ وَبِهِ هَذَا الدَّاءُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا التَّفْسِيرُ مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام کی ذمہ داری تین دن ہے (یعنی اگر بائع نے غلام بیچا اور تین دن کے اندر اندر اس میں کوئی عیب اور نقص ظاہر ہو گیا تو اس کی ذمہ داری بائع پر ہو گی اور مشتری کو اسے واپس کرنے کا اختیار ہو گا)۔

ہارون بن عبداللہ، عبدالصمد، ہمام نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ اگر مشتری نے تین دنوں میں کوئی عیب پالیا تو اسے بغیر گواہوں کے واپس لوٹا دیا جائے گا اور اگر تین دنوں کے بعد کوئی عیب پایا تو پھر اسے گواہ لانے کا پابند کیا جائے گا (اس پر) کہ اس نے یہ غلام خریدا تو اس وقت اس میں یہ عیب تھا۔ ابوداؤد نے کہا: یہ تفسیر حضرت قتادہ کے کلام سے ہے۔

بَابٌ فِيمَنِ اشْتَرَى عَبْدًا فَاسْتَعْمَلَهُ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا

اس کا بیان کہ کسی نے غلام خریدا اور اسے کام پر لگا دیا پھر اس میں عیب پایا

3044۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافع ضمان کے ساتھ ہوتے ہیں (یعنی جس پر غلام کی ضمان ہوگی وہی اس کے منافع کا مستحق ہوگا۔ چونکہ اس دوران ضمانت مشتری پر ہے لہٰذا اس کے کام کی اجرت اسی کے لیے ہوگی۔ اگر چہ وہ اسے عیب کے سبب واپس کردے)۔

3045۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أُنَاسٍ شَرِكَةٌ فِي عَبْدٍ فَاقْتَوَيْتُهُ وَبَعْضُنَا غَائِبٌ فَأَغَلَّ عَلَيَّ غَلَّةً فَخَاصَمَنِي فِي نَصِيبِهِ إِلَى بَعْضِ الْقُضَاةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَرُدَّ الْغَلَّةَ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثْتُهُ فَأَتَاهُ عُرْوَةُ فَحَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ

مخلد بن خفاف غفاری نے بیان کیا ہے کہ میرے اور لوگوں کے درمیان ایک غلام میں شرکت تھی۔ پس میں نے اس غلام سے خدمت لی اور ہمارے بعض شرکاء غائب تھے (یعنی ان کی اطلاع اور اجازت کے بغیر اسے کام پر لگا دیا)۔ پس اس نے مجھے کچھ مال کما کر دیا۔ تو پھر (میرے غائب شریک نے) میرے ساتھ اپنے حصے کے لیے ایک قاضی کے پاس جھگڑا دائر کر دیا۔ تو اس نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کمائی میں سے اس کا حصہ اسے دوں۔ پھر میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ میں نے ان سے بات کی۔ تو حضرت عروہ قاضی کے پاس آئے اور اسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ منافع (اور کمائی) ضمان کے ساتھ ہیں (یعنی جو ضامن ہے وہی کمائی کا مستحق ہے)۔

3046۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ غُلَامًا فَأَقَامَ عِنْدَهُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يُقِيمَ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا فَخَاصَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدِ اسْتَغَلَّ غُلَامِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا إِسْنَادٌ لَيْسَ بِذَاكَ[1]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے ایک غلام خریدا اور اسے اپنے پاس رکھا جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ اسے اپنے پاس رکھے پھر اس نے اس میں عیب پایا۔ تو اس نے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر جھگڑا پیش کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے بائع پر واپس لوٹا دیا۔ تو اس آدمی (بائع) نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس نے میرے غلام سے کام لیا ہے اور مال کمایا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافع ضمان کے ساتھ ہوتے ہیں (یعنی چونکہ یہی اب تک اس غلام کا ضامن تھا اس لیے اس کی کمائی اسی کے لیے ہوگی)۔ ابوداؤد نے کہا: یہ سند معتبر نہیں۔

بَابُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالْمَبِيعُ قَائِمٌ

اس کا بیان کہ جب بائع اور مشتری کا اختلاف ہو جائے اور مبیع موجود ہو

3047۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ

1۔ ایک نسخہ میں بِذٰلِکَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الرَّحْمَنِ بْنُ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اشْتَرَى الْأَشْعَثُ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمُسِ مِنْ عَبْدِ اللهِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا فَأَرْسَلَ عَبْدُ اللهِ إِلَيْهِ فِي ثَمَنِهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ فَاخْتَرْ رَجُلًا يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَالَ الْأَشْعَثُ أَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِكَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُولُ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَتَارَكَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ بَاعَ مِنَ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ رَقِيقًا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَالْكَلَامُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

عبدالرحمن بن قیس بن محمد بن اشعث نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: اشعث نے خمس کے غلاموں میں سے کچھ غلام حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیس ہزار کے عوض خریدے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ثمن وصول کرنے کے لیے اس کی طرف قاصد بھیجا۔ تو اشعث نے کہا: میں نے تو وہ غلام دس ہزار کے عوض لیے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو ایک آدمی کو چن لے جو میرے اور تیرے درمیان فیصلہ کرے گا۔ اشعث نے کہا: تم ہی میرے اور اپنے درمیان ہو (جو فیصلہ کرو گے مجھے قبول ہوگا)۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب بائع اور مشتری کے درمیان (قیمت) میں اختلاف ہو جائے اور ان کے درمیان کوئی گواہ نہ ہو تو قول وہ معتبر ہوگا جو صاحب مال کہے گا یا پھر دونوں بیع کو فسخ کر دیں گے۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، ہشیم، ابن ابی لیلیٰ نے قاسم بن عبدالرحمن سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اشعث بن قیس کو کچھ غلام بیچے۔ آگے سابقہ حدیث کی مثل حدیث بیان کی اور کلام میں زیادتی اور کمی ہو سکتی ہے۔

بَابٌ فِي الشُّفْعَةِ (شفعہ کا بیان)

3048۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ بَاعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُؤْذِنَهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شفعہ ہر مشترک مکان، زمین یا باغ میں ثابت ہے، اسے کوئی شریک بیچنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے شریک ساتھی کو اس کے بارے آگاہ کرے۔ اور اگر اس نے بیچ دیا تو اس کا شریک ساتھی اس کا زیادہ حق رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے اس کی اجازت دے دے۔

فائدہ: شفعہ وہ حق ہے جو مشترک زمین یا مکان کے جملہ مالکان کو اس کا کوئی ایک حصہ فروخت ہونے کی صورت میں حاصل ہوتا ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ اگر ایک شریک نے اپنا حصہ کسی اجنبی کو فروخت کر دیا تو دوسرے شریک کو اس پر شفعہ کا حق حاصل ہے۔ اب چاہے تو مشتری رضامندی سے وہ حصہ اس کے حوالے کر دے اور اپنے ثمن لے لے۔ بصورت دیگر یہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شریک بذریعہ عدالت وہ حصہ بالجبر بھی انہی ثمن کے عوض لے سکتا ہے (ہاں اگر اس نے اپنے ساتھی کو بیچنے کی اجازت دی ہو تو پھر شفعہ کا حق حاصل نہ ہوگا)۔

3049۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شے (زمین) میں شفعہ رکھا جو تقسیم نہ کی گئی ہو اور جب حدود قائم ہو جائیں اور راستے نکال لیے جائیں تو پھر اس میں شفعہ نہیں ہے (کیونکہ حدود قائم ہونے اور راستے علیحدہ ہونے کی وجہ سے اشتراک باقی نہیں رہا اور شفعہ کے لیے نفس مبیع یا حق مبیع میں شریک ہونا ضروری ہے)۔

3050۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَوْ عَنْهُمَا جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قُسِمَتِ الْأَرْضُ وَحُدَّتْ فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب زمین تقسیم کردی جائے اور اس کی حدود قائم کردی جائیں تو پھر اس میں شفعہ نہیں ہے۔

3051۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ سَمِعَ أَبَا رَافِعٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ

ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے سنا انہوں نے حضرت ابو رافع سے سنا اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرماتے ہیں: پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے (یعنی اسے حق جوار کی وجہ سے شفعہ کا حق حاصل ہے)۔

3052۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِدَارِ الْجَارِ أَوِ الْأَرْضِ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گھر کا پڑوسی پڑوسی کے گھر یا زمین کا زیادہ حق دار ہوتا ہے (کہ اگر وہ بیچے تو یہ اسے خرید لے)۔

3053۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ يُنْتَظَرُ بِهَا وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑوسی اپنے پڑوسی پر شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ اس کا انتظار کیا جائے اگر وہ غائب ہو جب کہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُفْلِسُ فَيَجِدُ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَهُ

ایسے آدمی کا بیان جو مفلس ہو جائے اور بائع بعینہ اپنا ساز و سامان اس کے پاس پالے

3054۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ الْمَعْنَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی آدمی مفلس ہو جائے اور بائع اس کے پاس بعینہ اپنا سامان پالے تو وہ کسی دوسرے کی نسبت اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ (یعنی کسی آدمی نے کوئی سامان خریدا۔ پھر اس کی قیمت ادا کرنے سے پہلے وہ مفلس اور کنگال ہو گیا اور بائع نے اپنا سامان اپنی اصلی صورت میں اس کے پاس پالیا تو یہی اس سامان کا زیادہ حق دار ہے کہ یہ اسے لے لے)۔

3055۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعًا فَأَفْلَسَ الَّذِي ابْتَاعَهُ وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِي بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا فَوَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ زَادَ وَإِنْ كَانَ قَدْ قَضَى مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ فِيهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ يَعْنِي الْخَبَايِرِيَّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو الْهُذَيْلِ الْحِمْصِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ فَإِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَأَيُّمَا امْرِئٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَتَاعُ امْرِئٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدِيثُ مَالِكٍ أَصَحُّ[1]

ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی آدمی نے کوئی سامان بیچا پھر وہ مفلس ہو گیا جس نے اسے خریدا اور ابھی تک اسے بیچنے والے نے اس کے ثمن میں سے کچھ بھی وصول نہ کیا تھا اور اس نے اپنا سامان بعینہ پالیا تو وہی اس سامان کا زیادہ حق دار ہے اور اگر مشتری مر گیا تو سامان کا مالک دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا۔

سلیمان بن داؤد، عبد اللہ بن وہب، یونس نے ابن شہاب سے بیان کیا ہے کہ ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام

1۔ قال ابو داؤد حدیث مالک أصح کے الفاظ صرف نسخہ ہذا میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا۔ اور پھر حدیث مالک کی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں یہ زائد ہے: اور اگر خریدنے والا اس شے کے ثمن میں سے کچھ ادا کر چکا ہے تو پھر بائع اس میں دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر ہو گا۔

محمد بن عوف طائی، عبد اللہ بن عبد الجبار خبایری، اسماعیل بن عیاش نے زبیدی سے روایت کیا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ یہ محمد بن ولید ابو ہذیل حمصی ہیں۔ انہوں نے زہری سے، انہوں نے ابو بکر بن عبد الرحمن سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس میں کہا ہے کہ اگر وہ اس سامان کے ثمن میں سے کچھ ادا کر چکا ہے تو جو ثمن باقی ہیں ان میں وہ دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر ہو گا۔ اور جو آدمی فوت ہو گیا اور اس کے پاس کسی آدمی کا سامان بعینہٖ موجود ہو چاہے سامان بیچنے والے نے ثمن میں سے کچھ وصول کیا ہو یا وصول نہ کیا ہو، تو وہ قرض خواہوں کے ساتھ برابر ہو گا۔ ابو داؤد نے کہا: حضرت مالک کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

3056۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَفْلَسَ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكُمْ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَنْ أَفْلَسَ أَوْ مَاتَ فَوَجَدَ رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

حضرت عمر بن خلدہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے ایک ساتھی کے معاملہ میں آئے جو کہ مفلس ہو چکا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: میں یقیناً تم میں وہ فیصلہ کروں گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جو آدمی مفلس ہو جائے یا فوت ہو جائے اور بیچنے والا آدمی اپنا سامان بعینہٖ اس کے پاس پالے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہو گا۔

بَاب فِيمَنْ أَحْيَا حَسِيرًا (ایسے آدمی کا بیان جس نے بیکار جانور کو پکڑ کر طاقتور بنالیا)

3057۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَنْ أَبَانَ أَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا أَهْلُهَا أَنْ يَعْلِفُوهَا فَسَيَّبُوهَا فَأَخَذَهَا فَأَحْيَاهَا فَهِيَ لَهُ قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَقُلْتُ عَمَّنْ قَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثُ حَمَّادٍ وَهُوَ أَبْيَنُ وَأَتَمُّ

ابان سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے انہیں حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی جانور پایا درآنحالیکہ اس کے گھر والے (مالک) اسے چارہ وغیرہ کھلانے پلانے سے عاجز آ چکے ہوں اور انہوں نے اسے آوارہ چھوڑ دیا ہو اور اس نے اسے پکڑ لیا اور اسے کھلا پلا کر زندہ کر دیا تو وہ جانور اسی کا ہو گا۔ ابان کی حدیث میں ہے کہ عبید اللہ نے کہا: میں نے پوچھا: کس نے یہ حدیث سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے کئی صحابہ کرام سے اسے سنا ہے۔ ابو داؤد نے کہا: یہ حماد کی حدیث ہے اور وہی زیادہ واضح اور مکمل ہے۔

3058۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الشَّعْبِيِّ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ دَابَّةً بِمَهْلَكٍ فَأَحْيَاهَا رَجُلٌ فَهِيَ لِمَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَحْيَاهَا

عبیداللہ بن حمید بن عبدالرحمن نے شعبی سے حضور نبی مکرم ﷺ تک مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کوئی جانور ہلاکت کے لیے چھوڑا۔ پھر کسی آدمی نے اسے زندہ کر دیا (یعنی اسے چارہ اور دوا وغیرہ مہیا کی) تو یہ جانور اسی کے لیے ہوگا جس نے اسے چارہ وغیرہ مہیا کیا۔

بَابٌ فِي الرَّهْنِ (رہن (گروی رکھنے) کا بیان)

3059۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَبَنُ الدَّرِّ يُحْلَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَالظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَحْلِبُ النَّفَقَةُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ عِنْدَنَا صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اونٹنی کا دودھ اس کے خرچے کے عوض دوہا جاسکتا ہے جب کہ وہ رہن رکھی ہوئی ہو اور اس کے خرچہ کے عوض اس پر سوار ہوا جاسکتا ہے جب کہ وہ رہن رکھی گئی ہو اور اس کا خرچہ (چارہ وغیرہ) اسی پر ہوگا جو سوار ہوگا اور دودھ دوہے گا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث ہمارے نزدیک صحیح ہے۔

فائدہ: یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ مرتہن کے لیے رہن سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ بشرطیکہ اسے اس کی ضرورت ہو، اگرچہ مالک نے اجازت نہ بھی دی ہو۔ یہ قول امام احمد، اسحاق، لیث اور حسن وغیرہ کا ہے جب کہ امام شافعی، امام ابوحنیفہ، امام مالک اور جمہور علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ مرتہن رہن سے کسی قسم کے منافع حاصل نہیں کرسکتا۔ بلکہ فوائد اور منافع بھی راہن کے لیے ہیں اور اس کی مشقت یعنی اخراجات بھی اسی پر ہیں۔ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ یہ حدیث جمہور علماء کے نزدیک مجمع علیہ اصول اور وہ آثار جو ثابت ہیں اور ان کے صحیح ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، کے سبب قابل عمل نہیں۔ اور اس کے نسخ پر بخاری شریف کی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما دلالت کرتی ہے۔ اس میں الفاظ ہیں: لاتحلب ماشية امرئ بغير اذنه کہ بغیر اجازت کے کسی آدمی کا جانور نہیں دوہا جائے گا۔ واللہ اعلم۔ (بذل المجہود ص209 ج15)

3060۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ لَأُنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوحِ اللَّهِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللَّهِ إِنَّ وُجُوهَهُمْ لَنُورٌ وَإِنَّهُمْ عَلَى نُورٍ لَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُونَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ[1]

ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء ہیں (لیکن) قیامت کے دن

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انبیاء اور شہداء بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے مراتب پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ ہمیں بتائیں وہ کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سبب باہم محبت کرتے ہیں اس کے باوجود کہ ان کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہوتی اور نہ ایسے مال ہوتے ہیں جو وہ ایک دوسرے کو عطا کرتے ہیں۔ قسم بخدا! بلاشبہ ان کے چہرے نور سے منور ہوں گے اور وہ نور پر ہوں گے (یعنی وہ ہر جانب سے نور میں گھرے ہوں گے)۔ وہ خوف زدہ نہیں ہوں گے جب لوگ خوفزدہ ہوں گے اور وہ غمگین نہیں ہوں گے جب لوگ غمزدہ ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

فائدہ: وہ عالی بخت اور خوش نصیب لوگ جو اپنی حیات مستعار کو اپنے رب کریم کے سپرد کردیتے ہیں اور اس کے احکام کے تابع ہو کر گزارتے ہیں اور اپنے دل میں عشق مصطفیٰ کریم ﷺ کی شمع روشن کرتے ہیں، یہ رب کریم کی طرف سے ان کے لیے انعام ہے کہ ان کے مقام و مرتبہ پر انبیاء و شہداء بھی رشک کریں گے۔ رب کریم ہمیں بھی ان کی معیت و سنگت نصیب فرمائے۔ آمین

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَأْكُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ (اس کا بیان کہ آدمی اپنے بیٹے کا مال کھا سکتا ہے)

3061- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فِي حِجْرِي يَتِيمٌ أَفَآكُلُ مِنْ مَالِهِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَطْيَبِ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ

عمارہ بن عمیر نے اپنی پھوپھی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: میرے زیر پرورش ایک یتیم ہے، کیا میں اس کے مال میں سے کھا سکتا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے پاکیزہ اور اچھی خوراک وہ ہے جو آدمی اپنی کمائی سے کھائے اور اس کا بیٹا بھی اس کی کمائی میں سے ہے (لہٰذا اس کے مال میں سے کھانا اس کے لیے بالکل جائز ہے)۔

3062- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَلَدُ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِهِ فَكُلُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ زَادَ فِيهِ إِذَا احْتَجْتُمْ وَهُوَ مُنْكَرٌ

عمارہ بن عمیر نے اپنی ماں سے، انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی اولاد اس کی کمائی میں سے ہے اور انتہائی اچھی اور خوب کمائی میں سے ہے۔ پس تم ان کے مالوں میں سے کھاؤ۔ ابوداؤد نے کہا ہے: حماد بن ابی سلیمان نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے: اذا احتجتم (جب تم محتاج ہو) اور یہ الفاظ منکر ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3063۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا وَإِنَّ وَالِدِي يَحْتَاجُ مَالِي قَالَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک میرا مال بھی ہے اور اولاد بھی اور بلاشبہ میرا والد میرے مال کا محتاج اور ضرورت مند ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے والد کے لیے ہے۔ بے شک تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے، پس تم اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

فائدہ: چونکہ اولاد والدین کی کمائی ہے تو پھر اولاد کا مال بالواسطہ والدین کی ہی کمائی ہے۔ اس لیے اپنی احتیاج اور ضرورت کے مطابق اپنی اولاد کے مال میں تصرف کرنے کا پورا حق رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ اگر سوائے سامان کے اور کوئی شے نہ ہو تو وہ اسے فروخت کر کے بھی اپنے روزمرہ کے اخراجات پورے کر سکتے ہیں۔ چاہے اولاد کی طرف سے اجازت ہو یا نہ ہو اور پھر اولاد کو اپنے والدین سے خرچ کیے ہوئے مال کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل نہیں۔ البتہ زمین وغیرہ جائیداد کو بغیر اولاد کے مشورہ کے اپنے اخراجات کے لیے فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ

ایسے آدمی کا بیان جو کسی آدمی کے پاس بعینہٖ اپنا مال پالے

3064۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے کسی آدمی کے پاس بعینہٖ اپنا مال پالیا تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے اور خریدنے والا اسے تلاش کرے جس نے اسے وہ مال بیچا ہے (اور اس کے خلاف مال کی قیمت واپس کرنے کا دعویٰ کرے)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ حَقَّهُ مِنْ تَحْتِ يَدِهِ

ایسے آدمی کا بیان جو اپنا حق اس مال میں سے لے لے جو اس کے پاس امانت ہے

3065۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا أُمَّ مُعَاوِيَةَ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَإِنَّهُ لَا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَبَنِيكِ بِالْمَعْرُوفِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند جو کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ماں ہے، وہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: بے شک ابو سفیان انتہائی بخیل آدمی ہے وہ مجھے اتنا مال بھی نہیں دیتا جو میری اور میرے بیٹوں کی حاجات کے لیے کافی ہو۔ تو کیا مجھ پر کوئی حرج ہے کہ میں اس کے مال میں سے کچھ لے لیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اتنا لے لے جو تیرے لیے اور تیری اولاد کی حاجات کو پورا کرنے کے لیے کافی ہو۔ اتنی مقدار میں جو عرف اور عادات کے مطابق تمہارے لیے کافی ہو۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے استدلال کیا گیا ہے کہ اگر کسی آدمی کا کوئی حق دوسرے کے ذمہ واجب الادا ہو اور وہ اسے پورا کرنے سے عاجز ہو تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے حق کی مقدار اس کے مال سے بغیر اجازت لے لے۔ یہ امام شافعی اور ایک جماعت کا قول ہے اور ان کے نزدیک راجح ہے کہ وہ اپنے حق کی جنس کے سوا مال نہیں لے سکتا مگر اس صورت میں جب کہ اس کے حق کی جنس متعذر رہو۔ اور امام اعظم ابو حنیفہ سے ایک روایت ہے کہ وہ اپنے حق کی جنس سے لے سکتا ہے اور غیر جنس سے نہیں لے سکتا۔ البتہ نقدی کو ایک دوسرے سے بدلا جا سکتا ہے۔ (بذل المجہود ص 214 ج 15)

3066۔ حَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُنْفِقِي [1] بِالْمَعْرُوفِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بے شک ابو سفیان بخیل آدمی ہے، کیا مجھ پر کوئی حرج ہے کہ میں اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے اس کے بچوں پر کچھ خرچ کروں؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تجھ پر کوئی حرج نہیں ہے کہ تو مروجہ طریقے سے خرچ کرے۔

3067۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ يَعْنِي الطَّوِيلَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ الْمَكِّيِّ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ لِفُلَانٍ نَفَقَةَ أَيْتَامٍ كَانَ وَلِيَّهُمْ فَغَالَطُوهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَدَّاهَا إِلَيْهِمْ فَأَدْرَكْتُ لَهُمْ مِنْ مَالِهِمْ مِثْلَيْهَا قَالَ قُلْتُ أَقْبِضُ الْأَلْفَ الَّذِي ذَهَبُوا بِهِ مِنْكَ قَالَ لَا حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ

یوسف بن ماہک مکی نے بیان کیا ہے کہ میں فلاں آدمی کے لیے یتیموں کا خرچہ لکھا کرتا تھا۔ وہ ان کا ولی اور سرپرست تھا۔ پس ان یتیموں نے اسے ایک ہزار درہم کا مغالطہ دے دیا اور اس نے انہیں وہ ادا کر دیا۔ پھر میں نے ان (یتیموں) کے مال میں سے اس کی دو مثل پا لیا تو میں نے اسے کہا: تو اس سے وہ ہزار لے لے جو وہ تجھ سے لے گئے ہیں۔ تو اس آدمی نے کہا: نہیں، کیونکہ میرے باپ نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: تو اسے امانت ادا کر جو تجھے امین بنائے اور تو اس سے خیانت نہ کر جو تیرے ساتھ خیانت کرے۔

3068۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں عَلَيْهِمْ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَقَيْسٌ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اس کی امانت ادا کر جس نے تیرے پاس امانت رکھی اور تو اس کے ساتھ خیانت نہ کر جس نے تیرے ساتھ خیانت کی۔

بَابٌ فِي قَبُولِ الْهَدَايَا (ہدایا اور تحائف کو قبول کرنے کا بیان)

3069۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ السَّبِيعِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور آپ ﷺ اس پر بدلہ بھی عطا فرماتے تھے۔

3070۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَايْمُ اللهِ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا مِنْ أَحَدٍ هَدِيَّةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُهَاجِرًا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا أَوْ دَوْسِيًّا أَوْ ثَقَفِيًّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں آج کے دن کے بعد کسی سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا سوائے ایسے آدمی کے جو مہاجر قریشی ہو یا انصار میں سے ہو یا قبیلہ دوس یا قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھنے والا ہو۔

فائدہ: علامہ خطابی نے بیان کیا ہے کہ ہدیہ لینے دینے کے اعتبار سے لوگوں کے تین طبقات ہیں: ایک یہ کہ آدمی کا اپنے سے ادنیٰ آدمی کو کوئی شے تحفہ دینا، اس میں اس کی عزت افزائی اور اس کی مہربانی کرنا مقصود ہوتا ہے، لہٰذا اس میں عوض کا تقاضا نہیں ہوتا، دوسرا چھوٹے کا بڑے کو تحفہ دینا طلب منفعت اور فائدہ کے لیے، اس میں بدلہ واجب ہوتا ہے اور تیسرا اپنی مثل کو تحفہ دینا۔ تو اس میں باہمی محبت اور قرب مقصود ہوتا ہے اور اس میں بھی کہا گیا ہے کہ عوض اور بدلہ دیا جائے گا۔ اور مذکورہ بالا حدیث میں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہدیہ کو چند افراد کے ساتھ مخصوص کیا ہے اس کا سبب یہ بنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کو ایک اونٹ ہدیہ پیش کیا تو آپ ﷺ نے اس کے عوض میں اسے چھ اونٹ دیے اور وہ پھر بھی ناراض ہی رہا۔ جب آپ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر یہ مذکورہ ارشاد فرمایا۔ (بذل ص 219 ج 15)

بَابُ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ (ہبہ واپس لوٹانے کا بیان)

3071۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ وَهَمَّامٌ وَشُعْبَةُ قَالُوا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ قَالَ هَمَّامٌ وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَا نَعْلَمُ الْقَيْئَ إِلَّا حَرَامًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہبہ کو واپس لوٹانے والا اپنی قے کھانے والے کی طرح ہے۔ ہمام نے بیان کیا اور قتادہ نے بیان کیا: ہم تو قے کھانے کو حرام جانتے ہیں (تو اس میں بھی مقصود شدت اور سختی ہے اور سخت ناپسندیدگی کا اظہار ہے اس پر کہ ایک چیز پہلے ہبہ کی جائے اور پھر اسے واپس لوٹا لیا جائے)۔

3072۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً أَوْ يَهَبَ هِبَةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ فَإِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ

حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ کسی کو کوئی چیز عطا کرے یا اسے ہبہ کرے تو پھر اسے لوٹا لے۔ سوائے والد کے کہ وہ اس شے سے رجوع کر سکتا ہے جو وہ اپنے بیٹے کو عطا کرے۔ اور جو عطیہ دیتا ہے پھر اسے لوٹا لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی مثل ہے جو کھاتا رہتا ہے اور جب خوب سیر ہو جائے تو قے کر لے اور پھر اپنی قے کو چاٹنے لگ جائے۔ (یہ مثال بیان کر کے اس عمل کی انتہائی کراہت اور قباحت کو بیان کرنا مقصود ہے)۔

3073۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَسْتَرِدُّ مَا وَهَبَ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيئُ فَيَأْكُلُ قَيْئَهُ فَإِذَا اسْتَرَدَّ الْوَاهِبُ فَلْيُوَقَّفْ فَلْيُعَرَّفْ بِمَا اسْتَرَدَّ ثُمَّ لِيُدْفَعْ إِلَيْهِ مَا وَهَبَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو اپنی ہبہ کی ہوئی شے واپس لوٹا لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی مثل ہے جو قے کرتا ہے اور پھر اپنی قے کو کھانے لگ جاتا ہے۔ اور ہبہ کرنے والا واپس لوٹانے کا مطالبہ کرے تو اسے روکا جائے اور اس سے واپس لوٹانے کا سبب معلوم کیا جائے۔ بعد ازاں اسے وہ شے دے دی جائے جو اس نے ہبہ کی ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ناپسندیدہ اور مکروہ ہونے کے باوجود واہب کو اپنی موہوبہ شے واپس لوٹانے کا حق حاصل ہے، چاہے واہب اور موہوب لہ دونوں کی رضامندی کے ساتھ ہو یا قضائے قاضی کی شرط پر ہو۔ یہی احناف کا مذہب ہے۔ (بذل المجہود ص 222 ج 15)

بَابٌ فِي الْهَدِيَّةِ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ (کسی کام کی غرض سے ہدیہ لینے کا بیان)

3074۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِأَخِيهِ بِشَفَاعَةٍ1 فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کے لیے کسی کام کی سفارش کی اور اس نے اس پر اسے ہدیہ پیش کیا اور اس نے اسے قبول کرلیا تو وہ ربا (سود) کے دروازوں میں سے بہت بڑے دروازے پر آ گیا۔

فائدہ: چونکہ اچھے کام کے لیے سفارش کرنا مستحب ہے اور کبھی کبھار واجب ہو جاتی ہے اور یہ عمل سفارش کرنے والے کے لیے باعث اجر وثواب ہے، اب اگر وہ اس کے عوض ہدیہ اور تحفہ وغیرہ قبول کرتا ہے تو وہ اس کے اجر کو اسی طرح ضائع کر دے گا جس طرح کہ ربا حلال کو ضائع کر دیتا ہے۔ واللہ اعلم (بذل ص223 ج15)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُفَضِّلُ بَعْضَ وَلَدِهِ فِي النُّحْلِ

ایسے آدمی کا بیان جو عطا میں اپنے ایک بیٹے کو فضیلت اور ترجیح دیتا ہے

3075۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ وَأَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ وَأَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنْحَلَنِي أَبِي نُحْلًا قَالَ إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ نِحْلَةً غُلَامًا لَهُ قَالَ فَقَالَتْ لَهُ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ ائْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَشْهِدْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَشْهَدَهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي النُّعْمَانَ نُحْلًا وَإِنَّ عَمْرَةَ سَأَلَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَ النُّعْمَانَ قَالَ لَا قَالَ فَقَالَ بَعْضُ هَؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ هَذَا جَوْرٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا تَلْجِئَةٌ فَأَشْهِدْ عَلَى هَذَا غَيْرِي قَالَ مُغِيرَةُ فِي حَدِيثِهِ أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا لَكَ فِي الْبِرِّ وَاللُّطْفِ سَوَاءً قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَشْهِدْ عَلَى هَذَا غَيْرِي وَذَكَرَ مُجَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ أَنْ تَعْدِلَ بَيْنَهُمْ كَمَا أَنَّ لَكَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يَبَرُّوكَ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَعْضُهُمْ أَكُلَّ بَنِيكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَلَدِكَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيهِ أَلَكَ بَنُونَ سِوَاهُ وَقَالَ أَبُو الضُّحَى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ

مجالد اور اسماعیل بن سالم نے شعبی سے اور انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میرے باپ نے مجھے کچھ عطا فرمایا اور اس حدیث کے راویوں میں سے اسماعیل بن سالم نے کہا کہ وہ عطاء ایک غلام تھا (جو کہ نعمان بن بشیر کو ان کے والد نے دیا) تو میری ماں عمرہ بنت راحہ رضی اللہ عنہا نے میرے باپ سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ کو اس پر گواہ بنا لو۔ چنانچہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تاکہ آپ کو گواہ بنائیں

1۔ دیگر نسخوں میں شَفَاعَةً ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور آپ ﷺ کے پاس اس کا ذکر کرتے ہوئے عرض کی: میں نے اپنے بیٹے نعمان کو کچھ مال عطا کیا ہے اور عمرہ نے مجھے کہا ہے کہ میں اس معاملہ پر آپ کو شاہد بناؤں (اس لیے میں حاضر ہوا ہوں)۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیرا اس کے سوا کوئی بیٹا ہے؟ تو میں نے عرض کی: ہاں (اور بیٹے بھی ہیں)۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے تمام کو اتنا دیا ہے جتنا نعمان کو دیا ہے؟ عرض کی: نہیں۔ بعض محدثین نے اس مقام پر بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو زیادتی ہے۔ اور بعض نے کہا: یہ تو مجبوری کا عمل ہے، پس تو اس پر میرے سوا کسی اور کو گواہ بنالے۔ حضرت مغیرہ نے اپنی حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: کیا تیرے لیے یہ امر باعث مسرت نہیں ہے کہ وہ تیرے لیے نیکی اور حسن سلوک کرنے میں سب برابر ہوں۔ اس نے عرض کی: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس پر میرے سوا کسی اور کو گواہ بنالے۔ اور مجالد نے اپنی حدیث میں یہ ذکر کیا ہے: بے شک ان کا تجھ پر یہ حق ہے کہ تو ان کے درمیان عدل وانصاف کرے جیسا کہ تیرا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تیرے ساتھ احسان اور نیکی سے پیش آئیں۔ ابوداؤد نے زہری کی حدیث میں کہا ہے کہ بعض راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: اکل بنیک اور بعض نے کہا ہے اکل ولدک۔ ابن ابی خالد نے شعبی سے یہ بیان کیا ہے: الک بنون سواہ، کیا تیرے اس کے سوا بیٹے ہیں؟ اور ابوالضحیٰ نے نعمان بن بشیر سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: الک ولد غیرہ (کیا تیرا اس کے سوا کوئی بیٹا ہے؟)۔

3076۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا هَذَا الْغُلَامُ قَالَ غُلَامِي أَعْطَانِيهِ أَبِي قَالَ فَكُلَّ[1] إِخْوَتِكَ أَعْطَى كَمَا أَعْطَاكَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ان کے باپ نے انہیں ایک غلام عطا فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: یہ غلام کون ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ میرا غلام ہے جو میرے باپ نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیرے ہر بھائی کو تیرے باپ نے اسی طرح دیا ہے جیسے تجھے دیا ہے؟ عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس تو اسے واپس لوٹا دے۔

3077۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ اعْدِلُوا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ

حاجب بن مفضل بن مہلب نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو، اپنے بیٹوں کے مابین انصاف اور مساوات برتو۔

3078۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتْ امْرَأَةُ بَشِيرٍ انْحَلْ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامًا وَقَالَتْ لِي أَشْهِدْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ إِخْوَةٌ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ[2] مَا

1۔ ایک نسخہ میں أفَكُلَّ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں مِثْلَ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلٰى حَقٍّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا: تو میرے بیٹے کو اپنا غلام عطا کر اور میرے لیے رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنا۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: بے شک فلاں کی بیٹی نے مجھے کہا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو ایک غلام دوں اور اس نے مجھے یہ بھی کہا ہے کہ تو میرے لیے رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: کیا اس کے اور بھائی ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ہر ایک کو تو نے اتنا دیا ہے جتنا تو نے اسے دیا ہے۔ عرض کی: نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: یہ درست نہیں اور میں حق کے سوا کسی پر شاہد نہیں بنتا۔ (یعنی اس میں انصاف کا پہلو مفقود ہے، لہٰذا میں اس پر گواہ نہیں ہو سکتا۔ یہ عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے انتہائی اہم تنبیہ ہے۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي عَطِيَّةِ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

اس کا بیان کہ کیا عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ دے سکتی ہے؟

3079۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَحَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ أَمْرٌ فِي مَالِهَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے اپنے مال میں سے کچھ دینا جائز نہیں ہے جب کہ اس کا خاوند اس کی عزت و عصمت کا مالک ہے۔

فائدہ: حسن معاشرت اور باہمی اعتماد کا تقاضا یہی ہے کہ عورت اگر کسی کو کوئی چیز دینا چاہے تو اس کے بارے مرد سے مشاورت کرے اور اس کی وضاحت حاصل کرے۔ نتیجۃً دونوں کے مابین اعتماد قائم رہے گا اور گھریلو فضا پر امن اور راحت بخش ہوگی۔ بصورت دیگر عدم اعتماد پیدا ہوگا اور گھر کا امن و سکون غارت ہو کر رہ جائے گا۔ واللہ اعلم

3080۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ دینا جائز نہیں ہے۔

بَابٌ فِي الْعُمْرٰى (عمریٰ کا بیان)

3081۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عمریٰ جائز ہے۔ ابوالولید، ہمام نے قتادہ عن الحسن عن سمرۃ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی کی مثل بیان کیا ہے (عمریٰ سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو کہے: میں نے یہ مکان یا زمین تجھے تیری عمر تک دی۔ یہ ہبہ کی مثل ہے، جس کو یہ دی جائے وہ اس کا مالک بن جاتا ہے اور اس کے فوت ہوجانے کے بعد اس کے ورثاء اس کے مالک بنتے ہیں)۔

3082۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ الْعُمْرَى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ فرماتے تھے: عمریٰ اسی کے لیے ہے جسے وہ عطا کر دی گئی۔ (یعنی جسے کوئی شے عمر بھر کے لیے دی جائے تو وہ اس کی ملکیت ہوجاتی ہے)۔

3083۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جسے عمر بھر کے لیے کوئی شے دی گئی تو وہ اس کے لیے ہوگی اور اس کے وارثوں کے لیے اور اس کے وارث وہ ہوں گے جو اس آدمی کے فوت ہوجانے کے بعد اس کے وارث بنیں گے۔

احمد بن الحواری، ولید نے اوزاعی عن الزہری عن ابی سلمۃ وعروۃ عن جابر عن النبی ﷺ کی سند سے اس کی مثل روایت بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح اسے لیث بن سعد نے زہری عن ابی سلمۃ عن جابر رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: مذکورہ جملہ روایات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جس کو عمر بھر کے لیے کوئی شے دی گئی تو اس کے فوت ہوجانے کے بعد اس کے مالک اس کے ورثاء ہوں گے۔ وہ شے ہبہ کرنے والے کی طرف واپس نہیں لوٹے گی۔ واللہ اعلم

بَاب مَنْ قَالَ فِيهِ وَلِعَقِبِهِ

اس کا بیان کہ کوئی عمر بھر کے لیے دیتے وقت اس کے ورثاء کا بھی ذکر کرے

3084۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَاخْتُلِفَ عَلَى الْأَوْزَاعِيِّ فِي لَفْظِهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَرَوَاهُ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ آدمی جسے عمر بھر کے لیے کوئی شے دی گئی اور یہ کہا گیا: عمریٰ لہ ولعقبہ یہ عمریٰ اس کے لیے ہے اور اس کے وارثوں کے لیے ہے۔ تو بے شک وہ شے اس کے لیے ہوگی جسے وہ عطا کی جارہی ہے۔ وہ اس کی طرف قطعاً لوٹ کر نہیں آئے گی جس نے اسے وہ عطا کی ہے، کیونکہ دینے والے نے یہ اس طرح دے دی ہے کہ اس میں میراث کے احکام جاری ہو چکے ہیں۔

حجاج بن ابی یعقوب، یعقوب نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ (ابراہیم بن سعد) نے صالح عن ابن شہاب کی سند سے اسی کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا: اور اسی طرح اسے عقیل نے ابن شہاب اور یزید بن ابی حبیب سے اور انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور اوزاعی عن ابی شہاب کی روایت میں الفاظ مختلف ہیں اور اسے فلیح بن سلیمان نے مالک کی حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔

3085۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: بے شک عمریٰ وہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے جائز قرار دیا ہے کہ دینے والا اس طرح کہے: یہ تیرے لیے ہے اور تیرے وارثوں کے لیے ہے۔ اور جب یہ کہا: یہ تیرے لیے ہے جب تک تو زندہ ہے تو پھر وہ اپنے مالک کی طرف لوٹ جائے گی۔ (یعنی جب معمرلہٗ فوت ہو جائے گا تو بجائے اس کے ورثاء کو ملنے کے یہ واپس پہلے مالک کی طرف لوٹ آئے گی۔ اور یہی حضرت امام مالک کی دلیل ہے کہ عمریٰ معمرلہٗ کے فوت ہونے کے بعد واپس لوٹ آئے گی۔ لیکن فتح الودود میں ہے کہ یہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا اجتہاد ہے۔ جسے شاید ایما رجل اعمر عمریٰ لہ ولعقبہ کے مفہوم سے اخذ کیا گیا ہے اور یہ اجتہاد حجت نہیں اور نہ ہی یہ احادیث مطلقہ کا مخصص ہے۔ واللہ اعلم

(بذل المجہود ص 235 ج 15)

3086۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُرْقِبُوا وَلَا تُعْمِرُوا فَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا أَوْ أُعْمِرَهُ فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نہ رقبیٰ کرو اور نہ عمریٰ کرو۔ پس وہ آدمی جسے رقبیٰ کے طور پر کوئی شے دی گئی یا عمریٰ کے طور پر تو وہ شے اس کے وارثوں کے لیے ہو جائے گی۔

فائدہ: رقبیٰ کا مفہوم یہ ہے کہ ایک آدمی مکان دوسرے کو دیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اگر میں تجھ سے پہلے فوت ہو گیا تو یہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مکان تیرا ہے، اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہوا تو یہ مکان میرا ہے۔ تو چونکہ اس میں مکان کی ملکیت کو دوسرے کی موت کے ساتھ معلق کیا گیا ہے اور ہر ایک دوسرے کی موت کا منتظر ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک باطل ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے کہ داری لک سے تملیک ثابت ہے اور رقبیٰ کی شرط فاسد ہے۔

3087۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ طَارِقٍ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْطَاهَا ابْنُهَا حَدِيقَةً مِنْ نَخْلٍ فَمَاتَتْ فَقَالَ ابْنُهَا إِنَّمَا أَعْطَيْتُهَا حَيَاتَهَا وَلَهُ إِخْوَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هِيَ لَهَا حَيَاتَهَا وَمَوْتَهَا قَالَ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَيْهَا قَالَ ذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا: اسے اس کے بیٹے نے کھجوروں کا ایک باغ عطا کیا تھا پھر وہ فوت ہوگئی تو اس کے بیٹے نے کہا: میں نے اسے اس کی زندگی بھر کے لیے یہ دیا تھا اور اس کے بھائی بھی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اسی کے لیے ہے اس کی زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی۔ تو اس نے عرض کی: میں نے تو اسے یہ بطور صدقہ دیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو تیرے لیے اس سے بھی بعید اور عجیب ہے (کہ تو صدقہ کو واپس لوٹانے کا مطالبہ کر رہا ہے)۔

بَابٌ فِي الرُّقْبَى (رقبیٰ کا بیان)

3088۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمریٰ اپنے اہل کے لیے جائز ہے اور رقبیٰ اپنے اہل کے لیے جائز ہے (یعنی اگر کوئی مکان وغیرہ بطور عمریٰ یا رقبیٰ کسی کو دیا۔ تو جس کو دیا ہے وہ اس کا مالک بن جائے گا اور دینے والے کی طرف واپس لوٹ کر نہیں آئے گا)۔

3089۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَعْقِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِمُعْمَرِهِ مَحْيَاهُ وَمَمَاتَهُ وَلَا تُرْقِبُوا فَمَنْ أَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيلُهُ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عمر بھر کے لیے کوئی شے دی تو وہ شے معمرلہٗ کے لیے ہی ہوگی اس کی زندگی میں بھی اور اس کی موت کے بعد بھی۔ اور تم رقبیٰ نہ کرو، پس جس نے کسی شے کا رقبیٰ کیا تو وہ شے اسی کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے رقبیٰ کیا۔

3090۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ الْعُمْرَى أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هُوَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ فَهُوَ لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ وَالرُّقْبَى هُوَ أَنْ يَقُولَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْإِنْسَانُ هُوَلِلْآخِرِ مِنِّي وَمِنْكَ

عثمان بن اسود نے حضرت مجاہد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: عمریٰ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو کہے: یہ شے تیرے لیے ہے جب تک تو زندہ ہے۔ پس جب اس نے یہ کہہ دیا تو وہ شے اس کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے ہو گی۔ اور رقبیٰ یہ ہے کہ ایک انسان دوسرے کو کہے کہ اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو گیا تو یہ شے میری ہو گی اور اگر میں تجھ سے پہلے فوت ہو گیا تو یہ شے تیری ہو گی۔

بَابٌ فِي تَضْمِينِ الْعَوَرِ (عاریۃً لی ہوئی شے کی ضمانت کا بیان)

3091۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ فَقَالَ هُوَ أَمِينُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہاتھ جو شے لے وہ اس کے ذمہ واجب الاداء ہے یہاں تک کہ وہ اسے ادا کر دے۔ (حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں) کہ حضرت حسن بھول گئے اور انہوں نے کہا: وہ (یعنی عاریۃً لینے والا) تیرا امین ہے، اس پر کوئی ضمانت نہیں (حالانکہ حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شے کسی سے مانگ کر لی جائے تو اس کی واپسی واجب ہوتی ہے اور ضائع ہو جانے کی صورت میں اس کی قیمت دینا لازم ہوتا ہے)۔

3092۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعَارَ مِنْهُ أَدْرَاعًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَغَصْبٌ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَا بَلْ عَمَقٌ(1) مَضْمُونَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ رِوَايَةُ يَزِيدَ بِبَغْدَادَ وَفِي رِوَايَتِهِ بِوَاسِطٍ تَغَيَّرَ عَلَى غَيْرِ هَذَا

امیہ بن صفوان بن امیہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ حنین کے وقت اس سے کچھ زرہیں ادھار لیں۔ تو اس نے کہا: اے محمد! ﷺ کیا آپ یہ بطور غصب (جبراً) لے رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ ایسے حق کی بناء پر جو قابل ضمانت ہے (یعنی اگر ضائع ہو گئیں تو ہم ان کی ضمانت ادا کریں گے)۔

ابوداؤد نے کہا: یزید کی یہ روایت بغداد میں ہے اور ان کی ایک روایت واسط میں ہے، اس میں اس کے سوا کچھ تبدیلی ہے۔

3093۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا صَفْوَانُ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلَاحٍ قَالَ عَوَرٌ(2) أَمْ غَصْبًا قَالَ لَا بَلْ عَوَرٌ(3) فَأَعَارَهُ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِينَ إِلَى الْأَرْبَعِينَ دِرْعًا وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُنَيْنًا فَلَمَّا هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ جُمِعَتْ دُرُوعُ صَفْوَانَ فَفَقَدَ مِنْهَا أَدْرَاعًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِصَفْوَانَ إِنَّا قَدْ فَقَدْنَا مِنْ أَدْرَاعِكَ أَدْرَاعًا فَهَلْ نَغْرَمُ لَكَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ

1۔ دیگر نسخوں میں عمق کے بجائے عاریۃً ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں عور کے بجائے عاریۃً ہے۔ 3۔ ایضاً

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللهِ لِأَنَّ فِي قَلْبِي الْيَوْمَ مَا لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَانَ أَعَارَهُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ ثُمَّ أَسْلَمَ(1) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ نَاسٍ مِنْ آلِ صَفْوَانَ قَالَ اسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

عبدالعزیز بن رفیع نے آل عبداللہ بن صفوان کے کچھ لوگوں سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے صفوان! کیا تیرے پاس کچھ ہتھیار ہیں؟ اس نے عرض کی: کیا عاریۃ یا جبرا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ عاریۃ (ہم لیں گے) تو اس نے آپ ﷺ کو تیس سے چالیس تک زرہیں عاریۃ دیں اور رسول اللہ ﷺ نے حنین کی جنگ لڑی اور جب مشرکین شکست خوردہ ہو گئے تو صفوان کی زرہیں جمع کی گئیں۔ تو آپ نے ان میں سے چند زرہیں گم پائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے صفوان کو فرمایا: ہم نے تیری زرہوں میں سے چند زرہیں گم کر دی ہیں، کیا ہم تجھے اس کا تاوان ادا کر دیں؟ اس نے کہا: نہیں، یا رسول اللہ! ﷺ کیونکہ دل میں آج وہ ہے جو اس دن نہیں تھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس نے اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ ﷺ کو یہ زرہیں عاریۃ دی تھیں پھر بعد میں وہ مشرف باسلام ہو گیا۔

مسدد، ابوالاحواص، عبدالعزیز بن رفیع نے عطاء سے اور انہوں نے آل صفوان کے کچھ لوگوں سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مستعار لیں۔ آگے اسی کی مثل روایت ذکر کی۔

3094۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَلَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا ثُمَّ قَالَ الْعَوَرُ(2) مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ

شرحبیل بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق عطا فرما دیا ہے۔ لہٰذا وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں (کیونکہ اس کا حصہ میراث میں مقرر کر دیا گیا ہے) اور عورت اپنے گھر کی کوئی شے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر خرچ نہیں کر سکتی۔ تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ اناج بھی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو ہمارے اموال میں سے افضل ترین مال ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: عاریۃ لی ہوئی شے واپس پہنچائی جائے گی اور (عارضی منافع کے لیے) کسی کی عطا کردہ کوئی شے (زمین، درخت یا دودھ دینے والا جانور وغیرہ سب) واپس لوٹائی جائے گی اور قرض ادا کیا جائے گا اور کفیل ضامن ہو گا (یعنی اگر اصیل نہ دے تو پھر اس کے ذمہ واجب الاداء شے کی ادائیگی کفیل پر لازم ہو گی)۔

3095۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُصْفُرِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَتْكَ رُسُلِي فَأَعْطِهِمْ ثَلَاثِينَ دِرْعًا

1۔ قال ابوداؤد تا ثم اسلم کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔ 2۔ دیگر نسخوں میں العور کے بجائے العَارِيَةُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَعَوَرٌ (1) مَضْمُونَةٌ أَوْ عَوَرٌ (2) مُؤَدَّاةٌ قَالَ بَلْ مُؤَدَّاةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد حَبَّانُ خَالُ هِلَالٍ الرَّائِي

صفوان بن یعلیٰ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میرے بھیجے ہوئے آدمی تیرے پاس آئیں تو انہیں تیس زرہیں اور تیس اونٹ دے دینا۔ اس نے بیان کیا: تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا یہ عاریۃ ایسا ہے جس کی ضمانت لازم ہوتی ہے یا وہ عاریہ ہے جس میں لی ہوئی شے واپس پہنچائی جاتی ہے (یعنی آپ ان دونوں میں سے کس طور پر لیں گے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ ایسا عاریہ جس میں شے واپس پہنچائی جاتی ہے (یعنی ہم اس طور پر لیں گے کہ زرہیں اور اونٹ سب واپس کر دیں گے)۔ ابوداؤد نے کہا: حبان، ہلال الرائی کا ماموں ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ أَفْسَدَ شَيْئًا يَغْرَمُ مِثْلَهُ

اس کا بیان کہ جس نے کسی کی کوئی شے برباد کی تو وہ اس کی مثل کا ضامن ہوگا

3096۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمِهَا قَصْعَةً (3) فِيهَا طَعَامٌ قَالَ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتْ الْقَصْعَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ زَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى كُلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى جَاءَتْ قَصْعَتُهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى لَفْظِ حَدِيثِ مُسَدَّدٍ قَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالْقَصْعَةَ حَتَّى فَرَغُوا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الرَّسُولِ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ محترمہ کے پاس تھے کہ ایک دوسری زوجہ محترمہ نے اپنے خادم کے ذریعہ آپ کی طرف ایک پیالہ بھیجا جس میں کھانا تھا۔ پس (آپ ﷺ جس زوجہ کے گھر تھے) اس نے اپنا ہاتھ مارا اور پیالہ توڑ دیا (یعنی آپ غیرت کے سبب یہ برداشت نہ کر سکیں کہ حضور میرے گھر تشریف فرما ہوں اور کھانا کوئی اور پیش کرے)۔ ابن مثنیٰ نے بیان کیا ہے: پس حضور نبی مکرم ﷺ نے ٹوٹے ہوئے دونوں ٹکڑوں کو اٹھایا اور ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا اور پھر آپ ان میں کھانا جمع کرنے لگے اور فرمانے لگے: (وہاں موجود صحابہ کرام کو) تمہاری ماں کو غیرت آگئی۔ اس نے اسے اچھا نہیں سمجھا۔ ابن مثنیٰ نے یہ زائد ذکر کیا ہے: تم کھاؤ۔ پس وہاں موجود سب نے کھایا یہاں تک کہ ان کی جانب سے پیالہ آگیا جن کے گھر میں آپ تھے۔ پھر ہم حدیث مسدد کے الفاظ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کھاؤ۔ اور آپ نے قاصد اور پیالہ دونوں کو روکے رکھا یہاں تک کہ جب لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے صحیح سالم پیالہ اس خادم کو دے دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ اپنے گھر میں رکھ لیا۔ (یعنی

1۔ دیگر نسخوں میں عاریۃ ہے۔　　2۔ ایضاً　　3۔ ایک نسخہ میں مع خادم بقصعۃ کے الفاظ ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس گھر میں جس میں آپ اس دن قیام فرما تھے)۔

3097۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي فُلَيْتٌ الْعَامِرِيُّ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا مَا رَأَيْتُ صَانِعًا طَعَامًا مِثْلَ صَفِيَّةَ صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ طَعَامًا فَبَعَثَتْ بِهِ فَأَخَذَنِي أَفْكَلٌ فَكَسَرْتُ الْإِنَاءَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْتُ قَالَ إِنَاءٌ مِثْلُ إِنَاءٍ وَطَعَامٌ مِثْلُ طَعَامٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی مثل کسی کو کھانا بنانے والا نہیں دیکھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا بنایا اور آپ ﷺ کی طرف بھیجا۔ تو مجھے شدید غصہ آیا (کہ میری باری میں انہوں نے کھانا پکا کر بھیجا ہے) تو میں نے وہ برتن ہی توڑ دیا۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ جو کچھ میں نے کیا ہے اس کا کفارہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: برتن کی مثل برتن اور کھانے کی مثل کھانا۔

بَابُ الْمَوَاشِي تُفْسِدُ زَرْعَ قَوْمٍ (قوم کی کھیتی برباد کرنے والے جانوروں کا بیان)

3098۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَفْسَدَتْهُ عَلَيْهِمْ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ

حرام بن محیصہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک آدمی کے باغ میں داخل ہوگئی اور اسے برباد کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا فیصلہ اس طرح فرمایا کہ مال والوں پر دن کے وقت اس کی حفاظت کرنا لازم ہے اور جانوروں کے مالکوں پر رات کے وقت ان کی حفاظت کرنا لازم ہے۔ (یعنی اگر رات کے وقت کوئی جانور کسی کا نقصان کرے گا تو اس کا تاوان اس کے مالک پر ہوگا)۔

3099۔حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ فَدَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَكُلِّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهَا فَقَضَى أَنَّ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ حِفْظَ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ان کی ایک اونٹنی تھی جو بہت زیادہ نقصان کرنے والی تھی۔ پس وہ یک باغ میں داخل ہوگئی اور اسے برباد کر دیا۔ تو اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی تو آپ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغات کی حفاظت کرنا ان کے مالکوں پر لازم ہے اور رات کے وقت جانوروں کی حفاظت کرنا ان کے مالکوں پر لازم ہے اور جانوروں کے مالکوں پر (اس نقصان کی تلافی لازمی ہوگی) جو نقصان رات کے وقت ان کے جانوروں نے کسی کو پہنچایا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سنن ابی داؤد

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائیل میں ڈاون لوڈ کرنے کے ٹیلگرام پر ان چینل و گروپ کو جوائن کریں

https://telegram.me/Tehqiqat

https://telegram.me/faizanealahazrat

https://telegram.me/FiqaHanfiBooks

https://t.me/misbahilibrary

آرکایو لنک

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://archive.org/details/@muhammad_tariq_hanafi_sunni_lahori

بلوگسپوٹ لنک

http://ataunnabi.blogspot.in

وَمَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ

سُنن ابی داؤد مُترجم جلد سوم

امام ابوداؤد سُلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

ابوالعرفان محمد انور مگھالوی

فاضل و مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

زیرِ اہتمام:

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	سنن ابی داؤد مترجم (جلد سوم)
تالیف	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	ابوالعرفان مولانا محمد انور مگھالوی
	فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر اہتمام	ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
ناشر	محمد حفیظ البرکات شاہ
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
سال اشاعت	اکتوبر 2012ء، باردوم
کمپیوٹر کوڈ	HS19

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 37221953 فیکس:۔ 042-37238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 37247350۔ فیکس 042-37225085

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-32212011-32630411۔ فیکس:۔ 021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Website:- www.ziaulquran.com

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فہرست مضامین

قضاء کے احکام کا بیان

عہدہ قضا کی طلب اور خواہش کا بیان 17

اس کا بیان کہ قاضی خطا کرسکتا ہے 17

طلب قضا اور اس کی طرف جلدی کرنے کا بیان 19

کراہیت رشوت کا بیان 20

عمال کے ہدایا لینے کا بیان 20

اس کا بیان کہ فیصلہ کیونکر کیا جائے 21

اس کا بیان کہ جب قاضی سے اپنے فیصلہ میں خطا ہوجائے 21

اس کا بیان کہ مدعی اور مدعیٰ علیہ قاضی کے سامنے کیسے بیٹھیں 23

غصہ کی حالت میں قاضی کے فیصلہ کرنے کا بیان 23

اہل ذمہ کے درمیان فیصلہ کرنے کا بیان 23

قضاء میں رائے کے اجتہاد کا بیان 24

صلح کرنے کا بیان 25

شہادات کا بیان 25

اس کا بیان جو خصومت کے معاملہ کو جانے بغیر کسی کی خصومت پر معاونت کرتا ہے 26

جھوٹی شہادت کا بیان 27

ان کا بیان جن کی شہادت قبول نہیں کی جاتی 27

جنگل میں رہنے والوں کی شہروں میں رہنے والوں کے بارے شہادت دینے کا بیان 28

رضاعت کے بارے میں شہادت کا بیان 28

اہل ذمہ کی شہادت اور سفر میں وصیت کرنے کا بیان 29

اس کا بیان کہ جب حاکم کو ایک گواہ کی صداقت کا علم ہوجائے تو اس کے لیے اس کے مطابق فیصلہ دینا جائز ہے 30

ایک قسم اور ایک شاہد کے ساتھ فیصلہ کرنے کا بیان 31

ایسے دو آدمیوں کا بیان جو ایک شے کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان کے پاس گواہ موجود نہیں 34

اس کا بیان کہ قسم مدعیٰ علیہ کے ذمہ ہے 35

قسم کی کیفیت کا بیان 35

اس کا بیان کہ جب مدعیٰ علیہ ذمی ہو تو کیا وہ قسم اٹھائے گا؟ 35

ایسے آدمی کا بیان جو ایسی چیز کے بارے علم رکھنے کی قسم اٹھائے جو اس سے غائب ہو 36

اس کا بیان کہ ذمی کیسے قسم اٹھائے گا 37

اس کا بیان جو اپنے حق پر قسم کھاتا ہے 38

قرض وغیرہ میں قید کرنے کا بیان 38

وکالت کا بیان 39

قضاء سے متعلقہ کچھ چیزوں کا بیان 40

علم کا بیان

طلب علم پر رغبت دلانے کا بیان 43

اہل کتاب سے حدیث روایت کرنے کا بیان 44

علم کی کتابت کا بیان 45

رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کذب بیانی پر سختی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کرنے کا بیان 46
بغیر علم کے کتاب اللہ کے بارے میں گفتگو کرنے کا بیان 47
بات کو بار بار دہرانے کا بیان 47
تیز گفتگو کرنے کا بیان 47
فتویٰ دینے میں احتیاط اور پرہیز کا بیان 48
اس کا بیان کہ علم چھپانا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے 49
علم پھیلانے کی فضیلت کا بیان 49
بنی اسرائیل سے حدیث لینے کا بیان 50
اس کا بیان کہ جب طالب علم سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا نہ ہو 51
قصص کا بیان 50

شرابوں کا بیان

شراب کے حرام ہونے کا بیان 54
انگور کا بیان جسے شراب کے لیے نچوڑا جائے 55
شراب کو سرکہ بنالیے جانے کا بیان 56
اس کا بیان کہ شراب کن کن چیزوں سے بنائی جاتی ہے 56
نشہ لانے والی شے سے نہی کا بیان 57
داذی (ایک قسم کی شراب ہے) کی حرمت کا بیان 60
شراب کے برتنوں کا بیان 60
دو مخلوط چیزوں کی شراب کا بیان 64
گدر کھجور کی نبیذ کا بیان 66
نبیذ کا بیان کہ اسے کب تک پیا جا سکتا ہے؟ 66
شہد پینے کا بیان 68
اس کا بیان کہ جب نبیذ میں تیزی آ جائے 69
کھڑے ہو کر پینے کا بیان 69
مشکیزے کے منہ سے پینے کا بیان 69
مشکیزے کا منہ موڑ کر اس سے پینے کا بیان 70
پیالے کے سوراخ سے پانی پینے کا بیان 70
سونے اور چاندی کے برتن میں کچھ پینے کا بیان 71
پانی پر منہ رکھ کر اس سے پینے کا بیان 71
اس کا بیان کہ ساقی کب پیئے گا؟ 71
پانی میں پھونک مارنے اور اس میں سانس لینے کا بیان 72
اس کا بیان کہ جب کوئی دودھ پیے تو کیا کہے 73
برتنوں کے منہ باندھ کر رکھنے کا بیان 73

کھانوں کے احکام کا بیان

دعوت قبول کرنے کا بیان 75
نکاح کے وقت ولیمہ کے مستحب ہونے کا بیان 76
اس کا بیان کہ ولیمہ کتنے دنوں تک کیا جائے 77
سفر سے آتے وقت کھانا کھلانے کا بیان 77
ضیافت کا بیان 77
مہمان کے لیے غیر کے مال سے کھانے کا حکم منسوخ ہونے کا بیان 79
ایک دوسرے پر اظہار فخر کیلئے کھانا کھلانے کا بیان 80
دعوت قبول کرنے کا بیان جبکہ وہاں کوئی ناپسندیدہ چیز موجود ہو 80
اس کا بیان کہ جب دو دعوت دینے والے جمع ہو جائیں تو کس کا حق زیادہ ہے 81
اس کا بیان کہ جب نماز اور شام کا کھانا دونوں حاضر ہوں 81

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کھانے کے وقت دونوں ہاتھ دھونے کا بیان	82
کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا بیان	82
جلدی میں کھانا کھانے کا بیان	82
کھانے کی عیب جوئی کے مکروہ ہونے کا بیان	83
اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانے کا بیان	83
کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنے کا بیان	83
تکیہ لگا کر کچھ کھانے کا بیان	85
برتن کے درمیان سے کھانے کا بیان	86
ایسے دسترخوان پر بیٹھنے کا بیان جس پر کوئی ممنوع کھانے بھی ہوں؟	87
دائیں ہاتھ سے کھانے کا بیان	87
گوشت کھانے کا بیان	87
کدو شریف کھانے کا بیان	88
ثرید کھانے کا بیان	89
اس کا بیان کہ کھانے کو ناپسند کرنے کا اظہار مکروہ ہے	89
نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت کھانے اور ان کا دودھ پینے سے نہی کا بیان	89
گھوڑے کا گوشت کھانے کا بیان	90
خرگوش کھانے کا بیان	91
گوہ کھانے کا بیان	92
حباری کا گوشت کھانے کا بیان	93
حشرات الارض کھانے کا بیان	93
ان چیزوں کے حکم کا بیان جن کا حرام ہونا ذکر نہیں کیا گیا	94
بجو کھانے کا بیان	94
درندے کھانے سے نہی کا بیان	94
گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے کا بیان	96
ٹڈی کھانے کا بیان	97
پانی کی سطح پر تیرنے والی مردہ مچھلی کھانے کا بیان	98
حالت اضطرار میں مردار کھانے کا بیان	98
متعدد اور متلون کھانے جمع کرنے کا بیان	99
پنیر کھانے کا بیان	100
سرکے کا بیان	100
لہسن کھانے کا بیان	100
کھجور کا بیان	103
ایسی کھجوروں کو خوب دیکھ کر کھانے کا بیان جن میں کیڑے پڑے ہوں	103
کھجوریں کھاتے وقت دو دو ملا کر کھانے کا بیان	103
دو چیزوں کو ملا کر کھانے کا بیان	104
اہل کتاب کے برتنوں میں کھانے کا بیان	104
سمندری جانوروں کا بیان	105
گھی میں چوہا گر جائے تو اس کا حکم	106
کھانے میں مکھی گر جائے تو اس کا بیان	106
نیچے گر جانے والے لقمہ کا بیان	107
خادم کا آقا کے ساتھ کھانا کھانے کا بیان	107
رومال استعمال کرنے کا بیان	107
آدمی جب کھانا کھائے تو کیا دعا مانگے	108
کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کا بیان	108
جب کسی کے پاس کھانے کی دعوت ہو تو مالک کے لیے دعا کا بیان	109
طب کے احکام کا بیان	
ایسے آدمی کا بیان جو علاج کرتا ہے	110

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پرہیز کا بیان	110	**عتق کے احکام کا بیان**	
پچھنے لگوانے کا بیان	111	ایسے مکاتب غلام کا بیان جو مال کتابت کا بعض	
پچھنے لگوانے کے محل کا بیان	111	حصہ ادا کر دے اور بقیہ سے عاجز آجائے یا فوت	
اس کا بیان کہ پچھنے لگوانا کب مستحب ہوتا ہے؟	112	ہوجائے	133
رگ کاٹنے اور پچھنے کے محل کا بیان	113	معاہدہ کتابت فسخ ہوجانے کے بعد مکاتب کو بیچنے	
داغ لگانے کا بیان	113	کا بیان	134
ناک میں دوا ڈالنے کا بیان	113	مشروط آزادی کا بیان	136
نشرہ (مخصوص طرح کا دم یا علاج) کا بیان	114	اس کا بیان جس نے اپنے مملوک کا کچھ حصہ آزاد	
تریاق کا بیان	114	کر دیا	136
مکروہ ادویہ کا بیان	114	مذکورہ صورت میں غلام سے محنت و مشقت کرانے	
عجوہ کھجور کا بیان	116	کا بیان	137
حلق کی بیماری کے سبب بچوں کا حلق دبانے کا بیان	116	اس کا بیان جس نے کہا محنت نہیں کرائی جائے گی	138
سرمہ لگانے کے حکم کا بیان	117	اس کا بیان جو ذو رحم محرم کا مالک بنا	140
نظر لگ جانے کا بیان	117	ام ولد لونڈیوں کی آزادی کا بیان	141
دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ جماع کرنے کا		مدبر غلام کی بیع کرنے کا بیان	142
بیان	117	اس کا بیان جس نے اپنے وہ غلام آزاد کیے جو تہائی	
تعویذ لٹکانے کا بیان	118	مال سے زیادہ ہوں	143
دم کرنے کے بارے میں روایات کا بیان	119	اس کا بیان جس نے کوئی غلام آزاد کیا اور اس کے	
دم کی کیفیت کا بیان	120	پاس مال ہو	144
موٹا کرنے کی تدبیر کا بیان	125	ولد زنا کو آزاد کرنے کا بیان	144
کاہن سے متعلقہ بیان	125	آزاد کرنے کے ثواب کا بیان	144
علم نجوم کا بیان	126	کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہوتا ہے	145
علم رمل کی لکیروں اور پرندوں کو اڑا کر فال پکڑنے		حالت صحت میں آزاد کرنے کی فضیلت کا بیان	146
کا بیان	127	**حروف اور قراءتوں کے احکام کا بیان**	147
بدفال کا بیان	127	**حمام کے احکام کا بیان**	158
		ننگا ہونے سے نہی کا بیان	159

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

برہنہ تن ہوجانے کا بیان	160
لباس کے احکام کا بیان	162
جوکوئی نیا کپڑا پہنے اس کیلئے کون سی دعا مانگی جائے	163
قمیص سے متعلقہ روایات کا بیان	163
قباء سے متعلقہ روایات کا بیان	164
شہرت کے لیے لباس پہننے کا بیان	164
اون اور بالوں کا لباس پہننے کا بیان	164
موٹا لباس پہننے کا بیان	166
خز سے متعلقہ روایات کا بیان	167
ریشم پہننے کے بارے میں روایات کا بیان	167
ان کا بیان جنہوں نے اسے مکروہ جانا	168
نقش ونگار اور ریشم کے ساتھ سینے کی رخصت کا بیان	171
عذر کے سبب ریشم پہننے کا بیان	172
عورتوں کے لیے ریشم پہننے کا بیان	172
یمنی دھاری دار کپڑا پہننے کا بیان	173
سفید لباس کا بیان	173
کپڑوں کو دھونے اور میل کچیل نکالنے کا بیان	173
زرد رنگ سے رنگنے کا بیان	174
سبز رنگ کا بیان	174
سرخ رنگ کا بیان	175
سرخ رنگ کی رخصت کا بیان	177
سیاہ رنگ کا بیان	177
کپڑے کے سرے (کنارے) کا بیان	178
دستار کا بیان	178
بطور صماء کپڑے میں لپٹنے کا بیان	179
قمیص کا گریبان کھلا رکھنے کا بیان	180
سر کو کپڑے سے ڈھانپنے کا بیان	180
تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے متعلقہ روایات کا بیان	181
تکبر وغرور سے متعلقہ روایات کا بیان	184
تہبند کے محل کی مقدار کا بیان	185
عورتوں کے لباس کا بیان	186
اس ارشاد باری کا بیان کہ عورتیں اپنی چادریں اپنے اوپر لٹکا لیں	187
اس ارشاد کا بیان کہ وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں میں ڈال لیں	188
ان مقامات زینت کا بیان جنہیں عورت ظاہر کر سکتی ہے	188
غلام کے لیے اپنی مالکہ کے بال دیکھنے کا بیان	189
ارشاد باری تعالیٰ وقل للمومنٰت یغضضن من ابصارھن کا بیان	191
سر کے ساتھ اوڑھنی لپیٹنے کا بیان	192
عورتوں کے لیے باریک کپڑا پہننے کا بیان	192
(عورتوں کے لیے) چادر لٹکانے کی مقدار کا بیان	193
مردار کی کھال کا بیان	194
جنہوں نے بیان کیا کہ مردار کی کھال سے نفع نہیں اٹھایا جا سکتا	195
چیتوں اور درندوں کی کھالوں کا بیان	196
جوتا پہننے کا بیان	198
بستر کا بیان	200
پردے لٹکانے کا بیان	202
ایسے کپڑے کا بیان جس میں صلیب کی تصویر ہو	203

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تصویروں کا بیان 203

کنگھی کرنے کے احکام کا بیان 207

اس کا بیان کہ خوشبو لگانا پسندیدہ عمل اور سنت ہے 208

بالوں کو سنوارنے اور آراستہ کرنے کا بیان 208

عورتوں کے لیے مہندی وغیرہ لگانے کا بیان 208

عورت کا اپنے بالوں کے ساتھ دوسرے بال ملانے کا بیان 209

خوشبو کا تحفہ واپس لوٹانے کا بیان 211

عورت کے لیے خوشبو لگا کر باہر نکلنے کا بیان 212

مردوں کے لیے زعفران ملی خوشبو لگانے کا بیان 213

بالوں (کی مقدارض کا بیان 215

مانگ نکالنے کا بیان 216

بالوں کو بہت زیادہ بڑھانے کا بیان 216

اس کا بیان جو اپنے بالوں کی مینڈھیاں بنا کر رکھتا ہے 217

سر کو منڈوانے کا بیان 217

سر کی چوٹی پر بال رکھنے (یعنی لٹ) کا بیان 218

اس کی رخصت کا بیان 218

لبیں کاٹنے کا بیان 219

سفید بالوں کو اکھیڑنے کا بیان 220

بالوں کو رنگنے کے احکام کا بیان 221

زرد خضاب لگانے کا بیان 222

سیاہ خضاب لگانے کا بیان 223

ہاتھی دانت سے نفع اٹھانے کا بیان 223

انگوٹھی سے متعلقہ احکام کا بیان

انگوٹھی بنانے سے متعلقہ روایات کا بیان 225

انگوٹھی پہننے کو ترک کرنے کا بیان 226

سونے کی انگوٹھی کا بیان 227

لوہے کی انگوٹھی پہننے کا بیان 227

اس کا بیان کہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہننی چاہیے یا بائیں میں؟ 229

عورتوں کے لیے پاؤں میں آواز دار گھنگھرو پہننے کا بیان 230

دانتوں کو سونے کے ساتھ باندھنے کا بیان 230

عورتوں کے لیے سونا پہننے کا بیان 231

فتنوں اور حادثات سے متعلقہ احکام کا بیان

فتنوں اور ان کے دلائل کا ذکر 233

فتنہ میں سعی کرنے سے نہی کا بیان 240

زبان کو روکنے کا بیان 244

فتنہ کے دوران جنگل کی طرف نکلنے کی رخصت کا بیان 245

فتنہ میں قتال سے نہی کا بیان 245

اس کا بیان کہ مومن کا قتل شدید گناہ ہے 246

قتل کی امید اور آرزو رکھنے کا بیان 249

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذکر کا بیان 250

جنگوں کے احکام کا بیان

اس کا بیان جو صدی کے متعلق ذکر کیا گیا ہے 255

ان روایات کا ذکر جو روم کی جنگوں سے متعلق ہیں 255

جنگوں اور حادثات کی علامات کا بیان 256

مسلسل ہونے والی جنگوں کا بیان 257

اسلام پر دیگر امتوں کے اجتماعی طور پر ٹوٹ پڑنے کا بیان 257

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جنگوں میں (مسلمانوں کی) قیام گاہ کا بیان 258
جنگ کے دوران آپس کا فتنہ ختم ہو جانے کا بیان 258
ترک اور اہل حبشہ کو بھڑکانے سے نہی کا بیان 259
ترکوں سے قتال کا بیان 259
بصرہ کا بیان 259
اہل حبشہ کو بھڑکانے سے نہی کا بیان 261
قیامت کی علامات کا بیان 262
دریائے فرات سے خزانے ظاہر ہونے کا بیان 263
دجال کے نکلنے کا بیان 264
دجال کے جاسوس کا بیان 267
ابن صائد کا بیان 269
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان 271
قیامت قائم ہونے کا بیان 277

حدود کا بیان

مرتد کے حکم کا بیان 279
حضور نبی مکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کے حکم کا بیان 283
اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم ﷺ سے لڑنے یا ڈاکہ زنی سے متعلقہ روایات کا بیان 285
حد کے بارے میں سفارش کرنے کا بیان 288
حاکم کے پاس حد کا مقدمہ دائر ہونے سے قبل حدود سے درگزر کرنے کا بیان 290
حدود کے مستحق پر پردہ ڈالنے کا بیان 290
فعل حد کا ارتکاب کرنے والے کا خود اقرار کرنے کا بیان 290
حد کے بارے میں تلقین کرنے کا بیان 291
ایسے آدمی کا بیان جو حد کا اعتراف تو کرتا ہے لیکن اس کا نام نہیں لیتا 292
دوران تفتیش مارنے کا بیان 292
اس (مقدار) کا بیان جس میں سارق کا ہاتھ کاٹا جائے گا 293
اس مقدار کا بیان جس میں قطع ید نہیں ہوتی 294
اعلانیہ مال چھین لینے اور خیانت کرنے کے سبب قطع ید کا بیان 296
حرز سے مال چرانے والے کا بیان 297
عاریۃً سامان لے کر جب اس کا انکار کر دیا جائے تو اس پر قطع کا بیان 297
کوئی مجنون آدمی چوری کرے یا کسی اور فعل حد کا ارتکاب کرے تو اس کا بیان 299
بچہ فعل حد کا ارتکاب کرے تو اس کا بیان 301
جو آدمی غزوہ کے درمیان چوری کرے کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ 302
کفن چور کا ہاتھ کاٹنے کا بیان 302
ایک سارق کے بار بار چوری کرنے کا بیان 303
چور کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکانے کا بیان 303
غلام جب چوری کرے تو اسے بیچ دینے کا بیان 304
رجم (سنگسار) کرنے کا بیان 304
ماعز بن مالک کے رجم کا بیان 306
جہینہ قبیلے کی عورت کے بارے میں حضور نبی مکرم ﷺ کی جانب سے رجم کے حکم کا بیان 316
دو یہودیوں کو رجم کرنے کا بیان 319
اس کا بیان جو اپنی محرم کے ساتھ زنا کرتا ہے 324

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے کا بیان 325
جو قوم لوط جیسا عمل کرے اس کے حکم کا بیان 326
اس کے حکم کا بیان جو چوپائے سے بدکاری کرے 327
اس کا بیان کہ آدمی زنا کا اقرار کرے اور عورت اقرار نہ کرے 328
اس کا بیان جو کسی عورت سے چھیڑ چھاڑ کرے مگر جماع نہ کرے الخ 329
غیر محصنہ لونڈی زنا کرے تو اس کے حکم کا بیان 329
مریض پر حد قائم کرنے کا بیان 330
حد قذف کا بیان 331
خمر (شراب) کی حد کا بیان 332
اس کا بیان کہ جب کوئی بار بار شراب پیئے 335
مسجد میں حد قائم کرنے کا بیان 339
تعزیر کا بیان 340
حد کے دوران چہرے پر مارنے کا بیان 340

دیتوں کا بیان

جان کے بدلے جان لینے کا بیان 341
اس کا بیان کہ کسی سے اس کے بھائی یا باپ کے مجرم کا مؤاخذہ نہیں کیا جائے گا 341
اس کا بیان کہ امام وقت خون معاف کرنے کا حکم دے 342
اس کا بیان کہ جب مقتول کا ولی دیت لینے پر راضی ہو جائے 346
اس کا بیان جو دیت لینے کے بعد کسی کو قتل کرے 347
اس کا بیان جس نے کسی کو زہر پلائی یا کھلا دی اور وہ مر گیا، کیا اس سے قصاص لیا جائے گا؟ 348
اس کا بیان جو اپنے غلام کو قتل کرے یا اس کا مثلہ کرے تو کیا اس سے قصاص لیا جائے گا؟ 351
قاتل نامعلوم ہو تو لوگوں سے قسم لینے کا بیان 353
قسامہ کے سبب قصاص ترک ہونے کا بیان 355
قاتل سے قصاص لیے جانے کا بیان 357
اس کا بیان کہ کیا کافر کے بدلے مسلمان سے قصاص لیا جائے گا 358
اس کا بیان کہ جو اپنی بیوی کے پاس کسی کو پائے تو کیا اسے قتل کر دے؟ 359
اگر عامل زکوۃ کے ہاتھ سے کوئی خطأ زخم لگے تو اس کا بیان 360
اگر بغیر لوہے کے کسی کو قتل کیا جائے تو اس کے قصاص کا بیان 361
ایک ضرب کا قصاص لینے اور امیر کا اپنے آپ کو قصاص کے لیے پیش کرنے کا بیان 362
عورتوں کی جانب سے خون معاف کرنے کا بیان 362
ایسے مقتول کا بیان جس کے قاتل اور حالت قتل کا علم نہ ہو 363
اس کا بیان کہ دیت کتنی ہو؟ 363
قتل شبہ عمد کی دیت کا بیان 365
اعضاء کی دیت کا بیان 369
جنین کی دیت کا بیان 372
مکاتب کی دیت کا بیان 377
ذمی کی دیت کا بیان 377
اگر لڑنے والے کا نقصان ہو تو اس کی دیت کا بیان 378
ایسے طبیب کا بیان جو بغیر علم کے علاج کرے اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مریض کو ہلاک کردے 378
قتل خطا شبہ بالعمد کی دیت کا بیان 379
اگر جنایت کرنے والا فقیر ہو تو اس کا حکم؟ 380
اس کا بیان جو کسی قوم کے درمیان بن دیکھے قتل ہو جائے 380
اگر جانور کسی کو اپنا پاؤں مارے تو اس کا بیان 380
اس کا بیان کہ چوپائے، معدن اور کنواں ہدر ہیں 381
آگ حد سے بڑھ جائے تو اس کے نقصان کا حکم 381
دانتوں کے قصاص کا بیان 383

سنت کا بیان

شرح سنت کا بیان 383
قرآن کریم کی متشابہ آیات کی اتباع اور ان کے بارے جھگڑے سے نہی کا بیان 384
خواہش پرستوں سے اجتناب اور ان سے بغض رکھنے کا بیان 384
خواہش پرستوں کو سلام نہ دینے کا بیان 385
قرآن میں جھگڑا کرنے سے نہی کا بیان 386
اس کا بیان کہ اتباع سنت لازم ہے 386
اتباع سنت (کی دعوت) کا بیان 388
اس کا بیان کہ صحابہ کرام میں افضل کون ہے؟ 396
خلفاء کا بیان 397
اصحاب رسول ﷺ کو سب وشتم کرنے سے نہی کا بیان 408
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائے جانے کا بیان 410
دوران فتنہ خاموش رہنے کا بیان 411
حضرات انبیاء علیہم السلام میں بعض کو بعض پر فضیلت دینے کا بیان 413
مرجیہ کے رد کا بیان 415
ایمان کے زیادہ اور کم ہونے پر دلیل کا بیان 416
تقدیر کا بیان 420
مشرکین کی اولاد کا بیان 430
جہمیہ کا بیان 433
رؤیت باری تعالیٰ کا بیان 437
جہمیہ کے رد کا بیان 438
قرآن کریم کا بیان 439
شفاعت کا بیان 441
قیامت اور صور پھونکیں جانے کا بیان 442
جنت اور دوزخ کی تخلیق کا بیان 442
حوض کا بیان 443
قبر کے سوالات اور عذاب قبر کا بیان 445
میزان کے ذکر کا بیان 448
دجال کا بیان 449
خوارج کو قتل کرنے کا بیان 450
خوارج کے ساتھ جنگ کرنے کا بیان 451
چوروں کے قتال کا بیان 456

ادب کا بیان

حضور نبی کریم ﷺ کے حلم اور اخلاق کا بیان 458
وقار کا بیان 460
اس کا بیان جو غصہ پی جائے 460
ان کلمات کا بیان جو غصے کی حالت میں کہنے چاہئیں 461

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کسی بھی معاملے میں درگزر کرنے کا بیان 462
حسن معاشرت کا بیان 463
حیاء کا بیان 466
حسن خلق کا بیان 467
اس کا بیان کہ معاملات میں تعلّی مکروہ ہے 468
اس کا بیان کہ خوشامد مکروہ اور ناپسندیدہ ہے 468
نرمی کرنے کا بیان 469
نیکی اور احسان کا شکر ادا کرنے کا بیان 471
راستوں میں بیٹھنے کا بیان 472
مجالس کے کشادہ اور وسیع ہونے کا بیان 473
سائے اور دھوپ کے درمیان بیٹھنے کا بیان 474
حلقہ بنانے کا بیان 474
حلقہ کے درمیان بیٹھنے کا بیان 475
اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کے لیے مجلس سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے 475
اس کا بیان کہ کس کی مجالست اختیار کرنے کا حکم دیا جائے؟ 476
جھگڑے فساد کے مکروہ ہونے کا بیان 477
طریقہ کلام کا بیان 478
خطبہ کا بیان 479
لوگوں کو ان کے مراتب اور درجات پر رکھنے کا بیان 479
ایسے آدمی کا بیان جو دو آدمیوں کے درمیان بغیر اجازت کے بیٹھ جائے 480
آدمی کے بیٹھنے کی حالت کا بیان 480
بیٹھنے کی ناپسندیدہ حالت کا بیان 481
عشاء کے بعد قصہ گوئی سے ممانعت کا بیان 481
ایسے آدمی کا بیان جو چارزانو بیٹھتا ہے 481
باہم سرگوشی کرنے کا بیان 482
اس کا بیان کہ جب کوئی آدمی اپنی نشست سے اٹھ کر پھر واپس لوٹ آئے 482
اس عمل کی ناپسندیدگی کا بیان کہ آدمی اپنی مجلس سے اٹھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے 483
مجلس کے کفارہ کا بیان 483
مجلس کے دوران کسی کی شکایت کرنے کا بیان 484
لوگوں سے احتیاط اور پرہیز کرنے کا بیان 485
چلنے کی کیفیت کا بیان 486
لیٹنے کی حالت میں ایک ٹانگ دوسری پر رکھنے کا بیان 486
کسی کی بات دوسرے تک پہنچانے کا بیان 487
چغل خوری کا بیان 488
دو رخے آدمی کا بیان 488
غیبت کا بیان 488
کسی مسلمان سے غیبت کو رد کرنے کا بیان 491
اس کا بیان جس کا قول غیبت نہیں 492
اس کا بیان جو دوسرے کو اپنی غیبت کرنے کی اجازت دیتا ہے 492
تجسس سے ممانعت کا بیان 493
مسلمان کا عیب چھپانے کا بیان 494
بھائی چارے کا بیان 495
باہم گالی گلوچ دینے کا بیان 495
تواضع، انکساری کا بیان 495
بدلہ لینے کا بیان 496

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مردوں کو گالیاں دینے سے ممانعت کا بیان 497

ظلم وزیادتی سے نہی کا بیان 497

حسد کا بیان 497

لعنت کرنے کا بیان 499

ظالم کے بارے میں بددعا کرنے کا بیان 500

اس کا بیان جو اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ جاتا ہے 501

بدگمانی کا بیان 502

نصیحت اور احتیاط کا بیان 504

مسلمانوں کے درمیان صلح کرانے کا بیان 504

گانے کا بیان 505

گانے بجانے کی کراہیت کا بیان، 506

مخنث کے بارے حکم کا بیان 507

گڑیوں سے کھیلنے کا بیان 508

جھولے کا بیان 509

چوسر کھیلنے سے ممانعت کا بیان 510

کبوتروں کے ساتھ کھیلنے کا بیان 511

رحمت کا بیان 511

نصیحت کا بیان 512

مسلمان کی معاونت کرنے کا بیان 513

ناموں کو تبدیل کرنے کا بیان 513

برا نام تبدیل کرنے کا بیان 514

القاب کا بیان 518

اس کا بیان جس کی کنیت ابوعیسیٰ ہو 518

اس کا بیان جو دوسرے کے بیٹے کو کہتا ہے اے میرے بیٹے 519

ایسے آدمی کا بیان جو کنیت ابوالقاسم رکھتا ہو 519

ان کا بیان جن کے نزدیک دونوں کو جمع کرنا درست نہیں 519

نام اور کنیت دونوں کو جمع کرنے کی رخصت کا بیان 520

اس کا بیان جو کنیت رکھے حالانکہ اس کا بیٹا نہ ہو 520

عورت کے کنیت رکھنے کا بیان 521

تعریضاً اور اشارۃً گفتگو کرنے کا بیان 521

آدمی کے قول زعموا کا بیان 522

آدمی کا اپنے خطبہ میں اما بعد کہنے کا بیان 522

کرم (انگور) اور زبان کی حفاظت کا بیان 522

اس کا بیان کہ کوئی غلام اپنے آقا کے لیے ربی اور ربتی نہ کہے 523

اس کا بیان کہ یہ نہیں کہنا چاہیے ''میرا نفس خبیث ہو چکا ہے'' 523

صلوٰۃ العتمۃ کا بیان 525

اس بارے میں رخصت کا بیان 526

جھوٹ کے بارے سختی سے منع کرنے کا بیان 526

حسن ظن رکھنے کا بیان 528

وعدہ کا بیان 529

اس چیز کو ظاہر کرنے کا بیان جو اسے نہ دی گئی ہو 530

مزاح کرنے کا بیان 530

اس کا بیان جو مزاح میں کوئی شے لے لے 531

تکلف اور تصنع کے ساتھ گفتگو کرنے کا بیان 532

شعر سے متعلقہ روایات کا بیان 533

خواب سے متعلقہ روایات کا بیان 536

جمائی سے متعلقہ روایات کا بیان 539

چھینک کا بیان 540

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ان روایات کا بیان جو چھینکنے والے کے جواب سے متعلق ہیں 540
اس کا بیان کہ کتنی بار چھینک کا جواب دینا چاہیے 541
اس کا بیان کہ ذمی کی چھینک کا جواب کیسے دینا چاہیے 542
اس کا بیان جسے چھینک آئے اور وہ الحمدللہ نہ کہے 542

سونے سے متعلقہ احکام کا بیان

ایسے آدمی کا بیان جو اپنے پیٹ کے بل سوتا ہے؟ 543
ایسی چھت پر سونے کا بیان جس پر پردہ نہ بنایا گیا ہو 543
طہارت کی حالت میں سونے کا بیان 544
اس کا بیان کہ سوتے وقت منہ کس طرف کیا جائے 544
سونے کے وقت کی دعاؤں کا بیان 545
اس کا بیان کہ اگر رات کے وقت آنکھ کھل جائے تو آدمی کیا کہے؟ 549
سونے کے وقت سبحان اللہ کہنے کا بیان 550
اس کا بیان کہ جب صبح کرے تو کیا کہے؟ 553
اس کا بیان کہ آدمی جب چاند کو دیکھے تو کیا کہے 564
اس کا بیان کہ آدمی اپنے گھر سے نکلے تو کیا کہے 564
اس کا بیان کہ آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت کیا کہے 565
اس کا بیان کہ جب ہوا چلے تو وہ کیا کہے 565
بارش کا بیان 567
مرغ اور دیگر چوپاؤں کے بارے روایات کا بیان 567
نومولود بچے کے کان میں اذان دینے کا بیان 568
آدمی کا آدمی سے پناہ طلب کرنے کا بیان 569
وسوسہ کو دور کرنے کا بیان 570
ایسے آدمی کا بیان جو غیر موالی کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے 571
حسب ونسب کے سبب باہمی تفاخر کا بیان 572
عصبیت کا بیان 573
ایک آدمی کا دوسرے کو اپنی محبت کی خبر دینے کا بیان 574
مشورہ کا بیان 576
خیر اور نیکی کی راہنمائی کرنے کا بیان 576
خواہش نفس کا بیان 577
سفارش کرنے کا بیان 577
اس کا بیان جو خط (تحریر) میں اپنے آپ سے ابتداء کرتا ہے 577
اس کا بیان کہ غیر مسلم کی طرف کیسے خط لکھا جائے 578
والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا بیان 578
یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت کا بیان 582
یتیم کی کفالت کرنے والے کا بیان 583
پڑوسی کے حقوق کا بیان 583
مملوک (غلام) کے حقوق کا بیان 584
جو غلام اپنے آقا کے ساتھ نیکی کرے اس کا بیان 588
جس نے کسی غلام کو آقا کے خلاف اکسایا اس کا بیان 589
اجازت طلب کرنے کا بیان 589
اجازت لینے کی کیفیت کا بیان 590
اس کا بیان کہ آدمی کو اجازت لیتے وقت کتنی بار سلام کہنا چاہیے 591

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دروازے پر دستک دے کر اجازت لینے کا بیان 595
اس کا بیان کہ جسے بلایا جائے کیا وہی اس کے لیے اجازت ہوگی 595
تین اوقات میں اجازت لینے کا بیان 596
سلام کو پھیلانے اور عام کرنے کا بیان 597
اس کا بیان کہ سلام کس طرح کیا جائے 598
سلام میں پہل کرنے والے کی فضیلت کا بیان 598
اس کا بیان کہ سلام پہلے کسے کرنا چاہیے 598
دو آدمی جب ایک دوسرے سے جدا ہو کر پھر ملیں تو کیا وہ ایک دوسرے کو سلام کریں 599
بچوں کو سلام کرنے کا بیان 599
عورتوں کو سلام دینے کا بیان 600
اہل ذمہ (غیر مسلم) کو سلام کرنے کا بیان 600
مجلس سے اٹھتے وقت بھی سلام کہنے کا بیان 601
اس کا بیان کہ علیک السلام کہنا مکروہ ہے 601
جماعت میں سے ایک آدمی کے جواب دینے کا بیان
مصافحہ کرنے کا بیان 602
معانقہ یعنی گلے ملنے کا بیان 603
عزت و تکریم کے لیے کھڑے ہونے کا بیان 604
آدمی کا اپنے بیٹے کو بوسہ دینے کا بیان 605
دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینے کا بیان 605
رخساروں پر بوسہ دینے کا بیان 605
ہاتھ کو بوسہ دینے کا بیان 606
جسم کو بوسہ دینے کا بیان 606
پاؤں کو بوسہ دینے کا بیان 607
اس کا بیان کہ آدمی دوسرے کو کہے اللہ تعالیٰ تیری آنکھوں کو روشن رکھے 608
اس کا بیان کہ آدمی دوسرے کو کہے اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے 608
ایک آدمی کا دوسرے کے لیے کھڑا ہونے کا بیان 608
اس کا بیان کہ کوئی کہے فلاں مجھے سلام کہہ رہا ہے 609
کسی کی پکار کے جواب میں لبیک کہنے کا بیان 610
اس کا بیان کہ ایک دوسرے کو کہے اللہ تعالیٰ تیرے منہ کو ہنستا رکھے 611
مکان وغیرہ بنانے کا بیان 611
بالا خانے بنانے کا بیان 612
بیری کا درخت کاٹنے کا بیان 613
راستے سے تکلیف دہ چیز دور کرنے کا بیان 614
رات کے وقت آگ بجھانے کا بیان 615
سانپوں کو مارنے کا بیان 615
گرگٹ کو مار ڈالنے کا بیان 619
چیونٹی کو مارنے کا بیان 620
مینڈک کو قتل کرنے کا بیان 621
کنکریاں پھینکنے کا بیان 621
ختنہ کا بیان 622
راستے میں مردوں کے ساتھ عورتوں کے چلنے کا بیان 622
ایسے آدمی کے بارے میں جو زمانے کو گالیاں دیتا ہے 623

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَاب الْأَقْضِيَةِ (قضا کے احکام کا بیان)

بَاب فِي طَلَبِ الْقَضَاءِ (عہدہ قضا کی طلب اور خواہش کا بیان)

3100۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو قضا کا والی بنا (یعنی اپنی خواہش اور پسند سے عہدہ قضا پر فائز ہوا) تو تحقیق اسے بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

فائدہ: بغیر چھری کے ذبح کرنا یہ اس امر کی اہمیت، شدت اور اس کے نازک ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ اس میں معمولی غفلت اور سستی کسی کے مال و جان کے حقوق سلب کرنے کا سبب بن سکتی ہے۔ کسی کی جان کے ضیاع کا ذریعہ ہوسکتی ہے اور اس طرح آدمی کا دین ضائع ہوسکتا ہے۔ یا پھر یہ اس معاملہ میں محنت اور مشقت کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح بغیر چھری کے کسی جانور کو مارنا اس کے لیے باعث عذاب و الم ہے اسی طرح اس عہدہ کی ذمہ داریاں ادا کرنا انتہائی محنت طلب اور مشقت آمیز عمل ہے جس میں قلب و بدن بے سکونی کی کیفیت سے دوچار رہتے ہیں۔ واللہ اعلم

3101۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جسے لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا تحقیق اسے بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

بَاب فِي الْقَاضِي يُخْطِئُ (اس کا بیان کہ قاضی خطا کرسکتا ہے)

3102۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَأَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ شَيْءٍ فِيهِ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ بُرَيْدَةَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ[1]

ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: قاضی تین قسم کے ہیں: ایک جنت

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں ہے اور دو جہنم میں ہیں۔ پس جو جنت میں ہے یہ وہ آدمی ہے جس نے حق کو پہچانا پھر اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔ اور وہ آدمی جس نے حق کو پہچانا اور پھر فیصلہ کرنے میں ظلم و زیادتی کی تو وہ جہنم میں ہوگا۔ اور وہ آدمی جس نے (حقیقت حال کا) علم نہ ہونے کے باوجود لوگوں کا فیصلہ کر دیا تو وہ بھی آگ میں ہوگا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس بارے میں اصح ترین ہے کہ قاضی تین قسم کے ہیں۔

فائدہ: اس میں بھی اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ عہدۂ قضا کی ذمہ داریوں سے عہدہ براء ہونے کے لیے اولاً صلاحیت اور استعداد کا ہونا ضروری ہے، ثانیاً حق تک رسائی اور اس کی معرفت لازم ہے اور ثالثاً حق کو جانتے ہوئے اس کے مطابق فیصلہ کرنے کی جرأت اور حوصلہ کا ہونا ضروری ہے۔

3103۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ابوقیس مولیٰ عمرو بن العاص نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حاکم فیصلہ کرے اور وہ اس میں خوب محنت اور جدوجہد سے کام لے اور درست فیصلہ کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ اور جب فیصلہ کرے اور خوب محنت اور جدوجہد سے کام لے اور پھر اس سے خطا ہو جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔ پس میں نے اس کا ذکر ابوبکر بن حزم سے کیا تو انہوں نے کہا: اسی طرح ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مجھے بھی بیان کیا ہے۔

3104۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ نَجْدَةَ عَنْ جَدِّهِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ أَبُو كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مسلمانوں کا قاضی بننے کی خواہش کی، یہاں تک کہ اس نے اسے پالیا (یعنی وہ قاضی بن گیا) پھر اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب رہا تو اس کے لیے جنت ہے اور وہ جس کا ظلم اس کے عدل پر غالب رہا تو اس کے لیے آتش جہنم ہے۔

3105۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي يَحْيَى الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ إِلَى قَوْلِهِ الْفَاسِقُونَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتُ الثَّلَاثُ نَزَلَتْ فِي الْيَهُودِ خَاصَّةً فِي قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ إِلَى قَوْلِهِ الْفَاسِقُونَ یعنی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلے نہ کیے تو وہی لوگ کافر ہیں، وہی ظالم ہیں اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وہی فاسق ہیں۔ یہ تینوں آیات یہود کے بارے میں بالخصوص بنی قریظہ اور بنی نضیر کے بارے میں نازل ہوئیں۔

فائدہ: ان آیات سے یہ امر بالکل ظاہر اور واضح ہے کہ اگر مسلمان قاضی اپنا فیصلہ دیتے وقت مصادر تشریعی کو پیش نظر نہیں رکھے گا تو یقیناً صراط مستقیم سے بھٹک جائے گا۔ پھر اسی وجہ سے اس کا شمار بھی ظالموں اور فاسقوں میں ہونے لگے گا۔ لہٰذا قاضی کے لیے یہ امر لازم ہے کہ وہ احکام اسلامیہ سے قطعاً روگردانی نہ کرے۔

بَابٌ فِي طَلَبِ الْقَضَاءِ وَالتَّسَرُّعِ إِلَيْهِ (طلب قضا اور اس کی طرف جلدی کرنے کا بیان)

3106۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجَاءٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ الْأَزْرَقِ قَالَ دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ أَبْوَابِ كِنْدَةَ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ جَالِسٌ فِي حَلْقَةٍ فَقَالَا أَلَا رَجُلٌ يُنَفِّذُ بَيْنَنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْحَلْقَةِ أَنَا فَأَخَذَ أَبُو مَسْعُودٍ كَفًّا مِنْ حَصًى فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ مَهْ إِنَّهُ كَانَ يُكْرَهُ التَّسَرُّعُ إِلَى الْحُكْمِ

عبدالرحمن بن بشر انصاری الازرق نے بیان کیا ہے کہ کندہ کے رہنے والے دو آدمی آئے درآنحالیکہ اس وقت حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ ایک حلقہ میں تشریف فرما تھے۔ ان دونوں نے کہا: کیا کوئی آدمی ہے جو ہمارے درمیان فیصلہ کرے؟ تو حلقہ میں سے ایک آدمی نے فوراً کہا: میں ہوں۔ تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کنکریوں کی ایک مٹھی اٹھائی اور اس پر پھینک دی اور فرمایا: ٹھہر جا۔ کیونکہ آپ فیصلہ کرنے میں جلدی اور تیزی کو ناپسند کرتے تھے (کیونکہ ایسی حالت میں غلطی کا احتمال زیادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا خوب سوچ سمجھ کر اور گہری غور وخوض کے بعد فیصلہ کرنا چاہیے)۔

3107۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ بِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ وَاسْتَعَانَ عَلَيْهِ وُكِلَ إِلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يَطْلُبْهُ وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللهُ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ وَقَالَ وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ بِلَالِ بْنِ مِرْدَاسٍ الْفَزَارِيِّ عَنْ خَيْثَمَةَ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے عہدۂ قضا کی خواہش کی اور اس پر کسی سے معاونت طلب کی (یعنی سفارش کرائی) تو اسے اس کے اپنے سپرد کر دیا جائے گا (یعنی اسے تائید ربانی حاصل نہیں ہوگی) اور جس نے اس کی خواہش اور طلب نہ کی اور اس پر کسی سے مدد بھی طلب نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ نازل فرماتا ہے جو (صراط مستقیم اور عدل وانصاف کی طرف) اس کی رہنمائی کرتا رہتا ہے۔

اور وکیع نے اسرائیل عن عبدالاعلیٰ عن بلال بن ابی موسیٰ عن انس عن النبی ﷺ کی سند سے اور ابوعوانہ نے عبدالاعلیٰ عن بلال بن مواس الفزاری عن خیثمۃ البصری عن انس رضی اللہ عنہ کی سند سے اسے بیان کیا ہے۔

1۔ وقال وکیع عن اسرائیل الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: اس حدیث میں یہ رہنمائی کی گئی ہے کہ عہدۂ قضا کی خواہش اور طلب نہیں کرنی چاہیے۔ ہاں اگر صلاحیت کو دیکھ کر یہ عہدہ تفویض کیا جائے تو پھر اسے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے ضرور قبول کر لینا چاہیے تاکہ باحسن انداز یہ فرائض ادا کیے جاسکیں۔

3108۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَنْ نَسْتَعْمِلَ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم ایسے آدمی کو اپنے معاملات پر عامل مقرر نہیں کریں گے جو خود اس کا ارادہ کرے (کیونکہ وہ آدمی تائید الٰہی سے محروم ہوتا ہے۔ نتیجۃً وہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر سکتا اور جو عدل و انصاف کی صلاحیت نہیں رکھتا اس کے سپرد ہرگز ایسی نازک ذمہ داری نہیں کرنی چاہیے)۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الرِّشْوَةِ (کراہیت رشوت کا بیان)

3109۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت کی ہے۔

فائدہ: علامہ خطابی نے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں اس وعید میں شامل ہیں جب کہ قصد اور ارادہ میں دونوں برابر ہوں اور رشوت دینے والا کسی کا حق غصب کرنے کی نیت اور ارادہ کرے اور اس سبب سے کسی پر ظلم و ستم ڈھائے اور اگر اپنا حق وصول کرنے کے لیے یا اپنے آپ سے ظلم و ستم کو دور کرنے کے لیے رشوت کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو تو پھر وہ اس وعید میں داخل نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم (بذل ص 258 ج 15)

بَابٌ فِي هَدَايَا الْعُمَّالِ (عمال کے ہدایا لینے کا بیان)

3110۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عُمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غُلٌّ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْوَدُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُ ذَلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَهُ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهَى

حضرت عدی بن عمیرہ الکندی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جسے تم میں سے کسی کو ہمارے لیے کسی کام پر عامل مقرر کیا گیا اور اس نے ہم سے سوئی اور اس سے کچھ زیادہ چیز چھپائی تو وہ بھی چوری ہے (یا اس کی گردن کا طوق ہے) وہ قیامت کے دن اس شے کے ساتھ آئے گا۔ تو انصار میں سے ایک سیاہ رنگ کا آدمی کھڑا ہوا، گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے اپنا کام واپس لے لیجئے (یعنی میری ذمہ داری ختم کر دیجئے)۔ آپ ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے فرمایا: اسے کیا ہوا ہے؟ تو اس نے عرض کی: میں نے آپ کو اس طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس بارے میں کہتا ہوں کہ جسے ہم نے کسی کام پر عامل مقرر کیا۔ تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی قلیل اور کثیر مقدار لے کر آئے اور اسے (بطور اجرت) جو کچھ دیا جائے وہ اسے لے لے اور جس سے اسے منع کیا جائے وہ اس سے باز رہے۔

بَاب كَيْفَ الْقَضَاءُ (اس کا بیان کہ فیصلہ کیونکر کیا جائے)

3111۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں نئی عمر کا آدمی ہوں اور مجھے فیصلہ کرنے کا علم اور تجربہ بھی نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے دل کی رہنمائی فرمائے گا اور تیری زبان کو ثبات عطا فرمائے گا۔ پس جب تیرے سامنے دو جھگڑا کرنے والے (مدعی اور مدعیٰ علیہ) بیٹھیں تو تو ان کے درمیان فیصلہ نہ کرنا، یہاں تک کہ تو دوسرے سے اس طرح بیان سن لے جیسے پہلے سے سنا ہے۔ کیونکہ یہ تیرے لیے فیصلہ کے واضح اور ظاہر ہونے کے لیے انتہائی مناسب اور مفید ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر جب تک میں قاضی رہا میں نے اس کے بعد کسی فیصلے میں شک نہیں کیا۔

فائدہ: یہ کسی بھی قاضی اور حکم کے لیے انتہائی خوبصورت رہنمائی ہے کہ وہ اپنا فیصلہ کرنے سے قبل فریقین کی گفتگو بڑی بردباری اور تحمل مزاجی کے ساتھ سنے تاکہ صحیح نتیجہ تک پہنچنا اس کے لیے آسان ہو اور فریقین میں سے کسی کے ذہن میں شکوہ و شکایت باقی نہ رہے۔

بَاب فِي قَضَاءِ الْقَاضِي إِذَا أَخْطَأَ (اس کا بیان کہ جب قاضی سے اپنے فیصلہ میں خطا ہو جائے)

3112۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ بِشَيْءٍ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ لَهُمَا لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَبَكَى الرَّجُلَانِ وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَقِّي لَكَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ أَمَّا إِذْ فَعَلْتُمَا مَا فَعَلْتُمَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ تَحَالَّا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا أُسَامَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ وَأَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی ایک بشر ہوں اور بے شک تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو اور شاید تم میں سے بعض بعض کی نسبت حجت بیانی میں زیادہ تیز اور شیریں بیان ہوں اور میں اس کے لیے اس کے مطابق فیصلہ کروں گا جو کچھ میں اس سے سنوں گا۔ پس وہ آدمی جس کے لیے میں نے اس کے بھائی کے حق میں کسی شے کا فیصلہ کر دیا تو وہ اس میں سے کوئی شے نہ لے۔ کیونکہ اس طرح میں اس کے لیے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں یہ تنبیہ کی جارہی ہے کہ اگر قاضی کے سامنے ایک فریق اپنی زبان درازی، چالاکی اور چرب زبانی کے سبب دوسرے فریق کا حق چھیننے میں کامیاب بھی ہو جائے حالانکہ خود اسے یقین ہے کہ یہ اس کا اپنا حق نہیں ہے۔ تو پھر اس میں یہ جرأت ایمانی ہونی چاہیے کہ وہ دوسرے کا حق قطعاً نہ لے۔ کیونکہ رب کریم تو حقیقت حال سے آگاہ ہے، کل قیامت کے دن کون سامنہ لے کر رب کریم کے حضور پیش ہوگا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمی اپنی میراث کے بارے جھگڑا کرتے ہوئے آئے۔ دونوں کے پاس کوئی گواہ نہ تھا مگر دعویٰ دونوں کر رہے تھے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کیا۔ پس وہ دونوں آدمی رونے لگے اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے کہا: میرا حق تیرے لیے ہے (یعنی میں اپنے دعویٰ سے دستبردار ہوا)۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے ان دونوں کو کہا: جب تم نے یہ کر لیا ہے جو کر لیا ہے تو پھر تم مال تقسیم کر لو اور دونوں اپنے اپنے حق کی مقدار لے لو پھر قرعہ اندازی کر لو اور پھر دونوں ایک دوسرے کو معاف کر دو (یعنی اگر ایک حق میں سے کوئی شے دوسرے کی طرف چلی گئی ہے تو وہ اسے معاف کر دے)۔

حضرت عبداللہ بن رافع نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس حدیث کے بارے سنا، آپ نے فرمایا: یہ دونوں جھگڑا کر رہے ہیں میراث میں اور کچھ ایسی اشیاء میں جو پرانی ہو چکی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کروں گا۔ اس بارے میں مجھ پر ابھی حکم نازل نہیں ہوا۔

3113۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الرَّأْيَ إِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُصِيبًا لِأَنَّ اللهَ كَانَ يُرِيهِ وَإِنَّمَا هُوَ مِنَّا الظَّنُّ وَالتَّكَلُّفُ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا درآنحالیکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے: اے لوگو! بے شک رائے رسول اللہ ﷺ کی جانب سے درست اور صحیح تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی (راہ حق کی طرف) رہنمائی فرمادیتا ہے۔ (اور یہ اشارہ اس ارشاد باری تعالیٰ کی جانب ہے: لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللهُ تاکہ آپ لوگوں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے درمیان فیصلہ کریں اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھایا ہے) اور وہ رائے جو ہماری جانب سے ہے وہ ظن اور مشقت ہے (یعنی ظن اور تخمینے ہے، اور پھر گہری غور وخوض سے کسی حکم کے لیے رائے قائم کرتے ہیں اور ظن میں خطا کا احتمال ہوتا ہے)

3114۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُثْمَانَ الشَّامِيُّ وَلَا إِخَالُنِي رَأَيْتُ شَأْمِيًّا أَفْضَلَ مِنْهُ يَعْنِي حُرَيْزَ بْنَ عُثْمَانَ

احمد بن عبدہ الضبی، معاذ بن معاذ، ابوعثمان شامی اور میں اپنے بارے میں یہ گمان نہیں کرتا کہ میں نے کسی شامی کو حریز بن عثمان سے افضل دیکھا ہو۔

بَاب كَيْفَ يَجْلِسُ الْخَصْمَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْقَاضِي

اس کا بیان کہ مدعی اور مدعیٰ علیہ قاضی کے سامنے کیسے بیٹھیں

3115۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَكَمِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ مدعی اور مدعیٰ علیہ (یعنی مقدمے کے دونوں فریق) فیصلہ کرنے والے کے سامنے بیٹھیں گے۔

بَاب الْقَاضِي يَقْضِي وَهُوَ غَضْبَانُ (غصہ کی حالت میں قاضی کے فیصلہ کرنے کا بیان)

3116۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْضِي الْحَكَمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کی طرف لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی فیصلہ کرنے والا دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے اس حال میں کہ وہ غضب اور غصے میں ہو (کیونکہ ایسی حالت میں انصاف کے تقاضے پورے کرنا ممکن نہیں ہوتا)۔

بَاب الْحُكْمِ بَيْنَ أَهْلِ الذِّمَّةِ (اہل ذمہ کے درمیان فیصلہ کرنے کا بیان)

3117۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ فَنُسِخَتْ قَالَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ پہلے حکم یہ تھا کہ اگر وہ (اہل ذمہ) آپ کے پاس آئیں تو آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں یا ان سے اعراض کرلیں۔ پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا اور فرمایا: پس آپ ان کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کیجئے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔

3118۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ الْآيَةَ قَالَ كَانَ بَنُو النَّضِيرِ إِذَا قَتَلُوا مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ أَدَّوْا نِصْفَ الدِّيَةِ وَإِذَا قَتَلَ بَنُو قُرَيْظَةَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ أَدَّوْا إِلَيْهِمُ الدِّيَةَ كَامِلَةً فَسَوَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ الی قولہ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ الایۃ (پس اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں یا ان سے اعراض کرلیں۔ اور اگر آپ فیصلہ کریں تو ان کے درمیان عدل سے فیصلہ کیجئے الخ) راوی کا بیان ہے کہ بنونضیر جب بنی قریظہ میں سے کسی کو قتل کردیتے تو نصف دیت ادا کرتے تھے اور جب بنوقریظہ بنی نضیر میں سے کسی کو قتل کرتے تو وہ انہیں کامل دیتے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان مساوات قائم کردی (کہ دونوں کی دیت برابر ہوگی)۔

بَابُ اجْتِهَادِ الرَّأْيِ فِي الْقَضَاءِ (قضا میں رائے کے اجتہاد کا بیان)

3119۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أَخِي الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا فِي كِتَابِ اللهِ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا آلُو فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدْرَهُ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللهِ لِمَا يُرْضِي رَسُولَ اللهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

حارث بن عمرو ابن اخی المغیرۃ بن شعبہ نے اہل حمص میں سے چند لوگوں میں سے جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے ہیں، سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف (قاضی بناکر) بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو فرمایا: تم کیسے فیصلہ کروگے جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ پیش ہوگا؟ تو انہوں نے عرض کی: میں کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کروں گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے کتاب اللہ میں حکم نہ پایا تو؟ عرض کی: پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے رسول اللہ ﷺ کی سنت میں اس کا حکم نہ پایا اور نہ ہی کتاب اللہ میں تو؟ انہوں نے عرض کی: میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور میں ذرا کوتاہی نہ کروں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (اظہار مسرت کے لیے) ان کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے رسول اللہ ﷺ کے رسول (قاصد) کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے لیے باعث رضا وخوشی ہے۔

مسدد، یحییٰ نے شعبہ سے، ابوعون نے حارث بن عمرو عن ناس من اصحاب معاذ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب آپ کو یمن کی طرف بھیجا۔ پھر آگے اسی کے ہم معنی حدیث ذکر کی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: یہ حدیث طیبہ اس پر دال ہے کہ قیاس حجت شرعیہ ہے اور اس سے حکم ثابت ہو سکتا ہے۔

بَابٌ فِي الصُّلْحِ (صلح کرنے کا بیان)

3120۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ أَوْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ شَكَّ الشَّيْخُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ زَادَ أَحْمَدُ إِلَّا صُلْحًا أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا وَزَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے اور احمد نے یہ زائد کیا ہے: سوائے ایسی صلح کے جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے (یعنی ایسی صلح جائز نہیں ہے)۔

سلیمان بن داؤد نے یہ زائد کیا ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں (مگر وہ شرط ایسی نہ ہو جو حرام کو حلال یا حلال کو حرام کرنے کا ذریعہ ہو)۔

3121۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهُمَا[1] رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ لَهُ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قُمْ فَاقْضِهِ

حضرت عبد اللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ابن ابی حدرد سے مسجد میں اس قرض کا تقاضا کیا جو اس پر واجب الاداء تھا، تو ان دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کی آواز سن لی حالانکہ آپ ﷺ اپنے گھر میں تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ ان کی طرف نکلے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا اور کعب بن مالک کو آواز دی اور فرمایا: اے کعب! انہوں نے عرض کی: لبیک یا رسول اللہ! ﷺ۔ تو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے انہیں اشارہ کیا کہ اپنے قرضے میں سے نصف معاف کر دے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے کر دیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے ابن ابی حدرد کو فرمایا: اٹھ کھڑا ہو اور قرض ادا کر۔

بَابٌ فِي الشَّهَادَاتِ (شہادات کا بیان)

3122۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ السَّرْحِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ

1۔ ایک نسخہ میں سَمِعَهُمَا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ أَوْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا شَكَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَيَّتَهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَالِكٌ الَّذِي يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ وَلَا يَعْلَمُ بِهَا الَّذِي هِيَ لَهُ قَالَ الْهَمْدَانِيُّ وَيَرْفَعُهَا إِلَى السُّلْطَانِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ أَوْ يَأْتِي بِهَا الْإِمَامَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ لَمْ يَقُلْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

مالک بن انس نے عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کیا ہے کہ ان کے باپ نے انہیں خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے انہیں خبر دی کہ انہیں عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری نے بتایا کہ انہیں زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں بہترین اور اچھے شاہد کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ وہ ہوتا ہے جو اپنی شہادت دیتا ہے یا اپنی شہادت کے بارے خبر دیتا ہے اس سے پہلے کہ اس سے شہادت کے بارے پوچھا جائے۔ یہ عبداللہ بن ابی بکر کو شک ہے کہ ان دو میں سے کون سے الفاظ آپ نے کہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مالک نے کہا ہے کہ وہ ہے جو اپنی شہادت کے بارے خبر دیتا ہے اور وہ اسے نہیں جانتا جس کے لیے یہ شہادت مفید ہے۔ ہمدانی نے کہا: وہ ہے جو اسے بادشاہ کے پاس پیش کرتا ہے۔ ابن سرح نے کہا ہے: یا وہ اسے امام کے پاس لاتا ہے۔ ہمدانی کی حدیث میں لفظ اخبار ہے۔ ابن سرح نے ابن ابی عمرہ کہا ہے، انہوں نے عبدالرحمن نہیں کہا۔

بَابٌ فِيمَنْ يُعِينُ عَلَى خُصُومَةٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَعْلَمَ أَمْرَهَا

اس کا بیان جو خصومت کے معاملہ کو جانے بغیر کسی کی خصومت پر معاونت کرتا ہے

3123۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ رَاشِدٍ قَالَ جَلَسْنَا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا فَجَلَسَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ فَقَدْ ضَادَّ اللهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللهِ حَتَّى يَنْزِعَ عَنْهُ وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ أَسْكَنَهُ اللهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى بْنُ يَزِيدَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَمَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ بِظُلْمٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

یحییٰ بن راشد نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے بیٹھے تھے، پس آپ ہماری طرف نکلے اور تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس آدمی کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے سامنے حائل ہوئی (یعنی اس کی سفارش پر کسی آدمی سے حد اٹھا دی گئی) تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کی کوشش کی اور جس نے ناحق جھگڑا کیا حالانکہ وہ اسے جانتا تھا۔ تو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب میں رہے گا۔ یہاں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تک کہ وہ اس سے باز آ جائے اور جس کسی نے کسی مومن کے بارے میں ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی (یعنی کسی پر بہتان لگایا) تو اللہ تعالیٰ اسے اہل جہنم کے کیچڑ میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ اس سے رجوع کرے جو کچھ اس نے کہا ہے اور توبہ کرے۔

علی بن حسین بن ابراہیم، عمر بن یونس، عاصم بن محمد بن زید العمری، مثنیٰ بن یزید نے مطر الوراق سے انہوں نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا: جس نے کسی کے جھگڑے میں ظلم کے باوجود اس کی معاونت کی تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں پڑ گیا۔

فائدہ: وہ لوگ جو ناحق سفارش کرتے ہیں اور ظالم کی معاونت کر کے اس کے ہاتھ مضبوط کرتے ہیں اور نادار اور کمزور لوگوں کو اذیت پہنچاتے ہیں، ستاتے ہیں اور ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتے ہیں انہیں آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات کی روشنی میں اپنے انجام کے بارے ضرور غور وخوض کرنا چاہیے۔ رب کریم راہ ہدایت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بَابٌ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ (جھوٹی شہادت کا بیان)

3124۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ يَعْنِي الْعُصْفُرِيَّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَسَدِيِّ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی اور جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے، تو آپ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: جھوٹی شہادت کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے کے مساوی قرار دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ ارشاد تین بار فرمایا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ (ترجمہ) ''پس تم بتوں کی نجاست سے بچو اور جھوٹے قول سے اجتناب کرو۔ خالص اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے نہ کہ اس کے ساتھ شرک کرتے ہوئے''۔

فائدہ: کتنا بڑا گناہ ہے جھوٹی شہادت دینا، گویا یہ شرک کرنے کے مترادف ہے۔ بندۂ مومن کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ جھوٹ بول کر اور جھوٹی شہادت دے کر کسی مسلمان بھائی کا حق غصب کرے اور دین اسلام کی یہ کتنی خوبصورت ترتیب ہے کہ اپنے ماننے والوں کی ہر پہلو سے رہنمائی کرتا ہے۔ اگر اس کی ہدایات کو مان لیا جائے تو کیا نظام عدل خامیوں اور کمزوریوں سے پاک نہیں ہو سکتا؟ اور اگر ہر مستحق کو اس کا حق دیا جائے اور ہر ظالم کو بلا امتیاز اس کے جرم کی سزا دی جائے تو کیا معاشرہ جرائم سے پاک نہیں ہو سکتا؟ یقیناً ہو سکتا ہے۔ لیکن شرط دین اسلام کا نفاذ اور اس کی اتباع ہے۔

بَابُ مَنْ تُرَدُّ شَهَادَتُهُ (ان کا بیان جن کی شہادت قبول نہیں کی جاتی)

3125۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ وَذِي الْغِمْرِ عَلَى أَخِيهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ وَأَجَازَهَا لِغَيْرِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد الْغِمْرُ الْحِنَةُ[1] وَالشَّحْنَاءُ وَالْقَانِعُ الْأَجِيرُ التَّابِعُ مِثْلُ الْأَجِيرِ الْخَاصِّ[2]

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ طَارِقٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت اور اپنے بھائی کے بارے میں عداوت اور بغض و کینہ رکھنے والے کی شہادت رد کر دی ہے اور گھر والوں کے حق میں ان کے تابع رہنے والے کی شہادت (مثلاً خادم اور گھریلو ملازم وغیرہ) رد کر دی اور ان کے سوا دوسروں کے لیے اس کی شہادت کو جائز قرار دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ غمر، حقد اور شحناء تینوں ہم معنی ہیں (یعنی عداوت اور کینہ) اور قانع یعنی خادم، اجرت پر کام کرنے والا گھریلو ملازم کی مثل ہے۔ (المختصر جس کے بارے میں تہمت کا خدشہ ہو تو اس کی شہادت گھر والوں کے حق میں قبول نہیں)۔

محمد بن خلف بن طارق رازی، زید بن یحییٰ بن عبید خزاعی، سعید بن عبدالعزیز نے سلیمان بن موسیٰ سے ان کی سند کے ساتھ یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت، زانی مرد اور زانیہ عورت اور اپنے بھائی کے بارے میں عداوت و کینہ رکھنے والے کی شہادت جائز نہیں ہے۔

بَابُ شَهَادَةِ الْبَدَوِيِّ عَلَى أَهْلِ الْأَمْصَارِ

جنگل میں رہنے والوں کی شہروں میں رہنے والوں کے بارے میں شہادت دینے کا بیان

3126۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَنَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جنگل میں رہنے والے کی شہادت گاؤں میں رہنے والے کے بارے میں جائز نہیں ہے (شاید اس لیے کہ وہ معاملہ فہم نہیں ہوتے اور احکام شرعیہ سے نابلد ہوتے ہیں۔ لیکن اکثر علماء نے کہا ہے کہ اگر شہادت درست ہو تو پھر قبول کر لی جائے گی۔ واللہ اعلم)

بَابُ الشَّهَادَةِ فِي الرَّضَاعِ (رضاعت کے بارے میں شہادت کا بیان)

3127۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ

1۔ دیگر نسخوں میں الحنۃ کے بجائے الحِقْدُ ہے۔ 2۔ والقانع الاجیر التابع مثل الأجیر الخاص صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَحَدَّثَنِيهِ صَاحِبٌ لِي عَنْهُ وَأَنَا لِحَدِيثِ صَاحِبِي أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْنَا جَمِيعًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا لَكَاذِبَةٌ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ وَقَدْ قَالَتْ مَا قَالَتْ دَعْهَا عَنْكَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ الْبَصْرِيُّ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد نَظَرَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرٍ فَقَالَ هَذَا مِنْ ثِقَاتِ أَصْحَابِ أَيُّوبَ[1]

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ عقبہ بن حارث نے حدیث بیان کی ہے اور میرے ایک ساتھی نے ان سے مجھے حدیث بیان کی ہے اور مجھے اپنے ساتھی کی حدیث زیادہ یاد ہے۔ انہوں نے بیان کیا (یعنی عقبہ بن حارث نے) کہ میں نے ام یحییٰ بنت ابی اہاب سے شادی کی۔ تو ہمارے پاس ایک سیاہ رنگ کی عورت آئی اور اس نے کہا کہ اس نے ہم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ چنانچہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو اس کے بارے عرض کیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے رخ زیبا پھیر لیا (یعنی کوئی بات نہ فرمائی)۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو کیسے جانتا ہے؟ حالانکہ اس نے وہ کہہ دیا ہے جو کہہ دیا ہے۔ بس اب تو اسے (بیوی کو) چھوڑ دے۔

احمد بن ابی شعیب الحرانی، حارث بن عمیر بصری، دوسری سند عثمان بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ دونوں نے ایوب عن ابن ابی ملیکہ عن عبید بن ابی مریم عن عقبہ بن حارث کی سند سے بیان کیا ہے اور میں نے اسے عقبہ سے سنا ہے۔ لیکن عبید کی حدیث زیادہ محفوظ ہے اور پھر اسی کی مثل روایت ذکر کی۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حماد بن زید نے حارث بن عمیر کی طرف دیکھا اور کہا: یہ اصحاب ایوب کے ثقہ راویوں میں سے ہے۔

بَابُ شَهَادَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَفِي الْوَصِيَّةِ فِي السَّفَرِ

اہل ذمہ کی شہادت اور سفر میں وصیت کرنے کا بیان

3128۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بِدَقُوقَاءَ هَذِهِ وَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُشْهِدُهُ عَلَى وَصِيَّتِهِ فَأَشْهَدَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَدِمَا الْكُوفَةَ فَأَتَيَا أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ فَأَخْبَرَاهُ وَقَدِمَا بِتَرِكَتِهِ وَوَصِيَّتِهِ فَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ هَذَا أَمْرٌ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ الَّذِي كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَحْلَفَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ بِاللهِ مَا خَانَا وَلَا كَذَبَا وَلَا بَدَّلَا وَلَا كَتَمَا وَلَا غَيَّرَا وَإِنَّهَا لَوَصِيَّةُ الرَّجُلِ وَتَرِكَتُهُ فَأَمْضَى شَهَادَتَهُمَا

حضرت شعبی سے روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی دقوقاء (اربل اور بغداد کے درمیان ایک مشہور شہر ہے) میں

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فوت ہو گیا اور اس نے مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی نہ پایا جسے وہ اپنی وصیت پر گواہ بنا لے۔ چنانچہ اس نے اہل کتاب میں سے دو آدمیوں کو شاہد بنا لیا پھر وہ دونوں کوفہ آئے اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور دونوں نے اس بارے میں خبر دی اور اس کا ترکہ لے آئے اور اس کی وصیت سے بھی آگاہ کیا۔ تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو ایسا معاملہ ہے جو اس واقعہ کے بعد پیش نہیں آیا جو رسول اللہ ﷺ کے عہد میں پیش آیا تھا۔ پھر آپ نے عصر کے بعد دونوں سے حلف لیا کہ قسم بخدا! ان دونوں نے خیانت نہیں کی، جھوٹ نہیں بولا، تبدیلی نہیں کی، کوئی شے چھپائی نہیں اور نہ ہی کوئی تغیر کیا ہے اور بلاشبہ یہی اس آدمی کی وصیت ہے اور یہی اس کا ترکہ ہے۔ پھر آپ نے ان دونوں کی شہادت کے مطابق فیصلہ کر دیا۔

3129۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ فِيهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامَ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلاَنِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ[1] قَالَ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ الآيَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ بنی سہم کا ایک آدمی تمیم داری اور عدی بن بداء کے ہمراہ نکلا اور سہمی ایسی جگہ فوت ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہ تھا۔ پس جب وہ دونوں اس کا ترکہ لے کر آئے تو انہوں نے چاندی کا ایک پیالہ مفقود پایا جس پر خطوط کی صورت میں سونے کے پتر لگے ہوئے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے حلف لیا۔ پھر وہ پیالہ مکہ مکرمہ میں پایا گیا اور انہوں نے کہا: ہم نے تو اسے تمیم اور عدی سے خریدا ہے۔ پس سہمی کے وراث میں سے دو آدمی اٹھے اور انہوں نے قسم اٹھائی کہ ہماری شہادت ان دونوں کی شہادت سے زیادہ اہم اور معتبر ہے۔ بے شک یہ پیالہ ان کے ساتھی کا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ الآيه (اے ایمان والو! آپس میں تمہاری گواہی جب آ جائے کسی کو تم میں سے موت وصیت کرتے وقت (یہ ہے کہ) دو معتبر شخص تم میں سے ہوں یا دو اور غیروں میں سے اگر تم سفر کر رہے ہو زمین میں پھر تمہیں موت کی مصیبت پہنچے۔ الخ)

بَابُ إِذَا عَلِمَ الْحَاكِمُ صِدْقَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَحْكُمَ بِهِ

اس کا بیان کہ جب حاکم کو ایک گواہ کی صداقت کا علم ہو جائے تو اس کے لیے اس کے مطابق فیصلہ دینا جائز ہے

3130۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ

1۔ دیگر نسخوں میں لِصَاحِبِنَا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خُزَيْمَةَ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ فَأَسْرَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُونَ الْأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُونَهُ بِالْفَرَسِ وَلَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَهُ فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هَذَا الْفَرَسَ وَإِلَّا بِعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ أَوْ لَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللهِ مَا بِعْتُكَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَلَى قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَهِيدًا فَقَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ فَقَالَ بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ

حضرت عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے چچا نے ان سے حدیث بیان کی ہے اور وہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا اور آپ ﷺ نے اسے ساتھ لے لیا تا کہ آپ اسے اس کے گھوڑے کی قیمت ادا کریں۔ تو رسول اللہ ﷺ تھوڑا تیز چلے اور اعرابی نے تھوڑی دیر کر دی تو لوگ اس اعرابی کے پاس آنے لگے اور اس سے گھوڑے کے بارے سودا کرنے لگے اور یہ نہ جانتے تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے خرید لیا ہے۔ پس اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کو آواز دی اور کہا: اگر تم اس گھوڑے کے خریدار ہو (تو اسے خرید لو) ورنہ میں اسے بیچ دوں۔ پس حضور نبی مکرم ﷺ نے جب اعرابی کی آواز سنی تو آپ ٹھہر گئے اور فرمایا: کیا میں نے تجھ سے اسے خرید نہیں لیا؟ تو اعرابی نے کہا: نہیں۔ قسم بخدا! میں نے تمہیں یہ نہیں بیچا ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ میں نے تجھ سے اسے خرید لیا ہے۔ پھر اعرابی کہنے لگا: گواہ لاؤ۔ تو حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ تو نے آپ ﷺ کو یہ بیچ دیا ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم کیونکر شہادت دیتے ہو؟ (حالانکہ تم بیع کے وقت موجود نہ تھے)۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کی تصدیق کے ساتھ (یعنی چونکہ آپ فرما رہے ہیں اور آپ سچ کے سوا کچھ نہیں بولتے)۔ پس رسول اللہ ﷺ نے خزیمہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا۔

فائدہ: یہ ایک جانب حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کا اعزاز ہے کہ ان کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے مساوی قرار دیا گیا اور دوسرا یہ اس اختیار کا استعمال ہے جو رب کریم نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کو عطا فرما رکھا تھا۔

بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِينِ وَالشَّاهِدِ (ایک قسم اور ایک شاہد کے ساتھ فیصلہ کرنے کا بیان)

3131۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ الْحُبَابِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سَيْفٌ الْمَكِّيُّ قَالَ عُثْمَانُ سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ سَلَمَةُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ عَمْرٌو فِي الْحُقُوقِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قسم اور ایک شاہد کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

محمد بن یحییٰ اور سلمہ بن شبیب دونوں نے بیان کیا کہ عبدالرزاق نے حدیث بیان کی کہ ہمیں محمد بن مسلم نے عمرو بن دینار سے اسی اسناد اور اسی کی مثل حدیث کی خبر دی اور سلمہ نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ عمرو نے کہا: یہ شہادت حقوق کے بارے میں تھی۔

3132۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَخْبَرَنِي الشَّافِعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُهَيْلٍ فَقَالَ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ وَهُوَ عِنْدِي ثِقَةٌ أَنِّي حَدَّثْتُهُ إِيَّاهُ وَلَا أَحْفَظُهُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَدْ كَانَ أَصَابَتْ سُهَيْلًا عِلَّةٌ أَذْهَبَتْ بَعْضَ عَقْلِهِ وَنَسِيَ بَعْضَ حَدِيثِهِ فَكَانَ سُهَيْلٌ بَعْدُ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بِإِسْنَادِ أَبِي مُصْعَبٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ سُلَيْمَانُ فَلَقِيتُ سُهَيْلًا فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مَا أَعْرِفُهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ رَبِيعَةَ أَخْبَرَنِي بِهِ عَنْكَ قَالَ فَإِنْ كَانَ رَبِيعَةُ أَخْبَرَكَ عَنِّي فَحَدِّثْ بِهِ عَنْ رَبِيعَةَ عَنِّي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک شاہد کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ فرمادیا۔

ابوداؤد نے کہا اور ربیع بن سلمان مؤذن نے اس حدیث میں اضافہ کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے شافعی نے عبدالعزیز سے خبر دی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے اس کا ذکر سہیل سے کیا تو انہوں نے کہا: ربیعہ نے مجھے خبر دی ہے اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہے کہ میں نے اسے یہ حدیث بیان کی ہے اور مجھے یہ یاد نہیں ہے۔ عبدالعزیز نے بیان کیا ہے کہ سہیل بیمار ہوئے تھے۔ اس کے سبب ان کی عقل متاثر ہوئی اور وہ اپنی بعض احادیث بھول گئے اور اس کے بعد سہیل یہ حدیث عن ربیعۃ عن ابیہ کی سند سے بیان کرتے تھے۔ محمد بن داؤد اسکندرانی، زیاد بن یونس، سلیمان بن ہلال نے ربیعہ سے ابومصعب کی اسناد اور اس کی مثل روایت بیان کی ہے۔ سلیمان نے کہا: میں سہیل سے ملا اور میں نے ان سے اس حدیث کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے کہا: میں اسے نہیں جانتا۔ تو میں نے ان سے کہا کہ ربیعہ نے مجھے آپ سے اس کے بارے خبر دی ہے۔ تو انہوں نے کہا: اگر ربیعہ نے تجھے میرے واسطہ سے خبر دی ہے تو پھر تو ربیعہ سے میرے واسطہ سے حدیث بیان کر۔

3133۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ شُعَيْثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْبِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي الزُّبَيْبَ يَقُولُ بَعَثَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ جَيْشًا إِلَى بَنِي الْعَنْبَرِ فَأَخَذُوهُمْ بِرُكْبَةَ مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ فَاسْتَاقُوهُمْ إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَرَكِبْتُ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ أَتَانَا جُنْدُكَ فَأَخَذُونَا وَقَدْ كُنَّا أَسْلَمْنَا وَخَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ فَلَمَّا قَدِمَ بَلْعَنْبَرِ قَالَ لِي نَبِيُّ اللهِ ﷺ هَلْ لَكُمْ بَيِّنَةٌ عَلَى أَنَّكُمْ أَسْلَمْتُمْ قَبْلَ أَنْ تُؤْخَذُوا فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَنْ بَيِّنَتُكَ قُلْتُ سَمُرَةُ رَجُلٌ مِنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَنِی الْعَنْبَرِ وَرَجُلٌ آخَرُ سَمَّاهُ لَهُ فَشَهِدَ الرَّجُلُ وَأَبَى سَمُرَةُ أَنْ يَشْهَدَ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ قَدْ أَبَى أَنْ يَشْهَدَ لَكَ فَتَحْلِفُ مَعَ شَاهِدِكَ الْآخَرِ قُلْتُ نَعَمْ فَاسْتَحْلَفَنِي فَحَلَفْتُ بِاللهِ لَقَدْ أَسْلَمْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَخَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ اذْهَبُوا فَقَاسِمُوهُمْ أَنْصَافَ الْأَمْوَالِ وَلَا تَمَسُّوا ذَرَارِيَّهُمْ لَوْلَا أَنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ ضَلَالَةَ الْعَمَلِ مَا رَزَيْنَاكُمْ عِقَالًا قَالَ الزُّبَيْبُ فَدَعَتْنِي أُمِّي فَقَالَتْ هَذَا الرَّجُلُ أَخَذَ زِرْبِيَّتِي فَانْصَرَفْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي احْبِسْهُ فَأَخَذْتُ بِتَلْبِيبِهِ وَقُمْتُ مَعَهُ مَكَانَنَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْنَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ قَائِمَيْنِ فَقَالَ مَا تُرِيدُ بِأَسِيرِكَ فَأَرْسَلْتُهُ مِنْ يَدِي فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِلرَّجُلِ رُدَّ عَلَى هَذَا زِرْبِيَّةَ أُمِّهِ الَّتِي أَخَذْتَ مِنْهَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّهَا خَرَجَتْ مِنْ يَدِي قَالَ فَاخْتَلَعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ سَيْفَ الرَّجُلِ فَأَعْطَانِيهِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ اذْهَبْ فَزِدْهُ آصُعًا مِنْ طَعَامٍ قَالَ فَزَادَنِي آصُعًا مِنْ شَعِيرٍ

عمار بن شعیث بن عبداللہ بن زبیب عنبری نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے باپ نے بتایا، انہوں نے کہا: میں نے اپنے دادا زبیب کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک لشکر بنی عنبر کی طرف بھیجا۔ پس انہوں نے رکبہ (عرفہ اور ذات عرق کے درمیان ایک جگہ ہے) کے مقام پر جو کہ طائف کی اطراف میں ہے پکڑ لیا اور انہیں پکڑ کر حضور نبی کریم ﷺ کی طرف لے آئے۔ پس میں سوار ہوا اور ان سے پہلے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہو گیا اور میں نے کہا: السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا لشکر ہمارے پاس آیا اور اس نے ہمیں پکڑ لیا حالانکہ ہم اسلام قبول کر چکے تھے اور ہم نے جانوروں کے کان کاٹ دیے تھے۔ پس جب بنی عنبر پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تمہارے لیے اس پر کوئی گواہ ہے کہ تم پکڑے جانے سے پہلے ان دنوں میں اسلام قبول کر چکے تھے۔ میں نے کہا: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا گواہ کون ہے؟ میں نے کہا: سمرہ جو کہ بنی عنبر کا ایک آدمی ہے اور ایک دوسرا آدمی جس کا انہوں نے نام لیا۔ پس اس آدمی نے شہادت دی اور سمرہ نے شہادت دینے سے انکار کر دیا۔ تو نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ سمرہ نے تو تیری شہادت دینے سے انکار کر دیا ہے، کیا تو اپنے دوسرے شاہد کے ساتھ قسم اٹھا سکتا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجھ سے قسم لی اور میں نے قسم اٹھائی۔ قسم بخدا! ہم فلاں فلاں دن سے اسلام لا چکے ہیں اور ہم نے اپنے جانوروں کے کان کاٹ دیے ہیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور ان کے مال نصف و نصف تقسیم کر لو اور ان کی اولادوں کو مس نہ کرو۔ اگر اس طرح نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کسی عمل کے ضیاع کو پسند نہیں کرتا تو ہم تمہاری رسی بھی نہ لیتے۔ زبیب نے کہا: پھر میری ماں نے مجھے بلایا اور اس نے کہا: اس آدمی نے میری حاشیہ دار چادر اٹھالی ہے۔ پس میں حضور نبی کریم ﷺ کے طرف گیا اور آپ ﷺ کو اس سے آگاہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اسے پکڑ لو۔ چنانچہ میں نے اس کے گلے میں کپڑا ڈال کر پکڑ لیا اور میں اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اس حال میں کہ دونوں اکٹھے کھڑے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے قیدی سے کیا چاہتا ہے؟ تو میں نے اسے اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ اٹھے اور اس آدمی کو فرمایا: تو اسے اس کی ماں کی وہ چادر واپس کر دے جو تو نے اس سے لی ہے۔ تو اس نے عرض کی: یا نبی اللہ ﷺ وہ تو میرے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں: پھر نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کی تلوار اتاری اور وہ مجھے عطا فرما دی اور اس آدمی کو فرمایا: تو جا اور اناج کے کچھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

صاع اسے مزید دے دے۔ چنانچہ اس آدمی نے جَو کے چند صاع مجھے دیے۔

بَابُ الرَّجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِ شَيْئًا وَلَيْسَتْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ

ایسے دو آدمیوں کا بیان جو ایک شے کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان کے پاس گواہ موجود نہیں

3134۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا أَوْ دَابَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِمَعْنَى إِسْنَادِهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ

سعید بن ابی بردہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ دو آدمیوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آ کر ایک اونٹ یا کسی جانور کا دعویٰ کیا اور ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی گواہ نہ تھا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اسے دونوں کا مشترکہ قرار دیا۔

حسن بن علی، یحییٰ بن آدم، عبدالرحیم بن سلیمان نے سعید سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ روایت کیا ہے۔

محمد بن بشار، حجاج بن منہال، ہمام نے قتادہ سے اسی کی مثل بیان کیا ہے کہ دو آدمیوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے عہد میں ایک اونٹ کے بارے دعویٰ کیا اور دونوں میں سے ہر ایک نے دو دو گواہ پیش کر دیے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اسے دونوں کے درمیان نصف و نصف تقسیم کر دیا۔

3135۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي مَتَاعٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ مَا كَانَ أَحَبَّا ذَلِكَ أَوْ كَرِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس دو آدمیوں نے کسی سامان پر جھگڑا پیش کیا۔ ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی گواہ نہ تھا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں قسم پر قرعہ اندازی کر لو۔ (یعنی جس کے نام قرعہ نکلے وہ قسم اٹھا دے اور جس شے کا دعویٰ کیا ہے وہ لے لے) چاہے دونوں اسے پسند کریں یا ناپسند کریں۔

3136۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَرِهَ الِاثْنَانِ الْيَمِينَ أَوِ اسْتَحَبَّاهَا فَلْيَسْتَهِمَا عَلَيْهَا قَالَ سَلَمَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَقَالَ إِذَا أُكْرِهَ الِاثْنَانِ عَلَى الْيَمِينِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِإِسْنَادِ ابْنِ مِنْهَالٍ مِثْلَهُ قَالَ فِي دَابَّةٍ وَلَيْسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب دونوں آدمی قسم کھانا ناپسند کریں یا دونوں ہی قسم کھانا پسند کریں تو پھر دونوں کو چاہیے کہ وہ اس پر قرعہ اندازی کرلیں (جس کے نام قرعہ نکلے وہ قسم کھالے)۔

سلمہ نے کہا: ہمیں معمر نے خبر دی ہے اور کہا ہے: جب دو آدمیوں کو قسم پر مجبور کیا جائے۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، خالد بن حارث نے سعید بن ابی عروبہ سے ابن منہال کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے (کہ دو آدمیوں کا جھگڑا تھا) ایک جانور میں اور دونوں کے پاس گواہ نہ تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم ارشاد فرمایا کہ وہ دونوں قسم کے بارے میں قرعہ اندازی کرلیں۔

بَابُ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ (اس کا بیان کہ قسم مدعیٰ علیہ کے ذمہ ہے)

3137۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے میری طرف لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدعیٰ علیہ پر قسم ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ (یعنی اگر مدعی اپنے دعویٰ پر شاہد پیش نہ کرسکا تو پھر مدعیٰ علیہ پر قسم ہوگی۔ اگر اس نے قسم دے دی تو وہ دعویٰ سے بری الذمہ قرار پائے گا)۔

بَابُ كَيْفَ الْيَمِينُ (قسم کی کیفیت کا بیان)

3138۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَعْنِي لِرَجُلٍ حَلَّفَهُ احْلِفْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا لَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ يَعْنِي لِلْمُدَّعِي قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو يَحْيَى اسْمُهُ زِيَادٌ كُوفِيٌّ ثِقَةٌ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا جسے آپ ﷺ نے قسم دینے کو کہا: تو اس طرح قسم کھا: قسم ہے اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! مدعی کی کوئی شے میرے پاس نہیں ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابویحییٰ کا نام زیاد ہے، کوفہ کا رہنے والا ہے اور ثقہ راوی ہے۔

بَابُ إِذَا كَانَ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ ذِمِّيًّا أَيَحْلِفُ

اس کا بیان کہ جب مدعیٰ علیہ ذمی ہو تو کیا وہ قسم اٹھائے گا؟

3139۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ كَانَ بَيْنِي

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

شقیق نے اشعث سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا: میرے اور یہودیوں میں سے ایک آدمی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی اور اس نے مجھے (حصہ دینے سے) انکار کر دیا۔ پس میں اسے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس لے آیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے پوچھا: کیا تیرے پاس کوئی گواہ ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ تو پھر آپ ﷺ نے یہودی کو فرمایا: تو قسم کھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ تو قسم کھا لے گا اور میرا مال لے جائے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے سبب تھوڑا سامان خریدتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے''۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى عِلْمِهِ فِيمَا غَابَ عَنْهُ

ایسے آدمی کا بیان جو ایسی چیز کے بارے میں علم رکھنے کی قسم اٹھائے جو اس سے غائب ہو

3140۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي كُرْدُوسٌ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُو هٰذَا وَهِيَ فِي يَدِهِ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أُحَلِّفُهُ وَاللهِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ يَعْنِي لِلْيَمِينِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ بنو کندہ میں سے ایک آدمی اور حضر موت کا رہنے والا ایک آدمی دونوں یمن کے علاقہ کی کچھ زمین کے بارے جھگڑا کرتے ہوئے حضور نبی معظم ﷺ کے پاس پیش ہوئے اور حضرمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک زمین میری ہے، اس کے باپ نے مجھ سے اسے غصب کیا تھا اور وہ اس کے قبضے میں ہے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیرے لیے کوئی گواہ ہے؟ عرض کی: نہیں۔ البتہ میں اسے قسم دے سکتا ہوں کہ قسم بخدا! یہ نہیں جانتا کہ وہ زمین میری ہے اور اس کے باپ نے مجھ سے اسے غصب کیا تھا۔ پھر کندی بھی قسم کے لیے تیار ہو گیا۔ آگے مکمل حدیث بیان کی۔

3141۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ كَانَتْ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ فَاجِرٌ لَيْسَ يُبَالِي مَا حَلَفَ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر حضرمی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضر موت کا رہنے والا ایک آدمی اور بنو کندہ میں سے ایک آدمی دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور حضرمی نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک اس نے میری زمین پر قبضہ کر رکھا ہے جو زمین میرے باپ کی تھی۔ اور کندی نے کہا: وہ میری زمین ہے، میرے قبضے میں ہے اور میں اسے کاشت کرتا ہوں، اس کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرمی کو فرمایا: کیا تیرا کوئی گواہ ہے؟ عرض کی: نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: پھر تیرے لیے اس پر قسم ہوگی۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک یہ فاجر انسان ہے۔ اسے اس کی پرواہ نہیں ہے جس کی یہ قسم اٹھائے گا۔ یہ کسی شے سے احتیاط اور پرہیز کرنے والا نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے قسم کے سوا اس پر اور کچھ نہیں ہے۔

بَاب كَيْفَ يَحْلِفُ الذِّمِّيُّ (اس کا بیان کہ ذمی کیسے قسم اٹھائے گا)

3142۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْنِي لِلْيَهُودِ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ فِي قِصَّةِ الرَّجْمِ(1) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ مِمَّنْ كَانَ يَتَّبِعُ الْعِلْمَ وَيَعِيهِ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ(2) وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ يَعْنِي لِابْنِ صُورِيَا أُذَكِّرُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي نَجَّاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ وَأَقْطَعَكُمُ الْبَحْرَ وَظَلَّلَ عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلَ عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى وَأَنْزَلَ عَلَيْكُمُ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى أَتَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمُ الرَّجْمَ قَالَ ذَكَّرْتَنِي بِعَظِيمٍ وَلَا يَسَعُنِي أَنْ أَكْذِبَكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے یہودیوں کو فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں اس اللہ تعالیٰ کی جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی! تم تورات میں اس آدمی کے بارے میں کیا حکم پاتے ہو جس نے زنا کیا؟ آپ ﷺ نے یہ حدیث رجم کے واقعہ میں بیان فرمائی۔ (چونکہ یہودیوں نے رجم کی سزا کا انکار کیا تھا اس لیے انہیں قسم دے کر پوچھا جا رہا ہے کہ یہ تو بتاؤ تورات میں زنا کا حکم کیا ہے؟)

عبدالعزیز بن یحییٰ ابوالاصبغ، محمد ابن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے اور انہوں نے زہری سے یہی حدیث اسی اسناد کے ساتھ بیان کی ہے اور کہا ہے کہ مجھے مزنیہ کے ایک آدمی نے اس سے جو کہ علم کا تابع اور اس کا محافظ تھا وہ حضرت سعید بن المسیب کو حدیث بیان کرتا ہے اور اس نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، سعید نے قتادہ سے اور انہوں نے عکرمہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ابن

1۔ وساق الحدیث فی قصۃ الرجم صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ یحدث سعید بن المسیب صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

صوریا (یہودیوں کا ایک عالم تھا) سے فرمایا: میں تمہیں یاد دلاتا ہوں اس اللہ تعالیٰ کی جس نے تمہیں آل فرعون سے نجات دلائی اور تمہارے لیے سمندر کو کاٹ کر راستے بنا دیے اور تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور تم پر من وسلویٰ نازل کیے اور تمہارے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی، کیا تم اپنی کتاب میں رجم کا ذکر پاتے ہو؟ اس نے کہا: آپ نے مجھے عظیم شے کے بارے یاد دلایا ہے، اب مجھ میں آپ سے جھوٹ بولنے کی طاقت اور ہمت نہیں ہے۔ اور آگے پوری حدیث بیان کی۔

بَاب الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى حَقِّهِ (ایسے آدمی کا بیان جو اپنے حق پر قسم کھاتا ہے)

3143۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ وَمُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سَيْفٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَدْبَرَ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللهَ يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

سیف نے عوف بن مالک سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے انہیں حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا جس کے خلاف فیصلہ کیا گیا تھا۔ جب اس نے پیٹھ پھیری تو اس نے کہا: میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ عجز (یعنی کام سے ہمت ہار دینا) پر تو ملامت کرتا ہے۔ البتہ تجھ پر دانائی اور عقلمندی لازم ہے (یعنی ہمت اور جرأت سے کام کرنا لازم ہے) پھر جب تجھ پر امر (تقدیر) غالب آجائے تو یہ کہا کر: میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے۔ (یعنی آدمی کو اپنا کام پوری تندہی اور بیدار مغزی سے کرنا چاہیے، جو وسائل میسر ہوں انہیں استعمال میں لانا چاہیے۔ پھر اگر کامیابی نہ ہو تو اسے رب کریم کے سپرد کرتے ہوئے یہ کہنا چاہیے: حسبی اللہ ونعم الوکیل)۔

بَاب فِي الْحَبْسِ فِي الدَّيْنِ وَغَيْرِهِ (قرض وغیرہ میں قید کرنے کا بیان)

3144۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَبْرِ بْنِ أَبِي دُلَيْلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهُ يُغَلَّظُ لَهُ وَعُقُوبَتَهُ يُحْبَسُ لَهُ

عمرو بن شرید نے اپنے باپ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: دولت مند اور خوشحال آدمی کا قرض کی ادائیگی میں سستی کرنا اس کی عزت ریزی اور اس کی سزا کو مباح کر دیتا ہے۔ ابن مبارک نے کہا ہے کہ یحل عرضہ کا معنی ہے کہ اس کے لیے سخت الفاظ استعمال کیے جائیں اور عقوبتہ سے مراد یہ ہے کہ اسے قید کر دیا جائے۔

3145۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا هِرْمَاسُ بْنُ حَبِيبٍ رحمه الله عليه رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِغَرِيمٍ لِي فَقَالَ لِي الْزَمْهُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَخَا بَنِي تَمِيمٍ مَا تُرِيدُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَنْ تَفْعَلَ بِأَسِيرِكَ

ہرماس بن حبیب جو کہ جنگل میں رہنے والوں میں سے ایک آدمی تھا، اس نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں اپنے ایک مقروض کو لے کر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تو اس کے ساتھ ساتھ رہ۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا: اے بنی تمیم کے بھائی! تو کیا ارادہ رکھتا ہے کہ تو اپنے قیدی کے ساتھ وہ (سلوک) کرے۔

3146۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ

بہز بن حکیم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کو الزام اور تہمت کی بناء پر قید کیا۔

3147۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ إِنَّ أَخَاهُ أَوْ عَمَّهُ وَقَالَ مُؤَمَّلٌ إِنَّهُ قَامَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ جِيرَانِي بِمَا أَخَذُوا فَأَعْرَضَ عَنْهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَلُّوا لَهُ عَنْ جِيرَانِهِ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ وَهُوَ يَخْطُبُ

بہز بن حکیم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ ابن قدامہ نے بیان کیا: بے شک ان کا بھائی یا ان کا چچا اور مؤمل نے کہا کہ وہ نبی مکرم ﷺ کے پاس کھڑے ہوئے درآنحالیکہ آپ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔ تو انہوں نے (یعنی حضرت بہز کے دادا معاویہ نے) عرض کی: میرے پڑوسیوں کو کسی کے عوض پکڑ لیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے اس سے دوبارہ اعراض فرمایا۔ پھر انہوں نے کسی شے کا ذکر کیا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے لیے اس کے پڑوسیوں کو چھوڑ دو۔ مؤمل نے وھو یخطب کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

بَابٌ فِي الْوَكَالَةِ (وکالت کا بیان)

3148۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ قَالَ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ إِذَا أَتَيْتَ وَكِيلِي فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَإِنِ ابْتَغَى مِنْكَ آيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلَى تَرْقُوَتِهِ

ابونعیم وہب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آپ کو بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے بیان کیا: میں نے خیبر کی طرف جانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے آپ کو سلام عرض کیا اور آپ سے عرض کی: میں نے خیبر کی طرف جانے کا ارادہ کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو میرے وکیل کے پاس پہنچے تو اس سے پندرہ وسق (کھجور یا جو) لے لینا اور اگر وہ تجھ سے نشانی کا مطالبہ کرے تو اپنا ہاتھ اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے گلے پر رکھ دینا۔

بَاب مِنَ الْقَضَاءِ (قضاء سے متعلقہ کچھ چیزوں کا بیان)

3149۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَدَارَأْتُمْ فِي طَرِيقٍ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب تمہارا راستے کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو اسے سات ہاتھ رکھ لو (یعنی راستے کی حد مبہم ہو اور فریقین کا اس کے بارے اختلاف ہو تو پھر حاجت اور ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے سات ہاتھ پر اتفاق کر لینا چاہیے)۔

3150۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعْهُ فَنَكَّسُوا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ قَدْ أَعْرَضْتُمْ لَأُلْقِيَنَّهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي خَلَفٍ وَهُوَ أَتَمُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے اس کی دیوار میں لکڑی وغیرہ گاڑنے کی اجازت طلب کرے تو وہ اسے منع نہ کرے۔ (یہ سن کر لوگوں نے) سر جھکا دیے۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ہے مجھے کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں، تم نے اس پر اعراض کیا ہے۔ لیکن میں اسے ضرور بہ ضرور تمہارے سینوں میں ڈالوں گا۔ ابو داود نے کہا ہے: یہ ابن ابی خلف کی حدیث ہے اور یہی زیادہ مکمل ہے۔

3151۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ ضَارَّ أَضَرَّ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ

حضور نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت ابو صرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کسی کو اذیت دی اور نقصان پہنچایا تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اسے نقصان پہنچائے گا اور جس نے کسی کو مشقت میں ڈالا اور اس سے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔ (یعنی اگر کوئی ناحق کسی کو ستانے اور اذیت دینے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے اسی طرح کی مصیبت میں ڈال دیتا ہے)۔

3152۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِي حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهُ قَالَ فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ إِلَى نَخْلِهِ فَيَتَأَذَّى بِهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِ فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَطَلَبَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى قَالَ فَهِبْهُ لَهُ وَلَكَ كَذَا وَكَذَا أَمْرًا رَغَّبَهُ فِيهِ فَأَبَى فَقَالَ أَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْأَنْصَارِيِّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اذْهَبْ فَاقْلَعْ نَخْلَهُ

ابوجعفر محمد بن علی، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی کے باغ میں ان کے بھی کھجور کے کچھ درخت تھے اور وہاں اس آدمی کے گھر والے بھی ساتھ تھے اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ جب درختوں کے لیے وہاں جاتے تھے تو اس سے انصاری کو تکلیف ہوتی اور اس پر شاق گزرتا تھا۔ تو انصاری نے ان سے مطالبہ کیا کہ وہ درخت اسے بیچ دے، لیکن انہوں نے انکار کیا۔ پھر ان سے کہا: وہ دوسرے درختوں سے ان کا تبادلہ کر لے۔ لیکن سمرہ نے اس سے بھی انکار کیا۔ پھر وہ انصاری حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے سمرہ کو فرمایا کہ وہ اسے درخت بیچ دے۔ اس نے انکار کر دیا۔ پھر فرمایا: وہ اس سے تبادلہ کر لے۔ اس سے بھی سمرہ نے انکار کیا۔ پھر فرمایا: تو اسے ہبہ کر دے اور تیرے لیے یہ یہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے اس میں خوب رغبت دلانے کی کوشش فرمائی لیکن سمرہ نے ہر بات کا انکار کیا۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو اذیت دینے اور نقصان پہنچانے والا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انصاری کو مزید فرمایا: تو جا اور اس کے درخت اکھیڑ دے۔

3153۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ قَالَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَحْسَبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ الْآيَةَ

حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان سے حدیث بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے حرہ سے آنے والی ان نالیوں میں جھگڑا کیا جن سے وہ کھیتوں کو سیراب کرتے تھے۔ انصاری نے کہا: پانی کو چھوڑ دیجیے، یہ چلتا رہے۔ لیکن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے زبیر! اپنا کھیت سیراب کر لے اور پھر اپنے پڑوسی کی جانب پانی چھوڑ دے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس پر وہ انصاری غصہ میں ہو گیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ (آپ نے یہ فیصلہ اس لیے کیا ہے کہ) یہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔ تو یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور پھر آپ نے فرمایا: تو اپنا کھیت سیراب کر لے اور پھر پانی روک لے۔ یہاں تک کہ وہ کھیت کے کناروں تک چڑھ جائے۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم بخدا! میں یہ گمان کرتا ہوں کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے: فَلَا وَرَبِّكَ قسم ہے تیرے رب کی! وہ مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ تجھے حکم بنالیں۔ الخ۔

3154۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِيهِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ كُبَرَاءَهُمْ يَذْكُرُونَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانَ لَهُ سَهْمٌ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَاصَمَ إِلَى

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَهْزُورٍ يَعْنِي السَّيْلَ الَّذِي يَقْتَسِمُونَ مَاءَهُ فَقَضَى بَيْنَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ الْمَاءَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ لَا يَحْبِسُ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ

ابو مالک بن ثعلبہ نے اپنے باپ ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے، وہ ذکر کرتے تھے کہ قریش کے ایک آدمی کا بنی قریظہ میں حصہ تھا۔ اس نے رسول اللہ علیہ السلام کے پاس مہزور یعنی اس وادی کے بارے جھگڑا پیش کیا جس کا پانی وہ سب تقسیم کرتے تھے۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے ان کے درمیان یہ فیصلہ کیا کہ پانی ٹخنوں تک ہو جائے تو پھر اوپر والا نیچے کی طرف پانی کو آنے سے نہ روکے (یعنی وہ پانی چھوڑ دے تاکہ نیچے والے کا کھیت بھی سیراب ہو جائے)۔

3155۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي السَّيْلِ الْمَهْزُورِ أَنْ يُمْسَكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلُ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے وادی مہزور کے پانی کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ پانی کو روکا جائے یہاں تک کہ وہ ٹخنوں تک پہنچ جائے۔ پھر اوپر والا نیچے والے پر پانی چھوڑ دے۔

3156۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عُثْمَانَ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ وَعَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اخْتَصَمَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلَانِ فِي حَرِيمِ نَخْلَةٍ فِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا فَأَمَرَ بِهَا فَذُرِعَتْ فَوُجِدَتْ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ وَفِي حَدِيثِ الْآخَرِ فَوُجِدَتْ خَمْسَةَ أَذْرُعٍ فَقَضَى بِذَلِكَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَأَمَرَ بِجَرِيدَةٍ مِنْ جَرِيدِهَا فَذُرِعَتْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام کے پاس دو آدمیوں نے کھجور کے درخت کی حریم (وہ جگہ جس کا احاطہ وہ درخت کیے ہوئے تھا اور اس کی حفاظت کے لیے اس جگہ کا ہونا ضروری تھا) کے بارے جھگڑا پیش کیا۔ دو راویوں میں سے ایک کی حدیث میں ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس درخت کو ناپنے کا حکم ارشاد فرمایا: پس اسے ناپا گیا تو وہ سات ہاتھ پایا گیا۔ اور دوسرے کی حدیث میں ہے کہ وہ پانچ ہاتھ پایا گیا۔ پس رسول اللہ علیہ السلام نے اسی کے مطابق فیصلہ فرما دیا۔ عبد العزیز نے کہا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اسی درخت کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی کے ساتھ ناپنے کا حکم دیا تو اسے اسی کے ساتھ ناپا گیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعِلْمِ (علم کا بیان)

بَابُ الْحَثِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ (طلب علم پر رغبت دلانے کا بیان)

3157۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ لَقِيتُ شَبِيبَ بْنَ شَيْبَةَ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَعْنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ

کثیر بن قیس نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ تو ایک آدمی ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے ابو الدرداء! میں تمہارے پاس مدینۃ الرسول ﷺ سے ایک حدیث کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ وہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ میں اور کسی کام کے لیے نہیں آیا۔ تو حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو آدمی کسی راہ پر چلا درآنحالیکہ وہ اس میں علم کا طالب اور متلاشی ہو تو اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے سبب جنت کی راہوں میں سے ایک راہ پر چلا دیا۔ اور بے شک ملائکہ طالب علم کی رضا اور خوشنودی کی خاطر اپنے پر بچھاتے ہیں (یعنی اس کی عزت و توقیر کرتے ہیں) اور عالم کے لیے آسمانوں اور زمین میں رہنے والے بھی استغفار کرتے ہیں اور مچھلیاں پانی کی تہہ میں دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ بے شک عالم کی فضیلت عابد پر اسی طرح ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر فضیلت ہے۔ بے شک علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام نے دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا بلکہ انہوں نے علم کا وارث بنایا۔ پس جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے حظ وافر حاصل کر لیا۔

محمد بن وزیر دمشقی، ولید نے کہا: میں نے شبیب بن شیبہ سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھے عثمان بن ابی سودہ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3158- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ يَسْلُكُ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا إِلَّا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی بھی کسی راہ پر چلتا ہے اور اس میں وہ علم حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے لیے جنت کی راہ آسان فرما دیتا ہے۔ اور وہ آدمی جسے اس کے عمل نے پیچھے کر دیا تو اسے اس کے نسب کی بلندی آگے نہیں لے جا سکتی۔ (یعنی جس کے اعمال اسے جنت کا مستحق نہ بنا سکے۔ فقط اس کی نسبی رفعت اسے جنت میں نہیں پہنچا سکے گی۔ کیونکہ یہ ارشاد گرامی بھی ہے: إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ بَلْ إِلَى أَعْمَالِكُمْ بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھے گا بلکہ تمہارے اعمال کو دیکھے گا۔ (بذل المجہود ص 331 ج 15)

(بہرحال جنت میں جانے کا دار و مدار تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کی نظر عنایت پر ہے۔ ورنہ ہمارے اعمال تو کہاں اس لائق ہیں کہ اتنے بلند رتبہ پر فائز کر سکیں۔ لیکن پھر بھی ایک ذریعہ اور وسیلہ ضرور ہے)۔

بَاب رِوَايَةِ حَدِيثِ أَهْلِ الْكِتَابِ (اہل کتاب سے حدیث روایت کرنے کا بیان)

3159- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَمْلَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَتَكَلَّمُ هَذِهِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللهُ أَعْلَمُ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ إِنَّهَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا حَدَّثَكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَرُسُلِهِ فَإِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوهُ وَإِنْ كَانَ حَقًّا لَمْ تُكَذِّبُوهُ

ابن ابی نملہ انصاری نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک دفعہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے پاس یہود کا ایک آدمی تھا۔ وہاں سے ایک جنازہ گزرا۔ تو اس آدمی نے کہا: یا محمد! (ﷺ) کیا یہ میت گفتگو کرتی ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ تو اس یہودی نے کہا: بے شک یہ گفتگو کرتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل کتاب تمہیں جو کچھ بیان کریں پس تم نہ ان کی تصدیق کرو اور نہ ہی ان کی تکذیب کرو اور یہ کہو ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسل عظام علیہم السلام کے ساتھ۔ پس اگر اس کا قول باطل ہوا تو تم نے اس کی تصدیق نہیں کی اور اگر حق ہوا تو تم نے اس کی تکذیب نہیں کی۔

3160- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ يَعْنِي ابْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَعَلَّمْتُ لَهُ كِتَابَ يَهُودَ وَقَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا آمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي فَتَعَلَّمْتُهُ فَلَمْ يَمُرَّ بِي إِلَّا نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى حَذَقْتُهُ فَكُنْتُ أَكْتُبُ لَهُ إِذَا كَتَبَ وَأَقْرَأُ لَهُ إِذَا كُتِبَ إِلَيْهِ

خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا کہ میں آپ کے لیے یہودیوں کا انداز تحریر سیکھوں۔ آپ نے فرمایا: قسم بخدا! میں اپنی کتاب پر یہود سے پر امن نہیں ہوں (یعنی مجھے یہودیوں پر یہ اعتماد نہیں ہو سکتا کہ وہ میری تحریر صحیح لکھتے ہوں)۔ چنانچہ میں نے اسے سیکھنا شروع کر دیا۔ ابھی نصف مہینہ بھی نہ گزرا تھا کہ میں نے اس میں مہارت حاصل کر لی۔ پس پھر میں آپ ﷺ کے لیے لکھتا تھا جب آپ کچھ لکھواتے اور میں آپ کو پڑھ دیتا تھا جب آپ ﷺ کی طرف کچھ لکھ کر بھیجا جاتا۔

بَابٌ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ (علم کی کتابت کا بیان)

3161۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُغِيثٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُرِيدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوا أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَوْمَأَ بِأُصْبُعِهِ إِلَى فِيهِ فَقَالَ اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: میں جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنتا تھا میں وہ ہر شے لکھ لیتا تھا۔ اور اس سے میرا مقصود اسے یاد کرنا اور محفوظ کرنا تھا۔ پھر قریش کے لوگوں نے مجھے منع کیا۔ انہوں نے کہا: کیا تم ہر شے لکھ لیتے ہو جو تم سنتے ہو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ تو بشر ہیں، آپ حالت غضب اور حالت رضا دونوں میں گفتگو فرماتے ہیں۔ پس میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور ارشاد فرمایا: تم لکھو، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اس منہ سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔

3162۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ حَدِيثٍ فَأَمَرَ إِنْسَانًا يَكْتُبُهُ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَكْتُبَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ فَمَحَاهُ

مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے بیان کیا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے۔ تو انہوں نے آپ سے ایک حدیث کے بارے پوچھا۔ پھر انہوں نے ایک آدمی کو وہ حدیث لکھنے کا حکم دیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ کی حدیث میں سے کوئی شے نہ لکھیں۔ پس انہوں نے اسے مٹا دیا۔

3163۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ (1) عَنِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ مَا كُنَّا نَكْتُبُ غَيْرَ التَّشَهُّدِ وَالْقُرْآنِ (2)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم تشہد اور قرآن کریم کے سوا کچھ نہ لکھتے تھے۔

1۔ ایک نسخہ میں ابن شہاب ہے۔

2۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3164۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ح وحَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ الْخُطْبَةَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اكْتُبُوا لِي فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو حضور نبی مکرم ﷺ کھڑے ہوئے۔ (پھر آگے حضور نبی رحمت ﷺ کا خطبہ ذکر کیا ہے)۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اہل یمن میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا۔ اسے ابوشاہ کہا جاتا تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے لکھ دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ دو۔

3165۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَمْرٍو مَا يَكْتُبُوهُ قَالَ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا يَوْمَئِذٍ مِنْهُ

ولید نے بیان کیا کہ میں نے ابو عمرو کو کہا۔ انہوں نے اسے کیا لکھ کر دیا۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ خطبہ جو اس دن انہوں نے آپ ﷺ سے سنا۔

فائدہ: اس باب میں دونوں طرح کی احادیث موجود ہیں جن میں احادیث طیبہ لکھنے کا حکم اور اجازت بھی موجود ہے اور ممانعت کا ذکر بھی ہے۔ تو اس سے مقصود یہی ہے کہ اسلام کے ابتدائی ایام میں قرآن کریم کی آیات کے سوا کچھ لکھنے کی اجازت نہ تھی۔ کیونکہ اس وقت قرآن وحدیث کے اختلاط کا اندیشہ تھا اور جب یہ احتمال باقی نہ رہا اور اسلام مضبوط ہوتا گیا تو احادیث لکھنے کی اجازت دے دی گئی، تاکہ احکام اسلام دور ونزدیک اور غائب وحاضر سبھی تک پہنچائے جاسکیں۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کذب بیانی پر شدت اور سختی کا بیان

3166۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْمَعْنَى عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ مُسَدَّدٌ أَبُو بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُحَدِّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ أَصْحَابُهُ[1] فَقَالَ أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُ وَجْهٌ وَمَنْزِلَةٌ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ کے لیے کون سی شے مانع ہے کہ آپ ﷺ سے اس طرح حدیث بیان کریں جس طرح آپ سے دیگر اصحاب بیان کرتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: قسم بخدا! باوجود اس کے کہ میرا آپ ﷺ سے ایک قریبی تعلق تھا اور میرا ایک

1۔ دیگر نسخوں میں أَصْحَابُكَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مقام تھا، لیکن میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے میرے بارے میں دانستہ جھوٹ بولا تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے (یعنی زیادہ احادیث بیان نہ کرنے کا سبب قلت سماع نہیں۔ بلکہ یہ احتیاط اور خوف ہے کہ کہیں آپ ﷺ کی جانب ایسی بات کی نسبت نہ ہو جائے جو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو)۔

بَابُ الْكَلَامِ فِي كِتَابِ اللهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ (بغیر علم کے کتاب اللہ کے بارے میں گفتگو کرنے کا بیان)

3167۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُقْرِءُ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ مِهْرَانَ أَخِي حَزْمٍ الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ

ابوعمران نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور اس نے درست اور صحیح کہا، تحقیق پھر بھی اس نے خطا کی۔

فائدہ: علامہ بیہقی نے کہا ہے کہ رائے سے مراد وہ رائے ہے جو بغیر دلیل کے دل پر غالب ہو اور آدمی اسی پر قائم ہو جائے۔ البتہ وہ رائے جس کو دلیل کی تائید حاصل ہو وہ جائز ہے اور اخطأ کا معنی ہے: اس نے راہ حق کو چھوڑ دیا۔ لہٰذا کسی کو ایسی جرأت نہیں کرنی چاہیے۔ (بذل ص 338 ج 15)

بَابُ تَكْرِيرِ الْحَدِيثِ (بات کو بار بار دہرانے کا بیان)

3168۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ هَاشِمِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ خَدَمَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا حَدَّثَ حَدِيثًا أَعَادَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ابوسلام نے اس آدمی سے جس نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت کی، روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب (کسی سے) کوئی بات کرتے تھے تو آپ ﷺ اسے تین بار دہراتے تھے (مقصود مخاطب کو سمجھانا ہوتا تھا تا کہ بات اس کے ذہن میں راسخ ہو جائے)۔

بَابٌ فِي سَرْدِ الْحَدِيثِ (تیز گفتگو کرنے کا بیان)

3169۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ جَلَسَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَهِيَ تُصَلِّي فَجَعَلَ يَقُولُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ أَلَا تَعْجَبُ إِلَى هَذَا وَحَدِيثِهِ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُحَدِّثُ الْحَدِيثَ لَوْ شَاءَ الْعَادُّ أَنْ يُحْصِيَهُ أَحْصَاهُ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پہلو میں بیٹھے اور آپ نماز پڑھ رہی تھیں۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: تم سنو، اے حجرہ میں رہنے والی! یہی جملہ دو بار کہا۔ جب آپ اپنی نماز مکمل کر چکیں تو فرمایا کہ تم تعجب نہیں کر رہے اس پر (یعنی حضرت ابو ہریرہ پر) اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس کی بات پر۔ رسول اللہ ﷺ تو اس طرح بات فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا چاہتا کہ آپ ﷺ کے الفاظ کو شمار کر لے تو وہ انہیں گن سکتا تھا (یعنی آپ ﷺ سمجھانے کی غرض سے انتہائی ٹھہر ٹھہر کر اور آہستہ گفتگو فرماتے تھے)۔

3170۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ سَرْدَكُمْ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تمہارے لیے باعث تعجب نہیں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آئے اور میرے حجرہ کی ایک طرف میں بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرتے ہوئے مجھے سنانے لگے حالانکہ میں نماز پڑھ رہی تھی۔ پھر میرے نماز مکمل کرنے سے پہلے ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اگر میں انہیں پا لیتی تو میں انہیں یہ بتاتی کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح تیز اور جلدی گفتگو نہ فرماتے تھے جس طرح تم نے تیز گفتگو کی ہے۔

بَابُ التَّوَقِّي فِي الْفُتْيَا (فتویٰ دینے میں احتیاط اور پرہیز کرنے کا بیان)

3171۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْغَلُوطَاتِ

صنابحی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے غلطی میں ڈالنے والے سوالات سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: غلوطات، غلوطۃ کی جمع ہے۔ اس سے مراد ایسے مشکل سوال ہیں جنہیں بیان کرتے وقت آدمی سے غلطی واقع ہو سکتی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے مسائل جن کی انسان کے لیے کوئی حاجت اور ضرورت نہیں ان کی گہرائی میں جانے کی کوشش کرنا اور مشقت اٹھانا بھی مکروہ ہے۔ (بذل ص 342 ج 15)

(بالخصوص جب کہ مقصود عالم کو لا جواب اور رسوا کرنا ہو۔ ہاں اگر طالب علم کی تربیت کے لیے ہو تو پھر کوئی حرج نہیں)۔

3172۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أُفْتِيَ (1)، ح (2)، وحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي نُعَيْمَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الطُّنْبُذِيِّ رَضِيعِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ زَادَ سُلَيْمَانُ الْمَهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ

1۔ ایک نسخہ میں یہ الفاظ ہیں: من أفتی بغیر علم کان إثمہ علی من أفتاہ

2۔ ایک نسخہ میں ح نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خَانَهُ وَهٰذَا اللَّفْظُ سُلَيْمَانَ

ابوعثمان طنبذی جو کہ عبدالملک بن مروان کے رضاعی بھائی تھے، نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا جس نے اسے فتویٰ دیا ہے۔ سلیمان مہری نے اپنی حدیث میں یہ زائد بیان کیا ہے: اور وہ آدمی جس نے اپنے بھائی کو ایسے کام کے بارے مشورہ دیا جس کے بارے وہ جانتا ہے کہ اس میں نقصان ہے (اور ہدایت اور نفع دوسری طرف ہے) تو اس نے اس کے ساتھ خیانت کی ہے۔ یہ سلیمان کے الفاظ ہیں۔

بَاب كَرَاهِيَةِ مَنْعِ الْعِلْمِ (اس کا بیان کہ علم چھپانا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے)

3173۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أَلْجَمَهُ اللهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جس سے کسی شے کے علم کے بارے پوچھا گیا اور اس نے اسے چھپایا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کی لگام دے گا۔

فائدہ: علامہ خطابی نے بیان کیا ہے کہ علم سے مراد ایسا علم ہے جس کی تعلیم لازم بلکہ فرض ہو۔ مثلاً کوئی کافر اسلام لانا چاہے تو وہ کہے: مجھے اسلام کی تعلیم دو یا کوئی اسلام میں نو وارد ہو، احکام اسلام سے نابلد ہو اور وہ کہے: مجھے نماز کے بارے تعلیم دو یا کسی کا حلال وحرام کا مسئلہ ہو اور وہ مفتی کے پاس حاضر ہو کر استفسار کرے کہ اس بارے میں میری رہنمائی کرو۔ تو یہ ایسے امور ہیں جن کے بارے جب کسی عالم دین سے سوال کیا جائے تو اس کے ذمہ رہنمائی کرنا اور جواب دینا لازم ہو جاتا ہے۔ اگر وہ جاننے کے باوجود مسئلہ بیان کرنے میں بخل سے کام لے گا تو وہ مستوجب سزا ہوگا۔ اور ایسا نفلی علم جس کی لوگوں کو حاجت نہیں ہوتی وہ اس حکم میں داخل نہیں۔

بَاب فَضْلِ نَشْرِ الْعِلْمِ (علم پھیلانے کی فضیلت کا بیان)

3174۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَسْمَعُونَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ سَمِعَ[1] مِنْكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم (مجھ سے) سن رہے ہو اور تم سے بھی سنا جائے گا اور اس سے بھی سنا جائے گا جس نے تم سے سنا۔

فائدہ: علم کی نشر و اشاعت اور ترویج کا یہ بہترین درس ہے کہ تم جو کچھ سن رہے ہو اسے اس طرح اپنے ذہنوں میں راسخ اور محفوظ کر لو کہ یہ امانت دوسروں تک پہنچا سکو۔ اسی طرح درس و تدریس کے ذریعے یہ قرآن و حدیث کا علم منتقل ہوتا رہا

1۔ ایک نسخہ میں یَسْمَعُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یہاں تک کہ ساری دنیا میں پھیل گیا۔

3175۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کے چہرہ کو روشن اور تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی اور اسے خوب یاد کیا اور محفوظ رکھ لیا، یہاں تک کہ وہ اسے (دوسرے تک) پہنچا دے۔ پس کتنے فقیہ ان لوگوں تک حدیث کو پہنچانے والے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہیں اور کتنے حامل فقہ ہیں جو خود فقیہ نہیں ہیں (یعنی فقاہت کے اعتبار سے تمام قوائے ذہنیہ برابر نہیں ہوتیں۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شاگرد رب کریم کی ودیعت کردہ صلاحیتوں کے ساتھ ایک آیت کریمہ یا حدیث طیبہ سے ایسے مسائل کا استنباط کر لیتا ہے جب کہ استاد کی توجہ اس طرف نہیں جاتی۔ اس لیے یہ فرمایا جا رہا ہے کہ من وعن ارشادات نبویہ آگے منتقل ہوتے رہیں گے۔ تو جنہیں رب کریم نے فقاہت سے آراستہ فرمایا وہ ان سے مسائل اخذ کرتے رہیں گے۔ لہٰذا اس علمی امانت کو بغیر کسی کمی وبیشی کے آنے والی نسل تک منتقل کرنا لازمی اور ضروری ہے۔

3176۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِهُدَاكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ

حضرت سہل یعنی ابن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! اگر اللہ تعالیٰ تیری رہنمائی کے سبب ایک آدمی کو ہدایت عطا فرما دے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر اور مفید ہے۔ (تو یہ کتنا اعزاز ہے ان لوگوں کے لیے جنہیں اللہ تعالیٰ نے نئی نسلوں کو سنوارنے اور انہیں زیور علم سے آراستہ کرنے کی توفیق عطا فرما رکھی ہیں)۔

بَابُ الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ (بنی اسرائیل سے حدیث لینے کا بیان)

3177۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل سے حدیث روایت کرو۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فائدہ: ابتدائے اسلام میں ان سے روایات لینا ممنوع تھا کیونکہ یہ خدشہ تھا کہ وہ اپنی باتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کر کے بیان کر دیں۔ جب یہ احتمال باقی نہ رہا اور اسلام مضبوط اور راسخ ہو گیا تو پھر ابلاغ کی خاطر ان سے روایت لینے کی اجازت دی گئی۔ بشرطیکہ سند کے اعتبار سے اس میں کوئی ضعف نہ ہو۔ واللہ اعلم

3178۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

كَانَ نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُحَدِّثُنَا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَتَّى يُصْبِحَ مَا يَقُومُ إِلَّا إِلَى عُظْمِ صَلَاةٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بنی اسرائیل کے بارے گفتگو سناتے تھے، یہاں تک کہ (آپ بیان کرتے کرتے) صبح کر دیتے۔ پھر آپ نماز ادا کرنے کے لیے وہاں سے اٹھتے۔

فائدہ: اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عنوان میں مقصود بنی اسرائیل کے واقعات کا بیان ہو، جب کہ پہلی حدیث سے حدیث نبوی کی روایت کا اشارہ ملتا ہے۔ نتیجۃً عنوان میں دونوں احتمالات مراد ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ لِغَيْرِ اللهِ تَعَالَى

اس کا بیان کہ جب طلب علم سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا نہ ہو

3179۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيحَهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وہ علم حاصل کیا جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی مقصود ہوتی ہے۔ لیکن اس نے اسے صرف سامان دنیا حاصل کرنے کے لیے سیکھا، تو وہ قیامت کے دن جنت کی ہوا بھی نہیں پائے گا۔ (چونکہ اعمال کا انحصار نیت پر ہے اس لیے علوم شرعیہ پڑھنے اور پڑھانے والوں کو چاہیے کہ ان کے پیش نظر فقط رب کریم کی رضا اور خوشنودی ہو۔ کوئی دنیوی غرض اور حرص مقصود نہ ہو۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر رب العالمین تو بڑا کریم ہے اور بڑا قدردان ہے۔ وہ بندہ نوازی کے سلیقوں سے خوب واقف ہے۔ اے کریم رب! ہماری اس سعی کو بھی اپنی رضا کا سبب بنا اور اسے فقط دنیا کے حوالے ہونے سے محفوظ فرما۔ (آمین ثم آمین)

بَابٌ فِي الْقَصَصِ (قصص کا بیان)

3180۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْخَوَّاصُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَالٌ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حاکم یا محکوم یا متکبر اور فریب کرنے والے کے سوا کوئی قصے بیان نہیں کرتا۔

3181۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ بَشِيرٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِي عِصَابَةٍ مِنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ كَانَ قَارِئٌ لَنَا يَقْرَأُ عَلَيْنَا فَكُنَّا نَسْتَمِعُ إِلَى كِتَابِ اللهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِينَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَتَحَلَّقُوا وَبَرَزَتْ وُجُوهُهُمْ لَهُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَرَفَ مِنْهُمْ أَحَدًا غَيْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذَلِكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں فقراء مہاجرین کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اور ان میں سے بعض بعض سے ننگا ہونے کی وجہ سے پردہ کر رہے تھے (یعنی غربت و افلاس کی وجہ سے بمشکل انہیں اتنا کپڑا میسر تھا کہ جس سے وہ اپنا ستر ڈھانپتے تھے) اور ایک قاری تھا جو ہمیں قرآن کریم پڑھ کر سنا رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ہمارے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو قاری قرآن خاموش ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا (یہاں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ جب قرآن پڑھا جا رہا ہو تو سلام نہیں دینا چاہیے) پھر آپ نے پوچھا: تم کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کہ یہ قاری ہم پر قرآن کریم پڑھ رہے تھے اور ہم کتاب اللہ کو غور سے سن رہے تھے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے افراد کو بنایا ہے جن کے بارے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں بھی اپنے آپ کو ان کے ساتھ صبر کے ساتھ روک کر رکھوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما ہو گئے تا کہ آپ اپنے آپ کو ہمارے برابر قرار دیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس طرف اشارہ کیا۔ پس تمام نے حلقہ بنا لیا اور ان کے چہرے آپ کے سامنے ہو گئے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے میرے سوا کسی کو نہیں پہچانا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں بشارت ہو اے مہاجرین کے مفلس گروہ! تم قیامت کے دن خوشحال اور دولت مند لوگوں سے نصف دن پہلے نور تام کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے اور وہ نصف دن پانچ سو برس کا ہے۔

3182۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ يَعْنِي ابْنَ مُطَهَّرٍ أَبُو ظَفَرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَلَفٍ الْعَمِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللهَ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَعِيلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ أَرْبَعَةً

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا ایسی قوم کے ساتھ بیٹھنا جو صبح کی نماز سے طلوع آفتاب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، میرے نزدیک اولاد اسمٰعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے۔ پھر میرا ایسی قوم کے ساتھ بیٹھنا جو نماز عصر سے لے کر غروب آفتاب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہیں، میرے نزدیک چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

3183۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةَ النِّسَاءِ قَالَ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي (1) أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا انْتَهَيْتُ إِلَى قَوْلِهِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ الْآيَةَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا عَيْنَاهُ تَهْمِلَانِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے سورۃ النساء پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی: میں آپ پر پڑھو حالانکہ آپ پر قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں اپنے سوا دوسروں سے قرآن کریم سنوں۔ پھر میں نے آپ پر یہ سورت پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا: فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ الآیہ تو میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسوؤں کے موتی جھڑ رہے تھے۔

1۔ ایک نسخہ میں اِنِّی نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ (شرابوں کا بیان)

بَابٌ فِي تَحْرِيمِ الْخَمْرِ (شراب کے حرام ہونے کا بیان)

3184۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا۔ جب یہ حکم نازل ہوا تو اس وقت یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی: انگور سے، کھجور سے، شہد سے، گندم سے اور جو سے۔ اور خمر وہ ہوتا ہے جو عقل کو ڈھانپ لے (اسے زائل کر دے) اور تین چیزیں ہیں جن کے بارے میں نے چاہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے جدا نہ ہوں یہاں تک کہ ان کے بارے میں آپ ہمیں واضح طور پر بیان فرما دیں کہ ہم اس تک پہنچ جائیں (یعنی اس پر عمل پیرا رہیں) دادا کا حصہ، کلالہ کا حکم اور ربا سے متعلق چند چیزیں۔

3185۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ عُمَرُ اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ الْآيَةَ قَالَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي النِّسَاءِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى فَكَانَ مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ يُنَادِي أَلَا لَا يَقْرَبَنَّ الصَّلَاةَ سَكْرَانُ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ قَالَ عُمَرُ انْتَهَيْنَا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! ہمارے لیے شراب کے بارے واضح اور بین حکم نازل فرما۔ تو اس وقت سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) ''وہ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے: ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے الخ''۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان پر یہ آیت پڑھی گئی۔ تو انہوں نے پھر کہا: اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لیے واضح اور بین حکم نازل فرما۔ تب وہ آیت نازل ہوئی جو سورۂ نساء میں ہے: (ترجمہ) ''اے ایمان والو! تم نماز کے قریب نہ جاؤ درآنحالیکہ تم نشے میں ہو''۔ جب نماز کھڑی ہوتی تھی تو رسول اللہ ﷺ کا منادی اعلان کرتا تھا: خبردار! کوئی نشے والا نماز

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے قریب نہ آئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور انہیں یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی تو انہوں نے کہا: اے اللہ! ہمارے لیے شراب کے بارے میں واضح اور بین حکم نازل فرما۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ۔ اس کے آخر میں ہے: کیا تم باز آؤ گے یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم باز آگئے۔

3186۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَعَاهُ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَسَقَاهُمَا قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَأَمَّهُمْ عَلِيٌّ فِي الْمَغْرِبِ فَقَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَخَلَطَ فِيهَا فَنَزَلَتْ لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ

ابوعبدالرحمن سلمی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے انہیں اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دعوت پر بلایا اور ان دونوں کو شراب پلائی۔ ابھی تک شراب حرام نہ ہوئی تھی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور اس میں سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھی اور اس میں خلل پڑ گیا (اور حالت نشہ میں اس طرح تلاوت کردی: قل یایها الکافرون اعبد ما تعبدون ونحن نعبد وما تعبدون (کما فی روایة الترمذی) تب یہ حکم نازل ہوا تم نماز کے قریب نہ جاؤ درآنحالیکہ تم نشے میں ہو، یہاں تک کہ تم جان لو جو کچھ تم منہ سے کہہ رہے ہو۔

3187۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ نَسَخَتْهُمَا الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ الْآيَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ان دونوں کو سورۂ مائدہ کی اس آیت نے منسوخ کردیا ہے: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ، الآیہ۔

3188۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ حَيْثُ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَا شَرَابُنَا يَوْمَئِذٍ إِلَّا الْفَضِيخُ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ وَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا هَذَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب شراب حرام ہوئی تو میں اس وقت حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں ایک قوم کو شراب پلا رہا تھا۔ اس وقت ہماری شراب صرف کھجور سے بنی ہوئی تھی۔ پس اتنے میں ایک آدمی ہمارے پاس آیا اور اس نے کہا: بلاشبہ شراب حرام کردی گئی ہے اور رسول اللہ علیہ السلام کے منادی نے اعلان کردیا ہے۔ تو ہم نے کہا: یہ تو رسول اللہ علیہ السلام کا منادی ہے۔

بَابُ الْعِنَبِ يُعْصَرُ لِلْخَمْرِ (انگور کا بیان جسے شراب کے لیے نچوڑا جائے)

3189۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ مَوْلَاهُمْ وَعَبْدِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْغَافِقِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَعَنَ اللهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ

ابوعلقمہ اور عبدالرحمن بن عبداللہ غافقی دونوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب، اسے پینے والے اور پلانے والے، اسے بیچنے والے اور اسے خریدنے والے، اسے نچوڑنے والے اور نچڑوانے والے، اسے اٹھانے والے اور اسے اٹھوانے والے سب پر لعنت کی ہے۔ (یعنی جس اعتبار سے بھی کوئی اس حرام شے کی تیاری اور ترسیل وغیرہ میں معاون ہوگا وہ رب کریم کی لعنت کا مستحق ٹھہرے گا)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْخَمْرِ تُخَلَّلُ (شراب کو سرکہ بنا لیے جانے کا بیان)

3190۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَيْتَامٍ وَرِثُوا خَمْرًا قَالَ أَهْرِقْهَا قَالَ أَفَلَا أَجْعَلُهَا خَلًّا قَالَ لَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے چند یتیموں کے بارے پوچھا جو شراب کے وارث ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے بہادے۔ پھر عرض کی: کیا میں اس کا سرکہ نہ بنالوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

بَاب الْخَمْرِ مِمَّا هُوَ (اس کا بیان کہ شراب کن کن چیزوں سے بنائی جاتی ہے)

3191۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الْبُرِّ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک انگور سے شراب بنائی جاتی ہے، کھجور سے شراب بنائی جاتی ہے، شہد سے شراب بنائی جاتی ہے، گندم سے شراب بنائی جاتی ہے اور جو سے شراب بنائی جاتی ہے۔

3192۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَرِيزٍ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُ أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَصِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ وَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ

ابوحریز سے روایت ہے کہ عامر نے اسے بیان کیا ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک شراب انگور کے جوس سے، خشک انگور سے، کھجور سے، گندم، جو اور مکی سے بنائی جاتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ لانے والی شے سے منع کرتا ہوں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: اس روایت میں اس طرف اشارہ موجود ہے کہ شراب کی تیاری صرف انہی چیزوں میں محصور نہیں ہے۔ بلکہ ان کے سوا بھی ایسی اشیاء ہیں جن سے شراب کشید کی جاتی ہے۔ اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میں تمہیں نشہ والی شے سے منع فرماتا ہوں۔ نتیجۃً جس شے سے بھی بنائی جائے اور جیسے تیار کی جائے ہر صورت میں حرام ہے۔

3193۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي كَثِيرٍ الْغُبَرِيِّ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غُفَيْلَةَ السَّحْمِيّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أُذَيْنَةُ وَالصَّوَابُ غُفَيْلَةُ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شراب ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے: (یعنی) کھجور اور انگور سے۔

ابوداود نے کہا ہے کہ ابو کثیر عنبری کا نام یزید بن عبدالرحمن بن غفیلہ سحمی ہے اور بعض نے اذینہ کہا ہے۔ لیکن صحیح غفیلہ ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُسْكِرِ (نشہ لانے والی شے سے نہی کا بیان)

3194۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ لانے والی شے خمر ہے اور ہر نشہ لانے والی شے حرام ہے اور وہ آدمی جو فوت ہوا درآنحالیکہ وہ شراب پیتا ہوا اور ہمیشہ پیتا رہا ہو۔ تو وہ آخرت میں شراب طہور نہیں پیے گا (یعنی نہ جنت میں داخل ہوگا اور نہ ہی شراب طہور سے لطف اندوز ہوگا)۔

3195۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ[2] يَقُولُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُخَمِّرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا بُخِسَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قِيلَ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ صَدِيدُ أَهْلِ النَّارِ وَمَنْ سَقَاهُ صَغِيرًا لَا يَعْرِفُ حَلَالَهُ مِنْ حَرَامِهِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہر عقل کو ڈھانپ لینے والی شے خمر ہے اور ہر نشہ لانے والی شے حرام ہے۔ اور جس کسی نے کوئی نشہ والی شے پی تو اس کی چالیس دن کی نمازیں ضائع کردی گئیں (یعنی ان کی برکات اور ثمرات سے اسے محروم کر دیا گیا) پھر اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالے گا اور اگر اس نے چوتھی بار شراب پی تو اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ اسے طینۃ الخبال پائے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ طینۃ الخبال کیا ہے؟ تو

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں النعمان بن بشیر ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جہنم کی پیپ اور جس کسی نے کسی صغیر (نابالغ) کو شراب پلائی جو اس کے حلال وحرام سے واقف نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ اسے طینۃ الخبال پلائے۔

فائدہ: کتنی نجاست اور حرمت شراب میں پائی جاتی ہے کہ آدمی کی چالیس دنوں کی نماز جیسی عبادت اس سے ضائع ہو جاتی ہے۔ تو پھر اس کے جو نجس اثرات آدمی پر ظاہر ہوں گے ان کا اندازہ اتنا مشکل نہیں ہے۔ رب کریم ہر مومن کو اس کی نجاست سے محفوظ رکھے۔ آمین

3196۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شے جس کی کثیر مقدار نشہ لائے تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

3197۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِيِّ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ زَادَ وَالْبِتْعُ نَبِيذُ الْعَسَلِ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مَا كَانَ أَثْبَتَهُ مَا كَانَ فِيهِمْ مِثْلُهُ يَعْنِي فِي أَهْلِ حِمْصَ يَعْنِي الْجُرْجُسِيَّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے البتع (شہد کی شراب) کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے یزید بن عبدربہ جرجسی پر یہ حدیث پڑھی کہ محمد بن حرب نے زبیدی سے اور انہوں نے زہری سے یہ حدیث اسی اسناد کے ساتھ تمہیں بیان کی ہے اور یہ زیادہ ہے: بتع شہد کی نبیذ ہے۔ اہل یمن اسے پیتے تھے۔ ابو داؤد نے کہا: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ لا الہ الا اللہ اہل حمص میں کیسا ثقہ اور معتمد آدمی تھا۔ ان میں اس کی مثل کوئی نہیں ہے۔ آپ نے یہ جرجسی کے بارے فرمایا۔

3198۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ دَيْلَمٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هَذَا الْقَمْحِ نَتَقَوَّى بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوهُ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ

مرثد بن عبداللہ یزنی نے دیلم الحمیری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم بے شک ہم ٹھنڈی زمین کے رہنے والے ہیں اور ہم اس میں سخت مشقت آمیز کام کرتے ہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور ہم اس گندم سے شراب بناتے ہیں اور ہم اس کے ساتھ اپنے کاموں کے لیے قوت حاصل کرتے ہیں اور اپنے شہروں کی سردی کا دفاع کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا یہ نشہ لاتی ہے؟ میں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس سے اجتناب کرو۔ میں نے عرض کی: لوگ تو اسے چھوڑنے کے لیے تیار نہ ہوں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سو اگر وہ اسے نہ چھوڑیں تو تم ان سے قتال کرو (یعنی جو حرام شے کے ارتکاب پر مصر ہو اور تنبیہ کے باوجود اس سے باز نہ آئے تو پھر اس کے خلاف طاقت کا استعمال لازم ہے۔ تا کہ کسی کو احکام اسلامیہ کی تحقیر و تذلیل کی جرأت نہ ہو)۔

3199۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ ذَاكَ الْبِتْعُ قُلْتُ وَيُنْتَبَذُ مِنَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ فَقَالَ ذَلِكَ الْمِزْرُ ثُمَّ قَالَ أَخْبِرْ قَوْمَكَ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے شہد کی شراب کے بارے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بتع وہی ہے۔ پھر میں نے عرض کی: جو اور مکئی سے بھی نبیذ بنائی جاتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مزر وہی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی قوم کو اطلاع کر دو کہ ہر نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

3200۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ ابْنُ سَلَامٍ أَبُو عُبَيْدٍ الْغُبَيْرَةُ السُّكُرْكَةُ تُعْمَلُ مِنَ الذُّرَةِ شَرَابٌ يَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے شراب، جوئے، کوبہ (باجا، طبلہ اور سارنگی وغیرہ) اور غبیراء سے منع فرمایا ارشاد فرمایا: ہر نشہ لانے والی شے حرام ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن سلام ابوعبید نے بیان کیا کہ غبیراء کو سکر کہا جاتا ہے۔ یہ شراب ہے جو مکئی سے بنائی جاتی ہے اور حبشہ کے لوگ اس کا کاروبار کرتے ہیں۔

3201۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ

شہر بن حوشب نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ لانے والی اور سستی لانے والی شے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: علامہ خطابی نے بیان کیا ہے کہ مفتر سے مراد ہر وہ شراب ہے جو اعضاء میں فتور اور سستی پیدا کر دیتی ہے اور آدمی میں غشی کے آثار ظاہر کر دیتی ہے اور یہی نشے کی ابتدا ہے۔ چونکہ یہ نشے کا ذریعہ اور سبب ہے اس لیے آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (بذل ص 22 ج 17)

3202۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ مُوسَى

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَهُوَ عَمْرُو بْنُ سَلْمٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر نشہ لانے والی شے حرام ہے اور ہر وہ شے جس کا ایک فرق (سولہ رطل) نشہ لائے تو اس سے ایک چلو بھی حرام ہے۔

بَابٌ فِي الدَّاذِيِّ (داذی (ایک قسم کی شراب ہے) کی حرمت کا بیان)

3203۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ فَتَذَاكَرْنَا الطِّلَاءَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا

مالک بن ابی مریم نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے تو ہم نے طلاء (انگور کا وہ رس جس کو پکایا جائے اور اس کے دو حصے ختم ہو جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے) کے بارے مذاکرہ کیا۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میری امت کے لوگ شراب پئیں گے اور اسے شراب کے سوا کوئی اور نام دیں گے۔

3204۔ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ وَاسِطٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَسُئِلَ عَنِ الدَّاذِيِّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ الدَّاذِيُّ شَرَابُ الْفَاسِقِينَ[1]

ابو منصور حارث بن منصور نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سفیان ثوری سے سنا اور ان سے داذی کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے لوگ شراب ضرور پئیں گے اور وہ اسے شراب کے سوا کوئی اور نام دیں گے اور ابو سفیان ثوری نے کہا کہ داذی فاسقوں کی شراب ہے۔

بَابٌ فِي الْأَوْعِيَةِ (شراب کے برتنوں کا بیان)

3205۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ

حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دباء، حنتم، مزفت اور نقیر سے منع فرمایا ہے (یہ چار قسم کے وہ برتن ہیں جن میں شراب تیار کی جاتی تھی۔ ابتدا شراب کا تصور ذہن سے نکالنے کے لیے ان برتنوں کا استعمال بھی منع فرما دیا اور جب شراب کی حرمت ذہنوں میں راسخ ہو گئی تو پھر نبیذ اور دیگر ضروریات کے لیے

1۔ حدیث نمبر 3204 صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ان کے استعمال کی اجازت دے دی گئی۔ (بذل ص25 ج6))

3206۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَعْلَى يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَخَرَجْتُ فَزِعًا مِنْ قَوْلِهِ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ قَالَ صَدَقَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ قُلْتُ وَمَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنْ مَدَرٍ

حضرت سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے میں بنائے جانے والی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔ پس میں اس قول سے گھبرائے ہوئے نکلا کہ رسول اللہ ﷺ نے نبیذ الجر کو حرام قرار دیا ہے اور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا۔ میں نے کہا: کیا تم نے سنا ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہہ رہے ہیں؟ تو انہوں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ میں نے بتایا: انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نبیذ الجر کو حرام قرار دیا ہے۔ تو انہوں نے کہا: انہوں (ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے سچ کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نبیذ الجر کو حرام قرار دیا ہے۔ پھر میں نے پوچھا: جر سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہر وہ شے جو مٹی سے بنائی جاتی ہے (مراد مٹی کا گھڑا وغیرہ برتن ہے)۔

3207۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَيْسَ[1] نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَائَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللهِ وَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَعَقَدَ بِيَدِهِ وَاحِدَةً وَقَالَ مُسَدَّدٌ الْإِيمَانُ بِاللهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا الْخُمُسَ مِمَّا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْمُقَيَّرِ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ النَّقِيرِ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ لَمْ يَذْكُرْ الْمُزَفَّتَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ

ابو جمرہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے اور مسدد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور یہ سلیمان کی حدیث ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ عبدالقیس کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک ہم قبیلہ ربیعہ کے لوگ ہیں، ہمارے اور آپ کے درمیان مضر کے کفار حائل ہیں اور ہم شہر حرام کے سوا آپ کے پاس حاضر نہیں ہو سکتے۔ پس آپ ہمیں ایسی شے کا حکم ارشاد فرمایئے جسے ہم خود اپنا لیں اور اپنے پیچھے رہنے والے لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا

1۔ ایک نسخہ میں لَسْنَا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانا اور شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے ہاتھ سے ایک ہونے کا اشارہ کیا۔ اور مسدد نے کہا: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور یہ کہ تم مال غنیمت میں سے خمس ادا کرنا اور میں تمہیں دباء، حنتم، مزفت اور مقیر سے منع کرتا ہوں اور ابن عبید نے مقیر کی جگہ نقیر ذکر کیا ہے اور مسدد نے نقیر اور مقیر کا ذکر کیا ہے، مزفت کا ذکر نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوجمرہ سے مراد نصر بن عمران ضبعی ہے (مقیر اور مزفت سے مراد طلاء کیا ہوا گھڑا ہے۔ جب کہ نقیر سے مراد ایسا برتن ہے جو کھجور کے تنا کو اندر سے کھوکھلا کر کے بنایا جائے۔ واللہ اعلم)

3208۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ نُوحِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ أَنْهَاكُمْ عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ وَلَكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهْ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالُوا فِيمَ نَشْرَبُ يَا نَبِيَّ اللهِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِأَسْقِيَةِ الْأَدَمِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وفد عبدالقیس کو فرمایا: میں تمہیں نقیر، مقیر، حنتم (سبز لاکھی گھڑا) دباء (کدو سے بنایا ہوا برتن) اور کٹے ہوئے مشکیزے کے استعمال سے منع کرتا ہوں۔ البتہ تم اپنے مشکیزے میں پیا کرو اور اسے اوپر سے باندھ دیا کرو۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وفد عبدالقیس کے واقعہ میں نقل کیا ہے کہ ان لوگوں نے عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ ہم کون سے برتنوں میں پیا کریں؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم پر چمڑے کے بنے ہوئے ایسے مشکیزے لازم ہیں جن کے منہ باندھے جا سکتے ہیں (یعنی ایسے مشکیزوں کو استعمال میں لاؤ اور ان برتنوں کے قریب نہ جاؤ جو شراب بنانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں)۔

3209۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْقَمُوصِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَ مِنَ الْوَفْدِ الَّذِينَ وَفَدُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يَحْسَبُ عَوْفٌ أَنَّ اسْمَهُ قَيْسُ بْنُ النُّعْمَانِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي نَقِيرٍ وَلَا مُزَفَّتٍ وَلَا دُبَّاءٍ وَلَا حَنْتَمٍ وَاشْرَبُوا فِي الْجِلْدِ الْمُوكَى عَلَيْهِ فَإِنِ اشْتَدَّ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ فَإِنْ أَعْيَاكُمْ فَأَهْرِيقُوهُ

ابوالقموص زید بن علی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مجھے بیان کیا ہے جو اس وفد میں شامل تھا جو عبدالقیس سے وفد بن کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تھا اور عوف گمان کرتے ہیں کہ اس کا نام قیس بن نعمان ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نبیذ نہ پیو نقیر میں، نہ ہی مزفت میں، نہ دباء میں اور نہ ہی حنتم میں اور تم چمڑے کے برتن میں پیو جسے اوپر سے بند کیا گیا ہو۔ اور اگر اس میں تیزی آ جائے تو پانی ڈال کر اسے کم کر دو اور اگر اس کے باوجود نبیذ کی تیزی کم نہ ہو تو پھر اسے باہر بہا دو (یعنی پھر اس کا استعمال مباح نہیں ہے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3210۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فِيمَ نَشْرَبُ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَلَا فِي النَّقِيرِ وَانْتَبِذُوا فِي الْأَسْقِيَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنِ اشْتَدَّ فِي الْأَسْقِيَةِ قَالَ فَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ أَهْرِيقُوهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيَّ أَوْ حُرِّمَ الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْكُوبَةُ قَالَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ سُفْيَانُ فَسَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ بَذِيمَةَ عَنِ الْكُوبَةِ قَالَ الطَّبْلُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وفد عبدالقیس میں شامل لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہم کون سے برتنوں میں نبیذ بنا کر پئیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دباء، مزفت اور نقیر میں نہ پیو اور تم مشکیزوں میں نبیذ بناؤ۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اگر مشکیزوں میں نبیذ میں تیزی آ جائے تو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس پر پانی انڈیل دو۔ انہوں نے پھر اسی طرح عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ۔ تو آپ ﷺ نے تیسری یا چوتھی بار انہیں فرمایا: پھر تم اسے باہر بہادو۔ پھر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حرام قرار دیا ہے، یا شراب، جوا اور کوبہ حرام کر دیے گئے ہیں۔ مزید فرمایا: اور ہر نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

سفیان نے بیان کیا ہے: میں نے علی بن بذیمہ سے کوبہ کے بارے پوچھا تو انہوں نے بتایا: اس سے مراد طبل (ڈھول) ہے۔

3211۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْجِعَةِ

مالک بن عمیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے دباء، حنتم، نقیر اور جو کی شراب سے منع کیا ہے۔

3212۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ وَأَنَا آمُرُكُمْ بِهِنَّ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ أَنْ تَشْرَبُوا[1] إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَاسْتَمْتِعُوا بِهَا فِي أَسْفَارِكُمْ

ابن بریدہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا ہے اور میں ان کے بدلے تین چیزوں کا تمہیں حکم دیتا ہوں۔ میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا پس اب تم ان کی زیارت کرو کیونکہ ان کی زیارت سے آخرت کی یاد آتی ہے (یا ان کی زیارت میں نصیحت ہے) اور میں نے تمہیں مشروبات کے بارے منع کیا ہے کہ تم انہیں صرف چمڑے کے برتنوں میں پیو۔ پس اب تم ہر برتن میں پیو مگر یہ کہ تم نشہ آور مشروبات نہ پیو۔ اور میں

1۔ ایک نسخہ میں اَن لا تشربوا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے تمہیں تین دنوں کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، پس اب تم کھاؤ اور اب تم سفروں کے دوران اس سے لطف اندوز ہو (فوائد حاصل کرو)۔

3213۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْأَوْعِيَةِ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا قَالَ فَلَا إِذَنْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا تو انصار نے عرض کی: ہمارے لیے تو ان کا استعمال ضروری ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تب میں ان سے نہیں روکتا۔

3214۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَوْعِيَةَ الدُّبَّاءَ وَالْحَنْتَمَ وَالْمُزَفَّتَ وَالنَّقِيرَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ إِنَّهُ لَا ظُرُوفَ لَنَا فَقَالَ اشْرَبُوا مَا حَلَّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ بِإِسْنَادِهِ قَالَ اجْتَنِبُوا مَا أَسْكَرَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے برتنوں کا ذکر کیا (یعنی) دباء، حنتم، مزفت اور نقیر کا۔ تو ایک اعرابی نے عرض کی: ہمارے پاس تو ان کے سوا کوئی برتن ہی نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم (ان میں) وہ شے پیو جو حلال ہے۔

حسن بن علی، یحییٰ بن آدم اور شریک نے اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے مشروبات سے اجتناب کرو جو نشہ لائیں۔

3215۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ[1] لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے مشکیزے میں نبیذ بنائی جاتی تھی اور جب وہ مشکیزہ نہ پاتے تو پھر پتھر کے برتن میں نبیذ بنائی جاتی۔

بَابٌ فِي الْخَلِيطَيْنِ (دو مخلوط چیزوں کی شراب کا بیان)

3216۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ خشک انگور اور کھجور دونوں کو ملا کر ان سے نبیذ بنائی جائے اور آپ ﷺ نے اس سے بھی منع فرمایا کہ خشک اور تازہ کھجور دونوں کو ملا کر ان سے نبیذ بنائی جائے۔

فائدہ: چونکہ اس طرح اس میں جلدی تیزی آنے کا امکان ہوتا ہے اس لیے آپ ﷺ نے اس سے مطلق منع فرما

1۔ ایک نسخہ میں یُنْتَبَذُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دیا۔ اب امام مالک، امام احمد بن حنبل اور اکثر شوافع وغیرہ نے کہا ہے کہ دو چیزوں کو ملا کر جو نبیذ وغیرہ بنائی جائے اس کا استعمال مطلق ممنوع ہے، چاہے اس میں نشہ ہو یا نہ ہو، جب کہ احناف اور سفیان ثوری نے اس کی رخصت دی ہے بشرطیکہ اس کے اندر نشہ نہ ہو اور لیث بن سعد نے کہا کہ ملی ہوئی نبیذ کا استعمال مکروہ ہے۔ (بذل ص 37 ج 16)

3217۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدَةٍ عَلَى حِدَةٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

حضرت ابوقتادہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے خشک انگور اور کھجور ملا کر اور خشک کھجور اور پکی ہوئی کھجور ملا کر اور تازہ اور پکی ہوئی کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ تم ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ بنالو۔ اور یحییٰ نے بیان کیا کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے بھی یہ حدیث مجھے بیان کی ہے۔

3218۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ قَالَ حَفْصٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَهَى عَنِ الْبَلَحِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ

ابن ابی لیلیٰ نے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے حفص نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے تازہ کھجور (مراد ڈوکے) اور پکی کھجور ملا کر اور خشک انگور اور پکی کھجور ملا کر (نبیذ بنانے سے) منع فرمایا ہے۔

3219۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ حَدَّثَتْنِي رَيْطَةُ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَتْ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْهَى عَنْهُ قَالَتْ كَانَ يَنْهَانَا أَنْ نَعْجُمَ النَّوَى طَبْخًا أَوْ نَخْلِطَ الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ

کبشہ بنت ابی مریم نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کون سی چیز سے حضور نبی مکرم ﷺ منع فرماتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ ہمیں منع فرماتے تھے کہ ہم گٹھلی کو اتنا زیادہ پکائیں کہ اس کی قوت ختم ہو جائے یا پھر ہم خشک انگور اور کھجور کو ملا کر بھگودیں۔

3220۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ زَبِيبٌ فَيُلْقِي فِيهِ تَمْرًا وَتَمْرٌ فَيُلْقِي فِيهِ الزَّبِيبَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے خشک انگور سے نبیذ بنائی جاتی تو آپ اس میں کھجور ڈال لیتے تھے۔ اور جب کھجور کی نبیذ بنائی جاتی تو آپ اس میں خشک انگور ڈال لیتے تھے۔

3221۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَتْنِي صَفِيَّةُ بِنْتُ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ فَقَالَتْ كُنْتُ آخُذُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَبْضَةً مِنْ تَمْرٍ وَقَبْضَةً مِنْ زَبِيبٍ فَأُلْقِيهِ فِي إِنَاءٍ فَأَمْرُسُهُ ثُمَّ أَسْقِيهِ النَّبِيَّ ﷺ

صفیہ بنت عطیہ نے بیان کیا ہے کہ میں عبدالقیس کی عورتوں کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو ہم نے آپ سے کھجور اور خشک انگور کو ملانے کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں ایک مشت کھجور لیتی ہوں اور ایک مشت خشک انگور اور میں اسے ایک برتن میں ڈال لیتی ہوں پھر اسے ہاتھ سے ملتی ہوں اور پھر میں اسے حضور نبی مکرم ﷺ کو پلاتی ہوں۔

بَابٌ فِي نَبِيذِ الْبُسْرِ (گدر کھجور کی نبیذ کا بیان)

3222۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعِكْرِمَةَ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الْبُسْرَ وَحْدَهُ وَيَأْخُذَانِ ذَلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْشَى أَنْ يَكُونَ الْمُزَّاءُ الَّذِي نُهِيَتْ عَنْهُ عَبْدُ الْقَيْسِ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَا الْمُزَّاءُ قَالَ النَّبِيذُ فِي الْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ

حضرت قتادہ نے حضرت جابر بن زید اور عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ وہ دونوں صرف گدر کھجور کو ناپسند کرتے تھے اور وہ یہ حکم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لیتے تھے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ مجھے یہ خوف ہے کہ یہ کہیں وہ مزاء نہ ہو جس سے عبدالقیس کو منع کیا گیا ہے۔ تو ہشام کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو کہا: مزاء کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سے مراد وہ نبیذ ہے جو لاکھی اور روغنی گھڑے میں بنائی جائے۔

بَابٌ فِي صِفَةِ النَّبِيذِ (نبیذ کا بیان کہ اسے کب تک پیا جا سکتا ہے؟)

3223۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ السَّيْبَانِيِّ[1] عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَلِمْتَ مَنْ نَحْنُ وَمِنْ أَيْنَ نَحْنُ فَإِلَى مَنْ نَحْنُ قَالَ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لَنَا أَعْنَابًا مَا نَصْنَعُ بِهَا قَالَ زَبِّبُوهَا قُلْنَا مَا نَصْنَعُ بِالزَّبِيبِ قَالَ انْبِذُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ فِي الشِّنَانِ وَلَا تَنْبِذُوهُ فِي الْقُلَلِ فَإِنَّهُ إِذَا تَأَخَّرَ عَنْ عَصْرِهِ صَارَ خَلًّا

عبداللہ دیلمی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ جانتے ہیں ہم کون ہیں، ہم کہاں سے آئے ہیں اور ہم کس کے پاس آئے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف اور اس کے رسول مکرم ﷺ کی طرف۔ پھر ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ ہمارے پاس انگور ہوتا ہے ہم اس سے کیا کچھ بنا سکتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کا زبیب (کشمش) بنالو۔ تو ہم نے عرض کی: ہم کشمش کو کیا کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس سے صبح کے وقت نبیذ بناؤ اور تم اسے اپنے شام کے کھانے کے وقت پیو اور تم اس سے شام کے وقت نبیذ بناؤ اور اسے صبح کے وقت پیو اور تم اسے مشکوں میں بھگو کر رکھو اور تم اسے قلوں میں

1۔ ایک نسخہ میں الشیبانی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بھگو کر نہ رکھو کیونکہ جب اسے نچوڑنے میں دیر ہو جائے تو وہ سرکہ ہو جاتا ہے۔

3224۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ يُوكَأُ أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ يُنْبَذُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَيُنْبَذُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ایسے مشکیزے میں نبیذ بنائی جاتی تھی جسے اوپر سے بند کر دیا جاتا تھا اور اس کا نیچے کی جانب بھی منہ تھا۔ صبح کے وقت نبیذ بنائی جاتی تھی اور آپ اسے شام کے وقت نوش فرماتے تھے اور شام کے وقت اسے بھگویا جاتا تھا۔ تو آپ ﷺ اسے صبح کے وقت نوش فرماتے تھے۔

3225۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ شَبِيبَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُدْوَةً فَإِذَا كَانَ مِنَ الْعَشِيِّ فَتَعَشَّى شَرِبَ عَلَى عَشَائِهِ وَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ صَبَبْتُهُ أَوْ فَرَغْتُهُ ثُمَّ تَنْبِذُ لَهُ بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ تَغَدَّى فَشَرِبَ عَلَى غَدَائِهِ قَالَتْ يُغْسَلُ(1) السِّقَاءُ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً فَقَالَ لَهَا أَبِي مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ قَالَتْ نَعَمْ

عمرہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ آپ حضور نبی کریم ﷺ کے لیے صبح کے وقت نبیذ بناتی تھیں اور جب شام کا وقت ہو جاتا اور آپ شام کا کھانا تناول فرماتے تو آپ شام کے کھانے پر اسے نوش فرماتے اور اگر کوئی شے بچ جاتی تو میں اسے انڈیل دیتی یا میں اسے خالی کر دیتی۔ پھر وہ آپ کے لیے رات کے وقت نبیذ بناتی تھیں اور جب صبح ہوتی تو آپ صبح کا کھانا تناول فرماتے اور آپ ﷺ اپنے صبح کے کھانے پر اسے نوش فرما لیتے۔ آپ فرماتی ہیں کہ مشک کو صبح و شام دھویا جاتا تھا۔ تو میرے باپ حیان نے کہا: کیا دن میں دوبار (مشکیزہ دھویا جاتا تھا)؟ تو عمرہ نے جواب دیا: ہاں۔

3226۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عُمَرَ يَحْيَى(2) الْبَهْرَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ ﷺ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ إِلَى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقَى الْخَدَمُ أَوْ يُهَرَاقُ قَالَ أَبُو دَاوُد مَعْنَى يُسْقَى الْخَدَمُ يُبَادَرُ بِهِ الْفَسَادَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو عُمَرَ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ الْبَهْرَانِيُّ(3)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے لیے کشمش کی نبیذ بنائی جاتی تھی اور آپ ﷺ آج کے دن، آنے والے کل اور اس کے بعد تیسرے دن کی شام تک اسے نوش فرماتے تھے اور پھر اس کے بارے میں یہ حکم دیتے تھے۔ پس وہ خادموں کو پلا دی جاتی یا اسے بہا دیا جاتا تھا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یسقی الخدم کا معنی یہ ہے کہ اس میں فساد آنے سے پہلے پہلے اسے پلا دیا جاتا تھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوعمر سے مراد یحییٰ بن عبید البہرانی ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں تَغْسِلُ ہے۔　1۔ ایک نسخہ میں یحییٰ بن عبید ہے۔　2۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي شَرَابِ الْعَسَلِ (شہد پینے کا بیان)

3227۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَيَّتُنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُنَّ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي إِلَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ رضی اللہ عنہما وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ ﷺ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا الْخَبَرِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ تُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ سَوْدَةُ بَلْ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ قَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا سَقَتْنِي حَفْصَةُ فَقُلْتُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ نَبْتٌ مِنْ نَبْتِ النَّحْلِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْمَغَافِيرُ مُقْلَةٌ وَهِيَ صَمْغَةٌ وَجَرَسَتْ رَعَتْ وَالْعُرْفُطُ نَبْتٌ مِنْ نَبْتِ النَّحْلِ[1]

حضرت عطاء سے روایت ہے کہ انہوں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے سنا کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر دیتے ہوئے سنا کہ حضور نبی مکرم ﷺ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرتے تھے اور ان کے پاس شہد نوش فرماتے تھے تو میں نے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آپ ﷺ تشریف لائیں تو وہ یہ کہے کہ مجھے آپ سے مغافیر کی بو آ رہی ہے۔ پس آپ ﷺ ان میں سے ایک کے پاس تشریف لائے تو اس نے آپ ﷺ کو اسی طرح کہا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا ہے اور میں ہرگز دوبارہ اسے نہیں پیوں گا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) ''آپ اسے کیوں حرام کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے اپنی ازواج کی رضا چاہنے کے لیے''۔ تا قولہ ''اگر تم دونوں نے (حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر لی'' الآیہ، اور وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا یہ آپ ﷺ کے اس ارشاد کی وضاحت کے لیے ہے: بل شربت عسلا بلکہ میں نے تو شہد پیا ہے (یعنی آپ ﷺ نے اسے فرمایا تھا کہ تو اس بارے کسی کو آگاہ نہ کرنا)۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حلوہ (مراد میٹھی شے) اور شہد پسند فرماتے تھے۔ پھر آگے یہی خبر ذکر کی اور بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ پر یہ امر شاق گزرتا تھا کہ آپ سے بو آئے۔ اور اس حدیث میں ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ (یہ ایک گوندی ہے جس سے بو آتی ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ میں نے تو شہد پیا ہے جو حفصہ نے مجھے پلا دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ شہد کی مکھی نے عرفط

1۔ قال ابو داؤد المغافیر الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کھایا ہے۔ یہ ایک کانٹے دار بوٹی ہے۔ اس پر شہد کی مکھیاں بیٹھتی ہیں اور اس میں بد بو سی ہوتی ہے۔

بَابٌ فِي النَّبِيذِ إِذَا غَلَى (اس کا بیان کہ جب نبیذ میں تیزی آ جائے)

3228۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهُ بِنَبِيذٍ صَنَعْتُهُ فِي دُبَّاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهِ فَإِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ اضْرِبْ بِهَذَا الْحَائِطِ فَإِنَّ هَذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ روزہ رکھتے تھے۔ پس میں آپ ﷺ کے افطار دن کی تلاش میں رہا۔ تو اس دن میں نے کدو کے تونبے میں نبیذ بنائی اور وہ لے کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو اس وقت اس میں تیزی آ رہی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے اس دیوار پر پھینک دے۔ کیونکہ یہ ان کی شراب ہے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان نہیں رکھتے۔ (معلوم یہ ہوا کہ جب نبیذ میں نشہ کے آثار ظاہر ہو جائیں تو اس کا استعمال حرام ہو جاتا ہے)۔

بَابٌ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا (کھڑے ہو کر پینے کا بیان)

3229۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی کھڑے ہو کر کچھ پیے۔

3230۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ عَلِيًّا دَعَا بِمَاءٍ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رِجَالًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَفْعَلَ هَذَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ مِثْلَ مَا رَأَيْتُمُونِي أَفْعَلُهُ[1]

حضرت نزال بن سبرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی منگایا اور اسے کھڑے ہو کر پیا۔ پھر فرمایا: بے شک لوگوں میں سے بعض اس طرح کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الشَّرَابِ مِنْ فِي السِّقَاءِ (مشکیزے کے منہ سے پینے کا بیان)

3231۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ وَعَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْجَلَّالَةُ الَّتِي تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے پانی پینے، غلاظت اور گندگی

1۔ ایک نسخہ میں افعلہ کے بجائے فَعَلْتُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کھانے والے جانور پر سوار ہونے اور مجثمہ (وہ جانور جسے تیروں وغیرہ کا نشانہ بنا کر مار دیا جائے اور اسے ذبح نہ کیا جائے) کھانے سے منع فرمایا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ جلالہ سے مراد ایسا جانور ہے جو غلاظت کھاتا ہو۔

بَابٌ فِي اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ (مشکیزے کا منہ موڑ کر اس سے پینے کا بیان)

3232۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ[1]، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ ابْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے مشکیزوں کا منہ موڑ کر اس سے پینے سے منع فرمایا ہے۔

3233۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم دَعَا بِإِدَاوَةٍ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ اخْنِثْ فَمَ الْإِدَاوَةِ ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا

انصار کے ایک آدمی عیسیٰ بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے غزوۂ احد کے دن ایک مشکیزہ طلب فرمایا اور فرمایا: مشکیزے کا منہ موڑ دے۔ اور آپ علیہ السلام نے اس کے منہ سے پانی پیا۔

فائدہ: علامہ خطابی نے کہا ہے کہ اس میں یہ احتمال ہے کہ منہ سے پینے کی نہی فقط بڑے مشکیزے کے ساتھ خاص ہو۔ چھوٹا اس حکم میں شامل نہ ہو اور یہ احتمال بھی ہے کہ پینے کی اباحت حاجت اور ضرورت کے وقت ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نہی اسے عادت بنانے کے بارے میں ہو اور کبھی کبھار پی لینے میں کوئی حرج نہ ہو۔ واللہ اعلم (بذل ص 53 ج 16)

بَابٌ فِي الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ (پیالے کے سوراخ سے پانی پینے کا بیان)

3234۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے پیالے کے سوراخ سے پانی پینے اور مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

فائدہ: برتن جہاں سے ٹوٹا ہوا ہو وہاں اگر منہ رکھ کر کوئی شے پی جائے تو اس میں غالب گمان ہے کہ وہ کپڑوں پر گرے گی اور دوسرا برتن دھوتے وقت اس جگہ کی صفائی اور طہارت کا کامل اہتمام نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی وارد ہے کہ وہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ لہٰذا اس جگہ پر منہ رکھ کر پینے سے منع فرمایا گیا۔ (بذل ص 54 ج 16)

1۔ ایک نسخہ میں حدثنا مسدد حدثنا سفیان کے بجائے حدثنا موسیٰ بن اسماعیل قال الزهری کے الفاظ ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ (سونے اور چاندی کے برتن میں کچھ پینے کا بیان)

3235۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ بِهِ إِلَّا أَنِّي قَدْ نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ

ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے۔ تو آپ نے پانی طلب کیا۔ ایک کسان نے چاندی کے برتن میں آپ کو پانی پیش کیا تو آپ نے اسے پرے پھینک دیا اور فرمایا: میں نے اسے اس لیے پھینکا ہے کہ میں نے اسے اس سے منع کیا تھا۔ لیکن یہ اس سے باز نہ آیا۔ اور بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور دیباج (پہننے) سے اور سونے اور چاندی کے برتن میں کچھ پینے سے منع فرمایا ہے۔ اور ارشاد فرمایا: یہ چیزیں کفار کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔

بَابٌ فِي الْكَرْعِ (پانی پر منہ رکھ کر اس سے پینے کا بیان)

3236۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي فُلَيْحٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَرَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنٍّ وَإِلَّا كَرَعْنَا قَالَ بَلَى[1] عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کے ہمراہ انصار میں سے ایک آدمی کے پاس تشریف لے گئے اور وہ اپنے باغ میں پانی لگا رہا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تیرے پاس مشکیزے میں گزشتہ رات کا پانی موجود ہے (تو پینے کے لیے لے آ) ورنہ ہم (ڈول یا کھال پر) منہ رکھ کر پانی پی لیں گے۔ تو اس نے عرض کی: (نہیں) بلکہ میرے پاس مشکیزے میں گزشتہ رات کا پانی ہے۔

بَابٌ فِي السَّاقِي مَتَى يَشْرَبُ (اس کا بیان کہ ساقی کب پیے گا)

3237۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم کو پلانے والا خود سب سے آخر میں پیے گا۔ (یہ آداب میں سے ہے کہ جو قوم کی خدمت پر مامور ہوا سے چاہیے کہ وہ اپنا حصہ سب سے آخر میں وصول کرے۔ تا کہ اس کی شدت حرص کا اظہار نہ ہونے پائے)۔

3238۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم

1۔ ایک نسخہ میں بلی کے بجائے بلیٰ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس دودھ لایا گیا درآنحالیکہ اس میں پانی ملایا گیا تھا اور آپ ﷺ کی دائیں جانب ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور آپ کی بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ تو آپ ﷺ نے اس سے کچھ نوش فرمایا اور پھر اعرابی کو عطا فرمایا اور ساتھ ارشاد فرمایا: دایاں پھر دایاں (یعنی دائیں جانب سے اسے یکے بعد دیگرے اسے پیتے جائیں تو گویا اس طرف اشارہ فرمایا کہ تقسیم کا آغاز دائیں جانب سے کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم)

3239۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ ثَلَاثًا وَقَالَ هُوَ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ وَأَبْرَأُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب (کوئی مشروب) پیتے، تو آپ اسے تین سانسوں میں نوش فرماتے اور ارشاد فرماتے: اس طرح پینا کھانے کو خوب ہضم کرتا ہے، پیاس کی تلخی کو ختم کرتا ہے اور باعث صحت وتندرستی ہے۔

بَابٌ فِي النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ وَالتَّنَفُّسِ فِيهِ

پانی میں پھونک مارنے اور اس میں سانس لینے کا بیان

3240۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ برتن میں سانس لیا جائے یا اس میں پھونک ماری جائے (کیونکہ دونوں صورتوں میں مشروب کے آلودہ ہونے اور ان کے حسن ذائقہ میں فساد آنے کا اندیشہ ہے، اس لیے آپ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا۔ واللہ اعلم)

3241۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أَبِي فَنَزَلَ عَلَيْهِ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ طَعَامًا فَذَكَرَ حَيْسًا أَتَاهُ بِهِ ثُمَّ أَتَاهُ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ فَنَاوَلَ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَأَكَلَ تَمْرًا فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوَى عَلَى ظَهْرِ أُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى فَلَمَّا قَامَ قَامَ أَبِي فَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ فَقَالَ ادْعُ اللهَ لِي فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

بنی سلیم کے ایک آدمی عبداللہ بن بسر نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس تشریف فرما ہوئے۔ تو انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا پیش کیا اور مذکور ہے کہ وہ حیس (کھجور سے تیار کیا ہوا خاص حلوہ) لے کر آئے اور پھر آپ ﷺ کو شربت پیش کیا۔ آپ نے اس سے نوش فرمایا اور اپنے دائیں طرف والے آدمی کو عطا فرمادیا اور کھجوریں کھائیں اور ان کی گٹھلیاں اپنی شہادت اور وسطی انگلی کی پشت پر رکھنے لگے۔ پس جب آپ اٹھے تو میرا باپ بھی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اٹھا اور آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑی اور عرض کی: میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے۔ تو آپ ﷺ نے اس طرح دعا کی: اے اللہ! انہیں اس رزق میں برکت عطا فرما جو تو نے انہیں عطا فرمایا ہے اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا شَرِبَ اللَّبَنَ (اس کا بیان کہ جب کوئی دودھ پیے تو کیا کہے)

3242- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَجَاءُوا بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ عَلَى ثُمَامَتَيْنِ فَتَبَزَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ خَالِدٌ إِخَالُكَ تَقْذَرُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَجَلْ ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَإِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لَفْظُ مُسَدَّدٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت خالد بن ولید بھی تھے۔ پس آپ کے لیے وہ دو عدد گوہ بھونی ہوئی دو لکڑیوں پر رکھ کر لائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان پر تھوک دیا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ شاید آپ اسے ناپسند کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو دودھ پیش کیا گیا تو آپ نے اسے نوش فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے یہ کہنا چاہیے: اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھانا کھلا اور جب اسے دودھ پلایا جائے تو اسے یہ کہنا چاہیے: اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما اور اس سے زیادہ عطا فرما۔ کیونکہ دودھ کے سوا کوئی شے نہیں ہے جو کھانے اور پینے کے لیے کافی ہو۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ مسدد کے الفاظ ہیں۔

بَاب فِي إِيكَاءِ الْآنِيَةِ (برتنوں کے منہ باندھ کر رکھنے کا بیان)

3243- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَطْفِ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا غَلَقًا وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً وَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ أَوْ بُيُوتَهُمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اپنا دروازہ بند کر دے اور اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کر۔ کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھول سکتا اور (رات کے وقت) اپنا چراغ بجھا دے اور ساتھ اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کر (یعنی اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی لے کر اپنا چراغ بجھا دے) اور اپنے برتن ڈھانپ دے اگرچہ لکڑی کے ساتھ ہی ہو اور تو اسے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

برتن پر عرضا رکھ دے اور ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام لے اور اپنے مشکیزے کا منہ باندھ دے اور ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کر۔

عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے مالک سے، انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہی خبر روایت کی ہے اور یہ مکمل نہیں ہے اور اس میں کہا ہے۔ کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا اور نہ وہ بندھا ہوا منہ کھول سکتا ہے اور نہ وہ برتن کو ننگا کر سکتا ہے۔ اور بے شک یہ چوہیا لوگوں کے گھر یا ان کے گھروں کو جلا دیتی ہے (یعنی یہ دیے کی وٹ لے کر چھت میں داخل ہو جاتی ہے اور اسے جلا کر خاکستر بنا دیتی ہے)۔

3244۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَفُضَيْلُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ السُّكَّرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ قَالَ وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عشاء کے وقت اپنے بچوں کو اپنے پاس روک کر رکھو۔ اور مسدد کی روایت میں ہے کہ شام کے وقت کیونکہ یہ وقت جنات کے ادھر ادھر پھیلنے اور سرعت کے ساتھ اچک کر لے جانے کا ہے (یعنی اس وقت بچوں کو ان کے شر سے تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے اس لیے بچوں کو ان کے شر سے بچانے کے لیے اپنے پاس گھر میں روک کر رکھو)۔

3245۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا قَالَ بَلَى قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَشْتَدُّ فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْأَصْمَعِيُّ تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ تو آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا۔ تو وہاں موجود لوگوں میں سے ایک نے عرض کی: کیا ہم آپ کو نبیذ نہ پلا دیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، کیوں نہیں۔ پس وہ آدمی بڑی تیزی کے ساتھ باہر نکل گیا اور ایک پیالہ لے کر آیا جس میں نبیذ تھی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو نے اسے ڈھانپ کر کیوں نہیں رکھا۔ اگرچہ تو اس پر لکڑی ہی عرضا رکھ دیتا۔ ابوداود نے کہا ہے کہ اصمعی نے کہا ہے: تو اسے (لکڑی کو) اس پر عرضا رکھ دے۔

3246۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ[1] بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوتِ السُّقْيَا قَالَ قُتَيْبَةُ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ يَوْمَانِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے لیے بیوت سقیا سے میٹھا پانی لایا جاتا تھا۔ قتیبہ نے کہا ہے کہ سقیا ایک چشمہ ہے۔ اس کے اور مدینہ طیبہ کے درمیان دو دن کا سفر ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں یہاں یَعْنِی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ (کھانوں کے احکام کا بیان)

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الدَّعْوَةِ (دعوت قبول کرنے کا بیان)

3247۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَدْعُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس میں حاضر ہو۔ مخلد بن خالد، ابواسامہ نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگے اس کی مثل حدیث بیان کی اور اس میں یہ زائد بیان کیا پس اگر وہ روزے سے نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کھانا کھالے اور اگر روزے دار ہو تو پھر کھانا نہ کھائے۔ (اور یہ معنی بھی ہو سکتا ہے اگر روزے دار ہو تو پھر اہل طعام کے لیے برکت کی دعا کرے۔ واللہ اعلم) (بذل المجهود ص68 ج16)

3248۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ أَيُّوبَ وَمَعْنَاهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو دعوت دے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے قبول کرلے چاہے، وہ شادی کی دعوت ہو یا اس طرح کی کوئی اور۔ اسی روایت کو ابن مصفی، بقیہ اور زبیدی نے نافع سے ایوب کی اسناد سے بھی بیان کیا ہے۔

3249۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ دُعِيَ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے قبول کرلے۔ پھر اگر چاہے تو کھانا کھائے اور اگر چاہے تو ترک کردے۔

3250۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا دُرُسْتُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ طَارِقٍ[1] عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں عن طارق کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مُغِيرًا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبَانُ بْنُ طَارِقٍ مَجْهُولٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے دعوت دی گئی اور اس نے اسے قبول نہ کیا، تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی نافرمانی کی اور جو بغیر دعوت کے وہاں گیا تو وہ چور کی حیثیت سے داخل ہوا اور لوٹ مار اور غصب کرتے ہوئے باہر نکلا (یعنی جو آدمی مالک کی اجازت کے بغیر اس کی دعوت میں شریک ہوا وہاں سے کچھ کھایا یا کچھ اٹھا کر ساتھ لے آیا تو وہ ایسا ہے گویا اس نے مالک کا وہ سامان غصب کیا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابان بن طارق مجہول راوی ہے۔

3251۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے برا کھانا ایسے ولیمہ کا کھانا ہے جس میں فقط اغنیاء کو دعوت دی جائے اور مساکین کو چھوڑ دیا جائے۔ اور جس کسی نے دعوت کو قبول نہ کیا تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی نافرمانی کی۔

فائدہ: اس سے یہ معلوم ہوا کہ دعوت دیتے وقت صرف امراء کو ہی دعوت نہیں دینی چاہیے بلکہ فقراء اور مساکین کا بھی ضرور خیال رکھنا چاہیے۔

بَابٌ فِي اسْتِحْبَابِ الْوَلِيمَةِ عِنْدَ النِّكَاحِ (نکاح کے وقت ولیمہ کے مستحب ہونے کا بیان)

3252۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا أَوْلَمَ بِشَاةٍ

حماد نے حضرت ثابت سے بیان کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی شادی کا تذکرہ کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنی ازواج میں سے کسی کا اس طرح ولیمہ کیا ہو جس طرح آپ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ولیمہ کیا، آپ ﷺ نے ایک بکری کے ساتھ ان کا ولیمہ کیا۔

3253۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ستو اور کھجور کے ساتھ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ کیا۔

1۔ وقال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب فِي كَمْ تُسْتَحَبُّ الْوَلِيمَةُ (اس کا بیان کہ ولیمہ کتنے دنوں تک کیا جائے)

3254۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَجُلٍ أَعْوَرَ مِنْ ثَقِيفٍ كَانَ يُقَالُ لَهُ مَعْرُوفًا أَيْ يُثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا إِنْ لَمْ يَكُنْ اسْمُهُ زُهَيْرُ بْنُ عُثْمَانَ فَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْوَلِيمَةُ أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَالثَّانِيَ مَعْرُوفٌ وَالْيَوْمَ الثَّالِثَ سُمْعَةٌ وَرِيَاءٌ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ دُعِيَ أَوَّلَ يَوْمٍ فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّانِيَ فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَلَمْ يُجِبْ وَقَالَ أَهْلُ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَلَمْ يُجِبْ وَحَصَبَ الرَّسُولَ

عبداللہ بن عثمان ثقفی نے ثقیف کے ایک کانے آدمی سے روایت کیا ہے۔ اس آدمی کو معروف کہا جاتا تھا، یعنی اس کی خیر وبھلائی پر اس کی تعریف کی جاتی تھی اور اگر اس کا نام زہیر بن عثمان نہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ اس کا نام کیا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے دن ولیمہ ضروری ہے، دوسرے دن ولیمہ اچھا اور بہتر ہے اور تیسرے دن ولیمہ شہرت اور ریا کاری ہے۔

حضرت قتادہ نے بیان کیا ہے اور مجھے ایک آدمی نے بیان کیا ہے کہ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کو پہلے دن دعوت دی جاتی تو آپ اسے قبول فرما لیتے اور دوسرے دن دعوت دی جاتی تو بھی آپ اسے قبول فرما لیتے اور تیسرے دن دعوت دی جاتی تو آپ اسے قبول نہ فرماتے اور فرماتے: یہ اہل شہرت اور ریا کار ہیں۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام نے قتادہ سے اور انہوں نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے یہی قصہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ کو تیسرے دن دعوت دی گئی تو آپ نے اسے قبول نہ کیا اور قاصد کی طرف (اظہار نفرت کے لیے) سنگریزے پھینکے۔

بَاب الْإِطْعَامِ عِنْدَ الْقُدُومِ مِنْ السَّفَرِ (سفر سے آتے وقت کھانا کھلانے کا بیان)

3255۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا گائے ذبح کی۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ (ضیافت کا بیان)

3256۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمْ أَشْهَبُ قَالَ وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ يُكْرِمُهُ وَيُتْحِفُهُ وَيَحْفَظُهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ضِيَافَةٌ[1]

ابو شریح الکعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت و تکریم کرے۔ اس کا جائزہ (پر تکلف کھانا) ایک دن اور ایک رات تک ہے اور ضیافت تین دن تک ہے اور اس کے بعد جو کچھ ہے وہ صدقہ ہے اور کسی مہمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ کسی کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرا رہے کہ میزبان کو مشقت میں ڈال دے۔

ابو اؤد نے کہا کہ حارث بن مسکین پر پڑھا گیا اور میں حاضر تھا کہ اشہب نے تمہیں خبر دی ہے اور کہا ہے کہ حضرت مالک سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد جائزته يوم وليلة کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے (اس کی وضاحت میں) فرمایا: میزبان ایک دن اور ایک رات تک مہمان کی عزت و تکریم کرے، اسے تحائف پیش کرے اور اس کی حفاظت کرے اور تین دن ضیافت کا اہتمام کرے۔

3257۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ضیافت تین دنوں تک ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ صدقہ ہے۔

3258۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي كَرِيمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ فَهُوَ عَلَيْهِ دَيْنٌ إِنْ شَاءَ اقْتَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ

ابو کریمہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہمان کی ایک رات (مہمان نوازی) ہر مسلمان پر لازم ہے۔ پس جس نے کسی کے صحن میں صبح کی تو وہ اس پر قرض ہے۔ اگر وہ چاہے تو وصول کرے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

3259۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْجُودِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنِ الْمِقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّمَا رَجُلٍ أَضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا فَإِنَّ نَصْرَهُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَتَّى يَأْخُذَ بِقِرَى لَيْلَةٍ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ

سعید بن ابی المہاجر نے مقدام ابی کریمہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی قوم میں مہمان بنا اور مہمان نے صبح اس حال میں کی کہ ابھی تک وہ خدمت سے محروم تھا (یعنی کسی نے اس کی مہمان نوازی نہیں کی) تو اس کی مدد کرنا ہر مسلمان پر حق ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک رات کی مہمانی کا سامان ان کی زراعت اور مال سے بھی لے سکتا ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں قال ابو داؤد الخ کے الفاظ حدیث نمبر 3257 کے ساتھ ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3260۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ حُجَّةٌ لِلرَّجُلِ يَأْخُذُ الشَّيْءَ إِذَا كَانَ لَهُ حَقًّا(1)

لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے اور انہوں عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک آپ ہمیں بھیجتے ہیں اور ہم ایک ایسی قوم میں جا اترتے ہیں کہ وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے تو اس بارے آپ کیا جانتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: اگر تم کسی قوم کے پاس اترو اور وہ تمہارے لیے ایسی چیزوں کے بارے حکم دیں جو کسی مہمان کو چاہیے تو تم انہیں قبول کرلو اور اگر وہ اس طرح نہ کریں تو ان سے مہمان کا وہ حق لے لو جو انہیں ادا کرنا چاہیے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ روایت اس آدمی کے لیے حجت ہے جو ایسی شے لے لیتا ہے جو اس کا حق ہوتی ہے۔

بَاب نَسْخِ الضَّيْفِ يَأْكُلُ مِنْ مَالِ غَيْرِهِ

مہمان کے لیے غیر کے مال سے کھانے کا حکم منسوخ ہونے کا بیان

3261۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ فَكَانَ الرَّجُلُ يَحْرَجُ أَنْ يَأْكُلَ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْ النَّاسِ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَنَسَخَ ذَلِكَ الْآيَةُ الَّتِي فِي النُّورِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا كَانَ الرَّجُلُ الْغَنِيُّ يَدْعُو الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِهِ إِلَى الطَّعَامِ قَالَ إِنِّي لَأَجَّنَّحُ أَنْ آكُلَ مِنْهُ وَالتَّجَنُّحُ الْحَرَجُ وَيَقُولُ الْمِسْكِينُ أَحَقُّ بِهِ مِنِّي فَأُحِلَّ فِي ذَلِكَ أَنْ يَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَأُحِلَّ طَعَامُ أَهْلِ الْكِتَابِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ: (ترجمہ) ''تم آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقہ سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ وہ سامان تجارت ہو اور تم آپس میں ایک دوسرے سے رضامند ہو''۔ پس اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آدمی لوگوں میں سے کسی کے پاس کھانا کھانا گناہ سمجھتا تھا۔ پھر سورۂ نور کی آیت نے اس آیت کو منسوخ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے گھروں میں کھاؤ۔ تا قولہ اشتاتا'۔ ایک غنی آدمی اپنے اہل میں سے ایک آدمی کو کھانے کی دعوت دیتا تھا۔ تو وہ کہتا: بلاشبہ میں گنہگار ہوں گا کہ میں اس سے کھانا کھاؤں۔ اور التجنح کا معنی حرج اور گناہ ہے۔ اور وہ کہتا کہ مسکین آدمی میری نسبت اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ پھر اس بارے میں یہ حلال کر دیا گیا کہ وہ لوگ

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ان کھانے میں سے کھائیں جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اور اہل کتاب کا کھانا بھی حلال کر دیا گیا۔

بَابٌ فِي طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ (ایک دوسرے پر اظہار فخر اور برتری کے لیے کھانا کھلانے کا بیان)

3262۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ أَنْ يُؤْكَلَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَكْثَرُ مَنْ رَوَاهُ عَنْ جَرِيرٍ لَا يَذْكُرُ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهَارُونُ النَّحْوِيُّ ذَكَرَ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَيْضًا وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عَبَّاسٍ

زبیر بن خریت نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عکرمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اظہار فخر اور برتری دکھانے والوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے کہ اسے کھایا جائے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ جریر سے اکثر روایت کرنے والے راویوں نے اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں کیا ہے اور ہارون نحوی نے اس میں ابن عباس کا ذکر کیا ہے اور حماد بن زید نے ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ إِجَابَةِ الدَّعْوَةِ إِذَا حَضَرَهَا مَكْرُوهٌ

دعوت قبول کرنے کا بیان جب کہ وہاں کوئی ناپسندیدہ چیز موجود ہو

3263۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا أَضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِضَادَتَيْ الْبَابِ فَرَأَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ بِهِ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ الْحَقْهُ فَانْظُرْ مَا رَجَعَهُ فَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَدَّكَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ لِنَبِيٍّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا

سفینہ ابی عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ضیافت کا اہتمام کیا اور اس نے آپ کے لیے کھانا پکایا (اور آپ کے پاس بھیج دیا)۔ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر ہم رسول اللہ ﷺ کو دعوت دیتے، تو آپ بھی ہمارے ساتھ کھانا تناول فرماتے۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ کو دعوت دی اور آپ ﷺ تشریف لائے اور اپنا دست مبارک دروازے کی چوکھٹ کی اطراف پر رکھا اور ایک نقش ونگار والا پردہ دیکھا جو گھر کی ایک طرف لگا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ واپس لوٹ گئے۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ﷺ کے پیچھے جاؤ اور یہ معلوم کرو کہ کس شے نے آپ کو واپس لوٹا دیا ہے۔ چنانچہ میں آپ کے پیچھے چل پڑا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کس شے نے آپ کو واپس لوٹا دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میرے لیے یا کسی نبی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی نقش ونگار سے آراستہ گھر میں داخل ہو۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابِ إِذَا اجْتَمَعَ دَاعِيَانِ أَيُّهُمَا أَحَقُّ

اس کا بیان کہ جب دو دعوت دینے والے جمع ہو جائیں تو کس کا حق زیادہ ہے

3264۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَأَجِبْ أَقْرَبَهُمَا بَابًا فَإِنَّ أَقْرَبَهُمَا بَابًا أَقْرَبُهُمَا جِوَارًا وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَأَجِبِ الَّذِي سَبَقَ

حمید بن عبد الرحمن الحمیری نے حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے کسی آدمی سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب دو دعوت دینے والے جمع ہو جائیں تو ان میں سے جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو اس کی دعوت قبول کر لے۔ کیونکہ جس کا دروازہ زیادہ قریب ہوگا تو پھر اس کا پڑوسی بھی زیادہ قریب ہوگا۔ اور اگر دونوں میں سے ایک پہلے دعوت دے تو پھر اس کی دعوت قبول کرے جس نے پہلے دعوت دی۔

بَابِ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَالْعَشَاءُ (اس کا بیان کہ جب نماز اور شام کا کھانا دونوں حاضر ہوں)

3265۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنِي يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا يَقُومُ حَتَّى يَفْرُغَ زَادَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا وُضِعَ عَشَاؤُهُ أَوْ حَضَرَ عَشَاؤُهُ لَمْ يَقُمْ حَتَّى يَفْرُغَ وَإِنْ سَمِعَ الْإِقَامَةَ وَإِنْ سَمِعَ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھ دیا جائے اور ادھر نماز کھڑی ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ نہ اٹھے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جائے۔ اور مسدد نے یہ زائد بیان کیا ہے: اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے جب کھانا رکھ دیا جاتا یا جب آپ کا کھانا حاضر ہوتا تو آپ کھانے سے فارغ ہونے سے پہلے نہ اٹھتے۔ اگرچہ آپ اقامت سنتے بلکہ آپ امام کی قراءت کی آواز بھی سن لیتے۔ (مقصود یہ ہے کہ جب کھانے کی طلب بہت زیادہ ہو اور کھانا حاضر بھی ہو تو پھر پہلے کھانا کھا لینا بہتر ہے تا کہ نماز میں دل کا میلان کھانے کی جانب نہ رہے۔ بلکہ پورے اطمینان سے عبادت میں مشغول ہو۔ واللہ اعلم)

3266۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُؤَخَّرُ الصَّلَاةُ لِطَعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو نہ کھانے اور نہ ہی کسی اور چیز کی خاطر مؤخر کیا جا سکتا ہے (یعنی جب کھانا کی طلب زیادہ نہ ہو یا کھانا تیار نہ ہو اور اس کے انتظار میں نماز میں تاخیر ہو جائے یہ صحیح نہیں ہے۔ یا پھر تاخیر سے مراد نماز کو قضا کرنا ہے، یعنی نماز کا وقت تنگ ہو اور اگر آدمی کھانے میں مشغول ہو جائے تو نماز قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر نماز کو کھانے پر مقدم کرنا چاہیے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3267۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِنَّا سَمِعْنَا أَنَّهُ يُبْدَأُ بِالْعَشَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَيْحَكَ مَا كَانَ عَشَاؤُهُمْ أَتُرَاهُ كَانَ مِثْلَ عَشَاءِ أَبِيكَ

عبداللہ بن عبید بن عمیر نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں تھا۔ تو عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے کہا: بلاشبہ ہم نے یہ سنا ہے کہ شام کا کھانا نماز سے پہلے کھایا جاتا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے، ان لوگوں کا کھانا ایسا نہیں تھا، کیا تو نے اسے اپنے باپ کے شام کے کھانے کی مثل دیکھ رہا ہے؟ (یعنی ان کا کھانا انتہائی سادہ اور مختصر ہوتا تھا، آج کی طرح پر تکلف اور کئی اشیاء پر مشتمل نہ ہوتا تھا)۔

بَابٌ فِي غَسْلِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الطَّعَامِ (کھانے کے وقت دونوں ہاتھ دھونے کا بیان)

3268۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے باہر آئے تو آپ ﷺ کو کھانا پیش کیا گیا۔ تو لوگوں نے عرض کی: کیا ہم آپ کے لیے وضو کا پانی نہ لائیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے وضو کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز کے لیے اٹھوں (تیار ہوں)۔

بَابٌ فِي غَسْلِ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ (کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا بیان)

3269۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ الْوُضُوءَ قَبْلَ الطَّعَامِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ ضَعِيفٌ[1]

حضرت سلمان نے بیان کیا ہے کہ میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کی برکت اس سے پہلے وضو کرنے میں ہے۔ تو میں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھانے کی برکت اس سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنے میں ہے۔ اور حضرت سفیان کھانے سے پہلے وضو کرنا ناپسند کرتے تھے۔ ابوداود نے کہا: یہ (روایت) ضعیف ہے۔

بَابٌ فِي طَعَامِ الْفُجَاءَةِ (جلدی میں کھانا کھانے کا بیان)

3270۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ

1۔ ایک نسخہ میں وھو ضعیف کے بجائے ولیس ھذا بالقوی کے الفاظ ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَزِيدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ شِعْبٍ مِنَ الْجَبَلِ وَقَدْ قَضَى حَاجَتَهُ وَبَيْنَ أَيْدِينَا تَمْرٌ عَلَى تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ فَدَعَوْنَاهُ فَأَكَلَ مَعَنَا وَمَا مَسَّ مَاءً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ پہاڑ کی گھاٹی سے تشریف لائے، جب کہ آپ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تھے اور (اس وقت) ہمارے سامنے ڈھال پر کھجوریں پڑی تھیں۔ تو ہم نے آپ ﷺ کو دعوت دی۔ چنانچہ آپ نے ہمارے ساتھ کھائیں اور پانی کو مس بھی نہ کیا۔ (معلوم یہ ہوا کہ اچانک تیزی میں ہاتھ دھونے کی طرف توجہ نہ رہے اور کھانا کھا لیا جائے تو باعث حرج نہیں، لیکن اسے بلا عذر اپنی عادت اور وطیرہ بنانا درست نہیں۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ ذَمِّ الطَّعَامِ (کھانے کی عیب جوئی کے مکروہ ہونے کا بیان)

3271۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی کھانے میں عیب اور نقص بیان نہیں کیا۔ اگر آپ کو پسند ہوتا تو اسے کھا لیتے اور اگر ناپسند ہوتا تو چھوڑ دیتے۔

بَابٌ فِي الِاجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ (اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانے کا بیان)

3272۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا كُنْتَ فِي وَلِيمَةٍ فَوُضِعَ الْعَشَاءُ فَلَا تَأْكُلْ حَتَّى يَأْذَنَ لَكَ صَاحِبُ الدَّارِ

وحشی بن حرب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ اصحاب النبی ﷺ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک ہم کھاتے ہیں لیکن ہم سیر نہیں ہوتے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تم متفرق بیٹھ کر کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے کھانے پر اکٹھے ہو کر بیٹھو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لو، تو اس میں تمہارے لیے برکت رکھ دی جائے گی۔ ابوداؤد نے بیان کیا: جب تو کسی دعوت میں شریک ہو اور کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو تو کھانا شروع نہ کر، یہاں تک کہ تجھے گھر کا مالک اجازت دے دے۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ (کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنے کا بیان)

3273۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ فَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور وہ اپنے داخل ہونے اور کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ تو شیطان کہتا ہے: تمہارے لیے نہ رات گزارنے کی جگہ ہے (یعنی کوئی ٹھکانہ نہیں) اور نہ ہی کوئی شام کا کھانا ہے۔ اور جب کوئی داخل ہو اور اپنے داخل ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: تم نے رہنے کے لیے ٹھکانہ تو پالیا اور جب وہ کھانے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو وہ کہتا ہے: تم نے رات گزارنے کی جگہ اور شام کا کھانا دونوں پالیے۔ (معلوم یہ ہوا کہ اگر کسی کھانے پر بسم اللہ شریف نہ پڑھی جائے تو اس میں شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے اور پھر اس سے برکت اٹھ جاتی ہے)۔

3274۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ طَعَامًا لَمْ يَضَعْ أَحَدُنَا يَدَهُ حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ طَعَامًا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَذَهَبَ لِيَضَعَ يَدَهُ فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ جَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّمَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهَا وَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِي لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيِّ يَسْتَحِلُّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَجَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ يَسْتَحِلُّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ لَفِي يَدِي مَعَ أَيْدِيهِمَا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے پر حاضر ہوتے تھے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنا ہاتھ اس پر نہ رکھتا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کھانا شروع کرتے۔ ایک دفعہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ کھانے پر حاضر ہوئے تو اتنے میں ایک اعرابی آیا، گویا کہ اسے پیچھے سے دھکیلا جا رہا ہو۔ وہ آگے بڑھا تاکہ اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک چھوٹی سی بچی آئی (ایسی حرص کے ساتھ) گویا اسے پیچھے سے دھکیلا جا رہا ہو۔ پس وہ آگے بڑھی تاکہ وہ اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: بے شک شیطان اس کھانے کو حلال سمجھتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے۔ اور بلاشبہ وہی اس اعرابی کو لے کر آیا ہے تاکہ وہ اس کی وساطت سے کھانے کو حلال سمجھ لے تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہی اس بچی کو لے کر آیا۔ وہ اس کے ذریعہ کھانے کو حلال سمجھتا ہے۔ تو میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ اب اس کا ہاتھ ان دو ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

3275۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ اللهِ الدَّسْتُوَائِيَّ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا أُمُّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللهِ تَعَالَى فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللهِ تَعَالَى فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عبداللہ بن عبید ایک عورت سے جسے ام کلثوم کہا جاتا ہے اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شروع کرے (یعنی بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے) اور اگر کوئی ابتدا میں بسم اللہ شریف پڑھنا بھول جائے تو پھر اسے یہ کہنا چاہیے: بسم اللہ اولہ و اخرہ۔

3276۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخُزَاعِيُّ عَنْ عَمِّهِ أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ قَالَ بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ جَدُّ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ[1]

مثنیٰ بن عبدالرحمن خزاعی نے اپنے چچا امیہ بن مخشی سے روایت کیا ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھے۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور ایک آدمی کھانا کھانے لگا اور اس نے بسم اللہ شریف نہ پڑھی۔ یہاں تک کہ ایک لقمہ کے سوا اس کے کھانے میں سے کچھ باقی نہ رہا۔ پس جب اس نے اسے اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو اس نے یہ کہا: بسم اللہ اولہ و آخرہ۔ حضور نبی کریم ﷺ مسکرا دیے پھر فرمایا: شیطان کے ساتھ مسلسل کھاتا رہا۔ اور جب اس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کا اسم گرامی لیا تو اس کے پیٹ میں جو کچھ تھا اس نے سب قے کر دی۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ جابر بن صبح سلیمان بن حرب کے نانا تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مُتَّكِئًا (تکیہ لگا کر کچھ کھانے کا بیان)

3277۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا

علی بن اقمر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو جحیفہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تکیہ لگائے بیٹھ کر نہیں کھاتا (یعنی اس حال میں کہ جسم کا ایک حصہ ایک جانب جھکا ہوا ہو۔ کیونکہ اس میں کچھ تکبر اور فخر کی بو بھی ہے اور ساتھ ہی طبی اعتبار سے اس طرح بیٹھ کر کھانا باعث ضرر ہے۔ واللہ اعلم)۔

3278۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا رُئِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو کبھی تکیہ لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور نہ اس حال میں دیکھا گیا کہ دو آدمی آپ ﷺ کے پیچھے چل رہے ہوں (یعنی آپ

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ اپنے اصحاب کے درمیان چلتے تھے۔ اور یہی تواضع اور انکساری کا تقاضا ہے)۔

3279۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ يَأْكُلُ تَمْرًا وَهُوَ مُقْعٍ

حضرت مصعب بن سلیم نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے کہیں بھیجا۔ تو جب میں آپ کی طرف لوٹ کر آیا تو میں نے آپ ﷺ کو کھجوریں کھاتے ہوئے پایا درآنحالیکہ آپ ﷺ چوکڑی مار کر تشریف فرما تھے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ (برتن کے درمیان سے کھانے کا بیان)

3280۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَأْكُلْ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ وَلَكِنْ لِيَأْكُلْ مِنْ أَسْفَلِهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلَاهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے، تو اسے چاہیے کہ وہ برتن کے درمیان سے نہ کھائے۔ بلکہ اسے اس کی اطراف سے کھانا چاہیے کیونکہ برکت اس کے درمیان میں نازل ہوتی ہے (اور پھر درمیان سے اطراف کی جانب برکت منتقل ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر درمیان سے پہلے کھا لیا جائے تو محل برکت منقطع ہو جاتا ہے)۔

3281۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِرْقٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَصْعَةٌ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحَى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ يَعْنِي وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوا جَثَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُوا مِنْ حَوَالَيْهَا وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بہت بڑا پیالہ تھا (قصعۃ اتنا بڑا پیالہ جس سے دس افراد کھا سکیں) اسے غراء کہا جاتا تھا۔ اسے چار آدمی اٹھاتے تھے۔ پس جب چاشت کا وقت ہوا اور لوگ نماز چاشت پڑھ چکے تو وہ بڑا پیالہ لایا گیا۔ درآنحالیکہ اس میں ثرید تیار کیا گیا تھا۔ پس وہ لوگ اس پر جمع ہو گئے۔ جب وہ لوگ بہت زیادہ بڑھ گئے تو رسول اللہ ﷺ گھٹنوں کے بل تشریف فرما ہوئے۔ تو ایک اعرابی نے عرض کی: یہ بیٹھنے کی کیسی حالت ہے؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے سخی اور کریم بندہ بنایا ہے، اس نے مجھے جبر کرنے والا سرکش نہیں بنایا۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی اطراف سے کھاؤ اور اس کے درمیان کو چھوڑ دو (کیونکہ) اس میں برکت رکھی جاتی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَا يُكْرَهُ
ایسے دستر خوان پر بیٹھنے کا بیان جس پر بعض ممنوع کھانے بھی ہوں؟

3282 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ مَطْعَمَيْنِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ وَأَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى بَطْنِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَسْمَعْهُ جَعْفَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ مُنْكَرٌ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے کھانوں سے منع فرمایا ہے: ایک ایسے دستر خوان پر بیٹھنے سے جس پر شراب پی جاتی ہو اور (دوسرا) آدمی کو اس طرح کھانے سے کہ وہ پیٹ کے بل الٹا لیٹا ہوا ہو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث جعفر نے زہری سے نہیں سنی اور یہ منکر ہے۔

ہارون بن زید بن ابی الزرقاء نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے بیان کیا ہے کہ جعفر نے ہمیں بتایا ہے کہ ان تک زہری سے یہ حدیث پہنچی ہے۔

بَاب الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ (دائیں ہاتھ سے کھانے کا بیان)

3283 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ

ابوبکر بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے اپنے دادا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی (کھانا) کھائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے پیے۔ کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور اپنے بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

3284 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ أَبِي وَجْزَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ادْنُ بُنَيَّ[1] فَسَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹے قریب ہو، اللہ تعالیٰ کا نام لو (یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو) اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اس میں سے کھاؤ جو آپ کے سامنے ہے۔

بَاب فِي أَكْلِ اللَّحْمِ (گوشت کھانے کا بیان)

3285 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

1۔ ایک نسخہ میں بنی کے بجائے مِنّی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهُ مِنْ صَنِيعِ الْأَعَاجِمِ وَانْهَسُوهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ[1]،

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گوشت چھری سے نہ کاٹو، کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے اور تم اسے دانتوں سے کاٹو کیونکہ اس طرح وہ زیادہ لذت آمیز ہوتا ہے اور جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا ہے: یہ حدیث قوی نہیں ہے۔

فائدہ: اس میں مقصود یہ ہے کہ کھانے کے وقت ہڈی سے گوشت اتارنے کے لیے چھری کا استعمال نہ کرو۔ بلکہ اسے دانتوں سے نوچ کر کھاؤ تو اس طرح یہ زیادہ زود ہضم اور لذت آمیز ہوگا۔ البتہ اس حدیث کو علامہ ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے اور احمد نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم (بذل ص103 ج16)

3286۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ آكُلُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَآخُذُ اللَّحْمَ بِيَدِي[2] مِنَ الْعَظْمِ فَقَالَ أَدْنِ الْعَظْمَ مِنْ فِيكَ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ قَالَ أَبُو دَاوُد عُثْمَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ صَفْوَانَ وَهُوَ مُرْسَلٌ[3]

صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھا رہا تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ ہڈی سے گوشت اتارا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہڈی اپنے منہ کے قریب کر۔ کیونکہ اس طرح یہ زیادہ لذت آمیز اور زود ہضم ہوگا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: عثمان نے صفوان سے سماع نہیں کیا۔ لہذا یہ روایت مرسل ہے۔

3287۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُد عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الْعُرَاقِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عُرَاقَ الشَّاةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُد بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ وَكَانَ يَرَى أَنَّ الْيَهُودَ هُمْ سَمُّوهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ہڈیوں میں سے پسندیدہ بکری کی ہڈی تھی۔ (عراق ایسی ہڈی کو کہتے ہیں جس کا سارا یا اکثر گوشت اتار لیا جائے)۔

محمد بن بشار اور ابوداؤد نے اسی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کو بازو کا گوشت بہت پسند تھا۔ (ایک دفعہ) بازو کے گوشت میں ہی زہر ملا دیا گیا اور آپ ﷺ جانتے تھے کہ یہودیوں نے یہ زہر ملایا ہے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الدُّبَّاءِ (کدو شریف کھانے کا بیان)

3288۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ

1۔ قال ابوداؤد الا حرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں بیدی نہیں ہے۔ 3۔ قال ابوداؤد الا حرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی اور کھانا تیار کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اس کھانے کی دعوت میں گیا۔ پس جو کی روٹی اور شوربہ جس میں کدو اور خشک گوشت تھا، آپ ﷺ کے قریب رکھا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ رکابی کی اطراف سے کدو تلاش کر رہے ہیں۔ پس اس دن کے بعد سے میں کدو کو پسند کرتا ہوں۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الثَّرِيدِ (ثرید کھانے کا بیان)

3289۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الثَّرِيدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيدُ مِنَ الْحَيْسِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ ضَعِيفٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ کھانا روٹی کا ثرید اور حیس کا ثرید تھا۔ ابوداؤد نے کہا: یہ روایت ضعیف ہے۔ (ثرید سے مراد روٹی کے ٹکڑے شوربے میں ملا کر کھانا تیار کرنا ہے اور حیس کے ثرید سے مراد روٹی کے ٹکڑوں میں کھجور، گھی اور پنیر وغیرہ ملانا ہے)۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّقَذُّرِ لِلطَّعَامِ (اس کا بیان کہ کھانے کو ناپسند کرنے کا اظہار مکروہ ہے)

3290۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ(1) شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ

قبیصہ بن ہلب نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا اور عرض کی: کھانے میں کچھ ایسے کھانے ہیں جن سے میں پرہیز کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: چاہیے کہ تیرے سینے میں کوئی شے شبہ اور شک پیدا نہ کرے۔ تو اس میں نصرانیت کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے لگا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا

نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت کھانے اور ان کا دودھ پینے سے نہی کا بیان

3291۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا

1۔ ایک نسخہ میں يَتَخَلَّجَنَّ کی بجائے نَفْسِكَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جلالہ کا گوشت کھانے اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: جلالہ سے مراد وہ جانور ہیں جو نجاست کھانے کے عادی ہوں حتیٰ کہ نجاست کا اثر ان کے گوشت اور دودھ میں بھی ہو جائے۔ جب تک یہ اثر باقی رہے ان کا گوشت کھانا اور دودھ پینا جائز نہیں۔

3292۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے جلالہ کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔

3293۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَهْمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا أَوْ يُشْرَبَ مِنْ أَلْبَانِهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں میں سے نجاست کھانے والے سے منع کیا ہے کہ ان پر سوار ہوا جائے یا ان کا دودھ پیا جائے (سوار ہونے سے اس لیے منع فرمایا کہ پسینہ آنے سے کپڑے تر ہو کر ناپاک ہو جائیں گے)۔

بَابٌ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ (گھوڑے کا گوشت کھانے کا بیان)

3294۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَأَذِنَ لَنَا فِي لُحُومِ الْخَيْلِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خیبر کے دن گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور ہمیں گھوڑے کے گوشت کی اجازت عطا فرمائی۔

3295۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ ذَبَحْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ فَنَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنِ الْخَيْلِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہم نے غزوہ خیبر کے دن گھوڑے، خچر اور گدھے ذبح کیے تو رسول اللہ ﷺ نے خچر اور گدھوں سے ہمیں منع فرمایا اور آپ ﷺ نے ہمیں گھوڑوں سے منع نہ فرمایا۔

3296۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَبِيبٍ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَيْوَةُ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ زَادَ حَيْوَةُ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُد لَا بَأْسَ بِلُحُومِ الْخَيْلِ وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا مَنْسُوخٌ قَدْ أَكَلَ لُحُومَ الْخَيْلِ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُمُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَفَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَأَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ وَسُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ وَعَلْقَمَةُ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَذْبَحُهَا[1]

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اور حیوہ نے یہ زائد بیان کیا ہے: اور درندوں میں سے ہر دانتوں کے ساتھ کاٹ کر شکار کرنے والے جانوروں کا گوشت کھانے سے (منع فرمایا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہی امام مالک کا قول ہے۔

(نیز) ابوداؤد نے یہ بھی فرمایا ہے کہ گھوڑوں کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اس پر عمل نہیں ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اور یہ منسوخ ہے حالانکہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے گھوڑوں کا گوشت کھایا ہے۔ ان میں سے ابن زبیر، فضالہ بن عبید، انس بن مالک، اسماء بنت ابی بکر، سوید بن غفلہ اور علقمہ ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے عہد میں قریش گھوڑے ذبح کرتے تھے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ (خرگوش کھانے کا بیان)

3297۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا حَزَوَّرًا فَصِدْتُ أَرْنَبًا فَشَوَيْتُهَا فَبَعَثَ مَعِي أَبُو طَلْحَةَ بِعَجُزِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَبِلَهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں انتہائی مضبوط اور طاقتور بچہ تھا۔ سو میں نے ایک خرگوش شکار کیا پھر میں نے اسے بھونا۔ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کا پچھلا حصہ میرے ہاتھ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا۔ چنانچہ میں وہ لے کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، تو آپ نے اسے قبول فرمالیا (یہ اس پر دلیل ہے کہ خرگوش حلال ہے اور اس کا گوشت کھانا صحیح ہے)۔

3298۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا خَالِدِ بْنَ الْحُوَيْرِثِ يَقُولُ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو كَانَ بِالصِّفَاحِ قَالَ مُحَمَّدٌ مَكَانٌ بِمَكَّةَ وَإِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِأَرْنَبٍ قَدْ صَادَهَا فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو مَا تَقُولُ قَالَ قَدْ جِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا جَالِسٌ فَلَمْ يَأْكُلْهَا وَلَمْ يَنْهَ عَنْ أَكْلِهَا وَزَعَمَ أَنَّهَا تَحِيضُ

محمد بن خالد نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوخالد بن حویرث کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: بے شک حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما صفاح میں تھے۔ محمد نے بیان کیا ہے کہ صفاح مکہ مکرمہ میں ایک جگہ ہے۔ ایک آدمی خرگوش لے کر آپ کے پاس حاضر ہوا۔ اس نے اسے شکار کیا تھا۔ اور عرض کی: اے عبداللہ بن عمرو! رضی اللہ عنہما تم اس کے بارے کیا کہتے ہو؟ تو آپ نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا اور میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے نہ اسے کھایا اور نہ ہی اسے کھانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسے حیض آتا ہے۔

1۔ قال ابوداؤد وھو قول مالک قول ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي أَكْلِ الضَّبِّ (گوہ کھانے کا بیان)

3299۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ خَالَتَهُ أَهْدَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمْنًا وَأَضُبًّا وَأَقِطًا فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَمِنَ الْأَقِطِ وَتَرَكَ الْأَضُبَّ تَقَذُّرًا وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کی خالہ نے گھی، گوہ اور پنیر بطور ہدیہ رسول اللہ ﷺ کو پیش کیے تو آپ ﷺ نے گھی اور پنیر میں سے تو کھایا اور گوہ کو اس سے گھن کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔ (لیکن) آپ ﷺ کے دسترخوان پر اسے کھایا گیا اگر یہ حرام ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کے دسترخوان پر اسے نہ کھایا جاتا (یعنی آپ ﷺ کی موجودگی میں یہ کھائی گئی تو آپ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا)۔

3300۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ أَخْبِرُوا النَّبِيَّ ﷺ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ قَالَ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہوئے۔ تو آپ کے پاس بھونی ہوئی گوہ لائی گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اپنا دست مبارک بڑھانا چاہا۔ تو وہ عورتیں جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر موجود تھیں ان میں سے بعض نے کہا: تم حضور نبی مکرم ﷺ کو اس کے بارے بتاؤ جسے آپ کھانے کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ تو انہوں نے بتایا: یہ گوہ ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس سے اٹھالیا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا یہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ البتہ یہ میری قوم کی زمین میں نہیں پائی جاتی اور میں اپنے آپ کو اس سے نفرت کرنے والا پاتا ہوں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: پس میں نے اسے کھینچ لیا اور اسے کھالیا اور رسول اللہ ﷺ (یہ سب) دیکھ رہے تھے۔

3301۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَيْشٍ فَأَصَبْنَا ضِبَابًا قَالَ فَشَوَيْتُ مِنْهَا ضَبًّا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ عُودًا فَعَدَّ بِهِ أَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِي الْأَرْضِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي أَيُّ الدَّوَابِّ هِيَ قَالَ فَلَمْ يَأْكُلْ وَلَمْ يَنْهَ

حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم ایک لشکر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم نے بہت سی گوہیں پائیں۔ میں نے ان میں سے ایک گوہ بھونی اور میں اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا اور اسے آپ ﷺ کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سامنے رکھ دیا۔ پھر آپ علیہ السلام نے ایک لکڑی سی لی اور اس کے ساتھ اس کی انگلیاں گنیں۔ پھر فرمایا: بے شک بنی اسرائیل کی ایک قوم زمین کے جانوروں میں بدل دی گئی اور بلا شبہ میں نہیں جانتا کہ یہ جانور کون سا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے نہ اسے کھایا اور نہ ہی اس سے منع کیا۔

3302۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ

عبدالرحمن بن شبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

فائدہ: شوکانی نے کہا ہے کہ امام نووی نے فرمایا: مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ گوہ حلال ہے، مکروہ نہیں ہے اور امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں بیان کیا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ ایک قوم نے گوہ کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 121 ج 16)

بَابٌ فِي أَكْلِ لَحْمِ الْحُبَارَى (حباری کا گوشت کھانے کا بیان)

3303۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي بُرَيْهُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَحْمَ حُبَارَى

بریہ بن عمر بن سفینہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ علیہ السلام کی معیت میں حباری کا گوشت کھایا ہے۔ (حباری ایک بہت زیادہ اڑنے والا پرندہ ہے۔ اس کی گردن لمبی اور رنگ مٹیالا ہوتا ہے اور اس کا گوشت مرغی اور بطخ کے گوشت کی مانند ہوتا ہے۔ (بذل ص 122 ج 16)

بَابٌ فِي أَكْلِ حَشَرَاتِ الْأَرْضِ (حشرات الارض کھانے کا بیان)

3304۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ حَجْرَةَ حَدَّثَنِي مِلْقَامُ بْنُ التَّلِبِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَلَمْ أَسْمَعْ لِحَشَرَاتِ الْأَرْضِ تَحْرِيمًا

ملقام بن تلب نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں حضور نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ رہا لیکن میں نے حشرات الارض (زمین کے اندر رہنے والے جانور) کے حرام ہونے کے بارے کوئی ارشاد نہیں سنا۔

3305۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ أَبُو ثَوْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ نُمَيْلَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ أَكْلِ الْقُنْفُذِ فَتَلَا قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا الْآيَةَ قَالَ قَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ خَبِيثَةٌ مِنَ الْخَبَائِثِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ كَانَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم هَذَا فَهُوَ كَمَا قَالَ مَا لَمْ نَدْرِ

عیسیٰ بن نمیلہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ تو ان سے سیہہ کھانے کے بارے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الآیہ۔ تو آپ کے پاس موجود ایک بوڑھے آدمی نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس اس کا ذکر کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ناپاک جانوروں میں سے ایک ناپاک جانور ہے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر اس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تو پھر یہ اسی طرح ہے جیسے آپ نے فرمایا ہے، ہم اسے نہیں جانتے۔

بَاب مَا لَمْ يُذْكَرْ تَحْرِيمُهُ (ان چیزوں کے حکم کا بیان جن کا حرام ہونا ذکر نہیں کیا گیا)

3306۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صَبِيحٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ شَرِيكٍ الْمَكِّيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُونَ أَشْيَاءَ وَيَتْرُكُونَ أَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ وَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ دور جاہلیت کے لوگ کچھ چیزیں کھاتے تھے اور کچھ چیزوں سے گھن کرتے ہوئے انہیں چھوڑ دیتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا اور اپنی کتاب نازل فرمائی اور حلال چیزوں کی حلت کو بیان فرمایا اور حرام چیزوں کی حرمت کو بیان فرمایا۔ پس جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا وہ حلال ہیں اور جن کو حرام قرار دیا وہ حرام ہیں اور وہ چیزیں جن کے بارے میں سکوت ہے وہ معاف ہیں (یعنی ان کے استعمال میں اختیار ہے) اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا الی آخر الآیہ۔

بَاب فِي أَكْلِ الضَّبُعِ (بجو کھانے کا بیان)

3307۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيهِ كَبْشٌ إِذَا صَادَهُ الْمُحْرِمُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بجو کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شکار ہے اور جب کوئی محرم اس کا شکار کرے تو اس پر مینڈھا قربان کرنا لازم ہو جاتا ہے (یعنی حالت احرام میں اگر کوئی اس کا شکار کرے گا تو اس پر دنبہ ذبح کرنا لازم ہو جائے گا)۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ السِّبَاعِ (درندے کھانے سے نہی کا بیان)

3308۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں میں سے ہر دانت کے ساتھ شکار کرنے والے کا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

3309۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں میں سے ہر ذی ناب کا گوشت کھانے سے اور پرندوں میں سے پنجے کے ساتھ شکار کرنے والے کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

3310۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَلَا لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهَدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ

مقدام بن معدی کرب نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار! آگاہ رہو، درندوں میں سے دانتوں کے ساتھ کاٹنے والے حلال نہیں اور نہ ہی گھریلو گدھا اور نہ ہی کافر ذمی کا پڑا مال حلال ہے مگر جب کہ وہ خود اس سے مستغنی ہو جائے۔ اور جو آدمی کسی قوم کے پاس مہمان بنا اور اس قوم نے اس کی مہمان نوازی نہ کی تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی مہمانی کی مثل ان سے زبردستی لے لے۔ (یہ حکم ابتدائے اسلام کا ہے، اب کسی کا مال اس کی اجازت کے بغیر کسی کو لینا درست نہیں) (1)

3311۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن درندوں میں سے ذی ناب کھانے سے اور پرندوں میں سے پنجے کے ساتھ شکار کرنے والا پرندہ کھانے سے منع فرمایا۔

3312۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ فَأَتَتِ الْيَهُودُ فَشَكَوْا أَنَّ النَّاسَ قَدْ أَسْرَعُوا إِلَى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا لَا تَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهَدِينَ إِلَّا

1۔ ایک نسخہ میں حدیث نمبر 3310 کے بعد یہ حدیث بھی ہے: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ "محمد بن بشار نے ابن ابی عروبہ سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے میمون بن مہران سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہمیں بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے درندوں میں سے ہر ذی ناب اور پرندوں میں سے ہر ذی مخلب کھانے سے منع فرمایا"۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِحَقِّهَا وَحَرَامٌ عَلَيْكُمْ حُمُرُ الْأَهْلِيَّةِ وَخَيْلُهَا وَبِغَالُهَا وَكُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلُّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ خیبر میں شریک تھا۔ پس یہودی آئے اور انہوں نے یہ شکایت کی کہ لوگ ان کے مویشیوں کے باڑے کی طرف تیزی سے آتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! آگاہ رہو، ذمی کافروں کا مال حلال نہیں مگر حق کے ساتھ اور تم پر گھریلو گدھے، گھوڑے اور خچر حرام ہیں۔ اور دانتوں کے ساتھ شکار کرنے والا ہر درندہ اور پنجے کے ساتھ شکار کرنے والا ہر پرندہ تم پر حرام ہے۔

3313۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضى الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے بلی کے ثمن مقرر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابن عبدالملک نے کہا ہے: بلی کا گوشت کھانے سے اور اس کی قیمت کھانے سے (آپ نے) منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ (گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے کا بیان)

3314۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسَنٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضى الله عنهما قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ[1] عَنْ أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ الْحُمُرِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ الْخَيْلِ قَالَ عَمْرٌو فَأَخْبَرْتُ هَذَا الْخَبَرَ أَبَا الشَّعْثَاءِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْحَكَمُ الْغِفَارِيُّ فِينَا يَقُولُ هَذَا وَأَبَى ذَلِكَ الْبَحْرُ يُرِيدُ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ عمرو نے بیان کیا کہ میں نے یہ خبر ابوالشعثاء کو دی تو انہوں نے کہا کہ حکم غفاری ہم میں اسی طرح کہتے تھے لیکن اس تبحر (عالم دین) مراد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا انکار کیا ہے۔

3315۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ غَالِبِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ أَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي شَيْءٌ أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا شَيْءٌ مِنْ حُمُرٍ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَرَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَصَابَتْنَا السَّنَةُ وَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي مَا أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا سِمَانَ الْحُمُرِ وَإِنَّكَ حَرَّمْتَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ أَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِينِ حُمُرِكَ فَإِنَّمَا حَرَّمْتُهَا مِنْ أَجْلِ جَوَّالِ الْقَرْيَةِ يَعْنِي الْجَلَّالَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا هُوَ ابْنُ مَعْقِلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ نَاسٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَنَّ سَيِّدَ مُزَيْنَةَ أَبْجَرَ أَوِ ابْنَ أَبْجَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مِسْعَرٍ

1۔ ایک نسخہ میں یوم خیبر کے الفاظ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ عُبَيْدٍ عَنْ ابْنِ مَعْقِلٍ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ أَحَدُهُمَا عَنْ الْآخَرِ أَحَدُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُوَيْمٍ وَالْآخَرُ غَالِبُ بْنُ الْأَبْجَرِ قَالَ مِسْعَرٌ أَرَى غَالِبًا الَّذِي أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ[1]

عبدالرحمن نے غالب بن ابجر سے بیان کیا ہے کہ ہمیں قحط آ پہنچا اور میرے مال میں کوئی شے نہ تھی جو میں اپنے گھر والوں کو کھلاتا سوائے گدھوں کے اور رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت حرام کر رکھا تھا۔ چنانچہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہمیں قحط نے آلیا ہے اور موٹے گدھوں کے سوا میرے مال میں کچھ نہیں ہے جو میں اپنے گھر والوں کو کھلاؤں اور بلاشبہ آپ نے گھریلو گدھوں کا گوشت حرام کر رکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے گھر والوں کو اپنے موٹے گدھوں میں سے کھلا کیونکہ میں نے انہیں گھوم پھر کر غلاظت کھانے کی وجہ سے حرام قرار دیا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ عبدالرحمن بن معقل ہیں۔ مزید کہا کہ شعبہ نے یہ حدیث عبید ابی الحسن عن عبدالرحمن بن معقل عن عبدالرحمن بن بشیر سے اور انہوں نے مزینہ کے کچھ لوگوں سے روایت کی ہے کہ مزینہ کے سردار ابجر یا ابن ابجر نے حضور نبی مکرم ﷺ سے پوچھا۔ محمد بن سلیمان، ابونعیم نے مسعر سے انہوں نے عبید سے انہوں نے ابن معقل سے اور انہوں نے مزینہ کے دو آدمیوں سے ان میں سے ایک نے دوسرے سے۔ ان میں سے ایک عبداللہ بن عمرو بن عویم ہے اور دوسرا غالب بن ابجر ہے۔ مسعر نے بیان کیا: میں نے اس غالب کو دیکھا جس نے حضور نبی مکرم ﷺ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

3216۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنْ الْجَلَّالَةِ عَنْ رُكُوبِهَا وَأَكْلِ لَحْمِهَا

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے اور نجاست کھانے والے جانوروں پر سوار ہونے اور ان کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ (ٹڈی کھانے کا بیان)

3317۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى وَسَأَلْتُهُ عَنْ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَكُنَّا نَأْكُلُهُ مَعَهُ

شعبہ نے ابو یعفور سے بیان کیا ہے، انہوں نے کہا: میں نے ابن ابی اوفی سے سنا اور میں نے ان سے ٹڈی کے بارے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھ یا سات غزوات میں شریک ہوا اور ہم آپ ﷺ کی معیت میں اسے کھاتے تھے۔

3318۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ الْجَرَادِ فَقَالَ أَكْثَرُ جُنُودِ اللّٰهِ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ

1۔ یعنی الجلالۃ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ الْجَزَّارِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ فَقَالَ مِثْلَهُ فَقَالَ أَكْثَرُ جُنْدِ اللهِ قَالَ عَلِيٌّ اسْمُهُ فَائِدٌ يَعْنِي أَبَا الْعَوَّامِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ سَلْمَانَ

سلیمان تیمی نے ابوعثمان نہدی سے اور انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حضور نبی مکرم ﷺ سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے بہت سے ہیں نہ میں انہیں کھاتا ہوں اور نہ ہی انہیں حرام کرتا ہوں۔ ابوداؤد نے کہا: اسے معتمر نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ابوعثمان کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے، انہوں نے سلمان کا ذکر نہیں کیا۔ نصر بن علی اور علی بن عبداللہ دونوں نے بیان کیا ہے کہ زکریا بن یحییٰ بن عمارہ سے پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا اور اس میں الفاظ یہ فرمائے: اکثر جند اللہ۔ علی نے کہا: ان کا نام فائد یعنی ابوالعوام ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے حماد بن سلمہ نے ابوالعوام عن ابی عثمان عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے اور انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الطَّافِي مِنَ السَّمَكِ (پانی کی سطح پر تیرنے والی مردہ مچھلی کھانے کا بیان)

3319۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَيُّوبُ وَحَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَوْقَفُوهُ عَلَى جَابِرٍ وَقَدْ أُسْنِدَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا مِنْ وَجْهٍ ضَعِيفٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (مچھلی) جسے سمندر باہر پھینک دے یا جس سے پانی اتر جائے تو تم اسے کھالو اور جو پانی میں مر جائے اور اوپر تیرنے لگے تو اسے تم نہ کھاؤ۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو سفیان ثوری، ایوب اور حماد نے ابوالزبیر سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ پر موقوف بیان کیا ہے۔ حالانکہ یہ حدیث ایک ضعیف سند کے ساتھ ابن ابی ذئب عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی ﷺ بھی روایت کی گئی ہے۔

بَابٌ فِي الْمُضْطَرِّ إِلَى الْمَيْتَةِ (حالت اضطرار میں مردار کھانے کا بیان)

3320۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ الْحَرَّةَ وَمَعَهُ أَهْلُهُ وَوَلَدُهُ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ نَاقَةً لِي ضَلَّتْ فَإِنْ وَجَدْتَهَا فَأَمْسِكْهَا فَوَجَدَهَا فَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا فَمَرِضَتْ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ انْحَرْهَا فَأَبَى فَنَفَقَتْ فَقَالَتْ اسْلُخْهَا حَتَّى نُقَدِّدَ شَحْمَهَا وَلَحْمَهَا وَنَأْكُلَهُ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللهِ ﷺ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ غِنًى يُغْنِيكَ قَالَ لَا قَالَ فَكُلُوهَا قَالَ فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ هَلَّا كُنْتَ نَحَرْتَهَا قَالَ اسْتَحْيَيْتُ مِنْكَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حرہ میں اترا اور اس کے ساتھ اس کے اہل خانہ اور اس کے بچے بھی تھے۔ تو ایک آدمی نے کہا: میری اونٹنی گم ہوگئی ہے، سو اگر تو اسے پائے تو اسے روک لینا۔ چنانچہ اس نے اسے پالیا لیکن اس کے مالک کو نہ پایا۔ پھر وہ اونٹنی بیمار پڑ گئی۔ تو اس کی بیوی نے اسے کہا: تو اسے نحر کر دے (یعنی ذبح کر دے) لیکن اس نے انکار کر دیا (کہ میں مالک کی اجازت کے بغیر ایسا نہیں کر سکتا) نتیجۃً وہ ہلاک ہوگئی تو اس کی بیوی نے اسے کہا: تو اس کی کھال اتار لے تاکہ ہم اس کی چربی اور اس کا گوشت پکائیں اور اسے کھائیں۔ تو اس نے کہا: (میں ایسا نہیں کروں گا) یہاں تک کہ میں اس کے بارے رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں۔ چنانچہ وہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس کے بارے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس اتنا مال ہے جو تجھے غنی کر سکتا ہے؟ عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تب تم اسے کھاؤ۔ اس کا بیان ہے کہ پھر اس اونٹنی کا مالک آ گیا تو اس نے اس کے بارے ساری خبر دی۔ تو اس نے کہا: تو نے اسے نحر کیوں نہیں کر دیا؟ اس نے جواب دیا: میں نے تجھ سے حیا محسوس کی ہے (یعنی تجھ سے شرم و حیا کرتے ہوئے میں نے ایسا نہیں کیا اس میں ان لوگوں کے لیے سامان نصیحت ہے جو دوسروں کا مال ہضم کر جاتے ہیں اور پرواہ تک نہیں کرتے)۔

3321۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عُقْبَةَ الْعَامِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْغَبُوقُ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ وَالصَّبُوحُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ[1]

عقبہ بن وہب بن عقبہ العامری نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ کو فُجیع العامری سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: کیا ہمارے لیے مردار حلال نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارا کھانا کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم ایک پیالہ صبح کو کھاتے ہیں اور ایک پیالہ شام کو۔ مزید عرض کی: قسم ہے مجھے اپنے باپ کی! بھوک ابھی باقی رہتی ہے (ہم سیر نہیں ہوتے)۔ تو آپ ﷺ نے اس حال میں ان کے لیے مردار حلال قرار دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ غبوق دن کے آخر کو کہتے ہیں اور صبوح دن کے پہلے حصہ کو۔

بَابٌ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ مِنَ الطَّعَامِ (متعدد اور متلون کھانے جمع کرنے کا بیان)

3322۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ فَقَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا قَالَ فِي عُكَّةِ ضَبٍّ قَالَ ارْفَعْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَيُّوبُ لَيْسَ هُوَ السَّخْتِيَانِيَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ پسند ہے کہ میرے پاس سمراگندم کی سفید روٹی ہو (اور وہ) گھی اور دودھ سے نرم کی ہوئی ہو۔ پس قوم میں سے ایک آدمی اٹھا اور وہ اس طرح کی روٹی بنا لایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گھی کون سی شے میں رکھا ہوا تھا؟ اس نے عرض کی: گوہ کی لد سے بنائی ہوئی مشک میں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے اٹھا لے (آپ ﷺ نے گوہ سے طبعی نفرت کی بنا پر ایسا فرمایا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث منکر ہے۔

ابوداؤد نے مزید کہا ہے کہ ایوب سے مراد ایوب سختیانی نہیں ہے۔

بَابٌ أَكْلِ الْجُبْنِ (پنیر کھانے کا بیان)

3323۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجُبْنَةٍ فِي تَبُوكَ فَدَعَا بِسِكِّينٍ فَسَمَّى وَقَطَعَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس تبوک کے مقام پر پنیر کا ایک ٹکڑا لایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے چھری منگائی (کیونکہ وہ خشک اور پرانا تھا) اور اس پر بسم اللہ شریف پڑھی اور اسے کاٹ کر (تناول فرمایا)۔

بَابٌ فِي الْخَلِّ (سرکے کا بیان)

3324۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سرکہ کتنا اچھا سالن ہے۔

3325۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ

حضرت طلحہ بن نافع نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: انتہائی اچھا سالن سرکہ ہے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الثُّومِ (لہسن کھانے کا بیان)

3326۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہما قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أُتِيَ بِبَدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنَ الْبُقُولِ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ بِبَدْرٍ فَسَّرَهُ ابْنُ وَهْبٍ طَبَقٌ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی لہسن یا پیاز کھائے تو اسے چاہیے کہ وہ ہم سے علیحدہ رہے، یا اسے چاہیے کہ وہ ہماری مسجد سے علیحدہ رہے اور اسے اپنے گھر میں ہی بیٹھے رہنا چاہیے۔ پھر آپ ﷺ کے پاس ایک رکابی لائی گئی جس میں مختلف سبزیاں موجود تھیں۔ تو آپ ﷺ نے اس کی بو پائی۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ کو ان سبزیوں کے بارے بتایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے فلاں صحابی کے قریب کر دو۔ وہ آپ کے ساتھ ہی تشریف فرما تھے۔ پس جب آپ نے اسے دیکھا کہ اس نے اسے کھانا ناپسند کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو کھا، کیونکہ میں اس سے سرگوشیاں کرتا ہوں (یعنی ملاقات کرتا ہوں یعنی اللہ تعالیٰ اور ملائکہ وغیرہ سے) جن سے تو سرگوشیاں نہیں کرتا۔

احمد بن صالح نے بدر کے بارے میں کہا کہ ابن وہب نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مراد طشت ہے۔

3327۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا النَّجِيبِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الثُّومُ وَالْبَصَلُ وَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَشَدُّ ذَلِكَ كُلِّهِ الثُّومُ أَفَتُحَرِّمُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلُوهُ وَمَنْ أَكَلَهُ مِنْكُمْ فَلَا يَقْرَبْ هَذَا الْمَسْجِدَ حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهُ مِنْهُ

ابونجیب مولیٰ عبداللہ بن سعد نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لہسن اور پیاز کا ذکر کیا گیا اور عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ ان تمام میں زیادہ تر لہسن ہے، کیا آپ اسے حرام قرار دیتے ہیں؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے کھاؤ اور تم میں سے جو اسے کھائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس مسجد کے قریب نہ آئے یہاں تک کہ اس کے منہ سے بو ختم ہو جائے۔

فائدہ: لہسن اور پیاز یا ان جیسی چیزیں جن میں بو پائی جاتی ہے ان کا کھانا تو حلال ہے مگر ان کی بو ناپسندیدہ ہے۔ اس لیے ایسی اشیاء کھانے کے فوراً بعد مساجد میں جانا مناسب نہیں۔

3328۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَظُنُّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَفْلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَمَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ثَلَاثًا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے قبلہ کی جانب منہ کر کے تھوکا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی تھوک اس کی آنکھوں کے درمیان ہوگی۔ اور جس کسی نے اس ناپسندیدہ (بدبودار) سبزی کو کھایا تو اسے چاہیے کہ وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ آپ نے تین بار ایسا فرمایا۔

3329۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسَاجِدَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے اس درخت سے کھایا تو اسے چاہیے کہ وہ مساجد کے قریب نہ آئے۔

3330۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَكَلْتُ ثُومًا فَأَتَيْتُ مُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ سُبِقْتُ بِرَكْعَةٍ فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ رِيحَ الثُّومِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا أَوْ رِيحُهُ فَلَمَّا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ لَتُعْطِيَنِّي يَدَكَ قَالَ فَأَدْخَلْتُ يَدَهُ فِي كُمِّ قَمِيصِي إِلَى صَدْرِي فَإِذَا أَنَا مَعْصُوبُ الصَّدْرِ قَالَ إِنَّ لَكَ عُذْرًا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے لہسن کھایا اور حضور نبی کریم ﷺ کی مسجد میں آیا۔ مجھ سے پہلے ایک رکعت پڑھی جا چکی تھی۔ پس جب میں مسجد میں داخل ہوا، تو حضور نبی کریم ﷺ نے لہسن کی بو محسوس کی۔ لہٰذا جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اس درخت سے کھائے اسے چاہیے کہ وہ ہمارے قریب نہ آئے۔ یہاں تک کہ اس کی بو ختم ہو جائے۔ پس جب نماز مکمل ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ قسم بخدا اپنا دست مبارک مجھے عطا فرمایئے۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ اپنی قمیص کی آستین میں اپنے سینے تک داخل کیا تو میرا سینہ بندھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تو معذور ہے۔

3331۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَيْسَرَةَ يَعْنِي الْعَطَّارَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيهِمَا فَأَمِيتُوهُمَا طَبْخًا قَالَ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّومَ

معاویہ بن قرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ان دو درختوں سے منع فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا: جو کوئی ان دونوں سے کھائے تو اسے چاہیے کہ وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ اور فرمایا: اگر ان دونوں کو کھانا تمہارے لیے ضروری ہو تو تم انہیں پکا کر مار ڈالو (یعنی ان کی بو ختم کر دو) ان دونوں سے مراد پیاز اور لہسن ہیں۔

3332۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ أَبُو وَكِيعٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخًا قَالَ أَبُو دَاوُد شَرِيكُ بْنُ حَنْبَلٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لہسن کھانے سے منع فرمایا گیا ہے مگر یہ کہ وہ پکا ہوا ہے۔

ابو داود نے کہا ہے کہ شریک سے مراد شریک بن حنبل ہے۔

3333۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ح وَحَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي زِيَادٍ خِيَارِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ إِنَّ آخِرَ طَعَامٍ أَكَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَعَامٌ فِيهِ بَصَلٌ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابوزیاد خیار بن سلمہ سے روایت ہے، انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ آخری کھانا جو رسول اللہ ﷺ نے تناول فرمایا وہ ایسا کھانا تھا جس میں پیاز تھے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ پیاز ملا کھانا کھانا ممنوع نہیں ہے اور پکنے کے سبب اس کی بو باقی نہیں رہتی۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي التَّمْرِ (کھجور کا بیان)

3334۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ الْأَعْوَرِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً وَقَالَ هَذِهِ إِدَامُ هَذِهِ

یوسف بن عبداللہ بن سلام نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھی اور فرمایا: یہ اس کے لیے سالن ہے (یعنی روٹی کے لیے کھجور بھی سالن کا کام دیتی ہے)۔

3335۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایسا گھر جس میں کھجور نہ ہو، اس کے رہنے والے بھوکے ہیں (آپ ﷺ نے یہ ارشاد اہل مدینہ کے بارے میں فرمایا تھا کیونکہ کھجور ان کی مرغوب غذا تھی)۔

بَابٌ فِي تَفْتِيشِ التَّمْرِ الْمُسَوِّسِ عِنْدَ الْأَكْلِ

کھاتے وقت ایسی کھجوروں کو خوب دیکھ کر کھانے کا بیان جن میں کیڑے پڑے ہوئے ہوں

3336۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ أَبُو قُتَيْبَةَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرٍ عَتِيقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهُ يُخْرِجُ السُّوسَ مِنْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ فِيهِ دُودٌ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس پرانی کھجوریں لائی گئیں۔ تو آپ ﷺ خوب دیکھ بھال کر اس سے کیڑے نکالنے لگے۔

محمد بن کثیر، ہمام نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس کھجوریں لائی جاتی تھی (کبھی) ان میں کیڑے پڑے ہوتے تھے۔ آگے مذکورہ روایت کی طرح بیان کیا۔

بَابُ الْإِقْرَانِ فِي التَّمْرِ عِنْدَ الْأَكْلِ (کھجوریں کھاتے وقت دو دو ملا کر کھانے کا بیان)

3337۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ تَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا، مگر یہ کہ تو اپنے ساتھی سے اجازت لے لے (یعنی اپنے ساتھی کی اجازت کے ساتھ ایسا کرنے کی گنجائش ہے کیونکہ ایسا کرنا آدمی کے لیے باعث عیب اور نقص ہے کیونکہ اس سے شدت حرص کی بو آتی ہے)۔

بَابٌ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ فِي الْأَكْلِ (دو چیزوں کو ملا کر کھانے کا بیان)

3338۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ ککڑی کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔

3339۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ فَيَقُولُ نَكْسِرُ حَرَّ هَذَا بِبَرْدِ هَذَا وَبَرْدَ هَذَا بِحَرِّ هَذَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ تربوز کھجور کے ساتھ کھاتے تھے اور فرماتے تھے: ہم اس کی گرمی کو اس کی ٹھنڈک کے ساتھ اور اس کی ٹھنڈک کو اس کی گرمی کے ساتھ توڑتے ہیں (یعنی تربوز کی سردی کو کھجور کی گرمی سے اور کھجور کی گرمی کو تربوز کی سردی سے نارمل کرتے ہیں تاکہ دونوں کا مزاج معتدل ہو جائے)۔

3340۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مَزْيَدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ

سلیم بن عامر نے بسر سلمی کے دو بیٹوں (عبداللہ اور عطیہ) سے روایت بیان کی ہے کہ ان دونوں نے بیان کیا: ہمارے پاس رسول اللہ علیہ تشریف لائے، تو ہم نے آپ علیہ کو مکھن اور کھجوریں پیش کیں اور آپ علیہ مکھن اور کھجوریں بہت پسند فرماتے تھے۔

بَابُ الْأَكْلِ فِي آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ (اہل کتاب کے برتنوں میں کھانے کا بیان)

3341۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَإِسْمَعِيلُ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصِيبُ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ وَأَسْقِيَتِهِمْ فَنَسْتَمْتِعُ بِهَا فَلَا يَعِيبُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ علیہ کی معیت میں جہاد کے لیے جاتے تھے تو ہم (مال غنیمت میں) مشرکین کے برتن اور ان کے مشکیزے وغیرہ پاتے تو ہم انہیں اپنے استعمال میں لے آتے۔ تو آپ علیہ اس وجہ سے لوگوں کو کوئی عیب نہ دیتے (اور نہ اس سے منع فرماتے۔ معلوم ہوا کہ جب مشرکین کے برتنوں کا استعمال درست ہے تو پھر اہل کتاب کے برتنوں کا استعمال بدرجہ اولیٰ درست ہوگا)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3342۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِنَّا نُجَاوِرُ أَهْلَ الْكِتَابِ وَهُمْ يَطْبُخُونَ فِي قُدُورِهِمُ الْخِنْزِيرَ وَيَشْرَبُونَ فِي آنِيَتِهِمُ الْخَمْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا

ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ سے پوچھا: ہم اہل کتاب کے پڑوس میں رہتے ہیں اور وہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر پکاتے ہیں اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں (کیا ہمارے لیے ان کے برتنوں کا استعمال ممکن ہے؟) تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم ان کے سوا دوسرے برتن پاؤ تو پھر ان میں کھاؤ اور پیو اور اگر تم ان کے سوا دوسرے برتن نہ پاؤ تو پھر انہیں پانی کے ساتھ اچھی طرح دھولو۔ پھر ان میں کھا پی لو۔

بَابٌ فِي دَوَابِّ الْبَحْرِ (سمندری جانوروں کا بیان)

3343۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ نَتَلَقَّى عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ نَجِدْ لَهُ غَيْرَهُ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً كُنَّا نَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ وَانْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هُوَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ وَلَا تَحِلُّ لَنَا ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ فَكُلُوا فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتَّى سَمِنَّا فَلَمَّا قَدِمْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا مِنْهُ فَأَرْسَلْنَا مِنْهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَكَلَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ہمیں بھیجا اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ہم پر امیر مقرر فرمایا کہ ہم قریش کے ایک قافلہ کو پکڑ لائیں اور آپ علیہ السلام نے کھجوروں کا ایک تھیلا زاد راہ کے طور پر دیا۔ ہم نے آپ کے پاس اس کے سوا اور کوئی شے نہ پائی۔ پس حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں ایک ایک کھجور دیتے تھے، ہم اسے اس طرح چوستے تھے جیسے بچے چوستے ہیں۔ پھر اس پر ہم پانی پی لیتے تھے تو ہمارے لیے رات تک کافی ہو رہتی تھی اور ہم اپنی لاٹھیوں کے درختوں کے پتے جھاڑتے تھے، پھر انہیں پانی میں تر کرتے اور پھر انہیں کھا لیتے تھے۔ ہم ساحل سمندر پر چلتے رہے تو ہمارے لیے ریت کے بہت بڑے ٹیلے کی مانند کوئی شے بلند کی گئی ہم اس کے پاس آئے تو دیکھا وہ ایک جانور ہے جسے عنبر کہا جاتا ہے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مردار ہے اور یہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔ لیکن پھر فرمایا: نہیں، بلکہ رسول اللہ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے ہوئے ہیں۔ اور حال یہ ہے کہ تم اس کے لیے مجبور بھی ہو، لہٰذا تم اسے کھاؤ۔ پس ایک مہینہ تک ہم وہاں مقیم رہے اور ہم تین سو افراد تھے (ہم اسے کھاتے رہے) یہاں تک کہ ہم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خوب موٹے ہو گئے۔ پس جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو اس کا تذکرہ آپ ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بھیجا گیا۔ کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کوئی شے ہے ہمیں بھی اس سے کھلاؤ۔ چنانچہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی طرف کچھ گوشت بھیجا تو آپ نے اسے تناول فرمایا۔

فائدہ: عنبر سمندر کی بہت بڑی مچھلی ہے، اس کی جلد سے ڈھالیں بنائی جاتی ہیں۔

بَابٌ فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ (گھی میں چوہا گر جائے تو اس کا حکم)

3344۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَلْقُوا مَا حَوْلَهَا وَكُلُوا

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ چوہیا گھی میں گر گئی تو حضور نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر دی گئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ارد گرد کا گھی پھینک دو اور بقیہ کھالو (یہ بھی ممکن ہے جب گھی جما ہوا ہو، ورنہ سارا قابل استعمال نہ رہے گا جیسا کہ آنے والی روایت میں مذکور ہے)۔

3345۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ فَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوهُ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرُبَّمَا حَدَّثَ بِهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بُوذَوَيْهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب چوہیا گھی میں گر گئی تو اگر گھی جامد ہو تو اسے اور اس کے ارد گرد کا گھی نکال کر پھینک دو اور اگر گھی مائع ہو تو پھر تم اس کے قریب نہ جاؤ۔

حسن نے بیان کیا ہے کہ عبد الرزاق نے کہا ہے: اکثر اوقات اس حدیث کو معمر نے زہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن میمونہ رضی اللہ عنہا عن النبی ﷺ کی سند سے (مرفوع) بیان کیا ہے۔

احمد بن صالح، عبد الرزاق، عبد الرحمن بن بوذویہ نے معمر عن الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن میمونہ رضی اللہ عنہا عن النبی ﷺ کی سند سے زہری عن ابن المسیب کی حدیث کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي الذُّبَابِ يَقَعُ فِي الطَّعَامِ (کھانے میں مکھی گر جائے تو اس کا بیان)

3346۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شِفَاءً وَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے (کھانے کے) برتن میں مکھی گر جائے، تو تم اسے ڈبو دو کیونکہ اس کے دو پروں میں سے ایک میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنا وہی پر (برتن میں) ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے۔ لہٰذا اسے مکمل طور پر ڈبو دینا چاہیے۔

بَابٌ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ (نیچے گر جانے والے لقمہ کا بیان)

3347۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تھے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے تھے اور فرماتے: جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے اذیت دہ شے (یعنی مٹی، گرد و غبار) وغیرہ جھاڑ دے اور اسے کھالے اور شیطان کے لیے اسے نہ چھوڑے۔ اور آپ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم پلیٹ (برتن) کو اچھی طرح صاف کریں اور فرمایا: بلاشبہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کون سے حصہ میں برکت رکھی گئی ہے۔

بَابٌ فِي الْخَادِمِ يَأْكُلُ مَعَ الْمَوْلَى (خادم کا آقا کے ساتھ کھانا کھانے کا بیان)

3348۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامًا ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ لِيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے لیے اس کا خادم کھانا تیار کرلے۔ پھر وہ اسے لے کر آئے درآنحالیکہ اس نے کی گرمی اور اس کا دھواں برداشت کیا ہے، تو آقا کو چاہیے کہ وہ اسے اپنے ساتھ بٹھائے تاکہ وہ بھی کھانا کھائے اور اگر کھانا کم ہو تو پھر اس میں ایک یا دو لقمے اس کے ہاتھ میں تھما دے۔ (مقصود یہ ہے کہ وہ اس کی دلجوئی کرے اور اسے اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرے اس طرح باہمی اعتماد اور محبت میں اضافہ ہوگا)۔

بَابٌ فِي الْمِنْدِيلِ (رومال استعمال کرنے کا بیان)

3349۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو اسے اپنے ہاتھ رومال سے صاف نہیں کرنا چاہیے یہاں تک کہ وہ (انگلیوں کو) چاٹ لے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3350۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا

حضرت ابن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تھے اور اپنا ہاتھ صاف نہ کرتے تھے یہاں تک کہ آپ انہیں چاٹ لیتے۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا طَعِمَ (آدمی جب کھانا کھائے تو کیا دعا مانگے)

3351۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبُّنَا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے جب دستر خوان اٹھایا جاتا تو آپ ﷺ اس طرح دعا مانگتے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں بہت زیادہ حمد جو طیب ہے، اس میں برکت رکھ دی گئی ہے، جو ایک بار کافی نہیں اور نہ اسے چھوڑا جائے اور نہ ہی ہمارے رب کو اس کی حاجت ہے۔ (تو یہ کھانا کھانے کے بعد اس نعمت کی عطا پر رب کریم کا شکر ادا کرنا ہے جو طرح طرح کے پاکیزہ کھانوں کی صورت میں اس نے عطا فرمائی)۔

3352۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تھے تو اس طرح دعا مانگتے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور ہمیں سیراب کیا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

3353۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی شے تناول فرماتے یا نوش فرماتے تو پھر یہ دعا مانگتے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور اسے آسانی سے حلق سے نیچے اتارا اور اس کے (فضلے کے) نکلنے کا راستہ بنایا۔

بَاب فِي غَسْلِ الْيَدِ مِنَ الطَّعَامِ (کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کا بیان)

3354۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ نَامَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ وَلَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی سو گیا اور اس کے ہاتھ کے ساتھ چکنائی لگی ہوئی تھی اور اس نے اسے نہ دھویا پھر اسے کوئی تکلیف آ پہنچی (یعنی کیڑے مکوڑوں اور موذی اشیاء میں سے کسی نے اسے تکلیف پہنچائی) تو وہ فقط اپنے آپ کو ملامت کرے (مراد یہ ہے کہ اس نے کھانے کے بعد ہاتھ نہیں دھوئے اور اس کی چکنائی کے سبب اسے کسی شے نے ڈس لیا۔ لہٰذا یہ ضروری امر ہے کہ آدمی کھانے سے فارغ ہو کر اپنے ہاتھ صاف کرے اور پانی سے دھوئے۔ یہی سنت طریقہ ہے)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ لِرَبِّ الطَّعَامِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ

جب کسی کے پاس کھانے کی دعوت ہو تو مالک کے لیے دعا کا بیان

3355۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَنَعَ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ فَلَمَّا فَرَغُوا قَالَ أَثِيبُوا أَخَاكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِثَابَتُهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا دُخِلَ بَيْتُهُ فَأُكِلَ طَعَامُهُ وَشُرِبَ شَرَابُهُ فَدَعَوْا لَهُ فَذَلِكَ إِثَابَتُهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: ابوالہیثم بن تیہان نے حضور نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا، پھر آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو دعوت دی۔ پس جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کو عوض ادا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس کا عوض کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک آدمی کو جب کسی گھر میں دعوت دی جائے، پھر اسے کھانا کھلایا جائے اور اسے مشروب پلایا جائے تو وہ اس کے لیے دعا کرے، تو یہی اس کا عوض ہے۔

3356۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے روٹی اور زیتون پیش کیا اور آپ ﷺ نے تناول فرمایا۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس روزے دار افطار کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت برسائیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ الطِّبِّ (طب کے احکام کا بیان)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَتَدَاوَى (ایسے آدمی کا بیان جو علاج کرتا ہے)

3357۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُسِهِمُ الطَّيْرُ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ فَجَاءَ الْأَعْرَابُ مِنْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَنَتَدَاوَى فَقَالَ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اور آپ کے اصحاب کے پاس حاضر ہوا۔ (اور وہاں اتنی خاموشی تھی) گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا اور پھر بیٹھ گیا۔ اتنے میں ادھر ادھر سے اعرابی حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا ہم علاج کر سکتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دوا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری پیدا نہیں کی مگر اس کے لیے دوا بھی پیدا کی ہے سوائے ایک بیماری کے اور وہ بڑھاپا ہے (یعنی بڑھاپے کا کوئی علاج نہیں ہے یقیناً آدمی نے اپنے مقررہ وقت پر موت کی آغوش میں جانا ہے۔ علاوہ ازیں ہر بیماری کا علاج ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ آدمی کے علم وعقل سے مخفی رہے)۔

بَابٌ فِي الْحِمْيَةِ (پرہیز کا بیان)

3358۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو عَامِرٍ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي عَامِرٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلِيٌّ نَاقِهٌ وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَامَ عَلِيٌّ لِيَأْكُلَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيٍّ مَهْ إِنَّكَ نَاقِهٌ حَتَّى كَفَّ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ وَصَنَعْتُ شَعِيرًا وَسِلْقًا فَجِئْتُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَلِيُّ أَصِبْ مِنْ هَذَا فَهُوَ أَنْفَعُ لَكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ هَارُونُ الْعَدَوِيَّةُ[1]

ام منذر بنت قیس انصاریہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بیماری سے صحت یاب ہوئے ابھی تھوڑے دن ہی گزرے تھے (اس لیے ان میں کمزوری بدستور باقی تھی)۔ ہمارے ہاں کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

1۔ قال ابو داؤد قال هارون العدوية صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فرمانے لگے: تم (یہ کھانے سے) باز رہو، کیونکہ تمہاری بیماری کے دن ابھی گزر رہے ہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس سے رک گئے۔ وہ فرماتی ہیں: میں نے جو اور چقندر پکایا تھا۔ سو میں وہ لے کر آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! اس میں سے کھاؤ۔ یہ تمہارے لیے بہت زیادہ مفید ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سند میں ہارون عدویہ مراد ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ علاج کے ساتھ ساتھ پرہیز از حد ضروری ہے تب ہی دوا مؤثر اور نفع بخش ثابت ہوتی ہے۔ صرف اتنا نہیں، بلکہ پرہیز ہر دوا کے لیے بنیاد اور اصل ہے اس کے بغیر دوا غیر مؤثر ہو جاتی ہے۔

بَابٌ فِي الْحِجَامَةِ (پچھنے لگوانے کا بیان)

3359۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو اگر ان میں سے کوئی سب سے بہتر شے ہے تو وہ پچھنے لگوانا ہے۔

3360۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنَا فَائِدٌ مَوْلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ مَوْلَاهُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى خَادِمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ اخْضِبْهُمَا

فائد جو کہ عبیداللہ بن علی بن ابی رافع کے غلام ہیں وہ اپنے آقا عبیداللہ بن علی بن ابی رافع سے اور وہ اپنی دادی سلمٰی سے جو کہ رسول اللہ ﷺ کی خادمہ تھیں، روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو کوئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے سر میں درد کی شکایت کرتا تھا، تو آپ ﷺ اسے فرماتے: تو پچھنے لگوا۔ اور اگر کوئی اپنے پاؤں میں درد کی شکایت کرتا، تو آپ ﷺ اسے فرماتے: تو انہیں مہندی لگا۔

بَابٌ فِي مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ (پچھنے لگوانے کے محل کا بیان)

3361۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ قَالَ كَثِيرٌ إِنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هَذِهِ الدِّمَاءِ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ

حضرت ابو کبشہ انماری سے روایت ہے کہ کثیر نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ اپنے سر کی چوٹی اور اپنے کندھوں کے درمیان پچھنے لگواتے تھے اور آپ فرماتے تھے: جس کسی نے ان (جگہوں) سے خون نکلوایا تو اس کے لیے کسی شے کا کسی شے سے علاج نہ کرنا باعث ضرر نہیں۔ (مقصود یہ ہے کہ اس خون کے نکل جانے کے بعد وہ آدمی صحت مند رہے گا، نہ اسے کوئی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بیماری لاحق ہوگی اور نہ اسے علاج اور دوا کی ضرورت محسوس ہوگی۔ واللہ اعلم)

3362۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ ثَلَاثًا فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ قَالَ مُعَمَّرٌ احْتَجَمْتُ فَذَهَبَ عَقْلِي حَتَّى كُنْتُ أُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِي وَكَانَ احْتَجَمَ عَلَى هَامَتِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے گردن کی دونوں طرفوں کی رگوں میں اور کندھوں کے درمیان تین بار پچھنے لگوائے۔ معمر نے بیان کیا ہے کہ میں نے پچھنے لگوائے تو میری عقل جاتی رہی۔ یہاں تک مجھے اپنی نماز میں (بار بار) سورۂ فاتحہ پڑھنے کی تلقین کی گئی۔ انہوں نے اپنے سر کی کھوپڑی میں پچھنے لگوائے تھے۔

بَاب مَتَى تُسْتَحَبُّ الْحِجَامَةُ (اس کا بیان کہ پچھنے لگوانا کب مستحب ہوتا ہے؟)

3363۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگوائے تو یہ اس کے لیے ہر بیماری سے شفاء کا ذریعہ ہیں۔

3364۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَتْنِي عَمَّتِي كَبْشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرَةَ وَقَالَ غَيْرُ مُوسَى كَيِّسَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرَةَ[1] أَنَّ أَبَاهَا كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ

موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا ہے کہ مجھے ابو بکرہ بکار بن عبدالعزیز نے خبر دی ہے، (اس نے کہا) مجھے میری پھوپھی کبشہ بنت ابی بکرہ نے بتایا ہے اور موسیٰ کے سوا دوسروں نے یہ نام کیسہ بنت ابی بکرہ بیان کیا ہے کہ اس کا باپ اپنے گھر والوں کو منگل کے دن پچھنے لگوانے سے منع کرتا تھا۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان کرتے تھے کہ منگل کا دن خون کا دن ہے اور اس میں ایک ایسی ساعت ہوتی ہے جس میں خون بہنے سے رکتا نہیں۔ (یعنی اس دن جسم میں خون کی کثرت ہوتی ہے اگر اس دن پچھنے لگوائے جائیں یا فصد وغیرہ کروایا جائے تو اگر یہ عمل اس ساعت میں ہو جائے جس میں خون بہنے لگے تو پھر رکتا نہیں تو بسا اوقات اس میں موت واقع ہو سکتی ہے۔ غالباً اسی کے پیش نظر سلسلہ چشتیہ کے بزرگان دین نے منگل کے دن قینچی اور اس جیسی کاٹ دینے والی کسی شے کے استعمال سے منع کیا ہے۔ واللہ اعلم)

3365۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ عَلَى وَرِكِهِ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی سرین پر درد کی وجہ سے پچھنے لگوائے۔ (آپ

1۔ قال غیر موسیٰ تا ابی بکرۃ کے الفاظ صرف مطبوعہ ہذا میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ اپنے گھوڑے سے کھجور کے تنے پر گرے۔ اس پر لگنے کے سبب آپ کو درد ہونے لگا جو کہ ہڈی تک پہنچ گیا۔ تو آپ ﷺ نے اس کے لیے پچھنے لگوائے)۔ (بذل ص 192 ج 16)

بَابٌ فِي قَطْعِ الْعِرْقِ وَمَوْضِعِ الْحَجْمِ (رگ کاٹنے اور پچھنے کے محل کا بیان)

3366۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُبَيٍّ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ابی کی طرف ایک طبیب بھیجا تو اس نے حضرت ابی کی رگ کاٹ کر (خون) نکالا۔

بَابٌ فِي الْكَيِّ (داغ لگانے کا بیان)

3367۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ الْكَيِّ فَاكْتَوَيْنَا فَمَا أَفْلَحْنَ وَلَا أَنْجَحْنَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَانَ يَسْمَعُ تَسْلِيمَ الْمَلَائِكَةِ فَلَمَّا اكْتَوَى انْقَطَعَ عَنْهُ فَلَمَّا تَرَكَ رَجَعَ إِلَيْهِ (1)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے داغ لگانے سے منع فرمایا ہے۔ پس ہم نے داغ لگوائے تو انہوں نے ہمیں نہ کوئی نفع پہنچایا اور نہ ہی (بیماری سے) نجات دلائی۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اور وہ ملائکہ کا سلام سنا کرتے تھے۔ پس جب داغ لگوائے تو یہ سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اور پھر جب داغ لگوانا چھوڑ دیے تو وہ سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا (اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر صاحب شریعت کے فرمان پر عمل نہ کیا جائے بلکہ اس کے خلاف کیا جائے تو نہ تو وہ عمل باعث نفع بنتا ہے اور رب العالمین کے خصوصی انعامات سے بھی محروم کر دیتا ہے)۔

3368۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ مِنْ رَمِيَّتِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر کا زخم لگانے کے سبب داغ لگوائے۔

فائدہ: اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اگر کوئی دوسرا علاج ممکن اور متوقع نہ ہو تو پھر عند الضرورت داغ لگوانا مباح ہے۔

بَابٌ فِي السَّعُوطِ (ناک میں دوا ڈالنے کا بیان)

3369۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعَطَ

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ناک میں دوا ڈالی۔

بَابٌ فِي النُّشْرَةِ (نشرہ (مخصوص طرح کا دم یا علاج) کا بیان)

3370۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے نشرہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان کا عمل ہے۔

فائدہ: یہ ایک مخصوص طرح کا منتر تھا جس سے اہل جاہلیت علاج کرتے تھے اور یہ گمان کرتے تھے کہ یہ انہیں بیماری سے شفاء دیتا ہے اور اس میں شرکیہ الفاظ موجود تھے۔ (بذل ص 195 ج 16)

اس سے یہ معلوم ہوا کہ ایسا دم یا منتر وغیرہ جس میں شرکیہ الفاظ ہوں اس کا پڑھنا اور استعمال کرنا ممنوع ہے۔

بَابٌ فِي التِّرْيَاقِ (تریاق کا بیان)

3371۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْمُعَافِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا أُبَالِي مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِي قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً وَقَدْ رَخَّصَ فِيهِ قَوْمٌ يَعْنِي التِّرْيَاقَ

عبدالرحمن بن رافع تنوخی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے ہیں کہ مجھے کسی کام کے کرنے میں کوئی بات اور اندیشہ نہیں اگر میں تریاق پیوں، یا گنڈا (تعویذ) لٹکاؤں یا میں اپنی جانب سے شعر کہوں۔ ابوداؤد نے کہا: یہ (حکم) حضور نبی کریم ﷺ کے لیے خاص ہے اور ایک قوم نے تریاق کے بارے میں رخصت دی ہے۔

فائدہ: اگر تریاق میں حرام اشیاء میں سے کسی کی آمیزش نہ ہو، اسی طرح اگر تعویذ گنڈے میں ایسی کوئی شے نہ ہو جو شرعاً ممنوع ہو اور نہ ہی اس کے بارے میں یہ اعتقاد ہو کہ یہ بالذات نفع پہنچا سکتا ہے بلکہ بالذات نفع کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور تعویذ کی حیثیت فقط ایک وسیلہ اور علاج کی ہو اور اسی طرح شعر میں الفاظ ممنوعہ نہ ہوں تو پھر یہ تینوں چیزیں مباح اور حلال ہیں۔ اور اگر کسی بھی طرح حرام اور خلاف شرع کی آمیزش ہو تو پھر یہ ممنوع ہیں۔ (ھکذا فی بذل المجہود ص 197 ج 16)

بَابٌ فِي الْأَدْوِيَةِ الْمَكْرُوهَةِ (مکروہ ادویہ کا بیان)

3372۔ قَالَ لَنَا حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خبیث (ناپاک اور نجس مثلاً شراب، پیشاب یا ان جیسی کوئی شے) دوا سے منع فرمایا ہے۔

3373۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا

عبدالرحمن بن عثمان سے روایت ہے کہ کسی طبیب نے حضور نبی مکرم ﷺ سے مینڈک کے بارے میں پوچھا کہ وہ اسے دوا میں شامل کرسکتا ہے؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اسے اس کو مارنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس طرح دوا کا انحصار مینڈک کو مار دینے پر ہوگا۔ تو جب اس کا قتل حرام ہے تو پھر وہ دوا بھی حرام ہوگی۔ اور اس لیے بھی اسے مارنے سے منع فرمایا کہ وہ ایک نجس شے ہے جو نفع بخش نہیں ہے)۔ (ھکذا فی البذل ص200 ج16)

3374۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَسَا سُمًّا فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے (خودکشی کو حلال سمجھتے ہوئے) زہر پیا تو قیامت کے دن وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا، جسے آتش جہنم میں ہمیشہ پیے گا اور اس میں وہ ہمیشہ کے لیے رکھا جائے گا۔

3375۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ ذَكَرَ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ أَوْ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَنَهَاهُ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهَا دَوَاءٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَلَكِنَّهَا دَاءٌ

حضرت علقمہ بن وائل نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ طارق بن سوید نے یا سوید بن طارق نے حضور نبی مکرم ﷺ سے شراب (خمر) کے بارے میں پوچھا، تو آپ ﷺ نے اسے منع فرمایا۔ پھر اس نے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اسے منع فرمایا۔ تو اس نے عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ بلاشبہ یہ دوا ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ تو بیماری ہے۔

3376۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَتَدَاوَوْا بِحَرَامٍ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں نازل کی ہیں اور ہر بیماری کے لیے دوا پیدا فرما دی ہے۔ لہٰذا تم دوا اور علاج کیا کرو (لیکن) حرام کے ساتھ علاج نہ کرو (معلوم ہوا کہ بطور علاج ایسی چیزوں کا استعمال کرنا چاہیے جو عندالشرع حلال اور طیب ہوں۔ ہاں اگر ماہر اور حاذق طبیب کی تشخیص پر کسی ممنوع شے کا استعمال ضروری ہو، اس کے سوا علاج ممکن نہ ہو تو پھر عندالحاجت ہر شے سے علاج مباح ہے جیسا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہ صحیحین میں عرنیین کے بارے میں روایت موجود ہے کہ انہیں علاج کے لیے پیشاب پینے کو کہا گیا۔ واللہ اعلم)

بَابٌ فِي تَمْرَةِ الْعَجْوَةِ (عجوہ کھجور کا بیان)

3377۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا فِي فُؤَادِي فَقَالَ إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُودٌ ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ

حضرت مجاہد نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ میری تیمار داری کے لیے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میری چھاتیوں کے مابین سینے پر رکھا، یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دل میں محسوس کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تیرے دل میں مرض ہے۔ تو حارث بن کلدہ کے پاس جا جو ثقیف کا رہنے والا ہے کیونکہ وہ (حکیم) آدمی ہے جو علاج کرتا ہے۔ پس اسے چاہیے کہ وہ مدینہ طیبہ کی سات عجوہ کھجوریں لے اور انہیں گٹھلی سمیت کوٹ ڈالے اور پھر ان کی خاص دوا تیار کر کے تیرے منہ میں رکھے۔ (لدود ایسی دوا کو کہا جاتا ہے جو منہ میں ایک طرف رکھی جائے)

3378۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں، اس دن کوئی زہر اور کوئی جادو اسے ضرر اور نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (عجوہ کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ کی خصوصی دعا کی وجہ سے ان میں یہ اثر ہے کہ زہر اور جادو ان پر اثر کرنے سے قاصر ہیں)۔

بَابٌ فِي الْعِلَاقِ (حلق کی بیماری کے سبب بچوں کا حلق دبانے کا بیان)

3379۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِابْنٍ لِي قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي بِالْعُودِ الْقُسْطَ

ام قیس بنت محصن نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے بیٹے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ میں نے عذرہ (حلق میں ورم یا اس طرح کی خاص بیماری جو عموماً بچوں کو گرمی کے موسم میں لاحق ہوتی ہے) کے سبب اس کا حلق (انگلی وغیرہ سے) دبایا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس بیماری کے سبب اپنے بچوں کے حلق یوں کیوں دباتی ہو؟ تم پر لازم ہے کہ تم اس عود

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہندی کو استعمال کرو۔ کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفاء موجود ہے۔ ان میں سے ذات الجنب بھی ہے۔ عذرہ کے سبب دوا ناک میں انڈیلی جاتی ہے اور ذات الجنب کی صورت میں منہ میں رکھی جاتی ہے۔

ابوداؤد نے فرمایا: عود سے مراد قسط ہے (ایک دوا کا نام ہے کوٹھ)

بَابٌ فِي الْأَمْرِ بِالْكُحْلِ (سرمہ لگانے کے حکم کا بیان)

3380۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے کپڑوں میں سے سفید پہنا کرو۔ کیونکہ یہ تمہارے بہترین کپڑوں میں سے ہیں اور سفید کپڑے میں ہی اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور بلاشبہ تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اثمد ہے۔ یہ آنکھوں کے نور کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔ (اثمد سے مراد اصفہانی سرمہ ہے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَيْنِ (نظر لگ جانے کا بیان)

3381۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نظر حق ہے۔ (یعنی یہ درست ہے کہ آدمی کی نظر لگ جاتی ہے اور جسے لگ جائے اس کے لیے انتہائی تکلیف اور پریشانی کا سبب بنتی ہے)۔

3382۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ يُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِينُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ نظر لگانے والے کو حکم دیا جاتا اور وہ وضو کرتا۔ پھر اس پانی سے وہ غسل کرتا جسے نظر لگی ہوتی (یعنی یہ نظر اتارنے کا ایک حیلہ ہے کہ نظر لگانے والے کے وضو کے پانی سے اسے غسل دیا جائے جسے نظر لگ جائے تو وہ اتر جائے گی۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي الْغَيْلِ (دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ جماع کرنے کا بیان)

3383۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَإِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ عَنْ فَرَسِهِ

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم اپنی اولاد کو مخفی طور پر قتل نہ کرو۔ کیونکہ دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ جماع کرنا (بچے کو کمزور کردے گا) اور جب وہ بچہ بڑا ہو کر شہسوار

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بنے گا تو وہ اپنے گھوڑے سے گر جائے گا۔ (تب اس کی کمزوری واضح ہوگی)۔

3384۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ جُدَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ الْغِيلَةُ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ

حضرت جدامہ الاسدیہ سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں دودھ پلانے والی کے ساتھ جماع کرنے سے روک دوں۔ یہاں تک مجھے یہ یاد آیا کہ روم اور فارس کے لوگ اس طرح کرتے ہیں اور یہ عمل ان کی اولادوں کو ضرر نہیں پہنچاتا۔ مالک نے بیان کیا ہے کہ غیلہ سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے اس حال میں مباشرت کرے کہ وہ دودھ پلا رہی ہو۔

بَابٌ فِي تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ (تعویذ لٹکانے کا بیان)

3385۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ قَالَتْ قُلْتُ لِمَ تَقُولُ هَذَا وَاللهِ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ يَرْقِينِي فَإِذَا رَقَانِي سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّمَا ذَلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

حضرت عبداللہ کی زوجہ نے حضرت عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک دم، تعویذ اور تولہ (ایک قسم کا جادو ہے) یہ سب شرک ہیں۔ (جبکہ ان میں بتوں کے نام اور شرکیہ کلمات ہوں) وہ کہتی ہیں: میں نے کہا تم اس طرح کیونکر کہتے ہو؟ قسم بخدا! میری آنکھ شدت درد کے سبب نکلی جارہی ہوتی۔ تو میں فلاں یہودی کے پاس جاتی وہ مجھے دم کرتا اور جب وہ مجھے دم کرتا تو میری آنکھ ٹھہر جاتی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک یہ شیطان کا عمل ہے وہ اپنا ہاتھ آنکھ میں چبھو دیتا اور جب وہ اسے دم کرتا ہے تو وہ اس سے رک جاتا ہے۔ بلاشبہ تیرے لیے کافی ہوگا کہ تو اس طرح کہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کہتے تھے: اے لوگوں کے رب! تو تکلیف کو دور فرما دے، تو شفاء عطا فرما دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفاء کے بغیر اور کوئی شفاء نہیں ہے۔ ایسی شفاء عطا فرما کہ وہ کسی بیماری کو باقی نہ رہنے دے۔

3386۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی دم نہیں ہے سوائے نظر بد کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یا زہردار زخم کے (یعنی ایسا زخم جو سانپ، بچھو یا ان جیسی کسی اور شے کے ڈسنے کے سبب ہو)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الرُّقَى (دم کرنے کے بارے میں روایات کا بیان)

3387۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ يُوسُفَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَقَالَ ابْنُ صَالِحٍ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَحْمَدُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ اكْشِفِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ثُمَّ أَخَذَ تُرَابًا مِنْ بَطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِي قَدَحٍ ثُمَّ نَفَثَ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَصَبَّهُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ ابْنُ السَّرْحِ يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الصَّوَابُ

ابن صالح محمد بن یوسف بن ثابت بن قیس بن شماس نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور وہ بیمار تھے۔ تو آپ ﷺ نے یہ دم پڑھا: اے لوگوں کے رب! ثابت بن قیس بن شماس سے تکلیف کو دور فرما دے۔ پھر آپ ﷺ نے وادی بطحان کی مٹی لی اور اسے ایک پیالے میں رکھا پھر آپ ﷺ نے پانی پر پھونک ماری (اور وہ مٹی پر ڈال دیا) اور پھر وہ مٹی ملا ہوا پانی حضرت ثابت رضی اللہ عنہ پر انڈیل دیا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن سرح یوسف بن محمد نے کہا ہے اور یہی درست ہے۔

3388۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًا

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم زمانہ جاہلیت میں دم (منتر) کرتے تھے۔ تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ اس کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے دم مجھ پر پیش کرو، دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ اس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں۔

3389۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ لِي أَلَا تُعَلِّمِينَ هَذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ

حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ تو آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیونکر تو اسے نملہ (پہلو میں ظاہر ہونے والی ایک بیماری) کا دم نہیں سکھاتی جیسا کہ تو نے اسے لکھنا سکھا دیا ہے۔

3390۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ مَرَرْتُ بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِيهِ فَخَرَجْتُ مَحْمُومًا فَنُمِيَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مُرُوا أَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّذُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي وَالرُّقَى صَالِحَةٌ فَقَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا فِي نَفْسٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ لَدْغَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الْحُمَةُ مِنَ الْحَيَّاتِ وَمَا يَلْسَعُ

حضرت عثمان بن حکیم نے بیان کیا ہے کہ میری دادی نے مجھے بتایا کہ میں نے سہل بن حنیف کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک بہنے والے پانی سے گزرا تو میں اس میں داخل ہوا اور میں نے اس میں غسل کیا۔ چنانچہ جب میں باہر نکلا تو مجھے بخار چڑھا تھا۔ اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ثابت کو حکم دو کہ وہ (دم کے ساتھ) پناہ طلب کرے۔ وہ کہتی ہیں: میں نے عرض کی: یا سیدی! کیا دم نفع بخش ہوسکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دم نفع بخش نہیں ہے مگر نظر بد میں یا سانپ وغیرہ کے ڈس جانے میں یا بچھو وغیرہ کے کاٹ دینے میں۔ ابوداؤد نے کہا کہ الحمہ سے مراد ہے سانپ کا ڈسنا اور اس شے کا جو ڈستی ہے۔

3391۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ح وحَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْعَبَّاسُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ يَرْقَأُ لَمْ يَذْكُرِ الْعَبَّاسُ الْعَيْنَ وَهَذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نظر بد، یا سانپ وغیرہ کے ڈس جانے، یا خون بہنے کے سوا میں دم نہیں ہے۔ عباس نے اپنی روایت میں العین (نظر بد) کا ذکر نہیں اور یہ الفاظ سلیمان بن داؤد کے ہیں۔

فائدہ: مذکورہ جملہ روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دم کرنا شرعاً جائز ہے بشرطیکہ اس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں اور دم باعث شفاء اور نفع بخش ہے۔ اور آخری دو روایتوں میں جو دم کو تین چیزوں کے ساتھ خاص کیا گیا ہے تو اس کا قطعاً یہ معنی نہیں ہے کہ ان کے سوا کسی بیماری کے لیے دم کرنا جائز نہیں یا کسی اور کے لیے یہ نفع بخش نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں۔ ان میں فقط دم کی کثرت تاثیر کی طرف اشارہ ہے کہ ان تکالیف میں دم زیادہ مؤثر ہے۔ جب کہ دیگر تکالیف میں بھی دم کی تاثیر ظاہر ہے۔ واللہ اعلم

بَاب كَيْفَ الرُّقَى (دم کی کیفیت کا بیان)

3392۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ يَعْنِي لِثَابِتٍ أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللهِ قَالَ بَلَى قَالَ فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ اشْفِهِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

حضرت عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو کہا: کیا میں تجھے یہ دم نہ کروں جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں ضرور کیجیے۔ تو پھر انہوں نے یہ دم کیا: اے اللہ! تمام لوگوں کے رب، تکلیف کو دور کرنے والے! شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں، تو اسے ایسی شفا عطا فرما جو کسی بیماری کو باقی نہ رہنے دے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3393۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَالَ عُثْمَانُ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ امْسَحْهُ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اس حال میں کہ مجھے اتنا درد تھا کہ وہ مجھ ہلاک کیے جا رہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنا دایاں ہاتھ درد کی جگہ پر پھیرتے رہو اور سات مرتبہ یہ پڑھو: اعوذ بعزۃ اللہ الخ میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں پا رہا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں: پس میں نے اس طرح کیا، تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اس درد کو دور فرما دیا۔ اور پھر میں اس کے بارے میں اپنے گھر والوں اور دوسروں کو بتاتا رہتا ہوں۔

3394۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ زِيَادَةَ[1] بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ رَبَّنَا اللهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأَ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جو کوئی تم میں سے کسی بیماری کی شکایت کرے یا کسی کا بھائی اس سے بیماری کا اظہار کرے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: ہمارا رب وہ رب ہے جو آسمان میں ہے (اے اللہ!) تیرا نام پاک ہے، تیرا حکم آسمان و زمین میں جاری ہے، جس طرح تیری رحمت آسمان میں ہے (اسی طرح) تو اپنی رحمت زمین میں بھی فرما، تو ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں معاف فرما دے، تو (گناہوں سے) پاک لوگوں کا رب ہے، تو اپنی رحمت میں سے کچھ رحمت نازل فرما اور اس بیماری پر اپنی شفاء میں سے شفاء نازل فرما تو وہ تندرست ہو جائے گا۔

3395۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو گھبراہٹ کے وقت یہ کلمات تعلیم فرماتے تھے: (ترجمہ) ''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی کلمات تامہ کے ساتھ اس کے غضب سے، اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیاطین کے وساوس سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں''۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

1۔ ایک نسخہ میں زیادۃ کے بجائے زیاد ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عنہما اپنے سمجھدار بچوں کو یہ کلمات سکھا دیتے تھے اور جو ابھی سمجھ نہ رکھتے تو لکھ کر ان کے (گلے میں) لٹکا دیتے تھے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ تعویذ لکھنا اور لٹکانا سب شرعاً جائز ہے۔

3396۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ قَالَ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأُتِيَ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَفَثَ فِيَّ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ

یزید بن ابی عبید نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سلمہ کی پنڈلی میں ایک ضرب کا نشان دیکھا تو میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ ضرب مجھے غزوہ خیبر کے دوران لگی تھی تو لوگوں نے کہا سلمہ کا کام تمام کر دیا گیا۔ (یعنی انہیں موت آ پہنچی ہے)۔ چنانچہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ نے مجھے تین پھونکیں ماریں، تو پھر اس وقت تک مجھے اس کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

فائدہ: معلوم ہوا دم کرنا حضور نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔

3397۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ لِلْإِنْسَانِ إِذَا اشْتَكَى يَقُولُ بِرِيقِهِ ثُمَّ قَالَ بِهِ فِي التُّرَابِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب کوئی درد (تکلیف) کی شکایت کرتا تو حضور نبی کریم ﷺ اس کے لیے دم فرماتے تھے۔ آپ پہلے اپنا لعاب دہن لیتے اور پھر اسے مٹی میں ملاتے اور پھر فرماتے: یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہم میں سے بعض کے لعاب سے ملی ہوئی ہے (تا کہ) ہمارے رب کے اذن سے ہمارے بیمار کو شفا دی جائے۔

3398۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَسْلَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ أَهْلُهُ إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تُدَاوُونَهُ فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَلْ إِلَّا هَذَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا قُلْتُ لَا قَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ قَالَ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى[1] النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ

حضرت خارجہ بن صلت تمیمی رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا سے روایت بیان کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر

1۔ ایک نسخہ میں فَأَتَيْتُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہوئے اور مشرف باسلام ہوئے۔ پھر آپ سے واپس لوٹ کر آئے تو ایک قوم کے پاس سے گزرے۔ ان میں ایک مجنون آدمی تھا جو لوہے کی زنجیروں کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ تو اس کے گھر والوں نے کہا: بے شک ہمیں بتایا گیا ہے تمہارے یہ صاحب (یعنی رسول اللہ ﷺ) خیر اور بھلائی کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ تو کیا تمہارے پاس کوئی ایسی شے ہے جس کے ساتھ تم اس کا علاج کر سکتے ہو؟ چنانچہ میں نے اسے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ تندرست ہو گیا اور انہوں نے مجھے سو بکریاں (بطور ہدیہ) پیش کیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا اس کے سوا بھی کچھ پڑھا ہے؟ اور مسدد نے ایک دوسرے مقام پر ھل قلت غیر ھذا کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ میں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو انہیں لے لے۔ مجھے اپنی عمر کی قسم! ایسے بھی ہیں جو باطل منتر کے ساتھ کھاتے ہیں، تحقیق تو نے حق (اور سچے) دم کے ساتھ کھایا ہے۔

حضرت خارجہ بن صلت نے اپنے چچا سے روایت کیا ہے کہ وہ (ایک قوم کے پاس سے) گزرے تو انہوں نے (ایک مجنون کو) تین دن صبح وشام سورۂ فاتحہ کے ساتھ دم کیا۔ جب بھی وہ اسے ختم کرتے تو اپنا لعاب جمع کرتے اور پھر اس پر تھوک دیتے۔ تو گویا اس طرح اسے قید اور بیڑی سے کھول دیا گیا۔ تو انہوں نے انہیں کچھ (بطور ہدیہ) دیا اور وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ پھر آگے مسدد کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔ (اس کے راوی عبید اللہ بن معاذ ہیں)۔

3399۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لُدِغْتُ اللَّيْلَةَ فَلَمْ أَنَمْ حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ مَاذَا قَالَ عَقْرَبٌ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّكَ إِنْ شَاءَ اللهُ

سہیل بن ابی صالح نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی سے سنا کہ اس نے بیان کیا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے اصحاب میں سے ایک آدمی حاضر ہوا، اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ مجھے آج رات ڈس لیا گیا ہے اور میں نہیں سویا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا: کس شے نے (تجھے ڈسا ہے؟) اس نے عرض کی: بچھو نے، تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: خبردار! آگاہ رہو، بلا شبہ اگر تو نے شام کے وقت یہ کہہ لیا ہوتا: میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں ہر اس شے کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا، تو اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ تجھے ضرر نہ پہنچاتا۔

3400۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَارِقٍ يَعْنِي ابْنَ مُخَاشِنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَدِيغٍ لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ قَالَ فَقَالَ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يُلْدَغْ أَوْ لَمْ يَضُرَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس ایک ڈسا ہوا آدمی لایا گیا، اسے بچھو نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ڈسا تھا۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ یہ پڑھ لیتا: اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من شر ما خلق تو اسے نہ ڈسا جاتا یا فرمایا: وہ اسے ضرر نہ پہنچا تا۔

3401۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا فَنَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ [1] شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنْ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُضَيِّفُونَا مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ أُمَّ الْكِتَابِ وَيَتْفُلُ حَتَّى بَرَأَ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالُوا اقْتَسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَنَسْتَأْمِرَهُ فَغَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَحْسَنْتُمْ اقْتَسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے صحابہ کرام کی ایک جماعت سفر پر چلی۔ وہ سفر کرتے رہے یہاں تک کہ قبائل عرب میں سے ایک قبیلے کے پاس جا اترے۔ تو قبیلے کے بعض افراد نے کہا: ہمارے سردار کو کسی شے نے ڈس لیا ہے کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی شے ہے جو ہمارے سردار کے لیے نفع بخش ہو؟ تو اس جماعت میں سے ایک آدمی نے کہا: ہاں قسم بخدا! میں دم کرسکتا ہوں۔ لیکن ہم نے تم سے ضیافت کا مطالبہ کیا اور تم نے ہمیں مہمان بنانے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میں دم نہیں کروں گا، یہاں تک کہ تم میرے لیے اجرت مقرر کرو۔ چنانچہ انہوں نے اس کے لیے بکریوں کا ایک ریوڑ مقرر کر دیا۔ اور وہ اس کے پاس آیا اور اس پر سورۂ فاتحہ پڑھی اور اس پر تھوک دیا یہاں تک کہ وہ صحت یاب ہو گیا۔ گویا کہ اسے قید اور بیڑیوں سے کھول دیا گیا اور ان لوگوں نے انہیں وہ اجرت پوری پوری ادا کر دی جس پر انہوں نے مصالحت کی تھی۔ پھر اصحاب نے کہا: تم اسے تقسیم کرلو، تو جس نے دم کیا تھا اس نے کہا: تم ایسا نہ کرو یہاں تک کہ ہم رسول اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہولیں اور اس کا حکم معلوم کرلیں۔ چنانچہ وہ صبح کے وقت رسول اللہ علیہ السلام کے پاس گئے اور آپ کو اس واقعہ سے آگاہ کیا تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تم نے کہاں سے معلوم کرلیا ہے کہ یہ (سورۂ فاتحہ) دم ہے۔ تم نے بہت اچھا کیا ہے تم اس مال کو تقسیم کرلو۔

فائدہ: معلوم ہوا دم کرنا اور اس پر اجرت لینا شرعا درست ہے۔

3402۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا إِنَّا أُنْبِئْنَا أَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رُقْيَةٍ فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوهًا فِي الْقُيُودِ قَالَ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاءُوا بِمَعْتُوهٍ فِي الْقُيُودِ قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمْتُهَا [1] أَجْمَعُ بُزَاقِي ثُمَّ أَتْفُلُ فَكَأَنَّمَا نَشِطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَعْطَوْنِي جُعْلًا

1۔ ایک نسخہ میں أَحَدٍ کم ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَقُلْتُ لَا حَتّٰی أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ

حضرت خارجہ بن صلت تمیمی رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہم عرب کے ایک قبیلے کے پاس پہنچے، تو اہل قبیلہ نے کہا: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ تم اس آدمی (محمد رسول اللہ ﷺ) کے پاس سے خیر و بھلائی کے ساتھ آئے ہو کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا دم ہے؟ کیونکہ ہمارے پاس ایک مجنون زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ تو ہم نے کہا: ہاں۔ پس وہ اس مجنون کے پاس آئے جو بندھا ہوا تھا اور بیان کیا کہ میں نے تین دن صبح و شام سورۃ فاتحہ پڑھ کر اسے دم کیا۔ جب بھی میں دم ختم کرتا تو میں اپنا لعاب منہ میں جمع کرتا اور پھر اس پر تھوک دیتا (تو اس کے سبب وہ تندرست ہوگیا) گویا وہ رسی سے کھل گیا۔ تو قبیلہ والوں نے مجھے اجرت دی۔ میں نے کہا: نہیں۔ یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھ لوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ مجھے اپنی عمر کی قسم! ایسے بھی ہیں جو باطل دم کے ساتھ کھاتے ہیں۔ تو نے تو حق دم کے ساتھ کھایا ہے۔

3403۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو آپ ﷺ اپنے دل میں معوذات پڑھتے تھے اور اپنے آپ کو پھونکتے تھے۔ جب کبھی آپ کا درد شدید ہو جاتا تو میں آپ کو پڑھ کر دم کرتی تھی اور ان سے برکت حاصل کرنے کی امید پر آپ کا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیرتی تھی۔

بَابٌ فِي السُّمْنَةِ (موٹا کرنے کی تدبیر کا بیان)

3404۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ أَرَادَتْ أُمِّي أَنْ تُسَمِّنَنِي لِدُخُولِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ أَقْبَلْ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ مِمَّا تُرِيدُ حَتّٰى أَطْعَمَتْنِي الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ فَسَمِنْتُ عَلَيْهِ كَأَحْسَنِ السِّمَنِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میری ماں نے چاہا کہ وہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے کاشانہ اقدس میں بھیجنے کے لیے (صحت مند بنائے) موٹا کرے۔ لیکن میں نے کسی بھی شے سے وہ اثر قبول نہیں کیا جو وہ چاہتی تھیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے تازہ کھجور کے ساتھ ککڑی ملا کر مجھے کھلائی تو میں اس کے کھانے سے خوب اچھی طرح موٹی ہو گئی۔ (یعنی اس تدبیر نے میری صحت میں حیران کن تبدیلی کی)۔

بَابٌ فِي الْكَاهِنِ (کاہن سے متعلقہ بیان)

3405۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ

1۔ کلما ختمتها کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ ثُمَّ اتَّفَقَا (1) أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ حَائِضًا أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی کاہن کے پاس آیا۔ موسیٰ نے اپنی حدیث میں کہا ہے اور اس نے اس قول کی تصدیق کی جو وہ کہتا ہے۔ پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں۔ یا وہ کسی عورت کے پاس آیا۔ مسدد نے کہا: وہ اپنی حائضہ عورت کے پاس آیا یا وہ عورت کے پاس آیا (یہ راوی کو شک ہے) مسدد نے کہا: جس نے اپنی بیوی کے ساتھ اس کی دبر میں وطی کی تو وہ اس دین سے بری ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔

بَابٌ فِي النُّجُومِ (علم نجوم کا بیان)

3406۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے علم نجوم میں سے کچھ سیکھا تو اس نے سحر میں سے ایک حصہ حاصل کر لیا، پھر جتنا علم نجوم زیادہ ہوتا جائے گا اتنا ہی سحر سے بھی حصہ بڑھتا جائے گا۔

فائدہ: علم نجوم کے ذریعے مستقبل میں ہونے والے واقعات اور حوادث کی خبریں دینا اور ان پر حق الیقین رکھنا اسی طرح ممنوع ہے جیسے کہ سحر اور جادو پر عمل کرنا ممنوع بلکہ حرام ہے، البتہ ستاروں سے اوقات اور سمت کا تعین کرنا جائز اور صحیح ہے۔

3407۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر (اس) بارش کے برسنے کے بعد صبح کی نماز پڑھائی، جو (بارش) رات کو ہو چکی تھی۔ پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میرے بندوں میں سے بعض نے میرے ساتھ ایمان لاتے ہوئے صبح کی اور بعض نے کفر کرتے ہوئے۔ پس وہ جنہوں نے یہ کہا ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل

1۔ ایک نسخہ میں ثم اتفقا کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور اس کی رحمت سے بارش عطا کی گئی ہے وہ میرے ساتھ ایمان لانے والے ہیں اور ستاروں کا انکار کرنے والے ہیں اور وہ جنہوں نے یہ کہا کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے کے سبب بارش دی گئی ہے تو وہ میرے ساتھ کفر کرنے والے ہیں اور ستاروں کے ساتھ ایمان لانے والے ہیں۔

بَابٌ فِي الْخَطِّ وَزَجْرِ الطَّيْرِ (علم رمل کی لکیروں اور پرندوں کو اڑا کر فال پکڑنے کا بیان)

3408۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا حَيَّانُ قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ حَيَّانُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ الْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ الطَّرْقُ الزَّجْرُ وَالْعِيَافَةُ الْخَطُّ

قطن بن قبیصہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پرندوں کو اڑانا اور ان کی آوازوں سے فال پکڑنا اور فال نکالنے کے لیے کچھ ڈالنا اور رمل پر یقین رکھنا کفر اور شیطانی رسموں میں سے ہے۔ الطرق سے مراد پرندوں کو اڑانا اور عیافہ سے مراد رمل کی لکیریں ہیں۔

3409۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ عَوْفٌ الْعِيَافَةُ زَجْرُ الطَّيْرِ وَالطَّرْقُ الْخَطُّ يُخَطُّ فِي الْأَرْضِ

محمد بن جعفر نے بیان کیا ہے کہ عوف نے کہا کہ العیافہ سے مراد پرندوں کو فال پکڑنے کے لیے اڑانا ہے اور الطرق سے مراد وہ لکیریں ہیں جو زمین پر لگائی جاتی ہیں۔

3410۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ

معاویہ بن حکیم سلمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے کہا: یارسول اللہ علیہ ہم میں سے کچھ لوگ ہیں جو خط (لکیریں) کھینچ کر ان سے قیافہ لگاتے رہتے ہیں۔ تو آپ علیہ نے فرمایا: انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات میں سے ایک نبی علیہ السلام تھے جو خط کھینچا کرتے تھے۔ پس جس کے خطوط ان کے خط کے موافق ہوئے تو وہ درست ہے۔

بَابٌ فِي الطِّيَرَةِ (بدفال کا بیان)

3411۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا: بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے۔ آپ نے یہ جملہ تین بار فرمایا اور ہم میں سے کوئی بھی نہیں ہے مگر (اس کے دل میں وہم اور خلجان پیدا ہو جاتا ہے) لیکن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل اور بھروسہ کرنا اس سے اس وہم کو دور کر دیتا ہے۔

3412۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ[1] وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ قَالَ فَرَاجَعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ قَالَ لَمْ أُحَدِّثْكُمُوهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَدْ حَدَّثَ بِهِ وَمَا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ نَسِيَ حَدِيثًا قَطُّ غَيْرَهُ

حضرت ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی چھوت چھات کا مرض نہیں۔ (یعنی کوئی بیماری ایک مریض سے دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہوتی) اور نہ ہی کوئی بد شگونی ہے اور نہ ہی صفر ہے (صفر سے مراد یا تو پیٹ میں کوئی کیڑا ہے جو بھوک کا احساس دلاتا ہے یا پھر اس سے مراد نسی ہے۔ یہ دونوں جاہلیت کی فکر ہیں۔ جس کا اسلام نے رد کیا ہے) اور نہ ہی کوئی ہامہ ہے (اس سے مراد یا تورات کا معروف پرندہ ہے یا پھر اس سے مراد وہ ہے جو کسی مردے کی کھوپڑی سے نکلے۔ بذل)۔

تو ایک اعرابی نے پوچھا: ان اونٹوں کا کیا حال ہے جو صحرا میں رہتے ہیں۔ گویا کہ وہ تو ہرن ہیں۔ (یعنی انتہائی تیز رفتار اور تندرست ہیں)۔ پس ان کے ساتھ کوئی خارش زدہ اونٹ اختلاط کرتا ہے تو وہ انہیں بھی خارش زدہ کر دیتا ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: پہلے کی طرف بیماری کس نے متعدی کی۔ معمر اور زہری نے بیان کیا ہے کہ مجھے ایک آدمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: کوئی بیمار اونٹوں کو تندرست اونٹوں کے ساتھ پانی پلانے کے لیے نہ لائے، تو وہ آدمی ان کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: کیا انہوں نے ہمیں یہ حدیث بیان نہیں کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کوئی متعدی بیماری نہیں اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں اور نہ ہی ہامہ ہے۔ تو انہوں نے (مراد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) فرمایا: میں نے تمہیں یہ حدیث بیان نہیں کی ہے۔ زہری نے کہا کہ ابوسلمہ نے کہا حالانکہ انہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی اور میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس حدیث کے سوا کسی حدیث میں بھولتے ہوئے نہیں سنا۔

3413۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ ہی کوئی چھوت چھات کا مرض ہے، نہ ہی ہامہ ہے اور نہ نوء ہے اور نہ ہی کوئی صفر کی حقیقت ہے۔

3414۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ الْبَرْقِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ

1۔ ایک نسخہ میں ولا طیرۃ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا غُولَ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمْ أَشْهَبُ قَالَ سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْلِهِ لَا صَفَرَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُحِلُّونَ صَفَرَ يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا صَفَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ قَوْلُهُ هَامَ قَالَ كَانَتْ الْجَاهِلِيَّةُ تَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ إِلَّا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ هَامَةٌ قُلْتُ فَقَوْلُهُ صَفَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْتَشْئِمُونَ بِصَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا صَفَرَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ سَمِعْنَا مَنْ يَقُولُ هُوَ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ فَكَانُوا يَقُولُونَ هُوَ يُعْدِي فَقَالَ لَا صَفَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غول کی کوئی حیثیت نہیں۔ (غول سے مراد جنات کی ایک خاص قسم ہے جو دوران سفر مسافروں کو پریشان رکھتے ہیں)۔

ابوداؤد نے کہا: حارث بن مسکین پر یہ حدیث پڑھی گئی اور میں حاضر تھا۔ اشہب نے تمہیں خبر دی ہے کہ حضرت مالک سے اس ارشاد گرامی لاصفر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: بے شک دور جاہلیت کے لوگ صفر کے مہینہ کو حلال قرار دیتے تھے وہ ایک سال اسے حلال مہینہ شمار کرتے تھے اور ایک سال اسے حرام قرار دیتے تھے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صفر کی کوئی حقیقت نہیں۔

محمد بن مصفی، بقیہ نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن راشد سے آپ کے قول ہامہ کے متعلق پوچھا: تو انہوں نے جواب دیا کہ اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ جو کوئی مرتا ہے اور اسے دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کی قبر سے کھوپڑی باہر نکل آتی ہے۔ پھر میں نے صفر کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے کہا: میں نے سنا ہے کہ اہل جاہلیت صفر کو منحوس مہینہ قرار دیتے تھے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صفر کی کوئی حیثیت نہیں۔ محمد نے کہا ہے کہ ہم نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس سے مراد درد ہے جو پیٹ میں پڑتا ہے۔ تو وہ کہتے تھے: یہ متعدی ہو جاتا ہے (یعنی دوسرے کی جانب تجاوز کر جاتا ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: صفر کی کوئی حیثیت نہیں۔

3415۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ وَالْفَأْلُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی متعدی بیماری نہیں اور نہ ہی کوئی بدشگون لینے کی (کوئی حیثیت ہے) اور اچھی اور صالح فال نکالنا مجھے خوب پسند آتا ہے اور اچھی اور صالح فال سے مراد الکلمۃ الحسنہ یعنی اچھا کلمہ ہے۔

3416۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَمِعَ كَلِمَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَقَالَ أَخَذْنَا فَأْلَكَ مِنْ فِيكَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کلمہ سنا تو اس نے آپ ﷺ کو حیران کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم نے تیری فال تیرے منہ سے (نکلنے والے کلمہ سے) لے لی ہے۔ (یعنی تو نے گفتگو اچھی اور خوبصورت کی ہے۔ ان شاء اللہ انجام اسی کے مطابق انتہائی حسین ہو گا۔ واللہ اعلم)

3417۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ رضی اللہ عنہ قَالَ يَقُولُ النَّاسُ الصَّفَرُ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ قُلْتُ فَمَا الْهَامَةُ قَالَ يَقُولُ النَّاسُ الْهَامَةُ الَّتِي تَصْرُخُ هَامَةُ النَّاسِ وَلَيْسَتْ بِهَامَةِ الْإِنْسَانِ إِنَّمَا هِيَ دَابَّةٌ

ابن جریج سے روایت ہے کہ حضرت عطاء نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں صفر ایک قسم کا درد ہے جو پیٹ میں واقع ہوتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا: ہامہ کیا ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں ہامہ وہ (جانور) ہے جو بولتا ہے (لوگوں کے گھروں میں اترتا ہے اور وہ اس سے بدشگونی لیتے ہیں) وہ لوگوں کی روح ہے۔ حالانکہ وہ انسان کی روح نہیں ہے بلکہ وہ تو ایک جانور ہے (مراد الو ہے)۔

3418۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَحْمَدُ الْقُرَشِيُّ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ

حضرت عروہ بن عامر سے روایت ہے کہ احمد قرشی نے کہا: حضور نبی کریم ﷺ کے پاس شگون کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں سے احسن ترین فال ہے اور یہ (شگون) کسی مسلمان کو (اپنے مقصد کی طرف متوجہ ہونے سے) باز نہ رکھے۔ جب تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو یہ دعا مانگنی چاہیے: اے اللہ! تیرے سوا کوئی نیکیوں کو لانے والا نہیں اور نہ ہی تیرے سوا کوئی برائیوں کو دور کرنے والا ہے اور سوائے تیری توفیق کے کسی کے پاس کوئی قوت و طاقت نہیں ہے۔

3419۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنِ اسْمِهِ فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهَا[1] فَرِحَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کسی بھی شے سے شگون نہیں لیتے تھے۔ پس جب آپ کسی کو عامل بنا کر بھیجتے تو آپ اس کا نام پوچھتے۔ اگر اس کا نام آپ کو پسند آتا، تو آپ اس سے خوش ہوتے اور اس کی خوشی آپ کے چہرے مبارک سے عیاں ہوتی اور اگر آپ اس کا نام ناپسند کرتے تو اس ناپسندیدگی کے اثرات آپ کے چہرہ مبارک میں دکھائی دیتے۔ اور جب آپ کسی بستی میں داخل ہوتے تو آپ اس کا نام دریافت کرتے۔

1۔ ایک نسخہ میں اسمہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اگر اس کا نام آپ کو پسند آتا تو آپ اس سے خوش ہوتے اور وہ خوشی آپ کے چہرہ سے دکھائی دیتی اور اگر اس کا نام ناپسند ہوتا تو یہ ناپسندیدگی آپ ﷺ کے چہرہ میں نظر آتی۔

3420۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى أَنَّ الْحَضْرَمِيَّ بْنَ لَاحِقٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَإِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ہامہ نہیں ہے (یعنی الو کی نحوست یا مرے ہوئے کی روح کا جانور کی شکل اختیار کرنا) اور چھوت چھات نہیں ہے (یعنی ایک آدمی کی بیماری کا دوسرے کی طرف منتقل ہونا) اور نہ ہی کوئی شگون ہے اور اگر کسی شے میں شگون ہوتا تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتا۔

3421۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكَ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الشُّؤْمِ فِي الْفَرَسِ وَالدَّارِ قَالَ كَمْ مِنْ دَارٍ سَكَنَهَا نَاسٌ فَهَلَكُوا ثُمَّ سَكَنَهَا آخَرُونَ فَهَلَكُوا فَهَذَا تَفْسِيرُهُ فِيمَا نَرَى وَاللهُ أَعْلَمُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ عُمَرُ رضی الله عنه حَصِيرٌ فِي الْبَيْتِ خَيْرٌ مِنِ امْرَأَةٍ لَا تَلِدُ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نحوست گھر، عورت اور گھوڑے میں ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ (یہ روایت) حارث بن مسکین پر پڑھی گئی اور میں حاضر تھا۔ ابن قاسم نے تجھے خبر دی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت مالک سے گھوڑے اور گھر میں نحوست ہونے کے بارے میں پوچھا گیا: تو انہوں نے فرمایا: کتنے گھر ہیں جن میں لوگ رہائش پذیر رہے اور وہ ہلاک ہو گئے۔ پھر دوسرے لوگ ان میں سکونت پذیر رہے تو وہ بھی ہلاک ہو گئے۔ پس اس بارے میں یہی تفسیر ہے جو ہم جانتے ہیں۔ واللہ اعلم

ابوداؤد نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: گھر میں چٹائی کا ہونا اس عورت سے بہتر ہے جو بچے نہ جنے۔

3422۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَحِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرْضٌ عِنْدَنَا يُقَالُ لَهَا أَرْضُ أَبْيَنَ هِيَ أَرْضُ رِيفِنَا وَمِيرَتِنَا وَإِنَّهَا وَبِئَةٌ أَوْ قَالَ وَبَاؤُهَا شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ دَعْهَا عَنْكَ فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ

یحییٰ بن عبداللہ بن بحیر نے بیان کیا ہے کہ مجھے اس نے خبر دی ہے جس نے فروہ بن مسیک سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہماری زمین ہے جسے ارض ابین کہا جاتا ہے۔ یہی ہمارے کھیت اور ہمارے غلے کی زمین ہے (یعنی اسے ہم کاشت کرتے ہیں اور اس سے اناج اور غلہ لاتے ہیں) اور اس میں وبا ہے یا کہا: اس کی وبا انتہائی

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شدید ہے (یعنی اس میں بیماری عام ہے) تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تو اس زمین کو چھوڑ دے کیونکہ بیماری کے ساتھ اختلاط باعث ہلاکت ہے۔

3423۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثِيرٌ فِيهَا عَدَدُنَا وَكَثِيرٌ فِيهَا أَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ أُخْرَى فَقَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا وَقَلَّتْ فِيهَا أَمْوَالُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَرُوهَا ذَمِيمَةً

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم ایک گھر میں رہائش پذیر تھے، اس میں ہماری تعداد زیادہ تھی (یعنی افراد خانہ کثیر تھے) اور اس میں ہمارا ساز و سامان بھی وافر تھا۔ پھر ہم ایک دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوئے تو اس میں ہماری تعداد کم ہوگئی اور اس میں ہمارا ساز و سامان بھی کم ہو گیا۔ (یعنی افراد خانہ موت کا شکار ہوئے اور کاروبار میں برکت نہ رہی) تو رسول اللہ! ﷺ نے فرمایا: تم اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ باعث اذیت ہے۔

فائدہ: بعض مقامات اپنے محل وقوع کے اعتبار سے صحت افزا نہیں ہوتے، ان میں وبائی امراض کثرت سے پھوٹتی ہیں۔ لہٰذا ایسی جگہوں میں سکونت اختیار کرنے سے پرہیز کرنا زیادہ مناسب ہے تاکہ آدمی ظاہری اور اعتقادی شر سے محفوظ رہے۔

3424۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے برص کے مریض کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے (ہاتھ کے) ساتھ ایک پیالے میں رکھ لیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرتے ہوئے اور اس پر توکل رکھتے ہوئے کھاؤ۔

فائدہ: اس روایت میں یہ بتانا مقصود ہے کہ کوئی مرض ذاتی طور پر کسی کی طرف متعدی نہیں ہوتا، کسی کو بیماری آتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہی آتی ہے۔ ایسی روایات جن میں احتیاط اور پرہیز کا کہا گیا ہے ان کا تعلق سد ذرائع سے ہے تا کہ آدمی کسی بھی اعتقادی حرج میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے۔ واللہ اعلم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعِتْقِ (عتق کے احکام کا بیان)

بَابٌ فِي الْمُكَاتَبِ يُؤَدِّي بَعْضَ كِتَابَتِهِ فَيَعْجِزُ أَوْ يَمُوتُ

ایسے مکاتب غلام کا بیان جو مال کتابت کا بعض حصہ ادا کر دے اور بقیہ سے عاجز آ جائے یا فوت ہو جائے

3425۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عُتْبَةَ إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ(1) دِرْهَمٌ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: مکاتب غلام ہی ہے جب تک اس کے ذمہ مال کتابت میں سے ایک درہم بھی باقی رہے۔

فائدہ: مکاتب ایسا غلام ہوتا ہے جس کے ساتھ آقا ایک مخصوص مقدار کے عوض معاہدہ کرتا ہے کہ وہ ادا کر دے تو تو آزاد ہو جائے گا۔ وہ معینہ مقدار مال کتابت کہلاتی ہے۔

3426۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشَرَةَ أَوَاقٍ فَهُوَ عَبْدٌ وَأَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلَى مِائَةِ دِينَارٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشَرَةَ دَنَانِيرَ فَهُوَ عَبْدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد لَيْسَ هُوَ عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ قَالُوا هُوَ وَهْمٌ وَلَكِنَّهُ هُوَ شَيْخٌ آخَرُ(2)

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جو غلام سو اوقیہ (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) کے عوض مکاتب بنا اور اس نے دس اوقیہ کے سوا سارا مال کتابت ادا کر دیا تو وہ غلام ہی ہے اور جو کوئی غلام سو دینار کے عوض مکاتب بنا پھر اس نے دس دینار کے سوا سارا مال کتابت ادا کر دیا تو وہ بھی غلام ہی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ وہ عباس الجریری نہیں ہے۔ محدثین نے کہا: یہ وہم ہے بلکہ عباس سے مراد کوئی دوسرے شیخ ہیں۔

3427۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ مُكَاتَبِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنْ(3) كَانَ لِإِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ فَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ

نبہان جو حضرت ام سلمہ کے مکاتب ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ام سلمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول

1۔ ایک نسخہ میں کتابتہ ہے۔ 2۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں ان کے بجائے اذا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کا مکاتب غلام ہو اور اس کے پاس اتنا مال ہو جسے وہ بدل کتابت کے طور پر ادا کر سکتا ہے تو تمہیں اس سے پردہ کرنا چاہیے۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْمُكَاتَبِ إِذَا فُسِخَتِ الْكِتَابَةُ

معاہدہ کتابت فسخ ہو جانے کے بعد مکاتب کو بیچنے کا بیان

3428۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ لِتَسْتَعِينَ فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَ الزُّهْرِيِّ زَادَ فِي كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ فِي آخِرِهِ مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

حضرت ابن شہاب نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ حضرت بریرہ ان کے پاس آئی تا کہ بدل کتابت میں آپ اس سے معاونت کریں، ابھی تک اس نے بدل کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسے فرمایا: تو اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر جا (اور ان سے کہہ) کہ اگر وہ پسند کریں کہ میں تیری طرف سے بدل کتابت ادا کر دوں اور تیری ولاء میرے لیے ہو جائے تو میں ایسا کر دیتی ہوں (ولاء سے مراد وہ ترکہ ہے جو آزاد ہونے والا غلام چھوڑ کر مر جائے)۔ پس بریرہ نے اپنے گھر والوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا: اگر حضرت عائشہ چاہیں کہ وہ تجھ پر احسان اور نیکی کریں تو پھر وہ بدل کتابت ادا کر دیں اور تیری ولاء تو ہمارے لیے ہی ہوگی۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تو اسے خرید لے اور اسے آزاد کر دے۔ کیونکہ ولاء اس کے لیے ہوگی جس نے آزاد کیا۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا ہو گیا ہے لوگوں کو کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ جس نے ایسی شرط لگائی جو کتاب اللہ میں نہیں تو اس کے لیے کچھ نہیں اگرچہ وہ سو بار شرط لگائے۔ اللہ تعالیٰ کی شرط ہی زیادہ صحیح اور زیادہ مضبوط ہے۔ (اس کے خلاف ہرگز نہیں ہو سکتا)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

موسیٰ بن اسماعیل، وہب نے ہشام بن عروہ سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: بریرہ آئی تا کہ وہ اپنے بدل کتابت میں معاونت طلب کرے۔ اور اس نے کہا: میں نے اپنے گھر والوں سے نو اوقیہ کی شرط پر معاہدہ کتابت کیا ہے کہ ہر سال میں ایک اوقیہ ادا کروں گی۔ پس آپ میری مدد کیجئے۔ تو آپ نے فرمایا: اگر تیرے گھر والے پسند کریں کہ میں ایک ہی بار بدل کتابت ادا کر دوں اور تجھے آزاد کر دوں اور تیری ولاء میرے لیے ہوگی تو میں ایسا کر دیتی ہوں۔ سو وہ اپنے گھر والوں کی طرف گئی۔ آگے زہری کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ اس کے آخر میں حضور نبی مکرم ﷺ کے کلام میں یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ان میں سے کوئی کہتا ہے: اے فلاں! تو آزاد کر اور ولاء میرے لیے ہوگی (ہرگز نہیں) بلاشبہ ولاء اس کے لیے ہو گی جس نے آزاد کیا۔

3429۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ أَوِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ فَكَاتَبَتْ عَلَى نَفْسِهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً مَلَّاحَةً تَأْخُذُهَا الْعَيْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا فَجَاءَتْ تَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي كِتَابَتِهَا فَلَمَّا قَامَتْ عَلَى الْبَابِ فَرَأَيْتُهَا كَرِهْتُ مَكَانَهَا وَعَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَيَرَى مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي رَأَيْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَمْرِي مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ وَإِنِّي وَقَعْتُ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَإِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى نَفْسِي فَجِئْتُكَ أَسْأَلُكَ فِي كِتَابَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَهَلْ لَكِ إِلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أُؤَدِّي عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَأَتَزَوَّجُكِ قَالَتْ قَدْ فَعَلْتُ قَالَتْ فَتَسَامَعَ تَعْنِي النَّاسَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ فَأَرْسَلُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ السَّبْيِ فَأَعْتَقُوهُمْ وَقَالُوا أَصْهَارُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَا رَأَيْنَا امْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَى قَوْمِهَا مِنْهَا أُعْتِقَ فِي سَبَبِهَا مِائَةُ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حُجَّةٌ فِي أَنَّ الْوَلِيَّ هُوَ يُزَوِّجُ نَفْسَهُ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: جویریہ بنت حارث بن مصطلق (غزوہ مریسیع کے قیدیوں میں سے) حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی یا ان کے چچازاد بھائی کے حصہ میں آئی اور اس نے اپنے عوض بدل کتابت دینا پسند کیا۔ جویریہ انتہائی حسین اور ملیح عورت تھی ہر آنکھ اس کی طرف اٹھتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ آئی تا کہ رسول اللہ ﷺ سے بدل کتابت طلب کرے۔ پس جب وہ دروازے پر کھڑی ہوئی اور میں نے اسے دیکھا تو میں نے اس کے کھڑے ہونے کو ناپسند کیا اور میں نے یہ پہچان لیا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اس کی طرف اسی طرح دیکھیں گے جس طرح میں نے دیکھا ہے۔ پس اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں جویریہ بنت حارث ہوں اور میرے معاملے میں سے جو بھی ہے وہ آپ پر مخفی نہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے اور اب میں ثابت بن قیس بن شماس کے حصہ میں آئی ہوں اور میں نے اپنے عوض بدل کتابت دینا پسند کیا ہے۔ پس میں اپنے بدل کتابت میں معاونت کے لیے آپ کے پاس حاضر ہوئی ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تیری رہنمائی اس کی طرف نہ کروں جو اس سے زیادہ بہتر ہو؟ اس نے عرض کی: وہ کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیری طرف سے تیرا مال کتابت ادا کر دیتا ہوں اور تجھ سے شادی کر لیتا ہوں۔ اس نے عرض کی: تحقیق میں نے ایسا کر دیا (یعنی مجھے یہ فیصلہ قبول ہے)۔ آپ فرماتی ہیں کہ جب لوگوں نے یہ بات سنی کہ رسول اللہ ﷺ نے جویریہ سے نکاح کر لیا ہے تو ان کے قبضے میں جتنے قیدی تھے انہوں نے وہ سب چھوڑ دیئے اور انہیں آزاد کر دیا اور کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے سسرال ہیں۔ پس ہم نے کوئی عورت نہیں دیکھی جو اپنی قوم کے لیے جویریہ سے بڑھ کر برکت والی ہو۔ کیونکہ ان کے سبب بنی مصطلق کے سو اہل بیت (یعنی سو گھرانوں کے جملہ افراد) آزاد کیے گئے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس پر حجت ہے کہ ولی وہ ہے جو اپنا نکاح خود کر سکتا ہے۔

بَاب فِي الْعِتْقِ عَلَى الشَّرْطِ (مشروط آزادی کا بیان)

3430- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُعْتِقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ وَإِنْ لَمْ تَشْتَرِطِي عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا عِشْتُ فَأَعْتَقَتْنِي وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ

سعید بن جمہان نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں ام سلمہ کا غلام تھا۔ انہوں نے کہا: میں تجھے آزاد کرتی ہوں اور میں تجھ پر شرط عائد کرتی ہوں کہ تو جب تک زندہ رہے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرے گا۔ تو میں نے کہا: اگر تم مجھ پر یہ شرط عائد نہ کرتیں تب بھی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت سے جدا نہ ہوتا جب تک میں زندہ رہتا۔ پھر انہوں نے مجھے آزاد کر دیا اور مجھ پر یہ شرط عائد کر دی۔

بَاب فِيمَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ

اس کا بیان جس نے اپنے مملوک کا کچھ حصہ آزاد کر دیا

3431- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَعْنَى أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَيْسَ لِلَّهِ شَرِيكٌ زَادَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ فَأَجَازَ النَّبِيُّ ﷺ عِتْقَهُ

ابوالملیح سے روایت ہے کہ ابوالولید نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کا کچھ حصہ آزاد کر دیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

ابن کثیر نے اپنی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی آزادی کی اجازت عطا فرما دی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3432۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ فَأَجَازَ النَّبِيُّ ﷺ عِتْقَهُ وَغَرَّمَهُ بَقِيَّةَ ثَمَنِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ عَتَقَ مِنْ مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ الْمُثَنَّى النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک غلام کا کچھ حصہ آزاد کیا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کی آزادی کو جائز قرار دیا اور باقی ماندہ ثمن بطور تاوان اس پر لازم کردیئے۔ (یعنی وہ بقیہ ثمن دوسرے شریک کو ادا کر دے)۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، دوسری سند میں احمد بن علی بن سوید اور روح دونوں نے بیان کیا ہے اور شعبہ نے حضرت قتادہ سے ان کی اسناد کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے اور دوسرے کے درمیان مشترک غلام کو آزاد کیا تو اس پر اسے (کلی) نجات دلانا لازم ہے (یعنی اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے تو اپنی طرف سے اپنے شریک کے حصہ کی رقم اسے ادا کردے یا پھر غلام سے محنت ومشقت کرا کر اس کا حصہ ادا کرے تاکہ غلام مکمل آزاد رہے)۔ یہ ابن سوید کے الفاظ ہیں۔

ابن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، دوسری سند میں احمد بن علی بن سوید، روح، ہشام بن ابی عبداللہ نے قتادہ سے ان کی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کسی مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو وہ غلام اس کے مال سے آزاد ہوگا اگر اس کے پاس اتنا مال ہو۔ (یعنی وہ اپنے مال سے اپنے شریک کا حصہ ادا کرے بصورت دیگر غلام سے محنت ومشقت کرالے)۔ ابن مثنیٰ بن انس نے یہ ذکر نہیں کیا کہ یہ الفاظ ابن سوید کے ہیں۔

بَابُ مَنْ ذَكَرَ السِّعَايَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

مذکورہ صورت میں غلام سے محنت مشقت کرانے کا بیان

3433۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ يَعْنِي الْعَطَّارَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ شِقِيصًا فِي مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَهُ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا تو اس پر لازم ہے کہ وہ اسے مکمل طور پر آزاد کرے۔ اگر اس کے پاس مال ہے ورنہ غلام سے ایسی محنت کرائی جائے جو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس پر باعث مشقت واذیت نہ ہو۔

3434۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ أَوْ شَقِيصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ لِصَاحِبِهِ فِي قِيمَتِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا فَاسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ لَمْ يَذْكُرِ السِّعَايَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَمَعْنَاهُ وَذَكَرَا فِيهِ السِّعَايَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اپنے مال سے اسے مکمل آزاد کرانا اس پر لازم ہے بشرطیکہ اس کے پاس ہو اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو پھر انتہائی عدل کے ساتھ غلام کی قیمت لگائی جائے۔ پھر غلام سے اپنے شریک ساتھی کے لیے اس کی قیمت کے برابر محنت کرائی جائے جو محنت اس پر باعث مشقت نہ ہو۔

ابوداؤد نے ان دونوں حدیثوں میں کہا ہے: پس اس سے غیر مشقت آمیز محنت کرائی جائے۔ اور یہ لفظ علی کے ہیں۔

محمد بن بشار، یحییٰ اور ابن ابی عدی نے سعید سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے اور اسے روح بن عبادہ نے سعید بن ابی عروبہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے سعایۃ کا ذکر نہیں کیا۔ اور اسے جریر بن حازم اور موسیٰ بن خلف تمام نے قتادہ سے یزید بن زریع کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا اور ان دونوں نے اس میں سعایۃ کا ذکر کیا ہے۔

بَاب فِيمَنْ رَوَى أَنَّهُ لَا يُسْتَسْعَى (اس کا بیان جس نے کہا محنت نہیں کرائی جائے گی)

3435۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رضی اللہ عنہ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَأُعْتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ رُبَّمَا قَالَ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَيُّوبُ فَلَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ شَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ وَإِلَّا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اس غلام کی عدل وانصاف کے ساتھ صحیح قیمت لگائی جائے اور پھر وہ تمام شرکاء کو ان کے حصہ کی رقم ادا کرے تو اس کی جانب سے غلام آزاد ہو جائے گا۔ ورنہ غلام سے وہ حصہ آزاد ہو جائے گا جو آزاد ہوا۔ (یعنی مال نہ ہونے کی صورت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں صرف اس کا اپنا حصہ ہی آزاد ہوگا)۔ مؤمل، اسماعیل نے ایوب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ ایوب نے کہا ہے: نافع نے کبھی یہ بیان کیا ہے: فقد عتق منه ما عتق اور بسا اوقات اسے بیان نہیں کیا۔

سلیمان بن داؤد عتکی، حماد نے ایوب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ ایوب نے کہا ہے: میں نہیں جانتا کیا یہ جملہ حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے یا یہ حضرت نافع کا قول ہے: والا عتق منه ما عتق۔

3436۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا مِنْ مَمْلُوكٍ لَهُ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ نَصِيبُهُ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ انْتَهَى حَدِيثُهُ إِلَى وَأُعْتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ عَلَى مَعْنَاهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے مشترکہ غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس پر اسے مکمل آزاد کرنا لازم ہے اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کے ثمن تک پہنچ جائے اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو پھر اس کا اپنا حصہ ہی آزاد ہوگا۔

مخلد بن خالد، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے ابراہیم بن موسیٰ کی روایت کی مثل روایت بیان کی ہے۔

عبداللہ بن محمد بن اسماء اور جویریہ نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے حضرت مالک کی مثل روایت بیان کی ہے اور یہ جملہ ذکر نہیں کیا: والا فقد عتق منه ما عتق۔ اس کی حدیث اس جملے پر ختم ہوگئی ہے: واعتق عليه العبد على معناه۔

3437۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ عَتَقَ مِنْهُ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کی طرف سے وہ آزاد ہو جائے گا اور غلام کا باقی حصہ اس کے مال سے آزاد ہوگا جب کہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کے ثمن تک پہنچ جائے۔

3438۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةً لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ يُعْتَقُ

عمرو بن دینار نے سالم سے اور انہوں نے اپنے باپ سے اور وہ حضور نبی کریم علیہ السلام سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ جب ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے۔ پس اگر وہ خوشحال ہو تو اس پر اس کی قیمت ڈال دی جائے گی نہ اس میں کمی ہوگی اور نہ ہی زیادتی۔ پھر اسے آزاد کر دیا جائے گا۔

3439۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ الْعَنْبَرِيِّ عَنِ ابْنِ التَّلِبِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَلَمْ يُضَمِّنْهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قَالَ أَحْمَدُ إِنَّمَا هُوَ بِالتَّاءِ يَعْنِي التَّلِبَّ وَكَانَ شُعْبَةُ أَلْثَغَ لَمْ يُبَيِّنِ التَّاءَ مِنَ الثَّاءِ

ابو البشر عنبری نے ابن التلب سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ کسی آدمی نے اپنے غلام کا کچھ حصہ آزاد کیا تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے اسے کسی کا ضامن نہیں بنایا۔ احمد نے کہا ہے کہ التلب تاء کے ساتھ ہے اور شعبہ کی زبان سے تاء کی بجائے ثاء زیادہ نکلتی تھی (اس لیے ان کی روایت سے ثاء کا وہم ہوتا ہے)

بَاب فِيمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ (اس کا بیان جو ذو رحم محرم کا مالک بنا)

3440۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَقَالَ مُوسَى فِي مَوْضِعٍ آخَرَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ فِيمَا يَحْسِبُ حَمَّادٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم[1] مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَاصِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَ ذَلِكَ الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يُحَدِّثْ ذَلِكَ الْحَدِيثَ إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَقَدْ شَكَّ فِيهِ[2]

حماد بن سلمہ نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم علیہ السلام سے بیان کیا اور موسیٰ نے ایک دوسری روایت میں سمرہ بن جندب سے اس بارے میں روایت کیا ہے جسے حماد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی ذی رحم محرم (قریبی رشتہ دار) کا مالک بنا تو وہ آزاد ہوگا۔

ابو داؤد نے کہا ہے کہ محمد بن بکر برسانی نے حماد بن سلمہ سے اور انہوں نے قتادہ اور عاصم سے اور ان دونوں نے حسن سے اور انہوں نے سمرہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم علیہ السلام سے اسی حدیث کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

ابو داؤد نے کہا ہے کہ حماد بن سلمہ کے سوا اس حدیث کو کسی نے بیان نہیں کیا، لہٰذا اس میں شک ہے۔

3441۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

1۔ وقال موسیٰ فی موضع آخر تا قال رسول اللہ صلى الله عليه وسلم صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

2۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جو کوئی قریبی رشتہ دار کا مالک بنا تو وہ آزاد ہوگا۔

3442۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَعِيدٌ أَحْفَظُ مِنْ حَمَّادٍ[1]

حضرت قتادہ نے حضرت حسن سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: جو کوئی ذی رحم محرم کا مالک بنا تو وہ آزاد ہو گا۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ نے سعید سے انہوں نے حضرت قتادہ سے اور انہوں نے جابر بن زید اور حسن سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ سعید حماد سے زیادہ حافظ ہیں۔

بَابٌ فِي عِتْقِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ (ام ولد لونڈیوں کی آزادی کا بیان)

3443۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ خَطَّابِ بْنِ صَالِحٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ مَعْقِلٍ امْرَأَةٍ مِنْ خَارِجَةِ قَيْسِ عَيْلَانَ قَالَتْ قَدِمَ بِي عَمِّي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَاعَنِي مِنَ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو أَخِي أَبِي الْيُسْرِ بْنِ عَمْرٍو فَوَلَدْتُ لَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحُبَابِ ثُمَّ هَلَكَ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ الْآنَ وَاللَّهِ تُبَاعِينَ فِي دَيْنِهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ مِنْ خَارِجَةِ قَيْسِ عَيْلَانَ قَدِمَ بِي عَمِّي الْمَدِينَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَاعَنِي مِنَ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو أَخِي أَبِي الْيُسْرِ بْنِ عَمْرٍو فَوَلَدْتُ لَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحُبَابِ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ الْآنَ وَاللَّهِ تُبَاعِينَ فِي دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِيُّ الْحُبَابِ قِيلَ أَخُوهُ أَبُو الْيُسْرِ بْنُ عَمْرٍو فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَعْتِقُوهَا فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِرَقِيقٍ قَدِمَ عَلَيَّ فَأْتُونِي أُعَوِّضْكُمْ مِنْهَا قَالَتْ فَأَعْتَقُونِي وَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيقٌ فَعَوَّضَهُمْ مِنِّي غُلَامًا

سلامہ بنت معقل جو کہ خارجہ قیس عیلان میں سے ایک عورت تھی، اس نے بیان کیا کہ عہد جاہلیت میں میرا چچا مجھے لے کر آیا اور اس نے مجھے ابوالیسر کے بھائی حباب بن عمرو کے ہاتھ فروخت کر دیا اور میں نے اس کے لیے ایک بیٹا عبدالرحمن بن حباب کو جنم دیا پھر وہ فوت ہو گیا۔ تو اب اس کی بیوی نے کہا: قسم بخدا! تو اس کے قرضہ کے عوض بیچی جائے گی۔ سو میں رسول اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئی اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام میں خارجہ قیس عیلان میں سے ایک عورت ہوں۔ عہد جاہلیت میں میرا چچا مجھے لے کر مدینہ طیبہ آیا اور اس نے ابوالیسر بن عمرو کے بھائی حباب بن عمرو کے ہاتھ فروخت کر دیا اور میں نے اس کے لیے عبدالرحمن بن حباب کو جنم دیا ہے اور اب اس کی بیوی نے کہا ہے: قسم بخدا! اب تجھے اس کے قرضے کے عوض بیچا جائے گا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: حباب کا ولی کون ہے؟ عرض کی گئی: اس کا بھائی ابوالیسر بن عمرو (اس کا ولی ہے)۔ پس آپ نے اسے بلا بھیجا اور فرمایا: تم آزاد کر دو۔ اور جب تم سنو کسی غلام کے بارے میں کہ وہ میرے پاس آیا ہے تو

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تم میرے پاس آنا میں تمہیں اس کا بدل عطا کروں گا۔ وہ فرماتی ہیں: پس انہوں نے مجھے آزاد کر دیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس غلام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں میرے عوض ایک غلام عطا فرمایا۔

3444۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بِعْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا فَانْتَهَيْنَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ مقدس میں ام ولد لونڈیوں کو بیچ دیا کرتے تھے اور پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں منع فرمایا تو ہم اس سے رک گئے۔

فائدہ: ام ولد لونڈی سے مراد ایسی لونڈی ہے جس سے آقا کی اولاد ہو جائے۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ (مدبر غلام کی بیع کرنے کا بیان)

3445۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ وَإِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَبِيعَ بِسَبْعِ مِائَةٍ أَوْ بِتِسْعِ مِائَةٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِهَذَا زَادَ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَنْتَ أَحَقُّ بِثَمَنِهِ وَاللهُ أَغْنَى عَنْهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنا مدبر غلام (یعنی ایسا غلام جسے آقا نے یہ کہہ رکھا ہو کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے) آزاد کیا اور اس کے پاس اس کے سوا اور کوئی مال نہ تھا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا تو اسے سات سو یا نو سو کے عوض بیچ دیا گیا۔ جعفر بن مسافر، بشر بن بکر، اوزاعی، عطاء بن ابی رباح اور جابر بن عبداللہ نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور یہ زائد بھی کہا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے ثمن کا تو زیادہ حقدار ہے اور اللہ تعالیٰ تو اس سے غنی ہے۔

3446۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ عَنْ دُبُرٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلَى عِيَالِهِ فَإِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلَى ذِي قَرَابَتِهِ أَوْ قَالَ عَلَى ذِي رَحِمِهِ فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَاهُنَا وَهَاهُنَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی تھا جسے ابومذکور کہا جاتا تھا، اس نے اپنا ایک غلام آزاد کیا، اسے یعقوب کہا جاتا تھا اور وہ مدبر تھا اور اس کے پاس اس کے سوا کوئی مال نہ تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: اسے کون خریدے گا؟ پس نعیم بن عبداللہ بن النحام نے آٹھ سو درہم کے عوض اسے خرید لیا اور آپ ﷺ نے وہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دراہم اس کے حوالے کر دیئے۔ پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ سے آغاز کرے اور اگر اس میں سے کچھ بچ جائے تو اسے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور اگر مزید اس میں سے بچ جائے تو اسے اپنے قرابتداروں پر صرف کرے اور اگر پھر بھی کچھ بچ جائے تو پھر ادھر ادھر خرچ کرے۔ (اس بات میں راوی کو شک ہے کہ آیا آپ نے فعلی ذی قرابته کے الفاظ کہے یا علی ذی رحمه) کے الفاظ کہے۔

بَابٌ فِيمَنْ أَعْتَقَ عَبِيدًا لَهُ لَمْ يَبْلُغْهُمُ الثُّلُثُ

اس کا بیان جس نے اپنے وہ غلام آزاد کیے جو تہائی مال سے زیادہ ہوں

3447۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَلَمْ يَقُلْ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ هُوَ الطَّحَّانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت چھ غلام آزاد کیے اور اس کے پاس ان کے سوا اور کوئی مال نہ تھا۔ پس یہ خبر حضور نبی مکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے اسے سخت قول ارشاد فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں بلا بھیجا اور آپ نے انہیں تین اجزاء میں تقسیم کر دیا اور ان کے درمیان قرعہ اندازی کی اور آپ نے ان میں سے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام باقی رکھا۔

ابو کامل، عبدالعزیز ابن المختار، خالد نے ابو قلابہ سے ان کی اسناد کے ساتھ اسی کی ہم معنی روایت بیان کی ہے اور اس میں فقال له قولاً شديدا کے الفاظ نہیں کہے۔ وہب بن بقیہ، خالد بن عبداللہ اور یہی الطحان ہیں نے خالد سے انہوں نے ابو قلابہ سے اور انہوں نے ابوزید سے نقل کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی تھا۔ آگے مذکورہ روایت کی مثل روایت بیان کی اس میں ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اسے دفن کیے جانے سے قبل میں حاضر ہوتا تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا۔

3448۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَأَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت چھ غلام آزاد کیے اور اس کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پاس اس کے سوا کوئی مال نہ تھا۔ چنانچہ یہ خبر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور پھر ان میں سے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام باقی رکھا۔

بَابٌ فِيمَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ

(اس کا بیان جس نے کوئی غلام آزاد کیا اور اس کے پاس مال ہو)

3449- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَهُ السَّيِّدُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے غلام آزاد کیا درآنحالیکہ اس غلام کا مال ہو تو غلام کا مال اسی کے لیے ہوگا، مگر یہ کہ آقا آزاد کرتے وقت اس مال کی شرط لگا لے۔ (یعنی اگر آقا نے اپنے لیے مال کی شرط لگائی تو پھر وہ مال اس کے لیے ہوگا ورنہ غلام ساتھ لے جائے گا۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي عِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا (ولد زنا کو آزاد کرنے کا بیان)

2450- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلاَثَةِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لأَنْ أُمَتِّعَ بِسَوْطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ وَلَدَ زِنْيَةٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ولد زنا تینوں کے اعتبار سے شر ہے (یعنی اصل، عنصر اور نسب کے اعتبار سے کیونکہ وہ زانی اور زانیہ کے پانی سے پیدا ہوا ہے اور وہ ماء خبیث (نجس پانی) ہے بخلاف اپنے والدین کے کیونکہ ان کی اصل ماء خبیث نہیں) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک کوڑا صدقہ کرنا میرے نزدیک ولد زنا کو آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابٌ فِي ثَوَابِ الْعِتْقِ (آزاد کرنے کے ثواب کا بیان)

3451- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ عَنِ الْغَرِيفِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الأَسْقَعِ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلاَ نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ قُلْنَا إِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ أَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقِ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ

غریف بن دیلمی نے بیان کیا ہے کہ ہم واثلہ بن اسقع کے پاس آئے اور ہم نے انہیں کہا: ہمیں ایسی حدیث بیان کیجیے جس میں نہ زیادتی ہو اور نہ ہی کمی تو وہ غضب ناک ہو گئے۔ اور کہنے لگے: بلاشبہ تم میں سے کوئی قرآن پڑھتا ہے اور قرآن کریم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس کے گھر میں معلق ہوتا ہے اور وہ اس میں زیادتی اور کمی کر لیتا ہے۔ ہم نے کہا کہ ہم نے ایسی حدیث کا ارادہ کیا ہے جسے تم نے رسول اللہ علیہ السلام سے سنا ہے۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم اپنے ساتھی کے بارے میں رسول اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے، جس نے کسی کو قتل کرنے کے بعد جہنم کو اپنے لیے واجب کر لیا تھا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی جانب سے غلام آزاد کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ آزاد ہونے والے غلام کے ہر ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر ہر عضو کو آتش جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔

بَاب أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ (کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہوتا ہے)

3452۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ حَاصَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِقَصْرِ الطَّائِفِ قَالَ مُعَاذٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ بِقَصْرِ الطَّائِفِ بِحِصْنِ الطَّائِفِ كُلَّ ذٰلِكَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَهُ دَرَجَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهِ مِنَ النَّارِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللهَ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ابو نجیح سلمی نے بیان کیا ہے کہ ہم نے رسول اللہ علیہ السلام کی معیت میں طائف کے محل کا محاصرہ کیا۔ حضرت معاذ نے کہا: میں نے اپنے باپ سے سنا ہے، وہ طائف کے محل کے بجائے طائف کا قلعہ کہا کرتے تھے۔ تو میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کسی نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک تیر چلایا تو اس کے لیے ایک درجہ ہے۔ اور آگے حدیث بیان کی۔

اور میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کسی مسلمان آدمی نے ایک مسلمان آدمی کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ آزاد ہونے والے کی ہڈیوں میں سے ہر ہڈی کے بدلے آزاد کرنے والے کی ہڈیوں میں سے ہر ہڈی کو آتش جہنم سے بچا لے گا۔ جس کسی عورت نے ایک مسلمان عورت کو آزاد کیا تو بلا شبہ اللہ تعالیٰ آزاد ہونے والی عورت کی ہڈیوں میں سے ہر ہڈی کے عوض آزاد کرنے والی کی ہڈیوں میں سے ہر ہڈی کو قیامت کے دن آتش جہنم سے محفوظ کر دے گا۔

3453۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ فِدَاءَهُ مِنَ النَّارِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ أَوْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ مَعْنَى مُعَاذٍ إِلَى قَوْلِهِ وَأَيُّمَا امْرِئٍ أَعْتَقَ مُسْلِمًا وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً زَادَ وَأَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ إِلَّا كَانَتَا فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ مَكَانَ كُلِّ عَظْمَيْنِ مِنْهُمَا عَظْمٌ مِنْ عِظَامِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَالِمٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ شُرَحْبِيلَ مَاتَ شُرَحْبِيلُ بِصِفِّينَ[1]

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شرحبیل بن السمط سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرو بن عبسہ کو کہا: ہمیں ایک ایسی حدیث بیان کیجئے جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ تو عمرو بن عبسہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے ایک مومن غلام آزاد کیا تو وہ اس کے لیے آتش جہنم سے آزادی کا فدیہ ہوگا۔

حفص بن عمر، شعبہ نے عمرو بن مرہ عن سالم بن ابی الجعد عن شرحبیل بن السمط سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب کو کہا: ہمیں ایسی حدیث بیان کیجئے جسے تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو۔ تو انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی مثل حدیث بیان کی۔ ان کے اس قول تک کہ جس کسی نے مسلمان کو آزاد کیا اور جس کسی عورت نے مسلمان عورت کو آزاد کیا۔ اور یہ زائد بیان کیا کہ جس کسی آدمی نے دو مسلمان عورتوں کو آزاد کیا تو وہ دونوں اس کے لیے آتش جہنم سے چھٹکارے کا سبب ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی ہر دو ہڈیوں کو ان کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی کا بدلہ بنادے گا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ سالم نے شرحبیل سے سماع نہیں کیا۔ شرحبیل صفین میں فوت ہوئے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الْعِتْقِ فِي الصِّحَّةِ (حالت صحت میں آزاد کرنے کی فضیلت کا بیان)

3454۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِي يَعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی کی مثال جو موت کے وقت کسی کو آزاد کرتا ہے اس کی طرح ہے جو خوب پیٹ بھر کر کھانے کے بعد باقی ماندہ کھانا ہدیہ دے دیتا ہے۔ (مقصود یہ ہے کہ کسی کو آزاد کرنا یا کچھ صدقہ دینا یہ عمل ایسی حالت میں کرنا چاہیے جبکہ خود اپنے آپ کو اس کی ضرورت ہو تو یہ زیادہ اجر و ثواب کا سبب ہوگا)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَاب الْحُرُوفِ وَالْقِرَائَاتِ (حروف اور قراءتوں کے احکام کا بیان)

3455۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی: وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (یعنی آپ نے اس کی قراءت صیغہ امر کے ساتھ کی ہے اور اکثر کی قراءت اسی طرح ہے۔ جب کہ نافع اور ابن عامر نے اسے فاء کلمہ کے فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ (یعنی واتخذوا)۔

3456۔ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَ[1] فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْحَمُ اللهُ فُلَانًا كَائِنْ مِنْ آيَةٍ أَذْكَرَنِيهَا اللَّيْلَةَ كُنْتُ قَدْ أَسْقَطْتُهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی رات کے وقت کھڑا ہوا اور وہ بلند آواز سے قرآن پڑھنے لگا۔ پس جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں پر رحم فرمائے کتنی ایسی آیات ہیں جو آج رات اس نے مجھے یاد دلا دی ہیں، حالانکہ میں تو انہیں بھول چکا تھا۔

فائدہ: اس حدیث میں کائن کا لفظ ہے جو قرآن کریم میں واقع ہوا ہے اور قراء نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ ابن کثیر نے الف ممدودہ کے ساتھ، اس کے بعد ہمزہ مکسور اور پھر نون کو ساکن پڑھا ہے اور باقیوں نے کاف کے بعد ہمزہ مفتوح، اس کے بعد یاء کو مشدد مکسور پڑھا ہے اور نون پر وقف کیا ہے۔

3457۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ حَدَّثَنَا مِقْسَمٌ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ فِي قَطِيفَةٍ حَمْرَاءَ فُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد يَغُلَّ مَفْتُوحَةَ الْيَاءِ[2]

مقسم مولی ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ ایک سرخ چادر کے بارے نازل ہوئی جو کہ غزوۂ بدر کے دن (مال غنیمت سے) گم ہوئی۔ تو بعض لوگوں نے کہا: شاید وہ رسول اللہ ﷺ نے لے لی ہو۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ الی آخر الآیہ (اور نبی کی شان کے یہ

1۔ ایک نسخہ میں یَقْرَأُ ہے۔ 2۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لائق نہیں کہ وہ مال غنیمت میں خیانت کرے)۔ ابوداؤد نے کہا کہ یغل یاء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

3458۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَخَلِ وَالْهَرَمِ

معتمر نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا ہے، انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اس طرح دعا فرمائی: (ترجمہ) ''اے اللہ! میں بخل اور بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں (بڑھاپے سے مراد ایسی شیخوخت ہے جس میں اعضاء بدنیہ اس حد تک کمزور ہو جائیں کہ آدمی عبادت کی خواہش ہونے کے باوجود اس پر قادر نہ ہو سکے)۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ بخل لفظ باء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ حمزہ اور کسائی نے باء کے فتحہ کے ساتھ سورۃ النساء میں پڑھا ہے۔ باقیوں نے باء کے ضمہ اور خاء کے سکون کے ساتھ پڑھا ہے۔

3459۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ

عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے باپ لقیط بن صبرہ سے روایت کیا ہے کہ میں بنی منتفق کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، اور حدیث ذکر کی کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے لَا تَحْسِبَنَّ پڑھا اور لَا تَحْسَبَنَّ نہ کہا۔ (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو سین کے کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ اس لفظ میں دو قراءتیں ہیں جمہور کی قراءت بفتحہ سین ہے)۔

3460۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَحِقَ الْمُسْلِمُونَ رَجُلًا فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ مسلمان ایک آدمی کو جا ملے، اس کے پاس تھوڑی سی بکریاں تھیں۔ تو اس نے کہا: السلام علیکم، لیکن انہوں نے اسے قتل کر دیا اور ان بکریوں کو لے لیا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا۔ ساز و سامان سے مراد بکریاں ہیں۔

فائدہ: نافع، ابن عمر اور حمزہ نے السلام کو بغیر الف کے پڑھا ہے جب کہ دوسروں نے اسے الف کے ساتھ پڑھا ہے اور اس روایت سے مقصود الف کا اثبات ہے۔

3461۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ وَهُوَ أَشْبَعُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَلَمْ يَقُلْ سَعِيدٌ كَانَ يَقْرَأُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ پڑھتے تھے۔ سعید نے نہیں کہا ہے کہ آپ پڑھتے تھے (یعنی کان یقرء کے الفاظ سعید نے بیان نہیں کیے)

فائدہ: اس میں لفظ غیر کو نافع، ابن عامر اور کسائی نے راء کے فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے جب کہ بقیہ قراء نے را کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے۔

3462۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ قراءت فرمائی ہے۔

فائدہ: ابن کثیر، ابوعمرو اور ابو عامر نے والعین کو مرفوع پڑھا ہے اور باقیوں نے نصب کے ساتھ قراءت کی ہے۔

3463۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح قراءت کی وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ (اس میں النفس کو فتحہ کے ساتھ اور العین کو رفع کے ساتھ پڑھا ہے)

3464۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى(1) عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اللهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ فَأَخَذَ عَلَيَّ كَمَا أَخَذْتُ عَلَيْكَ

عطیہ بن سعد العوفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس اس طرح یہ آیت پڑھی: اللهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ تو انہوں نے فرمایا مِنْ ضُعْفٍ۔ میں نے یہ آیت اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے پاس پڑھی جیسے تو نے اسے مجھ پر پڑھا ہے تو آپ ﷺ نے میری اسی طرح گرفت کی جیسے میں نے تجھ پر گرفت کی ہے۔

فائدہ: ضاد کا ضمہ یہ لغت قریش ہے اور ضاد کا فتحہ یہ لغت بنی تمیم ہے۔

3465۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ ضُعْفٍ

حضرت عبداللہ بن جابر نے عطیہ سے اور انہوں نے ابوسعید سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے مِنْ ضُعْفٍ روایت کیا ہے۔

3466۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَسْلَمَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى

1۔ ایک نسخہ میں عَلَى کے بجائے عِنْدَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَالَ قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفْرَحُوا قَالَ أَبُو دَاوُد بِالتَّاءِ (1)

عبدالرحمن بن ابزیٰ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت اس طرح پڑھی: بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفْرَحُوا، ابوداود نے بیان کیا ہے کہ یہ لفظ بالتاء ہے۔

فائدہ: تاء کے ساتھ اس کی قراءت مشہور ہو یا شاذ۔ البتہ یہ سبعہ متواترہ میں سے نہیں ہے۔ جب کہ متواتر قراءت میں یہ یاء کے ساتھ فلیفرحوا ہے۔

3467۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ الْأَجْلَحِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا تَجْمَعُونَ

عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابزیٰ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی: بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا تَجْمَعُونَ

فائدہ: ابن عامر نے تجمعون کو تاء کے ساتھ پڑھا ہے جب کہ باقیوں نے اسے یاء کے ساتھ پڑھا ہے۔

3468۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا: إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ۔

فائدہ: یہ لفظ کسائی کی قراءت ہے۔ جب کہ باقیوں نے اسے عملٌ غیرُ صالحٍ پڑھا ہے۔

3469۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَقَالَتْ قَرَأَهَا إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ هَارُونُ النَّحْوِيُّ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ ثَابِتٍ كَمَا قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ

حضرت ثابت بن شہر بن حوشب نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ یہ آیت کس طرح پڑھتے تھے۔ إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرُ صَالِحٍ، تو انہوں نے کہا آپ نے یہ آیت اس طرح پڑھی إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ۔

ابوداود نے بیان کیا ہے کہ اسے ہارون نحوی اور موسیٰ بن خلف نے ثابت سے روایت کیا ہے جیسا کہ عبدالعزیز نے کہا ہے۔

3470۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَعَا بَدَأَ بِنَفْسِهِ وَقَالَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى لَوْ صَبَرَ

1۔ قال ابوداؤد بالتاء صرف مطبوعہ ہذا میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لَّدُنِّي طَوَّلَهَا حَمْزَةُ لَرَأَى مِنْ صَاحِبِهِ الْعَجَبَ وَلَكِنَّهُ قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي طَوَّلَهَا حَمْزَةُ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا کرتے تو سب سے پہلے اپنے لیے مانگتے اور کہتے: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر۔ اگر وہ صبر کرتے تو یقیناً اپنے ساتھی (مراد حضرت خضر علیہ السلام ہیں) سے عجیب وغریب باتیں دیکھتے۔ لیکن انہوں نے یہ کہہ دیا: اگر میں تم سے اس کے بعد کسی شے کے بارے میں سوال کروں تو پھر میری سنگت (مصاحبت) اختیار نہ کرنا۔ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي اس نون کو حمزہ نے مشدد پڑھا ہے (جب کہ ابو جعفر، نافع اور ابو بکر نے نون کو تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے)

3471۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَهَا قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي وَثَقَّلَهَا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی: قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي اور اس نون کو مشدد پڑھا۔

3472۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ مِصْدَعٍ أَبِي يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَقْرَأَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ كَمَا أَقْرَأَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ مُخَفَّفَةً

مصدع ابی یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے اسی طرح پڑھایا ہے جس طرح انہیں رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا (یعنی) فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ اسے بغیر الف کے یاء کی جگہ ہمزہ کے مخفف پڑھا ہے۔ (یہ ابن عباس، نافع، ابن کثیر، ابو عمرو اور حفص کی قراءت ہے۔ جب کہ ابن عامر، ابو بکر، حمزہ اور کسائی نے اسے عین حامیۃ الف اور یاء کے ساتھ پڑھا ہے)

3473۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو النَّمَرِيَّ أَخْبَرَنَا هَارُونُ أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ عِلِّيِّينَ لَيُشْرِفُ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ فَتُضِيءُ الْجَنَّةُ لِوَجْهِهِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ قَالَ وَهَكَذَا جَاءَ الْحَدِيثُ دُرِّيٌّ مَرْفُوعَةٌ الدَّالُ لَا تُهْمَزُ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ وَأَنْعَمَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک علیین کے باسیوں میں سے ایک آدمی اہل جنت پر جھانک کر دیکھے گا تو جنت اس کے چہرے کے (نور سے روشن) ہو جائے گی گویا کہ وہ چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔ فرمایا: اسی طرح حدیث میں بیان ہوا ہے کہ دری میں دال مرفوع ہے اس میں کوئی ہمزہ نہیں اور حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں سے ہیں یعنی اہل علیین میں سے ہیں اور دونوں کے حسن وفضل اور انعام میں اضافہ ہوا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(یعنی یہ ان سے بھی افضل ہیں۔ دری کو ابو عمرو اور کسائی نے دال کے کسرہ، مد اور ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ ابو بکر اور حمزہ نے دال کے ضمہ، مد اور ہمزہ کے ساتھ جب کہ باقیوں نے دال کے ضمہ، یائے مشدد اور بغیر ہمزہ کے پڑھا ہے)

3474۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْغُطَيْفِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنَا عَنْ سَبَإٍ مَا هُوَ أَرْضٌ أَمْ[1] امْرَأَةٌ فَقَالَ لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشَرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ أَرْبَعَةٌ قَالَ عُثْمَانُ الْغَطَفَانِيُّ مَكَانَ الْغُطَيْفِيِّ وَقَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ

فروہ بن مسیک الغطیفی سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا: میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور حدیث ذکر کی۔ پھر قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہمیں سبا کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیا ہے وہ کوئی زمین ہے یا کسی عورت کا نام ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہ تو یہ کوئی زمین ہے اور نہ ہی کسی عورت کا نام ہے البتہ یہ ایک آدمی کا نام ہے، اس کے عرب میں سے دس بیٹے تھے۔ ان میں سے چھ یمن میں رہے اور چار نے ملک شام میں سکونت اختیار کر لی۔ عثمان نے کہا ہے کہ غطیفی کی جگہ لفظ غطفانی ہے اور کہا ہے کہ حسن بن حکم النخعی نے ہمیں یہ روایت بیان کی ہے۔

3475۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ الْهُذَلِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِسْمَعِيلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً فَذَكَرَ حَدِيثَ الْوَحْيِ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت بیان کی ہے، اسماعیل نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ذکر کی ہے اور وحی کی حدیث ذکر کی ہے اور وہ رب العالمین کا یہ ارشاد ہے: حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ۔

فائدہ: فزع کے بارے میں مشہور قراء کے دو قول ہیں: جمہور نے اسے صیغہ مجہول کی صورت میں زاء مشددہ کے ساتھ پڑھا ہے یعنی فزّع۔ اور ابن عامر نے اسے صیغہ معروف کی صورت میں فاء اور زاء کے فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے یعنی فزّع۔ زاء کے مشدد ہونے کے بارے میں قراء کے مابین کوئی اختلاف نہیں البتہ سفیان بن عیینہ نے اسے فرغ یعنی را اور غین کے ساتھ پڑھا ہے لیکن یہ قراءت متواترہ سے خارج ہے۔

3476۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَذْكُرُ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ بَلَى قَدْ جَاءَتْكِ آيَاتِي فَكَذَّبْتِ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتِ وَكُنْتِ مِنَ الْكَافِرِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مُرْسَلٌ الرَّبِيعُ لَمْ يُدْرِكْ أُمَّ سَلَمَةَ

حضرت ربیع بن انس نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم

1۔ ایک نسخہ میں أم کے بجائے أو ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ کی قراءت اسی طرح ہے۔ بَلٰی قَدْ جَآءَتْكِ آيَاتِي فَكَذَّبْتِ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتِ وَكُنْتِ مِنَ الْكَافِرِينَ۔ ابو داود نے بیان کیا ہے کہ یہ روایت مرسل ہے کیونکہ ربیع نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا۔

فائدہ: جمہور قراء کے نزدیک اس میں صیغہ واحد مذکر حاضر مذکور ہے، یہی اس کی مشہور قراءت ہے: یعنی بَلٰی قَدْ جَآءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ۔

3477۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى النَّحْوِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَؤُهَا فَرُوْحٌ وَرَيْحَانٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے سنا: آپ یہ آیت اس طرح پڑھتے تھے: فَرُوْحٌ وَرَيْحَانٌ۔

فائدہ: ابوحیان نے کہا ہے کہ راء کے ضمہ کے ساتھ ابن عباس، حسن، قتادہ، ضحاک اور اشعث وغیرہ کی قراءت ہے۔ ابن رسلان نے کہا ہے: اس کی قراءت مشہور ومتواترہ راء کے فتحہ کے ساتھ ہے یعنی فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ۔

3478۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ لَمْ أَفْهَمْ جَيِّدًا عَنْ صَفْوَانَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ ابْنُ يَعْلٰى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقْرَأُ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي بِلَا تَرْخِيمٍ[1]

ابن عبدہ ابن یعلیٰ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو منبر پر اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے: وَنَادَوْا يَا مَالِكُ۔ ابو مالک نے کہا: مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے بلا ترخیم اس کی قراءت کی ہے۔ (علی، ابن مسعود اور اعمش نے قراءت غیر متواترہ مشہورہ میں اسے ترخیم کے ساتھ یا مَالِ بھی پڑھا ہے)

3479۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

عبدالرحمن بن یزید نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس طرح پڑھایا: إِنِّي أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ۔

فائدہ: یہ قراءت قراءت متواترہ سے خارج ہے۔ اس کی مشہور اور متواتر قراءت اس طرح ہے: إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ اس میں متین کو قوۃ کی صفت قرار دے کر کسرہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔

3480۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ يَعْنِي مُثَقَّلًا[2] قَالَ أَبُو دَاوُدَ مَضْمُومَةُ الْمِيمِ مَفْتُوحَةُ الدَّالِ مَكْسُورَةُ الْكَافِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ یہ آیت اس طرح پڑھتے تھے: فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔　　2۔ ایک نسخہ میں یعنی مثقلاً نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یعنی دال کو مشدد پڑھتے تھے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ لفظ میم کے ضمہ، دال کے فتحہ اور کاف کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

3481۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الذِّمَارِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ أَيَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ

حضرت محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو اس طرح پڑھتے ہوئے دیکھا: أَيَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ (متواتر قراءت ہمزہ کے بغیر یَحْسَبُ ہے)

3482۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَمَّنْ أَقْرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ وَلَا يُوثَقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد بَعْضُهُمْ أَدْخَلَ بَيْنَ خَالِدٍ وَأَبِي قِلَابَةَ رَجُلًا[1]

خالد نے ابوقلابہ سے اور انہوں نے اس سے جسے رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا ہے، روایت کیا ہے: فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ وَلَا يُوثَقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ بعض نے خالد اور ابوقلابہ کے درمیان ایک اور آدمی کو داخل کیا ہے۔

فائدہ: یعذب اور یوثق صیغہ مجہول کے ساتھ قراءت کرنا یہ ابن سیرین، ابن ابی اسحاق، کسائی اور یعقوب وغیرہ کی قراءت ہے اور کسائی کی یہ قراءت قراءات متواترہ میں داخل ہے۔ البتہ قراءت مشہور کے مطابق یہ دونوں صیغے معروف ہیں۔ یعنی یعذب اور یوثق اور وثاق میں ابوجعفر اور نافع نے واؤ کو کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے اور جمہور نے فتحہ کے ساتھ۔ زیر کی قراءت، قراءات متواترہ سے خارج ہے۔

3483۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَنْبَأَنِي مَنْ أَقْرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ مَنْ أَقْرَأَهُ مَنْ أَقْرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأَ عَاصِمٌ وَالْأَعْمَشُ وَطَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ وَأَبُو جَعْفَرٍ يَزِيدُ بْنُ الْقَعْقَاعِ وَشَيْبَةُ بْنُ نَصَاحٍ وَنَافِعُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ الدَّارِيُّ وَأَبُو عَمْرِو بْنُ الْعَلَاءِ وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ وَقَتَادَةُ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَمُجَاهِدٌ وَحُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ لَا يُعَذِّبُ وَلَا يُوثِقُ إِلَّا الْحَدِيثَ الْمَرْفُوعَ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِالْفَتْحِ[2]

ابوقلابہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے اس نے خبر دی ہے جسے حضور ﷺ نے پڑھایا تھا یا اس نے پڑھایا جسے حضور نبی مکرم ﷺ نے پڑھایا: فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ۔ ابوداؤد نے کہا ہے: عاصم، اعمش، طلحہ بن مصرف، ابوجعفر یزید بن قعقاع، شیبہ بن نصاح، نافع بن عبدالرحمن، عبداللہ بن کثیر الداری، ابوعمرو بن العلاء، حمزہ الزیات، عبدالرحمن الاعرج، قتادہ، حسن بصری، مجاہد، حمید الاعرج، عبداللہ بن عباس، عبدالرحمن بن ابی بکر ان تمام نے پڑھا ہے لَا يُعَذِّبُ وَلَا يُوثِقُ حدیث مرفوع میں یعذب بالفتح مذکور ہے۔

3484۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا ذَكَرَ

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

2۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فِيهِ جِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَقَالَ جِبْرَائِلُ وَمِيكَائِلُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ خَلَفٌ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَمْ أَرْفَعِ الْقَلَمَ عَنْ كِتَابَةِ الْحُرُوفِ مَا أَعْيَانِي شَيْءٌ مَا أَعْيَانِي جِبْرَائِلُ وَمِيكَائِلُ[1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان فرمائی اور اس میں جبریل و میکال ذکر کیا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا: جبرائل و میکائل۔ ابوداؤد نے کہا کہ خلف نے بیان کیا ہے: میں نے چالیس برس سے حروف کی کتابت سے قلم نہیں اٹھایا۔ مجھے کسی شے نے اتنا نہیں تھکایا جتنا کہ جبرائل و میکائل نے تھکایا ہے۔

فائدہ: چونکہ ان الفاظ میں متعدد قراءتیں ہیں۔ لہٰذا رجوع لغت قریش کی طرف ہوگا۔ لغت قریش کے مطابق جبریل بروزن قندیل جیم اور راء کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ یہی ابن عامر، ابوعمرو اور حفص کی قراءت ہے اور رہا میکائیل تو اس میں ہمزہ کو حذف کر کے بروزن مفعال، میکال یہ ابوعمرو اور حفص نے عاصم سے قراءت نقل کی ہے اور یہی لغت حجاز ہے۔

3485۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ ذُكِرَ كَيْفَ قِرَائَةُ جِبْرَائِلَ وَمِيكَائِلَ عِنْدَ الْأَعْمَشِ فَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَاحِبَ الصُّورِ فَقَالَ عَنْ يَمِينِهِ جِبْرَائِلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِلُ

محمد بن خازم نے بیان کیا ہے کہ اعمش کے پاس یہ ذکر ہوا کہ جبرایل اور میکائیل کی قراءت کیسے ہے؟ تو اعمش نے سعد الطائی عن عطیہ العوفی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صور پھونکنے والے فرشتے کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اس کی دائیں طرف حضرت جبرائل ہیں اور اس کی بائیں طرف میکائل ہیں۔

فائدہ: ابن رسلان نے بیان کیا ہے کہ اعمش کی قراءت ان دونوں لفظوں میں ہمزہ کے بعد دو یاء کے ساتھ ہے۔

3486۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مَعْمَرٌ وَرُبَّمَا ذَكَرَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَقْرَؤُنَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ وَأَوَّلُ مَنْ قَرَأَهَا مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ مَرْوَانُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ

معمر نے زہری سے روایت کیا ہے اور معمر نے کہا ہے: کبھی زہری نے حضرت ابن مسیب کا ذکر بھی کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حضور نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم تمام مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ پڑھتے تھے۔ اور جس نے سب سے پہلے مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ پڑھا ہے وہ مروان ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث زہری عن انس اور زہری عن سالم عن ابیہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

3487۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا قِرَائَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ يُقَطِّعُ قِرَائَتَهُ آيَةً آيَةً قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ الْقِرَائَةُ

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْقَدِيمَةُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ [1]

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ سورۂ فاتحہ کی قراءت ایک ایک آیت کر کے وقفہ کے ساتھ کرتے تھے (یعنی ہر آیت پر وقفہ کرتے اور اسے دوسری سے جدا رکھتے تھے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ۔ ابوداود نے کہا ہے: میں نے احمد کو یہ کہتے سنا ہے قرآنی قراءت مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ہے۔

3488۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حِمَارٍ وَالشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَقَالَ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ هَذِهِ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَامِيَةٍ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا: میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا درآنحالیکہ آپ ﷺ گدھے پر سوار تھے اور سورج غروب ہونے کے قریب تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے یہ کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گرم چشمے میں غروب ہوتا ہے۔ (یعنی آپ نے عین حامیة فرمایا۔ ابن عباس کی قراءت میں یہ عین حمئة بھی ہے اور یہ دونوں قراءتیں مشہور ہیں)۔

3489۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ مَوْلًى لِابْنِ الْأَسْقَعِ رَجُلَ صِدْقٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَهُمْ فِي صُفَّةِ الْمُهَاجِرِينَ فَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ أَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ

ابن اسقع کا آزاد کردہ غلام ایک سچا آدمی تھا، اس نے اسقع سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے ابن سقع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی مکرم ﷺ مہاجرین کے صفہ میں تشریف لائے، تو ایک آدمی نے آپ سے عرض کی: قرآن کریم میں کون سی آیت (از روئے اجر و ثواب کے) بڑی ہے؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ الی آخر الآیة۔

فائدہ: آیۃ الکرسی کے عظیم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں اسماء اور صفات کے اصول جمع کر دیے گئے ہیں یعنی الٰہیت، وحدانیت، حیات، الملک، قدرت اور ارادہ۔ ابن رسلان نے بیان کیا ہے کہ اس آیت میں رسول اللہ ﷺ نے القیوم پڑھا ہے اور اس لفظ کی دو غیر متواتر قراءتیں القیام اور القیم بھی ہیں۔ اسی کو بیان کرنے کے لیے حدیث یہاں ذکر کی گئی ہے۔ (بذل المجہود ص 331 ج 16)

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3490۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَرَأَ هَيْتَ لَكَ فَقَالَ شَقِيقٌ إِنَّا نَقْرَؤُهَا هِئْتُ لَكَ يَعْنِي فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْتُ أَحَبُّ إِلَيَّ

شقیق نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے هِئْتُ لَكَ پڑھا ہے۔ اور شقیق نے کہا ہے کہ ہم تو اسے هِئْتُ لَكَ پڑھتے ہیں، یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو اسے اس طرح پڑھوں گا جیسے مجھے پڑھایا گیا ہے اور یہی میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

3491۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللهِ إِنَّ أُنَاسًا يَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ وَقَالَتْ هِيتَ لَكَ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ كَمَا عُلِّمْتُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ

شقیق نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: بلاشبہ لوگ یہ آیت اس طرح پڑھتے ہیں وَقَالَتْ هِيتَ لَكَ تو انہوں نے فرمایا: میں تو اس طرح پڑھوں گا جس طرح مجھے پڑھایا گیا ہے اور میرے نزدیک یہی زیادہ پسندیدہ ہے۔ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ۔

3492۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرمایا: ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ

فائدہ: تاء کے ضمہ اور فاء کے فتحہ کے ساتھ صیغہ مجہول کی صورت میں ابن عامر کی قراءت ہے۔ جب کہ نافع نے اسے یاء مضموم کے ساتھ يُغْفَرْ لَكُمْ پڑھا ہے اور باقی تمام نے نون مفتوح اور فاء مکسور کے ساتھ نَغْفِرْ لَكُمْ پڑھا ہے۔

3493۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْنَا سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي مُخَفَّفَةً حَتَّى أَتَى عَلَى هَذِهِ الْآيَاتِ

ہشام بن عروہ نے حضرت عروہ سے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور آپ نے ہم پر اس طرح قراءت فرمائی أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا۔ ابوداود نے کہا ہے کہ آپ نے راء کو مخفف پڑھا ہے یہاں تک کہ آپ ان آیات پر آپہنچے (جو اس کے بعد ہیں)

فائدہ: اس کی قراءت میں قراء سبعہ کا اختلاف ہے۔ ابوکثیر اور ابن عمر نے راء کو مشدد پڑھا ہے اور باقی قراء نے مخفف پڑھا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْحَمَّامِ (حمام (غسل کرنے) کے احکام کا بیان)

3494۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي عُذْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فِي الْمَيَازِرِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مردوں اور عورتوں کو) حمام میں داخل ہونے سے منع فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے مردوں کو رخصت عطا فرمائی کہ وہ تہبند باندھ کر اس میں جا سکتے ہیں۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ مردوزن کا اختلاط نہ ہو، کشف عورت اور بے پردگی سے اجتناب اور احتیاط لازم اور ضروری ہے۔

3495۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلَ نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنْتُنَّ قُلْنَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ قَالَتْ لَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُورَةِ الَّتِي تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ نَعَمْ قَالَتْ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَخْلَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِلَّا هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ تَعَالَى قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَهُوَ أَتَمُّ وَلَمْ يَذْكُرْ جَرِيرٌ أَبَا الْمَلِيحِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

ابوالملیح نے بیان کیا ہے کہ اہل شام کی کچھ عورتیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں تو آپ نے پوچھا: تم کہاں سے آئی ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اہل شام میں سے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: شاید تم ایسے شہر سے ہو جہاں کی عورتیں حمام میں داخل ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو عورت اپنے گھر کے سوا کہیں اپنے کپڑے اتارتی ہے تو اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان جو پردہ ہے وہ پھٹ جاتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا: یہ جریر کی روایت ہے اور یہ زیادہ مکمل ہے اور جریر نے ابوالملیح کا ذکر نہیں کیا بلکہ کہا: قال قال رسول اللہ ﷺ۔

3496۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُونَ فِيهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِالْأُزُرِ وَامْنَعُوهَا النِّسَاءَ إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نُفَسَاءَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تمہارے لیے عجم کی زمین (علاقہ) فتح کی جائے گی اور عنقریب تم اس میں ایسے گھر پاؤ گے جنہیں حمامات کہا جاتا ہے۔ پس چاہیے کہ مرد بغیر تہبند کے ان میں داخل نہ ہوں اور مریضہ یا نفاس والی عورت کے سوا عورتوں کو بھی ان میں داخل ہونے سے منع کرو۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّعَرِّي (ننگے ہونے سے نہی کا بیان)

3497۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ بِلَا إِزَارٍ[1]، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْأَوَّلُ أَتَمُّ

حضرت یعلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو بغیر چادر باندھے کھلی زمین میں غسل کرتے دیکھا۔ تو آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ پھر آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت حیاء والا ہے، پردہ پوش ہے، حیاء اور پردے کو پسند کرتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو اسے چاہیے کہ وہ ستر ڈھانپ کر غسل کرے۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، اسود بن عامر، ابوبکر بن عیاش نے عبدالملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن صفوان بن یعلی عن ابیہ عن النبی ﷺ کی سند سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: پہلی حدیث اتم ہے۔

فائدہ: جب غسل لوگوں کی موجودگی میں ہو تو پردہ واجب ہے اور اگر تنہائی میں ہو تو پردہ مستحب ہے۔ حضرت عیاض سے منقول ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک خلوت میں ننگے بدن غسل کرنا جائز ہے۔ (بذل ص339 ج16)

3498۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَرْهَدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ جَرْهَدٌ هَذَا مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ أَنَّهُ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عِنْدَنَا وَفَخِذِي مُنْكَشِفَةٌ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

زرعہ بن عبدالرحمن بن جرہد نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے، انہوں نے بیان کیا: یہ جرہد اصحاب صفہ میں سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف فرما تھے اور میری ران ننگی ہو گئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو جانتا نہیں کہ ران بھی شرمگاہ ہے؟ (مقصود یہ ہے کہ اسے کھلا نہیں چھوڑنا چاہیے)

3499۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا تَكْشِفْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ فِيهِ نَكَارَةٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اپنی ران نہ کھول اور نہ ہی زندہ اور مردہ آدمی کی ران کی طرف دیکھ۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث میں نکارت ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں بلا ازار نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعَرِّي (بدن ننگا ہو جانے کا بیان)

3500۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيلًا فَبَيْنَا أَمْشِي فَسَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً

حضرت مسور بن مخرمہ نے بیان کیا ہے کہ میں ایک بھاری بھرکم پتھر اٹھائے ہوئے تھا۔ پس اس اثناء میں کہ میں چل رہا تھا کہ میرا کپڑا (تہبند) مجھ سے گر گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: تو اپنا کپڑا اوپر اٹھا لے اور تم ننگے بدن مت چلو۔

3501۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى نَحْوَهُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَيَنَّهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

بہز بن حکیم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہماری شرمگاہیں، نہ ہم انہیں ڈھانپتے ہیں اور نہ ہم انہیں ننگا چھوڑتے ہیں۔ (یعنی کچھ حصہ ڈھانپ لیتے ہیں اور کچھ حصہ ننگا چھوڑ دیتے ہیں ہمیں کیا کرنا چاہیے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی زوجہ یا کنیز کے سوا ہر ایک سے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھ۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ جب بہت سے لوگ آپس میں ملے جلے ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو استطاعت رکھے کہ کوئی بھی اسے نہ دیکھے تو پھر چاہیے کہ اسے کوئی نہ دیکھے۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ جب ہم میں سے کوئی خلوت میں ہو تو؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ لوگوں سے زیادہ اس سے حیاء کی جائے۔

فائدہ: شرم وحیاء کا دامن کسی حال میں بھی نہ چھوڑنا چاہیے چاہے آدمی خلوت و تنہائی میں ہو یا جلوت اور دوست احباب کی محفل میں ہو۔

3502۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عُرْيَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عُرْيَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ[1] وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ

حضرت عبدالرحمن بن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کے ننگے بدن کی طرف نہ دیکھے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ننگے بدن کی طرف دیکھے اور کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔ (جبکہ

1۔ ایک نسخہ میں واحد نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دونوں کے مابین کوئی پردہ یا رکاوٹ حائل نہ ہو کیونکہ اس طرح فساد اور برائی پھیلنے کا قوی اندیشہ ہے، لہٰذا اس سے اجتناب ازحد لازم ہے)۔

3503۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الطُّفَاوَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَى امْرَأَةٍ إِلَّا وَلَدًا أَوْ وَالِدًا قَالَ وَذَكَرَ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا

ابونضرہ نے طفاوہ قبیلے کے ایک آدمی سے اور اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ اور کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ (ننگے بدن ایک کپڑے میں) نہ لیٹے سوائے بچے (جو چھوٹا ہو) یا والد کے (یعنی بچہ باپ کے ساتھ یا باپ بچے کے ساتھ لیٹ سکتا ہے)۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ نے تیسرے فرد کا بھی ذکر کیا لیکن میں اسے بھول گیا۔ (اس میں احتمال یہ ہے کہ شاید اس سے مراد والدہ یا دادا یا انہیں کے رشتے کا کوئی آدمی ہو)۔ واللہ اعلم بالصواب (بذل ص346 ج16)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَاب اللِّبَاسِ (لباس کے احکام کا بیان)

3504۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ إِمَّا قَمِيصًا أَوْ عِمَامَةً ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ قَالَ أَبُو نَضْرَةَ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا لَبِسَ أَحَدُهُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا قِيلَ لَهُ تُبْلَى وَيُخْلِفُ اللهُ تَعَالَى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا سَعِيدٍ وَحَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أَبُو دَاوُد حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالثَّقَفِيُّ سَمَاعُهُمَا وَاحِدٌ[1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کپڑا پاتے، تو اس کا نام لے کر پکارتے یعنی قمیص ہوتی یا عمامہ (دستار) شریف ہوتا۔ پھر یہ دعا کرتے: اے اللہ! تیرے لیے ہی سب تعریفات ہیں، تو نے ہی مجھے یہ لباس پہنایا ہے۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور خیر کی التجا کرتا ہوں اور اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے اسے بنایا گیا اور میں تجھ سے اس کے شر سے اور اس کے شر سے جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے پناہ مانگتا ہوں۔

ابونضرہ نے کہا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو اسے یہ کہا جاتا تھا: تو اسے پرانا کرے اور اللہ تعالیٰ اس کے بعد تجھے اور عطا فرمائے (گویا اس کے لیے درازی عمر کی دعا بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطاء پر شکران نعمت کا اظہار بھی)۔

مسدد، عیسیٰ بن یونس نے جریری سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ مسلم بن ابراہیم، محمد بن دینار نے جریری سے ان کی اسناد کے ساتھ اور اسی مفہوم کی حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ عبدالوہاب ثقفی نے اس کی سند سے حضرت ابوسعید کا ذکر نہیں کیا۔ اور حماد بن سلمہ نے کہا ہے: عن الجریری عن ابی العلاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حماد بن سلمہ اور ثقفی دونوں کا سماع ایک ہے۔

3505۔ حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ

1۔ قال ابوداؤد حماد بن سلمۃ الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی کَسَانِی هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ

حضرت سہل بن معاذ بن انس نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کھانا کھایا اور پھر یہ کہا: سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور اس نے مجھے یہ عطا فرمایا میری جانب سے کسی حرکت اور قوت کے بغیر، تو اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے گئے۔ فرمایا: اور جس کسی نے کوئی نیا کپڑا پہنا، پھر یہ کہا: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری محنت و مشقت اور قوت کے بغیر مجھے یہ عطا فرمایا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے گئے۔

بَاب فِيمَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا (جو نیا کپڑا پہنے اس کے لیے کون سی دعا مانگی جائے؟)

3506۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ الْجَرَّاحِ الْأَذَنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِكِسْوَةٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ صَغِيرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ أَحَقَّ بِهٰذِهِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا فَأَلْبَسَهَا إِيَّاهَا ثُمَّ قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي مَرَّتَيْنِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمٍ فِي الْخَمِيصَةِ أَحْمَرَ أَوْ أَصْفَرَ وَيَقُولُ سَنَاهْ سَنَاهْ يَا أُمَّ خَالِدٍ وَسَنَاهْ فِي كَلَامِ الْحَبَشَةِ الْحَسَنُ

ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کئی کپڑے لائے گئے: ان میں سے سیاہ رنگ کی دھاری دار چھوٹی سی اونی چادر بھی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کا زیادہ مستحق کسے خیال کرتے ہو؟ تو ساری قوم خاموش رہی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اسے لایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے وہ چادر پہنادی۔ پھر ارشاد فرمایا: تو اسے پھاڑے اور اسے پرانا کرے (مراد یہ ہے کہ تو دیر تک زندہ رہے) آپ نے یہی دعا دوبارہ فرمائی اور آپ ﷺ چادر کی تصاویر کی طرف دیکھنے لگے وہ سرخ رنگ کی تھیں یا زرد رنگ کی۔ اور فرماتے جاتے: سناہ سناہ اے ام خالد! اور لغت حبشہ میں سناہ حسن اور خوبصورتی کو کہتے ہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْقَمِيصِ (قمیص سے متعلقہ روایات کا بیان)

3507۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْقَمِيصُ

حضرت عبداللہ بن بریدہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے نزدیک لباس میں سب سے زیادہ پسندیدہ قمیص تھی۔

3508۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ قَمِيصٍ[1]

1۔ حدیث نمبر 3508 صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے نزدیک قمیص سے زیادہ پسندیدہ اور کوئی کپڑا نہ تھا۔

3509۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ كُمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى الرُّسْغِ

شہر بن حوشب نے حضرت اسماء بنت یزید سے روایت کیا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی قمیص کا بازو کلائی تک ہوتا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَقْبِيَةِ (قباء سے متعلقہ روایات کا بیان)

3510۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْمَعْنَى أَنَّ اللَّيْثَ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قِبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ زَادَ ابْنُ مَوْهَبٍ مَخْرَمَةُ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ لَمْ يُسَمِّهِ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور آپ نے مخرمہ کو کوئی شے عطا نہ فرمائی۔ تو مخرمہ نے کہا: اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ انہوں نے مجھے کہا: تو اندر جا اور میری جانب سے آپ کو باہر بلاؤ۔ مسور کہتے ہیں: سو میں نے آپ کو بلایا۔ آپ ﷺ مخرمہ کی طرف باہر تشریف لائے اور آپ ان میں سے ایک قباء پہنے ہوئے تھے اور آتے ہی فرمایا: میں نے یہ قباء تیرے لیے مخفی رکھی ہے۔ تو مخرمہ نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا۔ ابن موہب نے لفظ مخرمہ کا اس میں اضافہ کیا ہے پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مخرمہ راضی ہو گیا۔ قتیبہ نے کہا ہے: عن ابن ابی ملیکۃ انہوں نے ان کا نام ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الشُّهْرَةِ (شہرت کے لیے لباس پہننے کا بیان)

3511۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنِ الْمُهَاجِرِ الشَّامِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِثْلَهُ زَادَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ثُمَّ تُلَهَّبُ فِيهِ النَّارُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور محمد بن عیسیٰ نے حدیث شریک میں کہا ہے: یرفعہ یعنی وہ اسے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے شہرت کے لیے لباس پہنا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اسی کی مثل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لباس پہنائے گا۔ اور ابوعوانہ سے یہ زائد مروی ہے کہ پھر اس لباس میں آگ بھڑکا دی جائے گی۔

مسدد اور ابوعوانہ نے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن) ذلت ورسوائی کا لباس پہنائے گا۔

3512۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي مُنِيبٍ الْجُرَشِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی، تو وہ ان میں سے ہوگا (یعنی جس نے اپنی وضع قطع اور عادات واطوار میں کسی قوم سے مشابہت اختیار کی چاہے وہ کفار ہوں یا فساق وفجار یا پھر صالحین ونیکوکار تو وہ انہیں میں سے سمجھا جائے گا)۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الصُّوفِ وَالشَّعَرِ (اون اور بالوں کا لباس پہننے کا بیان)

3513۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ وَقَالَ حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے درآنحالیکہ آپ ﷺ سیاہ بالوں سے بنی ہوئی دھاری دار چادر اپنے اوپر لیے ہوئے تھے۔ (مرحل کا یہ معنی بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس پر پالان کی مثل تصاویر بنی ہوئی تھیں)۔ حسین نے کہا ہے: ہمیں یحییٰ بن زکریا نے یہ حدیث بیان کی ہے)۔

3514۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ اسْتَكْسَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَسَانِي خَيْشَتَيْنِ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَكْسَى أَصْحَابِي

لقمان بن عامر نے عتبہ بن عبد السلمی سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے لباس طلب کیا، تو آپ ﷺ نے مجھے کتان کے دو کپڑے پہنا دیے۔ تحقیق میں نے اپنے آپ کو دیکھا تو میں نے لباس کے اعتبار سے اپنے آپ کو اپنے ساتھیوں سے بہتر خیال کیا۔

3515۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبِي يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا ﷺ وَقَدْ أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ حَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میرے باپ نے مجھے کہا: اے میرے بیٹے! اگر تو ہمیں دیکھتا اس حال میں کہ ہم اپنے نبی مکرم ﷺ کے ساتھ ہوتے اور ہمیں بارش آلیتی، تو تجھے گمان ہونے لگتا کہ ہماری بو بھیڑوں کی بو کی مثل ہے (یعنی چونکہ ہم اون کا لباس پہنتے تھے اس وجہ سے اس سے بھیڑوں اور بکریوں کی بو آتی تھی)۔

3516۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ ذِي يَزَنَ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةً أَخَذَهَا بِثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ نَاقَةً فَقَبِلَهَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بادشاہ ذی یزن نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ایک حلہ بطور ہدیہ تحفہ بھیجا۔ جسے اس نے تینتیس اونٹوں یا اتنی ہی اونٹنیوں کے بدلے لیا تھا تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرمالیا۔

3517۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اشْتَرَى حُلَّةً بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ قَلُوصًا فَأَهْدَاهَا إِلَى ذِي يَزَنَ

اسحاق بن عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیس سے کچھ زائد اونٹنیوں کے عوض ایک حلہ (مراد دو کپڑے ہیں) خریدا اور پھر ذی یزن کی طرف اسے ہدیہ بھیجا۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

بَاب لِبَاسِ الْغَلِيظِ (موٹا لباس پہننے کا بیان)

3518۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَعْنَى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ فَأَقْسَمَتْ بِاللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قُبِضَ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو وہ ہماری طرف ایک موٹی چادر نکال کر لائیں جو یمن میں بنائی جاتی ہے اور ایک کمبل جسے وہ ملبدہ کا نام دیتے تھے اور پھر انہوں نے اللہ کی قسم کھا کر فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کا وصال انہیں دو کپڑوں میں ہوا۔

3519۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو ثَوْرٍ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُورِيَّةُ أَتَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ فَقَالَ ائْتِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَلَبِسْتُ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنْ حُلَلِ الْيَمَنِ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلًا جَمِيلًا جَهِيرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَالُوا مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا هَذِهِ الْحُلَّةُ قَالَ مَا تَعِيبُونَ عَلَيَّ لَقَدْ رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنَ الْحُلَلِ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي زُمَيْلٍ سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحَنَفِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ جب حروریہ (برگشتہ ہوکر) نکلے تو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: تم اس قوم کے پاس جاؤ۔ چنانچہ میں یمن کے بنے ہوئے حلوں میں سے انتہائی خوبصورت لباس پہنے ہوئے وہاں گیا۔ راوی حدیث ابوزمیل نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما انتہائی خوبصورت اور وجیہ آدمی تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اے ابن عباس! مرحبا۔ یہ حلہ کیسا ہے؟ تو آپ نے جواب فرمایا: جس پر تم مجھے طعنہ اور عیب دے رہے ہو۔ تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے زیادہ خوبصورت حلہ پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: ابوزمیل کا نام سماک بن ولید حنفی ہے۔

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَزِّ (خز سے متعلقہ روایات کا بیان)

3520۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّازِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَخْبَرَنِي أَبِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بِبُخَارَى عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ عَلَيْهِ عِمَامَةُ خَزٍّ سَوْدَاءُ فَقَالَ كَسَانِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذَا لَفْظُ عُثْمَانَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِهِ

ابوعبداللہ بن سعد نے اپنے باپ سعد سے بیان کیا ہے کہ میں نے بخارا میں ایک آدمی کو سفید خچر پر سوار دیکھا۔ اس کے سر پر سیاہ خز کا عمامہ تھا (خز سے مراد ایسا کپڑا ہے جو ریشم اور اون کو ملا کر بنا جائے) اس نے کہا: مجھے یہ عمامہ رسول اللہ ﷺ نے پہنایا ہے۔ یہ عثمان کے الفاظ ہیں اور ان کی حدیث میں اخبار ہے۔

3521۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ وَاللهِ يَمِينٌ أُخْرَى مَا كَذَّبَنِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ وَالْحَرِيرَ وَذَكَرَ كَلَامًا قَالَ يُمْسَخُ مِنْهُمْ آخَرُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَعِشْرُونَ نَفْسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَوْ أَكْثَرُ لَبِسُوا الْخَزَّ مِنْهُمْ أَنَسٌ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ[1]

ابو عامر یا ابو مالک نے بیان کیا ہے: قسم بخدا! مجھے کسی نے نہیں جھٹلایا کہ اس نے یہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے (یعنی میرے سماع میں کسی نے شک نہیں کیا) کہ میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو خز اور ریشم کو حلال سمجھنے لگیں گے۔ پھر کچھ اور بیان کیا پھر فرمایا: ان میں سے کچھ کو بندر اور کچھ کو خنزیر بنا دیا جائے گا قیامت کے دن تک۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے بیس افراد ہیں یا اس سے بھی زیادہ جنہوں نے خز (یعنی اون ملا ریشمی کپڑا) پہنا ہے۔ ان میں سے حضرت انس اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ (ریشم پہننے کے بارے میں روایات کا بیان)

3522۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ[2] إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں وَلِلْوُفُودِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَالَ حُلَّةُ إِسْتَبْرَقٍ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ وَقَالَ تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے کے قریب ریشمی حلہ دیکھا جو بیچا جا رہا تھا۔ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اگر آپ اسے خرید فرمالیں اور آپ اسے جمعہ کے دن اور کسی وفد سے ملاقات کے دن پہنا کریں (تو انتہائی خوبصورت لگے گا)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔ پھر ان میں سے کچھ حلے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ نے مجھے وہ حلہ پہننے کے لیے عطا فرمایا ہے حالانکہ آپ نے عطارد کے حلہ کے بارے میں اس طرح فرمایا تھا جو فرمایا تھا۔ (عطارد اس آدمی کا نام ہے جو مسجد کے پاس حلہ بیچ رہا تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں نے وہ اس لیے نہیں دیا کہ تم اسے پہن لو۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ اپنے ایک مشرک بھائی کو مکہ مکرمہ میں دے دیا۔ (اس کا نام عثمان بن حکیم تھا)

احمد بن صالح، ابن وہب، یونس اور عمرو بن حارث نے ابن شہاب عن سالم بن عبداللہ عن ابیہ کی سند سے یہی واقعہ بیان کیا ہے اور اس میں حلہ استبرق کے الفاظ ہیں اور اس میں مزید یہ ہے کہ پھر آپ نے حضرت عمر کی طرف دیباج کا جبہ بھیجا اور فرمایا: تم اسے بیچ دو اور اس کے ساتھ اپنی حاجات وضروریات پوری کرو۔

3523۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا وَهَكَذَا أُصْبُعَيْنِ وَثَلَاثَةً وَأَرْبَعَةً

ابوعثمان النہدی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن فرقد کی طرف لکھا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ریشم سے منع فرمایا ہے سوائے اس کے کہ وہ اتنا اور اتنا یعنی دو، تین اور چار انگلیاں ہو۔

3524۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ أُهْدِيَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَأَتَيْتُهُ فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ریشمی حلہ بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے میری طرف بھیجا۔ پس میں نے اسے پہنا اور آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ تو میں نے آپ کے چہرہ مقدس پر غضب کے آثار دیکھے۔ اور آپ نے فرمایا: میں نے تمہاری طرف یہ اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو۔ پھر آپ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا تو میں نے اسے اپنی عورتوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

بَابُ مَنْ كَرِهَهُ (ان کا بیان جنہوں نے اسے مکروہ جانا)

3525۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فِي الرُّكُوعِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْمَرْوَزِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِهَذَا قَالَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا زَادَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے، عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے، سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قراءت کرنے سے منع فرمایا۔

احمد بن محمد مروزی، عبدالرزاق، معمر سے زہری عن ابراہیم بن عبداللہ بن حنین عن ابیہ کی سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس میں یہ بیان کیا۔ ہے کہ آپ نے رکوع اور سجود میں قراءت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

موسیٰ بن اسماعیل، حماد نے محمد بن عمرو عن ابراہیم بن عبداللہ کی سند سے یہ روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے: میں نہیں کہتا کہ آپ نے تمہیں منع فرمایا ہے۔

3526۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ الرُّومِ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مُسْتَقَةً مِنْ سُنْدُسٍ فَلَبِسَهَا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدَيْهِ تَذَبْذَبَانِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى جَعْفَرٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا قَالَ فَمَا أَصْنَعُ بِهَا قَالَ أَرْسِلْ بِهَا إِلَى أَخِيكَ النَّجَاشِيِّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شاہ روم نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف باریک اور انتہائی لطیف ریشم (سندس) کا ایک چغہ بطور تحفہ بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا اور میں آپ کے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ حرکت کر رہے تھے۔ پھر آپ نے وہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیا۔ تو آپ نے اسے پہنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تجھے یہ اس لیے نہیں دیا تھا کہ تو اسے پہن لے۔ انہوں نے عرض کی: پھر میں اسے کیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اسے اپنے بھائی نجاشی کی طرف بھیج دے۔

3527۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ قَالَ وَأَوْمَأَ الْحَسَنُ إِلَى جَيْبِ قَمِيصِهِ قَالَ وَقَالَ أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ أَلَا وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ قَالَ سَعِيدٌ أُرَاهُ قَالَ إِنَّمَا حَمَلُوا قَوْلَهُ فِي طِيبِ النِّسَاءِ عَلَى أَنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ فَأَمَّا إِذَا كَانَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا فَلْتَتَطَيَّبْ بِمَا شَاءَتْ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سرخ اون کے زین پوش پر سوار نہیں ہوتا اور میں عصفر سے رنگا ہوا کپڑا نہیں پہنتا اور نہ میں ایسی قمیص پہنتا ہوں جسے ریشم سے بند لگا ہوا ہو اور حسن نے اس سے اشارہ اپنی قمیص کے گریبان کی طرف کیا۔ اور فرمایا: خبردار! آگاہ رہو مردوں کی خوشبو ایسی ہوا ہے جس کی رنگت نہ ہو (یعنی خوشبو تو ہو لیکن اس کا کوئی ظاہر رنگ نہ ہو جیسا کہ گلاب وغیرہ) اور آگاہ رہو! عورتوں کی خوشبو ایسا رنگ ہے جس کی ہوا نہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہو (یعنی وہ نظر تو آئے لیکن اس کی خوشبو دوسرے تک نہ پہنچے جیسے مہندی وغیرہ) سعید نے کہا ہے کہ گمان یہ ہے کہ علماء نے عورتوں کی خوشبو کے بارے میں قول کو اس معنی پر محمول کیا ہے کہ ایسا تب ہے جب وہ عورت اپنے خاوند کے گھر سے باہر نکلے۔ اور جب وہ اپنے خاوند کے پاس اس کے گھر میں ہو تو پھر جو چاہے وہی خوشبو لگائے۔

3528۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ يَعْنِي الْهَيْثَمَ بْنَ شَفِيٍّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي يُكْنَى أَبَا عَامِرٍ رَجُلٌ مِنَ الْمَعَافِرِ لِنُصَلِّيَ بِإِيلْيَاءَ وَكَانَ قَاصُّهُمْ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ أَبُو رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ أَبُو الْحُصَيْنِ فَسَبَقَنِي صَاحِبِي إِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَدِفْتُهُ[1] فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَأَلَنِي هَلْ أَدْرَكْتَ قَصَصَ أَبِي رَيْحَانَةَ قُلْتُ لَا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبَى وَرُكُوبِ النُّمُورِ وَلُبُوسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ الْخَاتَمِ[2]

ابوالحصین الہیثم بن شفی نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے ساتھی کے ہمراہ نکلا، اس کی کنیت ابو عامر تھی اور وہ بنی معافر کا ایک آدمی تھا، تاکہ ہم بیت المقدس میں جا کر نماز پڑھیں۔ اس وقت ان کا خطیب بنی ازد کا ایک آدمی تھا جسے ابوریحانہ کہا جاتا تھا اور وہ صحابہ کرام میں سے تھا۔ ابوالحصین نے کہا: میرا ساتھی مجھ سے پہلے مسجد کی جانب گیا پھر اس کے پیچھے میں بھی گیا اور جا کر اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ تو اس نے مجھ سے پوچھا: کیا تو ابوریحانہ کے واقعہ پر آگاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ پھر اس نے کہا: میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے منع فرمایا ہے: دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنے سے، بڑھاپے کے بال اکھیڑنے سے، بغیر لباس کے ایک مرد کے دوسرے مرد کے پاس سونے سے اور اسی طرح بغیر لباس کے ایک عورت کے دوسری عورت کے پاس لیٹنے سے، عجمیوں کی طرح کسی آدمی کو اپنے کپڑوں کے نیچے ریشم پہننے سے، یا عجمیوں کی مثل اپنے کندھوں پر ریشم کا کپڑا ڈالنے سے، کسی کا سامان اچک لینے سے، چیتوں کی کھال پہننے سے اور صاحب سلطنت کے سوا (مراد مفتی، قاضی اور سلطان وقت یا ہر وہ فرد جسے مہر لگانے کے لیے انگوٹھی کی ضرورت ہو) کسی اور کو انگوٹھی پہننے سے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ اس حدیث میں انگوٹھی کا ذکر کرنے میں منفرد ہے۔

3529۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ نُهِيَ عَنْ مَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ سرخ زین پوش سے منع کیا گیا ہے۔

3530۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ

1۔ ایک نسخہ میں ثم ردفتہ کے بجائے ثم جئت ہے۔

2۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عنہ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے، ریشم کا لباس پہننے سے اور سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

3531۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا فِي صَلَاتِي وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو جَهْمِ بْنُ حُذَيْفَةَ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ غَانِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَالْأَوَّلُ أَشْبَعُ[1]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر پر نماز پڑھی، اس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ تو (دوران نماز) آپ ﷺ کی نظر اس کے نقوش پر پڑی۔ پس جونہی آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: میری یہ چادر ابوجہم کی طرف لے جاؤ، کیونکہ اس نے تو مجھے اپنی نماز سے غافل کر دیا ہے اور اس سے ایک سادہ چادر لیتے آؤ۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوجہم بن حذیفہ بن عدی بن کعب بن غانم میں سے تھا (اور اسی نے آپ کو پہلی چادر بطور ہدیہ پیش کی تھی)۔

ایک سند اس طرح بھی ہے۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ فی آخرین قالوا حدثنا سفیان عن الزھری عن عروۃ عن عائشہ رضی اللہ عنہا، آگے روایت اسی طرح ہے۔ اور پہلی سند زیادہ موزوں ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمِ وَخَيْطِ الْحَرِيرِ (نقش و نگار اور ریشم کے ساتھ سینے کی رخصت کا بیان)

3532۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ أَبُو عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي السُّوقِ اشْتَرَى ثَوْبًا شَامِيًّا فَرَأَى فِيهِ خَيْطًا أَحْمَرَ فَرَدَّهُ فَأَتَيْتُ أَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا جَارِيَةُ نَاوِلِينِي جُبَّةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ مَكْفُوفَةَ الْجَيْبِ وَالْكُمَّيْنِ وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيبَاجِ

عبداللہ ابوعمر جو کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بازار میں دیکھا۔ انہوں نے شام کا بنا ہوا ایک کپڑا خریدا اور اس میں سرخ ریشمی دھاگہ دیکھا تو وہ واپس کر دیا۔ پھر میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور میں نے ان سے اس کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے اپنی کنیز کو فرمایا: اے کنیز! رسول اللہ ﷺ کا جبہ میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ وہ ایک طیالسی جبہ (منقش اونی کپڑے کا بنا ہوا جبہ) نکال کر لائی جس کا گریبان، دونوں آستینیں اور آگے پیچھے کی مخصوص جگہیں ریشم سے سلی ہوئی تھیں۔

3533۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللهِ

1۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيرِ فَأَمَّا الْعَلَمُ مِنَ الْحَرِيرِ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خالص ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔لیکن جہاں تک ریشم کے نقش و نگار کا تعلق ہے اور کپڑے میں تانا ریشم کا ہونا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِعُذْرٍ (عذر کے سبب ریشم پہننے کا بیان)

ق 3534۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَلِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا

حضرت قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو سفر کے دوران ریشم کی قمیصیں پہننے کی رخصت عطا فرمائی، (کیونکہ) ان دونوں کو خارش لگی ہوئی تھی۔

بَابٌ فِي الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ (عورتوں کے لیے ریشم پہننے کا بیان)

3535۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ يَعْنِي الْغَافِقِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي

عبداللہ بن زریر غافقی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ریشم اٹھایا اور اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور سونا اٹھایا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھا اور پھر ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔(تو اسی سے یہ معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے پہننے میں کوئی حرج نہیں)۔

3536۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بُرْدًا سِيَرَاءَ قَالَ وَالسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے خود حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ پر دھاری دار چادر دیکھی۔ فرمایا: سیراء سے مراد ہے کہ اس میں عرضاً ریشم کے خطوط بنے ہوئے تھے۔

3537۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا نَنْزِعُهُ عَنِ الْغِلْمَانِ وَنَتْرُكُهُ عَلَى الْجَوَارِي قَالَ مِسْعَرٌ فَسَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ

حضرت عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم ریشم کو بچوں سے کھینچ لیتے ہیں اور بچیوں کے اوپر رہنے دیتے ہیں۔ مسعر نے کہا ہے کہ میں نے عمرو بن دینار سے اس کے بارے میں پوچھا تو وہ اسے نہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پہچانتے تھے۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الْحِبَرَةِ (یمنی دھاری دار کپڑا پہننے کا بیان)

3538۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِأَنَسٍ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَعْجَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ

ہمام نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کون سا لباس رسول اللہ ﷺ کے نزدیک زیادہ محبوب تھا یا کون سا لباس آپ ﷺ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ تھا؟ (یہ راوی کو شک ہے کہ کون سے الفاظ کہے) تو انہوں نے فرمایا: حبرہ (یعنی یمنی دھاری دار کپڑا)۔

بَابٌ فِي الْبَيَاضِ (سفید لباس کا بیان)

3539۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے سفید کپڑے پہنا کرو، کیونکہ وہ تمہارے کپڑوں میں سے بہترین (اور عمدہ) کپڑے ہیں اور اسی کپڑے میں اپنے مردوں کو کفن دو اور تمہارے سرمہ میں سے بہترین اثمد ہے (اس سے مراد سرمے کا پتھر ہے) وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔

بَابٌ فِي غَسْلِ الثَّوْبِ وَفِي الْخُلْقَانِ (کپڑوں کو دھونے اور میل کچیل نکالنے کا بیان)

3540۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ نَحْوَهُ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ أَمَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ وَرَأَى رَجُلًا آخَرَ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ أَمَا كَانَ هَذَا يَجِدُ مَاءً يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کو پراگندہ حال دیکھا درآنحالیکہ اس کے بال بکھرے پڑے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: کیا یہ کوئی ایسی شے نہیں پاتا جس کے ساتھ یہ اپنے بالوں کو آراستہ کر سکے۔ پھر آپ نے ایک دوسرے آدمی کو دیکھا، وہ میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اسے پانی میسر نہیں آتا کہ اس کے ساتھ یہ اپنے کپڑے دھولے۔

فائدہ: نظافت نصف ایمان ہے اس لیے ابتر اور پراگندہ حالت میں رہنا قطعاً موزوں نہیں ہے بلکہ صفائی اور طہارت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کا اہتمام کرنا ازحد ضروری ہے اگرچہ لباس زیادہ قیمتی نہ بھی ہو۔

3541۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي ثَوْبٍ دُونٍ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ أَيِّ الْمَالِ قَالَ قَدْ آتَانِي اللهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ

ابوالاحوص نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں میلے کپڑوں کے ساتھ حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس مال ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا: کون سی قسم کا مال ہے؟ تو عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، بکریاں، گھوڑے اور غلام وغیرہ سبھی کچھ عطا فرمایا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے تجھے اتنا مال عطا فرمایا ہے تو پھر چاہیے کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کی نعمت وکرامت کا اثر دکھائی دے۔

فائدہ: اگر رب کریم وسعت وخوشحالی عطا فرمائے تو پھر اظہار تشکر کے لیے اپنی بود وباش اور وضع قطع سے اس کا اظہار کرنا چاہیے۔ لیکن یہ احتیاط ضرور ملحوظ خاطر رہے کہ اس سے مقصود فخر ومباہات اور تکبر وغرور نہ ہو۔

بَابٌ فِي الْمَصْبُوغِ بِالصُّفْرَةِ (زرد رنگ سے رنگنے کا بیان)

3542۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْبُغُ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتَّى تَمْتَلِئَ ثِيَابُهُ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی ریش مبارک کو صفرہ (زرد رنگ کی خوشبو) سے رنگتے تھے یہاں تک کہ آپ کے کپڑے بھی اس کی زردی سے زرد ہو جاتے تھے۔ تو ان سے کہا گیا: آپ صفرہ سے کیوں رنگتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے رنگتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ ﷺ کے نزدیک اس سے پسندیدہ اور کوئی شے نہ تھی۔ اور حال یہ تھا کہ آپ ﷺ اپنے سارے کپڑے حتی کہ دستار مبارک بھی اس سے رنگتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کے نزدیک پسند وناپسند کا معیار حضور نبی کریم ﷺ کا عمل تھا کہ جو عمل آپ ﷺ نے کیا وہ سب سے زیادہ محبوب تھا اور جو آپ نے ناپسند کیا اس سے انہیں کوئی سروکار نہ تھا۔ یہی بندۂ مومن کے ایمان کی معراج ہے۔

بَابٌ فِي الْخُضْرَةِ (سبز رنگ کا بیان)

3543۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ حَدَّثَنَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ ﷺ فَرَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدَيْنِ أَخْضَرَيْنِ

ابورمثہ نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے باپ کے ہمراہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ پر دو سبز

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رنگ کی چادریں دیکھیں۔

فائدہ: ابن رسلان نے کہا ہے کہ سبز رنگ کا لباس اہل جنت کا لباس ہے اور سبز رنگ تمام رنگوں سے بڑھ کر آنکھوں کے لیے مفید اور نفع بخش ہے۔ (بذل ص590 ج16)

بَابٌ فِي الْحُمْرَةِ (سرخ رنگ کا بیان)

3544۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ هَبَطْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ ثَنِيَّةٍ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الرَّيْطَةُ عَلَيْكَ فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنُّورًا لَهُمْ فَقَذَفْتُهَا فِيهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَفَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک گھاٹی سے اترے۔ تو آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے درآنحالیکہ مجھ پر کسم سے رنگا ہوا ایک باریک کپڑا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر یہ کپڑا کیسا ہے؟ میں نے پہچان لیا کہ آپ ﷺ نے اسے ناپسند کیا ہے۔ پس میں اپنے گھر پہنچا، گھر والے تنور جلا رہے تھے تو میں نے وہ کپڑا اس میں ڈال دیا۔ پھر دوسرے دن میں آپ ﷺ کے پاس آیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! اس کپڑے کے بارے میں کیا کیا؟ میں نے آپ ﷺ کو سارے واقعہ کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اسے اپنے گھر والوں میں سے کسی (عورت) کو کیوں نہ پہنا دیا کیونکہ عورتوں کے لیے تو اسے کے پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے ایک تو یہ معلوم ہوا ہے کہ مردوں کے لیے سرخ رنگ ناپسند کیا گیا ہے۔ اور دوسرا اصحابی کی محبت رسول کا بیان ہے کہ جس کپڑے کو رسول اللہ ﷺ نے پسند نہیں فرمایا آپ نے اسے اپنے پاس رکھنا یا گھر والوں کو پہنانا بھی پسند نہیں فرمایا بلکہ اسے جلا کر راکھ بنا دیا۔ یہی ایمان کامل کا تقاضا ہے۔

3545۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ الْغَازِ الْمُضَرَّجَةُ الَّتِي لَيْسَتْ بِمُشَبَّعَةٍ وَلَا الْمُوَرَّدَةُ

ہشام بن الغاز نے بیان کیا ہے کہ مضرجہ سے مراد ایسا سرخ رنگ ہے جو نہ انتہائی گہرا ہو اور نہ بالکل ہلکا (گلابی) رنگ ہو۔

3546۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ شُفْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَآنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ أُرَاهُ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَانْطَلَقْتُ فَأَحْرَقْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ فَقُلْتُ أَحْرَقْتُهُ قَالَ أَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ثَوْرٌ عَنْ خَالِدٍ فَقَالَ مُوَرَّدٌ وَطَاوُسٌ قَالَ مُعَصْفَرٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا۔ ابو علی اللؤلوی نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ کی جانب سے مجھے اس حال میں دیکھا گیا کہ مجھ پر ایسا کپڑا تھا جو کسم کے ساتھ خفیف سا رنگا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ سو میں چلا گیا اور میں نے اسے جلا دیا۔ تو پھر حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا: تو نے اپنے کپڑے کو کیا کیا ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے اسے جلا دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اپنے گھر والوں میں سے کسی (عورت) کو کیوں نہیں پہنا دیا؟ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ثور نے خالد سے روایت کیا ہے اور لفظ مورد ذکر کیا ہے اور طاؤس نے معصفر ذکر کیا ہے (دونوں لفظ قریب المعنی ہیں، البتہ معصفر زیادہ واضح ہے)

3547۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَابَةَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا۔ اس پر دو سرخ کپڑے تھے۔ اس نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا۔

3548۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى رَوَاحِلِنَا وَعَلَى إِبِلِنَا أَكْسِيَةً فِيهَا خُيُوطُ عِهْنٍ حُمْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا أَرَى هَذِهِ الْحُمْرَةَ قَدْ عَلَتْكُمْ فَقُمْنَا سِرَاعًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى نَفَرَ بَعْضُ إِبِلِنَا فَأَخَذْنَا الْأَكْسِيَةَ فَنَزَعْنَاهَا عَنْهَا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو رسول اللہ ﷺ نے ہماری سواریوں اور ہمارے اونٹوں پر ایسے زین پوش دیکھے جن میں سرخ اون کے دھاگوں کی دھاریاں تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! آگاہ رہو میں اس سرخی کو دیکھ رہا ہوں کہ یہ تم پر غالب آ رہی ہے۔ پس ہم رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سن کر اتنی تیزی سے اٹھے کہ ہمارے بعض اونٹ بھاگ پڑے اور ہم نے ان زین پوشوں کو پکڑا اور انہیں ان سے اتار لیا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام نے جونہی محسوس کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر ناگواری کا اظہار کیا ہے تو بغیر کسی لیت ولعل کے انہیں فوراً اتار پھینکا اور اس میں ذرہ بھر تاخیر گوارا نہ کی۔ اتباع مصطفی کریم کا یہی تقاضا ہے رب کریم بے لاگ اتباع اور محبت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

3549۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ يَعْنِي ابْنَ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ الْأَبَحِّ السَّلِيحِيِّ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَتْ كُنْتُ يَوْمًا عِنْدَ زَيْنَبَ امْرَأَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَصْبُغُ ثِيَابًا لَهَا بِمَغْرَةٍ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَى الْمَغْرَةَ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ زَيْنَبُ عَلِمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ كَرِهَ مَا فَعَلَتْ فَأَخَذَتْ فَغَسَلَتْ ثِيَابَهَا وَوَارَتْ كُلَّ حُمْرَةٍ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجَعَ فَاطَّلَعَ فَلَمَّا لَمْ يَرَ شَيْئًا دَخَلَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حریث بن ابح سلیحی سے روایت ہے کہ بنی اسد کی ایک عورت نے بیان کیا کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تھی اور ہم آپ کے کپڑے گیرو کے ساتھ رنگ رہی تھیں۔ پس ہم اسی کام میں لگی ہوئی تھیں کہ اچانک رسول اللہ ﷺ نے ہم پر جھانکا۔ پس جب آپ نے گیرو دیکھا تو آپ واپس لوٹ گئے۔ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھا تو آپ فوراً جان گئیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عمل کو ناپسند کیا ہے جو انہوں نے کیا ہے (یعنی کپڑوں کو گیرو کے ساتھ رنگنا)۔ چنانچہ انہوں نے کپڑے اٹھائے اور انہیں دھوڈالا اور ساری سرخی کو مکمل طور پر ختم کر دیا۔ پھر (کچھ وقت کے بعد) رسول اللہ ﷺ لوٹ کر آئے اور جھانک کر دیکھا اور جب (سرخی میں سے) کوئی شے نہ دیکھی تو اندر تشریف لے آئے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (سرخ رنگ کی رخصت کا بیان)

3550۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ وَرَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کانوں کی لو تک ہوتے تھے اور میں نے آپ ﷺ کو سرخ حلہ میں ملبوس دیکھا تو میں نے آپ ﷺ سے بڑھ کر حسین کبھی کسی کو نہیں دیکھا۔

فائدہ: اس سے استدلال کرتے ہوئے امام شافعی وغیرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ریشم کے سوا سرخ کپڑا پہننے میں کوئی کراہت نہیں۔ جب کہ احناف کا موقف یہ ہے کہ ریشم اور معصفر کے سوا سرخ کپڑا پہننا جائز ہے۔ واللہ اعلم (بذل الجہود ص398 ج16)

3551۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ وَعَلِيٌّ رضی اللہ عنہ أَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ

ہلال بن عامر نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منیٰ میں دیکھا آپ خچر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور آپ اپنے اوپر سرخ رنگ کی چادر لیے ہوئے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے کھڑے تھے اور آپ کے ارشاد بلند آواز سے لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔

بَابٌ فِي السَّوَادِ (سیاہ رنگ کا بیان)

3552۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ صَنَعْتُ[1] لِرَسُولِ اللهِ ﷺ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَذَفَهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَانَ تُعْجِبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک چادر سیاہ رنگ

1۔ ایک نسخہ میں صَبَغْتُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے رنگی تو آپ ﷺ نے اسے اپنے اوپر لیا۔ لیکن جب آپ کو اس میں پسینہ آیا، تو آپ نے اس میں اون کی بو پائی تو آپ نے اسے اتار پھینکا۔ راوی نے کہا: اور میرا گمان یہ ہے کہ اس نے کہا کہ اچھی خوشبو آپ ﷺ کو بہت پسند ہوتی تھی۔

بَابٌ فِي الْهُدْبِ (کپڑے کے سرے (کنارے) کا بیان)

3553۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ أَبِي خِدَاشٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ وَقَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ

حضرت جابر بن سلیم نے بیان کیا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، درآنحالیکہ آپ ﷺ ایک کپڑے کے ساتھ حالت احتباء میں تشریف فرما تھے اور اس کپڑے کا سرا آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر پڑا ہوا تھا۔

فائدہ: احتباء سے مراد اس طرح بیٹھنا ہے کہ سرین زمین پر لگی ہو، گھٹنے کھڑے ہوں پیٹ کے ساتھ لگ رہے ہوں اور پیٹھ کی جانب سے کپڑا گزار کر اس کے دونوں سرے گھٹنوں کے قریب بندھے ہوئے ہوں۔ کبھی یہ احتباء بغیر کپڑے کے صرف ہاتھوں کے ساتھ بھی ہوتا ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے گھٹنوں کو مضبوط کر لیا جائے۔

بَابٌ فِي الْعَمَائِمِ (دستار کا بیان)

3554۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے (سر) پر سیاہ رنگ کی دستار تھی۔

3555۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ

حضرت جعفر بن عمرو بن حریث نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضور نبی رحمت ﷺ کو منبر پر دیکھا اور آپ ﷺ کے سر پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا، درآنحالیکہ آپ ﷺ اس کی ایک طرف اپنے کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے۔

فائدہ: طبرانی نے ایک روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جمعہ کے دن دستار باندھنے والوں پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ (بذل ص 401 ج 16)

3556۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ ﷺ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ رُكَانَةُ وَسَمِعْتُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُولُ فَرْقُ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِینَ الْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلَانِسِ

ابوجعفر بن محمد بن علی بن رکانہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رکانہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی لڑی تو حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پچھاڑ دیا۔ اس رکانہ نے بیان کیا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ٹوپیوں پر دستار باندھنا ہے۔ (یعنی مشرک بغیر ٹوپی کے دستار باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر باندھتے ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مشرکین کے ساتھ کسی چھوٹے بڑے عمل میں مشابہت نہیں اختیار کرنی چاہیے)۔

3557۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِیلَ مَوْلَی بَنِی هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَطَفَانِیُّ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ خَرَّبُوذَ حَدَّثَنِی شَیْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِینَةِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ یَقُولُ عَمَّمَنِی رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَدَلَهَا بَیْنَ یَدَیَّ[1] وَمِنْ خَلْفِی

سلیمان بن خربوذ نے بیان کیا کہ اہل مدینہ میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دستار بندھائی اور اس کی اطراف کو میرے سامنے اور پیچھے کی طرف لٹکا دیا (یعنی ایک طرف کو سامنے سینے پر ڈال دیا اور دوسری طرف کو پیچھے پیٹھ پر لٹکا دیا)۔

بَاب فِی لِبْسَةِ الصَّمَّاءِ (بطور صماء کپڑے میں لپٹنے کا بیان)

3558۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِی صَالِحٍ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَی رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ لِبْسَتَیْنِ أَنْ یَحْتَبِیَ الرَّجُلُ مُفْضِیًا بِفَرْجِهِ إِلَی السَّمَاءِ وَیَلْبَسُ ثَوْبَهُ وَأَحَدُ جَانِبَیْهِ خَارِجٌ وَیُلْقِی ثَوْبَهُ عَلَی عَاتِقِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے: ایک یہ کہ آدمی کپڑے کے ساتھ احتباء کرے درآنحالیکہ اس کی شرمگاہ آسمان تک کھلی ہو (یعنی وہ اپنے ستر کا لحاظ نہ رکھے) اور ایک یہ کہ وہ اپنا کپڑا اس طرح لپیٹے کہ اس کی دو جانبوں میں سے ایک کھلی ہو اور وہ اپنے کپڑے کو اپنے کندھے پر ڈال لے۔ (اس صورت میں بھی ستر کھلنے کا اندیشہ ہوتا ہے)۔

3559۔ حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ إِسْمَعِیلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَی رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الِاحْتِبَاءِ فِی ثَوْبٍ وَاحِدٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صماء سے اور ایک ہی کپڑے میں احتباء سے منع فرمایا ہے۔ (صماء سے مراد یہ ہے کہ آدمی اس طرح ایک کپڑے میں لپٹ جائے کہ کہیں سے اس کے ہاتھ پاؤں باہر نہ نکل سکیں۔ چونکہ اس حالت میں گرنے کا خدشہ ہوتا ہے اس لیے اس سے منع فرمادیا گیا ہے)۔

1۔ ایک نسخہ میں مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي حَلِّ الْأَزْرَارِ (قمیص کا گریبان کھلا رکھنے کا بیان)

3560۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ ابْنُ قُشَيْرٍ أَبُو مَهَلٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعْنَاهُ وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقُ الْأَزْرَارِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ[1] ثُمَّ أَدْخَلْتُ يَدَيَّ فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ قَطُّ إِلَّا مُطْلِقَيْ أَزْرَارِهِمَا فِي شِتَاءٍ وَلَا حَرٍّ وَلَا يُزَرِّرَانِ أَزْرَارَهُمَا أَبَدًا

معاویہ بن قرہ نے حدیث بیان کی ہے کہ میرے باپ نے بیان کیا ہے کہ میں قبیلہ مزینہ کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ہم نے آپ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت اسلام کی۔ بلاشبہ اس وقت آپ ﷺ کی قمیص کا گریبان کھلا تھا۔ انہوں نے بیان فرمایا: میں نے آپ ﷺ کی بیعت کی، پھر میں نے اپنا ہاتھ آپ کی قمیص کے گریبان میں ڈالا اور (حصول برکت کے لیے) مہر نبوت کو مس کیا۔ حضرت عروہ نے بیان کیا ہے: بعد ازاں میں نے معاویہ اور ان کے بیٹے کو کبھی نہیں دیکھا مگر اس حال میں کہ ان دونوں کے گریبان کھلے ہوتے چاہے سردی ہو یا گرمی ہو۔ وہ دونوں کبھی اپنے گریبان بند نہ کرتے تھے۔

فائدہ: یہ اتباع سنت مصطفی اور محبت مصطفی ﷺ کے حسین انداز ہیں کہ آقا کریم کو ایک بار کسی خاص حالت میں دیکھا تو پھر زندگی بھر کے لیے آپ کے عمل کو اپنے اوپر لازم کر لیا اور ہر قسم کے حالات سے بے نیاز ہو کر سنت مصطفی کریم ﷺ کو بھی اپنی عزت و ناموس اور نجات اخروی کا ذریعہ اور وسیلہ قرار دیا۔ غلامان مصطفی کے لیے اتباع سنت ہی سب سے بڑا اعزاز ہے۔ رب کریم اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بَابٌ فِي التَّقَنُّعِ (سر کو کپڑے سے ڈھانپنے کا بیان)

3561۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ هَذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ

حضرت عروہ نے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ ہم اپنے گھر میں دوپہر کی شدید گرمی کے وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی کہنے والے نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہا: یہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں اس حال میں کہ آپ سر مبارک ڈھانپے ہوئے ہیں اور یہ ایسی ساعت تھی جس میں آپ ہمارے پاس تشریف نہیں لاتے تھے۔ پس اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور (اندر آنے کے لیے) اجازت طلب فرمائی۔ چنانچہ آپ کو اجازت دی گئی تو آپ ﷺ اندر تشریف لائے۔

1۔ ایک نسخہ میں فَبَايَعْنَاهُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں کسی گھر میں داخل ہونے کے آداب بھی موجود ہیں کہ کوئی کتنا ہی ذی مرتبہ ہو اگر وہ کسی غلام کے گھر میں بھی جائے تو پہلے اندر داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کرے۔ یہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ بلا اجازت کسی کے گھر میں داخل نہیں ہونا چاہیے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِسْبَالِ الْإِزَارِ (تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے متعلقہ روایات کا بیان)

3562- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي غِفَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرَاءَ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ اعْهَدْ إِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ

ابو جری جابر بن سلیم نے بیان کیا ہے: میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ اس کی رائے اور حکم کے مطابق عمل کر رہے ہیں۔ وہ جو کچھ کہتا ہے لوگ اسے قبول کر لیتے ہیں (اور اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں)۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ چنانچہ میں آگے بڑھا اور عرض کی: عليك السلام يا رسول الله ﷺ۔ میں نے دو بار اسی طرح کہا تو آپ نے فرمایا: تو اس طرح نہ کہہ: عليك السلام، کیونکہ عليك السلام تو مردوں کے لیے سلام ہے بلکہ تو اس طرح کہہ السلام عليك۔ میں نے عرض کی: کیا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں کہ جب تجھے کوئی تکلیف اور ضرر پہنچے اور اس سے دعا مانگے تو وہ اسے تجھ سے دور فرما دے اور اگر تجھے قحط سالی پہنچے اور تو اس سے دعا مانگے تو وہ تیرے لیے ضرورت کی ہر چیز اگا دے (مراد خوراک اور چارہ وغیرہ ہے) اور جب تو کسی ایسی زمین میں ہو جو آبادی اور پانی خوراک وغیرہ سے خالی ہو اور پھر وہاں تیری سواری گم ہو جائے اور تو اس سے دعا مانگے تو وہ تیری سواری واپس لوٹا دے۔ پھر میں نے عرض کی: مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہرگز کسی کو گالی نہ دے۔ سو میں نے اس کے بعد کسی آزاد کو گالی نہ دی اور نہ کسی غلام کو، نہ کسی اونٹ کو اور نہ ہی کسی بکری کو گالی دی۔ حضور نے فرمایا: تو نیکی کے کسی عمل کو حقیر نہ جان۔ یہ کہ تو اپنے بھائی سے گفتگو کرے اس حال میں کہ تیرا چہرہ اس کی طرف خوشی سے متوجہ ہو تو بلاشبہ یہ بھی نیکی ہے اور تو اپنی چادر کو نصف پنڈلی تک اٹھا کر رکھ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو اسے ٹخنوں سے اٹھا کر رکھ۔ اور چادر ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے اجتناب کر، کیونکہ ایسا غرور اور تکبر کے سبب ہوتا ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ غرور اور تکبر کو پسند نہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فرماتا اور اگر کوئی آدمی تجھے گالی گلوچ دے اور تجھے اس عیب کے سبب عار دلائے جو وہ تجھ میں جانتا ہے تو تو اسے اس (عیب) کے سبب عار نہ دلا جو اس میں تو جانتا ہے، کیونکہ اس طرح اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

3563۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ جَانِبَيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِنِّي لَأَتَعَاهَدُ[1] ذَلِكَ مِنْهُ قَالَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ

حضرت سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنا کپڑا (تہبند وغیرہ) تکبر و غرور کے سبب زمین پر گھسیٹا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میری چادر کی دو جانبوں میں سے ایک نیچے لٹکی رہتی ہے میری اسی طرح عادت بن چکی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ان میں سے نہیں ہے جو تکبر و غرور کی وجہ سے اس طرح کرتے ہیں۔

3564۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی اپنی چادر کو ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تو جا اور وضو کر۔ چنانچہ وہ گیا اور اس نے وضو کیا۔ پھر حاضر خدمت ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو جا اور پھر وضو کر۔ تو ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کو کیا ہوا ہے کہ آپ نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا ہے اور پھر آپ اس سے خاموش ہو گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نماز پڑھ رہا تھا در آنحالیکہ اس کی چادر (تہبند) ٹخنوں سے نیچے تھی اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی نماز کو قبول نہیں کرتا جو چادر ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا ہو۔

3565۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا فَأَعَادَهَا ثَلَاثًا قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ خَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ أَوِ الْفَاجِرِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ الْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں جن سے قیامت کے

1۔ ایک نسخہ میں ان لأتعاهد کے بجائے الّا أن تعاهد ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور نہ ہی انہیں (گناہوں سے) پاک فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ میں نے عرض کی: وہ کون ہیں؟ یارسول اللہ! ﷺ وہ تو یقیناً خائب و خاسر ہو گئے۔ آپ نے تین بار اسی طرح فرمایا: میں نے عرض کی: وہ کون ہیں؟ یارسول اللہ! ﷺ وہ تو خائب و خاسر ہو گئے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: چادر لٹکا کر چلنے والا، احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔

مسدد، یحییٰ نے سفیان عن الاعمش عن سلیمان بن مسہر عن خرشہ بن الحر عن ابی ذر رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور پہلی روایت زیادہ مکمل ہے اور فرمایا: منان وہ ہوتا ہے جو کسی کو کوئی چیز نہیں دیتا مگر اس پر اسے احسان جتلاتا ہے۔

3566۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ إِنَّمَا هُوَ صَلَاةٌ فَإِذَا فَرَغَ فَإِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَتَكْبِيرٌ حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَمَرَّ بِنَا وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً فَقَدِمَتْ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِي يَجْلِسُ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ لَوْ رَأَيْتَنَا حِينَ الْتَقَيْنَا نَحْنُ وَالْعَدُوُّ فَحَمَلَ فُلَانٌ فَطَعَنَ فَقَالَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْغِفَارِيُّ كَيْفَ تَرَى فِي قَوْلِهِ قَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ بَطَلَ أَجْرُهُ فَسَمِعَ بِذَلِكَ آخَرُ فَقَالَ مَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا فَتَنَازَعَا حَتَّى سَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤْجَرَ وَيُحْمَدَ فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذَلِكَ وَجَعَلَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَيَقُولُ أَنْتَ سَمِعْتَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَقُولُ نَعَمْ فَمَا زَالَ يُعِيدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ لَيَبْرُكَنَّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَمَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ كَالْبَاسِطِ يَدَهُ(1) بِالصَّدَقَةِ لَا يَقْبِضُهَا(2) ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ خُرَيْمًا فَعَجِلَ فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ فَأَصْلِحُوا رِحَالَكُمْ وَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَتَّى تَكُونُوا كَالشَّامَةِ فِي النَّاسِ

قیس بن بشر تغلبی نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے مجھے بتایا اور وہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے ہمنشین تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ دمشق میں حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک تھا اسے ابن حنظلیہ کہا جاتا تھا اور وہ خلوت پسند

1۔ایک نسخہ میں یَدَیْهِ ہے۔ 2۔ایک نسخہ میں لَا یَقْبِضُهَا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آدمی تھا۔ بہت کم لوگوں کے ساتھ مجالست کرتا تھا۔ وہ نماز میں مشغول رہتا اور جب نماز سے فارغ ہوتا تو وہ تسبیح و تکبیر میں مشغول ہو جاتا، یہاں تک کہ پھر اپنے گھر آ جاتا۔ پس ایک دن ہم حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ ہمارے پاس سے گزرا۔ تو حضرت الدرداء رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: ہم سے کوئی ایسا کلمہ کہو جو ہمارے لیے نفع بخش ہو اور تمہارے لیے نقصان دہ نہ ہو۔ تو اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ بھیجا۔ پس وہ واپس آیا تو ان میں سے ایک آدمی آیا اور وہ اس مجلس میں آ کر بیٹھا جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف رکھتے تھے اور اس نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا: کاش! تو ہمیں اس وقت دیکھتا جب ہم اپنے دشمن کے بالمقابل تھے۔ پس فلاں آدمی نے حملہ کیا اور نیزہ مارا اور ساتھ کہا: میری طرف سے یہ وار لے اور میں قبیلہ غفار کا پروردہ ہوں۔ تو اس کے اس قول کے بارے میں کیا رائے رکھتا ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا: میرا خیال تو یہ ہے کہ اس کے سبب اس کا اجر ضائع ہو چکا ہے۔ اس کے بارے میں ایک دوسرے آدمی نے سنا تو اس نے کہا: میں تو اس کے بارے میں کوئی حرج نہیں دیکھتا۔ پس ان دونوں کے درمیان تنازع شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے سن لیا۔ تو آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! کوئی حرج نہیں ہے کہ اسے اجر دیا جائے اور اس کی تعریف کی جائے۔ پس میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا اس سے آپ کو انتہائی خوشی ہوئی اور آپ اپنا سر اس کی طرف اٹھانے لگے اور کہنے لگے: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے؟ تو وہ کہنے لگا: جی ہاں۔ پس وہ اس سے مسلسل بار بار پوچھتے رہے یہاں تک کہ میں یہ کہنے لگا کہ وہ اس کے گھٹنوں پر بیٹھ جائیں گے۔ مزید بیان کیا کہ پھر وہ ایک دوسرے دن ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: ہم سے کوئی ایسی بات کہو جو ہمارے لیے نفع بخش ہو اور تمہارے لیے نقصان دہ نہ ہو۔ اس نے بیان کیا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جہاد کی نیت سے) گھوڑے پر خرچ کرنے والا اس آدمی کی طرح ہے جو اپنا ہاتھ صدقہ دیتے ہوئے کھول دے اور اسے کبھی بند نہ کرے۔ پھر ایک اور دن وہ ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: ہمارے ساتھ ایسی بات کیجیے جو ہمیں نفع پہنچائے اور آپ کو نقصان نہ دے۔ تو اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: خریم الاسدی کتنا اچھا آدمی ہے اگر اس کی زلفیں لمبی نہ ہوتیں اور اس کی چادر نیچے لٹکتی نہ رہتی۔ پس یہ خبر خریم کے پاس پہنچی تو اس نے بہت تیزی کی اور چھری اٹھائی اور اپنی زلفوں کو کانوں تک کاٹ دیا اور اپنی چادر کو نصف پنڈلیوں تک اوپر اٹھا لیا۔ پھر وہ ایک دن ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: ہم سے کوئی بات کرو جو ہمیں نفع دے اور تمہارے لیے باعث نقصان نہ ہو۔ تو انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، بے شک تم اپنے بھائیوں کے پاس پہنچنے والے ہو۔ لہٰذا تم اپنی سواریاں، کجاووں کی اصلاح کر لو اور تم اپنے لباس کی اصلاح کر لو، یہاں تک کہ تم لوگوں میں تل کی مانند ہو جاؤ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش اور تفحش کو پسند نہیں کرتا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے اور اسی طرح ابونعیم نے ہشام سے بیان کیا ہے اور کہا ہے: یہاں تک کہ لوگوں میں تل کی طرح ہو جاؤ۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ (تکبر و غرور سے متعلقہ روایات کا بیان)

3567۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا هَنَّادٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْمَعْنَى عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ مُوسَى عَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہناد نے کہا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ارشاد فرمایا: کبریائی میری چادر ہے اور عظمت (بھی) میری چادر ہے (یعنی عظمت و کبریائی میری شان ہے اور مجھے ہی زیبا ہیں)۔ پس جس کسی نے ان دونوں میں سے کسی ایک میں میرے ساتھ شریک ہونا چاہا (یعنی مجھ سے تنازع کی کوشش کی) تو میں اسے آتش جہنم میں ڈال دوں گا۔ (اس شدید وعید کے ساتھ انسان کے ذہن میں یہ بات راسخ کی کہ اس کے لیے عجز و انکساری اور تواضع ہی زیبا ہے، لہٰذا اس کا دامن اسے کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے)۔

3568۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْقَسْمَلِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ مِثْلَهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس کسی کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی غرور اور تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ جہنم میں داخل ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ (یعنی ایسا انسان ہمیشہ جہنم میں باقی نہیں رہے گا)۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ اسے قسملی نے اعمش سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

3569۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَ رَجُلًا جَمِيلًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ حُبِّبَ إِلَيَّ الْجَمَالُ وَأُعْطِيتُ مِنْهُ مَا تَرَاهُ حَتَّى مَا أُحِبُّ أَنْ يَفُوقَنِي أَحَدٌ إِمَّا قَالَ بِشِرَاكِ نَعْلِي وَإِمَّا قَالَ بِشِسْعِ نَعْلِي أَفَمِنَ الْكِبْرِ ذَلِكَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَطَ النَّاسَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور وہ انتہائی خوبصورت آدمی تھا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام میں ایسا آدمی ہوں کہ میرے نزدیک حسن و جمال انتہائی محبوب اور پسندیدہ ہے اور اس سے مجھے اتنا وافر حصہ عطا فرمایا گیا ہے جو کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ یہاں تک کہ میں یہ پسند کرنے لگا ہوں کہ کوئی بھی میرے جوتے کے تسمے برابر بھی مجھ سے بڑھنے نہ پائیں، کیا یہ بھی تکبر اور غرور میں سے ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ تکبر یہ ہے کہ آدمی حق کا انکار کرے اور لوگوں کو ذلیل اور حقیر سمجھے۔

بَابٌ فِي قَدْرِ مَوْضِعِ الْإِزَارِ (تہبند کے محل کی مقدار کا بیان)

3570۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْإِزَارِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ أَوْ لَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جُنَاحَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ

حضرت علاء بن عبدالرحمن نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے تہبند کے بارے میں پوچھا (کہ وہ کہاں تک ہونا چاہیے؟) تو انہوں نے فرمایا: تو نے انتہائی باخبر آدمی سے اس کے بارے میں پوچھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی چادر نصف پنڈلی تک ہوتی ہے اور اگر ٹخنوں کے اوپر تک ہو تو پھر بھی کوئی حرج نہیں اور جو دونوں ٹخنوں سے نیچے ہو تو وہ آگ میں ہے اور جو کوئی تکبر و غرور کی وجہ سے اپنی چادر کو (زمین پر) گھسیٹ کر چلا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

3571۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ لٹکانا تہبند، قمیص اور پگڑی (تمام) میں ہے۔ جس کسی نے از روئے تکبر ان میں سے کسی کو لٹکایا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

3572۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْإِزَارِ فَهُوَ فِي الْقَمِيصِ

یزید بن ابی سمیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ تہبند کے بارے میں فرمایا ہے تو وہی کچھ قمیص کے بارے میں بھی ہے۔

3573۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدَّمِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ قُلْتُ لِمَ تَأْتَزِرُ هَذِهِ الْإِزْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْتَزِرُهَا

محمد بن ابی یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عکرمہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ چادر باندھتے تھے اور اپنی چادر کا کنارہ آگے کی جانب سے اپنے پاؤں کے ظاہر پر رکھتے تھے اور پیچھے کی جانب سے چادر اٹھ جاتی تھی۔ میں نے پوچھا: اس طرح چادر کیوں باندھتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح چادر باندھے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابٌ فِي لِبَاسِ النِّسَاءِ (عورتوں کے لباس کا بیان)

3574۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں اور عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر بھی لعنت کی ہے۔

3575۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے آدمی پر لعنت بھیجی ہے جو عورت کے لباس کی طرح کا لباس پہنتا ہے اور ایسی عورت پر لعنت کی ہے جو مرد کی طرح کا لباس پہنتی ہے۔

3576۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ وَبَعْضُهُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ فَقَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ

حضرت ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی گئی: (کیا حکم ہے) اس عورت کا جو جوتا پہنتی ہے (یعنی ایسا جوتا جو مردوں کے لیے خاص ہے)۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے عورتوں میں سے مرد کی طرح بننے والی پر لعنت کی ہے۔

فائدہ: جملہ روایات میں مقصود یہی ہے کہ آدمی کو دل و جان سے رب العالمین کا فیصلہ قبول کرنا چاہیے اور جس صنف میں اس نے انسان کو پیدا فرمایا ہے اسی کے آداب اور تقاضے پورے کرتے ہوئے حیات مستعار گزارنی چاہیے۔ آداب بندگی کا تقاضا بھی یہی ہے۔

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ

اس ارشاد باری تعالیٰ کا بیان کہ ”عورتیں اپنی چادریں اپنے اوپر لٹکا لیں“

3577۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فَأَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا وَقَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ سُورَةُ النُّورِ عَمَدْنَ إِلَى حُجُورٍ أَوْ حُجُوزٍ شَكَّ أَبُو كَامِلٍ فَشَقَقْنَهُنَّ فَاتَّخَذْنَهُ[1] خُمُرًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے انصار کی عورتوں کا ذکر کیا، ان کی تعریف کی اور ان کے بارے میں اچھے کلمات کہے۔ اور فرمایا: جب سورۂ نور نازل ہوئی یعنی یہ آیت: وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ۔ الآیہ (یعنی فرما دیجئے ایمان والوں کو! نیچی رکھیں اپنی آنکھیں اور حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی اور نہ ظاہر کریں اپنے بناؤ سنگھار کو سوائے ان کے جو ان میں سے ظاہر ہیں اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال لیں) تو انہوں نے پردوں کا قصد کیا اور

1۔ ایک نسخہ میں فَاتَّخَذْنَهُنَّ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انہیں پھاڑ ڈالا اور ان کی اوڑھنیاں بنالیں)۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ جونہی پردے کے احکام نازل ہوئے تو انہوں نے ذرہ بھر لیت ولعل سے کام نہ لیا اور نہ ہی تاخیری حربے اپنانے کی کوشش کی بلکہ بالفور دستیاب وسائل بروئے کار لا کر پردے کا انتظام کیا اور حکم خداوندی کو تسلیم کرنے کی عملی شہادت پیش کی۔ یہی تقاضائے ایمان ہے۔

3578۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ خَرَجَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِهِنَّ الْغِرْبَانَ مِنَ الْأَكْسِيَةِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ تو انصار کی عورتیں باہر نکلیں (اس حال میں) گویا کہ ان کے سروں پر (سیاہ) کپڑوں کے سبب کوے بیٹھے ہوئے ہیں (یعنی انہوں نے فوری پردے کا اہتمام کیا اور اپنے سروں پر اس طرح چادر ڈال کر باہر آتیں گویا کہ سروں پر کوے بیٹھے ہوئے ہیں اور یہی حکم الٰہی کی تعلیم کا تقاضا ہے۔ یہ ان عورتوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے جو اپنے سر ڈھانپنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہیں)

بَابٌ فِي قَوْلِهِ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ

اس ارشاد ربانی کا بیان کہ ''وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں میں ڈال لیں''

3579۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ح وحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالُوا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَافِرِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ شَقَقْنَ أَكْنَفَ قَالَ ابْنُ صَالِحٍ أَكْثَفَ مُرُوطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ رَأَيْتُ فِي كِتَابِ خَالِي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلے پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں پر رحم فرمائے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ (اور انہیں چاہیے کہ وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈال لیں) تو انہوں نے پردے یا موٹے کپڑے کی چادریں پھاڑ دیں اور ان سے اوڑھنیاں بنالیں (اور فوراً حکم کی تعمیل کی) ابن سرح نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے ماموں کی کتاب میں عقیل سے روایت دیکھی ہے کہ انہوں نے ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

بَابٌ فِيمَا تُبْدِي الْمَرْأَةُ مِنْ زِينَتِهَا (ان مقامات زینت کا بیان جنہیں عورت ظاہر کر سکتی ہے)

3580۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ وَمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ يَعْقُوبُ ابْنُ دُرَيْكٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مُرْسَلٌ خَالِدُ بْنُ دُرَيْكٍ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما رسول اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئیں اوران کے بدن پر باریک لباس تھا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے ان سے اعراض کر لیا اور ارشاد فرمایا: اے اسماء! بلاشبہ جب عورت سن بلوغت کو پہنچ جائے تو پھر مناسب نہیں کہ اس کا بدن دکھائی دے سوائے اس اور اس کے۔ اور آپ علیہ السلام نے اپنے چہرہ مقدس اور اپنی ہتھیلیوں کی طرف اشارہ کیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ خالد بن دریک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔

فائدہ: اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے لیے چہرے اور ہاتھوں کو ڈھانپنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنے معاملات سرانجام دینے کے لیے انہیں کھلا رکھنا اس کی ضرورت ہے، لہٰذا اسے رخصت دی گئی ہے۔ لیکن علماء نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ رخصت تب تک ہے جب تک فتنہ وفساد کا کوئی اندیشہ نہ ہو۔ حالات مکمل پرامن اور پرسکون ہوں اور اگر چہرہ کو کھلا رکھنے سے فتنہ وفساد کا اندیشہ ہو تو پھر یہ رخصت باقی نہیں رہے گی بلکہ ہر قسم کی بے راہروی سے بچنے کے لیے مکمل پردے کا اہتمام کرنا از حد ضروری اور لازم ہوگا۔ موجودہ حالات کا تقاضا یہی ہے کہ ایسے ہی پردے کا اہتمام کیا جائے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 431 ج 16)

بَابٌ فِي الْعَبْدِ يَنْظُرُ إِلَى شَعْرِ مَوْلَاتِهِ (غلام کے لیے اپنی مالکن کے بال دیکھنے کا بیان)

3581۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ مَوْهَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ علیہ السلام سے پچھنے لگوانے کی اجازت طلب کی تو آپ علیہ السلام نے ابو طیبہ کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ انہیں پچھنے لگا دے۔ راوی نے بیان کیا کہ میرا خیال یہ ہے کہ ابو طیبہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے یا ابھی بچے تھے بالغ نہیں ہوئے تھے۔

3582۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو جُمَيْعٍ سَالِمُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ كَانَ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا قَالَ وَعَلَى فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا ثَوْبٌ إِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَإِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَا تَلْقَى قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُوكِ وَغُلَامُكِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام ایک غلام لے کر اپنی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور وہ غلام انہیں عطا فرمایا۔ اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ایک کپڑا تھا۔ جب آپ اس سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اپنا سر ڈھانپتیں تو وہ ان کے پاؤں تک نہ پہنچ سکتا اور جب اس کے ساتھ پاؤں کو ڈھانپتیں تو وہ ان کے سر تک نہ پہنچ سکتا۔ (یعنی سر کو ڈھانپنے سے پاؤں ننگے رہ جاتے اور پاؤں کو ڈھانپنے سے سر ننگا رہ جاتا)۔ پس جب حضور نبی کریم ﷺ نے ان کی اس پریشان کن حالت کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: تمہارے لیے یہ کوئی باعث حرج نہیں کیونکہ ایک تمہارے والد ہیں اور ایک تمہارا غلام ہے۔

فائدہ: ابن رسلان نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس پر دلیل ہے کہ غلام اپنی مالکن کا محرم ہوتا ہے۔ لیکن شیخ ابو حامد نے کہا ہے کہ یہاں غلام صغیر مراد ہے اور اس کی دلیل لفظ غلام ہے۔ الختصر احناف کا نقطہ نظر یہ ہے کہ غلام اپنی مالکن کا محرم نہیں ہے۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ وہ اجنبی مردوں کی طرح اپنے غلام سے بھی پردے کا اہتمام کرے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 434 ج 16)

3583۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً فَقَالَ إِنَّهَا إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا أَرَى هَذَا يَعْلَمُ مَا هَاهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ هَذَا فَحَجَبُوهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ وَأَخْرَجَهُ فَكَانَ بِالْبَيْدَاءِ يَدْخُلُ كُلَّ جُمُعَةٍ يَسْتَطْعِمُ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ إِذَنْ يَمُوتُ مِنَ الْجُوعِ فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ فَيَسْأَلُ ثُمَّ يَرْجِعُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس ایک مخنث آتا رہتا تھا اور وہ اسے غیر اولی الاربۃ (جس میں شہوت اور عورتوں کی حاجت نہ ہو) شمار کرتے تھے۔ پس ایک دن حضور نبی مکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور وہ بعض عورتوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ایک عورت کا وصف بیان کر رہا تھا۔ تو اس نے کہا: جب وہ سامنے آتی ہے تو چار سلوٹوں کے ساتھ سامنے آتی ہے (مراد وہ سلوٹیں ہیں جو موٹاپے کے سبب پیٹ پر پڑ جاتی ہیں) اور جب واپس پیٹھ پھرتی ہے تو آٹھ سلوٹوں کے ساتھ واپس پھرتی ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خبردار! میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ عورتوں کے بارے میں جانتا ہے، لہٰذا یہ تمہارے پاس یہاں داخل نہ ہو۔ چنانچہ اس وقت سے ازواج مطہرات نے اس سے پردہ کرلیا۔

محمد بن داود بن سفیان، عبدالرزاق اور معمر نے زہری عن عروہ بن عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

احمد بن صالح، ابن وہب، یونس نے ابن شہاب عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس میں بزائد ہے کہ آپ ﷺ نے اسے مقام بیداء کی طرف نکلوا دیا کہ وہ کھانا وغیرہ لینے کے لیے ہر جمعہ کو شہر میں داخل ہوسکتا ہے۔

محمود بن خالد، عمر نے اوزاعی سے اس واقعہ میں نقل کیا ہے۔ عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ وہ تو بھوک سے مر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جائے گا۔ چنانچہ آپ نے اسے ہفتے میں دو بار شہر میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ پس وہ آتا، کھانا طلب کرتا اور پھر واپس لوٹ جاتا۔

بَابٌ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ

ارشاد باری تعالیٰ: قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ کا بیان

3584۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ الْآيَةَ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنَى مِنْ ذَلِكَ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا الْآيَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس آیت: قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ الآیہ سے ان عورتوں کی طرف دیکھنے کا جواز منسوخ ہو گیا جو گھروں میں ہی بیٹھی رہیں اور اس حکم سے گھروں میں بیٹھی رہنے والی وہ عورتیں مستثنیٰ ہیں جو نکاح کی خواہش و امید نہیں رکھتیں اور بوڑھی ہو چکی ہیں۔

3585۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي نَبْهَانُ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ مَيْمُونَةُ فَأَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَلَيْسَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً أَلَا تَرَى إِلَى اعْتِدَادِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ (1)

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھی اور آپ کے پاس ہی ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں تو اتنے میں حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور یہ واقعہ ہمیں حجاب کا حکم دیے جانے کے بعد پیش آیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس سے پردہ کرو۔ تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ وہ تو نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہمیں پہچان سکتے ہیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں بھی اندھی ہو۔ کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟ ابو داود نے کہا ہے کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج کے لیے خاص ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ فاطمہ بنت قیس نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے پاس عدت گزاری کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے فاطمہ بنت قیس کو فرمایا: تو ابن ام مکتوم کے پاس عدت گزار کیونکہ وہ نابینا آدمی ہے۔ تو کپڑے تبدیل کرنے کے لیے اس کے پاس اپنے کپڑے اتار سکے گی۔

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3586۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمَيْمُونِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَتَهُ فَلَا يَنْظُرْ إِلَى عَوْرَتِهَا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی اکرم علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کردے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ لونڈی کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے (یعنی اب لونڈی سے استمتاع اس کے لیے جائز نہیں رہا)۔

3587۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ عَبْدَهُ أَوْ أَجِيرَهُ فَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَصَوَابُهُ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ الْمُزَنِيُّ الصَّيْرَفِيُّ وَهِمَ فِيهِ وَكِيعٌ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کی شادی کردے چاہے وہ اس کا غلام ہو یا اس کا ملازم ہو۔ تو پھر اسے چاہیے کہ وہ اس کی ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے سے اوپر تک کی جگہ کی طرف نہ دیکھے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ سند میں صحیح نام سوار بن داؤد مزنی صیرفی ہے۔ اس میں وکیع کو وہم ہوا ہے۔

بَابٌ فِي الِاخْتِمَارِ (سر کے ساتھ اوڑھنی لپیٹنے کا بیان)

3588۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ وَهْبٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد مَعْنَى قَوْلِهِ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ يَقُولُ لَا تَعْتَمَّ مِثْلَ الرَّجُلِ لَا تُكَرِّرْهُ طَاقًا أَوْ طَاقَيْنِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور وہ اوڑھنی لپیٹ رہی تھیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: صرف ایک بل نہ کہ دو بل۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ آپ کے ارشاد لية لا ليتين کا معنی یہ ہے کہ وہ اسے سر کے ساتھ مرد کی مثل نہ باندھے اور نہ ہی ایک یا دو بلوں کا تکرار کرے (یعنی مقصود یہ ہے کہ مردوں کے ساتھ مشابہت سے اجتناب کرنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح مرد پگڑی کے بل دیتے ہیں اسی طرح عورتیں دوپٹے باندھنے شروع کردیں)۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الْقَبَاطِيِّ لِلنِّسَاءِ (عورتوں کے لیے باریک کپڑا پہننے کا بیان)

3589۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِقَبَاطِيَّ فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا وَأَعْطِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ وَأْمُرْ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ

حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مصر کا بنا ہوا باریک سفید کپڑا لایا گیا۔ پس ان میں سے ایک کپڑا آپ ﷺ نے مجھے بھی عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا: اسے دو حصوں میں پھاڑ لے اور پھر ان میں سے ایک حصے کی قمیص بنالے اور دوسرا حصہ اپنی بیوی کو عطا کردے کہ وہ اس سے اوڑھنی بنالے۔ پس جب وہ پیٹھ پھیر کر واپس چلے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بیوی کو حکم دینا کہ وہ اس کے نیچے دوسرا کپڑا رکھ لے جو اس (کے سر کے بالوں) کو ظاہر نہ ہونے دے۔ (مقصود یہ ہے کہ کپڑے کے اندر سے عورت کا بدن ظاہر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ لباس کا مقصد ہی بدن کو ڈھانپنا ہے) ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے یحییٰ بن ایوب نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: عباس بن عبید اللہ بن عباس۔

بَابٌ فِي قَدْرِ الذَّيْلِ ((عورتوں کے لیے) چادر لٹکانے کی مقدار کا بیان)

3590۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُرْخِي شِبْرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَقَ وَأَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ

ابوبکر بن نافع نے اپنے باپ کے واسطے سے صفیہ بنت ابی عبید سے روایت بیان کی ہے کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت رسول اللہ ﷺ سے عرض کی جب آپ ﷺ نے تہبند کا ذکر فرمایا کہ یا رسول اللہ! ﷺ عورت کے لیے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (وہ کتنا اسے نیچے لٹکا سکتی ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک بالشت لٹکا سکتی ہے۔ (یعنی ٹخنوں سے نیچے) تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: تب اس کا ستر کھل سکتا ہے۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پس وہ ایک ہاتھ (چادر نیچے لٹکا سکتی ہے) اس پر زیادتی نہیں کرسکتی (یعنی اس سے زیادہ چادر نہیں لٹکا سکتی کیونکہ پھر غرور اور تکبر کی بو آنے لگ جاتی ہے) ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ نے عبید اللہ عن نافع عن سلیمان بن یسار عن ام سلمہ عن النبی ﷺ کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ابن اسحاق اور ایوب بن موسیٰ نے نافع عن صفیہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

3591۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الذَّيْلِ شِبْرًا ثُمَّ اسْتَزَدْنَهُ فَزَادَهُنَّ شِبْرًا فَكُنَّ يُرْسِلْنَ إِلَيْنَا فَنَذْرَعُ لَهُنَّ ذِرَاعًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے امہات المومنین کو تہبند لٹکانے کے بارے میں ایک بالشت (ٹخنوں سے نیچے رکھنے) کی اجازت عطا فرمائی۔ پھر انہوں نے اس میں اضافہ کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے ان کے لیے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ایک بالشت کا اضافہ کر دیا۔ پس وہ ہمارے پاس (کپڑا) بھیجتی تھیں اور ہم ہاتھ کے ساتھ ان کے لیے کپڑا ناپ دیتے تھے۔

بَابٌ فِي أُهُبِ الْمَيْتَةِ (مردار کی کھال کا بیان)

3592۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُسَدَّدٌ وَوَهْبٌ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ أُهْدِيَ لِمَوْلَاةٍ لَنَا شَاةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَلَا دَبَغْتُمْ إِهَابَهَا وَاسْتَنْفَعْتُمْ بِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرْ مَيْمُونَةَ قَالَ فَقَالَ أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرِ الدِّبَاغَ

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ہماری آزاد کردہ ایک کنیز کو صدقہ کی ایک بکری دی گئی اور وہ مر گئی تو حضور نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: کیونکر تم نے اس کے چمڑے کو نہیں رنگا اور تم نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ تو مردار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا کھانا حرام کیا گیا ہے (نہ کہ دباغت کے بعد اس کی کھال سے نفع اٹھانا)۔

مسدد، یزید اور معمر نے زہری سے یہ حدیث نقل کی ہے اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا۔ اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کی کھال سے نفع نہیں اٹھایا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا اور دباغت کا ذکر نہیں کیا۔

3593۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُنْكِرُ الدِّبَاغَ وَيَقُولُ يُسْتَمْتَعُ بِهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرِ الْأَوْزَاعِيُّ وَيُونُسُ وَعُقَيْلٌ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ الدِّبَاغَ وَذَكَرَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَحَفْصُ بْنُ الْوَلِيدِ ذَكَرُوا الدِّبَاغَ

عبدالرزاق نے بیان کیا ہے کہ معمر نے کہا: زہری دباغت کا انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ چمڑے سے ہر حال میں نفع اٹھایا جا سکتا ہے۔ ابوداود نے بیان کیا ہے کہ اوزاعی، یونس اور عقیل نے زہری کی حدیث میں دباغت کا ذکر نہیں کیا اور زبیدی نے اس کا ذکر کیا ہے اور سعید بن عبدالعزیز اور حفص بن ولید نے بھی دباغت کا ذکر کیا ہے۔ (دباغت سے مراد نمک، راکھ، مٹی اور بیری کے پتوں وغیرہ کے ساتھ چمڑے کو صاف کرنا اور اس کی بو کو ختم کرنا ہے)۔

3594۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب چمڑے کی دباغت کر دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

3595۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے اپنی ماں سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا کہ مردار کے چمڑے سے نفع اٹھایا جائے جب اس کی دباغت کر دی جائے۔

3596۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَتَى عَلَى بَيْتٍ فَإِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُورُهَا

سلمہ بن محبق سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے دوران رسول اللہ ﷺ ایک گھر میں تشریف لائے۔ وہاں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ تو مردار کی کھال ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی دباغت اس کے لیے باعث طہارت ہے (یعنی دباغت کے سبب یہ پاک ہو چکا ہے)۔

3597۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِي غَنَمٌ بِأُحُدٍ فَوَقَعَ فِيهَا الْمَوْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِي مَيْمُونَةُ لَوْ أَخَذْتِ جُلُودَهَا فَانْتَفَعْتِ بِهَا فَقَالَتْ أَوَيَحِلُّ ذَلِكَ قَالَتْ نَعَمْ مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ

حضرت عبداللہ بن مالک بن حذافہ نے اپنی ماں عالیہ بنت سبیع سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا میرا احد پہاڑ میں بکریوں کا ریوڑ تھا۔ ان میں موت واقع ہونے لگی۔ چنانچہ میں ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور ان سے اس کا تذکرہ کیا۔ تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا: اگر تو ان کے چمڑے حاصل کر لے تو تو ان سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ تو اس نے عرض کی: کیا وہ چمڑا حلال ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے قریش کے کچھ لوگ اس حال میں گزرے کہ وہ گدھے کی مثل اپنی بکری کو کھینچے جا رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: اگر تم اس کے چمڑے کو اتار لیتے (تو اس سے نفع اٹھا سکتے تھے)۔ انہوں نے عرض کی: یہ تو مردار ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی اور قرظ (ایک درخت کے پتے جن کے ساتھ کھال صاف ہو جاتی ہے) اسے پاک کر دیتے ہیں۔

بَابُ مَنْ رَوَى أَنْ لَا يُنْتَفَعَ بِإِهَابِ الْمَيْتَةِ

جنہوں نے بیان کیا کہ مردار کی کھال سے نفع نہیں اٹھایا جا سکتا

3598۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ رضی الله عنه قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِأَرْضِ جُهَيْنَةَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ أَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ بن عکیم نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ جہینہ کی سرزمین پر ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ کی ایک تحریر پڑھی گئی تھی اور اس وقت میں نوجوان تھا۔ (اس میں یہ تحریر تھا) کہ تم مردار سے نفع حاصل نہ کرو نہ اس کی کھال سے اور نہ ہی اس کے پٹھوں سے۔

3599۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ أَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَنَاسٌ مَعَهُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ الْحَكَمُ فَدَخَلُوا وَقَعَدْتُ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجُوا إِلَيَّ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُكَيْمٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى جُهَيْنَةَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ يُسَمَّى إِهَابًا مَا لَمْ يُدْبَغْ فَإِذَا دُبِغَ لَا يُقَالُ لَهُ إِهَابٌ إِنَّمَا يُسَمَّى شَنًّا وَقِرْبَةً

حکیم بن عتیبہ سے روایت ہے کہ وہ کچھ اور لوگوں کے ہمراہ جہینہ کے ایک آدمی عبداللہ بن عکیم کے پاس چل کر گئے۔ حکم نے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ اندر داخل ہوئے اور میں دروازے پر ہی بیٹھ گیا۔ پھر وہ میری طرف آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے وصال سے ایک مہینہ قبل جہینہ کی طرف ایک خط تحریر فرمایا (اور اس میں لکھا) کہ تم مردار کی کھال اور اس کے پٹھوں سے نفع حاصل نہ کرو (یعنی انہیں اپنے کام میں نہ لاؤ)۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ نضر بن شمیل نے کہا ہے: جب تک چمڑے کی دباغت نہ کی جائے اسے اہاب کہا جاتا ہے اور جب دباغت کر دی جائے تو پھر اسے اہاب نہیں کہا جاتا بلکہ اسے شن اور قربہ کا نام دیا جاتا ہے (اس وضاحت سے یہ معلوم ہوا کہ ان روایات میں دباغت سے قبل مردار کی کھال کا حکم مذکور ہے اور جو حکم اس سے پہلے باب میں مذکور ہے وہ دباغت سے بعد کا ہے اس لیے دونوں میں کوئی منافات نہیں)۔

بَابٌ فِي جُلُودِ النُّمُورِ وَالسِّبَاعِ (چیتوں اور درندوں کی کھالوں کا بیان)

3600۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ قَالَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ لَا يُتَّهَمُ فِي الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ لَنَا أَبُو دَاوُدَ أَبُو الْمُعْتَمِرِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ طَهْمَانَ كَانَ يَنْزِلُ الْحِيرَةَ[1]

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ریشم کی زینوں اور چیتوں کی کھالوں پر سوار نہ ہو اور حضرت ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرنے میں متہم نہ تھے۔ ابو سعید نے ہمیں کہا ہے کہ ہمیں ابوداؤد نے بتایا ہے کہ ابوالمعتمر جن کا اسم گرامی یزید بن طہمان تھا وہ حیرہ میں رہتے تھے۔

3601۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ

1۔ قال لنا ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ ہذا میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ملائکہ ان کی سنگت اور مصاحبت اختیار نہیں کرتے جن کے پاس چیتے کی کھال ہو۔

فائدہ: کہا گیا ہے کہ یہ نہی یا تو اس لیے ہے کہ یہ عجمیوں کا لباس ہے یا پھر اس لیے کہ اس کے بال دباغت کو قبول نہیں کرتے، لہٰذا یہ پاک نہیں ہوتے۔ (بذل المجہود ص 13 ج 17)

3602۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرِبَ وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ أَعَلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَتَرَاهَا (1) مُصِيبَةً قَالَ لَهُ وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حِجْرِهِ فَقَالَ هَذَا مِنِّي وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ فَقَالَ الْأَسَدِيُّ جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَقَالَ الْمِقْدَامُ أَمَّا أَنَا فَلَا أَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى أُغَيِّظَكَ وَأُسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاوِيَةُ إِنَّ أَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِي وَإِنْ أَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِي قَالَ أَفْعَلُ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ (2) رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى (3) عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ عَلِمْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْكَ يَا مِقْدَامُ قَالَ خَالِدٌ فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ لِصَاحِبَيْهِ وَفَرَضَ لِابْنِهِ فِي الْمِائَتَيْنِ فَفَرَّقَهَا الْمِقْدَامُ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَسَدِيُّ أَحَدًا شَيْئًا مِمَّا أَخَذَ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَمَّا الْمِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ وَأَمَّا الْأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْإِمْسَاكِ لِشَيْئِهِ

مقدام بن معدی کرب، عمرو بن اسود اور اہل قنسرین میں سے بنی اسد کا ایک آدمی وفد بن کر حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مقدام کو کہا: کیا تم جانتے ہو کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا وصال ہو گیا؟ تو حضرت مقدام نے یہ سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا۔ تو اس آدمی نے اسے کہا: کیا تم اسے ایک مصیبت دیکھ رہے ہو (کہ تم نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا ہے یہ تو مصیبت کے وقت پڑھا جاتا ہے؟) تو انہوں نے اسے فرمایا: میں اسے کیونکر مصیبت نہ قرار دوں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا: یہ مجھ سے ہے اور حسین علی سے ہے (یعنی حسن کی مشابہت مجھ سے ہے اور حسین کی مشابہت علی سے ہے)۔ تو اسدی نے کہا: یہ آگ کا ایک انگارہ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے بجھا دیا ہے۔ تو اس پر حضرت مقدام نے فرمایا: پھر آج میں مسلسل ایسی گفتگو کروں گا، میں تجھے غصہ دلاؤں گا اور میں تجھے ایسی باتیں سناؤں گا جو تجھے ناپسند ہوں گی۔ پھر فرمایا: اے معاویہ رضی اللہ عنہ! اگر میں سچ

1۔ ایک نسخہ میں رجل أتراھا کے بجائے فُلَانٌ أَتَعُدُّھَا ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں تعلم أن کے بجائے سَمِعْتَ ہے۔

3۔ ایک نسخہ میں نھی کے بجائے یَنْھٰی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہوں تو میری تصدیق کرنا اور اگر میں جھوٹ بولوں تو میری تکذیب کرنا۔ انہوں نے کہا: میں اسی طرح کروں گا۔ تو پھر حضرت مقدام نے کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے سونا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر حضرت مقدام نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالیں پہننے سے اور ان پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر حضرت مقدام نے کہا: قسم بخدا! اے معاویہ! (رضی اللہ عنہ) یہ سب کچھ میں نے تمہارے گھر میں دیکھا ہے۔ تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے مقدام! میں جانتا ہوں کہ میں تم سے ہرگز نجات نہیں پاسکوں گا۔ خالد نے بیان کیا ہے: پھر حضرت معاویہ نے مقدام کے لیے ایسے مال کا حکم دیا جس کا اس کے دونوں ساتھیوں کے لیے حکم نہیں دیا تھا اور ان کے بیٹے کے لیے دوسو (درہم) لینے والوں میں حصہ مقرر کر دیا تو حضرت مقدام نے وہ مال اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا اور اسدی نے جو کچھ لیا اس میں سے کوئی شے کسی کو نہ دی۔ پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا: مقدام ایک کریم اور سخی آدمی ہے وہ اپنا ہاتھ کھلا رکھتا ہے اور جہاں تک اسدی کا تعلق ہے تو وہ اپنی شے کو اچھی طرح روک کر رکھنے والا آدمی ہے۔

3603۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَإِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ

حضرت قتادہ نے ابوالملیح بن اسامہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: خطابی نے کہا ہے کہ دباغت فقط ان جانوروں کی جلد میں مؤثر ہوتی ہے جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ یہی قول امام اوزاعی کا بھی ہے اور ان کے علاوہ دوسروں نے حدیث طیبہ کی تاویل یہ کی ہے کہ دباغت سے قبل ان کی کھالوں کا استعمال ممنوع ہے۔ اور اصحاب شافعی کا خیال ہے کہ دباغت سے درندوں کی کھالیں تو پاک ہو جاتی ہیں لیکن ان کے بال پاک نہیں ہوتے۔ لہٰذا ان کے بالوں کی وجہ سے کھالوں کا استعمال بھی ممنوع ہے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 17 ج 17)

بَابٌ فِي الِانْتِعَالِ (جوتا پہننے کا بیان)

3604۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اکثر اوقات جوتا پہنے رکھو کیونکہ آدمی مسلسل سوار رہتا ہے جب تک جوتا پہنے رکھتا ہے (یعنی پاؤں اذیت و تکلیف اور زخمی وغیرہ ہونے سے محفوظ رہتے ہیں)۔

3605۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے۔ (ایک میں بیچ کی انگلی اور انگوٹھا ڈالتے تھے اور دوسرے میں دوسری انگلیاں)۔

3606۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے آدمی کو کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

فائدہ: خطابی نے کہا ہے کہ یہ نہی محض آسانی کے لیے ہے کیونکہ بیٹھ کر جوتا پہننا آسان ہوتا ہے اور ہاتھ سے مدد لینا بھی آسان ہوتا ہے۔ جب کہ اس کے برعکس بسا اوقات کھڑے ہو کر پہننے میں دقت ہوتی ہے اور بسا اوقات پاؤں کے الٹا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ ہاں اگر ایسی کوئی الجھن نہ ہو تو پھر کھڑے ہو کر پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

3607۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ لِيَنْتَعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے۔ بلکہ اسے چاہیے کہ وہ دونوں جوتے اکٹھے پہنے رکھے یا ان دونوں کو اکٹھا اتار دے۔

3608۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلَا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ایک جوتے کا تسمہ کٹ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ ایک جوتا پہن کر نہ چلے، یہاں تک کہ وہ اپنے جوتے کے تسمے کی مرمت کرا لے اور نہ ہی کوئی ایک خف پہن کر چلے اور نہ ہی کوئی بائیں ہاتھ سے کھائے (کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے)۔

3609۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَارُونَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي نَهِيكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سنت میں یہ ہے کہ جب کوئی آدمی کہیں بیٹھے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے جوتے اتار لے اور انہیں اپنے پہلو میں رکھ لے۔

3610۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْتَكُنِ الْيَمِينُ أَوَّلَهُمَا يُنْتَعَلُ وَآخِرَهُمَا يُنْزَعُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو اسے چاہیے کہ وہ دایاں جوتا پہلے پہنے اور جب اتارنے لگے تو اسے چاہیے کہ وہ پہلے بایاں جوتا اتارے اور چاہیے کہ جوتا پہنتے وقت دایاں اول ہو اور اتارتے وقت دایاں آخر ہو۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3611۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَنَعْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ وَسِوَاكِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مُعَاذٌ وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَاكَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام کاموں میں حتی المقدور دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند فرماتے تھے (یعنی) اپنے وضو میں، کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں۔ مسلم نے بیان کیا ہے: اور مسواک کرنے میں۔ اور انہوں نے فی شانہ کلہ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے شعبہ سے حضرت معاذ نے روایت کیا ہے اور انہوں نے وسواکہ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

3612۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوا بِأَيَامِنِكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم لباس پہنو اور جب تم وضو کرو تو اپنی دائیں طرف سے ابتدا کرو۔

بَابٌ فِي الْفُرُشِ (بستر کا بیان)

3613۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْفُرُشَ فَقَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْأَةِ وَفِرَاشٌ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بستروں کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا: ایک بستر مرد کے لیے اور ایک بستر عورت کے لیے اور ایک بستر مہمان کے لیے ہوتا ہے اور چوتھا بستر شیطان کے لیے ہے۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ وہ بستر جو اپنی گھریلو حاجت اور ضرورت کے لیے بنائے جائیں وہ درست ہیں اور جو بغیر حاجت اور ضرورت کے محض فخر و مباہات کے اظہار کے لیے بنایا جائے تو اس کے بارے میں فرمایا: وہ شیطان کے لیے ہے کیونکہ وہ طرح طرح سے وسوسہ اندازی کا سبب بنتا ہے۔ (هكذا في البذل)

3614۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ فَرَأَيْتُهُ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ زَادَ ابْنُ الْجَرَّاحِ عَلَى يَسَارِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ أَيْضًا عَلَى يَسَارِهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آپ کے کاشانہ اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ تکیے پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ ابن الجراح نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ آپ بائیں پہلو سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس روایت کو اسحاق بن منصور نے بھی اسرائیل سے روایت کیا ہے اور اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں بھی علی یسارہ کے الفاظ ہیں۔

3615۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ رَأَى رُفْقَةً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ رِحَالُهُمُ الْأَدَمُ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ رُفْقَةٍ كَانُوا بِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَؤُلَاءِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اہل یمن میں سے سفر کے کچھ ساتھیوں کو دیکھا کہ ان کے اونٹوں کی زینیں چمڑے کی ہیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ جسے یہ زیادہ پسند ہو کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے زیادہ مشابہت رکھنے والی جماعت کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ ان کو دیکھ لے۔

3616۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا قُلْتُ وَأَنَّى لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: تم نے زین پوش (یا عمدہ بچھونے) بنا لیے ہیں۔ میں نے عرض کی: ہمارے لیے زین پوش کہاں ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے لیے زین پوش (یا عمدہ بچھونے) آ جائیں گے۔

3617۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ابْنُ مَنِيعٍ الَّتِي(1) يَنَامُ عَلَيْهَا(2) بِاللَّيْلِ ثُمَّ اتَّفَقَا(3) مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ تھا۔ ابن منیع نے بیان کیا ہے کہ آپ کا وہ تکیہ جس پر آپ رات کے وقت آرام فرماتے تھے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔

فائدہ: یہ اس ذات اقدس کی اپنی حیات مستعار کو عدیم النظیر سادگی کے ساتھ گزارنے کا انداز ہے جسے خالق کائنات نے اپنا محبوب اور دو جہاں کا والی بنایا۔ اس میں ان کے لیے لمحہ فکریہ ہے جن کے پاس عارضی چند نعمتیں ہوتی ہیں اور وہ فخر و تکبر میں ڈوب جاتے ہیں۔

3618۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَتْ ضِجْعَةُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام فرمانے کا گدا چمڑے کا بنا ہوا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

3619۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ

1۔ ایک نسخہ میں الَّذِي ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں عَلَيْهِ ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں ثم اتفقا نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُهَا حِيَالَ مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ ان کا بستر رسول اللہ ﷺ کی جائے نماز کے سامنے لگا ہوا تھا۔

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ السُّتُورِ (پردے لٹکانے کا بیان)

3620۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى فَاطِمَةَ رضی الله عنها فَوَجَدَ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا فَلَمْ يَدْخُلْ قَالَ وَقَلَّمَا كَانَ يَدْخُلُ إِلَّا بَدَأَ بِهَا فَجَاءَ عَلِيٌّ رضی الله عنه فَرَآهَا مُهْتَمَّةً فَقَالَ مَا لَكِ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ فَلَمْ يَدْخُلْ فَأَتَاهُ عَلِيٌّ رضی الله عنه فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَاطِمَةَ اشْتَدَّ عَلَيْهَا أَنَّكَ جِئْتَهَا فَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا قَالَ وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا وَمَا أَنَا وَالرَّقْمُ فَذَهَبَ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ قُلْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مَا يَأْمُرُنِي[1] بِهِ قَالَ قُلْ لَهَا فَلْتُرْسِلْ بِهِ إِلَى بَنِي فُلَانٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَكَانَ سِتْرًا مُوَشِّيًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے (گھر) تشریف لائے اور ان کے دروازے پر پردہ لٹکا ہوا دیکھا تو پھر اندر داخل نہ ہوئے۔ راوی فرماتے ہیں کہ بہت کم ایسا ہوتا کہ آپ ﷺ اپنے گھر تشریف لے جائیں اور پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس نہ جائیں۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے تو آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رنجیدہ خاطر دیکھا، تو فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے بتایا: حضور نبی کریم ﷺ میری جانب تشریف لائے اور پھر اندر تشریف فرما نہ ہوئے (معلوم نہیں آپ کیوں واپس تشریف لے گئے)۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ (آپ کی لخت جگر) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر یہ انتہائی گراں گزرا ہے کہ آپ ان کی طرف تشریف لائے اور پھر اندر داخل نہ ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرا اور اس دنیا کا کیا تعلق ہے، میرا ان نقش و نگار کے ساتھ کیا واسطہ ہے۔ چنانچہ حضرت علی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور انہیں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے بارے بتایا۔ تو انہوں نے پھر کہا: جاؤ اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کرو: آپ مجھے اس منقش پردے کے بارے کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں (تاکہ میں وہی کچھ کروں)۔ چنانچہ آپ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرما بھیجا تو اسے بنی فلاں کی طرف بھیج دے (کیونکہ وہ حاجت مند لوگ ہیں)۔

واصل بن عبدالاعلیٰ اسدی اور ابن فضیل نے اپنے باپ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں ہے کہ وہ منقش پردہ تھا۔

فائدہ: اس میں آپ ﷺ کے اپنے آپ کو دنیا سے دور رکھنے اور اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کرنے کی بہترین مثال ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں مَا تَأْمُرُنِي ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الصَّلِيبِ فِي الثَّوْبِ (ایسے کپڑے کا بیان جس میں صلیب کی تصویر ہو)

3621۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حِطَّانَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصْلِيبٌ إِلَّا قَضَبَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کوئی ایسی شے نہ چھوڑتے تھے جس پر صلیب کی تصویر بنی ہو مگر آپ اسے توڑ دیتے تھے، کاٹ دیتے تھے۔

بَابٌ فِي الصُّوَرِ (تصویروں کا بیان)

3622۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ملائکہ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو اور نہ ہی اس میں جس میں کتا ہو اور نہ ہی اس میں جس میں کوئی جنبی حالت میں آدمی ہو۔

فائدہ: تصویر سے مراد ذی روح کی تصویر ہے، چاہے وہ دیوار پر لٹکی ہوئی ہو یا کسی کپڑے کے پردے وغیرہ پر ہو اور کتے سے مراد ایسا کتا جسے رکھنا ممنوع ہے اور جو شکار یا حفاظت کے لیے رکھنا مباح ہے وہ اس میں حکم میں شامل نہیں۔ لیکن امام نووی فرماتے ہیں کہ اظہر یہی ہے کہ لفظ کلب ہر قسم کے کتے کو شامل ہے اور جنبی کے بارے میں خطابی نے کہا کہ اس سے مراد ایسا آدمی ہے کہ جس کی عادت یہ ہو کہ غسل کرنے میں سستی کرتا ہو اور ناپاک حالت میں ہی عموماً رہتا ہو۔ (بذل ص 34 ج 17)

3623۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تِمْثَالٌ وَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ نَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَانْطَلَقْنَا فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِكَذَا وَكَذَا فَهَلْ سَمِعْتِ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ ذَلِكَ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكُمْ بِمَا رَأَيْتُهُ فَعَلَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ وَكُنْتُ أَتَحَيَّنُ قُفُولَهُ فَأَخَذْتُ نَمَطًا كَانَ لَنَا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْعَرَضِ فَلَمَّا جَاءَ اسْتَقْبَلْتُهُ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعَزَّكَ وَأَكْرَمَكَ فَنَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَأَى النَّمَطَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا وَرَأَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَأَتَى النَّمَطَ حَتَّى هَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ لَمْ يَأْمُرْنَا فِيمَا رَزَقَنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَاللَّبِنَ قَالَتْ فَقَطَعْتُهُ وَجَعَلْتُهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا أُمَّهْ إِنَّ هَذَا حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَقَالَ فِيهِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي النَّجَّارِ

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ملائکہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو اور نہ ہی اس میں جس میں کسی ذی روح کی تصویر ہو۔ زید بن خالد جہنی نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو کہا: ہمارے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلو، ہم اس کے بارے ان سے پوچھیں گے۔ چنانچہ ہم چل کر وہاں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے ام المومنین! ابوطلحہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے اس اس طرح حدیث بیان کی ہے، کیا آپ نے بھی حضور نبی کریم ﷺ کو اس طرح بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ البتہ میں تمہیں ایسی حدیث بیان کرتی ہوں جو کچھ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے کیا۔ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں تشریف لے گئے اور اس وقت آپ ﷺ کے واپس لوٹنے کا انتظار کر رہی تھی۔ چنانچہ میں نے ایک اون کا کپڑا لیا اور میں نے اسے (گھر کی) لکڑی پر بطور پردہ لٹکا دیا۔ پس جب آپ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا اور عرض کی: السلام علیك یا رسول الله و رحمة الله وبرکاته۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) جس نے آپ کو عزت و تکریم عطا فرمائی۔ سو آپ ﷺ نے گھر کی طرف دیکھا اور آپ کی نظر پردے پر پڑی تو آپ ﷺ نے مجھے کسی طرح کا جواب نہ لوٹایا (یعنی میرے سلام کا جواب نہ دیا) اور میں نے آپ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھ لیے۔ پھر آپ اس پردے کے پاس آئے اور اسے کاٹ ڈالا۔ پھر ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ ہم پتھروں اور اینٹوں کو کپڑے پہنائیں۔ حضرت ام المومنین نے فرمایا: پھر میں نے اس پردے کو کاٹ ڈالا اور میں نے اس کے دو تکیے بنا دیے اور ان دونوں میں کھجور کے پتے بھر لیے تو آپ ﷺ نے مجھے کسی شے سے منع نہ فرمایا۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر نے سہیل سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے، انہوں نے بیان کیا اور پھر میں نے کہا: اے اماں! بے شک اس نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور اس میں ہے کہ سعید بن یسار بنی نجار کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

3624۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ

زید بن خالد نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوئے جس میں (ذی روح کی) کوئی تصویر ہو۔ بسر نے بیان کیا: پھر زید بیمار ہو گئے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے۔ دیکھا ان کے دروازے پر پردہ لگا ہوا تھا۔ اس میں تصویریں تھیں۔ تو میں نے عبید اللہ خولانی جو کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے زیر پرورش رہے، سے کہا: کیا پہلے زید نے ہمیں تصویروں کی ممانعت کے بارے میں خبر نہیں دی تھی (اور اب خود پردہ لگائے بیٹھے ہیں) تو عبید اللہ نے کہا: کیا تم نے ان سے یہ نہیں سنا کہ انہوں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے یہ بھی کہا مگر وہ تصویر جو کپڑے میں ہو۔

فائدہ: جمہور نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ اس سے مراد درخت وغیرہ کی تصاویر ہیں اور یہ ہمارے نزدیک جائز ہیں اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ کپڑے پر تصاویر مباح ہیں۔ واللہ اعلم (بذل ص 38 ج 17)

3625۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ زَمَنَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ أَنْ يَأْتِيَ الْكَعْبَةَ فَيَمْحُوَ كُلَّ صُورَةٍ فِيهَا فَلَمْ يَدْخُلْهَا النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى مُحِيَتْ كُلُّ صُورَةٍ فِيهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فتح مکہ کے وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا، درآنحالیکہ آپ مقام بطحاء میں تھے کہ وہ کعبہ معظمہ میں جائیں اور اس میں موجود تمام مورتیوں کو مٹا دیں (ضائع کر دیں) اور پھر حضور نبی کریم ﷺ کعبہ معظمہ میں داخل نہ ہوئے یہاں تک کہ اس میں موجود تمام تصاویر کو مٹا دیا گیا۔ (ان تصاویر سے مراد وہ ہیں جو دیواروں پر بنی ہوئی تھیں اور رہے وہ بت وغیرہ جو اس میں مشرکین نے رکھے ہوئے تھے تو انہیں حضور نبی کریم ﷺ نے بنفس نفیس جا کر ختم کیا)۔

3626۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ بِسَاطٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ بِهِ مَكَانَهُ فَلَمَّا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی رفیقۂ حیات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کی رات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا اور پھر وہ مجھے نہ ملے تو اچانک میرے دل میں خیال آیا کہ ہماری چارپائی کے نیچے تو کتے کا بچہ ہے۔ سو آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اسے باہر نکال دیا گیا۔ پھر آپ نے اپنے دست مبارک میں پانی لیا اور اس پر پانی کا چھڑکاؤ کر دیا۔ پھر جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے ملاقات کی تو انہوں نے کہا: بے شک ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو۔ پھر صبح کے وقت حضور نبی مکرم ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم ارشاد فرمایا یہاں تک کہ آپ نے حکم دیا کہ چھوٹے باغ (کی حفاظت کرنے والے) کتے کو بھی مار ڈالا جائے اور بڑے باغ کے کتوں کو چھوڑ دیا جائے (کیونکہ وسیع باغ کی حفاظت کے لیے کتے کی ضرورت ہوتی ہے)۔

3627۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَمْنَعُنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي فِي الْبَيْتِ يُقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوذَتَيْنِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَإِذَا الْكَلْبُ لِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ كَانَ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُمْ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالنَّضَدُ شَيْءٌ تُوضَعُ عَلَيْهِ الثِّيَابُ شَبَهُ السَّرِيرِ (1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے کہا: میں گزشتہ رات آپ کے پاس آیا اور مجھے اندر داخل ہونے سے سوائے اس کے کسی نے نہ روکا کہ دروازے پر تصاویر تھیں اور گھر میں ایسا منقش پردہ تھا جس میں تصاویر تھیں اور گھر میں کتا بھی تھا۔ پس آپ گھر میں موجود تصاویر کے بارے میں یہ حکم فرمائیے کہ ان کے سر کاٹ دیے جائیں تو وہ درختوں کی طرح ہو جائیں گی اور پردے کے بارے میں حکم فرمائیے کہ اسے کاٹ دیا جائے اور اس سے دو تکیے بنا دیے جائیں جنہیں زمین پر رکھا جائے اور انہیں روندا جاتا رہے اور کتے کے بارے میں حکم فرمائیے کہ اسے نکال دیا جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کہا۔ اور کتا امام حسن یا امام حسین رضی اللہ عنہما نے رکھا ہوا تھا اور وہ ان کے تخت کے نیچے تھا۔ اس کے بارے میں بھی حکم دیا گیا تو اسے نکال دیا گیا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ نضد سے مراد چارپائی کی طرح کی وہ شے ہے جس پر کپڑے رکھے جائیں۔

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ التَّرَجُّلِ (کنگھی کرنے کے احکام کا بیان)

3628- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر ایک دن چھوڑ کر۔ (مقصود یہ ہے کہ ہمہ وقت آدمی بناؤ سنگھار میں ہی نہ لگا رہے اور پھر اس طرح کرنے میں عورتوں کے ساتھ مشابہت کا احتمال بھی ہے۔ لہٰذا اگر حاجت اور ضرورت نہ ہو تو پھر ایک دن کے وقفہ کے ساتھ تیل کنگھی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ بصورت دیگر ہر روز کنگھی کرنے میں کوئی حرج نہیں)۔

3629- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ رَحَلَ إِلَى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمِصْرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ أَنَا وَأَنْتَ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَا لِي أَرَاكَ شَعِثًا وَأَنْتَ أَمِيرُ الْأَرْضِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ قَالَ فَمَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی حضرت فضالہ بن عبید کی طرف چل کر گیا اور اس وقت وہ مصر میں تھے۔ پس وہ ان کے پاس پہنچا تو کہا: میں تمہارے پاس فقط تمہاری ملاقات کے لیے نہیں آیا بلکہ میں نے اور تم نے رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث سنی ہے اور مجھے امید ہے کہ اس کے بارے میں تمہارے پاس علم ہوگا۔ انہوں نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ اس آدمی نے بتایا کہ وہ اس طرح ہے۔ پھر اس نے کہا: مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں اس حال میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے بال پریشان اور بکھرے ہوئے ہیں حالانکہ تم اس سرزمین کے امیر ہو؟ تو فضالہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ ہمیں کثرت عیش سے منع فرماتے تھے۔ پھر اس آدمی نے کہا: کیا ہے مجھے کہ میں آپ کے جوتے بھی نہیں دیکھ رہا ہوں؟ تو حضرت فضالہ نے فرمایا: حضور نبی مکرم ﷺ ہمیں حکم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم کبھی کبھار ننگے پاؤں رہا کریں۔

فائدہ: ایسا کرنے سے ایک تو انسان غرور و تکبر سے محفوظ رہتا ہے اور دوسرا ان افراد امت کے بارے میں ہمدردی اور غمخواری کے جذبات کو مہمیز لگتی ہے جن کے پاس استعمال کا ساز و سامان نہیں ہوتا۔

3630- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا تَسْمَعُونَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ يَعْنِي التَّقَحُّلَ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ أَبُو أُمَامَةَ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيُّ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے آپ کے پاس دنیا کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں، کیا تم سنتے نہیں؟ بلاشبہ لباس کی سادگی ایمان میں سے ہے، بلاشبہ لباس کی سادگی ایمان میں سے ہے (یعنی ہمہ وقت زیب و زینت میں اپنے آپ کو مصروف رکھنے سے باز رہنا یہ بھی ایمان کی علامات میں سے ہے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مراد حضرت ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری ہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ الطِّيبِ (اس کا بیان کہ خوشبو لگانا پسندیدہ عمل اور سنت رسول ہے)

3631۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی رحمت ﷺ کے پاس مرکب خوشبو تھی اور آپ ﷺ اسی سے خوشبو لگاتے تھے۔

بَاب فِي إِصْلَاحِ الشَّعَرِ (بالوں کو سنوارنے اور آراستہ کرنے کا بیان)

3632۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے بال ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ ان کی تکریم کرے (یعنی انہیں صاف ستھرا اور سنوار کر رکھے اور انہیں پراگندہ حال نہ چھوڑے رکھے)۔

بَاب فِي الْخِضَابِ لِلنِّسَاءِ (عورتوں کے لیے مہندی وغیرہ لگانے کا بیان)

3633۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَتْنِي كَرِيمَةُ بِنْتُ هَمَّامٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَسَأَلَتْهَا عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَكِنْ أَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيبِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَكْرَهُ رِيحَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد تَعْنِي خِضَابَ شَعْرِ الرَّأْسِ[1]

کریمہ بنت ہمام نے بیان کیا ہے کہ ایک عورت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور آپ سے مہندی لگانے کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں البتہ میں اسے ناپسند کرتی ہوں کیونکہ میرے محبوب ﷺ اس کی بو کو ناپسند فرماتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس سے مراد سر کے بالوں کو مہندی کے ساتھ رنگنا ہے۔

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3634۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَتْنِي غِبْطَةُ بِنْتُ عَمْرٍو الْمُجَاشِعِيَّةُ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي أُمُّ الْحَسَنِ عَنْ جَدَّتِهَا عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَايِعْنِي قَالَ لَا أُبَايِعُكِ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ كَأَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ مجھے بیعت فرمایئے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیری بیعت نہیں لوں گا۔ یہاں تک کہ تو اپنی ہتھیلیوں کو (مہندی وغیرہ لگا کر) تبدیل کر دے۔گویا کہ یہ دونوں درندوں کی ہتھیلیاں ہیں (یعنی ان کے ہاتھ بالکل صاف تھے، لہٰذا فرق قائم رکھنے کی غرض سے ہاتھوں پر مہندی وغیرہ لگانے کی ترغیب دلائی)۔

3635۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُطِيعُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ عِصْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ أَوْمَأَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبَضَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ مَا أَدْرِي أَيَدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلِ امْرَأَةٌ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے نام ایک خط ہے۔تو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک پیچھے کھینچ لیا اور فرمایا: میں نہیں جانتا کیا یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے؟ اس نے عرض کی: یہ عورت (کا ہاتھ) ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو عورت ہوتی تو تو اپنے ناخنوں کو مہندی کے ساتھ ضرور رنگتی۔

بَابٌ فِي صِلَةِ الشَّعْرِ (عورت کا اپنے بالوں کے ساتھ دوسرے بال ملانے کا بیان)

3636۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ

حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا، جس سال انہوں نے حج کیا وہ منبر پر تشریف فرما تھے۔ بالوں کا ایک گچھا جوان کے ایک محافظ کے ہاتھ میں تھا، انہوں نے لیا اور فرمانے لگے: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح عمل کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ اور آپ ﷺ فرماتے ہیں: بنو اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ایسا کام کرنا شروع کیا۔ (یعنی جب وہ اپنے بالوں کو بڑھانے اور ان میں اضافہ کرنے کے لیے ان کے ساتھ دوسرے بال جوڑنے لگیں تو وہ ہلاک ہو گئے)۔

3637۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی پر لعنت کی ہے۔(اور اسی طرح) گودنے اور گدوانے والی (پر لعنت کی ہے) (کیونکہ یہ فعل حرام ہے، مشرکوں کا انداز ہے اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنا ہے۔وشم سے مراد سوئی کے ساتھ گودنا اور پھر اس میں نیل یا سرمہ بھر دینا ہے)

3638۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْوَاصِلَاتِ وَقَالَ عُثْمَانُ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ زَادَ عُثْمَانُ كَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ اتَّفَقَا فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْوَاصِلَاتِ وَقَالَ عُثْمَانُ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَالْمُتَفَلِّجَاتِ قَالَ عُثْمَانُ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ تَعَالَى فَقَالَ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى قَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ وَاللهِ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قَالَتْ إِنِّي أَرَى بَعْضَ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ قَالَ فَادْخُلِي فَانْظُرِي فَدَخَلَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ فَقَالَ مَا رَأَيْتِ وَقَالَ عُثْمَانُ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ فَقَالَ لَوْ كَانَ ذَلِكَ مَا كَانَتْ مَعَنَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گدوانے والیوں پر لعنت کی ہے۔محمد نے بیان کیا ہے اور اپنے بالوں کے درمیان دوسرے بال ملانے والیوں پر بھی۔اور عثمان نے بیان کیا ہے اور چہرے کے بال اکھیڑنے والیوں پر بھی، پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں۔اور ان پر بھی جو حسن وخوبصورتی کے لیے دانتوں کو کرید کر کھلا کریں اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والیوں پر۔پس یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی، اسے ام یعقوب کہا جاتا تھا۔عثمان نے یہ الفاظ زائد کیے ہیں۔وہ قرآن پڑھ رہی تھی پھر آگے دونوں متفق ہیں۔پس وہ آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی: مجھے تمہاری جانب سے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ نے گودنے اور گدوانے والیوں پر لعنت کی ہے۔محمد نے بیان کیا اور اپنے بالوں کے ساتھ بال جوڑنے والیوں پر بھی۔اور عثمان نے بیان کیا اور چہرے کے بال اکھیڑے والیوں پر بھی۔پھر دونوں راوی متفق ہیں۔اور دانتوں میں کشادگی کرنے والیوں پر لعنت کی ہے۔عثمان نے کہا کہ حسن کے لیے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی لانے کے لیے۔تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ہے مجھے کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی ہے۔اس عورت نے کہا: میں نے دو تختیوں کے مابین موجود مصحف (قرآن کریم) پڑھا ہے اور میں نے تو ایسا نہیں پایا۔تو آپ نے فرمایا: قسم بخدا! اگر تو نے اسے (توجہ سے) پڑھا ہوتا تو تو اسے ضرور پالیتی۔پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وہ عورت بولی: میں نے ان میں سے بعض چیزیں تمہاری بیوی میں دیکھی ہیں۔تو آپ نے فرمایا: تو اندر چلی جا اور غور سے دیکھ لے۔پس وہ اندر داخل ہوئی پھر باہر آئی تو آپ نے پوچھا: تو نے کیا دیکھا اور عثمان کی روایت ہے کہ اس نے کہا: میں نے کچھ نہیں دیکھا۔تو آپ نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فرمایا: اگر ایسا ہوتا تو تو ہمارے ساتھ نہ ہوتی۔

3639۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَتَفْسِيرُ الْوَاصِلَةِ الَّتِي تَصِلُ الشَّعْرَ بِشَعْرِ النِّسَاءِ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا وَالنَّامِصَةُ الَّتِي تَنْقُشُ الْحَاجِبَ حَتَّى تُرِقَّهُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا وَالْوَاشِمَةُ الَّتِي تَجْعَلُ الْخِيلَانَ فِي وَجْهِهَا بِكُحْلٍ أَوْ مِدَادٍ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر، چہرے کے بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی پر اور گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت کی گئی ہے جب کہ یہ سب بغیر عذر کے ہو۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ واصلہ وہ ہوتی ہے جو عورتوں کے بالوں کے ساتھ بال ملاتی ہے اور مستوصلہ وہ ہوتی ہے جس پر عمل کیا جاتا ہے اور نامصہ وہ ہوتی ہے جو ابروؤں کے بال اکھیڑتی ہے یہاں تک کہ انہیں خوب باریک کر دیتی ہے اور متنمصہ وہ ہوتی ہے جس پر یہ عمل کیا جائے اور واشمہ وہ ہوتی ہے جو اپنے چہرے پر سرمے یا سیاہی کے ساتھ تل بناتی ہے اور مستوشمہ وہ ہوتی ہے جس پر یہ عمل کیا جاتا ہے۔

3640۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْقَرَامِلِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَأَنَّهُ يَذْهَبُ إِلَى أَنَّ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ شُعُورُ النِّسَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ أَحْمَدُ يَقُولُ الْقَرَامِلُ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ(1)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ بالوں کی مینڈھیاں بنانے میں کوئی حرج نہیں۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: گویا کہ وہ اس طرف جا رہے ہیں کہ جس سے منع کیا گیا ہے وہ عورتوں کے بال ہیں (کیونکہ آدمی کے جز کو استعمال کرنا حرام ہے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ احمد کہتے ہیں کہ بالوں کی مینڈھیاں بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ فِي رَدِّ الطِّيبِ (خوشبو کا تحفہ واپس لوٹانے کا بیان)

3641۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعْنَى أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئَ حَدَّثَهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ طَيِّبُ الرِّيحِ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے خوشبو پیش کی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے رد نہ کرے (بلکہ اسے لے لے) کیونکہ خوشبو بوجھ اور مشقت کے اعتبار سے خفیف اور ہلکی ہے۔ (یعنی یہ ایسا احسان اور بوجھ نہیں جسے اٹھانا اور جواباً کچھ دینا مشکل ہو)۔

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَتَطَيَّبُ لِلْخُرُوجِ (عورت کے لیے خوشبو لگا کر باہر نکلنے کا بیان)

3642۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنِي غُنَيْمُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْأَةُ فَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ كَذَا وَكَذَا قَالَ قَوْلًا شَدِيدًا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت عطر لگائے اور پھر کسی قوم (مردوں) کے پاس سے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو پائیں (یعنی خوشبو کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ ہوں) تو وہ اس اس طرح ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے انتہائی سخت الفاظ استعمال کیے۔

3643۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ وَجَدَ مِنْهَا رِيحَ الطِّيبِ يَنْفَحُ[1] وَلِذَيْلِهَا إِعْصَارٌ فَقَالَ يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ جِئْتِ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ وَلَهُ تَطَيَّبْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ حِبِّي أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ لِامْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِهَذَا الْمَسْجِدِ حَتَّى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْإِعْصَارُ غُبَارٌ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ انہیں ایک عورت ملی۔ آپ نے اس سے خوشبو کی مہک محسوس کی جو اس سے اٹھ رہی تھی اور اس کے دامن سے مہک کی لپٹیں آرہی تھیں (جیسا کہ ہوا سے گرد وغبار اڑتا ہے)۔ تو آپ نے فرمایا: اے جبار (یعنی اللہ تعالیٰ جس کا قہر انتہائی سخت ہے) کی کنیز! (اسے ڈرانے اور خوفزدہ کرنے کے لیے آپ نے اس نام سے بلایا) تو مسجد سے آئی ہے؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا مسجد کی طرف نکلنے کے لیے تو نے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ میں نے اپنے محبوب ابوالقاسم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ایسی عورت کی نماز قبول نہیں کی جائے گی جس نے مسجد کی طرف جانے کے لیے خوشبو لگائی یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے اور اسے زائل کرنے کے لیے اپنا غسل کرلے۔ ابوداود نے بیان فرمایا ہے کہ اعصار کا معنی غبار ہے۔

3644۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدَنَّ مَعَنَا الْعِشَاءَ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ عِشَاءَ الْآخِرَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی عورت نے خوشبو آگ میں جلا کر اس کا دھواں لیا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ بالضرور ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں (مسجد میں) حاضر نہ ہو۔ (بلکہ اپنی نماز اپنے گھر میں ہی ادا کرے)۔

فائدہ: مذکورہ جملہ روایات میں اسی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے کہ عورت کو نماز تک کے لیے بھی گھر سے باہر اس حال میں قدم نہیں رکھنا چاہیے کہ اس سے خوشبو کی مہک پھوٹ رہی ہو اور وہ جہاں سے گزرے وہاں موجود افراد کو وہ اپنی

1۔ ایک نسخہ میں ینفح نہیں ہے۔ 2۔ قال ابو داؤد الاعصر مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

طرف متوجہ کررہی ہو۔ کیونکہ اس صورت میں بے راہ روی اور معاشرتی فساد کا احتمال غالب ہے۔ تو جب نماز کے لیے وہ نہیں نکل سکتی اور اس کے لیے شدید ترین وعیدیں ہیں تو پھر دیگر معاملات کے لیے اس کا ایسی مہک اور بناؤ سنگھار کے ساتھ نکلنا کیسے درست ہوسکتا ہے؟

بَابٌ فِي الْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ (مردوں کے لیے زعفران ملی خوشبو لگانے کا بیان)

3645۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي لَيْلًا وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيَّ مِنْهُ رَدْعٌ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ جَنَازَةَ الْكَافِرِ بِخَيْرٍ وَلَا الْمُتَضَمِّخَ بِالزَّعْفَرَانِ وَلَا الْجُنُبَ قَالَ وَرَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا نَامَ أَوْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَنْ يَتَوَضَّأَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ ابْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ يُخْبِرُ عَنْ رَجُلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ زَعَمَ عُمَرُ أَنَّ يَحْيَى سَمَّى ذَلِكَ الرَّجُلَ فَنَسِيَ عُمَرُ اسْمَهُ أَنَّ عَمَّارًا قَالَ تَخَلَّقْتُ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ بِكَثِيرٍ فِيهِ ذِكْرُ الْغُسْلِ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ وَهُمْ حُرُمٌ قَالَ لَا الْقَوْمُ مُقِيمُونَ

عطاء خراسانی نے یحییٰ بن یعمر سے اور انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آیا درآنحالیکہ میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے مجھے زعفران ملی خوشبو لگادی۔ پھر میں صبح کے وقت حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو سلام عرض کیا۔ تو آپ ﷺ نے نہ مجھے سلام کا جواب دیا اور نہ ہی مجھے مرحبا کہا اور ارشاد فرمایا: تو جا اور اپنے ہاتھوں سے اسے (زعفران کو) دھو ڈال۔ چنانچہ میں گیا اور میں نے اسے خوب دھویا پھر حاضر خدمت ہوا اس حال میں کہ زعفران کا کچھ داغ مجھ پر باقی رہ گیا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا اور آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا اور نہ ہی مرحبا کہا اور فرمایا: تو جا اور اسے اپنے سے دھو ڈال۔ پس میں گیا اور اسے اچھی طرح دھویا پھر حاضر ہوا اور آپ کو سلام عرض کیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے سلام کا جواب بھی دیا اور مجھے مرحبا بھی کہا اور ساتھ ارشاد فرمایا: بے شک ملائکہ کافر کے جنازہ میں خیر و بھلائی کے ساتھ حاضر نہیں ہوتے، نہ اس کے پاس آتے ہیں جو زعفران میں لتھڑا پڑا ہوا ہو اور نہ ہی جنبی کے پاس (یعنی جس پر غسل فرض ہو چکا ہو)۔ فرمایا: پھر جنبی کے لیے رخصت عطا فرمائی جب وہ سونا، کھانا یا پینا چاہے تو وہ وضو کرلے۔ نصر بن علی، محمد بن بکر، ابن جریج، عمر بن عطاء ابن ابی الخوار کہ انہوں نے یحییٰ بن یعمر کو ایک آدمی سے خبر بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہیں ایک آدمی نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے خبر دی ہے۔ عمر نے یہ گمان کیا ہے کہ یحییٰ نے اس آدمی کا نام لیا اور پھر عمر اس کا نام بھول گئے کہ عمار رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے زعفران کی خوشبو لگائی۔ آگے یہی واقعہ بیان کیا اور پہلی روایت زیادہ مکمل ہے اس میں غسل کا ذکر ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے عمر کو کہا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس وقت لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: نہیں لوگ تو اپنے گھروں میں مقیم تھے۔

3646۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ[1] الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَدَّيْهِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا مُوسَى يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللهُ تَعَالَى صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلُوقٍ قَالَ أَبُو دَاوُد جَدَّاهُ زَيْدٌ وَزِيَادٌ

ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی نماز قبول نہیں فرمائے گا جس کے جسم میں زعفران ملی خوشبو میں سے کوئی شے لگی ہوئی ہو۔ ابوداؤد نے کہا کہ ربیع بن انس کے جدین سے مراد زید اور زیاد ہیں۔

3647۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ وَإِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَاهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ وَقَالَ عَنْ إِسْمَعِيلَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ اسماعیل سے ان یتزعفر الرجل کے الفاظ مروی ہیں۔

3648۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ جِيفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوقِ وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے آدمی ہیں ملائکہ جن کے قریب نہیں جاتے: مردہ کافر یا زعفران ملی خوشبو لگانے والا اور تیسرا اجنبی ہے مگر یہ کہ وہ وضو کر لے۔

3649۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ قَالَ فَجِيءَ بِي إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلُوقِ

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب نبی مکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو اہل مکہ اپنے بچے لے کر آپ ﷺ کے پاس آتے تھے اور آپ ﷺ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ حضرت ولید بیان کرتے ہیں کہ مجھے بھی آپ ﷺ کے پاس لایا گیا اور مجھے زعفران لگایا گیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اس زعفرانی خوشبو کی وجہ سے مجھے مس نہ کیا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقربین بارگاہ الٰہی کے پاس اپنے بچوں کو برکت کے حصول کے لیے پیش کرنا اور ان کا ان کے لیے دعائے برکت فرمانا یہ سنت صحابہ کرام بھی ہے اور سنت مصطفیٰ کریم بھی۔

3650۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ

1۔ ایک نسخہ میں محمد بن عبداللہ بن حرب ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قَلَّمَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَوْ أَمَرْتُمْ هَذَا أَنْ يَغْسِلَ هَذَا عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور اس پر (زعفران کی) زردی کا نشان تھا۔ اور حضور نبی مکرم علیہ السلام بہت کم کسی آدمی کے سامنے ایسی شے کا تذکرہ فرماتے تھے جسے آپ ناپسند کرتے۔ پس جب وہ نکلا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم اسے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے سے اس (زردی) کو دھوڈالے (تو یہ بہت اچھا ہوگا)۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اگر کسی میں کوئی ناپسندیدہ بات دکھائی دے تو اسے سامنے کہہ کر اس کی دل شکنی کرنے یا لوگوں کے درمیان کہہ کر اسے شرمندہ کرنے کی بجائے زیادہ موزوں اور بہتر یہ ہے کہ بالواسطہ تنہائی میں اسے اس کمزوری پر مطلع کر دیا جائے تا کہ وہ اسے قبول بھی کرے اور اصلاح کی کوشش بھی کرے۔ یہی تربیت کا حسین انداز ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّعْرِ (بالوں (کی مقدار) کا بیان)

3651۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ رضی الله عنه قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ وَقَالَ شُعْبَةُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے کندھوں تک بال رکھنے والوں میں سے سرخ حلہ میں ملبوس رسول اللہ علیہ السلام سے بڑھ کر حسین کسی کو نہیں دیکھا۔ محمد بن سلیمان نے یہ زائد بیان کیا ہے کہ آپ علیہ السلام کے بال (زلفیں) کندھوں تک طویل تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح اسے اسرائیل نے ابواسحاق سے روایت کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ آپ کے کندھوں پر لگتے تھے۔ اور شعبہ نے کہا ہے کہ وہ آپ کے کانوں کی لوؤں تک پہنچتے تھے۔

3652۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام کی زلفیں آپ کے کانوں کی لوؤں تک پہنچتی تھیں۔

3653۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام کے بال مبارک آپ کے کانوں کی لوؤں تک تھے۔

3654۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی زلفیں آپ ﷺ کے کانوں کے نصف تک تھیں۔

3655۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوْقَ الْوَفْرَةِ وَدُونَ الْجُمَّةِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی زلفیں کانوں کی لوؤں سے زیادہ اور کندھوں پر پہنچنے سے کم تھیں۔ (یعنی کانوں کی لو سے نیچے تک تھیں اور کندھوں سے اوپر ہی تھیں)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَرْقِ (مانگ نکالنے کا بیان)

3656۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَعْنِي يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تُعْجِبُهُ مُوَافَقَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکا کر رکھتے تھے (یعنی انہیں لمبا چھوڑ دیتے تھے) اور مشرک اپنے بالوں میں مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان امور میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے جن کے بارے میں آپ کو کوئی خاص حکم نہ دیا گیا۔ پہلے رسول اللہ ﷺ بھی اپنی پیشانی کے بال لٹکا کر رکھتے تھے پھر اس کے بعد آپ مانگ نکالنے لگے۔

3657۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ كُنْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَفْرُقَ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَدَعْتُ الْفَرْقَ مِنْ يَافُوخِهِ وَأُرْسِلُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں جب رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں مانگ نکالنے کا ارادہ کرتی تھی تو سر کے درمیان سے بالوں کو چیر ڈالتی تھی اور پیشانی کے بال آپ کی آنکھوں کے سامنے (دو حصوں میں) چھوڑ دیتی تھی۔ (یعنی نصف بال دائیں جانب اور نصف بال بائیں جانب ڈال دیتی تھی)۔

بَابٌ فِي تَطْوِيلِ الْجُمَّةِ (بالوں کو بہت زیادہ بڑھانے کا بیان)

3658۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ السُّوَائِيُّ هُوَ أَخُو قَبِيصَةَ وَحُمَيْدُ بْنُ خُوَارٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَلِي شَعْرٌ طَوِيلٌ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذُبَابٌ ذُبَابٌ قَالَ فَرَجَعْتُ فَجَزَزْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ

عاصم بن کلیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے بال بہت بڑھے ہوئے تھے۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: یہ نحوست ہے، یہ نحوست ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: پھر میں واپس لوٹ گیا اور میں نے بال کٹوا دیئے۔ پھر دوسرے دن آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے رد نہیں کیا اور یہ (یعنی بالوں کو کٹوا کر رکھنا) اچھا ہے۔

فائدہ: حدیث طیبہ میں مراد بالوں کی وہ مقدار جو کندھوں سے نیچے تک پھیلے ہوئے ہوں، ایسی زلفیں جو کندھوں تک پہنچتی ہوں وہ رکھنا درست ہے لیکن بالوں کی صفائی کا اہتمام رکھنا ضروری ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَعْقِصُ شَعْرَهُ (اس کا بیان جو اپنے بالوں کی مینڈھیاں بنا کر رکھتا ہے)

3659۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ تَعْنِي عَقَائِصَ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ مکرمہ تشریف لائے تو اس وقت آپ کے بالوں کی چار مینڈھیاں بنی ہوئی تھیں۔ (یعنی آپ ﷺ نے سر کے بالوں کو چار حصوں میں تقسیم کر کے باندھ رکھا تھا تا کہ وہ دوران سفر پراگندہ نہ ہو جائیں)۔

بَابٌ فِي حَلْقِ الرَّأْسِ (سر کو منڈوانے کا بیان)

3660۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي يَعْقُوبَ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي بَنِي أَخِي فَجِيءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوا لِي الْحَلَّاقَ فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُؤُسَنَا

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے آل جعفر کو تین دنوں کی مہلت دی کہ وہ ان کے پاس آئیں گے۔ پھر آپ ﷺ ان (آل جعفر) کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: آج کے بعد تم میرے بھائی پر نہ رونا۔ پھر فرمایا: میرے بھتیجوں کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ہمیں آپ کے پاس لایا گیا تو چڑیا کے بچوں کی مثل بنے ہوئے تھے۔ (یعنی بال وغیرہ بکھرے ہوئے تھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: حجام کو بلا لاؤ۔ پس آپ نے اسے حکم دیا اور اس نے ہمارے سر مونڈ دیئے۔

فائدہ: یہ اس وقت کا ذکر ہے جب جنگ موتہ میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش کیا تو آپ ﷺ نے تین دن تک ان کے اہل خانہ اور خاندان کو غم اور سوگ منانے کی اجازت مرحمت فرمائی اور تین دنوں کے بعد انہیں رونے دھونے سے منع فرما دیا۔ معلوم ہوا کسی کی موت پر اظہار غم کرنا اور آنسو بہانا اور تین دن تک سوگ منانا عین سنت کے مطابق ہے۔ اسی طرح بذل المجہود میں بھی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الذُّؤَابَةِ (سر کی چوٹی پر بال رکھنے (یعنی لٹ) کا بیان)

3661۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَحْمَدُ كَانَ رَجُلًا صَالِحًا قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْقَزَعِ وَالْقَزَعُ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ فَيُتْرَكَ بَعْضُ شَعْرِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے قزع سے منع فرمایا ہے اور قزع سے مراد یہ ہے کہ بچے کا سر مونڈ دیا جائے اور ایک جگہ اس کے بال چھوڑ دیے جائیں۔

3662۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنِ الْقَزَعِ وَهُوَ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ فَتُتْرَكَ لَهُ ذُؤَابَةٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے قزع سے منع فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ بچے کا سر مونڈ دیا جائے اور اس کی چوٹی کے بال (لٹ) چھوڑ دیے جائیں۔

3663۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ احْلِقُوهُ كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے ایک بچے کو دیکھا اس حال میں کہ اس کے بعض بال مونڈ دیے گئے ہیں اور بعض چھوڑ دیے گئے ہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے انہیں (صحابہ کرام کو) اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: تم سارے کا سارا سر مونڈا کرو یا پھر سارا ہی چھوڑ دیا کرو۔

فائدہ: چونکہ عموی طور پر بچوں کی لٹ رکھ دی جاتی ہے اس لیے حدیث طیبہ میں بچوں کا ذکر ہے۔ ورنہ جس طرح بچوں کے لیے ایسا کرنا ممنوع ہے اسی طرح بڑوں کے لیے بھی لٹ رکھنا ممنوع ہے اور سر کا کچھ حصہ مونڈنا اور کچھ چھوڑ دینا اسے مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ (اس (لٹ) کی رخصت کا بیان)

3664۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ لِي ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِي أُمِّي لَا أَجُزُّهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُ بِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میرے سر کی چوٹی میں لٹکے ہوئے لمبے بال تھے۔ تو میری ماں نے مجھے کہا: میں انہیں نہیں کاٹوں گی (کیونکہ) رسول اللہ علیہ السلام (پیار اور شفقت کے طور پر) انہیں کھینچتے تھے اور انہیں پکڑتے تھے۔

فائدہ: بذل المجہود میں ہے کہ اس میں آثار صالحین سے حصول برکت کا ذکر ہے اور جس شے کو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے مس کیا ہو یا اس پر بیٹھے ہوں یا وہ ان کے لباس سے ہو اسے باقی اور محفوظ رکھنے کی حرص کا اظہار ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر سر کے دیگر بالوں کے ساتھ یہ بڑھے ہوئے بال رہنے دیے جائیں تو پھر یہ ممنوع نہیں۔ ہاں اگر سارا سر بالکل مونڈ دیا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جائے اور فقط چوٹی کے بال لمبے چھوڑ دیے جائیں تو اس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ (بذل ص 82 ج 17)

3665۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ قَالَتْ وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ أَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَيْكَ وَقَالَ احْلِقُوا هَذَيْنِ أَوْ قُصُّوهُمَا فَإِنَّ هَذَا زِيُّ الْيَهُودِ

حجاج بن حسان نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور میری بہن مغیرہ نے مجھے بتایا کہ تو اس وقت بچہ تھا اور تیرے سر پر بالوں کی دو لٹیں تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تیرے سر پر ہاتھ پھیرا اور تیرے لیے برکت کی دعا فرمائی اور فرمایا: تم ان دونوں کو منڈوا دو، کیونکہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔

بَابٌ فِي أَخْذِ الشَّارِبِ (لبیں کاٹنے کا بیان)

3666۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں داخل ہیں: ختنہ کرانا، زیر ناف بال صاف کرنا، بغلوں کے بال صاف کرنا، ناخن تراشنا اور لبیں (مونچھیں) کاٹنا۔

فائدہ: طہارت اور نظافت نصف ایمان ہے اور مذکورہ تمام چیزیں طہارت و نظافت کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لیے ان پر عمل کرنا ہر انسان کی فطرت میں داخل ہے۔

3667۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ[1] وَإِعْفَاءِ اللِّحَى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لبوں کو کاٹنے اور داڑھی کو چھوڑ دینے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

فائدہ: امام مالک نے فرمایا کہ لبوں کے وہ بال جو ہونٹوں پر پڑے ہوئے ہوں انہیں کاٹ دینا چاہیے۔ یہی حدیث میں مراد ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بھی فرمایا: ہونٹوں پر پڑے ہوئے بال کاٹنا سنت ہے۔ ان کا اپنا عمل بھی اسی کے مطابق تھا۔ اور امام مالک نے تو یہ بھی کہا ہے کہ لبوں کو رگڑ کر صاف کرنا یہ مثلہ کے مترادف ہے اور داڑھی کے بارے میں کہا گیا کہ اہل فارس داڑھی کاٹ دیتے تھے تو شارع علیہ السلام نے اپنے غلاموں کو ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ اب قبضہ (ایک مشت) کی مقدار داڑھی رکھنا سنت ہے۔ اس سے زائد کو کاٹ دینے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جماعت تابعین کا اسی پر عمل تھا۔ اور امام نووی نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ داڑھی سے کچھ کاٹنا مکروہ ہے۔ بہر حال خوبصورت اور حسین یہ ہے کہ داڑھی اتنی ہو جو ایک مشت دکھائی دے۔ واللہ اعلم (بذل ص 86 ج 17)

1۔ ایک نسخہ میں الشَّارِبِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3668۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَلْقَ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ وَقَصَّ الشَّارِبِ وَنَتْفَ الْإِبِطِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا مَرَّةً قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَنَسٍ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وُقِّتَ لَنَا وَهَذَا أَصَحُّ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے زیر ناف بال مونڈنے، ناخن تراشنے، لبیں کاٹنے اور بغلوں کے بال صاف کرنے کا وقت مقرر فرمادیا کہ چالیس دنوں میں ایک بار ضرور یہ عمل کریں۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے جعفر بن سلیمان نے ابوعمران سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے نبی مکرم ﷺ کا ذکر نہیں کیا، بلکہ کہا: ہمارے لیے وقت مقرر کر دیا گیا (یعنی صیغہ مجہول ذکر کیا) اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

3669۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَقَرَأَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ عَلَى أَبِي الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نُعْفِي السِّبَالَ إِلَّا فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الِاسْتِحْدَادُ حَلْقُ الْعَانَةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم حج یا عمرہ کے سوا دیگر ایام میں لبوں کی اطراف کو چھوڑ دیتے تھے۔

(مراد لبوں کی اطراف کے بال ہیں کیونکہ وہ داڑھی میں مل جاتے ہیں اور کھانے پینے کی چیزوں میں ان کے ملنے کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا اس لیے وہ انہیں کاٹتے نہ تھے اور جب حج یا عمرہ کے لیے جاتے تو اگر داڑھی کے بال قبضہ سے بڑھ جاتے تو وہ بھی کاٹ دیتے اور بسا اوقات لبوں کی اطراف کے بال بھی کاٹ دیتے)۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ استحداد سے مراد زیر ناف بال صاف کرنا ہے۔

بَابٌ فِي نَتْفِ الشَّيْبِ (سفید بالوں کو اکھیڑنے کا بیان)

3670۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ قَالَ عَنْ سُفْيَانَ إِلَّا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سفید بالوں کو نہ اکھیڑو کیونکہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کے بال حالت اسلام میں سفید ہو جائیں (یعنی وہ بوڑھا ہو جائے) مگر وہ قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوں گے۔ یہ سفیان کی روایت ہے اور یحییٰ کی روایت میں ہے مگر اللہ تعالیٰ ہر ایک کے بدلے اس کے لیے نیکی لکھ دیتا ہے اور ہر ایک کے بدلے اس سے ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے (معلوم ہوا بڑھاپے کو چھپانے کے لیے سفید بالوں کو اکھیڑنا ممنوع ہے)۔

1۔ وهذا أصح صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْخِضَابِ (بالوں کو رنگنے کے احکام کا بیان)

3671۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ (اپنی داڑھی) کے بالوں کو نہیں رنگتے۔ پس تم ان کی مخالفت کرو (یعنی تم اپنے بالوں کو رنگا کرو تا کہ مشابہت لازم نہ آئے)۔

3672۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا اور ان کے سر اور ان کی ریش مبارک کے بال ثغامہ (سفید پتوں والی بوٹی) کی طرح سفید تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے کسی شے سے بدل دو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو (یعنی تم اپنے بالوں کو زرد یا سرخ کوئی رنگ لگا دو مگر انہیں سیاہ کرنے سے پرہیز کرو) (امام نووی ارشاد فرماتے ہیں کہ امام غزالی، بغوی اور دوسرے اصحاب نے کہا ہے کہ سیاہ خضاب مکروہ ہے اور ظاہر عبارت سے بھی یہی لگتا ہے۔ پھر آگے کہا کہ صحیح اور درست یہ ہے کہ یہ حرام ہے اور صاحب الحاوی نے اسی کی تصریح کی ہے مگر یہ کہ وہ جہاد میں ہو تو پھر سیاہ خضاب کی رخصت ہے)۔

3673۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ هَذَا الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ سب سے حسین اور خوبصورت شے جس سے اس بڑھاپے کو بدلا جائے وہ مہندی اور کتم (وسمہ) ہیں۔ (یعنی ان کے ساتھ بالوں کو رنگ دیا جائے)۔

3674۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هُوَ ذُو وَفْرَةٍ بِهَا رَدْعُ حِنَّاءٍ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبْجَرَ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبِي أَرِنِي هَذَا الَّذِي بِظَهْرِكَ فَإِنِّي رَجُلٌ طَبِيبٌ قَالَ اللَّهُ الطَّبِيبُ بَلْ أَنْتَ رَجُلٌ رَفِيقٌ طَبِيبُهَا الَّذِي خَلَقَهَا

حضرت ابورمثہ نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ تو اس وقت آپ ﷺ کی زلفیں کانوں کی لوؤں کے برابر تھیں، ان پر مہندی لگی ہوئی تھی اور آپ ﷺ دو سبز چادریں اپنے اوپر لیے ہوئے تھے۔

محمد بن علاء، ابن ادریس نے کہا: میں نے ابن ابجر سے ایاد بن لقیط عن ابی رمثہ کی سند سے اس خبر کے بارے میں سنا ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہ انہوں نے بیان کیا: میرے باپ نے آپ ﷺ سے عرض کی: مجھے وہ دکھائیے جو آپ کی پشت پر ہے کیونکہ میں ایک طبیب آدمی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: طبیب تو اللہ تعالیٰ ہے تو تو نرم دل اور راحت پہنچانے والا آدمی ہے اور اس کا طبیب تو وہی ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے۔

3675۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَأَبِي فَقَالَ لِرَجُلٍ أَوْ لِأَبِيهِ مَنْ هٰذَا قَالَ ابْنِي قَالَ لَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ

ابو رمثہ نے بیان کیا ہے کہ میں اور میرا باپ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے کسی آدمی سے یا اس کے باپ سے پوچھا: یہ کون ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ میرا بیٹا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) تیری جنایت کا بوجھ اس پر نہیں ہوگا (بلکہ تیرے افعال کی باز پرس تجھ سے ہی ہوگی)۔ اس وقت آپ ﷺ اپنی ریش مبارک کو مہندی کے ساتھ رنگے ہوئے تھے۔

3676۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَخْضِبْ وَلٰكِنْ قَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہما

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے حضور نبی کریم ﷺ کے خضاب لگانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے خضاب نہیں لگایا، البتہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے خضاب لگایا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خِضَابِ الصُّفْرَةِ (زرد خضاب لگانے کا بیان)

3677۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ دباغت کی ہوئی کھال کا جوتا پہنتے تھے اور اپنی ریش مبارک کو ورس (زرد رنگ رکھنے والی بوٹی) اور زعفران کے ساتھ زرد رنگ کرتے تھے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

3678۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا قَالَ فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک آدمی کا گزر ہوا، درآنحالیکہ وہ مہندی کے ساتھ رنگ کیے ہوئے تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کتنا خوبصورت ہے۔ پھر بیان کیا کہ پھر ایک دوسرا آدمی گزرا، وہ حنا مہندی اور کتم (وسمہ) لگائے ہوئے تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس سے زیادہ حسین ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ایک اور (تیسرا) آدمی حاضر خدمت ہوا، درآنحالیکہ وہ زرد رنگ کا خضاب کیے ہوئے تھا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ ان تمام سے اچھا اور خوبصورت ہے (یہ سند کے درجات ہیں۔ تینوں اپنی جگہ پر حسین اور خوبصورت ہیں لیکن زرد رنگ کا خضاب سب سے زیادہ حسین اور پسندیدہ ہے)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي خِضَابِ السَّوَادِ (سیاہ خضاب لگانے کا بیان)

3679۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول معظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں ایسی قوم ہوگی جو کبوتر کے پوٹوں (سینوں) کی طرح کا سیاہ خضاب لگائیں گے۔ وہ (آخرت میں) جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکیں گے۔

فائدہ: یہ ان لوگوں کے لیے انتہائی سخت وعید ہے جو بلاوجہ سیاہ خضاب لگاتے ہیں اور اس میں اس کے مکروہ تحریمی ہونے کی جانب صریح اشارہ ہے۔ لہٰذا اس سے احتیاط اور پرہیز کرنی چاہیے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الِانْتِفَاعِ بِالْعَاجِ (ہاتھی دانت سے نفع اٹھانے کا بیان)

3680۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الشَّامِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمُنَبِّهِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ لَهُ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا أَوْ سِتْرًا عَلَى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ أَنَّ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّكَتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَعَتْهُ بَيْنَهُمَا فَانْطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَهُمَا يَبْكِيَانِ فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا وَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى آلِ فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِالْمَدِينَةِ إِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ

رسول اللہ علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام جب سفر پر تشریف لے جاتے تھے تو اپنے گھر کے افراد میں سب سے آخر میں ملاقات حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے کرتے تھے اور جب واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے۔ پس (ایک دفعہ) آپ علیہ السلام ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے (دیکھا) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بالوں سے بنا ہوا ٹاٹ یا پردہ اپنے دروازے پر لٹکائے ہوئے ہیں اور انہوں نے حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو چاندی کے دو کنگن پہنائے ہوئے ہیں۔ پس آپ علیہ السلام تشریف لائے (لیکن) اندر داخل نہ ہوئے۔ سو اس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ گمان ہوا کہ جن چیزوں نے آپ علیہ السلام کو اندر تشریف لانے سے روکا ہے وہ یہی ہیں جو آپ نے دیکھیں۔ (یعنی پردہ اور کنگن)۔ چنانچہ انہوں نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پردے کو پھاڑ ڈالا اور بچوں کے ہاتھوں سے کنگن اتار لیے اور انہیں ان کے سامنے کاٹ ڈالا۔ چنانچہ دونوں بچے روتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہو گئے۔ پس آپ ﷺ نے دونوں سے وہ ٹوٹے ہوئے ٹکڑے لے لیے اور فرمایا: اے ثوبان! اسے آل فلاں کے پاس لے جاؤ یہ کوئی مدینہ طیبہ کے رہنے والے لوگ تھے۔ بلاشبہ یہ میرے اہل بیت میں ہیں اور میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ یہ اپنی دنیوی حیات میں ہی اپنی ساری نعمتیں استعمال کر لیں (بلکہ میں تو یہ پسند کرتا ہوں کہ ان کی دنیا کے سبب ان کی اخروی نعمتوں میں کوئی کمی واقع نہ ہو)۔ اے ثوبان! فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے لیے موتیوں کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لانا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْخَاتَمِ (انگوٹھی سے متعلقہ احکام کا بیان)

بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ (انگوٹھی بنانے سے متعلقہ روایات کا بیان)

3681- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى بَعْضِ الْأَعَاجِمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ زَادَ فَكَانَ فِي يَدِهِ حَتَّى قُبِضَ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى قُبِضَ وَفِي يَدِ عُثْمَانَ فَبَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ بِئْرٍ إِذْ سَقَطَ فِي الْبِئْرِ فَأَمَرَ بِهَا فَنُزِحَتْ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض شاہان عجم کو (دعوت اسلام کے لیے) خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے عرض کی گئی کہ وہ بغیر مہر کے خط پڑھتے ہی نہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا (یہ تین سطروں میں انہی لفظوں کی ترتیب پر تھا یعنی پہلی میں محمد، دوسری میں رسول اور تیسری میں اللہ) وہب بن بقیہ نے خالد عن سعید عن قتادہ عن انس کی سند کے ساتھ عیسیٰ بن یونس کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ وہ انگوٹھی آپ ﷺ کے وصال تک آپ کے دست مبارک میں رہی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ان کے وصال تک رہی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ان کے وصال تک اور پھر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے اسے پہنے رکھا۔ پس اس دوران کہ آپ ایک کنوئیں کے قریب بیٹھے ہوئے تھے تو وہ کنوئیں میں گر پڑی۔ آپ نے اسے تلاش کرنے کا حکم دیا اور کنوئیں کا سارا پانی نکالا گیا لیکن اس کے باوجود آپ اسے نہ پا سکے۔

3682- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کی انگوٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی، اس کا نگینہ حبشی تھا (مراد یہ ہے کہ نگینہ حبشی طرز پر بنا ہوا تھا یا پھر اسے بنانے والا حبشی تھا۔ واللہ اعلم)۔

3683- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ كُلُّهُ فَصُّهُ مِنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کی انگوٹھی مکمل طور پر چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی اسی میں سے تھا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3684۔ حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَ الذَّهَبِ فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ثُمَّ لَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ لَبِسَهُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ ثُمَّ لَبِسَهُ بَعْدَهُ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَخْتَلِفِ النَّاسُ عَلَى عُثْمَانَ حَتَّى سَقَطَ الْخَاتَمُ مِنْ يَدِهِ[1] حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي هَذَا الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَاتَّخَذَ عُثْمَانُ خَاتَمًا وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ قَالَ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ أَوْ يَتَخَتَّمُ بِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور آپ علیہ السلام اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی اندرونی طرف رکھتے اور اس میں محمد رسول اللہ علیہ السلام نقش کرایا۔ پھر اور لوگ بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوانے لگے اور جب آپ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ بعد ازاں آپ علیہ السلام نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا۔ پھر آپ علیہ السلام کے (وصال کے) بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی پہنے رکھی۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پہنا۔ پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے پہنے رکھا یہاں تک کہ وہ بیر اریس میں گر گئی۔ ابو داود نے بیان کیا ہے کہ لوگوں کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہوا، یہاں تک کہ آپ کے ہاتھ سے انگوٹھی گر گئی۔

عثمان بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ نے ایوب بن موسیٰ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس خبر میں حضور نبی کریم علیہ السلام سے روایت کیا ہے اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا اور فرمایا: میری اس انگوٹھی کے نقش (کی طرز) پر کوئی انگوٹھی میں نقش نہ کروائے۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابو عاصم نے مغیرہ بن زیاد عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے حضور نبی کریم علیہ السلام سے اس خبر میں بیان کیا ہے کہ لوگوں نے اس انگوٹھی کو بہت تلاش کیا لیکن انہوں نے اسے نہ پایا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ وہ انگوٹھی پہنتے تھے یا آپ اس سے مہر لگاتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْخَاتَمِ (انگوٹھی پہننے کو ترک کرنے کا بیان)

3685۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا فَصَنَعَ النَّاسُ فَلَبِسُوا وَطَرَحَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَطَرَحَ النَّاسُ قَالَ أَبُو دَاوُد

1۔ قال ابو داؤد تا من یدہ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَشُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ كُلُّهُمْ قَالَ مِنْ وَرِقٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن حضور نبی مکرم ﷺ کے دست مبارک میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ پس لوگوں نے بھی بنوائیں اور پہن لیں۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ نے اسے اتار دیا، تو لوگوں نے بھی (انگوٹھیاں) اتار دیں۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے زیاد بن سعد، شعیب اور ابن مسافر تمام نے زہری سے روایت کیا ہے اور اس میں الفاظ من ورق ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ (سونے کی انگوٹھی کا بیان)

3686۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوقَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ أَوْ غَيْرِ مَحَلِّهِ أَوْ عَنْ مَحَلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد انْفَرَدَ بِإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ[1]

حضرت عبدالرحمن بن حرملہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ دس خصلتیں ناپسند فرماتے تھے: زردی یعنی خلوق لگانا، (یہ ایک مرکب خوشبو ہے جو زعفران وغیرہ کئی چیزوں سے ملا کر بنائی جاتی ہے اس کا رنگ سرخ یا زرد ہوتا ہے) بڑھاپے کو بدلنا، (یعنی سیاہ خضاب لگانا یا سفید بال اکھیڑنا) تہبند کو ٹخنوں سے نیچے تک لٹکانا، سونے کی انگوٹھی پہننا، خاوند کے سوا دوسروں کو دکھلانے کے لیے عورتوں کا بناؤ سنگھار کرنا، (چوسر وغیرہ میں) گوٹیوں سے کھیلنا، معوذات (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) کے سوا کوئی اور دم کرنا، منکوں کو گلے میں ڈالنا، غیر محل میں منی کو ٹپکانا (غالباً اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ آزاد منکوحہ عورت کے ساتھ اس کی رضامندی کے بغیر عزل کرنا ممنوع ہے) اور بچے کو کمزور کرنا (یعنی عورت جب اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہو تو اس مدت میں اس سے تعلق ازدواج قائم کرنا یعنی جماع کرنا) مگر یہ حرام نہیں ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اہل بصرہ اس حدیث کی اسناد میں منفرد ہیں۔ واللہ اعلم

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْحَدِيدِ (لوہے کی انگوٹھی پہننے کا بیان)

3687۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ الْمَعْنَى أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ السُّلَمِيِّ الْمَرْوَزِيِّ أَبِي طَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ فَقَالَ لَهُ مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ اتَّخِذْهُ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدٌ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يَقُلِ الْحَسَنُ السُّلَمِيَّ الْمَرْوَزِيَّ

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور وہ پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا ہے مجھے کہ میں تجھ سے بتوں کی بو پا رہا ہوں تو اس نے اسے اتار کر پھینک دیا۔ پھر حاضر خدمت ہوا اور لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہے مجھے کہ میں تجھ پہ اہل نار کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ پس اس نے اسے اتار کر پھینک دیا۔ اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کون سی شے سے میں انگوٹھی بنواؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو چاندی کی انگوٹھی بنوالے اور پورا مثقال نہ لگانا (یعنی وہ انگوٹھی ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشے سے کم ہو)۔

محمد (بن عبدالعزیز) نے عبداللہ بن مسلم کا ذکر نہیں کیا (بلکہ ان کی کنیت ذکر کی) اور حسن (بن علی) نے سلمی مروزی کا ذکر نہیں کیا (بلکہ عبداللہ بن مسلم ابی طیبہ ذکر کیا ہے)۔

3688۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالُوا حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ أَبُو عَتَّابٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَكِينٍ نُوحُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَيْقِيبِ وَجَدُّهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ أَبُو ذُبَابٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ مِنْ حَدِيدٍ مَلْوِيٌّ عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ فَرُبَّمَا كَانَ فِي يَدِهِ قَالَ وَكَانَ الْمُعَيْقِيبُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ

ایاس بن حارث بن معیقیب نے اپنے دادا سے جب کہ ان کے نانا کا نام ابوذباب تھا، روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی لوہے کی تھی اور اس پر چاندی کا پانی چڑھایا گیا تھا اور کبھی کبھار آپ ﷺ کی انگوٹھی ان کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم ﷺ کی انگوٹھی پر امین تھے۔

فائدہ: اس روایت کے بارے میں ایک قول تو یہ کیا گیا ہے کہ سند کے اعتبار سے یہ حدیث پہلی روایت سے بہتر ہے کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن مسلم متکلم فیہ ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ ممنوع وہ انگوٹھی ہے جو صرف لوہے کی ہو۔ چونکہ اس پر چاندی کا ملمع کر دیا گیا لہٰذا کراہت ختم ہوگئی۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 115 ج 17 بحوالہ ابن عابدین)

3689۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهِدَايَةِ هِدَايَةَ الطَّرِيقِ وَاذْكُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ قَالَ وَنَهَانِي أَنْ أَضَعَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ أَوْ فِي هَذِهِ لِلسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى شَكَّ عَاصِمٌ وَنَهَانِي عَنِ الْقَسِّيَّةِ وَالْمِيثَرَةِ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَقُلْنَا لِعَلِيٍّ مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ تَأْتِينَا مِنَ الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُجِّ قَالَ وَالْمِيثَرَةُ شَيْءٌ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: یہ دعا کرو: اللھم اھدنی و سددنی اے اللہ! مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے سیدھی اور مستقیم راہ پر چلا۔ اور ہدایت سے راہ ہدایت کا ارادہ کرو، اور سداد سے مراد ایسی سیدھی اور استقامت مراد لو جیسے تم تیر کو سیدھا کرتے ہو۔ (یعنی تمہیں اللہ تعالیٰ ایسی راہ پر چلائے جو تیر کی مثل سیدھی اور مستقیم ہو)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس میں یا اس میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور آپ نے اشارہ شہادت کی انگلی اور بڑی انگلی کی طرف کیا۔ یہ شک راوی عاصم بن کلیب کو ہے اور پھر آپ نے مجھے قسیہ اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میثرہ سے منع فرمایا۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: قسیہ کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ کپڑا ہے جو شام سے یا مصر سے ہمارے پاس آتا ہے اور اس کی دھاریوں میں اترج (لیمو) کی تصویر بنی ہوتی ہے۔ اور میثرہ وہ شے ہے جو عورتیں اپنے خاوندوں کے لیے بناتی ہیں (یعنی زین پوش جو کہ ریشم کا ہو یا سرخ رنگ کا ہو)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّخَتُّمِ فِي الْيَمِينِ أَوِ الْيَسَارِ

اس کا بیان کہ انگوٹھی کہاں پہننی چاہیے دائیں ہاتھ میں یا بائیں میں؟

3690۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرَةَ[1] عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَرِيكٌ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے اپنے باپ سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ شریک نے کہا ہے اور مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

3691۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ وَكَانَ فَصُّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ وَأُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِهِ فِي يَمِينِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کے اندر کی جانب رکھتے تھے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابن اسحاق اور اسامہ بن زید نے نافع سے ان کی سند کے ساتھ فی یمینہ ذکر کیا ہے یعنی (آپ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے)۔

3692۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَدِهِ الْيُسْرَى

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی انگوٹھی اپنے بائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔

3693۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَاتَمًا فِي خِنْصَرِهِ الْيُمْنَى فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَلْبَسُ خَاتَمَهُ هَكَذَا وَجَعَلَ فَصَّهُ عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ وَلَا يَخَالُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِلَّا قَدْ كَانَ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ كَذَلِكَ

محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ میں نے صلت بن عبداللہ بن نوفل بن عبدالمطلب کو اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں

1۔ ایک نسخہ میں شریک بن ابی نمر ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔ تو میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اسی طرح اپنی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا ہے اور وہ اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کے ظاہر کی طرف رکھتے تھے۔ اور فرمایا: یہ صرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں خیال نہیں کرنا چاہیے، بلکہ وہ ذکر کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اپنی انگوٹھی اسی طرح پہنتے تھے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْجَلَاجِلِ (عورتوں کے لیے پاؤں میں آواز دار گھونگرو پہننے کا بیان)

3694- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانًا

عامر بن عبد اللہ نے بیان کیا ہے کہ علی بن سہل بن زبیر نے انہیں خبر دی ہے کہ ان کی ایک آزاد کی ہوئی لونڈی تھی وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو ساتھ لے کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئی، اس کے پاؤں میں گھونگرو یعنی آواز دینے والی گھنٹیاں تھیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کاٹ دیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک ہر گھنٹی کے ساتھ ایک شیطان ہے۔

فائدہ: اس روایت میں لفظ کی عمومیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ ہر قسم کے گھونگرو عورتوں کے لیے پہننا یا بچیوں کو پہنانا ممنوع ہے چاہے وہ سونے یا چاندی کے بنے ہوئے ہوں یا لوہے یا تانبے اور پیتل وغیرہ کے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایسا زیور جس میں آواز ہو اور وہ لوگوں کو عورت کی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ اور سبب ہو اسے پہننا ممنوع ہے کیونکہ اس طرح شدید فساد پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ واللہ اعلم

3695- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا هِيَ عِنْدَهَا إِذْ دُخِلَ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعُوا جَلَاجِلَهَا وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ

بنانہ جو کے عبد الرحمن بن حسان انصاری کی آزاد کردہ کنیز ہے، نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اس نے بیان کیا کہ اس اثناء میں کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ ان کے پاس ایک بچی کو لایا گیا اور اسے آواز دینے والے گھونگرو پہنائے ہوئے تھے۔ تو ام المومنین رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اسے میرے پاس اندر نہ لانا مگر اس کے بعد کہ تم اس کے گھونگرو کاٹ دو۔ اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ملائکہ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹیاں ہوں۔ (مراد یہ ہے کہ جس میں عورتیں ایسا زیور پہنتی ہوں جو آواز دار ہو۔ ہاں اگر اس کی ساخت ایسی ہو جس میں کوئی آواز نہ ہو تو پھر باعث حرج نہیں۔ واللہ اعلم)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي رَبْطِ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ (دانتوں کو سونے کے ساتھ باندھنے کا بیان)

3696- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ أَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ أَسْعَدَ قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو عَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ بِمَعْنَاهُ قَالَ يَزِيدُ قُلْتُ لِأَبِي الْأَشْهَبِ أَدْرَكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ طَرَفَةَ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَرْفَجَةَ بِمَعْنَاهُ

عبدالرحمن بن طرفہ سے روایت ہے کہ ان کے دادا عرفجہ بن اسعد کی ناک جنگ کلاب میں کٹ گئی تھی (کلاب کوفہ اور بصرہ کے درمیان ایک چشمے کا نام ہے جہاں زمانہ جاہلیت میں جنگ لڑی گئی) تو انہوں نے چاندی کی ناک بنوالی۔ پھر اس میں بو پیدا ہو گئی تو حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ سونے کی ناک بنوالیں۔ حسن بن زید، علی بن ہارون اور ابو عاصم دونوں نے بیان کیا کہ ابوالاشہب نے عبدالرحمن بن طرفہ سے اور انہوں نے عرفجہ بن اسعد سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ یزید نے کہا ہے کہ میں نے ابوالاشہب کو کہا کہ کیا عبدالرحمن بن طرفہ نے اپنے دادا عرفجہ کو پایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

مؤمل بن ہشام، اسماعیل نے ابوالاشہب عن عبدالرحمن بن طرفہ بن عرفجہ بن اسعد عن ابیہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ عرفجہ کو اس طرح کا واقعہ پیش آیا اور پھر اس نے اس طرح کیا ہے۔ (یعنی مذکورہ روایت کے مطابق آگے بیان کیا)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ (عورتوں کے لیے سونا پہننے کا بیان)

3697۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ حِلْيَةٌ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ أَهْدَاهَا لَهُ فِيهَا خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ قَالَتْ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِعُودٍ مُعْرِضًا عَنْهُ أَوْ بِبَعْضِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ دَعَا أُمَامَةَ ابْنَةَ أَبِي الْعَاصِ ابْنَةَ ابْنَتِهِ زَيْنَبَ فَقَالَ تَحَلَّيْ بِهٰذَا يَا بُنَيَّةُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس (شاہ حبشہ) نجاشی کی طرف سے کچھ زیورات آئے جو اس نے آپ ﷺ کو بطور ہدیہ اور تحفہ بھیجے۔ ان میں سونے کی ایک انگوٹھی تھی اس میں حبشہ کا بنا ہوا (خصوصی) نگینہ جڑا ہوا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک لکڑی یا اپنی ایک انگلی کے ساتھ پکڑا مگر اس کی طرف توجہ نہ کی اور امامہ بنت ابی العاص کو بلایا، یہ آپ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بیٹی! تو پہن لے (معلوم ہوا عورتوں کے لیے سونا پہننا جائز ہے)۔

3698۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَسِيدِ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ الْبَرَّادِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيبَهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ وہ اپنے دوست کو آگ کا ایک چھلہ پہنائے تو اسے چاہیے کہ وہ سونے کا چھلہ پہنا دے اور جو یہ پسند کرے کہ وہ اپنے دوست کو آگ کا طوق پہنائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے سونے کا طوق پہنا دے اور جو یہ پسند کرے کہ وہ اپنے دوست کو آگ کا کنگن پہنائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے سونے کا کنگن پہنا دے۔ البتہ تمہارے لیے چاندی پہننا جائز ہے، سو تم اسی کے ساتھ کھیلو (یعنی وہی پہنا کرو)۔

3699۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ أُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ

ربعی بن حراش نے اپنی ایک عورت سے اور اس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عورتوں کے گروہ! کیا تمہارے لیے چاندی میں وہ نہیں ہے جسے تم بطور زیور پہنتی ہو۔ آگاہ رہو! تم میں سے جو عورتیں سونے کا زیور پہنیں اور اسے ظاہر کرتی ہوں انہیں اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

3700۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِي أُذُنِهَا مِثْلُهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت اسماء بنت یزید نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی عورت نے بھی سونے کا ہار پہنا تو قیامت کے دن اس کی گردن میں اسی کی طرح آگ کا ہار ڈالا جائے گا اور جس عورت نے اپنے کانوں میں سونے کی بالیاں ڈالیں تو قیامت کے دن اسی کی مثل اس کے کانوں میں آگ کی بالیاں ڈالی جائیں گی۔

فائدہ: غالباً اس سے مراد سونے کی کثیر مقدار ہے جس میں تکبر اور فخر کا پہلو غالب ہو۔ جب کہ اتنی قلیل مقدار جس میں فخر و تکبر کی بو نہ ہو تو وہ عورتوں کے لیے مباح ہے۔

3701۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مَيْمُونٍ الْقَنَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النِّمَارِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو قِلَابَةَ لَمْ يَلْقَ مُعَاوِيَةَ(1)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چیتوں کی کھالوں پر سوار ہونے اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ وہ تھوڑا سا ٹکڑا ہو۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابوقلابہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی۔

فائدہ: اس میں چیتے کی کھال کی زین پوش بنانے کی ممانعت بھی فخر و تکبر کی وجہ سے ہے۔ واللہ اعلم

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَاب الْفِتَنِ وَالْمَلَاحِمِ (فتنوں اور حادثات سے متعلقہ احکام کا بیان)

بَاب ذِكْرِ الْفِتَنِ وَدَلَائِلِهَا (فتنوں اور ان کے دلائل کا ذکر)

3702۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمًا فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابُهُ 1 هَؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ

ابو وائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے اس مقام پر کھڑے ہو کر قیامت قائم ہونے تک ظاہر ہونے والی چیزوں میں سے کوئی شے نہ چھوڑی مگر آپ نے اسے بیان کر دیا۔ پس جس نے اسے یاد رکھا اس نے اسے یاد رکھا اور جس نے اسے بھلا دیا سو اس نے اسے بھلا دیا۔ تحقیق آپ کے یہ اصحاب اسے جانتے ہیں اور جونہی ان میں سے کوئی شے ظاہر ہوتی ہے تو مجھے وہ اسی طرح یاد آ جاتی ہے جیسے ایک آدمی کو اس آدمی کا چہرہ یاد آتا ہے جب وہ اس سے غائب ہو اور پھر جب وہ اسے دیکھے تو اسے پہچان لے۔

فائدہ: یہ حدیث طیبہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ رب کریم نے اپنے محبوب ﷺ کو قیامت تک ظہور پذیر ہونے والے واقعات کا علم عطا فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے ایک مجلس میں ان کا اپنی شان کے مطابق اجمالی ذکر فرما دیا۔ گویا آپ کی نگاہ نبوت مستقبل کے فتنوں کا مشاہدہ کر رہی تھی۔

3703۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُونُ 2 فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَرْبَعُ فِتَنٍ فِي آخِرِهَا الْفَنَاءُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اس امت میں (بڑے بڑے) چار فتنے ظاہر ہوں گے اور پھر ان کے آخر میں فنا (یعنی قیامت کا قائم ہونا) ہے۔

3704۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ الْعَنْسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي وَإِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ ثُمَّ

1۔ ایک نسخہ میں أصحابي ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں تکون ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ

عمیر بن ہانی عنسی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ تو آپ ﷺ نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کا ذکر خوب کثرت سے کیا۔ یہاں تک کہ آپ نے فتنۂ احلاس کا ذکر کیا۔ تو کہنے والے نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ فتنۂ احلاس کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھاگنا اور لڑنا ہے۔ پھر فتنہ السراء کا ذکر کیا کہ اس کا دھواں میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کے پاؤں کے نیچے سے اٹھے گا۔ وہ آدمی گمان کرتا ہوگا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ وہ مجھ سے نہیں ہوگا، کیونکہ میرے دوست تو متقین ہیں۔ پھر لوگ ایک آدمی پر صلح کر لیں گے جیسا کہ سرین ایک پسلی پر ہو (یعنی اس آدمی میں استقامت نہ ہوگی)۔ پھر آپ نے تاریکی اور اندھیرے کے فتنے کا ذکر کیا کہ وہ اس امت کے کسی فرد کو نہیں چھوڑے گا مگر اسے سخت طمانچہ لگائے گا۔ (یعنی اسے متاثر کیے بغیر نہیں چھوڑے گا) اور جب یہ کہا جائے گا کہ فتنہ ختم ہو چکا ہے تو وہ اور بڑھ جائے گا، اس دوران آدمی ایمان کی حالت میں صبح کرے گا اور وہ شام کے وقت کافر ہو جائے گا، یہاں تک کہ لوگ دو خیموں میں منقسم ہو جائیں گے۔ ایک ایمان والوں کا خیمہ ہوگا جس میں کوئی نفاق نہ ہوگا اور ایک نفاق والوں کا خیمہ ہوگا جس میں ایمان نہ ہوگا۔ پس یہ فتنہ تم میں ظاہر ہو جائے تو پھر تم اس دن یا آنے والے دن میں دجال کے ظہور کا انتظار کرو۔

3705۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ فَرُّوخَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي ابْنٌ لِقَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: قسم بخدا! میں نہیں جانتا کہ میرے اصحاب بھول گئے یا جان بوجھ کر انہوں نے بھول کا بہانہ کیا۔ قسم بخدا! رسول اللہ ﷺ نے دنیا کے اختتام تک ظاہر ہونے والے فتنوں کے قائدین میں سے کسی قائد کو جس کے ساتھ تین سو یا اس سے زائد افراد ہوں گے نہیں چھوڑا مگر آپ ﷺ نے ہمارے سامنے اس کا اپنا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلہ کا نام ذکر فرمایا۔

3706۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْكُوفَةَ فِي زَمَنِ فُتِحَتْ تُسْتَرُ أَجْلُبُ مِنْهَا بِغَالًا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَدْعٌ مِنَ الرِّجَالِ وَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ تَعْرِفُ إِذَا رَأَيْتَهُ أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا فَتَجَهَّمَنِي الْقَوْمُ وَقَالُوا أَمَا تَعْرِفُ هَذَا هَذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ حُذَيْفَةُ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَأَحْدَقَهُ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقَالَ إِنِّي أَرَى الَّذِي تُنْكِرُونَ إِنِّي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ هَذَا الْخَيْرَ الَّذِي أَعْطَانَا اللهُ أَيَكُونُ بَعْدَهُ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ مَاذَا يَكُونُ قَالَ إِنْ كَانَ لِلَّهِ خَلِيفَةٌ فِي الْأَرْضِ فَضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ هِيَ قِيَامُ السَّاعَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ السَّيْفِ قَالَ بَقِيَّةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ وَكَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِي فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَقْذَاءٍ يَقُولُ قَذًى وَهُدْنَةٌ يَقُولُ صُلْحٌ عَلَى دَخَنٍ عَلَى ضَغَائِنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَتَيْنَا الْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قُلْنَا بَنُو لَيْثٍ أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ وَشَرٌّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ يَا حُذَيْفَةُ تَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ(1) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ فِيهَا أَوْ فِيهِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ تَمُتْ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ صَخْرِ بْنِ بَدْرٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةً فَاهْرُبْ حَتَّى تَمُوتَ فَإِنْ تَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ قُلْتُ فَمَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَتَجَ فَرَسًا لَمْ تُنْتَجْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ

سبیع بن خالد نے بیان کیا ہے کہ میں اس دور میں کوفہ آیا، جب تستر فتح ہوا تھا اور میں وہاں سے خچر لے کر آیا تھا۔ تو میں ایک مسجد میں داخل ہوا وہاں لوگوں کی ایک جماعت تھی اور ان میں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جسے دیکھ کر تو پہچان سکتا ہے کہ وہ اہل حجاز کے لوگوں میں سے ہے۔ میں نے پوچھا: یہ آدمی کون ہے؟ تو لوگ مجھ پر ٹوٹ پڑے اور کہنے لگے: کیا تو انہیں نہیں جانتا یہ تو رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر اور بھلائی کے بارے میں سوال کرتے تھے اور میں آپ ﷺ سے شر کے بارے میں پوچھتا تھا۔ پس لوگ خوب توجہ سے اپنی آنکھیں کھول کر ان کی طرف دیکھنے لگے۔ تو انہوں نے فرمایا: بلاشبہ میں اسے جانتا ہوں جسے تم ناپسند کر رہے ہو۔ بہر حال میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ اس خیر اور بھلائی کو ملاحظہ فرما رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا

1۔ ایک نسخہ میں مِرَّاتٍ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فرمائی ہے، کیا اس کے بعد شر بھی ہوگا جیسا کہ اس سے پہلے تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ تو میں نے عرض کی: اس سے بچنے کی تدبیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تلوار۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اگر زمین میں اللہ تعالیٰ کا کوئی خلیفہ ہو اور وہ تیری پیٹھ توڑ دے اور تیرا مال لے لے، تو پھر بھی تو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کر اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر مر جا در آنحالیکہ تو جنگل میں درخت کی جڑ چبا رہا ہو (یعنی پھر زندہ رہنے سے مر جانا بہتر ہے)۔ میں نے عرض کی: پھر کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا: پھر دجال ظاہر ہوگا اس کے ساتھ ایک نہر ہوگی اور آگ ہوگی۔ پس جو کوئی اس کی آگ میں گر پڑا اس کا اجر ثابت ہو گیا اور اس کا بوجھ گرا دیا گیا (یعنی اس کے گناہ معاف کر دیئے گئے) اور جو کوئی اس کی نہر میں واقع ہوا، اس (کے گناہوں) کا بوجھ ثابت ہو گیا اور اس کا اجر ختم کر دیا گیا۔ میں نے عرض کی: پھر کیا ہوگا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: بعد ازاں قیامت قائم ہوگی۔ (یعنی اس کی علامات کبریٰ کا ظہور ہوگا)۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، عبدالرزاق نے معمر عن قتادہ عن نصر بن عاصم عن خالد بن خالد یشکری کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس میں ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: تلوار کے بعد کیا ہوگا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: لوگ باطناً حقد و کینہ اور فساد پر باقی رہیں گے اور ظاہراً وہ صلح کر لیں گے۔ پھر آگے پوری حدیث بیان کی۔ فرمایا: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اسے اس فتنہ ارتداد پر محمول کرتے تھے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں برپا ہوا تھا۔ اس روایت میں علی اقذاء ہے جو کہ قذی کی واحد ہے اور ھدنہ کا معنی صلح ہے اور علی دخن کا معنی علی ضغائن ہے۔ (یعنی اندر کینہ رکھے ہوئے ظاہر پر صلح کرنا)۔

عبداللہ بن مسلم قعنبی، سلیمان ابن المغیرہ نے حمید عن نصر بن عاصم لیثی کی سند سے بیان کیا ہے کہ ہم یشکری کے پاس بنی لیث کی ایک جماعت کے ساتھ آئے۔ تو انہوں نے پوچھا: کون سی قوم میں سے ہو؟ ہم نے کہا: ہم بنولیث ہیں اور ہم آپ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سننے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: (ہاں) فتنے اور شر ہیں۔ پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس شر کے بعد خیر ہے تو آپ نے فرمایا: اے حذیفہ! کتاب اللہ کو پڑھ اور اس میں جو کچھ ہے اس کی اتباع کر۔ آپ نے یہ تین بار ارشاد فرمایا: پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ظاہر پر صلح ہوگی اور اس میں لوگ فتنہ و فساد پر ہوں گے یعنی ان کے اندر بغض و کینہ ہوگا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ھدنہ علی الدخن کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: لوگوں کے دل اس حالت پر نہیں لوٹ کر آئیں گے جس پر وہ پہلے تھے۔ پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک اندھا اور بہرا فتنہ ہوگا اس کی طرف دعوت دینے والے آگ کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے۔ اے حذیفہ! اگر تو اس حال میں فوت ہو جائے کہ تو جنگل میں جڑیں کاٹ کر چبانے پر مجبور ہو تو یہ تیرے لیے ان میں سے کسی کی اتباع و پیروی کرنے سے کہیں بہتر ہے۔

مسدد، عبدالوارث، ابوالتیاح نے صخر بن بدر عجلی عن سبیع بن خالد کی سند سے یہ حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو ان دنوں کوئی خلیفہ نہ پائے تو تو بھاگ جا، یہاں تک کہ تو فوت ہو جائے۔ اگر چہ تیری موت اس حال میں واقع ہو کہ تو درختوں کو کاٹ کاٹ کر کھانے پر مجبور ہو (تو پھر بھی یہ موت ان لوگوں میں رہنے کی نسبت بہتر ہے) اور اس روایت کے آخر میں ہے کہ حضرت حذیفہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: اس کے بعد پھر کیا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی (اسباب استعمال میں لاکر) کسی گھوڑی سے بچے جننے کی خواہش کرے گا تو ابھی وہ بچہ نہیں جنے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی (یعنی یہ فتنہ قیامت کے انتہائی قریب وقوع پذیر ہوگا)۔

3707۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا رَقَبَةَ الْآخَرِ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي قُلْتُ هَذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَفْعَلَ وَنَفْعَلَ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی امام کی بیعت کر لی اور اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا اور اپنے قلبی اخلاص کا معاہدہ کر لیا تو پھر اسے چاہیے کہ وہ مقدور بھر اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور اگر دوسرا (امام) آکر اس سے جھگڑنے لگے تو تم اس دوسرے کی گردن اڑا دو۔ (عبدالرحمن کہتے ہیں) کہ میں نے ان سے کہا: کیا تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے کانوں نے اسے سنا ہے اور میرے دل نے اسے یاد کیا ہے۔ پھر میں نے کہا: یہ تمہارے چچا کا بیٹا معاویہ ہے جو ہمیں اس طرح کرنے کا حکم دیتا ہے (یعنی ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جھگڑا کرنے اور ان سے قتال کرنے کے بارے میں کہتے ہیں حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی نسبت پہلے امام ہیں اور وہ بعد میں جھگڑا کرنے کے لیے اٹھے) تو حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تو ایسے امور میں ان کی اطاعت کر جن میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور ان میں ان کی پیروی نہ کر جن میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی لازم آئے۔

3708۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہلاکت اور بربادی ہے عربوں کے لیے اس فتنے سے جو بالکل قریب ہے اور وہ فلاح پا جائے گا جس نے اس سے اپنا آپ روکے رکھا۔ (یعنی اس میں اپنے آپ کو ملوث نہ کیا)

فائدہ: علامہ طیبی نے فرمایا کہ اس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شہید کیے جانے اور آپ کے بعد حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین پیدا ہونے والے حالات کی طرف اشارہ ہے۔ یا پھر اس سے مراد حضرت امام حسین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رضی اللہ عنہ اور یزید کے مابین ہونے والا واقعہ ہے کیونکہ یہ ایسا شر تھا جو قریب بھی تھا اور عرب وعجم میں سے ہر ایک پر ظاہر بھی تھا۔ واللہ اعلم

3709۔ قَالَ أَبُو دَاوُد حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَسَلَاحِ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے لیے وہ زمانہ قریب ہے کہ انہیں مدینہ طیبہ میں محصور کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کی سرحدوں میں سے نسبتاً زیادہ دور سلاح ہوگی۔ احمد بن صالح نے عنبسہ سے اور انہوں نے یونس کے واسطہ سے زہری سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: سلاح خیبر کے قریب ایک جگہ ہے۔

3710۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ اللهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَلَا أُهْلِكُهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَحَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ قَالَ ابْنُ عِيسَى ظَاهِرِينَ ثُمَّ اتَّفَقَا لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین لپیٹ دی یا فرمایا: بے شک میرے رب نے میرے لیے زمین لپیٹ دی اور میں نے اس کے مشارق ومغارب کو دیکھ لیا اور بے شک میری امت کی بادشاہی عنقریب اس تک پہنچ جائے گی جو کچھ میرے لیے لپیٹا گیا ہے اور دو خزانے مجھے عطا کر دیئے گئے ہیں: (یعنی) سرخ (سونا) اور سفید (چاندی) اور میں نے اپنے رب کریم سے اپنی امت کے لیے یہ التجا کی ہے کہ وہ اسے عام قحط کے سبب ہلاک و برباد نہ کرے اور نہ ہی ان پر ان کے اپنے سوا کسی غیر دشمن کو مسلط کرے کہ وہ ان کی جڑ کاٹ کر مکمل طور پر انہیں ہلاک کر دے۔ بلاشبہ میرے رب نے مجھے فرمایا ہے: اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ جب میں کوئی فیصلہ فرما دیتا ہوں تو اسے رد نہیں کیا جا سکتا۔ میں انہیں عام قحط کے سبب ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی میں ان کے اپنے سوا کوئی غیر دشمن ان پر مسلط کروں گا کہ وہ انہیں مکمل طور پر ہلاک و برباد کر دے۔ اگرچہ دشمن ان پر ہر جانب سے اکٹھے ہو جائیں۔ (وہ کبھی ان پر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کامیاب نہ ہوسکیں گے) یہاں تک کہ یہ آپس میں بعض بعض کو ہلاک کریں گے اور ان میں سے بعض بعض کو قیدی بنائیں گے۔ البتہ مجھے اپنی امت کے بارے میں گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف ہے (کہ وہ اپنی غلط دعوت کے سبب اسے صراط مستقیم سے بھٹکا دیں گے جیسا کہ فتنہ خلق قرآن، معتزلی نظریات اور انہی کی طرح کی دیگر تحریکیں۔ واللہ اعلم) اور جب میری امت میں تلوار چلادی جائے گی تو پھر یوم قیامت تک ان سے اٹھائی نہیں جائے گی (یعنی قتل و غارت گری ہمیشہ ہوتی رہے گی) اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے جاملیں گے اور یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے اور عنقریب میری امت میں تیس کذاب ظاہر ہوں گے، ان میں سے ہر کوئی یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔ ابن عیسی نے کہا: وہی گروہ (دلائل کے ساتھ) غالب رہے گا اور جس نے بھی ان سے اختلاف کیا وہ انہیں کوئی نقصان اور ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے (اور ہر ایک کی موت واقع ہوجائے) واللہ اعلم۔

3711۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلَكُوا جَمِيعًا وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین خصلتوں سے امان عطا فرمائی ہے: یہ کہ تمہارا نبی تمہارے خلاف دعا کرے اور پھر تم تمام کے تمام ہلاک ہوجاؤ، (ایسا نہ ہوگا) یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غالب آجائیں اور یہ کہ تم گمراہی اور ضلالت پر جمع نہ ہوگے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے ان تینوں سے اس امت کو محفوظ رکھا ہے کہ نہ تو اہل باطل اہل حق پر غالب آسکتے ہیں اور نہ ہی یہ امت گمراہی پر اتفاق کرسکتی ہے)۔

3712۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ يَهْلَكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضَى قَالَ مِمَّا مَضَى قَالَ أَبُو دَاوُد مَنْ قَالَ خِرَاشٍ فَقَدْ أَخْطَأَ[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام کی چکی پینتیس یا چھتیس یا سینتیس برس گھومتی رہے گی۔ پس اگر وہ ہلاک ہوگئے تو یہ راستہ انہی کا ہوگا جو پہلے لوگوں میں سے ہلاک ہوگئے اور اگر ان کا دین ان کے لیے قائم ہوگیا تو وہ ان کے لیے ستر برس تک قائم ہوجائے گا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کی: کیا یہ اس زمانے میں سے ہے جو باقی ہے یا اس میں سے جو گزر چکا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں سے جو گزر چکا ہے۔

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابوداؤد نے بیان کیا ہے: جس نے خراش کہا ہے اس نے خطاء کی ہے۔

3713۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيَّةُ هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ

حضرت حمید بن عبدالرحمن نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانہ قریب ہوجائے گا، (یعنی قیامت قریب آجائے گی) علم کم ہوجائے گا (یعنی علماء اٹھ جائیں گے) اور فتنے ظاہر ہوں گے، بخل القاء کیا جائے گا اور ہرج بہت زیادہ ہوجائے گا۔ تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! ﷺ ہرج کون سی شے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قتل، قتل۔ (یعنی قتل عام ہوجائے گا۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ فِي الْفِتْنَةِ (فتنہ میں سعی کرنے سے نہی کا بیان)

3714۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ يَكُونُ الْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرًا مِنَ الْجَالِسِ وَالْجَالِسُ خَيْرًا مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرًا مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي خَيْرًا مِنَ السَّاعِي قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَأْمُرُنِي قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ قَالَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَلْيَعْمِدْ إِلَى سَيْفِهِ فَلْيَضْرِبْ بِحَدِّهِ عَلَى حَرَّةٍ ثُمَّ لِيَنْجُ مَا اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ عَيَّاشٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي وَبَسَطَ يَدَهُ لِيَقْتُلَنِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُنْ كَابْنَيْ آدَمَ وَتَلَا يَزِيدُ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ الْآيَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ رَاشِدٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَالِمٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ وَابِصَةَ الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِيهِ وَابِصَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بَعْضَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَتْلَاهَا كُلُّهُمْ فِي النَّارِ قَالَ فِيهِ قُلْتُ مَتَى ذَاكَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ تِلْكَ أَيَّامُ الْهَرْجِ حَيْثُ لَا يَأْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ الزَّمَانُ قَالَ تَكُفُّ لِسَانَكَ وَيَدَكَ وَتَكُونُ حِلْسًا مِنْ أَحْلَاسِ بَيْتِكَ فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ طَارَ قَلْبِي مَطَارَهُ فَرَكِبْتُ حَتَّى أَتَيْتُ دِمَشْقَ فَلَقِيتُ خُرَيْمَ بْنَ فَاتِكٍ فَحَدَّثْتُهُ فَحَلَفَ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَمَا حَدَّثَنِيهِ ابْنُ مَسْعُودٍ

مسلم بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب فتنہ برپا ہوگا جس میں لیٹنے والا بیٹھنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے کی نسبت بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے کی نسبت بہتر ہوگا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ مجھے کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس اونٹ ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے اونٹ سے جا ملے اور جس کے پاس بکریاں ہوں اسے چاہیے کہ وہ اپنے ریوڑ سے جا ملے اور جس کی کوئی زمین ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی زمین میں چلا جائے۔ پھر ابوبکرہ نے عرض کی: جس کے پاس ان میں سے کوئی شے بھی نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ اپنی تلوار اٹھائے اور اس کی دھار پتھر پر مار دے (یعنی اس کی دھار کو ختم کر دے تا کہ وہ کسی کو قتل کرنے کے قابل نہ رہے) پھر اسے چاہیے کہ وہ حتی المقدور اس (فتنہ) سے دور رہے۔ (یعنی فتنہ کی جگہ سے پوری عجلت اور تیزی کے ساتھ دور چلا جائے۔ اس فتنہ سے مراد مسلمانوں کا باہمی فتنہ ہے جو ان کے اپنے درمیان قتال و فساد کا سبب بنے اور کسی فریق کو حق کی حمایت حاصل نہ ہو)۔ یزید بن خالد رملی، مفضل نے عیاش عن بکر عن بسر بن سعید عن حسین بن عبدالرحمن اشجعی کی سند سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس حدیث میں یہ بھی سنا کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہو جائے اور مجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ پھیلا دے (تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں (میں سے ہابیل) کی طرح ہو جا۔ اور یزید (شیخ مصنف) نے یہ آیت تلاوت کی: لَئِنۢ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ الآیہ۔ (یعنی جیسا ہابیل نے قابیل کو کہا تھا کہ اگر تو میرے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھائے گا تو میں اپنا ہاتھ تیرے مارنے کے لیے نہ اٹھاؤں گا میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے اسی طرح تو بھی اس فسادی سے کہہ اور قتل ہو جا لیکن مسلمانوں کو قتل نہ کر)۔

عمرو بن عثمان، شہاب بن خراش نے قاسم بن غزوان عن اسحاق بن راشد جزری نے سالم سے روایت کیا کہ عمرو بن وابصہ اسدی نے اپنے باپ وابصہ سے اور انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اور پھر ابوبکرہ کی کچھ حدیث بیان کی اور (اس میں) کہا کہ اس فتنے کے تمام مقتول آتش جہنم میں جائیں گے۔ وابصہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اے ابن مسعود! وہ فتنہ کب برپا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: وہ ایام ہرج ہوں گے اس طرح کہ کوئی آدمی اپنے پاس بیٹھنے والے سے بھی امن میں نہ ہوگا۔ پھر میں نے کہا: اگر وہ زمانہ مجھے پالے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: تو اپنی زبان اور اپنے ہاتھ کو روک لے اور اپنے گھر کے کملوں میں سے ایک کمل ہو جا (یعنی اپنے گھر میں ہی رہ اور باہر نکل کر اس فتنے میں بالکل شریک نہ ہو)۔ پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو فوراً میرے دل میں اس فتنے کا خیال آیا۔ چنانچہ میں سوار ہوا اور دمشق آ پہنچا۔ میں خریم بن فاتک سے ملا اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے اس اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے جیسا کہ حضرت ابن مسعود نے مجھے یہ حدیث بیان کی تھی۔

3715۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

السَّاعِي فَكَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دُخِلَ يَعْنِي عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت سے پہلے کئی فتنے ہیں جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مثل ہیں۔ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہو جائے گا اور اگر شام کے وقت مومن ہوگا تو صبح کے وقت کافر ہو جائے گا۔اس دوران بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔پس تم اپنی کمانوں کو توڑ دو اور اپنی تانتوں کو کاٹ دو اور اپنی تلواریں پتھروں پر مار دو۔اگر تم میں سے کسی کو اس میں ڈال دیا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے بہتر کی مثل ہو جائے۔(یعنی وہ قتل و غارت گری میں شریک نہ ہو)۔

3716۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ أَتَى عَلَى رَأْسٍ مَنْصُوبٍ فَقَالَ شَقِيَ قَاتِلُ هَذَا فَلَمَّا مَضَى قَالَ وَمَا أُرَى هَذَا إِلَّا قَدْ شَقِيَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَشَى إِلَى رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي لِيَقْتُلَهُ فَلْيَقُلْ هَكَذَا فَالْقَاتِلُ فِي النَّارِ وَالْمَقْتُولُ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُمَيْرٍ أَوْ سُمَيْرَةَ وَرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُمَيْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ لِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ يَعْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَقَالَ هُوَ فِي كِتَابِي ابْنُ سَبْرَةَ وَقَالُوا سَمُرَةَ وَقَالُوا سُمَيْرَةَ هَذَا كَلَامُ أَبِي الْوَلِيدِ

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں مدینہ طیبہ کے راستوں میں سے ایک راستہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا کہ اچانک آپ ایک سر کے پاس سے گزرے جو لٹکا ہوا تھا۔تو فرمایا: اس کا قاتل شقی (بدبخت) ہے اور جب آگے گزر گئے تو فرمایا: مجھے اس کے بارے میں بالیقین معلوم ہے کہ یہ بدبخت ہے (کیونکہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو کوئی میری امت کے کسی آدمی کی طرف اس لیے چل کر گیا تاکہ وہ اسے قتل کر دے تو اس کے بارے میں اسی طرح کہنا چاہیے کیونکہ قاتل جہنم میں ہوگا اور مقتول جنت میں۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے ثوری نے عون عن عبدالرحمن بن سمیر یا سمیرہ کی سند سے روایت کیا ہے اور اسے لیث بن ابی سلیم نے عون عن عبدالرحمن بن سمیرہ کی سند سے بیان کیا ہے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ مجھے حسن بن علی نے کہا ہے کہ ابوالولید نے یہ حدیث ابوعوانہ سے بیان کی ہے اور کہا ہے کہ میری کتاب میں ابن سبرہ ہے۔بعض نے سمرہ اور بعض نے سمیرہ کہا ہے۔یہ ابوالولید کا کلام ہے۔

3717۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَالَ فِيهِ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ قَالَ مَا خَارَ اللهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ أَوْ قَالَ تَصْبِرُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا رَأَيْتَ أَحْجَارَ الزَّيْتِ قَدْ غَرِقَتْ بِالدَّمِ قُلْتُ مَا خَارَ اللهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا آخُذُ سَيْفِي وَأَضَعُهُ عَلَى عَاتِقِي قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذَنْ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ تَلْزَمُ بَيْتَكَ قُلْتُ فَإِنْ دُخِلَ عَلَيَّ بَيْتِي قَالَ فَإِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ ثَوْبَكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرِ الْمُشَعَّثَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اے ابوذر! میں نے عرض کی: لبیک یارسول اللہ! وسعدیک! پھر یہ حدیث ذکر کی اور اس میں فرمایا: اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب لوگوں کو موت آ پہنچے گی اور اس میں ایک گھر یعنی قبر ایک غلام کے عوض ہوگا (یعنی ایک قبر ایک غلام کے عوض ملے گی اور اس کی کھدائی کی اجرت ایک غلام ہوگا۔ واللہ اعلم) میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں یا یہ کہا کہ جو کچھ میرے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ پسند فرمائیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر صبر کرنا لازم ہے۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: لبیک وسعدیک۔ آپ نے فرمایا: اس وقت تیری کیفیت کیا ہوگی جب تو احجار زیت (مدینہ طیبہ میں جگہ کا نام ہے) کو دیکھے گا کہ وہ خون میں لت پت ہو چکی ہے؟ میں نے عرض کی: جو کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ میرے لیے پسند فرمائیں گے۔ تو آپ نے فرمایا: تجھ پر لازم ہے کہ تو انہیں کے ساتھ رہے جن کے ساتھ تو رہ رہا ہے۔ (یعنی اپنے گھر میں ہی رہے) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا میں تلوار نہ اٹھالوں اور اسے اپنے کندھوں پر رکھ لوں؟ تو آپ نے فرمایا: تب تو تو قوم کے ساتھ شریک ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کی: آپ مجھے کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اپنے گھر کو ہی لازم پکڑے رہ۔ تو میں نے عرض کی: اگر کوئی میرے گھر میں میرے پاس گھس آئے؟ تو آپ نے فرمایا: اگر تو ڈر جائے کہ تلوار کی چمک تجھ پر غالب آ جائے گی تو اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لے تاکہ (وہی آنے والا) تیرے قتل کے گناہ اور اپنے گناہ کے ساتھ واپس لوٹے۔ ابوداود نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث میں حماد بن زید کے سوا کسی نے مشعث کا ذکر نہیں کیا۔

3718۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ

ابوکبشہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارے سامنے تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح کئی فتنے ہیں۔ ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہو جائے گا اور شام کے وقت مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہوگا۔ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور ان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کی: آپ ہمارے لیے کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھروں کے کملوں کی طرح ہو جاؤ (یعنی تم گھروں کے اندر ہی رہو باہر نکل کر فتنوں میں شریک نہ ہو)۔

3719- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ قَالَ ايْمُ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: قسم بخدا! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ سعید اور خوش بخت ہے جسے فتنوں سے دور رکھا گیا۔ بے شک وہ سعادت مند ہے جسے فتنوں سے محفوظ رکھا گیا۔ بے شک وہ خوش بخت ہے جسے فتنوں سے بچالیا گیا اور جسے فتنے میں مبتلا کیا گیا اور اس نے صبر کیا تو وہ بھی بہت خوب ہے (کیونکہ فتنہ میں پڑ کر صبر کرنا انتہائی مشکل عمل ہے)۔

بَابٌ فِي كَفِّ اللِّسَانِ (زبان کو روکنے کا بیان)

3720- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک بہرا، گونگا اور اندھا فتنہ ظاہر ہوگا۔ جو کوئی اس پر جھانک کر اس کے قریب ہوگا تو وہ فتنہ اسے اپنی طرف کھینچ لے گا اور اس دوران زبان درازی کرنا تلوار چلانے کی طرح ہوگا۔

فائدہ: مراد ایسا فتنہ ہے جس سے نجات پانے کے لیے اس میں مبتلا ہونے والے لوگ نہ کوئی معاون پائیں گے اور نہ ہی انہیں کوئی خلاصی پانے اور نکلنے کی راہ ملے گی۔ وہ حق و باطل کے درمیان تمیز نہ کرسکیں گے اور نہ ہی کوئی نصیحت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں گفتگو سنیں گے بلکہ جو کوئی ایسی گفتگو کرے گا تو اسے اذیت دی جائے گی۔ رب کریم ہر قسم کے فتنہ اور شر سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

3721- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلاَهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ [1]، قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ الْأَعْجَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ زِيَادٌ سِيمِينُ كُوش

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ عنقریب ایک فتنہ (ہلاکت کے ساتھ) سارے عرب کو گھیر لے گا اور اس میں قتل ہونے والے جہنم میں ہوں گے (اس لیے کہ وہ سب دنیا اور شیطان کی اتباع میں قتل کیے جائیں گے)۔ اس دوران زبان کا استعمال تلوار چلانے سے زیادہ سخت اور خطرناک ہوگا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے ثوری نے لیث عن طاوس عن الاعجم کی سند سے روایت کیا ہے۔ محمد بن عیسیٰ بن طباع، عبداللہ بن عبدالقدوس نے بیان کیا ہے کہ زیاد سے مراد زیاد سیمین گوش ہے۔

بَاب مَا يُرَخَّصُ فِيهِ مِنَ الْبَدَاوَةِ فِي الْفِتْنَةِ

(فتنہ کے دوران جنگل کی طرف نکلنے کی رخصت کا بیان)

3722۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَغَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال بکریوں کا ریوڑ ہو اور وہ انہیں لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر جائے گا اور وہ اپنے دین کی حفاظت کیلئے فتنوں سے بھاگے گا (یعنی حالات اتنے ابتر ہوں گے کہ گاؤں اور شہر میں رہ کر دین کی حفاظت ممکن نہ رہے گی۔ چنانچہ دین کو بچانے کی خاطر جنگل میں خلوت اختیار کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا اور اس نسبت سے بکریاں آدمی کا پسندیدہ مال قرار پائے گا۔ واللہ اعلم)

بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ (فتنہ میں قتال سے نہی کا بیان)

3723۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ يَعْنِي فِي الْقِتَالِ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ مُخْتَصَرًا

احنف بن قیس نے بیان کیا ہے کہ میں جنگ میں شریک ہونے کے ارادہ سے نکلا۔ (ایک دوسری روایت کے مطابق

1۔ ایک نسخہ میں مِنْ وُقُوعِ السَّيْفِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مراد جنگ جمل ہے) اور میری ملاقات ابوبکرہ سے ہوگئی تو انہوں نے کہا تو واپس لوٹ جا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابلے میں آ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ تو قاتل ہے (اس لیے جہنم میں جائے گا) تو مقتول کو کیا ہوا ہے (کہ وہ بھی جہنم میں جائے گا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کے ارادہ سے سامنے آیا ہے۔ محمد بن متوکل عسقلانی، عبدالرزاق، معمر نے ایوب عن الحسن کی سند سے اسی طرح مختصر روایت بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي تَعْظِيمِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ (اس کا بیان کہ مومن کا قتل شدید گناہ ہے)

3724۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ دِهْقَانَ قَالَ كُنَّا فِي غَزْوَةِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ بِذُلُقِيَةَ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَخِيَارِهِمْ يَعْرِفُونَ ذَلِكَ لَهُ يُقَالُ لَهُ هَانِئُ بْنُ كُلْثُومِ بْنِ شَرِيكٍ الْكِنَانِيُّ فَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا وَكَانَ يَعْرِفُ لَهُ حَقَّهُ قَالَ لَنَا خَالِدٌ فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَقَالَ هَانِئُ بْنُ كُلْثُومٍ سَمِعْتُ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا قَالَ لَنَا خَالِدٌ ثُمَّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ وَحَدَّثَ هَانِئُ بْنُ كُلْثُومٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ قَالَ خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيَى الْغَسَّانِيَّ عَنْ قَوْلِهِ اعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ قَالَ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي الْفِتْنَةِ فَيَقْتُلُ أَحَدُهُمْ فَيَرَى أَنَّهُ عَلَى هُدًى لَا يَسْتَغْفِرُ اللهَ يَعْنِي مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد فَاعْتَبَطَ يَصُبُّ دَمَهُ صَبًّا(1)

خالد بن دہقان نے بیان کیا ہے کہ ہم قسطنطنیہ کی جنگ میں مقام ذلقیہ پر تھے کہ فلسطین کے باسیوں میں سے ایک آدمی آیا اور وہ ان کے سرداروں اور معززین میں سے تھا۔ وہ اس کے شرف وعظمت کو پہچانتے تھے، اس کا نام ہانی بن کلثوم بن شریک کنانی تھا اور اس نے عبداللہ بن ابی زکریا کو سلام عرض کیا اور وہ اس کے مقام کو جانتے تھے۔ خالد نے ہمیں بتایا کہ عبداللہ بن ابی زکریا نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ام درداء رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے ہیں: قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کی مغفرت فرما دے مگر وہ جو اس حال میں مرا کہ وہ مشرک ہو یا ایسا مومن جس نے کسی دوسرے مومن کو قصداً قتل کر دیا (ان کی مغفرت نہ ہوگی)۔ تو ہانی بن کلثوم نے کہا: میں نے محمود بن ربیع کو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ

1۔ قال ابوداؤد فاعتبط الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے وہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے کسی مومن کو (قصداً) قتل کیا اور اسے قتل کرنے پر اظہار مسرت کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے نفلی اور فرضی (کوئی) عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔ خالد نے ہمیں بتایا کہ پھر مجھے ابن ابی زکریا نے ام درداء رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن مسلسل اپنے عمل پر مطمئن اور صالح رہتا ہے جب تک وہ خون حرام میں ملوث نہ ہو (یعنی کسی کا ناحق خون نہ بہائے) اور جب وہ خون حرام سے ملوث ہو جائے تو پھر وہ سست پڑ جاتا ہے (اور حرکت کے قابل نہیں رہتا)۔ ہانی بن کلثوم نے محمود بن ربیع عن عبادہ بن صامت عن رسول اللہ ﷺ کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ عبدالرحمن بن عمرو نے محمد بن مبارک سے اور صدقہ بن خالد یا کسی اور نے بیان کیا کہ خالد بن دہقان نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ غسانی سے اعتبط بقتلہ کے معنی کے بارے میں پوچھا: تو انہوں نے کہا: وہ لوگ جو فتنہ کے دوران باہم قتال کرتے ہیں اور ان میں سے کوئی کسی کو قتل کر کے یہ گمان کرتا ہے کہ وہ ہدایت اور سیدھی راہ پر ہے اور وہ اس (جرم) پر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب نہیں کرتا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ وہ مطمئن ہوتا ہے اور اپنے ساتھی کا خون خوب بہاتا ہے (تو ایسے آدمی کی بخشش نہ ہوگی کیونکہ اس نے اپنے عمل پر اظہار ندامت بھی نہیں کیا)۔

3725۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فِي هَذَا الْمَكَانِ يَقُولُ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا بَعْدَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ

مجالد بن عوف سے روایت ہے کہ خارجہ بن زید نے بیان کیا ہے کہ میں نے اس جگہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ آیت: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا اس آیت کے چھ مہینے بعد نازل ہوئی جو سورۂ فرقان میں ہے: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ

فائدہ: دونوں آیات سے روز روشن کی طرح عیاں ہو رہا ہے کہ کسی کو ناحق قتل کرنا فعل حرام ہے اور اکبر الکبائر گناہوں میں سے ہے اور اس کی سزا ہمیشہ کے لیے جہنم کا ایندھن بننا ہے۔

3726۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَوْ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ فَهَذِهِ لِأُولَئِكَ قَالَ وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ الْآيَةَ قَالَ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ لَا تَوْبَةَ لَهُ فَذَكَرْتُ هَذَا لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ نَدِمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ فِي وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ أَهْلِ الشِّرْكِ قَالَ وَنَزَلَ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: جب وہ آیت نازل ہوئی جو سورہ فرقان میں ہے: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ تو اہل مکہ میں سے مشرکین نے کہا: ہم نے تو ایسے نفس کو قتل کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے الٰہوں کو بھی پکارا ہے (یعنی شرک کا ارتکاب کیا ہے) اور ہم نے برائیوں کا ارتکاب بھی کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نازل فرمایا: إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ (مگر وہ جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور عمل صالح کیا تو اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا) تو یہ آیت ان کے لیے ہے اور وہ آیت جو سورہ نساء میں ہے (یعنی) وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ لا یہ۔ فرمایا (یہ ایسے آدمی کے بارے میں ہے) کہ احکام اسلام جان لے اور پھر کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے اور اس کے لیے کوئی توبہ نہیں۔ میں نے اس کا ذکر مجاہد سے کیا تو انہوں نے بیان کیا: مگر یہ کہ وہ نادم ہو جائے (یعنی اگر نادم ہو کر خلوص نیت سے توبہ کر لے تو پھر توبہ قبول ہو جائے گی)۔

احمد بن ابراہیم، حجاج نے ابن جریج سے بیان کیا کہ یعلی نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس واقعہ میں یہ بیان کیا ہے کہ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ سے مراد اہل شرک ہیں۔ (کہ انہوں نے شرک بھی کیا اور خون ناحق بھی بہایا، ان کے گناہ ایمان لانے اور توبہ کرنے کے سبب معاف کر دیے جائیں گے)۔ لہٰذا انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ (مگر وہ جو ایمان لانے کے بعد کسی کو جان بوجھ کر ناحق قتل کرے گا اس کی جزا جہنم ہے)

3727۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا قَالَ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آیت: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا کسی شے سے بھی منسوخ نہیں ہے۔

3728۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ فِي قَوْلِهِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ هِيَ جَزَاؤُهُ فَإِنْ شَاءَ اللهُ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْهُ فَعَلَ

سلیمان تیمی نے ابو مجلز سے روایت کیا ہے کہ قول باری تعالیٰ: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ کے مطابق جہنم ہی اس کی جزا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمانا چاہے تو وہ غفور اور رحیم ہے ایسا کر سکتا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب مَا يُرْجَى فِي الْقَتْلِ (قتل کی امید اور آرزو رکھنے کا بیان)

3729- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ فِتْنَةً فَعَظَّمَ أَمْرَهَا فَقُلْنَا أَوْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَئِنْ أَدْرَكَتْنَا هَذِهِ لَتُهْلِكَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلَّا إِنَّ بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلُ قَالَ سَعِيدٌ فَرَأَيْتُ إِخْوَانِي قُتِلُوا

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ آپ نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور اس کی شدت اور سختی کو بیان فرمایا۔ تو ہم نے یا صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اگر اس فتنہ نے ہمیں پالیا تو یقیناً وہ ہمیں ہلاک کر دے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ بلاشبہ تمہارے لیے قتل ہو جانا ہی کافی ہے۔ سعید نے بیان کیا ہے کہ پھر میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ انہیں قتل کر دیا گیا (اور ہمیں ان پر غم اور صدمہ لاحق ہوا اور ہم نے اس پر صبر اختیار کیا لیکن قتال میں شریک نہیں ہوئے)۔

3730- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمَّتِي هَذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری یہ امت امت مرحومہ ہے (یعنی اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔ تبھی تو احکام میں اس کے لیے آسانی پیدا کی گئی ہے اور اس کے اجروں میں اضافہ کیا گیا ہے)۔ لہٰذا اس پر آخرت میں (دائمی) عذاب نہیں ہوگا۔ (بلکہ) اس کا عذاب دنیا میں (طرح طرح کے) فتنے، زلزلے اور قتل (وغارت گری) ہے۔ (یعنی اس کی بداعمالیوں اور گناہوں کے سبب دنیا میں ہی اسے ان مشقتوں اور تکلیفوں میں مبتلا کیا جاتا رہے گا)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَاب الْمَهْدِيِّ (حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذکر کا بیان)

3731۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى يَكُونَ عَلَيْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ فَسَمِعْتُ كَلَامًا مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم لَمْ أَفْهَمْهُ قُلْتُ لِأَبِي مَا يَقُولُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ دین مسلسل قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلفاء ہوں گے اور ان تمام پر امت کا اجماع ہوگا۔ پھر میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے کچھ کلام سنا مگر میں اسے کچھ نہ سکا۔ تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا: آپ ﷺ کیا فرما رہے تھے، (تو انہوں نے بتایا) کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے۔

3732۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ فَكَبَّرَ النَّاسُ وَضَجُّوا ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيفَةً قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَتَتْهُ قُرَيْشٌ فَقَالُوا ثُمَّ يَكُونُ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَكُونُ الْهَرْجُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ دین بارہ خلفاء کی آمد تک مسلسل غالب رہے گا تو لوگوں نے بلند آواز سے نعرہ تکبیر لگایا۔ پھر آپ ﷺ نے کچھ آہستہ آواز میں گفتگو فرمائی۔ تو میں نے اپنے باپ سے کہا: ابا جان! آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ تو (انہوں نے بتایا) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

ابن نفیل، زہیر، زیاد بن خیثمہ اور اسود بن سعید ہمدانی نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے: پھر جب آپ ﷺ اپنے کاشانہ اقدس کی طرف لوٹ کر آئے تو قریش آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: پھر کیا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ہرج ہوگا (یعنی قتل و غارت اور فتنہ و فساد برپا ہوں گے)۔

3733۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ فِطْرٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ قَالَ زَائِدَةُ فِي حَدِيثِهِ لَطَوَّلَ اللهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ ثُمَّ اتَّفَقُوا حَتَّى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي زَادَ فِي حَدِيثِ فِطْرٍ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَقَالَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ لَا تَذْهَبُ أَوْ لَا تَنْقَضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي قَالَ أَبُو دَاوُد لَفْظُ عُمَرَ وَأَبِي بَكْرٍ بِمَعْنَى سُفْيَانَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: اگر دنیا میں سے صرف ایک دن بھی باقی رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طویل فرما دے گا۔ یہاں تک کہ اس میں ایک ایسے آدمی کو بھیجے گا جو مجھ سے ہوگا یا میرے اہل بیت سے ہوگا۔ اس کا نام میرے نام کے اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا۔ آگے فطر کی حدیث میں یہ زائد ہے اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسا کہ پہلے اسے ظلم وجور سے بھرا گیا ہوگا۔

اور حدیث سفیان میں ہے کہ یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی ملک عرب کا مالک بنے گا، اس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عمر اور ابوبکر کی روایت کے الفاظ سفیان کی روایت کے ہم معنی ہیں۔

3734۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر زمانے میں سے صرف ایک دن بھی باقی رہ گیا، تو بھی اللہ تعالیٰ میری اہل بیت میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو اسے عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح اسے (پہلے) ظلم وستم سے بھرا گیا۔

3735۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَسَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ يُثْنِي عَلَى عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ وَيَذْكُرُ مِنْهُ صَلَاحًا

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مہدی میری نسل میں سے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوگا۔ عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوالملیح کو سنا ہے کہ وہ علی بن نفیل کی تعریف کرتے تھے اور اچھے الفاظ میں ان کا ذکر کرتے تھے۔

فائدہ: بعض نے کہا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے اور بعض نے کہا کہ وہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے اور یہ کہنا زیادہ بہتر ہے کہ وہ دونوں کی اولاد سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہوں گے یعنی والد کی جانب سے حسنی اور والدہ کی جانب سے حسینی۔ واللہ اعلم

3736۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت مہدی رضی اللہ عنہ میری اہل بیت سے ہوں گے۔ ان کی پیشانی وسیع اور روشن ہوگی اور ناک اونچی ہوگی۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جیسا کہ اسے پہلے ظلم وستم سے بھرا گیا ہوگا اور وہ سات برس تک حکومت کریں گے۔

3737۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ(1) فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ(2) ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ﷺ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ تِسْعَ سِنِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ غَيْرُ مُعَاذٍ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ أَتَمُّ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف رونما ہوگا۔ پس اہل مدینہ میں سے ایک آدمی بھاگتے ہوئے مکہ کی طرف نکل آئے گا (اس خوف سے کہ کہیں اسے خلیفہ نہ بنالیا جائے) تو اہل مکہ میں سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور وہ اسے (امامت کے لیے) نکال کر لے جائیں گے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرے گا اور وہ لوگ رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے اور پھر اس کی جانب اہل شام میں سے ایک لشکر بھیجا جائے گا اور انہیں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان مقام بیداء پر دھنسا دیا جائے گا۔ پس جب لوگ اسے دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں اس کے پاس آئیں گی اور وہ سب حجر اسود اور

1۔ ایک نسخہ میں مِنَ الشَّامِ ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں بین الرکن والمقام کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے۔ پھر قریش میں سے ایک آدمی پیدا ہوگا۔ اس کے ننہال بنو کلب ہوں گے۔ پس وہ ان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا اور یہ ان پر غالب آجائیں گے اور یہی بنی کلب کا لشکر ہے (جو اس دوران ناکامی سے دوچار ہوگا اور خائب وخاسر ہوگا وہ آدمی جو بنی کلب کی غنیمت کے وقت حاضر نہ ہوا۔ پس وہ مال تقسیم کرے گا اور لوگوں میں ان کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کے مطابق عمل کرے گا اور ساری زمین میں اسلام پوری جرأت کے ساتھ پھیل جائے گا اور وہ سات برس تک حکمرانی کرے گا، پھر اس کا وصال ہو جائے گا اور مسلمان اس پر نماز جنازہ پڑھیں گے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ بعض نے حضرت ہشام سے روایت کیا ہے کہ وہ نو سال تک حاکم رہے گا اور بعض نے سات برس کا ذکر کیا ہے۔

ہارون بن عبداللہ، عبدالصمد نے ہمام عن قتادہ کی سند سے یہی حدیث بیان کی ہے اور اس میں نو برس کا ذکر کیا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ معاذ کے سوا دوسروں نے ہشام سے نو برس کا ذکر کیا ہے۔

ابن مثنیٰ، عمرو بن عاصم، ابوالعوام، قتادہ نے ابوالخلیل عن عبداللہ بن الحارث عن ام سلمہ عن النبی ﷺ کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

3738۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِقِصَّةِ جَيْشِ الْخَسْفِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا قَالَ يُخْسَفُ بِهِمْ وَلَكِنْ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے دھنسنے والے لشکر کے بارے پوچھا کہ اس شخص کا کیا جرم ہے جو اس میں شامل ہونے پر مجبور تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا۔ لیکن قیامت کے دن اسے اپنی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

3739۔ قَالَ أَبُو دَاوُد حُدِّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَقَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (1) عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَرَّاثٍ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُوَطِّئُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِجَابَتُهُ

ابواسحاق نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور اپنے صاحبزادے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: بلاشبہ میرا یہ بیٹا تو سردار ہے۔ جیسا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کا نام رکھا اور عنقریب اس کی صلب

1۔ ایک نسخہ میں عن الحسن ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے ایک آدمی پیدا ہوگا۔ اس کا نام تمہارے نبی ﷺ کے نام پر رکھا جائے گا۔ وہ سیرت واخلاق میں ان کے مشابہ ہوگا۔ لیکن صورت میں وہ آپ سے مشابہت نہ رکھتا ہوگا۔ پھر یہ بیان کیا کہ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ ہارونؒ نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن ابی قیس نے مطرف بن طریف عن ابی الحسن عن ہلال بن عمرو کی سند سے بیان کیا ہے کہ ہلال بن عمرو نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ ماوراء النہر سے ایک آدمی ظاہر ہو گا۔ اس کا نام حارث بن حراث ہوگا اور وہ آل محمد (یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام) کی خلافت کے معاملہ کو مضبوط اور پختہ کرے گا جیسا کہ قریش نے رسول اللہ ﷺ کو مضبوط اور مستحکم کیا (یہاں قریش سے مراد وہ ہے جو ایمان کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے)۔ چنانچہ ہر مومن پر اس کی مدد کرنا، یا فرمایا: اس کا حکم ماننا واجب ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ الْمَلَاحِمِ (جنگوں کے احکام کا بیان)

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي قَرْنِ الْمِائَةِ (اس کا بیان جو صدی سے متعلق ذکر کیا گیا)

3740- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ شَرَاحِيلَ بْنِ يَزِيدَ الْمُعَافِرِيِّ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ لَمْ يَجُزْ بِهِ شَرَاحِيلَ

ابو علقمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آخر پر اس امت کے لیے ایسا شخص بھیجے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا (یعنی وہ دینی معاملات میں در آنے والی غفلت اور بگاڑ کا خاتمہ کر کے نظریات دینیہ کو مستحکم اور مضبوط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ دین کو حیات نو عطا کرتا ہے اور نئے حالات کو دین کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔ واللہ اعلم)۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے عبدالرحمن بن شریح اسکندرانی نے روایت کیا ہے اور انہوں نے شراحیل بن یزید سے تجاوز نہیں کیا۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ مَلَاحِمِ الرُّومِ (ان روایات کا ذکر جو روم کی جنگوں سے متعلق ہیں)

3741- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ مَالَ مَكْحُولٌ وَابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمِلْتُ مَعَهُمْ فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ الْهُدْنَةِ قَالَ قَالَ جُبَيْرٌ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْبَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيْنَاهُ فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيَثُورُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ[1] فَيُكْرِمُ اللَّهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ إِلَّا أَنَّ الْوَلِيدَ جَعَلَ الْحَدِيثَ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ ذِي مِخْبَرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ كَمَا قَالَ عِيسَى

حسان بن عطیہ نے بیان کیا ہے کہ مکحول اور ابن ابی زکریا خالد بن معدان کی طرف گئے اور میں بھی ان کے ساتھ گیا، تو

1۔ دیگر نسخوں میں فَيَقْتَتِلُوْنَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انہوں نے ہمیں جبیر بن نفیر سے صلح سے متعلق حدیث بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ جبیر نے کہا: ہمارے ساتھ ذی مخمر کی طرف چلو جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی ہے۔ چنانچہ ہم ان کے پاس آئے۔ تو جبیر نے ان سے صلح کے بارے سوال کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب تم اہل روم سے انتہائی امن لانے والی صلح کرو گے۔ پھر تم اور وہ مل کر اپنے ایک دشمن سے جنگ لڑو گے۔ سو تمہاری مدد کی جائے گی اور غلبہ عطا کیا جائے گا۔ تم مال غنیمت حاصل کرو گے اور محفوظ رہو گے اور پھر واپس لوٹ آؤ گے۔ یہاں تک کہ تم ایسی گھاس والی جگہ پر پڑاؤ ڈالو گے جس میں ٹیلے ہوں گے۔ پھر نصاریٰ میں سے ایک آدمی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا: صلیب غالب آ گئی۔ پس یہ سن کر مسلمانوں میں سے ایک آدمی غضب ناک ہو جائے گا اور اسے خوب مارے گا۔ تو اس وقت اہل روم معاہدہ توڑ دیں گے اور وہ جنگ کے لیے جمع ہو جائیں گے۔ مؤمل بن فضل حرانی، ولید بن مسلم، ابو عمرو نے حسان بن عطیہ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور اس میں یہ زائد ہے: اور مسلمان اپنے اسلحہ کی طرف دوڑ کر آئیں گے اور جنگ شروع کر دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اس جماعت کو شہادت کے اعزاز سے سرفراز فرمائے گا۔ مگر ولید نے اس حدیث کو جبیر عن ذی مخمر عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے روح، یحییٰ بن حمزہ اور بشیر بن بکر نے اوزاعی سے اسی طرح روایت کیا ہے جس طرح عیسیٰ نے بیان کیا ہے۔

بَابٌ فِي أَمَارَاتِ الْمَلَاحِمِ (جنگوں (اور حادثات) کی علامات کا بیان)

3742۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ أَوْ مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا أَوْ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ يَعْنِي مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کی آبادی یثرب (مدینہ طیبہ) کی خرابی کا سبب ہوگی اور یثرب میں فساد کا برپا ہونا (بہت بڑی) جنگ کے ظاہر ہونے کا سبب ہوگا اور جنگ کا ظاہر ہونا قسطنطنیہ کی فتح کا سبب ہوگا اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے نکلنے کا سبب بنے گی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی ران یا ان کے کندھے پر مارا اور پھر فرمایا: بلاشبہ یہ اسی طرح حق ہے جس طرح (اے معاذ بن جبل) تم یہاں ہو یا جس طرح تم یہاں بیٹھے ہوئے ہو (یعنی جس طرح تمہارے یہاں ہونے میں کوئی شبہ نہیں اسی طرح ان واقعات کے رونما ہونے میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ گویا آپ ﷺ اپنی نگاہ نبوت کے ساتھ تمام حجابات کو چیرتے ہوئے مستقبل میں ہونے والے واقعات اور فتنوں کا مشاہدہ فرما رہے تھے اور ساتھ ہی اپنی زبان حق ترجمان سے انہیں بیان کر رہے تھے اور کون ایسا ہو سکتا ہے جس کی نظر میں اتنی قوت اور تاثیر موجود ہو)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي تَوَاتُرِ الْمَلَاحِمِ (مسلسل ہونے والی جنگوں کا بیان)

3743۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ الْغَسَّانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فتنہ کبریٰ (جنگ عظیم) قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج یہ سب سات مہینوں میں ہو جائے گا (یعنی یہ سب فتنے اور حادثات تسلسل کے ساتھ سات ماہ کے عرصہ میں ظہور پذیر ہوں گے)۔

3744۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ وَيَخْرُجُ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عِيسَى

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فتنہ (کبریٰ) اور شہر کی فتح (مراد قسطنطنیہ کی فتح ہے) کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہوگا اور ساتویں برس مسیح دجال ظاہر ہوگا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ روایت عیسیٰ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ فِي تَدَاعِي الْأُمَمِ عَلَى الْإِسْلَامِ (اسلام پر دیگر امتوں کے اجتماعی طور پر ٹوٹ پڑنے کا بیان)

3745۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزَعَنَّ اللهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ دیگر امتیں جمع ہو کر تمہارے اوپر اس طرح ٹوٹ پڑیں، جس طرح کھانے والے کھانے کے پیالے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ تو کسی کہنے والے نے عرض کیا: کیا ان دنوں ہم قلیل ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ ان دنوں تمہاری تعداد کثیر ہوگی۔ لیکن تم سیلاب کے پانی پر بہہ کر آنے والے میل سے بھری جاگ کے تودے کی مثل ہو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہارا خوف اور ڈر نکال دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں وہن (ضعف، بزدلی) ڈال دے گا۔ تو کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (اس سے مراد) دنیا سے محبت کرنا اور موت کو ناپسند کرنا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: موجودہ حالات میں غور وفکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد حرف بحرف سچ ہے کہ آج امت مسلمہ تعداد کے لحاظ سے کثیر ہے، وافر وسائل سے آراستہ ہے، ہر قسم کے اسلحہ سے لیس ہے لیکن اس کے باوجود ذلت و رسوائی ان کا مقدر بنی ہوئی ہے۔ کفر ہر محاذ پر برسر پیکار ہے اور مسلمانوں کی زندگی اجیرن بنائے ہوئے ہے اور مسلمانوں میں سے کوئی پوری جرأت اور دلیری کے ساتھ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کے لیے تیار نہیں، اور ہر کوئی اپنی دنیا کو بچانے کے لیے ان کے اشاروں پر قربان ہو رہا ہے۔ رب کریم کی بارگاہ میں ہی التجا ہے کہ وہ امت مسلمہ کو عظمت رفتہ پھر سے عطا فرمائے اور دین اسلام کے نور سے ہر سو اجالا فرمائے۔ آمین

بَابٌ فِي الْمَعْقِلِ مِنَ الْمَلَاحِمِ (جنگوں میں (مسلمانوں کی) قیام گاہ کا بیان)

3746۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحِ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَسَلَاحِ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگ کے دن مسلمانوں کا خیمہ (مراد قلعہ اور قیام گاہ ہے) شہر کی جانب غوطہ میں ہوگا۔ شہر سے مراد دمشق ہے جو شام کے شہروں میں سے بہت خوبصورت شہر ہے۔ حضرت ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ مجھے ابن وہب سے بتایا گیا کہ انہوں نے کہا: مجھے جریر بن حازم نے عبید اللہ بن عمر نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان مدینہ کا محاصرہ کریں گے یہاں تک کہ ان کا بعید ترین مورچہ سلاح ہوگا۔ احمد بن صالح نے عنبسہ سے انہوں نے یونس سے اور انہوں نے زہری سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: اور سلاح خیبر کے قریب ایک مقام کا نام ہے۔

فائدہ: المعجم میں ہے کہ غوطہ دمشق کی ایک طرف میں واقع ہے۔ دمشق کی گولائی اٹھارہ میل ہے، اسے ہر طرف سے بلند پہاڑ گھیرے ہوئے ہیں۔ بالخصوص اس کے شمال میں انتہائی اونچے پہاڑ ہیں اور غوطہ میں ہر قسم کے درخت اور نہریں ہیں اور یہ بالا جماع انتہائی محفوظ اور حسین شہر ہے۔

بَابُ ارْتِفَاعِ الْفِتْنَةِ فِي الْمَلَاحِمِ (جنگ کے دوران آپس کا فتنہ ختم ہو جانے کا بیان)

3747۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَنْ يَجْمَعَ اللهُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہرگز اس امت پر دو تلواروں کو جمع نہیں کرے گا (یعنی) ایک تلوار ان کی اپنی طرف سے ہو اور ایک تلوار ان کے دشمن کی جانب سے ہو۔

فائدہ: مراد یہ ہے کہ جب اہل کفر اکٹھے ہو کر اس امت پر حملہ آور ہوں گے تو پھر یہ امت آپس کے فتنے ختم کر کے پورے اتحاد اور یگانگت کے ساتھ سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر دشمن کے مقابلے میں آجائے گی۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ تَهْيِيجِ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ (ترک اور اہل حبشہ کو بھڑکانے سے نہی کا بیان)

3748۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي سُكَيْنَةَ رَجُلٌ مِنَ الْمُحَرَّرِينَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوكُمْ

محررین میں سے ایک آدمی ابوسکینہ نے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اہل حبشہ کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں اور ترکوں کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں (یعنی اگر وہ تم سے پہلے چھیڑ چھاڑ نہ کریں تو پھر تمہیں پہل کرنے کی ضرورت نہیں)۔

بَابٌ فِي قِتَالِ التُّرْكِ (ترکوں سے قتال کا بیان)

3749۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے قتال کریں گے اور یہ ایک ایسی قوم ہے جن کے چہرے تہہ لگی ہوئی ڈھال کی مثل ہوں گے اور وہ بالوں سے بنا ہوا لباس (اور جوتے) پہنتے ہوں گے۔

3750۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ السَّرْحِ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ ابْنُ السَّرْحِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْآنُفِ[1] كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ابن سرح نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرلو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے قتال کرلو جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، ناکیں چپٹی ہوں گی گویا کہ ان کے چہرے تہہ لگی ہوئی ڈھال کی مثل ہوں گی۔

1۔ ایک نسخہ میں ذلف الآنوف ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3751۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي حَدِيثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْأَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوقُونَهُمْ ثَلَاثَ مِرَارٍ حَتَّى تُلْحِقُوهُمْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَأَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْأُولَى فَيَنْجُو مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُو بَعْضٌ وَيَهْلَكُ بَعْضٌ وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُونَ أَوْ كَمَا قَالَ

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے اس حدیث میں بیان کیا ہے کہ ایک چھوٹی آنکھوں والی قوم تم سے جنگ لڑے گی۔ (اس سے مراد ترک کافر ہیں)۔ فرمایا: تم انہیں تین بار دھکیل کر پیچھے لے جاؤ گے یہاں تک کہ تم انہیں جزیرۂ عرب سے ملا دو گے۔ پس پہلی بار دھکیلتے وقت ان میں جو لوگ بھاگ گئے وہ نجات پا جائیں گے اور دوسری بار جو بھاگ گئے ان میں سے بعض بچ جائیں گے اور بعض ہلاک ہو جائیں گے اور تیسری بار میں تو انہیں جڑ سے اکھیڑ دیا جائے گا (یعنی انہیں بالکل برباد کر دیا جائے گا) یا جیسا آپ نے فرمایا۔

بَاب فِي ذِكْرِ الْبَصْرَةِ (بصرہ کا بیان)

3752۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ يَنْزِلُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي بِغَائِطٍ يُسَمُّونَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهَرٍ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُونُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ أَهْلُهَا وَتَكُونُ[1] مِنْ أَمْصَارِ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ ابْنُ يَحْيَى قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ وَتَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ فَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُو قَنْطُورَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْأَعْيُنِ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوا وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَكَفَرُوا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ وَيُقَاتِلُونَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ

مسلم بن ابی بکرہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ ایک ہموار زمین پر اتریں گے۔ وہ اسے بصرہ کا نام دیں گے اور وہ دریا کے قریب ہے جسے دجلہ کہا جاتا ہے۔ اس پر ایک پل ہوگا۔ اس کے باسی کثیر ہوں گے اور وہ مہاجرین کے شہروں سے آ کر یہاں آباد ہوں گے۔

ابن یحییٰ نے کہا کہ ابو معمر نے بیان کیا ہے: یہ شہر مسلمانوں کے شہر میں سے ہوگا (یعنی اس میں مسلمان کثرت سے آباد ہوں گے) اور جب آخری زمانہ آئے گا۔ تو وہاں بنو قنطوراء (قنطوراء ترکوں کے جد اعلیٰ کا نام ہے) آئیں گے۔ ان کے چہرے چوڑے اور آنکھیں چھوٹی ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ دریا کے کنارے پڑاؤ ڈالیں گے اور اسی شہر کے باسی تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ان میں سے ایک گروہ گائے بیلوں کی دمیں پکڑ لے گا اور جنگل کی راہ لے گا اور وہ ہلاک ہو جائیں گے اور ایک گروہ اپنے نفسوں کو بچانے کے لیے کفر اختیار کر لے گا۔ اور تیسرا گروہ اپنی اولادوں کو اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا اور وہ ان (بنو قنطورا) سے جنگ لڑیں گے اور یہی لوگ شہداء ہوں گے۔

1۔ ایک نسخہ میں وَیَکُوْنُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: سن 656ھ میں بالکل اسی طرح واقعات رونما ہوئے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اور فتح الودود میں ہے کہ بصرہ سے مراد بغداد ہے۔ اس میں ایک دروازہ ہے جس کا نام باب البصرہ ہے اور اسی کو آپ ﷺ نے بصرہ کے نام سے تعبیر فرمایا ہے اور اس کی تائید دجلہ کے بغداد میں چلنے سے بھی ہوتی ہے اور بغداد میں عباسی خلیفہ معتصم باللہ کے دور میں بالکل اسی طرح حالات پیش آئے۔ واللہ اعلم

3753۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُوسَى الْحَنَّاطُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُونَ أَمْصَارًا وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ أَوِ الْبُصَيْرَةُ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكِلَاءَهَا وَسُوقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيتُونَ يُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انس! بے شک لوگ شہر آباد کریں گے اور ان میں سے ایک شہر کو بصرہ یا بصیرہ کہا جائے گا۔ پس اگر تو اس کے پاس سے گزرے یا اس میں داخل ہو تو وہاں کے سباخ اور کلاء سے (دونوں شہر میں جگہوں کے نام ہیں) وہاں کے بازار سے، امیروں کے دروازے سے بچنا اور تجھ پر لازم ہے کہ تو وہاں کے جنگلوں میں رہے۔ کیونکہ وہاں خسف (زمین میں دھنسنا) قذف (پتھروں کا برسنا) اور رجف (زلزلے) ہوں گے اور وہاں ایک قوم رات بسر کرے گی اور وہ صبح بندروں اور خنزیروں کی حالت میں کریں گے۔

3754۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ انْطَلَقْنَا حَاجِّينَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُولَ هَذِهِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيلِي رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ

ابراہیم بن صالح بن درہم نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہم حج کرنے کے لیے نکلے تو وہاں ایک آدمی تھا۔ اس نے ہمیں کہا: تمہارے پہلو میں ایک گاؤں ہے جسے ابلہ کہا جاتا ہے۔ ہم نے کہا: ہاں (وہ گاؤں ہے)۔ تو اس آدمی نے کہا: تم میں سے کون میرے لیے ضمانت دے گا کہ وہ میرے لیے عشار کی مسجد میں دو یا چار رکعتیں نماز پڑھے گا اور یہ کہے گا کہ یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہے (یعنی اس کا ثواب) کیونکہ میں نے اپنے خلیل رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عشار کی مسجد سے شہداء کو اٹھائے گا اور ان کے سوا کوئی شہدائے بدر کے ساتھ نہیں اٹھے گا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ مسجد اس جگہ ہے جو دریا سے ملی ہوئی ہے۔ (یہاں دریا سے مراد دریائے فرات ہے)۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَهْيِيجِ الْحَبَشَةِ (اہل حبشہ کو بھڑکانے سے نہی کا بیان)

3755۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل حبشہ کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں۔ کیونکہ اہل حبشہ میں سے چھوٹی پنڈلیوں والے کے سوا کوئی اور کعبہ معظمہ کے خزانے کو نہیں نکال سکے گا۔ (شاید اس کا اظہار قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور کے وقت میں ہوگا)۔

بَاب أَمَارَاتِ السَّاعَةِ (قیامت کی علامات کا بیان)

3756۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ إِلَى مَرْوَانَ بِالْمَدِينَةِ فَسَمِعُوهُ يُحَدِّثُ فِي الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا الدَّجَّالُ قَالَ فَانْصَرَفْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَمْ يَقُلْ شَيْئًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوِ الدَّابَّةُ عَلَى النَّاسِ ضُحًى فَأَيَّتُهُمَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَالَ عَبْدُ اللهِ وَكَانَ يَقْرَأُ الْكُتُبَ وَأَظُنُّ أَوَّلَهُمَا خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

ابوزرعہ نے بیان کیا ہے: لوگوں کا ایک گروہ مدینہ طیبہ میں ان کے پاس آیا۔ تو انہوں نے اسے سنا کہ وہ قیامت کی علامات کے بارے حدیث بیان کر رہا ہے کہ ان میں سے پہلی علامت دجال کا ظاہر ہونا ہے۔ ابوزرعہ فرماتے ہیں کہ میں پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے اس کے بارے عرض کیا۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے کچھ نہیں کہا (یعنی جو اس نے کہا ہے اس کی کوئی اصل موجود نہیں)۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علامات قیامت میں سے پہلی مغرب سے سورج کا طلوع ہونا ہے یا پھر چاشت کے وقت لوگوں پر ایک جانور کا نکلنا ہے۔ پس ان میں سے جو علامت بھی پہلے ظاہر ہوئی تو دوسری قریب ہی اس کے پیچھے ظاہر ہوگی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کتابیں (مراد تورات و انجیل ہیں) پڑھتے رہتے تھے۔ اور میرا گمان یہ ہے کہ ان دونوں علامات میں سے پہلے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔

3757۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَهَنَّادٌ الْمَعْنَى قَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا فُرَاتٌ الْقَزَّازُ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا قُعُودًا نَتَحَدَّثُ فِي ظِلِّ غُرْفَةٍ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرْنَا السَّاعَةَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَنْ تَكُونَ أَوْ لَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ[1] حَتَّى يَكُونَ[2] قَبْلَهَا عَشْرُ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ وَخُرُوجُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَالدَّجَّالُ وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَالدُّخَانُ وَثَلَاثَةُ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ تَخْرُجُ نَارٌ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ

ابوالطفیل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے

1۔ ایک نسخہ میں الساعۃ نہیں ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں تکون ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کاشانہ اقدس کے سائے میں بیٹھ کر باہم گفتگو کر رہے تھے۔ تو ہم نے اسی اثناء میں قیامت کا ذکر کیا اور ہماری آوازیں بلند ہو گئیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے دس علامات ظاہر نہ ہو جائیں (یعنی) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دابّۃ (جانور) کا نکلنا، یاجوج ماجوج کا نکلنا، دجال کا ظاہر ہونا، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول فرمانا، دھواں کا ظاہر ہونا، تین مقامات پر زمین کا دھنس جانا، یعنی ایک خسف مغرب میں، ایک خسف مشرق میں اور ایک خسف جزیرۃ العرب میں ہوگا اور سب سے آخر میں یمن میں قعر عدن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو میدان حشر کی جانب ہانک کر لے جائے گی۔

3758۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا الْآيَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو اور جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو وہ لوگ اس پر ایمان لائیں گے جو زمین پر ہوں گے۔ تو اس وقت ان کا ایمان لانا ان کے نفسوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا جو اس سے قبل ایمان نہیں لائے یا (اس سے قبل) حالت ایمان میں کوئی اچھا کام نہیں کیا تھا۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں اس طرف اشارہ موجود ہے کہ مغرب سے سورج کے طلوع ہونے تک توبہ کا دروازہ کھلا رہے گا اور اگر ایک گنہگار آدمی اپنے گناہ پر خلوص نیت سے اظہار ندامت کرے گا تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی۔ لیکن جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو اس کے ساتھ ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ لہٰذا اس کے بعد کسی کا ایمان لانا یا اپنے گناہوں پر اظہار ندامت کرنا اس کے حق میں مفید اور نفع بخش نہ ہوگا۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي حَسْرِ الْفُرَاتِ عَنْ كَنْزٍ (دریائے فرات سے خزانے ظاہر ہونے کا بیان)

3759۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کے خزانے ظاہر کر دے۔ پس جو کوئی وہاں حاضر ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے کوئی شے نہ لے (کیونکہ یہ خزانہ باعث فتنہ ہوگا، باہمی فساد اور قتال کا سبب ہوگا اور جو کوئی اسے لے گا گویا وہ اس فتنہ میں شریک ہوگا۔ اس لیے آپ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا)

عبداللہ بن سعید کندی، عقبہ بن خالد، عبیداللہ نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اور اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ مگر اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: اس میں سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہو جائے گا۔

بَاب خُرُوجِ الدَّجَّالِ (دجال کے نکلنے کا بیان)

3760۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ بَحْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهَرًا مِنْ نَارٍ فَالَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَالَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

ربعی بن حراش نے بیان کیا ہے کہ حضرت حذیفہ اور ابو مسعود اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ نے کہا: جو کچھ دجال کے ساتھ ہوگا میں اسے بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ بے شک اس کے ساتھ پانی کا ایک سمندر ہوگا اور آگ کا ایک دریا ہوگا۔ پس وہ جسے تم یہ دیکھو گے کہ یہ آگ ہے، وہ پانی ہوگا اور جسے تم دیکھو گے کہ یہ پانی ہے، وہ آگ ہوگی۔ پس تم میں سے جو کوئی اسے پائے پھر وہ پانی کا ارادہ کرے، تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے پیے جسے وہ آگ دیکھ رہا ہے کیونکہ وہ اسے پانی پائے گا۔ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

3761۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا وَإِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبًا كَافِرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ك ف ر حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی نبی علیہ السلام بھی مبعوث نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت کو کانے اور جھوٹے دجال سے ڈرایا ہے۔ خبردار! جان لو، وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے (کیونکہ یہ ایک عیب اور نقص ہے اور رب کریم ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک ہے) اور یہ کہ اس کی دونوں آنکھوں کے مابین کافر لکھا ہوا ہے۔

محمد بن مثنیٰ نے محمد بن جعفر کے واسطہ سے حضرت شعبہ سے ک ف ر بیان کیا ہے۔ مسدد، عبدالوارث نے شعیب بن حبحاب کے واسطہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اس حدیث میں بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اسے ہر مسلمان پڑھ سکے گا۔

3762۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ فَوَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ أَوْ لِمَا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ هَكَذَا قَالَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابو الدہماء نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی دجال کے بارے سنے، تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے دور رہے۔ قسم بخدا! جو آدمی اس کے پاس آئے گا، تو وہ یہ گمان کرے گا کہ یہ مومن ہے اور پھر ان شبہات میں وہ اس کی پیروی کرے گا جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ اسے بھیجے گا یا جن شبہات کے لیے اللہ تعالیٰ اسے بھیجے گا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

3763۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد عَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَلِيَ الْقَضَاءَ

جنادہ بن ابی امیہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ان کے سامنے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں نے تمہیں دجال کے بارے بتادیا ہے۔ اس کے باوجود مجھے یہ خوف ہے کہ تم اسے نہ جان سکو۔ بلاشبہ مسیح دجال چھوٹے قد کا آدمی ہے، چلتے وقت اس کی ٹانگوں کے درمیان فاصلہ ہوگا، بال گھونگریالے ہوں گے، کانا ہوگا، آنکھ کی جگہ ہموار ہوگی (یعنی سرے سے آنکھ نہیں ہوگی) یعنی نہ اوپر اٹھی ہوگی اور نہ ہی اندر دھنسی ہوگی۔ پس اگر تمہیں شک میں ڈالا جائے تو یہ یقین جانو کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن اسود منصب قضا پر فائز ہوئے۔

3764۔ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الدِّمَشْقِيُّ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ قُلْنَا وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَذَكَرَ الصَّلَوَاتِ مِثْلَ مَعْنَاهُ

نواس بن سمعان کلابی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: اگر وہ ظاہر ہوا اور میں تم میں موجود ہوا، تب تم سے پہلے میں اس کا خصم اور مدمقابل ہوں گا۔ اور اگر وہ اس حال میں ظاہر ہوا کہ میں تم میں موجود نہ ہوا تو پھر ہر آدمی اپنی طرف سے خود مدمقابل ہوگا (اور دفاع اس کے اپنے ذمہ ہوگا) اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے لیے میرا خلیفہ ہے۔ پس تم میں سے جو کوئی اسے پالے، تو اسے چاہیے کہ وہ اس پر سورۂ کہف کی پہلی آیات پڑھے، کیونکہ یہ آیات اس کے فتنہ سے امن اور پناہ دینے والی ہیں۔ ہم نے عرض کی: زمین میں وہ کتنی دیر تک ٹھہرا رہے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس دن،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پہلا دن سال کے برابر ہوگا، دوسرا دن مہینے کی مثل ہوگا، تیسرا دن ہفتہ کے برابر ہوگا اور بقیہ تمام دن تمہارے ان ایام کی مثل ہوں گے۔ تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ہمارے لیے ایک دن اور ایک رات کی نمازیں کافی ہوں گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، تم اس دن (عام) دن رات کی مقدار کا اندازہ کر لینا۔ بعد ازاں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام شہر دمشق کے مشرق میں سفید مینارہ کے پاس نزول فرمائیں گے اور آپ اسے باب لد (جو بیت المقدس کے قریب ایک گاؤں ہے) کے پاس پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔

عیسیٰ بن محمد، حمزہ نے سیبانی عن عمرو بن عبد اللہ عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور اسی کے ہم معنی نمازوں کا بھی ذکر کیا ہے۔

3765۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَفِظَ مِنْ خَوَاتِيمِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کرلیں اسے دجال کے فتنہ سے محفوظ رکھا جائے گا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اسی طرح ہشام دستوائی نے قتادہ سے بھی روایت کیا ہے مگر اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: جس نے سورۂ کہف کی آخری آیات یاد کرلیں اور شعبہ نے قتادہ سے من آخر الکھف کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

3766۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا اور وہ نزول فرمائیں گے اور جب تم انہیں دیکھو تو تم ان کی (اس طرح) پہچان کرلو کہ وہ درمیانی قد و قامت کے آدمی ہیں ان کی رنگت سرخی و سفیدی کے مابین ہے۔ ان کا لباس ہلکے زرد رنگ کا ہوگا اور ان کے سر کے بال اس طرح ہوں گے، گویا ان سے پانی کے قطرات ٹپک رہے ہیں اگرچہ اس تک تری بھی نہ پہنچی ہو۔ وہ اسلام کے نام پر لوگوں سے قتال کریں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے اور آپ جزیہ کو ساقط کر دیں گے (یعنی اس وقت دو میں سے ایک کام ہوگا یا قبول اسلام یا پھر قتل) اللہ تعالیٰ اس زمانے میں دین اسلام کے سوا تمام ادیان کو ختم کر دے گا اور وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے اور زمین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پر چالیس سال تک زندہ باقی رہیں گے۔ بعدازاں وصال فرمائیں گے اور مسلمان ان پر نماز جنازہ ادا کریں گے۔

بَابٌ فِي خَبَرِ الْجَسَّاسَةِ (دجال کے جاسوس کا بیان)

3767۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَّرَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنَّهُ حَبَسَنِي حَدِيثٌ كَانَ يُحَدِّثُنِيهِ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ عَنْ رَجُلٍ كَانَ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَّالُ خَرَجَ نَبِيُّ الْأُمِّيِّينَ بَعْدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَطَاعُوهُ أَمْ عَصَوْهُ قُلْتُ بَلْ أَطَاعُوهُ قَالَ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُسَيْنًا الْمُعَلِّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُنَادِي أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَهْبَةٍ وَلَا رَغْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ أَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ وَأَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرَةُ الشَّعْرِ قَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي هَذَا الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَسَأَلَهُمْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ وَعَنْ عَيْنِ زُغَرَ وَعَنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ قَالَ إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَإِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مَرَّتَيْنِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ قَالَتْ حَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ إِلَّا يَوْمَ جُمُعَةٍ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ ذَكَرَ هَذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَابْنُ صُدْرَانَ بَصْرِيٌّ غَرِقَ فِي الْبَحْرِ مَعَ ابْنِ مِسْوَرٍ لَمْ يَسْلَمْ مِنْهُمْ غَيْرُهُ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّهُ بَيْنَمَا أُنَاسٌ يَسِيرُونَ فِي الْبَحْرِ فَنَفِدَ طَعَامُهُمْ فَرُفِعَتْ لَهُمْ جَزِيرَةٌ فَخَرَجُوا يُرِيدُونَ الْخُبْزَ فَلَقِيَتْهُمُ الْجَسَّاسَةُ قُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَ امْرَأَةٌ تَجُرُّ شَعْرَ جِلْدِهَا وَرَأْسِهَا قَالَتْ فِي هَذَا الْقَصْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَسَأَلَ عَنْ نَخْلِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَيْسَانَ وَعَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالَ هُوَ الْمَسِيحُ فَقَالَ لِي ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ شَيْئًا مَا حَفِظْتُهُ قَالَ شَهِدَ جَابِرٌ أَنَّهُ هُوَ ابْنُ صَيَّادٍ قُلْتُ فَإِنَّهُ قَدْ مَاتَ قَالَ وَإِنْ مَاتَ قُلْتُ فَإِنَّهُ أَسْلَمَ قَالَ وَإِنْ أَسْلَمَ قُلْتُ فَإِنَّهُ قَدْ دَخَلَ الْمَدِينَةَ قَالَ وَإِنْ دَخَلَ الْمَدِينَةَ

حضرت ابوسلمہ نے فاطمہ بنت قیس سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز میں تاخیر کی پھر آپ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے ایک بات نے روکے رکھا ہے جو تمیم داری ایک آدمی کے بارے میں بیان کر رہے تھے کہ وہ سمندر کے جزیروں میں سے ایک جزیرے میں تھے کہ اچانک میرے سامنے ایک عورت آئی جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں جاسوس ہوں۔ تو اس محل کے اندر جا۔ چنانچہ میں اس میں آیا (تو دیکھا) ایک آدمی اپنے بال کھینچ رہا ہے اور وہ زنجیروں کے ساتھ جکڑا ہوا ہے (اور انہیں آہنی طوقوں میں) وہ زمین وآسمان کے مابین اچھل رہا ہے۔ تو میں نے اس سے کہا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں دجال ہوں، کیا نبی الامی تشریف لا چکے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں۔ پھر اس نے کہا: کیا لوگوں نے ان کی اطاعت کی ہے یا ان کی نافرمانی کی ہے؟ میں نے کہا: لوگوں نے ان کی اطاعت وفرمانبرداری کی ہے۔ تو اس نے کہا: یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ حجاج بن ابی یعقوب، عبدالصمد، عبدالوارث نے بیان کیا: میں نے حسین معلم سے سنا، عبداللہ بن بریدہ، عامر بن شراحیل شعبی نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کو سنا، وہ ندا دے رہا ہے: بے شک نماز تیار ہے، اس کے لیے جمع ہو جاؤ۔ پس میں نکلا اور رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نماز ادا کی۔ جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز مکمل کر چکے تو آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور آپ مسکرانے لگے اور فرمایا: ہر آدمی اپنی جائے نماز پر ہی بیٹھا رہے۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ پھر فرمایا: میں نے تمہیں کسی ترہیب وترغیب کے لیے جمع نہیں کیا۔ بلکہ میں نے تمہیں (یہ بتانے کے لیے) جمع کیا ہے کہ تمیم داری ایک نصرانی آدمی تھا، وہ حاضر ہوا، اس نے بیعت کی اور دین اسلام قبول کر لیا اور اس نے مجھے ایک بات بیان کی جو اس کے موافق ہے جو کچھ میں نے تمہیں دجال کے بارے فرمایا ہے کہ وہ بنی لخم اور جذام سے تعلق رکھنے والے تیس آدمیوں کے ہمراہ ایک بحری جہاز میں سوار ہوا اور ایک مہینہ تک موجیں انہیں سمندر میں ہی حرکت دیتی رہیں اور بالآخر وہ غروب آفتاب کے وقت ایک جزیرہ کے قریب لنگر انداز ہونے کی جگہ جا پہنچے۔ وہاں وہ اتر کر قریب ہی چھوٹی کشتیوں میں جا بیٹھے اور جزیرہ میں داخل ہو گئے۔ تو وہاں انہیں ایک بہت بڑا کثیر بالوں والا جانور ملا۔ تو انہوں نے کہا: تیری بربادی ہو تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں (دجال کا) جاسوس ہوں۔ تم اس آدمی کے پاس چلو جو اس دیر (عیسائیوں کی عبادت گاہ) میں ہے کیونکہ وہ تمہاری خبر کا بہت زیادہ اشتیاق اور رغبت رکھتا ہے۔ تمیم داری نے کہا کہ جب اس نے ہمارے سامنے اس آدمی کا نام لیا تو ہمیں اس سے خوف آنے لگا کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔ چنانچہ ہم تیزی سے چل پڑے۔ یہاں تک کہ ہم اس دیر میں داخل ہو گئے۔ تو اس میں اتنا بڑا انسان تھا کہ ہم نے کبھی بھی مخلوق میں سے اس کی مثل نہ دیکھا تھا۔ وہ لوہے کی بیڑیوں میں سخت جکڑا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ اس کی گردن سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بندھے ہوئے تھے۔ پھر راوی نے آخر تک یہ حدیث بیان کی۔ اور پھر اس نے ان سے بیسان (یہ شام کی سرحد پر اردن کا ایک شہر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ لسان الارض ہے جو حوران اور فلسطین کے درمیان واقع ہے) نخلستان کے بارے اور زغر (یہ بھی شام کا ایک گاؤں ہے) کے چشمے کے بارے اور النبی الامی کے بارے پوچھا اور اس نے بتایا کہ میں مسیح دجال ہوں اور قریب ہے کہ مجھے (یہاں سے) نکلنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ بحر شام میں ہے یا بحر یمن میں ہے، نہیں بلکہ وہ مشرق کی جانب ہے۔ آپ ﷺ نے اسی طرح دو بار فرمایا اور اپنے ہاتھ مبارک سے مشرق کی جانب اشارہ بھی کیا۔ فاطمہ کہتی ہیں: میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد کیا ہے۔

محمد بن صدران، معتمر، اسماعیل بن ابی خالد نے مجالد بن سعید سے انہوں نے عامر سے بیان کیا کہ اس نے کہا: مجھے فاطمہ بنت قیس نے حدیث بیان کی کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ حالانکہ اس دن سے پہلے آپ جمعہ کے سوا کسی دن منبر پر تشریف نہ لے جاتے تھے۔ پھر آپ نے یہ واقعہ بیان فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن صدران بصری، ابن مسور کے ساتھ سمندر میں ڈوب گیا اور ان میں سے اس کے سوا کوئی اسلام نہ لایا۔

واصل بن عبدالاعلیٰ نے بیان کیا کہ ہمیں ابن فضیل نے ولید بن عبداللہ بن جمیع سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن منبر پر ارشاد فرمایا: اس اثناء میں کہ کچھ لوگ سمندر میں سفر کر رہے تھے تو ان کا کھانا ختم ہو گیا۔ چنانچہ انہیں ایک جزیرہ میں پہنچایا گیا تو وہ کھانا تلاش کرنے کے ارادہ سے نکلے۔ تو اسی دوران انہیں ایک جساسہ (جاسوس) ملی۔ (ولید کہتے ہیں کہ) میں نے ابوسلمہ سے پوچھا کہ جساسہ کون ہے؟ تو انہوں نے بتایا: وہ ایک عورت ہے جو اپنی جلد اور اپنے سر کے بال کھینچ رہی تھی۔ اس نے کہا: اس محل میں چلو۔ آگے راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور دجال نے بیسان کے نخلستان اور زغر کے چشمے کے بارے پوچھا۔ پھر اس نے کہا: وہ دجال ہے۔ تو ابن ابی سلمہ نے مجھے کہا: بے شک اس حدیث میں کچھ چیزیں ہیں جو مجھے یاد نہیں رہیں۔ (ابوسلمہ) نے کہا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ وہ ابن صیاد ہی ہے۔ میں نے کہا: وہ تو مر گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اگرچہ وہ مر جائے۔ پھر میں نے کہا: وہ اسلام لے آیا تھا۔ انہوں نے کہا: اگرچہ وہ اسلام لے آئے۔ میں نے کہا: وہ تو مدینہ طیبہ میں داخل ہوا تھا۔ انہوں نے کہا: اگرچہ وہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوا ہو۔

بَابٌ فِي خَبَرِ ابْنِ صَائِدٍ (ابن صائد کا بیان)

3768۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَائِدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ[1] فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ لَهُ

1۔ دیگر نسخوں میں ابن صیاد ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَا يَأْتِيكَ قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئَةً وَخَبَأَ لَهُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنْ يَكُنْ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ يَعْنِي الدَّجَّالَ وَإِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ فِي قَتْلِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی جماعت کے ہمراہ ابن صائد کے پاس سے گزرے، ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے اور ابن صائد بنی مغالہ (یہودیوں کا ایک قبیلہ) کے قلعے کے پاس بچوں سے کھیل رہا تھا اور وہ بھی بچہ تھا۔ اسے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا) علم ہی نہ ہوا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پشت پر اپنا ہاتھ مارا۔ پھر فرمایا: کیا تو شہادت دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ ابن صیاد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ تم رسول الامیین ہوں۔ پھر ابن صیاد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: کیا آپ شہادت دیتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ بعدازاں حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تیرے پاس کیا آتا ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس تو سچے اور جھوٹے (سب) آتے ہیں۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تجھ پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ میں نے تیرے لیے (اپنے دل میں) کچھ چھپا رکھا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے یہ آیت چھپا رکھی تھی: يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ تو ابن صیاد نے کہا: وہ دخ ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دور ہو جا تو ہرگز اپنے حقیر سے انداز سے تجاوز نہیں کر سکے گا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اجازت عطا فرمایئے تاکہ میں اسے قتل کر دوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ وہ ہے (یعنی دجال) تو پھر تمہیں اس پر غلبہ نہیں دیا جائے گا۔ اگر وہ نہیں ہے تو پھر اسے قتل کرنے میں کوئی بہتری اور بھلائی نہیں ہے (کیونکہ یہودی امن وصلح سے رہ رہے ہیں)۔

3769۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ

موسیٰ بن عقبہ نے حضرت نافع سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: قسم بخدا! مجھے کوئی شک نہیں ہے کہ مسیح دجال ابن صیاد ہے۔

3770۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ[1] الدَّجَّالُ فَقُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ يُنْكِرْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

محمد بن منکدر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ

1۔ دیگر نسخوں میں ابن صیاد ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابن صائد ہی دجال ہے۔ تو میں نے ان سے عرض کی: آپ اس پر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا رہے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس قسم اٹھاتے ہوئے سنا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں منع نہیں فرمایا ہے۔

3771۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم نے ابن صیاد کو یوم الحرہ کو گم کر دیا (یوم الحرہ سے مراد وہ دن ہے جس میں یزید کی فوجوں نے مدینہ طیبہ پر حملہ کیا اور سارے آداب کو پامال کرتے ہوئے اہل مدینہ کا قتل عام کیا)۔

3772۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ[1] بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ دَجَّالُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال ظاہر ہوں گے اور ان میں سے ہر کوئی یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ (معلوم ہوا ابن صیاد بھی انہیں میں سے ایک ہے نہ کہ اس سے مراد وہ ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا۔ واللہ اعلم)

3773۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا دَجَّالًا كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عُبَيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ فَقُلْتُ لَهُ أَتَرَى هَذَا مِنْهُمْ يَعْنِي الْمُخْتَارَ فَقَالَ عُبَيْدَةُ أَمَا إِنَّهُ مِنَ الرُّؤُسِ

حضرت ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس کذاب دجال ظاہر ہوں گے۔ وہ تمام کے تمام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کے خلاف جھوٹ بولیں گے۔

عبداللہ بن جراح نے جریر عن مغیرہ عن ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ عبیدہ سلمانی نے یہ خبر بیان کی اور اسی طرح ذکر کی۔ تو میں نے عبیدہ سے کہا: تمہاری کیا رائے ہے یہ مختار (بن ابی عبید) بھی ان میں سے ہے (یعنی دجالوں میں سے)؟ تو عبیدہ نے کہا: ہاں یہ تو سرداروں میں سے ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان)

3774۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُولُ يَا هَذَا اتَّقِ اللَّهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ

1۔ ایک نسخہ میں عبید اللہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَقَعِيدَهُ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ(1) ثُمَّ قَالَ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ إِلَى قَوْلِهِ فَاسِقُونَ ثُمَّ قَالَ كَلَّا وَاللهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ زَادَ أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَرَوَاهُ خَالِدٌ الطَّحَّانُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ پہلی کمزوری اور نقص جو بنی اسرائیل میں داخل ہوا (وہ یہ تھا) کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو ملتا تھا اور اسے یہ کہتا: اے فلاں! تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جو کچھ تو کر رہا ہے اسے چھوڑ دے، کیونکہ ایسا کرنا تیرے لیے حلال نہیں ہے۔ پھر وہ دوسرے دن اس سے ملاقات کرتا لیکن اسے ایسا کرنے سے منع نہ کرتا (اس لیے کہ) وہ کھانے پینے اور سنگت اختیار کرنے میں وہ اس کے ساتھ شامل ہو جاتا (چنانچہ جب اسی طرح خود کرنے لگتا تو پھر اسے برائی چھوڑنے اور نیکی کی تلقین کرنے سے باز رہتا)۔ پس جب انہوں نے اسی طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل آپس میں ایک دوسرے کے موافق کر دیے۔ (یعنی ان کے جو نیکی کی تلقین کرتے تھے اور ان کے جو معصیت کا ارتکاب کرتے تھے)۔ پھر فرمایا: لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ إِلَى قَوْلِهِ فَاسِقُونَ (کہ بنی اسرائیل کے کافروں پر داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی زبان سے لعنت کی گئی ہے) پھر فرمایا: ہرگز نہیں۔ قسم بخدا! تم ضرور بہ ضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے اور ظالم کے ہاتھ پکڑو گے اور تم اسے اس طرح راہ حق پر ڈال دو گے جیسا کہ حق ہے اور تم اسے حق پر ہی محصور کر دو گے۔ خلف بن ہشام، ابو شہاب الحناط نے عطاء بن مسیب عن عمرو بن مرۃ عن سالم عن ابی عبیدہ عن ابن مسعود عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے اور اس میں یہ زائد ہے: اللہ تعالیٰ تمہارے بعض کے دلوں کو بعض کے موافق کر دے گا اور پھر تم پر اسی طرح لعنت کرے گا جیسا کہ اس نے ان پر لعنت کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے محاربی نے علاء بن مسیب عن عبداللہ بن عمرو بن مرہ عن سالم الافطس عن ابی عبیدہ عن عبداللہ کی سند سے روایت کیا ہے اور خالد نے اسے طحان عن العلاء عن عمرو بن مرۃ عن ابی عبیدہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

3775۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ الْمَعْنَى عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ وَتَضَعُونَهَا عَلَى غَيْرِ مَوَاضِعِهَا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ عَنْ خَالِدٍ وَإِنَّا سَمِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ هُشَيْمٍ وَإِنِّي سَمِعْتُ

1۔ ایک نسخہ میں علی بعض ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوا إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ كَمَا قَالَ خَالِدٌ أَبُو أُسَامَةَ وَجَمَاعَةٌ وَقَالَ شُعْبَةُ فِيهِ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي هُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهُ

اسماعیل نے قیس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ تم یہ آیت پڑھتے ہو اور تم اسے غیر محل پر محمول کرتے ہو (یعنی اس سے صحیح معنی مراد نہیں لیتے) آیت یہ ہے عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ (تم پر اپنے نفسوں کی فکر کرنا لازم ہے جب تم ہدایت پا جاؤ گے تو کوئی گمراہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا) یعنی تم اسے عموم اشخاص واوقات پر محمول کرتے ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مطلقاً واجب نہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔

وہب نے کہا کہ خالد سے روایت ہے: بلاشبہ ہم نے حضور نبی مکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ جب ظالم کو دیکھیں (کہ وہ ظلم کر رہا ہے) اور وہ اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے اللہ تعالیٰ انہیں بھی سزا میں شامل کر لے۔

عمرو نے ہشیم سے روایت کیا ہے: بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی بھی قوم جس میں گناہوں کے اعمال کیے جاتے ہوں اور وہ انہیں تبدیل کرنے کی قدرت رکھتے ہوں پھر وہ تبدیل نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام کو سزا میں شامل کر لے۔ ابوداؤد نے کہا: اور ابو اسامہ اور جماعت نے اسی طرح روایت کیا ہے جیسا کہ خالد نے بیان کیا ہے اور شعبہ نے کہا ہے: ایسی کوئی قوم نہیں ہے جس میں گناہ کے اعمال نہ کیے جاتے ہوں۔ درآنحالیکہ وہ گناہ کرنے والوں سے زیادہ ہوں (لیکن وہ انہیں نہ روکیں تو پھر وہ تمام سزا میں گرفتار نہ ہوں۔ معلوم ہوا کہ اگر برائی کو روکنے کی قوت اور قدرت ہو تو اس سے روکنا واجب ہے۔ تاکہ سارے معاشرے کو عذاب الٰہی میں گرفتار ہونے سے بچایا جا سکے۔ لیکن حکمت عملی اور وعظ وارشاد کا حسین انداز اپنانا ہر حال میں لازم وضروری ہے)۔

3776۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ أَظُنُّهُ[1] عَنْ ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوا إِلَّا أَصَابَهُمُ اللهُ بِعَذَابٍ[2] مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمُوتُوا

حضرت جریر (بن عبداللہ بجلی) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی آدمی نہیں جو ایسی قوم میں ہو جس میں گناہوں کا عمل کیا جاتا ہو اور وہ قدرت رکھتے ہوں کہ وہ اسے تبدیل کر دیں مگر وہ اسے تبدیل نہ کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں ان کی موت سے پہلے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔

3777۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

1۔ ایک نسخہ میں اظنہ نہیں ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں بِعِقَابٍ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ وَقَطَعَ هَنَّادٌ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ وَفَّاهُ ابْنُ الْعَلَاءِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی برائی کو دیکھے اور وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اسے روکنے کی قدرت رکھتا ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، ہناد نے بقیہ حدیث کو کاٹ دیا ہے اور اسے ذکر نہیں کیا۔ لیکن ابن علاء نے اسے مکمل ذکر کیا ہے۔ اور اگر وہ ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ رکھے تو پھر اپنی زبان سے روکے اور اگر اپنی زبان سے روکنے کی طاقت نہ رکھے تو پھر اپنے دل سے (اسے برا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور اور ادنیٰ درجہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث طیبہ اس طرف راہنمائی کرتی ہے کہ ہر آدمی پر اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق معاشرے میں نیکی کو رواج دینے اور برائی کا قلع قمع کرنے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ اگر اور کچھ بھی ممکن نہ ہو تو برے لوگوں سے دلی نفرت کا اظہار کرنا چاہیے تا کہ ان کے حوصلے پست ہوں اور قوت پکڑنے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ یہی ایمان کی سلامتی کی علامت ہے۔

3778۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ رضی الله عنه الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ قَالَ أَمَا وَاللهِ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ بَلْ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ يَعْنِي بِنَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ الصَّبْرُ فِيهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ وَزَادَنِي غَيْرُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالَ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ

ابوامیہ شعبانی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور کہا: اے ابوثعلبہ! اس آیت کے بارے میں تم کیا کہتے ہو: عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ "تم پر اپنی فکر کرنا لازم ہے"۔ انہوں نے کہا: قسم بخدا! تو نے اس کے بارے ایک باخبر آدمی سے سوال کیا ہے (یعنی اس سے پوچھا ہے جو اس کے مفہوم کو جانتا ہے) میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نیکی اور خیر کا حکم دو اور برائی سے روکتے رہو۔ یہاں تک کہ جب تو ایسا بخل دیکھے جس کی اطاعت کی جائے اور ایسی خواہش دیکھے جس کی پیروی کی جائے اور دنیا دیکھے جسے ترجیح دی جائے اور ہر صاحب رائے کو اپنی رائے کے سبب خود پسندی میں مبتلا دیکھے تو پھر تو اپنے آپ کو لازم پکڑ لے (یعنی فقط اپنی فکر کر) اور عوام کی فکر چھوڑ دے۔ کیونکہ اس وقت تمہارے سامنے صبر کرنے کے دن ہیں اور ان میں صبر کرنا (یعنی نیکی پر استقامت اختیار کرنا) آگ کا انگارہ ہاتھ میں پکڑنے کی مثل ہے۔ ان دنوں میں شریعت پر عمل کرنے والے کے لیے پچاس آدمیوں کی مثل اجر ہوگا۔ جو اس کی طرح عمل کرتے ہیں (عتبہ کے سوا) کسی اور نے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا ان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں سے پچاس آدمیوں کی مثل اجر ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں بلکہ) تم میں سے پچاس آدمیوں کے اجر کی مثل ہو گا۔ (بتانا یہ مقصود ہے کہ یہ برائیاں ایسا شدید اور ہلاکت خیز فتنہ ہیں کہ کوئی نیکی اور خیر کی بات سننے کے لیے تیار نہ ہوگا اور نہ ہی کوئی کسی کی رہنمائی کو قبول کرنے کے لیے تیار ہوگا۔ لہٰذا ایسے حالات میں اپنے ایمان کی حفاظت کرنا اور شریعت پر ثابت قدم رہنا بہت بڑے اجر کا موجب ہوگا۔ واللہ اعلم)

3779۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ أَوْ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ زَمَانٌ يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَلَةً تَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَقَالُوا وَكَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَأْخُذُونَ مَا تَعْرِفُونَ وَتَذَرُونَ مَا تُنْكِرُونَ وَتُقْبِلُونَ عَلَى أَمْرِ خَاصَّتِكُمْ وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَامَّتِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اور زمانے کا کیا حال ہوگا، یا فرمایا قریب ہے کہ وہ زمانہ آئے گا جس میں لوگوں کو چھانی میں چھان دیا جائے (یعنی اس میں اچھے اور نیک لوگ اٹھا لیے جائیں گے) اور رذیل اور گھٹیا قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے۔ ان کے معاہدے ٹوٹ جائیں گے، امانتیں فاسد ہو جائیں گی اور ان میں اختلاف عام ہو جائے گا اور وہ اس طرح ہو جائیں گے آپ نے ساتھ ہی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر جال سا بنایا۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم وہ کرتے رہو جسے تم نیکی جانتے ہو اور تم اسے چھوڑ دو جسے تم برا جانتے ہو اور تم صرف اپنے معاملات کی طرف توجہ کرو اور تم عام لوگوں کے معاملات کو چھوڑ دو۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو عن النبی ﷺ کی سند سے کئی طرح مروی ہے۔

3780۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ وَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذَلِكَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ الْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہم ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے گرد حلقہ بنائے بیٹھے ہوئے تھے جب کہ آپ ﷺ نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور فرمایا: جب تم لوگوں کو دیکھو کہ ان کے معاہدے ٹوٹ گئے ہیں (یعنی معاہدے کی خلاف ورزی عام ہو گئی ہے) اور ان میں امانتداری کم ہو گئی ہے اور وہ اس طرح ہو گئے ہیں اور ساتھ ہی آپ نے

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے ان کا جال بنایا۔ (یعنی لوگ اس طرح آپس میں مل جائیں)۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: تو میں اٹھ کر آپ ﷺ کے قریب ہوا اور عرض کی: اس وقت میں کیا کروں اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کر دے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے گھر کو ہی لازم پکڑ لے (یعنی باہر نکلنا، عوام میں جانا چھوڑ دے) اپنی زبان پر کنٹرول کر لے (یعنی اسے بے جا بولنے سے روک لے) اور وہ کر جسے تو نیکی سمجھتا ہے اور اسے چھوڑ دے جسے تو برائی جانتا ہے اور تجھ پر لازم ہے کہ تو صرف اپنے بارے میں فکر کرے اور دوسروں کے بارے میں فکر کرنا چھوڑ دے (یعنی چونکہ کوئی کسی کی رہنمائی قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہوگا اور کوئی کسی کی تنقید کو برداشت نہ کر سکے گا۔ تو ایسے حالات میں آدمی پر لازم ہوگا کہ وہ اپنے معاملات کو شریعت مطہرہ کے مطابق بنانے کی کوشش کرتا رہے لہٰذا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنا اس کے ذمے لازم نہ رہے گا۔ واللہ اعلم)

3781۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ أَوْ أَمِيرٍ جَائِرٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل ترین جہاد جابر سلطان یا جابر حاکم کے سامنے کلمہ حق بیان کرنا ہے۔ (یعنی بغیر کسی خوف اور ڈر کے اور بلا لومۃ لائم جابر اور ظالم حاکم کے سامنے عدل و انصاف کی بات کرنا افضل ترین جہاد ہے، کیونکہ سلطان وقت کی سیرت و کردار کا اثر اس کی ساری رعایا پر ہوتا ہے۔ اگر اس کے دل میں خوف الٰہی ہوگا تو سارے معاشرے میں عدل و انصاف اور دین کا پرچار ہوگا اور اگر خدانخواستہ وہی دین کا باغی اور متکبر ہوا تو پورے معاشرے میں بے دینی اور بے انصافی عام ہوگی اور ظلم و بربریت اور قتل و غارتگری کا چرچا ہوگا۔ اس لیے حاکم وقت کا انصاف پسند ہونا اور محب دین ہونا لازم و ضروری ہے)۔

3782۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْعُرْسِ ابْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا وَقَالَ مَرَّةً أَنْكَرَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ مُغِيرَةَ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا

عرس بن عمیرہ کندی نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب زمین میں گناہ کا عمل کیا جائے جس کسی نے اسے دیکھا اور اسے خوب ناپسند کیا (اس پر نفرت کا اظہار کیا) تو وہ اس کی طرح ہے اور جو کوئی وہاں سے غائب تھا (یعنی جس نے اسے دیکھا نہیں) لیکن اس پر رضامندی کا اظہار کیا ہے (یعنی اس کی خبر سن کر اسے پسند کیا) تو وہ اس کی طرح ہے جس نے اسے دیکھا ہے (یعنی گناہ میں دونوں برابر ہیں)۔ احمد بن یونس، ابوشہاب نے مغیرہ ابن زیاد عن عدی بن عدی عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ اس میں ہے جس نے اسے دیکھا اور اسے ناپسند کیا تو وہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس کی طرح ہے جو وہاں سے غائب ہے (یعنی جس نے اسے نہیں دیکھا)۔

3783۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يُعْذِرُوا أَوْ يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ

ابوالبختری نے بیان کیا ہے کہ مجھے اس نے خبر دی ہے جس نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ سلیمان نے بیان کیا ہے کہ مجھے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہرگز ہلاک نہیں ہوں گے یہاں تک کہ ان کے عیوب اور گناہ کثیر ہو جائیں یا یہاں تک کہ وہ اپنے بارے میں کوئی عذر پیش نہ کر سکیں۔

بَابُ قِيَامِ السَّاعَةِ (قیامت قائم ہونے کا بیان)

3784۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتُكُمْ[1] لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهِلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ عَنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يُرِيدُ بِأَنْ يَنْخَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ

حضرت سالم بن عبداللہ اور ابوبکر بن سلیمان دونوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک رات اپنی آخری عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا، آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا میں تمہیں تمہاری اس رات کے بارے میں بتاؤں؟ فرمایا: بے شک جتنے لوگ اس رات تمام روئے زمین پر موجود ہیں سو سال گزرنے کے بعد ان میں سے کوئی بھی روئے زمین پر باقی نہیں رہے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سمجھنے میں مغالطے میں مبتلا ہو گئے اور سو برس کی ان احادیث کے بارے میں طرح طرح گفتگو کرنے لگے (اور انہوں نے یہ سمجھا کہ شاید سو برس کے بعد قیامت آ جائے گی) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: جو کوئی آج روئے زمین پر ہے وہ باقی نہیں رہے گا۔ مراد یہ ہے کہ ایک صدی ختم ہو جائے گی۔

فائدہ: ابن ابطال نے کہا ہے کہ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اتنی مدت میں ایک نسل ختم ہو جائے گی۔ گویا آپ نے عمروں کے مختصر اور قلیل ہونے کا اشارہ دیا کہ تمہاری عمریں سابقہ امم کی طرح نہیں ہوں گی۔ اس لیے چاہیے کہ یہ مختصر مدت لایعنی کاموں میں نہ گزرے، عبادت و ریاضت میں غفلت اور سستی نہ پائی جائے۔ بلکہ اسے ایسے کاموں میں بسر ہونا چاہیے جو

1۔ دیگر نسخوں میں أَرَأَيْتُمْ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رب العالمین کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (بذل المجہود ص 280 ج 17)

3785۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنْ يُعْجِزَ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ مِنْ نِصْفِ يَوْمٍ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہرگز اس امت کو نصف دن سے عاجز نہیں کرے گا۔ (مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کو یوم قیامت کے نصف یعنی پانچ سو برس کی مہلت تو ضرور عطا فرمائے گا اور اس سے زیادہ جتنا چاہے وہ اسے باقی رکھے گا۔ واللہ اعلم)۔

3786۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تَعْجِزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میں امید رکھتا ہوں کہ میری امت اپنے رب کے نزدیک اتنی عاجز نہیں ہوگی کہ وہ انہیں نصف دن کی بھی مہلت عطا نہ فرمائے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اس دن کا نصف کتنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: پانچ سو برس (کیونکہ رب کریم کے ہاں ایک دن ہزار برس کا شمار ہوتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: ان یوما عند ربك كالف سنة مما تعدون)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْحُدُوْدِ (حدود کا بیان)

بَابُ الْحُكْمِ فِيمَنْ ارْتَدَّ (مرتد کے حکم کا بیان)

3787۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَحْرَقَ نَاسًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمْ أَكُنْ لِأُحْرِقَهُمْ بِالنَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَكُنْتُ قَاتِلَهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ وَيْحَ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلا دیا، جب کہ وہ اسلام سے مرتد ہوئے۔ پس اس کی خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی (آپ ان دنوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے بصرہ کے والی تھے) تو انہوں نے فرمایا: (اگر میں ہوتا) تو میں انہیں آگ کے ساتھ نہ جلاتا۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: تم اللہ تعالیٰ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو (یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے وہ عذاب تم نہ دو)۔ البتہ میں انہیں قتل کر دیتا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اپنا دین تبدیل کرلے (یعنی دین اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین اختیار کرلے) تو تم اسے قتل کر دو۔ جب ان کا یہ قول حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچا تو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں تعریفی کلمات کہے۔

فائدہ: کہا گیا ہے کہ یہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا تھا: تم ہمارے رب، خالق اور رازق ہو۔ تو آپ نے ان کے نظریہ کو رد کرتے ہوئے ان کو توبہ کی تلقین کی مگر اصرار کے باوجود وہ نہ مانے۔ بالآخر آپ نے کھائیاں کھدوا کر ان میں انہیں جلا دیا تا کہ اس عبرت ناک سزا کو دیکھ کر بعد میں کسی کو ایسا کرنے کی جرأت نہ ہو۔ واللہ اعلم

3788۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان آدمی شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس کا خون بہانا حلال نہیں مگر تین میں سے کسی ایک سبب سے (یعنی) شادی شدہ آدمی زنا کا ارتکاب کرے، نفس کے بدلے نفس کا قتل، اپنے دین کو چھوڑ کر جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا یعنی مرتد (یعنی اسلام میں کسی کا خون بہانا قطعاً مباح نہیں ہے۔ ہاں یہ تین صورتیں ہیں (۱) شادی شدہ آدمی زنا کرے تو اس کی سزا رجم ہے (۲) کوئی دوسرے کو قتل کرے تو اس کا بدلہ قتل ہے۔ لہٰذا قاتل کو قصاصاً قتل کیا جائے گا (۳) مرتد جو دین اسلام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کو ترک کردے۔ اگر توبہ کی دعوت قبول نہ کرے تو اس کی سزا قتل ہے)۔

3789۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ[1] رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ فَإِنَّهُ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يُصْلَبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان آدمی یہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اس کا خون بہانا حلال نہیں ہوتا مگر تین میں سے کسی ایک سبب سے۔ ایک وہ آدمی جس نے محصن ہونے کے بعد زنا کیا تو اسے رجم (سنگسار) کیا جائے گا اور ایک وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کے ساتھ جنگ کے لیے نکلا (مراد ڈاکہ زنی وغیرہ ہے) تو اسے قتل کیا جائے گا (اگر اس نے کسی کو قتل کیا ہے) یا اسے سولی دی جائے گی (اگر اس نے قتل کے ساتھ مال بھی لوٹا ہے) یا اسے اس زمین (علاقے) سے نکال دیا جائے گا۔ (اگر اس نے نہ کسی کو قتل کیا اور نہ ہی مال لوٹا بلکہ فقط دہشت زدہ کیا) یا کوئی آدمی کسی کو قتل کرے تو پھر اس کے بدلے اسے بھی قتل کیا جائے گا۔

3790۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاكِتٌ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ قَالَ لَنْ نَسْتَعْمِلَ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ مُعَاذٌ قَالَ انْزِلْ وَأَلْقَى لَهُ وِسَادَةً وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ دِينَ السُّوءِ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ[2] فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ أَوْ أَقُومُ وَأَنَامُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي

حضرت ابو بردہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور میرے ساتھ دو اشعری آدمی بھی تھے۔ ان میں سے ایک میری دائیں جانب تھا اور دوسرا میری بائیں جانب تھا اور دونوں نے یہ التجا کی کہ آپ انہیں کسی جگہ کا عامل بنا دیں۔ حضور نبی کریم ﷺ خاموش رہے۔ پھر فرمایا: اے ابو موسیٰ، یا فرمایا: اے

1۔ دیگر نسخوں میں فی إحدی ثلاث ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں مرارا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عبداللہ بن قیس! (یہ حضرت ابوموسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو؟ میں نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! ان دونوں نے مجھے اس کے بارے میں کوئی آگاہ نہیں کیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا اور مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ دونوں عامل بننے کا مطالبہ کریں گے۔ (ابوموسیٰ فرماتے ہیں) گویا کہ میں آپ کے اس ہونٹ کے نیچے آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں جو قدرے اوپر اٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم ہرگز اسے اپنے کام پر مقرر نہیں کریں گے جس نے اس کا ارادہ اور خواہش کی۔ البتہ اے ابوموسیٰ! یا فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! تو جا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں یمن (کا والی بنا کر) بھیج دیا۔ پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا (انہیں یمن کے دوسرے علاقے پر عامل مقرر کیا) پس جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو ابوموسیٰ نے کہا: (سواری سے) نیچے اترو۔ اور انہوں نے ان کے لیے ایک تکیہ رکھا۔ جب کہ ان کے پاس ایک آدمی بندھا ہوا تھا۔ حضرت معاذ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ ابوموسیٰ نے بتایا: یہ ایک یہودی آدمی تھا۔ پھر اس نے اسلام قبول کیا اور اب پھر یہ دین اسلام کو چھوڑ کر اپنے برے دین کی طرف لوٹ گیا ہے (یعنی مرتد ہو گیا ہے)۔ حضرت معاذ نے کہا: میں نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کے فیصلے کے مطابق قتل کیا جائے۔ ابوموسیٰ نے کہا: آپ بیٹھیں ہم اسی طرح کریں گے۔ انہوں نے فرمایا: میں نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم ﷺ کے فیصلے کے مطابق قتل کر دیا جائے یہی جملہ تین بار کہا۔ چنانچہ ابوموسیٰ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر دونوں قیام لیل کے بارے میں گفتگو کرتے رہے اور ان میں سے ایک یعنی معاذ بن جبل نے کہا: میں تورات کے وقت سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں یا یہ کہا: میں قیام بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں اپنی نیند سے بھی اسی اجر و ثواب کی امید رکھتا ہوں جس قدر میں اپنے قیام سے امید رکھتا ہوں۔ (یہ نیند اس قیام کے لیے انتہائی معاون ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس کے سبب اطمینان، راحت اور سکون میسر آتا ہے اور پھر قیام میں یکسوئی نصیب ہوتی ہے)۔

3791۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحِمَّانِيُّ يَعْنِي عَبْدَ الْحَمِيدِ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى وَبُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ مُعَاذٌ وَأَنَا بِالْيَمَنِ وَرَجُلٌ كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ قَالَ لَا أَنْزِلُ عَنْ دَابَّتِي حَتَّى يُقْتَلَ فَقُتِلَ قَالَ أَحَدُهُمَا وَكَانَ قَدِ اسْتُتِيبَ قَبْلَ ذَلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأُتِيَ أَبُو مُوسَى بِرَجُلٍ قَدِ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَاهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا فَجَاءَ مُعَاذٌ فَدَعَاهُ فَأَبَى فَضَرَبَ عُنُقَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ لَمْ يَذْكُرِ الِاسْتِتَابَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الِاسْتِتَابَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَلَمْ يَنْزِلْ حَتَّى ضُرِبَ عُنُقُهُ وَمَا اسْتَتَابَهُ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور میں یمن میں تھا۔ ایک آدمی پہلے یہودی تھا پھر وہ اسلام لایا اور پھر وہ اسلام سے مرتد ہو گیا۔ پس جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے کہا: میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اپنی سواری سے نہیں اتروں گا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا جائے تو پھر اسے قتل کر دیا گیا۔ دونوں راویوں (یعنی طلحہ اور برید) میں سے ایک نے کہا کہ اس سے پہلے اسے ارتداد سے توبہ کرنے کو کہا گیا تھا۔ (لیکن اس نے انکار کر دیا)

محمد بن علاء، حفص، شیبانی نے ابو بردہ سے یہی قصہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوموسیٰ کے پاس ایک آدمی لایا گیا۔ وہ اسلام سے مرتد ہو گیا تھا تو آپ نے اسے بیس راتیں یا کم وبیش اسے توبہ کی دعوت دی۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے بھی اسلام قبول کرنے کی دعوت دی لیکن اس نے انکار کیا تو آپ نے اس کی گردن ماردی (یعنی اسے قتل کر دیا)۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے عبدالملک بن عمیر نے ابو بردہ سے روایت کیا ہے اور اس میں توبہ کرنے کی دعوت کا ذکر نہیں کیا اور اسے ابن فضیل نے شیبانی عن سعید بن ابی بردہ عن ابیہ عن ابی موسیٰ کی سند سے روایت کیا ہے اور اس میں توبہ کرنے کی دعوت کا ذکر نہیں کیا ہے۔

ابن معاذ، معاذ اور مسعود نے قاسم سے یہ واقعہ بیان کیا ہے، اس میں کہا ہے کہ وہ (سواری سے) نہ اترے، یہاں تک کہ اس کی گردن ماردی گئی اور آپ نے اسے توبہ کرنے کی دعوت نہیں دی۔

3792۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاسْتَجَارَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَجَارَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رسول اللہ ﷺ کے کاتب تھے۔ شیطان نے اسے پھسلا دیا اور وہ کفار سے جا ملے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا کہ فتح مکہ کے دن اسے قتل کر دیا جائے (جہاں وہ ملے)۔ چنانچہ اس کے لیے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے امان (پناہ) طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے امان عطا فرمادی۔

3793۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اخْتَبَأَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَجَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بَايِعْ عَبْدَ اللهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ[1] رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا مَا نَدْرِي يَا رَسُولَ اللهِ مَا فِي نَفْسِكَ أَلَا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ

حضرت مصعب بن سعد نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: جب فتح مکہ کا دن تھا تو

1۔ دیگر نسخوں میں حیث کے بجائے حِيْنَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عبداللہ بن سعد بن ابی سرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آکر چھپ گیا۔ چنانچہ آپ اسے لے کر آئے یہاں تک کہ اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا کر دیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیعت لے لیجئے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور اس کی طرف تین بار دیکھا اور ہر بار آپ انکار کرتے رہے۔ لیکن تین بار کے بعد آپ نے اس سے بیعت لے لی۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اتنا عقل مند آدمی نہیں تھا جو اس وقت اس کی طرف اٹھ کھڑا ہوتا جب میں نے اس کی بیعت سے اپنا ہاتھ روکا اور وہ اسے قتل کر دیتا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ کسی نبی کے لیے نہیں چاہیے کہ اس کی آنکھیں خیانت کی مرتکب ہوں۔

فائدہ: اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کریمی کی عظمت کا بیان ہے کہ ایسا آدمی جو دین اسلام سے قطع تعلقی کر کے کفار سے جاملتا ہے اور پھر اپنے کیے پر نادم ہو کر بواسطہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو کریم آقا کئی بار انکار کے باوجود پھر اسے سینے سے لگا لیتے ہیں اور اپنی آغوش رحمت میں اسے پناہ دیتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ خیر اور نیکی کے کام میں سفارش قبول کرنا سنت مصطفیٰ کریم ہے کہ آپ نے حضرت عثمان کی سفارش کو شرف قبول عطا فرما کر عبداللہ کو سینے سے لگایا۔ واللہ اعلم

3794۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب بندہ (دین اسلام کو چھوڑ کر) شرک کی جانب بھاگ جائے تو اس کا خون حلال ہے (یعنی اسے قتل کرنا مباح ہے)۔

بَابُ الْحُكْمِ فِيمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کے حکم کا بیان

3795۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ أَعْمَى كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَتَقَعُ فِيهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَتَشْتُمُهُ فَأَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَوَقَعَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا طِفْلٌ فَلَطَخَتْ مَا هُنَاكَ بِالدَّمِ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا فَعَلَ مَا فَعَلَ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ فَقَامَ الْأَعْمَى يَتَخَطَّى النَّاسَ وَهُوَ يَتَزَلْزَلُ حَتَّى قَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَكَانَتْ بِي رَفِيقَةً فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتَّى قَتَلْتُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَلَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک نابینا آدمی اور اس کی ایک ام ولد کنیز تھی وہ حضور نبی مکرم علیہ السلام کو گالی گلوچ دیتی تھی اور ہجو یہ کلام کہتی تھی اور وہ نابینا اسے منع کرتا لیکن وہ نہ رکتی تھی اور وہ اسے جھڑکتا تھا لیکن وہ اس کا اثر قبول نہ کرتی تھی۔ چنانچہ ایک رات وہ حضور نبی مکرم علیہ السلام کے بارے میں ہجو یہ کلام کہنے میں شروع ہوگئی اور آپ کو گالی گلوچ دینے لگی تو اس آدمی نے خنجر یا چھرا اٹھایا اور اسے اس کے پیٹ پر رکھ دیا اور اسے خوب زور سے دبایا تو اسے قتل کر دیا اور اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بچہ گر گیا اور وہاں جو کچھ تھا وہ خون سے لت پت ہوگیا۔ جب صبح ہوئی اس کا ذکر رسول اللہ علیہ السلام کے پاس کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے لوگوں کو جمع فرمایا اور ارشاد فرمایا: میں اس آدمی کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس نے یہ کیا ہے جو کچھ اس نے کیا ہے اس پر میرا حق ہے (کہ وہ میری اطاعت کرے اور میری بات کو مانے) کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ چنانچہ وہ نابینا آدمی کھڑا ہوا، لوگوں کو پھلانگتے ہوئے اور خوفزدہ حالت میں لڑکھڑاتے ہوئے آگے آیا یہاں تک حضور نبی مکرم علیہ السلام کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ اور عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام میں اس کا مالک (قاتل) ہوں یہ آپ کو گالی گلوچ دیتی تھی اور آپ کے بارے میں ہجو یہ کلام کہتی تھی اور میں اسے منع کرتا لیکن یہ باز نہ آتی تھی اور میں اسے جھڑکتا تھا لیکن یہ کوئی اثر قبول نہ کرتی تھی اور میرے اس سے موتیوں کی مثل دو بیٹے ہیں اور یہ میری رفیق (اچھا ساتھی) تھی۔ پس جب گزشتہ رات آئی تو یہ آپ کو گالی گلوچ دینے لگی اور آپ کی ہجو کرنے لگی تو میں نے خنجر اٹھایا اور وہ اس کے پیٹ پر رکھ دیا اور پھر اوپر سے اسے دبایا یہاں تک کہ میں نے اسے قتل کر دیا۔ تو حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: خبردار! گواہ رہو اس کا خون رائیگاں (ضائع) گیا۔

3796۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَمَهَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضور نبی کریم علیہ السلام کو گالی گلوچ دیتی تھی اور آپ کی شان میں ہجو یہ کلام کہتی تھی۔ تو ایک آدمی نے اس کا گلا دبایا یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے اس کا خون باطل (ضائع) قرار دیا (اور قاتل کے لیے کسی قصاص یا دیت وغیرہ کا حکم نافذ نہ کیا۔ مذکورہ دونوں روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گستاخ رسول کی سزا قتل ہے۔ وہ کسی نرمی کا مستحق نہیں۔ واللہ اعلم)۔

3797۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَنُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَتَغَيَّظَ عَلَى رَجُلٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ تَأْذَنُ لِي يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ فَأَذْهَبَتْ كَلِمَتِي غَضَبَهُ فَقَامَ فَدَخَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ مَا الَّذِي قُلْتَ آنِفًا قُلْتُ ائْذَنْ لِي أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ أَكُنْتَ فَاعِلًا لَوْ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا وَاللهِ مَا كَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا اللَّفْظُ يَزِيدَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَيْ لَمْ يَكُنْ لِأَبِي بَكْرٍ أَنْ يَقْتُلَ رَجُلًا إِلَّا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِإِحْدَى الثَّلَاثِ الَّتِي قَالَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفْرٌ بَعْدَ إِيمَانٍ أَوْ زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ قَتْلُ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْتُلَ (1)

حضرت ابو برزہ نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ آپ ایک آدمی پر غصے ہوئے تو اس نے آپ کے بارے میں شدت میں نازیبا کلمات کہہ دیئے۔ تو میں نے عرض کی: اے خلیفہ رسول اللہ! علیہ آپ مجھے اجازت عطا فرمایئے میں اس کی گردن مار دیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے ان کلمات نے آپ کا غصہ ختم کر دیا۔ چنانچہ آپ اٹھے اور اندر تشریف لے گئے پھر آپ نے مجھے بلا بھیجا اور فرمایا: تو نے ابھی کیا کہا تھا۔ میں نے عرض کی: (یہ کہا تھا کہ) آپ مجھے اس کی گردن مار دینے کی اجازت فرمائیں۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تو ایسا کر گزرتا اگر میں تجھے حکم دیتا؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ قسم بخدا! حضور نبی رحمت محمد مصطفیٰ علیہ کے بعد کسی بشر کی یہ شان نہیں کہ وہ اپنی گستاخی پر کسی کے قتل کا حکم دے۔

ابو داؤد نے بیان کیا ہے: یہ الفاظ یزید کے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی آدمی کو قتل کر دیں مگر ان تین خصلتوں میں سے کسی ایک کے سبب، جنہیں خود رسول اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے۔ (اور وہ یہ ہیں) ایمان کے بعد کفر کرنا (مرتد ہو جانا) یا احصان کے بعد زنا کرنا، یا پھر بغیر نفس کے بدلے کسی نفس کو قتل کرنا اور حضور نبی مکرم علیہ کے لیے کسی کو قتل کرنا جائز ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحَارَبَةِ

اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم علیہ سے لڑنے یا ڈاکہ زنی سے متعلقہ روایات کا بیان

3798۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ قَوْمًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ قَالَ مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آثَارِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَهَؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَأَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ قَافَةً فَأُتِيَ بِهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي ذَلِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا الْآيَةَ

1۔ وقال أحمد بن حنبل الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ وَقَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ أَنَسٌ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ عَطَشًا حَتَّى مَاتُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ نَهَى عَنِ الْمُثْلَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ خِلَافٍ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَسَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنْ ثَابِتٍ جَمِيعًا عَنْ أَنَسٍ لَمْ يَذْكُرَا مِنْ خِلَافٍ وَلَمْ أَجِدْ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ قَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ إِلَّا فِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عکل یا قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہیں مدینہ طیبہ کی آب وہوا موافق نہ آئی (اور وہ پیٹ کی بیماری میں مبتلا رہنے لگے)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دودھ دینے والی اونٹنیوں کا حکم ارشاد فرمایا اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ان کا پیشاب اور ان کا دودھ پئیں۔ چنانچہ وہ (باہر جنگل میں) چلے گئے جب وہ تندرست ہو گئے (تو وہ مرتد ہو گئے)۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ دن کے پہلے حصہ میں ان کی یہ خبر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس پہنچی تو حضور نبی معظم ﷺ نے ان کے تعاقب میں کچھ لوگوں کو بھیجا، ابھی دن چڑھا ہی تھا کہ انہیں پکڑ کر آپ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ تو آپ نے ان کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا تو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی گئیں اور پھر وہ شدید دھوپ میں پھینک دیے گئے۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہ دیا جاتا تھا (چنانچہ وہ اسی طرح تڑپتے تڑپتے مر گئے)۔ ابو قلابہ نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے چوری کی، قتل کیا، ایمان کے بعد دوبارہ کفر اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کی۔ (اسی وجہ سے انہیں اتنی سخت سزا دی گئی تاکہ دوسروں کے لیے وہ باعث عبرت بن جائیں)۔

موسیٰ بن اسماعیل اور وہیب نے ایوب سے ان کی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے سو آپ نے سلائیوں کا حکم دیا، پھر انہیں آگ پر گرم کیا گیا اور وہ ان کی آنکھوں میں پھیر دی گئیں اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے اور ان کا خون بند کرنے کے لیے انہیں گرم تیل میں نہیں ڈالا (کیونکہ یہ عمل زندگی بچانے کے لیے ہوتا ہے اور یہاں مقصود انہیں مارنا تھا اس لیے ایسا نہیں کیا گیا)۔

محمد بن صباح بن سفیان، دوسری سند عمرو بن عثمان، ولید نے اوزاعی عن یحییٰ ابن ابی کثیر عن ابی قلابۃ عن انس بن مالک کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس میں کہا ہے: پس رسول اللہ ﷺ نے ان کی تلاش میں کھوجیوں کو بھیجا (یعنی وہ لوگ جو پاؤں کے نشانات دیکھ کر چور تک پہنچ جاتے ہیں) اور انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا۔ (یہی ان لوگوں کی جزا ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ لڑتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں)

موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ثابت، قتادہ اور حمید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت

1۔ ولم يذكر من خلاف ورواه شعبة الا صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تحقیق میں نے ان میں سے ایک کو دیکھا ہے کہ وہ شدت پیاس کی وجہ سے اپنے منہ (یعنی دانتوں) سے زمین کو کاٹ رہا تھا یہاں تک کہ اسی حالت میں وہ مر گئے۔

محمد بن بشار، ابن ابی عدی نے ہشام عن قتادہ عن انس بن مالک کی سند سے اسی طرح یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ پھر آپ ﷺ نے مثلہ سے (یعنی اعضاء بدن کاٹنے وغیرہ سے) منع فرما دیا اور اس میں من خلاف (یعنی مخالف سمتوں سے کہ ہاتھ دایاں کاٹا ہو تو پاؤں بایاں کاٹنا چاہیے) کے الفاظ مذکور نہیں۔

اسے شعبہ نے قتادہ اور سلام بن مسکین سے انہوں نے ثابت سے مکمل حدیث اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کی اور دونوں نے من خلاف کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور میں نے حماد بن سلمہ کی حدیث کے سوا کسی کی روایت میں یہ الفاظ نہیں پائے۔ قطع ایدیھم وارجلھم من خلاف (کہ آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے)۔

3799۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَحْمَدُ هُوَ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَاسًا أَغَارُوا عَلَى إِبِلِ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَاقُوهَا وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُؤْمِنًا فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُخِذُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ قَالَ وَنَزَلَتْ فِيهِمْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ وَهُمُ الَّذِينَ أَخْبَرَ عَنْهُمْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْحَجَّاجَ حِينَ سَأَلَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ لیا اور وہ انہیں ہانک کر لے گئے اور انہوں نے دین اسلام چھوڑ دیا اور رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر ڈالا جو مومن تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے لوگوں کو بھیجا۔ وہ پکڑ لیے گئے تو آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دیں۔ انہیں کے بارے میں آیت محاربہ نازل ہوئی اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے حضرت انس بن مالک نے حجاج کو بتلایا تھا جب اس نے آپ سے پوچھا تھا۔

3800۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا قَطَعَ الَّذِينَ سَرَقُوا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا الْآيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ يَعْنِي حَدِيثَ أَنَسٍ

ابو الزناد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان لوگوں کے ہاتھ، پاؤں کٹوا دیئے جنہوں نے آپ کے اونٹ چوری کیے تھے اور آپ نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دیں تو اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو عتاب فرمایا اور یہ آیت نازل فرمائی: إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

محمد بن کثیر، دوسری سند موسیٰ بن اسماعیل، ہمام نے قتادہ سے انہوں نے محمد بن سیرین سے بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حدود کے احکام نازل ہونے سے پہلے کی ہے۔

3801۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْمُشْرِكِينَ فَمَنْ تَابَ مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ لَمْ يَمْنَعْهُ ذَلِكَ أَنْ يُقَامَ فِيهِ الْحَدُّ الَّذِي أَصَابَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ آیت مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی۔ پس ان میں سے جس نے توبہ کر لی اس سے پہلے کہ اسے گرفت میں لیا جائے تو یہ اس پر وہ حد قائم کیے جانے کے مانع نہیں ہے جو اس پر ثابت ہو چکی ہے۔

بَابٌ فِي الْحَدِّ يُشْفَعُ فِيهِ (حد کے بارے میں سفارش کرنے کا بیان)

3802۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا يَعْنِي رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَا أُسَامَةُ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَطْعِ يَدِهَا وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ فَقَطَعَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَدَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى ابْنُ وَهْبٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ فِيهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ إِنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ فَقَالَ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ وَرَوَى مَسْعُودُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ قَالَ سَرَقَتْ قَطِيفَةً مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فَعَاذَتْ بِزَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کو بنی مخزوم کی اس عورت کی حالت نے بہت زیادہ غمزدہ اور پریشان کیا جس نے چوری کی تھی۔ تو انہوں نے کہا: کون ہے جو اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرے گا؟ پھر کہنے لگے: کون ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے سوا جو یہ جرأت کر سکتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پیار و محبت فرماتے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہیں۔ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اسامہ! کیا تو حدود اللہ میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہا ہے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا: اور فرمایا: وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے وہ اس لیے ہلاک ہو گئے کہ جب ان میں سے کوئی ذی شرف چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی ضعیف اور کمزور چوری کرتا تو وہ اس پر حد قائم کرتے۔ قسم بخدا! اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ نے بھی چوری کی تو میں یقیناً اس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں گا۔

عباس بن عبد العظیم اور محمد بن یحییٰ دونوں نے کہا ہے کہ عبد الرزاق، معمر نے زہری سے انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: بنی مخزوم کی ایک عورت تھی جو ساز و سامان عاریۃً لیتی اور پھر اس کا انکار کر دیتی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم ارشاد فرمایا اور لیث کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ اور کہا: حضور نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: ابن وہب نے یہ حدیث یونس عن زہری کی سند سے روایت کی ہے اور اس میں اس طرح بیان کیا ہے جس میں لیث نے بیان کیا ہے کہ ایک عورت نے حضور نبی مکرم ﷺ کے زمانہ میں فتح مکہ کے دوران چوری کی اور اسے لیث نے یونس کے واسطہ سے ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ایک عورت نے عاریۃً (مال) لیا۔ مسعود بن اسود نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح یہ خبر بیان کی ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے کاشانہ اقدس سے ایک چادر چوری کی تھی اور یہ روایت ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ ایک عورت نے چوری کی اور اس نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر پناہ لی۔

فائدہ: مذکورہ روایات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کامیابی و کامرانی کا انحصار عدل و انصاف قائم رکھنے میں ہے اور قوموں کی ہلاکت اور بربادی بے اعتدالی اور بے انصافی کے سبب ہے اور پھر رب العالمین کی قائم کردہ حدود میں تبدیلی کا حق قطعاً بندے کو حاصل نہیں اور نہ ہی کسی سفارش کے سبب ان کا نفاذ روکا جا سکتا ہے ورنہ تباہی سے کوئی شے نہیں بچا سکتی۔ اگر اس میں کچھ رعایت ہوتی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اسامہ کی سفارش ضرور قبول فرماتے مگر آپ نے اسے سختی کے ساتھ رد کر دیا اور حد نافذ کر دی۔ آج بھی امن اور ترقی کا راستہ یہی ہے۔ واللہ اعلم

3803۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ نَسَبَهُ جَعْفَرٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحب مقام و مرتبہ (مراد اوصاف حمیدہ سے متصف لوگ) لوگوں کی لغزش سے سوائے حدود کے درگزر کرو (یعنی جب عمومی طور پر وہ اخلاق حمیدہ سے متصف ہیں تو اگر انسان ہونے کے ناطے سے کبھی کوئی لغزش ہو جائے تو اسے معاف کر دو۔ ہاں اگر کسی ایسے فعل کا ارتکاب کر بیٹھیں جس کے سبب ان پر حد جاری ہو سکتی ہو تو پھر اس کا نفاذ ضروری ہو گا)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب الْعَفْوِ عَنْ الْحُدُودِ مَا لَمْ تَبْلُغْ السُّلْطَانَ

حاکم کے پاس حد کا مقدمہ دائر ہونے سے قبل حدود سے درگزر کرنے کا بیان

3804۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُودَ فِيمَا[1] بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم آپس میں ایک دوسرے کو حدود معاف کردو۔ پس جب میرے پاس حد کا مقدمہ آ پہنچا تو پھر حد واجب ہوگی۔ (یعنی اگر آپس میں ایک دوسرے کو معاف کردو یا اسے مخفی رکھو تو فبہا ورنہ جب مسئلہ مجھ تک پہنچے گا تو پھر حد ضرور واجب ہوگی۔ یعنی جب بات قاضی تک آ پہنچے تو پھر قاضی کا اختیار کسی کے پاس نہیں اور حد کے نفاذ کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں)۔

بَاب فِي السَّتْرِ عَلَى أَهْلِ الْحُدُودِ (حدود کے مستحق پر پردہ ڈالنے کا بیان)

3805۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهُ

یزید بن نعیم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے پاس چار مرتبہ (فعل زنا) کا اقرار کیا۔ تو آپ ﷺ نے ان کے لیے رجم کا حکم ارشاد فرمایا اور آپ ﷺ نے ہزال کو فرمایا: اگر تو اسے اپنے کپڑے کے ساتھ چھپالیتا تو تیرے لیے بہتر تھا۔

محمد بن عبید، حماد بن زید، یحییٰ نے ابن المنکدر سے بیان کیا ہے کہ ہزال نے حضرت ماعز کو حکم دیا تھا کہ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہو اور آپ کو اپنے فعل کے بارے میں آگاہ کرے۔

فائدہ: مذکورہ بالا روایت میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام نے بنیادی ترغیب یہ دی ہے کہ آدمی اگر کسی کے فعل بد پر آگاہ بھی ہے تو اسے افشاء کرنے کی نسبت چھپانا اور مخفی رکھنا زیادہ بہتر اور موزوں ہے تاکہ معاشرے میں اس کی تحقیر اور رسوائی نہ ہو اور ذاتی حوالے سے اس کی اصلاح کرے تاکہ وہ دوبارہ ایسے فعل بد کا ارتکاب نہ کرے۔ ہاں اگر وہ تلقین کے باوجود باز نہ آئے تو پھر معاشرے کو اس کے شر سے محفوظ رکھنے کے لیے اسے اپنے انجام تک پہنچانا ضروری ہے۔

بَاب فِي صَاحِبِ الْحَدِّ يَجِيءُ فَيُقِرُّ (فعل حد کا ارتکاب کرنے والے کا خود اقرار کرنے کا بیان)

3806۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ

1۔ ایک نسخہ میں فیما نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ فَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا فَأَتَوْهَا بِهِ فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هَذَا فَأَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي الرَّجُلَ الْمَأْخُوذَ[1] وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوهُ فَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ أَيْضًا عَنْ سِمَاكٍ

حضرت علقمہ بن وائل نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے عہد میں ایک عورت نماز کے ارادہ سے نکلی تو اسے ایک آدمی ملا اور اس نے اسے دبوچ لیا اور اس سے اپنی حاجت پوری کی۔ اس عورت نے شور برپا کیا اور وہ آدمی چلا گیا۔ اتنے میں اس عورت کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو اس عورت نے اسے بتایا میرے ساتھ فلاں آدمی نے اس طرح کیا ہے۔ پھر مہاجرین کی ایک جماعت ان کے پاس سے گزری تو اس عورت نے بتایا: بے شک اس آدمی نے میرے ساتھ اس اس طرح کیا ہے۔ پس وہ لوگ چل پڑے اور انہوں نے اس آدمی کو پکڑ لیا، جس کے بارے میں عورت کو گمان تھا کہ اس نے اس کے ساتھ بدکاری کی ہے۔ چنانچہ وہ اسے لے کر اس کے پاس آئے، تو اس عورت نے کہا: ہاں یہی وہ آدمی ہے۔ پھر وہ اسے لے کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ پس جونہی آپ ﷺ نے اس کے بارے میں (حد جاری کرنے کا) حکم دینا چاہا تو فوراً وہ آدمی کھڑا ہوا جس نے اس کے ساتھ وہ فعل کیا تھا۔ عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ میں ہی وہ آدمی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے اس عورت کو فرمایا: تو چلی جا۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا (کیونکہ تو مکرہ ہے) اور مرد کے بارے میں اچھا قول فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا: مراد وہ آدمی ہے جو پکڑا ہوا تھا اور آپ نے اس فعل کا ارتکاب کرنے والے آدمی کے بارے میں حکم فرمایا: تم اسے رجم کردو۔ پھر فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ ایسی توبہ کریں تو ان سے وہ قبول کر لی جائے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے اسباط بن نصر نے بھی سماک سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ (حد کے بارے میں تلقین کرنے کا بیان)

3807۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلِصٍّ قَدْ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَجِيءَ بِهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ فَقَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

1۔ قال ابوداؤد تا الماخوذ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوامیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا اس نے مکمل اعتراف کر لیا اور اس کے پاس سامان نہ پایا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے بارے میں میرا گمان نہیں ہے کہ تو نے چوری کی ہے۔ اس نے عرض کی: کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے اس پر دو یا تین مرتبہ اسی بات کو لوٹایا۔ پھر آپ نے اس کے بارے میں (حد کے نفاذ) کا حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور اسے لایا گیا تو آپ نے اسے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کر اور اس سے توبہ کر۔ اور کہا: اے اللہ! تو اس کی توبہ قبول فرما۔ آپ نے یہی جملہ تین مرتبہ فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے عمرو بن عاصم نے ہمام عن اسحاق بن عبداللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: عن ابی امیہ جو کہ انصار میں سے ایک آدمی تھا اور انہوں نے اسے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَعْتَرِفُ بِحَدٍّ وَلَا يُسَمِّيهِ

ایسے آدمی کا بیان جو حد کا اعتراف تو کرتا ہے لیکن اس کا نام نہیں لیتا

3808۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ تَوَضَّأْتَ حِينَ أَقْبَلْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَنَا حِينَ صَلَّيْنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ عَفَا عَنْكَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میں نے (فعل) حد کا ارتکاب کیا ہے۔ سو آپ اسے مجھ پر نافذ فرمائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے آتے وقت وضو کیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے جب ہم نے نماز پڑھی؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ نے فرمایا تو جا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تجھے معاف فرما دیا ہے۔

فائدہ: چونکہ اس آدمی نے اپنے فعل کا تفصیلی ذکر نہیں کیا اس لیے علامہ خطابی، امام نووی اور دیگر علماء نے فرمایا ہے کہ در حقیقت اس کا گناہ صغائر میں سے تھا، جو موجب حد نہ تھا اور حضور نبی کریم ﷺ نے اسے نور نبوت سے جان لیا تھا اور اس کے اثرات کو نماز نے ختم کر دیا تھا۔ اس لیے اسے حضور نے واپس جانے کی اجازت دے دی۔ (ھکذا فی البذل ص325 ج17)

بَابٌ فِي الِامْتِحَانِ بِالضَّرْبِ (دوران تفتیش مارنے کا بیان)

3809۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْكَلَاعِيِّينَ سُرِقَ لَهُمْ مَتَاعٌ فَاتَّهَمُوا أُنَاسًا مِنَ الْحَاكَةِ فَأَتَوُا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ فَأَتَوُا النُّعْمَانَ فَقَالُوا خَلَّيْتَ سَبِيلَهُمْ بِغَيْرِ ضَرْبٍ وَلَا امْتِحَانٍ فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ أَضْرِبَهُمْ فَإِنْ خَرَجَ مَتَاعُكُمْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِكُمْ مِثْلَ مَا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِهِمْ فَقَالُوا هَذَا حُكْمُكَ فَقَالَ هَذَا حُكْمُ اللَّهِ وَحُكْمُ رَسُولِهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِنَّمَا أَرْهَبَهُمْ بِهَذَا الْقَوْلِ أَيْ لَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَجِبُ الضَّرْبُ إِلَّا بَعْدَ الِاعْتِرَافِ[1]

از ہر بن عبداللہ حرازی نے بیان کیا ہے کہ کلاع میں سے کچھ لوگوں کا مال چرا لیا گیا تو انہوں نے جولاہوں میں سے کچھ لوگوں کو متہم ٹھہرایا۔ چنانچہ وہ انہیں لے کر (امیر کوفہ) حضرت نعمان بن بشیر کے پاس آئے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ تو آپ نے انہیں چند دن قید میں رکھا اور پھر انہیں چھوڑ دیا۔ وہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: تم نے انہیں بغیر مار اور بغیر تفتیش (باز پرس) کے چھوڑ دیا ہے۔ تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہتے ہو کہ میں انہیں ماروں (سزا دوں) تو پھر اگر تمہارا سامان ان سے نکلا تو فبہا ورنہ میں تمہاری پیٹھوں پر اتنا ہی ماروں گا جتنا ان کی پیٹھوں پر ماروں گا۔ تو انہوں نے کہا: کیا یہ تمہارا فیصلہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اس کے رسول معظم ﷺ کا حکم ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ آپ نے اس قول کے ساتھ انہیں خوفزدہ کر دیا یعنی مارنا ضروری نہیں ہے مگر اعتراف کے بعد۔ (یعنی جرم کا اعتراف کیے بغیر کسی کو سزا دینا مناسب نہیں)۔

بَاب مَا يُقْطَعُ فِيهِ السَّارِقُ (اس (مقدار) کا بیان جس میں سارق کا ہاتھ کاٹا جائے گا)

3810۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ دینار کے چوتھائی یا اس سے زائد میں ہاتھ کاٹتے تھے۔

3811۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سارق کا ہاتھ دینار کے چوتھائی یا اس سے زائد چرا لینے کی صورت میں کاٹا جائے گا۔ احمد بن صالح نے کہا ہے کہ دینار کے چوتھائی یا اس سے زائد میں قطع ید ہے۔

3812۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال (سپر) چوری ہونے کی صورت میں ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت تین درہم تھی۔

3813۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا مَوْلَى

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ سَرَقَ تُرْسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا، اس نے صفۃ النساء سے ایک ڈھال چوری کی تھی اس کی قیمت تین درہم تھی۔

فائدہ: اہل علم نے نصاب سرقہ کی مقدار میں اختلاف کیا ہے۔ جمہور نے مذکورہ بالا روایات سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی مقدار تین درہم یا ایک دینار کا چوتھائی ہے اور اگر سونے، چاندی کے سوا کوئی شے ہو تو اس میں پھر اختلاف ہے۔ امام مالک نے فرمایا ہے کہ اس کی قیمت دراہم سے لگائی جائے گی۔ جبکہ امام شافعی نے فرمایا ہے کہ اشیاء کی قیمت لگانے میں اصل سونا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ تین دراہم جب دینار کے چوتھائی کے برابر نہ ہوں تو پھر قطع ید کا حکم ثابت نہ ہوگا۔ اور اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ، ان کے اصحاب اور فقہاء عراق کا موقف ہے کہ نصاب سرقہ دس درہم ہے۔ اس سے کم میں قطع ید کا حکم ثابت نہ ہوگا۔ اس کا استدلال آگے آنے والی حدیث سے ہے۔

3814۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَ رَجُلٍ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ دِينَارٌ أَوْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَسَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ بِإِسْنَادِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال چرانے کے جرم میں ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا، اس کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے محمد بن سلمہ اور سعدان بن یحییٰ نے ابن اسحاق سے ان کی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

فائدہ: یہی حدیث احناف کی دلیل ہے اور اس کی تائید کئی دیگر روایات سے بھی ہوتی ہے۔ مثلاً عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن عمرو بن العاص عنہ ﷺ انہ کان لا یقطع الا فی ثمن مجن وھو یومئذ یساوی عشرۃ دراھم (کہ آپ ﷺ ڈھال کی قیمت کے برابر مال چرانے میں قطع ید کی سزا دیتے تھے اور ان دنوں ڈھال کی قیمت دس درہم کے برابر تھی)۔ آپ ہی سے ایک روایت ہے کہ حضور نے فرمایا: دس درہم سے کم میں قطع ید نہیں ہے۔ حضرت ابن مسعود کی روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا: ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر ایک دینار میں یا دس دراہم میں۔ اسی طرح حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کا عمل بھی ہے۔ گویا اجماع اس پر ہے کہ نصاب سرقہ دس درہم ہے اور اس سے کم مقدار میں اختلاف ہے۔ واللہ اعلم۔ (ملخص المنہل، ھکذا قال الکاسانی فی البدائع (بذل ص 333 ج 17)

بَابُ مَا لَا قَطْعَ فِيهِ (اس مقدار کا بیان جس میں قطع ید نہیں ہوتی)

3815۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَهُ فِي حَائِطِ سَيِّدِهِ فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهُ فَوَجَدَهُ فَاسْتَعْدَى

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَلَى الْعَبْدِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ فَسَجَنَ مَرْوَانُ الْعَبْدَ وَأَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّ مَرْوَانَ أَخَذَ غُلَامِي وَهُوَ يُرِيدُ قَطْعَ يَدِهِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَمْشِيَ مَعِي إِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِي سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَمَشَى مَعَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ حَتَّى أَتَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ رَافِعٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَأُرْسِلَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْكَثَرُ الْجُمَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَجَلَدَهُ مَرْوَانُ جَلَدَاتٍ وَخَلَّى سَبِيلَهُ

محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ ایک غلام نے ایک آدمی کے باغ سے کھجور کا ایک پودا چرایا اور اسے اپنے آقا کے باغ میں جا کر لگا یا۔ پس اس پودے کا مالک اپنے پودے کی تلاش میں نکلا تو اس نے اسے پالیا اور اس نے اس غلام کے خلاف مروان بن حکم کے پاس دعویٰ دائر کر دیا۔ ان دنوں وہ مدینہ طیبہ کا امیر تھا۔ پس مروان نے غلام کو قید کر لیا اور اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اس غلام کا آقا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور اس کے بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پھلوں میں قطع ید نہیں ہے اور نہ ہی خوشوں کی چوری میں۔ تو اس آدمی نے عرض کی: مروان نے میرے غلام کو پکڑ رکھا ہے اور وہ اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اس کے پاس تشریف لے چلیں اور اسے اس حدیث کے بارے آگاہ کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ چنانچہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ چلے یہاں تک کہ مروان بن حکم کے پاس آ گئے اور اسے حضرت رافع نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قطع ید نہیں ہے پھلوں میں اور نہ ہی خوشوں (کی چوری میں)۔ پس مروان نے غلام کے بارے حکم دیا اور اسے چھوڑ دیا گیا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ الکثر کا معنی الجمار یعنی خوشے ہے۔ محمد بن عبید، حماد، یحییٰ نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ مروان نے اسے چند کوڑے لگائے اور پھر اسے چھوڑ دیا۔

3816۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ بِفِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُونَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ قَالَ أَبُو دَاوُد الْجَرِينُ الْجُوخَانُ(1)

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ سے درخت کے ساتھ لٹکے ہوئے پھلوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو

1۔ ومن سرق دون ذلک الخ حرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آپ ﷺ نے فرمایا: جس حاجت مند نے اپنی ضرورت کے مطابق اسے توڑ کر کھالیا درآنحالیکہ اسے اپنی گود یا کسی کپڑے میں جمع نہ کیا تو اس پر (تاوان یا ضمانت میں سے) کوئی شے نہیں۔ اور جو کوئی اس سے نکال کر لے گیا (یعنی کپڑے میں ڈال کر لے گیا) تو اس پر دوگنا تاوان ہوگا اور سزا بھی ہوگی اور پھل کو خشک کرنے کے لیے توڑ کر ایک جگہ پر ڈال دینے کے بعد جس کسی نے اس سے چوری کی اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو جائے تو پھر اس پر قطع ید ہوگی اور جس نے اس سے کم چوری کیا تو اس پر دوگنا تاوان اور سزا ہوگی۔ ابو داؤد نے کہا ہے: الجرین سے مراد الجوخان ہے یعنی وہ جگہ جو پھل محفوظ اور خشک کرنے کے لیے مخصوص ہو۔

بَابُ الْقَطْعِ فِي الْخُلْسَةِ وَالْخِيَانَةِ

(اعلانیہ مال چھین لینے اور خیانت کرنے کے سبب قطع ید کا بیان)

3817۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعلانیہ مال چھیننے پر قطع ید نہیں ہے اور جس کسی نے اعلانیہ کسی کا مال چھین لیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

3818۔ وَبِهَذَا الإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ زَادَ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَانِ الْحَدِيثَانِ لَمْ يَسْمَعْهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَبَلَغَنِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا سَمِعَهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَاهُمَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

مذکورہ اسناد سے ہی یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (امانت میں) خیانت کرنے والے پر قطع ید نہیں ہے۔

نصر بن علی، عیسیٰ بن یونس نے ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے اور اعلانیہ تیزی سے اچک لے جانے والے پر قطع ید نہیں ہے۔

ابو داؤد نے کہا ہے: یہ دونوں حدیثیں ابن جریج نے ابو الزبیر سے نہیں سنیں اور امام احمد بن حنبل سے مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ابن جریج نے یہ دونوں حدیثیں یاسین الزیات سے سنی ہیں۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ مغیرہ بن مسلم نے ان دونوں کو ابو الزبیر عن جابر عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: قطع ید سرقہ پر ہے اور سرقہ سے مراد کسی غیر کا مملوکہ مال خفیۃً حرز سے اٹھالینا ہے۔ یعنی وہ غیر کا مملوکہ بھی ہو، محفوظ مقام پر ہو اور اٹھانے والا اسے چھپ کر اٹھائے، لہٰذا اعلانیہ جبراً مال چھین لینے، تیزی کے ساتھ مال ہاتھ سے کھینچ کر نکل جانے اور امانت میں خیانت کرنے پر سرقہ کا حکم بوجوہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لیے ان صورتوں میں قطع ید کی سزا نہیں ہوگی لیکن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دوسری سزا سے مفر نہیں۔

بَاب مَنْ سَرَقَ مِنْ حِرْزٍ (حرز سے مال چرانے والے کا بیان)

3819۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حُمَيْدٍ ابْنِ أُخْتِ صَفْوَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى خَمِيصَةٍ لِي ثَمَنُ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي فَأُخِذَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقْطَعَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَتَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا أَنَا أَبِيعُهُ وَأُنْسِئُهُ ثَمَنَهَا قَالَ فَهَلَّا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جُعَيْدِ بْنِ حُجَيْرٍ قَالَ نَامَ صَفْوَانُ وَرَوَاهُ مُجَاهِدٌ وَطَاوُسٌ أَنَّهُ كَانَ نَائِمًا فَجَاءَ سَارِقٌ فَسَرَقَ خَمِيصَةً مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ وَرَوَاهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَاسْتَلَّهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَاسْتَيْقَظَ فَصَاحَ بِهِ فَأُخِذَ وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأُخِذَ السَّارِقُ فَجِيءَ[1] بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

صفوان بن امیہ نے بیان کیا ہے کہ میں مسجد میں سو رہا تھا۔ میری ایک اون کی چادر تھی۔ اس کی قیمت تیس درہم تھی۔ ایک آدمی آیا اور اس نے وہ چادر مجھ سے چھین لی۔ پھر وہ آدمی پکڑا گیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے اس کے بارے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ چنانچہ میں حاضر خدمت ہوا اور عرض کی: کیا آپ تیس درہم کے بدلے اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے۔ میں وہ چادر اسے بیچ دیتا ہوں اور اس کے ثمن اسے ادھار کیے دیتا ہوں (تا کہ وہ اس سزا سے بچ جائے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح تیرے میرے پاس آنے سے پہلے ہو سکتا تھا (یعنی جب مسئلہ پیش ہو جائے تو پھر حد کا فیصلہ روکا نہیں جا سکتا)۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اسے زائدہ نے سماک عن جعید بن حجیر سے بیان کیا ہے کہ صفوان سوئے ہوئے تھے اور مجاہد اور طاؤس نے بیان کیا ہے کہ وہ سو رہے تھے، ایک چور آیا اور اس نے ان کے سر کے نیچے سے چادر چرا لی اور اسے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا ہے کہ اس نے ان کے سر کے نیچے سے چادر کھینچی تو وہ بیدار ہو گئے اور انہوں نے شور مچایا تو وہ پکڑا گیا اور زہری نے صفوان بن عبداللہ سے اسے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ مسجد میں سوئے اور اپنی چادر کا تکیہ بنایا، پس ایک چور آیا اس نے آپ کی چادر اٹھا لی وہ چور پکڑا گیا اور اسے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔

بَاب فِي الْقَطْعِ فِي الْعَوَرِ إِذَا جُحِدَتْ

عاریۃً سامان لے کر جب اس کا انکار کر دیا جائے تو اس پر قطع کا بیان

3820۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ مَخْلَدٌ عَنْ

1۔ دیگر نسخوں میں فَجَاءَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَوْ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ زَادَ فِيهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ هَلْ مِنِ امْرَأَةٍ تَائِبَةٍ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتِلْكَ شَاهِدَةٌ فَلَمْ تَقُمْ وَلَمْ تَتَكَلَّمْ وَرَوَاهُ ابْنُ غَنَجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ فِيهِ فَشَهِدَ عَلَيْهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت سامان ادھار لیتی تھی اور پھر اس کا انکار کر دیتی تھی تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کے بارے حکم ارشاد فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے جویریہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یا صفیہ بنت ابی عبید سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا کوئی عورت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی بارگاہ میں توبہ کرنے والی ہے؟ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا: وہ عورت حاضر تھی لیکن نہ وہ اٹھی اور نہ اس نے کوئی گفتگو کی۔ اسے ابن غنج نے نافع سے انہوں نے صفیہ بنت ابی عبید سے روایت کیا ہے۔ اس میں ہے: پس آپ نے اس کی چوری پر شہادت دی۔

3821۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتِ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ تَعْنِي حُلِيًّا عَلَى أَلْسِنَةِ أُنَاسٍ يُعْرَفُونَ وَلَا تُعْرَفُ هِيَ فَبَاعَتْهُ فَأُخِذَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَهِيَ الَّتِي شَفَعَ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ زَادَ فَقَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهَا

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ حضرت عروہ بیان کرتے تھے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ایک عورت نے کچھ ایسے لوگوں کی وساطت سے زیور عاریۃً لیا جو اپنے اعتبار اور اعتماد میں معروف تھے، حالانکہ اس کی کوئی پہچان نہ تھی۔ تو اس نے اسے بیچ دیا۔ پھر اسے پکڑ لیا گیا اور اسے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس لایا گیا، تو آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم ارشاد فرمایا اور یہ وہی عورت ہے جس کے بارے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے سفارش کی اور پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے جو فرمایا سو فرمایا۔

عباس بن عبد العظیم اور محمد بن یحییٰ دونوں نے عبد الرزاق، معمر نے زہری عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے بیان کیا ہے کہ ام المومنین نے فرمایا کہ بنی مخزوم کی ایک عورت تھی جو سامان ادھار لیتی تھی اور پھر اس کا انکار کر دیتی تھی۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پھر قتیبہ عن لیث عن ابن شہاب کی حدیث کی مثل بیان کی اور حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْمَجْنُونِ يَسْرِقُ أَوْ يُصِيبُ حَدًّا

کوئی مجنون آدمی چوری کرے یا کسی اور فعل حد کا ارتکاب کرے تو اس کا بیان

3822۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنْ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنْ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنْ الصَّبِيِّ حَتَّى يَكْبُرَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے (یعنی ان سے کسی عمل پر باز پرس نہ ہوگی) سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، جنون میں مبتلا آدمی سے یہاں تک کہ وہ صحت یاب ہو جائے اور بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

فائدہ: یہ تینوں افراد احکام کے مکلف نہیں ہوتے، لہٰذا ان پر احکام جاری نہ ہوں گے۔

3823۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِمَجْنُونَةٍ قَدْ زَنَتْ فَاسْتَشَارَ فِيهَا أُنَاسًا فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ مُرَّ بِهَا عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا مَجْنُونَةُ بَنِي فُلَانٍ زَنَتْ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ قَالَ فَقَالَ ارْجِعُوا بِهَا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ قَدْ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنْ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنْ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنْ الصَّبِيِّ حَتَّى يَعْقِلَ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا بَالُ هَذِهِ تُرْجَمُ قَالَ لَا شَيْءَ قَالَ فَأَرْسِلْهَا قَالَ فَأَرْسَلَهَا قَالَ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ وَقَالَ أَيْضًا حَتَّى يَعْقِلَ وَقَالَ وَعَنْ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ قَالَ فَجَعَلَ عُمَرُ يُكَبِّرُ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُرَّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ بِمَعْنَى عُثْمَانَ قَالَ أَوَ مَا تَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنْ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ حَتَّى يَفِيقَ[1] وَعَنْ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنْ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَخَلَّى عَنْهَا سَبِيلَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مجنونہ عورت لائی گئی اس حال میں کہ اس نے زنا کیا تھا۔ تو آپ نے اس کے بارے لوگوں سے مشورہ کیا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے۔ پھر وہ اسے لے کر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، تو آپ نے پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ بنی فلاں کی مجنونہ عورت ہے، اس نے زنا کیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے رجم کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

1۔ ایک نسخہ میں حتی یفیق نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فرمایا: تم اسے واپس لے چلو۔ پھر وہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ جانتے نہیں کہ تین (آدمیوں) سے قلم اٹھالیا گیا ہے: ایک مجنون سے یہاں تک کہ وہ صحت یاب ہو جائے، سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے اور بچے سے یہاں تک کہ وہ عاقل (اور بالغ) ہو جائے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں (کیوں نہیں میں جانتا ہوں) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر اسے کیا ہوا ہے کہ اسے رجم کیا جارہا ہے۔ آپ نے فرمایا: کچھ نہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر اسے چھوڑ دیجئے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور پھر تکبیر کہنے لگے (کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس عمل سے بچالیا ہے)۔

یوسف بن موسیٰ، وکیع نے اعمش سے اسی طرح بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے: یہاں تک کہ عقل مند ہو جائے اور مجنون سے یہاں تک کہ اس کا جنون زائل ہو جائے اور یہ الفاظ بھی کہے: پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تکبیر کہنے لگے (یعنی اس روایت میں عمر کا لفظ زائد ذکر کیا)۔ ابن سرح، ابن وہب، جریر بن حازم نے سلیمان بن مہران عن ابی ظبیان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے بیان کیا ہے کہ اسے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزارا گیا۔ یعنی الفاظ یہ ہیں: مر علی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آگے عثمان کی روایت کی طرح ہے۔ اس میں ہے: کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین سے قلم کو اٹھا لیا گیا ہے: مجنون سے جس کی عقل پر جنون غالب ہو یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے اور سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے اور بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے۔ آپ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا (یعنی اسے آزاد کر دیا)۔

3824۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ هَنَّادٌ الْجَنْبِيُّ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ قَدْ فَجَرَتْ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا فَمَرَّ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَأَخَذَهَا فَخَلَّى سَبِيلَهَا فَأُخْبِرَ عُمَرُ قَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَجَاءَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَبْرَأَ وَإِنَّ هَذِهِ مَعْتُوهَةُ بَنِي فُلَانٍ لَعَلَّ الَّذِي أَتَاهَا وَهِيَ فِي بَلَائِهَا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَدْرِي فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنَا لَا أَدْرِي

ابوظبیان سے روایت ہے کہ ہناد الجنبی نے بیان کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی۔ اس نے بدکاری کی تھی۔ تو آپ نے اس کے رجم کا حکم دے دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے۔ تو آپ نے اسے پکڑا اور اسے چھوڑ دیا۔ چنانچہ اس کی خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو آپ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہا: اے امیر المومنین! یقیناً آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین سے قلم اٹھالیا گیا ہے: بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے، سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے اور مجنون سے یہاں تک کہ وہ صحت یاب ہو جائے۔ اور بلاشبہ یہ بنی فلاں کی مجنونہ عورت ہے اور یہ ہوسکتا ہے کہ کسی نے اس کے ساتھ فعل زنا اس حال میں کیا ہو جب کہ یہ جنون میں مبتلا تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے میں نہیں جانتا اور حضرت علی رضی اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عنہ نے کہا: میں بھی نہیں جانتا (کہ اس پر فعل زنا افاقہ اور عقل مندی کی حالت میں کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس میں دونوں احتمال ہونے کی وجہ سے شبہ پایا گیا اور شبہ کی وجہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے)۔

3825۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ زَادَ فِيهِ وَالْخَرِفِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تین سے قلم کو اٹھالیا گیا ہے: سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے اور مجنون سے یہاں تک کہ وہ عاقل ہو جائے (یعنی اس کا جنون زائل ہو جائے)۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے ابن جریج نے قاسم بن یزید عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے اور اس میں یہ لفظ زائد ہے: والخرف۔ اس کا معنی ہے بڑھاپے کے سبب عقل کا زائل ہو جانا۔

بَابٌ فِي الْغُلَامِ يُصِيبُ الْحَدَّ (بچہ فعل حد کا ارتکاب کرے تو اس کا بیان)

3826۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ الْقُرَظِيُّ قَالَ كُنْتُ مِنْ سَبْيِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكُنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُنْبِتْ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تَنْبُتْ فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ

عطیہ قرظی نے بیان کیا ہے کہ میں بنی قریظہ کے قیدیوں میں شامل تھا۔ (فیصلہ یہ ہوا کہ جنگ کے قاتل مردوں کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں، بچوں وغیرہ کو قیدی بنالیا جائے)۔ چنانچہ وہ لوگ دیکھتے تھے کہ جس کے زیر ناف بال اگے ہوئے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے بال نہیں اگے تھے اسے قتل نہ کیا گیا اور میں ان میں سے تھا جن کے بال نہیں اگے تھے۔

مسدد، ابوعوانہ نے عبدالملک بن عمیر سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس میں ہے: انہوں نے میرے زیر ناف بال دیکھنے کے لیے چادر کو کھولا اور دیکھا کہ بال ابھی تک نہیں اگے۔ تو انہوں نے مجھے قیدیوں میں شامل رکھا (اور میں قتل ہونے سے محفوظ رہا)۔

3827۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ نَافِعٌ حَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْحَدُّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے غزوۂ احد کے وقت اپنے آپ کو حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس پیش کیا۔ اس وقت ان کی عمر چودہ برس تھی۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں اجازت نہ عطا فرمائی۔ پھر غزوۂ خندق کے وقت اپنے آپ کو (جہاد کے لیے) پیش کیا۔ اس وقت ان کی عمر پندرہ برس تھی۔ تو آپ ﷺ نے اجازت عطا فرما دی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عثمان بن ابی شیبہ، ابن ادریس نے عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: حضرت نافع نے کہا: میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: یہ صغیر (نابالغ) اور کبیر (بالغ) کے درمیان ایک حد ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ فِي الْغَزْوِ أَيُقْطَعُ

جو آدمی غزوہ کے درمیان چوری کرتا ہے کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟

3828- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ شِيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ وَيَزِيدَ بْنِ صُبْحٍ الْأَصْبَحِيِّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ رضی الله عنه قَالَ كُنَّا مَعَ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ فِي الْبَحْرِ فَأُتِيَ بِسَارِقٍ يُقَالُ لَهُ مِصْدَرٌ قَدْ سَرَقَ بُخْتِيَّةً فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي السَّفَرِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَقَطَعْتُهُ

جنادہ بن ابی امیہ نے بیان کیا ہے کہ ہم بسر بن ارطاۃ کے ساتھ سمندر میں تھے کہ ایک چور لایا گیا، اسے مصدر کہا جاتا تھا۔ اس نے ایک بختی اونٹنی کی چوری کی تھی۔ تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سفر میں ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔ اگر یہ ارشاد نہ ہوتا تو میں یقیناً اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

فائدہ: اکثر فقہاء کا موقف یہ ہے کہ اس سے مراد مال غنیمت سے مال چرانا ہے۔ کیونکہ اس مال میں بذات خود چور کا حصہ بھی موجود ہوتا ہے۔ اس لیے اس پر قطع ید کی سزا نافذ نہ ہوگی۔

بَابٌ فِي قَطْعِ النَّبَّاشِ (کفن چور کا ہاتھ کاٹنے کا بیان)

3829- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ مَا خَارَ اللهُ وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ أَوْ قَالَ تَصْبِرُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ يُقْطَعُ النَّبَّاشُ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: لبیک یا رسول اللہ! ﷺ وسعدیک (یعنی میں حاضر اور فرمانبردار ہوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا حال کیا ہوگا جب لوگوں کو موت آ پہنچے گی۔ اس دوران بیت یعنی قبر (کی جگہ) غلام کے عوض ملے گی۔ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ یا کہا: جو کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کریم ﷺ پسند فرمائیں (میں تعمیل ارشاد کروں گا)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر صبر لازم ہے۔ یا فرمایا: تو صبر کرنا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حماد بن ابی سلیمان نے کہا ہے: کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ میت کے گھر (قبر) میں داخل ہوا ہے (اور وہی اس کی حرز ہے اور اگر حرز سے چوری کی جائے تو قطع ید لازم ہوتا ہے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي السَّارِقِ يَسْرِقُ مِرَارًا (ایک سارق کے بار بار چوری کرنے کا بیان)

3830۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ قَالَ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ قَالَ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے قتل کردو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس نے صرف چوری کی ہے۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ چنانچہ (دایاں) ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے دوبارہ لایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے قتل کردو۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس نے صرف چوری کی ہے۔ تو پھر آپ نے فرمایا: تم اس کا (کوئی عضو) کاٹ دو۔ چنانچہ اس کا (بایاں) پاؤں کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے تیسری بار لایا گیا تو آپ نے فرمایا: تم اسے قتل کردو۔ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس نے صرف چوری کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تم اس کا عضو کاٹ دو (مراد بایاں ہاتھ ہے) پھر اسے چوتھی بار لایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: تم اسے قتل کردو۔ تو صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ اس نے صرف چوری کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اس کا کوئی عضو کاٹ دو (چنانچہ اس کا دایاں پاؤں بھی کاٹ دیا گیا) پھر اسے پانچویں بار لایا گیا تو آپ نے فرمایا: تم اسے قتل کردو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: پس ہم اسے لے کر چلے اور ہم نے اسے قتل کردیا۔ پھر ہم نے اسے کھینچا اور گھسیٹ کر ایک کنوئیں میں پھینک دیا اور اوپر سے اس پر پتھر پھینکے۔

بَابٌ فِي تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ فِي عُنُقِهِ (چور کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکانے کا بیان)

3831۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْنَا فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ لِلسَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ

عبدالرحمن بن محیریز نے بیان کیا ہے کہ ہم نے فضالہ بن عبید سے چور کا کٹا ہوا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکائے جانے کے بارے پوچھا: کیا یہ سنت میں سے ہے؟ تو انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے اس کے بارے حکم دیا تو وہ اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي بَيْعِ الْمَمْلُوكِ إِذَا سَرَقَ (غلام جب چوری کرے تو اسے بیچ دینے کا بیان)

3832۔ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب غلام چوری کرے تو اسے فروخت کر دو اگرچہ نصف اوقیہ (یعنی بیس درہم) کے عوض ہی ہو۔

بَابٌ فِي الرَّجْمِ (رجم (سنگسار) کرنے کا بیان)

3833۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا وَذَكَرَ الرَّجُلَ بَعْدَ الْمَرْأَةِ ثُمَّ جَمَعَهُمَا فَقَالَ وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ فَآذُوهُمَا فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا فَنَسَخَ ذَلِكَ بِآيَةِ الْجَلْدِ فَقَالَ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ السَّبِيلُ الْحَدُّ قَالَ سُفْيَانُ فَآذُوهُمَا الْبِكْرَانِ فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ الثَّيِّبَاتُ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رب العالمین نے فرمایا: تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری (زنا) کا ارتکاب کریں تو ان پر اپنے میں سے چار گواہ بناؤ۔ پس اگر وہ شہادت دے دیں تو تم انہیں گھروں میں روکے رکھو (یعنی محبوس کر دو) یہاں تک کہ موت انہیں ختم کر دے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ بنا دے اور عورتوں کے بعد مردوں کا ذکر کیا اور پھر دونوں کا اکٹھا ذکر کیا اور فرمایا: وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ الآیہ اور تم میں سے وہ مرد و عورت جو زنا کریں تو تم انہیں اذیت دو پس اگر وہ توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں تو ان سے اعراض کرلو (یعنی انہیں چھوڑ دو)۔ یہ آیتیں آیت جلد کے ساتھ منسوخ ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد، تم ان میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ۔

احمد بن محمد بن ثابت، موسیٰ ابن مسعود نے شبل عن ابن ابی نجیح عن مجاہد کی سند سے کہا ہے کہ آیت میں سبیل سے مراد حد ہے۔ سفیان نے کہا ہے: تم ان دونوں کو اذیت دو (مگر وہ دونوں) غیر شادی شدہ ہوں اور تم انہیں گھروں میں محبوس کر دو (اگر وہ) شادی شدہ ہوں۔

3834۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ

1۔ قال سفیان الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَرَمْيٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِ يَحْيَى وَمَعْنَاهُ قَالَ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحِ بْنِ خُلَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَهْبِيَّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ نَاسٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ يَا أَبَا ثَابِتٍ قَدْ نَزَلَتِ الْحُدُودُ لَوْ أَنَّكَ وَجَدْتَ مَعَ امْرَأَتِكَ رَجُلًا كَيْفَ كُنْتَ صَانِعًا قَالَ كُنْتُ ضَارِبَهُمَا بِالسَّيْفِ حَتَّى يَسْكُتَا أَفَأَنَا أَذْهَبُ فَأَجْمَعُ أَرْبَعَةَ شُهَدَاءَ فَإِلَى ذَلِكَ قَدْ قَضَى الْحَاجَةَ فَانْطَلَقُوا فَاجْتَمَعُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى أَبِي ثَابِتٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَفَى بِالسَّيْفِ شَاهِدًا ثُمَّ قَالَ لَا لَا أَخَافُ أَنْ يَتَتَابَعَ فِيهَا السَّكْرَانُ وَالْغَيْرَانُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى وَكِيعٌ أَوَّلَ هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَإِنَّمَا هَذَا إِسْنَادُ حَدِيثِ ابْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ لَيْسَ بِالْحَافِظِ كَانَ قَصَّابًا بِوَاسِطَ[1]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے سیکھ لو (زنا سے متعلقہ احکام) مجھ سے سیکھ لو، تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے راستہ بنا دیا ہے۔ شادی شدہ آدمی جب ثیبہ عورت سے زنا کرے تو اس کے لیے سو کوڑے اور رجم کی سزا ہے اور اگر غیر شادی شدہ باکرہ کے ساتھ زنا کرے تو اس کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔

وہب بن بقیہ اور محمد بن الصباح بن سفیان دونوں نے بیان کیا کہ ہشیم نے منصور سے انہوں نے الحسن سے یحییٰ کی اسناد کے ساتھ اور انہیں کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ اس میں الفاظ یہ ہیں: جلد مائة والرجم۔

محمد بن عوف الطائی، ربیع بن روح بن خلید، محمد بن خالد وہبی، فضل بن دلہم نے حسن عن سلمہ بن محبق عن عبادہ بن صامت عن النبی ﷺ کی سند سے یہی حدیث بیان کی ہے۔ تو لوگوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو ثابت! حدود (کے احکام) نازل ہو چکے ہیں، اگر تو اپنی عورت کے ساتھ کسی آدمی کو پائے تو تو کیا کرے گا؟ انہوں نے فرمایا: میں ان دونوں کو تلوار کے ساتھ ماردوں گا یہاں تک کہ وہ مر جائیں۔ کیا میں جاؤں گا اور چار گواہ جمع کروں گا؟ اتنے تک تو وہ اپنی حاجت پوری کر لے گا۔ پس وہ چل پڑے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا آپ ابو ثابت کے بارے جانتے نہیں، اس نے اس اس طرح کہا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تلوار شہادت کے لیے کافی ہے۔ پھر فرمایا: نہیں نہیں مجھے خوف ہے کہ نشہ باز اور غیرت مند لوگ یہ کام (عورتوں کا قتل کرنا) مسلسل کرنے لگیں گے (اور یہ

1۔ حدثنا محمد بن عوف الطائی الخ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہیں گے ہم نے ان کے پاس غیر مردوں کو پایا ہے)۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ وکیع نے یہ پہلی حدیث فضل بن دلہم عن الحسن عن قبیصہ بن حریث عن سلمہ بن المحبق عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کی ہے اور یہی ابن محبق کی حدیث کی اسناد ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کی لونڈی کے ساتھ زنا کیا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ فضل بن دلہم حافظ (حدیث) نہیں ہے (بلکہ) وہ واسط کا قصاب ہے۔

3835۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه خَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَجَمْنَا مِنْ بَعْدِهِ وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ الزَّمَانُ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللهُ تَعَالَى فَالرَّجْمُ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا كَانَ مُحْصَنًا إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوِ اعْتِرَافٌ وَايْمُ اللهِ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكَتَبْتُهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے اور اس میں آپ پر آیت رجم بھی نازل کی گئی۔ ہم نے اسے پڑھا اور ہم نے اسے یاد کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے خود رجم کیا ہے اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا ہے۔ اور بلاشبہ مجھے یہ خوف ہے کہ اگر لوگوں پر طویل زمانہ گزر گیا تو کوئی کہنے والا یہ کہے گا کہ ہم تو کتاب اللہ میں آیت رجم نہیں پاتے۔ اس طرح وہ اس فریضہ کو ترک کرنے کے سبب گمراہ ہو جائیں گے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ مردوں اور عورتوں میں سے جو بھی زنا کرے تو رجم اس پر لازم ہے جب کہ وہ محصن ہو۔ بشرطیکہ بینہ قائم ہو جائے یا حمل ظاہر ہو یا وہ اس کا اعتراف واقرار کرے۔ قسم بخدا! اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ کہیں گے: عمر نے کتاب اللہ میں زیادتی کی ہے تو میں یقیناً اسے کتاب میں لکھ دیتا (تا کہ رجم کا حکم ضائع نہ ہو)۔

فائدہ: رجم کے لیے محصن ہونا شرط ہے اور البدائع میں ہے کہ رجم کے لیے سات شرائط کا پایا جانا ضروری ہے: یعنی عاقل ہونا، بالغ ہونا، آزاد ہونا، مسلمان ہونا، نکاح صحیح کا ہونا۔ دونوں میں سے ہر ایک کے محصن ہونے کے لیے ان شرائط کا جمع ہونا ضروری ہے اور سب سے آخر یہ کہ نکاح صحیح کی صورت میں دخول ہو چکا ہو۔ ان شرائط کے ہوتے ہوئے جس آدمی نے فعل زنا کا ارتکاب کیا اس کے لیے سزا رجم ہے، نصوص قطعیہ سے ثابت ہے کسی صورت میں انکار ممکن نہیں اور عقلی اعتبار سے بھی ایسا آدمی اسی سلوک کے لائق ہے کیونکہ اس نے حلال اور طیب چیز کو چھوڑ کر حرام اور غلیظ شے کو اپنایا ہے اور کسی کی چادر عزت کو داغدار کیا ہے لہٰذا وہ کسی نرمی کا مستحق نہیں۔

بَاب رَجْمِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ (ماعز بن مالک کے رجم کا بیان)

3836۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

هَزَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي فَأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي ائْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذَلِكَ رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ لَهُ مَخْرَجًا فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللهِ حَتَّى قَالَهَا أَرْبَعَ مِرَارٍ 1 قَالَ ﷺ إِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ قَالَ بِفُلَانَةٍ فَقَالَ هَلْ ضَاجَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ بَاشَرْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ جَامَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ فَأُخْرِجَ بِهِ إِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ جَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ وَقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهُ فَنَزَعَ لَهُ بِوَظِيفِ بَعِيرٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللهُ عَلَيْهِ

یزید بن نعیم بن ہزال نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ یتیم تھے اور میرے باپ کے زیر پرورش تھے۔ انہوں نے محلے کی ایک لڑکی سے زنا کر لیا۔ تو میرے باپ نے اسے کہا: تو رسول اللہ ﷺ کے پاس جا اور جو کچھ تو نے کیا ہے اس کے بارے آپ کو اطلاع دے۔ شاید وہ تیرے لیے مغفرت کی دعا کریں اور انہوں نے اس امید پر یہ ارادہ کیا کہ اس کے لیے اس سے نکلنے کی راہ بن جائے گی۔ چنانچہ وہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے زنا کیا ہے، پس آپ مجھ پر کتاب اللہ کا حکم نافذ فرمائیے۔ تو آپ ﷺ نے اس سے اعراض فرما لیا۔ اس نے دوبارہ عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے زنا کر لیا ہے، پس آپ مجھ پر کتاب اللہ کا حکم نافذ کیجئے تو آپ ﷺ نے پھر رخ زیبا پھیر لیا۔ اس نے لوٹ کر تیسری بار پھر عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میں نے زنا کیا ہے آپ مجھ پر کتاب اللہ کا حکم لگائیے یہاں تک کہ اس نے چار بار اسی طرح کہا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تو نے یہ قول چار مرتبہ کہہ دیا ہے (اب بتا) تو نے کس کے ساتھ زنا کیا ہے؟ اس نے عرض کی: فلانہ کے ساتھ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اسے اپنے ساتھ سلایا تھا۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر فرمایا: کیا تو نے اس کے ساتھ مباشرت کی ہے۔ عرض کی: جی ہاں۔ پھر فرمایا: کیا تو نے اس کے ساتھ جماع کیا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ تب آپ ﷺ نے اس کے بارے حکم ارشاد فرمایا کہ رجم کیا جائے۔ چنانچہ انہیں حرہ (مدینہ طیبہ کے قریب سیاہ پتھروں والی زمین) کی طرف نکال کر لے جایا گیا اور جب انہیں رجم کیا گیا اور انہوں نے پتھر لگنے سے اذیت اور تکلیف پائی تو وہاں سے تیزی سے بھاگ نکلے۔ لیکن حضرت عبداللہ بن انیس انہیں جا ملے حالانکہ ان کے ساتھی دوڑنے سے عاجز آ گئے تھے۔ تو انہوں نے اونٹ کا کھر نکالا اور اسے دے مارا اور اسے قتل کر دیا۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور صورتحال سے آگاہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا، شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا۔

فائدہ: اس روایت میں رجم کے ساتھ کوڑوں کا ذکر نہیں ہے۔ یہی جمہور کا موقف ہے کہ رجم اور کوڑے دونوں جمع نہ

1۔ دیگر نسخوں میں مرات ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کیے جائیں گے۔ چونکہ یہ واقعہ حضرت عبادہ کی حدیث سے متاخر ہے، اس لیے یہ اس حدیث کے لیے ناسخ ہے اور عبادہ کی وہ روایت جس میں رجم اور جلد دونوں کو جمع کیا گیا ہے وہ منسوخ ہے۔ واللہ اعلم (بذل ص 369 ج 17)

3837۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قِصَّةَ مَاعِزِ ابْنِ مَالِكٍ فَقَالَ لِي حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ مَنْ شِئْتُمْ مِنْ رِجَالِ أَسْلَمَ مِمَّنْ لَا أَتَّهِمُ قَالَ وَلَمْ أَعْرِفْ هٰذَا الْحَدِيثَ قَالَ فَجِئْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقُلْتُ إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَسْلَمَ يُحَدِّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُمْ حِينَ ذَكَرُوا لَهُ جَزَعَ مَاعِزٍ مِنَ الْحِجَارَةِ حِينَ أَصَابَتْهُ أَلَّا تَرَكْتُمُوهُ وَمَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَ الرَّجُلَ إِنَّا لَمَّا خَرَجْنَا بِهِ فَرَجَمْنَاهُ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ صَرَخَ بِنَا يَا قَوْمُ رُدُّونِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنَّ قَوْمِي قَتَلُونِي وَغَرُّونِي مِنْ نَفْسِي وَأَخْبَرُونِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَيْرُ قَاتِلِي فَلَمْ نَنْزِعْ عَنْهُ حَتّٰى قَتَلْنَاهُ فَلَمَّا رَجَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ وَجِئْتُمُونِي بِهِ لِيَسْتَثْبِتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهُ فَأَمَّا لِتَرْكِ حَدٍّ فَلَا قَالَ فَعَرَفْتُ وَجْهَ الْحَدِيثِ

محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ میں نے عاصم بن قتادہ سے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کیا۔ تو انہوں نے مجھے کہا کہ مجھے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم نے بتایا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد: ''پھر تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا''۔ کے بارے اس نے بتایا ہے جسے بنی اسلم کے لوگوں میں سے تم چاہتے ہو۔ اور وہ ان میں سے ہے جسے میں متہم نہیں کرتا۔ حسن نے کہا: میں اس حدیث کو نہیں جانتا تھا۔ پھر میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا: بے شک بنی اسلم کے لوگ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس وقت فرمایا جب کہ انہوں نے آپ کے سامنے حضرت ماعز کی اذیت اور گھبراہٹ کا ذکر کیا جب کہ انہیں پتھر لگے کہ تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا۔ میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھائی کے بیٹے! میں اس کے بارے لوگوں سے بہتر اور زیادہ جانتا ہوں، کیونکہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے اس آدمی کو رجم کیا تھا۔ بے شک جب ہم اسے نکال کر لے گئے اور ہم نے اسے رجم کیا تو اس نے پتھر لگنے سے بہت تکلیف پائی تو اس نے چلا کر کہا: اے قوم! تم مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لے چلو کیونکہ میری قوم نے مجھے قتل کیا ہے اور انہوں نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے اور انہوں نے مجھے یہ بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے قتل نہیں کریں گے۔ لیکن ہم اس سے علیحدہ نہ ہوئے یہاں تک کہ ہم نے اسے قتل کر دیا، پس جب ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس لوٹ کر گئے اور ہم نے آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا: تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا اور تم اسے میرے پاس کیوں نہیں لائے تا کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح مضبوط اور پختہ کر دیں (کہ دنیا کی مشقت آخرت کے عذاب سے بہتر ہے)۔ رہا مسئلہ حد کو چھوڑنے کا تو آپ ﷺ نے یہ قول اس لیے نہیں فرمایا۔ تب حسن نے کہا: پس میں اس حدیث کو سمجھ گیا۔

3838۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَاعِزَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنَ مَالِكٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مِرَارًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَسَأَلَ قَوْمَهُ أَمَجْنُونٌ هُوَ قَالُوا لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ قَالَ أَفَعَلْتَ بِهَا قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ فَانْطُلِقَ بِهِ فَرُجِمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ماعز بن مالک حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: اس نے زنا کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس سے اعراض کر لیا۔ پھر انہوں نے بار بار آپ ﷺ کو اپنی بات عرض کی، لیکن آپ ﷺ ان سے منہ پھیرے رہے۔ (جب وہ چار بار اقرار کر چکے) تو آپ ﷺ نے ان کی قوم والوں سے پوچھا: کیا یہ مجنون ہے؟ انہوں نے عرض کی: اسے کوئی تکلیف اور بیماری نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے لڑکی کے ساتھ ایسا عمل کیا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ تب آپ ﷺ نے انہیں رجم کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پس انہیں لے جایا گیا اور رجم کر دیا گیا اور آپ ﷺ نے ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی۔

3839 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلًا قَصِيرًا أَعْضَلَ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ قَدْ زَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَعَلَّكَ قَبَّلْتَهَا قَالَ لَا وَاللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى الْآخِرُ قَالَ فَرَجَمَهُ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ أَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ أَمَا إِنَّ اللَّهَ إِنْ يُمَكِّنِّي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا نَكَّلْتُهُ عَنْهُنَّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ سِمَاكٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيلٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ فَسَأَلْتُ سِمَاكًا عَنِ الْكُثْبَةِ فَقَالَ اللَّبَنُ الْقَلِيلُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ماعز بن مالک کو اس وقت دیکھا جب انہیں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ قد چھوٹا سا تھا اور بدن موٹا تازہ تھا اور ان پر چادر بھی نہ تھی۔ پس انہوں نے اپنے خلاف چار مرتبہ شہادت دی کہ انہوں نے زنا کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید تو نے اس کا بوسہ لیا ہو۔ عرض کی: نہیں، قسم بخدا! اس خیر و برکت سے دور رہنے والے نے زنا کیا ہے۔ تو پھر آپ ﷺ نے اسے رجم کر دیا۔ پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: خبردار، سنو! جب بھی ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتے ہیں تو کوئی نہ کوئی ایسا ایسا پیچھے رہ جاتا ہے جس کی آواز اس طرح ہوتی ہے جس طرح بکرے کی آواز ہوتی ہے (جبکہ وہ بکری سے جفتی کے لیے اس کے قریب جائے) اور وہ عورتوں میں سے کسی کو قلیل سی منی دے دیتا ہے (یعنی کسی سے زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے) یاد رکھو! اگر اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی پر مجھے قدرت دی تو میں عورتوں سے اسے دور ہٹا دوں گا (یعنی اسے رجم یا کوڑوں کی سزا دوں گا)۔

محمد بن مثنیٰ نے محمد بن جعفر عن شعبہ عن سماک کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے اور پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ اس میں ہے کہ آپ نے حضرت ماعز کے قول کو دو بار رد کیا۔ سماک نے کہا ہے:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں نے یہی حدیث سعید بن جبیر کے سامنے بیان کی۔ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے چار مرتبہ ان کے قول کو رد کیا (یعنی اس کے بعد ان سے باز پرس کی)۔

عبدالغنی بن ابی عقیل مصری، خالد ابن عبدالرحمن نے کہا کہ شعبہ نے بیان کیا میں نے سماک سے کثبہ کے بارے پوچھا تو انہوں نے کہا: اس سے مراد دودھ کی قلیل مقدار ہے (لیکن مذکورہ حدیث میں اس سے اشارہ منی کی قلیل مقدار کی طرف ہے)۔

3840۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ بَنِي فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک کو فرمایا: کیا وہ خبر درست اور حق ہے جو مجھے تیرے بارے میں پہنچی ہے؟ انہوں نے عرض کی: میرے بارے میں آپ کو کون سی خبر پہنچی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے فلاں کی لڑکی کے ساتھ زنا کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر چار مرتبہ اس کی شہادت دی (یعنی اقرار کیا) تو آپ ﷺ نے اس کے بارے حکم صادر فرمایا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

3841۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَيْنِ فَطَرَدَهُ ثُمَّ جَاءَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ شَهِدْتَ عَلَى نَفْسِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت ماعز بن مالک حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور دو بار زنا کا اعتراف کیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے جھڑک دیا۔ وہ پھر حاضر ہوئے اور دوبارہ زنا کا اعتراف کیا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے خلاف چار مرتبہ شہادت دے چکا ہے (چنانچہ صحابہ کرام کو فرمایا) تم اسے لے جاؤ اور اسے رجم کر دو۔

3842۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنِي يَعْلَى عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ح حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا قَالَ أَفَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مُوسَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا لَفْظُ وَهْبٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک کو فرمایا: شاید تو نے بوسہ لیا ہو یا تو نے اسے ہاتھ سے مس کیا ہو، یا تو نے اس کی طرف دیکھا ہو۔ اس نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا تو نے اس سے جماع کیا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو اس وقت آپ ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ موسیٰ نے عن ابن عباس کا ذکر نہیں کیا اور یہ الفاظ وہب کے ہیں۔

3843۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الصَّامِتِ ابْنَ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ أَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنْكَ فِي ذَلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَدْرِي مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيدُ بِهَذَا الْقَوْلِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ انْظُرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتَّى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ فَقَالَ أَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هَذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِيَّ اللهِ مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْقَمِسُ فِيهَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهِ زَادَ وَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ رُبِطَ إِلَى شَجَرَةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وُقِفَ)

ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن صامت جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچا کے بیٹے ہیں، نے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اسلمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اپنے بارے میں یہ شہادت دی کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ فعل حرام کیا ہے اور چار بار اس نے اقرار کیا۔ ہر بار حضور نبی مکرم ﷺ اس سے اعراض کرتے رہے۔ آخر پانچویں بار اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تو نے اس سے جماع کیا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اس طرح کہ تیرا جزو بدن اس کے جزو بدن میں غائب ہوا (یعنی تو نے اپنی شرمگاہ اس کی شرمگاہ میں داخل کی)؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: (کیا اس طرح) جیسا کہ سرمہ دانی میں سلائی اور کنوئیں میں رسی غائب ہو جاتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا تو جانتا ہے، زنا کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں نے اس سے اسی طرح حرام عمل کیا ہے جس طرح ایک آدمی اپنی بیوی سے حلال عمل کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس قول سے تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کی: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک فرما دیں۔ تب آپ ﷺ نے اس کے بارے حکم فرمایا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ بعد ازاں حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو سنا کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو کہہ رہا ہے: تو اس کی طرف دیکھ جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈالا ہے لیکن اس کے نفس نے اسے نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ اسے اس طرح رجم کیا گیا جیسا کہ کتے کو پتھر مارے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ دونوں کی بات سن کر خاموش رہے۔ پھر آپ کچھ وقت چلتے رہے یہاں تک کہ آپ کا گزر ایک مردہ گدھے کے پاس سے ہوا جس کی ایک ٹانگ زیادہ پھولنے کے سبب اوپر اٹھی ہوئی تھی۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں فلاں کہاں ہیں؟ دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم یہ موجود ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں نیچے اترو اور اس مردار گدھے سے کھاؤ۔ انہوں نے عرض

1۔ حدثنا الحسن بن علی الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کی: یا نبی اللہ! ﷺ اس سے کون کھاتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جو کچھ تم دونوں نے ابھی اپنے بھائی کی عیب جوئی کی ہے وہ اس کا گوشت کھانے سے زیادہ سخت ہے اور قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ ماعز اب جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

حسن بن علی، ابو عاصم، ابن جریج نے بیان کیا ہے کہ مجھے ابو الزبیر نے ابن عم ابی ہریرہ عن ابی ہریرہ کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے اور یہ زائد ہے۔ اور انہوں نے مجھ پر اختلاف کیا کہ ان میں سے بعض نے کہا: ماعز کو درخت کے ساتھ باندھا گیا اور بعض نے کہا: اسے کھڑا کیا گیا۔

فائدہ: مذکورہ حدیث میں ایک تو حد زنا کا حکم صادر کرنے سے قبل مکمل چھان بین کرنے اور مکمل اطمینان کر لینے کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ دوسرا غیبت کتنا شدید اور گھناؤنا جرم ہے کہ مردار کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اس کی طرف اشارہ کیا گیا تا کہ اس کی آلودگی سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا جا سکے اور تیسرا اس حقیقت سے پردہ اٹھایا کہ یہ درست ہے ماعز نے فعل حرام کا ارتکاب کیا ہے لیکن اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر کے اور دنیا کی سزا کو برداشت کر کے ایسی سچی توبہ کی ہے کہ رب کریم نے اسے جنت کی ابدی بہاروں کا مستحق بنا دیا ہے۔ لہٰذا اب کسی کو اس پر طعنہ زنی نہ کرنی چاہیے بلکہ اعتراف جرم میں اس کی پیروی کرنی چاہیے تا کہ آخرت کی دردناک سزا سے محفوظ رہا جا سکے۔ واللہ اعلم

3844۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ أُحْصِنْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اسلم قبیلے کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس سے رخ زیبا پھیر لیا۔ اس نے پھر اقرار کیا اور آپ ﷺ نے پھر اعراض فرمالیا۔ یہاں تک کہ اس نے اس بارے میں چار مرتبہ شہادت دے دی، تب حضور نبی مکرم ﷺ نے اسے فرمایا؟ کیا تو مجنون ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا تیری شادی ہو چکی ہے (یعنی تو محصن ہے؟) اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے بارے حکم ارشاد فرمایا تو اسے عید کی نماز اور جنازہ پڑھنے کی جگہ کے قریب رجم کر دیا گیا۔ پس جب پتھر اسے لگے اور اسے اذیت پہنچی تو وہ بھاگ نکلا پھر اسے پکڑ لیا گیا اور رجم کر دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے خیر اور بھلائی کی گفتگو فرمائی اور اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی۔

3845۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجْمِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ خَرَجْنَا بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ فَوَاللهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ وَلَكِنَّهُ قَامَ لَنَا قَالَ أَبُو كَامِلٍ قَالَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ حَتَّى أَتَى عُرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ حَتَّى سَكَتَ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا سَبَّهُ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ ذَهَبُوا يَسُبُّونَهُ فَنَهَاهُمْ قَالَ ذَهَبُوا يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ فَنَهَاهُمْ قَالَ هُوَ رَجُلٌ أَصَابَ ذَنْبًا حَسِيبُهُ اللَّهُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب حضور نبی کریم ﷺ نے ماعز بن مالک کے رجم کا حکم ارشاد فرمایا تو ہم انہیں بقیع کی طرف لے گئے۔ قسم بخدا! نہ ہم نے انہیں باندھا اور نہ ہی ان کے لیے گڑھا کھودا، بلکہ وہ ہمارے سامنے کھڑے رہے۔

ابوالکامل نے کہا ہے کہ ہم نے ان پر ہڈیاں، مٹی کے ڈھیلے اور ٹھیکریاں پھینکیں اور وہ تیزی سے بھاگ نکلے اور ہم نے بھی تیزی سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ وہ حرہ کی جانب آئے اور ہمارے لیے ٹھہر گئے۔ تو ہم نے انہیں حرہ کے بڑے بڑے پتھر مارے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے (یعنی فوت ہو گئے)۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے نہ ان کے لیے استغفار کیا اور نہ ہی انہیں سب وشتم کیا۔

مؤمل بن ہشام، اسماعیل نے جریری عن ابی نضرہ سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا۔ آگے اسی طرح بیان کیا اور یہ مکمل نہیں ہے اور یہ کہا ہے کہ صحابہ اسے سب وشتم کرنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے انہیں منع فرمادیا۔ پھر وہ اس کے لیے مغفرت طلب کرنے لگے۔ تو آپ نے انہیں اس سے بھی منع فرمادیا اور فرمایا: یہ ایک ایسا آدمی ہے جس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے اللہ تعالیٰ اسے کافی ہے (یعنی وہ جیسا چاہے گا اس سے سلوک فرمائے گا)۔

3846۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَنْكَهَ مَاعِزًا

علقمہ بن مرثد نے ابن بریدہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ماعز کے منہ کی بو کو سونگھا (تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ حالت نشہ میں تو نہیں؟) واللہ اعلم۔

3847۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ الْأَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْغَامِدِيَّةَ وَمَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ رَجَعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ يَرْجِعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا لَمْ يَطْلُبْهُمَا وَإِنَّمَا رَجَمَهُمَا عِنْدَ الرَّابِعَةِ

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب آپس میں باتیں کرتے تھے کہ غامدیہ (ایک عورت ہے جسے زنا کا اقرار کرنے کے سبب رجم کی سزا دی گئی) اور ماعز بن مالک اگر اپنے اعتراف کے بعد رجوع کر لیتے، یا یہ کہا: اگر یہ دونوں اپنے اعتراف کے بعد بھی آپ کی طرف لوٹ کر نہ جاتے تو آپ ﷺ ان دونوں کو تلاش نہ کرتے۔ بے شک آپ ﷺ نے چوتھی بار اقرار کرنے کے بعد ان دونوں کو رجم کیا۔

3848۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُلَاثَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ خَالِدَ بْنَ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَهُ أَنَّ اللَّجْلَاجَ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا يَعْتَمِلُ فِي السُّوقِ فَمَرَّتْ امْرَأَةٌ تَحْمِلُ صَبِيًّا فَثَارَ النَّاسُ مَعَهَا وَثُرْتُ فِيمَنْ ثَارَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَبُو هَذَا مَعَكِ فَسَكَتَتْ فَقَالَ شَابٌّ حَذْوَهَا أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَنْ أَبُو هَذَا مَعَكِ قَالَ الْفَتَى أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى بَعْضِ مَنْ حَوْلَهُ يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَخَرَجْنَا بِهِ فَحَفَرْنَا لَهُ حَتَّى أَمْكَنَّا ثُمَّ رَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ حَتَّى هَدَأَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ عَنِ الْمَرْجُومِ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَا هَذَا جَاءَ يَسْأَلُ عَنِ الْخَبِيثِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَهُوَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ فَإِذَا هُوَ أَبُوهُ فَأَعَنَّاهُ عَلَى غُسْلِهِ وَتَكْفِينِهِ وَدَفْنِهِ وَمَا أَدْرِي قَالَ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ أَمْ لَا وَهَذَا حَدِيثُ عَبْدَةَ وَهُوَ أَتَمُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ جَمِيعًا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَقَالَ هِشَامٌ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِبَعْضِ هَذَا الْحَدِيثِ

عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے بیان کیا ہے کہ خالد بن لجلاج نے اسے بتایا کہ لجلاج اس کے باپ نے اسے خبر دی ہے کہ وہ بازار میں بیٹھا کام کر رہا تھا، تو پاس سے ایک عورت گزری جو بچہ اٹھائے ہوئے تھی۔ پس لوگ اس کے ساتھ چل پڑے اور میں بھی ان چلنے والوں کے ساتھ چل پڑا اور میں حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس پہنچ گیا اور آپ علیہ السلام اسے فرمانے لگے: اس بچے کا باپ کون ہے جو تیرے ساتھ ہے؟ تو وہ عورت خاموش رہی اور اس کے ساتھ کھڑے ہوئے نوجوان نے کہا: یارسول اللہ! علیہ السلام میں اس کا باپ ہوں۔ سو آپ علیہ السلام پھر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس بچے کا باپ کون ہے جو تیرے پاس ہے؟ اس نوجوان نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام میں اس کا باپ ہوں۔ پس رسول اللہ علیہ السلام نے اپنے اردگرد کھڑے ہوئے بعض لوگوں کی طرف دیکھا اور آپ اس کے بارے ان سے پوچھنے لگے۔ تو لوگوں نے عرض کی: ہم تو اسے بہتر اور اچھا جانتے ہیں۔ پھر حضور نبی مکرم علیہ السلام نے اس سے پوچھا: کیا تو نے شادی کی ہوئی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تب آپ علیہ السلام نے اس کے بارے حکم دیا اور اسے رجم کر دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے: پس ہم اسے لے کر نکلے اور ہم نے اس کے لیے گڑھا کھودا یہاں تک کہ ہم اسے رجم کرنے پر قادر ہو گئے۔ پھر ہم نے اسے پتھروں کے ساتھ مارا یہاں تک وہ ساکت ہو گیا (یعنی فوت ہو گیا) پھر ایک آدمی آیا اور وہ مرجوم (جسے رجم کیا گیا) کے بارے پوچھنے لگا۔ تو ہم اسے حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس لے گئے اور ہم نے عرض کی: یہ آیا ہے اور اس خبیث کے بارے پوچھتا ہے۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ اور طیب ہے (اس لیے تم اسے خبیث مت کہو)۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ آدمی اس کا باپ تھا۔ بعد ازاں ہم نے اسے غسل دینے اور تکفین و تدفین میں اس کی معاونت کی اور میں نہیں جانتا کہ اس نے یہ بھی کہا ہے: والصلوٰۃ علیہ ام لا یہ عبدہ کی حدیث ہے اور یہ زیادہ مکمل ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، دوسری سند نصر بن عاصم انطا کی، ولید تمام نے کہا کہ محمد، ہشام محمد بن عبداللہ شعیثی نے مسلمہ بن عبداللہ جہنی سے انہوں نے خالد بن لجلاج سے، انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا ہے۔

3849۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ سَمَّاهَا لَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْ أَنْ تَكُونَ زَنَتْ فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا [1]

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ کے پاس اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اور اس نے آپ کے سامنے اس کا نام بھی لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو بلا بھیجا اور اس کے بارے اس سے پوچھا تو اس نے زنا کیے جانے سے انکار کر دیا۔ تب آپ ﷺ نے اس آدمی کو حد کے کوڑے لگائے اور اس عورت کو چھوڑ دیا۔

3850۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ الْمَعْنَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ مَوْقُوفًا عَلَى جَابِرٍ وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِنَحْوِ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ رَجُلًا زَنَى فَلَمْ يُعْلَمْ بِإِحْصَانِهِ فَجُلِدَ ثُمَّ عُلِمَ بِإِحْصَانِهِ فَرُجِمَ [2]

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا، تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کے بارے حکم دیا اور اسے حد کے کوڑے لگا دیے گئے۔ پھر آپ کو خبر دی گئی وہ تو محصن ہے۔ چنانچہ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا اور اسے رجم کیا گیا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اس حدیث کو محمد بن بکر البرسانی نے ابن جریج سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ پر موقوفا روایت کیا ہے اور اسے ابو عاصم نے ابن جریج سے ابن وہب کی طرح روایت کیا ہے اور اس میں حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں کیا اور یہ بیان کیا کہ ایک آدمی نے زنا کیا، اس کے محصن ہونے کے بارے علم نہ تھا تو اسے کوڑے لگائے گئے۔ پھر اس کے محصن ہونے کا علم ہوا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

3851۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَلَمْ يُعْلَمْ بِإِحْصَانِهِ فَجُلِدَ ثُمَّ عُلِمَ بِإِحْصَانِهِ فَرُجِمَ

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا اور اس کا محصن ہونا معلوم نہ تھا تو اسے کوڑے لگائے گئے۔ پھر اس کے محصن ہونے کا علم ہوا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجْمِهَا مِنْ جُهَيْنَةَ

جہینہ قبیلے کی عورت کے بارے میں حضور نبی مکرم ﷺ کی جانب سے رجم کے حکم کا بیان

3852۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ هِشَامًا الدَّسْتُوَائِيَّ وَأَبَانَ ابْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّهَا زَنَتْ وَهِيَ حُبْلَى فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ وَلِيًّا لَهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَجِئْ بِهَا فَلَمَّا أَنْ وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَصَلُّوا عَلَيْهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ تُصَلِّي[1] عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لَمْ يَقُلْ عَنْ أَبَانَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا يَعْنِي فَشُدَّتْ

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور یہ اقرار کیا کہ اس نے زنا کیا ہے اور وہ حاملہ ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کے ولی کو بلایا اور اسے فرمایا: اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور جب یہ وضع حمل کر لے تو اسے لے آنا۔ پس جب وہ بچے کو جنم دے چکی تو وہ اسے لے آیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے حد کا فیصلہ فرمایا چنانچہ اس کے کپڑے اس پر باندھ دیے گئے اور پھر آپ کے حکم کے مطابق اسے رجم کر دیا گیا۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم ارشاد فرمایا کہ تم اس پر نماز جنازہ پڑھو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم اس پر نماز جنازہ پڑھیں حالانکہ اس نے زنا کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اس نے ایسی سچی توبہ کی ہے کہ اگر اسے اہل مدینہ میں سے ستر افراد پر بھی تقسیم کیا جائے تو وہ ان کے لیے کافی ہو (ایسے افراد جنہوں نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہو)۔ کیا تو اس سے بھی افضل کوئی توبہ پاتا ہے جو اس نے اپنے بارے میں کی ہے (کہ اپنے فعل شنیع پر نادم ہو کر اپنے آپ کو سزا کے لیے پیش کر دیا ہے تا کہ آخرت کی سزا سے بچ سکے)۔ انہوں نے ابان سے فشکت علیها ثیابها کے الفاظ نقل نہیں کیے۔ محمد بن وزیر دمشقی، ولید نے اوزاعی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: فشکت علیها ثیابها اور اس پر اس کے کپڑے باندھ دیے گئے۔

3853۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً يَعْنِي مِنْ غَامِدٍ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ فَجَرْتُ فَقَالَ ارْجِعِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْغَدُ أَتَتْهُ فَقَالَتْ لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي[2] كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَوَاللهِ إِنِّي لَحُبْلَى فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ أَتَتْهُ فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي حَتَّى تَلِدِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فَقَالَتْ هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ فَقَالَ

1۔ ایک نسخہ میں نُصَلِّي ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں ان تُرَدِّدَنِي ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لَهَا ارْجِعِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَجَاءَتْ بِهِ وَقَدْ فَطَمَتْهُ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ يَأْكُلُهُ فَأَمَرَ بِالصَّبِيِّ فَدُفِعَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا وَأَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ وَكَانَ خَالِدٌ فِيمَنْ يَرْجُمُهَا فَرَجَمَهَا بِحَجَرٍ فَوَقَعَتْ قَطْرَةٌ مِنْ دَمِهَا عَلَى وَجْنَتِهِ فَسَبَّهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ وَأَمَرَ بِهَا فَصُلِّيَ عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ غامد سے تعلق رکھنے والی ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی (دراصل یہ وہی عورت ہے جس کا ذکر اوپر ہوا اور غامد قبیلہ جہینہ کا بطن ہے) اور اس نے یہ اقرار کیا: بلاشبہ میں نے زنا کیا ہے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تو واپس لوٹ جا۔ چنانچہ وہ واپس چلی گئی۔ پھر جب دوسرا دن آیا تو وہ پھر حاضر ہوئی اور کہنے لگی: شاید آپ مجھے واپس لوٹا دیں جیسا کہ آپ نے ماعز بن مالک کو واپس لوٹا دیا۔ قسم بخدا! میں (زنا سے) حاملہ ہوں۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے فرمایا: تو واپس چلی جا۔ پس وہ واپس لوٹ گئی۔ پھر جب آنے والا دن آیا تو وہ حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: تو واپس لوٹ جا یہاں تک کہ تو بچہ جن لے۔ پس وہ لوٹ گئی اور جب بچے کو جنم دیا۔ پھر بچے کو ساتھ لے کر حاضر ہوئی اور عرض کی: اس بچے کو میں نے جنم دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو واپس چلی جا اور اسے دودھ پلا۔ یہاں تک کہ تو اسے دودھ چھڑا لے۔ وہ پھر اسے لے کر آئی یہاں تک کہ وہ اسے دودھ چھڑا چکی تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی شے تھی وہ اسے کھا رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے بچے کے بارے حکم دیا اور اسے مسلمانوں میں سے ایک آدمی کے حوالے کر دیا گیا اور اس عورت کے بارے حکم دیا۔ اس کے لیے گڑھا کھودا گیا اور آپ کے حکم کے مطابق اسے رجم کر دیا گیا اور خالد ان لوگوں میں تھے جو اسے رجم کر رہے تھے۔ چنانچہ اسے ایک پتھر لگا اور خون کا ایک قطرہ ان کے رخسار پر جا گرا، تو انہوں نے اسے گالیاں دیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: اے خالد! ایسا کہنے سے رک جا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اس نے ایسی سچی توبہ کی ہے کہ اگر لوگوں سے ظلماً مال لینے والا بھی ایسی توبہ کرے تو اس کی مغفرت کر دی جائے۔ پھر اس کے بارے حکم ارشاد فرمایا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی گئی اور اسے دفن کیا گیا۔

3854۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ زَكَرِيَّا أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم رَجَمَ امْرَأَةً فَحُفِرَ لَهَا إِلَى الثَّنْدُوَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَفْهَمَنِي رَجُلٌ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْغَسَّانِيُّ جُهَيْنَةُ وَغَامِدٌ وَبَارِقٌ وَاحِدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد حُدِّثْتُ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ رَمَاهَا بِحَصَاةٍ مِثْلَ الْحِمَّصَةِ ثُمَّ قَالَ ارْمُوا وَاتَّقُوا الْوَجْهَ فَلَمَّا طَفِئَتْ أَخْرَجَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَقَالَ فِي التَّوْبَةِ نَحْوَ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ

ابن ابی بکرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک عورت کو رجم کیا تو اس کے لیے سینے تک گڑھا کھودا گیا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے عثمان سے مجھے بتایا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ غسانی نے کہا جہینہ، غامد اور بارق ایک ہی ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ مجھے عبدالصمد بن عبدالوارث کی جانب سے بتایا گیا ہے کہ زکریا بن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سلیم نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح ہمیں بیان کیا ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ پھر آپ ﷺ نے چنے کے دانے کی مثل کنکر اس کی طرف پھینکا اور پھر فرمایا: تم اسے (پتھر) مارو اور چہرے کو محفوظ رکھنا۔ پس جب وہ مرگئی تو اسے (گڑھے سے) باہر نکالا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اور توبہ کے بارے میں اسی طرح بیان کیا جیسا کہ حدیث بریدہ میں ہے۔

3855۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَكَانَ أَفْقَهَهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ إِلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے اسے بتایا کہ دو آدمی جھگڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ان میں سے ایک نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہمارے مابین کتاب اللہ سے فیصلہ فرمایئے اور دوسرے نے کہا اور وہ زیادہ سمجھ دار تھا۔ ہاں یا رسول اللہ! ﷺ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمایئے اور مجھے اجازت عطا فرمایئے کہ میں کچھ عرض کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو بات کر۔ اس نے عرض کی: میرا بیٹا اس کے پاس مزدور (ملازم) تھا۔ عسیف سے مراد اجیر یعنی اجرت پر کام کرنے والا ہے۔ تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم ہے۔ چنانچہ میں نے ایک سو بکریاں بمع اپنی ایک لونڈی کے بطور فدیہ اسے دی ہیں۔ پھر میں نے علماء سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر ایک سو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلاوطنی کی سزا ہے البتہ اس کی بیوی پر رجم ہے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں تم دونوں کے درمیان بالضرور کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ رہیں تیری بکریاں اور تیری لونڈی وہ تجھے واپس لوٹا دی جائیں گی۔ اور آپ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگائے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا اور آپ نے انیس اُسلمی کو حکم دیا کہ دوسرے آدمی کی بیوی کو لے آئے اور اگر وہ اقرار کر لے تو اسے رجم کر دے۔ چنانچہ اس نے اعتراف کر لیا تو آپ نے اسے رجم کر دیا۔

فائدہ: اس حدیث میں کتاب اللہ سے مراد آیت رجم ہے جس کی تلاوت بعد میں منسوخ ہوگئی۔ یا پھر اس سے مراد آپ ﷺ کا فیصلہ ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا فیصلہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا اپنی کتاب یعنی لوح محفوظ میں حکم ہے کیونکہ تعذیب کا ذکر آیت میں نہیں ہے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص 403 ج 17)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي رَجْمِ الْيَهُودِيَّيْنِ (دو یہودیوں کو رجم کرنے کا بیان)

3856- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الزِّنَا فَقَالُوا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَجَعَلَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَيْكَ فَرَفَعَهَا فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ کچھ یہودی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ کے پاس یہ ذکر کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: زنا کے بارے تم تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم انہیں رسوا اور ذلیل کرتے ہیں اور انہیں کوڑے لگائے جاتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا ہے۔ بلاشبہ اس میں رجم کا ذکر ہے۔ پس وہ تورات لے کر آئے اور انہوں نے اسے کھولا تو ان میں سے ایک نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور پھر اسے اس کے ماقبل اور مابعد کو پڑھنے لگے۔ تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: تو اپنا ہاتھ اٹھا۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے وہیں آیت رجم تھی۔ تب انہوں نے کہا: اے محمد! (ﷺ) آپ نے سچ کہا ہے اس میں آیت رجم ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے بارے فیصلہ دیا اور انہیں رجم کر دیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے اس آدمی کو دیکھا کہ وہ عورت پر اسے پتھروں سے بچانے کے لیے جھک جاتا تھا۔

3857- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرُّوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَهُودِيٍّ قَدْ حُمِّمَ وَجْهُهُ وَهُوَ يُطَافُ بِهِ فَنَاشَدَهُمْ مَا حَدُّ الزَّانِي فِي كِتَابِهِمْ قَالَ فَأَحَالُوهُ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَنَشَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا حَدُّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ فَقَالَ الرَّجْمُ وَلَكِنْ ظَهَرَ الزِّنَا فِي أَشْرَافِنَا فَكَرِهْنَا أَنْ يُتْرَكَ الشَّرِيفُ وَيُقَامُ عَلَى مَنْ دُونَهُ فَوَضَعْنَا هَذَا عَنَّا فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا مَا أَمَاتُوا مِنْ كِتَابِكَ[1]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: لوگ ایک یہودی کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے، درآنحالیکہ اس کا چہرہ سیاہ کیا ہوا تھا اور اسے پھرایا جا رہا تھا (تاکہ یہ خوب رسوا اور ذلیل ہو)۔ تو آپ ﷺ نے انہیں قسم دے کر پوچھا کہ ان کی کتاب میں زانی کی حد کیا ہے؟ تو اس نے کہا: رجم۔ لیکن ہمارے اشراف میں زنا عام ہو گیا تو ہم نے یہ پسند نہ کیا کہ شریف (یعنی بڑے آدمی) کو چھوڑ دیا جائے اور کمزور پر حد لگائی جائے۔ چنانچہ ہم نے اسے اپنے سے ختم کر دیا۔

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تب رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اسے رجم کیا گیا، پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ! میں پہلا شخص ہوں جس نے تیری کتاب کے اس حکم کو زندہ کیا جسے انہوں نے ختم کر دیا تھا۔

3858۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُودٍ[1]، فَدَعَاهُمْ فَقَالَ هٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فَقَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ قَالَ لَهُ نَشَدْتُكَ بِاللهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى أَهٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا وَلَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهٰذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِنَا الرَّجْمَ وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الرَّجُلَ الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الرَّجُلَ الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقُلْنَا تَعَالَوْا فَنَجْتَمِعُ عَلَى شَيْءٍ نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ فَاجْتَمَعْنَا عَلَى التَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ وَتَرَكْنَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِلَى قَوْلِهِ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هٰذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا إِلَى قَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ فِي الْيَهُودِ إِلَى قَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ فِي الْيَهُودِ إِلَى قَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ قَالَ هِيَ فِي الْكُفَّارِ كُلُّهَا يَعْنِي هٰذِهِ الْآيَةَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک یہودی کو گزارا گیا جس کا چہرہ سیاہ کیا گیا تھا اور اسے کوڑے لگائے گئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے انہیں بلایا اور ارشاد فرمایا: زانی کی حد تم اسی طرح پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے علماء میں سے ایک آدمی کو بلایا اور اسے فرمایا: میں تجھے اس اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی! کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی حد اسی طرح پاتے ہو؟ تو اس نے عرض کی: قسم بخدا! نہیں۔ اور اگر آپ مجھے اتنی بڑی قسم نہ دیتے تو میں آپ کو قطعاً نہ بتاتا ہماری کتاب میں زانی کی حد رجم ہے لیکن ہمارے اشراف میں زنا عام ہو گیا تو ہم جب کسی شریف (بڑے آدمی) کو پکڑتے تھے تو ہم اسے چھوڑ دیتے اور جب ہم کسی کمزور آدمی کو پکڑتے تو ہم اس پر حد قائم کرتے۔ پس ہم نے کہا: آؤ۔ ہم ایک شے پر اتفاق کر لیں جسے ہم شریف اور کمزور دونوں پر لاگو کریں گے۔ چنانچہ ہم نے چہرہ سیاہ کرنے اور کوڑے مارنے پر اجماع کر لیا اور ہم نے رجم کو چھوڑ دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں پہلا شخص ہوں گا جس نے تیرے ایک حکم کو زندہ کیا ہے جب کہ انہوں نے اسے ختم کر دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے بارے حکم دیا اور اسے رجم کیا گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: (ترجمہ) ''اے رسول مکرم! آپ کو یہ لوگ غمزدہ نہ کریں جو تیزی سے کفر میں داخل ہو رہے ہیں تا قولہ وہ کہتے ہیں اگر تمہیں یہ حکم (کوڑے مارنے کا حکم) دیا جائے تو اسے قبول کر لو اور اگر تمہیں یہ حکم نہ دیا جائے بلکہ رجم کا حکم دیا جائے تو چھوڑ دو، تا قولہ اور جس نے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کیا تو وہی کافر ہیں۔ یہ یہود کے بارے میں ہے، تا قولہ اور جنہوں نے

1۔ ایک نسخہ میں مجلود نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فیصلہ نہ کیا اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تو وہی ظالم ہیں۔ یہ بھی یہود کے بارے میں ہے۔ تا قولہ اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ نہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تو وہ ہی فاسق ہیں۔ فرمایا: یہ مکمل آیت کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

3859۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَى نَفَرٌ مِنْ يَهُودٍ فَدَعَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ إِلَى الْقُفِّ فَأَتَاهُمْ فِي بَيْتِ الْمِدْرَاسِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ رَجُلًا مِنَّا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ فَوَضَعُوا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ بِالتَّوْرَاةِ فَأُتِيَ بِهَا فَنَزَعَ الْوِسَادَةَ مِنْ تَحْتِهِ فَوَضَعَ التَّوْرَاةَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِكِ وَبِمَنْ أَنْزَلَكِ ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي بِأَعْلَمِكُمْ فَأُتِيَ بِفَتًى شَابٍّ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ الرَّجْمِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ یہود کی ایک جماعت حاضر خدمت ہوئی اور وہ رسول اللہ ﷺ کو قف (مدینہ طیبہ میں ایک وادی ہے) کی طرف بلا کر لے گئے اور آپ ﷺ ان کے ساتھ بیت المدراس (اس سے مراد وہ گھر ہے جس میں وہ تورات کا درس دیتے تھے) میں آئے۔ تو انہوں نے عرض کی: اے ابو القاسم! بے شک ہم میں سے ایک آدمی نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے۔ پس آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے تکیہ رکھا اور آپ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا: تورات لاؤ۔ تورات لائی گئی تو آپ نے تکیہ اپنے نیچے سے نکالا اور تورات اس پر رکھی۔ پھر فرمایا: میں تیرے ساتھ ایمان لایا اور اس کے ساتھ جس نے تجھے نازل فرمایا۔ پھر فرمایا: تم میرے پاس اپنے بڑے عالم کو بلاؤ تو ایک نوجوان کو لایا گیا (اور وہ عبداللہ بن صوریا تھا)۔ پھر (وہب نے) رجم کا واقعہ ذکر کیا جیسا کہ مالک عن نافع کی حدیث میں ہے۔

3860۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ مِمَّنْ يَتَّبِعُ الْعِلْمَ وَيَعِيهِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثُ مَعْمَرٍ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَ زَنَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اذْهَبُوا بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ فَإِنَّهُ نَبِيٌّ بُعِثَ بِالتَّخْفِيفِ فَإِنْ أَفْتَانَا بِفُتْيَا دُونَ الرَّجْمِ قَبِلْنَاهَا وَاحْتَجَجْنَا بِهَا عِنْدَ اللهِ قُلْنَا فُتْيَا نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَائِكَ قَالَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى أَتَى بَيْتَ مِدْرَاسِهِمْ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ قَالُوا يُحَمَّمُ وَيُجَبَّهُ وَيُجْلَدُ وَالتَّجْبِيهُ أَنْ يُحْمَلَ الزَّانِيَانِ عَلَى حِمَارٍ وَتُقَابَلَ أَقْفِيَتُهُمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ وَسَكَتَ شَابٌّ مِنْهُمْ فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ ﷺ سَكَتَ أَلَظَّ بِهِ النِّشْدَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَا أَوَّلُ مَا ارْتَخَصْتُمْ أَمْرَ اللهِ قَالَ زَنَى ذُو قَرَابَةٍ مِنْ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِنَا فَأَخَّرَ عَنْهُ الرَّجْمَ ثُمَّ زَنَى رَجُلٌ فِي أُسْرَةٍ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ رَجْمَهُ فَحَالَ قَوْمُهُ دُونَهُ وَقَالُوا لَا يُرْجَمُ صَاحِبُنَا حَتَّى تَجِيءَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِصَاحِبِكَ فَتَرَجُمَهُ فَاصْطَلَحُوا عَلَى هَذِهِ الْعُقُوبَةِ بَيْنَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِنِّي أَحْكُمُ بِمَا فِي التَّوْرَاةِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنَا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِمْ إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْهُمْ

محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر نے زہری سے، مزنیہ کے ایک آدمی نے کہا، دوسری سند سے احمد بن صالح، عنبسہ، یونس نے بیان کیا ہے کہ محمد بن مسلم نے کہا: میں نے مزنیہ کے ایک آدمی سے سنا جو کہ علم کی تلاش میں رہتا تھا اور اسے یاد بھی رکھتا تھا پھر معمر اور یونس دونوں اس پر متفق ہیں کہ ہم حضرت سعید بن المسیب کے پاس تھے تو آپ نے ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان فرمائی اور یہ حدیث معمر کی ہے اور وہ زیادہ مکمل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہود میں سے ایک آدمی اور ایک عورت نے زنا کیا تو ان میں سے بعض نے بعض کو کہا: ہمارے ساتھ اس نبی معظم کے پاس چلو، کیونکہ یہ نبی ہیں انہیں تخفیف (آسانی) کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے (یعنی دین کے مشقت آمیز احکام میں آسانی کرنے والا)۔ پس اگر انہوں نے ہمیں رجم سے کم کوئی فتویٰ دے دیا تو ہم اسے قبول کر لیں گے اور ہم اسے ہی اللہ تعالیٰ کے پاس حجت بنا لیں گے اور ہم کہیں گے یہ تیرے انبیاء میں سے ایک نبی کا فتویٰ ہے۔ چنانچہ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ اپنے صحابہ کے ہمراہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے عرض کی: اے ابو القاسم! آپ کیا رائے رکھتے ہیں ایسے مرد اور عورت کے بارے میں جن دونوں نے زنا کیا ہو؟ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ کوئی گفتگو نہیں فرمائی، یہاں تک کہ آپ ان کے درس دینے کی جگہ تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا: میں تمہیں اس اللہ تعالیٰ کے بارے قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی! تم اس کے بارے تورات میں کیا حکم پاتے ہو جو زنا کرے جب کہ وہ شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا: اس کا منہ سیاہ کیا جائے گا، اسے گدھے پر بٹھایا جائے گا اور اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔ تجبیہ کا معنی ہے کہ دونوں زانیوں کو گدھے پر سوار کیا جائے اور ان کی پشتیں آپس میں بالمقابل رکھی جائیں یعنی ایک کا منہ آگے کی طرف ہو اور دوسرے کا پیچھے کی جانب اور اسی طرح ان دونوں کو پھرایا جائے۔ ان میں سے ایک نوجوان خاموش رہا۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نے اس کو خاموش دیکھا تو اسے زیادہ سخت قسم دی۔ تب اس نے عرض کی: اے اللہ! جب آپ نے ہمیں قسم دے دی ہے بلاشبہ ہم تورات میں رجم کا ذکر پاتے ہیں۔ تب حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: پھر کون سا پہلا سبب ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم میں رخصت پیدا کر لی۔ اس نے جواب دیا: ہمارے ایک بادشاہ کے قرابت دار نے زنا کیا تو اس نے اس سے رجم کی سزا ٹال دی۔ پھر لوگوں کے خاندان میں ایک آدمی نے زنا کیا تو اس نے اسے رجم کرنا چاہا۔ تو قوم اس کے سامنے حائل ہو گئی اور لوگوں نے کہا: ہمارے اس ساتھی کو رجم نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ تم اپنے ساتھی کو بلاؤ اور اسے رجم کرو۔ پھر ان کے درمیان اس سزا پر صلح ہو گئی۔ تب حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اسی کے مطابق فیصلہ کروں گا جو تورات میں ہے۔ پس آپ نے ان دونوں کے بارے حکم دیا اور انہیں رجم کر دیا گیا۔ زہری نے کہا: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ آیت انہیں کے بارے میں نازل ہوئی: (ترجمہ) ''بے شک ہم نے تورات نازل فرمائی اس میں ہدایت اور نور ہے اسی کے مطابق وہ انبیاء فیصلے کرتے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کر لیا"۔ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں میں سے ہیں۔

3861- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَنَى رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَقَدْ أُحْصِنَا حِينَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدْ كَانَ الرَّجْمُ مَكْتُوبًا عَلَيْهِمْ فِي التَّوْرَاةِ فَتَرَكُوهُ وَأَخَذُوا بِالتَّجْبِيهِ يُضْرَبُ مِائَةً بِحَبْلٍ مَطْلِيٍّ بِقَارٍ وَيُحْمَلُ عَلَى حِمَارٍ وَجْهُهُ مِمَّا يَلِي دُبُرَ الْحِمَارِ فَاجْتَمَعَ أَحْبَارٌ مِنْ أَحْبَارِهِمْ فَبَعَثُوا قَوْمًا آخَرِينَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَلُوهُ عَنْ حَدِّ الزَّانِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ فَقَالَ فِيهِ قَالَ وَلَمْ يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ دِينِهِ فَيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ فَخُيِّرَ فِي ذَلِكَ قَالَ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ یہود کے ایک آدمی اور ایک عورت نے زنا کیا درآنحالیکہ وہ دونوں محصن (شادی شدہ) تھے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے، ان کی کتاب تورات میں رجم کا حکم لکھا ہوا تھا۔ پس انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور گدھے پر پیچھے منہ کر کے سوار کرنے کو اپنا لیا۔ پس زانی کو تارکول کے ساتھ رنگی ہوئی رسی کے ساتھ سو بار مارا جاتا تھا اور اسے گدھے پر بٹھایا جاتا تھا اور اس کا منہ گدھے کی پچھلی جانب ہوتا تھا۔ پس ان کے علماء میں سے کچھ علماء جمع ہوئے اور انہوں نے دوسرے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیج دیا اور یہ کہا کہ تم زانی کی حد کے بارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو۔ آگے پوری حدیث بیان کی اور اس میں کہا ہے (چونکہ) یہودی آپ کے دین کے پیرو نہیں ہیں، سو آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں لیکن اس بارے میں آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔ لہذا رب العالمین نے فرمایا: فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ یعنی اگر وہ آپ کے پاس اپنا مقدمہ پیش کریں تو آپ ان کے درمیان فیصلہ فرما دیں یا ان سے اعراض برت لیں۔

3862- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ مُجَالِدٌ أَخْبَرَنَا عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَتِ الْيَهُودُ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنْهُمْ زَنَيَا فَقَالَ ائْتُونِي بِأَعْلَمِ رَجُلَيْنِ مِنْكُمْ فَأَتَوْهُ بِابْنَيْ صُورِيَا فَنَشَدَهُمَا كَيْفَ تَجِدَانِ أَمْرَ هَذَيْنِ فِي التَّوْرَاةِ قَالَا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمُكْحُلَةِ رُجِمَا قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تَرْجُمُوهُمَا قَالَا ذَهَبَ سُلْطَانُنَا فَكَرِهْنَا الْقَتْلَ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّهُودِ فَجَاءُوا بِأَرْبَعَةٍ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمُكْحُلَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهِمَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا بِالشُّهُودِ فَشَهِدُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ بِنَحْوٍ مِنْهُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ یہودی اپنے میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر آئے، ان دونوں نے زنا کیا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے میں سے دو علماء کو میرے پاس لے آو۔ چنانچہ وہ صوریا کے دو بیٹوں کو لے آئے۔ تو آپ نے ان دونوں کو قسم دے کر پوچھا: تم تورات میں ان دونوں (زانیوں) کے بارے کیا حکم پاتے ہو؟ تو ان دونوں نے عرض کی: ہم تورات میں یہ پاتے ہیں کہ جب چار آدمی شہادت دیں کہ انہوں نے مرد کے ذکر کو عورت کی فرج میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس طرح دیکھا ہے جس طرح سلائی سرمہ دانی میں تو ان دونوں کو رجم کر دیا جائے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں کو کون سی شے روک رہی ہے کہ تم ان دونوں کو رجم کرو۔ ان دونوں نے جواب دیا ہماری سلطنت ختم ہو چکی ہے، لہٰذا ہم نے قتل کو ناپسند کیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے گواہوں کو بلایا۔ پس چار گواہ حاضر ہوئے اور انہوں نے شہادت دی کہ انہوں نے اس کے ذکر کو اس کی فرج میں اس طرح دیکھا ہے جیسے سلائی سرمہ دانی میں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے لیے رجم کا فیصلہ فرما دیا۔

وہب بن بقیہ نے ہشیم عن مغیرہ عن ابراہیم والشعبی عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں فدعا بالشهود فشهدوا۔ وہب بن بقیہ نے ہشیم عن ابی شبرمہ عن الشعبی کی سند سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

3863۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسَنٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ رَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةً زَنَيَا[1]

ابن جریج نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابو الزبیر سے سنا اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے یہود میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو رجم کیا، ان دونوں نے زنا کیا تھا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِحَرِيمِهِ (اس آدمی کا بیان جو اپنی محرم کے ساتھ زنا کرتا ہے)

3864۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَطُوفُ عَلَى إِبِلٍ لِي ضَلَّتْ إِذْ أَقْبَلَ رَكْبٌ أَوْ فَوَارِسُ مَعَهُمْ لِوَاءٌ فَجَعَلَ الْأَعْرَابُ يُطِيفُونَ بِي لِمَنْزِلَتِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَوْا قُبَّةً فَاسْتَخْرَجُوا مِنْهَا رَجُلًا فَضَرَبُوا عُنُقَهُ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَذَكَرُوا أَنَّهُ أَعْرَسَ بِامْرَأَةِ أَبِيهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے اس اثناء میں کہ میں اپنے گمشدہ اونٹوں کی تلاش میں گھوم پھر رہا تھا کہ سواروں کی ایک جماعت آئی، ان کے پاس ایک جھنڈا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ میرا تعلق اور قریب ہونے کی وجہ سے وہ اعرابی لوگ میرے ارد گرد ہونے لگے۔ پھر وہ ایک قبہ (گنبد) کے پاس آئے اور وہاں سے ایک آدمی کو نکالا اور اس کی گردن مار دی۔ میں نے اس کے (سبب کے) بارے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: اس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے۔ (یعنی جاہلیت کے رواج کے مطابق اس نے اسے حلال تصور کیا ہے اور یہ مرتد ہو گیا ہے۔ اس لیے ہم نے اسے قتل کر دیا ہے)۔

3865۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قُسَيْطٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ أَبِيهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ

حضرت یزید بن براء رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا، میں اپنے چچا سے ملا اور ان کے پاس ایک جھنڈا تھا تو میں نے ان سے پوچھا: تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے کہ میں اس کی گردن مار دوں اور اس

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کا مال لے لوں۔

فائدہ: خطابی نے بیان کیا ہے کہ ایسے آدمی کے بارے میں علماء کے مابین خاصہ اختلاف ہے۔ حسن بصری نے کہا ہے کہ اس پر حد ہوگی۔ یہی قول امام مالک اور شافعی رحمہا اللہ تعالیٰ کا ہے۔ امام احمد نے فرمایا: اسے قتل کر دیا جائے گا اور اس کا مال لے لیا جائے گا۔ اسی طرح اسحاق نے بھی ظاہر حدیث کے مطابق کہا ہے۔ سفیان ثوری نے کہا کہ اگر نکاح گواہوں کی موجودگی میں ہوا ہے تو پھر حد ساقط ہو جائے گی۔ امام اعظم ابوحنیفہ نے فرمایا: اسے تعزیر لگائی جائے گی اور حد نہیں ہوگی اور صاحبین نے فرمایا ہے کہ اگر اس نے بالارادہ یہ عمل کیا ہے تو پھر اس پر حد ہوگی۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ (اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے کا بیان)

3866۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْكُوفَةِ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكَ بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ فَوَجَدُوهُ قَدْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَجَلَدَهُ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ كَتَبْتُ إِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ بِهَذَا

حبیب بن سالم سے روایت ہے کہ ایک آدمی تھا جس کا نام عبدالرحمن بن حنین تھا، اس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کر لیا، تو اسے حضرت نعمان بن بشیر کے پاس پیش کیا گیا وہی اس وقت کوفہ کے امیر تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں تیرے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کی طرح فیصلہ کروں گا۔ اگر تیری بیوی نے اسے تیرے لیے حلال قرار دیا تھا (یعنی تجھے اس کے ساتھ وطی کرنے کی اجازت دی تھی) تو میں تجھے ایک سو کوڑے (بطور حد) لگاؤں گا اور اگر اس نے تیرے لیے اسے حلال نہیں کیا تو میں تجھے پتھروں کے ساتھ رجم کروں گا۔ پس انہوں نے تحقیق میں یہ پایا کہ بیوی نے اسے اس کے ساتھ وطی کی اجازت دے رکھی تھی۔ چنانچہ آپ نے اسے سو کوڑے لگائے۔ قتادہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حبیب بن سالم کی طرف اس کے بارے لکھا تو انہوں نے میری طرف یہی حدیث لکھ بھیجی۔

3867۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جُلِدَ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ایسے آدمی کے بارے میں جو اپنی بیوی کی لونڈی کے ساتھ جماع کرتا ہے کہ اگر بیوی نے اسے اس کی اجازت دے رکھی ہو تو اسے سو کوڑے لگائے جائیں اور اگر اجازت نہ ہو تو پھر میں اسے رجم کروں گا۔

فائدہ: خطابی نے کہا: یہ حدیث غیر متصل ہے اور اس کے مطابق عمل نہیں ہے۔

3868۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا فَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ وَسَلَّامٌ عَنِ الْحَسَنِ هَذَا الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرْ يُونُسُ وَمَنْصُورٌ قَبِيصَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ الدِّرْهَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهِ لِسَيِّدَتِهَا

سلمہ بن محبق سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی کے ساتھ جماع کیا تھا کہ اگر اس نے اسے مجبور کیا ہے تو پھر وہ آزاد ہے اور اس کے ذمہ اس کی مالکہ کے لیے اس جیسی لونڈی ہوگی اور اگر لونڈی نے اس کی مطاوعت کی ہے (یعنی خوشی سے یہ عمل کرایا ہے) تو پھر یہ لونڈی اس کی ہوگی اور اسی کی مثل لونڈی اس کی مالکہ کے لیے اس کے ذمہ لازم ہوگی۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یونس بن عبید، عمرو بن دینار، منصور بن زاذان اور سلام نے حسن سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے لیکن یونس اور منصور نے قبیصہ کا ذکر نہیں کیا۔

علی بن حسین درہمی عبدالاعلیٰ نے سعید عن قتادہ عن الحسن عن سلمہ بن محبق عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے مگر اس میں یہ کہا ہے کہ اگر اس لونڈی نے خوشی سے یہ عمل کرایا ہے تو پھر وہ اس کی مثل ایک اور لونڈی آدمی کے مال سے اس کی مالکہ کے لیے ہوگی۔

بَاب فِيمَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ (جو قوم لوط جیسا عمل کرے اس کے حکم کا بیان)

3869۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مِثْلَهُ وَرَوَاهُ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے تم اس حال میں پاؤ کہ وہ قوم لوط سا عمل کر رہا ہے (یعنی لواطت کر رہا ہے) تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی طرح روایت کیا ہے اور عبادہ بن منصور نے عکرمہ عن ابن عباس کی سند سے اسے مرفوع روایت کیا ہے اور ابن جریج نے ابراہیم بن داؤد بن حصین عن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے اسے مرفوع نقل کیا ہے۔

فائدہ: ترمذی نے بیان کیا ہے کہ لوطی کی سزا میں اختلاف ہے۔ ایک قوم کا خیال ہے کہ اس کی سزا رجم ہے چاہے وہ محصن ہو یا نہ ہو۔ سفیان ثوری نے کہا ہے کہ اس کی سزا زنا کی طرح ہے کوڑے یا رجم۔ یہی قول امام شافعی کا ہے اور تیسرا قول

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یہ ہے کہ اس کی سزا تعزیری کوڑے ہیں۔ جصاص نے احکام القرآن میں کہا ہے کہ پہلا قول امام مالک اور لیث کا ہے، دوسرا صالحین اور امام شافعی کا ہے اور تیسرا قول امام اعظم ابوحنیفہ کا ہے۔ واللہ اعلم

3870۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدًا يُحَدِّثَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْبِكْرِ يُؤْخَذُ[1] عَلَى اللُّوطِيَّةِ قَالَ يُرْجَمُ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدِيثُ عَاصِمٍ يُضَعِّفُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو[2]

ابن خثیم نے بیان کیا ہے کہ میں نے سعید بن جبیر اور مجاہد دونوں کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے کہا: اگر غیر شادی شدہ آدمی لواطت کرتے ہوئے پکڑا جائے تو اسے رجم کیا جائے گا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عاصم کی حدیث عمرو بن ابی عمرو کی حدیث کو کمزور کرتی ہے۔

بَاب فِيمَنْ أَتَى بَهِيمَةً (اس کے حکم کا بیان جو چوپائے سے بدکاری کرے)

3871۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ قَالَ مَا أُرَاهُ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذَلِكَ الْعَمَلُ قَالَ أَبُو دَاوُد لَيْسَ هَذَا بِالْقَوِيِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جو چوپائے کے ساتھ برا فعل کرے تو تم اسے قتل کر دو اور اس کے ساتھ چوپائے کو بھی مار دو۔ حضرت عکرمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اس میں چوپائے کا کیا جرم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میرا خیال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے یہ صرف اس لیے فرمایا کہ آپ ﷺ نے یہ ناپسند کیا کہ اس جانور کا گوشت کھایا جائے درآنحالیکہ اس کے ساتھ یہ عمل کیا گیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا: یہ روایت قوی نہیں ہے۔

فائدہ: ائمہ اربعہ کا موقف یہ ہے کہ جس کسی نے چوپائے کے ساتھ ایسا عمل کیا اسے تعزیر لگائی جائے گی اور اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور حدیث زجر و توبیخ پر محمول ہے۔

3872۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ شَرِيكًا وَأَبَا الْأَحْوَصِ وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثُوهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ حَدٌّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ عَطَاءٌ وَقَالَ الْحَكَمُ أَرَى أَنْ يُجْلَدَ وَلَا يُبْلَغَ بِهِ الْحَدَّ وَقَالَ الْحَسَنُ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي قَالَ أَبُو دَاوُد حَدِيثُ عَاصِمٍ يُضَعِّفُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جس کسی نے چوپائے کے ساتھ برا فعل کیا اس پر حد نہیں ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح علاء نے بھی کہا ہے اور حکم نے کہا ہے کہ میرا خیال ہے اسے کوڑے لگائے جائیں گے اور ان کی تعداد

1۔ دیگر نسخوں میں یُوجَدُ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں قال ابو داؤد الخ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حد کے کوڑے سے کم رکھی جائے گی اور حسن نے کہا ہے کہ وہ آدمی زانی کی طرح ہے۔ (لہٰذا اس کی طرح اس کی سزا بھی ہو گی)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ عاصم کی حدیث عمرو بن ابی عمرو کی حدیث کو کمزور کر رہی ہے۔

بَابُ إِذَا أَقَرَّ الرَّجُلُ بِالزِّنَا وَلَمْ تُقِرَّ الْمَرْأَةُ

اس کا بیان کہ آدمی زنا کا اقرار کرے اور عورت اقرار نہ کرے

3873۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ سَمَّاهَا لَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْ أَنْ تَكُونَ زَنَتْ فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ کے پاس یہ اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت سے زنا کیا ہے اور اس نے اس عورت کا نام بھی لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کی طرف حکم بھیجا (وہ حاضر خدمت ہوئی) تو آپ ﷺ نے اس سے اس کے بارے پوچھا تو اس نے اس سے انکار کر دیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس آدمی کو حد کے کوڑے لگائے اور اس عورت کو چھوڑ دیا۔

فائدہ: مرد کو اپنے اقرار کی وجہ سے حد لگائی گئی تو چونکہ اقرار حجت متعدیہ نہیں ہے اس لیے عورت کے انکار کی صورت میں یہ اقرار اس پر حد جاری کرنے کے لیے کافی نہیں۔ لہٰذا آپ نے اسے چھوڑ دیا۔

3874۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرْدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ فَيَّاضٍ الْأَبْنَاوِيِّ[1] عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَرَّ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَلَدَهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بکر بن لیث کا ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے چار مرتبہ اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت سے زنا کیا ہے۔ پس آپ ﷺ نے اسے سو کوڑے لگائے۔ وہ آدمی غیر شادی شدہ تھا۔ پھر آپ نے اس عورت کے خلاف گواہ طلب کیے تو اس عورت نے کہا: قسم بخدا! یا رسول اللہ ﷺ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے حد قذف کے اسی کوڑے لگائے (یعنی اس آدمی نے عورت کو بدنام کرنے کے لیے یہاں تک غلو کیا کہ اپنے اوپر حد زنا کے کوڑے بھی برداشت کر لیے لیکن بالآخر گواہ پیش نہ کر سکنے کی وجہ سے اس کی افترا پردازی ظاہر ہو گئی جو کہ اس کے لیے حد قذف کا موجب بنی تو اسے حد قذف بھی لگائی گئی تا کہ دوسروں کے لیے باعث عبرت بن جائے اور پھر کوئی کسی کو بلا وجہ ایسے شرمناک فعل میں ملوث کرنے کی جرأت نہ کرے)۔

1۔ ایک نسخہ میں الأنباری ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ دُونَ الْجِمَاعِ فَيَتُوبُ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَهُ الْإِمَامُ

اس آدمی کا بیان جو کسی عورت سے چھیڑ چھاڑ کرے مگر جماع نہ کرے اور پھر امام (حاکم) کے مواخذہ سے پہلے توبہ کر لے

3875- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا قَالَ عَبْدُ اللهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ فَأَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هَذَا فَأَقِمْ عَلَيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ سَتَرَ اللهُ عَلَيْكَ لَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ كَافَّةً فَقَالَ لِلنَّاسِ كَافَّةً

علقمہ اور اسود دونوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: میں نے مدینہ کے اس کنارے پر ایک عورت کا پیچھا کیا اور میں نے اس سے ہر طرح کے مزے لوٹے (یعنی بوس و کنار اور دیگر ایسے ہی معاملات) مگر میں نے اس سے جماع نہیں کیا۔ سو اب میں حاضر ہوں آپ جو چاہیں مجھ پر حکم نافذ فرمائیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تجھ پر پردہ ڈالا ہے اگر تو بھی اپنے آپ پر پردہ ڈال لیتا (یعنی اس کا اظہار نہ کرتا تو بہتر ہوتا) اور حضور نبی کریم ﷺ نے تو اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پس وہ آدمی چلا گیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے پیچھے ایک آدمی کو بھیجا اور اسے بلایا اور اس پر یہ آیت تلاوت فرمائی: وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ الآیہ (یعنی نماز قائم کرو دن کی دونوں طرفوں میں اور رات کی تاریکی میں۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں) تو وہاں موجود لوگوں میں سے آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا یہ اس کے لیے خاص ہے یا تمام لوگوں کے لیے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی حکم تمام لوگوں کے لیے ہے۔

بَابٌ فِي الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ (غیر محصنہ لونڈی زنا کرے تو اس کے حکم کا بیان)

3876- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ

حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما دونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لونڈی کے بارے پوچھا گیا جب کہ وہ زنا کرے اور محصنہ نہ ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ زنا کرے تو تم اسے کوڑے لگاؤ۔ پھر اگر وہ زنا کرے تو تم اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ زنا کرے تو تم اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ زنا کرے تو پھر تم اسے بیچ دو اگرچہ ایک رسی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے عوض ہی ہو۔ ابن شہاب نے کہا ہے کہ تیسری یا چوتھی بار کے بارے میں نہیں جانتا اور ضفیر کا معنی رسی ہے (یعنی میں یہ نہیں جانتا کہ آپ نے لونڈی کو بیچنے کا حکم تیسری بار دیا یا چوتھی بار)۔

3877۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَحُدَّهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ فَإِنْ عَادَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَلْيَجْلِدْهَا وَلْيَبِعْهَا بِضَفِيرٍ أَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِي كُلِّ مَرَّةٍ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابُ اللهِ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابُ اللهِ ثُمَّ لِيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے حد لگائے اور وہ اسے صرف عار دلانے اور گالی گلوچ دینے پر اکتفاء نہ کرے۔ آپ نے یہ تین بار فرمایا اور اگر چوتھی بار پھر وہ یہ عمل کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے کوڑے لگائے اور اسے فروخت کر دے (اگرچہ) بالوں کی ایک رسی کے عوض ہی ہو۔

ابن نفیل، محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق عن سعید بن ابی سعید مقبری عن ابیہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ آپ نے ہر بار فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ اسے کتاب اللہ کے حکم کے مطابق سزا دے (یعنی اسے پچاس کوڑے لگائے کیونکہ اس کی حد آزاد کی نسبت نصف ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ اور وہ صرف ڈانٹ ڈپٹ کرنے پر ہی اکتفا نہ کرے اور آپ نے چوتھی بار فرمایا: اگر وہ پھر یہ فعل کرے تو اسے کتاب اللہ کے حکم کے مطابق سزا دے اور پھر چاہیے کہ اسے بیچ دے اگرچہ بالوں کی ایک رسی کے عوض ہی ہو)

بَابٌ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْمَرِيضِ (مریض پر حد قائم کرنے کا بیان)

3878۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ اشْتَكَى رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى أُضْنِيَ فَعَادَ جِلْدَةً عَلَى عَظْمٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ جَارِيَةٌ لِبَعْضِهِمْ فَهَشَّ لَهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالُ قَوْمِهِ يَعُودُونَهُ أَخْبَرَهُمْ بِذَلِكَ وَقَالَ اسْتَفْتُوا لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَإِنِّي قَدْ وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَةٍ دَخَلَتْ عَلَيَّ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَالُوا مَا رَأَيْنَا بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مِنَ الضُّرِّ مِثْلَ الَّذِي هُوَ بِهِ لَوْ حَمَلْنَاهُ إِلَيْكَ لَتَفَسَّخَتْ عِظَامُهُ مَا هُوَ إِلَّا جِلْدٌ عَلَى عَظْمٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذُوا لَهُ مِائَةَ شِمْرَاخٍ فَيَضْرِبُوهُ بِهَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے مجھے بتایا ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے انصار صحابہ کرام میں سے بعض نے خبر دی ہے کہ ان میں سے ایک آدمی بیمار ہوا یہاں تک کہ وہ بیماری کے سبب انتہائی لاغر اور بدحال ہو گیا (اس کا گوشت ختم ہو جانے کی وجہ سے ایسا ہو گیا) گویا وہ ہڈیوں پر چمڑا ہے۔ پس کسی کی لونڈی اس کے پاس گئی۔ اس کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں اس کی رغبت پیدا ہوئی اور اس نے اس کے ساتھ برا فعل کر لیا۔ پھر جب اس کی قوم کے کچھ لوگ اس کی تیمارداری کے لیے اس کے پاس گئے تو اس نے اس کے بارے انہیں بتایا اور کہا کہ تم میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ طلب کرو، کیونکہ میں نے اس لونڈی کے ساتھ زنا کیا ہے جو میرے پاس آئی۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کا تذکرہ کیا اور ساتھ یہ عرض کی کہ لوگوں میں سے کسی میں ہم نے ایسا مرض نہیں دیکھا جس طرح کا مرض اسے لگا ہوا ہے۔ اگر ہم اسے آپ کے پاس اٹھا کر بھی لائیں تو یقیناً اس کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں۔ کیونکہ وہ فقط ہڈیوں پر جلد ہے (اس میں گوشت باقی نہیں رہا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا کہ اس کے لیے سو ٹہنیاں لے لو اور ایک ہی دفعہ ان کے ساتھ اسے مارو۔

فائدہ: خطابی نے کہا ہے کہ بعض علماء نے اس حدیث کے ظاہر سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ اگر مریض کو سو ٹہنیاں اکٹھی کر کے ایک ہی بار ماری جائے تو اس کی حد پوری ہو جائے گی لیکن امام مالک اور احناف نے کہا ہے کہ معروف حد صرف ایک ہے جو کہ تندرست اور مریض سب کے لیے برابر ہے اور مزید یہ کہ اگر مریض کے لیے ایسا جائز ہے تو پھر حاملہ عورت کے لیے اسی طرح کرنا جائز ہونا چاہیے حالانکہ اس پر اجماع ہے کہ حاملہ کے حق میں یہ جائز نہیں لہٰذا مریض کے حق میں بھی یہ جائز نہ ہوگا۔ (مذکورہ واقعہ فقط اس آدمی کے ساتھ خاص ہوگا۔ واللہ اعلم)

3879۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ فَجَرَتْ جَارِيَةٌ لِآلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا عَلِيُّ انْطَلِقْ فَأَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا بِهَا دَمٌ يَسِيلُ لَمْ يَنْقَطِعْ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَفَرَغْتَ قُلْتُ أَتَيْتُهَا وَدَمُهَا يَسِيلُ فَقَالَ دَعْهَا حَتَّى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى فَقَالَ فِيهِ قَالَ لَا تَضْرِبْهَا حَتَّى تَضَعَ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی آل میں سے کسی کی لونڈی نے زنا کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جاؤ اور اس پر حد قائم کر دے۔ چنانچہ میں گیا اور ابھی اس کا خون (نفاس) جاری تھا ابھی تک وہ ختم نہیں ہوا تھا تو میں واپس آگیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا تو فارغ ہو گیا ہے (یعنی حد لگا چکا ہے)۔ میں نے عرض کی: میں اس کے پاس گیا اور ابھی اس کا خون جاری تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا خون ختم ہو جائے پھر اس پر حد قائم کر دینا اور تم بھی اپنی لونڈیوں پر حدود قائم کیا کرو۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح اسے ابوالاحوص نے عبدالاعلیٰ سے روایت کیا ہے اور اسے شعبہ نے بھی عبدالاعلیٰ سے روایت کیا ہے اور اس میں کہا ہے کہ آپ نے فرمایا: تو اسے نہ مار یہاں تک کہ وہ حمل وضع کر لے۔ لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ فِي حَدِّ الْقَذْفِ (حد قذف کا بیان)

3880۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ وَهَذَا حَدِيثُهُ أَنَّ ابْنَ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النَّبِیُّ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ فَذَکَرَ ذٰلِكَ وَتَلَا تَعْنِی الْقُرْآنَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ أَمَرَ بِالرَّجُلَیْنِ وَالْمَرْأَةِ فَضُرِبُوا حَدَّهُمْ حَدَّثَنَا النُّفَیْلِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ لَمْ یَذْکُرْ عَائِشَةَ قَالَ فَأَمَرَ بِرَجُلَیْنِ وَامْرَأَةٍ مِمَّنْ تَکَلَّمَ بِالْفَاحِشَةِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَمِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ قَالَ النُّفَیْلِیُّ وَیَقُولُوْنَ الْمَرْأَةُ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب میری برأت سے متعلقہ (دس آیات) نازل ہوئیں تو حضور نبی مکرم ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور آپ نے اس کا تذکرہ کیا اور قرآن کریم کی آیات تلاوت فرمائیں اور جب آپ منبر سے نیچے اترے تو آپ نے دو مردوں اور ایک عورت کے بارے حکم فرمایا تو انہیں ان کی حد لگادی گئی۔

نفیلی، محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے یہ حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا اور یہ کہا کہ آپ ﷺ نے ان میں سے دو مردوں اور ایک عورت کے بارے حکم فرمایا جنہوں نے فحش گفتگو کی تھی۔ وہ حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ تھے۔ نفیلی نے بیان کیا ہے کہ لوگ کہتے ہیں: وہ عورت حمنہ بنت جحش تھیں۔

فائدہ: حد قذف سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی پر زنا کی تہمت عائد کرے اور پھر اپنا دعویٰ ثابت نہ کر سکے تو اس کے لیے اسی کوڑے سزا ہے اور یہی حد قذف ہے اور یہ اس لیے مقرر کی گئی ہے تاکہ کسی کو محض عناد اور بغض کی وجہ سے کسی کی عزت کو مجروح کرنے کی جرأت نہ ہو۔ واللہ اعلم

بَابُ الْحَدِّ فِی الْخَمْرِ (خمر (شراب) کی حد کا بیان)

3881۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَهٰذَا حَدِیْثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ رُکَانَةَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ یَقِتْ فِی الْخَمْرِ حَدًّا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شَرِبَ رَجُلٌ فَسَکِرَ فَلُقِیَ یَمِیْلُ فِی الْفَجِّ فَانْطُلِقَ بِهِ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَلَمَّا حَاذٰی بِدَارِ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَی الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهُ فَذُکِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَضَحِكَ وَقَالَ أَفَعَلَهَا وَلَمْ یَأْمُرْ فِیْهِ بِشَیْءٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ هٰذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْمَدِیْنَةِ حَدِیْثُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ هٰذَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے کی صورت میں حد کی معین مقدار بیان نہیں فرمائی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ ایک آدمی نے شراب پی اور وہ نشے میں تھا۔ پس وہ (لوگوں سے) ملا اس حال میں کہ وہ راستے میں (دائیں بائیں) جھک رہا تھا۔ پس اسے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس لے جایا گیا تو جب وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے پہنچا تو وہ ہاتھ سے نکل گیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہو کر ان سے چمٹ گیا۔ پس اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا گیا تو آپ خوب ہنسے اور فرمایا: کیا اس نے اس طرح کیا ہے اور آپ نے اس کے بارے کوئی حکم نہ دیا۔ ابوداؤد نے کہا: یہ حدیث ان میں سے ہے جنہیں بیان کرنے میں اہل مدینہ منفرد ہیں اور یہ حسن بن علی کی حدیث ہے۔

فائدہ: حضور نبی مکرم ﷺ نے شراب کی حد کی معین مقدار بیان نہیں فرمائی بلکہ آپ چالیس سے اسی کوڑوں تک کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سزا دیتے تھے اور پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حد قذف پر قیاس کرتے ہوئے اس کی مقدار اسی کوڑے مقرر کی گئی اور اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہوا۔ اور حدیث میں مذکور آدمی کو سزا نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ نہ اس نے شراب پینے کا اقرار کیا تھا اور نہ اس کے خلاف کوئی شہادت قائم ہوئی اور محض لوگوں کی خبر پر جب کہ اس پر کامل شہادت نہ ہو حد جاری نہیں ہو سکتی۔ واللہ اعلم

3882۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقُولُوا هَكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ أَبِي نَاجِيَةَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ بَعْدَ الضَّرْبِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ بَكِّتُوهُ فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ مَا اتَّقَيْتَ اللهَ مَا خَشِيتَ اللهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَلَكِنْ قُولُوا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ الْكَلِمَةَ وَنَحْوَهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا درآنحالیکہ اس نے شراب پی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے مارو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم میں سے بعض نے اپنے ہاتھ سے مارا، بعض نے جوتے سے مارا اور بعض نے اپنے کپڑے سے مارا۔ پس جب فارغ ہوئے تو قوم میں سے کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس طرح نہ کہو تم اس پر شیطان کی معاونت نہ کرو (کیونکہ وہ آدمی اس طرح کے کلمات سن کر رحمت سے مایوس ہو جائے گا اور معاصی میں لگ جائے گا۔ یہی اس کے خلاف شیطان کی مدد ہے)۔

محمد بن داود بن ابی ناجیہ اسکندرانی، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، حیوہ بن شریح اور ابن لہیعہ نے ابن الہاد سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ اس میں بعد الضرب کے الفاظ ہیں (یعنی مارنے کے بعد اس طرح نہ کہو) پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: تم اسے جھڑکو اور عار دلاؤ۔ تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ کہنے لگے: تو نے اللہ تعالیٰ کے لیے تقویٰ اختیار نہیں کیا، تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا اور تو نے رسول اللہ ﷺ سے شرم و حیاء نہیں کی۔ پھر انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور اس کے آخر میں یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: البتہ تم یہ کہو: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما اور بعض نے اسی طرح کلمات کی کمی بیشی کی ہے۔

3883۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ الْمَعْنَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ دَعَا النَّاسَ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ النَّاسَ قَدْ دَنَوْا مِنَ الرِّيفِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْقُرَى وَالرِّيفِ فَمَا تَرَوْنَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ نَرَى أَنْ تَجْعَلَهُ كَأَخَفِّ الْحُدُودِ فَجَلَدَ فِيهِ ثَمَانِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ أَبِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ جَلَدَ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ أَرْبَعِينَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ضَرَبَ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ الْأَرْبَعِينَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے شراب پینے کی صورت میں ٹہنیوں اور جوتیوں سے حد جاری فرمائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (حد شراب میں) چالیس کوڑے لگائے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ نے لوگوں کو بلایا اور انہیں فرمایا: بے شک لوگ سرسبز و شاداب پھلوں والی زمین کے قریب ہو گئے اور مسدد کی روایت میں ہے کہ لوگ شہروں اور پھلوں والی زمین کے قریب ہو گئے ہیں۔ (مراد یہ ہے کہ کثرت فتوحات کے سبب خوشحالی آ چکی ہے اور لوگ شراب کثرت سے پینے لگے ہیں)۔ پس تم حد شرب کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ (مقصود یہ تھا کہ اس کی مقدار میں اضافہ کر کے اس کی شدت میں اضافہ کیا جائے تا کہ لوگ خوف کے سبب شراب پینے سے باز رہیں) تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا: ہماری رائے یہ ہے کہ آپ اسے حدود میں سے سب سے خفیف حد کی مثل کر دیں (اور وہ حد قذف ہے اس کے لیے اسی کوڑے نص سے ثابت ہیں)۔ چنانچہ آپ نے حد شراب میں اسی کوڑے مقرر کر دیئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے ابن عروبہ نے قتادہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ٹہنیوں اور جوتیوں کے ساتھ چالیس کوڑے لگائے اور اسے شعبہ نے قتادہ عن انس عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے کہ آپ نے دو ٹہنیوں کے ساتھ چالیس بار مارا۔ (یہاں یہ بھی ہے کہ آپ نے دو ٹہنیوں کو جمع کر کے چالیس بار مارا تو یہ مجموعی تعداد اسی ہو گئی)۔

3884۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الدَّانَاجُ حَدَّثَنِي حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ هُوَ أَبُو سَاسَانَ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ آخَرُ فَشَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ رَآهُ شَرِبَهَا يَعْنِي الْخَمْرَ وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتَّى شَرِبَهَا فَقَالَ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْحَسَنِ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ قَالَ فَأَخَذَ السَّوْطَ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ فَلَمَّا بَلَغَ أَرْبَعِينَ قَالَ حَسْبُكَ جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ أَحْسَبُهُ قَالَ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ

حضین بن منذر رقاشی جو کہ ابو ساسان ہیں، نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا تو وہاں ولید بن عقبہ کو لایا گیا اور اس پر حمران اور ایک دوسرے آدمی نے شہادت دی۔ پس ان میں سے ایک نے یہ شہادت دی کہ اس نے اسے دیکھا ہے کہ اس نے شراب پی ہے اور دوسرے نے یہ شہادت دی کہ اس نے شراب کی قے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اس نے قے تبھی کی ہے کہ اس نے شراب پی ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس پر حد قائم کر دو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسے حد لگا دو تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جو خلافت کی سہولیات اور منفعتوں کا والی ہے اسے چاہیے کہ وہ اس کی شدائد اور بوجھ کا بھی والی بنے (یعنی یہ حد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خود لگانی چاہیے)۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن جعفر سے کہا کہ اس پر حد جاری کر دو۔ پس انہوں نے کوڑا لیا اور اسے مارنے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ساتھ گنتے رہے۔ جب وہ چالیس تک پہنچے تو آپ نے فرمایا: بس رک جا تیرے لیے یہ کافی ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے چالیس کوڑے لگائے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی لگائے اور یہ سب سنت ہیں اور یہ (اسی کوڑے) میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہیں۔

فائدہ: صحیح بخاری میں عبداللہ بن عدی ابن الخیار سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اسی کوڑے لگائے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معروف موقف یہی ہے کہ حد شراب میں اسی کوڑے ہیں اور مشہور قول یہی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حد شراب میں اسی کوڑے لگانے کا اشارہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی دیا تھا اور یہ سب اس روایت کی ترجیح کا سبب ہیں جس میں یہ ہے کہ ولید کو اسی کوڑے لگائے گئے۔ واللہ اعلم

3885۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ الدَّانَاجِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ جَلَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَكَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ الْأَصْمَعِيُّ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا وَلِّ شَدِيدَهَا مَنْ تَوَلَّى هَيِّنَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا كَانَ سَيِّدَ قَوْمِهِ حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو سَاسَانَ(1)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ شراب پینے کی صورت میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی مکمل کر دیئے اور یہ سب سنت ہے۔ ابوداود نے بیان کیا ہے کہ اصمعی نے کہا: ول حارھا من تولی قارھا اس کا معنی ہے جو خلافت کی آسانیوں اور منفعتوں کا والی ہے وہی اس کی سختیوں اور بوجھوں کا بھی والی ہے۔ (یعنی جو فوائد حاصل کرتا ہے وہی تکلیفیں بھی اٹھائے گا)۔ ابوداود نے کہا: یہ اپنی قوم کے سردار حضین بن منذر ابوساسان تھے۔

بَابُ إِذَا تَتَابَعَ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ (اس کا بیان کہ جب کوئی بار بار شراب پیئے)

3886۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاقْتُلُوهُمْ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي الْخَامِسَةِ إِنْ شَرِبَهَا فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا فِي حَدِيثِ أَبِي غُطَيْفٍ فِي الْخَامِسَةِ

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ شراب پئیں تو تم انہیں کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ شراب پئیں تو تم انہیں کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ شراب پئیں تو تم انہیں کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ شراب پئیں تو تم انہیں قتل کر دو۔

موسیٰ بن اسماعیل، حماد نے حمید بن یزید سے انہوں نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگے اسی طرح روایت بیان کی اور کہا کہ میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے پانچویں بار فرمایا: اگر وہ شراب پیئے تو تم اسے قتل کر دو۔ ابوداؤد نے کہا: اسی طرح پانچویں بار کا ذکر ابو غطیف کی حدیث میں بھی ہے۔

فائدہ: شراب پینے والے کو قتل کرنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔

3887۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا حَدِيثُ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنْ شَرِبُوا الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُمْ وَكَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَا (1) حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالشَّرِيدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ الْجَدَلِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ (2) قَالَ فَإِنْ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نشے میں ہو تو تم اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ (شراب کے سبب) نشے میں ہو تو تم اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ (شراب پینے کے سبب) نشے میں ہو تو تم اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ چوتھی بار اعادہ کرے تو پھر تم اسے قتل کر دو۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح عمر بن ابی سلمہ عن ابیہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی حدیث ہے کہ جب کوئی شراب پیئے تو تم اسے کوڑے لگاؤ اور اگر وہ چوتھی بار اعادہ کرے تو تم اسے قتل کر دو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح سہل عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ کی حدیث ہے کہ اگر وہ چوتھی بار شراب پیئے تو تم انہیں قتل کر دو اور اسی طرح ابن ابی نعم عن ابن عمر عن النبی ﷺ کی حدیث ہے اور اسی طرح عبد اللہ بن عمرو نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اور شرید نے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کی ہے اور جدلی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ تیسری بار یا چوتھی بار اعادہ کرے تو تم اسے قتل کر دو۔

3888۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ

1۔ دیگر نسخوں میں وَكَذٰلِكَ ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں عن النبی ﷺ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شَرَابَ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ وَرَفَعَ الْقَتْلَ وَكَانَتْ رُخْصَةً قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَ الزُّهْرِيُّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَمِخْوَلُ بْنُ رَاشِدٍ فَقَالَ لَهُمَا كُونَا وَافِدَيْ أَهْلِ الْعِرَاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ وَشُرَحْبِيلُ بْنُ أَوْسٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو غُطَيْفٍ الْكِنْدِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ[1]

زہری نے قبیصہ بن ذویب سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جو شراب پیئے تو تم اسے کوڑے لگاؤ۔ اگر وہ دوبارہ پیئے تو تم اسے کوڑے لگاؤ اور اگر وہ تیسری بار یا چوتھی بار اس کا اعادہ کرے تو تم اسے قتل کر دو۔ پھر ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی تو آپ نے اسے کوڑے لگائے، پھر دوبارہ اسے ہی لایا گیا تو آپ نے اسے کوڑے لگائے پھر اسے ہی لایا گیا تو پھر آپ نے اسے کوڑے لگائے پھر چوتھی بار اسے لایا گیا تو آپ نے اسے کوڑے لگائے اور قتل کے حکم کو اٹھا لیا اور یہ رخصت ہے۔ سفیان نے کہا ہے کہ زہری نے یہ حدیث بیان کی اور ان کے پاس منصور بن معتمر اور مخول بن راشد تھے تو انہوں نے ان دونوں کو کہا: تم دونوں یہ حدیث اہل عراق کے لیے تحفہ میں لے جانا۔ (گویا انہیں یہ بتلانا مقصود ہے کہ آدمی بار بار گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے کے باوجود ایمان سے خارج نہیں ہوتا کہ وہ واجب القتل ہو جائے، کیونکہ اس وقت اہل عراق میں ایک گروہ ایسا پیدا ہو چکا ہے جو یہ کہتا تھا کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب مومن نہیں رہتا۔ اس لیے فرمایا کہ یہ حدیث ان کے لیے لے جاؤ اور یہی اس پر دلیل ہے کہ قتل کا حکم منسوخ ہے)۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو شرید بن سوید، شرحبیل بن اوس، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن عمر، ابوغطیف کندی اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

3889۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَا أَدِي أَوْ مَا كُنْتُ لِأَدِيَ مَنْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ حَدًّا إِلَّا شَارِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّ فِيهِ شَيْئًا إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قُلْنَاهُ نَحْنُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں دیت ادا نہیں کروں گا یا فرمایا: میں نہیں ہوں کہ اسے دیت ادا کروں جس پر میں نے حد لگائی (اور وہ کوڑے لگنے کے سبب مر گیا) سوائے شراب پینے والے کے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں کوئی معینہ مقدار بیان نہیں فرمائی۔ بلکہ یہ وہ مقدار ہے جسے ہم نے معین کیا ہے۔

فائدہ: منذری نے بیان کیا ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ علماء کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر کوئی آدمی واجب حد کے کوڑے لگنے سے مر گیا تو اس کی نہ دیت امام وقت پر ہے اور نہ ہی بیت المال پر۔ البتہ تعزیر کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام شافعی نے کہا ہے کہ اس کی دیت امام وقت کی عاقلہ پر ہوگی اور اس کے اپنے اوپر کفارہ ہوگا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دیت بیت المال پر ہوگی۔ لیکن جمہور کا موقف یہ ہے کہ اس پر کوئی شے واجب نہ ہوگی۔ (بذل المجہود ص 461 ج 17)

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3890۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ الْمِصْرِيُّ ابْنُ أَخِي رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الْآنَ وَهُوَ فِي الرِّحَالِ يَلْتَمِسُ رَحْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ الْجَرِيدَةُ الرَّطْبَةُ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم تُرَابًا مِنَ الْأَرْضِ فَرَمَى بِهِ فِي وَجْهِهِ

عبدالرحمن بن ازہر نے بیان کیا ہے گویا کہ میں اب رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ کجاووں کے پاس ہیں اور خالد بن ولید کے کجاوے کو تلاش کر رہے ہیں۔ پس آپ ﷺ اسی حالت میں تھے کہ آپ کے پاس ایک آدمی لایا گیا۔ اس نے شراب پی ہوئی تھی۔ تو آپ ﷺ نے لوگوں کو کہا: تم اسے مارو۔ پس ان میں سے بعض نے اسے جوتوں کے ساتھ مارا، بعض نے اسے چھڑی کے ساتھ مارا اور بعض نے اسے کھجور کی ٹہنیوں کے ساتھ مارا۔ ابن وہب نے کہا کہ میتخہ سے مراد تر ٹہنی ہے۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے زمین سے مٹی اٹھائی اور اس کے چہرے پر پھینک دی۔

3891۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ خَالِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِشَارِبٍ وَهُوَ بِحُنَيْنٍ فَحَثَى فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَضَرَبُوهُ بِنِعَالِهِمْ وَمَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ حَتَّى قَالَ لَهُمُ ارْفَعُوا فَرَفَعُوا فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ أَرْبَعِينَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ جَلَدَ ثَمَانِينَ فِي آخِرِ خِلَافَتِهِ ثُمَّ جَلَدَ عُثْمَانُ الْحَدَّيْنِ كِلَيْهِمَا ثَمَانِينَ وَأَرْبَعِينَ ثُمَّ أَثْبَتَ مُعَاوِيَةُ الْحَدَّ ثَمَانِينَ

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن عبدالرحمن بن ازہر نے انہیں اپنے باپ سے خبر دی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس ایک شراب پینے والا آدمی لایا گیا۔ آپ اس وقت حنین میں تھے۔ تو آپ ﷺ نے اس کے منہ پر مٹی پھینکی، پھر صحابہ کرام کو حکم ارشاد فرمایا: تو انہوں نے اسے اپنے جوتوں کے ساتھ مارا۔ ان کے ہاتھوں میں اس وقت اور کوئی شے نہ تھی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: رک جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے ہاتھ اٹھا لیے (یعنی مارنا چھوڑ دیا) پھر رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شراب پینے والے کو چالیس کوڑے لگائے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں چالیس کوڑے لگاتے رہے اور پھر اپنی خلافت کے آخری دور میں آپ نے اسی کوڑے لگائے۔ بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں حدیں لگائیں یعنی اسی بھی اور چالیس بھی (کبھی ایک اور کبھی دوسری) پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے حد پختہ کر دی۔

3892۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم غَدَاةَ الْفَتْحِ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ يَسْأَلُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأُتِيَ بِشَارِبٍ فَأَمَرَهُمْ فَضَرَبُوهُ بِمَا فِي أَيْدِيهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالسَّوْطِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِعَصًا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِنَعْلِهِ وَحَتَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ التُّرَابَ فَلَمَّا كَانَ أَبُو بَكْرٍ أُتِيَ بِشَارِبٍ فَسَأَلَهُمْ عَنْ ضَرْبِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي ضَرَبَهُ فَحَزَرُوهُ أَرْبَعِينَ فَضَرَبَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ كَتَبَ إِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِنَّ النَّاسَ قَدِ انْهَمَكُوا فِي الشُّرْبِ وَتَحَاقَرُوا الْحَدَّ وَالْعُقُوبَةَ قَالَ هُمْ عِنْدَكَ فَسَلْهُمْ وَعِنْدَهُ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ فَسَأَلَهُمْ فَأَجْمَعُوا عَلَى أَنْ يَضْرِبَ ثَمَانِينَ قَالَ وَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا شَرِبَ افْتَرَى فَأَرَى أَنْ يَجْعَلَهُ كَحَدِّ الْفِرْيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَدْخَلَ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ بَيْنَ الزُّهْرِيِّ وَبَيْنَ ابْنِ الْأَزْهَرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ عَنْ أَبِيهِ[1]

اسامہ بن زید نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمن بن ازہر سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے فتح (مکہ) کی صبح رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ لوگوں کے درمیان تھے اور ان سے خالد بن ولید کے کجاوے کے بارے پوچھ رہے تھے۔ تو آپ کے پاس ایک شراب پینے والا آدمی لایا گیا۔ تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے اسے اسی شے کے ساتھ مارا جو کچھ ان کے ہاتھوں میں تھی۔ پس ان میں سے کسی نے اسے کوڑے کے ساتھ مارا، کسی نے اسے لاٹھی کے ساتھ مارا اور کسی نے اسے اپنے جوتے کے ساتھ مارا اور رسول اللہ ﷺ نے اس پر مٹی پھینکی۔ پس جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور تھا تو آپ کے پاس شراب پینے والا لایا گیا تو آپ نے لوگوں سے حضور نبی مکرم ﷺ کے مارنے کے بارے پوچھا جو آپ نے شرابی کو سزا دی۔ تو انہوں نے آپ کو چالیس کوڑوں کا اندازہ بتایا۔ چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔ پھر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: بے شک لوگ شراب پینے میں لگ گئے ہیں اور وہ حد اور سزا کو حقیر جاننے لگے ہیں۔ فرمایا: جو لوگ آپ کے پاس ہیں ان سے اس بارے میں پوچھیے۔ اور ان کے پاس مہاجرین اولین تھے۔ چنانچہ انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے اسی کوڑے مارنے پر اجماع کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ آدمی جب شراب پیتا ہے تو وہ افتراء پردازی کرتا ہے، لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ اس کے لیے وہی حد مقرر کر دی جو قذف اور افتراء کی حد ہے (اور وہ اسی کوڑے ہے)۔ ابو داؤد نے کہا کہ عقیل بن خالد نے اسی حدیث میں زہری اور ابن ازہر کے درمیان عبداللہ بن عبدالرحمن بن الازہر عن ابیہ کو داخل کیا ہے۔

بَابٌ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ فِي الْمَسْجِدِ (مسجد میں حد قائم کرنے کا بیان)

3893۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الشُّعَيْثِيُّ عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ الْأَشْعَارُ وَأَنْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ

حکیم بن حزام نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ مسجد میں قصاص لیا جائے اور (اس سے) کہ مسجد میں اشعار پڑھے جائیں (اور اس سے) کہ مسجد میں حدود قائم کی جائیں۔

فائدہ: اشعار سے مراد ایسے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے ذکر اور رسول اللہ ﷺ کی مدح سے اور دیگر دینی جذبات ابھارنے سے کوئی تعلق نہ ہو بلکہ ایسے اشعار ہوں جو مخرب اخلاق ہوں تو وہ ممنوع ہیں۔ اور قصاص اور حدود کی صورت میں

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

چونکہ مسجد کے نجاست سے ملوث ہونے کا اندیشہ ہے اس لیے یہ افعال مسجد میں کرنے سے منع فرما دیا۔ کیونکہ مسجد کے آداب کا لحاظ رکھنا ہر حال میں ضروری ہے۔

بَابٌ فِي التَّعْزِيرِ (تعزیر کا بیان)

3894۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ حدود جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں ان میں سے کسی حد کے سوا دس سے زائد کوڑے نہیں لگائے جائیں گے۔

احمد بن صالح، ابن وہب نے کہا کہ مجھے عمرو نے بتایا کہ اسے بکیر بن اشج نے سلیمان بن یسار سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: مجھے عبدالرحمن بن جابر نے بتایا کہ ان کے باپ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی۔

فائدہ: اللمعات میں ہے کہ حدیث ابی بردہ ابن عباس کی حدیث سے منسوخ ہے اور یہ بات قطعی ثابت ہے کہ صحابہ کرام دس سے زیادہ کوڑے مارتے رہے ہیں اور اصحاب مالک نے کہا ہے کہ یہ حکم زمانہ نبوت کے ساتھ خاص ہے، بہر حال تعزیر کے بارے مختلف اقوال ہیں۔ اس میں احناف کا موقف یہ ہے کہ تعزیری سزا جرم کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے حاکم کی صوابدید پر منحصر ہے جو کہ اسی کوڑوں سے کم ہے۔ یہ امام ابو یوسف کا قول ہے جب کہ طرفین نے کہا ہے کہ وہ سزا چالیس کوڑوں سے کم ہو۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي ضَرْبِ الْوَجْهِ فِي الْحَدِّ (حد کے دوران چہرے پر مارنے کا بیان)

3895۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ضرب لگائے تو اسے چاہیے کہ وہ چہرے پر مارنے سے بچے (یعنی کسی قسم کی تادیبی سزا دے تو چہرے پر مارنے سے احتراز برتنا چاہیے کیونکہ اس میں اشرف الاعضاء کی تذلیل ہے۔ واللہ اعلم)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ الدِّيَاتِ (دیتوں کا بیان)

بَابُ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ (جان کے بدلے جان لینے کا بیان)

3896۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ وَكَانَ النَّضِيرُ أَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ فَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنَ النَّضِيرِ قُتِلَ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فُودِيَ بِمِائَةِ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوا ادْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلْهُ فَقَالُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَوْهُ فَنَزَلَتْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ جَمِيعًا مِنْ وَلَدِ هَارُونَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَام[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ بنی قریظہ اور بنی نضیر (مدینہ طیبہ میں) یہود کے دو قبیلے تھے اور بنی نضیر قریظہ کی نسبت زیادہ قوی اور اشرف تھے۔ لہٰذا جب کبھی بنی قریظہ کا کوئی آدمی بنی نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو اس کے بدلے اسے قتل کیا جاتا اور جب بنی نضیر کا کوئی آدمی بنی قریظہ کے کسی آدمی کا قتل کرتا تو سو وسق کھجوریں بطور فدیہ دی جاتیں (اور قاتل آزاد ہو جاتا)۔ چنانچہ جب حضور نبی مکرم ﷺ مبعوث ہوئے (اور آپ وہاں تشریف لے گئے) تو بنی نضیر کے ایک آدمی نے بنی قریظہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ قاتل ہمارے حوالے کر دو ہم اسے قتل کریں گے (تو انہوں نے حسب سابق انکار کیا) اور کہنے لگے: ہمارے اور تمہارے درمیان نبی مکرم ﷺ فیصلہ فرمائیں گے۔ چنانچہ وہ آپ ﷺ کے پاس آئے تب یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) اگر آپ فیصلہ کریں تو ان کے درمیان عدل سے فیصلہ کیجئے۔ اور عدل نفس کا بدل نفس ہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ یعنی کیا یہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ قریظہ اور نضیر تمام کے تمام حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

بَابُ لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِجَرِيرَةِ أَخِيهِ أَوْ أَبِيهِ

اس کا بیان کہ کسی سے اس کے بھائی یا باپ کے جرم کا مواخذہ نہیں کیا جائے گا

3897۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ حَدَّثَنَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي ابْنُكَ هَذَا قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ حَقًّا قَالَ أَشْهَدُ بِهِ

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَاحِكًا مِنْ ثَبْتِ شَبَهِي فِي أَبِي وَمِنْ حَلِفِ أَبِي عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَقَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى

ابورمثہ نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے باپ کی معیت میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے باپ کو ارشاد فرمایا: کیا یہ تیرا بیٹا ہے؟ تو باپ نے عرض کی: ہاں، رب کعبہ کی قسم! حضور نے فرمایا: تو نے حق کہا ہے۔ میرے باپ نے کہا: میں اس پر شہادت دیتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے ساتھ میری واضح مشابہت ہونے اور میرے باپ کی میرے بارے میں قسم دینے پر خوب مسکرائے اور پھر ارشاد فرمایا: (یہ سن لو) تیرے جرم کا مواخذہ اس سے نہیں کیا جائے گا اور اس کے جرم کا مواخذہ تجھ سے نہیں کیا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى (کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا)۔

بَاب الْإِمَامِ يَأْمُرُ بِالْعَفْوِ فِي الدَّمِ (اس کا بیان کہ امام خون معاف کرنے کا حکم دے)

3898۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أُصِيبَ بِقَتْلٍ أَوْ خَبْلٍ فَإِنَّهُ يَخْتَارُ إِحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ يَقْتَصَّ وَإِمَّا أَنْ يَعْفُوَ وَإِمَّا أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ وَمَنْ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ

ابوشریح خزاعی سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی قتل یا کوئی عضو کٹنے کی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو وہ تین میں سے کوئی ایک شے اختیار کر سکتا ہے: یا تو وہ قصاص لے لے، یا وہ (قاتل کو) معاف کر دے اور یا پھر وہ دیت وصول کرے۔ پس اگر اس نے ان کے سوا کسی چوتھی شے کا ارادہ کیا تو تم اس کا ہاتھ پکڑ لو (یعنی اسے اس سے باز رکھو) اور جس کسی نے اس کے بعد زیادتی کی تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

3899۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رُفِعَ إِلَيْهِ شَيْءٌ فِيهِ قِصَاصٌ إِلَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب بھی آپ کے سامنے ایسا مقدمہ پیش کیا جاتا جس میں قصاص ہوتا تو آپ اس میں عفو و درگزر کا حکم ارشاد فرماتے تھے۔ (یعنی آپ یہ ترغیب دلاتے تھے کہ عفو و درگزر ہی بہتر ہے)۔

3900۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْوَلِيِّ أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ قَالَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ قَالَ وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے عہد میں ایک آدمی قتل ہوا۔ تو اس کا مقدمہ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے قاتل کو مقتول کے ولی کے حوالے کر دیا۔ تو قاتل نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ قسم بخدا! میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے مقتول کے ولی کو کہا: تو یہ سن لے کہ اگر یہ اپنے قول میں سچا ہے اور پھر تو نے اسے قتل کر دیا تو تو جہنم میں جائے گا۔ راوی کا بیان ہے: چنانچہ اس نے اسے چھوڑ دیا اور وہ تسمے کے ساتھ باندھا ہوا تھا لہٰذا اپنے تسمے کو کھینچتے ہوئے نکلا تو اس کا نام ذوالنسعۃ (تسمے والا) رکھ دیا گیا۔

3901۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ أَبُو عُمَرَ الْعَائِذِيُّ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جِيءَ بِرَجُلٍ قَاتِلٍ فِي عُنُقِهِ النِّسْعَةُ قَالَ فَدَعَا وَلِيَّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ أَفَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ أَفَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِ صَاحِبِهِ قَالَ فَعَفَا عَنْهُ قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجُرُّ النِّسْعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ

حضرت وائل بن حجر نے بیان فرمایا کہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس تھا جب کہ آپ کے پاس ایک قاتل آدمی کو لایا گیا۔ اس کی گردن میں تسمہ پڑا ہوا تھا۔ وائل نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے مقتول کے ولی کو بلایا اور فرمایا: کیا تو معاف کرتا ہے؟ تو اس نے کہا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو دیت لے لے گا۔ اس نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تو قتل کرنا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: تو اسے لے جا۔ پس جب وہ واپس جانے لگا تو آپ نے پھر فرمایا: کیا تو معاف کرتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر فرمایا: کیا تو دیت لے لیتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر فرمایا: کیا تو اسے قتل کرنا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے لے جا۔ پس جب چوتھی بار ہوئی تو آپ نے فرمایا: خبردار! یہ سن لے اگر تو نے اسے معاف کر دیا تو وہ اپنے گناہ اور اپنے مقتول کے گناہ کا بوجھ اٹھائے گا۔ حضرت وائل کا بیان ہے: پس اس نے اسے معاف کر دیا اور میں نے اسے دیکھا کہ وہ بندھا تسمہ کھینچ رہا ہے۔

عبداللہ بن عمر بن میسرہ، یحییٰ بن سعید نے کہا کہ مجھے جامع بن مطر اور انہیں علقمہ بن وائل نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

فائدہ: اس میں عدل و انصاف کے جملہ تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے عفو و درگزر کی ترغیب دینے اور اس کی اہمیت بیان کرنے کا خوبصورت انداز مذکور ہے۔

3902۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِحَبَشِيٍّ فَقَالَ إِنَّ هَذَا قَتَلَ ابْنَ أَخِي قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ ضَرَبْتُ رَأْسَهُ بِالْفَأْسِ وَلَمْ أُرِدْ قَتْلَهُ قَالَ هَلْ لَكَ مَالٌ تُؤَدِّي دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَرْسَلْتُكَ تَسْأَلُ النَّاسَ تَجْمَعُ دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَمَوَالِيكَ يُعْطُونَكَ دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ لِلرَّجُلِ خُذْهُ فَخَرَجَ بِهِ لِيَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَا إِنَّهُ إِنْ قَتَلَهُ كَانَ مِثْلَهُ فَبَلَغَ بِهِ الرَّجُلَ حَيْثُ يَسْمَعُ قَوْلَهُ فَقَالَ هُوَ ذَا فَمُرْ فِيهِ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْسِلْهُ وَقَالَ مَرَّةً دَعْهُ[1] يَبُوءُ بِإِثْمِ صَاحِبِهِ وَإِثْمِهِ فَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ قَالَ فَأَرْسَلَهُ

حضرت علقمہ بن وائل نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی ایک حبشی کو ساتھ لے کر حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اس نے میرے بھائی کے بیٹے کو قتل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے اسے کیسے قتل کیا؟ اس نے بتایا: میں نے اس کے سر پر کلہاڑا مارا ہے اور میں نے اس کے قتل کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تیرے پاس مال ہے جس سے تو اس کی دیت ادا کر سکتا ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر میں تجھے چھوڑ دوں کیا تو لوگوں سے مانگ کر دیت کے لیے مال جمع کر لے گا؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا تیرا آقا (اگر یہ غلام تھا) یا تیرے قرابتدار (اگر یہ آزاد تھا) تیری جانب سے اس کی دیت ادا کر دیں گے؟ اس نے کہا: نہیں، تو آپ ﷺ نے اس آدمی کو فرمایا: اسے پکڑ لو۔ پس وہ اسے قتل کرنے کے لیے لے کر نکلنے لگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے اسے قتل کر دیا تو یہ بھی اس کی مثل ہوگا (کیونکہ اس قتل میں خطا کا شبہ تھا، لہٰذا اس کی سزا قصاص نہیں۔ اس لیے آپ نے فرمایا کہ اس کا مؤاخذہ بھی قاتل کی مثل ہوگا)۔ یہ بات اس آدمی تک پہنچ گئی کیونکہ وہ آپ کی بات سن رہا تھا تو اس نے عرض کی: حضور! میری طرف سے یہ حاضر ہے، آپ اس کے بارے جو چاہیں حکم ارشاد فرمائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اسے چھوڑ دے اور ایک بار فرمایا تو اسے چھوڑ دے، یہ مقتول کے گناہ اور اپنے گناہ کو اٹھائے گا اور یہ اصحاب نار میں ہوگا۔ پس اس نے اسے چھوڑ دیا۔

3903۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ وَكَانَ فِي الدَّارِ مَدْخَلٌ مَنْ دَخَلَهُ سَمِعَ كَلَامَ مَنْ عَلَى الْبَلَاطِ فَدَخَلَهُ عُثْمَانُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَهُوَ مُتَغَيِّرٌ لَوْنُهُ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُونَنِي بِالْقَتْلِ آنِفًا قَالَ قُلْنَا يَكْفِيكَهُمُ اللهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَلِمَ يَقْتُلُونَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ كُفْرٌ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ قَتْلُ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَوَاللهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ قَطُّ وَلَا أَحْبَبْتُ أَنَّ لِي بِدِينِي بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِي اللهُ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فَبِمَ يَقْتُلُونَنِي قَالَ أَبُو دَاوُد عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہما تَرَكَا الْخَمْرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

ابوامامہ بن سہل نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور وہ گھر میں محصور تھے اور گھر میں ایک ایسا داخل ہونے کا راستہ تھا کہ جو کوئی اس میں داخل ہوتا وہ ان کی گفتگو سن لیتا جو بلاط پر تھے (یہ مدینہ طیبہ میں ایک مقام ہے)۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس میں داخل ہوئے اور ہماری طرف نکلے درآنحالیکہ ان کا رنگ متغیر تھا۔ تو انہوں نے

1۔ وقال مرة دعه کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فرمایا: وہ اب مجھے قتل کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ہم نے عرض کی: اے امیر المومنین! آپ کی جانب سے اللہ تعالیٰ انہیں کافی ہوگا۔ آپ نے فرمایا: وہ کیونکر مجھے قتل کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہوتا مگر تین میں سے کسی ایک سبب سے (اور وہ یہ ہیں) اسلام کے بعد کفر اختیار کرنا (مرتد ہو جانا) یا احصان کے بعد زنا کرنا یا بغیر کسی بدلے کے کسی آدمی کو قتل کرنا۔ قسم بخدا! میں نے کبھی زنا نہیں کیا، نہ زمانہ جاہلیت میں اور نہ ہی زمانہ اسلام میں اور جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت عطا فرمائی ہے میں نے اپنے لیے اپنے اس دین (اسلام) کے بدلے کوئی پسند ہی نہیں کیا اور میں نے کسی آدمی کو قتل بھی نہیں کیا۔ تو وہ کس وجہ سے مجھے قتل کرتے ہیں؟ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما دونوں نے دور جاہلیت میں شراب کو چھوڑ دیا۔

3904۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ ضُمَيْرَةَ الضُّمَرِيَّ ح و أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ سَعْدِ بْنِ ضُمَيْرَةَ السُّلَمِيَّ وَهَذَا حَدِيثُ وَهْبٍ وَهُوَ أَتَمُّ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُوسَى وَجَدِّهِ وَكَانَا شَهِدَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُنَيْنًا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ وَهْبٍ أَنَّ مُحَلِّمَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعَ فِي الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ أَوَّلُ غِيَرٍ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ عُيَيْنَةُ فِي قَتْلِ الْأَشْجَعِيِّ لِأَنَّهُ مِنْ غَطَفَانَ وَتَكَلَّمَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ دُونَ مُحَلِّمٍ لِأَنَّهُ مِنْ خِنْدِفَ فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ لَا وَاللَّهِ حَتَّى أُدْخِلَ عَلَى نِسَائِهِ مِنَ الْحَرْبِ وَالْحُزْنِ مَا أَدْخَلَ عَلَى نِسَائِي قَالَ ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ مِثْلَ ذَلِكَ أَيْضًا إِلَى أَنْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ يُقَالُ لَهُ مُكَيْتِلٌ عَلَيْهِ شِكَّةٌ وَفِي يَدِهِ دَرِقَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَجِدْ لِمَا فَعَلَ هَذَا فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ مَثَلًا إِلَّا غَنَمًا وَرَدَتْ فَرُمِيَ أَوَّلُهَا فَنَفَرَ آخِرُهَا اسْنُنِ الْيَوْمَ وَغَيِّرْ غَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسُونَ فِي فَوْرِنَا هَذَا وَخَمْسُونَ إِذَا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَذَلِكَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَمُحَلِّمٌ رَجُلٌ طَوِيلٌ آدَمُ وَهُوَ فِي طَرَفِ النَّاسِ فَلَمْ يَزَالُوا حَتَّى تَخَلَّصَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي بَلَغَكَ وَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقَتَلْتَهُ بِسِلَاحِكَ فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ اللَّهُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلِّمٍ بِصَوْتٍ عَالٍ زَادَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَامَ وَإِنَّهُ لَيَتَلَقَّى دُمُوعَهُ بِطَرَفِ رِدَائِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ فَزَعَمَ قَوْمُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ الْغِيَرُ الدِّيَةُ[1]

موسیٰ بن اسماعیل، حماد، محمد بن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر نے کہا: میں نے زیاد بن ضمیرہ الضمری سے سنا، دوسری سند وہب

1۔ قال ابوداؤد قال النضر الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بن بیان، احمد بن سعید ہمدانی، دونوں نے کہا کہ ابن وہب، عبدالرحمن بن ابی الزناد نے عبدالرحمن بن حارث سے اور انہوں نے محمد بن جعفر سے بیان کیا کہ انہوں نے زیاد بن سعد بن ضمیرہ سلمی سے سنا اور یہ حدیث وہب کی ہے اور یہ زیادہ مکمل ہے اور یہ عروہ بن زبیر عن ابیہ وجدہ کی سند سے بیان کرتے ہیں اور ان کے باپ اور دادا دونوں غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھے۔ پھر ہم وہب کی حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ محلم بن جثامہ لیثی نے اشجع قبیلے کے ایک آدمی کو دور اسلام میں قتل کر دیا۔ اور یہ پہلی دیت ہے جس کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اشجعی مقتول کی جانب سے عیینہ نے گفتگو کی کیونکہ وہ بنی غطفان سے تھا اور اقرع بن حابس نے محلم کی طرف سے گفتگو کی کیونکہ وہ خندف سے تھا۔ پس آوازیں بلند ہوئیں کثیر جھگڑا اور شور وغل ہوا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عیینہ! کیا تو دیت قبول نہیں کرے گا؟ عیینہ نے جواب دیا: نہیں۔ قسم بخدا! (میں تو قصاص لوں گا) یہاں تک کہ میں اس کی عورتوں کو ایسے غم وغصہ اور پریشانی میں مبتلا کر دوں گا جیسا کہ اس نے میری عورتوں کو اس کیفیت سے دوچار کیا۔ پھر آوازیں بلند ہوئیں اور کثرت سے جھگڑا اور شور وغل ہوا۔ تو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عیینہ! کیا تو دیت قبول نہیں کرے گا؟ تو عیینہ نے پہلے کی طرح ہی جواب دیا۔ یہاں تک کہ بنی لیث کا ایک آدمی کھڑا ہوا جسے مکیتل کہا جاتا تھا وہ ہتھیار لگائے ہوئے تھا اور اس کے ہاتھ میں ڈھال تھی، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اسلام کے ابتدائی ایام میں جو کچھ اس نے کیا ہے میں اس کی کوئی مثال نہیں پاتا مگر یہ کہ بکری کا ایک ریوڑ پانی پینے کے لیے گھاٹ پر آیا تو ان میں سے پہلی بکری کو تیر کا نشانہ بنایا گیا اور جو اس کے پیچھے تھیں وہ خود بخود بھاگ گئیں۔ آپ آج ایک طریقہ وضع کیجیے اور کل اسے تبدیل کر دیجیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پچاس اونٹ تمہیں ابھی فوراً ادا کرے گا اور پچاس جب ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹیں گے اور یہ واقعہ آپ ﷺ کے ایک سفر میں پیش آیا اور محلم گندمی رنگ کا طویل القامت آدمی تھا اور وہ لوگوں کی ایک طرف میں موجود تھا۔ پس وہ مسلسل کوشش کرتے رہے یہاں تک کہ اس نے خلاصی پائی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میں نے یہ فعل کیا ہے جس کی خبر آپ کو پہنچی ہے اور میں اللہ تبارک تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ یا رسول اللہ! ﷺ آپ بھی میرے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کیجیے، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے اسے اپنے ہتھیار کے ساتھ ابتدائے اسلام میں قتل کیا ہے؟ اے اللہ! تو محلم کی مغفرت نہ فرما۔ آپ نے یہ بلند آواز سے کہا۔ ابوسلمہ نے یہ زائد بیان کیا ہے کہ وہ اٹھا اور اپنی چادر کی ایک طرف کے ساتھ اپنے آنسو صاف کرنے لگا۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ اس کی قوم کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد اس کے لیے مغفرت طلب کی۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ نضر بن شمیل نے کہا ہے کہ الغیر کا معنی دیت ہے۔

بَاب وَلِيِّ الْعَمْدِ يَرْضَى بِالدِّيَةِ (اس کا بیان جب مقتول عمد کا ولی دیت لینے پر راضی ہو جائے)

3905۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَتِيلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَإِنِّي عَاقِلُهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ بَعْدَ مَقَالَتِي هَذِهِ قَتِيلٌ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ أَنْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ أَوْ يَقْتُلُوا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سعید بن ابی سعید نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو شریح الکعبی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! سن لو، اے گروہ خزاعہ! تم نے بنی ہذیل کے اس مقتول کو قتل کیا ہے اور میں اس کی دیت دلاؤں گا۔ مقتول کے بارے میری اس گفتگو کے بعد جس کسی کا کوئی آدمی قتل ہو جائے تو اس کے ورثاء کو دو میں سے ایک کا اختیار ہے کہ چاہیں تو وہ دیت لے لیں یا پھر وہ قاتل کو قصاصاً قتل کر دیں (جبکہ عمداً قتل کیا گیا ہو)۔

3906۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُودَى أَوْ يُقَادَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُبْ لِي قَالَ الْعَبَّاسُ اكْتُبُوا لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَحْمَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد اكْتُبُوا لِي يَعْنِي خُطْبَةَ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: جس کسی کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا ہو تو اس کے لیے دو رائے میں سے ایک کو اپنانے کا اختیار ہے کہ یا اس کی دیت ادا کی جائے یا پھر اس کا قصاص لیا جائے۔ تو اہل یمن میں سے ایک آدمی اٹھا، اسے ابو شاہ کہا جاتا ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ مجھے لکھ دیجئے۔ (حضرت عباس نے کہا کہ الفاظ اکتبوالی ہیں)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ابو شاہ کو لکھ دو۔ اور یہ احمد کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ اکتبوالی کا معنی ہے: تم مجھے حضور نبی کریم ﷺ کا خطبہ لکھ دو۔

3907۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوهُ وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ[1]

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: کسی مومن کو کافر کے بدلے نہیں قتل کیا جائے گا اور جس کسی نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تو اسے مقتول کے اولیاء کے حوالے کر دیا جائے گا۔ پھر اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر وہ چاہیں تو دیت لے لیں۔

بَاب مَنْ يَقْتُلُ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ (اس کا بیان جو دیت لینے کے بعد کسی کو قتل کرے)

3908۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَأَحْسِبُهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أُعْفِي مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِهِ الدِّيَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دیت لینے کے بعد کسی کو قتل کیا تو میں اسے معاف نہ کروں گا (یعنی اس سے ضرور قصاص لوں گا)۔

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب فِيمَنْ سَقَى رَجُلًا سَمًّا أَوْ أَطْعَمَهُ فَمَاتَ أَيُقَادُ مِنْهُ

اس کا بیان جس نے کسی کو زہر پلائی، یا کھلا دی اور وہ مر گیا، کیا اس سے قصاص لیا جائے گا

3909۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ أَرَدْتُ لِأَقْتُلَكَ فَقَالَ مَا كَانَ اللهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلَى ذَلِكَ أَوْ قَالَ عَلَيَّ فَقَالُوا أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَازِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت زہر آلود بکری (کا گوشت) لے کر آئی اور آپ ﷺ نے اس سے کچھ کھالیا۔ پس اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا اور آپ نے اس کے بارے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: میں نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے اس پر قدرت نہیں دے گا، یا فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے مجھ پر مسلط نہیں کرے گا۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر میں اس زہر کا اثر ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے منہ میں اوپر کی جانب حلق کے قریب دیکھتا رہا۔

3910۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ قَالَ هَارُونُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ شَاةً مَسْمُومَةً قَالَ فَمَا عَرَضَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذِهِ أُخْتُ مَرْحَبٍ الْيَهُودِيَّةُ الَّتِي سَمَّتِ النَّبِيَّ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود میں سے ایک عورت نے زہر آلود بکری حضور نبی مکرم ﷺ کو بطور ہدیہ دی اور حضور نبی مکرم ﷺ نے اس سے کوئی تعرض نہ کیا۔

ابو داود نے بیان کیا ہے کہ یہ مرحب یہودی کی بہن تھی جس نے حضور نبی کریم ﷺ کو زہر کھلایا۔

3911۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ لَهَا أَسَمَمْتِ هَذِهِ الشَّاةَ قَالَتِ الْيَهُودِيَّةُ مَنْ أَخْبَرَكَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي هَذِهِ فِي يَدِي لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَرَدْتِ إِلَى ذَلِكَ قَالَتْ قُلْتُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ يَضُرَّهُ[1] وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ أَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ

1۔ دیگر نسخوں میں فلم یضرہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَاحْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الَّذِي أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهُ أَبُو هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِي بَيَاضَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ[1]، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهْدَتْ لَهُ يَهُودِيَّةٌ بِخَيْبَرَ شَاةً مَصْلِيَّةً نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ قَالَ فَمَاتَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْأَنْصَارِيُّ فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ مَا حَمَلَكِ عَلَى الَّذِي صَنَعْتِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُتِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الْحِجَامَةِ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما یہ بیان کر رہے تھے کہ اہل خیبر میں سے ایک یہودیہ عورت نے بھنی ہوئی بکری میں زہر ملایا اور پھر وہ رسول اللہ ﷺ کو بطور ہدیہ پیش کر دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ایک بازو پکڑا اور اس سے کھانے لگے اور آپ کے صحابہ کرام کی جماعت بھی آپ کے ساتھ کھانے لگی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تم اپنے ہاتھ اٹھالو (یعنی کھانا چھوڑ دو) اور آپ ﷺ نے اس یہودیہ کی طرف پیغام بھیجا اور اسے بلایا۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟ تو اس یہودیہ نے کہا: آپ کو کس نے خبر دی ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس بازو نے خبر دی ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ تو اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے اس سے کیا ارادہ کیا تھا؟ اس نے کہا: میں نے یہ سوچا کہ اگر آپ نبی ہیں تو یہ ہرگز آپ کو نقصان نہ دے گا اور اگر آپ نبی نہیں ہیں تو ہم آپ سے راحت اور سکون پا جائیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے معاف فرما دیا اور اسے کوئی سزا نہ دی اور آپ کے بعض وہ اصحاب جنہوں نے اس بکری سے گوشت کھایا تھا وہ وصال فرما گئے اور رسول اللہ ﷺ نے اس بکری کا گوشت کھانے کی وجہ سے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان پچھنے لگوائے۔ ابو ہند نے سینگ اور چھری کے ساتھ آپ کو پچھنے لگائے اور یہ انصار کے قبیلہ بنی بیاضہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔

وہب بن بقیہ، خالد نے محمد بن عمرو سے اور انہوں نے ابو سلمہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو خیبر میں ایک یہودی عورت نے بھونی ہوئی بکری بطور ہدیہ پیش کی۔ آگے حدیث جابر کی طرح روایت بیان کی اور اس میں بیان کیا کہ حضرت بشر بن براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے۔ تو آپ ﷺ نے اس یہودیہ کو بلا بھیجا اور فرمایا: تجھے اس پر کس نے برانگیختہ کیا ہے جو کچھ تو نے کیا ہے؟ پھر آگے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح ذکر کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے حکم فرمایا اور وہ قتل کر دی گئی اور انہوں نے پچھنے لگوانے کے بارے ذکر نہیں کیا۔

3912۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ زَادَ فَأَهْدَتْ لَهُ يَهُودِيَّةٌ بِخَيْبَرَ شَاةً مَصْلِيَّةً سَمَّتْهَا فَأَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهَا وَأَكَلَ الْقَوْمُ فَقَالَ ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ فَإِنَّهَا أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا

1۔ ایک نسخہ میں یہاں عن ابی ہریرۃ بھی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مَسْمُومَةً فَمَاتَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْأَنْصَارِيُّ فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ مَا حَمَلَكِ عَلَى الَّذِي صَنَعْتِ قَالَتْ إِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ الَّذِي صَنَعْتُ وَإِنْ كُنْتَ مَلِكًا أَرَحْتُ النَّاسَ مِنْكَ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُتِلَتْ ثُمَّ قَالَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ مَا زِلْتُ أَجِدُ مِنَ الْأَكْلَةِ الَّتِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهَذَا أَوَانُ قَطَعَتْ أَبْهَرِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور صدقہ نہ کھاتے تھے۔

وہب بن بقیہ نے ایک دوسری جگہ خالد عن محمد بن عمرو عن ابی سلمہ کی سند سے حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرما لیتے تھے اور صدقہ نہ کھاتے تھے اور اس میں یہ زائد ہے کہ ایک یہودی عورت نے خیبر کے مقام پر آپ کو بھنی ہوئی ایک بکری بطور ہدیہ پیش کی اور اس نے اس میں زہر ملا دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس سے کچھ گوشت کھایا اور قوم نے بھی کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ہاتھ اٹھا لو (یعنی کھانا چھوڑ دو) کیونکہ اس نے مجھے بتا دیا کہ اس میں زہر ملایا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت بشر بن براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے یہودیہ کو بلا بھیجا اور اسے فرمایا: تجھے کس نے اس پر ابھارا ہے جو کچھ تو نے کیا ہے؟ اس نے کہا: اگر آپ نبی ہیں تو آپ کے لیے وہ نقصان دہ نہیں جو کچھ میں نے کیا ہے اور اگر تم بادشاہ ہو تو میں نے لوگوں کو آپ سے راحت پہنچائی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے حکم ارشاد فرمایا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی اس بیماری کے دوران فرمایا جس میں آپ کا وصال ہوا کہ میں ہمیشہ اس کھانے کے سبب تکلیف محسوس کرتا رہا جو میں نے خیبر میں کھایا تھا۔ پس اس وقت اس نے میری شہ رگ کو کاٹ دیا ہے (ابہر ایک رگ ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ ہاتھ میں ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ دل کے اندر گئی ہوئی ہے اور سر سے پاؤں تک سب رگیں اس سے ملی ہوئی ہیں اس کے کٹنے سے آدمی مر جاتا ہے۔ شہ رگ)۔

فائدہ: حضور نبی مکرم ﷺ یہی زہر آلود گوشت کھانے کے سبب شہادت سریہ کے منصب پر فائز ہوئے کیونکہ زہر کے اثرات تا دم واپسیں آپ میں موجود رہے۔

3913۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّ مُبَشِّرٍ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ مَا يُتَّهَمُ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِّي لَا أَتَّهِمُ بِابْنِي شَيْئًا إِلَّا الشَّاةَ الْمَسْمُومَةَ الَّتِي أَكَلَ مَعَكَ بِخَيْبَرَ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا لَا أَتَّهِمُ بِنَفْسِي إِلَّا ذَلِكَ فَهَذَا أَوَانُ قَطَعَتْ أَبْهَرِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُبَّمَا حَدَّثَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُرْسَلًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَا حَدَّثَ بِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَذَكَرَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّ مَعْمَرًا كَانَ يُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مَرَّةً مُرْسَلًا فَيَكْتُبُونَهُ وَيُحَدِّثُهُمْ مَرَّةً بِهِ فَيُسْنِدُهُ فَيَكْتُبُونَهُ وَكُلٌّ صَحِيحٌ عِنْدَنَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَلَمَّا قَدِمَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَلَى مَعْمَرٍ أَسْنَدَ لَهُ مَعْمَرٌ أَحَادِيثَ كَانَ يُوقِفُهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ مُبَشِّرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ كَذَا قَالَ عَنْ أُمِّهِ وَالصَّوَابُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مَخْلَدِ بْنِ خَالِدٍ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ قَالَ فَمَاتَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَقَالَ مَا حَمَلَكِ عَلَى الَّذِي صَنَعْتِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُتِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحِجَامَةَ [1]

ابن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ام مبشر نے حضور نبی کریم ﷺ کو اس مرض کے دوران کہا جس میں آپ کا وصال ہوا تھا: یارسول اللہ! ﷺ آپ کے (وصال کے) سبب کسے متہم کیا جائے گا، کیونکہ میں اپنے بیٹے کے لیے تو کسی کو متہم نہیں کرتی سوائے اس زہر آلود کے جو اس نے آپ کے ساتھ خیبر میں کھائی تھی (کہ وہی اس کی موت کا سبب بنی ہے)۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی سوائے اس کے اپنے بارے میں کسی کو متہم نہیں کرتا۔ پس اس وقت اس نے میری شہ رگ کاٹ دی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے: بسا اوقات عبدالرزاق نے یہ حدیث معمر عن الزہری عن النبی ﷺ کی سند سے مرسل بیان کی ہے اور کبھی انہوں نے اسے زہری عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے بیان کیا ہے اور عبدالرزاق نے ذکر کیا ہے کہ معمر ایک بار انہیں مرسل حدیث بیان کرتے ہیں اور وہ اسے لکھ لیتے ہیں اور ایک انہیں وہ حدیث بیان کرتے ہیں اور اسے مسند بیان کرتے ہیں اور وہ اسے لکھتے ہیں: اور ہمارے نزدیک یہ سب صحیح ہے۔

عبدالرزاق نے بیان کیا ہے کہ جب ابن مبارک معمر کے پاس آئے معمر نے ان کی کئی احادیث کو مسند بنایا جنہیں وہ موقوف بیان کرتے تھے۔

احمد بن حنبل، ابراہیم بن خالد، رباح نے معمر عن الزہری عن عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک عن امہ ام مبشر کی سند سے بیان کیا ہے۔

ابوسعید بن الاعرابی نے اسی طرح عن امہ کہا ہے اور صحیح عن ابیہ عن ام مبشر ہے کہ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس گئیں۔ اور پھر مخلد بن خالد کی حدیث کی طرح ذکر کی جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ اس میں کہا: پس حضرت بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو آپ ﷺ نے یہودیہ کو بلا بھیجا اور اسے فرمایا: تجھے کس نے اس پر ابھارا ہے جو کچھ تو نے کیا ہے۔ آگے جابر کی حدیث کی طرح بیان کی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے حکم دیا اور وہ قتل کر دی گئی۔ انہوں نے اس میں پچھنے لگوانے کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ أَوْ مَثَّلَ بِهِ أَيُقَادُ مِنْهُ

اس کا بیان جو اپنے غلام کو قتل کرے یا اس کا مثلہ کرے تو کیا اس سے قصاص لیا جائے گا

3914۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ خَصَى عَبْدَهُ

1۔ حدیث نمبر 3912 اور 3913 صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خَصَيْنَاهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَحَمَّادٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ هِشَامٍ مِثْلَ حَدِيثِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ مِثْلَهُ زَادَ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ هَذَا الْحَدِيثَ فَكَانَ يَقُولُ لَا يُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے غلام کو قتل کیا ہم اسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کا کوئی عضو (ناک یا کان وغیرہ) کاٹ دیا تو ہم بھی اس کا وہ عضو کاٹ دیں گے۔

محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام نے اپنے باپ سے اور انہوں نے قتادہ سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے غلام کو خصی کیا ہم اسے خصی کر دیں گے۔ پھر آگے شعبہ اور حماد کی حدیث کی مثل بیان کی۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے اور اسے ابوداؤد طیالسی نے ہشام سے حضرت معاذ کی حدیث کی مثل بیان کیا ہے۔

حسن بن علی، سعید بن عامر نے ابن ابی عروبہ سے اور انہوں نے قتادہ سے شعبہ کی اسناد کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے۔ پھر حسن اس حدیث کو بھول گئے اور وہ یہ کہتے تھے کہ آزاد کو غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

3915۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا يُقَادُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ

ہشام نے قتادہ سے اور انہوں نے حسن سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: غلام کے بدلے آزاد سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

3916۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا سَوَّارٌ أَبُو حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مُسْتَصْرِخٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَارِيَةٌ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا لَكَ قَالَ شَرًّا أَبْصَرَ لِسَيِّدِهِ جَارِيَةً لَهُ فَغَارَ فَجَبَّ مَذَاكِيرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَطُلِبَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَأَنْتَ حُرٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَنْ نُصْرَتِي قَالَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ أَوْ قَالَ كُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الَّذِي عَتَقَ كَانَ اسْمُهُ رَوْحُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الَّذِي جَبَّهُ زِنْبَاعٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا زِنْبَاعٌ أَبُو رَوْحٍ كَانَ مَوْلَى الْعَبْدِ[1]

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بتایا: ایک آدمی چیختے چلاتے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! ﷺ اس کی ایک لونڈی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے، تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: بہت ظلم ہوا ہے۔ اس نے اپنے آقا کی ایک لونڈی کو دیکھا تو وہ غیرت میں آ گیا اور اس نے اس کا ذکر کاٹ دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس بلا لاؤ، پس اسے تلاش کیا گیا لیکن اس پر قدرت نہ ہوئی (یعنی اسے حاضر نہ کیا جا سکا)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: جا تو آزاد ہے۔ اس نے عرض

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کی: یارسول اللہ! ﷺ (اگر اس نے مجھے اذیت پہنچائی) تو میرا معاون و مددگار کون ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مومن، یا فرمایا: ہر مسلمان اس پر تیرا مددگار ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ جس نے اس کو آزاد کیا اس کا نام روح بن دینار تھا اور جس نے اس کا ذکر کاٹا اس کا نام زنباع تھا۔ ابوداؤد نے کہا: یہ زنباع ابوروح غلام کا آقا تھا۔

بَاب الْقَتْلِ بِالْقَسَامَةِ (قاتل نامعلوم ہو تو لوگوں سے قسم لینے کا بیان)

3917۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكُبْرَ الْكُبْرَ أَوْ قَالَ لِيَبْدَأِ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ قَالُوا أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ دَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَمَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ فِيهِ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بِشْرٌ دَمًا وَقَالَ عَبْدَةُ[1] عَنْ يَحْيَى كَمَا قَالَ حَمَّادٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى فَبَدَأَ بِقَوْلِهِ تُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا يَحْلِفُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ الِاسْتِحْقَاقَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا وَهْمٌ مِنَ ابْنِ عُيَيْنَةَ

حضرت سہل بن ابی حثمہ اور حضرت رافع بن خدیج دونوں سے روایت ہے کہ محیصہ بن مسعود اور عبداللہ بن سہل دونوں خیبر کی طرف گئے اور پھر نخلستان میں علیحدہ علیحدہ ہو گئے اور عبداللہ بن سہل قتل ہو گئے۔ تو انہوں نے یہود پر الزام عائد کیا (کہ وہ ان کے قاتل ہیں)۔ چنانچہ عبداللہ کا بھائی عبدالرحمن بن سہل اور ان کے چچا کے دو بیٹے حویصہ اور محیصہ سب حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عبدالرحمن نے اپنے بھائی کے بارے گفتگو شروع کی اور وہ ان میں سب سے چھوٹا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑے کو پہلے بات کرنے دو، یا فرمایا: بڑے کو بات کا آغاز کرنا چاہیے۔ لہٰذا پھر ان دونوں نے اپنے ساتھی کے بارے میں گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے پچاس آدمی ان (یہود) کے ایک آدمی کے خلاف قسم دیں گے (کہ ہمارا قاتل یہ ہے) تو اسے اس کے گلے کی رسی سمیت حوالے کر دیا جائے گا۔ تو انہوں نے عرض کی: یہ ایسا معاملہ ہے جسے ہم نے دیکھا نہیں تو پھر ہم کیسے قسم کھا سکتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہودی اپنے پچاس افراد کی قسموں کے ساتھ تمہارے سامنے اپنی برأت کا اظہار کریں گے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ وہ کافر قوم ہے (وہ جھوٹی قسمیں کھا لیں گے)۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ ﷺ نے اپنی جانب سے ان کی دیت ادا فرما دی۔ سہل نے بیان کیا ہے

[1]۔ ایک نسخہ میں عبدۃ کے بجائے عُیَیْنَۃ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہ میں ایک اونٹوں کے باڑے میں گیا تو ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے اپنی ٹانگ سختی سے ماری۔ حماد نے کہا: یہی ہے یا اسی طرح ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا کہ اسے بشر بن مفضل اور مالک نے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے اور اس میں کہا ہے: کیا تم پچاس قسمیں اٹھاؤ گے کہ اس کے ساتھ تم اپنے ساتھی کے خون یا اپنے قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ بشر نے لفظ دم ذکر نہیں کیا اور عبدہ نے یحییٰ سے اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ حماد نے بیان کیا ہے اور اسے ابن عیینہ نے یحییٰ سے روایت کیا ہے اور اس قول سے آغاز کیا ہے کہ یہود پچاس قسموں کے ساتھ تمہارے سامنے براءت ظاہر کریں گے۔ وہ قسمیں اٹھائیں گے اور انہوں نے استحقاق کا ذکر نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ ابن عیینہ کا وہم ہے۔

فائدہ: قسامہ سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی محلہ یا کسی جگہ سے کوئی مقتول پایا جائے جس کا قاتل معلوم نہ ہو تو اہل محلہ یا اس جگہ کے قریب رہنے والے پچاس افراد سے قسم لی جائے گی کہ نہ انہوں نے اسے قتل کیا ہے اور نہ انہیں قاتل کا علم ہے اور یہ وہ افراد ہوں گے جنہیں مقتول کا ولی انتخاب کرے گا۔ اگر انہوں نے قسم اٹھا دی تو پھر اہل محلہ پر اس کی دیت ہوگی۔ اس میں مقتول کے ولی سے قسم نہیں لی جائے گی۔ یہ احناف کا موقف ہے جب کہ امام شافعی اور امام احمد کا موقف یہ ہے کہ پہلے مشتبہ کے بارے میں مقتول کے اولیاء سے پچاس قسمیں لی جائیں گی۔ اگر وہ انکار کریں تو پھر براءت کی قسمیں اہل محلہ پر ہوں گی اور اگر وہ قسم اٹھا دیں تو پھر ان پر مؤاخذہ نہ ہوگا۔ واللہ اعلم

3918۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا مُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ

ابولیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن سہل نے سہل بن ابی حثمہ سے روایت کیا ہے کہ سہل اور اس کی قوم کے بڑے لوگوں نے اسے بتایا ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ اپنی کسی تکلیف اور مصیبت کے سبب خیبر کی طرف گئے پھر محیصہ کو لایا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ عبداللہ بن سہل قتل کر دیے گئے ہیں اور انہیں کنوئیں یا چشمے میں پھینک دیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ یہود کے پاس آئے اور کہا: قسم بخدا! تمہیں نے انہیں قتل کیا ہے۔ یہودیوں نے کہا: قسم بخدا! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ پس وہ آئے یہاں تک کہ اپنی قوم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے پاس آ پہنچے اور ان کے سامنے اس کا تذکرہ کیا پھر وہ، ان کا بڑا بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل سب (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس) حاضر خدمت ہوئے۔ پس محیصہ نے (اس قتل کے بارے میں) کلام شروع کی جو کہ خیبر میں ہوا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: بڑے کا احترام کر، بڑے کا احترام کر (اور اسے پہلے گفتگو کرنے دے۔ گویا یہ حسین تربیت کا حصہ ہے کہ جب ایک مجلس میں چھوٹے بڑے افراد موجود ہوں تو کلام کا آغاز بڑوں کو کرنا چاہیے اور چھوٹوں کو ان کے احترام میں انہیں بات کا موقع فراہم کرنا چاہیے)۔ آپ کی مراد عمر کا لحاظ رکھنا تھا۔ چنانچہ پھر حویصہ نے گفتگو کی اور پھر محیصہ نے گفتگو کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے ساتھی کی دیت ادا کریں گے یا پھر انہیں جنگ کی دعوت دی جائے گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں ان کی طرف خط لکھا تو انہوں نے آپ کی طرف لکھ بھیجا۔ قسم بخدا! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمن کو کہا: کیا تم قسم کھاتے ہوتا کہ تم اپنے مقتول کے خون کے مستحق ہو جاؤ۔ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: پھر یہودی تمہارے لیے قسم کھائیں گے۔ تو انہوں نے عرض کی: وہ مسلمان نہیں ہیں (وہ قسم اٹھانے سے گریز نہ کریں گے)۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی جانب سے دیت ادا کر دی اور ان کی طرف سو اونٹ بھیج دیے حتیٰ کہ وہ ان کے گھر میں داخل کر دیے گئے۔ سہل نے بیان کیا: انہی میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

3919۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَتَلَ بِالْقَسَامَةِ رَجُلًا مِنْ بَنِي نَصْرِ بْنِ مَالِكٍ بِبَحْرَةِ الرُّغَاءِ عَلَى شَطِّ لِيَّةِ الْبَحْرَةِ قَالَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ مِنْهُمْ وَهَذَا لَفْظُ مَحْمُودٍ بِبَحْرَةٍ أَقَامَهُ مَحْمُودٌ وَحْدَهُ عَلَى شَطِّ لِيَّةَ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے قسامت کے ذریعے بنی نصر بن مالک کے ایک آدمی کو بحرۃ الرغا میں لیۃ البحرہ کے کنارے قتل کیا۔ راوی کہتا ہے کہ قاتل اور مقتول دونوں اسی قبیلہ سے تھے۔ یہ بحرۃ کے الفاظ محمود کے ہیں اور اس نے اکیلے علی شط لیۃ ذکر کیا ہے۔

فائدہ: معجم البلدان میں ہے کہ بحرۃ الرغا طائف کے مضافات میں لیہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حنین سے واپسی پر نخلۃ الیمانیہ، پھر قرن، پھر ملیح اور پھر بحرۃ الرغا تشریف لائے۔ وہاں آپ نے ایک مسجد بنائی اور اس میں نماز ادا فرمائی اور بحرۃ الرغا میں ایک قتل کا قصاص لیا اور یہی پہلا قصاص ہے جو اسلام میں لیا گیا کہ بنی لیث کے ایک آدمی نے بنی ہذیل کے آدمی کو قتل کیا تو اسے قصاصاً قتل کر دیا گیا اور لیۃ البحرہ بھی طائف کے نواح میں واقع ہے۔ واللہ اعلم (بذل المجہود ص39 ج18)

بَابٌ فِي تَرْكِ الْقَوَدِ بِالْقَسَامَةِ (قسامہ کے سبب قصاص ترک ہونے کا بیان)

3920۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا فَقَالُوا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقْنَا إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونِي بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ هَذَا قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ قَالُوا لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ فَكَرِهَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ

بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ ان کا خیال ہے انصار میں سے ایک آدمی جسے سہل بن ابی حثمہ کہا جاتا ہے اس نے بتایا ہے کہ اس قوم کے کچھ افراد خیبر کی طرف چلے اور وہاں پہنچ کر متفرق ہو گئے۔ پھر انہوں نے ایک کو مقتول پایا تو انہوں نے ان لوگوں کو کہا جن کے قریب اسے پایا تھا کہ تم نے ہمارے اس ساتھی کو قتل کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا: نہ ہم نے اسے قتل کیا ہے اور نہ ہمیں قتل کے بارے میں علم ہے۔ چنانچہ ہم حضور نبی کرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: تم میرے پاس اس کے خلاف گواہ لے آؤ جس نے اسے قتل کیا ہے۔ تو انہوں نے عرض کی: ہمارے پاس گواہ نہیں ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ تمہیں (اپنی براءت کی) قسم دے دیں گے۔ انہوں نے عرض کی: ہم یہودیوں کی قسم پر راضی نہیں ہیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے یہ ناپسند کیا کہ اس کے خون کو ضائع کر دیں۔ چنانچہ آپ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے سو اونٹ اس کی دیت ادا کر دی۔

3921۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَقْتُولًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلَى قَتْلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّمَا هُمْ يَهُودُ وَقَدْ يَجْتَرِئُونَ عَلَى أَعْظَمَ مِنْ هَذَا قَالَ فَاخْتَارُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ فَاسْتَحْلِفُوهُمْ فَأَبَوْا فَوَدَاهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ

حضرت رافع بن خدیج نے بیان کیا ہے کہ انصار کا ایک آدمی خیبر میں قتل ہو گیا تو اس کے ورثاء حضور نبی کرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور اس کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس دو گواہ ہیں جو تمہارے ساتھی کے قتل پر شہادت دیتے ہوں۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہاں مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی سکونت پذیر نہیں، وہاں صرف یہودی ہیں اور وہ اس سے بڑے کام کی بھی جرأت کر سکتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے پچاس افراد چن لو اور ان سے قسم لے لو۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ (مقصود یہ تھا کہ وہ کافر ہیں وہ جھوٹی قسمیں اٹھانے سے ذرا گریز نہ کریں گے)۔ پھر حضور نبی کرم ﷺ نے اپنی جانب سے اس کی دیت ادا کر دی۔

3922۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ قَالَ إِنَّ سَهْلًا وَاللهِ أَوْهَمَ الْحَدِيثَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى يَهُودَ أَنَّهُ قَدْ وُجِدَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَتِيلٌ فَدُوهُ فَكَتَبُوا يَحْلِفُونَ بِاللهِ خَمْسِينَ يَمِينًا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ

عبدالرحمن بن بجید نے بیان کیا ہے کہ قسم بخدا! سہل کو حدیث میں وہم ہوا ہے (صحیح بات اس طرح ہے) کہ رسول اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ نے یہودی کی طرف لکھا کہ تمہارے درمیان ایک مقتول پایا گیا ہے، تم اس کی دیت ادا کرو۔ تو انہوں نے (جواب) لکھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پچاس قسمیں کھاتے ہیں کہ نہ ہم نے اسے قتل کیا ہے اور نہ ہمیں اس کے قاتل کا علم ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے سو اونٹوں کے ساتھ دیت ادا کر دی۔

3923۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِجَالٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْيَهُودِ وَبَدَأَ بِهِمْ يَحْلِفُ مِنْكُمْ خَمْسُونَ رَجُلًا فَأَبَوْا فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ اسْتَحِقُّوا قَالُوا نَحْلِفُ عَلَى الْغَيْبِ يَا رَسُولَ اللهِ فَجَعَلَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ دِيَةً عَلَى يَهُودَ لِأَنَّهُ وُجِدَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سلیمان بن یسار نے انصار کے کچھ لوگوں سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے یہود کو فرمایا اور ان سے آغاز کیا کہ تم میں سے پچاس آدمی قسم اٹھائیں گے تو انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے انصار کو فرمایا کہ تم اپنا حق ثابت کرو (یعنی تم قسمیں اٹھاؤ کہ تمہارا قاتل فلاں یہودی ہے)۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا ہم دیکھے بغیر ہی قسم اٹھا دیں (یعنی ہم نے کسی کو دیکھا تو ہے نہیں پھر قسم کس طرح اٹھا دیں)۔ تو پھر رسول اللہ ﷺ نے دیت یہود پر ڈال دی کیونکہ مقتول انہیں کے درمیان پایا گیا تھا۔

بَابٌ يُقَادُ مِنَ الْقَاتِلِ (قاتل سے قصاص لیے جانے کا بیان)

3924۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارِيَةً وُجِدَتْ قَدْ رُضَّ رَأْسُهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی پائی گئی اس حال میں کہ اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کوٹ دیا گیا تھا۔ تو اس سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ یہ کس نے کیا ہے، کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا (کہ ہاں) پس وہ یہودی پکڑا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا کہ اس کا سر پتھر کے ساتھ کوٹ دیا جائے۔

3925۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيٍّ لَهَا ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي قَلِيبٍ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأُخِذَ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ نَحْوَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے انصار کی ایک لڑکی کو زیورات کی وجہ سے قتل کر دیا اور پھر اسے ایک کنوئیں میں پھینک دیا اور اس کا سر پتھر کے ساتھ کچل دیا۔ پس وہ پکڑا گیا اور اسے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کے بارے حکم فرمایا کہ اسے رجم کیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ پس اسے رجم کر دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ابن جریج نے ایوب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

3926۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسٍ أَنَّ جَارِيَةً كَانَ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ لَهَا فَرَضَخَ رَأْسَهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَقَالَتْ لَا بِرَأْسِهَا قَالَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَتَلَكِ قَالَتْ لَا بِرَأْسِهَا قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكِ قَالَتْ نَعَمْ بِرَأْسِهَا فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُتِلَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

ہشام بن زید نے اپنے دادا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لڑکی زیورات پہنے ہوئے تھی۔ پس ایک یہودی نے پتھر سے اس کا سر کچل دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور ابھی اس میں حیات باقی تھی۔ تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تجھے کس نے قتل کیا ہے؟ کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ اس نے اپنا سر ہلایا پھر آپ نے فرمایا: تجھے کس نے قتل کیا ہے کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ اس نے سر ہلا کر کہا: نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ اس نے سر ہلا کر کہا: جی ہاں۔ تو پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا اور دو پتھروں سے قتل کر دیا گیا۔

فائدہ: طریقہ قصاص میں علماء کے مابین اختلاف ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ جس شے سے جس طرح قاتل نے مقتول کو قتل کیا اسی طرح اسی شے سے قصاص لیا جائے گا۔ گلا گھونٹ کر یا غرق کر کے وغیرہ حتیٰ کہ امام شافعی نے کہا کہ اگر عمداً قاتل نے اسے آگ میں ڈالا یہاں تک کہ وہ مر گیا تو اسی طرح اس کے ساتھ کیا جائے گا۔ جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب کا موقف یہ ہے کہ جملہ صورتوں میں قصاص صرف تلوار سے لیا جائے گا اور اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو امام طحاوی نے نعمان سے نقل کی ہے کہ حضور نے فرمایا: لا قود الا بالسیف۔

بَاب أَيُقَادُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ

(اس کا بیان کہ کیا کافر کے بدلے مسلمان سے قصاص لیا جائے گا)

3927۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْتَرُ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ إِلَيْكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا إِلَّا مَا فِي كِتَابِي هَذَا قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَأَخْرَجَ كِتَابًا وَقَالَ أَحْمَدُ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَإِذَا فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ مُسَدَّدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ فَأَخْرَجَ كِتَابًا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَكَرَ نَحْوَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حَدِيثِ عَلِيٍّ زَادَ فِيهِ وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَيَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّيهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ

قیس بن عباد نے بیان کیا ہے کہ میں اور اشتر (مالک بن حارث المعروف بالاشتر) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ہم نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کوئی ایسی چیز عطا کی ہے جو آپ ﷺ نے عام لوگوں کو نہ عطا کی ہو۔ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ مگر وہی جو میری اس کتاب میں ہے۔ مسدد نے کہا ہے کہ پھر آپ نے ایک کتاب نکالی اور احمد نے کہا ہے کہ پھر آپ نے ایک کتاب (تحریر) اپنی تلوار کی نیام سے نکالی۔ تو اس میں یہ تھا کہ تمام مومنین کا خون ایک دوسرے کے مساوی ہے (اس اعتبار سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں) اور وہ ان کے خلاف ایک دوسرے کے معاون ہیں جو ان کے سوا کسی اور دین پر ہیں اور ان کے ادنیٰ بھی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خبردار! سن لو کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی ذمی کو اپنے عہد کے دوران (کافر کے بدلے قتل کیا جائے گا)۔ جس کسی نے کوئی نئی چیز (دین میں) داخل کی تو اس کا وبال اسی پر ہوگا اور جس نے بدعت کا آغاز کیا یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

مسدد نے کہا ہے: ابن ابی عروبہ سے روایت ہے پس آپ نے ایک کتاب نکالی۔

عبید اللہ بن عمر، ہشیم نے یحییٰ بن سعید عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح ذکر کی۔ اس میں یہ زائد ہے اور ان میں سے دور رہنے والا پناہ دے سکتا ہے اور ان کے طاقتور اپنے کمزوروں کی طرف اور جنگ میں حصہ لینے والے لشکر میں بیٹھے رہنے والوں کی طرف رجوع کریں گے۔ (مراد یہ ہے کہ یہ سب مال غنیمت کی تقسیم کے وقت برابر ہوں گے۔ کسی کو اس کی سواری اعلیٰ ہونے کی وجہ سے یا طاقتور ہونے کی وجہ سے زیادہ حصہ نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی کسی کو کمزور ہونے کی وجہ سے یا لشکر کی صفوں میں بیٹھے رہنے کی وجہ سے اس کا حصہ کم کیا جائے گا۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي مَنْ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ

اس کا بیان کہ جو کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو پائے تو کیا اسے قتل کر دے؟

3928۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ (1) رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ إِلَى مَا يَقُولُ سَعْدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ حضرت سعد نے عرض کی:

1۔ ایک نسخہ میں مَعَ أَهْلِهِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کیوں نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ عزت عطا فرمائی ہے! (اسے بلا تاخیر قتل کر دینا چاہیے) تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: سنو اس بات کو جو کچھ تمہارا سردار کہہ رہا ہے۔ عبد الوہاب نے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں۔ الی مایقول سعد۔

فائدہ: حضرت سعد کی مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول کی مخالفت نہیں بلکہ فقط ان جذبات کا اظہار ہے جو ایسی حالت میں ہوا کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

3929۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَرَأَيْتَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ علیہ السلام سے عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پاؤں تو میں اسے اتنی مہلت دوں، یہاں تک کہ میں چار گواہ لے آؤں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

بَابُ الْعَامِلِ يُصَابُ عَلَى يَدَيْهِ خَطَأً

(اگر عامل زکوٰۃ کے ہاتھ سے کوئی خطاً زخم لگے تو اس کا بیان)

3930۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ أَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَشَجَّهُ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا الْقَوَدَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي خَاطِبٌ الْعَشِيَّةَ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ ﷺ إِنَّ هَؤُلَاءِ اللَّيْثِيِّينَ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا أَرَضِيتُمْ قَالُوا لَا فَهَمَّ الْمُهَاجِرُونَ بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَكُفُّوا عَنْهُمْ فَكَفُّوا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَزَادَهُمْ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ قَالُوا نَعَمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے ابوجہم بن حذیفہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو ایک آدمی اپنی زکوٰۃ کے بارے میں ان سے جھگڑ پڑا۔ تو ابوجہم نے اسے مارا اور اس کے سر میں زخم لگا دیا۔ پس اس کے قبیلے کے لوگ حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! علیہ السلام ہم قصاص کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: تم اتنا اتنا مال لے لو لیکن وہ راضی نہ ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا: (اچھا) اتنا اتنا لے لو تو وہ اس پر راضی ہو گئے۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: میں شام کے وقت لوگوں کو خطبہ دوں گا اور میں تمہاری رضامندی کے بارے انہیں مطلع کروں گا۔ انہوں نے عرض کی: ہاں (ٹھیک ہے)۔ پس رسول اللہ علیہ السلام نے خطبہ ارشاد فرمایا: یہ قبیلہ لیث

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے لوگ ہیں جو میرے پاس آئے ہیں (اور انہوں نے ابوجہم کی شکایت کی ہے) اور یہ قصاص کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں نے ان پر اتنا اتنا مال پیش کیا ہے اور یہ اس پر راضی ہو گئے ہیں۔ (پھر آپ نے پوچھا) کیا تم راضی ہو؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔ پس مہاجرین نے انہیں سزا دینے کا قصد کیا لیکن رسول اللہ علیہ السلام نے انہیں حکم دیا کہ وہ ان سے ہاتھ روکے رکھیں۔ پس وہ باز رہے پھر آپ علیہ السلام نے انہیں بلایا اور ان کے لیے مال کی مقدار میں اضافہ کیا اور پھر پوچھا: کیا تم راضی ہو؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں لوگوں کو خطبہ دوں گا اور تمہاری رضامندی کے بارے انہیں آگاہ کروں گا۔ پس حضور نبی کریم علیہ السلام نے خطبہ دیا اور فرمایا: کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں دین اسلام کے عدل وانصاف کے اعلیٰ معیار پر ایک روشن دلیل موجود ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے مقرر کردہ عامل زکوٰۃ سے ناروا رویہ اختیار کیا گیا اور پھر زخمی ہونے کی صورت میں اسی سے قصاص لینے کا مطالبہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا گیا۔ بجائے اس کے کہ آپ انہیں جھڑک دیتے آپ نے پورے تحمل و بردباری سے دعویٰ سنا اور پھر انہیں مال دے کر صلح کرنے کی کوشش فرمائی۔ بالآخر آپ انہیں راضی کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہی اس دین کا طرہ امتیاز ہے کہ اس میں شاہ و گدا، جملہ اہل اسلام اور ان کی سرپرستی میں رہنے والوں کے لیے مساوی حقوق موجود ہیں۔

بَابُ الْقَوَدِ بِغَيْرِ حَدِيدٍ (اگر بغیر لوہے کے کسی کو قتل کیا جائے تو اس کے قصاص کا بیان)

3931۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارِيَةً وُجِدَتْ قَدْ رُضَّ رَأْسُهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی اس حال میں پائی گئی کہ اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا تھا۔ تو اس سے پوچھا گیا: کس نے تیرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے، کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔ (ہاں) پس وہ یہودی پکڑا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا تو حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کا سر پتھر کے ساتھ کچل دیا جائے۔

بَابُ الْقَوَدِ مِنَ الضَّرْبَةِ وَقَصِّ الْأَمِيرِ مِنْ نَفْسِهِ

ایک ضرب کا قصاص لینے اور امیر کا اپنے آپ کو قصاص کے لیے پیش کرنے کا بیان

3932۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ قَسْمًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَجُرِحَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ دہلی میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَقَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اس اثناء میں کہ رسول اللہ ﷺ کوئی شے تقسیم فرما رہے تھے۔ ایک آدمی آیا اور وہ منہ کے بل آپ ﷺ پر گرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اس چھڑی کے ساتھ کچوکا لگایا، جو آپ ﷺ کے پاس تھی۔ منہ پر لگنے کے سبب وہ زخمی ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: آگے آ اور بدلہ لے لے۔ تو اس نے عرض کی: (نہیں) بلکہ میں نے معاف کر دیا یا رسول اللہ! ﷺ۔

فائدہ: کتنی بندہ نوازی ہے اور اپنے غلاموں کی حسین تربیت ہے اور دین اسلام کی عظمت و رفعت کا اظہار ہے کہ سید الانبیاء ﷺ ایک ادنیٰ امتی کو ارشاد فرما رہے ہیں کہ آگے آ اور جو میری جانب سے تجھے تکلیف پہنچی ہے اس کا مداوا کر لے، قصاص لے لے۔ غلام عرض کر رہا ہے: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے آپ کو معاف کر دیا۔

3933۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي فِرَاسٍ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ عُمَّالِي لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ وَلَا لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ فَمَنْ فُعِلَ بِهِ ذٰلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ أُقِصُّهُ مِنْهُ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ أَتُقِصُّهُ مِنْهُ قَالَ إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أُقِصُّهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقَصَّ مِنْ نَفْسِهِ

ابو فراس نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: بلاشبہ میں نے اپنے عمال اس لیے نہیں بھیجے کہ وہ تمہارے جسموں کو ماریں اور نہ اس لیے کہ وہ تمہارے مال لے لیں۔ پس جس کسی سے ایسا سلوک کیا گیا تو اسے چاہیے کہ وہ اسے میرے پاس پیش کرے۔ میں اس سے اسے بدلہ دلواؤں گا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر کوئی آدمی اپنی رعایا کے کسی فرد سے تادیبی عمل کرے (یعنی اسے کچھ سزا دے) تو کیا آپ اسے اس سے بدلہ دلوائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں اسے بدلہ دلواؤں گا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو قصاص کے لیے پیش کیا۔

فائدہ: اس میں آپ کی مراد کسی حاکم کی طرف سے ایسا رویہ ہے جو کسی بھی اعتبار سے مناسب نہ ہو اور بلا جواز ہو، بلکہ وہ صریح زیادتی ہو۔ تو آپ نے فرمایا: میں اس سے قصاص لوں گا تاکہ کسی کو ظلم و زیادتی کی جرأت نہ ہو۔

بَابُ عَفْوِ النِّسَاءِ عَنِ الدَّمِ (عورتوں کی جانب سے خون معاف کرنے کا بیان)

3934۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ حِصْنًا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمُقْتَتِلِينَ أَنْ يَنْحَجِزُوا الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَإِنْ كَانَتْ امْرَأَةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ بَلَغَنِي أَنَّ عَفْوَ النِّسَاءِ فِي الْقَتْلِ جَائِزٌ إِذَا كَانَتْ إِحْدَى الْأَوْلِيَاءِ وَبَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ فِي قَوْلِهِ يَنْحَجِزُوا[1] يَكُفُّوا عَنِ الْقَوَدِ

1۔ دیگر نسخوں میں بلغنی تا ینحجزوا کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مقتول کے وارثوں پر لازم ہے کہ وہ قتل اور قصاص سے باز رہیں (یعنی جب ان میں سے ایک وارث بھی قصاص معاف کر دے تو پھر دوسرے قاتل کو قتل کرنے سے رکے رہیں) پہلے نزدیک والا وارث ہو (اسے معاف کرنے کا حق ہے) پھر جو اس کے بعد نزدیک والا ہو۔ اگرچہ وہ عورت ہی ہو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ قتل کی صورت میں عورتوں کا معاف کرنا جائز ہے۔ جب کہ وہ اولیاء میں سے ایک ہو اور مجھ تک ابوعبید سے یہ خبر پہنچی ہے کہ ینحجزوا کا معنی ہے کہ وہ قصاص سے باز رہیں۔

بَاب مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا بَيْنَ قَوْمٍ (ایسے مقتول کا بیان جس کے قاتل اور حالت قتل کا علم نہ ہو)

3935۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ مَنْ قُتِلَ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا فِي رَمْيٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحِجَارَةٍ أَوْ بِالسِّيَاطِ أَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَإِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَوَدُ يَدٍ ثُمَّ اتَّفَقَا وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ أَتَمُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُوسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ

طاؤس نے کہا ہے: وہ آدمی جو قتل ہو جائے اور ابن عبید نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو ایسی قوم میں قتل ہو جائے جس کا قاتل معلوم نہ ہو چاہے ان کے درمیان پتھر چلنے سے یا کوڑوں سے یا لاٹھی کی ضربوں سے تو وہ قتل خطا ہے اور اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے اور وہ آدمی جسے بالارادہ قتل کیا گیا تو اس کا قصاص ہو گا۔

ابن عبید نے کہا ہے: قود ید (یعنی اس کے قتل کا حکم اس کے نفس کا قصاص ہے جو وہ اپنے ہاتھ سے مقتول کے ولی کو دے گا) پھر دونوں راوی متفق ہیں کہ جو اس کے اور قصاص کے درمیان حائل ہو گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اس کا غضب ہے۔ اس سے کوئی نفل اور فرض عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔ سفیان کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

محمد بن ابی غالب، سعید بن سلیمان نے سلیمان بن کثیر سے، عمرو بن دینار نے طاؤس سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پھر آگے سفیان کی حدیث کی طرح ذکر کی۔

بَاب الدِّيَةِ كَمْ هِيَ (اس کا بیان کہ دیت کتنی ہے)

3936۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِنْ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَثَلَاثُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَعَشَرَةُ بَنِي لَبُونٍ ذَكَرٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ وہ آدمی جسے خطا قتل کیا گیا تو اس کی دیت سو اونٹ ہے تیس بنت مخاض (یعنی تیس ایسی اونٹنیاں جن کی عمر ایک سال مکمل اور دوسرے میں قدم ہو) اور تیس بنت لبون (یعنی تیس ایسی اونٹنیاں جن کی عمر دو سال مکمل ہو اور تیسرے میں داخل ہو چکی ہوں) اور تیس حقے (یعنی تیس ایسی اونٹنیاں جن کی عمر تین سال مکمل ہو اور چوتھے سال میں داخل ہو چکی ہوں) اور دس بنی لبون (یعنی دس ایسے اونٹ جن کی عمر دو برس مکمل ہو اور وہ تیسرے سال میں داخل ہو چکے ہوں)۔

3937۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَتْ قِيمَةُ الدِّيَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلَا إِنَّ الْإِبِلَ قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بتایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی اور اس وقت اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت کا نصف تھی۔ پس اس طرح یہ حکم جاری رہا یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار! سنو بے شک اونٹ مہنگے ہو گئے ہیں۔ راوی کا بیان ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (دیت میں) سونا دینے والوں پر ہزار دینار اور چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم مقرر فرمائے۔ گائے والے پر دو سو گائیں، بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں اور حلے دینے والوں پر دو سو حلے مقرر فرمائے۔ اور آپ نے اہل ذمہ کی دیت چھوڑ دی اور اس میں کوئی اضافہ نہ کیا جب کہ عام دیت میں اضافہ کیا۔

3938۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الْإِبِلِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْقَمْحِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ ذَكَرَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مُوسَى وَقَالَ وَعَلَى أَهْلِ الطَّعَامِ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ

حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیت کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اونٹ والوں پر سو اونٹ ہوں گے، گائے والوں پر دو سو گائیں ہوں گی، بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں ہوں گی، حلے دینے والوں پر دو سو حلے ہوں گے اور گندم والوں پر کچھ شے ہو گی (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گندم کی مقدار بھی بیان فرمائی) لیکن وہ محمد بن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسحاق کو یاد نہ رہی۔

ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے سعید بن یعقوب طالقانی پر یہ حدیث پڑھی۔ انہوں نے کہا ابوتمیلہ اور محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ حضرت عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے (دیت کی مقدار) مقرر فرمائی اور پھر موسیٰ بن اسماعیل کی حدیث کی طرح ذکر کیا اور کہا: گندم والوں پر کوئی شے ہے میں اسے یاد نہیں رکھ سکا۔

3939۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَإِ عِشْرُونَ حِقَّةً وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَعِشْرُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُرٍ (وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللهِ)[1]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قتل خطا کی دیت میں بیس حقے (یعنی ایسی اونٹنیاں جن کی عمر تین برس مکمل ہو اور چوتھے میں داخل ہوں) اور بیس جذعے (یعنی ایسی اونٹنیاں جن کی عمر چار برس مکمل ہو اور پانچویں میں داخل ہوں) اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس بنی مخاض (یعنی ایسے اونٹ جن کی عمر ایک سال مکمل ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو) اور یہ حضرت عبد اللہ کا قول ہے۔

3940۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَدِيٍّ قُتِلَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنی عدی کا ایک آدمی قتل ہو گیا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کی دیت بارہ (درہم) مقرر فرمائی۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے ابن عیینہ نے عمرو بن عکرمہ عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا ہے۔

بَاب فِي دِيَةِ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ (قتل شبہ عمد کی دیت کا بیان)

3941۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مُسَدَّدٌ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ إِلَى هَاهُنَا حَفِظْتُهُ مِنْ مُسَدَّدٍ ثُمَّ اتَّفَقَا أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُذْكَرُ وَتُدْعَى مِنْ دَمٍ أَوْ مَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ وَسِدَانَةِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِ أَوْلَادِهَا وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَتَمُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ

1۔ وھو قول عبد اللہ کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْوَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ أَوْ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْبَيْتِ أَوِ الْكَعْبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو مِثْلَ حَدِيثِ خَالِدٍ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَوْلُ زَيْدٍ وَأَبِي مُوسَى مِثْلُ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَدِيثِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسدد نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ نے تین بار تکبیر (اللہ اکبر) کہی۔ پھر کہا: لا الہ الا اللہ وحدہ (کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے) اس نے اپنا وعدہ سچ کر دیا اور اپنے بندے کی مدد و نصرت فرمائی اور اکیلے تمام گروہوں اور لشکروں کو شکست سے دوچار کیا۔ (راوی کہتا ہے) یہاں تک میں نے اسے مسدد سے یاد کیا ہے پھر آگے دونوں راوی متفق ہیں (کہ آپ ﷺ نے فرمایا) خبردار! سنو بے شک تمام فضیلتیں اور مفاخر جن کا دور جاہلیت میں ذکر کیا جاتا تھا اور دعویٰ کیا جاتا تھا چاہے خون سے متعلق ہوں یا مال سے سب میرے قدموں کے نیچے ہیں (یعنی اب وہ ختم اور باطل ہیں) سوائے حاجیوں کو پانی پلانے کے (کہ یہ بنی ہاشم کے سپرد تھا) اور بیت اللہ شریف کی خدمت کے (کہ یہ بنی شیبہ کے سپرد تھی یہ باقی رہیں گی)۔ پھر فرمایا: خبردار! سنو بے شک دیت قتل خطا جو کہ عمد کے مشابہ ہو اور وہ قتل کوڑے اور لاٹھی سے ہو ایک سو اونٹ ہیں۔ ان میں سے چالیس ایسی اونٹنیاں ہوں جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔ حدیث مسدد زیادہ مکمل ہے۔

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب نے خالد سے اس اسناد کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ مسدد، عبدالوارث نے علی بن زید عن القاسم بن ربیعۃ عن ابن عمر عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ اس میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح کے دن یا فتح مکہ کے دن بیت اللہ یا کعبہ معظمہ کی سیڑھی پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح اسے ابن عیینہ نے بھی علی بن زید بن القاسم بن ربیعۃ عن ابی عمر عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے۔

ایوب سختیانی نے اسے قاسم بن ربیعہ عن عبداللہ بن عمرو کی سند سے خالد کی حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔ اور حماد بن سلمہ نے اسے علی بن زید عن یعقوب السدوسی عن عبداللہ بن عمرو عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے اور زید اور ابوموسیٰ کا قول حضور نبی کریم ﷺ کی حدیث اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مثل ہے۔

3942۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَضَى عُمَرُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا

ابن ابی نجیح نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قتل شبہ عمد کی صورت میں (بطور دیت) تیس حقے، تیس جذعے اور چالیس خلفہ کا فیصلہ کیا، خلفہ جو کہ چھ برس سے لے کر نو برس کی عمر تک ہو۔

1۔ وقول زید و ابی موسیٰ الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ: جمہور کے نزدیک قتل شبہ عمد سے مراد کسی ایسے آلہ یا شے سے کسی کو قتل کرنا ہے جو قتل کے لیے تیار نہ کیا گیا ہو یا عموماً اس سے موت واقع نہ ہو اور اگر ایسے آلہ یا شے سے قتل کیا جائے جو قتل کے لیے بنایا جائے یا اس سے اغلباً موت واقع ہو جائے تو وہ قتل عمد ہوگا۔ واللہ اعلم

3943۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ أَثْلَاثٌ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا وَكُلُّهَا خَلِفَةٌ

عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے قتل شبہ عمد کی دیت کے بارے فرمایا کہ وہ تین اقسام پر ہوگی (یعنی) تینتیس حقے، تینتیس جذعے اور چونتیس ثنیہ سے لے کر بازل عام تک (یعنی چھ برس سے لے کر نو برس کی عمر تک کے اونٹ) اور یہ سب خلفہ ہیں۔

3944۔ وَبِهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ

ابو اسحاق نے علقمہ اور اسود سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ نے قتل شبہ عمد کی دیت کے بارے فرمایا کہ وہ پچیس حقے، پچیس جذعے، پچیس بنت لبون اور پچیس بنت مخاض ہیں۔

3945۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فِي الْخَطَإِ أَرْبَاعًا خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ

حضرت عاصم بن ضمرہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: قتل خطا میں چار قسموں کے اونٹ ہوں گے (یعنی) پچیس حقے، پچیس جذعے، پچیس بنت لبون اور پچیس بنت مخاض۔

3946۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمُغَلَّظَةِ أَرْبَعُونَ جَذَعَةً خَلِفَةً وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَفِي الْخَطَإِ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ[1] وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الدِّيَةِ الْمُغَلَّظَةِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ إِذَا دَخَلَتِ النَّاقَةُ فِي السَّنَةِ الرَّابِعَةِ فَهُوَ حِقٌّ وَالْأُنْثٰى حِقَّةٌ لِأَنَّهُ يَسْتَحِقُّ أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ وَيُرْكَبَ فَإِذَا دَخَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَهُوَ جَذَعٌ وَجَذَعَةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي السَّادِسَةِ وَأَلْقٰى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَثَنِيَّةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي السَّابِعَةِ فَهُوَ رَبَاعٌ وَرَبَاعِيَةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ وَأَلْقَى السِّنَّ الَّذِي بَعْدَ الرَّبَاعِيَةِ فَهُوَ سَدِيسٌ وَسَدَسٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي التَّاسِعَةِ وَفَطَرَ نَابُهُ وَطَلَعَ فَهُوَ بَازِلٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي

1۔ ایک نسخہ میں ذکور نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْعَاشِرَةِ فَهُوَ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ وَلَكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ وَبَازِلُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ عَامٍ وَمُخْلِفُ عَامَيْنِ إِلَى مَا زَادَ وَقَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ابْنَةُ مَخَاضٍ لِسَنَةٍ وَابْنَةُ لَبُونٍ لِسَنَتَيْنِ وَحِقَّةٌ لِثَلَاثٍ وَجَذَعَةٌ لِأَرْبَعٍ وَثَنِيٌّ لِخَمْسٍ وَرَبَاعٌ لِسِتٍّ وَسَدِيسٌ لِسَبْعٍ وَبَازِلٌ لِثَمَانٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَالْأَصْمَعِيُّ وَالْجُذُوعَةُ وَقْتٌ وَلَيْسَ بِسِنٍّ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ قَالَ بَعْضُهُمْ فَإِذَا أَلْقَى رَبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ وَإِذَا أَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ إِذَا لَقِحَتْ فَهِيَ خَلِفَةٌ فَلَا تَزَالُ خَلِفَةً إِلَى عَشَرَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا بَلَغَتْ عَشَرَةَ أَشْهُرٍ فَهِيَ عُشَرَاءُ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ إِذَا أَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَإِذَا أَلْقَى رَبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ

حضرت عثمان بن عفان اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دیت مغلظہ میں چالیس جذعے جن کے پیٹوں میں بچے ہوں اور تیس حقے اور تیس بنت لبون ہوں گی اور قتل خطا کی دیت میں تیس حقے، تیس بنت لبون اور ابن لبون (یعنی ایسے نر اونٹ جن کی عمر دو برس مکمل ہو اور وہ تیرے سال میں داخل ہو چکے ہوں) اور بیس بنت مخاض ہوں گی۔

محمد بن مثنیٰ، محمد بن عبد اللہ، سعید نے قتادہ سے انہوں نے حضرت سعید بن مسیب سے اور انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دیت مغلظہ کے بارے میں بالکل مذکورہ روایت کی طرح ذکر کیا ہے۔

ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ ابو عبید اور کئی ایک نے کہا ہے کہ جب ناقہ چوتھے سال میں داخل ہو جائے تو مذکر کو حق اور مونث کو حقہ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اس کا مستحق ہو جاتا ہے کہ اس پر بوجھ لادا جائے اور اس پر سوار ہوا جائے اور جب پانچویں سال میں داخل ہو جائے تو اگر مذکر ہو تو جذع اور اگر مونث ہو تو جذعہ کہلاتی ہے اور جب چھٹے سال میں داخل ہو اور اپنے سامنے کے دو دانت نکال لے تو وہ ثنی کہلاتی ہے نر ہونے کی صورت میں اور مونث ہونے کی صورت میں ثنیہ کہلاتی ہے اور جب وہ ساتویں برس میں داخل ہو جائے تو وہ رباع اور رباعیہ کہلاتی ہے اور جب آٹھویں سال میں داخل ہو جائے اور وہ دانت نکال لے جو رباعیہ کے بعد ہوتے ہی تو وہ سدیس اور سدس کہلاتی ہے اور جب وہ نویں سال میں داخل ہو جائے اور اس کی کچلیاں نکل آئیں تو وہ بازل کہلاتی ہے اور جب دسویں سال میں داخل ہو جائے تو وہ مخلف کہلاتی ہے پھر اس کے بعد اس کا کوئی نام نہیں، بلکہ اسے بازل عام، بازل عامین (یعنی ایک سال کی بازل اور دو سال کی بازل) اور مخلف عام اور مخلف عامین کہا جاتا ہے۔ جتنی آگے بڑھتی جائے۔ نضر بن شمیل نے کہا ہے کہ بنت مخاض ایک سال کی ہوتی ہے، بنت لبون دو سال کی، حقہ تین برس کی اور جذعہ چار برس کی ہوتی ہے۔ ثنی پانچ برس کی، رباع چھ برس کی، سدیس سات برس کی اور بازل آٹھ برس کی ہوتی ہے۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے: ابو حاتم اور اصمعی نے کہا ہے کہ جذوعہ وقت ہے وہ کسی سن (عمر) کا نام نہیں ہے۔ ابو حاتم نے بیان کیا ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ جب وہ اپنے رباعی دانت نکال لے تو وہ رباع کہلاتی ہے اور جب وہ سامنے کے دو دانت نکالے تو ثنی کہلاتی ہے اور ابو عبید نے کہا ہے کہ جب وہ حاملہ ہو جائے تو وہ خلفہ کہلاتی ہے اور وہ مسلسل دس مہینے تک خلفہ رہتی ہے اور جب دس مہینے مکمل ہو جائیں تو وہ عشراء کہلاتی ہے۔ ابو حاتم نے کہا ہے کہ جب وہ اپنے سامنے کے دانت نکالے تو وہ ثنی کہلاتی ہے اور جب وہ اپنے رباعیہ نکالے تو وہ رباع کہلاتی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب دِيَاتِ الْأَعْضَاءِ (اعضاء کی دیت کا بیان)

3947۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام انگلیاں برابر ہیں اور ہر انگلی کی دیت دس دس اونٹ ہیں (یعنی اگر کسی کی دس انگلیاں کاٹی گئیں تو اس پر دیت سو اونٹ ہوگی)۔

3948۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ قُلْتُ عَشْرٌ عَشْرٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقَ بْنَ أَوْسٍ وَرَوَاهُ إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ التَّمَّارُ بِإِسْنَادِ أَبِي الْوَلِيدِ وَرَوَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ عَنْ غَالِبٍ بِإِسْنَادِ إِسْمَعِيلَ

حضرت مسروق بن اوس نے اشعری سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام انگلیاں برابر ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا دس دس اونٹ ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اور انہوں نے غالب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے مسروق بن اوس سے سنا اور اسے اسماعیل نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ غالب التمار نے ابوالولید کی اسناد کے ساتھ مجھے بیان کیا ہے اور اسے حنظلہ بن ابی صفیہ نے غالب سے اسماعیل کی سند سے روایت کیا ہے۔

3949۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح وحَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْإِبْهَامَ وَالْخِنْصَرَ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں۔ یعنی انگوٹھا اور چھوٹی (خنصر) انگلی (دیت کے حکم میں برابر ہیں)۔

3950۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ شُعْبَةَ بِمَعْنَى عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَاه الدَّارِمِيُّ عَنِ النَّضْرِ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام انگلیاں برابر ہیں اور تمام دانت برابر ہیں۔ سامنے کے دانت اور داڑھیں برابر ہیں، یہ اور یہ (یعنی انگوٹھا اور خنصر) برابر ہیں۔ (یعنی دیت کے حکم میں چھوٹے بڑے کا کوئی امتیاز نہیں)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے نضر بن شمیل نے شعبہ سے عبدالصمد کی روایت کی طرح بیان کیا ہے اور ابوداؤد نے یہ بھی کہا ہے کہ دارمی نے اسے نضر سے بیان کیا ہے۔

3951۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ وَالْأَصَابِعُ سَوَاءٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: سب دانت برابر ہیں اور سب انگلیاں برابر ہیں۔

3952۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کو برابر قرار دیا ہے۔

3953۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: درآنحالیکہ آپ کعبہ معظمہ کے ساتھ اپنی پیٹھ لگائے ہوئے تھے (آپ نے فرمایا) انگلیوں (کی دیت) میں دس دس اونٹ ہیں۔

3954۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ فِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: دانتوں کی دیت پانچ پانچ اونٹ ہیں (یعنی ایک دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے)۔

3955۔ قَالَ أَبُو دَاوُد وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ شَيْبَانَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ فَحَدَّثْنَاهُ أَبُو بَكْرٍ صَاحِبٌ لَنَا ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَإِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَاجَتْ رُخْصًا نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَا بَيْنَ أَرْبَعِ مِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِ مِائَةِ دِينَارٍ وَعَدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَقَضَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ دِيَةُ عَقْلِهِ فِي الشَّاءِ فَأَلْفَيْ شَاةٍ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى قَرَابَتِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ قَالَ وَقَضَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي الْأَنْفِ إِذَا جُدِعَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الدِّيَةَ كَامِلَةً وَإِذَا جُدِعَتْ ثَنْدُوَتُهُ فَنِصْفُ الْعَقْلِ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ أَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ أَوْ مِائَةُ بَقَرَةٍ أَوْ أَلْفُ شَاةٍ وَفِي الْيَدِ إِذَا قُطِعَتْ نِصْفُ الْعَقْلِ وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الْعَقْلِ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ مِنَ الْإِبِلِ وَثُلُثٌ أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الشَّاءِ وَالْجَائِفَةُ مِثْلُ ذَلِكَ وَفِي الْأَصَابِعِ فِي كُلِّ أُصْبُعٍ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ فِي كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَقَضَى رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا مَنْ كَانُوا لَا يَرِثُونَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْسَ لِلْقَاتِلِ شَيْءٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ فَوَارِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهِ وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا كُلُّهُ حَدَّثَنِي بِهِ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أَبُو دَاوُد مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ هَرَبَ إِلَى الْبَصْرَةِ مِنَ الْقَتْلِ[1]

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنی کتاب میں عن شیبان پایا ہے اور میں نے ان سے یہ روایت سنی نہیں۔ سو ہمارے ایک ثقہ ساتھی ابوبکر نے اسے ہمیں بیان کیا ہے۔ اس نے کہا: شیبان نے اور محمد ابن راشد نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام اہل گاؤں پر قتل خطا کی دیت کی قیمت چار سو دینار یا اس کے برابر چاندی مقرر فرماتے تھے اور آپ اس کی قیمت اونٹوں کے ثمن کے مطابق لگاتے تھے۔ جب وہ مہنگے ہو جاتے تو آپ دیت کی قیمت میں اضافہ کر دیتے تھے اور جب اونٹ سستے ہو جاتے تو آپ دیت کی قیمت بھی کم کر دیتے تھے۔ رسول اللہ علیہ السلام کے زمانہ مقدس میں یہ قیمت چار سو دینار سے لے کر آٹھ سو دینار تک کے درمیان رہی اور اس کے برابر چاندی آٹھ ہزار درہم تک پہنچی اور رسول اللہ علیہ السلام نے گائے بیل والوں پر دو سو گائیں لازم ہونے کا فیصلہ فرمایا اور وہ آدمی جو اپنی دیت بکریوں کی صورت میں دینا چاہتا تو اس کے بارے میں دو ہزار بکریوں کا فیصلہ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک دیت مقتول کے وارثوں کے لیے میراث ہے جو ان کے تعلق اور قرابت کے مطابق تقسیم ہو گی اور جو ان کے حصص سے بچ جائے گی وہ عصبہ کے لیے ہو گی اور رسول اللہ علیہ السلام نے یہ فیصلہ بھی فرمایا کہ جب ناک کاٹ دی جائے تو کامل دیت لازم ہو گی اور جب اس کی بینی کاٹ دی گئی تو پھر نصف دیت ہو گی۔ اور وہ پچاس اونٹ ہیں یا ان کے مساوی سونا یا چاندی۔ یا پھر ایک سو گائیں یا ایک ہزار بکریاں ہوں گی اور ہاتھ کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ جب وہ کاٹ دیا جائے تو اس کی نصف دیت ہو گی اور پاؤں کٹ جانے کی صورت میں بھی نصف دیت ہو گی اور دماغ میں زخم لگ جانے کی صورت میں دیت کا تہائی لازم ہو گا اور وہ تینتیس اونٹ اور ایک اونٹ کا تیسرا حصہ ہے یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں لازم ہوں گی اور پیٹ پر لگنے والے زخم کا حکم بھی اسی طرح ہے اور انگلیاں کٹ جانے کی صورت میں ہر انگلی کے بدلے دس اونٹ لازم ہوں گے اور دانتوں کی دیت میں ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ ہوں گے اور رسول اللہ علیہ السلام نے یہ فیصلہ فرمایا کہ عورت کی دیت اس کے عصبات کے درمیان تقسیم ہو گی۔ (یعنی) وہ لوگ جو اس کی جانب سے کسی کے وارث نہیں ہوتے مگر

1۔ قال ابو داؤد محمد بن راشد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

صرف اسی شے کے جو اس کے وارثوں کے حصص سے بچ جائے۔ اور اگر عورت کو قتل کر دیا جائے تو اس کی دیت اس کے وارثوں کے درمیان تقسیم ہوگی اور وہی قاتل سے قصاص لینے کے مستحق ہوں گے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قاتل کے لیے وارثت میں سے کوئی شے نہیں اور اگر مقتول کا کوئی وارث نہ ہو تو پھر لوگوں میں سے جو زیادہ قریبی ہوگا وہی اس کا وارث ہوگا لیکن قاتل کسی شے کا وارث نہیں بنے گا۔ محمد بن راشد نے کہا ہے: یہ سب کچھ مجھے سلیمان بن موسیٰ نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ محمد بن راشد اہل دمشق سے ہیں اور یہ قتل کے خوف سے بصرہ کی طرف بھاگ گئے۔

3956۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ الْعَامِلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ قَالَ وَزَادَنَا خَلِيلٌ عَنِ ابْنِ رَاشِدٍ وَذَلِكَ أَنْ يَنْزُوَ الشَّيْطَانُ بَيْنَ النَّاسِ فَتَكُونُ[1] دِمَاءٌ فِي عِمِّيَّا فِي غَيْرِ ضَغِينَةٍ وَلَا حَمْلِ سِلَاحٍ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ قتل شبہ عمد کی دیت قتل عمد کی دیت کی طرح مغلظ اور سخت ہے اور شبہ عمد کی صورت میں قاتل کو قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا اور محمد بن بکار نے بیان کیا ہے اور خلیل نے ابن راشد سے اتنا زائد بھی بیان کیا ہے کہ شیطان لوگوں کے درمیان کود پڑے اور بن دیکھے بغیر کسی حقد و کینہ کے اور بغیر ہتھیار اٹھائے خون ہو جائے (تو یہی قتل شبہ عمد ہے)۔

3957۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ

حسین المعلم نے عمرو بن شعیب سے ہمیں خبر دی ہے کہ ان کے باپ نے انہیں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موضحہ (ایسا زخم جو ہڈی تک پہنچ جائے) کی صورت میں پانچ اونٹ دیت ہے۔

3958۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ وہ آنکھ جو اپنی جگہ قائم اور ثابت ہو اس کی دیت کل دیت کا تیسرا حصہ ہوگی۔

بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ (جنین کی دیت کا بیان)

3959۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ

1۔ ایک نسخہ میں فیکون ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا[1] فَاخْتَصَمُوا[2] إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ كَيْفَ نَدِي مَنْ لَا صَاحَ وَلَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَقَالَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ فَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی ہذیل کے ایک آدمی کے نکاح میں دو عورتیں تھیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی دے ماری اور اسے اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو قتل کر ڈالا۔ پس فریقین حضور نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ کر جھگڑنے لگے اور دونوں میں سے ایک (قاتل) فریق نے کہا: ہم اس کی دیت کیونکر ادا کریں جس نے نہ چیخ و پکار کی، نہ اس نے کھایا، نہ پیا اور نہ ہی رویا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ اعرابیوں کی سجع کی مثل سجع ہے۔ (جسے تم شریعت کے حکم کے معارض پیش کر رہے ہو)۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک غلام دینے کا فیصلہ فرمایا اور اسے عورت (قاتلہ) کی عاقلہ (خاندان) پر ڈال دیا۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر نے منصور سے ان کی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے عصبات پر ڈالی اور ساتھ ایک غلام جو اس بچے کا عوض تھا جو اس (مقتولہ) کے پیٹ میں تھا۔ اسی طرح اسے حکم نے مجاہد سے اور انہوں نے مغیرہ سے روایت کیا ہے۔

3960۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ عُمَرَ رضی الله عنهما اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ ائْتِنِي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ فَأَتَاهُ بِمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ زَادَ هَارُونُ فَشَهِدَ لَهُ يَعْنِي ضَرْبَ الرَّجُلِ بَطْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِنَّمَا سُمِّيَ إِمْلَاصًا لِأَنَّ الْمَرْأَةَ تُزْلِقُهُ قَبْلَ وَقْتِ الْوِلَادَةِ وَكَذَلِكَ كُلُّ مَا زَلَقَ مِنَ الْيَدِ وَغَيْرِهِ فَقَدْ مَلِصَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ

حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسقاط حمل کے بارے میں لوگوں سے مشورہ طلب کیا۔ تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا آپ ﷺ نے اس کے بدلے ایک غلام یا ایک لونڈی کا فیصلہ فرمایا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی ایسا گواہ پیش کرو جو تمہارے اس قول کی شہادت دے سکتا ہو۔ چنانچہ وہ محمد بن مسلمہ کو لے آئے اور انہوں نے آپ کی شہادت دی۔ یعنی ایک آدمی نے اپنی بیوی کی پیٹ پر

1۔ ایک نسخہ میں وجنینہا نہیں ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں فاختصما ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ضرب لگائی (اور اس کا حمل ساقط ہو گیا تو اس کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے)۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوعبید سے مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ اسقاط حمل کو املاص کا نام دیا گیا ہے (کیونکہ املاص بمعنی ازلاق کا معنی ہے پھسلا دینا) تو چونکہ عورت بھی ولادت کے مقررہ وقت سے پہلے اپنے بچے کو پھسلا دیتی ہے۔ (اس لیے اسے املاص کہا جاتا ہے)۔ اسی طرح ہر وہ شے جو ہاتھ وغیرہ سے پھسل جائے تو وہ ملص کہلاتی ہے۔ (یعنی زلق اور ملص ہم معنی ہیں) موسیٰ بن اسماعیل، وہب نے ہشام عن ابیہ عن المغیرہ عن عمر کی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے حماد بن زید اور حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (ان عمر قال کے الفاظ ذکر کیے ہیں)۔

3961۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ قَضِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذَلِكَ فَقَامَ[1] حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنِينِهَا بِغُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ الْمِسْطَحُ هُوَ الصَّوْبَجُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ الْمِسْطَحُ عُودٌ مِنْ أَعْوَادِ الْخِبَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَامَ عُمَرُ رضی الله عنه عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرْ وَأَنْ تُقْتَلَ زَادَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ لَمْ أَسْمَعْ بِهَذَا لَقَضَيْنَا بِغَيْرِ هَذَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمَّارُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ طَلْحَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ حَمَلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَأَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ مَيِّتًا وَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَقَضَى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَمُّهَا إِنَّهَا قَدْ أَسْقَطَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ فَقَالَ أَبُو الْقَاتِلَةِ إِنَّهُ كَاذِبٌ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَمِثْلُهُ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَسَجْعَ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَهَانَتَهَا أَدِّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ اسْمُ إِحْدَاهُمَا مُلَيْكَةَ وَالْأُخْرَى أُمَّ غُطَيْفٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے (جنین) کی دیت کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ کے فیصلہ کے بارے میں پوچھا تو حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہوئے اور کہا: میں دو عورتوں کے درمیان تھا تو ان میں سے ایک نے دوسری کو ایک لکڑی دے ماری اور اسے اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو قتل کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے جنین کے بدلے ایک غلام کا فیصلہ فرمایا اور یہ کہ قاتلہ عورت کو قصاصاً قتل کر دیا جائے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ نضر بن شمیل نے کہا ہے: مسطح سے مراد تنور میں آگ ہلانے والی لکڑی ہے۔ اور ابوعبید نے کہا ہے کہ مسطح سے مراد خیمے کی لکڑیوں میں سے ایک لکڑی ہے۔ عبداللہ بن محمد زہری، سفیان نے عمرو سے اور انہوں نے طاؤس سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے پھر آگے اسی طرح روایت ذکر کی اور ان میں وان تقتل کے الفاظ ذکر

1۔ ایک نسخہ میں فقام الیہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نہ کیے۔ اور یہ زائد ذکر کیا کہ غرہ سے مراد غلام یا لونڈی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر۔ اگر میں یہ نہ سنتا تو ہم اس کے سوا کوئی اور فیصلہ کر دیتے۔

سلیمان بن عبدالرحمن التمار نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن طلحہ نے انہیں بتایا کہ اسباط نے سماک عن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے حمل بن مالک کے قصہ میں بیان کیا ہے کہ اس عورت نے جنین کو گرایا اس حال میں کہ اس کے بال اگے ہوئے تھے اور وہ مردہ تھا اور وہ عورت خود بھی مر گئی۔ تو آپ نے عاقلہ پر دیت کا فیصلہ کیا۔ اس عورت کے چچا نے کہا: یا نبی اللہ! علیہ السلام بلاشبہ اس نے بچے کو ساقط کیا ہے اس حال میں کہ اس کے بال اگے ہوئے تھے۔ تو قاتلہ کے باپ نے کہا: یہ جھوٹ بولتا ہے، قسم بخدا! نہ وہ رویا ہے، نہ اس نے کچھ پیا ہے اور نہ ہی اس نے کچھ کھایا ہے۔ لہٰذا اس کی مثل کا خون رائیگاں اور لغو ہوگا (یعنی نہ اس کا قصاص ہوگا اور نہ ہی دیت) تو حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: کیا تو زمانہ جاہلیت کی مسجع عبارت اور کہانت کے ذریعے حکم شرع سے تعرض کر رہا ہے۔ تو بچے کے بدلے ایک غلام ادا کر۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان دو عورتوں میں سے ایک کا نام ملیکہ اور دوسری کا نام اُم غطیف تھا۔

3962۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ قَتَلَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا زَوْجٌ وَوَلَدٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ وَبَرَّأَ زَوْجَهَا وَوَلَدَهَا قَالَ فَقَالَ عَاقِلَةُ الْمَقْتُولَةِ مِيرَاثُهَا لَنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا مِيرَاثُهَا لِزَوْجِهَا وَوَلَدِهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنی ہذیل کی دو عورتیں تھیں، ان میں سے ایک نے دوسری کو قتل کر دیا اور ان دونوں میں سے ہر ایک کا خاوند اور بیٹا بھی تھا، تو رسول اللہ علیہ السلام نے مقتولہ عورت کی دیت قاتلہ عورت کی عاقلہ پر ڈال دی اور اس کے خاوند اور اس کے بیٹے کو بری قرار دیا تو مقتولہ کی عاقلہ نے کہا: اس عورت کی میراث ہمارے لیے ہوگی۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ اس کی میراث اس کے خاوند اور اس کی اولاد کے لیے ہوگی۔

3963۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةً عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أُغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ لَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ بنی ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا اور اسے قتل کر دیا۔ پس انہوں نے اپنا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کیا تو آپ ﷺ نے اس کے جنین کی دیت کے طور پر ایک غلام یا ایک لونڈی کا فیصلہ فرمایا اور مقتولہ عورت کی دیت قاتلہ کی عاقلہ پر ڈال دی اور مقتولہ کا وارث اس کے بیٹے اور جو اس کے ساتھ تھے انہیں بنایا۔ تو حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ اس کی دیت کا تاوان کس طرح دیا جا سکتا ہے جس نے نہ پیا، نہ کھایا، نہ بولا اور نہ ہی وہ رویا سو اس کی مثل کو تو لغو قرار دیا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ اپنی مسجع عبارت کی وجہ سے کاہنوں کا بھائی ہے (یعنی ان کی طرح یہ مسجع عبارت بولتا ہے)۔

قتیبہ بن سعد، لیث نے ابن شہاب سے انہوں نے ابن مسیب سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس قصہ میں بیان کیا ہے کہ وہ عورت جس پر غرہ (یعنی ایک غلام یا لونڈی) کا فیصلہ آپ نے فرمایا تھا وہ فوت ہوئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی میراث کا فیصلہ اس کے بیٹوں کے لیے کیا اور دیت اس کے عصبات پر ڈالی (یعنی دیت کی ادائیگی باپ کی جانب سے جنہیں اس کا عصبہ بننے کا حق حاصل ہے ان پر لازم ہے لیکن اس کی میراث اس کی اولاد کے لیے ہوگی)۔

3964۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَذَفَتْ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ فِي وَلَدِهَا خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا الْحَدِيثُ خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ وَالصَّوَابُ مِائَةُ شَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا قَالَ عَبَّاسٌ وَهُوَ وَهْمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اور اس نے حمل گرا دیا۔ یہ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کے بچے کے بدلے پانچ سو بکریوں کا فیصلہ کیا اور اس دن سے پتھر پھینکنے سے منع فرما دیا (یعنی ایسے پتھر جو بلا وجہ بطور کھیل کود پھینکے جاتے ہیں کیونکہ یہ بسا اوقات بڑے نقصان کا سبب بن جاتے ہیں)۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسی طرح پانچ سو بکریوں کا ذکر ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ سو بکریاں ہیں۔ ابو داؤد نے اسی طرح کہا ہے۔ حضرت عباس نے کہا ہے: یہ وہم ہے۔

3965۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو لَمْ يَذْكُرَا أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنین (کی دیت) میں غرہ یعنی ایک غلام یا لونڈی یا گھوڑے یا ایک خچر کا فیصلہ فرمایا۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے: یہ حدیث حماد بن سلمہ اور خالد بن عبداللہ نے محمد بن عمرو سے روایت کی ہے اور ان دونوں نے گھوڑے اور خچر کا ذکر نہیں کیا ہے۔

1۔ قال ابو داؤد ھکذا الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3966۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَجَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْغُرَّةُ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ رَبِيعَةُ الْغُرَّةُ خَمْسُونَ دِينَارًا

حضرت شعبی نے بیان کیا ہے کہ غرہ کی قیمت پانچ سو درہم ہے۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ ربیعہ نے کہا کہ غرہ پچاس دینار کا ہے۔

بَابٌ فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ (مکاتب کی دیت کا بیان)

3967۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَحَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ هِشَامٍ (1) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ جَمِيعًا (2) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ يُودَى مَا أَدَّى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ الْمَمْلُوكِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مکاتب کی دیت کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ اگر مکاتب قتل کر دیا جائے تو وہ جس قدر مال کتابت ادا کر چکا ہے اس قدر آزاد کی دیت ادا کی جائے گی اور جس قدر باقی ہے وہ غلام کی دیت ادا کی جائے گی۔ (یعنی اگر نصف بدل کتابت ادا کر چکا ہے تو وہ نصف آزاد اور نصف غلام شمار ہو گا اور اگر تہائی بدل کتابت دے چکا ہے تو پھر ایک تہائی آزاد اور دو تہائی غلام متصور ہو گا۔ لہٰذا دیت بھی اسی کے مطابق ادا کی جائے گی)۔

3968۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ وَرِثَ مِيرَاثًا يَرِثُ عَلَى قَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَإِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَهُ إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَوْلَ عِكْرِمَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مکاتب فعل حد کا ارتکاب کر گزرے یا وہ کسی میراث کا وارث بنے تو وہ اتنی مقدار کا ہی وارث بنے گا جس قدر وہ آزاد ہوا ہے۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے وہیب نے ایوب عن عکرمہ عن علی عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے اور حماد بن زید اور اسماعیل نے ایوب عن عکرمہ عن النبی ﷺ کی سند سے مرسل روایت کیا ہے اور اسماعیل بن علیہ نے اسے عکرمہ کا قول قرار دیا ہے۔

بَابٌ فِي دِيَةِ الذِّمِّيِّ (ذمی کی دیت کا بیان)

3969۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مِثْلَهُ

1۔ دیگر نسخوں میں حدثنا مسدد تا عن ھشام سند نہیں ہے۔

2۔ دیگر نسخوں میں جمیعا نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: (ایسا کافر جو) ایک معاہدہ کے تحت (دار السلام میں) رہ رہا ہو اس کی دیت آزاد آدمی کی دیت کا نصف ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے اسامہ بن زید لیثی اور عبدالرحمٰن بن حارث نے عمرو بن شعیب سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

فائدہ: اصحاب الرائے اور سفیان ثوری کا موقف یہ ہے کہ ذمی عہد کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہی ہے۔ یہی قول شعبی، نخعی اور مجاہد کا ہے اور یہ حضرت عمر اور ابن مسعود سے مروی ہے۔ (بذل ص 108 ج 18)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُقَاتِلُ الرَّجُلَ فَيَدْفَعُهُ عَنْ نَفْسِهِ

ایک آدمی دوسرے سے لڑتا ہے اور وہ اپنا دفاع کرتا ہے، اگر لڑنے والے کا نقصان ہو تو اس کی دیت کا بیان

3970- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَاتَلَ أَجِيرٌ لِي رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَأَهْدَرَهَا وَقَالَ أَتُرِيدُ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضی الله عنہ أَهْدَرَهَا وَقَالَ بَعِدَتْ سِنُّهُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَعَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا زَادَ ثُمَّ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لِلْعَاضِّ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُمَكِّنَهُ مِنْ يَدِكَ فَيَعَضَّهَا ثُمَّ تَنْزِعُهَا مِنْ فِيهِ وَأَبْطَلَ دِيَةَ أَسْنَانِهِ

صفوان بن یعلیٰ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میرا ایک ملازم ایک آدمی سے لڑ پڑا اور اس نے اس کا ہاتھ (دانتوں سے) کاٹ ڈالا۔ تو اس نے اپنے ہاتھ کو کھینچا اور اس کے سامنے کا دانت گر گیا۔ پھر وہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے اسے ہدر (باطل) قرار دیا اور فرمایا: کیا تو یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رکھے تا کہ تو اسے اونٹ کی مثل کاٹ کھائے۔ عطاء یا ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھے ابن ابی ملیکہ نے اپنے دادا سے خبر دی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے ہدر قرار دیا (یعنی اس کے بدلے اس پر کوئی شے واجب نہ کی) اور فرمایا: اس کا دانت ٹوٹ جائے۔ زیاد بن ایوب، ہشیم، حجاج اور عبدالملک نے عطاء عن یعلیٰ بن امیہ کی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے اور یہ زائد بیان کیا ہے پھر حضور نبی مکرم علیہ السلام نے دانتوں کے ساتھ کاٹنے والے کو فرمایا: اگر تو چاہے تو تو اپنے ہاتھ پر اسے قدرت دے اور وہ اسے دانتوں کے ساتھ کاٹے پھر تو اس کے منہ سے اسے کھینچے اور پھر آپ نے اس کے دانتوں کی دیت کو باطل قرار دیا (کیونکہ اس کا دانت اس آدمی کے اپنے دفاع میں ٹوٹا ہے اس لیے اس کی دیت اس پر واجب نہ ہوگی)۔

بَابٌ فِيمَنْ تَطَبَّبَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَأَعْنَتَ

ایسے طبیب کا بیان جو بغیر علم کے علاج کرے اور مریض کو ہلاک کر دے

3971- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ نَصْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا الْوَلِيدُ لَا نَدْرِي هُوَ صَحِيحٌ أَمْ لَا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی علاج کرے اور اس کی طب معروف نہ ہو (اور اس سے مریض ہلاک ہو جائے) تو طبیب ضامن ہوگا (یعنی اس کی دیت اسے ادا کرنا ہوگی)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے ولید کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ صحیح ہے یا نہیں۔

3972۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي بَعْضُ الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّمَا طَبِيبٍ تَطَبَّبَ عَلَى قَوْمٍ لَا يُعْرَفُ لَهُ تَطَبُّبٌ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَعْنَتَ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ بِالنَّعْتِ إِنَّمَا هُوَ قَطْعُ الْعُرُوقِ وَالْبَطُّ وَالْكَيُّ

عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے بیان کیا ہے کہ اس وفد کے بعض لوگوں نے مجھے بتایا ہے جو میرے والد کے پاس آئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی طبیب نے علاج معالجہ شروع کیا، حالانکہ اس سے قبل اس کا طب کا علم رکھنا اور علاج معالجہ کرنا معروف نہ ہو اور وہ کسی کو نقصان پہنچا دے تو وہ اس کا ضامن ہوگا۔

عبدالعزیز نے کہا ہے کہ فساد اور نقصان نہیں ہوتا مگر اس طرح کہ وہ (خون نکالنے کے لیے) رگ کو زیادہ کاٹ دے اور جلد پر کوئی زخم ہونے کی صورت میں اسے حد سے زیادہ چیر ڈالے اور داغ دے کر کسی کو ہلاک کر دے۔ (ان جیسی صورتوں میں طبیب نقصان کا ضامن ہوگا اور اگر وہ فقط زبان سے دوا کی مقدار وغیرہ بتا دے اور پھر مریض اپنے ہاتھ سے اسے استعمال کرے اور استعمال کے وقت مقدار میں کمی بیشی کر دے جس کے سبب مریض کو نقصان پہنچے تو پھر طبیب اور معالج اس کا ضامن نہ ہوگا)۔

بَابٌ فِي دِيَةِ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ (قتل خطا شبہ بالعمد کی دیت کا بیان)

3973۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مُسَدَّدٌ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ دَمٍ أَوْ مَالٍ تُذْكَرُ وَتُدْعَى تَحْتَ قَدَمَيَّ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ وَسِدَانَةِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنْ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَعْنَاهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: خبردار سنو! دور جاہلیت میں ہر خاندان کے جس خون یا مال کا ذکر کیا جاتا ہے اور دعویٰ کیا جاتا ہے وہ میرے قدموں کے نیچے ہے سوائے حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ شریف کی خدمت کرنے کے شرف کے، پھر فرمایا: خبردار سنو! قتل خطا شبہ بالعمد جو کہ کوڑے اور لاٹھی کے ساتھ ہو اس کی دیت سو اونٹ ہے ان میں سے چالیس ایسی اونٹنیاں ہوں جن کے پیٹوں میں بچے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہوں (یعنی وہ حاملہ ہوں) موسیٰ بن اسمٰعیل، وہب نے خالد سے اسی اسناد کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

بَابٌ فِي جِنَايَةِ الْعَبْدِ يَكُونُ لِلْفُقَرَاءِ (اگر جنایت کرنے والا فقیر غلام ہو تو اس کا حکم؟)

3974۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ شَيْئًا

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ فقراء اور مفلس لوگوں کے ایک بچے نے دولت مند اور امیر لوگوں کے ایک بچے کا کان کاٹ دیا۔ تو پھر بچے کے گھر والے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم تو فقیر اور مفلس لوگ ہیں (دیت وغیرہ دینے کے لیے ہمارے پاس تو کوئی شے نہیں) تو پھر آپ ﷺ نے ان پر کوئی شے لازم نہ فرمائی۔ (بلکہ ایسی صورت میں دیت وغیرہ بیت المال کے ذمہ ہوتی ہے۔ امام وقت کو چاہیے کہ وہ اس سے ادا کر دے۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِيمَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا بَيْنَ قَوْمٍ (اس کا بیان جو کسی قوم کے درمیان بن دیکھے قتل ہو جائے)

3975۔ قَالَ أَبُو دَاوُد[1] حُدِّثْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا أَوْ رِمِّيًّا يَكُونُ[2] بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ أَوْ بِسَوْطٍ فَعَقْلُهُ عَقْلُ خَطَإٍ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَقَوَدُ يَدَيْهِ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جو بن دیکھے پتھر یا کوڑا لگنے سے قتل ہو گیا یا اس حال میں کہ وہ آپس میں پتھر چلا رہے تھے (اور کسی کو لگنے سے وہ مر گیا) تو اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہو گی۔ اور جس کسی نے دانستہ کسی کو قتل کیا تو اس کے لیے قصاص ہو گا اور جو کوئی اس کے درمیان اور اس کے درمیان حائل ہوا تو اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ (کیونکہ وہ حکم شرعی (قصاص) کی تعمیل میں رکاوٹ بن رہا ہے)۔

بَابٌ فِي الدَّابَّةِ تَنْفَحُ بِرِجْلِهَا (اگر جانور کسی کو اپنا پاؤں مارے تو اس کا بیان)

3976۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ قَالَ أَبُو دَاوُد الدَّابَّةُ تَضْرِبُ بِرِجْلِهَا وَهُوَ رَاكِبٌ[3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (جانور کا) پاؤں ہدر ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ جانور اس حال میں اپنی ٹانگ مارے کہ آدمی اس پر سوار ہو (تو وہ اس کا ضامن نہ ہو گا۔ یہی احناف کا موقف ہے۔ جب کہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ جانور کے ہاتھ اور ٹانگیں سب کا ایک ہی حکم ہے۔ لہٰذا جو بھی وہ مار دے اس کا سوار

1۔ قال ابو داؤد صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں تکون ہے۔ 3۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ضامن نہ ہوگا۔ واللہ اعلم)۔

بَابُ الْعَجْمَاءُ وَالْمَعْدِنُ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ (چوپائے، معدن اور کنواں ہدر ہیں اس کا بیان)

3977۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ قَالَ أَبُو دَاوُد الْعَجْمَاءُ الْمُنْفَلِتَةُ الَّتِي لَا يَكُونُ مَعَهَا أَحَدٌ وَتَكُونُ بِالنَّهَارِ لَا تَكُونُ بِاللَّيْلِ

حضرت سعید بن المسیب اور ابوسلمہ دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: چوپائے کا لگایا ہوا زخم ہدر ہے (یعنی اس پر کوئی دیت وغیرہ نہ ہوگی) اور معدن ہدر ہے (یعنی اگر سونا، چاندی یا کوئی اور دھات نکالنے کے لیے کسی نے کان لگائی اور اس میں کوئی آدمی مر گیا تو اس کی کوئی دیت وغیرہ نہ ہوگی) اور کنواں ہدر ہے (یعنی کسی نے اپنی مملوکہ زمین میں کنواں کھودا اور پھر وہاں سے گزرتے ہوئے کوئی آدمی اس میں گر کر فوت ہو گیا تو اس کی کوئی دیت نہ ہوگی) اور اگر کوئی دفینہ ملا تو اس میں خمس ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ چوپائے سے مراد ایسا ہے جو بالکل کھلا ہو اور اس کے ساتھ کوئی بھی نہ ہو اور پھر یہ کہ دن کا وقت ہو رات کا وقت نہ ہو۔

بَابٌ فِي النَّارِ تَعَدَّى (آگ حد سے بڑھ جائے تو اس کے نقصان کا حکم)

3978۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح وحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الصَّنْعَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّارُ جُبَارٌ

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگ ہدر ہے (یعنی اگر کسی نے اپنے گھر میں یا اپنی زمین میں آگ جلائی اور پھر کسی سبب سے وہ ساتھ والے گھر یا زمین تک جا پہنچی تو اس کے نقصان کی ضمانت آگ جلانے والے پر نہ ہوگی۔ بشرطیکہ جب اس نے آگ جلائی تھی تو ظاہری طور پر اس کے دوسری جانب منتقل ہونے کے کوئی خدشات نہ تھے۔ اور اگر پہلے ہی تیز ہوا وغیرہ چل رہی ہو اور ظن غالب آگ اڑنے کا ہو تو پھر نقصان کی صورت میں آگ جلانے والا ضامن ہوگا۔ واللہ اعلم) (بذل المجہود ص 113 ج 18)

بَابُ الْقِصَاصِ مِنَ السِّنِّ (دانتوں کے قصاص کا بیان)

3979۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ أُخْتُ أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَضَى بِكِتَابِ اللهِ الْقِصَاصَ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا الْيَوْمَ قَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ فَرَضُوا بِأَرْشٍ أَخَذُوهُ فَعَجِبَ نَبِيُّ اللهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قِيلَ لَهُ كَيْفَ يُقْتَصُّ مِنَ السِّنِّ قَالَ تُبْرَدُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ انس بن نضر کی بہن ربیع نے ایک عورت کے سامنے والے دانت توڑ دیے۔ چنانچہ وہ لوگ مقدمہ لے کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے کتاب اللہ کے مطابق قصاص کا فیصلہ فرمادیا۔ تو انس بن نضر نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! آج اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: اے انس! کتاب اللہ کے حکم کے مطابق قصاص ہے پھر اس کے ورثاء دیت لینے پر راضی ہو گئے اور انہوں نے وہ وصول کر لی۔ پس حضور نبی کریم ﷺ اس پر متعجب ہوئے اور فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے دیں تو وہ اسے پورا فرما دیتا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا کہ ان سے پوچھا گیا کہ دانتوں کا قصاص کس طرح لیا جائے گا؟ تو انہوں نے فرمایا: اسے رگڑ کر یا کھیڑ کر ختم کر دیا جائے گا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَاب السُّنَّةِ (سنت کا بیان)

بَاب شَرْحِ السُّنَّةِ (شرح سنت کا بیان)

3980۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارَى عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہودی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور عیسائی بھی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو گی۔

3981۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ نَحْوَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَرَازِيُّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَامَ فِينَا (1) فَقَالَ أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ فِينَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَإِنَّ هَذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ زَادَ ابْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو فِي حَدِيثَيْهِمَا وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ أُمَّتِي (2) أَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ وَقَالَ عَمْرٌو الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ

ابو عامر ہوزنی سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار! سنو رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: خبردار! سنو بے شک تم سے پہلے اہل کتاب بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور یہ امت عنقریب تہتر فرقوں میں تقسیم ہو گی۔ (ان میں سے) بہتر آتش جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور وہ فرقہ اہل السنۃ والجماعۃ ہے۔

ابن یحییٰ اور عمرو نے اپنی حدیثوں میں یہ زائد بھی ذکر کیا ہے کہ عنقریب میری امت سے ایسی اقوام ظاہر ہوں گی جن میں خواہشات اور بدعات اس طرح سرایت کیے ہوں گے جس طرح مرض کلب اس آدمی میں سرایت کر جاتا ہے (جسے باؤلا کتا کاٹ ڈالے) عمرو نے بیان کیا ہے کہ مرض کلب (یعنی وہ بیماری جو باؤلے کتے کے کاٹنے کے سبب آدمی میں پیدا ہو جاتی ہے) والے آدمی کی کوئی رگ اور کوئی جوڑ باقی نہیں رہتا مگر یہ بیماری اس میں داخل ہو جاتی ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں فینا نہیں ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں فی اُمتی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ وَاتِّبَاعِ الْمُتَشَابِهِ مِنَ الْقُرْآنِ

قرآن کریم کی متشابہ آیات کی اتباع اور ان کے بارے جھگڑنے سے نہی کا بیان

3982۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ إِلَى أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللهُ فَاحْذَرُوهُمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (ترجمہ) ''وہی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی اس میں سے آیات محکمات ہیں...... تا قولہ اولو الالباب۔ ام المومنین نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ان آیات کی اتباع کرتے ہیں جو متشابہ ہیں تو وہی وہ لوگ ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ پس تم ان سے بچو۔

فائدہ: قرآن کریم کی وہ آیات جن کے معنی اور مفاہیم بالکل واضح اور بین ہیں وہ محکمات کہلاتی ہیں اور وہ آیات جن کے معانی واضح نہیں بلکہ معنی متعین کرنے کے لیے کسی تاویل کی ضرورت پڑتی ہے وہ متشابہات کہلاتی ہیں۔ محکمات کو چھوڑ کر متشابہات کی اتباع کی اجازت نہیں۔ واللہ اعلم)۔

بَابُ مُجَانَبَةِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَبُغْضِهِمْ

(خواہش پرستوں سے اجتناب اور ان سے بغض رکھنے کا بیان)

3983۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افضل ترین عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی سے محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کسی سے بغض رکھنا ہے۔ (یعنی بہترین عمل یہی ہے کہ انسان کی دوستی اور عداوت کا معیار رب العالمین کی رضا ہو نہ کہ کوئی دنیوی حرص اور لالچ اس کی بنیاد ہو۔ اگر واقعۃً یہ معیار قائم ہوجائے تو بے شمار گناہوں اور عداوتوں سے آدمی کو چھٹکارا نصیب ہوسکتا ہے)۔

3984۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَذَكَرَ ابْنُ السَّرْحِ قِصَّةَ تَخَلُّفِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَوَاللهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ سَاقَ خَبَرَ تَنْزِيلِ تَوْبَتِهِ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے اس وقت ان کا ہاتھ پکڑ کر چلتے تھے جب وہ نابینے ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا اور ابن سرح نے غزوۂ تبوک میں آپ کے حضور نبی مکرم ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کیا ہے جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ہم تینوں سے کلام کرنے سے منع فرما دیا۔ یہاں تک کہ جب مجھ پر ایک طویل وقت گزر گیا تو میں نے ایک دن ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پھلانگی (اور اندر داخل ہو گیا) اور وہ میرے چچا کا بیٹا تھا۔ میں نے اسے سلام کیا لیکن قسم بخدا! اس نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ پھر آگے انہوں نے اپنی توبہ کے متعلق نازل ہونے والی آیات کو بیان کیا۔

فائدہ: صحابہ کرام کی عظمت و رفعت کا کمال یہی ہے کہ ان کا ہر عمل سنت مصطفی کریم ﷺ کے مطابق ہوتا اور جب کسی کام کے لیے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا حکم ہو جاتا تو پھر اس کے سامنے نسبی رشتوں کی بھی کوئی حیثیت باقی نہ رہتی تھی۔ بلکہ وہ دل و جان سے پروانہ وار حکم مصطفی کریم کی تعمیل میں لگ جاتے تھے۔ گویا ان کی دوستی اور عداوت کا معیار صرف رضائے الٰہی اور خوشنودیٔ مصطفی کریم تھا۔ رب کریم جملہ مسلمانوں کو اسی ذوق سے سرفراز فرمائے۔ آمین

بَاب تَرْكِ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْأَهْوَاءِ (خواہش پرستوں کو سلام نہ دینے کا بیان)

3985۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا درآنحالیکہ میرے ہاتھ پھٹے ہوئے تھے (یعنی ان میں دراڑیں پڑی ہوئی تھیں) تو انہوں نے میرے ہاتھوں پر زعفران لگا دیا۔ میں صبح سویرے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں سلام کیا تو آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب نہ ارشاد فرمایا اور ساتھ فرمایا: تو جا اور اپنے ہاتھوں سے اسے دھو ڈال (یعنی آپ نے اس رنگ کو ناپسند کیا اور ہاتھوں کو پہلے صاف کرنے کا حکم ارشاد فرمایا)۔

3986۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ سُمَيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّهُ اعْتَلَّ بَعِيرٌ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِزَيْنَبَ أَعْطِيهَا بَعِيرًا فَقَالَتْ أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس اضافی اونٹ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو فرمایا: تم ایک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اونٹ صفیہ کو دے دو۔ تو انہوں نے عرض کی: کیا میں اس یہودیہ کو دے دوں (انہوں نے حضرت صفیہ کے ماضی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ جملہ کہا) تو رسول اللہ ﷺ اس پر ناراض ہو گئے اور آپ نے ذوالحجہ، محرم اور صفر کے کچھ دنوں تک ان سے بول چال چھوڑے رکھی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ فِي الْقُرْآنِ (قرآن میں جھگڑا کرنے سے نہی کا بیان)

3987۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم میں شک کرنا اور جھگڑا کرنا کفر ہے۔ (یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم میں قراءت کے اعتبار سے شک کرنا یا ہو سکتا ہے کہ وہ آیات جن میں تقدیر و وعید کا ذکر ہے ان میں شک کا اظہار کرنا اور پھر جھگڑنا یہ دائرہ کفر میں داخل ہوتا ہے۔ واللہ اعلم الصواب)

بَابٌ فِي لُزُومِ السُّنَّةِ (اس کا بیان کہ اتباع سنت لازم ہے)

3988۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ

حضرت عبدالرحمن بن ابی عوف نے مقدام بن معدی کرب سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار! سنو، بلاشبہ مجھے کتاب (یعنی قرآن کریم) اور اس کے ساتھ اس کی مثل شے (یعنی سنت) عطا فرمائی گئی ہے۔ خبردار! سنو قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا (مراد خوشحال آدمی ہے) آدمی اپنے پلنگ پر بیٹھے یہ کہے گا: تم پر اس قرآن کی اتباع کرنا لازم ہے۔ پس جو چیز تم اس میں حلال پاؤ تو تم اسے حلال قرار دو اور جو چیز تم اس میں حرام پاؤ تو تم اسے حرام قرار دو۔ خبردار! سنو! تمہارے لیے گھریلو گدھوں کا گوشت حلال نہیں ہے اور نہ ہی کسی ذمی کا گرا پڑا مال تمہارے لیے حلال ہے۔ مگر (اس صورت میں) کہ اس کا مالک اس سے مستغنی ہو جائے (اور اس کی تلاش چھوڑ دے) اور جو کوئی کسی قوم کے پاس مہمان آئے تو ان پر لازم ہے کہ وہ اس کی مہمان نوازی کریں اور اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو وہ اپنی ضیافت کی مثل ان کا مال لے کر انہیں سزا دے (یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اب کسی مہمان کے لیے کسی کا سامان اٹھانا جائز نہیں۔ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے)۔

3989۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا نَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَاهُ

حضرت عبید اللہ بن ابی رافع نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ تم میں سے کوئی اپنے پلنگ پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا ہو اور میرا کوئی امر اس کے پاس پہنچے ان چیزوں کے بارے میں جن کا میں نے حکم دیا ہے یا جن سے میں نے منع کیا ہے اور وہ یہ کہے کہ ہم نہیں جانتے، جو کچھ ہم نے کتاب اللہ میں پایا ہے ہم نے اس کی اتباع اور پیروی کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں آپ یہ تنبیہ فرما رہے ہیں کہ جس طرح وہ احکام واجب الاتباع ہیں جو قرآن کریم میں ہیں بعینہ اسی طرح وہ احکام بھی واجب الاتباع ہیں جو سنت طیبہ میں ہیں، کیونکہ فی الحقیقت دونوں قسم کے احکام رب العالمین کی جانب سے ہی ہیں۔

3990۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ قَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ صَنَعَ أَمْرًا عَلَى غَيْرِ أَمْرِنَا فَهُوَ رَدٌّ

قاسم بن محمد نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جس نے ہمارے دین میں ایسے نئے کام کا آغاز کیا جس کی کوئی اصل یا مثل دین میں نہ ہو تو وہ مردود ہے۔ ابن عیسیٰ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے دین کے خلاف ہو تو وہ مردود ہے۔

3991۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ قَالَا أَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقْتَبِسِينَ فَقَالَ الْعِرْبَاضُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا فَقَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

عبد الرحمن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر دونوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَحْمِلُكُمْ (یعنی اوران لوگوں پر کوئی حرج نہیں جب کہ وہ آپ کے پاس آتے ہیں تا کہ آپ انہیں سوار کریں آپ نے انہیں کہا: میں کوئی سواری نہیں پاتا جس پر میں تمہیں سوار کروں)۔ پس ہم نے سلام عرض کیا اور کہا: ہم آپ کے پاس زیارت کرنے کے لیے، عیادت کرنے کے لیے اور آپ سے نور علم حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ تو حضرت عرباض نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں ایک بلیغ وعظ و نصیحت فرمایا جس سے آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور دل خوفزدہ ہو گئے۔ تو ایک کہنے والے نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ وعظ تو الوداع کہنے والے کے وعظ کی مثل ہے۔ تو کون سی شے ہے جس کی آپ ہمیں وصیت فرماتے ہیں؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، (حاکم کا) حکم سننے اور اس کی اطاعت و پیروی کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اگرچہ وہ حبشی ہی ہو کیونکہ تم میں سے جو کوئی میرے بعد زندہ رہے گا تو وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا، لہٰذا تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین مہدیین کی سنت پر عمل کرنا لازم ہے۔ تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑے رکھو اور نئے نئے امور سے بچو، کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے (یعنی ایسا کام جس کی اصل یا مثل شریعت میں نہ ہو اور وہ دین کی روح کے خلاف ہو وہ بدعت ہے) اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

3992۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَتِيقٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَلَا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خبردار! سنو، تکلفانہ بحث مباحثہ کرنے والے ہلاک ہوئے۔ آپ نے یہ جملہ تین بار فرمایا۔ (مراد ایسے لوگ ہیں جو ایسی چیزوں میں غور و فکر کر کے بحث مباحثہ کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں جن تک عقل کی رسائی نہیں)

بَاب لُزُومِ السُّنَّةِ (اتباع سنت (کی دعوت) کا بیان)

3993۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی کو ہدایت کی طرف بلایا، تو اس کے لیے ان کے اجروں کی مثل ہوگا جنہوں نے اس کی اتباع اور پیروی کی اوران کے اجروں میں سے کوئی شے کم نہیں ہوگی۔ اور جس نے کسی کو گمراہی کی طرف بلایا اس پر ان لوگوں کے گناہوں کی مثل گناہ ہوگا جنہوں نے اس کی اتباع اور پیروی کی۔ اور یہ ان کے گناہوں میں سے کسی شے کو کم نہیں کرے گا۔

فائدہ: یعنی خیر اور نیکی کی دعوت دینے والے کے لیے عمل کرنے والوں کی مثل اجر و ثواب ہوگا اور پورا پورا اجر فریقین کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عطا ہوگا اور شر اور برائی کی دعوت دینے والے کے لیے عمل کرنے والوں کی مثل گناہ ہوگا اور فریقین کے لیے پورا پورا گناہ ہوگا۔

3994۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ

حضرت عامر بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم مسلمان وہ ہے جس نے ایسی شے کے بارے سوال کیا جو پہلے حرام نہ تھی اور پھر اس کے سوال کی وجہ سے وہ لوگوں پر حرام کردی گئی۔

3995۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ عَائِذَ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ لَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا لِلذِّكْرِ حِينَ يَجْلِسُ إِلَّا قَالَ اللّٰهُ حَكَمٌ قِسْطٌ هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتَّى يَأْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ فَيُوشِكُ قَائِلٌ أَنْ يَقُولَ مَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتَّى أَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ فَإِيَّاكُمْ وَمَا ابْتُدِعَ فَإِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ وَأُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلَى لِسَانِ الْحَكِيمِ وَقَدْ يَقُولُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ قُلْتُ لِمُعَاذٍ مَا يُدْرِينِي رَحِمَكَ اللّٰهُ أَنَّ الْحَكِيمَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ وَأَنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ بَلَى اجْتَنِبْ مِنْ كَلَامِ الْحَكِيمِ الْمُشْتَهِرَاتِ الَّتِي يُقَالُ لَهَا مَا هَذِهِ وَلَا يُثْنِيَنَّكَ ذَلِكَ عَنْهُ فَإِنَّهُ لَعَلَّهُ أَنْ يُرَاجِعَ وَتَلَقَّ الْحَقَّ إِذَا سَمِعْتَهُ فَإِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يُنْئِيَنَّكَ ذَلِكَ عَنْهُ مَكَانَ يُثْنِيَنَّكَ وَقَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْمُشَبِّهَاتِ(1) مَكَانَ الْمُشْتَهِرَاتِ وَقَالَ لَا يُثْنِيَنَّكَ كَمَا قَالَ عُقَيْلٌ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَى مَا تَشَابَهَ عَلَيْكَ مِنْ قَوْلِ الْحَكِيمِ حَتَّى تَقُولَ مَا أَرَادَ بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابوادریس خولانی نے انہیں خبر دی ہے کہ انہیں یزید بن عمیرہ نے بتایا جو کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب بھی ذکر کے لیے مجلس میں بیٹھتے تھے تو کہتے تھے: اللہ تعالیٰ عدل کرنے والا حاکم ہے، شک کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ پس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک دن فرمایا: بے شک تمہارے پیچھے بڑے بڑے فتنے ظاہر ہوں گے ان میں مال زیادہ ہو جائے گا اور قرآن کریم اس دوران کھول دیا جائے گا (یعنی آسان کر دیا جائے گا) یہاں تک کہ اسے مومن، منافق، مرد و عورت، چھوٹے، بڑے اور غلام و آزاد سبھی حل کرلیں گے (یعنی الفاظ پڑھ لیں گے اور مفہوم نہ سمجھ سکیں گے) اور قریب ہے کہ ایک کہنے والا یہ کہے، کیا ہے لوگوں کو وہ میری اتباع اور پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں نے قرآن پڑھا ہے اور وہ میری اتباع نہیں کریں گے

1۔ دیگر نسخوں میں بالمُشتَبِہاتِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یہاں تک کہ میں ان کے سوال ان کے لیے کوئی نئی شے پیش کروں۔ پس تم اس سے بچو جو نئی (بدعت) شے پیش کی جائے۔ کیونکہ جو نئی شے پیش کی جائے گی وہ ضلالت اور گمراہی ہے اور میں تمہیں حکیم اور عالم کی گمراہی سے ڈرا رہا ہوں۔ کیونکہ شیطان کبھی گمراہی کے کلمات حکیم و عالم کی زبان سے کرتا ہے اور کبھی کبھی منافق کلمہ حق کہہ دیتا ہے۔ یزید کہتے ہیں: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے مجھے کون سی شے پہچان کرائے گی کہ حکیم کلمہ ضلالت کہہ رہا ہے اور منافق کلمہ حق کہہ رہا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں تو حکیم کے اس مشہور کلام سے اجتناب کر جس کے بارے (بطور انکار) یہ کہا جاتا ہو یہ کیا ہے؟ اور ایسی باتیں تجھے حکیم (عالم) سے پھیر نہ دیں۔ کیونکہ یہ امکان ہے کہ وہ رجوع کر لے اور تو حق سے جا ملے جب تو اسے سنے۔ کیونکہ حق میں ایک خاص قسم کا نور ہوتا ہے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ معمر نے زہری سے اس حدیث میں لا یثنینک کی جگہ ولا ینئینك ذلك عنه کے الفاظ ذکر کیے ہیں (یعنی یہ چیز تجھے عالم سے دور نہ کر دے) اور صالح بن کیسان نے زہری سے اس روایت میں المشتهرات کی جگہ المشبهات کے الفاظ ذکر کیے ہیں (یعنی ایسا کلام جو شبہات میں مبتلا کر دے) اور آگے لا یثنینك کے الفاظ ہی ذکر کیے ہیں جیسا کہ عقیل نے کہا ہے اور ابن اسحاق نے زہری سے یہ عبارت نقل کی ہے: قال بلی ما تشابه علیك من قوله الحکیم حتی تقول ما اراد بهذه الکلمة یعنی ہاں عالم کا جو قول تجھ پر مشتبہ ہو جائے یہاں تک کہ تو کہنے لگے: اس نے اس کلمہ سے کیا ارادہ کیا ہے۔

3996۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ ح و حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ دُلَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُنَا عَنِ النَّضْرِ ح و حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ وَمَعْنَاهُمْ قَالَ كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ فَكَتَبَ أَمَّا بَعْدُ أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالِاقْتِصَادِ فِي أَمْرِهِ وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ﷺ وَتَرْكِ مَا أَحْدَثَ الْمُحْدِثُونَ بَعْدَ مَا جَرَتْ بِهِ سُنَّتُهُ وَكُفُوا مُؤْنَتَهُ فَعَلَيْكَ بِلُزُومِ السُّنَّةِ فَإِنَّهَا لَكَ بِإِذْنِ اللهِ عِصْمَةٌ ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّهُ لَمْ يَبْتَدِعِ النَّاسُ بِدْعَةً إِلَّا قَدْ مَضَى قَبْلَهَا مَا هُوَ دَلِيلٌ عَلَيْهَا أَوْ عِبْرَةٌ فِيهَا فَإِنَّ السُّنَّةَ إِنَّمَا سَنَّهَا مَنْ قَدْ عَلِمَ مَا فِي خِلَافِهَا وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ كَثِيرٍ مَنْ قَدْ عَلِمَ مِنَ الْخَطَإِ وَالزَّلَلِ وَالْحُمْقِ وَالتَّعَمُّقِ فَارْضَ لِنَفْسِكَ مَا رَضِيَ بِهِ الْقَوْمُ لِأَنْفُسِهِمْ فَإِنَّهُمْ عَلَى عِلْمٍ وَقَفُوا وَبِبَصَرٍ نَافِذٍ كَفُّوا وَهُمْ عَلَى كَشْفِ الْأُمُورِ كَانُوا أَقْوَى وَبِفَضْلِ مَا كَانُوا فِيهِ أَوْلَى فَإِنْ كَانَ الْهُدَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ لَقَدْ سَبَقْتُمُوهُمْ إِلَيْهِ وَلَئِنْ قُلْتُمْ إِنَّمَا حَدَثَ بَعْدَهُمْ مَا أَحْدَثَهُ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِهِمْ وَرَغِبَ بِنَفْسِهِ عَنْهُمْ فَإِنَّهُمْ هُمُ السَّابِقُونَ فَقَدْ تَكَلَّمُوا فِيهِ بِمَا يَكْفِي وَوَصَفُوا مِنْهُ مَا يَشْفِي فَمَا دُونَهُمْ مِنْ مَقْصَرٍ وَمَا فَوْقَهُمْ مِنْ مَحْسَرٍ وَقَدْ قَصَّرَ قَوْمٌ دُونَهُمْ فَجَفَوْا وَطَمَحَ عَنْهُمْ أَقْوَامٌ فَغَلَوْا وَإِنَّهُمْ بَيْنَ ذَلِكَ لَعَلَى هُدًى مُسْتَقِيمٍ كَتَبْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ فَعَلَى الْخَبِيرِ بِإِذْنِ اللهِ وَقَعْتَ مَا أَعْلَمُ مَا أَحْدَثَ النَّاسُ مِنْ مُحْدَثَةٍ وَلَا ابْتَدَعُوا مِنْ بِدْعَةٍ هِيَ أَبْيَنُ أَثَرًا وَلَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَثْبَتُ أَمْرًا مِنَ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ لَقَدْ كَانَ ذَكَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجُهَلَاءُ يَتَكَلَّمُونَ بِهِ فِي كَلَامِهِمْ وَفِي شِعْرِهِمْ يُعَزُّونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ عَلَى مَا فَاتَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ بَعْدُ إِلَّا شِدَّةً وَلَقَدْ ذَكَرَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي غَيْرِ حَدِيثٍ وَلَا حَدِيثَيْنِ وَقَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ الْمُسْلِمُونَ فَتَكَلَّمُوا بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ يَقِينًا وَتَسْلِيمًا لِرَبِّهِمْ وَتَضْعِيفًا لِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ لَمْ يُحِطْ بِهِ عِلْمُهُ وَلَمْ يُحْصِهِ كِتَابُهُ وَلَمْ يَمْضِ فِيهِ قَدَرُهُ وَإِنَّهُ مَعَ ذَلِكَ لَفِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ مِنْهُ اقْتَبَسُوهُ وَمِنْهُ تَعَلَّمُوهُ وَلَئِنْ قُلْتُمْ لِمَ أَنْزَلَ اللهُ آيَةَ كَذَا لِمَ قَالَ كَذَا لَقَدْ قَرَءُوا مِنْهُ مَا قَرَأْتُمْ وَعَلِمُوا مِنْ تَأْوِيلِهِ مَا جَهِلْتُمْ وَقَالُوا بَعْدَ ذَلِكَ كُلِّهِ بِكِتَابٍ وَقَدَرٍ وَكُتِبَتِ الشَّقَاوَةُ وَمَا يُقْدَرْ يَكُنْ وَمَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا نَمْلِكُ لِأَنْفُسِنَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ثُمَّ رَغِبُوا بَعْدَ ذَلِكَ وَرَهِبُوا

محمد بن کثیر نے کہا ہے کہ سفیان نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی طرف لکھا اور آپ سے تقدیر کے بارے سوال کیا۔ دوسری سند ربیع بن سلیمان المؤذن، اسد بن موسیٰ، حماد بن دلیل نے کہا: میں نے حضرت سفیان ثوری کو نضر سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ دوسری سند ہناد بن سری نے قبیصہ کے واسطہ سے کہا کہ ہمیں ابو رجاء نے ابو صلت سے بیان کیا ہے۔ یہ الفاظ ابن کثیر کی حدیث کے ہیں اور ان کا مفہوم یہ ہے کہ کسی آدمی نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی طرف خط لکھا اور آپ سے تقدیر کے بارے سوال کیا۔ تو آپ نے اس کی طرف جواب لکھا: امابعد! میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، اس کے امور میں میانہ روی اختیار کرنے اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرنے اور اہل بدعت نے جو نئی بدعتیں ظاہر کی ہیں انہیں چھوڑنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس کے بعد کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت جاری ہو چکی ہے اور انہیں بدعت پر عمل پیرا ہونے سے روکا گیا ہے۔ پس (ایسے حالات میں) سنت کو مضبوطی سے تھامنا تجھ پر لازم ہے۔ کیونکہ تیرے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ ہلاکت سے بچاؤ ہے۔ پھر تو یہ بھی جان لے کہ لوگوں نے کسی بدعت کا آغاز نہیں کیا مگر اس سے پہلے جو گزر چکا ہے وہ اس پر دلیل ہے یا وہ جو اس میں باعث عبرت ہے (یعنی اس کے بطلان کی دلیلیں یا باعث عبرت اعمال پہلے گزر چکے ہوتے ہیں) کیونکہ سنت کا اجراء اسی نے کیا ہے اس کے خلاف جو کچھ ہے اسے جانتا ہے۔ ابن کثیر نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے: من قد علم من الخطأ والزلل والحمق والتعمق یعنی وہ جو یہ جانتا ہے کہ اس کا خلاف کرنے میں خطائیں، لغزشیں، حماقتیں اور فکریں ہیں۔ لہٰذا تو اپنے لیے وہی طریقہ پسند کر لے جو قوم اسلاف نے اپنے لیے پسند فرمایا کیونکہ وہ علم پر خوب واقف تھے اور انہوں نے کھلی نگاہوں سے خوب غور و خوض کے بعد کسی شے سے منع کیا اور وہ امور کو سمجھنے میں زیادہ قوی تھے اور جو فضیلتیں انہیں حاصل تھیں ان کے سبب وہ زیادہ اولیٰ اور بہتر تھے، سو اگر ہدایت وہی ہے جس پر تم ہو تو یقیناً تم ہدایت کی طرف ان سے سبقت لے گئے اور اگر یہ کہو کہ یہ ان کے بعد کی نئی باتیں ہیں جو ان لوگوں نے نکالیں جنہوں نے ان کے راستے کے سوا کسی اور کی اتباع کی اور اپنے آپ کو ان سے دور رکھا۔ تو پھر وہی لوگ سابقون (آگے بڑھنے والے) ہیں۔ تحقیق انہوں نے اس (تقدیر) کے بارے میں اتنی گفتگو کی ہے جو اس کے لیے کافی ہے اور اتنا کچھ بیان کر دیا ہے جو اس کے لیے شافی ہے اور جو کچھ اس میں سے کم ہے وہ کوتاہی ہے۔ جو اس سے اوپر ہے وہ مشقت اور تھکاوٹ ہے۔ حالانکہ بعض لوگوں نے ان سے نیچے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رہ کر کوتاہی کی تو انہوں نے جفا اور ظلم کیا۔ اور جو لوگ ان سے بلند ہو گئے یعنی آگے بڑھ گئے تو انہوں نے غلو کیا اور بلاشبہ وہ لوگ ان کے درمیان رہے اور وہ یقیناً راہ مستقیم پر تھے۔ تو نے لکھا ہے اور تو تقدیر کا اقرار کرنے کے بارے پوچھ رہا ہے تو یقیناً تیرا سوال اس پر ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس کے بارے جانتا ہے اور تو نے اس سے سوال کیا ہے جو لوگوں کی ایجاد کردہ بدعتوں کو بہتر انداز میں جانتا ہے اور لوگوں نے کوئی بدعت بھی ایجاد نہیں کی مگر اس میں تقدیر از روئے اثر کے زیادہ واضح اور تقدیر کا اقرار کرنے سے زیادہ مضبوط کوئی امر نہیں۔ تحقیق اس کا ذکر دور جاہلیت میں جہلاء بھی اپنے کلام اور شعروں میں کرتے تھے۔ اس کے سبب ان کے نفسوں کو ان چیزوں پر صبر دلایا جاتا تھا جو ان سے فوت ہو جاتیں پھر اس کے بعد اسلام نے اس کی شدت اور مضبوطی میں اور اضافہ کیا۔ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے کئی حدیثوں میں اس کا بیان فرمایا ہے نہ کہ صرف ایک یا دو حدیثوں میں۔ مسلمانوں نے آپ ﷺ سے اس کے بارے سنا اور انہوں نے اس کے بارے میں آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد پورے یقین کے ساتھ اور اپنے رب کو تسلیم کرتے ہوئے اور اپنے آپ کو ضعیف اور کمزور جانتے ہوئے گفتگو کی ہے کہ کوئی ایسی شے ہو جسے اس کا علم محیط نہ ہو اور اس کی کتاب نے اسے شمار نہ کیا ہو اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی کوئی تقدیر نہ ہو۔ اور بلاشبہ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مضبوط اور پختہ کتاب میں اس کا ذکر ہے۔ اس سے لوگوں نے تقدیر کا مسئلہ حاصل کیا اور اسی سے انہوں نے اسے سیکھا اور اگر تم یہ کہو کہ پھر اللہ تعالیٰ نے فلاں آیت کو کیوں نازل فرمایا، اس طرح کیوں کہا (مراد وہ آیات ہیں جو بظاہر تقدیر کے خلاف ہیں) تحقیق پہلے لوگوں نے قرآن کریم سے وہ آیات پڑھیں جو تم نے پڑھی ہیں اور وہ ان کی تاویل کو جانتے تھے جسے تم نہیں جانتے۔ اور اس کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور تقدیر کے مطابق ہے اور شقاوت (بدبختی) لکھ دی گئی ہے اور جو کچھ تقدیر میں لکھا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ ہوا اور جو اس نے نہیں چاہا وہ نہیں ہوا۔ اور ہم اپنے نفسوں کے لیے کسی نقصان کے مالک نہیں ہیں اور نہ ہی نفع کے۔ پھر اس کے بعد وہ (خیر کے اعمال میں) رغبت رکھتے رہے اور (برے اعمال) سے ڈرتے رہے۔

3997۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ لِابْنِ عُمَرَ صَدِيقٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُكَاتِبُهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَكَلَّمْتَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ

حضرت نافع نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اہل شام میں سے ایک دوست تھا وہ آپ سے خط و کتابت کرتا رہتا تھا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کی طرف لکھا۔ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ تو نے تقدیر سے متعلقہ کسی شے کے بارے گفتگو کی ہے۔ پس تو میری طرف خط لکھنے سے باز رہ۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو تقدیر کو جھٹلائیں گے۔ (معلوم ہوا کہ تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے اور جو کوئی اچھی یا بری تقدیر سے انکار کرے گا وہ ایمان سے خارج ہو گا)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

3998۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ يَا أَبَا سَعِيدٍ أَخْبِرْنِي عَنْ آدَمَ أَلِلسَّمَاءِ خُلِقَ أَمْ لِلْأَرْضِ قَالَ لَا بَلْ لِلْأَرْضِ قُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوِ اعْتَصَمَ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الشَّجَرَةِ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ قَالَ إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَا يَفْتِنُونَ بِضَلَالَتِهِمْ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَحِيمَ

خالد الحذاء نے بیان کیا ہے کہ میں نے حسن کو کہا: اے ابو سعید! مجھے بتائیے کیا حضرت آدم علیہ السلام آسمان کے لیے تخلیق کیے گئے یا زمین کے لیے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ زمین کے لیے پیدا کیے گئے۔ میں نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ اپنے آپ کو محفوظ رکھتے اور درخت سے کچھ نہ کھاتے؟ تو انہوں نے فرمایا: ان کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا (کیونکہ تقدیر میں ایسا ہی تھا)۔ پھر میں نے کہا: مجھے اس قول باری تعالیٰ کے بارے بتائیے: مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ (یہ شیاطین سے خطاب ہے کہ تم کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اسی کو جو جہنم میں جانے والا ہے) تو انہوں نے فرمایا: بلاشبہ شیاطین اپنی ضلالت و گمراہی کے سبب کسی کو فتنہ میں مبتلا نہیں کر سکتے مگر اسے ہی جس پر اللہ تعالیٰ نے جہنم کو واجب کر دیا ہے۔

3999۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ قَالَ خَلَقَ هَؤُلَاءِ لِهَذِهِ وَهَؤُلَاءِ لِهَذِهِ

خالد الحذاء نے حسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے قول باری تعالیٰ: وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ کے بارے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اس کے لیے (یعنی جنت کے لیے) اور ان کو اس کے لیے (یعنی جہنم کے لیے) پیدا فرمایا۔

4000۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ قَالَ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ

خالد الحذاء نے بیان کیا ہے کہ میں نے حسن کو کہا: مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: شیطان اسے ہی فتنہ میں مبتلا کرے گا جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ لازم کر دیا ہے کہ وہ جہنم میں داخل ہو۔

4001۔ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ لَأَنْ يُسْقَطَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ الْأَمْرُ بِيَدِي

حماد نے بیان کیا ہے کہ مجھے حمید نے خبر دی ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ آسمان سے زمین کی طرف گرا دیا جانا ان کے نزدیک یہ کہنے سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ کوئی یہ کہے کہ اختیار میرے ہاتھ میں ہے۔

4002۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا الْحَسَنُ مَكَّةَ فَكَلَّمَنِي فُقَهَاءُ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ أُكَلِّمَهُ فِي أَنْ يَجْلِسَ لَهُمْ يَوْمًا يَعِظُهُمْ فِيهِ فَقَالَ نَعَمْ فَاجْتَمَعُوا فَخَطَبَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَخْطَبَ مِنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَلَقَ الشَّيْطَانَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللهِ خَلَقَ اللهُ الشَّيْطَانَ وَخَلَقَ الْخَيْرَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَخَلَقَ الشَّرَّ قَالَ الرَّجُلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ كَيْفَ يَكْذِبُونَ عَلَى هٰذَا الشَّيْخِ

حمید نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ ہمارے پاس مکہ مکرمہ میں آئے تو اہل مکہ کے فقہاء نے مجھے کہا کہ میں ان سے یہ بات کروں کہ آپ ان میں ایک دن بیٹھیں اور انہیں وعظ فرمائیں۔ چنانچہ (میں نے بات کی) تو آپ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ پس لوگ جمع ہو گئے اور آپ نے انہیں خطبہ ارشاد فرمایا اور میں نے اس سے بہتر خطبہ دیتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ تو ایک آدمی نے کہا: اے ابوسعید! شیطان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کے سوا بھی کوئی خالق ہے؟ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو پیدا کیا ہے۔ اس نے خیر اور نیکی کو پیدا کیا ہے اور اسی نے شر اور برائی کو تخلیق فرمایا ہے، تب اس آدمی نے کہا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو ہلاک کرے! وہ اس شیخ کے بارے کیسے کیسے جھوٹ بولتے ہیں۔

4003۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنِ الْحَسَنِ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ قَالَ الشِّرْكُ

حمید الطویل نے حسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: كَذٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ کا معنی ہے: ہم شرک جرم کرنے والوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔

4004۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ غَيْرُ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدٍ الصِّيدِ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ قَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْإِيمَانِ

سفیان عن عبید صید سے اور انہوں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ان کے درمیان اور ایمان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی۔

4005۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ بِالشَّامِ فَنَادَانِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ فَقَالَ يَا أَبَا عَوْنٍ مَا هٰذَا الَّذِي يَذْكُرُونَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَكْذِبُونَ عَلَى الْحَسَنِ كَثِيرًا

ابن عون نے بیان کیا ہے کہ میں شام کی طرف جا رہا تھا تو ایک آدمی نے پیچھے سے مجھے آواز دی تو میں اس کی طرف متوجہ ہوا، تو وہ رجاء بن حیوہ تھے۔ انہوں نے کہا: اے ابوعون! یہ کیا ہے جو کچھ لوگ حسن سے ذکر کرتے ہیں۔ تو میں نے جواب دیا: بلاشبہ حضرت حسن کے بارے میں بہت سے لوگ جھوٹ بولتے ہیں (یعنی جو لوگ آپ کی طرف تقدیر کے انکار کی نسبت کرتے ہیں وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے نظریات کی معتزلہ اور قدریہ کے نظریات سے کوئی مناسبت نہیں)۔

4006۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ يَقُولُ كَذَبَ عَلَى الْحَسَنِ ضَرْبَانِ مِنَ النَّاسِ قَوْمٌ الْقَدَرُ رَأْيُهُمْ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُنَفِّقُوا بِذٰلِكَ رَأْيَهُمْ وَقَوْمٌ لَهُ فِي قُلُوبِهِمْ شَنَآنٌ وَبُغْضٌ يَقُولُونَ أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا

حماد نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایوب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: دو قسم کے لوگوں نے حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے بارے میں جھوٹ بولا ہے۔ایک گروہ تو قدریہ کا ہے (وہ تقدیر الٰہی کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں) کہ تقدیر ان کی رائے کے مطابق ہے اور وہ یہ چاہتے تھے کہ وہ حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ کی نسبت اپنی رائے اور نظریہ کو رواج دے سکیں۔اور ایک گروہ وہ ہے جن کے دلوں میں آپ کی عداوت و بغض ہے۔وہ کہتے ہیں: کیا انہوں نے اس طرح نہیں کہا، کیا انہوں نے اس طرح نہیں کہا (یعنی اپنی عداوت و بغض کی وجہ سے طرح طرح کی باتیں آپ کی طرف منسوخ کرتے رہتے ہیں)۔

4007۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ يَحْيَى بْنَ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ كَانَ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ يَقُولُ لَنَا يَا فِتْيَانُ لَا تُغْلَبُوا عَلَى الْحَسَنِ فَإِنَّهُ كَانَ رَأْيُهُ السُّنَّةَ وَالصَّوَابَ

ابن مثنیٰ نے بیان کیا ہے کہ یحییٰ بن کثیر عنبری نے انہیں بتایا کہ قرہ بن خالد ہمیں کہتے ہیں: اے نوجوانو! تم پر حسن کے بارے یہ رائے غالب نہ آجائے (کہ وہ قدریہ میں سے تھے، ایسا ہرگز نہیں) کیونکہ ان کی رائے تو عین سنت اور صواب تھی۔

4008۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ كَلِمَةَ الْحَسَنِ تَبْلُغُ مَا بَلَغَتْ لَكَتَبْنَا بِرُجُوعِهِ كِتَابًا وَأَشْهَدْنَا عَلَيْهِ شُهُودًا وَلَكِنَّا قُلْنَا كَلِمَةٌ خَرَجَتْ لَا تُحْمَلُ

ابن عون نے بیان کیا ہے کہ اگر ہم جانتے ہوتے کہ حضرت حسن کا ایک کلمہ وہاں تک جا پہنچے گا جہاں تک وہ پہنچ گیا ہے۔ تو ہم یقیناً آپ کے رجوع کے بارے میں ایک تحریر لکھتے اور اس پر شہادتیں قلمبند کراتے۔ لیکن ہم نے تو کہا: یہ ایک بات ہوئی ہے اسے نہیں پھیلایا جائے گا۔

4009۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ قَالَ لِي الْحَسَنُ مَا أَنَا بِعَائِدٍ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ أَبَدًا

حماد بن زید نے ایوب سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بتایا: مجھے حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں آئندہ کبھی بھی ایسی شے کی طرف رجوع نہیں کروں گا۔

فائدہ: آپ نے تقدیر کے بارے میں ایک مبہم سا کلمہ فرمایا جس کے سبب سامعین کے ذہن مشتبہ ہو گئے اور انہوں نے آپ کو قدریہ اور معتزلہ کہنا شروع کر دیا۔ تو آپ نے فرمایا: میں آئندہ کبھی ایسا مبہم کلمہ نہ کہوں گا جو التباس کا باعث ہو۔ واللہ اعلم

4010۔ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ قَالَ مَا فَسَّرَ الْحَسَنُ آيَةً قَطُّ إِلَّا عَنِ الْإِثْبَاتِ

عثمان بن عثمان نے عثمان البتی سے بیان کیا ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب بھی تقدیر سے متعلقہ کسی آیت کی تفسیر بیان کی تو آپ نے تقدیر کو ثابت کیا۔

فائدہ: مذکورہ بالا جملہ روایات کے خلاصہ کے طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ بندوں کے افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ چاہے وہ خیر ہوں یا شر اور جو ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ایمان رکھنا لازم ہے، چاہے تقدیر خیر ہو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یا شر۔ البتہ بندہ اپنے افعال کا کاسب ہے اور خیر و شر میں سے اپنی پسند اور مرضی کے ساتھ وہی کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں جو معتزلہ کا نظریہ ہے کہ بندہ اپنے افعال کا خالق ہے اور خلق شر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا درست نہیں۔ تفصیل شرح عقائد نسفی اور دیگر علم کلام کی کتب میں موجود ہے۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي التَّفْضِيلِ (اس کا بیان کہ صحابہ کرام میں افضل کون ہے؟)

4011۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہم حضور نبی مکرم علیہ السلام کے زمانہ میں کہتے تھے کہ ہم کسی کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مساوی (ہم رتبہ) قرار نہیں دیتے۔ بعد ازاں ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام کو چھوڑ دیتے ہیں، ہم ان کے درمیان کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے۔

4012۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَيٌّ أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہما أَجْمَعِينَ[1]

حضرت سالم بن عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم کہا کرتے تھے اور رسول اللہ علیہ السلام باحیات تھے کہ حضور نبی رحمت علیہ السلام کی امت میں سے آپ کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کا مرتبہ) ہے۔

4013۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ قَالَ ثُمَّ خَشِيتُ أَنْ أَقُولَ ثُمَّ مَنْ فَيَقُولَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ يَا أَبَةِ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

حضرت محمد بن حنفیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے ابا جی سے کہا: رسول اللہ علیہ السلام کے بعد لوگوں میں سے کون سب سے بہتر اور افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ میں نے پھر عرض کی: ان کے بعد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ اگر میں نے کہا پھر کون؟ تو وہ فرمائیں گے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ اس لیے میں نے کہا: ابا جان! پھر آپ افضل ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (از روئے تواضع اور انکساری) ارشاد فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام سا آدمی ہوں۔ (خاندان اہل بیت کا ایک عظیم فرد ہونے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل ہونے کے مرتبہ پر فائز ہونے کے باوجود تواضع اور عاجزی کو اپنایا اور فرمایا: میں تو

1۔ دیگر نسخوں میں اجمعین نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ایک عام مسلمان ہوں۔ یہی جواب عظمت کی دلیل ہے)۔

4014۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْفِرْيَابِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ أَحَقَّ بِالْوِلَايَةِ مِنْهُمَا فَقَدْ خَطَّأَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ وَمَا أُرَاهُ يَرْتَفِعُ لَهُ مَعَ هَذَا عَمَلٌ إِلَى السَّمَاءِ

محمد الفریابی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جس کا یہ گمان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ امامت وولایت کا حق رکھتے تھے تو اس نے حضرت ابوبکر وعمر اور مہاجرین وانصار رضوان اللہ علیہم اجمعین سبھی کو خطا کار قرار دیا (کیونکہ ان دونوں کی خلافت پر مہاجرین وانصار کا اتفاق تھا) اور میں نہیں دیکھتا کہ اس فاسد عقیدہ کے سبب اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف بلند ہو (اور رب کریم کی بارگاہ میں قبول ہو)۔

4015۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ السَّمَّاكُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ الْخُلَفَاءُ خَمْسَةٌ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رضی اللہ عنہم

عباد السماک نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سفیان ثوری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ خلفاء پانچ ہیں: حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان ذوالنورین، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم۔

بَابٌ فِي الْخُلَفَاءِ (خلفاء کا بیان)

4016۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مُحَمَّدٌ كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ فَعَلَا بِهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بِأَبِي وَأُمِّي لَتَدَعَنِّي فَلَأَعْبُرَنَّهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لِينُهُ وَحَلَاوَتُهُ وَأَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ أَيْ رَسُولَ اللهِ لَتُحَدِّثَنِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ فَقَالَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا فَقَالَ أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُقْسِمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأَبَى أَنْ يُخْبِرَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک آدمی رسول

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے آج رات ایک بادل سا دیکھا ہے جس سے گھی اور شہد ٹپک رہے ہیں اور میں نے لوگوں کو دیکھا وہ انہیں اپنے ہاتھوں پر لے رہے ہیں۔ پس بعض زیادہ لینے والے ہیں اور بعض تھوڑا لینے والا ہے اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے۔ یا رسول اللہ! ﷺ پھر میں نے آپ کو دیکھا۔ آپ نے اس رسی کو پکڑا اور اس کے ساتھ اوپر چڑھ گئے۔ پھر ایک دوسرے آدمی نے اسے پکڑا اور وہ بھی اس کے ساتھ اوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک اور آدمی نے اسے پکڑ لیا اور وہ بھی اس کے ساتھ اوپر چڑھ گیا۔ بعد ازاں ایک اور آدمی نے اسے پکڑا تو وہ رسی کٹ گئی۔ پھر اسے پکڑ لیا گیا اور وہ اسی کے ساتھ اوپر چلا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے باپ آپ پر نثار ہوں مجھے اجازت عطا فرمایئے تو میں اسے خواب کی تعبیر بتاتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم تعبیر بیان کرو۔ چنانچہ آپ نے بیان کیا کہ بادل (سائے) سے مراد اسلام کا سایہ ہے اور وہ جو گھی اور شہد ٹپک رہے تھے اس سے مراد قرآن کریم، اس کی نرمی اور اس کی حلاوت ہے۔ اور یہ جو بعض زیادہ لینے والے اور بعض کم لینے والے ہیں اس سے مراد بھی یہ ہے کہ کچھ قرآن کریم کو زیادہ لینے اور سمجھنے والے ہیں اور کچھ کم لینے والے ہیں۔ اور یہ جو رسی کا ذکر ہوا کہ وہ آسمان سے زمین تک پہنچی ہوئی ہے اس سے مراد وہ حق ہے جس پر آپ ہیں۔ آپ اسے پکڑے رکھیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھا لے گا اور پھر آپ کے بعد ایک آدمی اسے پکڑ لے گا (مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں) اور وہ اس کے ساتھ اٹھ جائے گا۔ پھر ایک دوسرا آدمی اسے پکڑ لے گا (مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں) اور وہ بھی اس کے ساتھ بلند ہو جائے گا (مراد وصال فرمانا ہے) پھر ایک اور آدمی اسے پکڑے گا (مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں) اور یہ رسی کٹ جائے گی (اشارہ حضرت عثمان کی شہادت کی طرف ہے) پھر اسے پکڑ لیا جائے گا (مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں) اور پھر وہ بھی اس کے ساتھ اٹھ جائے گا۔ یا رسول اللہ! ﷺ آپ مجھے ارشاد فرمایئے: میں نے صحیح کہا یا میں نے خطا کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے کچھ صحیح کہا ہے اور کچھ غلطی کی ہے۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں قسم دیتا ہوں آپ مجھے وہ بتایئے جو میں نے غلطی کی ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم قسم نہ دو۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، محمد بن کثیر، سلیمان بن کثیر نے زہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس عن النبی ﷺ کی سند سے یہ واقعہ بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ آپ ﷺ نے اس کی خبر دینے سے انکار فرما دیا۔

فائدہ: شاید حضور نبی کریم ﷺ نے محل خطا کو اس لیے پوشیدہ رکھا تا کہ لوگ ان عوارض و حادثات کا سن کر پریشان نہ ہو جائیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پیش آئیں گے۔ اور اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ اگر خواب کی تعبیر ناپسندیدہ اور تکلیف دہ ہو تو معبر کو مصلحت کے تحت خاموش رہنا جائز ہے۔ واللہ اعلم (بذل ص 155 ج 18)

4017۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ أَيُّكُمْ رَأَى رُؤْيَا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ

حضرت ابو بکرہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک دن فرمایا: تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ تو ایک آدمی نے عرض کی: میں نے دیکھا ہے۔ ایک میزان ہے جو آسمان سے اترا ہے اور اس میں آپ کا اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا ہے۔ پس آپ ابو بکر سے بھاری ہو گئے۔ پھر حضرت عمر اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا اور ابو بکر بھاری ہو گئے۔ پھر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا تو حضرت عمر بھاری ہو گئے اور میزان اٹھا لیا گیا اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔

موسیٰ بن اسماعیل بن حماد نے علی بن زید سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں کراہت کے آثار ظاہر ہونے کا ذکر نہیں کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس خواب نے پریشان اور غمزدہ کیا اور فرمایا: (جو کچھ تو نے دیکھا ہے) یہ خلافت نبوت ہے۔ اس کے بعد جسے چاہے گا سلطنت عطا فرمائے گا۔

فائدہ: یعنی خلافت علی منہاج النبوۃ ایک مخصوص مدت پر پہنچ کر ختم ہو جائے گی اور اس کے بعد ملوکیت اور امارت کا دور شروع ہوگا۔ لہٰذا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے دور تک خلافت ہے اور اس کے بعد ملوکیت ہے۔

4018۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ يُونُسُ وَشُعَيْبٌ لَمْ يَذْكُرَا عَمْرَو بْنَ أَبَانَ

عمرو بن ابان بن عثمان نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج کی رات ایک صالح اور نیک آدمی کو دکھایا گیا کہ ابو بکر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منسلک ہیں اور عمر حضرت ابو بکر صدیق کے ساتھ منسلک ہیں اور عثمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اٹھے تو ہم نے کہا: صالح آدمی سے مراد خود رسول اللہ ﷺ ہیں اور وہ جو بعض بعض سے متعلق اور منسلک ہیں ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں اس امر (دین) کی ولایت حاصل ہوگی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے۔ ابو داود نے بیان کیا ہے: اسے یونس اور شعیب نے روایت کیا ہے اور دونوں نے عمرو بن ابان کا ذکر نہیں کیا۔

4019۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيفًا ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے دیکھا ہے گویا ایک ڈول ہے جسے آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اس کی لکڑیوں کو پکڑا (جن کے ساتھ رسی باندھی جاتی ہے) اور اس سے تھوڑا سا پیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اس کی لکڑیوں کو پکڑا اور خوب پسلیاں بھر کر پیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اس کی لکڑیوں کو پکڑا اور خوب پیا یہاں تک کہ پسلیاں نکال لیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اس کی لکڑیوں کو پکڑا اور ڈول ہل گیا اور اس سے کچھ پانی آپ پر پڑ گیا۔

فائدہ: اس میں بھی بالترتیب خلفائے اربعہ کی خلافت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور آخر میں ان فتنوں اور شورشوں کی جانب بھی اشارہ کر دیا گیا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ظاہر ہوئیں اور آپ انہی کی روک تھام میں مشغول رہے اور نئی فتوحات ممکن نہ ہو سکیں۔ واللہ اعلم

4020۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ لَتَمْخُرَنَّ الرُّومُ الشَّامَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا إِلَّا دِمَشْقُ وَعَمَّانُ

سعید بن عبدالعزیز نے مکحول سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: اہل روم چالیس دنوں تک شام میں داخل رہیں گے (اور ہر طرف کو چیر ڈالیں گے) اور دمشق اور عمان کے سوا کوئی شہر ان سے محفوظ نہ رہے گا (یہ بظاہر مکحول کا قول ہے لیکن یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ اس کی اطلاع نبی مکرم ﷺ ہی دے سکتے ہیں)۔

4021۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْأَعْيَسِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَلْمَانَ يَقُولُ سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ

عبدالعزیز بن علاء نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابوالاعیس عبدالرحمن بن سلمان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب عجم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ آئے گا جو دمشق کے سوا تمام شہروں پر غلبہ پا لے گا۔

4022۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا بُرْدٌ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَوْضِعُ فُسْطَاطِ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَلَاحِمِ أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ

حضرت مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگوں کے دوران مسلمانوں کے خیمہ کی جگہ وہ زمین ہو گی جسے غوطہ کہا جاتا ہے (غوطہ ملک شام و دمشق کے قریب ایک جگہ ہے جسے تمام اطراف سے بلند پہاڑوں نے گھیر رکھا ہے۔ بالخصوص شمال کی جانب بہت اونچے پہاڑ ہیں۔ اس کا منظر انتہائی حسین اور خوبصورت ہے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

4023- حَدَّثَنَا أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ مَثَلَ عُثْمَانَ عِنْدَ اللهِ كَمَثَلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَقْرَؤُهَا وَيُفَسِّرُهَا إِذْ قَالَ اللهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ وَإِلَى أَهْلِ الشَّامِ

جعفر نے عوف سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حجاج کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہا تھا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مثال حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرح ہے۔ پھر اس نے یہ آیت پڑھی اور اس کی تفسیر بیان کرنے لگا: (ترجمہ) ”جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! بلاشبہ میں تجھے دنیا سے اٹھانے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف بلند کرنے والا ہوں اور تجھے ان لوگوں سے پاک کرنے والا ہوں جنہوں نے کفر کیا اور وہ ساتھ ہی اپنے ہاتھ سے ہماری طرف اور اہل شام کی طرف اشارہ کرتا تھا۔

4024- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خَالِدٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ رَسُولُ أَحَدِكُمْ فِي حَاجَتِهِ أَكْرَمُ عَلَيْهِ أَمْ خَلِيفَتُهُ فِي أَهْلِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لِلَّهِ عَلَيَّ أَلَّا أُصَلِّيَ خَلْفَكَ صَلَاةً أَبَدًا وَإِنْ وَجَدْتُ قَوْمًا يُجَاهِدُونَكَ لَأُجَاهِدَنَّكَ مَعَهُمْ زَادَ إِسْحَقُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَقَاتَلَ فِي الْجَمَاجِمِ حَتَّى قُتِلَ

ربیع بن خالد ضبی نے کہا: میں نے حجاج کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ اس نے اپنے خطبہ میں کہا: تم میں سے کسی کا قاصد جسے وہ اپنے کام میں بھیجے، کیا وہ معزز اور محترم ہے یا اس کا وہ خلیفہ اور نائب جسے وہ اہل خانہ کے پاس چھوڑ جائے۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا: قسم بخدا! مجھ پر لازم ہو چکا ہے کہ میں تیرے پیچھے کبھی نماز نہ پڑھوں۔ اور اگر میں نے کوئی ایسی جماعت پائی جو تیرے خلاف جہاد کرے تو میں ضرور بہ ضرور ان کے ساتھ مل کر تیرے خلاف جہاد کروں گا۔ اسحاق نے اپنی حدیث میں یہ زائد ذکر کیا ہے کہ پھر ربیع بن خالد جماجم (کوفہ سے سات فرسخ کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے) کی ایک جنگ میں شریک ہوا یہاں تک کہ اس میں قتل ہو گیا (یہ جنگ 83ء میں حجاج بن یوسف ثقفی اور عبد الرحمن بن محمد بن اشعث کے درمیان لڑی گئی۔ واللہ اعلم)

4025- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اتَّقُوا اللهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِ الْمَلِكِ وَاللهِ لَوْ أَمَرْتُ النَّاسَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ(1) الْمَسْجِدِ فَخَرَجُوا مِنْ بَابٍ آخَرَ لَحَلَّتْ لِي دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ وَاللهِ لَوْ أَخَذْتُ رَبِيعَةَ بِمُضَرَ لَكَانَ ذَلِكَ لِي مِنَ اللهِ حَلَالًا وَيَا عَذِيرِي مِنْ عَبْدِ هُذَيْلٍ يَزْعُمُ أَنَّ قِرَاءَتَهُ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَاللهِ مَا هِيَ إِلَّا رَجَزٌ مِنْ رَجَزِ الْأَعْرَابِ مَا أَنْزَلَهَا اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَذِيرِي مِنْ هَذِهِ الْحَمْرَاءِ يَزْعُمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَرْمِي بِالْحَجَرِ فَيَقُولُ إِلَى أَنْ يَقَعَ الْحَجَرُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ فَوَاللهِ لَأَدَعَنَّهُمْ كَالْأَمْسِ الدَّابِرِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِلْأَعْمَشِ فَقَالَ أَنَا وَاللهِ سَمِعْتُهُ مِنْهُ

1۔ دیگر نسخوں میں ابواب نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عاصم نے بیان کیا ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا، اللہ تعالیٰ سے ڈرو جتنی تم قدرت رکھتے ہو۔اس میں کوئی استثناء نہیں ہے (یعنی ہر حال میں ڈرنا لازم اور ضروری ہے) اور (احکام) سنو اور اطاعت کرو امیر المومنین عبدالملک کی۔اس میں کوئی استثناء نہیں ہے۔قسم بخدا! اگر میں لوگوں کو حکم دوں کہ وہ مسجد کے دروازوں میں سے اس ایک دروازے سے نکلیں اور وہ کسی دوسرے دروازے سے نکلیں تو ان کے خون اور ان کے مال میرے لیے حلال ہو جائیں۔قسم بخدا! اگر میں قبیلہ مضر کے بدلے قبیلہ ربیعہ کو پکڑ لوں تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرے لیے حلال ہے (اس کا مقصود یہ ہے کہ احکام امراء وسلاطین کی رائے کے سپرد ہیں۔وہ جیسے چاہیں نافذ کر دیں۔لیکن حقیقت اس طرح نہیں بلکہ امراء وسلاطین کی اطاعت وپیروی ان احکام میں ہے جو شریعت کے موافق ہوں اور یہ تو صراحۃً شریعت کے خلاف ہیں)۔

اور عبد ہذیل (مراد حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کے متبعین ہیں) کی جانب سے کون میرے پاس عذر پیش کرے گا۔ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ان کی قراءت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔قسم بخدا! وہ نہیں ہے مگر عربوں کے رجز میں سے ایک رجز ہے (رجز سے مراد ایسا منظوم کلام ہے جس کے تمام مصرع ایک قافیہ پر ہوں یا دو دو مصرعے ایک قافیہ پر ہوں) اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے نبی مکرم ﷺ پر نازل نہیں کیا (یہ کہہ کر اس کا مقصود لوگوں کو حضرت عبداللہ بن مسعود کے مصحف سے متنفر کرنا تھا) اور کون ان عجمیوں کی جانب سے میرے پاس عذر پیش کرے گا جن میں سے کوئی یہ گمان کرتا ہے کہ وہ پتھر پھینکتا ہے (یعنی فتنہ وفساد کی بات کرتا ہے) اور پھر کہتا ہے (دیکھو) کہاں تک یہ پتھر جا کر گرتا ہے کوئی نیا واقعہ ہوا۔قسم بخدا! میں انہیں اس طرح مٹا دوں گا جس طرح گزرنے والا کل۔راوی نے کہا: پھر میں نے اس کا ذکر اعمش سے تو کیا تو انہوں نے کہا: قسم بخدا! میں نے بھی اس سے یہ الفاظ سنے ہیں۔

4026۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ هَذِهِ الْحَمْرَاءُ هَبْرٌ هَبْرٌ أَمَا وَاللَّهِ لَوْ قَدْ قَرَعْتُ عَصًا بِعَصًا لَأَذَرَنَّهُمْ كَالْأَمْسِ الذَّاهِبِ يَعْنِي الْمَوَالِيَ

اعمش نے بیان کیا ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ عجمی لوگ قتل وقطع کے مستحق ہیں۔قسم بخدا! اگر میں ایک لاٹھی کو دوسری لاٹھی کے ساتھ ٹکراؤں تو انہیں گزرے ہوئے کل کی طرح کر چھوڑوں۔یعنی عجمیوں کو ختم کر دوں۔

4027۔ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ جَمَّعْتُ مَعَ الْحَجَّاجِ فَخَطَبَ فَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ فِيهَا فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لِخَلِيفَةِ اللَّهِ وَصَفِيِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ وَلَوْ أَخَذْتُ رَبِيعَةَ بِمُضَرَ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْحَمْرَاءِ

شریک نے سلیمان الاعمش سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے جمعہ کی نماز حجاج کے ساتھ ادا کی۔اس نے خطبہ دیا اور ابوبکر بن عیاش کی حدیث ذکر کی۔اس نے کہا: سنو اور اطاعت کرو، اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور اس کے برگزیدہ عبدالملک بن مروان کی۔اور آگے حدیث بیان کی۔اور کہا: اگر میں مضر کے بدلے ربیعہ کو پکڑ لوں اور اس میں حمراء یعنی عجمیوں کا قصہ ذکر نہیں کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

4028۔ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يُؤْتِي اللهُ الْمُلْكَ أَوْ مُلْكَهُ[1] مَنْ يَشَاءُ قَالَ سَعِيدٌ قَالَ لِي سَفِينَةُ أَمْسِكْ عَلَيْكَ أَبَا بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَعُمَرُ عَشْرًا وَعُثْمَانُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَعَلِيٌّ كَذَا قَالَ سَعِيدٌ قُلْتُ لِسَفِينَةَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ بِخَلِيفَةٍ قَالَ كَذَبَتْ أَسْتَاهُ بَنِي الزَّرْقَاءِ يَعْنِي بَنِي مَرْوَانَ

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبوت کی خلافت تیس برس رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا ملک (بادشاہت) عطا فرمادے گا۔ سعید نے بیان کیا ہے کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اب تجھ پر لازم ہے کہ تو (اس مدت کو) جوڑ لے یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت دو برس، حضرت عمر رضی اللہ عنہ دس برس، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ برس اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساڑھے پانچ یا پانچ برس (اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے چھ ماہ) سعید نے کہا: میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہا: بے شک یہ لوگ (بنی مروان) تو گمان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا: بنی زرقاء یعنی بنی مروان کی سرینوں نے جھوٹ بولا ہے (یعنی یہ ان کا ایسا جھوٹ ہے گویا یہ زبان سے نہیں نکلا بلکہ سرین سے خارج ہونے والی بدبودار ہوا ہے)۔

4029۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يُؤْتِي اللهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ أَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ[2]

حضرت سفینہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبوت کی خلافت تیس برس تک ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا سلطنت عطا فرمادے گا (الفاظ میں راوی کو شک ہے کہ آپ نے الملک من یشاء فرمایا: یا ملکہ من یشاء فرمایا)۔

4030۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ وَسُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ ذَكَرَ سُفْيَانُ رَجُلًا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ فُلَانٌ إِلَى الْكُوفَةِ أَقَامَ فُلَانٌ خَطِيبًا فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الظَّالِمِ فَأَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ إِنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ إِيثَمْ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ وَالْعَرَبُ تَقُولُ آثَمُ قُلْتُ وَمَنِ التِّسْعَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حِرَاءٍ اثْبُتْ حِرَاءُ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قُلْتُ وَمَنِ التِّسْعَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قُلْتُ وَمَنِ الْعَاشِرُ فَتَلَكَّأَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ أَنَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ ابْنِ حَيَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ[3]

عبداللہ بن ظالم المازنی سے روایت ہے کہ سفیان نے ہلال اور عبداللہ مازنی کے درمیان ایک اور آدمی کا ذکر بھی کیا ہے۔

1۔ أو ملكه صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت اور مطبوعہ دہلی میں ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں نحوہ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ نے بیان کیا: میں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا: جب فلاں آدمی کوفہ آیا اور فلاں خطبہ دینے کے لیے کھڑا ہوا تو سعید بن زید نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا: کیا تو اس ظالم کی طرف دیکھ نہیں رہا (جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان کے خلاف گفتگو کر رہا ہے)۔ سو میں نو صحابہ کے بارے میں شہادت دیتا ہوں۔ بلاشبہ وہ جنت میں ہیں اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی شہادت دے دوں تو میں گنہگار نہیں؟ ابن ادریس نے بیان کیا ہے اور عرب کہتے ہیں: آثم۔ میں نے پوچھا: وہ نو کون ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درآنحالیکہ آپ جبل حراء پر تھے حراء! ثابت اور مضبوط رہ، بلاشبہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید ہے، میں نے پھر کہا: وہ نو کون کون سے ہیں؟ تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ میں نے پوچھا: دسواں کون ہے؟ تو انہوں نے تھوڑی دیر سکوت اختیار کیا پھر فرمایا: (یعنی میرے لیے جنت کی بشارت ہے۔ چونکہ دسویں وہ خود تھے اس لیے انہوں نے ازروئے تواضع پہلے اپنا ذکر نہیں کیا)۔ ابوداود نے بیان کیا ہے کہ اسے اشجعی نے سفیان عن منصور، عن ہلال بن یساف عن ابن حیان عن عبداللہ بن ظالم کی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

4031۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ[1] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامِ فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ فَقَالُوا مَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَقَالُوا مَنْ هُوَ فَقَالَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى النَّخَعِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي رِيَاحُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ فُلَانٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ فَجَاءَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فَرَحَّبَ بِهِ وَحَيَّاهُ وَأَقْعَدَهُ عِنْدَ رِجْلِهِ عَلَى السَّرِيرِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ قَيْسُ بْنُ عَلْقَمَةَ فَاسْتَقْبَلَهُ فَسَبَّ وَسَبَّ فَقَالَ سَعِيدٌ مَنْ يَسُبُّ هَذَا الرَّجُلُ قَالَ يَسُبُّ عَلِيًّا قَالَ أَلَا أَرَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تُنْكِرُ وَلَا تُغَيِّرُ أَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَإِنِّي لَغَنِيٌّ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ فَيَسْأَلَنِي عَنْهُ غَدًا إِذَا لَقِيتُهُ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَاقَ مَعْنَاهُ ثُمَّ قَالَ لَمَشْهَدُ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَغْبَرُّ فِيهِ وَجْهُهُ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ

عبدالرحمن بن اخنس سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں تھے۔ پس ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا (لیکن اس کا انداز مناسب نہ تھا) تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: میں رسول اللہ ﷺ پر شہادت دیتا ہوں کہ

1۔ ایک نسخہ میں الحر بن الصیاح ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دس آدمی جنت میں ہیں۔ ایک نبی مکرم ﷺ جنت میں ہوں گے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنتی ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ جنتی ہیں، حضرت طلحہ جنت میں ہوں گے، حضرت زبیر بن العوام جنت میں ہوں گے، حضرت سعد بن مالک جنت میں ہوں گے اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے۔ اور اگر چاہوں تو دسویں کا نام بھی لے لوں۔ راوی کا کہنا ہے کہ پھر لوگوں نے پوچھا: وہ (دسواں) کون ہے؟ تو حضرت سعید خاموش رہے۔ پھر لوگوں نے پوچھا: وہ کون ہے؟ تب انہوں نے فرمایا: وہ سعید بن زید ہیں۔

ابو کامل، عبدالرحمن بن زیاد، صدقہ بن المثنی نخعی نے بیان کیا ہے کہ میرے دادا ریاح بن حارث نے بیان کیا: میں کوفہ کی مسجد میں فلاں آدمی کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ان کے پاس کوفہ کے باسی بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ تو اتنے میں حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل آئے۔ تو اس نے انہیں مرحبا کہا اور انہیں سلام کیا اور اپنے پاؤں کے نزدیک تخت پر (چار پائی پر) انہیں بٹھا دیا۔ اتنے میں اہل کوفہ میں سے ایک آدمی آیا۔ اسے قیس بن علقمہ کہا جاتا ہے۔ تو اس (مراد حضرت مغیرہ بن شعبہ ہیں) کا استقبال کیا اور وہ یکے بعد دیگرے نازیبا اور گستاخانہ کلمات کہنے لگا۔ تو حضرت سعید نے پوچھا: یہ آدمی کس کو برا کہہ رہا ہے؟ تو مغیرہ نے کہا: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے ایسے کلمات کہہ رہا ہے۔ تو حضرت سعید نے فرمایا: خبردار! سنو میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو دیکھ رہا ہوں کہ انہیں تیرے پاس گالیاں دی جا رہی ہیں اور تو نہ روکتا ہے اور نہ ہی جھڑکتا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اور میں اس سے غنی ہوں (یعنی مجھے کوئی حاجت نہیں) کہ میں آپ کی نسبت سے وہ قول کہوں جو آپ نے فرمایا: نہیں۔ جب کہ آپ کل قیامت کے دن اس کے بارے مجھ سے سوال کریں گے، جب میں آپ سے ملوں گا۔ ابوبکر جنت میں ہوں گے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے۔ آگے سابقہ حدیث کی مثل بیان کردی۔ پھر فرمایا: ان میں سے کسی آدمی کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر رہنا کہ اس کا منہ غبار آلود ہوتا رہے، تم میں سے کسی کی ساری عمر کے اعمال سے بہتر ہے اگرچہ اسے عمر نوح عطا کی گئی ہو۔

4032۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا فَتَبِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ جبل احد پر چڑھے اور آپ کی اتباع حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے بھی کی۔ پس پہاڑ ان کے سبب لرزنے لگا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس پر اپنا پاؤں مبارک مارا اور فرمایا: اے احد! تو ثابت اور مضبوط رہ، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں جہاں ایک طرف خلفائے ثلاثہ کی عظمت وشان کا بیان ہے، ساتھ ہی اس طرف بھی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اشارہ ہے کہ رب العالمین نے اپنے محبوب کریم علیہ السلام کو ایسے علوم اور دوربین نگاہ عطا فرمائی تھی جس کے باعث آپ ان کے انجام سے واقف اور آگاہ تھے۔ اور کون ہے جو اس شان و مرتبہ میں اس مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثل ہو سکے۔

4033۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل امین علیہ السلام آئے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہوں گی۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام میری چاہت بھی ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا، یہاں تک کہ میں بھی اسے دیکھ لیتا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوبکر! تو وہ ہے جو سب سے پہلے میری امت میں سے جنت میں داخل ہوگا۔

فائدہ: کتنا کریم ہے وہ آقا جس نے اپنے یار غار کو اتنی عظیم بشارت سے سرفراز فرمایا اور کتنی عظیم شان ہے ابوبکر صدیق کی جنہوں نے محبت مصطفی کریم میں گم ہو کر یہ مقام حاصل کیا۔ ان میں ان کے لیے لمحہ فکریہ ہے جو آپ کی تنقیص شان سے نہ تھکتے ہیں نہ گھبراتے ہیں کہ ان کا انجام کیا ہوگا۔ رب کریم اپنے محبوب کریم علیہ السلام اور آپ کے جملہ صحابہ کرام کی عزت و توقیر کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

4034۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ان میں سے کوئی بھی جہنم میں داخل نہ ہوگا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی۔

فائدہ: اس میں اشارہ بیعت الرضوان کی طرف ہے جو کہ حدیبیہ کے مقام پر لی گئی۔ اس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اعزاز یہ ہے کہ آپ اہل مکہ کے پاس بطور سفیر گئے ہوئے تھے۔ تو حضور نے بیعت کے وقت اپنے دست مبارک کو حضرت عثمان کا ہاتھ قرار دیا اور ان کی طرف سے خود بیعت کی اور انہیں دیگر صحابہ کرام کے ساتھ اس بیعت میں شریک کیا۔ اسی کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے: لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، الآیہ۔ گویا رب کریم نے اس کے شرکاء کو اپنی رضا کی سند عطا فرما دی اور خلفائے اربعہ بھی اس اعزاز میں شامل ہیں۔

4035۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى فَلَعَلَّ اللَّهَ وَقَالَ ابْنُ سِنَانٍ اطَّلَعَ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھا اور فرمایا: تم جو چاہو اعمال کرو، تحقیق میں نے تمہاری مغفرت فرما دی ہے۔

فائدہ: اس میں اہل بدر کی یہ شان بیان کی جا رہی ہے کہ رب العالمین ہمیشہ انہیں عمل خیر کی توفیق عطا فرمائے رکھے گا اور انہیں ایسے اعمال سے محفوظ رکھے گا جو رب کریم کی مغفرت اور عفو کے منافی ہوں اور اس کی ناراضگی کا سبب ہوں۔ واللہ اعلم

4036۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَتَاهُ يَعْنِي عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ [1] النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ حدیبیہ کی صلح کے وقت (مدینہ طیبہ سے) نکلے آگے۔ پوری حدیث ذکر کی۔ اس میں کہا کہ (اہل مکہ کی جانب سے) عروہ بن مسعود آپ ﷺ کے پاس آیا اور حضور نبی کریم ﷺ سے گفتگو کرنے لگا۔ وہ جب بھی آپ سے گفتگو کرتا تو (وہ اپنے عرب رواج کے مطابق) آپ ﷺ کی ریش مبارک کو پکڑتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے سر پر کھڑے تھے اور آپ کے پاس تلوار تھی اور خود پہنے ہوئے تھے۔ چنانچہ آپ نے تلوار کے خول کے ساتھ اس کے ہاتھ پر ضرب لگائی اور فرمایا: آپ ﷺ کی ریش مبارک سے اپنا ہاتھ پیچھے کر۔ عروہ نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور پوچھا: یہ کون ہے؟ صحابہ نے بتایا: یہ مغیرہ بن شعبہ ہیں۔

4037۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ الْأَقْرَعِ مُؤَذِّنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ إِلَى الْأُسْقُفِ فَدَعَوْتُهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَهَلْ تَجِدُنِي فِي الْكِتَابِ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ تَجِدُنِي قَالَ أَجِدُكَ قَرْنًا فَرَفَعَ عَلَيْهِ الدِّرَّةَ فَقَالَ قَرْنٌ مَهْ فَقَالَ قَرْنٌ حَدِيدٌ أَمِينٌ شَدِيدٌ قَالَ كَيْفَ تَجِدُ الَّذِي يَجِيءُ مِنْ بَعْدِي فَقَالَ أَجِدُهُ خَلِيفَةً صَالِحًا غَيْرَ أَنَّهُ يُؤْثِرُ قَرَابَتَهُ قَالَ عُمَرُ يَرْحَمُ اللهُ عُثْمَانَ ثَلَاثًا فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُ الَّذِي بَعْدَهُ قَالَ أَجِدُهُ صَدَأَ حَدِيدٍ فَوَضَعَ عُمَرُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ يَا دَفْرَاهُ يَا دَفْرَاهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ خَلِيفَةٌ صَالِحٌ وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْلَفُ حِينَ يُسْتَخْلَفُ وَالسَّيْفُ مَسْلُولٌ وَالدَّمُ مُهْرَاقٌ قَالَ أَبُو دَاوُد الدَّفْرُ النَّتْنُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مؤذن اقرع نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک عیسائی عالم (مراد کعب الاحبار ہیں) کی طرف بھیجا۔ میں اسے بلا لایا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: کیا تو کتاب (یعنی تورات) میں میرا ذکر بھی پاتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ تو آپ نے پوچھا: تو میرا ذکر کیسے پاتا ہے؟ اس نے کہا: میں آپ کو

1۔ ایک نسخہ میں راس نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قرن پاتا ہوں۔ پس آپ نے اس پر درہ اٹھایا اور فرمایا: قرن کیا ہے؟ تو اس نے عرض کی: قرن سے مراد مضبوط، امانتدار اور سخت گیر ہے۔ پھر آپ نے پوچھا: تو اس کا حال کیسے پاتا ہے جو میرے بعد آئے گا؟ تو اس نے کہا: میں اسے نیک اور صالح خلیفہ پاتا ہوں مگر یہ کہ وہ اپنے قرابتداروں کو ترجیح دے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم کرے، آپ نے یہ جملہ تین بار کہا۔ پھر پوچھا: تو اس کے بعد آنے والے خلیفہ کو کیسے پاتا ہے؟ تو اس نے کہا: اسے تو میں لوہے کے زنگ کی مثل پاتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور فرمایا: اے بدبودار، گندے انسان! (یہ کیا کہہ رہا ہے؟) تو اس نے عرض کی: اے امیر المومنین! بلاشبہ وہ خلیفہ نیک اور صالح ہوگا لیکن جس وقت اسے خلافت کی ذمہ داری سونپی جائے گی اس وقت تلواریں سونتی جا چکی ہوں گی اور خون بہایا جا چکا ہوگا (یعنی ہر طرف فتنہ وفساد کی آگ بھڑک رہی ہو گی اور وہ اسے ہی فرو کرنے میں مشغول رہے گا۔ اس معنی کی طرف لوہے کی زنگ کی مثل سے اشارہ ہے۔ معلوم ہوا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد آنے والے خلفاء کا علم تھا اور انہیں یہ علم حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوا تھا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ دفر کا معنی بدبو ہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی فضیلت کا بیان)

4038۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَاللهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا ثُمَّ يَظْهَرُ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَفْشُو فِيهِمُ السِّمَنُ

حضرت عمران بن حصین نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے بہترین زمانے کے لوگ وہ ہیں جن میں مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل بعد آئیں گے (یعنی تابعین) پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل بعد آئیں گے (یعنی تبع تابعین) اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کیا آپ نے تیسرے گروہ کا ذکر کیا یا نہیں۔ بعد ازاں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو (جھوٹی) شہادتیں دیں گے اور ان سے شہادت طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ نذر مانیں گے اور اسے پورا نہیں کریں گے اور وہ خیانت کریں گے اور انہیں امین نہیں بنایا جائے گا اور ان میں موٹاپا پھیل جائے گا (یعنی عام ہو جائے گا)۔

فائدہ: صحابہ کرام کا دور جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے وہ 120ھ تک ہے۔ ان کے بعد تابعین کا دور 170ھ تک ہے اور ان کے بعد تبع تابعین کا دور 220ھ تک ہے۔ یہی زمانہ خیر القرون ہے۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کرنے سے نہی کا بیان

4039۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے اصحاب کو گالیاں نہ دو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کی مثل سونا خرچ کرے تو وہ ان میں سے کسی ایک مد کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی اس کے نصف کو (صاع کی چوتھائی مقدار مد کہلاتی ہے) (یعنی تمہارا احد پہاڑ کی مثل سونا مرتبہ ودرجہ میں صحابہ کے ایک مد کے برابر نہیں ہوسکتا۔ اس لیے ان کے بارے میں گستاخانہ اور نازیبا کلمات مت کہو)۔

4040۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَكَانَ يَذْكُرُ أَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي الْغَضَبِ فَيَنْطَلِقُ نَاسٌ مِمَّنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ حُذَيْفَةَ فَيَأْتُونَ سَلْمَانَ فَيَذْكُرُونَ لَهُ قَوْلَ حُذَيْفَةَ فَيَقُولُ سَلْمَانُ حُذَيْفَةُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ فَيَرْجِعُونَ إِلَى حُذَيْفَةَ فَيَقُولُونَ لَهُ قَدْ ذَكَرْنَا قَوْلَكَ لِسَلْمَانَ فَمَا صَدَّقَكَ وَلَا كَذَّبَكَ فَأَتَى حُذَيْفَةُ سَلْمَانَ وَهُوَ فِي مَبْقَلَةٍ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَدِّقَنِي بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ سَلْمَانُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْضَبُ فَيَقُولُ فِي الْغَضَبِ لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَيَرْضَى فَيَقُولُ فِي الرِّضَا لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ أَمَا تَنْتَهِي حَتَّى تُوَرِّثَ رِجَالًا حُبَّ رِجَالٍ وَرِجَالًا بُغْضَ رِجَالٍ وَحَتَّى تُوقِعَ اخْتِلَافًا وَفُرْقَةً وَلَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبَبْتُهُ سَبَّةً أَوْ لَعَنْتُهُ لَعْنَةً فِي غَضَبِي فَإِنَّمَا أَنَا مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُونَ وَإِنَّمَا بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ صَلَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللهِ لَتَنْتَهِيَنَّ أَوْ لَأَكْتُبَنَّ إِلَى عُمَرَ

حضرت عمرو بن ابی قرہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے اور وہ کسی ایسی چیزوں کا ذکر کرتے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض صحابہ کرام کو حالت غضب میں کہیں۔ پس وہ لوگ جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایسی باتیں سنتے وہ وہاں سے چل کر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس آتے اور ان کے پاس حضرت حذیفہ کی باتیں ذکر کرتے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے: حذیفہ ان باتوں کے بارے میں بہتر جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ پھر وہ لوگ لوٹ کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتے اور ان سے کہتے: ہم نے تمہاری باتوں کا ذکر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس کیا تو انہوں نے نہ تصدیق کی ہے اور نہ ہی تکذیب کی ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہما کے پاس آئے۔ وہ اپنی سبزی کے کھیت میں تھے اور آ کر کہا: اے سلمان! میری ان باتوں کی تصدیق کرنے سے تمہیں کون سی شے روکتی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔ تو حضرت سلمان نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ کبھی غضب میں ہوتے تھے اور اپنے صحابہ کرام میں سے بعض لوگوں کو حالت غضب میں کچھ فرماتے تھے اور کبھی راضی اور خوش ہوتے تھے اور اسی حالت رضا میں اپنے اصحاب میں سے بعض لوگوں کو کچھ فرماتے تھے: کیا تم باز نہیں آؤ گے؟ یہاں تک کہ تم لوگوں کے دلوں میں بعض لوگوں کی محبت اور بعض کا بغض ڈال دو اور یہاں تک کہ تم ان کے درمیان اختلاف اور افتراق واقع کرلو۔ تحقیق تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: میری امت میں سے جس آدمی کو بھی میں نے غصے کی حالت میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سب وشتم کیا ہے یا اس پر لعنت کی ہے تو اس وجہ سے کہ میں بھی اولاد آدم میں سے ہوں، مجھے بھی اسی طرح غصہ آتا ہے جس طرح انہیں غصہ آتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا ہے (اے اللہ!) تو اسے ان پر قیامت کے دن رحمت بنا دے۔ قسم بخدا! تم ضرور بہ ضرور اس سے باز رہو گے (یعنی ایسی حدیثیں بیان نہ کرو گے) ورنہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھ بھیجوں گا۔

بَابٌ فِي اسْتِخْلَافِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائے جانے کا بیان

4041۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ لَمَّا اسْتُعِزَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَعَاهُ بِلَالٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُوا مَنْ يُصَلِّي لِلنَّاسِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَمْعَةَ فَإِذَا عُمَرُ فِي النَّاسِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ غَائِبًا فَقُلْتُ يَا عُمَرُ قُمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ فَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَوْتَهُ وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا مُجْهِرًا قَالَ فَأَيْنَ أَبُو بَكْرٍ يَأْبَى اللهُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ يَأْبَى اللهُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ فَبَعَثَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَجَاءَ بَعْدَ أَنْ صَلَّى عُمَرُ تِلْكَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض شدید ہوا، تو اس وقت میں مسلمانوں کی ایک جماعت کے ہمراہ آپ ﷺ کے پاس تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کے لیے بلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے حکم دو جو لوگوں کو نماز پڑھا سکے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے (تو دیکھا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں میں موجود ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے۔ تو میں نے کہا: اے عمر! اٹھو اور لوگوں کو نماز پڑھا دو۔ پس وہ آگے بڑھے اور تکبیر کہی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سنی، کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز آدمی تھے، تو آپ نے پوچھا: ابوبکر کہاں ہیں؟ اللہ تعالیٰ اس کا انکار کر رہا ہے اور مسلمان بھی، اللہ تعالیٰ اس کا انکار کر رہا ہے اور مسلمان بھی (کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اور آدمی امامت کے لیے آگے بڑھے) پھر آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ وہ اس وقت پہنچے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ نماز پڑھا چکے تھے۔ پھر انہوں نے وہی نماز لوگوں کو پڑھائی۔

فائدہ: آخری وقت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بالاصرار نماز کے لیے امام مقرر کرنا اس جانب قوی اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کے نائب اور خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگر یہ اشارہ مقصود نہ ہوتا تو آپ ﷺ قطعاً اتنا اصرار نہ فرماتے۔

4042۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَمْعَةَ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ لَمَّا سَمِعَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ عُمَرَ قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَطْلَعَ رَأْسَهُ مِنْ حُجْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ لَا لَا لَا لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ يَقُولُ ذَلِكَ مُغْضَبًا

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اس خبر کے بارے میں یہ بتایا ہے کہ جب حضور نبی مکرم علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی۔ ابن زمعہ نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام باہر تشریف لائے یہاں تک اپنا سر مبارک اپنے حجرہ سے باہر نکالا۔ پھر فرمایا: نہیں، نہیں، نہیں (یعنی حضرت عمر یا ان کے سوا کوئی لوگوں کو نماز نہ پڑھائے) بلکہ ابن ابی قحافہ (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ علیہ السلام نے غصہ اور غضب کی حالت میں یہ کلمات فرمائے۔

فائدہ: اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر واضح دلیل موجود ہے۔ اسی لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِ دِينِنَا فَمَنْ ذَا الَّذِي يُؤَخِّرُكَ فِي دُنْيَانَا یعنی رسول اللہ علیہ السلام نے آپ کو ہمارے دین کے معاملہ میں امام بنایا ہے پس کون ہے جو آپ کو ہماری دنیا کی امامت میں پیچھے کر سکے۔

بَابُ مَا يَدُلُّ عَلَى تَرْكِ الْكَلَامِ فِي الْفِتْنَةِ (دوران فتنہ خاموش رہنے کا بیان)

4043۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُصْلِحَ اللهُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنْ أُمَّتِي وَقَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ[1] وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ

اشعث نے حسن سے اور انہوں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے بارے فرمایا: بلاشبہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب میری امت کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرا دے گا۔ اور حماد کی روایت میں ہے شاید اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کے دو بہت بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرا دے۔

فائدہ: جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ویسے ہی ہوا اور حضرت امام حسین حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے دو گروہوں کے درمیان صلح کا سبب بنے اور بہت بڑا افتراق جو مسلمانوں کے درمیان پیدا ہو چکا تھا آپ کی وساطت سے ختم ہو گیا۔

4044۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ

1۔ دیگر نسخوں میں فی حدیث حماد کے بجائے عن حماد ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہشام نے محمد سے روایت کیا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں میں سے جسے بھی فتنہ آ پہنچتا ہے تو مجھے اس کے بارے فساد کا خوف ہونے لگتا ہے سوائے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فتنہ تجھے نقصان نہیں دے گا (یعنی چونکہ نبی مکرم ﷺ نے ان کے لیے یہ دعا کر دی ہے کہ فتنہ انہیں نقصان اور ضرر نہ پہنچائے۔ لہٰذا مجھے بھی یہ خوف نہیں ہوا کہ ان میں فتنہ کے سبب فساد آ جائے گا۔ واللہ اعلم)

4045۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ ضُبَيْعَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى حُذَيْفَةَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ رَجُلًا لَا تَضُرُّهُ الْفِتَنُ شَيْئًا قَالَ فَخَرَجْنَا فَإِذَا فُسْطَاطٌ مَضْرُوبٌ فَدَخَلْنَا فَإِذَا فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا أُرِيدُ أَنْ يَشْتَمِلَ عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ أَمْصَارِكُمْ حَتَّى تَنْجَلِيَ عَمَّا انْجَلَتْ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ ضُبَيْعَةَ بْنِ حُصَيْنٍ الثَّعْلَبِيِّ بِمَعْنَاهُ

ثعلبہ بن ضبیعہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے تو انہوں نے کہا: میں یقیناً اس آدمی کو پہچانتا ہوں جسے فتنہ کسی قسم کا ضرر نہیں پہنچا سکیں گے۔ راوی نے کہا: پھر ہم نے اچانک ایک خیمہ لگا ہوا دیکھا ہم اس میں داخل ہوئے، تو اس میں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ تو ہم نے ان سے (شہر سے باہر) اس طرح رہنے کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ تمہارے شہروں میں کسی جگہ میری رہائش ہو یہاں تک کہ ان سے فتنے مکمل طور پر زائل ہو جائیں۔ مسدد، ابو عوانہ نے اشعث بن سلیم عن ابی بردہ عن ضبیعۃ بن حصین الثعلبی کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

4046۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَخْبِرْنَا عَنْ مَسِيرِكَ هَذَا أَعَهْدٌ عَهِدَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمْ رَأْيٌ رَأَيْتَهُ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَيْءٍ وَلَكِنَّهُ رَأْيٌ رَأَيْتُهُ

حضرت قیس بن عباد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ ہمیں (عراق کی جانب) اپنے اس سفر کے بارے بتائیے کیا یہ عہد ہے جو رسول اللہ ﷺ نے آپ سے لیا ہے؟ (یعنی کیا یہ سفر آپ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے کرتے ہیں؟) یا ایک رائے ہے جو آپ نے خود قائم کی ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کسی شے کے بارے کوئی عہد نہیں لیا۔ بلکہ یہ میری ذاتی رائے ہے۔ (حضور نبی مکرم ﷺ نے اگرچہ اس کا حکم تو نہ دیا تھا لیکن اس فتنے کی خبر ضرور دے رکھی تھی)۔

4047۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں افتراق (اور فتنے) کے وقت ایک گروہ ظاہر ہوگا (اس گروہ سے مراد خارجی ہیں) اور ان دونوں گروہوں میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہوگا وہ اس سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قتال کرے گا (چونکہ خارجیوں کے ساتھ قتال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گروہ نے کیا، لہٰذا یہ حدیث حضرت امیر معاویہ کے گروہ کے مقابلہ میں ان کے حق پر ہونے کی دلیل ہے)۔

بَابٌ فِي التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

حضرات انبیاء علیہم السلام کے درمیان بعض کو بعض پر فضیلت دینے کا بیان

4048۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم انبیاء علیہم السلام کے درمیان بعض کو بعض پر فضیلت نہ دو۔

فائدہ: غالباً وجہ یہ ہے کہ اگر مقابلۃً انبیاء کا بیان کیا جائے تو اس میں سوءِ ادبی کا اندیشہ ہے جب کہ انبیاء میں ہر نبی محترم اور معزز ہے اور ان کا احترام لازم اور ضروری ہے۔

4049۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کسی بندے کو نہیں چاہیے کہ وہ کہے کہ میں (یعنی حضور نبی رحمت ﷺ) حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر اور افضل ہوں۔ (حضور نبی رحمت ﷺ کے یہ کلمات انتہائی عجز وانکساری پر مبنی ہیں ورنہ کون ہے جو شان ورتبہ میں آپ کے مقام کو پہنچ سکے)۔

4050۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: کسی نبی علیہ السلام کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ کہے میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہوں۔ (کیونکہ اس میں فخر کا پہلو موجود ہے اور فخر و مباہات نبی کے شایان شان نہیں)۔

4051۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ فِي جَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ ابْنِ يَحْيَى أَتَمُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہود میں سے ایک آدمی نے کہا: قسم ہے اس کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چن لیا! تو ایک مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ دے مارا۔ پس یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا گیا اور آپ کو اس کے بارے میں آگاہ کیا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ لوگوں کو بے ہوش کر دیا جائے گا اور میں سب سے پہلے (اس سے) افاقہ پاؤں گا۔ اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کی ایک جانب کو پکڑے ہوئے ہوں گے۔ سو میں نہیں جانتا کہ کیا وہ ان میں سے تھے جو بے ہوش ہوئے اور پھر مجھ سے پہلے انہوں نے افاقہ پایا، یا وہ ان میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بے ہوشی سے مستثنیٰ قرار دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: ابن یحییٰ کی حدیث اتم ہے۔

فائدہ: کسی میں کسی وصف خاص کی وجہ سے جزوی فضیلت کا پایا جانا فضیلت مطلقہ کلیہ کے منافی نہیں ہے۔

4052۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ يَذْكُرُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو کہا: یا خیر البریۃ، اے ساری کائنات سے افضل! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تو ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

4053۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ فَرُّوخَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس سے زمین سب سے پہلے شق ہوگی (یعنی میں سب سے پہلے قبر سے اٹھایا جاؤں گا)۔ میں سب سے اول شفاعت کرنے والا ہوں اور میری شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔

4054۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَدْرِي أَتُبَّعٌ لَعِينٌ هُوَ أَمْ لَا وَمَا أَدْرِي أَعُزَيْرٌ نَبِيٌّ هُوَ أَمْ لَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ کیا تبع ملعون ہے یا نہیں اور میں نہیں جانتا کہ عزیر نبی ہیں یا نہیں۔

فائدہ: آپ ﷺ کا یہ ارشاد تبع کے بارے وحی کیے جانے سے پہلے کا ہے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتا دیا کہ اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ جیسا کہ امام احمد نے سہل الساعدی سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تبع کو گالیاں نہ دو کیونکہ اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ طبرانی نے حضرت ابن عباس سے اور ابن مردویہ نے حضرت ابوہریرہ سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

4055۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اسے خبر دی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ ابن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے قریب ہوں۔ کیونکہ تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں اور میرے اور ان کے درمیان اور کوئی نبی نہیں ہے۔

فائدہ: علاتی بھائی وہ ہوتے ہیں جن کا باپ ایک ہو اور مائیں مختلف ہوں۔ یہاں اصول دین توحید وغیرہ کو باپ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کہ وہ تمام انبیاء کے ایک جیسے ہیں اور مختلف فروع دین کو ماؤں کے ساتھ تشبیہ دی گئی کہ وہ مختلف ہیں، علیحدہ علیحدہ ہیں اور یہ حدیث اِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرٰهِيمَ کے منافی نہیں ہے کیونکہ اس میں اولویۃ سے مراد قرب شریعت ہے۔ جبکہ حدیث میں مراد قرب عہد ہے۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي رَدِّ الْإِرْجَاءِ (مرجیہ کے رد کا بیان)

اس فرقے کا نظریہ یہ ہے کہ ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی معصیت ضرر رساں نہیں اور اعمال صالحہ ایمان میں داخل نہیں۔ جب کہ اہل سنت کا موقف یہ ہے کہ مومن کے لیے گناہ ضرر رساں ہیں اور اعمال صالحہ کرنا لازم ہیں اور پھر بعض کے نزدیک عمل بالارکان ایمان کا جزء ہے اور بعض کے نزدیک نہیں۔

4056۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْعَظْمِ عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کے ستر سے کچھ زائد شعبے ہیں۔ ان میں سے افضل ترین لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے کم راستے سے ہڈی کو دور کرنا ہے اور حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ (حصہ) ہے۔

فائدہ: یہ حدیث صراحۃً اس پر دلالت کرتی ہے کہ اعمال ایمان کامل میں داخل ہیں اور عمل نہ کرنا مومن کے لیے باعث ضرر ہوگا۔

4057۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابو جمرہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ جب عبد القیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، تو آپ ﷺ نے انہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مال غنیمت سے خمس (پانچواں حصہ) ادا کرو۔ (تو یہ وہ جملہ اعمال ہیں جن میں سے بعض کا تعلق جوارح سے ہے اور بعض کا دل سے۔ یہ سب ایمان میں داخل ہیں)۔

4058۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کو چھوڑنا ہے (گویا اس حدیث میں نماز ترک کرنے کو کفر کہا گیا۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اعمال ایمان میں داخل ہیں۔ لیکن جمیع اہل السنۃ اس پر متفق ہیں کہ اعمال اس طرح ایمان میں داخل نہیں کہ انہیں چھوڑ دینے سے ایمان زائل ہو جائے اور حقیقی کفر ثابت ہو جائے۔ بلکہ سب اس پر متفق ہیں کہ اعمال ایمان کامل کے لیے شرط ہیں۔ جب اعمال مفروضہ میں سے کوئی عمل ترک ہو جائے لیکن اس کا انکار نہ ہو تو بندہ کافر نہیں ہوتا، بلکہ وہ فاسق ہوتا ہے۔ (بذل ص 201 ج 18)

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ (ایمان کے زیادہ اور کم ہونے پر دلیل)

4059۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَلَا دِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ قَالَ أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَأَمَّا نُقْصَانُ الدِّينِ فَإِنَّ إِحْدَاكُنَّ تُفْطِرُ رَمَضَانَ وَتُقِيمُ أَيَّامًا لَا تُصَلِّي

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کسی ناقص عقل اور ناقص دین کو تم سے بڑھ کر صاحب عقل پر غالب آنے والا نہیں دیکھا۔ عورتوں نے عرض کی: عقل اور دین کے اعتبار سے کون سی کمی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عقل کی کمی اس اعتبار سے ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے اور دین کا نقصان یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک رمضان المبارک کے کئی روزے (حیض ونفاس کی حالت میں) افطار کرتی ہے اور (اسی وجہ سے) کئی دنوں تک نماز قائم نہیں کر سکتی (اور یہ اعمال نہ ہو سکنا دین میں نقصان ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ اعمال کے اعتبار سے ایمان کم وبیش ہوتا رہتا ہے)۔

4060۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ الَّذِينَ مَاتُوا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ جب حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ معظمہ کی طرف رخ زیبا پھیرا (یعنی اسے اپنا قبلہ بنایا) تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم وہ لوگ کیسے ہوں گے جو اس حال میں فوت ہوئے کہ وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے؟ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ اور اللہ تعالیٰ نہیں ہے کہ وہ تمہارے ایمان کو ضائع کرے (اس آیت میں نماز کو ایمان کہا گیا ہے اور نماز ایک عمل ہے۔ معلوم ہوا اعمال ایمان میں داخل ہیں) اور ان اعمال کے کم یا زیادہ ہونے سے ایمان میں بھی کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

4061۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی سے محبت کی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی سے بغض رکھا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کسی کو کچھ دیا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ہی کسی سے کچھ روکا، تحقیق اس نے ایمان مکمل کر لیا۔

4062۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومنین میں سے ایمان کے اعتبار سے زیادہ کامل وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے ان تمام سے اچھا ہو (یعنی جیسے جیسے اخلاق اور سیرت و کردار حسین بنتے جائیں گے ساتھ ساتھ اس کا ایمان بھی کامل ہوتا چلا جائے گا۔ معلوم ہوا ایمان کامل کے لیے اچھے اخلاق کا ہونا شرط ہے)۔

4063۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَوْ مُسْلِمٌ حَتَّى أَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ أَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا وَأَدَعُ مَنْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ لَا أُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَافَةَ أَنْ يُكَبُّوا فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو (مال) عطا فرمایا اور ان میں سے ایک آدمی کو کوئی شے نہ عطا فرمائی۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فلاں فلاں کو تو مال عطا فرمایا اور فلاں کو کوئی شے نہ عطا فرمائی حالانکہ وہ مومن ہے۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا مسلم ہے۔ حتیٰ کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے تین بار اپنے کلام کا اعادہ کیا اور حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے: یا مسلم ہے۔ بعد ازاں حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ میں لوگوں کو عطا کرتا ہوں اور میں اسے چھوڑ دیتا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہوں جو میرے نزدیک ان سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ میں اسے کوئی شے نہیں دیتا، اس خوف سے کہ کہیں وہ اوندھے آتش جہنم میں نہ گرا دیے جائیں۔

فائدہ: چونکہ آقائے دو جہاں ﷺ کے سامنے دو قسم کے لوگ ہوتے تھے: ایک وہ جو ایمان میں کامل تھے اور ایک وہ جو ابھی ایمان میں پختہ نہ تھے اور کسی بھی وقت ان کے بارے میں اسلام کو چھوڑ کر کفر کی طرف لوٹنے کا اندیشہ باقی رہتا تھا جو ان کے لیے عذاب جہنم کا سبب بن سکتا تھا۔ اس لیے آپ ﷺ تالیف قلوب کے لیے اور ان لوگوں کو مرتد ہونے سے بچانے کے لیے مال کی تقسیم میں انہیں عطا فرماتے تھے اور دوسروں کو چھوڑ دیتے تھے۔ کیونکہ ان کے بارے میں اب کفر کی طرف لوٹنے کا کوئی خدشہ باقی نہیں اس لیے میں نہیں دیتا جو مجھے زیادہ محبوب ہوتے ہیں اور دوسروں کو عطا کیے دیتا ہوں۔

4064۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا قَالَ نَرَى أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَالْإِيمَانَ الْعَمَلُ

حضرت معمر نے بیان کیا ہے کہ حضرت زہری نے کہا کہ ارشاد باری تعالیٰ: قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا یعنی آپ فرمائیے: تم ایمان نہیں لائے، البتہ تم یہ کہو: ہم اسلام لائے۔ اس سے ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ اسلام اقرار کا نام ہے اور ایمان عمل کا نام ہے۔

4065۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح و حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَسَمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ[1] قَسْمًا فَقُلْتُ أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ قَالَ أَوْ مُسْلِمٌ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ الْعَطَاءَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يُكَبَّ عَلَى وَجْهِهِ

عامر بن سعد رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مسلمانوں کے درمیان کچھ مال تقسیم فرمایا۔ تو میں نے عرض کی: فلاں کو بھی عطا فرمائیے کیونکہ وہ بھی مومن ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یا مسلم ہے۔ بلاشبہ میں ایک آدمی کو بہت کچھ عطا فرما دیتا ہوں حالانکہ اس کے سوا دوسرا میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ اس خوف سے کہ اسے منہ کے بل گرا دیا جائے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں حضرت سعد نے مومن کا لفظ کہا جب کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلم کہا۔ جیسا کہ اوپر بھی ایک روایت میں گزر چکا ہے۔ تو اس سے ایک تو یہ اشارہ ملتا ہے کہ مومن اور مسلم دونوں کا مقام ایک نہیں بلکہ مراتب میں فرق ہے اور دوسرا یہ کہ ایمان کا تعلق دل کی کیفیت سے ہے جو امر باطنی ہے اور اسلام کا تعلق جوارح سے ہے جو امر ظاہری ہے۔ لہٰذا مدح ایسے لفظ سے کرنی چاہیے جو امر ظاہر ہو اور اس پر آگاہی ممکن ہو۔ واللہ اعلم

4066۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

1۔ دیگر نسخوں میں بَيْنَ النَّاسِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

واقد بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ آپ حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کفار کی طرف نہ لوٹ جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردنیں مارنے لگیں۔

فائدہ: معلوم یہ ہوا کہ باہم قتل و غارت گری ایمان میں نقصان کا سبب ہے، تب ہی آپ نے اسے کفر سے تعبیر کیا۔ لہٰذا یہ اس پر دلیل ہے کہ اعمال کی کمی بیشی سے ایمان میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ تفصیلی بحث علم کلام کی کتب میں ہے۔

4067۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْفَرَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنْ كَانَ كَافِرًا وَإِلَّا كَانَ هُوَ الْكَافِرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی مسلمان آدمی نے کسی مسلمان آدمی کو کافر کہا۔ پس اگر وہ کافر ہوا تو فبہا (یعنی پھر درست ہے) اور اگر وہ کافر نہ ہوا تو کہنے والا خود کافر ہو جائے گا (یعنی اس پر کفر کی نحوست اور اس کا وبال پڑ جائے گا)۔

4068۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ خَالِصٌ وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ موجود ہوں گی وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت پائی گئی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے (اور وہ یہ ہیں) جب وہ گفتگو کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف عمل کرے اور جب کسی سے معاہدہ کرے تو اسے توڑ دے اور جب کسی سے جھگڑا کرے تو فحش گوئی کرے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں مذکورہ خصلتیں نفاق بالعمل سے متعلق ہے یعنی جس آدمی میں کردار و عمل کی یہ کمزوری پائی جائے گی تو وہ نفاق بالعمل میں مبتلا ہوگا تاوقتیکہ اس سے چھٹکارا پالے اور دین اسلام اپنے ماننے والوں کے لیے انہیں سخت ناپسند کرتا ہے اور کسی فرد کو انہیں اپنانے کی اجازت نہیں دیتا۔

4069۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی زنا کرنے والا زنا کرتے وقت اس حال میں نہیں ہوتا کہ وہ مومن ہو اور کوئی چوری کرتے وقت اس حال میں نہیں ہوتا کہ وہ مومن ہو اور کوئی شراب پینے والا شراب پیتے وقت اس حال میں نہیں ہوتا کہ وہ مومن ہو (یعنی ان بدعملیوں کے وقت اس سے ایمان خارج ہو جاتا ہے اور فراغت کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بعد ایمان واپس لوٹ آتا ہے جیسا کہ آگے روایت میں موجود ہے) اور اس کے بعد توبہ (ان پر) پیش کی جاتی ہے (اگر وہ اپنے اس گناہ کبیرہ پر نادم ہو جائے اور خلوص نیت کے ساتھ توبہ کر لے تو رب العالمین اسے قبول کرنے پر قادر ہے)۔

4070۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ[1]، قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ

سعید بن ابی سعید مقبری نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور اس پر بادل کے ٹکڑے کی طرح معلق ہو جاتا ہے اور جب وہ عمل سے فارغ ہو جائے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

بَابٌ فِي الْقَدَرِ (تقدیر کا بیان)

4071۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي بِمِنًى عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو تم ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو تم ان کی نماز جنازہ میں حاضر نہ ہو۔

فائدہ: قدریہ تقدیر کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ بندہ اپنے افعال کا خالق خود ہے، تقدیر کا کوئی تصور موجود نہیں۔ انہیں مجوسی کہا گیا ہے اس لیے کہ مجوسی دو خالق مانتے ہیں۔ ایک خیر کا خالق جو کہ یزداں ہے اور ایک شر کا خالق جو کہ اہرمن ہے۔ اسی طرح قدریہ بھی یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی خالق ہے اور بندے بھی خالق ہیں۔ اور یہ نظریہ دین اسلام کے سراسر خلاف ہے جب کہ اہل سنت کا موقف یہ ہے کہ کائنات اور کائنات کی جملہ اشیاء چاہے کوئی خیر ہو یا شر، ہر شے کا خالق اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے۔ تفصیلی بحث کے لیے علم کلام کی کتب کی طرف رجوع کیا جائے۔

4072۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ وَمَجُوسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ وَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُودُوهُمْ وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَّالِ وَحَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کے مجوس ہیں اور اس امت کے مجوس وہ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی نہیں۔ ان میں سے جو فوت ہو جائے تو تم اس کی نماز جنازہ میں حاضر نہ ہو اور ان میں سے جو بیمار ہو جائے تو تم ان کی عیادت نہ کرو۔ اور وہ دجال کا گروہ ہے اور اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ انہیں دجال کے ساتھ ملا دے۔

1۔ دیگر نسخوں میں ابن یزید ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

4073۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَاهُمْ قَالَا حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَسَامَةُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ جَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ زَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک مشت مٹی سے تخلیق فرمایا۔ جسے اس نے ساری زمین سے حاصل کیا پھر اولاد آدم مٹی کے انداز پر پیدا ہوئی۔ ان میں سے کچھ سرخ اور سفید پیدا ہوئے اور کچھ سیاہ۔ اور پھر ان میں سے کچھ نرم مزاج ہیں اور کچھ ترش رو۔ کچھ پلید اور نجس (یعنی کافر) ہیں اور کچھ پاک اور طیب (مومن) ہیں۔ یحییٰ کی حدیث میں وبین ذلك کے الفاظ اور یزید کی حدیث میں والاخبار کے الفاظ زائد ہیں۔

فائدہ: بتلانا یہ مقصود ہے کہ چونکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق مٹی سے کی گئی اور مٹی کے رنگ، مزاج اور اوصاف مختلف ہوتے ہیں اس لیے انسان میں بھی رنگ، مزاج اور طبائع کے لحاظ سے تنوع اور تفاوت پایا جاتا ہے اور پھر بعض کفر اختیار کرنے کے سبب خبیث اور پلید ہیں اور بعض نور ایمان سے مزین ہونے کے سبب طیب اور پاک ہیں۔

4074۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَلَسَ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِالْمِخْصَرَةِ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللهُ مَكَانَهَا مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللهِ أَفَلَا نَمْكُثُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ لَيَكُونَنَّ إِلَى السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشِّقْوَةِ لَيَكُونَنَّ إِلَى الشِّقْوَةِ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِلسَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشِّقْوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِلشِّقْوَةِ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللهِ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم ایک جنازہ میں تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی بقیع الغرقد میں اس میں شامل ہوئے۔ پس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ بیٹھ گئے اور آپ کے پاس ایک چھڑی تھی (مخصر سے مراد ایسی چھڑی یا عصا ہے جس پر سہارا لیا جائے)۔ پس آپ ﷺ چھڑی زمین پر مارنے لگے پھر آپ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی نہیں ہے اور کوئی نفس نہیں جسے پیدا کیا گیا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ٹھکانا لکھ دیا ہے کہ وہ جہنم میں ہو گا یا جنت میں۔ اور یہ بھی لکھ دیا ہے کہ وہ بدبخت ہے یا سعادت مند ہے۔ راوی نے کہا کہ پھر قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ کیا ہم اپنی لکھی ہوئی تقدیر پر اعتماد کرتے ہوئے نہ ٹھہرے رہیں اور ہم عمل کرنا چھوڑ دیں؟ پس جو کوئی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اہل سعادت میں سے ہے وہ یقیناً سعادت مندی اور خوش بختی کی جانب جائے گا اور جو کوئی اہل شقاوت میں سے ہے وہ یقیناً شقاوت اور بدبختی کی طرف جائے گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم عمل کرو۔ پس ہر ایک کے لیے وہ آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ جو اہل سعادت ہیں ان کے لیے سعادت کے اعمال آسان کر دیے جاتے ہیں اور جو اہل شقاوت ہیں ان کے لیے شقاوت و بدبختی کے اعمال آسان کر دیے جاتے ہیں۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: پس جس کسی نے (اپنا مال) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور کلمہ خیر کی تصدیق کی تو ہم اس کے لیے آسانی کی راہ آسان کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور مستغنی ہو گیا (یعنی اعمال خیر کی طرف توجہ نہ کی) اور کلمہ خیر (کلمہ توحید) کو جھٹلایا تو ہم اس کے لیے تنگی کی راہ آسان کر دیں گے۔

4075۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ أَوْ مُعْتَمِرَيْنِ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُولُ هَؤُلَاءِ فِي الْقَدَرِ فَوُفِّقَ اللهُ لَنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ دَاخِلًا فِي الْمَسْجِدِ فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَيَكِلُ الْكَلَامَ إِلَيَّ فَقُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ يَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ وَالْأَمْرُ أُنُفٌ فَقَالَ إِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِنْهُمْ وَهُمْ بُرَآءُ مِنِّي وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَهُ اللهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا(1) نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا نَعْرِفُهُ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا لَقِينَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَذَكَرْنَا لَهُ الْقَدَرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فِيمَا نَعْمَلُ أَفِي

1۔ دیگر نسخوں میں بَیْنَا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شَيْءٍ قَدْ خَلَا أَوْ مَضَى أَوْ فِي شَيْءٍ يُسْتَأْنَفُ الْآنَ قَالَ فِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا وَمَضَى فَقَالَ الرَّجُلُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ فَفِيمَ الْعَمَلُ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يُيَسَّرُونَ (1) لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يُيَسَّرُونَ (2) لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ يَعْمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالِاغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد عَلْقَمَةُ مُرْجِئٌ

ابن بریدہ نے یحییٰ بن یعمر سے بیان کیا ہے کہ بصرہ میں سب سے پہلے تقدیر کے بارے میں معبد الجہنی نے گفتگو کی۔ سو میں اور حمید بن عبدالرحمن حمیری دونوں حج کرنے کے لیے یا عمرہ کرنے کے لیے چلے اور ہم نے (دل میں) (یہ کہا) اگر ہماری ملاقات رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی سے ہوئی تو ہم اس سے اس کے بارے میں پوچھیں گے جو لوگ یہ تقدیر کے بارے میں کہتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق عطا فرمائی کہ ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی درآنحالیکہ وہ مسجد میں داخل ہو رہے تھے۔ چنانچہ میں نے اور میرے ساتھی نے انہیں گھیر لیا اور میں نے یہ گمان کیا کہ میرا ساتھی گفتگو کرنا میرے سپرد کر دے گا۔ لہٰذا میں نے کہا: اے ابو عبدالرحمن! (یہ حضرت عبداللہ بن عمر کی کنیت ہے) بے شک ہماری جانب کچھ لوگ ظاہر ہوئے ہیں۔ وہ قرآن کریم پڑھتے ہیں اور علم میں گہری غور و خوض کرتے ہیں اور وہ یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ تقدیر کوئی شے نہیں اور تمام کام نئے ہیں (ان سے پہلے تقدیر کا کوئی تصور نہیں) تو آپ نے فرمایا: جب تو ان لوگوں سے ملے تو انہیں یہ بتانا کہ میں ان سے بری الذمہ ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ اور قسم ہے اس کی جس کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قسم کھاتے ہیں اگر ان میں سے کسی کے پاس احد پہاڑ کی مثل سونا ہو اور وہ اسے خرچ کر دے، اللہ تعالیٰ اس سے اسے قبول نہیں فرمائے گا یہاں تک کہ وہ تقدیر پر ایمان لے آئے۔ پھر فرمایا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: آپ نے فرمایا: اس اثناء میں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے کہ اچانک ہمارے پاس ایک آدمی آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور بال بہت زیادہ سیاہ تھے۔ اس پر سفر کے آثار نہیں دکھائی دے رہے تھے اور نہ ہی ہم اسے پہچانتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیے اور اپنی ہتھیلیاں اپنی رانوں پر رکھ لیں اور کہنے لگا: اے محمد! ﷺ مجھے اسلام کے بارے میں کچھ بتائیے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو شہادت دے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کرے، تو زکوٰۃ ادا کرے اور تو رمضان المبارک کے روزے رکھے اور تو بیت اللہ شریف کا حج ادا کرے اگر تجھے وہاں تک پہنچنے کی قدرت ہو۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ راوی کہتے ہیں: ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ وہ خود ہی کسی شے کے بارے میں سوال کرتا ہے اور خود ہی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے بتائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایمان لائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ، اس کے فرشتوں کے ساتھ، اس کی کتابوں کے

1۔ دیگر نسخوں میں مُيَسَّرُونَ ہے۔ 2۔ ایضاً

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ساتھ، اس کے رسولوں کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ اور یہ کہ تو اچھی اور بری تقدیر کے ساتھ ایمان لائے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر کہا: مجھے احسان کے بارے بتایئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو پھر یہ تصور ہو کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے عرض کی: آپ مجھے قیامت کے بارے بتایئے (وہ کب آئے گی) تو آپ نے فرمایا: اس کے بارے جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ پھر اس نے عرض کی: پھر مجھے قیامت کی علامات ہی بتا دیجئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ لونڈی اپنے آقا کو جنم دے اور یہ کہ تو ننگے پاؤں، ننگے بدن، فقیر محتاج، بکریاں چرانے والوں کو دیکھے کہ وہ بلند و بالا محلات تعمیر کر کے ان پر فخر کرنے لگیں ہیں، (یعنی جنگلوں میں رہنے والے لوگ شہروں میں عالی شان محلات بنالیں گے اور ان پر اظہار فخر کریں گے) بعد ازاں وہ آدمی چلا گیا اور میں تین (ساعتیں مراد تھوڑا سا وقت) مزید ٹھہرا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیا تو جانتا ہے یہ سائل کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: یہ جبریل امین تھے جو تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔

مسدد، یحییٰ نے عثمان بن غیاث سے کہا کہ مجھے عبداللہ بن بریدہ نے یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمن سے بتایا کہ ان دونوں نے کہا: ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ملے تو ہم نے ان سے تقدیر کے بارے اور جو کچھ یہ قدریہ کہتے ہیں اس کا ذکر کیا تو انہوں نے اس طرح ذکر کیا۔ اس میں یہ زائد ہے کہ مزینہ یا جہینہ قبیلے کے ایک آدمی نے آپ سے پوچھا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ جو کچھ ہم عمل کرتے ہیں کیا وہ ایسی شے ہے جس کے بارے سب کچھ لکھا جا چکا ہے یا ایسی شے ہے جو اب نئی ہو گی (اور اس کے بارے پہلے کچھ نہیں لکھا گیا) تو آپ نے فرمایا: ایسی شے ہے جس کے بارے لکھا جا چکا ہے۔ تو پھر ایک آدمی نے یا قوم کے کسی فرد نے عرض کی: تو پھر عمل کیونکر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اہل جنت کے لیے جنتی لوگوں کے اعمال آسان کر دیے جائیں گے اور اہل جہنم کے لیے جہنمیوں کے اعمال آسان کر دیے جائیں گے۔

محمود بن خالد، فریابی نے سفیان سے کہا: ہمیں علقمہ بن مرثد نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے ابن یعمر سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس میں وہ کمی بیشی کرتے ہیں۔ اس میں ہے کہ سائل نے پوچھا: اسلام کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور جنابت کے وقت غسل کرنا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ علقمہ مرجیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

4076۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَيْ أَصْحَابِهِ فَيَجِيءُ الْغَرِيبُ فَلَا يَدْرِي أَيُّهُمْ هُوَ حَتَّى يَسْأَلَ فَطَلَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيبُ إِذَا أَتَاهُ قَالَ فَبَنَيْنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِينٍ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَكُنَّا نَجْلِسُ بِجَنْبَتَيْهِ وَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ فَذَكَرَ هَيْئَتَهُ حَتَّى سَلَّمَ مِنْ طَرَفِ السِّمَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوذر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے درمیان (اس طرح) تشریف فرما ہوئے تھے کہ کوئی اجنبی آتا تو وہ نہ پہچان سکتا کہ آپ کون ہیں۔ یہاں تک کہ وہ کسی سے پوچھتا۔ تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ ہم آپ کے لیے ایسی بیٹھنے کی جگہ بنا دیں کہ جب کوئی اجنبی آئے تو وہ آپ کو پہچان لے۔ چنانچہ ہم نے آپ کے لیے مٹی کا ایک چبوترہ بنایا۔ تو آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوتے اور ہم آپ کی دونوں طرفوں میں بیٹھتے تھے۔ آگے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔ پس ایک آدمی آیا، اس نے حلیہ اور ہیئت ذکر کی۔ یہاں تک کہ اس نے جماعت کی ایک طرف سے سلام کیا اور کہا: السلام علیک یا محمد ﷺ اور حضور نبی کریم ﷺ نے اس پر سلام کا جواب لوٹایا۔

4077۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْحِمْصِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ لَهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُذْهِبَهُ مِنْ قَلْبِي قَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ

ابن دیلمی سے روایت ہے کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا: میرے دل میں تقدیر کے بارے شبہ سا واقع ہو گیا ہے۔ پس آپ مجھے کوئی شے بیان فرمائیے، شاید اللہ تعالیٰ میرے دل سے اسے نکال دے۔ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کو عذاب دے تو وہ انہیں عذاب دینے میں قطعاً ظلم اور زیادتی کرنے والا نہ ہوگا اور اگر وہ ان پر رحم فرمادے تو اس کی رحمت ان کے لیے ان کے اعمال سے کہیں بہتر اور اعلیٰ ہے اور اگر تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں احد پہاڑ کی مثل سونا بھی خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے تجھ سے قبول نہ فرمائے گا۔ یہاں تک کہ تو تقدیر پر ایمان لائے اور یہ یقین کر لے کہ جو کچھ تجھے پہنچتا ہے ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ تجھے نہ ملے۔ اور یہ کہ جو تجھے نہیں ملتا ہے ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ تجھے مل جائے (یعنی جس کا ملنا مقدر ہے وہ ٹل نہیں سکتا اور جس کا نہ ملنا مقدر ہے وہ مل نہیں سکتا) اور اگر تیری موت اس کے سوا کسی اور اعتقاد پر آ گئی تو تو جہنم میں داخل ہوگا۔ ابن دیلمی نے کہا: پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا۔ پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

4078۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ قَالَ رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبُ قَالَ اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ يَا بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا فَلَيْسَ مِنِّي

ولید بن رباح نے ابراہیم بن ابی عبلہ سے اور انہوں نے ابوحفصہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے! تو ہرگز حقیقت ایمان کا ذائقہ نہیں پائے گا یہاں تک کہ تو یہ یقین کرلے کہ جو کچھ تجھے آپہنچا ہے وہ ایسا نہیں تھا کہ تجھ سے خطا ہو جاتا اور جو کچھ تجھے نہیں ملا وہ ایسا نہیں تھا کہ تجھے مل جاتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو تخلیق فرمایا اور اسے ارشاد فرمایا: تو لکھ۔ اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں کیا لکھوں؟ تو رب کریم نے فرمایا: قیامت قائم ہونے تک ہر شے کی تقدیر کو لکھ دے۔ اے میرے بیٹے! بلا شبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اس عقیدہ کے سوا کسی اور (عقیدہ) پر فوت ہوا تو وہ مجھ سے نہیں ہے (یعنی اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے)۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ رب العالمین نے قلم کو قیامت تک پیدا ہونے والی جملہ اشیاء کی تقادیر کا علم عطا فرمایا، تب ہی قلم نے وہ سب لوح محفوظ پر رقم فرمادیں۔ تو پھر اس محبوب کریم کے بارے کیا خیال ہے جس کی شان محبوبی کے اظہار کی خاطر یہ ساری بزم آرائی فرمائی۔

4079۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ

سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اور انہوں نے طاؤس کو یہ کہتے سنا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، وہ حضور نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین مباحثہ ہوا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں آپ نے ہمیں خسارہ اور نقصان پہنچایا ہے اور آپ نے ہمیں جنت سے نکلوایا ہے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تو موسیٰ ہے، تجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے شرف ہمکلامی کے ساتھ چن لیا ہے اور تیرے لیے تورات کو اپنے دست قدرت سے لکھا ہے۔ تو مجھے ایک ایسے کام پر ملامت کررہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری تخلیق سے چالیس برس پہلے میرا مقدر بنادیا تھا۔ پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔ اسے احمد بن صالح نے عمرو سے انہوں نے طاؤس سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔

4080۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مُوسَى قَالَ يَا رَبِّ أَرِنَا آدَمَ الَّذِي أَخْرَجَنَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَنَفْسَهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَرَاهُ اللهُ آدَمَ فَقَالَ أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ فَقَالَ لَهُ آدَمُ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللهُ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ عليه السلام وَمَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ أَنْتَ نَبِيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللهُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَمَا وَجَدْتَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ اللهِ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فِيمَ[1] تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ سَبَقَ مِنَ اللهِ تَعَالَى فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عِنْدَ ذَلِكَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

حضرت زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! تو ہمیں وہ آدم (علیہ السلام) دکھا جس نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکالا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت آدم علیہ السلام دکھلا دیے۔ تو انہوں نے عرض کی: اے آدم! آپ تو ہمارے باپ ہیں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ پھر عرض کی: آپ تو وہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے شرف سے روح پھونکی اور آپ کو تمام اشیاء کے اسماء سکھلا دیے اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے سجدہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: پھر کون سی شے ہے جس نے آپ کو اس پر برانگیختہ کیا ہے کہ آپ ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکال لائے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی: میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے پوچھا: آپ بنی اسرائیل کے وہ نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حجاب کے پیچھے سے شرف ہم کلامی عطا فرمایا اور اپنے اور تمہارے درمیان اپنی مخلوق میں سے کوئی قاصد مقرر نہیں فرمایا۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم مجھے ایسی شے کے بارے میں کیونکر ملامت کر رہے ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے فیصلہ میری تخلیق سے پہلے ہو چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا: پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

4081- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أُنَيْسَةَ[2] أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ قَالَ قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ الْآيَةَ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ فَفِيمَ الْعَمَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ

1۔ ایک نسخہ میں فَبِمَا ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں زید بن ابی انیسہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ جُعْثُمٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مَالِكٍ أَتَمُّ

حضرت مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے پوچھا گیا: وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ، الآیہ۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ سے اسی کے بارے پوچھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ پھر ان کی پشت کو اپنے دست قدرت کے ساتھ مس کیا اور ان کی اولاد کو نکالا اور فرمایا: میں نے انہیں جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ اہل جنت جیسے اعمال کریں گے۔ پھر ان کی پشت کو مس کیا اور اس سے اولاد کو نکالا اور فرمایا: میں نے انہیں جہنم کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ اہل جہنم کے اعمال کی مثل عمل کریں گے۔ تو ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ تو پھر عمل کیونکر کیا جائے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو جنت کے لیے پیدا کرتا ہے تو پھر اس سے اہل جنت کے اعمال کی مثل اعمال کرواتا ہے یہاں تک کہ وہ اہل جنت کے اعمال کی مثل عمل کرتے ہوئے فوت ہو جاتا ہے اور اسی کے سبب اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمادے گا اور جب وہ کسی کو جہنم کے لیے پیدا فرمائے تو وہ اس سے اہل جہنم کے اعمال کی مثل عمل کرواتا ہے اور پھر اسی کے سبب اسے جہنم میں داخل کر دے گا۔

محمد بن مصفی، بقیہ، عمر بن جعثم القرشی، زید بن ابی انیسہ نے عبدالحمید بن عبدالرحمن عن مسلم بن یسار عن نعیم بن ربیعہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں اس حدیث کے بیان کے وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور مالک کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

4082۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ بچہ جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا، اس کے بارے میں کافر لکھا جا چکا تھا۔ اگر وہ زندہ رہتا تو وہ اپنے والدین کو سرکشی اور کفر پر مجبور کر دیتا۔

فائدہ: یعنی اس بچے کے بارے میں یہ لکھا جا چکا تھا کہ اگر وہ بڑا ہوا تو وہ کافر ہو جائے گا اور اپنے والدین کو بھی کفر و سرکشی پر مجبور کرے گا۔ تو حضرت خضر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم و نظر کے ساتھ اس کی تقدیر کو دیکھا، اس کی لوح تقدیر کو پڑھا اور اسے بلوغت کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی قتل کر کے کفر میں داخل ہونے سے بچا لیا۔ تو اگر حضرت خضر علیہ السلام کے علم و نظر کی کیفیت یہ ہے تو پھر حضور نبی رحمت ﷺ کی شان کا عالم کیا ہوگا؟

4083۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ فِي قَوْلِهِ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ وَكَانَ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد باری تعالیٰ: وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس دن وہ پیدا کیا گیا ہے اس وقت ہی اس کی تقدیر میں کافر لکھا ہوا تھا۔

4084۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَتَنَاوَلَ رَأْسَهُ فَقَلَعَهُ فَقَالَ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً الْآيَةَ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ایک بچے کو دیکھا کہ وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ تو آپ نے اس کا سر پکڑا اور اسے جسم سے جدا کر دیا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: کیا تم نے کسی پاکیزہ نفس کو قتل کر دیا ہے۔ الآیہ

4085۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ رِزْقُهُ وَأَجَلُهُ وَعَمَلُهُ ثُمَّ يُكْتَبُ شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور آپ ایسے صادق اور سچے ہیں جن کے سچ کی تصدیق کی گئی ہے: بے شک تم میں سے ہر ایک کی تخلیق کے وقت اس کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رکھا جاتا ہے۔ پھر وہ جمے ہوئے خون کی مثل ہو جاتا ہے (اور اتنے دن اس حالت میں رہتا ہے)۔ پھر وہ اتنی ہی مدت گوشت کا لوتھڑا بن کر رہتا ہے۔ پھر اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے۔ پس اس کا رزق، اس کی عمر اور اس کا عمل لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر یہ بھی لکھ دیا جاتا ہے کہ آیا وہ شقی (بد بخت) ہوگا یا سعید (نیک بخت) ہو گا۔ بعد ازاں اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ پس تم میں سے کوئی اہل جنت کے اعمال کی مثل عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کی مقدار فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر تقدیر غالب آ جاتی ہے اور وہ اہل جہنم کے اعمال کی مثل عمل کرتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور بلاشبہ تم میں سے کوئی اہل جہنم کے اعمال کی مثل عمل کرتا رہتا ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اوراس پر لکھی ہوئی تقدیر غالب آجاتی ہے۔ پس وہ اہل جنت کے عمل کی مثل عمل کرتا ہے اوراس میں داخل ہو جاتا ہے۔

4086۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللهِ أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا اہل جنت کو اہل جہنم سے ممتاز کر دیا گیا (یعنی پہلے سے ہی انہیں معلوم کرلیا ہے) آپ نے فرمایا: ہاں۔ تو پھر کسی نے عرض کی: تو پھر عمل کرنے والے کیونکر عمل کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر ایک کے لیے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا ہے۔

4087۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: تم قدریہ کے ساتھ مجالست اختیار نہ کرو اور نہ تم انہیں حاکم بناؤ (یا نہ تم ان سے بحث مباحثہ کرو) (کیونکہ بحث مباحثہ کے سبب یہ ذہن میں وسوسہ اندازی کرتے رہتے ہیں اور اس طرح آدمی کا اپنا ایمان بسا اوقات کمزور پڑ سکتا ہے۔ اس لیے اس سے منع فرما دیا گیا۔ واللہ اعلم)

بَابٌ فِي ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ (مشرکین کی اولاد کا بیان)

4088۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ سے مشرکین کی اولاد (مراد نابالغ بچے) کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے بارے بہتر جانتا ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے (یعنی اللہ تعالیٰ یہ جانتا ہے کہ اگر وہ بڑے ہوتے تو کیا کرتے اپنے والدین کی اتباع میں شرک کا ارتکاب کرتے یا ان کے طریقہ کو چھوڑ کر دین کی راہ پر گامزن ہو جاتے، لہٰذا اللہ تعالیٰ اپنے علم کے مطابق جو چاہے گا وہی سلوک ان سے فرمائے گا۔ علاوہ ازیں علامہ علی القاری نے بیان کیا ہے کہ اس بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ اپنے والدین کی اتباع میں اہل نار میں سے ہوں گے۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ اہل فطرت کے مطابق اہل جنت میں سے ہوں گے۔ یہ قول بھی ہے کہ وہ اہل جنت کے خدام ہوں گے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ جنت اور دوزخ کے درمیان ہوں گے، نہ وہ عذاب دیے جائیں گے اور نہ ہی نعمتوں سے سرفراز کیے جائیں گے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے حق میں بہتر توقف ہی ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جانب سے ان کے جنتی یا دوزخی ہونے کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں فرمایا گیا۔ واللہ اعلم)

4089۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ مِنْ آبَائِهِمْ قُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مومنین کی چھوٹی اولاد کہاں ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے والدین کے ساتھ ہوگی۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا بغیر عمل کے ہی؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان اعمال کے بارے بہتر جاننے والا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ مشرکین کی اولاد کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے فرمایا: وہ بھی اپنے والدین کے ساتھ ہوں گے۔ میں نے عرض کی: کیا بغیر کسی عمل کے ہی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان اعمال کے بارے بہتر جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔

4090۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُصَلِّي عَلَيْهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ طُوبَى لِهَذَا لَمْ يَعْمَلْ شَرًّا وَلَمْ يَدْرِ بِهِ فَقَالَ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس انصار کا ایک بچہ لایا گیا تا کہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھائیں۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس کے لیے تو بشارت اور خوشخبری ہے کیونکہ اس نے نہ برا عمل کیا ہے اور نہ ہی اس کے بارے علم حاصل کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا اس کے سوا بھی کچھ ہے؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو تخلیق فرمایا ہے اور اس کے رہنے والے بھی پیدا فرمائے ہیں اور جنت کو انہیں کے لیے پیدا فرمایا ہے اور جنت کو انہیں کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ حالانکہ وہ ابھی اپنے آباء کی صلبوں میں تھے اور جہنم کو پیدا فرمایا اور اس کے رہنے والے بھی پیدا فرمائے اور اسے انہیں کے لیے تخلیق فرمایا۔ درآنحالیکہ وہ ابھی اپنے والدین کی صلبوں میں تھے۔

4091۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تَنَاتَجُ الْإِبِلُ مِنْ بَهِيمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ قَالَ اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے والدین اسے یہودی بنا دیتے ہیں اور عیسائی بنا دیتے ہیں۔ جیسا کہ صحیح سالم جانور سے اونٹ پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم کسی اونٹ کو کان کٹا دیکھتے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس کے بارے آپ کی رائے کیا ہے جو چھوٹی عمر میں فوت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہو جاتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے بارے بہتر جانتا ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے۔

4092۔ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا أَسْمَعُ[1] أَخْبَرَكَ يُوسُفُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا قِيلَ لَهُ إِنَّ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ يَحْتَجُّونَ عَلَيْنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَالِكٌ احْتَجَّ عَلَيْهِمْ بِآخِرِهِ قَالُوا أَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

ابن وہب نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت مالک سے سنا ان سے کہا گیا کہ اہل ہوا ہمارے خلاف اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ مالک نے کہا کہ تم ان کے خلاف اس کے آخر سے استدلال کرو۔ لوگوں نے عرض کی: اس کے بارے آپ کی رائے کیا ہے جو چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بارے بہتر جانتا ہے جو وہ (مستقبل میں) کرنے والے تھے۔

4093۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ يُفَسِّرُ حَدِيثَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ هَذَا عِنْدَنَا حَيْثُ أَخَذَ اللَّهُ الْعَهْدَ عَلَيْهِمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ حَيْثُ قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى

حجاج بن منہال نے بیان کیا ہے کہ میں نے حماد بن سلمہ کو اس حدیث کی تفسیر بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے ایک عہد لیا تھا درآنحالیکہ وہ ابھی اپنے آباء کی صلبوں میں تھے۔ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں (تو ہمارا رب ہے)۔

فائدہ: معلوم یہ ہوا کہ فطرت سے مراد وہ اقرار ہے جو یوم الست کو اولاد آدم نے کیا یعنی ہر بچہ اسی اقرار پر پیدا ہوتا ہے۔ بعد ازاں اپنے والدین کی تربیت سے اس کے نظریات میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم

4094۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُودَةُ فِي النَّارِ قَالَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ أَبِي فَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُ بِذَلِكَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عامر نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زندہ درگور کرنے والی (یعنی دایہ) اور جس کے لیے زندہ درگور کیا گیا (یعنی ماں) دونوں جہنم میں ہوں گی۔ یحییٰ بن زکریا، زکریا نے بیان کیا کہ مجھے ابو اسحاق نے بیان کیا ہے کہ عامر نے اسے اس روایت کے بارے علقمہ عن ابن مسعود عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے۔

4095۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفَّى قَالَ إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرا باپ کہاں ہے؟ آپ

1۔ دیگر نسخوں میں وَأَنَا شَاهِدٌ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ جہنم میں ہے۔ جب وہ واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرا باپ اور تیرا باپ (دونوں) جہنم میں ہیں (1)۔

4096۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ شیطان انسان کی ہر رگ و ریشہ میں خون کے چلنے کی طرح چلتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ نے شیطان کو یہ اختیار اور قدرت عطا کر رکھی ہے اور وہ انسان کے رگ وریشے میں داخل ہوکر اسے صراط مستقیم سے بہکانے کی سرتوڑ کوشش کرتا ہے)۔

4097۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمُ الْحَدِيثَ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قدریہ کے ساتھ مجالست اختیار نہ کرو اور نہ تم سلام وکلام میں ان سے پہل کرو (یعنی تم ان سے گفتگو کرنے میں پہل نہ کرو۔ اگر وہ آغاز کریں تو پھر جواب دو ورنہ خاموش رہو۔ واللہ اعلم)

بَابٌ فِي الْجَهْمِيَّةِ (جہمیہ کا بیان)

(جہمیہ فرقہ جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے۔ اس کا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم حادث ہے اور وہ جملہ صفات جن کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور پر ہوسکتا ہے اس نے ان کے اللہ تعالیٰ کی ذات میں پائے جانے کا انکار کیا ہے۔ مثلاً علیم ہونا، مرید ہونا، سمیع اور بصیر ہونا وغیرہ اور یہ بھی گمان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام حادث ہے۔ چونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کیا ہے اس لیے جملہ اسلاف اس کے نظریات کا رد کرنے اور ان کی مذمت کرنے پر متفق ہیں)۔

4098۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

1۔ اس روایت کے بارے میں عصر حاضر کے مایہ ناز محقق شیخ الازہر امام محمد ابوزہرہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سیرت کے موضوع پر لکھی گئی کتاب خاتم النبیین میں فرماتے ہیں: "اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ خبر جس میں حضور ﷺ کے والد کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ جہنم میں ہیں، معنی کے لحاظ سے بھی غریب ہے جس طرح سند کے لحاظ سے غریب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ہم اس وقت تک عذاب دینے والے نہیں یہاں تک کہ ہم رسول بھیجیں" اور حضور کے والدین کریمین نے فترہ کا زمانہ پایا تو انہیں کیونکر عذاب دیا جاسکتا ہے۔ یہ بات دینی حقائق کے سراسر خلاف ہے۔ والد ماجد تو حضور کی پیدائش سے پہلے وفات پا گئے اور والدہ ماجدہ نے جب وفات پائی تو حضور ابھی بالکل چھوٹے تھے اور رسول مبعوث نہیں ہوئے تھے۔ اس لیے وہ خبر جس میں ان کے بارے میں ہے کہ وہ دونوں آگ میں ہیں، مردود ہے۔ ایک تو اس وجہ سے کہ اس کی سند میں غرابت ہے اور دوسرا اس وجہ سے کہ اس کا معنی حقیقت سے بہت دور ہے"۔

(ماخوذ از ضیاء النبی جلد 2، صفحہ 88، بحوالہ خاتم النبیین امام ابوزہرہ، جلد 1، صفحہ 132)

2۔ ایک نسخہ میں الحدیث کا لفظ نہیں ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ مسلسل ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا: اس مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پس جو کوئی اس طرح کی شے پائے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لایا۔ (یعنی اس مقام پر پہنچ کر غور و فکر اور مزید سوچنے کی اجازت نہیں، کیوں کہ اس میں بہک جانے کا گمان غالب ہے۔ رب کریم ایسے گمان سے محفوظ رکھے۔ آمین)

4099۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ فَقُولُوا اللهُ أَحَدٌ اللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ مِنَ الشَّيْطَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اور پھر اس طرح روایت بیان کی۔ فرمایا: جب لوگ اس طرح کہیں تو تم یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ یکتا ہے (وحدہٗ لاشریک ہے) اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔ پھر اسے چاہیے کہ وہ اپنی بائیں طرف تین بار تھوک دے اور شیطان (کے شر) سے پناہ مانگے (یعنی یہ پڑھے: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم)۔

4100۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا تُسَمُّونَ هَذِهِ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوا وَالْعَنَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ أُتْقِنِ الْعَنَانَ جَيِّدًا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا نَدْرِي قَالَ إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ أَوْ اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً ثُمَّ السَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذَلِكَ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِمْ وَرُكَبِهِمْ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى ظُهُورِهِمُ الْعَرْشُ مَا[1] بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَوْقَ ذَلِكَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں مقام بطحاء پر ایک جماعت کے ہمراہ تھا۔ ان میں رسول

1۔ دیگر نسخوں میں مَا نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ تو ان کے پاس سے بادل کا ایک ٹکڑا گزرا۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: تم اسے کیا نام دیتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: السحاب (بادل)۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اسے مزن بھی کہتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: (جی ہاں) مزن بھی کہتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا اس کا نام عنان بھی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: (جی ہاں) عنان بھی اس کا نام ہے۔ ابوداود نے کہا: میں نے عنان کو عمدہ یقین نہیں کیا (پھر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو زمین و آسمان کے درمیان کتنی دوری ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہم نہیں جانتے۔ تو آپ نے فرمایا: بے شک ان دونوں کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی مسافت ہے۔ پھر اتنی ہی مسافت پر اس سے اوپر دوسرا آسمان ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سات آسمان گنوا دیے۔ پھر ساتویں آسمان سے اوپر ایک دریا ہے۔ اس کے نچلے اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنی ہی مسافت ہے جتنی ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کے درمیان ہے۔ پھر اس سے اوپر آٹھ پہاڑی مینڈھے ہیں (یعنی ان مینڈھوں کی صورت میں فرشتے ہیں) ان کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کے درمیان ہے۔ پھر ان کی پشتوں پر عرش ہے۔ اس کے نیچے والے اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ (اپنی شان قدرت کے مطابق) اس سے اوپر ہے۔

احمد بن ابی سریج، عبدالرحمن بن عبداللہ بن سعد اور محمد بن سعید دونوں نے کہا ہے کہ ہمیں عمرو بن ابی قیس نے سماک سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح خبر دی ہے۔ احمد بن حفص نے کہا ہے کہ مجھے میرے باپ نے بتایا ہے کہ ہمیں ابراہیم بن طہمان نے سماک سے اسی حدیث کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔

4101۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَحْمَدُ كَتَبْنَاهُ مِنْ نُسْخَتِهِ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَضَاعَتِ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللهِ عَلَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا تَقُولُ وَسَبَّحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللهِ عَلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ شَأْنُ اللهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللهُ إِنَّ عَرْشَهُ عَلَى سَمَاوَاتِهِ لَهَكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ بِهِ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ اللهَ فَوْقَ عَرْشِهِ وَعَرْشُهُ فَوْقَ سَمَاوَاتِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى وَابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَبُودَاوُد وَالْحَدِيثُ بِإِسْنَادِ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ هُوَ الصَّحِيحُ وَافَقَهُ عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ كَمَا قَالَ أَحْمَدُ أَيْضًا وَكَانَ سَمَاعُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَابْنِ الْمُثَنَّى وَابْنِ بَشَّارٍ مِنْ نُسْخَةٍ وَاحِدَةٍ فِيمَا بَلَغَنِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جبیر بن محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ لوگ مشقت اور مصیبت میں مبتلا کر دیے گئے، اہل و عیال ضائع ہو گئے، اموال میں نقصان ہونے لگا اور چوپائے ہلاک ہونے لگے۔ سو آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بارش کے لیے دعا فرمائیے۔ بے شک ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بطور وسیلہ پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے وسیلہ سے آپ سے التجا کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیری ہلاکت ہو کیا تو جانتا ہے اسے جو کچھ تو کہہ رہا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے لگے اور مسلسل تسبیح بیان کرتے رہے۔ یہاں تک کہ صحابہ کرام کے چہروں سے (ناپسندیدگی) کے آثار کو پہچان لیا گیا۔ پھر فرمایا: تیری ہلاکت ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق میں سے کسی کے پاس بطور سفارشی پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے کہیں زیادہ اور بلند ہے۔ تیری ہلاکت ہو، بے شک اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق میں سے کسی پر بطور سفارش پیش نہیں کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت عظیم اور اعلیٰ ہے۔ تجھ پر افسوس ہے، کیا تو جانتا ہے اللہ تعالیٰ کی شان کیا ہے؟ بے شک اس کا عرش آسمانوں سے اوپر اس طرح ہے اور ساتھ ہی اپنی انگلیوں کے ساتھ گنبد جیسی صورت بنائی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت کے وجہ سے اس طرح چرچراتا ہے جیسا کہ سوار کے سبب کجاوہ چرچراتا ہے۔ ابن بشار نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اوپر ہے اور اس کا عرش آسمانوں سے اوپر ہے۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ عبدالاعلیٰ، ابن المثنیٰ اور ابن بشار نے یعقوب بن عتبہ اور جبیر بن محمد بن جبیر سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے اور احمد بن سعید کی اسناد کے ساتھ روایت شدہ حدیث بھی صحیح ہے اور ایک جماعت نے اس پر اتفاق کیا ہے، ان میں سے یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی ہیں اور اسے ایک جماعت نے ابن اسحاق سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسا کہ احمد نے بھی بیان کیا ہے اور عبدالاعلیٰ، ابن مثنیٰ اور ابن بشار کا سماع ایک ہی نسخہ سے ہے۔ اس خبر کے مطابق جو مجھے پہنچی ہے۔

4102۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے حاملین عرش ملائکہ میں سے ایک فرشتے کے بارے بتاؤں۔ تو بے شک اس کے کان کی لو سے لے کر اس کے کندھے تک کے درمیان سات سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

4103۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى سَمِيعًا بَصِيرًا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَضَعُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

إِبْهَامَهُ عَلَى أُذُنِهِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى عَيْنِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا وَيَضَعُ إِصْبَعَيْهِ قَالَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ الْمُقْرِئُ يَعْنِي إِنَّ اللهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ يَعْنِي أَنَّ لِلَّهِ سَمْعًا وَبَصَرًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ[1] وَهَذَا رَدٌّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ

ابو یونس سلیم بن جبیر جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، انہوں نے بتایا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے یہ آیت پڑھی: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى سَمِيعًا بَصِيرًا (بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے اہل تک پہنچا دو۔ الخ) اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ اپنا انگوٹھا اپنے کان پر رکھتے اور اس کے ساتھ والی شہادت کی انگلی اپنی آنکھ پر رکھتے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے اپنی انگلیاں (کان اور آنکھ پر) رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابن یونس نے کہا ہے کہ المقری نے بیان کیا ہے (کہ آپ کے اشارہ سے مقصود یہ تھا) کہ بے شک اللہ تعالیٰ سمیع (سننے والا) اور بصیر (دیکھنے والا) ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے صفت سمع و بصر ثابت ہیں۔ ابو داود نے کہا کہ یہ فرقہ جہمیہ کا رد ہے (کیونکہ وہ ان جیسی صفات کا انکار کرتے ہیں)۔

بَابٌ فِي الرُّؤْيَةِ (رؤیت باری تعالیٰ کا بیان)

4104۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَوَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ جُلُوسًا فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: بلاشبہ عنقریب تم اپنے رب کا دیدار اسی طرح کرو گے جیسے تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ تمہیں اس کے دیدار میں کوئی مزاحمت (اور مشقت) نہیں اٹھانی پڑے گی، پس اگر تم قدرت رکھتے ہو تو تم غفلت نہ برتو اس نماز میں جو طلوع آفتاب سے پہلے ہے (یعنی نماز فجر) اور جو غروب آفتاب سے پہلے ہے (یعنی نماز عصر) پس تم ان کی محافظت کرو (یعنی پابندی سے وقت پر ادا کرو) بعد ازاں آپ نے یہ آیت پڑھی۔ (ترجمہ) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرو سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے، الی آخر الآیہ۔

4105۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا

1۔ ان اللہ سمیع بصیر تا قال أبو داؤد کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا دوپہر کے وقت سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی مشقت محسوس ہوتی ہے جب کہ وہ بادل میں نہ ہو؟ صحابہ نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی مشقت محسوس ہوتی ہے جب کہ وہ بادل میں نہ ہو۔ صحابہ نے عرض کی: نہیں۔ تو پھر آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! تمہیں رب العالمین کے دیدار میں کوئی مشقت اور زحمت نہیں ہوگی مگر اتنی ہی جتنی کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں مشقت ہوتی ہے۔

4106۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الْمَعْنَى عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ مُوسَى ابْنُ عُدُسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ مُوسَى الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَكُلُّنَا يَرَى رَبَّهُ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ مُخْلِيًا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ قَالَ يَا أَبَا رَزِينٍ أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَاللهُ أَعْظَمُ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ فَإِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ فَاللهُ أَجَلُّ وَأَعْظَمُ

ابورزین سے روایت ہے کہ موسیٰ العقیلی نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا ہم میں سے ہر کوئی اپنے رب کا دیدار کر سکے گا؟ ابن معاذ نے کہا ہے کہ کیا ہم میں سے ہر کوئی انفرادی طور پر (بغیر کسی مزاحمت کے) قیامت کے دن اپنے رب کا دیدار کر سکے گا؟ اس کی مخلوق میں اس کی علامت کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اے ابورزین! کیا تم میں سے ہر کوئی چودھویں کا چاند نہیں دیکھتا ہے؟ ابن معاذ نے یہ الفاظ بھی کہے: لیلۃ البدر مخلیا بہ یعنی چودھویں رات کا چاند انفرادی طور پر (ہر کوئی دیکھتا نہیں؟) میں نے عرض کی: کیوں نہیں (یعنی ہر کوئی دیکھتا ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ کی شان تو بہت عظیم ہے۔ ابن معاذ کی روایت میں ہے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک ہے، اللہ تعالیٰ تو اس سے کہیں بزرگ و برتر اور عظیم ہے۔

بَابٌ فِي الرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ (جہمیہ کے رد کا بیان)

4107۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَطْوِي اللهُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِينَ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ بِيَدِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ دے گا اور پھر انہیں اپنے دائیں دست قدرت میں اٹھا لے گا۔ اور پھر ارشاد فرمائے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں (دنیا کے) جابر حکمران، کہاں ہیں تکبر اور غرور کرنے والے؟ پھر وہ زمینوں کو لپیٹ لے گا اور انہیں اپنے دوسرے دست

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قدرت میں پکڑ لے گا اور پھر ارشاد فرمائے گا: میں ہی بادشاہ ہوں، کہاں ہیں (دنیا کے) جابر اور ظالم حکمران اور کہاں ہیں تکبر و غرور کرنے والے؟

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں جہاں رب العالمین کے لیے صفت کلام اور بطش کا اثبات ہے۔ ساتھ ہی یہ ظلم وستم ڈھانے والے متکبر حکمرانوں کے لیے تازیانہ بھی ہے کہ کل قیامت کے دن کون سامنہ لے کر رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ زبانیں ساکت ہوں گی، غرور کا نشہ اتر جائے گا اور چہرے پر ذلت ورسوائی کا غلبہ ہوگا۔ کیا اس دن کی رسوائی سے آج اس حاکم مطلق کے سامنے جھکنا بہتر نہیں؟

4108۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب ہر رات آسمان دنیا کی طرف (اپنی شان قدرت کے مطابق) نزول فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے کہ میں اس کے لیے اسے قبول فرماؤں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے عطا فرماؤں اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہو کہ میں اس کی مغفرت فرما دوں۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک جانب رب العالمین کی صفت نزول کا ثبات ہے اور ساتھ ہی اس کا اپنے بندوں کے ساتھ جو رحمت کا تعلق ہے اس کا اظہار بھی ہے کہ اس کی رحمت تو پکار پکار کر اپنے بندے کو اپنی طرف بلاتی ہے لیکن بندہ اپنی غفلت کی نیند میں ہی پڑا رہتا ہے۔ خوش بخت ہیں وہ لوگ جنہیں رات کی خلوتوں میں اپنے رب کی رحمتوں سے اپنے دامن بھرنے کی سعادت نصیب رہتی ہے۔ اے کریم رب! ہمیں بھی ان عالی بخت لوگوں میں سے کر دے۔ آمین ثم آمین

بَابٌ فِي الْقُرْآنِ (قرآن کا بیان)

4109۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ فِي الْمَوْقِفِ[1] فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے آپ کو موقف (جائے وقوف یعنی میدان عرفات) میں لوگوں پر پیش کرتے تھے اور فرماتے: خبردار! سنو کیا کوئی آدمی ہے جو مجھے اپنی قوم کی طرف اٹھا کر لے چلے (یعنی مجھے اپنی قوم کی جانب سے پناہ اور امن مہیا کرے) کیونکہ قریش نے مجھے منع کیا ہے کہ میں اپنے رب کا کلام ان تک پہنچاؤں۔

فائدہ: اس روایت میں رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا کلام قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ

1۔ دیگر نسخوں میں بالموقف ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے لیے صفت کلام ثابت ہے۔

4110۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ تمام نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے خبر دی ہے اور ہر ایک نے حدیث کا کچھ حصہ مجھے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں اپنی ذات کے معاملہ میں اپنے معاملے کے بارے میں اس سے کہیں زیادہ ہیچ تصور رکھتی تھی کہ رب العالمین میرے بارے میں ایسے حکم کے ساتھ کلام فرمائے جس کی ہمیشہ تلاوت کی جاتی رہے گی (یعنی میں اپنے آپ کو اس قابل نہ سمجھتی تھی کہ میرے بارے میں قرآن کریم نازل ہوگا، بلکہ میرا گمان تو فقط یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ خواب میری براءت سے آگاہ کر دیا جائے گا۔ اس روایت میں بھی قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا کلام کہا گیا ہے)۔

4111۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ يَعْنِي الشَّعْبِيَّ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّجَاشِيِّ فَقَرَأَ ابْنٌ لَهُ آيَةً مِنَ الْإِنْجِيلِ فَضَحِكْتُ فَقَالَ أَتَضْحَكُ مِنْ كَلَامِ اللهِ

حضرت عامر بن شہر نے بیان کیا ہے کہ میں نجاشی (شاہ حبشہ کا لقب) کے پاس تھا۔ اس کے بیٹے نے انجیل سے ایک آیت پڑھی تو میں ہنس پڑا۔ تو اس نے کہا: کیا تو اللہ تعالیٰ کے کلام سے ہنستا ہے۔

4112۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ثُمَّ يَقُولُ كَانَ أَبُوكُمْ يُعَوِّذُ بِهِمَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحٰقَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْقُرْآنَ لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو اس طرح کا تعویذ پہناتے تھے کہ میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ (یعنی جو مکمل ہیں اور ہر قسم کے عیب ونقص سے پاک ہیں) کے ساتھ پناہ دیتا ہوں ہر شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے (مراد سانپ بچھو وغیرہ ہیں) اور ہر لگنے والی آنکھ سے (یعنی نظر بد سے)۔ پھر آپ فرماتے: اسی طرح تمہارے باپ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) انہیں کلمات کے ساتھ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو تعویذ پہناتے تھے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ اس پر دلیل ہے کہ قرآن مخلوق نہیں ہے۔

4113۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا تَكَلَّمَ اللهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاءِ لِلسَّمَاءِ صَلْصَلَةً كَجَرِّ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا فَيُصْعَقُونَ فَلَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ جِبْرِيلُ حَتَّى إِذَا جَاءَهُمْ جِبْرِيلُ فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالَ فَيَقُولُونَ يَا جِبْرِيلُ مَاذَا قَالَ رَبُّكَ فَيَقُولُ الْحَقَّ فَيَقُولُونَ الْحَقَّ الْحَقَّ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ وحی کے ساتھ کلام فرماتا ہے تو ایک آسمان کے باسی دوسرے آسمان والوں سے گھنٹی کی آواز سنتے ہیں جیسا کہ ملائم پتھر پر زنجیر لگنے کی آواز۔ اوران پر غشی چھا جاتی ہے اور وہ مسلسل اسی حرکت میں رہتے ہیں یہاں تک کہ جبرئیل امین علیہ السلام ان کے پاس آتے ہیں۔ جب جبرئیل امین ان کے پاس آجاتے ہیں تو ان کے دلوں سے گھبراہٹ اور خوف کو نکال دیا جاتا ہے (اور وہ ہوش میں آجاتے ہیں) پھر وہ کہتے ہیں: اے جبرئیل! تیرے رب نے کیا کہا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: اس نے حق کہا ہے۔ پھر وہ بھی کہنے لگتے ہیں: اس نے حق کہا ہے، اس نے حق کہا ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے بھی اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا اور قرآن کریم کا اللہ تعالیٰ کا کلام ہونا ثابت ہورہا ہے۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي الشَّفَاعَةِ (شفاعت کا بیان)

4114۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ أَشْعَثَ الْحُدَّانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت میں سے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے۔

فائدہ: علامہ ابن حجر نے امام نووی اور حضرت قاضی عیاض رحمہما اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ شفاعت پانچ طرح کی ہے: (۱) میدان حشر کے خوف سے نجات دلانا (۲) ایک قوم کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کروانا (۳) عذاب کی مستحق قوم کو جنت میں داخل کروانا (۴) گناہگاروں کو جہنم سے نکلوانا (۵) درجات کی بلندی کے لیے سفارش کرنا۔ اہل الکبائر کے بارے اہل سنت کا موقف یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت کے سبب ان کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (بذل ص379,378 ج18)

4115۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت محمد مصطفی ﷺ کی شفاعت کے سبب ایک قوم جہنم سے نکلے گی اور وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور انہیں جہنمیین کے نام سے پکارا جائے گا (کیونکہ وہ پہلے جہنم میں تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کے سبب انہیں جنت کی بہاریں نصیب ہوئیں تو انہیں فقط احساس کی خاطر اس نام سے پکارا جائے گا)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

4116۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک اہل جنت جنت میں (طرح طرح کے پھل) کھائیں گے اور مشروبات پئیں گے۔

بَابٌ فِي ذِكْرِ الْبَعْثِ وَالصُّورِ (قیامت اور صور میں پھونکے جانے کا بیان)

4117۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَسْلَمُ عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الصُّورُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: صور ایک سینگھ ہے جس میں پھونکا جائے گا (اس کی ہیبت اور قدر و عظمت کا حقیقی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام اس پر مقرر ہیں اور وہ رب العالمین کے حکم کے منتظر ہیں۔ مقررہ وقت پر رب العالمین کے حکم سے وہ اس میں پھونک لگائیں گے تو قیامت برپا ہو جائے گی اور نظام کائنات درہم برہم ہو کر رہ جائے گا۔ واللہ اعلم)۔

4118۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُ الْأَرْضُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے تمام اعضائے بدن کو زمین (مٹی) کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے جس سے اسے پہلے پیدا کیا گیا ہے اور اسی سے اسے دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔

فائدہ: علامہ طیبی نے کہا ہے کہ ریڑھ کی ہڈی کی استثناء سے مراد یہ ہے کہ یہ طویل عرصہ تک مٹی کے نیچے باقی رہتی ہے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ بالکل فنا نہیں ہوتی۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ یہ اعضائے بدن میں سب سے پہلے پیدا کی جاتی ہے اور سب سے آخر میں یہ بوسیدہ ہوتی ہے۔ اور ملا علی قاری نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے کہ بلاشبہ یہ سب سے آخر میں بوسیدہ ہوتی ہے لیکن مکمل طور پر ختم نہیں ہوتی اور یہی حدیث اس معنی پر دال ہے۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ (جنت اور دوزخ کی تخلیق کا بیان)

4119۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فِيهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو تخلیق فرمایا تو حضرت جبریل علیہ السلام کو فرمایا: تو جا اور جنت کا نظارہ کر۔ پس وہ گئے اور جنت کی طرف دیکھا پھر واپس حاضر ہوئے اور عرض کی: اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! جنت کے بارے میں جو بھی سنے گا وہی اس میں داخل ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مشقت آمیز اعمال کے ساتھ بھر دیا۔ مراد عبادت، جہاد اور خواہشات نفس کو ترک کرنے کی مشقت اٹھانا وغیرہ اعمال ہیں جو کرے گا وہی جنت میں جائے گا۔ پھر فرمایا: اے جبرئیل! تو جا اور اس کی طرف دیکھ۔ چنانچہ وہ گئے اور اس کا منظر دیکھا اور پھر واپس آ کر عرض کی: اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! مجھے یہ خوف لاحق ہوا ہے کہ کوئی اس میں داخل نہ ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ نے جہنم کو تخلیق فرمایا تو فرمایا: اے جبرائیل! تو جا اور جہنم کو دیکھ۔ پس وہ گئے اور اسے دیکھا۔ پھر واپس آ کر عرض کی: اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! جو کوئی اس کے بارے سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا (یعنی اس کا منظر اتنا خوفناک اور عذاب اتنا شدید ہے)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے شہوات سے گھیر دیا۔ پھر فرمایا: اے جبرئیل! تو جا اور اس کی طرف دیکھ۔ پس وہ گئے اور اس کی طرف دیکھا۔ پھر آئے اور عرض کی: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے تو یہ خوف ہونے لگا ہے کہ کوئی بھی اس میں داخل ہونے سے باقی نہیں بچے گا۔ یعنی اپنی بد اعمالیوں اور شہوت پرستی کے سبب ہر کوئی اس میں داخل ہو جائے گا)۔

بَابٌ فِي الْحَوْضِ (حوض کا بیان)

4120۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک (میدان حشر میں) تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا، اس کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان ہے۔ (جرباء اور اذرح دونوں ملک شام کے گاؤں ہیں اور ان کے درمیان تین دن کی مسافت ہے)۔

4121۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قَالَ قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُ مِائَةٍ أَوْ ثَمَانِ مِائَةٍ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم ایک جگہ پر اترے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان لوگوں کے ایک لاکھ اجزاء میں سے ایک جز بھی نہیں ہو جو میرے پاس حوض پر آئیں گے (یعنی تم ان کے ایک جز سے بھی کم ہو) ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید سے پوچھا: اس دن کتنے آدمی تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: سات سو یا آٹھ سو۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

4122۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَغْفَى رَسُولُ اللهِ ﷺ إِغْفَاءَةً فَرَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَإِمَّا قَالَ لَهُمْ وَإِمَّا قَالُوا لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ ضَحِكْتَ فَقَالَ إِنَّهُ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا قَرَأَهَا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ وَعَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ عَلَيْهِ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنِيَتُهُ عَدَدُ الْكَوَاكِبِ

مختار بن فلفل نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ہلکی سی آنکھ لگی اور پھر تبسم فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنا سراوپر اٹھایا۔ پھر یا تو آپ نے صحابہ کرام کو فرمایا یا انہوں نے آپ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے قراءت فرمائی: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ آخر آپ نے یہ سورت پڑھی۔ جب پڑھ چکے تو فرمایا: کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے جنت میں جس کا وعدہ میرے رب نے مجھ سے فرمایا ہے اور اس پر خیر کثیر ہے اور اس پر ایک حوض ہے جس پر قیامت کے دن میری امت (پیاس بجھانے کے لیے) آئے گی اور اس کے برتن ستاروں کی تعداد کی مثل ہیں (یعنی ان گنت ہیں)۔

4123۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِنَبِيِّ اللهِ ﷺ فِي الْجَنَّةِ أَوْ كَمَا قَالَ عُرِضَ لَهُ نَهْرٌ حَافَتَاهُ الْيَاقُوتُ الْمُجَيَّبُ أَوْ قَالَ الْمُجَوَّفُ فَضَرَبَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعَهُ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ لِلْمَلَكِ الَّذِي مَعَهُ مَا هَذَا قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب (شب معراج) حضور نبی مکرم ﷺ کو جنت میں لے جایا گیا یا جیسا کہ آپ نے فرمایا تو آپ کو ایک نہر پیش کی گئی۔ اس کے دونوں کنارے خول دار یاقوت کے بنے ہوئے تھے۔ پس وہ فرشتہ جو آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ اس نے اس میں اپنا ہاتھ مارا اور اس سے مشک نکال لایا۔ تو حضور نبی رحمت ﷺ نے اپنے ساتھ والے فرشتے سے فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو اس نے بتایا: یہ وہ نہر کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

4124۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَبُو طَالُوتَ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ فَحَدَّثَنِي فُلَانٌ سَمَّاهُ مُسْلِمٌ وَكَانَ فِي السِّمَاطِ فَلَمَّا رَآهُ عُبَيْدُ اللهِ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدِيَّكُمْ هَذَا الدَّحْدَاحُ فَفَهِمَهَا الشَّيْخُ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسَبُ أَنِّي أَبْقَى فِي قَوْمٍ يُعَيِّرُونِي بِصُحْبَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ لَهُ عُبَيْدُ اللهِ إِنَّ صُحْبَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَكَ زَيْنٌ غَيْرُ شَيْنٍ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِأَسْأَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ فِيهِ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ أَبُو بَرْزَةَ نَعَمْ لَا مَرَّةً وَلَا ثِنْتَيْنِ وَلَا ثَلَاثًا وَلَا أَرْبَعًا وَلَا خَمْسًا فَمَنْ كَذَّبَ بِهِ فَلَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْهُ ثُمَّ خَرَجَ مُغْضَبًا

عبدالسلام بن ابی حازم ابوطالوت نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ وہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس گئے اور مجھے فلاں جس کا نام مسلم ہے اس نے بتایا ہے اور وہ عبیداللہ کی جماعت میں شامل تھا کہ جب عبیداللہ نے آپ کو دیکھا تو (تمسخر کے انداز میں) اس نے کہا: بے شک تمہارا یہ محمدی (یعنی رسول اللہ ﷺ کا صحابی) موٹا تازہ ٹھگنا سا ہے۔ تو شیخ یہ کلمہ سمجھ گئے (یعنی آپ نے یہ کلمہ سن لیا اور یہ سمجھا کہ اس نے صحابی رسول ہونے کی نسبت سے مجھ سے تمسخر کیا ہے تو آپ نے اسے اہانت رسول پر محمول کیا) اور فرمایا: میرا یہ گمان نہ تھا کہ میں ایسی قوم میں باقی رہوں گا جو مجھ پر صحابی رسول ہونے کے سبب طعنہ زنی کرے گی۔ تب عبیداللہ نے آپ سے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہونا تمہارے لیے زینت و وقار ہے نہ کہ یہ کوئی عیب ہے۔ پھر کہا: میں نے تو اس لیے آپ کو بلا بھیجا ہے کہ میں آپ سے حوض کے بارے پوچھوں، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے بارے کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ ایک بار نہیں اور نہ ہی دو، تین، چار اور پانچ بار (بلکہ کئی بار سنا ہے)۔ پس جس کسی نے اسے جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے سیراب نہ کرے۔ بعد ازاں حالت غضب میں وہاں سے باہر چلے گئے۔

بَابٌ فِي الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ (قبر کے سوالات اور عذاب قبر کا بیان)

4125۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ فَشَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان سے قبر میں سوال کیا جائے گا تو وہ یہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے: يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الآیہ۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو قول ثابت (یعنی کلمہ توحید) کے ساتھ ثابت قدم رکھے گا جو ایمان لائے (دنیوی حیات میں بھی اور اخروی حیات میں بھی)۔

4126۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ أَبُو نَصْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ نَخْلًا لِبَنِي النَّجَّارِ فَسَمِعَ صَوْتًا فَفَزِعَ فَقَالَ مَنْ أَصْحَابُ هٰذِهِ الْقُبُورِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَاسٌ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا وَمِمَّ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ فَيَقُولُ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَإِنِ اللّٰهُ هَدَاهُ قَالَ كُنْتُ أَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَمَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى بَيْتٍ كَانَ لَهُ فِي النَّارِ فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا بَيْتُكَ كَانَ لَكَ فِي النَّارِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَصَمَكَ وَرَحِمَكَ فَأَبْدَلَكَ بِهِ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ دَعُونِي حَتّٰى أَذْهَبَ فَأُبَشِّرَ أَهْلِي فَيُقَالُ لَهُ اسْكُنْ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَيُنْتَهَرُهُ فَيَقُولُ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ فَيُقَالُ لَهُ فَمَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَضْرِبُهُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا الْخَلْقُ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بِمِثْلِ هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقُولَانِ لَهُ فَذَكَرَ قَرِيبًا مِنْ حَدِيثِ الْأَوَّلِ قَالَ فِيهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيَقُولَانِ لَهُ زَادَ الْمُنَافِقَ وَقَالَ يَسْمَعُهَا مَنْ وَلِيَهُ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ

حضرت قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ بنی نجار کے ایک نخلستان میں داخل ہوئے تو آپ نے ایک خوفناک سی آواز سنی اور آپ گھبرا گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ان قبروں والے لوگ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ وہ لوگ ہیں جو دور جاہلیت میں ہی فوت ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم عذاب جہنم اور فتنہ دجال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ایسا کیوں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اسے کہتا ہے: تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ پس اگر اللہ تعالیٰ اس کی رہنمائی فرمائے (یعنی اسے توفیق عطا فرمائے) تو وہ جواب دیتا ہے میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا۔ پھر اسے کہا جاتا ہے: تو اس آدمی (مراد حضور نبی کریم ﷺ ہیں) کے بارے کیا کہتا تھا؟ تو وہ جواب دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پس اس کے سوا کسی شے کے بارے اس سے سوال نہیں کیا جاتا۔ پھر اسے گھر (ٹھکانے) کی طرف لے جایا جاتا ہے جو اس کے لیے جہنم میں تھا اور اسے کہا جاتا ہے: یہ تیرا گھر ہے جو جہنم میں تیرے لیے بنایا گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے تجھے بچالیا ہے اور تجھ پر رحم (وکرم) فرمادیا ہے اور اس کے بدلے تجھے جنت میں ایک گھر عطا فرمادیا ہے۔ تو وہ مومن کہتا ہے: تم مجھے چھوڑ دو تاکہ میں جاؤں اور اپنے گھر والوں کو یہ بشارت سناؤں (کہ میرے رب نے مجھے جنت میں محل عطا فرمادیا ہے) تو اسے کہا جاتا ہے: تو ٹھہر جا (آرام کر)۔ اور جب کوئی کافر اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اسے خوب جھڑکتا ہے اور اسے کہتا ہے: تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ تو وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ تو اسے کہا جاتا ہے: تو نے نہ خود سمجھا اور نہ ہی کسی کی پیروی کی۔ پھر اسے کہا جاتا ہے: اس شخصیت کے بارے تو کیا کہتا تھا؟ تو وہ کہتا ہے میں وہی کچھ کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ پس وہ فرشتہ اسے لوہے کے گرز کے ساتھ اس کے کانوں کے درمیان مارتا ہے تو وہ سخت چیخ و پکار کرتا ہے جسے جن وانس کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے۔ محمد بن سلیمان اور عبدالوہاب نے اسی طرح کی اسناد کے ساتھ اسی طرح کی روایت بیان کی ہے اور کہا ہے کہ جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے دوست احباب واپس پلٹ کر آتے ہیں تو وہ (صاحب قبر) ان کے جوتوں کی آواز (کھڑکھڑاہٹ) کو سنتا ہے۔ پس اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے کہتے ہیں۔ پھر آگے تقریباً پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا: اس روایت میں کہا ہے رہے کافر اور منافق، تو وہ دونوں فرشتے اسے کہتے ہیں۔ اس نے منافق کے لفظ کا اضافہ کیا ہے اور یہ بیان کیا کہ اس کی

1۔ دیگر نسخوں میں مَنْ يَلِيهِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آواز کو جن وانس کے سوا ہر کوئی سنتا ہے جو بھی اس کے قریب ہوتا ہے۔

4127۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ هَذَا لَفْظُ هَنَّادٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ الْمِنْهَالِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ هَاهُنَا وَقَالَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ يَا هَذَا مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ قَالَ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيَقُولَانِ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا الْآيَةُ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنْ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنْ الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا قَالَ وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ هَاهْ[1] لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنْ النَّارِ وَأَلْبِسُوهُ مِنْ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمَى أَبْكَمُ مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا قَالَ فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا قَالَ ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ أَبِي عُمَرَ زَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں انصار کے ایک آدمی کی نماز جنازہ کے لیے نکلے۔ پس ہم اس کی قبر کے قریب رک گئے ابھی تک اس کی لحد نہیں بنائی گئی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف فرما ہو گئے اور آپ کے اردگرد ہم بھی بیٹھ گئے (اور اس طرح خاموش تھے) گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی سی تھی جس کے ساتھ آپ زمین کو کرید نے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا: عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔ آپ نے دو یا تین بار فرمایا۔ جریری کی روایت میں یہاں یہ زائد مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا: بے شک صاحب قبر لوگوں کی جوتیوں کی آواز کو سنتا ہے جب کہ (دفن کے بعد) وہ پیٹھ پھیر کر واپس مڑتے ہیں۔ اس وقت اسے کہا جاتا ہے: اے فلاں! تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی (علیہ السلام) کون ہے؟

1۔ دیگر نسخوں میں ہاہ ہاہ دو دفعہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہناد نے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا دیتے ہیں اور اسے کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر وہ سوال کرتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: یہ آدمی کون ہے جسے تم میں مبعوث کیا گیا؟ تو وہ جواب دیتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ تو وہ اسے کہتے ہیں: تجھے اس کا علم کیسے ہوا ہے؟ تو وہ کہتا ہے میں نے کتاب اللہ میں پڑھا ہے اور اس کے ساتھ ایمان لایا ہوں اور میں نے اس کی تصدیق کی ہے۔ حدیث جریر میں یہ زائد ہے پس اسی کے بارے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے: يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا الآیہ پھر آگے دو راوی متفق ہیں۔ پھر آسمان کی جانب سے ندا دینے والا یہ ندا دیتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا ہے پس تم اس کے لیے جنت کا بستر بچھا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو اور اسے جنت کا لباس پہنا دو۔ پھر جنت کی ہوا اور خوشبو اسے آنے لگتی ہے اور اس کے لیے حد نگاہ تک قبر کو کھول دیا جاتا ہے (یعنی اس میں وسعت کر دی جاتی ہے) پھر آپ نے کافر کی موت کا ذکر فرمایا اور کہا: اس کی روح اس کے جسم میں واپس لوٹائی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور وہ بٹھا لیتے ہیں اور اسے کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ پھر وہ اس سے سوال کرتے ہیں: یہ آدمی کون ہے جسے تم میں مبعوث کیا گیا؟ تو وہ جواب دیتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ تو پھر آسمان کی جانب سے پکارنے والا پکار کر کہتا ہے: اس نے جھوٹ بولا ہے۔ پس تم اس کے لیے جہنم کا بستر بچھا دو اور اسے اہل جہنم کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ پھر اس کی طرف جہنم سے گرم ہوا اور سخت لو آنے لگتی ہے اور اس پر اس کی قبر کو تنگ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں اس میں ادھر ادھر نکل جاتی ہیں۔ حدیث جریر میں یہ زائد ہے کہ فرمایا: پھر اس پر ایک اندھا اور گونگا (فرشتہ) مسلط کر دیا جاتا ہے۔ اس کے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے (وہ اتنا بھاری ہے کہ) اگر اس کے ساتھ پہاڑ پر ضرب لگائی جائے تو وہ مٹی ہو جائے۔ پس اس کے ساتھ وہ اسے شدید مارتا ہے اور مشرق و مغرب کے مابین جن و انس کے سوا ہر شے اس کی چیخ و پکار کو سنتی ہے اور وہ مٹی ہو جاتا ہے پھر اس میں روح دوبارہ لوٹا دی جاتی ہے (حتیٰ کہ یہی سلسلہ جاری رہتا ہے اللھم انا نعوذ بك من عذاب القبر)۔ ہناد بن سری، عبد اللہ بن نمیر، اعمش اور منہال نے ابو عمر زاذان سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت براء اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔ آگے اسی طرح حدیث ذکر کی۔

بَابٌ فِيْ ذِكْرِ الْمِيزَانِ (میزان کے ذکر کا بیان)

4128۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَوْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ حَتَّى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَفِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قَالَ يَعْقُوبُ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يُونُسَ وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيثِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں جہنم کی یاد آئی تو وہ رونے لگیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون سی شے تجھے رلا رہی ہے؟ عرض کی: میں نے جہنم کا ذکر کیا اور میں رونے لگی ہوں۔ کیا آپ قیامت کے دن اپنے گھر والوں کو یاد فرمائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین مقامات ایسے ہیں جن میں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔ (یعنی) میزان کے پاس، یہاں تک کہ وہ جان لے کہ اس کے اعمال کا ترازو ہلکا ہوا ہے یا بھاری، نامہ اعمال کی تقسیم کے وقت جب کہ یہ کہا جائے گا آؤ نامہ اعمال پڑھو۔ یہاں تک وہ یہ جان لے کہ اس کا نامہ اعمال اسے کہاں ملتا ہے، کیا اس کے دائیں ہاتھ یا اس کے بائیں ہاتھ میں یا اس کی پیٹھ کے پیچھے سے؟ اور پل صراط کے پاس جب کہ اسے جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا۔ (یہ بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے۔ اس کے اوپر سے گزر کر جانا ہوگا جب تک اس سے پار نہ گزر جائیں)۔

یعقوب نے یونس سے اسے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ انہیں کی روایت کے ہیں۔

بَابٌ فِي الدَّجَّالِ (دجال کا بیان)

4129- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ مَنْ قَدْ رَآنِي وَسَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ أَمِثْلُهَا الْيَوْمَ قَالَ أَوْ خَيْرٌ

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا مگر اس نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں اس سے ڈرا رہا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے اس کا حال بیان کیا اور فرمایا: شاید عنقریب اسے وہ آدمی دیکھے گا جس نے مجھے دیکھا ہے اور میرا کلام سنا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اس وقت ہمارے دلوں کی کیفیت کیا ہوگی آج ہی کی مثل ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے بہتر حالت ہوگی (کیونکہ فتنے اور فساد کی حالت میں ایمان کو قائم اور باقی رکھنا مزید مشکل ہوتا ہے)۔

4130- حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اس طرح بیان فرمائی جو اس کے شایان شان ہے اور پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: بلاشبہ میں تمہیں اس سے ڈرا رہا ہوں اور کوئی نبی نہیں ہوا مگر اس نے اپنی قوم کو اس (کے شر اور فساد) سے ڈرایا ہے۔ تحقیق حضرت نوح علیہ السلام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے بھی اپنی قوم کو ڈرایا ہے۔ البتہ میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی۔ تم یہ جان لو کہ وہ کانا ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ اعور نہیں ہے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات میں یہ عیب یا اس طرح کا کوئی اور عیب یا کسی طرح کا کوئی نقص ہرگز موجود نہیں، اس کی ذات ہر طرح کی کمزوری اور عیب سے پاک اور مبرا ہے)۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الْخَوَارِجِ (خوارج کو قتل کرنے کا بیان)

4131۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَمَنْدَلٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي جَهْمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا[1] فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بالشت بھر بھی جماعت سے علیحدگی اور تفرقہ اختیار کیا، تحقیق اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی کا پھندا اتار دیا۔

فائدہ: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی او کما قال۔ تو اس میں اس طرف اشارہ موجود ہے کہ امت کا اجتماعی فیصلہ دینی اقدار کے مطابق ہوگا۔ لہٰذا اب امن و آشتی اور باہمی اتحاد و یکجہتی کو تبھی قائم رکھا جا سکتا ہے جب امت کے اجتماعی فیصلے کو قبول کیا جائے اور پھر اس پر عمل پیرا ہوا جائے، ورنہ کبھی بھی افتراق و انتشار سے نہیں بچا جا سکتا اور دین میں افتراق کی گنجائش نہیں ہے۔ اس لیے فرمایا: جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی گویا اس نے اسلام کا قلادہ اتار دیا۔ واللہ اعلم

4132۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِي يَسْتَأْثِرُونَ بِهَذَا الْفَيْءِ قُلْتُ إِذَنْ[2] وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَضَعُ سَيْفِي عَلَى عَاتِقِي ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ أَوْ أَلْحَقَكَ قَالَ أَوَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری کیفیت کیا ہوگی جبکہ میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے جو اس مال غنیمت کو اپنی ذاتوں اور گھر والوں کے لیے مختص کر لیں گے؟ (اور غانمین کو ان کا حق ادا نہیں کریں گے)۔ تو میں نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! تب میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر ہی رکھوں گا اور اس کے ساتھ مارتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے آملوں گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تیری رہنمائی اس سے بہتر عمل پر نہ کروں (وہ یہ کہ) تو صبر کرے یہاں تک کہ تو مجھ سے آملے۔ (یعنی حالات کا مقابلہ قتل و غارتگری کی بجائے صبر و استقامت سے کرنا زیادہ مفید اور نفع بخش ہے)۔

4133۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَتَكُونُ

1۔ دیگر نسخوں میں قِيدَ شِبْرٍ ہے۔　2۔ دیگر نسخوں میں اذن کے بجائے أَمَا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَلَيْكُمْ أَئِمَّةٌ تَعْرِفُونَ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ هِشَامٌ بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَقْتُلُهُمْ قَالَ ابْنُ دَاوُدَ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي مَنْ أَنْكَرَ بِقَلْبِهِ وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ

حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر عنقریب ایسے حکمران ہوں گے جن کے بعض اعمال کو (شریعت کے مطابق ہونے کی وجہ سے) تم انہیں اچھا سمجھو گے اور بعض اعمال کا (شریعت کے خلاف ہونے کی وجہ سے) انکار کرو گے۔ پس جس کسی نے اپنی زبان کے ساتھ انکار کیا تو وہ بری ہو گیا (یعنی اس عمل کے سبب اس کی گرفت نہ ہوگی) اور جس کسی نے اپنے دل سے اسے ناپسند کیا تو وہ بھی محفوظ ہو گیا۔ لیکن وہ جو اس پر راضی ہوا اور پھر اس پر عمل پیرا بھی ہوا (تو وہ اس کی سزا سے بچ نہیں سکے گا۔ گویا اس نے اپنا دین برباد کر دیا) تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! ﷺ کیا ہم انہیں قتل نہ کر دیں؟ ابن داؤد کے الفاظ ہیں: کیا ہم ان کے ساتھ قتال نہ کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، جب تک وہ نمازیں پڑھتے رہیں۔

ابن بشار، معاذ بن ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے باپ نے حضرت قتادہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہمیں حسن نے ضبہ بن محصن عنزی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں ہے پس جس نے ناپسند کیا وہ بری ہو گیا اور جس نے انکار کر دیا وہ محفوظ و مامون ہو گیا۔ قتادہ نے کہا ہے: مراد یہ ہے کہ جس نے اپنے دل سے انکار کیا اور جس نے اپنے دل سے اسے مکروہ جانا یعنی ناپسند کیا۔

4134۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ سَتَكُونُ فِي أُمَّتِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ

حضرت عرفجہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب میری امت میں طرح طرح کے شر اور فسادات برپا ہوں گے۔ پس جو کوئی ارادہ کرے کہ وہ مسلمانوں کے معاملے کو بکھیر دے، انتشار برپا کر دے حالانکہ وہ مجتمع اور متفق ہوں تو تم اسے تلوار کے ساتھ مار ڈالو، چاہے وہ جو بھی ہو۔ (اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی اجتماعیت کو ختم کرنا اور ان میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانا نا قابل معافی جرم ہے)۔

بَابٌ فِي قِتَالِ الْخَوَارِجِ (خوارج کے ساتھ جنگ کرنے کا بیان)

4135۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ[1] عَنْ عَبِيدَةَ

1۔ دیگر نسخوں میں عن محمد نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه ذَكَرَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُودَنُ الْيَدِ أَوْ مُخْدَجُ الْيَدِ أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَنَبَّأْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْهُ قَالَ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

محمد نے عبیدہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل نہروان کا ذکر کیا اور فرمایا: ان میں ایک چھوٹے ہاتھ والا آدمی ہے (یہاں راوی نے شک کی بنا پر تین لفظ ذکر کیے ہیں تمام کا معنی تقریباً ایک دوسرے کے قریب ہے یعنی چھوٹا ہاتھ یا ایسا ہاتھ جو پستان کے سر کی مثل ہو)۔ اگر یہ نہ ہوتا کہ تم فخر کرنے لگو گے تو میں تمہیں اس اجر وثواب کے بارے بتاتا جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی زبان اقدس پر ان لوگوں کے لیے فرمایا ہے جو انہیں قتل کریں گے۔ عبیدہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا: کیا آپ نے خود یہ سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! ہاں۔

4136۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَقَالَتْ يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقٌ قَالَ اتَّقِ اللهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِيعُ اللهَ إِذَا عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي اللهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي قَالَ فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ فَمَنَعَهُ قَالَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا أَوْ فِي عَقِبِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ قَتَلْتُهُمْ[1] قَتْلَ عَادٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف تھوڑا سا سونا بھیجا جو مٹی میں لتھڑا پڑا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اسے چار افراد کے درمیان تقسیم کر دیا (یعنی) اقرع بن حابس حنظلی ثم مجاشعی اور عیینہ بن بدر فزاری کے درمیان اور زید الخیل الطائی پھر ان کا تعلق بنی مبہان کے ایک قبیلے کے ساتھ تھا اور علقمہ بن علاثہ عامری کے درمیان جن کا آگے تعلق بنی کلاب کے ایک قبیلے سے تھا۔ پس اس پر قریش اور انصار غضب ناک ہو گئے اور کہنے لگے: آپ اہل نجد کے سرداروں کو عطا فرما رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو ان کی تالیف قلوب کر رہا ہوں۔ پھر آپ کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا، اس کی آنکھیں اندر کی جانب دھنسی ہوئی تھیں، رخسار ابھرے ہوئے تھے، پیشانی بلند تھی، داڑھی گھنی تھی اور سر مونڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا: اے محمد! ﷺ اللہ تعالیٰ سے ڈریے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کرے گا جب کہ میں ہی اس کی نافرمانی کروں۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اہل زمین پر

1۔ دیگر نسخوں میں قتلتھم کے بجائے لَأَقْتُلَنَّهُمْ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

امین بنایا ہے اور تم ہو کہ مجھے امین قرار نہیں دے رہے ہو۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کے بارے اجازت طلب کی اور میرا گمان ہے کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، لیکن آپ ﷺ نے انہیں روک دیا۔ جب وہ آدمی واپس جانے لگا تو آپ نے فرمایا: بے شک اس کی نسل میں سے یا فرمایا: اس کے پیچھے ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جو قرآن پڑھیں گے اور وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے انہیں پالیا تو میں انہیں قوم عاد کے قتل کی طرح قتل کر دوں گا۔

4137۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَمُبَشِّرٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ الْحَلَبِيَّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ يَعْنِي الْوَلِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسِيئُونَ الْفِعْلَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوقِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللهِ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا سِيمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ وَالتَّسْبِيدُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَأَنِيمُوهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد التَّسْبِيدُ اسْتِئْصَالُ الشَّعَرِ

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما دونوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں اختلاف اور افتراق پیدا ہو جائے گا۔ ایک قوم ظاہر ہوگی جو قول اچھا کریں گے اور عمل برا کریں گے۔ وہ قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کی ہنسلی سے تجاوز نہیں کرے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ وہ (دین کی طرف) نہیں لوٹیں گے یہاں تک کہ تیر اپنے نکلنے کی جگہ کی طرف لوٹ آئے (یعنی جس طرح تیر کا واپس آنا ممکن نہیں ہوتا اسی طرح اس کا بھی دین کی طرف رجوع ناممکن ہوگا)۔ وہ ساری مخلوق میں شریر ترین لوگ ہوں گے۔ اس کے لیے خوشی اور مبارک ہے جو انہیں قتل کرے گا اور جسے وہ قتل کریں گے۔ (یعنی جوان کا قاتل ہو گا یا ان سے مقتول ہوگا) وہ (بظاہر) اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف دعوت دیں گے۔ حالانکہ (عملاً) ان کا کتاب اللہ میں سے کسی شے سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ جو کوئی انہیں قتل کرے گا وہ لوگوں میں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ان کی علامت کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: سر منڈانا (یعنی سر کے بال مکمل طور پر صاف کر دینا)۔ حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر نے قتادہ کے واسطہ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: ان کی نشانی سر کا حلق کرنا اور بالوں کو مکمل طور پر صاف کرنا ہے۔ پس جب تم انہیں دیکھو تو تم انہیں قتل کر دو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ التسبید کا معنی ہے بالوں کو اکھیڑ دینا۔

4138۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّمَا الْحَرْبُ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت سوید بن غفلہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی جانب سے کوئی حدیث بیان کرتا ہوں تو میرے نزدیک آسمان سے گرنا اس سے زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے کہ میں آپ ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت کروں اور جب میں تمہارے ساتھ اپنے اور تمہارے درمیان کسی معاملہ میں گفتگو کروں تو بلاشبہ جنگ تدبیر اور چال کا نام ہے (اس میں توریہ کا استعمال ہوسکتا ہے)۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی۔ وہ لوگ کم عمر ہوں گے اور عقل کے اعتبار سے بے وقوف اور احمق ہوں گے۔ وہ باتیں ایسی کریں گے جو ساری مخلوق سے بہتر اور اچھی ہوں گی۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا۔ پس جہاں کہیں تم انہیں ملو تو تم انہیں قتل کردو کیونکہ ان کو قتل کرنا قیامت کے دن اس کے لیے باعث اجر ہوگا جس نے انہیں قتل کیا۔

4139۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَتْ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ شَيْئًا وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ شَيْئًا وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ شَيْئًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ ﷺ لَنَكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ وَلَيْسَتْ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ أَفَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُونَ هَؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا مَنْزِلًا حَتَّى مَرَّ بِنَا[1] عَلَى قَنْطَرَةٍ قَالَ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ أَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوا السُّيُوفَ مِنْ جُفُونِهَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ قَالَ فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَاسْتَلُّوا السُّيُوفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقَتَلُوا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضِهِمْ قَالَ وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ فَلَمْ يَجِدُوا قَالَ فَقَامَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ فَكَبَّرَ وَقَالَ صَدَقَ اللهُ وَبَلَّغَ رَسُولُهُ

1۔ دیگر نسخوں میں مرّ زنا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَضِيءِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اطْلُبُوا الْمُخْدَجَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَاسْتَخْرَجُوهُ مِنْ تَحْتِ الْقَتْلَى فِي طِينٍ قَالَ أَبُو الْوَضِيءِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَبَشِيٌّ عَلَيْهِ قُرَيْطِقٌ لَهُ إِحْدَى يَدَيْهِ¹ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَيْهَا شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ شُعَيْرَاتِ الَّتِي تَكُونُ عَلَى ذَنَبِ الْيَرْبُوعِ

سلمہ بن کہیل نے بیان کیا ہے کہ مجھے زید بن وہب جہنی نے خبر دی ہے کہ وہ ان لوگوں کے لشکر میں شامل تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں خارجیوں کے ساتھ جنگ کے لیے گئے تھے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! بلا شبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں سے ایک قوم ظاہر ہوگی، وہ قرآن پڑھیں گے اور تمہاری قراءت ان کی قراءت کے سامنے کوئی شے نہ ہوگی (یعنی بظاہر وہ اتنی خوبصورت تلاوت کریں گے) اور تمہاری نماز کی ان کی نماز کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہ ہوگی اور نہ ہی تمہارے روزے ان کے روزوں کے سامنے کوئی حیثیت رکھیں گے (یعنی ان کی عبادت میں بظاہر اتنا خشوع اور انکساری ہوگی کہ تم اپنے اعمال کو ان کے سامنے بالکل ہیچ سمجھو گے)۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور یہ گمان کریں گے کہ وہ ان کے لیے باعث نفع ہے حالانکہ وہ ان کے لیے باعث عقاب ہوگا (اس لیے کہ ان کے اعتقادات خلاف قرآن اور باطل ہوں گے) ان کی نمازیں ان کی ہنسلی سے تجاوز نہ کریں گی، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اگر وہ لشکر جو انہیں قتل کریں گے اس اجر و ثواب کو جان لیں، جس کا حضور نبی کریم ﷺ کی زبان سے ان کے لیے فیصلہ کیا گیا ہے تو وہ اپنے عمل کرنے چھوڑ دیں (یعنی اسی اجر کو اپنے لیے کافی سمجھیں اور مزید عمل کی ضرورت محسوس نہ کریں) اور ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہے جس کا بازو تو ہے لیکن اس بازو کے آگے ہاتھ نہیں بلکہ وہ پستان کی گھنڈی کی مثل ہے اور اس پر سفید بال ہیں۔ کیا تم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہل شام کی طرف جاتے ہو اور انہیں چھوڑ دو گے وہ تمہارے پیچھے تمہاری اولادوں اور تمہارے مالوں میں گھس جائیں گے (اور انہیں برباد کر دیں گے۔ قسم بخدا! میں امید رکھتا ہوں کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خبر دی ہے) کیونکہ انہوں نے خون بہایا ہے اور لوگوں کی چراگاہوں پر حملے کیے ہیں۔ پس تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ان کی طرف چلو۔ سلمہ بن کہیل نے کہا کہ زید بن وہب نے مجھے منزل بمنزل سارا واقعہ بیان کیا، یہاں تک کہ ہم ایک پل پر سے گزرے۔ تو اس نے کہا: جب ہم خارجیوں کے سامنے پہنچے تو اس وقت خارجیوں کا امیر عبداللہ بن وہب راسبی تھا۔ تو اس نے انہیں کہا: تم نیزے پھینک دو اور تلواروں کو نیاموں سے نکال کر سونت لو۔ کیونکہ مجھے یہ خوف ہے کہ وہ تمہیں اسی طرح قسم دیں گے جیسے انہوں نے مقام حروراء پر تمہیں قسم دی تھی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے نیزے پھینک دیے اور تلواریں نکال لیں اور لوگوں نے اپنے نیزوں کے ساتھ ان سے لڑائی کی اور ان میں سے بعض کو بعض پر یکے بعد دیگرے قتل کر دیا اور اس دن حضرت علی رضی

1۔ ایک نسخہ میں یَدَیْہِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سوائے دو کے کوئی شہید نہ ہوا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان میں سے مخدج (چھوٹے ہاتھ والے) کو تلاش کرو لیکن لوگ اسے نہ پا سکے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بذات خود اٹھے یہاں تک کہ آپ لوگوں کے پاس آئے درآنحالیکہ وہ مقتول ہو کر ایک دوسرے کے اوپر پڑے ہوئے تھے اور فرمایا: تم انہیں نکالو۔ تو لوگوں نے اس آدمی کو پالیا وہ زمین کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اور اس کے رسول مکرم ﷺ نے اسے پہنچا دیا ہے۔ پھر عبیدہ سلمانی آپ کے سامنے کھڑا ہوا اور کہا: اے امیر المومنین! قسم ہے اس اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں قسم ہے اس اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! یہاں تک کہ اس نے آپ کو تین بار یہی قسم دی اور آپ یہ قسم اٹھاتے رہے۔

محمد بن عبید، حماد بن زید نے جمیل بن مرہ سے بیان کیا کہ ابو الوضی نے بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مخدج کو تلاش کرو۔ پھر آگے حدیث ذکر کی پس انہوں نے اسے مقتولوں کے نیچے سے مٹی سے نکالا۔ ابو الوضی نے کہا: گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں، وہ حبشی ہے، کرتہ پہنے ہوئے ہے، اس کے دو ہاتھوں میں سے ایک عورت کے پستان کی مثل ہے اور اس پر اس طرح بال ہیں جس طرح کہ جنگلی چوہے کی دم پر بال ہوتے ہیں۔

4140۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ إِنْ كَانَ ذَلِكَ الْمُخْدَجُ لَمَعَنَا يَوْمَئِذٍ فِي الْمَسْجِدِ نُجَالِسُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكَانَ فَقِيرًا وَرَأَيْتُهُ مَعَ الْمَسَاكِينِ يَشْهَدُ طَعَامَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ النَّاسِ وَقَدْ كَسَوْتُهُ بُرْنُسًا لِي قَالَ أَبُو مَرْيَمَ وَكَانَ الْمُخْدَجُ يُسَمَّى نَافِعًا ذَا الثُّدَيَّةِ وَكَانَ فِي يَدِهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَى رَأْسِهِ حَلَمَةٌ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سِبَالَةِ السِّنَّوْرِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ عِنْدَ النَّاسِ اسْمُهُ حَرْقُوسُ[1]

نعیم بن حکیم نے ابو مریم سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: اس وقت مخدج ہمارے ساتھ مسجد میں تھا، ہم رات دن اس کے ساتھ بیٹھے رہتے تھے اور وہ فقیر تھا۔ میں نے اسے مسکینوں کے ساتھ دیکھا ہے وہ لوگوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کھانے پر حاضر ہوا کرتا تھا اور میں نے اسے اپنا ٹوپی والا کپڑا (قمیص یا جبہ وغیرہ) پہنایا۔

ابو مریم نے بیان کیا ہے کہ مخدج کا نام نافع ذالثدیہ معروف تھا۔ اس کا ہاتھ عورت کے پستان کی مثل تھا اور اس کے سرے پر پستان کی مثل گھنڈی بنی ہوئی تھی اور اس پر بلی کی مونچھوں کی طرح بال تھے۔

ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ لوگوں کے نزدیک اس کا نام حرقوس تھا۔

بَابٌ فِي قِتَالِ اللُّصُوصِ (چوروں کے قتال کا بیان)

4141۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: وہ آدمی جس کا مال بغیر حق کے (چھیننے کا) ارادہ کیا گیا اور اس نے (اسے بچانے کے لیے) قتال کیا اور قتل ہو گیا تو وہ شہید ہے (یعنی وہ آخرت میں شہداء کے درجے میں ہوگا اور ان کی مثل اجر و ثواب پائے گا)۔

4142۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ يَعْنِي أَبَا أَيُّوبَ الْهَاشِمِيَّ[1] عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ أَوْ دُونَ دَمِهِ أَوْ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ قَالَ عَفَّانُ كَانَ يَحْيَى لَا يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ عَفَّانُ فَلَمَّا قَدِمَ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ وَافَقَ هَمَّامًا فِي أَحَادِيثَ كَانَ يَحْيَى رُبَّمَا قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ كَيْفَ قَالَ هَمَّامٌ فِي هَذَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ سَمَاعُ هَؤُلَاءِ عَفَّانَ وَأَصْحَابِهِ مِنْ هَمَّامٍ أَصْلَحُ مِنْ سَمَاعِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ يَتَعَاهَدُ كُتُبَهُ بَعْدَ ذَلِكَ۔

حضرت سعید بن زید سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: وہ آدمی جو اپنے مال کی حفاظت اور دفاع کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہو گیا اور وہ آدمی جو اپنے اہل و عیال، یا اپنی جان یا اپنے دین کی حفاظت کی خاطر لڑتے ہوئے مارا گیا تو وہ بھی شہید ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عفان نے کہا ہے کہ یحییٰ ہمام سے حدیث بیان نہیں کرتے۔ احمد نے بیان کیا کہ عفان نے کہا ہے جب معاذ بن ہشام آئے تو انہوں نے احادیث میں ہمام سے موافقت کی اس کے بعد بسا اوقات یحییٰ کہتے تھے: اس بارے میں ہمام نے کیسے کہا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: میں نے احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عفان اور ان کے اصحاب کا ہمام سے سماع عبدالرحمن کے سماع سے زیادہ اصلح اور بہتر ہے اور وہی اس کے بعد ان کی کتابوں کی حفاظت اور دیکھ بھال کرتے تھے۔

1۔ وسلیمان بن داؤد یعنی أبا ایوب الهاشمی صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْأَدَبِ (ادب کا بیان)

بَابٌ فِي الْحِلْمِ وَأَخْلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ (حضور نبی کریم ﷺ کے حلم اور اخلاق کا بیان)

4143- حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى أَمُرَّ عَلَى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَابِضٌ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا أُنَيْسُ اذْهَبْ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَنَسٌ وَاللّٰهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَلِمْتُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ حسن اخلاق کے مالک تھے۔ پس ایک دن آپ ﷺ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔ تو میں نے کہا: قسم بخدا! میں نہیں جاؤں گا (آپ نے زبان سے یہ کلمہ از روئے مزاح کیا) اور اپنے دل میں یہ کہا کہ میں جاؤں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نبی مکرم ﷺ نے مجھے اس کے بارے حکم ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ میں نکل پڑا یہاں تک کہ میرا گزر بچوں کے پاس سے ہوا۔ وہ بازار میں کھیل رہے تھے۔ (میں بھی ان کے پاس ٹھہر گیا)۔ تو اچانک حضور نبی رحمت ﷺ نے پیچھے کی جانب سے مجھے گردن سے پکڑ لیا۔ پس میں نے آپ کی طرف دیکھا اور آپ ﷺ مسکرانے لگے اور ارشاد فرمایا: اے انیس! تو ادھر جا جہاں میں نے تجھے حکم دیا ہے۔ تو میں نے عرض کی: ہاں۔ یا رسول اللہ! ﷺ میں ابھی جاتا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: قسم بخدا! میں سات یا نو برس تک آپ ﷺ کی خدمت میں رہا۔ میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے کسی کام کے لیے جو میں نے کیا ہو، یہ فرمایا ہو کہ تو نے اس اس طرح کیوں کیا ہے اور نہ یہ معلوم ہے کہ میرے کسی کام کو چھوڑنے کی وجہ سے آپ نے یہ فرمایا ہو کہ تو نے اس اس طرح کیوں نہیں کیا۔ (اس میں ہر ایسے فرد کے لیے معاشرتی زندگی کے حسن کا عظیم درس موجود ہے جس کے پاس کئی لوگ خدمت عمل میں مشغول ہوں کہ اس کا ان کے ساتھ حسن سلوک کا انداز کیسا ہونا چاہیے)۔

4144- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ بِالْمَدِينَةِ وَأَنَا غُلَامٌ لَيْسَ كُلُّ أَمْرِي كَمَا يَشْتَهِي صَاحِبِي أَنْ أَكُونَ[1] عَلَيْهِ مَا قَالَ لِي فِيهَا أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِي لِمَ فَعَلْتَ هَذَا أَوْ أَلَّا فَعَلْتَ هَذَا

1۔ دیگر نسخوں میں ان یکون ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں دس برس تک مدینہ طیبہ میں حضور نبی کریم علیہ السلام کی خدمت میں رہا، اس وقت میں بچہ تھا۔ میرا ہر کام ایسا نہ ہوتا تھا جسے میرے صاحب یعنی حضور نبی رحمت علیہ السلام پسند فرماتے ہوں کہ میں اس پر پورا اتر سکوں (لیکن اس کے باوجود) آپ علیہ السلام نے مجھے کبھی بھی اف تک نہ کہا اور نہ مجھے یہ فرمایا کہ تو نے اس طرح کیوں کیا ہے یا تو نے اس طرح کیوں نہیں کیا۔ (یہی حسن کردار کا اعلیٰ معیار ہے)۔

4145۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی الله عنه وَهُوَ يُحَدِّثُنَا كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ فَحَدَّثَنَا يَوْمًا فَقُمْنَا حِينَ[1] قَامَ فَنَظَرْنَا إِلَى أَعْرَابِيٍّ قَدْ أَدْرَكَهُ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رِدَاءً خَشِنًا فَالْتَفَتَ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ لِي مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لَا أَحْمِلُ لَكَ[2] حَتَّى تُقِيدَنِي مِنْ جَبْذَتِكَ الَّتِي جَبَذْتَنِي فَكُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ وَاللهِ لَا أُقِيدُكَهَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا رَجُلًا فَقَالَ لَهُ احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرَيْهِ هَذَيْنِ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى الْآخَرِ تَمْرًا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ انْصَرِفُوا عَلَى بَرَكَةِ اللهِ تَعَالَى

محمد بن ہلال نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان فرمائی کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام ہمارے ساتھ مجلس میں تشریف فرما ہوتے تھے اور ہمارے ساتھ گفتگو فرماتے رہتے تھے۔ پس جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی (احتراماً مجلس برخاست کر کے) اٹھ کھڑے ہوتے یہاں تک کہ ہم آپ کو دیکھتے کہ آپ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کے گھر تشریف لے گئے ہیں۔ سو ایک دن آپ نے ہم سے گفتگو فرمائی۔ پھر ہم اٹھے جب کہ آپ علیہ السلام قیام فرما ہوئے تو ہم نے ایک اعرابی (بدو) کو دیکھا۔ وہ آپ کو ملا اور آپ کو چادر ڈال کر کھینچنے لگا اور آپ کی گردن کو سرخ کر دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ چادر کھردری تھی۔ آپ علیہ السلام اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اعرابی نے آپ سے کہا: میرے لیے میرے ان دونوں اونٹوں پر (غلہ) لاد دو۔ کیونکہ تم مجھے نہ اپنے مال میں سے کچھ دیتے ہو اور نہ ہی اپنے باپ کے مال سے۔ تو حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: نہیں (یعنی میں تجھے اپنا مال تو نہیں دیتا) اور میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ آپ نے یہی جملہ تین بار فرمایا۔ پھر فرمایا: میں تیرے لیے (غلہ) لاد کر نہیں دوں گا یہاں تک کہ تو مجھے اس کا قصاص اور بدلہ دے جو تو نے مجھے چادر سے کھینچا۔ تو ہر بار وہ اعرابی یہی کہتا رہا: قسم بخدا! میں اس کا بدلہ اور قصاص نہیں دوں گا۔ پھر آگے حدیث ذکر کی ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے ایک آدمی کو بلایا اور اسے فرمایا: تو اسے ان دونوں اونٹوں پر غلہ لاد دے۔ ایک اونٹ پر جو اور دوسرے پر کھجوریں۔ بعد ازاں آپ علیہ السلام ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی برکت و نصرت پر اعتماد کرتے ہوئے چلے جاؤ۔

1۔ ایک نسخہ میں حین کے بجائے حتی ہے۔
2۔ دیگر نسخوں میں لا أحملک ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب فِي الْوَقَارِ (وقار کا بیان)

4146۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالِاقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اچھی رہنمائی (یعنی اچھا مذہب اور حالت) اور اچھی شہرت اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

بَاب مَنْ كَظَمَ غَيْظًا (اس کا بیان جو غصہ پی جائے)

4147۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ[1] مَا شَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد اسْمُ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ بِشْرٍ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ مَلَأَهُ اللَّهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ دَعَاهُ اللَّهُ زَادَ وَمَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ بِشْرٌ أَحْسِبُهُ قَالَ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ وَمَنْ زَوَّجَ لِلَّهِ تَعَالَى تَوَّجَهُ اللَّهُ تَاجَ الْمُلْكِ

حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو غصہ پی گیا درآنحالیکہ وہ اس کے نفاذ پر قادر تھا (یعنی وہ اس وقت سب کچھ کرنے کی قدرت رکھتا تھا) تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے حورعین میں سے پسند کرنے کا اختیار عطا فرمادے گا کہ جسے چاہے اسے رکھ لے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابومرحوم کا نام عبدالرحمن بن میمون ہے۔

عقبہ بن مکرم، عبدالرحمن بن مہدی نے بشر بن منصور عن محمد بن عجلان، عن سوید بن وہب عن رجل من ابناء اصحاب النبی ﷺ عن اَبیہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حدیث کی طرح بیان فرمایا اور کہا: اللہ تعالیٰ اسے امن وایمان سے بھر دے گا۔ واقعہ بیان نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسے بلائے گا اور اس میں یہ زائد ہے کہ جس کسی نے اچھا لباس پہننا چھوڑ دیا حالانکہ وہ اسے پہننے کی قدرت رکھتا تھا۔ بشر کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا: تواضع اور انکساری کے لیے، اللہ تعالیٰ اسے عزت وکرامت کا جوڑا پہنائے گا اور جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی کی شادی کرادی تو اللہ تعالیٰ اسے بادشاہی کا تاج پہنادے گا۔

4148۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ

1۔ ایک نسخہ میں العین کا لفظ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قَالُوا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے میں پہلوان کسے شمار کرتے ہو؟ تو صحابہ کرام نے عرض کی: اسے جسے لوگوں میں سے کوئی پچھاڑ نہ سکے (یعنی پہلوان وہ ہے جو کشتی میں گرایا نہ جاسکے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر ضبط اور کنٹرول رکھتا ہے (یعنی وہ آپے سے باہر ہوکر کوئی ایسی حرکت یا قول نہیں کرتا جو خلاف شرع اور خلاف آداب انسانیت ہو۔ واللہ اعلم)۔

بَاب مَا يُقَالُ عِنْدَ الْغَضَبِ (ان کلمات کا بیان جو غصے کی حالت میں کہنے چاہئیں)

4149۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّ أَنْفَهُ يَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُهُ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ فَجَعَلَ مُعَاذٌ يَأْمُرُهُ فَأَبَى وَمَحِكَ وَجَعَلَ يَزْدَادُ غَضَبًا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس دو آدمی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے، تو ان میں سے ایک آدمی سخت غصے ہوگیا۔ یہاں تک کہ مجھے یہ خیال آنے لگا کہ غصے کی شدت کے سبب اس کی ناک پھٹ جائے گی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں بالیقین ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہے تو اس سے وہ غصہ ختم ہو جائے جسے یہ پا رہا ہے۔ تو حضرت معاذ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ کلمہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہ کہے: (ترجمہ) ''اے اللہ! میں شیطان رجیم (کے شر) سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اس آدمی کو یہ کلمات کہنے کی تلقین فرمانے لگے، مگر اس نے انکار کر دیا اور جھگڑے پر اصرار کرنے لگا اور ساتھ ساتھ اپنے غصے میں اور اضافہ کرنے لگا۔

4150۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ[1] أَوْدَاجُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هَذَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ هَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ

حضرت سلیمان بن صرد نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس دو آدمی گالی گلوچ نکالنے لگے۔ ان میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں اور اس کے گلے کی رگیں پھولنے لگیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بالیقین ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ ایسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے اور وہ کلمہ یہ ہے: ''اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم'' تو اس آدمی

1۔ ایک نسخہ میں تَنتَفِخُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے کہا: کیا آپ مجھ میں کوئی جنون کی کیفیت دیکھ رہے ہیں (یعنی مجھ پر کوئی جنون کا اثر تو نہیں ہو گیا)۔

4151۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَنَا إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ أَبَا ذَرٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غصہ آ جائے درآنحالیکہ وہ کھڑا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے۔ پس اگر اس سے غصہ ختم ہو جائے تو فبہا۔ ورنہ اسے چاہیے کہ وہ لیٹ جائے۔

وہب بن بقیہ نے خالد سے، انہوں نے داؤد سے اور انہوں نے بکر سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کرم ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو (کسی کام کے لیے) بلا بھیجا اور پھر یہ حدیث بیان فرمائی۔ ابوداؤد نے کہا: یہ حدیث دونوں میں سے زیادہ صحیح ہے۔

4152۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ الْقَاصُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيِّ فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ فَأَغْضَبَهُ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ تَوَضَّأَ[1] فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَطِيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ

ابووائل القاص نے بیان کیا ہے کہ ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس گئے۔ تو ایک آدمی نے ان سے گفتگو کی اور انہیں غصہ دلا دیا۔ پس وہ اٹھے اور وضو کیا پھر لوٹ کر آئے درآنحالیکہ آپ وضو کیے ہوئے تھے اور فرمایا: میرے باپ نے میرے دادا حضرت عطیہ سے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک غصہ شیطان کی جانب سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی کے ساتھ بجھائی جاتی ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے (یعنی وضو کرنے سے غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا)۔

بَابٌ فِي التَّجَاوُزِ فِي الْأَمْرِ (کسی بھی معاملے میں درگزر کرنے کا بیان)

4153۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ تَعَالَى فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان کو اختیار کیا جبکہ وہ گناہ کا عمل نہ ہو اور اگر وہ گناہ کا عمل ہو تو پھر آپ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ

1۔ ثم رجع وقد توضأ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس سے دور رہے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا۔ مگر یہ کہ (جب) اللہ تعالیٰ کی حرمت کو تار تار کیا جائے تو آپ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کا انتقام لیتے تھے (تاکہ اللہ تعالیٰ کے اوامر کی حرمت قائم رہے اور کسی کو بھی انہیں پامال کرنے کی جرأت نہ ہو۔ جیسا کہ حدود کا اجراء وغیرہ)۔

4154۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً قَطُّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی نہ کسی خادم کو سزا دی اور نہ کسی زوجہ محترمہ کو۔

فائدہ:۔ گھریلو ماحول کو بااعتماد اور راحت بخش بنانے کے لیے یہ انتہائی خوبصورت حکمت عملی ہے کہ ماحول میں تلخی نہ بنائی جائے اور ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے فرائض اور ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے ادا کی جائیں تو ماحول بالیقین سکون آور ہوگا۔ اور اگر اس دوران معمولی اتار چڑھاؤ ہو بھی جائے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طرز عمل بہترین نمونہ ہے۔

4155۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي قَوْلِهِ خُذِ الْعَفْوَ قَالَ أُمِرَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ارشاد باری تعالیٰ خُذِ الْعَفْوَ کے تحت بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ ﷺ لوگوں کے اخلاق میں سے عفو و درگزر کو اختیار کریں۔

بَابٌ فِي حُسْنِ الْعِشْرَةِ (حسن معاشرت کا بیان)

4156۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي الْحِمَّانِيَّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا بَلَغَهُ عَنِ الرَّجُلِ الشَّيْءُ لَمْ يَقُلْ مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُولُ وَلَكِنْ يَقُولُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ کو جب کسی آدمی کی جانب سے کوئی (ناپسندیدہ) شے پہنچتی تو آپ ﷺ اس طرح نہ فرماتے: ''فلاں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس طرح کہتا ہے؟ بلکہ آپ فرماتے: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس طرح کہنے لگے ہیں۔

فائدہ:۔ کسی کی اصلاح اور تربیت کا یہ خوبصورت انداز ہے کہ نام ظاہر کیے بغیر مطلقاً ایسی بات کر دی جائے جس سے فرد خاص کی اصلاح بھی ہو جائے اور معاشرے میں اسے رسوائی اور ندامت کا سامنا بھی نہ ہو۔ اسے اپنانا ہر اس فرد کے لیے ضروری ہے جو تربیت کرنے کے عظیم منصب پر فائز ہو۔

4157۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَلَّمَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خَرَجَ قَالَ لَوْ أَمَرْتُمْ هٰذَا أَنْ يَغْسِلَ ذَا عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَلْمٌ لَيْسَ هُوَ عَلَوِيًّا كَانَ يُبْصِرُ فِي النُّجُومِ وَشَهِدَ عِنْدَ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ فَلَمْ يُجِزْ شَهَادَتَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا، اس پر زرد نشانات تھے اور رسول اللہ ﷺ بہت کم ہی کسی آدمی کے سامنے ایسی بات کرتے جو اسے ناپسند ہوتی۔ پس جب وہ چلا گیا تو آپ نے صحابہ کرام کو فرمایا: کاش! تم اسے یہ کہہ دیتے کہ وہ اپنے آپ سے اس زردی کو دھو ڈالے۔

ابوداود نے بیان کیا ہے کہ سلم راوی علوی نہیں ہے (یعنی اس کا تعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاندان سے نہیں ہے) بلکہ وہ ستاروں میں غور وفکر کرتا رہتا تھا (اس لیے علوی کہلاتا تھا)۔ ایک مرتبہ اس نے عدی بن ارطاۃ کے پاس رؤیت ہلال کے بارے شہادت دی۔ تو انہوں نے اس کی شہادت کو جائز قرار نہ دیا۔

4158۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَاهُ جَمِيعًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ

حجاج بن فرافصہ نے ایک آدمی کے واسطہ سے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، دوسری سند سے محمد بن متوکل عسقلانی، عبدالرزاق، بشر بن رافع نے یحییٰ بن کثیر عن ابی سلمہ کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے اور دونوں نے اسے مرفوع بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن (ہر ایک کے بارے حسن ظن رکھنے کے سبب) دھوکہ کھانے والا اور سخی ہے اور فاجر دھوکے باز اور لئیم ہے۔ (یعنی بندۂ مومن کا یہ وصف ہوتا ہے کہ اس کے قول وفعل میں تضاد نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے قول میں جھوٹ اور فریب کی آمیزش ہوتی ہے۔ یہی بندۂ مومن کی شان اور اس کا وقار ہے۔ جبکہ اس کے برعکس فاجر اور منافق انسان دھوکہ باز اور بخیل ہوتا ہے۔ اس کے قول وفعل میں کبھی یکسانیت نہیں ہوتی۔ ہر آدمی کو اپنا محاسبہ اور اپنی عادت کا جائزہ خود لینا چاہیے کہ اس کا شمار کن لوگوں میں ہے؟)

4159۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ وَقَدْ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ لِاتِّقَاءِ فُحْشِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ تو آپ نے فرمایا: خاندان کا برا آدمی ہے۔ پھر فرمایا: تم اسے اندر آنے کی اجازت دے دو۔ پس جب وہ داخل ہوا، تو آپ ﷺ نے انتہائی نرمی سے اس سے گفتگو فرمائی۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ نے بڑی نرمی سے اس سے گفتگو فرمائی ہے حالانکہ آپ نے اس کے بارے میں وہ کچھ کہا جو کہا۔ تو آپ نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام لوگوں سے بڑھ کر شریر اور برا وہ آدمی ہوگا جسے لوگوں نے اس کی فحش گوئی سے بچنے کے لیے چھوڑ دیا ہو۔

فائدہ:۔ آدمی کو چاہیے کہ وہ لوگوں کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آئے اور اپنی زبان کا استعمال مناسب اور موزوں کرے، اس کے صحیح استعمال سے معاشرے میں عزت و تکریم حاصل ہوتی ہے اور ناروا استعمال سے ذلت و رسوائی کا سامنا ہوتا ہے۔

4160۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَلَّمَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَمَّا اسْتَأْذَنَ قُلْتَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ فَقَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ أَلْسِنَتِهِمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے حضور نبی مکرم ﷺ سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: خاندان کا برا آدمی ہے۔ پس جب وہ اندر داخل ہوا، تو رسول اللہ ﷺ اسے بڑے فرحت و انبساط سے ملے اور اس سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ جب اس نے اجازت طلب کی، تو آپ نے فرمایا: خاندان کا برا آدمی ہے اور جب وہ داخل ہوا تو آپ نے بڑی خوشی سے اس سے ملاقات کی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ فحش اور گالیاں دینے والے کو پسند نہیں کرتا۔ (فاحش سے مراد وہ ہے جو بلا تکلف فحش گوئی کا عادی ہو اور متفحش وہ ہے جس کے دل میں کچھ نہ ہو اور وہ تکلف کے ساتھ سخت الفاظ زبان پر لائے)۔

عباس عنبری، اسود بن عامر، شریک نے اعمش عن مجاہد عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے یہ واقعہ بیان کیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! لوگوں میں سے شریر ترین لوگ وہ ہیں جن کی زبانوں کے (شر) سے بچنے کے لیے ان کی تعظیم و تکریم کی جاتی ہے۔

4161۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ أَخْبَرَنَا مُبَارَكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا الْتَقَمَ أُذُنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيُنَحِّي رَأْسَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يُنَحِّي رَأْسَهُ وَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَتَرَكَ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَدَعُ يَدَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے کسی آدمی کو نہیں دیکھا کہ جس نے (سرگوشی کے لیے) رسول اللہ ﷺ کے کان پر منہ رکھا ہو اور آپ نے اپنا سر مبارک دور ہٹا لیا ہو اس سے پہلے کہ وہ آدمی اپنا سر پیچھے ہٹائے۔ اور میں نے کسی آدمی کو نہیں دیکھا کہ اس نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہو اور پھر آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا ہو اس سے پہلے کہ اس آدمی نے آپ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کا ہاتھ چھوڑا ہو (یعنی کسی کی طرف متوجہ ہونے اور اس کی بات سننے میں کبھی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا)۔

بَابٌ فِي الْحَيَاءِ (حیاء کا بیان)

4162۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ انصار میں سے ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے نصیحت کر رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اسے چھوڑ دے، کیونکہ بلاشبہ حیا تو ایمان کا جز ہے۔

4163۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَثَمَّ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ أَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّا نَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً وَوَقَارًا وَمِنْهُ ضَعْفًا فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ وَأَعَادَ بُشَيْرٌ الْكَلَامَ قَالَ فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ أَلَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ كُتُبِكَ قَالَ قُلْنَا يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِيهٍ إِيهٍ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت عمران بن حصین کے ساتھ تھے اور وہاں حضرت بشیر بن کعب بھی تھے۔ تو حضرت عمران بن حصین نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء مکمل طور پر خیر اور بھلائی ہے۔ یا فرمایا: سارے کی ساری حیاء خیر اور بھلائی ہے۔ پھر بشیر بن کعب نے کہا: بے شک ہم بعض کتابوں میں پاتے ہیں کہ حیاء میں سے کچھ سکینہ اور وقار ہے اور کچھ کمزوری اور ضعف ہے۔ تو عمران نے یہی حدیث دوبارہ بیان فرمائی اور بشیر نے بھی اپنے کلام کا اعادہ کیا۔ تو عمران غصے ہو گئے یہاں تک کہ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور فرمایا: کیا مجھے نظر نہیں آ رہا کہ میں تیرے سامنے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو مجھے اپنی کتابوں سے بات سنا رہا ہے؟ تو ہم نے کہا: اے ابو نجید (یہ حضرت عمران کی کنیت ہے) یہی کافی ہے، یہی کافی ہے (اب ٹھہر جائیے)۔

4164۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِ[1] فَافْعَلْ[2] مَا شِئْتَ

حضرت ابومسعود نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سے نبوت کا آغاز ہوا ہے تب سے لوگوں نے کلام نبوت میں سے جو پایا ہے وہ یہ ہے کہ جب تجھ میں حیاء نہ رہے تو پھر وہی کر جو تو چاہے۔ (یعنی ہر شریعت میں حیاء پر عمل واجب رہا ہے اور کسی دور میں بھی یہ حکم منسوخ نہیں ہوا۔ اور در حقیقت حیاء ہی وہ قوت ہے جو انسان کو اصول و ضوابط کا پابند کرتی ہے اور ایک دوسرے کے مرتبہ اور شان کی پہچان کراتی ہے اور اسی کے سبب ایک دوسرے کی عزت و تکریم کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اگر یہ باقی نہ رہے تو پھر انسانی حدوں کو پھلانگنے میں دیر نہیں لگتی اور کوئی شے راہ کی رکاوٹ نہیں بن سکتی)۔

1۔ دیگر نسخوں میں لَمْ تَسْتَحْيِ ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں فافعل کے بجائے فَاصْنَعْ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ (حسن خلق کا بیان)

4165۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللَّهُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلا شبہ مومن اپنے حسن اخلاق کے ساتھ ہمیشہ روزہ رکھنے والے کے درجہ کو پالیتا ہے۔

فائدہ: ۔ حسن سیرت وکردار بندۂ مومن کا زیور ہے، دنیا میں انسان کامل کی شناخت ہے اور آخرت میں رب العالمین کے حضور ذریعہ قرب ہے۔ رب کریم ہمیں اس زیور سے مزین وآراستہ فرمائے۔ آمین۔

4166۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا ح وحَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً الْكَيْخَارَانِيَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ عَطَاءُ بْنُ يَعْقُوبَ وَهُوَ خَالُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ يُقَالُ كَيْخَارَانِيٌّ وَكَوْخَارَانِيٌّ(1)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میزان عدل میں حسن اخلاق سے زیادہ بھاری اور وزنی کوئی شے نہ ہوگی۔ ابوالولید نے کہا: میں نے عطاء کیخارانی سے سنا ہے کہ ابوداؤد نے کہا ہے: وہ عطاء بن یعقوب ہیں جو ابراہیم بن نافع کے ماموں ہیں۔ انہیں کیخارانی اور کوخارانی کہا جاتا ہے۔

فائدہ: ۔ القاموس میں ہے کہ کیخاران یمن میں ایک قصبہ ہے جہاں کے عطاء بن یعقوب رہنے والے ہیں اس واسطے کیخارانی کہلاتے ہیں اور معجم البلدان میں ہے کہ یہ فارس میں ایک قصبے کا نام ہے۔ واللہ اعلم۔

4167۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَعْبٍ أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کی اطراف میں اس کے لیے گھر کا ضامن ہوں جس نے جھگڑا فساد چھوڑ دیا، اگرچہ وہ حق پر ہو اور جنت کے وسط میں اس کے لیے گھر کا ضامن ہوں جس نے جھوٹ بولنا ترک کردیا، اگرچہ وہ مزاح میں ہو اور جنت اعلیٰ میں اس کے لیے گھر کا ضامن ہوں جس نے اپنے اخلاق کو حسین اور خوبصورت بنالیا۔

4168۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ

1۔ قال ابوداؤد الخ حرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيظُ الْفَظُّ

حضرت حارثہ ابن وہب نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اکھڑ مزاج، بداخلاق اور غرور وتکبر کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الرِّفْعَةِ فِي الْأُمُورِ (اس کا بیان کہ معاملات میں تعلی مکروہ ہے)

4169۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَابَقَهَا فَسَبَقَهَا الْأَعْرَابِيُّ فَكَأَنَّ ذَلِكَ شَقَّ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ عضباء (حضور نبی کریم ﷺ کی ناقہ کا نام ہے) سے دوڑ میں کوئی اونٹ آگے نہ بڑھ سکتا تھا۔ ایک دفعہ ایک اعرابی اپنے کم عمر اونٹ پر بیٹھ کر آیا اور اس نے عضباء سے دوڑ کے مقابلے کی ٹھانی اور پھر اعرابی اس سے آگے نکل گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پر یہ امر شاق گزرا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ دنیا میں سے جس شے کو بلند کرے پھر اسے پست کردے۔

نفیلی، زہیر، حمید نے انس سے یہی واقعہ حضور نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں سے کوئی شے بلند نہ ہو مگر یہ کہ وہ اسے پست کردے۔

فائدہ: مقصود یہ بتانا ہے کہ دنیا میں کسی شے کو ایک حال پر دوام نہیں۔ تغیر وتبدل، بلندی وپستی، عظمت وذلت ہر قسم کے حالات اس پر وارد ہوتے رہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی کوئی شے ایسی نہیں جو فخر ومباہات کے لائق ہو۔ اس لیے آدمی کو چاہیے کہ وہ رب العالمین کے انعامات اور عزت وشرف پر اس کا شاکر بندہ بن کر رہے اور اگر حالات مشقت آمیز ہو جائیں تو پھر صابر بن کر زندگی گزارے۔ کبھی بھی مایوس اور ناامید نہ ہو۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّمَادُحِ (اس کا بیان کہ خوشامد مکروہ اور ناپسندیدہ ہے)

4170۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَأَثْنَى عَلَى عُثْمَانَ فِي وَجْهِهِ فَأَخَذَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ تُرَابًا فَحَثَا فِي وَجْهِهِ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا لَقِيتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ

ہمام نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عثمان کے سامنے اس کی تعریف کی تو حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے مٹی اٹھائی اور اس کے چہرے پر پھینک دی اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم خوشامد کرنے والوں سے ملو تو ان کے چہروں پر خاک ڈالو۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

4171۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَثْنَى عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ إِذَا مَدَحَ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَحْسِبُهُ كَمَا يُرِيدُ أَنْ يَقُولَ وَلَا أُزَكِّيهِ عَلَى اللَّهِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی کی تعریف کی۔ تو آپ نے اسے فرمایا: تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی ہے۔ آپ نے یہ تین بار فرمایا۔ پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی بالضرور اپنے ساتھی کی تعریف کرے تو اسے یہ کہنا چاہیے کہ اسے اسی طرح گمان کرتا ہوں جیسے وہ کہنا چاہتا ہے۔ لیکن میں اسے اللہ تعالیٰ کے نزدیک پاکیزہ قرار نہیں دیتا (یعنی مجھے یہ اعتماد نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اسی طرح اچھا اور پاکیزہ آدمی ہے جیسا کہ یہاں ظاہر اوہ ہے۔ مناسب یہ ہوتا ہے کہ کسی کے منہ پر اس کی ایسی تعریف نہ کی جائے جو اسے فخر اور تکبر میں ڈال دے، البتہ کسی کے جذبات کو مزید مہمیز لگانے کے لیے پورے اخلاص کے ساتھ اس کی خدمات کا اعتراف کرنا اور اچھے لفظوں میں اس کا ذکر اس حکم میں داخل نہیں)۔

4172۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ أَبِي انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا بِقَوْلِكُمْ أَوْ بَعْضِ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ

حضرت مطرف نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے کہا: میں بنی عامر کے وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف چل کر گیا۔ تو ہم نے کہا: آپ ہمارے سردار ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سید (سردار) تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ ہم نے پھر کہا: آپ فضیلت کے اعتبار سے ہم سے افضل ہیں اور رتبہ و درجہ کے اعتبار سے ہم سے عظیم تر ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے دین اور ملت کے مطابق ہی کل یا بعض قول کہو (یعنی نبی یا رسول اللہ کے القاب سے پکارو) اور شیطان تمہیں وکیل ہی نہ بنالے (یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہارے منہ سے ایسے کلمات کہلوا دے جو خالق کی شان کے مطابق ہیں اور مخلوق کی شان سے برتر ہیں)۔

فائدہ:۔ علامہ خطابی نے بیان کیا ہے کہ سیادت حقیقۃً تو خالصۃً اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور ساری مخلوق اس کے بندے اور غلام ہیں اور مخلوق میں سے کسی کی جانب بھی سید (سردار) ہونے کی نسبت مجازی ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان انا سید ولد آدم ولا فخر۔ لیکن چونکہ وہ لوگ اسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے، اس لیے آپ نے انہیں سید کہنے سے منع فرمادیا تاکہ وہ یہ گمان نہ کرنے لگیں کہ شاید نبوت کے سبب حاصل ہونے والی سیادت بھی دیگر اسباب دنیا کے ساتھ حاصل ہونے والی سیادت کی طرح ہے۔ (بذل ص62 ج19)

بَابٌ فِي الرِّفْقِ (نرمی کرنے کا بیان)

4173۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور وہ نرمی کو ہی پسند کرتا ہے اور وہ نرمی کے ساتھ وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو وہ سختی پر عطا نہیں فرماتا۔

4174۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالُوا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَدَاوَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَبْدُو إِلَى هَذِهِ التِّلَاعِ وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِي يَا عَائِشَةُ ارْفُقِي فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي حَدِيثِهِ مُحَرَّمَةٌ يَعْنِي لَمْ تُرْكَبْ

مقدام بن شریح نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جنگل کی طرف نکلنے کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ان کھائیوں اور نالوں تک جنگل کی طرف جاتے تھے۔ بے شک آپ ﷺ نے ایک بار جنگل کی طرف جانے کا ارادہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے صدقے کے اونٹوں میں سے میری طرف ایک ایسی ناقہ بھیجی جس پر سواری نہ کی گئی تھی اور آپ نے مجھے فرمایا: اے عائشہ! تم نرمی کرنا کیونکہ نرمی بھی کسی شے میں نہیں ہوتی مگر وہ اس کے لیے زینت اور حسن ہوتی ہے۔ اور جب بھی کسی شے سے نرمی کو نکال لیا جائے تو وہ اس کے لیے عیب ہوتی ہے (یعنی نرمی کا ہونا زینت ہے اور نہ ہونا عیب ہے)۔ ابن صباح نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ محرمہ کا معنی ہے جس پر سواری نہ کی جائے۔

4175۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّهُ

حضرت جریر نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے نرمی سے محروم رکھا گیا (گویا) اسے ہر قسم کی خیر و بھلائی سے محروم رکھا گیا۔

فائدہ: ۔ ان روایات میں یہ ترغیب دی جارہی ہے کہ آدمی کو اپنے معاملات معاشرت سدھارنے کے لیے اور ان میں حسن و خوبی لانے کے لیے اپنے رویے میں نرمی لانا زیادہ موزوں اور مناسب ہے۔ کیونکہ نرمی کے ساتھ دلوں کو مسخر اور فتح کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ سختی کے ساتھ ایسا ممکن نہیں۔ لیکن یہ مفہوم قطعاً نہیں کہ سختی بالکل ممنوع ہے۔ کیونکہ ہر ایک کا محل اپنا اپنا ہے اور اپنے اپنے محل پر دونوں رویے ہی حسین ہیں بشرطیکہ حدود سے تجاوز نہ ہو۔

4176۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَقَدْ سَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ

سلیمان الاعمش نے مالک بن حارث سے بیان کیا ہے کہ اعمش نے کہا ہے: میں نے انہیں مصعب بن سعد سے ذکر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا۔ اعمش نے کہا: میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ یہ حضور نبی مکرم ﷺ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا: ہر کام میں جلدی نہ کرنا (بہتر اور مفید ہے) سوائے عمل آخرت کے (کہ اس میں آدمی کو قطعاً تاخیر نہ کرنی چاہیے)۔

بَابٌ فِي شُكْرِ الْمَعْرُوفِ (نیکی اور احسان کا شکر ادا کرنے کا بیان)

4177۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَشْكُرُ اللهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا۔

4178۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْمُهَاجِرِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَتِ الْأَنْصَارُ بِالْأَجْرِ كُلِّهِ قَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ انصار سارے کا سارا اجر لے گئے۔ تو آپ نے فرمایا: نہیں، جب تک تم اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا کرتے رہے اور ان کی تعریف کرتے رہے (یعنی اس صورت میں تمہیں بھی اجر ملے گا اور انہیں بھی)۔

4179۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ شُرَحْبِيلُ يَعْنِي رَجُلًا مِنْ قَوْمِي كَأَنَّهُمْ كَرِهُوهُ فَلَمْ يُسَمُّوهُ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے کوئی شے عطا کی گئی اور وہ (مال میں) خوشحالی اور غنا پائے، تو اسے چاہیے کہ وہ اس کا بدلہ دے اور اگر وہ اس کی وسعت نہ پائے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ اس کے بدلے تعریفی کلمات کہے۔ پس جس نے اس کے عوض تعریف کی، تحقیق اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے اسے چھپا لیا، تحقیق اس نے (نعمت کی) ناشکری کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے یحییٰ بن ایوب نے عمارہ بن غزویہ عن شرحبیل عن جابر کی سند سے بھی روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ رجل من قومی سے مراد شرحبیل ہے جسے لوگوں نے ناپسند کیا اور اس کا نام ذکر نہ کیا اور یہ کہہ دیا: "رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي"۔

4180۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أُبْلِيَ بَلَاءً فَذَكَرَهُ فَقَدْ شَكَرَهُ وَإِنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ

1۔ قال ابوداؤد وھو شرحبیل الخ حرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس آدمی کو کوئی شے عطا کی گئی اور اس نے (بطور مدح) اس کا ذکر کیا، تو اس نے اس کا شکر ادا کیا اور اگر اس نے اسے چھپائے رکھا (اور اس کا اظہار نہ کیا) تو اس نے اس کی ناشکری کی۔

فائدہ: مذکورہ روایات سے یہ معلوم ہوا کہ رب العالمین کی عطا کردہ کسی بھی نعمت پر اظہار مسرت کرنا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنا یہ فی الحقیقت اس نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔ تو پھر اگر یہ کہہ دیا جائے کہ ساری کائنات میں سب سے عظیم نعمت رب العالمین کا پیارا محبوب نبی مکرم ﷺ ہے تو اگر ان کی تشریف آوری پر محافل سجا کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اس نعمت کی عظمت وشان بیان کی جائے تو اس میں کون سا مضائقہ ہے؟ کیا اسے شکر نہیں کہا جائے گا؟ واللہ اعلم۔

بَابٌ فِي الْجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ (راستوں میں بیٹھنے کا بیان)

4181۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا بُدَّ لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَإِرْشَادُ السَّبِيلِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيثُوا الْمَلْهُوفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہمارے لیے اپنی مجالس میں راستوں کے اندر بیٹھنا ضروری ہے کیونکہ انہی میں باہم گفتگو کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم انکار کرتے ہو (یعنی تمہارے لیے اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں) تو پھر تم راستے کا حق ادا کرو۔ صحابہ نے عرض کی: راستے کا حق کیا ہے؟ یارسول اللہ! ﷺ۔ آپ نے فرمایا: آنکھ کو نیچے رکھنا (تا کہ یہ کسی غیر محرم پر نہ پڑے) تکلیف دہ شے کو ہٹا دینا (یعنی اگر کوئی کانٹا وغیرہ پڑا ہو تو اسے اٹھا لینا)، سلام کا جواب دینا (یعنی اگر کوئی گزرنے والا السلام کہے تو اس کا جواب دینا)، نیکی اور خیر کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

مسدد، بشر بن المفضل، عبدالرحمن بن اسحاق نے سعید مقبری عن ابی ہریرہ عن النبی ﷺ کی سند سے یہی قصہ بیان کیا ہے اور اس میں بھی ہے: ''اور راستے کی رہنمائی کرنا'' (یعنی اگر کوئی بھولا ہوا مسافر راستہ پوچھے تو اس کی رہنمائی کرنا)۔

حسن بن عیسیٰ نیشاپوری، ابن المبارک، جریر بن حازم نے اسحاق بن سوید عن ابن حجیر العدوی کی سند سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ قصہ روایت کیا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے اور اس میں کہا ہے: ''یہ کہ تم مظلوم اور مصیبت زدہ کی مدد کرو اور راستہ بھٹکنے والے کی رہنمائی کرو۔ (کتنی حسین روایات ہیں اور خوبصورت تربیت کا اہتمام ہے دین اسلام کے پیروکاروں کے لیے اپنے دین اسلام کی جانب سے۔ کاش! امت مسلمہ انہیں اپنا لیتی اور انہیں اپنے اندر راسخ کر لیتی تو یقیناً معاشرے میں فساد اور بگاڑ نہ پیدا ہوتا)۔

4182۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بِنِ الطَّبَّاعِ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَائَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّ فُلَانٍ اجْلِسِي فِي أَيِّ نَوَاحِي السِّكَكِ شِئْتِ حَتَّى أَجْلِسَ إِلَيْكِ قَالَ فَجَلَسَتْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهَا حَتَّى قَضَتْ حَاجَتَهَا لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ عِيسَى حَتَّى قَضَتْ حَاجَتَهَا وَقَالَ كَثِيرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ بِمَعْنَاهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ مجھے آپ سے کچھ کام ہے؟ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: اے فلاں کی ماں! گلی کی کسی طرف میں بیٹھ جا جہاں تو چاہے۔ یہاں تک کہ میں تیرے پاس بیٹھ کر تیری بات سنوں گا۔ پس وہ بیٹھ گئی۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ بھی اس کے پاس بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ اس نے اپنا کام پورا کر لیا۔

ابن عیسیٰ نے ''حتی قضت حاجتھا'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

کثیر نے حمید سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ ہمیں عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ نے ثابت سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت حاضر ہوئی۔ اس کی عقل میں کچھ کمزوری اور ضعف تھا۔ آگے مذکورہ روایت کی طرح بیان کر دیا۔

فائدہ:۔ کتنا کریم ہے وہ آقا جس کے ہم امتی ہیں کہ سید الانبیاء ہو کر ایک ضعیف العقل عورت کی حاجت پوری کرنے کے لیے راستے میں ہی تشریف فرما ہو کر پوری توجہ سے بات سنتا ہے اور اس کا حل فرماتا ہے۔ جبکہ عام معاشرے میں چھوٹے سے رتبے والا آدمی بھی کسی عام انسان سے بات تک کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ آؤ اپنے کریم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت اور طرز معاشرت کو اپنا لو۔

بَابٌ فِي سَعَةِ الْمَجْلِسِ (مجالس کے کشادہ اور وسیع ہونے کا بیان)

4183۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیٹھنے کے لیے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اچھی اور عمدہ جگہیں وہ ہیں جو وسیع اور کھلی ہوں (کیونکہ اگر جگہیں تنگ ہوں تو لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ کندھوں کو پھلانگتے ہیں جو باعث مشقت ہوتا ہے۔ واللہ اعلم)۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ سند میں راوی عبدالرحمن بن عمرو بن ابی عمرہ انصاری ہیں۔

بَابٌ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ (سائے اور دھوپ کے درمیان بیٹھنے کا بیان)

4184۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الشَّمْسِ وَقَالَ مَخْلَدٌ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ وَصَارَ[1] بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ

محمد بن منکدر نے بیان کیا ہے کہ مجھے اس نے بیان کیا جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دھوپ میں ہو۔ اور مخلد کی روایت میں ہے کہ جو کوئی سائے میں ہو۔ پھر اس سے سایہ دور ہو جائے اور اس کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو اور کچھ حصہ سائے میں ہو تو اسے چاہیے کہ وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہو (یعنی سارا دھوپ میں بیٹھے یا سارا سائے میں)۔

4185۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَامَ فِي الشَّمْسِ فَأَمَرَ بِهِ فَحُوِّلَ إِلَى الظِّلِّ

حضرت قیس نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ آئے اور رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو وہ دھوپ میں ہی کھڑے ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا تو وہ سائے کی طرف پھر گئے۔

بَابٌ فِي التَّحَلُّقِ (حلقہ بنانے کا بیان)

4186۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُسَيَّبُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَهُمْ حِلَقٌ فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا قَالَ كَأَنَّهُ يُحِبُّ الْجَمَاعَةَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور وہ کئی حلقوں میں منقسم ہو کر بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہے مجھے کہ میں تمہیں جدا جدا (یعنی متفرق) دیکھ رہا ہوں۔

واصل بن عبدالاعلیٰ نے ابن فضیل سے اور انہوں نے اعمش سے اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ گویا آپ ﷺ جماعت کو پسند فرماتے تھے۔

4187۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَكَانِيُّ وَهَنَّادٌ أَنَّ شَرِيكًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا

1۔ ایک نسخہ میں فَيَصَارَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آتے تھے تو ہم میں سے ہر کوئی اسی جگہ بیٹھ جاتا جہاں آخر میں جگہ ملتی (اور کوئی بھی لوگوں کے کندھے پھلانگ کر آگے جانے کی کوشش نہ کرتا)۔

بَابٌ فِي الْجُلُوسِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ (حلقہ کے درمیان بیٹھنے کا بیان)

4188۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حلقہ کے درمیان بیٹھنے والے پر لعنت کی ہے۔ (فتح الودود میں ہے کہ چونکہ درمیان میں بیٹھنے والا بعض لوگوں کی طرف پیٹھ کرتا ہے جس کے سبب وہ سب وشتم اور لعنت کا مستحق ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے آتا ہے اور لوگوں کے لیے باعث اذیت بنتا ہے)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُومُ لِلرَّجُلِ مِنْ مَجْلِسِهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کے لیے مجلس سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے

4189۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ مَوْلَى آلِ أَبِي بُرْدَةَ[1] عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَنَا أَبُو بَكْرَةَ فِي شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهُ

حضرت سعید بن ابی الحسن نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس ایک شہادت دینے کے لیے آئے، تو ایک آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تو انہوں نے اس کی جگہ بیٹھنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: بے شک حضور نبی مکرم ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے اور حضور نبی مکرم ﷺ نے اس سے بھی منع کیا ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ ایسے آدمی کے کپڑے سے صاف کرے جس نے اسے کپڑا پیش نہ کیا ہو (کیونکہ بلا اجازت اس کا یہ عمل دوسرے کے لیے باعث ضرر ہوگا)۔

4190۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْخَصِيبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ[2] فَذَهَبَ لِيَجْلِسَ فِيهِ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْخَصِيبِ اسْمُهُ زِيَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ابو الخصیب نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، تو ایک آدمی اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا اور جانے لگا، تاکہ وہ آدمی اس کی جگہ بیٹھ جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے منع فرما دیا (یا آنے والے کو وہاں بیٹھنے یا جانے والے کو وہاں سے اٹھنے سے منع فرمایا۔ یہ دونوں احتمال موجود ہیں)۔

1۔ دیگر نسخوں میں مولًی لآلِ أَبِي بُرْدَةَ ہے۔
2۔ دیگر نسخوں میں عن مجلسہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابوداؤد نے کہا ہے کہ الخصیب کا نام زیاد بن عبد الرحمن ہے۔

بَاب مَنْ يُؤْمَرُ أَنْ يُجَالِسَ (اس کا بیان کہ کس کی مجالست اور صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا جائے)

4191- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ شَيْءٌ أَصَابَكَ مِنْ رِيحِهِ وَمَثَلُ جَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِيرِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْ سَوَادِهِ أَصَابَكَ مِنْ دُخَانِهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح وحَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْكَلَامِ الْأَوَّلِ إِلَى قَوْلِهِ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ مَثَلَ جَلِيسِ الصَّالِحِ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَزْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا بندۂ مومن جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ترنج کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے اور اس کا ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے اور ایسے مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا، کھجور کی طرح ہے کہ اس کا ذائقہ اچھا ہوتا ہے اور اس کی خوشبو نہیں ہوتی اور ایسا فاسق و فاجر انسان جو قرآن کریم پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے اور اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور ایسا فاسق و فاجر انسان جو قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی مثال تُمّے کی طرح ہے جس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور اس کی بو نہیں ہوتی، اور صالح ہم نشین کی مثال مشک والے (عطر فروش) کی طرح ہے کہ اگر اس کی طرف سے تجھے کوئی شے نہ ملی تو اس کی خوشبو تجھے ضرور پہنچے گی اور برے ہم نشین کی مثال پھونکنی والے (لوہار) کی طرح ہے۔ اگر تجھے اس کی سیاہی نہ لگی تو اس کا دھواں تو تجھے ضرور پہنچے گا۔

مسدد، یحییٰ دوسری سند ابن معاذ، معاذ اور شعبہ نے قتادہ عن ابی موسیٰ عن النبی ﷺ کی سند سے اس پہلے کلام کی طرح روایت کیا ہے: اس قول تک کہ اس کا ذائقہ کڑوا ہے اور پھر ابن معاذ نے یہ زائد ذکر کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم گفتگو کرتے تھے کہ اچھے اور نیک ہم نشین کی مثال۔ آگے پہلی حدیث کی طرح ہی ہے۔

عبداللہ بن صباح العطار، سعد بن عامر نے شبیل بن عزرہ عن انس بن مالک عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اچھے اور نیک ہم نشین کی مثال۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

4192- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ

حضرت ابوسعید نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تو مومن کے سوا کسی کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مصاحبت اور سنگت اختیار نہ کر اور چاہیے کہ تیرا کھانا سوائے متقی اور پرہیزگار کے کوئی نہ کھائے۔

فائدہ:۔ بالیقین اگر دوستی اور سنگت کسی ایسے بندۂ مومن کے ساتھ ہوگی جس کا ایمان کامل ہوگا تو ایسا تعلق دنیا اور آخرت دونوں میں نفع بخش ہوگا اور یہ سنگت باقی رہنے والی ہوگی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے: اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ اسی طرح اگر کھانا باہمی محبت اور بھائی چارے کا ہے یعنی دعوت ہے تو وہ مومنین کو ہی کھلانا چاہیے۔ ہاں اگر ضرورت اور حاجت کے لیے کھانا دیا جائے تو پھر حکم عام ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا کیونکہ یہ حکم مومنین کے ساتھ مختص نہیں۔

4193۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے (یعنی ہر آدمی میں اپنے دوست کی صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ اگر اس کا کردار اور عادات واطوار اچھے ہوں گے تو بالیقین اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ بصورت دیگر جیسا کردار ہوگا ویسا ہی اثر ہوگا۔ اس لیے پہلے غور کر لینا چاہیے تاکہ دوستی دنیا اور آخرت میں کام آسکے)۔

4194۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ ارواح مختلف گروہوں اور لشکروں کی صورت میں اکٹھی تھیں۔ پس ان میں سے جو باہم متعارف تھیں وہ دنیا میں بھی محبت کرتے ہیں اور جو باہم متعارف نہ تھیں وہ یہاں بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں (اور دور ہی رہتے ہیں)۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْمِرَاءِ (جھگڑے فساد کے مکروہ ہونے کا بیان)

4195۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو بعض امور کے لیے بھیجتے تو آپ ﷺ انہیں فرماتے: تم (لوگوں کو) بشارت اور خوشخبری سناؤ اور انہیں متنفر نہ کرو۔ ان کے لیے آسانیاں پیدا کرو اور انہیں تنگ نہ کرو (یعنی وعظ ونصیحت کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مومنین کی طاعت وعبادت کی قبولیت کی بشارتیں سناؤ اور انہیں خوفزدہ کر کے رحمت سے مایوس اور ناامید نہ کرو اور احکام اسلام کی پیروی میں سہولت اور آسانی کو پیش نظر رکھو نہ کہ تنگی اور کلفت کو۔ کیونکہ رب کریم کا فرمان ہے: یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔

4196۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَائِدِ السَّائِبِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنِ السَّائِبِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيَّ وَيَذْكُرُونِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا أَعْلَمُكُمْ يَعْنِي بِهِ قُلْتُ صَدَقْتَ بِأَبِي أَنْتَ(1) وَأُمِّي كُنْتَ شَرِيكِي فَنِعْمَ الشَّرِيكُ كُنْتَ لَا تُدَارِي وَلَا تُمَارِي

حضرت سائب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو لوگ میری تعریفیں کرنے لگے اور میرا ذکر کرنے لگے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری نسبت اس کے بارے زیادہ اور بہتر جانتا ہوں۔ تو میں نے عرض کی: آپ نے سچ فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ میرے شریک تھے اور کتنے اچھے شریک تھے کہ نہ آپ کوئی مخالفت کرتے تھے اور نہ ہی کوئی جھگڑا فساد کرتے تھے۔

بَابُ الْهَدْيِ فِي الْكَلَامِ (طریقہ کلام کا بیان)

4197۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ

عمر بن عبدالعزیز نے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب گفتگو کرنے بیٹھتے تھے تو اکثر آپ اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے تھے۔

فائدہ:۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ کا مقصود اصلی آسمان سے نازل ہونے والی آیات طیبات اور دیگر احکام لوگوں تک پہنچانا تھا اس لیے آپ گفتگو میں اکثر اوقات آسمان پر نظر ڈالتے تا کہ مقصود اصلی کا تصور ہمہ وقت ذہن میں باقی رہے اور کبھی بھی غفلت نہ ہونے پائے۔ گویا اس میں یہ درس ہے کہ بندۂ مومن کو بھی کسی حال میں اپنے مقصد حیات سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

4198۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ كَانَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَرْتِيلٌ أَوْ تَرْسِيلٌ

مسعر نے بیان کیا ہے کہ میں نے مسجد میں ایک شیخ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کلام میں ترتیل یا ترسیل تھی (یعنی آپ ٹھہر ٹھہر کر ہر لفظ الگ الگ کر کے بولتے تھے اور کسی بھی سامع کو سمجھنے میں ذرا دقت نہ ہوتی تھی)۔

4199۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے الفاظ دوران گفتگو بالکل الگ الگ ہوتے تھے اور جو بھی اسے سنتا تھا وہ اسے سمجھ جاتا تھا۔

4200۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ زَعَمَ الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

1۔ ایک نسخہ میں انت نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ[1] فَهُوَ أَجْذَمُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يُونُسُ وَعَقِيلٌ وَشُعَيْبٌ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ کلام جس کا آغاز الحمد للہ سے نہ کیا جائے وہ ابتر (بے برکت) ہے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے یونس، عقیل، شعیب اور سعید بن عبدالعزیز نے زہری سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْخُطْبَةِ (خطبہ کا بیان)

4201۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ خطبہ جس میں تشہد اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ نہ ہو، تو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی مثل ہے۔

بَابٌ فِي تَنْزِيلِ النَّاسِ مَنَازِلَهُمْ (لوگوں کو ان کے مراتب اور درجات پر رکھنے کا بیان)

4202۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ الْيَمَانِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ أَنَّ عَائِشَةَ مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَأَعْطَتْهُ كِسْرَةً وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَهَيْئَةٌ فَأَقْعَدَتْهُ فَأَكَلَ فَقِيلَ لَهَا فِي ذَلِكَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ يَحْيَى مُخْتَصَرٌ قَالَ أَبُو دَاوُد مَيْمُونٌ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ

میمون بن ابی شبیب سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے ایک سائل گزرا، تو آپ نے اسے روٹی کا ایک ٹکڑا عطا فرمایا اور پھر ایک اور آدمی آپ کے پاس سے گزرا جو اچھے کپڑے پہنے ہوئے اور اچھی حالت میں تھا تو آپ نے اسے بٹھایا اور اس نے کھانا کھایا۔ تب اس کے بارے میں آپ سے پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو ان کے مراتب پر رکھو۔ (یعنی ان کے مراتب اور درجات کے مطابق ان سے سلوک کرو)۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یحییٰ کی حدیث مختصر ہے اور میمون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔

4203۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُمْرَانَ أَخْبَرَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي كِنَانَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ

1۔ دیگر نسخوں میں بحمد اللہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک بوڑھے مسلمان کی عزت و توقیر کرنا، حافظ اور قاری قرآن کی عزت و توقیر کرنا جو کہ نہ اس میں غلو کرنے والا ہو (یعنی حروف کی ادائیگی میں حد سے تجاوز کرنے والا ہو) اور نہ ہی دور رہنے والا (یعنی تلاوت قرآن کو چھوڑنے والا) ہو اور عدل و انصاف کرنے والے حکمران کی عزت و توقیر کرنا اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی کے بیان میں سے ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا

ایسے آدمی کا بیان جو دو آدمیوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے بیٹھ جائے

4204۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْلَسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا

ابن عبدہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہیں بیٹھنا چاہیے (کیونکہ اس طرح کرنا ان دونوں کو اذیت اور مشقت میں مبتلا کرنے کے مترادف ہے اور کسی کو اذیت دینا قطعاً جائز نہیں)۔

4205۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر دخل اندازی کرے۔

بَابٌ فِي جُلُوسِ الرَّجُلِ (آدمی کے بیٹھنے کی حالت کا بیان)

4206۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ احْتَبَى بِيَدِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ شَيْخٌ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ

ربیح بن عبدالرحمن نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھتے تو اپنے ہاتھوں کے ساتھ حالت احتباء میں بیٹھتے۔ (حالت احتباء یہ ہے کہ آدمی گھٹنوں کو کھڑا کر کے سرین کے بل بیٹھے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں پر حلقہ بنالے۔ یا پھر چادر پیٹھ کے پیچھے سے گزار کر اس کی دونوں طرفوں کو گھٹنوں پر باندھ لے)۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ابراہیم شیخ منکر الحدیث ہے۔

4207۔ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ وَدُحَيْبَةُ ابْنَتَا عُلَيْبَةَ قَالَ مُوسَى بِنْتُ حَرْمَلَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جَدَّةَ أَبِيهِمَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْمُخْتَشِعَ وَقَالَ مُوسَى الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ

عبداللہ بن حسان عنبری نے بیان کیا ہے کہ مجھے میری دو دادیوں صفیہ اور دحیبہ جو کہ علیبہ کی بیٹیاں ہیں، انہوں نے بتایا کہ موسیٰ بنت حرملہ نے کہا اور یہ دونوں قیلہ بنت مخرمہ کی ربیبہ (زیر پرورش) رہی ہیں اور یہ ان دونوں کے باپ کی دادی تھی۔ اس نے ان دونوں کو بتایا کہ اس نے حضور نبی مکرم ﷺ کو حالت قرفصاء (ہاتھوں کے ساتھ حلقہ بنا کر احتباء کی حالت میں بیٹھنا) میں بیٹھے ہوئے دیکھا اور جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹھنے کی حالت میں اتنا خشوع اور عاجزی کرتے ہوئے دیکھا تو رعب اور خوف کی وجہ سے میں کانپ گئی۔

بَابٌ فِي الْجِلْسَةِ الْمَكْرُوهَةِ (بیٹھنے کی ناپسندیدہ حالت کا بیان)

4208۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا جَالِسٌ هَكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلَى أَلْيَةِ يَدِي فَقَالَ أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

عمرو بن شرید نے اپنے باپ شرید بن سوید سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا میں اپنا بایاں ہاتھ اپنی پشت کے پیچھے رکھے ہوئے تھا اور میں اپنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو ان لوگوں کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا ہوا ہے جن پر غضب ہوا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ (عشاء کے بعد قصہ گوئی سے ممانعت کا بیان)

4209۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے پہلے سونے سے اور عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے سے منع فرماتے تھے (کیونکہ پہلی صورت میں عشاء کی نماز سے غفلت ہے اور دوسری صورت میں صبح کی نماز میں تاخیر کا اندیشہ ہے)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ مُتَرَبِّعًا (ایسے آدمی کا بیان جو چارزانو بیٹھتا ہے)

4210۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو آپ ﷺ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر ہی چارزانو ہو کر بیٹھ جاتے، یہاں تک کہ سورج خوب اچھی طرح روشن ہو جاتا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي التَّنَاجِي (باہم سرگوشی کرنے کا بیان)

4211۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَنْتَجِي اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ[1] فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَأَرْبَعَةٌ قَالَ لَا يَضُرُّكَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں کیونکہ یہ اسے پریشان اور غمزدہ کردے گی۔ (یعنی اس کے ذہن میں یہ خیال آنے لگے گا کہ مجھے قابل اعتماد نہیں سمجھا گیا۔ یا پھر یہ سرگوشی میرے خلاف مجھے نقصان پہنچانے کے لیے ہے۔ نتیجۃً باہمی نفرت پیدا ہو جائے گی)۔

مسدد، عیسیٰ بن یونس، اعمش نے ابوصالح سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی کی مثل ارشاد فرمایا۔ ابوصالح نے کہا: تو میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: چار کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: چار تیرے لیے نقصان دہ نہیں (کیونکہ چوتھے کی موجودگی میں تیسرے کے ذہن میں مذکورہ خیالات کے آنے کا امکان نہیں)۔

بَابٌ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ

اس کا بیان کہ جب کوئی آدمی اپنی نشست سے اٹھ کر پھر واپس لوٹ آئے

4212۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَالِسًا وَعِنْدَهُ غُلَامٌ فَقَامَ ثُمَّ رَجَعَ فَحَدَّثَ أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی مجلس سے اٹھ جائے اور پھر واپس لوٹ آئے تو وہی اس نشست کا زیادہ حق دار ہے۔

4213۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ تَمَّامِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ كَعْبٍ الْإِيَادِيِّ قَالَ كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَأَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَيْهِ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُونَ

کعب الایادی نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اختلاف کرتا رہتا تھا۔ تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب تشریف فرما ہوتے تھے اور ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھتے تھے۔ پس آپ کھڑے ہوتے تو اگر واپس لوٹنے کا ارادہ فرماتے، تو اپنے نعلین مبارک اتار دیتے یا اپنی کوئی اور شے چھوڑ جاتے تو اس سے صحابہ کرام

1۔ دیگر نسخوں میں اثنان دون صاحبهما ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پہچان لیتے تھے (کہ آپ واپس تشریف لائیں گے)۔ چنانچہ وہ (اپنی حالت میں پرسکون) ٹھہرے رہتے تھے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَلَا يَذْكُرَ اللَّهَ

اس عمل کی ناپسندیدگی کا بیان کہ آدمی اپنی مجلس سے اٹھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے

4214۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ لَهُمْ[1] حَسْرَةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے رہنے کے بعد اٹھتے ہیں اور وہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے تو (گویا) وہ اس سے مردہ گدھے کی مثل اٹھے اور (قیامت کے دن) ان کیلئے حسرت ہوگی (کیونکہ کوئی مجلس بھی گفتگو کے اعتبار سے زوائد ونقصان سے خالی نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کا کفارہ ہوتا ہے)۔

4215۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی کسی جگہ بیٹھا رہا اور اس نے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے حسرت اور ندامت ہوگی اور جو کوئی لیٹنے کی جگہ لیٹا رہا اور اس نے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ندامت اور حسرت ہوگی۔ (مقصود یہ ہے کہ جہاں بھی انسان کسی کام میں مشغول ہو تو اسے تھوڑا یا زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے تاکہ کسی بھی دل میں انسان غافل نہ ہونے پائے۔ واللہ اعلم)

بَاب فِي كَفَّارَةِ الْمَجْلِسِ (مجلس کے کفارہ کا بیان)

4216۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُولُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ إِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بِنَحْوِ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

1۔ ایک نسخہ میں لھم کے بجائے علیھم ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: چند کلمات ہیں جنہیں کوئی آدمی بھی اپنی مجلس سے کھڑا ہونے کے وقت تین بار کہہ دیتا ہے تو انہیں اس کی طرف سے کفارہ بنا دیا جاتا ہے اور جو کوئی انہیں خیر اور ذکر کی مجلس میں کہتا ہے تو ان کے ساتھ اس کے لیے اسی پر اسی طرح مہر لگا دی جاتی ہے جیسا کہ صحیفہ (کتاب) پر مہر کے ساتھ مہر لگائی جاتی ہے (وہ کلمات یہ ہیں): ''سبحانك اللّٰهم وبحمدك لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك''۔

احمد بن صالح، ابن وہب نے بیان کیا ہے کہ عمرو نے روایت کیا اور مجھے اسی طرح عبدالرحمن بن ابی عمرو نے مقبری سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

4217۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى أَنَّ عَبْدَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَهُمْ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِأَخَرَةٍ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ لَتَقُولُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا مَضَى فَقَالَ كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو آپ آخر میں یہ کلمات کہتے تھے: ''سبحانك اللّٰهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك'' تو ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ اب جو کلمات کہتے ہیں آپ ماضی میں تو یہ کلمات نہ کہتے تھے۔ (آپ یہ کلمات کیوں کہتے ہیں؟) تو آپ نے فرمایا: مجلس میں جو (ناپسندیدہ) قول وفعل صادر ہو جاتا ہے یہ کلمات اس کا کفارہ ہیں۔ (یعنی رب العالمین ان کی برکت سے ناپسندیدہ قول وفعل کو معاف فرما دیتا ہے)۔

بَابٌ فِي رَفْعِ الْحَدِيثِ مِنَ الْمَجْلِسِ (مجلس کے دوران کسی کی شکایت کرنے کا بیان)

4218۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَنَسَبَهُ لَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حُسَيْنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ الْوَلِيدُ ابْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے اصحاب میں سے کوئی بھی کسی کے بارے مجھ تک کوئی شے نہ پہنچائے۔ (یعنی اس کا کوئی عیب اور شکوہ میرے سامنے بیان نہ کرے) کیونکہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں تم سے اس حال میں جاؤں کہ میرا سینہ (ہر ایک کے بارے کدورت سے) مکمل طور پر صاف اور پاک ہو۔

فائدہ:۔ اس حدیث طیبہ میں کسی بھی عظیم ہستی کے مشیران خاص کے لیے انتہائی اہم درس موجود ہے کہ ان کے فرائض میں یہ شامل ہے کہ وہ اپنی ہوس اور خواہش کی خاطر اپنے آقا کے ماتحت کام کرنے والے دیگر ساتھیوں کی شکایات بیان کر کے آقا کے سینے میں کدورت نہ بھر دیں اور اس طرح اسے اذیت میں مبتلا نہ کریں، بلکہ ایسا مثبت رویہ اپنائیں کہ اپنے آقا کا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سینہ اپنے جملہ افراد کے بارے میں مکمل طور پر صاف رہے۔

بَابٌ فِي الْحَذَرِ مِنَ النَّاسِ (لوگوں سے احتیاط اور پرہیز کرنے کا بیان)

4219۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيهِ ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْفَغْوَاءِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَنِي بِمَالٍ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ يَقْسِمُهُ فِي قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقَالَ الْتَمِسْ صَاحِبًا قَالَ فَجَاءَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ الْخُرُوجَ وَتَلْتَمِسُ صَاحِبًا قَالَ قُلْتُ أَجَلْ قَالَ فَأَنَا لَكَ صَاحِبٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قُلْتُ قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا قَالَ فَقَالَ مَنْ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ رضی اللہ عنہ قَالَ إِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمِهِ فَاحْذَرْهُ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ أَخُوكَ الْبِكْرِيُّ وَلَا تَأْمَنْهُ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَبْوَاءِ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ حَاجَةً إِلَى قَوْمِي بِوَدَّانَ فَتَلَبَّثْ لِي قُلْتُ رَاشِدًا فَلَمَّا وَلَّى ذَكَرْتُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَدَدْتُ عَلَى بَعِيرِي حَتَّى خَرَجْتُ أُوضِعُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَصَافِرِ إِذَا هُوَ يُعَارِضُنِي فِي رَهْطٍ قَالَ وَأَوْضَعْتُ فَسَبَقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي[1] قَدْ فُتُّهُ انْصَرَفُوا وَجَاءَنِي فَقَالَ كَانَتْ لِي إِلَى قَوْمِي حَاجَةٌ قَالَ قُلْتُ أَجَلْ وَمَضَيْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَدَفَعْتُ الْمَالَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ

عبداللہ بن عمرو بن الفغواء خزاعی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا اور آپ نے یہ ارادہ کیا کہ آپ مجھے ابوسفیان کی طرف کچھ مال دے کر بھیجیں تا کہ وہ اسے قریش مکہ میں تقسیم کر دے۔ یہ فتح مکہ کے بعد کی بات ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنا ساتھی تلاش کر لے۔ وہ فرماتے ہیں: پس میرے پاس عمرو بن امیہ ضمری آیا اور اس نے کہا: مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم یہاں سے نکلنے کا ارادہ رکھتے ہو اور کوئی ساتھی تلاش کر رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو اس نے کہا: پھر میں تمہارے ساتھ چلوں گا (میں سفر میں جانے کے لیے تیار ہوں)۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے ساتھی پا لیا ہے۔ تو آپ نے پوچھا: وہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: وہ عمرو بن امیہ ضمری ہے۔ تو آپ نے فرمایا: جب تو اس کی قوم کے شہروں کے قریب پہنچے تو پھر اس سے احتیاط کرنا کیونکہ کہنے والے نے کہا ہے: ''اپنے سگے بھائی سے بھی پر امن اور بے خوف نہ ہو''۔ پس ہم نکل پڑے۔ جب میں مقام ابواء پر پہنچا تو اس نے کہا: مجھے ودان (جگہ کا نام ہے) میں اپنی قوم کے ساتھ کچھ کام ہے تم میرے لیے یہاں ٹھہرنا (اور انتظار کرنا)۔ میں نے کہا: (ہاں جاؤ) سیدھی راہ چلنا۔ پس جب وہ چلا گیا تو مجھے حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان یاد آیا۔ تو میں نے (اپنا کجاوہ) اونٹ پر کسا اور اسے تیز دوڑاتے ہوئے نکل پڑا۔ یہاں تک کہ جب میں اصافر (یہ پہاڑ ہیں) میں پہنچا تب وہ (عمرو) ایک جماعت کے ہمراہ میرا راستہ روکنے کے لیے آ رہا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے اونٹ کو اور تیز کیا اور خوب آگے نکل گیا۔ پس جب اس نے مجھے دیکھا کہ میں آگے نکل چکا ہوں تو اس کے ساتھی واپس چلے گئے اور وہ میرے پاس آ گیا اور کہا: مجھے اپنی قوم میں کچھ کام نہ

1۔ دیگر نسخوں میں رآنی أن ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تھا۔ میں نے کہا: ہاں۔ پھر ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ آپہنچے اور میں نے مال ابوسفیان کے حوالے کر دیا۔

4220۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ مومن کو ایک بل سے دوبار نہیں ڈسا جاسکتا۔ (یعنی بندہ مومن ایک ہی مقام سے دوبار دھوکہ نہیں کھاتا)۔

فائدہ:۔ اس میں باہم معاملات کرنے کے اعتبار سے بندۂ مومن کی شان بیان کی جارہی ہے کہ اگر کسی معاملہ میں ایک بار اس سے دھوکہ ہو جائے تو دوبارہ وہ ایسے کام کے قریب بھی نہیں جاتا، چاہے اس کا معاملہ ایک فرد کی حیثیت سے ہو یا ایک قوم کی حیثیت سے۔ واللہ اعلم۔

بَابٌ فِي هَدْيِ الرَّجُلِ (چلنے کی کیفیت کا بیان)

4221۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَشَى كَأَنَّهُ يَتَوَكَّأُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب چلتے تھے (تو ایسے دکھائی دیتا تھا) گویا آپ آگے کی طرف جھکے ہوئے ہیں۔ (یعنی آپ کی چال میں بھی عجز وانکساری کا پہلو تھا۔ تکبر اور فخر کا کوئی شبہ تک نہ تھا)۔

4222۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ كَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَهْوِي فِي صَبُوبٍ

ابوالطفیل نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے (سعید کہتے ہیں) میں نے پوچھا: تم نے آپ ﷺ کو کس حال میں دیکھا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کا رنگ گندمی سفید تھا اور جب آپ چلتے تھے (تو ایسے لگتا تھا) گویا آپ (بلندی سے) نیچے کی جانب اتر رہے ہیں۔ (یعنی آپ ﷺ سامنے کی جانب جھک کر چلا کرتے تھے)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

لیٹنے کی حالت میں ایک ٹانگ دوسری پر رکھنے کا بیان

4223۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَضَعَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى زَادَ قُتَيْبَةُ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنی ایک ٹانگ دوسری پر رکھے یا اس پر بلند کرے۔ قتیبہ نے یہ الفاظ زائد ذکر کئے ہیں۔ ''درآنحالیکہ وہ اپنی پیٹھ کے بل چت لیٹا ہوا ہو''۔

فائدہ:۔ خطابی نے کہا ہے کہ یہ نہی ایسی صورت میں ہے جبکہ آدمی کا لباس اس طرز کا ہو جس سے اس کی شرمگاہ کھلنے کا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اندیشہ ہو اور اگر لباس محفوظ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

4224۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہما كَانَا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ

ابن شہاب نے عباد بن تمیم سے اور انہوں نے اپنے چچا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ قعنبی نے کہا ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو مسجد میں ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔

قعنبی نے مالک سے، انہوں نے ابن شہاب سے اور انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما اس طرح کرتے تھے۔

فائدہ:۔ مذکورہ دونوں روایات سے یہ معلوم ہوا کہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنا مطلقاً ممنوع نہیں ہے۔

بَابٌ فِي نَقْلِ الْحَدِيثِ (کسی کی بات دوسرے تک پہنچانے کا بیان)

4225۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی کسی سے کوئی بات کرے، پھر وہ (دائیں بائیں) کسی کی طرف متوجہ ہو (کہ کوئی اس کی بات سن تو نہیں رہا) تو وہ (بات) اس کے پاس امانت ہے۔ (یعنی وہ آدمی اس کے لیے امین ہے اسے قطعاً افشاء نہیں کرنا چاہیے)۔

4226۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ أَخِي جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجالس امانت ہوتی ہیں سوائے تین مجالس کے (یعنی مجلس مشاورت میں ہر آدمی امین ہوتا ہے اسے راز ظاہر نہیں کرنا چاہیے سوائے تین کے، کہ ان کا راز ظاہر کر دینا چاہیے اور اس سے مقصود مومنین کے لیے نصیحت ہے تاکہ وہ شر اور برائی سے محفوظ رہیں) حرام خون بہانا، بدکاری کا ارتکاب کرنا یا بغیر حق کے کسی کا مال لوٹنا وغیرہ۔ (جن مجالس میں ان کے بارے مشاورت ہوا سے ظاہر کر دینا چاہیے)۔

4227۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ هُوَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا

حضرت عبدالرحمن بن سعد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم ترین امانت آدمی کا اپنی بیوی کے پاس رہنا اور بیوی کا اپنے خاوند کے پاس (عمل زوجیت کے لیے) رہنا ہے۔ پھر آدمی اس کے راز کو افشاء کر دیتا ہے۔ (یعنی جب عظیم ترین امانت یہ ہے تو پھر اس راز کو افشاء کرنا سب سے بڑی خیانت ہے)۔

بَابٌ فِي الْقَتَّاتِ (چغل خوری کا بیان)

4228۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

فائدہ:۔ چغل خور ایسا آدمی ہوتا ہے جو ایک آدمی سے بات سن کر دوسرے کے پاس پہنچاتا ہے اور پھر اس کی بات پہلے کے پاس۔ نتیجتاً وہ دونوں کے درمیان نفرت پیدا کرنے اور انہیں آپس میں لڑانے کا سبب بنتا ہے۔

بَابٌ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ (دورخے آدمی کا بیان)

4229۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے شریر ترین آدمی دورخا آدمی ہے۔ وہ جو ایک گروہ کے پاس ایک منہ سے آتا ہے اور دوسرے کے پاس دوسرے منہ سے۔

فائدہ:۔ حاشیہ اللمعات میں ہے کو دومونہوں والے سے مراد منافق آدمی ہے۔ جو ہر گروہ کے ساتھ اپنے مفاد کی بات کرتا ہے اور دو مخالف گروہوں میں سے ہر ایک کو اپنی معاونت اور محبت کا یقین دلاتا ہے۔ رب کریم محفوظ رکھے۔ آمین۔

4230۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ

نعیم بن حنظلہ نے حضرت عمار سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جس کے دومنہ ہوں گے تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی دوزبانیں ہوں گی۔

بَابٌ فِي الْغِيبَةِ (غیبت کا بیان)

4231۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی گئی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم غیبت کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ (یہی غیبت ہے) پھر عرض کی گئی: آپ کا کیا خیال ہے اگر میرے بھائی میں وہ کچھ موجود ہو جو میں کہہ رہا ہوں؟ (تو کیا پھر بھی غیبت ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر حقیقتاً اس میں وہ موجود ہو جو تو کہہ رہا ہے تو تب تو نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ موجود نہ ہو جو تو کہہ رہا ہے تو پھر تو نے اس پر بہتان لگایا (اور یہ غیبت سے بدتر جرم ہے)۔

4232۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ[1] لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ کے لیے صفیہ کا اس اس طرح ہونا ہی کافی ہے۔ مسدد کے سوا دوسری روایت میں ہے کہ ان کی اس سے مراد حضرت صفیہ کے قد کا چھوٹا ہونا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تحقیق تو نے ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں بھی ملا دیا جائے تو یہ اس پر غالب آجائے۔ تو حضرت عائشہ نے عرض کی: میں نے تو ایک آدمی کی نقل کی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کسی آدمی کی نقل اتارنا پسند نہیں کرتا اگرچہ مجھے اتنا اتنا (مال دنیا) بھی میسر آئے۔

فائدہ:۔ اس روایت سے یہ معلوم ہوا کہ غیبت اتنا بڑا جرم ہے کہ اگر انسان کے اعمال سمندر کے پانی کی مثل بھی ہوں تب بھی اس نوع کا ایک کلمہ اسے گدلا کرنے کے لیے کافی ہے۔

4233۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَوْفَلُ بْنُ مُسَاحِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الِاسْتِطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر قسم کے ربا سے بڑھ کر ربا (یعنی سب سے بڑی زیادتی) بغیر حق کے کسی مسلمان کی عزت میں ہاتھ ڈالنا ہے۔ (یعنی جس طرح مال میں سود حرام ہے اسی طرح کسی کی عزت میں ہاتھ ڈالنا بھی حرام ہے)۔

4234۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اسْتِطَالَةَ الْمَرْءِ فِي عِرْضِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنَ الْكَبَائِرِ السَّبَّتَانِ بِالسَّبَّةِ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ

1۔ دیگر نسخوں میں لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ کے الفاظ ہیں۔ 2۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ایک آدمی کا بغیر حق کے کسی مسلمان آدمی کی عزت میں دست درازی کرنا ہے اور ایک گالی کے عوض دو گالیاں نکالنا بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

4235۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ وَأَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمُشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ لَيْسَ فِيهِ أَنَسٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى السَّيْلَحِينِيُّ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُصَفَّى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے سفر معراج پر لے جایا گیا تو میں ایک قوم کے پاس سے گزرا، جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ تو میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کی عزتوں میں واقع ہوتے ہیں۔ (یعنی ان کی چادر عزت کو داغدار کرتے ہیں)۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے یحییٰ بن عثمان نے بقیہ سے بیان کیا ہے اس میں حضرت انس کا ذکر نہیں ہے اور عیسیٰ بن ابی عیسیٰ سیلحینی نے ابوالمغیرہ سے اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ ابن مصفیٰ نے بیان کیا ہے۔

فائدہ:۔ لوگوں کا گوشت کھانے سے مراد غیبت کرنا ہے۔ رب العالمین نے اس کے بارے فرمایا ہے۔ لَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ

4236۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعُ اللهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ان لوگوں کے گروہ! جو اپنی زبان کے ساتھ ایمان لائے ہو اور ابھی تک ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوا، تم مسلمانوں کی غیبت نہ کرو۔ کیونکہ جس نے ان کے عیوب تلاش کیے (اور ان کی عزت میں دست درازی کی کوشش کی) تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کا پیچھا کرے گا اور جس کے عیوب کو اللہ تعالیٰ نے تلاش کیا، تو یقیناً وہ اسے اس کے گھر میں ہی رسوا کر دے گا۔

4237۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَقَّاصِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْلَةً فَإِنَّ اللهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَإِنَّ اللهَ يَقُومُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِهِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وقاص بن ربیعہ نے مستورد سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حدیث بیان کی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی کو مسلمان آدمی کا (عیب بیان کرنے) کے عوض کوئی کپڑا پہنایا گیا، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مثل جہنم میں سے (لباس) پہنائے گا۔ اور جو کوئی کسی آدمی کے سبب شہرت وریاکاری کے مقام پر کھڑا ہوا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے شہرت اور ریا کے مقام پر کھڑا کرے گا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ اسے شدید ترین عذاب دے کر اس کی شہرت کرے گا۔ چاہے وہ خود مقام شہرت پر پہنچا یا کسی دوسرے کے لیے سبب بنا۔ واللہ اعلم)۔

4238۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَالُهُ وَعِرْضُهُ وَدَمُهُ حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کا مال، اس کی عزت اور اس کا خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ کسی آدمی کے لیے اتنا شر ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھنے لگے۔

بَابُ مَنْ رَدَّ عَنْ مُسْلِمٍ غِيبَةً (کسی مسلمان سے غیبت کو رد کرنے کا بیان)

4239۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ يَحْيَى الْمُعَافِرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ أُرَاهُ قَالَ بَعَثَ اللهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ شَيْنَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللهُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ

حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کسی مومن کی منافق سے حفاظت کی (یعنی اس کی غیبت کا اسے جواب دیا) مجھے اس کے بارے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجے گا جو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے اس کے گوشت کی حفاظت کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کے بارے ایسی چیز کہی جس کے سبب وہ اس پر عیب لگانے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ جہنم کے پل پر اسے روک لے گا، یہاں تک کہ وہ اس کے وبال سے نکل جائے جو کچھ اس نے کہا۔

4240۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ إِسْمَعِيلَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَأَبَا طَلْحَةَ بْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنِ امْرِئٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ[1] فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِئٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ

1۔ دیگر نسخوں میں يُنْتَهَكُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا هُوَ ابْنُ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ بَشِيرٍ مَوْلَى بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قِيلَ عُتْبَةُ بْنُ شَدَّادٍ مَوْضِعَ عُقْبَةَ

اسماعیل بن بشیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوطلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی بھی کسی مسلمان آدمی کو کسی ایسی جگہ میں رسوا کرے گا جہاں اس کی حرمت وعزت تار تار کر دی جائے اور اس میں اس کی عزت کم کر دی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس جگہ رسوا اور ذلیل کرے گا جہاں وہ اس کی نصرت اور مدد کو پسند کرے گا اور جو آدمی کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرتا ہے جہاں اس کی عزت کم کی جا رہی ہو اور اس کی عزت وحرمت کو ختم کیا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسی جگہ میں اس کی مدد ونصرت فرمائے گا جہاں وہ اس کی نصرت کو پسند کرتا ہے۔

یحییٰ نے کہا ہے کہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر اور عقبہ بن شداد نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یحییٰ بن سلیم حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں جو کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور اسماعیل بن بشیر بنی مغالہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ اور بعض روایات میں عقبہ کی جگہ عتبہ بن شداد ذکر کیا گیا ہے۔

بَاب مَنْ لَيْسَتْ لَهُ غِيبَةٌ (اس کا بیان جس کا قول غیبت نہیں)

4241۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجُشَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَتَى رَاحِلَتَهُ فَأَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادَى اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَتَقُولُونَ هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيرُهُ أَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى مَا قَالَ قَالُوا بَلَى

حضرت جندب نے بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی آیا، اس نے اپنی سواری بٹھائی پھر اسے باندھ دیا پھر وہ مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا، تو وہ اپنی سواری کے پاس آیا اور اسے کھولا، پھر اس پر سوار ہوا اور پھر یہ پکار کر کہا: ''اے اللہ! مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم فرما اور ہماری رحمت میں کسی کو شریک نہ کر۔ (یعنی کسی اور پر رحم نہ فرما) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کیا کہتے ہو یہ زیادہ جاہل ہے یا اس کا اونٹ۔ کیا تم نے وہ سنا نہیں جو اس نے کہا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: ہاں، کیوں نہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحِلُّ الرَّجُلَ قَدْ اغْتَابَهُ

ایسے آدمی کا بیان جو دوسرے آدمی کو اپنی غیبت کرنے کی اجازت دیتا ہے

4242۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ أَبِي

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ضَيْغَمٍ أَوْ ضَمْضَمٍ شَكَّ ابْنُ عُبَيْدٍ كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِعِرْضِي عَلَى عِبَادِكَ (1)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: کیا تم میں سے کوئی عاجز ہو جاتا ہے کہ وہ ابو ضیغم یا ضمضم کی مثل ہو جائے۔ یہ ابن عبید کو شک ہے۔ جب وہ صبح کرتا تھا، تو کہتا: اے اللہ! میں نے اپنی عزت تیرے بندوں پر صدقہ کر دی۔

4243۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ أَبِي ضَمْضَمٍ قَالُوا وَمَنْ أَبُو ضَمْضَمٍ قَالَ رَجُلٌ فِيمَنْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِمَعْنَاهُ قَالَ عِرْضِي لِمَنْ شَتَمَنِي قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعَمِّيِّ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ حَمَّادٍ أَصَحُّ

عبدالرحمن بن عجلان نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ وہ ابو ضمضم کی مثل ہو جائے۔ صحابہ نے عرض کی: ابو ضمضم کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں میں سے ایک آدمی تھا جو تم سے پہلے تھے۔ آگے مذکورہ روایات کی مثل ہی ہے۔ اس میں ہے کہ وہ کہتا: میری عزت اس کے لیے ہے جس نے مجھے گالیاں دیں۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے ہاشم بن قاسم نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے محمد بن عبداللہ العمی سے اور انہوں نے حضرت ثابت سے بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حماد کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّجَسُّسِ (تجسس سے ممانعت کا بیان)

4244۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ وَابْنُ عَوْفٍ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ أَوْ كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ اللهِ نَفَعَهُ اللهُ تَعَالَى بِهَا

راشد بن سعد نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بلاشبہ اگر تو لوگوں کے عیوب تلاش کرنے میں لگ جائے گا تو تو انہیں بگاڑ دے گا۔ یا تو اس کے قریب ہو جائے گا کہ تو ان میں فساد برپا کر دے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: یہ وہ کلمات ہیں جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بدلے انہیں نفع عطا فرمائے۔

4245۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ (2) حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ وَكَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَأَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ

جبیر بن نفیر، کثیر بن مرہ، عمرو بن اسود، مقدام بن معد یکرب اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔　2۔ دیگر نسخوں میں الحضرمی کے بجائے الحمصی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ نے فرمایا: بے شک امیر (حاکم) جب لوگوں میں ظن اور شک کی بناء پر عمل کرنے لگے تو وہ ان میں فساد برپا کر دے گا۔

فائدہ:۔ مقصود یہ ہے کہ جو کارروائی بھی عمل میں لائی جائے اس کے ٹھوس اور شرعی شواہد موجود ہوں۔ محض ظن وتخمین پر کچھ نہ کیا جائے۔

4246۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقِيلَ هَذَا فُلَانٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهُ خَمْرًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنِ التَّجَسُّسِ وَلَكِنْ إِنْ يَظْهَرْ لَنَا شَيْءٌ نَأْخُذْ بِهِ

حضرت زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی لایا گیا اور عرض کی گئی: یہ فلاں آدمی ہے جس کی داڑھی سے شراب کے قطرے بہتے رہتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ ہمیں تجسس (ٹوہ لگانے) سے منع کیا گیا ہے۔ البتہ اگر ہم پر کوئی شے ظاہر ہو جائے تو ہم اس کے سبب گرفت کر لیتے ہیں۔

بَابٌ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ (مسلمان کا عیب چھپانے کا بیان)

4247۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَشِيطٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْهَيْثَمِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ دُخَيْنًا كَاتِبَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ لَنَا جِيرَانٌ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَنَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ إِنَّ جِيرَانَنَا هَؤُلَاءِ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَإِنِّي نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ فَقَالَ دَعْهُمْ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى عُقْبَةَ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ إِنَّ جِيرَانَنَا قَدْ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ قَالَ وَيْحَكَ دَعْهُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ لَيْثٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ عِظْهُمْ وَتَهَدَّدْهُمْ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کوئی عیب دیکھا اور پھر اسے چھپا لیا تو وہ اس کی طرح ہے جس نے زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو زندہ کر دیا۔

محمد بن یحیٰی، ابن ابی مریم، لیث، ابراہیم بن نشیط نے کعب بن علقمہ سے روایت کیا کہ انہوں نے ابو الہیثم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے عقبہ بن عامر کے کاتب دخین سے سنا کہ ہمارے پڑوسی شراب پیتے ہیں۔ تو میں نے انہیں اس سے منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے۔ تو میں نے عقبہ بن عامر سے کہا: یہ لوگ ہمارے پڑوسی ہیں اور شراب پیتے ہیں اور میں نے انہیں منع کیا ہے اور وہ اس سے باز نہیں آئے۔ لہٰذا میں ان کے لیے پولیس بلاتا ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: تو انہیں چھوڑ دے تو میں دوسری بار عقبہ کی طرف لوٹ کر گیا۔ اور میں نے کہا: بیشک یہ ہمارے پڑوسی ہیں انہوں نے اس سے انکار کر دیا ہے کہ وہ شراب پینے سے باز آئیں اور میں ان کے لیے پولیس کو بلا رہا ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے، تو انہیں چھوڑ دے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ اور پھر مسلم کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ہاشم بن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قاسم نے لیث سے اس حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: تو ایسا نہ کر، بلکہ تو انہیں نصیحت کر اور انہیں دھمکی دے۔ (یعنی انہیں یہ خوف دلا کہ اگر وہ باز نہ آئے تو ان کی اطلاع پولیس کو دی جائے گی)۔

بَابُ الْمُؤَاخَاةِ (بھائی چارے کا بیان)

4248۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ فَإِنَّ اللهَ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے (ظالم کے) حوالے کرتا ہے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت میں (معاون) ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت میں (اس کا معاون) ہوگا اور جس نے کسی مسلمان سے تکلیف اور اذیت کو دور کیا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی تکلیفوں میں سے تکلیف دور فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کا عیب چھپایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

فائدہ۔ یہ معاشرتی زندگی کو راحت بخش بنانے اور پورے معاشرے کو امن وآشتی کا گہوارہ بنانے کے سنہری اصول ہیں۔

بَابُ الْمُسْتَبَّانِ (باہم گالی گلوچ دینے کا بیان)

4249۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں دو گالی گلوچ کرنے والوں نے جو کچھ کہا، دونوں کا بوجھ (گناہ) ابتداء کرنے والے پر ہوگا۔ جب تک کہ مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔ (یعنی اگر مظلوم نے زیادہ گالیاں دیں تو جتنی زیادتی ہوگی اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا اور بقیہ تمام کا گناہ گالیاں شروع کرنے والے پر ہوگا)۔

بَابٌ فِي التَّوَاضُعِ (تواضع، انکساری کا بیان)

4250۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ

عیاض بن حمار نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ تم تواضع اور انکساری اختیار کرو۔ یہاں تک کہ کوئی کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرے اور نہ ہی کوئی کسی پر اظہار فخر کرے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الِانْتِصَارِ (بدلہ لینے کا بیان)

4251- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُحَرَّرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم جَالِسٌ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَعَ رَجُلٌ بِأَبِي بَكْرٍ فَآذَاهُ فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ آذَاهُ الثَّانِيَةَ فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ آذَاهُ الثَّالِثَةَ فَانْتَصَرَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ حِينَ انْتَصَرَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَوَجَدْتَ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ يُكَذِّبُهُ بِمَا قَالَ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَرْتَ وَقَعَ الشَّيْطَانُ فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلِسَ إِذْ وَقَعَ الشَّيْطَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسُبُّ أَبَا بَكْرٍ وَسَاقَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ کرام بھی تھے۔ اسی دوران ایک آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غلیظ کلمات کہے اور انہیں اذیت پہنچائی۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس سے خاموش رہے۔ اس نے دوبارہ آپ کو اذیت پہنچائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر بھی اس سے خاموش رہے۔ پھر اس نے تیسری بار اذیت ناک سلوک کیا۔ تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے انتقامی جواب دیا تو جونہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتقامی جواب دیا تو رسول اللہ علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام کیا آپ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں؟ تو رسول اللہ علیہ السلام فرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا تھا جو اس کی اس بات کی تکذیب کر رہا تھا جو کچھ اس نے تیرے بارے میں کہا اور جب تو نے انتقامی جواب دیا، تو شیطان آ گیا۔ لہٰذا جب شیطان آ گیا تو میرے لیے بیٹھنا مناسب نہ رہا۔ (اس لیے میں اٹھ کھڑا ہوا)۔

عبدالاعلیٰ بن حماد سفیان نے ابن عجلان عن سعید بن ابی سعید عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر صدیق کو گالیاں دینے لگا۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اسی طرح اسے صفوان بن عیسیٰ نے ابن عجلان سے روایت کیا ہے جیسا کہ صفوان نے بیان کیا ہے۔

4252- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَسْأَلُ عَنِ الِانْتِصَارِ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ امْرَأَةِ أَبِيهِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَزَعَمُوا أَنَّهَا كَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَعِنْدَنَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَجَعَلَ يَصْنَعُ شَيْئًا بِيَدِهِ فَقُلْتُ بِيَدِهِ حَتَّى فَطَّنْتُهُ لَهَا فَأَمْسَكَ وَأَقْبَلَتْ زَيْنَبُ تَقَحَّمُ لِعَائِشَةَ رضى الله عنها فَنَهَاهَا فَأَبَتْ أَنْ تَنْتَهِيَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ سُبِّيهَا فَسَبَّتْهَا فَغَلَبَتْهَا فَانْطَلَقَتْ زَيْنَبُ إِلَى عَلِيٍّ رضى الله عنه فَقَالَتْ إِنَّ عَائِشَةَ رضى الله عنها وَقَعَتْ بِكُمْ وَفَعَلَتْ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَقَالَ لَهَا إِنَّهَا حِبَّةُ أَبِيكِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَانْصَرَفَتْ فَقَالَتْ لَهُمْ إِنِّي قُلْتُ لَهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لِي كَذَا وَكَذَا قَالَ وَجَاءَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَلَّمَهُ فِي ذَلِكَ

ابن عون نے بیان کیا ہے کہ میں انتصار کے بارے پوچھتا رہا کہ جو آیت میں ہے وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ تو علی بن زید بن جدعان نے اپنے باپ کی بیوی ام محمد سے مجھے حدیث بیان کی۔ ابن عون نے بیان کیا اور انہوں نے یہ گمان کیا کہ وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتی رہتی تھی۔ لہٰذا اس نے بیان کیا کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور ہمارے پاس زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ پس آپ ﷺ اپنے دست مبارک کے ساتھ کچھ اس طرح (دل بہلانے کا عمل) کرنے لگے (جیسا کہ خاوند اور بیوی کے درمیان ہوتا رہتا ہے) تو میں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ یہاں تک کہ میں نے زینب کی موجودگی کے بارے آپ کو آگاہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے ہاتھ کھینچ لیا اور حضرت زینب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کچھ سخت کلمات کہنے لگیں، تو آپ ﷺ نے انہیں روکا لیکن وہ باز نہ آئیں۔ تب آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: پس تو بھی اسے غلیظ الفاظ کہہ۔ چنانچہ انہوں نے جب جواب دینا شروع کیا تو ان پر غالب آ گئیں۔ پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئیں اور کہا: بلاشبہ عائشہ نے تمہیں گالیاں دی ہیں اور اس طرح کیا ہے۔ پھر حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا آپ کے پاس حاضر ہوئیں (سارا واقعہ عرض کیا)۔ تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: عائشہ تیرے باپ کی پسندیدہ ہے، رب کعبہ کی قسم! چنانچہ وہ واپس چلی گئیں اور بنی ہاشم کو جا کر کہا: میں نے آپ ﷺ کو اس اس طرح کہا ہے اور آپ ﷺ نے مجھے اس اس طرح جواب ارشاد فرمایا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آئے اور اس بارے میں آپ سے گفتگو کی۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الْمَوْتَى (مردوں کو گالیاں دینے سے ممانعت کا بیان)

4253۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ وَلَا تَقَعُوا فِيهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو تم اسے چھوڑ دو اور برائی کے ساتھ اس کا ذکر نہ کرو۔ (یعنی اس کے عیوب و نقائص کو بیان نہ کرو)

4254۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ

عمران بن انس مکی نے حضرت عطاء سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے مردوں کی اچھائیاں اور خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیاں بیان کرنے سے باز رہو۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَغْيِ (ظلم وزیادتی سے نہی کا بیان)

4255۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنُ جَوْسٍ قَالَ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاخِيَيْنِ 1 فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ أَقْصِرْ فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا فَقَالَ وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللهُ لَكَ أَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللهُ الْجَنَّةَ فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ لِهَذَا الْمُجْتَهِدِ أَكُنْتَ بِي عَالِمًا أَوْ كُنْتَ عَلَى مَا فِي يَدِي قَادِرًا وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بنی اسرائیل میں دو آدمی تھے جو آپس میں ایک دوسرے کے مساوی اور ہم پلہ تھے۔ پس ان میں سے ایک گناہ کرتا رہتا تھا اور دوسرا عبادت میں کوشاں رہتا تھا۔ پس عبادت میں کوشش کرنے والا دوسرے کو مسلسل گناہ میں مشغول دیکھتا رہتا تھا اور اسے کہتا تھا: تو گناہ سے باز رہ۔ پس ایک دن اس نے اسے گناہ میں مشغول پایا تو اس نے اسے کہا: تو گناہ سے رک جا۔ تو اس نے جواب دیا: تو مجھے اور میرے رب کو چھوڑ دے۔ کیا تو مجھ پر نگاہ رکھنے کے لیے بھیجا گیا ہے؟ تو اس نے کہا: قسم بخدا! اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہیں فرمائے گا یا کہا: تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی ارواح قبض کر لیں اور وہ دونوں اکٹھے رب العالمین کے حضور حاضر ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں کوشش کرنے والے کو فرمایا: کیا تو میرے بارے میں جانتا تھا یا کیا تو اس پر قادر تھا جو میرے قبضہ اختیار میں ہے (کہ تو نے اتنا بڑا دعویٰ کر دیا) پھر اللہ تعالیٰ نے گناہ کرنے والے کو فرمایا: تو جا اور میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو۔ اور دوسرے کے لیے فرمایا: تم اسے جہنم کی طرف لے جاؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! عبادت کی مشقت اٹھانے والے نے ایسی بات کہی جس نے اس کی دنیا اور آخرت دونوں کو خراب کر دیا۔ (یعنی اس کے فخر و تکبر نے اس کی زندگی بھر کی عبادت کو ضائع کر دیا۔ رب کریم! ایسے متکبرانہ خیالات سے محفوظ رکھے۔ آمین)۔

4256۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللهُ تَعَالَى لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِثْلُ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی گناہ اس لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کرنے والے کو دنیا میں جلدی سزا دے اور اس کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی اس کے لیے سزا باقی رکھے جتنا کہ ظلم کرنا اور قطع رحم کرنا ہے۔ (یعنی یہ ایسے گناہ ہیں جن کی سزا دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی ہے)۔

1۔ ایک نسخہ میں مُتَوَاخِيَيْنِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْحَسَدِ (حسد کا بیان)

4257۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ أَوْ قَالَ الْعُشْبَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم حسد سے بچو۔ کیونکہ حسد نیکیوں کو اسی طرح کھا جاتا ہے جس طرح کہ آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے یا فرمایا: جس طرح گھاس کو (جلا کر راکھ کر دیتی ہے)۔

4258۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْعَمْيَاءِ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَأَبُوهُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَإِذَا هُوَ يُصَلِّي صَلَاةً خَفِيفَةً دَقِيقَةً كَأَنَّهَا صَلَاةُ مُسَافِرٍ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَبِي يَرْحَمُكَ اللهُ أَرَأَيْتَ هَذِهِ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ أَوْ شَيْءٌ تَنَفَّلْتَهُ قَالَ إِنَّهَا الْمَكْتُوبَةُ وَإِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا أَخْطَأْتُ إِلَّا شَيْئًا سَهَوْتُ عَنْهُ[1] فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لَا تُشَدِّدُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيُشَدَّدَ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ غَدَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ أَلَا تَرْكَبُ لِتَنْظُرَ وَلِتَعْتَبِرَ قَالَ نَعَمْ فَرَكِبُوا جَمِيعًا فَإِذَا هُمْ بِدِيَارٍ بَادَ أَهْلُهَا وَانْقَضَوْا وَفَنُوا خَاوِيَةٍ عَلَى عُرُوشِهَا فَقَالَ أَتَعْرِفُ هَذِهِ الدِّيَارَ فَقُلْتُ مَا أَعْرَفَنِي بِهَا وَبِأَهْلِهَا هَذِهِ دِيَارُ قَوْمٍ أَهْلَكَهُمُ الْبَغْيُ وَالْحَسَدُ إِنَّ الْحَسَدَ يُطْفِئُ نُورَ الْحَسَنَاتِ وَالْبَغْيُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ وَالْعَيْنُ تَزْنِي وَالْكَفُّ وَالْقَدَمُ وَالْجَسَدُ وَاللِّسَانُ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ[2]

حضرت سہل بن ابی امامہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں وہ اور ان کے والد مدینہ طیبہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہی مدینہ طیبہ کے امیر تھے۔ وہ انتہائی خفیف اور مختصر سی نماز پڑھ رہے تھے گویا کہ وہ ایک مسافر کی نماز تھی یا اس کے قریب قریب تھی۔ پس جب انہوں نے سلام پھیرا تو میرے باپ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے کیا آپ نے یہ فرض نماز ادا کی ہے یا کہ کوئی اور شے بطور نفل ادا کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: بلاشبہ یہ فرض نماز ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کی ہی نماز ہے۔ میں نے اس سے کبھی کوئی شے نہیں چھوڑی سوائے اس کے جو میں اس سے بھول جاؤں۔ اور فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: تم اپنی جان پر سختی اور شدت نہ کرو ورنہ تم پر سختی کی جائے گی۔ کیونکہ ایک قوم نے اپنے نفسوں پر سختی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سختی کر دی (اور انہیں مشقت میں مبتلا کر دیا)۔ پس یہ

1۔ فی زمان عمر بن عبد العزیز تا سهوت عنه کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

2۔ ثم غدا من الغد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انہیں کی باقیات گرجا گھروں اور عبادت گاہوں میں موجود ہیں اور رہبانیت کی ابتداء انہوں نے کی ہے ہم نے ان پر اسے فرض نہیں کیا۔ پھر دوسرے دن حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ گئے اور کہا: کیا آپ سوار نہیں ہوں گے تا کہ آپ دیکھیں اور عبرت حاصل کریں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پس وہ اکٹھے سوار ہوئے اور وہ ان گھروں کی طرف گئے جن کے رہنے والے ہلاک ہو چکے تھے اور گزر چکے تھے اور فنا ہو چکے تھے۔ تو حضرت ابوامامہ نے کہا: کیا آپ ان گھروں کو جانتے ہیں؟ تو میں نے کہا: میں انہیں اور ان کے رہنے والوں کو خوب جانتا ہوں۔ یہ اس قوم کے گھر ہیں جنہیں ظلم اور حسد نے ہلاک کر دیا۔ بے شک حسد نیکیوں کے نور کو بجھا دیتا ہے اور ظلم اس کی تصدیق کرتا ہے یا اس کی تکذیب کرتا ہے اور آنکھ، ہتھیلی، پاؤں، جسم، زبان بھی زنا کرتے ہیں اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب کرتی ہے۔

بَابٌ فِي اللَّعْنِ (لعنت کرنے کا بیان)

4259۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ نِمْرَانَ يَذْكُرُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ مِنْهُ وَذَكَرَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَسَّانَ وَهِمَ فِيهِ

ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک بندہ جب کسی شے پر لعنت بھیجتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف اوپر چڑھتی ہے، تو اس سے پہلے ہی آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر وہ زمین کی طرف نیچے اترتی ہے تو اس سے قبل ہی اس کے دروازے بھی بند کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر وہ دائیں بائیں گھومتی رہتی ہے اور جب وہ کوئی راستہ نہیں پاتی، تو اس کی طرف لوٹ آتی ہے جس پر لعنت کی گئی۔ بشرطیکہ وہ اس کے اہل ہو (اور اس کا مستحق ہو) ورنہ وہ کہنے والے کی طرف ہی لوٹ جاتی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مروان بن محمد نے کہا کہ راوی کا نام رباح بن ولید ہے (ولید بن رباح نہیں) جس نے ان سے سماع کیا اور یہ بیان کیا کہ یحیٰی بن حسان کو اس میں وہم ہوا (اور نام میں تقدیم وتاخیر کر دی)۔

4260۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِ اللَّهِ وَلَا بِالنَّارِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک دوسرے پر لعنت نہ کرو اللہ تعالیٰ کی لعنت کے ساتھ، نہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے ساتھ اور نہ ہی جہنم کے ساتھ۔ (یعنی ایسے الفاظ کہہ کر تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یا اللہ تعالیٰ کا غضب یا آتش جہنم تجھ پر لازم ہو ہرگز لعنت نہ کیا کرو)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

4261۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ رضی الله عنها قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ

ابوحازم اور زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لعنت کرنے والے (قیامت کے دن) نہ شفاعت کریں گے اور نہ ہی شہادت دیں گے (کیونکہ شفاعت کا انحصار رقت قلب اور خلوص نصیحت پر ہے اور لعنت کرنے والوں کے دل سخت ہوتے ہیں اور نصیحت میں اخلاص مفقود ہوتا ہے اور شہادت کا انحصار امانت پر ہے اور وہ مسلمانوں کو رحمت سے دور رکھنے کے سبب خیانت کرنے والے ہیں۔ اس لیے وہ نہ شفیع ہوں گے اور نہ گواہ)۔ (بذل المجہود، ص 150، ج 19)

4262۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ ح حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ زَيْدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ وَقَالَ مُسْلِمٌ إِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَعَنَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ہوا پر لعنت کی۔ مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہوا نے ایک آدمی کی چادر کو اڑا دیا تو اس نے ہوا پر لعنت کی۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تو اسے لعنت نہ کر، کیونکہ یہ تو حکم کی پابند ہے۔ اور بلاشبہ وہ آدمی جو کسی شے پر لعنت کرے جو اس کے اہل نہ ہو تو لعنت لوٹ کر اسی پر آتی ہے۔ (یعنی جو لعنت کرتا ہے اسی پر لعنت پڑتی ہے)۔ (یہ جملہ احادیث اس جانب رہنمائی کرتی ہیں کہ لعنت کے معاملے میں قطعاً جلدی نہیں کرنی چاہیے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا مستحق قرار دیا ہے انہیں پر کرنی چاہیے)۔

بَاب فِيمَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ (ظالم کے بارے میں بددعا کرنے کا بیان)

4263۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ سُرِقَ لَهَا شَيْءٌ فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُسَبِّخِي عَنْهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ان کی کوئی شے چوری ہو گئی تو وہ چور کے لیے بددعا کرنے لگیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تو چور سے اس کی سزا میں تخفیف نہ کر۔

فائدہ:۔ فتح الودود میں ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں غصے میں دیکھا تو فرمایا: جتنا غصے کا اظہار کرو گی اتنا چور کا عذاب ہلکا ہوگا اور گالی گلوچ سے اپنا بھی نقصان ہوگا۔ نتیجتاً ایسے حالات میں بہتر یہ ہے کہ صبر کا دامن مضبوطی سے تھاما جائے اور گالی گلوچ دے کر اس کی سزا میں تخفیف نہ کرائی جائے۔ واللہ اعلم۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب فِيمَنْ يَهْجُرُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ (اس کا بیان جو اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ جاتا ہے)

4264۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک دوسرے کے ساتھ بغض نہ رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے کے ساتھ حسد رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے کو چھوڑو، اور تم اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ۔ کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ (یعنی ناراضگی کے سبب ملاقات نہ کرے۔ کسی دنیوی سبب سے تین دن سے زیادہ ناراضگی نہیں رکھنی چاہئے اور اگر سبب دین ہو تو زیادہ کی گنجائش بھی ہے۔ واللہ اعلم)

4265۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دنوں سے زیادہ چھوڑے رکھے کہ وہ آمنے سامنے آئیں تو ایک اس طرف پھر جائے اور دوسرا اس طرف پھر جائے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے گا۔

4266۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ السَّرْخَسِيُّ أَنَّ أَبَا عَامِرٍ أَخْبَرَهُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدْ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ زَادَ أَحْمَدُ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنْ الْهِجْرَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کسی مومن کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مومن بھائی کو تین دنوں سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ (یعنی اس سے قطع تعلق رکھے)۔ پس اگر اس کے ساتھ تین دن گزر جائیں تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے ملے اور اسے سلام کہے۔ پس اگر وہ اسے سلام کا جواب دے تو وہ دونوں اجر میں مشترک ہوں گے اور اگر وہ سلام کا جواب نہ لوٹائے تو وہ گناہ کے ساتھ لوٹا۔ (یعنی اب سارا گناہ اسی کے ذمہ ہوگا)۔ اور احمد نے یہ زائد کہا ہے۔ ''اور سلام کرنے والا اس قطع تعلق کے گناہ سے نکل گیا''۔

4267۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنِ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُنِيبِ يَعْنِي الْمَدَنِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان کو چھوڑے رکھے۔ پس جب وہ اس سے ملے تو اسے تین بار سلام کہے۔ (اگر) ہر بار اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ سلام کرنے والے کے گناہ کے ساتھ واپس لوٹے گا۔ (یعنی اب قطع تعلقی کا مکمل گناہ اسی کے ذمہ ہوگا)۔

4268۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دنوں سے زیادہ چھوڑے رکھے پس جس کسی نے تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھا اور مر گیا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

4269۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ

ابوخراش سلمی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کسی نے اپنے بھائی کو سال بھر چھوڑے رکھا تو گویا وہ اس کا خون بہانے والے کی طرح ہے۔ (یعنی یہ اسی طرح ہے گویا اس نے اسے قتل کیا)۔

4270۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ فَيُغْفَرُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَيْنِ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا قَالَ أَبُو دَاوُد النَّبِيُّ ﷺ هَجَرَ بَعْضَ نِسَائِهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَابْنُ عُمَرَ هَجَرَ ابْنًا لَهُ إِلَى أَنْ مَاتَ[1] قَالَ أَبُو دَاوُد إِذَا كَانَتِ الْهِجْرَةُ لِلَّهِ فَلَيْسَ مِنْ هَذَا بِشَيْءٍ وَإِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَطَّى وَجْهَهُ عَنْ رَجُلٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہر سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ان دونوں میں ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، سوائے اس بندے کے جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان بغض اور عداوت ہو۔ پس کہہ دیا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنی بعض ازواج مطہرات کو چالیس دنوں تک چھوڑے رکھا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک بیٹے کو چھوڑ دیا، یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے: جب یہ چھوڑنا اللہ تعالیٰ کی (رضا) کے لیے ہو تو پھر ان روایات میں مذکور وعید میں سے کوئی شے بھی نہیں ہے۔ بے شک حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا تھا۔ (کیونکہ آپ کو اس

1۔ قال ابوداؤد النبی ﷺ تا ان مات صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے ملنا پسند نہ تھا)۔

بَابٌ فِي الظَّنِّ (بدگمانی کا بیان)

4271۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے اور تم (لوگوں کے عیب) تلاش نہ کرو، اور نہ ہی تم (ان کی برائیوں کی) ٹوہ لگاؤ۔

بَابٌ فِي النَّصِيحَةِ وَالْحِيَاطَةِ (نصیحت اور احتیاط کا بیان)

4272۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن کے لیے آئینے کی مثل ہے اور ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے۔ وہ اس کے (مال و منال میں) نقصان اور ضیاع سے اجتناب کرتا ہے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے۔

فائدہ:۔ پہلی تشبیہ کا ایک معنی تو یہ ہے کہ جس طرح بندہ جب آئینے کے سامنے ہوتا ہے تو اس کی صورت مکمل طور پر اس کے سامنے ہوتی ہے اور جہاں کہیں کوئی اصلاح کی ضرورت ہو وہ اس پر قادر ہوتا ہے۔ بعینہ اسی طرح ایک مومن دوسرے کے لیے آئینہ ہوتا ہے اور وہ اس کے عیوب اور کمزوریوں پر اسے متنبہ کر کے انہیں زائل کر دیتا ہے اور ابن عربی نے کہا ہے کہ بندہ مومن کو اپنے دوسرے مومن بھائی کے حق میں اپنے آپ کو آئینے کی مثل صاف رکھنا چاہئے اور باطن میں کوئی میل نہیں رکھنی چاہئے۔

بَابٌ فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ ((مسلمانوں کے درمیان) صلح کرانے کا بیان)

4273۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ الْحَالِقَةُ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس کے بارے نہ بتاؤں جس کا درجہ روزے، نماز اور صدقہ کے درجہ سے بھی افضل ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں یا رسول اللہ! ﷺ (ضرور ارشاد فرمایئے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: آپس میں صلح کرا دینا اور آپس میں فساد برپا کرنا مونڈ دینے والا ہے۔ (یعنی آپس کا فساد اور باہمی افتراق امن و سکون کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے جبکہ باہمی صلح اعتماد اور محبت کی فضا کو جنم دیتی ہے۔ اس لیے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کامیابی کی راہ باہمی اتفاق واتحاد ہے نہ کہ اختلاف وافتراق)۔

4274۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ مَنْ نَمَى بَيْنَ اثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُسَدَّدٌ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا

حمید بن عبد الرحمن نے اپنی ماں سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے جھوٹ نہیں بولا جس نے دو آدمیوں کے درمیان کوئی بات پیش کی، تا کہ وہ صلح کرا سکے۔ احمد بن محمد اور مسدد نے کہا ہے: وہ جھوٹ بولنے والا نہیں جس نے لوگوں کے درمیان صلح کرائی اور اچھی بات کہی یا اچھی بات بنا کر پیش کی۔

4275۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ نَافِعٍ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا أَعُدُّهُ كَاذِبًا الرَّجُلُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ يَقُولُ الْقَوْلَ وَلَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا الْإِصْلَاحَ وَالرَّجُلُ يَقُولُ فِي الْحَرْبِ وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ وَالْمَرْأَةُ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا

حمید بن عبد الرحمن نے اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا کہ آپ نے تین کے سوا کسی شے میں جھوٹ بولنے کی رخصت عطا فرمائی ہو۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: میں ایسے آدمی کو جھوٹا شمار نہیں کرتا جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے، وہ کوئی بات کرتا ہے اور اس سے سوائے اصلاح کے اور کچھ مراد نہیں لیتا اور وہ آدمی جو جنگ میں جھوٹ بولتا ہے۔ (یعنی حقیقی صورت حال بیان نہیں کرتا، بلکہ اپنی قوت وطاقت کا بڑھ کر اظہار کرتا ہے وہ بھی جھوٹا شمار نہیں ہوتا)۔ اور مرد جو کچھ اپنی بیوی سے باتیں کرتا ہے اور عورت جو کچھ اپنے خاوند سے باتیں کرتی ہے (اور وہ حالات کی بہتری کے لیے بڑھا چڑھا کر ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ ان تمام صورتوں میں خیر کا پہلو غالب ہے اس لیے اسے جھوٹ شمار نہیں کیا گیا اور اس میں یہ بھی ہے کہ صریح جھوٹ کی اجازت نہیں بلکہ توریہ کے استعمال کی اجازت ہے یعنی ایسے لفظ کا استعمال کرنا جو ذو معنی ہو۔ واللہ اعلم)۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْغِنَاءِ (گانے کا بیان)

4276۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيَّ صَبِيحَةَ بُنِيَ بِي فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِدُفٍّ لَهُنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي الْغَدِ فَقَالَ دَعِي هَذِهِ[1]

1۔ دیگر نسخوں میں ھذا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَقُولِی الَّذِی کُنْتِ تَقُولِینَ

ربیع بنت معوذ بن عفراء نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اس رات کی صبح میرے پاس تشریف لائے جس رات میری شادی ہوئی اور میرے بستر پر تشریف فرما ہوئے۔ اسی طرح جیسا کہ تم (اے ذکوان) میرے ساتھ بیٹھے ہوئے ہو اور چھوٹی بچیاں دف بجانے لگیں اور میرے آباء واجداد میں سے ان کا ذکر کرنے لگیں جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ ان میں سے کسی نے کہا۔ "وفینا نبی یعلم ما فی الغد" اور ہم میں ایسے نبی مکرم بھی ہیں جو اس کے بارے جانتے ہیں جو کچھ کل ہوگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور وہی کہو جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔

4277۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ لِقُدُومِهِ فَرَحًا بِذَلِكَ لَعِبُوا بِحِرَابِهِمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حبشیوں نے آپ کی تشریف آوری پر اظہار مسرت کرتے ہوئے کھیل پیش کیا اور وہ اپنے چھوٹے نیزوں کے ساتھ کھیلے۔

فائدہ:۔ مذکورہ دونوں روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خوشی کے موقع پر اظہار مسرت کرنا حضور کے غلاموں کی سنت ہے اور شرعاً مباح ہے بشرطیکہ کوئی خلاف شرع عمل نہ کیا جائے اور شادی بیاہ کے موقع پر دف بجا کر گانا بھی مباح ہے بشرطیکہ مرد وزن کا اختلاط نہ ہو اور نہ ہی آواز اتنی بلند ہو جس سے فساد کا اندیشہ ہو۔ واللہ اعلم۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْغِنَاءِ وَالزَّمْرِ (گانے اور بجانے کی کراہیت کا بیان)

4278۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْغُدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ مِزْمَارًا قَالَ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ وَنَأَى عَنِ الطَّرِيقِ وَقَالَ لِي يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ وَقَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ مِثْلَ هَذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هَذَا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُد يَقُولُ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُطْعِمُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ ابْنِ عُمَرَ إِذْ مَرَّ بِرَاعٍ يَزْمُرُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد أُدْخِلَ بَيْنَ مُطْعِمٍ وَنَافِعٍ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَنْ مَيْمُونٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعَ صَوْتَ زَامِرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَنْكَرُهَا (1)

سلیمان بن موسیٰ نے حضرت نافع سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے باجے کی آواز سنی، تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھ لیں اور راستے سے دور ہٹ گئے، پھر مجھے کہا: اے نافع! کیا تو کوئی شے سن رہا ہے۔ تو میں نے کہا: نہیں۔ تب آپ نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے نکال لیں اور فرمایا: میں حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ تھا، پس انہوں نے اسی طرح کی آواز سنی اور آپ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا۔ ابو علی اللؤلؤی نے بیان کیا ہے کہ میں

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے حضرت ابوداؤد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔

محمود بن خالد، مطعم بن مقدام نے کہا کہ ہمیں حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے سواری پر سوار تھا جبکہ وہ ایک چرواہے کے پاس سے گزرے جو کچھ بجا رہا تھا۔ پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کر دی۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ مطعم اور نافع کے درمیان سلیمان بن موسیٰ کو داخل کیا گیا ہے۔ احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جعفر الرامی، ابوالملیح نے میمون سے اور انہوں نے نافع سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے پس انہوں نے ایک بجانے والے کی آواز سنی۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ اس سے زیادہ منکر ہے۔

4279۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنْ شَيْخٍ شَهِدَ أَبَا وَائِلٍ فِي وَلِيمَةٍ فَجَعَلُوا يَلْعَبُونَ يَتَلَعَّبُونَ يُغَنُّونَ فَحَلَّ أَبُو وَائِلٍ حَبْوَتَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ

سلام بن مسکین نے شیخ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابووائل کو ایک ولیمہ میں دیکھا۔ پس وہ لوگ کھیلنے کودنے اور گانے بجانے لگے تو حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سرین کے بل گھسٹ کر ان کے پاس گئے اور فرمایا: میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ گانا بجانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔

بَابٌ فِي الْحُكْمِ فِي الْمُخَنَّثِينَ (مخنث کے بارے حکم کا بیان)

4280۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا بَالُ هَذَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَالنَّقِيعُ نَاحِيَةٌ عَنِ الْمَدِينَةِ وَلَيْسَ بِالْبَقِيعِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس ایک مخنث (ایسا آدمی جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتا ہو) لایا گیا۔ درآنحالیکہ وہ اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھا، تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کیا ہوا ہے؟ تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! ﷺ یہ عورتوں سے مشابہت اختیار کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس کے بارے حکم فرمایا اور اسے نقیع کی طرف نکال دیا گیا۔ تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ابواسامہ نے کہا ہے کہ نقیع مدینہ طیبہ کی ایک طرف میں واقع ہے اور وہ بقیع میں نہیں ہے۔

4281۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا مُخَنَّثٌ وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ اللهِ أَخِيهَا إِنْ يَفْتَحِ اللهُ الطَّائِفَ غَدًا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دَلَلْتُكَ عَلَى امْرَأَةٍ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد الْمَرْأَةُ كَانَ لَهَا أَرْبَعُ عُكَنٍ فِي بَطْنِهَا (1)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور وہاں ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا اور وہ ان کے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کہہ رہا تھا: اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف کو فتح کر دیا تو میں ایک ایسی عورت پر تمہاری رہنمائی کروں گا جو آتی ہے چار سلوٹوں کے ساتھ (یعنی سامنے جانب پیٹ پر چار سلوٹیں ہوتی ہیں) اور پیٹھ پھیرتی ہے آٹھ سلوٹوں کے ساتھ۔ (یعنی چار پیٹ اور چار پیٹھ پر) تو حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عورت کے پیٹ پر چار سلوٹیں ہوتی ہیں۔

4282۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنْ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنْ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرِجُوا فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْنِي الْمُخَنَّثِينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا ہے: تم انہیں اپنے گھروں سے نکال دو اور تم فلاں فلاں یعنی مخنثین کو نکال دو۔

بَابٌ فِي اللَّعِبِ بِالْبَنَاتِ (گڑیوں سے کھیلنے کا بیان)

4283۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَعِنْدِي الْجَوَارِي فَإِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ وَإِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں گڑیوں سے کھیلتی تھی۔ بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے اور میرے پاس چھوٹی چھوٹی بچیاں کھیلنے کے لیے موجود ہوتیں۔ پس جب آپ اندر تشریف لاتے تو وہ باہر نکل جاتیں اور جب آپ باہر تشریف لے جاتے تو وہ اندر آ جاتیں۔ (اور کھیلنے میں مشغول ہو جاتیں)۔

4284۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ خَيْبَرَ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ الرِّيحُ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِي وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ قَالَتْ أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ (2) حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک یا غزوہ خیبر سے واپس تشریف لائے اوران کے طاق (الماری یا کوئی شے رکھنے کا جالا) پر پردہ لٹکا ہوا تھا۔ پس ہوا چلی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کھیلنے والی گڑیوں سے پردہ ایک طرف ہٹ گیا۔ (اور وہ ننگی ہو گئیں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ میری گڑیاں ہیں اور آپ ﷺ نے ان کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا اس کے کپڑے کے بنے ہوئے دو پر تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے جو میں ان کے درمیان دیکھ رہا ہوں؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ گھوڑا ہے۔ پھر آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے جو اس پر لگا ہوا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ دو پر ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: کیا گھوڑے کے دو پر ہوتے ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: کیا آپ نے سنا نہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پروں والے گھوڑے تھے؟ آپ فرماتی ہیں: (یہ سن کر) آپ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آپ کی داڑھیں دیکھ لیں۔

بَابٌ فِي الْأُرْجُوحَةِ (جھولے کا بیان)

4285۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَزَوَّجَنِي وَأَنَا بِنْتُ سَبْعٍ أَوْ سِتٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَ نِسْوَةٌ وَقَالَ بِشْرٌ فَأَتَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَأَنَا عَلَى أُرْجُوحَةٍ فَذَهَبْنَ بِي وَهَيَّأْنَنِي وَصَنَعْنَنِي فَأُتِيَ بِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَبَنَى بِي وَأَنَا ابْنَةُ تِسْعٍ فَوَقَفَتْ بِي عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ هِيهْ هِيهْ قَالَ أَبُو دَاوُد أَيْ تَنَفَّسَتْ فَأُدْخِلْتُ بَيْتًا فَإِذَا فِيهِ نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي الْآخَرِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ مِثْلَهُ قَالَ عَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَسَلَّمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَغَسَلْنَ رَأْسِي وَأَصْلَحْنَنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ ضُحًى فَأَسْلَمْنَنِي إِلَيْهِ[1]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مجھ سے شادی کی تو اس وقت میری عمر سات یا چھ برس تھی۔ پس جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو کچھ عورتیں آئیں اور بشر کی روایت میں ہے کہ میرے پاس ام رومان آئی اور میں جھولے پر تھی۔ پس وہ مجھے لے گئیں اور انہوں نے مجھے تیار کیا اور میرا بناؤ سنگھار کیا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ پس آپ ﷺ نے میرے ساتھ رات بسر کی اس وقت میری عمر نو برس تھی۔ اور وہ میرے ساتھ دروازے پر ٹھہری رہی۔ تو میں نے کہا: ہائے ہائے۔ ابوداؤد نے کہا: یعنی ان کی سانس پھول گئی۔ پس مجھے ایک گھر میں داخل کیا گیا، اس میں انصار کی کچھ عورتیں تھیں۔ انہوں نے کہا: خیر و برکت کے ساتھ داخل ہو۔ دونوں راویوں میں سے ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث میں داخل ہے۔

ابراہیم بن سعید اور ابو اسامہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اس میں ہے کہ اچھی فال کے ساتھ آؤ۔ پس اس نے مجھے ان عورتوں کے حوالے کیا اور انہوں نے میرا سر دھویا اور میرا بناؤ سنگھار کیا اور دن کے وقت مجھے رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی نے

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نہ دیکھا پس انہوں نے مجھے آپ کے حوالے کر دیا۔

4286۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ جَاءَنِي نِسْوَةٌ وَأَنَا أَلْعَبُ عَلَى أُرْجُوحَةٍ وَأَنَا مُجَمَّمَةٌ فَذَهَبْنَ بِي فَهَيَّأْنَنِي وَصَنَعْنَنِي ثُمَّ أَتَيْنَ بِي رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَنَى بِي وَأَنَا ابْنَةُ تِسْعِ سِنِينَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِإِسْنَادِهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ وَأَنَا عَلَى الْأُرْجُوحَةِ وَمَعِي صَوَاحِبَاتِي فَأَدْخَلْنَنِي بَيْتًا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالَتْ فَوَاللهِ إِنِّي لَعَلَى أُرْجُوحَةٍ بَيْنَ عِذْقَيْنِ فَجَاءَتْنِي أُمِّي فَأَنْزَلَتْنِي وَلِي جُمَيْمَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: پس جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو میرے پاس کچھ عورتیں آئیں اور میں جھولے پر کھیل رہی تھی اور میرے بال چھوٹے چھوٹے تھے۔ پس وہ مجھے لے گئیں۔ انہوں نے مجھے تیار کیا اور میرا بناؤ سنگھار کیا، پھر وہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئیں اور آپ نے میرے ساتھ عمل زوجیت کیا درآنحالیکہ میری عمر نو برس تھی۔

بشر بن خالد، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ نے اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ حضرت ام المومنین نے فرمایا: اور میں جھولے پر تھی اور میرے ساتھ سہیلیاں بھی تھیں۔ پس وہ مجھے ایک کمرے میں لے گئیں، وہاں انصار کی کچھ عورتیں تھیں۔ انہوں نے کہا: تمہارا آنا خیر و برکت کا باعث ہو۔

عبید اللہ بن معاذ، محمد بن عمرو نے یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پس ہم مدینہ طیبہ میں آئے اور ہم بنی حارث بن خزرج میں اترے اور قسم بخدا! میں دو کھجور کے درختوں کے درمیان جھولے پر تھی کہ میری ماں پاس آئی اور اس نے مجھے اتارا، میرے بال چھوٹے چھوٹے تھے۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ (چوسر کھیلنے سے ممانعت کا بیان)

4287۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چوسر کھیلا تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی نافرمانی کی۔

فائدہ:۔ ہر ایسا کھیل جو رب العالمین کی یاد سے غفلت اور وقت کے ضیاع کا سبب ہو وہ لہو میں داخل ہے اور لہو سے رب العالمین نے منع فرمایا ہے۔ اس لیے ہر ایسے کھیل سے احتیاط لازم اور ضروری ہے جو یاد الٰہی سے غافل کر دے اور وقت جیسی انمول نعمت کو ضائع کر دے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

4288۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ

حضرت سلیمان بن بریدہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی چوسر کے ساتھ کھیلا گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں ڈبویا۔

فائدہ:۔ حدیث طیبہ میں بیان کردہ تشبیہ سے اس کھیل کی ناپسندیدگی اور کراہت صاف ظاہر ہے۔ اس لیے اس سے بچنا لازم ہے۔

بَابٌ فِي اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ (کبوتروں کے ساتھ کھیلنے کا بیان)

4289۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ کبوتر کے پیچھے جا رہا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک شیطان دوسرے شیطان کے پیچھے جا رہا ہے۔

فائدہ:۔ اس روایت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبوتر اڑانے والے اور کبوتر دونوں کو ہی شیطان کہا ہے۔ پہلے کو اس وجہ سے کہ وہ کبوتر بازی کے سبب ذکر الٰہی سے غافل ہو چکا ہے لہٰذا وہ شیطان کی مثل ہے اور دوسرے کو اس لیے کہ اس نے پہلے کو یاد الٰہی سے غافل کر دیا ہے اور ذکر سے غافل کرنا یہ شیطان کا عمل ہے لہٰذا دونوں ہی شیطان کہلائے۔

بَابٌ فِي الرَّحْمَةِ (رحمت کا بیان)

4290۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي قَابُوسَ مَوْلًى لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ لَمْ يَقُلْ مُسَدَّدٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن (یعنی اللہ تعالیٰ) رحم فرمائے گا۔ تم زمین کے باسیوں پر رحم کرو تو تم پر وہ رحم فرمائے گا جو آسمان میں ہے۔

مسدد نے "مولیٰ عبداللہ بن عمرو کے الفاظ نہیں کہے اور کہا: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

4291۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَنْصُورٌ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ فَقَالَ إِذَا قَرَأْتَهُ عَلَيَّ فَقَدْ حَدَّثْتُكَ بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ ﷺ صَاحِبَ هَذِهِ الْحُجْرَةِ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے ابوالقاسم ﷺ جو صادق بھی ہیں اور مصدوق بھی، سے سنا ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور آپ اس حجرہ کے مکین تھے۔ آپ فرماتے ہیں: شقی (بدبخت) کے سوا کسی سے رحمت نہیں چھینی جائے گی۔

4292۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنِ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْوِيهِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ ابن سرح نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جس کسی نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

فائدہ:۔ معاشرتی قدروں کو بحال کرنے اور مستحکم رکھنے کا یہی بہترین طریقہ ہے کہ ایک دوسرے کی قدر و منزلت کی شناخت کی جائے اور پھر اس کا پورا لحاظ رکھا جائے۔ لہٰذا بڑوں کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ چھوٹوں پر رأفت و رحمت کا ہاتھ پھیریں اور انتہائی محبت و پیار سے آداب زندگی سے آراستہ کریں اور اسی طرح چھوٹوں پر بھی یہ لازم ہے کہ وہ ہر حالت میں اپنے بڑوں کی عزت و توقیر کریں اور ان کے آداب بجالا کر انہیں اپنی عظمت و شرف کا احساس دلائیں۔

بَابٌ فِي النَّصِيحَةِ (نصیحت کا بیان)

4293۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لِلهِ وَكِتَابِهِ وَرَسُولِهِ وَأَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَامَّتِهِمْ أَوْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک دین نصیحت ہے، بے شک دین نصیحت ہے، بے شک دین نصیحت ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کس کے لیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مومنین ائمہ اور عام لوگوں کے لیے یا مسلمان ائمہ اور عام لوگوں کے لیے۔

فائدہ: علامہ خطابی نے کہا ہے کہ نصیحت کا معنی اخلاص ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص یہ ہے کہ اس کی وحدانیت کا اعتقاد صحیح ہو اور اس کی عبادت میں اخلاص نیت ہو اور کتاب کے لیے اخلاص یہ ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے اخلاص یہ ہے کہ ان کی نبوت کی تصدیق کی جائے اور اوامر و نواہی کی پابندی کی جائے اور ائمہ کے لیے اخلاص یہ ہے کہ حق بات میں ان کی پیروی کی جائے اور ان کے خلاف بغاوت نہ کی جائے اور عام مومنین کے لیے اخلاص یہ ہے کہ مصالح کی طرف ان کی صحیح رہنمائی کی جائے۔ واللہ اعلم۔ (بذل، ص 181، ج19)

4294۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَأَنْ أَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ وَكَانَ إِذَا بَاعَ الشَّيْءَ أَوِ اشْتَرَاهُ قَالَ أَمَا إِنَّ الَّذِي أَخَذْنَا مِنْكَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّا أَعْطَيْنَاكَ فَاخْتَرْ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے سمع اور طاعت پر رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ (یعنی میں آپ کا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ارشاد سن کر اس پر عمل پیرا ہوں گا)۔ اور اس پر کہ میں ہر مسلمان کو نصیحت کروں گا۔ چنانچہ پھر جب بھی کوئی شے بیچتے یا خریدتے تو کہتے: بے شک ہم نے جو شے تجھ سے لی ہے وہ ہمارے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ اور بہتر ہے جو ہم نے تجھے دی ہے۔ پس اب تجھے اختیار ہے۔ (چاہے سودا کرو یا نہ کرو)۔

بَابٌ فِي الْمَعُونَةِ لِلْمُسْلِمِ (مسلمان کی معاونت کرنے کا بیان)

4295۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ عُثْمَانُ وَجَرِيرٌ الرَّازِيُّ ح و حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَقَالَ وَاصِلٌ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان سے دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کی، اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور فرمادے گا اور جس کسی نے تنگدست کو (قرض کی ادائیگی وغیرہ میں) آسانی بہم پہنچائی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں (لوگوں کے حقوق کے بارے میں) اسے آسانی عطا فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اس بندے کا معاون و مددگار ہوگا جو بندہ اپنے بھائی کا معاون و مددگار رہو گا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عثمان نے ابومعاویہ سے ومن یسر علی معسر کے الفاظ ذکر نہیں کیے ہیں۔

4296۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ تمہارے نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔ (یعنی بندہ جو بھی نیک عمل کرتا ہے وہ رب العالمین کی بارگاہ میں قبول ہو کر کسی گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے)۔

بَابٌ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ (ناموں کو تبدیل کرنے کا بیان)

4297۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد ابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا لَمْ يُدْرِكْ أَبَا الدَّرْدَاءِ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن تم اپنے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ناموں اور اپنے آباء کے ناموں کے ساتھ پکارے جاؤ گے۔ اس لیے تم اپنے نام اچھے (اور خوبصورت) رکھو۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن ابی زکریا نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی۔

فائدہ:۔ حاشیہ اللمعات میں ہے کہ بعض روایات میں ہے کہ لوگوں کو قیامت کے دن ان کی ماؤں کے ناموں کے ساتھ پکارا جائے گا اور اس میں ایک حکمت یہ بیان کی گئی ہے تاکہ زنا سے پیدا ہونے والے لوگوں کی پردہ پوشی کی جاسکے تاکہ وہ رسوا نہ ہوں۔ واللہ اعلم

4298۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلَانُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ تَعَالَى عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔

4299۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّالْقَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ ابْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ

ابووہب جشمی سے روایت ہے، انہیں شرف صحابیت بھی حاصل تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم حضرات انبیاء علیہم السلام کے ناموں کے ساتھ اپنے نام رکھو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔ سب سے سچے نام حارث (کمانے والا) اور ہمام (رنج وغم اٹھانے والا) ہیں اور قبیح ترین نام حرب (جنگ) اور مرہ (کڑوا) ہیں۔

4300۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وُلِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ قَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ فَأَوْجَرَهُنَّ إِيَّاهُ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن ابی طلحہ کو حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس لے کر گیا جب وہ پیدا ہوئے۔ حضور نبی مکرم ﷺ عباء پہنے ہوئے تھے اور اپنے اونٹ کو دوا لگا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کھجوریں ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں۔ پھر میں نے آپ کو وہ کھجوریں دیں اور آپ نے انہیں اپنے منہ میں ڈالا اور انہیں چبایا۔ پھر بچے کا منہ کھولا اور وہ کھجوریں اس میں ڈالیں اور وہ اپنے منہ میں زبان کو حرکت دینے لگا اور اس کو چوسنے لگا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: انصار کی پسندیدہ شے کھجوریں ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔

بَابٌ فِي تَغْيِيرِ الِاسْمِ الْقَبِيحِ (برا نام تبدیل کرنے کا بیان)

4301۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ (گناہ کرنے والی) کا نام تبدیل کر دیا (یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا نام تھا) اور فرمایا تو جمیلہ ہے۔ (یعنی آپ ﷺ نے اس کا نام بدل کر جمیلہ رکھ دیا)۔

4302۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ سَأَلَتْهُ مَا سَمَّيْتَ ابْنَتَكَ قَالَ سَمَّيْتُهَا مُرَّةَ[1] فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ هَذَا الِاسْمِ سُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالَ مَا نُسَمِّيهَا قَالَ سَمُّوهَا زَيْنَبَ

محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ زینب بنت ابی سلمہ نے ان سے پوچھا: تم نے اپنی بیٹی کا نام کیا رکھا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے اس کا نام برہ رکھا ہے۔ تو انہوں نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے اس نام سے منع کیا ہے۔ پہلے میرا نام برہ رکھا گیا تھا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے آپ کا تزکیہ اور طہارت خود ہی بیان نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تم میں سے نیکی کرنے والوں کو بہتر اور خوب جانتا ہے۔ تو انہوں نے پوچھا: ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ نے فرمایا: تم اس کا نام زینب رکھو۔

4303۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا اسْمُكَ قَالَ أَنَا أَصْرَمُ قَالَ بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ

بشیر بن میمون نے اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی کو اصرم (کاٹنے والا) کہا جاتا تھا، وہ ان لوگوں میں شامل تھا جو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: میں اصرم ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تو زرعہ (کھیتی کا کاروبار کرنے والا جس سے خیر و برکت حاصل ہوتی ہے) ہے۔

4304۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ هَانِئٍ أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يَكْنُونَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَحْسَنَ هَذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِي شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللَّهِ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ قُلْتُ شُرَيْحٌ قَالَ فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ قَالَ أَبُو دَاوُد شُرَيْحٌ هَذَا هُوَ الَّذِي كَسَرَ السِّلْسِلَةَ وَهُوَ مِمَّنْ دَخَلَ تُسْتَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَبَلَغَنِي أَنَّ شُرَيْحًا كَسَرَ بَابَ تُسْتَرَ وَذَلِكَ أَنَّهُ دَخَلَ مِنْ سِرْبٍ[2]

ربیع بن نافع نے یزید یعنی ابن المقدام بن شریح سے انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا شریح سے اور انہوں نے اپنے باپ ہانی سے روایت کیا ہے کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد میں آئے تو آپ نے ان

1۔ دیگر نسخوں میں بَرَّةَ ہے۔

2۔ قال ابو داؤد شریح ھذا الخ صرف مطبوعہ ہذا میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے سنا کہ وہ اسے ابوالحکم کی کنیت سے پکارتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اسی کی طرف حکم کی نسبت ہے تیری کنیت ابوالحکم کیونکر ہے؟ تو اس نے کہا: بے شک میری قوم میں جب کسی شے کے بارے اختلاف ہو جائے تو وہ میرے پاس آتے ہیں اور میں ان کے درمیان فیصلہ کر دوں تو وہ دونوں فریق راضی ہو جاتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بہت اچھا ہے۔ کیا تیرا کوئی بیٹا بھی ہے؟ اس نے عرض کی: شریح، مسلم اور عبداللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ان میں سے بڑا کون ہے؟ میں نے کہا: شریح۔ آپ نے فرمایا: پس تو ابوشریح ہے۔ (یعنی اب تیری کنیت ابوشریح ہے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ شریح وہی ہیں جنہوں نے زنجیر کو توڑا تھا اور یہ تستر میں داخل ہونے والوں میں سے تھے۔ مزید کہا: مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ شریح نے باب تستر کو توڑا اور وہ ایک تہہ خانے سے اس میں داخل ہوئے۔

4305۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا السَّهْلُ يُوطَأُ وَيُمْتَهَنُ قَالَ سَعِيدٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُصِيبُنَا بَعْدَهُ حُزُونَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَغَيَّرَ النَّبِيُّ ﷺ اسْمَ الْعَاصِ وَعَزِيزٍ وَعَتَلَةَ وَشَيْطَانٍ وَالْحَكَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ فَسَمَّاهُ هِشَامًا وَسَمَّى حَرْبًا سَلْمًا وَسَمَّى الْمُضْطَجِعَ الْمُنْبَعِثَ وَأَرْضًا تُسَمَّى عَفِرَةَ سَمَّاهَا خَضِرَةَ وَشَعْبَ الضَّلَالَةِ سَمَّاهُ شَعْبَ الْهُدَى وَبَنُو الزِّنْيَةِ سَمَّاهُمْ بَنِي الرِّشْدَةِ وَسَمَّى بَنِي مُغْوِيَةَ بَنِي رِشْدَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد تَرَكْتُ أَسَانِيدَهَا لِلِاخْتِصَارِ

حضرت سعید بن مسیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ عرض کی: میرا نام حزن ہے (یعنی سخت اور مشکل زمین) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو سہل ہے (یعنی نرم اور عمدہ زمین) اس نے عرض کی: نہیں سہل کو تو روندا جاتا ہے اور اسے ذلیل و رسوا کیا جاتا ہے۔ سعید نے کہا: میں نے یہ گمان کیا کہ اس کے بعد ہمیں پریشانیاں اور غم و اندوہ پہنچیں گے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے اور حضور نبی مکرم ﷺ نے عاص (گنہگار) عزیز (یہ اللہ تعالیٰ کا اسم ہے) عتلہ (شدت اور سختی) شیطان، حکم (یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے) غراب (اس سے مراد دوری ہے) حباب (یہ شیطان کا نام ہے) شہاب (آگ کا شعلہ) کے ناموں کو تبدیل کر دیا اور آپ نے شہاب کا نام ہشام رکھ دیا اور حرب کا نام سلم (صلح) رکھ دیا اور مضطجع (لیٹنے والا) کا نام منبعث (اٹھنے والا) رکھا۔ اور وہ زمین جس کا نام عفرہ (بنجر زمین) تھا اس کا نام خضرہ (شاداب زمین) رکھ دیا اور شعب الضلالہ کا نام شعب الہدیٰ رکھا اور بنوالزنیہ کا نام بنی رشدہ رکھا اور بنی مغویہ کا نام بنی رشدہ رکھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے اختصار کے لیے ان کی اسانید کو چھوڑ دیا ہے۔

4306۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ

حضرت مسروق نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے پوچھا: تو کون ہے (یعنی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تیرا نام کیا ہے)؟ میں نے کہا: مسروق بن اجدع۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اجدع شیطان کا نام ہے۔

4307۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدَنَّ عَلَيَّ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اپنے بچے کا نام یسار، رباح، نجیح اور افلح نہ رکھ۔ کیونکہ تو کہے گا: کیا وہ (یعنی ان میں سے کوئی نام لے کر کہے گا) یہاں ہے؟ تو کہنے والا کہے گا: نہیں۔ (تو چونکہ ان میں منافع، خوشحالی اور کامیابی کے معنی موجود ہیں لہذا ان کی نفی سے فال بد ظاہر ہوگی)۔ پس یہ چار نام ہی ہیں تو مجھ پر ان میں سے کسی کا اضافہ نہ کر۔ (یعنی کسی اور اضافی نام کی میری طرف نسبت نہ کر)۔

4308۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَيَسَارًا وَنَافِعًا وَرَبَاحًا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ ہم اپنے غلاموں کے نام ان چار ناموں میں سے کوئی رکھیں (یعنی) افلح، یسار، نافع اور رباح۔

4309۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْهَى أُمَّتِي أَنْ يُسَمُّوا نَافِعًا وَأَفْلَحَ وَبَرَكَةَ قَالَ الْأَعْمَشُ وَلَا أَدْرِي ذَكَرَ[1] نَافِعًا أَمْ لَا فَإِنَّ الرَّجُلَ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَثَمَّ بَرَكَةُ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ بَرَكَةَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان شاء اللہ اگر میں زندہ رہا تو میں اپنی امت کو اس سے منع کروں گا کہ وہ نافع، افلح اور برکت میں سے کوئی نام رکھیں۔ اعمش نے کہا: میں نہیں جانتا کہ آپ نے نافع کا ذکر کیا یا نہیں۔ کیونکہ ایک آدمی جب آ کر یہ کہتا ہے کہ یہاں برکت ہے تو دوسرے جواب دیتے ہیں نہیں (اور یہ اچھی فال نہیں ہے)۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابو الزبیر نے جابر سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے برکت نام ذکر نہیں کیا۔

4310۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ[2] قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ أَخْنَى اسْمٍ

1۔ دیگر نسخوں میں أَذَكَرَ ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں يُسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے قبیح ترین نام والا وہ آدمی ہے جسے (دنیا میں) شہنشاہ کا نام دیا جاتا ہو۔ (یہ فقط اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے)۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے شعیب بن ابی حمزہ نے ابوالزناد سے ان کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اخنی اسم کہا ہے۔

بَابٌ فِي الْأَلْقَابِ (القاب کا بیان)

4311۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَبِيرَةَ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي بَنِي سَلِمَةَ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ إِلَّا وَلَهُ اسْمَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ يَا فُلَانُ فَيَقُولُونَ مَهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هَذَا الِاسْمِ فَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ

ابوجبیرہ بن ضحاک۔ نے بیان کیا ہے کہ ہم بنی سلمہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے: ترجمہ: "تم برے القاب سے ایک دوسرے کو نہ پکارو، ایمان کے بعد فسق کا ارتکاب کرنا بہت برا ہے"۔ ابوجبیرہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم میں کوئی آدمی نہ تھا مگر اس کے دو یا تین نام تھے۔ پس حضور نبی مکرم ﷺ (وہ نام لے کر) پکارنے لگے اے فلاں! تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ٹھہر جایئے۔ بے شک یہ آدمی اس نام سے غصے ہوتا ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ۔

بَابٌ فِيمَنْ يَتَكَنَّى بِأَبِي عِيسَى (اس کا بیان جس کی کنیت ابوعیسیٰ ہو)

4312۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ضَرَبَ ابْنًا لَهُ تَكَنَّى أَبَا عِيسَى وَأَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ تَكَنَّى[1] بِأَبِي عِيسَى فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَمَا يَكْفِيكَ أَنْ تُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَنَّانِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَإِنَّا فِي جَلْجَتِنَا فَلَمْ يَزَلْ يُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى هَلَكَ

حضرت زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کو مارا جس نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی تھی اور مغیرہ بن شعبہ نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: کیا تیرے لیے کافی نہیں ہوگا کہ تیری کنیت ابوعبداللہ ہو۔ تو حضرت مغیرہ نے عرض کی: میری یہ کنیت رسول اللہ ﷺ نے رکھی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ تو وہ ہیں جن کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں اور ہم تو (پانی کے بلبلے کی مثل) تنگی میں ہیں۔ لہٰذا پھر مسلسل ان کی کنیت ابوعبداللہ جاری رہی۔ یہاں تک کہ ان کا وصال ہوگیا۔

1۔ ایک نسخہ میں یُکنٰی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِابْنِ غَيْرِهِ يَا بُنَيَّ

اس کا بیان جو دوسرے کے بیٹے کو کہتا ہے اے میرے بیٹے

4313۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَسَمَّاهُ ابْنُ مَحْبُوبٍ الْجَعْدَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يُثْنِي عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ مَحْبُوبٍ وَيَقُولُ كَثِيرُ الْحَدِيثِ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: اے میرے بیٹے !۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ میں نے یحییٰ بن معین کو محمد بن محبوب کی تعریف کرتے ہوئے سنا ہے، وہ کہتے تھے: یہ کثیر الحدیث ہیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى بِأَبِي الْقَاسِمِ (ایسے آدمی کا بیان جو کنیت ابوالقاسم رکھتا ہو)

4314۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا[2] بِكُنْيَتِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَذَلِكَ رِوَايَةُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ وَسُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُمْ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے نام کے ساتھ نام رکھو (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور تم میری کنیت پر کنیت نہ رکھو (یعنی ابوالقاسم)۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اسی طرح اسے ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اسی طرح ابوسفیان کی حضرت جابر سے، سالم بن ابی الجعد کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، سلیمان یشکری کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور ابن منکدر کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور انہی کی مثل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

بَابُ مَنْ رَأَى أَنْ لَا يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا (ان کا بیان جن کے نزدیک دونوں کو جمع کرنا درست نہیں)

4315۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يَتَكَنَّى بِكُنْيَتِي وَمَنْ تَكَنَّى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّى بِاسْمِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى بِهَذَا الْمَعْنَى ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُخْتَلِفًا عَلَى الرِّوَايَتَيْنِ وَكَذَلِكَ رِوَايَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اخْتُلِفَ فِيهِ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَلَى مَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَلَى مَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَاخْتُلِفَ فِيهِ عَلَى مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا عَلَى الْقَوْلَيْنِ اخْتَلَفَ فِيهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔
2۔ دیگر نسخوں میں لَا تُكَنُّوا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے نام کے ساتھ نام رکھا، سو اسے چاہیے کہ وہ میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ رکھے اور جس نے میری کنیت پر کنیت رکھ لی تو اسے چاہیے کہ وہ میرے نام پر اپنا نام نہ رکھے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اسی طرح ابن عجلان نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔ مذکورہ دونوں روایتوں پر قدرے اختلاف کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ابوزرعہ سے مروی ہے اور اسی طرح عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے قدرے اختلاف کے ساتھ اسے ذکر کیا ہے۔ ثوری اور ابن جریج نے اسے اسی طرح روایت کیا ہے جس طرح ابن سیرین نے بیان کیا ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موسیٰ بن یسار کی روایت میں مذکورہ دونوں قولوں کے ساتھ اختلاف کیا گیا ہے اور حماد بن خالد اور ابن ابی فدیک نے بھی اس میں اختلاف کیا ہے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا (نام اور کنیت دونوں کو جمع کرنے کی رخصت کا بیان)

4316۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَحِمَهُ اللهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ وُلِدَ لِي مِنْ بَعْدِكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلنَّبِيِّ ﷺ

محمد بن حنفیہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اگر آپ کے بعد میرے ہاں کوئی بچہ پیدا ہو تو میں اس کا نام آپ کے نام پر رکھوں گا اور میں آپ کی کنیت کے ساتھ اس کی کنیت رکھوں گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (درست ہے) ابوبکر نے (اپنی روایت میں) قلت کا لفظ نہیں کہا (بلکہ) یہ کہا ''قال علی علیہ السلام للنبی صلی اللہ علیہ وسلم''۔

4317۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْحَجَبِيُّ عَنْ جَدَّتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے ایک بچے کو جنم دیا ہے میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے اور اس کی کنیت ابوالقاسم رکھی ہے۔ سو مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ اسے ناپسند کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون سی شے ہے جس نے میرا نام حلال کیا ہو اور میری کنیت کو حرام کیا ہو۔ یا فرمایا: کون سا سبب ہے جس نے میری کنیت کو حرام قرار دیا ہو اور میرے نام کو حلال قرار دیا ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ (اس کا بیان جو کنیت رکھے حالانکہ اس کا بیٹا نہ ہو)

4318۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَلِي أَخٌ صَغِيرٌ يُكْنَى أَبَا عُمَيْرٍ وَكَانَ لَهُ نُغَرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَآهُ حَزِينًا فَقَالَ مَا شَأْنُهُ قَالُوا مَاتَ نُغَرُهُ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لاتے تھے اور میرا ایک چھوٹا بھائی تھا، ابوعمیر اس کی کنیت تھی۔ اس کے پاس ایک چڑیا تھی جس سے وہ کھیلتا تھا۔ وہ چڑیا مرگئی۔ پھر ایک دن حضور نبی مکرم ﷺ تشریف لائے اور اسے غمزدہ اور پریشان حال دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اسے کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی: اس کی چڑیا مر گئی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوعمیر! چڑیا نے کیا کیا ہے؟

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تُكْنَى (عورت کے کنیت رکھنے کا بیان)

4319۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ صَوَاحِبِي لَهُنَّ كُنًى قَالَ فَاكْتَنِي بِابْنِكِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أُخْتِهَا قَالَ مُسَدَّدٌ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَكَانَتْ تُكَنَّى بِأُمِّ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا قَالَ قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ وَكَذَلِكَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَمَسْلَمَةُ بْنُ قَعْنَبٍ عَنْ هِشَامٍ كَمَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میری تمام سہیلیوں کی کنیتیں ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی اپنے بیٹے عبد اللہ (یعنی اپنے بھانجے جو کہ حضرت اسماء کے بیٹے تھے) کے ساتھ اپنی کنیت رکھ لو۔ مسدد نے کہا ہے: عبد اللہ بن زبیر۔ تو آپ کی کنیت ام عبد اللہ تھی۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح قران بن تمام اور معمر دونوں نے ہشام سے نقل کیا ہے اور اسے ابواسامہ نے ہشام عن عباد بن حمزہ کی سند سے اور اسی طرح حماد بن سلمہ اور مسلمہ بن قعنب نے ہشام سے روایت کیا ہے جیسا کہ ابواسامہ نے بیان کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْمَعَارِيضِ (تعریضاً اور اشارۃً گفتگو کرنے کا بیان)

4320۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ إِمَامُ مَسْجِدِ حِمْصَ[1] حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ضُبَارَةَ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ

حضرت سفیان بن اسید حضرمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے بڑی خیانت (اور دھوکہ) یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے اس طرح بات کرے کہ وہ اس بارے میں تیری تصدیق کر رہا ہو (یعنی تجھے سچا سمجھ رہا ہو) اور تو اس کے ساتھ جھوٹ بول رہا ہو۔

1۔ امام مسجد حمص صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ زَعَمُوا (آدمی کے قول زَعَمُوْا کا بیان)

4321۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ فِي زَعَمُوا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو عَبْدِ اللهِ هَذَا حُذَيْفَةُ[1]

ابومسعود نے ابوعبداللہ کو کہا یا ابوعبداللہ نے ابومسعود کو کہا: کیا تو نے رسول اللہ علیہ السلام کو زَعَمُوْا کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی کا تکیہ کلام (لفظ) زعموا بہت برا ہے۔ (کیونکہ یہ لفظ ظن و تخمین پر دلالت کرتا ہے اور اس میں یقین کا معنی ثابت نہیں ہوتا اس لیے جو آدمی دوران گفتگو اس لفظ کا سہارا لے اس کا کلام قابل اعتماد نہیں ہوتا)۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اس ابوعبداللہ کا نام حذیفہ ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ أَمَّا بَعْدُ (آدمی کا اپنے خطبہ میں اما بعد کہنے کا بیان)

4322۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم خَطَبَهُمْ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے انہیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: اما بعد۔

بَابٌ فِي الْكَرْمِ وَحِفْظِ الْمَنْطِقِ (کرم (انگور) اور زبان کی حفاظت کا بیان)

4323۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ وَلَكِنْ قُولُوا حَدَائِقَ الْأَعْنَابِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے کسی کو بھی انگور کو کرم نہیں کہنا چاہئے، کیونکہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔ البتہ تم کہو: انگوروں کے باغات (حدائق الاعناب)

فائدہ: ۔ علامہ ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ عرب لوگ انگور کو کرم کہتے تھے۔ نظریہ یہ تھا کہ اس کی شراب پینے سے دلوں میں رأفت، رحمت اور ہمدردی کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو جب شراب کو نجس قرار دیا گیا تو پھر ایسا لفظ کہنے سے بھی منع کر دیا گیا جو اس کی مدح اور منفعت پر دلالت کرتا ہو، کیونکہ اب بندۂ مومن کے دل میں نور ایمان اس سے کہیں زیادہ نفع بخش ہے۔ واللہ اعلم

1۔ ایک نسخہ میں ھُوَ حُذَيْفَةُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب لَا يَقُولُ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي

اس کا بیان کہ کوئی غلام اپنے آقا کے لیے ربی اور ربتی نہ کہے

4324۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي وَلَا يَقُولَنَّ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي وَلْيَقُلْ الْمَالِكُ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَلْيَقُلْ الْمَمْلُوكُ سَيِّدِي وَسَيِّدَتِي فَإِنَّكُمُ الْمَمْلُوكُونَ وَالرَّبُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ وَلَمْ يَذْكُرْ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میرا عبد (غلام) اور میری باندی اور نہ ہی کسی مملوک (غلام) کو (اپنے آقا کے لیے) ربی اور (مالکہ کے لیے) ربتی کہنا چاہیے۔ (بلکہ) مالک کو چاہیے کہ وہ (غلام کے لیے) کہے میرے جوان اور (کنیز کے لیے) کہے میری دوشیزہ اور مملوک کو چاہیے کہ وہ وہ (اپنے آقا کے لیے) سیدی (میرے سردار) اور (مالکہ کے لیے) سیدتی کہے۔ کیونکہ تم سب مملوک (غلام) ہو اور رب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

ابن سرح، ابن وہب، عمرو بن حارث نے بیان کیا ہے کہ ابو یونس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا اور یہ بیان کیا ہے کہ غلام کو چاہیے کہ وہ یہ کہے: سیدی و مولای (میرے سردار اور میرے آقا)۔

4325۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم منافق کو سید (سردار) نہ کہو کیونکہ اگر وہ سردار ہوا تو یقیناً تم نے اپنے پروردگار عالم کو ناراض کیا۔

فائدہ: لمعات میں ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ اگر منافق کو سردار کہا جائے تو پھر اس کی پیروی اور اتباع لازم ہوتی ہے جو کہ رب العالمین کی ناراضگی کا سبب ہے۔ اور ایک معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر تم نے اسے دنیوی مال ومنال اور جاہ وحشمت کے سبب سردار کہا ہے تو تم نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا کیونکہ تم نے ایسے بندے کی تعظیم کی جو تعظیم اور احترام کا مستحق نہیں۔ اور اگر وہ اس طرح نہیں ہے تو پھر تم نے جھوٹ بولا ہے جو رب العالمین کی ناراضگی کا سبب ہے۔ واللہ اعلم۔

بَاب لَا يُقَالُ خَبُثَتْ نَفْسِي (اس کا بیان یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میرا نفس خبیث ہو چکا ہے)

4326۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي

ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو یہ نہیں کہنا چاہئے کہ میرا نفس خبیث ہو چکا ہے (بلکہ) اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: میرا دل سخت اور پریشان ہو گیا ہے۔

فائدہ:۔ علامہ خطابی نے کہا ہے کہ خبث اور قست دونوں لفظ ہم معنی ہیں۔ صرف خبث کا لفظ زیادہ شنیع اور قبیح ہے اور کلام میں نسبتاً اچھے لفظ کا استعمال کرنا چاہیے۔

4327۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ جَاشَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کو بھی یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میرا دل کھولنے لگا ہے، بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ میرا دل سخت اور پریشان ہو گیا ہے۔

4328۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ نہ کہو: جو اللہ تعالیٰ چاہے اور فلاں چاہے، بلکہ یہ کہو: جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر فلاں چاہے۔

فائدہ:۔ چونکہ پہلی صورت میں آدمی کی مشیت کو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ جمع کرنا لازم آتا ہے۔ جس سے اشتراک کا احتمال ہونے لگتا ہے لہٰذا اس احتمال اور شک کو دور کرنے کے لیے ان دونوں کو ملا کر کہنے سے منع فرما دیا اور اس طرح کہنے کا حکم ارشاد فرمایا جس سے رب العالمین کی توحید خالص کا اظہار ہو اور کسی دوسرے کا ذکر اس کی تبع میں ہو۔

4329۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ خَطِيبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَالَ قُمْ أَوْ قَالَ اذْهَبْ فَبِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ

حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ ایک خطیب نے حضور نبی رحمت ﷺ کے پاس خطبہ دیا اور اس طرح کہا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی اطاعت کرتا ہے وہ ہدایت پا گیا اور جو ان دونوں کی نافرمانی کرتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو کھڑا ہو۔ یا فرمایا: تو چلا جا، تو اچھا خطیب نہیں ہے۔ (غالباً وجہ یہ ہے کہ اس نے نافرمانی کے ذکر میں اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم ﷺ دونوں کو اکٹھا کر دیا جو مناسب نہ تھا۔ چاہیے یہ تھا کہ دونوں کا ذکر الگ الگ کرتا)۔ واللہ اعلم

4330۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَثَرَتْ دَابَّةٌ[1]، فَقُلْتُ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَا تَقُلْ تَعِسَ

1۔ دیگر نسخوں میں دابتہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَعَاظَمَ حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُولُ بِقُوَّتِي وَلٰكِنْ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَصَاغَرَ حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ الذُّبَابِ

ابوالملیح نے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے کہا: میں حضور نبی مکرم ﷺ کا ردیف تھا، پس سواری (خوفزدہ ہو کر) بدکنے لگی، تو میں نے کہا: شیطان ہلاک ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس طرح نہ کہہ کہ شیطان ہلاک ہو۔ کیونکہ تو اس طرح کہتا ہے تو وہ پھول کر بڑا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ بیت (کمرہ) کی مثل ہو جاتا ہے اور کہنے لگتا ہے: میری بھی قوت اور طاقت ہے البتہ تم یہ بِسْمِ اللّٰهِ کہو کیونکہ جب تو اس طرح کہتا ہے تو وہ چھوٹا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ مکھی کی مثل ہو جاتا ہے۔

4331۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتَ وَقَالَ مُوسَى إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَالِكٌ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ تَحَزُّنًا لِمَا يَرَى فِي النَّاسِ يَعْنِي فِي أَمْرِ دِينِهِمْ فَلَا أَرَى بِهِ بَأْسًا وَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهِ وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ فَهُوَ الْمَكْرُوهُ الَّذِي نُهِيَ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو (کسی کو) سنے۔ اور موسیٰ نے کہا: جب کوئی آدمی یہ کہے لوگ ہلاک ہوں تو وہ خود ان کی نسبت زیادہ ہلاک ہونے والا ہوتا ہے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ مالک نے کہا ہے: جب کوئی آدمی لوگوں میں اپنے امور کے بارے کیفیات دیکھ کر غمزدہ حالت میں (ایسے الفاظ) کہتا ہے تو میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں اور جب کوئی خود پسندی (اور رعونت) کی بناء پر اور لوگوں کو حقیر اور چھوٹا سمجھ کر اس طرح کہتا ہے تو یہ مکروہ ہے جس سے آدمی کو منع کیا گیا ہے۔

بَابٌ فِي صَلَاةِ الْعَتَمَةِ (صلوٰۃ العتمہ کا بیان)

4332۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ أَلَا وَإِنَّهَا الْعِشَاءُ وَلٰكِنَّهُمْ يُعْتِمُونَ بِالْإِبِلِ

ابوسلمہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری نماز کے نام کے بارے میں اعرابی لوگ تم پر غالب نہ آجائیں۔ خبردار سنو! اس نماز کا نام عشاء ہے۔ لیکن وہ اپنے اونٹوں (کا دودھ نکالنے کے لیے) اندھیرا کر دیتے ہیں اور اس وقت عشاء کی نماز پڑھتے ہیں۔ (اسی لیے اسے صلوٰۃ العتمہ کہتے تھے)۔

4333۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهُ مِنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِي صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَأَنَّهُمْ عَابُوا عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَا بِلَالُ أَقِمِ الصَّلَاةَ أَرِحْنَا بِهَا

سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا: مسعر نے کہا ہے میرا اس کے بارے گمان یہ ہے کہ وہ آدمی بنی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خزاعہ میں سے تھا۔ اے کاش! میں نماز پڑھ لیتا اور میں راحت پا جاتا۔ تو لوگوں نے اس قول کی بناء پر اس پر عیب لگایا (اور اس کی گرفت کی کہ اس نے نماز کو بھاری اور ثقیل گمان کیا ہے) تو اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے بلال! نماز کے لیے اقامت کہو اور ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔ (مقصود یہ ہے کہ نماز ادا کر لینے سے اضطراب ختم ہو جاتا ہے اور اطمینان قلب نصیب ہو جاتا ہے)۔

4334۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبِي إِلَى صِهْرٍ لَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لِبَعْضِ أَهْلِهِ يَا جَارِيَةُ ائْتُونِي بِوَضُوءٍ لَعَلِّي أُصَلِّي فَأَسْتَرِيحَ قَالَ فَأَنْكَرْنَا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قُمْ يَا بِلَالُ فَأَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ

عبداللہ بن محمد بن حنفیہ نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ اپنے سسرال کی طرف انصار میں سے ایک آدمی کی تیمارداری کے لیے گیا۔ پس نماز کا وقت ہو گیا تو اس نے اپنے گھر والوں میں سے بعض کو کہا: اے بچی! وضو کے لیے میرے پاس پانی لاؤ تاکہ میں نماز پڑھوں اور میں اس سے راحت پا لوں۔ ہم نے اس کے قول کو ناپسند کیا۔ تو اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے بلال! اٹھو اور ہمیں نماز سے راحت اور سکون دلاؤ۔

4335۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْسُبُ أَحَدًا إِلَّا إِلَى الدِّينِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دین کے سوا کسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے نہیں سنا۔

بَابُ مَا رُوِيَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (اس بارے میں رخصت کا بیان)

4336۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا شَيْئًا أَوْ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ مدینہ طیبہ میں گھبراہٹ (اور دشمن کا خوف) پھیل گیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور فرمایا: ہم نے کوئی شے نہیں دیکھی یا فرمایا: ہم نے خوف میں سے کوئی شے نہیں دیکھی۔ البتہ ہم نے اس گھوڑے کو (سرعت رفتاری کے سبب) ایک سمندر پایا ہے۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ (جھوٹ کے بارے میں سختی سے منع کرنے کا بیان)

4337۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا

ابووائل نے حضرت عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور بے شک ایک آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے اور تم پر لازم ہے کہ صدق (سچ) کو اختیار کرو کیونکہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور بے شک ایک آدمی سچ بولتا ہے اور سچ تلاش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق (سچ بولنے والا) لکھ دیا جاتا ہے۔

4338۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ

بہز بن حکیم نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے اپنے باپ سے سن کر مجھے بتایا کہ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، اس کے لیے بربادی اور ہلاکت ہے جو بات کرتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے تاکہ اس کے ساتھ وہ لوگوں کو ہنسائے۔ اس کے لیے بربادی ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے۔

4339۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مَوَالِي عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ قَالَتْ أُعْطِيهِ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن میری ماں نے مجھے بلایا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف فرما تھے۔ تو اس نے کہا: تو نزدیک آ میں تجھے (کچھ) دوں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے کون سی چیز اسے دینے کا ارادہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: میں اسے کھجوریں دوں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: بلاشبہ اگر تو اسے کوئی شے نہ دیتی تو تجھ پر ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔

فائدہ:۔ اس حدیث طیبہ میں اس طرف توجہ مبذول کرائی جا رہی ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں وغیرہ کو بہلانے کے لیے بھی ایسی شے کا نام نہ لے جو اس کے پاس نہ ہو اور نہ ہی ایسی چیز دینے کو کہے، جو اس کے پاس نہیں۔

4340۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ حُسَيْنٍ فِي حَدِيثِهِ(1) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

1۔ ایک نسخہ میں فی حدیثہ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَذْكُرْ حَفْصٌ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يُسْنِدْهُ إِلَّا هَذَا الشَّيْخُ يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ حَفْصٍ الْمَدَائِنِيَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے لیے گناہ کے طور پر اتنا کافی ہے کہ وہ ہر وہ بات کہہ دے جو اس نے سنی ہو۔ ابواؤد نے بیان کیا ہے کہ حفص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سوائے اس شیخ یعنی علی بن حفص المدائنی کے کسی نے اس حدیث کو مسند ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ فِي حُسْنِ الظَّنِّ (حسن ظن رکھنے کا بیان)

4341۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُهَنَّا أَبِي شِبْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ أَفْهَمْهُ مِنْهُ جَيِّدًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ شُتَيْرٍ[1] قَالَ نَصْرٌ ابْنُ نَهَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَصْرٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد مُهَنَّا ثِقَةٌ بَصْرِيٌّ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نصر نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن ظن حسن عبادت میں سے ہے۔ (یعنی ایک مسلمان کی شان ہی یہ ہے کہ وہ کسی مسلمان بھائی کے بارے میں اچھا گمان اور عمدہ خیالات ہی رکھتا ہے، کسی بدگمانی میں مبتلا نہیں ہوتا، تاوقتیکہ کوئی ایسا فعل بدظاہر ہو جائے جو اس کے حسن ظن کے عمل کو گرا دے۔ تو فرمایا: کسی کے بارے میں حسن ظن رکھنا ایک حسین عبادت ہے)۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ مہنا ثقہ راوی ہے اور بصرہ کا رہنے والا ہے۔

4342۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ وَقُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنْ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ فَخَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا أَوْ قَالَ شَرًّا

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کر رہے تھے کہ میں رات کے وقت آپ کی ملاقات کے لیے حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرتی رہی اور پھر واپس جانے کے لیے اٹھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مجھے واپس پہنچانے کے لیے میرے ساتھ اٹھے۔ اس وقت آپ کی رہائش حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے گھر تھی۔ (راستے میں) انصار کے دو آدمی پاس سے گزرے۔ جب دونوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ دونوں تیز تیز چلنے لگے۔ تو حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکار کر فرمایا: تم ٹھہر جاؤ (اور جان لو) کہ یہ میرے ساتھ (میری رفیقہ حیات) صفیہ بنت حیی ہے۔ انہوں نے عرض کی: سبحان اللہ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کیا ہم آپ کے بارے میں کوئی بدگمانی کر سکتے ہیں؟)

1۔ ایک نسخہ میں شتیر کے بجائے شُهَيْد ہے۔

2۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک شیطان انسان میں خون کی رگوں میں چلتا ہے۔ اس لیے مجھے خوف ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی بری شے نہ ڈال دے۔

بَابٌ فِي الْعِدَةِ (وعدہ کا بیان)

4343۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَفِيَ لَهُ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت میں اسے پورا کرنا ہو۔ پھر وہ اسے (کسی سبب) پورا نہ کر سکے اور مقررہ وقت پر نہ آئے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

فائدہ: رب العالمین نے ارشاد فرمایا وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا تم وعدہ پورا کرو بے شک وعدہ کے بارے پوچھا جائے گا۔ وعدہ خلافی جرم ہے۔ وعدہ کو پورا کرنا لازم اور ضروری ہے۔ لیکن شریعت میں عذر کو قبول کیا گیا ہے۔ لہٰذا وعدہ کرتے وقت نیت درست ہو اور اسے پورا کرنے کا ارادہ ہو۔ اگر ناگہانی طور پر کوئی ایسا عذر اور مجبوری لاحق ہو جائے جو وعدہ کو ایفاء کرنے سے مانع ہو تو اس سبب سے آدمی گنہگار نہیں ہوگا بلکہ معذور سمجھا جائے گا۔

4344۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَمْسَاءِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِبَيْعٍ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ فَنَسِيتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَجِئْتُ فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ فَقَالَ يَا فَتًى لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هَذَا عِنْدَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا بَلَغَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي أَنَّ بِشْرَ بْنَ السَّرِيِّ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ[1]

عبد اللہ بن ابی الحمساء نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کی بعثت سے قبل آپ سے ایک شے خریدی اور اس کی کچھ رقم میرے ذمہ واجب الادا رہی۔ تو میں نے آپ ﷺ سے وعدہ کیا کہ میں وہ رقم اسی جگہ پر لے کر آتا ہوں۔ لیکن میں جا کر بھول گیا اور پھر تین دن بعد مجھے یاد آیا۔ چنانچہ میں آیا، تو آپ ﷺ ابھی اسی جگہ موجود تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے جوان! تو نے مجھے بہت مشقت میں مبتلا کیا۔ میں یہاں تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہوں۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ محمد بن یحییٰ نے کہا: ہمارے نزدیک راوی کا نام عبد الکریم بن عبد اللہ بن شقیق ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح مجھے یہ خبر علی بن عبد اللہ سے پہنچی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مجھے یہ خبر بھی ملی ہے کہ اسے بشر بن سری نے عبد الکریم بن عبد اللہ بن شقیق سے روایت کیا ہے۔

1۔ قال ابوداؤد هکذا بلغنی الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ (اس چیز کو ظاہر کرنے کا بیان جو اسے نہ دی گئی ہو)

4345۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَةً تَعْنِي ضَرَّةً هَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ لَهَا بِمَا لَمْ يُعْطِ زَوْجِي قَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بیشک میری ایک سوتن ہے کیا مجھ پر کوئی حرج ہے اگر میں اسے (پریشان رکھنے کے لیے) اس شے کا اظہار کروں جو میرے خاوند نے مجھے نہیں دی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شے کو ظاہر کرنے والا جو اسے نہ دی گئی ہو جھوٹ اور فریب کا لباس پہننے والے کی طرح ہے۔

فائدہ:۔ آدمی کو یہ ہرگز نہ چاہیے کہ وہ اپنی برتری ظاہر کرنے کی خاطر ایسی چیزوں کا اظہار کرے جو فی الحقیقت اس کے پاس موجود نہ ہوں۔ یہ بھی ایک جھوٹ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِزَاحِ (مزاح کرنے کا بیان)

4346۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْمِلْنِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا حَامِلُوكَ عَلَى وَلَدِ نَاقَةٍ قَالَ وَمَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے سوار کیجئے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک ہم تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کریں گے (آپ ﷺ کا یہ کلام مزاح کے طور پر تھا جو بالکل سچا تھا)۔ اس نے عرض کی: میں ناقہ کے بچے کو کیا کروں گا؟ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اونٹوں کو اونٹنیاں ہی جنم نہیں دیتیں۔

4347۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ أَلَا أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجِزُهُ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آواز کو بلند ہوتے ہوئے سن لیا۔ پس جب آپ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

داخل ہوئے تو آپ نے انہیں پکڑا تا کہ آپ انہیں تھپڑ رسید کریں۔ اور فرمایا: کیا میں تجھے دیکھ نہیں رہا کہ تو اپنی آواز رسول اللہ ﷺ پر بلند کر رہی ہے۔ حضور نبی مکرم ﷺ انہیں روکنے لگے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں وہاں سے نکل گئے۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باہر نکل گئے تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اس وقت حضرت عائشہ کو فرمایا: تو نے مجھے دیکھا میں نے تجھے کس طرح ایک آدمی سے بچالیا ہے؟ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کئی دنوں تک ٹھہرے رہے (یعنی کاشانہ مصطفی پر حاضر نہ ہوئے) اور پھر رسول اللہ ﷺ سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی۔ تو دونوں کو (یعنی حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) اس حال میں پایا کہ وہ صلح کیے ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے دونوں کو عرض کی: مجھے بھی اپنی صلح میں شامل کر لیجئے جیسا کہ تم نے مجھے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تحقیق ہم نے کر لیا، تحقیق ہم نے کر لیا۔

4348۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ وَقَالَ ادْخُلْ فَقُلْتُ أَكُلِّي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ إِنَّمَا قَالَ أَدْخُلُ كُلِّي مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ

ابوادریس خولانی نے حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ چمڑے کے بنے ہوئے خیمے میں تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور آپ نے جواب دیا اور فرمایا: اندر آ جا۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا مکمل طور پر؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں! سارے کا سارا۔ سو میں اندر چلا گیا۔

صفوان بن صالح، ولید، عثمان بن ابی العاتکہ نے کہا کہ انہوں نے خیمہ کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے یہ کہا تھا کیا میں سارے کا سارا اندر داخل ہو جاؤں۔

4349۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے دو کانوں والے!۔

فائدہ:۔ جملہ روایات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ مزاح فرماتے تھے لیکن آپ کا مزاح بھی سچ پر مبنی ہوتا تھا۔ لہٰذا اس میں یہ درس موجود ہے کہ آدمی مزاح تو کرے لیکن اس میں بھی جھوٹ سے اجتناب کرے کیونکہ شریعت میں جو شے ممنوع ہے وہ ہر حال میں ممنوع ہوتی ہے۔

بَابُ مَنْ يَأْخُذُ الشَّيْءَ عَلَى الْمِزَاحِ (اس کا بیان جو مزاح میں کوئی شے لے لے)

4350۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ح وحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لَاعِبًا وَلَا جَادًّا وَقَالَ سُلَيْمَانُ لَعِبًا وَلَا جِدًّا وَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا لَمْ يَقُلِ ابْنُ بَشَّارٍ ابْنِ يَزِيدَ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن سائب بن یزید نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے کسی کو بھی اپنے بھائی کا سامان نہ کھیل کود (مراد مزاح) کے انداز میں اور نہ ہی صحیح طور پر بالکل نہیں لینا چاہیے اور سلیمان نے اپنی روایت میں 'لَعِباً ولا جِدًّا'' کے الفاظ ذکر کیے ہیں اور جس کسی نے اپنے بھائی کا عصا (سہارا) لے لیا تو اسے چاہیے کہ وہ اسے واپس کر دے۔ ابن بشار نے ابن یزید نہیں کہا اور یہ کہا: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

4351۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهُ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ کے اصحاب نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ رسول اللہ علیہ کے ساتھ چلتے تھے۔ پس ان میں سے ایک آدمی سو گیا اور ان میں سے کوئی آدمی اس کے پاس موجود رسی کی طرف گیا اور اسے پکڑ لیا۔ پس وہ گھبرا گیا۔ تو رسول اللہ علیہ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے (یا اسے ڈرائے دھمکائے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَدِّقِ فِي الْكَلَامِ (تکلف اور تصنع کے ساتھ گفتگو کرنے کا بیان)

4352۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَاهِلِيُّ وَكَانَ يَنْزِلُ الْعَوَقَةَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں میں سے ایسے باتونی اور پر تکلف گفتگو کرنے والے کو مبغوض رکھتا ہے جو اپنی زبان کو اس طرح حرکت دیتا ہے جس طرح گائے اپنی زبان کو حرکت دیتی ہے۔ (شاید مراد ایسا آدمی ہے جو سوچے سمجھے بغیر اپنی زبان کو استعمال کرتا رہتا ہے اور ہر قسم کی گفتگو کرتا ہے۔ چاہے وہ بامعنی ہو یا بے معنی ہو۔ واللہ اعلم)۔

4353۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوبَ الرِّجَالِ أَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے خوبصورت گفتگو کا انداز اس لیے سیکھا تا کہ وہ اس کے سبب لوگوں کے دلوں کو یا لوگوں کو اسیر بنائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے نفل وفرض میں سے کوئی عبادت قبول نہیں کرے گا۔

4354۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ يَعْنِي لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: دو آدمی مشرق سے آئے اور انہوں نے خطبہ دیا۔ پس لوگوں نے ان کے بیان کو پسند کیا (اور اس پر اظہار تعجب کیا)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک انداز بیان جادو (کی مثل) ہے۔ یا فرمایا: بے شک بعض بیان جادو ہیں۔

4355۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ أَنَّهُ قَرَأَ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ وَحَدَّثَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ابْنُهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَةَ أَنَّ عَمْرَو ابْنَ الْعَاصِ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَأَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِي قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ أَوْ أُمِرْتُ أَنْ أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ

ابوظبیہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ایک دن بیان کیا کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے بہت زیادہ گفتگو کی۔ تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ اپنے قول میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرتا تو یقیناً اس کے لیے بہتر ہوتا (کیونکہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تحقیق میں نے مناسب سمجھا ہے یا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں گفتگو میں اختصار کروں، کیونکہ اختصار کرنا ہی بہتر ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الشِّعْرِ (شعر سے متعلقہ روایات کا بیان)

4356۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ وَجْهُهُ أَنْ يَمْتَلِئَ قَلْبُهُ حَتَّى يَشْغَلَهُ عَنِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللهِ فَإِذَا كَانَ الْقُرْآنُ وَالْعِلْمُ الْغَالِبَ فَلَيْسَ جَوْفُ هَذَا عِنْدَنَا مُمْتَلِئًا مِنَ الشِّعْرِ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا قَالَ كَأَنَّ الْمَعْنَى أَنْ يَبْلُغَ مِنْ بَيَانِهِ أَنْ يَمْدَحَ الْإِنْسَانَ فَيَصْدُقَ فِيهِ حَتَّى يَصْرِفَ الْقُلُوبَ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ يَذُمَّهُ فَيَصْدُقَ فِيهِ حَتَّى يَصْرِفَ الْقُلُوبَ إِلَى قَوْلِهِ الْآخَرِ فَكَأَنَّهُ سَحَرَ السَّامِعِينَ بِذَلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھرے۔ ابوعلی نے بیان کیا ہے: مجھے ابوعبید سے یہ خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے کہا اس کا مفہوم یہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے کہ اس کا دل اس طرح بھر جائے یہاں تک کہ وہ قرآن کریم اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بھی غافل ہو جائے اور جب قرآن کریم اور علم غالب ہوگا، تو ہمارے نزدیک اس کا پیٹ شعر سے بھرا ہوا نہیں ہوگا۔ اور ''ان من البیان لسحرا'' کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنے انداز بیان (کی عمدگی) میں اس مقام کو پہنچ جائے کہ وہ کسی آدمی کی تعریف کرے اور اس میں اس حد تک صداقت اور عمدگی ہو کہ وہ لوگوں کے دل اپنے قول کی طرف پھیر دے۔ پھر وہ اس کی مذمت کرے اور (تو یہ ایسے ہو گیا) گویا اس نے سامعین پر جادو کر دیا ہے۔ (کہ جو وہ کہتا ہے لوگوں کے دل ادھر ہی پھر جاتے ہیں)۔

4357۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بعض اشعار میں حکمت ہوتی ہے۔ (یعنی سننے والوں پر ان کے مثبت اور مفید اثرات مرتب ہوتے ہیں اور وہ عمدہ جذبات کو مہمیز لگانے کا کام دیتے ہیں)۔

4358۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک اعرابی حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور وہ عمدہ گفتگو کرنے لگا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بیان میں سحر ہے اور شعر میں حکمت ہے۔

4359۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ النَّحْوِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَقَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ صَدَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا فَالرَّجُلُ يَكُونُ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَهُوَ أَلْحَنُ بِالْحُجَجِ مِنْ صَاحِبِ الْحَقِّ فَيَسْحَرُ الْقَوْمَ بِبَيَانِهِ فَيَذْهَبُ بِالْحَقِّ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا فَيَتَكَلَّفُ الْعَالِمُ إِلَى عِلْمِهِ مَا لَا يَعْلَمُ فَيُجَهِّلُهُ ذَلِكَ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا فَهِيَ هَذِهِ الْمَوَاعِظُ وَالْأَمْثَالُ الَّتِي يَتَّعِظُ بِهَا النَّاسُ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَعَرْضُكَ كَلَامَكَ وَحَدِيثَكَ عَلَى مَنْ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ وَلَا يُرِيدُهُ

حضرت صخر بن عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ بعض بیان سحر ہیں اور بعض علم جہالت ہے اور بعض شعر حکمت ہیں اور بعض باتیں وبال (اور بوجھ) ہیں۔ تو صعصعہ بن صوحان نے کہا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا ہے۔ پس آپ کا یہ ارشاد کہ بعض بیان سحر ہیں (کا مفہوم یہ ہے) مثلاً ایک آدمی پر کسی کا حق ہوتا ہے اور وہ گفتگو اور دلائل بیان کرنے کے اعتبار سے صاحب حق سے زیادہ فصیح ہو (تو وہ بالیقین اپنے عمدہ انداز بیان کے ساتھ اپنے ذمے سے حق ساقط کرنے میں کامیاب ہو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جائے گا) اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ بعض علم جہالت ہیں (اس کا مطلب یہ ہے) کہ عالم (گفتگو کرتے کرتے) ایسے علم کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے جسے وہ نہیں جانتا۔ پس وہ اسے جاہل بنا دیتا ہے۔ اور رہا آپ کا یہ ارشاد کہ بعض شعر حکمت ہیں (اس سے مراد) وہ نصیحتیں اور امثال ہیں جن سے لوگ نصیحتیں حاصل کرتے ہیں اور آپ ﷺ کا یہ ارشاد کہ بعض قول وبال اور بوجھ ہیں۔ (اس سے مراد یہ ہے) کہ تیرا ایسے آدمی کے سامنے اس طرح کلام کرنا اور ایسی گفتگو کرنا جو اس کی شان نہ ہو اور نہ ہی وہ اسے چاہتا ہو۔ (تو بالیقین ایسا کلام اور گفتگو اس پر بوجھ ہوتا ہے)۔

4360۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَخَشِيَ أَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَجَازَهُ

حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ مسجد میں شعر کہہ رہے تھے۔ تو آپ نے ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے کہا: میں اس وقت شعر کہتا تھا جبکہ مسجد میں وہ موجود ہوتے جو تم سے بہتر تھے (یعنی حضور نبی رحمت ﷺ)۔

احمد بن صالح، عبدالرزاق، معمر نے زہری سے، انہوں نے سعید بن مسیب سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ زائد ہے (کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) انہیں یہ خوف ہوا کہ وہ انہیں رسول اللہ ﷺ کی اجازت کی نسبت سے جواب دیں گے (اور ان کے قول کو رد کر دیں گے) لہٰذا آپ نے انہیں (شعر کہنے کی) اجازت دے دی۔

4361۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ لُوَيْنٌ[1] حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُومُ عَلَيْهِ يَهْجُو مَنْ قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھاتے تھے اور وہ اس پر کھڑے ہوتے اور ان لوگوں کی ہجو (مذمت) بیان کرتے جو رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہتے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے: بے شک روح القدس (یعنی جرائیل امین علیہ السلام) حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوتے ہیں جب تک یہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے (کافروں کی ہجو کا) دفاع کرتے رہتے ہیں۔ (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے جواب دیتے رہتے ہیں)۔

4362۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ

1۔ ایک نسخہ میں لوین نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ فَنَسَخَ مِنْ ذٰلِكَ وَاسْتَثْنٰى فَقَالَ إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ اور شعراء کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔ اس عام حکم سے یہ لوگ خاص اور مستثنیٰ ہیں جن کا ذکر اس طرح ہے: إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے اعمال صالحہ کیے اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّؤْيَا (خواب سے متعلقہ روایات کا بیان)

4363۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ زُفَرَ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَقُولُ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا وَيَقُولُ إِنَّهُ لَيْسَ يَبْقٰى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تھے تو آپ فرماتے: کیا تم میں سے کسی نے آج رات خواب دیکھا ہے؟ اور مزید فرماتے: بے شک میرے بعد نبوت میں سے کوئی شے باقی نہیں رہے گی سوائے سچے خوابوں کے۔

فائدہ:۔ یہ حدیث طیبہ اس معنی میں صریح ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ وحی کا سلسلہ میری حیات ظاہرہ کے اختتام کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا۔ البتہ ایک شے باقی رہ جائے گی اور وہ سچے خواب ہیں۔

4364۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

فائدہ:۔ بعض نے اس کا مفہوم یہ نقل کیا ہے کہ خواب علم نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے اور علم نبوت باقی ہے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت باقی نہیں ہے یعنی کوئی نبی نہیں آسکتا اور بعض نے یہ معنی بیان کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چھ ماہ تک خواب کے ذریعہ وحی کی جاتی رہی اور اس کے بعد تیئس برس تک بیداری کی حالت میں یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس طرح یہ چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز بنا۔ واللہ اعلم (بذل ص255، ج19)

4365۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ أَنْ تَكْذِبَ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهِ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَإِذَا رَأٰى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَأُحِبُّ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اقْتَرَبَ الزَّمَانُ يَعْنِي إِذَا اقْتَرَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَعْنِي يَسْتَوِيَانِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب زمانہ قریب ہو جائے گا تو مومن کا کوئی خواب جھوٹا ہونے کے قریب نہ ہوگا اور ان میں سے زیادہ سچا خواب اسی کا ہوگا جو گفتگو کے اعتبار سے زیادہ سچا ہوگا۔ اور خواب تین قسم کے ہیں: پس اچھے اور نیک خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت اور خوشخبری ہوتے ہیں۔ اور ایک خواب شیطان کی جانب سے غمزدہ اور پریشان کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ اور ایک خواب ان خیالات کے بارے ہوتا ہے جو آدمی اپنے دل میں پیدا کرتا اور لاتا رہتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اٹھے اور نماز پڑھنے لگے اور اس کے بارے لوگوں کو نہ بتائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بیڑی کو پسند کرتا ہوں اور طوق کو ناپسند کرتا ہوں۔ (یہ گردن میں پہنا جاتا ہے) کیونکہ (پاؤں میں) بیڑی کا پڑنا دین میں ثابت قدم رہنے کی علامت ہے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ زمانہ قریب ہونے سے مراد یہ ہے کہ جب (وقت اور ساعت کے اعتبار سے) رات اور دن قریب ہو جائیں یعنی برابر برابر ہو جائیں۔

4366۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا تَقُصَّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْ ذِي رَأْيٍ

وکیع بن عدس نے اپنے چچا ابورزین سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خواب (گویا کہ) پرندے کے پاؤں پر ہے (معلق ہے اسے قرار نہیں) جب تک اس کی تعبیر بیان نہ کی جائے اور جب اس کی تعبیر کر دی جائے تو پھر اسی طرح واقع ہو جاتا ہے۔ اور میرا گمان یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: تو اسے دوست یا صاحب علم کے سوا کسی سے بیان نہ کر۔ (کیونکہ دوست کبھی بھی ناخوشگوار بات اپنی زبان پر لانے کے لیے تیار نہیں ہوتا اور اسی طرح جو صاحب علم ورائے ہو تو اس کا انداز بھی یہی ہوگا کہ اگر تعبیر اچھی ہے تو وہ بیان کر دے گا اور اگر اچھی نہیں تو پھر وہ ٹال دے گا۔ صحیح تعبیر بیان نہ کرے گا۔ واللہ اعلم)۔

4367۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُولُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ لِيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اچھے اور صالح خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتے ہیں اور جھوٹے اور برے خواب شیطان کی جانب سے ہوتے ہیں۔ پس جب تم میں سے کوئی ایسی شے دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی بائیں طرف تین بار تھوک دے۔ پھر اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔ تو بیشک وہ خواب اسے نقصان اور ضرر نہیں پہنچائے گا۔

4368۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں طرف تھوک دے اور تین بار شیطان رجیم (کے شر) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔ (یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) اور اپنی اس حالت سے پہلو بدل لے جس پر وہ پہلے سو رہا تھا۔

4369۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے حالت خواب میں مجھے دیکھا، وہ عنقریب حالت بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا۔ (یا فرمایا) گویا کہ اس نے حالت بیداری میں مجھے دیکھا اور شیطان میری صورت بن کر ظاہر نہیں ہو سکتا۔

فائدہ:۔ علامہ سیوطی نے حالت بیداری میں زیارت کرنے کے بارے مختلف اقوال نقل کیے ہیں اور ایک قول یہ بیان کیا ہے کہ حدیث اپنے ظاہر معنی پر ہی محمول ہے کہ جو آدمی حالت خواب میں زیارت کرے گا وہ حالت بیداری میں بھی ظاہری یا دل کی آنکھ سے آپ کی زیارت سے لطف اندوز ہوگا۔ جیسا کہ ابن ابی جمرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا تو پھر بیدار ہو کر سوچنے لگے۔ چنانچہ آپ کی ایک زوجہ محترمہ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے وہ آئینہ دکھایا جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر نظر آئی۔ تو اس میں ابن عباس کو اپنی تصویر کے بجائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر نظر آئی۔ اسی طرح کئی صالحین کے بارے میں بھی مشہور ہے کہ انہوں نے آپ کو خواب میں دیکھا۔ پھر بیداری کی حالت میں دیکھا اور آپ سے (مرقاۃ الصعود) مسائل دریافت کیے۔ واللہ اعلم۔ (بذل ص260ج191)

4370۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَّبَهُ اللهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ وَمَنْ تَحَلَّمَ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ شَعِيرَةً وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ يَفِرُّونَ بِهِ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے (کسی ذی روح شے کی) تصویر بنائی تو اس کے سبب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا، یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونک دے اور وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا تو اسے پابند کیا جائے گا کہ وہ جو میں گرہ لگائے (اور وہ گرہ نہیں لگا سکے گا۔ مراد یہ ہے کہ اسے عذاب دیا جائے گا)۔ اور جس نے ایسے لوگوں کی بات سننے کی کوشش کی جو اسے نہ سنانا چاہتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کان میں پگھلایا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

4371- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے آج رات دیکھا، گویا ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس ابن طاب کی کھجوروں میں سے تر کھجوریں لائی گئی ہیں۔ تو میں نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ ہمارے لیے دنیا میں رفعت و بلندی ہے۔ (یہ معنی رافع سے لیا) اور آخرت میں اچھا انجام ہے۔ (یہ معنی عقبہ سے لیا) اور بے شک ہمارا دین اچھا اور طیب ہے۔ (یہ معنی طاب سے لیا ہے اور ابن طاب کھجور کی ایک قسم ہے)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي التَّثَاؤُبِ (جمائی سے متعلقہ روایات کا بیان)

4372- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ نَحْوَهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ

حضرت ابن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا منہ بند کر لے، کیونکہ (اس سے) شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ ابن العلاء نے وکیع سے، انہوں نے سفیان سے اور انہوں نے سہیل سے اسی طرح بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: (اگر) نماز میں (جمائی آئے) تو (آدمی کو) چاہیے کہ وہ اسے روکے جتنی قدرت رکھتا ہو۔

4373- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَاهْ هَاهْ فَإِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے اور جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے روکنا چاہیے جتنی قدرت ہو اور چاہیے کہ ہاہ ہاہ نہ کہے کیونکہ یہ شیطان کی جانب سے ہوتی ہے اور وہ اس سے خوش ہوتا ہے۔

فائدہ:۔ علامہ خطابی نے بیان کیا ہے: چھینک مسام کھلے ہونے اور بدن کے ہلکا ہونے اور حرکات کے آسان ہونے کے سبب آتی ہے اور ان سب امور کا سبب غذا کا ہلکا ہونا ہے اور یہ صحت کی علامت ہوتی ہے اس لیے اسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور جمائی بدن کے بوجھل ہونے پیٹ کے بھرا ہوا ہونے کے سبب آتی ہے۔ اس میں نیند اور سستی کی طرف میلان زیادہ ہوتا ہے اس لیے اسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ واللہ اعلم۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الْعُطَاسِ (چھینک کا بیان)

4374- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ شَكَّ يَحْيَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب چھینک آتی تو آپ ﷺ اپنا ہاتھ یا اپنا کپڑا اپنے منہ پر رکھ لیتے (اور حتی المقدور) چھینک کی آواز کو پست یا دھیما کرتے۔ لفظ کے استعمال میں یعنی خفض یا غض یحیی کو شک ہوا ہے۔

4375- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ وَخُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں ہیں جو ایک مسلمان کی اپنی دوسرے مسلمان بھائی پر لازم ہوتی ہیں: سلام کا جواب دینا، چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دینا، دعوت کو قبول کرنا، مریض کی بیمار پرسی کرنا اور نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے جانا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

(ان روایات کا بیان جو چھینکنے والے کے جواب سے متعلق ہیں)

4376- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ مِمَّا قُلْتُ لَكَ قَالَ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ لَمْ تَذْكُرْ أُمِّي بِخَيْرٍ وَلَا بِشَرٍّ قَالَ إِنَّمَا قُلْتُ لَكَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ ثُمَّ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ قَالَ فَذَكَرَ بَعْضَ الْمَحَامِدِ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ عِنْدَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَرُدَّ يَعْنِي عَلَيْهِمْ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرْقَاءَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْفَجَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَشْجَعِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

ہلال بن یساف نے کہا ہے کہ ہم حضرت سالم بن عبید کے ساتھ تھے۔ قوم میں سے ایک آدمی نے چھینک ماری اور اس نے کہا: السلام علیکم۔ تو سالم نے کہا: تجھ پر اور تیری ماں پر۔ پھر اس کے بعد اس نے کہا: شاید تجھ پر وہ گراں گزرا ہے جو کچھ میں نے کہا ہے؟ تو اس نے کہا: میری پسند تو یہ تھی کہ تم میری ماں کا ذکر نہ کرتے، نہ خیر و بھلائی کے ساتھ اور نہ ہی شر اور برائی کے ساتھ۔ تو سالم نے جواب دیا: بلاشبہ میں نے تجھے وہی کچھ کہا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بے شک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہم ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے جبکہ قوم میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی اور اس نے کہا: السلام علیکم۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وعليك وعلى امك" یعنی تجھ پر بھی اور تیری ماں پر بھی (سلام ہو)۔ پھر فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد (یعنی الحمد للہ وغیرہ الفاظ کہے)۔ پھر آپ ﷺ نے حمد کے بعض الفاظ ذکر فرمائے اور جو آدمی اس کے پاس ہو اسے کہنا چاہیے "یرحمك الله" (اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے)۔ اور پھر وہ ان پر اس طرح جواب لوٹائے "یغفر الله لنا ولکم" اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

تمیم بن منتصر، اسحاق بن یوسف نے ابو بشر ورقاء عن منصور عن ہلال بن یساف عن خالد بن عرفجہ عن سالم بن عبید الاشجعی کی سند سے بھی حدیث حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

4377۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللهُ وَيَقُولُ هُوَ يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ" اور (اس کے پاس موجود) بھائی یا اس کا ساتھی یہ کہے: "يَرْحَمُكَ اللّٰهُ" اور پھر جواب میں وہ کہے: "يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" (اللہ تعالیٰ تمہاری دستگیری فرمائے اور تمہارے دل کی اصلاح فرمائے)۔

بَابٌ كَمْ مَرَّةً يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ (اسکا بیان کہ کتنی بار چھینک مارنے والے کا جواب دینا چاہیے)

4378۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: تو اپنے بھائی کی چھینک کا تین بار جواب دے اور جو اس سے زیادہ ہو جائے تو وہ زکام ہے (پھر جواب لازم نہیں)۔ عیسیٰ بن حماد مصری، لیث نے ابن عجلان سے، انہوں نے سعید بن ابی سعید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میں انہیں نہیں جانتا مگر یہ کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ تک حدیث مرفوع بیان کی ہے۔ ابو داود نے بیان کیا ہے کہ اسے ابو نعیم سے موسیٰ بن قیس عن محمد بن عجلان عن سعید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے۔

4379۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حُمَيْدَةَ أَوْ عُبَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَبِيهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُشَمِّتُ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُشَمِّتَهُ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَكُفَّ

یحیٰی بن اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اپنی ماں حمیدہ یا عبیدہ بنت عبید بن رفاعہ زرقی سے اور انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: تین بار چھینک مارنے والے کا جواب دو پھر اگر تو چاہے کہ اسے چھینک کا جواب دے تو پھر جواب دے، اگر چاہے تو جواب نہ دے (رک جا)۔

4380۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ ثُمَّ عَطَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس چھینک ماری تو آپ ﷺ نے اس کے لیے کہا: ''یرحمك الله''۔ اس نے پھر چھینک ماری تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی مزکوم ہے۔ (یعنی اسے زکام لگا ہوا ہے، لہٰذا آپ نے جواب نہ دیا)۔

بَاب كَيْفَ يُشَمَّتُ الذِّمِّيّ (اس کا بیان کہ ذمی کی چھینک کا جواب کیسے دینا چاہئے)

4381۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ تَعَاطَسُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ لَهَا يَرْحَمُكُمُ اللهُ فَكَانَ يَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

حضرت ابوبردہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ یہود حضور نبی کریم ﷺ کے پاس اس امید پر چھینک مارتے تھے کہ آپ ان کے لیے جواب میں ''یرحمکم اللہ'' فرمائیں گے۔ لیکن آپ ﷺ یہ الفاظ کہتے: ''یھدیکم اللہ ویصلح بالکم'' اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی اصلاح فرمائے۔

بَاب فِيمَنْ يَعْطِسُ وَلَا يَحْمَدُ اللهَ (اس کا بیان جسے چھینک آئے اور وہ الحمدللہ نہ کہے)

4382۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَتَرَكَ الْآخَرَ قَالَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ رَجُلَانِ عَطَسَا فَشَمَّتَّ أَحَدَهُمَا قَالَ أَحْمَدُ أَوْ فَسَمَّتَّ أَحَدَهُمَا وَتَرَكْتَ الْآخَرَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللهَ وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللهَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس چھینک ماری تو آپ ﷺ نے ان میں سے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا۔ تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! ﷺ دو آدمیوں نے چھینک ماری ہے اور آپ نے ان میں سے ایک کی چھینک کا جواب دیا ہے اور دوسرے کو چھوڑ دیا ہے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بے شک اس ایک نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تھی (لہٰذا میں نے اس کی چھینک کا جواب دیا ہے) اور اس دوسرے نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی (اس لیے میں نے بھی اسے چھوڑ دیا ہے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ النَّوْمِ (سونے سے متعلقہ احکام کا بیان)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْبَطِحُ عَلَى بَطْنِهِ (ایسے آدمی کا بیان جو اپنے پیٹ کے بل سوتا ہے)

4383۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طَخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَانْطَلَقْنَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَشِيشَةٍ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَيْسَةٍ مِثْلِ الْقَطَاةِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِقَدَحٍ صَغِيرٍ فَشَرِبْنَا ثُمَّ قَالَ إِنْ شِئْتُمْ بِتُّمْ وَإِنْ شِئْتُمْ انْطَلَقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللهُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ

یعیش بن طخفہ بن قیس الغفاری نے بیان کیا ہے کہ میرے والد اصحاب صفہ میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے ساتھ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف چلو۔ چنانچہ ہم چلے گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کچھ کھلاؤ۔ پس آپ حشیشہ (دانوں سے تیار کیا ہوا مخصوص کھانا) لے کر آئیں۔ ہم نے اسے کھایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کچھ کھلاؤ۔ چنانچہ آپ قطاۃ (چھوٹا سا پرندہ) کی مثل (یعنی قلیل مقدار میں) حیسہ (کھجور، ستو اور پنیر سے تیار کیا ہوا مخصوص کھانا) لے کر آئیں۔ پس ہم نے وہ بھی کھا لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کچھ پلاؤ۔ چنانچہ آپ دودھ سے بھرا ہوا بڑا سا پیالہ لے کر آئیں اور ہم نے اسے پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کچھ پلاؤ، تو پھر آپ چھوٹا سا پیالہ لے کر آئیں اور ہم نے وہ بھی پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تم سو رہو اور اگر چاہو تو مسجد کی طرف چلے جاؤ۔ میرے والد نے بتایا: اس دوران کہ میں سحری کے وقت مسجد میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک ایک آدمی مجھے اپنے پاؤں سے حرکت دینے لگا اور اس نے کہا: بلاشبہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔

بَابٌ فِي النَّوْمِ عَلَى سَطْحٍ غَيْرِ مُحَجَّرٍ (ایسی چھت پر سونے کا بیان جس پر پردہ نہ بنایا گیا ہو)

4384۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمٌ يَعْنِي ابْنَ نُوحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَابِرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ وَعْلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَثَّابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ بَاتَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ لَهُ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ

عبدالرحمن بن علی بن شیبان نے اپنے باپ سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو رات کے وقت ایسے مکان کی چھت پر سویا جس پر کوئی پردہ اور رکاوٹ نہ بنی ہوئی ہو تو اس سے ذمہ ختم ہوگیا۔ (یعنی اگر وہ گر کر مر جائے تو کسی پر الزام نہیں ہوگا اور کسی سے اس کے خون کا مواخذہ نہیں کیا جائے گا، بلکہ اس کا ذمہ دار اس کی اپنی ذات کو ہی سمجھا جائے گا۔ واللہ اعلم)

بَابٌ فِي النَّوْمِ عَلَى طَهَارَةٍ (طہارت کی حالت میں سونے کا بیان)

4385۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو ظَبْيَةَ فَحَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَابِتٌ قَالَ فُلَانٌ لَقَدْ جَهِدْتُ أَنْ أَقُولَهَا حِينَ أَنْبَعِثُ فَمَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا

ابوظبیہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا، آپ نے فرمایا: جو مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے طہارت (باوضو) کی حالت میں سو جائے۔ پھر رات کے وقت اس کی آنکھ کھل جائے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی (یعنی نعمت) کا سوال کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا فرما دے گا۔ ثابت البنانی نے کہا ہے کہ ہمارے پاس ابوظبیہ آئے اور انہوں نے ہمیں یہ حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور نبی کریم ﷺ سے بیان فرمائی۔ ثابت نے بیان کیا کہ فلاں آدمی نے کہا کہ میں نے اس طرح کی دعا مانگنے کی بہت کوشش کی ہے جب میں اٹھتا ہوں لیکن میں اس پر قادر نہیں ہو سکا۔

4386۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي بَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت اٹھتے اور قضائے حاجت کرتے اور اپنا منہ اور اپنے ہاتھ دھوتے اور پھر سو جاتے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ اس سے مراد پیشاب کرنا ہے۔

بَابٌ كَيْفَ يَتَوَجَّهُ (اس کا بیان کہ سوتے وقت منہ کس طرف کیا جائے)

4387۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِمَّا يُوضَعُ الْإِنْسَانُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ

حضرت ابوقلابہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی آل کے کسی فرد سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا بچھونا اس طرح تھا جیسا کہ آدمی کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور مسجد آپ کے سر کے نزدیک تھی۔ (اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے دائیں کروٹ آرام فرما ہوتے تھے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ النَّوْمِ (سونے کے وقت کی دعاؤں کا بیان)

4388۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَوَاءٍ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ [1]

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے۔ پھر تین بار یہ دعا مانگتے: "اے اللہ! مجھے اپنے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا"۔ آپ یہ دعا تین بار مانگتے تھے۔

4389۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ فَإِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ فَقُلْتُ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ وَأَنْتَ [2] طَاهِرٌ فَتَوَسَّدْ يَمِينَكَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَزَّالُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ أَحَدُهُمَا إِذَا أَتَيْتَ فِرَاشَكَ طَاهِرًا وَقَالَ الْآخَرُ تَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ وَسَاقَ مَعْنَى مُعْتَمِرٍ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب تو سونے کے لیے اپنے بستر پر آنے کا ارادہ کرے تو پہلے نماز کی طرح کا اپنا وضو کر لے پھر دائیں پہلو پر لیٹ جا اور اس طرح کہہ: "اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرا تابع فرماں بنا دیا اور اپنے جملہ معاملات تیرے سپرد کر دیئے اور میں نے اپنے جملہ امور میں تجھ ہی پر اعتماد اور بھروسہ کیا ہے، تیرے غضب اور سزا سے ڈرتے ہوئے اور تیرے انعام و ثواب کی طرف رغبت رکھتے ہوئے، تیرے سوا کوئی پناہ گاہ اور جائے نجات نہیں، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا اور تیرے اس نبی پر (ایمان لایا) جسے تو نے بھیجا"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس اگر تو مر گیا تو تو یقیناً فطرت (اسلام) پر مرے گا اور تو ان کلمات کو سب سے آخر میں کہہ۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں ان کلمات کو یاد کرنے لگا تو میں نے کہا: "وبرسولك الذی ارسلت" تو آپ ﷺ نے فرمایا، نہیں (بلکہ) "ونبیك الذی ارسلت" (معلوم ہوا دعا میں وہی کلمات کہنے چاہیے جو حضور علیہ

1۔ دیگر نسخوں میں ثلاث مراتٍ ہے۔　2۔ دیگر نسخوں میں وانت نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الصلوٰۃ والسلام نے خود ارشاد فرمائے)۔

مسدد، یحیٰی نے فطر بن خلیفہ سے اور انہوں نے سعد بن عبیدہ سے اور انہوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب تو باوضو حالت میں سونے کے لیے اپنے بستر پر آئے تو اپنے دائیں ہاتھ کا تکیہ بنا۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح بیان کی۔

محمد بن عبدالمالک الغزال، محمد بن یوسف، سفیان نے اعمش اور منصور سے، انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ سفیان نے بیان کیا کہ ان دونوں میں سے ایک نے بیان کیا: جب تو پاکیزہ حالت میں اپنے بستر پر آئے اور دوسرے نے کہا: تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر اور آگے معتمر کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

4390۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَامَ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اس طرح کہتے: ''اے اللہ! میں تیرے ہی نام کی برکت سے جاگتا اور سوتا ہوں (لفظی ترجمہ یہ ہے تیرے ہی نام سے میں زندہ ہوں اور اسی میں مروں گا۔ مگر یہاں مقصود یہ نہیں اس لیے مرادی ترجمہ کیا گیا ہے)۔ اور جب آپ بیدار ہوتے تو کہتے: ''سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھایا جانا ہے۔ (یہاں پر بھی نیند کو موت سے اور جاگنے کو زندگی سے تعبیر کیا گیا ہے)۔

4391۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بستر کو اپنی چادر کے پلو سے اچھی طرح جھاڑ لے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کون سی شے اس پر اس کا قائمقام بن کر آگئی ہے۔ پھر اسے چاہیے کہ وہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے اور پھر اس طرح کہے: ''اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا ہے اور تیرے نام کے ساتھ ہی میں اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری جان کو روک لے تو تو اس پر رحم فرما اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو تو اس کی اس سے حفاظت فرما جس کے ساتھ تو اپنے نیک صالح بندوں کی حفاظت فرماتا ہے''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

4392۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ح وحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ نَحْوَهُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى مُنَزِّلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ زَادَ وَهْبٌ فِي حَدِيثِهِ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب اپنے بستر پر آرام کے لیے تشریف لے جاتے تو اس طرح کہتے تھے: ''اے اللہ! جو کہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور ہر شے کا رب ہے، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے، تورات، انجیل اور قرآن کریم نازل فرمانے والا ہے، میں ہر شر والے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں (کیونکہ) تو ان تمام پر قابض ہے، تو ہی اول ہے اور تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں، اور تو ہی آخر ہے اور تیرے بعد کوئی شے نہ ہوگی، تو ہی ظاہر ہے اور تیرے اوپر کوئی شے نہیں اور تو ہی باطن (پوشیدہ) ہے اور تجھ سے زیادہ پوشیدہ کوئی شے نہیں''۔ (کیونکہ ظہور کے باوجود ادراک ذات ممکن نہیں)۔ وہب نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں۔ ''تو میری طرف سے قرض ادا فرما اور مجھے فقر و افلاس سے غنی کر دے۔

4393۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ يَعْنِي ابْنَ جَوَّابٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ وَأَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اللَّهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ اپنے بستر پر آرام فرما ہوتے وقت اس طرح دعا مانگتے تھے: (ترجمہ) ''میں تیری کریم ذات اور تیرے کلمات تامہ کے ساتھ ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو تیرے قبضے میں ہے۔ اے اللہ! تو ہی تاوان اور گناہ کو معاف کرتا ہے، اے اللہ! تیرے لشکر کو شکست نہیں دی جائے گی، تیرے وعدے کا خلاف نہیں کیا جائے گا اور تیرے سامنے کسی مالدار کا مال نفع نہیں دے گا، تیری ذات پاک ہے اور تعریف تیرے ہی لیے ہے

4394۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر (آرام کرنے کے لیے) آتے تو اس طرح کہتے: ''سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کافی ہوا اور ہمیں پناہ دی (یعنی ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھا)۔ پس کتنے ایسے لوگ ہیں جنہیں بچانے والا کوئی نہیں اور نہ ہی انہیں کوئی پناہ دینے والا ہے''۔ (یعنی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انہوں نے رب العالمین سے اپنا رشتہ توڑ دیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے دشمنوں کے رحم وکرم پر ہی چھوڑ دیا اور وہ طرح طرح کے مصائب میں مبتلا ہوئے)۔

4395۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَضَعْتُ جَنْبِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَخْسِئْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رِهَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلَى قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو هَمَّامٍ الْأَهْوَازِيُّ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ أَبُو زُهَيْرٍ الْأَنْمَارِيُّ

حضرت ابوالازہر انماری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا مانگتے: ''اللہ تعالیٰ کے نام سے میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرمادے، میرے شیطان کو (مجھ سے) دور کردے اور میرے نفس کو رہائی عطا فرمادے (جو کہ عمل کے عوض گروی رکھا گیا ہے) اور مجھے مجلس اعلیٰ (یعنی ملائکہ مقربین) میں سے کردے''۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے ابوہمام اہوازی نے ثور سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے (راوی کا نام) ابوزہیر الانماری ہے۔

4396۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِنَوْفَلٍ اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

حضرت فروہ بن نوفل نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت نوفل کو فرمایا: تو قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھ اور پھر اس کے اختتام پر سوجا، کیونکہ اس میں شرک سے برأت کا ذکر ہے۔

4397۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِيَانِ ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا وَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب (آرام کرنے کے لیے) بستر پر تشریف لاتے تو ہر رات آپ اپنی ہتھیلیوں کو اکٹھا کرتے، پھر ان میں پھونک مارتے اور ان میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے۔ پھر ان دونوں کو اپنے جسم پر پھیرتے جہاں تک ممکن ہوتا۔ آپ دونوں ہاتھوں کے ساتھ آغاز اپنے سر اور چہرے سے کرتے اور اپنے جسم کے سامنے والے حصہ پر (ہاتھ پھیرتے) آپ یہی عمل تین بار کرتے۔

4398۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ وَقَالَ إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سونے سے پہلے مسبحات پڑھتے تھے۔ (یعنی وہ سورتیں جن کی ابتداء سبح یا یسبح للہ سے ہوتی ہے)۔ اور فرماتے: ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیات سے افضل ہے۔

4399۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللَّهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ وَإِلَهَ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تو یہ کلمات کہتے تھے: (ترجمہ) سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے (ہر شر سے) میری حفاظت فرمائی اور مجھے پناہ عطا فرمائی اور مجھے کھلایا اور مجھے خوب سیراب کیا اور جس نے مجھ پر احسان کیا اور اس میں خوب اضافہ کیا اور جس نے مجھے عطا فرمایا اور خوب کثرت سے عطا فرمایا۔ ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے اللہ! تو ہر شے کا رب ہے اور اس کا مالک ہے اور ہر شے کا معبود ہے میں آتش جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

4400۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ تَعَالَى فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی بستر پر (آرام کے لیے) لیٹا اور اس نے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا، تو اسے قیامت کے دن اس پر حسرت اور ندامت ہوگی اور جو کوئی کسی بیٹھنے کی جگہ بیٹھا اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو قیامت کے دن اسے اس پر ندامت اور حسرت ہوگی۔ (کہ کاش میں نے اس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہوتا۔ نتیجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے کسی لمحے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ رب کریم یہ ذوق عطا فرمائے۔ آمین)

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ

اس کا بیان کہ آدمی کی رات کے وقت جب آنکھ کھل جائے تو وہ کیا کہے

4401۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ دَعَا رَبِّ اغْفِرْ لِي قَالَ الْوَلِيدُ أَوْ قَالَ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی رات کے وقت آنکھ کھل گئی اور اس نے بیدار ہونے کے وقت یہ کلمات کہے۔ "لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ" پھر یہ دعا مانگی "رب اغفرلی" میرے رب میری مغفرت فرما۔ ولید نے بیان کیا یا آپ نے فرمایا: پھر اس نے دعا مانگی تو وہ دعا قبول کی جائے گی اور اگر وہ اٹھا اور اس نے وضو کیا، پھر اس نے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔

4402۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو یہ کلمات کہتے: لا الہ الا اللہ انت سبحانك تا آخر (اے اللہ! تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تیری ذات پاک ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہ کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کی التجاء کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور میرے دل کو نہ بھٹکا اس کے بعد کہ تو نے مجھے (صراط مستقیم کی) ہدایت عطا فرمادی ہے اور مجھے اپنی جناب خاص سے رحمت عطا فرما۔ بلاشبہ تو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے)۔

بَابٌ فِي التَّسْبِيحِ عِنْدَ النَّوْمِ (سونے کے وقت سبحان اللہ کہنے کا بیان)

4403۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ الْمَعْنَى عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ شَكَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى فَأُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ فَلَمْ تَرَهُ فَأَخْبَرَتْ بِذَلِكَ عَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ فَأَتَانَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِابْنِ أَعْبُدَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ أَحَبَّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ وَكَانَتْ عِنْدِي فَجَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ بِيَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَقَمَّتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا وَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ ضُرٌّ فَسَمِعْنَا أَنَّ رَقِيقًا أُتِيَ بِهِمْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا يَكْفِيكِ فَأَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَاسْتَحْيَتْ فَرَجَعَتْ فَغَدَا عَلَيْنَا وَنَحْنُ فِي لِفَاعِنَا فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهَا فَأَدْخَلَتْ رَأْسَهَا فِي اللِّفَاعِ حَيَاءً مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتُكِ أَمْسِ إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ فَسَكَتَتْ مَرَّتَيْنِ فَقُلْتُ أَنَا وَاللهِ أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هَذِهِ جَرَّتْ عِنْدِي بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَكَسَحَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا وَبَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ أَتَاكَ رَقِيقٌ أَوْ خَدَمٌ فَقُلْتُ لَهَا سَلِيهِ خَادِمًا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ الْحَكَمِ وَأَتَمَّ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ شَبَثِ بْنِ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيهِ قَالَ عَلِيٌّ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا لَيْلَةَ صِفِّينَ فَإِنِّي ذَكَرْتُهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَقُلْتُهَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں اس تکلیف کی شکایت پیش کی جو آپ کے ہاتھوں کو چکی چلانے سے ہوتی تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس قیدی لائے گئے۔ تو آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کوئی خادم لینے کی غرض سے حاضر ہوئیں۔ لیکن انہوں نے آپ ﷺ کو نہ پایا۔ تو پھر اس کے بارے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بتلا دیا۔ پس جب حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو (فاطمہ کی آمد کے بارے) اطلاع دے دی۔ تو آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے درآنحالیکہ ہم اپنے بستر لے چکے تھے۔ ہم نے کھڑے ہونے کی کوشش کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اپنی جگہ پر ہی رہو۔ چنانچہ آپ تشریف لائے اور ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم دونوں کی اس سے بہتر شے پر رہنمائی نہ کروں جس کے بارے تم نے سوال کیا ہے؟ (پھر فرمایا) جب تم دونوں اپنے بستر لے چکو تو تینتیس بار سبحان اللہ کہو، تینتیس بار الحمد للہ کہو اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو۔ تو یہ تم دونوں کے لیے خادم سے بہتر ہے۔

مؤمل بن ہشام یشکری، اسماعیل بن ابراہیم نے جریری سے اور انہوں نے ابوالورد بن ثمامہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن اعبد سے کہا: کیا میں تجھے اپنے سے اور حضرت فاطمہ بنت محمد رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان نہ کروں؟ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے نزدیک سارے گھر والوں سے زیادہ محبوب تھیں۔ وہ میرے پاس آئیں۔ تو انہوں نے چکی چلائی یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں پر نشان پڑ گئے اور انہوں نے مشکیزے سے پانی بھرا یہاں تک کہ ان کے سینے میں درد ہونے لگا، انہوں نے گھر میں جھاڑو دیا یہاں تک کہ ان کے کپڑے غبار آلود ہو گئے اور انہوں نے ہنڈیا کے نیچے آگ جلائی یہاں تک کہ ان کے کپڑے دھوئیں سے اٹ گئے اور اس سبب سے انہیں بہت تکلیف اور ضرر پہنچا۔ سو ہم نے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس غلام لائے گئے ہیں تو میں نے کہا: اگر تم اپنے باپ کے پاس جاؤ اور ان سے ایک خادم مانگ لاؤ تو وہ تمہارے لیے کافی ہوگا۔ چنانچہ آپ آئیں اور آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگوں کو باتیں کرتے ہوئے پایا۔ تو آپ نے حیا محسوس کی اور واپس لوٹ گئیں۔ پس دوسرے دن آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم ابھی اپنے لحافوں میں ہی تھے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور آپ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سر کے پاس تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے اپنے باپ سے حیاء کرتے ہوئے اپنا سر لحاف میں کر لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں آل محمد ﷺ کے پاس کل کون سا کام تھا؟ تو وہ دو مرتبہ خاموش رہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﷺ قسم بخدا! میں آپ سے عرض کرتا ہوں بے شک یہ میرے پاس چکی چلاتی ہیں یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے ہیں اور مشکیزے سے پانی بھر کر لاتی ہیں یہاں تک کہ ان کے سینے میں تکلیف ہونے لگی ہے، گھر میں جھاڑو دیتی ہیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے ہیں اور ہانڈی کے لیے آگ جلاتی ہیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے دھوئیں سے اٹ جاتے ہیں اور ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ کے پاس کچھ غلام یا خادم آئے ہیں۔ تو میں نے انہیں کہا ہے کہ تم آپ سے ایک خادم کی درخواست کرو۔ پھر آگے حکم کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی اور اسے مکمل کیا۔

عباس عنبری، عبدالملک بن عمرو، عبدالعزیز بن محمد بن یزید بن الہاد عن محمد بن کعب القرظی عن شبث بن ربعی عن علی علیہ السلام عن النبی ﷺ کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ کلمات سنے ہیں میں نے انہیں پڑھنا نہیں چھوڑا، سوائے (جنگ) صفین کی رات کے۔ اس رات یہ رات کے آخری حصہ میں مجھے یاد آئے تو پھر میں نے انہیں پڑھ لیا۔

4404۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَذَلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ يَعْنِي الشَّيْطَانَ فِي مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهُ وَيَأْتِيهِ فِي صَلَاتِهِ فَيُذَكِّرُهُ حَاجَةً قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ حَسَنٍ الضَّمْرِيِّ أَنَّ ابْنَ أُمِّ الْحَكَمِ أَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَصَابَ رَسُولُ اللهِ سَبْيًا فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِي فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيهِ وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ التَّسْبِيحِ قَالَ عَلَى أَثَرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَذْكُرِ النَّوْمَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کرم ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ہیں جن پر ایک مسلمان آدمی پابندی سے عمل کرتا رہے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ دونوں آسان ہیں اور ان دونوں کے مطابق جو عمل کریں گے وہ قلیل ہیں۔ وہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہنا ہے۔ پس یہ ایک سو پچاس مرتبہ زبان سے ادا ہوئے اور میزان میں ان کی مقدار ایک ہزار پانچ سو ہوگی (کیونکہ ایک بار پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں) اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جب وہ بستر پر (آرام کرنے کے لیے) جائے تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے، تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہے اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہے۔ تو اسے سو بار زبان سے ادا کیا اور میزان میں یہ ایک ہزار بار ہوگا۔ تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ تسبیحات اپنے ہاتھ پر شمار کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیونکر یہ دونوں خصلتیں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے قلیل ہوں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے پاس سونے کے وقت شیطان آجاتا ہے اور وہ اسے یہ کلمات کہنے سے پہلے ہی سلا دیتا ہے اور نماز کے دوران اس کے پاس آجاتا ہے اور اسے یہ کلمات پڑھنے سے پہلے ہی کوئی کام یاد دلا دیتا ہے۔

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عیاش بن عقبہ حضرمی نے فضل بن حسن ضمری سے روایت کیا ہے کہ ابن ام الحکم یا ضباعۃ ابنتی زبیر، ان دو میں سے کسی ایک سے حدیث بیان کی ہے کہ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے۔ تو میں اور میری بہن فاطمہ بنت النبی ﷺ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس گئیں اور ہم نے اس تکلیف کا شکوہ کیا جس میں ہم مبتلا تھیں اور ہم نے آپ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لیے قیدیوں میں سے کسی کے بارے حکم ارشاد فرمائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدر کے یتامیٰ تم سے پہلے موجود ہیں۔ پھر آگے تسبیح کا واقعہ انہوں نے ذکر کیا اور اس میں کہا کہ ہر نماز کے بعد آدمی تسبیحات پڑھے۔ اس روایت میں سونے کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ (اس کا بیان کہ جب صبح کرے تو کیا کہے؟)

4405۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رضی اللہ عنہ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مُرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ مجھے آپ ایسے کلمات بتائیے جنہیں میں صبح و شام پڑھتا رہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ کلمات) کہو (ترجمہ) "اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب و شہادت کا علم رکھنے والے، ہر شے کے رب اور اس کے مالک! میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک کے شر سے"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ کلمات پڑھا کر جب تو صبح کرے، جب تو شام کرے اور جب تو اپنے بستر پر جائے (یعنی صبح و شام اور سوتے وقت یہ کلمات پڑھا کرو)۔

4406۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ وَإِذَا أَمْسَى قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب صبح کرتے تو یہ کہتے تھے (ترجمہ) "اے اللہ! ہم نے تیرے نام (اور نعمت) کے ساتھ صبح کی ہے اور تیرے نام (اور نعمت) کے ساتھ شام کی ہے اور تیرے نام کے ساتھ ہم زندہ رہیں گے اور تیرے نام (اور نعمت) کے ساتھ ہم مریں گے اور تیری ہی طرف اٹھائے جائیں گے"۔ اور جب شام ہوتی تو کہتے: "اے اللہ! ہم نے تیرے ہی نام (اور نعمت) کے ساتھ شام کی ہے، تیرے ہی نام (اور نعمت) کے ساتھ ہم زندہ رہیں گے، اور تیرے ہی نام (اور نعمت) کے ساتھ ہم مریں گے اور تیری ہی طرف ہم اٹھائے جائیں گے"۔

4407۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ مَكْحُولٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ يُمْسِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَعْتَقَ اللهُ رُبُعَهُ مِنَ النَّارِ فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللهُ نِصْفَهُ وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ اللهُ(1) ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللهُ مِنَ النَّارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح یا شام کرتے وقت یہ کلمات کہے (ترجمہ) "اے اللہ! بلاشبہ میں نے صبح کی ہے، میں تجھے گواہ بناتا ہوں، تیرے حاملین عرش اور تیرے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں اور تیری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں"۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے چوتھائی حصہ کو جہنم میں آگ سے آزاد کردے گا اور جس نے یہی کلمات دو بار کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نصف کو آزاد کردے گا اور جس نے یہی کلمات تین بار کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تین چوتھائی کو آزاد کردے گا اور اگر کسی نے یہ کلمات چار بار کہے تو اللہ تعالیٰ اسے آتش جہنم سے آزاد کردے گا۔

4408۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ حِينَ يُمْسِي اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے صبح کے وقت یا شام کے وقت یہ کلمات کہے: (ترجمہ) "اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے عہد پر قائم ہوں (یعنی میں نے جو تیری توحید کا اقرار کیا ہے یا تیرے ساتھ اوامر و نواہی کی اطاعت کا عہد کیا ہے اس پر قائم ہوں) اور تیرے وعدہ (ثواب) پر یقین ہے جتنی مجھ میں استطاعت ہے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس عمل کے شر سے جو میں نے کیا ہے۔ میں اعتراف کرتا ہوں تیرے انعام واکرام کا اور میں اپنے گناہوں کا

1۔ ایک نسخہ میں لفظ اللہ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بھی اعتراف کرتا ہوں۔ سو تو میری مغفرت فرما، بلاشبہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے"۔ پھر وہ اس دن یا اس رات فوت ہو گیا تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

4409۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَأَمَّا زُبَيْدٌ كَانَ يَقُولُ كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوءِ الْكِبَرِ أَوِ الْكُفْرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ وَلَمْ يَذْكُرْ سُوءَ الْكُفْرِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب شام ہوتی تو حضور نبی مکرم ﷺ کہا کرتے تھے: (ترجمہ) "ہم نے شام کی اور اس حال میں شام ہوئی کہ سب بادشاہی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے جو کہ وحدہٗ لاشریک ہے"۔ جریر کی حدیث میں یہ زائد ہے اور رہے زبید وہ کہتے تھے کہ ابراہیم بن سوید کہتے تھے: "کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے جو کہ وحدہٗ لاشریک ہے، اسی کے لیے سب بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے میرے پروردگار! میں تجھ سے التجاء کرتا ہوں اس خیر اور بھلائی کی جو اس رات میں ظاہر ہو گی اور اس خیر کی جو اس کے بعد ہو گا اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس شر سے جو اس رات میں ہو گا اور اس شر سے جو اس کے بعد ہو گا۔ اے میرے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس عذاب سے جو جہنم میں ہے اور اس عذاب سے جو قبر میں ہے"۔ اور جب صبح ہوتی تو آپ اس طرح بھی کہتے: "ہم نے صبح کی اور صبح ہوئی اس حال میں کہ سب بادشاہی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے"۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے، انہوں نے ابراہیم بن سوید سے روایت کیا ہے۔ اس میں سوء الکبر ذکر کیا ہے اور سوء الکفر ذکر نہیں کیا۔

4410۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ حِمْصَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالُوا هَذَا خَدَمَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَتَدَاوَلْهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الرِّجَالُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ

سابق بن ناجیہ نے ابو سلام سے روایت کیا ہے کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے۔ تو ان کے پاس سے ایک آدمی گزرا۔ تو لوگوں نے کہا: یہ حضور نبی کریم ﷺ کا خادم ہے۔ چنانچہ وہ اٹھ کر اس کے پاس گئے اور کہا: تم مجھے ایسی حدیث بیان کرو، جو تم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ تمہارے اور آپ ﷺ کے درمیان اور لوگ رابطہ واسطہ موجود نہ ہوں۔ تو اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے۔ سنا ہے کہ جس کسی نے صبح اور شام کے وقت یہ کہا: (ترجمہ) "ہم راضی ہیں اللہ تعالیٰ سے اسے رب مانتے ہوئے اور اسلام سے اسے دین مانتے ہوئے اور محمد ﷺ سے انہیں رسول مانتے ہوئے" تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ اسے خوش کرے (اور جنت میں داخل فرمادے)۔

4411۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ وَإِسْمَعِيلُ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَنْبَسَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَنَّامٍ الْبَيَاضِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُمْسِي فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ لَيْلَتِهِ

حضرت عبداللہ بن غنام البیاضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے صبح کرتے وقت یہ کہا: "اے اللہ! نعمتوں میں سے جو صبح کے وقت میرے پاس ہیں وہ تیری ہی جانب سے ہیں، تو وحدہٗ لاشریک ہے، تیرے لیے ہی حمد اور تیرے لیے ہی شکر ہے" تحقیق اس نے اس دن شکر ادا کر دیا اور جس کسی نے شام کرتے وقت اسی طرح کے کلمات کہے تو اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔

4412۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَقَالَ عُثْمَانُ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخَسْفَ

جبیر بن ابی سلیمان بن جبیر بن مطعم نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شام اور صبح کے وقت کبھی ان دعاؤں کو نہیں چھوڑا: "اے اللہ! میں دنیا اور آخرت میں تجھ سے عافیت کی التجا کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنے اہل اور اپنے مال میں عفو اور عافیت کی التجاء کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو میرے ستر کو ڈھانپ لے، عثمان کی روایت میں یہ لفظ جمع عوراتی ذکر کیا ہے اور گھبراہٹ اور خوف سے امن عطا فرما۔ اے اللہ! میری حفاظت فرما میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر کی جانب سے اور میں تیری عظمت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں کہ میں نیچے کی جانب سے ہلاک کیا جاؤں۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ وکیع نے کہا ہے: اس سے مراد خسف (زمین میں دھنسنا) ہے۔

4413۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَالِمًا الْفَرَّاءَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْحَمِيدِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ وَكَانَتْ تَخْدُمُ بَعْضَ بَنَاتِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّ ابْنَةَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُولُ قُولِي حِينَ تُصْبِحِينَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ [1] فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي حُفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ

عبدالحمید جو کہ بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ان کی ماں نے انہیں بتایا جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی کی خدمت میں رہتی تھی کہ انہیں حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے بتایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں یہ تعلیم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم صبح کے وقت یہ کہا کرو: ''سبحان اللہ وبحمدہ لا قوۃ الا باللہ ما شاء اللہ کان وما لم یشأ لم یکن'' کیونکہ جو کوئی صبح کے وقت یہ کلمات کہتا ہے شام تک اس کی حفاظت کی جاتی ہے اور جو کوئی شام کے وقت یہ کلمات کہتا ہے تو صبح ہونے تک اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔

4414۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وحَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ النَّجَّارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ الرَّبِيعُ ابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ إِلَى وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ قَالَ الرَّبِيعُ عَنِ اللَّيْثِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے صبح کرتے وقت یہ کلمات کہے فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ إِلَى قوله وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ تو وہ اس ثواب کو پالے گا جسے وہ اس دن نہ پاسکا اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے تو وہ اس ثواب کو پالے گا جسے وہ اس رات میں نہ پاسکا۔ ربیع نے اسے لیث سے بیان کیا ہے۔

4415۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَوُهَيْبٌ نَحْوَهُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عَائِشٍ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَعِيلَ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِيمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ أَبُو عَيَّاشٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَمُوسَى الزَّمْعِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَائِشٍ

حضرت ابو عیاش سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے ''لا الٰہ الا اللہ

1۔ دیگر نسخوں میں یہاں یہ الفاظ زائد ہیں: أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وحدہٗ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر'' تو اس کے لیے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا، اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اس سے دس گناہ ختم کر دیے جائیں گے اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جائیں گے اور وہ شیطان (کے فتنے) سے محفوظ رہے گا یہاں تک کہ شام ہو جائے گی اور اگر اس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے تو اس کے لیے یہ بھی اسی کی مثل (اجر) ہوگا یہاں تک کہ صبح ہو جائے گی۔ حماد کی حدیث میں ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو حالت خواب میں دیکھا، تو عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ابوعیاش آپ سے اس اس طرح حدیث بیان کرتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوعیاش نے سچ کہا ہے۔

ابوداود نے بیان کیا ہے کہ اسے اسماعیل بن جعفر، موسیٰ زمعی اور عبداللہ بن جعفر نے سہیل عن ابیہ عن ابن عائش کی سند سے روایت کی ہے۔

4416۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا أَصَابَ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي غُفِرَ لَهُ مَا أَصَابَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ

مسلم بن زیاد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کرتے وقت یہ کہا: (ترجمہ) ''اے اللہ! بلاشبہ میں نے صبح کی ہے، میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور میں تیرے حاملین عرش کو اور تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں، بلاشبہ تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور بلاشبہ محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں'' تو اس دن اس سے جو گناہ صادر ہوگا اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور اگر اس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے تو اس کے وہ گناہ بخش دیے جائیں گے جو اس رات اس سے صادر ہوں گے۔

4417۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو النَّضْرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْفِلَسْطِينِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلِ اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ ثُمَّ مِتَّ فِي لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذَلِكَ فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ فِي يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ قَالَ أَسَرَّهَا إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَحْنُ نَخُصُّ بِهَا إِخْوَانَنَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ وَمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَّانَ الْكِنَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الشَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ جِوَارٌ مِنْهَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِمَا قَبْلَ أَنْ يُكَلِّمَ[1] أَحَدًا قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ فِيهِ إِنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ وَقَالَ عَلِيٌّ وَابْنُ الْمُصَفَّى بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمُغَارَ اسْتَحْثَثْتُ فَرَسِي فَسَبَقْتُ أَصْحَابِي وَتَلَقَّانِي الْحَيُّ بِالرَّنِينِ فَقُلْتُ لَهُمْ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ تُحْرَزُوا فَقَالُوهَا فَلَامَنِي أَصْحَابِي وَقَالُوا حَرَمْتَنَا الْغَنِيمَةَ فَلَمَّا قَدِمْنَا[2] عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَخْبَرُوهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَدَعَانِي فَحَسَّنَ لِي مَا صَنَعْتُ وَقَالَ أَمَا إِنَّ اللهَ قَدْ كَتَبَ لَكَ مِنْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ كَذَا وَكَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَنَا نَسِيتُ الثَّوَابَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَا إِنِّي سَأَكْتُبُ لَكَ بِالْوَصَاةِ بَعْدِي قَالَ فَفَعَلَ وَخَتَمَ عَلَيْهِ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ لِي ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُمْ وَقَالَ ابْنُ الْمُصَفَّى قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ

حارث بن مسلم نے اپنے باپ مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے سرگوشی فرمائی اور فرمایا: جب تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو، تو سات مرتبہ یہ پڑھا کر ''اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ'' اے اللہ! مجھے آتش جہنم سے پناہ عطا فرما۔ کیونکہ جب تو نے یہ کہہ لیا، پھر تو اس رات فوت ہو گیا تو تیرے لیے جہنم سے پناہ لکھ دی جائے گی، مجھے ابوسعید نے حارث سے خبر دی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ اس بارے میں سرگوشی فرمائی، تو ہم اپنے بھائیوں کو اس کے بارے میں خصوصیت سے بتاتے ہیں۔

عمرو بن عثمان حمصی، مؤمل بن فضل حرانی، علی بن سہل رملی اور محمد بن مصفی حمصی تمام نے بیان کیا ہے کہ ولید، عبدالرحمن بن حسان کنانی، مسلم بن حارث بن مسلم تمیمی نے اپنے باپ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔ تاقولہ جوار منھا۔ مگر اس میں یہ بھی ہے کہ وہ دونوں اوقات میں کسی سے گفتگو کرنے سے پہلے یہ کلمات کہے۔

علی بن سہل نے اس روایت میں کہا ہے کہ ان کے والد نے انہیں بتایا اور علی اور ابن مصفیٰ دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا۔ پس جب ہم اس جگہ کے قریب پہنچے جہاں حملہ کرنا تھا، تو میں نے اپنے گھوڑے کو تیز کیا اور اپنے ساتھیوں سے آگے نکل گیا اور اس قبیلے کے لوگ چیخ و پکار کرتے ہوئے مجھے ملے۔ تو میں نے انہیں کہا: تم کہو: کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ وحدہٗ کے (لاالہ الا اللہ وحدہٗ) تو تمہیں بچا لیا جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے کلمہ پڑھ لیا تو میرے ساتھیوں نے مجھے ملامت کی اور کہنے لگے: تو نے ہمیں مال غنیمت سے محروم کر دیا ہے۔ پس جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ کو وہ سب کچھ عرض کیا جو میں نے کیا تھا۔ تو آپ نے مجھے بلایا اور جو میں نے کیا تھا اس پر میرے لئے کلمات تحسین بیان فرمائے اور ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اتنا اجر و ثواب ان میں سے ہر آدمی کے بدلے لکھ دیا ہے۔ عبدالرحمن نے بیان کیا: سو میں اس ثواب کو بھول گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تیرے لیے اپنے بعد ایک وصیت لکھ دوں گا۔ سو آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا (یعنی وصیت لکھی) اور اس پر مہر لگا دی اور وہ مجھے عطا فرما دی اور مجھے فرمایا۔ پھر ان کی روایت کی مثل بیان کی اور ابن مصفیٰ نے کہا: میں نے حارث بن مسلم بن حارث تمیمی کو سنا وہ اپنے باپ

1۔ دیگر نسخوں میں أَنْ تُكَلِّمَ ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں قَدِمْنَا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے حدیث بیان کرتے ہیں۔

4418۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ وَكَانَ مِنْ ثِقَاتِ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمُتَعَبِّدِينَ قَالَ حَدَّثَنَا مُدْرِكُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ يَزِيدُ شَيْخٌ ثِقَةٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضى الله عنه قَالَ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ كَفَاهُ اللَّهُ مَا أَهَمَّهُ صَادِقًا كَانَ بِهَا أَوْ كَاذِبًا[1]

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جس نے صبح اور شام کے وقت "حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم" سات بار کہا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر اس کام میں کافی ہوگا جس نے اسے فکر مند اور رنجیدہ کر دیا، چاہے وہ اس میں سچا ہو یا جھوٹا ہو۔

4419۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي أَسِيدٍ الْبَرَّادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ رضى الله عنه أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لِيُصَلِّيَ لَنَا فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ أَصَلَّيْتُمْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

حضرت معاذ بن عبداللہ بن خبیب نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم ایک بارش والی شدید تاریک رات میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لیے نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں۔ تو ہم نے آپ ﷺ کو پالیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ تو میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہو۔ تو میں نے کچھ بھی نہ کہا۔ پھر آپ نے فرمایا: کچھ کہو۔ تو میں نے کچھ نہ کہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہو۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا کہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ یہ سورتیں صبح و شام تین تین بار پڑھتے رہو گے تو یہ ہر قسم کے اذیت ناک شر سے (محفوظ رکھنے کے لیے) تمہیں کافی ہوں گی۔

4420۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَرَأَيْتُهُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنَا بِكَلِمَةٍ نَقُولُهَا إِذَا أَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا وَاضْطَجَعْنَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقُولُوا اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ أَنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَإِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ أَنْفُسِنَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشِرْكِهِ وَأَنْ نَقْتَرِفَ سُوءًا عَلَى أَنْفُسِنَا أَوْ نَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ

ابو مالک نے بیان کیا ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہمیں کوئی ایسا کلمہ بتائیے جو ہم اپنی صبح، شام اور

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لیٹتے وقت کہتے رہیں۔ تو آپ ﷺ نے یہ کہنے کا حکم ارشاد فرمایا: ''اللّٰھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت رب کل شیء والملائکۃ یشھدون انک لا الہ الا انت'' تا آخر۔ ''اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب وشہادت کا علم رکھنے والے، تو ہر شے کا رب ہے اور ملائکہ شہادت دیتے ہیں، بلاشبہ تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ بے شک ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان رجیم کے شر اور اس کے شرک سے اور (اس سے) کہ ہم اپنے نفسوں کے خلاف برائی کا ارتکاب کریں یا ہم برائی کو کسی مسلمان کی طرف کھینچ لائیں (یعنی کسی مسلمان سے برائی کا ارتکاب کرائیں)۔

4421۔ قَالَ أَبُو دَاوُد وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی اسناد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی صبح کرے، تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے: (ترجمہ) ''ہم نے صبح کی اور اللہ تعالیٰ جو کہ رب العالمین ہے، کے ملک وسلطنت نے صبح کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس دن کی خیر وبھلائی کا، اس کی فتح ونصرت کا، اس کے نور وبرکت اور ہدایت کا اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو اس میں ہے اور اس شر سے جو اس کے بعد ہے''۔ پھر جب شام ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسی طرح کہے۔

4422۔ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ جُعْثُمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَرَازِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي شَرِيقٌ الْهَوْزَنِيُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَسَأَلْتُهَا بِمَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَفْتَتِحُ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَهَلَّلَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ

شریق الہوزنی نے بیان کیا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو کون سی دعا سے آغاز کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایسی شے کے بارے سوال کیا ہے جس کے بارے تم سے پہلے کسی نے سوال نہیں کیا۔ آپ ﷺ جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو دس بار اللہ اکبر، دس بار الحمدللہ اور دس بار سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتے تھے اور پھر دس بار سبحان الله الملک القدوس اور دس بار استغفر اللہ اور دس بار لا الہ الا اللہ پڑھتے۔ پھر یہ دعا مانگتے ''اللّٰھم انی اعوذبک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامۃ'' یہ بھی دس بار کہتے: ''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی تنگی سے اور یوم قیامت کی تنگی سے''۔ بعد ازاں آپ ﷺ نماز شروع کرتے تھے (یعنی نماز تہجد)۔

4423۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَأَسْحَرَ يَقُولُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ وَنِعْمَتِهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ صَاحِبْنَا فَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب کبھی سفر میں ہوتے تھے تو سحری کے وقت یہ کہتے تھے: سننے والا سن چکا ہے اللہ تعالیٰ کی حمد، اس کی نعمت اور اس کے انعامات کو جو ہم پر ہیں۔ اے اللہ! ہماری مصاحبت اختیار فرما، اور ہم پر فضل و احسان فرما (اور میں) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔

4424۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يَقُولُ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللّٰهُمَّ مَا حَلَفْتُ مِنْ حَلِفٍ أَوْ قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذَلِكَ كُلِّهِ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتَجَاوَزْ لِي عَنْهُ اللّٰهُمَّ فَمَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ فَعَلَيْهِ صَلَاتِي وَمَنْ لَعَنْتَ فَعَلَيْهِ لَعْنَتِي كَانَ فِي اسْتِثْنَاءٍ يَوْمَهُ ذَلِكَ أَوْ قَالَ ذَلِكَ الْيَوْمَ

قاسم نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس کسی نے صبح ہوتے وقت یہ کہا: ''اے اللہ! میں نے جو قسم کھائی ہے یا جو میں نے قول کیا ہے یا جو میں نے کوئی نذر مانی ہے تو ان تمام کے سامنے تیری مشیت ہے، جو تو چاہے وہ ہو جاتا ہے اور جو تو نہ چاہے تو وہ نہیں ہو سکتا۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما اور میرے لیے اس (گناہ) سے درگزر فرما۔ اے اللہ! جس پر تو نے رحمت فرمائی ہے تو اس پر میری جانب سے بھی دعا اور رحمت ہے اور جس پر تو نے لعنت کی ہے تو اس پر میری طرف سے بھی لعنت ہے۔ تو استثناء میں (اللہ تعالیٰ کی مشیت میں) اس کا وہ دن بھی ہوگا۔ یہ راوی کو شک ہے کہ یومہ ذلک کہا، یا ذلک الیوم کہا۔

4425۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ عَمَّنْ سَمِعَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَقَالَ فَأَصَابَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ الْفَالِجُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ الَّذِي سَمِعَ مِنْهُ الْحَدِيثَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا لَكَ تَنْظُرُ إِلَيَّ فَوَاللهِ مَا كَذَبْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَلَا كَذَبَ عُثْمَانُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلَكِنَّ الْيَوْمَ الَّذِي أَصَابَنِي فِيهِ مَا أَصَابَنِي غَضِبْتُ فَنَسِيتُ أَنْ أَقُولَهَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَوْدُودٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْفَالِجِ[1]

ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کسی نے (شام کے وقت) تین بار یہ دعا پڑھ لی: ''بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم'' تو صبح ہونے تک اسے کوئی ناگہانی آفت اور مصیبت نہیں پہنچے گی

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے اور مطبوعہ دہلی کے حاشیہ میں درج ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور جس کسی نے صبح کے وقت تین بار یہ دعا پڑھ لی تو کوئی ناگہانی مصیبت اسے نہیں پہنچے گی یہاں تک کہ شام ہو جائے گی پھر ابان بن عثمان کو فالج کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ پس وہ آدمی جس نے ان سے یہ حدیث سنی تھی وہ ان کی طرف دیکھنے لگا۔ تو انہوں نے کہا: تجھے کیا ہے کہ تو میری طرف دیکھ رہا ہے۔ قسم بخدا! نہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں جھوٹ بولا ہے اور نہ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں جھوٹ بولا ہے۔ لیکن وہ دن جس میں مجھے یہ عارضہ لاحق ہوا ہے اس دن میں غصے میں تھا اور میں یہ دعا پڑھنا بھول گیا تھا۔

نصر بن عاصم انطاکی، انس بن عیاض، ابومودود نے محمد بن کعب عن ابان بن عثمان عن عثمان عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے فالج کا واقعہ ذکر نہیں کیا۔

4426۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي أَسْمَعُكَ تَدْعُو كُلَّ غَدَاةٍ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَدْعُو بِهِنَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ قَالَ عَبَّاسٌ فِيهِ وَتَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَتَدْعُو بِهِنَّ فَأُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى صَاحِبِهِ

جعفر بن میمون نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کو کہا: اے ابا جان! میں نے آپ کو سنا ہے آپ ہر صبح یہ دعا مانگتے ہیں (ترجمہ) ''اے اللہ! میرے بدن میں عافیت عطا فرما، اے اللہ! میری قوت سماعت میں عافیت عطا فرما، اے اللہ! میری قوت بصارت میں عافیت عطا فرما، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تم اسے تین بار صبح کے وقت پڑھتے ہو اور تین بار شام کے وقت پڑھتے ہو۔ تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں آپ ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کروں۔

عباس نے اس میں یہ بھی بیان کیا ہے اور تم یہ کہتے ہو: ''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور فقر سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب سے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے''۔ تم اسے صبح کے وقت تین بار پڑھتے ہو اور تین بار شام کے وقت اس طرح دعا مانگتے ہو۔ (تو انہوں نے کہا) میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں آپ ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کروں۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تکلیف میں مبتلا اور غمزدہ کی دعا یہ ہے: (ترجمہ) اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، پس تو مجھے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے تمام کاموں کی اصلاح فرما دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بعض راوی اس کے الفاظ میں اضافہ کرتے ہیں۔

4427۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سُمَيٍّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَإِذَا أَمْسَى كَذَلِكَ لَمْ يُوَافِ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ بِمِثْلِ مَا وَافَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح ہوتے وقت سو مرتبہ یہ پڑھا: ''سبحان اللہ العظیم و بحمدہ'' اور اتنی مقدار شام کے وقت بھی پڑھا تو مخلوق میں سے کوئی بھی اس کی مثل درجے تک نہیں پہنچ سکے گا جس تک یہ (پڑھنے والا) پہنچے گا۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ (اس کا بیان کہ آدمی جب چاند دیکھے تو کیا کہے)

4428۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ان تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب چاند دیکھتے تھے تو فرماتے: یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہو، یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہو، یہ بھلائی اور ہدایت کا چاند ہو، میں اس ذات کے ساتھ ایمان لایا ہوں جس نے تجھے پیدا فرمایا ہے۔ (آپ ﷺ) تین بار یہی کلمات کہتے تھے اور پھر یہ کہتے تھے: ''سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں مہینے کو لے آیا۔

4429۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ صَرَفَ وَجْهَهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد لَيْسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ مُسْنَدٌ صَحِيحٌ[1]

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند کو دیکھتے تھے تو اس سے رخ زیبا پھیر لیتے تھے۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ سے اس باب میں کوئی مسند صحیح حدیث مروی نہیں ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ (اس کا بیان کہ آدمی اپنے گھر سے نکلتے وقت کیا کہے)

4430۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: حضور نبی مکرم ﷺ جب بھی میرے گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے اور یہ دعا مانگتے: (ترجمہ) ''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں گمراہ ہوں یا میں گمراہ کیا جاؤں، (اس سے کہ) میں پھسل جاؤں یا میں پھسلا دیا جاؤں، (اس سے کہ) میں ظلم کروں یا میں ظلم کیا

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جاؤں، میں جہالت اپناؤں یا مجھ پر جہالت اپنائی جائے۔

4431۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ قَالَ يُقَالُ حِينَئِذٍ هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ فَتَتَنَحّٰى(1) لَهُ الشَّيَاطِينُ فَيَقُولُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے گھر سے نکلے اور وہ یہ کہے: ''بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' تو اسے اس وقت کہہ دیا جاتا ہے: ''تجھے ہدایت دے دی گئی، تیرے لیے اس دعا کو کافی بنالیا گیا اور تجھے بچالیا گیا۔ تو شیاطین اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ تو دوسرا شیطان اسے کہتا ہے: تیرے لیے کیا ہے اس آدمی کے پاس درآنحالیکہ اسے ہدایت دے دی گئی ہے، یہ دعا اس کے لیے کافی ہو چکی ہے اور اسے (ہر بلا و آزمائش سے) بچالیا گیا ہے۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ (آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت جو کہے اس کا بیان)

4432۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَرَأَيْتُ فِي أَصْلِ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: (ترجمہ) ''اے اللہ! میں تجھ سے خیر و بھلائی کے ساتھ داخل ہونے اور خیر و بھلائی کے ساتھ نکلنے کی التجاء کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے ہم داخل ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہی ہم نکلتے ہیں اور ہم نے بھروسہ کیا ہے اللہ تعالیٰ پر ہی۔ جو ہمارا رب ہے''۔ پھر اسے چاہیے کہ وہ اپنے گھر والوں پر سلام کرے۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ (اس کا بیان کہ جب ہوا چلے تو وہ کیا کہے)

4433۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَسَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللهِ قَالَ سَلَمَةُ فَرَوْحُ اللهِ(2) تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تَسُبُّوهَا وَسَلُوا اللهَ خَيْرَهَا وَاسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا

1۔ ایک نسخہ میں فَيَتَنَحّٰى ہے۔　2۔ قال سلمة فروح الله کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ثابت بن قیس نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت میں سے ہے۔ سلمہ نے کہا ہے: پس اللہ تعالیٰ کی رحمت (ہوا) کبھی رحمت کے ساتھ آتی ہے اور کبھی عذاب کے ساتھ آتی ہے (یعنی مومنین کے لیے رحمت لے کر آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے لیے عذاب لے کر آتی ہے)۔ لہٰذا جب تم اسے (ہوا کو) دیکھو تو تم اسے گالی گلوچ نہ دو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر اور برکت کی التجا کرو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

4434۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطُّ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤَمِّنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کو اتنی قوت اور زور سے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ میں نے آپ کے (حلق کا) کوا دیکھ لیا ہو۔ بلکہ آپ ﷺ (ہمیشہ) تبسم فرماتے تھے اور جب بھی آپ بادل یا ہوا کو دیکھتے تو اضطراب کی کیفیت آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے نمایاں ہو جاتی تھی۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ لوگ جب بادل دیکھتے ہیں تو وہ خوش ہو جاتے ہیں یہ امید کرتے ہوئے کہ اس میں بارش ہوگی اور میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ جب آپ بادل کو دیکھتے ہیں تو آپ کے چہرہ پر کراہیت کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! (رضی اللہ عنہا) کون سی چیز مجھے اس سے امن دلا سکتی ہے کہ اس میں عذاب ہو حالانکہ ایک قوم (یعنی حضرت ہود علیہ السلام کی قوم عاد) کو ہوا کے ساتھ عذاب دیا جا چکا ہے اور ایک قوم (یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود) نے عذاب دیکھا، تو وہ کہنے لگے: یہ بادل تو ہم پر بارش برسانے والا ہے۔

4435۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى نَاشِئًا فِي أُفُقِ السَّمَاءِ تَرَكَ الْعَمَلَ وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا فَإِنْ مُطِرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا هَنِيئًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب آسمان کے افق میں بادل اٹھتا ہوا دیکھتے، تو آپ ﷺ اپنا کام ترک فرما دیتے، اگرچہ وہ (نفل) نماز ہی ہو (یعنی آپ اسے مؤخر کر دیتے) اور پھر یہ دعا فرماتے: ''اے اللہ! میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں'' اور اگر بارش برسائی جاتی تو پھر یہ کہتے: ''اے اللہ! خوب برکت والی، نفع بخش کثیر بارش عطا فرما''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب مَا جَاءَ فِي الْمَطَرِ (بارش کا بیان)

4436۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَطَرٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَسَرَ ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتَّى أَصَابَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم پر بارش برسنے لگی۔ پس رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور اپنے بعض بدن کے کپڑے اتار دیے۔ یہاں تک کہ بارش آپ ﷺ کے جسم پر پڑنے لگی۔ تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ اس کا اپنے رب کے ساتھ عہد تازہ ہے۔

فائدہ:۔ حضرت امام نووی فرماتے ہیں کہ بارش اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس کی تخلیق کا زمانہ اپنے رب کے ساتھ بالکل قریب ہوتا ہے۔ اس لیے اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الدِّيكِ وَالْبَهَائِمِ

ان روایات کا بیان جو مرغ اور دیگر چوپائیوں کے بارے میں ہیں

4437۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مرغ کو گالی گلوچ نہ دو، کیونکہ یہ نماز کے لیے بیدار کرتا ہے۔

4438۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسَلُوا اللَّهَ تَعَالَى مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی اذان سنو، تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی التجاء کرو۔ کیونکہ (اس وقت) وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو تم شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔ کیونکہ اس وقت وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

4439۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيقَ الْحُمُرِ بِاللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم کتوں کے بھونکنے کی آواز اور گدھوں کے ہینگنے کی آواز رات کے وقت سنو تو تم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں، جو تم نہیں دیکھ سکتے (یعنی آفات اور دیگر آسمان سے نازل ہونے والی بلائیں وغیرہ)۔

4440۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَغَيْرِهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقِلُّوا الْخُرُوجَ بَعْدَ هَدْأَةِ الرِّجْلِ فَإِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى دَوَابَّ يَبُثُّهُنَّ فِي الْأَرْضِ قَالَ ابْنُ مَرْوَانَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَقَالَ فَإِنَّ لِلَّهِ خَلْقًا ثُمَّ ذَكَرَ نُبَاحَ الْكَلْبِ وَالْحَمِيرِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ الْحَاجِبُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ اور علی بن عمر بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: راستوں کے پرسکون ہو جانے کے بعد تم باہر نکلنا کم کر دو (یعنی جب لوگ چلنا پھرنا چھوڑ دیں اور راستہ بالکل پرسکون ہو جائے تو تم مجبوری کے بغیر باہر نہ نکلو) کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اور بھی جانور ہیں جنہیں وہ زمین میں پھیلا دیتا ہے۔

ابن مروان نے کہا: اس وقت (اللہ تعالیٰ انہیں پھیلا دیتا ہے) اور فرمایا: کیونکہ اللہ تعالیٰ کی وہ بھی مخلوق ہیں۔ پھر کتے اور گدھوں کی آواز نکالنے کا ذکر کیا اور اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ ابن الہاد نے بیان کیا اور مجھے شرحبیل الحاجب نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي الصَّبِيِّ يُولَدُ فَيُؤَذَّنُ فِي أُذُنِهِ (نومولود بچے کے کان میں اذان دینے کا بیان)

4441۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ

حضرت عبیداللہ بن ابی رافع نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے، آپ ﷺ نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کان میں اس وقت اذان کہی جبکہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے انہیں جنم دیا (اور یہ اذان) نماز کی اذان کی مثل تھی۔

4442۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح وحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ زَادَ يُوسُفُ وَيُحَنِّكُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بِالْبَرَكَةِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تھے اور آپ ﷺ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے تھے۔ یوسف نے اپنی روایت میں یہ کہا ہے: اور آپ ﷺ انہیں (کھجور چبا کر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

گھٹی ڈالتے تھے اور انہوں نے برکت کا ذکر نہیں کیا ہے۔

4443۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ حُمَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ رُئِيَ أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا فِيكُمُ الْمُغَرِّبُونَ قُلْتُ وَمَا الْمُغَرِّبُونَ قَالَ الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجِنُّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تم میں مغربین دکھائی دیتے ہیں۔ (یعنی آپ ﷺ نے رئی یا کوئی اور کلمہ کہا۔ یہ راوی کو شک ہے کہ کیا تم میں سے کسی نے مغربین کو دیکھا ہے؟) تو میں نے عرض کی: مغربین کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جن میں جنات شریک ہوتے ہیں۔ (یعنی وہ لوگ جو جماع کے وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دور رہتے ہیں یہاں تک کہ شیطان ان کے ساتھ شریک ہو جاتا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ مغرب سے مراد وہ آدمی ہے جو انسان اور جن کے نطفہ سے پیدا ہوا ہو۔ اور مشارکت کا معنی یہی ہے۔ لیکن یہ بہت غریب اور خلاف عادت ہے۔ واللہ اعلم (بذل ص46 ج20)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْتَعِيذُ مِنَ الرَّجُلِ (آدمی کا آدمی سے پناہ طلب کرنے کا بیان)

4444۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ نَصْرٌ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَهِيكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِوَجْهِ اللهِ فَأَعْطُوهُ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ مَنْ سَأَلَكُمْ بِاللهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو (تم سے) اللہ تعالیٰ کے نام پر پناہ طلب کرے تو تم اسے پناہ دو اور جو تم سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرے تو تم اسے عطا کرو۔ عبید اللہ نے "مَنْ سَأَلَكُمْ بِاللهِ" کے الفاظ کہے ہیں۔

4445۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللهِ فَأَعْطُوهُ وَقَالَ سَهْلٌ وَعُثْمَانُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَمَنْ آتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا اللهَ لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم سے اللہ تعالیٰ کے نام پر پناہ طلب کرے تو تم اسے پناہ دو اور جو تم سے اللہ تعالیٰ کے نام پر کچھ مانگے تو تم اسے عطا کرو۔ سہل اور عثمان نے کہا ہے: جو کوئی تمہیں دعوت دے تو تم اسے قبول کرو۔ پھر تمام راوی اس بیان پر متفق ہیں: اور جو کوئی تمہارے ساتھ نیکی اور خیر سے پیش آئے تو تم بھی اسے (نیکی کے ساتھ) بدلہ دو۔ مسدد اور عثمان نے بیان کیا ہے کہ اگر تم (بدلہ کے لیے) کچھ نہ پاؤ تو اس کے لیے اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تعالیٰ سے دعا کرو یہاں تک کہ تم جان لو کہ تم نے اسے بدلہ دے دیا ہے۔

بَابٌ فِي رَدِّ الْوَسْوَسَةِ (وسوسہ کو دور کرنے کا بیان)

4446۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ أَجِدُهُ فِي صَدْرِي قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ وَاللهِ مَا أَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ فَقَالَ لِي أَشَيْءٌ مِنْ شَكٍّ قَالَ وَضَحِكَ قَالَ مَا نَجَا مِنْ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ الْآيَةَ قَالَ فَقَالَ لِي إِذَا وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ شَيْئًا فَقُلْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

ابوزمیل نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا اور کہا: وہ شے کیا ہے جسے میں اپنے سینے (دل) میں پاتا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ کیا ہے (جسے تو اپنے دل میں پاتا ہے)؟ میں نے کہا: قسم بخدا! میں اس کے بارے کلام نہیں کر سکتا۔ تو پھر انہوں نے مجھے فرمایا: کیا وہ شک میں سے کوئی شے ہے؟ پھر ساتھ ہی ہنس پڑے اور فرمایا: اس سے کوئی بھی محفوظ نہیں رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ، الآیۃ (اگر آپ کو اس میں کچھ شک ہو جو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تو ان سے پوچھ لیجئے جو وہ کتاب پڑھتے ہیں جو آپ سے پہلے (نازل ہوئی یعنی تورات و انجیل وغیرہ) تو پھر انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے دل میں اس طرح کی کوئی شے (وسوسہ) پائے، تو یہ آیت پڑھا کر: هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

4447۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا الشَّيْءَ نُعْظِمُ أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ أَوِ الْكَلَامَ بِهِ مَا نُحِبُّ أَنَّ لَنَا وَأَنَّا تَكَلَّمْنَا بِهِ قَالَ أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ حاضر ہوئے، اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم اپنے دلوں میں (کبھی) ایسی شی (وسوسہ) پاتے ہیں کہ اس کے بارے گفتگو کرنا ہم بہت ثقیل اور گراں محسوس کرتے ہیں۔ ہم پسند نہیں کرتے کہ وہ ہمیں لاحق ہو اور ہم اس کے بارے گفتگو کریں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اس طرح کے وسوسے پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو صریح ایمان ہے۔

4448۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَحَدَنَا يَجِدُ فِي نَفْسِهِ يُعَرِّضُ بِالشَّيْءِ لَأَنْ يَكُونَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ كَيْدَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ رَدَّ أَمْرَهُ مَكَانَ رَدَّ كَيْدَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللہ! ﷺ ہم میں سے کوئی اپنے دل میں پاتا ہے کہ اسے (شیطانی وسوسہ میں سے) کوئی ایسی شے عارض آ رہی ہے کہ وہ اس کے بارے گفتگو کرنے کی نسبت کوئلہ ہو جانا زیادہ پسند کرتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے شیطان کے مکروفریب کو وسوسہ میں بدل دیا ہے۔ ابن قدامہ نے ''رَدَّ کَیْدَهٗ'' کی جگہ ''رَدَّ اَمْرَهٗ'' کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْتَمِي إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ

ایسے آدمی کا بیان جو غیر موالی کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے

4449۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ عَاصِمٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا عُثْمَانَ لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ أَيُّمَا رَجُلَيْنِ فَقَالَ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ فِي الْإِسْلَامِ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَالْآخَرُ قَدِمَ مِنَ الطَّائِفِ فِي بِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ فَذَكَرَ فَضْلًا قَالَ النُّفَيْلِيُّ حَيْثُ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَاللَّهِ إِنَّهُ عِنْدِي أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَعْنِي قَوْلَهُ حَدَّثَنَا وَحَدَّثَنِي قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَسَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ لَيْسَ لِحَدِيثِ أَهْلِ الْكُوفَةِ نُورٌ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ مِثْلَ أَهْلِ الْبَصْرَةِ كَانُوا تَعَلَّمُوهُ مِنْ شُعْبَةَ

حضرت سعد بن مالک نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ سے میرے کانوں نے (یہ ارشاد) سنا ہے اور میرے دل نے اسے یاد کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف (بیٹا ہونے کی) نسبت کا دعویٰ کرتا ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔ وہ کہتے ہیں: پھر میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے ان سے اس کا ذکر کیا، تو انہوں نے فرمایا: اس ارشاد کو حضور نبی رحمت ﷺ سے میرے کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے اسے یاد کیا ہے۔ عاصم نے بیان کیا تو میں نے کہا: اے ابو عثمان! دو آدمیوں نے آپ کے پاس شہادت دی ہے، وہ دو آدمی کون سے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: ان میں سے ایک وہ ہے جس نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے راستے میں یا اسلام میں تیر چلائے یعنی حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ۔ (یہی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اصحاب عشرہ مبشرہ میں سے ہیں)۔ اور دوسرے وہ ہیں جو بیس سے زیادہ افراد کے ہمراہ چل کر طائف سے حاضر خدمت ہوئے۔ (یعنی حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ جو محاصرہ طائف کے وقت آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے)۔ پھر ان کی فضیلت بیان کی۔ نفیلی جہاں بھی یہ حدیث بیان کرتے تو فرماتے: قسم بخدا! یہ میرے نزدیک شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ یعنی ان کا قول حدثنا اور حدثنی۔ یہ ابوعلی نے بیان کیا ہے اور میں نے ابوداؤد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اہل کوفہ کی حدیث میں نور نہیں ہے (یعنی وہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسانید کا صحیح اہتمام نہیں کرتے اور اخبار و حدیث کے درمیان فرق نہیں کرتے)۔ انہوں نے فرمایا: میں نے اہل بصرہ کی مثل (نور) کہیں نہیں دیکھا۔ کیونکہ انہوں نے یہ علم حضرت شعبہ سے حاصل کیا ہے (لہٰذا وہ سند پورے اہتمام سے پڑھتے ہیں)۔

4450۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے موالی کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے عقد موالات کیا، تو اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس سے کوئی فرض اور نفلی عبادت قبول نہیں کی جائے گی (کیونکہ اس میں نقض عہد بھی ہے، اپنے موالی سے دھوکہ اور فریب بھی ہے اور مسلمانوں کو اذیت دینے کے لیے کفار سے دوستی قائم کرنے کا پہلو بھی ہے، اس وجہ سے اسے مستحق لعنت قرار دیا گیا ہے)۔

4451۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَنَحْنُ بِبَيْرُوتَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ الْمُتَتَابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف (بیٹا ہونے کی) نسبت کی یا کسی (غلام نے) اپنے موالی کے سوا کسی اور کی طرف اپنی نسبت کی، تو اس پر قیامت کے دن تک مسلسل اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔

بَابٌ فِي التَّفَاخُرِ بِالْأَحْسَابِ (حسب ونسب کے ساتھ باہمی تفاخر کا بیان)

4452۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ أَنْتُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ لَيَدَعَنَّ رِجَالٌ فَخْرَهُمْ بِأَقْوَامٍ إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللهِ مِنَ الْجِعْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ بِأَنْفِهَا النَّتَنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کے غرور ونخوت کو اپنے آباء پر فخر کرنے کو زائل کر دیا ہے۔ (اب آدمی دو قسم کے ہیں) مومن جو متقی اور پرہیزگار ہیں اور فاجر جو شقی اور بدبخت ہیں۔ تم (سب) حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے (پیدا ہوئے) ہیں۔ لوگوں کو چاہیے کہ وہ قوموں کے ساتھ فخر کرنا بالضرور چھوڑ دیں۔ بلاشبہ وہ جہنم کے کوئلوں میں سے کوئلہ ہو چکے ہیں۔ (یعنی یہ اپنے جن کافر آباء و اجداد پر فخر کرتے ہیں وہ تو مر کر جہنم میں پہنچ چکے ہیں)۔ یا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سیاہ رنگ کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کیڑے سے بھی ہلکے اور رذیل ہو جائیں گے جو اپنی ناک سے غلاظت کو دھکیلتا رہتا ہے (یعنی ایسے لوگوں کی رب کریم کی بارگاہ میں اتنی قدر بھی نہیں ہوگی)۔

بَابٌ فِي الْعَصَبِيَّةِ (عصبیت کا بیان)

4453۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس نے غیرحق کے اپنی قوم کی مدد کی تو وہ اس اونٹ کی مثل ہے جسے (کنوئیں میں) گرا دیا جائے اور پھر اسے دم سے پکڑ کر نکالنے کی کوشش کی جائے (تو وہ مر جائے گا لیکن باہر نہیں نکل سکے گا)۔

ابن بشار، ابو عامر، سفیان نے سماک بن حرب سے، انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچا اور آپ ﷺ چمڑے کے ایک خیمے میں موجود تھے، پھر آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی۔

4454۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ بِشْرٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ بِنْتِ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ

سلمہ بن بشر دمشقی نے واثلہ بن اسقع کی بیٹی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ عصبیت کیا ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: عصبیت یہ ہے کہ تو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے (یعنی قوم دوسروں پر ظلم کے پہاڑ توڑتی ہے اور تو اسے اپنا تعاون دے کر اس کا دفاع کرتا ہے)۔

4455۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْثَمْ قَالَ أَبُو دَاوُد أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ ضَعِيفٌ[1]

حضرت سراقہ بن مالک نے جعشم مدلجی سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: تم میں سے بہتر اور اچھا وہ ہے جو اپنے خاندان کا دفاع کرنے والا ہو (یعنی کسی دوسرے کو ان پر ظلم و ستم کرنے کی اجازت نہ دے) جبکہ وہ اس میں گناہ کا مرتکب نہ ہو (یعنی ایسا نہ ہو کہ اس کا خاندان خود دوسروں پر ظلم کر رہا ہو اور یہ ان کے ساتھ بھرپور تعاون کر رہا ہو)۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ایوب بن سوید ضعیف راوی ہے۔

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

4456۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيِّ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے عصبیت کی طرف دعوت دی اور وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے عصبیت کی بناء پر کسی کو قتل کیا اور وہ ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت کی بناء پر مرا۔

فائدہ:۔ کتنی شدید وعید ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل تعصب سے بھرے ہوتے ہیں اور اسی عصبیت کی خاطر اپنی جان تک ضائع کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ رب کریم محفوظ فرمائے۔

4457۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي كِنَانَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کا بھانجا اسی قوم سے ہوتا ہے (یعنی اس کی نگہداشت اور حفاظت اس قوم کے ذمہ ہوتی ہے)۔

4458۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُقْبَةَ عَنْ أَبِي عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَهَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْأَنْصَارِيُّ

عبدالرحمن بن ابی عقبہ نے ابوعقبہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اہل فارس میں سے کسی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے بیان کیا: میں حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ احد میں حاضر تھا تو میں نے مشرکین میں سے ایک آدمی کو ضرب لگائی۔ تو میں نے کہا: "یہ لے میری طرف سے! میں فارسی غلام ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تو نے یہ کیوں نہ کہا: "یہ لے میری طرف سے اور میں ایک انصاری غلام ہوں"۔ (چونکہ اس وقت فارس میں ابھی آتش پرستی کا رواج تھا اس لیے آپ ﷺ نے اس نسبت کو ناپسند فرمایا اور ساتھ ہی یہ بتایا کہ تو انصار کا مولیٰ ہے اور کسی قوم کا مولیٰ اسی قوم میں سے ہوتا ہے۔

بَابُ إِخْبَارِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِمَحَبَّتِهِ إِيَّاهُ

(ایک آدمی کا دوسرے آدمی کو اپنی محبت کی خبر دینے کا بیان)

4459۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے درآنحالیکہ انہوں نے اسے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے بھائی سے محبت کرتا ہو، تو اسے چاہئے کہ وہ اسے یہ بتادے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے (تاکہ اس کے دل میں بھی الفت ورافت اور محبت کے جذبات پیدا ہوں اور اس کا میلان طبع اور رغبت اس کی جانب ہو)۔

4460۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَأُحِبُّ هَذَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَعْلَمْتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَعْلِمْهُ قَالَ فَلَحِقَهُ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللهِ فَقَالَ أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس موجود تھا تو وہاں سے ایک آدمی کا گزر ہوا تو اس آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تو نے اسے بتایا ہوا ہے؟ عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے بتادے۔ پس وہ آدمی اسے پیچھے سے جاملا اور کہا: بلاشبہ میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ تو اس نے جواباً کہا: تجھ سے وہ محبت فرمائے جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی ہے (یعنی رب العالمین تجھے اپنے مقربین کی صف میں شامل فرمائے)۔

4461۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَأَعَادَهَا أَبُو ذَرٍّ فَأَعَادَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ایک آدمی ایک قوم سے محبت رکھتا ہے اور وہ ان کے اعمال کی مثل عمل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! رضی اللہ عنہ تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو نے محبت کی۔ انہوں نے عرض کی: بلاشبہ میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تو انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تو نے محبت کی۔ تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے پھر اس کا اعادہ کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے بھی دوبارہ یہی کلام فرمایا۔

4462۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ[1] أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرِحُوا بِشَيْءٍ لَمْ أَرَهُمْ فَرِحُوا بِشَيْءٍ أَشَدَّ مِنْهُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى الْعَمَلِ مِنَ الْخَيْرِ يَعْمَلُ بِهِ وَلَا يَعْمَلُ بِمِثْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو دیکھا، وہ کسی شے کے سبب بہت زیادہ خوش ہیں (اتنا کہ) میں نے کسی شے کے سبب انہیں اس سے زیادہ خوش کبھی نہیں دیکھا۔ ایک آدمی نے عرض کی:

1۔ ایک نسخہ میں مَا رَأَيْتُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یارسول اللہ! ﷺ ایک آدمی کسی دوسرے آدمی سے اس کے اچھے عمل کے سبب جسے وہ کررہا ہوتا ہے، محبت کرتا ہے اور وہ اس کی مثل عمل نہیں کرتا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اس نے محبت کی۔

فائدہ: ۔ان روایات میں صراحۃً بیان کیا گیا ہے کہ آدمی کا انجام انہیں لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا۔ لہٰذا اگر کسی مقرب بارگاہ الٰہی سے محبت والفت کا تعلق ہے تو اس کی معیت نصیب ہوگی اور اگر کسی کی محبت کسی شریر اور فساد برپا کرنے والے سے ہوگی۔ تو وہ اس کے ساتھ ہوگا۔ انجام بالکل واضح ہے اور اس کا انحصار آدمی کی عقل و دانش پر ہے کہ وہ کس کی معیت کو پسند کرتا ہے۔

بَابٌ فِي الْمَشُورَةِ (مشورہ کا بیان)

4463۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے تو اسے اس پر امین بنایا جاتا ہے۔

فائدہ: ۔اس میں ایک تو مشورہ کی اہمیت کی طرف اشارہ ہے کہ آدمی کو اپنے معاملات حیات انفرادی یا اجتماعی باہمی مشاورت سے سرانجام دینے چاہئیں اور دوسرا یہ کہ جس سے مشورہ لیا جائے اس کے ذمہ یہ لازم ہے کہ وہ پورے اخلاص کے ساتھ صائب مشورہ دینے میں ذرا بخل سے کام نہ لے اور تیسرا یہ کہ وہ اس پر امین ہے، اسے صیغہ راز میں رکھنا اس کے ذمہ لازم اور ضروری ہے۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي الدَّالِّ عَلَى الْخَيْرِ (خیر اور نیکی کی راہنمائی کرنے والے کا بیان)

4464۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي قَالَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكَ عَلَيْهِ وَلَكِنِ ائْتِ فُلَانًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَحْمِلَكَ فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میری سواری ہلاک ہوگئی ہے، سو آپ مجھے کوئی سواری عطا فرما دیجیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں کوئی سواری نہیں پاتا جس پر میں تجھے سوار کروں، البتہ تو فلاں کے پاس جا، شاید وہ تجھے کسی سواری پر سوار کردے گا۔ چنانچہ وہ اس کے پاس آیا، تو اس نے اسے سواری دے دی۔ تو پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اس کی خبر دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی عمل خیر پر کسی کی راہنمائی کی، تو اس کے لیے اسے کرنے والے کی مثل اجر ہوگا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب فِي الْهَوَى (خواہش نفس کا بیان)

4465۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تیرا کسی شے سے محبت کرنا اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے۔ (یعنی انسان جب کسی کی محبت میں گم ہو جاتا ہے تو اسے محبوب کا عیب نہ دکھائی دیتا ہے اور نہ سنائی دیتا ہے۔ گویا یہی محبت خالص کی کسوٹی ہے کہ جو دعویٰ محبت بھی کرے پھر عیوب ونقائص بھی بیان کرے تو وہ اپنی محبت میں خالص اور صادق نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم)

بَاب فِي الشَّفَاعَةِ (سفارش کرنے کا بیان)

4466۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اشْفَعُوا إِلَيَّ لِتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میرے پاس سفارش کیا کرو، تاکہ تم اجر دیے جاؤ اور اللہ تعالیٰ جو چاہے گا وہی فیصلہ اپنے نبی ﷺ کی زبان اقدس سے کرائے گا۔

4467۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا فَإِنِّي لَأُرِيدُ الْأَمْرَ فَأُؤَخِّرُهُ كَيْمَا تَشْفَعُوا فَتُؤْجَرُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ[1]

حضرت وہب بن منبہ نے اپنے بھائی سے اور انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (کہ انہوں نے کہا) تم سفارش کرو، تم اجر دیے جاؤ گے۔ کیونکہ میں ایک کام کا ارادہ کرتا ہوں اور پھر اسے مؤخر کر دیتا ہوں۔ تاکہ تم سفارش کرو تو تم اجر دیے جاؤ گے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سفارش کرو، تم اجر دیے جاؤ گے۔

ابومعمر، سفیان نے برید سے، انہوں نے بردہ سے، انہوں نے ابوموسیٰ سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

بَاب فِيمَنْ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ فِي الْكِتَابِ

(اس کا بیان جو خط (تحریر) میں اپنے آپ سے ابتداء کرتا ہے)

4468۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ مَرَّةً يَعْنِي هُشَيْمًا عَنْ

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَعْضِ وَلَدِ الْعَلَاءِ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ كَانَ عَامِلَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ

ہیثم نے حضرت علاء کے بیٹوں میں سے بعض سے روایت کیا ہے کہ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم ﷺ کی جانب سے بحرین کے عامل تھے۔ تو جب آپ ﷺ ان کی طرف خط تحریر فرماتے تو اپنے نام سے ابتداء کرتے تھے۔ (اس میں مقصود اس طرف اشارہ کرنا ہے کہ خط وغیرہ تحریر میں لکھنے والے کا نام پہلے ہو اور جس کی طرف لکھا جا رہا ہے اس کا نام بعد میں ہو)۔

4469۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الْعَلَاءِ يَعْنِي ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَدَأَ بِاسْمِهِ

ابن سیرین نے ابن علاء سے اور انہوں نے حضرت علاء ابن حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کی طرف عریضہ تحریر کیا تو آغاز اپنے نام سے کیا۔

بَاب كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى الذِّمِّيِّ (اس کا بیان کہ غیر مسلم کی طرف کیسے خط لکھا جائے)

4470۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى هِرَقْلَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى قَالَ ابْنُ يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے (شاہ روم) ہرقل کی طرف لکھا: "محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے شاہ روم ہرقل کے نام، اس پر سلام ہو جس نے ہدایت کی اتباع کی"۔

ابن یحییٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہیں ابو سفیان نے بتایا کہ ہم ہرقل کے پاس گئے تو اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا گرامی نامہ طلب کیا۔ تو اس میں اس طرح لکھا ہوا تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ (ﷺ) الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدی اما بعد۔

بَاب فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ (والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا بیان)

4471۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بیٹا اپنے والد (کے احسانات) کا بدلہ اور حق ادا نہیں کر سکتا مگر یہ کہ وہ اسے مملوک (کسی کا غلام) پائے تو اسے خرید لے اور پھر اسے آزاد کر دے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ:۔ کیونکہ غلامی حکماً موت ہوتی ہے اور بیٹے کے پاس اپنے باپ کی زندگی کے لیے اس کے سوا کوئی ذریعہ اور سبب نہیں ہے۔

4472۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِي الْحَارِثُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ وَكُنْتُ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ طَلِّقْهَا

حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میرے نکاح میں ایک عورت تھی اور میں اس سے محبت کرتا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ناپسند کرتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: تو اسے طلاق دے دے تو میں نے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے بارے ذکر کیا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اسے طلاق دے دے۔

4473۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَسْأَلُ رَجُلٌ مَوْلَاهُ مِنْ فَضْلٍ هُوَ عِنْدَهُ فَيَمْنَعُهُ إِيَّاهُ إِلَّا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَضْلُهُ الَّذِي مَنَعَهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْأَقْرَعُ الَّذِي ذَهَبَ شَعْرُ رَأْسِهِ مِنَ السُّمِّ[1]

حضرت بہز بن حکیم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ﷺ کون ہے جس کے ساتھ میں نیکی اور احسان کا سلوک کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں (یعنی میں نے بار بار سوال عرض کیا تو آپ ﷺ نے پہلی تین بار یہی جواب دیا کہ تیری ماں تیرے حسن سلوک کی زیادہ حق دار ہے) پھر تیرا باپ، پھر اس کے بعد جو قریبی ہے پھر اس کے بعد جو زیادہ قریبی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی اپنے آقا سے اس فالتو مال کے بارے میں سوال کرتا ہے جو اس کے پاس ہے اور وہ اسے دینے سے انکار کر دیتا ہے تو قیامت کے دن اس کا وہ (ضرورت سے) فالتو مال جسے اس نے روکا تھا گنجے سانپ کی شکل میں سامنے لایا جائے گا (اور وہ اسے ڈسنے لگے گا)۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اقرع وہ سانپ ہوتا ہے جس کے سر کے بال زہر کی شدت کے سبب ختم ہو جائیں گے۔

4474۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ مَنْفَعَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ وَمَوْلَاكَ الَّذِي يَلِي ذَاكَ حَقٌّ[2] **وَاجِبٌ وَرَحِمٌ مَوْصُولَةٌ**

کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کس کے ساتھ میں احسان اور نیکی کا سلوک کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں سے، اپنے باپ سے،

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں ذٰلِكَ حَقًّا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اپنی بہن سے، اپنے بھائی سے اور اپنے آزاد کرنے والے آقا سے۔ ان کا حق واجب ہے اور ان کے ساتھ ایسا رشتہ جو متصل اور جڑا ہوا ہے (یعنی یہ وہ بنیادی رشتے ہیں جن میں رخنہ نہیں پڑنا چاہئے اور صلہ رحمی اور محبت کے جذبات قائم رہنے چاہئیں)۔

4475۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وحَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَلْعَنُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَلْعَنُ أَبَاهُ وَيَلْعَنُ أُمَّهُ فَيَلْعَنُ أُمَّهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو لعن طعن کرے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ کوئی آدمی کیسے اپنے والدین کو لعن طعن کر سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی دوسرے آدمی کے باپ کو لعن طعن کرتا ہے اور پھر وہ اس کے باپ کو لعن طعن کرتا ہے اور جو دوسرے کی ماں کو لعن طعن کرتا ہے تو وہ اس کی ماں کو لعن طعن کرتا ہے۔ (نتیجۃً یہ معلوم ہوا کہ کسی کے والدین کو گالی گلوچ دینا اپنے والدین کو گالی گلوچ دینے کے مترادف ہے اور یہ اکبر الکبائر میں سے ہے۔ اسی طرح ارشاد ربانی بھی ہے۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ تم انہیں گالیاں نہ دو جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی پوجا کرتے ہیں تاکہ وہ بغیر علم کے عداوت کے سبب اللہ تعالیٰ کو گالیاں نہ دیں)۔

4476۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَسِيدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلَى بَنِي سَاعِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا

حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ الساعدی نے بیان کیا: اس اثناء میں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے کہ اتنے میں بنی سلمہ کا ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا میرے والدین کے احسانات میں سے کوئی شے باقی ہے جس کے سبب میں ان دونوں کی موت کے بعد ان سے احسان اور نیکی کر سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ ان دونوں کے لیے رحمت کی دعا کرنا، (یا ان پر نماز جنازہ پڑھنا) اور ان کے لیے مغفرت طلب کرنا، ان کے بعد ان کے عہد (وصیت) کو پورا کرنا، اس رشتے کو جوڑنا جو انہی کے سبب جوڑا جا سکتا ہو اور ان کے دوستوں کی عزت و تکریم کرنا۔

فائدہ:۔ یہ جملہ اعمال ان کے لیے باعث راحت و تسکین ہیں اور ان کے حق میں کی گئی دعا باعث نفع اور ان کے درجات میں بلندی کا ذریعہ ہے۔ اس حدیث میں یہ صراحۃً معلوم ہو رہا ہے کہ اگر زندہ آدمی اپنے مرنے والے فرد کے لیے رب کریم کی بارگاہ میں دست دعا دراز کرتا ہے تو یہ عمل مرنے والے کے حق میں نفع بخش ہے اور دعا مانگنے والے کے لیے بھی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لہٰذا اپنے مرنے والوں کے لیے دعا مانگنے میں بخل اور کنجوسی سے کام نہیں لینا چاہئے بلکہ اپنے کریم رب کی بارگاہ میں دامن پھیلاتے رہنا چاہئے اور اس کی رحمت کی بھیک کا سوال کرتے رہنا چاہئے۔ یہی تقاضائے بندگی ہے۔

4477- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْمَرْءِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ سب سے بڑی نیکی اپنے باپ کے (دوستوں) اور محبت کرنے والوں کے ساتھ صلہ رحمی اور حسن سلوک سے پیش آنا ہے جبکہ باپ فوت ہو جائے (یا وہ موجود نہ ہو)۔

4478- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ أَحْمِلُ عَظْمَ الْجَزُورِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوا هَذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ

عمارہ بن ثوبان نے ہمیں خبر دی ہے کہ ابو الطفیل نے انہیں بتایا ہے کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو دیکھا۔ آپ جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم کر رہے تھے۔ ابو الطفیل نے بیان کیا ہے کہ میں ان دنوں بچہ تھا، اونٹ کی ہڈی اٹھا لیتا تھا۔ اتنے میں ایک عورت آئی یہاں تک کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے قریب پہنچ گئی تو آپ ﷺ نے اس کے لیے اپنی چادر بچھا دی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔ تو میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ آپ ﷺ کی وہ ماں ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا ہے۔ (یعنی حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا)۔

4479- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا[1] فَأَقْبَلَ أَبُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهُ بَعْضَ ثَوْبِهِ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَتْ أُمُّهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ[2] فَوَضَعَ لَهَا شِقَّ ثَوْبِهِ مِنْ جَانِبِهِ الْآخَرِ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ أَخُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَامَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

حضرت عمر بن سائب نے بیان کیا ہے کہ ان تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ کے رضاعی باپ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے ان کے لیے اپنے کپڑے کی ایک طرف بچھائی اور وہ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ ﷺ کی رضاعی ماں آئی، تو آپ ﷺ نے اپنے کپڑے کی دوسری جانب اس کے لیے بچھا دی اور وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ پھر آپ ﷺ کا رضاعی بھائی آیا تو رسول اللہ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہوئے اور اسے اپنے سامنے بٹھایا۔

فائدہ: آنے والے مہمان کے مقام و مرتبہ کے مطابق اس سے حسن سلوک کرنے کا سلیقہ حضور نبی رحمت ﷺ نے

1۔ ایک نسخہ میں یہاں اَلْیَوْمَ ہے۔　2۔ دیگر نسخوں میں من الرضاعۃ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اپنی امت کو سکھلایا ہے۔ یہ حسین روایات دین اسلام کا طرۂ امتیاز ہیں جس نے زندگی کے جملہ پہلوؤں میں اپنے ماننے والوں کی راہنمائی فرمائی ہے۔ اس میں آنے والے کی عزت وتکریم بھی ہے اور اس کے لیے کھڑے ہو کر استقبال کرنا بھی ہے۔ ان میں سے کوئی عمل بھی روح اسلام کے منافی نہیں۔ معلوم نہیں آج کل کسی کا ادب واحترام کرنے کو کیونکر شرک یا بدعت کا نام دیا جاتا ہے؟ رب کریم صراط مستقیم اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بَابٌ فِي فَضْلِ مَنْ عَالَ يَتِيمًا (یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت کا بیان)

4480۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنِ ابْنِ حُدَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا قَالَ يَعْنِي الذُّكُورَ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ يَعْنِي الذُّكُورَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ درگور نہ کرے، اسے ذلیل ورسوا نہ کرے اور اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح نہ دے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ عثمان نے ''یعنی الذکور'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

4481۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْشَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُكْمِلٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ بِنْتَانِ أَوْ أُخْتَانِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تین بچیوں کی پرورش کی اور انہیں ادب سکھایا اور ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کیا تو اس کے لیے جنت ہے۔

یوسف بن موسیٰ، جریر نے سہیل سے اسی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے: تین بہنیں ہوں یا تین بیٹیاں ہوں، یا پھر دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں (ان کی پرورش کرنے والے کے لیے بھی یہی حکم ہے)۔

4482۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْمَأَ يَزِيدُ بِالْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا

حضرت عوف بن مالک اشجعی نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور وہ عورت جس کے رخسار (خاوند کی موت کے سبب زیب وزینت چھوڑنے کے سبب) سیاہ ہو چکے ہوں قیامت کے دن اس طرح ہوں گے۔ اور یزید نے درمیانی اور شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ بھی کیا۔ وہ عورت جو اپنے خاوند کی موت کے سبب بیوہ ہوگئی حالانکہ وہ صاحب مرتبہ اور حسن وجمال تھی۔ اس نے اپنے آپ کو اپنے یتیموں کی پرورش کے لیے روک لیا، یہاں تک کہ وہ مستقل طور پر (بالغ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہونے کے سبب) علیحدہ ہو گئے یا پھر فوت ہو گئے۔

بَابٌ فِي مَنْ ضَمَّ الْيَتِيمَ (یتیم کی کفالت کرنے والے کا بیان)

4483۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَقَرَنَ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ

حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں دونوں اس طرح ہوں گے اور آپ علیہ السلام نے وسطی انگلی (بڑی انگلی) اور سبابہ (یعنی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی) کو آپس میں ملایا۔ (اشارہ اس طرف تھا کہ جس طرح ان دونوں انگلیوں کے درمیان کوئی فاصلہ اور وقفہ نہیں اسی طرح میرے اور یتیم کی پرورش کرنے والے کے مابین کوئی فاصلہ نہیں ہوگا۔ یعنی ایسا آدمی جنت میں انتہائی بلند رتبہ پر فائز ہوگا)۔

بَابٌ فِي حَقِّ الْجِوَارِ (پڑوسی کے حقوق کا بیان)

4484۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى قُلْتُ لَيُوَرِّثَنَّهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: حضرت جبرائیل امین علیہ السلام مجھے مسلسل پڑوسی کے حقوق کے بارے تلقین کرتے رہتے، یہاں تک کہ مجھے یہ خیال آنے لگا کہ وہ اسے میراث میں بھی شریک کر دیں گے۔

4485۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَشِيرٍ أَبِي إِسْمَعِيلَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ ذَبَحَ شَاةً فَقَالَ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِي الْيَهُودِيِّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور فرمایا: تم میرے یہودی پڑوسی کو بھی ہدیۃً دینا کیونکہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مجھے جبرائیل امین علیہ السلام مسلسل پڑوسی کے حقوق کے بارے تلقین کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ عنقریب وہ اسے (میراث کا) وارث بھی بنا دیں گے۔

4486۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْكُو جَارَهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَاصْبِرْ فَأَتَاهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي الطَّرِيقِ فَطَرَحَ مَتَاعَهُ فِي الطَّرِيقِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَيُخْبِرُهُمْ خَبَرَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُونَهُ فَعَلَ اللهُ بِهِ وَفَعَلَ وَفَعَلَ فَجَاءَ إِلَيْهِ جَارُهُ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ لَا تَرَى مِنِّي شَيْئًا تَكْرَهُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور اپنے پڑوسی کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شکایت کرنے لگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو جا اور صبر کر۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس دو یا تین مرتبہ آیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو جا اور اپنا ساز و سامان راستے میں پھینک دے۔ چنانچہ اس نے اپنا ساز و سامان راستے میں پھینک دیا تو لوگ اس سے اس کے بارے میں پوچھنے لگے اور وہ انہیں اس (پڑوسی) کے بارے بتانے لگا۔ نتیجۃً لوگ اسے لعن طعن کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ اسے ایسا کرے اور ایسا کرے۔ پس اس کا پڑوسی اس کے پاس آیا اور اس نے اسے کہا: تو (گھر میں) واپس لوٹ جا تو میری طرف سے کوئی ایسا عمل نہیں دیکھے گا جسے تو ناپسند کرتا ہو۔ (اس میں آپ ﷺ نے کمال حکمت عملی سے دونوں ہمسایوں کے درمیان بڑھتے ہوئے اختلافات کو ختم کر کے دونوں کو باہمی اعتماد کی لڑی میں پرو دیا)۔

4487۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت و تکریم کرے، اور جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے اور جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اچھی اور خیر کی بات کہے یا پھر اسے چاہیے کہ وہ خاموش رہے (یعنی احمقانہ گفتگو اور لغویات نہ کہے)۔

4488۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ بِأَيِّهِمَا أَبْدَأُ قَالَ بِأَدْنَاهُمَا بَابًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ طَلْحَةُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک میرے دو پڑوسی ہیں، میں کون سے پڑوسی سے (اپنے احسانات کی) ابتداء کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دونوں میں سے جس کا دروازہ زیادہ قریب ہے۔ ابوداؤد نے کہا: شعبہ نے کہا ہے: اس حدیث کی سند میں طلحہ قریش کا ایک آدمی ہے۔

بَابٌ فِي حَقِّ الْمَمْلُوكِ (مملوک (غلام) کے حقوق کا بیان)

4489۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسَى عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ اتَّقُوا اللهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے آخری کلام میں سے یہ تھا کہ تم نماز کی حفاظت کرو، تم نماز کی حفاظت کرو اور اپنی لونڈیوں (اور غلاموں) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو (یعنی تم ان پر ظلم و زیادتی نہ کرو، یا تم ان کی طاقت سے بڑھ کر انہیں محنت و مشقت کا پابند نہ بناؤ اور کھانے پینے اور لباس کے معاملات میں ان سے ناروا سلوک نہ کرو)۔

4490۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَعَلَيْهِ بُرْدٌ غَلِيظٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ قَالَ فَقَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ كُنْتَ أَخَذْتَ الَّذِي عَلَى غُلَامِكَ فَجَعَلْتَهُ مَعَ هَذَا فَكَانَتْ حُلَّةً وَكَسَوْتَ غُلَامَكَ ثَوْبًا غَيْرَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنِّي كُنْتُ سَابَبْتُ رَجُلًا وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَشَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ فَضَّلَكُمُ اللهُ عَلَيْهِمْ فَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللهِ

معرور بن سوید نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو ربذہ کے مقام پر دیکھا اور آپ اپنے اوپر ایک موٹی سی چادر لیے ہوئے تھے اور آپ کے غلام پر بھی اسی کی مثل چادر تھی۔ تو کچھ لوگوں نے کہا: اے ابوذر! رضی اللہ عنہ، اگر تم وہ چادر لے لو جو تمہارے غلام پر ہے اور اسے اپنی چادر کے ساتھ رکھ لو تو یہ حلہ (یعنی دو چادریں) ہو جائے گا۔ اور تم اپنے غلام کو اس کے سوا کوئی اور کپڑا پہنا دو۔ تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک آدمی کو گالیاں دیں، اس کی ماں عجمی تھی۔ تو میں نے اسے اس کی ماں کی جانب سے عار دلائی۔ تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے پاس میری شکایت کر دی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! (رضی اللہ عنہ) بلاشبہ وہ تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر فضیلت دی ہے (کہ تمہیں آزاد اور مالک بنایا ہے)۔ پس جو تمہارے ساتھ موافقت نہ کرے تو تم اسے بیچ دو اور تم اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب نہ دو (یعنی تم ان کے ساتھ ناروا سلوک ہرگز نہ کرو)۔

4491۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا عَلَيْهِ بُرْدٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ أَخَذْتَ بُرْدَ غُلَامِكَ إِلَى بُرْدِكَ فَكَانَتْ حُلَّةً وَكَسَوْتَهُ ثَوْبًا غَيْرَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَكْسُهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ

حضرت معرور بن سوید نے بیان کیا ہے کہ ہم مقام ربذہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے تو آپ اپنے اوپر چادر لیے ہوئے تھے اور آپ کے غلام پر بھی اسی کی مثل چادر تھی۔ تو ہم نے کہا: اے ابوذر! رضی اللہ عنہ، اگر تم اپنے غلام کی چادر کو اپنی چادر کے ساتھ رکھ لو تو یہ دو چادریں (یعنی جوڑا) ہو جائیں گے اور تم اسے کوئی دوسرا کپڑا پہنا دو۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے زیر احسان رکھا ہے۔ پس جس کا جو بھائی اس کے زیر احسان ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسے اسی طرح کا لباس پہنائے جیسا خود پہنتا ہے اور اسے ایسی مشقت اور تکلیف نہ دے جو اس پر غالب آجائے اور اگر اس نے اسے پابند بنایا ایسی تکلیف کا جو اس پر غالب آجائے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ اس کی معاونت کرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے ابن نمیر نے اعمش سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

4492۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى مَرَّتَيْنِ لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ تَعَالَى قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَعَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ نَحْوَهُ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي أَسْوَدَ[1] بِالسَّوْطِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الْعِتْقِ

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا، تو میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی: ابومسعود! تو جان لے۔ ابن مثنیٰ نے کہا ہے کہ دو بار یہ آواز سنی۔ اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ تجھ پر قدرت رکھتا ہے۔ سو میں اس کی طرف متوجہ ہوا، تو وہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اگر تو ایسا نہ کرتا تو آگ تجھے گھیر لیتی یا آگ تیرے ساتھ لپٹ جاتی۔

ابوکامل، عبدالواحد نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کی مثل روایت بیان کی ہے، اس میں کہا ہے کہ میں اپنے غلام اسود کو کوڑے کے ساتھ مار رہا تھا اور انہوں نے آزاد کرنے کے بارے حکم بیان نہیں کیا۔

4493۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَاءَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوكِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُ مِمَّا تَلْبَسُونَ[2]، وَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ مِنْهُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے غلاموں میں سے جو کوئی تمہارے موافق ہو تو تم اسے اسی طرح کا کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور اسے بھی وہی لباس پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور ان میں سے جو کوئی تمہارے ساتھ موافقت نہ کرے تو تم اسے بیچ دو، اور تم اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب (یعنی اذیت) نہ دو۔

4494۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرَ عَنْ بَعْضِ بَنِي رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ

حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ حدیبیہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود صحابہ کرام میں سے تھے، کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا برکت ہے اور بداخلاقی کا مظاہرہ کرنا نحوست ہے۔

4495۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ عَنْ عَمِّهِ الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ جُهَيْنَةَ قَدْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

1۔ دیگر نسخوں میں اسود نہیں ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں تَكْتَسُونَ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ

محمد بن خالد بن رافع بن مکیث اپنے چچا حارث بن رافع بن مکیث سے روایت کرتے ہیں اور رافع رضی اللہ عنہ بنی جہینہ میں سے تھے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں حاضر تھے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا (سراپا) برکت ہے اور بداخلاقی کرنا نحوست ہے۔

4496۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَهَذَا حَدِيثُ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ اعْفُوا عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً

عباس بن جلید الحجری نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہم خادم کو (اس کا جرم) کتنی بار معاف کریں؟ تو آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر اس نے دوبارہ عرض کیا: تو آپ ﷺ پھر خاموش رہے۔ سو جب اس نے تیسری بار پھر پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے ہر روز ستر بار معاف کرو۔

4497۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ح وحَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ[1]، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ نَبِيُّ التَّوْبَةِ ﷺ قَالَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدًّا قَالَ مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنِ الْفُضَيْلِ يَعْنِي ابْنَ غَزْوَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ مجھے حضور ابوالقاسم نبی التوبہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے اپنے مملوک غلام پر (زنا کی) تہمت عائد کی درآنحالیکہ وہ اس سے بری ہو، تو آپ نے فرمایا: اسے قیامت کے دن بطور حد کوڑے لگائے جائیں گے۔

مؤمل نے کہا ہے کہ ہمیں عیسیٰ نے فضیل ابن غزوان سے حدیث بیان کی ہے۔

4498۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا نُزُولًا فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَفِينَا شَيْخٌ فِيهِ حِدَّةٌ وَمَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ فَلَطَمَ وَجْهَهَا فَمَا رَأَيْتُ سُوَيْدًا أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ ذَاكَ الْيَوْمَ قَالَ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ وَلَدِ مُقَرِّنٍ وَمَا لَنَا إِلَّا خَادِمٌ فَلَطَمَ أَصْغَرُنَا وَجْهَهَا فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِعِتْقِهَا

ہلال بن یساف نے بیان کیا ہے کہ ہم سوید بن مقرن کے گھر میں اترے ہوئے تھے اور ہم میں ایک تیز مزاج بوڑھا بھی

1۔ ایک نسخہ میں ابن أبی نُعَیْم ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تھا اور اس کے ساتھ اس کی ایک کنیز بھی تھی۔ تو اس نے اس کے چہرے پر طمانچہ دے مارا۔ میں نے سوید کو اس دن سے زیادہ غضبناک کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اسے آزاد کرنے کے سوا تجھ پر اس کا تدارک کرنا ممکن نہیں (یعنی سوائے اسے آزاد کرنے کے تو اس کے تدارک سے عاجز ہے)۔ میں نے دیکھا ہم مقرن کے سات بیٹے تھے اور میں ان میں سے ساتواں تھا اور ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا۔ پس ہم میں سے چھوٹے نے اس کے چہرے پر طمانچہ دے مارا تو حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں اسے آزاد کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

فائدہ: اس میں خادم سے مراد لونڈی ہے کیونکہ خادم کا لفظ غلام اور لونڈی میں مشترک ہے۔

4499۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَدَعَاهُ أَبِي وَدَعَانِي فَقَالَ اقْتَصَّ مِنْهُ فَإِنَّا مَعْشَرَ بَنِي مُقَرِّنٍ كُنَّا سَبْعَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ فَلَطَمَهَا رَجُلٌ مِنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْتِقُوهَا قَالُوا إِنَّهُ لَيْسَ لَنَا خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ فَلْتَخْدُمْهُمْ حَتَّى يَسْتَغْنُوا فَإِذَا اسْتَغْنَوْا فَلْيُعْتِقُوهَا

حضرت معاویہ بن سوید بن مقرن نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک غلام کو طمانچہ مارا جسے ہم نے ہی آزاد کیا تھا تو میرے باپ نے اسے بھی بلایا اور مجھے بھی اور فرمایا: تو اس سے انتقام لے لے کیونکہ ہم بنی مقرن کا گروہ ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سات افراد تھے اور ہمارے پاس صرف ایک خادم (لونڈی) تھا۔ ہم میں سے ایک آدمی نے اسے طمانچہ مارا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے آزاد کر دو۔ انہوں نے عرض کی: بلاشبہ ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی خادم نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس تو ان کی خدمت کر یہاں تک کہ یہ لوگ (اس سے) مستغنی ہو جائیں۔ پس جب انہیں اس کی حاجت نہ رہے تو وہ اسے آزاد کر دیں۔

4500۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ زَاذَانَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُودًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوَى هَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ

زاذان نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ درآنحالیکہ انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا اور زمین سے ایک لکڑی یا کوئی اور شے اٹھائی اور فرمایا: میرے لیے اس میں اتنا اجر بھی نہیں ہے جو اس کے برابر ہوگا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے اپنے مملوک (غلام) کو طمانچہ مارا یا اسے مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَمْلُوكِ إِذَا نَصَحَ (جو غلام اپنے آقا کے ساتھ نیکی کرے تو اس کا بیان)

4501۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک غلام جب اپنے آقا کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے، تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔

بَابٌ فِيمَنْ خَبَّبَ مَمْلُوكًا عَلَى مَوْلَاهُ

جس نے کسی غلام کو اپنے آقا کے خلاف اکسایا تو اس کا بیان

4502۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِئٍ أَوْ مَمْلُوكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے کسی آدمی کی بیوی یا اس کے غلام کو اس کے خلاف اکسایا، تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی وہ ہمارے دین سے دور ہے، کیونکہ دین اسلام کسی کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتا)۔

بَابٌ فِي الِاسْتِئْذَانِ (اجازت طلب کرنے کا بیان)

4503۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَخْتِلُهُ لِيَطْعَنَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ کے ایک حجرے میں اندر جھانکا تو رسول اللہ ﷺ تیر کا بھالا لیکر اس کی طرف اٹھے۔ راوی کہتے ہیں: گویا میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ اسے چھپ کر مارنا چاہتے ہیں۔

4504۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَقَدْ هَدَرَتْ عَيْنُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے کسی کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکا اور انہوں نے اس کی آنکھ نکال دی تو اس کی آنکھ رائیگاں جائے گی (یعنی اس پر کوئی دیت اور تاوان وغیرہ نہیں ہوگا)۔

4505۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلَا إِذْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب آنکھ اندر چلی جائے تو پھر اجازت کا کوئی مقصد نہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فائدہ:۔ یہ آداب سکھائے جارہے ہیں کہ جب آدمی کسی کے گھر میں داخل ہو تو بغیر اجازت کے اندر نہیں جانا چاہیے۔ اور اس کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ دروازے کی درزوں سے بھی اندر نہیں جھانکنا چاہئے کیونکہ اجازت کا بنیادی مقصود یہی ہے کہ آدمی کی نظر کسی پر ایسی حالت میں نہ پڑے جو فریقین کے لیے باعث عار اور سبکی ہو۔ لہٰذا اس کا تقاضا ہے کہ دروازے کی درزوں سے بھی اندر نہ جھانکا جائے کیونکہ جب اندر دیکھ لیا تو پھر اجازت کا کوئی مقصد باقی نہیں رہتا۔

4506۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ قَالَ عُثْمَانُ سَعْدٌ رضی اللہ عنہ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ قَالَ عُثْمَانُ مُسْتَقْبِلَ الْبَابِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَكَذَا عَنْكَ أَوْ هَكَذَا فَإِنَّمَا الِاسْتِئْذَانُ مِنْ النَّظَرِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَهُ عَنْ النَّبِيِّ

حضرت ہذیل نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی آیا اور حضرت عثمان کی روایت میں ہے کہ وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے اور وہ حضور نبی کریم ﷺ کے دروازے پر اجازت لینے کے لیے ٹھہر گیا اور وہ دروازے کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: تھوڑا اس طرف ہو جاؤ یا اس طرف، کیونکہ اجازت لینے کا مقصود یہی ہے کہ گھر والوں پر نظر نہ پڑے۔

ہارون بن عبداللہ، ابوداؤد حضرمی نے سفیان عن الاعمش عن طلحہ بن مصرف عن رجل عن سعد کی سند سے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَاب كَيْفَ الِاسْتِئْذَانُ (اجازت لینے کی کیفیت کا بیان)

4507۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِلَبَنٍ وَجَدَايَةٍ وَضَغَابِيسَ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَدَخَلْتُ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ بَعْدَمَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِي ابْنُ صَفْوَانَ بِهَذَا أَجْمَعَ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ وَقَالَ يَحْيَى أَيْضًا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلَدَةَ بْنَ الْحَنْبَلِ أَخْبَرَهُ

ابن جریج سے روایت ہے کہ عمرو بن ابی سفیان نے مجھے بتایا کہ عمرو بن صفوان نے اسے کلدہ بن حنبل سے خبر دی ہے کہ صفوان بن امیہ نے اسے کچھ دودھ، (چھ سات ماہ کی عمر کا) ہرن اور کچھ ککڑیاں دے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا۔ اس وقت حضور نبی مکرم ﷺ مکہ کی بلند جانب تھے۔ پس میں آپ پر داخل ہوا اور میں نے آپ کو سلام عرض نہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو واپس لوٹ (یعنی باہر جا) اور پھر کہہ: السلام علیکم۔ اور یہ صفوان بن امیہ کے اسلام لانے کے بعد کا واقعہ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عمرو نے کہا ہے: مجھے ابن صفوان نے اس تمام کے بارے میں کلدہ بن حنبل سے خبر دی ہے اور اس نے یہ نہیں کہا کہ میں اسے اس سے سنا ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یحییٰ بن حبیب نے امیہ بن صفوان سے کہا اور یہ نہیں کہا کہ میں نے اس کلدہ بن حنبل سے سنا ہے اور یحییٰ نے بھی کہا ہے کہ عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے اسے خبر دی ہے کہ کلدہ بن حنبل نے اسے خبر دی ہے۔

4508۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ أَلِجُ (1) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِخَادِمِهِ اخْرُجْ إِلَى هَذَا فَعَلِّمْهُ الِاسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَهُ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ (2) عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَسَمِعْتُهُ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ

ربعی سے روایت ہے کہ بنی عامر کے ایک آدمی نے ہمیں بتایا کہ اس نے حضور نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ گھر میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کی: میں اندر آ سکتا ہوں؟ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنے خادم کو فرمایا: اس کی طرف باہر جاؤ اور اسے اجازت مانگنے کا طریقہ سکھاؤ اور اسے کہو کہ تو کہہ: السلام علیکم، کیا میں اندر داخل ہو سکتا ہوں؟ تو اس آدمی نے یہ سن لیا اور اس نے یہ کہا: السلام علیکم، کیا میں اندر داخل ہو سکتا ہوں؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے اجازت فرما دی اور وہ اندر داخل ہو گیا۔

ہناد بن سری نے ابوالاحوص عن منصور عن ربعی بن حراش کی سند سے کہا ہے کہ ربعی نے کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ بنی عامر کے ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح ہمیں مسدد، ابوعوانہ نے منصور کے واسطہ سے ربعی سے حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے ''عن رجل من بنی عامر'' کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

عبیداللہ بن معاذ، ابی شعبہ نے منصور سے، انہوں نے ربعی سے اور انہوں نے عامر کے ایک آدمی سے بیان کیا ہے کہ اس نے حضور نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی۔ آگے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ اور اس نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ سے وہ الفاظ سنے اور میں نے کہا: السلام علیکم، کیا میں اندر داخل ہو سکتا ہوں؟

بَابُ كَمْ مَرَّةً يُسَلِّمُ الرَّجُلُ فِي الِاسْتِئْذَانِ (آدمی کو اجازت لیتے وقت کتنی بار سلام کہنا چاہیے)

4509۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

1۔ دیگر نسخوں میں ''أَأَلِجُ'' ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں ''عن ربعی'' نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ أَبُو مُوسَى فَزِعًا فَقُلْنَا لَهُ مَا أَفْزَعَكَ قَالَ أَمَرَنِي عُمَرُ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُهُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي قُلْتُ قَدْ جِئْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ قَالَ لَتَأْتِيَنَّ عَلَى هَذَا بِالْبَيِّنَةِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ مَعَهُ فَشَهِدَ لَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں انصار کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ گھبرائے ہوئے آئے۔ تو ہم نے انہیں کہا کہ کس شے نے تمہیں پریشان کر رکھا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پاس آنے کا حکم ارشاد فرمایا، تو میں ان کے پاس حاضر ہوا اور میں نے تین بار اجازت طلب کی لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی۔ میں واپس لوٹ گیا تو انہوں نے فرمایا: کون سی شے ہے جس نے تجھے میرے پاس آنے سے روکا ہے؟ تو میں نے کہا: میں آیا اور میں نے تین بار اجازت طلب کی، لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ لوٹ جائے"۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے یقیناً اس پر گواہ لانے ہوں گے۔ تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے ساتھ (شہادت کے لیے) کوئی نہیں جائے گا مگر وہی جوان اصحاب میں سے چھوٹا ہے۔ پھر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ گئے اور ان کے لیے شہادت دی۔

4510۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ أَتَى عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ ثَلَاثًا فَقَالَ يَسْتَأْذِنُ أَبُو مُوسَى يَسْتَأْذِنُ الْأَشْعَرِيُّ يَسْتَأْذِنُ عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ(1) لَهُ فَرَجَعَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ عُمَرُ مَا رَدَّكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا فَلْيَرْجِعْ قَالَ ائْتِنِي بِبَيِّنَةٍ عَلَى هَذَا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ هَذَا أُبَيٌّ فَقَالَ أُبَيٌّ يَا عُمَرُ لَا تَكُنْ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَكُونُ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ فَانْطَلَقَ بِأَبِي سَعِيدٍ فَشَهِدَ لَهُ فَقَالَ أَخَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَلْهَانِي السَّفْقُ(2) بِالْأَسْوَاقِ وَلَكِنْ سَلِّمْ(3) مَا شِئْتَ وَلَا تَسْتَأْذِنْ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي مُوسَى إِنِّي لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلَكِنَّ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَدِيدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ فِي هَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي مُوسَى أَمَا إِنِّي لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلَكِنْ خَشِيتُ أَنْ يَتَقَوَّلَ النَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے تین بار اندر

1۔ دیگر نسخوں میں فَلَمْ يَأْذَنْ ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں الصفق ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں تُسَلِّمُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آنے کی اجازت طلب کی اور کہا: ابوموسیٰ اجازت طلب کرتا ہے، اشعری اجازت مانگ رہا ہے، عبداللہ بن قیس اجازت طلب کر رہا ہے، تو انہیں اجازت نہ دی گئی اور وہ واپس لوٹ گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلا بھیجا اور فرمایا: کون سی شے نے تجھے واپس لوٹا دیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی تین بار اجازت طلب کرے۔ پس اگر اسے اجازت دی جائے (تو ٹھیک ہے) ورنہ اسے چاہیے کہ واپس لوٹ جائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس اس حدیث پر گواہ لے آؤ۔ چنانچہ وہ گئے اور پھر لوٹ کر آئے اور کہا: یہ حضرت ابی ہیں۔ تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! تم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پر عذاب نہ بنو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پر عذاب نہیں بنوں گا (یعنی انہیں اذیت اور مشقت میں نہیں ڈالوں گا لیکن حدیث طیبہ میں احتیاط لازم ہے تا کہ کسی کو آپ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرنے کی جرأت نہ ہو جو آپ نے نہیں فرمائی)۔

یحییٰ بن حبیب، روح، ابن جریج، عطاء نے عبید بن عمیر سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ پھر آگے یہی واقعہ بیان کیا اور اس میں کہا: پس وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر آئے اور انہوں نے آپ کی شہادت دی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا مجھ پر رسول اللہ ﷺ کے ارشادات میں سے یہ مخفی رہا ہے۔ بازار کی خرید و فروخت نے مجھے اس سے غافل رکھا۔ البتہ اب تو سلام کہہ جتنا چاہے اور تجھے اجازت مانگنے کی ضرورت نہیں۔

ہشام نے حمید بن ہلال عن ابی بردہ بن ابی موسیٰ عن ابیہ کی سند سے یہی قصہ بیان کیا ہے۔ اس میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: بلاشبہ میں نے تم پر (جھوٹ کا) الزام عائد نہیں کیا، البتہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرنا انتہائی شدید (اور مشکل) امر ہے۔

عبداللہ بن مسلمہ نے مالک عن ربیعہ بن ابی عبدالرحمن اور مدینہ طیبہ کے کئی دیگر علماء سے اس بارے میں بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: بلاشبہ میں نے تم پر (جھوٹ کا) الزام عائد نہیں کیا لیکن مجھے یہ خوف ہوا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنے لگیں گے۔

4511۔ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَبُو مَرْوَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْمَعْنَى قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ زَارَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَنْزِلِنَا فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا قَالَ قَيْسٌ فَقُلْتُ أَلَا تَأْذَنُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ذَرْهُ يُكْثِرُ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ تَسْلِيمَكَ وَأَرُدُّ عَلَيْكَ رَدًّا خَفِيًّا لِتُكْثِرَ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ قَالَ فَانْصَرَفَ مَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ سَعْدٌ بِغُسْلٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ نَاوَلَهُ مِلْحَفَةً مَصْبُوغَةً

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ فَاشْتَمَلَ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلَى آلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ ثُمَّ أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمَّا أَرَادَ الِانْصِرَافَ قَرَّبَ لَهُ سَعْدٌ حِمَارًا قَدْ وَطَّأَ عَلَيْهِ بِقَطِيفَةٍ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ يَا قَيْسُ اصْحَبْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَيْسٌ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ارْكَبْ فَأَبَيْتُ ثُمَّ قَالَ إِمَّا أَنْ تَرْكَبَ وَإِمَّا أَنْ تَنْصَرِفَ قَالَ فَانْصَرَفْتُ قَالَ هِشَامٌ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَابْنُ سَمَاعَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرَا قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری ملاقات کے لیے ہمارے گھر تشریف لائے اور فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آہستہ سا جواب عرض کیا۔ حضرت قیس کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کو اجازت نہیں دے رہے؟ تو حضرت سعد نے فرمایا: تو اسے رہنے دے، آپ ہم پر کثرت سے سلام فرمائیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پھر آہستہ آواز سے سلام کا جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اور پھر آپ واپس جانے لگے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے گئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میں آپ کا سلام سنتا رہا اور آپ پر آہستہ آواز سے اس کا جواب عرض کرتا رہا تاکہ آپ ہم پر کثرت سے سلام فرمائیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کو غسل کے لیے عرض کی: تو آپ نے غسل فرمایا۔ بعد ازاں انہوں نے زعفران یا ورس سے رنگی ہوئی چادر آپ کو پیش کی۔ تو آپ ﷺ نے اسے لپیٹ لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک اٹھائے اور اس طرح دعا فرمائی: ''اے اللہ! سعد بن عبادہ کی آل پر اپنی مہربانی اور رحمت فرما''۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کھانا تناول فرمایا اور جب واپس لوٹنے کا ارادہ کیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک گدھا (سواری کے لیے) قریب کیا درآنحالیکہ اس پر کپڑا وغیرہ ڈالا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ اس پر سوار ہوئے۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے قیس! تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: تو بھی سوار ہو جا، لیکن میں نے (رسول اللہ ﷺ کی تعظیم اور احترام کی خاطر) انکار کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو بھی سوار ہو جا، یا پھر واپس لوٹ جا۔ چنانچہ میں واپس لوٹ گیا۔

ہشام ابو مروان نے محمد بن عبد الرحمن بن اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ابو داود نے کہا ہے: اسے عمر بن عبد الواحد اور ابن سماعہ نے اوزاعی سے مرسل روایت کیا ہے اور ان دونوں نے قیس بن سعد کا ذکر نہیں کیا۔

4512۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهِ وَلَكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ أَنَّ الدُّورَ لَمْ يَكُنْ[1] عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ سُتُورٌ

1۔ ایک نسخہ میں لم تکن ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے دروازے پر آتے، تو دروازے کے سامنے ادھر منہ کر کے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں چوکھٹ کے پاس کھڑے ہوتے اور فرماتے: السلام علیکم، السلام علیکم۔ ان دنوں گھروں کے دروازوں پر پردے نہ ہوتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُ بِالدَّقِّ (دروازے پر دستک دے کر اجازت لینے کا بیان)

4513۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي دَيْنِ أَبِيهِ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَنَا قَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ کے قرض کے سلسلہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور میں نے دروازے پر دستک دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: میں بھی تو میں ہوں۔ گویا آپ ﷺ نے اس انداز کو ناپسند فرمایا (اور اشارۃً یہ سمجھایا کہ دستک دینے والے کو اپنا نام بتانا چاہیے تاکہ اس کی شناخت ہو سکے)۔

4514۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ يَعْنِي الْمَقَابِرِيَّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى دَخَلْتُ حَائِطًا فَقَالَ لِي أَمْسِكِ الْبَابَ فَضُرِبَ الْبَابُ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي حَدِيثَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ فِيهِ فَدَقَّ الْبَابَ

حضرت نافع بن عبدالحارث نے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نکلا، یہاں تک کہ میں ایک باغ میں داخل ہوا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: دروازہ بند کر دے۔ پھر دروازے پر دستک دی گئی تو میں نے کہا: یہ کون ہے؟ آگے پوری حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد حضرت ابوموسیٰ اشعری کی حدیث ہے۔ اس میں ہے کہ انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُدْعَى أَيَكُونُ ذَلِكَ إِذْنَهُ

اس کا بیان کہ جسے بلایا جائے کیا وہی اس کے لیے اجازت ہو گی؟

4515۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبٍ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کی طرف کسی آدمی کا قاصد کو بھیجنا ہی اس کی طرف سے اجازت ہے۔

فائدہ: جس آدمی کو قاصد بھیج کر بلایا جائے اسے دروازے پر پہنچ کر مزید اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ البتہ علماء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے اس میں احتیاط کے پیش نظر یہ کہا ہے کہ اگر وہاں عورتیں موجود نہ ہوں تو اجازت کی ضرورت نہیں اور اگر عورتیں موجود ہوں تو پھر دوبارہ اجازت لے لینی چاہیے۔

4516۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُولِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَهُ إِذْنٌ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ قَتَادَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي رَافِعٍ شَيْئًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ قاصد کے ساتھ آئے، تو پھر وہی اس کے لیے اجازت ہے۔ ابوعلی اللؤلوی نے کہا ہے کہ میں نے ابوداؤد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ قتادہ نے ابورافع سے کوئی شے نہیں سنی۔

بَابُ الِاسْتِئْذَانِ فِي الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ (تین اوقات میں اجازت لینے کا بیان)

4517۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنُ عَبْدَةَ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ يُؤْمَرْ[1] بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةَ الْإِذْنِ وَإِنِّي لَآمُرُ جَارِيَتِي هَذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِهِ

عبیداللہ بن ابی یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اکثر لوگوں پر آیت اذن کے مطابق عمل واجب نہیں کیا گیا اور میں تو اپنی اس کنیز کو بھی حکم دیتا ہوں کہ وہ میرے پاس اجازت لے کر آئے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح اسے حضرت عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ اجازت لینے کا حکم دیتے تھے۔

4518۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ تَرَى فِي هَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي أُمِرْنَا فِيهَا بِمَا أُمِرْنَا وَلَا يَعْمَلُ بِهَا أَحَدٌ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ إِلَى عَلِيمٌ حَكِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللهَ حَلِيمٌ رَحِيمٌ بِالْمُؤْمِنِينَ يُحِبُّ السَّتْرَ وَكَانَ النَّاسُ لَيْسَ لِبُيُوتِهِمْ سُتُورٌ وَلَا حِجَالٌ فَرُبَّمَا دَخَلَ الْخَادِمُ أَوِ الْوَلَدُ أَوْ يَتِيمَةُ الرَّجُلِ وَالرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ فَأَمَرَهُمُ اللهُ بِالِاسْتِئْذَانِ فِي تِلْكَ الْعَوْرَاتِ فَجَاءَهُمُ اللهُ بِالسُّتُورِ وَالْخَيْرِ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَعْمَلُ بِذَلِكَ بَعْدُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدِيثُ عُبَيْدِ اللهِ وَعَطَاءٍ يُفْسِدُ هَذَا الْحَدِيثَ

حضرت عمرو بن ابی عمرو نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اہل عراق میں سے ایک جماعت نے کہا اے ابن عباس! تم اس آیت کے بارے کیا رائے رکھتے ہو جس میں ہمیں حکم دیا گیا ہے ایک عمل کے بارے جو حکم دیا گیا

1۔ دیگر نسخوں میں لم یؤمن ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے۔ اور کوئی اس کے مطابق عمل نہیں کرتا۔ مراد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الآيہ۔ "اے ایمان والو! چاہیے کہ تمہارے پاس اجازت لے کر آئیں جو تمہارے غلام اور لونڈیاں ہیں اور وہ جو تم میں سے ابھی سن بلوغت کو نہیں پہنچے۔ تین بار (یعنی تین اوقات میں) فجر کی نماز سے پہلے اور جب کہ تم دوپہر کے وقت اپنے کپڑے اتارتے ہو اور نماز عشاء کے بعد۔ یہ تین اوقات تمہارے لیے برہنہ ہونے کے ہیں۔ ان کے علاوہ تم پر اور ان پر کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ تمہارے پاس آتے جاتے ہیں"۔ قعنبی نے یہ آیت عَلِيمٌ حَكِيمٌ تک پڑھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بڑا حلیم اور مومنین کے ساتھ رحم فرمانے والا ہے، وہ ستر (پردہ پوشی) کو پسند کرتا ہے، اس وقت لوگوں کے گھروں میں نہ (عام) پردے تھے اور نہ ہی مکان کے اندر دلہن کے لیے ڈالنے والے پردے تھے۔ تو بسا اوقات کوئی خادم یا بچہ یا کسی آدمی کا یتیم اس حال میں اندر داخل ہو جاتا کہ آدمی اپنی اہلیہ کے ساتھ عمل زوجیت میں مشغول ہوتا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان اوقات میں اجازت طلب کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پردے اور خیر عطا فرما دی۔ چنانچہ اس کے بعد میں کسی کو اس کے مطابق عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عبیداللہ اور عطاء کی حدیث اس حدیث کو فاسد کرتی ہے۔

بَابٌ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ (سلام کو پھیلانے اور عام کرنے کا بیان)

4519۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَفَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! تم جنت میں داخل نہیں ہو گے یہاں تک کہ تم ایمان لے آؤ اور تمہارے ایمان کامل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ تم آپس میں محبت کرنے لگو۔ کیا میں تمہاری اس عمل پر رہنمائی نہ کروں کہ جب تم اسے کرو تو آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو (وہ یہ ہے کہ) تم آپس میں سلام عام کرو (یعنی ایک دوسرے کو ملتے جلتے وقت خندہ پیشانی سے السلام علیکم کیا کرو اور اس عمل کو خوب پھیلاؤ)۔

4520۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اسلام کی کونسی خوبی اور خصلت زیادہ بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو کھانا کھلائے، اور ہر اس آدمی کو سلام کہے جسے تو پہچانتا ہو اور اسے بھی جسے تو نہ پہچانتا ہو۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَاب كَيْفَ السَّلَامُ (اس کا بیان کہ سلام کس طرح کہا جائے)

4521۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُونَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَظُنُّ أَنِّي سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ أَتَى آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ أَرْبَعُونَ قَالَ هَكَذَا تَكُونُ الْفَضَائِلُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا، اور عرض کی: السلام علیکم۔ تو آپ ﷺ نے بھی اس پر سلام کا جواب لوٹایا پھر وہ بیٹھ گیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دس (نیکیاں) ہیں۔ پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ، تو آپ ﷺ نے اسے بھی سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے بیس (نیکیاں) ہیں۔ پھر ایک اور آدمی حاضر ہوا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ ﷺ نے اسے سلام کا جواب لوٹایا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے تیس (نیکیاں) ہیں۔

اسحاق بن سوید رملی، ابن ابی مریم نے کہا ہے: مجھے گمان ہے کہ میں نے نافع بن یزید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ کہ مجھے ابو مرحوم نے سہل بن معاذ بن انس سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے، اور اس میں یہ زائد ہے کہ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے چالیس (نیکیاں) ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح فضائل (نیکیاں) بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

بَاب فِي فَضْلِ مَنْ بَدَأَ السَّلَامَ (سلام میں پہل کرنے والے کی فضیلت کا بیان)

4522۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَهْبٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ الْحِمْصِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سے بہتر اور افضل وہ ہے جس نے انہیں سلام کرنے میں پہل کی۔

بَاب مَنْ أَوْلَى بِالسَّلَامِ (اس کا بیان کہ سلام پہلے کسے کرنا چاہیے)

4523۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے گا، پاس سے گزرنے والا (مراد چلنے والا) بیٹھنے والے کو اور تعداد میں تھوڑے افراد کثیر افراد کو سلام کریں گے۔

یحییٰ بن حبیب بن عربی، روح، ابن جریج، زیاد نے بیان کیا ہے کہ ثابت مولیٰ عبدالرحمن بن زید نے اسے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے گا، پھر آگے مکمل حدیث ذکر کی۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُفَارِقُ الرَّجُلَ ثُمَّ يَلْقَاهُ أَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ

(دو آدمی جب ایک دوسرے سے جدا ہو کر جب پھر ملیں تو کیا وہ ایک دوسرے کو سلام کریں؟)

4524۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا قَالَ مُعَاوِيَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ بُخْتٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِثْلَهُ سَوَاءً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو ملے، تو اسے چاہیے کہ وہ اسے سلام کہے۔ اور اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور پھر وہ اسے ملے، تو اسے چاہیے کہ وہ اس پر پھر بھی سلام کہے۔

معاویہ نے کہا ہے کہ مجھے عبدالوہاب بن بخت نے ابوالزناد عن الاعرج عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے بالکل اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

4525۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيَدْخُلُ عُمَرُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک حجرہ میں تشریف فرما تھے اور عرض کی: السلام علیك یا رسول اللہ! السلام علیکم، کیا عمر اندر آ سکتا ہے؟

بَابٌ فِي السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ (بچوں کو سلام کرنے کا بیان)

4526۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ أَتَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى غِلْمَانٍ يَلْعَبُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کے پاس تشریف لائے درآنحالیکہ وہ کھیل رہے تھے، تو آپ ﷺ نے انہیں سلام فرمایا۔

فائدہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کے خلق عظیم کے روشن دلائل ہیں اور بچوں کو آداب شریعت کی تعلیم دینے کا حسین انداز ہے۔

4527۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ أَنَسٌ انْتَهَى إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا غُلَامٌ فِي الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَرْسَلَنِي بِرِسَالَةٍ وَقَعَدَ فِي ظِلِّ جِدَارٍ أَوْ قَالَ إِلَى جِدَارٍ حَتَّى رَجَعْتُ إِلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آکر رکے، اس وقت میں بچوں میں ایک بچہ تھا اور آپ ﷺ نے ہم پر سلام فرمایا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے کسی کام کے لیے بھیج دیا اور خود دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے، یہاں تک کہ میں آپ کے پاس واپس لوٹ آیا۔

بَابٌ فِي السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ (عورتوں کو سلام دینے کا بیان)

4528۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ ابْنَةُ يَزِيدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا

ابن ابی حسین نے شہر بن حوشب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اسماء بنت یزید نے انہیں بتایا کہ حضور نبی کریم ﷺ ہم عورتوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں سلام فرمایا۔

فائدہ: ابن مالک نے کہا ہے کہ یہ عمل آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ آپ فتنہ سے محفوظ و مامون ہیں اور دوسروں کے لیے کسی بھی اجنبیہ عورت کو سلام کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں فتنہ کا اندیشہ ہے۔ حلیمی نے کہا کہ اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

بَابٌ فِي السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ (اہل ذمہ (غیر مسلم) کو سلام کرنے کا بیان)

4529۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى الشَّامِ فَجَعَلُوا يَمُرُّونَ بِصَوَامِعَ فِيهَا نَصَارَى فَيُسَلِّمُونَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَبِي لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِ الطَّرِيقِ

سہیل بن ابی صالح نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے باپ کے ہمراہ شام کی طرف گیا۔ سو وہ گرجا گھروں کے پاس سے گزرنے لگے، ان میں عیسائی موجود تھے تو وہ ان پر سلام کرنے لگے۔ تو میرے باپ نے کہا: تم انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ تم انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔ اور جب تم انہیں راستے میں ملو، تو تم انہیں بہت زیادہ تنگ راستے کی طرف مجبور کر دو (یعنی تم انہیں راستے کی ایک طرف

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے گزرنے پر مجبور کردو)۔

4530۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ فِيهِ وَعَلَيْكُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہودیوں میں سے کوئی جب تمہیں سلام کہے تو وہ کہے گا: ''السام علیکم'' (تم پر موت ہو) پس تم ان کے جواب میں کہو' وعلیکم'' (اور تم پر بھی موت ہو)۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح اسے مالک نے عبداللہ بن دینار سے روایت کیا ہے اور اسے ثوری نے عبداللہ بن دینار سے روایت کیا ہے۔ اس میں بیان کیا ہے: وعلیکم (اور تم پر بھی)

4531۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ قُولُوا وَعَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رِوَايَةُ عَائِشَةَ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي بَصْرَةَ يَعْنِي الْغِفَارِيَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) ہم پر سلام کرتے ہیں، تو ہم ان پر کیسے جواب لوٹائیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہا کرو: وعلیکم۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، ابوعبدالرحمن الجہنی اور ابو بصرہ الغفاری کی روایت بھی ہے۔

بَابٌ فِي السَّلَامِ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ (مجلس سے اٹھتے وقت بھی سلام کہنے کا بیان)

4532۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِيَانِ[1] ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں آئے تو اسے چاہیے کہ وہ سلام کہے اور جب وہاں سے واپس لوٹنے کے ارادہ سے اٹھے تو اسے پھر سلام کہنا چاہیے۔ پس پہلا سلام دوسرے سے زیادہ ضروری نہیں (یعنی دونوں طرفوں کا سلام مساوی ہے اس لیے آتے اور جاتے وقت ضرور سلام کہنا چاہیے)۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ (اس کا بیان کہ علیک السلام کہنا مکروہ ہے)

4533۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ أَبِي غِفَارٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي جُرَيٍّ

1۔ ایک نسخہ میں یعنیان نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْهُجَيْمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى

ابو جری ہجیمی نے بیان کیا ہے کہ میں حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس آیا اور میں نے کہا: علیك السلام یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو علیك السلام نہ کہہ۔ کیونکہ علیك السلام تو مردوں کا سلام ہے (یعنی جب مردوں کو سلام کیا جاتا ہے تو اس طرح کیا جاتا ہے یا معنی یہ ہے کہ جب ان کی ارواح ایک دوسرے سے ملتی ہیں تو ان الفاظ میں ایک دوسرے کو سلام کہتی ہیں۔ گویا اس پر آپ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَدِّ الْوَاحِدِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

(جماعت میں سے ایک آدمی کے جواب دینے کا بیان)

4534۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُدِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُفَضَّلِ[1] حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَبُو دَاوُد رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ

عبید اللہ بن ابی رافع نے حضرت علی ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے، ابو داود نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اسے مرفوع بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جماعت جب کہیں سے گزرے تو ان میں سے ایک آدمی کا سلام کہہ دینا کافی ہوتا ہے اور وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک آدمی کا سلام کا جواب لوٹا دینا کافی ہوتا ہے۔ (یعنی انفرادی طور پر ہر آدمی کے لیے سلام کہنا اور پھر ہر آدمی کے لیے سلام کا جواب دینا ضروری نہیں بلکہ ایک آدمی کا عمل ہی تمام کی طرف سے کافی ہوگا)۔

بَابٌ فِي الْمُصَافَحَةِ (مصافحہ کرنے کا بیان)

4535۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ زَيْدٍ أَبِي الْحَكَمِ الْعَنَزِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملیں اور وہ دونوں مصافحہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کریں اور دونوں اس سے مغفرت طلب کریں تو دونوں کی مغفرت فرما دی جائے گی۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا ہے کہ عام علماء کے نزدیک مصافحہ کرنا اچھا اور حسین عمل ہے۔ امام مالک نے اس کی کراہت کے بعد اسے مستحب قرار دیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ مصافحہ کرنا سنت ہے اور اس پر اجماع ہے۔ بہر حال مصافحہ حفظ مراتب کا لحاظ رکھتے ہوئے دونوں ہاتھوں یا ایک مگر دائیں ہاتھ سے کرنا چاہیے۔ اس سے باہمی پیار اور محبت میں اضافہ ہوتا

1۔ دیگر نسخوں میں عبد اللہ بن الفضل ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے۔ واللہ اعلم

4536۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی دو مسلمان جو آپس میں ملتے ہیں اور ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان دونوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

4537۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَدْ جَاءَكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب اہل یمن آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تحقیق تمہارے پاس یمن کے رہنے والے آئے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مصافحہ کا آغاز کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْمُعَانَقَةِ (معانقہ یعنی گلے ملنے کا بیان)

4538۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ ذَكْوَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي ذَرٍّ حَيْثُ سُيِّرَ مِنَ الشَّامِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذًا أُخْبِرُكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سِرًّا قُلْتُ إِنَّهُ لَيْسَ بِسِرٍّ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيتُمُوهُ قَالَ مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَرْسَلَ لِي(1) فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ

ایوب بن بشیر بن کعب العدوی نے عنزہ کے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ اس نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس وقت عرض کیا جب کہ وہ شام سے تشریف لے گئے کہ میں آپ سے رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں سے ایک حدیث کے بارے پوچھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: میں تجھے اس کے بارے بتاؤں گا مگر یہ کہ وہ راز کی بات ہوئی (تو بتا سکتا نہیں) میں نے کہا: وہ راز کی بات نہیں۔ کیا رسول اللہ ﷺ تمہارے ساتھ مصافحہ کرتے تھے جب تم آپ سے ملاقات کرتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا: میں نے جب بھی آپ ﷺ سے ملاقات کی تو آپ نے مجھ سے مصافحہ فرمایا اور ایک دن آپ ﷺ نے مجھے بلا بھیجا تو میں آپ کے پاس حاضر ہوا، آپ ﷺ اپنی چارپائی پر تشریف فرما تھے تو آپ نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا (یعنی میرے ساتھ معانقہ فرمایا) اور وہ بہت عمدہ اور بہت خوب تھا۔

فائدہ: اللمعات میں ہے کہ صحیح بات یہ ہے کہ معانقہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ کسی قسم کے فتنہ کا کوئی خوف نہ ہو۔ شیخ ابو منصور الماتریدی سے منقول ہے کہ اگر معانقہ میں شہوت کا پہلو موجود ہو تو پھر معانقہ مکروہ ہے اور اگر عزت و تکریم کی بناء پر ہو تو

1۔ دیگر نسخوں میں أَرْسَلَ إِلَيَّ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پھر جائز ہے۔(بذل المجہود ص 151 ج 20)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ (عزت وتکریم کے لیے کھڑے ہونے کا بیان)

4539۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ رضی الله عنه أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ فَجَاءَ حَتَّى قَعَدَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی قریظہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے کی شرط پر (اپنے قلعوں سے) نیچے اترے تو حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت سعد کی طرف پیغام بھیجا اور وہ سفید گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے سردار (سے ملنے اور اس کی تکریم کے لیے اس) کی طرف یا اپنے سے بہتر کی طرف اٹھو۔ پس وہ آئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر نے شعبہ سے اس حدیث کے بارے بیان کیا ہے کہ جب وہ مسجد کے قریب تھے تو آپ ﷺ نے انصار کو فرمایا: تم اپنے سردار کی (تکریم) کے لیے اٹھو۔

فائدہ: اس روایت میں یہ توجیہ بھی بیان کی گئی ہے کہ حضرت سعد کی آمد پر اٹھنے کا حکم ان کی اعانت و مدد کے لیے تھا اور بعض نے کہا کہ تعظیم کے لیے تھا۔ بہر حال طویل بحث کے بعد خلاصہ کلام یہ ہے کہ اہل فضل و شرف کی عزت و تکریم کے لیے کھڑے ہونا جائز ہے اور جو اس قسم کے آداب کو بدعت کا نام دیتے ہیں انہیں ان روایات میں غور و فکر ضرور کرنا چاہیے۔

4540۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَقَالَ الْحَسَنُ حَدِيثًا وَكَلَامًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَسَنُ السَّمْتَ وَالْهَدْيَ وَالدَّلَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهَا كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے حضرت فاطمۃ الزہراء کرم اللہ وجہہا سے بڑھ کر کسی کو ہیئت، طریقہ اور حسن حال میں اور بروایت حسن گفتگو اور کلام میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نہیں دیکھا۔ جب آپ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتی تھیں تو آپ ان کے لیے کھڑے ہوتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اور (اظہار شفقت فرماتے ہوئے) اسے بوسہ دیتے اور انہیں اپنے ساتھ بٹھاتے تھے۔ اور جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ بھی کھڑے ہو کر استقبال کرتیں اور آپ کا دست مبارک پکڑ کر اسے بوسہ دیتیں اور آپ ﷺ کو اپنے ساتھ بٹھاتی تھیں۔ حسن نے اپنی روایت میں سمت، ہدی اور الدل کا ذکر نہیں کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي قُبْلَةِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ (آدمی کا اپنے بیٹے کو بوسہ دینے کا بیان)

4541۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُقَبِّلُ حُسَيْنًا فَقَالَ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا فَعَلْتُ هَذَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے حضور نبی مکرم ﷺ کو دیکھا، درآنحالیکہ آپ ﷺ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے۔ تو اس نے عرض کی: بلاشبہ میرے دس بچے ہیں، میں نے تو ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ایسا نہیں کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا (یعنی جس کے دل میں کسی غیر کے لیے رحم کے جذبات نہیں ہوتے تو پھر اسے بھی رحم کا مستحق نہیں قرار دیا جائے گا۔ اس لیے چاہیے کہ بچوں کے ساتھ شفقت ومحبت اور پیار کا سلوک کیا جائے)۔

4542۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَنْزَلَ عُذْرَكِ وَقَرَأَ عَلَيْهَا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَبَوَايَ قُومِي فَقَبِّلِي رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ أَحْمَدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِيَّاكُمَا

حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تجھے بشارت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تیری براءت کے بارے میں نازل فرمایا ہے (یہ اشارہ واقعۂ افک کی طرف ہے) اور آپ ﷺ نے انہیں قرآن کی آیات پڑھ کر سنائیں۔ تو میرے والدین نے مجھے کہا: تم اٹھو اور رسول اللہ ﷺ کے سر کو بوسہ دو۔ تو میں نے کہا: میں تو اللہ تعالیٰ عزوجل کی حمد وثناء بیان کروں گی اور اس کا شکر ادا کرتی ہوں نہ کہ تم دونوں کا (کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری پاک دامنی کا تذکرہ قرآن میں فرمایا ہے)۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ مَا بَيْنَ الْعَيْنَيْنِ (دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینے کا بیان)

4543۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَجْلَحَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ

حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ملے اور انہیں اپنے سینے سے لگا لیا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ الْخَدِّ (رخساروں پر بوسہ دینے کا بیان)

4544۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ایاس بن دغفل نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابونضرہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے رخسار پر بوسہ دیا۔

فائدہ: منذری نے بیان کیا ہے کہ اس روایت میں ایاس بن دغفل حرانی بصری تابعی ہیں اور ابونضرہ منذر بن مالک بن قطعہ عوقی بصری بھی تابعی ہیں اور حسن سے مراد ابن ابی الحسن بصری رضی اللہ عنہ ہیں۔ واللہ اعلم (بذل ص159 ج20)

4545۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَأَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب آپ پہلے پہل مدینہ طیبہ میں تشریف لائے۔ تو آپ کی صاحبزادی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی تھی درآنحالیکہ انہیں بخار نے آلیا تھا۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہیں فرمایا: اے بیٹی! تم کیسی ہو؟ اور ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ (ہاتھ کو بوسہ دینے کا بیان)

4546۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ فَدَنَوْنَا يَعْنِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ

یزید بن ابی زیاد نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے انہیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بیان کیا اور فرمایا: پس ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے قریب ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کے دست مبارک کو بوسے دیے۔

فائدہ: امام نووی نے بیان فرمایا ہے کہ کسی آدمی کے زہد و تقویٰ اور علم و شرف کی وجہ سے اس کے ہاتھوں کو بوسہ دینا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے اور اگر دنیاوی جاہ و حشمت کی وجہ سے ہو تو پھر مکروہ ہے۔ اور غیر مقلد عالم مولوی وحید الزمان نے لکھا: "اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم، متقی اور پرہیزگار جو درحقیقت وارث رسول ہے اس کے ہاتھ کو بوسہ دینا تعظیماً درست ہے"۔ (مترجم ابی داود ص665، ج3)

بَابٌ فِي قُبْلَةِ الْجَسَدِ (جسم کو بوسہ دینے کا بیان)

4547۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ أَصْبِرْنِي فَقَالَ اصْطَبِرْ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے، آپ انصار میں سے تھے: اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اثناء میں کہ آپ لوگوں میں باتیں کر رہے تھے اور مزاحیہ انداز میں انہیں ہنسا رہے تھے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے ایک لکڑی کے ساتھ ان کی کوکھ میں کچوکا لگایا۔ تو انہوں نے عرض کی: آپ مجھے قصاص دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قصاص لے لو۔ انہوں نے عرض کی: آپ تو قمیص پہنے ہوئے ہیں اور میں تو قمیص نہیں پہنے ہوئے تھا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنی قمیص اوپر اٹھا دی۔ تو وہ آپ ﷺ کے ساتھ چمٹ گئے اور وہ آپ کے پہلو کو بوسہ دینے لگے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے فقط اسی کا ارادہ کیا ہے (قصاص کا تو میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔ فقط جسم اطہر کو بوسہ دینے کا بہانہ بنایا ہے)۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ الرِّجْلِ (پاؤں کو بوسہ دینے کا بیان)

4548- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْنَقُ حَدَّثَتْنِي أُمُّ أَبَانَ بِنْتُ الْوَازِعِ بْنِ زَارِعٍ عَنْ جَدِّهَا زَارِعٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ وَرِجْلَهُ قَالَ وَانْتَظَرَ الْمُنْذِرُ الْأَشَجُّ حَتَّى أَتَى عَيْبَتَهُ فَلَبِسَ ثَوْبَيْهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ إِنَّ فِيكَ خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَتَخَلَّقُ بِهِمَا أَمِ اللَّهُ جَبَلَنِي عَلَيْهِمَا قَالَ بَلِ اللَّهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ

مطر بن عبد الرحمن الاعنق نے بیان کیا ہے کہ مجھے ام ابان بنت وازع بن زراع نے اپنے دادا زارع سے روایت بیان کی ہے اور وہ وفد عبد القیس میں شامل تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو ہم تیزی کے ساتھ اپنی سواریوں سے نیچے اترنے لگے اور حضور نبی کریم ﷺ کے دست مبارک اور آپ کے پاؤں کو بوسے دینے لگے اور منذر الاشج انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ وہ اپنی گٹھڑی کے پاس گئے اور اپنے دو کپڑے نکال کر پہنے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: بلاشبہ تجھ میں دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے (یعنی) حلم (بردباری) اور وقار، متانت۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا میں نے ان دونوں کو اپنا رکھا ہے یا اللہ نے انہیں کے مطابق میری فطرت بنائی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پر تیری فطرت بنائی ہے۔ تو انہوں نے کہا: شکر ہے اس اللہ تعالیٰ کا جس نے ایسی دو خصلتوں پر میری فطرت کو بنایا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ پسند فرماتا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ (یہ کہنے کا بیان کہ اللہ تعالیٰ مجھے تجھ پر فدا کرے)

4549- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِيَانِ ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ[1] عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا فِدَاؤُكَ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تو میں نے عرض کی: لبیک و

1۔ دیگر نسخوں میں یعنیان ابن ابی سلیمان نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سعد یک یارسول اللہ! ﷺ اور میں آپ پر فدا ہوں (میں آپ پر نثار ہوں)۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ أَنْعَمَ اللهُ بِكَ عَيْنًا

اس کا بیان کہ آدمی دوسرے کو کہے اللہ تعالیٰ تیری آنکھوں کو روشن رکھے

4550۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْعَمَ اللهُ بِكَ عَيْنًا وَأَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نُهِينَا عَنْ ذَلِكَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٌ يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ أَنْعَمَ اللهُ بِكَ عَيْنًا وَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ أَنْعَمَ اللهُ عَيْنَكَ

معمر نے حضرت قتادہ یا کسی اور سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم زمانہ جاہلیت میں کہتے تھے: انعم اللہ بك عینا ''اللہ تعالیٰ تیری آنکھوں کو روشن رکھے''۔ اور انعم صباحا ''تو صبح خوشی سے کرے''۔ پس جب اسلام آیا تو ہم کو اس سے منع کر دیا گیا۔ عبدالرزاق نے کہا کہ معمر نے کہا: یہ مکروہ ہے کہ کوئی آدمی یہ کہے: انعم اللہ بك عینا اور یہ الفاظ کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ انعم اللہ عینك ''اللہ تعالیٰ تیری آنکھوں کو روشن رکھے''۔

فائدہ: مذکورہ روایت میں جو الفاظ کہنے مکروہ قرار دیے گئے ہیں۔ ان کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ان میں لفظ عین کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہونے کا وہم ہے حالانکہ فی الحقیقت ایسا نہیں۔ لہٰذا اس وہم کی وجہ سے ان الفاظ کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ دور جاہلیت کا سلام ہے اس لیے مکروہ ہے۔ جب کہ جن الفاظ کی اجازت دی گئی ہے ان میں دونوں میں سے کوئی وہم موجود نہیں ہے۔ (بذل المجہود ص 166 ج 20)

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ حَفِظَكَ اللهُ

اس کا بیان کہ آدمی دوسرے کو کہے اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے

4551۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَعَطِشُوا فَانْطَلَقَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَزِمْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ حَفِظَكَ اللهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے۔ پس لوگوں کو پیاس لگی تو وہ تیزی سے چلے گئے اور میں اس رات رسول اللہ ﷺ کے پاس ہی رہا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے تیری حفاظت فرمائے جس سے تو نے اس کے نبی ﷺ کی حفاظت کی ہے۔

بَابٌ فِي قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ (ایک آدمی کا دوسرے کے لیے کھڑا ہونے کا بیان)

4552۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى ابْنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَامِرٍ فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَامِرٍ اجْلِسْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت ابومجلز نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ، حضرت ابن زبیر اور حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لائے۔ تو حضرت ابن عامر کھڑے ہوئے اور حضرت ابن زبیر بیٹھے رہے۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عامر سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو آدمی یہ پسند کرے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے رہیں تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

4553۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي الْعَدَبَّسِ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے عصا مبارک پر ٹیک لگائے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم آپ ﷺ کے لیے اٹھے۔ تو آپ نے فرمایا: تم اس طرح نہ کھڑے ہوا کرو جیسا کہ عجمی کھڑے ہوتے ہیں، ان کے بعض بعض کی تعظیم کرتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کے بارے طبرانی نے کہا ہے کہ یہ ضعیف اور مضطرب السند ہے۔ مرقاۃ، الصعود، عینی اور فتح میں اسی طرح ہے۔ سند کے راوی ابو غالب کے بارے ابو حاتم، نسائی، ابن حبان اور ابن سعد تمام نے کہا ہے کہ یہ ضعیف ہے۔ بعد ازاں مذکورہ دونوں روایات میں قیام کی نفی اس صورت میں ہے جب کہ آدمی اس کی خواہش کرے اور اس سے غرور، تکبر اور فخر کا شبہ ہو یا پھر مقصود فقط خوشامد ہو۔ لیکن اگر قیام سے مقصود فقط کسی رب کے مقبول بندے، عالم اور متقی انسان کی عزت و تکریم ہو تو وہ اس میں شامل نہیں بلکہ عین اسلامی آداب کے مطابق ہے۔ جیسا کہ پہلے روایات گزر چکی ہیں۔ واللہ اعلم

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

(اس کا بیان کہ کوئی کہے: فلاں تجھے سلام کہہ رہا ہے)

4554۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ غَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ[1] وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ

غالب نے بیان کیا ہے کہ میں باب حسن کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میرے باپ نے میرے دادا سے مجھے بتایا کہ انہوں نے کہا: میرے باپ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا اور کہا: آپ کے پاس حاضر

1۔ دیگر نسخوں میں السلام کا لفظ نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

داور میری طرف سے سلام عرض کرنا۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میرے والد آپ کو سلام عرض کرتے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: علیك السلام وعلی ابیك السلام، یعنی تجھ پر سلام اور تیرے باپ پر بھی سلام۔

4555۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: بے شک جبرائیل امین تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: وعلیکم السلام ورحمة الله، ان پر بھی سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُنَادِي الرَّجُلَ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ (کسی کی پکار کے جواب میں لبیک کہنے کا بیان)

4556۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيَّ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُنَيْنًا فَسِرْنَا فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَنَزَلْنَا تَحْتَ ظِلِّ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لَأْمَتِي وَرَكِبْتُ فَرَسِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ قَدْ حَانَ الرَّوَاحُ قَالَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ قُمْ فَثَارَ مِنْ تَحْتِ سَمُرَةٍ كَأَنَّ ظِلَّهُ ظِلُّ طَائِرٍ فَقَالَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا فِدَاؤُكَ فَقَالَ أَسْرِجْ لِي الْفَرَسَ فَأَخْرَجَ سَرْجًا دَفَّتَاهُ مِنْ لِيفٍ لَيْسَ فِيهِ أَشَرٌ وَلَا بَطَرٌ فَرَكِبَ وَرَكِبْنَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيُّ لَيْسَ لَهُ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ وَهُوَ حَدِيثٌ نَبِيلٌ جَاءَ بِهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ[1]

ابوہمام عبداللہ بن یسار سے روایت ہے کہ ابوعبدالرحمن فہری نے بیان کیا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین میں حاضر تھا اور ہم نے انتہائی شدید گرم دن میں سفر کیا اور ہم ایک درخت کے سائے میں اترے۔ پس جب سورج ڈھل گیا تو میں نے اپنی زرہ اور ہتھیار پہنے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ایک خیمے میں تھے اور میں نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کوچ کا وقت ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ پھر فرمایا: اے بلال! اٹھو۔ وہ سمرہ کے درخت کے نیچے سے اچھل کر اٹھے، گویا ان کا سایہ پرندے کے سائے کی مثل تھا۔ اور عرض کی: لبیک وسعدیک اور میں آپ پر نثار ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے گھوڑے پر زین ڈالو۔ چنانچہ انہوں نے زین نکالی۔ اس کی دونوں طرفوں میں کھجور کے پتے تھے۔ اس میں نہ کوئی شر اور نہ ہی فخر وتکبر تھا۔ سو آپ ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہوئے۔ آگے پوری حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوعبدالرحمن فہری سے صرف یہی حدیث مروی ہے اور وہ حدیث عمدہ ہے جسے حماد بن سلمہ نے بیان کیا ہے۔

1۔ قال ابوداؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ

اس کا بیان کہ ایک دوسرے کو کہے اللہ تعالیٰ تیرے منہ کو ہنستا رکھے

4557۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبِرَكِيُّ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيِّ وَأَنَا لِحَدِيثِ عِيسَى أَضْبَطُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ السَّرِيِّ يَعْنِي السُّلَمِيَّ حَدَّثَنَا ابْنُ كِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَوْ عُمَرُ أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ[1]

ابن کنانہ بن عباس بن مرداس نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسکرائے تو حضرت ابوبکر صدیق یا حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے آپ کو کہا: اللہ تعالیٰ آپ کا منہ مسکراتا رکھے۔ اور آگے حدیث بیان کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ (مکان وغیرہ بنانے کا بیان)

4558۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أُطَيِّنُ حَائِطًا لِي أَنَا وَأُمِّي فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ شَيْءٌ أُصْلِحُهُ فَقَالَ الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذَلِكَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا وَهَى فَقَالَ مَا هَذَا فَقُلْنَا خُصٌّ لَنَا وَهَى فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے۔ میں اور میری ماں اپنی دیوار کو مٹی کا لیپ کر رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: اے عبداللہ! یہ کیا ہے؟ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اس دیوار کو درست کر رہا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: موت اس سے بھی جلدی آنے والی ہے۔ (یعنی اگر تم اس کی اصلاح نہ بھی کرو تب بھی اس کے خستہ ہو کر گرنے کی نسبت موت زیادہ قریب ہے اور وہ اس سے پہلے بھی آسکتی ہے۔ لہٰذا اس کی تیاری اس سے زیادہ ضروری ہے)۔

عثمان بن ابی شیبہ اور ہناد المعنی دونوں نے کہا کہ ابو معاویہ نے اعمش سے ان کی سند کے ساتھ اسے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور ہم اپنا (لکڑی کا بنا ہوا) کمرہ درست کر رہے تھے جو کہ کمزور اور خستہ ہو گیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو ہم نے عرض کی: ہمارا یہ کمرہ کمزور اور پرانا ہو گیا ہے اور ہم اس کی اصلاح اور درستگی کر رہے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو موت کو اس سے بھی جلدی آنے والا دیکھ رہا ہوں۔

4559۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ

1۔ وساق الحدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ هٰذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ حَتّٰى إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ أَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيهِ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ وَاللهِ إِنِّي لَأُنْكِرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالُوا خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ قَالَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلٰى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوا شَكَا إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ عَنْهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا إِلَّا مَا لَا يَعْنِي مَا لَا بُدَّ مِنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے تو آپ نے ایک بلند (عالیشان) گنبد سا دیکھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے آپ سے عرض کی: یہ انصار میں سے فلاں آدمی کا ہے۔ تو آپ ﷺ سن کر خاموش رہے اور اسے اپنے دل میں باقی رکھا۔ یہاں تک کہ جب اس کا مالک رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور وہ لوگوں میں آپ ﷺ پر سلام عرض کرنے لگا تو آپ نے اس سے اعراض فرمالیا (رخ زیبا موڑ لیا)۔ آپ نے بار بار اسی طرح کیا۔ یہاں تک کہ اس آدمی کو اس میں آپ کی ناراضگی اور اس سے اعراض کا احساس ہونے لگا۔ چنانچہ اس نے آپ کے اصحاب کے پاس اس کا شکوہ کیا اور کہا: قسم بخدا! میں رسول اللہ ﷺ سے پہلے کی طرح کا لطف وعنایت نہیں پا رہا۔ تو انہوں نے بتایا: آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور آپ نے تیرا بنا ہوا گنبد دیکھا ہے۔ (اس لیے آپ نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے)۔ راوی کہتا ہے کہ وہ آدمی اپنے گنبد کی طرف لوٹ کر گیا اور اسے گرا دیا یہاں تک کہ زمین کے ساتھ اسے ہموار کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر نکلے تو آپ نے اسے نہ دیکھا۔ تو فرمایا: گنبد کو کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: اس کے مالک نے ہمارے سامنے شکایت کی کہ آپ نے اس سے اعراض فرمالیا ہے تو ہم نے اسے حقیقت حال سے آگاہ کر دیا پس اس نے اسے گرا دیا۔ تو آپ نے فرمایا: بلاشبہ ہر مکان اپنے مالک پر وبال اور مصیبت ہے مگر وہ جس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو۔

فائدہ: کتنی اعلیٰ درجہ کی محبت مصطفی رگ وریشہ میں رچی بسی ہے کہ آپ کی ناگواری کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے اپنا محل نما مکان تک گرا دیا تا کہ محبوب کریم ﷺ نظر التفات فرمائیں۔ کتنی عظیم اور پاکیزہ فکر ہے ان عشاق کی کہ آپ کی محبت میں ہر شے قربان ہے۔ یہی بندہ مومن کی عظمت کا تقاضا ہے۔

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ الْغُرَفِ (بالا خانے بنانے کا بیان)

4560۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ حَدَّثَنَا عِيسٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ الطَّعَامَ فَقَالَ يَا عُمَرُ اذْهَبْ فَأَعْطِهِمْ فَارْتَقٰى بِنَا إِلٰى عِلِّيَّةٍ فَأَخَذَ الْمِفْتَاحَ مِنْ حُجْرَتِهِ فَفَتَحَ

حضرت دکین بن سعید المزنی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ سے غلے (اناج) کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم جاؤ اور انہیں غلہ دو۔ پس وہ ہمیں لے کر بالا خانے کی طرف چڑھے پھر اس کمرے کی چابی حاصل کی اور اسے کھولا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي قَطْعِ السِّدْرِ (بیری کا درخت کاٹنے کا بیان)

4561۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُبْشِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ سُئِلَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِي مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِي فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيلِ وَالْبَهَائِمُ عَبَثًا وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُونُ لَهُ فِيهَا صَوَّبَ اللهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ(1) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَسَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

حضرت عبداللہ بن حبشی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بیری کا درخت کاٹا، اللہ تعالیٰ اسے سر کے بل جہنم میں گرادے گا۔ ابوداؤد سے اس حدیث کے معنی کے بارے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث مختصر ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس نے صحراء سے بیری کا درخت کاٹا جس سے مسافر اور چوپائے سایہ حاصل کرتے ہوں اور اس نے بلامقصد اور بغیر حق کے ظلماً کاٹ دیا ہو تو اس کے لیے یہ حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے سر کے بل جہنم میں پھینک دے گا۔

مخلد بن خالد اور سلمہ بن شبیب دونوں نے کہا ہے کہ عبدالرزاق اور معمر نے عثمان بن ابی سلیمان سے، انہوں نے ثقیف کے ایک آدمی سے اور انہوں نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حضور نبی مکرم ﷺ تک اسی طرح مرفوع حدیث بیان کی ہے۔

4562۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ قَطْعِ السِّدْرِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى قَصْرِ عُرْوَةَ فَقَالَ أَتَرَى هَذِهِ الْأَبْوَابَ وَالْمَصَارِيعَ إِنَّمَا هِيَ مِنْ سِدْرِ عُرْوَةَ كَانَ عُرْوَةُ يَقْطَعُهُ مِنْ أَرْضِهِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ زَادَ حُمَيْدٌ فَقَالَ هِيَ يَا عِرَاقِيُّ جِئْتَنِي بِبِدْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنَّمَا الْبِدْعَةُ مِنْ قِبَلِكُمْ سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ بِمَكَّةَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَطَعَ السِّدْرَ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ

حضرت حسان بن ابراہیم نے بیان کیا ہے کہ میں نے ہشام بن عروہ سے بیری کا درخت کاٹنے کے بارے پوچھا، درآنحالیکہ وہ عروہ کے محل کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا تو ان دروازوں اور کواڑوں کی طرف دیکھ رہا ہے۔ بلاشبہ یہ حضرت عروہ کی بیریوں سے بنے ہوئے ہیں اور عروہ انہیں اپنی زمین سے کاٹ کر لائے تھے اور فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حمید نے یہ زائد بیان کیا ہے۔ پھر انہوں نے فرمایا: اے عراقی! یہ بدعت لے کر میرے پاس آیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: پس میں نے کہا: یہ بدعت تو تمہاری جانب سے ہی ہے۔ میں نے اس کے بارے سنا ہے جو مکہ مکرمہ میں کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر لعنت کی ہے جس نے بیری کا درخت کاٹا۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

1۔ سنن ابوداؤد تا راسہ فی النار کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَابٌ فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ (راستے سے تکلیف دہ چیز دور کرنے کا بیان)

4563۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُكَ

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان (کے بدن) میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور اس پر ہر جوڑ کی طرف سے کچھ صدقہ کرنا لازم ہے۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ اس کی طاقت کون رکھ سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں رینٹھ یا تھوک وغیرہ پڑی ہو تو اسے دفن کر دے یعنی تو اس پر مٹی ڈال دے (اسے صاف کر دے) اور راستے سے تکلیف دینے والی شے کو تو دور کر دے (تو یہ بھی صدقہ ہے) اور اگر تو کچھ بھی نہ پائے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لیے کافی ہو جائیں گی۔

4564۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ وَهَذَا لَفْظُهُ وَهُوَ أَتَمُّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنِ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ تَسْلِيمُهُ عَلَى مَنْ لَقِيَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُهُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَبُضْعَتُهُ أَهْلَهُ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ يَأْتِي شَهْوَةً وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي غَيْرِ حَقِّهَا أَكَانَ يَأْثَمُ قَالَ وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحَى قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ حَمَّادٌ الْأَمْرَ وَالنَّهْيَ[1] حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ فِي وَسَطِهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: انسان کے ہر جوڑ پر صبح کے وقت صدقہ ہوتا ہے۔ جس سے ملاقات کرے اس کو سلام کرنا صدقہ ہے، اس کا کسی کو نیکی کا حکم دینا بھی صدقہ ہے اور کسی کو برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور اس کا راستے سے تکلیف دہ چیز کا دور کرنا بھی صدقہ ہے اور اس کا اپنی زوجہ سے مجامعت کرنا بھی صدقہ ہے۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ وہ آدمی شہوت اور خواہش پوری کرنے کے لیے اس کے پاس آتا ہے تو وہ کیسے اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر وہ اس خواہش کو اس کے حق کے سوا کہیں اور پورا کرتا تو کیا وہ گنہگار تھا؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ان تمام کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں ہی کافی ہو جاتی ہیں۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ حماد نے امر و نہی کا ذکر نہیں کیا۔

1۔ قال ابو داؤد تا والنھی صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وہب بن بقیہ، خالد بن واصل عن یحییٰ بن عقیل عن یحییٰ بن یعمر عن ابی الاسود الدیلی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے اور اپنے (کلام کے) وسط میں حضور نبی مکرم علیہ السلام کا بھی ذکر کیا۔

4565۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ نَزَعَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيقِ إِمَّا كَانَ فِي شَجَرَةٍ فَقَطَعَهُ وَأَلْقَاهُ وَإِمَّا كَانَ مَوْضُوعًا فَأَمَاطَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ بِهَا فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ایک آدمی نے راستے سے کانٹے دار ٹہنی دور ہٹا دی، اس کے سوا کبھی اس نے اچھا عمل نہیں کیا۔ وہ یا تو درخت میں تھی اور اس نے اسے کاٹا اور اسے پھینک دیا یا پھر وہ راستے میں پڑی ہوئی تھی تو اس نے اسے دور ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سبب اس کی قدر افزائی فرمائی اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

بَابٌ فِي إِطْفَاءِ النَّارِ بِاللَّيْلِ (رات کے وقت آگ بجھانے کا بیان)

4566۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رِوَايَةً وَقَالَ مَرَّةً يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ

حضرت سالم نے اپنے باپ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے مرفوع روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنے گھروں میں (جلتی ہوئی) آگ نہ چھوڑو جب کہ تم سونے لگو۔ (یہ انتہائی احتیاط کے پیش نظر فرمایا گیا ہے کیونکہ اگر گھر میں آگ موجود ہو تو وہ نقصان کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ اس لیے آگ کو بجھا کر سونا چاہیے)۔

4567۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ فَأْرَةٌ فَأَخَذَتْ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ فَجَاءَتْ بِهَا فَأَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هَذِهِ عَلَى هَذَا فَتُحْرِقُكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک چوہیا آئی اور وہ (چراغ کی) بتی کو کھینچنے لگی اور اسے لے کر رسول اللہ علیہ السلام کے سامنے اس چھوٹی سے چٹائی پر ڈال دیا جس پر آپ تشریف فرما تھے اور اس نے درہم کی مقدار جگہ اس سے جلا دی۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو اپنے چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان اس قسم کے کاموں پر ان کی رہنمائی کرتا ہے کہ یہ تمہیں جلا دیں۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ (سانپوں کو مارنے کا بیان)

4568۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے ان سے کوئی مصالحت نہیں کی ہے جب سے ہم نے ان کے ساتھ جنگ کا آغاز کیا ہے اور جس نے ان میں سے کسی کو خوف کے سبب چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (یعنی یہ ہمارے خصائل و اخلاق میں سے نہیں ہے)۔

4569۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ السُّكَّرِيُّ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہر قسم کے سانپوں کو مار دو۔ پس جو کوئی ان کے انتقام سے خوف زدہ ہوا تو وہ مجھ سے نہیں ہے۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ سانپ دشمن ہے اس سے دوستی قطعاً نہیں ہو سکتی اور یہ عداوت اس کی فطرت میں رکھ دی گئی ہے۔ اس لیے تم اسے مار ڈالو اور زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی طرح اس سے انتقام اور بدلے سے قطعاً خوفزدہ نہ ہو۔

4570۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ فِيمَا أَرَى إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ الْحَيَّاتِ مَخَافَةَ طَلَبِهِنَّ فَلَيْسَ مِنَّا مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے سانپوں کو ان کے انتقام لینے کے خوف سے چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ہم نے ان سے اس وقت سے صلح نہیں کی جب سے ہم نے ان سے جنگ شروع کی ہے۔ (یعنی ہماری شریعت میں ان کے ساتھ مصالحت کی کوئی گنجائش نہیں ہے)۔

4271۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُوسَى الطَّحَّانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَابِطٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِهِنَّ ·

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: ہم چاہتے ہیں کہ ہم زمزم کی جگہ سے جھاڑو دے دیں اور وہاں یہ چھوٹے چھوٹے سانپ ہیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں قتل کرنے کا حکم فرما دیا۔

4572۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَأَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سانپوں کو اور اس سانپ کو جس کے پیٹ پر دو سفید لکیریں ہوں اور اس سانپ کو جس کی دم نہ ہو، مار ڈالو، کیونکہ یہ دونوں بصارت کو ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو گرا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جو سانپ بھی پاتے اسے مار دیتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ یا حضرت زید بن خطاب نے کسی سانپ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا تو کہا: بلاشبہ گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔

4573۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ بَعْدَ ذَلِكَ يَعْنِي بَعْدَ مَا حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ حَيَّةً فِي دَارِهِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ يَعْنِي إِلَى الْبَقِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ نَافِعٌ ثُمَّ رَأَيْتُهَا بَعْدُ فِي بَيْتِهِ

حضرت نافع نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے جو گھروں میں رہتے ہیں مگر وہ جن کے پیٹ پر دو سفید خط بنے ہوئے ہوں اور وہ جو بغیر دم کے ہوں۔ کیونکہ یہ دونوں (زہر کی شدت کے سبب) بصارت کو ختم کر دیتے ہیں اور عورتوں کے پیٹوں سے حمل کو گرا دیتے ہیں۔

محمد بن عبید، حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے نافع سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد اپنے گھر میں ایک سانپ پایا۔ تو آپ نے اس کے بارے حکم دیا اور اسے بقیع کی طرف نکال دیا گیا۔ ابن سرح اور احمد بن سعید ہمدانی دونوں نے کہا کہ ہمیں ابن وہب نے خبر دی ہے اور انہیں اسامہ نے نافع سے اس حدیث کے بارے میں بتایا ہے کہ نافع نے بیان کیا۔ پھر اس کے بعد میں نے اس سانپ کو آپ کے گھر میں دیکھا ہے۔

4574۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ يَعُودَانِهِ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَنَا صَاحِبٌ لَنَا وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ فَأَقْبَلْنَا نَحْنُ فَجَلَسْنَا فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْهَوَامَّ مِنَ الْجِنِّ فَمَنْ رَأَى فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فَلْيُحَرِّجْ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ عَادَ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ

محمد بن ابی یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے مجھے بتایا کہ وہ اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی تیمارداری کے لیے چلے۔ پس ہم ان کے پاس سے نکلے تو ہمارا ایک ساتھی ہمیں ملا اور وہ ان کے پاس داخل ہونے کا ارادہ رکھتا تھا۔ پس ہم آئے اور مسجد میں بیٹھ گئے۔ پس وہ آیا اور اس نے ہمیں خبر دی کہ اس نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک (بعض) سانپ جنات میں سے ہوتے ہیں۔ پس جو کوئی اپنے گھر میں اس طرح کی کوئی شے دیکھے تو اسے چاہیے کہ تین بار اسے اس طرح کہے کہ نکل جاو ورنہ تجھے تنگی اور تکلیف ہوگی۔ پھر اگر وہ لوٹ کر آئے تو اسے مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

4575۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ صَيْفِيٍّ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

أَبِي السَّائِبِ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَبَيْنَا[1] أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ تَحْتَ سَرِيرِهِ تَحْرِيكَ شَيْءٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا حَيَّةٌ فَقُمْتُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ مَا لَكَ قُلْتُ حَيَّةٌ هَاهُنَا قَالَ فَتُرِيدُ مَاذَا قُلْتُ أَقْتُلُهَا فَأَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي دَارِهِ تِلْقَاءَ بَيْتِهِ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِي كَانَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ اسْتَأْذَنَ إِلَى أَهْلِهِ وَكَانَ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ بِسِلَاحِهِ فَأَتَى دَارَهُ فَوَجَدَ امْرَأَتَهُ قَائِمَةً عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَأَشَارَ إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَقَالَتْ لَا تَعْجَلْ حَتَّى تَنْظُرَ مَا أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَإِذَا حَيَّةٌ مُنْكَرَةٌ فَطَعَنَهَا بِالرُّمْحِ ثُمَّ خَرَجَ بِهَا فِي الرُّمْحِ تَرْتَكِضُ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الرَّجُلُ أَوِ الْحَيَّةُ فَأَتَى قَوْمُهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالُوا ادْعُ اللهَ أَنْ يَرُدَّ صَاحِبَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ أَحَدًا مِنْهُمْ فَحَذِّرُوهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ إِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدُ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَاقْتُلُوهُ بَعْدَ الثَّلَاثِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُخْتَصَرًا قَالَ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَأَتَمَّ مِنْهُ قَالَ فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

حضرت ابوالسائب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اس اثناء میں کہ میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے آپ کی چارپائی کے نیچے کسی شے کے حرکت کرنے کی آواز سنی۔ سو میں نے اسے دیکھا تو وہ سانپ تھا۔ میں اٹھ کھڑا ہوا تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا: یہاں سانپ ہے۔ انہوں نے فرمایا: تو کیا ارادہ رکھتا ہے؟ میں نے کہا: میں اسے مارڈالتا ہوں۔ تو انہوں نے اپنے گھر میں اپنے کمرے کے سامنے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا اور کہا: بے شک میرے چچا کا بیٹا اس کمرے میں رہتا تھا۔ جب غزوۂ احزاب ہوا تو اس نے اپنے گھر آنے کے لیے (رسول اللہ ﷺ) سے اجازت لی اور ابھی اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اجازت عطا فرمائی اور اسے حکم ارشاد فرمایا کہ وہ اپنا ہتھیار ساتھ لیتے جائے۔ بس وہ اپنے گھر آیا تو اس نے اپنی اہلیہ کو گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے پایا۔ چنانچہ اس نے نیزے کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کیا تو بیوی نے کہا: جلدی نہ کر، یہاں تک کہ دیکھ لے کہ مجھے کس نے باہر نکالا ہے۔ سو وہ گھر میں داخل ہوا تو اس نے بہت بڑا سانپ دیکھا۔ پس اس نے اسے نیزہ مارا پھر وہ اسے نیزے سے لٹکا کر باہر نکلا اس حال میں کہ وہ تڑپ رہا تھا اور مضطرب تھا۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا: پھر میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کس کو موت جلدی آئی۔ آدمی کو یا سانپ کو (یعنی ان میں سے کون پہلے مرا)۔ پس اس کی قوم کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ ہمارے ساتھی کو واپس لوٹا دے۔ تو آپ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی کی مغفرت کی دعا کرو۔ پھر آپ نے فرمایا: بے شک جنوں میں سے ایک گروہ مدینہ طیبہ میں

1۔ دیگر نسخوں میں فَبَيْنَمَا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسلام لایا۔ پس جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین بار ڈراؤ۔ پھر اس کے بعد اگر وہ تمہارے لیے ظاہر ہو تو تم اسے قتل کر دو۔ پس تم اسے تین بار کے بعد مار ڈالو۔

مسدد، یحییٰ نے ابن عجلان سے اس حدیث کے بارے مختصر بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اسے چاہیے وہ اسے تین بار آگاہ کرے۔ پھر اگر اس کے بعد ظاہر ہو تو اسے مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، مالک نے صیفی مولیٰ ابن افلح سے روایت کیا کہ اس نے کہا: مجھے ابو سائب مولیٰ ہشام بن زہرہ نے خبر دی ہے کہ وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ پھر آگے اسی طرح روایت بیان کی اور یہ اس سے زیادہ مکمل ہے۔ اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: تم اسے تین دنوں تک آگاہ کرو (یعنی خوف دلاؤ) پھر اگر اس کے بعد وہ تمہارے لیے ظاہر ہو تو تم اسے مار ڈالو، بے شک وہ شیطان ہے۔

4576۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُنَّ شَيْئًا فِي مَسَاكِنِكُمْ فَقُولُوا أَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُنَّ نُوحٌ أَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُنَّ سُلَيْمَانُ أَنْ لَا تُؤْذُونَا فَإِنْ عُدْنَ فَاقْتُلُوهُنَّ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے گھروں میں رہنے والے سانپوں کے بارے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جب تم ان میں سے اپنے گھروں میں کسی شے (سانپ) کو دیکھو تو تم انہیں کہو: میں تمہیں اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا تھا، میں تمہیں اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا تھا کہ تم ہمیں تکلیف اور اذیت نہ دو۔ پھر اگر وہ دوبارہ نکلیں تو تم انہیں مار ڈالو۔

4577۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد فَقَالَ لِي إِنْسَانٌ الْجَانُّ لَا يَنْعَرِجُ فِي مِشْيَتِهِ فَإِذَا كَانَ هَذَا صَحِيحًا كَانَتْ عَلَامَةٌ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللهُ[1]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: تم سب سانپوں کو مار ڈالو سوائے اس سانپ کے جو اس طرح سفید ہو گویا وہ چاندی کی چھڑی ہے۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ سانپ اپنی چال میں مڑ نہیں سکتا (یعنی وہ سیدھا آگے چلتا ہے)۔ جب اس طرح صحیح ہو تو یہ اس میں علامت ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

بَابٌ فِي قَتْلِ الْأَوْزَاغِ (گرگٹ کو مار ڈالنے کا بیان)

4578۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت عامر بن سعد نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ (چھپکلی) کو مار ڈالنے کا حکم ارشاد فرمایا اور اسے فویسق کا نام دیا۔

4579۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ الْأُولَى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ الثَّانِيَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پہلی ضرب کے ساتھ گرگٹ کو مار ڈالا تو اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے دوسری ضرب میں اسے مارا تو اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں جو پہلی بار سے کم ہیں اور جس نے تیسری ضرب میں اسے مارا تو اس کے لیے اتنی نیکیاں ہیں جو دوسری بار سے کم ہیں۔

4580۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي أَوْ أُخْتِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے پہلی ضرب والے کے بارے میں فرمایا: اس کے لیے ستر نیکیاں ہیں۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الذَّرِّ (چیونٹی کو مارنے کا بیان)

4581۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی علیہ السلام ایک درخت کے نیچے اترے تو ایک چیونٹی نے انہیں کاٹ ڈالا۔ تو انہوں نے اپنے ساز و سامان کے بارے حکم دیا تو وہ اس کے نیچے سے نکال لیا گیا۔ پھر اس درخت کے بارے حکم دیا تو اسے جلا دیا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ تم نے ایک چیونٹی کو سزا کیوں کر نہ دی (تمام کو کیوں کر جلا دیا، حالانکہ کاٹا ایک نے ہے)۔

4582۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک چیونٹی نے انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی علیہ السلام کو کاٹا۔ تو انہوں نے چیونٹیوں کی بلوں کے بارے حکم دیا تو انہیں جلا دیا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وحی فرمائی: کیا ایک چیونٹی کے کاٹنے کی صورت میں تم نے ایک ساری قوم کو ہلاک کر دیا ہے جو کہ تسبیح و تحمید بیان کر رہی تھی؟

4583۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مارنے سے منع فرمایا ہے: (یعنی) چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور چڑیا۔

4584۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ الْحَسَنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ[1] فَجَاءَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس آپ اپنی حاجت کے لیے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی، اس کے ساتھ دو بچے بھی تھے تو ہم نے اس کے دو بچے اٹھا لیے۔ پس وہ چڑیا مضطرب ہو کر گرنے لگی۔ پھر حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: کس نے اسے اس کے بچوں کے سبب تکلیف اور اذیت دی ہے؟ تم اس کے بچے اسے واپس لوٹا دو۔ پھر آپ نے چیونٹیوں کی بل دیکھی جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ کو پیدا کرنے والے رب کے سوا کسی کو آگ کے ساتھ عذاب نہیں دینا چاہیے۔ (یعنی کسی شے کو جلانا مناسب نہیں)۔

بَابٌ فِي قَتْلِ الضِّفْدَعِ (مینڈک کو قتل کرنے کا بیان)

4585۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ رضی الله عنه أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنْ قَتْلِهَا

عبدالرحمن بن عثمان سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کے بارے پوچھا کہ وہ اسے دواء میں ڈالنا چاہتا ہے تو حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مینڈک کو مارنے سے منع فرمایا۔

بَابٌ فِي الْخَذْفِ (کنکریاں پھینکنے کا بیان)

4586۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى

1۔ دیگر نسخوں میں تُعَرِّشُ ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ إِنَّهُ لَا يَصِيدُ صَيْدًا وَلَا يَنْكَأُ عَدُوًّا وَإِنَّمَا يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ

حضرت عبداللہ بن مغفل نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکر پھینکنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ نہ تو کسی شکار کو شکار کر سکتے ہیں اور نہ ہی کسی دشمن کو مار سکتے ہیں، البتہ یہ آنکھ کو پھوڑ سکتے ہیں اور دانت کو توڑ سکتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِتَانِ (ختنہ کا بیان)

4587۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْأَشْجَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْهِكِي فَإِنَّ ذَلِكَ أَحْظَى لِلْمَرْأَةِ وَأَحَبُّ إِلَى الْبَعْلِ قَالَ أَبُو دَاوُد رُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِمَعْنَاهُ وَإِسْنَادِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ مُرْسَلًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَمُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ مَجْهُولٌ وَهَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ[1]

ام عطیہ انصاریہ سے روایت ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایک عورت (عورتوں کا) ختنہ کیا کرتی تھی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: بہت زیادہ نیچے سے نہ کاٹ (بہت زیادہ جھکا کر ختنہ نہ کر) کیونکہ اس میں عورت کے لیے زیادہ لذت ہوتی ہے اور مرد کے لیے زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے۔

ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ عبید اللہ بن عمرو نے عبدالملک سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ابو داؤد نے کہا کہ یہ روایت قوی نہیں اسے مرسل روایت کیا گیا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ محمد بن حسان مجہول راوی ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے۔

بَابٌ فِي مَشْيِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الطَّرِيقِ

راستے میں مردوں کے ساتھ عورتوں کے چلنے کا بیان

4588۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِي عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ اسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيقِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْتَصِقُ[2] بِالْجِدَارِ حَتَّى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوقِهَا بِهِ

حمزہ بن ابی اسید انصاری نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اور آپ ﷺ مسجد سے باہر نکل رہے تھے اور راستے میں مرد عورتوں کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ (یعنی سب اکٹھے چل رہے تھے)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو فرمایا: تم پیچھے ہٹ جاؤ، کیونکہ تمہارے لیے مناسب نہیں کہ تم راستے کے درمیان میں چلو بلکہ

1۔ قال ابو داود و محمد بن حسان المجهول مطبوعہ بیروت میں ہے۔

2۔ دیگر نسخوں میں تلصق ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

راستے کی اطراف میں چلنا تم پر لازم ہے۔ پھر عورت (چلتے وقت) دیوار کے ساتھ لگ جاتی تھی یہاں تک کہ اس کا کپڑا دیوار کے ساتھ چمٹ جانے کے سبب اس سے لٹک جاتا تھا۔

4589- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَمْشِيَ يَعْنِي الرَّجُلَ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے آدمی کو دو عورتوں کے درمیان چلنے سے منع فرمایا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسُبُّ الدَّهْرَ (ایسے آدمی کے بارے میں جو زمانے کو گالیاں دیتا ہے)

4590- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مَكَانَ سَعِيدٍ وَاللهُ أَعْلَمُ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ابن آدم زمانے کو گالی گلوچ دے کر مجھے اذیت پہنچاتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہوں، میرے ہی دست قدرت میں سب امور ہیں، میں ہی دن رات کو تبدیل کرتا ہوں۔ ابن سرح نے سعید کی جگہ ابن مسیب کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

1۔ دیگر نسخوں میں واللہ أعلم کے الفاظ نہیں ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تفسیر کا جدید، سلیس، دلکش، دلآویز اردو ترجمہ

ادارہ ضیاء المصنفین

بھیرہ شریف کی زیر نگرانی

مرکزی دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے علماء کی ایک نئی کاوش

تفسیر در منثور 6 جلد

زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari